سوا سو سال کے بعد منظرِ عام پر آنے والی اُردو کی اشرارِ علمی اور

مُعارفِ رُوحانی پر مشتمل تفسیر

# تفسیرِ رؤفی

عُمدۃ المفسّرین حضرت شاہ رؤف احمد مجدّدی علیہ الرحمۃ

(۱۷۸۶ء/۱۸۳۳ء)

(ولادت / وفات)

مقدمہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

اَلحقائق فاؤنڈیشن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سوا سو سال کے بعد منظرِ عام پر آنے والی اُردو کی اسرارِ علمی اور

مُعارفِ رُوحانی پر مشتمل تفسیر

# تفسیرِ رؤفی

عُمدۃ المفسّرین حضرت شاہ رؤف احمد مجدّدی علیہ الرحمۃ

(۱۷۸۶ء / ۱۸۳۳ء)

(ولادت / وفات)

مقدمہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

الحقائق فاؤنڈیشن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زیرنگرانی: محمد کاشف رضا

نام کتاب: ..... تفسیر رؤفی

موضوع: ..... تفسیر قرآن

مفسر ..... حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رحمتہ اللہ علیہ

مقدمہ ..... پروفیسر محمد اقبال مجددی

صفحات ..... 1100 (جلد اول، جلد دوم)

سن اشاعت ..... نومبر 2012ء

قیمت -/1200 روپے

..... 30 امریکی ڈالر

.....اندرون ملک ملنے کے پتے.....

پروگریسو بکس، اُردو بازار لاہور

نذیر سنز، اُردو بازار لاہور

مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ، لاہور

ادارہ مسعودیہ کراچی

وَالضُّحٰی پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور

خان بک کمپنی کمپیوٹر پلازہ 3 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور

اورنٹیل پبلی کیشنز رائل پارک لاہور

مکتبہ اہل سنت، مکہ سنٹر، لوئر مال لاہور

ہجویری بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور

.....بیرون ممالک ملنے کا پتہ.....

(USA)

537-Hert Ford Street Crowly Texas, Code: 76036-U.S.A

Cell: 001-817-8088636

ناشر: الحقائق فاؤنڈیشن 1-B لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ، لاہور

0333-7861895, 0321-4088628

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

# عرضِ حال

''تفسیر روٗفی'' کا شمار اُردو کی قدیم علمی تفاسیر میں سرفہرست ہوتا ہے۔ اس کے مفسر ایک نہایت علمی و روحانی شخصیت ہیں، جو بیک وقت محدث و مفسر اور ایک روحانی خانقاہ کی مسند رشد و ہدایت پر بھی جلوہ افروز تھے۔ کم و بیش 130 سال پہلے نامی پریس بمبئی والوں نے اسے دو جلدوں میں شائع کیا تھا۔ اس کے بعد تا حال اس کی اشاعت نہ ہو سکی۔ علمی حلقوں میں اس کا ذکر بارہا سنا جاتا رہا اور کتابوں میں اس کا نام شائع ہوتا رہا مگر علمی نظریں محرومِ تمنا ہی رہیں۔

قارئین کرام! ''تفسیر روٗفی'' کی اشاعت کے سلسلے میں ہمیں بڑی تکالیف کا سامنا رہا۔ اول تو لائبریریوں میں اس کا وجود ہی نہیں اور اگر کسی کے ذاتی کتب خانے میں اس کا کوئی نسخہ ہے تو وہ سانپ بن کر اس کی حفاظت میں مشغول ہے۔ ہمیں جہاں جہاں علم ہوا وہاں تک پہنچے، کئی جگہ تو تعاون تھا مگر نسخے نامکمل اور ناقص تھے۔ کئی جگہ صفحات غائب تھے اور اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار، ہم نے مختلف نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسے مکمل کیا ہے۔

قارئین کرام! ہم مشہور محقق و مورخ حضرت پروفیسر محمد اقبال مجددی کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہیں۔ اُنہوں نے تفسیر کا مقدمہ تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد نعمان ارشد

ڈائریکٹر مارکیٹنگ

الحقائق فاؤنڈیشن (پاکستان)

☆☆☆

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

# حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (۹۷۱-۱۰۳۴ھ/۱۵۶۳-۱۶۲۴ء) کی اولاد میں سے تھے،[۱] موصوف، مفسر، محدث، صوفی اور فارسی و اردو کے شاعر بھی تھے۔

حضرت رافت نے خود لکھا ہے کہ میری ولادت ۱۴ محرم ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء کو مصطفیٰ آباد عرف رام پور میں ہوئی، میرے جد بزرگوار نے میرا تاریخی نام رحمٰن بخش رکھا، سن شعور میں داخل ہوتے ہی میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس عہد کے ایک مشہور ولی حضرت فیض بخش ملقب بہ شاہ درگاہی قدس سرہ کے آستانہ پر پہنچ گیا۔ شاہ درگاہی[۲] (۱۱۶۰-۱۲۲۶ھ/۱۷۴۷-۱۸۱۱ء) کے حضور رہ کر شدید ریاضتیں کیں اور سلسلہ قادریہ کی خلافت حاصل کی، آپ پندرہ سال تک ان کی خدمت میں رہے دیگر سلاسل میں بھی اجازات ملیں اور ایک عرصہ تک شیخ طریقت کی حیثیت سے عوام کی راہنمائی کرتے رہے۔[۳]

حضرت شاہ رؤف احمد کے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی (ف ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء) پہلے ہی حضرت شاہ درگاہی کی خدمت میں سلوک کی منازل طے کر رہے تھے، انہوں نے شاہ درگاہی کے وصال (۱۲۲۶ھ/۱۸۱۱ء) کے بعد حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کو خط لکھا کہ میں آپ سے استفادہ باطنی کرنا چاہتا ہوں، جس پر آپ نے جواب دیا کہ آپ شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت میں جائیں جس پر آپ مشیخیت چھوڑ کر شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہی معاملہ حضرت شاہ رؤف احمد رافت کا تھا کہ آپ بھی شیخ طریقت تھے اور مشیخیت ترک کر کے حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت بابرکات میں دہلی حاضر ہوئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے، آپ نے خود لکھا ہے کہ میں القائے ربانی سے آپ کے حضور حاضر ہوا۔[۴]

حضرت رافت نے آپ کے مکتوبات اور ملفوظات کے مجموعے بھی جمع کئے اور آپ کے مبارک احوال پر ایک کتاب جواہر علویہ کے نام سے لکھی یہ سب کچھ نہ صرف حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے حالات کیلئے ناگزیر ماخذ ہیں بلکہ اس عہد کا نہایت قابل قدر لٹریچر بھی ہے جس میں عصری تاریخ کے معاشرتی نکات بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ رؤف احمد نے ظاہری علوم کی تحصیل اپنے ماموں حضرت شاہ سراج احمد مجددی رام پوری[۵] کی خدمت میں کی پھر مفتی شرف الدین رام پوری[۶] اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ) کی خدمت میں بھی پڑھا۔[۷]

ہمارا قیاس ہے کہ حضرت شاہ رؤف احمد بھی اپنے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی طرح شاہ درگاہی کے وصال کے بعد ہی دہلی آ کر حضرت شاہ غلام علی کی خدمت میں رہ کر باطنی استفادہ میں مصروف ہو گئے ہوں گے، خود لکھتے ہیں۔

۱۴ محرم الحرام ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کو حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مراقبہ کمالات نبوت تلقین فرمایا اور اس سے چند روز قبل مجھ فقیر پر عنصر خاک کی توجہات فرمائیں، جس کا اثر فقیر نے اپنے اندر محسوس کیا۔[۸]

اس کے بعد پھر تحریر فرماتے ہیں: ۱۰ صفر ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کو مجھے مراقبۂ کمالات اولی العزم تلقین فرمایا۔[۹]

مزید نوازشات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے، بروز دوشنبہ ۲۱ ذیقعد ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء کو عناصر ثلاثہ کی توجہ دے کر مراقبۃ الباطن تلقین کیا۔[۱۰]

پھر ایک سال کے بعد صفر ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۶ء کو مجھے نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلاسل کی اجازت دوبارہ عنایت فرما کر رام پور جانے کا امر فرمایا، اس دوران راقم کے باطنی احوال کی خطوط کے ذریعہ مسلسل پرسش کرتے رہے اور صرف نو ماہ کے بعد ہی گرامی نامہ لکھ کر مجھے دہلی طلب کیا، میں شوال میں حاضر خدمت ہوا تو مجھے لطیفہ قلب کی توجہات فرمائیں اور چند ماہ کے بعد ہی مجھے حقیقت کعبہ کی توجہات میں بھی شامل کر لیا اور پھر مجھے حقیقت کعبہ تا سلوک مجددیہ یعنی لاتعین سے ہمکنار کیا اس طرح ہر مقام کے مراقبات بھی تلقین کئے..... اسی قیام کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دوران ہی مجھے کلاہِ رضا بھی عطا فرمایا۔ ۱۱

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ رؤف احمد کو پھر جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء میں دہلی طلب فرمایا اور اجازت (مطلقہ) دے کر بلدۂ کوٹہ ۱۲ و سرونج کے عوام کی دعوت وارشاد کے لئے روانہ فرمایا۔ ۱۳ اس کے علاوہ آپ نے کئی اور مقامات پر بھی اپنے قیام کا ذکر کیا ہے۔ ۱۴ آپ کا آخری قیام بھوپال میں تھا جہاں آپ کو قبول عام حاصل ہوا۔ بہت سے اصحاب نے آپ سے باطنی فیض پایا۔

آپ نے اپنی اسناد مصافحہ، سند حدیث اور دیگر اجازت نامے بھی نقل کئے ہیں۔ ۱۵ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کا اجازت نامہ بھی آپ نے اپنے خود نوشت حالات میں دے دیا ہے۔ ۱۶

آپ فارسی اور اردو میں شعر بھی کہتے تھے رافت آپ کا تخلص تھا آپ کے شاگرد مولوی عبدالغفور نساخ نے آپ کے ایک فارسی اور چھ اردو دواوین کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ فن عروض وقوافی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ ۱۷ آپ مشہور شاعر قلندر بخش جرأت (ف ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء) کے شاگرد تھے، نساخ کے علاوہ بھی کئی حضرات نے آپ سے اصلاح سخن لی تھی۔ ۱۸

آپ نے خود لکھا ہے کہ آخر ماہ صفر بروز جمعہ ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۶ء کو حضرت غلام علی نے بھوپال جانے کا حکم دیا ۱۹ آپ نواب گوہر بیگم قدسیہ کے زمانہ میں بھوپال آئے خود اپنے کلیات اردو میں اس کا ذکر کیا ہے، نواب گوہر بیگم اور کئی امراء بھوپال نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، اس طرح وہاں کے عوام وخواص آپ کا بہت احترام کرنے لگے۔ ۲۰

آخری عمر میں ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء کو حج کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں یمن کے قریب آپ کا وصال ہوگیا اور یلملم کے مقام پر آپ کی قبر مبارک بنائی گئی۔

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، اول شاہ خطیب احمد (ف ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء)، دوم حسیب احمد (ف ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء)، امتیاز بیگم کا نکاح حافظ اکرام احمد ضیغم بن حافظ قطب الدین اور آفتاب بیگم مولوی عبدالمغنی بن شاہ ابوسعید مجددی کے عقد میں تھیں۔ ۲۱ شاہ خطیب احمد کے دو صاحبزادے محمد ابوالبرکات (ف ۱۲۸۶ھ/ اور پیر ابواحمد عبداللہ (ف ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء) تھے موخر الذکر کے فرزند گرامی مولانا شاہ محمد یعقوب مجددی (۱۳۰۳-۱۳۹۰ھ/ ۱۸۸۵.....۱۹۷۰ء) جو بہت پابند شرع صوفی اور عالم تھے، مولانا ابوالحسن علی ندوی جیسے عالم نے آپ کے ملفوظات بڑے دل آویز پیرانہ بیان میں جمع کئے تھے۔ ۲۲

حضرت شاہ روف احمد نے بھوپال میں جس خانقاہ کی بنیاد ڈالی تھی وہ اب تک دعوت وارشاد میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے آپ کی اولاد میں سے صاحب علم وعرفان اب تک مصروف کار ہیں۔

شاہ رؤف احمد کثیر التصانیف صوفی اور عالم تھے آپ کی کتابوں کا مختصر سا تذکرہ کیا جا رہا ہے کہ:

۱۔ احوال وکرامات شاہ درگاہی رام پوری: آپ نے اس کتاب کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے ۲۳ لیکن ہمیں تا حال اس کے کسی نسخے کا علم نہیں ہے۔

۲۔ مثنوی اسرار: شاہ درگاہی کے ہمراہ پندرہ سال قیام کے دوران آپ نے یہ مثنوی لکھی ۲۴ جس کا زمانہ ۱۲۱۱ تا ۱۲۲۶ھ ہے، اس مثنوی کا موضوع وحدت الوجود اور ولایت صغریٰ کا بیان ہے، اس کے کسی بھی نسخہ کا تا حال علم نہیں ہے۔

۳۔ دیوان غزلیات: مذکورہ قیام کے دوران آپ نے اپنا یہ دیوان مدون کیا، ۲۵ معلوم نہیں کہ آپ کے جو دواوین سنٹرل لائبریری، بھوپال میں ہیں کیا یہ دیوان ان میں شامل ہے یا نہیں۔

۴۔ مراتب الوصول: موقف نے یہ رسالہ مولوی ولی اللہ سنبھلی کی درخواست پر لکھا، اس میں حضرت شاہ غلام علی کی مجالس کے مطابق علم سلوک کا بیان ہے، مولف نے اپنے قیام سرونج (۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء) کے دوران اسے مکمل کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں ارسال کیا، جس پر آپ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اس پر ایک تقریظ بھی لکھی جو مولف نے خاتمہ کے طور پر آخر میں نقل کر دی ہے اس کے خطی نسخے کتابخانہ خانقاہ مظہری، دہلی، کتابخانہ دانش گاہ پنجاب لاہور میں ہے۔ ۲۶

۵۔ درالمعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی): آپ نے حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی فرمائش پر اپنے شیخ کے ملفوظات کا یہ مجموعہ مرتب کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس کا آغاز روز سہ شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء سے ہوتا ہے اور روز یک شنبہ عید الفطر ۱۲۳۱ھ پر ختم ہو جاتے ہیں اور یہ مسلسل ہیں آخر میں کچھ ملفوظات ایسے بھی ہیں جن پر جامع نے اس وقت تاریخ تحریر درج نہیں کی تھی، ایسے فرمودات کو آپ نے آخر میں یکجا کر دیا ہے، جس میں جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء تک کے مندرجات ہیں یہ مجموعہ صوفیہ میں بہت مقبول رہا ہے اس کا فارسی متن کئی بار چھپ چکا ہے اس کے اردو تراجم میں سے جناب عبداللہ، مطبوعہ گجرات، جناب عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری، لاہور اور جناب نذیر رانجھا، راولپنڈی سے طبع ہو چکے ہیں۔

۶۔ ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے در المعارف کے بعد آپ کی سات مجالس کے سخنان ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۳۶ھ تا ۲ جمادی الاول ۱۲۳۶ھ کو دار المعارف کے جزیاتمہ کے طور پر لکھے تھے، عزیزی ڈاکٹر سید عارف نوشاہی نے اس پر ایک مفصل مقدمہ لکھ کر اپنے مجموعہ مقالات نقد عمر ۴۲۱۔۴۱۰ میں خطی نسخہ کا عکس شامل کر دیا ہے جو فارسی نثر میں ہے، پھر جناب ڈاکٹر معین نظامی نے (مجلّہ) سفینہ (شعبۂ فارسی) اورینٹل کالج، لاہور ش ۳ ص ۴۶، ۴۰ مرتب شکل میں شائع کیا ہے۔

۷۔ مکاتیب شریفہ: یہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ۱۲۵ مکتوبات کا مجموعہ ہے کہ جسے شاہ رؤف احمد نے ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء کو مرتب کیا، اس کا خطی نسخہ بخط شاہ رؤف احمد، مکتبہ ملک عبدالعزیز (ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت) مدینہ منورہ میں ہے۔ اس کا ایک انتخاب خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۴ء) نے کیا تھا جو ان کے ذخیرہ، مخزونہ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد میں ہے (ملفوظات شریفہ، مقدمہ ۴۴) مکاتیب شریفہ، صوفیہ میں بہت ہی معروف و مقبول رہا ہے اور اس کا فارسی متن بھی کئی بار طبع ہوا ہے اردو ترجمہ جناب محمد نذیر رانجھا نے کیا جو کندیاں ضلع میانوالی سے چھپ چکا ہے۔

۸۔ جواہر علویہ: یہ نقشبندی مشائخ کا تذکرہ ہے آغاز میں حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے اپنے شجرۂ طریقت نقشبندیہ کے مشائخ کے مختصر حالات لکھے ہیں کتاب کا آخری نصف حصہ اپنے شیخ طریقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے احوال و مناقب، ملفوظات اور احوال خلفاء شیخ کا تذکرہ بڑے دل نشین اسلوب میں لکھا ہے، کتاب کے آخر میں اپنے خود نوشت حالات بھی تحریر کئے ہیں۔

اس کتاب کا فارسی متن تا حال شائع نہیں ہوا ہے اس کا وہ نسخہ جو خود مولف نے اپنے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی کو خانقاہ مظہری، ۲۷ دہلی میں بھیجا تھا وہ اب تک وہاں محفوظ ہے۔ دوسرا نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۲۸ میں ہے اس کا ایک غیر مربوط اور محرف سا اردو ترجمہ، مترجم نامعلوم، لاہور سے اللہ والے کی قومی دکان حدود ۱۹۳۵ء کو طبع ہوا تھا۔

۹۔ مکتوبات حضرت شاہ رؤف احمد: مرتب نامعلوم، یہ فارسی نثر میں ہیں، جو مطبع مجتبائی لکھنو سے ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء سے طبع ہوئے تھے کل صفحات ۱۲۴ ہیں۔ ۲۹

۱۰۔ مجموعۂ ادعیہ ماثورہ: اس میں مخصوص نمازوں مثلاً صلوٰۃ، تہجد، اوابین، قیام اللیل، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے ان کے علاوہ مختلف مسنون دعائیں بھی تحریر کی ہیں، اس کا خطی نسخہ حکیم سید ظل الرحمٰن، اجمل خان طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں ہے۔ ۳۰

دیوان رافت: شاہ رافت کے شاگرد نساخ نے آپ کے سات دواوین کا ذکر کیا ہے، ان میں ایک فارسی اور باقی اردو میں ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل مخطوطات سنٹرل لائبریری، بھوپال میں ہیں، جو ذخیرہ فوجدار محمد خان سے یہاں لائے گئے ہیں۔

۱۔ دیوان رافت: اس میں پانچ ہزار سے زیادہ اشعار ہیں صفحات ۴۲۰ ہیں۔

۲۔ کلیات رافت: اس میں تقریباً ۴ ہزار اشعار ہیں اور ۳۰۰ صفحات ہیں۔

☆ مثنوی زلیخائے ہندی، (بسال ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء) بفرمائش نواب معز محمد خان، یہ دو ہزار اشعار کی طویل مثنوی ہے۔

☆ مثنوی قصۂ یہودی (بسال ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۳ء) اس کے ایک ہزار اشعار ہیں۔

☆ رسالہ مولود۔ یہ میلاد شریف کے موضوع پر ہے، تقریباً پندرہ سو اشعار ہیں۔ ۳۱

☆ فقہ ہندی: اس میں چھ سو اشعار ہیں۔ ۳۲ ☆ شاہ رؤف احمد نے اردو نثر میں تین کتابیں لکھی تھیں یعنی:

☆ مرغوب القلوب فی معراج المحبوب (معروف بہ معراج نامہ) اس ایک قلمی نسخہ ترقی اردو بورڈ، کراچی میں ہے۔ ۳۳



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

☆ ارکان اسلام: یہ کتاب آپ کے پوتے شاہ ابو محمد نے ۱۲۹۷ھ کو مطبع نظامی، کانپور سے شائع کروادی تھی۔[۳۴]

یقیناً ان کے علاوہ بھی شاہ رؤف احمد کی تالیفات ہوں گی، آپ کے شاگرد عبدالغفور نساخ نے لکھا ہے کہ ہر فن میں ان سے ایک رسالے یادگار ہیں[۳۵] رضا لائبریری رام پور میں سلوک العارفین اور شراب رحیق نام کی دو کتابیں ہیں جن کے متعلق ڈاکٹر محمد ایوب قادری[۳۶] اور احمد علی شوق نے لکھا[۳۷] ہے کہ وہ شاہ رؤف احمد کی تصانیف ہیں لیکن رضا لائبریری کے مخطوطات فارسی کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں انہیں شاہ رؤف احمد کے استاد حضرت شاہ سراج احمد مجددی کی تصانیف لکھا گیا ہے۔[۳۸]

تفسیر رؤفی (تفسیر مجددی): حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے قرآن مجید کی یہ تفسیر اردو نثر میں دو ضخیم جلدوں میں لکھی ہے۔ آپ نے اس کی تالیف کا آغاز ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء کو کیا اور ۱۱ ذیقعد ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء میں مکمل کر لی، شاہ رافت نے مندرجہ ذیل مصرع سے اس کی تاریخ تکمیل اخذ کی ہے:

''تفسیر قرآن بہندی زبان ہے'' ۱۲۴۸ھ

حضرت مولف نے ابتداء میں اس کے اغراض و مقاصد کی اس طرح وضاحت کی ہے:

''سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر میں جو معانی مسطور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کتب تفسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہیں کہیں مسائل موافق آیۂ شریف کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکورہ ہوں گے، کہیں دخل اپنے ذہن فہم کا نہ ہوگا مگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ میں بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا، کوئی شعر ہندی کے شاعر کا کہیں نہ لایا جائے گا اور مقام تصوف میں کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاوے گا۔''

اس اقتباس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

۱۔ شاہ رؤف احمد نے تفاسیر معتبر سے اخذ و اقتباس کیا ہے۔ ۲۔ احادیث صحیحہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔
۳۔ کتب فقہ بھی پیش نظر رہی ہیں۔ ۴۔ کتب تصوف سے بھی استنباط کیا ہے۔
۵۔ اس میں جہاں بھی اردو (ہندی) اشعار نقل ہوئے ہیں وہ صرف حضرت مولف رافت کے طبع زاد ہیں۔[۳۹]

اس میں موقف نے اردو کو ریختہ اور ہندی لکھا ہے۔

(مولف کا طرز بیان) سادہ بھی ہے اور عام فہم بھی البتہ لفظوں کی تقدیم و تاخیر کسی قدر عبارت کو الجھا دیتی ہے، لیکن یہ عیب اس دور کے اچھے لکھنے والوں کے یہاں بھی پایا جاتا ہے۔[۴۰]

تفسیر رؤفی کا بس یہی ایک ایڈیشن (نامی پریس بمبئی) سے ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء کو طبع ہوا تھا، کسی اور طباعت کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے، اب تک اس تفسیر کی کوئی تجزیاتی تحقیق بھی سامنے نہیں آئی، اس لئے فی الحال یہی قدیم ایڈیشن عکسی صورت میں طبع کروایا جا رہا ہے، اس طباعت کے لئے ہمارے عزیز دوست جناب محمد کاشف رضا نے بہت جدوجہد کی ہے اللہ پاک انہیں اس کے لئے جزائے خیر دے، آمین۔

دارالمورخین
محمد اقبال مجددی

۱۹۶۔ بی سبزہ زار لاہور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

## .....حواشی.....

۱۔ شاہ رؤف احمد رافت بن شاہ شعور احمد بن محمد شرف بن شیخ رضی الدین ابن شیخ زین العابدین عرف شاہ فقیر اللہ بن شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی (ہدیۂ احمدیہ، ص ۸۶۔۱۰۷)

۲۔ حضرت شاہ درگاہی رام پوری کا نام فیض بخش تھا، حافظ جمال اللہ رام پوری کے خلیفہ تھے جو سید قطب الدین محمد اشرف کے خلیفہ اور وہ خواجہ محمد زبیر سرہندی کے اور وہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی ملقب بہ حجۃ اللہ کے اور وہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے اور آپ اپنے والد بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خلیفہ نامدار تھے، حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

(۱) جواہر علویہ ۲۷۱۔۲۷۲.....(۲) مجمع الکرامات مولفہ امام الدین ترجمہ حامد حسن قادری، دہلی ۲۰۰۲ء.....

(۳) تذکرہ کاملان رام پور، مؤلفہ: احمد علی شوق، پٹنہ۔

۳۔ رافت، روف احمد: جواہر علویہ ۲۷۱۔۳۰۰ ۴۔ رافت: جواہر علویہ ۲۹۸

۵۔ شاہ سراج احمد مجددی (۱۱۷۶۔۱۲۲۰ھ/۱۷۶۲۔۱۸۰۵ء) بن شیخ محمد مرشد بن شیخ محمد ارشد بن علامہ محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی اپنے عہد کے نامور عالم اور کئی اہم کتابوں کے مولف تھے (جواہر علویہ ۲۸۳)

۶۔ مفتی شرف الدین رام پوری (ف ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء) نامور سنی عالم تھے، غیر مقلدین کے سخت مخالف تھے (تذکرہ علمائے ہند ۲۳۲۔۲۳۳) نزہۃ الخواطر ۷/۱۸۸ء

۷۔ حدائق الحنفیہ ۴۹۰ ۸۔ رافت، رؤف احمد: در المعارف، استنبول، ۱۹۷۴ء ص ۱۵۵

۹۔ ایضاً ص ۱۵۶ ۱۰۔ ایضاً ص ۱۵۰ ۱۱۔ ایضاً ۱۵۷

۱۲۔ کوٹہ (Kotah) راجپوتانہ میں ایک سٹیٹ ہے، (ایمپریل گزیٹیر آف انڈیا ۱۵/۴۱۰۔۴۲۴) اسی طرح ہندوستان کے برطانوی عہد حکومت میں سرونج اور کوٹہ ایک مقام (Srungavarappukota) کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو موضع ویزاگاپٹم ضلع مدراس میں تھا۔ (ایضاً ۲۳/۱۱۳) سرونج کا والی نواب امیر خان حضرت شاہ غلام علی کا عقیدت مند تھا۔ (ملفوظات شریفہ ۱۹، مقدمہ)

۱۳۔ رافت، در المعارف ۱۵۸ ۱۴۔ رافت: جواہر علویہ ۲۸۷۔۲۸۸ ۱۵۔ ایضاً ۲۸۳۔۲۸۷۔

۱۶۔ ایضاً ۳۰۷۔۳۰۸ ۱۷۔ نساخ، عبد الغفور: سخن شعراء ۱۷۸

۱۸۔ تقریباً ہر تذکرہ نویس نے شاہ رافت کے کلام کی خوبیاں بیان کی ہیں، تذکروں کے اقتباسات کے لئے ملاحظہ ہو اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ مولفہ سلیم حامد رضوی، ۱۱۶۔ و بہ بعد مقیت الحسن: رافت سرہندی: مقالہ مشمولہ نوائے ادب، بمبئی، جولائی ۱۹۵۹ء

۱۹۔ سلیم حامد رضوی: اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ ۱۱۶ ۲۰۔ در المعارف ۱۵۷

۲۱۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ ۱۰۴۔۱۰۷ ۲۲۔ یہ کتاب صحبتے با اہل دل کے نام سے لکھنو اور پھر کراچی سے طبع ہو چکی ہے۔

۲۳۔ رافت: جواہر علویہ ۲۷۱ ۲۴۔ ایضاً ۲۸۲ ۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ نوشاہی، سید عارف: فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کتابخانہ مرکزی دانش گاہ پنجاب، ۱/۲۱۹، یہی رسالہ صادقہ مصدقہ کے نام سے کتاب خانہ گنج بخش، اسلام آباد میں ہے (فہرست مشترک ۳/۱۹۶۸) اور دانش گاہ پنجاب لاہور میں بھی ہے (نوشاہی: فہرست فارسی ۱/۴۳) تیسرا نسخہ، کتاب خانہ، رام پور میں ہے (فہرست فارسی ۲/۲۸۳)

۲۷۔ زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر ۲۳ ۲۸۔ نوشاہی، سید عارف: نقد عمر ۳۵۸

۲۹۔ نوشاہی: کتابشناسی آثار فارسی چاپ شدہ در شعبہ فارہ ۱/۶۷۴ ۳۰۔ تصوف برصغیر میں (تصوف کے نادر مخطوطات) پٹنہ ۱۹۹۲ء، ص ۵۵

۳۱۔ سلیم حامد رضوی: اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ۔ ص ۱۱۶۔۱۲۴ ۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ قادری، محمد ایوب: اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ، ص ۴۴۶، ۴۵۴ ۳۴۔ ایضاً ۳۵۔ نساخ: سخن شعراء، ۱۷۸

۳۶۔ قادری: ایضاً ۴۴۵ ۳۷۔ شوق، احمد علی: تذکرہ کاملان رام پور، ۱۴۶

۳۸۔ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ۱/۲۷۸ ۳۹۔ قادری، محمد ایوب: ایضاً ۴۵۴۔۴۵۵، بہ تغیر قلیل

۴۰۔ رضوی، سلیم حامد: حوالہ مذکورہ ۱۴۵، قادری محمد ایوب: حوالہ سابقہ ۴۵۷

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah www.maktabah.org

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان درین آوان فیض ترجمان

این کتاب فیض انتساب گنجینه هدایت و عرفان خزینه حقائق و قال تصنیف قدوة السالکین و زبدة العارفین
و ثقة المفسرین و المحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی مرحوم

مشهور به تفسیر

# تفسیر مجددی

۱۸۸۷ ۱۳۰۵

معروف به

# تفسیر روفی

حسینی هندی

الاول مجلد

بنظر کمیابی نسخهٔ مذکور و کثرت شایقین ذی شعور برای افادهٔ عام بتصحیح تام باهتمام متوقع اجر عظیم قاضی
عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن پلبندر و قاضی رحمت الله ابن قاضی فتح محمد صاحب سلمهما الوهاب

در مطبع نامی فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع اهل جهان گردید

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

۱۲۱۲
۲۹۷ر۱۶۲
رو (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا لکھہ اسکی اے کلک دُر افشان
پیمبر پر اتارا جسنے قرآن

تو اسمین گرچہ ارکس نارسا ہی
ولے یہان عجز اصل مدعا ہی

یہی سچ ہی کہ اپنا وہ خدا ہی
ثنا سے بھی جو برتر ہی ورا ہی

گمان سے وہم سے ادراک سے دُور
کہ ہی وہ پاک ذہن خاک سے دُور

جو کچھہ خوبی ہی سو ہی اسمین موجود
وہی ہی ایک کل عالم کا معبود

بسایا جسنے صحرائے عدم کو
بنایا جسنے ہی لوح و قلم کو

دکھائی نیستی سے ہمکو ہستی
بنائی سب بلندی اور پستی

شمار انعام کا اُسکے کرین کیا
کئے احسان اُسنے ہمپہ لکھہا

دیا فہم و ذکا پھر اُسنے ہمکو
دیا ذہن رسا پھر اُسنے ہمکو

ہوا و ابر ارض و چرخ کوکب
ہمارے واسطے پیدا کئے سب

کیا بینا توانا اور شنوا
عطا کی پھر زبان کیا خوب گویا

بنایا دن کو مہر اور رات کو ماہ
عجب اللہ ہی اللہ اللہ

ہوا پھر فرض شکر اُسکا کرین ہم
جیین اُسکی رضا مین اور مرین ہم

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

ولے کیا جانتے تھے ہم کہ کیا ہی — رضا کسمین ہی اور کیا نارضا ہی
ہمیں سنے بھیجے تا کہ تعلیم — کرین طور ادائے شکر و تعظیم
اوامر اور نواہی سب بتائے — زبان انبیا سے کل جتائے
پس کل انبیا سردار سب کے — کئے پیدا کہ ہین محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع ایوان نبوت — محمد مشعل بزم فتوت
محمد آفتاب مشرق نور — محمد ماہتاب مطلع سور
محمد مظہر سر الٰہی — محمد کان نور لاتناہی
محمد باعث تخلیق عالم — محمد مفخر حوا و آدم
محمد رحمۃ للعالمین ہین — بروز دین شفیع مذنبین ہین
نہوتے وہ تو کل عالم نہوتا — کبھی تخم ظہور اللہ نبوتا
صلوٰۃ بیحد و تسلیم بیعد — انھونکی روح پر نازل ہو سرمد
پھر اونکی آل اور اصحاب پر ہو — اور انکی پیروی کرتے ہین جو جو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

## مناجات بجناب باری عز اسمہ

خداوندا بحق فخر افلاک — محمد سرور دین شاہ لولاک
بحق آل و اصحاب پیمبر — بحق یار و احباب پیمبر
بحق حضرت بوبکر صدیق — کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق
بحق حضرت فاروق اعدل — رواج دین مین وہ پیر اکمل
بحق حضرت عثمان ذی علم — کہ تھے کان حیا و منبع حلم
بحق شاہ مردان ولایت — علی کرار میدان شجاعت
بحق حضرت خاتون جنت — نگین خانۂ مہر نبوت
بحق آن امامین ہمامین — کریمین سعیدین شہیدین
مجھے عشق اپنا دے ای میرے والی — نرکھ مینا دل اس می سے خالی
تجلی کرکے سب تن من جلا دے — دکھاتا ہی جو کل آجہی دکھا دے
بس ای رافت ادب کر پیش محبوب — بہت گستاخ ہونا بھی نہین خوب
تمنائے دلی وہ جانتا ہی — تیرا سب مدعا پہچانتا ہی

الہا ملکا پادشاہا پروردگارا بندۂ گنہگار شرمسار بد اطوار نابکار رؤف احمد بن شعور احمد بن محمد شرف بن رضی الدین بن زین العابدین بن محمد یحیی بن مجدد الف ثانی نہ وہ عمل رکھتا ہی کہ قابل قبول تیری جناب کے ہو اور نہ وہ فضل رکھتا ہی کہ جسے رہائی دن حساب کے ہو جو فعل ہی اوسکا موجب ندامت کا ہی اور جو کام ہی سبب ملامت کا ہی عمل نیک اوسکا بدتر از بد ہی اور بد کا کیا عرض کرون کہ خود بخود رد ہی جو عبادت ہی بے حضور ہی اور جو عادت ہی قبولیت سے دور ہی نہ وہ نماز ہی کہ جسمین سجدۂ نیاز ہو اور نہ وہ روزہ ہی کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو غرض سر سے پانون تک خطا در خطا ہی کیا عرض کرون کہ برائیونکا ایک پتلا ہی مگر تو نے ارشاد فرمایا ہی کہ ورحمتی وسعت کل شیء اگر وہ شی مین داخل ہی تو کیا غم ہی والا غریق لجۂ ماتم ہی ای رحیم اگرچہ بنظر گناہان شایان عتاب ہی اور قابل رد درگاہ لیکن امید رکھتا ہی بمقتضائے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ای غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین باین گناہگاری و خطاکاری نہین پیدا ہوا لیکن امیدوار مغفرت ہی کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ؛ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کر کہ رہائی ہو نہ دل کو کام فرما کہ تباہی ہو **بیت** الٰہی گرچہ مین ہونگا گنہگار ولے تیرا ہی ہر دم فضل درکار ای قادر مطلق اور ای عالم برحق علم دے کہ فہم معانی کلام اللہ کرون اور قدرت دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھ تقریر دلکشا کے اور تحریر جانفزا کے **مثنوی** الٰہی مجھکو دے قرآن کا فہم ولی وہ فہم جو ہو خالی از وہم غلط معنی نہو تحریر مجھ سے تری مرضی کی ہو تقریر مجھ سے بدریائے معانی ہو کے غواص نکالون دُر کرون تقریر رقاص اگرچہ ہے سخن موج بھی خوب ولے رقاص مین ہی اور اسلوب الٰہی وہ معانی مجھسے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول ہین اور وہ موجب نجات کے ہون میری نزع مین اور بر مین اور حشر مین اور نشر مین اور واسطہ تیسیر امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت ہون اللھم نور قلبی بنور القرآن واشرح صدری بحرمۃ القرآن ؛ خداوندا عطا کر سلامت جان بقائے ایمان لقائے رحمان دوام عافیت دنیا و آخرت مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر مین جو معانی مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسایل موافق آیۃ شریفہ کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہین دخل اپنے ذہن فہم کا نہوگا مگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہین نہ لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہمیدگی کے بھی بیان ہوگا اور جس جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا اور اگر سہل ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا [illegible] کل شیء قدیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ خدا کے شیطان راندے ہوئے کے سے ہرچند اعوذ کلام اللہ سے نہین ہی لیکن واسطے موافقت فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف پڑھے ابتدا ساتھ اعوذ کے کرے اور الفاظ مین اعوذ کے نزدیک قراء کے بھی بہت اختلاف ہی ائمہ بخارا نے بھی یہی قراۃ امام عاصم کی اختیار کی ہی کہ مسطور ہوئی بحر مواج مین روایت لکھی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انھون نے کہ ایکروز مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین ابتدا قرأت قرآن

الفاظ اعوذ کے باین عبارت پڑھے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا کرو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور شیطان ماخوذ ہی شطن شطونا سے ای بعد بعدا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین واسطے بعد اوسکی کے رحمت الہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان مشتق ہی شاط یشیط سے بمعنی ھلک ھلاکا ✤ سورۂ فاتحہ مکی ہی اور اسمین سات آیتین اور پچیس کلمہ اور ایکسو تینتیس حرف ہین فصل اسکی نہم ہین

| سورة الفاتحة مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي سبع ايات |
|---|---|---|

شروع کرتا ہون اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے کہ روزی دینے والا ہی ہر دہ ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نلاوین اور بخشنے والا ہی مسلمانونکو دن قیامت کے نہ کافرونکو رحمن اور رحیم دونون نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمن بلیغ تر ہی رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہی زیادتی معنونکو اور رحمن نہ چاہئے کہ کسی اور کا نام رکھین بندونہین سے بخلاف رحیم کے کہ جایز ہی رکھنا چنانچہ حق سبحانہ تعالی نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہی بالمؤمنین رؤف رحیم اور بسم اللہ مین اختلاف ہی کہ آیا مقرر کلام اللہ کی ہی یا نہیں بیچ سورۂ نمل کے اور ہر سورہ کے پہلے تبرکا لکھی ہی یہہ مذہب حضرت امام ابوحنیفہ کا ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک ہر سورہ کی جزو ہی جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑ دی اور امام مالک سے دونون روایتین ہین پس اللہ نام کہ موصوف ہی ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہی دنیا مین اور بخشتا ہی آخرت مین باین انعامات واجب ہی کہ حمد اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے کہ کیونکر ہم ہین پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یون کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہون کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیان اوسیکو ہین اسواسطے کہ جس کسیمین جو خوبی ہی علم ہی یا حلم ہی امارت یا ثروت ہی شجاعت ہی یا سخاوت ہی خوبصورتی ہی یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کسنے دی ہی اللہ نے دی ہی پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہی اور وجہ سب خوبیان ہونیکی اوسیکو یہہ ہی کہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پالنے والا ہی تمام عالم کا اور پرورش دہندہ ہی جمالی ہی اور جلالی جمالی وہ ہی کہ رزق پہنچایا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جس کسینے چاہی موافق خواہش اسکے عطا کی اور جلالی یہہ ہی کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف طبع کسیکے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہی لیکن اونکے حق مین عین صلاح اور فلاح ہوتی ہی چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہی لیکن اسباب صحت اوسکے سے ہی یا مارنا معلم کا لڑکونکو ناگوار ہوتا ہی لیکن اونکے حق مین عین صلاح ہی پس جو کوئی کہ تمام جہانکی پرورش کرے باین خوبی اوسیکو سزاوار ہی کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن یہہ دو صفتین کہانے لاویگا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہ ایسا ہی کہ رحمن ہی یعنے سوال کیسکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھہ مانگتا ہی دیتا ہی اگرچہ بحسب ظاہر وقتہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہی یعنے جو کوئی نہین سوال کرتا غصے ہوتا ہی اوپر اوسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھ سے کہ مین دون پس کون ہی ایسا کہ پرورش کرے سب مخلوقاتکی باین خوبی اور سوال کیسکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین اسی ایسا کوئی مگر وہی ہی پس بالضرورت سب ثنا سب بیان سب بھلائیان اوسی کو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجئے کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتین اوسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہی اسمین کہ ممکن نہین ہی کہ پائی جاوے وہ کیا ہی کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ مالک ہے قیامت کے دنکا اور کوئی ایسا نہین ہی کہ مالک ہو اوسدنکا سبکو اپنی اپنی پڑیگی اور سب اپنی اپنی بلاہین مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا امیر فقیر دولتمند کنگال سبکے سب موافق اعمالونکے سراسیمہ شدہ حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد معاونت نکر سکیگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہی بغیر حکم اوسیکے لیکن ظاہر مین ایک دوسرے کا آپسمین ممد و معاون ہوتا ہی اور ملکیت کرتا ہی اپنے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالی نے عنایت فرمائی ہی اور اوسدن قیامت کے نہ کسیکے کچھہ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز مین تصرف کر سکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھ ان صفات کاملہ کے ہی بادشاہ ہوگا اوسدنکا جو چاہیگا وہ کریگا کیونکہ مجال انحراف کی نہوگی اور اگر کسیکو جنت مین جانیکا اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اوسکی عبادت کی چاہئے اور شریک یا دخیل عبادت کے نہ کیا چاہئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ خاص تجھہ ہی کو عبادت کرتے ہین ہم وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم عدہ ہی دنیا مین بھی سلاطینون امرا ونکا کہ جسقدر مدح وثنا صفت بیان کرو اوسقدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ ہو کر سنتے ہین اسیطرح حق تعالی کہ بادشاہ عالم ہے

بیان وانکا حمد اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا طرف بندیکے پس اس مقام پر چاہئے بندیکو جو مانگنا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہی
اسی واسطے حقتعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کر ہمین راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ ایسی کہ انعام
کی ہی تو نے اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا گیا ہی اوپر اونکے وَلَا الضَّالِّينَ
اور نہ راہ گمراہون کی آمِينَ ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ یہہ سورۂ فاتحہ مکی ہی اور بقول مجاہد مدنی ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ مکی بھی ہی اور مدنی بھی ہی دو بار نازل ہوئی ہی اول مکے مین پھر مدینے مین چنانچہ قصہ اوسکا لکھا جاویگا آگے انشاء اللہ تعالی لیکن
اس قول پر ایک اعتراض واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر سورۂ فاتحہ دو بار نازل ہوئی ہی تو چاہئے دو بار لکھین جیسی آیۃ فبای آلاء ربکما تکذبان
موافق نزول کے کتابت مین بھی مکرر آتی ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ایک آیۃ کا تکرار کتابت مین جب ہی کہ مکرر نزول اوسکا بحدیث متواتر ثابت
ہو چنانچہ فبای آلاء مین بخلاف سورۃ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا اوسکا بحدیث آحاد ثابت ہی اسواسطے دو بار نہ لکھا اور اسمین سات
آیتین ہین باتفاق اور پچیس کلمے ہین اور ایکسو تینتیس حروف ہین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسینے پڑھی سورۂ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت مین آیا ہی گویا تمام قرآنکی تلاوت کی اور برابر اعداد
مسلمانونکے مرد ہون یا زن صدقہ درویش کو دیا اور سبب شان نزول اس سورۃ کا یہہ ہی کہ ایکروز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یارونکے
صحرائے مکہ مین تشریف لیگئے تھے ساتھ کاروان بھرے ہوئے مال واسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپنے دیکھکر تمنا کی کہ ایکاش یہہ دولت
مسلمانونکی ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورۃ نازل ہوئی اور فرمان ہوا کہ کافرونکو سات کاروان مال کے دئے
تا ساختگی کار دنیا کی کرین تجھے ای مصطفے اور یارونکو تیرے سورۃ فاتحہ عنایت فرمائی کہ سات آیتین ہین اور اونمین بیان توحید ہی اور پرستش اور دعا
ہی پھر آیت نازل کی ولا تمدن عینیک الا ما متعنا بہ ازواجا منہم مت دیکھ نوک چشم سے اسباب ظاہری اونکے کو ولا تحزن علیہم
اور غم مت کھا اپنے یارونپر کہ کارساز حقیقی مین ہون اور اسے سبع المثانی کہتے ہین کہ سات آیتین ہین اور دو بار نازل ہوئی مثانی مشتق ثنے سے ہی بمعنی
دوتا کے اور اگر مشتق ثنائی سے کہئے تو بھی سزاوار ہی کہ متضمن ثناء الہی کے ہی اور یہہ ام الکتاب ہی جیسی کہ ما اصل ہوتی ہی اپنی اولاد کی ایسی
ہی یہہ سورۃ جامع ہی جمیع علوم قرآن کی اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ یعنے جسنے
پڑھی سورۂ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجئے کہ جو کچھ کہ حمد مدح وثنا شکر جناب باری کا قرآن شریف مین وارد ہی سب کلمۂ الحمد مین
مندرج ہی اور تمام اسما اور صفات اور بیان وحدانیت اور ربوبیت اوسکیکا بیچ معنی کلمہ للہ رب العالمین کے موجود ہی اور قرآن مجید مین کہ مذکور ہی
فرشتونکا اور پیغمبرونکا اور آدمیونکا اور جنونکا اور ہژدہ ہزار عالم کا اور روزی دینے کا اونکے سب معنے کلمۂ الرحمن مین ہین اور ذکر عقوبت اور مغفرت
کا معنی کلمۂ الرحیم مین ہی اور قرآنمین کہ بیان اسماء قیامت ہی اور احوال اور اوصاف حشر ونشر ہی اور مذکور دوزخکا اور درکات اوسکیکا اور بہشت
کا اور درجات اوسکیکا ہی سب معنی کلمۂ مالک یوم الدین مین ہین اور جو قرآن مین عبادت ہی اور خشوع اور خضوع اور گذارنا امر الہی کا اور
ڈرنا نہی سے سب معنی کلمۂ ایاک نعبد مین ہین اور جو کچھ قرآن مین استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ اور معصیت
سے چاہنا حق تعالی سے ہی سب معنی کلمۂ وایاک نستعین مین ہین اور جو کچھ قرآنمین بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اوپر اسلام
کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہی سب معنی کلمۂ اہدنا الصراط المستقیم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین بیان صفت فرشتون کی اور
پیغمبرونکی اور صدیقونکی اور صلحاونکی ہی سب معنی کلمۂ صراط الذین انعمت علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین ذکر کافرونکا اور مشرکون کا اور
یہودونکا اور ترسایونکا اور طرح طرح کے ملل کافرونکا ہی سب معنی کلمۂ غیر المغضوب علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین مذکور مبتدعونکا اور
ہوادارونکا ہی کہ بہتر ہوا مختلفہ ہین سب معنی کلمۂ ولا الضالین مین ہین پس جو کچھ کہ تمام قرآن مین ہی وہ سب کا سب بطور اختصار
اس سورۃ مین موجود ہی اور تفسیر اوسکی بطور اختصار یون ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کل امر ذی بال لم یبدا فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنے جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اوسکے بسم اللہ نہ کہے تو پس وہ کام ناقص اور ناتمام ہوگا معلوم کیجیے کہ مبارکی تمام کامونکی بیچ ذکر نام اوسکیکے ہی پس کسیوقت کسیکام مین اوسکو فراموش نکیجیے اور پہلے ہر چیز کے اوسیکا نام لیجیے شعر تسبیح تیرے نام کی ہی ورد دل زار + ہی گرچہ دم نزع مین ڈھلکا ہوا منکا + تفسیر بحر مواج مین لکھا ہی کہ حقتعالی کے تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے جانتے ہین اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہین اور ہزار نام کتابونمین ہین جو کہ انبیاؤنپر نازل ہوئے ہین تین سو توریت مین تین سو انجیل مین تین سو زبور مین نود اور نو قرآن مجید مین بعلم مومنان اور ایک مکنون ہی کہ بعلم خدا مقرون ہی اور بسم اللہ مین کہ تین اسم ہین اللہ رحمن رحیم بمنزلہ تین ہزار اسما کے ہین ایک ایک نام مین ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہی جس کسینے ان تین اسمون سے حق تعالی کو یاد کیا گویا ان تین ہزار اسما سے یاد کیا اور درۃ النظم مین نقل کی ہی کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دلسے پڑھی حقتعالی بعوض ہر حرف کے چار ہزار نیکی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے اکابر سے منقول ہی کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر کر حاجت طلب کرے حقتعالی حاجت اوسکی برلاتا ہی بعضے مشایخ بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تینون اسم یا اللہ یا رحمن یا رحیم ورد رکھتے ہین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ بسم اللہ کھولنے والی ہی بستونکی اور آسان کرنیوالی ہی دشواریون کی دور کرنیوالی ہی سرون کی شفاعت اور راحت دلونکی ہی امن دینے والی دن قیامت کی ہی پس ہر شخصکو چاہیئے کہ کھانیمین پینے مین لباس مین پوشاک مین جانیمین آنیمین بیٹھنے مین اوٹھنے مین قرأت مین کتابت مین ابتدا ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اسمین یہہ ہی کہ خود اوس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہی اور کلید افتتاح کاروبار بنادی ہی شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے کوئی + صدقے اس لطف کے کیا لطف اٹھاتا ہی کوئی + عرب کا دستور ہی کہ ابتداء کلام کی حرف سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھہ محذوف پہلے رکھتے ہین اول پس بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف امر ہی یا خبر ہی اگر امر کہیے تو ابداء بسم اللہ ہی اور اگر خبر کہیے تو بداء بسم اللہ ہی بے جار اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے اندونونمین سے ہی اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہوگیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے بے کو دراز لکھتے ہین تاکہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہی کہ جامع ہی جمیع صفات کمال کو اور منزہ ہی تمام نقصان اور زوال سے سب خوبیان ہین اوسمین اور برائیونسے پاک ہی اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہی اور وہ دونو اسماء صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی للاہ تھی ہمزہ حذف کرکے لام کو بیچ لام کے ادغام کردیا اللہ ہوا اور الہ ولہ یولہ سے ہی یا الہ یالہ سے یا لاہ یلوہ سے ہی اور اکثر اہل تفسیر کہتے ہین کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہی اور یہی قول محمد بن حسن کا ہی اور رحمن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت رحمۃ سے عرب کا دستور ہی کہ دو لفظ ایک معنونکے لے آتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے الحمد للہ تمام ثنا ثابت ہی خدائے عزوجل کے تین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہین یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہی کہ ثنا میری باین عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اوسکے محذوف ہی ای قولوا الحمد للہ یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر امر کیا ہی چنانچہ قل الحمد للہ وسلام اور فرمایا ہی قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا لیکن صیغہ واحد ہی اندونون جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مخاطب اگرچہ اکیلے پیغمبر ہین لیکن تمام امت داخل ہی اسیواسطے آگے فرمایا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین ساتھ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد کہتا ہی خدا تعالی اپنی آپ احمد نفسہ واستحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہی حمد نفسہ تعلیما لخلقہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا احد احب الیہ المدح من اللہ تعالی یعنے کسی شخصکو دوست تر اور پسند تر مدح ایسی نہین ہی جیسے حقتعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپنے اپنی ذات مبارک کی کہ فرمایا ہی الحمد للہ رب العالمین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی ہو اللہ لا الہ الا ہو لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ یعنے ضمیر غائب کیطرف ذات مبارک اپنے کی پھرائی ہی کہ مین ہون اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر مین واسطے میرے حمد ہی بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد و شکر کرنا نعمت کا ہی اور ثنا کہنی منعم کی ہی اور حق تعالی کو جو خوش آتی ہی حمد کہلوانی اسی سبب خبر دی ہی ان لوگونکی جنھون نے حمد کہی ہی اس جہان مین بامر اور تعلیم اوسکی کے چنانچہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قرآن شریف مین وارد ہی حال حضرت نوح کے سے فاذا استویت انت ومن معك علی الفلك فقل الحمد لله الذی نجانا تا آخر آیۃ اور حضرت
ابراہیم سے الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل واسحق تا آخر آیۃ اور حضرت داؤد سے اور حضرت سلیمان سے الحمد لله الذی فضلنا علی کثیر من
عباده المؤمنین اور خبر دی ہی حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع الانبیاء صلوٰۃ اللہ وتحیاتہ کہ فرمایا مین نے اوسکو باین گفتار قل الحمد لله وسلام
علی عباده الذین اصطفی الآیۃ اور عام مومنونکو بسبب حمد کہنے کے سراہا ہی التائبون العابدون الحامدون الآیۃ اور خبر دی ہی ان لوگونکی
کہ جو اس جہان مین حمد کہینگے کہ ہرگاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے عرصات قیامت مین حمد کہینگے خدائے عزوجل کی مسلمان چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا ہی
وقضی بینهم بالحق وقیل الحمد لله رب العالمین اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله
تا آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله
اور جب نعمتونکو بہشت کی پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد لله الذی صدقنا وعده اور ابتدا حاجت کے اور وقت طعام کھانیکے
کہینگے سبحانك اللهم وبحمدك جسوقت یہہ کلمات کہینگے اسیدم جو آرزو اونکی ہوگی اونکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد لله رب العالمین چنانچہ فرمایا ہی حقتعالی
نے واخر دعوٰهم ان الحمد لله رب العالمین رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سبکا اور مصلح سبکا ہے یعنے سب حمد خاص اوس خدای عزوجل کو
ہی کہ باین صفت موصوف ہی اور اصل رب کی راب تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین صرف اوسکی رَبَّ يَرُبُّ رَبًّا اَوْ رَبّٰى يُرَبِّيْ تَرْبِيَةً اَوْ رَبَّبَ
يُرَبِّبُ تَرْبِيْبًا ہے الرب ساتھ الف لام کے بغیر حقتعالی کے وصف مین کسی مخلوق کے جایز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جایز ہی چنانچہ کہتے ہین رب الدار
اور رب المتاع اور معانی رب کی بہت آئی ہین کہین سید کے معنونمین آتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی واذکرنی
عند ربك ذکر کر یو میرا نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی فاذهب انت وربك یعنے جا تو اور سید تیرا کہ
ہارون علیہ السلام ہی حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہی چنانچہ کلام اللہ مین ہی والربانیون
والاحبار عالم کو ربانی کہا ہی کہ صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والیکے بھی آتا ہی چنانچہ الم نربك فینا ولیدا پس
اسجگہہ یعنے رب العالمین مین سب معانی پائی جاتی ہین کہ سید ہی اور مصلح ہی اور پرورش کرنیوالا ہی سبکا اور عالمین جمع ہی عالم کی اور عالم مین
اختلاف ہی کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حقتعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہی چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور
مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہی اونمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حقتعالی کے چالیس عالم ہین بیس ہزار
عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہی انمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدائتعالی
کے ہژدہ ہزار عالم تمام فرشتے آسمانونکے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اوٹھانیوالے اور کروبیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس
اپنے کے ایک عالم ہی اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہی اور ایک عالم جنونکا ہی اور
ایک پریونکا ہی اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمھارا متحمل سنیکا نہوگا اور زہرہ تمھارا پھٹ جاویگا اور ابن قسم نے کہا ہی کہ
عالمین جمع عالم کی ہی اور عالم مشتق ہی علم سے علم نشانکو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالیدار کا جدا جدا ہوتا ہی تاکہ پہچانا جائے اونکا ڈیرا تاکہ
ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھکر نشانکو اپنے اپنے خاوند کے نشانکے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہی سب نشانونکا لاکھون
کروڑون نشان ہین اوپر کمال قدرت اسکیکے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انسان وحش وطیر پٹیر پتھر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان
ہین اس بے نشانکی بیت ہر نخل نشان ہی تیری قدرتکا + ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا + حادث ہونا اس جہانکا دلیل ہی اوپر قدیم ہونے اوسکیکے اور
چون ہونا اوسکا دلیل ہے اوپر بیچونی اوسکیکے تنگ ہونا روزیکا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اوسکیکے اور فراخی روزیکی دلیل ہی اوپر باسط ہونے اسکیکے مقہور
خلق کی دلیل ہے اوپر قاہری اوسکیکے اور مرزوقی اوپر رزاقی اوسکیکے پس جس کسینے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلایل پہچانا مقرر جانا کہ یہہ دو وصف کہ آگے
آتے ہین وہی ہی کہ موصوف باین صفات ہی الرَّحْمٰنِ بخشنے والا ہی وجود کا دوسرے بار آخرت مین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحمانکے یہہ ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے وآخر دعوٰیہم ان الحمد للہ رب العالمین رب العالمین پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سب کا اور
مصلح سبکا ہی یعنے سب حمد خاص اس خدائے عزوجل کو ہی کہ باین صفت موصوف ہی اور اصل رب کی راب تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال
مین صرف اسکی رَبَّ یَرُبُّ رَبًّا اَوْ رَبّٰی یُرَبِّیْ تَرْبِیَۃً اَوْ رَبَّبَ یُرَبِّبُ تَرْبِیْبًا ہے الرَّبُّ ساتھ الف لام کے بغیر حق تعالی کے وصف مین
کسی مخلوق کے جائز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز ہی چنانچہ کہتے ہین رب الدار اور رب المتاع اور معانی رب کے بہت آئے ہین کہین سید کے
معنو نمین آتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی واذکرونی عند ربک ای نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی
نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی فاذھب انت وربک یعنی جا تو اور سید تیرا کہ ہارون علیہ السلام ہی حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے
تھے اسواسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہی چنانچہ کلام اللہ مین ہی والربانیون والاحبار عالم کو ربانی کہا ہی کہ صلاح مین لاتے
ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والے کے بھی آتا ہی چنانچہ الم نربک فینا ولیدا پس اس جگہہ یعنے رب العالمین مین
سب معانی پائے جاتے ہین کہ سید ہی اور مصلح ہی اور پرورش کرنیوالا ہی سبکا اور عالمین جمع ہی عالم کی اور عالم مین اختلاف ہی
کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حق تعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہی چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور
مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہی انمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حق تعالی کے چالیس ہزار عالم ہین بیس
ہزار عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہی انمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی
کے ہژدہ ہزار عالم ہین تمام فرشتے آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اٹھانیوالے اور کروبیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس اپنے
کے ایک عالم ہی اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہی اور ایک عالم جنونکا ہی اور ایک پریونکا ہی اور مجھے
حکم نہین ہی کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمہارا تحمل سنیکا نہوگا اور زہرہ تمہارا پھٹ جاویگا اور ابن قسم نے کہا ہی کہ عالمین جمع عالم کی ہی
اور عالم مشتق ہی علم سے علم نشان کو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالے دار کا جدا جدا ہوتا ہی تاکہ پہچانا جاے انکا ڈیرہ کہ ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھکر
نشانکو اپنے اپنے خاوند کی نشان کے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی رب العالمین ہی یعنے پیدا کرنیوالا ہی سب نشانونکا لاکھون کروڑون نشان ہین اوپر
کمال قدرت اسکی کے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انس وحش طیر پٹیر پتھر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان ہین اس بے نشان کی
بیت ہر نخل نشان ہی تیری قدرتکا ؛ ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا ؛ حادث ہونا اس جہان کا دلیل ہی اوپر قدیم ہونے اسکے کے اور چون ہونا اسکا دلیل ہی
اوپر بیچونی اسکی کے تنگ ہونا روزی کا دلیل ہی اوپر قابض ہونے اسکے کے اور فراخی روزیکی دلیل ہی اوپر باسط ہونے اسکے کے مقہوری خلق کی دلیل ہی
پر قاہری اسکی کے اور مرزوقی اوپر رزاقی اسکی کے پس جس کسینے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلائل پہنچانا مقرر جانا کہ یہہ دو وصف کہ آگے آتے ہین وہی ہی کہ موصوف
صفات ہی الرحمن بخشنے والا ہی وجود کا دوسرے بار آخرت مین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحمان کی یہہ ہین کہ وعدہ کیا ہی حق تعالی
رزق دینے کا بندونکو اور حکم کیا ہی بندگی کرنیکا اگر یہہ حکم اسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اسکے کے کرین تب بھی وہ خلاف وعدے اپنے کا نہین
در رزق پہنچاتا ہی بیت خلاف اسکا کرین ہم اور روزی ہمکو دے خوش ہو ؛ یہہ رافت اور یہہ رحمت واہ رحمان اسکو کہتے ہین الرحیم بخشنے والا ہی
قیامت مین اور داخل کرنیوالا ہی بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحیم کی یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت سے اور نعمت دے زیادہ
مالک یوم الدین خداوند ہی روز جزا کا یا متصرف ہی دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہی اعمال بندونکا تاکہ داد اور ستد
بہائے اعمال کے غلطی نہو یا قاضی ہی روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا جزا دینے والا ہی روز حساب کا اول آیۃ آئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان اُن دونون آیتونکے تطبیق یہہ ہی کہ نام حق تعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین امید کو چنانچہ غفور
شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عدل مذل اور بندونکو حکم ہی کہ
معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف والرجا ایمان درمیان ترس کے اور امید کے ہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ یقول اللہ تعالی سبقت رحمتی غضبی فرماتا ہی حق تعالی سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جسمین امید تمام تھی اور ظہور رحمت کا تھا
بیان فرمائے پھر جنمین کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حساب کا جو چاہونگا وہ
کرونگا ڈرو مجھہ سے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک یوم الدین ساتھہ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونو قرأتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ ثواب کس مین زیادہ ہی اور کونسی اولی تر ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبدالرحمان بن عوف اور معاذ
بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھہ الف کے اولی تر ہی اور بلند تر ہی ساتھہ ثواب کے اور
قرأت عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہی محمد بن شجاع بلخی رحمت اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین ہمیشہ پڑھا کرتا تھا کسینے کہا ملک یوم الدین
مدح مین بلیغ تر ہی مین نے بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع کیا ایکرات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہی تو نے دس حسنہ اپنے کیون کم کئے کلام اللہ کے
ہر حرف پڑھنے مین دس حسنہ ہین پھر مین نے وہی موافق عادت قدیمہ کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دن کا خدائے عزوجل ہی
لیکن تخصیص دن قیامت کی باین معنی ہی کہ یہان ہر ایک کو دعوی ملک اور ملک کا ہی اور وہان دعوے سب کے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوے اسپر پروردگار
عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ دین بمعنی حساب ہی
چنانچہ اور آیتہ مین ہی ذلک الدین القیم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنے جزا ہی چنانچہ وما ادریک ما یوم الدین مین ہی اور
محمد بن کعب نے کہا ہی بمعنے توحید ہی چنانچہ الا للہ الدین الخالص مین ہی اور حسن بن فضل کہتے ہین کہ بمعنی خضوع اور خشوع ہی وہ دن خضوع اور
خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدائے عزوجل کے تئین چنانچہ فرمایا ہی وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مالک یوم الدین شامل ہی اُن سب
معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہی اور بعد شمار کے جزا ہی اور خلق سب اُسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سب کی ساتھہ توحید
کے ہوگی ایاک نعبد تجھہ ہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی توحد ہی جس جگہہ قرآن مین مذکور عبادت کا ہی مراد اس سے
توحید ہی اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہی غرض اس سے نماز ہی اور جس مکان پر مذکور قنوت کا ہی مراد اس سے طاعت ہی اصل ایاک کی او یاک
تھی واو کو یے کیا یے کو بیچ ہی کے ادغام کیا ایاک ہوا وایاک نستعین اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم بیچ عبادات کے اور تمام
مہمات کے ان دو جگہہ کاف خطاب کا ہی اور نعبدک ونستعینک نکہا اسواسطے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہی کہ اُسکی
معنی یہہ ہوی تجھہ ہی کو پوجتے ہین ہم نہ سوائے تیرے کسی اور کو اور تجھہ ہی سے یاری چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سوائے تیرے کسی اور سے اھدنا
الصراط المستقیم دکھلا ہمکو راہ راست بیچ افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہو افراط و تفریط مین اور غلو و تقصیر
یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور سنت سید الانام ہی علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المؤمنین
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی ثبتنا علی الصراط المستقیم ای ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ دی ہی تو نے راہ عرفانکی عبادت
کی طاعتکی جب تک کہ بندے کا دم مین دم ہی ہاتھہ سے وساوس شیطان کے اور ورغلانے نفس کے سے زوال ایمان کا
پس سوال کرے اللہ تعالی سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ الہی ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا مین اور نزع مین اور آخر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجھے اور سب مسلمانونکو اور ابدنا اسواسطے کہا کہ سب مسلمان داخل ہون بیچ دعا کے اور رد ہی اُن لوگونکا کہ منکر ہین شفاعت کے کہ حق تعالی نے عام مسلمانونکو دنیا مین ناخواستہ ایسی بڑی حاجت کے شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہین شفاعت کرنے کا گنا ہگار مومنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہی بیت فضل سے اپنے ہمین رب کریم ؛ کر تو ہدایت بر ہ مستقیم ؛ راہ وہ جس راہ پر گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انعام کی ہی تو نے اُنکو ساتھ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا راہ ان لوگون کی کہ ظاہر اُنکا محکوم ہی ساتھ احکام شریعت کے اور باطن اُنکا منور ہی ساتھ انوار حقیقت کے انکو معزز اور مکرم کیا ہی وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے ہی وہ کون کونسے ہین ایک تو انبیا ہین علیہم السلام کہ رسول اور اولوالعزم داخل ہین اُنمین اور وہ مشرف ہین ساتھ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمالات اُنھون کے ناشی ہین تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیا کے کہ ولایات اُنھونکی نکلی ہی تجلیات صفاتیہ سے اسیواسطے نبوت بہتر ہی ولایت سے اور جنھون نے کہا ہی الولایۃ افضل من النبوۃ حالت سکر مین کہا ہی السکاری معذورون خیال کیا ہی انھون نے کہ نبوت مین رو بخلق ہی اور ولایت مین توجہ بحق ہی اور توجہ بحق بہتر ہی توجہ بخلق سے یہہ نہین ملاحظہ کیا کہ یہہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوۃ والتسلیمات کا لگھا اور کمڑوڑہا درجے اولی تر ہی اور افضل تر ہی اُس توجہ بحق سے کہ اولیا کا ہی کہ وہ بامر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل متوجہ بخلق ہوتے ہین تاکہ ہزارون کروڑون کو متوجہ بحق کرین اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہین اور یہہ اولیا اگرچہ بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے ہین لیکن نگہرانی اُنکی بحق بھی ہوتی ہی بالکل اُدھر متوجہ نہین ہوتے اور تجلیات صفات سے فیض یاب ہین ولایت اُنکی پر تو ہی ولایت انبیا کے اور کمالات انبیا فوق تر ہین وہان پہنچنا کمال دشوار ہی مگر بہ بیعت اور وراثت انبیا کے اگر کسیکو اُنمین سے حق تعالی اُس بحر زخار سے نم پہنچاوے تو اُسکے فضل سے دور نہین ہی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم دوسرے صدیقین ہین کہ مقام اُنکا تحت مقام انبیا ہی سوا انبیا کے سب سے بلند تر ہی مقام قرب الہی مین تیسرے شہدا ہین کہ ہر اے خدا جان دیدیتے ہین یا تو واسطے رواج اسلام کے کفارون سے لڑکر شہید ہوتے ہین یا میدان محبت من جدل ساتھ شیطان کے اور مجاہدے ساتھ نفس کے کرکر موئے ہین چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہین غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ تہ راہ اُن لوگونکی کہ غصہ کیا گیا ہی اوپر اُنکے یعنی قبل وجود کے معرض غضب مین تیرے آئے ہین اور اُسی سبب سے وجود مین آکر بیچ اس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیا اور تحریف کتبا و تغیر نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہی وَلَا الضَّالِّينَ اور راہ گمراہونکی یعنی اُن لوگونکی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل منحرفہ کے اوپر ہین یا نہ راہ تر سایونکی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسی کے و تفریط کے بیچ شان حضرت خاتم المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے گمراہ ہوئے ہین بعضے کہتے ہین مغضوب علیہم یہود ہین اور ضالین نصاری ہین آمین یعنی اسکی یہہ ہین کہ قبول کر جو دعا میری اور یہہ داخل قرآن نہین ہی مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاقی ہی اسمین کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہی بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابکدن الحمد پڑھکر آمین نکہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اسکی لغت مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہی کہ ممدود مخففہ ہی اور یہی مختار فقہا ہی اور یہہ فصیح تر ہی چنانچہ شعر مین باندھا ہی کسی شاعر نے شعر یارب لا تسلبنی حبہا ابدا ؛ ویرحم اللہ عبدا قال امینا اور بعضے ممدود مشدد کہتے ہین اور جو ممدود مخفف کہتے ہین وہ الف ممدودہ کو بمعنی ندا کے کہتے ہین اور یہہ معنی کہتے ہین کہ یا آمین استجب دعائی آمین قبول فرما دعا میری آمین سم حق سبحانہ تعالی کا ہی چنانچہ مجاہد نے کہا ہی جو قصور و مخفف پڑھتے ہین وہ بھی یہی معنے مراد رکھتے ہین اور کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ آمین خاتمہ الحمد للہ رب العالمین کا ہی نہ ختم ہوتی ہی ساتھ اسکے دعا بندہ مومن کی ابی زمیر القی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکرات چلا ایک خیمہ کے پاس

آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہان سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اُس دعا مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ تفسیر آمین کی یہہ ہی فلیکن کذالک یعنے ایسا ہی ہو جیو سورہ فاتحہ کہ آدھی وصف مین ہی تیرے اور آدھی سوال اور حاجت مین میرے تو ویسا ہی ہی کہ وصف کیا مین نے تیرا اور خیر کی کہ سوال ہی میرا ویسا ہی ہو جیو کہ مین نے چاہا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ آمین لغت سریانی ہی یہودیون نے کہ تفسیر اسکی تورات مین دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمین اللہ تعالی نے ایسی چیز دی ہی کہ مسلمانون کو نہین دی پس حق تعالی نے عطا کی آمین اس امت کو اور ثواب اُسکا ایسا دیا کہ اُنھون کو نہ دیا تھا کہتے ہین کہ حق تعالی نے تین چیزین اس امت کو فرمائین ہین کہ اور کسی امت کو نہین دین ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اُسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہی بندہ آمین بخشتا ہی حق تعالی گناہ ماتقدم اُسکے بیان لطائف اور نکات سورہ فاتحہ سمجھنے کے لطائف اور نکات دو قسم مین ایک تو جدی جدی آیتہ سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے یہہ ہین کہ متعلق بمجموع ہین وہ جو جدی جدی آیتہ سے متعلق ہین اُنکا بیان بطور اختصار یون ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظاہر ہی کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابون یعنے کہ تورات انجیل زبور فرقان مین مندرج کئے ہین اور قرآن مجید حاوی اُن سب کا ہی اور قرآن مین جو علوم ہین سورۃ فاتحہ مین وہ موجود ہین اور علوم سورۃ فاتحہ کے بسم اللہ مین اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با مین مندرج ہین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی ہین ایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہی کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہی اور بندہ کمال دنائت اور آلودگی نجاسات طبعیہ مین گرفتار ہی اور ہوا و ہوس نفسانیہ مین مبتلا اور حق سبحانہ کمال نزاہت اور قدس مین پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اس سے نہین ہی مگر ساتھ ذکر اسما اُسکے کے اور چسپیدگی نام پاک اُسکے کی اور استفراغ ہیچ یاد اُسکے کے یہان تک کہ فنا فی المذکور ہو جاوے ہوس اور آرزو طلب اور جستجو ماسوا اللہ کی دور ہو جاوے اور دال اس چسپیدگی پر حرف با ہی کہ موضوع واسطے الصاق اور چسپیدگی کے ہی پس با مین خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہی اور ابتدا تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہی یہان ابتدا ہے اکتساب خدا کی ساتھ بے کے واقع ہی واسطے کہ الف بسبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی ہوا اور حرف با بجہت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی بیت بسر نگونی علو ہی کہ ہو نہ پایہ بلند + رکھے نہ جب تلک اپنی نگین زمین پہ جبین + حدیث مین وارد ہی کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ بیت پستی ہیچر کے ہی بعد مرتبہ بلند وصل + پہنچین جو زیر بام تو ماتھ لگے کمند وصل + اور قاعدہ ہی سلاطین کا کہ اپنی چیزون پر مہر لگا دیتے ہین تاکہ چوروں سے محفوظ رہین ایسے ہی گھوڑے جو اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہین اُنپر داغ ہوتا ہی کہ سارق دست تعدی دراز نکریں پس یہہ مضمون بسم اللہ مہر خاص الہی ہی جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تصرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہی کہ جب حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا بچگئے دیکھے کہ آدھے اس کلمے کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے بیت تجھکو رفعت سخن پند یہہ معلوم رہے نام جو اُسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے نقل ہی کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھ کر وصیت کی تھی کہ کفن مین میرے رکھدیجو کسینے سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے پر سوال کیا کچھ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازے ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہی کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیت دروازہ کتاب اللہ کی ہی پس روز قیامت کہ

Digitized by Maktabah Muyaddidiyah www.maktabah.org

مجھے دستاویز محکم ہی کہ اُس سے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین اُنیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ۱۹ ہین ہر حرف پڑھنے سے
بلا ایک کی اُنمین سے دفع ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ دن راتکی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعت کے واسطے پانچ وقت کی نماز ہی باقی انیس
ساعتون کے واسطے یہہ انیس حروف ہین تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتونکو ان انیس حروف سے معمور رکھے بیت
ہر یکدم مجھے تیری ہی یادگاری ہی × گھڑی گھڑی بزبان تیرا نام جاری ہی × اور کہا ہی کہ سورۃ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار کے تھی اس سے خالی
رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہی کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہین اسواسطے کہ صورت ذبح صورت قہر ہی اور رحمت تقاضا اُسکا
نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن مداومت کرے تھوڑے سے تھوڑا ستر بار تو البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے
یقین ہی کہ غضب اور عذاب سے محفوظ اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیت کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ جو آدمی پائخانے جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنون کے یہان سے دریافت کر لیجئے کہ یہہ
کلمہ جب حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اُسکے کے تو درمیان شخص اور عذاب عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین
اسم کو اختیار کیا ہی تا شروع ہر کام مین استعانت ان تین اسما سے حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنیکی یہہ ہی کہ ہر کام کارہاے
دنیوی اور اُخروی سے اوپر تین چیز کے موقوف ہی اوّل فراہم آنا اسباب کا اُسکام کے یہہ تصرفات اسم اللہ سے ہی کہ دلالت اوپر
جمیع صفات کے فرماتا ہی دوسری بقا اُس اسباب کی ابتداء کام سے انتہا تک یہہ مقتضای صفت رحمان ہی کہ بقائے عالم ساتھ اُسکے
موقوف ہی تیسری ترتیب ثمرات اُسکام کے ساتھ حصول نتائج کے یہہ مقتضا صفت رحیمی کے ہی کہ سعی بندونکی رایگان نہین فرماتا
شان نزول سورہ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ یہہ سورۃ مکے مین نازل ہوی ہی اور کیفیت نزول کی یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحرا مین گیا مین آواز سُنا مین نے کہ یا محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان
زمین کے معلق اُس آواز سے ترس کھا کر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ کا تھا بیان
کیا مین نے وہ مرد عالم توریت و انجیل کا تھا علمائے نصاری سے علم بہت پڑھا تھا اُسنے کہا کہ اب جو وہ آواز سنو تم تو بھاگیو مت
کان رکھ کر سُنیو کہ کیا کہتا ہی اسیطرح کیا مین نے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے لبیک کہا اُسنے انا جبرئیل وانت نبی ھذہ الامۃ
پھر کہا کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ تا آخر سورہ الحمد للہ یہہ مقام مقتضا
اسکا تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہون مین خدا کی لیکن ازبسکہ آدمی عاجز ہی اس سے کہ حمد الٰہی کو پہنچے پس مناسب
نہوا کہ اُسے فوق الطاقت کی تکلیف دین بلکہ باین عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اُسکی ہی خواہ بندہ قادر اوپر ادا
کے ہو یا نہو فرد حق و ملک مالک برحق ہی کل حمد و ثنا ؛ رفت بیچارے کو طاقت ادا کی ہو نہو کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام
جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یارب کیف اشکرک مین کسطرح عہدہ شکر تیرے سے باہر آؤن اسواسطے کہ شکر کرنا میرا بتوفیق و تعلیم تیرے کے
اور یہہ انعام دوسرا ہی اسپر شکر دوسرا کیا چاہے پس تسلسل لازم آتا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ ای داؤد جو اپنے تئین تونے ادائے
شکر میرے سے عاجز جانا ادائے شکر میرا کیا تونے بیت بعجز حمد جب قائل ہو قائل ما حمدنا کا ہو گویا کیونکہ پھر تحمید مین نطق اور اشیا کا
اور یہہ بھی ہی کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا کہ گوینده حمد حق تعالی کی کرتا ہی حال آنکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حامد کے محمود ہی اسیواسطے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور ثنا لائق اسکے ہی ازل سے ابد تک کوئی گوینده موجود ہو یا نہو شعر شایان حمد تو ہی اور لائق ثنا ہی محمود ہی
تو پیارے حامد نہو تو کیا ہی یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی ہر جگہہ تسبیح مقدم ہی اور تحمید کے اسیواسطے کہتے ہین سبحان اللہ
والحمد للہ یہان تحمید کو کیون مقدم کیا جواب اسکا یہہ کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اُس وقت ہی کہ دونو کلام مین مذکور ہون یہان محض تحمید
مذکور ہی تسبیح نہین اور اکتفا کیا اور تحمید کے اُسمین بھی ایک وجہ ہی وہ یہہ ہی کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہی اسطرح سے
کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہی کہ ذات حق تعالی کی اور صفات اُسکی جمیع نقصانات سے مبرا اور پاک ہی اور مضمون تحمید کا یہہ ہی کہ ہر کمال اور
نعمت کہ بیچ ذہن اور خیال بشر کے ہی سب اُس جناب مقدس سے ہی اور جو تمام کمالات اور نعمتین خاص اُسیکو اعتقاد کرین تو لازم
آیا کہ کوئی نقصان بیچ اُسکے نہو اور کہا ہی کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھہ حرف ہین بعدد دروازہائے بہشت اور حمد کو ساتھہ دو چیز کے تعلق ہی
اول ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ اُسکے کہنے سے ادا ہوتا ہی دوسری مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہی اور شکر تقاضائے مزید نعمت کرتا ہی
بحکم لئن شکرتم لازیدنکم کے پس بموجب تعلق اول دروازہ دوزخ کے حمد کہنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ و عتاب بسبب ادائے
شکر کے نرہا اور بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہائے بہشت کا ہوا فورا فتاح رب العالمین کے واسطے دروازے جنت و دوزخ کے
دروازے کھلین اور بندہون پر منکشف ہی کہ ہنوز روح حضرت آدمؑ کی تا بہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطس آیا کہا الحمد للہ رب العالمین اور کلام
اللہ مین ہی کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہی پس فاتحہ عالم انسانی مین نے اور حمد کے کی ہی اور خاتمہ اُس عالم
کا بھی مین نے اور حمد کے کیا بندیکو چاہیے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو مقرون ساتھہ کلمہ حمد کے کرے بیت چاہیئے بندیکو جب
تک ہی یہہ پابند حیات رات سے دن حمد مولی مین کرے اور دن سے رات رب العالمین کے معنی لغت عرب مین کئی آئی ہین یہان
سب کی سب مناسبت رکھتی ہین بیت سب کا مالک ہی تو جانب تیرے منسوب ہی خلق رب مطلق ہی ہر معنے و مربوب ہی خلق
اول بمعنی مالک ہی اور مالکیت حق تعالی کی تمام عوالم پر ظاہر ہی کہ جب مخلوق اُسکی سب ہوئی تو مملوک بھی ہوئی اور ملک آدمی کی اول
مطلق نہین دوسری بعاریت مالک حقیقی سے ہی دوسرے معنی موجد ہی یعنے خالق یہہ بھی مناسب مقام حمد کے ہی بلکہ مستلزم اتم محامد ہی
کہ نعمتین اُسکی قبل استحقاق کے ساتھہ مخلوقات کے پہنچی ہین اور پہنچتی ہین تیسرے معنی سردار ہین اور حقیقت ان معنونکی علوم مرتبہ ہی یہہ بھی
مستدعی اعلی محامد کی ہی چوتھے معنی مربی ہی یعنے اصلاح کرنیوالا امور کا اور پہنچانیوالا ہر چیز کا باعلی مراتب اُسکے سے مثلاً نطفے سے
خون مخلط فرما کر علقہ کیا اور علقے کو منجمد کر کے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضاے مختلفہ دے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت کہ
لائق اُسکے ہی بخشی پھر روح کو ساتھہ تربیت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور تربیت دو قسم ہی ایک یہہ ہی
کہ کوئی شخص کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اُسکے کام آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہی
کہ پابند اغراض و حاجات ہین اور دوسری قسم وہ ہی کہ واسطے فائدے اس چیز کے اُسے پرورش کرے یہی شان خالق کی ہی
اسواسطے کہ رتبہ اُسکا بندہی اس سے کہ مخلوقات اپنے سے استکمال فرماوے لہذا حدیث مین وارد ہی بیچ حق سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین
فی الدعاء یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنیوالون کو بیچ دعا کے اور وارد ہی من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے اللہ سے غضہ
اسپر یہان سے معلوم کیا چاہیے کہ رب العالمین اکمل صفات اُسکی ہی اسواسطے کہ ابتداء ظہور سے تا انتہاے وصول ہر کس بمعاد خود حیطہ
تصرف مین اس اسم اعظم کے ہی اور ہر نسبت اور علاقہ کہ عالم مین دیدہ و شنیدہ ہی پر تو اس اسم مبارک کے انوار کا ہی اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ

کے کہ دلالت اوپر تمام وکمال کے کرتا ہی اس اسم کو مقام حمد مین لایا کہ یہہ دال ہی ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھہ کہ جانہین دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہی دو حال سے باہر نہین ہی یا واجب لذاتہ ہی یعنے وہ موجود کہ بخود موجود ہی اور نہ ہونا اسکا محال ہی وہ ذات حق تعالی کی ہی یا ممکن لذاتہ ہی یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہی یا ایجاد حق سبحانہ موجود ہوتا ہی اور دو نو طرف وجود و عدم اُسکا برابر ہی پس یہہ قسم موجود ہوا ہی یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے ہین اور عالم مشتق علامت سے ہی اور اس قسم کا اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور صفات الہی کی ہی کہ جو فرد ہی افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہی اور جناس اور انواع اسکی مظاہر اسمائے کلیہ اور صفات اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہی اسمائے الہی سے پس عوالم اس جہت سے غیر متناہی ہین لیکن اصول اور کلیات عالم کی موافق اسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کی جاتی ہین سمجھہ لیجئے کہ جو کچھہ کہ بیچ عالم کے موجود ہی یا ذات ہی یا صفات ہی ذات وہ ہی کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان اور زمین اور صفت وہ ہی کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کو عرف معقولیون مین کے جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہی جسم اور روح جسم وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین رکھے اور اس مقدار اور اس شکل کو نچھوڑے اور روح وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہوا اور جسم دو قسم ہی علوی اور سفلی علوی بہت قسم ہی عرش ہی کرسی ہی سدرۃ المنتہی ہی لوح ہی قلم ہی معدن بہشت ہی معدن دوزخ ہی ستارے ہین نو ثابت و سیار آسمان ہفتگانہ ہین اور سفلی دو قسم ہی بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہی اور آب اور ہوا اور آتش ہی اور مرکب اور یہہ چار قسم ہی اسواسطے کہ جمیع عناصر سے مرکب ہی یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر تین عالم مین ہی عالم معادن عالم نباتات عالم حیوان اور ہر ایک ان تین سے مشتمل اور پر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل اسکی کو بڑی تطویل چاہئے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہی بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان یعنے آتش و ہوا اور ان تینون سے عوالم بہت پیدا ہوتے ہین پس غبار محض سے کہ باد سے اُٹھے مختلف الوان اور گرد پیدا ہوتا ہی اور بخار سے باران برستا ہی اور جب بخار بلند تر جاتا ہی اور مقام سردی مین پہنچتا ہی منجمد ہوکر تزالہ و برف پیدا ہوتا ہی اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب اور ستارہ دم دار پیدا ہوتا ہی اور جو بخار اور دخان منعکس ہوکر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اُٹھتا ہی اُسے زلزلہ کہتے ہین اور جو بخار زمین کے تلے محبوس ہوجاتے ہین اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہوجاتے ہین اور اگر بخارات لطیف بسبب سرد یکے درمیان آسمان اور زمین کے انجماد پکڑتے ہین پھر زمین پر جو گرتے ہین اسے شبنم کہتے ہین اور اگر منجمد ہوکر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہوجاتے ہین اُسے صقیع کہتے ہین اور ہماری زبان ہندی مین کہل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہوکر برنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے ہین اُسے برنجبین اور خنک انگبین اور شیر خشت اور من کہتے ہین یہہ تین قسم مرکب ناقص بجریان عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہای عجیب و گوناگون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے معلق کھڑے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان انکا اپنی مقام مین مذکور ہی اور کتب عجائب کائنات الوجود مین مسطور اور روح جنکہ محض ہی اُسے فرشتہ کہتے ہین یا بدمحض ہی سے شیطان کہتے ہین یا مختلط ہی نیک و بد سے وہ دو قسم ہی جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہین مثل مکان اور زمان اور کم اور کیف اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشریح اس عوالم کی مفصلا حکمت مین ہی حاصل یہہ ہی کہ جسکو احاطہ احوال ساتھہ موجودات کے زیادہ ہوگا تفسیر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائیگا الرحمن الرحیم سمجھہ لیجئے کہ

حقیقت رحمت کی بیچ حق باری تعالیٰ کے ایصال خیر اور دفع شر ہی اور رحمت حق تعالیٰ کی دو قسم ہی ذاتی اور صفاتی ذاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام افاضہ وجود ہی کہ ہر موجود اُس سے نصیب رکھتا ہی اور خاص تقرب الی اللہ بخشتا ہی کہ بعضے بندگان کو ساتھ اسکے مخصوص فرمایا ہی اور صفاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام بخشنا اس چیز کا جو لائق ہر موجود کے ہی صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ بسبب اُسکے مزیت اور فضل اوروں پر حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لانا رحمن اور رحیم کا اس سورتین باوجودیکہ تسمیہ مین یہہ دونو اسم مذکور تھے تکرار نہین ہی اسواسطے کہ وہ رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہی اور یہہ رحمت جو یہان مذکور ہی صفاتی ہی اور جو ذاتی دو قسم ہین عام و خاص تو واسطے دلالت اوپر اُن دو دو قسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے اور جو صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسیواسطے یہان بھی دو اسم لائے رحمٰن اور رحیم اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر رحمٰن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اُس ہیبت کے ہی کہ ذکر اسم اللہ سے اُٹھتی ہی اور رہوش کرتی ہی اور یہان واسطے امیدوار کرنے بندون کے ہی تا خوف مالک یوم الدین سے بیتاب نہون بیت لطف فرما جو وہ رحمت سے نراس دم ہوتے حشر کے خوف سے ہم زندہ ہی بیدم ہوتے اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہی اور عبادت فعل شاق ہی پس ضرور ہی کہ قاید رجا اور سایق خوف ہمراہ دیا چاہیے قاید آگے سے کھینچنے والے کو کہتے ہین اور سایق پیچھے سے ہانکنے والیکو اور ہر مقام مین دو اسم لانیکی وجہ یہی ہی کہ ایک دلالت اوپر تسکین ہیبت کے کرے اور عوام کو امیدوار فرمائے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہی کہ ابتداء ظہور عالم ساتھ رحمت خاص و عام کے اور انتہا بھی ساتھ خاص اور عام کے پس تسمیہ مین اشارہ طرف رحمت ابتدائیہ کے ہی اور اس جگہہ طرف رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہی کہ مبدء حمد رحمتہائے عام و خاص ہی عام بیچ نظر عام کے اور خاص بیچ نظر خاص کے پس چاہیئے کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ ہر چند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات نعمتہائے سابقہ بار تعالیٰ خواہ عام ہون خواہ خاص نکر سکیگی چہ جائے آنکہ موجب جزائے مزید ہو سکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ اُس حمد کے ضم کرین تا موجب جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم ہی عام کہ ایجادی ہی اور خاص کہ تفصیلی ہی ایسی ہی رحمت آخرت کی دو قسم ہی عام کہ سبب نجات ہی اور خاص کہ سبب قرب ہی یا اشارہ طرف اسکے ہی کہ رحمت حق تعالیٰ کی سبب حمد اُسکے کی ہی بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہی اور عام سبب حمد عام کے ہی اور وہی رحمت موجب عبادت ہی بواسطہ ملاحظہ مضمون مالک یوم الدین عامہ برائے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھ دو حیثیت کے ضرور جانا چاہیئے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت ہی دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہی اور عبادت مقصود ہی خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہی خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمن اور رحیم کے پیچھے تفسیر مین بھی کچھ کچھ مذکور ہین بعضے جو سوے اُنکے ہین وہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہی کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اُسکی کے ہی اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ بنزول رحمت حق ہی اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہی کہ رحمن وہ ہی کہ جب اُس سے سوال کرو دے اور رحیم وہ ہی کہ جو اُس سے کچھہ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا انعمتہائے گوناگون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات و آفات دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب اسم اللہ اور رحمن اور رحیم ہین مناسبت تنزیلی ہی بعضون نے کہا ہی کہ رحمن دلالت کرتا ہی اوپر ان نعمتون کے کہ وصول اور حصول انکا بندون کیطرف سے مقصود نہین ہی جیسی کہ زندگی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور فرزند دینا اور رحیم دلالت کرتا ہی اوپر اُن نعمتوں کے کہ گمان آدمی کا اور آدمیوں سے
حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہی جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعین روزینہ اور ملک املاک اور اعانت امور معاش
اور معاد مین پس گویا حق تعالی فرماتا ہی کہ مین رحمان ہون نطفہ گندہ کو تم میرے حوالہ کرتے ہو مین اُسے مرد خوش قامت خوبصورت
بناکر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک بوسیدہ کو مجھے سونپتے ہو درخت یا شاخ و برگ و بار تیار کرکے تمھین دیتا ہون اور مین
رحیم بھی ہون کہ جو کچھ باپ ماخاوند مالک اوستاد پیر طبیب عطار اقا مربی سے چاہتے ہو مجھ سے توقع رکھو سمجھ لیجئے کہ
جو چیز دینا اور آخرت مین خلق کو پہنچتی ہی چار قسم ہی قسم اول یہہ ہی کہ نافع بھی ہی اور ضروری بھی ہی جیسی تنفس دنیا مین کہ اگر
ایک لحظہ دم منقطع ہو مرجاوے اور مثل معرفت الہی آخرت مین کہ اگر لمحہ دل سے زائل ہو مستوجب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہی
کہ نافع ہی ضروری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل اور طاعت آخرت مین قسم
تیسری یہہ ہی کہ ضروری ہی اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین اور اس قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہی قسم چوتھی یہہ ہی
کہ نہ نافع ہی نہ ضروری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین پس جو کہ نافع ہی خواہ دنیا مین ہو خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہی اور جو
ضروری ہی خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت عام ہی کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق ہی اور جو نہ نافع ہی نہ ضروری دنیا
مین بھی اور آخرت مین بھی رحمت اضافی ہی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر دنیا مین فقر ہو تو غنا اور لوازم غنا بادشاہت اور امارت کی
صورت نبندھے ہو اسطے کہ جب کسیکو کسی سے احتیاج نہو تو سر انجام کام اُسکے مین اپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور اوقات
اپنی اسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورون کے پراگندہ اور
منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبے اور ہر حرمت اور ہر صفت سے متعلق ہی مقتضی فقر و احتیاج اور
طوق امراض اور مصائب و آفات کے ہوی ہی فرض کیجئے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان کیا درکار ہی اور اگر مرض نہو تو
طبیب و عطار اور جراح اور سالوتری معطل مین اگر فقرا و احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتہ
کے اور متصدی بغیر پیش کار کے کیا کرین یہان حقیقت رحمت الہی کی واضح ہوی کہ بیچ ہر بلا اور آفت کے مکنون و مخفی ہی اسیواسطے آفات
اور بلا کو بوجہ دائر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہی بہت بادشاہ ذوالاقتدار ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطبا اور عطارون
اور دواسازون کے ہین اور بہت فقیر ہین کہ کسیکا خوف نہین رکھتے بامن تمام گذر کرتے ہین حاجت لشکر و پاسبان کی نہین رکھتے
اور بادشاہ اور امیر اور وزیر رشک کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہی عظیم بیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہی عظیم
بیچ حق بادشاہونکے اسی پر قیاس کر لیجئے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم ہوتے ہین اور کسی شخص کو جمیع انواع رحمت کے نہین
دیتے والا فساد نظام ظاہر ہو اور صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہی لطیف کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا
لعن کفار فجار سے ہو چنانچہ قرآن مجید مین ہی ولنجعله ایة للناس ورحمة منا اور جمیع امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کی چنانچہ فرمایا
وما ارسلناك الا رحمة للعالمین پس کیا بعید ہی کہ بسبب اس رحمت کے عذاب دوزخ سے خلاص نہون مالك يوم الدين سمجھ لیجئے مقتضائے عدالت
فرق ہی درمیان محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی اور موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر دنیا
مین نیکونکو نعمت اور دولتمند اور عافیت دے اور بدونکو فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کرین اور بدی سے پرہیز کرین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمانکی درمیان ہے پس امر تکلیف برہم ہوجائے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیون سے باضطرار
ظہور مین آوین نہ بحکم الہی لہذا روز جزا کو روز عمل سے جدا کیا ہی تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھہ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرات متواترہ
صحیحہ ہین مالک اور ملک اور دونو طریق سے پڑھنا درست ہی لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگوئین ہین جو کہ مالک پڑھتے ہین
وہ کہتے ہین کہ یہہ قرات راجح ہی بچند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہی کہ مالک عام ہی ساتھہ آدمیون کے اور غیر آدمیون کے
بھی متعلق ہوتا ہی بخلاف ملک کے اور بادشاہت کے کہ خاص ساتھہ آدمیونکے ہی دوسری یہہ ہی کہ مالک کو اوپر مملوک کے کمال قدرت
ہوتی ہی اگر چاہے مملوک کو بیچ ڈالے چاہے بخش دے بخلاف بادشاہ کے کہ اس قدر رعیت پر قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت
کی قوی تر ہی نسبت بادشاہت کی سے اسواسطے کہ مملوک کو ملک مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہی کہ اپنے تئین رعیت گری
بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ علو مرتبہ مالک کا اوپر مرتبے مملوک کے افزون تر ہی علو مرتبہ بادشاہت کے اوپر رعیت کے اسواسطے کہ مملوک
بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہی رعیت سے پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہی بادشاہت سے پانچوین بندیکو خدمت سید کی واجب ہے
اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین چھٹی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھہ کر نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے ہر ایک کام
اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہین ساتوین بندیکو طمع خاوند اپنے سے لازم ہی اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہی آٹھوین رعیت کو نہایت
بادشاہ سے توقع عدل اور انصاف کی ہی اور ہیبت اور سیاست کی اور بندے کو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی اور تربیت کی اور
رافت کی اور رحمت کی ہی پس قرات مالک اقرب بامید ہی اور آدمی کو احتیاج ساتھہ عفو اور تربیت کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر
ہی احتیاج ہیبت اور سیاست اور عدل اور انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم یعنے اے بندو میرے سب تم گرسنہ ہو مگر اس کسیکو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام
کی کرو مجھہ سے تا طعام دونمین تمھین اے بندو میرے سب تم برہنہ ہو مگر اس کسیکو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھہ سے تا پہناؤنمین
تمھین نوین بادشاہ جو موجودات لشکر کی لیتا ہی تو پیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر ترحم نہین کرتا ہی اور مالک جو
تفقد غلامون اپنے کا کرتا ہی تو مریضون اور ضعیفون اور بوڑھون پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہی اور ساتھہ معالجے اور رعایت کے مشغول ہوتا ہی
پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہی دسوین مالک ایک حرف زائد رکھتا ہی ملک سے پس ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین
بادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سوا خدا کے نہوگا بارھوین بندیکو اپنے مولی کے ساتھہ ایک اتصال ہی قوی تر
اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھہ ہوتا ہی اسواسطے کہ فقہ مین مذکور ہی کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے
اختیار مقیم اور مسافر ہوجاتا ہی بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر بادشاہ مالک ہی اور ہر مالک بادشاہ نہین ہی پس وصف
بادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہی اور حکم بادشاہ کا اوپر مالک کے نافذ ہی اور حکم مالک کا بادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست بادشاہ کی اقوی
اور اتم اور اشمل اور اعم ہی ہزار مالک برابر ایک بادشاہ کے نہین ہوسکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور بادشاہ سوا ایک کے
نہین ہوتا اور لفظ رب العالمین کا دلالت اوپر مالکیت کے کرتا ہی پس اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک
اسماء حسنی مین واقع ہی کہ ایک کم سو نام باریتعالی کے حدیث صحیح مین وارد ہین مالک انمین نہین ہی اور مالک الملک جو واقع ہی بمعنی ملک ہی اور
یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک کا آخر قران مین مذکور ہی ملک الناس اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہی پس افتتاح کلام کی بھی ساتھہ اسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناسب ہی اور اطاعت پادشاہ کی اوپر کل کے واجب ہی اور طاعت مالک کی واجب نہین ہی مگر اوپر ملوکون اسکے کے یہہ ہین وجوہ قراتون کی
کہ مذکور ہوئین اور یوم عرف مین ابتدائی طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہی
اور کبھی بمعنے مطلق وقت کے آتا ہی خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین بیت جسمن کہ تم آؤ گے ہمارے بر مین تو ہمکو یہہ ہوگا اور
وہ ہوگا حاصل یہ یعنے وقتیکہ تم آؤ گے اور جیسے کہتے ہین روز خندق مین یہہ اتفاق ہوا اور روز صفین جنگین مین ایسے ایسے وقایع واقع ہوئے
حال آنکہ یہہ مدتین ہین مہینونکی اور دنونکی پس یہان جو ساتھ دین کے اضافت فرمائی معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہی اور حد اس وقت کی
ابتدائے النفخہ ثانیہ سے دمان تک ہی کہ اہل ہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر ہونگے اور ہر چند اسمین وقایع بسیار اور حالات
بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہی اسواسطے اس روز کی اضافت طرف دین کے فرمائی کہ بمعنی جزا ہی اور سمجھ لیجئے اس سورہ
مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الہی مین معروض ہوتا ہی دوسری خواہش مطلب کہ بعد از ایفاے حمد و ثنا
منظور ہی اور اس سورہ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامونکو ساتھ دونون
مضمون کے کمال ارتباط واقع ہی اسواسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہی کہ مفاد لفظ اللہ سے ہی پھر باعتبار افاضہ
وجود اور توابع وجود کے ہی کہ مفاد اسم رب کا ہی پھر باعتبار نعمت تیسرا اسباب معاش اور بقا کے ہین ہیچ دنیا کے کہ لفظ رحمن سے
مفہوم ہی پھر باعتبار توفیق اصلاح معاد کے ہی کہ مضمون رحیم ہی پھر اوپر نعمت جزا کے ہی کہ مرتب ہی اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اسکے کے کہ
مقتضاے مالک یوم الدین ہی اور وہ چیزین کہ سوال جنسے منظور ہی کئی چیزین ہین اول عبادت ہی وہ مقتضاے الوہیت ہی دوسری
استعانت ہی کہ وہ مقتضاے ربوبیت ہی تیسری طلب ہدایت ہی کہ وہ مقتضاے رحمانیت ہی چوتھی استقامت راہ ہی کہ وہ
مقتضاے رحمت ہی پانچوین انعام ہی کہ وہ مقتضاے مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضاے مالکیت ہی
پس صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھ تعلیق حمد کے اسطور سے ہی کہ حمد اور ستایش
درمیان آدمیون کے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اول اوپر کمال ذاتی محمود کے کہ وہ صاحب احسان ہووے دوسری
وصول احسان محمود بجا مد تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اسکے سے پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات
کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر اجتماع کمال کے کرتا ہی بیان فرمایا اور وصول احسان کو باعتبار وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ رب
العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد کو کہ جناب الہی مین ہر بندہ متوقع ہی ساتھ دو لفظ رحمن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف
و ترس کو روز جزا سے ساتھ مالک یوم الدین کے دلالت کر دیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال ذاتی میرے کرین تو مین
بھی شایان اسکا ہون کہ نام میرا اللہ ہی اور اگر بسبب اعطاے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کرین تو بھی سزاوار اسکا ہونین کہ رب العالمین صفت
میری ہی اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے ہیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کرین تو بھی یہی ہی کہ رحمن اور رحیم ہونین اور اگر بواسطہ خوف عقاب
عمل کرین میری تو بھی روا ہی کہ مالک روز جزا ہون مین اور کہا ہی کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے ہی کہ نعمتہاے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے
پانچ اسم کے ہین اسطرح سے کہ اول اسکو بنحو نہ عدم سے بمقتضاے الوہیت ظہور مین لایا پھر بانواع نعم بمقتضاے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب
سکے دنیا مین مستور رکھے اور فضیحت نکیا کہ مقتضاے صفت رحمانیت ہی پھر گنجایش توبہ کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہی اور آمرزش
کرتا ہی کہ مقتضاے صفت رحیمی کے ہی پھر موافق اعمال اسکے کے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین کا ہی ایاک نعبد تقدیم مفعول کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہی یعنے کسیکی سوا تیرے عبادت نہین کرتے ہم اور لفظ نعبد کے سے یہہ اختصاص مفہوم نہین ہوتا ہی اور وجہ اختصاص عبادتکی
ساتھہ اس ذات مبارک کے یہہ ہی کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہی واسطے نہایت تعظیم غیر اپنے کے جو باختیار صادر ہوا ور جو تذلل باضطرار
ہو وہ عبادت مین محسوب نہین اور حقیقت عبادت کی بالبداہتہ لیاقت اسکی نہین رکھتی کہ واسطے کسیکے کی جاوے سوا اسکے کہ جسکے نہایت انعامات
اسپر ہوین اور وہ ذات نہین ہی مگر اللہ تعالی کی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بندے کی تین حالتین ہین ماضی حال مستقبل ماضی مین بندہ معدوم محض
تھا اسکو کتم عدم سے ساتھہ تشریف وجود کے مشرف کیا وقد خلقتك من قبل ولم تك شيئا پھر حالت ظلمتی مین مردہ تھا زندہ کیا کنتم امواتا
فاحیاکم پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل مین اسکو بخشے لم تعلمون شيئا وجعل لكم السمع و
الابصار والافئدة اور زمانہ حاضر مین پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہی اور انعامات اور احسانات جو کرتا ہی بیان سے سوا ہین
اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیون کے کہ دم بدم اس سے صادر ہوتے ہین رفع حاجات اسکی مین فضل اور احسان اپنا منقطع نہین کرتا اور زمانہ
مستقبل مین پس آبندہ اموت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے محض اوسی جناب سے ہی پس بندہ یکسی حالتین احوالات سے پناہ اور
بھروسا سوا اس ذات کے نہین ہی پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہی نہ غیر اور جو چیز ہی یا تو انتفاع اسکا نقد وقت ہی جیسے آفتاب مہتاب
دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے تھا نہ بعد وجود کے ہوگا یا نفع انکا زمانہ ماضی مین پہنچکر منقطع ہوگیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے
دایون کے یا توقع نفع کی اسکے زمانہ آئندہ مین ہی مثل امداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینون حالت مین بندے کو احاطہ کرے وہ نہین
ہی مگر ذات مبارک اللہ کی اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ جو ماسوا اللہ کے ہی وہ ممکن اور فقیر ہی محتاج جناب مبارک اسکی کا اور ہر محتاج اپنی
حاجت مین گرفتار ہی پس فائدہ پہنچانا نہین غیر کو غنی مطلق درکار ہی اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہین ہی کوئی مگر وہی پس استحقاق
عبادت منحصر ہوا ذات اسکی کے ہوا لہذا فرمایا وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه اور حصر بے واسطہ ہی جیسے کہتے ہین کہ حق تعالی الغنی مطلق ہی پس روا
ہمارے عبادتکی نہین رکھتا پس ہمین کیا ضرور ہی کہ بیفائدہ مشقت اٹھائین اور عبادت کرین اسکی متفق علیہ جمیع ادیان ہی ہے کیا ہی جواب اسکا
یہہ ہی کہ حق تعالی بجہت کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اثبات کا کرتا ہی کہ جو کوئی خالی نقصان سے نہو واسطے اسکے تذلل کرے
اور نہایت تعظیم اسکی بجا لاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شی کی موضع اپنے مین چاہیے پس ایجاب عبادت مقتضائے حکمت ہی نہ بابر انتفاع اور
حاجت اور ظاہر ہی کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہی کہ مقابل اسکے صاحب نقصان تذلل اور پستی کرے والا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہی
اور یہہ مخالف حکمت کے ہی اسی سبب سے ہی کہ ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون معظم اور مکرم رکھتے ہین ایاك نعبد کو کیا ارتباط ساتھہ مالك
یوم الدین کے ہی کہ عقب مین اسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہی کہ واسطے طمع ثواب آخرت کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور
جنات اور انہار و رضوان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہی اسوا سطے کہ ہر عاقل بہ یقین جانتا ہی کہ دنیا اور لذات اور متعلقہ اسکے سب فانی ہین اور جہان
دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہی وہ پیش آمدنی ہی پس اسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات
اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف اس باقی کے ہوا اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز حشر مین
دوسرا یہہ ہی کہ واسطے خوف عقاب کے ہو کہ انبیا فاطبتہ اگر ڈر گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا ہوگا اور خبر ایک شخص کی
صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہی چہ جائکہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبران صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کے اطاعت کے ہی
کہ خوف ضرب سے چارنا چار خدمت مین اپنے خاوند کے حاضر رہتا ہی اور ظہور ثمرے کا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہی وجوہ عقاب اور عقاب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہین حاصل ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہی کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلیٰ سب درجات کا ہی اسیواسطے نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہی اصلی للہ اور لثواب اللہ اور للخلاص من عذاب اللہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہی قطع نظر ثواب و عقاب سے تقاضائے عبادت کا کرتا ہی کہ الوہیت موجب عزت اور ہیبت ہی اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہی کہ مشاہدہ حق تمام نہین ہوتا مگر اسی روز مین دنیا کے مشاہدے سے کچھ نسبت نہین اگرچہ والیان سوق نے کہا ہی بیت امروز چون جمال تو بے ظاہر است ؛ در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست ۱۲ واسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم فرمایا تا موجب حشمت اور جلال کا ہو اور عبادت مین التفات چپ و راست سے ہے چنانچہ مشہور ہی کہ ایک پہلوان نامی کسی مردود سے کشتی کرتا تھا عین کشتی مین کسی نے کہہ دیا اس دنبکو کہ ای فلانے کچھ جانتا ہی تو کہ یہہ کون ہی فلان استاد پہلوان اور استاد ہی بحر دستے کے وہ گر پڑا اور مغلوب ہو گیا سمجھہ لیجئے کہ جو نام استاد پہلوانونکا اس مرتبے پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اس قوی متین کا کس قدر سبب خشیت اور اجلال کا ہووے اور جب نام حق تعالیٰ کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھہ کلفت مدرک اور محسوس نہین ہوتی پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھہ کلفت اور ملال نہ پہنچائے اور شوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الٰہی کی ہی کہ شیطان دل سے بھاگتا ہی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندہ کو چاہیے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا بجا لاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہی ساتھہ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اسکی محفوظ رہے اور جانے کہ عبادت کرنیوالا ایک ہی اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہی یعنے عبادت کرتے ہین ہم اب اختیار کرنے مین اس صیغے کے کیا نکتہ ہی نکتہ یہہ ہی کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ عبادت کاملون عابدون کے مخلوط کر کر حضور قدس مین عرض کرتا ہی تا موجب کرم تمیز عبادات مین نکرے اور کل کو رد لنقصان بعض سے نفرماوے اور ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کے یہہ عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہی کہ اگر کوئی دس چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی انمین ناقص اور بعضے جید ہون تو خریدار کو نہین روا کہ جیدونکو لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور یہان معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھہ ہی رد کرنا متصور نہین ہی پس سبکو قبول ہی فرمائیگا بیت بخشش آنوقت کو بھی یار ب بطفیل نیکان ۱۲ رشتہ واپس نہین کرتا جو گھر لیتا ہی ۱۲ اور یہہ بھی ہی کہ صیغہ جمع لانے مین اشارت ہی طرف فضیلت نماز جماعت کے گویا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہی اور بدون اجتماع کے عبادت ناقص ہوتی ہی اور یہہ بھی ہی کہ ایاک اعبد اگر کہتے تو یہہ مضمون ہوتا کہ مین بندہ تیرا ہون اور ایاک نعبد کے مضمون سے یہہ نکلتا ہی کہ مین ایک بندہ ہون بندون تیرے سے یہہ مضمون کمال مناسب ادب ہی وایاک نستعین حقیقت استعانت کی طلب معونت ہی اور معونتا و پر کام کے چار قسم ہی اول یہہ ہی کہ قدرت اوپر کام کے بخشنا ہی دوسرے اس کام کو آسان کرتا ہی تیسرے اسکام کے نزدیک کرتا ہی چوتھے اسکام پر مستعد کرتا ہی اور رغبت دیتا ہی مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھہ پانون بخشنا واسطے عبادت کے قسم اول سے ہی اور رفع موانع اور فراغ خاطر دنیا قسم ثانی سے ہی اور داعیہ اسکا دل مین ڈالنا اور حسن اسکے کو بچشم نظر عقل کے جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر ہ زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہی اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ پڑے اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کرین اور حرص دلانا قسم رابع سے ہی اور تقدیم ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہی یعنے غیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت یا خاص ہی واسطے عبادت کے یا عام ہی بجمیع تمام امور دنیا اور آخرت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر خاص ہی تو سر استعانت مین یہہ ہی کہ عبادت ہر چند کسب اور عمل بندے کا ہی لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہی قدم راہ عبادت
مین نہین رکھہ سکتا بدون اعانت الہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع ہوتی ہی وہ اختیار کرتا ہی اور عواقب امور اُس سے پوشیدہ
ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین کشاکش رہتی ہی اور تنازع غالبا شکر ہو غلبہ کرتا ہی
اور بجز ہلاکت قلب ہوتا ہی اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الہی اور یہہ بھی ہی کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر برفع
عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہہ بھی ہی کہ ممکن نہین مگر بدفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین
مصائب اور خطرات مصائب اور انواع غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہی کہ درست نہین ہوتی مگر بازالہ قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور
عجب وغیرہ کے اور یہہ بھی ہی کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود باعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ خدا ہی اور یہہ سب چیزین
پہاڑ ہین سدّ راہ کہ قطع انکا بدون عون الہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہی کہ اگر عبادت مقدر ہی تو اعانت
بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہی کہتے ہین کہ عون الہی غالب اوقات مین اُس کسی کو
حاصل ہوتی ہی کہ استعانت اُسکی جناب سے چاہے پس یہہ سب عادی ہی واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا
کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی ہی کہ حق تعالی نے ساتھہ جریان عادت اپنے اِن چیزونکو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہی جیسے
طعام کھانا واسطے حصول سیری شکم کے اور پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہی یہان شبہ دوسرا یہہ
ہی کہ استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہی نہ بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہی کہ عبادت پر ذکر مین بھی مقدم
کرتے جواب اسکا یہہ ہی کہ عبادت وسیلہ ہی اور استعانت حاجت ہی وسیلے کو حاجت پر تقدم ہی اور جو استعانت واسطے اتمام
عبادت کے ہی اور اتمام ہر چیز کا بعد شروع اُس چیز کے ہوتا ہی پس استعانت کو بھی بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہی کہ
مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہی لیکن اتمام اُسکا بجز ہاتھہ تیرے کیے ہی مبادا کوئی مانع مانع ہو اور معارض پیش آوے پس ساتھہ
تیرے استعانت چاہتا ہون تمین اتمام مین اسکے فَاِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور اگر عام ہی امور دنیا اور دین
مین تو وجہ اختصاص کی یہہ ہی کہ جس کسینے غیر سے اپنے استعانت چاہی تو پہلے دلمین اسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل
فعل الہی ہی پس جو کوئی کسیکی اعانت کرتا ہی اوّل اللہ اسکے دلمین ڈالتا ہی جب وہ کرتا ہی اسواسطے بندہ یہان کہتا
ہی کہ غیر ترے سے اعانت ممکن نہین ہی مگر تو جب ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرماوے جب کوئی کسیکی اعانت کرے
پس مین قطع نظر وسایط سے کر کر تجھہ سے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہی کہ بندیکو قدرت دی ہی اسکے سبب سے
گمان کرتا ہی یہہ کہ کرنا نکرنا کام کا میرے ہاتھہ مین ہی لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اُسے میسّر نہین ہی اسواسطے کہ بارہا دیکھا ہی
ہمنے کہ بہت جد و جہد اور کوشش اور سعی کی ہی لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب
نہین ہی مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہی کہ انسان نے انسان سے حاجت طلب کی ہی اور اسنے مدت تک اُسے لیت و لعل
مین رکھا ہی پھر ناگاہ حاجت اسکی بر لائی ہی یہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ بغیر القائی غیبی کے کوئی کسیکی اعانت نہین کر سکتا پس
مسلمانکو چاہیے کہ شرک سے بھاگے اور اوّل وہلہ مین نگاہ فعل الہی پر رکھے اور اعانت غیر کی کو کہ ظاہر مین اعانت ہے
اور معنی مین اصلاً قدرت اعانت کی کوئی نہین نہ رکھتا نظر سے گراوے اور یا اعانت قادر مطلق اکتفا کرے کہتے ہین

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ہاتھ پانو باندھکر آگ مین ڈالا تب جبرئیل نے آکر کہا کہ تمھین جو حاجت ہو مجھ سے کہو اُنھون نے جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا مین جبرئیل نے کہا جناب الہی سے التجا کرو اُنھون نے کہا وہ دانائے نہان و آشکار ہی اُسے عرض کرنا کیا درکار ہی پس جب بندہ مومن نماز مین کھڑا ہوا پانو اُسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اُسکے پکڑنے سے معطل ہو زبان اسکے سوا قرات قرآن اور ذکر کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور ہر ایک جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوے اسوقت اُن اسبابکو بیکار دیکھ کر پے بہ حقیقت کار لیجاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہی کہ جب بندہ مومن نے ایاک نعبد کہا ڈرا کہ مبادا نسبت عبادت کیطرف اپنے لی ہی مین بے تکبر اور عجب مین پڑے مین واسطے دور کرنے اس ترس کے ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہان سے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہہ دونون مقام جمع ہوے معاملہ بندے کا ساتھ خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعہدی اُوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتداے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام ربوبیت ہی ابتداء سے معا دتک اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہی اور ایاک نستعین بیان کمال اسکا اور وجود فابر دو عہد دونون جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا کہ اسپر مرتب ہوا اھدنا الصراط المستقیم ہی اکثر علمانے بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین واقع ہی یون کہا ہی کہ مصلی نے وقت شروع نماز کے جبھی وارکھڑے ہوکر ثناے الٰہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو بکمال پہچا یا حجاب کہ درمیان مین تھا مرتفع ہوگیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگیت کے بدل ہوگئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ لفظ خطاب کے تکلم کرے بعضے علمانے کہا ہی کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہی سوال غائبانہ چندان کارگر نہین ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیبت اور پس پشت کہنا اولی ہی تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجئے کہ بیچ تخصیص عبادت اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہی بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین جیسی پہاڑونکی اور سونے چاندی کی اور بعضے درختونکی جیسی پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غیبیہ کی کہ مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہی کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہی اور ہر نوع کو انواع عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہی اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے بدنمین جرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک روح کو مقرر کرتا ہی کہ اُس سے استعانت چاہیے اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین اُنکی بنا بنا کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے اُنکے پیش آتا ہی اور بعضے اُنسے کاملین افراد انسانکی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ مفلیہ ہون مثل آتش کے کہ معبود مجوس ہی اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہی اور ہر صفت آدمی مین دخل رکھتا ہی پس ظہور ربوبیت الٰہی کا اسمین اتم ہی اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین احتیاج نہین ہی مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان ہی اور ربوبیت نے خاص انسان کے لئے اسمین ظہور کیا ہی قابل اسکے ہی کہ ساتھ اسکے نہایت تذلل سے پیش آئے اور بعضے اجسام علویہ کی عبادت کرتے ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہی کہ ذریعہ اسکے انتظام رکھتے ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار مین نہین بسام کے پس اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیے اور معبد ایہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ بکمال مناسبت تھا اسکے الٰہی کے بہم پہنچائی ہی پس بالاولی قابل عبادت مین بسبب اُن مذاہب والون کو مرد مسلمان ساتھ ان دو کلمون کے کہ ایاک نعبد و ایاک

نستعین مین رد کرتا ہی اور حقیقت ملتِ حنیفی کی کہ آوردہ ابراہیم خلیل ہی تفصیل انہین دو کلمونکی ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین
بیان اسکا یہہ ہی کہ عبادت یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے اللہ ہی کو ہی اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماباپ استاذ
پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب غایت تعظیم کے
انمین متحقق نہین ہین اور جب اسباب غایت تعظیم کے متحقق نہوئے تو نہایت تذلل بیموقع اور بیجا ہی اور ائتلاف حق مالک
مطلق ہی اور ظلم ہی بڑا نعوذ باللہ منہ بیت سوا تیرے کسے سجدہ کرے تیرا فت نہین ہی کوئی سزاوار بندگی تجھہ بن ۲ اور
استعانت یا ساتھہ اُن چیز کے ہی کہ توہم استقلال کا اس چیز کے ساتھہ وہم و فہم مین کسیکے مشرکین اور موحدین سے نہین گذرتا جیسے ساتھہ
جو با اور غلات کے دفع گرسنگی مین اور استعانت ساتھہ پانی اور شربت کے دفع تشنگی مین اور استعانت واسطے راحت کے ساتھہ سایہ درخت
وغیرہ کے اور دفع مرض مین ساتھہ دوا کے اور یقین وجہ معاش مین ساتھہ امیر یا پادشاہ کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا ساتھہ الکے
ہی نہ تذلل یا ساتھہ اطبا اور معالجون کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہی استقلال متوہم نہین ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلاکراہت
جائز ہی اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہین ہی اور اگر استعانت ہی استعانت بخدا ہی اور یا استعانت ساتھہ اس چیز کے ہی کہ
توہم استقلال اس چیز کی نے مدارک مشرکین مین جگہہ پکڑی ہی مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ کے یا بارواح ساحرہ
کے جیسے بھوانی شیخ سدو زین خان وغیرہ مین اس نوع کی استعانت عین شرک ہی اور منافی ملت حنیفہ ہی پس اہل اسلام باعتقاد تمام اس
کلام متکلم مین بیت کونین مین جز ترے نہین یار ہمارا ۱۲ ناصر ہی تو ہی تو ہی مددگار ہمارا ۱۲ اور اگر کوئی دلیل اوپر حصر عبادت اور استعانت
کے طلب کرے تو کہتے ہین ہم تینو آیتین سابق کی دلیل ہین اوپر اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے اسکے ہی کہ وہ شخص
کمال ذاتی رکھتا ہی یا واسطے اسکے ہی کہ نعمتین سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہین تا بامداد اور اعانت اسکی کے مستمر ہون
الی غیر النہایۃ بیت یا بسبب اسکے ہی کہ ربوبیت اسکی شامل اور محیط ہی کل خلائق کو اور اعانت بھی تتمہ ہی حق ربوبیت کا یا واسطے اسکے
ہی کہ رحمت اسکی بالیصال وجود اور باعطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کررہی ہی اور یہہ چیزین جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہین
ذات بارتعالی مین پس عبادت اور استعانت جو مقترع اُنہین چیزون پر ہی مخصوص ساتھہ اسکے ہوی اھدنا الصراط المستقیم معنی ہدایت
کی نشان بتانا مطلب کا ہی اور وہ یا بالہام ہی جیسے چوسنا پستانکا کہ بے تامل اور تلمذ طفل کو القا فرماتے ہین اور مثل گریہ کے کہ جہت
شکایت جوع طفل کو بتدائے اخروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہین اور یا ساتھہ عطا کرنے حواس ظاہرہ و باطنہ کے ہی یا ہدایت عقل کی ہی
یا دلائل نظر کی ہی یا ارسال رسل کی ہی پس مراتب ہدایت کے تربیت ولد مین اول ہدایت الہامی ہی کہ حالت طفولیت مین
حاصل ہی پھر ہدایت احساسی ہی کہ جب حواس آدمی کے حق بیچ ظاہر اور باطن کے قوت پکڑی اچھی بری چیزون کو پہچاننے
لگا اور جہان رسائی حواس کی نہین وہان کے دریافت کرنیکو ہدایت عقل دی ہی تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے
کلیات انکی انتزع کرکر کامیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت عقل نہین پہنچتی وہان کے معلوم کرنے کو دلائل نظریہ عطا کی ہین کہ
اِن دلائل سے نتیجہ برلائے اور جس اشیا مین نظر عقل کی گنجائش نہین ہی اور حسن اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے مدرک نہین
ہوتا یا ادراک مین اسکے وہم و خیال معارضہ کرتے ہین اُنکے دریافت کرنے کو پیغمبر بھیجے ہین کہ بواسطہ اِن اکابر کے سمجھہ
ہم آغوش مقصود ہون اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی کہ راہ خیر اور شر

Digitized by Sarai Collection Ahmadiyya Muslim Jamaat www.maktabah.org

کی واضح کرین اور یہہ بھی دو قسم ہی تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ما جاء بہ الرسول ہی ساتھ اس حد کے کہ کچھ احتمال شک اور شبہ
کا فہم مراد مین راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہی کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا کسی کے حق مین فراہم کر کر تمسک اوپر اسکے
آسان فرماوین اور بسعادت ابدیہ واصل کرین منتہی اس توفیق کا یا بہشت ہی آخرت مین یا دریافت حق ہی دنیا مین اور
خاص وہ ہی کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت سے کسیکی مدرکہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقائق علی ما ہی علیہ حاصل ہو جاوے
اور اسکے تین درجے ہین یا من اللہ ہی چنانچہ فرمایا ہی قل ان ھدی اللہ ھو الھدی یا الی اللہ ہی چنانچہ کہا ہی انی ذاھب الی ربی
سیھدین اور یا باللہ ہی جیسے حدیث شریف مین وارد ہی لولا ھدانا اللہ ما اھتدینا اور داخل اسی ہدایت خاص مین ہی جو مریدون پر
بامداد پیران واقع ہوتی ہی اثنای سیر اور سلوک مین حالاً فحالاً و مقاماً بعد مقام اور سمجھ لو کہ اگر ہدایت سے نشان دادن راہ مراد ہوتا ہی
تو ساتھ الی کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہی تو ساتھ لام کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر قطع کروانا راہ اور پہنچانا مقصد
تک مقصود ہوتا ہی متعدی بنفسہا کرتے ہین پس لفظ اھدنا الصراط المستقیم مین اظہار کمال عجز اور ناتوانی بندہ ہی کہ اکتفا اوپر
نشان دادن راہ کے اور پہنچا دینے راہ کے بمطلب نہین کر سکتا تا کہ دمبدم ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دست
کش نہو بیت قدم قدم پہ بتا تا سنبھال تا لیچل ٭ کہ ناتوان ہون مین گم کردہ راہ یا اللہ ٭ اور ایراد صیغہ جمع اھدنا مین واسطے اس نکتے
کے ہی کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص یہان مقام دعا ہی اور دعا جماعہ مسلمین کی اقرب باجابت ہی اور یہہ بھی ہی کہ حمد کو شامل حمد
جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد مین شامل عبادات سب کے کیا اور نستعین سے استعانت سب کی بیان کی یہان طلب ہدایت بھی
سب کی طرف سے چاہی اور یہہ بھی ہی کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگون مین سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت پاوے اور تمام
ضلالت مین رہین تو اسے بڑی مشکل ہی کہ اگر ان سب کی موافقت کرے تو دیدہ دانستہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت
کرے تو مضحکہ اور مسخرہ سب آدمیونکا بنے اور دوستی مبدل بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہو اور علاقہ قرابت اور محبت
اور تعاون اور تناصر کا ٹوٹ جائے پس ناچار اسنے بنی نوع اپنے کو دعای ہدایت مین شریک کیا تا کشاکش اس قبایح کی سے
محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہی بمعنی راہ اور یہان یہہ لفظ اختیار کرنے مین یہہ نکتہ ہی کہ مسلمانونکو
ذکر لفظ صراط سے عبور پل صراط کا یاد آوے اور جانین کہ ہمین اسپر سے گذرنا ہی اور گذرنا وہان کا بدون طریقہ مستقیم کے
ممکن نہین نظم تیغ سے تیز ہی اور بال سے باریک صراط ٭ بن مدد کی تیرے کس طرح سنبھل جائیگا دستگیری میری وہان ای
میرے مولی ہی ضرور ٭ ورنہ ہر کام مین رافت تون پھسل جائیگا ٭ اور مشہور یہہ ہی کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہی درمیان افراط
اور تفریط کے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی مثلاً عبادتمین افراط یہہ ہی کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے
اختیار پرستش کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہی اور تفریط یہہ ہی کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہو کر متوجہ
عالم غیب کی نہووے چنانچہ معمول انگریز اور ملاحدہ کا ہی اور افراط استعانت مین یہہ ہی کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہرا کر
درخواست اسی سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ مین طرف اسکے رجوع کرے اور تاثیرات نجوم کی اور سعادت اور نحوست ایام کی
اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھ کر رعایت انکی کرتا رہے اور شوم اور یمن کو ازواج مین اولاد
ن غلامون مین لونڈیونمین گھوڑونمین حویلیونمین تلوارونمین اور سوا انکے اور اشیا مین خیال مین رکھے اور اوقات زندگی کے

اپنے اوپر تنگ کرے اور سودائیوں کی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہ ہے کہ اسباب معتبرہ کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکوں کی اور بدوں کی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار جانے علی ہذا القیاس جمیع امور مین توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ بتفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہے اور اگر یہان بطریق نمونہ بیان کیجئے تو یون کہئے کہ آدمی کی تین قوتین ہین ایک قوت نظریہ ہے کہ اسے عقلیہ بھی کہتے ہین صفت اسکی جاننا اشیاء کا اور دریافت کرنا حقائق کا ہے اور حقائق یا ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اسکے دنیا اور آخرت مین اور اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہ ہے کہ تفکر ذات الہی مین کرے اور درپے ہو اسکے دریافت کرنے مین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا کرے بنہج تشبیہ کے کہ خالق کو ساتھ مخلوق کے ہمرنگ کرے یا اُن صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الہی کو مانند افعال اپنے کے کسی غرض پر حمل کرے یا صلح اور لطف اسکے کو موافق قرار داد عقل اپنی کے اوپر اسکے واجب جانے یا فعل کی نسبت بندے کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اسکی کا اس افعال مین منکر ہو یا بندے کو مثل جماد کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جائے وغیر ذلک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیا اور اولیا اور امامیہ دین کو اور اس قسم کو ترہات کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہ ہے کہ اصلا ان مراتب اور مناسب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت انکے کا خطا سے اور گناہ سے نہو اور مثل اپنے پھسا ہوا اغراض دنیوی مین جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ امامیہ اور اولیا کا برابر رتبہ انبیا و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیا و مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور سننا فریاد ہر کسی کا بیچ ہر جگہ کے اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ہی ثابت کرے اور ملائکہ کو اور ارواح انبیا اور اولیا کو بیچ پردہ صور اور تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بنا کے اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب اسنے بالاستقلال چاہے اور شفاعت اور عرض انکی جناب الہی مین واجب القبول سمجھے کہ وہ مکرر جناب مقدس باری ہے یا معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوا انکے امور آخرت کے ہین کہ اس علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط اور تفریط اس قسم مین یہ ہے کہ مثلاً ایمان کو باین صفت مؤثر نجات مین جانے کہ اصلا ترس کسی معصیت کا انکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ پہنچاویگا یا ایمان کو باین درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکی کا سمجھے اور گنہگاران با ایمان کو مثل کافران بے ایمان کے مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین تابع اعمال بندہ ہے عفو گناہ اور نا قبولی طاعت اس سے ممکن نہین یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم وانکی مثل انتقلابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور اعراض مین کہ انسے علم جواہر و اعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین افراط تفریط اس قسم مین یہ ہے کہ مثلاً شرح اور بسط مین ان چیزون کے تعمق تمام کرے اور مدرک اپنے کو ساتھ تحصیل مالا یعنی احوال اور اعراض خواص تاثیرات انکی کے معروف رکھے مثل ہیئت مین اور ہندسے مین اور حساب مین اور رمل مین اور موسیقی مین اور جر اثقال مین اور مناظیر مین اور تشعبدے مین اور طلسمات مین اور خواص نباتات مین اور طب مین اور سوا انکے انکی مثل مین یا ان چیزونکا مطلق انکار کرے اور انسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے اور جسقدر کہ دین و دنیا مین نافع ہے اُن علوم سے اسقدر بھی متوجہ نہو دوسری قوت شہویہ ہے

مبداء جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہی اور افراط اسکی فجور ہی اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنے انہاک لذات اور مرغوبات
مین زیادہ اُس سے جو چاہیے اور تفریط کو اسکے خمود کہتے ہین یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب کرے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل
نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اُسکا عفت ہی یعنے تابع کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت
ہوا سے سلامت حاصل ہوا اور اس وسط سے اخلاق محمودہ بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور ورع اور حلم اور
اور سخا وتسا اور توابع سخاوت کے سے ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مسامحہ معاملات مین تیسری قوت غضبیہ ہی کہ مبداء اقدام ہر چیز پر خطر
کی ہی اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر ہی اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوہ کی تہور ہی یعنے جرات
کرنی وہان جہان بچا ہیے اور تفریط اسکی جبن ہی یعنے ڈرنا جس سے ڈرنا چاہیے اور توسط اسکی شجاعت ہی اور شجاعت سے اخلاق
محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل علو ہمت اور استقلال اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اسکے اور توسط استعمال قوت نظقیہ کو حکمت کہتے ہین
اور اُس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہی اور طرف
افراط اسکے کو وجربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اسکے کو بلادت اور غباوت تمام رکھتے ہین اور جب تینون قوتون مین توسط حاصل ہوا سے
عدالت کہتے ہین اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہا اور حسن صحبت اور
مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور اولوالامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی مین ہی ہی کمال
تقوی بعیت حق تعالی نصیب فرماوے ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے یہان ایک نقطہ ہی سمجھ لیجیے کہ قوت نظقیہ ذاتی ہی انسانی کہ
روح کو پیش از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہوے ہین پس کمال توسط قوت نظقیہ مین یہہ ہی کہ اسکا
یہان تک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ کا یہہ ہی کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے
بحیثیکہ کمتر اُسے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور بے رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار
ہی اسواسطے کہا ہی کہ صراط مستقیم اقتدا بانبیا ہی اور قدر مشترک یہہ ہی کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اسکا ذکر کرے
اور معرض ماسوی سے ہو اور یہان تک تابع فرمان الہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان
ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسمعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے آپ کو دریائے زخار مین ڈال تو ڈال دے
مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ اعلی کے فرمان ہو کہ مثل شاگردون کے شخص مجہول الحال کے پاس جاکر بعضے باتین سیکھ تو ننگ
وعار نہ رکھے حکم بجا لائے مثل حضرت موسی کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی اختیار
کی حدیث مین وارد ہی کہ صحابہ کو جب کفار کے ہاتھ سے مکے مین بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار
کی آنحضرت سایہ کعبے مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ہاتھ سے مصیبتین سخت پہنچی ہین یہان تک کہ بعضون کو
زمین کھود کر کھڑا کیا ہی اور آرہ سر پر چلایا ہی اور دو پارہ کر کر گرادیا ہی اور ہرگز دین اپنے سے نہین پھرے اور بعضون کے شانہا ہی
آہنی سے پوست اور استخوان کندیدہ کیے اور اصلا حرف خلاف مذہب کا زبان پر نہ لائے کہتے ہین کہ خط مستقیم کو تاہ ترین خطون کا
ہی کہ درمیان دو نقطون کے فرض کیا جاتا ہی گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہی عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہی یعنے لائق
اپنی میرے کے نہین ہی مگر طریق مستقیم لہذا پیر اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہی تو نزدیک کی تلاش کرتے ہین

راہ دور سے بھاگتے ہین اور یہہ بھی کہا ہی کہ بندہ جب تک دنیا مین ہی عجب ایک کشمکش مین گرفتار ہی کسی راہ پر زن و فرزند
بلا رہے ہین کسی پر ماباپ پکار رہے ہین کسی راہ سے دوست اور مشفق کہتے ہین گذرنے کو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کہتے
قدم دھرنے کو نفس اپنے ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے شیطان اپنے ہی طرف بلایا چاہتا ہی شہوت اور ہی راہ دکھائے ہی غضب
اور ہی راہ بتاتا ہی عقل اسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران وار آپکو خاوند کے دروازہ پر لاکر فریاد کرتا ہی کہ اھدنا
الصراط المستقیم یہان بعضے جاہل جو شبہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمانکو یہہ دعا تعلیم ہوی کہ نماز مین بحضور پروردگار پڑھے حال آنکہ
سوال ہدایت کا یہان بیموقع ہی اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہی کہ حضور مین پہنچا پھر تحصیل حاصل کا کیا فائدہ
جواب اسکا یہہ ہی کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوے بہت ہین پس شخص ہر وقت مین سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہی
کہ علم آدمیکا ساتھہ دو طریق کے ہمیشہ بیچ زیادہ کے ہی اول دوام اُس علم کا دوسری زیادتی دلیل کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے
برابر اُس علم کے کہ بہت دلیلون سے حاصل ہو نہین ہوتا جو کچھہ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہی اسمین دلالت ہی اوپر وجود ذات
الٰہی کے اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی ہی نظم ففی کل شیئ لہ شاھد × تدل علی انہ واحد × خاک سے سبزہ
لہلہا جو اگا × وحدہ لاشریک لہ ہی کہا × پس علم آدمی کا ہر وقت زیادت پذیر اور مستعد ترقی گیر ہی بیت دلمین آخر ہونیکا اسکے
رافت دھیان نکیجیگا × زلف درازے یار کا قصہ لاکھہ برس مین نہ پڑھیگا × معہذا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضائل
اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہی نہایت عریض اور ضرور تر سب سے ثبات ہی اوپر اسکے کہ اس شخص کو مراتب ہدایت سے حاصل ہوا ہی چنانچہ
قرآن مجید مین اور جگہہ گویا شرح اسکی فرمائی ہی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ زبان
سے چاہنا مطلب غیر اپنے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہی اسکو کہ جسے مطلب سہو ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہی
بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونو باتین حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ مین متصور نہین ہو سکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا
کا کیا ہی علی الخصوص دعا منافی قضا ہی جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ گاہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہی کہ مطلب طالب کا
بدون تضرع و زاری کے حاصل نکیجے تا نفس اسکا منکسر ہو اور تکبر اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر پڑے اور وہ شرط کہ حکمت
الٰہی مین مرعی ہی ظہور کرے بیت تا نگرید طفل کی جوشد لبن × تا نگرید ابر کی خندد چمن × اور دعا منافی بقضا نہین ہی
اسواسطے کہ جائز ہی رضائے الٰہی اسمین ہو کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطائے بعد طلب اسکی کے واقع ہو اب سمجھہ لیجیے کہ
سوال ہدایت کا اوپر استعانت کے متفرع فرمایا ہی اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہی اور خاص کا عام پر تفرع
ہویدا ہی اور اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت متفرع ہی اسواسطے کہ عبادت جب ساتھہ مجاہدے کے کمال حاصل کرے مفید
ہدایت قصوی ہو والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور مجاہدہ محتاج باستعانت ہی اور جب عبادت اور استعانت مخلوط
ہووین تفرع ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ کمال نفع ہدایت کا اس روز ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت
کاملہ کہ بے اعانت حق کے میسر نہین اور تفرع ان تینون چیزونکا اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے
الٰہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہی صراط الذین انعمت علیھم سمجھہ لیجیے کہ حقیقت انعمت کی مقتضی ہی کہ بوجہ احسان ساتھہ غیر
پہنچاوین اور منظور نفع اپنا اسمین کچھہ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع

اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الہی کافر اور فاسق کے حق مین حقیقۃ نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھ اسکے منظور نہین جو کچھ جنس منافع
سے کفار فساق کو عطا ہو اہی صورت مین نعمت ہی معنو نمین آفت ہی جیسی زہر ہلاہل حلوی مین کسیکو دیجئے یا زہر نہو حلوا ہی فقط
بیوقت کوئے کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضے کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرماتا ہی وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا اِثْمًا اسی سبب سے نعمت الہی کو اور آیۃ مین خاص ساتھ چار گروہ
کے فرمایا ہی وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند بظاہر شمول رکھتا ہی لیکن حقیقت مین
مخصوص ساتھ انہین چار کے ہی سوال یہان کیا ہی کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط من انعمت علیہم کہا جواب واسطے
اسکے کہ لفظ من کا گاہی لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہی پس علم باشخاص معروفین کہ باانعام الہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا
اور جب علم حاصل نہوتا طلب متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہی اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی بذات الہی کی تا
اشعار اوپر کمال انعام کے ہو کہ ذات الہی سب جہت سے کامل ہی اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہی اور لفظ خطاب کا لائے تا
بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نکرے کہ یہہ جو رابعد کو رہی یعنے نقصان بعد کمال ہی اور علیہم کو مقدم نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی
اور تخصیص مانع طلب مثل ہی اور بندہ درپے ہی طلب مثل اسکے کا پس تخصیص منافی غرض اسکے کے تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے
تا کوی توہم نکرے کہ انعام مشکوک ہین کہ مستقبل محل شک ہی اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان
ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ صراط مستقیم راہ واحد ہی اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ چار گروہ کی کیونکر ہو
اور ظاہر ہی کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہی اور ہر ولی اشغال و اذکار مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہی
پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور مین الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق مذکور ہی وحدت راہ کسطرح ہو جواب اس
شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ طب یونانیان مثلاً راہ مستقیم علاج ہی اور وقت بقراط اور جالینوس سے
تا عہد علوی خان مسلوک اور محفوظ ہی باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے نہین اور ہی وضع پر تھے اور علوی
خان کے زمانے مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھ فصد اور سہال کے کمال احتراز کرتے تھے اور
یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور سہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم
ہوا کہ اس قسم کے اختلافات منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلد
ان قواعد کے پس یہہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہی جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو ایک راہ سے روانہ
ہو بعضے اس قافلے مین تجار ہون بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حال آنکہ سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق حد
اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے ہی انبیا اس راہ مین راہبر اور بدرقہ اور صدیقین اور شہید اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے
رفیق اور دست کش اور باربردار اور پاسدار ہین یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرایع انبیا
مین واقع ہین اصل دین مین نہین ہی بلکہ بہ سبب اختلاف استعدادات امم کے اور اختلاف مصالح بروقت کے احکام متغائر نظر عوام
مین پیدا ہو کے گمان مخالفت کا ذالاہی حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک ہی غیر مختلف مثلاً ایک طبیب اگر مریض
حار مزاج والے کو موسم تابستان مین آب زن مین بجھاوے اور ادویہ بارده اور اغذیہ مرطبہ واسطے اسکے

تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مریض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے اور ادویہ گرم اور اغذیہ مخفف کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمین نہین ہی کہ اگر طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی کرتا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سوال جب انعام الہی دنیا و آخرت مین نصیب بندے کے ہو پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور کفر کی ظلمت اور سیاہی کا کالے سون بھاگ گئی حاجت احتراز کی کیا ہی جواب اسیکا سابق گذرا ہی کہ ایک جماعت اپنی آپکو ساتھ اصحاب نعمت کے یعنے انبیا اولیا کے نسبت کرتی ہی اور ورطہ غضب اور گمراہی مین گرفتار ہی مبادا وہ راہ منحرف ساتھ راہ مستقیم کے اذہان عوام مین مشتبہ ہو جاوے اور اتباع اس جماعہ کا اتباع انبیا اور اولیا کا گمان کرین اور غضب اور ضلال مین پڑین واسطے دفع اس اشتباہ کے یہہ لفظ لائے اکثر مفسرین تعین مغضوب علیہ مین اور ضال مین کلمات مختلف لائے ہین بعضے انمین پہلے مذکور ہوئے ہین اور بعضے یہان ذکر کیے جاتے ہین بیضاوی مین لکھا ہی کہ مغضوب علیہ عاصی ہین اور ضال جاہل اسواسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہہ ہی کہ اسے معرفت حق اور عمل نیک دونو عنایت ہووین اور جسکو یہہ دونو نصیب نہون نعمت تمام نہین پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہین رکھتا فاسق ہی اور محل غضب اور جو معرفت حق نہین رکھتا کو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ ہی اور مغضوب علیہم دو فرقے ہین کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور عاصی معتمد کہ دیدہ و دانستہ مرتکب گناہ ہون اور ضال بھی دو فرقے ہین ایک تو کافر کہ بتقلید کفر مین پڑے ہین یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی انپر واضح نہین ہوی دوسرے عاصی کہ اعتماد اوپر کرم اور عفو الہی کے کرکر ارتکاب گناہ کرتے ہین یا بہ سبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے نادانستہ مرتکب مناہی ہوے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغضوب علیہ وہ ہین کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا مین لیا جاویگا اور ضال عام ہین احتمال عفو کا بھی رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جسقدر کرنا تھا اور جسقدر نکیا بسبب کوتاہی کے مغضوب علیہ ہی اور جو بطرف افراط کیا گمراہی یہان سمجھ لیجیے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہین معلوم ہوتی اگر یون فرماتے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کافی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چندان درکار نتھا لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہی کہ قوت سے ان دو بازوون کے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہی اور وہ دو بازو عبارت خوف و رجا سے ہین اور دونو چاہین کہ باعتدال ہون لہذا جابجا قرآن شریف مین وعد یکو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہی اور بتصریح ارشاد کیا ہی کہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ لو وزن خوف المومن ورجاہ لاعتدلا پس حق ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونون رکن ایمان کے برابر ہون اور سمجھ لیجیے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسے ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہی بے سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکے ہی پس گویا حق تعالی فاعل حقیقی نہین ہی مگر انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے کے اس سے صادر ہوتے ہین اور اس مقام مین غیر الذین غضب علیہم نفرمایا تا احتراز خاص اشخاص معلومین سے کہ بغضب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وضلال شہرت رکھتے ہین ہوا ورنعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین ہی اور یہان صنعت لف و نشر غیر مرتب ہی اور تقدیم مغضوب علیہ کی اور پر ضالین کے اشعار ہی اوپر اسکے کہ حالت انکی یہان تباہ تر ہی اور آخرت مین رسوا تر ہونگے چہ نسبت ضالین کی اور تفسیر مین مغضوب علیہم کے بدمالی مین رجحانکی رعایت کئی چاہیئے تا خلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم یعنے وہ چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے بہیات مجموعی ہی وہ یہہ ہی کہ اس سورۃ کو نماز مین وجب القرات گردانا ہی اور اعمال محسوسہ نماز مین سات رکن ہین اور آیتین بھی اس سورت کی سات ہین پس ارکان سبعہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اولی اور جلسہ بین السجدتین اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہی مثل نفث اندام جسم انسانی کے جسد بے روح ہی اور یہہ سورہ بمنزلہ روح ہی اور روح جب متصل بجسد ہوتی ہی حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہی پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا چاہیئے اسواسطے کہ قیام وجود ہر چیز بظہور اسم الہی ہی اس چیز مین اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہی اور قیام ابتدا اعمال نماز ہی اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہی اسواسطے کہ حمد باین صیغہ نظر بحق بھی ہی اور نظر بخلق بھی ہی اور ملاحظہ منعم بھی ہی اور ملاحظہ نعمت بھی ہی پس ایک حالت ہی متوسط غفلت اور استغراق مین چنانچہ رکوع حالت ہی متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہی کہ جو حمد مین نعمتین بیشمار جناب باری کی ملاحظہ کئین پشت صلبی گران باری سے دوتا ہوگئی اور سخنی ہوا صورت رکوع کی بہم پہنچائی اور الرحمن الرحیم مناسب تو یہی اسواسطے کہ ہر بندہ کہ ہر حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہی رحمت اسکی بطریق التزام پھیر اسکو بحالت علو اسکی کے عود بخشتی ہی کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ اولی ہی اسواسطے کہ دلالت کرتا ہی اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور ستم نہایت تذلل اور خضوع ہی اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہی اور یہہ بھی ہی کہ ابتدا یوم الدین بعد موت ہی اور موت رجوع کرنا انسان کا طرف اصل اپنی کے ہی کہ خاک ہی اور ایاک نعبد وایاک نستعین مناسب قعدہ بین السجدتین ہی اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فرغت ہی سجدہ اولی سے کہ غایت تذلل اسمین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد واسطے سجدے دوسرے کے ہی کہ محل اجابت ہی اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہی بحصول مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدے کی ہی اسواسطے کہ عادت مستمرہ ملوک اور قاعدہ سلاطین ہی جاری ہی کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا انکو فرماتے ہین اور اکرام انعام اپنے سے انہین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خاوند کے حضور مین بکمال مرتبہ انعام ہی لہذا بعد حصول اس مرتبے کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہی اور درود اور سلام اوپر رسول کا اس طریق اور رفقا اس راہ کے ہی مقرر ہوے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہی اسواسطے کہ نور اسم الہی رافع ظلمت حدث ہی اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہی مناسب استقبال قبلہ ہی اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصل توجہ کا حق کے بطرف اشیا ہی اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہی اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدن کیطرف مبدا ترابی یعنے ہی اور جوہر تراب غالب ترین عناصر کا ہی بدن مین اور تراب سب کی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوی ہی چنانچہ حدیث لف مین آیا ہی اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبدا اپنی کے ہوتی ہی کہ بعد بنا کعبہ کے اس بقعہ مبارکہ مین متجلی ہی پس لانا لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہی طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہی اسواسطے کہ شعر بقیام خلق کیا ہی جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور رب العالمین مناسب رکوع ہی کہ شامل ہی ربا و مربوبکو جیسے رکوع شامل ہی قیام اور قعود کو اور

ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہی اسواسطے کہ بعد فنا کے بقا لازم ہی اور بقا مستلزم اعتدال ہی اور مالک یوم الدین مناسب
سجود ہی اسواسطے کہ سب خلق اُسدن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسہ بین السجدتین ہی اسواسطے کہ سجدے
سے کمال تقرب حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہی اور ایاک نستعین مناسب سجدہ ثانیہ ہی اسواسطے کہ استعانت
موجب مزید تذلل ہی کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہی اور اھدنا الصراط المستقیم مقابل قعدہ تشہد ہی اسواسطے کہ اشعار کرتا ہی
اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہی چنانچہ ظاہر ہی
یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ ارکان نماز مین سجدے کو کیون مکرر فرمایا جواب اُسکا یہہ ہی کہ سجدہ اولی
مناسب ازل ہی اور سجدہ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہی صورت دنیا ہی پس پہلا سجدہ صفت ازلیت
اسکے کو کہ لا اول لہ ہی ملحوظ کر کر بجا لاتا ہی اور دوسرا سجدہ صفت ابدیت اسکے کی مفہوم کر کر کہ لا آخر لہ ہی کرتا ہی اور یہہ بھی
ہی کہ سجدہ اولی اشارہ بفنا دنیا ہی بیچ آخرت کے اور سجدہ ثانیہ اشارت ہی طرف فنای آخرت کے جلال الہی مین اور یہہ بھی
ہی کہ سجدہ اولی اشارت بفنائے کل مخلوقات ہی فی حد ذاتہا اور سجدہ ثانیہ اشارت بر بقائے ہمہ کائنات ہی بہ بقا کبریا اور یہہ
بھی ہی کہ سجدہ اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الہی اور سجدہ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہی بملاحظہ ہیبت نامتناہی اور
یہہ بھی ہی کہ سجدہ اولی سجدہ شکر ہی بنعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور آسمانی پر سجدہ ثانیہ سجدہ خوف ہی تقصیر ادائے شوق
کبریائے پر اور یہہ بھی ہی چنانچہ مشہور ہی کہ نماز نشستہ نماز ایستادہ سے نصف اجر رکھتی ہی پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین
ادا ہون برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ ہر کام مین دو شاہد معتبر درکار ہین دین قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے
بندے کے بندگی کے اور یہہ بھی ہی کہ ابتداء وجود وحدت سے بکثرت ہی اور فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود یہی ہی کہ دو سجدے
مقرر ہون اور یہہ بھی ہی کہ راستی قامت صفت انسان ہی اور پست اور خم ہونا صفت چارپایونکی اور بچھ جانا زمین پر صفت حشرات اور
ہوام کی ہی پس رکوع مین ہضم نفس ایک مرتبہ ہی اور سجود مین دو بار کیا تا کسر نفس زیادہ تر حاصل ہو فائدہ سورہ فاتحہ مین دس چیزین
ہین پانچ چیزین صفات ربوبیت سے ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک پانچ چیزین صفات عبودیت سے ہین عبادت
استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غضب سے عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہی اور استعانت رب سے
اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت اور پناہ غضب مالک سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہی بدن
سے اور نفس شیطانی سے اور نفس سبعی سے اور نفس بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہی پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کے
تجلی سے ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور نرمی اور انقیاد نفس شیطانی کا اسم ربکی تجلی سے ہی رب انی اعوذ بک من ھمزات
الشیاطین اور اصلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کے ہی الملک یومئذ الحق للرحمن اور اصلاح نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہی ومن رحمتہ
جعل لکم الیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون اور ازالہ غلظت اور کثافت بدنکی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے
ہی لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اور جب بسبب ان تجلیات کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف مطلب کے کئی واسطے
طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا اور دو واسطے اطاعت نفس بہیمی کے تارک لذات محرمات آسان ہو ایاک نستعین لایا اور دو واسطے خلاصی آمیزش نفس سبعی
اہدنا کہا اور دو واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور دو واسطے اصلاح جوہر ملکی کے مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے اور ارواد

مندرجہ سے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہہ بھی ہی کہ جب بندہ مناجات کرنیکو کھڑا ہوا اور صفات کمال
باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک یوم الدین ملاحظہ کئی بے اختیار اسکو سیر الی اللہ دامن گیر ہوا ناچار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر
سفر مین زاد اور توشہ چاہئے توشہ اس سفر کا عبادت ہی ایاک نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہی اور زاد نہایت قلیل اور
سمجھا کہ قوت وفا نکریگی قطع کرنیکو اس مسافت کے مرکب چاہئے بالضرور ایاک نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت
کے حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ ای شیخ تجھے
کیا ہوا ہی کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہی آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت سواریان ہین اگر بلا آویگی مرکب صبر پر سوار ہو جاؤنگا اگر
نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہی
بیٹھ لونگا اگر شیطان وسوسہ لائیگا ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ پکڑونگا اعرابی نے کہا تمھین یہہ سفر مبارک ہی اور حقیقت مین تمھین سوار ہو
ہم پیادہ ہین اور جب بندیکی تحصیل توشہ و سواری سے خاطر جمع ہوئی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہوئین ناچار طلب راہ مستقیم
کی لی اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تھا نبی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور حجابون سے اور کانٹون سے
اور پتھرون سے کہ اس راہ مین درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اجتناب چاہا سمجھ لیجئے کہ اس سورہ کے
بہت نام ہین چند یہان ذکر کئے جاتے ہین تا فوائد جو اس مین ودیعت رکھے ہین منکشف ہو جاوین انمین سے ایک فاتحہ الکتاب ہی وجہ تسمیہ
کی ساتھ اس نام کے یہہ ہی کہ کتاب الہی ساتھ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ اور حمد اسکی مبدء ہر کتاب ہی اور وجود
ہر چیز کا بظہور اسم خدا ہی اور بقائے ہر شی برحمت کبریا اسیواسطے فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کہ فتح کرتی ہی فضائل علوم کو پس بسم اللہ
اشارت طرف ذات اور اسماء الہی کے ہی کہ ہزارون سے متجاوز ہین اور تمام دین اور شریعت واسطے معرفت اور عبادت اسکی کے ہی
اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہی طرف ظہور ذات الہی کے بوجود صفات کمال عالم مین اور متناہی علوم جاننا اس سر کا ہی اور
حرف با کا کہ واسطے الصاق کے ہی اشارت کرتا ہی طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسما اور صفات الہی کے کہ غایت کمال نوع انسانی
ہی اور حمد اشارہ ہی طرف شکر نعمتون اسکی کے کہ عالم مین پراگندہ اور منتشر ہین ازان جملہ بدن انسانی مین خاص جو بتجربہ اطبا ثابت
ہوئے ہین پانچ ہزار نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجئے تو نسبت قطرہ کی دریائے زخار سے دنیا بلکہ اس سے بھی کمتر
ہی اور ضمن مین اسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہی کہ بسبب اسکے معرفت تمام خلایق کی دریافت ہوتی ہی اور رب العالمین اشارہ
باقسام موجودات ہی شہادی اور مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہی طرف جمع خیرات کے اور وجوہ تخلیص کے جمیع آفات
سے اور یہہ مبحث اعظم مقاصد علوم سے ہی اور مالک یوم الدین اشارہ ہی طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے بعد مفارقت کے بدنون سے
اور طرف سعادت بعضون کے اور شقاوت بعضون کے اور تخریب عالم اعلی اور عالم اسفل کے اور نفخ صور کے اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے
اور حساب و میزان کے اور درجات جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور یہہ مطلب
اصل مطالب اعتقادیہ سے ہی اور ایاک نعبد اشارہ ہی طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین اور رسائل
اوراد و اشغال مین ہر طریق کے شمہ اسکا لکھا ہی اور ایاک نستعین اشارہ ہی طرف انواع حرفتون کے اور صفتون کے کہ عالم مین رائج اور
معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صفتین اسکی استعانت بمخلوقات الہی ہین مثلاً صفت زراعت استعانت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی بمقتضائے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضائے کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور سیل اور چرم وغیرہ سے
کہ سب مخلوقات الہی مین علی ہذا القیاس سب حرفتون اور صنعتونکو سمجھ لو اسواسطے کہا ہی کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیز کے
ہین استنباج اور استخدام اور نقل وحکایات کے استنباج وہ ہی کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین تا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً
زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور دودھ اور دہی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے
ساتھ مادہ اسکی کے حاصل ہوتے ہین یا فوائد ساتھ تعقیل جیسے گھوڑے اور گدہے سے خچر حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے
اور ضم صغری اور کبری اور قضیہ شرطیہ استثنائیہ قیاسات کے اور استخدام وہ ہی کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کئی جاوے مثل سواری
کے اوپر جانور کے اور مانند خدمت لینے کے غلاموں سے اور لونڈیون سے اور رسائیون سے اور درزیون سے اور ملاحون سے اور اجیران خاص
اور مشترک سے اور نقل وحکایت وہ ہی کہ توسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات مین ہیئت اور شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ
خاکی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زروسیم کو پہننے مین استعمال کرین اول انکو باستعانت مصالح اور تسلیط آتش گلا کر
پانی کر کر پتلے پتلے تار بنا کر سوت مین روئی کے یا تار مین ریشم کے دوڑا دین اور بٹین تا درخشندگی اور تابش اور صفائی زروسیم
کی پنبہ مین اور ریشم مین ظاہر ہو اور پنبہ حکایت زروسیم کی کرے مثلاً کنارے کو نے فیت لیہ طاس مادلہ تمامی و
غیرہ علی ہذا القیاس ہیچ حکایت اصوات ستار کے اور نغمات اوتار کے اور روایح گلہائے ریاحین کے اور رنگہائے گوناگون
دلنشین کے تامل کیجیے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اس سے پیدا ہوئے اور اہدنا الصراط المستقیم اشارہ ہی طرف
دو طریق تحصیل علوم ومعارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہی اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقین کہتے ہین اور صراط الذین انعمت
علیہم اشارہ ہی طرف مباحث نبوت وولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ اور اعمال صالح کے اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور
مقامات اور مفوظات انکے کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اشارہ ہی طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے
اور کنایہ ہی اعمال فاسدہ اور اخلاق رذیلہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور
ہین دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہی کہ ابتداء اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہی اور حمد اس سورہ کی مشتمل ہی اوپر جمیع محامد قرآنی اور غیر قرآنی کے
چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہی اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہی اور اس سورہ مین
وجوہ شکر کی جمع کردی ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہی
اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ تولت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنی اسرار معارف سے کہ شامل ہین
معرفت ذات اور اسما اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جزا اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہی جامع ذات اور آسما کا اور باقی
حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہی کہ وجودات اشیا قائم بذات واسما کبریا ہین چنانچہ قیام جسد بر روح ہی اور یہی ہی سر وجود اشیاء
لیکن بطریق ایجاب نہین بلکہ بمقتضائے رحمت الہی ہین کہ افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہی پس لفظ رحمن ورحیم مین معرفت افعال بیان
ہوئی اور سر افعال بھی ہویدا ہوا کہ افعال اسکے واسطے کمال ذاتی اسکے کے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال وہ ہی جو تکمیل غیر کی کرنے سے استکمال
نفس اپنے کا اسواسطے وہ رب سب کا ہی پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا اسی سے ہی اور ساتھ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے
کہ سب حمد اسیکی طرف راجع ہین اور حمد اسکی محیط ہی اسواسطے کہ جو چیز عالم مین استحقاق حمد کی رکھتی ہی سب اسیکے اضافے سے ہی پس وہی بالاولی اسماء



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس حمد کے محمود ہوا بیت قبائے حمد تیرے قد پہ کیون نہ آوے چست × کہ نسبت اسکی تیرے ہی طرف پھرے ہی درست پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا
کہ وہ رب العالمین ہی تربیت فرماتا ہی کل عوالم کی بتربیت رحمت کہ اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر بقا مین جسکے
وہ محتاج ہی وہ دیا اور تمام کمالات غیر متناہی کی گنجایش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھ مالک یوم الدین کے اور ساتھ
احاطہ مالکیت کے بھی اشارہ کیا ساتھ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکے کہ محیط ساتھ بندون کے ہی یعنے یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ
فرمایا کہ مقتضاے رحمت ہی اسواسطے اوپر مظلوم کے رحمت تمام جب ہو کہ انتقام اسکا ظالم سے دلوا دین اور نعمت اوپر عابدون کے تمام تب ہو کہ
ملک ابد عوض مین ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخش دین پھر اشارہ طرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وہ دور کن رکھتی ہی تجلیہ بعبادت اور
تزکیہ باستعانت اور سر صراط المستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اسکا شکر ہی کہ لفظ حمد سے مفہوم ہوتا ہی اور صبر ہی کہ لفظ عبادت
سے ظاہر ہی پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت کہ دعا ہی اسواسطے کہ متضمن ہی تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت امکان اور افتقار
ہی اور عبادت روح عبودیت ہی پھر اشارہ فرمایا طرف جزا کے بذکر انعام اور غضب اور سر جزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت
سے پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ حق ربوبیت کا عبادت ہی اور عبودیت اعانت ہی اور جب دونو جمع ہوے حصول جزا واسطے ہر سالک
طریق ہدایت اور ضلال کے ضرور ہوئی پانچوان نام اسکا سورت المناجات ہی اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہی ساتھ اس سورہ کے
جناب پروردگار مین اور وہ نجات ہی شدائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہی اسواسطے کہ اسمین استعانت کو
بحضرت حق خاص فرمایا ہی ساتوان نام اسکا سورہ وافیہ ہی اسواسطے کہ مضمون اسکا وفا کرتا ہی ساتھ معراج صلوۃ کے بائے بسم اللہ
اشارہ ہی بظہور موجودات من جانب اللہ پس وہ اظہر اشیا ہی لیکن بسبب غایت ظہور کے مخفی ہی تا آنکہ رحمت اسکی عام ہوی افاضہ
وجود اور سائر کمالات کی یہان تک کہ مستحق جمیع محامد کا ہوا اور تربیت فرمایا ہی ہر چیز کو اولاً بہ بخشش وجود اور ثانیاً بہ بخشش
خواص تابع ماہیات اور یہہ کمالات مقتضائے ذوات اشیا نتھی اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب ظہور قہر اسکے کے تمام کمالات
ذوات سے منفک ہو جاوینگی آرے عوض اس کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کرین پس طریقہ اس کمالات کے
طلب کا یہہ ہی کہ ہدایت اور استقامت اور انعام اس سے چاہین اور نقصانکو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھ کر اس سے
پرہیز کرین آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء
اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ نور اسم الہی ظلمت کو کہ منشاء اسباب مرض ہی دور کرتا ہی اور رحمت اسکی منافی زحمت ہی کہ مرض سے متوقع ہوتی
ہی اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضائے لئن شکرتم لازیدنکم اور نعمت کہ حالت مرض مین درکار ہی شفا اور صحت مین اور اقرار ربوبیت
مقتضی فیضان آثار تربیت ہی کہ بسبب اسکے شفا کامل ہوتی ہی اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہی کہ قرب اوپر کمال
صحت کے ہی اور مالکیت یوم الدین سے قہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق جزائے حمد طلب کرتا ہی اور طلب ہدایت مین اشارہ
طرف عصمت کے خطا سے تجویز دوائین اور تشخیص مرض مین کرتا ہی اور ساتھ استقامت احوال بدن کے درخواست کرتا ہی اور ساتھ انعام کے اشارہ
کرتا ہی کہ انتفاع ساتھ لذائذ اور طیبات کے پرہیز تشنگی سے کہ تابع شفا ہی میسر ہو اور ساتھ دفع غضب اور ضلال کے سوء تدبیر سے
رنکس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہی دسوان نام اسکا رقیہ ہی اسواسطے ایک صحابی مصروع کے پاس گذرا تھا یہہ سورہ پھڑھ کر
سپر دم کیا اس مصروع نے شفا پائی اور وجہ مناسبت کی پیچھے مذکور کر آئے ہم گیارھوان نام اسکا اساس ہی اسواسطے کہ شعبی نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابن عباس سے نقل کی ہی کہ اساس کتابہاے آسمانی قرآن ہی اور اساس قرآن فاتحۃ الکتاب ہی پس جب مرتبض ہوجاہیے باساس قرآن التجا کرتے باشفا حاصل ہو اور یہہ سورہ رکن نماز کی بھی ہی اور نماز اساس جمیع طاعاتہی اسواسطے کہ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور نماز مقام مناجات اور مشاہدہ تک بھی پہنچاتی ہی کہ اساس جمیع کمالات ہی اور اس سورہ مین مبدأ کو ساتھہ معاد کے ربط بھی دیا ہی ساتھہ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ اساس دوسرے کا ہی مثلا انعام و غضب مترتب اوپر ہدایت اور استقامت اور ضد انکے پر ہین اور ہدایت موقوف اوپر استقامت کے ہی پھر عبادت کے اور عبادت موقوف اوپر جاننے افعال الہی کے ہی پھر دنیا اور آخرت کے کہ رحمن اور رحیم اور مالک یوم الدین مشعر ہین اسپر اور افعال الہی آثار اسماء و صفات باری ہین کہ حمد اوپر انکے مترتب ہی بارھوان نام اسکا سورۃ الصلوۃ ہی اسواسطے کہ نماز مین پڑھنا اسکا ضروری ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہی اور آنحضرت نے حضرت ربوبیت سے حکایت فرمائی ہی کہ نماز کو مین نے تقسیم کیا ہی درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصے برابر جب بندہ کہتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالی کہ حضور ملائکہ فرماتا ہی کہ دیکھو بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنی ذکر کیا جامع ذات اور اسماء اور صفات اور افعال میرے کا ہی اس سے ظہور مین آیا اور جب بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے میری ستایش کی یعنی ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستایشونکی ہی اور جب بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم حق تعالی فرماتا ہی کہ ساتھہ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کیطرف میرے نسبت کئی اور جانا کہ ایجاد ہر چیز کا مجھہ سے موافق حکمت اور مصلحت کے ہی اور جب بندہ کہتا ہی مالک یوم الدین حق تعالی فرماتا ہی خاص کیا بندے میرے نے مجھے ساتھہ بزرگی کے اسواسطے کہ اسدن کو یاد کیا کہ جسدن دوسرے کو ملک اور ملک اصلا نہین ہی اور جب کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین حق تعالی فرماتا ہی کہ مضمون آیت کا مشترک ہی درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے کہ عبادت حق میرا ہی کہ مقتضاے ربوبیت ہی اور اعانت حق بندہ ہی کہ لوازم عبودیت ہی پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا یاد کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم تا آخر سورت حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب واسطے بندے میرے کے ہی اور بندے کو سوال اسکا دیا مین نے یعنی طلب ہدایت اور استقامت اور ایمان اور امان غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہین اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہی انکو چاہتا ہی پس مقتضاے ربوبیت یہہ ہی کہ اسکو ساتھہ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرھوان نام اسکا سبع المثانی ہی یعنی سات آیتین مین کہ تکرار کی جاتی ہین پس ہر نماز کے اور وہ یہہ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب ذکر ہی الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہی الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا و امید ہی مالک یوم الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہی ایاک نعبد وایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہی اور اخلاص متولد ہوتا ہی معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہی اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب ولیت ہی اور اقتدا بارواح طیبہ ہی اور طلب نزول برکات اور انوار انکے کی ہی کہ بسبب اسکے سالک کو رجوع اور بکروی سے امن حاصل ہوتا ہی اور بحکم قرآنی کہ اذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم جب کلمے آٹھوین کو کہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بھی ہی ساتھہ ان سات آیتون کے ضم کیا جاوے آٹھہ مقالید روحانیہ واسطے آٹھہ دروازون بہشت کے ساتھہ آدین اور چودھوان نام اسکا قرآن اعظم ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہی جمیع ثواب کے تمام سورتون سے اور پندرھوان نام اسکا سورۃ التعلیم المسئلہ ہی اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت مین بندونکو تعلیم ہوے ہین کہ اول ثنا پھر اخلاص پھر دعا کرین اور سولھوان نام اسکا کافیہ ہی اسواسطے کہ حدیث شریف مین ہی کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے کفایت کرتی ہی اور کوئی سورت دوسری اس سے کفایت نہین کرتی اور سترھوان نام اسکا ام الکتاب



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اظہار روان نام اسکا ام القرآن ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینون علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ مین مشتمل ہی اور وہ تین علم
علم شریعت ہی یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہی یعنے پہنچانا معاملات قلوب اور علم حقیقت ہی یعنے دریافت مکاشفات روح
علم شریعت دو قسم ہی اول اصول عقائد دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ مین اول معرفت ذات ہی ساتھہ اسطرح کے ایک چیز ہی کہ
موجودات سب ساتھہ اس چیز کے قائم ہین مانند قیام اجساد بارواح پھر معرفت اس ذات مقدس کے وجود کی ہی ساتھہ اس دلیل کے کہ رحمت
اپنی سے احد الطرفین ممکن کو ترجیح دی ہی پس لابد موجود ہی پھر معرفت صفات اس تعالی وتقدس کی ہی ساتھہ اسطرح کے کہ وہ صفتین سب
کاملہ ہین کہ موجب حمد کمال ہین اور دلیل اسکی تربیت ہی اسواسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے متصور نہین اور دلیل
اسکی رحمت بھی ہی اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہی جو کچھہ درکار ہو اور بخشنا بغیر جاننے احوال مرحومین کے بتفصیل اور بدون سمجھنے
اس چیز کے کہ لائق ہر ایک کے ہی بہ استیفا اور قدرت اوپر پہنچانے ہر چیز کے ہر ایک کو اور ربط عوالم کی آپسمین اور سریان تدبیر واحد کی
جمیع کثرات مین ممکن نہین اور دلیل اسکی جزا ہی اسواسطے کہ جزا بغیر سننے اور دیکھنے احوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھہ
اسکے تکلیف دین ممکن نہین پھر معرفت اسمائے الہی کی ہی ساتھہ اس ڈھب کے کہ حقایق اسماء وسایط قریبہ ہین درمیان اسکے اور درمیان
خلق کے اور ساتھہ ان حقائق کے دیکھتا ہی اور سنتا ہی اور مہربان ہوتا ہی اور تفضیل دیتا ہی بعض کو اوپر بعض کے پھر معرفت
توحید ہی ساتھہ اس دلیل کے کہ وہ رب سب کا ہی اور جو کچھہ سوا اسکے ہی مربوب ہی شعر نہین کی وہ تاج بخش اقرب ہی تیرے اسباب کا
مسبب ہو اسی سے جو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہی وہ شاہ اور گدا کا پس بیچ مرتبے اور منصب کے ساتھہ اسکے کوئی شریک نہین
ہوسکتا اور باوجود اسکے احتیاج کیسکی دوسرے کی طرف باقی نہین رہتی پس اگر آلہ دوسرا فرض کرین ہم لغو ہو اور لغو قابل الوہیت کے نہین ہی
پھر معرفت استحقاق اسکے کی واسطے عبادت کے ہی ساتھہ اس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت مین اور ہر حاجت مین رجوع اسکے طرف ہی ابتدا مین اسکے
ربوبیت کی احتیاج ہی وسط مین رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت انتہا مین مالکیت اسکے کی کہ روز جزا کا مالک ہی اور جو وہی
ہی کہ ان حالات اور ان حاجات مین انعام اور تفضلات فرماتا ہی پس مستحق عبادت کا بھی وہی ہوا پھر معرفت نبوت اور ولایت
اور مراتب ایمان صراط المستقیم مین اور صراط الذین انعمت علیہم مین مذکور ہی اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق اور غضب اور ضلال
مین مسطور ہی اور معرفت سعادت اور شقاوت ان دونو معرفتون سے حاصل ہوتی ہی اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت
الرحمن الرحیم مالک یوم الدین مین بیان ہی اور معرفت حکمت اس تعالی وتقدس کی یہان سے دریافت ہوتی ہی کہ عبادت سے استقامت
کرامت کرتا ہی اور استقامت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرتا ہی اور معرفت قضا اور قدر ذکر عبادت اور
استعانت سے حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر نفرماتا تو توفیق استعانت کی نہوتی اور معرفت مبدا البسم اللہ سے ہی تا اور
معرفت معاد مالک یوم الدین سے تا ذکر انعام وغضب اور علم فروع سے معرفت عبادات تعبد مین مذکور ہی اور معرفت معاملات اور
مناکحات اور حکومات مستعین مین منظور ہی اسواسطے کہ ہوا وہوس معارض عقل کے معاملات مین ہوتی ہی اور واجب اور مندوب
ومباح اور صحیح کو ہدایت سے جانا چاہیئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے پہچانا چاہیئے اور ماخذ عبادات اور
معاملات کہ امر ونہی ہی ذکر عبادات اور غضب سے معلوم ہوتا ہی اور ثمرہ امر ونہی کا کہ وعدہ ووعید ہی ساتھہ انعام اور غضب کے
منکشف ہوتا ہی بیان علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھہ صراط مستقیم کے ادا کرے اور نقصان ان دونو قوت کا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیچ غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت مین جس جزکی رعایت واجب ہی ابتداء سلوک مین وہ مسمی بعبادت ہی اور وسط سلوک مین وہ ملقب باستعانت ہی اور نہایت سلوک مین وہ نامزد باستقامت ہی اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی جاتی ہی کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہی اور معرفت تجلیہ کی ساتھ عبادت اور استقامت کی اور تجلیہ کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی اور تجلیہ مین لابد ہی خلوص شہوتین سے کہ اُسکو تعبیر فرماتا ہی ساتھ عبادت کے کہ ضد شہوت ہی اور ضرور ہی خلوص غضب سے بھی اور ساتھ اسکے بذکر رحمت الہی اشارہ فرماتا ہی اسواسطے کہ جو کوئی امیدوار رحمت الہی ہوگا وہ کیونکر غضب اور مرحوم الہی کے روادار کھیگا حدیث شریف مین وارد ہی الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھ استقامت کے بیان کیا ہی اسواسطے کہ ہوا بیشتر جادہ استقامت سے لغزش دیتی ہی اور فروغ شہوت اور غضب اور ہوا کی کئی چیزین ہین اول حسد ہی اور خلاص اس سے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہی اسواسطے کہ جب بندے نے یہہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ راضی اور خوشنود ہی عطا ہائے الہی پر کہ حق مین تمام خلائق کے ہی اور حسد ضد خوشنودی کا ہی دوسری بخل ہی اور طریقہ خلاص کا اس سے بملاحظہ معنے رب العالمین ہی اسواسطے کہ نعمت جو آفریدہ حق ہی پس بخل اس چیز مین کہ اسکی ملک نہ ہو کیا معنے رکھتا ہی فرد نعمتین اسنے بنائی ہین جسے چاہے دے غیر کے ملک مین ہو بخل چہ معنی دارد ۲ تیسری عجب ہی اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھ مضمون ایاک نستعین کے ہی چوتھی کبر ہی اور رد کبر خلاصی کا اُس سے بمضمون ایاک نعبد ہی اور پانچوین کفر اور بدعت ہی اور راہ خلاصی کا ان دونوسے احتراز کرنا غضب اور ضلال کے سے ہی اور تجلیہ مین توسط بیچ اخلاق کے ضرور ہی مثل تعفف اور شجاعت اور سخاوت کے اور اعتقادات مین بھی مائل بافراط و تفریط نہو اور اعمال مین بھی حد ربانیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال و تقصیر سے تجاوز کرے اور ساتھ توسط کے اشارہ فرمایا ہی صراط مستقیم مین اور تجلیہ مین لابد ہی زہد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سب کو بجداد افرمایا ہی اسواسطے کہ جب سب نعمتین اس سے دیکھین اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور زید بیچ اسباب کے حاصل آیا اور محبت اور شوق طرف منعم کے جبلی ہر حیوانکا ہی اور تجلیہ مین لابدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت معین ہوا اور ضرور ہی تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم ہوا اور معرفت عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تجلیہ مین معرفت بھی چاہیے اور اسے اشعار فرمایا ساتھ باء الصاق کے یعنی اتصال روحانی بندیکو ساتھ خالق اپنے کے ہی شعر اتصالی بیتکیف و قیاس ہست رب الناس را جان ناس ۲ اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسماء خمسہ کے اس سورہ مین نشان دیا ہی اور مقام شکر سے ساتھ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام اخلاص سے ساتھ ایاک نعبد کے اور مقام دعا سے ساتھ اہدنا کے اور مقام ولیست ارواح طیبہ سے ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے اور ڈرایا ہی صحبت بد سے اور توسل ارواح خبیثہ سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے فرد یسیر صحبت سے میرے پہلے نصیحت ہی ۲ کہ کیا کیجے ناجنس کے صحبت سے حذر ۲ یہان علم حقیقت کہ علم مکاشفہ ہی اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہی معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ رجوع حمد کل طرف اُسکے نہین ہی مگر بقیام وجود کل ساتھ اُسکے اور یہی مدلول باء بسم اللہ اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جمال کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام اور معرفت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کمالات الٰہی کی الحمد للہ سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس کی بذکر ضلال اور معرفت
قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفی بذکر استقامت اور انعام اور معرفت روح سر
نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بلفظ با اسواسطے کہ حقیقت وحی کی اتصال بعض ارواح بہ بعض دیگر ہی
تا آنکہ یہہ سلسلہ اتصال واصل بحق ہو کر منتہی ہو اور بحث فرق درمیان نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین
انعمت علیہم کے چاہیئے جانا اور بحث احوال اور مقامات بایاک نعبد اور ایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور
انعام کے چاہیئے پہنچانا اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین مین حاصل ہوتا ہی اور عین
الیقین بخطاب ایاک سے ظاہر ہوتا ہی اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت ہوتا ہی اور سر
قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ہر یک بمقدار استعداد ہی سمجھا جاتا ہی اور معرفت اسرار عادات تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے
معلوم کیجئے اور اسرار معاملات کو بتفریع ہدایت اوپر استعانت کے سمجھ لیجئے اور اسرار امور اخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر
مستقیم دریافت کیجئے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے عالم غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہی اور فنائے ماسوا اللہ کی بمالک
یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی ہی اور معرفت بقا باستقامت اور انعام جلوہ ظہور دکھاتی ہی فائدہ سمجھ لیجئے کہ مداخل شیطان کے
کہ بیشتر آنا اسکا دلمین آدمی کے اُنہین طرفون سے ہی اصل مین تین راہ ہین شہوت ہی اور غضب ہی اور ہوا ہی شہوت کو بہیمیت کہتے
ہین اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت ہی اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب
شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہی اور سبب غصے کے اُسپر غیر اپنے کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے کے لہذا حدیث شریف مین
وارد ہی الظلم ثلثۃ فظلم لا یغفر وظلم لا یترک وظلم عسی اللہ ان یترکہ فالظلم الذی لا یغفر ھو الشرک والظلم الذی لا یترک ظلم العباد
بعضھم بعضا والظلم الذی عسی اللہ ان یترکہ ھو الظلم الانسان نفسہ اور نتیجہ شہوت کا آدمی مین دو چیزین ہین حرص اور بخل اور
نتیجہ غضب کا بھی دو چیزین ہین عجب اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزین ہین کفر اور بدعت اور اجتماع سے ان چھہ چیزون کے آدمی مین ایک
خصلت ساتوین پیدا ہوتی ہی کہ نہایت اخلاق ذمیمہ ہی اُسے حسد کہتے ہین حکما نے حکمت ایمانی مین فرمایا ہی کہ مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ
مین مثل مرتبے شیطان کے ہی اشخاص ملعونہ مین جب یہہ تمہید معلوم ہوئی تو سمجھ لیجئے کہ اسمائے ثلثہ کہ بسم اللہ مین واقع ہین واسطے دفع اخلاق
ثلثہ اصلیہ کے ہین اور آیات سبعہ فاتحہ واقع اخلاق سبعہ فرعیہ مین بیان اُسکا یہہ ہی کہ جسنے اللہ کو پہچانا شیطان ہوا کا اس سے بھاگا
اور جسنے رحمانیت اُسکی دریافت کی غضب سے بالکلیہ پاک ہوا اور جسنے رحمیت اسکی اپنے مین دیکھی روا نرکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے اور
بافعال ذلیل رسوا ہو اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت موجود نصیب اُسکے ہوئی اور بت شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب
العالمین کا معتقد ہوا حرص اسکی بکلی دور ہوئی اور بخل نے اُسکے راہ عدم لی کہ حرص اس چیز مین ہوتی ہی کہ اپنے پاس موجود نہو اور بخل
اسیمین ہوتا ہی کہ جو اپنے پاس ہو اور وہ موجود اور غیر موجود کو حوالہ ربوبیت الٰہی کے کرتا ہی اور جسنے مالکیت روز جزا کو
جانا بعد اسکے کہ رحمن اور رحیم کو پہنچانا ہی غضب اسکا زائل ہوا اور جو کوئی ایاک نعبد و ایاک نستعین زبان
پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دویم سے جڑ سے اوکھیڑا اور جسنے اھدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر ساتھ
اسکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے نکالا اور جب یہہ چھیون خصلتین بُری دور ہووین حسد خود بخود بھاگ گیا بیان لطایف لطائف اس سورہ کے یہہ مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اسمین یہہ سات حروف نہین ہین بیت ثا و جیم و خا و زا و شین و ظا ساتوان ہی حرف فا اہل وفا یہہ سات حروف دلالت اوپر سات
نوع عذاب جہنم کے کرتے ہین اور بعدد ہفت دروازہ دوزخ ہین جسوقت مسلمان نے سورہ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات اسکے سے اور انواع
عذاب اسکے سے اور دخول ابواب اسکے سے مخلصی پائی حرف ثا اشارہ طرف ثبور کے رکھتا ہی کہ روز قیامت کو خاصہ اہل دوزخ ہوگا
چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم یاد دلوانے والا نام جہنم کا ہی جحیم ہی اور حرف خا اشارہ
طرف خزی اور رسوائی کے ہی کہ دوزخیونکو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف زا اشارت طرف زفیر کے
ہی کہ نغمہ دوزخیان ہی اور کنایت طرف زقوم کے ہی کہ طعام کافران ہی اور حرف شین اشارہ بشہیق ہی فاما الذین شقوا ففی النار
لھم فیھا زفیر و شہیق اور حرف ظا حرف عمدہ لظی سے ہی کہ طبقہ ہی جہنم کا اور حرف فا حرف سر فراق ہی محبون کے نزدیک بدترین انواع عذاب
ہی اور اشارہ طرف فرقت کے بھی ہی اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہی کہ سبب دخول دوزخ ہی بیان فضائل سورہ فاتحہ کہ حدیث شریف
مین مذکور ہین بخاری شریف مین اور سوا بخاری کے صحاح ستہ مین اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی ہی کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی تھے
نقل کرتے تھے کہ مین ایکروز مسجد مقدس مین نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا مین سبب شغل نماز کے جواب نہ دے
سکا بعد فراغ نماز کے حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عذر بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ عذر مسموع نہین ہی ندائے رسول کی ہر حال مین اجابت
ضرور ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل مین تجھے بزرگترین
سورہ کہ قرآن مین ہی قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کرون مین آپ کا مبارک ہاتھ پکڑکر چلا جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچا یاد دلوائین
مین نے آپ نے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہی اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم کہ حق تعالی نے اوپر میرے جسے نازل کرنیکی منت رکھی ہی کہ
ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور مسند دارمی مین اور مسند امام احمد مین اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی مین اور صحیح
ابن خزیمہ مین مثل اسی قصے کے سید القراء ابی ابن کعب سے بھی مروی ہی اور اس مین یہہ کلمہ بھی واقع ہی کہ اتحب ان اعلمک سورۃ
لم تنزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور الا فی القرآن قال ابی نعم پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن ہی کہ ہر نماز مین
پڑھتا ہی تو اور صحیح مسلم مین اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم مین بروایت ابن عباس آیا ہی کہ ایکدن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور کھلنے دروازہ کلان کا سنا بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہی گاہے
ابتداء خلقت آدم سے اسدم تک زمین پر نہین آیا جب او فرشتہ آنحضرت پاس پہنچا کہا کہ خوشوقت ہو جئے ساتھ دو نور کے کہ
تمھین حق تعالی نے دئے ہین کسی نبی کو قبل آپکے نہین دئے سورۃ الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورۃ بقرۃ کوئی حرف ان سے
نہ پڑھوگے تم مگر ثواب عظیم اسپر پاؤگے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ مین وارد ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ
کے کاٹے پر اور بچھوگے ڈھنک مارے پر اور نظر والے پر اور مجانین پر ساتھ اس سورۃ کے رقیہ کیا ہی اور آنحضرت نے تجویز فرمایا ہی اور دارقطنی
اور ابن عساکر نے روایت کی ہی ثابت بن یزید سے کہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہی اور آب
دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۃ فاتحہ کے مقام درد پر ملا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے سنن اپنے مین
لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور براء نے مسند اپنے مین ابن مالک سے
روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اوپر اپنے دم کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہر بلا سے امن مین ہو اگر موت اسکی مقدر ہی اور عبد بن حمید نے مسند اپنے مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہی کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث
قرآن ہی ثوابین اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بھی تصحیح انکی کی ہی انمین لفظ
افضل القرآن کا اور اخیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ کے حق مین وارد ہی اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی
اور ضیاے مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے مین روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی چار چیزین گنج عرش سے مجھے
عطا ہوی ہین اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اس گنج سے نہین پہنچی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورۃ بقر سورۃ کوثر اور
ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اس سے
کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو بیچ ایک پلے ترازو کے رکھین اور تمام قرآن کو پلے دوسرے مین البتہ فاتحۃ
الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو عبید نے فضائل قرآن مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جسنے فاتحہ پڑھی گویا تورات اور انجیل اور زبور اور فرقانکی تلاوت کی اور تفسیر وکیع مین اور کتاب المصاحف
مین ابن انبار کے اور کتاب العظمۃ مین ابو الشیخ کے اور سفینہ اولیا مین ابو نعیم کے وارد ہی کہ ابلیس کو چار بار تمام اسکی عمر مین جو
اور زاری کا اور خاک سر پر ڈالنے کا اتفاق ہوا ہی ایک جب اسکو لعنت ہوی دوسری جب اُسے آسمان سے زمین پر گرایا
تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی چوتھی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب مین
لایا ہی کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الہی مین دعا کرے حاجت اسکی بر آویگی اور ثعلبی نے شعبی سے
روایت کی ہی کہ ایک شخص انکے پاس آیا اور شکایت درد کمر کی کیا اُسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن پڑھ اور جائے درد دم کرکے
کہا اساس القرآن کیا ہی کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشائخ مین مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے
پڑھے اور اسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے بالتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چہل و یکبار چالیس روز تک
پڑھتے ہین جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہی اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے ہین
دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بسم اللہ بلام ہفتاد مرتبہ پڑھتے ہین پھر
ہر روز اسیوقت دس دس بار کم کرتے ہین اور شنبے کو تمام ہوتی ہی اگر ماہ اول مین مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے
مہینے اسیطرح کرتے ہین اور لکھکر اس سورۃ کو گلاب اور مشک سے اور زعفران سے کاسہ چینی پر دھوکے مریض مجذوم کو تا چہل روز
پلاوے مجرب ہی واسطے شفاے اور درد دندان اور درد سر اور درد شکم اور سوانکے دردون کے دفع کو سات بار پڑھکر دم کردے
شفا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالی مجرب ہی یہہ سب لطائف اور نکات اور فضائل تفسیر فتح العزیز مین مسطور ہین سورۃ البقرہ
یہہ مدنی ہی دو سو چھاسی آیتین ہین اور چھ ہزار اکیس کلمے ہین اور پچیس ہزار اور پانسو حروف ہین اور آخر آیۃ کہ نازل ہوی
ہی اس سورہ مین یہہ ہی واتقوا یوما ترجعون فیہ اور اس سورۃ مین بہت مسئلونکا مذکور ہی اور پانچ سو حکم ہین اور سب سے بڑی
آیت مین آیۃ مداینے کی ہی کہ اس سورۃ مین ہی یا ایہا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الایۃ اس آیت کے اکیسو تیس کلمے ہین اور
اور اسمین قریب بیس حکم کے ہین فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہی اس گھر سے جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی ہی
روایت ہی مسلم اور ترمذی اور نسائی مین اور صحیح بن حبان مین ہی کہ اگر اتکو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتین اس گھر مین شیطان نہین آتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اگر دنکو پڑھی جائے تو تین روز شیطانکا دخل نہین ہوتا اس گھر مین اور فضائل اس سورہ بقرہ کے بہت وارد ہین حدیث مین سوال
اس سورہ مین انواع امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف شیون غریبہ مسطور ہین پس تخصیص اسکو ساتھ بقرۃ کے کیون کیا اور نام اسکا
یہی کیون رکھا جواب نام سب سورتون کے توقیفی ہین مستغنی بیان وجہ عقلی سے اور یا یہہ جواب ہی کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورہ کے اور
کہین قرآن مین نہین آیا خاصہ اس سورہ کا ہی اسواسطے لائق اس نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کے ساتھ فاتحہ کے یہہ ہی
کہ سورۃ فاتحہ مین بیان توحید اور پرستش ہی اور دعا استقامت اور ثبات کی ہی اوپر توحید اور پرستش کے پس جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی
لوگ تین قسم ہوگئے بعضون نے توحید اور پرستش اختیار کئی اور استقامت چاہی اوپر اسکے وہ مومن ہوئے بعضون نے خلاف اسکا کیا وہ کافر
ہوائے بعضون نے ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۃ بقرہ مین ان تینون فرقون کو بیان
فرمایا ہی اول مذکور مومنونکا کیا پھر کافرونکا پھر منافقونکا ہی سب سے پیچھے کہ یہہ نہ اُدھر ہین نہ ادھر ہین دلمین کچھہ ہین منہہ پر کچھہ
ہین اور دوسری سورہ فاتحہ بر سبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہی اور سورہ بقر ابتدا تفصیل اسکی ہی اور تیسری سورہ
فاتحہ مین آیۃ اھدنا الصراط المستقیم ہی سورہ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۃ فاتحہ مین ذکر زمرہ مومنین کا اور دو فرقے کافرین
کا ہی آغاز سورہ بقرہ مین بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقہ کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہی اور پانچوین سورۃ فاتحہ مین اول صفات
الٰہیہ سے ربوبیت کا مذکور ہی سورہ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالی کی ہی نسبت بنوع انسانی کہ کیف تکفرون باللہ و
کنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورہ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمن اور رحیم کے ارشاد فرمایا ہی سورۃ
بقرہ مین تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہی کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل ارشاد ہوی ہی ساتوین سورۃ فاتحہ
مین مقدمہ جزا یاد دلوایا ہی ساتھ مالک یوم الدین کے سورۃ بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی
ساتھ عقوبات دنیوی کے مذکور فرمائین ہین آٹھوین سورہ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہی سورہ بقرہ مین آیۃ
فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون سے تا آخر مسائل جہاد و حج شرح انواع عبادت ہی اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی سے تا
آخر مسائل صدقات اور ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہی نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہی کہ حقیقت مین مطالب سورۃ
فاتحہ کے اسی پر منتہی ہین سورۃ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہی

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان بسم اللہ الرحمن الرحیم وثمانون وست آیۃ

الٓمٓ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین ہر ایک کو انکی معنی پر اطلاع نہین ہی ایک سو چودہ سورتین ہین تمام قرآن مین ان مین سے ان تیس سورہ کے پہلے
حروف مقطعات ہین اور یہہ حروف مقطعات بعضی خماسی ہین جیسے کہیعص اور حمعسق اور بعضی رباعی ہین چنانچہ المص اور المر اور بعضے
ثلاثی ہین کہ الم الر اور بعض ثنائی ہین مانند طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدان ہین مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس
اور ضحاک اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہی بیچ تفسیر الم کے کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہی یعنے انا اللہ اعلم مین اللہ دانا تر ہون
اور یہہ تاویل بہت پسندیدہ ہی اسواسطے کہ عرب کا دستور ہی کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین اور قرآن لغت اور عادت عرب پر نازل ہوا ہی
چنانچہ خود فرمایا ہی حق تعالی نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہین کہ الم قسم ہی حق تعالی قسم کھا کر رد کرتا ہی طعن کو کافرونکے کہ قرآن کے
منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہی پس قسم کھائی حق تعالی نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہی یعنے قسم ہی مجھے اپنی ذات پاک کی اور امانت جبرئیل کی اور محمدؐ کی نہین ہی یا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ وحی بھیجنے والا مین ہون اور لانیوالا جبرئیل ہی اور لینے والا محمد ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورہ کے ہین نام ان سورتون کے ہین پس الم نام اس سورہ کا ہی اور یہہ عادت ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھ حروف مفردات کے رکھتے ہین چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا س اور جبل کا ق اور جوت کان ہی پس یہہ معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورہ کہ الم اُسکا نام ہی ذلك الكتاب الذي وعدتك يوم الميثاق بانزاله عليك معجزة لك ودلالة باقية على نبوتك یہہ وہ کتاب ہی کہ وعدہ کیا تھا ہمنے تجھ سے دن میثاق کے نازل کرنیکا اسکے اوپر تیرے اور معجزہ واسطے تیرے اور دلالت باقیہ ہی اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیت ہی اور اسی سے ہی جس سورۃ کے پہلے مقطعات ہین وہ آیتین ہین جدی جدی امام زاہدی نے فرمایا ہی کہ ساتھ اُس تاویل کے کہ الم مدح اور ثنا ہی پروردگار کی وقف کرنا روا ہی اور اگر بمعنی قسم کے کہئے تو درست نہین وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام ہی جب تک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہی اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہی ایک تو ساتھ ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق مین جواب قسم کا ان كل نفس لما عليها حافظ دوسری ساتھ ان مشدودہ کے جیسی والفجر مین ان ربك لبا المرصاد تیسری ساتھ کلمہ ما کے جیسی والنجم مین ماضل صاحبكم وما غوى چوتھی ساتھ لا کے جیسی اس جگہہ ہی لاریب فیہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ الف سے مراد اصل اور لام سے لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم کہ منکرونکو معجزہ ہی اور مستدلونکو مفید ہی کہ مطالب عالیہ کو ساتھ حجج روشن کے مثبت ہی اور شبہات واہیہ کو مزیل اور ماحی ہی وہ یہہ قرآن شریف ہی یہان سمجھہ لیجئے کہ اصول احکام دین کے چار چیزین ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب سے ثابت ہوئے ہین جیسی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند اُنکے اور بعضے احکام قول اور فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت کہتے ہین جیسی نماز جنازہ کی اور حرمت خر اور اسکی اور مانند اُنکے اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہین مثل حرمت بیع اس کنیز کے کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا اُسکے اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہی مثل حرمت سود دینے کی پیسے تکو نہین کہ صریح ملحق سونے چاندی سے ہی اسباب مین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہی سوا کتاب کے نہین اسواسطے کہ قیاس کو مستند چاہئے کہ بیچ اصل کے بموجب اسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اُسکا یا کتاب ہی یا سنت ہی یا اجماع ہی اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہین ہی اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہی کہ تمام مجتہدین نے اوپر اسکے تواردِ قیاس کیا ہو پس اسے بھی مستند ہونا چاہئے کتاب اور سنت سے اور سنت نام فعل اور قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل انکا معتبر نہو اور نبوت پیغمبر کی قرآن سے ثابت ہی کہ معجزہ مستمرہ ہی پس حقیقت مین اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور حامی کے کہ لازم الاتباع ہی یہی قرآن ہی پس اور کتاب ہر چند لغت مین بمعنی مکتوب ہی کہ ہر نوشتے کو کہتے ہین چنانچہ لباس بمعنے ملبوس ہی لیکن اصطلاح شرع مین خاص بیچ معنی قرآن شریف کے ہی حتے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے فلان چیز ثابت ہی سمجھا جاتا ہی کہ قرآن سے ہی ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ وہ کتاب کہ ہمنے روز میثاق مین ساتھ نزول کرنے اسکی کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہی کچھہ شک اور شبہہ نہین ہی بیچ اسکے ابن عباس اور عکرمہ کہتے ہین ذلک بمعنی ہذا ہی اور یہہ دونو کلمے اشارہ کے ہین ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہین چنانچہ اور جگہہ ہی ذلك الدين القيم سورہ روم مین ای ہذا اور ہذا یوم لا ینطقون ای ذلک اور بعضون نے کہا ہی کہ ذلک الکتاب سے اشارہ طرف اس کتاب کے ہی کہ لوح محفوظ مین مکتوب ہی لاریب فیہ ای لا شک فیہ ابن عباس اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہی نہین ہی

کوئی شخص سچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک و تناقض اور باطل ہو بلکہ سب کا سب کلام اللہ حق ہی سچا تا ہی بعض اسکا بعض کو نزول اس آیتہ کا رد ہی مقولے کا کافرون کے کہ طعن کرتے تھے سچ حق قرآن شریف کے بعضے کہتے تھے سحر ہی بعضے کہتے تھے شعر ہی بعضے کہتے تھے قصے جمع کر دئے ہین پہلے لوگون کے بعضے کچھ کہتے تھے بعضے کچھ حق تعالی نے ارشاد فرمایا لاریب فیہ یعنے کچھ شک نہین سچ اسکے یعنے سچ قرآن کے کہ وحی ہی میری طرف سے اوپر محمدؐ کے نازل ہوا ہی حضرت قیوم زمان قطب دوران پیر و مرشد برحق واقف اسرار خفی و جلی شاہ غلام علی دام ارشاد ہم فرماتے ہین کہ نظم اور تطبیق اس آیتہ کی ساتھ الحمد کے یہہ ہی کہ وہان التجا اور طلب بندے نے صراط مستقیم کی کی تھی یہان حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذلک الکتاب لاریب فیہ راہ راست کہ تو نے طلب کی تھی وہ یہہ قرآن ہی کچھ شک و شبہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ راہ دکھلانے والا ہی واسطے پرہیزگارون کے کہ یہہ ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین وہ پرہیزگار کہ صدق و عقیدے سے ایمان لائے ہین ساتھ غیب کے کہ حق تعالی پر ہین دیکھے ایمان لائے ہین اور ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد وحی ہی بعضون نے کہا ہی قضا و قدر ہی کہ مسلمان ایمان لائے ہین اسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط اور آداب اور اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین اوپر اہل و عیال کے اور اقربا اور ہمسایونکے اور جو مستحق ہین اُنپر ہدی مصدر ہی بمعنے اسم فاعل اور متقین بمعنی مومنین کے ہی یعنے کلام اللہ ہادی ہی واسطے مومنین کے اگرچہ کلام اللہ ہادی ہی تمام جن و انس کے حق مین لیکن نفع اور فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہی متقیون نے اسواسطے تخصیص انکی کی اور اس مقام پر مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب گمراہون کے ہی ظاہر مین مناسب اس مقام کے ہدی للضالین فرماتا تھا تفسیر بیضاوی مین جواب اس شبہے کا اسیطور پر دیا ہی کہ پہلے ہم ذکر کر آئے کہ ہرچند ہدایت قرآنکی عام ہی ہر مسلم اور کافر کو چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہی اور فتح العزیز مین لکھا ہی کہ معنے هدى للمتقين کے یہہ نہین کہ یہہ کتاب بعد از وصول بمرتبہ تقوی انکو ہدایت کرتی ہی بلکہ معنی یہہ ہین کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآنکے متقی نہین ہوا جیسی کہتے ہین یہہ دائی دودھ پلانیوالی اس جوانکی ہی حال انکہ عہد جوانی مین دودھ پلانا کہان ہی لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اسکے حاصل ہوا ہی یہہ بات کہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ هدى للمتقين قبيل من قتل قتيلا فله سلبه کے سے ہی یا معنے کہ قرآن ہدایت ہی واسطے گمراہون کے کہ آخر بدرجہ تقوی پہنچینگے سوال تمام قرآنکو وصف کرنا بہدایت کیونکر ہو سکے حال انکہ قرآن مین مجملات اور متشابہات بھی واقع ہین کہ تعین مراد کی اُنسے نہین کی جاتی مگر بعقل اور جب عقل دخیل ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور اسیواسطے جمیع فرق اسلام خواہ محقق ہون خواہ مبطل احتجاج بقرآن کرتے ہین اور در روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مرتضی سے وارد ہی کہ حضرت ابن عباس کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیك بالسنة فان القرآن ذو وجوہ لازم کیجو بر سنت پیغمبر کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور یہہ بھی ہی کہ بعضے مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا انپر موقوف ہی اوپر دلیل عقل کے مثل مباحث ذات و صفات اور اثبات نبوۃ علی الاطلاق پس قرآن اس قسم مین کیونکر ہدایت ہو سکے کہ دور لازم آتا ہی جواب معنی ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ بمحض قرآن الزام مخالف دے سکین بلکہ معنی اسکے انکشاف حقائق نفس الامر ہین اوپر ناظر مجملات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع بمحکمات موجب مزید انکشاف ہون یا بسبب محض ایمان بمدلول مجملات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہون اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہی اور یہ اُن مسائل کے کہ موقوف علیہ قرائیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی بسبب تاکید

اور تقویت اور امن مداخلت وہم سے بیچ دلائل اس مطلب کے ہی اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہی اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہی کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدایت ہووے تا محذور لازم آوے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہی علی حسب تفاوت درجاتہم فی الفہم والاستنباط اور علما کا معنی ہدایت مین اختلاف ہی چنانچہ کہا ہی کہ ہدایت کی دو معنی آتی ہین ایک تو دکھلا دینا راہ کا بمطلب بایں معنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا اور علما اور صلحا ہادی ہین کہ راہ راست بتا دیتے ہین پھر جسکو حق تعالی نے چاہا اسنے قبول کیا اور استقامت کی اوپر اسکے اور جسکو حق تعالی نے نچاہا اسنے نہ قبول کیا اور اگر قبول بھی کیا استقامت نکی اوپر اسکے آخر کار گمراہ ہوگیا اور دوسری ہدایت کی معنی یہہ ہین کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک بایں معنی خاص اللہ تعالی ہادی ہی نہ سوا اسکے کوئی اور نظم شاہد مقصود سے مجھکو ملا ؎ کرہدایت ہی تو ہی ہادی میرا ؎ کون ہی مقصود میرا بجھ سوا ؎ تو میرا ہو مجھکو اپنا کر خدا اور تقریر اس مقام کی بطور طالب علمانہ یون ہی کہ ایک تو ہدی کی معنی دال اور مرشد کی آتی ہین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی واما ثمود فھدینا ھم ای دللناھم اور ایک ہدی آتا ہی بمعنے تخلیق فعل اہتدا کو معنی حقیقی نہین ہین اور یہہ سوا خدا کے نچاہئے کہ مضاف ہو طرف اور کے انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء اور بعضی آیات مین کہ مضاف ساتھ انبیا اور ائمہ کے ہی ان سب جگہہ بمعنے دعا ہی چنانچہ انک لتھدی الی صراط مستقیم اور وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا اور متقین جمع ہی متقی کی بمعنے حذر کرنیوالے عذاب الہی سے ساتھہ لزوم طاعت کے اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہی ایک تقوی اصل ہی ایک تقوی فرع ہی تقوی اصل حذر شرک سے ساتھہ لانے ایمان کے اور تقوی فرع حذر گناہ سے ساتھہ قبول کرنے فرمان کے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اغلب تقوی کو بیچ قرآنکے اوپر تقوی اصل کے تفسیر کرتے ہین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین کون لوگ ہین کہا وہ ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے خود بتا دیا ہی الذین یومنون بالغیب الآیۃ اور غیب سے کہتے ہین کہ جسکے معلوم کرنیمین احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنیمین احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہی اور ایمان لانا سب پیغمبرون پر فرض ہی اگرچہ یہ غیب منتہی عیان تھی لیکن پیغمبری انکی غیب تھی کہ ساتھہ معجزہ کے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہی شرف نبوت کا ابن مسعود اور ابن عباس کہتے ہین کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ غیب سے مراد حق تعالی ہی کہ بن دیکھے ایمان لائے ہین ہر چند قرب اور معیت اور احاطہ اسکا ثابت ہی لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ دیدمین نہین آسکتا کیا طاقت ہی اس دیدہ حادث کی کہ نظارہ قدیم کرے بیت یہہ نصیب ہے کہان ہین کہ تجھے دیکھین ہم ؎ آہ پردہی سے آواز سنائے ہمکو ؎ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر بیت اسے کسطرح دیکھے رفت بیچارہ حیران ہی ؎ تصور مین بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہی ؎ اگرچہ بعضے ایمان شہودی کے قائل ہین لیکن بمشہود و مشاہدے سے اللہ ورا الورا ہی جو دیدمین بلکہ وہم خیال مین آوے وہ اس سے سوا ہی برتر ہی ورا ہی شعر پردہ اٹھا اٹھا کے جسے جھانکتی ہی خلق ہم دیکھہ آئین ہین اسے وہ یار ہی نہین ؎ ایمان دو قسم ہی ایک ایمان بغیب ہی کہ عام مومنین رکھتے ہین اور ایک ایمان شہودی ہی کہ خواص رکھتے ہین ہر چند رویت نہین لیکن کالرویۃ ہوتی ہی اکثر اولیا نے اسی کو کمال کہا ہی اور اوپر اسکے درجات قرب بیان نہین فرمائے ایک بزرگ کہ قائل ہی ایمان شہودی کا کہتا ہی نظم تا دوست بچشم سر نہ بینم ہردم ؎ در راہ طلب کجا نشینم ہردم ؎ گویند خدا بچشم سر نتوان دید ؎ آن ایشانند من چنینم ہردم ؎ اور کوئی امت مین سوا اس ایک بزرگ کے ان آنکھون سے دیکھنے کا دنیا مین قائل نہین ہی جو ایمان شہودی والے ہین وہ بھی شہود و مشاہدہ ساتھہ دیدہ دل کے قائل ہین اور نقشبندی اس شہود کو بتعبیر ساتھہ حضور قلب کے کرتے ہین کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہی

طرف حق تعالیٰ کے اور اسیکو اکثر نے بلکہ سب نے کمال کہا ہی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کمال اسمین نہین ہی شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہی اوپر تا تمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال مین نہ شہود رہتا ہی نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہی نہ حضور ان مقامات کو ساتھ ایک مثال کے واضح کرتا ہون تاکہ خوب فہمید مین آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھ اپنا پس پشت رکھا ہی یقین ہی اُسے کہ ہاتھ میرا ہی لیکن نظر نہین آتا یہہ ایمان بغیب ہی عام مسلمانونکو کہ یقین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ ہی لیکن دکھلائی نہین دیتا پھر وہ شخص اپنا ہاتھ پس پشت سے اٹھا کر روبرو آنکھونکے لے آیا یہہ ایمان شہودی ہی کہ اولیا کو مشاہدہ ول ہوتا ہی مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھ اپنا لاتے لاتے مردمک دیدہ سے ملادیا اسوقت اسکو ہاتھ نظر نہین آیا لیکن یقین ہی کہ میرا ہاتھ ہی پس کمال اتصال مین شہود باقی نہین رہتا یہہ ایمان بغیب اخص خواص کا ہی کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہی ساتھ ایمان عوام کے اور قدما صحابہ نے ایمان بغیب کو اس آیتہ مین اور ہی معنون پر حمل کیا ہی حضرت عبداللہ بن مسعود سے بروایت امام احمد بسند انکی کے اور بروایت حاکم اور سوا انکے محدثین معتبر سے ثابت ہوا ہی کہ حارث بن قیس نے ایکروز انسے کہا کہ بڑا افسوس ہی ہمین کہ ہم سے جو چیز فوت ہووے تمھین حاصل ہوی ای یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار رسول پروردگار مشرف ہوے تم عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہمین بھی حسرت ہی کہ جو چیز ہم سے فوت ہوئی وہ تمھین حاصل ہی کہ نادیدہ بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے ہو قسم خدا کی کہ بنوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر جتنے آپکو دیکھا ہی آفتاب سے ظاہر تر ہی ایمان ایمان تمھارا ہی پھر سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسیکو بزار اور ابو یعلی اور حاکم نے بروایت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لیکے مین کہ انھون نے فرمایا کہ مین ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا فرمایا آنحضرت نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کون سے لوگونکا ہی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ایمان فرشتونکا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ انکو ایمان سے کیا مانع ہی منزلت فرشتونکی نزدیک خدا کے جانتے ہو عرض کیا یارسول اللہ ایمان پیغمبرونکا کیا تعجب ہی کہ حق تعالیٰ نے انھین ساتھ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہی عرض کیا یارسول اللہ ایمان اُن لوگونکا کہ ساتھ انبیا کے حاضر ہوئے ہین اور اوپر دین کے جان اپنی قربان کرکر شہادت پائی ہی فرمایا ایمان اُنکا کیا عجوبگی رکھتا ہی کہ ہمراہ انبیا کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھ کر یقین تام حاصل کیا ہی عرض کیا یارسول اللہ پس فرمایئے ایمان کون سے فرقے کا افضل ہی فرمایا ایمان اس فرقے کا کہ ہنوز پشت مین باپونکے ہین بعد سے پیدا ہونگے اور مجھ پر ایمان لاوینگے مجھے نہین دیکھا ہوگا چند اوراق سیاہ کردہ انکی نظر مین آوینگے وہ بسبب قوہ ایمان کے موافق اُنکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان مین افضل ہی اور دن سے اور اسی قصے کو طبرانی نے ابن عباس سے باین طریق روایت کیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اُٹھے اور فرمایا کہ پانی ہی تاکہ وضو کرون مین لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ یہان پانی نہین فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہی ایک شخص نے ایک آبخورہ لاکر حضور مین رکھدیا آپ نے انگلیان اپنی اسمین ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگونکو آواز کرکہ آوین اور وضو کرین لوگ آتے تھے اور وضو کرکر جاتے تھے پانی فوارے کی مانند انگشتان مبارک سے جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اُس پانی کے پینے مین مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اُٹھے اور نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف لوگون کے متوجہ ہوکر فرمایا آگو درمیان مخلوقات کے کون سا فرقہ ہی کہ ایمان اسکا عجوبگی رکھتا ہی عرض کیا یارسول اللہ فرشتونکا فرمایا کہ امر اور نہی الہی فرشتے پہنچاتے ہین آپ کیونکر ایمان نہ لاوین ایمان اُنکا کیا عجب ہی عرض کیا یارسول اللہ ایمان پیغمبرونکا فرمایا پیغمبرون پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہی یہہ کیون نہ ایمان لاوین عرض کیا یارسول اللہ ایمان تمھارے

58

یارونکا فرمایا کہ یارونکو میرے کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ مین اُنمین موجود ہون اور ہر لحظہ اور لحہ دیکھتے ہین جو کچھ دیکھتے ہین ایمان اس گروہ کا عجوبگی رکھتا ہی کہ بعد میرے ہونگے اور مجھہ پر ہین دیکھے ایمان لاوینگے اور تصدیق میری کرینگے لوگ ایسی فرقے کے ہین بھائی میرے اور تم یار میرے ہو ابو داؤد نے اور طیالسی نے نافع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبد الرحمان تم نے اپنے آنکھون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہان دیکھا ہی اس نے کہا اس اپنی زبان سے آنحضرت سے ہم کلام ہوئے ہو انھون نے کہا ہان ہوا پھر اُسنے کہا کہ اُس اپنے ہاتھون سے بیعت بھی کی ہی انھون نے کہا ہان کی ہی اس شخص کو وجد آیا اور کہا کہ عجب حال خوشی کی رکھتے ہو تم عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تجھہ سے مین ایک بات کہون سُنا ہی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اُسکا ہی کہ مجھے دیکھا اور مجھہ پر ایمان لایا اور خوشحال ہی پھر خوشحال ہی پھر خوشحال ہی اس شخص کا کہ بن دیکھے مجھہ پر ایمان لایا اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کہ ایک جماعت میری امت کی بعد میرے پیدا ہوئیگی محبت میری مین ایسے فریفتہ ہوگی کہ اگر میسر آوے تو دیدار میرا اہل اور عیال اور امتعہ اور اموال اپنا دیکر خریدلین ویقیمون الصلوٰۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی اقامت صلوۃ کیا ہی رعایت کرنی حدود اور شرائط نماز کی بیچ اوقات نماز کے ایک قسم شرائط ہی مین کہ نماز روا ہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان استقبال قبلہ عرفان وقت اور سوا اِنکے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی مین مثل تقوی اور خشوع اور خلاص اور تعظیم کے کہ خدا تعالی فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین مما رزقناھم ینفقون ابن عباس کہتے ہین کہ مراد اسسے زکوۃ ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا الایۃ سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے یہان دو صفتین مومنین کی بیان کی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکوہ دینا اُنذونون مین جتنی عبادات ہین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت یا بدنی ہی یا مالی ہی بدنی عبادت جو ہی سو نماز مین داخل کردی کہ یہہ بزرگ ترہی سب سے اور مالی عبادت سب زکوۃ مین کہہ دی کہ اعظم تر ہی سب سے اور نعمتین حق تعالی نے بندونکو بیشمار عطا کین ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے دنیا مین دو ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہی شکر نعمت تندرستی کا ہی بیچ ماتھہ اطبای جاہل کے گرفتا نہین ہی اور زکوۃ دینا کہ عبادت مالی ہی شکر نعمت فراخ دستی ہی کہ دربدر واسطے پارہ نان کے خراب ہوے اعتبار نہین ہی کہا ہی ابن مسعود نے کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا اُنپر کہ عیال ہین اُسکے چنانچہ فرمایا ہی لینفق ذو اسعۃ من سعتہ اور ممارزقناھم مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی خبر دی ہی حق تعالی نے اپنے ذات مبارک سے ساتھہ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہی لاشریک اوپر عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو ساتھہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہمنے یہہ کہا ہم یہہ کہتے ہین اور رزاق حق تعالی ہی خواہ روزی حرام کی خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہین روزی ملک ہماری ہی نہ غیر کی اور کہتے ہین کہ خدا بندونکو روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہی اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہیئے کوئی اور ہو پس وہ شریک ہوا اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہی ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہی پہنچانیوالا ہی رزق تمام مخلوق کا بہت مخلوق ایسی ہی کہ انکا نہ ملک ہی نہ ملک ہی چنانچہ غلام ہین دواب ہین ماتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر بھیڑیا گیدڑ کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی جوئین سبکو رزق پہنچاتا ہی بیت اسیکی سب ہی پیدایش وہی خلاق ہر حق ہی یہہ سچ ہی ہم مین سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہی ۲ اور اصل انفاق کا حرف اموال ہی بیچ وجوہ اور حقوق کے اور حق تعالی نے تعریف کی مسلمانونکی کہ حق میرا ادا کرتے ہین وہ کیا ہی صلوۃ ہی اور حق خلق کا ادا کرنے مین وہ کیا ہی زکوۃ ہی اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ بایں اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور اس آیت مین

59

حق تعالی نے مدح مسلمانوں کی ساتھ تین چیزوں کے کئی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے وہ کیا ہی ایمان لانا ہی بغیب چنانچہ فرمایا و الذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہی نماز پڑھنا ہی چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوٰة تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی انکے وہ کیا ہی زکوٰة دینا ہی چنانچہ ومما رزقنٰهم ینفقون اور یہہ دلیل ہی کہ حق تعالی کے بہت حق ہیں اور دل بندوں کے اور جان پر انکے اور مال مین انکے جو بڑی بڑی حق تھی انمین سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اوپر ادا کرنے اور بجالانے اسکے کے والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم یوقنون اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز اتاری گئی ہی پہلے تجھ سے اوپر پیغمبرون پر مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفہ جو بھیجے گئے ہین اور ساتھ آخرت کے کہ دار جزا ہی وہ یقین رکھتے ہین جب وہ پہلی آیتہ نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ نعت اور صفت ہماری ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین پس ہم اہل ہین واسطے اسکے حق تعالی نے جھٹلایا انھین اور نازل کی یہہ آیت یعنی متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہی اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھ سے اوپر پیغمبرون پر نازل ہوئے ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ماتقدم پر فرض ہی کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت منسوخ ہی ساتھ نزول قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان کے علیہ الصلوٰة اللہ الملک الرحمان اسیطرح ایمان لانا ساتھ قبلہ اولی کے کہ بیت المقدس ہی درست اور بجا ہی لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہی اور بالاخرة هم یوقنون کہ مدح مین متقیون کے وارد ہی آخرت روز قیامت کو کہتے ہین اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہی لیس بعدها وقت یوصف باللیل ولا بالنہار اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ متاخر ہی دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دنائت کے کہ ایک کمینہ پن ہی اسمین اولٓئك علی هدًی من ربهم واولٓئك هم المفلحون یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین پروردگار اپنے سے اور یہہ لوگ بھی چھٹکارا پانیوالے ہین عذاب اور عقاب سے اور بہرہ ور ہونیوالے ہین ساتھ درجات ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مفلحون وہ لوگ ہین کہ پایا انھون نے جو کچھ کہ ڈھونڈھا اور چھوٹے جس چیز سے کہ ڈرتے تھے یہہ آیت وعدہ کی ہی اور کلمہ اولئك اشارہ ہی طرف ان لوگونکے کہ وصف انکا پہلے مذکور ہوا ہی اور کلمہ علی بمعنی ہین عبودیت ہی اور کلمہ من ربہم مین بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہی کہ العبد لا یهتدی بنفسه الا بهدایة الله بندہ آپ ہدایت یافتہ نہین ہوتا مگر ساتھ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالی کے اور یہہ آیت رد ہی معتزلونکا کہ وہ کہتے ہین العبد یهتدی بنفسه بندہ آپ بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہی یہان تک کہ یہہ آیتین پیچھے مذکور ہوئی ہین مومنونکی شان مین ہین کہ جو مشرف ہوئے تھے ساتھ اسلام کے اہل کتاب مین سے مثل عبداللہ ابن سلام کے اور اصحاب انکے کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سمجھ لیجئے کہ سورہ فاتحہ سات آیات ہمنگانہ اپنے کے اور یہہ چار آیتین سورہ بقرہ کی ان تینتیس ۳۳ آیتون سے ہین کہ برکات انکی معروف و مشہور ہین عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیچ زوائد مسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہی کہ مین ایکروز حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا کہ بھائی میرا در شدید مین مبتلا ہی حضرت نے فرمایا کیا درد ہی عرض کیا اسہیب جن کا معلوم ہوتا ہی فرمایا کہ ہمارے پاس لے آ اعرابی جاکر حضور مین لایا آنحضرت نے یہہ آیتین پڑھکر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور اٹھ کھڑا ہوا گویا کہ کچھ مرض اور اسہیب تھا ہی نہین سورہ فاتحہ اور چار آیتہ سورہ بقرہ کی اور آیت الهکم اله واحد اور آیتہ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیتہ سورہ آل عمران کی شهد الله انه لا اله الا هو اور سورہ اعراف کی ان ربکم الله اور سورہ مومنین کی فتعالی الله الملك الحق اور سورہ جن کے وانه

60

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالی جد ربنا اہ اور دس آیتین اول صافات کی اور تین آیتین آخر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ اور معوذتین اور دارمی نے ابن مسعود سے روایت
کی ہی کہ جو کوئی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی شب کو پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے
شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے اپنی مسند مین اور دارمی نے مغیرہ بن سبیع سے کہ یاران عبد اللہ بن مسعود سے تھا لکھا ہی کہ جو کوئی
دس آیتین سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش نہوگا اُسے چار آیتین اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اسکے اور تین آیتین آخر
سورہ بقرہ کی للہ ما فی السموات سے اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
ہمنے کہ فرماتے تھے جو کوئی تم مین سے مرجاوے اُسے گھر مین نرکھو چاہئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہوکر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پائتی کھڑے
ہوکر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہی کہ ہم ایکبار اوپر کنارے نہر تستر کہ نام شہر کا ہی اُترے لوگون نے کہا
یہان نہ اُترو یہہ محل خطر ہی جو قافلہ یہان اُترتا ہی اسباب اُسکا لیٹرے لوٹ لیجاتے ہین سب کے سب یار ہمارے سنکر یہہ بات شہر مین جا اُترے مین تنہا
وہین اُترا رہا بسبب حدیث کے کہ عبد اللہ بن عمر سے سُنی تھی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تیئیس ۳۳ آیۃ پڑھ لے اُسے اس
رات کوئی درندہ اور چور ایذا نہین پہنچاتا لیکن چور گھر کا نہو اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رکھتا ہی صبح تک جب رات ہوئی تو چورون کے خطرے
سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا کیا ہون کہ ایک جماعت کثیر شمشیر برہنہ نے اوپر میرے زیادہ تیس مرتبہ سے حملہ کیا لیکن مجھ تک نہین آسکتی تھی جو صبح
ہوئی کوچ کیا مین نے راہ مین ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اسنے تو انسان ہی یا جن کہا مین نے انسان ہون مین کہا اسنے رات کیا حال
تیرا تھا کہ ہم ستر آدمیون سے زیادہ تجھ پر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعہ آہنی پیدا ہوتا تھا مین نے اس پیر مرد سے قصہ حدیث کا
مذکور کیا کہا اسنے وہ تیئیس ۳۳ آیتین کون کون سی ہین کہا مین نے چار آیتین اول بقرہ کی مفلحون تک اور تین آیتین آیۃ الکرسی خالدون تک
اور تین آیتین آخر بقرہ کی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور دو آیتین بنی اسرائیل
کی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر سورہ تک اور دس آیتین اول صافات کی لازب تک اور دو آیتین سورۃ الرحمن کی یا معشر الجن
والانس سے تنتصران تک اور چار آیتین آخر حشر کی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر سورہ تک اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد
ربنا سے شططا تک جو بیان حال اُن لوگون کیسی کہ بہدایت قرآن منتفع ہوے ہین فراغت ہوی تو اب بیان حال اُن دو فرقونکا کہ اشقیا
ہین شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد مین تسلی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہی ساتھ اسکے کہ عدم انتفاع اُن فرقونکا نہ اس سبب سے
ہی کہ ہدایت قرآن مین قصور اور فتور ہی اور نہ اس جہت سے کہ انداز اور تبلیغ تمھارے مین نقصان ہی بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت
اُنکے کے ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین برابر ہی اوپر انکے
آیا ڈرایا تو نے انکو عذاب سے یا نڈرایا تو نے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ ماقبل مدح اور
ستایش مسلمانونکی تھی اور یہہ مذمت کافرونکی ہی اور کفر کی معنے لغت مین ستر کی آتین ہین اسیواسطے زراعت کرنیوالیکو کافر کہتے ہین کہ چھپاتا
ہی دانیکو زمین مین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ای الزرع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہین کہ چھپاتی
ہی عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہین نعمت حق کو اور اللہ کے حق کو اور نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہین انھونکی شان مین
یہہ آیت ہی ابن عباس کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا بیچ شان اس جماعت کے ہی جہودون سے کہ سردار اسکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ
کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان مشرکونکو قریش کے آئی ہی مخصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہین کہ بیچ شان اُن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کافرونکے کہ جنگ بدر مین مارے گئے اور ابو وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیچ شان ابوجہل کے اور اسکے یارون کے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند عام ہی
بظاہر لیکن مراد اس سے خاص ہی اسیواسطے کہ فرمایا ڈرا تو یا نہ ڈرا تو ایمان نہ لاوینگے اور حال آنکہ بہت کافر بعد ڈرانے کے ایمان لائے پس معلوم ہوا
کہ خاص بعضے کافرون کے حق مین ہی کہ کفر انکا ساتھ علم ازلی اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہی کہ ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی
فرماتا ہی کہ برابر ڈرا یا نہ ڈرا وہ ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ ایمان یہہ نہ لاوینگے پھر پیغمبر اُن پر کیون بھیجے کہتے ہین
ہم کہ پیغمبر بھیجے ہین واسطے الزام دینے انکے کے کہ حجت ہو انپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنی یہہ حیلہ اور عذر نکر سکین اور یہ مین حجت اور عذر ہو انکے عذاب
کرنے پر چنانچہ والمرسلات مین فرمایا ہی عذرا او نذرا او بمعنی واو ہی عذرا لی و نذرا لکم یعنے رسول بھیجے ہین ہم نے واسطے عذر اپنے کے اور ڈرانے
تمھارے کے اگر تم ڈرے اور پند پذیر ہوئے تو نفع تمھارا ہی والا عذر ہمارا ہی اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دینے کی ہی انکو تاکہ قیامت
مین نکہین کہ کیون نہ بھیجے تمنے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہی رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد
الرسل ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ و لہم عذاب عظیم ۝ مہر کی حق تعالی نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر
کانون اُنکے کے اور اوپر آنکھون انکے کے پردا ہی اور واسطے اُنکے عذاب ہی بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہی کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بہ
مفاصلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہی اور روح حیوانی اسی گوشت مین پیدا ہوتی ہی وہی روح ہی کہ منشاء حس و حرکت ہی اسی گوشت سے طرف
تمام اعضائے بدنی کے بواسطہ شرائین کے پہنچتی ہی اور اصطلاح اہل شرع مین نام لطیفہ انسانی کا ہی کہ انسانیت انسانکی اسی سے ہی اور امتثال اوامر
اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الٰہیہ کے اسی سے ہی چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب
سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہی کہ وجود اسکا اوپر مادے کے موقوف نہین ہی چنانچہ فرمایا ہی انما امرنا لشیئ اذا اردناہ ان نقول لہ کن
فیکون فقط امر کن سے پیدا ہوا ہی اور لطائف عالم امر کے پانچ ہین بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب
ہی دوسرا لطیفہ روح ہی کہ مقام اسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہی تیسرا لطیفہ سر ہی مقام اسکا برابر پستان چپ کے
طرف سینہ کے بفاصلہ دو انگشت ہی چوتھا لطیفہ خفی ہی کہ جگہہ اسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینے کے ہی پانچوان لطیفہ
اخفی ہی موضع اُسکا عین وسط سینہ ہی اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کے بالائے عرش ہی وجود آدمی مین ایک تعلق ان مقامون
مین دیکھتے ہین پس یہ قلب صنوبری کہ بدن انسان مین ہی مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہی کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادے کے ہی لکھا ہی حضرت
مجدد نے کہ قلب صنوبری اشیانہ قلب حقیقی ہی اور جہان لفظ قلب کا وارد ہی اُس سے بھی لطیفہ مراد ہی کہ مورد انوار الٰہی اور محل
الہام ربانی ہی اور دلیل سے استدلال کرنا اور مدلول بر لانا کام اسی لطیفہ کا ہی اور جب اس لطیفے پر مہر لگا دی راہ استدلال کا اور
راہ الہام اور ذوق اور کشف کا مسدود ہو گیا اور ان کفارون کے حق مین اسقدر پر بھی اکتفا نہین کی بلکہ اوپر کانون اُنکے کے بھی یعنی قوت
شنوائی پر بھی مہر لگائی کہ استدلال اورونکا بھی نہ سُنے تا رفتہ رفتہ مضمون اُس استدلال کا راہ سوراخہائے پنہانی سے اُنکے دل مین نہ پہنچے اور
جنھون نے راہ استدلال طی کی ہی یا استدلال اورونکا سنکر کمال حاصل کیا ہی اُنھین دیکھین اور دیکھ کر شوق و تحصیل اُس کمال کا کرین سو
یہہ بھی نہین کہ بینائیون پر اُنکے پردہ مین چتے ہوئے اصلاً دیکھ نہین سکتے شعر نے قلب و سمع پر بھی چھاپا لگا ہوا ہی ۔ نظرونکے سامنے
بھی پردا چھا ہوا ہی ۔ ختم اللہ تعالی کی طرف سے پیدایش کفر کی اور ظلمت کفر کی اُنکے ہی ۔ باختیار انکے نہ یہہ کہ کفر انکو بجبر دیا ہی ۔ اور ایمان
انسے زبردستی لے لیا ہی اور اگر کفر انکو بزور دیا ہوتا اور ایمان انسے بجبر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کافرونکی نہ فرماتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حق تعالی اور کافیکو مخاطب ساتھ ایمان کے اور معاوتب ساتھ کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہی فالھم لایؤمنون کیا ہی واسطے اُنکے جو ایمان نہین لاتے ہمین پس معلوم ہوا کہ ایمان لانا اُنکے اختیار مین ہی اور نہین لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہین کفر ایمان نیکی بدی طاعت معصیت سبکا پیدا کرنیوالا اللہ ہی لیکن بندیکو اختیار دیا ہی یا ین اختیار عذاب ثواب مترتب ہی اور اللہ تعالی ایمان اسلام طاعت نیکی فرمانبرداری پر خوش ہی اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش اسیواسطے انپر وعدہ ثواب کیا ہی اور انپر وعید عذاب مثلاً ایک بادشاہ ہی اسنے ایک باغ بنایا اور اپنے غلامونکو اسباغ مین چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول پسند ہو سونگھو لیکن وہ نہال کہ زوش شمال مین واقع ہین اگرچہ میوہ انکا خوشرنگ خوش شکل ہی اور زبان پر بھی ذوقین اور مزہ دار ہی لیکن تاثیر اسکی بہت بدی ہی بیت مین جاکر سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہی کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال پٹھے پھکا جاتا ہی آخر کو ہلاک ہوجاتا ہی اس سے پرہیز کیجاوے ہرگز ہرگز اُسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ لیسار مین نمودار ہین پھول انکے اگرچہ ظاہر مین نازک اور خوش رنگ اور پُربہار ہین اور سونگھنے مین بھی البتہ کیفیت رکھتے ہین لیکن اثر انکا کمال برا ہی شامہ کو خراب کرتا ہی اور دماغ کو پریشان کرسر پھرا آدمی کو چکر مین بیہوش کرکر گرادیتا ہی آخر کو آدمی آخر ہوجاتا ہی اُنسے بچیو اور دیکھیو انھین نہ سونگیو اور وہ درخت کہ روش یمین مین جلوہ نما ہین اُنکے سایہ مین بیٹھیو کہ ہوا اُنکی راحت دل ہی اور انکا میوہ توڑ کھائیو کہ قوت روح ہی اور دافع امراض ہی اور تندرستی اور صحت بخشتا ہی اور وہ پیڑ کہ تختہ جنوب مین بہار افزا ہین پھول اُنکے مقبول مین انکو توڑ سونگھیو کہ فوائد کثیرہ شامہ اور دماغ کو بخشینگے اور اُنکے ہار پہنیو کہ زیبایش تن بدنکو دینگے شوق سے اس تختہ مین اس روش مین پھر یو چلیو کھیلیو کودیو کہ نفع ہی ضرر نہین ہی اور دیکھو اس تختے اُس روش مین نجائیو کہ ضرر ہی ضرر ہی نفع کچھ نہین ہی یہ سمجھا کر بتلا کر بادشاہ نے غلامونکو باغ مین داخل کردیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور مراد بادشاہ کا بجا لایا عیش اور آرام پایا اور بادشاہ اُس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جس نے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہانہ مانا خراب ہوا اور بادشاہ اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی مین پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہی کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کرکر بندونکو چھوڑ دیا جو چاہین وہ کرین لیکن بتلادیا کہ روش شمال کہ کفر کی ہی اُسکے نہال سے بچیو کہ مردود ہی میرا اور پھل اسکا عذاب ابدی ہی اور تختہ یسار کہ فسق ہی اسکے بوٹی کو نچھیڑیو کہ نامرضی ہی میری اور پھول اسکا عتاب سرمدی ہی اور روش یمین کہ ایمان ہی اسمین پھر یو چلیو درخت سے اسکے متمتع ہوجیو کہ مقبول ہی میرا اور میوہ اُسکا لقا میری ہی اور تختہ جنوب کہ اسلام ہی اسمین خرامان ہوکر پیڑ اسکے سے منتفع ہوجیو کہ محبوب ہی میرا اور پھول اُسکا رضا میری ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت عام ہی سب کافرونکے حق مین کوئی کافر ایسا نہین کہ کفر مین ہو اور نیچے حکم اس ختم کے داخل نہو مگر جب چھوڑدے کفر تب اس حکم سے خارج ہوجاویگا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائے اور ضمیر علی قلوبہم کیطرف ان الذین کفروا کے پھرائے ای ختم اللہ علی قلوب ھؤلاء المذکورین فکفروا باختیارھم اسوقت مزول اسکا خاص ہوگا ان کافرونکے حق مین کہ ذکر اُنکا پیچھے مذکور ہوا ہی اور حکم اُسکا عام ہوگا ہیچ حق سب کافرونکے اور فرمایا حق تعالی نے علی سمعھم اور نفرمایا علی اسماعھم جیسے کہ علی قلوبھم اور علی ابصارھم ساتھ صیغہ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر ہی والمصدر یوحد علی کل حال مصدر واحد آتا ہی ہر حال مین چنانچہ فرمایا ان ھؤلاء ضیفی اور نہین فرمایا اضیافی اور جائز ہین معنی علی سمعھم کی طے مواضع سمعھم لفظ مواضع کا حذف کردیا ہی کہ دال ہی سمع اوپر اسکے اور غشاوہ کی معنی پردے کی ہین کہ جب بصر ظاہر پر پڑجاوے تو کچھ نظر

63

نہ آوے اور بصر باطن کا پردا کیا ہی ظلمت ہی غفلت ہی اور تمام اعضا مین سے ان تین چیزونکا حق سبحانہ نے خاص مذکور فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے واسطے کہ مخاطب ہوون ساتھہ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھ چشم کے کہ حق دیکھین اور کانکے کہ حق بات سنین پس انھون نے قبول کیا دل سے احکام الٰہی کو اور نہ کانون سے سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھون سے دیکھا حق کو یا یعنی کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر ایمان لاتے پس حق تعالی نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھہ ان اندام کے کی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب بڑیکے اس جہانمین اور عظیم بسبب کثرت اور مداومت کے ہی اور آگ دوزخ کی کیواسطے بڑی ہنو کہ دنیا کی آگ ایک جزو ہی ستر اجزای آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان نارکم ھذہ جزء من سبعین جزء من نار جھنم اور حق تعالی جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانے کیسی بڑی ہوئی سمجھ لیجئے کہ کئی خدشے مع الجواب پیچھے مذکور کرآئے ہم باقی کئے سوال جواب طلب ہوتے ہین وہ یہہ ہین سوال اول علی سمعھم معطوف اوپر قلوبھم کے ہی پس داخل تحت ختم ہوا یا عطف جملے کا جملے پر ہی پس ہمراہ ابصر کے داخل ہیج حکم غشاوہ کے ہی جواب اس سوال کا یہہ ہی کہ القران یفسر بعضہ بعضا اور مقام پر قرآن مجید مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہی نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہی وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ سوال دوسرا جو متفرع ہی اس جواب پر وہ یہہ ہی کہ دل اور گوش کو کیون نیچے مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون پردہ ڈال کر چھپایا حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانے سے اوپر تینون کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے بھی اوپر تینون کے میسر تھی جواب اسکا یہہ ہی کہ سبب دریافت کرنے دلکا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق اور عقل ہی اور سبب سے کانکا مسموعاتکو موج ہوا مختلف بکیفیت صوت ہی پس مہر کرنا اوپر دل اور کان کے اسواسطے ہی کہ یہہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قومی کے خروج شعاع ہی اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھہ مرئی کے ہی پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہی کہ منشاء رویت ہی اور قاعدہ معمولہ عقلا ہی کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیاے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے اشیاے درونی کے پردہ کھینچتے ہین موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونو تعبیر واقع ہوئے سوال تاثیر اسمع کو مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ تصریح یعنی جلسی کرو تو اقتدا چکھہ درکار نہین مفرد دونو جگہہ کفایت کرتا تھا اور گر لفظ ما فراد ان دونونکے کرو اسکو مضاف طرف مبنی جمع کے ہین تو دونو مقام پر جمع لانا درکار تھا تنبیہ ہین ہم اسلوب کی یکانہ ہی جواب محل قوت شنوائی ایک عصب ہی کہ سوراخ گوش ہین مفروش ہی اور محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعدد ہین چنانچہ علم تشریح مین مشروح ہوا اور ہر طبقے سے خروج شعاع کا پیچ کا اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہی پس یہہ قوت گویا محال متعددہ مین بمنزلہ رکھتی ہی لحاظ تعدد محل کر کر جمع لانا اسکے مناسب ہوا بخلاف قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہی اور محل بھی واحد رکھتی ہی جو تعدد کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہی کیطرح اسکے مناسب حال نہین سوال چوتھا مہر کرنے کو اوپر دل اور کان کے بصورت جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم کہا اور بیان پوشش چشم مین جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات کرتا ہی کہ علی ابصارھم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہی جواب مہر کرنا اوپر دل اور کان کے مانع دخول امور خارجہ کا ہی جنپہ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرنا ہی مانند سپر کے کہ مانع پہنچنے شمشیر اور تیر کے ہی اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے کے بہ آیت علت متاخرہ سے ہی پس لہذا اس سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہی اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع بابہ آنے شعاع کا ہی چشم سے کہ مبداء دیکھنے کا ہی اور حقیقت مین مانع ہدایت علت ہی جیسے شل ہوا مانع تاثیر آگ کا مانع تیز



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا ہی اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہی موجب بقائے معلول ہی اوپر عدم اصلی کے اور عدم اصلی ایک امر ہی ثابت حادث نہین تا اُسے بجعلہ
فعلیہ تعبیر فرماوین سوال پانچوان متفرع اس جواب پر ہوتا ہی کہ آیت وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ مین بیان غشاوہ
بصر کو ساتھ جملہ فعلیہ کے فرمایا مانند ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس اگر یہہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت مین کیون ترک کرتے جواب جعل اگرچہ فعل
ہی لیکن ملحق بافعال قلوب ہی اور افعال قلوب کی خاصیت ہی کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنی دوام وثبات کے کرتا ہی تغیر
نہین دیتا اور مبتدا اور خبر کو دو مفعول اپنے بناتا ہی چنانچہ علمت زیدا فاضلا مین تصریح کیا ہی کہ اسناد علمت کی حادث ہی اور اسناد
فضل کی طرف زید کے حادث نہین پس علی بصرہ وغشاوہ مین کہ بیان غشاوہ بصر ساتھ اسکے متعلق ہی افادہ معنی ثبوت اور دوام متحقق
ہی اسواسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسی وتیر پر باقی ہی اگرچہ متعلق بجعل ہوا ہی پس اس آیت مین بھی بیان غشاوہ
ابصار مین من جہۃ المعنی جملہ اسمیہ لائے اور بیان ختم مین اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور بھی فرق منظور رکھا سوال
چھٹا سمع کو بصر پر کیون مقدم کیا حال آنکہ حکما کے نزدیک حس بصر افضل ہی حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار نور ہی اور
متعلق سمع ہوا اور بصرہ دور سے دیکھتی ہی اور سمع دور سے نہین سنتی اور عجائب صنعت الہی پیدایش بصر مین زیادہ تر ہی بہ پیدایش
سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی ندی اور آنکھ جہان جہرہ ہی بخلاف کان
کے اور انکشاف جو بسبب بصر کے ہوتا ہی جمیع انکشافات سے اقوی اور اتم ہی لہذا امثال عرب مین وارد ہی کہ لیس وراء العیان بیان جواب
ہر چند یہہ وجوہ افضلیت کی بصر مین متحقق ہین لیکن اس مقام مین رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہین یہان رعایت ان وجوہ کی
کہ شناخت حق مین موجب ترجیح کے ہو گئی چاہئے لہذا دلکو اوپر دونو حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع مین ساتھ ہدایت قرآن کے
اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھ ڈرانے کے ڈرانے انکے سے وخل کلی ہی اسقدر بینائی کو نہین پس اس مقام مین رعایت اسی وجہ کی دالی
ہی اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہی اسواسطے کہ کوئی نبی بہرا نہین ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہین مثل حضرت یعقوب اور حضرت
شعیب کے اور ادراک قوت سامعہ کا ششش جہت سے ممکن ہی بخلاف ادراک قوت باصرہ کے جہت مقابل سے ہی فقط اور قوت سمع
بسبب وصول معارف اور نتائج معقول دیگر ان ہی سوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھ اسکے شکار کیا جاتا ہی غرض بیان
عدم انتفاع کفر مین ساتھ ہدایت قرآنی کے اور انذار پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہی پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہی فتح العزیز مین وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعضی لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن
جزا کے کہ قیامت ہی اور حال آنکہ نہین ہین وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہی دلیل بر مطلق تصدیق نہین ہی سمجھہ لیجئے کہ ایمان کے دو
رکن ہین ایک اقرار زبانی دوسرا تصدیق قلبی جسمین یہہ دونو نہون وہ مومن ہی اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہی کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہی
نہین کسی حال مین چنانچہ خود فرمایا حق تعالیٰ نے منافقون کے حق مین کہ تصدیق قلبی نتھا انکو وما ھم بمومنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار
بے تصدیق کفایت نہین کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی مذہب خواجہ ابو منصور ماتریدی کا فی ہی ایمان کے حق مین اور ایک روایت
امام ابو حنیفہ رح سے بھی ہی کہ تصدیق مجرد ایمان ہی درمیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہی کہ احکام اسلام کے جاری کرین
اوپر اسکے پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقین اقرار بدون تصدیق کے معتبر نہین ہی بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار بھی بعضون کے مذہب
مین معتبر ہی اور سوا اسکے کوئی شخص کافرون مین جا پہنچا یا مشرکون بد دینو مین کر فتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہی

65

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس واجب ہی کہ زبان سے اقرار نکرے فقط تصدیق قلبی کافی ہی اسکے ایمان کو سمجھ لیجئے یہان سے افضلیت طریقہ شریفہ نقشبندیہ کے اوپر تمام طرق کے کہ گویا یہہ طریقہ ایمان کے اس رکن مین داخل ہی کہ جسکے بغیر ایمان ہوتا ہی نہین اور فقط اس ایک رکن سے بھی بعضے مذہب مین بعضے مواضع مین ایمان درست ہوتا ہی وہ کیا ہی تصدیق قلبی ہی اسواسطے کہ انکے یہان ذکر خفیہ ہی اور وقوف قلبی ہی اور یہہ عین تصدیق ہی خیر بات کہان سے کہان گئی اب اُدھر دیکھئے اس خلل کو کہ یہان وارد ہوتا ہی وہ کیا ہی کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان مین رکھتے ہو تو ابلیس کو کہ تصدیق ہی چاہئے مومن کہو اور حال آنکہ کافر ہی جواب دیتے ہین ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہین ہی معرفت ہی اور مجرد معرفت ایمان نہین اسواسطے کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہی اہل کتاب کی اور ایمان نہین ہی اُنھین چنانچہ فرمایا ہی الذین آتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور دلیل اوپر اس بات کے کہ اقرار شرط ہی ایمان کی چنانچہ قول عامہ علماء کا ہی اور کہتے ہین کہ تصدیق فقط کفایت نہین کرتی یہہ ہی کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا امنا باللہ الآیۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا گیا ہون مین کہ قتل کرون کفار و نکو جب تک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ پڑھین اور دلیل اس بات کی کہ تصدیق شرط ہی ایمان کی یہہ ہی قولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالی نے اُنکے اور امام شافعی کے مذہب مین عمل بھی ایمان مین داخل ہی رکن ثالث ہی ایمان کا لیکن ترک عمل سے کافر نہین ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہہ ہی کہ مدینہ مین بیچ عہد معاہدت عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت مین حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر کافرون کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقونکا بیان فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنونکا ذکر کیا واسطے ایمان اور جزا اُنکے کے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرک اُنکے کے اور پھر منافقونکا کیا واسطے اسکے کہ انمین جمع ہین دو وصف ایک تو کفر ہی من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہی من حیث الصورۃ ظاہر مین یہہ اگرچہ جایز رکھتے ہین نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلوۃ جنازہ اور مدفون ہونے مین مقابر مسلمین مین لیکن دل مین انکے تصدیق نہین ہی مخلد ہونگے فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا اللہ علی کل شئ قدیر تیرہ آیتین ہین نزول انکا بیچ شان منافقون کے ہی کہ سردار انکا عبد اللہ بن سلول تھا چنانچہ کہا ہی ابن مسعود نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ وما ھم بمؤمنین جو ہین امنا کے کیونکر کہا جاوے کہ امنا مین ذکر شان فعل ہی نہ ذکر شان فاعل اور ما ھم بمؤمنین مین ذکر شان فاعل ہی نہ ذکر شان فعل جواب یہہ جواب بطریق ترقی ہی یعنے وہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان مین داخل ہوئے حال آنکہ اہلیت اسکی نہین رکھتے کہ گروہ مومنین مین گنے جاوین اور اگر جواب مین اس کلام کے کہتے ولم یؤمنوا یہہ ترقی مفہوم نہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہی یریدون ان یخرجوا من النار وما ھم بخارجین منھا اور محتمل ہی کہ ما ھم بمؤمنین مین دو وجہ سے ترقی سمجھی جاوے اول بہجت عموم اوقات یعنی یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے زمانہ قریب مین حال آنکہ بیچ کسی وقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آئندہ مین قابلیت ایمانکی رکھتے ہین دوسرے بہجت عموم متعلقات ہی یعنے یہہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے بخدا و بروز آخرت حال آنکہ کسی چیز پر ایمان نہین رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت نہ اور چیزون پر کہ چیز ایمان فرض ہی یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون فریب دیتے ہین اللہ کو اپنے زعم مین اور ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یعنی صحابہ رض کو کہ ظاہر مین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اللہ و فریب اور نہین فریب دیتے

مگر جانون اپنی کو کہ وبال اُسکا اُنہین پر پڑے گا اور نہین سمجھتے بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ استفہام کا اول کلمہ یخادعون مین چھپا ہوا ہی یعنی ایخادعون
اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اسطرح سے آیا ہی جیسے اس آیت شریف مین فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی اھذا ربی اور
بعضے کہتے ہین یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنی فریب دیتے ہین رسول اللہ کو اور مسلمانونکو کہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے ہین تلوار کی ڈر سے کہ
اُنھین قتل نکرین اور دلمین کفر بھرا ہی اور عداوت مسلمانونکی اور موافقت کافرونکی سمجھہ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو حق تعالی نے اپنا فریب
کہا اسمین دو فائدے معلوم ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آنحضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو دینا فریب مجھہ کو دینا ہی
دوسری کمال رشتی اور بُرائی اُنکے فعل کی ظاہر کی کہ یہہ پیغمبر کو کیا فریب دیتے ہین فریب مجھہ کو دیتے ہین اپنے زعم فاسد مین اسیطرح حق تعالی نے
اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ بسبب شرف آنحضرت کے اور بزرگی آپکے اطاعت کی اور یخادعون
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہی مضارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہی اکثر اور کبھی ایکطرف سے
واقع ہوتا ہی چنانچہ یہان خداع ایک طرف سے ہی ومایخدعون الا انفسھم ومایشعرون ابو عمرو اور ابن کثیر نے ومایخادعون ساتھہ
الف کے پڑھا ہی واسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اول گذرا ہی یخادعون اللہ اور باقی قرا نے بغیر الف کے ومایخدعون پڑھا ہی
واسطے مطابقت ذکر ما تاخر کے کہ ومایشعرون ہی وھو البعید من الشبھۃ لعدم احد الفاعلین فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ
مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون ۱۰ پیچ داون انکے کے بیماری ہی پس بڑھا دی انکی اللہ تعالی نے بیماری اور
واسطے انکے عذاب ہی دردناک بسبب اسکے کہ تھے جھوٹھ بولتے یعنی ازروے نفاق اظہار ایمانکا کرتے تھے ابن مسعود رضا اور ابن
عباس اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ وہ بیماری شک اور نفاق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیماری وہ ہی جو پیچ
دلونکے اُنکے ظلمت ہی اس ظلمت کا نام مرض ہی جیسے کہتے ہین لیلۃ مریضۃ رات اندھیری کو اور بعضون نے کہا کہ مرض کیا ہی
غم اور حزن ہی اسبانکا کہ فتح یاب ہوتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ریاست جاتی ہی اور نفاق کو کہ بتعبیر ساتھہ مرض
کے کیا ہی اسواسطے کہ حال مریض کا متردد ہوتا ہی درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہی درمیان اسلام
اور کفر کے اور اسلام حیات ہی اور کفر موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے کہا ہی کہ دل اسکا
خالی ہی سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ای قلب خال عن
الشرک والشک حاصل یہہ ہی کہ دن قیامت کے کچھہ مال اولاد کام نہین آویگی مگر قلب سلیم کام آوے گا یعنی جنکے دلمین شرک
اور نفاق نہوگا اور صوفی کہتے ہین کہ سلیم لغت مین مار گزیدہ کو کہتے ہین پس جسکا دل کہ مار محبت الہی کا کاٹا ہوا ہوویگا وہ اس میدان
مین بازی لے جاویگا اور فرمایا ہی فزادھم اللہ مرضا یعنی بڑھائی اُنکی حق تعالی نے بیماری باختیار اُنکے نہ بجبر کہ پیدا کرنیوالا
نفاق کا مقرر حق تعالی ہی لیکن انکو اختیار دیا ہی اور فرمایا ہی کہ واسطے انکے عذاب الیم ہی یعنے عذاب شدید ہی ایسا
کہ نہ زوال ہی اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم باین دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقونکو ہوگا اور مومنونکو عذاب دردناک بھی اگر ہوگا تو
زوال پذیر ہوویگا ہمیشہ نہین رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر دخول جنت مین ہوگا اور منافقونکو بسبب اسکے ہوگا کہ جھوٹھ بولتے
ہین دلمین کفر ہی ظاہر مین ایمانکی باتین کرتے ہین باطن مین یہہ خدا سے نہین ڈرتے ہین اور یکذبون مخفف ہی بمعنی جھوٹھ بولتے
ہین اور مشدد یہان نہین ہی نہ پڑھنا چاہیئے اور مشدد کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ جھوٹھا تے ہین خدا کو باقی رہے یہان چند



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سوال جواب طلب وہ مع جواب مرقوم ہوتے ہین سوال اول حق تعالی نے اول اس سورتمین مومنین خالصین کی شان مین بالکل چار آیتین نازل فرمائین اور بیچ شان کافران مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکسان آلودہ بکفر ہین سب دو آیتین بھیجین اور بیچ شان ان کافر آن نہانی کے کہ عبارت منافقین سے ہین تیرہ آیتین فرمائین حال انکہ بظاہر یون معلوم ہوتا ہی کہ کفر کافر مجاہر کا کہ ظاہر و باطن اسکا آلودہ بکفر ہی قبیح تر کفر کافر منافق سے ہو اسواسطے کہ اسکا دل بھی بمرض جہل گرفتار ہی اور زبان بھی بیچ بیان عقائد کفر کے بدروغ و انکار گنہگار ہی بخلاف کافر منافق کے کہ دل اسکا مرض جہل مین گرفتار ہی لیکن زبان اسکی بیان عقائد حقہ مین راست گفتار ہی جواب زبان منافق بھی بیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوی ہی اسواسطے کہ کہتا ہی عقائد حقہ دلمین میرے مین حال آنکہ دروغ ہی واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون پس دل اور زبان اسکے دونو گنہگار ہین اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہی کہ منافق قصد تلبیس کا کرتا ہی اور کافر بے پردہ قصد تلبیس کا نہین رکھتا اور یہہ بھی ہی کہ کافر مجاہر مثل مردون کے ہی کہ جو کرتا ہی کہتا ہی اور منافق مثل عورتون کے ہی کہ کہتا کچھ ہی اور کرتا کچھ ہی اور یہہ بھی ہی کہ کافر ہرچند دروغ گو ہی لیکن اپنے زعم مین راست گو ہی اور ہرگز اپنی جان کے واسطے جھوٹھ پسند نہین کرتا بلکہ اس سے ننگ و عار رکھتا ہی لہذا عقیدہ دلکا صاف بیان کرتا ہی اور منافق مع اقدر خسیس الطبع ہی کہ دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہی اور اس جھوٹھ کو کمال اپنا سمجھتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزا اور فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہی اور کافر بے پردہ یہہ بے ادبی نہین رکھتا لہذا کفر منافق کا غلیظ تر اور حجاب اسکا کثیف تر اور حال اسکا مخفی تر ہی واسطے فضیحت اسکے کے تیرہ آیتین نازل ہوئین اور بیان حال اسکا ضرب المثل ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر اور باطن مین ہو بدتر ہی اس مذہب سے کہ صاحب اسکا انکار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر احوال دینی صاحب تقیہ کے اصلا اعتماد نہین اور اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہی لہذا علمائے لکھا ہی یقبل توبۃ الزندیق نہین قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ آدمیونکو اعتماد اوپر توبہ اسکے کے متصور نہین ہوتا اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اسکے کے بھی اقرار زبانی اسکا ہی بس اور اقرار زبانی اسکا بنابر اسکے کہ قابل تقیہ ہی محل اعتماد نہین اور معنی اس کلام کے یہہ نہین کہ اگر تہ دل سے اور صدق نیت سے توبہ کرے تو بھی عند اللہ مردود ہی اسواسطے کہ حق سبحانہ دانائے نہان و آشکار ہی احوال دلکا جانتا ہی اور لوگون کو علم بما فی الصدور ممکن نہین مگر بتوسط اظہار زبانی سوال دوسرا بیان احوال منافقین کو پیچھے بیان حال کافرین کے بطریق عطف لائے اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغییر اسلوب مین کیا نکتہ ہی حالانکہ اور مقامون پر کلام اللہ مین ان دونو گروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہین چنانچہ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اور موافق قاعدے اہل معانی کے یہی جامع وہمی کہ تضاد ہی درمیان دونو کے مقتضی ہی کہ کفر ضد ایمان ہی باوجود جامع اور تناسب کے عطف نکرنا خلاف آئین بلاغت ہی جواب کلام سابق اصل مین بیان حال کتاب تھا کہ کتاب سبب ہدایت فلانے فلانے فرقونکی ہوی ہی پس ذکر کافرونکا اور برائی انکی کہ مضمون ان الذین کفروا ہی مناسب اس مقام کے ہی نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہی درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور کفر کے ہی نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہی کہ بتائن مقام کو باوجود جامع متقدم کرتے ہین اعتبار مین اور بغیر عطف کے لاتے ہین سوال تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہی اور من الناس خبر ہی اور خبر ایسا لفظ چاہیئے کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرہ آدمیون سے ہونا ایک امر ہی کہ خبردار ہونا اس سے

کچھ فائدہ نہین رکھتا جواب من یقولہ مین من موصوفہ ہی پس مفاد کلام یہہ ہوا کہ جنس آدمیونکی سے طائفے ایسے ایسے ہین پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے ہی جیسی من الذین رجال صدقوا مین کہا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے مین سوا محض ماہیت آدم گری کے کوئی چیز نہین ہی صفات فاضلہ سے کہ آدمیون مین ہوتی ہین مثل ذکا اور علم اور فہمیدگی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین مین لفظ من الناس کا ہی اشارے کے واسطے مذکور ہوتا ہی چنانچہ کہتے ہین من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ لفظ من الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہی یعنے من جملہ آدمیان ایسے بے وقوف بھی ہین پس بصورت انسانیہ غرہ نہوجے اور اصطلاح علم و فہمید اپنی مین کوشش کیجیے سوال چوتھا عذاب کافرونمین لفظ عظیم کا لائے اور عذاب منافقین مین لفظ الیم کا درمیان ان دو عذاب کے بڑائی مین اور درد دہندگی مین فرق کس راہ سے ہی جواب وہ کافر کہ موت جنکی اوپر کفر کے مقدر ہی مطرود ان ازل ہین کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہین محروم رکھا ہی پس عذاب انکا بڑا ہی لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تکدر الواح ادراک اپنے کے شدت الم اُس عذابکا نہین دریافت کرینگے مانند حال عضویت یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ ہوا سونکے قسم آلام کو نہین معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت آلام عذاب دریافت کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہی کہ کافرون نے اصلاً حلاوت ایمانکی نہین چکھی کیفیت تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش نہین رکھینگے بخلاف منافقون کے کہ دروازہ تک اس گھر کے پہنچ کر کچھ حلاوت ایمانکی بکام وزبان چکھکر محروم لذت ہوئے ہین اسواسطے فقدان لذت دیدہ وچشیدہ پر حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات وملکے کھانیوالا جو وطن سے دور جائے فقدان میوجات سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف ان لوگونکے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہین لذت وملکے میوونکی چکھی ہی نہین انکو اسقدر حسرت نہین ہوتی سوال پانچوان فی قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیون نہ فرمایا جملہ ظرفیہ لانے مین کیا نکتہ ہی جواب تا معلوم ہو کہ مرض انکا عارضی ہی اصلی نتھا لیکن باوجود عروض استقرار اور رسوخ تام بہم پہنچایا ہی لہذا مرض کو تنکیر فرمایا ہی اور یہہ معنے لفظ قلوبہم مرضی سے نہین سمجھی جاتی تھی اسواسطے کہ قلوبہم مرضی یا دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرتا یا اوپر عروض بے استقرار و رسوخ کے اور حقیقت مرض کی دلمین منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہی اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہی کہ جو چیز ظہور مین آتی ہی اُسے دو قسم لواحق ضرور ہی ایک طہارت عالم غیب کہ معدن اُسکا عالم غیب ہی دوسری لوازم نشاء دنیا کہ یہان وارد ہوتی ہی پس مومنین مخلصین امر غیبی کو قطع نظر نشاء دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہین پی بحقیقت کار لیجاتے ہین اور منافقین جو لوازم غیب کو اسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور جب لواحق دنیا ساتھ اسکے دیکھتے ہین انکار کرتے ہین مثلاً پیغمبر کا جب نور دلائل دیکھتے تھے سر خم کرتے تھے اور جب صحبت بزنان اور کھانا اور بازار مین پھرنا ملاحظہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اور باوجود اس مرض کے کہ انکی ذات مین ہی طرفہ یہہ ہی کہ حقیقت مرض اپنے سے بیخبر ہین اور افعال سقیمہ اپنونکو سلیمہ جانتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے یعنے کہتے ہین مسلمان منافقونکو مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے مومنون کے کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ ہم صلاح مین لانیوالے ہین یعنی سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے خبردار ہو ای سننے والو تحقیق وہ منافق وہی ہین فساد کرنیوالے اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ پہلی آیت مین حق

69

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالی نے زشتی منافقون کے اعتقاد کی بیان فرمائی اس آیت مین برائی فعل کی انکے ارشاد کئی فتادہ کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا یہود کے حق مین ہی کہ فساد انکا کفر تھا اور تغییر نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور رشوت لینا اور پھر دینا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست تر یہ ہی کہ نزول اسکا منافقون کے شان مین ہی اور فساد انکا کیا تھا قصد ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانونکو اور قسمین جھوٹے کھاتے تھے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے منافقون کے کہ ایمان لاؤ ساتھ دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنی مہاجر و انصار کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جیسا ایمان لائے ہین بیوقوف جاہل یعنے جب مسلمان انکو ایمان لانے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارونمین اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانونکو بیوقوف جان کر پس حق تعالی فرماتا ہی مسلمانون کو الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اسبات کو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہی کلبی نے ابی صالح سے انھون نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہ آیت پیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے کے نازل ہوی ہی اور سمجھ لیجے کہ پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون وہان انکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہی کہ شعور اشیا جسمین مستعمل ہی سو واسطے حواس خمسہ کو مشاعر کہتے ہین اور مفسد ہونا اور تباہی کرنا منافقونکا گفتار و کردار سے زمین مین مثل محسوس اور بدیہی تھا نہ دریافت کرنے قبح اسکے کو ساتھ بے شعوری کے بتغییر کرنا مناسب تھا لہذا وہان لا یشعرون فرمایا اور ترجیح نسبت آخرت اوپر دنیا کے اور حقیقت طریقۂ ایمان خالص اور بطلان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی نجانیکو اسکے بھی مناسب تھا جو یہان لا یعلمون ارشاد کیا اور ہو سکتی ہی یہہ وجہ بھی کہ ذکر سفہ کا اس آیت مین کہ نوع جہل سے ہی مقتضی ہوا کہ مقابلہ مین اسکے علم لایا جاوے تا صفت مقابلہ درست ہو یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال منافق کفر اپنے کو چھپاتے تھے اور انؤمن کما اٰمن السفہاء صریح کلمہ کفر ہی کہ منافی نفاق ہی جواب یہہ کلمہ حضور مین اپنے محرمون راز دارونکے کہ نفاق جنسی نہین چھپاتے تھے واقع ہوا تھا جواب دوسرا ہو سکتا ہی کہ یہہ کلمہ محض انکے دلمین صادر ہوا ہو پس معنی قالوا کے یہہ ہین کہ قالوا فی قلوبہم حق تعالی نے کہ عالم سر و خفیات ہی قول قلبی انکا ربرملا اظہار فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے اٰمن الناس کی تفسیر مین فرمایا کما اٰمن ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے ہین اہل نفاق اوپر رد و بدل و ملاقات کرتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم منافقونکا دستور تھا کہ جب صحابہ رض سے ملتے تھے تو اظہار اپنے ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ایسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہین چنانچہ سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ عبداللہ بن ابی منافق اور متبع اسکے ایک روز حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھکر از روئے خوشامد کے انکی تعریفین کرنے لگے حضرت مرتضی علی نے فرمایا ای ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر انھنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت طرف ہمارے مت کرو کہ ہم مثل تمھارے مومن اور صدیق ہین حق تعالی نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانونکو دیکھتے ہین تو کہتے ہین ہم ایمان رکھتے ہین جیسے تم رکھتے ہو سمجھ لیجے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانون کو کہ سادہ لوح ہوتے ہین گمان جھوٹھ کا کسی پر نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کر لینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى

شیاطینھم اور جب اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنون کے یعنے مفسدان گروہ اپنے کے جو اُنکے سردار اور یار ہین قالوا انا معکم کہتے ہین اردے صدق تحقیق ہم بلاشبہہ ساتھہ تمھارے ہین اور تمھارے دین اور آئین پر عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہی کہ ہم حضور مین مسلمانون کے واسطے جان و مال اپنا بچانے کے ظاہرداری کرتے ہین کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہین ہم ہمراہ تمھارے ہین حقیقت مین غرض منافقین جو یہہ انواع تاکید اور مبالغہ مرعی رکھتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پھر بحرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجاے انا کافرون انا معکم کہتے ہین تا دلالت اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے اسواسطے کہ معتقد ہین کمال زیرکی اور فطانت کفار کی جانتے ہین کہ ہم نزدیک مومنونکے اظہار ایمان کا اپنے کرتے ہین اگر اظہار کفر باطنی اپنے ہین کافرون کے روبرو تاکید اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول نہوگا اور پھر ایسا بھی گمان کرتے ہین کہ کافر اس دعوے مین باوصف ان سب تاکید کے جھوٹھا جانتے ہونگے ہمین اور اغراض کہین نکرین کہ اگر تم ساتھہ ہمارے کفر مین شریک ہو تو لفظ اُمنا کا کیون زبان پر جاری کرتے ہو جرمان اس لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہرداری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہی اوپر ضعیف اعتقاد تمارے یکے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے ہین کہ انما نحن مستہزؤن سوا اسکے نہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہین مسلمانون سے اور ہوسکتا ہی یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ کہتے ہین اپنے شیاطین کے پاس جاکر انا معکم تو وہ پوچھتے ہین انسے ما تصنعون فی صحبتھم تو یہہ انکے جواب مین کہتے ہین انما نحن مستہزؤن غرض اُنکے سردارون یارونکو بھی انکا حال مشتبہہ ہو جاتا تھا ظاہر مین انکا ڈھب ڈول اہل ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلط اہل ایمان سے کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے ہون اسواسطے یہہ حصر قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنی کو کہ مومنون سے رکھتے تھے ساتھہ استہزا کے یعنے ہم فقط ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنون سے ملاقات کرتے ہین اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالی نے انکے یارون سردارونکو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہی جو وسواس ڈالتے ہی دلونمین اور گمراہ کرتے ہی وہی شیطان ہی خواہ جن ہو خواہ انسان شعر جو راہ شریعت سے پھیر دے وہی شیطان ملعون ہی ابلیس ہی وہ جن ہو کہ انسان اللہ یستہزیٔ بھم اللہ ٹھٹھا کرتا ہی ساتھہ انکے یعنی خدا جزاء استہزا کی انکے انہین دیگا اور بدلا ٹھٹھے بازیکا کہ مسلمانون سے کرتے ہین دیگا یہان جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا واسطے رعایت مجاورت کے کہ پاس مستہزؤن کے واقع ہی والا حق تعالی کو مستہزی نچاہیے کہنا کہ سزاے استہزا کی دینے والا ہی اور اسیطرح سے اور بہت جگہہ آیا ہی چنانچہ جزاء سیئۃ سیئۃ اسی عقوبۃ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ اللہ خود استہزا کرتا ہی ساتھہ انکے اسواسطے کہ مومنین کو فرماتا ہی کہ تعرض انکے احوال و مال مین نکرو تا دمبدم نفاق انکا افزون ہو اور سبب افزونی نفاق کے مستحق عذاب ہون کہ یہہ مشقت اور رنج و ہانکا زیادہ تر مال اور جان جانے یہان کے کیسی ہی کہ حیات دنیا فانی ہی حذر اس جگہہ کا آسان ہی اور حیات آخرت ابدی ہی عذاب اس جگہہ کا سخت اور گران ہی پس گویا حق سبحانہ دمبدم ساتھہ منافقون کے وہ معاملہ فرماتا ہی جسا بیوقوفون سے کرتے ہین کہ سنگ ریزہ دیتا ہی اور یاقوت لیتا ہی اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین کرتا کہ سبب نفاق کے مواخذہ کرے بلکہ فرصت دیتا ہی ویمدھم فی طغیانھم یعمھون اور کھینچتا ہی انکو یعنی مہلت دیتا ہی اور چھوڑتا ہی زمانہ دراز تک انکو بیچ سرکشی اور اسراف اور جہل اور تکبر انکے کی تو اس حالت مین کو دل ہوکر متحیر سرگردان ہوتے ہین اور قبح حال اپنے سے خبر نہین رکھتے عطف یمدھم کا یستہزی پر ہی اور یعمھون حال ہی مفعول یمدھم سے سمجھہ لیجئے کہ ابتدا استہزا کرنا جہالت ہی چنانچہ اسی سورت مین آویگا قالوا اتتخذنا ھزوا قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہی چنانچہ اس آیت مین واقع ہی خصوصاً جو کوئی کسی کے

محبوب سے استہزا کرے اسکے انتقام مین محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دنیا عالم محبت مین واجبات سے ہی اور اس آیت مین نظر اس مقصد پر کیجئے تو طرفہ جلالت شان مومنین خالص الایمان ہی کہ حق تعالی انکی حمایت کرکے آپ جواب استہزائے منافقین انکی طرف سے دیتا ہی اور لغت عرب مین جسطرح کور چشمی کو عمی کہتے ہین اسیطرح کور دلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ محل استہزائے الہی کیون نہو حال آنکہ اس معاملے مین کہ ساتھ خدا کے کیا ہی کمال سفاہت انکی ظہور مین آئی ہی اسواسطے کہ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى یہہ لوگ جنھون نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے یعنی وہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ باین صفت موصوف ہین وہ لوگ ہین کہ نادانی سے جنھون نے خریدی ہی اور بدل کی ہی اور اختیار کی ہی گمراہی ساتھ ہدایت کے اور تباہی ساتھ صلاحیت کے حاصل یہہ ہی کہ بدلا ہی کفر کو ساتھ ایمان کے اور شک کو ساتھ یقین کے اور جہل کو ساتھ علم کے اور نفاق کو ساتھ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھ نجات کے اور دوزخ کو ساتھ بہشت کے اور بدعت کو ساتھ سنت کے بیوقوفی سے اچھے کے چھے چیزین دے کر بری بری چیزین لین ہین اولا اسم اشارت ہی اور کاف واسطے خطاب کے ہی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ ہی مذمت منافقون ہین فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ پس سود نکیا اور نفع فائدہ نہ پہنچا یا تجارت انکی نے انکو سمجھہ لیجئے کہ یہان اسناد مجازی ہی اسواسطے کہ سود کرنے والا تاجر ہوتا ہی اور تجارت سبب سود کی ہوتی ہی نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنی ہوی کہ فما ربحوا فی تجارتہم یعنی یہہ بہرہ ور نہوے بیچ تجارت اپنی کے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہ ہوے وہ راہ پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑا ایمان و یقین کیونکہ ای رافت وہ ہوین مہتدین مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا امثال انکی جیسے مثال اسکے ہی کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی ہوی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جاے قرار مقرر کرے تو کہ چوروں سے اور دشمنون درندون گزندون سے امین ہو فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ پس جب روشن کیا آگ نے جو کچھہ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ اور چھوڑ دیا انکو بیچ اندھیرونکے کہ کالی رات کالی گھٹا نہین دیکھتے ہین گرد اگرد اپنے سمجھہ لیجئے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا وقع ہی صالح ہی واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی ہی اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم اور ترکہم اور لا یبصرون کا باعتبار معنے جمع ہی یہہ تمثیل ہی انکی اگر سنین لیکن بیچ دنیا کے صُمٌّۢ خبر ہی مبتدا محذوف کی بتقدیر ہم صم یعنے وہ بہرے ہین سننے حق باتکی سے کہ قبول سخن حق نہین کرتے بُكْمٌ گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنی زبان انکی اقرار ایمان مین ساتھ دل کے موافق نہین پس گویا کہ بات کہتے ہی نہین عُمْیٌ اندھے ہین حق دیکھنے سے یا یہہ کہ بہرے ہین ہرگز سخن حق نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو واسطے تدارک جان اپنے کے ایسی چیز کہ جسمین اصلاح انکی ہو جیسے اظہار ایمان خالص اور عذر تقصیرات اپنے جناب رسالت مآب مین اور مومنین خالصین ہین زبان پر لاوین سو نہین لاسکتے اسواسطے کہ گونگے ہین غیر سے جو کچھہ انکے دل مین مملو ہی غلبہ کفر سے نہین کہہ سکتے اور بتصنع اور تکلف قصد گویائی بھی کرین لیکن جب دیکھین حسن ایمان اور قبح نفاق بھلائی ایمان کی اور برائی نفاق کی تو سب تراکم ظلمات نظر سے انکے غائب ہی اسواسطے کہ وہ اندھے ہین حسن و قبح اشیا کو نہین دیکھہ سکتے فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ پس وہ ہرچند قصد ازالے اقالے کا اس معاملہ کی کرین لیکن نہین پھرینگے ان صفتون سے اور ایسے بہرے اندھے گونگے اندھے اُٹھینگے قیامت کے دن چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہی کہ ونحشرہم یوم القیمۃ علی وجوہہم عمیا وبکما وصما مثال منافقونکی ہی کہ اندھیری رات گمراہی کی مین مسلمانون کی تلوارون سے ڈر کر آگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اس روشنی مین قتل سے بچ کر عمر گذاری لیکن بعد مرگ بسبب نفاق کے وہ روشنی انکی بجھہ گئی ظلمات

ندامت اور حسرت مین پڑے اور عذاب مین گرفتار ہوئے شعر بن صدق کے کس کام کا اقرار زبانی ہو اقرار زبانی ہو بتصدیق جنانی بعضون نے کہا ہی
کہ ظلمات یہان اسواسطے جمع لائے کہ منافقون کو بعد موت بہت طرح کی ظلمتین احاطہ کرینگی ظلمت کفر ظلمت مکر و فریب کہ بخدا و مومنین
کرتے ہین ظلمت دروغ و افترا کہ اپنے آپکو مومن کہتے ہین ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ انکو احمق ٹھہراتے ہین ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے
کو صلاح جانتے ہین ظلمت معاصی و شہوات کہ اسکے بند مین گرفتار ہو کر پیشہ نفاق کو حیلہ اسکے تحصیل کا قرار دیا ہی ظلمت گور اور شدائد
کہ اصناف غضب الہی سے ہی اور ایک نکتہ عجب اسیوقت تحریر کیا چاہیے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا و ہویدا ہی
اسطرح سے کہ نفاق مین چار حرف ہین نون فی الف قاف ان چارون سے معلوم کر لیجئے کہ مآل منافق کا کیا ہی نون ندامت
کا ہی کہ آخر کار انکو ندامت ہی ندامت ہوگی اور فی فضیحت کی ہی قیامت کو کیا کیا فضیحت ہونگے اور الف آلام کا ہی کہ انکا انجام
ہی اور قاف قہر الہی کا ہی کہ انکے موجب تباہی کا ہی اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ یا مثال منافقون کی مانند مینہہ کے ہی آسمان سے
یا ابر سے کہ موسل دھار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب سے مینہہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ سما کا تاکید ہی واسطے
احتمال باران غفلت کے جیسے فائدہ مین منام کا ہی اس عبارت مین واذا استیقظ احدکم من منامہ اور جنایح کا ولا طائر یطیر بجناحیہ مین
اور اگر صیب مین مراد مینہہ اور سما سے آسمان ہو تو فائدہ دفع گمان کا ہی اس شخص کے کہ پانی مینہہ کا دریا سے جاتا ہی چنانچہ بحر مواج مین
کشاف سے منقول ہی بعضی مفسرین لکھتے ہین کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہی واسطے شک کے آتا ہی اور شک اخبار باریتعالی مین روا نہین
پس او بمعنی واو ہی اور بعضون نے جواب اس شبہے کا یہہ دیا ہی کہ اگرچہ اصل کلمہ او کا واسطے شک کے ہی کلام خبری مین لیکن جب
کلام خبری متضمن تخییر اور تسویہ کے ہو لفظ او کو مجرد کر کے شک سے لاتے ہین اور تسویہ اور تخییر مین استعمال کرتے ہین یہان واسطے اسکے
کہ یہہ دونون تشبیہین جواز مین برابر ہین اس کلمے کو لائے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حال منافقون کا یون کہو جب روا ہی اور وون
کہو جب بجا ہی فِيهِ بیچ اس باران کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے ظُلُمَاتٌ اندھیری ہین کالی رات گھٹا چاہئے پہاڑ پڑتے
ہوے سے ایک اندھیرا ابر نو بنو کا کہ ہر طبقہ اسکا گویا تاریکی جدی لاتا ہی دوسرا اندھیرا ہجوم قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور ہر چند
ذکر رات کا صراحۃ نہین لیکن مذکور برق کا اور کلما اضاء لہم مشوا فیہ واذا اظلم علیہم قاموا کا قریب بتصریح ہی کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع
ہوتا ہی وَرَعْدٌ اور گرج ہی وَبَرْقٌ اور بجلی يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ کرتے ہین انگلیان اپنی فِيْٓ اٰذَانِهِمْ بیچ کانون اپنون کے مِّنَ
الصَّوَاعِقِ کڑک سے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھ اس آواز تند کے صدمہ دلکو پہنچے اور منجر بموت ہو مفعول لہ ہی
یا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا ای یحذرون حذر الموت یا حال ہی بمعنے حاذرین موتہم یا ظرف ہی ای وقت حذر الموت
اور یہان اصابعہم بجاے انا ملہم بطریق مجاز کہا ہی واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیان کانون مین گھساتے ہین خوف مرگ سے
کہ آواز کڑکنے کی سنے ہین نہین وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكَافِرِيْنَ اور خدا سبحانہ محیط ہی ساتھ کافرون کے یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان علم
الہی کے ساتھ حال کافرون کے اور قادر ہونے اسکے کے اوپر جزا دینے انکے محیط کی معنی گھیرنیوالے کی ہین يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ
نزدیک ہی کہ بجلی چمکاہٹ سے اوچک لیجائے آنکھون انکے کو یعنے بینائی انکی کو یہہ جملہ مستانفہ ہی جب سننے والے نے یجعلون اصابعہم
فی اذانہم سنکر کہا کہ ماذا یکون حال ابصارہم تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارہم كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ہر گاہ کہ
بجلی چمک چمک کر روشن کرتی ہی راہ واسطے انکے چلتے ہین وہ بیچ روشنی اسکی کے اور چند قدم بچاتے ہین مہلکہ سے آپ کو و

73

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا اور جب اندھیرا کرتی ہی اوپر انکے کھڑے ہوتی ہین سراسیمہ ہوکر عطف اس جملہ کا اوپر مشوفیہ کے ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور آنکھین انکے یعنے منافقون کے جیسا کہ اندھا باطن کا انکو کیا ہی ویسا ہی دیکھا سنا ظاہر کا بھی انکے لے لے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالی اوپر ہر چیز کے توانا ہی یہہ جملہ تذییل ہی ذیل مین جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہی اس تمثیل مین تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالی نے منافقون کے ساتھہ اس گروہ کے کہ اندھیری رات مین بیچ بیابان مہلک کے ہون اور مینہہ سخت موسل دھار اُنپر برسی اور کثرت رعد کی اور چمک برق کی انکو سراسیمہ کری پھر دہشت کے مارے کانونمین انگلیان رکھین اور اس اندھیری مین راہ انکو نظر آوے جسوقت کہ بجلی کے چمکاہٹ سے روشنی ہو دو قدم راہ چلین پھر ویسے ہی اندھا دھند کھڑے رہ جاوین سمجھہ لیجئے کہ اسلام کو ساتھہ مینہہ کے تشبیہ فرمائی ہی کہ سبب حیات قلوب ہی اور تکالیف شرعیہ کو مثل ترک ریاست کے اور جہاد ساتھہ اقربا کے اور ترک ادیان قدیمہ کے اندھیری رات موافق زعم منافقون کے ارشاد کیا اور رعد شدائد مین کہ پیش آتے ہین اور برق ضینمین اور فتح ہی اور صواعق ڈراناہی وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر مین اسلام قبول کرتے تھے لیکن جب احکام جہاد اور قتل کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا اُنکے بھی قتل کا حکم آوے چاہتے تھے کہ قرآن شریف کے سننے سے کان بند کرلین اور جب برق کثرت مال اور حصول غنائم کے اُنپر چمکتے تھے دین اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکی مجاہدات اور ریاضات کی انکے خیال مین گذرتی تھی تو چلتے چلتے راہ دین مین ٹھہر جاتے تھے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ جب امید نعمت کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح گو ہوتے تھے اور جب ڈر محنت کا ہوتا تھا تو دشمن اور عیب جو ربا عی احوال منافقان یہہ ہی اے رافت ہین تابع دولت و شریک راحت ہ مطلب ہو تو دوست ہون نہین ہون دشمن معلوم کرانکو تو بوقت نکبت ہ باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب سوال اول احوال کافرونکا دنیا مین یون فرمایا کہ اول بھرا پن پھر گونگاپن پھر اندھاپن بیان کیا کہ صم بکم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا سورہ بنی اسرائیل مین ونحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھھم عمیا وبکما وصما کہ اس تغیر اسلوب مین کیا ہی جواب دنیا مین حقائق الہیہ اور اخرویہ پردہ حجاب مین ہین اور اکثر لوگ انسے کوری رکھتے ہین طریقہ دریافت کرنیکا ان حقائق کے یہی ہی کہ کہنے واعظون مرشدون پیغمبرون کے سے کہ یہہ لوگ ان حقائق کا معائنہ کرکر ہمین پہنچاتے ہین سنکر معلوم کرین اور بعد سننے کے اگر شبہہ اور خلجان باقی رہے کچھہ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق اسکے زبان سے کی جائے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہون اور حجاب مرتفع ہو تو کوری اٹھہ جائے پس فقدانکو ان مراتب ثلثہ کے دنیا مین اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت مین کہ حجاب اُٹھے ہوے ہین کچھہ پردہ اور میان مین نہین جو ہی سو دیدہی واعظ اور مرشد و ما ن کیا چاہیئے کہ العیان لایحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقائق کا اس مقام کے بھی ہی کہ پہلے دیدۂ حقیقت مین کور ہو بعد اسکے آلات سوال و تفتیش کہ صرف وصوت ہین مفقود ہون پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھہ صدا کان تک آئے تو محسوس نہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہوئے سوال دویم باران ابر سے برستا ہی نہ آسمان سے پس معنے او کصیب من السماء کے کیا ہوئے جواب دفع اس شبہہ کو سمجھے کر آئے ہین کہ سما سے مراد اسمان بھی ہوسکتا ہی اور ابر بھی اور اگر معنے حقیقی کہ آسمان کے ہین وہی لیجے تو کہتے ہین ہم کہ ہر چند باران ابر سے برستا ہی لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع آسمانی کے ہی پس کہہ سکتے ہین کہ مینہہ آسمان سے آیا اور باوصف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہی نہ جرم آسمان اور ابر جہت آسمان مین ہوتا ہی اگرچہ آسمان مین نہین ہوتا سوال سیوم باران نہین آتا مگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا ہی جواب دفع یہہ خدشہ بھی پیچھے ہو چکا ہی پھر بتفصیل سن لیجئے کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع مین استعمال کرتے ہین بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہین فلانے مکانمین نعمت پرستی ہی یا فلانے شہر مین زر بر ستا ہی واسطے دفع توہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادتی کرنا ضرور ہوا تا کوئی لفظ صیب کو اوپر باران مجازی کے حمل نکرے چنانچہ اذا استیقظ حد کہ من مناہ مین کہا ہی کہ غرض زیادتی کرنے من لفظ نامہ سے دفع توہم کا ہی اوپر اسکے کہ کوئی بیدار یکو اونیند کے خواب غفلت سے حمل کرے علی ہذا القیاس لفظ جناحیہ کا و لا طائر یطیر بجناحیہ مین کہ کوئی طیران کو بطیران ہمت تاویل نکرے یا ایہا الناس اے لوگو اعبدوا اور ڈرو اور عبادت کرو ربکم پروردگار اپنے کے تین الذی وہ پروردگار کہ ساتھ قدرت کاملہ کے خلقکم پیدا کیا تم کو والذین اور پیدا کیا ان لوگونکو بھی من قبلکم جو پہلے تھے لعلکم تتقون واسطے اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور ہدایت قرآن کہ نصیب متقیان ہی بہرہ پاؤ یا یہہ معنی ہین تو کہ تم بواسطہ پرستش بچو خشم الہی سے پہلے مذکور مومنون اور کافرون اور منافقون کا جدا جدا فرمایا پھر یہان سے بطریق عموم پند اور نصیحت شروع کی اور درمیان مین لعلکم تتقون یہہ جملہ معترضہ لے آئے بیان فوائد عبادتین اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کی قل مقدر نکالتے ہین ای قل یا ایہا الناس اعبدوا یعنے کہو ای محمد لوگو ڈرو اور عبادت کرو اور لعلکم تتقون مین بعضے لوگون نے اعتراض کیا ہی کہ لعل واسطے ترجی کے ہی اور ترجی امید رکھتا ہی اور امید متضمن شک ہوتی ہی پس کلام الہی مین شک کیونکر کہا جاوے پس جواب اسکا یہہ ہی کہ کلام عرب مین لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا ہی یہان واسطے تحقیق کے ہی دوسری معنی امید سے مجرد کر کے بمعنے تعلیل محض بھی استعمال کرتے ہین لہذا فراء نے کہا ہی کہ لعل کلام الہی مین بمعنے کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنے قل یا ایہا الناس لعلکم تتقون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہی مفسرین نے کہ جس آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہی وہ مکی ہی اور جس آیت کے پہلے یا ایہا الذین امنوا ہی وہ مدنی ہی یہہ قاعدہ اکثریہ ہی کلیہ نہین اسواسطے کہ کسی آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہی اور مدنی ہی اور یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا کہ سورہ تحریم مین ہی مکی ہی باوجود اسکے کہ پہلے یا ایہا الذین امنوا واقع ہی اور وجہ اس قاعدہ کی یہہ ہی کہ مکے مین بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے وہان خطاب یا ایہا الناس مناسب تھا اور مدینے مین مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وہان خطاب یا ایہا الذین امنوا ملائم تھا لکھا ہی فتح العزیز مین کہ معنے مکی اور مدنی کے کہ کلام علقمہ مین وارد ہی اور اسی بموجب مفسرین نے لکھا ہی وہ یہہ نہین کہ مکے اور مدینے مین نازل ہوئی ہین بلکہ مراد انکی یہہ ہی کہ جس جگہہ یا ایہا الناس آیا ہی خطاب بکفار ہی کہ بیشتر ساکنان مکہ تھے اور جس جگہہ یا ایہا الذین امنوا ہی خطاب بمومنین ہی کہ غالبا مدینے مین تھے اسواسطے کہ اسوقت مین محل غلبہ کفر کو تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ مین باقی رہا یہان ایک خدشہ ہوتا ہی یہہ کہ عبادت غیر تقوی شی دیگر نہین ہی پس لعلکم تتقون بعد اعبدوا ربکم کے کہنا اسطرح ہی جیسے کہین اعبدوا ربکم لعلکم تعبدون یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون کہین اور یہہ کلام کمال نامناسب ہی جواب معنی عبادت کی تصحیح نسبت عبودیت مین اور منتہی اس تصحیح کا اتصاف بصفت تقوی ہی پس عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم اتحاد رکھتے ہین اور باعتبار بدایت افتراق اور تغائر یہان کلام مشعر اوپر اعتبار بدایت حال کے ہی اور محتمل ہی کہ معنے اتقا کے یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہون کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہی یعنے عبادت پروردگار اپنے کی بجالاؤ تا اپنے تئین غضب اسکے سنے نگاہ رکھو اسواسطے کہ اتلاف حقوق موجب غضب الہی ہی اور ترک عبادت مین حق تلف ہوتے ہین حق ربوبیت کا اُسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت کا اُسکے کہ شکر مین اُسکے لازم آتا ہی الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے تمھارے یعنے زمین کو بچھونا کہ اسپر مقرر کروا پنا چلنا پھرنا سونا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو چھت تا اشعہ انوار ملائکہ علویہ بناؤن تمھارے کو برہم نکرین وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی یعنے مینہہ فَاَخْرَجَ پس نکالا بِہٖ ساتھ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھ خاک کے ملے مِنَ الثَّمَرٰتِ پھلون سے رِزْقًا لَّکُمْ روزی واسطے تمھارے سمجھ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہی اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک آتا ہی اور حق تعالی لاکھون کروڑون پھل مینہہ برسا برسا پیدا کرتا ہی وجہ کیا ہی کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہی وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا ہی جانتا ہی پس حق تعالی نے کہ جواد کامل ہی اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوہائے گوناگون بیچ نظر تمھارے یکے کثیر ہین اور نسبت بجود و عطاء باری قلیل و حقیر اور من الثمرات مین من تبعیضیہ ہی یعنے بعضی میوے واسطے روزی دینے تمھارے یا من بیانیہ ہی اور امام زاہدی نے لکھا ہی کہ الف و لام عہد کا ہی اور مہو انواع ثمرات ہین جنت کے روایت ہی کہ حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالی نے بہشت کے میوون کے قسم سے یہان زمین پر پیدا کردئے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے ان دو آیتون مین پانچ چیزین اوپر بندون اپنون کے کہ دلائل وحدانیت اسکے کی ہین شمار کی مین اول خلقت مردم بروقت دوسری خلقت آباء انکے کی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہہ ذکر فرماکر آیتہ کو ختم کیا ہی تیسری پیدایش زمین کی چوتھی پیدایش آسمانکی پانچوین جو چیز کہ مجموع زمین و آسمان سے حاصل ہوتی ہی کہ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے بسبب اس پانی کے میوہ اُگایا اور رزق فرمایا اور یہہ تینون نعمتین اخیر مین دوسری آیت کے لائے اکٹھے وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی کیا ہی جواب وجہ یہہ ہی کہ دو نعمتین پہلی قبیل نعمتہائے انفسی سے ہین اور تینون نعمتین پچھلی منجملہ نعمائے آفاقی سے ہین انفسی نعمتون کو مقدم فرماکر ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ اقرب اشیا طرف شخص کے نفس اُسکا ہی پھر اصول اُسکا اباؤ امہات سے اور نعمتون آفاقی کو ساتھ اس ترتیب کے ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ زمین مکان اور مقر سبی آدم ہی قعود اور قیام اور رقیطہ اور منام اُسکا اسمین ہی اور کسی وقت مین اس سے غافل نہین پھر جب نظر بلند کرین آسمان کو دیکھتے ہین کہ مثال ایک قبے کے سر پر سایہ افگن ہی اور انوار اور اشعہ گوناگون اس سے روشن ہین پھر مجموع سے اس صحن و سقف کے جو پیدا ہوتے ہین وہ بیان فرمائے اسواسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسایط کے ہی بلیت چون فراغت ز مفردات آمد ہ وقت مشق مرکبات آمد ہ اور یہہ بھی معلوم کیجئے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فی اشیاء سے استدلال کرتے ہین اوپر اسکے کہ زمین بشکل کرے نہین اسواسطے کہ کرے کو فراش نہین کہا جاتا یہہ استدلال انکا نہایت پوچ ہی اسواسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشہای مالوفہ اپنی کے توشک اور نمدا ور قالین اور شطرنجی کے قیاس کرنا کمال غفلت ہی فرش کو کیا ضرور ہی کہ سطح مستوی ہو کرہ زمین باوجود کرویت اور استدارکی جو جرم کلان رکھتا ہی اور اطراف اُسکے باہم متباعد کلی رکھتے ہین اور ارتفاع اور انخفاض اسکا نظر نہین آتا قابل فراشیت کے ہی بلاشبہ اور باوجود اُسکے دلائل قویہ قطعیہ قائم ہین اوپر کرویت اسکے کے اور جو واضح تر دلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی سے ہی وہ یہہ ہی کہ طلوع اور غروب کو اکب کا اوپر اہل شرق کے مقدم اور طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہی اور مابین شمال اور جنوب کے از دیاد ارتفاع قطب ظاہر اور انحطاط قطب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حقی بیچ صورت دور جانے جانب شمال مین اور بالعکس جانب جنوب مین دلیل صریح اوپر کرویت اسکی کے ہی لہذا محققین فقہا نے
بیچ فتاوونکے لکھا ہی کہ اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر مرین ایک چین مین دوسرا اندلس مین ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس
اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین مین مقدم اوپر طلوع آفتاب کے کہ بیچ اندلس کے ہوا ہی پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت
برادر اندلس کے ہی چین نام شہر ملک مشرق کا ہی اور اندلس نام شہر مغرب کا ہی اور اسپر اوضح دلیل شرعیہ یہہ ہی کہ اوقات
نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہی ساتھہ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو کہ بیچ اطراف اور جوانب زمین کے اقالیم مختلفہ مین رہتے
ہین عام وشامل ہو اور یہہ معنی بدون کرویت زمین کے نہین ہوتے اور سمجھہ لیجئے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ رزق
مخصوص بغذائے بنی آدم نہین بلکہ جو چیز کہ ساتھہ اسکے انتفاع لیا جائے رزق ہی اسواسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے اکتفا اوپر
ان میوونکے کہ غذا آدمیونکی ہو پس اصلاً مناسب نہین اور یہہ بھی سمجھہ لو کہ مفسرین سلف سے یون منقول ہی کہ آب باران آسمان
سے آتا ہی نہ ابر سے ابر واسطہ ہی مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہی کہ
ان سے پوچھا مینہہ آسمان سے آتا ہی یا ابر سے فرمایا آسمان سے ابر علامت کے سوا نہین اور کعب احبار سے روایت کی ہی کہ السحاب
غربال المطر اگر ابر نہوے پانی آسمانکا وقت نزول کے اسقدر شدت کرے کہ زمین کافتہ ہو جاوے اور ایسی ہی خالد بن معدان سے
روایت کی ہی کہ باران زیر عرش سے آتا ہی اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہی پھر بائین آسمان مین جمع ہوتا ہی وہان سے
ابر اُسے جذب کر کر اپنے طرف کھینچتا ہی اور عکرمہ سے یون نقل کیا ہی کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہی اور خالد بن یزید سے روایت
ہی کہ باران دو قسم ہی ایک قسم آسمان سے ہی اور ایک قسم وہ ہی کہ ابر دریا سے نوش کرتا ہی اور بسبب رعد اور برق کے
زمین پر گراتا ہی پس جو قسم دریا سے ہی وہ قوت روئیدہ کرنے کی نہین رکھتا اور جو قسم کہ آسمان سے ہی طاقت اُگانے کی رکھتا
ہی اور حقیقت ان اقوال کی یہہ ہی کہ تکوین سحاب بلاشبہہ درمیان آسمان وزمین کے ہی اور استحالہ غبارات اور بخارات
کا بھی وہین واقع ہوتا ہی لیکن بیشتر صعود بخارات کا دریاے شور سے واقع ہوتا ہی اسواسطے کہا جاتا ہی کہ دریا سے پانی لاتا ہی
اور اصل اس کارخانہ کی اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہی کہ بحکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی
کرتی ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب ارضیہ سفلیہ سے وابست رکھتا ہی لیکن باطن مین تاثیر قضائے عرش ہی کہ ان اسباب کو فراہم لاکر
مصروف اس کارخانے کا کرتی ہی خصوصاً خلقت زمین وآسمان اور جو کچھہ ترکیب قوائے فاعلیہ اور انفعالیہ ان دونو کی سے نمودار
ہوتی ہین ؎ قضائے الٰہی کے سب کام ہین ٭ اسی سے سب آغاز وانجام ہین ٭ اس اٹھکھیل کے کھیل ہین جلوہ گر ٭ جو دن رات ہوتا ہے
شام وسحر ٭ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا پس مت مکرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور ہمتا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ
اسکا مثل نہین ہی اور نچاہے ہو اسواسطے کہ کوئی سوا اس کے قادر نہین ہی اوپر پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اور اگر
ہو تم بیچ شک کے عطف اسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہی کہ اسمین امر بعبادت خدا ہی اور اس مین بیان اعجاز قرآن اور حقیقت
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اس چیز سے کہ اُتاری ہم نے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی
سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور رسولنا اور نبینا نکہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا اسواسطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا
مگر اوپر رسول اور نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے ہی نظم بندگی کرتا کہ پاوے

77

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواجگی ہ خواجگی دشوار ہی بے بندگی ہ بندگی ہی موجب خورسندگی ہ بندگی کر بندگی کر بندگی ہ پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عبد نامناسب
تر ہوا چنانچہ آیۃ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ اور نزل الفرقان علی عبدہ مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہین محمد نے بنا لیا ہی
فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ پس لے آؤ تم کہ اہل فصاحت و بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل اسکے تین آیتین ہون مانند قرآن کے بیچ فصاحت
بلاغت کے اور چستی درستی الفاظ کے اور ہر ترکیب اسکی اوپر موقع کے واقع ہوی ہو اور ہر تشبیہہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ بحسن و لطافت
اسمین مستعمل ہو اور باوجود اُسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہوتا معلوم ہو کہ یہہ کلام بھی تالیف
بشری اور سلیقہ شعری سے ہی اور یہہ بھی سہل گیری کے واسطے کہا والا یہہ کلام اور چیزین سوا ان چیزون کے بہت رکہتا ہی
ایسے کہ اگر تتبع اُن کا تم سے چاہین قافیہ تنگ ہو جائے تم پر اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہی خصوصًا
مطالع اور مقاطع سور مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہی تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہی قصص ماضیہ قرون گذشتہ
کی اس مین بے مطالع کتاب اور مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور ہین اور وقایع آئندہ بھی کہین بتلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق
واقع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین تامل کیجے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچتی ہی یہان سے
دریافت ہوتا ہی کہ سوا اس قادر بیچون کے کسے قدرت ہی کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے اسماء کلام تصنیف کر سکے اور بعض
ان مواقع سے یہہ ہی کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر وصف اُن چیزونکی مین ہوتی ہی کہ دیکھی سنین ہین جیسے
شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ غارت اور امثال اُنکے اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور
ہی اکثر اس کلام مین مذکور ایسے اشیا کا ہی کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیانمین ان چیزونکے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات
بلیغہ کی ایسی ہی کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض موانع اسے یہہ ہی کہ اس کلام مین رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت
واقع ہی اور یہہ جس کلام نظم و نثر مین ہو بے لطف ہوتا ہی چنانچہ کہا ہی ؎ در شو مپیچ در فن او ہ چون اکذب اوست احسن او
اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ جو ناظم شعر اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہین تو کلام انکا مرتبہ ثانی مین علوی
رتبہ سے گر پڑتا ہی اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہی لطف زاید بہم پہنچاتا ہی اور بعضے موانع سے یہہ ہی کہ کلام جب طویل
ہوتا ہی رعایت فصاحت بلاغت کی اس مین دشوار ہوتی ہی اور لابد بعضی مواضع مین درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہی بخلاف
اس کلام کے اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتہیات نفس
کا تحریض مردم بزہد بیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر بمصائب اور یاد کردن موت اور توجہ بآخرت ہین اور ان امور کے بیان
مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہی اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ کوئی شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک مضمون
کے ادا کا اسکے کلام مین غالب ہوتا ہی بعضے بیان حسن مین معشوقون کے قدرت تمام رکھتے ہین بعضے بیتابی عشاق خوب
باندھتے ہین بعضے بزم بعضی رزم اور یہہ کلام ہر فن مین بے نظیر ہی اور بعضے موانع سے یہہ ہی کہ یہہ اصل علوم دقیقہ ہی
مثل علم عقائد اور مناظرہ با اہل ادیان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے علوم باریک اور اس قسم
کے غوامض بیان کرتے ہین راہ بلاغت طی کرنا مقدور بشر نہین اگر نثار بلیغ کو فرمایش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت
رنگین مین یا کوئی مسئلہ فرائض کا کلام بلیغ مین ادا کرے ہرگز ممکن نہین پس ان چیزون سے بیقین دریافت کرو کہ یہہ کلام

78

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بشری نہین کلام الہی ہی وادعوا شہداءکم اور پکارو بتضرع وزاری اگر تمھین طاقت معارضہ کی نہین ہی تو شاہدون اپنے کو یعنی حاضران مجلس کو کہ شعرا اور خطبا مین یا بتون کو پکارو کہ مددگار ہون تمھارے شہداء جمع شہید کی ہی اور شہید ما خوذ شہود سے ہی بمعنی حضور اور شہید ما خوذ شہادت سے بھی ہی اور تو نکو شہداء کہا موافق زعم کافرون کے کہ کہا کرتے تھے ہولاء شفعاؤنا عند اللہ یا اور کوئی جسے سمجھو کہ مددگار رہوگا تمھارا بلاؤ بتضرع وزاری من دون اللہ سواء خدا کے ان کنتم صادقین اگر ہوتم سچے اپنے قول مین کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا کہتے ہو باقی رہے یہان چند خدشے وہ یہہ ہین خدشہ اول قرآن مین بعضی آیتین اورون کے کلام سے نقل کر گئے ہین پس اگر آیات اسی عبارات سے اُن سے صادر ہوی ہین تو اعجاز قرآن کا متحقق نہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر بایں عبارات ان سے صادر نہین ہوا تو خبر مطابق واقع کے نہوی اور عدم مطابقت واقعہ خبر الہی مین محال ہی جواب حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہی اول یہہ ہی کہ کلام اسکا بعینہ بے تغیر تبدیل نقل کرین جیسے استفتا مین احکام طلاق عتاق اقرار انکاری مین وصیت سے عبارت کسی کی لاتے ہین یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہین دوسری یہہ ہی کہ نقل بالمعنی کرتے ہین اورون کے معانی کو اپنے عبارت مین ترتیب دیتے ہین جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے قبالہ وخطوط کے اسی پر عمل رکھتے ہین حکایات اور قصص قرآنی قبیل ثانی سے ہین کہ کلام غیر کا اپنی عبارت مین نقل فرمایا ہی اسیطرح بعضے مقام پر پیغمبران بندگان بوجہ تلقین وتعلیم ارشاد کیا مثل ایاک نعبد یہان مطابق معنی کے صدق خبر مین کافی ہی مطابقت الفاظ کی درکار نہین ہی خدشہ دوم وقوع شک وشبہ کافرون سے حقیقت قرآن مین یعنی تصاریف شک کا کہ ان ہی کیون لائے جواب واسطے وضوح دلائل اعجاز قرآن کے کہ شک کو جڑ سے اکھیڑے اس امر یقینی کو مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سیوم صاحب شک مدعی نہین ہی تا حجت درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہی نہ منکر پر منکر کے مقابلے مین اپنے طرف سے حجت لائی چاہیئے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہی جواب جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور بشر کا ہی اس دعوی ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور ہی خدشہ چہارم جس کسی کو کہ کسی چیز مین شک ہوتا ہی اُسکے خاطر مین کوئی حکم نہین ہوتا اور صدق اور کذب لوازم حکم سے ہی پس درمیان وان کنتم فی ریب اوران کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہی جواب ان کنتم صادقین دو احتمال رکھتا ہی ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر یہہ خدشہ یہان وارد ہوتا ہی دفع اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی اعجاز قرآن مین شک کرتا ہی پس گویا خبر دیتا ہی کہ قرآن تالیف بشر کی ہوسکتا ہی اور اس کلام ضمنی مین کاذب ہی نظر اس کلام ضمنی پر کر کر ان کنتم صادقین فرمایا دوسری یہہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداءکم من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر پر مراد یہہ ہی کہ اگر تم اس دعوی مین صادق ہو کہ معبود تمھارے فریاد کو تمھاری پہنچتے ہین اور حل مشکلات کرتے ہین پس اب خدشہ وارد ہی نہین ہوتا اور یہان سمجھ لیجیے کہ ضمیر مثلہ کی بعضے مفسرین نے عبد کی طرف پھیرائی ہی اور یہہ معنی کہین ہین کہ لاؤ بقدر ایک سورت کے مانند اس بندے ہمارے کی کہ امی محض ہی مشق نظم ونثر کی اصلاً نہین کی ہی یہہ تفسیر بھی یہان ہوسکتی ہی لیکن اور مقامات مین اور آیات مخالف اس تفسیر کے ہین چنانچہ سورہ یونس مین فاتوا بسورۃ من مثلہ اور سورۃ ہود مین فاتوا بعشر سور مثلہ اور سورۃ بنی اسرائیل مین قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا فان لم تفعلوا پس جو تم معارضہ نکر سکے زمانہ گذشتہ مین اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے ولن تفعلوا اور ہرگز

79

زمانہ آئندہ مین بھی معارضہ نکرسکوگے فَاتَّقُوا النَّارَ پس ڈرو تم آگ دوزخکی سے الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ آگ کہ ممتاز ہی اور اگونمین ساتھ اسکے کہ ایندھن اسکا آدمی کافر ہین اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ تیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے سمجھ لیجئے کہ یہان حق تعالی نے آگ دوزخ کی کادو چیز ایندھن فرمایا آدمی اور پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب کے ہوے اور پتھر یعنے بت اور کبریت بتون کو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہین واسطے تحقیر کافرونکے ایندھن دوزخ کا کیا اور کبریت کو کہ آگ اسکی صعب تر اور بوئے ناخوش تر ہوتی ہی واسطے تعذیب کافرونکے مقرر کیا بعضون نے کہا ہی کہ اہل دوزخ جب دوزخ مین روینگے اور نالے کرینگے تو ابر سیاہ نمودار ہوگا انکو امید مینہہ برسنے کی ہوگی مینہہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کریگی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت للکافرین سے معلوم ہوتا ہی کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھہ کافرون کے ہو اور غیر کافرونکے معذب نہون اور اس سے لازم آتا ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا اگر بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اسکے حق مین بھی تعذیب آئی ہی چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہی کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اگرچہ تیاری دوزخکی خاص واسطے کافرون کے ہی لیکن دوسرے کا جانا کچھہ منع نہین جیسے ایک شخص نے مکان خاص اپنے واسطے بنایا اور اس مین مہمان آرہا تو کچھہ قباحت نہین ہی یا بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیون کے ہی اگر قاضی مدیون کو یا اور کسی کو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اس مین کرے تو چیز کچھہ مضایقہ نہین ہی پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھہ اس آیت کے کہ اہل کبایر کفار ہین اور اہل صغائر واجب العفو ہوے اور بے معنی ہی اسواسطے کہ صفت جنت مین اعدت للمتقین وارد ہی اور حال انکہ صبیان لڑکے اور مجانین دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت مین جاوین گے باوجودیکہ متقی نہین ہین کہ مکلف ساتھہ امر اور نہی کے نہین ہین اور اعدت اس جگہہ اور آیۃ وجنۃ عرضہا السموت والارض اعدت للمتقین مین کہ صیغہ ماضی کا ہی دلالت کرتا ہی کہ جنت اور دوزخ زمانہ ماضیہ مین پیدا ہوے ہین اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونے والے ہین زمانہ مستقبل مین اور اعدت کو کہ ماضی ہی بمعنے مستقبل مجازاً کہتے ہین وہ صریح غلط فہمی ہی انکی کہ احادیث متواتر المعنی اسمین ناطق ہین اور سوا اسکے معنی حقیقی آیت کی چھوڑ کر مجازی لینا کیا معنی مجاز و مان لیتے ہین کہ کوئی دلیل قائم ہو یہان کوئی دلیل قائم نہین ہی اور بغیر دلیل کے حمل اور پر مجاز کے درست نہین سوال آدمیون اور پتھر و نکو ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرون کے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوے ایندھن دوزخ کا کون سے آدمی ہوے جواب معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہی چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائے جائے اور زید ایک ذات ہی پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہین ماصدق علیہ انکا ایک ہی وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو ان لوگونکو کہ ساتھہ توفیق الہی کے ایمان لائے ہین خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اچھے فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہی اَنَّ لَهُمْ یہہ کہ واسطے انکے آخر تمین جَنّٰتٍ باغ ہین کہ انھون مین سب قسم کے میوے ہونگے سمجھہ لیجئے کہ جنات جمع جنت کی ہی کہ بمعنی باغ ہی اور جنتین کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہین کہ فرمایا ہی ومن دونہما جنتان اور باعتبار شہرت ہشت بہشت ہین چنانچہ نام بھی ان کے وارد ہین جنت فردوس جنت عدن جنت مآوی دارالخلد دارالسلام دارالمقامہ علیین جنت نعیم پس ظاہر یون معلوم ہوتا ہی کہ بہ عتبار دروازونکے آٹھہ نام ہون غرض واسطے مسلمانونکے مہیا ہین بحسب مرتبہ ایمان اور اعمال شایستہ باغ اور وہ باغ ہمیشہ سرسبز اور تر و تازہ رہین گے اسواسطے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون ان کے کے یا نیچے غرفون اور منظرون انکے کے نہرین لکھا ہی کہ بہشت مین چار نہرین ہین پانی کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضون نے کہا ہی کہ نہر پانی کی ہی لیکن موافق خواہش کے مبدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی
کی ہوگی اور وقت خواہش شہد کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور
بعضون نے لکھا ہی کہ ایک نہر ہی کہ چار خاصیتین رکھتی ہی زندگانی کہ خاصیت آب ہی اور پرورش کہ خاصیت شیر ہی اور حلاوت
کہ خاصیت شہد ہی اور نشاط کہ خاصیت شراب ہی سب اُس ایک مین موجود ہین پس ایک نہر کو باعتبار تعدد خواص کے ساتھ
لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض ہر روش جاری ہونگی وہان نہرین چنانکہ انہار حکمت ایمان باطن ان کے سے یہان اوپر زبان ان کے
جاری ہوے تھے فیض اُسکا اس عالم مین پہنچیگا اور جب یہہ اُن باغونمین داخل ہونگے اور لذات اسکی استعمال کرین گے معلوم ہوگا کہ
سب یہہ لذتین گوناگون جزائے ایمان وعمل صالح ہی تالذ ذت بسبب اس جاننے کے دوبالا ہوکر قدر ایمان اور عمل صالح ذہن مین
اِنکے بڑھے اور اگر یہہ معلوم انکو نہو تو مانند نعمتون دنیا کے ان نعمتونکو بھی نعمتہاے ابتدائی تصور کرین اور لذت دریافت جزا سے محروم
رہین اور دلیل اس جاننے کی یہہ ہی کُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ہر گاہ روزی دے جاوینگے بہشتی مینہا اُن درختون سے مِن ثَمَرَةٍ میوون سے
رِّزْقًا رزق قَالُوا کہینگے هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ یہہ رزق جزا اس چیز کی ہی کہ دی گئی تھی ہم کو پہلے اس سے دنیا مین مقامات
رِّزْقًا رزق کے کہ ثمرات ایمان اور اعمال شائستہ ہمارے تھے وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا اور دئے جاوینگے مسلمانونکو میوون بہشت کے
واحوال سے کہ ہم رنگ وہم صورت باوجود تفاوت بلذت تاتشابہ بمشتاء اور تفاضیل آثار دونو برقرار رہین بعضون نے کہا ہی دراینحالیکہ وہ
میوے متشابہ آپسمین ہونگے یعنے آپس مین ایک ہونگے بیچ رنگ کے اور مزہ علیحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سوا اُن کے
اور تابعین سے منقول ہی کہ میوہاے بہشت صورتمین یکرنگ اور لذت اور طعم مین مختلف ہون گے بعضون نے کہا ہی کہ
متشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنے سب کے سب اچھے ہی ہونگے ردی برا نہوگا کوئی سمجھ لیجئے کہ اکثر مفسرین نے ہذا الذی رزقنا کو
حمل اوپر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہی نہ جزائیت پر اسپر اشکال قوی وارد ہوتا ہی اسواسطے کہ لفظ کلما کا متوجب جمیع افراد رزق
اور مرات رزق ہی اور ظاہر ہی کہ اول بار یہہ قول بہشتیون سے متصور ہوسکتا ہی نہین اسواسطے کہ قبل اس سے گاہے رزق اخروی
انہین عنایت نہین ہوا تھا لہذا البعضی مفسرین نے رزقنا مین قبل کو حمل کیا ہی اوپر رزق دنیوی کے اور یہہ بھی مستقیم نہین ہوتا
اسواسطے کہ اس صورتمین لازم آتا ہی کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت وراے نعمتہاے دنیوی نہو اور حال آنکہ آیات بسیار اور احادیث
بیشمار دلالت کرتی مین اوپر اسکے کہ وہان نعمتین نادیدہ وناشنیدہ بھی ہونگی از انجملہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین
ہی اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اور واسطے اِن دونو اشکال کے
بعضے متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا ہی کہ دنیا مین ہون یا آخرت مین پس بار اول رزق دنیوی کو یاد کرین گے پھر اور مرتبونمین رزق
اخروی کو لیکن یہہ توجیہ بھی باوجود تکلف کے مطلق درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار
بھی ہونگے انکو دنیا مین بقدر ما یحتاج الیہ سے زیادہ عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھ کر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ انکو
کچھ پہچین ہی نہین اور معہذا بار بار لاتے ہین ایک چیز کی لذت ناقص ہوجاتی ہی گو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہی
مصرع چو حلوا بیکبار خوردند بس پس اصح یہی ہی کہ حمل ہذا الذی رزقنا مین از قبیل حمل جزا انجزی علیہ ہی نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے
اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہی قوی تر ہی اُس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے بیچ نظر ظاہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بین کے مدرک ہوتا ہی اسواسطے کہ جزا یہ حقیقت کے ظہور مجزی علیہ ہی بیچ لباس دوسریکے اور دریافت کرتے ہین اُسکے کہ بہ بنت ظہور اس عمل کے ہی کہ دنیا مین ہم سے صادر ہوا تھا وہ لذت اور لطف حاصل ہوتا ہی کہ خارج بیان سے ہی اور یہہ جو کہا جاتا ہی کہ آدمی کو نسبت مالوفات سے ہولی ہی اور رغبت اور میلان طرف مالوفات کے کمال کرتا ہی پس یہہ اسوقت ہی کہ مزاج معتاد اور قوت مشہویہ اسکی اسی حالت اولی پر ہو اور جب مزاج بجہت وسعت منشأ متبدل ہوا ہوا اور قوت شہویہ بسبب کمال علو اپنی کے ترقی کر گئی ہو پھر پابند مالوفات اپنے کا اسے جاننا کمال نادانی ہی چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اور بعضی مفسرین نے لکھا ہی کہ جب بہشتی میوہ کھانے کو توڑینگے تو اس دفعہ مین کہ ہاتھ سے دہن تک نہ پہنچاوینگے کہ میوہ دوسرا مین چنہ تیار ہو جاویگا سمجھ لیجئے کہ جو سکن اور مطعم اور مشرب بہشتیونکا باین خوبی بیان فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتین اور نعمتین انکیلیے مقام جزا اور مکافات اعمال کے عنایت ہونگی تاکہ ابتہاج وسرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہی کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر رہوتی ہی چنانچہ کہا ہی ؎ اگر بر مین اپنے وہ جانان نہو گلستان ہمین کیونکہ زندان نہو لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل ابتہاج وسرور انکے ہم صحبت موافق بھی دئے جاوینگے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیون کے بیچ بہشت کے قبیلے مین پاک کئے گئے بول غائط منی حیض استحاضہ سے تا انکہ آب دہن اور آب بینی اور درد سر اور برص وجذام اور دق اور زکام وغیرہ اُن مین نہونگے اور حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل رذائل سے باطن انکا پاک ہوگا اور ظاہر مین انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہی اس سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل رشتہ مروارید کے نظر آویگا اور اگر ایک اُن مین سے خنصر اپنی اندھیری راتین بیچ دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہو جاوے اور اگر آب دہن ڈالے دریائے شور مین شیرین ہو جاوے ایسی حورین بہشتیونکو ملینگی اور جو روین دنیا کی انکی اگر بفضل الٰہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوبصورت ہوینگی کہ حورین باین جمال وکمال رشک کھاوینگی اسواسطے کہ حورونمین صرف عطا ہی اور انمین عطا اور جزا جمع وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ آیتہ مبطل قول فرقہ جہمیہ ہی کہ فناء جنت اور نار کا قائل ہی یہان محققین نے فرمایا ہی کہ آدمی کو تین چیزین دریافت کرنی ضرور ہین اول مبداء اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تھا مین دوم معاش اپنی کہ کہان سے کھاتا ہون اور کس جا رکھتا ہون سوم معاد اپنا کہ آخر کار میرا کیا ہی سس آیت مین حق تعالی نے تینون چیزونکو یاد دلوایا ہی بیان مبداء مین بسواالفظ الذی خلقکم کے اور کملہ نہین ارشاد کیا کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہی اور بیان معاش مین الذی جعل لکم الارض سے ذرتھا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی ہر یک سمجھ لیگا اور بیان معاد فریقین مین فاتقوا النار التی سے خالدون تک اشباع تمام فرمایا اسواسطے کہ اسمین محتاج بیان کئے تھے لوگ اور جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآنی دلیلی اور حقیت فرقانی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب ہو کر معترض ہوے کہ مقدر طاقت بشری نہین کہ ایسا کلام بنا سکے لیکن شبہ دوسرا کرنے لگے کہ بڑونکے کلام مین بری بری چیزونکا مذکور چاہیے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اس مین ذکر ایسے امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہی کیون ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام اللہ کا نہین ہی حق تعالی نے انکی رد مین ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ کے تحقیق حق تعالی نہین شرماتا آف يَضْرِبَ یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثال کوئی سے بَعُوضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اسکے سے مثل مکھی اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ یہود کلام اللہ مین مذکور مکھی اور مکڑی کا کہ وارد ہی چنانچہ مکس کا اس آیت شریفہ مین لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ اور مکڑی کا اس آیت کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت سنکر

ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب ہی ایسی ادنی چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہین سمجھتے تھے کہ اُسنے طاؤس اور مگس دونو پیدا
کئے ہین طاؤس کو خوبصورتی ظاہر کی دی ہی اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانے کیا کیا فوائد رکھین ہین جو ہم نہین سمجھتے اس
باغ جہان مین سر ہر تنکا خالی حکمت سے نہین ہی ؎ ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھہ تیری حکمت ہی پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت
ہی فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ ایمان لاتے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہی فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ جانتے
ہین بیقین یہہ کہ یہہ ضرب المثل راست درست سچ ہی پروردگار اُنکے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَا
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا پس کہتے ہین از روی جنگ وجدال یا از راہ طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھہ اسکے مثال لانا اس جگہہ
وقف لازم ہی آیا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی ساتھہ عدل اپنے کے یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا گمراہ کرتا ہی ساتھہ اس مثال کے بہت کافرون
اور منافقون کو کہ تامل نہین کرتے اور حکمت اسکی نہین پاتی وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہی ساتھہ اس
مثال کے بہتونکو سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہی منهم المؤمنون
واکثرهم الفسقون اور فرمایا ہی وقلیل من عبادی الشکور اور اس جگہہ دونو فریقونکو بصفت کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہی کہ
اہل ہدایت بھی بذات خویش کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسری یہہ ہی کہ بجہت غلبے کے یہہ تھوڑے بھی بہت ہین الا
ان حزب الله هم الغالبون باقی رہا یہان ایک اور سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیون نہ مقدم فرمایا
حال آنکہ شرافت انکی مقتضی تقدیم انکے کی تھی چنانچہ اکثر مقامونپر کلام اللہ مین مذکور نیکونکا مقدم ہی اوپر مذکور بدون کے جواب
سوق اس کلام کا بر و مقال کفار ہی کہ اعجاز قرآن مین شک و شبہ کرکے زبان طعنہ کھول کر گمراہ ہوے تھے پس اول احوال انکا بیان کرنا
منظور ہوا لہذا اس کلام مین نسبت بکلام سابق کہ فاما الذین امنوا اور واما الذین کفروا ہی صنعت لف ونشر غیر مرتب اختیار
فرمائی وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ اور نہین گمراہ کرتا اللہ ساتھہ اس مثل کے مگر فاسقونکو الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ
فاسق جو توڑتے ہین قول پیمان اللہ کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے یہود ہین کہ اوپر متابعت پیغمبر آخر الزمان کے عہد باندھکر
توڑا یا مراد کفار و منافق ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ اور کاٹتے ہین یہہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھہ
اسکے کہ ملایا جاوے یعنے قطع کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ دشمنی کے اسواسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جسکے ساتھہ قرابت نہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور اُن کے بجہت اخوت اسمعیل اور اسحاق کے یگانگیت اور خویشی تھی
وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھہ مخالفت حق کے اور متابعت نفس کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ گروہ
وہی ہین تو تا پانیوالے بیچ دنیا اور عقبی کے سمجھہ لیجئے کہ یہان سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرتا ہی اُن لوگونکو کہ جنمین یہہ تین صفتین ہین ایک
تو عہد شکنی دوسری قطع رحمی تیسری مفسد بنا ہو پس چاہئے آدمی کو کہ ان سے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اُسکو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے اپنے اقربا اور
خویشون پر اور جس چیز مین کہ فساد ہو اسکو ترک کرے تاکہ گروہ خاسرین مین نداخل ہو ؎ یارب ان افعال سے ہمکو بچا ہی ممد اپنا تو ہی
نی دوسرا کَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھہ خدای عزوجل کے اور حال یہہ ہی کہ تھے تم مُردے
یعنے اجسام تھے کہ اس کو حیات نہ تھی جیسے نطفہ اور علقہ پس زندہ کیا تم کو یعنے تسویہ اعضا کرکے روح تمہارے بدنونمین پھونکی ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ
پھر مردا کریگا تم کو جب اجل آئیگی تمہاری ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ پھر جلاویگا تمکو بار دیگر گور مین نفخہ صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر طرف اسکے پھیرے جاوگے تم واسطے جزاء اعمال کے معلوم کریجے کہ یہہ سورۃ بقرہ متضمن ہی بہت آیات مسائل کو پہلی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ اباحت اصل ہی بیچ اشیاء کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اسیطرح جس جس آیت سے جو جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اس آیت کے وہان بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وہ خدا ایسا ہی کہ جسنے بقدرت بے علت پیدا کیا واسطے انتفاع تمھارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جھاڑ پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ پھیے پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ پس درست اور درست کیا بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ سب چیز کو جاننے والا ہی یعنے دانا ہی ہر چیز کا کہ کیون بنائی ہی اور واسطے کسکے بنائی ہی باقی رہے یہان دو خدشے سو انکو مع الجواب لکھتا ہون خدشہ اول خلق لکم ما فی الارض جمیعا دلالت کرتا ہی کہ جو کچھ زمین مین ہی مباح الانتفاع ہی حال آنکہ تحریم المحرمات جمیع شرائع مین قطعًا ثابت ہوی ہی جواب پیدایش سب چیزونکی واسطے انتفاع کے دلالت نہین کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے ہو بلکہ اس آیت مین بمقابلہ جمیع ما فی الارض کا ساتھہ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہی کہ افراد اول و پر افراد ثانی کے منقسم ہون پس جو چیز کہ متعین بحق غیر ہوی اور کسی سبب سے ملک مین کسی شخص کے آگئی انتفاع ساتھہ اسکے بغیر اجازت صاحب حق کے روا نہین اور اسیطرح انتفاع بنی آدم جمیع ما فی الارض سے تقاضا نہین کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے بہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ یقین وجوہ انتفاعات مین رجوع بشرع چاہئیگی مثلاً انتفاع جورو سے ساتھہ وطی کے ہی اور انتفاع باہن سے ساتھہ شفقت کے اور انتفاع پانی سے ساتھہ پینے کے اور آگ سے ساتھہ پکانیکے بلکہ لفظ لکم کہ لام نفعیہ اسمین موجود ہی دلیل صریح ہی اوپر اسکے کہ سب چیزون کو نفع اپنے مین نہ ضرر اپنے مین استعمال کیا چاہیے اور ضرر دو قسم ہی دنیوی یا دینی ہی دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھہ سکتا کوئی اسواسطے کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہی اور اسوقت کو کوئی دیکھہ کر پھر انہین ہی تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت کا اس ضرر کے نہین ہی مگر پیغمبر ونکی باتین سنکر باور کرنا خدشہ دوسرا اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام مذکور ہی اور سورۃ نازعات مین والارض بعد ذلک دحٰھا دلالت صریح کرتا ہی کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہی اور بعد وجود دن راتکے اور ظاہر ہی کہ خلق زمین اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا جواب خلق لکم ما فی الارض جمیعا بمعنی قدر لکم ہی اور اسیطرح سورہ سجدہ مین وجعل فیھا رواسی من فوقھا و بارک فیھا و قدر فیھا اقواتھا اسواسطے کہ خلقت جمیع ما فی الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہی پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہی کہ دحو زمین متاخر آسمان سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تسویہ آسمانکا متاخر خلق زمین سے ہی یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہی عموم ما فی الارض جمیعا سے اور آیۃ رفع سمکھا فسوھا و اغطش لیلھا و اخرج ضحھا والارض بعد ذلک دحٰھا سے یہان محتمل ہی کہ اول زمین نہایت چھوٹی بنائی ہوا اور اسمین وصول جبال اور برکت انہار رکھہ کر اقوات حیوانات اسمین بمقدر کئین ہون پھر آسمان سات بنا کر گرد زمین لاکر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد اسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب فائدہ بعضے مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ سے نقل کیا ہی کہ قبل خلقت آسمان زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی خلقت آسمان و زمین پر متعلق ہوا پانی

سے دھوان اٹھا اور سبب دھوان اٹھنیکا بعضے روایت مین یہہ لکھا ہی کہ حق تعالی نے باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین موج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہوکر اوپر چڑھا اوبھی آسمان ہی کہ اور آیۃ مین اشارہ اسکی طرف واقع ہی ثم استوی الی السماء وھی دخان پھر قدری پانی مین بھیس اور تجرپیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہی پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کرکے ہفت زمین درست کین پھر آسمانکی طرف توجہ فرماکر سات آسمان بنائے اور اس روایا تمین خلقت زمین کو چار روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہی کہ روز یکشنبہ کو ابتداے پیدایش دود کہ مادہ آسمان ہی اور طین متجمر کہ مادہ زمین ہی واقع ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اس مین نصب کئے اور نہرین جاری کئین اور روز چہارشنبہ کو درخت اُسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ وکاہ پیدا کیا اور پنجشنبہ کو طرف آسمانکے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے، جڑے اور گردش ہر ستاریکی معین کی اور ملائکہ کو واسطے کاروبار آسمانکے مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھہ روز مین بایں تفصیل واقع ہوئی چنانچہ خم سجدہ مین مفصل اشارہ فرمایا ہی لیکن یہان ایک اشکال ہی کہ دنرات طلوع وغروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمانکے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اسکے جواب مین کہا ہی کہ مراد دنون سے حقیقت دنون کی نہین ہی بلکہ مدت دنونکی ہی یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدتمین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت مدت روز وشب مین قیاس کرین چھے روز ہون بعضون نے کہا ہی کہ نور عرش بعضے وقت منتشر ہوتا تھا بعضے وقت مخفی اول کو روز ثانی کو شب قرار دیا ہی اور لکھا ہی کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہی معلق اساده اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہی مگر بالائے ہفت آسمان مفاصلہ بسیار اور توسط انوار بیشمار ایک جسم ہی نورانی اسیکو گاہے عرش کہتے ہین گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان وزمین ہی وسع کرسیہ السموت والارض واللہ اعلم یہان تک تمام آدمیونکو پند اور نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتدا رکوع گذشتہ سے کہ یاایھا الناس اعبدوا ہی ظاہر وباہر ہی اور یابنی اسرائیل اذکروا کہ آگے آویگا بطریق ذکر خاص بعد عام لائے اور درمیان مین قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اسبق سب کے اور باپ سب کے تھے جملہ معترضہ مذکور فرمایا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے کہ آسمان پر تھے یا ان فرشتونکو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتونکو آسمان وزمین کے بعد قتل اور اجلا بنی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بدرستی کہ مین بنانیوالا ہون زمین مکے مین یا مطلق زمین پر عوض قوم جنون کے اس شخص کو کہ عمارت زمین پر خلیفہ تھا راہو اور اعانت دین مین اور امانت مین خلیفہ میرا ہو خلیفہ اسے کہتے ہین کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے اور بہ نہج متعارف اسکا اختیار کرے مابین معنی حضرت آدم خلیفہ فرشتونکے ہین کہ فرشتے جو پرستش عبادت الٰہی مین مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہوکر بآن صفات موصوف ہووے یا خلیفہ وہ ہوتا ہی کہ کسی کے طرف سے او امر نواہی جن جن کو بتانے ہین بتاوے بایں معنی خلیفہ خدا ہین کہ حق تعالی کیطرف سے اجرائے احکام شرعیہ فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہی کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتون کے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتون نے کیا بناتا ہی تو ہیں زمین کے اس شخص کو کہ فساد کرے زمین مین وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور ڈالے لوہو قتل کرکر مثل اپنے کو بغیر حق کے یہہ خبر آیندہ کی کہ فرشتون نے دی یا بابا خبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا تھا یا ازراہ کشف تھی کہ مقتضاے صفائے طینت ہی یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہی کہ جو خون ریزی سے نڈرے اور خانہ جنگیان کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف تیرے بتوفیق واعانت تیری کے کہ موجب حمد ہی وَنُقَدِّسُ لَكَ

اور ذکر کرتے ہین تیرا ساتھ پاکیزہ گی کے ہر نا شائستگی سے قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالی نے تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے یعنے پیدائش مین اسکے حکمتین ہین کہ مجھ کو خبر ہین تمھین نہین وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو خلیفہ عبارت انہین سے ہی نام سارے مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پھر سامھنے کیا انکو اوپر فرشتون کے یعنے ان شخصونکو کہ جنکے نام حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو سکھائے تھے سامھنے فرشتون کے کیا فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھ کو یہہ امر حق تعالی واسطے تنبیہ امر کے ہی اوپر عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ نام انکے کہ تمھارے سامھنے کئے ہین اگر ہو تم سچے طعن مین استحقاق خلافت آدم کے یعنے جو تمھاری غرض یہہ ہی کہ لائق خلافت کے نہین اسواسطے کہ ان سے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح تقدیس تیری کرتے مین شایان منصب کے ہم مین اچھا خلیفے کو علم چاہیئے تم ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا دکھا فرشتون نے پاکی ہی تجھ کو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تو نے ہمکو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہی روایت ہی کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان طائف اور مکے کے تھا فرشتون نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہی تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہون مین اسکی بڑی شان ہوگی اگر اسکو ہم پر فضل دین تو تم عداوت رکھوگے اسسے یا مجبت فرشتون نے کہا ہم مطیع حق تعالی کے ہین جو فرماوے گا وہ کرینگے اگر ہمین فضل دیگا تو ہم اسکے حقین احسان کرینگے اور اگر اسکو فضل دیگا اسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا ازراہ حسد کہ مین تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین دو چیزین معلوم ہوئین ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے کہ فرشتونمین انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا کہ بعضے چیزین ایسی بھی ہین کہ اظہار انکا بزبان موجب زیان ہی کہ ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی باظہار کی جان اپنی شقاوت ابدی مین گرفتار کی قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالی نے بیواسطے ای آدم بتادے ان ملائکہ کو نام ان چیزونکے کہ حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتادئے حضرت آدم نے نام اشخاص کے فرشتونکو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالی نے فرشتونکو کیا نہ کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق مین جانتا ہون چھپی چیزین آسمانونکی اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور جانتا ہون مین جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم گفتار سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کرای محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتون کے یکبار سجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا کہ نام اسکا عزازیل تھا حق تعالی نے بحجت نافرمانیکے نام اسکا ابلیس رکھ دیا یعنے نا امید رحمت حق سے اور ابلیس جنون کی قوم سے تھا چنانچہ اوپر جگہہ قرآن شریف مین وارد ہی وکان من الجن اور ایک مقام پر ہی خلقتنی من نار وخلقتہ من نار جن مین اسواسطے اسنے سرکشی اور تکبر کیا بخلاف فرشتونکے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہی افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی اس سے نسل ابلیس کی معلوم ہوتی ہی اور فرشتونکی نسل نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہی اور استثنا منقطع ہی اور بعضے کہتے ہین یہان استثنا متصل ہی یہہ فرشتہ تھا اور کان من الجن کی معنی صار من الجن ہین یعنی بعد نافرمانیکے مسخ کر دیا اسکو ہوگیا جن سیواسطے نسل بھی اسکی ہوئی دو آیتون کے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے خلقت اسکی ناری معلوم ہوتی ہی تو اس سے یہہ لازم نہین آتا جو ناری ہو وہ جن ہی جائز ہی کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہی چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی نے اختیار کیا ہی کہا ہی مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیتہ کریمہ واذ قلنا

للملائکة اسجدوا لادم کے اوپر قول بیضاوی کے کہ یہہ ہی واما المعنی اللغوی وھو التواضع کہ تواضع یا انحنا ہی کہ نہین ہی اُسمین وضع جبہہ کے اوپر زمین کے بنابر اسکے کہ کہا ہی معالم مین اور یہی اصح ہی اور یا وضع جبہہ ہی اوپر زمین کے اور امام سابقہ مین ایسا کیا کرتے تھے اختیار کیا ہی اسکو امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ حضرت جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہی کہا خفض لھما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحک للمؤمنین اور واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحک للمؤمنین کے لکھا ہی وتواضع لھم وارفق لھم اور تفسیر واخفض لھما جناح الذل کے معنی تین لکھا ہی تذلل و تواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد ہی عن عمر ابن الخطاب رض قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر اور تواضع مین انحناء ہی پس سلام مین انحنا یہان سے نکل سکتا ہی اور سوا اُسکے معنی لغوی تواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا نکلتا ہی مگر یہہ بحفظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو اور والدین اور پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہیئے کہ مقتضائے ادب ہی اور ماجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہی اور انحناء مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو متصور نہین ہی اور وہ جائز نہی بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہی اور حضرت نے ممانعت اس سے لوگونکو نہین فرمائی ہی جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہی حدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن ادریس وابو اسامۃ عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک کان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی السلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشھد انک نبی الخ ترجمہ حدیث کا یہ کہ ہمکو ابو کریب نے کہا اسنے حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اسنے عمرو بن مرہ سے اسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا کہ ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی تحقیق کہ اگر وہ نبی کہنے کو سنیگا تو اوسکی چار آنکھین ہونگی پس آئے وہ پیغمبر خدا صلعم پاس پس پوچھا ان دونون نے نو نشانیون روشن سے پس فرمایا حضرت نے واسطے اُنکے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مارڈالو تم نفس کو جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق چغلی تو قتل کرے وہ اسکو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہہ پھیراؤ تم بھاگنے کو دن لڑائی کے اور لازم ہی اوپر تمہارے خاص اے یہود کہ نہ تجاوز کرو تم حد سے آلسی سے بیچ دن ہفتے کے کہا راوی نے پس چومے اُنھون نے دونو ہاتھ حضرت کے اور دونو پاؤ حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تم نبی ہو اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ فقبل راسہ ورجلیہ الحدیث اور سوا اُسکے حدیثین آئین ہین بسبب طوالت کلام کے یہان نہین لکھین اور کتب فقہ مین بھی ہی چنانچہ منیہ مین اور احیاء العلوم ہی واما تقبیل الید والانحناء فی الخدمۃ فھو معصیۃ الا عند خوف او للامام العادل او العالم اولمن یستحق ذلک لامر دینی وفیہ ایضا ان القیام مکروہ علی سبیل التعظیم لاھل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبیل الاکرام سمجھ لیجئے کہ تواضع کئی قسم ہی ایک تواضع نبی کی ہی واسطے مؤمنین کے ایک مومنین کی ہی واسطے نبی کے یا علما کے یا والدین کے
ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے اور مشائخ کی ساتھ مشائخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہی ویسی ہی موافق ہر
ایک کے تعظیم و تواضع ہی چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزل الناس منازلھم اور آیت مین کہ واخفض جناحک للمؤمنین
ہی پیغمبر کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت مین معنے گر پڑنا اپنے مرتبے سے ہی پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی بہت تھی کہ ابتداء بسلام
کرتے تھے اور مؤمنین کو پیغمبر کی تواضع تقبیل اقدام بھی کم ہی اسیطرح اوپر مراتب کے قیاس کر لیجئے اور حدیث صحیح مین ہی انحنا سے جو
وارد ہی چنانچہ مروی ہی انس سے کہ کہا انھون نے کہا ایک رجل نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے
تو انحنا واسطے اسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکرے تا آخر حدیث کہ مشکوۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہی اسمین
لفظ بھائی اور دوست کا ہی اس سے بھی نکل سکتا ہی کہ نہی انحنا کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی اور دوست ہی پس انکی
ملاقاتمین تو ضرور انحنا اور جھکنا نچاہئے باقی رہے والدین اور پیر اور استاد انکی حق مین بلفظ صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی
جائز ہی کہ یہہ اس نہی مین تداخل ہونگے کہ مرتبہ انکا برابری کا نہین ہی انکا ادب اور اعظام ضرور ہی اگر انکی جناب مین اہل علم
سلام بانحنا تجویز کرین تو جائز ہو سکتا ہی اور کیون نہ جائز اور درست ہو کہ صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہی حدثنا الحسن بن محمد
قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا ابی ماجشون قال حدثنا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل
یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد
بن اسامۃ قال فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض ثم قال لو راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ ترجمہ حدیث کی ہمکو حسن بن
محمد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عباد یحیی ابن عباد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابی ماجشون نے اور اسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن
دینار نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے کو
درازی سے بیچ کنارہ کے مسجد سے پس کہا ابن عمر نے دیکھ کون ہی یہہ شخص کاشکے ہوتا یہہ نزدیک میرے پس کہا واسطے اسکے
ایک آدمی نے آیا نہین جانتا تو اسکو ای ابا عبد الرحمن یہہ محمد بن اسامہ ہی کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے
دونو ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھا ہوتا اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور شفائے قاضی
عیاض مین مذکور ہی ورای ابن عمر محمد بن اسامۃ ابن زید فقیل لہ ھو محمد بن اسامۃ فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض وقال لو راہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انحنا جائز اور درست ہی بلکہ مسنون ہے جھک جانا تواضع سے اور
چومنے دست و پا خدمتمین بزرگون کے یون جائے تو جاتا جا ابی واستکبر وکان من الکافرین نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم
علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر کیا اور تھا علم الٰہی مین کافرون سے وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور کہا ہم نے ای آدم علیہ
السلام رہ تو اور جورو تیری یعنے جو ایچ بہشت کے وکلا منھا رغدا حیث شئتما اور کھاؤ تم دونو میوے اس بہشت سے بافراغت جہان
چاہو تم ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے
ظالمون سے سمجھ لیجئے کہ شجرہ جو آیت شریفہ مین وارد ہی اسمین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہی
اور بعضی کہتے ہین انگور کا تھا بعضے کہتے ہین انجیر کا تھا بعضے کہتے ہین کہ پتے اسکے برگ سیب کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھا بعضے کہتے ہین کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت بھی قائم ہوتا تھا سمجھ لیجیے کہ یہان کئی نا فرمانیان حق تعالی کی ثابت ہوتی ہین اور حال آنکہ انبیا معصوم ہین جواب اُسکا یہہ ہی کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کر شجرہ معینہ گمان کیا تھا پس اس درخت سے بچکر اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہی کہ نہی تنزیہی ہی آپ سمجھے لیکن ایسا نہین خلل ہی کہ سیاق کلام کا یعنی فتکونا من الظلمین منافی اسکے ہی یا یون کہیے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہی یعنی مت پاس جاؤ تم یہہ تو نہین ہی کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم وحوا نے پھل اس درخت کا کھا یا تو کپڑے انکے بدن سے پھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش کو وہ شاخ اپنی بلندان سے کرتا تھا کہ آپ کا ہاتھہ وہان نہیچتا تھا جب درخت انجیر پاس گئے تو اسنے ڈالی جھکا دی اُنھون نے اُسکے برگ سے ستر عورت کیا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ پس لغزش دی آدم اور حوا کو شیطان نے بہشت سے پس نکال دیا اُنکو اس چیز سے کہ تھے بیچ اُسکے اسنا د نکالنے کی شیطان کی طرف مجازا ہی کہ واسطہ نکلنے کا پڑا ہی اور نکالنے والا اللہ ہی سمجھ لیجیے کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف مین لکھا ہی کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینک دیا تھا زمین سے اسنے آواز کی حضرت آدم کو حق تعالی نے سنا دی بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ زمین پر پھینک دیا تھا لیکن آمد رفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے ہین کہ شیطان سانپ کے منہہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پانؤن سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت مین گیا پس شیطان نے بہشت مین جاکر حضرت آدم علیہ السلام کو بطریق نیک خواہی کے کہا یا آدم ھل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی اے آدم رہنمونی کروں تجھہ کو اوپر درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کہین گی قبول کرے جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہی شیطان نے کہا اسی جہت سے کہ کھانا اسکا سبب ملک ابدی ہی غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ انکار کیا اس نے حضرت حوا سے کہہ کر پھر اُنہین کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالی نے اُنہین نکلوا دیا وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہی کہ کہا ہم نے اُترو بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اھبطوا کا کہ صیغہ جمع ہی آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سب کو ہی چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہبطوا جمع ذوی العقول کی ہی غیر ذوی العقول کیونکر اسمین داخل ہونگے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ واسطے غلبے ذوی العقول کے کہ آدم وحوا اور ابلیس ہین غیر ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہی داخل کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو ہی ساتھہ ذریات کے کہ پشت آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی اِن کے ساتھہ بعض کے بسبب کفر اسلام کے ظاہر ہی سوال ذریت آدم کی اُسوقت معلوم نہ تھی پس خطاب عین اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہون جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ما بطین ہی اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہی نہ تکلیف کا اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہی اور ایسا کلام بیچ مین مستعمل ہوتا ہی چنانچہ کہنا بحکم شاہدین کلام اللہ مین وارد ہی حضرت داؤد اور سلیمان علیہ السلام کی شانین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمھارے اور ذریت تمھارے کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہی اور منفعت فائدہ ہی ایک وقت تک یعنی مرگ تک فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پس سیکھہ لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھہ سخن پس پھر آیا اوپر اسکے اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اسکی کہ بخشندہ ذنوب اور پوشندہ عیوب ہی اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق حق سبحانہ وہی ہی قبول کرنیوالا توبہ بندونکی بیشمار اور مہربان کہ گناہ بندونکی بخشتا ہی بار بار لکھا ہی کہ آدم اُترکر آسمان سے کوہ سراندیب پر دو سو برس روئے پھر حق تعالی نے کچھہ کلمات سکھائے حضرت آدم نے وہ پڑھے گناہ انکا بخشا گیا بعضون نے کہا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین اور بعضون نے کہا ہی
کہ لا الہ الا انت سبحانک بحمد ربک عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفر لی وانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمد
ربک عملت سوءً وظلمت نفسی فارحمنی وانت ارحم الراحمین اور بعضون نے کہا ہی یہہ تھی سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک
اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضون
نے کہا ہی کہ باین الفاظ دعا کی تھی یا رب بحق محمد ان تغفر لی پس جسدم بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالی نے ارشاد کیا
ای آدم تو کیا جانتا ہی محمد کو جو وسیلہ مغفرت کرواتا ہی حضرت آدم نے عرض کیا کہ بہشت مین جس جگہہ نظر کی مین نے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا پایا اور ایک روایت مین ہی کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بدن مین روح پڑی مین نے آنکھہ کھولی ساق عرش پر لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالی نے فرمایا ای آدم تو نے واسطے ایک گناہ اپنے کے محمد کو شفیع گردانا اگر گناہون اہل آسمان
اور زمین کے کے محمد کو شفیع لاتا مین عفو کرتا ۔ گنہ بخش میری بھی رب انام بحق محمد علیہ السلام ۔ اس مقام پر اعتراض جواب بتفصیل بحر مواج
مین مذکور ہین جسکو منظور ہو دیکھہ لے لکھا ہی کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر اترے زمین پر آپ نے قی کی وہ قی جس
جانور نے کھائی اسکے دانت مین یا نیش مین زہر ہوگیا اور وہان جو گیاہ روئیدہ ہوئی زہر ملی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا کہا ہم نے
دوسرے بار اترو بہشت سے سب زمین پر فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس جو آویگی
تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھہ ارسال رسل وانزال کتب کے پس جس نے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر
اُن کے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون
ہمارے کو کہ قرآن ہی یہہ لوگ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجے کہ
پہلے سب قصص کے حق تعالی نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے کہ باپ سبکے ہین اور ارشاد کیا کہ مین نے سب
ملائک کا آدم کو مسجود کیا اسمین احسان اپنا تمام لوگونکو جتایا کہ انکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہی کہ تم ان کے پشت مین
مخفی تھے علاوہ اسکے احسان باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہی پس باین احسان رجوع طرف میرے نہین کرتے خلاف فرمان
میرے کے کرتے ہو شرم نہین رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا اسمین یہہ اشارہ ہی کہ آدم کو باوجود اس قرب کے
اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکال دیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت مین داخل ہی
نکرونگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت انگیز ہی لازم ہی سبکو کہ تامل اسمین کرین اور جو کام نارضامندی الٰہی کا ہو اس سے باز رہین اور
دوسرا قصہ ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مومنین ہی کہ باوجود اس قرب ومنزلت کے بیک نافرمانی سبحانی راندہ درگاہ ہوا
پس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب الٰہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ مین روئے اور مغفرت بہزار نیازمندی جناب خداوند کریم سے
مانگئے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہی اور پوشندہ عیوب بندگان ہی یہان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان اپنے جتا کر
پند اور نصیحت سب لوگونکو بوجہ عموم کی اور پھر اس مقام سے موعظت بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتین اپنی یاد دلوائین
اور احسانات جتائے کہ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتین میری وہ نعمتین
کہ فضل اپنے سے انعام کین مین نے اوپر تمھارے یعنی اوپر باپون تمھارے کے بنی اسرائیل کے تحقیق مین لکھا ہی کہ اسر مرد کو کہتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین اور ایل خدا کو یعنی اے بیٹو مرد خدا کے اور مراد خدا سے مراد یعقوب ہین اور لفظ نعمت کا واحد ہی بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتون کو کیا معنی کہ ان کو فراموش نکرو یا مذکور انکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ ان کے آبا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من وسلوی بھیجوایا اور بعضونکو مملکت دی جیسے سلیمان علیہ السلام کو کہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوے تھے علی ہذا القیاس بیقیاسی عنایت کئین اور نیکی باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہی کہ عزت باپکی عزت بیٹے کی ہی سیوا سطے حق تعالی نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ ان کے باپون پر کین تمھین وَاَوْفُوا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین باندھا ہی مین نے تم سے تورات مین پورا کرونگا مین عہد تمھارا یعنی جزا وفاداریکی تمھین پہنچاؤنگا وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ اور خاص مجھہ سے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان شکنی نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے جو اتارا مین نے یعنی قرآن درانحالیکہ سچا کرنیوالا ہی وہی قرآن یعنی موافق اور مطابق ہی بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اس چیز کو جو ساتھہ تمھارے ہی یعنے تورات اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھہ اس کے یعنی قرآن کے یا مثل اول کافرون کے کہ کافران مکہ ہین یا مراد کفر سے حق پوشی ہی دیدہ و دانستہ کیونکہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت لو بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہی سول تھوڑا مخاطب اسکے علما یہود ہین جیسے کعب ابن اشرف وغیرہ کہ آیات تورات کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھہ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیا فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہی کہ علماء یہود آیتین تورات کی تحریف کرکر ایک صاع جو اور چار گز کرباس کپڑا بیچ ڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھہ بیٹھے کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہی اور وہ باقی ہی اور یہہ تھوڑی ہی اور وہ بہت ہی قل متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیر لمن اتقی سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند بظاہر بنی اسرائیل ہی لیکن حقیقت مین سرزنش کئی فرقونکی ہی اس امت کے کہ عوض مین آیات الٰہی کی قیمت قلیل لیتے ہین اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقہ اول علماء بدقماش ہین کہ دنیا دارون سے اور ظالمون سے اختلاط کرتے ہین اور واسطے لذات اور شہوات اُنکے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس اس کے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امرائے بیدادگر کہ داد مظلومونکی نہین دیتے اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور کارپردازون دفتر والون کا ہی کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراجین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علمائے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہی کہ اوپر تعلیم احکام الٰہی کے اور تبلیغ مواعظ اور پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہی تو متوجہ بحال سائل ہوتے ہین اور بے توقعی مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین ہین اسواسطے کہ عوض تعلیم مین کچھہ چیز نہین لیتے بلکہ لینا انکا اجورہ محنت انکی کا ہی کہ صبح سے تا شام اپنے گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہوکر اطفال بے سروپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے ہین جمع کرتے ہین اور بہ احتیاط نگاہ رکھتے ہین مان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پر بے تعین مکانی اور زمانی اجورہ درخواست کرے اس زمرہ مین محسوب ہی اور اجرت لینے مین امامت کے اور اذان کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہی بعضون نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہنا ہی جائز ہی کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے نہین ہی بلکہ اوپر اداس عبادت کے ہی مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل عبادت نہین ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین جسبۃ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ برای خدا یہ اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفاے راشدین اور سلاطین عادلین نے دیکھا کہ یہہ لوگ مصروف اسی عبادات مین ہین تو انکی معاش کے واسطے مال مین مسلمین سے کچھ مدد خرچ مقرر کیا نہ واسطے اجرات کے بلکہ بنا بر اعانت رفتہ رفتہ یہہ صیغے صیغے معاش کے ہوگئے اور اجورہ قرار پکڑ گیا اس زمانے مین یہہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بحرمت ہی حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہی چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہی چنانچہ احادیث صحیحہ مین کہ بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہی تجویز فرمایا ہی اور محققین علمانے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ بہت نافع ہی وہ یہہ ہی کہ جو چیز آدمی کے حق مین عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت موکدہ ہو اوسپر اجرت لینی جائز نہین ہی مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہین ہی مباح محض ہی اوسپر اجرت لینی جائز ہی مثل رقیہ کرنیکے بقرآن یا تعویذ لکھنے کے اور مثال انکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تورات مین لکھی ہوئی ساتھ جھوٹھ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے ہی حق مین پھر جان بوجھ کے کیون انکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپ کو دوزخکا بندھن بناتے ہو معلوم کیجیے کہ دوسری آیت مسائل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ کا اور زکوۃ کا اور رکوع کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم کرو نماز کو مسلمانون کے ساتھ جیسے یہہ پڑھتے ہین وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے اگر کوئی کہے اس آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہی اور حال آنکہ نماز جماعت کی فرض نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ امر اہل کتاب کو ہی کہ انکی نماز مین رکوع تھا حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوۃ کے تاکید فرمادی کہ رکوع مین بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضون نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہی اور صلوۃ کی معنی لغت مین دعا کی ہین پھر نقل کیا اسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوۃ کی معنی لغوی طہارت کی ہین پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط الفراغ والحول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہی جیسی سجود وضع جبہہ ہی اور اسیقدر فرض ہی نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہی چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی اور نماز جماعت کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہی اور نماز جماعت شعار مخصوص اس دین کا ہی أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ آیا حکم کرتے ہو لوگونکو ساتھ بھلائیکے اور بھول جاتے ہو جانون اپنی کو اور حال یہہ ہی کہ تم پڑھتے ہو کتاب تورات مطابق حال انکے کے یہہ مثل ہی آپکو فضیحت غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضی یہود کی شان مین ہی کہ اپنے دوستونکو جو ایمان لائے تھے احکام شرع محمدیہ پر ترغیب دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حال آنکہ جا بجا کتاب الہی مین پڑھتے تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الہی کے عمل کرے اور قول انکا مخالف عمل اسکے کے ہو مستحق وبال اور نکال ہی چنانچہ قرآن مین تین جگہہ اسی معانی کو ارشاد فرمایا ہی اول یہان دوسری آیت لم تقولون مالا تفعلون مین تیسری آیت ما اریدان اخالفکم الی ما انھکم مین اور عاقل سے بہت بعید ہی کہ اصلاح حال غیر مین کوشش کرے اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الہی کرتے ہو اور بموجب اسکے ہرگز عمل مین نہین لاتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہین سمجھتے تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا اپنے حال آنکہ صریح عقل اوپر قباحت اسکے کے دال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی اسواسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہی کہ اور لوگ پند پذیر ہون اور ضرر اپنے سے احتراز کرین اور ظاہر ہی کہ مصلحت فہمی
نفس اپنے کی اور دفع مضرت جانکا اپنے ضرور تر ہی اور دن کے اصلاح مین لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے وَاسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر کرنے کے بیچ اطاعت کے اور ساتھ نماز پڑھنے کے یا ساتھ دعا کے بیچ حصول دعا
کے یا یہہ معنی ہین کہ گناہون سے بچنے مین اور عبادت کرنے مین مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھ لیجیے کہ صبر تین قسم ہی
اول صبر اوپر مشقت طاعت کے ہی جیسی اٹھنا نیند سے واسطے نماز کے اور غسل اور وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا گرمی مین
اندھیری مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہی کہ بے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہی تیسری صبر اوپر مصیبت کے ہی کہ درد و امراض
اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپکو باز رکھے جو آدمی اس تین حالات مین نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے
یقین ہی کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اُسکا مغلوب اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر ونصف فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس مرفوعاً گویا اس حدیث
مین اشارہ فرمایا ہی کہ ایمان بمنزلہ صحت کے اور صحت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہی پرہیز اور دوا سے پرہیز صبر ہی اور دوا شکر
ہی اگر پرہیز نہو دوا کچھ فائدہ نہین کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہی حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہی چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی ہی کہ الصبر
من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہی کہ
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحت یعنی صبر اور جوانمردی شجاعت وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ اور
تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار مگر اوپر عاجزی کرنیوالون کے کہ مومن مین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر ان کے گران نہین ہی
انکی صفت مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اَلَّذِينَ يَظُنُّونَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وہ لوگ کہ بیقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے والے ہین
ساتھ جزائے پروردگار اپنے کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اسکے پھر جانے والے ہین واسطے جزا پانیکے يَا بَنِي
اِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمھارے تکرار اس جملہ کا
تنبیہ ہی واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتبار کے جیسی تکرار یا آیت کا اس آیت مین یا آیتا لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا
یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا بنی ہی موعظت
بنی اسرائیل ہی اور اسیواسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہی وَاَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ اور تحقیق مین نے
بزرگی دی تم کو اوپر عالمون کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو ہی کہ حاضر تھے بہ اعتبار اجداد انکے کے کہ اپنے زمانے مین افضل عالم اور اکرم بنی
آدم تھے جیسی کوئی کہے بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یاد کرو
اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی ابا کو تمھارے تمام جہان پر یعنے مین نے یہہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے
پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھراتے ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا اور ڈرو اس
دن سے کہ جسدن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھ یعنی کوئی مومن چاہیے کہ کسی کافر سے قیامت کو کچھ عذاب کم کرو اسکے تو یہہ نہوگا
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ قبول کی جاویگی اس نفس کافرہ سے سفارش یعنی کوئی عرض کرکے بخشوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہ لیگا اور نہ لیا جاویگا اُس سے بدلا یعنی کافر چاہے کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو یہہ بھی نہوگا اور نہ امداد کئے جاوینگے روایت ہی کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم اُن کے ہمین یہہ آیت نازل ہوئی سمجھ لیجے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق مین مقبول ہی نہ کفار کے وَاِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو اے بنیو یعقوب کے جب بچایا ہم نے تم کو یعنے اجداد تمھارے کو قوم فرعون سے کہ تمھارے پیچھے پڑے تھے پہنچاتے تھے تم کو بُرا عذاب يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاریکو سمجھ لیجے کہ نساء زنان بالغہ کو کہتے ہین اور اس جگہ چھوٹے بچون کی معنی مین آیا ہی مجازاً جیسے تسمیہ شی کا اعتبار مایئول الیہ ہو لکھا ہی کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ اٹھی ہی فرعون کو اور اسکے گروہ کو جلا دیا ہی تعبیر کہنے والون سے اسکی تعبیر پوچھی کہا انھون نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا ہوکر تجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اس دن سے اسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہوا سے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اسے جینے دو ہماری خدمت کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر خلق جمع ہوکر اسکے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمھین لڑکون کا مارنا منظور ہی تو جہان خراب ہو جاوے گا اور عالم تباہ ہوگا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑ دو سال رہا ہمین حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل مین حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف قتل سے ایک صندوق مین حضرت موسیٰ کو بند کر دریاے نیل مین ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھ کے نکلوایا دیکھا تو ایک لڑکا ہی حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل سے نہین ہی خدا جانے کہان سے آیا ہی ہمارے اولاد نہین ہی ہم اسے پالین گے بیٹا کرکے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہی غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر پلوا کر انھین کے ہاتھ سے اُسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہی کہ اپنے دوست کو ایسے دشمن کے ہاتھ مین پرورش کی کہ جنے ہزارون بچون کو انکے گمان مین مارا تھا وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور ہی اسکے یعنے مارنے مین بیٹون کے اور واسطے خدمت کے بیٹیون کے جلانے مین آزمائش تھی پروردگار تمھارے سے بڑی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے ساتھ تمھارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس جُدا کر دیا ہم نے تم کو ایذا اسکی سے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ ہی کہ قوم اسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابرونکو جمع کرکے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہین یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اکر عرض کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی عاشورے کے دن سب اپنے لڑکونکو جمع کرکے چلے دریا پر جو پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر انکا تعاقب کیا حضرت موسیٰ نے بہ امر الٰہی عصا دریا مین مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ جگہ سے دریا مین راہ خشک ہوگیا حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اترے جاتے ہین دریا سے وہ بھی اسی راہ معہ فوج گھسا غرق ہوگیا قوم سمیت لکھا ہی کہ جبرئیل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑے کو دیکھ کر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے چلی یہہ دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ مین نے یہہ کیا اور تم پھر نافرمانی میری کرتے ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ ایک عورت مزدور نکی فرعون کے محل کی اینٹین دھویا کرتی تھی اسنے مزدوری نہین پائی تھی صبح کو پانی لینے دریا مین آئی ہاتھ دریا مین جو والا داڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اسکے ہاتھ مین آگئی اس نے بال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اکھیڑ کر جواہر سب نکال لئی سچ ہی کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہی اور مظلوم رستگار ہوتا ہی وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور یاد کرو اے
بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو توریت دینے کا چالیس راتکا سمجھ لیجئے کہ مذکور رات کا فرمایا اور دنکو چھوڑ دیا اسواسطے
کہ عرب مین شمار راتونکا کرتے ہین اور وہ چالیس راتین ذیقعدہ کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظَالِمُوْنَ پھر پکڑا تم نے گائی کے بچے کو ساتھ خدای کے پیچھے اسکے یعنے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ
طور پر اور تم ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی چاہئے تھی غیر کی کی روایت ہی کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی مصر مین آئے
عمل کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ سے عرض کیا حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس
روز مین تمھین کتاب دینگے آپ کوہ طور پر جا رہے حضرت ہارون کو خلیفہ اپنا کر کے قوم مین چھوڑ گئے پیچھے سامری نے کہ گوسالہ پرست تھا
اور بنفاق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آملا تھا وقت پاکر لوگون کو گمراہ کر دیا اسطرح سے کہ زرگری جانتا تھا سونے کی ایک گائی چھوٹی
سی بنائی اور اسمین خاک حضرت جبرئیل کے گھوڑیکے سم کی ڈالی وہ گائی آواز کرنے لگی لوگ پوجنے لگے لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام
کے گھوڑیکے سم کے نیچے جو خاک ہوتی تھی اُسے گیاہ روئیدہ ہو جاتی تھی سامری نے یہہ دیکھکر سمجھ لیا تھا کہ جس پتلے مین یہہ خاک رکھونگا
وہ بھی آواز کرنے لگیگا اسیواسطے وہ خاک اٹھا کر تھوڑی سی رکھہ چھوڑی تھی اور بعضون نے لکھا ہی کہ شیطان اس گائی مین گھس
کر آواز کرتا تھا کہ انی انا ربکم فاعبدون مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اسکو پوجنے لگے گمراہ ہو گئے حضرت ہارون
ہر چند سمجھاتے تھے انکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح تورات لے کے آئے یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون
علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگونکو ملامت کی سب نے توبہ کی باقی قصہ سورہ اعراف مین اور طٰہٰ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہم نے تم سے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے توبہ تمھاری کی کہ ہلاک نہ کیا ہم نے تمھین بعد صادر ہونے ایسے
بُرے عمل کے اور یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اسکو جب دی ہم نے موسیٰ کو
تورات وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اس کتاب اور معجزون سے
معجزہ وہ ہی کہ جس کے سمجھنے مین عقل عاجز ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اے
قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمھارے گائی کے بچے کو بخدائے فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ پس توبہ کرو بتضرع اور زاری طرف
پیدا کرنیوالے اپنے کے فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ یہہ کشتہ ہونا بہتر ہی واسطے تمھارے زندگانی دنیا سے
نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے کہ جس جس نے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو گئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیون کو
تلوارین بندھوا کر لے گئے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ جب حکم ہمارا انھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی ہی توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے سمجھ لیجے
کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کی تھی اور نفس معنے جانکی ہین جب وہ جان مارتے تھے توبہ قبول ہوتی تھی اور اس امت محمدیہ پر کمال فضل سے حق
تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل نفس امارہ ہی بحر مواجین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کتے
تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے انہین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستون کو مارو لیکن یہہ روایت لکھ کر رد کی ہی کہ یہہ صحیح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہین اسواسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہ کہتے تھے لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ اور حسن بصری نے کہا ہی کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا سوال فاقتلوا انفسکم سے یہہ نکلتا ہی کہ اپنے آپکو آپ قتل کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لیئین مین جواب منقاد ہونا اپنے قتل پر قتل اپنے کا ہی پس جو شخص منقاد ہوا اپنے قتل پر ہوا مجازاً اسنے اپنے آپکو آپ ہی مارا دوسری یہہ ہی کہ جنھون نے مارا وہ بھی تو خویش واقربا انکے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً اور یاد کرو اُسدن کو جب کہا تم نے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمھارے قوم مین بڑے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ کوہ طور پر گئے تھے بعد سنے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسیٰ نہ ایمان لاوینگے یعنی تصدیق تیری نہین کرنے کے ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہی یہانتک کہ دیکھین اللہ کو دیدۂ سر سے ظاہر اور برو اپنے فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ پس پکڑا تم کو بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے اس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اُتری تھی لکھا ہی کہ اس بجلی کی ہیبت سے یکبارگی سب مر گئے حضرت موسیٰ متحیر ہوئے اور کہا الٰہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالیٰ نے زندہ کیا انکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ پھر جلایا ہم نے تمکو پیچھے موت تمھارے یکے کہ ہیبت صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھہ زندگانی پاکے کہ حیات اصول نعمات ہی وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے اوپر تمھارے بادل کا تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ کس وقت تھا کہ جب جنگل مین یہہ تھے اور اُن کے ساتھہ خیمہ ڈیرا کچھہ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور اُتارا ہم نے اوپر تمھارے من اور سلوی کو من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضی کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور کچھہ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلوی بعضون نے کہا ہی پرندہ مشابہ بلخ کے تھا بعضون نے کہا ہی مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذبح ہوکر گر پڑتا اور الایش پیٹ کی دور ہوکر گرمی آفتاب سے بھن بھنا ان کے پاس آتا تھا بعضی مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور ان کے پاس آتا تھا جس قدر یہہ چاہتے تھے چھری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دن کے واسطے اگر اُسمین سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہی کہ قبل اسکے کوئی کھانا رکھنے سے سڑتا نہ تھا یہہ آدبتا سڑتا جب ہی سے ہوا ہی تفسیر موضح قرآنمین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوچکا اور بنی اسرائیل خلاص ہوکر چلے جنگل مین اُنکے خیمے پھٹ گئے تو سارے دن ابر رہتا تھا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ پونچا تو من وسلوی اُترتا تھا کھانیکو من ایک چیز تھی میٹھی دہنے کے سے رات کو اوس مین برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہوتی صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا اور سلوی ایک جانور کا نام ہی شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑ لاتے کباب کر کر کھاتے مدتون تک یہی کھایا کئے اور جیسا کہ انکو ذکمون من سلوی اترتا تھا رات کو روشنی کے واسطے نور پیدا ہوتا تھا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزین کہ دین ہم نے تم کو یعنے جو کچھہ کہ ہر روز تمھین پہنچتا ہی کھاؤ اور ذخیرہ کل کے واسطے نکرو وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا انھون نے اس نافرمانی کرنے سے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر ہمارے اور لیکن تھے وہ از روی نافرمانی اوپر جانون اپنے کے ستم کرتے روایت ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسیٰ کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے انکے قوم کو گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب وہان حضرت موسیٰ معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف انکی قوت دیکھکر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑتے ہین ہم ان سے کیونکر برسر آئینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون ان سے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے یہین رہینگے وہ جنگل چھ تیس چھ تیس کوس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا تھا چالیس برس تک اُسی جنگل مین سرگردان رہے روز ارادہ کرتے تھے کہ وہان سے نکلین سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے
تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے ڈیرا خیمہ کچھ نتھا گرمی آفتاب کیسے چلتے تھے اور بھوکھ کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے دعا
کی حق تعالیٰ نے آپکی دعا سے اُن کے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانیکو من اور سلوی اُتارا چنانچہ پچھلی آیت مین مذکور ہی بعد چالیس برس
کے اس جنگل سے نکلے اور اس قریہ پر پہنچے کہ جسکے غذا پر مامور تھے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور یاد کرو جب کہا ہم نے داخل ہو اس
گاؤن مین نام اُس گانونکا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے لکھا ہی کہ بناء بیت المقدس اسی زمین مین ہی فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اسی سے میوے اور طعام جہان چاہو بافراغت لیکن ابتداے تلبیس باین نعمت شکر بھی بجالاؤ وَادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازے مین اسی گانوگے سجدہ کرتے ہوئے شکرانے کا کہ اس قید سے چھوٹے اور یہہ شکر بدنی ہی
وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ اور کہو تم کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ ہی اور حطہ کلمہ استغفار ہی اُن کے
زبان مین معنی اسکی یہہ ہین کہ دور کر ہم سے گناہ ہماری اور جب یہہ دونو عمل بدنی اور زبانی ساتھہ ندامت قلبی کے کہ رکھتے ہو جمع ہوئے
توبہ تمھاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخش دینگے ہم واسطے تمھارے گناہ تمھاری اور اس دروازیکو حکم کعبے کا دینگے ہم تمھارے حق مین
کہ طواف اسکا اور سجود طرف اسکے مکفر گناہون تمھارون کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر بیچ حق گنہگارون اور اہل معاصی تمھارے کے
ہی وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور البتہ زیادہ کر دینگے ہم ثواب بسبب ان دو عمل کے نیکی کرنیوالونکو جو گناہ سے پاک ہین اسواسطے کہ مکفرات گناہ
ہونکی جو گناہ نہین پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہین اول یہہ کہ توبہ مین
زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور سجدہ بجالانا متمم توبہ ہی اور چند حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر گناہ ماضی کے اور ترک
گناہ بیچ حال کے اور عزم جزم گناہ نکرنے کا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہی سب متعلق بدل ہی لیکن صفت دل کی جب قوت
پکڑتی ہی جوارح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہین لہذا حدیث شریف مین بھی صلوۃ توبہ اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے تعلیم فرمایا ہی
دوسری یہہ ہی کہ علما نے لکھا ہی کہ جو آدمی گناہ مین مشہور ہو جاوے تو اسکو لازم ہی توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اوپر توبہ اسکے
کے مطلع ہو جاوین اور ساتھہ استغفار لسانی کے اور استشہاد عدول اور ثقات کے اور صدقات کے اور صلوات کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہین
ہی کہ توبہ بدون ان چیزون کے تمام نہین ہوتی کیونکہ توبہ آخرش برجا ماندہ کی بھی مقبول ہی اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر
نہین ہی بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگونکے ہی تاکہ سمجھین کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت پر استقامت کی پس تہمت گناہ کی
اسپر نکرین اور سوء ظن اور عیب اسکے سے باز رہین اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہو گیا ہو اُسے بھی چاہئے کہ جو جو لوگ اسپر گمان
بد مذہبی کا کرتے ہین ان کے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے انکو کہ مجھہ مین یہہ بات نہین ہی اور اگر ہو تو اُن کے روبرو توبہ
کرے تاکہ من بعد اتہام سے بچے تیسرے یہہ ہی کہ بعضے مواضع متبرکہ کہ مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوئے ہین یا بعضے خاندانہائے قدیم
اہل صلاح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہی کہ توبہ وہان کرنے اور طاعت بجالانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی
ہی اور اسی جگہہ سے مردویہ نے ابو سعید خدری سے حکایت کی ہی کہ مین ایکشب غزوہ مین یا کسی سفر مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی اوپر پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اسے دار الحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
مقام بھی ویسا ہی ہی کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لکم خطایاکم اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے کہا ہی کہ انما مثلنا فی ھذہ الامۃ کسفینۃ نوح وکباب حطۃ فی بنی اسرائیل یعنی مثال ائمہ اہل بیت نبوی
کی کہ قیم خاندان نبوت ہین اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہین بیچ اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہی اسواسطے کہ نجات طوفان
نفس وشیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہی کہ منتہی ساتھ ان بزرگوارون کے ہین چنانچہ
ظاہر و باہر ہی کہ سلسلے راہ سلوک خدا کے اور توبہ اور انابت کے اسی خاندان عالیشان کو پہنچتے ہین چودہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی
فروع انکے ہین وہ سب کے سب ایمہ اہل بیت سے ہین زیدیان اور عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان اور عجمیان اور
طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور کازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع انکی جیسے قادری
اور نقشبندی اور غیرہما قادری سقطیون مین مل کر امام علی موسی رضا کو پہنچتا ہی اور نقشبندی بایزیدیون کو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہی
اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت
خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اسکی کتب صوفیہ مین مسطور ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد
ثالث کے مکتوب مین لکھا ہی کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہی کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہی کہ اسمین
وسائط ضرور ہین اس راہ مین سب کے راہ نما حضرت امیر المومنین علی مرتضی ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت
فاطمہ اور حضرت حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت ان کے
کے قبل اس نشۂ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیائی ماتقدم کے امت کو اور بعد آن حضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ ایمہ چلا
آیا بعد اسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا پس بغیر توجہ ان ایمہ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبہ ولایت نہین پہنچیگا القصہ
بنی اسرائیل عہدہ شکر اس نعمت کے سے باوصف سہولیت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمین سے بے ادبی کی اور بجاے توبہ اور
استغفار تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ
ظلم کیا تھا اپنے پر از روے استہزا آیات کو سوا اسکے جو کہا گیا تھا واسطے انکے یعنی حق تعالی نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو انھون نے
حنطہ کہا حنطہ گیہونکو کہتے ہین توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ دینا اختیار کی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اول یہہ ہی
کہ اس سورتمین واذ قلنا فرمایا اور سورہ اعراف مین واذا قیل لھم اسکنوا وجہہ کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین ابتدا
یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ ظاہر ہی یہان بھی مناسب
ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند بزبان موسی علیہ السلام تھا ساتھہ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے
کو یہہ تمسخر پیش آئے اور عوض مین اسکے چکھا جو کچھہ کہ چکھا اور بیچ سورہ اعراف کے سوق کلام واسطے اسکے ہی کہ قوم حضرت موسی
علیہ السلام کی دو گروہ تھی امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون وامۃ ضالۃ جائرۃ اور ساتھہ اس تقریب دو قصے کے تفرق انکا بیچ عہد کرامت
مہد حضرت موسی علیہ السلام کے یاد فرمایا ہی از انجملہ قصہ تفرق انکے کا ہی بیچ مشارب اور عیون منفجرہ کے پتھر سے کہ دلالت اوپر انشعاب
اور تفرق ان کے کے کرتا ہی اور از انجملہ قصہ اختلاف حال انکے کا بیچ وقت داخل ہونے قریہ مذکور کے بعضی موافق فرمان کے بجا لائے
اور بعضون نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض کے فرمانا خداء عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسی علیہ السلام کا برابر
تھا معہذا ساتھہ قرائن کے معلوم ہی کہ قائل کون ہی اور نہ فرمایا کہ کسنے کہا پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہی کہ بیچ اس سورت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ادخلوا فرمایا اور سورۂ اعراف مین اسکنوا جواب اسکا یہہ ہی کہ سیاق اس آیت کا سورۂ مین ذکر کھانے من اور سلوی کا اور استبدال انکے کا اس نعمت کو ساتھہ حبوب اور غلات کے ہی پس مقصود بالذات یہان یہہ بیان اسکا ہی کہ ہم نے انکو پروانگی کھانے غلات اس دیہہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ اس مقصود بالذات کا ہی اور اذن ساتھہ شی کے اذن ہی ساتھہ اس چیز کے کہ موقوف ہی وہ اوپر اسکے لاجرم مذکور دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا بیچ سورہ اعراف کے تفرق اور انشعاب انکا بیچ سفر اور حضر کے پس بیچ سفر کے پانی پینے مین تفرق اختیار کیا اور حضر مین بیچ سکونت کے اور طریق اسکے کے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہی کہ اس سورۂ مین سکونت قریے کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہی اسواسطے کہ جیسی یہہ من اور سلوی کھانے سے ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور جو دخول مقدم ہی اوپر سکونت کے بیچ اس سورۂ بقرہ کے کہ مقدم ہی سورۂ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورۂ اعراف مین سکونت کو تیسرا یہہ ہی کہ یہان فکلوا ساتھہ نے کے لائے اور وہان سورۂ اعراف مین وکلوا ساتھہ واو کے یہہ فرق کس بر مبنی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہان لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھہ اور ہی چیز ہوتی ہی کہ مرتب اوپر دخول کے ہوتی ہی اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اس لفظ کا کہ شعار اوپر ترتب کے ہو ضرور ہوا اور بیچ سورۂ اعراف کے جو لفظ اسکنوا کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہی بغیر اسکے کہ وسیلہ دوسرے چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلا تکو وہان کے بطریق عطف مجرد ترتب سے بیان فرماوین چوتھا یہہ ہی کہ یہان لفظ رغدًا کا زیادہ کیا اور اعراف مین اس لفظ کو ساقط فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورۂ مین مقصود بالذات اباحت اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہی پس تاکید اسکی بلفظ رغدًا مناسب ہوئی اور اعراف مین سکونت مقصود بالذات ہی اور اکل ہی واسطے اسکے کہ سکونت مستلزم اسکے ہی مباح ہوا والضروریتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ بھی ہی کہ دخول باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے نہین ہی کہ مقام اکل و شرب سوا اس باغ کے ہوتا ہی اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اس مکان کے سے ہی اسواسطے کہ سوا مکان اور مکان واسطے اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا کہ بیچ آیتین کے واقع ہی مقتضی ذکر اور حذف اس لفظ کا ہی پانچوان یہہ ہی کہ یہان خطایاکم فرمایا اور وہان اعراف مین موافق بعضی قراۃ کے خطیٰتکم جواب اسکا یہہ ہی کہ خطایا کم جمع کثرت ہی اور خطاب کہ جمع سلامت ہی یعقلون جمع قلت کے سے ہی جو قول کو اس سورۂ مین ساتھہ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہی کہ ساتھہ ایک سجدے کے اور ایک دعا کے گناہان بیشمار کو بخشے پس لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا اور اعراف مین قول کی نسبت طرف اپنے نہین فرمائی لفظ دال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور نتھا اور یہان سے نکتہ دوسرا واسطے ذکر رغدا کے اس سورۃ مین اور حذف کے اس سورۃ مین واضح ہوا چھٹا یہہ ہی کہ یہان دخول باب کو مقدم اوپر قول حطہ کے فرمایا اور اعراف مین بالعکس ہی تغیر اسلوب کیون ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکونکو لائق ہی کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کرین پھر توبہ اور استغفار تقصیرات بجا لاوین تا ہضم نفس اور ازالہ عجب اور خود بینی ہو اور گناہ گار کو سزاوار ہی بلکہ واجب کہ اول صدق دل سے توبہ بصوح بجا لاوے بعد اسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول ہووے اور بیچ سورۂ اعراف کے جو کچھہ گنہگارونکے حال کے لائق تھا رعایت کی کہ اس سورۂ مین پیشتر مذکور گنہگاران امم ماضیہ کا ہی اور بیچ اس سورۃ کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھا مسطور فرمایا کہ اس سورۃ مین غالبا صفات متقیونکی اور نیکبختونکی مبین ہین اور یہہ بھی ہی کہ اس سورتمین جو ذکر دخول کا سابق گذرا پس
مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اُس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہی کیفیت دخول کو ساتھہ اسکے چندان تعلق نہین ساتوان
یہہ ہی کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہی اور سورۃ اعراف مین سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہی جواب اسکا
یہہ ہی کہ بیچ اس سورۃ کے دخول باب کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حطہ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اسکے ہوکر
مجموع فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالہ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہی رفع درجات اور مزید ثواب اور کرامت
مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوین حرف واو کی گنجائش نہ رہی اور یہان اور نکتہ بھی ہی لفظی اور وہ یہہ ہی کہ درمیان
واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی اور سنزید کے کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہی اتصال لفظی متحقق ہی پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی
بخلاف اعراف کے کہ وہان واذا قیل واقع ہی سنزید کا اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ مبنی اوپر اسکے ہی کہ سنزید اوپر نغفر لکم
خطایاکم کے معطوف نہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہی والا نزد کہتے اور مجزوم لاتے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہی کہ
اعراف مین فبدل الذین ظلموا منہم بزیادت لفظ منہم فرمایا ہی اور یہان منہم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہی جواب
اسکا یہہ ہی کہ اعراف مین سابق گذرا ہی کہ ومن قوم موسی امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون وہان اگر بے تخصیص سبکو ظالم فرماتے
منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورۃ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین گذری تھی حاجت لفظ منہم کی نہوئی نوان یہہ ہی کہ اس سورۃ
مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین پہلے مذکور انزال کتاب
کا ہی اور یہان تلک اکثر لفظ انزال کا مستعمل ہوا چنانچہ نزدیک اسکے وانزلنا علیکم المن والسلوی گذرا ہی اس عذابکو بھی بطریق تہکم
اسی وادی سے قرار دیا ہی اور واسطے مشابہت اخوانکے استعمال کیا ہی اور سورہ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہی فلنسئلن
الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین مین بیچ قصص اقوام ماضیہ کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا کہ دلالت اوپر تسلیط کے
کرتا ہی مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہی اور لفظ ارسال دال اوپر تسلیط عذاب کے اوپر انکے اور استیصال انکے کے
بالکلیہ ہی پس بیچ اس سورۃ کے کہ مقدم اوپر سورہ اعراف کے ہی ذکر اول نزول عذابکا مناسب ہوا اور سورۃ اعراف مین بیچ نہایت
کار کے دسوان یہہ ہی کہ یہان بما کانوا یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف مین یظلمون بجائے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہی
جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ فعل انکا ظلم تھا انکے حق مین کہ معرض غضب الٰہی مین بسبب اسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت دین خدا پس
دونون سورتونمین دونون صفت شنیعہ اس فعل کے ہین یاد فرمائین لیکن وجہ تخصیص کی اس سورۃ مین ساتھہ ذکر فسق کے یہہ ہی
کہ ظلم انکا بیچ حق انکے کے سابق عنقریب اس سورۃ مین گذرا ہی آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون مین اگر یہان بھی یہی
لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف انکا ساتھہ ظلم کے نہین گذرا تھا افادہ اس معنی کا مناسب
ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے چشم نمائی ضرور تھی لہذا ان سے درگذر نہ کیا ہم نے بلکہ سزا اس بے ادبی کی
چکہائی ہم نے فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پس اتارا ہم نے اوپر انکے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر
قول کے عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے تھے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اُترکر سبکو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا
کہ ایک دم مین چالیس ہزار آدمی مر گئے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار صحیح مسلم مین اور صحاح ستہ مین وارد ہی کہ آنحضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون رجز ہی اور بقیہ اُس عذاب کا ہی کہ پہلے لوگ ساتھ اسکے معذب ہوئے ہین پس جب یہہ وبا
واقع ہو کسی شہر مین یا ملک مین اور تم اس شہر اور ملک مین ہو تو وہانسے نہ بھاگو اور اگر سنو کہ کسی شہر اور ملک مین وبا واقع
ہی تو وہان جاؤ بھی مت اسواسطے کہ صورت اول مین فرار قضائے الٰہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہی اور صورت
ثانی مین جرأت اوپر عذاب الٰہی کے اور اقدام اوپر غضب اسکے کے ہی اور یہہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جب وبا کسی
جگہہ واقع ہو اور آدمی وہان سے نہ بھاگین اور صبر کرین اور حق تعالی سے اوپر اس صبر اپنے کے متوقع اجر کے ہون خدا تعالی
انکو ساتھ مرتبہ شہیدونکے پہنچاتا ہی اگرچہ سلامت رہین یہان اکثر ظاہر بینونکے خاطر مین اشکال آتا ہی کہ فرار قحط اور بلیات سے بلاشبہ
شریعت مین جائز ہی چنانچہ مشہور ہی کہ الفرار مالا یطاق من سنن المرسلین اور وبا اور طاعون کہ اشد بلیات ہی کسواسطے فرار
اس بلا سے شریعت مین ممنوع ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ اسکے دو جہت ہین اول یہہ ہی کہ بیچ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوص اقارب
اور عشائر اور اصدقا بیمار ہوتے ہین اگر آدمیونکو حکم جواز فرار کا فرماتے ان بیماریونکی بیمارداری کون کرتا سب کے سب خوف جان شیرین
اپنی سے بھاگ جاتے بیمار بے اجل مرتے یعنے جرح عظیم کھینچتے پس اسوقت مین خدمت بیمارونکی اور تسکین خاطر انکی اور عاجزونکی اور شکستہ
پائونکی کہ طاقت گریز کی مطلق نہین رکھتے ہین حکم جہاد کا پیدا کیا اور صبر اس مکان مین مثل صبر صف قتال مین موجب اجر اور ثواب کا ہوا بخلاف
اور بلاؤن کے کہ قحط ہی اور خوف دشمن ہی کہ یہہ مانع فرار سے وہان متحقق نہین بلکہ فقیر اور بے مایہ اس وقت مین سب سے پیش قدم
ہوتے ہین بیچ فرار کے یا مستغنی ہوتے ہین اس سے کہ مال نہین رکھتے تو کوئی پیچھا انکا کرے دوسرے یہہ ہی کہ طاعون اور وبا آثار ارواح خبیثہ
جنیان ہی کہ یکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر ساتھ اس نوع کے ایذا پہنچاتے ہین پس بھاگنا مقابلے انکے سے دلیل ڈرنے کی ان سے ہی
اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت انکے کا ہی پس اس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر فی القتال کا پیدا کیا اور حدیث مین
بھی اشارہ واقع ہوا ہی ساتھ اس معنی کے جہان فرمایا ہی طاعون کے حق مین کہ فانہا واخذ اعدائکم من الجن یعنی یہہ طاعون زخم پہنچانا ہی
دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد نعماے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوئین تھین فارغ ہوئے
اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہرچند موجب کفران اور فسق کا نہوے لیکن موجب تفرق اور اختلاف اور جانب داری کا کہ بیچ فساد اختلاف
مذاہب اور مشارب کے ہی ہوے اور وہ یہہ ہی کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے شکایت اسکی حضرت موسی سے
کی آپ نے جناب الٰہی مین واسطے رفع تشنگی انکی کے دعا کی چنانچہ فرمایا ہی وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اسوقت کو کہ دعاء استسقا
کی کئی موسی علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل سے تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی پینے کے اور گرفتار تشنگی
کے فقط قوم انکی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اسکے کہ طریقہ پانی دینے کا انکے پتھر کے چشمون سے کیون ہوا مینہہ آسمان
سے کسواسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مین اور سوا انکے انبیاؤن مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہی دیا اور حضرت موسی
نے خاص واسطے قوم اپنی کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمے جاری کر دیا اور استسقا سنت موکدہ سب پیغمبرونکی ہی کہ وقت قحط
کے آب خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز اور احتیاج ہی اور طریقہ مسنون اسکا کتب فقہ مین مذکور ہی
پس اجابت کئی ہم نے دعا حضرت موسی علیہ السلام کی فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہم نے موسی علیہ السلام کو کہ مار ساتھ عصا اپنے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سکے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت آس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا بقدر دس ہاتھ آدمی کے تھا برابر قد حضرت موسیٰ کے آتا تھا اور دو شاخین تھین اسمین کہ تاریکی مین مثل شعل کے دونون روشن ہوتی تھین حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق توارث انبیا مین چلا آتا تھا یہان تلک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے انکے بیٹے کو پہنچا اور ان سے بچند واسطہ حضرت شعیب کو پہنچا حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد پتھر سے پتھر غیر معین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا چنانچہ حضرت حسن بصری اور وہب بن منبہ نے کہا ہی اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہی یعنی الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے ہین پس اس سورتمین یہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایا تمین بھی ہی کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اُس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے انکے پکڑ کر قرار کیا تھا چنانچہ قصہ اسکا سورۂ احزاب مین بطریق اشارہ مسطور ہی حضرت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اٹھالو اور بہ احتیاط رکھو کہ یہہ کسی وقت مین مظہر قدرت الٰہی اور معجزہ عمدہ تمہارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اٹھالیا تھا بعضے کہتے ہین یہہ پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا انھون نے ہمراہ عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا بہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ جہۃ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادھر اُدھر کی سطح سے تین چشمے روان ہوئے اور بعضی اور مفسرین سے منقول ہی کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو بارہ بار بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند سرستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اول آتا تھا ثانیاً ترشح ہوتا تھا ثالثاً چشمہ بہتا تھا حضرت موسیٰ نے لشکر والون اپنون کو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض گہرے کھودو تاکہ پانی ان چشمونکا انمین جمع ہو پھر اسے پیو اور جب اُس پتھر کو وقت کوچ کے اٹھاتے تھے خشک ہوجاتا تھا القصہ حضرت موسیٰ نے بحکم الٰہی عصا پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اس پتھر سے بارہ چشمے اور روان ہوئے اور وہ پتھر چہار رویہ تھا ہر روئی سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین گروہ ہونمین سے گھاٹ اپنا بعضی ارباب وقت یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہی کہ اس سورہ مین فانفجرت واقع ہوا ہی اور سورہ اعراف مین فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہی اور انبجاس ترشح ہی یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ سابق مذکور ہوا ہی کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورہ مین کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہی پروردگار اپنے سے اور یہہ قوی تر ہی استسقاء امت سے کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کا کہ انفجار ہی اور دلالت اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہی مناسب ہوا لہذا فقلنا کہ مدلول اس قول صریح کا ہی اس سورتمین اسلئے اور سورہ اعراف مین جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہی ذکر اول اجابت کہ ترشح قلیل ہی کفایت ہوا ایسے واسطے کہ وہان لفظ واو جنسا کا کہ بمعنے اشارہ خفیہ ہی لائے القصہ ان سے اوپر اس نعمت کے شکر سوا اجتناب معصیت کے نچاہا اور فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلوی ہی اور پیو تم اُن چشمون سے پانی رزق سے اللہ کے کہ بے رنج و تعب تم کو دیا ہی وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر اسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ تم بسبب تفرقہ اور اختلاف کے ہوے ہو فساد کرینوالے لیکن ہنوز یہہ فساد تمہارا مختفی ہی دو نمین تمہارے اور اثر اسکا زمین کو نہین پہنچا ہی اور فعلو نمین تمہارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نکروگے تو ظاہر ہوکر عالم کو خراب کردیگا پس معلوم ہوا کہ نعمتہائے الٰہی بے بنی اسرائیل بیحق اسلاف تمہارے کے واسطے مزید فساد کے ہوئین تھین اسی جہت سے بسبب

بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمہارا ملحق بفساد ہوا باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہی کہ لاتعثوا مشتق ہی عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ بفساد ہی پس ذکر مفسدین کا بعد لاتعثوا کے تکرار ہی جواب اسیکا یہہ ہی لاتعثوا صیغہ فعل کا ہی دلالت اوپر حدوث فساد کے کرتا ہی اور مفسدین کہ صیغہ اسم کا ہی دلالت اوپر ثبوت اسکے کے کرتا ہی پس حاصل کلام کا یہہ ہوا کہ لاتحدثوا المبالغۃ فی الفساد حالہ کونکم ثابتین فی الافساد مت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد کرنیکے درآن حالیکہ تم ہوتم بیچ فساد کرنیکے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ احتراز تمہارا مطلق فساد سے تو ممکن ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین تمہارے درآیا ہی لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نہپہنچے سوال دوسرا یہہ ہی کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجر عیون کو کہ پتھر سے چشمہ بہتے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے مذکور فرماتے تا رفع احتیاج انکی سفر مین ساتھ کھانے کے پینے کے سایہ مین بیٹھنے کے ایک جگہہ ذکر ہوجاتی کہ سب ایک جنس سے ہی اس نعمت کو مستقل کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من وسلوی کو ایک جگہہ تتمہ نعمت مین نجات عقوبت صاعقہ سے کسواسطے داخل کیا نکتہ اسمین کیا ہی جواب اسیکا یہہ ہی کہ جو صاعقہ انپر جانب آسمان سے اور درمیان سے ابر سفید کے کہ غمام نور تھا گرا تھا بیچ تتمہ نعمت کے نجات اس آفت سے مذکور کرکر اشارہ فرمایا کہ ہم نے جو غمام کو کہ سبب ہلاک تمہارے کا ہوا تھا اور جو آسمان کہ مصدر اس آفت جان کا بنا تھا اُسے ازراہ کرم اور عنایت اپنے کے تمہارے کام مین مسخر فرمایا یہان تک کہ وہی غمام گرمی آفتاب سے تمہین بچانے لگا اور وہی آسمان تم پر من وسلوی ابر سانے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف نعمت انفجار عیون کو پتھر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھہ ابر اور آسمانکے کچھہ تعلق نہین رکھتی تھی اور یہہ بھی ہی کہ یہہ نعمت انفجار عیون اگرچہ بظاہر نعمت تھی لیکن باطن مین دلیل اختلاف اور تفرق دلہائے بنی اسرائیل تھی پس یہہ واقعہ مستقلہ تھا مشعر اوپر اسکے کہ اختلاف آرا اور تفرق دواعی وجود مین آوینگے اور بسبب اسکے مصدر فساد ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے کہ اسمین سب شریک تھے کسی وجہ سے تفرق اور اختلاف نہین رکھتے تھے لہذا اوپر ذکر اس نعمت کے تعداد نعما کو ختم فرمایا اور آئندہ مذکور قصور استعداد انکے کا اور اختلاف انکے کا اوپر انبیا کے اور نافرمانیان انکی اور دونو ہمت اور میل سفل کہ انکے سے بار بار سرزد ہوتا تھا بیان فرماتے ہین اور ارشاد کرتے ہین کہ نعمتہائے سابقہ انکی حق مین اس جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کے ہوی تھین کہ وہ نعما سب امور سماویہ اور خصائص غیبیہ تھین انہین صبر کرنا انپر شاق اور گران ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل بامور ارضیہ سفلیہ رکھتے تھے اصلا علو ہمت بیچ انکے نصیب نتھا چنانچہ واسطے اشعار اس نکتے کے چند واقعہ یاد دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا تم نے اے موسی اور اس ندا مین کمال بے ادبی کی تم نے کہ ایسے پیغمبر اولوالعزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام تمہارا یکبارگی بے ادبانہ تھا اسواسطے کہ کہا تم نے لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اس طرح کا کلام دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ صبر کرسکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نہ کرینگے والا لن نستطیع الصبر کہتے یا لایمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہوسکے عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آتا ہی ساتھہ کئی وجہ کے اول یہہ ہی کہ یہہ طعام آسمانی ہی اسواسطے کہ اگر من ہی تو اصل مین شبنم ہی کہ بیچ بعضے طبقات ہوا کے طعمہ اور مزاج پیدا کرکر گرتی ہی اور اگر سلوی ہی تو وہ بھی جانور پرند ہی کہ بادسکے جھوکے سے ہمارے پاس آرہتا ہی اور ہم زمین سے مخلوق ہین نہین وہ کھانا چاہیے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہی کہ مدامشت سے اوپر کھانے

ایک نوع طعام کے اشتہا مرجاتی ہی اور ہضم مین ضعف آتا ہی تیسری یہہ ہی کہ یہہ طعام غیر معتاد ہی اور طعام غیر معتاد ہر چند اعلی اور نفیس ہو
چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام معتاد کے ہر چند ادنی اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور متلذذات حضر خوش
نہین آتے اور ان سے سیر نہین ہوتے گو بطریق تفکہ اور تنقل ایک دو بار تناول کرین سوال من و سلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا جواب مراد
وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہین ہی بلکہ وحدت تکراری ہی کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا گو دو جنس سے تھا اور عرف مین رائج ہی
کہ طعام مکرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہوے تغییر اور تبدیل کے ایک طعام کہتے ہین اور اس وحدت اعتباری کو بجاے وحدت حقیقی استعمال کرتے
ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ طعام ساتھ ادام کے ملکر ایک طعام ہو جاتا ہی مثل قلیے خشکے اور دال خشکے کے اور شیر برنج کے اور کباب روٹی کے
لیکن اس جواب مین خدشہ ہی اسواسطے کہ من و سلوی اباہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے تا ایک کو طعام اور دوسرے کو ادام قرار دین
القصہ بنی اسرائیل کھاتے کھاتے وہ طعام بر سبیل دوام عاجز آئے اور کہا فَادْعُ لَنَا پس دعا کر واسطے آسانی ہمارے کے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو
کہ بیچ اصل کے پرورش اسکی متوجہ تیرے حال پر ہی بہ تبعیت تیرے ہمین بھی پرورش فرمائی اور ساتھ قدرت کاملہ اپنی کے يُخْرِجْ لَنَا نکالے
واسطے کھانے ہمارے کے بے اسباب ظاہری جوتنے بونے کاٹنے کے اسواسطے کہ حالت سفر مین اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم
سے کہان ہو سکینگی پس چاہیے کہ بطریق خرق عادت جیسے من و سلوی آسمان سے اُتارتا تھا ویسے ہی جہان لشکر ہمارا اُترے وہان موجود
اور مہیا پاوین ہم مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ اس چیز سے کہ اُگاتی ہی زمین بنسبت اُگانے کی طرف زمین کے مجازاً ہی فی الحقیقت اگانیوالا خدا
ہی مِنْ بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کی اور یہہ سبزی دو قسم ہی ایک تو ایسی ہوتی ہی کہ کچا
کھانا بھی اُسکا رائج اور متعارف ہی جیسی دھنیا اور پودینا اور تیرہ تیزک اور کندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری ایسی ہوتی ہی
کہ اُسے پختہ یعنے پکا کر کھاتے ہین جیسی خرفہ وغیرہ جنھین اول ذکر کر آئے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے اُنھین کو طلب کیا اسواسطے کہ وقت
نایابی طعام مین سریع النفع تمام نبات زمینی سے یہی جنس ہی کہ بنفسہ کھائی جاتی ہی بغیر انتظار غلے اور دانے اور میوے کے خصوصاً احرار
البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا سوداے نقد ہی وَقِثَّائِهَا اور خیار اس زمین کے سے خواہ دراز ہو
جیسے ککڑی کہتے ہین خواہ خورد ہو جیسی کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس سب طرح سے کھائی جاتی ہی اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہی کچی
بھی کھاتے ہین اور پکا کے ساگ اُسکا روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اسکا ساتھ ظاہر اسکے کے ہی وَفُومِهَا اور
گیہون اس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اسکے سے ہی نہ ظاہر سے کہ محتاج پیسنے پکانے کا ہی وَعَدَسِهَا اور مسور اس زمین سے کہ روٹی
کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ لذت غیر مقشر کی اسکے زیادہ تر مقشر سے ہی بخلاف اور حبوب کے
جیسی ماش چنانکہ محتاج مقشر اور تنقیہ کے ہین وَبَصَلِهَا اور پیاز اس زمین کے سے کہ ساتھ بو اپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہی اور
آپ بھی بجائے نان خورش مستعمل ہوتا ہی بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی توم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین واسطے مناسبت بصل کے
کہ پیاز ہی اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہی کہ فوم اصل مین فے رکھتا ہی بمعنی گندم آیا ہی اور اتصال
اسکا ساتھ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہی کہ گیہون کے معنون مین ہو اور فے اصلی ہو لیکن قرات مین عبد اللہ بن
مسعود کے ثومہا بجاے فومہا آیا ہی بنا بر اس قرات کے لہسن ہی کے معنون مین متعین ہی ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہی
ابن عباس سے کہ فرماتے تھے قرات مختار میری قرات زید بن ثابت کی ہی مگر سولہ حرف مین قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

از انجملہ ایک من بقلہا وقثائہا وثومہا پڑھتا ہون سمجھ لیجئے کہ سبب ابن مسعود کے اس قرات کو اختیار کرنے سے قرات کے ظاہرًا معلوم ہوتا ہی کہ ایک شبہ ہی کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہی اور وہی شبہ اکثر مفسرین متاخرین کے دل مین سمایا ہی وہ یہہ ہی کہ اخیر مین اس آیت کے اطعمہ مطلوبہ بنی اسرائیل کو دلی اور خسیس اور ردی فرمایا ہی پس ساگ اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ طعمہ ردیہ ہی لیکن گیہون جو ب اعلی سے ہی اسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہی یہان مگر فے بدل شے سے اور اصل کلمہ ثوم ہی لہسن کے معنونمین کہ ردات اور گندگی اسکی ظاہر ہی حل اس شبہے کا یہہ ہی کہ جوہر گندم فی نفسہ بلاشبہ جوب اعلی سے ہی لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھ کھایا جاوے تو کیونہ آپ ادنی ہو جاوے اسواسطے کہ نان گندم کی جودت اور ردات اور نفاست اور خساست تابع نانخورش کے ہی جیسی سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسی نے بیچ جواب بنی اسرائیل کے قال اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کر دو اس چیز کو کہ بحسب واقع وہ ادنی ہی از روی قدر و قیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب مزے اور لذت کے بھی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ عوض مین اس چیز کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہی ساتھ وجوہ مذکورہ کے اور پھر چندیہہ استبدال فی نفسہ مکروہ شرعی نہین ہی اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہی لیکن میلان اسفل اور دونہمت تمہارا آخر کو منجر ساتھ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے اور علی ہذا القیاس ہر محل مین تسفل اور تنزل پر جوگر ہو کر عالی ہمتی سے باز رہوگے پس مین جناب الہی مین یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ قابل عرض کے نہین ہی اگر تمھین باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق انہین اطعمہ ردیہ کا ہی تو علاج اسکا یہہ ہی کہ اِھْبِطُوْا مِصْرًا اترو تم کسی شہر مین شہرہائے شام سے مراد اس سے مصر فرعون نہین اسواسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہی وہ غیر منصرف ہی تنوین اس مین داخل نہین ہوتی بیچ قرات عاصم رحمہ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہی الیس لی ملک مصر اور قالوا ادخلوا مصر ان شاء اللہ امنین اگرچہ موافق ہندی کے صرف اسکی بھی جائز ہی چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہی فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے میسر ہوگا اس شہر مین جو کچھ کہ مانگا ہی تم نے مساگ ککڑی گیہون مسور پیاز بغیر حاجت دعا کے اور مجھے لائق نہین کہ یہہ سوال جناب الہی مین کرون پس بنی اسرائیل کو ہمیشہ میلان بسفل اور دونہمت لازم رہا جب تک عالی ہمت لوگ ان مین موجود رہے مثل حضرت موسی اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع اور سوا ان کے انبیای عالی قدر احکام انکے غالب رہے انکے تسفل اور دونہمت نے تاثیر معتدبہ نہ کی جب وجود ان عالی ہمتون کے ان کے درمیان سے موقوف ہو گئے انکی بدبختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا رعیت گری اختیار کی زراعت کرنے لگے مثل دہاقین اور مزارعین کے سبک قدر ہو گئے اور اس واقعے نے بعد تسلیط جلاوت کے اور بعد حادثہ بخت نصر کے اوپر انکے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ اور ماری گئی اوپر انکے یعنے لازم کی گئی اوپر انکے جزائے کفران نعمت مین خواری عاجزی کہ ہمیشہ زیر دست مسلمانونکے رہتے ہین اور جزیہ دیتے ہین وَالْمَسْکَنَۃُ اور فقیری بیچارگی کہ ہرچند تونگر ہون لیکن اپنے آپ کو عالم مین محتاج ہی بنائے پھرینگے تا حکام مالدار نجانکر دست تطاول دراز کرین اور یہہ ذلت اور فقر انکا مثل ذلت اور فقر مسلمانون کے نہوا کہ صبر کرنا اسپر موجب خوشنودی خدا اور رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ بسبب اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضای الہی سے دور ہوے وَبَآءُوْا اور بازگشت کی اس علو مرتبے سے کہ بطفیل وجود انبیا وصلحا اپنے مین ہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے گھر مین پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ ساتھ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب انکے ہوا کہ قہر اپنا انپر مسلط کیا بطف اپنا ان سے

ظاہر و باطن اٹھالیا اور اسی سبب سے کفر انپر مسلط ہوا اور ایمان نے اُن سے کنارہ کیا اور یہہ حالت قبیحہ انکی بجز استبدال طعام زمینی بطعام آسمانی اور مانند اسکے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین صادر ہوئی تھین نہین ہوئی تھی بلکہ بعد مرور دہور زمانہ نبوت سے بہ سبب بطلان استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ مستحق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا انپر اسواسطے ہوا کہ وہ تھے کفر کرتے ساتھ نشانیون اللہ کے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تھے پیغمبرونکو مانند یحیی اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام بغیر حق کے یعنے انکے زعم مین بھی چیز جو موجب قتل کے ہو انبیاون سے صادر نہین ہوتی تھی ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل کرنا انکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اور تجاوز حد سے نکل جاتے بیچ عصیان کے پس معاصی کے تئین مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اُسے دشمن سمجھتے تھے اور آیات الٰہی کو کہ دلالت اوپر قبح اس معاصی کے کرتے تھے ساتھ تاویل باطل کے مدافعت کرتے تھے تا انکہ رفتہ رفتہ پیغمبرونکو منع معاصی مین مبالغہ کرتے تھے قتل کیا اور حدیث شریف مین ہی کہ اشد الناس عذابا یوم القیامۃ رجل قتل نبیا او قتل نبیا او امام ضلالۃ ومثل من المضلین یعنی سخت ترین آدمیونکا از روی عذاب کے وہ ہی کہ اُسنے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوائے گمراہونکا کو اسکے سبب اغوا سے بہت آدمی گمراہی مین پڑے ہون یا تصویر کھینچنے والا جاندار کی اور آیات کتاب الٰہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہی کہ آہستہ آہستہ اعتقاد مین بھی فتور بلکہ تغیر تبدیل کرتی ہی اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہنچتی ہی کہ احکام شرع کو مکروہ جاننے لگتا ہی اور سر حد کفر کو پہنچتا ہی سمجھ بیٹھے کہ چھوٹی گناہ سے دلپر سیاہی آتی ہی اور وہ سیاہی موجب بڑے بڑے گناہونکا ہوجاتی ہی پس آدمی کو چاہیے کہ کبیرہ گناہ سے بچے تا محرمات مین نہ پڑے اور مستحبا تکو مقید ور نہ چھوڑے تو کہ دلپر زور ترک واجبات کے نہو اس مقام پر کئی سوال ہین کہ محتاج جواب کے ہین سوال اول یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک ایک نوع طعام پر صبر نہین کرسکتے واسطے ہمارے تغیر ذائقہ اور تفنن طبع کے طعام دیگر اجنس اطعمہ زمینی سے چاہیئے پس مدعا انکا یہہ تھا کہ ہمراہ من اور سلوی کے طعام زمینی بھی آیا کرے نہ یہہ کہ من وسلوی موقوف مطلق ہوجاوے اور بدلے اسکے طعام زمینی ملا کرے پس غرض انکی جمع بین الطعامین تھی نہ استبدال ایک کا دوسرے سے کلام کو انکے حمل استبدال پر کیون فرمایا کہ کہا اتستبدلون الذی ہو ادنی بالذی ہو خیر جواب اسکا یہہ ہی کہ جو طلبت اپنی طعام آسمانی سے بیان کی اور کہا کہ فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلہا اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہہ من بعد طعام آسمانی کو مطلق نہ کھاوینگے کہ اس کے کھانے سے عاجز آنے کھاتے کھاتے گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاوینگے بلکہ طعام زمین سے شکم سیر ہوا کرینگے اور ظاہر ہی کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا نہین ہوتا ہر گاہ کہ قدرے ایک طعام سے کھایا اس قدر دوسرے طعام سے باز رہا پس کھانا نہین تبدیل اولیٰ کی ساتھ اعلیٰ کے لازم آئی گویا کہ واسطے تصریح کے لفظ تبدیل کا ذکر نہین کیا سوال دوسرا یہہ ہی کہ ہبوط کی معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی کے اترنے کے ہین سفر سے شہر مین آنیکو ہبوط کیون کہا کہ فرمایا اہبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہی کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہی تو آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹون پر چھکڑون پر خچرون پر لدا ہوتا ہی جب شہر مین پہنچتے ہین اترتے ہین اور اسباب اتارتے ہین پس بلندی سے پستی مین اترنا ثابت ہی اور دوسرے اس انتقال مین انکا ہبوط معنوی تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے بخصیص طعام زمینی نزول کیا

پس استعمال مبسوط کا یہان بسیار چسپان ہی سوال تفسیر اسمیں ہی کہ اس سورتمین یقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق کو معرفت باللام لائے
اور سورۃ ال عمران مین بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اسکا یہہ ہی کہ حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ جو
قتل ہی ایک ہی ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا بعد از احصان پس یہان حق کو معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورۃ
آل عمران مین بغیر حق نکرہ لائے غرض یہہ ہی کہ کچھ حق نہ تھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور حق انکے زعم مین اور وجہ فرق کی بیچ
افادے تخصیص کے اس سورہ مین اور افادے تعمیم کی اس سورتمین یہہ ہی کہ سوق کلام یہان واسطے استجان اور استقباح افعال
بنی اسرائیل کی ہی خاصتہ کہ یہہ اہل کتاب تھے ان سے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہی بخلاف سورۂ آل عمران کے کہ وہان
کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہین ہی بلکہ بطریق عموم قاعدہ کلیہ ارشاد کیا ہی اس جگہہ قید اور تخصیص ساتھہ حق معلوم کے کچھہ وجہ نہین
رکھتی تھی اور ہر چند اصرار اور پرکبار کے بیخبر کفر ہوتا ہی چنانچہ فرق یہود کو ہوا لیکن بتصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت سبب انواع کفر کو محو کر نیوالا
ہی اور اگر عمل صالح بھی ساتھہ ایمان کے مقرون ہون تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول
ایمان اور توبہ اپنے سے مایوس نہو اچاہیے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ از روی نفاق کے ایمان لائے
یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبرون اگلون پر ایمان لائے وَالَّذِیْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ موسوی ہوئے سمجھہ لیجئے کہ قبائح ان کے
اعتقاد اور اعمال اور اخلاق مین زیادہ حد سے مین چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہی کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہین کہتے
ہین کہ ہر چند جسمیت سے مبرا ہی لیکن تعلق بجسم رکھتا ہی ہرگز بے جسم نہین رہتا جسم مثالے نورانی ہی مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہی
کبھی متفرق اور یعقب یہود نے واسطے اپنے تراشا ہی کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے اور طلب رحمت کے بجناب الٰہی
عرض کرتے تھے کہ انا هدنا الیک یعنی توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیرے وَالنَّصٰرٰی اور عیسوی ہوئی سمجھہ لیجئے کہ اعتقاد اور عمل مین انکے
بھی نہایت خبط بھرا ہوا ہی اور بیشتر خبط انکا کیفیت نزول حضرت عیسی علیہ السلام مین اور اتصال روح مین انکے ساتھہ بدن انکے کے ہی
اور کیفیت صعود مین انکے اور اتصال روح مین انکے ساتھہ ملکوت کے ان دو کیفیتون مین سب کفریات بکتے ہین کہ کان استماع اسکے سے
تنفر کرتا ہی اور نصاری کی اصل نصران تھی یعنی ناصرہ یہ لقب ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بیچ وقت استمداد کے اوپر یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حواریین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِـِٕیْنَ
اور بے دین کہ کسی دین آسمانی پر معتقد نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا انکے یہہ ہی کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین کسی پیغمبر اور مرشد کی
احتیاج نہین ہی روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید ہین تکمیل اور تربیت اسکے مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت
نماز پڑہتے ہین اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور
شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور باقلا اور ماہی حرام جانتے ہین اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہین لیکن مستی اسکی حرام کہتے ہین اور ختنہ لازم
سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم کے درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
جو کوئی ایمان لاوے تہہ دل سے باخلاص تمام ان گروہون مین سے ساتھہ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر کہ روز جزا ہی
اور ایمان بخدا بدون ایمان لانے روز جزا کے تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان بدن پر نہین رکھتا دوام ربوبیت اور
عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہی اور ایمان کتابون پر اور رسولون پر اور فرشتون پر لانا لازم ان دونون

ایمانون کا ہی اسواسطے کہ یہہ دونون ایمان بغیر توسط رسولونکے اور کتابونکے اور فرشتون کے نہین معلوم ہوے اسواسطے تصریح ساتھ
ان تینون ایمانونکے نہ فرمائی اور ایمان اوپر مبداء اور معاد اور وسائط کے تاثیر عظیم رکھتا ہی لیکن واسطے نجات کلی کے اور
چیز بھی درکار ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے اچھے شائستہ اور عمل اچھے کرتے ہین ضرور ہی کہ ناسخ
کو اخذ کرین اور منسوخ کو ترک کرین اور احکام الٰہیہ کو بیچ مقابلہ مصالح عقلیہ کے ترجیح دے پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے
کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجالاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس
واسطے انکے ہی ثواب انکا نزدیک پروردگار اپنے کے اور نہین خوف اوپر انکے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان
اجر ہو اور نہ وہ غم کھاوینگے وقت جزا کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر مین اسواسطے کہ بعنایت الٰہی عمل لاحق نے
تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہی کہ پہلے کسی دین مین ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم
نے عہد تمہارا ساتھ متابعت موسیٰ علیہ السّلام کے اور تورات کے احکام کے عمل کرنے پر اور تم نے جب دیکھا کہ احکام توریت کے
بہت شاق ہین اباکرنے لگے تم حال آنکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کی تھی کہ ہم کو شریعت
اور دین نہین رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اس مین قواعد شریعت ہون اور آئین اطاعت مفصل مذکور ہون تا مطابق اسکے
عمل مین لاوین حضرت موسیٰ علیہ السّلام خوب تم سے عہد پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے
قول سے اور عمل مین اُسکے توقف کرنے لگے ہم نے باکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے
پہاڑ طور کا لغت مین اس پہاڑ طور کو کہتے ہین کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے
حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ الطور ما تنبت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہان مراد کو معین ہی کہ
تورات جہان حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم ہوا کہ اس پہاڑ کو لاکر مخاذی سرون لشکر بنی اسرائیل
کے بفاصلہ قدم آدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول مین ایک عرض مین اسوقت تھا اسیقدر پہاڑ طور سایبان
اُنکے سر پر آرہا انھون نے ڈرکر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسری جانب ہتھیلی کی سے نظر کرتے رہی طرف پہاڑ کے کہ مبادا سر پر گرے
اسواسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع پر مقرر ہی اور بعضی مفسرین نے کہا ہی کہ بنی اسرائیل بعد نزول تورات
کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہین ہم سے عمل نہوسکے گا ہمین نہین قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ ان کے
سر پر کھڑا ہوگیا اور اک آگ جلنے لگی اور پیچھے لگے ایک دریائے ذخار بہنے لگا پھر انھون نے اپنی گذرگاہ جب کہین نہ پائی
حیران ہوکر اندھے گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شرع سے زور سے مستقیم ہوکر
کہ ترک کرنے کا ارادہ دل مین نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھ اسمین ہی ثواب اور عذاب سے تو کہ
بچو تم ناشائستگی اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانیکے زمان ہر پیغمبر سے کہ آوین پر پیغمبر دوبا قی رہا یہان ایک اشکال قوی وہ یہہ ہی
کہ بنائے تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندون کے ہی اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہی اسواسطے کہ منظور
تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہہ ہی کہ تمیز اور فرق مطیع اور عاصی مین ہوجائے اور جب کوہ طور کو سر پر کھڑا کردیا ڈر کے مارے
سب نے چارناچار قبول احکام کیا معلوم نہوا کہ کسنے بطوع و رغبت قبول کیا اور کس نے باکراہ اور خشیت کہ جب خوف جانکا ہوتا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توانسان سب کچھ قبول کرلیتا ہی اوراس طور کا قبول کرنا دین مین کچھ مفید نہین کہ لااکراہ فی الدین جواب اسکا یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نے اپنی خوشی سے کتاب عمل کے واسطے منگوائی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اسکے نکرینگے پھر انھون نے عہد شکنی کی حق تعالی نے طور انکے سر پر کھڑا کردیا تاکہ نقص عہد سے باز رہین پس اکراہ ایمان اور دین مین نہوا بلکہ تخوف اوپر فعل شنیع انکے واقع ہوا جیسی کوئی شخص کہے کہ اس شادی مین جو خرچ ہوگا میرے ذمے پر ہی بعد شادی کے فرد خرچ جیب دکھاوین کہے کہ اس قدر مین نے نہین کہا تھا یہہ میرے ذمہ پر نہین اسکو اس نقض عہد اور بد معاملے پر دڑاوین بعضی مفسرین نے جوابین اسکے کہا ہی کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام کے جائز ہی اور قتال کہ بادشاہان اسلام سے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہی سب اکراہ ہی پس حکم آیت لااکراہ فی الدین کا منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنی اعراض کیا تم نے ظاہر اور باطن تورات سے نہ احکام تورات کے بجالائے نہ متابعت کی مسیح کی اور نہ اس پیغمبر کی حال آنکہ متابعت ان دونونکی مدلول باطنی تورات تھی پیچھے اس عہد کرنے کے یا بعد اس تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے کہ تردیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہی فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس جو نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی اسکی ہر گز توبہ تمھاری قبول نہ فرماتا اور ایمان تمھارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکرتا پس البتہ ہوجاتے تم ڈوبنے والون سے لیکن عنایت خداوندی ہی کہ ہنوز اوپر تمھارے باب توبہ کا مفتوح رکھا ہی اور ایمان اور عمل صالح تمھارے شایان قبول کرنے ہین پس تمھین چاہیئے کہ زیان کاری اپنی کو محقق نکرو اور ہر گز روا نہ رکھو کہ حالت کفر پر ساتھ اس پیغمبر کے کہ الحال وہ مرض تمھاری منحصر متابعت اسکے مین ہی مرو اور اگر تم یہہ سمجھے ہو کہ ایکشخص کی متابعت نکرنے سے خسران کلی اور حرمان ابدی مین ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الٰہی شامل حال ہی ہمارے ہم بہت پیغمبر و نپر ایمان رکھتے ہین اور شرائع منسوخہ بسیار پر عمل کرتے ہین تو یہہ سب غلط فہمی ہی تمھاری سمجھ لو کہ ایک فرقہ تمھارا کہ تم سے درجے مین اعلی تھا ایک حکم تورات کے ترک کرنیکے سبب سے کہ برابر کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر آخر الزمان سے خسران کلی مین اور حرمان ابدی مین گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہی تم نے انکو جو حد سے نکل گئے تھے ساتھ شکار ماہیان دریا کے تم مین سے ہفتے کے کہ ہندمین سنیچر کہتے ہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ایک فرقے کے لوگ بنی اسرائیل کے شہر ایلیا مین کہ کنارہ دریا کے نہار ہے تھے اور تورات مین مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نکرین اور دن شکار کھیلتے تھے اسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن مچھلیان چھپ جاتی تھین اسدن پانی پر ہزارون تیرا کرتی تھین انکو مرغوب بہت تھی مچھلیان جی انکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا عقلمندون نے انکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چوبچے کھود دیئے اور ایک نالا دریا سے ہر چوبچے تک کردے روز شنبہ کو اس راہ سے پانی مین مچھلیان چوبچون مین آبھرین پھر راہ بند کردیا وہ دریا مین بجا سکین یکشنبہ کے دن پکڑلین پھر اسی حیلہ سے دام مچھلیان ہفتے کو بند کرتے تھے اتوار کو دام ڈالکر پکڑ پکڑ کر پکاتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن کہ شکار منع ہی نہین کرتے نگاہ رکھتے ہین دوسرے دن پکڑتے ہین یکشنبہ کو کہ حلال ہی کہتے ہین کہ چالیس برس ما ستر برس تک یہہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کا ہوا آپ نے اس احوال سے مطلع ہوکر انکو منع فرمایا اور نصیحت کرگئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمھارا ابھی شکار کرنا ہی روز شنبہ کو زینہار یہہ عمل نکریو اور اگر کروگے تو بڑے عقوبتمین پڑوگے انھون نے کہنا حضرت داؤد کا نانا اسیطرح حیلہ بازی کرتے رہے

حق تعالیٰ اُن سے انتقام لیا چنانچہ فرماتا ہی فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے انکو کہ تم نے خلاف امر ہمارے کیا کیا ہو جاؤ تم بندر ذلیل لکھا ہی کہ جو کوئی واسطے عبرت کے انکے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ کمال حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے تھے اخبار مین وارد ہی کہ لوگ اس شہر کے وقت شیوع اس عمل قبیح کے یہہ تین گروہ ہوے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ انکو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجا لاتے تھے یہان تک کہ درمیان اپنے اور محلے انکے کے دیوار کھینچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے اور نہ انکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیونکے مچھلیونکی شکار مین گرفتار تھے اور بعضی ایسے تھے کہ نہ یہہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظون نے بجمیع وجوہ نجات پائی اور مرتکبان شکار ماہی سب مسخ ہو گئے اور ہلاک ہوئے اور ساکتون کے حق مین اختلاف ہی سورۂ اعراف مین باقی قصہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم نے اُس قصہ کو عبرت اور مانع گناہان جیسی بکال حقیقی کہ زنجیر ہی مانع چلنے دوڑنیکے واسطے اُنکے جو حاضر تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے اوسکے آوے اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے اُنکے قوم سے ہون یا امت محمدیہ سے صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہی کہ روبرو اس شہر کے تھے اور اس زمانہ مین حاضر تھے اور مرتکب گناہون کے ہوتے تھے اور وما خلفہا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی رکھتے تھے اور مرتکب گناہون کے تھے اسواسطے کہ یہہ واقعہ عمدہ بسبب ندرت کے جا بجا پہنچیگا لوگ ہر مقام کے سُنکر عبرت کرینگے اور اسے تواریخ اور وقایع عجیبہ مین ثبت کرینگے اور مسافر اور تاجر دور دور شہر بہ شہر وہ بدہ مشہور کرین تا سبب عبرت عامہ ہو اور مواعظ واسطے متقین کے کہ بجہت تقوی کے ارتکاب گناہ سے باز رہے ہین لیکن نفوس اُنکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہین جب اس واقعہ مین تامل کرین حد تقوی سے باہر نہ نکلین اور یہہ واقعہ انکو بمنزلہ واعظ کے ہی کہ تخویف اور ترہیب اسکی سے جادہ شریعت سے لغزش نکرین اور فرق نکالو موعظہ مین اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہی اور وعظ مانع قولی اور مانع فعلی اقوی ہوتا ہی مانع قولی سے پس مرتکبان گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہی اور متقیونکو مانع قولی بھی بس ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ غلام کو مارا اور میا نکو گفتار کافی ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ محتاج بیان کا ہی وہ یہہ ہی کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہی اور صفات غیر ذوی العقول بصیغہ تانیث آتی ہی خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدے کے قردہ خاسات کہنا درکار تھا خاسئین کہ صیغہ ذوی العقول ہی کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ خاسئین یہان صفت قردہ کی واقع نہین ہوئی ہی تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اسکی ضرور ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ کونوا مین ہی پس معنی یہہ ہوئی کہ کونوا قردۃ حال کونکم خاسئین فی ھذا المسخ والتبدل اور اگر بنی اسرائیل بعد سُننے اس قصے کے کہین کہ اس قسم کا اعراض حکم الٰہی سے بیچ اسلاف ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور بسبب غلط فہمی کے ہوا تھا کہ جیلے شرعی کو دلیل واقع جانکر اباحت صید کا گمان کیا تھا اور کوئی پیغمبر موجود نہ تھا کہ جسکے پاس جاکر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤدؑ غائبانہ اُنکو کچھ خبر لکھہ بھیجتے تھے وہ کچھ اور سمجھتے تھے اور علاوہ اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگون پر فرقے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیون سزا لش کی جاوے قیاس کل فرقے کا اوپر بعض کے نامناسب ہی کہتے ہین ہم اعراض احکام الٰہی سے اسلاف سے تمھارے چند مرتبے بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ مین اُن کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور فرمانے انکے بیچ ایک مقدمے کے وقوع مین آیا ہی پس اس مقدمے کو یاد کرو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے اس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادر زادے یا خم زادے اسکے نے کہ سوا اسکے اور وارث اس عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اسکے موت کی کھینچی تا بال موروث اسکے کے دفع فقر اپنا کرے جب نہ موا تو آخر تنگ دل ہوکر مار ڈالا اور پھر اٹھا کر اور محلے مین ڈال دیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور لوگون پر اس محلے کے دعویٰ خونکا اس مقتول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلا کر پوچھا انھون نے انکا اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ قسم انکو دی نہ دیت ٹھہرائی جناب الٰہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ نے طرف ان کے وحی بھیجی اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے روسای بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً تحقیق حق تعالیٰ حکم فرماتا ہی تمکو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اس گائے کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہوکر بتا دے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہی اور یہہ طریق اسواسطے اختیار کیا کہ اگر راہ وحی سے نام قاتل کا معین کر کے کہہ دیتے تو یہہ جماعت بے باک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت کذب اور افترا کی کرتی اور ورطہ کفر صریح مین پڑتی پھر انکو ساتھہ عقوبت کے چشم نمائی ضرور کرنے پڑتی لہذا معجزہ احیائے میت کہ بہ سبب مارنے عضو گائے سے اعضائے مردہ کو کہ علاقہ سببیت اور مسببیت درمیان ان دونو کے کسی کے خیال مین نہین گذرتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اور دار جزا کو دیکھہ کر پھر البتہ صادق القول ہوتا یقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل انکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ منازعتین سرگرم ہوا اور قرائن اور لوث سے ثابت کرے اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکھتا تھا اور قاعدہ شرعی ہی کہ قصاص لینا بغیر دعویٰ وارث درست نہین ہوتا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام راہ وحی سے تعین قاتل معلوم کر کر اسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلاً ممکن نہ تھا سوال احیای میت ساتھہ مارنے پارہ گوشت گاؤ کے جو محض بفعل خدا تھا بیعلاقہ سببیت اور مسببیت پس تخصیص کیون اس جانور کی بیچ ذبح کے ہوئی جواب اس واقعہ مین یہہ بھی منظور تھا کہ پسر مرد صالح کو کہ تفویض امر اسکے کی بجذاکر کر اس جہان سے گیا تھا اور سوا گو سالہ کے کچھہ میراث بیٹے کو نہین چھوڑی تھے نفع معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے وجہ معیشت کا سرانجام کر سکے اور یہہ بھی ہی کہ اس جانور کو کہ گائے ہی بیچ احیاے زمین کے اور نباتات اور اشجار کے ساتھہ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہی اور زمین کے اصل خلقت آدمی ہی اور نباتات اور اشجار اصل غذا اسکی پس جانور کو خصوصیت زائد بہم پہنچی اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ مس میت بمیت بیچ احیاے کے بجوگی تمام رکھتا ہی بہ نسبت مس حی بمیت غرض بنی اسرائیل نے اس حکم صریح سے اعراض کیا اور کمال بے ادبی حضرت موسیٰ سے قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا کہا آیا پکڑتا ہی تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین کہ قاتل اس مرد کا بیان کیجئے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہی بجاے کرنے ایک جاندار کے سے قاتل بیجان دوسرے کا کیون کر معلوم ہوگا سمجھہ لیجئے کہ یہہ کلام انکا ساتھہ حضرت موسیٰ کے موجب کفر کا تھا کہ ہوا یا نہوا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوے بنا بر شک کے کہ بیچ قدرت الٰہی کے اوپر احیاے موتی کے صادر ہوا پس کفر صریح ہی اور اگر اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تہمت خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہی کہ ان دونو امر سے انکو کچھہ خبر باعث اس کلام پر نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین انکے یہہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کے یہہ کہ ہوؤن مین جاہلون سے جواب سوال کا برجستہ مذون اور بیان حق

مین استہزا کرون یا کام مین محاکمے کے اور طلب قصاص کے کھلی کرون بلکہ اگر انبیا سے استہزا اور مطائبہ واسطے اظہار انبساط اور تفریح
طبع کے واقع بھی ہوتا ہی تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات
محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہی کہ فعل اپنے کو بیموقع
ظہور مین لائے جسوقت انبساط و تفریح طبع منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے کچھ
خاصیت ہوگی کہ جسکے ٹکڑے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہی پس تحقیق اوصاف مین اسکا وعجیب
کے دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہی کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا لیکن انہون نے اپنے اوپر سخت گیری
کی حق تعالی نے بھی ویسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الٰہی کو منظور نفع عظیم پہنچانا تھا مالک گاؤ کو اسیواسطے بنی اسرائیل
کے دلمین ڈالا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ کیا دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا
ہی حقیقت اس گائے کی اسواسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اُسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کہ
اُسے سور گاؤ کہتے ہین پس لابدی وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہی حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت اس اصناف کے
سے گر نام مین شریک ہوے جیسی کنار دشتی اور کنار باغی کہ ہر ایک خواص اور آثار جدی رکھتی ہی وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین
کرتے ہین کہ سوال لفظ ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے ہوتا ہی پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع
اس سوال کا یون ہی خوب ہوتا ہی کہ انھون نے جو یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ کا سنا تو گمان کیا کہ حقیقت اسکی مغایر حقیقت گاوان متعارف
سے ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہی اسواسطے بلفظ ما ہی سے سوال کیا پس حضرت موسی نے واسطے استکشاف اس معنے کے
جناب الٰہی مین دعا کی پھر جناب الٰہی سے نشان اس گائی کا دریافت کر کر قَالَ کہا حضرت موسی نے کہ وہ گائی حقیقت و رائی حقیقت
گاوان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ مین باعتبار خصوص ماہیت کے باعتبار صفت کے نہین بلکہ اِنَّهٗ يَقُوْلُ
تحقیق حق تعالی فرماتا ہی کہ اِنَّهَا تحقیق وہ گائی علم الٰہی مین معین واسطے ذبح کے ہی بَقَرَةٌ ایک گائی ہی جنس گائی متعارف سے
حقیقت علاحدہ نہین رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کاملہ سے بیچ اسکے کہ خیال تمھارے مین موجب اس خاصہ عجیبہ کے ہو موجود
نہین ہی مگر یہہ ہی کہ باعتبار سن و عمر کے ایک کمال اسمین متحقق ہی اسواسطے کہ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی کہنہ سال ہی کہ بسبب
ضعف کے کارہائے شاق گاوان سے معطل رہے اور نہ خورد سال ایسی ہو کہ ہنوز بچہ نہ جنا ہو یا مادے پر جست نکئی ہو عَوَانٌۢ بَيْنَ
ذٰلِكَ جوان میانہ سال ہی کہ بیچ وسط حقیقی کے واقع ہی درمیان بڑھاپے اور بچپن کے یہان کئی سوال جواب طلب ہین اول یہہ کہ
مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہ مدلول عوان کا ہی پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہی پھر مدلول عوان کا اور مدلول بین ذلک کا بھی شی واحد
ہی پس تکرار اوپر تکرار کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہی کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہی کہ نہ پیر ہی نجوان اور یہہ معنی اعم ہین اس سے
کہ گوسالہ نہایت صغیر ہو اور اس سے کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کی واسطے رفع احتمال کے متحقق ہوئی اور جو میانہ سال ہوتا بھی
اعم ہی اس سے کہ وسط حقیقی مین دونون سن واقع ہون یا مائل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین باقیین کے اور تعین احتمال اول کے
لفظ بین ذلک کا لانا لازم ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہی کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہی اور
یہان لفظ ذلک پر داخل ہوا کہ متعدد نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی تعدد مضاف الیہ مین کا اعم ہی تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعدد معنوی متحقق ہی اسواسطے کہ لفظ ذلک کا اشارہ طرف دو چیز کے ہی فارض اور بکر کے تیسری یہہ گاؤ دو حال سے خالی نہین ہی زندہ یا مادہ اگر زندہ ہی تو کس طرح سے لا بکر اُسکے حق مین معرف اور مشخص ہو سکے اسواسطے کہ ہر گاؤ لا بکر ہی کہ معنی بکر کے حیوانا تین نہ جنے ہوئیکے ہین اور بطریق تقابل عدم بلکہ صلاحیت کو جننے کے مقتضی ہی اور بیل اصلاً صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہو سکتا اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتدا ء قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الٰہی مین وارد ہین ابا کرتے ہین بیل ہونے سے اور اگر مادہ یعنے گائے کہئے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی درست پڑتے ہین لیکن لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث معرف اور شخص اُسکا نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر گاؤ بحسب عرف اور عادت صلاحیت زمین جوت نے کی اور آب کشی کی نہین رکھتی گو بحسب امکان عقلی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ظن غالب یہہ ہی کہ وہ گاؤ بیل تھا اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہی کہ تانیث لفظی مؤنث ہی کرتے اسمین برائے وحدت کے کہئے نہ برائے تانیث مثل نمرہ اور حمامۃ کے اور قاعدہ لغت عرب کا ہی کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مؤنث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مؤنث کی اسمین لاتے ہین جیسی لفظ دابہ کا اگرچہ اسپ نر کے معنو نمین لاوین ہمیشہ مؤنث ہی کی لاوین گے اور معنی بکر کے کہ نر جنی ہو اناث حیوانا تین سے اور ذکور و نمین اس حیوان کو کہتے ہین کہ ہنوز جست اوپر مادہ کے نکی ہوا و بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گاؤ مادہ تھی یعنے گائی تھی بیل نہ تھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم انطباق وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب ازمنے اور بلدان کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہی شاید اس زمانمین اس شہر مین گائے کو ہی جوتکر پانی دیتے ہون گیہونکو اور میرے نزدیک بھی یہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہی اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہی لیکن ترجیح اسی کو معلوم ہوتی ہی بہر حال حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانیکے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اوصاف اس گاؤ کے نکر و بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ شیا مین خواص ودیعت رکھے ہین اُسے دیکھو فافعلوا اما تؤمرون پس بجالاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اسکے کا ہی جس گائی مین چاہے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسی علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل نہوئی پھر تفتیش اسکے مین حضرت موسی علیہ السلام سے قالوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن و سال مین ہوتا ہی ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہی ادع لنا ربک یبین لنا ما لونھا دعا کرو واسطے ہمارے بیچ جناب پروردگار اپنے کے تا بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی رنگ اس گائے کا قال انہ یقول انھا بقرۃ صفراء فاقع لونھا کہا موسی علیہ السلام نے بتحقیق حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی یہہ کہ وہ گائے ہی زرد رنگ وہ دنا ہی رنگ اُسکا اور سبب رنگ کے تسر الناظرین خوشی کرتی ہی دیکھنے والونکو اور ہر رنگ زرد خالص کی تاثیر ہی کہ تفریح خاطر اور دفع غموم اور احزان مین نافع ہوتا ہی طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جو کوئی زرد پاپوش پہنیگا ہمیشہ شادان رہیگا جب تک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور تفاسیر مین امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے فرمایا من لبس نعلا صفراء قل ھمہ اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ جو کوئی سات پاپوش نی درپی زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اسکا دور ہو اور الوان خمسہ یعنی سرخی زردی سیاہی سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے انکو ثابت کیا ہی عرب مین مشہور ہی کہ الحمرۃ اجل والصفرۃ اشکل والخضرۃ انبل والسواد اھول والبیاض افضل یعنی سرخی جمال رکھتی ہی اور زردی نظر مین خوش معلوم ہوتی ہی اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کے ہی اور سیاہی ہولناک ہی اور سفیدی

فضیلت اور خوبی رکھتی ہی القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانیکے پھر سوال سے باز نرہے قالوا کہا ہر چند کمال اس گائے کا بہ
اعتبار سن وسال اور باعتبار رنگ وجمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہی بہت گایون مین ہر جمع یک فرد نہین ہوسکتا کہ
بسبب اسکے وجود اس خاصیت کا ذہن نشین ہمارا ہوا پس ادع لنا ربک یبین لنا ما ہی دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار
اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی حقیقت مشخصہ اس گائے کی کہ جسمین بالخصوص ترجیح ایجاد اس خاصے کی
واقع ہوا سو اسطے کہ ان البقر تشابہ علینا تحقیق جنس گایون کی مل گئی ہی اوپر ہمارے کہ میانہ سال اور زرد رنگ بہت مین
وانا ان شاء اللہ لمہتدون اور تحقیق ہم جو اس مرجع کو دریافت کرین گے تو اگر چاہا ہی اللہ نے البتہ راہ پانیوالے ہین حدیث شریف
مین وارد ہی کہ اگر نہی کہتے بنی اسرائیل کلمہ انشاء اللہ نہ کہتے تو ہرگز اس گائے کو نہ پاتے اور تشفی خاطر انکی نہوتی یہان سے معلوم کیجیے کہ
استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل نیک مین کہ غرض حصول کی اسکے ہو مبارک اور میمون ہی اور باستحباب شرعی مقرون
ہی اور کیونکر نہو کہ اس کلمے مین استعانت بخدا ہی اور تفویض امر بمشیت الٰہی ہی اور اعتراف اور اقرار بقدرت ایزدی ہی کہ اصلاح
اعتقاد عمل ہی قالہ انہ یقول کہا حضرت موسی نے حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ مرجع کہ ذہن نشین تمہارا ہوا اور موجب ایجاد اس
خاصہ عجیبہ کا اسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اس گائے کا اوپر شرافت عزت اپنے کے ہی کہ اصلا اذلت وذلت بارکشی اور
سوا اسکے اعمال ہی آدم کے نہین دیکھے اور دوسرے سلامت ہونا اسکا عیب نوع اپنے سے ہی کہ کچھ عیب نہین رکھتی اسواسطے
کہ انہا بقرة لا ذلول تثیر الارض تحقیق وہ گائے ہی کہ کبھی کسی کام مین رام نہین ہوئی اور ذلیل نہین ہوئی ساتھ اس حد کے کہ جوتے زمین کو
یا بارکشی کرے ولا تسقی الحرث اور نہ پانی پلاتی ہی کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچتی ہی مسلمة سالم رکھی گئی ہی اس سے کہ
ہاتھ آدمیونکا اسے پہنچے اور کام مین لاکر ذلیل کرین یا بدن مین اسکے سوراخ کرین یا داغ لگا دین یا اور کچھ تصرف اپنا عمل مین
لاوین جیسے اور جانورون کو کرتے ہین بعضون نے کہا پس ہاتھ اٹھائے سب کامون سے خوشی خوان چرتی پھرتی ہی کشاف
مین لکھا ہی مسلمة کے تفسیر مین کہ سلمہا اللہ من العیوب سلامت رکھا ہی اسے حق تعالی نے عیبون سے لا شیة فیہا نہین
داغ بیچ اسکے یعنی مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہین نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانورون کی خلقت مین داغ نہین ہوتا لیکن
بسبب عمل بار برداری کے داغی ہوجاتے ہین اسنے ذلت عمل کی نہین کھینچی کہ رنگ بعضے اجزائے بدن اسکے کا متغیر ہو قالوا
الآن کہا بنی اسرائیل نے کہ اسوقت اور آن اصل مین نام جزو غیر منقسم کا ہی زمانے سے خواہ وہ خبر وغیر منقسم زمان گذشتہ مین
یا آئندہ مین فرض کرین لیکن جب اسے معرف بلام عہد یہ کیا مراد اس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اسکو پہنچانتا ہی اور
وہ نہین ہی مگر جزو حاضر اور بعد داخل لام عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے ہین اور ہمیشہ منصوب
لاتے ہین جئت بالحق کہا یا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقت سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اسکے یہی ہی اب تمام تردد ہمکی
زائل ہوئی اسواسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات مین اور انسان مین اولا بروح حیوانی ہوتا ہی عالم غیب سے اور بواسطے اس
روح حیوانی کے اثر حیات بجمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست وغیرہ سے پہنچتا ہی اور حیوانات دو قسم ہین وحشی اور اہلی حیات
وحشی کی متعدی نہین ہی بلکہ لازم ذات اسکے کی ہی اثر حیات بھی کیا انسان کو کہ اسکو انسان سے گریز اور تنفر تمام ہی کیونکر
پہنچے پس وہ حیات کہ فیض اسکا انسان کو پہنچے اور اسے زندہ کرے نہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانورون اہلی مین بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسی حیات کہ بے توسط اسباب متعارفہ القائے نطفہ اور ترتیب رحم پیچ نظر ہمارے کیے نہین ہی مگر گائے کی کہ گوسالہ سامری
خاک پائے جبرئیل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردے ہمارے کا بتوسط حیات فائضہ اوپر جسد گائے کے موافق
حکمت الٰہی ہی اور آدمی جو اسے تسخیر تذلیل کرین سو راخ کرنے مین داغ لگانے مین تصرف کرین اور اپنے کام مومنین دوڑاوین
تو صرافت حیات غلبہ اپنے مین نہین رہتے اور روح حیوانی اسکی مین وہ صفا اور قوت نہین رہتی کہ تا احیائے میت مین
واسطہ واقع ہو بیگ سیج پردہ جوتنے کے اور پانی دینے مین گیہون کے اور جو گائے کہ بے پردہ واسطہ ایجاد حیات غلبہ واقع ہو
ضرور ہی کہ اوپر اصل صفا اور قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اسکے ایسی گائی کہ زرد رنگ صاف ہو بیداغ مبرا حدت
آدمیونکی سے اور ذلت اور حقارت سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ غرتکے کہ فرمانین کسی کے نہ آئی ہو مشابہت تمام رکھتی ہی ساتھ
گوسالہ سامری کے کہ زر خالص سے بنا تھا اور اُسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گوسالہ نظر مین ہمارے گویا ہوتا تھا
اور آثار حیات غیبہ اُس سے ظاہر ہوتے تھے پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے ایجاد اس اثر کا اس قسم گائے مین خاطر نشین
ہوا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسبتوی تر رکھتی ہی مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہی پس
مس بعضے افراد انسانکو اوپر بدن اس میت کے واسطہ ایجاد اس خارقہ کا کیون فرمایا جواب مارنا ایک انسانکا واسطے گویا کرنے
دوسرے کیے اس قبیل سے ہی کہ بنایا محل اور دھایا شہر کہ مارنا انسانکا کسی وجہ سے بغیر حکم شرع کے روا نہین ہی بخلاف مارنے
حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اُسکا ایک نوع ہی عبادت کا اور جو نقل حیات انسانی بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال
واقع ہوا ساتھ اس حیوان کے کہ عالم غیب سے مشابہت تمام رکھتا ہی ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اسکے کی ساتھ مدت حمل
انسان کے برابر ہی بواسطے دو دھ اُسکا افضل ہی سب دودھون سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق فہم اور قدر استعداد اپنے
کے دریافت کیا کہ حکمت الٰہی اس امر مین ہی تو گرم ہوئے اوپر بجا لانے اسکے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ باین صفات موصوف ہو
تمام شہر مین ایسی گائی نپائی مگر ایک کے یہان تھی اور قصہ اسکا یون ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا اسکا ایک بیٹا تھا خورد سال
اور اس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانے سے کچھ مال اسباب باقی نہ رہا تھا مگر ایک گوسالہ تھا اس نے گوسالے کو پکڑ کر بنام خدائے
ابراہیم و اسحاق و اسماعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی مین نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد
تیرے کیا یہہ امانت میری جب لڑکا بڑا ہو تو اسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا مین پیتے درختون کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت
الٰہی شیر سباع اور درندگان سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہان آنکلتا اور قصد پکڑنے کا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ
قصد پکڑنے کا کرتے تھے نہین پاتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب یہہ لڑکا بڑا ہوا مثل باپ کے
بکمال تقوی اور صلاح آراستہ ہوا رات کو نفل جسے کرتا تھا ایک حصے مین ماں کی خدمت بجا لاتا تھا ایک مین سوتا تھا ایک مین نماز
پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تبر اور رسن لیکر صحرا کو جا کر لکڑیان کاٹ لاکر بوقت شام بازار مین بیچکر تین حصے اسکی قیمت کے کرتا تھا
ایک حصہ خدا کی راہ مین دیتا تھا ایک حصہ آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسطرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے
اسکے کہا کہ تیرے باپ نے ایک گوسالہ فلانے جنگل مین بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب کمال جوانی کو پہنچا ہوگا اسکو لاکر لکڑیان اسی پر
لاد لایا کر بیٹے نے علامت اسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجائے کہ حلال نہین ہی وہ ماں نے کہا علامت

اسکی یہہ ہی کہ رنگ اُسکا ایسا صاف زرد ہی کہ اگر کوئی دوا سے دیکھے تو سمجھے شعاع آفتاب پشت اسکی سے درخشان ہی اسواسطے نام
اسکا ہم نے گوسالہ مذہب رکھا تھا لڑکے نے کہا کہ مبادا اور کسیکا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو مان نے کہا دوسری علامت اسکی یہہ ہی
کہ آدمی کو دیکھکر بھاگتا ہی اور ہرگز رام نہین ہوتا جو تو اسے دور سے دیکھے تو کہیو بآواز بلند کہ اے گائے بنام خدائے ابراہیم و اسمٰعیل
و اسحاق و یعقوب رام ہو اور میرے پاس آ لڑکے نے اس علامت کو یاد رکھکر صحرا مین جاکر جو اُسے اسی ڈھب سے بُلایا وہ چلی آئی
پھر لڑکا موافق وصیت مان کے کہ اسنے کہدیا تھا کہ اُسپر سوار مت ہو جیو مبادا کہ تصرف انسانی سے مستعمل ہو کر برکت اسکی جاتی رہے
اس گائے کو کھینچ کر لانے لگا گائی باذن خدای گویا ہوئی اور کہا اے جوان نیک بخت سوار ہو کہ بآسانی تجھے گھر پہنچاؤن یہان
سے تیرا گھر ایکدن کی راہ ہی لڑکے نے کہا کہ مان نے میرے منع کیا ہی سوار ہونے کو گائی نے کہا واہ واشاباش رحمت آفرین
صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گر اگر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سب میری بسبب اسکے ہی کہ تو مطیع اپنے
ماں کا ہی اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافر بن کر اسکے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت نیک بخت ہی اور مجھے ایک حادثہ
پیش آیا ہی میری مدد کر مین گلہ گاوان اسطرف اس پہاڑ کے چراتا تھا قضائے حاجت کے واسطے یہان آیا تھا اب در پیٹ
مین ایسا اٹھا ہی کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا محال دشوار ہی مجھے اپنی گائی پر سوار کر کر تو مان پہنچا دے دو گا مین منتخب
اس گلے مین سے تجھے اجر تعین اسکے دونگا تیرا بھی کام ہو جاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اسنے کہا میری مان نے مجھے بھی منع کیا
اسپر سوار ہو سکیو تجھے کیونکر سوار کرون ابلیس نے کہا کہ ماکو تیرے عقل نہین تو تو ہشیار ہی سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہی تیرا دو گائی
ملینگی نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھ خلل پذیر نہوگی اسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہی آخر ابلیس نے اُسکا پیچھا نچھوڑا ساتھ لگ لیا
ہر چند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہو کر اسنے بآواز بلند پکارا کہ اے خدائے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب مجھے اس آفت
سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہو کر ایک جانور کی شکل بنکر لڑ گیا گائی نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے جوان کچھ
سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے مجھ پر سوار ہو کر برکت میری کھو دے حق تعالیٰ نے تجھے شر اسکے سے بچایا القصہ وقت
شام کے لڑکا گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماں کے پاس آیا اور یہہ ماجرا عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے کا دوبار عرض کیا ماں نے کہا
کہ یہہ گائے ایسی نہین ہی کہ بارکشی مین اسے ذلیل کرین بہتر یہہ ہی کہ اسکو بیچ ڈالین تاکہ وبال اسکا ہمارے گردن پر نہ رہے اور
قیمت اسکی سے تو بھی فائدہ مند ہو کچھ مدت لکڑیان لانے سے بچے جب صبح ہوئی تو لڑکا گائی کو لیے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے
پوچھ آیا تھا کہ کس قیمت پر بیچون ماں نے کہا تھا کہ ان دنونمین قیمت گائی کی تین دینار ہین کہ قریب چودہ مثقال طلائی خالص کے ہوتے
ہین لیکن یہہ گائے عجیب ہی جو کوئی تجھ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچو حق سبحانہ و تعالیٰ نے واسطے تعین قیمت اس گائے
کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے راہ مین آملا اور کہا ای جوان اس گائی کو کس قیمت پر بیچیگا اسنے کہا تو کیا دیگا کہا تین دینار اسنے
کہا بشرطیکہ مامیری راضی ہو فرشتے نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھے دینار دونگا اسنے کہا چھے دینارون کے ساتھ بھی یہی شرط
ہی فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو چھوڑ دے اسنے کہا ای عزیز اگر بموزن اس گائی کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا مان کے
نہ بیچونگا ناحق کیون دردسر دیتا ہی فرشتے نے کہا مین آدمی نہین ہون فرشتہ ہون واسطے امتحان تیرے کے آیا ہون کہ کسقدر مطیع
ہی اپنی ماکا تو اب اس گائے کو اپنے پھر لیجا بازار مین کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہی علاج اسکا حضرت موسیٰ ابن

عمران نے فرمایا ہی کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہین سو اس گائی کے کوئی گائی باین صفات موصوف
نہین ہی اگر تجھ سے مول لین تو ہر گز انکے ہاتھہ مت بیچیو یہان تک کہ طلا پوست مین اسکے بھر دین کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت
سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی عیال اپنے کو بخدا سپرد کرتا ہی حق تعالی اس طرح سے پرورش اسکی فرماتا ہی اور جو کوئی مال
اپنا امانت الہی مین چھوڑتا ہی حق سبحانہ اس وضع پر اس مال کو نامی اور بارور کرتا ہی غرض یہہ لڑکا گائی کو لئے ہوئے گھر آیا اور
اپنی ماسے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائی کی شہر مین شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریدار یکے دروازہ پر اسکے ہجوم
لائے اور ہر چند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ما اسکی راضی نہوتی تھی یہان تک کہ ٹھہری یہہ قیمت کہ پوست اسگائی کا بعد ذبح کے
زر سے بھر کر حوالے کرین لڑکے نے اور مانے حضرت موسی علیہ السلام کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھہ یہہ گائے بیچی فَذَبَحُوهَا پس
ذبح کیا بنی اسرائیل نے اس گائی کو وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ اور نزدیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کرین یعنے چاہتے تھے کہ ذبح کرین واسطے
کہ گران قیمت یہہ گائی بہت تھی اسقدر زر وافر دینے مین بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے
کہ موجب فضیحتی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار پڑے لیکن حق تعالی نے چار ناچار ان سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہین کہ اسلاف
ہمارے نے اس واقعہ مین اعتراض وحی الہی سے نہین کیا بلکہ جو حضرت موسی علیہ السلام نے تعین قاتل کا وابستہ ساتھہ ذبح کرنے گائی کے
کیا اور مناسبت درمیان دونو امر کے نہ تھی راہ تعجب سے اسقدر توقف کیا تھا اگر پہلے ہی حضرت موسی علیہ السلام تعین قاتل کا فرماتے
اسلاف ہمارے ہرگز اعتراض نکرتے کہتے ہین ہم یہہ سب غلط ہی بلکہ اسلاف تمھارے سر قصے سے اقرار بوحی الہی نہین کرتے تھے اور مستبعد
جانتے تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو ساتھہ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہوتا تو ایک دوسرے پر تہمت خون کی نکرتے اور قاتل آپ
اقرار کرتا اور اگر اسکو یاد نہین رکھتے پس یاد کرو سر قصے کو وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جانکو کہ نام اسکا عامیل
تھا اور ہر چند مارنیوالا ایک تم مین سے تھا لیکن جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کی گویا سب شریک قتل ہوے
اور کاش ایک گناہ قتل ہی کا بیچ تمھارے واقع ہوتا تم نے گناہ اور دوسرا اپسر زیادہ کیا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اپس
سقدمے کے یعنے ایک تمھارے نے دوسرے کو دا لا تہمت قتل مین کہ فلانہ مرتکب اس کام کا ہی نہ مین اصل اس صیغہ کی تدارأتم تھی تے کو
بیچ دال کے ادغام کیا اور تدارأ بمعنی تدافع ہی یعنے ایک نے طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ بچ کر دوسرے کو تئین ڈالا پس تدارؤ گناہ دوسرا
ہوا کہ تہمت ناحق آپسمین کی اور دلیل ہوئی کہ تمھین حضرت موسی پر وحی آنیکا یقین کامل نہین اور مطلع ہوے انکے کو قاتل سے مستبعد
جانتے ہو وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ اور اللہ نکالنے والا ہی پردہ مستور سے اس چیز کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے اور نفاق
اور ضعف یقین اپنے سے لہذا حضرت موسی علیہ السلام کو نفرمایا کہ نام قاتل بتاوین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹی کھا جاوے
کہ مین نے نہین مارا اور مقدمہ چھپے کا چھپا ہی رہے یہی عادت مستمرہ الہی ہی کہ جو بندہ کسی چیز پر مداومت کرتا ہی خواہ وہ عمل نیک ہو
خواہ بد البتہ حق تعالی اسے لوگونمین ظاہر فرماتا ہی بخلاف ایک دو بار کے جو تقصیر واقع ہو اور اسپر ندامت کرے اور اخفامین اسکے کوشش
کرے تو حق تعالی ابھی مستور رکھتا ہی اللھم اغفرلنا ذنوبنا واستر لنا عیوبنا اور ایک سوال نحوی وارد ہوتا ہی کہ مخرج صیغہ اسم
فاعل کا ہی اور ما تکتمون مین عمل کر کر مفعولیت نصب دیا ہی حال آنکہ بمعنی ماضی ہی اسواسطے کہ اخراجات مکنونات بنی اسرائیل کو
ہزارون برس گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے مین اعتبار معنی استقبال شرط ہی یہان کیونکر تحقیق عمل کا ہوگا جواب اسکا یہہ ہی

کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہرچند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہی لیکن بہ نسبت وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہی اور اعتبار بھی استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہین ہی بہ نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہی اور یہہ جملہ معترضہ ہی القصہ ہم نے بواسطے اظہار قاتل کے امر کیا تھا مین کہ گائے ذبح کرو جب ذبح کی تم نے فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پس کہا ہم نے مارو اس مردیکو بِبَعْضِهَا ساتھہ ٹکڑے اُس گائی کے تا زندہ ہوکر قاتل کو اپنے بتاوے اختلاف ہی اسمین کہ وہ عضو کونسا تھا بعضے کہتے ہین زبان تھی اسواسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اُسکا تھا کہ نام قاتل کا بتاوے اور بعضی کہتے ہین کہ عجب الذنب اس گائے کی تھی اور یہہ نام ہی یک استخوان کا کہ دم جانور کا اس سے چلتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ تا روز محشر سب اجزائے آدمی اور حیوانات کے ریختہ اور کہنہ ہوجاوین گے مگر یہہ استخوان باقی رہیگی اور اسی استخوان سے خلقت معاد یہ شروع ہوتی ہی عاد بدنکی بھی استخوان ہی اور بعضی کہتے ہین کہ ران راست اس گائیکی تھی کہ حرکت بیشتر اُسے سے شروع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پارہ گوشت دونو مونڈھونکے درمیان کا اس گائے کے تھا کہ قرارگاہ روح حیوانی جو حوالی قلب اور کبد مین منتشر ہی وہی ہی اور اصح یہہ ہی کہ کوئی اعضا معین نہین ہی سارے بدن مین سے اس گائی کے کوئی ٹکڑا اس مقتول کو مارا وہ زندہ بقدرت کاملہ الٰہی ہوا اور ہوسکتا ہی کہ بعد ذبح کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے پنجہ کسی نے زبان کسی نے دم کسی نے ران ماری ہو جسکو جسکی پسند پہنچی اس نے وہی لکھہ دیا القصہ بعد مارنے گائے کے ٹکڑے کے وہ مردہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور حلق کی رگ سے اسکے فوارہ خون کا چھوٹا تھا اس نے بتا دیا کہ مجھے فلانے شخص نے نا راہی تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص لیا جب سے حکم شریعت کا یہہ ہوا کہ قاتل میراث مقتول کے سے محروم ہی گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریفین وارد ہی کہ ما ورث قاتل بعد صاحب البقرۃ باقی رہے یہان کئے سوال جواب طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانیکا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول کے کہنے سے قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اس سوال کا اس نوع سے دیا ہی کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ ہوا تھا حال برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھہ آیا تھا قول اُسکا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے ہی آرے جب تک کہ مقتول نہین مرا اور حال برزخ کا معائنہ نہین کیا احتمال صدق وکذب کلام اسکے مین ہی کہنا اسکا تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ کے اس جوابمین خدشہ ہی قوی اسواسطے کہ اہل کلام بحث معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر مدعائے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت اوپر صدق نبوت کے یا تکذیب رسالت کے دے معتبر نہین ہی بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیاے میت ہی شہادت اسکے کو موافقت دعوے نبوتمین یا مخالف اسکے مین دخل نہین ہی اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی کہ معرفت مین محل خطا ہی اسے حاصل ہووے حکم اسکا حکم افراد انسانکا ہی کہ شہادت انکی کام نہین آتی اور اگر جانور یا پتھر یا درخت دعاے پیغمبر سے نطق مین آوے اور شہادت اوپر صدق دعوی نبوت کے دے معتبر ہی اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہی اور انسانات ہی مدعی نبوت کے حق مین مثل انسانات مسلکہ کذاب اور اخوان اسکے کے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانا تکا تصنع خیال وہم سے نہین ہی بلکہ نطق غیبی ہی احتمال صدق وکذب کی گنجائش نہین رکھتا پس موافق اس قاعدے کے چاہئے کہ کلام مردیکا بعد حیاتکے متحمل صدق وکذب کا ہو کہ زور وتلبیس کلام مین شیوہ انسان ہی اور کہنا اسکا تعین قاتل مین معتبر ہوتا جب تلک اقرار قاتل درمیان نہو پس جواب صحیح اسکا یہہ ہی کہ جو حق تعالیٰ نے انکو امر فرمایا بذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اسکے سے مردہ زندہ ہوکر احوال قاتل بتاویگا پس حقیقت مین شہادت اوپر صدق خبر اس مردیکے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت ہوئی لہذا اس مردیکے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے

اور اس مردیکو اور مردون پر قیاس نکیا چاہیے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص ولو التزاما اور یہہ بھی جب ہی کہ اقرار قاتل نے معجزہ باہرہ دیکھ کر نکیا ہوا ور یہہ بعید ہی ظن غالب یہہ ہی کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قایم مقام اقرار کے ہی کیا ہو حدیث صحیح مین ہی کہ انصار کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اسے صحرا مین لیجاکر مار ڈالا اور زیور اسکا اتار کر گیا وارثون نے اس لڑکے کے بڑی جستجو سے اس لڑکے کو زخمی پایا کچھ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لوکہ فلانے نے تجھے مارا ہی یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سر ہلایا آنحضرت نے اس یہودی کو بلوا کر قصاص دلوایا اور بعضے روایا تمین آیا ہی کہ اس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہی کہ اس قاتل نے بھی جس سے حضرت موسی نے قصاص دلوایا اقرار کیا ہوگا اور روایا تمین مذکور اقرار کا اسکے ساقط ہوگیا ہوگا اب حکم اس مسئلے کا بیچ شریعت ہمارے کے دریافت کیجے اور شریعت حضرت موسی کی بھی مطابق ہماری شریعت کے ہی سیاہین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھ اسکے ناطق ہی مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہوا ور اثر قتل اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اسکا معلوم نہو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے یا اس دیہہ کی سے کہ جسمین مقتول پڑا ہی اور اگر صحرا مین ہی تو گانو جو اقرب ہی اسمین سے پچاس آدمی صالح معتبر کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہم نے نہین مارا ہی اس مقتول کو اور نہ قاتل اسکے سے جبر ہی ہمین اگر قسم کھائی تو تمام اس محلہ کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا چاہیے اور اگر قسم کھانے مین ابا کرین تو انکو حبس کیا چاہیے تا قسم کھائین یا قاتل کو تحقیق کر کر بتا دین کہ اسقدر جمع کثیر ایک محلہ کی یا ایک گانو کی بیخبر نہین رہنے کی ایسا واقعہ مائلہ جو واقع ہوگا تو خبردار ہو ہی جاوینگے اور نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہی اگر تہمت قتل کی اوپر جماعت کے اس محلے سے یا اس دیہہ سے ہو باین نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ انھون نے مارا ہی مانند اس مذہب کے کہ ایک جماعت گھر مین یا صحرا مین جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو کشتہ چھوڑ گئے یا اہل محلہ یا اہل دیہہ اس سے عداوت رکھتے تھے اور امر عداوت انکا مشہور تھا پس اولیائے مقتول کو چاہیے کہ تعین کر کے ایک کا نام اس جماعت پنجاہ سے قسم کھا کر لے کہ فلانا اسکا قاتل ہی بعد قسم کھانیکے مال اس شخص کے تین سے دیت دلوائی چاہیے قصاص نہین اور امام احمد رح کہتے ہین کہ اگر قتل عمد کو مدعی قسم کھا کر ثابت کرین تو قصاص ہی باقی بطور امام اعظم ہی القصہ حق تعالی نے بعد فرمانے ذبح بقرہ کے اور مارنے اسکے کو ساتھ مردیکے اور زندہ ہونے مردیکے اور بتا دینے اسکے قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑنے اسکے کے جماعت بنی اسرائیل کو فرمایا کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی جیسے کہ اس مردیکو محض قدرت اپنی سے اوپر تمہارے زندہ کیا اور کلام اسکا تم نے سنا ایسے ہی جلا دیگا اللہ تعالے مردونکو نزدیک نفخ صور کے نہ بسبب اس نفخ کے نہ اور سبب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجرائے قصاص کے اسواسطے کہ یہان بھی سوا اس اعضائے بقرہ مذبوحہ کے ساتھ بدن میت کے کوئی سبب واقع نہین ہوا اور ظاہر ہی کہ مس میتت سبب حیات نہین ہی آرے جب عدل اور انتقام قاتل سے منظور تھا اور مقتول کو تشفی بغیر اسکے حاصل نہ تھی ارادہ الٰہی متعلق ہوا اسپر کہ مردیکو زندہ فرمایا اور زبان اسکی سے تعین قاتل کا اور دعوی قصاص کا کروایا اور قاتل کو عوض اسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تین واسطے اقامت عدل عام کے اور انتقام تمام ظلام کے باعث قوی اوپر احیائے اموات کے ہی وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دکھاتا ہی تمکو حق تعالی نشانیان قدرت اور حکمت اور عدالت اپنے کی ساتھ زندہ کرنے مردیکے کہ تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب انھین ہی جو مجلس احیائے عاملین مین حاضر تھے یا زمانہ آنحضرت مین جو انکار حشر کا کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ اس قصہ کی ایا تین چند چیز کا آمنی

ہین اول یہہ کہ مارنا اعضائے میت کا اوپر اعضائے میّت کے جب موجب حیاتکا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم مین وہی ذات
سبب کی ہی نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی چاہے کہ فیض عالم غیب اوپر اپنے یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اسکا
یہہ ہی کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور میراث اور خیرات کی کرے تا برکت اُسکے سے وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف
سے موجب سخت گیر یکے ہی جانب خدا سے اور مسارعت امتثال اوامر الٰہی مین فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہی چوتھی یہہ کہ یتیمون
کو حق تعالیٰ امور ملطف اور رحمت اپنے کا کرتا ہی بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مراعات حال یتیمان اور حفاظت اموال کی انکے کافہ خلائق پر
لازم ہی پانچوین یہہ کہ جو کوئی عیال اپنی اوپر خدا کے چھوڑے اور مال اپنا حفظ الٰہی مین سپرد کرے حق تعالیٰ ایسا نفع پہنچاتا ہی
چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب نزول رحمت اور برکت الٰہی کے ہی ساتوین یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ مین دے اوطمع ثواب کا اس سے
رکھے وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اُنھون نے یہہ گائے ذبح کی ہی واسطے آیا ہی کہ قربانی لاغر اور عیب دار نہ ہو آٹھوین یہہ کہ جو کوئی انشاء
اللہ کہکر کام کریگا مقصود کو اپنے پہنچیگا جیسی بنی اسرائیل ہم آغوش مطلب ہوئے نوین یہہ کہ جسوقت کچھہ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا
اُسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے گا دسوین سر زنش کافرون گوسالہ پرستون کی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہین وہ
لائق ذبح کے ہی نہ قابل پرستش کے گیارھوین یہہ کہ دعا باکی بیٹے کے حق مین مقبول ہوتی ہی جیسے یہان ہوئی باقی رہے یہان چند سوال
جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے عامیل کا سر قصہ تھا مقدم اوپر ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا جواب لطیف اسکا تفسیر سابق مین گذرا ہی
تامل سے نکال لو اور سوا اسکے اور مفسرین نے جو لکھا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر یونہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل
نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس قصہ سے اس مقام مین پہلے یہہ ہی کہ اسلاف تمھارے یعنے بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ کو تبلیغ حکم مین احکام
الٰہی سے کہ وجہ حکمت اسکے کی فہم ناقص مین انکے نہین آتی تھی تہمت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال مین اس امر مقدس کے مبادرت اور
سرعت نہین کرتے تھے بلکہ بار بار کجروی اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ وحی الٰہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس
مرتبے مین قبیح افعال ہو کہ اسلاف تمھارے اُس زمانے مین قتل نفس محرمہ کر کر ایک دوسرے کو متہم کرتے تھے اور کتمان اثر واقعہ مین کوشش
کرتے تھے حال انکہ وحی نازل ہوتی تھی اوپر پیغمبر اولوالعزم درمیان انکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب کے
ضرور ہوئی آرے اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہی یہہ ہی کہ کوئی بسبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ کو دو سمجھے اور غلطی مین پڑے علاج
اسکا یہہ ہی کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہی گویا تصریح باتحاد قصہ فرمائی ہی اللہ اعلم باسرار کلامہ یہان سمجھنا بعضے کہ قاتل عمد
اور خطاء دونون محروم ہی میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف آئمہ ہی کہ اگر قاتل اوپر حق کے ہوا اور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث
سے متحقق ہی یا نہین امام اعظم رح فرماتے ہین کہ اگر عادل باغی کو مارے یا واقع صایل کو یعنے حملہ کرنے والیکو قتل کرے محروم میراث سے
نہین ہوتا اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ اس صورت مین بھی محروم میراث سے ہوتا ہی سمجھنا بعضے کہ قصہ بقرہ کا اوپر جمیع مہمات دینی کے
دلالت کرتا ہی پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہی علی الخصوص خلاصہ مطالب سورہ بقرہ کا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی
کہ مہم اعظم دینی اثبات وجود صانع ہی اور وہ اس قصہ سے اس طریق سے مستفاد ہوتا ہی کہ زندہ ہونا اس کشتے کا اپنی ذات سے تھا والا
ہر کشتہ زندہ ہو جاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا والا ہر میت اس عمل سے جی جاوے پس نہ تھا مگر بعض قدرت الٰہی اور
نہ ساتھہ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے یہین سے قدرت حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہی بلکہ حکمت اسکی ہی اسواسطے کہ زندہ کرنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس مرد یکا آگاہ فرماتا ہی اوپر اسکے کہ دل مرد یکو بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہی اور یہہ مہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰ کی ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیای متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہوگئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہین یا مصدق حضرت موسیٰ کے ہین یا مصدق اور مصدق مصدق صادق کے دونو صادق ہوتے ہین اور ضمن اثبات نبوتمین بیچ اس قصے کے اشارہ ہی نہایت مفید طرف اسکے کہ الحاعت انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگونکے واجب ہی تا نبوت کم ہوا اور فضیحت واقع نہو مانند گوسالہ کے اتخذ نا ہنروا کے تیسری مہم استقامت کی ہی اور یہہ مطلب اس قصے سے باین نوع مستفاد ہوتا ہی کہ قاتل نے اس مقتول کے طلب دنیا کئی تھی ذلیل ہوا پس معلوم ہوا کہ طلب دنیا ذلت ہی اور طلب ماسوی اللہ خطا چوتھی مہم مجاہدہ ہی اور یہہ قصہ دال ہی اوپر مجاہدے کے اور شرائط اسکے کی مثلاً چاہئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس امارہ کے زمان پیر مین ہو اسواسطے کہ جب ہوای نفسانی قوی اور جوارح کی رگ اور ریشے مین دوڑکر استحکام پذیر ہوجاوے تو قلع اسکا بہت دشوار ہی علی الخصوص وقت ضعف اور تساقط قویمین کہ ضعیف سے درخت قوی نہین اکھڑ سکتا اور زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب مین بھی نہو اسواسطے کہ عقل اسوقت کم اور بے تجربہ ہوتی ہی طاقت محاربہ ہوا کی نہین رکھتی غالب کہین بھی مغلوب ہوا ہی اور شرائط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح بھی ہی کہ لسر الناظرین شان اسکی ہی اور سلامت رہنا بھی ہی مصروف رہنے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور تجارت کے باوجود صحت استعداد اور بیداغ ہونا جوہر روح کا اور علی ہذا القیاس پانچوین مہم معاد ہی اور یہہ مہم بھی صراحۃ اس قصے سے ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچون مہمین ہین کہ خلاصہ مطالب ہین اس سورۃ کی اور باقی امور مہمات مقدمات ان امور پنجگانہ کے ہین ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ پھر سخت ہوگئے دل تمھارے ای یہود پیچھے اسکے یعنے زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً پس وہ دل کہ تمھارے ہین مانند پتھر کے ہین یا زیادہ تر سختی مین پتھر سے بھی ہین وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ اور تحقیق بعضے پتھر ونمین سے البتہ وہ ہی کہ پھٹ نکلتی ہین اُسمین سے نہرین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ اور تحقیق بعضے انہین پتھر ونمین سے البتہ وہ ہی کہ پھٹ جاتا ہی پس نکلتا ہی اسمین سے پانی وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ اور تحقیق بعضے انھین پتھر ونمین سے البتہ وہ ہی کہ گر پڑتا ہی ڈر سے اللہ کے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اس چیز سے جو کرتے ہو تم یعنے ای یہود دل تمھارے پتھرونکے مثل بھی نہین کہ کبھی چشم محبت سے ایک آنسو بھی نہ بہایا اور کبھی خاطر مین تمھارے خوف الٰہی نہ آیا سہ لخ گریۂ الفت ہی نہ کچھ سوزش خشیت پتھر سے بھی دل سخت ہی کم بخت تمھارا :: یہان چند سوال بتحقیق طلب ہین اول یہہ کہ پتھر کو ساتھ صفت خشیت کے کہ بمعنی ترس اور ڈر کے ہی موصوف کیا ہی اور شک نہین ہی کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہین ہوتا اور پتھران دونو سے عاری ہین پس کیونکر وصف خشیت کا انمین ثابت ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہر ایک جمادات اور حیوانات سے روح مجرد ہی کہ تعبیر اس سے ساتھ ملکوت کل شیی کے بیچ آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیئ کے فرمائی ہی اور وہ روح مجرد حی اور شاعر اور ادراک ہی اور صلوۃ تسبیح ہر جماد کی اور حیوانکی کہ منطوق کلام الٰہی ہی بہت آیات مین مثل قد علم صلوتہ وتسبیحہ اور وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم کی بتعبیر ساتھ اسی روح کی ہی لیکن اس روح کو علاقہ تصرف اور تدبیر کا بدنونمین اُنکے نہین ہی اور نہ اثر اس روح کا بتوسط

روح حیوانی پہنچتا ہی بلکہ مثل ارواح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے مین بدون توسط روح حیوانی کے تصرف کرتے ہین یہہ روح بھی پرتو اور شعشعان اپنے جسم خاص پر ڈالتی ہی اسوقتمین افعال شعور کے اُس جسم سے سرزد ہوتے ہین اور یہہ تعلق دائمین نہین ہی تا مورد تکلیف اور ثواب اور عقاب کے ہون اور عالم آخرتمین ظہور آثار اس ارواح کے ابدانمین اپنے دائمی ہونگے اسی سبب شہادت دینگے اور ناطق ہونگے اور ثمرات عین اور میوجات بہشت کے ندائے بہشتیونکی سے مجیب ہونگے اور یہان دنیامین جو گاہ گاہ پرتو انداز ہوتے ہین اسی سبب سے اشجار احجار نے انبیاسے تکلم نطق ادائے شہادت اجابت امر امتثال حکم کیا ہی چنانچہ اکثر احادیث مین وارد ہی صحیح مسلم مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جانتا ہون اس پتھر کو کہ کے مین قبل بعث کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہی اور گویا ہونا گرگ کا بھی حدیث سے ثابت ہی کہ صحیحین مین موجود ہی اور ایسے ہی صحیحین مین بروایت متعددہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پتھر اس پہاڑ کے بطور زلزلہ کے ہلنے لگے آنحضرت نے لکڑی ماری اور فرمایا کہ با ادب ہو کہ پشت پر تیرے نہین ہی مگر پیغمبر اور صدیق اور شہید الجبر فرمائے حضرت کے پہاڑ ساکن ہوگیا اور از از کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر مشہور ہی کہ حاجت بیانکی نہین اور رونا اُسکا اور جب آنحضرت نے بغل مین لیا تو سکونت اُسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اُسکے کے کرتی ہی اور آیت وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اصح آیات ہی اسبابمین دوسری یہہ کہ اگر مراد اس آیت سے طن کفار اور فجار سنگ دل ہین بسبب کے کہ ادامر الہی پتھر بجالاتے ہین اور ڈرتے ہین اور تم نہین بجالاتے اور نہین ڈرتے تو خدشہ ہی بڑا اسواسطے کہ الہامات جبلیہ اور مقتضیات طبعیہ مین تو انسان ابا کرتا ہی نہ اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات دینیہ کا قبول کرنا احجار و اشجار سے کہان ثابت ہوا ہی کہ سبب الزام کا ہو اور بسبب قبول کرنے اسکے کے ان کافرونکو سخت تر پتھر سے کہا جاے جواب اسکا یہہ ہی کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنمین ہر چند احجار اور فجار سنگدل مشترک ہین لیکن بکمال احجار وغیرہ مین اسقدر کافی ہی کہ نشاء اسکا نشا جمادی ہی اور فجار سنگدل کو اسقدر قبول کرنا کچھ چیز نہین ہی اسواسطے کہ کمال انسانکا قبول احکام تکلیفیہ ہی کہ بواسطہ رسل کے بھیجے ہین پس اپنے حد کمال کو پہنچتے ہین اور انقیاد اس الہام کا کہ لائق ان کے ہی کرتے ہین اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہین پہنچتے اور وہ الہام کہ لائق انکے ہی نہین کرتے پس سختی و درشتی مین پتھر سے سخت تر ہوے اور یہہ مثل اسکی ہی کہ کہتے ہین امسال تابستان گرم تر زمستان سے ہی یعنے گرمی تابستان کی شدت اور کمال مین زیادہ تر سردی زمستان کے سے ہی کہ مقتضائے اس موسم کا ہی تیسری یہہ کہ بیچ مقام سفاصلے قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم پتھرونکو یاد فرمایا حال آنکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی یہان کافی تھا وجہ اس اطنابکی کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی ذکر تین قسم پتھرونکے سے اشارہ ہی طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک کے قلب کے تین مرتبے ہین اول قلب ہی کہ بحر نور الہی مین مستغرق ہوکر نابود ہوگیا اس سے نہرین معرفت کی جوش مارتی ہین اور دلہاے مسترشدان مستفیضان کو سرسبز اور شاداب کرکے حیات تازہ عطا کرتی ہین یہہ قلب اہل اللہ کا اور سابقین کا ہی دوسرا قلب ہی کہ دریاے علم سے سیر ہوکر باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علماء راسخین کا ہی تیسرا قلب ہی کہ بانقیاد استسلام اور اطاعت موصوف ہی یہہ قلب زہاد و عباد کا ہی اور ادنا احوال پتھر کا یہہ ہی کہ ہبوط من خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالی نے اوپر اسکے حاکم کیا ہی اور وہ میل بمرکز ہی علی الاستقامت اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہی تو پانیکو راہ دیتا ہی اور سمام تنگ بسبب خشکافت جوہر اسکے کے اُسمین پیدا ہوتے ہین اس راہ سے ترشح آب ہوتا ہی اور جب

اس حد سے بھی ترقی کرتا ہی قوت احالہ اور استحالہ ہوا کی ساتھ پانیکے اُسمین حادث ہوتی ہی اور منشار انہار ہوتا ہی چوتھا قلب ہی غیر متاثر کہ بجہت کمال تمرد اور تجبر کے بخوف وحشت یا بلین ورفق ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہین ہوتا اور تن باطاعت نہین دیتا یہہ قلب کفار فجار کا ہی اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے ساتھہ اس قلب کے مشابہت نہین رکھتی حدیث مین وارد ہی کہ جو کچھہ حق تعالےٰ نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہی مشابہ باران بسیار کے ہی کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین کا تھا پاک وپاکیزہ اور نرم پانی نے کاہ اور سبزہ بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ سخت اور نشیب تھا پانی اپنے مین جمع کرکر رکھا اس سے بھی نفع مالی ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا کھیتونکو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اسنے پایا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے کے یا کیاہ اگنی بھی مثال ہی کہ بعض نے ہدایت پیغمبر کی قبول کی اور علم پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھہ متمتع نہوئے اس سے اور بعضی مفسرین نے کہا ہی کہ تین قسم مین پتھر کے اشارہ ہی طرف اسکے کہ حکم غیب نے احجار مین ظہور کیا ہی پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار اشارہ ہی اس پتھر کی طرف کہ ضرب موسیٰ علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف اس پتھر کے ہی کہ اسے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے پانیکو راہ کھول دیا تا ملک سبا کو خراب کرے اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہی طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان سے بحکم الٰہی گرا اور قوم لوط کو زیر زبر کیا تھا چوتھی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہی اور بکلام علام الغیوب مین جائے شک نہین ہی بلکہ واسطے تخییر کے ہی یعنی سامع احوال انکے مین مخیر ہی نظر اصل قساوت مین انکے کہ کر دلونکو انکے تشبیہ پتھر سے دے یا مرتبہ قساوت مین انکے خوب غور کرکر دلونکو انکے قساوتین زیادہ تر پتھر سے جانے اور تشبیہہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تخییر انشائات مین ہوتی ہی اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو یک خبر ضمنی لازم ہی چنانچہ ہر چیز کو انشا بھی لاحق ہی کبھی بلغبا بقضائے مقام نظر اوپر حال اس لازم ضمنی کے فراگر مراعات ان اعتبارات کی کہ لائق اس حال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہی کہ اشد قسوہ کیون کہا حال آنکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہی کہ اقسی کہتے اس جگہ ساتھہ لفظ اشد کے اور اکثر اور ازید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا افعل التفضیل کی ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے دلالت اجمالی ہی اور دلالت اشد قسوہ کی دلالت تفضیلی ہی اس مقام پر دلالت تفضیلی واسطے بیان شناعت حال انکی کے منظور ہوئی اور علاوہ اسکے مدلول مین اقسی کے اور اشد قسوہ کے فرق ہی دقیق اور وہ یہہ ہی کہ اقسی اوپر افراط قسوہ کے دلالت کرتا ہی خواہ حیثیت کیفیت ہو خواہ حیثیت کمیت اور اشد قسوہ خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہی اور یہان منظور افادہ اسی کا ہی اور یہان سے معلوم کر لیجے کہ جب افادہ افراط کمیت فعل منظور ہو اکثر اور ازید کہنا چاہیئے اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اشد اور اقوی کہنا چاہیئے اور فعل تفضیل اعم ہی ان دونون سے کہ متحمل افراط کیفی اور کمی ہی مقام استعمال اسکیکا وہان ہی کہ جہان ابہام منظور ہو نہ تصریح ساتھہ ایک کے دونو خباثتون مذکورتین سے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ اسی سلمانو جاتے ہو قساوت ان یہود کی کہ جس قدر دلائل ان پر قائم کیے جاتے ہین ویسا ہی کفر اور استکبار مین یہہ دور دور جاتے ہین پس طمع رکھتے ہو تم یہہ کہ ایمان لاوین جو باقی رہ گئے ہین یہہ تمھارے زمانے مین تمھارے دلیلون پر اور پند اور نصیحت پر تمھارے وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ اور تحقیق تھا ایک فرقہ انمین سے زمانہ گذشتہ مین کہ ہنوز پیغمبر تمھارا مبعوث نہوا تھا یَسْمَعُوْنَ کَلٰمَ اللّٰہِ سنتے تھے کلام اللہ کا کو طور

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الٰہی کو پیچھے اس سے کہ سمجھ لیتے تھے اُسکو کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق اور امر و نہی
سنے لیکن یہہ بھی سنا کہ اذا استطعتم ان تفعلوا ھذہ الاشیاء فافعلوا وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس اگر طاقت ہو تمھین ان
اوامر نواہی کے کرنیکی تو کریو اور نہ طاقت ہو تو نکریو کچھ باگ نہین وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے تھے لکھا ہی کہ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا کہ یہود آج سے مدینے مین نہ آوین یہہ اظہار اسلام کرکے آنے لگے اور جب جاتے اپنے یارونمین تو کہتے
ہم تم مین ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا اور جب ملتے ہین یہود ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
قَالُوا آمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین بعضے انکے چھوٹے طرف بعضے بڑے اُن کے
کے جیسے کعب وغیرہ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ کہتے ہین وہ بڑے انکے کیا کہہ دیتے ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
کھولا ہی اللہ نے اوپر تمھارے کتاب تمھارے مین ایک روایت ہی کہ بعضے یہود مدینے مین ابتداء نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اصحاب
کو لغت اور صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تورات مین لکھی تھی کہہ دیتے تھے روسا انکے اُس بات سے آگاہ ہو سرزنش کرنے لگے کہ تم صفات
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحابکو لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ جو جھگڑین تم سے ساتھ اسکے نزدیک پروردگار اپنے کے قیامت کو یہان سے
معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھ کر متابعت نہین کرتے تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ جملہ تاکید ہی اتحدثونہم کی یعنی کہہ دیتے ہو
تم یہہ نہین سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے أَوَلَا يَعْلَمُونَ کیا نہین جانتے وہ یہود أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
يُعْلِنُونَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو چھپاتے ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی اور جو ظاہر کرتے ہین دوستی پیغمبر کی اور اصحاب انکے
کی وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ اور بعضے اُنمین سے اَن پڑھے اَن لکھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے امی ہین یے نسبت کی ہی یعنے منسوب طرف ام کے جیسا
آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا ایسے ہی یہہ ہین لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ نہین جانتے تورات کو اور نہین پہچانتے کہ اُسمین کیا
لکھا ہی إِلَّا أَمَانِيَّ مگر آرزو اپنی جو موافق ہوائے نفسانی اُنکے کے ہی یا وعدے جھوٹھے جو علماؤن نے اُنکے اپنے دل سے بنا بنا کر کہہ دئے
ہین کہ بہشت تمھارے واسطے ہی اور باپ دادا تمھارے تمھین بخشوا لینگے وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین
رکھتے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ پس وائے ہی واسطے اُنکے اور عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھ ہاتھون
اپنے کے ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ پھر کہتے ہین یہہ نزدیک سے اللہ کے ہی اور یہہ کیون کرتے ہین لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا تو کہ لیوین بدلے
اس کلام محرف دل سے بنائے ہو یکے مول تھوڑا لکھا ہی کہ علمائے یہود واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات مین لکھی
ہی مرد نیک رو جعد مو گندم گون سیاہ چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھکر لوگونکو دکھاتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید
پوست ہشتہ مو اور یہہ صفت دجال کی ہی غرض عوام کو کہ بہکاتے ہین کہ یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ پس وائے ہی
انکو اُس سے کہ لکھتے ہین تغیر کرکے ہاتھ انکے وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ اور دوسری بار وای ہی انکو اس سے کہ کماتے ہین رشوت سے اور حرام سے
بعضون نے کہا ہی کہ ویل بدر رو ہی دوزخمین کہ اسمین سے پیپ دوزخیون کے بدن کی بہتی ہی وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً
اور کہتے ہین یہود اپنے زعم مین ہرگز نہ لگیگی ہمکو آگ دوزخکی مگر دن گنے ہوئے یعنے مقدار کئی دن گئے ہوئے کے کہ وہ سات دن ہین ہر
دن برابر ہزار برس کے ہی کہ عمر تمام دنیا کی ہی یا چالیس روز کہ ہمارے قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لیا ہی تم نے نزدیک اللہ کے قول کہ تمھین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ پس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو نہین جانتے ہو اور افترا کرتے
ہو اوپر اسکے جو نہین پہچانتے ہو بَلٰى نہ ایسا ہی جیسا کہتے ہو بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام
الٰہی سے ناراض ہو کر خلاف اسکے عمل مین لاوے گھیرا اسکو گناہ اسکی نے یہان تک کہ کفر پر مرا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ
پس یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین وہ بیچ اسکے ہمیشہ ہونگے لفظ من کا مفرد ہی اور معنی جمع کے ہین پس لفظ کسبت اور احاطت کا اور
ضمیر یہ اور خطیئتہ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ اولئک اور خالدون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا
خَالِدُوْنَ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین اور مستحق اسکے ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور یاد کرو جب لیا ہم نے تورات مین قول بنی اسرائیل کا اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے
وہی ہی وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماباپ کے احسان کرنا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور قرابت والون سے اور یتیمون سے
اور فقیرون سے سمجھ لیجیے کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتیمی اور مساکین کو جمع اسمین ایک نکتہ ہی وہ یہہ ہی کہ سب افراد ذی القربی کی بجہت
تناسب کے مثل ایک ہی کے ہین بخلاف یتیمی اور مساکین کے کہ انمین یہہ بات نہین پائی جاتی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگون سے بات
بھلائی کی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو باشرائط وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ کو جس طرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اس حکم
کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم مین سے اس قول قرار پر رہے لکھا ہی کہ بعضے اسلاف انکے شریعت پر تورات پر استقامت رکھتے تھے
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ تم منہہ پھیرنیوالے ہو تورات سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ مت بیٹھو لوہو اقربا اور ہم دینون اپنے کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکالو
ہم مذہبون اپنونکو گھرون اپنے سے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم اے یہود مدینے کے گواہ ہو کہ آیا تمہارے
نے یہہ عہد کیا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم وہی گروہ ہو کہ عہد توڑا ہی مار ڈالتے ہو آپس مین اپنونکو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ
دِيَارِهِمْ اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ مین سے گھرون انکے سے تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ مددگاری کرتے ہو اوپر
اس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوئی ہی ساتھ گناہ کے اور تعدی کے سمجھ لیجیے کہ یہہ دونون آیتین مانند مصرعتین کے موزون بہ بحر
رمل مسدس مقصور ہین متحد القافیہ واقع ہین ثم اقررتم وانتم تشہدون ثم انتم ہؤلاء تقتلون اوپر وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے گویا کہ ایک مطلع بیتکلیف بنا بنایا ایسا نادر بے بہا ہی کہ ہر مصراع جسکا مطلع آفتاب
موزونیت کا جلا افزا ہی بلاغت اسکی ہوش ربائے بلغا اور فصاحت اسکی متحیر ساز فصحا ہی سچ ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام
اگر تمام جہانکے شعرا جمع ہو کر چاہین کہ ایک مصراع مقابل اسکے درستی چستی فصاحت بلاغت مین کہین ممکن نہین اور اسیطرح
اور بہت آیات ہین کہ موزون بوزن عروضی ہین لیکن شعر انکو نکہا چاہیے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا مین اسے کہتے ہین
کہ جسمین تین چیزین ہون ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل
سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب تقارب تدارک قریب جدید تشاکل ہین اول کے پانچون مخصوص تازی ہین اور آخر کے
تینون مخصوص فارس ہین سو یہہ تو اس کلام فصاحت نظام مین موجود ہی دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک حرف ہی جسے روی کہتے ہین اور آٹھ اسکے توابع ہین چار ادھر چار ادھر آتے ہین پہلے تاسیس دخیل قید ردف ہوتے ہین پیچھے وصل خروج مزید نایہ سو یہہ بھی اسمین پایا جاتا ہی تیسری قصد قافیہ کا ہو اسکے موزون کرنے مین سو یہہ یہان کہنا کمال بے ادبی ہی قصد ایسے ادنی چیز کی طرف ایسی جناب اعلی کے تہرانا کمال جرات کرنی ہی لہذا کلام اللہ کو شعر نہین کہتے اور کلام دو قسم ہی ایک تو یہی کلام منظوم ہی کہ مذکور ہوا دوسرے کلام منثور ہی اور یہہ تین قسم ہی مرجز مسجع عاری مرجز وہ ہی کہ وزن رکھے قافیہ نہ رکھے اور مسجع وہ ہی کہ قافیہ رکھے وزن نہ رکھے اور عاری وہ ہی کہ ان دونو سے ہو عاری یہہ تینون اقسام کلام علک العلام سے ہویدا ہین اور سوا اسکے صنایع بدایع لفظی معنوی جو مین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد اپنونکے اسی مین سے نکالے ہین ان ایات ماخذہ مین سے چند آیات یہان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون کروڑون خوبیان کلام کی قسم فصاحت بلاغت صنایع بدائع سے مخفی رہ گئی ہین کہ علم انکے نے مساس نہین کیا اسے اقسام صنایع صنعت ترصیع لغت مین تھانا جوہر کا ہی اور اصطلاح مین بنا کے عبارت ہی اس کلام مرصع سے کہ جسمین جواہر سخن کے خانہ خانہ اس ڈھب ڈول سے نشست ہو کہ ہر کلمہ مقابل دوسرے کلمہ کے متساوی الوزن اور موافق القوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس زاید اور یہہ عبارت ہی آنے دو کلمون متجانس کے سے بیچ کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمے مین زاید ہو جیسے اس آیت شیر لفین والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذن المساق صنعت تجنیس خط عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین متباین جیسے اس آیت مین وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کے سے ہی کہ حروف انکے گفتار مین متقارب اور متجانس ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنۃ نعیم صنعت مسجع موازنہ عبارت ہی لانے ان الفاظون کے سے کہ ہر یک اپنے نظر کے موافق ہو وزن مین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے اس آیت مین واتیناھم الکتاب المستبین وھدینھم الصراط المستقیم صنعت مقلوب مستوی عبارت ہی ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہہ متکلمین قسام مقلوب ہی جیسے اس آیت مین وربک فکبر اور کل فی فلک صنعت اعتاب عبارت ہی لزوم مالایلزم سے کہ بعضے الفاظ واسطے آرایش سخن کے اور نہ مین کلام کے لاوین جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر صنعت مسجع مطرف عبارت ہی واقع ہونے الفاظونکے سے مقابل کہ متفق ہون روی مین اور مختلف ہون وزن اور اعداد حروف مین جیسی اس آیت مین مالکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا صنعت رد العجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے کہ مکرر صدر اور عجز مین کہ ایک دوسری سے مشتق ہو متحد ہو جیسے اس آیتمین ونادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین صنعت عکس عبارت ہی لانے ایسے الفاظونکے سے بیچ کلام کے کہ جزو مقدم اسکا موخر اور جزو موخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیت مین تولج اللیل فی النھار وتولج النھار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہی لانے ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کے اسکو سنکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جاے جیسے اس آیت مین ماکان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون اقسام بدایع مذہب الکافی عبارت ہی لانے سے ثبات مطلوب پر دلیل بطریق اہل کلام جیسے اس آیتمین لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا تنسیق الصفات عبارت ہی لانے صفات مختلفہ سے متواترتوالی جیسے اس آیتمین یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جمع عبارت ہی جمع کرنے چند چیز کے سے ساتھ ایک صفت کے جیسے اس آیت مین المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا جمع وتفریق وتقسیم عبارت

ہی چند چیزین جمع کرنے سے ساتھ ایک معنی کے اور پھر تفریق کرنا درمیان انکے اور پھر تقسیم کرنا جیسے اس آیتمین یوم یاتِ لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہم شقی وسعید فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیہا زفیر وشہیق خالدین فیہا ما دامت السموت والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت السموت والارض الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ۔ التفات عبارت ہی تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف متکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ مین وارد ہی و بعضون نے کہا ہی کہ التفات وہ ہی کہ ایک معنی بیان کرکر پھر پوچھہ مثل دعا اتمام کرکے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیتمین قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا خبر منظور کیا تھا اور تحریر کیا ہوا اب بیان کیجئے اسکو کہ مقصود بالذات ہی وہ کیا ہی جواب ہی کہ لکھا ہی کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا بنی نضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خذرج بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خذرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا ساتھ معاونت حلیفے اپنے کے دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبے کے اسکے خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہانتک پہنچا کہ مغلوبکو جلائے وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا تو اسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْھُمْ اور اگر آتے ہین تمھارے پاس بندیوان ہوکر بنی اسرائیل بدلا دے چھڑاتے ہو لیکو مثلا اگر کوئی بنو قریظہ سے ہیچ ہاتھہ خذرجیونکے اسیر ہوتا تھا تو بنو نضیر اسکو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور اگر بنی نضیر سے ہاتھہ مین انکے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اُسے زر دیکر خلاص کروا دیتے تھے وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ یہہ آیت تعلق ساتھہ آیت ماقبل کے رکھتی ہی یعنے قوم اپنی کو اُنکے گھرون سے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ یہہ بات حرام کی گئی ہی اوپر تمھارے بحکم میثاق اخراجھم نکال دینا انکا یعنے ہم مذہبونکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا مرنے پر بطریق اولی حرام ہوا اور ان چیزونکو جو تم نے صرف عمل مین لاتے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الہی پر اور نقص کرتے ہو بعضی مواثیق کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھہ بعضے کتاب کے یعنے بعضے احکام تورات پر کہ فدیۂ اسیران ہی اور کفر کرتے ہو ساتھہ بعضے کے کہ قتل اور اخراج ہی فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس نہین سزا اسکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری بیچ زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہی اور اجلا بنی النضیر کا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرین جاوین گے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہی اور ایک علامات شدت اسکے سے یہہ ہی کہ دوام ہوگا وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدا غافل نہین ہی اس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین امام حفص بصیغہ مخاطب پھرتے ہین یعنے نہین ہی اللہ بیخبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام کہیے اور اسواسطے قیامت مین سخت ترین عذاب مین گرفتار ہون کہ اُنھون نے کچھہ چیز اپنے خاطر منافع آخرت کے نہین چھوڑے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے بے عقلی سے مول لیا ہی زندگانی ناپائدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اسکے پائدار ہین فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ ان سے کم ہوا اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی ان سے دفع آفات کرسکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اسکے کے واقع ہوے ہون انکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضی کہ مخالف طبع اور عادت اسکے کے ہون انکے قبول مین قصور کرے تو یہہ موافقت اور یہہ عمل کچھہ کام نہین آتا مثلا کوئی شخص

ہی کہ شرابکو واسطے مزاج اپنے کے مضر دیکھتا ہی یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہی اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہی پس
ترک شراب اسکے حق مین موجب ثواب نہین ہی اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا آرے اگر بانقضاے طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسرے جانب
سے ہی مخالف ظاہر کے عمل مین نہ لاوے تو البتہ بیچ اصلاح رسم کے فائدہ بخشے اسیواسطے علما کو اس قسم کی عبادت طاعتین اختلاف ہی بعضے کہتے
ہین ؎ حرمی کہ رخت ما بحریم فنا کشد ؛ بہتر ز طاعت کہ بعجب وریا کشد ؛ اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت باریا بہتر گناہ بے توبہ سے ہی اور
محاکمہ بین الفریقین یہہ ہی کہ درباب تہذیب واصلاح نفس گناہ باندامت اور خجالت بہتر طاعت باعجب وریا سے ہی اور درباب
اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت باعجب وریا بہتر گناہ سے ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور تحقیق عطا
کی ہم نے موسی علیہ السلام کو تورات اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسی سے پیغمبر لکھا ہی کہ بعد حضرت موسی کے زمانہ عیسی تک علی نبینا وعلیہما
السلام چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوئے کہ عمل انکا تورات پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور زکریا
اور یحیی علیہم السلام کے اور یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنے انکے سے جاری کرنا اس شریعت کا تھا کہ تحریفات علما موسی منتشر
ہوئے تھے پس یہہ رسول بنی اسرائیل مین مانند علماء ربانیین اور مجددان دین متین کے اس آیت کے ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا سمجھ لیجئے کہ ایک مجدد بر سر ہر صدی پیدا ہوتا ہی اور ایک بعد
ہزار برس کے جیسا کہ صد پر ہزار کو تقوی ہی باعتبار اعداد کے ویسا ہی مراتب قرب الہی مین اور درجات ایصال فیض نامتناہی مین بلندی
اور فوقیت ہی مجدد الف کو اوپر مجدد مائۃ کے یہی طور زمانہ ارسال انبیا سے چلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولوالعزم پیدا ہوتا تھا صاحب
احکام جدیدہ اور کتاب پسندیدہ اور درمیان مین انبیا متبع اسکی شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اسکے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے کہ خاتم النبیین مین ختم ہوگئی نبوت اور نزول وحی حق تعالی نے علماء اس آیت کے ظاہر بتجلیہ شریعت متجلی اور باطن بانوار
حقیقت متجلی پیدا کر کر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہزار کے قائم مقام پیغمبر اولوالعزم کے مجدد
الف ثانی کو ظہور مین لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات کے سے بہرہ ور کر کے باحیاے دین متین اور بایصال فیض احسان
ویقین مشرف فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دئے ہم نے
عیسی کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے روشن جیسے غیب کی باتین کہنا اور مردونکو جلانا یہہ بھی رد ہی قول یہود کا کہ اگر وہ کہین کہ یہہ پیغمبر
اس قسم کے معجزات قاہرہ نہین رکھتے تھے جیسے حضرت موسی علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو انکی نبوت مین اشتباہ پڑا تھا غلط
فہمی سے تکذیب کی اور مارا تو حق تعالی نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبرونکے معجزات قاہرہ بھی ہم نے تمھین دیکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہم نے عیسی علیہ السلام کو ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین لکھا ہی کہ جبرئیل
ایام طفولیت سے انکے مددگار تھے اور شیطان سے نگاہ مین رکھتے تھے تا آنکہ چہارم آسمان پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے
کہا کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات دین ہی جیسے روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہی ایسی ہی وحی موجب قیام
دین ہی اور اضافت اسکی طرف قدس کے ایسی ہی جیسی اضافت حاتم الجود مین حاتم کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہین کہ روح القدس
سے مراد اسم اعظم ہی کہ اسیکے سبب احیائے اموات کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ انجیل ہی کہ تازگی دل اور زندگی جان اسی
سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جود جان پاک حضرت عیسی علیہ السلام ہی کی مراد ہی کہ استواری تن کی انکے اسی سے تھی ؛

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

129

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ اَيا پس جب ہماری طرف سے آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہین چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے یعنے تعظیم نکی اور گردن انکے فرمان پر نہ رکھی فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تم نے انھین پیغمبرون سے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسی علیہ السلام کے وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا اور یحیی علیہما السلام کے سوال کہ تم بصیغہ ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہی جواب تقتلون بھی یہان گویا بمعنی قتلتم ہی بصیغہ ماضی واسطے استحضار صورت شنیعہ قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہین یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہی اسواسطے کہ کذب ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقتلون از جہت ارادہ حال ذکر کیا ہی کہ یہہ ہنوز بیچ قتل افضل پیغمبرونکے تھے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکی سعی کرتے تھے حدیث صحیح مین وارد ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لقمہ زہردار کو شت بزکا کہ خیبر مین کھایا تھا مین نے ہر سال اثر اسکا عود کرتا ہی اور موجب درد گلو اور خناق کا ہوتا ہی تا انکہ اس زمانیمین پایا ہو نہین کہ اثر اسکے سے رگ جان میری شکافتہ ہوی پس حقیقت مین وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انہین کے قتل سے واقع ہوی یہہ نہج ارشاد کہ آیت مین مسلوک ہوا ہی طرف بلاغت کے کہ عمل مین آئی ہی گویا ارشاد فرمایا ہی حق تعالی نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہی ان دو چیز سے تکذیب یا قتل اور یہہ نہایت جہالت ہی کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ اور کہا یہود نے کہ دل ہمارے غلاف مین ہین یعنے چھپے ہوے فہم سے اور بازرکھے ہوے قبول قول محمد سے ہین غرض انکے یہہ تھی کہ آنحضرت یہ باتین سنکر نا امید ہون ایمان لانے انکے سے ساتھ قرآنکے اور متابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انہین کہ دل ہمارے غلافہاے علوم مین پند نصیحت اور وعظ سے مستغنی ہین حق تعالی نے سخن انکا فرماتا ہی یعنے ایسا نہین ہی جیسا یہہ کہتے ہین بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر انکے کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنے اوپر سے اٹھا لی اور راندہ درگاہ کیا حق تعالی نے فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ پس تھوڑے سے ایمان لاتے ہین مانند ابن سلام اور اصحاب اسکے کے اگر کوئی کہے لعنہم اللہ سے تو ملعون اور مطرود معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑے سے ایمان لاتے ہین اسکی کیا معنی کہتے ہین ہم قلت کتابت عدم سے ہی یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر مراد ہی امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار قسم دل ہی دل ہی صاف کہ اسمین چراغ روشن ہی اور دل ہی غلاف مین چھپا ہوا اسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہی معکوس منکوس اور دل ہی دو رنگ ایک صفحہ اسکا سفید دوسرا صفحہ اسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہی اور چراغ درخشندہ اس مین نور ایمان ہی اور دل غلاف مین دل کافر کا ہی اور دل منکوس دل منافق کا ہی کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہی اور دل دو رنگ وہ دل ہی کہ جسمین ایمان اور نفاق دونون جمع ہین وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب آئی انکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والی واسطے اس کتاب تورات کے کہ ساتھ انکے ہی بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھ کہ اصول دین ہین انمین انھون نے قبول نکی اور ایمان نہ لائے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تھے پہلے اس سے یعنے قبل نزول قرآن شریف کے بیچ وقت عاجز یکے فتح مانگتے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اس شخص کے کہ جسپر قرآن اترے اوپر انکے جو کافر ہوے مشرکان عرب سے لکھا ہی کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی سے تنگ آتے تھے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ الٰہی نصرت چاہتے ہین ہم تجھ سے بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی آخر الزمان ہی ابو نعیم اور بیہقی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور حاکم نے بہ اسناد صحیحہ اور طرق سعد وہ روایت کی ہی کہ یہود مدینے کے اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہوکر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہوکر دانشمندون اور کتاب خوانون اپنون سے رجوع کرتے تھے وُہ بہت تفحص کرکے یہہ دعا انکو بتا دیتے تھے کہ اللھم وبنا انا نسئلك بحق احمد النبی الامی الذي وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان وبکتابك الذي تنزل علیہ آخر ما تنزل ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہین کہ لشکر مین ہمارے محلے مین کہ محلہ بنی عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایک دن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل مین کھڑا ہوکر باواز بلند کہنے لگا کہ ای اہل شرک بت پرستو تم نہین جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم سب نے کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے اور حساب اعمال اور میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مستبعد کہتا ہی تو کہا اسنے قسم بخدا کہ اگر مجھے اس آگ کے عوض مین یہان تنور کلان مین بند کرین اور وہان کی آتش سے نجات دین عین آرزو میری ہی کہا ہم نے دلیل راست گوئی تیری کیا ہی کہا دلیل اس کلام کی بڑی ایک پیغمبر ہی کہ عنقریب طرف مکے اور مین کے آویگا جو مین کہتا ہون تم پر اسے ثابت کردیگا پھر یہودی نے چپ اور راست نظر کرکر میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس نوجوان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ وقت اس پیغمبر کا پاویگا سلمہ بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر پیغمبر آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے ہم سب مشرف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی ویسا ہی کفر وحسد مین رہا ہم سب نے اسکو ملامت کی کہ ای فلانے کیا بلا ہوئی تجھے یاد نہین رکھتا تو کہ ہم سے کیا کہا تھا تو نے کہا یاد رکھتا ہون لیکن یہہ شخص وہ پیغمبر آخر زمان موعود نہین ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونون کا معلوم تھا بعد ظہور دونونکے بھی بوجہ جزئی علم حاصل ہوا ایسا کہ معرفت اور شناخت اُسے کہا جائے فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا پس جب آیا انکے پاس جو پہچانا تھا انھون نے کَفَرُوا بِهِ کافر ہوئے ساتھہ اسکے کیونکہ انکے گمان مین تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسماعیل سے ہووے نہ مانا آپکو فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت ہی اللہ کی اوپران کافرونکے کہ دیدہ ودانستہ حق پوشی کرتے ہین بحر موج مین لکھا ہی کہ فی سببیہ ہی اور بعد اسکے جملہ دعائیہ واقع ہوا ہی کفر انکا سبب ہوا انکی لعنت کے دعا کا یعنے پس لعنت ہو جو خدا کی اوپران کافرونکے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ بری ہی وہ چیز جو مول لیتے ہین یہہ بدلے اس چیز کے جانون اپنی کو بحر مواجہین لکھا ہی کہ بیس افعال ذم سے ہی اور ما نکرہ بمعنی شیاء اور اشتروا بمعنی باعوا ہی یعنے بُری شی ہی کہ انھون نے بیچا ہی ساتھہ اسکے نفسون اپنے کو اور وہ کیا چیز ہی اَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ یہہ کہ کافر ہوتے ہین ساتھہ اس چیز کے کہ اُتارا ہی اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا سرکشی سے یا حسد کی جہت سے اَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ یہہ کہ اُتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر ہر ایک کے چاہے بندون اپنے سے کہ لائق اسکے ہون فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھہ غصے خدا کے کہ انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اوپر غصے کے کہ انکار عیسی علیہ السلام کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواجہین لکھا ہی کہ غضب جو مجرور علی کا ہی اوپر تحریف تورات کے ہی اور جو غضب مجرور بے کا ہی وہ اوپر ترک ایمان پیغمبرونکے ہی اور ہوسکتا ہی کہ غضب علی غضب سے کثرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مراد ہو وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرونکے عذاب ہی ذلیل کرنیوالا یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ کافرونکو عذاب ذلیل کرنیوالا ہوگا اور مومنونکو محض واسطے پاک کرنے ذلوت گناہونکے ہوگا نہ واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین پس عذاب مومنون گناہ گارونکو صرف زجر اور توبیخ ہی جیسا پدر شفیق ساتھ پسر کے کرتا ہی واسطے منفعت اسکی کے یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلک حمام کے ہی کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک کے عمل مین آوے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جسوقت کہا جاتا ہی یہود ونکو ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہی اللہ نے انجیل اور قرآن سے قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے ہین ایمان لاوینگے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنی تورات وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ اور کفر کرتے ہین ساتھ اس چیز کے جو سوا اُسکے ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ سچ ہی یعنی انجیل اور قرآن مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا اسکو جو ساتھ انکے ہی یعنے تورات اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہی اس واسطے کہ جنے ساتھ ایک چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اسکے ہی اس سے بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جوابمین انکے کہ وہ کہتے ہین ہم تورات پر ایمان رکھتے ہین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے کو پہلے اس سے اگر تھے تم ایمان رکھنے والے تورات پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس موسیٰ ساتھ دلیلونکے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر پکڑا تم نے بچھڑا معبود پیچھے اسکے کہ موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے اپنی جان پر وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہم نے عہد تمھارا اور اٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ کہ منسوب تھا ساتھ طور سینا کے خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو وجود یا ہم نے تم کو زور سے وَاسْمَعُوْا اور سنو اور فرمانبرداری کرو قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہا انھون نے سنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہی کہ سمعنا پکار کر کہا اور عصینا آہستہ کہا یا سمعنا بالقال اور عصینا بالحال تھا کان سے سُنا دل سے عصیان کیا یا انکے ابا نے سمعنا کہا انھون نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضون نے سمعنا کہا بعضون عصینا یا بہہ دو قول دو زمانونمین کہے ایکوقت مین سمعنا کہا دوسرے وقت مین عصینا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ اور پلائی گئی بیچ دلون انکے محبت بچھڑے کی بسبب کفر انکے کے پلانا ایک چیز کا دوسری مین کنایہ ہی کمال تداخل سے اور نہایت آمیزش سے قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بری ہی وہ چیز جو حکم کرتا ہی تمکو ساتھ اسکے ایمان تمھارا یعنے کفر ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمان کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان اُسکا تعلیم کفر کی نہین کریگا اُسکو اور یہود باوجود اس وسیاہی کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسی کو نہین ملیگی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جواب اس دعوے کے اگر ہی تمھارے زعم مین تمھارے واسطے گھر آخرت کا اور نعمت بہشت کی عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگون کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس دعوے مین کہ بہشت تمھارے واسطے ہی اور کوئی دوسرا نہ جائیگا سمجھ لیجیے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہی جو کوئی ہوس مرنیکی کرے وہ مشتاق خدا ہی سے کوئی اسکی تلاش مین اگر جائے تو پہلے یہہ چاہے کہ مرجائے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اُسکے جو آگے بھیجا ہی ہاتھون اُنکے نے بقتل انبیا اور بتغیر نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جاننے والا ہی ساتھ ستم کرنے والونکے اور جھوٹھ بولنے والون کے

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے یہود ونکو بہت حرص والا لوگون سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور ان لوگون سے جو شریک لاتے ہین یعنی کفار عرب کے اور اصح یہہ ہی کہ اس جگہ مراد مشرک مجوسی ہین کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے تھے یہان معانقہ ہی متاخرین کے نزدیک درمیان حیوۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوۃ پر اولی ہی يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ دوست رکھتا ہی ایک انکا یعنے گبرون کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ اور نہین ہی چھوڑنیوالا اسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنی طول عمر اسکی دافع عذاب نہین وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہین یہود اور مجوس اور رسولانکے لکھا ہی کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہین اور وہی وحی لاتے ہین اپنپر ہمین ایسے دشمنی ہی کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتین انکے ہاتھہ سے پہنچی ہین اور ابا اجداد ہمارے پر بلا اور عذاب اترا ہی اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے اور وہی وحی لاتے تو ہم ابو القاسم پر ایمان لاتے حق تعالی نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہی عبرانی یا سریانی اور معنی اسکی عبد اللہ کی ہین کہ امین خزان وحی ہی اور پڑھا گیا ہی یہہ بہت طرح سے جبرئیل بوزن تقتیل اور جبرئیل بحذف یا اور جبرئیل بحذف ہمزہ وجبرئیل بوزن قندیل اور جبرال ساتھہ لام مشدودہ کے اور جبرائیل بوزن جبراعیل اور جبرئیل بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہی بسبب معرفہ اور عجمہ ہونیکے وَمَنْ اول من كَانَ مین جو ہی شرطیہ ہی اور جواب شرط کا محذوف ہی من كان عدو الجبريل فانه عادي من لا يليق ان يعادي یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کرے اسنے ایسے سے کہ نہین لائق ہی جسے دشمنی کرنی فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے اتارا ہی قرآن اوپر دل تمھارے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھہ حکم اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درآن حالیکہ قرآن سچا کرنیوالا ہی اس چیز کو جو آگے اسکے ہی یعنے تورات اور زبور وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہی ساتھہ حق کے اور خوش خبری والا ہی واسطے ایمان والونکے ساتھہ نجات اور درجات کے فانہ نزلہ سے یہان تک یہہ جملہ معترضہ درمیان مین واقع ہی اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآنکی طرف پھرتی ہی اور مصدقا لما بین یدیہ حال ہی ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوے یہہ بات کہنے کے تو علی قلبی کیون نہ کہا جواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہین ساتھہ ذکر جملہ شرطیہ کے من كان عدو الجبرئیل ہی اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہی فانہ نزلہ علی قلبک مومنین تک سبب نزول مین اس آیت کے بحر مواجہین یہہ روایت کی ہی کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے مین تشریف لائے عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور چند باتین پوچھین آپ نے سبکے جواب دئے ایک تورات کے سونے کا احوال پوچھا آپنے فرمایا تنام عینی ولا ینام قلبی میری آنکھین سوتی ہین میرا دل نہین سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماکے شبیہ پر ہوتا ہی یا باپ کے آپنے فرمایا کہ ابوین سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا اسکے شبیہ ہوتا ہی تیسرے پوچھا کہ طعام ہشتیون کا پہلے کیا چیز ہوگی آپ نے فرمایا کہ جگر ماہی کہ زیر زمین ہی ہشتیونکا طعام نخستین ہی چوتھے پوچھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا تھا آپ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض مین انھون نے نذر کی حق تعالی کی کہ اگر مین اس مرض سے شفا پاؤن تو جو کھانا پینا کہ مجھے بہت مرغوب ہی اسکو ترک کرون اور اپنے پر حرام ٹھہراؤن جب

صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا نے موافق تورات کے جواب پائے پھر پوچھا کہ تمپر فرشتہ کونسا آتا ہی وحی لیکر آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا جبرئیل دشمن ہمارا ہی اگر وحی تم پر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کے اسنے کئی سبب بیان کئے ایک تو یہہ کہ نبوت درمیان ہمارے تھی جبرئیل نے غیر ہمارے کو دی دوسری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہم نے ایک مردوی تن کو واسطے تفحص اسکے کے بھیجا کہ اسکو پاوے تو مار ڈالیو اس مرد نے ایک لڑکی ضعیف مسکین کو بخت نصر نام بابل مین پایا چلا کہ مار ڈالون جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہی کہ جسکے ماتھہ مین حق تعالیٰ نے تمھاری ہلاکت رکھی ہی تو اسکو تم مار ہی نہ سکو گے اور اگر یہہ اور ہی تو کسواسطے ناحق اسے مارتے ہو اس شخص نے یہہ سنکر قتل اسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کے واسطے اُسے چھوڑ دیا چنانچہ کشاف مین بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھین مین کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھہ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع ہوکر جس جگہہ کہ جاتا ہی ہماری خبر پہنچاتا ہی پس یہہ آیت عبداللہ ابن صوریا کی شان مین نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حال اُس شخص کا کہ دشمن جبرئیل ہو بیان فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت یہود کے کہا از راہ نصیحت کہ تم کیون نہین ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے انھون نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر جبرئیل اترتے ہین اور ان سے ہم سے دشمنی ہی اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم ایمان لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہی ارزانی تندرستی لاتا ہی اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہی سختی اور بلا لاتا ہی لہذا جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہی ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالیٰ نے اسکے حق مین یہہ آیت نازل کی اور روایت یہہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کرین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حقین یہہ کیا کلمات کہتے ہین اکثر وزانھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھین دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا مین بھی تمھاری دوستی ہی کی سبب سے یہان آتا ہون یہہ نہین کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتابین دیکھنے آتا ہون انھون نے کہا جبرئیل سے ہم سے دشمنی ہی قدیمی اور جبرئیل کو میکائیل سے میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازراہ نصیحت انہین کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہی دشمن میکائیل کا ہی اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہی دشمن جبرئیل کا ہی اور جو کوئی دشمن دونون کا ہی دشمن خدا کا ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنیکے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد وافقك ربك یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اسکے مین نے اپنے آپکو دین الٰہی مین اصلب حجر سے دیکھا یعنے زیادہ تر مضبوط اور محکم پایا چنانچہ کشاف مین مذکور ہی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ اور جو کوئی ہی دشمن واسطے اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور فرشتون اسکے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبرون اسکے وَجِبْرِيْلَ اور جبرئیل کا وَمِيْكَالَ اور میکائیل کا اور میکائیل مین ہمزہ مکسورہ اور یاء ساکنہ بعد الف کے ہی اور بجذف یا بھی آیا ہی اور بن ہمزہ کے بھی پڑھتے ہین اور یا اور ہمزہ دونون بھی حذف کر دیتے ہین چنانچہ یہین قرآنین وارد ہی اور ذکر جبرئیل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ کے اور رسول کے بطریق ذکر خاص بعد عام ہی اور یہہ تخصیص بعد تعمیم واسطے اظہار شرف کے ہی فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پس تحقیق اللہ دشمن ہی واسطے کافرونکے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبرونکے مین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیان ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہین کفر کرتے ساتھہ اسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کیا جب کبھی یہود باندھتے ہین عہد تو ڈالتا ہی اسکو ایک فرقہ اینمین سے بلکہ اکثر انکے نہین ایمان لاتے توارات پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہی انکے پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والا واسطے اسکے جو ساتھ انکے ہی یعنے توارات نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہی ایک فرقہ اینمین سے جو دی گئی ہی کتاب تورات كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ کی کو یعنے توارات کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علما یہود کے پھینک نے والے کتاب کے نہین جانتے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور محمد رسول خدا ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہین یہہ یہود اس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیاطین ہیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اسکا یون ہی کہ زمانہین حضرت سلیمان علیہ السلام کے شیاطین تردیک آسمان کے جاکر باتین فرشتونکی سنکر جادوگرون سے کہتے تھے وہ جادوگران باتونکو اپنی سحر کی کتاب مین لکھ کر لوگون جاہلونکو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم ہی کہ جسکے سبب سے جہان مسخر ہے حضرت سلیمان نے سنکر اس کتاب کو منگوا کر اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے انھون نے لوگونکو پھر گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمان علم سحر کا رکھتے تھے اسیواسطے جہان انکے تابع تھا اور وہ کتاب ان کے روبرو تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکال دی کہ دیکھ لو اسمین سحر کی باتین لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی حضرت سلیمان علیہ السلام کو کرتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکے رد قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے یعنے سحر نہین کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ عمل ناشائستہ اور کار ناپسندیدہ اس سے نہین سرزد ہوا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور لیکن شیاطین نے اسکے زمانیکے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگونکو جادو سمجھ لیجئے کہ سحر اظہار امور عجیبہ ہی اور حکم مین اسکے اختلاف ہی اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہی اور نہین تو بسبب تزویر کے فاسق مقرر ہی امام زاہدی نے تفسیر مین لکھا ہی کہ اگر ساحر دعوی تقلب اعیان اور تغیر صور کا کرے جیسے انسان سے بگرا بنا دیا اور کچھ کہ خاصہ الوہیت ہی یا قول فعل معجزات کے مین دم مارے جیسے ہوا پر اُڑے یا ایک مہینے کی راہ ایک رات مین چلے کہ خصائص انبیا ہین کافر ہوتا ہی اور جو کوئی اس دعوے مین تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین منقول ہین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ ان فعلونکو اپنی طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی کہ اللہ ہی اسیکی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپکو کہین تو دعوی خالقیت کا ہو جاوے کہ کفر ہی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ افعال خارقہ عادات خواہ بشبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سب بہ ارادہ الٰہی صادر ہوتے ہین ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسما خدا اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرون سے جو وہ صادر ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے اور خواص منتروں کے سے اور اسما اصنام سے کرتے ہین اور ان منتروں کو اوپر پلیتون کے نامونکو پڑھ پھونکر ان اعمال کو اپنی قابو مین لاتے ہین اور انہین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہی موجب کفر کا ہوتا ہی وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اس چیز کی جو اتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتونکے بیچ شہر بابل کے کہ نام ان فرشتونکا ہاروت ماروت ہی اور وجہ سحر اُتارنے کی اوپر ان کے یہہ تھی کہ اس زمانہین ساحر دعوی نبوت کا کرتے تھے حق تعالیٰ نے انکی حکومت کے وقت مین قبل انکے معصیت کے یہہ علم سحر کا انکے اوپر بھیجا اور یعنے کہتے ہین کہ

الہام سے انکو کیفیت اسکی معلوم ہوی تاکہ زیرکون کو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے کرین یہان ایک سوال ہی جواب طلب وہ یہہ ہی کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیونکا اُن سے ثابت ہوا تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم انکے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیون مذمت فرمائی اور موجب کفر کا کروانا کہ کہا ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور یہہ تعلیم موجب کفر کے نکی جواب اس سوال کا عین تفسیر سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعلیم سحر شیاطین سے مقرون باعتقاد تاثیرات باطلہ اور ترغیب فی العمل تھی اور تعلیم فرشتونکی وہ سے پرہیز اور احتیاط کے ہی اور مقرون بہ نہی اور نصیحت چنانچہ آگے آیت مین آتا ہی پس فرق واضح ہی اور باوصف اسکے سحر یہود نے یا ماخوذ شیاطین سے ہی کہ عہد سلیمان علیہ السلام مین رائج ہوا تھا یا ماخوذ فرشتون سے ہی کہ بابل مین تعلیم اسکی کرتے تھے اور یہہ دونون قسم بالبداہتہ مذموم اور متروک ہین اسواسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم مین اور اغوا مین انکے معلوم خواص وعوام ہی پس جو ان سے ماخوذ ہوگا وہ کیونکر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے خود ساتھہ نصیحت کے اس علم سے منع کرتے تھے قصہ انکا جو مجرد مواجین لکھا ہی اسکا اختصار یہہ ہی کہ فرشتگان مذکور نے جو فسق فجور آدمیونکا مشاہدہ کیا کہا الٰہی تو نے آدمیونکو پیدا کرکر بانواع عطایا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیری کرتے ہین اگر انکی جگہہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیرے مرضی کے نکرتے حق تعالیٰ نے انکو زمین پر اتارا اور اعضائے مخصوص آدمیون کے لگادی یہہ ہر روز زمین پر حکومت کرتے تھے شبکو آسمان پر چلے جاتے تھے آخر زہرہ نام ایک عورت تھی اسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے خاوند سے لڑکر انکے پاس آئی انھون نے اُس سے مطلب چاہا اس نے کہا کہ اسم اعظم بتادو انھون نے اسم اعظم بتادیا اُسکی قوت سے یہہ آسمان پر جاتی تھی یہہ تو رہگئے وہ پاک ہوکر دعوت اسم کی دیکر آسمان پر اڑگئی اور اسکی صورت مسخ ہوکر ستارہ کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہی یہہ وہی ہی بعضے کہتے ہین کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارون مین ہی یہہ اور ہی اور وہ اور ہی پھر حق تعالیٰ نے انکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب قبول کرو چاہو آخرت مین انھون نے بمشورہ جبرئیل عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالیٰ نے چاہ بابل مین بیچ زمین کے فیکے انکو لٹکا دیا دم بدم عذاب ہوتا ہی ساحران پاس جاتے ہین علم سحر کی طلب کے واسطے یہہ اول انہین منع کرتے ہین اور زبان ساتھہ نصیحت کے کھولتے ہین چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ اور نہین سکھاتے یہہ دونو فرشتے اسوقتین کہ کوئے مین لٹکتے ہین کیسکو جادو یعنی قصد گمراہ کرنے آدمیونکا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلائق منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسی کو تاآنکہ خبر نہین کرتے اوپر قبح سحر کے اور نصیحت نہین کرتے حتیٰ یہان تک کہ اپنے آپکو بصفت حقارت موصوف کرتے ہین یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنی کہتے ہین پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہین ہی کہ ہم آزمائش مین خلق کی حق تعالیٰ کی طرف سے اسواسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھہ کر کافر اور عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہی کہ سبب کفر اور عصیان سے باز رہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہوے تو فَلَا تَكْفُرْ پس مت کافر ہو تو باعتقاد تاثیر کواکب اور شیاطین اور ارواح خبیثہ اور ساتھہ عبادت انکی کے اور قصہ ہاروت وماروت کا موافق اسکے کہ ابن جریر نے اور امام بن حاتم نے اور حاکم نے اور سوا انکے اور مفسرین نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہی اسطرح ہی کہ زمانہ حضرت ادریس مین اعمال بد بنی آدم کے زمین سے آسمان تک صعود کرچلے تھے فرشتہاے آسمانی نے قیل وقال سخن کا بہت کیا اور حق بنی آدم مین تحقیر اور اہانت اور تفیرین اور لعن آغاز کیا حق تعالیٰ نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم مین شہوت اور غضب ترکیب دی ہی ہم نے اس جہت

سے مصدر معاصی ہوتے ہین اگر تمھین بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب مین مرکب کرین تم سے بھی معصیت صادر ہو فرشتون نے کہا کہ ای پروردگار ہم ہرگز گرد عصیان کے نہ پھرین گے ہر چند غضب اور شہوت درمیان ہمارے ہو حق تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ مین سے دو شخص چیدہ و برگزیدہ نکالو تا حقیقت کار تمپر آشکار کرین انھون نے ماروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت مین اور صلاح مین درمیان فرشتونکے ممتاز تھے منتخب کیا حق تعالی نے اُنمین شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درمیان آدمیونکے حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہہ دیا تمام روز زمین و زمانمین بشغل قضا مشغول ہو جب شام ہو تو اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان صعود کیجیو پھر وقت صبح کے نزول کریو تا ایک ماہ اسیطرح آمد رفت انھون نے رکھی شہرہ انکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانے موضع مین ہین کہ ہر واقعے مین حکم درست فرماتے ہین اور قضیا فیصل بے روئے و ریا کرتے ہین ناگاہ ایک عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اسوقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیر المؤمنین مین آیا ہی کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اسکا اس ملک مین تبدخت تھا بیچ لباس فاخرہ اور پیرایہ مکلف کے انکے پاس آکر اور پر شوہر لینے کے داد خواہ ہوئی کہتے ہین اصل اسکو شوق اسم اعظم سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خو کر ساتھ اس مشرب فاحشی اور بیحیائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا بہرحال یہہ دونو فرشتے دیکھتے ہی اسکا حسن اور جمال فریفتہ اسپر ہو گئے اور اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اس نے کہا کہ دین میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دینکے یہہ معاملہ نہین ہونیکا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت غیرت دار ہی اگر سن لیگا کہ میری لاگ تم سے لگی ہی مار ڈالیگا اول چاہیے کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اسکے تم سے صحبت کرونگی مین انھون نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس بغیر حق نہایت قبیح ہی ہم ہرگز نکرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمین انکے قلق اور اضطراب محبت نے اسکے کمال غلبہ کیا دوسرے دن انھون نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین آتے ہین اس نے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا اور اپنے آپکو مزین کیا اور موافق عادت کے شیشے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اس مکان مین پہنچے تو اسنے کہا کہ مین نے چار چیزون مین اختیار دیا ہی یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو یا قدح شراب کا پیو ان دونون نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم سر الہی ہی کسی سے کہنا چاہیے اور شراب پینا گناہ سہل ہی یہی اختیار کیا چاہیے بجز دو شراب پینے کے لایعقل ہو گئے بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر بھی اسکے مارا اسم اعظم بھی اس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایا تمین آیا ہی کہ وہ عورت اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان گئی حق تعالی نے روح اسکی کو ساتھ روح ستارہ زہرہ کے متصل کیا اور بصورت زہرہ مسخ ہو گئی یہہ دونو فرشتے اسکے ساتھ بجا سکے اور بسم اعظم انکی یاد سے بھول گیا جب مستی شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع کیا حق تعالی نے فرشتہائے آسمانی کو ان کے حال سے مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونو فرشتے باوجود یکہ تجلیات میری سے غیب نہین رکھتے تھے اور شہود تام نصیب انکے تھا بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت طینت انکی مین مخمر ہی اگر مصدر معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھ اپنی خطا کے کیا اور بعد اسکے واسطے زمینونکے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون دیکھکر مضطرب وار حضرت ادریس کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریس نے وعدہ کیا

کہ تامل کر و جمعہ کے روز تمھارے واسطے جناب الٰہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمھارے واسطے اجابت نہوی آئندہ جمعہ کے منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالی نے تمھین اختیار دیا ہی اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کیواسطے تیار رہو انھون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہی اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہو جاویگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالی نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی سر اور بدن انکے مین سرا پا باندھدیو اور انکو سر نگون کرکر سر تلے پاؤن اوپر اس کنوین مین کہ ساتھ آتش تیز کے شعلے مارے ہی لٹکا دو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنے مین قیام کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہی پھر بار دیگر اسکی نوبت نہین آتی اور ہی فرشتہ پھر اگر لگاتا ہی اور اوپر انکے تشنگی ایسی مسلط کی ہی کہ زبان انکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی ہی اور ایک بالشت کے قدر آب خوشگوار انکے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن انکا اُسے نہین پہنچا العیاذ باللہ من غضب اللہ یہہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور ابن بیہقی مین اور مسند امام احمد مین اور کتب حدیثین بروایات متعددا اور طرق مختلفہ کہ بعضے انمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہی لیکن متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضا کے انکار اس قصے کا کرتے ہین اور کہتے ہین نظم قرآنمین ایسی چیز کہ مشعر بانین قصہ ہو موجود نہین ہی اور روایات ان کتابونکی جو مخالف اصول عقائد اور قواعد دین ہون معتبر نہین اور اس قصے مین چند وجہ سے مخالفت وصول قواعد سے لازم آتی ہی اول تو یہہ کہ فرشتے معصوم ہین صدور معاصی کبیرہ ان سے منافی عصمت ہی دوسری ان دونو فرشتونکو باوجود گرفتاری عذاب شدید کے کہان فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیونکو ان سے کیونکر اختلاط پیدا ہوا تا سلسلہ تعلیم اور تعلم کا درست ہو تیسری اس فاجرہ کو باوجود اس خباثت کے کس طرح ممکن ہی کہ بزور اسم اعظم صعود بالائے آسمان کرے دعوت اسماء الٰہی کو شرائط بہت درکار ہین بڑی شرط تقوی اور طہارت ہی چوتھی مسخ اور تبدیل صورت ارباب عقوبت ہی اور عقوبت کو چاہیے کہ متضمن تحقیر و اہانت ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر بالائے آسمان جگہہ دی کمال تعظیم اسکی ہوی کہ صورت انسانی مین اسقدر عظمت متصور نہین پانچوین زہرہ ستارہ ہی مشہور معروف بسعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہی اور روایت اس قصے کی سے لازم آتا ہی کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہی چھٹی ہیچ اس قصہ کے زبان فرشتگان سے نقل کی ہی کہ انھون نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہین کرینگے حال انکہ حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمھین بھی مانند آدمی کے شہوۃ اور غضب سے مرکب کرین تم بھی معصیت مین مبتلا ہو پس صریح تکذیب اور تجہیل جناب الٰہی کی لازم آتی ہی اور یہہ عمل شنیع منافی محض ایمان ہی چہ جای ملکیت پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتونکا یہہ تھا کہ علم سحر کا بھی علوم الٰہیہ سے ہی بقا اسکی ہیچ نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شان انبیاؤن کے سے نہین ہی کہ اس قسم علوم ضارہ کے تئین کرے بسبب اس علوم کے اعتقاد تاثیرات مخلوقات ہو اور غفلت تاثیر خالق سے دلین جگہہ کرے تبلیغ فرمائین مانند علوم فلسفیہ کے ریاضیات اور طبیعات کے کہ ضرر انکا زیادہ تر نفع انکے سے ہی انبیا بیان نہین کرتے اسواسطے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہی اور مدارک ادراکات ان کے طرف ملاء اعلی کے متوجہ کرتے ہین اور یہہ علوم ہیچ اس غرض کے امحل مین پس لابدان دونو فرشتونکو واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہی اور ہیچ تعلیم سحر کے قباحت نہین ہی اسواسطے کہ نہایت کام سحر کا کیا ہی کہ کفر ہی اور جس چیز مین کہ بیان کفر ہو تعلیم اسکے مین باک نہین ہی بسبب اگر ایک شخص نے یہہ بیان کیا کہ پرستش ستارگی سے یہہ تاثیر کی ہوتی

اور شیطانکی عبادت کئی تو مطلب حاصل ہوتا ہی دوسرے شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ستاریکا کیا یا شیطانکی عبادت کرنے لگا تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر ہی اور کہنے والا کافر نہین ہوا اور یہہ ہی کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہی امتیاز معجزات انبیا مین اور کرامات اولیا مین اور سحر جادوگران مین اور طلسم شعبدہ بازان مین ایسے علم سے حاصل ہوتا ہی اور جو کوئی اس سے بیخبر ہین ان چیزون مین فرق نہین کرسکتے بلکہ ساحرون اور شعبدہ بازونکو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہین اور بعضے اعمال سحر کے واسطے ہلاکت اعدا اللہ کے اور ایتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہین اور یہہ بھی ہی جو شخص قواعد سحر کے جانکر استعمال اسکے سے محل ناپسندیدہ مین احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے باز رہا اور دلیل نازل ہونیکی یہہ علم سحر ان دونون فرشتون پر جناب الٰہی سے صریح لفظ قرآن مین ہی وما انزل علی الملکین اور اوان بھی ان دونو فرشتونکا قرآنمین مذکور ہی وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ یہہ دونون فرشتے خود بخود تعلیم اس علم کو نہین کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محض انکو تعلیم ہی منظور نہین ہی بلکہ تعلیم اور منع عمل سے اب یہان سمجھ لیجے کہ اگر متبع کرین روایات کا کہ اس باب مین وارد ہین تو یقین دریافت ہوتا ہی کہ اس قصے کی اصل ہی اسواسطے کہ مرفوعًا اور موقوفًا اور اخبارًا اور آثارًا وارد ہوا ہی اور جنھون نے وجوہ مین مخالف اس قصے کی ساتھہ قواعد دین کے ذکر کئی ہین بسبب ظاہر مسلم ہین لیکن جب نظر تعمق کی کئی جاوے تو ارجاع ان مخالفات کا ساتھہ قواعد مقررۂ دین کے ممکن اور محتمل ہی پس توجہ طرف توجیہ اسکی کے چاہیے ہوا اور انکار روایات کثیرہ کا نکیا چاہیے والا تکذیب قصۂ حضرت یوسف اور حضرت داؤد علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلاً کہیے خلل اول کے جوابمین کہ عصمت ملائکہ کی معاصی اسوقت تک ہی کہ حرفیت نشاۂ ملکیت پر باقی رہین اور جب شہوت اور غضب انمین پیدا کیا جاوے تو حرفیت ملکیت سے باہر آوین گے پس مقتضائے حرفت کا کہ عصمت اور طہارت تھی اسوقت ان سے توقع نہ رکھی چاہیے اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہوتے ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہی کہ جو مؤثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہی اور کئی خلل ثانی کے جوابمین کہ تعلیم سحر کی بیچ حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد ہی لیکن سخن فرشتونمین ہی کہ فراخی انکے حوصلے کی معلوم ہی جائز ہی باوجود صنوف عذاب کہ وارد ہی اوپر ابدان انکے کے قوای فکریہ اور نطقیہ انکے برقرار ہون اور بارہا تجربہ مین آیا ہی کہ صاحب ملائکہ ہر علم باوجود گرفتاری اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کرسکتا ہی بہ سبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اسپر نہایت سہل اور آسان ہوتا ہی اور ساتھہ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہی کہ اوراسمان نظر مین نہین کرسکتے پس جائز ہی کہ ان دو فرشتونکو القائے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصًا جب مسلم رکھین کہ نزول انکا واسطے تعلیم اسی علم کے ہی تو جانب غیب سے بھی تائید اس کے حق مین پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا ہوتا ہوگا اور اختلاط آدمیونکا اسوقت مسلم ہی کہ واقع نہین ہی لیکن جائز ہی کہ شیاطین اور جن دربیابان وسائط فائدے استفادے ہون چنانچہ قتادہ سے ہی کہ ہر سال مین ایکشخص شیاطین سے انکے پاس جاکر سحر تازہ سیکھہ کر لوگونمین منتشر کرتے ہین اور زمان سابق مین کارخانہ تعلیم و تعلم کا تھا لوگ ان سے ملکر سحر سیکھہ کر کتابونمین لکھہ گئے ہین اور خلل ثالث کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ ہرچند وہ زن فاجر تھی لیکن جو شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور یہ کیفیتین شرط تمکین زنا سے کیا تھا پس اس فعل رذیلہ مین حسن و قبح مختلط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی تشنے کو آب غضب سے سیراب کرے یا کرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسخ ہوگئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور بھید یہ ہی کہ اس عورت نے حسن وجمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور بیمحل پس اسکو حسن مجمال دائمی باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اسکی مل گئی اور صعود ارواح کا آدمیونکے اوپر آسمان نے کیا تعجب ہی مسلم ہی کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہین خصوصًا شہدا کی اور خلل رابع کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ ہرچند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہی لیکن بہ نسبت انسان کے محقر محض ہی پس تعظیم بالنسبتہ اور تحقیر بالنسبتہ دونون متحقق ہوئین اور خلل خامس کے جوابمین ہوسکتا ہی کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم غرض اپنے مین ہی اور پر اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب وتجہیل جناب باری ہی پس معنی کلام انکے کے یہہ ہین کہ ہم اپنی طرف سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہین کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہوگا کہ شہوت اور غضب جیسے ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئین ہین مستلزم صدور عصیان کے ہین اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہون اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ ہم سے باختیار صدور معصیت نہوگا پس مدلولین کلامین مین تناقض کچھ نہین ہی تاکذیب وتجہیل لازم آوے اور خلل سادس کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہین کہ روح اس زن کی ساتھ روح زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کے لازم نہین آئی اور زبیر بن بکار اور ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صورتین مسخ ہوئی کتنی ہین فرمایا بارہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مار ماہی اور سوسمار اور وطواط اور گزدم اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہی پانیمین دریا کے رہتا ہی ہندوستانمین اسے جولاہا کہتے ہین اور عنکبوت اور خرگوش اور سہیل اور زہرہ کہا مین نے کہ یا رسول اللہ سبب انکے مسخ کا کیا ہی کہ فیل اکبر دتھا دولتمند سرکش خوگر ساتھ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کے نچھوڑتا تھا اور خرس اکبر دتھا محنث کہ اپنے تئین مانند عورتون کے آراستہ کرتا تھا اور مردونکو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبے کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مار ماہی ایکمرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنے کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دیہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایکمرد تھا زبان دراز کہ کوئی زبان اسکے سے سلامت نہین رہتا تھا اور دعموص ایکمرد تھا چغل خور کہ بسبب چغل خوری کے درمیان دوستونکے جدائی ڈالتا تھا اور عنکبوت ایک عورت تھی کہ خاوند اپنے کو جادو کرکر مار ڈالا تھا اور خرگوش بھی عورت تھی کہ حیض سے غسل طہارت نہین کرتی تھی اور سہیل چوکیدار تھا بین مین کہ ہر کسی سے زور سے چیز لیتا تھا اور زہرہ بیٹی بادشاہ کی تھی کہ ماروت اور ماروت کو مفتون کیا تھا فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ پس سیکھتے ہین ان دونون فرشتون سے وہ چیز جو جدائی ڈالتی ہی یعنے جدائی پڑتی تھی ساتھ اسکے درمیان مرد کے اور جورو اسکی کے اور یہہ جدائی دو طریق سے واقع ہوتی ہی اول بحکم شرع کہ جب ایک کوئی شوہر اور زن مین سے معتقد تاثیر سحر باطل ہوا کافر ہوا اسمین نکاح فسخ ہوگیا دوم بطریق عرف کہ بسبب اس اعمال کے بحکم جریان عادت الٰہی درمیان زوجین کے بغض اور عداوت پیدا ہوکر منجر بجدائی ہوا اور یہہ جدائی ڈالنا کثیر وہی کہ موجب قطع نسبت صحیح کا اور مخالف موضوع شرعی کا ہی کہ حکم اس عقد کا اور القا اسکے کا فرمایا ہی پس جبکا حق تعالی وصل چاہے اسکا قطع اور فصل کرنا کیا فصل شنیع ہی اور اسمین ایک نارضامندی اللہ کی دوسری فساد عالم بوقوع زنا تیسری قطع نسب چوتھی ضرر پہنچانا زن وشوہر کو سقدر فسادات ہین وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین وہ ضرر پہنچانیوالا ساتھ سحر کے

کیکو مگر ساتھہ حکم الٰہی کے جسوقت کہ چاہیگا اعمال سحر کو تاثیر دیگا اور جب نہ چاہیگا تاثیر بند ہو جاویگی لہذا اگر ساحر چاہے کہ ابطال افعال دائمہ
مسخرۂ الٰہی کرے مثلاً مینہہ برسنے نہ دے یا دانہ نہ اگنے دے یا بغیر فوج اور حشم کے ملک پر مسلط ہو جاوے یا لشکر کو برہم کرے نکر سکیگا
نہایت کام سحر کا یہہ ہی کہ نفوس ضعیفہ مین کچھہ تاثیر کرے پھر وہ تاثیر بھی دائمہ مستمرہ نہین ہوتی پس مرد با ایمان کو کہ معتقد تاثیر واحد ہی
کسی چیز سے سوا خدا کے نہ ڈرا چاہیئے کہ جو چیز ہی ارادہ الٰہی سے ہوتی ہی حقیقت مین سب طور فعل الٰہی ہی لوگ بمقتضائے وہم و خیال
سمجھتے ہین کہ فلانا قول فلانے چیز کے سبب ہوا مسبب وہی ہی اور اسباب اسی سے ہین قطعہ ہاتھہ مین تیرے ہی ہین سب قطع و پیوند
اپنے تو ؛ تو نے ہی پھاڑا گریبان میرا تو نے ہی سیا ؛ مر کہا تو مر گیا اور جی کہا تو جی گیا ؛ تیرے کہنے سے موا اور تیرے کہنے سے جیا
تو ہی ہی میرا تو ای پیارے سوا تیرے نہین ؛ تو ہی ہی مالک تو ہی مولا جو کیا تو نے کیا ؛ دل لبھایا ہوش اڑایا عشق دیکر عقل لی ؛ روح
نے تب فرح دی جب دل لیا ماتم دیا ؛ انت معطی انت مانع انت نافع انت ضار ؛ جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا ؛ جان سے دل سے جگر
سے چشم سے آؤنگا مین ؛ تیرے قربان جاؤن کہہ ایکبار ای رافت بیا ؛ بس بس ایسا کلام گستاخانہ حضور معشوق حقیقی مین اگرچہ بمقتضائے
ولولہ دیوانگی محبت اور طنطنہ جنون عشق ہی لیکن دور از ادب ہی اب عنان کمیت قلم باختیار لا اور اس میدان مین دوڑا کہ قطع جسکا اس
مقام پر منظور ہی یعنے تحریر احوال یہود کر کہ اوپر توغل سیکھنے انہین دو نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہین اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ اوقات اپنی
کو بیچ تحصیل اسی جنس کے اور چیزونکے کہ خلاف شریعت اور وحی نہین صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور سیکھتے ہین
یہود وہ علم جو ضرر کرتا ہی انکو اگرچہ اورونکو نکرے اور نہین نفع دنیا انکو اگرچہ اورونکو دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپ کو ضرر
دے نفع نہ بخشے اس سے احتراز کرے سمجھہ لیجیے کہ علم فی نفسہ مذموم نہین ہی مگر علم آدمی کے حق مین مذموم ہو جاتا ہی ساتھہ ایک کے ان تین چیزون
سے پہلے یہہ ہی کہ توقع ضرر کی رکھے اس سے اپنی حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی ایسا ہی ہی اسواسطے کہ اکثر خلق کے
تئین مضر ہی ساتھہ اس طریقے کے کہ جب دلنشین ہوئی اسکی تاثیر کواکب کی کہ فلانے درجے مین ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہی اور فلانے
برج مین آوے تو یہہ ہوتا ہی پس امید وصول مطالب اور خوف فوت مقصود بسبب ستارے اور برج کے جانتا ہی التفات طرف مالک
ضرر اور نفع کے نہین کرتا ایک حجاب عظیم جاہل دل ہو جاتا ہی کہ نظر الی اللہ سے مانع ہوتا ہی دوسری یہہ ہی کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین
رکھتا لیکن یہہ آدمی بسبب قصور استعداد اپنے کے دقائق اس علم کے نہین معلوم کرتا اور جب دقائق کو نہ پہنچا تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہی
اس قسم مین بحث اسرار الٰہیہ اور حکم شرعیہ اور تیسری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر اور مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجود احدی توحید شہودی اور
علم مشاجرات صحابہ اور لڑائیان کہ فیما بین ان اکابر کے واقع ہوئی ہین اور علم شطحیات اولیا مثل کلمہ انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی اور کلمات غیر مفہوم
انھونکے مثل بعضے مواضع فصوص کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید اوپر طبق قواعد تصوف کے اور بھی احوال
ہی علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ دل انکے پر از شہوت ہین حکم سم کا رکھتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغے
کا بیچ ہر چیز کے ہوتا ہی تیسری یہہ ہی کہ علوم محمودہ شرعیہ مین تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط مین پڑے مثلاً علم توحید اور عقائد مین
فلسفیات کو دخل دے اور علم فقہ مین حیل اور روایات نادرہ بے اصل کو لاوے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم دعوت
اسما مین قواعد سحر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا مین تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے کہ موجبات فائدہ عقائد
ہین اور علی ہذا القیاس یہہ سب علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہین اور جو نفع کہ ان علوم سے متوقع ہی انکو نہین پہنچتا اور یہود اس طرح کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور یہہ اشتغال انکا اس سبب سے تھا کہ ضرر اس علوم کا نہین جانتے تھے وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰهُ اور البتہ تحقیق جانتے ہین یہود جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علوم ضارہ کو یعنے سیکھے اور عمل کرے مالَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ نہین ہی واسطے اسکے بیچ آخرت کے حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اور البتہ برا ہی جو کچھ بیچا ہی بدلے اپنے جانون اپنی کو یعنی سحر اختیار کیا ہی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے زیان اس سودا کا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر تحقیق یہود ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے سحر سے اور کیش یہود سے تو پاتے لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ البتہ ایک ثواب نزدیک اللہ کے سے خَيْرٌ بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیتے ہین لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرتے ہوے سمجھ لیجے کہ راعنا کے دو معنی ہین ایک تو زبان یہود مین گالی ہی دوسری راعنا کی معنی رعایت کر ہمارے تئین پس یہود حضرت صلی اللہ سے ہم کلام ہوتے ہوے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض انکی گالی تھی اور صحابہ دوسری معنی سمجھتے تھے یہہ انکا فریب نجانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتین کرتے ہوے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا کا لفظ نکہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرونکے جو پیغمبر کی مذمت مین یہہ کلمہ کہتے ہین عذاب ہی درد دینے والا ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجے کہ ہشتاد و ہشت جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مومنونکو ساتھہ اس خطاب کے مشرف فرمایا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور یہہ موضع اون ہی ان مواضع سے اور کہا ہی خطاب مومنونکے طرف خاصہ قرآن مجید ہی کتب سابقہ مین خطاب مصروف بانبیا تھا کہ اہل امت کو پہنچا دین اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہی یہہ بڑا شرف ہی اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین حکم پیغمبرونکا دیا ہی الحمد للہ یہان سے معلوم کیجے کہ جب اس عالم مین ملقب بایمان فرمایا ہی تو اس عالم مین بھی بامن و امان رکھے گا وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا مسند احمد مین اور شعب الایمان بیہقی کی مین اور کتب معتبر حدیث مین وارد ہی کہ ایکشخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا انھون نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ یا ایها الذین امنوا کا سنے تو فی الفور کان اسپر رکھہ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی ابو اسطہ ساتھہ تیرے خطاب فرماتا ہی اچھی چیز فرماتا ہی یا بری چیز سے منع کرتا ہی چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اور سمجھ لیجے کہ راعنا انظرنا ہر چند دونو مترادف ہین لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اوپر فساد کے تھا اس سے منع کرنا اور اسکی جگہہ دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ جو اس مقام پر بطریق استدلال ذکر کرتے ہین کہ تجویز ایک کلمہ کی ایک مقام مین طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمہ دوسری کی نہین ہوئی پس اگر کوئی شخص بجاے اللہ اکبر خدا بزرگ کہے یا الرحمان اصل نماز اسکی درست نہین ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب چسپیدہ نہین ہوتی اسواسطے کہ یہہ اس جگہہ بھی کہ کوئی مرادفین سے مشتمل اوپر مفسدہ کے ہو ورنہ علاوہ اسکے بعضے حنفیون نے ترادف کو بھی منع کیا ہی کئی وجہ سے ایک تو یہہ کہ مدلول تقوی راعنا اور انظرنا کی ایک معنی ہین لیکن مدلول عرفی مین ان کے کمال البعد ہی دوسری راعنا باب مفاعلت سے ہی کہ دلالت اوپر مساوات بین المخاطبین کے کرتا ہی گویا یہہ معنی ہین کہ تو رعایت ہماری کرتا رعایت سخن کی تیرے کرین ہم اور اس طرح کا خطاب جناب رسالت مآب مین کمال بے ادبی ہی ساتھہ دلیل لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا تیسری اس خطا بین نوع استعلا سمجھا جاتا ہی یعنے رعایت کر میرے کلام ہماری غافل مت ہو اس سے

اور اور چیزین مشغول ہوا اور انظرنا مین سوال شفقت اور مہربانی ہی پس اور لفظ اسمعوا مین اشارہ ہی کہ شاگرد کو چاہیے کہ کمال توجہ اور التفات سے کلام استاد کا سنے تا محتاج طلب اعادت کا نہو مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نہین دوست رکھتے مین وہ لوگ جو کافر ہین حق چھپاتے اہل کتاب سے وَلَا الْمُشْرِكِينَ اور نہ مشرک اَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ یہہ کہ اتاری جاوے اوپر تمھارے کچھ بھلائی پروردگار تمھارے سے مُراد خیر سے وحی ہی اور قرآن کہ جامع ہی سب چیز کا یہود نہین جانتے تھے کہ آل اسمعیل مین نبوت آوے اور مشرکون کو داعیہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعیم ثقفی کو پہنچے وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ اور خدا بسجانہ اختصاص کرتا ہی ساتھ نبوت کے وحی اپنی کے جسے چاہے وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور اللہ صاحب فضل بڑا ہی جسے چاہے اُسے نبوت دے فضل اُس کا عدد سے ہی باہر لطف اسکا شمار سے برتر معلوم کیجے کہ تیسری آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز نسخ قرآن کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا جو کچھ موقوف کرتے ہین ہم آیتون سے قرآن شریف کے بسبب مصلحت خلق کے اور بمقتضائے زمانہ کے یا بھلا دیتے ہین ہم اسکو دلون سے سمجھ لیجے کہ بعضے آیات منسوخ ہین اور تلاوت انکی باقی ہی کہ مصحف شریف مین مکتوب ہین اور صدور حفاظ مین محفوظ ہین مثل آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول کہ حکم اسکا کہ وجوب یکسال ہی ساتھ آیت دوسرے کہ اسمین وجوب عدد چار مہینے دس دن ہین منسوخ ہی اور ایسی ہی آیت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجویکم صدقۃ کہ حکم اسکا منسوخ ہی اور تلاوت باقی ہی کہ اوپر زبان ہر حافظ کے جاری ہی ایسے ہی آیت مصابرت کے جنگ کفار مین کہ ایک کو مقابل دس کے حکم فرمایا تھا منسوخ الحکم ہی اور وہ آیت سورۃ انفال مین موجود ہی اور بعضے آیتین منسوخ التلاوت ہین کہ انکے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلا دیے ہین یعنے الفاظ مین انکے اشتباہ ہوگیا ہی کہ اصل مضمون یاد ہی وہ دو قسم ہین ایک تو ایسے ہین کہ حکم انکا جاری ہی جیسے آیت الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم الفاظ اسکے بخوبی یاد نہین رہتے بعضے کہتے ہین آخر مین عزیز حکیم ہی بعضے کہتے ہین کان اللہ عزیزا حکیما ہی اور ایسے ہی موضع اسکا معلوم نہین ہی کہ کونسی سورہ مین بواسطے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اسکی موقوف کی تھی اور ایسی ہی یہہ آیتین لا ترغبوا فانہ کفر بکم ان ترغبوا ان ایامکم والولد للفراش وللعاہر الحجر روایت کی ہی عبداللہ نے بیچ تمہید کے حضرت عمر سے اور جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ روایت کی ہی ابوعبید نے عبدالرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کے سے حکایت نازل ہوئی ہی رواہ البخاری ومسلم اور لو کان لابن ادم وادمن ذہب لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ وادیان لابتغی الیہما ثالثا ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہی اور مصحف ابی ابن کعب مین مکتوب بھی ہی لیکن بعضے الفاظ اسکے مشتبہ ہوئے ہین مثل بطن ابن آدم یا جوف ابن آدم اور موضع اسکا بھی مشتبہ ہی کہ سورۂ احزاب مین ہی یا سورۂ براۃ مین اور صدر اسکا بھی بھولا ہوا ہی کہ انا انزلنا المال لاقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ تھا یا اور کچھ ایسی ہی آیتین آیت ان اللہ سیؤید ہذا الدین برجال ما لہم فی الاخرۃ من خلاق یا باقوام لا خلاق لہم فی الاخرۃ رواہ ابوعبید وغیرہ عن ابی موسی الاشعری وغیرہ دوسری ایسی آیتین ہین کہ حکم انکا بھی منسوخ ہی مثل عشر رضعات معلومات یحرمن کہ صدر اور ذیل اس آیت کا فراموش ہوا ہی اور موضع اسکا بھی نسیا منسیا ہوا اور حکم اسکا بھی موقوف ہوا رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

رضی اللہ عنہما اور ابو داؤد نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور بیہقی نے دلائل النبوت مین بروایت ابو امامہ بن سہل ذکر کیا ہی کہ ایک شخص انصاری رانکو واسطے تہجد کے اٹھا الحمد پڑہ کے سورہ پڑھنے لگا وہ سورہ ایسی اُسے سہو ہوئی کہ مطلق بغیر بسم اللہ کے اسکے زبان پر نہ آئی صبح کو تعجب کرکے اور اصحابون سے پوچھا سب نے کہا کہ ہمین بھی ایسے ہی بھول پڑی ہی سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ آج کی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہی سینے میرے سے اور سینہ سب آدمی کے سے نکل گئی بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اسکے مٹ گئے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا لاتے ہین ہم بہتر اُس سے اور آیت چنانچہ مصابرتا یک غازی کے ساتھ دس تن کے تھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کئی أَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہین ہم مانند اسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کی طرف سے موقوف کرکے کعبہ کی طرف مقرر کیا پس فرماتا ہی حق تعالی کہ بہرحال ان دو نو طریق سے کہ منسوخ الحکم کردین یا منسوخ التلاوت کردین کہ صدور سے بھلا دین اور صحف سے مٹا دین لاتے ہین ہم بہتر اس سے یا مثل اسکے بیچ خوبی کے پس خیریت دونون آیت ناسخ و منسوخ مین موجود ہی لیکن ناسخ مین بعضے اوقات مین منسوخ سے زائد ہوتی ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوئی ہی تو ناسخ اُسکی آیت اور ہوتی ہی کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہی اور وہ حکم یا سہل ہوتا ہی عمل مین جیسے فاقرؤا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہی قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ و رتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق پڑتا ہی جیسے الآن خفف اللہ عنکم و علم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق نہ رہے کہ وقت کثرت افواج مین آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہین اگر انکو بھی مانند اقویا کے تکلیف مکابرات یک کس کے بیچ مقابلہ دہ کس کے دئی جاوے تو انپر بحال شاق واقع ہوا اور یا مصلحت تامل کے موافق تر ہوتا ہی گو عمل مین سہولیت نہ رکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضا مین کہ ناسخ تخیر کا ہوا درمیان فدیہ دینکے اور روزے رکھنے کے یا بیچ اجر کے فزون تر ہوتا ہی گویا مصلحت عامل چندان اوفق نہو اور عمل مین بھی سہل نہو جیسے امر بجہاد صدر اسلام مین کہ ہنوز اجتماع بہت نہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل نہوے تھے اور وہ ناسخ آیات صبر و عفو کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہی ان امور مین کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت فراموش ہوئی ہووے پس عوض مین اسکے اور آیت آتی ہی کہ اسکی جگہہ اُسے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہی کثرت ثواب مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہی اس آیت کی جگہہ مین ان ذات الدین عند اللہ الحنیفۃ السمحۃ لا الیہودیۃ و لا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہی مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھ لیجے کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوین کے ہی اور ملاحظہ حال نظام تکوینی الہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام تشریعی کے بسبب القائے شبہات کافران واقع ہوتا ہی بیان اسکا یہہ ہی کہ احکام الہیہ جو لوح محفوظ مین ثبت ہین خواہ جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ شرعی سے دو قسم ہین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقائے اشخاص باقی رہتے ہین پھر منسوخ ہو جاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب یک زمانہ باقی رہتا ہی باقی رہتے ہین بعد انقراض اُس زمانیکے موقوف ہو جاتے ہین خواہ زمانہ مستقرض قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ماتقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی ثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہین ہی اسواسطے کہ وہان موقت ساتھ اُنہین اوقاتکے اور مؤجل ساتھ اُنہین آجال کے ثابت ہین مثل تمام احکام تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلاً قابل نسخ کے نہین تا ابد الابد باقی اور برقرار ہین مثل تکلم

انسان کے اور ستوار قامت اُسکے کے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے بیچ احکام شرعی کے اس بیان سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کونی ہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الٰہی مین نہین آتا تغیر اور تبدیل کہ ہی اذہان حاضرہ ہمارے مین ہی کہ مدت ہر حکم کی نہین پہچانتے ہم اور راہ غلط فہمی سے اُسے مستمر جانتے ہین ہم اور ہر چند یہہ معنی احکام کونیہ جائے انکار اور محل شبہ نہین ہی اسواسطے کہ ہر شخص بنی آدم تغیر صحت کا ساتھہ مرض کے اور غنا کا ساتھہ فقر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبے کا ساتھہ مغلوبیت کے ایک قوم ایک فرقے مین اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معمور کی اور خرابی ایک مکان کی اوقات مختلفہ مین مشاہدہ کرتا ہی اور اوپر اسباب خفیہ اس تغیرات اور تبدیلات کے عمل کرتا ہی لیکن احکام شرعیہ مین کفار اس طرح کے تغیر تبدیل کو دیکھہ کر سنکر طعن کرتے ہین حق تعالیٰ واسطے دفع اس طعن اور طنز اُنکے کے ہر مسلمانکو جواب تلقین فرماکر خطاب کرکر کہتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا نہین جانا تونے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی یہہ خطاب منکر کو نسخ کے ہی یہود نسخ مین مجادلہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پشیمانی ہی کہ ایک چیز کو مقرر کی ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر کرنا پھر خدا تعالیٰ کو روا نہین ہی غرض حکمت الٰہی اور مصلحت بادشاہی سے کہ نسخ مین ہی غافل تھے یہہ نہین سمجھتے تھے کہ حق تعالیٰ کا حکم برحق ہی اور انبیا مثال عطار کے ہین اور آیتین مانند نسخونکے ہین پس حکیم موافق ہر موسم کے برحایت امزجہ نسخے لکھتا ہی اسیطرح حق تعالیٰ ہر زمانہ مین مناسب لوگون کے مزاج کے موافق جسمین مصلحت دیکھتا ہی وہی چیز مقرر فرماتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تونے تحقیق اللہ کے واسطے ہی بادشاہت آسمانونکی اور زمین کی جو چاہے سو کرے وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمہارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی اسکی نفع پہنچاوے تمھین اور نہ مدد دینے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے گما سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ علیہ السلام پہلے اس سے یعنی جس قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے تھے ویسے ہی تم پیغمبر سے سوال کیا چاہتے ہو اور وہ سوالات یہود کے یہہ تھے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی حکم احکام الٰہی سے بنی اسرائیل کو پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر اُنکے ہوتا مثل جہاد اور زکوٰۃ کے کہ ربع مال دنیا مین زکوٰۃ مقرر تھا اور امثال اسکے حضرت موسیٰ سے بالحاح تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالیٰ سے عرض کرکر حکم تبدیل کیجیے اسکے عوض مین حکم سہل آسان سبک ہمارے واسطے لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کثرت سوالات اُن کے سے بہت تنگدل ہوتے تھے تا انکہ شکایت اُسکی شب معراج مین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام نے کی اور تجھے بھی تاکید کی کہ جناب الٰہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ نماز پچاس وقت سے پانچ وقت کی ٹھہروائی اور ظاہر ہی کہ درخواست تبدیل حکم الٰہی خصوصاً عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہی اور مستلزم بحکم اور فرمایش کے ہی اوپر خدا کے وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض مین ایمان کے پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہین بہت اہل تورات مین سے جیسے فخاص بن عازورا اور امثال اسکے لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ کاش پھیر دیوین تمکو مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہین کہ فخاص اور یار اسکے انھونکو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہود چاہتے ہین کہ پھیر دیوین دل تمھارے مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمھارے کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد سے نزدیک ہی اپنے کے یعنی حسد کہ مقتضائے طبع ہی انکا نہ کسی کے کہنے سننے سے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اُسکے کہ ظاہر ہوا واسطے انکے سچ یعنی رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی اور حقیقت قرآنکی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو اسی موسنو اور گذرو انکے قتل سے یہان تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا انکے قتل پر یا جزیہ لینے پر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے عذاب کرنے یا انتقام لینے قادر ہی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہی بدن پر اور نفس کو زیر و زبر کرتی ہی اور دو زکوٰۃ کو کہ خرچ کرنا مال کا زیادہ تر نفس پر گران اور شاق ہی مشقت بدن سے اور اگر اسقدر پر قناعت حاصل نہو تو اور نوافل طاعات بدنی و مالی بجالاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ کہ آگے بھیجو گے تم واسطے جانو اپنی کے بھلائی سے صدقہ دیگر مال سے یا اور کچھ بھلائی پاؤ گے اسکو لکھا ہوا نزدیک اللہ کے یا ثواب اسکا پاؤ نزدیک اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم بھلائی صدقے سے دیکھنے والا ہی وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى اور کہتے ہین یہود اور ترسا ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع ہاد کی ہی جیسے تزل جمع نازل کی سمجھ لیجیے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت مین نجاویگا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ جنمین نہ داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعوی مین انکے فرمایا تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہہ دعوی ہر طائفے کے آرزوین ہین انکی قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر اگر ہو تم سچے بیچ قول اپنے کے بلی انہین ایسا جیسا کہ یہہ دعوی کرتے ہین یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ جو سونپ دے منہہ اپنا یعنی ذات اپنی واسطے اللہ کے یعنے اسکا ہو رہے اور اسکی طاعت عبادت کرے اور ہو وہ نیکی کرنیوالا بیچ قول فعل کے فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ پس واسطے اسکے ثواب اسکا ہی نزدیک پروردگار اسکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ہی ڈر اوپر انکے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے ایسا تکا کہ ثواب اُن سے جاتا رہے سمجھ لیجیے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اس سے جو مانگتا ہو مانگے اور جو کہتا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اس کے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اسیکی کرے اطاعت کرے تو اسیکی کرے مدد چاہے تو اسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اسی سے چاہے اسی کے واسطے اجر ہی اور وہی مومن صادق ہی کہ نہ ڈر ہی اسکو نہ غم نظم الٰہی ہی تو ہی میرا مددگار رہ تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار رہ تو ہی مطلوب ہی اور تو ہی مقصود رہ تو ہی مسجود ہی اور تو ہی معبود رہ تجھی کو جانتا ہون دو جہان مین رہ تو ہی سب ہی زمین و آسمان مین رہ سوا تیرے نہ وہان ہی اور نہ یہان ہی رہ تو ہی حلال مشکل یہان و وہان ہی رہ مین رفیق ہون تیرا بندہ گنہگار رہ زیادہ حد سے بد اقوال و کردار رہ گنہ بخش اور چھپا ہی عالم الغیب رہ تو ہی غفار ذنب اور ساتر العیب رہ مجھے بھی فضل سے کر انمین داخل رہ جنکو خوف ہی نہ حزن شامل رہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ اور کہا یہود نے نہین نصارے اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ ایک گروہ عیسوی مدینے مین آیا اور ساتھ موسویون کے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال دین دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ اور کہا نصارے نے نہین یہودی اوپر کسی چیز کے کہ معتد بہ ہو وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور حال یہہ ہی کہ یہہ سب پڑھتے ہین کتاب خدا کی یہود یعنی موسوی تورات سے جانتے ہین کہ نصاریٰ واسطے ثابت کرنے زن و فرزند اللہ کے اوپر باطل کے ہین اور نصاریٰ یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہین انجیل سے کہ یہودی بجہت انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہین كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا ان لوگون نے کہ نہین جانتے اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاریٰ کے یعنی کفار بھی انکے حق مین کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہین فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ پس اللہ حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے اختلاف کرتے حق اور باطل سے سمجھ لیجیے بیچھے سے سب مذمت اہل کتاب کی چلی آتی ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاجت اعادے کی نہین ہی کہ موجب تطویل کلام ہی پس حق تعالی نے ایک اور برائی انکے ذکر فرمائی کہ کفارون نے ملکر خرابی بیت المقدس کی بھی انھون نے کی ہی اور یہہ بہت برا فعل ہی اور بڑا ظلم ہی معلوم کیجیے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت انہدام مساجد اور حرمت امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا اور کون شخص ہی بہت ظالم اس شخص سے کہ منع کرتا ہی مسجدون اللہ کی کو یہہ کہ ذکر کیا جاوے اس کے بیچ نام خدا کا یعنی بچھوڑا کہ مسجدون مین خدا نام لینے کو عبادت کرنیکو اور سعی کہ کوشش کرتے ہین بیچ ویرانی انکی کے اور بیت المقدس کو حق تعالی نے بلفظ جمع ذکر کیا ہی واسطے تعظیم کے یا ہر موضع اسکا مسجد ہی یعنے جائے سجدہ لکھا ہی کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونیکے انکا انتقال اس جہان سے ہوگیا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے مرمت کیا پھر یہود اسپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسی علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے تو نصاری نے کہا یہودونکو کہ تم نے حضرت عیسی کو قتل کیا ہی غرض درمیان ان دونونکے ایک فتنہ عظیم برپا ہوا اسوقت مین ایک بادشاہ تھا نصاری اسکے ساتھ مل گئے یہودون سے لڑائی کی خوب انکو قتل کیا اور زن وبچہ انکے پکڑے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کی اور بعضے کہتے ہین بخت نصر بادشاہ مجوس تھا اس سے ملک بیت المقدس کو ویران وخراب کیا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ یہہ لوگ کہ منع کرتے ہین ذکر کو اور کوشش کرتے ہین خرابی مسجد مین نہین لائق تھا انکو یہہ کہ داخل ہون بیچ اسکے یعنے مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہہ صورت زمان دولت اسلام مین ہی کہ ترسایونکو قوت مسجد اقصی مین جانیکی نہین ہی مسلمانونکے ڈر سے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے انکے یعنی ترسایون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور خواری ہی اور جزیہ دینا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے ان کے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا معلوم کیجیے کہ پانچوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین بیان ہی اس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے مین وہ یہہ آیت ہی وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اور واسطے اللہ کے ہی جگہ سورج نکلنے کی اور غروب ہونیکی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ پس جدھر منہہ کرو تم پس وہی ہی منہہ اللہ کا یعنے جہت طاعت کی اسکے ہی ابن عباس نے فرمایا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی بیچ تحویل قبلے کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نماز پڑھتے تھے طرف کعبہ کے پھر امر ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اسکا منسوخ ہوگیا ساتھ آیت فول وجهك شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت بیچ حق صلوۃ مسافر کے اوپر راحلے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکی یہہ معنی ہین کہ جدھر منہہ پھراؤ تم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہان نہین ارادہ کیا ہی نماز کا چنانچہ یہی عبارت مدارک کی ہی کہ اخذ کی ہی کشاف سے لکھا ہی امام زاہدی نے کہ یہہ آیت نازل ہوئی ہی بیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لاکر متوجہ ہوا تھا طرف مدینے کے راہ مین مرگیا جبرئیل علیہ السلام نے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھے اوپر نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ صلوا علی صاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ نے کہا کیونکر نماز پڑھین ہم اسپر کہ وہ ہمارے قبلے کی طرف نماز نہین پڑھتا تھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنی جسطرف اس نے نماز پڑھی کچھ گناہ نہین اسپر اور شریعت نہین لازم ہوتی مگر بہ سماع اور اسنے نہین سنا تھا اور وجہ بمعنی جہت کی ہی یا قبلے کی یا رضا کی یا یہہ آیت اور مثل اسکے جو آیتین ہین متشابہات مین نہین سمجھتے ہم کیفیت انکی اور ایمان لائے ہم انکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہی بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ایک جماعت نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر مین سے بسبب ابر کے اور تاریکی کے سمت قبلے مین اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے محرابین بنا بنا نماز پڑھین جب روشنی ہوئی خطا محرابکی قبلے سے منحرف تھی جب مدینہ مین پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادہ نماز کی نہین ہے کہ سب جہتین اسی سے ہی اور سب طرف وہی ہی ؎ جس طرف کو منہہ پھیرا وین وہ تصور ہی بندھا ؛ کھل گیا ہی راز ولیکن وجہ اللہ کا ؎ پھیرے ہی کہ کس کو ڈھونڈھتا تو کرے ہی یہ جہ کیون تکا پو نہ وہی تو ہی جلوہ گر ہر یک کو سمجھ ذرا رازا ینما کا ؛ لفظ ثم کا بہ فتح چار جگہہ ہی قرآن شریفہین ایک یہان دوسری جگہہ سورہ شعرا مین تیسری دہر مین چوتھی کورت مین اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ بڑی مغفرت والا ہی اور بہت عطا والا جاننے والا احوال دونکا اعتقاد دونکا مسلمانونکے معلوم کیجے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ اثبات تشبیہ اور جنسیت ولد بوالد اور نفی مماثلت حق تعالیٰ بعالم نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے اور مشرکان عرب نے یکر مسی اللہ نے اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے ملائکہ بنات اللہ ہین معاذ اللہ تعالیٰ سُبْحَانَہٗ پاکی ہی اسکو اور بے عیبی بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ آیت دلیل ہی اوپر فساد انکے کے یعنی نہین ایسا جیسا یہہ کہتے ہین بلکہ واسطے اسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی یعنی اہل آسمان اور زمین سب مخلوق اور مملوک اسکے ہین عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ اسکے بندے ہین اور حادث ہین وہ قدیم ہی سمجھہ لیجے کہ بیٹا جنس اور مشابہ باپ کے سے ہوتا ہی پس یہہ کیونکر اسکے بیٹے ہون کہ یہہ حادث اور وہ قدیم کُلٌّ لَّہٗ قَانِتُوْنَ سب جو کچھہ زمین آسمانمین ہی واسطے اسکے ہی فرمانبردار ہین بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی ہی پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور جب مقرر کرتا ہی کچھہ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اسکے ہو تو پس ہو جاتا ہی وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور کہا ان لوگون نے کہ نہین جانتے خدا کو جاہل ہین جیسے مشرکان مکہ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ کیون نہین کلام کرتا ہم سے اللہ کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے پیغام اللہ کا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ مِّثْلَ قَوْلِہِمْ اسیطرح کہا تھا ان لوگون نے کہ پہلے ان سے تھے یہود اور نصاریٰ سے مانند بات انکی کے تَشَابَہَتْ قُلُوْبُہُمْ یکسان ہوئے آپسمین دل کفارونکے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت اور عناد کے کہ جیسے سوال از راہ تعصب وعناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کیین ہم نے نشانیان اوپر توحید اور نبوتکے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور تردد اور گمانکی طرف نہین جاتے ہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ راستی اور درستی کے یا ساتھہ قرآن کے یا ساتھہ دین اسلام کے خوش خبری دینے والا مسلمانون کو اور ڈرانے والا کافرونکو وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور نہ پوچھا جاویگا تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حق تعالیٰ ہیود پر دروازہ عذاب کا کھولے اور اثر غضب اپنے کا انپر ظاہر کرے تو غالب ہی کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آوین حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھین گے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تجھہ پر ادای رسالت ہی اور ہم پر حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَہُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھہ سے یہود اور نہ نصاریٰ حتی

تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہانتک کہ پیروی کرے تو دین انکے کی قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی
اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی باقی ضلالت ہی حاصل یہہ ہی کہ کہو تم مجھے یہودیت اور نصرانیت
پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہی اور اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہی یہہ ضلالت نہین ہدایت ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکے کی بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اس چیز سے کہ آیا تجھ کو علم سے کہ وحی ہی بیچ حقیقت
اسلام کے اور بطلان ملت انکے مین مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ نہین ہی واسطے تیرے اللہ سے یعنی عذاب الہی سے
کوئی دوست چھڑانیوالا اور نہ مددگار اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وہ لوگ کہ دی ہی ہم نے انکو کتاب
پڑھتے ہین اسکو حق پڑھنے اسکیکا مراد کتاب سے تورات ہی اور یہہ آیت بیچ شان عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے کے نازل ہوئی ہی کہ حضور نبوی مین آکر
اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہی اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہی کہ ملازمان نجاشی ساتھ جعفر بن ابیطالب کے دیار حبشہ سے مدینی مین آکر ایمان لائے
تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کتاب سے قرآن ہی اور الذین آتینا سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل تورات اور انجیل مین اترین ہین تو سنے والون
نے رغبت کی کہ اصحاب قرآنکا کیا حال ہی معلوم کیا چاہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہین
ساتھ کتابکے اور احکام اسکے کے بغیر تحریف کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کرے ساتھ کتابکے اور احکام اسکے کو
تغیر دے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری
جو انعام کیا مین نے اوپر تمھارے پس تمھین لازم ہی کہ شکر مین اس نعمت کے بقدر اس نعمت کے عمل نیک بجالاؤ اور اگر ملاحظے مین
اور نعمتونکے عاجز ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتونکی ہی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھین جمیع فرق بنی آدم پر امتیاز بخشا ہی ہم نے
وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اور یہہ کہ فضیلت دی مین نے تمھین اوپر تمام عالمونکے اسواسطے کہ تمھارے فرقے مین چار ہزار پیغمبر
مبعوث کئے اور توریت اور انجیل اور زبور اور سوا اسکے اور صحف الہیہ تمھاری لغت پر تمھارے ہاتھونمین نازل کئے ہم نے اور بہت
پادشاہ عادل اور عالم باعمل تم مین پیدا کئے پس تم جمیع فرقونمین بنی آدم کے ساتھ اس شرف کے ممتاز ہوے ہو کہ مہبط وحی
الہی اور مخزن کتب آسمانی اور دانائے احکام شرعیہ اور واقف اوضاع واطوار انبیا و ملائکہ سوا تمھارے اسوقت یک فرقہ دوسرا
نہین ہوا اور تفضل تمھین جمیع موجودات عالم پر اسوقت تک حاصل ہی پس حق تمھارا ہی کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید
ہی اور بعث سید المرسلین ہی تمھین سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے ناصر اس دین کے اور متبع کتاب اور خاتم المرسلین کے تمھین ہو
بعضے مفسرین ظاہر مضمون اس آیت کے مین کہ مفید تفضیل بنی اسرائیل ہی اوپر تمام عالم کے تردد رکھتے ہین اور حال آنکہ جائے
تردد کچھ نہین ہی اسواسطے کہ اسوقت سے کہ فرقہ بنی اسرائیل کا وجود مین آیا تا وقت اس خطاب کے کوئی فرقہ اس فضائل مین انکے
شریک نہین ہوا ہان یہہ مقرر ہی کہ جب بنی اسرائیل نے دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پر نہ
لایا اس منصب سے گر پڑے مثل سائر الناس ہوگئے اسوقت خارج مضمون کلام سے ہین تفضیل بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اس
وقتمین اس آیت سے نہین بوجھی جاتی تا محل اشکال ہو اور فضل انکا اوپر تمام فرقونکے فضائل مرقومۃ الصدر مین قطعی ہی گو بعضے
نا اہل فضیلت نرکھتے ہون مثل قارون اور سامری کے اور تفضیل فرقہ کو درکار نہین ہی کہ ہر ہر فرد اسکا افضل اورون سے ہو
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا اور ڈرو عذاب اس دنکے سے کہ ہیبت اسکی سے نہ کفایت کریگا اور نہ کام آویگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کوئی نفس کسی نفس سے کچھ ذرا سا بھی عذاب نہ دور کرسکیگا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کیا جاویگا اس نفس سے بدلا کہ اپنے تابع کی خلاصی کے واسطے دیکر عذاب سے چھڑاوے یا تخفیف عذاب کرواوے اور نہ فائدہ دیگے اسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے منسوبونکے حق مین کرے اور نہ وعدہ دئے جاوینگے کسی مددگار سے اور محتمل ہی کہ ضمیر منہا اور تنفعہا کی راجع بنفس دوسرے ہو کہ گرفتار عذاب ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب سوال اول یہہ آیت بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہی اعادہ اسکا یہان کس غرض کے واسطے ہی جواب ذکر اس مضمونکا صدر قصے مین واسطے یاد دلانے نعمتونکے ہی تا کفران نعمت اسکی سے احتراز کرکے راہ شکر منعم اختیار کرین اور ذکر اس مضمونکا تتمہ قصہ مین یہان واسطے دفع ابطال دعوی متبوعیت انکے کے اور درخواہت متابعت سید المرسلین کے ہی اسواسطے کہ جب نعمت الٰہی کو اپنے حقین یاد کرین اور تفضل اپنا عالم پر دیکھین تو سمجھین کہ منشاء اور مبدا اس دعویکا کچھ اور چیز ہی کہ ذاتی ہماری نہین اور زور اور نسب سے نہین پائی اور ایکروز ایسا آنیوالا ہی کہ اسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق چھٹکارا نہوگا اور بعضی مفسرین نے لکھا ہی کہ صدر قصے مین غرض اس آیت سے اجمال نعمتہای بنی اسرائیل کو یاد دلواتا ہی اور تتمہ قصے مین تفصیلاً بحسب اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرا اس آیتین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہی اول آیت سابقہ مین لا یقبل منہا شفاعۃ ہی اس آیتین لا تنفعہا شفاعۃ ہی دویم وہان لا یؤخذ منہا عدل ہی یہان لا یقبل منہا عدل ہی سیوم وہان نفی شفاعت کو مقدم کیا ہی یہان نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوتین کیا ہی جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھہ نفی قبول کے اور اس آیتین ساتھہ نفی نفع کے اس جہت سے ہی کہ ماسبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ماسبق اس آیت کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہی کہ اسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم اپنا جانتے ہین پس نفی نفع کی یہان چسپان ہوئی گویا فرمایا کہ ہرچند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہارے کی اپنے تابعدارونکے حقین مقبول ہی لیکن باوجود کفر کے تمہاری حق مین نافع نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی اور غالبا دنیا مین جب شفاعت قبول نہین ہوتی تو عرض اخذ عوض ہوتی ہی اس کہتین بلفظ اخذ نفی فرمایا یہہ تو ہم بھی دور ہوا اور اس آیتین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہان عوض دینا مقبول ہی نہین چہ جاے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہی لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت اور عوض کی یہہ ہی کہ ابتداء حادثہ مین شفاعت کو عوض دینی پر مقدم کرتے ہین اور جب حادثہ امتداد اور استمرار پاتا ہی تو عوض دینی کو شفاعت پر مقدم کرتے ہین پس آیت اولی مین ابتداء حادثہ تھا اور اس آیتین انتہی واللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجے ساتوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہی تفسیر احدیعین کہ ابتلا تکلیف امور شاقہ ہی و امر و نواہی سے نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزماتا وہ شخص ہی جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہی رَبُّهُ پروردگار اسکے نے بکلمات ساتھہ کہنے باتونکے کہ وہ اوامر و نواہی تھین یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزین کہ جنکو فطرت اسلام کہتے ہین یعنی حلق مونچھ سر اور مضمضہ و استنشاق اور مسواک اور لبون کے بال لینا اور ناخن ترشوانے اور کھیر دینے بال زیر بغل کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہہ دس چیزین فرض ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت ہین چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی بیچ تفسیر اپنی کے اور تیسیر مین ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتلک العشرة

کانت فرض له ولنا سنن فتامله لکھا ہی ملا عصام محشی بیضا ویمین سمجھ لیجئے کہ حلق راس اور قصر دونون سنون ہین مرد کے حقین علی سبیل التخییر اور عورتکو نہین جائز مگر قصر ایام حج مین خاص اور قص شارب سنون ہی بال بالائے لب اعلی کے اور مضمضہ اور استنشاق اور سواک سنون ہی سب کو ہر وضو مین اور سنون ہین اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف کے اور چھوڑ دینے چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہین اور ناخن ترشوانے جمعہ کے روز مستحب ہین یا ایکدن ہفتے مین اور استنجا کرنا پانی سے سنت ہی جو نہ تجاوز ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہی اور ختنہ سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہی امام اعظم رحمہم اللہ نے اسکی مدتمین بعضون نے کہا ہی کہ بارہ برس تک سنت ہی اور واسطے نساء کے لاباس لکھا ہی فاتمھن پس پورا کیا ابراہیم علیہ السلام نے انکو اور قیام کیا اسپر اور بعضون نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہی چنانچہ قرات امام اعظم ابوحنیفہ رح کی ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اس تقدیر پر ابتلی کی معنی دعا کی ہین اور وہ دعا یہہ ہی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور اتمھن کی معنی اتمھن اللہ مین لیکن قرات مشہور اول ہی نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمھن کی ضمیر ابراہیم کی طرف ہی قال انی جاعلک للناس اماما فرمایا حق تعالی نے متابعت فرمان میرکی کمی تحقیق مین کرنیوالا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا دین مین کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کرین گے چنانچہ ایسا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اتبع ملت ابراہیم اوملت ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو مشرف بشرف امامت فرمایا قال سعرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے ومن ذریتی اور اولاد میری سے بھی امام پیدا کر قال فرمایا حق تعالی نے جواب انکے مین لا ینال عھدی الظلمین نہ پہنچیگا عہد میرا یعنی رحمت میری ظالمونکو اور معنی عہد کی بقول اصح رسالت یا امامت مسلمان ہی اور ظالمین یعنی کافرین ہی معتزلہ اسی آیت پر تمسک کرکے کہتے ہین کہ نہین جائز امامت فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہی اور ظالم کی امامت منع ہی اور مراد امامت سے امامت کبری ہی جسے خلافت کہتے ہین وقال فی الکشاف اور مذہب اہل تشیعہ کا بھی یہی ہی کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہی کہ لا ینال عھدی الظلمین سے دلالت کرتا ہی ہر گناہ ظلم ہی پس لائق امامت کے گنہگار نہین ہی اور کہتے ہین معتزلہ کہ ظالم امامت کے کسطرح صلاحیت رکھے کہ نہین جائز حکم اسکا اور شہادت اسکی اور اطاعت اسکی اور مقدم ہونا اسکا نماز مین اور نہین مقبول خبر اسکی تم کلامہ حاصل جو ابونکا جو اہل سنت و جماعت نے اس فرقہ ضالہ کے دیے ہین یہہ ہی کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے ہو جسے خلافت کہتے ہین تو مراد ظالم سے کافر ہی اسواسطے کہ وہ ظالم مطلق ہی اسکی خلافت نہین درست اور گنہگار کی خلافت درست ہونے مین کیا شک ہی کہ خلیفے کو معصوم ہونا لازم نہین ہی انبیا کو عصمت لازم ہی تو انکی بھی عصمت مین بڑی بڑی گفتگوین ہین بعضون نے کہا ہی وجب ہی یہہ کہ انبیا معصوم ہون گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضون نے قید بعد وحی کے لگائی ہی اور اس مقام پر بہتیرے گفتگو کی ہی تفتازانی نے شرح عقائد مین اس قول کے تحت مین وکلھم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالی صادقین ناصحین اور کہا ہی کہ انبیا معصوم ہین کذب سے خصوصا بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہی ساتھہ شرائع کے اور تبلیغ احکام کے اور ارشاد امت کے لیکن عمد مین تو اجماع علما کا ہی اور سہو مین نزدیک اکثر کے ہین اور عصمت انکی تمام گناہون سے اسمین تفصیل ہی کفر سے تو قبل وحی اور بعد وحی بالاجماع معصوم ہین اور ایسے عمدا کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہی حشویہ کا اسمین کہ ایک فرقہ کا جہمیہ سے اور سہوا اکثر کے نزدیک نہین معصوم اور صغائر سے عمدا جمہور کے نزدیک نہین معصوم خلاف ہی جبائی کا اور اتباع

اسکے کا اور سہوًا بالاتفاق نہین معصوم پس جب انبیا کی عصمت مین ایسی ایسی گفتگو مین تو امام کو معصوم ہونا کہان سے
وجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کا فر لیاقت امامت کی نہین رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت شرط نہین ہی چنانچہ امیر المومنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہی باوجود انعدام قطعیت عصمت اسواسطے مذہب ہمارے مین جائز ہی
فاسق کی ظالم کی جایر کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضا کے یا جب حکم کرے ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوٰۃ مع الکراہت
جیسی کہ تصریح کی ہی ساتھ اسکے بیچ ہدایہ کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوۃ کرتے ہو تو ظالم اپنی معنون پر ہی جیسے حضرت ابراہیم نے
سوال کیا تھا کہ بعضے اولاد سے میرے نبی ہون خبر دی حق تعالیٰ نے کہ ظالم نبی نہین ہوتے چنانچہ مدارک مین لکھا ہی اور ہر گناہ ظلم ہی اسواسطے
کہ تجاوز حق سے ہوتا ہی اور اکثر گناہ کو حق تعالیٰ نے ظلم فرمایا ہی چنانچہ ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین پس یہہ دلیل ہی اوپر اس
مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہین کبائر سے عمدًا قبل بعثت کے اور شق پہلی دلیل تھی اوپر اس مسئلے کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا سمجھ
لیجیے کہ نہین خلاف بیچ اسکے کسی کا کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نہین مرتکب ہوتے کبیرہ کے اور نہ صغیرہ کے کسی آنمین کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی
کے چنانچہ ذکر کیا امام ابوحنیفہ نے بیچ فقہ اکبر کے معلوم کیجیے کہ آٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ تعظیم و احترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا
اور ہونے اسکیکا امن نکلتا ہی وہ یہہ ہی واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنًا اور یاد کر جب کیا ہم نے گھر کو مرجع یعنی جاے ثواب
واسطے لوگون کے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب بیحساب لین واتخذوا من مقام ابراھیم مصلًی اور پکڑو تم اہی سو منو بعد اسکے کہ بزرگی
حرم کی تم نے جانی ہی مقام ابراہیم کو جاے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہی کہ وہان ایک پتھر رکھا ہی اسمین نشان قدم مبارک حضرت
ابراہیم کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم
ہی اور بعضی کہتے ہین کہ تمام زمین کہ مقام ابراہیم ہی روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے بنا کعبہ کی مرتب کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا
کہ پکار دو لوگونکو کہ حج کو آوین انھون نے کہا کسطرح آواز میری سنین گے کہا تم آواز کرو مین سبکے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کوہ ابی قبیس پر چڑھ کر ایک پتھر پر کھڑے ہوے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرون سے بلند ہوگیا اور حق تعالیٰ نے تمام زمین مثل ایک دستر خوانکے
انکے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ ای مسلمانو حق تعالیٰ نے تمھارے واسطے خانہ بنا کیا ہی آؤ زیارت کرو اسکی اور حج بجا لاؤ
پس جو کوئی کہ پشت اور شکم مادر مین تھا سب نے آواز سنی اور جسکو حق تعالیٰ نے چاہا اُس نے اجابت کہی اور تلبیہ بجا لایا یعنی لبیک تا آخر کہا اسواسطے
لبیک کہنا سنت حاجیونکی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج کریگا جسنے دو بار کہا وہ دو بار کریگا علی
ہذا القیاس موافق اسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہی بحر مواجین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو
کہ انکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کر کے ساتھ لے چلے راہ مین تلاشی والون نے روکا کہ اس صندوق کو بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا
کہ ایک عورت بکمال حسن و جمال بیٹھی ہی لکھا ہی کہ جہانگیر مین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ انکے مثل اور نہین ہوے ایک تو نور یدیضائے
موسویکا کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا نور حضرت یوسف علیہ السلام کا کہ جسوقت کنوین سے نکلے تھے تیسرا نور سارہ کا جب صندوق کھولا
تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اسکا حیران رہگیا ہاتھ دراز کیا اسکا ہاتھ خشک ہوگیا پھر سارہ سے
کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہی اسکی تو عبادت کرتی ہی اس سے میرے ہاتھ کیواسطے دعا کر کہ اچھا ہو جاوے پھر مین تجھے چھوڑ دونگا اسنے
دعا کی ہاتھ اچھا ہوگیا پھر اسنے ہاتھ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نکیا پھر ہاتھ خشک ہوگیا غرض تین بار خشک ہوا اور تینون بار انکی دعا سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اچھا ہوا تیسرے بار انکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہاجر کہ جب یہہ اس لونڈیکو اپنے گھر مین لائین تو اسکا ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو انکو وحی یا کشف سے معلوم ہوگیا کہ خدا تعالیٰ نے سارہ کو سلامت رکھا ہی اور اس کافر نے اپنہ دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا ہاجرہ کی طرف دیکھا تو ہاجرہ کو اپنہین کو بخشدیا جب ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکال دون حضرت ابراہیم ہاجرہ کو لیکر مکے مین آئے جہان چاہ زمزم ہی وہین اُترے یہہ حضرت ابراہیم ہاجرہ کو خدا کے سپرد کرکے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہان اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے اس مقام پر پانی نہ تھا ہاجرہ نے پانی کی طلب مین سعی کی حضرت اسمعیل نے پانون مارا وہان ایک چشمہ جاری ہوگیا ہاجرہ نے کتنے پتھر گرداسکے رکھدئے کہ پانی بھہ نجاوے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر اسمٰعیل کی ماپانیکو نہ بند کرتی تو اب تک وہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہین یہہ وہی چشمہ ہی کہ ہاجرہ کے بند کرنے سے نہر سے کنوا ہوگیا غرض وہان ویرانہین ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگون نے دیکھا کہ جانور اُدھر متوجہ ہوتے ہین معلوم کیا کہ پانی ہی جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہین وطن مقرر کیا ہاجرہ وہان ویرانے مین پڑی تھین آبادی مین ہوگئین جب حضرت اسمعیل علیہ السلام بڑے ہوئے انکا بیاہ کردیا بعد مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے انکو گھر مین نہ پایا قبیلے نے انکے آپکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کی جب آپکو بہت دیر انتظار مین ہوگئی اور اسمعیل علیہ السلام نہ آئے تو آپ نے کہا مین جاتا ہون اسمعیل کو میری طرف سے کہہ دیجیو کہ آستانہ دروازہ اپنے کا پھر اجب اسمعیل علیہ السلام آئے تو انکی قبیلے نے یہہ پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرے باپ کی مرضی ہی کہ قبیلہ اور کرون آخرش اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے پھر انکو گھر مین نہ پایا انکی قبیلے نے بہت آپکا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام انکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے دعا کئی اسکے حق مین اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمعیل آوے تو کہہ دیجیو کہ اپنے آستانیکی محافظت لازم پکڑے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قبیلہ نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہی ہین تو کہا کہ آپ اب یہان جو کسی طرح نہین رہتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سر دھو اور غسل فرماؤ آپ وعدہ سارہ سے کرکے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اترونگا بلحاظ ایفاے وعدہ ایک پانون اپنے اونٹ پر رہنے دیا اور دوسرا پتھر پر رکھکر سر دھویا اثر پانونکا اس پتھر پر ظاہر ہوگیا وہی پتھر جہان رکھا ہی وہی مقام ابراہیم ہی وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ یہہ کہ پاک رکھو تم گھر میرا یعنی بتون سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے اور طواف جنب اور حائض اور نفسا کے سے اور اضافت خانہ کی طرف اپنے کی واسطے تعظیم مضاف کے لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ واسطے طواف کرنیوالونکے اور اعتکاف کرنے والون کے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالونکے یعنی نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہی راکع کی اور سجود جمع ساجد کے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ رکوع بغیر سجود کے معتبر نہین ہی اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہین کہ فرمان بھیجا ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کرین گھر میرا یعنی کہ دل ہی اوناس تعلقات کونین سے یعنی کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے دلمین نہ رکھین واسطے طواف کرنیوالون کے کہ انوار میرے ہین اور اعتکاف کرنے والون کے کہ حالات نامتناہی راسخ ہین اور رکوع کرنے والونکے اور سجدہ کرنے والونکے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہین سمجھنا چاہیے کہ دل جب تمام ہوا وہوس سے پاک ہو تب قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہی ۱۲ اول بروب خانہ دگر مہمان طلب ۱۲ آئینہ شو وصال پری طلعتان طلب

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے ای پروردگار میرے کر اس جگہ کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے جناب الٰہی سے کہ کر اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہی مین نے شہر امین قحط سے اور خسف سے اور مسخ سے یا اہل اسکی کو جو مستعلبون کے سے امن مین اپنے رکھہ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اور رزق دے لوگون اسکے کو میوون سے حق تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو کہ ایک دیہ دیہات فلسطین کے سے کہ بہت میوہ تھے اسمین و مان سے اٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھر اکر زمین تہامہ مین بیچ راہ مکہ کے رکھہ دو جبرئیل حکم بجا لائے اور اب اس دیہہ کو بجہت طواف کعبہ کے طائف کہتے ہین میوے اہل مکہ وہین کے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تخصیص کی رزق کی مسلمانونکے واسطے اور کہا مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ روزی دے جو کوئی ایمان لاوے انمین سے یعنے اس شہر کے رہنے والونمین سے ساتھہ اللہ کے اور دن آخر کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا فرمایا حق تعالی نے پس جو کوئی کفر کریگا پس فائدہ دونگا اسکو تھوڑا یعنی دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ پھر بے بس کرونگا اسکو طرف عذاب آگ کے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور برا مرجع ہی دوزخ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ اور یاد کر جب اٹھاتے ہی ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمعیل نے ابراہیم فاعل ہی اور لفظ اسمعیل کا عطف ہی ابراہیم پر کہ یہہ بھی باپکے ساتھہ رفع قواعد مین شریک تھے اور یہہ حکایت ہی زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہہ ہین کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام بنیاد گھر کی اور اسمعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دیم سعی ابراہیم اور اسمعیل کے سے خدا تعالی نے کی بعضے کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ حضرت آدم کے وقت سے تھی طوفان نوحی مین خراب ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمعیل پھر بنیاد اسکے دیوار ونکی جہان پہلے تھین بمعاونت جبرئیل رکھی لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو قد انکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ کی سنتے تھے اور عجائبات آسمانکے دیکھتے تھے انکو دیکھہ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک انکا حق تعالی نے بتدریج کم کرتے کرتے ساٹھہ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ انھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت سے اپنے کی حق تعالی نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اسکا زمرد کا تھا بہشت سے اتار کر جہان کعبہ ہی وہین کھڑا کر دیا اسے طواف گاہ آدم کا مقرر کیا حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اسکے طواف کے لئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا تا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم رہا پھر طوفان نوحی مین کہ تمام زمین غرق ہوگئی فرشتونکو حکم ہوا آسمان چہارم پر لے گئے اب وہین ہی اسے بیت المعمور کہتے ہین ستر ہزار فرشتے ہر روز اسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت تک انکی نوبت نہین آنیکی لیتے فرشتے اس کے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانہ تک وہ مکان خالی رہا عمارت سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اسکی بتاوین اور بعضے کہتے ہین کہ جسقدر وہ کوٹھا تھا اتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالی نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہی وہی اسکی حد ہی حضرت ابراہیم کو حکم کیا اسیقدر گھر بناؤ اسمین عبادت کرو غرض ہر تقدیر جس قدر عرض طول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اسی قدر لمبا چکلا اٹھون نے کوٹھا بنایا جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکے اسمعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا انکہ تیار ہوا اور پتھر اسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور زیتا کے جودی کے حرا کے اور حجر اسود جواب کعبے مین لگا ہی یہہ یاقوت سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے وقت طوفان کے نیچے جبل بوقبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا دروہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے دروازے مین رکھہ دیا کافرونکے اور عورتون حیض والیونکے ہاتھہ لگانے سے کہ ایام جاہلیت مین طواف کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہوگیا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت ابراہیم کوہ ابوقبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ ای ابراہیم

تیری امانت میرے پاس رکھی ہی لے اور دروازہ مین خانہ کعبہ کے رکھہ آپنے دمان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہی وہین رکھہ دیا بحر مواجہین تمام
قصہ لکھا ہی غرض بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمعیل نے دست تضرع اٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اے
پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہی سننے والا دعا ہماری جاننے والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم دونو کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مطیع واسطے
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہم کو طرح عبادت ہماری یعنی مواضع کہ اسمین افعال حج بجا لاوین جیسی میقات احرام اور عرفات اور
اور مناسک اور پھر اوپر ہمارے یعنی قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہم سے اگر کچھ تقصیر اور قصور عمل مین واقع ہوا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
تحقیق تو ہی ہی قبول کرنیوالا توبہ مقصر ونکی اور بخشنے والا گناہگار ونکا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ اے پروردگار
ہمارے اور بھیج سچ مچ انکے یعنی ذریت میرے پیغمبر انمین سے کہ زبان انکی وہ سمجھین تاکہ انکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اُسکے پڑھے اوپر انکے
آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اور سکھاوے انکو کتاب قرآن اور حکمت یعنے معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھ اسمین امر
اور نہی اور حلال اور حرام ہی اور پاک کرے انکو گناہ سے بسبب بیان شرائع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق تو ہی
غالب توانا قادر اوپر اجابت دعا ہمارے کے حکمت والا حق تعالی نے یہہ دعا انکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمعیل مین سے
مبعوث کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مین بُلایا ہوا ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اور کون شخص پھرجاتا ہی دین ابراہیم کے سے یعنی کوئی شخص نہین پھرتا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس
اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق کیا ہم نے پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا عبادت
کے یا خلعت کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق بیچ آخرت کے البتہ نیک نامون سے ہی اور
اور فیروزی پانیوالون سے ہی بیچ صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ یاد کر جب کہا ابراہیم کو پروردگار اسکے نے مطیع
ہو یعنی اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اوپر تیرے جاری کرون قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ
السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمونکے جو چاہے وہ کرے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور وصیت یعنی کی
ساتھہ کلمہ اسلمت کے یا ساتھہ ملت اپنی کے ابراہیم نے بیٹون اپنو نکو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ موافقت جد اپنے کے اور مضمون
نصیحت ان دونون کا یہہ تھا يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ اے بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہی واسطے تمہارے
دین مشروع نامور یہ کہ اسلام ہی فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس نہ مرو مگر اور تم مسلمان ہو مطیع خدا یعنی اسلام پر ہمیشہ رہو یہان
تک کہ موت آئے تمہاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہی نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والے نے یہان اعتراض لکھا ہی
کہ موت امور اضطراری سے ہی منہی عنہ کیونکر ہو سکے پھر بھی جواب دیا ہی کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر باسلام ہی بوقت
موت اور معنی کو نوا مسلمین حین تموتون یعنے اسلام پر رہو تم جسوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہی کہ وہ کہتے تھے
ماما ت نبی الا علی الیھودیۃ یعنی نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت کے فضل یہودیت کا دین اسلام پر کرتے ہین حق تعالی نے انکو
جھٹلایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین بھی ہی ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان
حنیفا مسلما اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر جسوقت آئی یعقوب کو موت یعنی اسباب اور علامات اسکی

یاد رکھتے ہو اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیز کو عبادت کروگے تم پیچھے وفات میرے کے قَالُوا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ کہا انھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری اور خدا باپو تیرے ابراہیم اور اسمعیل
اور اسحق کی اسمعیل انکے چچا تھے انکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہین اور حرمت اسکی برابر باپکے نگاہ رکھتے ہین
اِلٰهًا وَّاحِدًا عبادت کرین ہم خدا کی کہ یگانہ اور یکتا ہی وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے اُسکے فرمانبردار ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
یہہ ابراہیم اور یعقوب اور اولاد انکی ایک اُمت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ واسطے اسکے ہی جو کچھ کمایا اُسنے اور واسطے
تمھارے ہی جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالونکے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور نہ پوچھے جاؤگے اس چیز سے کہ تھے وہ
کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہی یہود کا عقیدہ تھا کہ بیٹونکو باپکی طاعت کا ثواب ملیگا اور ان کے کفر پر معاقب ہونگے حق تعالی
نے ارشاد کیا کہ نہ تمھین اعمال انکے سے ثواب ہی اور نہ انھین افعال تمھارے سے مواخذہ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوا اور کہا
یہود نے اہل اسلام کو ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مائل ہی سب کجیون سے طرف راست کی یا ابراہیم مائل تھا سب دینون
سے طرف دین اسلام کے اور بحر مواجمین لکھا ہی قل بل اتبعوا ملة ابراهيم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو ملت ابراہیم کی
سوال بل حرف عطف ہی اور اتبعوا ملہ معطوف ہی اور کونوا ہودا او نصاری معطوف علیہ ہی اور یہہ نہین ہو سکتا اسواسطے کہ
یہہ مقولہ یہود اور نصاری کا ہی اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جواب عطف اوپر کلام غیر کے اوپر وجہ تلقین کے ہی وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْاَسْبَاطِ
کہو ای متابعان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود اور نصاری سے کہ وہ تم کو اپنے دین پر بلاتے ہین انکے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب
کے اور اولاد اسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا
وہی انپر نازل تھے جیسے ہمپر قرآن وَمَا اُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جو چیز دئی گئی ہی موسی
اور عیسی کو یعنی تورات اور انجیل اور تمام دلائل نبوت اور جو دئی گئی پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے ان مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہین وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین فَاِنْ اٰمَنُوا
بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری مانند اس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے یعنی سب کتابون
اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ اور اگر پھر گئے پس سوا اسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی انکی سے اندیشہ ناک نہو فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو ان سے اللہ یعنی باز رکھیگا تجھ
سے شر یہود اور نصارے کا اللہ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سننے والا باتین موحدون اور مشرکونکی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے
والا اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتونکے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بلکلیہ اعراض کیا اور ترسائیون نے
بھی طرح مخالفت کی ڈالی ساتھ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ ہی اور تمھارے نہین اور صبغہ انکا یہہ تھا کہ جب
اُنکے یہان بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اسے زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اسے آب معبودیہ کہتے تھے اور اپنے اعتقاد مین سمجھتے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اب پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ تطہیری ہوچکی اور حال انکہ دین مسیحا مین یہہ بات نتھی اور اسے قائم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ کہو ای مسلمانو رنگ دیا ہی ہم کو اللہ نے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور کون ہی بہتر اللہ سے رنگ مین رنگنے والے ہوا ہم اسکے بندے ہین اور اسکے رنگ مین رنگے ہوے ہین اور اسکے سوا کسی کو نہین پوجتے ہین اور اسکے رنگ کو اچھا سمجھتے ہین اور اسکے رنگ کو اچھا سمجھنے کا سبب یہہ ہی کہ ہم نے اسکے رنگ مین رنگے ہوے ہین اور اسکے رنگ مین رنگے ہوے ہونے کا سبب یہہ ہی کہ ہم نے اسکے رنگ کو اچھا سمجھا ہی

سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لاویہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبے کے زبان طعن کی کھولی حق تعالی نے اُس حال سے خبر فرمائی سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ شتاب ہی کہینگے بے وقوف لوگونمین سے یعنی یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا کس چیز نے پھیر دیا مسلمانونکو قبلے انکے سے جو تھے وہ اوپر اسکے یعنی بیت المقدس کے قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اللہ کے ہی مشرق کہ خانہ کعبہ اس جانب ہی اور مغرب کہ بیت المقدس اُسطرف ہی يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ راہ دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہی معلوم کیجے کہ نوین آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا اور اسیطرح جیسے کیا ہم نے تمکو امت بہتر بیچ کی ذلک اشارت ہی طرف مضمون یہدی من یشاء کے یا طرف مضمون یوتی ای حجت شاء کے کہ للہ المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہی حاصل معنی کا یہہ ہی کہ جیسی راہ راست دکھائی ہم نے تمھین یا جیسی قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت افضل سب امتون سے وسط کی معنی افضل کی ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہی اور توابع اسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل ہی کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط میانہ روی ہی کہ اسمین افراط اور تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا ہی کہ عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کے سی ہی کہ نبوت عیسی علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونو گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالی نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوسطہا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہوتم گواہ واسطے انبیا کے اوپر لوگونکے کہ منکران نبوتمین دن حشر کے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہووے پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے گواہ دلیل پکڑی ہی ابو منصور ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اسبات کے کہ اجماع حجت ہی اسواسطے کہ حق تعالی نے وصف کیا ہی اس اُمت کا بعدالت اور عدل پس جب جمع ہون یہہ اوپر ایک شیئ کے اور شاہدی دین ساتھ اسکے تو کیونکر حجت نہو قول انکا چنانچہ مدارک مین ہی اور طرف اسی کے ہی میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ مگر تو کہ جانین ہم اسکو جو پیروی کرتا ہی رسول کی اس سے جو پھر جاتا ہی اوپر دونون اڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہی کہ تحویل کعبے کی کئی ہم نے تو کہ تمیز ہو جاوے درمیان پیرو اور غیر پیرو تیرے کے وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ اور البتہ ہی یہہ تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر ان لوگونکے جو راہ دکھائی انکو اللہ نے انھون نے تحویل کعبے کی حق جانی بخلاف یہود کے کہ دونین انکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہ یہہ تھا کہ مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہی تو جنھون نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھین اور قبل تحویل کعبے کے مرگئے جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے رفع شبہ انکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہی إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا ہی مہربان معلوم کیجے کہ دسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبۃ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمانکے یعنی بطرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہی اور سبب نزول کا اُسکے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملول رہتے تھے یہود کے اس طعن سے کہ کہتے تھے پیغمبر ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہی سو اسواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کیطرف حکم الہی آجاوے نماز کا کہ اقدم قبلتین ہی اور اس حق مین

جبرئیل سے یہی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے دیکھتے تھے بانتظار وحی کہ ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ تجھے طرف آسمان کے دیکھے ہین فلنولینک قبلۃ ترضاھا پس البتہ پھیر ینگے ہم تجھے طرف اس قبلے کے کہ پسند کرے اسکو فول وجھک شطر المسجد الحرام پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے تمام بدن ہی اور مسجد حرام باحترام ہی کہ خانہ کعبہ بیچ اسکے ہی قبلے دو ہین ایک تو بیت المقدس جسے مسجد اقصی کہتے دوسرا کعبہ ہی جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اسی کے بعد زمانے اُنکے حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام وغیرہما نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مکے مین بعد وحی تیرہ ۱۳ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدین روایت ہی ابن عباس سے سترہ ۱۷ مہینے کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینہ کے اور مامور ہوے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اسکی پیچھے مذکور ہی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے مین دو سو سرہ برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت المقدس کے نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کیا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفونکے پیچھے آئے اور متوجہ بطرف کعبہ ہوے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہوگئے اور عورتونکی صف پیچھے تھی آگے ہوگئی مرد عورتونکی جگہ عورتین مردونکے مقام پر کھڑے ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آپ نے طرف کعبے کے پڑھی اس مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہوگیا سمجھ بیجے کہ ذکر مسجد حرام کا فرمایا نہ کعبے کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہی مراعات جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہی بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام سے کعبہ ہی لیکن شاہدین کے واسطے عین اسکا ہی اور غائبین کے واسطے جہت اسکی ہی اور کعبہ نزدیک فقہا کے ہوائے کعبہ اور عرصہ اسکا ہی نہ جدار اسیواسطے جب منہدم ہوجاوے کوٹھا اسکا تو جائز ہی نماز طرف جہت اسکی کے اور دلیل ہما وپر اسکے جو کہا ہی صاحب ہدایہ نے ومن صلے علی ظہر الکعبۃ جازت صلوتہ خلافا للشافعی اسواسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہی زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بنا کے اسیواسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہی حال آنکہ بلند ہی کعبہ سے مگر یہہ ہی کہ مکروہ ہی بجہت تعظیم کعبے کے اور جہت کعبہ کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا فرض ہی وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہی جہان سورج جاڑونمین ڈوبتا ہی اور جہان گرمیونمین ڈوبتا ہی ان دونونکے درمیان ہی چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہی روایت ہی براہن عازب سے کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نماز سین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر متوجہ بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہی بعد تخصیص خطاب کے واسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادیون ویرانیمین ہوستانین کوہستانین مشرقین مغربین اور چاہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو مونہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے وان الذین اوتوا الکتب لیعلمون انہ الحق من ربھم اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب تورات جہنین البتہ جانتے ہین یہہ کہ یہہ تحویل کعبے کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہی حکم اس کارپروردگار انکے سے ہی اسواسطے کہ توریت مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان طرف دو قبلون کے نماز پڑھین گے اور آخر قبلہ جو ہمیشہ اسپر رہین گے وہ اور امت اُنکی قیامت تک کعبہ ہی وما اللہ بغافل عما یعملون اور نہین اللہ بیخبر اس چیز سے کہ کرتے ہین یہود اور تعلون بتاء مثنات فوقانیہ بھی قرات ہی خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیب سے طرف خطاب کے ولئن اتیت الذین اوتوا الکتب بکل ایۃ ما تبعوا قبلتک اور اگر لاوے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے اُن لوگونکے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود اور ترسا اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنی ہر معجزہ اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلے تیری کی وما انت بتابع

قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہی قبلے انکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہین بعضی انکے پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کی یعنی
قبلہ نصاری کا کہ شرق ہی تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نکرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غربی ہی یہہ تابع نصاری کے ہوکر توجہ بشرق نکرینگے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل فرض محال خواہشون انکے
کی کعبہ کی حق مین پیچھے اس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہی إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ البتہ تو اسوقت کہ متابعت انکی
کرے ظالمون سے ہو خطاب ظاہر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن معنونمین خطاب امت پیغمبر کو ہی یہان ایک سوال وارد
ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ مطلب انکا نماز پڑھانی پیغمبر کی طرف کعبے انکے کے ہی پس مطلوب سب کا ایک ہوا اہواءھم بصیغہ جمع اس ایک
مطلوب کو کسواسطے ذکر کیا اسکے کئی جواب ہین ایک تو یہہ کہ اہوا کی معنی خواہش اور طلب کی ہین اور طلب باعتبار کثرت طالبون
کے متعدد ہوتی ہی اگرچہ سب کا مقصود ایک ہوتا ہی دوسری یہہ کہ خواہش انکی کہ نماز پھرنی پیغمبر کی طرف قبلے انکے کے ہی یہہ
متضمن کئی مطلوب کو ہی کہ خوش کرنا انکا قبلے سے اور پہچاننا اسکا اور منہہ طرف اسکے نماز مین لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی
مطلوبونکا ہوا تو صیغہ جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ انکی قبلے کیطرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہی لیکن باعتبار مراتب اور
افراد کے بہت خواہشین ہین ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہی الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ جو لوگ کہ دی ہم نے انکو
کتاب تورات پہچانتے ہین قرآن کو یا پیغمبر آخر الزمان کو کہ رسول برحق ہین كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جیسی پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو اور لڑکون
مین یعنی کمال شناخت رکھتے ہین وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور تحقیق ایک فرقہ انمین سے چھپاتے حق کو عوام بے
عقل جاہل اور وہ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین یہان وقف لازم اور وقف منزل ہی الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق پروردگار
تیری کی طرف سے ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہی لیکن مراد امت ہی شک لانیوالون سے اسبات مین کہ امر
قبلے کا غیر اللہ سے ہی بلکہ اللہ ہی سے ہی وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسی کو ایک طرف ہی کہ وہ منہہ کرتا ہی ادھر مولیہا بصیغہ اسم
فاعل ہی اگر بصیغہ اسم مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئی کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہی کہ وہ طرف اسکے توجہ کیا گیا ہی ضمیر ہو کی عاید ہی طرف کل کے حاصل
یہہ ہی کہ ہر فرقہ گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہی کہ طرف اسیکے متوجہ رہتا ہی کسی کی توجہ باسلام ہی کسی کا منہہ بہ اصنام ہی کسی کا مال
واموال پر کسیکی خاطر حشمت واجلال پر کسی کی آنکھہ بزن وفرزند ہی کوئی بحسن جمال پابند ہی کوئی بعبادت خدا مصروف ہی کوئی بمتابعت ہوا
مالوف ہی ؎ ہر قوم راست راہی وہی وقبلہ کا ہی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس ڈرو تم بھلائیونکو یعنی ای مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اورونکے بیچ نیکیون
کے کہ ایک انمین سے توجہ بکعبہ ہی یعنے بحقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہی کہ مسجود تمام ممکنات کی ہی ہر لحظہ ولمحہ اسیکی طرف متوجہ رہو کہ
وہی کعبہ ہی وقبلہ ہی وہی معبود ہی وہی مسجود ہی تمہارا ؎ قبلہ شاہان ہی تاج وتختگاہ ؎ قبلہ اہل دول ہی عز وجاہ ؎ قبلہ ارباب دنیا مال ہی
لمحہ لمحہ اسے وہ خوشحال ہی ؎ قبلہ عشاق ہی دیدار یار ؎ قبلہ عارف جمال کردگار ؎ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا جہان کہین ہوگے
تم اور جس قبلے کیطرف کہ منہہ لاؤگے تم اہل کتاب لے آویگا تمکو اللہ سب کو جمع کرکر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے إِنَّ اللَّهَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار اور تمیز سے قادر ہی وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان
سے نکلے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو منہہ اپنے کو وقت نماز کے طرف مسجد حرام کے وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ اور
تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبہ کے البتہ حق ہی اتری ہی پروردگار تیرے سے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اس چیز سے کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرأتین کے کہ تعلمون اور یعلمون ہی بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے کہ اگاہی قادر مطلق جرائم مجرمان پر موجب تہدید اور تشدید انکے کے ہی وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر مکان سے بیچ زمانے باہر آوے تو اے محمد پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اور جہان کہین ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اُسکے یعنے مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنی یہود اور مشرکونکو اوپر تمہارے حجت یعنی جھگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمارے کا منکر ہی اور قبلے ہمارے کا معتقد اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہوا ہی کہ منہہ اپنے آبا کے قبلے سے پھر آیا ہی پس ساتھہ تحویل قبلے کے طرف کعبہ کے اوپر تمہارے جھگڑا نرہیگا إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جنھون نے ظلم کیا ہی اوپر نفس اپنے کے ساتھہ عناد اور فساد کے انُین سے یعنے یہود ان مدینہ اور بت پرستان مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقربا ونکے طرف میل کرگئے واسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہہ طرف قبلے ہمارے کے لائے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي پس مت ڈرو انسے توجہ کرنے مین طرف کعبہ کے اور ڈرو مجھہ سے مخالفت فرمان میرے مین سوال توجہ بسمت مسجد حرام کو حق تعالی نے ان آیات متصلہ مین تین بار مذکور فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہی **جواب** اول خطاب اول بارسا کنان حرم ہی دوسرے بار سا کنان جزیرہ عرب ہی تیسرے بار بجمیع اہل زمین **جواب** دوم تکرار اس مضمون کا بجہت تاکید واستدلال اور صحت اس مضمون کے ہی ساتھہ تین طریق کے جیسے آیت فبای آلاء ربکما تکذبان مین **جواب** سیوم آیت اول مین جائے توہم تھی کہ مبادا یہہ تحویل محض واسطے رضامندی کے واقع ہو پس آیت دوسرے مین ساتھہ تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلة ترضاها وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھہ بیان اس تحویل کے تشفی تام دی **جواب** چہارم آیت اول واسطے تتمیم احوال کے ہی اور آیت دوم واسطے تتمیم کمنہ کے اور آیت سیوم واسطے تتمیم ازمنہ کے تاشبہ نسخ کا اصلا نرہے واللہ اعلم وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ اور تو کہ پورا کروں نعمت اپنی اوپر تمہارے کہ محض ساتھہ ملت حنفیہ کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہی اور وہ کیا ہی سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول رضوان اور دیدار رحمان سے الٰہی مجھہ کو اور سب مؤمنونکو یا یہہ نعمت کر عطا اپنے کرم سے نا عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم حجة کے ہی وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور تو کہ تم راہ پاؤ ساتھہ شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے بجز تحویل قبلہ بیت المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہو حال آنکہ آیت سورہ مائدہ کی کہ روز حجة الوداع نازل ہوئی ہی دلالت کرتی ہی کہ اس روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہی جواب اتمام ہر نعمت کا جدا ہی اتمام نعمت کا مقدمہ قبلہ ہی اسیوقت متحقق ہی اور اتمام نعمت کا کہ مقدمہ جمیع ارکان دین مین اس روز کہا جاتا ہی كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا جیسے بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَيُزَكِّيكُمْ اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سے یا استغفار کرتا ہی واسطے تمہارے کہ پاک ہو گناہونسے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھاتا ہی تمکو کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ اور سکھاتا ہی تمکو جو کچھہ نہ تھے جانتے فَاذْكُرُونِي پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ طاعت کے أَذْكُرْكُمْ یاد کرونگا مین تمکو ساتھہ مغفرت کے یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے مین نے جو ساتھہ انعام کے تمھین مکرم کیا ہی اور اتمام نعمت کے پہنچایا ہی پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ انعام کے تاکہ یاد کرونمین تمکو ساتھہ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ عبادت کے تاکہ یاد کرونمین تم کو ساتھہ افاضہ کے یا یاد کرو مجھہ کو ساتھہ دعا کے تاکہ یاد کرونمین تمکو ساتھہ عطا کے یا یاد کرو مجھکو لوگونمین تاکہ یاد کرونمین تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھکو بیچ سر کے تاکہ یاد کرونمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تمکو بیچ مضرتکے یا یاد کرو مجھکو بیچ یسر کے تاکہ یاد کرونمین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھکو بیچ حیاتکے تاکہ یاد کرونمین تمکو بعد مماتکے روایت ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بندونکو
مین نے ایسی چیز دی ہی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی اُنپر تمام کرتا اور وہ کیا ہی کہ کہا ہی مین نے فاذکرونی اذکرکم لکھا ہی
کہ حق تعالی نے فرمایا جب تک کہ بندہ ذکر کرتا ہی میرا ذکر کرتا ہونمین اُسکا یہان تک کہ فریفتہ وار شیدا ہو جاوے مجھ پر سچ ہی کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال
عشق ہی اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہی نہ ذکر زبانی اسواسطے کہ مداومت زبان سے نہین ہو سکتی اور دل مین جب راسخ ہو گیا یہہ تو ہر وقت جاری
رہتا ہی تا آنکہ خواب اور بیداری مین یکسان جاری رہتا ہی اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی کرتے ہین
جب دل ذاکر ہو گیا تو توجہ کرتے ہین کہ دلمین ایک دیدہ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہی پس
جسدم نگرانی بجانب مسمی اسم مبارک اللہ پیدا ہوی تو اُسیکو حضور اور یادداشت اس طریقہ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسانکا کہ تفسیر جسکی حدیث
شریف مین کانک تراہ واقع ہی عبارت اسی حضور سے ہی اور حصول اس مطلب کا ساتھ قطع کرنے قدم اول بیچ راہ آلہی کے ہی باقی سیر و سلوک
بے نہایت ہی تفسیر اسکی یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہی مگر ایک رسالہ جدا مسمی بمراتب وصول اس عاصی پر معاصی نے تشریح مقامات
اللہ مین لکھا ہی اور اسمین بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک و جذبہ اور اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور
اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شائق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اُسپر کافی ہی حضرت مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ نے پچیسوین مکتوبمین جلد ثانی کے لکھا ہی کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہی پس جو عمل کہ موافق شریعت غرا
کیا جاوے داخل ذکر ہی اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی
بجالائے غفلۃ آمر اور ناہی سے نہو اور دوام ذکر آلہی حاصل ہو یہہ دوام ذکر ورے یادداشت حضرۃ خواجہاے قدسنا اللہ تعالی باسرارہم کہ وہ متعلق بمعاملہ
باطن ہی اور یہہ ظاہر کو شامل ہی اگرچہ متعسر ہی توفیق دے حق سبحانہ اس بندہ لاشی کو اور سب مسلمانونکو اوپر متابعت صاحب شریعت کے علیہ
الصلوۃ والتحیۃ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھ سے یعنی شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت منکرو
بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابن مسعود لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار چیزین پائین چار چیزین دوسری
بھی ساتھ اُنکے پائین اور تفسیر اسکی کتاب اللہ مین ہی جس کسی نے توفیق ذکر آلہی کی پائی اسے حق تعالی بلاشبہ یاد فرمایا ہی کہ قرآن مین فاذکرونی
اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادعونی استجب لکم اور جس کسی نے توفیق شکر کی پائی مزید نعمت بھی پائی لئن
شکرتم لازیدنکم اور جس کسی نے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا اور اسی کتاب مین ہی بروایت خالد بن
عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کرے ذاکر خدا ہی اگرچہ نماز روزہ و تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا
کرے فراموش کنندہ خدا ہی اگرچہ نماز و روزہ و تلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ اجتناب معاصی سے عمدہ ترین ذکر خدا
ہی سمجھ لیجے کہ شریعت مین چند چیزین واسطے اداے شکر چند نعمت کے مقرر فرمائین ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہی اور برابر موے سر اُسکے کے نقرہ
وزن کر کر خیرات کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہی اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہی کہ کہنہ جامہ بنام خدا محتاج کو دے اور شکر ادائی روزیکا صدقہ
فطر ہی اور توابع اور تکلف اور تزین عید فطر کے دن اور شکر ادای حج کا فرمایا ہی عید الضحی کو اور تکلف اور تزین اُسدن اور شکر کھانے پینے
جاگنے کا اذکار لسانی ہی کہ ان اوقاتمین ماثور ہین اور شکر مال کا یہہ ہی کہ اپنے آپمین اثر اسکا ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سا نرکھے اور
شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہی کہ کبھی کبھی محتاجونکو دے کہ اسپر سوار ہووین اور شکر مواشی کا یہہ کہ دودھ ایک جانور کا محتاجونکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیا کرے اور شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہی کہ کسی کو کھانے سے اسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہے کہ اٹھا کے لیجاوے تو مزاحم ہو اور شکر ہر صنعت کا یہہ ہی
کہ محتاج کی اُسمین اعانت کرتا رہے خصوصًا مثل کتابت اور خیاطت کے واللہ اعلم بالصواب یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ای
لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھہ صبر کے اور نماز کے مراد صبر سے روزہ کہ بند رکھنا نفس کا ہی کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے مراد حبس نفس
ہی مطلق عبادتمین اور بعد اسکے ذکر صلوات کا تخصیص ہی بعد تعمیم کے اور ہو سکتا ہی کہ مراد صبر سے کہ حبس نفس ہی اوپر ثابت رکھنے قدم کے بیچ جنگ
کافرونکے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہی اور مراد صلوۃ سے کہ محاربہ ساتھہ شیطانکے ہی جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب اور بلایا کے ہی اور صلوۃ سے اشتغال
صلوۃ بوقت مشکلات یعنے جب کچھہ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب کچھہ مشکل پیش آوے تو مدد ساتھہ نماز کے چاہو اور بتضرع اور زاری سجدہ
جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب آلہی کرنا دلیل اوپر گمان ایمان کے ہی اور اس تقدیر پر جملہ استعینو مستانفہ ہی کہ جو آیتمین ذکر
شکر نعمت کا آیا تو سامعین نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ واستعینوا بالصبر والصلوۃ او جملہ ندائیہ درمیان
مین معترضہ ہی واسطے تنبیہ کے واقع ہوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھہ صبر کرنیوالونکے ہی حامی ناصر نگہبان بحر مواجمین لکھا ہی ان اللہ اعلم باحوال
الصابرین ناصر لہم معلوم کیجیے کہ گیارھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے ان لوگونکے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتدا خبر محذوف کا ای ہم اموات اور
عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر ہی اور درمیان این دونون جملونکے مناسبت تمام ہی کہ وہان صبر اوپر محاربے کے کرنا ہی اور یہان مارے جانا ہی
راہ آلہی مین اور اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے مراد دل لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہی ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس شہوت لین تو بھی مناسب ہی
کہ جہاد اور صوم دونون قہر دشمن خدا ہین اور سبب نزول آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے جان شیرین
دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق تعالی نے فرمایا کہ انہین مردے مت کہو بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ کہو جیتے ہین
درگاہ ہماری مین اور لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیاتکی اسیواسطے ادراک اسکا ساتھہ عقل کے متصور نہین جب سننے والون نے بل احیاء سن
کر جانا کہ کیفیت انکی حیاتکی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون سوال حقیقت موتکی شہدا کو متحقق ہی کہ عورات انکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے
نکاح کرلے اور مال انکا بٹ جاتا ہی میراث مین پس کیونکر انہین زندہ کہا جاوے جواب حیات انکی بوجہ تمثیل ہی جیسے کہتے ہین کہ فلانے
شخص نے جو مجھے دیکھا کانٹا اسکی آنکھہ مین کھٹکا یا خون اسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا کانٹا خلش ہوتا ویسا ہی ہوا جیسا خون خشک ہو جانے
سے احوال ہو ویسا ہی ہو گیا پس شہید بھی ہین تو مردے ہی ہوے لیکن بجہت مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما
اتٰہم اللہ سے معلوم ہوتا ہی انکو حکم حیاتکا کیا جیسے ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ ارواح شہدا کی شکم
طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرونکے پیتے ہین پھر قندیل نور مین کہ معلق بعرش ہی جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین ہوتے ہین میوے بہشت کے کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتونکو فرمان ہوگا کہ جاؤ
طرف بہترین خلائق کے اور عرصات قیامتمین حاضر کرو فرشتے کہین گے آلہی بہترین خلائق کون ہین ہم انہین کیونکر پہچانے فرمان ہوگا
کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہی اور جان اپنی فداے دین کی ہی انھونکو تلوارین کاندھونمین پڑے ہوے لے
آؤ اور جنت مین جو ان کے مکان ہین وہان لیجاؤ سوال آیا روح شہدا کا قالب پرندگانمین ہونا تناسخ ہی اور تناسخ باطل ہی جواب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تناسخ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب بے روح مین آنا ہی اور یہان قدرت کاملہ الہی سے روح انکی پرندون کی قالب بارواح مین آتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوین گے ہم تمکو یعنی معاملہ آزمایش کا کرین گے ہم والا ہمارے علم مین کوئی چیز چھپی نہین ہی اور وہ آزمایش ساتھہ کس چیز کے ہی بِشَيْءٍ ساتھہ چیز اندک کے ہی مِنَ الْخَوْفِ ڈر سے دشمن کے وَالْجُوعِ اور بھوکھہ سے ساتھہ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ اور کمی بعضے مالون کی سے کہ حادثہ مین تاراج ہووے وَالْأَنْفُسِ اور نقصان جانونکی سے ساتھہ بیماریکے یا ضعف کے یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان میوون کے سے ساتھہ آفت سماویکے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرہ باغ جان ہین سمجھہ لیجے کہ وجہ ترتیب مین ان مصایب کے کہ ذکر کی یہہ ہی کہ اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت زندگی فی الفور برباد کرتا ہی پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہی پھر نقصان اموال کو کہ مقتضی بگرسنگی ہوتا ہی اور پیشتر وجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنکی ہی پھر جہاد کو لائے کہ غالبًا میسر بقتل ہوتا ہی پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنوی مین موت ہی بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موتکے ساتھہ بقای نسل کے اپنے آپ کو باقی جانتا ہی جب اولاد نرہی موت نسلی اسکی متحقق نہووے گو اگرچہ بوجود زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ اور بشارت دے ای محمد صبر کرنیوالون کو جس کرامت کے کہ ممکن ہووے لوگ کہ جب پہنچتی ہی انکو مصیبت کہتا ہی کہ جو حادثہ مکروہہ کہ بناے پر آتا ہی مصیبت ہی اور وہ صبر کرنے والا کہ وقت مصیبت کے قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہین تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین ملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اسکے پھر جانیوالے ہین انا للہ سے اقرار انقیاد حکم قضا نکلتا ہی اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہی بیہقی مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ چار چیزین ہین جسمین جمع ہون حق تعالی اسکے واسطے بہشت مین گھر تیار کرتا ہی اول یہہ کہ ہر کار و بار مین اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت جنت مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ کہ جب نعمت جناب الہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمانکو مصیبت پہنچی ہو بعد مدتکے اس مصیبت کو یاد کر کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی اسکو اجر اُس مصیبت کا تازہ عنایت کرتا ہی گویا وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہی اور حکیم ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت کہنہ مین اور حمد تازہ مین اسیطرح روایت کی ہی اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کی فضائل حدیثمین بہت وارد ہین پس آدمی کو چاہیے کہ جب کچھہ مصیبت آوے اسے پڑھے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت مین رجوع ساتھہ کلمہ استرجاع کے کرتے ہین اوپر انکے ہی درود پروردگار اُن کے سے اور رحمت لکھا ہی کہ مراد رحمت سے بہشت ہی کہ آیت شریفہ مین بھی جنت کو رحمت کہا ہی واما الذین ابیضت ففی رحمة اللہ شاہ عبد العزیز نے لکھا ہی صلوة من ربہم کی تفسیر مین کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار انکے سے کہ بسبب اس عنایت کے خوف معصیت آخر تک نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب اس عنایت کے تاثیر نکریگا اور صلوة حقیقتمین نام اس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہی کہ ضرر معصیت سے مطلقا مامون کرے لہذا مخصوص ہی باصالہ بحضرات انبیا علیہم الصلوة اور اس گروہ کو بھی فائض ہین اس عنایت کے ہرنگ انبیا فرمایا ہی اور فرق یہہ ہی کہ انبیا کے حق مین یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہووے کہ گناہ انسے صادر ہی نہین ہوتا اور اس گروہ کے حق مین بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہی کہ گناہ کروہ ناکردہ برابر کر دیتی ہی لہذا ترمذی مین اور ابن ماجہ اور سوا ان کے صحاح ستہ مین وارد ہی کہ جسکے تین فرزند نابالغ مرین ہون اسکو کلید بہشت اسپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہی جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا دو یا ایک فرزند موا ہوا سے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم بخدا

کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچ کر بہشت مین لیجاویگا اگر بے صبری نکرے اور متوقع ثواب خدا سے ہو اور مالک امام نے موطا مین
اور بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابو ہریرہ لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مرد با ایمان کو پہنچی بجان اور مال
اور عیال اور اطفال اسکے کے مصیبت پہنچتی ہی تا آنکہ قیامت کو باخدا ملاقات کرتا ہی اور کچھ گناہ ساتھ اسکے نہین رہتا اور امام احمد و
نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت مرہ مزنی لکھا ہی کہ ایک شخص آن حضرت کے پاس آتا تھا اور پسر اسکا اسکے ساتھ ہوتا تھا ایکدن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ معلوم ہوتا ہی تو اسے بہت چاہتا ہی کہ اپنے سے جدا نہین کرتا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خدا تمھین اسقدر چاہتا ہی جسقدر مین اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس مین حاضر ہوا آنحضرت لوگون سے اسکا احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ
پسر اسکا مر گیا اسے بہت غم ہی حضرت خود وہان تشریف لے گئے اور اسے کہا کہ قیامت کو جس دروازے پر بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اس
طرف سے دوڑکر دروازہ کھول دیگا اور بعضے روایات اس قصہ مین یہہ بھی ہی کہ ہر دروازے پر دوزخ کے واسطے تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہو تو
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہین راہ پانیوالے برضا و تسلیم یا ساتھ کلمہ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم ہی سعید ابن جبیر رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہی نہین تو یعقوب علیہ السلام وقت فقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا اسفی نکہتے باقی رہا یہان ایک نکتہ کہ بیان کرنا اسکا ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ کلمہ صلوٰۃ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا
ہی سمجھ لیجے کہ نکتہ اس مین یہہ ہی کہ صلوٰۃ عبارت عنایات خاصہ حضرت حق سے ہی کہ یہہ قسم چار ونکو بچند وجہ عنایت ہوگی اوّل یہہ کہ جو انھون نے
وقت مصیبت مین یہہ عمل کیا اورون نے بھی انہین دیکھ کر یہی وتیرہ اختیار کیا پس انہین شرکت کا زخانہ نبوت مین اس راہ سے پیدا ہوئی
کہ لوگون نے انکی اقتدا سے راہ قرب پایا دوسری یہہ کہ اعداء اہل شہامت کے کہ بیشتر شیاطین انس وجن اور حاسدین اور منافقین ہوتے
ہین ان سے یہہ کلمہ سنکر ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے ہین اس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت مین حاصل
ہوئی کہ کام پیغمبر ونکا ہی طرف پست کرنے شیاطین اور انکسار کفار و منافقین کے ہی اور حقیقت مین اصل جہاد اور حاصل خلص اسکا یہی
ہی تیسری یہہ کہ ثبات عزم انکا اور حد واجتہاد انکا بدین الٰہی اور رضا بنقصان ساتھ مرتبہ اعلیٰ کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہی پس گویا
تین راہ سے یہہ استفاضہ درود کا کہ مخصوص ساتھ پیغمبر ونکے ہی کرتے ہین واسطے اشارۂ بعد اس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے بخلاف
لفظ رحمت کے کہ مدلول اسکا عام ہی اور جمیع اہل طاعت کے اور اس مین اختلاف نہین ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ بجا لائے
مستحق اسکا ہوتا ہی حدیث صحیح مین حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے
تھے کہ صابرونکو تین چیزین موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شکر کہ باہم برابر کرکے دونون طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اسکے بقچہ
خورد کہ اوپر اسکے رکھتے ہین یعنی صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدیگر ہین اور ابتدا کہ علاوہ اس پر ہی معلوم کیجیے کہ بارھوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حجکے اور عمرے کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَآئِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف انکا نشانیون حج خانہ الٰہی کے سے ہی روایت ہی کہ صفا اور مروہ
دو پہاڑ تھے نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین مساف نام ایک عورت سے کعبے مین زنا کیا معاذ اللہ غضب الٰہی سے
وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہوگئے لوگون نے واسطے عبرت کے مساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت پرستون نے
جو انکو سنگ ترشیدہ پایا پوجنے کے واسطے بت ٹھہرائے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق انکے پوجنے کو جمع ہونے لگے جب ظہور اسلام کا ہوا

لوگ بعبادت خدا تعالی مشغول ہوئے اور وہ دونون پہاڑون پہ سے پھینک دئے مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہ کا فرونکے کہ مسافر اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانہ کعبے کا ساتھ اعمال مخصوصہ کے حج مین حالت احرام مین ہوتے ہین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرہ مین ہین فرق درمیان حج اور عمرے کیہ ہی کہ بیچ حج جانا عرفات مین شرط ہی اور پھر آنا وہان سے واسطے طواف خانہ کعبہ کے اور عمرہ مین عرفاتین جانا شرط نہین ہی اگر عمرہ کرنیوالا مکے کے باہر سے آیا ہی تو وہ سیدھا مکے مین آکر طواف کرے اور اگر ساکن مکہ ہی تو وہ حرم سے باہر نکل کر احرام باندھکر طواف خانہ کعبہ کو چلا آوے اور یہہ بھی ہی کہ حج نہین ہوتا ہی مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفاتین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہی شرط حج ہی اور یہہ دن ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہی کوئی وقت اسکے واسطے مخصوص نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہین کچھ خلل گناہ کا اوپر اسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان انکے بعضون نے کہا ہی کہ حرف لا مضمر ہی سہین یعنے فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہی اور واسطے ازالہ نقصان کے دم لازم ہوتا ہی چنانچہ زاہدین لکھا ہی وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اور جو کوئی خوشی کرے نیکی پس تحقیق اللہ قدر دان ہی جاننے والا جزا دہندہ شکر گویندگان ہی دانائے اعمال بندگان ہی سمجھیے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے اور بیچ زبان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان صفا اور مروہ کرنیمین اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور بعضے تابعین مثل مجاہد اور عطا کے ساتھ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا انکا اور امام مالک رح اور امام شافعی رح فرض کہتے ہین اور حدیث ان اللہ کتب علیکم السعی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم رح کے واجب ہی تارک اسکے پر دم لازم ہی کہ صحابہ کے زمانیمین اختلاف اسمین تھا بعد اسکے اجماع رافع اختلاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہو آیت سے استحباب نکلتا ہی اجماع سے وجوب ثابت کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہی حکم آیت کو تو جواب اسکا دیتے ہین کہ سچ ہی اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن یہان تو رافع حکم کتاب نہین ہی بلکہ اس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہی رافع تب ہوتا ہی کہ حکم مکروہ اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ تحقیق جو لوگ علماء یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے ہین جو کچھ کہ اتارا ہی ہم نے دلیلون سے تورات مین جیسی حکم رجم کا وَالْهُدٰى اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ پیچھے اسکے کہ بیان کیا ہم نے اسکو یعنی ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب تورات کے یعنی ہم نے ظاہر کیا انھون چھپایا اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ یہہ گروہ لعنت کرتا ہی انکو اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے اولئک اشارہ ہی طرف گروہ کے کہ چھپایا ہی حق کو اور لعنت کی معنی دور ہونا رحمت سے ہی اور لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جو روے زمین پر ہین یہانتک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہی دعائے لعنت کرتی ہی اور اس تقدیر پر ایراد جمع سلامت بوجہ تغلیب ذوی العقول ہی اوپر غیر ذوی العقول کے لکھا ہی کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین تو فرشتے انکو گرز مارتے ہین آواز اس گرز مارنے کی اور کافرون کے چلانے کی سوا جن و انس کے سب سنتے ہین اور جو آواز سنتا ہی لعنت بھیجتا ہی کافرون پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسلمان آپسمین ایک دوسرے پر جو لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت یہود پر واقع

ہوتی ہی اور قاعدہ ہی کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق کے ہی طرف جاتی ہی سا رافت وہ بات یہان ہی کہ کر تیرے دوست پر نہ پھینکین تو ہو نشانہ عدو کا دل وجگر تو روایت ہی کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے پھینکین اور جس کے پاس نہو تو وہ یہود پر لعنت کہے ہی صدقہ ہے چنانچہ بحر مواجین مذکور ہی غرض تمام یہہ گروہ لائق لعنت کے ہین اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیغمبر کی نعت چھپانے سے وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا اور نیکی کی یا صلاحین لائے اپنے تباہ ہوے کامون کو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ پس یہہ لوگ ہین کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہون مین طرف اُن کے ساتھ رحمت کے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور مین ہون قبول کرنیوالا توبہ بندونکی مہربان کہ جلدی نہین کرتا ہی عذاب کرنیمین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ محقیق جو لوگ کہ کافر ہوے یہود سے بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال انکہ کافر رہے حق چھپاتے رہے اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یہہ لوگ وہ ہین کہ اوپر ان کے لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہینگے ہی ملاعین ہیچ لعنت کے یا ہیچ دوزخ کے نہین ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوین گے یا ہونگے وہ منظور لطف الٰہی وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمھارا خدا ایک ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ احد ہی ہیچ ذات اپنی کے اور واحد ہی ہیچ صفات اپنے کے بخشنے والا ہی تربیت اشباہ مین مہربان ہی تقویت ارواحین اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق ہیچ پیدایش آسمانون کے کہ خیمہ ہی بے ستون کھڑا اور زمین کے کہ بچھونا ہی فراخ بچھا ہوا وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے پی درپی باختلاف درازی اور کوتاہی اور سفیدی وسیاہی کے وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی کے جو چلتی ہی گران بار ہیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہی لوگونکو تجارات سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ اور جو کچھ اتارا اللہ نے آسمان سے یا ابر سے آب باران فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانیکے زمین کو بعد مرنے کے اور پژمردہ گی کے وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ اور رکھ ڈینے سے ہیچ زمین کے ہر جانورون سے درندے گزندے وحوش وطیور اور سوا ان کے وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ اور پھرنے ہواؤن کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بادلونکے جو حکم کے باندھے ہین تابع امر الٰہی کے درمیان آسمان اور زمین تو کہ جدھر امر ہوا اُدھر جاوین لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ البتہ نشانیان ہین واسطے ان لوگونکے کہ عقل رکھتے ہین یعنی یہہ سب کہ بیان کیا ہم نے نشانہائے کامل ہین صنایع حکمت الٰہی سے اور بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہی اور نظر تامل طرف موجود لتکے کرتا ہی کفار قریش کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ بت ہین ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہین اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا نہین کرسکتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین میرا ایک خدا ہی کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہی اگر اسپر کچھ دلیل لاوین تو ہم سچ جانین یہہ آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آٹھ نشانیان ہین اسمین قدرت الٰہی کی حدیثین وارد ہی کہ ولے اوپر اس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور پیچ اسکے تفکر کرے لایات ہم ان کا ہی اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہی مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہی ان کی اسم پر تو لام تاکید کا اسم پر لے آتے ہین جیسی وان من شیعتہ لابراھیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا اور بعضے لوگون سے وہ ہی کہ پکڑتا ہی سوا اللہ کے شریک یعنی بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ والٰھکم الٰہ واحد کے ہی درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہی یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ محبت کرتے ہین انکی جیسی محبت خدا کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہی اور یہہ جملہ معترضہ بیان حال مومنین

مین لائے یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے مین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک بتونکو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین عمر گذارتے ہین دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہی اور دوستی مومنونکی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنی اشد حبا کی یہہ ہین کہ اول خدا نے انکو دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر انھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہی یعنے دوستی انکی خدا سے بسبب دوستی خدا ہی ان سے عبد اللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تخم یحبہم نبوتا تو نہال یحبونہ نہوتا ؎ یحبہم و یحبونہ سے ظاہر ہی ؎ کہ ابتدائے محبت بسوئے قادر ہی ؎ اُدھر سے میل ہوا تب ادھر سے دل تڑپا ؎ تڑپ کا اپنے سبب ہی محبت مولا ؎ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور کاشکے دیکھین اور جانین وہ لوگ جو ظالم ہین یعنی ظلم کیا انھون نے اپنے نفس پر ساتھ پکڑنے شرکائے باری کی کہ واحد لاشریک ہی یا برابر کرنے مین انکے ساتھ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے لو واسطے تمنی کے ہی اور جواب تمنی کا فبرا بافا ہی اس جہت سے منصوب ہی إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الٰہی کو دنیا مین ساتھ ادنیٰ مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ انکے کام آوین عذاب سے خلاص کرواوین اور اوپر حسب توقع اُن کی کے واقع نہین ہوتا أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا یہہ کہ قوت اور قدرت اور غلبہ ہی واسطے اللہ کے سب وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور یہہ بھی جانین کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر ان کے تب ہر آئنہ جانین ضرر اتحاد انداد کا اور زمین انحراف عبادت رب العباد کا إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ جب بیزار ہووین وہ لوگ جو پیشوا تھے ان لوگون سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ مشرک جن کے دنیا مین تابع ہین وہی ان سے قیامت کو بیزار ہووینگے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ اور کٹ جاوینگے اُن کے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے قرابت سے یگانگیت سے صحبت سے وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنی تابع جو بیزاری اپنے متبوعون کی دیکھینگے تو کہینگے لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا پس بیزاری کرین ہم اُن سے وہان جیسی بیزاری کی انھون نے ہم سے یہان كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ اسیطرح یعنی مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزائے اعمال قبیحہ اور سزائے پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا انکو اللہ عمل انکے جو انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسی حج اور عمرہ اور ضیافات اور ختان سبکو ہبط کرکے تاکہ ہووین حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر ان کے با اعمال سیئہ دیکھاویگا جو انھون نے کئے ہین جیسی قتل اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو اُن سے چھوٹے ہوے ہین اُنکے آثار دکھاویگا جیسی اشجار انہار مکانات میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس انکے کے کہ ہاے اگر ہم عمل نیک کرتے تو یہہ عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ اور نہین وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا اے لوگو کھاؤ اس چیز سے کہ بیچ زمین کے ہی حلال پاکیزہ یعنے روا بے شبہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت مین مشرکان عرب نے کتنی چیزین شیطان کے وسوسہ سے حلال حرام کرلین تھین حق تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہی کہ وسوسہ ڈال تمھارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمھین فریب دیکر دوزخ کے لیجانیکا ڈول ڈالا ہی إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ سوا اسکے نہین ہی کہ حکم کرتا ہی تمکو شیطان یعنی وسوسہ ڈالتا ہی ساتھ برایون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور بے حیایون کے کہا ہی کہ سوء گناہ ہی چھپی ہوئی اور فحشا گناہ ظاہر ہی یا سوء میل بدنیا ہی اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت
مین سوء و فحشا دونون شامل ہین سب معاصی صغیرہ و کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو انکی طرف میل دلاتا ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ اور دوسرے شیطان حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خباثت اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم
حقیقت اسکی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے ہم کی ضمیر طرف ناس کے ہی پیروی کرو اسکی جو اتارا
ہی خدا نے یعنی قرآن اور حلال اور حرام اسکے پر عمل کرو قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اُسکی بلکہ
پیروی کرینگے ہم اسکی جو پایا ہم نے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنی جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبد الدار کہتے تھے
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا متابعت باپونکی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ انکی نہ سمجھتے کچھ چیز امور دینکی
اور نہ راہ راست پائی تھی ہمزہ استفہام کا ہی واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور لو متصلہ ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی اتبعوا اباؤھم اولو کان اباؤھم
لا یعقلون شیئا ولا یھتدون اور یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہونکے سمجھ لیجیے کہ اتباع گمراہونکا اگرچہ آباہون
نچاہیے اور پیروی بیوقوفونکی اگرچہ اجداد ہون نکیجیے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ اور مثال ان لوگونکی جو کافر ہوے جیسی مثال اس شخص کے
ہی کہ چلاتا ہی بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنے مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین
ایسے ہی کافر ڈرانے والے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہین گونگے
ہین اندھے ہین فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین معلوم کیجیے کہ تیرھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ حرمت بعضی اشیا کا کہ اوپر ہمارے ہی نکلتا ہی وہ یہہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
کھاؤ پاکیزہ سے یعنی حلال اس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسی کا چرا کے چھین کے نکھاؤ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو واسطے
اللہ کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم بصدق دل اسیکو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجیے اس آیت سے دو چیزین صفت مین خدا پرستونکے
نکلتے ہین رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ جو حلال ہی شرع مین وہ طیب ہی اور جو حرام
ہی وہ خبیث ہی پس حلال اور طیب دونون لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیباً طیب وہ ہی کہ کسب اسکا
ساتھ معصیت کے نہو جو سر رکوع مین آیا ہی طیب صفت کاشفہ ہی حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہی حلال سے پس حلال طیب وہ
ہی کہ کسب اسکا ساتھ معصیت کے نہو جیسی جھوٹھ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع جر سے کسب بکتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وہ ہی کہ مفتی شریعت
فتوی اوپر حلیت اسکے کے دین اور طیب وہ ہی کہ دل جسکے پاکیزہ گی پر گواہی دے اور شبہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہی دع ما یریبک الی
ما لا یریبک چھوڑ اس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہی کہ قدر
لابدی ہو تو کہ فردائے قیامت اس سے سوال نہو اسیواسطے اکثر اولیا نے قدر ضرورت کے اکتفا کی ہی اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہی
کھانا اس قدر کھایا ہی کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہی کہ جس سے ستر عورت ہو ان کے احوال مین یہہ مطلع فقیر
ہی ؎ حظوظ دنیا سے دل ہوا ہی کچھ اسطرح کا اچاٹ پیدا نہ کہ جسنے برگ گہہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا نہ اور ضروری ہی
کہ معاش لابدی کسب حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہی کہ کفارون سے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع
احتیاج کرے بعد اسکے کسب تجارت ہی کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے انکو پہنچاوے اور نفع اسکے سے خود متمتع ہو بعد اسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسب زراعت ہی کہ واسطے سرسبزی مسلمانونکے تخم بووے اور اسکے ضمن مین خود بادور ہووے بعد اسکے کسب کتابت ہی کہ آیات قرآنیہ
اور اخبار نبویہ اور مسائل دینیہ اور احکام فقیہ لکھ لکھ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اسکے اور حرفتین اور
صنعتین ہین کہ شریعت مین حلال ہین اُن سے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہی اور موجب وبال
آخرت ہی اس سے پرہیز ضرور ہی پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھ تناول حلال کے فرمایا اب اُن چیزونکو ارشاد کرتا ہی کہ جو
حرام ہین اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سوا اسکے نہین مگر خدا نے حرام کیا ہی اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اسکا حلال ہی لیکن
ذبح نہین کرنے پائے تم کہ مرگئی ہی وَالدَّمَ اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزا اسکے کو یہہ حکم شامل ہی وَمَا أُهِلَّ
بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگونکو اس آیت کی معنی مین مفسدون کے بہکانے سے شک پڑتا ہی
سو ہم یہان اسکی تفصیل اتفاق الحق مین سے کئی تفسیرونکی عبارت نے ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہی وما اهل به لغير الله
اى ذبح على اسم غير الله تعالى الاهلال رفع الصوت وكانوا يرفعونه عند الذبح لآلهتهم انتہی یعنی ذبح کرتے وقت جسپر غیر خدا کا نام لیوین وہ
بھی حرام ہی اور اہلال کے معنی پکارنے اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتون کا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری
پھرتے تھے تب یہہ آیت نازل ہوئی یعنی مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جسکے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا یعنی کسی بت کا نام لیا جاوے
یہہ سب مسلمانونکو کھانا حرام ہی تفسیر حسینی مین لکھا ہی وما اهل به وحرام كرد آنچه آواز برداشته شود بآن در وقت ذبح لغير الله براى غير
خدا تعالى بنام بتان يا باسم پيغمبران بگويند تفسير بيضاوى مين كہا ہی اى رفع به الصوت عند ذبحه للصنم انتہی یعنی ذبح کرتے وقت بت کے
نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک مین لکھا ہی تفسیر جامع البیان مین لکھا ہی ماذكر غير اسم الله عند ذبحه یعنی اللہ کے نام
کے سوے غیر کا نام اسکے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جاوے تفسیر درالمنثور مین لکھا ہی ما اهل به لغير الله کے معنی مین ابن منذر نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ما اهل یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ما اهل به لغير الله
به للطواغيت یعنی جو جانور بتون کے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو عائشہ سے روایت کی ہی یقول ما ذكر عليه اسم غير الله یعنی جو
کہ غیر خدا کا نام اسپر ذکر کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وما اهل به لغير الله اى ما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال
رفع الصوت وكانوا يذبحون لآلهتهم ويرفعون اصواتهم بذكرها وقال الربيع بن انس وغيره ما اهل به لغير الله ما ذكر عليه اسم
غير الله انتہی یعنی جو جانور کہ بتون کے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور وے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے
بتونکے واسطے تب انکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اهل به لغير الله یعنی وہ جانور کہ اسپر غیر خدا کا نام ذکر کیا جاوے
تفسیر احمدی مین لکھا ہی قوله تعالى وما اهل به لغير الله معناه ذبح بلا سم غير الله مثل اللات والعزى واسماء الانبياء وغير ذلك
یعنی جو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزی باسم المسیح وغیرہ اور اسکی تین صورتین ہین پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام
لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم اللہ ومحمد رسول اللہ عطف کرکے تب کھانا اسکا حرام ہی دوسری یہہ کہ ذبح کرتے وقت یون کہا باسم
اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف کے تو کھانا اسکا جائز ہی کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح کرنیکے اول پیغمبر یا اولیا کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور
باندھنے کے اول یا اسکے بعد تو وہ حلال طیب ہی اور یون بھی تفسیر احمدی مین صریح لکھا ہی ومن هٰهنا علم ان البقرة المذبوحة
للاولياء كما هو الرسم فى زماننا حلال طيب لانه لم يذكر اسم غير الله عليها وقت الذبح وان كانوا ينذرونها کہ یہان سے صاف

معلوم ہوا جو گاؤ اولیاؤنکے نام سے نذر کی جاتی ہی جیسا کہ اس زمانیمین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کے وقت اسپر
کچھہ غیر خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ انکے نام سے اس کو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ خاص نذر خدا کے واسطے ثابت ہی اور
غیر کے واسطے نہین اسلیئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قائم رہا جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا تو وہ بیشک
حلال ہی انتہی اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمداً خدا کا نام نکہا تو حنفی صاحب کے یہان وہ ذبیحہ ناجائز ہی اور شافعی صاحب کے یہان
حلال ہی اور اگر سہواً ذبح کرتے وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہی جاننا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز مین کسی عدو نے الحاق کر دیا
ہی اور یون لکھا ہی کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وہ حلال نہین ہوتی اور غیر کے
نام کی تاثیر اسمین ایسی ہو گئی ہی کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہین ہوتا سو یہہ بات کسی نے ملا دیا
ہی خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھین گے اور انکے مرشد و استاد اور والد حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین ما اھل کے معنی ما ذبح لکھا ہی یعنے ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیوے
سو حرام ہی اور مردار کے جیسا ہی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہی بعضے نادان تو حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے
مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے کھانیکو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر
خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہی واہ واہ کیا عقل ہی ایسا کہتے ہین اور پھر جاکر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہو
کسی کے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اسقدر کہ جانتا ہی اب اگر نکھاؤنگا[عہ] اور طعام حلال نہین پاتا یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزون
کے نپاوے یا حکماے متدین اتفاق کر کر کہین کہ اس مرض کی یہی چیزین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہی اسے زبان ہندی
مین دَبہ کہتے ہین علاج اسکا خون خرگوش ہی غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بیچ اس حالت کے کہ نہ حد سے نکلنے والا ہو ساتھہ راہ لوٹنے کے یا ساتھہ بغاوت
کے امام سے یا ساتھہ طلب معصیت کے یا ساتھہ زیادہ کھانیکے لابدی سے اور نہ بیگانا مال کھانیوالا ہو یا نہ چھین نے والا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا
ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین گناہ اوپر اسکے کھانے مین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی
ہین امام شافعی رح باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر رہگذرون کے مراد لیتے ہین اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
تحقیق اللہ بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے اور مہربان ہی اوپر بندونکے ساتھہ مباح کرنے
اشیاء مذکورہ کے وقت اضطراب کے سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے پہلے اس آیت کے امر فرمایا ہمکو ساتھہ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر
ہمارے شکر بجا لانا اوپر انعام اسکے کے پھر نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمین اجتناب اس سے اور طیبات کی بعضون نے تفسیر
کی ہی ساتھہ بحیرہ کے اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ متیہ وغیرہ کہ مذکور ہین آیت شریف مین اور بعضون
نے تفسیر کی ہی ساتھہ لحوم ابل کے اور کہا ہی کہ خطاب اسکا طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب اسکے کے ہی کہ مت حرام کرو گوشت
اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہی یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور اخوات اسکے چنانچہ زاہدیمین مذکور ہی اور بحیرہ اسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور
کے واسطے صحبت بیمار کے اونٹ یا اور جانور کے کان چیر کے بتون کے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اوسے کہتے تھے کہ واسطے ادائے حاجت
کے اونٹ یا اور جانور کے تئین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اسے سانڈ کر کے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اسکا حرام جانتے تھے اور وصیلہ اسے کہتے
تھے کہ جب کسی کی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اسکی نیاز کر دیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے

عہ تو مر جاؤنگا

مادہ کے ساتھ لاکر وہ بے نیاز ٹھہراتے تھے اس مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اُسے کہتے تھے کہ جس جانور کے پشت سے دس بچے ہوتے
اُسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہی کہین یا ایہا الناس کلوا
مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مومن ہون اور کہین تخصیص کی مومنونکے خطاب مین چنانچہ یا ایہا الذین امنوا کلوا
من طیبات ما رزقنکم اور کہین تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یا ایہا الرسول کلوا من طیبات واعملوا الصالحات اور تمسک
کیا ہی ساتھ ان آیات کے اوپر اسبات کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت ہی جب تک کہ نہ قائم ہو دلیل اوپر حرمت اسکے کے اور محرمات بہت
ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہی حق تعالی نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی
اور بعضے اُن کے جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہی انکا بیان بطریق اجمال یہہ ہی سمجھ لیجے کہ چار چیزین حق تعالی نے اس آیت شریفہ مین
حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہی اور میتہ اُسے کہتے ہین کہ موی ہو حلال چیزونمین سے بغیر ذبح کے اور ایسے ہی حکم ہی اس عضو کا جو کاٹ لیا
ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہی اور حرام ہی کھانا اسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین نہی صرف
اکل کی وارد ہی اور انتفاع چمڑے سے اسکے لینا بعد دباغت کے درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بخلاف امام
مالک کے کہ آنکے نزدیک حرام ہی اور اسیطرح درست ہی انتفاع ساتھ بالون اسکے کے اور سینگھونکے اور ہڈیون کے اور پٹھون کے اور پرونکے
اور خلاف ہی امام شافعی رح کا ان سب مین اور امام مالک کے نزدیک پشم گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت
حلول نہین کرتی بالوئمین اور میتہ کے اور جانور کہ جنکا گوشت کھانا حرام ہی سوا خوک کے اور ایک روایتمین سگ بھی ساتھ خوک کے
ہمراہ ہی انکو اگر ذبح کرین بتکبیر کہکر تو گوشت اور پوست انکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہی اور درست ہی
انتفاع اس سے مگر کھانا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ذبح سے حرام جانور پاک نہین
ہوتا اور پوست آدمی کا واسطے بزرگی کے حکم پاکی کا رکھتا ہی مگر استعمال نکرین اور بال اسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہی انکا تو گوشت
و پوست وغیرہ ذبح سے پاک ہو جاتا ہی انتفاع اس سے روا ہی اور دوسرا دم ہی اور دم سے دم مسفوح مراد ہی جو وقت ذبح کے نکلتا ہی لہو کسی
حیوانکا ہو حرام ہی چنانچہ اور جگہہ قرآن مین ہی او دما مسفوحا اور مسائل اسکے بتفصیل شرح وقایہ ہدایہ مین مذکور ہین اور مدارک اور کشاف
مین لکھا ہی حلال ہین دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی اور ٹیڈی ہی اور دو دم کلیجے اور تلی ہی چنانچہ حدیث مین ہی احلت لنا المیتتان
والدمان اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہی اور تیسرا خنزیر ہی جسے سور کہتے ہین
حرام ہی مطلق نہین جائز انتفاع ساتھ اسکے سوائے بالون اسکے کے واسطے اس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اسکے اور آیت
شریفہ مین جو تخصیص اسکے گوشت کی فرمائی ہی ساتھ ذکر کرنے کے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور چوتھا ما اہل لغیر اللہ ہی یعنے وہ جو
چیز چیخ پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وقت ذبح کے وہ حرام ہی مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرونکے نام پر ہو پس جو جانور ذبح کرو ساتھ
نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت مشہور کرو تا کہ حلال ہو کھانا اسکا اور سمجھ لو کہ ذبح کس کس چیز سے درست ہی اور ذابح کی کیا کیا
شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہیے چند مسائل علاحدہ کرکے لکھتا ہون کہ فائدہ عامہ ہو مسئلہ شرط ہی کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم
مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اسقدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ گونگا اور ناختنہ ہو مسئلہ درست ہی
ذبیحہ کتابی کا اگر نام مسیح کا وقت ذبح کے نلے اور متولد کتابی سے اور مشرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہی اور روا نہین ہی ذبیحہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہی ذبح کرنا اس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیزی کے اور خون بہوے جس چیز سے تلوار کی سے ہو یا
پتھر اور نی اور آگ ہو چنانچہ در المختار مین لکھا ہی اور دانتون سے اور ناخن سے نزدیک آئمہ ثلثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظم جائز ہی
مع الکراہیت اسوقت کہ بدن سے جدا ہون اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوۃ اختیاری مین درمیان حلق اور لبہ کے ہی لیکن چار چیزون کے
کاٹنے سے حلال ہوتا ہی ایک حلقوم کہ مجری نفس ہی علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہی تیسری دو نوشہ رگین کہ مجری خون ہین
اور اطراف گردن مین واقع ہین لیکن امام شافعی رح اور امام احمد حنبل کے نزدیک کاٹنا حلقوم اور مری کا شرط ہی اور دو شہ رگونکا مستحب ہی
اور نزدیک امام اعظم کے کاٹنا تین چیز کا ان چارونمین سے شرط ہی کہ اکثر کو حکم کل کا ہی اور نزدیک امام مالک کے کاٹنا چارون کا
چاہیئے اور زکوۃ اضطراری مین زخم کر دینا چاہیئے جس جگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہی کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اسکا ہو
ذبح مین تسمیہ کہے بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہی بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہی اور ایسی ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ
ہی بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ وغیرہ علی الاصح اور اگر بسم اللہ محمد الرسول کہا بغیر واو عطف کے مکروہ ہی اور ساتھ واو کے حرام
ہی اور ایسے ہی اللہم اغفرلی یا اللہم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہین ہی اور قبل ذبح سے یا بعد ذبح سے اللہم تقبل منی یا الفاظ دعائیہ
کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہی اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہی یا اور امور مثل کھانے کے پینے کے جس
مین امر ہو جاوے اور حد دیر کی یہہ ہی کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر مین ہی مسئلہ اگر گردن
دو بکرون کی تلے اوپر رکھ کر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہی اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار ہی مسئلہ مستحب
ہی ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہہ ذبیحہ کا طرف قبلے کے کرنا اور چھری قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہی بالعکس
اسکے کرنا اور قفاے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگون سے تا نخاع کاٹنا رگ سفید ہی کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہی
اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنے کے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور
نیت کے صحیح ہی اور اگر قصد ترک نیت کا ابتداء فعل مین کیا یا تسمیہ سے نیت اور خیر کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور
اگر تسمیہ عمداً ترک کیا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے بخلاف امام شافعی کے اور اگر ناسیا کیا بھول کے حلال ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے بخلاف امام مالک کے رح مسئلہ بکری مریض اگر وقت ذبح کے حیات اسکی معلوم ہووے تو حلال ہی مطلقاً اگرچہ حرکت اور
اخراج خونکا نہو اور اگر حیات اسکی مدرک نہووے تو باخراج خون اور حرکت حلال ہوتی ہی اور اگر خون اور حرکت بھی نہین ہی تو دیکھا
چاہیئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم کھلی ہی نکھاوے اور اگر بند کر لین تو کھاوے اور اگر پانو دراز ہین تو نکھاوے اور اگر ضم کر لے تو
کھاوے اور اگر بال پژمردہ ہین تو حرام اور اگر قائم ہو گئے تو حلال اور اگر علم حیات کا بوقت ذبح کے ہی اگرچہ تھوڑی سی حیات مخفی
ہی تو حلال ہی مطلقاً کھاوے بہر حال اور یہی حکم ہی گلا گھونٹنے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے گرے کا اور شاخ زدہ کا اور کھائے
ہوئے درندونکے کا اور اسی پر فتوی ہی بدلیل قولہ تعالی الا ما ذکیتم آگے اسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالی مسئلہ طریق مسنون بیچ شتر کے
یہہ ہی کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے اور گائے بکری کو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اسکے مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام
مالک حرام ہی اور بعضی اصحاب انکے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھ نہ آوے و یا مست یا دیوانہ ہو کر
مارتا ہو یا کنوے مین گر پڑے مثل کائی بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اسکے زخم کر سکے کر دے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہی مگر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گوسفند خلاف امام محمد کا ہی بیچ شہر کے مسلہ گائے وغیرہ اگر دشوار جنے ماتھہ اندر ڈال کر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے بچھیکے زخم پہنچا دے حلال ہی مسلہ اگر چار پایہ کو ذبح کیا اور بچہ شکم سے مُردہ نکلا اور خلقت اسکی تمام ہی حرام ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہی نزدیک صاحبین کے اور امام شافعی کے لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام زکوٰۃ الجنین زکوۃ امہ مسلہ ایک شخص نے صید اپنی زندہ پائی یا گائی بھی کہ قریب ہلاکت کے ہی اور وقت تنگ ہی اور ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا پس حلال ہوتی ہی ساتھہ جراحت پہنچانے رگونگے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل درالمختار مین ہین مسلہ اگر مین یعنے ٹھیر یا کبکا سر کاٹ کے لیا اور وہ زندہ ہی خون بہو دے جس موضع اُسکے سے کہ چاہے حلال ہو جاوے گی یہی مختار ہی اور اسی پر فتوی ہی جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ تحقیق وہ لوگ علما یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اُتارا ہی اللہ نے کتاب تورات سے اور احکام اُسکے سے وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور مول لیتے ہین بدلے اُسکے یعنی چھپانیکے مول تھوڑا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے مگر آگ یعنی یہہ رشوت نہین کھاتے آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہی کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت ہی اس سے کہ اندر انکی آگ ہی جیسی باہر مین ہی اور ذکر شکم تاکید ہی بیچ کھانیکے اور محاورہ مین کھانا غیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہی چنانچہ کہتے ہین کہ فلانے شخص فلانے کا مال کھایا وقت تلف کرنیکے ایسے ہی یہان بھی ہو سکتا ہی کہ آگ کھاتے ہین یعنی سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع رحمت انکو ہو اور نہ پاک کریگا انکو جنایت اعمال سے یعنے گناہ انکی آگ سے جلا کر انکو پاک کر دے یہہ نہو گا وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی یہ لوگ ہین کہ جنھون نے از روی جہالت کے مول لیا ہدیت کو کہ عین گمراہی ہی بدلے ایمانکے اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَآ اَصْبَرَہُمْ عَلَی النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اُپر آگ کے یا کس چیز نے شکیبا کیا انکو اوپر آتش دوزخ کے کہ ہمیشہ اسمین رہین گے ذٰلِکَ یہہ عذاب انکو بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ اسواسطے ہی کہ اللہ نے اُتارا ہی کتاب تورات کو ساتھہ حق کے اور اُنھون نے حکم اُسکا چھپایا ہی اور نعمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہی یا کتاب سے مراد قرآن شریف ہی کہ اُنہا ہی اُسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اُسکی نہین کرتے وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب تورات کے یا قرآن کے البتہ بیچ خلاف کے دور مین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور مین ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہین تو سب کتابین منزلہ واختلاف اُن کے ہین کہ بعضون پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ بعضون کے کافر ہوئے ہین پس یہہ اہل اختلاف بیچ ضلالت کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہین ہین بلکہ ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہی حق تعالی نے اُنکے جواب مین یہہ آیت نازل کی اور معلوم کیجے کہ چودھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسلہ ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا نکلتا ہی وُہ یہہ ہی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نہین نیکی یہہ کہ پھیرو تم مونہون اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے یعنے فقط نماز مین منہہ پھیرنا طرف مشرق کے مانند نصاری کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہی ایسی نیکی کہ سب نیکیونکو چھوڑ چھاڑ کے اسی پر اقتصار کرو وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور لیکن بھلائی اسکو ہی کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کے یگانہ اور یکتا سمجھے کر نہ مانند یہود اور نصاریکے کہ عزیر اور عیسی کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہین اور ایمان لایا ساتھہ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت کی ہی یہہ تعریض ہی یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہین وَالْمَلٰٓئِکَۃِ

اور ایمان لایا ساتھ فرشتون کے اور دوست رکھا انکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الہی ہین گناہون سے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقہ کے کہ فرشتونکو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین وَالْكِتَابِ اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہی حق ہی نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور بعضی پر نہین اور وہ چار کتابین ہین تورات حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسی پر زبور حضرت داؤد پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور ایکروایت مین بیس حضرت ابراہیم پر آئے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابواللیث نے وَالنَّبِيِّينَ اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبرونکے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریکے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسی کے فقط اور تحقیق روایت آئی ہی بیچ حدیث کے بیان عدد ان کے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور ایک روایت ہی دو لاکھ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عقاید مین لکھا ہی اور اولی یہہ ہی کہ ایمان لائے مومن نہ حصر قصر کرے اوپر اعداد انکے کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے حق ہین اور رسول اُنمین تین سو تیرہ ہین علی ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمدیہ مین لکھا ہی اور لفظ نبی کا یہان ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہی رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف اسکا بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہی کہ صاحب کتاب اور شریعت ہو اور نبی کو لازم نہین ہی یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر ایمان بجمیع مین اولی بلکہ ضرور تھا اور ہنبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہی اس سے اشارہ طرف اثبات کے بھی نکلتا ہی کہ نبی کلہم مرد تھے عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی نبی ہوئین ہین بی حوا بی سارہ ام موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب کہیئے تو استدلال اسپر نہین ہوسکتا اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ بھی آئی ہی قرآن شریفمین چنانچہ قصہ رویاے یوسف علیہ السلام مین ہی کہ کہا اُن سے افی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین کہ شمس مونث سماعی ہی اور داخل ہی ساجدین مین حال انکہ یہہ جمع مذکر سالم ہی اور اگر یہان تاویلا کہیئے کہ کواکب بھائی یوسف کے ہین اور شمس اور قمر والدین ہین ماں باپ اور خالہ تو بھی یہی ہی مگر اور آیت سے نکلتا ہی انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہی وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیہم اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہی کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہی یہہ بھی کہ کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہی کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اسپر ایمان لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہین وحی کے اور کتابونکو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ لکھے اوپر اترے ہین پس تمام بترتیب ذکر فرمایا اور ایمان مجمل اسقدر کافی ہی کہ کہے آمنت باللہ وبجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اور دیا مال اوپر دوستی اللہ کے اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہی قطع دوستی کا کرکے براہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ قرابت والونکو اور یتیمونکو کہ بن باپکے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ کرین وَابْنَ السَّبِيْلِ اور مسافرونکو کہ جنکے پاس خرچ نہو یا میہمانکو وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال کرین اور چھڑانے مین غلامون کے یعنے غلام لونڈیان مول لے چھڑاوے یا مکاتب کو روپے دے کر آزاد کرواوے یعنی کوئی کسی کا غلام ہو اور میان اُسکا کہے کہ تو اسقدر روپی مجھے کما دے پھر آزاد ہی یہہ شخص اسقدر مبلغ اُسے دیکر چھڑاوے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت ہونا جائز نرکھے اور دے زکوۃ مقرر کو کہ بیان اسکا فقہ کی کتابونمین مذکور ہی پہلے جو آتی المال گذرا ہی وہ دنیا مال کا بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوۃ ہی وَالْمُوْفُوْنَ

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا اور پورا کرنیوالے ساتھ عہد اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندون سے وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور صبر کرنیوالے بیچ فقر فاقے کے اور رنج بیماریکے اور وقت لڑائی کے کافرون سے اور صابرین منصوب ہی بتقدیر اخص من اصل البر الصابرین اور اسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنی مدح کرتا ہون مین اور مخصوص کرتا ہون مین سب بھلائی والونمین سے صبر کرنیوالونکو بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرات والصابرون بھی آئی ہی اور والموفین یون بھی آئی ہی نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھ ان صفتونکے جنھون نے سچ بولا یا وفاے عہد کیا یا اتباع حق کیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشائستگیون سے لکھا ہی کہ کمالات انسانی بہت ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزونمین ایک صحت اعتقاد دوسری حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ لیجے کہ صحت اعتقاد مین ایمان بوحدنیت خدا اور بر رسالت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ جن پر ایمان لانا فرض ہی سب کہین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفاے عہد اور صبر اور تحمل اور غفو سب آگیا پس جو صفات حسنہ ہین وہ سب اس آیت شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیت جامع کمالات انسانی ہی ابی مشیرہ سے روایت ہی کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بھذہ الایۃ فقد استکمل الایمان سچ ہی جس نے اس آیۃ پر عمل کیا اس نے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین بانفین مین وہ سب آیمین مین معلوم کیجے کہ پندرھوین آیۃ آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے برابری کرنا رستم اور زیادتی مین بیچ مارے گیونکے وقتیکہ قتل عمدًا ہو سبب نزول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ قبل اسلام سے جو درمیان قبیلونکے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض غلام کے میان کو اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی اور کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہی کہ درمیان دو قبائل عرب سے دعوے خون کا تھا ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرین گے ہم پس محکمہ پیغمبر مین حاضر ہوئے اور قصہ اپنا بیان کیا یہہ آیت انکی حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہیے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور عورت ساتھ عورت کے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کرکے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا جاوے خریدے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعی کا ہی اور نزدیک سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہی درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور تمسک انکا حدیث شریف مین ہی المسلمون تتکافوا دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب ان کے کا ہی رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ پس جو شخص کہ بخشا گیا واسطے اسکے کہ قاتل ہی خون بھائی اُسکے سے کہ مقتول ہی کچھ یعنے بعضے وارثون نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط ہو گیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس اوپر قاتل کے ہی بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح کے جلدی خوش روئی سے نہ دیر مین بد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خوشی سے ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی ہی پروردگار تمھارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر مین اور تحصیل نفع مین فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے عفو کے یعنی بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار ڈالے یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے کہ ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے اسکے آخرتمین عذاب ہی درد دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ برابر کے زندگی ہی اے عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اُسکی جان بچے اور یہہ قصاص سے ایمن ہوا پس سب قصاص سبب زندگانی ہی سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیاتمین ذکر فرمایا ہی چنانچہ سورۂ مائدہ اور سورہ بنی اسرائیل مین آویگا انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہی واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت علی العباد وغیرہم کے معلوم کیجے کہ آیت سولھوین آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھا گیا ہی اوپر تمھارے یعنے فرض کیا گیا ہی اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جب حاضر ہو ایک کو تم سے موت یعنے سہاب اور علامات موتکی مرض وغیرہ سے اِنْ تَرَكَ خَيْرَا اگر چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسی کے بانٹنے کے لائق نہو الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وصیت کرنا واسطے ماباپکے اور قرابت والونکے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کرساتھہ حق کے اور راستی کے واسطے پرہیزگارونکے ایام جاہلیت مین ماباپکو اور اقربا کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھہ ریا کے حق تعالی نے اسبات سے منع فرمایا اور فرض کیا درست واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھہ آیت مواریث کے منسوخ ہوگیا حصے میراث مین مقرر ہوگئے اب وصیت کرنا اولی ہی فرض نہین کہ درویشون کے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے مین ہی زیادہ نہین فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ پس جو کوئی بدل ڈالے اسکے امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالیکو پیچھے اسکے کہ سنا ہی اُسکو فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ پس سو اُسکے نہین ہی کہ گناہ تبدیل کا ہوا اوپر اُن لوگونکے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنیوالا اس گناہ سے بری الذمہ ہی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام موصی کا اور بدلنے والونکا اور جاننے والا ہی نیت ان دونونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جو کوئی خوف کرے خوف کی معنی یہان علم کی ہین یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے کہے یعنے میل طرف وارثونکے ضرر کے قصدًا یا غیر قصدًا اَوْ اِثْمًا یا گناہ عمدًا ساتھہ وصیت کے زیادہ تہائی سے فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثونکے ساتھہ ثلث مال کے کرموافق شریعت ہی اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہوا سے موقوف کرے یا حالت حیاتمین وصیت کرنیوالے کے کسی نے دیکھا کہ یہہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہی اُسے سمجھاوے اور درمیان وصیت کرنے والے اور وصیت کئے گئے کے صلح کراوے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر اسکے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ وصیت کرنے والے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرے عاصی ہووے اور مہربان ہی اوپر اصلاح کرنے والے کہ قدرنا مشروع کو وصف مشروع مین لاوے معلوم کیجے ستر ھوین آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہی اور فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا گیا تھا اوپر اُن لوگونکے جو آگے تم سے تھے یعنے یہہ عبادت شاقہ فقط تمھین پر نہین ہی بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اُسکی تھی چنانچہ زمانہ

آدم سے اُسدم تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جس پر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم موسیٰ علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتون پر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل روزہ مین ہی نہ عدد مین اور اگر کہیے کہ علی الذین من قبلکم سے نصاریٰ مراد ہین کہ انپر تیس روزے ماہ رمضان کے فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو اُنھون نے نہایت حرارت سے مشقت اپنے اوپر دیکھ کے مہینے کو بدل کر لیا جاڑونمین چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اول اور دس آخر ملاکر پچاس روزے اُسکے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل مین اور عدد مین ہی روایت ہی کہ آغاز اسلام مین شریعت مین روزہ عاشورے کا فرض تھا پھر اُسکی فرضیت منسوخ ہوکر روزے لیالی ایام بیض کے فرض ہوے یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ مشروع چیزکے عمل کرو بیچ روزے کے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ گنے ہوے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روزا اور بعضے کہتے ہین کہ ایام معدودات سے مراد روزہ عاشورے کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ ہوگئے فرضیت رمضان سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کے نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ ہوگیا اور حد روزے کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے تا خروج وقت عشا معین ہوا اور جو روزہ عبادت شاقہ ہی کہ باز رہتا ہی آدمی کا مون مالوفات طبع سے اور محبوبات نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر دشوار تھا اسواسطے حق تعالیٰ نے تشبیہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت مین معاملہ ڈالا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہی طبع پر کم گران ہوتی ہی کہ عربی کی مثل ہی البلیۃ اذا عمّت طابت اور فارسی مین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنے دارد اور اسی واسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب والے معدود کنایت قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت پر جہت قلت سے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس جو کوئی ہوتم سے کہ مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین ہی یا مرض اُسکا روزہ رکھنے سے زیادہ ہوتا ہی یا اوپر سفر کے ہو پس کتنی ہی اور دنون سے یعنے اول دنونمین افطار کرے پھر قضا اُسکی اور دنونمین رکھ لے سوال مریضًا او علی سفر کو مریضا اور مسافر نکھا وجہ کیا ہی جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہی اور دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ سفر امر اختیاری ہی باختیار مسافر حاصل ہوتا ہی بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہی اختیاری نہین ہی اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہی کہ سفر امور مختارہ سے ہی باختیار حاصل ہوتا ہی اگر مقیم عمدًا ماہ رمضان مین سفر اختیار کرکر افطار کرے کفارت لازم آئیگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق شرع ہی نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہی طرف سے حق تعالیٰ کے حادث ہوتا ہی مسقط کفارے کا کہ حق شرع ہی ہوسکتا ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے ہر سفر موجب رخصت کا ہی اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا کہتے ہین موجب رخصت کا نہین ہی اور مرض مطلق بعضے روایت مین وہ مرض کہ روزہ جس مین زیان کرے سبب رخصت ہی اور جس مین روزہ کچھ خلل نکرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہو یا تلف عضو کا ہو تو

رخصت افطار کی ہی والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپران لوگون کے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہی طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نرکھین پس بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا یعنی ایک روزے کے عوض فدیہ ایک دن کی خوراک کسی درویش کو دین پس جتنے روزے کھاوے اتنے روزون کی خوراک درویشون کو دین باندازہ ہر روز نصف صاع گیہون اور صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظم رح اور روزن صاع کا چار سیر شاہ جہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہی یہ حکم ابتداء اسلام مین تھا بعد اسکے منسوخ ہوگیا آیت اگلی سے کہ فمن شهد منكم الشهر فليصمه ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان لا مضمر ہی یعنی لا يطيقونه وہ لوگ جو طاقت رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی کہ بھوڑھا بیطاقت ہو وہ فدیہ دے باین تقدیر حکم اس آیت کا منسوخ نہین فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ جو کوئی زیادہ کرے بطوع اور رغبت کہ زیادہ مقدار فدئے سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلا دے یا جمع کرے درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہی واسطے اُسکے اجر زیادہ ہی وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہی واسطے تمہارے فدیہ دینے سے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فضیلت روزے کی معلوم کیجیے کہ اٹھارھوین آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے ہم نے مہینہ رمضان کا ہی وہ مہینہ جو اُتارا کیا ہی بیچ اسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور اس جگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوفق مصالح بندگان نازل ہوا سمجھہ لیجیے کہ قرآن ابتدا ہجرت سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تیس برس ہوتے ہین نازل ہوا ہی پیغمبر پر دنیا مین لیکن ابتداء نزول رمضان سے ہوا ہی اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی کئی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہی کہ کل رمضان مین اُترا ہی جیسا پیچھے مذکور ہوا ہی بحر موجمین لکھا ہی کہ سب کُتب سماویہ رمضان ہی مین اُترے ہین صحف ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور تورات دوازدہم مین انجیل سیزدہم مین زبور ہژدہم مین قرآن چہاردہم مین اور قرآن شریف کے سوائے قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ عین قرآن مین مذکور ہین از انجملہ کتاب ہی ذلك الكتاب لا ريب فيه کہ آغاز بقرہ مین مسطور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہی اور فرقان ہی کہ آیت تبارك الذي نزل الفرقان مین مذکور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہی درمیان حق اور باطل کے دوسری یہہ ہی کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہی تیئیس برس مین آغاز سے بانجام پہنچا ہی اور تذکرہ اور ذکری اور ذکر ہی کہ آیت وانه لتذكرة للمتقين اور آیت واذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين مین اور آیت وانه لذكر لك ولقومك مین وارد ہی اور معنی تذکرہ کے اور ذکری کے اور ذکر کے یاد دلوانا ہی یعنے قرآن احکام الٰہی کو یاد دلواتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی شرف اور فخر ہی اور تنزیل ہی کہ آیت وانه لتنزيل رب العالمين مین واقع ہی اور احسن الحدیث ہی کہ آیت نزل احسن الحديث مین آیا ہی اور موعظہ ہی یعنے پند اور نصیحت کہ آیت یا ایها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم مین موجود ہی اور حکمہ اور حکمۃ ہی اور حکیم اور محکم ہی کہ آیت كذلك انزلناه حكما عربيا مین اور آیت حكمة بالغة فما تغن النذر مین اور يس والقرآن الحكيم مین اور كتاب احكمت اياته مین مذکور ہین اور شفا ہی اور رحمت ہی کہ آیت وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين مین آئے ہین اور ہدی ہی اور ہادی ہی کہ آیت هدى للمتقين مین اور ان هذا القران يهدي بالتي مین واقع ہین اور صراط مستقیم ہی کہ آیت وان هذا صراطي مستقيما مین ہی اور حبل اللہ ہی کہ آیت واعتصموا بحبل الله جميعا مین آیا ہی یعنے قرآن رسن خدا ہی مانند کمند کے کہ بام بلند سے لٹکاوین تاکہ جو چاہے ہاتھہ مین پکڑ کر چڑھ جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہی کہ آیت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واما بنعمة ربك فحدث میں مذکور ہی کہ نعمت کو ساتھ قرآن کے تفسیر فرمایا ہی اور قصص حق ہی کہ آیت وان ھذا لھو القصص الحق
میں وارد ہی اسواسطے کہ جو کوئی کہ قصہ بیان کرتا ہی غالبا لغو اور باطل کی اسمیں آمیزش ہوتی ہی سوا اس کلام کے کہ سواحق کے اُس میں
اور کچھ نہیں ہی اور بیان ہی اور تبیان ہی اور مبین ہی کہ آیۃ ھذا بیان للناس میں ہی اور آیت وتبیان لکل شیی میں ہی اور قرآن
مبین میں ہی اور بصائر ہی یعنے حجتہاے روشن کہ آیت وھذا بصائر من ربکم میں واقع ہی اور فصل ہی کہ آیت انہ لقول فصل
میں ہی اور نجوم ہی کہ آیت فلا اقسم بمواقع النجوم میں ہی اور مثانی ہی اسواسطے کہ قرآن میں ہی قصص اور اخبار اور وعدے اور
وعید کا تکرار فرمایا ہی کہ آیت مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم میں مذکور ہی اور متشابہ ہی اسواسطے کہ ہر آیت اسکی متشابہ
ہی دوسری آیت سے فصاحت میں بلاغتمیں اعجاز میں لطف اسلوب میں اور برہان ہی کہ آیت قد جاءکم برھان من ربکم میں
ہی اور بشیر ہی اور نذیر ہی کہ آیت قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا میں ہی اور قیم ہی کہ اول سورہ کہف کے وارد ہی اور مہیمن ہی کہ
وسط سورہ مائدہ میں آیت مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ میں آیا ہی اور نور ہی کہ آیت واتبعوا النور الذی انزل معہ
روشن ہی اور حق ہی اور حق الیقین ہی کہ آیت یا ایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم میں ہی اور آیت وانہ لحق الیقین میں ہی
اور عزیز ہی کہ آیت وانہ لکتاب عزیز میں ہی اور کریم ہی کہ آیت لقران کریم میں ہی اور عظیم ہی کہ آیت ولقد اتیناک سبعا من المثانی
والقران العظیم میں ہی اور مبارک ہی کہ آیت کتب انزلناہ الیک مبارک میں ہی اور روح ہی کہ آیت وکذلک اوحینا الیک
روحا من امرنا میں واقع ہی اسواسطے کہ سبب حیات ارواح ہی چنانچہ روح سبب حیات ابدان ہی پس قرآن بمنزلہ روح ہوا اور
تخصیص روزے کی اس مہینے میں کرنے کی ایک یہہ بھی وجہ ہی کہ اشارہ فرمایا حق تعالی نے کہ قرآن جو غذاے باطن اور قوت ارواح
ہی تمھیں بھیجا ان روزون غذاے اشباح سے امساک کرو ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان بیچ اس حالت کے کہ
قرآن راہ دکھلانے والا ہی واسطے لوگونکے اور دلائل روشن ہی حلال حرام سے اور حدود واحکام اور تمام شرائع دین اسلام سے اور جدائی
کرنیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے ای مکلف اس مہینے کو یا جو کوئی
پاوے تم میں سے ہلال اس مہینے کا پس چاہئے کہ روزہ رکھے سمجھ لیجے کہ اجماع ہی اوپر اسکے کہ روزہ ماہ رمضان کے فرض عین ہیں اوپر
سب مسلمانونکے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہی ارکان اسلام سے اور متفق ہیں ائمہ اربعہ کہ فرض عین ہیں اوپر ہر مسلمان بالغ عاقل پاک
مقیم کے کہ قادر ہوا وپر روزہ رکھنے کے اور متفق ہیں کہ حرام ہی روزہ رکھنا اوپر زن حائضہ کے اور نفساء کے اور اتفاق ہی کہ قضا لازم ہی
اوپر ان کے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ مباح اور رخصت ہی زن حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزہ رکھنے افطار کی بشرطیکہ خوف ہو انکو اپنے
جانکا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھیں تو درست ہی اور اگر افطار کریں بعد نیت کرنے کے تو قضا اور کفارت لازم ہی عوض ہر روزے کے
اوپر قول راجح امام شافعی کے اور اسی پر مائل ہیں امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہیں اوپر ان کے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک
اُنہیں وجوب کی ہی اوپر شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہی اور بقول ابن عمر اور ابن عباس وجوب کفارت ہی نہ قضا اور
متفق ہیں اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہی رویت ہلال رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے کہ تیس روز ہیں اور مختلف
ہیں اوپر اسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر تیسویں رات کو شعبان کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہیں روزہ
رکھنا اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں مختار اُن کی اور اصحاب انکے کی یہہ ہی کہ لازم ہی نیت روزے کی کرنا از روے حکم نہ از روے حقیقت

اور اگر آسمان روشن اور صاف ہی پس حکم رویت ہلال پر ہی کہ ساتھہ مشاہدہ جمع کثیر کے واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور ابر مین ایک شاہد عدل کافی ہی زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک دو شاہد عادل چاہین اور امام شافعی کے دو قول ہین اور امام احمد سے دو روایتین ہین ظاہر تر یہہ ہی کہ قبول کیا چاہیئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال مین ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہین ہی اگرچہ عادل ہو باتفاق اور بقول ابو ثور مقبول ہی خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے اگرچہ قول اسکا مقبول نہین اور ونکے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے وہ مخفی اور دون سے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار کرے کہ قول اسکا قبول نہین اور صحیح نہین ہی روزہ روز شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن ہی تو روزہ مکروہ ہی اور اگر ابر ناک ہی تو واجب ہی اور اگر کسی نے چاند دیکھا ذکو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہی نہ گذشتہ کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے برابر ہی کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہی تو ہلال شب گذشتہ کا ہی یعنی حکم عید کا اسدن پر ثابت ہی اور بعد از زوال مین دو روایتین ہین اور متفق اوپر اس کے کہ جب دیکھا ہلال کو ہیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا پس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی نے تصحیح کی ہی کہ حکم روز یکا اہل بلدۂ قریب پر ہی نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہی بنا بر ترجیح امام حرمین اور امام غزالی اور امام رافعی کے مقدار اس مسافت کے کہ جسمین قصر درست ہی اور بنا بر اسکے کہ ترجیح دیا ہی امام نووی نے ساتھہ اختلاف مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اعتبار ساتھہ معرفت حساب منازل کے نہین ہی مگر کچھہ ابن سریج کہ آئمہ شافعیہ سے ہین اسطرف گئے ہین کہ جو شخص دانا شرعی حساب ہین اسکی حق معتبر ہی اور متفق ہین اوپر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہین بے نیت اور بقول امام زفر اصحاب امام اعظم سے ہین روزے رمضان محتاج نیت کے نہین ہین اور یہی روایت کی ہی عطا سے اور مختلف ہین تعین نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہین ہی تعین نیت سے اور بقول امام اعظم تعین نیت واجب نہین بلکہ اگر نیت کی مطلق روزے کی یا روزۂ نفل کی جائز ہی اور مختلف ہین وقت نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد وقت نیت روزۂ رمضان مین غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہی کہ صبح صادق ہی اور بقول امام اعظم نیت جائز ہی شب سے پس اگر شب کو نکی تو زوال آفتاب تک درست ہی لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول ائمہ کا ہی وقت نیت صوم نذر معین مین اور نزدیک آئمہ ثلثہ کے احتیاج نیست جدید کی ہی ہر اکنو واسطے روزہ کے فرد افرد اور کہا ہی کہ کفایت کرتی ہی نیت واحد اول شب اسطرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہی نیت نفل روز کی پیش از زوال نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہی نہین درست جیسی روزہ واجب کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہی امام قرنی نے اور اجماع ہی اوپر اسکے کہ صبح کی صائم نے دران حالیکہ جنب تھا روزہ درست ہی اسکا اور مستحب ہی کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابو ہریرہ اور سالم بن عبد اللہ باطل ہی روزہ اسکا لیکن امساک کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن تاخیر کرے غسل مین بغیر عذر تو روزہ اسکا باطل ہی اور بقول امام مخفی اگر روزہ فرض ہی تو قضا لازم ہی اور متفق ہین اوپر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن چینی کرنا روزہ مین مکروہ تحریمی ہی اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہی حکماً اور امام اوزاعی سے ہی کہ روزہ ان چیزون سے باطل ہوتا ہی اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کہایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہو گیا یا صبح صادق طلوع نہین ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس اوپر اس کے قضا واجب ہی اس روز یکی اور اگر کسی نے قی کی قصداً پس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اس کا تباہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہین ہوا مگر بہ بری ذہن ہوا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مشہور تر ان سے عدم انظار ہی مگر جب حد سے گذر جاوے
اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ ہی کہ روزہ تباہ نہین ہوتا مگر جب قے آپ سے لاوے اور اگر قی آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہین ہوتا
باجماع اور حسن سے روایت ہی کہ تباہ ہوتا ہی اور اگر باقی دانون مین رہ گئی کچھ چیز طعام سے اور آپ ذہن کے ساتھہ تکم مین چلی گئی روزہ تباہ
نہین ہوتا اگر آپ سے نہین نگلی اور اگر آپ نگل لے روزہ باطل ہوگیا ایک جماعت کے نزدیکا اور بقول امام اعظم[ع] بقدر نخود کے اور حقنہ
کرنا مفطر روزہ نہین بروایت امام مالک اور اسی کے قائل مین دارو اور کچھہ پکانا سوراخ کا نین یا سر ذکر مین مفطر ہی نزدیک امام شافعی کے
اور ایسی ہی ناک مین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ جماعت کرنا مکروہ ہی صائم کو مفطر صوم نہین مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول انکے جماعت
تباہ کرتی ہی روزے کو حاجم کے اور محجوم کے اور اگر کسی نے کھایا طلوع صبح صادق مین بسبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہی باتفاق
اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہی کہ قضا لازم نہین اوپر اسکے اور نقل کی ہی امام مالک سے کہ قضا لازم ہی صوم فریضہ مین اور مکروہ نہین
روزہ دار کو سرمہ لگانا نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور امام احمد مکروہ ہی بلکہ اگر پایا مزہ سرمے کا حلق مین روزہ
تباہ ہوگیا نزدیک ان دونون اماموں کے اور ابن لیلی اور ابن شبرمہ سے ہی کہ سرمہ تباہ کرنیوالا روزے کا ہی اجماع ہی اوپر اسکے کہ اگر کسی نے
وطی کیا حالت صوم رمضان مین قصداً بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اُسکا باطل ہوا کفارت بڑی اسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے
اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہی اگر نہ پاوے پی در پی دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھہ آدمیون مسکینون کو کھانا کھلاوے اور بقول
امام مالک کفارت دینے والے کو خیار ہی اور طعام دینا انکے نزدیک بہتر ہی اور یہہ کفارت زوج پر ہے بنا بر اصح روایت مذہب شافعی اور احمد کے
اور بقول امام اعظم اور امام مالک دونون پر کفارت واجب ہی پس اگر دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان مین لازم ہوئین نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کے دو کفارتین اور بقول امام اعظم اگر کفارت وطی اول کی نہین دی تھی تو ایک کفارت لازم ہی اور اگر ایکروز مین دو بار
وطی کیا واجب نہین کفارت دوسرا واسطے وطی دویم کے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسری کفارت دوسری چاہیے
اور اجماع ہی اوپر اسکے کہ لازم نہین کفارت سوا رمضان کے روزون کے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اس زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ
مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اسکا تباہ ہوا ہی مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی لازم نہین ہی اور لزوم کفارت دونون کے امام احمد سے ایکروایت
ہی اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حال انکہ یہہ جماع مین مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہی روزہ اور کفارت
لازم نہین اسپر اور اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر
مشغول رہا جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت اخری مین قضا
اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون صور تو نہین قضا لازم ہی مطلقاً نہ کفارت ترک جماع کرے یا نکرے اگر صبح صادق طلوع ہوئی
اور اُسکے مُنہ مین لقمہ تھا اسی وقت پھینک دیا اس نے یا جماع کرتا تھا اسیوقت موقوف کیا درست ہی روزہ اُسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے
نزدیک تباہ ہوتا ہی اور بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اس شخص کو کہ شہوت اسکی حرکت
مین آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہی بہرحال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور منی آلت سے باہر آئی روزہ اُسکا
تباہ ہوگیا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھہ شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا قصداً ایسے اس حالت کے کہ صحیح ہی مقیم ہی بے عذر ماہ

ع باطل نہین ہوا اور اندازہ دل ہی بعضے اصحاب امام اعظم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رمضان مین بیچ دن کے وجب ہی اوپر اسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور مالک اوپر اُسکے کفارت ہی اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اُسپر اور متفق ہین اوپر اُسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا بھولے سے روزہ اسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اسکا فاسد ہوتا ہی اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اُسکے کہ قضا رکھے اور اگر دوکھاوے تو دو دنکے علی ہذا القیاس جتنے کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزے کے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایکماہ تمام کے روزے رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اس ایک روزہ کی بجا نہ لاسکیگا اگرچہ صائم الدہر ہو اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہی جیسے کھانا پینا جماع فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول امام مالک باطل ہوتا ہی اور بقول امام احمد باطل ہوتا ہی جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور وجب ہی جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے اور اگر تمام روز سو یا در ہی روزہ مکر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان کے ہین اور اگر بیمار روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار رہوا اور قضا اسکی لازم ہی کہ ایک روزہ رکھ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور بقول امام اعظم جائز ہی تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا ہی اسیکو مزنی نے اور اگر کوئی مرجاوے پہلے قادر ہونے قضاے روزہ کے سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین کہ وجب ہی طعام ایک مسکین کا عوض ہر روزے کے اور اگر بعد قدرت کے دے تو عوض ہر روزے کے ایکر طل مسکین کو طعام دے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر وجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کرے اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا قول قدیم مختار مفتی بہ یہہ ہی کہ ولی اسکے طرف سے روزہ رکھ لے اور ولی اس حالت مین جو قریب ہے وہ ہی اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہی کہ جس نے روزے رمضان کے رکھے تو اسنے دس دن کے روزے شوال کے اور چھ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہی روزہ مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ کے اور اختلاف ہی کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام اعظم اور امام مالک علم ہی پھر جہاد ہی اور بقول شافعی نماز نوافل ہی اور بقول احمد جہاد ہی اور جو کوئی کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہی تمام کرنا اسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم اور امام مالک اتمام واجب ہی اور بقول امام محمد اگر کسی کے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہی اور مکروہ نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دن کا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی احمد اور امام ابو یوسف مکروہ ہی بتعین کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین ہی مسواک کرنا صائم کو نزدیک آیمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہی بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے عدم کراہیت ہی وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار کرے پس اوپر اسکے ہی قضا اُن روزونکی اتنے ہی گن کر اور دنون سے تخییر مقیم کہ آیت اولی مین مذکور ہی حکم اس آیت کے سے منسوخ ہی اختلاف الائمہ مین لکھا ہی متفق ہین اوپر اسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت نہین رکھنا مباح ہی اسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہی اور اگر ضرر ہو تو مکروہ ہی اور بقول اہل ظواہر درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہی مطلقاً اور جس نے کہ نیت کی شب کو اور صبح کو مسافر ہوا درست نہین ہی اسکو افطار کرنا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہی افطار اور اسیکو اختیار کیا ہی مزنی نے اور جب مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک باقی دنکا کرین لازم ہی اسپر نزدیک امام اعظم اور

امام احمد کے اور بقول امام مالک امساک مستحب ہی اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہی اور اگر اسلام لایا ہی مرتد وجب ہی اسپر قضا ان روزون کی کہ قدرت اور قوت ہوی ہی اسے حالت ارتداد مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم قضا ان روزونکی لازم نہین ہی اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزے کی نہین رکھتا ہی اور مجنون مطلق غیر مخاطب ہین ساتھہ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے ساتوین سال مین اور مارین اوپر ترک روزے کے دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہی روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہوے مجنون مطلق واجب نہین ہی اسپر قضا مافات نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ امید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہین رکھتا اوپر روزے کے نہین ہی اسپر روزہ بلکہ واجب ہی فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہی مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روزے کا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرما اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل ہی اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہی اور صاع پیمانے کو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہی لازم نہ فدیہ اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ خرمے سے یا جو سے اور ایک طل گیہون سے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ تمھارے آسانیونکا اور نہین ارادہ کرتا ساتھہ تمھارے سختی کا اسواسطے مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اور چاہتا ہی تو کہ پورا کرو گنتی کو بقدر مرض اور سفر کے اور انکار کیا ہی یعنے جتنے روزے کھائے ہین اتنے رکھہ لو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھہ روزے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہی عید فطر کی رات مین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت تیسر کے یا ایجاب ثواب روزے پر یا اس بات پر کہ اس نے بکمال فضل سے جزا روزے کی اپنا ذمہ دار کیا کہ فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہی اور مین جزا دیا گیا ہون ساتھہ اسکے ۔ واہ واہ میرے والی واہ واہ روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا ۔ تو ہوا انکا تو پھر کیا رہگیا دونون عالم انکے مین ای کبریا ۔ اور وہ دو جک کو کرینگے لیکے کیا انکا جو مقصود تھا سو مل گیا ۔ سمجھہ لیجیے کہ روزہ شریعت مین عبارت ہی امساک سے کھانے کے پینے کے جماع کے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اسپر یہہ ثواب مرتب ہی وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑ کر جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد و کینہ و غیرہم مین اسکی طرف متوجہ ہوا اور بند کرے نفس کو ان سب آرزون سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہی امید ہی کہ وعدہ فردا امروز جلوہ آرا ہو نظم اگر ہیان وہ وہ دکھاوے جمال کیا ہی دورہ جمال جس سے عبارت ہی وہ دل کا حضور ہی جسے کہتے ہین شہود دل بشہود وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل ۔ الٰہی رافت عاصی کو بھی عنایت کر یہی شہود و حضور اب بروح پیمبر دعا کو سن کے میری کر قبول ای مولی اہی تو مجیب دعائے اعالی و ادنی ۔ قریب ہم سے ہی تو تجھ سے کچھ نہین ہی دور کہ سنتے ہی کرے قول قبول سے مسرور ۔ معلوم کیجیے کہ انیسوین آیت آیات مسائل ہے کہ جس سے مسئلہ اجابت دعا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اور جب کرین سوال تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھ سے یعنی صفت میری سے یا معاملہ میرے سے کہ انکے ساتھہ وقت دعا کے ہی پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح اللہ تعالی کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہی کہ آواز آہستہ سے بلاوین ہم یا دور ہی کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک ہون جس طرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھہ پر کچھہ چھپا

نہین ہی کلام انکا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جواب دیتا ہون پکارنے کو پکارنیوالیکے جب پکارتا ہی مجھ کو اور حاجت اسکی روا کرتا ہون مین جلدی یا دیر مین جیسی مصلحت اور حکمت دیکھتا ہون مین اور جانتا ہون فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون پس چاہیے بندے میرے کو کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہیے کہ ایمان لاوین ساتھہ میرے کہ مستحق اجابت کے ہون تاکہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندون سے اور پکارنے والون سے روزہ دارہین کہ دعا انکی قریب باجابت ہی پہلی آیتین مذکور روزے کے دنونکا تھا اب حکم راتونکا روزے کے بیان فرمایا اور موکد اس قول کا یہہ ہی کہ ابتداء اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ بواسطہ غلبہ شہوت صبر نکر سکے وقت منع مرتکب ہوے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی معلوم کیجیے کہ بیسوین آیہ آیات مسائل سے ہے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا بیچ اعتکاف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم حلال کی گئی واسطے تمھارے رات روزے کی رغبت ساتھہ بیسیون اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت ھن لباس لکم وانتم لباس لھن وہ پردے ہین واسطے تمھارے اور تم پردے ہو واسطے انکے لباس کنایت ہی کمال اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہی علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ تھے تم خیانت کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھہ مباشرت کے غیر وقتمین فتاب علیکم پس رجوع کی اللہ نے ساتھہ رحمت کے اور رخصت دی افطار کے روزونکی راتونمین وعفا عنکم اور معاف کی ہی تم سے خیانت فالان باشروھن پس اب ملا کرو جورون اپنی سے روزیکی راتونمین وابتغوا ما کتب اللہ لکم اور ڈھونڈھو تم جو کچھہ لکھا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھہ لیجے کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقاے نسل ہی نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہی وابتغوا ما کتب اللہ لکم ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود اور کھاؤ اور پیئو روزون کی راتونمین یہان تک کہ روشن ہو واسطے تمھارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے ہی ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہی صحیحین مین وارد ہی کہ بعضے صحابہ رض تاگا سفید اور سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہان تک کہ سفیدی وسیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تاوقتیکہ نازل ہوا من الفجر فجر سے معلوم کیا چاہیے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہی ثم اتموا الصیام الی اللیل پھر پورا کرو روزونکو رات تک کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان وعلی جواز تاخیر الغسل الی الفجر وعلی نفی صوم الوصال یعنی بیچ سکے دلیل ہی اوپر جواز نیت کے ساتھہ دن کے صوم رمضان مین اور اوپر جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد اور مت مباشرت کرو اون سے حالانکہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدونکے امام مالک تلذذات مختلف پر حرام جانتے ہین محققونکے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانکا ہی اور امر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجا لاوے تو جس جگہہ کہ ہو تو ثواب اعتکاف پائیگا نقل ہی کہ ایک شخص نے گھر مین اگر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بنا کہ نماز پڑھون خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز پڑھہ سمجھہ لیجے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف مشروع ہی اور مستحب ہر وقت ہین اور دس روز رمضان کے ہین بہتر اور افضل ہی واسطے طلب شب قدر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اس سے وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرت کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام مالک اور شافعی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مین قتل کرو انہین وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتون کا بدلا ہی یعنے ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہی ترک حرمت اس ماہ کی سے
کہ انھون نے کیا تھا سمجھ لیجے کہ ماہ حرام چار ہین رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انمین لڑنا حضرت ابراہیم کے یہان منع تھا اب آپسمین
مسلمانونکو انہین لڑنا منع ہی کافرون سے لڑنا بڑی عبادت ہی فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
پس جو کوئی تعدی کرے اوپر تمھارے پس تعدی کرو تم اوپر اسکے ساتھ برابر اس چیز کے جو زیادتی کی ہی اوپر تمھارے یہہ لفظ بر سبیل
مشاکلہ واقع ہی اور مراد اس سے یہہ ہی کہ جزا تعدی اور ستم کی اُسے پہنچاؤ نہ یہہ کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہین کرتے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہی ساتھ نصرت
اور معاونت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضا کیا اور کے سے ارادہ چلنے کا فرمایا بعضے لوگون نے کہا خرچ راہ نہین رکھتے اور
جنکو دسترس ہی وہ دیتے نہین حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنی ای تونگر و خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ
اللہ کے اور بحر مواجمین لکھا ہی کہ عطف اسکا اوپر قاتلوہم کے ہی اسواسطے کہ قتال بے انفاق نہین ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ
راہ خدا کے یعنی بیچ اسباب جہاد اور غذا کے اور خریدنے گھوڑے اور سلحہ اور تیر اور کمان اور تیغ اور تبر کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے
غازیون کے اور دانے گھاس اونٹ گھوڑونکے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور مت ڈالو جانون اپنی کو طرف ہلاکت کے باید یکم مین بے
زائدہ ہی اور ایدیکم بمعنی انفسکم کے ہی اور با انفسکم محذوف ہی اور بے واسطے استعانت کے ہی اور تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ ولا تلقوا انفسکم
باید یکم مت ڈالو جانون اپنی کو ساتھ ہاتھون اپنے کے طرف ہلاکت کے یعنی باستعانت ہاتھون کے حاصل یہہ ہی کہ اپنے آپکو ہلاکت مین
اپنے ہاتھون سے مت ڈالو اسطرح کہ مال گھوڑے اور سلاح مین خرچ نکرو اور پیادہ بے سلاح جنگ مین جاؤ یا مال اسراف مین خرچ کرکے
فقیر ہوکے بیٹھ رہو کہ جہاد نکرو اور کفار غالب ہوجاوین یا مال اپنے رفیقون کو ندو اور وہ تمھین اکیلا جنگ مین چھوڑ دین تمھارے ساتھ
تن دہی نکرین اور ہلاک کرواوین تو گویا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جانکو ہلاک کیا بخل کرکے مال دی نہ سکے پس ایسا مسک پنا اور بخل
مت کرو کہ موجب ہلاکت ہی کہ البخیل بعید من اللہ و بعید من الجنۃ و قریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہین رفت ؛ سو برائی انہین
سے اسکی نکال ؛ بے کی معنی مین یہہ کہ بُعد خدا ؛ ہو رہیگا بخیل کو ہر حال ؛ خی سے خوف عذاب دوزخ ہی ؛ صاحب بخل کو یہ ہی کمال
اور سمجھو کہ ہی بخیل لئیم ؛ کہ باین نکتہ اسکا لام ہی دال ؛ وَاَحْسِنُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیکی کرو تم ساتھ غازیون کے اگر غازی
محتاج ہین خرچ دو اور پیدل ہین سواریان دو اور اگر خالی ہاتھ ہین ہتھیار تیار کرو اور دو تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالونکو
معلوم کیجیے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اتمام حج اور عمرے کا اور حضار حج اور عمرہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاَتِمُّوا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور تمام کرو حج کو اور عمرے کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اُسکے تمامی بجالاؤ واسطے خدا کے نہ مانند
کفار کے کہ طواف بیت بتون کے نام پر کرتے ہین عطف اسکا آیت قتال پر ہی کہ ہر ایک متضمن ہی بجز اوطان کو اور فرقت زنان کو
اور اولاد کو اور شامل ہی صرف اموال اور انفاق کو سمجھ لیجے کہ حج اسلام اوپر مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہی ایک تو
وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت کہ حاجی ان دونون کو بوجہ فرضیت ادا کرتے ہین اور احرام شرط اُسکی ہی اور نزدیک
امام شافعی کے رکن ہی اور افعال بعضے واجب ہین بعضے مندوب کہ بیان انکا بکتب فقہ منسوب ہی اور عمرہ عبارت طواف اور
سعی سے ہی اور احرام اُسمین بھی شرط ہی جیسے حج مین فرض ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمامیت حج اور عمرے کی بعضون کے نزدیک یہہ ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ شایبہ حرمت نہو اور بعضے کہتے ہین کہ قصد تجارت اور طالب زوجہ بانیت کسی امر کی سوا حج کے محفوظ نہو سوال حج اور عمرہ دونون پیچھے ایک خطاب کے واقع ہین اور دلیل ہین ایک امر کے وارد ہین پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہان سے نکلتا ہی چنانچہ مذہب حنفیہ اور امام شافعی دونون کو فرض کہتے ہین وہ یہان درست اور چیت معلوم ہوتا ہی جواب آغاز اسلام مین حج اور عمرہ دونو مندوب تھے یعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا سے حج فرض ہوگیا اور عمرہ جیسا مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواجہین لکھا ہی اور اختلاف الایمہ مین مذکور ہی کہ اتفاق ہی ایمہ اربعہ کا کہ حج ایک رکن ارکان اسلام سے ہی اور فرض ہی ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہو اور توانائی رکھتا ہو اور پر اسکے تمام عمر مین ایکبار اور اختلاف ہی عمرے مین بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہی اور بقول امام احمد فرض ہی جیسی حج اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر ان دونون مین یہہ ہی کہ فرض ہی اور جائز ہی عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہی ایک برس مین دو بار اور بقول بعضے اصحاب اُنکے کے عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی مسائل حج کے تفسیر وللہ علی الناس حج البیت مین لکھی جاوین انشاء اللہ تعالیٰ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ اگر گھیرے جاؤ تم ساتھ مرض کے یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا کم ہونے زاحلے کے پس اوپر تمھارے ہی جو میسر ہوے قربانی سے اونٹ یا گائے یا گوسفند واسطے ذبح کرکے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کرو اور اسکو دم احصار کہتے ہین وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ اور مت مندواؤ سرون اپنے کو حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ یہان تک کہ پہنچے قربانی جگہہ اپنی کو کہ منا ہی سوا ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرے کو آئے تھے اور حدیبیہ مین اہل مکے کے ماتھہ سے محصر ہوئے تھے کہ نوکوس ہی مکہ سے وہین قربانی کرتے تھے منا مین نہین بھیجتے تھے اور آیت یبلغ الہدے محلہ سے بھیجنا ہدی کا نکلتا ہی جواب حدیبیہ داخل حرم ہی اور محل ذبح ہی اسواسطے وہین محل احصار مین ذبح کرلینا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا پس جو کوئی ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ یا اسکو ایذا ہی سر اسکے سے یعنی درد سر ہی یا جراحت ہی یا جوئین پڑگئی ہین یا لونین اس سبب سے ضرورت ہی اسے سر منڈوالنے کی فَفِدْیَةٌ پس بدلا ہی لکھا ہی کہ کعب بن عجرہ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُن کے سر مین جوئین بہت پڑگئین اور محرم تھی کہ سترتراش اور گوسفند درویشو کھلا ذبح کرکر انھون نے کہا کہ دست رس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ دے مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ روزون سے یعنے تین دن کے روزے رکھہ یا صدقہ کر یعنے طعام چھہ مسکینونکو دے نصف نصف صاع گندم سے یا قربانی کرکر ادے اسکا گوسفند ہی معلوم کیجیے کہ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہی وہ یہہ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اٹھاوے عمرے سے ساتھہ حج کے یعنے جمع کرے درمیان حج اور عمرے کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھہ لیجے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہی کہ اول حج کا احرام باندھکر اُسکے احکام بجا لایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر اگر احرام عمرے کا باندھا اور اسکے اعمال بجالایا نزدیک امام مالک اور شافعی کے یہہ افراد افضل ہی اور یا بطریق قران ہی کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرے کا معاً کہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اس مین مندرج ہی جیسی وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے یہہ قسم فاضل تر ہی اور یا بوجہ تمتع ہی کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور مکے مین اگر عمرے سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکے مین احرام باندھے حج کا امام احمد کا مختار یہی ہی

پس جو کوئی کہ متمتع ہو فما استیسر من الھدی پس اوپر اسکے ہی جو میسر ہو قربانی سے گائی یا گوسفند یا شتر اور اسکو دم تمتع کہتے ہین
شکرانہ ہی یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت کے امام اعظم کے نزدیک دم قربت ہی ہر ناسک کو یعنے
قربانی کرنیوالے کو کھانا اس سے روا ہی اور امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہی کہ نقصان حج اور عمرہ کے سے کہ سفر واحد مین
جمع کر کر دونونکو بجالایا ہی کھانا اسکا ناسک کو نا روا ہی چنانچہ بحر مواجمین کہا ہی اور اختلاف الایمہ مین مسطور ہی کہ متفق ہین
ایمہ ثلثہ کہ جائز ہی حج بہر وجہ وجوہ مشہورہ سے کہ افراد تمتع اور قران ہی ہر مکلف کو علی الاطلاق بغیر کراہیت کے اور بقول امام
اعظم رح ملی کو تمتع اور قران مشروع نہین اسکے حق مین مکروہ ہین افعال کرنے ساتھہ دونون کے اور اختلاف ہی افضلیت مین
وجوہ ثلثہ کے پس بقول امام اعظم رح قران بہتر ہی بعد ازان تمتع خارج والونکو جو آئے ہون باہر سے میقات احرام
کے بعد اسکے افراد ہی اور امام مالک کے دو قول ہین اصح انمین سے افراد ہی پھر تمتع پھر قران اور دوسری روایتمین قران بہتر ہی
ان دو سے اور امام شافعی کے بھی دو قول ہین اصح ان سے افراد ہی پھر تمتع پھر قران اور ترجیح دیا ہی اسی قول کو ازروے دلیل
اور اختیار کیا ہی اسیکو ایک جماعت نے اصحاب اُن کے سے اور جائز نہین دخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنے واسطے عمرے
کے اور دخل کرنا افعال عمرے کے اور حج کے اختیار کیا ہی اسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے وقوف عرفات سے اور منع کیا اسکو
امام احمد نے مطلقاً اور امام شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہی اوپر متمتع کے دم اگر نہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن
پر اور وہ نر ہی باتفاق ایمہ اربعہ اور بقول داؤد قارن پر دم لازم نہین ہی اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہی
اور اختلاف ہی حاضران مسجد حرام مین کہ کسے کہتے ہین پس بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص مقدار سفر شرعی کے کہ جس
مین قصر صلوۃ ہی دور نہو مسجد حرام سے اور حاضران مسجد حرام سے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی طوی ہین اور واجب
ہوتا ہی دم اوپر متمتع کے جبدم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک واجب نہین
جب تک رمی جمرہ عقبہ نکرے اور اختلاف ہی وقت جواز ذبح مین اسکے پس بقول امام اعظم اور مالک درست نہین ہی
ذبح کرنا اسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہی اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر ان دونون کا بعد فراغ عمرہ ہی اور
اسوقت مین کہ پناوے ہدیہ واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اسپر دس روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے
جب پھرے طرف اہل اپنی کے چنانچہ فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ پس جو کوئی
پناوے قربانی کو یعنے اوپر اسکے قادر نہو پس روزے رکھے ہین تین دن کے پی در پی بیچ ایام حج کے اور سات جب پھر جاؤ تم طرف
وطن کے یہہ ہوے دس کامل کہ تین حج مین سات مرجعت مین اور کامل واسطے تاکید کے ہی اور زیادتی اہتمام اسکے کے سمجھ لیجے
کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور
بیک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام باندھے ساتھہ عمرے کے جائز نہین اُسے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے
جائز ہین یا نہین امام اعظم کے نزدیک جائز نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم مختار جواز کا
ہی اور یہی مذہب امام مالک کا ہی اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہی اور فوت نہین ہوتے وہ روزے ساتھہ فوت ہونے
روز عرفے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ اُن کے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے اور ثابت ہوتا ہی ہدیہ ذمے اسکے پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزے رکھے بعد عرفے کے اور واجب نہین ہوتا ساتھ تاخیر ان روزون کے سوا قضا اُن روزون کے
اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر عذر کے تو دم لازم ہوتا ہی اور بعذر تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر
اسکے ثابت نہین ہوتا اور جو پایا مدیہ حالت روزہ مین مستحب ہی اوپر اسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہی کہ ذبح کرے
اور وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اسکے کے امام شافعی کے دو قول ہین صحیح ان دو سے یہہ ہی کہ جب رجوع کرے طرف اہل
اپنی کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہی اور قول دوسرا جواز ہی پیش از رجوع اور وقت جواز کے مین کہ پیش از رجوع بسوی اہل ہی دو
وجہ ہین امام شافعی کی ایک یہہ ہی کہ جب خارج ہوئے سے اور یہی قول امام مالک کا ہی اور دوسری وجہ جب فارغ ہوا فعال حج سے
اگرچہ مکے مین ہو یہی قول حضرت امام اعظم کا ہی اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا احرام سے برابر ہی کہ ہدیہ چلایا
ہی یا نہین ترديک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز تحریک اس احرام پر
کہ احرام عمرے کا ہی احرام حج کا باندھے پس نکل جاویگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہی کہ نہو اہل اسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنی مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہی کہ تمتع اور قران
نزدیک اُن کے مخصوص باُفاقی لوگون کے ہی نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین یہی احرام عمرے کی باندھ سکتے
ہین اور تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہی پیچھے بیان کردی ہی اور نزدیک امام شافعی کے ذٰلك کا اشارہ طرف حکم
مذکور کے ہی کہ ہدی اور صیام ہی اشارہ تمتع کی طرف نہین ہی اور نزدیک انکے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہی لیکن قربانی اور صیام
نہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھ در باب حج صادر ہوا ہی محافظت کرو اسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو
تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہی واسطے اُن لوگون کے کہ حفظ امر و نہی نہین کرتے معلوم کیجیے کہ اکتیسوین آیت آیات مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ وقف حج کا اور شرائط اسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے اور رمی جمرے کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ
زمانہ حج کا مہینے مین معلوم معروف مشہور کہ شوال و یقعدہ و ذی الحجہ کے شب نحر سے تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور روز نحر بھی داخل ہی
امام اعظم رح کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہی اول وقوف اوپر عرفات کے اور موقت ہی ابتداء وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہاے
وقت عشاے شب عید مقدر ساتھ وہ مہینے دس دنکے کہ مذکور مین نہین ہی اور رکن دوسرا طواف زیارت ہی اور وہ موقت بوقت
مذکور نہین ہی بعد روز عید کے بھی جائز ہی پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہی جواب شک نہین ہی کہ ارکان حج اسی
تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع کرنا ساتھ حج کے نزدیک ابو حنیفہ کے کما لا اور نزدیک شافعی کے
جواز اتعلق اوپر اسی وقت کے رکھتا ہی اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بیچ حج کے کرے نزدیک امام اعظم
کے اگرچہ جائز نہی لیکن مکروہ ہوگا اور قصور ذمہ محرم پر ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک وہ احرام حج کا نہوگا بنا حج کی اوپر اسی احرام
کے غیر جائز نہی اور دو مہینے دس دن کہ واسطے حج کے مقرر کئے ہین ثمرہ اس کا تمتع اور افراد مین ظاہر ہوتا ہی اس طرح سے کہ اگر کوئی
قبل شوال سے میقات مین پہنچے اور بہ نیت عمرہ احرام باندھے اور سعی اور طواف کرے اور سب شرائط طواف عمرہ کے بجا لائے یا اکثر قبل شوال
سے پھر اسی سال مین گھر نہ آوے وہین رہ کر احرام بہ نیت حج باندھے اور واسطے حج کے تلبیہ کرے مفرد ہوگا متمتع نہوگا اسواسطے
کہ عمرہ اسکا قبل وقت حج کے سے واقع ہوا ہی اور اگر طواف ساتھ اکثر شرائط کے بیچ شوال کے بجا لایا تو حاجی مذکور متمتع ہی اسپر دم

تمتع لازم ہے سواسطے کہ عمرہ اور حج اسکا ایک سفر مین آیا اور عمرہ وقت حج مین واقع ہوا اختلاف الایمہ مین مذکور ہی کہ میقات زمانی ہی اور مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم ہین کہ جائز نہین احرام واسطے حج کے مگر بیچ انہین مہینون کے وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین کہ تشریح اسکی پیچھے مذکور ہی اور عید کا دن اس مین داخل ہی لیکن احرام باندھنے مین داخل نہین اسواسطے کہ روز حلال ہی اسمین احرام سے نکلتے ہین اور اگر کوئی باندھے احرام حج اور مہینہ مین شوال کے مکروہ ہی لیکن ہوجاتا ہی حج نزدیک ایمہ ثلثہ کے بکراہیت اور اصح روایتون امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ عمرہ ہوتا ہی حج نہین ہوتا اور بقول ابوداؤد کچھہ نہین ہوتا نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات مکانی ہی پس میقات ان لوگون کی جو ساکنان مکہ ہین نفس مکہ ہی بہ اجماع اور جو دور بستے ہین میقات سے پس وہ مخیر ہین اگرچاہین احرام باندھین اپنے گھر سے اور اگرچاہین میقات سے باتفاق لیکن اختلاف ہی افضیلت مین پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہی اور یہی قول امام شافعی کا ہی اور امام رافعی نے اسیکو صحیح کیا ہی اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہی اور یہی قول امام شافعی کا ہی تصحیح کیا اسکو امام نووی نے اور کہا ہی کہ یہہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہی اور جو شخص کہ میقات پر پہنچے جائز نہین ہی کہ بغیر احرام باندھے گذرے باتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر پھر کر آوے وہین میقات پر اور احرام باندھے باتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر واسطے احرام باندھنے کے مستحب ہی نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک جائز نہین وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر ملے تو واجب ہی دھونا اسکا اور مکروہ ہی خوشبو کرنا جامے کا باتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہی ساتھ نیت کے اور تلبیہ کے یا چلانے قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے مگر امام اعظم کہتے ہین کہ اگر روانہ کیا قربانی کو اور نیت کی بیچ اسکے احرام کی محرم ہوگیا اگرچہ تلبیہ نکرے اور اگر ہدیہ نہین چلایا تو رستگاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہین اور قائل ہین امام مالک بوجوب تلبیے مطلقاً ہدیہ چلایا یا نچلایا اور واجب کیا ہی انھون نے دم کو ترک کرنے تلبیے کے سے اور بقول امام شافعی اور امام احمد تلبیہ سنت ہی اور قطع کرے تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ایمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفے کے قطع کرے اور حرام ہی محرم کو سر چھپانا کہ احرام اسکا سر برہنگی ہی اور نہ پہنے سب کپڑے سئے ہوئے جیسی قمیص یا جامہ کلاہ قبا موزہ اور سینا کپڑونکا اور حرام ہی جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو سونگھنی نزدیک ایمہ مالکیہ کے اور دور کرنا موی اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہی مگر کپڑے سئے ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے کہ احرام اسکا اسمین ہی اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ مین مذکور ہین دیکھہ کر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھہ لیجیے تو انا ئی ہی اس شخص کی حق مین کہ حج کرے یا آپ قادر ہو اوپر ادا اسکے کے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانا ئی کی بیچ حق اس شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہی اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہی اور کچھہ کسب آتا ہی کہ اسمین رفع احتیاج ہوسکتا ہی سر پر مستحب ہی باتفاق اور اگر محتاج ہی بطرف سوال کے تو مکروہ ہی اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہی سوال کا تو واجب ہی حج اور اگر کسی کا مزدور ہوکر کیا تو حج ہوجاویگا مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسی کا مال غصب کرکے خرچ راہ کیا یا کسی کا دابہ غصب کرکے سوار ہوگیا اور حج کیا تو درست ہی حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا مسکن کا واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہی کہ حج کرآوے لیکن احتیاج ہی اسے مسکن خریدنے کی تو حویلی خریدے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابوحامد کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہی صرف کرے مال برائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہو کر دریائے قلزم مین جانا حج کو بقول ایمہ ثلثہ کے واجب ہی اگر غالبًا سلامت جاتے آتے ہین لوگ اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر ان دونو کا وجوب ہی اور عورت کو حج لازم نہین جب تک کہ اسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہو بقول امام اعظم اور امام احمد اور اگر کوئی منصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب جا ماندگی کے یا پیرپنے کے یا بیماریکے کہ امید صحت کی نہین ہی پس کیسکو اپنا نائب کر کے بھیجاوے اور نائب نکیا تو حج اسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہی اوپر منصوب کے حج اور سوا اسکے نہین ہی کہ لازم ہی اوپر تونگر کے کہ طاقت رکھتا ہی بنفس خود ادائے حج کرنے خاصتہ اور جو اجارہ کیا کسی کو واسطے حج کے تو حج ہو جائے گا باتفاق مگر بروایت امام اعظم حج اسیکا ہی جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب بقدر نفقے کا ہی اور جائز ہی نائب بھیجنا بیچ حج مفروضہ کے میت کی طرف سے باتفاق اور حج نفل مین نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک شافعی کے دو روایتون مین اصح ان سے منع ہی اور حج نکیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک کہ ساقط نہووے ذمے اسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمہ سے فرض ادا کرے بعد اسکے اور کی طرف سے حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اسپر جو فرض ہی نہا دہی ادا ہوئی شخص کا نہوا اور بقول امام اعظم جائز ہی اس طرح سے بکراہیت اور غیر جائز ہی حج نفل اس کسی کو کہ اسپر حج فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہو گیا طرف حج مفروضہ کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے جائز ہی کہ حج نفل ادا کرے حال انکہ اسپر فرض ہی اور منعقد ہوتا ہی احرام اسیکا جسکی نیت کی ہی اور بقول قاضی عبد الوہاب مالکی جائز نہین ہی اسواسطے حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان فی الفور ہی پس وقت حج کا تنگ ہی چنانچہ وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اوپر حج کے جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور منع کیا ہی امام اعظم نے اس سے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینون کے اوپر نفس اپنے کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھیجوانے قربانی کے بمذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہین ہی رغبت عورتونکی اور نہین گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا بیچ حج کے ایام حج مین قریش آپسمین مجادلہ کرتے تھے منا مین اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہی حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ اور جو کرو گے تم بھلائی سے جانتا ہی اسکو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ کیا کرو ایک قوم قافلہ مین کے سے بے توشہ وزاد راہ قصد حج کا کرتے تھے اور مکے مین اکر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالی نے فرمایا توشہ اٹھاؤ تاکہ لوگون کے دلون پر گران نہو فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال سے اور ترک طمع ہی اہل مال واموال سے سمجھ لیجے کہ نزدیک سالکان راہ الٰہی کے اشارہ تزود واسے طرف توشہ راہ آخرت کے ہی اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہی معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا اور ہی ماسوی اللہ سے کہا ہی اہل طریقت نے کہ دو چیزین درست اور دو چیزین شکستہ ہو جائین اس راہ مین ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب نہ واقع ہوا اور دوسرا یقین درست بوعدہائے الٰہی ایسا ہو کہ خیال مین ہی کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزوے دنیای فانی سے دوسرا شکستہ چاہیئے کہ واسطے سوال کے نجاوے اور اظہار احتیاج نکرے کسی حاتم زمانہ سے سہ وہ سمجھے اسے جو ہووے ماہر کیا فتح شکست مین ہی ظاہر اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے تقوی اجتناب بصر ہی مشاہدہ ماسوی اللہ سے سہ اسکی شکل آتی ہی نظر ہر شکل مین رفت ۔ نظر کیجو کہ نظر و نمین سما نا اسکو کہتے ہین وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اور ڈرو مجھ سے اے صاحبو عقل کے اور تقوی اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ

نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ ڈھونڈھو موسم حج مین فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج مین نہین پسند کرتے تھے بلکہ جو باینصورت آتا اسکا حج معتبر نہین جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہین کرتی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہہ نام ہی ایک موضع کا جہان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا آپسمین احوال ایک دوسرے کے سے عارف ہوئے ہین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام کے مشعر حرام نام ہی مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہی کہ اسکو مزدلفہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عرفات کی تو پیچھے مذکور ہی اور مشعر حرام کی یہہ ہی کہ موضع شعور ہی یعنے مناسک حج کے یہان سے معلوم ہوتے ہین اور مزدلفہ اُسے اسواسطے کہتے ہین کہ جاے ازدلاف ہی ازدلاف قریب کو کہتے ہین لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا جب بہشت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپسمین جُدا رہے چنانچہ قصہ اسکا بہ تفصیل پیچھے مذکور ہی پھر عرفات مین ایک دوسرے کو پہچانا اور مزدلفہ مین نزدیکی واقع ہوے کہ آپسمین مل گئے اور دوسری وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہی کہ وہان پہاڑ ہین انکو مزدلفہ کہتے ہین واسطے اسکے کہ مردان خدا وہان گوشہ نشین ہوکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہین صاحب کشاف نے لکھا ہی فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء والدعوات یعنی یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہی اور تہلیل کے کہ لا الہ الا اللہ ہی اور تکبیر کے کہ اللہ اکبر ہی اور ساتھ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہی بعضے کا قول کرکے کہ ساتھ صلوۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہی کہ ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ اور یاد کرو حق تعالی کو اسی مکانمین یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھداکم ھدایۃ حسنۃ واذکروہ کما علمکم یعنی یاد کرو حق تعالی کو مثل اس یاد کرنے کے کہ رہنمونی کی اور تعلیم کی ہی تمکو ساتھ اخلاص اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ مین پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا مین بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز نحر کے تو نماز صبح تاریکی مین پڑہکر اپنے تئین بیچ تسبیح تہلیل ثنا حمد کے شغول رکھو اور درود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجو اور حوائج اپنی اللہ سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہی ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغیر تبدیل نکرو وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس رہنمائی سے البتہ گمراہون سے ماقبل بعثت ہادی مطلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نادان مواضع ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل وعلی سے نہین جانتے تھے کہ کس جگہہ خدا کو یاد کرین اور کس طرح یاد کرین ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہان سے کہ پھرتے ہین آدمی یعنی مزدلفہ سے طرف کعبے کے جاؤ اور واسطے بجا لانے رکن دوم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے سے پھرنا عرفات سے ہی اور خطاب قریش کو ہی کہ سبب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہہ عرفات کو نہین جانتے تھے مزدلفہ مین ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کسی کو نہین جانتے تھے موقف اور افاضت مین راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ وقوف عرفات مین کرو اور عرفات سے پھر وجیسا کہ اور لوگ پھرتے ہین اور مزدلفہ مین آتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ پچھلے اور مہربان ہی اوپر اسکے کہ مشرف ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ پس جب کرچکو تم عبادتین اپنی یعنے مناسک اپنے ادا کرچکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرنا ہی

تمہارا بعد اداے حج کے باپون اپنونکو جاہلیت مین رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک کے آگے حرم کے درمیان منا اور جبل رحمۃ کے
کھڑے ہوکر رفعت نسب اور شہرت حسب آبا و اجداد اپنے پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو یاد کرتے ہو ویسا خدا
کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا یا زیادہ تر یاد کرنا اس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے سخت تر ہی تم سے از روے ذکر کرنے
کے پس حاصل یہہ ہی کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر اُسے از روے ذکر کے
یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا وہ کرتے تھے ایسا اب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ خدا کو یاد کرو بعد حج کے جیسا لڑکپن مین جب زبان کھلی تھی تو مذکور
آبا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا ذکر بوحدانیت
کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خداے لاشریک مین بطریق اولی شرکت
روا نہ رکھو ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہیے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہہ ذکر خدا کو کہ مطلوب ہی اور اعلا
ہی ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہی اور ادنی ہی ایسی تشبیہہ ہی جیسی مطلوب کو ساتھ غیر مطلوب کے بیچ درود کے اللہم صل علی محمد
کما صلیت علی ابراہیم اور یہہ محاورہ عرب مین درست ہی فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا پس بعضے لوگونمین سے وہ شخص
ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار میرے دے ہمکو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہی جب موقف مین حاضر ہوتا ہی
وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ اور نہین ہی واسطے اس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہی تو بے نصیب محض ہی اور اگر مومن
ہی تو اور مومنونکی طرح سے بہرہ مند نہین بحر مواجمین لکھا ہی کہ یہہ بیان حال کافران ہی کہ مقصود انکی دنیا ہی اور محروم ہین عقبی سے
کہ عقبی کے قائل نہین تا دعا وہان کے واسطے کرین اور ذکر کافرونکا اس محل مین اسواسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور
دونون فریق بیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور بعضا اُنمین سے وہ ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب
آگ سے حسنہ دنیا توفیق طاعت روزی حلال ختم نیکبختی پر ہونا ہی اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی
بہشت کے جانا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مردن باشہادت ہی اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے بمژدہ و مسرت
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور حسنہ آخرت امان ہی نیران سے اور حضرت علی مرتضی رضی نے کہا ہی کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہی
اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجہ ناشائستہ زشت خو سخت گو ہی رباعی زن جسے یہان ملی ہی ای رافت ؛ بد روش بد سلیقہ
بد اطوار ؛ یہین اُسکو عذاب دوزخ ہی ؛ وقنا ربنا عذاب النار ؛ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ یہہ لوگ جنھون نے
خیر دنیا و آخرت طلب کی ہی واسطے اُنکے حصہ ہی اس چیز سے کہ کمایا ہی اور اللہ جلدی لینے والا ہی حساب ایک لمحے مین حساب تمام مخلوقات
کا کریگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہی اوپر کمال قدرت اسکی کے معلوم کیجیے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا اور رمی جمار کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور یاد کرو اللہ کو ساتھ
تکبیرات کہنے کے بیچ دنون گنے ہوونکے عطف اسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہی ذکر کیا ہی صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام
تشریق ہین اور زاہدی مین لکھا ہی کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہی اور آخر اسکے ایام معدودات ہین
اور مراد ذکر سے تکبیر ہی پیچھے نماز مفروضہ کے کہ ادا کئی ہو بجماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے طرف خانہ کعبہ کے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طواف سے لکھا ہی تفسیر احمدی مین کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر ادبار صلوٰۃ ہی تو امر للوجوب ہی اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اُسکے تین دن ہی تو امر واسطے استحباب کے ہی اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہی لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہی اور ایام تشریق تین دن ہین بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت نزدیک امام اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز عید ہین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق ہین بعد تیس نمازونکے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہی موافق صاحبین کے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے قضائے مناسک حج مین اور اتمام رمی جمار مین یعنی دسوین اور گیارھوین پس نہین گناہ اوپر اُسکے وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دو روز یعنی بارھوین اور تیرھوین پس نہین گناہ اوپر اسکے بعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال حج کرتے ہین دو روز پہلے ہی کرتے تھے حق تعالیٰ نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے تخییر دی اور دونونکو منضمنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہی اور کتب فقہ مین افضلیت تاخیر رمی جمار تا دوروز آخر بیان کی ہی اور اولویت پھر آئی ہی جواب تخییر مین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین ہی اسواسطے کہ مسافر میان صوم و افطار مخیر ہی باوجود یکہ صوم افضل و اولی ہی لِمَنِ اتَّقَى واسطے اسکے جو پرہیزگاری کرے خبر ہی مبتدا محذوف کی ای ذلک لمن اتقی اور یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان اختصاص امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہی اوپر نفی اثم کے بر سبیل عموم بیچ حق متعجل اور متاخر کے تحقیق اس مقام کی بحر مواجیمن خوب لکھی ہی جسے منظور ہو دیکھ لے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزائے اعمال اور سزائے کردار پاؤگے سمجھے یعنی کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اسمین اشارہ کنایت مجوبانہ ہی کہ اُسے منافی میخانہ محبت کے اور دیوانہ خانہ عشق کے سمجھے ہین وہ یہہ ہین کہ اعمال سب تقرب بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہین جو بیان فرمائے لیکن ولولہ عشق اور سوزش محبت سے ایک یہہ بات ہی اسے بھی بجالاؤ وہ کیا ہی کہ میری راہ مین آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ میرا نام لیتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے صدقے ہونیکو خانہ کعبہ کے کہ سو رہی تجلیات میرے کا سہ فرض کیا نہیر ہی صوم وصلوٰۃ ؛ اور ہوگر مال تو دینا زکوٰۃ ؛ لیک سوا انکے ہی ایک اور چیز ؛ چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہی تمیز ؛ خانہ کعبہ کے طرف آئے ؛ ولولہ عشق بھی دکھلائے ؛ شوق کے میدانمین دیوانہ وار ؛ دوڑے کرتے ہوئے حج کو نثار ؛ پھرے میرا نام کہتے ہوئے ؛ جان میری راہ مین دیتے ہوئے ؛ فرض ہی آخر کو یہی پوچھ لو ؛ خاتمہ اسبات پر اپنا کرو ؛ اور ایک نکتہ موخر لانے مین حج کے یہہ بھی ہی کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور زکوٰۃ دیکر مال مزکی کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا چاہیئے کہ طواف خانہ یار ہی اسے طہارت تمام درکار ہی سہ لیاقت وہان کے جانے کی کہان ہی ؛ صفا کی جا کدر کیا کیا یہان ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش آتی ہی تجھ کو بات اُسکی سبب نزول کا اُسکے یہہ ہی کہ اخنس بن شریق بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ مین آیا تا جلد بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالون اور غاشیہ خدمت سید انام کا اوپر دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتونکو مقید ساتھ قسم کے کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ باتین خوش آئین جب رخصت ہوا تو شہر سے باہر جاکر کھیتونکو مسلمانون کے جلا دیا اور مواشی کو قتل کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش لگتی ہی تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بات کہ وہ کہتا ہی فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی کے

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہی اللہ کو اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اسکے ہی کہ دل اور زبان میری ایک ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بڑا جھگڑالو ہی جھگڑنے والون سے خصام جمع خصم کی ہی جیسی صعاب جمع صعب کی یا جمع خصیم کی جیسی کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہی بمعنی مخاصمت گفتار اور اضافت الد کی طرف خصام کے بمعنی فی ہی ای اشد فی المخاصمۃ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور جب پھرتا ہی درگاہ تیری سے ای محمد کوشش کرتا ہی بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اسکے اور ہلاک کھیتو نکو اور جانورونکو اور یا یہہ معنی ہین کہ جب حاکم ہوتا ہی تو یہہ امور کرتا ہی اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسی کے شان مین نہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اس منافق کے ڈر اللہ سے پکڑتی ہی اسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس کفایت ہی اسکو جہنم کہ گہرا کنوا ہی آگ کا دوزخ مین اور البتہ برا ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ بیچتا ہی جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اس کے یہہ ہی کہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود زہرہ مکہ سے مدینے کو چلے اور حبیب رضا کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر سولی پر کھینچا تھا سولی سے اتار کر ساتھ لیا سوار قریش کے پیچھے ان کے دوڑے انھون نے حبیب کو تو گھوڑے پر سے پھینک دیا زمین نے اسے نگل لیا اسواسطے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر ستر کافرون سے لڑنے کو تیار رہوئے آخر کار کفار تاب کہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہی کہ سو برسکی عمر تھی اور بڑے تیرانداز تھے مکے سے ہجرت مدینے کو انھون نے کئی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا اور بعضے ہمراہیونکو انکے شہید کیا یہہ بلندی پر چڑھ گئے اور کمان اتھہ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک شخص کو گرا دونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرنیکا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے دو اور مال میرا جو کے مین بیچ فلانے جگہہ وہ لے لو کفار نے بطمع مال انکو چھوڑ دیا اور اکر اسی مکان مین کہ نشان بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینے ہوئے قبل انکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی امیر المومنین عمر رضہ نے استقبال انکا کیا اور بشارت ساتھ اس مژدے کے دی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ عام مومنین کے ہی کہ اپنے تئین سپرد کرتے ہین ساتھ رضاے الہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہی کہ شب غار مین فرش پر سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے تھے اور جان اپنی فدائی جناب نبوی کی تھی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہی ساتھ بندون کے کہ طلب رضا اسکی مین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سلم سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج بتفصیل بیان فرمائی اور آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین ہونا سب آدمیونکا موقف مین ارشاد فرمایا پھر آیت فمن الناس من یقول مین یقول کے ساتھ معطوف اسکے کے تقسیم حاضران کی اوپر طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا مین ساتھ معطوف اسکے کے کہ آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہی تقسیم دوسری منافقون اور مخلصون کی بیان کی پھر یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کا فارشاد فرمائی پس اس آیت کا اگر بیچ شان عبداللہ ابن سلام کے نزول کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب انکے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرائع توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہین کھاتے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حق تعالیٰ نے انکو فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے بعضے چیز اسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو بخصوص انکے حق مین اور بعموم متناول ہے سب مومنان مخلص کو پس ربط اسکا آیت پہلی سے ہو گیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دویم ہے تقسیم دویم کی وہان غیب تھا یہان خطاب ہے التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق منافقون کے کہئے کہ منافق ایمان بہ ظاہر رکھتے تھے دل مین تصدیق نہ تھی انکی حق مین ارشاد فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دل سے بھی کرو تو ربط اس آیت کا ومن الناس من یعجبک قولہ سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دویم سے اور اگر اس آیت کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے اور معنی کلام کی یون ٹھہرائیے کہ یا ایہا الذین آمنوا بکتاب ورسول ادخلوا فی السلم وامنوا بجمیع القرآن تو یہہ جملہ بعد اتمام ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کافران ہے کشاف مین لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین اور لام وگاہ تتبعوا خطوات الشیطٰن اور مت پیروی کرو قدمون شیطانکی اور احکام منسوخہ پر قیام مکرو انہ لکم عدو مبین تحقیق وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر مستزلل کرنیوالا ہے وسوسہ ڈالکر تمہارے خاطر فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم پس اگر لغزش مین آؤ تم جادہ شرع اور احکام قرآن سے پیچھے اسکے کہ آئین تمہارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہے اوپر عذاب کرنے مخالفونکے اور محکم کار ہے انتقام نہ لیگا مگر بحق نقل ہے کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت بجائے ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت مخالفت اتباع اعدائے دین اور بیان مضرت اسکے مین غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرنا ہے اسپر ملائم نہین اور ہنگام تخویف اور ترہیب کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہین ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام آیا انتظار کرتے ہین یعنے نہین انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ لاوے ان پاس عذاب اللہ بیچ سایونکے بادل سفید رقیق سے چنانچہ قوم شعیب پر یوم الظلہ مین ظلل جمع ظلہ ہے جیسے حُلل جمع حلہ ہے والملئکۃ وقضی الامر اور آوین فرشتے کہ موکد ہین اوپر عذاب کے اور تمام کیا بتاوے کام ہلاک ان کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اسکے پہنچائی جائے والی اللہ ترجع الامور اور طرف خدا کے یعنے طرف جزا اسکی کے پھیرے جاتے ہین سب کام یا یہہ کہ آج سلاطینونکے حکم مین قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوین گے امر فرمان سوائے ملک رحمان نرہیگا والام یوم ئذ للہ سل بنی اسرآءیل کم اتینٰہم من ایۃ بینۃ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہین کتنی عطا کین ہم نے آبا اُن کے کو نشانیان روشن اور پیغام نیک بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہوید جون عصا اور ید بیضا اور امثال اسکے مثل من وسلوی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے ومن یبدل نعمت اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بیچ پہلے اسکے کہ آئی اسکے پاس تورات پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عقوبت کرنے والا ہے اسکو دنیا مین ساتھ قتل اور اجلا کے اور آخرت مین ساتھ عذاب بے منتہی کے زین للذین کفروا الحیوٰۃ الدنیا زینت دی گئی ہے واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اسپر فریفتہ ہون اور مغرور ہون ویسخرون من الذین امنوا اور ٹھٹھا کرتے ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ دولتمند قریش کے فقیر اصحابون پر جیسے بلال اور عمار تھے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد اشراف عرب کی اکھیڑا چاہتا ہے اگر دعویٰ اسکا سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اسکے تابع ہوتے حق تعالیٰ نے فرمایا والذین اتقوا فوقہم یوم القیمۃ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہین اوپر مین انکے ازروے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ایا گمان کیا تم نے اے مہاجر کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اُن لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین اُنکے حاصل یہہ ہی کہ اے مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین تم پر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہی کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہکے مرگئے حدیث مین ہی کہ صعب ترین بلا انکی متوجہ بانبیا ہوئی ہی غرض جمیع انعام ہوا ہی اوپر ایلام مایوسی ہی فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہان تک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے اُنکے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اور ان لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اُنپر بیتنے کہا با تفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنونپر غرض عرض کرتے تھے جناب الٰہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہہ کہ بر سبیل شک کہتے تھے پس حق تعالی نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالی کی نزدیک ہی مسلمانونکے یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عمرو بن جموح رض نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہی اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمین ہی منسوخ ہی ساتھ اس آیت کے کہ سورۂ توبہ مین آئیگی اور کشاف مین لکھا ہی کہ عون الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقی کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہی کہ اپنے محل مین واقع ہو اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین ہی بعد اسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صدر رحم مین والصلۃ متعلقہ بالعرش یقول من وصلنی وصل اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ اسواسطے فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماباپ کے اور قرابت والونکے وَالْیَتٰمٰی اور بے پدرون خوردسال کے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِیْنِ اور درویشونکے کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور مسافرون کے سمجھ لیجیے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ مسافر اگر رفیقون کے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہی کہ بے توشہ ہوگا چورون سے لٹیرون سے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہ ہی حامی مددگار اُسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھ اسکے ہی جاننے والا جزا اُسکی تمھین دیگا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ لکھی گئی اوپر تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہی واسطے تمھارے اور شاق ہی اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہی بلکہ بمقضائے بشریت ہی کہ تالف مال اور ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہی سمجھ لیجے کہ پہلے آیت ام حسبتم مین انا مخاطب کا بہشت مین ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسے ایسے محنتون کے ملتی ہی پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہی پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال با کفار اور جہاد با عداے کردگار تمپر لازم ہی

کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھہ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ایا گمان کیا تم نے ای مہاجر کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اُن لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین اُنکے حاصل یہہ ہی کہ ای مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین تم پر نہین آئی ہین جو پیغمبران خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہی کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر پیغمبر الجوع الجوع کہکے مرگئے حدیث مین ہی کہ صعب ترین بلاؤنکی متوجہ بانبیا ہوئی ہی غرض جسپر انعام ہوا ہی اُسپر ابتلا زیادہ ہی فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اُس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھہ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہان تک ساتھہ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے اُنکے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اور ان لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اُنپر یعنے کہا باتفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنونپر غرض عرض کرتے تھے جناب الٰہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے زیہہ کہ برسبیل شک کہتے تھے پس حق تعالی نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالی کی نزدیک ہی مسلمانونکے یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عمرو بن جموح رضی نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہی اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمین ہی منسوخ ہی ساتھہ اس آیت کے کہ سورہ توبہ مین آئیگی اور کشاف مین لکھا ہی کہ عون الحق ہی فی التطوع اور سوال نفقی کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہی کہ اپنے محل مین واقع ہو اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین ہی بعد اسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صدرحم ہین والصلة متعلقة بالعرش یقول من وصلنی وصل اللّٰہ ومن قطعنی قطعہ اللہ اسواسطے فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماباپ کے اور قرابت والونکے وَالْیَتٰمٰی اور بے پدرون خوردسال کے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِیْنِ اور درویشونکے کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور مسافرون کے سمجھہ لیجے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ مسافر اگر رفیقون کے ساتھہ ہوگا تو اغلب یہہ ہی کہ بے توشہ نہوگا چورون سے لٹیرون سے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہ ہی حامی مددگار اُسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھہ اسکے ہی جاننے والا جزا اُسکی تمھین دیگا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ لکھی گئی اوپر تمھارے لڑائی اور وہ کروہ ہی واسطے تمھارے اور شاق ہی اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہی بلکہ بمقتضائے بشریت ہی کہ تالف مال اور ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہی سمجھہ لیجے کہ پہلے آیت اقم الصلوۃ مین آنا مخاطب کا بہشت مین ساتھہ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھہ ایسے ایسے محنتون کے ملتی ہی پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہی پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال باکفار اور جہاد باعداے کردگار تمپر لازم ہی

اور حال یہہ ہی کہ تمپر دشواری ہی یعنے خداوند دشواری ہی یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محنتین یہان
کی اختیار کرو تو وہان عیش پائدار کرو شعر رفت اسے ڈھونڈھو کے بیخود کچھ کھویگا تب تو پاویگا تو وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حال آنکہ وہ بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے غزا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہی واسطے
تمہارے دنیا مین بھی بجہت فتح یابی اور حصول غنائم اور مقہور اعداے دین اور آخرت مین بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات
علیین وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روی کسالت نفس کہ وہ نجانا جہاد کا ہی اور حال آنکہ
وہ بری ہو واسطے تمہارے دنیا مین بسبب تحمل ایذا کے غلبہ اعدا سے اور آخرت مین بجہت حرمان کے ثواب غزا سے اور بعد درجہ شہدا سے وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہی مصلحت تمہاری اور تم نہین جانتے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہین تم سے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے لڑنے سے بیچ اسکے کشاف مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھ اور
اصحابون کے جمادی الآخر مین دو مہینے پہلے غزوۂ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان انکے اور قافلہ قریش کے کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی
عمر بن عبد اللہ الحضرمی اور تین آدمی ساتھ اسکے کفار سے قتل ہوئے شام کے وقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہوا کہ وہ دن سلخ جمادی
الاخری کا تھا یا غرہ رجب کا جب یہہ خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارونکو کہہ دیا کہ حلال ہی خونریزی
اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب کے اور حال آنکہ اس چاند مین حرام ہین یہہ باتین مسلمانون نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے
اس سوال کا جواب فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہی اسوقت مین قتال ماہ حرام
مین حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوگیا ساتھ آیت سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیونکو راہ اللہ
کی سے یعنے ایمان سے اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور کفر کرنا ساتھ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیونکو مسجد حرام سے یا نماز پڑھنے سے بیچ اسکے بعضون
نے کہا ہی کہ واو والمسجد الحرام مین قسم کی ہی وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب انکے
کا مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے کہ مشتمل ہی اوپر مسجد کے بہت بڑا ہی نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اسکی زیادہ تر ہی وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ اور کفر بڑا ہی قتل سے کہا ہی کہ مراد قتل سے عمر بن عبد اللہ حضرمی کا ہی چنانچہ بحر مواجمین لکھا ہی کہ زبردستی کرنی مسلمانون پر اور باکراہ
ان کو دین سے پھر اگر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے بڑا ہی بیچ رشتے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ ابن جحش وغیرہ
اہل اسلام کے ہاتھ سے واقع ہوا تھا لام القتل مین عہد کا ہی وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ
ٹلینگے مشرک بتعصب اور عناد اور عناد کرتے جاوینگے تم سے ای مسلمانو یہان تک کہ پھیر دین تمکو دین تمہارے سے اگر کر سکین اور قادر ہون وَ
مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو کوئی پھر جاوے تم سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے اور حال آنکہ
وہ کافر ہو یعنے حالت ارتداد مین مر جاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ لوگ کھوے گئے عمل انکے بیچ دنیا کے
اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نہ رہا قبیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ رہے وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجے کہ کھوئے جانا عمل کا اور زائل
ہونا ثواب کا نزدیک امام اعظم رح بمجرد ارتداد کے ہوتا ہی اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک امام
شافعی بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جب تک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پاویگا اور اگر اسلام نہ لایا اور اسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مرگیا تو ثواب اعمالکا نہ پاویگا اور تمسک انکیا ہی آیت ہی اسواسطے کہ اسمین موت حالت کفر پر شرط ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جزاے ابطال اعمال اور زوال ثواب اسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین دو شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہی ابطال اعمال مترتب ہی ارتداد پر اور خلود نار مترتب ہی موت حالت کفر پر اور دلیل انکی یہہ آیت شریفہ ہی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ کہ اسمین صریح حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جو شخص کفر کرے ساتھ ایمانکے یعنے مرتد ہوجاوے پس تحقیق حبط ہوجاتے ہین عمل اسکے اسمین کچھہ قید موت کی نہین ہی مطلق ارتداد موجب ابطال اعمال ہی پس حبط ہونا عمل کا کہ مطلق آیا ہی مقید بموت کیونکر ہوا اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا اور رسول اور جنھون نے وطن چھوڑا اور محنت کی لڑے کافرون سے بیچ راہ خدا کے یعنے عبداللہ بن جحش اور یارا اسکے اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا مسلمانونکا اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہی اور اسپر مہربان ہی معلوم کیجے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اوچھتے ہین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اس کا یون ہی کہ جب نازل ہوئی آیت ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے انکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطاب نے اور معاذ بن جبل وغیرہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دو ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنے والی عقل کی ہی اور بیچ جوئے کے سبب ضایع ہونے مال کا ہی یہہ پس فرمایا حق تعالی نے قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اُن دونونکے گناہ بڑا ہی اور فائدے ہین واسطے لوگون کے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتغال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسی تواضع منکسران اور سخاوت ممسکان اور جرات بیدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء ہین اور فائدہ جوئیکا تو یہی اوپر درویشون کے کہ رسم جاہلیت تھے جو کوئی کچھہ جیت تا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اسکا اور بعضے پیتے تھے بعد اسکے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے پی کر ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر لا کے پڑھہ گئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری بعد اسکے صحابہ نے وقت نماز کے اسکا پینا چھوڑ دیا بعضون نے وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز جمع کرکے لوگونکو محفل نشاط کی اور بادہ خواری لگی جب مدہوش ہوئے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی مین شعر پڑھے جو انصار یکی ہجو پڑھے انصاریون نے اسکو مارا اور زخمی کئے اور ایذا پہنچائی سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انصار مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمر نے دعا کی کہ اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافعا پھر دعا انکی قبول ہوی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ الخ کہ سورۂ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حق تعالی نے اوپر بندون کے کہ شراب یکبارہ حرام نکی درجہ بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھی پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہی نہ حرمت پھر حرام فرمائی وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اسکا ثابت ہے اور حرمت اسکی آیت جو سورۂ مائدہ مین آویگی اس سے ثابت ہوئی ہی سوال جب اسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہی پھر احتیاج طرف

مائدہ کے کیا ہی جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے کہ حرام نہین ہی یہہ مگر اثم اس مین تضییع وقت اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہی اور یہہ کہ شرب اسکا سبب زوال عقل ہی اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفاء بیماری ہی اور حال انکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب یہہ نفع اسکا جب تک تھا کہ پینا اس کا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورۂ مائدہ کی تو حرمت اسکی نے دور کر دیا منفعت اسکے کو کہ للناس تھی اور معلوم کر لیا ہی آپ نے کہ حدیث محرمات مین واقع ہی پس تخالف آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجے کہ نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے شیرہ انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش اگر کف اسکی اوپر کی دور ہو پھر بیہوشی لائے وہ تو حرام ہی اسیکا نام شراب ہی اور صاحبین کے نزدیک جوش اگر کف دور ہو یا نہو خمر ہی امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے فرمایا ہی کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوین مین پڑے اور سپر سنار بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اس منار پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اُپجاوے تو چارپایونکو نچراؤن کہ عین خمر حرام قطعی ہی اور پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہی ہو سمی بہت حرام ہی اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورۂ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اور گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہی نفعونکے سے

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خرچ کرین عمرو بن جموح نے اول بار جو سوال نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمچانا مین نے کہ صدقہ دیا چاہیے لیکن نہین جانتا مین کہ کتنا دیا چاہیے جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنی جو اہل وعیال کے خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ مین دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت زکوٰۃ کے کہ سورۂ توبہ مین آویگی بحر مواجیز لکھا ہی کہ ما مبتدا ہی اور ذا بمعنی الذی ہی اور ینفقون صلہ اسکا ہی ضمیر موصول کی محذوف ہی ای ما الذین ینفقونہ یا ما محل نصب مین ہی مفعول ینفقون کا بمعنی ای شیئ ینفقون كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جیسا بیان نفقے کا فرمایا اس طرح بیان کرتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمہارے نشانیان مہربانی اپنے کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کامون اس جہان کے اور اُس جہان کے یعنے دل اس جہا نمین نہ باندھو اور اُس جہانکو ہاتھ سے نکھو ملا حسین واعظ نے لکھا ہی کہ سلمی نے کہا ہی کہ تفکر بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہی کہ سمجھے آدمی یہہ دونون قاطعان راہ مین فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہی طالب عقبی کو اور عقبی حرام ہی طالب دنیا پر اور یہہ دونون حرام ہین طالب مولیٰ پر قطعہ عقبی مین وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ ۔ دنیا کی ہوس پھر اسکو ہو کب کچھ ۔ تو اسکو ملے تو سمجھے کونین ملا ۔ سمجھی ہی تجھی کو تیرا رفت سب کچھ ۔ نقل ہی کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت اُنکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوش بو سے لوگ خوش ہوئے وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہی حق تعالیٰ نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمہارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہشت آئی جسکا مین طالب ہون اُسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہی عرض کیا انھون نے کہ مین تجھے چاہتا ہون پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکل گئی واہ عجب موت پائی الٰہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجو سہ تیرے شاہد مین جان تن سے جائے میری ۔ الٰہی موت بھی آوے تو ایسی ہی آئے میری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے ہین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو یتیمون سے یعنے کس طرح سے

معیشت ساتھہ یتیمون کے کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جو تاکید تہدید کھانے مال یتیمونکے مین ساتھہ نزول اس آیت کے ولا تقربوا مال الیتیم وارد ہی وہ لوگ کہ انکا کاروبار کرتے تھے اور اُنکے معاملات مین تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک مین پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی یتیمون کے مال کی واسطے اُنکے بہتر ہی اجتناب کرنے سے بحر مواجہین لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا عبد اللہ بن رواح انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ علاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہی کس طرح معاملہ کرین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعضے لوگ کھانا یتیمونکا جدا ہی پکانے لگے اور انکے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھہ انکے روا نرکھنے لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملا لو تم ان کو اور طعام اپنا ساتھہ طعام انکے کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھہ ان کے رکھو خرچ اور وزن انکی جنس کا حساب مین رکھو اور زیادتی اور کمی کھانے کی پر مت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہی بگاڑنے والون اور تباہ کرنے والونکو انکے مال کے سنوارنے والون سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تم کو اور تنگ کرتا تمکو ساتھہ اسباب کے کہ مخالطت ساتھہ یتیمون کے حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہی حکمت والا جو کرتا ہی ساتھہ حکمت کے کرتا ہی سوال یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم اور یسئلونک عن الشہر الحرام اور یسئلونک عن الخمر والمیسر ان تینون آیتون کے درمیان بجہت تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا اور یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو اور یسئلونک عن الیتمی اور یسئلونک عن المحیض ان تینونمین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہی پس اُنمین کیون وصل کیا ساتھہ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلے آیات ثلثہ مین تھا یہان بھی کرتے جواب لکھا ہی تفسیر و نمین کہ سوال تینون پہلے کہ مفصولہ ہین انمین سے آخر کا سوال کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر ہی یہہ اور تینون سوال پچھلے کہ موصولہ ہین ایک وقت مین واقع ہوئے ہین اتحاد وقت کا درمیان اُنکے موجب وصل ہی اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ مین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی اُنمین مفقود ہی سبب فصل ہی معلوم کیجیے کہ چونتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھہ مومنین اور مومنات کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح مین لاؤ عورتین شرک والیونکو یہان تک کہ ایمان لاوین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور مردانہ تھا مکے کو بھیجا تاکہ ضعفائی اہل اسلام کو کفار سے مخفی کر کرلے آوے جب مکے مین پہنچا تو ایک عورت مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھہ اسکے رکھتی تھی اسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو الا فریاد کر کر تجھے ایذا دلاؤنگی اُسنے کہا حرام مین تجھہ سے کرون یہہ محال ہی اسنے کہا نکاح کر اسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرون میری کیا مجال ہی پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور اُنہین روز ونمین عبد اللہ بن روحہ نے ایک طمانچہ اپنے لونڈی کو مارا تھا وہ آکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس داد خواہ ہوی حضرت نے مہربانی فرما کر عبد اللہ سے اُسکا احوال پوچھا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہی روزہ رکھتی ہی تصدیق آپ کے رسالت کا کرتی ہی لیکن نافرمان ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ مومنہ ہی اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اُسے آزاد کر کر نکاح کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن روحہ نے کنیز ک سیاہ سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اُسنے نہ قبول کیا تو تم

نے یہہ آیت بھی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر عورت آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب مین لائے تم کو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کرو تم عورات مومنا تکا ساتھہ مردون مشرک کے یہانتک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہی عورت کافر آزاد مشرک لانیوالے سے اور اگرچہ خوش آئے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ یہہ شرک والے اور شرک والیان بلاتی ہین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اُسکا سبب ہی دوزخ کے جانے کا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اور اللہ بلاتا ہی تم کو بالسنہ رسل طرف جنت کے اور بخشش کے یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہی کہ جنکے ادا کئے سے بخشے جاؤ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھہ قضا اور ارادت اسکے کے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان فرماتا ہی نشانیان اپنی اور ظاہر کرتا ہی احکام اپنے حلال اور حرام سے واسطے آدمیون کے تو کہ نصیحت پکڑین وہ حاصل یہہ ہی کہ نکاح مؤمنین کا زن مشرک سے جب تک کہ ایمان نلاوے حرام ہی لیکن اشکال یہہ ہی کہ جائز رکھا فقہا نے لانا زن کتابیہ کا نکاح مین باوجودیکہ شرک انکا قرآن سے ثابت ہی کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری مسیح ابن اللہ پس بیضاوی مین لکھا ہی کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کر دیا اس آیت نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب کہ سورہ مائدہ مین ہی پس جائز ہوگیا نکاح اس سے اور کشاف مین لکھا ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہی ساتھہ آیت سورۂ مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مؤمنا تکا ساتھہ مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین سے ثابت ہی اور تفسیر احمدی مین لکھا ہی کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لا تنکحوا بالضم ہی باب افعال سے خاصۃ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا المشرکات کے کہ اس مین دونو قرأتین مین معلوم کر لیجے کہ بیتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت مباشرت کا ساتھہ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت کرنے کا ان سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ اور سوال کرتے ہین تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ یہود حالت حیض مین اپنی جورون سے جدے ہو جاتے تھے اور نگاہ انکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام انکے ساتھہ حرام جانتے تھے اور کرنا کلام اُن سے منع سمجھتے تھے اور نصاری برعکس اسکے کرتے تھے کہ حالت حیض مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ابن ابوحداح رح نے حضرت سے پوچھا کہ عورت اپنی سے حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قُلْ هُوَ اَذًى کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہی کراہت طبع اور نفرت دل اس مین ہوتی ہی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ پس چھوڑ دو عورتو کو حالت حیض مین یعنے مجامعت سے بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حق تعالی نے واسطے تاکید کے فرمایا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور مت پاس جاؤ انکے یعنے مباشرت مکرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہان تک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا اور ضم ہا امام حفص کی قرات ہی یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل نکیا ہو مجامعت روا ہی اور اگر انقطاع دم کا ہوا قل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی نا روا ہی چنانچہ قول امام اعظم کا ہی اور جب غسل کرے بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہی فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ جب نہالین بعد انقطاع دم پس جاؤ انکے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے کہ فرج ہی نہ غیر اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ تحقیق حق تعالی دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالونکو مناہی سے اور دوست رکھتا ہی پاکونکو سمجھیے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرتے ہین ترسا کچھہ حیض غیر حیض مین فرق نہین کرتے وہی جماع خلط جو تھا حالت حیض مین بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بکلی تارک تھے کچھ آمیزش کسی امر مین انکے ساتھ نرکھتے تھے حق تعالی نے مسلمانونکو رامیانہ روی کا عنایت فرمایا مضاجعۃ اور مواکلۃ اور مشاربۃ اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابحنیفہ اور ابی یوسف کا ہی اور امام محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہین اور مدت حیض کی اقل تین روز ہین اور اکثر دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ ہین بتفصیل مذکور ہین یہان بیان کرنا موجب طوالت کتاب ہی لہذا محرر ہوے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرے تو فرزند احول پیدا ہوتا ہی لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالی نے نازل کیا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین کہ ان سے انتجار اطفال اور نبات بنات پیدا ہوتے ہین فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ پس جاؤ کھیت اپنے مین جس طرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھ ان کے جس نہج سے لٹا کے بٹھا کے الٹ کے پلٹ کے موضع حرمت مین نہ محل فرث مین یعنے مقام جماع مین جماع کرو کہ قبل ہی نہ محل سرگین مین لواطت کرو کہ دبر ہی سمجھ لیجے کہ انّی کی دو معنی آتی ہین من این کی چنانچہ آیتہین انّی لک ہذا اور کیف کی چنانچہ اس آیتہین انّی یکون لی غلام یہان من این نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اسمین صفت تعمیم مکان ہی اس آیت کی معنی ہوجاوین کی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہین اور یہہ معنی اس آیت کی درست نہین اسواسطے کہ حق تعالے نے فرمایا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین ان سے اولاد پیدا ہوگی تمھاری تم اپنے کھیت کو جو تو بو جیسے چاہو اور اولاد نہین پیدا کرتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہان ہوتی ہی پس کھیت وہ ٹھہرا کہ جو منبت نخیل اولاد ہو نہ وہ کہ جسمین تخم ضایع جاوے پس کسی طور سے یہہ معنی انّی کی بنتی ہی نہین پس بیان انّی بمعنی کیف ہی جیسا کہ مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہی یعنے کیف شئتم قائما او قاعدا او مضطجعا چنانچہ اول تقریر کرآئے ہم وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ اور پہلے بھیجو واسطے جانون اپنی کے خلوص نیت سے اور اعمال نیک سے کہ اتباع اوامر اور اجتناب نواہی ہی جماع حلال ہی اس سے کرو اور لواطت حرام ہی اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسون اپنے پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہووے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہی وہ کرو لواطت کی نہی کی ہی وہ نکرو اور جانو یہہ کہ ملنے والے ہو تم اس سے جو پہلے بھیجا جس اچھا یا برا اچھا تو اچھے درجے بہشت مین ملین گے برا ہی تو برے درجے دوزخ مین ملین گے یا ملاقوہ کی ضمیر طرف اللہ کے ہی یعنے ملوگے اللہ سے بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگی یا مراد ملاقات سے عرض بندگان ہی بخدا عزوجل چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہی وعرضوا علی ربک صفا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوش خبری دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والونکو ساتھ بہشت اور رویت کے معلوم کیجیے کہ چھتیسوین ۳۶ آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر نکھانے کا اور بہت قسمین نکھانے کا اور تقسیم اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ دست آویز اور بہانہ واسطے قسمون اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشیر بن نعمان تھے ناخوش ہوگئے اور قسم کھائی اسم اعظم الہی کی کہ اس سے بات نکرونگا اور اسکے حق مین کچھہ نیکی نکرونگا اور اسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نکرونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا اس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور راحبا کے اور پرہیزگاری کرو مروت یارون دوستدارون کے سے اور ان سے قطع کلام کرو وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگونکے وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ تعالی سننے والا ہی تسم تمھاری جاننے والا ہی جو دل مین قسم کھانے والونکے ہوتا ہی عبد اللہ بن رواحہ رضی بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل مین ٹھہرایا تھا بشیر بن نعمان کے ساتھ

عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بیشتر سے بیشتر مقام رحمت اور شفقت مین آیا لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ نہین پکڑتا تم کو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے کہا ہی صاحب کشاف نے لایواخذکم اللہ ای لایعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہین کہ لایلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہی کہ مظنہ زہت پر قسم کھائی چاہے اور وہ جھوٹھ نکل آوے اور بقول امام شافعی لغو وہ ہی کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر باتمین کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا واللہ اٹھونگا اور اسے اس قسم مین قصد قسم کھانیکا نہو خیر ہر تقدیر یمین لغو کی کفارت نہین ہی اور حق تعالی اسپر مواخذہ نفرماویگا وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ اور لیکن پکڑتا ہی تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کماتے ہین دل تمھارے یعنے جو عمدًا قسم کھاؤ ارادہ کرکر دل مین ایک کام کا اور خلاف اسکے کرو تو حانث ہوگے کفارت لازم آویگی اور بیان کفارت یمین کا سورۂ مائدہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اور اللہ تعالی بخشنے والا ہی بند یکو ساتھ قسم لغو کے اور بردبار ہی سوگند عمدًا مین بھی شتابی عذاب کرنیمین نہین فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف ہی بیچ یمین غموس کے معنی لغت مین نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہی اور اصطلاح اہل شرع مین یمین غموس وہ ہی کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ مین کام کیا ہو اور قصدًا جان بوجھ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ مین نے نہین کیا یا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایکروایت مین امام احمد کے ہی کہ اسپر کفارت نہین ہی کہ اسکا گناہ بڑا ہی کفارے سے نہین بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کے کفارت ادا کرے اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ مین یہہ کام کرونگا اور خلاف اسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگا بالاجماع معلوم کیجے کہ یہان سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت مین شروع ہووین ہین اور سینتیسوین آیت آیات مسائل مین کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ واسطے ان لوگون کے کہ قسم کھاتے ہین بی بیون اپنی سے جدائیکی سمجھ لیجے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ مین ایسا مشروح مفصل نہین ہی جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدّت کا ہی کہ طلاق باحکامہ واقسامہ رجعی بائین غلیظ ایلا وغیرہم اور ایسے ہی عدت باحکامہا اور اقسامہا ذکر فرمائی ہی اور تمام یہہ دو سورتو مین بیان کیا ہی ایک تو یہان سورہ بقرہ مین دوسری سورہ طلاق مین کہ آخر قرآن مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور یہان ابتدا کی ہی ساتھ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا والذین یولون من نسائہم اور حسینی والے نے کہ سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ جاہلیت مین جس مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو چھوڑونگا تو اور سے نکاح کرلیگی تو قسم کھالیتا تھا کہ اتنے روز ون اس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ بیچاری پابستہ دل خستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ ہوتی ہی نہ سہاگن حق تعالی کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہی کہ اسمین مذکور یمین کا فرمایا تھا اس مین حکم ایک صفت یمین کا کہا پس کلام ارباب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے ملاحظہ احوال اول لوگون کے کہ ایسی قسم کھاتے ہین تَرَبُّصُ اَرْبَعَۃِ اَشْہُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس اگر پھر آوے سوگند کھانیوالا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق سبحانہ تعالی بخشنے والا ہی گناہ شکنندگان قسم کا اور مہربان ہی کہ مباح کو محالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھ لیجے کہ شریعت مین یہہ ہی کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع کرے تو حانث ہوتا ہی کفارت لازم آتی ہی اور نکاح ثابت رہتا ہی چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہی اور ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہی اور بقول امام شافعی رح اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی اور وطی نکیا اسنے بغیر عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتا ہی نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہ اُن کے نزدیک موقوف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی چاہے طلاق دے چاہے نہ دے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہئے کہ طلاق دلوا دے یہہ قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا
ہی اور امام احمد سے اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہی کہ تنگی کی جائے اسپر تا کہ طلاق دیوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اور اگر تقید کرین طلاق کا پس حق تعالی سننے والا ہی کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہی قصد اسکیکا اختلاف ہی بیچ اسکے کہ اگر
قسم کھائی کسی نے بغیر اسم اللہ کے تو ایلا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہی کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو کے کیا یا ارادہ ایذا دو
کرنیکا اسکے کیا کہ دودھ پلانے والی ہی یا بیمار ہی یا قصد اپنے جان کے ضرر دفع کرنیکا کیا اور بقول امام مالک کے مولی نہین ہوتا مگر
حالت غضب مین قسم کھائی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر نیکی اور سازکاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہین ہوتا اور بقول
امام محمد قصد ضرر زوجہ ہی مولی ہوتا ہی فقط اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر ان سے قول موافق امام اعظم ہی اور اگر بنام خدا قسم کھاکر
چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہی مگر قول قدیم شافعی مین اور کسی نے وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجہ سے بغیر قسم
کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہین ہوتا اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی مین ہوتا ہی اور اختلاف
ہی مدت ایلای بندے مین بقول مالک دو مہینے مین آزاد ہو جورو اسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے مین مطلق اور نزدیک امام
اعظم کے اعتبار مدت ایلا مین عورت پر ہی اور اگر جورو آزاد ہی چار مہینے مین اور اگر لونڈی ہی دو مہینے مین خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان
ہو اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام اعظم کے اور اختلاف ہی ایلای کافر مین بقول
ائمہ ثلثہ صحیح ہی اور بقول امام مالک صحیح نہین اور فائدہ صحت ایلا کا اسوقت ظاہر ہوتا ہی کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے
وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجے کہ آٹھ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت
کا بیچ طلاق کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیان انتظار کرین ساتھ جانون اپنی کے تین
قروء تک اور قرء لفظ مشترک ہی حائض ہونے کو زن کے اور پاک ہونے کو دونو کہتے ہین لیکن یہان قرء نزدیک امام اعظم کے حیض ہی اور
نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہی اور امام محمد سے دونون روایتین ہین اور فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوتا ہی اسوقت کہ عورت کو حیض
تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہو جاتی ہی اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضاے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر
ہو تب پوری ہوتی ہی اور متفق ہین ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہی طلاق دادہ ہو یا خاوند مر گیا ہو اور ایسی ہی باتفاق عدت
اس عورت کی کہ جسے حیض نہوتا ہو بسبب بوڑھاپی کے حیض منقطع ہو گیا ہو تین مہینے مین اور اسیطرح سے حیض ہوتا ہی عدت اسکی تین قروء مین
باتفاق لیکن معنو مین قروء کے اختلاف ہی چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی مگر بقول داؤد تین مہینے مین اور اگر کوئی عورت راند ہو جاوے رستے مین
حج کے تو بقول امام اعظم مدت عدت کی وہین اقامت کرکے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونیکا
حج کے تو عدت توڑنا جائز ہی عین عدت مین نکل کر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید راجح امام شافعی اور ایک
روایت مین امام احمد کے حلال نہین ہی اسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالباً اسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدت کی نزدیک امام اعظم کے
ایک سو بیس برس ہین اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نو برس ہین اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال مین سے نفقہ پایا کرے ہمیشہ اور اگر
دشوار ہو نفقہ اسکے مین سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کے سے اور بقول امام مالک اور مختار ہی متاخرین اصحاب
انکے کا اور یہی روایت قوی ہی کہ حضرت عمر رض نے کیا ہی اور انکار نہین کیا کسی نے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہہ ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ توقف کرے مدت چہار سال کہ اکثر مدت حمل کی ہی اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اسکے کی ہی پھر حلال ہی اسے ازدواج
اور سے اور خلاف ہی کم ہوے مین اس بقول جدید امام شافعی مفقود وہ ہی کہ معلوم نہو کہان گیا اور قطع ہو جاوے خبر اسکی اور غالب گمان ہو کہ مر گیا
اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی وہ ہی کہ قطع ہو خبر اسکی اسباب ظاہر ہلاکت کا ہو یا نہو اور بقول امام احمد مفقود وہ ہی کہ منقطع ہو خبر اسکی
اور سبب غالب ہلاکت کا ہو چنانچہ جنگ مین گم گیا ہو درمیان دو صف کے یا سوار جسپر تھا وہ کشتی غرق ہو گئی اکثر لوگ اس کے ڈوب گئے بعضے سلامت
رہے اور اگر سفر تجارت کو گیا تھا کہ خبر منقطع ہو گئی معلوم نہین کہ زندہ ہی یا مردہ اس حالت مین اور سے نکاح کرنا درست نہین یہان تک کہ متیقن ہو
موت اسکی یا ایسی مدت گذر جاوے کہ اس قدر مدت مین زندہ نر رہتا ہو کوئی اور بقول امام اعظم رح مفقود ہی کہ غائب ہو جاوے اور معلوم نہوے
خبر اسکے جینے کی اور مرنے کی اور اختلاف اسمین ہی کہ جو پھر آوے خاوند کم ہوا اور یہان نکاح کر لیا ہو اسکے جورو نے اور سے بعد توقف مدت گم شدنی
کے پس بقول امام اعظم باطل ہو جاویگا نکاح دوسرا اگر وطی کیا اسکے ساتھہ تو مہر مثل لازم ہوگا اور عدت کچھہ لازم نہین کہ دوسرا نکاح باطل تھا اور جورو
پہلے خاوند کی ہی اور بقول امام مالک اگر دخول کیا اسکے ساتھہ زوج دوسری نے تو جورو اسیکی ہو گئی اور زوج اول نے جو مہر دیا ہو تو واجب ہی کہ جورو
پھر ادے مہر اور اگر دخول نہین کیا تو جورو پہلے خاوند کی ہی اور امام مالک سے دوسری روایت یہہ ہی کہ جورو پہلے ہی خاوند کی ہی بہر حال وطی
کرے دوسرا یا نکرے اور امام شافعی رح سے دو قول ہین ایک مین باطل ہی نکاح دوسرا دوسرے مین باطل ہی نکاح پہلا بہر حال اور بقول امام احمد اگر دخول
نکیا ہو ساتھہ اسکے زوج دوسرے نے تو جورو پہلے کی ہی اور اگر دخول کیا ہی تو پہلے زوج کو اختیار ہی اسمین چاہے اپنے نکاح مین رکھے اور مہر اگر
دوسرے زوج نے دیا ہی تو جورو سے دلوا وے یا جورو دوسرے کو دے دے اور اگر مہر دیا ہو تو لے لے اور جائز رکھتے ہین قسمت مال مفقود کی امام اعظم
اور امام احمد اور نہین جائز رکھتے امام مالک اور امام شافعی تا انکہ متیقن ہو موت اسکی اور اختلاف ہی ام ولد مین کہ مر گیا مولی اسکا یا آزاد کر دیا اسے
دونون حال مین بقول امام اعظم عدت اسکی تین حیض ہین اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک حیض اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک تو ایک حیض
کی اسیکو امام کرخی نے اختیار کیا ہی دوسرے آزاد یعنی ایک حیض اور وفات مین چار مہینے دس دن سمجھ لیجیے کہ پہلے حق تعالی نے مطلق احکام قسم کا
مذکور فرمایا پھر اقسام اقسام مین سے کہ ایلا ہی اسکا ذکر کیا پھر ایلا سے کہ مناسب طلاق سے رکھتا ہی مذکور طلاق کا کیا بعد اسکے احکام مطلقات بیان
فرمائے کہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء کہ قروء سے مراد تین حیض ہین کہ اُن مین جہان طلاق دیا ہو وہین رہے اس مکان سے بغیر
عذر شرعی کے نہ نکلے اور اس مدت عدتمین جو قیود دین کہ دلیل شرعی سے ثابت ہوین ہین چنانچہ کتب فقہ مین بتشریح اور توضیح مسطور ہین بجا لاوے
سوا النفس جمع قلت ہی اور نفوس مطلقات بہت ہین پس مقام جمع کثرت مین جمع قلت کیون لائے باوجود نفوس کہ جمع کثرت ہی اسکو چھوڑ
کر انفس کو کہ جمع قلت ہی کیون اختیار کیا جواب تو کہ استعمال جمع قلت کا دلالت کرے اوپر اسکے کہ شان عورت سے کہ میل طرف ازواج کے
بیشتر رکھتی ہین تربص اور انتظار قلیل ہی اور امام شافعی جو قروء سے تین طہر مراد لیتے ہین انکی دلیل یہہ ہی کہ زمان رغبت زنان زمانہ طہر ہی
نہ حیض پس قروء کی تاویل بطہر کرنا مناسب ہی اور سیاق کلام کا بھی اسیکو چاہتا ہی و بعولتہن احق بردہن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا کہ
ارادت باشارت طہر ہی اور امام اعظم کہتے ہین کہ صریح آیت واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر سے معلوم ہوتا ہی
کہ تین ماہ بدلے تین حیض کے مقرر کیے اور اعتداد ساتھہ اُس کے بتقدیر انتفاع حیض لائے یہہ اشارت کافی ہی اوپر اسکے کہ عدت ساتھہ حیض کے
ہی اور سوا اسکے اور بھی ادلہ ان کے ہین یہان واسطے طوالت کلام کے مسطور نہوے ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ اور نہین حلال
ہی واسطے عورتون کے یہہ کہ چھپاوین جو کہ پیدا کیا ہی اللہ نے فی ارحامہن بیچ رحمون اُنکے کے فرزند سے یا خون حیض سے اور جو کتمان ولد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبب ابطال حق رجعت ہی پس عورتون کو روا نہین ہی لکھا ہی کشاف مین کہ عورت جب ارادہ کرتی تھی جدائی کا اپنے خاوند سے تو چھپاتی تھی حمل کو تو کہ منتظر نہو وضع حمل کا اور جو حائض ہوتی تھی تو ظاہر کرتی تھی کہ طہر مین ہون استعجالاً للطلاق پس حق تعالی نے فرمایا کہ نہین حلال یہہ تمھارے واسطے اِن کُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر ہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُھُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّھِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا اور خاوند انکے سزاوار تر ہین ساتھ پھیر لینے اُن کے کے بیچ زمانہ تربص اور انتظار کے اگر چاہین خاوند صلاح مین لانا کام بگڑنا نہ ضرر پہنچانا انکو لکھا ہی کہ ابتداے اسلام مین طلاق رجعی دیتے تھے اور جب مدت عدت کی تمام ہونے کو آتی تھی تو رجوع کرتے تھے اور عورت کو پاس بلا کر پھر طلاق دیتے تھے غرض انکی تمام فساد تھا نہ اصلاح حق تعالی کو یہہ بات ناپسند آئی آیت نازل فرمائی وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے بی بیون کے ہین اوپر مردون کے حقوق جیسے کہ مردون کے اوپر ہین ساتھ اچھی طرح کے کہ خوبی معیشت ہی اور حسن معاشرت ہی سمجھ لیجے کہ حق خاوند کا جو اوپر یہہ ہی کہ فرمانبرداری کرے اسکی اور ننگ ناموس شوہر کا نگاہ رکھے اور قدم دائرہ عفت سے باہر نہ نکالے اور نکہبانی گھر کی کرے اور تعظیم تکریم ساس کی خسر کی کرے اور اپنی آپ کو آراستہ رکھے واسطے شوہر کے اور مکان کو مصفی اصاف ستھرا کرکے رکھے اور خاوند کے بچھونا بچھانی مین اور کھانا پکا کر کھلانے مین اور پانی پلانے مین پانو دبانے مین چست چالاک رہے اور حق بی بی کا اوپر خاوند کے یہہ ہی کہ ساتھ اسکے زندگانی بوجہ احسن کرے اور علم دین سکھاوے اور اسکے واسطے مکان بناوے خبر گیری خرچ ضروری کی رکھے طعام لباس اسکے سے غافل نہو وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ اور واسطے مردون کے اوپر بی بیون کے زیادتی اور بلندی ہی کہ مہر انپر ہی اور نفقہ کسوت بھی دینے ہین یا درجہ عظیمہ اور مرتبہ جلیلہ یہہ ہی کہ سررشتہ طلاق اور رجعت انہین کے ہاتھ مین ہی یا برای رجال کی نسا پر یہہ ہی کہ نبوت خاصہ انکا ہی کوئی نبی عورت نہین ہوئی اور ولایت اکثریہ انہین کو ہوتی ہی کم عورات بقرب ولایت مشرف ہوئی ہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ عورتون سے دو بی بیان کامل ہوی ہین ایک تو آسیہ دوسری مریم اور النساء محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات مین البتہ بہت عورات بدرجہ ولایت پہنچی ہین لیکن بہ نسبت رجال کی قلیل ہی ہین بلکہ اقل چنانچہ ایک رابعہ بصری ہین کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلا دو اور دوزخ کے بجھا دو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخ کے خوف سے اور بہشت کی امید سے عبادت کرتے ہین اللہ کے واسطے کم کرتے ہین قطعہ جان وتن برہ خدا شہادت وہ ہی ؛ لو اسکے ہی دل مین ہو سعادت وہ ہی ؛ رافت وہ خوش ہو جسمین عادت وہ ہی نیت مین خلوص ہو عبادت وہ ہی ؛ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب ہی کہ عزیز کرتا ہی مردونکو اور فضل دیتا ہی عورتون پر حکمت والا جو حکم کرتا ہی بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہی سمجھ لیجے کہ آدمی چار قسم ہین ایک تو نامرد ہین کہ طالب دنیا ہین ایک مرد ہین کہ طالب عقبی ہین ایک جوانمرد ہین کہ طالب عقبی اور مولی ہین ایک فرد ہین کہ صرف طالب مولی ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہین مطلع کونین سے کام کیا رہا ہی ؛ نقشہ ترا دل مین چھا رہا ہی سے نہ دنیا کی ہوس ہی اور نہ خواہش جسمین عقبی کی ؛ نقوش ماسوی دل سے مٹانا اسکو کہتے ہین ؛ معلوم کیجیے کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہی اور یہہ دو آیتین ہین یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت ہی دو بار سمجھ لیجے کہ عرب ایام جاہلیت مین عدد طلاق کی مقرر نہ تھی اگر فرضاً دس بار طلاق دیتے تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی ایکروز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور جو رشوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اسکے ضرر کے واسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان کی یہہ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماعت مین پہنچا حق تعالی نے آیہ نازل کی کہ طلاق رجعی دو بار ہی ہی توجیہہ مذکور ہی حسینی مین زاہدی مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہی مذہب امام اعظم کے اور شافعی کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ایک اور توجیہ یہہ ہی کہ موافق ہی مذہب امام ابوحنیفہ کے فقط چنانچہ اختیار کیا ہی اسکو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہی
کہ طلاق بمعنی تطلیق ہی جیسے سلام بمعنی تسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہی بعد تطلیق کے اوپر تفریق کے نہ جمع کے جس طرح ثم ارجع البصر کرتین ای کرۃ
بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نکہا تم کلامہ اور بعد دو طلاق کے فامساک بمعروف
او تسریح باحسان پس بند کرنا ہی یعنے اپنے پاس رکھنا ہی ساتھ رجعت کے یا نکال دینا ہی ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑے پھر بعد عدت کے
اگر چاہے آپ نکاح تازہ کرلے چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھہ لیجے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہی کہ جب کسی سبب سے چاہے کہ طلاق اپنی عورتکو دے
تو چاہیے اسی طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر مین کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے باتین
طلاق کے بدعت ہی اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے طلاق رجعی مراد ہی کہ بعولتہن احق بردہن سے مفہوم ہوتا ہی تو معنے یہہ ہونگے کہ طلاق رجعی
دو طلاق ہین چنانچہ متصل تین کے یہہ معنی لکھی گئی ہین اور جب تین ہون تو محل رجعت کا نہین رہتا اور بایں معنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہی اور
اگر دوسری معنی مراد لیجے تو مرتان سے غرض تکریر ہی ولا یحل لکم ان تاخذوا اور نہین حلال واسطے تمھارے ای مرد و یہہ کہ لے لو مما اٰتیتموھن
اس چیز سے کہ دیا ہی تم نے جورون اپنے کو شیئا کچھ چیز زمان طلاق مین طلب کرکر الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ مگر یہہ کہ ڈرین دونون
یہہ کہ نہ قائم رکھین گے حدین اللہ کی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جمیلہ بنت عبداللہ الی
بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن سماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے کمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اُسے بہت چاہتا
تھا ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اس جمیلہ نے اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت
محبت مین اسکے ثابت تھا اس نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمام مخلوق مین تمھارے برابر کسی کو دوست نہین رکھتا مین اور بعد آپ کے
جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی لیکن ایکدن دہن جمیلہ اٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے
یہہ ثابت جاتا ہی رنگ اسکا سب سے سیاہ اور قد سب سے کوتاہ تھا جیسے یہہ مجھے ایسا برا معلوم ہوا ہی کہ کسی طرح رشتی اسکی دل سے میرے زائل
نہین ہوتی اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اس سے طلب کرنے
لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اس نے چاہا کہ سوا باغ کے کچھ اور بھی اگر لے تو لے لیکن مجھے چھوڑے ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ہاتھ آتا ہی خلع پر راضی
ہوگیا لکھا ہی کہ اول خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا واقع ہوا ہی اب سمجھہ لیجے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہی وہ یہہ ہی کہ اگر خطاب
لایحل لکم کا ازواج کے طرف ہی تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہی مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہی اور اگر یہہ بھی حکام کو کہیے
تو خطاب تاخذوا مما اٰتیتموھن کا موافق نہین بیٹھتا اسیواسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین جواب اسکا یہہ ہی کہ خطاب
لکم کا اور ان تاخذوا کا اور اٰتیتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اسطرح سے کلام وحد مین ایک خطاب کسی کو ایک کسیکو
ہوتا ہی چنانچہ اس آیت مین یوسف اعرض عن ھذا واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہوسکتا ہی
اور خطاب سب حکام کو کہیے اور این این کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف انکے ٹھہرائے فان خفتم پس اگر ڈرو تم ای حکام
کہ امر خذکا اور اعطا کا تمھارے ماتحتین ہی الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ یہہ کہ نہ قائم رکھین گے
خاوند اور جورون حدین اور احکام اللہ کے کو پس نہین گناہ اوپر دونکے بیچ اس چیز کے کہ بدلا دے ساتھ شوہر کے اور سبب اس
بدلے کے اپنے آپکو شوہر سے چھوڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا یہہ امور مذکورہ اور احکام

مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہی اندازہائے الٰہی ہین واسطے مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدود سے اور تجاوز ان سے نکرو
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہائے الٰہی سے بس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنے والے نفسون اپنے پر
یہان سمجھ لیجے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھ حکم الٰہی مین کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہی اور ظالم بمعنی
کافر کلام اللہ مین آتا ہی پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب انکا یہہ ہی کہ کلام اللہ مین ظالم جو مقابل مومن کے وارد ہی وہ بمعنی کافر ہی سب
مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی کافر نہین ٹھہراتے بس یہان بمعنی کافر ممنوع ہی اور تمسک انکا باطل ہی سمجھ لیجے کہ خلع بیچنا زن کو ہی عوض مین مہر کے
یا غیر مہر کے اور حکم اسکا مستمر ہی بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اسکا منسوخ ہی لیکن قول عبد اللہ کا غیر معتبر ہی اور متفق ہین ایمہ اسپر کہ جو
زن کہ شوہر اسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد کرنے کے یا ناخوشی رکھے ساتھ اسکے جائز ہی اس عورت کو کہ خلع کرے ساتھ اسکے اور اگر کچھ چیز مخالفت کی نہو
تو بھی خلع کرنا بغیر سبب کے جائز ہی بلا کراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق بائن ہی نزدیک
امام اعظم اور امام مالک کے اور ایک روایت مین امام احمد کے اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی کا مثل قول ایمہ ثلثہ ہی اور ظاہر تر روایت امام احمد سے
یہہ ہی کہ خلع فسخ ہی ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنے بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرلے تو زن مالک سہ طلاق ہی اور خلع طلاق نہین ہی قول قدیم
قول امام شافعی کا ہی اور اختیار کیا اسکو بہت اصحابون انکے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھ چیز نہین ہی کہ طلاق ہو اور اما خلع کرنا بزیادت مبلغ مہر مسمی مکروہ ہی
یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کی طرف سے ہو تو مکروہ ہی لیکن خلع صحیح ہی بکراہت اور امام احمد کے
نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہی اور اگر کیا تو صحیح ہی چنانچہ اختلاف الایمہ مین مذکور ہی فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ پس اگر
طلاق دے مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت اپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اسکے پیچھے طلاق ثلثہ کے عطف اسکا الطلاق
مرتان پر ہی حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ یہان تک کہ ملے خاوند سے سوا اسکے یعنی نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اسکے
سے محفوظ ہو اور یہہ اس سے ملتذ ہو چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہی مؤید اس معنی کی ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک اور شوہر کے
عقد نکاح مین آئی پھر اسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلتہ
ویذوق ہو من عسیلتک فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے شوہر دوسرا بطوع و رغبت نہ ساتھ کرہ کے بعد مباشرت کے اسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ پس
نہین گناہ اوپر شوہر اول کے اور اس مطلقہ کے اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ یہہ کہ رجوع کرین آپسمین ساتھ نکاح جدید کے بعد مدت عدت
شوہر ثانی کے اگر جانین کہ قائم رکھین گے احکام الٰہی کو اور حق ایک دوسرے کا پہنچانیکے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتین کہ
پیچھے مذکور ہوین تحریم اور تحلیل سے اندازہ احکام الٰہی ہین کہ حق تعالی بیان فرماتا ہی انکو واسطے ان لوگون کے کہ جانتے ہین سمجھ لیجے کہ اس آیت
سے وطی کرنا شوہر دوسرے کا نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہی ثابت ہی لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے وطی مراد رکھتے ہین اور عقد
نکاح زوج سے مستفاد کرتے ہین اس طرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے ہو سکتا ہی لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہی اولی یہی ہی کہ نکاح کو حمل
اوپر عقد کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار مایون کے جانئین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین
مسطور ہی معلوم کیجیے کہ اکتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی مین نکلتا ہی وہ یہہ ہی اور یہہ مضمون
اکثر آیات مین وارد ہی چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچنے لگین
مدت عدت اپنی کو فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس بند کر رکھو انکو ساتھ اچھی طرح کے یعنے مراجعت کرو ساتھ ان کے اور نگاہ رکھو انہین بطریق صلاح

ند بوجہ اضرار اُو مِتہ حُوھُنّ بِمعرُوفٍ یا چھوڑ دو انکو ساتھ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جائے اور مالک نفس اپنے کے ہون ثابت ابن یسار رضہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت تین تین روز باقی رہے پھر رجعت کی ساتھ اسکے پھر طلاق دی اسیطرح نو مہینے مین تین مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالی نے اس آیت شریف مین اسبات سے نہی فرمائی وَلَا تُمسِکُوھُنّ ضِرَارًا لِّتَعتَدُوا اور مت بند رکھو تم انکو اور مرجعت نکرو ساتھ اُن کے ازروی ایذا دینے کے اور رنج پہنچانے کے تو کہ ستم کرو اپنے اوپر ساتھ درازی مدت عدت کے وَمَن یَّفعَل ذٰلِکَ فَقَد ظَلَمَ نَفسَہٗ اور جو کوئی یہہ کرے گا کہ مسلمانکو ضرر پہنچاوے پس تحقیق ستم کیا اس نے اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الٰہی مین ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی جانکو پہنا کر رحمت نا متناہی سے نکالا سہ آزار مدہید کسیکو نہ ملعون نکیجے اپنے جی کو وَلَا تَتَّخِذُوٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا اور مت پکڑو احکام الٰہی کو ٹھٹھا یعنے سہل جانکر اعراض مت کرو اور ہنسی سمجھ کر سستی نلاؤ بیچ عمل کے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہی کہ وہ کہتے تھے نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی اور کھلی ہی وَاذکُرُوا نِعمَتَ اللّٰہِ عَلَیکُم اور یاد کرو تم نعمت الٰہی کو کہ فائض ہی اوپر تمھارے خصوصًا نکاح کے حق مین کہ بشرائع امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر پیغمبر کو اور یہان شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات چار بی بیان اکٹھی جائز ہین اور لونڈیونکا کچھ شمار ہی نہین اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق کے مرجعت جائز نتھی اور اسمین رو ہی اور جبتک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نہ تھا اور قبیلہ کرتا اور یہان حلال ہی چنانچہ زاہدیہ اور حسینی مین مذکور ہی اور تفسیر احمدیہ مین منقول ان سے مسطور ہی وَمَا اَنزَلَ عَلَیکُم مِّنَ الکِتٰبِ وَالحِکمَۃِ اور یاد کرو اس چیز کو کہ اُتاری اوپر تمھارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اسکے سے یَعِظُکُم بِہٖ نصیحت کرتا ہی تمکو خدا ساتھ قرآنکے اور منع کرتا ہی ضرر پہنچانے سے اور انتخاذ ہزو سے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعلَمُوٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمٌ اور ڈرو تم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے اعمال تمھارے سے باسرار روزگار تمھارے سے واناہی معلوم کیجے کہ بیالیسوین آیت مسائل سے کہ جسمین مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا طَلَّقتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغنَ اَجَلَھُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچ جاوین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا تَعضُلُوھُنَّ پس مت منع کرو انکو اور باز نرکھو اَن یَّنکِحنَ اَزوَاجَھُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے یہہ خطاب نہی کا عام ہی سب لوگونکو کسی کو چاہے کہ منع کرین لکھا ہی تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے خواہر اپنی عبد اللہ عاصم رضہ کے نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام نہوئی تھی کہ پشیمان ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے پچھوڑا اور کہا کہ پہلے مین نے نکاح کر دیا تھا تو نے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہی لینا قسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتونکو رجوع سے طرف ازواج اُن کے کے اِذَا تَرَاضَوا بَینَھُم بِالمَعرُوفِ جب رضامند ہون آپس مین ساتھ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن معاشرت کے ذٰلِکَ یُوعَظُ بِہٖ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھ اسکے مَن کَانَ مِنکُم یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الاٰخِرِ جو کوئی کہ ہی تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے کہ آخری دن ہی سب دنونمین ذٰلِکُم اَزکٰی لَکُم وَاَطھَرُ یہہ بازرہنا تمھارا بازرکھنے عورتون کے سے اور ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہی واسطے تمھارے ازروی معاش اسواسطے کہ یہہ میان بی بی آپسمین جانے پہچانے ہین رجوع انمین انسب ہی نکاح اور غیر کے ساتھ کرنے سے کہ وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہی یہہ بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللّٰہُ یَعلَمُ وَاَنتُم لَا تَعلَمُونَ اور اللہ جانتا ہی کہ میان بی بی آپسمین خواہان ایک دوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہی اور یا یہہ معنی ہین کہ خدا جانتا ہی منافع اور مضار خفیہ بیچ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم کیجے کہ تیتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالْوَالِدَاتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جنکے والیان کہ جدائی ہوگئی ہون انکے شوہرون سے ساتھہ طلاق کے اور کچھہ بچہ بچی رہ گیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم انکا یہہ ہی کہ وہ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ دودھہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دودھہ پلانا فرزند کو کاملین صفت موکدہ ہی حولین کی تاکہ اطلاق حولین محتمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرة کاملہ ہی اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہو سکتا ہی کہ لمن اراد خبر مبتداء محذوف کی ہو اہی ذالحکم لمن اراد ان یتم الرضاعة دون من اراد النقصان والزیادة اور یہہ جملہ جواب ہین سوال مقدر کے واقع ہی کسی نے کہا کہ دو سال کامل کس کے حقمین ہین پس جواب ہین کہا لمن اراد ان یتم الرضاعة اور یہہ حکم یعنی وجوب دودھہ پلانا دو سال پورے واسطے باپ کے ہی کہ نہین چاہتا تمام رضاع کو اور مدت رضاع کی ہین اختلاف ہی ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندونکے حق مین چنانچہ اور آیت ہین ہی وفصالہ فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اسکے حق مین کہ مدت حمل کی جسکے چھہ مہینے ہون دو برس پورے ہین اور جو ساتمین پیدا ہوا ہو بائیس ۲۲ مہینے ہین اور جو نو مہینے مین پیدا ہوا ہو اکیس ۲۱ مہینے ہین اور جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھہ کی اسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت شریفہ مین وارد ہی وحمله وفصاله ثلثون شہرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑھائی برس مدت رضاع کی کہتے ہین چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہی اور تمسک انکا یہی آیت ہی وحمله وفصاله ثلثون شہرا کہ سورۂ احقاف مین وارد ہی اور حمل کی معنی اٹھانا ماتھہ مین واسطے دودھہ پلانیکے کہتے ہین وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اس شخص کے کہ لڑکا اسکا ہی یعنے اوپر باپکے کہ ولادت اسکی جہت سے واقع ہوئی ہی رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کھلانا ہی دودھہ پلانے والیون کا اور پہنانا ہی انکا جب طلاق سے جدا ہوئین ساتھہ انصاف اور عدل کے کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھہ لیجے کہ ایسی قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لین تھین اور امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین تھین کہ استجارۂ مادران اطفال کا اور پر رضاع کے روا نہین اور اگر طلاق سے اجنبیہ ہو جاوین تو اجرت لیکر دودھہ پلانا درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہی اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ کلام بیچ مطلقات کے ہی کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات ثلثہ کا اظہار کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدت مین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضائے عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیت مین مذکور مطلقات کا کہ اولاد شیر خوارہ رکھتے ہین مناسب سیاق کلام کے آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھہ دو طرح کے دیتے ہین یا تو امر ارضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھہ پلانا فرزندونکا اپنے واجب نہین ہی وجہ یہہ ہی کہ اسمین کفایت مال کی ہی اور قیام اولاد کا ہی اور یہہ باپ پر واجب ہی نہ ماپر کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر رضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقدیر خوف ہلاک فرزند کے سمجھے مین کسی صورتمین ان صورتو نمین سے یا دائی دودھہ پلانے والی نہین ملتی یا دائی ملتی ہی لیکن بچہ دودھہ اس کے پستان سے نہین لیتا اسوقت مین واجب ہی ماہی کو دودھہ پلانا باقی رہا ہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی کہ مراد مولود لہ سے باپ ہی اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر تھا تعبیر کرنے مین اس سے ساتھہ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اختیار کرنے مین لفظ مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہین ایک تو میان عدت لزوم نفقہ ہی ساتھہ ایک تعلق خاص کے کہ وہ انتساب ہی طرف اسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہی فرزند کی طرف

باپکے نہ ماکے تیسرے ساتھ لام لہ کے اشارہ ہی طرف حق بملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج مین بیچ مال پسر کے چنانچہ وارد ہی انت ومالک لابیک لا تکلف نفس الا وسعها نہین تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر طاقت اپنے کا جتنی جس کیلو توانائی ہی حق تعالی نے اتنی اسکو تکلیف فرمائی ہی لا تضار والدة بولدها چاہیے کہ ضرر دے کوئی مان ساتھ بچے نیز خواہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا کرکر باپکے حوالے کرے یا چاہیے کہ نہ ضرر دی جاوے مان بسبب فرزند کے کہ اُسے رضاع مین اکراہ کرین یا بعد قبول رضاع نفقہ اور نہ کسوت اُسے نہ دین اختیار فعل معلوم اور مجہول دونون روایتین ولا مولود له بولده اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود لہ یعنی باپ ساتھ بچے اپنے کے کہ اُسے ایام شیرخوارگی مین مان سے جدا کرے اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچایا جاوے باپ بواسطے فرزند کے کہ اُس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کرین وعلی الوارث مثل ذلك اور اوپر وارث مولود کے ہی جو مولود کہ مرگیا ہو مثل اسکے کہ اوپر مولود کہ تھا نفقہ اور کسوت بعد اضرار عطف اسکا اوپر علی المولود لہ کے ہی حاصل یہہ ہی کہ نفقہ اور کسوت دودھ پلانے والیونکا اچھی طرح سے باپ پر ہی اور جو باپ مرگیا ہو تو وارث جو باپکا ہو اُسپر ہی اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہین یعنی ایسی قرابتین کہ بعد مرنے صبی کے وارث اُس کے ہوین اُنپر واجب ہی جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہون نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت کرلین مثلاً اگر مان ہی اور جدہی تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ مان پر دو حصے جد پر فان ارادا فصالا پس اگر چاہین ماں باپ دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عن تراض منهما وتشاور رضامندی سے آپسمین اور مشورت سے فلا جناح عليهما پس نہین گناہ اوپر ماں باپکے اس جہت سے وان اردتم ان تسترضعوا اولادكم اور اگر ارادہ کرو تم ای آباء یا وہ کوئی جو محتاج ہو باستر ضاع یہہ کہ دودھ پلواؤ دائی سے اولاد اپنی کو خواہ مانکو دودھ پلانے سے منع کرو خواہ نکرو فلا جناح عليكم پس نہین گناہ اوپر تمھارے دائی رکھنے مین اذا سلمتم ما اتيتم بالمعروف جب سونپ دو تم دائیون کو جو کچھ کہ دینا کہا ہی ساتھ نیکوئی کے اور خوش خوئی کے واتقوا الله اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نکرو اور نہ مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو واعلموا ان الله بما تعملون بصير اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہی معلوم کیجے کہ چوالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا عورتونکے جنکا خاوند مرجاوے نکلتا ہی وہ یہہ ہی والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا اور جو شخص مرجاتے ہین تم مین سے اور چھوڑ جاتے ہین جورون اپنی کو يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا چاہیے کہ انتظار دین بی بیان جانون اپنونکو چار مہینے اور دس راتین اگر حاملہ نہون اور اگر حاملہ ہون تو عدت انکی بوضع حمل ہی اور عدت لونڈیونکی دو مہینے پانچ راتین ہین عرب مین تاریخ کا شمار رات سے ہی اسواسطے یہان بھی مدت عدت کی ساتھ راتونکے بیان فرمائی اور تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی کے لائے کہ لیل مؤنث سماعی ہی اور دن راتون مین داخل ہین اور بعضے تقدیر کرتے ہین کہ اربعة اشهر وعشرت ایام چار مہینے اور دس دن پھر چنانچہ کشاف والے نے اول یہی معنی لکھی ہین دس دن بجائے دہ شب مقرر کئے ہین اور اول حذف مضاف کہا ہی کہ ازواج الذين يتوفون منكم جن عورتون کے شوہر مرجاوین اور وہ رانڈین ہوجاوین چاہیے انکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلین اور اپنے آپ کو نہ آراستہ کرین لباس پوشاک کے سے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کرین زیور سیج کر سرمہ کھلا کر مہدی رچا کر چوڑیان پہن کر خوشبو لگا کر فاذا بلغن اجلهن پس جب پہنچین رانڈین انتہائے مدت عدت اپنی کو فلا جناح عليكم پس نہین ہی گناہ اوپر تمھارے ای اماموں اور مسلمانو چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہی اور یا ای وارثو اور اولیائے ازواج اور یا ای حکام چنانچہ لکھا ہی بجرمواجمین فيما فعلن في انفسهن بیچ اس چیز کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ کرتی ہین وہ عورتین راندین بیچ حق جانون اپنی کے پیغام نکاح سے یا آرستگی تن سے یا تلاش مناطحہ سے کہ شوہر دھونڈھ لائے موافق طبع کے بالمعروف ساتھ اچھی طرح کے یعنے موافق شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہہ امور بسطور عورتکو منع نہین جو واسطہ نکاح شرعی کے کرے اگر منع ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہی اور اس مقام پر نشست بمعنی مضارع کی پائی ہی وجہہ کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہان بڑی بلاغت کلام ہی فعلن جو بمعنی یفعلن کے آیا ہی اس لحاظ نے کہ یہہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے تیقن الوقوع ہی تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہی حسینی مین لکھا ہی کہ مراد بالمعروف سے صیغہ ایجاب وقبول ہی اور حضور شہود عدول وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مردو اور عورتو خبردار ہی معلوم کیجے کہ پہلیتا لیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنایے ساتھ پیغام نکاح کے عین عدتین نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ اوپر تمہارے ای راعبان نکاح فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ بیچ اس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھہ اسکے اور اشارے کنایت مین خبر دی پیغام نکاح عورتو سے یعنے پیغام اس کلام سے ادا کیا کہ وہ آگاہ ہوگئین رغبت نکاح تمہارے سے مثلاً اسطور سے کسی عورت سے عدتین کہا کہ بعد عدت تک مجھے خبر کیجو یا مجھے تجھ سی عورت چاہیے یا تو بغیر مشورہ کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھہ نکاح کے نکرے پس اس کنایت کرنے مین کچھہ گناہ نہین اور صراحۃ پیغام نکاح دینا عدتین کے پیش از ہنگام موجب ایذا و آلام ہی اچھا نہین بلکہ لازم الاحتراز ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے منگنی ہی اور ابن عباس نے کہا ہی کہ تعریض یعنے کنایۃ پیغام نکاح مین یہہ ہی کہ کہے مین ارادہ رکھتا ہون کہ بیاہ کرون اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ کہے مین رغبت ہون طرف تیری اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلون اپنے کے اور ان سے ظاہر کرو عِلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہی اللہ ساتھہ علم قدیم اپنے کے یہہ کہ تم نزدیک ہی کہ ذکر کروگے ان عورتون سے ساتھہ تزویج کے بعد تزویج کے وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ دو انکو اس عمل کا کہ جسکو چھپاتے ہو یعنے مباشرت کا حاصل یہہ ہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نکرو اور سب اشارے کنائے برغبت نکاح کی ساتھہ ذکر حسب نسب مناقب شمائل حسن جمال اور نیکوئی خصال اپنی کے کرو بحر مواجین لکھا ہی کہ سرًّا بمعنی جماعًا ہی اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کہو انکو بات نیک ساتھہ رمز اور اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ مین قوی تن ہون یا کہے گلہ عورت نے نہین کیا جسکا وہ مین ہون جائز ہی اور یہہ استثنا منقطع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ استثنا محذوف سے ہی ساتھہ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ یہان تک کہ پہنچے کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھہ کہ لکھا ہی خدا نے اور فرض کیا ہی عدت سے مدت اسکی پوری ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھہ کہ بیچ دلون تمہارے کے ہی ارادے اس کام کے سے کہ جائز نہین ہی پس ڈرو اس سے اور بچو عقاب اس کے سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہی کہ ڈرتا ہی عقوبت اس کے سے اور بردبار ہی کہ عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا معلوم کیجے کہ چھیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور یہان متعہ کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہین ہاتھہ لگایا انہین حضرت امام اعظم خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہین ساتھہ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہچانتے ہین لہذا بسوا سطہ خلوت التزام مہر نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ٹھہرا نہین اوپر تمہارے طلاق دینے مین عورتون اپنی کے جب تک کہ نہین فرض کیا واسطے انکے فَرِيْضَةً مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ انہونکو یعنے کچھہ چیز دو لکھا ہی کہ ایکمرد انصاری

نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک

عرض یہہ ہی کہ متعہ دیا چاہے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہی عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ اوپر مرد تونگر کشائش والے کے اوپر اندازے طاقت اسکی کے ہی اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اسکی کے اور تصریح کی ہی اسکی ساتھ تین کپڑون کے پیراہن دامنی چادر اور پراندازے حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہی زاہدین کہ کہا ہی ابن عباس نے اعلی اس کا خمار ہی اور ادنی ثوب ہی اور حسینی نے لکھا ہی مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلی اسکا ازار ہی اور ادنی مقنعہ اور تیسرون کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہون اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کرتہ اور چادر ہی اور درع ہی مگر جب نصف مہر مثل اسکا اقل اس سے ہو تو اقل دے لیکن کم پانچ درہم سے نہ دے کہ اقل مہر کے دس درہم ہین اور نقصان اسکے نصف مین نکیا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہی جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ فائدہ دینا ساتھا چھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہی متاعا تاکید مستوہین کی بمعنی تمتعا جیسے کلام بمعنی تکلیم اور سلام بمعنی تسلیم حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ حق ہوا اوپر نیکی کرنے والونکے حق یا توصفت ہی متاعا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہی فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کرکے اور اطلاق محسنین کا شوہرون پر کہ انپر متعہ واجب ہی قبل وقوع فعل کے باعتبار مال کے ہی جیسے من قبل قتیلا فله سلبه وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ اور اگر طلاق دو ان کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً اور تحقیق مقرر کرلیا ہی تم نے واسطے ان کے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمھارے ہی آدھا اس چیز کا جو مقرر کیا ہی تم نے مہر سے پہلے نزول اس آیت کے سے جو شخص اپنی عورت کو پیش از دخول طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اوپر اسکے لازم نہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا چنانچہ سورۂ احزاب مین فمتعوہن وسرحوہن وارد ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ مگر یہہ کہ معاف کردین وہ عورتین کہ اہل عفو ہون عقل اور بلوغیت رکھتی ہون أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یا معاف کرے وہ شخص کہ ہیچ ہاتھ اسکے کے ہی عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہی کہ مراد اس سے ولی ہی اس زنکا کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ عنہ فرماتے ہین کہ خاوند ہی کہ اسکے اختیار مین ہی چاہے تفضل کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کے بقیہ آیت ہی وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى اور یہہ کہ معاف کرو تم کہ شوہر ہو اور تمام مہر دو یہہ اعطا نزدیکتر ہی واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے فضیلت عفو کے اور یہان اقرب من التقوی انکہا حال آنکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہی تقوی سے کہ قرب تقوی عفو سے مستلزم قرب عفو تقوی سے ہی پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اسکے تاکہ مقصود کنایۃ سمجھا جاوے و صراحۃ کہ کنایت بلیغ تر ہی صریح سے اور تلویح ادنی تر ہی تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات کو شامل ہی اور ان یعفوا کہ صیغہ جمع مذکر ہی برسبیل تغلیب واقع ہی اور عفو ازواج کا یہہ ہی کہ زیادہ نصف سے کہ مہر دیا ہو طلب نکرین اور عفو زوجات کا یہہ ہی کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہی نلین حق دینا شوہرون سے ساقط کرین یہہ بات قریب تر ہی تقوی سے اور تقوی کا بیان یہان بطریق اجمال سن لیجے کہ یاد رکھنا اسکا ضرور ہی تقوی کے تین مرتبے مقرر کیے ہین مرتبۂ اول یہہ ہی کہ اپنے آپ کو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنی مرتبہ ہی تقوی کا کہ بہ سبب دور رکھنے نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہی اسی معنونین ہی آیت شریفہ والزمہم کلمۃ التقوی اور مرتبہ دوسرا اپنے آپ کو گناہون سے دور رکھتا ہی اسی معنونین ہی ولوان اہل القری امنوا واتقوا اور اصطلاح اہل شرع مین اس مرتبے کا تقوی نام ہی اور مرتبہ تیسرا یہہ ہی کہ شبہات سے بھی اپنے آپ کو بچاوے اور بعضے مناجات کہ منجر بارتکاب گناہ ہون ان کے پاس بھی نجاوے اور باطن اپنے کو میل ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ جمیع اعضا و جوارح لاوے اس مرتبے کو تقوی حقیقی اور مرتبۂ ولایت کہتے ہین ایسی مرتبے کی اشارت ہی واتقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ مین وارد ہی اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیون کی کہ احادیث صحیحہ مین اور آثار صحابہ و تابعین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مین وارد ہین مذکور ہوتی ہین تا معنی تقوی کی ذہن نشین ہوجاوین ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ آدمیون کو قیامت کے دن میدان فراخ مین بیٹھاوین گے پھر ایک منادی کرنیوالا آواز کریگا کہ متقی کہان ہین سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے اور سایۂ پروردگار مین ایسے متصل مقام تجلی الٰہی مین جاوینگے کہ شان اس تجلی کی ایک لمحہ اُن سے مستور اور محجب نہوگی لوگون نے پوچھا کہ متقی کون سے لوگ ہین معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہین جو انواع شرک سے اور بت پرستی سے اپنے تئین بچاتے ہین اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجالاتے ہین امام احمد اور ترمذی اور سوا انکے محدثین معتبر نے عطیۂ سعدی سے کہ صحابی ہین روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس درجہ کو نہین پہنچتا کہ متقیون سے گنا جاوے تا آنکہ چھوڑ دے اُن چیزونکو کہ کچھ خطرۂ شرعی نہین ہووے بسبب خوف کے وقوع حرام سے ایکروز حضرت ابوہریرہ سے پوچھا کسی شخص نے کہ معنی تقوی کرنیوالونکی کیا ہین کہا انھون نے کہ کبھی راہ پر خار مین گیا ہی تو کہا اُسنے گیا ہون کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہان کانٹا دیکھا مینے وہان سے کنارہ پکڑکر صاف رستے مین جانے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہی جب مقدمات دین مین ایسے ہی احتیاط کرے گا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی مین روایت کی ہی اور یہہ بھی اسی کتاب مین لکھا ہی حضرت حسن بصری رح سے کہ مازالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا من الحلال مخافۃ الحرام اور عبداللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہی کہ کہا اگر شخص سو گناہون سے بچے اور ایک گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیون سے نہین اور عون بن عبداللہ سے روایت ہی کہ تمام تقوی یہہ ہی کہ ہمیشہ آدمی جویاے شرائط تقوی ہو اور دانست اپنی پر اکتفا نکرے جیسے حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہی اپنے دانست پر اکتفا نہین کرتا امام مالک سے روایت کی ہی کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے واسطے بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہی اما بعد فان لاہل التقوی علامات یعرفون بہا ویعرفون ہا من انفسہم صبر علی البلاء ورضی بالقضائی وشکر للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہی کہ حضرت داؤد نے حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت سے پر استدلال ہوسکتا ہی اول حسن توکل اسکا اوپر خدا کے ہو جو پیش آوے دوسرے حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسرے حسن زہد جو چیز موت ہو سعد مغیری نے کہا ہی کہ ایک شخص نے حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہوؤن فرمایا کہ یہہ امر نہایت آسان ہی ساتھہ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجالا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے واسطے عمل کر اور ابنای جنس اپنے پر ایسی رحمت کر جیسی اپنے جان پر کرتا ہی کہا ابنای جنس کون ہین فرمایا کہ سب بنی آدم اور جس چیز کو تو دوست نہین رکھتا کہ ساتھہ تیرے کرین وہ چیز تو کسی کے ساتھہ نکر جب یہہ کام کئے تو نے تو حق تقوی کا بجالایا ہم بن منجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہی کہ زبان تیری ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہے عون بن عبداللہ نے کہا ہی کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہی اور انتہا توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور انتہا کے مہلکے اور شبہات بہت پیش آتے ہین نفس امیکطرف سے اپنی ہی جانب کو کھینچتا ہی شیطان کہ دشمن مکار ہی ایک آن غفلت نہین رکھتا محمد بن یوسف قربانی نے کہا کہ مین نے ایکروز سفیان ثوری کو کہا کہ نام تمہارا لوگونمین ایسا مشہور ہی کہ سب سفیان ثوری کہتے ہین اور تمھین دیکھا مینے کہ تمام رات سوتے ہو فرمایا انھون نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہی روایت ہی ایک حکما عصر سے نزدیک عبدالملک بن مروان کے آیا عبدالملک نے اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہی اس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہی کہ خدا کو اوپر خلق کے اور آخرت کو اوپر دنیا کے اختیار کرکر مطالب اور مطامع سے ہاتھہ دھو بیٹھا ہی اور دیدۂ دل سے بمرتب عالیہ روح نظر کرکر متوجہ طرف اس مرتبہ کے رہتا ہی آدمی سوتے ہین اور وہ غم ترقی مین بیدار ہی شفا اسکی قرآن اور دوا اسکی سخن حکمت اور پند ہی دنیا کو عوض اسکے مین پسند نہین کرتا اور کچھہ لذت نہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس نے کہ اکثر تابعین تھے بات اسکی پسند کی اور قتادہ سے مروی ہی کہ جب حق تعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہی کہ تمام قیامت شادی کنندائی متقیان ہی ابوالدرداء سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی نے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے اُنھون نے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہی کہ مجلس شعر امین پڑھون اسنے کہا کچھ تو مجھے سُناؤ یہہ دو تین پھر پڑھین شعر یرید المرء ان یعطی مناہ ۔ ویاتی اللہ الا ما اراد ؛ یقول المرء فائدتی وزخری ؛ وتقوی اللہ افضل ما استفاد یعنے چاہتا ہی آدمی کہ دے جاوے آرزو اسکی اور خدا نہین دیتا مگر اس قدر کہ آپ چاہتا ہی آدمی کہتا ہی کہ ہر چیز مین بیفائدہ اور بس اندازمیرا اور حال اگر تقوی خدا بہترین فائدہ ہی ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ مدار کار و بار بہشت اوپر چار فرقہ کے ہی اوّل متقی دوسرے شکر گذار تیسرے ڈرانے والے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران سے روایت کی ہی کہ کوئی شخص متقین کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنے کے ہر روز محاسبہ شدید نہین کرتا مانند اُس محاسب کے کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہی تاکہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان سے ہی اور پینا میرا کس جگہہ سے ہی حلال سے ہی یا حرام سے وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو آپسمین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے اگر محبوسی ہوئی اور وصال میرے سے محروم اور مایوس ہوئی اُن سے تمام مہر دیگر بنا دان کرون اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا اور وصل میرے سے بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہی کہ اس سے کچھہ لون اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جو اور فضل سے دیکھنے والا ہی یعلم کیجئے کہ سنتا ہی سو بین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ خمسہ کا اور قیام کا بیچ انکے نکلتا ہی وُہ یہہ ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى محافظت کرو اوپر سب نمازون کے جو فرض ہین ساتھہ وقتون انکے کے اور حدود اور حقوق ان کے کے اور نماز بیچ والی کے سمجھہ لیجئے کہ جابجا قرآن شریف مین تاکید اقامت صلوٰۃ ہی اور یہان امر بحفاظت ہی اور اقامت بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے ہی یعنے سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہی کہ جب چیز کو سیدھا کھڑا کرو تو ہر جزو جزو اُسکے سے اوپر موضع مناسب کے کہ وضع طبعی اسکا ہی راست اور درست بیٹھتا ہی پس معنی اقامت صلوٰۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ کجی اور خللونکا کام ہو خواہ زبانکا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضونکے ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوسپر اُسکے اور بیچ اُسکے ہی اور قتادہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ محافظت صلوٰۃ ہی اور حفاظت اوپر اوقات نماز کے ہی اور اوپر رکوع سجود کے ہی اور صوفیہ کے نزدیک حفاظت صلوٰۃ کے اور اقامت صلوٰۃ کے سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہہ بھی ہی کہ سر ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آپ کو ساتھہ اس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھہ اس اسرار کے مختلف ہی باختلاف مرتبہ اور استعداد مصلی کے جو مناسب بحال مبتدی ہی وُہ یہان تحریر ہوتا ہی فرمایا ہی عرفا نے کہ طہارت بخاست حکمی سے کہ حدیث اصغر اور اکبر ہی اور بخاست حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور ریم وغیرہم ہی اسواسطے نماز مین مقرر کی ہی تاکہ دلالت کرے اوپر تحصیل طہارت تکے علائق دنیوی سے کہ سب حادث اور نو پیدا ہین اور نوع خبث سے خالی نہین تاکہ وقت توجہ ایک مناسب ساتھہ اس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت مامورہ میسر آوے جیسے حضور بادشاہان مین بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن نہین جاتے اور قیام انکی خدمت مین نہین کرتے اور توجہ ظاہر کی طرف قبلے کے کہ زمین اس بقعہ پاک کی منشا جمعیت آدمی ہی اسواسطے کہ تمام زمین اُسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہی دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ باطن کو بھی متوجہ بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہی کیا چاہئے ۔ اور تکبیر تحریمہ ساتھہ رفع یدین کے اشارہ ہی کہ مصلی کہتا ہی مین نے دونو عالم سے ہاتھہ اٹھائے اور جناب حق تعالی کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کے دعائے استفتاح ہی کہ اوپر زبان کے جاری کرتا ہی اور

کھڑے ہونا دلالت کرتا ہی اوپر استقامت کے پس اس راہ کے اور قرات فاتحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہی اور زبان ترجمان دل ہی دال ہی اوپر اسکے
کہ دل میرا بالکلیہ طرف اس کے مائل ہی اور اس سورہ مین الفاظ خطاب کے مثل ایک بعد اور ایک نستعین ہین اور تخصیص بعبادت اور استقامت
دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدیکا اور مخاطبے کا پایا مین نے اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت
کے سے دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ جب اور نقص اور میل دور نفرت میرا سب تابع جناب مقدس تیرے کا ہی پھر رکوع دلالت کرتا ہی کہ بسبب مشاہدہ
عظمت آہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہی کہ اس انکسار مین استقامت کی مین نے پھر سجود کہ کمال تذلل ہی بعد انکسار کے انتہا
اور کمال تقرب کے کرتا ہی اسواسطے کہ تقرب بمقدور بشر اسیقدر ہی کہ اجزا اپنون کو یہان تک پست کرے کہ ساتھ اصل خاکی اپنے کے پیوست
کرے اور سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہی اوپر دفع تکبیر کے بحضور قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہی بحصول اعزاز اور اکرام اس جناب سے کہ مجرا
قبول فرما کر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہی اوپر رجوع کے اس سفر باطنی سے پس اسقدر مخاطبت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا
چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول فرماتا ہی اللہ نماز بندیکی جب تک کہ نہ شاہدی دے بیچ نماز کے دل اسکا
جیسا شاہدی دیتا ہی بدن اسکا اور بتحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہی اور نہین لکھا جاتا دسواں حصہ اسکا حسب دل غافل ہوتا ہی اور
حدیث مین ہی جب کھڑا ہوتا ہی مصلی نماز کو اٹھا لیتا ہی اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اسکے اور موجہ اسکا بوجہ اللہ ہوتا ہی اور
حدیث مین ہی کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہی تو روبرو رحمن کے ہوتا ہی جب اور کی طرف التفات کرتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کسکی طرف
متوجہ ہوتا ہی تو ای ابن آدم کیا کوئی مجھ سے بھی بہتر ہی میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی کہ ہر چیز کی ایک صفوت
ہی اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہی اور کہا ہی بعضے اہل قلوب نے کہ النیۃ باللہ من اللہ ای بمشاہدۃ اللہ خالصۃ للہ صادرۃ
من اللہ اور جب ہاتھ اٹھاوے دنیا اور آخرت کو پس پشت ڈال دے اور دل سے ماسوے اللہ نکال دے چنانچہ حدیث مین
وارد ہی نماز پڑھ ایسی کہ جو دیکھے ہوا تیری اور خواہش تیری عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب بندہ وضو کرتا ہی واسطے نماز کے
بھاگتا ہی اس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے ڈر کر کہ اسنے تیاری کی دربار پروردگار کے جانے کی جب اسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ
ہو گیا درمیان اسکے اور شیطان کے ایسا کہ اسے دیکھتا ہی نہین اور توجہ فرمائی طرف اسکے بلکہ جبار نے جب اسنے تکبیر اولی کہی اسنے دیکھا کہ
کوئی چیز اسکے دل مین بڑی بزرگ نہین ہی مجھ سے کہا سچ کہتا ہی تو ہین ہی اکبر ہون بیچ دل تیرے کے جب کہتا ہی تو تا آخر حدیث اور سر
اللہ اکبر مین جب رکن یہہ ہی کہ غفلت سے نکلے یا ترقی کرے پس اللہ اکبر کو ساتھ لحاظ کبریائے اسکے کے اسطرح کہے کہ آپ نزدیک ہے عوارف مین لکھا
ہی حدیث سے کہ نماز مین چار ہیئت اور چھ ذکر ہین قیام رکوع سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس چیزین اوپر قسم
ملائکہ کے منقسم ہین ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہین پس مصلی دو رکعت نماز مین لاکھہ فرشتونکی عبادت کرتا ہی کہا ہی بعضے کبرا نے کہ نماز اصل
عبادت بدنی ہی اسواسطے کہ مشتمل ہی اوپر طہارت اور استقبال قبلے کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ
اصول عبادات زبان ہین اور مشتمل ہی اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہی مشتہیات سے بلکہ نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادتیان
بہت ہین اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر سے نگاہ رکھنا ہی اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اسکے کے اور تلاوت کلام اسکے کے بند کرنا ہی
اور پانو نکو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہرانا ہی اور ہاتھونکو بھی دادوستد سے کھینچنا ہی علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرومات
سے بچانا ہی اور یہہ معنی صوم مین بتحقیق نہین اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہی کہ تکبیر تحریمہ اسکی بجائے احرام ہی اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف

اور قیام بجائے وقوف عرفات ہی اور رکوع اور سجود اور حرکات دوریہ رکعات مثل سعی کے ہی کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجا لاتے ہین اور اور معانی زکوۃ کے بھی شامل ہی اسواسطے کہ بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل الات طہارت ہمین واجب ہی اور وقت گواہ ہی اوقات ہین سے خالی منافع سے کر کر مصروف بحکم خدا رکھنا مثل جدا کرنے مال کے ہے واسطے مصارف الٰہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہی کہ بیٹھنا ہی اور عبادات چرندہ کو بھی ہی کہ رکوع ہی اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہی کہ ذکر اور تلاوت اسماء الٰہی ہی بالحان خوش سے الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہی نام تیرا اللہ ذات تیری اللہ مقام تیرا اور شامل ہی عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہی اور عبادات اشجار و نباتات کو بھی کہ قیام ہی اور عبادات جمع فرق ملائکہ کو بھی اس قسام سے اور عبادت کروبین کو بھی کہ استغراق مشاہدہ ہی پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہی اسواسطے مرتبہ اسکا جمیع عبادات سے بلند تر ہی کہ یہہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہی لہذا حدیث شریف وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہی فرمایا الصلوۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہی اور مستحب نصف اخیر ہی اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور بمثل اور مثلین تک پہنچا سایہ کا ہی سوا سایہ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے ہے علی اختلاف المذہبین غروب شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہی یہی مذہب امام اعظم کا ہی موافق قول حضرت ابوبکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہی اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہی اور وقت عشا کا اور وتر کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہی مگر یہہ کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہین بسبب وجوب ترتیب کے فروض خمسہ مین اب سمجھ لیجے کہ صلوۃ خمسہ اس آیت سے کیونکر نکلتے ہین حافظوا علی الصلوات مین کہ صیغہ جمع کا ہی استعمال جمع کا نہین پر بھی آتا ہی جائز ہی کہ تین ہی ہون تشریح اس مقام کی یون ہی کہ صلوۃ وسطی کا عطف اور پر جمع کے ہی اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہی پس وسطی اہل کر ساتھ جمع کے کہ خود مغائر جمع ہی چاہیے کہ پانچ سے کم نہو اسواسطے کہ اگر تین نمازین جمع سے لیکر چوتھی وسطی ہمین ملا کر چار ٹھہرائے تو یہہ عدد قابلیت ہی نہین رکھتی وسطی کی اور اگر اس سے کم لیجے تو مقرون بجمع نہین ہوتی وسطی پس یہہ آیت دلیل ہی کہ عدد نماز شبانہ روزی کی پانچ سے کم نہین باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی کہ عطف ہر چند مقتضی مغائرت کا ہی لیکن اقتضائے اسکا نہین کرتا کہ معطوف جمع کا داخل بیچ جمع کے نہو اسواسطے کہ بہت جگہہ اس طرح وارد ہی جیسے اس آیت مین من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل اور اللھم صل علی محمد وآلہ وصحبہ کہ جبریل ملائکہ مین داخل ہین اور اصحاب آل مین یہان بھی اسیطرح ہو کہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی صلوۃ وسطی کو داخل صلوتین کہئے بلکہ وسطی امر مونث اوسط کی ہی اور اوسط افعل التفضیل ہی اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہین تو بعض اس سے مراد لیتے ہین جیسے افضل القوم اور اجل الناس اسطرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہی چنانچہ کہتے ہین کہ ہولاء الثلثہ او اعظم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہین ہی کہ عدد صلوۃ کی پانچ سے کم نہون جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ وسطی جمع مذکور کی ہوتی اور اس مین داخل ہوتی جیسے جبریل ملکہ مین اور اصحاب آل مین داخل ہین بخلاف یہان کے کہ صلوۃ وسطی داخل ہی نہین ہی بیچ صلوۃ کے یہہ اور ہی نماز ہی کہ واو عاطفہ لاکر ان نمازون مین ملا دیا ہی اور اضافت افضل التفضیل کا جواب یہہ ہی کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوۃ مفروضہ ہین کب ہی اسواسطے کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہان ہو سکتے ہین جو وسطی بالنسبت مفروضات کے اشد توسطا ہو اور صلوۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہین اور درمیان کی خبر افضل ہوتی ہی پس فاضلترین نمازہا نماز وسطی ہی اسیواسطے محافظت مین بخصوصیت اسکا مذکور فرمایا اور خلاف ہی ہمین کہ وسطی کون سی نماز ہی کہا ہی حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت

عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا ان کے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہی اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہی بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب مین شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطیٰ صلوۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازین دن کی ایکطرف اسکے مین کہ ایک طرف مین قصر ہی اور دوسرے مین نہین اور دو نمازین رات کی دوسری طرف اسکے مین اسیطرح کی کہ شام اور عشا کی مین ایک مین قصر ہی دوسرے مین نہین اور فضل اس نماز کو اسواسطے ہی کہ وقت ادا مین اسکے شغل آدمیونکو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانے کا اور ملنے چلنے کا ہوتا ہی لہذا تاکید اسکی فرمائی اور حدیث مین آیا ہی کہ من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہین صلوۃ مغرب کی ہی چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہی اور وجہ وسطی ہونے کی اسکے یہہ ہی کہ یہہ نماز درمیان مین ہی دو دن کی نمازونکے کہ ظہر اور عصر ہین اور دو رات کی نمازونکے کہ عشاء اور فجر ہین یا یہہ وجہ ہی کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہین یا دو اور یہہ درمیان مین ہی چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہی کہ درمیان دو نماز سریہ کی کہ ظہر اور عصر ہی اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہی واقع ہی اور بعضے کہتے ہین نماز عشا کی ہی اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہی تین رکعات مغرب کے ادھر ہین اور تین رکعات وتر اُدھر ہین یا یہہ وجہ ہی کہ درمیان دو نماز جہریہ کے واقع ہی ادھر مغرب ہی اُدھر فجر ہی یا درمیان ایسے نمازون کے واقع ہی کہ جس مین قصر نہین ایک طرف مغرب ہی دوسری طرف فجر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز فجر کی ہی چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ صلوۃ وسطی ایہی ہی کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہی یا درمیان دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہی یا درمیان ایسے نمازون کے ہی کہ جن مین قصر واقع ہی عشا اور ظہر اور بعضے کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہی چنانچہ ابن عمر اور زید بن اسامہ سے روایت ہی اور وجہ وسطی ہونے کی یہہ ہی کہ اوسے وسط نہار مین پڑہتے ہین یا درمیان ہی صلوۃ نہاریہ کی کہ ادھر فجر ہی اُدھر عصر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ صلوۃ وسطی اغیر معین ہی مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازون کی کرین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے نماز وسطی اور عصر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وسطی ان چارون نمازون مین سے ایک ہی کہ عصر کو اور اسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطی درمیان اُنہین پانچ نمازون کے ہی جیسے اسم اعظم اسماء الٰہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کلوی نباتات مین اور رنگ پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمی کو چاہیے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطی اسمجھکر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنن اور مستحبات اسکے کی کرتا ہی اور بہزار خشوع اور خضوع اور تذلل اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اس حالتمین کہ چپکی لگ جاوے خوف الٰہی سے اور دیدۂ بادشاہی سے تمسک کیا ہی صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ کہا ہی والقیام بقولہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین اور قانتین کی معنی تفسیر احمدی والے نے مصلین کے لکھی ہین یعنے درجانیکہ دراز کرنے والے ہون قیام کے تئین بعضون نے کہا ہی درحالیکہ زاری کرنے والے ہون بعضون نے کہا ہی درجانیکہ ڈرنے والے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کی معنی ہین بعضے کہتے ہین قانتین کی معنے ذاکرین کی ہین چنانچہ کشاف والے نے ذاکرین کی معنی کہے ہین اور بحر مواجمین لکھا ہی کہ یحیی بن یحیی نے باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت

کی ہی کہ انھون نے کہا ہم کلام کیا کرتے تھے نماز مین لوگون سے جب یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب نشاق نے عکرمہ سے روایت لکھی ہی پس اس صورتین کہ قانتین بمعنی ساکنین کی کہیئے تو حرمت تکلم کی نماز مین اس آیت سے نکلتی ہی بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعاے قنوت ہی بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ بیضاوی مین اس سبب سے روایت ہی اس قول پر تائید واسطے اُن کے ہی جو دعاے قنوت نماز فجر مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہی کہ پانچوین نماز ہین پہلے یہان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز قنہم کے للہ دران جائیکہ دعاے قنوت پھڑنے والے ہو معلوم کیجیے کہ اٹھائیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی فان خفتم فرجالا او رکبانا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے یا آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ گزندہ سے پس نہین فرض اوپر تمھارے قیام اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اُسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار مرکب پر فرادی ساتھ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کی طرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پھڑھو سوار فرادی جسطرف چاہو یا تمامی رکوع اور سجود جب قادر نہو طرف توجہ قبلے کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور امام محمد سے ہی کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہی حال مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک شافعیہ کے جائز ہی ہمارے نزدیک رجال کی معنی قائمین علی الرجل ہین اور امام شافعی کے نزدیک ماشین علی الرجل مین چنانچہ ملا جیون نے تفسیر احمدیہ مین لکھا ہی اور حاصل تفسیر حسینی والے کا یہہ ہی کہ پڑھو نماز حال خوف مین پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نہ سکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین بقول امام اعظم اور بقول شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز پڑھو ٹھہرنا ممکن ہو یا نہو اور سوار نماز پڑھو جنگ مین جسطرح ہو سکے روبقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہی جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالا منصوب ہی ساتھ حال ہونے کے اور رُکبانا کا عطف ہی اوپر اسکے فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون پس جب امن مین آؤ پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو تم جیسا سکھایا ہی تمکو بعضون نے کہا ہی مراد ذکر سے شکر ہی یعنے جب امن ہو تو شکر ادا کرو اللہ کا جیسے تمھین تعلیم کر گئے ہین آداب اور شرائط اسکے جو کچھ نہ تھے تم جانتے اس جملہ شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ پہلے کے ہی کہ فان خفتم ہی اور خوف نسبت امن کے اندک ہی اسواسطے ان خفتم مین ان کا استعمال کیا اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل معنون کا یہہ ہی کہ جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جس طرح تعلیم کی ہی تم کو اور تم نہین جانتے تھے کیفیت اسکی یعنے نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن مین کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ تعلیم اس چیز کی ہوتی ہی کہ معلوم نہووے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر مالم تکونوا تعلمون کے لانے کا کیا فائدہ ہوا جواب اُسکا یہہ ہی کہ فائدہ اسکا تتمیم ہی اور تتمیم اسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلے آوین واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ یہان مالم تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کر دی ساتھ نجاتنے انکے کے پیش از تعلیم اور تشریح فرما دی ساتھ عجز انکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہان سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجیے کہ انچاسیوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ بیان وصیت نفقے کا عدت والیونکے نکلتا ہی وہ یہہ ہی والذین یتوفون منکم اور جو لوگ کہ مر جاتے ہین تم مین سے ویذرون ازواجا اور چھوڑ جاتے ہین جورو عربمین پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈ ہو جاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ مین بے تزین اور تجمل اپنے کے گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے انکے واسطے مکان علاحدہ بنا دیتے تھے

اس مین سال تمام کرتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی تھین تو خیمہ علاحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک برس تک باہر اس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیائے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر نکلتین تو نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایکمرد طائفی مرگیا اور اسکی عورت اور پسر اور ماباپ رہ گئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کر دیا اور جورو کو کچھ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایکسال ترکے مین سے نفقہ اُسے پہنچا دین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ تم سے مرجاوین اور جورو بن انکی رہ جاوین وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم وصیت کر جاوین واسطے بی بیون اپنی کے وصیت منصوب علی المصدریۃ ہی بفعل محذوف ای یوصون وصیۃً اور بعضون نے برفع پڑھا ہی اور مبتدا خبر محذوف کا کہا ہی ای فعلیھم وصیۃ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فایدہ دینا ساتھ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک برس تک نہ نکالدینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکل جاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت انکا نہین فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکل جاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکل جاوین لیکن بسبب ایسے عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمھارے ای اولیائے شوہر فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا انھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زیبائش اپنی لباس وزیور سے اور طلب شوہر سے مِن مَّعْرُوفٍ اس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہو وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی انتقام لیتا ہی جو کوئی مخالفت امر اسکے کی کرے اور حکمت والا ہی جو فرماتا ہی سیمین حکمت ہوتی ہی حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدتمین بیٹھا نا ہی منسوخ ہی ساتھ آیت میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہی کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ آیت جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہی اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہی جسمین اربعۃ اشہر وعشرا ہی پس نہ کیونکر ہو سکے کہ منسوخ ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اسکا یہہ ہی کہ کتاب مصحف مین منسوخ بعد ناسخ کے ہی اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ کے ہی اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونے مین نزول کا ہی نہ کتابت کا معلوم کیجے کہ پچاسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق والیون کے فایدہ دینا ہی ساتھ اچھی طرح کے معمول شرع اور مقبول طبع ہی عطف اس آیت کا اوپر آیت والذین یتوفون منکم کے ہی سیمین بیان نفقہ عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ ہی آب اور سیمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہی اور یہہ حکم غیر منسوخ ہی بالاتفاق اور متاع کی معنی نفقے کی ہین اور یہی مختار ہی صاحب مدارک کا پس معنی آیت کی یہہ ہین کہ واجب ہی نفقہ مطلقات کا ازواج پر جب تک وہ عدت مین ہون اور مدت عدت کی چار مہینے دس دن ہین برابری کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہی امام شافعی کا طلاق بائن مین اور بعضون نے کہا ہی کہ متاع سے مراد متعہ ہی جیسی آیت متعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہی باین معنی یہہ آیت بیان متعہ مستحبہ مین ہی کہ بیچ حق تمام مطلقات کے ثابت ہی اور کلی آیت حقا علی المتقین لزوم استحباب مین ہی والا استحباب مین لزوم کہان اور بیچ حق ان مطلقات کے ہی کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوھن آہ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان استحباب متعہ مین بنزدیک ہمارے حنفیہ کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک مراد مطلقات سے اعم ہی اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہی جب کہ ایک دو قول انکے کا ہی لہذا کہا ہی صاحب بیضاوی نے مناسب تر یہی متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے اُن مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخول بہا ہی تفسیر احمدی والے نے لکھا ہی کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ لہذا اختیار کیا ہی اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اسکا امام زاہد نے اور مخزن الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہی کہ سورہ بقرہ مین مذکور ہین اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باقی مسائل اسکے سورہ طلاق مین آوین گے انشاء اللہ تعالی حقا علی المتقین لازم ہوا اعتقاد کرنا اسکا اوپر پرہیزگارونگے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کرکر اوپر مؤمنین کے بعضے اسکو متصل بہمہ اوامر ونواہی ما سبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہنچتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حل کرنیکی طرف نہین پڑتی حاصل معنونکا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہی کہ ثابت ہی یہہ قول ثابت ہونا کرکر اوپر پرہیزگارون اور خداترسون کے کہ واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو مستحب اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بداعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہوئی کہ ثابت ہین سب اوامر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کر اوپر مؤمنین کے کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تعقلون اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے احکام اپنے جس جسمین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول مین انکے عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو باطلہ تو ہم کو معلوم کیجیے کہ انکا دونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم قرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم آیا نہین دیکھا تو نے یا نہین جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف ان لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وھم الوف اور وہ ہزارون تھے حذر الموت ڈر موت کے سے پہلے آیت سل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتین حکایت اور شکایت اُنہین کی ہی اور درمیا نین دونون کلام کے اتصال معنوی ہی حاصل معنوی ہی کہ حاصل دونو کا شناعت احوال اور قباحت اعمال بنی اسرائیل ہی اور جملہ معترضہ درمیان کلام مین مناسب موقع پر واقع ہین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین کو ہی کہ جس نے یہہ قصہ سنا ہی بُرے بُرے لوگونکی زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے ان سے معلوم کر رکھی ہی یہہ کہانی اس وجہ پر استفہام واسطے تقریر کے ہی کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اُن لوگونکو کیجیے کہ نہین جانتے یہہ قصہ تو اس تقریر پر استفہام واسطے تعجب کے ہی کہ نہ سُنا اور نہ جانتا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہی اور ہم الوف حال ہی اور حذر الموت مفعول لہ ہی خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اسکا یون بیان فرمایا ہی کہ قریہ داوردان مین کہ حوالی واسطہ مین واقع ہی طاعون ظاہر ہوتے بعضے جو نکل گئے مان سے اکثر ان مین سلامت رہے اور جو لوگ وہان رہے اغلب اُن مین سے مرگئے پھر دوسرے برس وبا نے خود کیا تمام لوگ اس دیہ کے کہ آٹھ ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہ سے نکل گئے مرنے سے ڈر کر جب وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فقال لھم اللہ موتوا پس کہا واسطے اُنکے اللہ نے مرجاؤ معالم لکھا ہی کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلائے وادی مین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہوکر ندا کی کہ مرجاؤ سب کے سب یکبارگی مرگئے لوگ اطراف اور جوانب سے دفن کرنے کو آئے پس عاجز ہوگئے بسبب کثرت مُردون کے دفن کرنے سے آخر الامر ایک دیوار گردان کے کھینچ کر چلے گئے مدت گذر گئی انکے مُردے ہوئے اور سوا استخوان کے انکا کچھ باقی نرہا ثم احیاھم پھر زندہ کیا انکو اللہ نے اور صورت اسکی یون ہوئی تھی کہ یکدفعہ حزقیل بن بوزی کہ تیسرے خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے اوپر اس مکان کے گذرے اور تو وہ استخوان کا مشاہدہ کیا کہا آہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہی نظر رحمت کی بھی انکے حال پر فرما خطاب جناب آہی سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تاکہ زندہ کرون مین انکو حزقیل نے وہ کلمہ کہا حق تعالی نے انکو زندہ کیا ان اللہ لذو فضل علی الناس تحقیق اللہ تعالی البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر بندون کے ولکن اکثر الناس لا یشکرون اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصا بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اسطرح بیان کیا ہی کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے تھی بادشاہ نے انہین جہاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو بھیجا تھا یہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا ان کو اللہ نے آٹھ روز پھر زندہ کیا انکو اور الوف کے معنی بعضے متابعون کی کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعدہ کی جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہین کہ وہ آپسمین الفت کرنے والے تھے اور موتوا کہنے مین کنایت ہی مارنے سے اور اشارہ بفنا و ہلاکت پہنچانے سے اور اماتہ اللہ انکہا تعبیر بکنایہ کیا کہ ابلغ ہے صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہی واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تاکہ سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہی کہین جائے بند نہین اور بھاگنا اس سے مطلق سود مند نہین چنانچہ اور جگہہ حق تعالی فرماتا ہی اینما تکونوا یدرکم الموت جہان تم ہوگے پہنچیگی تمھین موت اور تحمل و تباہی غازیون اوپر دلاوری کے میدان جنگ مین اور محاربون کو اوپر شجاعت کے عرصہ مصاف مین تاکہ معلوم کرین کہ موت آنے والی ہی جہان ہوگے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہی اور جو برائی خدا مرے تو خوشتر ہی مطلع پیئے دلدار مرجاوین جو مرنا ہو تو ایسا ہو وہ گذرے لاش پر جیسے گذرنا ہو تو ایسا ہو سمجھ لیجے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونون منع مین چنانچہ مؤید اسکی حدیث شریف ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے کے ہی حرب سے پس اے مسلمانو عبرت پکڑو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے آشکار کرنے دین کبریا کے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور جانو کہ خدا تعالی سننے والا ہی قول متخلفان جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پر تمسک کرتے ہین جاننے والا ہی مافی الضمیر کو ان کے سہ گنہ سے باز رہین بندگان یہہ ہی تعلیم جگہہ جگہہ جو کہا ہی کہ ہون سمیع و علیم مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ کون ہی وہ شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا کو کہ قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنے قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے باطلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ثواب قرض دینے کا صدقے سے زیادہ ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد قرض سے صدقہ ہی کہ تشبیہہ دی اسکو جو وقف فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے لزوم جزا مین کہ بے شبہہ اعطا عوض اسکا لازم ہی پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہی کہ خالص برائے اخذ ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ اللہ علیہ من کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہی یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فَيُضَاعِفَهُ پس حق تعالی دوچند کرے اور دوگنا کرے اجر اسکا لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً مادام اس شخص کے مین زیادتیون پر زیادتیان بہت یہان مبہم چھوڑا ہی حق تعالی نے تاکہ اضعاف کثیرہ کو زیادہ حیز شمار سے تصور کرے جب یہہ آیت نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے کہ مگر حق تعالی کچھ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہی اور مسلمانون نے جو بوعدۂ الٰہی یقین لا پیوے تھے معاملے مین ایسے قرض کے مبارزت شروع کی اول ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا یعنے یہہ قرض کسواسطے طلب کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہی کہ تمھارے تئین بواسطے اسکے بہشت مین لیجائے ابو الدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمون کے ہین بہتر ان دونون باغون مین سے جو ہی سے اگر بقرض خدا دون مین تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالی دوچند اس سے بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماویگا عرض کیا اسنے کہ ای سید عالم صلعم ساتھہ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور مانگی میرے ساتھہ بہشتمین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑکر اس باغ کو براہ خدا تصدق کیا اور اسوقت دروازے پر لبنان خرمے کے آیا اور کہا ای ام الدحداح اس حدیقے کو صدقہ کیا مین نے اس شرط پر کہ دوچند لونگی جنت مین اور تو اور فرزند تیرے ساتھہ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب سودا ہی کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حق مین اسکے کم من عرف رواح و دار فتاح فی الجنۃ لابی الدحداح وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ اور حق تعالی بند

کرتا ہی روزی ساتھہ حکم اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح انکی ہوتی ہی اور کشادہ کرتا ہی رزق کو اوپر بعضون کے ساتھہ تدبیر اور
قسمت اپنی کے اور مصلحت اور منفعت انکی اسمین ہوتی ہی پڑھا ہی یبسط کو ساتھہ سین کے حفص نے اور ابو بکر وغیرہ نے ساتھہ
صاد کے اور رسم کتابت مین ساتھہ صاد کے ہی اور معنی دونون کی ایک ہین یہہ آیت تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ صدقہ دینا اور مال
مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فخر کا نہین ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہی امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کیا ہی جو آدمی دے
کہ کم نہین ہوتا اور جو جاوے غم مت رکھہ کہ نہین آویگا ؎ راہ آلہی مین تن و مال صرف ؛ کردے نصیحت کا یہی بس ہی حرف ؛ وَاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ اور طرف اللہ کے پھر جاؤگے تم یعنے طرف حسابگاہ آلہی کے عبور ہونا ہی اور ظہور جزا اور سزا وہان ضرور ہوتا ہی پس چاہیئے کہ مال
کو اس جگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین اور حج مین اور طلب علم مین اور سوای ان کے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب
سرخروئی کا ہو اور قابض اور باسط کی معنو نمین نکتے ہین کہ لیتا ہی مال اغنیا سے تاکہ جانین کہ کینے والا اللہ ہی اور منت اپنی
اوپر فقرا کے نرکھین اور کشادہ کرتا ہی روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی ہی اور منت اختیار کی نہ کھینچین ایک
عارف نے کہا ہی کہ اللہ قابض اور باسط ہی کسیکو ساتھہ قبض کے زندان خودی مین گرفتار کرتا ہی کسیکو ساتھہ بسط کے خودی سے
نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہی ؎ کسی کو قابض کے پرتو سے کیا ہی پابند دام غفلت ؛ ظہور باسط سے اور کسی کو چھوڑا یا سب سے بجام الفت
ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ آلہی جب اپنے آپ کو دیکھتا ہون مین کہتا ہون کہ مجھہ سے زار تر کون ہی اور جب طرف تیرے نظر کرتا ہون
کہتا ہون کہ مجھہ سے بزرگتر کون ہی شعر آپ کو دیکھہ پست ہوتا ہون ؛ آپ کو دیکھہ مست ہوتا ہون ؛ سالک پر جب تجلی قابض کی وارد
ہوتی ہی بند ہوجاتا ہی مقام مین اور خفقان رفع ہوجاتا ہی انبساط اور فرح ظہور کرتی ہی یہان سمجھہ لیجے کہ قبض کئی قسم ہی کہ سالک کو پیش
آتا ہی یا تو بسبب ارتکاب مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہی یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہی یا خلاف امر پیر راہبر کے جو مسترشد
سے صادر ہو اس سبب سے قبض باطن مین آجاتا ہی ایسی طرحکا قبض توبہ اور استغفار سے دفع ہوجاتا ہی اور طریقہ دفع کا اسکے یون
جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا ہی کہ جب قبض باطن مین آوے تو غسل کیجو اور دوگانہ ادا کرکر استغفار اور زاری جناب
باری مین کرنا قبض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجاویگا لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہی دفع اس کا بدون
تجلی باسط کے ممکن نہین اسکے واسطے بھی یہی تضرع اور زاری ہی کہ موجب رستگاری ہی ؎ ابھی چھٹون مین غم دوسرا سے ای رافت
اگر کسیکا ادھر التفات واقع ہو ؛ اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ آیا نہین دیکھا تو نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے
اور علم تیرا منتہی نہین ہوا ساتھہ خبر سردارون فرزندان یعقوبؑ کے نام انکا اسرائیل ہی اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص
اور یہہ ماکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوبؑ ان کو مسمّی بہ یعقوبؑ کیا اسواسطے کہ عقب
حضرت عیص کے پیدا ہوئے اور معنی یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام انکا جاری رہا یہان تک کہ قریب بجوانی
پہنچے ایکدن حضرت اسحاقؑ کہ باپ انکے تھے خلوتخانے مین تھے ان کو دروازے پر خلوتخانہ کے بیٹھایا تھا تاکہ نامحرم اسوقت خاص مین نہ آوے
اور مناجات آلہی مین تشویش نہ لاوے ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ آلہی بصورت آدمی ہوکر واسطے زیارت حضرت اسحاقؑ کے آئے
اور چاہا کہ خلوت خانے مین جاوین انھون نے ان کو منع کیا اور ہاتھہ پانؤن پڑکر انکے وہین روکا اس عرصے مین حضرت اسحاق خلوتخانہ
سے باہر آئے دیکھا کہ انھون نے دو فرشتون مقرب کو روکا ہی اور عذر آغاز کیا ہی ان فرشتون نے حضرت یعقوبؑ کو تحسین اور آفرین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کئی اور کہا کہ حق خدمت کا یون ہی بجالایا چاہیئے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہی آپنے فرمایا یعقوب فرشتون نے کہا کہ ہماری طرف سے اسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہمارکی زبان مین اسرا مرد برگزیدہ کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدۂ خدا ہی کہ اصلاً پاس کسی کا نہین کرتا سوا خدا کے جب سے انکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہی فرشتونکے نام سے جیسے جبرائیل اور میکائیل اور جا بجا کلام اللہ مین خطاب ساتھہ اس نام کے ہی چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہی اور یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہی اشعار ہی اوپر اسکے کہ تم بیٹے اس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدۂ الٰہی تھا اور ادائے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا تمھین بھی چاہئے کہ بحکم اولاد سر لابیدہ وفا کرنے مین ساتھہ عہد خدا کے اور بجالانے مین فرمان کبریا کے پروا دنیا کے جانکی نہ کرو اور زوال جاہ اور ریاست سے نڈر و اور اگر انکا مومنین قصور کروگے خلاف طریقہ تمھارے کا ہوگا اور صحتہ نسب تمھاری مین خلل پڑے گا حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انبیا مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہی کہ کوئی شخص پیغمبرون سے نہین ہی کہ واسطے اسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسیٰ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی کہا ہی اور حضرت عیسیٰ کو مسیح بھی فرمایا ہی انتہی لیکن یہہ استقرا ناقص ہی اسواسطے کہ حضرت یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہی مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کے سے ہی نام نہین اور بیان اشعاب اولاد حضرت یعقوب کا یہہ ہی کہ باپ ان کے حضرت اسحاق ساتھہ دختر حضرت لوط کے کتخدا تھے اس قبیلے سے انکے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاق کی قریب پہنچی دونون بیٹونکو اپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونونکے نصف نصف بانٹ دیا اور حضرت اسحاق حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ انکی حضرت یعقوب کو دوست زیادہ رکھتی تھی ایکدن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے انکی سن لی حضرت یعقوب کو لباس حضرت عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھہ آواز حضرت عیص کے بدل کر کر کہیو کہ مین حاضر ہون واسطے میرے دعاے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاق کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب سیاہہ اس شکل اور لباس کے حضور مین حضرت اسحاق کے حاضر ہوئے حضرت اسحاق نے واسطے انکے دعا کی اور مضمون دعا کا یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری مین جاری رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے اور طلب دعا کی حضرت اسحاق نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہی مین نے حضرت عیص نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہوگئے حضرت اسحاق نے واسطے حضرت عیص کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہون کے تین نسل تیرے سے کرے جب حضرت اسحاق کی وفات نزدیک پہنچی دونو بیٹونکو وصیت فرمائی لیکن مسجد اور سجادہ جو لے حضرت یعقوب کے کیا حضرت عیص مکدر ہونے بعد واقعہ حضرت اسحاق کے تمام مال پر حضرت عیص متصرف ہوئے اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کئی اور حضرت یعقوب فقیر اور بیمایہ رہگئے حاق نے حضرت یعقوب کے جو حال اس وضع پر دیکھا حضرت یعقوب کو کہا یہان بود و باش تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہی تمھارا بیاہ کر دیگا ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہو جاؤگے جب حضرت یعقوب اپنے ماموں پاس پہنچے کہ انکا نام لابان تھا وہ اُن کے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور انکی ماں کا بھائی کا احوال پوچھا انھون نے سب ماجرا بیان کیا

لایان نے کہا کہ بدسلوکی بھائی کے سے مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہی تمام امورات خانگی اپنے اُن کے سپرد کئے اور ساتھ دختر کلان اپنے
کے کتخدا کیا چار بیٹے اس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری
اپنے سے انکی شادی کی دو لڑکے اس سے ہوئے پھر وہ مرگئی بعد اُسکے لایان نے تیسری لڑکی اپنی انکے نکاح میں دی دو پسر اور ایک دختر اس سے
وجود میں آئے پھر وہ بھی مرگئی پیچھے اسکے لایان نے چوتھی بیٹی اپنی سے اُنہیں کتخدا کیا اسکا نام راحیل تھا حضرت یوسف اور بن یامین اس
سے پیدا ہوئے اسوقت میں عم حضرت یعقوب کی چالیس کو پہنچی تھی انپر وحی آئی کہ ہم نے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور رومان کے
لوگوں کو طرف دین ابا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوب نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجا لایا اور کہا کہ بہر چند فراق تیرا
اور فراق دختر کا مجھ پر گران شاق ہی لیکن رضامندی میری ہی اب جو چاہیئے مال میرے میں سے لے حضرت یعقوب نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی
احتیاج نہیں لیکن چیلے اور اولاد میری کو میرے ساتھ رخصت کر لایان نے اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچ سو راس کو معہ
اور پانچ سو راس گاؤ اور پانچ سو راس شتر اور پانچ سو راس اسپ اور پانچ سو راس خر اور خلام بہت سے انکی خدمت کو اور نگاہبانی جانوروں کے کو
اور نقد اور پوشاک بسیار انکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اول جوش و خروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے کو اُٹھا آخر
بحسن سلوک پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شائستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے ان سے استدعا کی کہ حق تعالی نے ساتھ نبوت کے
تمہیں بزرگی کرامت فرمائی ہی مجھ پر واسطے میرے دعا کرو کہ نسل میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ پشت تمہاری سے ایوب
پیغمبر پیدا ہوگا اور ذوالقرنین بادشاہ نیک بخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوب آپس میں رخصت ہوئے حضرت
یعقوب نے قصد شہر کنعان کا کیا کنعانیوں راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بن یامین پیدا ہوئے اور حضرت یوسف دو سالہ تھے کہ راحیل نے
قضا کی لایان نے یہہ خبر وفات کی سنکر پانچوں بیٹی اپنی کہ سب بیٹیوں میں چھوٹی تھی بہت سے خیر و یکران انکی خدمتیں بھیجی حضرت یوسف کو اُسی نے
پرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے سبط عظیم پیدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط ہیں اُنہیں کی شکایت محکایت
چلی آتی ہی اور یہاں حق تعالی فرماتا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر حکایت اِن کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہی انکی شکایات سے کہ
کیا نہیں معلوم تجھے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا مِنْ بَعْدِ مُوسٰی بعد حضرت موسی علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا اُن
سرداروں نے واسطے بنی اپنے کے کہ انکا تھا حسینی والے نے لکھا ہی کہ بقول اصح وہ بنی اشمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل اسپر
مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ بنی یوشع تھے بعضے کہتے ہیں شمعون تھے ہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الٰہی اٹھا واسطے ہمارے اور معین
فرما درمیان ہمارے مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اسکی سے لڑیں ہم ساتھ جالوت اور قوم اسکی کے کہ غالبہ سے تھے بقیہ قوم
عاد ہمیشہ سے بت پرستی شعار انکا تھا اور شرک کاروبار اور بنی اسرائیل اُنکے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور اُنمیں بادشاہ اور کارفرما نہ تھا
رسول واسطے پیغمبر اپنے سے استدعا کی تاکہ ہمراہ ہو کر اس سے اُن سے جہاد کریں قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ کہا اس پیغمبر نے آیا تردید ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ
الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا ساتھ دشمنان دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
کہا انھوں نے اور کیا ہی ہمکو وجہ یہہ کہ لڑیں کے ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق ہم نکالے گئے ہیں ہم گھروں
اپنے سے اور فرزندوں اپنے سے یعنے مساکن سے دور کیا ہی ہمیں اور ابنا سے مجبور کیا ہی لکھا ہی کہ ابنائے ملوک انکے سے
چار سو چالیس آدمی قید کر کر جالوت لے گیا تھا اور کتنے گروہوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اسواسطے ہمچشمیں مبالغہ کرتے تھے

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ پس جب فرض کیا گیا اوپر انکے جنگ دشمنون سے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے انمین سے قائم اوپر قتال
کے رہی وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالی دانا ہی ساتھ ستمگارون کے کہ جہاد سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے
انکے اوپر انکے حجت پکڑی انھون نے بر سبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالی سے استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالی نے
عصا اور شیشہ تیل سے بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر آوے اور یہہ روغن اسکے آنے سے جوش مارے اور عصا اسکے قد سے برابر ہووے
اس قوم کا بادشاہ ہی اس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سردارون بنی اسرائیل سے انکے گھر آتا تھا کسی کے واسطے نروغن جوش کھاتا تھا
نہ کسی کے قد کے عصا برابر آتا تھا ایکروز ایکمرد سقہ یا دباغ کہ شادل نام تھا بواسطہ طول قامت اسکو طالوت کہتے تھے جب وہ آیا اسوقت روغن نے
بھی جوش کھایا اور عصا بھی اسکے قد کے برابر آیا بحر مواجمین لکھا ہی کہ طالوت خربندہ تھا گدھا اس کا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے
دروازے پر آیا تو واسطے دعا منگوانیکے کہ گدھا مل جائے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا ابن پیغمبر نے اسکا طول قد دیکھ کر عصا کو ناپا تو برابر نکلا
اور تیل کو دیکھا تو جوش مار رہا تھا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے ان کے نبی ان کے نے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق
اللہ نے تحقیق اٹھایا ہی واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا کہا اسرائیل نے از روی
استبعاد کیونکر ہو اسکو یعنی طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حال آنکہ ہم سزاوار تر ہین ساتھ بادشاہی کے کہ
سبط یہودا کے سے ہین اور وہ سبط بن یامین کے سے ہی کہ ان مین نہ نبوت ہی نہ مملکت ایکمرد سفیہ ہی لکھا ہی بحر مواجمین کہ یہودا کی اولاد
مین بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی اولاد مین نبوت اور بن یامین کی اولاد مین دونو چیزین نہ تھین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور
نہین دیا گیا فراخی مال دنیا سے یعنی اگر نسبت نسب کے سے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانون سے تیاری لشکر کی اور تہیئا اسباب
جنگ کا کرتا قَالَ کہا پیغمبر نے خواب انکے مین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اس کو اوپر تمھارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ
وَالْجِسْمِ اور افزون کیا اور زیادہ دیا اس کو پھیلاؤ اور کشادگی علم حرب مین اور بدن مین کہتے ہین کہ دانا بامور سپاہ اور بتدبیر ممالک تھا اور مرد
صاحب جمال اور سرگردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہی علی الاطلاق دیتا ہی ملک اپنا
جسے چاہتا ہی اور جانتا ہی اسکو کہ صلاحیت ملک داری کی رکھتا ہی ؎ ملک دہ ملک ستان اللہ ہی ؛ کار مخلوق سے خوب آگاہ ہی ؛ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش عطا کرے زمام اقتدار قبضہ اختیار اسکے مین ہی دانا ہی مستحق کو خوب جانتا ہی پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت
اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمین بادشاہی پر طالوت کے کچھ اور بھی دلیل اور علامت چاہیے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری
پر اسکے راغب ہون پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالی نے علامت پادشاہی پر اسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا انکو پیغمبر انکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہہ ہی کہ آوے اوپر تمھارے صندوق لکھا ہی کہ تصاویر انبیا اسمین کھینچین ہین اور
طول صندوق کا تیس گز اور عرض دو گز کا تھا بعضون نے کہا ہی کہ چالیس گز کا طول تھا چوب شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
بیچ اسکے تسکین ہی پروردگار تمھارے سے بعضے کہتے ہین سکینہ ایک جانور تھا مقدار گربہ کے دونو آنکھین اسکی مانند مشعل کے چمکتی تھین
کسیکو دیکھنے کی اسکے قوت نہ تھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ منہہ اسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ مین
تابوت سے نکل کر مانند ہوائے تند کے روئے اعدا پر حیت کر کر صف لشکر کو برہم درہم کر دیتا تھا اسیواسطے بنی اسرائیل اس صندوق کو اپنے لشکر
کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اس صندوق مین بقیہ ہی اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین آل موسی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور آل ہارون اور آل لغت مین نفس شخص کو کہتے ہین چنانچہ اور مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللہَ اصطفی آدم و نوحًا و آل ابراہیم اور
حدیث مین وارد ہی من مزامیر آل داؤد مراد ذات داؤد ہی علیہ السلام اب سمجھ لیجے کہ بقیہ موسی اور ہارونکا اسمین کیا تھا لکھا ہی مفسرین
نے کہ نعلین موسیٰ کی تھین اور عمامہ ہارون کا اور خاتم سلیمان علیہ السلام اور تکرار ترنجبین کا تھا کہ جنگل مین انپر اترتا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اس صندوق
کو عمالقہ اُن سے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہان رکھتا تھا اس موضع پر آفت آتی تھی آخر مزبلے مین دفن کر دیا تھا حق تعالی نے
فرشتونکو حکم فرمایا کہ وہ صندوق نکال کر اُس پیغمبر کے حوالہ کرو چنانچہ فرمایا ہی تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اٹھا لاوینگے اس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمھارے البتہ حجت ہی واسطے تمھارے اوپر صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی
طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے محکوم طالوت کے ہوے اور تیاری مقاتلے جالوتکے کی ستر ہزار آدمی ہمراہ
طالوتکے چلے لکھا ہی کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس اس ہنگام مین کہ جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ
لشکر آراستہ کے واسطے لڑائی جالوتکے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر اپنے کے یا بالہام ربانی کہ اے قوم اِنَّ اللہَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ
آزمانیوالا ہی تمکو بیچ اس ہوائے گرم کے ساتھ ایک مہربانیکی کہ درمیان اردن اور فلسطین کے ظاہر ہوگی تاکہ مطیع اور عاصی آپسمین جدے ہو جاوین
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پیئے گا اس نہر سے پانی پس نہین ہی مجھ سے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ
اور جو کوئی نہ چکھے اور نہ پیئے پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھ سے ہی یعنے پیرو میرا ہی اور ہمراہ میرے ہی یہان طعام بمعنی شراب ہی
اور لغت مین باینمعنی آیا ہی چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین وارد ہی فیما طعموا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر جو کوئی اٹھا لیوے غُرْفَةً بِيَدِهٖ چلو پانی
ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ساتھ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانیکی انکے راہ مین ظاہر کئی جب لشکر اس ہوائے گرم مین پیاسا ہو کر
وہان پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اس نہر مین سے پانی زیادہ چلو سے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ ان مین سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳
آدمی تھے جنھون نے ایک ہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت کئی حکم بادشاہ کے حق تعالی نے تشنگی انکی دفع کری اور سیراب ہو گئے اور جنھون
نے زیادہ چلو سے پیا لب انکے خشک ہو گئے اور پیاس نے انپر ایسا غلبہ کیا کہ ہر چند پانی پیتے تھے پیاس نہین بجھتی تھی پانی پیتے پیتے
پیٹ پھول گئے کنارہ نہر کے رہگئے طاقت آگے بڑھنے کی واسطے مقاتلے کے نرہی ؛ شعر کہنے سے آقا کے کرنی جو عدول ؛ اسکا یہی حال ہی
ای ذیعقول ؛ بعضے عارفون نے اس آیت شریفہ مین نکتہ بیان فرمایا ہی وہ یہہ ہی کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ
الہی کے ہی اور جالوت نفس ہی اور لشکر اسکا خصائل رزائل اسکے ہین کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ اور غرور
ہی اور جوئے آب مال اور متاع دنیوی ہی پس جب سالک متوجہ بقتال نفس ہوتا ہی نہر کہ عبارت مال و متاع دنیا سے ہی راہ مین پیش
آتی ہی جس کسینے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقائے حرص مین گرفتار ہوا ہر چند زیادہ تر جمع کرتا ہی رغبت اسکی
جمع کرنے مین زیادہ بڑھتی ہی اطمینان خاطر نہین ہوتا اسواسطے کہ شعر پیٹ اہل حرص کا نہ بھرا ہی بہریگا دیکھ ؛ دریا مین رہ کے کاسہ
تھی ہی حبابکا ؛ اور ایسا شخص بدولت ہوس وہین کنارہ دنیا کے رہگیا دولت غزا سے محروم ہوا اور جس نے قدر ضرورت بشری
اس دنیا سے لیا اور خورش اور پوشش مالابدی پر خورسند ہوا حق تعالی نے اسی مستغنی کیا اور مشرف بغزا ہو کر فتحیاب ہوا سمجھ لیجے کہ مال
طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا یہہ ہی چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہی ؎ کاسہ چشم حریصان پر نشد ؛ تا صدف قانع نشد پر در نشد
فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ پس جب پار اترا اس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اُسکے قول تصدیق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کئے تھے ساتھ اسکے قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنھون نے خلاف حکم کیا تھا نہین ہی طاقت ہمین آجکے دن یہہ جملہ لا طاقت لنا الیوم مقولہ قالوا کا ہی اور یہہ قول بعض کا ہی قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہی بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ساتھ جالوت کے اور لشکرون اسکے کے لکھا ہی کہ لشکر اسکا چھیاسٹھہ ہزار کا ڈلہ باسے نہین اُترا اور چار ہزار پار اُترے جب انھون نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھہ سو ستر آدمی بیدل ہو کر رہے اور کہنے لگے کہ ہم طاقت حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ کہا ان لوگون نے کہ یقین جانتے تھے یہہ کہ وہ ملاقات کرنیوالے ہین ساتھہ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الٰہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاور ان میدان جنگ تھے کہ بقائے الٰہی کی امنگ رکھتے تھے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ بہت ہوا ہی کہ جماعت تھوڑی مؤمنان صابر کی غالب آئی ہی گروہ بہت کفار کے پر ساتھہ نصرت اور مدد گاری اور حکم باریکے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھہ صبر کرنیوالونکے ہی تائید دینے مین اور قوت بخشنے مین جب خالفون نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخالفون نے اوپر کنارے نہر کے اُتار کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلے مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ لشکر جالوت مین آٹھہ لاکھہ آدمی سپاہی چست چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بقامت عظیم الجثہ اور شدید البوکت تھا حسینی والے نے نقل کی ہی کہ اسکے جالوت ہزار رطل لوہہ تھا ایک خود اسکے سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوْا اور اسوقت کہ مؤمنین ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا واسطے جالوت کے اور لشکرون اسکے کے کہا مؤمنین نے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت اور نگاہ رکھہ ساتھہ تائید اپنے کے پاؤن ہمارے کو میدان جہین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے تین عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور قوم کافرون کے سمجھہ لیجے کہ صبر کے تین ساتھہ دو لکے کہ واسطے ازالہ ضعف اور تحصیل قوتکے اوپر سر اور تن کے بٹوتے ہین اور واسطے دور ہونے اضطراب اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور اطمینان کے استعمال کرتے ہین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی چاہے کہ معارکہ جنگ مین جنبش نہو حق تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی اور صبر اور اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ پس شکست دی مؤمنون نے کافرونکو ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اسکی کے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ اور مارڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھہ سنگ فلاخن کے لکھا ہی کہ ایک پتھر فلاخن کا انھون نے اوپر خود اسکے کے مارا سر اسکا توٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو ماریگا اپنی بیٹی اُسکے نکاح مین دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت انکے حوالے کی بعد اسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچی بحر موجمین لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھ جاتے تھے دہمن کوہ مین جو پہنچے ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے لے لے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے زخم پہنچاؤنگا حضرت داؤد نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے پتھر نے بھی آواز کیا اسے بھی لیا پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اُسے بھی اُٹھا لیا جب مقابلہ لشکر ہونکا ہوا حضرت داؤد نے اگر طالوت کے تین کہا کہ اگر حکم دو تو مین مقابلہ جالوت کا کرون طالوت نے کہا کہ طاقت تمھین اسقدر نہین ہی مین اسے مارونگا انھون نے کہا کہ اگر مین مارون تو مجھے کیا دوگے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی نکاح مین دونگا اور آدھے ملک مین شریک کرونگا حضرت داؤد پتھر فلاخن مین رکھہ کر مقابل جالوت کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتون پر مارتے ہین مجھہ جیسے سے جنگ ساتھہ پتھر کے کیونکر کریگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا ہی کتے کو پتھر ہی سے مارا چاہیئے آخر ش سنگ فلاخن پیشانی پر مار کر گرا دیا لشکر اسکا ہزیمت کھا کر کوہ مقناطیس مین آیا بسبب آہن نعل اسپان اور آہن اسلحہ مردان کوہ مقناطیس نے کھینچ کر پابند کر دیا ان تین سو تیرہ مومنین نے ساتھہ آسانی کے

سبکو مارا اور غنائم لیکر مظفر اور منصور پھرے وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی حق تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جہان قرآنمین حکمت وارد ہی مفسر بعلم حلال وحرام ہی بعضون نے کہا ہی کہ حکمت عبارت ہی جاننے سے جیسا چاہیے اور کام کرنے سے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہین حکمت علم ہی کہ منفعت اسکی مخصوص ساتھ بعض اشخاص کے نہین اور فائدہ اس کا ساتھ بعض اوقاتکے مقرر نہین ہی بعضے کہتے ہین حکمت کلام ہی مشحون الفوائد اور مصئون عن الزوائد اور بعضے کہتے ہین حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہی کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہون وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ اور سکھایا اسکو جو کچھ چاہا یعنے پیغمبرونکو جو علم کہ درکار ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانا بعضے کہتے ہین زبان مرغون کی اور بعضے کہتے ہین علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اگر نیاز رکھتا اللہ تعالیٰ لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضونکو بعضون سے یعنے اگر دفع نکرتا خدا ئے مشرکونکو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ ہر ائینہ تباہ ہوجاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور لیکن اللہ تعالیٰ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جسمین معجزات واضحات ہین نشانیان ہین قدرت الٰہی کی کہ پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے یعنے جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہی ساتھ فرمان ہمارے ملک اشارہ ہی طرف آیات قرآنی کے کہ بیچ ثنای الٰہی کے اور قصص اور امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پیچھے مذکور ہوئے ہین یا اشارہ ہی طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اوس پیغمبر کے کہ جنسے خبر کی تھی کہ ان آیت ملکہ کذا اور اس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اسکے الوف اصوات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات پائی تھی اور مانند معجزات عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے بروجہ کہ مطابق واقع ہی اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم البتہ پیغمبرانسے ہی لمن المرسلین کی معنی یالمن اصحاب الکتب ہین یالمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورت من آدم الی داؤد ہین یالمن الانبیاء والمرسلین المذکورین فی القرآن یا انک لمن جنس المرسلین ہین اور یہہ جملہ تذییل ہی تاکید وسطے ردانکار منکران رسالت کے واقع ہوا ہی تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورہ اوپر وجوہ مسطورہ کے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہم نے بعض انکے کو بخصائص اور فضائل اوپر بعض کے تلک مرفوع المحل ہی اوپر ابتدا کے الرسل صفت ہی فضلنا بعضہم جملی بعض خبر ہی مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ باتین کی اُن سے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہی اوپر اسکے آیت فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے انکے کو مرتبونمین تفاوت انبیا مین اسواسطے ہی کہ بعضے انکے مبعوث بیک فرقہ آدمیان مین اور بعضے بکثر مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے بمجموع الس وجان جیسے پیغمبر ہمارے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسری یہہ ہی کہ بعضون کو خوابمین پیغمبری دی بعضونکو بیدارمین نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضہم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالیٰ انکو رتبہ عالیہ کرمت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکانا علیا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کی ہی چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات اُتارے ہین فضیلت دی ہی انکو حق تعالیٰ نے اوپر تمام پیغمبرونکے ساتھ خصائص بے پایان کے اور فضائل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے ظاہر وہویدا ہی محمد سید کونین صاحب تاج لولاک کہ جسکے فدیہ ہی کیا چست وزیبا خلعت سروری کا بقد دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے ظہور وجہان

سایہ بھی جس شہ کے سر پا کا ۔ مقام عالی اس کا آئے کیونکر فہم میں جسکے ۔ بیان ہی مرتبہ میں قاب قوسین ایک ادنی کا ۔ قد اسکا کس پوشش ہو
سایہ افگن باغ امکانمیں ۔ کہ نور انبیا ہی ظل ظل جس سرور خنا کا ۔ خطاب خلع نعلین آیا موسی کو جہان رافت ۔ پھرے پہنے ہوئے دامان فقش
بندہ میرے مولا کا ۔ اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہیں کہ کتب مطولات میں مذکور ہیں از انجملہ چند خاصے کہ آپ ہی میں ہیں اور کسی نہ
انبیا میں ہیں نہ ملائکہ میں اور کتنی فضیلتیں کہ پیغمبران اولوالعزم پر ثابت ہیں تحریر ہوتی ہیں خاصہ پہلا روح آپکی خلقت میں سب سے سابق
ہی اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الآخرون السابقون خاصہ دوسرا حق تعالے روز میثاق میں عہد تمام انبیاؤں علیہم السلام سے
لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاویں آپ پر ایمان لاویں اور نصرت دین مصطفوی کریں چنانچہ فرماتا ہی حق تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما
آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ اگر فرضا انبیاؤں سے اگر ایک نبی زمانہ آپکا پاتا واجب تھا کہ متابعت
آپکی کرتا چنانچہ فرمایا ہی آپ نے لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالی نے ہر پیغمبر کو قرآن شریفمیں ساتھ نام کے یاد فرمایا ہی
اور آپ کو ساتھ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اہبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسی ان اصطفیتک
اور یاداؤد انا جعلناک اور یازکریا انا نبشرک اور یایحیی خذ الکتاب اور یا عیسی بن مریم اذکر اور رجب نو بت
خطابکی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق ثنا و مدح مقرون بصفت رسالت اور
ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد رسول اللہ والذین امنوا بما نزل علی محمد اور ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین نقل ہی کہ قیامت کو سب امتو نکو ان کے انبیاؤں کے نام پر بلاویں گے کہ یا امت نوح یا امت ابراہیم یا امت موسی اور
آپکی امت کو محمد کہا جاوے گا بلکہ خطاب آویگا یا اولیائی خاصہ چوتھا امم سابقہ اپنے پیغمبروں کو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز
نہیں کہ نام لیکر آپ کو بلاویں لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپکو بجوامع الکلم کہ
اوتیت بجوامع الکلم یعنے کلام قلیل اللفظ کثیر المعنی خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپکے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا کہ اوپر پیغمبروں کے
زمانو نمیں یوں حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے اکر جلا دیتی تھی لہذا آپ نے فرمایا ہی
احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان تمامی بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپ کے کیا اور خاک کو پاک کرتے ہیں حکم پانیکا دیا بخلاف
پہلے امتوں کے کہ اس دولت سے محروم تھیں مسجد اور معبد اُن کے معین تھے قدم گاہ انبیا اُنکے کی اور تیمم کی ہرگز رخصت نتھی چنانچہ
فرمایا ہی آپ نے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حق تعالی نے اوپر کافہ خلائق کے جن و انس سے اور پہلے
انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایتمیں ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ
ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر اس ہی کے تھے نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہی بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نواں انبیاؤں
کو ساتھ وجود مبارک آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپ کے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہی آپ نے ختم بی النبوؤں اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
کا اُترنا آخر زمانمیں واسطے اظہار شریعت غیر نہیں ہونیکا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت محمدیہ سے
علی مصدرہا الصلوۃ والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس خاصے
میں لطائف بہت مندرج ہیں انشاء اللہ تعالی التفسیر میں اس آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارھوان مختار فرمایا حق تعالی نے
آپ کو اوپر تمام پیغمبروں کے دس چیز میں اول یہ ہی کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط اُن کے لپیٹ جاتے تھے

اور ازواج اُن کی نکاح مین غیرونکے آتی تھین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط تا قیامت مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج آپکے کہ امہات المومنین ہین دوسری یہہ ہی کہ سب انبیا طالب رضائے حق تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا وعجلت الیک رب لترضیٰ اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا طلب رضائے مقدس ہے ہمین علیہ الصلوٰۃ والسلام ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ تیسری یہہ ہی کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم کھائی ہی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہی قسم کھائی ہی کہ فرمایا ہی لعمرک چوتھی یہہ ہی کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اسکے تدارک غلطت اسکیا کرے اور اپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اسکے کی کرے پانچوین یہہ ہی کہ تعظیم اس طرح سے آپکے نام کی فرمائی ہی کسی انبیا کی نہین کہ قرآنمین سب انبیا کو بنام علامت یاد کیا ہی اور آپکو بنام کرامت چھٹی یہہ ہی کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا حق تعالیٰ نے اور اگر جو کچھ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو خطاب فرماکر کہا کہ تم یون کہدو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا انا لنرٰک فی ضلال مبین تو حق تعالیٰ نے طرف حضرت نوح کے خطاب فرمایا کہ جوابمین انکے کہہ یاقوم لیس بی ضلالۃ ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کے جنابمین کچھ الفاظ بے ادبانہ ازراہ طعن کہے اس پیغمبر نے اس کے جواب بتعلیم الٰہی دیا ہی اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچی تو حق تعالیٰ نے جواب طاعن کو آپکے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری بن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنک الا ضلالا تو حق سبحانہ قسم کھاکر نفی ضلالت اپنے حبیب کی فرمائی کہ والنجم اذا ہوی ماضل صاحبکم وماغوی اور دوسرے جاہل نے جواب کو مجنون کہا تو حق تعالیٰ نے قسم کھاکر سخن اس خبطی جاہل کا باطل کیا کہ نون والقلم وما یسطرون ما انت بنعمت ربک بمجنون پھر کسی نے جو آپ کو شاعر کاہن کہا اس کے جوابمین فرمایا کہ وما ہو بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر کسی نے ساحر کہا تو اسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا سحر یوثر اور وہ ولید بن مغیرہ تھا حق تعالیٰ نے ساتھہ دس مذلت کے اُسکی نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہمّاز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم پھر ایک نے آپکو مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپکے ابتر کہا اور نظیر اسکے کلام اللہ مین بہت ہین ساتوین یہہ ہی کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے مخصوص ساتھہ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو چیز عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر تھی آپکو کرامت فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نے جہات سے جہت کعبہ کی کو انتخاب کرکر فرمایا وقت محمدی فرمائی کہ فول وجہک شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کرکر آپکو مرحمت کی الا ان محمدا یعطی عطاء من لا یخشی الفاقۃ اور عبادات سے جہاد کو انتخاب کرکر آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اور سعادات سے قصر قبول اور حرم وصول کو انتخاب کرکر آپکو بخشی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور ناموں سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کرکر دیا وما محمد الا رسول اور جاموں سے جام عشق ومحبت دیا یحبہم ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یاایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ اور راتون سے شب قدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القریٰ ومن حولہا اور بوڑھے لوگون سے ابوبکر رضی اللہ عنہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اور کہول عمر رضی اللہ عنہ یاایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین اور اغنیا سے عثمان رضی اللہ عنہ امّن ہو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما اور اصفیا سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا اور بنات سے فاطمۃ رضی اللہ عنہا فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضی اللہ عنہما سیدی شباب اہل الجنۃ الحسن والحسین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کرکر آپکو دیا کتاب انزل الیک مبارک اور ملل اور ادیان سے دین خلیل کو ملت ابیکم ابراہیم اور پہاڑون سے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور مکانات سے مساجد کو وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم ایمان سے تقوی کے ولباس التقوی ذلک خیر اور جہان عرفان سے توحید کو والہکم الہ واحد اور باغون سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستانون سے فردوس کو کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنی اور سفلیات سے حرم کو حرما امنا ویتخطف الناس من حولہم اور عورات سے نوعور تو نکو یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھانسون سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤن سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابون سے خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ آہ اور کردارون سے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور گفتارون سے ذکر لا الہ الا اللہ کو واذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کرکر آپ کو دیا کنتم خیر امت اخرجت للناس اور ہزار ہا ہزار عالم سے آپکو انتخاب کرکر ہمین امت والونکو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا **غزل** امام کل انبیا محمد رسول برحق ہی کہریا کا ؛ درود بیحد سلام بیعد ہو اسپہ نازل سدا خدا کا ؛ نبی اعلے رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم زکی ازکی رفیق وہمدم ہمارا یہان اور وہان جزا کا ؛ وہ سب سے ارفع وہ سب سے افضل وہ سب سے اعلا وہ سب سے اجمل ؛ وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجمل وہ تاج ہی فرق انبیا کا ؛ کرے بانگشت شق قمر کو بلائے ماتھو تمین وہ حجر کو ؛ لٹائے للہ مال وزر کو وہی ہی بس فخر اسخیا کا ؛ ندا فت اب دلمین کر تو خطر اگنہ بڑین ہین ترے تو ہی کیا ؛ یقین پیمبر پہ کر کہ ہوگا شفیع وہان تجھ سے پر خطا کا ؛ آٹھوین یہہ ہی کہ سب انبیاء کے حق تعالے نے تقصیرات زلات قرآن شریفین پہلے ذکر فرماکر عطا اپنی ارشاد کی ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق مین وعصی آدم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وہدی اور حضرت موسی ع کے حق مین کہکر فوکزہ موسی فقضی علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفرلہ انہ ہو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے حق مین کہا وذا النون اذ ذہب مغاضبا پھر عذر خواہی اُن کی فرمائی فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا انکی پھر متفرع کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حق مین کہا وظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیاء کے حق مین قیاس کیجے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ عنک لم اذنت لہم پھر ذکر زلت کا تعبیر فرماکے خطاے ماتقدم اور ماتاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نوین یہہ ہی کہ مرتب نبوت کے پانچ ہین اول صفوت ہی کہ حضرت آدم کو عنایت ہوا ان اللہ اصطفی آدم دوسرا خلت ہی کہ حضرت ابراہیم کو دیا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تیسرا قربت ہی کہ حضرت موسی کو بخشا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہی کہ حضرت عیسی کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی والدتک پانچوان مرتبہ محبت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اُسکے مخصوص فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور آپسمین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالی نے مرتبہ اصطفی عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو بخلت مشرف کیا اور حضرت موسی کو نجی کہا اور حضرت عیسی کو روح اللہ ٹہرایا اس عرصے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے کہ کلام تمھارا مین نے سُنا سچ ہی کہ آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی نجی اللہ اور عیسی روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ مین بلا فخر اور صفوت آدم کی مخرج بعصیت ہوئی وعصی آدم ربہ فغوی اور خلت ابراہیم کی مخلوط بحاجت آئی والذی یطمع ان یغفر لی خطیئتی

اور قربت موسی کی معذرت سے ملی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسی کی بہ تہدید و توبیخ قیامت ہوئی ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین مین دون اللہ اور محبت میری مشحون بشفاعت ہوئی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا دسوین یہہ ہی کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر ہمارے کا جان و دل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہی کہ جب حق تعالی نے قضیہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو کہ سراپا پردہ سلطان عقل ہی برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گذارا اس قصر کے مین حیا سے پیدا کیا اور کانون کو دو پاوکانہ اسکو شک رفیع الشان کے مین غیرت سے بنایا اور زبان گوہر فشان کو ذکر سے ظاہر کیا اور دو لب جان بخش کو تسبیح سے تخلیق فرمایا اور چہرہ رشک مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینہ بے کینہ کو اخلاص سے اور دل مقبل کو رحمت سے اور فواد با وداد کو شفقت سے اور دو کف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفا کو نبات جنت سے اور آب دہان بابرکان کو شہد جنت سے مرتب اور مزین فرما کر اس گلدستہ گلستان حسن و ملاحت کو اور اس سرو نورستہ بوستان وجود و سماجت کو آراستہ و پیراستہ کر کر اس چار بازار عالم کونین مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمے اور سعادت کبری کی جانکر شکر اس انعام کا بجالاوین غرض کروڑ شکر اس خدا کے جسنے کئے ہین ایسی جناب پیدا ؛ کہ جن کے باعث ہوا ہی ہم پر خطاسے راہ صواب پیدا ؛ امام کل انبیا محمد قیام ارض و سما محمد ؛ گرے ہی سجدیکو جن کے ہر دن جبین نو آفتاب پیدا ؛ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ؛ نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لے کے تا ماہتاب پیدا ؛ کرین نہ شکل کشائی گر وہ تو روئی مقصود پر ہمارے ؛ نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ؛ وسیلہ ہم سے نہ حاصیونگے اگر وہ ہووین تو ہم پہ یہان وہان ؛ عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا ؛ کرم سے انکے یقین ہی شیطان پر ترع کچھ شک نہ لاسکیگا ؛ کریگا گر یک سوال آکر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا ؛ گناہ مین بیحساب رافت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہی ؛ کہ کر دیئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا ؛ خاصہ بارھوان حق تعالی نے فضیلت دی آپکی امت کو اوپر تمام امم دس چیزون مین اول خیریت مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قائم کیا اور یہہ بات اور امتون مین نہ تھی تیسری ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایجتمع امتی علی الضلالۃ چوتھی اس امت کو گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچوان اس امت کو تمام امتون سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامت چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت مین ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہی انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنت ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمایا آٹھوان اس امت کو بتمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت سے اٹھاوین ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرھوان سید روز قیامت پیغمبر ہمارے ہونگے اور یہہ خاصہ سات امر مین ظہور فرماویگا اول جو شخص کہ پہلے سر خاک لحد سے نکالیگا وہ آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من تنشق الارض دویم مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپکو ہوگا اور علما کہتے ہین کہ آپ کی سات قسم شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمی ہی درمیان اہل موقف کے چنانچہ حدیث مین ہی کہ خلائق سب انبیا سے نا امید ہوکر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سبکی کرین گے دوسری یہہ ہی کہ شفاعت سے آپ کے بہت لوگ بیحساب و عذاب بہشت کو جاوین گے اور بدولت رضا و لقائے الہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوین گے چوتھی جو لوگ کہ بسبب معاصی کے دوزخین داخل ہوئے ہونگے

وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے پانچوان جو لوگ کہ بفضل الٰہی بہشت مین داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے اُنکے درجات بلند ہونگے چھٹی شفاعت آپکی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب کے مقبول ہوگی چنانچہ ابیطالب کے حق مین ساتوین شفاعت آپکی مقبوران مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہی من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت فانا اشفع لمن یموت بہا سیوم لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین ہوگا چنانچہ فرمایا ہی لوأ الحمد یومئذ بیدی اور دوسری روایت وارد ہی کہ انا سید ولد آدم یوم القیامت ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی اور رسل سایہ مین اس لوا کے ہونگے نقل ہی کہ وہ لوا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اسمین تین سطرین مکتوب ہونگے پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جب اس لوا کو فضاے عرصات مین حاضر کرینگے ندا کرنیوالا ندا کریگا کہ یا ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبی وسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے اور اس کو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسیٰ تک علیہم السلام ساتھہ تمام صدیقون کے اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے ان فرقے والون سے حلہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائے لاکر فرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس حریر خضرا بدن مبارک کو پہنا وینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو مین لیجاوینگے اور لواء الحمد آپ جناب امیر المومنین علی مرتضی رضہ عنہ کو عنایت فرماوینگے سہ روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو جسکا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو اور وجہ تسمیہ کی لواء حمد کے یہہ ہی چنانچہ تفسیر بحر العلوم وغیرہ مین لکھا ہی کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم مین حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک ربک سُنا اُسدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین انکے مین متحرک تھا اسطرح جیسے مروارید کو مروارید پر گھسین حضرت آدم نے کہا الٰہی یہہ آواز کیا ہی خطاب آیا کہ نور فرزند تیرا کا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا حضرت آدم کے دلمین تمناے مشاہدہ نور محمد علیہ الصلوٰۃ مشتعل ہوئی اس نور نے پیشانی سے بسر انگشت مسبحہ انکی کے انتقال کرکر جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ اٹھاکر مبادرت بشہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور یہہ سنت درمیان اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اس نور پاک کے سے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر اور یمن اور برکت اور سعادت قرین یمین ہوئی جو اولاد اُن کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب بہ اصحاب یمین ہوئی اور جو جانب شمال تھی محروم اس سے رہی القصہ حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای آدم جسکا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہی کچھہ تحفہ دیتے ہین اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم نے عرض کیا کہ الٰہی میرے پاس سوا الحمد للہ کے نہین جب روح میرے بدن مین تونے ڈالی ہی زبان سے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس فرزند دولتمند کو دیتا ہون حق تعالیٰ نے اس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی بلواء الحمد کرکر حوالے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چہارم اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت مین جاوینگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہی کہ جب آپ دروازہ بہشت کا ٹھوکینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون ہی آپ فرمائینگے مین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الٰہی ہی کہ دروازہ بہشت کا کسی کے واسطے نکھولونگا پہلے تم سے پھر آپکے واسطے دروازہ کھول دیگا آپ بہشت مین رونق افزا ہونگے اور امت آپ کی پہلے سب امم سے بہشت مین جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکی موجب تطویل ہی کتب سیر مین مسطور ہی ششم مقام محمود ہی کہ مالک اسکے آپ ہی ہونگے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر مین اس آیت کے بیان ہوگا ہفتم وسیلہ ہی کہ آپ ہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ عبارت ایک درجہ سے ہی کہ اعلائے درجات بہشت ہی ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسئلوا اللہ فی الوسیلۃ طلب کرو حق تعالیٰ سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگون نے کہ وسیلہ کیا ہی فرمایا بڑا درجہ ہی بہشتین کہ اوس درجہ کو کوئی نہین پہنچیگا مگر ایکمرد اور امید رکھتا ہون مین کہ وہ مرد مین ہی ہون سمجھ لیجے کہ یہان امید بجہت حسن ادب ہی والا آپ ہی متعین مین ساتھ اس مقام کے یہہ تیرہ خاصے آپکے یہان لکھے گئے بجہت اختصار کے والا اور بہت خاصے ہین کہ یہہ دفتر گنجائش تحریر کی نہین رکھتا اب بعضے فضائل آپکے کہ اوپر انبیائے کرام کے ہین تحریر ہوتے ہین غور سے سنئے اور تفضیل آپکی اوپر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ سے ہی ان مین سے انیس وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ حضرت آدم آب وگل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعوے کے پانچ دلیلین ہین پہلی دلیل یہہ ہی کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپ کا نہ تھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہی نہ صفات آب و گل دوسری دلیل یہہ ہی کہ شب تار مین نور آپ کا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نتھی تیسری یہہ دلیل ہی کہ عروج آپکا اطباق سمٰوات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت آب و گل چوتھی دلیل یہہ ہی کہ پس پیش راست چپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہی پانچوین دلیل یہہ ہی کہ خواب اور بیداری مین ادراک آپ کا برابر تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و دل سے ہی وجہ دویم یہہ ہی تخمیر طینت آدم علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال مین مرتب ہوا کہ حضرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمومنین من نوری وجہ سیوم یہہ ہی کہ حضرت آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہہ ہی کہ حضرت آدم کے حق مین فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق مین ارشاد کیا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا روح آدم مین بدن ترتیب پاتا ہی اور روح محمدی مین روح نشو و نما مین آتی ہی وجہ پنجم یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو اسما تعلیم کئے وعلم آدم الاسماء کلہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقائق دقائق اپنے کلام کے سکھلائے الرحمن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہی کہ آدم کو قبلہ فرشتونکا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرت کو مقتدا فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت بمبالغہ آنحضرت فرمایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً وجہ ہفتم یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو روز اول الیکسجدہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر مقام محمود اور حوض مورود اور محض مشہود اور لقائے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہی کہ آدم کا تخت عالی تخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سبکو تخت تخت لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت کو علم ہوگا کہ سب انبیا و اولیا سایے مین اسکے ہونگے آدم و من دونہ تحت لوائی وجہ نہم یہہ ہی کہ آدم کو آسمانون سے گذار کر بہشت مین لے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خزان کیا دلی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ دہم یہہ ہی کہ شیطان نے ورغلان کر حضرت آدم کو زلت مین ڈالا فوسوس لہما الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ یازدہم یہہ ہی کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیانکا ان کے عالم مین پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے صدور گناہ غلغلہ مغفرت اقطار و اکناف عالم مین منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر وجہ دوازدہم یہہ ہی کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا

پھر عفو و عصی آدم ربغوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو پہلے پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لہم وجہ پنجم یہ ہی کہ آدم کو بیک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت گنا ہگار کو باوجود ہزار صغائر و کبائر جنت مین داخل کرین کے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وجہ چہار دہم یہ ہی کہ آدم کو بیک زلت برہنہ کیا یترع عنہما لباسہما لیریہما سوآتہما اور چاکران گنہ گار آپکے کہ باوجود ہزارون گناہونکے پردہ پوشی کرتا ہی اور رسوا نہین فرماتا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر وجہ پانزدہم یہ ہی کہ آدم کو دوسو برس رولا کر توبہ قبول کیا اور آپکے امت کی گناہ دوصد سالہ بیکدم ندم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ شانزدہم یہ ہی کہ آدم کو بیک لغزش ہمرم کعبہ مین بھیجا تا وہان توبہ قبول فرماوین اور برکت آپکی سے گنہگاران امت کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ مین نہین متی قلت اساءت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو پدر تو الیب بشر کیا اور روز میثاق مین بکواس من متین سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو الارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور آنکے سے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمومنون منی وجہ ہژدہم یہ ہی کہ زمان آدم مین قالب غالب آکر جانکو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور دور خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین جان غالب قالب پر ہوگئی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے گئی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوزدہم یہ ہی کہ وقت آدم مین فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا ابی واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید دوجہانین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلم الشیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہی اُنمین سے پانچ وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اول یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وُہین چھوڑا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارکو آسمانون پر لیگئے اور وہان ممکن نفرمایا بلکہ بلند تر اس سے تا بہ مقام ادنی پہنچایا وجہ دوم یہ ہی کہ حضرت ادریس کو بہشتین لیگئے انھون نے دیکھ کر پسند کی وہین رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت مین داخل کیا بکوشہ چشم بھی آپ نے ملاحظہ نفرمایا ما زاغ البصر وما طغی وجہ سیوم یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی ہمارکو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہ ہی کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت لوح وقلم دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہی لیکن اُنمین چھے وجہین مبین کی جاتے ہین وجہ اول یہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو کشتی دی کہ بر روآب روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دوان تھا وجہ دوسری یہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلائے طوفان سے کشتی مین بتلقین بسم اللہ مجریہا ومرساہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلطف الٰہی و فضل نامتناہی سفر معراجین دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اُنکو اور ان کے اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکینہ مرحمت کرکر آپکو اور آپ کے امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چھٹی یہ ہی کہ وہ سفینہ حضرت نوح کو سبب نجات ہوا اور یہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچوین یہ ہی کہ اگر کشتی نوح علیہ السلام پانی پر تیری تو کچھ ایسا ذاتی نہین عجب تر یہ ہی کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہی عرض کیا کہ وہ سل اُس کنارے سے پانی پر تیرآوے اس کنارہ تک آپ نے اس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپکی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہ ہی کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کی ہدایت طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنون کے عذر خواہی کی کہ یہ نہین جانتے اگر یہ پتھر میرے دانتون پر مارین تو تو شکر مہین

ان کے دے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرماوے وہ دوست سے کیا جانے کیا کرے سہ دشمنوں سے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک ؛ دوستوں سے کرے کیا جانے کس سلوب سلوک ؛ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر خلیل الرحمن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہی انمیں بیس وجہیں یہاں ظاہر ہوتی ہیں وجہ اوّل یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلّت عطا کی کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بمحبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب اسمیں یہہ ہی کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیا یہاں چاکران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہی کہ خلیل نے جو کیا برضائے آلہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرویا اور یہاں بلکہ تعالی وتقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا کہ دنیا میں فرمایا فلنولینک قبلۃ ترضٰہا اور عقبی میں ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضٰی وجہ تیسری یہہ ہی کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج میں بیت المقدس میں امام انبیا کا اور بیت المعمور میں امام ملائکہ کا فرمایا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حبیب ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت باتعین کہ فرمایا انی مع اللہ وقت الیعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک مقرب سے جبرئیل ہیں اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچوان یہہ ہی کہ خلیل کو وہاں پہنچایا کہ جبرئیل نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ چھٹی یہہ ہی کہ اوپر خلیل علیہ السلام کے آتش نمرود کو برد وسلام کیا کہ نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ کو برد وسلام فرماویگا کہ جز یا مؤمن فان نورک اطفاء لہبی اور کیا تعجب ہی کہ بقدم خلیل آتش نمرود لعین افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہی کہ آتش افروختہ غضب الہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام بجھ جائے اور نار کثرت یہہ ہی کہ وہاں جب تک خطاب نہ آیا یا نار کونی برداً وسلاماً گرد نہوے اور یہاں بجرد پانوں رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے لغیر اسکے کہ فرمان متوجہ ہو تمام منتفی ہو جاوے گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المؤمن اذا وضع قدمہ علی الصراط تجد النار تحت قدمہ کما تجد امۃ علی الطبق یعنے جو بندۂ مومن وقت مرور بر رخ دوزخ قدم پل صراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکے کے ایسی افسردہ وبخ بستہ ہو کہ جیسی زمستان سرد میں چوبی اوپر طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور ستارون کے تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رائی کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارونکے ہوا کہ وہو بالافق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ ابراہیمؑ بواسطہ نظر قرین دوست ہوئے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموت والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیواسطہ بقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے درخواست کی ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواست ارشاد ہوا یوم لا تخزی اللہ النبی وجہ دسویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے درماندہ ہو کر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارھویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ میں خدا پاس جاتا ہوں انی ذاہب الی ربی سیہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً وجہ بارھویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخواستہ ہدایت فرمائی وسیہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرھویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا آلہی بندونکو اپنے کہہ کہ ثنا میری کریں واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز تو نہ تھا کہ ثنا تیری کہتے تھے ورفعنا لک ذکرک وجہ چودھویں یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے اس رات کہ ملکوت انہیں دکھایا ہلاکت عاصیان چاہے کہ کہا اللہم اہلکہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شب کہ بلقائے کبریا مشرف ہوئے رحمت اور مغفرت گناہگارونکی درخواست کی کہ کہا واغف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنا واغفرلنا وارحمنا وجہ پندرھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منادی ایمان اور جہان اور عرفان ربنا انّنا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مین مطیع کو چاہتا ہون نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیونکو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ سترھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عطاب آمیز آیا کہ اولم تومن اور ندا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہی کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک کو سفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گوسفند باوجودیکہ باین مرتبہ تھے قربانی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ بس ہی فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللہ نے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہی لولاک لما اظہرت الربوبیّت اور وجہ بیسوین یہہ ہی کہ روایت ہی قیامت کے دن عوض ہر ایک مردان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسایونکو تسلیم کرین گے اور کہین گے ہذا فداک من النار نمرود ہوئی باغ خلیل حق پر ہنسنے اس ذکر کو یہان کسکو اچنبھا ہوگا ؛ مجرمون کے لئے وہان امت پیغمبر کی شعلۂ آتش دوزخ گل حمرا ہوگا حشر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ؛ یا یہودی ہویا کوئی ترسا ہوگا ؛ یہان بفرزند خلیل ایک ہوا کبش فدا ؛ جزیہ وہان احسن تقدیم سے اپنا ہوگا ؛ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف کے بھی بوجوہ متعددہ ہی انمین سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب انعام فرمائے وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور خلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب اکرام کی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر باسم سلطنت اور رسم حکومت ویا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء اور خاکساران امت محمدیہ کو اوپر تخت بخت بہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک مؤبد اور دولت مخلد ہی بھایا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ ہیچ مشتاق ظہور اسکے کے عورات لائمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاش للہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور اسکے کے اہل مؤمنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ حضرت یوسف کو کلید خزائن زمین عطا کین اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز معرفت دین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہی کہ بھائیون نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد سعادت مہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع با انتفاع نور یقین صدور ملازمان حضرت سید المرسلین مین رکھی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوک بھاگ جاتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لواعنایت ہوگی کہ محنت رسیدگان قیامت کی جب نظر اسپر پڑیگی بلا اور محنت دمانکی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالائے تخت بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش تو تمام خلائق مصر کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الٰہی ہونگے حاضر کئے جاوینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور بمژدۂ درجات جنات کے سرافراز کریگا

نظم زقوم ہو سر و آسا بکریت سے محمدؐ کے ؛ ہر خار بنے گل سا شوکت سے محمدؐ کے ؛ امید ہی رحمت کو رحمت سے بدل دیوے ؛ میدان قیامت مین امت سے محمدؐ کے ؛ کیا دور ہی کر دے اللہ اس امت پر ؛ دوزخ کو حرام اُسدن حرمت سے محمدؐ کے ؛ امید ہی جنت مین حوران ملاحت رو مل مل کے کرین عشرت ملت سے محمدؐ کے ؛ عشق انکا رکھا ہی رافت دل مین کہ تجھے دیگا ؛ دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمدؐ کے ؛ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی بوجوہ بیشمار ہی اُن مین سے بیس وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کیا و کلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جرم را زمین ندیم فرمایا فاوحےٰ الی عبدہ ما اوحےٰ وجہ دوسری یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا دیا و اضم یدک فی جیبک تخرج بیضاً اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا اتکم بالملۃ الحنیفۃ السمحۃ السہلۃ البیضاء ید بیضا موسوی قصر فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی ساحت قصر الٰہی روشن کرتا ہی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علیٰ نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف ما یاءفکون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیون کے گناہونکو بیکدم ندم محو کرین شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو بادشاہی اور پیغمبری بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفسہ رب جلیل جل جلالہ متکفل آپکا ہوا وجہ پانچویں یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام آپ سے گئے ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً وجہ چھٹی یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام سُنا و کلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ ساتوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس شبانروز آب و نان نہ دیا بعد اُس کے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب خوان قدس سے آب و نان بسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی و ہو یطعمنی و یسقین وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور پر ان سے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بُلایا اور طرفۃ العین مین وہان پہنچایا کہ فہم بشر اور وہم ملک حوالی نواح اسکے کو نہین پہنچا وجہ نوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بہ انبساط تمام عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بقدمگاہ نے بعد کلام لنکے کے کیا کہ ابلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قدم گاہ دی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحرقت وجہ دسوین یہہ ہی کہ موسیٰ کو بیچ وادی مقدس کے امر بخلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر فرق فلک اطلس کے بھی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لا تخلع نعلیک وجہ گیارھوین یہہ کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی ستائش کی ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور جب قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمایا اپنی ستائش کی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً یہہ دلیل ہی بقائے موسیت کی صفات موسویہ مین اور فنای مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات احدیت جل و علا مین وجہ بارھوین یہہ ہی کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جاء موسیٰ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنام کرمت بعبدہ لیلاً وجہ تیرھوین یہہ ہی کہ موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنے وہ آپ آئے بصفت خود اور حضرت کو لے گئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہی جو آپ جاوے بار پاوے یا بنا وے اور جو بُلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ دخل بنا وے سمجھ لیجے کہ آئندہ طالب ہی اور بردہ مطلوب اور وہ مرید یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ انتجلی کا کوہ طور پر دیکھ کر اپنی صفت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مقامات انبیا کے اور عجائبات ملکوت اور ملأ اعلیٰ کے بلکہ انوار
جمال و جلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہی بقائے موسیٰ کی بیچ صفت اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ببقائے حق تعالیٰ وجہ پندرھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک نہ دکھایا لن ترانی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین بند کین ما زاغ البصر وما طغیٰ تسپر تقاضا مشاہدے اسکے کا کیا الم تر الی ربک وجہ سولھوین یہہ ہی
کہ موسیٰ علیہ السلام کو وہ مرتبہ کرامت کیا کہ امت ان کی دریا سے اُتری اور دامن خشک انکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایۂ عالی مرحمت ہوگا کہ امت انکی اوپر دوزخ کے گذرے گی اور دامن تر انکا خشک نہوگا جز یا مؤمن فان
نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام دو بار مناجات جناب الٰہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کی خاکسار ہر پانچ بار
مناجات کرتے ہین المصلی یناجی ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہی کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم ان کے کے من وسلویٰ بھیجا وانزلنا علیکم
المن والسلوے اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین وجہ انیسوین
یہہ ہی کہ واسطے امت موسیٰ کے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرت عینا اور واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بنان انگشتہای حبیب الرحمان سے فوارے حیات بخش بہائے انفجر الماء من بین اصابعہ پتھر سے جو ہون نہرین جاری تو
عجب کیا ہی ؛ انگشت سے دریا کا بہنا یہ اچنبھا ہی ؛ وجہ بیسوین یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہتے تھے
قوم گوسالہ پرست ہوگئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سو تیس برس ہوئے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام
شریعت محمدی اور لوائے والائے ملت احمدی بیچ ترقی اور تزائد کے ہی الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت داؤد کے بھی بوجوہ
متعددہ ہی تین وجہین انمین محرر ہوتے ہین وجہ اول یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نے داؤد ع کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اللہ کو خلیفہ اپنا کہا اللہ خلیفتی من بعدی وجہ دوسری یہہ ہی کہ داؤد علیہ
السلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم با قساوت کو کہ فہی
کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان اسکا ہی موم سے نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہی کہ داؤد علیہ السلام کو نغمہ اور نوا
دیا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اور وحوش صحرا ساتھ نغمہ سرائی اُسکے کے فریفتہ ہوتے تھے اور پہاڑ معاونت انکے مین مبادرت
کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ ہنوز نہ عالم کا نام نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت
واحتشام اور نقارہ عظمت اور احترام انکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اول ما خلق اللہ نوری اور خس وخاشاک ظلمات جہالت میدان
نور افشان معرفت کے بیمن مقدم شریف انکے کے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہی ان مین سے دس وجہین بیان ہوتے ہین وجہ اول یہہ ہی
کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی وسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ملئکہ مسخر فرمائے یمددکم
ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہی کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک مہینے کا راہ جاتا تھا غدوہا شہر
ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پلک مارنے مین فرش سے تا بعرش گیا وجہ تیسری یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو
مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ ظل ظلیل اپنے مین پرورش فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدمگاران کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ اپنے مین مقام دیگا سبعة یظلهم اللہ فی ظله یوم لاظل الاظله الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو سلطنت روی زمین کی دی رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لوا مین مملکت عقبی کی وابستہ کی ولوا الحمد بیدی وجہ پانچوان یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کی جن و شیاطین نے فرمانبردار بنکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملئکہ مقربین نے وجہ چھٹی یہہ ہی کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور چاکران امت محمد کو علی صاحبها الصلوة بہشت مین برابر دس حصے اس مملکت کے دے کے واذا رایت ثم رایت نعیما و ملکا کبیرا وجہ ساتوین یہہ ہی کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھر آیا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہین کرم اللہ وجہہ آفتاب پھر آیا چنانچہ قصہ اسکا مفصل حدیثمین وارد ہی وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ نوین یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطانکا دخل نہو و القینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت الکرسی عنایت کی کہ تا شیاطین بھاگین آخر خبت آیة الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین یہہ ہی کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور طیور اور وحوش ہم کلام ہوئے چنانچہ تشریح اسکی کتابون مین باب معجزات مین ہی اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسی علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہی سات وجہین ان مین سے نقل کئی جاتین ہین وجہ اول یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین رکھا اور امت انکو ضایع چھوڑا بل رفع اللہ الیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہان سے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم نکرین اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرافراز فرماوین وما ارسلناک الا رحمة للعالمین وجہ دوسری یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام کو بن باپکے پیدا کیا ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیواسطہ نور احدیت اپنی سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمومنون منی وجہ تیسری یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے تھے واحیی الموتی باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانہائے پژمردہ کو بدم کرم زندہ و فرخندہ فرماتے تھے او من کان میتا فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروے ہوا خرامان ہوے وجہ پانچوین یہہ ہی کہ واسطے عیسی علیہ السلام کے مائدہ آسمان سے اترا کہ حیمین طعامہای گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدة اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین اور علم آخرین حیمین لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وجہ چھٹی یہہ ہی کہ مائدہ عیسی سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجب رحمت مؤید ہوا وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمة للمومنین وجہ ساتوین یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام مامور بمتابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ آخر زمان مین نزول فرماوین گے اور موافق شریعت نبوی کے کام کرین گے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علی صاحبها الصلوة والتحیة اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین انکی متابعت پر لو کان موسی حیا ما وسعه الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہی جو کوئی نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپکی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسطور ہوئے معلوم کرلئے تو سمجھہ لیجئے کہ رفع بعضهم درجاتین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ باین درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروزمند ہین وآتینا عیسی ابن مریم البینات اور دئیے ہم نے عیسی ابن مریم کو معجزات جیسے تکلم مہد اور احیای موتی اور بینائی کور اور شفای ابرص وایدناه بروح القدس

اور قوت دی ہم نے اُنکے تئین ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تفسیر اسکی پہلے مذکور کر آئے ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے انبیا سے تھے مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
بعد اسکے کہ آئین اِن کے پاس نشانیان روشن اوپر نبوت اوپر پیغمبری اُنکے کے یعنے باتفاق ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑتے
وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایک دوسرے نے پس بعضے اُنمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور
ثابت رہے فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس بعضے اُنمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر دین اپنے کے اور ثابت رہے اُسپر وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور
بعضے اُنمین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا اور اگر چاہتا اللہ سُبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو بلفظ اقتتال ذکر فرمایا
ذکر سبب سے ارادہ مسبب کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہی اور تکرار یہان واسطے تاکید کے ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہ ہی کہ
جملہ موکدہ مین جہت کمال اتصال کے واو نہین لاتے یہان جملہ موکدہ مین واو کیون لائے جواب اسکا یہ ہی کہ اس مقام پر ترکیب اسطرح ہی
کہ جیسے جاءنی زید وذہب عمر وذہب عمر معطوف کو تاکید کیا ہی تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور لیکن خدا کرتا
ہی جو چاہتا ہی یعنے ایجاد کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی اتفاق اور اختلاف سے اور اقتتال اور ائتلاف سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز سے کہ دئی ہی ہم نے تمکو سمجھ لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا شریعت مین ساتھ ہفت نوع عبادت
ہی اول ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ زر وسیم سے بشرط بلوغ حد نصاب کہ چاندی مین پنجاہ و دو نیم تولے ہی اور سونے مین ساڑے سات تولے
ہی اور گذرے ایک برس کے چالیسوان حصہ انکا دینا واجب ہی اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ
مین مسطور ہی واجب ہوتا ہی دوسرا صدقہ فطر ہی کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہی اور وہ دو سیر شاہجہانی ہوتا ہی گیہون یا آٹا
یا ستو دہی اور اگر خرمہ یا جو ہو وین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہی صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہی اور جواب اسکا
صاحب نصاب پر ہی اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات
ہی کہ عبارت ہی دینے سائلون کے سے اور ضیافت مہمانونکے سے اور اعانت یتیمون کے سے اور ضعیفون کے اور قرضداروں کے سوا قدر
زکوٰۃ کے چوتھا وقف ہی جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوے کا اور یہان سرانکا پانچوان مصرف حج ہی خواہ اپنے واسطے خواہ اور
مسلمانکے واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہی کہ یکدم اُسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہی
ثواب مین ساتوان ادائے نفقات واجبہ ہی اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہی اور سوا اُسکے اور محارم کا بھی ہی بشرط طاقت اُس
شخص کے ہی اور احتیاج اُنکے کی یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا
اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا بیان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی سخاوت بھی
مکارم اخلاق سے ہی لیکن جہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اُسکے سے لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ نہین خرید فروخت بیچ اس دن کے کہ کوئی کسی کا عذاب
مول لے یا بیچ ڈالے اور کے ماتھ اور نہ یارانہ کہ کوئی کسی کی حمایت کرے وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کر کر عذاب سے بچا دے
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم مین کہ اپنے
نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے اور اس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہی کہ تارکان صدقات واجبہ کو

کافر کہنا اوپر وجہ تغلیظ کے آیا ہی لیکن یہہ سخن محل نظر ہی اسواسطے کہ مسلمان کو کافر نکہا چاہئے اور ایسے تغلیظ مسلمانکے حق مین نہ بیان فرمائی
مگر یہہ کہا جاتا ہی کہ کافرون سے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھ آئے ہین معلوم کیجے کہ باون آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ توحید باریکا اور صفات اسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لایق پرستش کے
بحر و بر مین تمام خلق کے تئین مکروہ ہی کہ استحقاق عبادت اسیکو ہی اللہ مبتدا ہی اور لا اسم جنس کا چاہتا ہی اسم اور خبر کو الٰہ
اسم اسکا ہی اور موجود خبر اسکی محذوف ہی اور یہہ جملہ خبر مبتداء کی ہی اور آیت سابقہ مین امر بانفاق تھا اور آگے آیت مثل
الذین ینفقون تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اسکے کے آویگی یہہ جملہ درمیان مین اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل
کے بوجہ اعتراض مذکور فرمائے اور ہر ایک کو بہ اعتبار نکتے کے لائے ذکر اس جملہ معترضہ کا واسطہ ثناے خداے عزوجل کے ہی اور ذکر
اور معترضاتکا اور نکتونکے واسطے ہی باقی رہے یہان چند خدشے جواب طلب انمین سے ایک یہہ ہی کہ خبر لا کی موجود نکالی ہی
اور یہہ معتمد عدم امکان الٰہ آخر کو نہین ہی اس طرح سے کہ اسکے یہہ معنی ہوے نہین کوئی الٰہ موجود مگر اللہ پس اس سے یہہ معلوم ہوا
کہ موجود نہین ہی الٰہ دوسرا اور ہوے تو ہو سکتا ہی ممکن ہی ہونا اسکا اور یہہ باطل ہی اور اگر موجود خبر یہ نکالو ممکن نکالو خدشہ
دوسرا لاحق ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ دلالت نہین کرتا اوپر وجود مستثنیٰ کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوے کہ نہین کوئی اللہ ممکن سوا اللہ
کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ممکن نہین واجب ہی یہہ بھی باطل محض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنی
خبر اسکی موجود نکالتے ہین جیسے کہ مشہور ہی اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اسکے کو اور عدم امکان الٰہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے
سے ہی لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہی کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسیقدر دلالت کے کہ نہین
کوئی بیچ وجود کے الٰہ سوا اسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہی اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہی لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت
ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہی تو جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر معتمد ہی نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ
خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت مجدد الف ثانی کے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہی کہ جیسے حیران ہین عقلاً بیچ
ذات اور صفات اللہ کے بسبب حجابونکے انوار عظمت کے ویسے ہی یعظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پرتو
افکن ہی حیران ہو گئے ہین دیدہاے مستقرین پس اختلاف کیا ہی کہ یہہ سریانی ہی یا عبرانی اسم ہی یا صفت مشتق ہی یا غیر مشتق علم ہی
یا غیر علم بعضون نے کہا ہی اصل اسکی الٰہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے آئے اسواسطے کہتے ہین یا الٰہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی
جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ عجب شان ہی اس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہی ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہی
غیر ندا مین جواب اسکا یہہ ہی کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی کہ تعریف
بحرف ندا مستغنی ہی تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کی جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ
نہین تو وصلی بتاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اسکے الالٰہ نکالی ہی چنانچہ پہلے معنی بسم اللہ مین مذکور کر آئے اَلْحَیُّ زندہ ہی پہلے
سب کے زندگانیون سے اور زندہ رہیگا بعد فنائے ہونے سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہی صفت الٰہی کا اور جواب ہی اس شخص کا کہ
سنکر اللہ لا الٰہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے کیا ہین فرمایا الحی الایۃ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہی ان لوگونکا کہ پرستش اصنام
کی کرتے ہین اور عبادات جمادات مین دم بھرتے ہین اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا ہی ذات وصفات اپنے مین یا قیوم ہی اقامت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امور خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین یہہ اسم ردہی اُن لوگون کا کہ زندہ ناپائندہ کو پوجتے ہین جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ کو آلہ جانتے ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہی کہ اسم اعظم الحی القیوم ہین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے مذکور ہی ایک تو سورۂ بقرہ مین اس مقام پر دوسری آغاز سورۂ آل عمران مین الٓمٓ اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تیسری سورۂ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اُسکو اونگھ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک حواس ظاہر ہی یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہی اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونے سے ہوگا وہ مرنے سے فنا ہونے سے بطریق اولیٰ پاک ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ سنۃ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہوا ور نعاس ثقل کو کہتے ہین جو چشم مین ہوا ور نوم گرانی کو کہتے ہین کہ دل مین ہو چنانچہ مدارک مین ہی لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ ہی آسمانون کے ہی مبدعات علویہ سے اور جو کچھ ہی زمین کے ہی کائنات سفلیہ سے یہہ جملہ معللہ ہی لاتاخذہ سنۃ ولا نوم لہ کا اسواسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف مین اُسکے ہوا تو اونگھنا اور سونا اُسے نا ملائم ہی کہ یہہ موجب غفلت ہین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہی ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام اور ہو سکتا ہی کہ جملہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ہر ایک مرفوع ساتھ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواجہین لکھا ہی کہ روایت ہی کہ قوم حضرت موسیٰؑ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی یہہ بھی کہا تھا کہ آیا سوتا ہی پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ اے موسیٰ دو شیشے مملو ہاتھ مین لے حضرت موسیٰؑ نے دو شیشے دونو ہاتھون مین لئے انکو نیند آگئی دونو شیشے گر کر ٹوٹ گئے تنبیہ ہوئی انکو کہ اللہ منزہ ہی خواب سے اور مقدس ہی اونگھنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم کو کون نگاہ مین رکھے شعر خیال غفلت اُدھر سے آکر تمھارا ہوا ؛ الٰہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہوا ؛ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کون ہی جو سفارش کرے انبیا اور ملئکہ وغیرہم سے نزدیک اُسکے روز قیامت مین کسیکی مگر باجازت اُسکے کے یہہ استفہام ہی واسطے انکار کے اور یہہ جملہ تذییل جملہ سابقہ ہی کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و زمین و ما فیہا کا مالک ہو اسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اسکے کے ہو اور یہہ جملہ رد ہی دعویٰ مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ یہہ مضمون بحر مواجہین اور زاہدی مین ہی اور ملا جیون نے اقوال کہہ کے لکھا ہی کہ لازم آتی ہی اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے مؤمنین کے پس یہہ آیت رد ہی اوپر معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجھ لیجئے کہ شفاعت یعنے سفارش دنیا مین کئی طرح سے منقول ہی ایک تو شفاعت باالوجاہت سے ہی کہ کوئی امیر و وزیر کسی تقصیر وار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصوراس شخص سے لائق قتل کے یا زدوکوب کے ہوا ہی لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرمائے اور انکی وجاہت کے سبب سے گناہ اُسکا بخش دے یہہ سمجھ کر کہ یہہ رکن سلطنت ہی آزردگی اسکی موجب تباہی مملکت ہی خاطر اسکی ضرور تر ہی دوسری شفاعت بالحب ہی کہ محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کر کر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صریحًا جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہی لیکن پاسخاطر محبوب کے سے معاف فرمائے یہہ سمجھ کر کہ درگذر ناگناہ سے ایک شخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہی لیکن بہتر ہی اس رنج سے کہ محبوب کے روٹھ جانے سے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہی نہ خفگی یار کی ہی آفت جان آرا فت ؛ وہ نرنجیدہ ہو رنج اور جو کچھ ہو سو ہو ؛ پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہو سکتین اسواسطے نہ کسیکے بگاڑنے سے اُسکا ملک بگڑے اور نہ کسی کے روٹھنے سے اُسے رنج پہنچے تیسری شفاعت باالاذن ہی کہ خود بادشاہ کی مرضی ہی کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف کردون لیکن بہانہ چاہتا ہی کہ ظاہرًا بسلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کر کر

سفارشمین اسکے کچھ بصد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمائے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہی چنانچہ اس آیت شریفہ مین یہی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہی اور وہ جو بعضے منکرین شفاعتکے کج فہمی سے معنی اس آیت کریمہ کے نہ سمجھکر اور سوا اسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعتکی کہ اکثر وہ کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد اُن سے قبول شفاعت ہی نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبر اور برگزیدگان حق ہین اور اس آیت اور آیات مین اصلاً تعارض نہین ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین نہین لیکن ان اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت کا دار دنیا مین متحقق ہی اور برزخ مین بھی تا روز قیامت باقی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے حق مین خبر دی ہی کہ یہہ اکابر دار دنیا مین اور آخرتمین شفاعت اور وکالت کرین گے اور خبر دینا حضرت کا محمول ہی اسپر کہ حق تعالی نے آپکو اطلاع فرمائی کہ یہہ کبرا ماذون بشفاعت ہین اور انکو دار برزخ اور آخرتمین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہی بوحی فرمایا ہی و ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی اپنے خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ باتین تمام صحیح بخاری مین ہی حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ہشیم حدثنا یشار ربما ابو الحکم قال حدثنا بریدالفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطہن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا فای رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی الامۃ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ یہی ہی صحیح مسلم مین لکھا ہی اور ترمذی مین بیچ شرح اس حدیث کے مذکور ہی کہ المراد منہا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ المراد بہا الشفاعۃ لاتراد سنن ابن ماجہ مین ہی عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء احاصیون کی جو شفاعت یہہ مین ماذون خدا انبیا یعنے وہ ہین پھر علما پھر شہدا یعلم ما بین ایدیہم جانتا ہی حق تعالی جو کچھ آگے اہل آسمان اور زمین کے ہی امورات اس جہان کے سے وما خلفہم اور جو کچھ پیچھے اُن کے ہی معاملات اس جہان کے سے یہہ جملہ دوسری تذییل ہی مفہوم کلام سابقہ کی سمجھ لیجے کہ صفت حیات لازم ہی اور قدرت اور علم ملزوم ہین پس لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم مین علم ارشاد کیا مذکوران دو نو ملزومیون کے سے لازم انکا کہ جملہ الحی القیوم ہی متحقق ہوگیا ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور نہین گھیرتے مخلوقات ساتھ کسی چیز کے معلومات اسکے سے مگر ساتھ اسکے جو وہ چاہے حاصل یہہ ہی کہ کوئی مخلوق چاہے کہ احاطہ علم خالق کرے نہین کرسکتا مگر جس قدر وہ چاہے اسقدر پر محیط ہوسکتا ہی وسع کرسیہ السموت والارض سمالیا ہی کرسی اُسکے نے آسمانون کو اور جو انمین ہی اُسکو اور زمین کو اور جو اُسمین ہی کرسی نام فلک ہشتم کا ہی کہ محل ثوابت انجم کا ہی سوائے ہفت کواکب سیارہ کہ دائر ہین اوپر سات فلک دوار کے اور اضافت کرسی کی طرف خدا واسطے تعظیم مضاف کے ہی جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہی اس اعتبار سے درمیان کرسی کے اور علم کے ملابسہ جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش عظیم اور اس جملہ کو بیچ بیان عظمت اور قدرت الٰہی کے کہتے ہین ولا یؤدہ حفظہما اور نہین تھکاتی اسکو نگہبانی ان دو نو چیزون کی یعنے آسمانکی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ کے ہی یا حال ہی وہو العلی العظیم اور وہی ہے برتر او نام سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہی صفت نقص اور زوال سے اور موصوف ہی ساتھ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہی صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف و نشر مرتب سمجھ لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیۃ الکرسی ہی مشتمل اوپر توحید الٰہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باریکے اور کوئی مدلول اعظم اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات و سور کلام اللہ کی بسبب اسکے حق مین بہ احادیث صحاح وارد ہی کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ کے پڑھے درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے سوا موتکے حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر اسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین رکھتا ہی اسے اللہ اور ہمسایہ اسکے کو اور ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور گھر ونکو جو گرد اگرد اسکے ہین اور جس گھر مین یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتین شیطان وہان نہین آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم ہین اور سید عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال عرفات اور سید ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالی مبعوث کرتا ہی طرف اسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے صبح تک اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہی بسبب انکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآنین آیت الکرسی ہی جو کوئی پڑھے اسکو بھیجتا ہی اللہ طرف اسکے فرشتہ کہ لکھتا ہی واسطے اسکے حسنات اور محو کرتا ہی سیئات جس وقت پڑھے دوسرے تک اسوقت تک یہہ سب روایات تفاسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملا جیون نے سب نقل کیین ہین بیچ تفسیر احمدیکے اور حسینی والے نے نقل کیا ہی کہ اس آیت کی زبان ہی کہ تقدیس کرتی ہی حق سبحانہ تعالی کے نزدیک ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اُسے عطا کرتا ہی حق تعالی دل شکر کرنے والونکا اور عمل صدیقون کا اور ثواب انبیاؤنکا اور کتابت کرتا ہی واسطے اسکے چشم رحمت اور مانع نہین ہوتی کچھ چیز اسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے اوپر اسکے فرمایا ہی حق تعالی نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ راضی ہونگے اس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہی یہہ حافظ یعقوب بن صفیان نے اور مثل اسکے احادیث اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اور ادعیہ مین بسیار وارد ہین تفصیل انکی موجب تطویل ہی لہذا ختم ہوا اور اقتصار اسیقدر پر کر کر تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ آیت الکرسی بمنزلہ دل کے اس سورہ کے ہی اور فی الواقع بعد تامل کے دریافت ہوتا ہی کہ جمع مطالب اس سورہ بقرہ کے گرد اگرد اسی آیت کے دورہ کر رہے ہین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہی وہ لفظ الحی القیوم ہی وہ اسی آیتمین واقع ہی اور تمام آیات سور شیون و مظاہر اسی کلمے کے ہین جیسے کہ تمام اعضائے انسانی شیون و مظاہر جان پاک کے ہین تفصیل اس مقام کی ایسی تطویل ہی کہ یہہ تفسیر تحمل گنجائش اسکیکا نہین رکھتی لیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطریق نمونہ کچھ لکھنا ضرور ہی غور سے سنئے جس چیز کا کہ افادہ اس سورہ مین منظور ہی وہ حیات اور قیومت باریکے ہی کہ اوپر رنگا رنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہی اول حیات ہر ہر فرد انسانکی ہی کہ ساتھ کنتم امواتا فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہی پھر حیات اور قیام تمام نوع انسانکا ہی ساتھ ایجاد ابو الآباء کے اور عطا کرنے منصب خلافت کے انکو اور استقرار اور تمکین انکے کی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تا آخر قصہ شرح

اسکی ہی پھر حیات اور قیام یک خاندان ہی خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے کوئی خاندان عظمت اور وجاہت
مین عندالله اور پائداریمین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود نہوا تھا ابتدے اشرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اذکروا سے تا انجام ما
اسرائیل تیسرے کے کہ آخر سپارہ مین واقع ہی امتداد کھینچا اور تمام اقسامون حیات کے سے بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور فرمایا ہی اول
اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعونمین جو قصد ازالہ حیاتکا اس خاندان کے کیا تھا ساتھ ذبح ابناکے اور ابقائے نساکے پھر حیات قلوب اس
خاندان کے کا ساتھ دینے تورات کے بوصف اسکے کہ جاہل اس خاندان کے ساتھ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد
ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ بصورت قتل اور یعنے احیاے خاندان تھا مانند عضو متاکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت
دیگر نے کہ بے ادبانہ سوال رویت کا کرکر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھ دعائے موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات سرنو بہنی پھر تمام بنی
اسرائیل جو سبب نافرمانی کے حضرت موسیٰ کہ صحراے تیہ و دق مین گرفتار ہوے تھے قریب تھا کہ مرجاوین جانب غیب سے اول اسباب
حیات اور قیام اُن کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من وسلوے نازل کیا پھر وادی سے نشان آبادی دیا پھر چشمے آب روان کے
پتھر سے بہائے تا صورت حیات انکی برہم نہو اور جب اس خاندان مین ایک فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ
ہوکر حرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات طیبہ انسانیہ کے پہن کر مسخ ہوگیا عنایت الٰہی نے شر اسکی کو سر یان سے باز رکھا
اور اس قصہ کو واسطے اور ونکے عبرت کیا تاکہ آئندہ حیات اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مخل نہو پھر قصہ بقرہ
مین حیات عجیبہ غلیبہ نمودار فرمکے دستور العمل واسطے انکے ارشاد کیا اور باوصف ان سب باتون کے قسوۃ قلب کی اُنکے اور تقاتل
اور تشاجر انکا اور بسبب نفاق فیمابین کے نقض عہود مواثیق الٰہی کرنا اور بیچ فکر ازالہ قیام اس خاندان کے ہونا اور ظہور عنایت الٰہی
پی درپی ارشاد ہوتا انکہ کلام منجر ہوا ساتھ بیان حرص انکے کے اوپر حیاتکے اور فرار موتکے باوجود اسکے کہ اسباب حیات کو جرسے
اکھیڑتے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کرتے تھے پس فعل انکا مناقض خواہش انکے کا تھا اور عجب تر یہہ ہی کہ باوجود
حرص کے اوپر حیاتکے اور قیام خاندان اپنے کے ساتھ اس فرقے کے کہ اوپر اس کلام کے موکل ہی اور حیات اور قیام خاندان بامداد اور اعانت
اسکے ہی دشمنی رکھتے تھے چنانچہ آیت قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہی اور بطریق تتمہ اس کلام کے اشتغال اس فرقے کا ساتھ
سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غلیبہ الٰہی ہین معرض بیان مین آیا تا انکہ قصہ اس خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان حی و قائمی
خاندان دوسرے کے بنی اسمٰعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اُسکے آیت واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسماعیلی
کا ساتھ بنائے خانہ کعبہ معظم کے اور بقا کا اس خانہ تجلی تشبیہ کے بیچ اس بقعہ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانے کے بیچ عبادتکے اور تعظیم اور
حرمت اسکے کی کہ سبب قیام کا اس خاندان کے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان حی اور قائمی ان دونو خاندان عمدہ کے سے فرغت پائی چند قسمین
حیات سے کہ بظاہر منافی حیاتکی معلوم ہوتی ہین اور حقیقتمین خلاصہ اقسام حیات نہین بطریق تنبیہ ادا فرمائین از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ
ہی کہ بمقتضاے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہی لہذا اوپر اسباب اس نوع
حیاتکے تشجیع فرمائے اور دلیر گردانا ہی اور ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور
از انجملہ مقدمہ قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہی قاتل سے اور حقیقتمین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہی اور انمین سے ہی حیات معنوی
ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اسکے کی بے تبدیل اور تغیر اور انمین سے ہی حیات روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے کی بدن کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صوم مین اور اُنہین سے ہی حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے کہ بہ اعداے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ مین تا آخر قصہ مذکور ہی اور ان مین سے ہی حی اور قائمی ملت کی ساتھ اقامت شعاٸر حج کے ایام حج مین بیچ اس مکانکے کہ مشار اس خاندان عالی کا ہی پھر حی اور قائمی پر برخاست کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے سے حالت حیض مین کہ موجب ابقاے حیات خبیثہ فاسدہ ہی اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اُسکو عرف شرع مین ایلا کہتے ہین اور پرورش یتیمونکی اور کیفیت اتفاق کی اوپر اقرار کے بھی ضمن خانہ دارہین مذکور ہوٸے پھر اگر نوبت ساتھ انفاخ عقد نکاح کے اور برہمی خانہ داریکے واقع ہو کہ اُسکو عرف شرع مین طلاق کہتے ہین تو واسطے بقاٸے آثار نکاح کے اور قاٸم رکھنے حقوق خانہ داریکی محافظت عدتکی اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقید قاٸمی تاحی اور قاٸمی اس عقد کی بلکلیہ برہم نہو اور بہ مضامین تا آیتہ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم ممتدہین اور جو اُن سب سے فراغت ہوٸے چند قصہ عجیبہ جنس درود حیات غیبیہ سے بے اسباب ظاہر ارشاد فرماٸے تاکہ معنی حی اور قیوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اسکے کے اذہان سامعان استقرار پذیر ہون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے مین دہ دو قصے مین پہلے قصہ حیات ایک جماعت کے کاہی بنی اسراٸیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گٸے تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل کے زندہ ہوٸے دوسرا قصہ حضرت شمویل اور طالوت کا ہی کہ بعد زوال قیام خاندان بنی اسراٸیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ہاتھ مین تابوت سکینہ اگر قویمیت اتم اور اقومی ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمے کے ہین وُہ چند قصے ہین اور قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہی کہ احیا اور اماتت الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپ کو حی بحت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیر کا ہی کہ حیات اور قیام شہر ویران کا مستبعد جانتے تھے تا انکہ اوپر اپنے اور سواری اپنے کی اعادہ حیات اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ کیفیت احیاے موتی مین توقف رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت اسکی اوپر مرغان سر بریدہ و پراگندہ کے دیکھ لے اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون ختم ہوٸے پھر نوبت ذکر حی اور قاٸمی اموال کے شروع ہوٸی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قاٸمی اموال کے اذہان مین لوگونکے ہی رباخواری سے اور حقیقت مین موجب اتلاف اموال ہی عند اللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اسکے انفاق اور صدقہ ہی فی سبیل اللہ کہ اذہان مردم مین موجب تلف اموال ہی اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اسکیکا ہی تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حی اور قاٸمی اموال کے اور معاملات مشروعہ مین مبایعات اور مداینات سے دستور العمل بیچ باب کتابت اور اشہاد کے عنایت کر کر سورہ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کی سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جانکے ہی اس سورت مین اور آیت الکرسی بمنزلہ دل کے ہی اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہی واللہ اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور برآنے حاجاتکے اور آسان ہونے مشکلاتکے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہی لیکن اجازت مرشد شرط ہی اور کتمان اس عمل مین ضرور ہی کہ سر عظیم ہی اور طریقہ اسکا یہہ ہی کہ اول اور آخر درود تین تین بار پڑھکر شروع کرے اس آیت شریفہ مین دس وقف ہین جب اللہ لا الہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو تو دست راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات وما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اسکے خنصر تک بعد اس کے ساتھ اشارہ ابہام مین کے آیت
والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
ہر ایک کو تین بار کہے بعد اسکے اللہم یا وہاب ساتھ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر
سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارہ ابہام راست کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسی طرح یا فتاح یا رزاق یا غنی
یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اسکے بعظمۃ ہذہ الآیات وہذہ المقطعات کہہ کر حاجت اپنے دل مین
حق تعالی سے چاہے بعد اسکے کہیعص کفایتنا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے بر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسیطرح
حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولی بعد اسکے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ آیت الکرسی کے وقفون مین عمل مین لایا
تھا تیسوین مرتبہ یٰس والقرآن الحکیم سارا کہے اور انگلیان ہاتھون کی اسی طرح بند رکھہ کر دس بار سلام قولا من رب الرحیم وعنت الوجوہ
للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک استغیث کہے پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ
اشارے ابہام دست چپ کے بعد اسکے انگلیان اُسے قطع پر ہون کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ
فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیآئہم الطاغوت
یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت و
توکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حذر اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفایتنا
کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونون ہاتھ جمع کر کر انگلیان
فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم بسم اللہ بابنا تبارک حیطاننا یٰس سقفنا لا الہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل ومسمارہ وصلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھ منہہ پر پھیرلئے امید ہی کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشائخ ہی
لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام کے لانے عربکے یعنی زبردستی نکرے کسی کو یہود اور نصاری اور مجوس اور صابئین سے
اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہی چنانچہ
کشاف مین مذکور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہی خاص کہ اُنھون نے اپنے نفسون پر جزیہ ہی مقرر کر لیا تھا روایت
ہی کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بن سالم بن عوف سے تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرتؐ کے سے دونو نصرانی ہو گئے تھے جب آنحضرتؐ مدینے مین تشریف لائے
زبردستی کرنے لگا انپر کہ قبول کرین دین پیغمبرؐ اور قسم کھائی اُسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جب تک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ آیا داخل ہو بعض میرا آگ مین اور مین دیکھون یہہ آیت اسکے شان مین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی
اور بحر مواجین اسکا قسم کہانا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اس طرح لکھا ہی کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اسکے دونون لڑکے
دین ترسائی اختیار کر کر اُسکے ساتھ شام کو چلے ابو الحصین نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی کہ جا کر باکراہ دین اسلام پر اُنہین لاوے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ کسی کو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نہ ڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلف اور رضا اُسکے مین چھوڑ دو باقی رہا
یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ قتال مشرکون سے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہی کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگا کر واسطے قبول دین
کے ہی اور معنی اکراہ کی یہی ہین اور جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اسکا یہہ ہی کہ قتال اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہی اسواسطے کہ جس قتال مین ابتداء کافرون سے ہی وہ تو دفع ہی اور جسمین ابتداء مسلمانون سے ہی بعد دعوت کے وہ سزاے کفر
ہی اور اکراہ تو اسیرونکے ذمیونکے اور عاجزونکے حق مین ہی نگہ محاربون مکاریونکے حق مین اور اگر کوئی کہے کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ
السلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدین تھا نفی اکراہ کی کیونکر ہو سکے تو جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہی اور کار خدا منزہ چون
وچرا سے ہی چنانچہ بحر مواجمین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہی قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی
تباہی سے یعنی کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفاتکی ہویدا ہوئی اور دلائل ایمان اور ایقان کے واضح ہوئے اب کار دین
باختیار مکلفات چھوڑ دیجیے کہ عاقل ساتھہ عقل اپنے دریافت کر کر راہ راست اختیار کر لیگا فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کافر ہون ساتھہ معبودان
باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہون خواہ ساحر ہون وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھہ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى پس تحقیق
ہاتھہ مارا ساتھہ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اُسے شکست نہین عروۃ الوثقی اقبول مضمون لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی یا مراد اُس
سے قرآن ہی یا سنت سید الانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجۂ خواجگان قطب انس وجان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ مین
لکھا ہی کہ اس طریقے مین ہمارے طاغوت ماسواے حق ہی کفر ساتھہ اُسکے اور ایمان ساتھہ حق ہر قدم مین شرط راہ آلہی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ بدترین آلہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہی افرایت من اتخذ آلہہ ہواہ آیا نہین دیکھتا تو ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اُنکو کہ جنھون نے مقرر کیا ہی خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ لعن عبد الدنیا وعبد الدراہم لعنت کیا گیا ہی بندہ دنیا کا اور بندہ
دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ چیزیکہ در بند آنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھہ تعلق قلبی ہو اسیکا بندہ ہی پس چاہیے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ
کر کے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھئے اور ہر لحظہ اور لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف غیب الغیب کے ہو یہان تک کہ وہ حضور اور نگرانی
احاطہ جہات ستہ کو کر کر سراپا کو گھیر لے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہی اور یہی ہی عروۃ الوثقی لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال
واسطے اسکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول اس شخص کا کہ متوصل ساتھہ عروۃ الوثقی کے ہی اور جاننے والا ہی نیت مستمسک
عروۃ الوثقی کی سمجھہ لیجیے کہ یہان ایک خدشہ ہی وہ یہہ ہی کہ کفر بطاغوت کو مقدم لائے اور ایمان بخدا موخر وجہ کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی
کہ اثبات معبودیت حق باتفاق ہی کہ لئن سالتہم من خلق السمٰوٰت والارض لیقولن اللہ اسکا مصداق ہی خلاف اس گروہ کا کہ باشراک
قائل ہین بیچ نفی آلہ باطلہ کے اثبات معبود برحق ہی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ دوستدار ہی یا متولی کار ہی اُن
لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی اُنکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا نکارت سے طرف معرفت کے یا شک سے
طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات بشریت سے طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیئات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہان
خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے اور نور کو مفرد وجہ کیا ہی تو کہتے ہین ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہی اور ایمان ایک ہی اسواسطے بصیغہ مفرد
لائے اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہی کہ ہزارون اقسام رکھتا ہی اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک شبہ یہان وارد
ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا ہون اور اسی پر مرین اُن کے حق مین خروج
ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ انکے حق مین ثبات اوپر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے
کہا جاتا ہی اور تفسیر ایمانکی آغاز سورہ بقرہ مین بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہی مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان
نہین ہوئے اور اظہار اسکا موجب فوائد کثیرہ ہی یہان تحریر ہوتی ہین سمجھہ لیجیے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبادت تصدیق سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی یعنے گرویدہ ہونے کے اور باور کرنے سے ان چیزون کے کہ بیقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن
مجید مین جابجا کام دلکا فرمایا ہی چنانچہ کہین فرماتا ہی وقلبہ مطمئن بالایمان اور کسی جگہہ ارشاد کیا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور
کسی مقام پر کہا ہی ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہی کہ کام دل کا بھی تصدیق ہی اور بس اور ایمان کو مقرون بعمل صالح
بھی فرمایا ہی چنانچہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اور مقرون بمعاصی بھی کیا ہی جیسے اس آیتمین وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیتمین
والذین آمنوا ولم یہاجروا پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک کو ایمان مین دخل ہی اور نہ اعمال بد برہم زنندہ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق کے مذمت فرمائی ہی
چنانچہ اس آیتمین ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ اقرار محض حکایت ایمان ہی
اگر حکایت ساتھہ محکی عنہ کے مطابق ہووے فبہا والا خداع اور زور کے سوا نہین ہی اور محکی عنہ نہین ہی مگر تصدیق اور تحقیق اس
مقام کی یہہ ہی کہ چنانچہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود ذہنی وجود لفظی اسطرح ایمان کے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین
اور قاعدہ مقرر ہی کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل ہی اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمان کا نور ہی
کہ دل مین حاصل ہوتا ہی بسبب رفع حجاب کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہی کہ آیت مثل نورہ کمشکوۃ فیہا
مصباح مین مثل اسکے کی مثال فرمائی ہی اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین سبب اُسکا مذکور کیا
ہی اور یہہ نور مانند سبب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہی چنانچہ آیت واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم
ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہی اور طریقہ زیادتی اسکے کا یہہ ہی جب حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت
پکڑی یہان تک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور اُس نور نے منبسط اور فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول انشراح صدر کا حاصل
ہوتا ہی اور اوپر حقائق اشیا کے مطلع ہوتا ہی اور غیوب الغیب اور مدارکہ اسکے کے متجلی ہوتا ہی اور ہر چیز کو موضع اسکے مین پہنچاتا
ہی اور صدق انبیا علیہم السلام بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہی انھون نے اجمالاً اور تفصیلاً وجدانی ہوجاتا ہی بقدر نور کے اور بقدر انشراح
صدر کے اور ارادہ دل کا یہی ہوتا ہی کہ جو فرمایا ہی امر الٰہی سے وہ بجالایا چاہئے اور جو نہی کی ہی اُس سے اجتناب کیا چاہئے اس حالتمین
انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھہ نور معرفت کے بہم ہوکر طرفہ چراغان شبستان ظلماتمین طبیعت
بہیمیہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اسی معنونمین اشارہ بآیات قرآنی فرمایا ہی کہ نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علی نور یہدی
اللہ لنورہ من یشاء اور وجود دینی ایمان کا وہ مرتبہ رکھتا ہی اول ملاحظہ جمالی اس معارف متجلیہ کا اور غیوب منکشفہ بوجہ کلی کہ مفاد
کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظہ تفصیلی ہر ہر فرد کا
افراد غیوب متجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھہ ربط کے کہ فیما بین رکھتا ہی اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی ایمان
کا بیچ اصطلاح شارع کی شہادتین کا نام ہی پس اور ظاہر ہی کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے اصلاً فائدہ نہین رکھتا
والا تشنے کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر ما فی الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم
بشریت مین امکان نہین ناچار تلفظ کو ساتھہ کلمہ شہادتکے دخل عظیم دیا ہی حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوئی کیفیت زیادتی
اور کمی ایمانکی اور قوت اور ضعف اُسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہی لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

من الایمان اور لایؤمن احدکم حتی یامن جارہ بوائقہ اور لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمان کے بیچ وجود عینی
اُسکے کے اور جس نے نفی زیادت اور نقصان کی کری ایمان مین مراد اسکی مرتبہ اول ہی وجود ذہنی ایمان کے ہین پس نزاع اور خلاف کچھ
کسی کا اسمین نہین ہی اور ایمان دو قسم ہی ایمان تقلید ہی اور ایمان تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہی استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان
دو قسم سے یا انجام رکھتا ہی کہ اس حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہی اسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی دو
قسم ہی یا مشاہدہ ہی کہ مسمی بعین الیقین ہی یا شہود ذاتی ہی کہ مسمی بحق الیقین ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ
مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اُنکے شیطان ہین نکالتے ہین اونکو روشنی سے طرف اندھیرونکے طاغوت
اسم ہی اُسکا جو عبادت کیا جاوے سوا خدا کے اور ضمیر یخرجونکی جو عاید ہی طرف طاغوت کے بارادہ جنس بمعنی جمع ہی سمجھ لیجے
کہ آمنوا بیچ اللہ ولی الذین امنوا کے صیغہ ماضی کا ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر تحقیق ایمان کے خروج طرف ایمانکے ممکن نہین اور ایسی
ہی والذین کفروا مین بعد تحقیق کفر کے خروج طرف کفر کے حاصل نہین ہوتا اسیواسطے بعضے ائمہ تفسیر نے دفع اس شبہے کے لئے آمنوا کو
بمعنی ارادوا الایمان اور کفروا کو بمعنی صمموا علی الکفر کہا ہی اخراج کفر سے طرف ایمان کے بعد تحقیق ایمانکے اور اخراج ایمان سے طرف
کفر کے بعد تحقیق کفر کے نہین ٹھہرایا ہی اور بعضون نے اخراج کو مئول سیئات کیا ہی چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی اور بعضون نے آمنوا اور کفروا
کو فی علم اللہ کہا ہی اور یخرجہم کو بمعنی حال بعضون نے مراد الذین آمنوا سے مؤمنان بالفعل اور الذین کفروا سے کافران بالفعل لئے ہین
اور یخرجونہم سے کہ صیغہ مضارع کا ہی بطریق اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا معنی ماضی کی مراد لئے ہین أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ یہہ لوگ یعنی کافر ساتھ طواغیت اپنے کے رہنے والے آگ کے ہین دوزخمین وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ جملہ جواب
سوال مین واقع ہوا ہی جب مذمت کافرونکی سُنکر سامع نے سوال کیا کہ ماشانہم فی الآخرۃ ارشاد ہوا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ آیا نہین دیکھتا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف اس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اسکے
کے سمجھ لیجے کہ جھگڑنے والا نمرود تھا اور رویت اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر برویت مجاز اور تقدیر کلام کی یون ہی الم تعلم بحال من
حاج اور پہلے مذکور تھا کہ اللہ دوست ہی اُن لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی انکو اندھیرون سے طرف روشنی کے پس یہان
فرمایا کہ نہین جانتا تو حال اس شخص کا کہ از روئے عناد کے جھگڑا ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اسکے کے یا بیچ اثبات ربوبیت
اسکے کے یا وحدانیت اسکے کے اور کس طرح فتح دی ابراہیم کو اور نکالا ظلمات شبہ سے جو نمرود کی طرف سے تھا طرف نور یقین کے
اور یہہ جھگڑا کیون تھا أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ اسواسطے کہ دی اسکو خدا نے بادشاہی یا اسوقت مجادلہ کیا کہ عطا کی حق تعالی نے اسکو بادشاہت اور
سر پر رکھا اُس کے تاج سلطنت لکھا ہی کہ اول افسر سر پر رکھ کر دعوی خدائیکا جسنے کیا ہی وہ نمرود ہی تھا اور روایت ہی کہ ملک تمام
دنیا کا چار شخصون کو اللہ نے عنایت کیا ہی دو مسلمانونکو کہ حضرت سلیمان اور حضرت سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافرونکو کہ نمرود
اور شداد تھے غرض جب نمرود کے تمام روے زمین قبضہ تصرف مین آئی اور حویلی اپنی اُسنے سونیکی اینٹین اور چاندی کی چھت لگا کر بنائی اور
تخت مکلل مرصع پر بیٹھا کبر و تکبر کا گریبان عصیان سے نکالا اُسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑا اور ارکان دولت اسکے کے
اوپر جلانے آپکے کے آئے نمرود لعین نے آپکو بلا کر کہا کہ ہمارے خداؤنکو باطل کیا تم نے بتاؤ تو تمھارا خدا کون ہی اور بنیاد مناظرہ کی
رکھی اور یہہ کسوقتمین تھا إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن نمرود مین رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پروردگا میرا وہ ہی کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود مین لاتا ہی اور مارتا ہی اور منزل بقا سے بادیہ فنا کو پہنچاتا
ہی بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب بتونکو توڑا نمرود نے آپکو قید کیا بعد چند روز کے مجلس مین بلا کر بنیاد مناظرہ شروع کی زمانہ
نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خریدنے کو اسکے پاس جاتے تھے جو کوئی اُسے سجدہ کرتا تھا اُسکو غلہ دیتا تھا جب ابراہیمؑ کی نوبت آئی
آپ نے سجدہ نکیا اس لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپ نے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار اپنے کے کسی کو سجدہ نہین کرتا اسنے کہا
کہ پروردگار تمھارا کون ہی کہا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ کہا نمرود لعین نے مین جلاتا ہون اور مارتا ہون پس ایک قیدی
واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگی کا اُسکے منقطع تھا بلا کر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہی دیکھہ لو مردیکو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا
اور کہا کہ یہہ ہی کہ زندیکو مارا مین نے حماقت اس نادان لعین کی سوچو کہ اپنے اعتقاد مین احیا اور اماتت ساتھہ عفو اور قتل کے جانی ہی
نہ سمجھا کہ احیا اور اماتت خلق موت وحیات ہی بیچ اجساد کے کہ خاصہ قادر مختار ہی یا جان بوجھہ کر حضار مجلس کو تلبیس کے بہر نوع حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے جو سخن باطل اسکا سُنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ اِبْرَاهِیْمُ کہا ابراہیم نے ای
نمرود جواب باطل دیا تو نے ایک بات کہتا ہون مین کہ خاموش کردے تجھے وہ یہہ ہی کہ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ
الْمَغْرِبِ پس تحقیق اللہ تعالی لاتا ہی سورج کو ہر روز مشرق سے پس تو نے لا اسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا
یعنے نمرود اور چپ ہو رہا کہ جگہہ دم مارنیکی نرہی مفسرین نے لکھا ہی کہ اول ظالم جبار کہ جہان مین پیدا ہوا ہی اور تمام عالم تحت تصرف مین
لاکر دیہیم خردی سر پر رکھہ کر اپنے تئین آلہ عالم جانا ہی وہ یہی نمرود تھا اور بادشاہت مین اسکے استدراج عجیبہ غریبہ نے ظہور کیا تھا
چنانچہ جو شہر کہ تخت گاہ اسکا تھا اسمین جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور اپنے مملکت مین ایک شہر کے دروازے پر حوض
بنایا تھا ہر برس مین ایکروز معین اہل مملکت اپنے کے ضیافت کرتا تھا کھانا پکواتا تھا راگ سنواتا تھا اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ مشروبات سے
جو جسکو میسر آوے اور لے آوے اس حوض مین ڈال دے کوئی پانی کوئی دودھہ کوئی شربت کوئی کچھہ لاتا تھا اور اس حوض مین ڈالتا
تھا سب چیزین مل جل کر ایک کنخہ عجیبہ بن جاتا تھا بعد طعام وسرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جو جس کسینے ڈالا ہی وہی اسکے واسطے نکالدو ساقی اس حوض سے پیاپی جس جسکے نیت پر
پھرتے تھے جو جس کسینے ڈالا ہوتا تھا وہ اسکے واسطے نکلتا تھا بے آمیزش حق غیر اور ایک شہر کے دروازے پر بط بناتے تھے جو کوئی کہین سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ بط بہ آواز بلند پکارتے تھے سب
شہر والونکو خبر ہو جاتی تھی دربان سنکر اس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہان سے آیا ہی تو اور کہانکو جاویگا مقصود تیرا کیا ہی اور
مطلوب تیرا کس جگہہ ہی اور ایک شہر کے دروازے پر ایک طبل رکھتا تھا اس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جس کسی کی کچھہ چیز
گم ہو جاتی تھی وہ اسپر ڈنکا مارتا تھا آواز اُسمین سے نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہی اور چیز گم ہوئی تیری اس جگہہ ہی وہ وہان
جا کر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے دروازے پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایکدن معین تھا برس
مین یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور مکان اسکا معلوم نہوتا تو اس سے اسدن اگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اسکا بتا دیتے تھے القصہ
اس طرح کے طلسمات نمرود کو بہت یاد تھے باوجود اسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور
ہی کہ جو حجت سے عاجز آتے ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے ہین پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھا کے آگ
مین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے نار گلزار کر دی قصہ اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی شعر لطیف محبوبکا گر پر تو افگن ہو جاے ؛ آتش ہجر
نکیون وصل کا گلشن ہو جاے ؛ بعد اسکے نمرود مردود کا احوال سُنئے کہ بھیڑ ہی اور تباہی اسکی یہانتک پہنچی کہ مالی خولیا ہو گیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پراگندہ گی دماغ نے غلبہ کیا کہنے لگا کہ ملک تمام زمین لیا مین نے اب آسمان پر چڑھکر سلطنت ملا اعلی کیجے چار گرگس گرسنہ کو چارون پایون تخت کے سے باندھ کر تخت پر بیٹھکر گوشت اٹھایا گرگس بھوکے بیچارے ہوے گوشت مین ہوا پر اڑے تخت اس مجہول پر ہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچکر تیر آسمان کو پھینکا تیر اسکا باستدراج خون آلودہ روبرو اسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکایا گرگس گرسنہ لاچار متوجہ زمین ہوے وہ مردود زمین پر اترکر اور لاف زنی کرنے لگا القصہ جب تکبر اور غرور اسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اسکا ایسا تھا آفتاب چھپ گیا آخرش اسکے لشکر پر گرکر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے استخوان کے کچھ جسم سے کسی لشکر والے کا اسکے باقی نرہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر بلخ مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اسکے ناک مین گھس گیا اس نے حال اسکا یہانتک پریشان کیا کہ کسی صورت آرام نہ دیا سبحان اللہ چار سو برس ایسا استدراج عنایت کیا کہ ہیبت اسکی دلونمین جانورونکے سمائی یہانتک کہ شہر تخگاہ اسکے مین مچھر پر نہین مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو پشہ لنگ نے زندگی سے بتنگ کیا اور معاملہ یہانتک اسپر تنگ کیا کہ حوامر کر اپنے سر پر آپ جوتیان لگوائین جب تک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر آتی تھی چار سو برس اسی حالتمین جیتا رہا لیکن اس مردود بے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر لوٹتا تھا اور سر زمین سے پٹکتا تھا حتی کہ واصل بجہنم ہوا سمجھ لیجے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہی واسطے سرکشون کے کہ عاقبت ظالم کو شرمساری ہی اور نہایت سرکشی خواری ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا مہلکے سے گروہ ستمگارونکو اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گانون کے بحرمواجمین لکھا ہی کہ او حرف عطف ہی اور کاف زائدہ ہی اور عطف الذی حاج ابراہیم پر ہی یعنے نہین دیکھا تونے حال اسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیم سے یا حال اس شخص کا کہ گذرا ایک گانون پر وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا اور وہ گانون گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر دیوارین بحرمواجمین لکھا ہی جملہ حال ہی قریہ سے اور خاویہ بمعنی خالیہ ہی اور علی بمعنی مع ہی ای وہی خالیہ مع عروشہا یعنے لم یبق فیہا حیۃ ولا امیر حال یہہ ہی کہ وہ گانون خالی تھا ساتھ تخنون اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجے کہ وہ کونسا گانون تھا اور گذرنے والا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ کنارے دجلہ کے ہرقلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گانون تھا جسمین وبا پڑی تھی آدمی اسکے ترس مرگ سے نکل گئے تھے سب کے سب مر گئے تھے بعد چند مدت کے بدعاے پیغمبر زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس تھا کہ بخت نصر نے اسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور گذرنیوالے مین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین انکی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ بعید جانا اس نے زندہ کرنا بعد موتکے چنانچہ کہا کیونکر جلا دیگا اللہ بعد موتکے دوسری حدوث یقین ہی کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر سے ظاہر ہی تیسری سلک نمرود مین واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السلام تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہی نزدیک مفسرین کے کہ حضرت عزیر تھے علی نبینا وعلیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرود مین نہین ہی ذیل ابراہیم علیہ السلام مین واقع ہی اور جملہ اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر اخبار ہی نوع علم سے کہ مقرون بہ اطمینان قلب ہی اور ثبوت حدوث اطمینان منافی ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہی غرض حضرت عزیر علیہ السلام کہ حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے انکو اسیر کر کر بابل مین لے گیا تھا حق تعالی نے قید کفر سے انکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گانو مین

پہنچے کہ دو فرسخ شہر ایلیا سے تھا ویران پڑا ہوا درخت میوون سے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اسمین انکو ہوا وہان کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر توڑ کر کچھ کھائے کچھ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ انکا مشک مین بھر لیا اور دراز گوش کہ جس پر سوار تھے اُسے سامنے باندھکر تکیہ دیوار سے لگا کر اس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب دیکھا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کیونکر اللہ کسطرح جلاویگا یعنی آباد کریگا اس گانون خراب کو اللہ بعد موت اسکے کے یعنے پیچھے خرابی اسکے کے یا اہل اسکے کے اور یہہ کہنا انکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ طلب اطلاع تھا بکیفیت احیاء سوال اللہ فاعل یحیی کا ہی اور ہذہ مفعول ہی پس تقدیم مفعول کی اوپر فاعل کے کو واسطے فرمانی جواب احوال اس قریے کا منشا انکار احیا ہی کافر کے لئے اور استعجاب ہی مومن کے واسطے اس سبب سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیر نے یہہ بات کہی فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو حق تعالی نے بیچ وقت اس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو انکے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا انکو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہی بعضے مفسرین نے کہ عمر حضرت عزیر کی چالیس برس ہوسکی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالی نے انکو اور ان کے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو نظر خلق سے چھپا دیا جب ستر برس انکے مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہوگیا حق تعالی نے توشک فارسی کو بادشاہ کیا تیس برس کے عرصے مین اسنے ولایت بیت المقدس کی آباد کی اور یہہ گانون جیسا پہلے آباد تھا اس سے زیادہ تر ہوا پس حضرت عزیر کو اللہ نے زندہ کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا تھا یہہ آنکھین ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہی چونکے تھے کہ فرشتے نے بحکم الٰہی انکے پاس آکر قَالَ کَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہان کتنی دیر رہا تو یعنے کتنی مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سوتا رہا تو بعضون نے امات کی معنی انام کے لئے ہین قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ دیر کی مین نے یہان ایکدن یا تھوڑے دن سے جب لحاظ کیا حضرت عزیر نے کہ وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب سے اٹھا تو خیال کیا کہ ایکدن سویا اور او بمعنی بل ہی بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ باینمعنی اور جگہہ بھی کلام اللہ مین ہی چنانچہ الف او یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اس فرشتے نے ایسا نہین ہی جو گمان کرتا ہی تو بلکہ دیر کی تو نے بیچ اسحال کے یہان سو برس اور ان سو برسمین تو مردہ تھا حضرت عزیر نے جو ہوش مین آکر نظر کی اوضاع اس گانون کی اور نہج پر پائی حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کے کہ زنبیل مین رکھے تھے اور پینے اپنے کے یعنے افشردہ انگور کا کہ مشک مین بھرا تھا لَمْ یَتَسَنَّهْ نہین سڑا یتسنہ بمعنی تغیر کی مین ہی اسمین اصلی ہی یا سکتہ کی ہی اور جو کوئی ہاے سکتہ کہتے ہین وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہین اور یہہ جملہ حال طعامک و شرابک سے ہی اور فراد ضمیر اسکی باوجود تعدد ذوالحال تاویل کل واحد ہی وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ اور دیکھہ طرف دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہ گئے ہین اور اجزا متفرق ہوگئے ہین پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ کیا ہی ہم نے آثار قدرت ہماری اپنے مین دیکھہ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کرین ہم تجھہ کو نشانی اور عبرت واسطے لوگونکے کہ حشر اجساد مین شک لاتے ہین وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیون چار پایہ اپنے کے تو دیکھے تو بقدرت بے علت کَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کسطرح جوڑتے ہین ہم انکو بعضے کو اوپر بعضے کے ہٹاتے ہین ہم انکے گوشت حضرت عزیر نے استخوان حمار اپنے کو جو دیکھا ندا سنی کہ ای گوشت اور پوست اور اجزاے متفرق جمع ہو بقدرت کاملہ الٰہی سب جمع ہوگئے اور وہی صورت پہلی بن بنکر جان پڑگئی دراز گوش کھڑا ہوگیا نعرہ مارتا ہوا بعضے روایا تمین ہی کہ اول انکے سر مین جان پڑی انھون نے بچشم دیکھا کہ استخوان حرکت کرگئی اسمین اپنے اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت عزیر زندہ ہوکر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر آئے بیٹی انکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سمر ہوگئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے انکو کسی نے نہ پہچانا انھون نے ہر چند کہا کہ مین عزیر ہون نہ مانا آخر کو صدق دعوے پر دلیل طلب کی
آپکو تورات حفظ تھی جب یاد پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب تورات سوا ان کے کسی کو حفظ نہ تھی بعضے لوگ کہ عزیر
کو ابن اللہ کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی بچ احیاے
موتی کے بطریق معائنہ قَالَ اَعْلَمُ کہا جانتا ہون مین اب بمشاہدہ وعیان جب کہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال وبیان اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے جلانے اور مارنے سے قادر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہی خطاب اپنے نفس کو کیا
ہی یا اسی فرشتے نے انکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہانتک بیوسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیم نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہی بیان کمال قدرت خدا اور اظہار احیاے موتی مین رَبِّ
اَرِنِيْ اے پروردگار میرے دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا کے بسبب شک قدرت احیاے موتی کے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حق تعالی نے کیا تو نہین ایمان لایا
کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان استفہام واسطے ایجاب کے ہی یعنے ایمان رکھتا ہی تو اوپر قدرت کاملہ میرے کہ احیاے موتی ہی اور اثبات
احیا ہی کہ نمرود کو کہا تھا رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ بَلٰى عرض کیا ابراہیم نے بلی ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہی وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ
قَلْبِيْ اور لیکن طلب کرتا ہو نہین مشاہدہ اور جانتا ہو نہین معائنہ تاکہ آرام پاے دل میرا سمجھ لیجے کہ یہان کئی خدشے ہین انکو بطور سوال
وجواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول فقہ خبر متواتر کو موجب علم یقین جانتے ہین اور خبر مشہور کو سبب علم طمانیت اس سے صریح معلوم
ہوتا ہی کہ علم طمانیت فروتر ہی علم یقین سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہی کہ طمانیت فوق یقین ہی جواب طمانیت کہ
اصول فقہ مین مذکور ہی طمانیت ظن ہی اور آرام پانا گمان سے ہی اور یہان اطمینان اوپر یقین کے ہی کہ فوق یقین ہی
سوال امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ لو کشف الغطا ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاے پردہ یقین
میرا نہ زیادہ ہو یقین خلیلی میرا مشاہدہ غیبی پر فضل رکھتا ہی پس جب ولی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حق مین کہ اجلہ انبیا
سے ہین انتفاے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال یقین اسیکا نام ہی کہ کشف غطا اور حصول مشاہدہ سے نہ بڑھے
لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہی آرام دل طلب دلائل سے چاہے
کہ اطمینان عبارت اس سے ہی کیا مضائقہ ہی حضرت محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ احیاے خلق متنوع ہی
کسی کو ابتداء وجود مین لایا کسی کو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ احیاے موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا
عرض کیا کہ مجھے دکھا کس نوع سے زندہ فرماتا ہی تو تا دل میرا حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ جسد نون
محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم علیہ السلام واقع ہوا تو بعضون نے کہا ہی کہ حمار مردہ کو آپنے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اس کا
کھاتے ہین اور بعضے طیور بوٹیان اسکی نوچ رہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا
تھا ایک طرف سے خشکی کے جانور گوشت اسکا کھاتے تھے دوسری سے تری کے حیوانات تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابلیس
لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھ کر کہ جانور دریا کا اور بحر کے اُسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر کر جا رہے تھے اپنے دل مین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ
کرنیکو لوگونکے ہاتھ آیا ہی کو تر نظر ونکو فریب دونگا کہ یہہ اجزاے متفرق اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیلو مین سے کون جمع کر سکتا ہی

اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا حال اضلال کا بچھایا ہی آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہو کر شبہ اپنا اظہار
کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہی جو ان اعضا کو کتم عدم سے فضاے صحراے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزاے متفرق کے
بھی قادر ہی ؎ کوزہ گر توڑ کر اگر کوزہ ؛ پھر بناوے تو اسپہ قادر ہی ؛ جس نے پہلے بنایا ای رفت ؛ اُس سے پھر کیا عجیب و نادر ہی ؛ پھر
حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اُس مُردہ کے ایمان رکھتا ہون مین اور جمع ہونا ان اجزاے متفرق کا یقین جانتا
ہون مین لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہی اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہی تو تا کہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور
دل میرا اطمینان تام پائے قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدیکی آرزو رکھتا ہی تو کہ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس پکڑ لے چار جانورون
سے وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاؤس تھے بعضون نے کبوتر کی جگہہ بط بعضون نے کرکس کہا ہی فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پس جمع کر انکو طرف
اپنے اور ہاتھہ مین لیکر شکل صورت انکی خوب تامل کرکے پہچان رکھہ اور دقائق ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کرلے تا بعد زندہ ہونے کے تجھے شبہ نہو
یا مجتمع کر اجزاے ابدان انکے بعد ٹکڑے کرنیکے اور سر انکے اپنے ہاتھہ مین رکھہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزاے
انکے سے جس جس پہاڑ پر کہ رکھہ سکے کیونکر قسمت ان اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہی پس یہان ایراد عام بارادہ خاص ہی مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور
مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا حاصل یہہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون انپر ان مرغونکا ٹکڑا ٹکڑا متفرق الحال پھینک دے
ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا انکو نام لے کر سنکر وہ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا آئینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان از روی یقین کہ
تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے وہ کرے مردیکو زندہ کرتا ہی زندہ کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اسکا دونون بحکمت ہین اور دونون مین اظہار
قدرت ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغونکو ذبح کیا اور انکا گوشت پوست ہڈی پسلی رگ ریشہ پر پانؤ بازو دم سب کو ٹکڑے
ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جلاہ ہاون دستے مین کوٹ کر کوفتے سے بنا کر چار پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینک دئے اور سر اُن چارون جانورونکے
اپنے ہاتھہ مین رکھے پھر آواز کیا کہ ای کبوتر ای طاؤس ای زاغ ای خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الٰہی اجزا ہر ایک جانور کے
دوسرے سے جدا ہو کر آپسمین مل گئے اور بدن ہر ایک کا درست ہو کر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے اور یہہ صورت ابلغ ہی
حجت مین اور دور ہی شبہہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید پاؤن انکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندہ
وہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراکہ قوت باصرہ کیفیت مرغ مین زمین پر چلنے مین زیادہ تر ہی ہوا پر اوڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش
آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوڑ دوڑ کر پرواز کرکے سرون اپنے سے متصل ہوے پس چارونکے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہو کر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھہ سے اڑ کر بالائے کوہہاے مذکور جا بیٹھے پھر آپ نے بلایا بہ نشاط تمام اُڑ آئے سمجھہ لیجے کہ اس آیتمین بھی تائید
اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہی کہ کسطرح سے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظلمات عروض وساوس سے
طرف نور اطمینان کے بعضے عرفا نے اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکالا ہی کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قواے بدنی
کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھہ بعض کے آمیزش دے تا صولت انکی شک ہو کر منقاد فرما ہون پھر بداعیہ شرعیہ بلاوے تا بطریق
کمال اطاعت دوڑتے آوین بعضے محققون نے کہا ہی کہ ذبح طیور اربعہ مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگون سے انس و موانست
ہی تار یعنے رشتہ الفت حلق توڑ اور خروس کو کہ ہمیشہ مائل بشہوت ہی ذبح کر یعنے خواہش اور شہوت چھوڑ اور زاغ کو کہ منبع حرص ہی قتل کر
یعنے مال اسباب دنیوی نہ جمع کر نہ جوڑ اور طاؤس کو کہ مجمع زینت ہی سر بریدہ کر یعنے زیور آرایش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتون کو

بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے کہا ہی کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوئے ہین ذبح کرنا انکا شیشہ مخالفت سے لازم ہی اول صولت کبر ہی کہ نتیجہ آتش ہی دوسرے داعیہ شہوت ہی کہ ثمرہ ہوا ہی تیسری تکاپوئے حرص ہی کہ عادت آب ہی چوتھی تیزگی امساک ہی کہ صفت خاک ہی حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بایں معنی فرمایا ہی جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہی

قطعہ چار ہین مرغ چار طبع بدن ۔ بہر ین سب کے تو اڑا گردن ۔ پھر بایمان وعشق وعقل ودلیل ۔ زندہ چار ونکو کر برنگ خلیل ۔ سمجھ لیجے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیۂ نفس کے معاملہ سالک کا ساتھہ اربع عناصر کے پڑتا ہی فنا انکی کہ عبارت دور ہونے خصائل رزائل انکے سے ہی کمال دشوار ہی اگر جذب عنایت غیبی تائید فرماوے اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ولی اعلی ہی واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوے عنصر خاک فنا ہونے مین پھر وہان سے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر وسلوک سالک دائرہ کمالات نبوتمین واقع ہو تو وہان فنائے لطیفہ خاک میسر آتی ہی اور یہہ مقام بالاصالت انبیائے کرام کا ہی علیہم السلام اور بہ تبعیت اور وراثت انبیا جسکو حق تعالی چاہے نصیب فرماوے اولیائے امت محمدیہ سے علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پس جس بندیکا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا اسو اسطے کہ موانع مرتفع ہوئے اور حجاب اٹھہ گئے حجت نورانی اور ظلمانی کہ بمصداق ان للہ تعالی سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہی کچھہ حجاب نورانی دائرہ ولایت صغری مین کہ دائرہ ظلال ہی اور کچھہ دائرہ ولایت کبری مین کہ دائرہ اسماء وصفات وحدتی ہی دور ہوئے اور نمن مین اسکے کہ تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھہ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت علیا اور کمالات نبوت کے اٹھہ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصہ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصہ ہوا تھا اڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصہ آب تھا بھاپ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصہ خاک تھا خاک ہو گیا پس حب حجاب سب اٹھہ گئے کہ فنا انکی عبارت اسی سے ہی اور ان خصائل رزائل کے جگہہ حامد متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اسیکو کہتے ہین اگرچہ یہہ معاملہ ولایتی فنا وبقا ہی کہ فنا وبقا اصطلاح اہل ولایات ہی لیکن حقیقت فنا وبقا مین حاصل ہوتی ہی پس مرتبہ اربعہ کہ عبارت کمال ایمان واطمینان وایقان واحسان سے ہی بشہود واعیان حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا وبقائے طیور اربعہ ظاہری بہ نہج کمال متجلی ہوئے تھے مَثَلُ الَّذِينَ نمونہ نفقہ کرنیکا ان لوگون کے کہ بے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خرچ کرتے ہین مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد مین اور طلب علم مین اور دفع حوائج محتاجین مین اور امورات خیر اور مقامات نیک مین كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانیکے ہی کہ اچھی زمین مین بوویں اور وہ دانہ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ اگاوے ساتھہ بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنے ایک دانے سے سات سو دانے حاصل ہون اور سنبل اگانے کی طرف دانیکے مجازی ہی کہ طرف سبب کے واقع ہی اور حقیقتین اگانیوالا اللہ ہی واللہ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ اور اللہ تعالی دونا کرتا ہی واسطے جنکے کہ چاہتا ہی نفقہ دینے والونمین سے موافق نیت اون کے کے وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ گنجائش والا ہی کہ ایک کو سات سو کرتا ہی بلکہ دوچند کرتا ہی اس سے اور جاننے والا ہی نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جو اوپر ہی یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقنکم کے جو پہلے مذکور ہوا ہی کہنے والے نے اسے سنکر کہا کیا شان ہی نفقہ دینے والونکی ارشاد ہوا مثل حبۃ اہ اور درمیانمین محلہ معتبر نے مفید مفید واقع ہوے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہی لوگون کو کہ اجر ایک کا سات سو جانکر مشغول بصدقات ہون سہ حرف کر مال کو نہ ای رافت ۔ از پے نفس وخواہش دنیا ۔ صرف راہ خدا مین کر کہ تجھے ۔ سات سو ایک کے عوض دیگا ۔ اور جو چاہے گا

تو دوچند اسکے تجھ کو بخشیگا فضل سے مولیٰ ؛ اور نہین ہی دوچند پر بھی حصر ؛ دیگا یہی بھی واسع الاعطا ؛ امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی ایکدرم مال اپنے مین سے صرف کریگا حق تعالیٰ دنیا مین دہ درم اسے دیگا صرف کرنے سے مال اسکا کم نہین ہوگا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہی کہ ماینقص مال من صدقۃ اور ہزار درم آخر تین عنایت کریگا اضعافاً مضاعفہ پائیگا روایت کی ہی سیوطی نے بیچ خامیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب صدقے کا پانچ قسم ہی ایک یہہ ہی کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسیم کو دیناہی دوسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دیناہی تیسری یہہ ہی کہ ایک عوض نو سو پاویگا وہ ذی قرابت اور محتاج کو دیناہی چوتھی یہہ ہی کہ ایک کے عوض لاکھ پاویگا وہ ماں باپ کو دیناہی پانچوین یہہ ہی کہ ایک بدلے نو لاکھ پاویگا وہ عالم فقیہ کو دیناہی شان نزول مین اس آیت کے بحر مواجین لکھا ہی کہ غزوہ تبوک مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیونکو کھانیکو ملتا تھا بعضے اوقات ایک خرمے کو گروہ کا گروہ جوس کے رہتا تھا اور سوارونکی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت بہ نوبت سوار ہوتے تھے اور پانیکی کمتی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر رک بیٹھے اُسکے نچوڑ کر لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کیطرح جاری ہوا سب نے پیا اور مراکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب نرکھتا ہو مین اسے اسباب تیار کر دون اور جو خرچ نرکھتا ہو اُسے خرچ دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اسکے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ رستے سیخ جھول جہاز سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپ نے فرمایا مر جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ اُنھون نے دو سو اونٹ اور تیار کر کر حضور مین تسلیم کئے پھر آپ نے تیسرے بار کلام مذکور تکرار فرمایا اُنھون نے فرمایا تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت مین ہی کہ ہزار دینار اور لاکر نذر گذرانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال مہربانی فرمائی اور انکی تعریف لوگونمین کی اور ارشاد کیا کہ ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر معنی مین لکھا ہی کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہہ لائے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار دینار صرف لائے اور نذر گذرانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالیٰ نے یہہ آیت ان دونونکے شان مین نازل فرمائی اور جزا ایک کی سات سو بتائی بلکہ مضاعف سبحانی اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کنوا خراب تھا اُسے اپنے مال سے خرید کر درست کیا پھر براہ آہی وقف کر دیا حق تعالیٰ نے عمل انکا قبول کیا اور یہہ آیت اِن کے حق مین نازل فرمائی

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے اس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اسپر احسان اپنا جتاوین یا اورسے کہین کہ فلان شخص ہمارا ممنون احسان ہی ہم نے اس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھ دیا وَّلَآ اَذًی اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے قولاً اور فعلاً لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ واسطے لنکے ہی ثواب صدقہ دینے انکے کا نزدیک پروردگار اُن کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر انکے ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند شریعت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر اوپر عیب میر یکے نفرمائے اور عذر میرا قبول کیجیے یا اب دسترس نہین رکھتا مین کہ حق آپکے آپکا بجا لاؤنگا ان شاء اللہ تعالیٰ اس تقصیر کو بتوفیر بدل کرونگا یا آپ نے مجھ پر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہی پھر تشریف لائے خدمت بجا لاؤنگا علیٰ ہذا القیاس اسیطرح کا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَمَغْفِرَۃٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا

کہ سائل سے بتکرار سوال اور تشدید مقابل دل مین واقع ہوا ہوا ور دعا کرنا واسطے اسکے بہ آمرزش خدا خیر مِّن صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَآ اَذًی بہتر ہی واسطے سائل کے بیچ نفس کے اس صدقے سے کہ پیچھے اسکے ہوا یذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے ای بے شرم جایا ای بے ننگ اب غل نہ مچا وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۝ اور اللہ تعالی بے پروا ہی صدقے سے ایسے لوگون کے کہ مشرب نفقات ساتھ خس و خاشاک منت اور آزار کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہی جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بالمن ساتھ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہی تمام مال اور تم نہین ہو مگر حمال پس احسان صاحب مال کا ہی وَالْاَذٰی اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھ ایذا دینے درویش کے بکدا ہی سرزنش کرو یا ترش رو ہو کر دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو کَالَّذِیْ مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہو کر یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ خرچ کرتا ہی مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگون کے وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اسکے واسطے دیتے نہ واسطے اور دنکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے وہان کے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہی کہ خوارہ اور ہموارہ ہو عَلَیْهِ تُرَابٌ اوپر اسکے مٹی ہو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچی اس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا پس چھوڑ دے اسکو صاف یعنے خاک اسکی پانی سے بہہ کیچڑ سے پتھر صاف رہ جاے سمجھ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہی اور خاک جو اسپر نمودار ہی وہ نفقے اسکے ہین جو بر بادی جین جب باران عدل سحاب حساب زمانے سے برسا آثار تمام نفقون کا انکے محو ہو کر سنگ بیحاصل رہ جاوین گے اور تمام اعمال اہل ریا کے یہی حال رکھتے ہین پس مؤمنون کو چاہیئے کہ جو عمل کرین اللہ واسطے کرین کسی کے دکھانے کو اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہی حاصل ہی ؛ والا خاک مین سب کام اور سل اُنکا عامل ہی لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا نہین قدرت پاوینگے یہہ نفقہ کرنیوالے اپنی اوپر ثواب کسی چیز کے اس سے جو تصدق کیا ہی بر پا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ اور اللہ تعالی نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلین نہین ڈالتا قوم کافرون کے تئین وَمَثَلُ الَّذِیْنَ اور مثال نفقہ کرنیکی ان لوگونکے کہ بہ اعتقاد اور خلاص یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے کہ صادر ہو نفسون انکے سے ساتھ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ مانند مثال میوجات باغ کے ہی کہ واقع ہو بموضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر پہنچے اور ہو سبز تر لگے اور ابر سے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب سے دور ایسے زمین پر ایسا باغ ہو اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اسکو باران بزرگ قطرہ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا جو اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ اسقدر ایک برس مین لایا فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہہ موسل دھار بڑے بڑے بوندونکا بس پہار اور شبنم کافی ہی یعنے اثر بارانکا اُسے ضایع نہین کرتا مینہہ تھوڑا ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہی مقصود اس مثال سے حصول جزاے مخلصان ہی کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اُسکا پاوین گے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشون کو جو دیتے ہو تم صدقہ برا ے خدا یا از روی ریا بینا ہی مناسب ہر ایک کے جزا دیگا اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے صدقہ اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہی ایک کوئی تم مین سے یہہ کہ ہووے واسطے اُس کے باغ یہان استفہام انکاری ہی یعنے نہین چاہتا مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجورون سے اور انگورون سے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کے لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک

باغ کے ہو بیچ اُسکے سب میوون سے وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حال آنکہ پہنچے صاحب باغ کو بڑھاپا وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ اور واسطے اسکے اس پیری مین اولاد ہو
ناتوان اور خورد سالہ اور معیشت باپکے اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ پس پہنچا اس گلستان کو بگولا ہوائے گرم کا بیچ اسکے آگ تھی
فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم اڑ گیا صاحب باغ متحیر اور مہموم سمجھ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہی کہ باغ ریا کو صدقہ سے تیار
کیا اور یکبار سموم عدل الٰہی کے جھوکے نے اکر جلا دیا نہ اشجار اسکے سے مثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اُسکے سے سرسبز اور سیراب سہ کشت برائے
سبز ہی تو کیا برق مساحت آویگی ؛ کرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلا دیگی ؛ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ اسیطرح بیان
فرماتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمہارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی تو کہ تم فکر کرو اور کسی عبادت مین ساتھ اوس معبود واحد کے شریک کسی کو
نکرو باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرمہ وانگور مین سب میوے
کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اس
بوستان کے نہ تمام میوے جہان کے تیسرے ہو سکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضًا اور تعین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال
من کل الثمرات مین من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی کہ اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ انا من کا بقول اخفش ضعیف ہی پس یہہ کس معنو نمین
ہی جواب ہو سکتا ہی کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر حظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہو سکتا ہی بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر
زیادتکے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح اسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویون کے ہو یا جمہور کے
ہو اُسے شاذ کہتے اور جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہو اور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجے کہ ترپنوین
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ زکوٰۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا كَسَبْتُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اس چیز کے کہ کسب کیا ہی تم نے سوداگری سے یا اور صفت حرفت سے
وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور اس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمہارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے
مہاجرین کے موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد مین نبوی کے کونے مین چھپا چھپا کر رکھ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی
ناکارے ظاہر لایا اور درمیان اول اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا کہ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ بری روی
چن کی دو اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اُسکے اگر تمھین دین تمہارے حقوق مین اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھ چرا جاؤ بات تل جائے دینے مین اسکے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پروا ہی اس شخص سے کہ تصدق
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ محبوب
الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ افکندہ اور یہی
مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اسکے علی ما نص القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوٰۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اسکے اور مسائل متعلقات اسکے
تمام کتب فقہ مین مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہی اور کلام باقی مفسرین سے نکلتا
کہ ما اخرجنا حبوب اور اثمار اور معادن وغیرہا ہین اسوقت مین یہہ آیت شامل ہی عشر خارج اور خمس معادن سب کو کہ مسائل انکے فقہ مین
مفصل مسطور ہین معلوم کیجے کہ چوپنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل انفاق کا اعمہ اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہی

اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہی وہ یہہ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہی تمکو نفقہ دینے مین فقر کا اور ڈراتا ہی کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے اور حکم کرتا ہی تم کو ساتھہ تحمل اور امساک اور منع صدقہ کے وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرمایا ہی تم کو اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمھارے گناہونکے روز قیامتین اور زیادتی روزی دینے کا دنیا مین پس چاہیے کہ شیطانکے وسوسہ ڈالنے سے صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ کشائش والا ہی جو کوئی اسکے راہ مین صدقہ دیتا ہی روزی اسکی کشادہ کرتا ہی جاننے والا ہی کہ یہہ میرے واسطے دیتے ہین یا اور کے اور پہچاننے والا ہی مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرتکے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ دیتا ہی حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہی تا کہ جانین کہ کیا دیا چاہیے اور کسے دیا چاہیے یا عطا کرتا ہی دانش کہ درمیان القائے رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ رحمانی پر امیدوار رہے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے مال و متاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھہ خیر کثیر کے موصوف کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہیے کہ ملازم خدمت اغنیا نہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہی ساتھہ طلب متاع قلیل کے نکھووے شعر علم چہ دنیا کہ چھوڑا دریں قارونکو تو دیکھہ کون ہی فوق السماء اور کون ہی تحت الثمک وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھہ اس نصیحت کے مگر صاحب عقل کے باقی رہا یہان ایک سوال جواہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی مین قاعدہ بیان یون کرتے ہین کہ اصل استعمال نفی اور استثنا کا وہان ہی کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال انما کا یہہ ہی کہ سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار نہو پس یہان جو قصر کیا ہی نصیحت قبول کرنے کو اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین اس جگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہی اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہی اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہی کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہی پس جمع حکم واحد مین ماولا اور انما کیونکر ہوسکین گے جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اسکا کہ قصر ہی نہین ہی بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہی اسطرح سے کہ نصیحت قبول نہین کرتے اولوا الباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ماولا اور انما مین ہیچ قصد قصر کے ہی پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر مین ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھہ لیجے کہ تحقیق تمسک کیا ہی امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل ہی فقہ مین اسواسطے کہ حکمت لغت مین انفاق علم و عمل کو کہتے ہین اور تفسیر کہی ہی حضرت ابن عباس نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال اور حرام ہی ہیچ کلام الٰہی کے کہ فرمایا ہی یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ پس دلالت کرتا ہی کہ عمل داخل ہون ہیچ فقہ کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور اشارہ کیا ہی طرف اسکے صاحب مدارک نے کہ کہا ہی حکمت علم قرآن اور سنتہ اور علم نافع موصل الی رضاء اللہ ہی اور عمل کرنا ساتھہ اسکے ہی اور حکیم عند اللہ عالم عامل ہی اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اس مین نکتہ یہہ ہی کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوۃ فی العلم بھی واجب ہی غنی کو اور درس کہنا اسکا ضرور ہی کہ علم بے نفع خزانہ مدفون ہی یا یہہ ہی کہ علم مسائل انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا اُنپر واجب ہی اوپر تمام مسلمانون کے معلوم کیجیے کہ بیچنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اور جو کچھہ خرچ کرو تم اے مسلمانو نفقے سے تھوڑا بہت ظاہر یا پنہان بطریق قرض یا بطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کے واسطے یا غیر کے اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانو تم کچھہ منت معین یا غیر معین سے طاعتین یا معصیت مین فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ پس تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی اسکو اور فراموش نہ فرمایگا وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

اور نہین ہی واسطے ظالمون کے کہ نفقہ برباد کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مان کر وفا نہین کرتے مدد دینے والون سے بیچ آخر تک کہ عذاب سے چھڑاوے انکو اس آیت سے وجوب ایفاے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہی بحر مواجمین لکھا ہی کہ من زاید ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہین ہین واسطے ظالمونکے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخر تمین بچاوین معلوم کیجے کہ چھپنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپاکے دینے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم ظاہر کرو خیرات کو وقت دینے کے پس اچھا ہی یہہ کہ اور لوگو رغبت ہو دینے کی وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور دو اسکو درویشونکو خفیہ پس یہہ چھپانا بہت اچھا ہی واسطے تمہارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علمانے صدقہ مخفی کو عام کہا ہی فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا متعلق ساتھ نوافل کے ہی اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہی تاگمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے اور لوگ اغنیا دیکھ کر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اس مین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہی لیکن صدقہ نفل مین ہر طرح اخفا اولی ہی چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہی کہ صدقہ نفل چھپاکے دینا ستر مرتبے بہتر ہی ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہی پچیس درجہ چھپاکے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمہارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپاکے خبر رکھنے والا ہی جزا دیگا موافق اعمال تمہارے یکفر اور نکفر ساتھ نون کے دونو قراتین آئین ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ نہین اوپر تیرے محبوب میرے ہدایت کرنا یہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہی فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہی ساتھ عنایت اپنی کے طرف ایمانکے جسے چاہے روایت ہی کہ اسما بنت امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے انکے مانے کہ مشرکہ تھی کچھ چاہا مجھے دے اسمانے بہت کفر ندیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والونکو ہدایت اللہ کی طرف سے ہی جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ما اسما کی مدینہ آئی اور کچھ تحفے اسما کے واسطے لائی اسمانے بہت کفر کے اسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت اولی ساتھ ذکر صدقاتکے موافق ہی اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقرا اہل کتابکو خیرات دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقات کے اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھ لیجے کہ باتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہی لیکن زکوۃ دینا نہین درست بحر مواجمین ہی کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہو تو آدمی محتاج کو کیونکر روا نہو حدیث مین ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر حکم تشنے مین اجر پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہی غرض جسکو نفع پہنچائے بہتر ہی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمہارے یکی ہی کہ ثواب اسکا تمہین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمانکو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کی وجہ کی معنی ثواب کی ہین چنانچہ اور آیتین وارد ہی کہ ما اوتیتم من زکوۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اسکا طرف تمہارے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤگے یعنے ثواب مین سے تمہارے پس تم کچھ چیز کم نکرین گے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ صدقہ اور نفقہ تمہارا واسطے درویشونکے ہی جو بند گی کئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر

طاعت الہی مین مصروف ہین یا جہاد مالوف ہین لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ نہین کرسکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چار سو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑکر شہ الفت خویش واقربا توڑکر گھر بار سے منہہ کو موڑکر مدینہ منورہ آرہے تھے رات کو سونیکی جگہہ تھی مسجد نبوی کے کونے مین پڑ رہتے تھے اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت انکا خرمے ردی افتادۂ راہ تھے کہ چن کر دھوکر کوٹ کر پانی سے تر کرکے شدت گرسنگی مین کھاتے تھے اور لباس انکا چیتھڑے گھوڑونکے پڑے ہوئے انکو پاک کرکر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسیسے بچاتے تھے اسی سبب سے ارشاد ہوا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہی انکو مرد نادان کہ بے خبر ہی انکے حال سے تونگر بے سوالی سے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ پہچانتا ہی تو اے محبوب میرے انکو ساتھ چہرون انکے کے کہ نشانی اور علامت عشق خدا کی اُن مین ظاہر ہی سہ لب خشک چشم تر جبین رنگت ہی زعفرانی ۔ چہرے پہ انکے ہر ایک ہی عشق کی نشانی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا نہین سوال کرتے لوگون سے لپٹ کر نہ الحاح وزاری سے نہ بغیر اسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھہ بے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا انکا یہہ بھی شفقت اور مرحمت انکی ہی کہ مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ اور جو کچھہ خرچ کروگے تم مال اپنے سے اوپر اصحاب صفہ کے اور سوائے انکے اور مستحقون پر پس تحقیق خدا ساتھہ اسکے داناہی جانتا ہی کسکے دیا اور کیون دیا الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنونکو بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہی یا عطائے صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہی کہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دیئے تھے دس ہزار ظاہر اور دس ہزار باطن رانکو دس ہزار دنکو حق تعالی نے صدقہ انکا قبول فرمایا اور یہہ آیت انکی شان مین نازل کئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ پاس چار درہم تھے ایک آپ نے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک رانکو ایکدن کو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ اسطرح سے صدقہ تم نے کیون دیا انھون نے عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چہار طرح کے سوا نہ مین نے نہ دیکھا پس جمع مین اسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی کسی نوع سے قبول ہوجاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے اُنکے ہی کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے ہین ثواب صدقات انکیکا نزدیک پروردگار انکے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہین ڈر اوپر انکے اور وہ نا اندوہگین ہونگے معلوم کیجیے کہ سنا دونین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب اسکیکا نکلتا ہی وہ یہہ ہی الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَوا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنے نفع زائد محض خالی عوض سے لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ نہ کھڑے ہونگے قبرون سے بعد موتکے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ باولا کرتا ہی اسکو شیطان آسیب سے عرب والونکے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اُسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہی حق تعالی نے مواقع عرف اور عادت انکے کے سمجھایا کہ قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش وہواس باختہ اور مس کے معنی لغت مین جنون کے بھی آئی ہین ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَوا یہہ سزا سیہ کھڑا ہونا انکا کہ عذاب الہی ہی اسواسطے ہی کہ انھون نے کہا سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہی کفار ایک درم کو ساتھہ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ربا نہین ہی بیع ہی فرق درمیان ربا اور بیع کی نہین کرتے تھے وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوا اور حال انکہ حلال کیا ہی اللہ نے بیچنا اور

حرام کیا ہی سو فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف پس جو کوئی کہ آئی اسکے پاس نصیحت پروردگار اسکے سے کہ نہی سود سے ہی پس باز رہا اور حکم خدا کا بجالایا پس واسطے اسکے ہی جو پہلے لیا یعنے قبل حرمتکے جو سود لیا وہ اس سے نہ پھر اجاوے گا یا مراد فلہ ما سلف سے یہہ ہی کہ گناہان گذشتہ مغفور ہوئے وامرہ الی اللہ اور کام اسکا زمانہ آئندہ مین وابستہ باراد الٰہی ہی چاہے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نرکھے ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اور جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخ کے وہی ہیں اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہی اور مطلق فضل حرام نہین ہی اسواسطے کہ مقصود رنج اٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہی اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہوجاوے پس فضل مقید مراد ہی کہ مجہول ہی اور محتاج بیان رسول ہی صلی اللہ علیہ وسلم لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحنطۃ بالحنطۃ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح والفضۃ بالفضۃ والذہب بالذہب مثلاً بمثل یدا بید والفضل ربوا پس یہہ چھ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرمہ نمک چاندی سونا اور مسائل اسکے کتب فقہ مین اور وجوہ اختلاف آئمہ مفصل مسطور ہین ہر مسلمانکو لازم ہی کہ دیکھکر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہی حدیث مین وارد ہی کہ لعن اللہ الراکل والمرکل والکاتب والشاہد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہی کہ کھانیوالا ہی ربا اور کھلانیوالا اور کاتب اور شاہد معلوم ہین اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیثین وارد ہی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہی بیچ اُنکے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواجین یہہ روایتین لکھی ہین یمحق اللہ الربوا مٹاتا ہی اللہ مال ربا کو یعنے ہرچند سود لے اور سود جوڑے مال جمع کرے لیکن مال بنقصان اور خسران ہی یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہی یا حادثہ مین تباہ ہوجاتا ہی اور اگر رہتا بھی ہی تو وارث اُسکے اس سے متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہی اور اگر اچھے مال مین ملے تو برکت اسکی بھی کھوتا ہی حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ بکمال نقصان ہی ویربی الصدقات اور بڑھاتا ہی اللہ تعالی خیرات کو یعنے ہرچند کم ہو لیکن اُسکا زیادہ عنایت فرماتا ہی یہانتک کہ صدقہ ایک خرمے کے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہی سمجھ لیجے کہ ذکر صدقات کا بعد ذکر سود کے قبیل ذکر ضد بعد ضد کے ہی کہ خوبی بیچی کی ضد اُسکے سے معلوم ہوتی ہی حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہی اور قباحت ربا بحسن صدقہ روشن ہوتی ہی کہ ہرچند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہی لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے نابود ہوجاتا ہی اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہی لیکن واقع مین سبب افزونی کمال ہی دنیا مین عوض اُسکا اللہ دیتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ نہین نقصان مال صدقہ سے اور نہین ناقص کرتی مال کو زکوۃ ہرگز اور آخر تین اضعاف مضاعف عنایت فرماتا شعر مال خیرات کرے گاہ سے چون کوہ اللہ ایسے ہی مال ربا کو وہ کرے کوہ سے کاہ واللہ لا یحب کل کفار اثیم اور اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنے والے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب ربا کے مصر ہو ان الذین امنوا وعملوا الصالحات تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی آلہی کے بجالائے واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور قائم رکھا نماز اور دیا زکوۃ مال کو لہم اجرہم عند ربہم واسطے اُنکے ہی ثواب انکا نزدیک پروردگار اُنکے کے روز قیامتین ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور نہین ڈر اوپر اُن کے اس چیز سے کہ آگے بھیجی ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے اس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجے کہ اٹھائیسوین اور انتیسوین آیتین آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ ترک ربا کا بیچ فرض کے نکلتا ہی وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرماتے ہین یا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہا ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانے والے حرمت ربا پر اور معتقد حکم خدا پر سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی آپسمین معاملہ ساتھہ ربا کے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ساتھہ حرمت ربا کے فتویٰ دیا بنی عمر نے اس شرط پر کہ سود اسکا اور ون پر ثابت رہے اور ونکا سود اس سے موضوع ہو جائے صلح کی پس طلب ربا مین بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصد اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بدبختی ہماری ہی کہ ربا سب آدمیون سے وضع کرین اور ہم ہنوز اسی بلا مین گرفتار ہین عتاب اسید نے کہ حاکم کے کا تھا یہ سب ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ پس اگر نکرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھہ نہ کھینچو پس خبردار ہو جاؤ ساتھہ لڑائی کرنیکے خدا سے اور رسول اسکے سے یا آگاہ کرو ایک دوسرے کو اور تیار ہو ساتھہ جنگ خدا کے کہ آتش ہی اور ساتھہ حرب رسول کے کہ شمشیر ہی وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس روسے تمھارے ہی اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاؤ تم یعنے تم ظلم نکرو مدیون پر زیادتی لینے مین راس مال سے اور نہ تم پر ظلم کرے مدیون کہ اصل مال مین کم دے بعد نزول اس آیتکے بنی عمرو نے کہا کہ ہمین طاقت حرب خدا اور رسول کی نہین ہی سود چھوڑ کر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بہ سبب افلاس اور تنگدستی کے چاہا کہ مہلت ادائے اصل مالین بھی ہو جائے حق تعالیٰ نے ساتھہ مہلت دینے دینداز تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجے کہ ساٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے دینداز تنگدست کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ اور اگر ہو قرضدار افلاس والا تنگ دست پس حکم اسکا مہلت دینی ہی وقت تونگری اور فراغت کے تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اور اگر خیرات کرو قرضدار مفلس کو بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے یعنے اگر اس مال سے بعض یا کل بخش دو تو بہتر ہی واسطے تمھارے ثواب مین مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ اور ڈرو عذاب اس دن کے سے کہ تم سب پھیرے جاؤ گے بیچ اس دن کے طرف جناب خدا کے یا جزا کے کہ مقدر کیا ہی ثواب اور عتاب سے ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کچھ کمایا ہی یعنے جزا اعمال کی جو نیک و بد کیے ہین وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ستم کیے جاوینگے یعنے اگر عمل نیک کیے ہین تو ثواب انکے مین نقصان نکرینگے اور اگر عمل بد کیے ہین تو زیادہ ان اعمال سے عذاب نہ دینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار نزول کے یہی آیت ہی کہ تین ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہی لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک مرجح یہہ قول ہی کہ سات دن پہلے ارتحال جناب نبوی علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیت کا واقع ہوا ہی معلوم کیجے کہ اکسٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے آیت مداینہ کی کہتے ہین اور اطول آیات قرآنی ہی اور بہت مسائل اس سے نکلتی ہین چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت اسکیکا اور ایلا کا اور گواہ کرنیکا وہ یہہ ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم آپسمین ساتھہ قرض کے یعنے کسی کے ہاتھہ کچھ چیز بیچو یا خریدو اور مبلغ اسکے قیمت کی قرض ٹھہراؤ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک وقت مقرر معین تک کہ فلانے مہینے مین فلانے تاریخ ادا کرین گے فَاکْتُبُوْہُ پس لکھہ رکھو اسکو بیچ کاغذ کے اسطرح سے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونو معاملہ کرنے والونکے اور مبلغ حق کے اور مدت وعدے کی مہینہ تاریخ اسمین ہوتا وقت حاجت کے اُسے

دیکھو وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ اور چاہیے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم اور زیادتی نکرے مال مین اور مدت وعدے مین وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اور چاہیے کہ انکار کرے کوئی لکھنے والا تنکیر کاتب کے بعد نفی کی افادہ عموم کرتی ہی اور یہہ کنایت ہی بقول بعضی طرف قرض کنایت کے اور بعضے روایتین فرض عین ہی بشرط فراغ کاتب اور بعضے کہتے ہین فرض تھا منسوخ ہوگیا ساتھ قول ولا یضار کاتب کے اب مستحب اور اولی ہی کہ جیسے لکھنا آتا ہو وہ ابا نہ کرے جب التماس کرین اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ یہہ کہ لکھنے کا غذ معاملے کا جیسا سکھایا ہی اسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ پس چاہیے کہ لکھ دے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال ولیکتب بینکم کاتب پہلے فرمایا تھا پھر امر فلیکتب لائے تکرار لازم آیا جواب امر اول راجع طرف مندانیونکے ہی یعنی جب آپسمین ایک دوسرا مدانیہ کرے تو لکھے کاتب درمیان انکے ان کے امر سے ساتھ انصاف کے یعنے اے معاملہ کرنیوالو تم امر کرو اور وہ لکھے اور امر دوسرا طرف کاتبون کے ہی یعنی جب یہہ التماس کرین تو چاہیے کہ کاتب انکار نکرے لکھ دے وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ اور چاہیے کہ مطالب کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اسکے ہی قرض اور زبان اسکی اپنے قرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار اسکا ہی وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اس حق سے کہ ذمے پر اسکے ہی کچھ چیز اور معاملہ جیسا ہی ویسا ہی لکھوادے کچھ جھوٹ نہ ملاوے فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اسکے حق ہی بیوقوف جاہل یعنے بالغ دیوانہ اور مرد بہبوت اَوْ ضَعِيْفًا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خورد سال یا بوڑھا عمر رسیدہ اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یا یہہ کہ مطلق توانا ہی نہین رکھتا اسکی کہ مطلب کہے وہ سب بوڑھا پیکے یا واسطہ مرض کے لکنت زبا نمین ہی یا وہ زبان جو متعارف قوم ہی نہین جانتا فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ پس چاہیے کہ مطلب کہے والی اسکا ساتھ انصاف کے بے کم وزیادہ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اور شاہد کرلو اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانے سے فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ پس ایکمرد اور دو عورتین گواہ ہون مین سے اور دو عورتین اسواسطے مقرر فرمائین مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اگر بھول جاوے ایک ان دو عورتونمین سے جو گواہ ہین پس یاد دلاوے ایک عورت دونون عورتون مین کی دوسری کو زنکو سمجھ بیچے کیونکہ غلبہ رطوبت صفت نسیان کی عورتونکے مزاج پر غالب ہی اسواسطے دو عورتین قائم مقام ایکمرد کے چاہین کہ ایک بھولے تو دوسری بتاوے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر مردونکے بکارت اور ولادت اور عیوب نسا مین بیچ مواضع مستورہ کے معتبر ہی اور ساتھ مردون کے حدود وقصاص مین تو مطلق مسموع نہین ہی اور سوا اسکے حقوق مالی اور غیر مالی مین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ مین مقبول ہی وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا اور نہ انکار کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ لکھہ لو اس حق کو یعنے قرض کو کاغذ مین دران حالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے باختصار یا بتطویل اِلٰٓى اَجَلِهٖ الیٰ وقت تلک اسکے کہ مقرر ہوا ساتھ اقرار مدیون کے ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ یہہ لکھنا قرض کا تمہارے تین بہت انصاف والا ہی نزدیک اللہ کے وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سیدھا کرنیوالا ہی واسطے گواہی کے کہ کتابت مین مذکور شاہدونکا ہی وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اور بہت نزدیک ہی یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدت تمین اسکے اور تعین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہہ کہ ہو معاملہ سودا گریکا ہاتھون ہاتھ تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ کہ پھراتے ہو اسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہی کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد بہ نقد ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا پس نہین

Digitized by Maktaban Mujaddidiyah (www.maktaban.org)

ہی اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ نہ لکھو اسکو وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھہ نقد کے حکم آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت فان امن بعضکم بعضا کے وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواؤ اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواؤ یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرات حضرت امیر المؤمنین عمر رضی کی ہی تو یہہ معنی ہوئی کہ چاہے کاتب نہ اید اپہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت مین نکرے اور گواہ بھی سچ بولین گواہی چھپاوین وقت طلب کے ادھر ادھر نہ چھپتے پھرین وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ اور اگر کرو تم اے معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کین مین ہمنے تمکو اخر کتابت اور شہید کے سے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا گنہگاری ہوگا لاحق ساتھہ تمھارے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی کرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا ہی تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہای دنیا وعقبی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے داناہی اعمال تمھارے جانتا ہی سزا اور جزا موافق انکے دیگا معلوم کیجے کہ باسٹھون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رہن اور عدم اسکیکا عند فقدان کاتب نکلتا ہی اور بیان اداے شہادت ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان بمعنی فی ہی وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمھارے لکھے یا لکھنے والا تو ہی یعنے دوات قلم کاغذ موجود نہین فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ پس گروی ہی قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال تردد تمھاری کے یہہ ہی کہ کچھ چیز اسکی اپنے مال کے عوض مین گروی رکھہ لو سمجھہ لیجے کہ گروی رکھنا مشروع ہی مطلقا قید سفر اور حضر کی نہین ہی یہان مقید بسفر واسطے عذر کتابت کے فرمایا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہی فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین سمجھے بعض تمھارا بعض کو اور اسکی خیانت سے بطمع بے کھے فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ پس چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا گیا ہی یعنے مدیون امانت اس امین کے کو یعنے قرض اسکا ادا کرے سستی کاہلی درمیان نلاوے سمجھہ لیجے کہ قرض اگرچہ مضمون بامانت سے نہین ہی لیکن یہان واسطے رعایت لفظ اوتمن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبادت ہی کہ ایراد الفاظ بوجہ مشاکلت ہی وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرو پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرو وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اسکا گناہ کبیرہ ہی وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس تحقیق وہ گنہگار ہی دل اسکا سمجھہ لیجے کہ یہان اضافت اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہی گواہی چھپانے کو گناہ دلکا ارشاد کیا ہی سہین تنبیہ ہی اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے وہ سخت تر ہوتا ہی اس گناہ سے کہ متعلق باعضاے ظاہرہ ہو اور ظاہر ہی کہ دل بادشاہ ہی تمام بدنکا جب بادشاہ پر بلا آوے اور رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ بتصفیہ دل مشہور رہتے ہین کہ صفا اسکی موجب صفائی تمام بدن ہی اور کدورت اسکی سبب تکدر تمام جسم اور یہی مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہی بیت دل عجب چیزیست ہی جو ہو شفاف ؛ چہرہ یار دیکھہ لو پھر صاف ؛ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم داناہی اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے والا ہی کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی کیا ستارے اور کیا فرشتے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی کیا معادن کیا موالید یا مافی السموات سے مراد عوام روحانی ہی اور اصول لطائف خمسہ عالم امر کہ آثار ظلال افعال وہی ہین اور مافی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہی کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھہ بیچ جیون تمھارونکے ہی قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اسکو يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تم سے ساتھہ اسکے اللہ تعالی کہ دانای ضمائر اور مطلع سرایر ہی لکھا ہی کہ حق سبحانہ قیامت کے دن اعمال بندون کے سب کے سب اپنے ظاہر کردیگا

کیا کفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشہ دل فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھہ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھہ عدل کے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھہ لیجے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت ساتھہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین محکم ہی اسواسطے کہ قول اصح اصولیونکا یہہ ہی کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہی نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہی پس منسوخ نہین استقدیر پر یہہ آیت ترسٹھوین ہی آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہی سوال ما فی انفسکم شامل ہی کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہوکہ قابل مغفرت ہی نہین ہی جواب کافر یغفر لمن یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ انکے حق مین غفران ثابت نہین ہی چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہی حق تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بہ مومن فاسق ہی اور ثبوت عذاب بحق کافر اور بسبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اور بسبیل جواز کے باقی رہی یہان تشریح اور توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کس محاسبہ ہی اور کیسا نہین معلوم کیجے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرحکے ہین ایک تو یہہ ہی کہ خیال بد آیا اور کیا اقرار اور تحکم پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بتغیر اختیار آدمی کے آتا ہی اور قوت ایمان سے دفع ہوجاتا ہی اسپر مواخذہ نہین ہی اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہی اگر اسپر مواخذہ کرین تکلیف مالا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہین امم پیشینون پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ زعمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہی تیسری قسم عزم ہی کہ خیال بدی کا دلمین آیا اور قصد فعل اسکیطرف دلمین ٹھہرا یا اسمین اختلاف علما کا ہی بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہی اسپر بھی مواخذہ نہین ہی بدلیل آیت ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہی اور ہم جزمیہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہی کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علاحدہ ہی مواخذہ اسپر جدا ہی اور قاعدہ ہی کہ مواخذہ عمل پر ہی خواہ تن کا ہو خواہ دلکا ہو اور عزم عمل دلکا ہی جب حدیث نفس ساتھہ عمل دلکے ملی گناہ ہوگیا اگرچہ عمل تن کا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہی چنانچہ ولکن یواخذکم بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہی کہ کفر مجرد عمل دل ہی اور اسپر آدمی ماخوذ ہی اور تصدیق محض یقین دل ہی اسپر ماجور ہی اور بلاشبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہی قصے مین حضرت آدم علیہ السلام کے کہ فنسی ولم نجد لہ عزما نفی گناہ کی فرمائی ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہی اسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ گناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور عزم دفع اسکیطرف کیا حضرت یوسف نے ساتھہ زلیخا کے پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ آدمی عزم بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر مواخذہ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین اسی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہی لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اس آیتکے تامل کرکر متالم ہوئے اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل وغیرہم کے پاس آکر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سب نے جاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکلیف دی ہین ایسے کام کی کہ قوت اسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت استماع اسکے کی نہین رکھتے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہی اور وہ کونسا عمل ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارے اختیار مین نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہی کبھی فکر منا ہی کا خاطر مین سماتا ہی حال آنکہ اُسے ہم برا جانتے ہین قوت سے

فعل مین نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہی یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلائین انکے قول پر متفرع ہوئین نہین کہو تم سمعنا واطعنا کلام حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ واطعنا امرہ برکت اس کہنے کے سے حق تعالی نے
دشواری انکی مبدل بہ آسانی فرمائی اور سبکباری تمام امت کے تین آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ مین اور
اس مین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا واسطے مشعر سبکباری پر ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف اُسکے پروردگار اسکے سے وہ کیا ہی آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور ایمان لائے مسلمان امت اُسکی کے لکن ایمان پیغمبر کا بہ تحمل وتبلیغ ہی اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار وتصدیق اور امت کو ساتھ پیغمبر کے
جمع کیا واسطے تعظیم تکریم امت کے كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ہر ایک نے اور متابعون اسکے سے ایمان لایا ساتھ اللہ کے کہ واحد لاشریک
ازلی ابدی ہی وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اسکے کے کہ مقربان بارگاہ الٰہی ہین اور مخلوق اسکے ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر
رسولون کے وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون اسکی کے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہین سب حق ہین اور کلام الٰہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون
اسکے کے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی اللہ کی طرف سے انپر آتی ہی اور وہ اورونکو سکھاتے ہین اور راہ سیدھی
بتاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور کہتے ہین نبی اور مؤمنین نہین فرق کرتے ہم اصل نبوت مین درمیان کسی کے رسولون
اسکے سے بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ حسد سے کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسی کے منکر ہین وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور کہا مومنون نے سُنا ہم نے قول اللہ تعالی کا اور مانا ہم نے فرمان اسکا پس بطریق التفات غیب سے طرف خطاب کے
آکر کہا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ بخشش مانگتے ہم تیری ای پروردگار ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہی سب کی سمجھ لیجے کہ اگر
اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا ہی اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہی اور اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ تینون آیتین مکی ہین اور
بیواسطے شب معراج مین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین تین چیزین حق تعالی نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور ینابیع مین
وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج مین مشرف بقرب الٰہی ہوے حق تعالی نے وصف مین اُنکے فرمایا آمن الرسول بما انزل
الیہ من ربہ پیغمبر خدا نے مناجات کئی کہ الٰہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان امت کے گوارا نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ و
المؤمنون کل آمن باللہ الآیۃ پھر حق تعالی نے پوچھا کہ امت تمھاری قبول احکام مین کیا کہتی ہی پیغمبر خدا نے عرض کیا سمعنا واطعنا
الآیۃ جناب باریکی طرف سے خطاب ہوا کہ مین نے بھی آسان فرمایا اسپر لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا معلوم کیجے کہ چوسٹھوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندون پر تکلیف مالا یطاق نہین فرماتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی یعنے نہین تکلیف دیتا خدا
سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسی کو کچھ کام اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اسکے کے کہ خرچ بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی انکی
قبول فرماتا ہی سمجھ لیجے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے خطر یکے کہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ سے نکلتا تھا ناسخ کہتے
ہین چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اسمین اشکال قوی وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ نسخ اس چیز مین ہوتا ہی کہ جسکا پہلے تحقیق ثابت ہو اور مواخذہ
خطرات پر یہہ تکلیف مالا یطاق ہی عند العقل ممتنع ہی پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانیمین جائز نہین ہوتی پس یہہ ثابت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی نہین ہی منسوخ کیونکر کہیئے قبل ثبوت کے مرتفع کس طرح سے ٹھہرائیے اور اگر کہیئے کہ آیت وان تبدوا مافی انفسکم سے حدیث نفس مراد ہی اور مواخذہ اسپر پہلے امت والونپر تھا اس امت سے اٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہی لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا کیونکر ناسخ ہوا اُسکا ناسخ اسکی تو حدیث ہی ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا مالم تعمل بہ اوتکلم حل اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد وان تبدوا مافی انفسکم اوتخفوہ آہ سے حدیث نفس ہی خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر ہی نہین ہی اور وسع کبھی بمعنی طاقت کے آتا ہی اور کبھی مقابل خرچ کے یہان مقابل خرچ کے ہی اور ظاہر ہی کہ اخراز کرتے ہین حدیث نفس کی بڑا خرچ ہی پہلے لوگون پر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھہ آیت لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت وان تبدوا مافی انفسکم اہ جزا کے خبر ہی اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا جواب اسکا یہہ ہی کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہی حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمین واقع ہوتا ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اس جانکے ہی جو کمایا اسنے نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اس کے ہی جو کمایا اُسنے برائیون سے سمجھ لیجیے کہ لام واسطے نفع کے اور علی واسطے زیان کے کلام عربین بہت آیا ہی یہان بھی اسی معنی مین واقع ہی اور ذکر کسبت کا نیکی مین اور اکتساب کا بدیمین دال الکمال الطاف پروردگار ہی کہ منفعت نیکی کی متعلق بکسب کے اور زیان بدیکا متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی پس شب معراجمین پیغمبر خدا نے بالہام الٰہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہم کو عقوبتمین اسکے اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوا ہم سے یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہو گیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا اے پروردگار ہمارے اور مت رکھہ اوپر ہمارے بوجھہ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا جیسا کہ رکھا اس بوجھہ کو اوپر ان لوگون کے کہ پہلے ہم سے تھے یعنے یہود اور نصارا کہ تکلیف شاقہ اُنپر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہین طاقت واسطے ہمارے ساتھہ اسکے سمجھ لیجے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہہ آیت مدنی ہی اور ناسخ آیت محاسبہ کی ہی انکے نزدیک مراد مالاطاقت سے وساوس اور خطرات ہین اور جو مکی کہتے ہین انکے نزدیک مراد اس سے استیلاے شیطان ہی بواسطہ غلبت شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے چھڑاوے بعضون نے کہا ہی کہ مالاطاقت لنا سے مراد پھسلنا قدم کا ہی صراط مستقیم سے وَاعْفُ عَنَّا اور معاف کر ہم سے خطا اور فراموشی ہماری وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا اور رحم فرما ہمپر ساتھہ قبول طاعت کے أَنتَ مَوْلَانَا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہی فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مدد دے ہمکو اوپر قوم کافرون کے لکھا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیثمین وارد ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراجمین چوپڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے حق تعالیٰ قبول فرماتا تھا خاتمہ مین اس سورہ کے صفت تشابہ الاطراف ہی اور وہ اُسے کہتے ہین کہ ختم کیا جاوے کلام ساتھہ اُن چیزونکے کہ مناسب ہون ساتھہ ابتدا کے پس آغاز سورہ بقرہ مین مذکور مؤمنون اور کافرون کا تھا ختم بھی اسکو بذکر مومنین اور کافرین کیا سمجھ لیجے کہ جملہ لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا مین تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت مین وعدہ نفع کسب کا اور وعید ضرر اکتساب کا ارشاد کر کر بطور تذنیب چند دعائین متضمن مطالب ضروریہ کے تلقین فرمائین اول دعا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا سکھائی اور اسمین مہم عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہی کہ وقت نسیان کے کام یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہی اور ان دونون پر بچہت تضمن تقصیر مواخذہ ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود عذر نسیان کے ففسی ولم نجد لہ عزما سے ظاہر ہی تحت نعمات بہشت سے

اُتار کر تختہ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا مین آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہی اور بیچ قتل صید بخطا کے ہنگام احرام مین ماخوذ بجزا ہی پس یہہ بڑا سخت کام تھا اور مشکل مقام تھا یہان تضرع اور زاری جناب باریمین کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمین تعلیم کر دیا کہ عاجزی کرو میری جناب مین معاف فرماونگا تمھین سے یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما ؛ بیچ مواخذہ سے تن من کو صاف فرما ؛ پھر دعا دوسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصرًا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اسمین بکمال الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف شاقہ کی جو پہلے لوگون پر تھین میری جناب مین کرو مین مجیب الدعوات ہون سے یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ ؛ پہلے لوگونپہ جو رکھا تھا ؛ پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور اسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل مالا یطاق اشد شدائد سے ہی واسطے دفع اسکے کے دعا کرو تا قبول فرماؤن سے الہی فوق طاقت ہم کو مت تکلیف فرما تو ؛ نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلا تو ؛ پھر تلقین فرمایا کہ خواہش عفو اور غفران کی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعائے جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا انت مولانا سکھا کر ساتھ تلقین دعائے نصرت پانے کے اوپر دشمنونکے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین سے رحم کر مولا ہمارے ؛ دفع کر اعدائے دین ؛ تو ہی ناصر اپنا فانصرنا بالقوم کافرین ؛ آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا ہی کہ متضمن دعائے مقصد اقصے ہی وہ کیا ہی مقہور ہی اعدا ہی باقی رہے چند لطائف مطلع اسکے کے اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل تھے وہ یہان لکھہ کر سورہ تمام کیجے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور سب مسلمانونکی جناب الٰہی سے مانگئے سے یارب چھپا گناہ تفضل کے ذیل سے ؛ اعمال وزن فضل کے کرنا توکیل سے ؛ کر حسن خاتمہ میرا اور مومنین کا ؛ قرآن کے طفیل اور نبی کے طفیل سے ؛ بیان لطائف مقطعات اوایل سور سمجھہ لیجے ؛ بیت ونہ سور مین ہین کہ ابتدا جنکی ساتھ حروف مقطعات کے ہی از انجملہ سورہ بقرہ ہی کہ مسطور ہوئی اور سورہ آل عمران ہی کہ شروع ہوگی اور وہ حرف باسقاط مکررات چودہ ہین الف لام میم صاد را کاف یا یا عین طا سین حا قاف نون کہ لفظ صراط علی حق نمسکہ جامع ان حروف کا ہی اور لانیمین ان چودہ حروف کے ان انتیس سورہ مین اسقدر دقائق اور نکات مرعی ہین کہ عقل دان ماہر کو رعایت انکی ممکن نہین از انجملہ یہہ ہی کہ مقطعات غیر مکرر چودہ ٹھہرائے ہین اور ضمن مین انکے چودہ ہی حروف لائے ہین کہ نصف حروف ہجا ہین اگر الف کو ہر اسہ حرف شمار نکرین بیچ بیست ونہ سورہ کے کہ عدد حروف ہمامین اور دار و کرنے مین آسانی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہی کہ درمیان الف اور ہمزہ کے مشارکت ہی فرق درمیان انکے سکون و تحرک ہی اور از انجملہ یہہ ہی کہ دار و کرنیمین ان حروف کے اشارہ ہی بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین انمین سے پانچ حاما صاد سین قاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے ل ن ق طع رم اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہی شدیدہ آٹھہ حرف ہین ع ج و ط ت ب ق ک نصف آن حروف کا کہ ا ق ط ک ہی مقطعات مین مذکور ہی و بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس انمین سے لائے ح م س ع ل ے ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ظ نصف انکا ص اور ط لائے اور باقی حروف کہ منفتحہ ہین نصف انکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قطب جد نصف اقل اسکا ق لائے تا اشارہ ہو کہ قلیل مین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے دے تھے ی لائے کہ ثقل مین کمتر ہی و و آ اور حروف مستعلیہ سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہی اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اسکا لائے گیارہ اور حروف بدل کے گیارہ ہین موافق مذہب سیبویہ کے اج وط وی ث م ن و ہ انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے کہ مثل اپنے مین مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ء ع ع ط م ی نصف اقل لائے خ ع ض ف ط ش ز کو ترک کیا اور ان حروف سے کہ

دونون مین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر انکا لائے ح ق ک ر س ل ن تاکہ اشارہ ہو کہ اسکے حال پر اکثر چاہے اور ان چار حروف سے کہ قریب المخرج مین اپنے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج انکا انمین ادغام قبول کرتا ہی کہ م س ر ف ہین نصف انکا رلائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عربین واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے کہ سالتمونیہا مین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ انبیہ مزید ساعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ بھی اسم یہی مین مثل استفعال اور افعیلال کے پھر ان حرف کو گاہی مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یس طس طہ کے اور کبھی سہ گانہ مثل الم الر طسم کے اور کبھی چارگانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعا کہ تین جگہہ مفرد لائے ص ق ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطابکے اور فعل مین مانند ق د ر ل کے کہ صیغہ امر ہی وقی یقی اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند یا جر اور کاف تشبیہ کے اور چار جگہہ دوگانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی کہے حرف مین ہوتی ہی بغیر حذف کے مثل بل اور ہل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہی بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہی بغیر حذف مثل من کے اور بحذف ہی مثل ید نو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کے اقسام ثلثہ اسم فعل حرف تین وجہ پر واقع ہوتے ہین ساتھ فتح کسر کے پس اسما مین من اذ ذو فعل مین قل بعر خف حرف مین ان من مذ اور ترکیب سہ گانے کو تین جگہہ لائے الم الر طسم تا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین واقع ہوئی ہی اور تیرہ جگہہ سور مین اشارہ ہی کہ اصول آیت مستعملہ تیرہ ہین دس واسطے اسم کے مثل فلس فرس کتف عضد جبر عنب بل قفل صرد عنق اور تین واسطے فعل ماضی کے نصر علم شرف اور ترکیب چہارگانی کو دو جگہہ لائے المر المص اور ایسے ہی ترکیب خماسی کو دو جگہہ لائے کہیعص حمعسق تا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہی اصل مثل جعفر اور سفرجل کے اور ملحق مثل فرذا اور اگر حجفل کے اور سوا واسطے کہ ان حروف کو اوپر سور کے تفریق کیا ایک جا قرآن مین نہ لائے واللہ اعلم سورہ آل عمران اس سورہ مین دو سو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار پانچ سو پچیس حروف ہین اور ربط آس سورہ کا ساتھ سورہ بقرہ کے یہہ ہی کہ ان دونونکا شروع ساتھ الم کے ہی اور ابتداء مین ہر ایک کے مذکور کتابکا اور ہدایتکا اور مومنونکا اور کافرونکا ہی اور ختم بھی ان دونونکا اوپر مذکور مومنونکے اور دعاے مومنونکے اور ذکر غزا و جہاد کی ساتھ دشمنونکے ہی اور یہہ بھی ہی کہ سورہ بقرہ مین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن ماں باپکے پیدا ہوئے اس سورہ مین ذکر عیسی علیہ السلام کا ہی کہ بغیر باپکے پیدا ہوئے اور فاصلے اس سورہ کی اور ان حروف کے مین الم مدبر قطا اور یہہ سورہ مدنی ہی سبب نزول کا اس کے یہہ ہی کہ ستر سوار یا ساٹھ سوار ترسایون کے کہ چودہ آمین شریف تھے باقی رفیق انکے حضور نبوی مین حاضر ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقات کے دعوت اسلام کی فرمائی انھون نے کہا کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین اب کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی چیزین تمھین اسلام سے باز رکھتی ہین اور کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزند کی بجناب الٰہی کہ منزہ و مقدس ہی کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجا لاتے ہو تیسری سور پلید کو کہ شرعا طبعا خبیث ناپاک ہی کھاتے ہو انھون نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسی کے حق مین کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ عیسی بندے اور پیغمبر برگزیدہ و برگشیدہ خدا ہین انھون نے کہا کہ یہہ بات نکہوا و نسبت بندگی کی طرف عیسی کے نکرو کہ وہ استنکاف یعنے ننگ و عار اس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہی بندہ ہرگز بندگی سے ننگ و عار نہین رکھتا اور لاف فرزندی کی نہین مارتا اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبد للہ ولا الملئکۃ المقربون اور جھوٹ انکا ظاہر ہو گیا پھر

انھون نے کہا کہ اگر عیسی علیہ السلام اللہ کے نہ تھے بن باپ کس طرح پیدا ہوئے حق تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے اسیدم اکر ابتدائے سورہ سے تا بہ آیت ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم پڑھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ اللہ عجب مطلع الانوار مطلع ہی اس سورہ کا کہ جس سے نور الاہی سبحانی درخشان اور تبقائے یزدانی تابان اور نور محبت رحمانی عیان ہی الف سے اشارہ طرف الائے عمیم الٰہی کے ہی اور لام سے طرف لقائے کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اسکے کے برکت الائے الٰہی کی دنیا مین سب کو علی العموم شامل ہی اور نعمت لقا اسکے کے عقبی مین بہ بندگان خاص واصل ہی اور فیض محبت اسکے کا دونو جہانمین اخص خواص کو حاصل ہی وہی لائق پرستش کے ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھ لیجے کہ نصاری نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر مناظرہ کیا تھا قصہ انکا اسباب نزول مین گذرا ہی وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسی علیہ السلام کو آلہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیتمین توحید اپنی بیان فرمائی اور رد انکے اعتقادات کا کیا کہ الحی یعنے وہ ذات پاک کہ جامع جمیع صفات کاملہ کی ہی اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہی لائق پرستش کے وہی ہی یکانہ ہی پاک ہی زن و فرزند سے اور خویش و پیوند سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہی کہ حیات ہر ایک زندہ کی اسی سے اور پائندہ کہ قیام ہر ایک اس سے ہی روایت ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام یا حی یا قیوم کہہ کر مردہ کو زندہ کرتے تھے سمجھ لیجے کہ جو شخص دعوت اسم اعظم کی بجا لاوے اس سے ایسے تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء الٰہی کو شرائط شرط ہین از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہی نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ درستی کے بیچ اخبار اور راستی کے بیچ دلالتکے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ درحالیکہ سچا کرنے والی ہی یہہ کتاب ان کتابونکو کہ آگے اسکے ہین یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور سوا انکے صحیفے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہی اور یہان پیشی زمانہ مراد ہی یہہ کیونکر ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ پیشی نزول مین بکان متلزم پیشی زمانہ کی ہی وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ اور اتاری توریت اور انجیل پہلے تجھ سے یا پہلے نزول قرآن سے ھُدًی لِّلنَّاسِ راہ دکھانے والی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دونو کتابونمین نفی معبودیت ماسوا اللہ کے مذکور ہی اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور جھوٹ نصاری کا کہ حضرت عیسی کو بعضے انکے بیٹا اللہ کا کہتے اور بعضے اللہ کہتے ہین اور بعضے ایک تین مین کا کہتے ہین بعضے جانتے ہین کہ الوہیت بٹی ہوئی ہی تین شخص ہین کہ اللہ ہی اور جبریل ہی اور عیسی ہی ثابت ہوتا ہی وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اتارین سب کتابین کہ فرق کرنیوالی ہین درمیان جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفونکی کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا ان کے انبیاؤنپر علیہم الصلوۃ والسلام نازل کی کہ ان سب مین بیان توحید باری ہی اور نفی معبودیت غیر اللہ ہی ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توراۃ اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہی اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ فرقان معجزے ہین کہ ان سے دعوی جھوٹا سچا ظاہر ہو جاتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیون قدرت الٰہی کے اور آیات قرآنی کے اور پیغمبرونکے لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے انکے ہی عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہی نصارے کے حق مین بسبب کفر کے کہ ساتھ دیر الٰہی کے رکھتے ہین کہ عیسی کو آل اور ابن اللہ کہتے ہین وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالی غالب ہی اور قادر ہی عذاب کرنے پر کافرونکے بدلا لینے والا کافرون سے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ تحقیق اللہ تعالی انہین چھپی اوپر اسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ نہ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانکے بلکہ علم اسکا محیط ہی سب پر سمجھ لیجے کہ یہہ آیت بھی رد ہی اعتقاد نصارے کی کہ عیسی کو آلہ کہتے ہین کہ علم عیسی کا سارے جہان پر محیط نہین ہی کچھ غیب کی باتین وحی سے معلوم ہین پس لائق خدائی کے نہین خدا وہ ہی کہ اس سے

کچھہ چیز چھپی نہین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہ کہ علم جسکا محیط ہی سب پر وہ ہی کہ صورتین بناتا ہی تمھاری بیچ
رحمون ماون تمھاریکے جس طرح سے کہ چاہتا ہی دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسی علیہ
السلام کو یہہ قدرت کہان ہی انکے تو شکل جب رحم مریم مین اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصور اور خالق سب کا اللہ ہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
نہین کوئی معبود مگر وہ تکرار اس آیت کا واسطے رد زعم نصاریکے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وہ کہ غالب ہی حکمت والا ہی
بے ہمتا ہی هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وہی ہی کہ جسنے اتاری اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب قرآن شریف مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ
بعضے اسکی نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصل مبین ہین کہ لفظون معنونمین انکے کچھہ اشکال نہین ہی هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وہ آیتین اصل
کتاب ہین وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور دوسری آیتین آپسمین متشابہ ہین ایک دوسریکی ظاہر مین سمجھہ لیجے کہ آیات متشابہات وہ ہین کہ جنکے
کئی کئی معنی مین کچھہ صحیح کچھہ غلط کسی کے سمجھہ مین کچھہ آتی ہین کسی کے سمجھہ مین کچھہ بخلاف آیات محکماتکے کہ انکی ایک ہی معنی ہوتی ہین اور شیخ
ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہی اور متشابہ کا بغیر نقل کے نہین ہو سکتا جیسے ید اللہ قرآن مین واقع ہی
اور وجہ اللہ اور سوا انکے معیت اسکی اور خرابیت اور احاطہ اور استوی عرش پر یہہ سب متشابہات ہین کہ انکی معنونمین عقل حیران ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ متشابہات حروف مقطعات ہین کہ اوائل سورتونکے وارد ہین یہود اور نصارے انکے عددون پر مدت اسلام کی سمجھتے تھے
لیکن مقطعات غیر مکررہ عددونمین تفاوت بہت رکھتے ہین چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہین اور المص کے ایک سو اکسٹھہ اور الر کے دو سو ایکتیس اور
المر کے دو سو اکہتر اس سبب سے انپر مشتبہ ہوئی مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہین رکھتے حق تعالی نے فرمایا کہ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ بجہت تقلید اور تعصب کے بیچ دلون انکے کے کجی اور تباہی ہی یا شک بکلام الٰہی ہی فَيَتَّبِعُونَ پس پیروی کرتے ہین
مَا تَشَابَهَ اس چیز کی کہ شبہ والی ہی لفظ اسکے متشابہ ہین اور اسکے مشکل ہین مِنْهُ قرآن شریف مین سے ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے
کہ شرک ہی یا جھٹھانا قرآن شریف کا ہی یا گمراہ کرنا جاہلونکا ہی چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمہ مشتبہ ہی غرض انکی یہہ تھی کہ جاہلونکو
اپنے قوم کے شک مین ڈالین وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ اور دوسری پیروی کرتے ہین متشابہاتکی واسطے چاہنے تاویل اسکے کے کہ موافق اپنے مدعا کے
پھرالین مخالف دلائل عقلیہ کے ہو واسطے فتنہ انگیزیکی چنانچہ معتزلہ انکار رویت کا کرتے ہین اور اس آیت کو کہ الی ربہ ناظرہ ہی تاویل بمنتظرہ کرتے
ہین اور مجسمہ کہ قائل بجسم الٰہی ہین ایسی آیتون سے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ ہین اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہین اسیطرح سے
اور جھوٹھے فرقون والے موافق اپنی اپنی خواہشونکی معنی آیات متشابہاتکی ٹھہراتے ہین اور اپنے آپکو دوزخی بناتے ہین اور مثلثہ کہ فرقہ نصاریسے
ہی ایسی آیتون سے کہ جسمین بظاہر صیغہ جمع کا ہی جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور نعم الشاہدون اور سوا ان کے ہین
تمسک کرکے ثالث ثلثہ کے قائل ہوئے ہین معاذ اللہ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ اور نہین جانتا حقیقت اسکی جو کچھہ کہ متشابہ ہی مگر خدا عز
وجل یہان وقف لازم اور وقف جبریل اور وقف منزل ہی پس چاہیے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت
متشابہات کی جانتے ہین داخل نہون کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اسکی نہین جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق
اسکے بعد تمام آیت کے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ اور ثابت قدم یعنے مضبوط لوگ بیچ علم کے کہ مسلمان عالم باعمل ہین
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ متشابہ کے سب محکمات اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے کے سے
ہی وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ اور نہین نصیحت پکڑتے ساتھہ ان چیزون کے جو بیان ہوئین مگر صاحب عقل کے سمجھہ لیجے کہ علماء راسخین

حقیقت آیات متشابہات کی جانتے ہین یا نہین اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ نہین جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہین اور واو والراسخون کا استیناف کا ٹھہرا کر راسخون کو مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہین لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہی جب مراد اس متشابہات کی کسی کے فہم مین نہ آئی فائدہ نزول کا اسکے کیا ہوا جواب متشابہات اسرار قرآنی اور زیور فرقانی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہین پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہی وہ سمجھے سمجھائے ہین اور دوسرے کے نہ سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہین ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ والراسخون مین واو عاطفہ ہی الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہی علم تاویل متشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہات نہین مشغول نہین ہوئے تو کہتے ہین ہم وہ الا اللہ پر وقف نہین کرتے کہ اس زمانہ مین مخالفین نہ تھے احتیاج رد کرنیکی کیا ہی بخلاف اس زمانہ کے کہ مخالف بہت ہین لازم ہی کہ متوجہ بتاویل ہون اور رد تمسک مخالفون کا کرین اور بعضے کتب اصول فقہ مین لکھا ہی کہ یہہ اختلاف فریقین کا بہ اعتبار ظاہر ہی حقیقت مین کچھ اختلاف نہین ہی اسواسطے شہور دو طرح کا ہوتا ہی یقینی اور غیر یقینی اور دونون طرح مین قول تمام امت کا ایک ہی کہ سب کا اتفاق ہی اسبات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہات کا علم یقینی نہین ہی اور اسپر بھی اتفاق ہی سب کا کہ تاویل بوجہ ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہین باقی رہے تفسیر راسخین کی سو اسکا بیان یہہ ہی کہ علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو ثابت اوپر علم کے ہو عمل موافق علم کے کرے لغزش سے کبھی نہ بچے اور بعضے کہتے ہین راسخ وہ ہی کہ حکایت اسکی راست ہو اور روایت اسکی درست ہو نا محرم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی کہ متقی ہو معاصی سے اور زاہد ہو بکار خدا اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھ خلق کے متواضع ہو اور ساتھ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ راسخ وہ ہی کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت ہو اور باطن جسکا منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہین کہ جن کے شان ہین العلماء ورثۃ الانبیاء وارد ہی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالی باسرارہ السامی نے مکتوب مکتوبات کی دوسری جلد کی اٹھارھوین مکتوب مین لکھا ہی کہ علم شریعت کی ایک صورت ہی ایک حقیقت صورت اسکی نصیب علماء ظاہر ہی شکر اللہ تعالی سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہی اور حقیقت اسکی نصیب علماء راسخین ہی رضی اللہ تعالی عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہی اور محکمات اگرچہ امہات کتاب ہین لیکن نتائج اور ثمرات انکے متشابہات ہین کہ مقاصد کتاب ہین امہات سوا وسائل کے نہین لب کتاب متشابہات ہین اور محکمات کتاب قشر ہین اس لب کے متشابہات ہین کہ ساتھ رمز اور اشارے کے بیان اصل کرتے ہین اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہین علماء راسخین قشر اور لب کو جمع کر کر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہین ان بزرگوارون نے شریعت کو مثل ایک شخص کے تصور کیا ہی کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہی اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہی اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہین اور حقیقت شریعت سے انکار کرتے ہین اور پیر اور مقتدا اپنا سوا ہدایہ ایزدی کے نہین جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند گرفتار حقیقت شریعت ہین لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہین جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی مین حصر قصر سمجھتے ہین اور قشر گمان کرتے ہین اور لب کو دراسکے تصور کرتے ہین انھون نے بھی حقیقت اس حقیقت کی سے آگاہی نہین پائی اور متشابہات سے نصیب انکے نہین ہوا پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہین بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم و

مقتضی آثار ہم اور کہتے ہین وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ای پروردگار ہمارے مت پھرا کر دلون ہماری کو دین سچے سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی دکھائی ہم کو وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اور بخش ہمارے تئین اپنے پاس سے رحمت یعنے نعمت ثبات کی اوپر ایمان کے
یا نعمت دخول جنانکی اور حصول رضوانکی یا ہر رحمت اور نعمت اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہی دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہی
کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواجمین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال یارون اپنون کا
کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جنابمین اللہ کے دعا کی اور برحمت آلہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مثقال
انکے کے نازل ہوئی رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ یہہ بھی داخل ہی مقولہ راسخین مین یعنی اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنے
والا ہی سب لوگونکا بعد موتکے اُسدن کہ نہین کچھہ شک بیچ آنے اُسکے کے بحر مواجمین لام کی معنی فی کی لکھی ہین یعنے بیچ اسدن کے اور حسینی مین
حساب محذوف نکالا ہی یعنے واسطے حسابکے سمجھہ لیجے کہ بعد موتکے حق سبحانہ تعالی سبکو جلاویگا واسطے حسابکے کہ جو دنیا مین انھون نے
عمل کئے ہونگے اور اسدن حکم کریگا درمیان انکے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل انکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون
کا اور سچ سچونکا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بدمذہب والونکی اور ان لوگونکی کہ کفر اختیار کیا ہی اور شرک مین قدم دھرا ہی بتونکو سجدہ
کیا ہی یا پیپل تلسی چاند سورج گنگا جمنا آگ پانیکو پوجا ہے یا عیسی کو ابن اللہ کہا ہی یا الہ سمجھا ہی یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہی یا اور کسی پر
شہید امام امام زادیکو اللہ کے خاص کامونمین دخل دیا ہی یا کسی جن پری بھوت خبیث کو اپنا مشکل کشا سمجھا ہی ان سبکو وہ مالک
الملک وحدہ لاشریک لہ جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہونگے اور ان سے کچھہ جواب نہ بن آئیگا پھر ان سے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچاویگا اور نیک کارون
موحدون مخلصون اپنونکو جزاے نیک دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق اللہ تعالی نہین خلاف کرتا وعدے کو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنیکے
سبکو اٹھا کر جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماویگا بعضونکو ہمیشہ دوزخمین رکھے گا بعضونکو کچھہ عذاب
کر کر بخشے گا بعضونکو بیحساب بہشت مین پہنچائیگا شعر کر ان مین مجھہ کو بھی داخل بفضل ای وہاب ؛ بہشت کو جو چلے جائین گے بغیر حساب ؛ اِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جنابمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بے
ادبانہ حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور بیٹا نہین رکھتے اور اپنا فخر ساتھہ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالی نے رد سخن مین انکے ارشاد
فرمایا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا نہ کفایت کرینگے ان سے مال انکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد انکی کہ جسپر شادان
ہین عذاب آلہی سے کچھہ یعنے ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکین گے نہ آخرت مین چھڑا سکین گے وَاُولٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ اور یہہ لوگ وہی ہین
ایندھن اک کے کہ دوزخمین ہمیشہ جلین گے اور عادت ان مشرکونکی یا یہود و نصاریکی بیچ چھٹانے پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ
مانند عادت لوگون تابعدارون فرعونکے ہی بیچ تکذیب موسی علیہ السلام کے وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگونکے ہی کہ پہلے ان
فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا انھون نے نشانیون ہماری کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ پس پکڑا انکو اللہ تعالی نے
ساتھہ گناہ ان کے کے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر کافرونکے قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یہود سے اور شماتت کرتے تھے مابین واقعہ احد مین سَتُغْلَبُونَ شاب مغلوب ہوگے
تم دنیا مین کہ فتح مند ہونگے تمپر مسلمان وَتُحْشَرُونَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاؤگے آخرتمین طرف دوزخ کے اور برا بچھونا ہی
دوزخ بحر مواجمین روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر مین جو بہتون کو مارا اور بہتونکو اسیر کیا شکست کافرونکی ہوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسیرین بیان کیا کرتے ہین وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرماکر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہی متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنے سے کہ مضمون اونبئکم بخیر من ذلکم ہی کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہی متاع دنیا سے بر سبیل اجمال ہی اور اسمین تعیین اور تفصیل اسکی ہی سوال اونبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہی مقصود ہی اور مضمون معہود ہی پس خبر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین وسطے افادہ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کیا کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگارانکے کے بہشتین ہین کہ تھوڑی ہی جگہہ ومانکی بہتر ہی دنیا سے اور جو دنیا مین ہی اس سے چنانچہ حدیث شریفین وارد ہی بہرحال صفت ان بہشتونکے فرماتا ہی حق تعالی تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین نیچے مکانون اسکے کے یا نیچے درختون اسکے کے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی بیچ اسکے سمجھہ لیجے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغض نہو وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان جنس حور کی سے اور انسانکی سے پاک کئے ہوئے قاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہی یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ اور رضامندی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہی ہے اسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت رفت ہی اور رضائے یار نظر مین عین ریاض جنت ہی رضوان بکسر اور ضم دونو آئے ہین اور تنکیر رضوانکی واسطے تعظیم کے ہی ارضوان عظیم من اللہ واللہ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہی ساتھہ بندونکے اور احوال بندون کے اَلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل متقین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہماری شعر خطا کو خط کش کلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے ؎ اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر ای رحیم مرے ؎ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکیسا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا اب احوال کردار انکیکا ارشاد کرتا ہی کہ الصَّابِرِينَ اور صفت متقیونکی کیا ہی کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے یا وقت آفات اور بلیاتکے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصَّادِقِينَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقَانِتِينَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنفِقِينَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعا کا ہی یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی المستغفرین ای المصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہی اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھہ لیجے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اٹھانے مین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ راہ ارادیکے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بے قصور وفتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ بغیر حق سبحانہ احوال انکا بموجب اس شعر کے ہی شعر نہین ممکن کہ خطر اغیر کا دلمین کبھی آئے ؎ اسیکے یاد مین سب کچھہ بھلانا اسکو کہتے ہین ؎ باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے ساتھہ صبر کرنیوالونکے کیونکر جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی پر ہوتا ہی جب مرتکب گناہ کے نہوے تو استغفار کس لئے کرین گے جواب اسکا

یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کیا کرتے ہین وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرماکر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہی متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنے سے کہ مضمون اونبئکم بخیر من ذلکم ہی کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہی متاع دنیا سے بر سبیل اجمال ہی اور اسمین تعیین اور تفصیل اسکی ہی سوال اءنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہی مقصود ہی اور مضمون معہود ہی پس خبر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین واسطے افادہ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار انکے کے بہشتین ہین کہ تھوڑی ہی جگہ وہ انکی بہتر ہی دنیا سے اور جو دنیا مین ہی اس سے چنانچہ حدیث شریفین وارد ہی بہرحال صفت ان بہشتونکے فرماتا ہی حق تعالی تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین نیچے مکانون اسکے کے یا نیچے درختون اسکے کے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی بیچ اسکے سمجھ لیجے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغض نہو وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان جنس حور کی سے اور انسانکی سے پاک کئے ہوئے قاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہی یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ اور رضامندی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہی ہے اسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت رفت ہی اور رضائے یار نظر مین عین ریاض جنت ہی رضوان بکسر اور ضم دونو آئے ہین اور تنکیر رضوانکی واسطے تعظیم کے ہی ارضوان عظیم من اللہ واللہ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہی ساتھ بندونکے اور احوال بندونکے الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل متقین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہماری شعر خطا کو خط کشین کلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے اسیر بند ہوا ہون مجھ پر تو رحم کر ای رحیم مرے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکیکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا اب احوال کردار انکیکا ارشاد کرتا ہی کہ الصَّابِرِينَ اور صفت متقیونکی کیا ہی کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے یا وقت آفات اور بلیاتکے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصَّادِقِينَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقَانِتِينَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنفِقِينَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعاکا ہی یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی المستغفرین ای المصلین بالاسحار یا ذاکرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہی اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھ لیجے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھ اٹھانے مین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ راہ ارادیکے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بے قصور وفتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہین بغیر حق سبحانہ احوال انکا بموجب اس شعر کے ہی شعر نہین ممکن کہ خطر اغیر کا دلمین کبھی آئے اسیکے یاد مین سب کچھ بھلا نا اسکو کہتے ہین باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے ساتھہ صبر کرنیوالونکے کیونکر جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی پر ہوتا ہی جب مرتکب گناہ کے نہوے تو استغفار کس لئے کرین گے جواب اسکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ ہی کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت ترقی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار انکا واسطے ذنوب کے نہین ہی بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہی کہ واقع ہوتے ہین بیچ طاعاتکے اور بعضے علماے مفسرین نے کہا ہی کہ اس آیت شریفہ مین متقیونکے پانچ طائفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا ان کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحاب کرام انکے اول طائفہ صابرین ہی کہ طاعت انکی صبر ہی سید اس طائفے کے پیغمبر ہمارے ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اوپر جفاے اعدا کے صبر فرماتے تھے دوسرا طائفہ صادقین کا ہی کہ سردار اسکے امیر المومنین ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ عنہ تیسرا طائفہ قانتین کا ہی کہ امام اسکے امیر المومنین عمر فاروق ہین رضی اللہ عنہ چوتھا طائفہ منفقین کا ہی کہ سرگروہ اسکے امیر المومنین عثمان ہین پانچوان طائفہ مستغفرین بالاسحار کا ہی کہ پیشوا اسکے امیر المومنین علی مرتضیٰ ہین کرم اللہ وجہہ یہہ مرتب خمسہ بالترتیب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائے لسباب نزول ہین ہی کہ دو شخص روساشام سے مدینہ منورہ مین آئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگترکلمہ شریف شہادت کا الٰہی مین کون سی ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی اللہ نے یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا یہہ کہ وہ ہی خدا بحق کہ ازروی تحقیق نہین کوئی معبود بحق لائق پرستش کے مگر وہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتون نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومنان اہل کتاب ہین یا جمیع مہاجر اور انصار ہین یا علماے امت سید الابرار ہین قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ دران حالیکہ ہر ایک علما سے کھڑا ہی ساتھ انصاف کے سمجھ لیجیے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہی بتوحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدنیت ہی اور شہادت علما کی ایمان لانا اسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہی فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجیے کہ شہادت انکی مقرون ہی ساتھ شہادت حق کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مکرر اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہی بیچ اثبات وحدنیت کے اور نفی شرک کے یعنے نہین کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہی حکمت والا بہت غلبے کے توحید کسی موحد کی اور وصف کسی واصف کا اُسے نہین پہنچتا مگر بوجہ امر کہ ماموربکلمہ توحید ہین اور حکیم ہی جاننے والا گواہی اپنے موحدون کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر مین اس آیت کے فرمایا کہ شہد لنفسہ واستشہد من خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی اپنے کے اور فرمایا بندونکو کہ گواہی دین ساتھ یگانگی اسکی کے جیسی حمد لنفسہ واستحمد من خلقہ اور اسطرح تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کرین اسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمین نکتہ یہہ ہی کہ تا شہادت اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اسکے کے واقع نہو اور قائما بالقسط مین نصب علی الحال ہی یا علی المدح اور صفت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ صفت اولوا العلم کی اگر صفت اولوا العلم کی ہوتی تو قائمین ہونا مگر ہر موحد کی اہل علم سے ہو سکتی ہی چنانچہ پہلے لکھہ آئے ہین ہم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین اختلاف کیا اسمین کہ دین اسلام حق ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہین اُن لوگون نے کہ دی گئی کتاب اورات اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اسکے کہ آیا انکے پاس علم بتحقیق امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ موافق ہی اور سچا کرنے والا ہی انکی کتاب کا اسوقت یہہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ازروے حسد کے یا جورکے کہ درمیان انکے ہی یا سرکشی کے یا میل ریاست کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور معجزات پیغمبر آخر زمان مین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی لینے والا حساب کا ہی بعد موت انکے کے حساب انسے لیکر سزا انکے کفر اور انکار کی پہنچائیگا فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود نجران کے مقدمے مین یا نصاراے بوسلمہ عیسیٰ علیہ السلام بعد اقامت حجت کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ پس کہہ جو مین انکے مطیع کیا مین نے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی اور قول اور فعل اور ارادہ اور نیت اور جان اور دل واسطے اللہ تعالیٰ کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جنہون نے پیروی کی میری اسنے بھی یہی کیا وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

ءَاَسْلَمْتُمْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین کتاب جیسی یہود اور نصاریٰ اور ان پڑھونکو کہ کتاب نہین رکھتے جیسے مشرکان عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہان استفہام بمعنی امر ہی یعنے اسلام لاؤ تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاوین اور اللہ کا حکم مانین پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے مقصود کو پہنچے دنیا مین قتل سے بچے آخرت مین عذاب دائمی سے دوزخ کے نجات پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ اور اگر پھر جاوین اور اسلام نلاوین تو کچھ تجھے ضرر نہین ہی اسواسطے کہ سوا اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچانا ہی پیغام کا اور بتانا ہی احکام کا بس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہی ساتھہ بندونکے تصدیق اور تکذیب انکی دیکھتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نبی آخر الزمان ہین یا ساتھہ دلائل روشن کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالیٰ کے انکی کتابین مین واقع ہین وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین پیغمبرونکو ناحق سمجھہ لیجے کہ قتل نبی کا بجی ہوتا ہی نہین یہان واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود نہین جانتے ہین کہ بغیر حق کے مارتے ہین اور یہہ صورت قبیح تر ہی اس سے حق سمجھہ کر قتل کرین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبرونکو ایکساعتمین اول روز قتل کیا پھر بارہ آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز انکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین ان لوگونکو بھی جو حکم کرتے ہین ساتھہ عدل اور انصاف کے آدمیون سے سوا انبیا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر دے انکو ساتھہ عذاب دردناک کے یعنے وعید دے بجای بشارت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین کہ بے شبہ ناپید ہوئے عمل انکے کہ کہتے ہین ہم احکام تورات پر چلتے ہین اور شریعت موسیٰ پر عمل کرتے ہین بیچ دنیا کے کہ کوئی انکو اچھا نہین کہتا اور بیچ آخرت کے کہ ثواب اپنے مترتب نہوگا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے انکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑاوے من ناصرین مین من زائدہ ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ایک حصہ کتاب تورات سے یعنے تھوڑی سی چیز تورات سے جانتے ہین يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے یعنے تورات کے تو کہ حکم کرے تورات درمیان انکے اس چیز مین کہ یہہ اختلاف کرتے ہین اور انکو ظلمت اشتباہ سے نکالے بحر موجین لکھا ہی کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہی یعنے نصیبا عظیما اسواسطے کہ یہہ مذکور علماے یہود کا ہی کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی تورات مین رنج بہت اٹھاتے تھے اور ضبط لفظ اور درک معنی اسکی مین نصیب وافر رکھتے تھے باوجود اسکے حکم تورات سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پھر پھر جاتا ہی ایک فرقہ انمین سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنیوالے ہین حق سے لکھا ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تم سے اپنے دین کے علما کی حضور مین مناظرہ کرین گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جزر تورات انکا جسمین رفعت اور صفت میری لکھی ہی لاکر محکمے مین حاضر کرو یہہ اپنے قول سے پھر گئے اور تورات نہ لائے حق تعالیٰ نے احوال انکا اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا اور بحر موجین اور زاہد مین لکھا ہی کہ ایک یہودی سے زنا واقع ہوا قصہ اسکا محکمے مین انکے آیا حکم تورات انکا زانی کے حق مین محض رجم تھا انھونے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالین علماے یہود نے رجوع طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی کہ شاید انکی شریعت مین کچھہ اور حکم ہو آسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انھون نے قبول نکیا اور کہا یہہ ظلم ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات مین بھی یہی حکم ہی لاؤ دیکھہ لو انھون نے تورات لانے سے اعراض کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ تورات لائی اور ابن صوریا نے کہ بڑا عالم انکا تھا پڑھی جہان حکم رجم کا تھا وہان سے اعراض کر گیا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے تورات تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیون چھپاتا ہی اور اثبات باطل

مین کیون کوشش کرتا ہی پھر ہاتھ سے اسکے کتاب چھین کر آپنے حکم رجم کا مجلس مین پڑھ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود سب شرمندہ ہوئے اور حق ظاہر ہوا حق تعالی نے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین اسے وہ یہہ ہی کہ تولی اور اعراض دونون ایک ہین فائدہ دو عبارتین لانے کا کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ثم یتولے بصیغہ تجدد اخبار ہی یہہ پھر جانا انکا اور ہی کہ بعد بلانے کے طرف کتاب کے واقع ہوا اور ہم معرضون اخبار اعراض ہی حق اور صواب سے کہ پہلے ہی انکا پس اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہی وہ حادث اور مجدد ہی اور اعراض حق وصواب سے جو خمیر مین انکے پڑا ہی ثابت اور مستمر ہی چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ یہہ اعراض حکم تیرے سے انکا اسوسطے ہی کہ اُنھون نے کہا ہرگز نہ لگے گی آگ ہم کو دوزخ کی مگر کئی دن گنے ہوئے کہ سات یا چار ہین وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا ہی انکو بیچ دین انکے کے اُن باتون نے کہ تھے باندھ لیتے چنانچہ کہتے تھے عذاب سہل ہوجاویگا باپ دادا شفاعت کرلیوین گے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ پس کیونکر ہوگا حال انکا جب اکٹھا کرین گے ہم انکو واسطے حساب کے اُسدن کہ نہین شک بیچ آنے اس دن کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پوری دی جاویگی ہر نفس کو جزا اسکی جو کچھ کمایا ہی اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے ساتھہ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ غزوہ احزاب مین کہ خندق کھودتے تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہر چند توڑتے تھے ٹوٹتا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے وہان جاکے اپنے دست مبارک سے ایکضرب کی کچھ وہ پتھر ٹوٹا اور اس سے برق درمیان سے سنگ وآہن کے ظاہر ہوئی کہ روشنی مین اسکے کنگرے ایوان کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دویم ضرب کی اس سے بھی چمکارا ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران مجلس نے دیکھ لین پھر تیسرے بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہوگئے صحابہ نے کہا متعجب ہوکر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی امت میری مدائن پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف مین لائے اور روم اور قسطنطنیہ مین اعلام اسلام کا رہی مسلمان سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجا لائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہی یہہ مرد خوف سے جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہی طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہین رکھتا اویارون اپنے کو بشارت فتح روم اور فارس اور یمن کی دیتا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی ملک جسے چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک ملک کا ہی اگر چاہے ملک یمن اور فارس اور روم کا اہل اسکے سے چھین کر اہل اسلام کو دے تو کون منع کرسکتا ہی اللّٰهُمَّ منادی ہی حرف ندا محذوف ہی میم مشدد عوض مین اسکے پیدا ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہی اور بعضے محققین کہتے ہین کہ مملکت باطنی ہی بحر موجین لکھا ہی کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند انکے لینا مناسب مورد آیت نہین ہی لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ ملک توفیق ہی جسکو عطا کیا عزیز دونون جہانکا ہوا امام احمد نے کہا ہی کہ ملک قبول دلہا ہی کہ دل سب کا بقبضہ اقتدار مولی ہی جسے چاہے مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحب دلون کی سے مشرف کرے اور جسے چاہے درویشونکے دلون سے کراوے اور مردود ابدی کرے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبر اور متابعان پیغمبر کے اور ذلت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ کفر اور بد دینی کے مانند ابوجہل وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہی ساتھہ فتح عرب عجم کے اور ذلت اہل فارس اور روم مرو غیرہ کی ہی یا عزت مومنین کی ساتھہ فتح کے ہی یہود اور نصاریٰ پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ہی ساتھہ ضرب اور قتل کے یا عزت بشرف قناعت ہی اور ذلت بسبب حرص کہ استغنائے قناعت فقرا کو صدر نشین عزت کرتا ہی اور اسیطرح حرص تونگر دنکو صف نعال مین بخاک مذلت ڈالتا ہی نقل ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ سلطان محمود غزنوی امام سعدی غزنوی کی خدمت مین حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال تھے اور صف نعال مین مؤدب کھڑا ہو کر آیت تعز من تشاء وتذل من تشاء کی معنی پوچھی کہ اسمین کیا نکتہ ہی انھون نے کہا کہ روشن تر وجہ یہی دیکھ لے کہ تجھ سے بادشاہ کو مجھ سے گدائے گلیم پوش کی حضور مین لاکر صف نعال مین کھڑا کیا اور مجھ سے فقیر کو تجھ سے سلطان عالی شان پر بلک قناعت سے عزت بخشی معرفت جو قناعت اغنا ہی ؛ منصور تعز من تشاء ؛ اور حرص مین جو کوئی پھنسا ہی ؛ مقہور تذل من تشاء ہی ؛ بیدلک الخیر بیچ ماتھہ تیر کے ہی بھلائی الخیر مبتدا اور بید کہ خبر ہی اور الف لام استغراق کا ہی یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف امر سیکے کی ہی اگرچہ شر بھی جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل ملک کا اور ذلیل کرنا کسی کا اسیکے تصرفات سے ہی لیکن یہان تخصیص خیر کی بمقتضائے مقام ہی کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہی کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمان کے واقع ہی ساتھہ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے یا الکفا کیا احد الضدین پر کہ اس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہی چنانچہ سرابیل تقیکم الحر یا رعایت کی ادبکی خطا بھین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھہ لیجے کہ حقیقت یہہ ہی کہ شر خالص عالم مین نہین ہی بلکہ یہہ امر نسبتی ہی کہ نسبت بعض کے عین خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہی ؎ بد بہ نسبت باشد این راہم بدان ؛ پس بدی مطلق نباشد در جہان ؛ زہر ہ مار را باشد حیات ؛ نسبتش با دیگران باشد ممات ؛ یا خیر وجود ہی اور شر عدم اور عدم کو ساتھہ وجود کے آمیزش نہین اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہی وجود کا خیرات ؛ خاصہ ہی عدم کا نقصانات ؛ پس اسی سے ہی جو ہی خیر وکمال اور ہی سلب اس سے شر نقص وزوال ؛ اسی باعث رسول برحق نے ؛ واقف راز ہا مطلق نے کہا الخیر کلہ بیدیک ؛ لکن الشر لا یعود الیک ؛ وانک علی کل شیء قدیر ؛ تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی جسے چاہے ملک دے جسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہی ساتھہ رضا تیرے کے اور پیدایش خیر اور شر کی وابستہ ہی ساتھہ قضا تیرے کے ؎ الٰہی گرچہ از بس بے تمیزم ؛ عزیزم کن عزیزم کن عزیزم ؛ یولج اللیل فی النہار بیٹھاتا ہی رات کو دن کے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان کمال گرمی کے اجزارات کے دنمین داخل کرتا ہی جس قدر شب گھٹتا ہی اس قدر روز بڑھتا ہی ویولج النہار فی اللیل اور بیٹھاتا ہی دنکو بیچ رات کے یعنے کم ہونے موسم گرمہ سے تا کمال ایام سرما اجزا دن کے راتمین درلاتا ہی جتنا دن گھٹتا جاتا ہی اتنی رات بڑھتا جاتا ہی یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی مین ہی اور تاکید ہی جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو ڈرلانیمین رات کو بیچ دن کے اور دن کو بیچ رات کے اور بدل کرنیمین ظلمت کو ساتھہ نور کے اور نور کو ساتھہ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھہ ذلت کے اور ذلت کو ساتھہ عزت کے سمجھہ لیجے کہ دو مقام پر کلام اللہ مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہی ایک تو والضحی واللیل اذا سجی مین دوسری والنہار اذا جلیہا واللیل اذا یغشیہا مین اور باقی جمیع مواضع مین خلاف اسکے ہی اور یہان مقدم کیا ہی لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل ہی اور نور عارض ویخرج الحی من المیت اور نکالتا ہی زندہ کو مردے سے جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام حیوانات کو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانے سے ویخرج المیت من الحی اور نکالتا ہی مردے کو زندہ سے جیسے انڈے مرغ سے اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہی خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مؤمن اور مؤمن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل اور فاسق صالح اور صالح سے طالح ویرزق من تشاء بغیر حساب اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بیشمار یعنے اس قدر کہ خلق عدد اور مقدار اسکا نہین جانتے یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین چاہیے کہ نہ پکڑین مسلمان کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یعنے دوست اور متولی کار مؤمنونکے مؤمن چاہیے ہون کہ دوستان خدا ہین نہ کافر کہ دشمنان خدا ہین سمجھہ لیجے کہ بعضے

انصار نے بعضے روسا یہود سے یارانکیا تھا حق تعالی نے اس سے نہی فرمائی از روے تہدید ارشاد کیا کہ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ اور جو کوئی
کرے یہہ دوستی ساتھہ دشمنون کے پس نہین وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھہ نہین رکھتا اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ
بچو تم ان سے یعنے ضرر کافرونکے سے بچنا کر سمجھہ لیجئے کہ تقیہ کہ ابتداے اسلام مین قبل استحکام امور دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے
نہین وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ تعالی بیچ ارتکاب مناہی کے عذاب ذات اپنی سے یعنے اس عذاب سے کہ صادر ہو محض
صفت قہاریہ الٰہیہ سے بیواسطہ غیر اور نفس عبارت ہی ذات چیز کی سے اور حقیقت اور ہویت اسکی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف جزاے الٰہی کے
ہی پھر جانا سب کا قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھہ کہ بیچ سینون تمہارے کے ہی دوستی کفار سے اَوْ تُبْدُوْهُ
یا ظاہر کرو اسکو یعنے ما فی الضمیر اپنے کو يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہی اسکو اللہ تعالی وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی
اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰهُ اور خدا تعالی کہ علم ذاتی اسکا ان سب پر محیط ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی پس جو کچھہ تم کرتے
ہو وہ جانتا ہی بدلا اسکا دیگا ڈرو اس سے اور نافرمانی اسکی مت کرو يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ اسدنکو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالونکے سے مَّا عَمِلَتْ مِنْ
خَيْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھہ کیا ہی بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے حق یعنے صحیفے حسنات کے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھہ کیا ہی برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ
بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا چاہیگا وہ نفس یہہ کہ درمیان اس نفس کے اور درمیان اس برائی کے ہو دوری یعنے نچاہیگا کہ مطلق اپنے عمل بد دیکھے
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ ذات مبارک اپنی سے تکرار اسکا واسطے تحذیر کے ہی اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہان
امر دنیا کے واسطے ہی اور یہان امر آخرت کے واسطے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ خدا ڈراتا ہی اس سے کہ فکر اسکی ذات مین کرو ما للتراب ورب
الارباب رباعی دیکھین اسے ہی وہ اس لقا سے ہی ورا ؛ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا ؛ جو دید مین وہم مین گمان مین آوے ؛ وہ اسے ورا ہی بل
ورا سے بھی ورا ؛ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی شفقت کرتا ہی ساتھہ بندونکے کہ مبالغہ فرماتا ہی بیچ تحذیر ان کے کے نظم بوجھہ رفت موضع
تحذیر مین ؛ سر ہی یہہ رفت بھرے تقریر مین ؛ یعنے پہلے اپنے بندونکو ڈرا ؛ پھر دکھایا راہ سے سوے رجا ؛ تاکہ رحمت کے بھی ہون امیدوار ؛ مر نہ
جاوین خوف سے سب ایکبار ؛ جان لین یہہ بھی کہ وہ ہی مہربان ؛ لطف فرماویگا ہم پر ناگہان ؛ مہر ہی فرماویگا وہ ہی رؤف ؛ ناامید
اس سے ہی جو ہی بیوقوف ؛ ہمکو خود اسنے کیا ہی شاد شاد ؛ کہہ کے واللہ رؤف بالعباد ؛ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم
اے یہود اور نصاری تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ چاہتے اللہ کو سمجھہ لیجئے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِيْ پس متابعت کرو میری عیسی کو بندہ خدا کا اور رسول اسکا کہو اور اپسر خدا کا مت کہو
مشرک مت ہو يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو چاہے تمکو اللہ تعالی وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ سبحانہ
بخشنے والا ہی ان لوگونکو کہ میری پیروی کرنیمین مضبوط ہین مہربان ہی انپر ساتھہ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ خطاب قریش کو ہی
کہ کہا کرتے تھے کہ ہم بتونکو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہین اور انکی شفاعت کے نزدیک خداے آسمان کے امیدوار ہین انھونکو کہا کہ اگر اللہ کو
دوست رکھتے ہو حبیب اسکے کو مانو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی
بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے خدا اور رسول کے پس تحقیق اللہ تعالی نہین
چاہتا کافرونکو وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلالت کرتی ہی کہ تولی اطاعت خدا و رسول سے کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ تحقیق اللہ
نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھہ تعلیم اسما کے اور سجدہ ملائکہ کے اور ابوت انبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھہ درازی عمر کے اور ترتیب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَآلَ اِبْرَاهِيْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات آتش نمرود کے اور امامت آدمیون کے اور بنا خانہ کعبہ کے
یا آل ابراہیم کو کئی ہزار انبیا ان کی آل مین سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین کے آل مین سے پیدا کیا کہ افضل
سب موجودات کے اور اعظم تمام مخلوقات کے ہین وَآلَ عِمْرَانَ اور آل عمران کو کہ موسیٰ اور ہارون تھے ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے کہ ابن
عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسیٰ بھی ہوئے کہ برگزیدہ کیا انکو حق تعالیٰ نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے
عَلَى الْعَالَمِيْنَ اوپر عالمونکے انکے زمانونکے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اولاد ہی بعضے انکے بعضون سے مراد فرزندان پسندیدہ ہین آبا برگزیدہ سے
ذریۃ حال ہی آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہی یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونون آلون سے ذریۃ ہی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا
ہی اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہین نحن ابناء اللہ واحباؤہ اور مزخرفات انصار کے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہین جاننے والا ہی اغراض
فاسدہ اُن کی کو اس واہیات کے کہ جھکتے ہین سمجھ لیجئے کہ یہود اصطفائے عیسیٰ کے اور نصارے اصطفائے موسیٰ کے منکر ہین اور موسیٰ اور عیسیٰ
دونون آل عمران ہین کہ موسیٰ پسر عمران ہی اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہی حق تعالیٰ نے ان دونونکی برگزیدگی بیان کی اور بطلان
دونون فرقون کا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ یاد کر اے حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا بی بی عمران کی نے کہ نام اسکا
بی بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ
میرے کے ہی آزاد کیا گیا قید تعلقات دنیا سے تا خاص تجھی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کی کرے اسوقت مین خدمت بیت المقدس کی بزرگ
جانتے تھے اور فرزندونکو واسطے اس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت انکی مین ادا کرنا اس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہہ سنکر
حنہ سے عمران نے کہا ویحک یہہ کیا ہی کہ کیا تو نے شاید تیرے پیٹ مین بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کیونکر بجا لائیگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا
فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ مین نے نذر کیا ہی تحقیق تو ہی تو سننے والا باتکا کہ نذر کے حق مین کہی
ہی مین نے جاننے والا قصد میرے کا کہ سوا رضا تیرے کے نہین چاہا مین نے سمجھ لیجے کہ پہلی آیت مین برگزیدگی آل عمران کی ارشاد کی اور اس آیت مین قصہ
آل عمران کا فرمایا اور عمران مین اختلاف ہی کہ کون سے عمران تھے اگر عمران باپ حضرت موسیٰ کے کہئے تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ اُن کے
ہین جیسے ترجمہ مین گذرا ہی اور اگر عمران سے غیر انکے کہئے تو درمیان ان عمران کے اور حضرت موسیٰ کے باپ کے کئی عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ
عنہ ایکہزار آٹھ برس کا فاصلہ ہی پس عالمین سے مراد عام ہی اور آل کی آٹھ معنی آتی ہین تابعون کی خویشونکی فرزند کی اہل خانہ کی اہل دین کی سزا کی
چوب خیمہ کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا جب جنا اسکو ضمیر طرف نذیر کے ہی یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہی بتاویل تسمیہ یا بہ اعتبار تانیث حال قَالَتْ رَبِّ
اِنِّيْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰى کہا عذر اور حسرت سے اے پروردگار میرے تحقیق مین جنی اسکو لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی
جو کچھ جنا بکر کی قرأت مین وضعت ہی بصیغہ متکلم وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى کہا حنہ نے اور نہین مرد کہ مانگا تھا مین نے واسطے خدمت مسجد کے
مثل عورت کے کہ دی تو نے وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق مین نے نام رکھا اسکا مریم معنی مریم کی انکی زبان مین امت اللہ کی ہین یعنے لونڈی خدا کی
وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ اور تحقیق مین نے پناہ دی اسکو ساتھ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اسکی کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وسوسہ دیو سرکش راندہ ہوئے کے سے
یا مس شیطان رجیم کے سے برکت دعاے حنہ سے حق تعالیٰ نے مریم اور عیسیٰ کو مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ
جو شخص پیدا ہوتا ہی شیطان اُسے مس کرتا ہی وقت ولادت کے اسیواسطے وہ روتا ہی مگر مریم اور عیسیٰ کو نہین مس کیا فَتَقَبَّلَهَا
رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اسکے نے ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اگایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکو یعنے نشو و نما تک کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح اور عصمت کے لکھا ہی کہ جب نو برس کی ہوئین عبادتمین سب پر غالب ہوگئین سمجھ لیجے کہ جب حضرت مریم پیدا ہوئین تو انکی ماںنے انہین بیت المقدس لیجاکر وہان کے احبار سے کہا کہ تو اس نذر کی گئی کو کہ خدا سبحانہ کی ہی بزرگوار نے ان کے قبول کرنمین رغبت کئی ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون اور اپنے سر پر جھہ اسکے پرورش کا لون آخر قرعہ ڈالا بنام حضرت زکریا علیہ السلام پڑا حضرت زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور سونپ دی حق تعالی نے مریم زکریا کو اور کفلہا مخفف بھی قرات ہی اس تقدیر پر فاعل زکریا ہی یعنے زکریا نے تربیت اسکی اور اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اُن کے دودھ پلانیکو دائی مقرر کئی جب لڑکپن سے نکلین مسجد مین لائی اور بالاخانہ بناکر اسمین رکھا جب خبر گیری انکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالاخانے کو مقفل کرکے کنجی اپنے پاس رکھتے تھے اور حفاظت مین انکے نہایت کوشش کرتے تھے یہان تک کہ حضرت مریم برسی ہوئین اور انوار ولایت کے اور صفحات احوال انکے کے لایح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا جب جاتا اور مریم کے ذکریا بالاخانے مین پاتا نزدیک اسکے رزق بیموسم انکا میوہ گرمی مین اور گرمی کا جاڑون مین جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا کہا زکریا نے ای مریم کہان سے آیا واسطے تیرے یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہی تو نزدیک سے اللہ کے ہی اِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالی رزق دیتا ہی جسے چاہے بے شمار از جہت کثرت یا بغیر استحقاق مرزوق بحر موجین لکھا ہی کہ ہنگام قحط مین ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھین اور دو قرص نان اور پارہ گوشت طبق مین رکھہ حضور ہونمین پہنچین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہؑ کے گھر چلے آئے فاطمہؑ نے جو خوان کھولا نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بیٹی میری جانتی ہی کہ یہہ طعام کہان سے آیا ہی حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیشمار یعنے وہی جواب دیا جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا نے کہا الحمد للہ شکر ہی اس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ سیدہ النسا بنی اسرائیل کے پھر پیغمبر خدا نے امیر المومنین علی اور حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے اور وہ جس قدر تھا اتنا ہی رہا بعد اسکے حضرت فاطمہؑ نے ہمسایونکو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ اس جلہ کہ زکریا نے میوہ تازے دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق انکو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو اسی بالاخانے پر یہنا لک عبارت حال سے ہی یا مکان سے یعنے نزدیک اس حال کے یا اس جگہہ کے پکارا قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ الایش گناہ سے اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اسکی فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ پس پکارا اسکو فرشتون نے کہتے ہین کہ مذکر فرشتے کا لفظ جبرئیل تھے واسطے تعظیم کے بصیغہ جمع لائے ہین وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اور حال انکہ زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے یعنے بالاخانیکے کہ مریم کو جہان رکھتا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ اَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ تحقیق اللہ تعالی ابشارت دیتا ہی تجھکو ساتھہ فرزند کے کہ نام اسکا یحیی ہی سمجھہ لیجے کہ یحیی مشتق ہی حیا سے یا ماخوذ ہی حیات سے کہ نام پدر کا اُن سے زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہی کہ یحیی علیہ السلام کی عصمت یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر انکے غالب نہین ہوئی اور جب تک عقل مغلوب نہین ہوتی گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہی کہ حضرت یحیی کی ماں اور حضرت عیسی کی ماں دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی جب حاملہ ہوئین مریم یحیی کی ساتھہ یحیی کے اور عیسی کی ساتھہ عیسی کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون مقابل بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحیی نے پیٹ مین اسکے طرف عیسی کے پھر عیسی نے بھی یہی عمل کیا ساتھہ ام عیسی کے اور کہا کہ بشارت ہو

تجھے کہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ افضل ہی اُس سے جو میرے پیٹ مین ہی اُس وقتمین سجدہ تحیت کا شروع تھا واسطے عطا کے مصدق بکلمۃ من اللہ
دران حالیکہ یہہ فرزند مانتے والا ہی اور ایمان لانیوالا ہی ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے کہ کلمہ ہی اللہ سے لکھا ہی کہ اول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
ایمان حضرت یحیی علیہ السلام ہی لائے تھے اور صفت یحیی علیہ السلام کی یہہ ہی کہ وسیدا وحصورا اور سردار ہی علم مین حلم مین تقوی مین طہارتمین
اور بند ہی عورتون سے یا باز رکھنے والا ہی اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہی
نکاح سے کہ اللہ تعالی نے صفت یحیی مین حصور فرمایا ہی اور امام اعظم صاحب کے طرف سے جواب دیجیو ہو سکتا ہی کہ مدح ساتھ ایک چیز کے منافی افضلیت
غیر کی نہین ہوتی چنانچہ کوئی عالم ظاہری تعریف کرے تو فضل اسکا علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ سیّد تھے وہ علم مین اور عبادتمین اور ورع مین اور تمام پیغمبرونمین یحیی کو مخصوص بنام سیّد فرمایا اسواسطے کہ ہمیشہ سید
رہتے وہ اپنے نفس پر کہ ان سے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرونکے چنانچہ حدیث مین ہی اور اسیطرح ہمارے پیغمبر سے بھی ہر گز نہین ہوئی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ اور نبی ہی صالحون سے کہ باپ دادا اسکے صالحین مین جب ذکر یا علیہ السلام کو
ایسے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ و
اور تحقیق پہنچا ہی مجھ کو بڑھاپا وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ اور بی بی میری ایشاع بانجھ ہمیشہ ہمین جوان کریگا یا اُسی بڑھاپے مین اولاد دیگا قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے یا امر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی موافق عادتکے اور خلاف عادتکے یعنے اسی پیر مین اولاد دیگا
قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً کہا زکریا نے ای پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہونا حمل ایشاع سے معلوم ہو قَالَ آيَتُكَ
أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ نشانی تیری یہہ ہی نہین اسکے لوگون سے ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا تین دن رات مگر اشارت
سے چشم وابرو کے وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ اور تسبیح کہہ اسکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ ذکر یا
علیہ السلام کا سورہ مریم مین آویگا انشاء اللہ تعالی وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے
اور جبرئیل کو بجمع یاد کیا اسواسطے کہ یہہ تنہا کبھی نہ آیا نہ گیا ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم یبلغوا رسالات ربہم
اصْطَفَاكِ ای مریم تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا تجھ کو واسطے عبادت کے یا قبول کیا تجھ کو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے
وَطَهَّرَكِ اور پاک کیا لوث شرک سے یا اُن قاذورات سے کہ عورتونکو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات قبیحہ سے
وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بے شبہ برگزیدہ کیا تجھ کو اوپر بی بیون عالمونکے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور
ساتھ نفخہ جبرئیل کے مخصوص کیا يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ای مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے
اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنیوالونکے سمجھ لیجے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھ اخیار بیت المقدس کے ذَٰلِكَ مِنْ
أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ یہہ چیزین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحیی کے بیان مین فرمائین اخبار غیب سے ہین کہ واسطے اظہار
معجزے تیرے کی وحی کرتے ہین ہم اسکو طرف تیرے وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک اخیار بیت المقدس کے إِذْ يُلْقُونَ
أَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جو ڈالے اردنین تاکہ جانین أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون انمین سے پالے مریم کو وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ
إِذْ يَخْتَصِمُونَ اور نہ تھا تو پاس انکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھ لیجے کہ جب مریم کو انکی ماہیت المقدس مین لاکر نذر کر گئین تو
بزرگ وہان کے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اس طرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے لکھنے کی قلم کہ جسے

Scanned by maktabah Muhammadiyah (www.maktabah.org)

تورات لکھا کرتے تھے جاکر کنارہ نہرون کے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جسکی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی قلم تیرنے لگی انھون نے مریم کو
واسطے پرورش کے لیا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ دوسرے یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا فرشتون نے
یا جبرئیل نے ای مریم تحقیق اللہ تعالی خوشخبری دیتا ہی تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسی ہین اور انکو کلمہ اسواسطے کہا
کہ ساتھ کلمہ کن کے پیدا ہوئے بے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمے کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف کہ بن باپکے ہون مفقود ہی
اس جہت سے انکی حق مین ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہی اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اسکا مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہی سمجھ لیجے کہ مسیح لقب ہی
اور عیسی اسم اور ابن مریم کنیت اور تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہی اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا کے معنی مین ہی یعنے مبارک اور بعضے کہتے
ہین کہ مسیحا مشتق سیاحت سے ہی واسطے کثرت سیاحت کے مسیح انکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی فاعل ہی یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح
بمعنی ممسوح ہی وہان ای ممسوح احد العینین وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھ لیجے کہ وجاہت دنیا کی باعتبار
طاعت کے ہی یا نبوت کے ہی یا بن باپکے پیدا ہونیکے ہی یا آسمان پر جانے کے ہی یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمان کے یا بقتل دجال
ہی اور وجاہت آخرت کی باعتبار شفاعت ہی یا علو درجات وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اور مقربین سے بکرامت خدا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اور باتین
کریگا یہہ فرزند لوگون سے بیچ گود تیرے کے کہ بمنزلہ جھولے کے ہی یا جھلنے کے دنون مین بیچ جھولے کے یعنے بچپن مین وَكَهْلًا اور اسوقت کہ ادھیڑ
ہوگا یعنے باتین کریگا حالت کھولت مین بتبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور انبیاؤن سے ہی صالح اسم انبیا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کل من
الصالحین قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے از روی استفہام یا بطریق استعظام ای پروردگار میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ کسطرح ہوگا واسطے میرے بچا
وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت کے ہی کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ كَذٰلِكِ
اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسیطرح کہ تو ہی بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جب مقرر کرتا ہی کچھ کام کو پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اس چیز کے کہ علم مین اسکے ہی ہو پس ہو جاتا ہی زاہدی مین
لکھا ہی کہ جہان کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہی ارادہ کیا ہی ساتھ اسکے خلق عیسی کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ لفظ
اخبار ہی سرعت تکون اشیا سے ساتھ تکوین کے یعنے ایک پل مین پیدا کرنا خلق کا اسپر کچھ دشوار نہین جیسا کہ وہ قادر ہی اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھ
اسباب اور مواد کے ویسا ہی وہ قدرت والا ہی کہ بے اسباب اور مواد کے پیدا کرے ؎ اسباب و مواد پر ہی کیا حصر ؛ بے آلہ بنائے ہی وہ
سو قصر ؛ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور سکھاویگا اللہ اسکو لکھنا وَالْحِكْمَةَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہی وَالتَّوْرٰىةَ اور تعلیم فرماویگا اسکو
تورات وَالْاِنْجِيْلَ اور انجیل تخصیص ان دو کتابونکی واسطے فضیلت کے ہی وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور کریگا اسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب
کے لکھا ہی کہ اول انبیائے بنی اسرائیل سے یوسف تھے اور آخر عیسی علیہما السلام پس کلام کرینگے عیسی علیہ السلام ساتھ بنی اسرائیل کے اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے سے اور وہ نشانی گواہی میری پیغمبر
کی ہی سمجھ لیجے کہ مراد نشانی سے جنس ہی نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمھارے مٹی سے مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون بیچ اسکے پس
ہو جاتا ہی وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آواز کنندہ ساتھ حکم خدا کے سمجھ لیجے کہ چمکیدر یہہ مٹی کے بناتے تھے اور انمین پھونکتے تھے
زندہ ہوکر آسمان کو اڑھ جاتے تھے اور جب نظر سے لوگون کے غائب ہو جاتے تھے تو مر کر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نشانی یہہ ہی وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہی وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والے کو اور چوتھی نشانی یہہ ہی وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہون مردیکو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھہ امر اللہ کے تکرار اس کلمہ کا واسطے دفع توہم الوہیت کے ہی اسواسطے کہ مردیکا جلانا اللہ ہی کا کام ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ عیسیٰ نے چار مردے جلائے ایک انمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اسکی موتکو گذرے تھے اور نشانی پانچوین یہہ ہی وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو ساتھہ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھہ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزون کے لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ البتہ نشانی ہی واسطے تمھارے اور دلالت اوپر صدق مدعا میرے کی اگر ہو تم ایمان والے اس معجزے پر اور میرے پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا مین پاس تمھارے سچا کرنیوالا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہی تورات موسیٰ علیہ السلام سے اور مین تقریر کرنیوالا اشتباہات اسکی کا ہون وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ اور دوسرے اسواسطے آیا ہون تو کہ حلال کرون مین واسطے تمھارے بعضے وہ چیز کہ شریعت موسیٰ مین حرام کی گئی ہی اوپر تمھارے جیسے چربی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی اٹھادون وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اور آیا ہون تمھارے پاس ساتھہ نشانی کے پروردگار تمھارے سے مراد آیت سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانے مین تنبیہ ہی اسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میرے کے وَاَطِیْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھہ بوجھے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح خدا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر جبرئیل آنکے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے جو آگے دیکھا جنس بچے کی انکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے اگر کہا کہ بڑی بدنامی ہی مریم حاملہ ہوگئی انکی بی بی نے کہا اسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے جب مریم اور بی بی حضرت زکریا کی ایک جگہہ بیٹھن تو زکریا کی بی بی مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو سجدہ کرتا ہی تو بہتر ہی عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہی تجھہ پر اتہام خطا ہی پھر اس باتکی حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ تہمت مجھہ پر نہ آئے القصہ جب مریم کو دردزہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ کاشکے پہلے اس سے مرجاتی بحر موجین لکھا ہی کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماتان چچا کی بیٹی مریم کی تھی اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ طلاق دین فرشتے نے آکر کہا کہ مریم بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہی اور روح پاک اسمین پھونکی ہی اسے نگاہ رکھہ پھر بھی یہہ اس ارادہ سے باز نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بزیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ میوہ تر گریگا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئی لوگون نے دیکھہ کر کہا کہ ای مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان تیری بھی مطلق بدکارہ نہ تھی تو نے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھہ لو حضرت عیسیٰ علیہ السلام گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰة والزکوٰة مادمت حیا الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر چپ ہوگئے سن کر بعد اسکے تیس برس کی عمر مین تبلیغ وحی فرمائی معنی ویکلم الناس فی المهد وکہلا کی اس سے عبارت ہی لکھا ہی کہ اس زمانہ مین کوئی خوش نویس اُن جیسا نہ تھا اور علم انکو ایسا تھا کہ جب مکتب خانہ مین انکو پڑھنے کے واسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو انھون نے کہا

اللہ اُسنے کہا الرحمن تو انھون نے کہا الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو اُنھون نے کہا معنی ابجد کی کیا
ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف آلاے خدا اور با بہای خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا ہی معلم نے حیران
ہوکر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہو اسے کیا پڑھاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسیٰ کو مکتب مین بٹھلائیے تو رکھو اُسنے کہا بہتر حضرت عیسیٰ وہان بیٹھے رہتے
تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے اور جو مائین انکی اُنکے واسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتا دیتے تھے پھر جب کلان سال ہوئے تو اور معجزے
ظاہر ہوئے چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ پس
جب دیکھا حضرت عیسیٰ نے یہود سے کفر سمجھ لیجے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت کرنے لگے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون
نے کہ انکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے مصر کو چلے گئے کنارہ دریائے نیل کے ایک جماعت صیادونکی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے اُنھون نے کہا کہ آؤ
اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے دام توجہ کا لجہ توحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہی اور وہ شکار کمال ہی
؎ پس کنارہ جو ہو کیون یہانسو ہو ماہی دام مین ؛ لاؤ ای صیاد و عرفان الٰہی دام مین ؛ معالم مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ آؤ تا لوگونکو صید کرین
صیادون نے کہا تم کون ہو اُنھون نے کہا مین عیسیٰ بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون وہ ایمان لائے انپر بعد اسکے عیسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ کہا کون ہی مدد دینے والا مجھ کو تم مین سے اِلَی اللّٰهِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ
الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریون نے یعنے صیادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھ لیجے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے ہین جیسے سفید کپڑا یا
سفید میدہ کہ اور کچھ اسمین نملا ہو اسیواسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف ستھرے دھوئے دھائے کفر سے شرک سے ہین
اور با اخلاص خدا و رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے ہین اُنھون نے جواب عیسیٰ علیہ السلام مین کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم مین مدد دینے والے
دین خدا کے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور تو ای عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے
پھر دعا کی انھون نے رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ ای پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنی بخیل اور
پیروی کی ہم نے رسول کی یعنے عیسیٰ کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ پس لکھ ہم کو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہونکے یعنے جمع
کر ساتھ ان لوگونکے کہ شاہد ہین وحدانیت تیری کے اور تصدیق کی ہی پیغمبرونکی تیرے مراد شاہدین سے امت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور معنی دعاے
حواریونکی یہہ ہین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانسے امت انکی افضل تمام امتون کے ہی اور وہ پیغمبر نور اول ہین کہ آخر بظہور آوینگے
سچ ہی کہ بحکم نحن الآخرون السابقون حلوای پسین و شہد اول ہین ؎ سب رسولونمین جو ہووے خوب تر ؛ امت اسکی کیون نہو محبوب تر ؛
وَمَكَرُوْا اور مکر کیا انھون نے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھ لیجے کہ مکر انھون نے اسطرح سے کیا کہ لوگون کو ورغلان کر بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام
جہان ہون فریب سے مار ڈالو اُنھون نے حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر قید کیا رات کو حجرہ مین بند کر کے تمام رات گرد اسکے چوکی دیتے رہے صبح کو مہتر اپنے
کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرے مین جاکر عیسیٰ کو نکالو وہ جو اندر گیا حضرت عیسیٰ کو نہ پایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو راتکو آسمان پر پہنچایا
تھا یہہ تمام حجرہ ڈھونڈھکر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ نے اسکی شکل مشابہ عیسیٰ کے کردی جب باہر آیا لوگون نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ مین
یہودا ہون عیسیٰ مجھے نہین ملے مگر کسی نے نہ مانا دار پر کھینچ کر تیر باران کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ انھون نے اپنے یار اور سردار کو
کس خواری اور ذلت سے مارا وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ اور خدا بہتر جزا دینے والون کا ہی مکر کرنیوالونکو اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ
مُتَوَفِّیْكَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا اللہ نے ای عیسیٰ تحقیق مین لینے والا ہون تجھ کو بیچ دنیا کے وَرَافِعُكَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الیّ اور اٹھانے والا ہون طرف اپنے یعنی بالا آسمان بمقر ملائکہ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور پاک کرنیوالا ہون تجھ کو اور نجات دینے والا ہون تجھ کو ان لوگون سے کہ کافر ہوئے یعنے قصے اور مکر ان کے سے جو کافر ہوئے تجھ سے وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ اور کرنے والا ہون ان لوگونکو کہ پیروی کرین تیری یعنے امت تیری سے فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ان لوگون کے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست کرونگا تیری امت کو یہود پر تا قیامت سمجھ لیجے کہ ترسا یہود پر غالب رہین گے قیامت تک ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہی بازگشت تمھارے سب کی یعنی عیسیٰ کی اور متابعین اور منکرین اسکے کی فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پس حکم کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمھارے بیچ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے سمجھ لیجے کہ یہود موسےٰ کے معتقد ہین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور نصارے عیسی کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ایمان لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک ہی اور موسیٰ اور عیسیٰ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالی نے فرمایا کہ موافق ان گروہونگے حکم فرماؤنگا فَاَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنے یہود اور نصاری پس عذاب کرونگا ان کو بانواع عقوبت عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور سیر کرنیکے اور برده بنانے کے اور جزیہ دلوانے کے وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ دوزخ کے وَمَا لَهُمْ مِنْ نّٰصِرِينَ اور نہین واسطے ان کافرون کے مدد دینے والون سے بیچ موقوف کرنے عذاب کے یا کم کرنے کے وَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل کئے اچھے فَيُوَفِّيهِمْ اُجُورَهُمْ پس پورا دونگا انکو ثواب انکا یا پورا دیگا انکو اجر انکی بیچ دنیا کے ساتھ نیکنامی کے اور آخرت مین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ اور خدا نہین دوست رکھتا ظالمونکو ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم اسکو اوپر تیرے علامات نبوت سے اور دلالت رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اور ذکر حکمت والی کے سے سمجھ لیجے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحیی اور زکریا اور عیسی اور مریم کے ہی اور مراد آیات سے معجزات ہین اور ذکر الحکیم سے قرآن مجید ہی لکھا ہی کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کیون عیسیٰ کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام انپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذاً باللہ جو نام عبد اللہ کے سے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہی القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور پر غضب ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپکے پیدا ہوا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ تعالی کے یعنے بیچ علم اور قدرت اسکی کے کہ انسانکو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے ہی اور تم سچ جانتے ہو اسکو کہ آدم بن ماں باپکے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہین کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپکے پیدا ہوا وہ کیونکر اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر ماں باپ والا خدا کا بیٹا نہوا ماں والا کس طور سے خدا کا بیٹا ہو سمجھ لیجے کہ یہہ تشبیہ حضرت عیسیٰ کی ساتھ حضرت آدم کے ایکطرف سے ہی کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہی اللہ تعالی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالی نے قالب اسکے کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهُ پھر کہا اس قالب کو کہ حکم میرے سے كُنْ ہو زندہ ساتھ روح کے فَيَكُونُ پس ہو گیا وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجے کہ تشبیہ فرماتا ہی حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو گئی ویسے ہی باد کو حکم کیا ہم نے کہ عیسیٰ ہو گئی الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِينَ یہہ خبر جو حضرت عیسیٰ کی کہی درستا در حق ہی پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجے کہ یہہ تاکید ہی واسطے زیادتی یقین کے اور ثبانکے اوپر اسکے اور صحیح یہہ ہی کہ پھرنا خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہین یعنے ای مسلمانو تم مت ہو ان لوگون سے جو شک

لاتے ہین بیچ عیسیٰؑ کے کہ مثل آدم کے ہی اور حیران نکرو مانند نصاریکے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہین او ر ثالث ثلثہ کے قائل ہین کہ جھوٹھے ہین اور گمراہی مین پڑے ہین فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھ سے بیچ حق عیسیٰ کے پیچھے اسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسیٰؑ کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ کہہ پس کہہ انکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاوین ہم بیٹون اپنے کو اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ اور بی بیون اپنی کو اور بی بیون تمھاری کو وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ اور جانون اپنے کو اور جانون تمھاریکو یا نزدیکی کی بی بیون کو اور نزدیکون تمھارونکو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہین چنانکہ سب اوپر حکم المومنون کنفس واحدۃ کے مقام اتحاد مین ہین چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین انفس بمعنی اہل دین آیا ہی کہ علیکم انفسکم ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ پھر التجا کرین یا جہد کرین تضرع مین اور دعا مین یا طلب لعنت کرین اوپر ایک دوسرے کے پس کر دیوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹونکے یعنے کہین اللھم من کان کاذبا منافا لعنہ سمجھہ لیجے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریکو بلاکر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر لاتے ہین تم عناد اور فساد اور منازعت مین سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین مین کا کہنے سے باز نہین آتے آؤ مباہلہ کرین تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہوجاوے اور حق باطل آشکارا ہوجاوے نصارا اسبات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدے کے اسی وقت اسی مکان کو چلے داہنے طرف امام حسن بائین طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور ان سبکو فرمایا کہ مین دعا کرونگا تم آمین کہیو ترسایون نے دیکھکر ہیبت کھائی اور عالمون نے انکے کہا کہ ای یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجو یقین جانیو کہ اگر اسنے بد دعا کی ایک ترسا روئے زمین پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون روپوشی کرتے ہو حق ظاہر ہوجاویگا علمانے کہا کہ تم نہین سمجھتے یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونیکا ہی ہم ڈرتے ہین کہ کہین وہی نہون بعضے علامتین انمین ہم نہوتکی پاتے ہین اور بعضے علامتون مین ہمین تامل ہی بسواسطے توقف کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہوجاوین گے بہتر اسی مین ہی کہ صلح کرو آخر الامر صلح ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب ہزار صفر مین اور تیس زرہ اور تیس اسپ اور بعضون نے کہا ہی تیس اونٹ بھی مقرر ہوئے اور صلح نامہ اسی طور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اس فرقہ مین سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئنہ وہ ہی بیان سچا یعنے قصہ عیسیٰ علیہ السلام کا اور سوا اسکے اور ونکا کہ مقصود ان سے اثبات توحید اور نفی تشریک درست اور راست ہین وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ اور نہین کوئی معبود لائق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اسیکو ثابت ہی وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ وہی غالب حکمت والا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ پھیراوین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی مفسدونکو سمجھہ لیجے کہ وضع مظہر بجاے مضمر دلیل ہی اوپر اسکے کہ فساد اعراض ہی طریق توحید سے بلیث توحید سے جو کوئی پھرا ہی مفسد گمراہ ہوگیا ہی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای اہل کتاب سمجھہ لیجے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ نے کہا ہی کہ یہود بھی اسکے دخل ہین اور کیا کہیو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اوطرف ایکبات کے کہ برابر ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک ان مین سے یہہ ہی کہ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصارا کی ہی کہ عبادت عزیر اور عیسیٰ کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہی کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اسکے کچھہ اور شرک ان دونون گروہ کا ظاہر ہی اور تیسری یہہ ہی کہ وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑیں بعضے ہمارے بعضونکو پروردگار سوا اللہ کے سمجھ لیجے کہ نصارے احبار اپنونکو سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا انکی ذات مین ظاہر ہی یہہ پروردگار جانتا انکا تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین یہہ اتحاد ارباب تھا ان مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور صحابے پیغمبر انکو کہ گواہ رہو تم ساتھہ اسکے کہ ہم مسلمان ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصارے کیون جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھ لیجے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے حق تعالی نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ کرتے ہو اور اسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہی کہ نہین اتاری گئی تورات کہ یہود اوپر شریعت اسکے کے عمل کرین وَالْاِنْجِيْلُ اور نہ انجیل کہ نصارے حکم اسکا گران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانے ابراہیم کے سے سمجھ لیجے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسیٰ سے تھے ہزار برس اور دو ہزار برس قبل عیسیٰ سے تھے پس ان دونون پیغمبرون سے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت انکی مقدم ہوئی تو ہنساد یہودیت کی اور نصرانیت کی انکی طرف کس طرح لیجاوے کہ یہود امت موسوی ہین اور ترسا یعنے نصاریٰ امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور سوچ اپنی باتین نہین کرتے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھہ اسکے علم ہی یعنے نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اس چیز کے جو نہین ہی واسطے تمھارے ساتھہ اسکے علم یعنے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمھاری کتابین نہین ہی کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہی کہ ابراہیم تمھارے کسی کے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اسکے کی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نصرانی اور لیکن تھا پاک موحد منحرف عقاید باطلہ اور مائل طرف حق کے فوراً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھ لیجے کہ یہہ تعریض اہل کتاب کو ہی کہ شرک رکھتے ہین ساتھہ اعتقاد کرنے الوہیت عیسیٰ اور عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ تحقیق نزدیکتر لوگونکے ساتھہ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اسکی اسکے زمانہین وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور یہہ نبی ہی کہ ملت اسکی پر ہی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھ لیجے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانون سے جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھہ تعظیم ملت ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وہ یہودی اور ترسا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور اصح یہہ ہی کہ یہہ آیت موافق قول نجاشی کے اتری ہی اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھہ جماعت مسلمانون کے سے جنکو ہجرت کر گئے تھے قریشیون نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی پاس بھیجا تاکہ مسلمانونکو پکڑ کر انکے حوالے کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر رضہ کا ساتھہ عمرو اور عبداللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر مناظرے مین عمرو اور عبداللہ نے الزام کھایا نجاشی نے انکو کہا کہ تمھین قسم ہی اس خدا کی کہ جسنے عیسیٰ پر انجیل نازل فرمائی ہی سچ کہیو کہ درمیان عیسیٰ کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا انھون نے کہا کہ ہوگا پھر نے اپنی کتاب مین پڑھا ہی کہ عیسیٰ نے بشارت دی ہی اسکے پیدا ہونے کی اور کہا ہی کہ جو کوئی اسپر ایمان لایا مجھہ پر لایا اور جسنے اس سے کفر کیا مجھہ سے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم کچھہ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہی پڑھو انھون نے پڑھا واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترٰی اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق تھتے ہی سب کے سب رو پڑے نجاشی نے کہا کچھہ اور پڑھو انھون نے سورہ نبی اسرائیل اور سورہ طہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہی کیا طاقت ہی کسی کی کہ ایسا بنا سکے اہل بلاغت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہ گئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور تیس عالمون راہبون اپنونکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے پہنچکر مشرف باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رضہ کو کہ مت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم کون ہین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو انکے پاس سے آیا ہی عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوی کیا کہ ابراہیم ہمسے تمھارے حزب ابراہیم ہین حق تعالی نے موافق قول نجاشی کے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینہ مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھہ ابراہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ تعالی دوستدار کارساز ہی مسلمانونکا لکھا ہی کہ بعد چند مدت کے جبرئیل نے اگر خبر وفات کی نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب سے فرمایا کہ ای یارو نجاشی ایمان لایا تھا اور تم سے احسان کیا تھا اٹھو اب وہ مرگیا ہی آؤ اسکے جنازہ کی نماز پڑھین پھر آپنے اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ مین موا تھا اور پیغمبر خدا مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازہ کے کیونکر پڑھی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے اٹھہ گئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر سے ہی وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاشکے گمراہ کردین تم کو سمجھہ لیجے کہ یہہ خطاب ساتھہ حذیفہ اور عمار رض کے ہی کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اسکا سورۂ بقرہ مین گذرا ہی اور چاہتے تھے کہ راہ راست پر آوین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال گمراہی کا انہین پر عاید ہی اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ای گروہ یہود اور نصاریکے کیون کفر کرتے ہو تم ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حال یہہ ہی کہ تم شاہدی دیتے ہو کہ تورات اور انجیل حق ہین اور دونو کتابون مین نعت انکی موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ای اہل کتاب کے کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھہ جھوٹھ کے تورات انکی آیات کو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھہ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہی یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ چھپاتے ہو اور جانتے ہو چھپانا رہیگا اسواسطے کہ جو چراغ الہی ہی پھونک سے کسی بجھانے والے کے کب بجھتا ہی ؎ شکر باد گر جہان لے لے شمع خورشید کو بجھا نہ سکے وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھہ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ انھون نے آپسمین مشورہ کرکے مقرر کیا کہ آؤ اول روز تو اُنپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہم نے اپنی کتابین دیکھا اور علما سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین تردد مین اگر حق تعالی نے مومنونکو اس مکر سے آگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ مشورہ کیا ہی کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی اوپر ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یعنے قرآن اول دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے یعنے انکار کرو آخر روز اسکا جو اول روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمھارے کے بعد اقرار کے واقع ہوشک مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھہ لیجے کہ یہود دن نے خیبر کے مدینے کے یہود دن سے باہم یہہ مشورہ کیا پھر جب خیبر والونے سمجھہ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہو گیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمھاری کی کہ یہود یت ہی قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہی کہ اسلام ہی سمجھہ لیجے کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے بیچ رد قول انکے کے ارشاد کرکے پھر تتمہ انکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا انھون نے کہ تصدیق مت کرو تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور مکرو اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل اسکے کہ دئے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت

سے اَوْ یُحَآجُّوْکُمْ عِنْدَ رَبِّکُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تم سے نزدیک پروردگار تمھارے کے اسوسطے کہ دین تمھارا درست ترہی اور حجت تمھاری قوی تر اور روشن تر ہی سمجھ لیجے کہ سخن یہود کا یہان تمام ہوا اب حق تعالیٰ فرماتا ہی پیغمبر خدا کو ان کے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ کہہ: تحقیق برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت کی ہیچ ہاتھہ اللہ کے ہی یعنے تصرف مین اسکے ہی یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ دیتا ہی جسے چاہی اور اللہ گنجائش والا داناہی اہل استحقاق کو جانتا ہی اور انہین پر فضل عطا فرماتا ہی یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ خاص کرتا ہی ساتھہ رحمت اپنی کے کہ اسلام ہی یا قرآن ہی یا نبوت ہی جسے چاہے وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی اور پر مومنون وَمِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ اور بعضے اہل کتابین سے وہ ہی کہ اگر امانت دے اسکو ایک قنطار ادا کرے اس کو طرف تیر سمجھ لیجے کہ قنطار لغت مین اس قدر مال کو کہتے ہین کہ پوست بھر کر گائی کا ہو اور یہان کنایہ طرف خزانے کے ہی اور اشارہ طرف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہی کہ ایک قریش نے ایک ہزار دو سی اوقیہ زر کے انکو امانت سپرد کئے تھے انھون نے ادا کئے اور اوقیہ بضم اول اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْھُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْہِ قَآئِمًا اور بعضے انہین سے وہ شخص ہی کہ اگر امانت دے اسکو ایک دینار نہ ادا کرے اسکو طرف تیرے مگر جب تلک کہ رہے تو اوپر اسکے کھڑا بحسب تقاضا سمجھ لیجے کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے ہی کہ ایک انبار اُسے کسی شخص نے امانت دیا تھا اس نے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ قسم اول عبارت نصارے سے ہی کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے ہی کہ یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ یہہ خیانت امانتمین یہود کے اسوسطے ہی کہ کہا انھون نے نہین اوپر ہمارے بیچ ان پڑھون کے کچھہ راہ یعنے گناہ اور عقوبت آخرتمین سمجھ لیجے کہ عقیدہ یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی تورات نہ مانے وہ اُمی ہی اور مال امی کا اوپر ہمارے حلال تھا اور کہتے تھے کہ تورات نے روا رکھا ہی ہمین کہ ساتھہ مخالفون دین کے خیانت کرین ہم وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہین اسباتمین اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹھہ اسوسطے کہ کوئی دین اور ملت نہین ہی کہ جسمین ادائے امانت کا حکم ہوا اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہی بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ نہین ایسا کہ تم غلط ذکر کرتے ہو تحکم سے عہد لیا ہی کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہی کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو لا اللہ نے ساتھہ اسکے مقرر فرمایا ہی بیچ تورات کے ساتھہ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہین بدلے عہد اللہ کے یعنے عوض اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہی وہ کیا ہی ایمان ہی بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَیْمَانِھِمْ اور قسم اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی تعبیر کر کے وصف مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تھوڑا سمجھ لیجے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کرباس کعب بن اشرف سے لے کر لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس اپنے اقرار پر جھوٹھی قسمین عوام کے روبرو کھاتے تھے انکے حق مین ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یہہ گروہ توڑنے والے عہد کے اور کھانیوالے جھوٹھی قسمون کے نہین حصہ واسطے انکے بیچ آخرت کے ثواب سے وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ اور نہ بولیگا ان سے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہون وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور نہین دیکھے گا نظر رحمت سے طرف ان کے دن قیامت کے وَلَا یُزَکِّیْھِمْ اور نہ پاک کریگا انکو لوث گناہ سے وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہی درد دینے والا وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا اور تحقیق بعضے ان یہود مین سے ایک فرقہ ہی مانند کعب اور ابو یاسر اور حیی کے کہ نارستی سے یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتٰبِ مروڑتے ہین زبانون اپنی کو ساتھہ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْہُ مِنَ الْکِتٰبِ تو کہ جانو تم اسکو کہ یہہ پڑھتے

ہین کتاب تورات سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ کتاب تورات سے وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہین وہ جھوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کے سے ہی یعنے کلام خدا کا ہی اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ نزدیک خدا کے سے وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور کہتے ہین وہ اوپر خدا کے جھوٹھ کہ اسکا کلام نہین اور اسکا کلام کہتے ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے ہین جھوٹھ کہتے ہین سمجھہ لیجے کہ بعد بیان تعریف یہود کے ذکر فرائے نصاریکا فرماتا ہی کہ حضرت علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین کہ انھونے دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت فرمائی پس رد قول مین انکے حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ ہرگز نہ تھا اور نہوگا اور نہ ہی سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اسکو اللہ تعالی کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اور حکمت اور نبوت ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللّٰهِ پھر کہتے واسطے لوگونکے ہوجاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہوجاؤ تم اللہ کے لوگ سچے دین مین اور اچھے آئین مین بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتٰبَ اسواسطے کہ ہوتم خلاص سے سکھاتے ہو کتاب کہ اللہ کی طرف سے اتری ہی اور ونکو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ اور اسواسطے کہ ہوتم پڑھتے کتاب سمجھہ لیجے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ ربانی وہ شخص ہی کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہی کہ محمد بن الحنیفہ نے دفن کے روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کہا کہ آج مرگیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت نے کہا ہی کہ ربانیین مردان خدا ہین بتجرید تفرید والے قدم میدان توکل مین کرائے ہوئے کونین سے ہاتھہ اٹھائے ہوئے بلکہ اپنی آپ کو گمائے ہوئے سوا ایک دوست کے سب کو بھلائے ہوئے صفات نفسانیہ سے منہ پھرائے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولی کے لائے ہوئے یاد اسکے مین اپنا جی گمابیٹھے ہین سب کچھ چیز دوست کی بھلا بیٹھے ہین جسنے کہ قدم رہ محبت مین رکھا رفعت دو جہان سے ہاتھہ اٹھا بیٹھے ہین لطائف قشیریہ مین لکھا ہی کہ ربانیین دانا ہین بخدا اور بردبار براہ مولی قائم باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہین سننا انکا خوش سے ہی اور کہنا انکا ساتھہ حق کے ہی جو اس سے سنتے ہین وہ اس سے کہتے ہین وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اور نہین لائق ہی پیغمبر کو کہ حکم کرے تم کو یہہ کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو رب سمجھہ لیجے کہ تخصیص فرشتونکی اور نبیونکی اسواسطے ہی کہ مشرک فرشتون کو پوجتے تھے اور یہود اور نصارے پیغمبرون کو کہ عیسی اور عزیر مین باقی رہا اختلاف قرائتین کا سو اسکا بیان یہہ ہی کہ ولا یامرکم مین رے کا زبر اور پیش دونون قرائتین مین اگر پیش پڑھے تو عطف اسکا یقول پر ہی کہ بعد لکن کے محذوف ہی ای لکن یقول کونوا ربانین اور لا یہان زائد نہین ہی یعنے کوئی پیغمبر آدمیونکو نہکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہوجاؤ اور نکہے کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زیر پڑھے تو عطف ہی اسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہی چنانچہ مامنعک ان لا تسجد مین اور لا اقسم مین ای ثم یقول دیا مرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین ارباباً ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمھارے تین ساتھہ چھپانے حق کے اور شرک لانے کے پیچھے اسکے کہ ہوتم مسلمان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور امتین عہد لینے مین تابع پیغمبرونکے ہین پس انبیا سے جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواجہین لکھا ہی کہ اضافت میثاق مین کہ طرف پیغمبرونکے ہی کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہی کہ عہد طرف عہد کرنے والون کے ہوجاوے دوسری عہد طرف عہد لوانے والونکے ہو کہ پیغمبر امت سے عہد لوانے والے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرون کی ہین بر تقدیر پر خذف مضاف کا ہی ای اخذ اللہ میثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھہ لیجے کہ بڑا عہد ہی یہہ کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے اور امتون سے پیغمبرونکے لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تو ایمان انپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہی کہ

لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ البتہ جو کچھ دونگا تم کو کتاب سے اور فہم سے یعنے کتاب اُتارونگا اور سمجھ بھی اسکی دونگا ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ پھر آوے تمھارے پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ البتہ ایمان لاؤگے ساتھ اسکے اور البتہ مدد دیجیو اسکو ساتھ اپنے تن کے اگر تمھارے زمانہین آوے والا صفتین اور خوبیان اُسکی لوگونکو بیان کیجیو اور نصیحت کیجو کہ جسکے زمانہین آوے وہ اُسپر ایمان لاوے اور مددگار ہین اسکے جی کھپاوے قَالَ کہا اللہ تعالی نے پیغمبرونکو بعد اس کلام کے ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اسکے کہ کہا ہین نے بھاری عہد میرا اس طرح سے کہ پورا کروگے قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا ہم نے قَالَ فَاشْهَدُوْا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اقرار انبیا پر وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین ساتھ تمھارے گواہون سے ہون اس اقرار پر فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پس جو شخص کہ پھر جاوے اسپر ایمان لانے سے اور اسکی مدد کرنے سے پیچھے اس عہد و پیمان کے پس وہ لوگ پھرے ہوئے وہ ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمان سے یا مقام عہد و پیمان سے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ کیا پیمان شکن پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرے کو اور قرات تبغون ساتھ خطاب کے بھی آئی ہی لیکن حفص کی قرات یبغون ہی ساتھ غیب کے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو ہیچ آسمانون کے ہی اور ہیچ زمین کے ہی طَوْعًا وَّكَرْهًا خوشی سے رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے جانین بیچانین سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہین نکال سکتے اور بعضون نے لکھا ہی کہ اہل آسمان تابع فرمان ہین ساتھ رغبت کے اور اہل زمین بعضے برغبت بعضے بکراہیت سمجھ لیجے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے معلوم کرکر اور حقیقت اس دین کی سمجھ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانونکی زبردستی سے ایمان لائے اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کے خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور طرف اس کے پھر جائینگے اور ترجعون بھی ساتھ خطاب کے قرات ہی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت کرنے والے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور وہ چیز کہ اُتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اسکے کے سمجھ لیجے کہ کتاب انکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اسی پر عمل ان سب کا تھا وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو دئی گئی موسی کہ تورات ہی اور عیسی کہ انجیل ہی اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داؤد اور حیقون اور شعیا اور شعیب کے پروردگار اُن کے سے سمجھ لیجے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہی لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے انمین سے کہ بعضے پر ایمان لائینگے اور بعضے پر نہ لائینگے مانند یہود اور نصاریکے اور ہم واسطے اسکے فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت شریف مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہی سوال سورہ بقر مین یہہ آیت مذکور ہی وما ان وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہی اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہی نکتہ اسمین کیا ہی جواب یہان لفظ قل کا اول آیت مین مذکور ہی اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور وحی وارد ہوتے پیغمبرون پر پس انزل علینا بمنزلہ ورد علینا ہی علی اپنے محل پر واقع ہی اور وہان بقرہ مین کہ قولوا وارد ہی اور یہہ خطاب مومنون کو ہی اور ورود وحی مومنین پر نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہی طرف انکے پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہی الی اپنے محل پر واقع ہی لیکن اس جواب پر ایک اور خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال عکس اسکا بہت مقام پر کلام اللہ

ہین وار دہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک ہین اور ما انزل الے ابراہیم ہین اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا ہین جواب سورہ بقرہ مین انزل الینا ہین اور یہان انزل علینا ہین الے اور علی اپنے یعنے اصلی ہین واقع ہی اور مقام مین پر اگر یک دوسرے کے معنون مین مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ ہی اس طرح سے کلام عرب مین بہت آتا ہی وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اس سے اور بواسطے ترک اسلام کے پیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والون سے ہی سمجھ لیجے کہ یہہ آیت تہدید واسطے ان سب کے ہی جو طالب غیر دین اسلام ہین اور ان لوگونکی شانمین کہ بعد وصول بشرف اسلام مرتد ہوجاوین حق تعالی فرماتا ہی کَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے نہ راہ دکھاوے اللہ اس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان اپنے کے وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اسکا صادق ہی اور آئین انکے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ستم کرنیوالون کو کہ ایمان کی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین وہ یہہ ہی سوال اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہی نفی ہدایت مرتدون اور ظالمونکی علی الاطلاق اور حال آنکہ بہت مرتد ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے ہین اور لاکھون کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لانے کے مرتد ہوگئے تھے اور اہل مکہ سے مل گئے تھے حق تعالی نے انکو ہدایت نفرمائی اور حالت کفر ہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی حارث بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن ضبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت یہود کی شانمین اتری ہی کہ حق تعالی نے علم ازلی اپنے مین حالت ارتداد پر مرنا انکا معلوم کرکر فرمایا ہی اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نعت اور صفت آپکی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہی کہ اوپر ان کے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی سمجھہ لیجے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی اور لعنت فرشتون کے بیزاری ہی انکی انسے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہی خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ہمیشہ رہین گے پیچ اسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب دوزخ کا اور نہ وہ مہلت دئے جاوین گے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے بایں تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اسکے کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاحین لائے اس چیز کو کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی توبہ کرنیوالون پر سمجھہ لیجے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید کے بھائی نے ایک امین کی ہاتھہ حارث کے پاس لکھہ بھیجین حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ مین نے ہرگز تجھہ سے جھوٹھہ نہین سنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر افترا نہین کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھہ نہین باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہی پس مین کیون ناامید ہوون پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے ان گیارہ آدمیون سے کہ جنمین کا یہ بارھوان تھا احوال کہا انھون توبہ سے ابا کی اور جواب دیا کہ ہم ابتو کہ مین بیٹھے انتظار مغلوب ہونے انکے کا کرتے مین اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد والا ہم بھی دین اسلام قبول کرلیوینگے توبہ ہماری بھی قبول ہوجاویگی حق تعالی نے انکی شان مین فرمایا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر مین یعنے ثابت رہے کفر پر یا ساتھہ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ انکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قایم رہنے کفر پر وہ ہین گمراہ طریق ہدایت کے سمجھ لیجے کہ یہان ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہی کہ آدمی ہزار طرحسے مرتد ہوجاوے لیکن جب تایب ہوگا توبہ اسکی قبول ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہی یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشے کا شان نزول مین آیت کے مذکور ہوا ہی کہ یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی اور بحر موجمین لکھا ہی کہ یہہ آیت یہود کی شانمین آئی ہی کہ بعد ایمان لانے موسیٰ اور توراۃ پر عیسیٰ اور انجیل سے کفر کیا اور پھر زیادہ ہوئے کفر مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نلائے یا یہود پہلے اپنی کتاب مین نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ کر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی محبت کے سبب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی ایذائین دین اور فساد مچائے حق تعالیٰ نے انکو مردود اور مطرود کیا اور ورطۂ دوام کفر مین ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف ایمان کے ہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہی استغنائے قبول توبہ سے ثبوت توبہ نہین ہوتا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مرگئے اور وہ کافر رہے یعنے کفر مرے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا کسی ایک اُن مین سے پُری زمین کے سونا اگرچہ بدلا دے ساتھ اُسکے یعنے کافر اگر اس قدر سونا دے کہ زمین مشرق سے مغرب تک بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بیفائدہ ہی قبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یہہ لوگ کہ کافر مرین واسطے اُنکے ہی عذاب درد دینے والا اور نہین واسطے اُنکے کوئی شخص مدد کرنیوالون سے کہ عذاب اُن سے دفع کرے بحر مواجمین لکھا ہی کہ و مالہم من ناصرین مین من زائدہ ہی یعنے نہین واسطے انکے مدد دینے والے سمجھ لیجے کہ ناصرین جمع قلت ہی اور جمع قلت کے لانے مین یہہ نکتہ ہی کہ واسطے کافرون کے تھوڑے بھی مددگار نہون گے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو کہ بسبب اس نیکی کے بہشت مین جاؤ یہان تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم فظم لن تنالوا البر حتی تنفقوا: سنکے ای رفعت عمل کر اسپہ تو یعنے اس شی سے جو ہو دوستر: واسطے اللہ کے خیرات کر: مال سے اسباب سے اجناس سے: صرف راہ حق کر اپنے پاس سے: نقد ہو تو نقد دے اے باخبر: جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر: گر نہ ان شیا سے تیرے پاس ہو: نی ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو: صرف تن کو تو طاعت اسکے کر: جتنی ہو طاقت عبادت اسکی کر: دلکو نیت حب خدا مین صرف کر: الفت کونین کا حک حرف کر: جانکو رضکے رضا پر چھوڑ دے: کام اپنے سب خدا پر چھوڑ دے: آرزو خواہش اپنی سب بھلا: تجھ سے خوش ہوویگا رفعت تب خدا: خواہشین جب اپنی سب چھوڑیگا تو: رشتہ حب سب سے جب توڑیگا تو: تب ملیگا تجھ سے وہ مولی ترا: اسکا تو اور ہوگا وہ پیارا ترا: سمجھ لیجے کہ نظم اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ آیت ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر کا پری زمین کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیتمین مؤمنون کو رغبت دلوائی ساتھ نفقہ کرنے کے سبحان اللہ دشمنون سے جو چیز قبول ہی نہین دوستون سے خواہش ہی اسکی کہ کرین وہ ناقبول فرماوین سب بعد نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر خدا کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت خوب ہی اور مجھے کمال مرغوب ہی اسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون مین جہان چاہو وہان صرف کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اسکے تقسیم کردیا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیائے مردود سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ اسکے دانا ہی موافق نیتون تمہاری کے تمھین اجر دیگا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تمام انواع طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل کے سمجھ لیجے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی ظلم و معصیت یہودون کے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائی اور بکری وغیرہم کے اوپر اُن کے حرام کئے ہم نے یہود یہہ آیت سنکر کہنے لگے کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالیٰ نے رد قول اُنکے

مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب پر حلال تھے اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی نَفْسِہٖ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سبب یہ لیے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السّلام مریض ہوے تو اللہ تعالیٰ کی نذر مانی کہ اگر مین اس مرض سے اچھا چنگا ہو ؤن تو جو چیز کھانے پینے کی مجھے بہت مرغوب ہی وہی ترک کرون جب حق تعالیٰ نے اُنہین اس بیماری سے شفا بخشی تو انھون نے گوشت اور دودھ اونٹ کا کھانے پینے مین بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی انکی متابعت سے اس سے پرہیز کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بحکم تورات یہہ حرام ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یون نہین ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰۃُ پہلے اس سے کہ اُتاری جاوے تورات اور اگر یہہ نہین ہی تو قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىۃِ فَاتْلُوْھَآ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم تورات صحیح کو پس پڑھو اسکو یعنے جس آیتمین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھو اسکو اگر ہوتم سچے سمجھ لیجے کہ یہود نے یہہ سنکر تورات لانے سے انکار کیا پھر بہتان انکا سب خاص عام پر ظاہر ہوگیا فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس جو کوئی بہتان باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھہ بیچ حلال اور حرام کے پیچھے اسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل سے ہی نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے بدتر نہین ہی قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالیٰ نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرما دیا اور یہود جھوٹھے ہین پس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہی اوپر دین اسلام کے اور بیزار بہ دینے سے حنیفا بیان حال ابراہیم ہی اور معنی اسکی خالص کی ہین وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نتھا ابراہیم شرک کرنیوالون سے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ اوّل گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون کے تا زیارت اسکی کرین لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وہ ہی کہ بیچ مکے کے واقع ہی برکت والا اور ہدایت واسطے عالمون کے یا راہ دکھانے والا ہی مسلمانونکو طرف بہشت کے سمجھہ یہ لیجے کہ بکہ اور مکہ دونون مرادف ہین نام اس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہی حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا اوّل گھر واسطے عبادت کے یہی بنایا گیا فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادت خانے تھے لیکن یہہ اول وہ گھر ہی کہ حق تعالیٰ نے مبارک کیا اوپر آدمیونکے اور زیارت اسکی کو سبب رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکا وھدی للعالمین فرمایا ہی اور برکت اس گھر کی یہان تک ہی کہ نظر کرنا طرف اسکے بے طواف و نماز برابر عبادت یکسالہ ہی کہ غیر مکے مین واقع ہو بحر موجمین لکھا ہی کہ مسجد حرام اول مسجد ہی کہ بنا بیت المقدس کی چالیس برس بعد اسکے واقع ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آکر اول گھر یہی بنایا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ گھر یاقوت سرخ کا تھا آسمان سے اُترا طواف آدم کے واسطے پھر طوفان نوحی مین حق تعالیٰ نے اٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اسیکو بیت المعمور کہتے ہین کہ طواف گاہ ملائکہ ہی پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا پس کعبہ معظمہ ایسا مقابل بیت المعمور کے ہی کہ اگر کچھہ چیز بیت المعمور سے گرا وین تو چھت پر کعبہ شریف کے گرے فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک اُنمین سے مقام ابراہیم ہی اور وہ پتھر ہی کہ اثر قدم حضرت ابراہیم کا اسپر ہی اور یہمین بھی نشانی فقط نہین ہی بلکہ کئی معجزے اس سے ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اسکا دوسرے درآنا پانو کا آپکے تا کعب یسے باقی رہنا نقش پاکا اس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اسکا باوجود اژدحام کے اور ایک نشانی یہہ بھی کہ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی داخل ہو اس گھر مین امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار کہ پکڑنے والا ساتھہ اس خانۂ مبارک کے پناہ کا ہی جب تک وہ اُس گھر مین ہی دست تعرض اس سے کوتاہ ہی اور کہا ہی کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے ادائے حج اور عمرہ کے ایمن ہوتا ہی عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اسکا ہوا ہی اسواسطے کہ بقول اصح وہ مغفور

ہی ابوالنجم صوفی نے کہا ہی کہ ایکرات کعبہ کا طواف کرتا تھا مین اور وقت صاف رکھتا تھا مین عرض کیا مین نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہی ومن دخلہ کان امنًا داخل حرم کس چیز سے امن مین ہی ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمنًا من النار سمجھ لیجے کہ جنھون نے مقام ابراہیم کو ایک آیت گنا ہی اور آمن کو داخل حرم کے دوسری آیت وہ کہتے ہین کہ مجموع آیات بینات سے یہان دو ذکر فرمائین ہین اور باقی کو چھوڑ دین ہین تاکہ دلالت کرین کہ آیتین بہت ہین مذکور انکا حد وشمار سے متجاوز ہی اور مفسرین نے بعضے ان آیات سے ذکر کین ہین میل قلوب کی طرف کعبے کے اور خاص ہونا اسکا مسلمانونکا قبلہ اور جو قصد کرے اسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہی اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے نہین بیٹھتا اور ہرگز کعبہ بے طواف کنندہ نہین رہتا اور جو کوئی اسپر نظر کرتا ہی البتہ اشکبار ہوتا ہی اور اولیا شب جمعہ کو گرد اسکے حاضر ہوتے ہین اور روحانیان اور جنیان ساتھہ طواف اسکے کے مائل ہوتے ہین علی ہذا القیاس اور بہت آیات ہین سے کسی کے وصف مین تھک جائین گوشمار سے ہم نہ کہہ سکین گے نہ یک حصہ بھی ہزار سے ہم ؛ بعضے عارفون نے لکھا ہی کہ مراد کعبے سے سینہ انسانکا ہی اور اول گھر جو آدمیون بنایا ہی وہ دل ہی کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضا و اجزاے وجود برکت دل کے سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جب اشعۂ لوامع نظرات تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے ہین تو انوار اسکے تمام وجود مین سرایت کر جاتے ہین اور دل جب بصفت سمعت کہ لکن یعنی قلب عبدی ہی متصف ہوتا ہی تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھہ اور کے اور ہی ہو جاتے ہین رباعے سنتے ہین اُسی سے دیکھتے ہین تو وہی ؛ غیر اسکے نہ وہم مین بھی رہتا ہی کوئی ؛ دکھلائی ہی یعنے سو طرح کے جلوے ؛ بے سمع رفتہ اور بے بصر بھی ؛ اور اس خانۂ دل مین علامات روشن ہین کہ طالب بسبب ان کے سراغ مطلوب پاتا ہی از انجملہ مقام ابراہیم ہی کہ مقام تسلیم ہی شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہی اور یہی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور متبعون انکے کی ہی جو کوئی اس مقام مین داخل ہوا تمام فتنون سے نجات پائی اور امین ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہی سو اس سے بیغم ہوا اس طرح سے کہ پہلے اسے سالک پر انوار اور ستار دونو بہم تھی گاہے تجلی برق ہوتی تھی گاہے نہ ہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور منصب یارانہ کا ملا فظم درمیان ما و او یارانہ ایست ؛ گرچہ من شیدایم و جانانہ ایست ؛ ربطہا دارم من از وے وے زمن ؛ چون خلیل اللہ تمت شد سخن ؛ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیون کے حج کرنا خانہ کعبہ کا جو کوئی پا سکے طرف اسکے راہ حج ساتھہ زبر اور زیر جیم کے دونونکی معنی زیارت بیت اللہ کے کرنے کے ہین سمجھہ لیجے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہی اور امن طریق بھی شرط ہی یہی مذہب امام اعظم کا ہی اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہی اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور قدرت اوپر مشی کے ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہو بفریضہ حج تحقیق اللہ سبحانہ بے پروا ہی عالمون سے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب مراد کتاب سے تورات ہی کیون کفر کرتے ہو ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج کے بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ اور خدا شاہد ہی اوپر اس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانے سے اور کفر کرنے سے ساتھہ نشانیون اللہ کے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ کہہ اے اہل تورات کیون بند کرتے ہو تم راہ اللہ کے سے اس شخص کو کہ ایمان لایا ہی مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف کھینچتے تھے تَبْغُونَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اس راہ راست کے کجی یہود سمجھہ لیجے کہ یہود مسلمانونکو کہتے تھے کہ تمھارا دین مین کجی ہی جس شخص کی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی اور نعت اور صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھرائے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام کے کجی وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اور حال یہہ ہی کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہی تم نے
کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور نہین اللہ تعالی غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اِنْ تُطِیْعُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانونگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہی رضی اللہ عنہم فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ ایک فرقہ
کا اُن لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود کہ شاس بن قیس اور اصحاب اسکے ہین یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کَافِرِیْنَ پھیر دینگے تم کو
پیچھے ایمان تمھارے کے کافر یعنے اگر متابعت شاس اور اصحاب اسکے کی کروگے تو تمھین مرتد کر دینگے سمجھ لیجے کہ یہہ شاس یہودی حسودی تھا ہمیشہ
عیب جوئی بد کوئی مسلمانون کی کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اور جاہلیت مین درمیان
انکے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہوگئی شاس نے بجہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوت کا درمیان
ان دونون فرقونکے تازہ ہو ایک شخص کو سکھا دیا کہ مجلس مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے انکے ذکر کرے اور انمین عداوت
ڈالے اس شخص نے جا کر فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اُسنے ہجو مین خزرج کے کہا تھا پڑھا القصہ آپسمین فساد برپا ہوا یہان تک
کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھ کر لڑنے لگے اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور یہہ آیتین لائے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے معرکہ مین تشریف لے گئے اور درمیان دونون صفون کے کھڑے ہو کر فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون
تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالی نے تمھین مشرف باسلام فرمایا ہی طریقہ دینداری کا مت چھوڑو سنو کہ حق تعالی کیا فرماتا ہی
پس یہہ آیتین پڑھین اُسیوقت اُنھون نے توبہ کر کر ہتھیار اُتارے اور رو رو کر آپسمین مل گئے اور سمجھ لیا کہ اگر یہود کا کہا مانے گے ایمان جاتا رہیگا
کافر ہو جاوینگے پس حق تعالی اُنکو اس وجہ سے خطاب فرماتا ہی وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُهٗ اور کیونکر کفر کروگے
تم اور حال یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمھارے آیتین اللہ کی اور درمیان تمھارے پیغمبر اسکا ہی وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور
جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو اوس اور خزرج سے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا سمجھ لیجے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ تقوی ایسا کہ
جو حق تقوی کا ہی کسی سے نہین ہو سکتا پس عنایت الٰہی نے بار اس مشقت کا اُس امت سے اٹھا لیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت
پہنچی کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم پرہیزگاری کرو اُسقدر کہ مقدور تمھارا ہی وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجے
کہ لفظ نہی کا موت پر واقع ہی لیکن حقیقت مین امر ہی باقامت اسلام تا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا اور محکم پکڑو تم ای انصار
رسی اللہ کی اکٹھے یعنے سب تم سمجھ لیجے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہی یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اعتصام بذیل متابعت سید
انام صراط مستقیم اور دین اسلام ہی قطعہ سمجھیگا یہان نہ حضرت معبود کو کوئی ؛ وہان پائیگا نہ جنت موعود کو کوئی ؛ سچ ہی کہ بے متابعت سید
رسل ؛ پہنچے کبھی نہ منزل مقصود کو کوئی وَلَا تَفَرَّقُوْا اور مت متفرق ہو تم خدمت اُسکی سے ؎ خدمت انکی اپنی عظمت جانئے ؛ عظمت کونین خدمت
جانئے ؛ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمھارے افاضہ کئی ہی وہ کیا ہی اسلام ہی اور قرآن ہی اور بعد
ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مدینہ مین اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ اسکو یاد رکھتے ہو جسوقت تھے تم آپسمین دشمن
کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے پس الفت ڈالی درمیان دلون تمھارے کے بسبب برکت اسلام کے اور معیت خدمت سید انام کے فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ
اِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اسکے کے بھائی آپسمین وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا اور تھے تم بواسطہ ضلالت اور

جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھیکے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنے کے تھے دوزخمین اگر صحالت مین مرجاتے تو دوزخمین جاپڑتے پھر بچایا تمکو اللہ نے اس سے منہا کی ضمیر حفر کی طرف ہی یا نار کی طرف کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اسیطرح بیان کرتا ہی حال تمھارا نفرت قدیمی اور الفت مجدد سے اللہ روشن کرتا ہی لَكُمْ اٰيٰتِهٖ تمھارے واسطے نشانیان وحدنیت اپنے کی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم راہ پاؤ اور ثابت رہو اوپر طریقے ہدایت کے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ اور ہرایئہ چاہیئے کہ ہوتم مین سے ایک جماعت کہ وہ بلاوین آدمیونکو طرف بھلائی کے سمجھہ لیجے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہی یا نفقہ دینا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بلانے والے مؤذن ہین کہ لوگونکو طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھہ اچھی چیز کے اور باز رکھین نامعقول سے سمجھہ لیجے کہ معروف وہ ہی جو موافق کتاب اور سنت کے ہوا اور منکر وہ ہی جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہوا اور نزدیک محققون کے معروف خدمت حق ہی اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفون کے یاد الٰہی معروف ہی اور غفلت منکر اور بلانے والے اولیاء اللہ ہین اور نزدیک عاشقون کے معروف بیان ماسوی محبوب ہی اور منکر خطر غیر سے نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دلمین کبھی آوے کسی کے یاد مین سب کچھہ بھلا نا اسکو کہتے ہین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ بلانے والے طرف بھلائی کے اور امر کرنیوالے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے وہ ہین چھٹکارا پانیوالے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہوتم اے مسلمانو مانند ان لوگونکے کہ متفرق ہوئے ساتھہ عداوتکے جیسے یہود اور نصاریٰ کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود مین مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ اور نصاریٰ مین مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور مارپہ اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور خلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے اس سے کہ آئین انکے پاس دلیلین روشن بیچ کتابون انکی کے سمجھہ لیجے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین مین پانچ سو برس بعد موت حضرت موسیٰ کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسیٰ کے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ بگاڑنے والے دین کے واسطے انکے ہی عذاب بڑا اس دن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ انکے فرماوے گا حق تعالےٰ انکو ازراہ توبیخ کہو کفر تم بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے سمجھہ لیجے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہین کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہین کہ زبان سے اقرار کرکر دل سے انکار کیا یا کفار ہین کہ روز میثاق مین ربوبیت الٰہی کا اقرار کرکر دنیا مین کفر اختیار کیا یا مرتد ہین کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر مین پڑے یا خوارج روافض ہین کہ راہ سنت چھوڑکر بدعت مین پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بسبب اسکے کہ تھے تم بعد ایمان کے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ انکے یعنے موسنان اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالیٰ کے ہونگے یعنے بیچ بہشت کے یا رحمت وصال مین کرشمہ وجمال الٰہی ہی هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ یہہ کہ گذرین اس سورے مین اخبار اور احکام سے نشانیان ہین اللہ کی بیچ خوش خبریکے اور ڈرانیمین اور وعدیکی اور وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اسکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھہ سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرف سے اوپر عالمون کے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اور بغیر گناہ کے عقوبت نہین فرماتا عالمین سے مراد جن وانس ہین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی ستارون اور فرشتون سے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی کان اور موالید سے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھرے جاتے ہین سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہوتم بہتر امت جو نکالے گئے ہین واسطے لوگونکے یعنے تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الٰہی مین یا لوح محفوظ مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یا کتب انبیا مین یا روز میثاق مین کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجے کہ خیریت اس امت کی اسواسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہی ع افضل پیمبرونمین اپنے ہین جو پیمبر پھر افضل امم ہون ہم امتی نکیون کر ۔ اور حق تعالی نے اس امت کے لوگونکو تین صفتونکے ساتھ امتیاز
بخشا ہی ان کو بیان فرماتا ہی تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ایک یہہ ہی کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہی کہ جو شرع مین مستحسن ہی
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے کہ جو شرع مین برائی ہی وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ
خدا کے سمجھ لیجے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانیات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا ہی رحمان پر جو ایمان لائے سب اسکے فرمان پر وَلَوْ آمَنَ
أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہی پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتے واسطے اُن کے وہ تصدیق اور اقرار کفر
انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ بعضے اُنمین سے ایمان لائے ہین جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے اور اکثر اُن مین سے فاسق
ہین لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ہرگز نہ ضرر پہنچاوین گے تم کو مگر رنج تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاوین گے یا بہتان تمپر لگاوین گے یا قتال سے ڈراوین گے
وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ اور اگر لڑائی کرین گے تم سے پھر دیوین گے تم کو پیٹھ اور شکست کھاوین گے ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ پھر نہ مدد
دئے جاوین گے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَمَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر اُن کے علامت
خواری جزیہ دینے کی جہان پائے جاوین مگر ساتھ پناہ کے اللہ سے اور پناہ کی لوگون سے یہان استثناء منقطع ہی یعنے خواری لازم ہی اُنکی
ذاتکو مگر چھٹکارا ہی ساتھ عہد الٰہی کے کہ قبول جزیہ ہی اور ساتھ عہد مسلمانون کے کہ بعد لینے جزیے کے ہی وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ اور پھر
آئے یہود ساتھ غصے کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الٰہی ہوئے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر اُن کے نشانی فقیری کی ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ یہہ خواری اور فقیری اور آنا غضب الٰہی مین اسواسطے ہی کہ تھے وہ از روے عناد کفر کرتے ساتھ
نشانیون اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام تورات یا ہمارے پیغمبر کے معجزات وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے تھے پیغمبرونکو ناحق سمجھ
لیجے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہی لیکن یہان انکے اعتقاد کے موافق ارشاد کیا کہ اُنکے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت
برا ہی اور قتل آبا یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی انکی بھی ہوئی اس سبب سے اُنکو بھی قاتلون سے کہنا ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ
كَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبد اللہ بن سلام اور اُنکے اصحاب
جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا ان کے مشرف باسلام ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہمارے قوم کے اشراقون نے خلاف اپنے اسلافونکا کیا اور ہم سے
راہ مخالفت کا لیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لَيْسُوا سَوَاءً نہین ہین مسلمان اہل کتاب برابر کافرون کے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ
بعضے اہل کتاب سے ایک جماعت ہی قائم دین اسلام پر کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہین يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ
پڑھتے ہین قرآن اوقات رات کے مین یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ کرتے ہین تلاوتکا یا نماز پڑھتے ہین اُسوقت اور مشہور
تر نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت کے ہی سمجھ لیجے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عشا کی نماز کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکل
کر حجرہ مبارک سے فرمایا کہ سمجھ لو کسی دین مین کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا سوا تمہارے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور صفت امت
قائمہ کی فرماتا ہی حق تعالی کہ ایمان لاتے ہین ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بھلائی کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا سب مامورات شرع اور منع کرتے ہین برائی
سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہی یا تمام منہیات شرع کی اور جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون کے اور بانٹنے مین میراث کے وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور یہہ لوگ ہین یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحون سے ہی وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ اور جو کچھہ کرین گے بھلائی سے پس
ہرگز نکئے جائینگے ناقدری اسکی یعنے ثواب اعمال مین نقصان نہوگا اور عمل اس امت قائمہ کا ضایع نکرین گے سمجھہ لیجے کہ نقصان ثواب کو یہان
کفران فرمایا ہی جیسے توفیہ ثواب کو شکر اس آیت مین وکان سعیکم مشکورا وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدا تعالی جانتا ہی پرہیزگارونکو یعنی
انکے احوال سے آگاہ ہے اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ قرآن کے اور
نبی آخر زمان کے وہ کعب بن اشرف اور یار اسکے تھے ہرگز نہ کفایت کرینگے اسے مال انکے کہ رشوت مین علما کو دیتے ہین یا آپ اپنے نیچ قوم سے
لیتے ہین اور نہ اولاد ان کی کہ اسپر گھمنڈ کرتے ہین عذاب اللہ کے سے کچھہ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور یہہ لوگ کافر رہنے
والے دوزخ کے آگ کے ہین اور وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مثال اسکی جو خرچ کرتے
ہین یہود بیچ اس زندگانی دنیا کے سمجھہ لیجے کہ یہان مراد یہود ہین کہ عالمونکو اپنے رشوت دیتے تھے یا ابو سفیان اور اصحاب اسکے ہین کہ حرب
احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عیدونمین بتون پر اپنے چڑھاتے تھے یا منافق ہین کہ ریا اور دکھانے واسطے نفقہ کرتے
تھے كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ مانند مثال اس باؤ کے ہی کہ ہووے بیچ اس کے سردی سخت پہنچی کھیتی ایک
قوم کی کو کہ ساتھہ شرک اور معاصی کے ظلم کیا انھون نے جانون اپنے کو پس ہلاک کیا اس باؤ نے کھیتی اسکے کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
اور نہین ظلم کیا ان کھیتی والونکو ساتھہ نابود کرنے کھیتی کے خدا تعالی نے اور لیکن وہ ہین کہ جانون پر اپنے ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب عذاب اللہ
کے ہون سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی اس مال کو کہ بے موقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع مین اس کھیتی سے کہ پالا مارے ہوس کے کہ
کسی کو اس سے نفع نہ پہنچے کہا ہی بعضون نے کہ نفقہ ناپسندیدہ انکا ان کے ہلاک کرنے مین ایسا ہی جیسی باؤ مہلک کھیتی کے جلانے مین
يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست ولی سوا اپنے سے کہ مسلمان ہین بنائے
جنس تمھارے سمجھہ لیجے کہ بعضے صحابہ منافقون سے دوستی رکھتے تھے اور یہود سے دل سے آشنائی حق تعالی نے منع فرمایا انکے ہم نشینی سے
کہ بیگانے ہین یگانے نہ ہون گے لَا يَاْلُونَكُمْ خَبَالًا نہین کمی کرتے تم سے تباہ کرنے مین وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین
پڑو تم قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے علامت ناخوشی منہون ان کے سے سمجھہ لیجے کہ یہود ہمیشہ عیب
جوئی مسلمانونکی کرتے تھے اور منافق پیمبر کی جناب مین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ اَكْبَرُ اور جو کچھہ چھپاتے ہین سینے
انکے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہی اس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے
تمھارے نشانیون کو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روئے انصاف کے سمجھتے مواقع نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے
کہ دشمنان نہانی ہین ؎ دوست ہین تین قسم ای رفت ؛ جانی ہین اور زبانی و نانے ؛ یار جانی سے جی کا کہہ احوال ؛ کہ تیرا دوست ہی
وہ در ہر حال ؛ اور زبانی جو ہین انھون سے تو ؛ صرف رکھہ ظاہری ہی گفتگو ؛ اور جو ثالث قسم ہی اسکو نان ؛ دے کے بس ٹال اے فہیم
زمان ؛ هَا اَنْتُمْ اُولَاءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھہ لیجے کہ ہا حرف تنبیہ کا ہی اوپر خطا یارون کے کہ اغیارون سے یاریان کرتے ہین پس
بیان خطا کا فرماتا ہی یون کہ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ دوست رکھتے ہو تم انکو اور چاہتے ہو کہ اچھی سی اچھی چیز کو وہ پہنچین کہ اسلام بھی اور نہین
دوست رکھتے وہ تم کو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز کو تم پہنچے کہ کفر ہی ؎ بدی وہ تم سے کرین جنکے خیرخواہ ہو تم ؛ ہزار حیف کہ پھر ان کے
محو چاہ ہو تم وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهِ اور ایمان رکھتے ہو ساتھہ کتاب ساری کے بخلاف ان کے کہ یہہ بعض کتاب پر اپنے ایمان رکھتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین اور بعض کے منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ انکی کتاب مین لکھی ہی ایمان نہین لاتے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب ملاقات کرتے ہین
تم سے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمھارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپس مین بہم خلوت
کرتے ہین کاٹتے ہین اُپر دشمنی تمھاری کے انگلیان نہایت غصے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کینے
والونکو کہ مرجاؤ تم ساتھ غصے اپنے کے سمجھ لیجے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالی جانتا ہی سینے
کینے والے کو سمجھ لیجے کہ امر دعائے بد کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی پس حاصل معنون کا یہہ ہی کہ خدا نہ مارے تم کو مگر اُسی حسد کینے
غصے رشک پر اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمھین یعنے پہونچے تمھین بھلائی جیسی فتح مندی اور مال غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین
ملا تھا ناخوش اور دل تنگ کرتی ہی اُن کو وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد
مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک ہوتے ہین ساتھ اُسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہی کہ غم سے کسی کے شاد ہونا اور شادی سے
غمناک سہ غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو ؛ دشمن اُسّے پھر زیادہ کون ہی ٹک سوچ تو وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اور اگر صبر کرو تم ای مومنو اوپر جفائے یہود کے یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنون کے سے نہ ضرر
کرے تم کو مکر اور حیلہ انکا کچھ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین گھیرنے والا ہی ساتھ علم کے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ
اَهْلِكَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی اللہ عنہا کہ اہل تیری ہی سمجھ لیجے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب
کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کی تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ابوسفیان
نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ اور سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لے کر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین اور شہر ہی مین ان سے لڑین بعضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نہ تھے حضرت کو
سمجھایا کہ نکل کر لڑئے حضرت ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال انکے کے متوجہ ہوئے راہ سے عبد اللہ بن سلول نے تین سو منافقون
کو لے لشکر اسلام کو پشت دے مراجعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اسدن کے صبح کو حق تعالے
نے ارشاد کیا ہی کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ دیتا ہی مسلمانونکو جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے
اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المومنین
علی مرتضی کو اپنی ملازمت شریفہ مین متعین فرمایا تھا اور عبد اللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیر انداز دیکر رخنہ کوہ مین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ وہان
سے جنبش نکرین وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول تمھارا کہ مدینے کے توقف مین اور نکلنے مین کہتے تھے اور جاننے والا ہی
نیتین تمھاری ساتھ علم قدیم کے اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا تھا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ نے اوس سے اور
بنو سلمہ نے خزرج سے اَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین اور پھر جائین لڑائی سے جسوقت ابن ابی پھرا تھا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا واو حال ہی یعنے کس طرح
سے بھاگتے اور پھرتے اور حال یہہ ہی کہ اللہ یار اور مددگار تھا ان دونو فرقون کا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا کے نہ اوپر
غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے تو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے
بیچ اس جگہہ کے کہ اس کو بدر کہتے ہین اور وہ چاہ ہی منسوب بہ بدر بن کلدہ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنون کے آنکھون مین
بسبب کمتی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور بہت بڑا لشکر مشرکونکا دیکھ کر ہراسان نہو اور منافقون کے پھرنے سے دہشت نکرو

لعلکم تشکرون شاید کہ توفیق پاؤ تم اور شکر کرو تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمہارے زیادہ ہو سمجھ لیجے کہ بعد نصرت مسلمانون کے کہ حرب بدر مین ہوئی تھی خبر دیتا ہی اللہ اور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ تقول للمؤمنین جسوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اُسوقت کہ درماندہ تھے الن یکفیکم ان یمدکم ربکم کیا نہ کفایت کریگا تم کو یہہ کہ مدد کرے تم کو پروردگار تمہارے بثلثة الاف من الملئکة منزلین ساتھہ تین ہزار سوار فرشتون سے اُتارے ہوئے عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اُتارنیکا احد کے دن کیا تھا بشرط صبر اور تقوی کے چنانچہ فرماتا ہی بلی ایجاب ہی بعد نفی سے یعنے مدد کرے تمہاری ان تصبروا وتتقوا اگر صبر کرو تم لڑائی مین دشمن کے اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمے مین لڑائی کے کہین سمجھہ لیجے کہ اصح اور اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار فرشتے بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچ ہزار اُتارے چنانچہ فرماتا ہی ویاتوکم من فورھم ھذا اور آوین تم پر دشمن تمہارے جوش اور خشمناکی سے کہ انکو ہی یا فوراً آوین دیر نکرین ھذا یمددکم ربکم بخمسة الاف من الملئکة مسومین یہہ ہی کہ مدد کرتا ہی تم کو پروردگار تمہارا ساتھہ پانچ ہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سے سمجھہ لیجے کہ عادت مستمرہ ہی بہادرون کی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی برپا اپنے مرکب پر رکھتے ہین پس فرشتے جو اترے تھے اس روز انکی نشانی یہہ تھی کہ پھیٹے بندھے تھے درمیان دو مونڈھون کے چھوٹے تھے یا موصوف سرخ پیشانی پر اور دمین گھوڑون کی بندھی تھین وما جعلہ اللہ الا بشری لکم اور نہین کیا اس امداد کو تا اس اُتارنے فرشتون کے کو یا اُس کہنی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے ساتھہ جلدی فتح پانیکے ولتطمئن قلوبکم بہ اور تو کہ آرام پکڑین دل تمہارے ساتھہ وعدہ نصرت کے وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب حکمت والے سے کہ کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور فتح دینا اور شکست کھلانا دونون اسکے متضمن حکمت ہی اور بدر کے لڑائیمین تمھین فتح سند کیا لیقطع طرفا من الذین کفروا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور نیست کرے ایک گروہ بڑے کو ان لوگون سے کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہی کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسون کو قریش کے پہونچی ستر مارے گئے اور ستر قید ہوئے او یکبتھم فینقلبوا خائبین یا یہہ کہ خوار اور نگونسار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست کھاوین نامراد اور بے بہرہ اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجے کہ بدر کے لڑائیکا مذکور جنگ احد کے بیانمین اسواسطے ارشاد کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونون بجا لاوین احد کے لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے صفین باندھکر کوہ احد کو پشت پر لے اور قبیس کو یسار پر چھوڑ منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ ہوئے اور فوج نے بیچ گھونگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اسپر گرا اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیراندار کہ محافظت رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام سے نہ ہلیو وہ بھی مال غنیمت کے ہوس مین وہان سے دوڑے ہر چند عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ مانا مگر دس آدمیون سے بھی کچھہ کم ان کے ساتھہ رہ گئے اور باقی سب لوٹنے کو مال کے چلے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیکے اوسنے فرمانے کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہی ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبداللہ بن جبیر پر دوڑے اور انکو اور انکے ہمراہیونکو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کہ لشکر اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہو گیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر نہ کر مرتبہ کئی اور پھر جمع ہو کر مسلمانکو گھیر لیا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت مین قائم رہے القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ دُر دُرج لعل آبدار دندان سید مختار سنگ بدگوہران کفار سے آزردہ

ہوا نظم دُر دندان سہیل آسانی ؛ سنگ کو رنگ لعل کا بخشا ؛ سنگ ہوتے ہین اسکے ای رفت ؛ سنگدم مین عقیق رنگ ہوا ؛ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت اندہ پہنچی اور حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ ترا ندوہ ہوا بعضے صحابہ آپکو کوہ احد کی طرف لائے کفار نابکار ہٹ کرنے کی طرف روانہ ہوئے آپکی خاطر شریف مین گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ حال پر لگا وین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے اسکام سے کہ نفرین کفار کی ہی کچھ چیز یعنے تیرے اسکام سے کچھ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر یہہ کہ خدا تعالی توبہ دے انکو أَوْ بمعنی الا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب کے عطف لیقطع پر ہی اور حاصل معنی کا یہہ ہی کہ خدا تعالی نصرت دے تمکو ساتھہ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت انکا بقتل صنادید قریش یا ہزیمت پاوین وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے انکو تا کہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یا عذاب کرے انکو جو اپنے کفر پر قائم رہین پس تحقیق وہ ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ ہیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی جسے چاہے اور عذاب کرتا ہی جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی دوستون اپنون کو مہربان ہی بندون پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہی کہ اضعاف درہم ہین ہی اور مضاعف اجل مین لوگ ایام جاہلیت مین مال اپنا بڑہا دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑہاتے بڑہاتے مدیون کو تھوڑے روز مہین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈریو اللہ سے وہ بات نکرو جسکو منع کیا ہی تو کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اس آگ سے یعنے پرہیز کرو اسکام سے کہ تمھین آگ مین ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے سمجھہ لیجے کہ آگ دوزخی واسطے کافرون کے ہی ہی بالذات اور عاصی گنہگار ہونگے واسطے بالعرض ہی یا یہہ کہ کافرونکے واسطے آگ تعذیب کی ہی اور مومنان فاسق کو واسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ جلدی کرو طرف اس چیز کے کہ سبب بخشش کی ہو تمھارے پروردگار تمھارے سمجھہ لیجے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم مین ہی اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندون کے ہی طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہی یا ادائے فرائض ہی یا تکبیر اولی ہی بجماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہی نماز جماعت مین یا باخلاص ہجرت ہی قبل از فتح مکہ یا متابعت سنت ہی یا استغفار ہی یا جہاد ہی کہ مقتضائے مقام ہی اسواسطے کہ یہہ آیت خلال قصہ احد مین نازل ہوئی ہی اور محقق کہتے ہین کہ یہہ جلدی بقدم گل نہین بلکہ بپائے دل ہی جبتک آپ سے بجائے محبوب کو نپائے بیت ان پاؤن سے پہنچینگے اس راہ نہ پایان کو ؛ جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو ؛ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ڈرو اس راہ مین ساتھہ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہی اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمون کے جانا مقام قرب مین اور جنت وصال مین بکمال محال ہی نظم جو اپنی ہوا اور زد کھووے گا ؛ اور عیش و طرب ؛ تجھہ غم دل بکشت جان بووے گا ؛ بارنج و تعب ؛ رکھیگا نہ دل نہ دلکی خواہش کچھہ اور ؛ غیر از جانان ؛ وہ راہ محبت مین روان ہووے گا ؛ رفت ہر ڈھب ؛ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاوے تمھین جنت کو کہ چوڑائی اسکی آسمان اور زمین ہی سمجھہ لیجے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اسکا وہم و شمار مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اگر آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجے اور ہر ہر طبقہ برابر برابر رکھہ کر پھیلائے تو عرض بہشت کا ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیار کی ہی واسطے پرہیزکرنیوالونکے شرک سے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جولوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھ لیجے کہ مراد اس سے تمام احوال ہی کہ انسان کسی حالمین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہی کہ کسی نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الٰہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہوسکیگا کہ قیامت مین اُسکا عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دھرونگا حدیث مین وارد ہی کہ لیس الشدید بالصراعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھہ کشتی کے کہ پہلوان دوسرے کو پچھاڑ سو اسکے نہین کہ پہلوان وہ ہی جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہو اور نکرے بیت صف شکنی سے نہین کچھہ پہلوان پنجہ شکنی چاہیے رفت یہان وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگون سے یا بندگان زرخریدگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خدا دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو سمجھہ لیجے کہ بہتر قسمون احسانکے سے یہ ہی کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اُس سے نیکی کرے تیسیر۔ مین ہی کہ حضرت امام حسنؓ کے گھر کئی مہمان آئے تھے آپنے لونڈے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسہ آش گرم لایا ہیبت اور رعب امام کے سے پانون نے اسکے لغزش کھائی وہ کاسہ آش گر پڑا سر مبارک پر امام کے آپ نے ازراہ تادیب نہ ازطریق تعذیب اسکے طرف دیکھا اُسنے پڑہا الکاظمین الغیظ آپنے فرمایا کہ غصہ میرا فرو ہوگیا اُسنے کہا والعافین عن الناس آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے اپنے ملکیت سے تجھے آزاد کیا فظم ہوسکے رفت تو بھلائی تو کر: دیکھہ کسی سے نہ برائی تو کر پچھسے برائی بھی کرے کر کوئی پہ بدلے مین نیکی ہی تو کر اسکے بھی پہ نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل یاد رکھہ سہا کرو اور کر عمل وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ سمجھہ لیجے کہ یہہ معطوف ہی الذین ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہہ ہی کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے ہین دوسرا تائب غیر مصر ہین انکا بیان یہہ ہی کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ مباشرت معاصی کے سمجھہ لیجے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام بڑا ہی اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہی اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہی اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور یا ہاتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض ہر تقدیر بعد فاحشہ و ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین اللہ کو یعنے عقوبت خدا کو یا عتاب اسکے کو ساتھہ سنو ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا مستذکر ہون وعدہ مغفرت کے کہ موقوف ساتھہ استغفار کے ہی فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پس بخشش چاہینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہی گناہون کو یہہ استفہام بمعنی نفی ہی یعنے کوئی نہین بخشتا گناہون کو بندون کے مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور نہ ہٹا دی کرین اوپر اس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت ہٹا دی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہی عذاب گناہ سے شان نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ ایک شخص خرما فروش تھا اسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنے کو آئی اسنے اچھے خرمے دینے کے بہانے سے اُسے گوشہ مین لیجا کر اس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور دہن پاک میرا آلودہ بلوث حرام مت کر وہ اپنے حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمہارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالیٰ نے تاکید امید واری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ

ابو الیسر کے شانہین ہی یا بہلول نباش کے یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اُتری ہی کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مستقیمونکی کہ منقسم اوپر دو قسم کے تھی جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ بدلا انکا بخشش ہی پروردگار انکے سے وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ اور اچھا ہی ثواب ثواب عمل کرنیوالونکا کہ مغفرت ہی اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تم سے راہین بیتے واقعی درمیان جہان کے شادی اور غم سے اور راحت اور محنت سے یا راہین شریعتون کی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا جنگل فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا هَٰذَا یہہ کلام کہ قصے ہین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانے کی کوئی بَيَانٌ لِّلنَّاسِ سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہی واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ اور ہدایت اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکے لکھا ہی کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھکر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے انکی تسلی کے واسطے یہہ آیت بھیجی وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ پانیکا اور حال آنکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روے محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مرد جنتی مین اور انکے دوزخی یا یہہ بشارت ہی مومنونکو کہ تم غالب اور فتح یاب ہوگے اِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون اِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگے ہین تمکو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم تمھارے یکے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہی اوپر انکے باری باری پھیرتے ہین ہم انکو درمیان لوگون کے کوئی دن خوشی کا آتا ہی کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا نظم کبھی عیش و عشرت کبھی رنج و درد کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد کبھی فرح و جرح و کبھی فرح و چنگ زمانے کے یہہ دیکھکر رنگ و دھنگ سمجھ لے کہ کرتا ہی ہر شی وہی وہی ہی وہی ہی وہی ہی اور یہہ مداولہ اسواسطے ہی کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ دیکھے اللہ معبران لوگونکا کہ ایمان لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ اور تو کہ پکڑے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایک دوسرے کے ہون کہ کون معرکہ جہاد مین قائم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہی مداولہ کا سمجھ لیجے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچتی ہی گناہ انکی گھٹاتی ہی وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ اور مٹا ڈالے کافرونکو أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے یہہ کہ داخل ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے ان لوگونکو کہ جہاد کرتے ہین تم سے وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اوپر فرمانے رسول کے یا ٹھہرنے والون کو وقت آنے مصیبتون کے سمجھ لیجے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جان دے تاکہ پائے جانان کو ؛ کھوکے سر دیکھ سر عرفان کو وَلَقَدْ كُنتُمْ تحقیق تھے تم کہ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے موت کی یعنے شہادت کی مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے مشاہدہ کرو اسباب اسکے کو کہ حرب ہی فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ پس تحقیق دیکھ لیا تمنے اسکو کہ طلب کرتے تھے لڑای کفار کے سے اور حال آنکہ تم دیکھتے ہو یارون اور بھائیون اپنونکو کہ مارے گئے یا نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ انکو اکیلا لڑائی مین چھوڑکر اپنی جان بچانے مین کوشش کرتے ہو لکھا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھا کر کشتونمین پنہان ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مارے گئے یہہ سنکر ضعفائے اسلام نے چاہا کہ عبد اللہ ابی کے طرف رجوع کرین کہ وہ ابو سفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ملامت فرمائی انھون نے عذر کیا کہ آپکے شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف سے نہ
ٹھہر سکے حق تعالی انکے دفع عذر مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری
طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے پیغمبر اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مر جاوے یہہ
پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے تم اوپر ایڑیون تمھاری کے یعنے ترک جہاد کا کرو تم یا مرتد ہو جاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر
دونون ایڑیون اپنی کے ساتھ ترک کرنے جہاد کے یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیوالے اپنے پھر جانے سے
اللہ کو کچھ کہ ورود مضار اور منافع کا اوپر اسکے روا نہین وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ اور شتاب جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالونکو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین لائق کسی نفس کو یہہ کہ مر جاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہی خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ مین كِتَابًا مُّؤَجَّلًا
لکھنا کر کر زمانہ اسکا مقرر کیا گیا کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجے کہ اس آیت مین حرص دلانا ہی مسلمانونکو اوپر جہاد کے
اور دلیر کرنا ہی مؤمنون کو لڑائی مین اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہین ہوتی ہی اسکا وقت معین مقرر ہی وہ
دلیر ہوگا معرکہ جنگ مین رباعی تقدیر خدا پہ جو نگہ اپنی کرے ؛ وہ جنگ و حوادثونمین کاہیکو ڈرے ؛ جسکی کہ نہین ہی موت رافت یہہ سمجھ ؛
کاٹے سے نہ وہ کٹے نہ مارے سے مرے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہی ثواب دنیا کا
دین گے ہم اسکو دنیا سے جو کچھ کہ مقدر کیا ہی ہمنے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دین گے
ہم اسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِى الشَّاكِرِيْنَ اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ
قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور کتنے پیغمبرون سے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوئے انکے خدا کے لوگ بہت سمجھ لیجے کہ ربی بہ
معنے ربانی ہی یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہی کہ ہزار سے زیادہ نہو اور عین المعانی
مین دس ہزار لکھے ہین فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب انکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اسکے جو پہنچا انکو محنتون سے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ
اللہ کے جہاد کفار مین وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیون سے اور نہ کڑکڑائے دشمنون سے سمجھ لیجے کہ یہہ تعریض
منہزمون کی کہ التجا ابن ابی سے کر کر خط امان طلب کرتے تھے ابو سفیان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہی صبر کرنے
والون کو اوپر جہاد کے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہین تھی بات ان خدا کے لوگون کی بعد قتل پیغمبر انکے کے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا
انھون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہماری وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری بیچ
کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ اور مدد دے ہمکو
اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا پس دیا انکو اللہ نے باعث برکت دعائے یا استغفار کی یا بسبب صبر کرنیکے اوپر مقاتلے
کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہی اور ہاتھ آنا غنیمتونکا ہی وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین بہشت کی
ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھ لیجے کہ ثواب
دنیا اور آخرت کا محققون کے نزدیک دونون سے دھیان اٹھا کر ایک اللہ کیطرف لو لگانا ہی ؎ شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہی ہم کو

بس چلے اپنا تو وصل اسکا ہی بس ہی ہمکو یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانو گے تم اُن لوگونکا جو کافر ہوئے سمجھ بیجئے کہ یہہ آیت اس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہی جنھون نے ابوسفیان سے طلب امان کی کئی تھی کشاف مین لکھا ہی کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہی تمھین کہ اپنے دین کیطرف رجوع کرو حق تعالی نے فرمایا کہ اگر منافقون کے کہے پر عمل کروگے تو یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پھر دینگے تم کو اوپر ایڑیون تمھارے یعنے کفر پر پس پھر جاؤ گے تم زیان پانیوالے دونو جہان مین پس دشمنونکا کہنا نہ مانو بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ بلکہ جانو کہ اللہ یار اور مددگار اور دوست اور کارساز تمھارا ہی پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سوا حق کے غیر سے نچاہو وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور اللہ بہتر مدد کرنیوالونمین ہی سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون ان لوگونکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ بیجئے کہ حق تعالی نے روز احد مین بھی ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے حجت قتال ترک کرکر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے دل مین کیون تھا بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ بسبب اسکے کہ شریک لاتے تھے ساتھ اللہ کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وہ چیز کہ نہین اُتاری اللہ نے واسطے کوئی دلیل وَمَاْوٰھُمُ النَّارُ اور جگہہ انکی آگ دوزخ کی ہی وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ اور بری ہی جگہہ رہنے ظالمون کی بیچ دوزخ کے وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗٓ اور تحقیق سچا کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا فتحمند رہے جب صبر چھوڑا شکست کھائی صحیح حاکم بین ابن عباس رضی اللہ سے نقل کی ہی کہ خدا تعالی نے جیسی نصرت کہ جنگ احد مین پیغمبر کی فرمائی ویسے کسی مقام پر نہین کئی بعضے لوگون نے اس بات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ مین کتاب اللہ سے کہتا ہون کہ فرمایا ہی کہ وعدہ نصرت میرا ساتھہ تمھارے سچا ہوا اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِہٖ جسوقت کہ مارتے تھے تم کافرون کو ساتھہ حکم خدا کے یا معونت اسکے کے دن فتح تمھارے تھا حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور جھگڑا کیا تمنے بیچ کام حرب کے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمانی کی تمنے عبداللہ ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمھارا اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہوگئے تم مِّنْ بَعْدِ مَآ اَرٰکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ پیچھے اس سے کہ دکھایا تمھارے تین جو چاہتے تھے تم نصرت اور غنیمت سے مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا بعض تم مین سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوری کا اور وہ طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پانون نکال کر غنیمت کیواسطے دوڑا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ اور بعض تم مین سے وہ تھا کہ ارادہ کرتا تھا ثواب آخرت کا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت شہادت کا چکھا ثُمَّ صَرَفَکُمْ عَنْھُمْ لِیَبْتَلِیَکُمْ پھر باز رکھا تمھین خدا نے اور منہہ تمھارا پھیر دیا اُنسے یعنے قتل کافرونکے سے بعد غلبے تمھارے اُنپر تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمائش والونکا کرے تو کہ صبر تمھارا ظاہر ہوجاوے وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ اور تحقیق معاف کیا تم سے کہ برے مخالفت کے سے تمکو نہ ہلاک کیا وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور اللہ تعالی صاحب فضل کا ہی اوپر ایمان والون کے سمجھہ بیجئے کہ یہہ بھی اُسکے فضلون سے ایک فضل تھا کہ تم سب کو ہلاک نہ فرمایا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ اور نہ موڑ کھڑے ہوتے تھے تم اوپر کسیکے آدمیون سے یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمکو بیچ پچھاڑی تمھارے کی سمجھہ بیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ آؤ طرف میرے اے بندگان خدا آؤ طرف میرے اے بندگان خدا مین ہون فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہیگا بھاگنے سے پس واسطے اُسکے جنت ہی فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس دوبار دیا تمکو غم ساتھہ غم کے سمجھہ بیجئے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کے کہ اس غم مین شکست

اور موت اقربا وُنکی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر نہ چھوڑو مصیبت اور بلا مین اور دوسرے لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تو کہ نہ غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے وَلَا مَا أَصَابَكُمْ اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل اور جرح اور ہزیمت سے وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ تعالی خبردار ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ پھر اُتارا اللہ نے اوپر تمہارے پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگھہ تھی کہ ڈھانکتی تھی ایک گروہ کو تم مین سے کہ مومنان حقیقی تھے سمجھہ بیجے کہ تفسیر حسینی مین تبیان سے منقول ہی کہ یہہ خواب سبک ساتھہ آدمیون پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجرونمین سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف انصارونمین سے اور بعضون نے زبیر کو داخل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ لنگنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ ڈھانک لیا ہمکو اونگھہ نے مین لڑائی مین یہانتک کہ گرتی تھی تلوار ہاتھہ سے ایک کے ہم مین سے پس پکڑتا تھا اُسے پھر گرتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ اور ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب بن قشیر اور اصحاب اسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا انکو جانون انکے يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرتے تھے ساتھہ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی تمام نہوگا يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے برسبیل انکار یعنے نہین واسطے ہمارے کام فتح کے ہی کہ وعدہ کیا تھا کچھہ چیز یعنے طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابوسفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تین کہا کہ مارے گئے ہونگے خزرج اُسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من الامر شیء یعنے ہماری تین انکے کام مین اختیار نہین ہم جسنے کہا تھا مدینے سے باہر مت جاؤ ہماری بات نامنی قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اُسکے پر ہا ہی ابوعمرو اور یعقوب نے کلہ ساتھہ پیش لام کے پڑہا ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ چھپاتے ہین منافق بیچ جانون اپنے کے شکست شبہون سے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتی واسطے تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانونکی تلوارون سے یا اس ڈر سے کہ پردہ فاش ہوئے اعمال قبیحہ اور نیات فاسدہ اُنکے ظاہر ہون يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کہتے ہین خلوت مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے کام اپنے مے کچھہ بہرہ اور نصیبہ یا اگر دین ہمارا برحق ہوتا مَا قُتِلْنَا هَٰهُنَا نہ مارے جاتے ہم یہان یعنے ساتھہ ہمارے شکستہ ہوتے اور شکست نہم کھاتے قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ کہہ اگر ہوتے تم اے منافقو بیچ گھرون اپنے کے اور نہ چاہتے باہر نکلنا ہمارے ساتھہ لَبَرَزَ الَّذِينَ الْبتہ نکلے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازل کے كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہی اوپر انکے مارے جانا طرف جاگہہ پڑے اپنے کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی الی مضاجعہم کے تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھہ مسلمانون کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم الم کے کہ رکھتے ہو امن اور آرام پر اُتارا تا کہ اسکے وعدے پر مضبوط رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ اور تو کہ آزماوے اور ظاہر کرے خدا اس چیز کو جو بیچ سینون تمہارے کی ہی اندیشون سے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تو کہ خالص کر لیوے اس چیز کو جو بیچ دلون تمہارے کی ہی نیتون اور ارادون سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہی سمجھہ بیجے کہ اس آیت شریفہ مین جو تمام قرآن مجید مین حروف ہین سب سے وجوہ مین عمل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہین کہ دور رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا ہی إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پھر گئے تم سے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اُسدن کہ ملے دو گروہ یعنے مسلمان اور کافر لڑائی مین إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوا اسکے نہین کہ لغزش دی انکو شیطان نے باشیطان نے طلب کی اُنسے ذلت پس مانا اُنھون نے کہا اُسکا بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت بعضے اس چیز کے کہ کی تھی یعنے مخالفت حکم پیغمبر کے وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ

اور تحقیق معاف کیا اللہ نے اُنسے یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر اُنکے کے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنیوالا ہی تحمل کرنیوالا ہی جلدی نہین
فرماتا عذاب کرنے مین گنہگارونکے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگون کے
کہ کافر ہون یعنے منافق وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیو کتے ہوے مرے ہوے اپنون کے اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ جسوقت چلتے بیچ
زمین کے واسطے تجارت کے اور مرتے اَوْ کَانُوْا غُزًّی یا ہوتے لڑنے والے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوتے لَوْ کَانُوْا عِنْدَنَا اگر ہوتے ہمارے
پاس اور سفر و غزا کو نجاتے مَا مَاتُوْا نمرتے اس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ مارے جاتے اس لڑائی مین پس تم ای مومنون مخالفت
انکی کرو اس قول مین لِیَجْعَلَ اللّٰہُ تو کہ کرے اللہ تعالیٰ ذٰلِکَ اس مخالفت تمہاریکو ساتھ گمان انکے کے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے
حَسْرَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ پچتاوا بیچ دلون انکے کے وَاللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اور اللہ تعالیٰ جلاتا ہی نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہی نہ سفر کی تنہائی اور لڑائی
وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مسلمانو صبر و ثبات سے دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خشنودی خدا مین بچھونے پر لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ البتہ بخشش ہی اللہ کی طرف
سے اور رحمت اسکی خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ بہتر اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے بیت وہ ذرا خوش ہو بہت سی
ہی یہہ زر سے بہتر ؛ خذف کوچہ جانان ہی گہر سے بہتر وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم ای مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ
لڑائی مین کافرون کے لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمہارا ہی اکٹھے کئے جاؤ گے سمجھ لیجے کہ معنی اس آیت کی
مژدہ رسان عاشقان ہین یعنے جو مر جاؤ تم ای طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت شوق لقاے کبریا مین
تو محشور ہوؤ گے ساتھ اسیکے کہ جسکی طلب کی ہی اور مسرور ہوؤ گے ملاقات اُسکے سے کہ جسکے واسطے جان دی ہی بیت جس مرگ مین
ہو وصال دلبر ؛ وہ مرگ ہی زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچے اللہ سے نرم ہوا تو واسطے
اُنکے جنون نے ہزیمت پائی اور شکست کھائی تھی جنگ احد مین سمجھ لیجے کہ نزول اس آیت کا اس وقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے آئے ہوئے اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی خوش خوئی دلجوئی کرنے لگے حق تعالیٰ نے یہہ
آیت نازل فرمائی کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میریکے تھی وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِیْظَ الْقَلْبِ سخت دل
نامہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ البتہ اصحاب تیرے بھاگ جاتے اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے نرہتے فَاعْفُ
عَنْھُمْ پس معاف کر اُنسے تقصیر کہ خدمت مین تیرے کئی وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ اور بخشش مانگ مجھ سے واسطے انکے اس قصور سے کہ ادا
حق مین میرے کیا وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ اور مشورت کر اُنسے بیچ اسکام کے کہ حق تعالیٰ کیطرف سے جسمین حکم جرم صادر نہین ہوا
بعضے کہتے ہین کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی کفار کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے
فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پس بھروسا کرو اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورت کے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی توکل کرنیوالونکو
سمجھ لیجے کہ متوکل حقیقی وہ ہی کہ سوا خدا کے نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے بیت رفت خدا کے عشق مین جو دل دو نیم ہی ؛ امید
ہی کسی سے اُسے اور نہ بیم ہی ؛ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ اور مدد کرے تمہاری اللہ جیسے کہ حرب بدر مین واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ لَکُمْ پس
نہین کوئی غالب آنیوالا اوپر تمہارے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو چنانچہ جنگ احد مین واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ
مِنْ بَعْدِہٖ پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمہاری پیچھے چھوڑ دینیکے وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اور نہین لائق کسیکی کو یہہ کہ خیانت کرے غنیمت مین سمجھہ لیجیے کہ اصحاب بعضے جو پہلو نون بہا دروں مین سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت مین سے ہمین حصہ بہ نسبت اور ضعیفون کے زیادہ عنایت فرما دین یہہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے مین روا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اموال غنیمت مین سے کچھ چیز کم ہو گئی تھی بعضے سیاہ باطن بسبب نفاق کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حق تعالی نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموما تمام انبیا سے خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہین کرتا وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت مین يَاْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اس چیز کو کہ خیانت کی ہی یا پاویگا گناہ اس چیز کا کہ جسمین خیانت کی ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھہ لیجیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن کہنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اٹھائی تھی آپ نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھہ تا قیامت کو لاوے تو ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اس دن ہر جی کو بدلا اُسکا جو کچھہ کمایا ہی نیکی سے اور بدی سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے وقت جزا کے اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ پس جس شخص نے پیروی کی خشنودی خدا کی بیترک کے خیانت ہو یا ہو كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ ہو ویگا مانند اس شخص کے کہ پھرا یا ساتھ غصے اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جگہہ اسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ هُمْ دَرَجٰتٌ یہہ لوگ یعنے انبیا اور اہل امانت صاحب درجون کے ہین یا انکو ہین بیچ اس جہان کے مرتبے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین لوگ امانت داری اور خیانت گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق احسان کیا ہی اللہ نے اوپر مسلمانون کے اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جسوقت بھیجا درمیان انکے پیغمبر آپس انکے سے یعنے آدمیون سے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی اوپر انکے آیتین قرآنکی یا نشانیان توحید کی وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہی انکو اذناس مقتضیات طبعیہ سے برشحات ینابیع احکام شرعیہ یا اصطلاح مین لاتا ہی کام انکے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی انکے کے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھاتا ہی انکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِكْمَةَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل پہچانتے تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ كیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِيْبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہی کہ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا تحقیق پہنچایا تمنے دوبرابر اُسکے کہ اُنھون نے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کیے اور تم نے جنگ بدر مین ستر آدمی انمین سے مارے اور ستر کو قید کر کر لے آئے باوجود اسکے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا کہا تمنے غمگین ہو کر کہان سے ہوا یہہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ جو تمکو پیش آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ نزدیک جانون تمہارے سے ہی کہ نافرمانی کی اور مدینے سے باہر آئے یا ترک مرکز کر کر یہہ بطلب غنیمت اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہی وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھہ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمہاری يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابوسفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ کر سکا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس ساتھہ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اسکے کے وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانون کا لڑائی مین اور ظاہر کر دے وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تو کہ ظاہر کر دے دشمنی ان لوگون کی کہ منافق ہوئے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے ابن ابی اور اصحاب اُسکے کے جسوقت پھرے وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی سے مت پھرو اور بکوشش تمام قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لڑو کافرون سے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو شر انکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والون کے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب ڈول جانتے لڑائیکا البتہ ساتھہ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ ومان لڑائی ہوگی البتہ ساتھ چلے لیکن لڑائی اور بکا ڑ نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقربا ؤن سے صلح اور ملاپ کرینگے هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیک تر تھے انہین سے طرف ایمان کے یا ساتھ اہل کفر کے نزدیک تر تھے کرنے مین یا اہل ایمان يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین ساتھہ منہہ اپنے کے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ جو کچھہ نہین ہیچ دلون انکے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہو جاویگا اور دلمین جانتے ہین کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِهِمْ واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہم نشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوْا اور حال یہہ ہی کہ یہہ کہنے والے بیٹھہ رہے تھے گھرونمین اپنے بچ کر مرنے مارنے سے لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وہ بھائی ہمارے ہمارا گھرونمین بیٹھے رہتے مین اور بچ جاتے مین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہی فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس ہٹا دو جانون اپنے سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر دافع قدر ہی کشاف مین لکھا ہی کہ جسدن منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی انمین سے مرگئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور مت گمان کر ان لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابونکو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے ہین حق تعالی نے جانین انکی مرغان سبز بال کے پیٹھونمین ڈالین ہین کہ ہوا بہشت کی کھائین طوبی کی شاخون پر آشیانے بنائے جویبار فردوس سے سیراب ہون اور قنادیل زرین سایہ عرش مین لٹکائین ہین کہ اگر چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ ومان مقرر کرین اور وہ کہتے ہین کہ الٰہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤنکو اس دولت کی کہ ہمنے پائی ہی تاکہ رغبت انکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے انکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر انصاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہون تا شربت شہادت بار دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہی کہ رجوع مرنے سے طرف جینے کے ممنوع ہی عرض کیا کہ اس سعادت حال اور نعمت بے زوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہی میرے یار دنکو آگاہ کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ شہیدونکو مردے مت جان بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھہ لیجے کہ حیات انکی اس معنون سے ہی کہ ہر برس ثواب غزوہ کا انکو پہنچتا ہی یا بدن کو انکے خاک نہین کھاتی یا غسل نہین دیتے انکو جیسے اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنون کو مثل زندون کے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ رزق دئے جاتے ہین آدمیون بہشت کے سے بیچ اس حالت کے کہ خوش ہین ساتھہ اس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وہ دولت خوشنودی حق ہی کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ آفتاب انوار الٰہی جلوہ گر ہو کر ذرہ ذرہ انکے کو منور کرتا ہی یرزقون اشارہ طرف اسکے ہی پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت اس سے ہی واقعی کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین سا فرح عاشق جمال جانان ہی ؎ دید جانان کمال ایمان ہی وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوتے ہین ساتھہ خوشخبری کے یا شادی کرتے ہین ساتھہ ان لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھہ انکے مِّنْ خَلْفِهِمْ پیچھے انکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت مین ساتھہ انکے پہنچین اور بیچ کرامت کے ساتھہ انکے شریک ہون

یا خوشی انکو اس سبب سے ہی کہ احوال آخرت کا اُنکے معلوم کو زر یقین جانے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ نہ ہے کہ نہین کچھ ڈرا و پر انکے اس چیز سے کہ پیش آئی اُنہین وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے بچھوڑ جاوین يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھہ رحمت کے کہ فائض ہوئی ہی اللہ کیطرف سے اُنپر یعنی ثواب اعمال وَفَضْلٍ اور نہ زیادتی کے اوپر اس نعمت کے جسقدر کہ مستحق ہون وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھہ اُسکے کہ اللہ تعالی نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والو موحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ جن لوگون نے کہ صدق دل سے اجابت کی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اسکے کے اسوقت کہ نکلیکا مدینہ سے حکم کیا سمجھہ لیجئے کہ قصہ اُسکا یون ہی کہ جب ابوسفیان احد سے پھر اپنے خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اُس دنکے کہ ہفتہ تھا ستر ھوین تاریخ شوال کی مدینہ مین تشریف لائے صبح کو اتوار کے فرمایا کہ لشکر والے احد کے پیچھے دشمنون کے جاوین اور جو کوئی معرکہ احد مین نتھا وہ اب بھی جاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خوردہ تھے مکے کو چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت انکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور سمجھین کہ عجز اور انکسار نہین ہی انکو حق تعالی نے اس آیت مین تعریف فرمائی ہی انکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اُسکے کہ پہنچے انکو زخم لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین انمین سے بوفائے عہد وَاتَّقَوْا اور ڈرتے ہین عقوبت خدا سے بہ مخالفت امر پیغمبر أَجْرٌ عَظِيمٌ ثواب ہی بڑا یعنے بہشت سمجھہ لیجئے کہ لکھا ہی کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہو کر بعزم استیصال لشکر اسلام عود ٹھہرایا ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہو کر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ تجار کا مدینے کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگونکو اُس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ جہ جگہ مین ہماری طرف سے اُنہین ڈرائیو کہ ابوسفیان نے لشکر آراستہ کر کر تمھارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہی بلکہ کمر تمھارے متانے کو باندھی ہی جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت ازلی شامل حال مسلمانونکی تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل پر رہے کچھہ خوف نہ کھایا اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا انکو لوگون نے یعنے تجارتے یا اعراب نے إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ نہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اُسکے تحقیق جمع ہوے ہین واسطے قتال تمھارے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اُنسے کہ تمھین طاقت مقابلہ کی اُنکے نہین ہی فَزَادَهُمْ إِيمَانًا پس زیادہ کیا اس بات نے مسلمانونکا ایمان یعنے تصدیق اور یقین اور توکل وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہی ہمکو اللہ تعالی مدد کرنیوالا اور اچھا کارساز ہی سمجھہ لیجئے کہ نزدیک بعضون کے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اسکے کہ ہی غزوہ بدر صغرے مین نازل ہوئی ہین لکھا ہی کہ ابوسفیان نے روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپنے قبول کیا تھا حسب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہو کر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور سطرح سے جاکر سمجھاوے کہ کوئی مسلمان حرب کے واسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین آکر ہر چند خوف دلایا اور کثرت لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق انکا بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سُنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ مخاربون احد کے اور سوا اُنکے اور لوگون کو لیکر پندرہ سو آدمیون سے بدر کو گئے آٹھہ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتین منفعت بہت ہوئی کفار ڈر سے اہل اسلام کے وہان نہ آئے حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیت مین گذرا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جسکی معنے تجار کی لکھی ہین یہان نعیم سے عبارت ہی اور ناس دوسرا دورن تقدیر پر عبارت ابوسفیان اور اتباع اُسکے سے ہی اب سنئے تتمہ حال مومنون کا ہی کہ فَانْقَلَبُوْا پس پھر آئے بقول اوّل حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ساتھہ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرف سے اور زیادتی حرمت کی یا افزونی مال تجارت کی لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ لگے انکو برائی قتل کی اور جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت پھرے وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھہ فرمانبرداری رسول کے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہی دفع کرتا ہی شر مشرکونکا مومنون سے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ سوا اسکے نہین کہ یہہ شیطان ہی کہ ڈراتا ہی تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھہ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم کہتے ہین وہ شیطان کے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقون کو ہراس مین ڈالکر لشکر پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست کی مسلمانون پر لاوین فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس تم اے مسلمانو مت ڈرو دوستون سے شیطان کے اور ڈرو مجھہ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اور چاہیے کہ نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اُسکے کہ جنگ احد مین تخلف کر کر تمھین چھوڑ گئے اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھہ بسبب مسارعت کے بیچ کفر کے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہی خدا یہہ کہ نکرے یعنے ندیوے واسطے انکے کچھہ حصہ بیچ آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ تحقیق جن لوگون نے مول لیا کفر بدلے ایمانکے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھہ بسبب خریدے کفر کے بلکہ ضرر انکا انہین کے طرف پھرتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہی درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین یہود اور نصاریٰ اور مشرکون اور منافقون سے اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم انکو خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بھلا ہی انکے ذاتونکے لئے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ ہم جو ڈھیل دیتے ہین انکو لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا تاکہ زیادہ کرین گناہون کو یعنے اور دین باطل پر اپنے ثابت رہین وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے انکے ہی عذاب ذلیل کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہین ہی اوپر اُسکے اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے ایمان والون کو اوپر اس حالت کے کہ ہو تم اے منافقو اوپر اُسکے کہ طعنہ زن ہو ایمان والون پر چھپے چھپے اور استہزاء کرتے ہو ظاہر ہو بلکہ حکمت الٰہی نقد حال تمھارے کہ محک امتحان پر مارتی ہی حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ یہانتک کہ جدا کردے ناپاک کو کہ آلودہ گی نفاق کی ہی پاک سے یعنے مومن مخلص سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تیزیا جہاد ہی کہ منافق مقابلے مین اعدائے دین کیطرح دیتے تھے چنانچہ روز احد مین اور یا ساتھہ ظاہر کرنے اسرار دلہائے منافقین ہی کہ وحی پیغمبر برحق تعالیٰ نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہی اب معلوم کرلو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالیٰ نے تمام امت میری دکھادی ہی جیسے حضرت آدم کو سب ذریات انکی بتادی تھی مین سب جانتا ہون کہ کس کے دلمین ایمان ہی اور کسکے نہین اور کون اسلام قبول کریگا اور کون نہین تو منافق آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو ایسی دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہین اور ہمارے دلون سے خبر نہین رکھتے کہ ہم مین سے کون سا مخلص ہی اور کون سا منافق یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہین ہی اللہ کہ خبردار کرے تمکو اے منافقو اوپر غیب کے کہ کون مومن ہی اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ولیکن اللہ پسند کرتا ہی پیغمبرون اپنے مین سے جسے چاہتا ہی اور اسے چھپی باتون سے آگاہ کر دیتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے کہ منفرد ہی ساتھہ علم غیب کے اور ساتھہ رسولون اُسکے

کے کہ بندے برگزیدے خدا کے ہین سمجھ لیجئے کہ خطاب طرف مومنون کے ہی اور ہوسکتا ہی کہ طرف کفار کے یا منافقونکے ہو وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس واسطے
تمھارے ہی ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ دون ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی کرتے ہین
ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے مال منال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہی واسطے انکے یہہ بات یون
نہین ہی بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل برا ہی واسطے انکے کہ دنیا مین برکت مال کی کھوتا ہی اور آخرت مین سبب عذاب کا ہوتا ہی
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہی کہ طوق پہنائی جاوینگے ساتھ اسکے کہ بخل کیا ہی ساتھ اسکے مال سے اور زکوۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
دن قیامت کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اسنے بخیلی سے زکوۃ نہ نکالی قیامت کے دن اسکے مال
کو سانپ کی صورت بنا کر اسکے گردن مین لٹکائین کہ وہ دونو جانب سے منہہ اسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ مین وہ مال ہون تیرا کہ جسپر
دنیا مین تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہون تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہی کہ اس سانپ کے سر پر بال نہونگے تیزی تندی زہر کے
سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھون اسکے کے ہونگے کہ یہہ قسم سانپ کی سب قسمون سے بدتر ہوتی ہی بیت نہ جمع کر اسے تجھکو دیکا در محشر
یہہ مال مار ہو اور گنج اژدہا ہو کر وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ چھوڑ جاتے ہین آسمانون والے اور زمین
والے سمجھ لیجئے کہ سب اہل آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزع منازعان اسے واحد لاشریک کو رہ جاوینگے
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہی کہ میراث حقیقت مین اسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک مین آوے کہ قبل اسکے
ملک نہو پس یہان میراث مجازا فرمایا ہی کہ للہ ملک السموات والارض اللہ کیواسطے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف مین اورونکے
عاریۃ ہی جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہی اسکو پہنچیگی اسبات مین عجب اشارت ہی کہ بخیل کا نفس الامر مین مال نہین ہی مال سب
اللہ کا ہی پس مال غیر مین بخل کرنا نہایت بدبختی ہی نظم بخل یہہ سر بتیرے خاک چہ معنی دارد ؛ کرنا اتنا بھی ادراک چہ معنی دارد ؛ ملک
حق ہی جو تیرے پاس ہی دے در رہ حق ؛ غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہی جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ
اَغْنِيَآءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا ان لوگونکا کہ کہتے ہین تحقیق اللہ فقیر ہی اور ہم دولتمند ہین سمجھ لیجئے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضا
حسنا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہی کہ ہم سے مانگتا ہی اور یہہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ
آیت بھیجی اور از روے تہدید فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہین ہم یعنے کراما کاتبین کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا انھون نے
نسبت فقر کی ہمارے طرف کرکی اور نسبت دولتمندی کی اپنے طرف وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالنا انکا پیغمبرونکو ناحق یعنے یہہ بھی
لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بڑی ہوئی وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنیکے یا وقت اٹھانے قبور کے ذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ یہہ عذاب تمھین ہی بدلے اس چیز کے کہ آگے پہنچایا ہاتھون تمھارے نے
سمجھ لیجئے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقق فعل کے ہی وگرنہ فاعل وہ ہین اور افعال انکے قتل انبیا اور عبادت گوسالہ اور مثل اسکے تھے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا اوپر بندون اپنے کے جو مستحق عذاب کے ہین انکو از روے
عدل معذب کرتا ہی اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا دوسری سنا کہنا ان لوگونکا کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمارے یعنے امر کیا ہی ہمین اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم اور نمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ یہان تک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْكُلُهُ النَّارُ کہ کہا جاوے اسکو آگ سمجھ لیجے کہ پہلے دین بنی اسرائیل مین کھانا قربانی کا حلال نتھا قربانی کو بن چھت کے گھر مین رکھہ دیتے تھے اور پیغمبر اس زمانے کا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب واہب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دود آسمان سے ساتھہ آواز مہیب کے اتر کر اس قربانی کو جلا دیتے تھے پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اس پیغمبر کے کہ جو قربانی اسطور پر کرے ایمان نہ لائیو حق تعالی نے انکے الزام دینے کے واسطے فرمایا قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر پہلے ظہور میرے بیسے ساتھہ معجزون روشن کے مانند عیسی علیہ السلام کے وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور دوسرے آئے تھے ساتھہ اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنی قربانی موافق مدعا تمہاری کے کرنیوالے مثل زکریا اور یحیی کے عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پھر کیون مارڈالا تمنے انکو یعنے زکریا کو کہ اس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے انکے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہوتم سچے کہ متابعت پیغمبر صاحب قربانی کی چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس اگر جھٹلاوین تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملول مت ہو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے تھے ساتھہ معجزون روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے کتابون کے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور کتاب روشن کرنیوالی حلال اور حرام کے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جان چکھنے والی ہے موت کتاب ہی کہ سب تم جھٹلانیوالو اور سچا جاننے والو یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوا اسکے نہین کہ پورا دئے جاوگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا ناپایدار سمجھہ لیجے کہ زندگانی دنیا کو ساتھہ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنے والا غرور مین آوے مراد یہہ ہی کہ زندگانی دنیا کی لوگون کو فریب دیتی ہی اگر کچھہ بھی حقیقت اسکی معلوم کرلین تو جانین کہ سچ ہی یہہ دنیا ہیچ ہی رافت غرور ہیچ مین مت آویہہ دیتی ہیچ ہی ہرگز تو اسکے ہیچ مین مت لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاوگے تم ہیچ مالون اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے مسلمانون کے مکہ سے طرف مدینہ کے مشرکون مکے کے مال اسباب انکا جو مکے مین رہ گیا تھا اسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ مین مل جاتا اسے لوٹ نے مارنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے ای مسلمانو ہیچ مال اپنے کے نقصان ہونے مین اور ضایع ہوجانے مین وَاَنْفُسِكُمْ اور ہیچ جانون اپنے کے جہاد کرنے مین اور مرض پانے مین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے ان لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنے یہود اور نصاری سے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور دوسرے سنوگے ان لوگون سے کہ شرک کرتے ہین اَذًى كَثِيْرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذے خاطر کے ہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمہارے وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر صبر کرو تم اوپر ایذا اس گروہ کے وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو یعنے عوض آپ نہ لو اللہ ہی پر چھوڑ دو فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور اتقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کامون کے سے ہی یعنے جو کام کہ متعلق ہین دین اسلام ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر جسوقت لیا اللہ نے عہد اور پیمان ان لوگونکا کہ دئے گئے ہین کتاب تورات اور انجیل یعنے علما بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہی کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واسطے لوگون کے وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپاؤ اسکو سمجھہ لیجے کہ تبینن اور تکتمون دونون صیغے مخاطب کے ہین حفص کی قرات مین اور قرآن مین یہہ دونو صیغہ غائب کے ہین یبینن

Digitized by Maktabah Muhaddithiyah (www.maktabah.org)

اور یکتمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پس پھینک دیا اُس کتاب کو ایس پیان کو پیچھے پیٹھون اپنی کے سمجھ لیجے کہ یہہ کلمہ مثل ہی عدم التفات پر وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مول لیا بدلے اسکے سول تھوڑا رشوت تھی جو ہر مال عوام اور بیوقوفون سے لیتے تھے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بُری چیز جو مول لیتے ہین یعنے نعیم جاودانی دیکر خطر فانی لیتے ہین بیت پڑے باتش حسرت بگور جلتے ہین ؛ جو لوگ دین سے دنیا کو بس بدلتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین بِمَآ اَتَوْا ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین یعنے چھپاتے ہین لعنت تیری وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کیے جاوین ساتھہ اس چیز کے کہ نہین کی سمجھ لیجے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ یہود سے پوچھا اُنھون نے جواب اسکا جو واقعی تھا اُسے چھپاکر اُسے تقریر بناکر جھوٹی کی کہ گویا سچ خبر دی اور اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقون کے شان مین آئی ہی کہ لڑائی مین آپ کے ساتھہ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کرای رسول اورای مومنو اُنکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیے کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا دن قیامت کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنیمین اشرار کے قادر ہی لکھا ہی کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزے موسیٰ ع کے کیا تھے اُنھون نے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کیے پھر اگر نصاری سے معجزے حضرت عیسیٰ کے پوچھے اُنھون نے مثل احیاے موتیٰ اور ابراے مرض برص بیان کیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اگر کہا کہ ہم معجزات عیسی اور موسی اسے خبردار ہوکر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو علامت معبود تمھارے کی جانین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھہ لو اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدایش آسمانونکے اور جوانین ہی اور زمین کے اور جو اسمین ہی وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات اور دن کے اور دنکے بیچ مختلف ہونے رات اور دن کے نور اور ظلمت مین یا نقصان اور زیادت مین لَاٰيٰتٍ ہر آنیہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اسکے کے اور کمال علم اور قدرت اسکے کے لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطے عقل والون کے بیت نشان وحدت حق جبکی عقل صافی ہی ؛ ہر ایک ذرہ دہر بر گاہ کافی ہی الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے اور اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھ لیجے کہ مراد اس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت مذکور مین آمین بھرنا ہی من احب شیئا اکثر ذکرہ بیت کسیکے دلکو جو وابستگی کسی سے ہو ؛ تو کسطرح وہ فراموش اسکے جیسے ہو ؛ یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینو ہیئت سے جائز ہی بحسب طاقت یا ذکر بمعنے شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہونے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت کے اور محققون نے کہا ہی کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھہ جان کے مشتغل مین کھڑے ہین تو اسیکی یاد مین کھڑے ہین اور بیٹھتے ہین تو اسیکی دہیا مین بیٹھتے ہین اور لیٹتے ہین تو اُسکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور بیٹھے ہین فراش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر بیت از بسکہ بسا ہی دلمین ہر آن ؛ بیٹھے لیٹے کھڑے تیرا دھیان وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین از روے استدلال کے بیچ پیدایش آسمانون کے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ انکو راہ دکھاوے طرف رب العالمین کے

پھر حجاب بعد اور دور یکے نظر سے اٹھا کر غیب سے بحضور آکر از روے مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تونے اس مخلوق کو کہ آسمان اور زمین ہی بیفایدہ سُبْحَانَكَ پاکی ہی تجھکو اس سے کہ کچھ چیز بیفایدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچالے ہمکو ساتھ مہربانی اپنی کے عذاب آگ دوزخ کے سے رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اے آفریدگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا کیا اسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہین ہی واسطے ظالمون کے جیسے شرک اور یہود اور نصاریٰ اور مثل انکے مِنْ اَنْصَارٍ مدد دینے والے کہ عذاب سے چھڑاوین رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا اے صلاح لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سُنا آواز پکارنیوالے کا کہ ظاہر ہوتا ہی پکارتا تھا خلق کو طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور یا قرآن مجید ہی کہ عام تر ہی اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبر کی نہین پائی اور قران کو سب سنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہی اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہم نے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پیدا کرنیوالے ہمارے پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہی یا مطلق گناہ پہلی وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا اور دور کر ہمسے تو برائیان ہمارے اور چھپا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار ہمکو ساتھ نیکون کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہی ہم سے اوپر رسولون اپنے کے کہ نعمتین جاودانی مین یا جو پیغمبرونکی زبانی وعدہ فرمایا ہی فتحمند یکا مسلمانون کے یا بخشش بڑی طلب کرتے مین ہم جو انبیاؤنکو کہا ہی کہ بخشش ہو منونکی چاہو چنانچہ حضرت نوح ع نے کہا ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک وللمومنین وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور مت رسوا کر ہمکو دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے اپنے کو سمجھ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے نقل کیا ہی کہ دعائین پانچون کہ بیچ ان آیتونکے مذکورہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون یارون آپ کے سے واقع ہین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ شہود مین دعا فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حضرت ابوبکر رض نے مقام خوف مین کہا ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمر رض نے تصدیق تحقیق اپنے سے خبر دی کہ ربنا انا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان وعلی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدون کے التجا مین عرض کیا ربنا واتنا ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یون صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا دعاؤن انکے کو پروردگار انکے نے اسطرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ میہہ کہ نہین ضایع کرتا مین عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنیوالے کا تم مین سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد سے یا عورت بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے دوسرون سے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ تمھین ثواب مین ایک حکم ہی جو کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا کچھ مرد عورت پر موقوف نہین کوئی ہو حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہجرت کرنے مین مردون کے مناقب بہت وارد ہین اور عورتین ہجرت کرنیوالیان اس سے بے نصیب ہین یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ مین عمل کرنیوالے کا ضایع نہین کرتا مرد سے یا عورت سے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگون نے شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے گھرون اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکون نے مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ اور ایذا دئے گئے بیچ راہ طاعت میرے کے مراد اس سے پہلے مسلمان ہین جیسے بلال کہ زبان کفار سے اور صہیب کہ کھینچے نقصان اموال رہے وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد مین یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور البتہ دور کرونگا مین انسے برائیان انکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین انکو بہشتونمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ چلتے ہین نیچے درختون یا نیچے محلون اسکے کے نہرین اور بدلا دونگا مین انکو ثواباً ثواب دنیا کر من عند اللہ نزدیک اللہ تعالی کے سے سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلیل ہی اوپر تعظیم ثواب دینے والے کے اور اضافت ثواب کیطرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ دلالت اوپر ذات مجموعہ صفات کے کرتا ہی یہہ نشان ہی بعیم ثواب عظیم الشان بیت سچ ہی کہ خاصب سے بڑا بسکہ ہی فائق ؛ دیوینگا ثواب ایسا ہی جو اسکے ہی لائق واللہ عندہ حسن الثواب اور اللہ تعالی نزدیک اسکے ہی اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مشرکان مکہ معظمہ ساتھہ فراخی اور عشرت کے رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھہ تنگی اور عسرت کے اوقات کاٹتے تھے انکے جیمین گذرا کر بیت تعجب ہی جو بت پوجین مین انکو ناز و نعمت ہی ؛ ہمین اس حق پرستی مین بلا اور رنج و محنت ہی ؛ حق تعالی نے واسطے تسلی انکے کے ساتھہ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد درویش امت کے ہین لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد چاہیے کہ نہ فریب مین ڈالے تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیون کہ یہہ آمد و رفت انکی متاع قلیل فائدہ ہی تھوڑا جلدی جاتا رہیگا ثم مأواہم جہنم پھر بعد موت کے آخرت مین جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وبئس المہاد اور برا ہی بچھونا دوزخ لکن الذین اتقوا ربہم لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہین ہوتے لہم جنت تجری من تحتہا الانہر واسطے انکے بہشتین ہین اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے کے نہرین پانی کی دودھہ کی شراب کی سرکے کی خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے نزلا من عند اللہ بیچ اس حالت کے کہ یہہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک اللہ کے سے سمجھ لیجئے کہ نزل اسے کہتے ہین جو اچھی نفیس چیزین بہت منزل مہمان ہین حاضر کرین واسطے اسکے بزرگی کے اسے زبان ہندی مین مہمانی کہتے ہین بیت اتقا والونکو جنت مہمانی چاہیے ؛ ہمسے مستونکو لقاے یار جانی چاہیے وما عند اللہ خیر للابرار اور جو کچھہ نزدیک اللہ تعالی کے ہی الطاف خفیہ سے بہتر ہی واسطے نیکی کرنیوالون کے فائدے دنیا فانی سے وان من اہل الکتب لمن یؤمن باللہ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہی کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ اللہ کے وما انزل الیکم وما انزل الیہم اور ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمہارے کہ قرآن شریف ہی اور ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف انکے کہ تورات ہی اور یا انجیل سمجھہ لیجئے کہ مراد ابن سلام ہی اور اصحاب اسکے یا نجاشی اور اتباع اسکے خاشعین للہ بیچ اس حالت کے کہ ڈرانیوالے ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لا یشترون بآیات اللہ ثمنا قلیلا نہین مول لیتے بدلے نشانیون اللہ کے کہ احکام توریت ہین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علمائے یہود کے کہ رشوت خوار تھے اولئک لہم اجرہم عند ربہم یہہ لوگ ڈرنے والے دیندار واسطے انکے ہی ذخیرہ رکھا ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے ان اللہ سریع الحساب تحقیق خدا تعالی جلدی لینے والا ہی حساب آسانی سے اور شتابی سے حساب مومنونکا کریگا یا ایہا الذین امنوا اصبروا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرض کے یا اوپر جہاد کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شرعیہ کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ معنی اخیر کی خوب تر مین کہ شامل ہین سب طاعتونکو وصابروا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنون کے اور پائو مضبوط رکھو میدان جنگ مین یا تھانہ رکھو ایک دوسرے کیوپیچ لڑائی کے ورابطوا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادت کے سمجھہ لیجئے کہ مرابطہ یہہ ہی کہ مجاہدین گھوڑے اور ہتھیار اپنے تیار رکھین کہ ایذا کفار کی مسلمانون پر نہ آنے دین اور بعضے کہتے ہین کہ مرابطہ انتظار کرنا نماز کا ہی بعد نماز کے واتقوا اللہ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لعلکم تفلحون تو کہ تم چھٹکارا پاؤ بیت اتقا مین ہی فلاح دو جہان ؛ یاد رکھو اسکو تم اے مومنان ؛ بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ معنی کہی ہین کہ اے

مومنو صبر کرو اور پرہیزگاری کے ساتھ بچنے ہوئے شیطانی کے اور بجالانے طاعت رحمانی کے اور ثابت مضبوط قدم کاری بچے بچائے تھے تھائے رہو ساتھ تسلیم کے بلاؤں اور رضا کے احکام قضا میں اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطروں اور وساوس سے جو سوا خدا کے اور دلمیں آتے ہیں اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابوں سے جو درمیان تمہارے اور اللہ کے ہیں اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور حسانکا حاصل ہو بیت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے لگے ساتھے جلوے وہ دکھانے لگے سورہ نساء مدنی ہی ایکسو چھتیر آیتیں ایکہزار نوسو پینتالیس کلمے ہیں سولہ ہزار تیس حرف ہیں فواصل اسکی نونا ہیں اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران کے یہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ امر اتقا کے ہی اور شروع اسکا بھی بامر تقوی ہی ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

سورۃ النساء مدینۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم مائۃ وسبع وسبعون آیۃ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ اے لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جس نے ساتھ محض قدرت اپنی کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگوں کے اور شکلوں کے اور زبانوں کے مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا اور پیدا کیا اس ایک تن تنہا سے جوڑا اسکا کہ حوا ہی اور اصح یہ ہی کہ حوا کو آدم کی بائیں پھسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْھُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کئے آدم اور حوا سے بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً مرد بہت اور عورتیں بسیار وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو مخالفت امر خدا سے الَّذِیْ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایک دوسرے سے تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ حاجت مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اسکے وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو قطع رحموں سے آپسمیں ساتھ ایک دوسرے کے پیوند مہر کرو اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا بیشک اللہ ہی اور تھا اور ہوگا اوپر تمہارے نگہبان سب اقوال افعال تمہارے جانتا ہی سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اُسے چاہیئے کہ بیٹھنے اُٹھنے میں احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا ہی کچھ ایسا کام صادر ہو جسمیں شرمندگی اپنی اس جناب میں ہو فظم جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا دیکھتا سب ہی بُرا اور بھلا پھر بھلا کیون کر بُرائی کیجئے ہو سکے جتنی بھلائی کیجئے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ اور دو یتیمونکو ای ولیو وصیو اُنکے مال انکے جو بسبب وصیت اور ولایت کے تصرف میں لائے ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیمون کے مال میں تصرف نالائق کرتے تھے جیسی اپنی بکری دبلی یتیمونکے بکریونمیں ملا دیں پھر موٹی بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ یہہ بکری ہی عوض میں بکری کے حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک کو یتیم کے ساتھ مال پاک اپنے کے یعنے نہ لو اچھے مال کو یتیم کے کہ تمہارے حق میں ناپاک ہی عوض میں اپنے برے مال کے کہ تمہارے نزدیک وہ پاک ہی وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ اور مت کھاؤ مال انکے ملا کر ساتھ مالون اپنے کے اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا بیشک یہہ کھانا مال یتیم کا بدل کرنا یا خیانت کرنی اسمیں گناہ ہی بڑا یہہ آیتہ شریفہ نازل ہوئی ہی ایک عطفانی کے شانمیں کہ اُسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا چھوڑ کر وہ چچا اسکے سبب اسکے مال میں متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال مانگنے لگا چچا نے دینے میں تاخیر کی یہہ قصہ محکمے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس عطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اس بھتیجہ کا حوالہ کیا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی اور اگر ڈرتے ہو تم یا جانتے تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجئے کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت اُسکے شانمیں اُتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنے گود میں پالا تھا اور اسکے مال پر متصرف ہوا تھا چاہتا تھا کہ اُسے قید نکاح میں لاوے اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہیئے نکروں اور طرح طرح کی محنت میں ڈالوں خلاف مرضی اسکے کروں یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعیین مہر یتیمون میں اور ادائے مال میں انکے انصاف نکروگے فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئی تمکو عورتیں

مثنیٰ وثلث ورباع دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے ان عورتون مین فَوَاحِدَةً پس اختیار کرو ایک عورت کو اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا اس چیز کو کہ مالک ہین اسکے داہنے ہاتھ تمہارے یعنے تمہارا جنہین ساتھ ملکیت کے تصرف ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین انمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھیگی ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا یہہ اختیار کرنا ایک زن آزاد کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ نہ بی انصافی کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم ان عورتون کو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقٰتِهِنَّ مہر انکا بیچ اسحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے بخشا گیا ہی انکو فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوشنود ہون اور بخش دین واسطے تمہارے عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوش نفس سے اور رغبت دل سے فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا پس کھاؤ اس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اسکو سازگار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ ہنی وہ جسمین گناہ نہو اور مری وہ ہی کہ جسمے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ اور نہ دو بے وقوفون کم عقلون کو مال اپنے سمجھ لیجے کہ یہہ خطاب ساتھ اولیائے یتیمون کے ہی اور اضافت مال کی طرف انکے واسطے تصرف انکے کے ہی اس مال مین بحق ولایت الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وہ مال جو کیے ہین خدا نے واسطے تمہارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوٰۃ صدقات نفقات ضیافات کے اور سوا انکے طرح طرح کی خیرات کی وَارْزُقُوْهُمْ اور دکھلاؤ بیوقوفون کو یعنے انکے کھانیکے واسطے ہر روز کچھ مقرر کردو فِيْهَا اس مال مین سے قدر احتیاج انکے کے وَاكْسُوْهُمْ اور پہناؤ کپڑے انکو بقدر حال وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو بعد کھلانے پہنانیکے واسطے انکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو یہہ مال تیرا ہی ہی ہم خزانچی تیرے ہین جب تو بڑا ہوگا تیرے حوالے کرینگے اور عورتونکو بھی وعدہ کرو کہ دل انکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین خریدنے مین مال کے اور اگر عورتین ہون تو امور خانے مین عقل انکی دریافت کرو حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے انمین سے ہشیاری دین دنیا کے کام مین فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو تم طرف انکے مال انکے جو تمہارے پاس تھے وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور مت کھاؤ ای وصیو مال یتیمونکے اِسْرَافًا ازروے زیادت کے حد سے یعنے زیادہ اس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہی وَّبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے ازروے جلدی کے اَنْ يَّكْبَرُوْا خوف اس بات کے سے کہ بڑے ہوجاوین یعنے شتابی یتیمون کے مال کھانے مین نکر و خوف کر کر اسکا کہ بڑے ہوکر یہہ ہمسے لے لینگے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو اُن لوگونمین سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھ مین ہی فَقِيْرًا درویش محتاج فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ پس چاہیئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے بقدر حاجت کھانے پینے کے یا مقدار اُجرت سعی اپنے کے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف یتیمونکے مال انکے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑلو اوپر اقرار انکے کے ساتھ قبض مال کے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ گواہ اوپر بندون کے یا جزا دینے والا اوپر اعمال انکے کے یا حساب کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ عورتونکو اور لڑکونکو میراث نہین دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہی جو دشمنون سے قتال کرسکے جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحہ نے آپ سے آکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول کرکر مواہی اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہونین اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہی چچے زاد بھائی اُسکے اسپر متصرف ہین مجھے اور لڑکیون کو محروم رکھتے ہین حضرت نے انکو بلا کر

پوچھا انھوں نے چاہا کہ وہی قانون جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہی آبا اجداد سے نہ بدلے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ واسطے مردونکے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہی اس چیز کا جو چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور واسطے عورتون کے بھی حصہ ہی اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ اُس چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا بہت ہو حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہی واسطے اُنکے نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے میراث کے قرابت والے جسکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ پس دو انکو کچھ اسمین سے جو بانٹا جاتا ہی تاکہ دل انکے خوش ہون سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے وقت انکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا چاہیئے اور کہا ہی مفسرین نے کہ یہہ امر بسبیل وجوب تھا جب آیت مواریث اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہو گیا وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو اس جماعت کو یعنے قرابت والون اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہیئے کہ ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا اولاد عاجز ناتوان خَافُوا عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر انکے بینوائی سے اور ضایع ہونے سے یعنے وارثون کو چاہیئے کہ ضعیفون اقربا ؤن پر اور یتیمون پر اور فقیرون پر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر اپنی اولاد ایسی عاجز ہو کر ایسے مقام پر آئی تو اسپر یہہ رحم کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکر سکین وہ انپر بھی نکرین کہ بیت جو اپنی جان پر نہ روا رکھو دوستو؛ وہ چاہیئے کہ اوروں پر بھی مت روا رکھو فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ پس چاہیئے کہ ڈرین عذاب خدا سے وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا اور چاہیئے کہ کہین ساتھ حاضران مجلس قسمت کے بات محکم درست و راست یعنے عذر بہ خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کرکے کھاتے اور ضایع کرتے ہین مال یتیمون کے جہت ظلم ستم سے اِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے آگ انوار مین ابی بردہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو روز قیامت مین اٹھاویگا قبرون سے اور انکے منہہ سے شعلے نکلینگے اصحابون نے پوچھا کہ وہ کون سے لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھا تم نے جو حق تعالیٰ فرماتا ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانیوالے عرصات مین آوینگے اور آگ انکے پیٹ مین بھری ہوگی شعلے مارتے ہوئے دہوان منہہ سے اور ناک سے اور کانون سے اور انکھون سے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے کہ یہہ کھانیوالے مال یتیمون کے ہین سمجھ لیجئے کہ بموجب ان روایتون کے حمل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہی وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانے والے مال یتیمون کے دوزخ مین سمجھ لیجئے کہ یصلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونون قراتین مین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہی اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہی وہ یہہ معنی کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ مین يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہی تمکو اللہ تعالیٰ بیچ کام اولاد تمھارے مقدار میراث مین انکے یا فرض کرتا ہی ساتھ حکم اپنے کے بیچ حق فرزندون تمھارے کے سہام میراثی اس طرح سے کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ واسطے مرد کے ہی مانند حصہ دو عورتون کے فَإِن كُنَّ نِسَاءً پس اگر ہون اولاد میت کی عورتین خالص کہ انکے ساتھ مرد نہو فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ زیادہ دو سے یا دو پس واسطے انکے ہین دو تہائیان اس چیز کے جو چھوڑ گیا مرنیوالا وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہو وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے اسکے ہی آدہا ترکہ میت سے وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے ماں باپ اُس میت کے واسطے ہر ایک کے ہی اُن دونون مین چھٹا حصہ مِمَّا تَرَكَ اس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہی وفات پانیوالا اِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ

اگر ہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے وفات پانیوالے کے اولاد اور وارث اسکے ہو دین بھی ماں باپ اسکے پس واسطے مان اسکے کے ہی تیسرا حصہ مال سے اور باقی کا مال سب کا سب باپ کا ہی فَاِنْ کَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ پس اگر ہون واسطے وفات پانیوالے کئی بھائی سگے مان باپ سے یا مان سے سگے باپ سے سوتیلے یا بعضے باپ سے سکے بعضے مان سے ایسی ہنین فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے مان میت کی ہی چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اسکا ہی نہ بھائی ہین کا اور یہہ حصے وارثون کے جو فرض ہوے ہین انکو پہنچتے ہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ پیچھے وصیت کے جو وصیت کر جاوین ساتھہ اسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ مین میت کے ہو اور یہی بصیغہ مجہول بھی قرات آئی ہی یعنے وصیت کیا گیا ہی ساتھہ اسکے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہین جانتے تم کہ کون انمین سے نزدیک تر اور بکار آئندہ تر ہی واسطے تمھارے نفع مین یعنے تم نہین جانتے کہ اصول اور فروع ورثہ سے کونسا ہی تمکو زیادہ نفع پہنچانیوالا دنیا مین ساتھہ شفقت کے اور آخرت مین ساتھہ شفاعت کے اور حق تعالیٰ احوال وارث اور موروث کا جانتا ہی پس قطع کئے سہام مواریث کے اور فرض کئے فَرِیْضَةً فرض کرنا مِّنَ اللّٰهِ ثابت طرف اللہ تعالیٰ کے سے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصول انکے کے وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہی ای شوہر وَنِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ آدھا اس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہین بی بیان تمھاری اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے ان بی بیون کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی اپنی یا بیٹی پوتی پروتی کی کتنی ہی نیچے اترتے جانے فَاِنْ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے اولاد کسی وجہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمھارے ہی چوتھائی اس چیز سے کہ چھوڑ گئین بی بیان تمھاری اور یہہ حصہ آدھا یا چوتھائی پہنچتا ہی تمھین مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ پیچھے وصیت کے جو بی بیان تمھاری وصیت کر جاوین ساتھہ اسکے اَوْ دَیْنٍ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو انپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے بی بیون کے ہی چوتھائی اس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون سب چوتھائی مین شریک ہونگے اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ اسنے خواہ اور سے فَاِنْ کَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرح سے کہ ہو پس واسطے بی بیون کے ہی آٹھوان حصہ اس مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھہ اسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو تمپر ہو وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ كَلٰلَةً اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اُسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکہتا ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت ہو کلالہ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ اور واسطے اس مرد کے اور عورت بھی اس حکم مین داخل ہی بھائی مادری یا بہن مادری ہو یعنے مان دونون کی ایک ہو اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے ان دونون بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہی میراث کلالہ سے اور مذکر اس صورت مین ساتھہ مونث کے یکسان ہی فَاِنْ کَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو فَهُمْ پس وہ سب کے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ ساتھی ہی ہین برابر بیچ تھائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورت کو کمی اور یہہ میراث انکو پہنچتی ہی مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَاۤ پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت کیا جاتا ہی ساتھہ اسکے اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے درانحالیکہ میت نہ ضرر پہنچانے والا ہو وارثونکو وصیت مین اور قرض مین سمجھہ لیجئے کہ ضرر وارثون کا وصیت مین یہہ ہی کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہی کہ جسکا قرض واقع مین نہو اسکا اپنے ذمے مین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف
سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالی جاننے والا ہی نیتین تمہاری نفع وضرر مین تحمل کرنیوالا ہی گناہ کارونکو عذاب دینے مین
جلدی نہین کرتا ہی اور توبہ سے گناہ بخشتا ہی تِلْكَ یہہ احکام کہ پہلے گذرے امور یتامی مین اور مہمات نکاح مین اور قسمت مواریث
مین حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کے کہ اس سے تجاوز نکیجئے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکیکا
ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داخل کریگا اسکو اللہ تعالی بہشتونمین چلتے ہین نیچے اسکے نہرین خَالِدِيْنَ فِيْهَا
دران حالیکہ داخل ہون بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ داخل ہونا مطیعون کا بہشت مین ایسا کہ ہمیشہ رہین مراد
پانا ہی بڑا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث
دینے عورتونکے اور لڑکون کے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اسکو دونگا جو پشت مرکب پر مقاتلہ کریگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ
جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے حدون اسکے سے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام مین
مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا اللہ تعالی داخل کریگا اسکو آگ مین دران حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہوگا بیچ اسکے سمجھ لیجئے
کہ مذہب صحیح یہہ ہی کہ خلود بجہت استحلال محرمات ہی وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اس عاصی مستحل کے عذاب ہی ذلیل کرنے والا
وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بے حیائیون کو اور مرتکب برے کام کے ہوتی
ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ بی بیون تمہاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوند والیان فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس تم ای صاحب احکام شریعت
شاہد مانگو اوپر کام برے ان عورتون کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اسپر گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دے دین پس بند رکھو ان عورتونکو بیچ گھرون کے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہہ ہی کہ اول
اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرون مین بند کرین حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ اٹھا لیوے انکو موت یا ملک الموت
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یا پیدا کرے اللہ تعالی واسطے انکے کچھ راہ کہ جس سے مخلصی پائین پھر یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے
مجھ سے قد جعل اللہ لہن سبیلا تحقیق مقرر کر دی اللہ نے واسطے انکے راہ صحابہ متوجہ ہوئے کہ وہ کونسی راہ ہی فرمایا کہ جن نے خاوند نہ دیکھا ہو
اسکو سو کوڑے اور جن نے دیکھا ہو اسکو سنگسار کرنا ہی پس امساک بیوت موقوف ہوا اور اشہاد اور استشہاد باقی رہا وَالَّذَانِ يَاْتِيٰنِهَا
مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محض آوین دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہون فَاٰذُوْهُمَا پس ایذا دو انکو ساتھ زبان کے اور سرزنش
اور ملامت کرو ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہئے فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اس فاحشہ سے اور نیکی
پر آوین فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منہہ پھیر لو تم ان سے اور دست بردار ہو انکے ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہی ساتھ حکم کوڑے لگانیکے اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا بندون سے مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ سوا اسکے نہین کہ توبہ قبول
کرنا اوپر اللہ کے ہی نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدیکے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ قبول توبہ کا لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
واسطے ان لوگون کے ہی کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجئے کہ
جلائے عبارت ہی پہلے حضور موت سے یا پہلے دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی گناہ کی دل
مین کھب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہی اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایکدم پہلے موت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے توبہ کرتا ہی فرشتے اسکو کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تو نے اور مؤید اس قول کا ہی وہ جو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ یقبل توبۃ عبد مالم یتغیر عنہ ؎ بندیکی قبول حق کری ہی توبہ ؛ جبتک دم واپسین نہووے اسکا ؛ بزرگون نے
فرمایا ہی کہ آدمی کو وقت مرنے کا اپنے معلوم ہی پس چاہیئے کہ ہر ایک دم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نرہے بیت ہر دم وہ نکیون
رفت با درد و ندم ہوے ؛ عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین یَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اور پھرتا ہی ساتھ مغفرت کے اوپر انکے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ تعالی جاننے والا توبہ کرنیوالون کی
توبہ کا حکم کرنیوالا کہ توبہ کرنیوالونکو عقوبت نہوگی وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ اور نہین قبول توبہ واسطے ان
لوگون کے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی ہی ایک کو انمین سے
موت قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ کہتا ہی تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجیے کہ یہہ منافقون کے توبہ کا بیان ہی اور توبہ انکی اسلام ہی بحسب باطن
پس یہہ اسلام لانا انکا وقت معائنہ مرگ کے مقبول نہین وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہی واسطے ان لوگون کے
جو مرجاتے ہین اور حال آنکہ وہ کافر ہین یعنے کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان پاس
ہی کہ سود نہین رکھتا فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راو باسنا یعنے پس نتہا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا اُولٰٓئِكَ یہہ گروہ
کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے آخرت مین عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور
انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجیے کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو انکی رہ جاتی تھی تو بیٹا اس میت کا جو اور جورو سے ہوتا
تھا یا اور کوئی اقرباؤن اسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اس عورت کے ڈال دیتا تھا اور اس عمل سے
اسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اسی مہر پر میت کے نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر اسکا مہر معجل اسکا آپ لے لیتا تھا یا اسے نکلنے
ندیتا تھا قید رکھتا ہی یہانتک کہ جو میراث کہ میت سے اسے پہنچی ہوتی تھی آپ لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اسکا اسکے پاس رہ جاتا
اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اسپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانون
کی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابو قیس انصاری مرگئے جورو انکی کبیشہ نام رہ گئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا یہی طور چاہنے لگا کبیشہ
نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب الٰہی سے کیا حکم آتا ہی کبیشہ
اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کے جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبیشہ کے اسی دام
آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ای لوگو جو ایمان لائے
ہو نہین حلال واسطے تمھارے یہہ کہ وارث ہو جاؤ عورتونکے زبردستی سمجھ لیجیے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث نلو
بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب اس خدشے کا یہہ ہی کہ تخصیص شی کی ساتھ ذکر کے دلالت نفی ما عدا پر نہین کرتی جیسی اور
آیت مین ہی ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے کیونکہ قتل سے ڈر افلاس کا نہو تب
بھی تو جائز نہین ہی وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اور مت منع کرو انکو تو کہ لے لیوین بعضے وہ چیز کہ دی ہی تمنے
انکو مہر سے کہا ہی کہ یہہ خطاب ان مردون کو ہی جو اپنی عورتون کو بند کرتے ہین گھرونمین واسطے اسکے کہ اپنے مہر سے دست بردار
ہون اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ مگر یہہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت سے خاوند کے نفرت کرے

تو مرد کو روا ہی کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہی کہ فاحشہ یعنی زنا ہی اور حد اسکی ایام جاہلیت مین تا بدایت اسلام استرداد صداق زانیہ تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور صحبت رکھو ان عورتون سے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئے ہین ساتھہ اچھی طرح کے یعنے نیکی کرو انکے ساتھہ کہنے مین کرنے مین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے یا سکھاؤ انکو احکام اور آداب شریعت کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا پس اگر ناپسند رکھو انکو تو صبر کرو انپر پس شاید یہہ کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا اور کرے اللہ تعالی تمھارے واسطے اس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اس ناپسند چیز کے وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ اور اگر چاہو تم بواسطے کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بی حیائی کے اُنسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ اور دیا تمنے ایک کو انمین سے کہ جسکے طلاق کا ارادہ رکھتے ہو قِنْطَارًا خزانہ مہر کی جہت سے فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا پس مت لو اسمین سے کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا کیا لوگے اسکو بہتان کر اور گناہ ظاہر کر سمجھہ لیجئے کہ بہتان جھوٹ بات کو کہتے ہین اور بعضونکے نزدیک معنی بہتان کی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر زنکا مقرر کیا اور پھر گواہ کئے پھر جب اسکو چھوڑنے لگا تو گویا مدعا یہہ ہی کہ مہر قرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہی وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے لوگے مال کو عورتون سے اور حال یہہ ہی کہ تحقیق ملے ہین بعضے تمھارے طرف بعضی کی افضی کنایت ہی مباشرت سے وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لیا ہی اُن عورتون نے تم سے وقت عہد کے قول گاڑھا کلمہ نکاح ہی یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہی کہ استحللتم فروجہن بکلمۃ اللہ سمجھہ لیجئے کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جورؤن سے اپنے باپون کے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل کی وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ انکو جو نکاح کیا باپون تمھارون نے بیان سے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونے سے کہ وہ معاف ہی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا تحقیق نکاح زن پدر سے تھا پہلے نہی سے اور ہی بعد حرمت سے بے حیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوضی مومنان یہہ عمل نزدیک اشراف عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقیت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَسَآءَ سَبِيْلًا اور بُری ہی راہ سمجھہ لیجئے کہ مرتب قبح تین مین ایک قبح عقلی ہی فاحشہ اشارت طرف اُسکے ہی دوسری قبح شرعی ہی کہ مقت کنایت طرف اسکے ہی تیسری قبح عرفی ہی کہ وساء سبیلا راہ دکھانیوالا طرف اُسکے ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھارے مائین تمھاری اور اسمین داخل ہین نانیان اور دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنٰتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اسمین داخل ہین نواسیان اور پوتیان ایک درجہ مین ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو شاخین ہین تمھاری وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمھاری سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے یا باپ سے وَعَمّٰتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو باپ سے اوپر ملتی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور بواسطہ ملنے والیان حلال ہین جیسی پھپی کی بیٹیان وَخٰلٰتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو ماں سے اوپر ملتی ہین اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤن کی بیٹیان وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائیونکی جنہین بھتیجیان کہتے ہین جس طرح سے کہ نا تا بھائی کا ثابت ہوگا ماں باپ سے ہو یا فقط ماں سے یا اکیلے باپ سے اور بھتیجونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہنون کی بھانجیان انکو بھی مثل بھتیجون کی سمجھہ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے دودھہ پلایا تمکو یہان داے کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دودھ سے یعنے دودھ پینے مین شریک ہون سمجھ لیجے کہ دودھ کے دونا تے فرمائے مان اور بہن اشارت کی کہ ساتون ناتے سمین بھی حرام ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہر طرح ثابت ہی تھوڑا پیئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین اور دودھ پینا وہ معتبر ہی جو اس عمر مین پیئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین بی بیون تمھاری یعنے جرو بی بیون تمھاری کی مان ہو یا دادی یا نانی یا اور اُپر اسکے اور یہی حکم دودھ کا ہی وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورُون تمھاری کی جو بیچ گودی تمھاری کے ہین پرورش پاتی اور متولد ہوئی ہین مِنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بی بیون تمھارے جو صحبت کی ہی تمنے ساتھ انکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نہین ہوئے تم داخل ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمھارے نکاح ربایب مین سمجھ لیجے کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہی کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہی اور اگر مرد کو سسرال کا نانا یا دودھ کا اپنے لونڈی سے ہو تو اسکی صحبت بھی حرام ہی یون ملک مین رہا کرے مضائقہ نہین وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور جوروین بیٹون تمھاری کی وہ بیٹے جو پشتون تمھارے سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجے کہ زید بن حارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لے پالک تھا اُسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو عقد نکاح مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کرلی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اس بیٹے کی حرام ہی جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہی یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے نہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہی بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوبؑ ہین کہ انھون نے جمع کیا تھا دو بہنون کو یہودا کی مان اور یوسفؑ کی مان کو انکے دین مین حلال تھا سمجھ لیجے کہ جمع کرنا دو بہنون کا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ ساتون ناتونکا جمع کرنا حرام ہی اور سسرال کے ناتونمین جمع کرنا حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہی ایمان والونکا کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے ہوے ہین مہربان ہی اُنپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی ۵ وہ بخشے ایکدم کے ہی نادم سے جرم صد سالہ ؛ جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کیئن اوپر تمھارے بیاہی ہوئین عورتونمین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے جن کو کافرون کے ملک مین سے چھین لاوین خاوندون انکے سے سمجھ لیجے کہ ابو سعد خدری نے نقل کرتے ہین کہ جنگ حنین مین کہ اوطاس مال بیقیاس رکھتا تھا غنیمت مین وہ مجاہدون کے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین ایسی کہ ہم حسب نسب انکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے اسواسطے حل حرمت مین ہم انکے متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضہ ملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون لیکن جو سبب سبی اور اسیری کے ملک مین تمھارے ہون تو تصرف اُنمین حلال ہی اس شرط پر کہ انخراج الکا دارالحرب سے بے ازواج اُنکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہی اور باقی ائمہ مجرد سبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے یا کتاب مصدر مؤکد ہی یعنے لکھا خدا نے لکھنا کرا اوپر تمھارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے یا حلال کیا واسطے تمھارے احل مین دونو قراتین ہین امام حفص کی قرأت بصیغہ

مجہول ہی اور اور دن کی بصیغہ معلوم مما وراء ذلکم جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہی اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسی نکاح
چچا اور ماموں اور بہتجی اور بھانجی اسکے سے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ
کا اور نکاح امتہ بآزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی اور جو حق تعالی نے حلال حرام بیان فرمادیا پس چاہیے تمکو ان تبتغوا
باموالکم یہہ کہ طلب کرو تم عورتو تمکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالون اپنے کے محصنین غیر مسافحین دران
حال کہ ساتھ اس نکاح کے قید مین رکھنے والے ہو نہ پانی ڈالنیوالے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھ لیجیے کہ جو عورتین حرام فرمائین انکے سوا سب
حلال ہین لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہی کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری یہہ کہ مال دیکر قبول کرو
یعنی مہر تیسری یہہ کہ قید مین لانیکے طرح ہو مستی نکالنے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے کے بغیر نہ چھوٹے
حاصل یہہ ہی کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک جیسے متعہ مین ہوتا ہی کہ وہ محرم ہی چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی ہی
اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فما استمتعتم
بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا تمنے بدلے اسکے عورتونمین سے بسبب نکاح کے پس دو انکو مہر انکا
موافق مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدے کے ہی سمجھ لیجیے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع ہو تو مہر سارا دے
اور جو پہلے ہی صحبت خلوت سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جس سے نکاح ٹوٹ جاوے تو سبب مہر اتر
جاتا ہی ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ اور نہین گناہ اوپر تمھارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہو ایکدوسرے
سے ساتھ اسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر مقرر کرنیکے جو دونو میان بی بی اپنی خوشی سے بڑھادین یا گھٹادین وہ بھی معتبر ہی اور بعضونے کہا ہی کہ تراضی
نفقات مین ہی یا صحبت اور مفارقت مین ان اللہ کان علیما حکیما تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا بھلائیان بندونکی محکم کار
مہمات نکاح مین انکے ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات اور جو کوئی نہ سکے تم سے توانائی اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے
بی بیون ایمان والیونکو فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات پس چاہیے کہ کرے اس چیز سے کہ مالک ہوے مین واسطے ہاتھ تمھارے
لونڈیان تمھاری ایمان والیون سے واللہ اعلم بایمانکم اور اللہ خوب جانتا ہی ایمان تمھارے کو بعضکم من بعض بعضے تمھارے
بعضے سے یعنے سب مشترک ہو ایمان مین یا تم آپسمین مشترک ہو نسب مین کہ باپ تمھارے سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہین فانکحوہن
باذن اہلہن پس نکاح کرو انکو ساتھ حکم مالکون انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اور کی ہین واتوہن اجورہن بالمعروف ادا کرو وان لونڈیونکو جن
سے نکاح کیا ہی مہر انکا ساتھ اچھی طرح کے سمجھ لیجیے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے اذن سے چاہیے محصنات غیر مسافحات اس حالت
مین کہ یہہ لونڈیان قید مین رکھنے والی ہون شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر ولا متخذات اخدان اور نہ پکڑنیوالی یار چھپے
فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ پس جب نکاح آوین پس اگر کرین پھر بدکاری تعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب
پس اوپر انکے ہی لازم آدھا اس چیز سے کہ اوپر بی بیون شوہر نرکھنے والیونکے ہی عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسی
ہی میان کو اور حد غلام اور لونڈی کی خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوڑون سے زیادہ نہین ذلک لمن خشی العنت منکم یہہ نکاح
لونڈیون سے واسطے اس شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وان تصبروا خیر لکم اور اگر صبر
کرو تم نکاح کرنے سے لونڈیون کے بہتر ہی واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی واللہ غفور رحیم اور اللہ تعالے

بخشنے والا ہی اسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کی نکاح سے مہربان ہی کہ رخصت دی بندونکو سیمین یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمہارے احکام حلال اور حرام کے وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اور ہدایت کرے راہین ان لوگونکی جو تھے پہلے تم سے یعنے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَیَتُوْبَ عَلَیْکُمْ اور پھرا اوپر تمہارے ساتھہ بخشنے گناہونکے اور سہل کرتے احکامون کے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ اور اللہ چاہتا ہی یہہ کہ پھر آوے اوپر تمہارے یعنے توبہ دے تمکو یا وہ چیز سکھاوے کہ سبب تمہارے توبہ کی ہو وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیتہ تحریم کی بہن بھائی کی اولاد کی اتری یہودون نے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ بہنی خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان حرام ہین پھر بہن حرام ہی تو اسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہیئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ تمہین توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمہین دین سے پھراوین یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ہلکا کرے تم سے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اور پیدا کیا گیا ہی انسان ناتوان اور عاجز بار تکلیف اٹھانے سے اسواسطے اسپر سبک کیا واہ کیا مہربانی ہی اس مالک کی کہ بندیکو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھہ ضعف پیش کرے اور دوسری جگہہ ظلوماً جہولاً جو ارشاد فرمایا ہی وہ بھی اسی شفقت پر دال ہی کہ ضعفا اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہی شعر ناتوان خلقت مین ہین اور جہل اپنا ہی ندیم ۔ عفو تقصیرات فرما فضل سے تو یا کریم یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپسمین ساتھہ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہین جیسے چھین کر لینا اور چرا کر لینا اور سود لینا اور جوے مین جیت نا اور خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹی دعوی کر کر یا بیع فاسد کر کر لینا ہی ان سب طرحکے مال مت کھاؤ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ مگر یہہ کہ ہوئے سوداگری رضامندی تمہاری جیسے آپسمین لین دین رکھتے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اور مت مارو آپسمین اپنون کو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت ہلاک کرو اپنے نفسون کو جیسے بت پرست بتون پر جان اپنی قربان کرتے ہین یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندون پر ستیان ہوتی ہین یا ایسا کام نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو گناہ کر کر یا حرام کھا کر یا اور ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالی کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تحقیق اللہ ہی ساتھہ تمہارے ای مسلمانو مہربان جو امر اور نہی فرماتا ہی مہربانی سے فرماتا ہی وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا اور جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کین ہین از روی تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے ہم اسکو آگ دوزخ کے مین وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا اور ہی یہہ آگ مین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ اگر بہلو تھی کرو اور بچو تم گناہون بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے تمہارے ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کے مین کہ بہشت ہی حاصل یہہ ہی کہ جو کبیرون سے بچیگا صغیری اسکے بخشے جاوینگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہی اگر چاہے کبیرون کو بخشے اور صغیرون پر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیرون پر عذاب کرے اب سمجھ لیجئے کہ کبیری کونسے مین بعضے کہتے ہین کہ جس سے نہی واقع ہوئی ہی وہ کبیرہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس کے حق مین دخول نار یا غضب

یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہی وہ کبیرہ ہی جسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہی اور باقی سب گناہ صغیرہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جسپر حد شرع مین مقرر ہی یا وعید صریح واقع ہی یا دلیل قطعی سے حرمت ثابت ہی وہ کبیرہ ہی اور استی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجودیہ پر ہین کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے تم کبیرونسے کہ اثبات اور اقرار بوجود غیر ہی تو عفو کرینگے ہم سیئات تمہاری کہ تلویثات ظہور نفس اور قلب ہین محو کر کر مرتبہ تمکین کو پہنچا وینگے اور دخل کرینگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہی کما فی تاویلات الکاشی شعر غیر حق نظرون سے جب زائل ہوا تفرقہ سے جمع مین دخل ہوا اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہی اور جمع ارتفاع غیریت اور شہود وحدت اور کثرت سے ہی شعر عالم تمام نظرون مین آئینہ خانہ ہی ہر آئینہ مین جلوہ نما وہ یگانہ نہی لوایح مین ہی کہ تفرقہ پراگندگی دل ہی بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمعیت ان سب سے چھوٹ کر محو ہونا ہی مشاہدہ واحد شعر چھوڑ کر سب کو ایک پر رکھ دھیان تفرقہ دلکا سب سے ہی ایمان اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجدویہ یہہ ہین کہ اگر پرہیز کروگے تم کبایر سے کہ خطرات غیر مین غیر کرینگے ہم سیئات تمہارے یعنی تلویثات قلب محو کر کر تمکین پہنچا وینگے کہ مرتبہ حضور ہی اسیکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب سمجھ لیجئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اس ثواب سے محروم ہین اور مرد باوجود غنیمتین لینیکے اور اموال کسب کرینکے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت احتیاج کے آدھا حصہ مردون سے باقی مین افسوس ہی کہ ہم بھی رجولیت مین اگر دخل رکھین تو ثواب جہاد وحصہ میراث سے فائدہ اٹھاتین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو اس چیز کی کہ بزرگی دی ہی اللہ نے ساتھ اسکے بعضے تمہارے کو کہ مردہین اوپر بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردون کے ہی حصہ مقرر ثواب اس چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر کے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ واسطے عورتونکے ہی حصہ مقدر ثواب اس چیز کے سے کہ کسب کرتے ہین مانند عفت اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالی نے ٹھہرا دیا ہی دوسرے کا حصہ کیون مانگین وَاسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اسکے سے تا مراد تمہاری برلاوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی جسکو چاہے وہی اسکو دیتا ہی شعر اخلاص و تونگری پہ غم کرنہ سرور دانا ہی وہ مصلحت کا تیرے تجھ سے سمجھ لیجئے کہ زمان جاہلیت مین بے مالک کو میراث مین وارثون کے ساتھ دخل کرتے تھے اس سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایک شخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی سمجھ لیجئے کہ دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپسمین قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون اور میری میراث تو لے اور تیرا دوست میرا دوست ہی اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اسے دیتے تھے جب آیت میراث کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم مین یہہ مقرر ہی اب آیت جو میراث کی آئی ہی اسمین اس حصے کا کچھ بیان نہین ہی یہہ آیت اتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اور جن لوگون کو گرہ باندھی ہاتھہ تمہارے نے پس دو تم انہین حصہ انکا کہ چھٹا میراث سے ہی حکم اس آیت کا آیۃ اولی الارحام سے منسوخ ہی اور اسناد گرہ باندھنیکی ساتھہ ہاتھہ کے بطریق مجاز ہی اور اس اسناد کا سبب یہہ ہی کہ ہاتھہ پکڑ کر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے حاضر سب عہد اور پیمان جانتا ہی لکھا ہی کہ جمیلہ زوجہ سعد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طمانچہ اسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپ کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہو کر

Digitized by Haji Asan Mujaddidiyah Kutub Khanah Multan

یہہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپ کو لیئے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازے کی طرف چلی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین اوپر عورتون کے اور انکے امور معیشت انسے قائم ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پکارا کہ پھیر آؤ میں نے کچھ چاہا اللہ نے کچھ کیا جو اللہ نے چاہا وہی خیر ہی اور اس سے فضل مرد نکا عورتون پر نکلتا ہی کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سبب اس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض انکے کو کہ مرد ہین اوپر بعضون کے کہ عورتین ہین سمجھ لیجئے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم اور عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوٰۃ اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت میراث کے ہی اور بڑا فضل انکا یہہ ہی کہ انبیا اور امام انہین ہین وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور دوسری فضیلت دی مردونکو عورتون پر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر ہین کیا اور نفقہ ہین کیا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیک بخت عورتین فرمان بردار ہین خدا کی اپنے شوہردن کی نگاہ رکھنے والی ہین پیچھے غائبانہ کے شوہرون کے پس غیبت عصمت سے رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا ہی اللہ نے وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی انکے سے پس نصیحت کرو انکو ایسے کلمات سے کہ دل انکا نرم ہو جاوے یا تعلیم کرو انکو تعظیم شوہرونکی وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ اور چھوڑ دو انکو بیچ خوابگاہ کے یعنے انکے ساتھ مت سویا انکے طرف سے کروٹ لے وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو انکو ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو بعضون نے کہا ہی کہ خوف نشوز ہین وعظ ہی اور ظہور نشوز ہین ہجر ہی اور تکرار نشوز ہین ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا پس اگر کہا مان لین تمہارا اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر انکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی برتر اس سے کہ ظلم پر انکے راضی ہو بزرگتر ہی اس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا اور اگر ڈرو تم ای حاکمون شرع کے یا ای وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناسازگاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگون مین سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت ہی یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگون مین سے تا اسکی جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اور اگر ارادہ کرین یہہ دونون منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا اللہ تعالیٰ درمیان بی بی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اسکے کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور احسان کرو ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والون کے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیمون کے دلنوازی اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینون کے صدقہ اور زکوٰۃ سے وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ ہمسایہ قرابت والے کے شفقت اور مرحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے اور حد ہمسایگی کی چالیس گھر تک مقرر کی ہی اور مطلقا حق ہمسایونکا یہہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا انسے رکھو حدیث مسلم مین ہی لا یدخل الجنۃ عبد من لا یأمن جارہ بوائقہ سمجھ لیجئے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے ہوئے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہی بطریق اولی سزاوار احسان کے ہوا اور اس سے احسان کرنا یہہ ہی کہ خطرات ماسوا سے پاک کر کر متوجہ بخدا رکھے اور بمرتبہ احسان پہنچائے کہ جسکے تفسیر مین کانک تراہ حدیث نبوی مین واقع ہی اسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کم ہونے کو خطرات کے جمعیت شعر دلکو جمعیت ہوا ور ہوئے حضور: واچھڑے حاصل ہی پھر کیا کیا سرور والصاحب بالجنب وابن السبیل اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین اور صحبت کے اور ساتھ مسافرون اور مہمانون کے سمجھ لیجئے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہی اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہی یا ہم سبق ہی یا ہم طبق ہی یا ہم نرم ہی یا ہم کسب ہی یا پیر بھائی ہی کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہی اور اس سے احسان کرنا حق صحبت کی رعایت کرنا ہی وما ملکت ایمانکم اور جسکے مالک ہوے ہین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے اُنسے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی غلام ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا یعنے اللہ نہین دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہی تکبر کرنیوالا مان باپ سے اقربا سے ہمسایون سے مہمانون سے لونڈی غلام سے اترانے والا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہی نہ احسان اُن سب سے لکھا ہی کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو اُنکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج ہو کر عاجز ہو جاوین اور مآل کار انکا معلوم نہین کہ کیا ہو یہہ آیت نازل ہوئی ان الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتٰھم اللہ من فضلہ درست نہین رکھتا خدا ان لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیونکو ساتھ بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہی انکو اللہ نے فضل اپنے سے نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہی واعتدنا للکٰفرین عذابا مہینا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاے آلہی یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا عذاب دوزخ سے ہی والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس واسطے ان لوگونکے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے حق مین ہی کہ پیغمبر کے دشمنی مین لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقون کے حق مین کہ ریا اور سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہی بہت اغراض نفقہ کرتے تھے ولا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاٰخر اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہی ومن یکن الشیطٰن لہ قرینا فساء قرینا اور جو کوئی کہ ہوے شیطان واسطے اسکے ہمنشین پس بُرا ہی ہمنشین اور جو یہان دنیا مین ہمنشین ہی تو آخرت مین بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہی اللہ تعالی نے فبئس القرین بلیت اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بدہمنشین ہی شیطان رفتار ابئس القرین ہی وماذا علیھم لو اٰمنوا باللہ والیوم الاٰخر وانفقوا مما رزقھم اللہ اور کیا زیان ہی اوپر کافرون کے اگر ایمان لاوین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا بے شائبہ ریا اس چیز سے کہ دی ہی اللہ نے اُنکو وکان اللہ بھم علیما اور ہی اللہ ساتھ اُنکے اور اقوال افعال احوال اُنکے کے جاننے والا خبر انکا ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرہ کے ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور سے نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہی کہ شعاع آفتاب سے روزن در مین چمکتا ہی اور جو ہاتھ لو تو کچھ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہی نفی ظلم مین وان تک حسنۃ یضٰعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما اور اگر ہو نیکی عملنامے مین مسلمانکی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اسکے کو اور دیگا زیادہ ثواب عمل اسکے سے اپنے پاس سے ساتھ فضل اور جنت اپنی کے ثواب بڑا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید پس کیونکر ہوگا حال کافرون ظالمونکا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے ایک گواہی دینے والا وہ پیغمبر اُنکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنے امت کے گواہی دیگا وجئنا بک علی ھٰؤلاء شھیدا اور لاوینگے ہم تجھکو اوپر اس گروہ امت تیرے کے گواہ کہ مومنون کے ایمان پر گواہی دے قطعہ واجب شفیع حضرت ہین: ویسے ہی وہ شہید امت ہین ثبوت کرینگے داشہاد تکو کہ زبان واکرین شفاعت کو یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض اسدن کہ گواہی انبیا و انکی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہی آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی پیغمبر کی کاش کہ کیجاوے ساتھ اُنکے زمین یعنی خاک مین اگر جلاوین اور پھر اٹھین

Digitized by Dārulhadīth Muḥammadiyah, www.darulhadith.org

یا خاک ہو کر زمین کے برابر ہو جاوین وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایکبات کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہو کہ تم مست ہو شراب سے اور سکرات سے یہہ نہی نماز سے نہین کیونکر وہ فرض عین ہی بلکہ نہی شراب پینے سے ہی کہ آداب فرض کے مانع ہی ایکدن چند اصحاب عبد الرحمن بن عوف رض کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ آذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اٹھے امام نے قلیا پڑھی بیہوشی مین صرف لا چار دو ن جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبہ سکر مین نماز کے نزدیک مت جاؤ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہانتک کہ جانو اس چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب ایمان شہودی والون کو ہی کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین حالت مستی مین غفلت اور شہوت کے یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہو اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو قطعہ تا کہ ہی مستی مین اس مستی کے تو ہ غفلت و شہوت کی پیتا ہی صبو ہ مت نماز قرب کے نزدیک ہو ؛ المصلی وان یناجی ربہ ؛ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے دران حالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمھارے ساتھ پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسی طرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ بعضون نے کہا ہی کہ مراد صلوۃ سے موضع صلوۃ ہی یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کے واسطے جیسی ڈول رسی ہی وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف ہلاکت یا زیادت مرض ہی یا ہو تم بیچ سفر کے یا آوے کوئی ایک تم مین سے جاے ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھہ شی کے مکان بول یا براز سے یا صحبت کرو عورتون سے مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہی کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھہ عضو مخصوص زن کے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ مرد کی کسی جگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگ جاوے وضو دونو کا ٹوٹ جاتا ہی اور امام مالک اور احمد کے نزدیک مس بشہوت شکستندہ وضو ہی والا لا غرض ہر طرحسے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہی کہ غزوہ بنی المصطلق مین شام کو لشکر اسلام بیابان بے آب مین اترا یہہ ارادہ کر کر کہ صبح کو کوچ کر کر پانی پر پہنچ کر نماز فجر پڑھینگے اتفاقا ہار حضرت ام المومنین عائشہ رض کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد ہوئے امیر المومنین ابو بکر صدیق سے کہا وہ خیمہ عائشہ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گود مین سر رکھے ہوئے حضرت عائشہ رض کے آرام فرماتے ہین حضرت ابو بکر نے انکو غصہ کیا حضرت خواب سے بیدار ہوئے اور یہہ حال پر ملال صحابہ کا معلوم کر کر متوجہ عالم غیب ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی نہ پاؤ تم پس قصد کرو خاک پاک کا اور ہاتھہ اپنے مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ پس مسح کرو ساتھہ اپنے منہون اپنے کے کہنیون تک اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہی معاف کرنیوالا بخشنے والا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَۃَ کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہین گمراہی کو یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت انکی یہہ تھی کہ نعت حضرت کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم اے مومنو راہ سے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی دشمن تمھارے تمکو کہ یہود مین وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا اور کفایت ہی اللہ دوست تمھارا اور کفایت ہی اللہ

مدد کار تمہارا دشمنون پر مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بعضے لوگ جو یہود ی ہین بدل ڈالتے ہین کلمون کو جگہہ انکے سے مراد اس سے لغت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنے طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپانا ہی یا کلام پیغمبر کا تغیر دینا ہی لکھا ہی کہ بعضے یہود حضرت کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدلکر کہتے تھے سو حق تعالی نے انکا پردا فاش کیا کہ تحریف کلمات تیری کی کرتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول تیرا اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عینا پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور ہی یہہ کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور کہتے تھے سن اس حالتمین کہ نہ سنا جاوے کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہی مدح اور ذم دونکلتے ہین مدح تو یہہ ہی کہ اسماع گالی دیتا ہی پس یہہ معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ گالی دیا گیا نہ ہو جوا ور ذم یہہ ہی کہ اسماع سناتا ہی پس معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا ہو یہ معنی مدح کو پردہ نفاق کر کر ارادہ معنی ذم کا کرتے تھے وَرَاعِنَا اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہی مدح کے اور ذم کے مدح یہہ ہی کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ رکھہ ہمکو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے اے چرواہی ہمارے آپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے تھے لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ پیچ دیکر سخن کو ساتھ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہی لغت عرب مین اسے رعونت کی طرف پھیرتے تھے یا ہجو کا ارادہ کر کر باشباع راعینا کہتے ہین وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ اور طعنہ دیکر پیچ دین کے یعنی وہ کیا دین ہی کہ جسکا نبی چرواہا ہوا ور حال انکہ حضرت موسی کے شبانی پر اقرار کرتے تھے وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ اور اگر کہتے سنا ہم نے سخن تیرا اور مانا ہم نے امر تیرا اور سن سخن ہمارا اور دیکھہ ہم کو البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے انکے ذم سے سید انام کے اور طعن سے دین اسلام اور راست تر ہوتا یہہ سخن انکا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا اور لیکن لعنت کی ہی انکو اللہ نے بسبب کفر انکے کے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہی کہ بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے اُن مین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمای یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلا کر فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین جناب الہی کیطرف سے لایا ہون حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہی اور مجھہ پر ایمان لانے پر وعدہ لیا ہی انہون نے عناد سے کہا کہ ہم نہین تمھین جانتے ہین نہ تمھاری لغت کو نہ قرآن کو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اے لوگو جو دئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری ہی ہم نے اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہی دران حالیکہ سچا کرنیوالا ہی واسطے اس چیز کے جو ساتھہ تمھارے ہی یعنے توریت پہلے اس سے کہ مٹا ڈالین ہم منہونکو کہ نشان انکھہ بھوان ناک ہونٹھہ دہن کا اُسمین تر ہی پس پھیر دین ہم اول منہونکو اوپر پیٹھون انکی کے یعنے مُنہہ کو پس سر کے نکال کر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا ادھر لگا دین تیسیر مین ہی کہ ماتھہ پانون پیٹ پیٹھہ لب سے چگہہ ہونگے اور منہہ انکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب کمال زشتی اور رسوائی کے ہی اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم انکو یا مسخ کرین ہم انکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہم نے یار ہفتے والون کو کہ ہمارے مخالف فرمان کے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی کام یا وعید اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اُسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہی اس گناہ کو کہ سوا اسکے ہی جسے چاہتا ہی بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہی کہ بخشتا ہی قبل عذاب کے جسے چاہتا ہی اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِیْمًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق باندھہ لیا اسنے جھوٹ بڑا کہ سبب اُسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کے سے کہ شرک معفور نہین گو سالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے ہم مکرم ہین حق تعالی نے انکی مدح نہ پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگونکے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون اپنے کو کہ ہم ابناء اللہ و احباؤہ چنانچہ منقول ہی کہ بحرین عمرو بن نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچون پر کچھ گناہ ہی آپ نے فرمایا کہ فی یہہ بے گناہ ہین اُنھون نے قسم خدائے موسی کی کھا کر کہا کہ ہم بھی گناہ مثل انکے ہین کیونکہ گناہ رات کی ہماری دِنکو بخش دیتے ہین اور گناہ دن کی ہماری رات کو حق تعالی نے فرمایا کہ تمھارا اپنے آپکو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور لائق اسکے جانتا ہی وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپ کو پاک کرتے ہین کہتے ہین نہ ظلم کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ در میان خرمے کے ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اُنپر اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ ان یہود ونکو کہ عناد سے کیون کر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دن رات کی گناہ ہماری بخشتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِیْنًا اور کفایت ہی یہہ جھوٹ انکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا لکھا ہی کہ بنی نضر کے یہود ونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الٰہی کے انکے گھرونسے نکال دیا تھا وہ مدد چاہنے کو قریش پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف انکے کے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے اُنسے پوچھا کہ بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی انھون نے خوش آوے سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہی ابوسفیان نے کہا کہ تمھارے کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اُنھون نے وہی کیا حق تعالی نے انکے حال سے خبر دی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اُن لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب تورات سے کہ بوسطہ عداوت مسلمان ایمان لاتے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین قریش کے یا جبت سحر ہی کہ یہود معتقد اسکے تھے اور طاغوت شیطان کہ اسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے ہین کہ جبت نفس امارہ ہی اور طاغوت خواہش اُسکی وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا اور کہتے ہین یہود واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یہہ کفار قریش بہت پہنچے ہوئے ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اُنکے از روے راہ کے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ کہ لعنت کی ہی اللہ نے انکو وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا اور جس کو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اُسکے مدد دینے والا کہ عذاب اس سے دفع کرے اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہود ون کے حصہ ہی پادشاہی سے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی یہود ونکو گمان تھا کہ بادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ انکو حصہ پادشاہت سے نہین اگر بالفرض ہو بھی فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا پس اسوقت نہ دینگے وہ لوگونکو یا پیغمبر اور اصحاب کو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہی بخل مین اُنکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر نہ دینگے تو درویشی

مین کیا دینگے اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبایل عرب کے اوپر اس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہی اُنمین بعضون نے کہا ہی کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب والے جمع کو واحد پر اطلاق کرتے ہین کہ جامع ہوے خصایل نیک کو کہ وہ نہ پائے جاوین مگر بہت لوگونمین چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی ان ابراہیم کان امۃ اور فضل سے مراد نبوت ہی اور قرآن اور عزاز دین اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہہ ہی کہ حق تعالےٰ نے چار بی بیون سے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مباح کرین یہود اسپر حسد کرتے تھے اور طعن کرتے تھے کہ اگر یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حسد انکا نبوت اور کتاب کے سبب ہی تو چاہیے اور پیغمبرون پر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی اور داؤد اور عیسی مین علیہم السلام کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے انکو باوجود نبوت کے بادشاہی بڑی چنانچہ یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو اور بعضون نے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہی جیسے حضرت داؤد کی سو جورو تین تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باب مین یہود کی تعریض ہی کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب کثرت ازواج تو داؤد اور سلیمان پر چاہیئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر یہہ ہی کہ مراد آل ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب سے قرآن ہی اور حکمت شریعت اور ملک عظیم ہی دوام شریعت تا قیامت ہی یا تایید فرشتونکی ہی فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْہُ پس بعض یہود مین سے وہ شخص ہی کہ ایمان لایا ساتھہ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض اُنمین سے وہ شخص ہی کہ باز رہا خبر انبیا سے ازواج کے مقدمہ مین اور باور نکیا اُسے یا روگردانی متابعت پیغمبر سے وَکَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا اور کفایت ہی دوزخ جلانے والا کافرونکو اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوے ساتھہ دلیلون وحدنیت ہمارے کے یا آیتون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم انکو آگ مین کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس گل جاوینگے چمڑے اُنکے بدل دیوینگے ہم انکو چمڑے سوا اسکے تو کہ چکھین عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعت مین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ دن رات مین ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اسی چمڑے کے سوختگی دور کر کر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر پھر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اسواسطے ہی کہ پوست تازہ پر زیادہ معلوم کرین اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا تحقیق اللہ ہی غالب کہ کوئی اسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے موافق حکمت کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کیے نیک شتاب داخل کرینگے ہم انکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے نہرین درآنحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ اُنکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَھُمْ فِیْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید مکروہ چیزون سے اور داخل کرینگے ہم انکو سایہ پایندہ مین کہ آفتاب اُسے دور نکر سکے عرب مین حرارت بہت ہی سایئے کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہی اور وہ خدشہ بھی اس نکتے سے دفع ہو گیا جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہی کہ حرارت اُسکی ایذا پہنچاوے کی پھر سایئے کا فائدہ کیا ہی اور محقق کہتے ہین کہ ظل ظلیل اشارہ بحمایت الٰہی ہی کہ سر پر بہشتیون کے ہمیشہ رہیگا سایہ ظل عنایت ازلی بے زوال ہی ؛ نقصان نے اُسے نہ اُسے انتقال ہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا تحقیق اللہ حکم

کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتون کو طرف صاحبون انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ سے لاؤ عثمان کی مان سلاقہ تھی اسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اسنے ندی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے یہہ ہمین ارث مین پہنچی ہی حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی کے آنے مین دیر ہوئی ابو بکر اور عمر کو سلاقہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان بہزار شدت اپنے مان سے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپ نے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقایہ زمزم میرے سپرد ہی یہہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی نہ دی پھر حضرت نے مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہی تو کنجی دے اسنے آپ کے حوالہ کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی کہ خدا تعالیٰ امر کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتون طرف اہل اسکے کے آپ نے عثمان کو بلا کر کنجی عنایت کی اسنے اپنے بھائی شیبہ کو دی ابتک وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہی اور اگرچہ یہہ آیت مخصوص اس امانت پر اترتی ہی لیکن سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہی کہ ظل جیسے امانت آفتاب ہی اور اسکے نکلتے ہی محو ہو جاتا ہی ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہے حوالے کرو یعنے اپنے آپکو نیست و نابود کر دو بیت آپ کو کم کر تو بشوق خدا ۔ جسکی امانت اُسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہی تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیون کے یہہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہی جو نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اسکے یعنے ادائے امانات اور انصاف بحکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا تمھاری کنجی حوالے کرنے کو اسکے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضونمین اور فرمان برداری کرو رسول کی سنتونمین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم مین سے یعنے امرا اسلام کی لکھا ہی کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کر بھیجا اور عمار یاسر کو ساتھ کر دیا لوگ ومان کے بھاگ گئے ایک شخص رہ گیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہ گیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن عمار نے کہا تجھکو امن ہی صبح کو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والون نے جو اگر دیکھا تو ومان کوئی نتھا پھر ایک شخص تھا اسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اسکو مین نے امن دی ہی خالد نے کہا کہ بے مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہی یہہ قصہ حضرت پاس آیا آپ نے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اسکو امن ہی لیکن بچا ہے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ اولوالامر ابو بکر اور عمر ہین کہ اقتدا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر انکی شانمین وارد ہی ابو بکر وراق نے کہا ہی کہ خلفاے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہی اور بعضون نے فقہا اور علما کو کہا ہی اور بعضون نے اولوالامر پانچ لکھے ہین ایک پادشاہ حق مین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری شوہر حق مین زن کے چوتھی مالک حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلون کے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولوالامر مشایخ طریقت ہین کہ سالکان راہ الٰہی کی ترتیب کرتے ہین فرمانبرداری انکی لازم ہی بیت منزل مقصود کو چاگر پہنچے دلا ۔ سر خط فرمان سے مت پیرو مرشد کے پھر اِفَانْ تَنَازَعْتُمْ

فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دو اسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین اُنکے اور طرف سنت رسول کے بعد وفات اُنکے کے اگر ہو تم دل کے اخلاص سے ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا و قیامت بھی چاہتا ہی کہ جس بات مین تمھین کچھ شبہ ہو اُسے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یہہ خدا و رسول کی طرف رجوع بہتر ہی تمکو اور نیک تر ہی ازروے عاقبت کے لکھا ہی کہ ایک یہودی مین اور منافق مین جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوت مین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس چل آخر کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونون آئے موافق مدعای یہودی حکم صادر ہوا جب دونون وہانسے نکلے منافق نے ناحقہ یہودی کا پکڑکر کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمر نے کہا کہ تم دونو کھڑے رہو مین انفصال تمھارا خوب کر دیتا ہون یہہ دونون کھڑے ہوئے حضرت عمر گھر مین جاکر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق کا اوڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہو سزا اُسکی یہی ہی سیدن حضرت نے فاروق اُنکو لقب دیا اور اللہ نے یہہ آیت اُتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ دعوی کرتے ہین یہہ کہ وہ ایمان لائے ساتھہ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھہ اس چیز کے کہ اُتاری گئی پہلے تجھسے یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے ہین یہہ کہ حکم لیجاوین طرف سرکشون کے یعنے کعب بن اشرف کے کہ بڑا طاغی باغی ہی اور حال انکہ تحقیو امر کئے گئے ہین یہہ کہ کفر کرین ساتھہ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا اور ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کرے اُنکو جو طاغوت کیطرف مائل ہین گمراہی دور کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا اور جب کہا جاوے واسطے منافقون کے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اُتارا ہی اللہ نے کتاب اپنی سے اور طرف اس حکم کے کہ فرماتا ہی رسول دیکھتا ہی تو منافقون کو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہین تجھ سے ہٹ رہنا فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی اُنکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور عرض یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروق کے ہاتھہ سے بسبب اسکے کہ آگے پہنچایا ہی ہاتھون اُنکے نے یعنے طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے ہین تیرے پاس عذر کرتے ہوئے قسمین کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے اور مضمون قسم کا اُنکے یہہ ہی کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا نہین چاہا تھا ہم نے تمھاری مجلس حکم سے عدول کرکر یا عمر کے پاس جاکر مکر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹے قسم کھانیوالے وہ ہین کہ جانتا ہی اللہ جو کچھہ بیچ دلون اُنکے کے ہی نفاق سے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا پس منہہ پھیر لے اُنسے یعنے عذر انکا مت قبول کر اور نصیحت کر انکو کہ حلوت مین نفاق اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے انکے خلوت مین بیچ حق نفسون ناپاک اُنکے کے بات کہ اثر کرنیوالے ہو اُنکے دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہی یا اور ایذا پہنچی ہی اگر توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندون پر مگر واسطے اسکے کہ فرمانبرداری کیجاوے ساتھہ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھہ انکار حکم تیرے یا ساتھہ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے انکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ

قبول کرنیوالا ہر بان معالم مین لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلیقہ مین جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونون اپنے کھیتونکو دیتے تھے حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس سے نکلتا تھا کہ آپ طرف داری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیت نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ پس نہین ہی حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہی پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے یہہ ایمان حقیقی یہانتک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے شک، یا دلونمین اپنے تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا انکے ہو اور مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا کر ظاہر باطن مین بے اعراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب محکمہ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ انسے ملے اور پوچھا کہ کنکے واسطے حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچے زاد کے واسطے اور موہنھو کو تاؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اُسنے کہا مارے انکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہین اُسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسیٰ کے وقت مین بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمھاری قبول نہین جبتک کہ ایک دوسرے کو مارو انہون نے حکم مان کر ایک دوسرے کے قتل مین مشغول ہوئے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور اپنے پیغمبر کو متہم نکیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر انکے کہ دعوی ایمان کا کرتے ہین یہہ کہ مار ڈالو جانون اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین ہارین تھین یا نکالو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نکرتے یہہ مگر تھوڑے انمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ اور اگر یہہ منافق کرین جو کچھ نصیحت دیے جاتے ہین ساتھ اُسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا اور زیادہ تر ہونا ازروے تصدیق کے اور ثابت رہنے ایمان انکے کے وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا اور اُسوقت البتہ دیتے ہم انکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتین بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور البتہ دکھلاتے ہم انکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین داخل ہوتے ہین ثوبان مولی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپنے پوچھا ای ثوبان ما غیر لونک کہ تیرے نے تغیر کیا رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہو گیا ہی عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون اب یہہ اندیشہ ہی کہ جو اجل میری آئی اور مر گیا تو آپ کو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور مین کہان اور جو بہشت مین گیا تو مرتبہ آپکا بلند میرا پست ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ عبد اللہ انصاری نے یہہ اگر عرض کی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے مسرت بخشی وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی امر اور نہی مین اور رسول کے احکام اور حدود مین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھ ان لوگون کے ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر انکے پیغمبرون سے اور صدیقون سے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہی اور شہیدون سے کہ براہ خدا جان دی ہی وہ شہدا احد ہین یا عام ہین سب شہید اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع پر اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک انسے اچھا رفیق ہی معالم مین ہے کہ مراد نبیین سے ہمارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیغمبرین اور صدیقین سے ابوبکر اور شہدا سے عمر اور عثمان اور علی اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت کا یہ ہی کہ جو کوئی آج کسے دوست رکھتا ہی فردائے قیامت وہ اُسکے ساتھ ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو چاہے اُسکے ہی وہ سات ۷ دن قیامت کے یعنے بعد ممات ۷ دلمین جب خدا و حب رسول ۷ جسکے ہووے وہ مرد ہی مقبول ۷ رہتا ہی یہان بھی وصل سے مسرور ۷ وہان بھی بعد از وصال ہی پر نور ۷ یا الٰہی محبت اپنی دے ۷ اور محبت رسول کی اپنے ۷ اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان ۷ دین و دنیا مین خورم و شاد ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہہ فضل ہی اللہ کیطرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا اور کفایت ہی اللہ جاننے والا مقصدون اور نیتونکو یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو سلاح اپنے کو یعنے تیار رہو حرب کے واسطے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا پس نکلو دشمنون کے قتال کو متفرق کئی طرف سے یا نکلو اکٹھے ایک طرف سے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے ہین نکلنے مین جہاد کو مراد اس سے ابن ابی اور اصحاب اسکے ہین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ پس اگر پہنچے ای مسلمانون تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنیوالا منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میرے جبوقت کہ نہوا مین ساتھہ مسلمانون کے حاضر معرکۂ قتال مین وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کی طرف سے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہی گویا کہ تھی درمیان تمہارے اور درمیان اسکے دوستی یعنے اپنے آپکو دور دال کر کہتا ہی تمھین دیکھا ہی نہین اور تمھاری صحبت مین کبھی آیا ہی نہین اور کہتا یہہ ہی يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ای کاشکے مین ہوتا اس جنگ مین ساتھہ مسلمانون کے پس فیروزی پاتا مین فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا مین فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑین بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہین زندگانی دنیا کو کہ فانی ہی بدلے آخرت کے کہ سدا جاودانی ہی وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر فتح پاوے پس شتاب دینگے ہم اسکو آخرت مین ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور کیا ہی تمکو ای اہل اسلام کہ جہاد نہین کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارون کے کہ دست کفار مین گرفتار ہین وہ کتنے شخص تھے کہ مکے مین اسلام لائے تھے اور انکے قرابتی انکو ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردون سے مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیعہ بن ابی ربیعہ اور ابو جندل بن سہیل وغیرہم کے وَالنِّسَآءِ اور عورتون سے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون سے ابن عباس رضؓ نے کہا کہ نسا اور ولدان مین میں اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ مستضعفین وہ لوگ ہین جو کہتے ہین تضرع سے یعنے دعا کرتے ہین ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ ظالم ہین رہنے والے اسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہی ان الشرک لظلم عظیم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اور کر واسطے ہمارے نزدیک رہنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ دشمنونکا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی بعضون کو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہان رہ گئے فتح مکے کے دن اُنکے مہمات کا سرانجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار ان بیچارونکا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا و رسول پر لڑتے ہین بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہین بیچ راہ بتوں کے فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو ای دوستون حق کے دوستون اور فرمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بردارون کو شیطانکے اور مکر اور فریب اُسکے سے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا تحقیق مکر شیطان کا ہی سُست بے قوت کہ
نہین رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ کہا گیا انکو بند رکھو ہاتھون اپنے
کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ مستحقون کو اور عبد الرحمن بن عوف اور مسور بن وقاص اور مقداد
بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کرین کہ انکی ایذا سے تبنگ آئے ہین سو انکو
بحکم الٰہی کہا گیا کہ ابھی جہاد نکرو نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الٰہی آویگا تب جہاد بھی کیجو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور جواب ہوا اوپر اُنکے لڑنا کفار سے ناگہان ایک فرقہ
اُنمین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈر چاہیے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجئے کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے نہ کراہت
امر خدا سے وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین ای پروردگار ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا
لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ کیون ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک ہی سب کے سمجھ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہی
تو کچھ عیب نہین اور اگر مومنون سے وقوع مین آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ
بعد نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے اور جہاد سے پھر گئے یہہ انکی شان مین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال کو تمنائے تخفف تکلیف پر
محمول رکھے نہ انکار قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی بیت وابستہ دل متاع سے
دنیا کے مت کرو یہہ جنت آخرت مین نہایت قلیل ہی وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى اور آخرت بہتر ہی دنیا سے واسطے اُسکے کہ
پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم اے مجاہدو یعنے ثواب تمھارے جہاد
کا کم نکرینگے مقدار تاگے کے کہ دانہ خرمہ پر ہی پس امیدوار ثواب کے رہو اور موت سے مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین اَيْنَمَا
تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ جہان کہین ہو تم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ قلعون
محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون دوازدہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالت مین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین نظم پڑھ کے
دل اینما تکونو کو ؛ مرگ سے غافل ایک آن نہو ؛ پائیگا کب رہائی تو اس سے ؛ گر بروج مشیدہ مین چھپے ؛ بار ہفت آسمان و قعر زمین ؛ سب
کا سب ایکسان ہی اُسکے تئین ؛ تو جہان ہو وہین یہہ جاویگی ؛ مہلت ایکدم نہ پھر دکھاویگی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ اور اگر پہنچتی ہی منافقون کو بھلائی جیسے نعمتین یا دشمن پر فتح جیسی جنگ بدر مین ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے وَاِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ اور اگر پہنچتی ہی انکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک
تیرے سے ہی اے محمد اور تدبیر تیرے سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کر کر مدینے مین تشریف لائے اس سال
میوا کم ہوا اور غلے کی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم سے یہہ سختی آئی حق تعالیٰ نے انکو جھٹھایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ
كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہی اور ارادے اُسکے
سے فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا پس کیا ہی واسطے اس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین باتکو
کہ مشتمل ہی انکے نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کے طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی انکی سے ہی کہ کہتے ہین مَآ اَصَابَكَ
مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ جو پہنچتا ہی تجھکو غنیمت اور فتح سے پس فضل خدا سے ہی اور جو پہنچتا

ہی تجھکو ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرا ایسے ہی اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہی تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو برائی سے وہ شامت گناہ تیرا ایسے ہی سمجھہ لیجیے تشریح اس معنی کی یہہ ہی کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اور وجود جو انمین آیا پرتو ہی اسمأ وجود وصفات واجبی جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہی اور وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہی پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہی ناشی ہی عدم سے کہ حقیقت اسکی ہی اور جو بھلائی کہ اس سے سرزد ہوتی ناشی ہے وجود سے کہ ظل اسما وصفات حق سبحانہ ہی لہذا فرمایا ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك وَاَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا اور بھیجا ہی ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیونکے پیغام پہنچانیوالا نہ یہہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیری طرف کرین وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت چاہیے پھر نہ برہان چاہیے اور پھر نہ حجت چاہیے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہی بامر خدا پس فرمانبرداری اسکی فرمانبرداری اللہ کی ہوی بحر الحقائق مین ہی کہ حضرت بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہوا البتہ خلیفہ اللہ ہو پس خلافت حضرت کو ثابت ہی ہر معاملے مین کہ خلق سے کرتے تھے وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى وخليفہ تھے ہر معاملے کہ خلق ساتھہ انکے کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ پس طاعت اسنے خلیفے کی البتہ طاعت متخلف کی ہی بیعت جسنے طاعت انکی کی کی اسنے طاعت اللہ کی فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ اسنے پھرا حق سے پھرا وہ بات یہہ ہی سیدھی راہ کی وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے پس نہین بھیجا ہم نے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ انکو گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھہ آیت سیف کے منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمانبرداری ہی فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے مصلحت کرتے ہین شب کو ایک گروہ انمین سے سوا اس چیز کے کہ کہتا ہی تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ اور اللہ لکھتا ہی لوح محفوظ مین یا کراماً کاتبین لکھتے ہین اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہین رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے عتاب انکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا انپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کام جاننے والا بندونکا اور برلانے والا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآن کو اور تامل اور تفکر اس مین نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کرین کہ یہہ کلام الہی وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق کا کلام ہوتا جیسے زعم کافرون منافقونکا ہی البتہ پاتے عقل فہم وے بیچ اسکے اختلاف بہت تناقض مضمون اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنونمین خواہ لفظونمین وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہی منافقون کے پاس کوئی بات امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اسکو قبل تحقیق سے اور اس افشا مین ضرر اور فساد ہی کیونکہ خبر نیک مین فتنہ ہی دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہین اور خبر بد مین ضعف مسلمانونکا اور موجب پریشانی کا انکے ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ اور اگر پھیرتے اس چیز کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح مبارک مین انکے آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے مومنونمیں جیسے اکابر صحابہ یا امرا سریا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ جان لیتے اسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہین خبر کو پیغمبر اور اولوالامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیے

"Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور کون سچی یا چاہنے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان الا قلیلا اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے ساتھ پہنچنے رسول کے
اور مہربانی اسکی ساتھ نازل کرنے قرآن کے البتہ پیروی کرتے شیطان کی مگر تھوڑے بیسے بچے رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے
جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید بن عمرو اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذوالنون اور امثال انکے کہ قبل
بعثت نبی آخر الزمان کے اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے راہ راست پر رہے فقاتل فی سبیل اللہ پس لڑ بیچ راہ رضائے خدا کے
لکھا ہی کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگون کو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے صحابہ بدل ہوئے حضرت نے فرمایا
کہ جو سب جمع ہون تو ہم چلین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف کرین تو تو اکیلے جاکر مقاتلہ کر لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین
نہین تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی مگر جان تیرے کو پس مخالفت سے اوردون کے مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکون
کے کہ تجھ پہ رغبت دلانا ہی نہ تکلیف عسی اللہ ان یکف باس الذین کفروا تردیک ہی اللہ یہہ کہ بند کرے مسلمانون سے لڑائی
ان لوگون کی کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ ترس انکے دلمین ڈالے جیسے بدر صغری مین واقع ہوا کہ ابوسفیان ڈر کر موضع بدر مین
نہ آیا چنانچہ سورۂ آل عمران مین گذرا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت مین قریش سے اور سخت تر ہی عذاب
مین انکے من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہو اور کسیکو نفع پہنچے اور ضرر
دفع ہوگا واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب اُسکے سے ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا اور جو کوئی سفارش
کرے سفارش بُری کہ حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے اسکے حصہ وبال اسکے سے وکان اللہ علی
کل شیئ مقیتا اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اور جب تحیت دے جاؤ ساتھ سلام کے پس
تحیت کرو تم ساتھ بہتر کے اس تحیت سے اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اسکے جواب مین کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ
کہے تو تم برکاتہ زیادہ کرو اور ردوہا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنے جواب مین السلام علیکم وعلیکم السلام کہو اسقدر فرض ہی اور اول
جو کہا وہ اولی ہی اور یہہ مسلمان کی جواب مین ہی اور کافر کے جواب سلام مین علیک ہی ان اللہ کان علی کل شیئ حسیبا تحقیق اللہ
ہی اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے اوپر سلام اور جواب سلام کے حساب کریگا اللہ لا الہ الا ہو اللہ ہی بے شبہ
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لیجمعنکم الی یوم القیمۃ لا ریب فیہ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہین شک بیچ اسکے
یا بیچ جمع کے ومن اصدق من اللہ حدیثا اور کون شخص بہت سچا ہی اللہ سے بات مین یعنے کوئی نہین کیونکہ کذب کو وعدے
اور قول مین اللہ کے دخل نہین سب سے اصدق ہی رافقا اللہ ؛ کذب کو اسکے قول مین نہین راہ ؛ لکھا ہی کہ بعضے لوگون
نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے مین کہلا بھیجا مسلمانون کو انکے حق مین
اختلاف ہوا بعضون نے کہا مومن ہین بعضون نے کہا منافق حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی فما لکم فی المنافقین فئتین
پس کیا ہی واسطے تمھارے بیچ شان منافقون کے کہ متفرق ہوے ہو دو فرقہ اور بعضون نے کہا ہی کہ کتنے مہاجر یہانہ
کئے کہ ہوا مدینے کی ہمکو موافق نہین حضرت سے اجازت لی دیہات کیطرف گئے وہان سے مکے گئے مشرکون مین مل گئے صحابہ کو
انکے اسلام مین تردد ہوا یہہ آیت اتری کہ کیون تم دو فرقہ ہوتے ہو انکے کفر پر اتفاق کیون نہین کرتے واللہ ارکسہم بما کسبوا
اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے رد کیا انکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور اسیر کرنیکے بسبب اس چیز کے جو عمل کیا انھون نے کہ مسلمانون سے

Digitized by Marfat.com Downloaded from www.marfat.com

پھر کر کافرون سے ملے اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ اسکو کہ گمراہ کیا اللہ نے وَمَنْ
یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اُسکے راہ طرف حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ
كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہوے دین سے
کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس ہو جاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی مین پس مت پکڑو تم اُنہین دوست یہانتک
کہ ایمان لاوین اور ثابت ہو جاوے ایمان انکا ساتھ اُسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے بن ریا کے اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار ڈالو انکو جہان
پاؤ تم انکو حل مین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا اور مت پکڑو انمین سے دوست اور نہ مدد دینے والا
بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جا ملین طرف اُس قوم کے کہ درمیان
تمھارے اور درمیان اُنکے عہد ہی وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے مقرر فرمایا
تھا کہ جو تمھارے جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آوین
تمھارے پاس حال آنکہ رک گئے ہین سینے اُنکے اس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین قوم اپنی سے کہ کافر ہین وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد
کیا تھا کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑینگا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقَاتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا
انکو اوپر تمھارے اور تمھارا خوف اُنکے دل سے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ
پس اگر ایک طرف ہو جاوین تم سے پس نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور امر چاہین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا ۵
پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر انکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت فاذا انسلخ الاشہر الحرم کے
منسوخ ہی سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤگے تم اور لوگونکو یعنی بنی غطفان اور بنی اسد
کو کہ مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تم سے اور جب مدینے سے جاوینگے کافر ہو جاوینگے اور ارادہ
کرینگے کہ ایمن مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا جبکہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے روکتے
جاوین بیچ فتنے کے فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْٓا اَیْدِیَهُمْ پس اگر نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین
طرف تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ پس پکڑو
انکو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ انکو وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا اور یہہ لوگ دیا ہی ہمنے واسطے تمھارے اوپر انکے
غلبہ ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے
کہ مار ڈالے مسلمانکو بغیر حق کے مگر انجانے سے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّصَّدَّقُوْا اور
جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اسکے آزاد کرنا ہی ایک گردن مسلمانکا اور خون بہاے ادا کیا گیا طرف وارثون
مقتول کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کر دین وارث مقتول کے قاتل پر اور معاف کر دین خون بہا
نزول اس آیت کا عباس ابن ربیعہ کے شان مین ہی کہ اقربا سے چھپ کر اسلام لایا تھا ایک رات کو بھاگ کر مکہ سے مدینے
کو چلا مان اُسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور حارث کہ برادران مادری عباس کے تھے مان کا رونا سنکر عباس کے پیچھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گئے اور قریب مدینے سے پکڑلائے ماتھ پانون باندھکر دھوپ مین ڈال دیا حارث بن زید ایکدن اُدھر گذرا کہنے لگا ای عباس یہہ کیون ایذا اٹھاتا ہی اسلام سے گذرا اور خوش رہ اسنے ایذا کے دفع کے واسطے جواس سے کہلوایا کہا پھر دوسرے بار حارث نے اگر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا عباس غصے ہوا اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کرکر تجدید اسلام کی اور حارث بھی مدینے مین اگر اسلام لایا عباس اسکی بیعت اسلام کے وقت حاضر نہ تھا ایکدن محلہ قبا مین اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا صحابہ نے عباس کو ملامت کی مسلمانکو ناحق قتل کیا تو نے قیامت کو کیا جواب دیگا عباس شیمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین اُسکے اسلام لانے سے آگاہ نتھا انجانے مین مجھ سے یہہ امر واقع ہوا جو اسکی سزا ہو مین حاضر ہون یہہ آیت اُتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے مقتول اس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمہارے یعنے کافر اور حال یہہ ہی کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہو اور مسلمان اور خون بہا اُسکے وارثون کو نہ دے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور اگر ہووے مقتول اس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے عہد ہی یا ذمی حکم اسکا کفارت اور دیت مین حکم مسلمانکا ہی پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا گیا طرف اہل اس مقتول کے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس روزی رکھتے ہین دو مہینے کی پی در پی توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور کفارت کا سمجھ لیجئے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ ہین پانچ قسم کے بیس اکیسالہ نر بیس اکیسالہ مادہ بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس جہا رسالہ اور خون بہا قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرے سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدمی ہی مرد سے اور مسلم اور ذمی اسمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اسکے دینا ہی اسکے مالک کو اور دس درم کم دینے اگر دس ہزار درم کو قیمت پہنچ جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو قیمت پہنچ جاوے لکھا ہی کہ مقیس نے اپنے بھائی شام کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا خصرت سے آکر کہا آپ نے نہیر فہری کو اُسکے ساتھ بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ شام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالہ کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینے کو چلا راہ مین نہیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے نفعے مین ملی اور مکہ کو چلا گیا یہہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جانکر اور حلال جانے اُسکا قتل پس سزا اسکی دوزخ ہی در انحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اُسکے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا اور غصے ہوا خدا اوپر اسکے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا واسطے اسکے عذاب بڑا بسبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہی کہ قوم کفار مین مرداس فدکی نام ایکشخص مسلمان تھا جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہ گیا اور اپنے مواشی کو لیکر لا الہ الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اُتر کر مسلمانون مین السلام علیکم کہکر آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہی ڈرکر سلام علیک کی ہی اسامت بن زید نے اسے مار ڈالا اور اسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے اور کہا کہ ای اسامت اُسے مارا تو نے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت

کا اللہ کے اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فکیف قتلت من قال
لا الہ الا اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرداس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے فرمایا
تونے دل اسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے
یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کرلو اور مت کہو واسطے اس شخص کے جو ڈالے طرف تمھارے سلام علیک نہین ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے
ہمارے تونے یہہ کلمہ کہا ہی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا چاہتے ہو تم ای مجاہد و اسباب زندگانی دنیا کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی
مرداس کے ہین اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین بہت تمھین دیگا مسلمان کو مال
کے واسطے مت مارو كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ اسیطرح تھے تم پہلے اس سے یعنے اول کہ اسلام مین داخل ہوئے تھے جان اور مال کے امن
کیواسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمھارے کہ استقامت دی تمھین دین
مین پس تحقیق کرلو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کرکے وبال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمتر ہی ایک مسلمان کے مارنے سے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی
الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانونسے سوا ضرر والونکے کہ اندھے
لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے یا بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بنا دین اور مجاہدونکو خرچ دین اور جانون
اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنے جو لوگ آرام پکڑکر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین زید بن ثابت
نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور اسمین لفظ غیر اولی الضرر کا نتھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا ہون جہاد کو
نہین جاسکتا اسوقت من المومنین غیر اولی الضرر نازل ہوا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً بزرگی
دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والون کے بے عذر درجے مین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی
اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا کہ جنت ہی یعنے جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا انکے دل مین ہی اور جو جہاد کو جاتے ہین
ان سبکو جنت کا وعدہ ہی لیکن تفاوت مرتبون مین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا اور بزرگی
دی اللہ نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے بلند ہین خدا سے آخرت مین لکھا ہی
کہ ستر درجے فضل ہی ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ تیز رو کا ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور بخشش ہی اور مہربانی ہی وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا مہربانی انپر زیادہ کرنے مین درجے انکے حدیث مین آیا ہی کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور
قیس بن ولید اور مثل انکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کرکر نہ آئے جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ کفار کے جنگ
گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانونکی تلوار سے مارے گئے حق تعالی نے انکی شان مین یہہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ
اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان انکی فرشتے درآنحالیکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اسوقت
فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے انکو کس دین مین تھے تم اور کو کس فرقے کے
ساتھ تھے مشرکون کے یا موحدون کے قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri (www.maktabah.org)

اور کفار غالب تھے قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا کہتے ہین فرشتے اُنکے جہٹانے کو کیا نتھی زمین اللہ کی کشادہ پس وطن چھوڑ
جاتے تم بیچ اُسکے یعنے یہان سے نکلکر اور جگہہ چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ اور مدینے کے کیا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پس یہہ
لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے جگہہ انکی ہی دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی انھونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک
کرنیوالونکو ہجرت کے مقرر ہی اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا مگر
وہ لوگ کہ واقع مین ضعیف اور عاجز ہین مردونسے اور عورتون سے اور لڑکون سے نہین کرسکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی
یا نہین پہچانتے راہ مدینے کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اُنسے لفظ عفو کا ایماء کرتا ہی
کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اس سے ایمن نہین ہوسکے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذرون
کو بخشنے والا گناہ انکی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ اللہ کے پاوے
بیچ زمین کے جگہہ بہت اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلاے کلمے مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہی
مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت پر نازل ہوی اور نوشتہ اُسکا
مستضعفان مکے کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹون کو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر ہون لیکن مستضعفون سے نہین ہون نکل سکتا ہون
اور راہ مدینہ کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مرجاؤن تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائے پر ڈالے
ہوے لیچلو بیٹے لے چلے جب منزل نعیم مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوئے جندع نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور
کہا خدایا یہہ ہاتھہ تیرا ہی اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون مین تجھہ سے جیسی کی بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھہ سے
یہہ کہکر مرگیا یہہ خبر مدینے مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اسکا کامل تر ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے
وطن چھوڑکر طرف اللہ اور رسول اسکے کے یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اسکو موت راہ مین اور ہجرت گاہ تک
نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اسکا اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ
ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
الصَّلٰوةِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تمکو وہ لوگ جو کافر ہوے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ
اسوقت مدینہ کے گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق کافر ہین واسطے
تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ اور جسوقت کہ ہووے
تو درمیان اُنکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے اُنکے نماز لشکر اپنے کو دو قسم کر پس چاہیے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت
اُنمین سے ساتھہ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیے کہ لیوین ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ پس جسوقت سجدہ کرلین
نماز پڑھنے والے پس چاہیے کہ ہوجاوین وہ پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھہ لین تو دشمن کے سامھنے
کھڑے ہوجاوین وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہیے کہ آوے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جماعت دوسری کہ انھون نے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز پڑھین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری اور چاہیے کہ
لے لیوین ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی ڈھال اور خود اور زرہ اور ہتیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے کاش غافل ہو تم ہتیارون اپنے سے اور
اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو پاوین لیحا دین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے مین تشریف لے گئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے آپ نے بھی حکم فرمایا کہ لشکر
اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ مومنون کے اور قبلے کے حایل تھے حضرت نے
صحابہ ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ انکا دیکھتے رہے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوے کفار نے ارمان کیا کہ نماز مین اپنکو
نہ جا گرے ہم ایک کافر نے کہا کہ اور بھی نماز کا وقت لنکے آتا ہی اسوقت اُنپر حملہ کریو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا کہ حق تعالی نے یہہ آیت
بھیج کر نماز خوف آپکو تعلیم کردی اور کیفیت اُسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین گناہ اوپر تمھارے
اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار اور ناطاقت ہتیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ
یہہ کہ رکھو ہتیارون اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو آلات بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی واسطے کافرون کے عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ
پس جبوقت کر چکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون اپنے کے جب
زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق سے غافل نہ ہو بیت ذکر سے محبوب کے راحت زبان کو شاد کر کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد
بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیاما یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودا یعنے وقت کھانے پینے کے اور
لوگو نہین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم یعنے وقت سونے کے نظم لاتخافوا مژدہ ہی اس خوف کا جو ڈر احق سے نڈر سب سے ہوا ڈر خدا سے رافتاہر دم
ہر آن جب تلک ہی دم مین دم اور جانہین جان فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جبوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بے غم
ہو پس سیدھی کرو نماز کو ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق نماز ہی اوپر مومنون
کے فرض وقت مقرر کئے ہوئے یعنے وقت اسکے مقرر کردئے ہین اُنسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اور سست نہ کرو پیچھے ڈھونڈنے
کافرونکے اور لڑنے انکے کے یہہ آیت غزوے حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیان کے
پیچھے چلین صحابہ زخمون سے متالم تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر ہو تم اے مسلمانو درد مند
زخمون سے پس تحقیق کافر بھی درد مند ہین زخم خوردہ جیسے کہ درد مند ہو تم وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود
الم کے اللہ سے جو کچھ کہ نہین امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دینا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی جاننے والا
دل کی بات کا تمھارے محکم کار اور نہی مین لکھا ہی کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اُسکے کہ برتن مین آٹے کے رکھے
تھے چرا کر اپنے گھر لایا اس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین اسکا نام تھا امانت رکھ آیا
صبح کو قتادہ آٹے کی نشان سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اس آٹے کی نشان سے یہودی کے گھر چلا گیا اسے
پکڑا کہ زرہ میری دے اسنے کہا کہ طعمہ امانت سپرد کر گیا ہی اور لوگون نے بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرت کے پاس پہنچا ہنوز طعمہ

کی تھی نہین جانتے تھے کہ طعمہ رسوا ہو اور یہودی سچا ہوا ور مسلمان لڑنے کو مستعد ہوے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہو اور مسلمان بچے رہین آپ نے یہودی کو غصہ کیا اور چاہا کہ ماتھہ کاٹنے کا حکم کرین اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ تحقیق اُتارا ہم نے طرف تیرے قرآن ساتھہ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگون کے ساتھہ اس چیز کے کہ دکھلا تا ہی تجھکو اللہ ساتھہ وحی کے وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا اور مت ہو تو واسطے خیانت کرنیوالون کے جھگڑنے والا اور دشمنی کرنیوالا اس شخص کا کہ بیگناہ ہی وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اور بخشش مانگ اللہ سے اس قصد سے کہ یہودی کے عذاب کا کیا تھا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی بخشنے والا اس شخص کو کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اُن لوگونکی طرف سے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہی خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت مین مصر ہوا ور گناہ مین مستغرق يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہین اور چھپاتے ہین لوگون سے اور نہین شرم کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہی کہ خدا ساتھہ انکے ہی اور چھپی باتین سب جانتا ہی پس لائق ہی کہ اس سے شرم کرین اور نہین کرتے اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہین راتکو اس چیز کی کہ نہین پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر اُس مین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باور کرلینگے کیونکہ مسلمان ہی اور یہودی کی بات کہ کافر ہی نہین مانتے کے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اور ہی اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین تدبیر سے گھیرنیوالا ساتھہ علم کے اور کوئی چیز اُسکے احاطۂ علم سے باہر نہین هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم انکی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اے گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے ہو خیانت خائن کی ساتھہ جدال کے دنیا مین فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا پس جو کوئی شخص جھگڑیگا اللہ سے دفع خیانت مین انکی طرف سے دن قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر اُنکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنیوالا کہ عذاب اُسسے دور کرے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور جو کوئی عمل کرے بُرا کہ ضرر اسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کرکر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ کا مہربان اپنے فضل سے اُس پر اس آیت مین رغبت دلائی ہی طعمہ اور قوم اسکے کو ساتھہ توبہ اور استغفار کے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگادے پس سوا اسکے نہین ہی کہ کماتا ہی اس عمل کو اوپر جان اپنے کے کیونکہ ضرر اس عمل کا اسکے جان سے دوسرے کی طرف نہین جاتا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا اچور کو زرہ کے حکم کرنیوالا عوض مین اسکے ہاتھہ کاٹنے کا وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی کماوے کچھہ گناہ صغیرہ کہ خطاء ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمداً ہو پھر تہمت لگادے ساتھہ اُسکے بیگناہ کو جیسی طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق اٹھالیا اُسنے بہتان اور گناہ ظاہر وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی فضل یہہ تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھرا لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے بنی ظفر سے یہہ کہ بہکا دین تجھکو حکم رسالت سے وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہین بہکاوینگے مگر جانون اپنے کو کیونکہ وبال اُسکا اُنہین کی طرف پھریگا وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہین ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھہ **بیت** کیونکہ تو ہی پناہ دین حق کے ۔ ترجمہ مین ہی رب مطلق

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور اتارا اللہ نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال وحرام اور سکھا دیا تجھکو جو کچھ نتھا تو جانتا چھپی چیزین بعضون نے کہا ہی کہ علم عرفان الٰہی ہی نظم حق تعالیٰ کی ربوبیت دیکھیہ نفس کی اپنے عبودیت دیکھیہ رافتاجان یہی ہی عرفان بکہتے ہین اسکو کمال ایمان بحر الحقائق مین ہی کہ حق تعالیٰ نے شب اسری مین علم ماکان اور مایکون آپ پر کھول دیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ زیر عرش تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اوایل اور اواخر مجھپر کھل گیا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور ہی فضل اللہ کا اوپر تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہین بھلائی بیچ بہت مصلحتون اُنکے کہ قوم ملعہ کی جھٹانیکے واسطے ملعہ کی کرتے ہین اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ مگر جو کوئی حکم کرے ساتھہ خیرات دینے کے یا اچھی بات کے امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضون نے کہا ہی کہ مراد امر معروف سے یہان قرض دینا ہی اور بیچارونکی مدد کرنا ہی اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھہ صلح کردینے کے درمیان لوگونکے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اُسکے راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانونکے اعتقاد اور عمل مین یہہ آیت ملعہ کے شانمین ہی کہ قطع ید کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو گیا اور مرتد ہوگیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے نکالا چاہا کہ مار ڈالین لوگون نے کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنیکو آیا ہی مارنا مناسب نہین آخر مکہ سے نکال دیا تجار قضاعہ کے ساتھہ شام کو گیا ایک منزل مین جو اُترا لوگونکو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑا کر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر اسکے گذرتا تھا ایک پتھر اسپر مارتا تھا ایک ٹیلہ پتھرونکا اسکے مدفن پر ہوگیا اور ایک قول یہہ ہی کہ جدے سے دریا مین بیٹھا کیسہ دینار کا کشتی مین چرایا لوگون نے معلوم کرکر دریا مین پھینک دیا یہہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالیٰ فرماتا ہی نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى متوجہ کرینگے ہم اسکو آخرت مین جدھر متوجہ ہوا ہی وہ دنیا مین یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان بھی کافرون مرتدونمین اٹھا دینگے ہم وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخمین وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بُری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اسکے اور بخشتا ہی جو سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی لکھا ہی کہ یہ مرد تھا اُسنے اگر حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ گناہونمین غرق ہون لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہی شریک اُسکا نہین لایا مین اور گناہون سے شرمندہ ہوکر توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہون میرا کیا حال ہوگا اُسکی شانمین یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا مشرک کے سب گناہونکی بخشش کی ہی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا اور جو کوئی شریک اسکا لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا حق سے گمراہی دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہی اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا نہین پکارتے یعنے عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتون کی سمجھہ لیجئے کہ بتونکو عورتین کہتے تھے نامونکی تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزیٰ اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اسکو کہتے تھے فلانے کا انثیٰ اور تفسیر منیر مین ہی کہ عورتونکی شکل بتونکو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہین کہ انکو پوجتے تھے اور خدا کی بیٹیان کہتے تھے وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ اور نہین عبادت کرتے مگر شیطان سرکش کی کہ لعنت کی ہی اسکو اللہ نے کیونکہ شیطان یہکاتا ہی مشرکون کو کہ انکی عبادت کرو وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

مِن عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا اور کہا شیطان نے البتہ بندون تیرے سے ایک حصہ مقرر کیا گیا کہ اُسے بعث النار کہتے ہین حدیث مین ہی کہ ہزار آدمیون مین نوسو ننانوے بعث النار ہونگے وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا مین انکو راہ حق سے اور آرزو مین ڈالونگا مین انکو جھوٹے جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا انکار قیامت یا انکار دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس البتہ چیرینگے کان جانورون کے اور جو خدا نے حلال کیا ہی اُسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہی کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس بھیڑ والینگے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے خوجہ کرنا اور تزیر کرنا دانتونکا اور لوطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ماتھہ اور پانونکا یا مراد فطرت الٰہی کا تغیر ہی یعنے اسلام کا ماقوی کا اور جوارح کا استعمال بدکا مونمین ہی وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا اور جو کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اُسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ماتھہ سے گئی اور فائدہ نہ پایا ٹوٹہ یہہ ہی کہ بہشت ماتھہ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وعدہ دیتا ہی انکو شیطان اس چیز کا کہ وفا نکرے آرزو مین ڈالتا ہی انکو ایسے چیز کے کہ نجا ہے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہی اس چیز مین کہ ضرر سے بھری ہی أُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ یہہ لوگ کہ بتوکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ انکی دوزخ ہی وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا اور نپاوینگے دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم انکو بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہی وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا اور کون بہت سچا ہی اللہ سے۔ بات مین لکھا ہی کہ یہود اور نصاری مسلمانون سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمہارے پیغمبر سے ہوا اور کتاب ہماری تمہارے کتاب سے پہلے اُتری اور بہشت مین نہ جاویگا مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہی اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمہاری کی ہی ہم سزاوار تر بہشت کے ہین یہہ آیت اُتری لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہی ہوا آرزوون تمہاری کے اے مسلمانون اور نہ موافق آرزوؤن اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین جانا آرزوؤن سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت سے محنت کر اور عمل نیک بجا لا بیت ریاضت سے ریاض جنت فردوس ملتا ہی ؛ باب دیدہ و خون جگر پھول کھلتا ہی مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا جاویگا ساتھہ اسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہی سب عمل کرنیوالون کو لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب غمگین ہوئے امیر المومنین ابو بکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہی بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی سزا کا کسے ہی حضرت نے فرمایا کہ بیمار نہین ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہی فرمایا یہی سزا ہی تسییر مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے فرمایا کہ اے ابو بکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانونکو سزا گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے بیگناہ اور اور نکی گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ عمل سوء شرک ہی اس دلیل سے کہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَا يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور نپاویگا عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ مدد اُسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھڑاوے وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور جو کوئی بجا لاوے بعضے اعمال صالحہ سے کیونکر سب عمل نیک کرنیکی کسیکو طاقت نہین ہی مرد سے ہو یا عورت سے درانحال کہ وہ
ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشتمین یا داخل کئے جاوینگے بہشتمین یدخلون بھی قرات ہی بصیغہ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے تاگے کے برابر یعنی کچھ ثواب
انکا کم نہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہی از روئے دین کے اس شخص سے کہ خالص کرے جان
اپنی کو واسطے اللہ کے یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حال انکہ وہ ہی نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑنیوالا وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا
اور پیروی کی دین ابراہیم کی درانحال کہ ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہی سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ
خَلِيْلًا اور پکڑا خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ سے خوان خلیل سے بہرہ مند
تھے شدت جوع سے اور بھی رجوع لائے انھون نے جو تھا سب تصرف کیا جب غلہ نرہا تو مصر مین ایک دوست تھا انکا معتبر اسکے پاس
کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لاوین اسنے انکا پیغام سنکر کہا کہ میرے ولایت مین بھی قحط ہی اگر انکے کھانے کو درکار ہوتا بھیج دیتا
وہ فقرا کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ نہ دیا اور قیمت پر بھی نہ ملا وہان سے اونٹ خالی آئے راہ مین ساربانون نے کہا کہ خالی اونٹ
لیجانے سے شرم آتی ہی محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہی ریت شلیتون مین بھر کر لے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے
گئے بی بی سارہ زوجہ انکی جو سونے سے اٹھین شلیتے بھرے دیکھکر خوش ہوئین ایک کا منہہ کھولا تو اسمین سفید آٹا تھا نکالکر گوندھکر پکایا عیال
اطفال کو اور درویشونکو کھلایا جب حضرت ابراہیم گھر مین آئے بوئی نان دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا سارہ نے کہا
دوست مصری کے پاس سے انھون نے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہی اللہ نے اس سبب سے انکو دوست
پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی پس جسکو چاہئے ساتھ
دوستی کے قبول فرمائے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ
فِي النِّسَآءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھ سے بیچ حق میراث عورتون کے یعنے بیٹونکے چنانچہ تفسیر مین رکوع یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عتبہ بن حصین کہتا
تھا ہم میراث نہ دینگے مگر اسیکو کہ لڑائی مین جائے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو یعنے حکم اپنا بیان کرتا ہی
بیچ حق انکے کے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور دوسرے فتوی دیتا ہی وہ جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے بیچ قرآن کے فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتونکے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم انکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہی واسطے انکے میراث سے وَتَرْغَبُوْنَ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کریو انکو اگر خوبصورت ہون اور مال انکا کھا لو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہی
قرآن بیچ حق ناتوانونکے لوگون سے کہ انکو میراث نہین دیتے ہو وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہی قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمون
کے بیچ مہر اور میراث انکے کے ساتھ انصاف کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا اور جو کچھ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون
اور لڑکون کے اور سوا انکے اور کے پس تحقیق اللہ ہی ساتھ اسکے جاننے والا جزا اسکی دیگا لکھا ہی کہ ایک شخص بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے
زن کو طلاق دے اور زن اسکی بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی تو جہان چاہئے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا
ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی تھی رافع بن خدیج اسکا خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنے نوبت بھی تیرے اور جورونکو
بخشی لیکن جدا نہ کر حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اپر ان دونون کے یہہ کہ صلح کر لیوین دونون

درمیان اپنے کچھ صلح اسطرح سے کہ زن کچھ مہر اپنا بخش دے یا اپنی نوبت اور جورو اسکی کو بخش دے اور مرد بھی حقوق خدمت کی نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نکرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو راضی ہوا اسنے طلاق دیا وہ راہ مین آپ کے آبیٹھین جب آپ نکلے اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپ کے ازواج مین اٹھون اور دن اپنے نوبت کا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے اُسنے رجعت فرمائی اور نوبت کے روز حجرہ عائشہ مین تشریف رکھتے تھے یہہ آیت اُنکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کیے گئے ہین جانین بخیلی پر وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر احسان کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیز کرو تم بدخوئی سے اور خفگی سے پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نکر سکو گے تم ابی وہ لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتونکے اسواسطے کہ عدل وہ ہی کہ ہرگز ایک جانب میل نہ واقع ہوا اور وہ مشکل ہی لہذا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج طاہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدایا برابر اس چیز مین مین کرتا ہون کہ جسکا مین مالک ہون جیسی صحبت و نفقہ اور جگا تو مالک ہی اُس چیز مین مجھے مواخذہ مت کیجو کہ میرے اختیار سے باہر ہی جیسی دوستی بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگرچہ حرص کرو تم عدل کرنے پر اور نباہ سہر پر مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اسکے کہ مرغوب ہی صحبت و نفقہ مین یعنی میل قلب کو ساتھہ میل فعل اکٹھا نکرو اور اگر ایسا کرو گے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اس دوسری کو جیسی لٹکتی ہوئی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوند والی وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اگر اصلاح مین لاؤ اس چیز کو کہ خرابی کی معاملے مین بی بیون کے زمانہ گذشتہ مین اور پرہیزگاری کرو ایسے کامون سے زمانہ آئندہ مین پس تحقیق اللہ ہی بخشنے والا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہی اوپر توفیق دینے کے زمانہ آئندہ مین وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اور اگر جدے ہو جاوینگے دونون غنی کر دیگا اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ کشایش کرنیوالا اوپر بندونکے حکمت والا بیچ افعال احکام کے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہم نے اور واسطے ان لوگونکو جو دئے گئے ہین کتاب پہلے تم سے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہین ہم اور فرماتے ہین یہہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی یعنے بچو شرک سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی سب مخلوق اور مملوک اُسکے ہین پس کفر اور معصیت سے تمھارے اسکو کچھہ ضرر نہین جیسے ایمان اور طاعت سے تمھارے اُسکو کچھہ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اور ہی اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اسکا حکم نمانین تعریف کیا گیا حمد اسکے کہین یا نکہین سا خود وہ محمود ہی حمد اسکی کہین یا نہ کہین لائق حمد ہی تعریف کرین یا نہ کرین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز بندونکا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اگر چاہے خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور پیدا کرے اور دونکو کہ فرمان بردار تر ہون جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اسکی قوم ہین فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہی

Digitized by Maktabah Mutaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ اور پرستیش اور عبادت کرنیکے قادر ہیں کان یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جو کوئی چاہتا ہی ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد کرنیوالا کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہی ثواب دنیا کا کہ غنیمت ہی اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہی پس غنیمت کو طلب کرکر شریف کو کیون چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا کہ تابع اسکے ہی مثلاً جو کوئی اللہ واسطے جہاد کریگا ثواب آخر تکا اسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اسکے آگے کچھ چیز نہین اور دنیا کی غنیمت بھی اسکے ساتھہ آویگی پس اصل کو پکڑنے فرع خود بخود مل جاویگی وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا اور ہی اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہوجاؤ قائم رہنے والے ساتھہ انصاف کے شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ گواہی دینے والے سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نقصان تمہارے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہی کہ جسکا حق اسکے ذمہ ہین ہو بیان کردے لکھا ہی کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہی اور مین شاہد ہون اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپ کے گواہی نہین دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگر تمہارے نفسون پر ہو اَوِ الْوَالِدَیْنِ یا ماں باپ پر تمہارے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والون پر تمہارے اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنے غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور فقیر پر افلاس کے باعث ترحم مکرو پس اللہ بہت مہربان ہی ساتھہ ان دونون کے اگر وہ جانتا کہ شہادت انکی حق مین بُری ہی حکم نفرمایا فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا اور اگر پیچ دو زبانون اپنی کو گواہی رست سے یا اعراض کرو گواہی دینے مین اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور پھر جزا دیگا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانون کو ہی یا منافقون کو یا مومنان اہل کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰ اور عزیر اور توریت پر اور کسی پیغمبر اور کتاب کو ہم نہین مانتے مسلمانون کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا ثابت رہو اوپر اور منافقون کو کہا کہ ایمان لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتاب کو کہا کہ ایمان لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہین خطاب ہی کافرونکو کہ ایمان لائے ہو لات اور عزیٰ پر ایمان لاؤ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اور کتاب کے جو اتاری ہی اوپر رسول اپنے کے یعنی قرآن اور اس کتاب کے جو اتاری ہی پہلے قرآن سے بعضے کہتے ہین کہ معنی اس آیت کی محققون نے یہہ کہے ہین کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بر سبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو از روے تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مرہم دردمندان خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا اشارہ ہی کہ ہر دل نفی اپنے وجود کی اور اشارت واجب الوجود کا کیا چاہئے نظم آپکو ملیت کرنے سے کرہت نفی و اثبات ہی ہی ای ست ہو کے یعنی وجود براہ حق کہ سیر کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی مین یا ایہا الذین امنوا امنوا کے فرمایا کہ پچھلی برس سے ایمان ہیچ ایمانکے لایا ہو مین اور ہنوز ایمان تازہ کرنے مین ہون نظم ایکدم بے حق گذرتا ہی گناہ ہو نامشغول آہین ہی کفر راہ خود پرستی کفرای رفت سجدہ اپنی ہستی کفرای رفت سجدہ چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی خود نورہ تو حق کا ہی عرفان یہی شیر الہیٰ اللہ کا ایک یہہ کلمہ ہی بس اس راہ کا وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکے کے اور دن قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر یعنے یہود ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھڑے کو پھر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور انکے مارنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا کفر میں زیادہ ہوئے لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا نہیں ہے اللہ کہ بخشے انکو اور نہ کہ راہ دکھلاوے انکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ ہر کام کا خاتمے پر ہی اور اللہ جانتا ہی کہ انکا خاتمہ کفر پر ہی اور نہ یہہ کہ راہ دکھلاوے انکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا بشارت دے منافقونکو ساتھ اسکے کہ واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا برسبیل تحکم ہی یا خبر کر بجائے بشارت نا اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ منافق وہ لوگ ہین کہ پکڑتے ہین کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا آیا چاہتے ہین نزدیک کافرونکے دوستی انکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی سب اور جسکو عزت پہنچتی ہی اسی سے پہنچتی ہی اور وہ دوستونکو اپنے عزت دیتا ہی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اور تحقیق خدا نے اتارا اوپر تمہارے ای مسلمانون بیچ قرآن کے سمجھ لیجیے کہ مکہ مین حق تعالیٰ نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالون اور ہنسنے والون قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہہ ہی کہ واذا رایت الذین یخوضون الایۃ سو یہان مدینے مین اسکا ذکور فرماتا ہی اور یاد دلواتا ہی کہ خدا نے قرآن مین اتارا تھا اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَاُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ یہہ کہ جب سنو تم آیتون کو اللہ کے قرآن مجید سے کہ کفر کیا جاتا ہی ساتھ انکے پس مت بیٹھو ساتھ کافرون ٹھٹھہ کرنیوالونکے یہانتک کہ بحث کرین اور شروع کرین بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھو کے انکے پاس مانند انکے ہوگے گناہ مین کیونکہ اٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے انکی صحبت پر راضی ہوا اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَھَنَّمَ جَمِیْعَا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہی منافقونکو اور کافرون کو بیچ دوزخ کے سو کون الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے خرابی کا پس اگر واقع ہووے واسطے تمہارے فتح اللہ کیطرف سے کہتے ہین منافق تمکو کیا نتھے ہم ساتھ تمہارے ہمین بھی حصہ غنیمت مین سے دو وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اگر ہووے واسطے کافرون کے کچھ نصیب حرب سے یعنے مسلمانون پر غلبہ کرنا کہتے ہین کافرون کو کیا نہ غالب آئے تھے ہم اوپر تمہارے تمہین چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نہ مارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانون سے کیونکہ ہمنے سستی کی اور مدد مسلمانونکی نکی تم بچ گئے اب ہمین بھی لوٹ مین شریک کرو فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پس اللہ حکم کریگا ای مسلمانو درمیان تمہارے اور منافقون کے دن قیامت کے کہ سوا اسکے کیسکو دعوے حکومت کا نہ ہوگا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا اور ہرگز نکریگا اللہ واسطے کافرونکے اوپر مسلمانون کے دن قیامت کے حجت کہ جس سے مسلمانون کو الزام دیوین یا دنیا مین نکریگا انکو اوپر مسلمانون کے دسترس اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہین دوستان خدا کو اسلام ظاہر کرکر اور کفر چھپاکر اور اللہ جزا دینے والا ہی انکو فریب انکے کی اسطرح سے کہ قیامت کو انکو بھی نور دیگا جیسے مسلمانون کو دیگا جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی رہیگا اور انکا بجھ جاویگا اندھیر مین لغزش کھاکھا دوزخ مین گرینگے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ

قَامُوْٓا كُسَالٰى اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے جیسے کوئی کچھہ کام کراہت سے کرے اور جو کوئی صحابہ دیکھتا ہی تو پڑھتے ہین نہین تو ترک کرتے ہین يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دکھلاتے ہین لوگون کو تاکہ جانین کہ یہہ بھی مومن ہین اور نہین یاد کرتے خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگون کے سامھنے نہ خلوت مین یا ذکر زبان سے کرتے ہین بس اور وہہ بھی ذکر دل کے وہ تھوڑا ہی یا ذکر انکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہی طمع دنیا کے ساتھہ ملا ہی اور دنیا اور جو دنیا مین ہی اندک ہی اور ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہین اور ریا کرتے ہین مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ دھوکے مین ہین درمیان کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانون کے اور نہ طرف کافرون کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف حق اور صواب کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یہہ خدا کے دشمنون کو دوست پکڑنا منافقونکا کام ہی اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِيْنًا آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب اپنے کے حجت ظاہر اور دوستی کافرونکی ہی کہ موجب عذاب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ سے پس عذاب اپنے کافرون سے زیادہ ہی اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین اور کفر کو بمکر و فریب ساتھہ مسلمانونکے جمع کیا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جب منافقون کو حکم ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکہ اول مین لیجاوینگے دمان کی آگ کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہی اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے تھا پھر درکہ دوم مین لیجاوینگے دمان بھی یہی حال ہوگا یہان تک کہ درکہ ہفتم مین لیجاوینگے دمان کی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم میرا دل پر ہی نہ زبان پر وہ دلمین انکے دیکھیگی تو سوا شرک سے بناویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابد الاباد تک صورت مخلصی کی ندیکھا ویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے انکے مدد دینے والا کہ اُس درکہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب مین ہونگے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ مگر وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھہ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کئی ہی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس یہہ لوگ کہ ساتھہ توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھہ مسلمانونکے ہین یہان بھی دمان بھی وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی انکے شریک ہونگے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھہ عذاب تمہارے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے تم اسکا ساتھہ فرمان بردار ہوکے وَاٰمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھہ وحدنیت اسکی کے یا ایمان لاؤگے تم ساتھہ اسکے کہ نجات تمہاری اسکے فضل پر ہی نہ شکر پر وکان اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور ہی اللہ ثواب دینے والا شکر کرنیوالونکو حقوق شکر کا نظم شکر بر آن حق کا کرر فت ؛ ان شکرتم کو پڑھہ کے بھول تو مت شکر ہی دافع عذاب خدا ؛ جبکہ ایمان سے بہرہ ہوا ؛ کیونکہ ہی نص مین پڑھہ کے دیکھہ لو تم ؛ ان شکرتم کے ساتھہ اٰمنتم ؛ شکر ایمان جنمین ہون یہہ دو ؛ کیون نہ دوزخ سے ہو نجات انکو ؛ کہ ہی اللہ شاکر اور علیم ؛ اجر دیگا انہین بفضل عمیم ؛ یا الٰہی کروڑ شکر میرے ؛ تیری درگاہ مین ہین سو جان سے ؛ بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا ؛ کہ جسکا ہی حد نہ ہی احصا ؛ بدلے ہر ایک تیرے نعمت کے ؛ جو کہ تو نے عطا کی ہی مجھے ؛ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اسکو درست ہی کہ ظالم کو برا کہے اور شکایت اسکی ظاہر کرے لکھا ہی کہ ایک شخص بھوکا ایک قوم پر گذرا طعام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مانگا کسینے اسکو ندیا جہان وہ گیا اُسنے اس قوم کی شکایت کی اور بیمروتی کی حکایت کی صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوگئی کہ مظلوم
کو شکایت ظالم کی جائز ہی وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا اور ہی اللہ سننے والا بات مظلوم کی جاننے والا ظالم کا اِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوهُ
اَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ تم اسکو یا درگذرو بڑائی سے کہ شکایت اسکی تمکو روا
ہو پس خدا ہی بخشنے والا عاصیونکا باوجود اسکے کہ قدرت رکھتا ہی بدلا لینے کی قادر ہی اوپر عذاب کرنے ظالمون کے اور ثواب
دینے عفو کرنیوالون کے اس آیت مین تحریض مظلومونکی ہی عفو پر تو کہ متخلق باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو برا کہنے کی رخصت
رکھتے ہین معاف کرین اِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے وَ
يُرِيدُونَ اَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اسکے کے اسطرح کہ ایمان
اللہ پر لاوین اور اسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضون کے
اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضون کے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ
عیسیٰ اور محمد کے علیہما الصلوٰۃ والسلام وَيُرِيدُونَ اَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمان کے
راہ حال آنکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی نکرو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور
ایمان کے راہ طلب کرتے ہین کافر تحقیق وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنے والا
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سب رسولون اسکے کے اور نہ
جدائی ڈالی درمیان کسیکے انمین سے بیچ ایمان کے بلکہ سب پر ایمان لائے اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اُجُورَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی
ہین شتاب دیگا اللہ انکو ثواب انکا اور نوتیہم بنون بھی قرات ہی یعنے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا
رَحِيمًا اور ہی اللہ بخشنے والا سیئات انکی مہربان ساتھ دگنی کرنے حسنات انکی کے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف
وغیرہ کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آؤ جیسے موسیٰ لائے تھے
یہہ آیت اتری يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَاَلُوا مُوسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ سوال کرتے ہین تجھ سے
اہل کتاب یہہ کہ اتار لاوے اوپر انکے ایک کتاب آسمان سے یکباری توریت کی طرح یا کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ
علیہ السلام یا ایسی کتاب کہ ہم ظاہرا ترقی ہوئی آسمان سے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لا کہ اسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی
یہہ سوال انکا از روے تعنت کے تھا اسواسطے قبول نہوا حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے ایسے
سوال امت والے کیا ہی کرتے ہین پس تحقیق سوال کیا تھا موسیٰ سے بڑا اس سے یعنی بنی اسرائیل وہ قوم ہین کہ موسیٰ سے اس سوال سے
بھی بڑا سوال کیا تھا جب کلام اللہ کا سنا فَقَالُوٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پس کہنے لگے دکھلاوے ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فَاَخَذَتْهُمُ
الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ پس پکڑا انکو صاعقہ نے یعنے آگ آسمان سے آکر جلا گئی بسبب ظلم انکے کے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کے رویت
دنیا مین چاہی تھی ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پھر پکڑا گوسالے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے
کہ آئین تھی انکے پاس دلیلین یعنے معجزے موسیٰ کے پس معاف کیا ہمنے انسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا
مُبِينًا اور دیا ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر انپر کہ موسیٰ نے فرمایا مارو گوسالہ پرستونکو اور انھون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ اور اٹھایا ہمنے اوپر انکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے انسے اور انھوں نے قول کر کر ہمسے تو ہمنے کہا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور کہا ہمنے انکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازے مین شہر اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور انھوں نے اس حکم کو نمانا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور کہا ہمنے واسطے انکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیان مت پکڑو انھوں نے یہہ بھی امر نہ نگاہ رکھا اور لیا ہمنے انسے بیچ ہر ایک اس حکم کے قول گاڑھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ پس بسبب توڑ ڈالنے انکے قول اپنے کو کیا ہمنے انکے ساتھ جو کچھ کیا یعنی مسخ اور طرح طرح کے عذابون سے اور دوسرے بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ نوابت کے یا قرآن کے اور بسبب مارنے انکے کے پیغمبرون کو ساتھ ناحق کے اور یہہ بسبب کہنے انکے کے کہ دل ہماری طرف علم کے ہین یعنے عقل سے پورے ہین محتاج کسی کے علم کے نہین یا دل ہمارے پردے مین ہین بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین سمجھتے اور ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا بلکہ مہر کی ہی اللہ نے اوپر دلون انکے کے بسبب کفر کرنے انکے کے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے کے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ عیسیٰ کے اور کہنے انکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے تھے وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بسبب کہنے انکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہی نہ قول یہود کا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہ مارا اسکو اور نہ سولی دی اسکو اور لیکن شبہ ڈالا گیا ہی واسطے انکے سمجھ لیجیے کہ انکے سردار کی شکل مشابہ حضرت عیسیٰ کے ہو گئی تھی اسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورہ آل عمران مین گذرا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ اور تحقیق جن لوگون نے کہ اختلاف کیا ہی شان عیسیٰ علیہ السلام کے البتہ ہی شک کے مین قتل اسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا عیسیٰ سمجھ کر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا اسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسیٰ ہمارا سردار کہان ہی یا شبہے مین عیسیٰ کے ہمارا تھا پھر صبح کو مقتول کو دیکھنے گئے تاکہ کر کہنے لگے الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن صاحبنا بیت منہ ہی عیسیٰ کا بدن اسکا ہی اپنے یار کا بعد سولی کے عجب نقشہ ہی پس سردار کا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہی واسطے یہود کے ساتھ عیسیٰ کے اور قتل اسکے کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ نہین مارا عیسیٰ کو یہ یقین بلکہ اٹھا لیا اسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب بیچ رفع عیسیٰ اور تمام یہود کے حکم کرنے والا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت والا باہمام عیسیٰ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اور نہین کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ عیسیٰ کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہی جسکو ایمان یاس کہتے ہین وہ کچھ فائدہ نہین ہی یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسیٰ کے جب وہ آسمان سے اتر کر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب اسکے جانینگے یہہ پیغمبر ہین اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم مین کوئی دین نہوگا سوا اسلام کے چالیس برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم میرے مصطفوی پر کرینگے پھر وفات پاوینگے مسلمان انکے جنازے کی نماز پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اور دن قیامت کے ہوگا عیسیٰ اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے تھے اور نصاریٰ ابن اللہ کہتے تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ پس یہہ سب ظلم کے کہ واقع ہوا

اُن لوگون سے کہ یہودی ہوے حرام کین ہمنے اوپر اُنکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اُنکے پر بدون اور تمام حیوانات سے تفصیل اسکی سورہ انعام مین آویگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ كَثِيرًا اور یہہ بسبب بند کرنے اُنکے کے راہ اللہ کی سے بہت لوگون کو کہ حکم توریت کا پھرا کرا اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگون کو راہ راست سے باز رکھتے ہین یا یون لوگون کو بہکاتے ہین کہ انپر ایمان نلاؤ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین وَأَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ اور یہہ بسبب لینے اُنکے کے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہین اس سے توریت مین وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور بسبب کھانے اُنکے کے مال لوگونکا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غصب اور تمام طرق حرام داخل ہین وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے بنی اسرائیل سے عذاب دردینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے وَالْمُؤْمِنُونَ اور مسلمان مہاجر اور انصار سے يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کئی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابین اللہ کی وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لانے ہین ساتھ قائم کرنیوالون نماز کے پیغمبر پر کیونکہ نماز سبکی شریعتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور دینے والون زکوٰۃ کے اور ایمان لانے والون ساتھ خدا کے اور دن جزا کے أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم اُنکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور سعادت لقا ہی اِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ تحقیق ہم نے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے پیچھے نوح سے مثل یہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سمجھہ لیجے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ مرسلین ہین اور اول اُنہین نے ڈرایا ہی مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک اُنہین نے دعا کر کیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ اگر کتاب اللہ کیطرف لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ اُنکے جواب مین آیا کہ تجھ پر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ پر وَأَوْحَيْنَا إِلٰٓى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ اور وحی بھیجی ہم نے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے ہی کہ ابراہیم اول اولوالعزم ہین اور عیسیٰ صاحب شرع ناسخ شرایع سابق اور باقی اشراف انبیا ہین وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الٰہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ بیچ قرآنکے تحقیق بیان کیا ہمنے اُنکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف اور زکریا اور یحییٰ اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر تیرے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا اور باتین کہین اللہ نے موسیٰ سے باتین کرنا بیواسطہ اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہی سمجھہ لیجے کہ موسیٰ سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے عرفہ نور پر بیت فاوحی الی عبدہ بڑھکے جان پیغمبر کی رفعت تو قدر اور شان پر اور موسیٰ کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسی نے اطلاع نپائی رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہم نے رسول خوشخبری دینے والے مسلمانونکو اور ڈرانیوالے کافرون اور منافقونکو تو کہ نہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجے رسولون کے یعنے نکہین کہ ہمیں پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین اسلام مین ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا اور ہے اللہ غالب

جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر نبوت مین رعایت حکمت ہی لکھا ہی کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر
کہنے لگے کہ ہمنے اپنے اپنے عالمون سے تمھاری نبوت اور کتاب کا پوچھا انھون نے کہا کہ ہم انکو نہین جانتے اور نہ ہمارے کتاب مین انکا
احوال ہی اسیوقت کئی یہود آئے حضرت نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے اور نکوئی گواہ
رکھتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہین دیتے لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہی ساتھ اس
چیز کے کہ اتارا ہی طرف تیرے کہ قرآن ہی اور معجزہ دال نبوت پر تیرے اتارا ہی اسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل اسکے کوئی اہل بلاغت نہین
لاسکتا ہی عاجز ہی عقل عقلا کی وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہین اوپر نبوت تیرے کے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا اور کفایت ہی
اللہ شاہدی دینے والا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیرے کے
یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا لوگونکو راہ اللہ کی سے نعت پیغمبر کی چھپا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور
اورونکو گمراہ کیا کیون نہ گمراہی نہایت ہو پھر اسکی رفت جمع جسمین کہ یہہ دونون ہون ضلال و اضلال اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ
اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہی اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوت کا کر یا لوگون پر راہ حق
سے باز رکھکر نہین ہی اللہ کو بخشے انکو اور نہ ہدایت کریگا انکو راہ اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا مگر راہ دوزخ کی اور دوزخ مین جاکر ہمیشہ
رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا اور ہے یہہ دوزخ مین پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ای لوگو تحقیق آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ شہادت ہی یا قرآن پروردگار تمھارے سے پس ایمان
لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمھارے وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اگر کفر کروگے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے
ہی اور زمین کے پھر تمھارے کفر سے اسکو نہ زیان ہی ایسے ہی تمھارے ایمان سے اسے کچھ نفع نہین وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہی
اللہ جاننے والا احوال تمھارا حکم کرنیوالا تمھارے حق مین یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ای یہود اور نصاری
مت زیادہ گوئی کرو تم بیچ دین تمھارے کے اور مت کہو تم اوپر اللہ کے مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسی کو
سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو کہ عیسی اور عزیر اللہ کے بیٹے نہین ہین اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ سوا اسکے نہین کہ مسیح
عیسی بیٹا مریم کا رسول خدا کا ہی اور حکم اسکا ہی مراد کلمے سے بشارت ہی انکے پیدا ہونے کی بغیر باپ کے اَلْقٰہَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ ڈال
دیا اسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسی روح اللہ کی طرف سے ہی کہ وجود مین آئی بیواسطے اسباب کے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبرون اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہین یہہ نصاری کو ارشاد فرمایا انکا اعتقاد تھا کہ
خدا تین ہین اللہ اور عیسی اور مریم اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمھارے اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہین
کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی سُبْحَانَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ پاکی ہی اسکی اس سے کہ ہو واسطے اسکے اولاد لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی اور سب مخلوق اسکے ہین اور مخلوق مثل خالق کے نہین ہوتا اور فرزند مثل
باپ کے ہوتا ہی پس اسکا زمین اور آسمان مین کوئی فرزند نہین وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا اور کفایت ہی اللہ تدبیر کرنیوالا بندونکے کامونکی
سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین اللہ کی بے پروائی کا بیان ہی کہ اسے کچھ فرزند کی حاجت نہین کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے
چاہئے اور اللہ تعالی آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا ہی کسی یار مددگار کی اسے احتیاج نہین حدیث مین وارد ہی کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نصاری نے کہا کیون عیسی کو عیب لگاتے ہو آپ نے فرمایا کیا عیب کہا کہ تم اسکو بندہ اللہ کا کہتے ہو آپ نے فرمایا بندگی مین عیب
نہین یہہ آیت نازل ہوئی لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز نہ انکا کریگا نہ عیب جانے گا عیسی اس سے کہ ہو بندہ
واسطے اللہ کے وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش مین یا کروبیان کہ حوالی عرش مین یعنے وہ بھی انکار
بندگی سے نہین کرتے یہہ رد ہی انکا جو فرشتو کو بنات اللہ کہتے ہین وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا
اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اسکے سے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا انکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا
دینے کے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
پس پورا دیگا انکو ثواب انکا اور زیادہ کریگا انکو فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور جن
لوگون نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب کریگا انکو عذاب درد دینے والا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے
واسطے اپنے سوا اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار یَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے لوگو تحقیق آئی ہی تمھارے پاس دلیل پروردگار
تمھارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اور اتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی
ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا
پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اسکی کو یا پناہ پکڑی ساتھ اسکے وسوسہ شیطان سے پس شتاب داخل کریگا انکو
بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلا دیگا انکو طرف اپنے راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور انعام اور
جنت ہی عقبی مین جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا مین بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف
لائے مین نے عرض کیا کہ مین کلالہ ہون یعنے ماں باپ اور اولاد نہین رکھتا اور میرا مال ہی کئی بہنین ہین میری کیون کر تقسیم کرون یہہ آیت
اُتری يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ کہا اللہ فتوی دیتا ہی تمکو بیچ میراث کلالہ کے
اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ اگر کوئی مرد ہلاک ہوجاوے نہو واسطے اسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے
سے بہن میراث سے نہین نکلتی اور واسطے اسکے ہو ایک بہن پس واسطے اسکے آدھا ہی اس مال کا کہ چھوڑ گیا وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ اور مرد وارث ہوتا ہی اس بہن کا اگر نہو واسطے اسکے اولاد سمجھ لیجئے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مرد ہی تو اولاد
عام ہی بیٹا ہو یا بیٹی اور نہین تو مرد بیٹا ہی فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ اگر ہین دو بہنین اس مرد کی پس
واسطے اُن دونون کے دو تہائیان ہین اُس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ
اور اگر ہوین وہ وارث اسکے بھائی بہنین مرد اور عورتین پس واسطے مرد کے ہی مال میراث سے برابر حصہ دو عورتونکے يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے واسطے تمھارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہوجاؤ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ ہر
چیز کے جو بندونکے واسطے زندگی اور موت مین بہتر ہی جاننے والا ہی سمجھ لیجئے کہ میراث مین کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی
کا ہی اور سگے نہون تو سوتیلون کو بھی حکم ہی اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون
تو بھائی کو دو ہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری بھائی ہون تو وارث ہین کچھ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو
بیٹی حصہ دار ہی اور بہن عصبہ یعنے جو حصہ دارون سے بچے سو دے سورہ مائدہ مدنی ہی مگر ایک آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

Digitized by Maktabah Muqaddasiyah (www.maktabah.org)

دینکم ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے مین گیارہ ہزار سات سو تیس حروف ہین فواصل اسکے لہ نذیر ہین ربط اسکا ساتھ سورۃ نسا کے یہہ ہی کہ سورہ نسا مین ذکر تحریم طیبات اوپر ظالمون اور توڑنے والون عہد کیا تھا اس سورہ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ اول نسا مین ذکر نفقہ تھا اول مائدہ مین امر بوفاے عہد کیا ہی

سورۃ المائدۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی مائۃ وعشرون آیۃ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدونکے کہ آپسمین کرتے ہو ساتھ عقدونکو مثل عقد نکاح اور عقد شرک اور عقد بیع کے سمجھ لیجئے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کئے سو حق تعالی احکام فرماتا ہی اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چرنے والے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائی بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن پاڑہا نیلی گائی گورخر اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمہارے اسی سورت مین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہین غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرہ کے یعنے حلال تمپر سب انعام ہین مگر وحشی جانورونکو شکار کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانہائی دین حق ہین اور نہ مہینے حرام کو یعنے اسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اسکا نام تھا عرب مین بے باک مشہور تھا وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین اسنے کہا کہ اچھی بات ہی یہہ مین اپنے یارون سے مشورت کرلون پھر اگر ایمان لاؤنگا پھر اٹھ گیا اور اونٹ اور مواشی مدینے کے لوٹ کر لے گیا اور آپنے اسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف لے گئے تنعیم مین پہنچ کر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹ کر لے گیا تھا قلادے گردنون مین انکے ڈالے ہوئے ہدیہ کعبہ کے واسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اس سے چھین لین حضرت نے فرمایا کہ قلادے کعبے کے واسطے اسنے ڈالے ہین تمھین چھیننا لائق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمت مت کرو مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو وَلَا الْھَدْیَ اور نہ ان جانورونکو کہ نامزد کعبے کے ہون وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والونکو یعنے جن جانورون کے گلے مین پٹہ ڈالکر کعبہ کو لیجاوین وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ کی یہہ مسلمانونکا احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو سمجھ لیجئے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی واسطے وجوب کے جیسی اقیموا الصلوۃ اور واسطے ندب کے جیسے فکاتبوھم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مالیک اور واسطے ارشاد کے استشہدوا اور واسطے اباحت کے جیسے یہان فاصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رز قسم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوہا بسلام آمنین اور واسطے تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللہم اغفرلی اور واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساویکے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایہا الشہاب ارجعی اور واسطے ترجی کے جیسے الا ایہا اللیل الابجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور واسطے تخیر کے جیسے فاضع بماشیت چنانچہ مسلم مین لکھا ہی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام سے یہہ کہ حد سے نکل جاؤ تم اور بدلا اسکا چاہو سمجھہ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہی مگر شکار کرنا احرام سے نکل کر روا ہی اور کافرونکو ہدی اور قلاید سے امان نہین وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مدد گاری کرو آپسمین اوپر بھلائی کے کہ امر ہی اور پرہیزگاری کے کہ نہی ہی یعنے امر بجا لاؤ اور نہی سے بچو وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور مت مدد گاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی نافرمانونکو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ حرام کیا گیا اوپر تمھارے مردار کہ بن ذبح مرا ہوا اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اسمین سب اجزا اسکے داخل ہین اور جو کچھہ کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور کے نام پر ذبح کرنے مین تفصیل اسکی سورہ بقر مین مذکور ہوئی وَالْمُنْخَنِقَۃُ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے گلا گھونٹے ہوے جانور کا فرقہ گھو کرمارتے ہین اور انکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَۃُ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مرگئے ہون وَالْمُتَرَدِّیَۃُ اور اوپر گر کر مرے ہوئے یا کوئے مین گر کر مرے ہوئے وَالنَّطِیْحَۃُ اور سینگ مارنے سے جانور مرے ہوئے وَمَا اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ اور جو کھا گیا درندہ اور مر گیا مگر جو ذبح کرلو تم انمین سے جیتے کو اتنی زندگی بھی کافی ہی کہ آنکھہ یا دم مین حرکت وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور جو ذبح کیا جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھہ تھے جاہلیت مین لوگ انکی تعظیم کرتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علی بمعنے لام ہی یعنے حرام ہی بت کے واسطے ذبح کرنا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھہ تیرون کے سمجھہ لیجئے کہ تین تیر تھے بے پڑ و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور رہبل پاس رہتے تھے جب کچھہ کسیکو کام پڑتا تو مجاور رہبل پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھہ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھہ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹونکو ذبح کرکر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے اختتان کے جدے ایسے ہر کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت بھی حرام ہی مت کرو ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہی اور دائرہ اسلام سے نکلنا ہی کیونکہ اللہ پر افترا ہی اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہی ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے جھٹانے دین تمھارے سے یا تمھارے رجوع کرنے سے طرف دین انکے فَلَا تَخْشَوْہُمْ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو انسے اور ڈرو مجھہ سے لکھا ہی کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیت نازل ہوئی حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ غضبا پر سوار تھے بعد سکے اکاسے روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اُترنے سے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المومنین ابوبکر صدیق روئے لوگون نے سبب پوچھا انھون نے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہی کیونکہ جسواسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہوچکا کہ حق تعالی نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اسکا منسوخ نہوگا وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کہ حج کروبے غم کوئی مشرک تمھارے ساتھ شریک نہوگا وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینون سے سمجھ لیجیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام مین سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بے بس ہوبیچ بھوک کے کھانا ملنے کے سبب اوران حرام چیزونمین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے درانحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف گناہ کے یعنے لذت کے لئے کھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی بہ گناہ مہربان ہی اسپر کہ اسقدر کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہی کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت نے اسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت سے آکر عرض کیا کہ ہم کتونکا اور مرغونکا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین توہم دوڑکر انکو زندہ پاکر ذبح کرلیتے ہین اور بعضے ہم سے پہلے ہی کتے تلف کردیتے ہین اور حق تعالی نے مردار کو حرام کہا ہی پھر ہمین حکم کیا ہی یہہ آیت اتری يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ سوال کرتے ہین تجھ سے کھانونمین سے کیا حلال کیا گیا ہی واسطے انکے کہہ حلال کئی گئی ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہی شکار اس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والون کو خواہ سباع مین سے ہو جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اس حالتمین کہ شکار کرنیوالے سکھلاتے ہو تم انکو اس چیز سے کہ سکھلایا ہی تمکو اللہ نے سمجھ لیجیے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ ہو یعنے کہین پکڑ تو پکڑلے اور کہین چھوڑ تو چھوڑدے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہان سے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک نہوے پکڑتے ایسا جانور کہ شکار اسکا نہ کھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے ایسا کتا بسم اللہ اکبر کرکر جو چھوڑدو تو اسکا شکار کھانا درست ہی اور انمین سے ایک بات بھی نہ پائی جائے تو درست نہین جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہی فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ پس کھالو پاک اور حلال اس چیز سے کہ پکڑ رکھین جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور شکاری کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑدو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہی سمجھ لیجیے کہ یہہ شرطین مرغان شکاری مین نہین مین کیونکہ انکی تعلیم مشکل ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ آج کے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کی گئین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی ہون یہودی کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین اور کھانا ان لوگونکا کہ دی گئی ہین کتاب یعنے یہود اور نصاریکا حلال ہی واسطے تمھارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور کھانا تمھارا حلال ہی واسطے انکے بیچ دین انکے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اور حلال ہین واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانون سے آزاد واسطے اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہی کہ جو عورت بدکار ہی

اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہی اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہو گئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہو اور اپنے
کسب پر قائم رہے تو نکاح اسکا درست نہین وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور پاکدامنین ان لوگون
سے کہ دئے گئی ہین کتاب پہلے تم سے سمجھ لیجیے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفایف ہین حرا ور لونڈی کتابی
کی برابر ہین نکاح مین اور امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ جب دو تم انکو مہر انکی درانحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر
اور نہ پکڑنیوالے ہو چھپی آشنائی سے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی کفر کرے
ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہی پس تحقیق کھوئے گئے عمل اسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے
والون سے ہی سمجھ لیجیے کہ مسلمان کے حق مین زن یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہی اور اور دین
والے جب تک ایمان نلاوے نکاح کرنا اس سے درست نہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا
وُجُوهَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھو مونہون اپنے کو حد منہہ کی سر کے بالون
سے کہ اکثر لوگونکے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہی عرض مین وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ
اور ہاتھونکو گھٹنیون تک وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک
چوتھائی سر کا جدھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہو سکے اسقدر فرض ہی وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اور دھو
پانون اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہی اور عطف اسکا وجوہکم پر ہی اور بعضے قرات مین کہ مجرور واقع ہی جر جوار ہی اور کہنیان
اور ٹخنین دھونے مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہی اور جو غایت جنس مغیا کے ہو تو اسمین داخل
ہوتی ہی جیسے یہان اور جو غیر ہوتے نہین داخل ہوتے جیسی فاتموا الصیام الی اللیل مین وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا
اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ
لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے جائے ضرور سے
یا صحبت کرو تم عورتون سے پس نپاؤ تم پانی کو اور شکلین پانی نپانے کی یہہ ہین نظم پانی ہو یک میل دور اور یا مرض بڑھنے
کا ڈر یا ہو شدت کار سردی جانے یا جاویگا مر یا یقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان و بشر یا ہو خوف تشنگی نفس
یا رو جانور یا نہو دلو و رسن یا از بہائے مثل آب ہو کران یا جائے وہ جسکا کہ خلف ای باصواب پھر نہون جیسے کہ عیدین
اور جنازہ جز ولی سارے ان شکلون مین ہی رخصت تیمم کرنے کی فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا یعنے
جو چیز کہ جنس زمین سے ہو سو کر تیمم اس سے جو جنس زمین سے ہووے چیز یعنے چونے سے نہو خاکستر اور نرم ای عزیز
فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ پس ملو منہون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو اس سے ساتھ دو ضرب کے ایک منہہ
کے ایک ہاتھون کے واسطے نظم کرکے نیت قصد خاک پاک کے کر رافتا ضرب دو کر ایک منہہ پر ایک ہاتھون پر پھر
دونو اعضا کا کہ استیعاب یہہ شرطین ہین جان اور بگولے پر بھی جائز ہی تیمم اسکو مان نیت رفع جنابت کرکے بھر غسل
بھی کر اسی ڈھب سے تیمم طور اسکا ہی یہی میل ہی اربع ہزار از کام اشتر ہر قدم ڈیڑھ گز کا گز وہی جو بیس انگلی کا نہ کم وقت

پہلے تیمم کے ہی مذہب مین روا ؛ اور برا ہی اکثر از یک فرض بھی جائز ہوا ؛ جو وضو توڑے تیمم کو بھی بس توڑے ہی وہ ؛ اور قدرت
آب پر زاید اگر حاجت سے ہو ؛ جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر وہ ؛ تا بوقت مستحب پاتا کہ آخر وقت ہو ؛ بھولکر پانی تیمم
سے اگر پڑھ لے نماز ؛ تو بمنزل کر اعادہ کا نہ پھر کچھ اسکے ساز ؛ ہو گمان تو ڈھونڈ پانی تا بہ یک پرتاب تیر ؛ کر وضو و غسل سے
زخمی ہون اندام کثیر ؛ تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو ؛ کرکے باقی عضو پر زخمے ہین جو کر مسح تو ؛ ہی وضو مین اختلاف اور غسل
مین ہی معتبر ؛ تا نپنا اعضا کا کتنے یہہ رفت یاد کر ؛ ہی تیمم سے روا موجود ہووے گرچہ آب ؛ قرات قرآن اس مسجد مین دخل ای
باصواب ؛ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہین ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی
اور لیکن ارادہ کرتا ہی تو کہ پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تو کہ پوری کرے
نعمت اپنی اوپر تمہارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تمین عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہوا اور حرج کے
وقت تیمم کی رخصت دی کیا بڑی آسانی بیت الٰہی شکر تیرا ہووے کسی زبان سے بیان ؛ دہن مین لال ہی گویا کہ اس بیان سے
زبان ؛ بحر الحقائق مین کہا ہی کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہہ ہین کہ جب اٹھو خواب غفلت سے واسطے نماز کے کہ معراج تمہارا ہی
اور رجوع بمقام قرب ہی پس مونہون اپنے کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہووے ہو دھو و ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے
اور ہاتھونکو پاک کرو پکڑنے علائق دو جہان سے اور تعلق ماسوائے رحمان سے اور مسح کرو گردنگا یعنی سر راہ الٰہی مین دو اور پانونکو قیام
انانیت سے دھو اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلون کو رویت
طاعات سے اور سرون کو ملاحظہ اغیار سے اور ازواج کو آرام بغیر یار سے اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی
نہین نظم تو پلیدی ہی آپکو تو کہو ؛ دور کر کر انا کو طاہر ہو ؛ رافتا پھر باین طہارت دل ؛ ہو تو شاید نمازی کامل وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ اور یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے وہ شرایع اسلام اور احکام حلال و حرام ہین اور یاد کرو
عہد اسکا وہ جو قول لیا تم سے ساتھ اسکے مراد اس سے عہد روز الست کا ہی یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا جسوقت کہا تمنے سنا ہمنے قول تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے بیعت رضوان ہی کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی حدیبیہ مین تفصیل ان
دونو بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت کے اور توڑنے عہد انکے کے إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی چھپی بات کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو تم قائم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی
دینے والا ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکون سے اوپر اس بات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو انکے
حق مین اور انسے عہد کر کر توڑو اعْدِلُوا عدل کرو هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ کہ عدل بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاری کے
سمجھ لیجئے کہ عدل کفار سے جب اقرب بمرتبہ تقوی ہی تو مومنون سے کیا جانئے کہ کیا درجہ رکھتا ہی بیت عدل کر رافتا کہ
عادل کا ؛ مرتبہ ہی جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے مین إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تحقیق اللہ خبردار ہی
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وعدہ کیا اللہ نے ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ وعدہ یہہ ہی کہ واسطے انکے بخشش ہی گناہونکی اور ثواب ہی بڑا فضل
الٰہی سے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور چھٹایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے
والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی غطفان مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ
غورث نام تھا لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے اُسدن مینہہ برسا تھا حضرت اپنے لشکر سے جدا ایک درخت کے نیچے کپڑے سکھانیکو
بیٹھے تھے غورث تلوار کھینچ کر آپ کے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہی کہ حمایت کرے شر سے میرے آج تمہاری
آپنے فرمایا کہ اللہ مانع اور کافی ہی اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور ہاتھ کو غورث کے سینے پر مارا تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا کوئی نہین منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھ کر ایمان
لایا اور اپنے قوم مین جا کر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ
اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت نے یعنے غورث
اور تابعدارون نے اُسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَکَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ پس بند کئے
اللہ نے ہاتھ اُنکے تم سے اور ضرر اُنکے سے تمہین بچایا بعضون نے کہا ہی کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع ہوا ہی کہ
حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے تھے سورہ حشر مین اسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے کفران اس نعمت کا
مت کرو وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے بیت کہ اللہ نیکی رسانندہ ہی بدی اور
شر سے رہانندہ ہی وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسیٰ ع مین اور
جنگ قوم جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا اور کھڑے کئے ہمنے اُنمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم
کا معلوم کرین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا یا اریحا
یا تمام ولایت شام ہی وہان قوم جبارین تھی عمالقہ انکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست قد اور اور وہانکے ہزار
گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسیٰ نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری اپنے اپنے قوم کی رکھین جب نزدیک وہان
کے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا اُنہون نے جا کر جبارونمین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار
تین سو تین تیس گز کا اسکا قد تھا اور تین ہزار برس کے کی عمر تھی اور اورون کے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک
تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ انگور کا اسقدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدہی چھلکی مین پانچ آدمی سما جاوین
بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ جو گئے تو انھون نے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اٹھا کے اپنی نیفہ مین اورس کیا پھر چھوڑ دیا انھون نے
کہا آپسمین کہ انکی بڑائی اور روز کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بد دل ہو کر فرمان الٰہی سے عدول کر کر مصر کو پھر جاوینگے غرض
وہان سے یہہ آئے اور موسیٰ اور ہارون کو حقیقت حال سے مخفی خبر کئی دو سردار تو اپنے عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف
سے اور کالب بن یوقنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال دیکھا تھا کہہ دیا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم اُنسے
کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَکُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ تمہارے ہون فتح دینے مین دشمنون پر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اگر قائم رکھو تم نماز کو ساتھ شرائط اسکے کے اور دو تم زکوٰۃ مستحقون کو اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے اور قوت دو انکو اور حکم کرو انکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض
اچھا یعنے راہ الٰہی مین مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ دور کرونگا مین
تمسے گناہ تمھاری اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اس سے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے بنی اسرائیل نے یہہ
عہد پورا نہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس بسبب توڑ دینے انکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہمنے انکو یا مسخ کیا
ہمنے انکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اوپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً اور کردے ہمنے دل انکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ انکے سے یعنے توریت کے
حکمون مین فاسد تاویلین کرتے ہین یا صفت اور کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور بھول گئے
حصے اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہو تو اوپر خیانت کے یہود ونکے سے مگر تھوڑے انمین سے کہ
خیانت نہین کرتے جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے پس معاف کر انسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر ایذا
انکے سے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضون نے کہا ہی کہ مطلق عفو اور صفح ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور
ان لوگونسے کہ کہتے تھے ہم نصاری ہین لیا ہم نے قول انکا جیسے یہود ونسے لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصے اس چیز سے کہ
نصیحت دیئے گئے تھے انجیل مین ساتھ اسکے کہ متابعت فارقلیطا کی کہ احمد مرسل ہین فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ پس اٹھائی ہمنے درمیان انکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہی کہ نصاری تین فرقے ہین آپسمین ایک
ایک کا دشمن اور بعضون نے کہا ہی کہ یہود مین اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ
اور شتاب خبردار کریگا انکو اللہ ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اے اہل کتاب کے تحقیق آیا تمھارے پاس رسول ہمارا بیان
کرتا ہی واسطے تمھارے بہت اس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب توریت مین سے یعنے یہود ونصارے جیسے آیت رجم کی اور نعت پیغمبر کی اور
کتاب انجیل مین سے جیسی بشارت حضرت عیسی کی ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درگذر تا ہی بہت چیزی باتون سے
اور تمھین خبر نہین کرتا انکی کیونکہ کچھ دین کا کام اُسپر موقوف نہین نقل ہی کہ ایک یہودی نے حضرت سے اگر پوچھا کہ وہ کیسے کون سی
ہین کہ عفو کرتے ہو تم آپ نے منہہ پھیر لیا جب تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھ غصے نہوئے اور اسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ
کرین تا ترک عفو ظاہر ہو آپکے نبوت پر یقین لاکر ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمھارے پاس
اللہ کیطرف سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہی اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہی کہ نور جناب رسالت مین
صلی اللہ علیہ وسلم اور وجہ اس نام کی یہہ ہی کہ پہلے سب سے حق تعالیٰ نے نور آپکا پردۂ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اس نور سے
ظاہر فرمایا اوّل ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقت الحقائق ہی بلکہ انہین سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی روشن زمین وزمان ؛ زمین وزمان بلکہ نہ آسمان ؛ نہوتے وہ تو یہان نہوتا کوئی ؛ نہ ہستا کوئی اور نہ رہتا کوئی ؛ عدم سے کوئی دیکھا کب وجود ؛ اُنہین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود ؛ اُنہونکا ہی نور اول آیا ظہور ؛ ظہور حق کیا اول انکا ہی نور ہے مہین سرور مرسلین ؛ شہ آخرین مفخر اولین ؛ جناب محمد علیہ السلام ؛ رسول مجید شفیع انام ؛ امام جہان مقتدائی رسل ؛ قیام زمان رہنمائے سبل ؛ یَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ ہدایت کرتا ہی ساتھہ اس نور کے یا کتاب کے اللہ اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی اُسکے کی ساتھہ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ بیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ اور نکالتا ہی انکو اندھیرون سے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمان کے یا یقین کے یا علم کے ساتھہ حکم اپنے کے وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور راہ دکھاتا ہی انکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیک تر راہون کی ہی طرف حق کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے انکار وظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہین اور دوسری مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا الہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ کے سے کسی چیز کا یعنے کوئی نہین منع کرسکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاکت کردالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اسکی کو اور ان لوگونکو جو ہیچ زمین کے ہین سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ درمیان ان دونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسی حوا اور زن بے مرد سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی اللہ اللہ عجب شان ہی مولا کی میرے وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ ہر چیز کے قادر ہے مطلق ہی وہ ہر آن مین ؛ مالک برحق ہی وہ ہر شان مین وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ اور کہا یہود نے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اُسکے سمجھہ لیجیے کہ توریت مین خطاب آیا تھا یا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابنا ابکاری اور انجیل مین الی ربی وربکم نصاری نے پڑھا الی ابی وابیکم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہی تمکو ساتھہ گناہون تمھارے کے دنیا مین ساتھہ قتل اور قید کے اور آخرت مین ساتھہ آتش دوزخ کے تمھاری ہی قول پر کہ ایام معدودات ہی چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم بیٹے ہوتے تو باپ بیٹے کو رنج نہین دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم مین نہین ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیون کے کہ نیکی بدی کا بدلا ملیگا يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی اللہ جسے چاہتا ہی اور وہ مسلمان ہین اور عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور وہ کافر ہین وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ درمیان اُنکے ہی وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اسکے ہی بازگشت سب کی يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا

مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ہ ای یہود اور نصاری تحقیق آیا ہی تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہی واسطے تمہارے راہ حق پیچھے موقوف
ہو جانے پیغمبرونکے تو کہ نکہو تم نہین آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے فَقَدْ
جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر شی کے قادر ہی
چاہیئے پیغمبر پی در پی بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس مین کہ درمیان موسی اور عیسی کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہے نہ بھیجے
جیسے چھہ سو برس مین کہ درمیان عیسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد
بن سنان عرب سے اور اس آیت مین حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندون پر کہ جس زمانے مین وحی آنا آسمان سے موقوف
تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر بیت جہان تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا ؛ کہ وہ پردے سے کیا نکلا کہ سب جاگہہ اجالا
تھا ؛ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ اور یاد کر جب کہا موسی علیہ السلام نے واسطے
قوم اپنے کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہی اوپر تمہارے جسوقت کئے بیچ تمہارے پیغمبر تو کہ تمہین ہدایت
کرین اور کسی امت مین اتنے پیغمبر نہین ہوئے جتنے تم مین ای بنی اسرائیل وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ فرعون کو غرق
کر کر مصر تمہین ہوئے متخلص یا تمہین ملک وسیع دیا کہ اسمین نہرین جاری ہین مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک فرعونیونکے
تھے تمہارے نفس کا تمہین مالک کیا وَاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو جو کچھہ نہین دیا کسیکو عالمون سے کہ من
اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ای قوم میری داخل ہو
زمین پاک مین جو لکھی ہی اللہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ مین کہ تمہارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین
سے جہاد کرو سمجھہ لیجئے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہی یا طور اور گرداگرد اسکے ہی یا فلسطین ہی یا اور اصح یہہ ہی کہ اریحا
اور ایلیا ہی کہ الحال زمین بیت المقدس کی ہی سمجھہ لیجئے کہ بنی اسرائیل نے طائفے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی تھی کہنے لگے
کہ اگر ہمارا کوئی سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاوین حضرت موسی نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ اور مت پھر جاؤ
اوپر پیٹھہ اپنے کے پس پلٹ جاؤگے ٹوٹا پانیوالے دنیا مین جہاد کے ثواب سے اور آخرت مین دیدار حضرت وہاب سے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ کہا انھون نے ای موسی تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہی سرکش زبردست اسکا ہم سے مقابلہ نہ
ہو سکیگا وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اس زمین مین لڑنے کو یہان تک کہ نکل جاوین وہ وہان سے
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلین وہ اس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اسمین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردون نے ان لوگون سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا
تھا اللہ نے اوپر ان دونونکے وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارونکے دروازے قریہ کے سے انکے ناگہان اور
انکو گلیونمین گھیر لو صحرا مین نہ نکلنے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہو لئے تم اس طرح سے کہ ہمنے بتا دیا پس
تحقیق کہ تمہین غالب ہو کیونکہ انکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے بیت تن چند نامرد و بیدل ہین وہ ؛ بدل ناقص اور قد
مین کامل ہین وہ ؛ سمجھہ لیجئے کہ یوشع اور کالب نے الہام الٰہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسی سے دریافت
کر کر واللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ کہا انھون نے
ای موسی ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت مین جب تک کہ رہینگے وہ بیچ اسکے تو دو آدمیونکی بات مانتا ہی اور ہمارے دس
کی نہین مانتا ہی پس جانو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونون تحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہی کیونکہ رب کی
معنے سید کی ہین ہارون حضرت موسی سے عمر مین بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور لفظ قاتلا سے بھی یہی معنی معلوم ہوتی
ہین قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ کہا موسی نے ای پروردگار میرے مین نہین
مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان اس قوم فاسقون کے کہ تیرے
فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً کہا اللہ نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہی اوپر انکے
کہ اسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہانکے بسبب نافرمانی کے چالیس برس تک یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین
کے چھہ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسی کی چالیس برس اسی چھہ کوس مین سرگردان رہی صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین
آاترتے تھے جہان سے چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہ گئے تھے انکو لیکر حضرت موسی نے اریحا فتح کیا
پھر وہان رہے لیکن اصح یہہ ہی کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون نے اسی جنگل مین وفات پائی اور بہت بنی اسرائیل بھی
وہین موئے اولاد انکی جوان ہوئی اللہ تعالی نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا سب نے ان سے بیعت کی وہ گئے اور ولایت ایلیا اور
اریحا کی جاکر فتح کی اور جبارونکو مارا حدیث مین ہی کہ حضرت موسی نے اپنے قوم کی بددعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تباہی مین سرگردان
رہینگے حضرت موسی پشیمان ہوئے خطاب آیا فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقون کے اور تبیان مین ہی
کہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ قوم موسی کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسی کے تھے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ
اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھہ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ انکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھہ حق کے اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہی
کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی لیکر نکاح کر
کر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھہ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھہ حضرت آدم موافق اپنے شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے ساتھہ
نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھہ قابیل نے یہہ حکم نہ مانا اور کہا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھہ رہی وہ بہت خوبصورت
ہی مین ہابیل کو نہین دینیکا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہی حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الہی یون ہی میرا اختیار نہین قابیل نے
کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھہ سے کہ اسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور
نہین رکھتا تو تم دونون قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالی نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جسوقت نیاز لائے دونون
کچھہ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر کھڑے کی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین نکاح مین لاون اور قابیل
نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا دہین لاکر دھرا باین نیت کہ میری نیاز قبول ہو اور نہین تو مین اپنی بہن نچھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
پس قبول کی گئی قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان سے اتر کر اسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ
یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اسکے پاس سے گذری اور نہ کھایا قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا
قَالَ کہا ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ البتہ مار ڈالونگا مین تجھہ کو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری مردود قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

النصف

المتقین کہا ہابیل نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہی اللہ پرہیزگارون سے کہ قربانی مین نیت خالص رکہتے ہین لئن بسطت الی یدک
لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھہ اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہین مین دراز کرنیوالا ہاتھہ اپنا
طرف تیرے تو کہ مار ڈالون مین تجھکو انی اخاف اللہ رب العالمین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے باوجود اسکے
کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل پر راضی ہوگیا اور ہابیل نے کہا انی ارید ان تبوء باثمی واثمک فتکون من
اصحب النار تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھہ عذاب گناہ قتل میرے کے اور ساتھہ بدلے گناہ تیرے کے کہ سبب رد قربانی کے
ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہو جاوے تو ان دو گناہون کے سبب رہنے والون دوزخ کے سے وذلک جزاء
الظالمین اور یہی ہی سزا ظالمونکی کہ ناحق قتل کرتے ہین فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اسکے نے بیچ
مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کہ کیونکر مارون ابلیس آدمی کی شکل بن کر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھہ مین لئے ہوئے
پس سر اس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر اسپر مارا وہ کچل کر مر گیا قابیل نے دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سو گیا تو سر اسکا
ایک پتھر پر رکھا فقتلہ پس مار ڈالا اسکو دوسرا پتھر اسکے سر پر مار کر فاصبح من الخسرین پس ہوگیا ٹوٹا پانے والون سے دنیا مین اسطرح
کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہی کہ آدھا عذاب اہل دوزخکا اکیلے اسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا کہ کیا کرون
چالیس دن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہی کہ ایک برس تک اٹھائے پھرا درندے پرندے غلبہ کرتے تھے ہر وقت
لاش کو ہابیل کے گرا دیتے تھے پھر یہہ اٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف
یواری سوأۃ اخیہ پس بھیجا اللہ نے ایک کوئے کو کہ کڑیدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور پانون سے اور بالون سے تا کہ گڑھا
ہوگیا اور وہ کیون کڑیدتا تھا تو کہ دکھا دیوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی اپنے کی لکھا ہی کہ کوے نے گڑھا کیا
اور ایک کوے مردہ کو لاکر اسمین دھرا پھر اوپر سے خاک ڈال دی کہ وہ چھپ گیا قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل
ھذا الغراب فاواری سوأۃ اخی کہا قابیل نے ای وای ہی مجھکو کیا تھا نہو سکا مجھہ سے یہہ کہ ہون مین اس عمل پر مانند اس کوے کے
پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی کی گڑھا کھود کر گاڑ دی فاصبح من النادمین پس ہوگیا پشیمانون سے کیونکہ ایک برس اسکو
اٹھائے لیا پھرا یا اسواسطے پشیمان ہوا کہ مان باپ اس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا
تھا کہ کن خایفا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار نڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہات سے مارا گیا من اجل ذلک پس
بسبب اس قتل کے کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے
یہہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اسنے کسیکو نہ مار ڈالا ہو یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہی یا مرتد ہونا ہی یا زنا کرنا
ہی بشرط احصان فکانما قتل الناس جمیعا پس گویا کہ مار ڈالا لوگون سبکو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا مین برابر ہی یا اس
جہت سے ہی ہتک کے حرمت قتل کی ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا اور جسنے جلایا اسکو یعنے سبب جلانیکا ہوا
کسی کے جیسے قصاص معاف کر دیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلا دیا اسنے لوگون سبکو غرض اس کلام سے
ڈرانا ہی کہ قتل سے بچو اور رغبت دلانا ہی کہ حمایت لوگون کی کرون ولقد جاءتھم رسلنا بالبینت اور تحقیق آئے ہین بنی اسرائیل
کے پاس رسول ہمارے ساتھہ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر کے ثم ان کثیرا منھم بعد ذلک فی الارض لمسرفون پھر تحقیق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہت انہین سے پیچھے پہنچے رسولون کے اور اُتارے آیتون کے بیچ زمین کے حد سے نکل جانیوالے ہین اوامر اور نواہی الٰہی مین لکھا ہی
کچھ تھوڑے برس ہجرت سے کچھ لوگ مرتد ہوکر اسلام لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی انکو ناموافق آئی
بیمار ہوگئے حضرت نے دودھ اونٹونکا پلوایا وہ اچھے ہوگئے صبح کو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلہ کیطرف چلے یسار
حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر اُنکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو اُنھون نے پکڑ کر ہاتھ پانون کاٹے چشم اور زبان
مین کانٹے چبھوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھ کرکے بھیجا اُن سبکو وہ پکڑ لایا باندھکر یہہ آیت
اُتری اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اسکے نہین کہ سزا ان لوگونکی کہ لڑتے ہین
دوستان خدا سے اور رسول اسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب
قتل کئے جاوین اگر کسیکو انھون نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو اَوْ
تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھ اُنکے اور پانون اُنکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے
چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نکیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ اُنسے اور مسلمانونکو ضرر
نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نکیا ہو پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا انکے قطع کرکر سلائیان انکھون مین کھینچ کر سولی
پر چڑھا دیا ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے انکے رسوائی ہی وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے
بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا کہ گناہ کیا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ مگر جن لوگون نے کہ توبہ کی پہلے اس سے
کہ قدرت پاؤ تم اوپر انکے اگر لڑنیوالا مشرک ہی اور توبہ کی اسلام لاکر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور ہین اس سے
ساقط ہوگئین نہ اُسے مارینگے نہ مال چھینگے اور اگر مسلمان ہی اور پہلے قدرت پانے سے اسپر توبہ کی تو مالک بن انس کہتے
ہین کہ اس سے سب حدین ساقط ہوگئین کچھ اُسکو نہ کہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہٖ اُسکے پاس ہوگا تو صاحب مال کو دلوادینگے اور
جو کسیکو مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانے کے اوپر اُسکے توبہ سے
اللہ کی حدود ساقط ہوجاتی ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے
والا گناہونکا ساتھ توبہ کے مہربان ہی توبہ کرنیوالون پر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے لوگو جو
ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اسکے وسیلہ کہ جس سے تم مقرب درگاہ الٰہی ہو سمجھہ بیجئے کہ وسیلہ قرب الٰہی کا
بجالانا اوامر اور نواہی کا لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ وسیلہ تجرید اعمال ہی ریا سے اور تفرید احوال ہی عجب سے اور تخلیص
انفاس ہی طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین ہی کہ وسیلہ عابدونکا ساتھہ فضائل کے اور عالمونکا ساتھہ دلائل کے اور عارفونکا ساتھہ
ترک وسائل کے ہی عابد توسل پکڑتا ہی ساتھہ معاملے کے اور عالم ساتھہ مکاشفے کے اور عارف ساتھہ معائنے کے عابد فکر اس
آیت مین کرتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہی اولم ینظروا فی ملکوت السموٰت والارض عارف
عمل اس آیت پر کرتا ہی قل اللہ ثم ذرہم ندیم بارے خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا الٰہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہی بیت اگر کسی نے طلب سے
پایا تجھے ۔ پائی مین نے طلب بھی ہی تجھ سے وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اُسکے کے اعداء ظاہر اور
باطن سے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے غزل سوچہ ای رافت کلام کردگار یعنے فرمائین مین چیزین اسنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چار ؛ رستگاری حقیقی اُنمین ہی ؛ ترک ان چارون سے مت کر کوئی شی ؛ اول ایمان ہی کہ دیتا ہی نجات ؛ شرک سے اور کفر سے اے
نیکذات ؛ دوسری تقوی جو عصیان سے بچا ؛ مرضی اللہ دیتا ہی دکھا ؛ تیسری ہی جو وسیلے کی طلب ؛ اسمین رکھا اسنے
ہی سر عجب ؛ یعنے کل ناسوت کو کر کر فنا ؛ عالم لاہوت مین ہو جے بقا ؛ چوتھی فرمایا جہاد نفس کو ؛ یعنے تو اپنی انانیت کو کھو ؛
نفی کر اپنے وجود اور ذات کو ؛ حق کو ثابت سوچ تو اس بات کو ؛ جب رہا حق اور نہ تو تب ہی مزا ؛ درمیان سے صاف پردہ اُٹھ
گیا ؛ دیکھکر پھر وا چھڑے دیدار یار ؛ ہو گیا دونون جہانمین رستگار ؛ رائیے و مرئی و رویت پھر ہی ایک ؛ جز خدا کوئی نہین
ایمرد نیک ؛ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے بتونکو پوجا کر اور گوسالہ کی ؛
پرستش کر کے اگر ہو واسطے انکے جو بیچ زمین کے سب مال متاع اور مانند اسکے ساتھ اُسکے یعنے جتنا زمین مین ہی اتنا ہی اور
بھی ہو نقد اور جنس لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تو کہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھ اُسکے عذاب دن قیامت کے سے مَا تُقُبِّلَ
مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاویگا اُنسے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے ہی قیامت کو عذاب درد دینے والا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ
وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکل جاوین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے اُس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ اور واسطے
اُنکے ہی عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا اور چور مرد اور چور عورت پس کاٹو ہاتھ ان دونونکے
سمجھ لیجئے کہ دس درم کے قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک کے
نزدیک اور زیادہ اس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہین جَزَآءً بِمَا کَسَبَا سزا ہی بدلے اُسکے کہ جو کمایا اُن دونون نے
کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ عبرت ہی خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نکرین وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب ہی
اپنے حکم مین حکمت جانتا ہی جسمین کہ حکم کرتا ہی فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے
چوری سے اور صلاح مین لاوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اُسے راضی کرے اور آگے کو پھر نچھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ
عَلَیْهِ پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی توبہ اُسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا انکی گناہ
کا ہی مہربان ہی اوپر اُسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تو نے یہہ
خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی یہہ کہ اللہ واسطے اسکے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کا ہاتھ کاٹتا ہی اور بخشتا ہی جسے چاہتا ہی جسے چور کو بعد توبہ کے وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ
اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہئے عذاب کرے چاہے بخشے یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ای رسول یہہ برائی کا خطاب ہی کہ یاد فرمایا اللہ نے
ساتھ لقب کے اور انبیاؤنکو ساتھ نام کے ذکر کیا ہی جیسے یا آدم انبئہم یا نوح اہبط یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسی انی اصطفیتک یا عیسی بن
مریم انت قلت اور ہمارے پیغمبر کی جب نوبت خطاب کی ہوئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی
الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ نہ غمگین کرین تجھکو وہ لوگ کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے
ہین اپنے آپکو بیچ کفر کے ان لوگون مین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا ہی ساتھ منہون انکے کے اور نہین ایمان لائے
دل انکے مراد اس سے منافق ہین وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اور ان لوگون سے کہ یہودی ہوے سننے والے ہین
قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر نکل کر کہتے تھے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ سُنا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ یہود مدینے کے تھے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْکَ سننے والے ہین واسطے اس قوم دوسری کے کہ نہین آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر کے ہین کہ یہود مدینہ کے انکو خبر ہین پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ خیبر کے اشرافون مین ایکہ دا ورزن سے زنا ہوا دونون مُحصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد انکے توریت مین رجم تھا یہود نے دہان کے کہا کہ کتاب مین اس شخص کے کہ یثرب مین پیدا ہوا ہی اگر تا زیانی ہون تو قبول کرو اور رجم سے انکو چھڑاؤ کہ اشراف ہین آخر کئی یہود اُن دونونکو لیکر مدینے مین آئے مدینے کے یہود دون نے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ تم مانو تو کہون اُنہون نے کہا ہمین قبول ہی اسیوقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپ نے فرمایا رجم کرو اُنھون نے نہ مانا اور کہا توریت مین چالیس تازیانہ سیاہ کرکر مارتے ہین کہ پشت سیاہ ہو جائے اور مُنہہ سیاہ کرکر الٹا گدھے پسوار کرکر گرد شہر کے پھرانا ہی جبرئیل نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہی اسکو بُلاکر پوچھو رجم ہی حضرت نے فرمایا کہ فدک مین جوان ہی سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہی وہ بڑا عالم توریت کا ہی آپ نے فرمایا اُسے بُلاؤ وہ کہدے سو مانو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا تو ہی ابن صوریا اُسنے کہا ہان آپ نے کہا قسم ہی تجھے اُس خدا کی جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی اور دریا پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من سلویٰ نازل کیا تمھاری کتاب مین حد زانی محصن کی رجم ہی یا نہین اسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلاوے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین تو اقرار کرتا مین بھلا تم تو کہو تمھارے یہان کیا ہی آپ نے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے کہا کہ ہمارے توریت مین بھی یہی حکم ہی لیکن علما ہمارے ملاحظہ سے اشرافون کے تازیانون پر حکم دیتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ دونونکو رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے دونونکو رجم کیا اللہ تعالیٰ نے انکا احوال بیان فرمایا کہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ بدل ڈالتے ہین کلمونکو جنمین رجم ہی پیچھے اس سے کہ اللہ نے وضع کیا انکو بیچ جگہہ انکے کے اور عوض اسکے کے جلد اور تحمیم لکھدیتے ہین یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْہُ فَاحْذَرُوْا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دئے جاؤ تم یہہ حکم محرف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جلد کا حکم کرین پس لیلو اسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دئے جاؤ تم یہہ حکم اور رجم کا حکم کرین پس بچو اور قبول مت کرو وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنْ تَمْلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اور جس شخص کا ارادہ کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اسکے اللہ کیطرف سے کچھ چیز کا کہ دور کرے اس فتنے کو اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّطَہِّرَ قُلُوْبَھُمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ بیچ ازل کے نہین ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون انکے کو لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ واسطے انکے بیچ دنیا کے رسوائی ہی وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے اُنکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا کہ ہمیشہ دوزخمین رہینگے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ یہود بہت سننے والے ہین جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کی راہ سے حکم پھیرنے مین فَاِنْ جَآءُوْکَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ پس اگر آوین تیرے پاس پس حکم کر درمیان اُنکے یا مُنہہ پھیر لے اُنسے اس آیت مین حق تعالیٰ نے اختیار دیا حضرت کو حکم کرے نکرے مین وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْھُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْکَ شَیْئًا اور اگر مُنہہ پھیرے تو اُنسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا دینگے تجھکو کچھ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اُنکے ساتھہ انصاف کے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی انصاف کرنیوالونکو وَکَیْفَ یُحَکِّمُوْنَکَ وَعِنْدَھُمُ التَّوْرٰىۃُ فِیْھَا حُکْمُ اللّٰہِ ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ ہی کہ پاس اُنکے توریت ہی بیچ اُسکے حکم ہی اللہ کا ساتھہ رجم کے پھر پھر جاتے ہین پیچھے اُسکے کہ تو حکم کرتا ہی موافق کتاب اُنکے کے وَمَآ
اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی کتاب پر یا تیرے حکم پر اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ تحقیق
ہمنے اُتاری ہی توریت بیچ اُسکے ہدایت ہی طرف حق کے اور روشنائی ہی کہ شبہ کے اندھیریکو دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ
الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا حکم کرتے تھے ساتھہ اُسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا
مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور واسطے ان لوگونکے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہین خدا کے لوگ اور عالم زاہد ساتھہ اس چیز کے کہ امر کئے گئے تھے
محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہی یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ اور تھے اوپر کتاب کے
گواہ کہ بیان اسکا سچ کرین جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو لوگون سے حق بات کہنے مین اور ڈرو مجھہ سے
حکم حق مت چھپاؤ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت مول لو بدلے حکمون اور آیتون ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہی وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہین کافر یہہ یہود کو فرمایا
کہ توریت مین کچھہ لکھا ہی حکم کچھہ کرتے ہین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک
جان مارین بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اللہ کے حکم کے خلاف عوض ایک تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہین وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور آنکھہ بدلے آنکھہ کے اور ناک بدلے ناک کے اور
کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخمونکا بدلا ہی فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس جو کوئی خیرات کر ڈالے ساتھہ
قصاص کے یعنے معاف کر دے پس وہ کفارت ہی گناہونکے واسطے اُسکے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو
کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے وہ یہود ہین کہ عوض مین ایک کے دو کو مارتے ہین پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانیون پیغمبرونکے عیسی بن مریم کو درانحال کہ سچا کرنیوالا
تھا اس چیز کو جو اسکے آگے تھی توریت سے وَاٰتَيْنَاهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ اور دی ہمنے اسکو انجیل بیچ اسکے ہدایت طرف توحید کے
اور روشنی راہ حق کی ہی وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور سچا کرنیوالی ہی انجیل اصول دین
مین اس چیز کو جو آگے اسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ اور چاہیے
کہ حکم کرین انجیل والے عالم ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے بیچ اسکے مراد اس سے وہ حکم ہین کہ اُسوقت مین کہ منسوخ نہین ہوئے تھے
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم
انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے انکار کرتے ہین وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب قرآن ساتھہ حق کے درانحال کہ سچا کرنیوالی ہی اس چیز کو
کہ آگے اُسکے ہی جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر اُس کتب کے کہ جو کوئی اُن کتابونمین سے تغیر دے قرآن مین معلوم ہو جاتا ہی یا گواہ صحت
پر اُنکے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے
یہہ آیت ناسخ ہی حکم تخییر کو کہ پہلی آیت مین گذرا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی کر خواہشون اُنکے کی ہرگز اس چیز سے
کہ آئی ہی تیرے پاس حق سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم مین سے دن اور راہ کہ نص قرآن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور حدیث نبی آخر الزمان سے ثابت ہی وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِيمَا آتَاكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک
اور لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ آئی ہی تمھارے پاس شریعتون مختلفہ سے مناسب ہر زمانیکے کہ ماننے والا ظاہر ہو جاوے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑکر لو بھلائیونکو کہ اتباع شرایع ہی الی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ طرف خدا کے ہی پھر
جانا تمھارا سب کا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے دین کے کامونمین وَأَنِ
احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان انکے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اسکا یہہ ہی کہ علماء یہود نے
آپسمین مشورہ کیا کہ حضرت کو چلکر کچھہ فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس اگر کہا کہ ہم بڑے اشراف ہین جو ہم
ایمان لائے تو اور سب یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھہ قصہ خون اور مال کا ہی اگر تم حکم موافق رضا ہمارے کرو
تو ہم رسالت تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو انکی بات قبول کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی
اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ اور مت پیروی کر خواہشون انکے کی اور ڈر
اُنسے یہہ کہ ٹھگا دیوین تجھکو بعضے اس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ پکڑے انکو ساتھہ بعضے گناہون انکی کے دنیا مین اور
باقی کے عقبی مین وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ اور تحقیق بہت یہودون مین سے البتہ فاسق ہین بعد نزول اس آیت کے یہودون
نے کہا ہم تیرے حکم پر نہین راضی یہہ آیت اُتری کہ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہین حد زنا اور قصاص مین بیچ حکم
پر توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ اور کون شخص بہتر ہی اللہ سے حکم مین واسطے
اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضر کی حضور مین جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ
میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سبکو چھوڑا خدا اور رسول کی دوستی بس ہی عبد اللہ بن
ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ
أَوْلِيَاءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست بعض کے ہین واسطے
موافق ہونے انکے کے تمھاری مخالفت مین وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے انکو تم مین سے پس تحقیق وہ اُن
مین سے ہی نظم یہود و نصاری کو مت دوست کرو کہ ہی دوستی انکی برای سر پر یہہ کیا سخت تہدید واقع ہی جان پر کہ انکا محب
انکے ہی درمیان ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنو نسے دوستی کر کر اپنے پر ظلم کرتے ہین
فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ پس دیکھا تو نے ان لوگونکو کہ بیچ دلون
انکے کے آزار ہی نفاق کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود ونکے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے
ہمکو گردش زمانیکی یعنے اسلام مغلوب ہو جاوے اور کفار غالب حق تعالی نے اس اندیشے کو انکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ
يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہی کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنونکے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہی یا یہود کے مواضع جیسے
قدک اور خیبر أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ
نادم ہین پس ہو جاوین منافق اوپر اس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا

Digitized by Maktabah Mawdudiyah (www.mawdudi.org)

مین پشیمان وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی
وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ انکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ
کہتے تھے حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ناپید ہوئے عمل انکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئی اور آخرت مین ثواب سے
محروم رہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اس
آیت مین اخبار غیب ہی وقوع اسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا انکے جسے اللہ نے چاہا فَسَوْفَ
يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہی انکو اور وہ پیار کرتے ہین اسکو أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى
الْكَافِرِينَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانون کے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے
حضرت نے ابو موسیٰ اشعری کی طرف منہہ کرکے کہا ہم قوم ہذا اور تیسیر مین ابن عباس اور حسن بصری سے ہی کہ ابو بکر صدیق اور اصحاب انکے
اور مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا انکے حق مین حق تعالیٰ نے فرمایا يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ جہاد کرینگے
بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنیوالے کے ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا
ہی اسکو جسکو چاہے وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کشایش والا ہی اوپر خلق اپنے کے جاننے والا ہی اسکو جو مستحق اسکا ہی لکھا ہی کہ عبد اللہ
بن سلام اپنے یارون کو لیکر حضرت پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے انھون نے
قسم کھائی ہی کہ ہم سے ایک جگہہ جمع نہون اور رشتہ داری نرکھین اور ہمارا مکان دور ہی آپکے اصحاب کے بھی مجلس سے ہم محروم ہین
ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو کرنے دو إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست
تمھارا ہی اللہ اور رسول اسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا باللہ وبرسولہ وبالمومنین اولیا
پھر صفت مومنونکی کی کہ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ
کو اور حال آنکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین اکثر تفسیرونمین لکھا ہی کہ یہہ آیت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شانمین آئی ہی جب
یہہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرے سے باہر نکلے مسجد مین لوگونکو دیکھا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے
دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے آپ نے پوچھا کہ تجھے کچھہ چیز کسی نے دی ہی اسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اس شخص نے
دی ہی اور اشارہ علی مرتضی کیطرف کیا آپ نے فرمایا کسوقت اسنے کہا حالت رکوع مین آپ نے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا
خوشخبری ہو تجھکو ای علی کہ تیری شانمین حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ
اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اسکے کو اور ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین
غالب حدیث شریف مین ہی کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی اظہار اسلام کرتے تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب
سے اور انسے دوستی تھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ای لوگو جو لائے ایمان ہو مت پکڑو ان لوگونکو کہ پکڑتے ہین وہ دین تمھارے کو
ٹھٹھا اور کھیل ان لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت پہلے تم سے اور کافرونکو دوست وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور
ڈرو اللہ سے جو انسے منع کیا اس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہی کہ دشمنان خدا سے دوستی

مت کرو بیت دوستی مت کیجے رفت عدو اللہ سے کیونکہ وارد نہی ہی اللہ کی درگاہ سے وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا
ھُزُوًا وَّلَعِبًا اور جب پکارتے ہو تم لوگونکو طرف نماز کے پکڑتے ہین اُسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب مسلمان اذان سُنکر نماز کو
اُٹھتے تھے تو یہود آپسمین بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلوا اور ہنستے تھے معالم التنزیل مین ہی کہ ایک ترسا مدینہ مین
تھا جب مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایکرات خدمتگار کے ہاتھ سے اُسکے گھر
کو آگ لگ گئی وہ مع اہل وعیال جلکر رہ گیا بیت آتش قہر الٰہی سے نہ جل جائے وہ کیون ؛ ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی
ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ یہہ ٹھٹھا انکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اسباتکو کہ دین کی کام مین
ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن خطب اور رافع بن ابی رافع کئی یہودونکو لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا
کہ تم کسپر پیغمبرونمین سے ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہون خدا پر اور جو مجھ پر نازل کیا ہی اور ما انزل الی ابراہیم واسمعیل
واسحق ساری آیت پڑھ دی جب حضرت عیسی کا نام آیا انھون نے انکے نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی نہین جانتے ہین تمھارے دین سے
بدتر کوئی دین اور تم سے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دونو جہانمین یہہ آیت اُتری قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ
اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہہ ای یہود نہین عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور
ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابونکے
وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ فَاسِقُوْنَ اور یہہ اسواسطے ہی کہ اکثر تمھارے فاسق ہین قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ کہہ کہ کیا خبر دون
مین تمکو ساتھ بدتر کے اس جزا مین نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمھارا دین سب دینون سے بدتر ہی اور تم سب دین والون سے بے
نصیب زیادہ ہو اس سے مین بدتر دین والا جزا مین نزدیک اللہ کے بتا دون مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ وہ شخص ہی کہ لعنت کی
اسکو اللہ نے اور غصے ہوا اوپر اسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر کر غضب مین ڈالا ہی وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ اور کئے
اُنمین سے بندر صورت مسخ کر کے جیسے اصحاب سبت وَالْخَنَازِیْرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسی کے وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور وہ شخص کہ
بندگی کی شیطان کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد کعب بن اشرف ہی یا وہ ہی کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان ہی اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ
عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ یہہ لوگ بدتر ہین جگہہ مین یعنے قیامت کو بُری جگہہ مین ہونگے اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَاِذَا
جَآءُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْکُفْرِ وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِہٖ اور جب آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے
ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہین ساتھ اسکے یعنے کفر انکے ساتھ ہی دخول اور خروج مین وَاللّٰہُ اَعْلَمُ
بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہین وہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تو نے بہت منافقون اور یہودونمین سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور تعدی کے اور بیچ کھانے
انکے کے رشوت اور ریا کو لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ البتہ بُرا ہی جو تھے وہ کرتے لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ
وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا انکو درویشون نے اور عالمون نے بولنے انکے سے جھوٹ کو اور کھانے انکے سے رشوت یا ریا کو لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ
البتہ بُرا ہی جو کچھ کہ ہین وہ کرتے اور نہی اور منع مین انکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ہجرت سے پہلے مدینے مین یہود کے پاس
مال بہت تھا عیش وعشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے انھون نے انکار اور عناد کیا حق تعالی نے برکت انکے مال کی اُٹھائی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام یہود بکنے لگے اُنکے احوال کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ اور کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہی بخل سے یعنے ہمین کچھ نہین دیتا اور روزی ہم پر تنگ کرتا ہی غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بند کئے گئے ہین ہاتھ انکے خیر سے اور لعنت کئے گئے سبب اس چیز کے کہ کہا انھون نے کلام یہود بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ بلکہ دونو ہاتھ اسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہتا ہی سمجھ لیجے کہ یہہ آیت متشابہات سے ہی ایمان ہمارا ہی اوپر اور عقل سے ہمارے ورا ہی جیسا اسکے لائق ہی ویسا اسکا ہاتھ ہی اور یہہ کنایہ ہی کمال جود سے دونو ہاتھون سے دیتا ہی یعنے کثیر الاعطا ہی وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھ اُتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی اور کفر یعنے قرآن سُنکر نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع کفر و طغیان ہی لیکن انکی ان دونو صفتون کو بڑہائیگا جیسا غذای لطیف سے صحیح کو قوت دیتی ہی اور مریض کو سبب اقرونی مرض ہوتی ہی وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان انکے یعنے فرقون مین یہود کے جیسے فریظہ اور نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا جسوقت جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہی اسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین انکے پھوٹ پڑجاتی ہی اور ڈرتے ہین بیچ زمین کے فساد کو وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پرہیزگاری کرتے گناہون سے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم انسے برائیان اور گناہ اُنکے اور البتہ داخل کرتے ہین ہم بہشتون نعمت کے مین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت کو اور انجیل کو یعنے اسپر عمل کرتے اور جو کچھ اُتارا گیا ہی طرف انکے پروردگار اُنکے سے کہ قرآن ہی اسپر عمل کرتے لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو اوپر سر اپنے سے اور نیچے پانو اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر سے مینہہ برساتا نیچے زمین مین روئیدگی ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختون سے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی چنتے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے ان یہود مین سے ایک جماعت ہی بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والے یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اور بہت اُنمین سے بُرا ہی جو کچھ کہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اے پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے جو احکام دین کے اترے ہین وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور اگر نکرے تو اور تمام احکام کو نہپہنچاوے پس نہ پہنچایا تو نے پیغام اسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا ضایع کرنا اسکو ہی جیسے ایک رکن نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون سے کوئی تجھے نہین مار سکیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس رضہ سے منقول ہی کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپ نے قبۂ ادیم دوختہ سے سر نکال کر فرمایا کہ ای لوگو باز رہو کہ خدا نے مجھے نگاہ رکھا قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہہ ای اہل کتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت کو اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم پر دونو کتابون مین امر ہی اور قائم کرو اوامر اور نواہی اسکے کو کہ اتارا گیا طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے
قرآن وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسا سے جو کچھ
اتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مت غم کھا اوپر زیادتی
سرکشی کے اوپر کفر قوم کافرون کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہود ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی ایمان
لائے انمین سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے جل جلالہ اور دن قیامت کے اور کام کرے اچھے پس نہین ڈر اوپر انکے عذاب کا اور
نہین وہ کہ غم کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی
اسرائیل کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کے اقرار کرنے مین اور پہنچائے ہمنے طرف انکے پیغمبر اول موسی اور
آخر عیسی علیہما السلام كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ جس وقت آئے انکے پاس پیغمبر
ساتھ اس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی انکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقے کو جھٹلا دیا مانند عیسی اور محمد کے علیہم الصلوۃ والتسلیمات
اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور شعیا کے علیہما السلام وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا اور گمان کیا بنی
اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ انکو مارنے اور چھٹانے پیغمبرونکے سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے
سے بعد حضرت موسی علیہ السلام کے ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ پھر پھرایا اللہ نے اوپر انکے توبہ کو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین ثُمَّ عَمُوا
وَصَمُّوا پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِيرٌ مِّنْهُمْ بہت انمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ
دیکھنے والا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب اسکے سزا دیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی مسیح بیٹا مریم کا وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اور
کہا مسیح نے ای بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہی اور پروردگار تمہارا ہی نظم اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہون ؛ بندہ
ہون مخلوق ہون مربوب ہون ؛ بندگی رب کی کرو ای جاہلو ؛ غافل اتنے بھی نہو ای غافلو ؛ بندگی بندیکی کرنا جہل ہی ؛ جو کرے
یہہ سخت وہ نا اہل ہی ؛ ہوتا ہی مخلوق بھی خالق کہین ؛ مین ہون مخلوق خدا خالق نہین ؛ میرا اور تم سب کا وہ خالق ہی ایک ؛ ہم
ہین سب مرزوق اور رازق ہی ایک ؛ ہی وہی لائق عبادت کے خدا ؛ اور نکوئی معبود ہی اسکے سوا إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ تحقیق شان یہہ ہی کہ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اسکے
بہشت اور جگہہ اسکی دوزخ ہی وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ اور نہین واسطے ظالمون کے کہ اللہ کو چھوڑ کر اور کی عبادت کرتے ہین
کوئی مدد دینے والا کہ عذاب انسے دفع کرے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین
تحقیق اللہ تیسرا تین مین کا سمجھ لیجئے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا انکا یہہ اعتقاد ہی کہ خدائی تین مین بنی ہی اللہ اور مریم اور
عیسی مین وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی پردہ وحدانیت
اسکی کو نہین پہنچتی وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور نہ باز رہینگے یہہ قوم اس چیز سے
کہ کہتے ہین اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ لگیگا ان لوگونکو کہ کافر ہون ترساؤنمین سے عذاب درد دینے والا أَفَلَا يَتُوبُونَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الی اللہ ویستغفرونہ کیا پس نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے سے کہ کہتے ہین اللہ تیسرا ہی تین مین کا اور نہین بخشش مانگتے اس سے اللہ کو ایک جان کر یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے چاہئے کہ توبہ کرین اور بخشش مانگین واللہ غفور رحیم اور اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی بخشش مانگنے والون پر ما المسیح ابن مریم الا رسول نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر قد خلت من قبلہ الرسل تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے پیغمبر اور انکو معجزے دیتے تھے جیسے عیسی کو دئے اگر عیسی مردا جلاتا تھا تو موسی عصا کو اژدہا کرتا تھا کہ اسسے بھی نادر ہی اور جو عیسی بن باپ کے پیدا ہوا تو آدم بن مان باپ کے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہی پس معجزے پیغمبرونکے بندیسے خدا نہین کرتے وامہ صدیقۃ اور مان اسکی اولیا سے ہی اور سچا کرنیوالی ہی آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہی وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ کانا یاکلان الطعام تھے دونون مریم اور عیسی کھاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہین پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہین انظر کیف نبین لھم الایت ثم انظر انی یؤفکون دیکھ کیونکہ بیان کرتے ہین ہم واسطے اسکے نشانیان وحدانیت اپنے کی پھر دیکھ احوال انکا کہان سے پلٹائے جاتے ہین قبول کرنے حق کے سے قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے تمہارے ضرر مین اور نہ نفع مین یعنے عیسی کو یہہ قدرت نہین کہ خدا کی طرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے واللہ ھو السمیع العلیم اور اللہ وہی ہی سننے والا جھوٹی باتین تمہارے جاننے والا پلید عقیدے تمہارے قل یا اھل الکتب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوا حق یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسی مین مت کرو اور اے نصاری افراط مدح مین عیسی مت کرو ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل اور مت پیروی کرو خواہشون کی اس قوم کے کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت رہے بہکنے پر راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام کے کہ اہل ایلیہ کو انھون نے کہا اللھم العنھم اور اوپر زبان عیسی علیہ السلام کے کہ انھون نے اصحاب مائدہ کو یہی کہا ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون یہہ لعنت انکو بسبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکل جاتے کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ تھے وہ کہ ایک دوسرے کو منع نہین کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اسکو لبئس ما کانوا یفعلون البتہ برا ہی جو کچھ تھے کرتے اس آیت مین تہدید عظیم ہی برے کام سے منع نکرنے پر ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا دیکھتا ہی تو بہت کو اہل کتاب مین سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی کرتے ہین ان لوگون سے کہ کافر ہوے جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر کے مکے کو گیا اور مشرکون کو مسلمانونکے جنگ پر حرص دلائی لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خالدون برا ہی جو کچھ کہ آگے بہنچایا ہی واسطے انکے جانون انکے نے اور وہ کیا چیز ہی یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر انکے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی طرف اس پیغمبر کے کہ پکڑتے مشرکونکو دوست کیونکہ موسی کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہی کہ کافرونکو دوست نہ پکڑو یا مراد اس سے منافق ہین کہ اگر یہہ ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر سے دوستی نکرتے ولکن کثیرا منھم فاسقون

اور لیکن بہت یہود اور منافقون مین سے خارج ہین دائرۂ اسلام سے لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگونسے عداوت مین واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یہود کو اور ان لوگونکو کہ شرک لائے مین یعنے بڑے دشمن مسلمانونکے یہود اور مشرکین ہین اسیواسطے مخالفت مین تمھارے موافقت رکھتے ہین ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاری اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر آدمیونکا دوستی مین واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین ان لوگون کو کہ کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین کیونکہ دل انکے نرم ہین یہود سے ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون یہہ نزدیک دوستی مین اسواسطے ہی کہ بعضے انمین سے دانایان رہست گو ہین اور عبادت کرنیوالے ہین اور یہہ کہ وہ نہین تکبر کرتے حق کے قبول کرنے سے مراد اس سے بخاشی اور اصحاب اسکے ہین کیونکہ نصاری مسلمانونکے قتل مین اور بلاد اسلام کے خراب کرنے مین یہود سے کم نہین لیکن حبشہ والے نصاری کہ جعفر بن ابی طالب سے قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور بخاشی کے ساتھہ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضون نے کہا ہی جب جعفر رضہ نے حبشہ سے مراجعت کی بخاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی مین بھیجے جب یہہ آپ کے پاس پہنچے آپ نے سورہ یٰسین پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کئے اور کہا آپسمین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہی ساتھہ اس چیز کے کہ عیسیٰ پر اتری تھی مقصود قائلان انا نصاری سے وہ لوگ ہین واللہ اعلم واذا سمعوا ما انزل الی الرسول اور جب سنتے ہین علما اور عبا دجعفر طیار سے یا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف ترٰی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق دیکھتا ہی تو آنکھون انکے کو کہ نرمی دلکے سبب بہتے ہین آنسون سے اس چیز سے کہ پہچانا ہی انہون نے حق سے یقولون ربنا امنا فاکتبنا مع الشاھدین کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھہ ہمکو شاہدون سے کہ شاہدی دی حقیقت پر قرآن کے اور نبوت پر نبی آخر الزمان کے یا ہمین داخل کر امت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاہد انبیا کے ہین قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگونکو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین مدت ہوئی کہ دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لائے یا اہل حبشہ کو یا بخاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اسپر کہ نہین دیکھا تم نے اسکو حق تعالے خبر دیتا ہی کہ انہون نے جواب مین کہا وما لنا لا نؤمن باللہ وما جاءنا من الحق اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین اور حال یہہ ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قوم صالحون کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین فاثابھم اللہ بما قالوا جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا پس ثواب دیا انکو اللہ نے بدلے اسکے جو کہا انھون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وذلک جزاء المحسنین اور یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالونکا والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحاب الجحیم اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ انمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کر کر یہہ بات مقرر کی کہ باقی عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجئے اور بچھونے پر نہ سوئے اور گوشت اور چربی نہ کھائے اور صحبت عورتون سے نکیجئے گلیم پوش ہوکر بیٹھہ رہئے اور اس عزم کو مؤکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ نے انکو کہا کہ مین ماموار اسکا نہین جو تمنے ٹھہرایا ہی تم پر تمھارے

نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو بھی کرو اور شب کو سو رہو بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین بھی رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتون سے صحبت کرتا ہون فمن رغب عن سنتی فلیس منی پس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین مجھ سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اوپر اپنے پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمہارے اور مت نکل جاؤ حد سے اللہ کے کہ حلال کو حرام کر لو ان اللہ لا یحب المعتدین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالون کو وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا اور کھاؤ اس چیز سے کہ دی ہی تمکو اللہ درحال کہ حلال پاکیزہ ہو واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون اور ڈرو اللہ سے حرام کرنے مین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم ساتھہ اسکے ایمان لائے بعد نزول اس آیت کے ان دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اسکا کیا علاج کرین یہہ آیت اتری کہ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھہ بے قصور کے بیچ قسمون تمہارے سمجھ لیجیے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس گمان پر کہ ہی اور وہ نہو اسپر مواخذہ شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بے قصد جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ وبلی واللہ ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان اور لیکن پکڑتا ہی تمکو ساتھہ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسمون کی اور یمین معقودہ وہ ہی کہ زبان سے قسم کھاوے اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین پس کفارت اسکی کھلانا دس مسکینونکا ہی بمذہب امام اعظم نصف صاع جو اور گیہون اور خرما ہی کہ دو سیر ہوتا ہی پونے دو سیر بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے من اوسط ما تطعمون اہلیکم او کسوتہم درمیان سے اس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنے بہت اچھا نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا ہی ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے یہہ مذہب امام اعظم کا ہی اور اورون کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہی او تحریر رقبۃ یا آزاد کرنا ایک گردن کا ہی یعنے بندہ آزاد کرے سالم بے عیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہی اور شافعی کے نزدیک ایمان شرط ہی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے تینو پس روزے رکھے تین دن کے پے در پے اور شافعی کے نزدیک متابع شرط نہین ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم یہہ ہی کفارت قسمون تمہارے کی جب قسم کھاؤ تم و توڑو واحفظوا ایمانکم اور محافظت کیا کرو قسمون اپنے کی کہ کھا کر مت توڑا کرو یا کھایا ہی نکرو کذلک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تشکرون جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم شکر کرو اس بیان کی نعمت پر سمجھہ لیجیے کہ خمر کے حق مین چار آیتین نازل ہوئی ہین اول آیت مکے مین نازل ہوئی ہی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اور ان لوگونمین مین حلال تھی دوسرے جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے خمر اور میسر کے حق مین پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب یہہ آیت آئی کہ قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس بعضون نے نظر کرکے طرف اثم کبیر کے ترک کیے اور بعضون نے منافع للناس ملاحظہ کرکے پی قرار دیے تیسرے مہمانی مین عبد الرحمن بن عوف کے نماز شام مین امام قل یا ایہا الکافرون چار جگہہ لا بھول گیا آیتہ آئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخص نے سعد کے سر مین ضرب دی مجلس ساری انپر ہو گئی سعد نے حضرت سے آکر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھہ اٹھا کر دعا کی کہ الہی بیان کر واسطے ہمارے بیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن ای لوگو جو ایمان لائے ہو سو اسکے نہین کہ شراب اور جوا

اور تھان بتونکی اور تیر فال کے پلید ہین کام شیطانکے سے ہین سمجھ لیجئے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین اور جوئے مین نرد اور لعب
وغیرہ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز کرو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ پینے
شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس کیا ہو تم باز رہنے والے یہہ استفہام
بمعنے امر ہی یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تمھین انکے عیبون پر اطلاع کر دی حدیث مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل
ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یا رب باز رہے ہم ای پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین دس دلیلین
ہین حرمت خمر کی اول یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھ لائے وہ حرام ہی یہہ بھی حرام ہوئی دوسری بت پرستی کے ساتھ ملایا کہ سر حرامون
کی ہی پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہی حرام ہی چوتھی عمل شیطان کا کہا اور جو عمل شیطان کا ہی
حرام ہی پانچوین حکم کیا اس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہی وہ حرام ہی چھٹے چھٹکارا بیچ اجتناب اسکے کے فرمایا
اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہی وہ حرام ہی ساتوین اسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو درمیان مسلمانون کے سبب
عداوت ہو وہ حرام ہی آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہی اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام ہی نوین سبب منع نماز ہی
بیشک حرام ہی دسوین فرمایا کہ باز رہو اس سے یعنے ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہی حرام ہی حدیث مین ہی کہ مدمن الخمر کعابد
وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندہ بتان ہی بیت معاذ اللہ گناہ سخت شرب ہی جان ای رفت ؛ خدا اپنے تفضل سے بچاوے
ہر مسلمانکو ؛ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول
کی بیچ امر اور نہی اسکے کے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاؤ
تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے کے پہنچانا ہی ظاہر اور کچھ ضرر اسکو نہین ضرر تمکو ہی جو نمانو گے لکھا ہی کہ جب
آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے اور اب شربت اجل نوش کر
گئے انکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا نہین اوپر ان لوگون کے جو ایمان
لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کیا ہی انہون نے اور انپر حرام نتھی پھر مر گئے اور زندون پر بھی شراب پینے کا پہلے
حرمت سے گناہ نہین اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا کہ جسوقت پرہیزگاری کرین شرک سے اور ایمان
پر ثابت رہین اور عمل کرین اچھے پھر پرہیز کرین محرمات سے اور ایمان لاوین انکی حرمت پر پھر ثابت رہین پرہیزگاری پر اور نیک کام کرین وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک کارونکو نظم منہہ نہ نیکی سے پھرا ایمرد دین ؛ بول کے واللہ یحب المحسنین ؛ مندرج ہی حب حق احسان مین
دوست رکھ احسان کو ہر ان مین ؛ رافتا ہر ایک سے احسان کر ؛ صرف احسان اپنا مال و جانکر ؛ لکھا ہی کہ سال حدیبیہ مین
شکاری جانورون نے مسلمانونکے لشکر مین غلبہ کیا انکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمریکا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھ کر غمگین
ہوتے تھے یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزماویگا تمکو
اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمہارے کے تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ کہ پہنچتے ہین ہاتھ تمہارے مثل چھوٹے شکار کے
اور تیرین تمہارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہی لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو کہ ڈرتا ہی اس سے بن دیکھے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اس آزمایش کے پس واسطے اسکے عذاب ہی درد دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مارڈالو شکار کو اور حال انکہ تم احرام مین ہو حج کے یا عمرے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور تینون مذہبون مین سگ گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوّا اور سانپ اور بچھو شکار مین داخل نہین انکو مارنا درست ہی وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا اور جو کوئی مارڈالے شکار کو تم مین سے جان کر کہ احرام مین ہون اور شکار مجھ پر حرام ہی اس سے مراد ابو الیسر رضی اللہ عنہ ہین کہ سال حدیبیہ مین گورخر نیزے سے مارا تھا یہہ قصداً اے قید اسکے واسطے ہی والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ پس اوپر واجب ہی بدلا مثل اسکے جو شکار مارا جانکر چارپایون سے جیسے اونٹ اور گائی اور بکری یعنے اس شکار کے عوض ان چارپایون مین سے ذبح کرے بڑیکے بدلے بڑا چھوٹیکے چھوٹا يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کرین ساتھ اسکے دو صاحب عدالت تم مین سے یعنے دو مرد دانا کہہ دین کہ اس شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہی قیمت مین هَدْيًۢا بَالِغَ الْكَعْبَةِ درانحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کے ہو یعنے کعبے مین لیجاکے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اسکے ہی کفارہ شکار کرنیکا کھلانا مسکینونکا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اس کھلانیکے روزی رکھنے مین تو کہ چکھے شکار کرنیوالا احرام مین وبال کام اپنے کا سمجھ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے ہین کہ خلقت اور صورت مین مثل ہو جیسے شتر مرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا تو بکرا اور امام اعظم کے نزدیک یہہ ہی کہ جہان مارا ہی وہان اسکی قیمت ٹھہرائے اگر اسقدر قیمت ہی کہ قربانی خرید کر سکتا ہی تو خرید کر حرم مین پہنچائے یا اسکا کھانا خرید کر درویشونکو کھلائے ہر مسکین کو نیم صاع گیہون اور ایک صاع سوا اسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھ لے اور نزدیک امام شافعی کے ہر درویش کو ایک مد طعام عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل پس بدلا لیویگا اللہ اُس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہی حکم اپنے مین بدلا لینے والا ہی اُس سے جو حکم اُسکا نہ مانے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا مین چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنواسب داخل ہی اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے کھانا دریا کا کہ مچھلی یا نکی اچھلکر کنارہ پر آرہی اور مرگئی فائدہ ہی واسطے تمہارے اور مسافرونکے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام مین وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ طرف اُسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ کیا ہی اللہ نے کعبے کو کہ گھر حرمت والا ہی باعث قائم رہنے کا واسطے لوگونکے دین دنیا مین دین کا قیام یہہ ہی کہ حج اور مناسک حج وہان مین اور دنیا کا یہہ ہی کہ وہان ایمنی ہی قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والے کو کہ تیاریان حج کی کرین یا مراد اس سے سب مہینے حرام مین کہ آدمی امین قتل اور غارت سے ایمن رہتا ہی وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ اور قربانیان اور گلے مین پٹے والیان یعنے یہہ بھی تمہارے باعث قیام امور مین کہ لٹیرون اور چور وغیرہ مامون ہین ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور ہوا اسواسطے ہی تو کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ ہی آسمانون کے اور جو کچھ ہی زمین کے ہی اور یہہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہی

جو کچھ مقرر کرتا ہی حلال حرام اپنے حکم اور حکمت سے کرتا ہی اعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہی واسطے اسکے کہ جو محرمات کرتا ہی اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی اوپر اس شخص کے کہ محرمات سے بچتا ہی ما علی الرسول الا البلاغ نہین اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا مکلفون کو کہ عذر انکو نرہے واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون اور اللہ جانتا ہی جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین برابر ہوتا ہی پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہایت پلیدگی کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہی تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم عام پلید آدمیون مین ہو یا مالون مین یا اعمالون مین یا اور چیز ونہین فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون پس ڈرو اللہ سے حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بعضے لوگ حضرت سے بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اس شخص کا کون ہی کوئی کہتا تھا میرا اونٹ گم گیا ہی کہان ہی یہہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزونسے کہ اگر ظاہر کئے جاوین واسطے تمہارے جواب انکے ناخوش لگے تمکو وان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبد لکم اور اگر سوال کروگے ان چیزونسے پیغمبر سے اسوقت کہ اتارا جاتا ہی قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے عفا اللہ عنہا معاف کیا اللہ نے اُنسے یعنی مت پوچھو ان چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا انکو اور بندونکو تکلیف انکی نہین دی لکھا ہی کہ جب آیۃ فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقۃ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہوجاتا اور تمہین طاقت اسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس سوال پر تم سے مواخذہ نکیا واللہ غفور حلیم اور اللہ بخشنے والا ہی کہ معاف کرتا ہی اور بردبار ہی کہ عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا قد سالہا قوم من قبلکم تحقیق پوچھا تھا چیز ونسے ایک قوم نے پہلے تم سے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے مایدہ مانگا تھا ثم اصبحوا بہا کافرین پھر ہوگئے ساتھ اسکے کافر یعنے بعد دیکھنے معجزے کے ایمان نہ لائے عذاب الہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہی کہ عمرو بن یحیی نے عرب کے ساتھ قبیلون بڑون کو دین اسمعیل سے پھیر کر بت پرستی پر لگا دیا تھا انمین سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اسنے بت پرستی کے لیے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سایبہ اور وصیلہ اور حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اسے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر آزاد کرکے سانڈہ کر دیتے تھے کہ جہان چاہے پھرے اور رکھائے اور اسکا کھانا حرام گنتے تھے اسے سایبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نر ہو تو بت کی نیاز ذبح کرون اور مادہ ہو تو مین رکھون پھر جو نر اور مادہ دونو اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اُسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹنی کے دس بچے ہوتے لائق سواری کے اور لادنے کے تو اس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر اُسے نہین منع کرتے تھے اسکو حامی کہتے تھے عمرو بن یحیی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرمت نشان تک سالون قبیلون مین عرب کے یہہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یون نہین فرمایا ہی حق تعالی نے انکی بات رد کی اور یہہ آیت نازل کی ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سایبۃ ولا وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ سایبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوے باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ

جیسے عمرو بن یحیی اور اسکے اتباع وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہین سمجھتے حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے
پہلے گمراہون کے قدم بہ قدم رکھتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے گمراہو آؤ طرف اُس چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف
پیغمبر کے کہ بیان کرنیوالا اس حکم کا ہی کہتے ہین کفایت ہی ہمکو جو کچھ کہ پایا ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے ہین اگرچہ تھے باپ انکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پائے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے
انکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اُسکی چاہیئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل کی کرنا جہل ہی ؛ کیونکہ وہ خود گمرہ و نا اہل ہی
راہ بتلانے کو عالم چاہیئے ؛ حکم پر اللہ کے قائم چاہیئے ؛ سچ کہا ہی مولوی نے رافتا ؛ سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا ؛ دست بر بینا ؛
زنی آئی براہ ؛ دست در کوری زنی افتی بچاہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت
جانون اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قائم رہو لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤگے
تم لکھا ہی کہ مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور انکے ایمان کی آرزو کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو کافرونکی
گواہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھارے سبکی
پس خبر دیگا تمکو ساتھ اسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہی کہ عدی اور تمیم انصاری تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے انکے ساتھ مسلمان بدیل
نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار ہوا اور اپنے سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے اسباب مین رکھ لیا
جب بہت شدید ہوا مرض تو تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر سب اسباب میرا پہنچانا پھر مر گیا انھون نے سب اسباب مدینے
مین اسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورہ پانیکا سنہری نقش اسپر بنی تھی وہ اس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے وارثون نے وہ کاغذ
لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لے گئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی
درمیان تمھارے جب حاضر ہو ایک کسیکو تم مین سے موت کی نشانی حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ
وقت وصیت کے دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمھارے یعنے ذمی اور اب یہہ
حکم منسوخ ہی گواہی ذمی کی مسلمانون پر باجماع درست نہین اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ اگر تم سفر کرو
بیچ زمین کے پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی یعنے سفر مین اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانونکو وصیت پر گواہ کرلو تَحْبِسُوْنَهُمَا
مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ بند رکھو ان دونون کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا نیک اور بد اسمین زیادہ قبول
ہی فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ پس قسم کھاوین دونون ساتھ اللہ کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک رکھتے ہو تم بیچ انکے اور مضمون قسم کا
یہہ ہو کہ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا نہ مول لینگے ہم بدلے اس قسم کے کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹھی قسم نہین کھانے کی
وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگرچہ ہو صاحب قرابت وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اور نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین
اقامت پر اسکے حکم کیا ہی اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ تحقیق پس ہم اسوقت کہ گواہی چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین
اقامت پر اسکے حکم کیا ہی البتہ ہو جاوینگے گناہگارون سے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منبر کے پاس کھڑا کرکے قسم دی انھون نے قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپ نے چھوڑ دیا پھر وارثون نے
بدیل کے وہ کٹورا ایک سنار کے پاس دیکھا اس سے پوچھا اسنے کہا مین نے تمیم اور عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم اور عدی سے
جھگڑا کیا انھون نے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا کہ پھر حضرت کے
پاس قصہ آیا یہہ آیۃ اتری فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ پس
اگر خیر ہووے اوپر اسبات کے کہ ان دونون گواہون نے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے ہووین گواہی کی
جگہہ ان دونو خائنون کی ان لوگون مین سے جنکا حق دیا ہی اوپر انکے کہ احق اور اولی ہین شاہدی دینے مین ان دو بیگانون سے کیونکہ اپنے نزدیک
ہین فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے
سچی ہی گواہی ان دونون کے سے کہ جنھون نے پہلے دی ہی وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور نہین حد سے نکل گئے ہم
تحقیق ہم جب ایسا کرینگے البتہ ہوجاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا تو کہ عمرو عاص اور
مطلب بن وداعہ تھے اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور انھون نے خیانت کی ہی پھر حضرت نے وارثون
کو بدیل کے دلوا دیا ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ یہہ حکم جو کیا ہمنے نزدیک
تر ہی اس سے کہ لے آوین گواہی اور طرح اسکے کے یا نزدیک تر ہی اس سے کہ ڈرین یہہ کہ پھیری جاینگی قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے
قسمون انکے کے کہ کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے سے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے حکم کو اور قبول کرو
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے
ہین يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ یاد کرو جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا انکو کیا چیز اجابت کی گئی
تھی یعنے تمھارے قوم نے کیا بات مانی تھی تمھاری جب تم انکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال منکرون کے توبیخ کیواسطے
ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیا کے ہوگا اوپر مسلمانون کے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے
علم کے آگے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی جاننے والا غیبونکا پس تو جانتا ہی جو قوم نے میرے مجھہ سے ظاہر کیا
اور جو دلمین چھپایا اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ
یاد کر جسوقت کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر مان تیرے کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ جسوقت کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہی یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور جوانی مین از روے
فصاحت یکسان ہین سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے اترنا حضرت عیسی کا آسمان سے نکلتا ہی کیونکہ باتفاق علما قبل اس
کھولت سے وہ آسمان پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے مین اسیمین اترینگے پھر زمین پر آکر کہولیت کی سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور یاد کر اے عیسی جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزون کا
اور معنی توریت کی اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے
صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اسکے پس ہوجاتا تھا پرندا زندہ ساتھ

حکم میرے کے وَتُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ اور جبوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبروں سے زندہ ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَنْکَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ اور یاد کر جبوقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو یعنے یہود و نکو تجھ سے کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو انکے پاس ساتھ معجزون روشن کے کہ مذکور ہوئے فَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ پس کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے نہین یہہ معجزے جو عیسی دکھاتا ہی مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت امر کیا ہمنے طرف حواریون کے انکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کہ عیسی ہی کہا انھون نے ایمان لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اسکے کہ ہم مسلمان ہین اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جبوقت کہا حواریون نے اے عیسی بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہی پروردگار تیرا یہہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان کھانے کا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہا عیسی نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا انھون نے عذر لا کر کہ ہم قدرت کاملہ مین اسکے شک نہین رکھتے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ کھاوین ہم اس خوان مین سے اور آرام پکڑین دل ہمارے اور جانین ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہم سے کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیگا اور ہووین ہم اوپر اس خوان کے گواہون سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حواریون نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسیؑ نے کہا تیس روز روزے رکھو انھون نے رکھے پھر کہا ای عیسی جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے ووہین طعام دیتا ہی اللہ سے ہمارے واسطے خوان مانگ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حواریون نے مائدہ کا سوال کیا حضرت عیسی نے کمبل اوڑھ کر دعا کی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھے لیجے کہ اصل اللھم کی یا اللہ ہ تھی حرف ندا کو حذف کر کے میم آخر مین عوض اسکے لائے اور یہہ کلمہ اللھم بڑا بزرگوار ہی لکھا ہی کہ ستر نام اللہ کے نامون سے اسکے میم مین رکھے مین بعضون نے کہا ہی کہ جس نے اللھم کہا گویا اسنے سب نامون سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسی نے اول دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اے پروردگار ہمارے اُتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنے ہمارے زمانیوالے اور پیچھے آنیوالے اس خوان سے بہرہ یاب ہون اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیرے کے اور صحت رسالت تیرے کے اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اُسکے اور تو بہتر دینے والا ہی قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فرمایا اللہ نے تحقیق مین اُتارنیوالا ہون خوان کو اوپر تمھارے واسطے قبول کرنے سوال تمھارے کے فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اترنے خوان کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اسکو وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے پس حق تعالی نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے اسمین سرخ دسترخان تھا حواریون کے

سامھنے اُترا حضرت عیسیٰ نے دعا کی کہ اللھم اجعلنی من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوان کو رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور نماز بھی
اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اس مین خوان تھا آراستہ مچھلی بھونی بن چھڑے اور کانٹے کے
رکھے تھے اور روغن اس سے ٹپکتا تھا اور اسکے سر کی طرف نمک اور دم کی طرف سرکہ اور گرد اسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا
اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اسنے
اوچھل کر کہا یا روح اللہ یہہ طعام دنیا کا ہی یا آخرت کا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ نہ دنیا کا ہی نہ آخرت کا یہہ کھانا ہی اللہ نے
اپنی قدرت سے پیدا کیا کھاؤ تمنے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر آپ اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور
یقین ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسیٰ نے اُس ماہی بریان کو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حواریین ڈر
گئے اور اس خوان مین سے کھایا حضرت عیسیٰ نے درویشون اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کھاؤ کہ تمھارے واسطے عطا ہی اور دو
بلا ہی ایکہزار تین سو آدمیونے کھانا کھایا اور جتنا اس خوان مین تھا اُس سے کچھ کم نہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار
نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمان کو چلا گیا دوسرے دن وقت چاشت کے پھر اُترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیس دن تک
اُترا کیا حضرت کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کے واسطے ہی نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے دور جا دوبنانے
لگے تین اوپر اسی آدمی اور بقول معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سور کی بن گئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضی
کہتے ہین کہ اُترا نہین تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ
امت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہی اور جو ناشکری کرے تو آخرت مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس آیت مین عبرت
ہی کہ مسلمانونکو چاہیے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اسکی دشوار ہی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ ای عیسیٰ بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے ءَاَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا تو نے کہا تھا لوگون کو پکڑو مجھکو اور مان میرے کو دو
معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہی قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ کہیگا عیسیٰ امامکی
ہی تجھکو نہین ہی واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ اگر
مین نے کہا ہو گا یہہ پس تحقیق جانتا ہو گا تو تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا ہی تو سب کو جو کچھ ہیچ جی
میرے کے ہی اور نہین جانتا مین جو کچھ ہیچ جی تیرے کے ہی یا جو مین نے چھپایا ہی وہ تو جانتا ہی اور جو تو نے چھپایا ہی
مین نہین جانتا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی جاننے والا غیبون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ نہین
کہا مین نے واسطے امت اپنی کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اسکے توحید سے اور نہین کہا مین نے انکو مگر اَنِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس مین نے اپنے
اپکو مربوب اور مخلوق کہا ہی نہ رب اور خالق بیت مین ہون مربوب اور مخلوق خدا ؛ رب و خالق یک وہی ہی
کسبہا وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اور تھا مین اوپر اقوال اور افعال اُنکے کے شاہد یا نگہبان جب تک
کہ رہا مین بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ پس جب اُٹھا لیا تو نے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی نگہبان

اوپر اُنکے وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور نگہبان اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کریگا تو انکو کفر پر پس تحقیق وہ بندے ہین تیرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور اگر بخش دیوے انکو کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین پس تحقیق تو ہی غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ کہا اللہ نے مراد یہہ ہی کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہی گویا کہ قیامت قائم ہی اور کہا اللہ نے یہہ دن ہی کہ فائدہ دیویگا سچون کو سچ انکا کہ دنیا مین بولے تھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا واسطے سچون کے بہشتین ہین کہ چلتے ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین ہمیشہ رہینگے واسطے بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید ہی کہ بے نہایت ہی زمانہ اُنکے رہنے کا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اُنسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ بہشتون مین جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہی بڑا لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ انکے ہی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی سورۃ انعام مکی ہی مگر تین آیتین قُلْ تَعَالَوْا اور مَنْ اَظْلَمُ مَنِ افْتَرٰی اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ درمیان کے اور مدینے کے نازل ہوئی ہین ایک سو بیسٹھ آیتین ہین اور کلمات ایکہزار بیالیس ہین حروف بارہ ہزار اکیسو تیس ہین فواصل بالترتیب نمر نطہ ہین اور ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۃ مائدہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو انکی کا تھا اسمین رد گفتگوئے ناپسندیدہ مشرکان فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورہ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملک السموات والارض ہوا اور یہہ بھی ہی کہ آخر اس مین ذکر تعمیم قدرت ہی کہ وہو علی کل شیء قدیر اول اسمین مذکور سموات اور ارض اور ظلمت اور نور ہی کہ آثار قدرت ہین کہ تخصیص بعد تعمیم ہی

سورۃ الانعام مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سب تعریف واسطے خدا ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اجالے کو یہہ رد ہی قول مجوس کا کہ کہتے ہین اللہ خالق نور کا ہی اور شیطان خالق ظلمات کا ہی سو اللہ نے فرمایا کہ دونون کو مین نے پیدا کیا ہی یا مراد ظلمت اور نور سے رات اور دن ہی یا جہل اور علم ہی یا معصیت اور طاعت ہی یا دوزخ اور بہشت ہی یا ضلالت اور ہدایت ہی اور ظلمات کو جمع لائے اسواسطے ضلالتین بہت ہین اور نور کو مفرد لائے کیونکہ ہدایت ایک ہی واللہ اعلم بحر الحقائق مین ہی کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات پہنچی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ پھر باوجود ان دلیلون کے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین اسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا وہ ہی جسنے پیدا کیا باپ تمہارا یکو کہ آدم ہی مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک اُسکے ہی کہ اُسے کوئی نہین جانتا ہی وہ قیامت ہی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم شک کرتے ہو بعث مین یعنے بعد ثابت ہونے کے کہ ابتدائے خلق اس سے ہی پھر شک کون چاہیے کہ معاد خلق بھی طرف اُسکے ہی وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ اور وہی ہی اللہ بیچ آسمانونکے مالک اور بیچ زمین کے یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ

جانتا ہی پوشیدہ تمہارا اور آشکارا تمہارا یعنے دل کی چھپی بات اور منہہ کا پکار کر کہنا سب اسکو معلوم ہی اور جانتا ہی جو کچھہ
کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اسپر جزا دیگا فتوحات مین ہی کہ سر اور جہر نسبت باطنی اور ظاہری ہی بحر الحقائق مین
ہی کہ مراد سر سے سر خلافت ہی کہ انسان مین امانت رکھا ہی اور جہر صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہی اور حقیقت یہہ
ہی کہ نظم آدمی کی شکل جسمانی سمجھہ ؛ اور معنی اسکی روحانی سمجھہ ؛ عالم خلق اسکا جسم خاک ہی ؛ عالم امر اسکی روح پاک
ہی ؛ سر کم سے ہی اشارہ روح کا ؛ جہر کم سے جسم کا رتبہ کہا ؛ نقد النصوص مین ہی کہ انسان آینہ ہی دو رویہ ایکطرف
خصایص ربوبیت کے اسمین پیدا ہین دوسری جانب نقایص عبودیت کے ہویدا جب خصایص ربوبیت دیکھتا ہی تو سب
موجودات سے بزرگوار تر ہی اور جب نقایص عبودیت ملاحظہ کرتا ہی تو سب کائنات سے خوار اور بے اعتبار تر نظم
جسدم کہ تیرا دلمین اثر پاتا ہون ؛ افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہون ؛ اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون مین تو پھر ؛ مٹی سے بھی جان
پست تر پاتا ہون ؛ پس حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین خصایص تمہارے پردۂ غیب مین جانتا ہون اور نقایص تمہارے عالم
شہادت مین پہچانتا ہون اور جانتا ہون مین اعمال تمہارے کہ سبب ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات
حیوانیہ ہین پس آدمی کو لازم ہی کہ وہ کام کرے جو ترقیات درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ
ہو نظم خواب و خور مین گذار کر سب عمر ؛ تو بہائم سے بھی نہ بدتر ہو ؛ رافتادہ صفات کر پیدا ؛ کہ فرشتے سے بھی بری سر ہو وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرون کے پاس نشانی نشانیون پروردگار
انکے سے یعنے قرآن یا معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہین اس سے منہہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ پس تحقیق جھٹایا انھون نے قرآن کو جب آیا انکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس البتہ آوینگی
انکے پاس خبرین اس چیز کی کہ تھے وہ ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اُن خبرونکا آخرت مین تو کافرون پر ظاہر ہی اور دنیا مین وقت
نزول عذاب کے اُنپر ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کتنے ہلاک کئے ہین
ہمنے پہلے اُنسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن ہین قرن ستر یا اسی برس کا ہوتا ہی کہ اغلب عمر آدمی کی ہی پھر صفت کی اہل
قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ مقدور دیا ہمنے انکو بیچ زمین کے جو کچھہ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت
قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر انکے برسنے والا وقت احتیاج اُنکے کے وَّ
جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کئین ہمنے نہرین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون اُنکے کے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھہ گناہون انکے کے اور فائدہ نکیا انکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے
پیچھے ہلاک انکے سے گروہ دوسرا اس آیتہ مین کفار قریش کو تہدید کی ساتھہ ہلاک کے اخبار مین ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن
خویلا اور ابن امیہ مخزومی حضرت کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہین لانیکے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے
نہ لاوین اور گواہی دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے تمھین آئی ہی اور اسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی وَلَوْ نَزَّلْنَا
عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اور اگر اُتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اُسکو ساتھہ ہاتھون
اپنے کے جب بھی آسمان سے اُترنے کا شبہہ رہتا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر

ہوئے نہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہی مگر جادو ظاہر سب پر وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اُتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ پیغمبر مین وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ اور اگر اُتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اُنکا اور ہلاک ہوجاتے کیونکہ سنت الٰہی ہی پر جاری ہی کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کرین تو ہلاکت لازم ہوجاتی ہی ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکون نے کہا کہ فرشتہ کیون نہین ہمارے پاس آتا تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا اور کرتے ہم رسول کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اُسکو بصورت مرد کے جیسی جبریل کو دحیہ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کیصورت پر کر دینا اسواسطے ہی کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہی مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہین پس ہم فرشتے کو آدمی کی شکل پر اُتارتے تو لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہین اب یعنے اب رسالت بشر کی مسلم نہین رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے کہ ماہذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافرونکے کہنے سے ملال خاطر پر نہ لاوین فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھہ پیغمبرونکے پہلے تجھہ سے پس گھیر لیا ان لوگونکو کہ ٹھٹھہ کرتے رسولون سے اس چیز نے کہ تھے ساتھہ اُسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز عذاب آلہی تھا کہ انکو احاطہ کر لیا قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ کہہ اگر عذاب گذرے کو گونکا باور نہین کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار عاد اور ثمود پر گذر کر و پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کار جھٹلانیوالونکا قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو واسطے کس کے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکے ہی اور زمین کے ہی خلق اور ملک پھر وہ اگر جواب نہ دین تو قُلْ لِلَّهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخشتا ہی حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ نزدیک اسکے فوق العرش ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ ان رحمتی غلبت غضبی تحقیق رحمت میری نے غالب آئی غضب میرے پر اور ہوسکتا ہی کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہی اور وہ دیتا ہی بن مانگے اور بن احتیاج اور بن رابطہ استحقاقی نظم ہم عدم مین مستحق رافت تھے کب ؛ سر بسر یہہ محض ہی الطاف رب ؛ جان دیکر ہمکو بینا کر دیا ؛ زندہ و دانا توانا کر دیا لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہین ہی بیچ آنے اس دن کے الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ جنھون نے کہ ٹوٹا دیا جانون اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل سلیم کو کہ سرمایہ انکا تھا ضایع کیا پس وہ نہین ایمان لاتے وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بستا ہی بیچ رات کے اور دن کے کہ مالک ہی مکان اور زمانکا اور جو کچھہ مکان اور زمان ہی اُسکا ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سُننے والا جو کفار کہتے ہین جاننے والا اُنکے نیتونکا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ کفار قریش نے کہا ای محمد تمھین حرص مال کی ہی اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا جمع کر دیتے ہین کہ تم تو سب قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہوجاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوی سے باز آؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھہ کہ رات اور دن اوپر انکے اشتمال رکھتا ہی خدا سے ہی اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہوجاویگا قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑونمین دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہی اور وہ کھلاتا ہی

خلق کو اور نہین کھلایا جاتا وہ بے پرواہی خلق سے اور خلق محتاج ہی اسکی قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہون اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہی کیونکہ نبی دین مین پہلے ہوتا ہی امت سے اور ہرگز مت ہو تو شریک لانیوالون سے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑیکے سے کہ قیامت ہی مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وہ شخص کہ پھیرا جاوے عذاب اس سے اور بعضے قرات مین یصرف بصیغہ معلوم ہی یعنے پھیرے اللہ عذاب اس سے اُسدن پس تحقیق مہربانی کی اوپر اسکے وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ اور یہہ ہی مہربانی اللہ کی مردیا ناظاہر وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تجکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہین کھولنے والا اسکو مگر وہی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اگر لگا دیوے تجھکو بھلائی جیسے غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہی ہی غالب اوپر بندون اپنے کے وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہ ہی حکمت والا خبردار چھپی باتونکا بندونکے لکھا ہی کہ بیوقوف قریش کہنے لگے ای محمد صلعم ہم کیسکو نہین دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہمنے علمائے یہود اور نصاری سے پوچھ لیا ہی کہ اُس شخص کی صفت کتابون مین لکھی ہی سبنے انکار کیا اب کیسکو لاؤ کہ گواہی دے تمھارے رسالت پر اور قرآن کی حقیت پر یہہ آیت اُتری قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب مین انکے کون سی چیز بڑی ہی گواہی مین قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہی شہادت مین گواہ درمیان میرے اور تمھارے یعنے گواہ حقیت پر میرے اور بطلان پر تمھارے وہ ہی وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہی طرف میرے یہہ قرآن تو کہ ڈراؤن تمکو ساتھہ اسکے اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہو یا جن ہو سب کو ڈرانون مین ساتھہ قرآن کے اور اگرچہ قرآن مین بشارتین بھی ہین لیکن یہان اکتفا احد الضدین پر کیا ہی اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ قرآن شریف جسکو پہنچا پیغمبر اُسکے نذیر مین یہین سے ہی محمد کعب قرظی رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رأی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے پہنچا قرآن جسکو ای رافت یا گویا حضرت کی ہو گئی رویت اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھہ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہہ مین نہین گواہی دیتا قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہہ سوا اسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی اور مین اسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم بتونکو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہین پیغمبر خدا کو ساتھہ اس حلیہ اور صفت کے کہ توریت مین مذکور ہی جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو ساتھہ حلیہ اور صفت انکے کے لکھا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآنمین فرمائی ہی کہ مثل معرفت فرزندون کے ہی کسطرح ہی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمین پیغمبر کی رسالت پر یقین زیادہ ہی صحت نسب پسر اپنے سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہی اور یہہ معلوم نہین کہ عورتون نے کیا کیا ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے ای عبداللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جنھون ٹوٹا دیا جانون اپنے کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اور کون ہی ظالمتر اس شخص سے کہ باندھے ہوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتونکو اسکی بیٹیان کہے اور رتبونکو اسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹادیے

Digitized by Tarkeeb-e-Nau Trust. www.tarkeebnau.org

تھے آیتون اسکے کہ قرآن ہی اور اسے شعر اور سحر اور کہانت ٹھہراتے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کرجسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم انکو عابد اور معبودون سب کو پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگونکے کہ شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمہارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ پھر نہو ویگا یہانا انکا مگر یہہ کہینگے قسم ہی اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی تھے ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور سہ جھوٹی قسم کھا وینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے کہ ہم شرک نتھے حق تعالی انکے منہہ پر مہر لگا دیگا اور سب اعضا انکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ دیکھہ کیونکر جھوٹ بولا انھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھو یا گیا اُنسے جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہی کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف وغیرہ ایک جگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ خوان تھا پوچھا کہ کیا ہی جو محمد کہتے ہین اس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہین مگر سر ہلاتے ہین اور قصہ پہلے لوگونکا بیان کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے ہین ہمنے اوپر دلون انکے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے بوجھہ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ تجھ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھہ اسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے ہین تجھکو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یہان تک کہ جب آوین تیرے پاس جھگڑتے تجھ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلونکی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ اور کافر منع کرتے ہین لوگونکو ایمان لانے سے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی اس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورونکو لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابوطالب کے ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنون کو پیغمبر کے ایذا پہنچانے سے اور آپ دین انکے سے دور رہتے ہین وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنے کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر انکا اوپر نہین جاتا وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ اور کاش تو دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے وہ اوپر آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کہینگے ای کاش کہ ہم پھر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پروردگار اپنے کو اور ہوویں ہم ایمان والون سے بَلْ ایسا نہین ہی کہ یہہ کہتے ہین ہم دنیا مین جاوین اور مسلمان ہون بلکہ کفر ہی پر رہینگے اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہین اسواسطے ہی کہ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہوگیا واسطے انکے جو کچھہ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو انکے اعضا شاہدی دینے لگے انکے کفر اور عصیان کی عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اور اگر پھیرے جاوین طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اُس سے یعنے شرک اور عصیان سے وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین وعدے مین ایمان کے جب یہہ آیتین

Digitized by Maktabah Mu'addidiyah (www.maktabah.org)

بیچ وعدہ ایمان اور وعید قیامت کے کافرون پر پڑھی گئین بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ اور کہا انھون نے نہین یہہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہین ہم اٹھائے جانیوالے قبرون سے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا
عَلٰى رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا
نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہی سچ قسم ہی پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
کہیگا اللہ پس چکھو عذاب بدلے اس چیز کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تحقیق ٹوٹا پایا ان لوگون نے
جھٹھا دیکھنے اللہ کے کو یا لقاء عذاب اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ یہان تک کہ جب آئی انکے پاس قیامت ناگہان کہینگے ای افسوس ہمکو اوپر اسکے کہ تقصیر
کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے اوپر پیٹھون اپنے کے غرض یہہ ہی کہ گناہ انکے پاس ہوگی
جدا ان سے نہین ہونے کی معالم مین ہی کہ جب مومن قبر سے نکلے گا ایک خوش شکل خوش چیز اسکے سامھنے آویگی اور کہے گی کہ
تو مجھے پہچانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آؤ تو مجھہ پر سوار ہو کہ مین بہت دنیا مین تجھہ پر سوار رہا
ہون اور آیتہ ویوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھہ اسی کے ہی اور جو کافر خاک سے سر اٹھاویگا اسکے آگے بھی ایک
چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو کہیگی تو مجھے جانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون تیرا تو دنیا مین بہت
مجھہ پر سوار رہا تھا آج مین تجھہ پر سوار ہوتا ہون اور آیتہ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے ہی اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار
ہو بڑا بوجھہ گناہونکا ہی جو کچھہ کہ اٹھاتے ہین وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اسپر مغرور ہین مگر
کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانونکی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگون کے کہ
پرہیزگاری کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ بہتر اسواسطے ہی کہ باقی ہی اور لذتین وہانکی بے زوال ہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے
ہو تم اور یعقلون بھی قرات ہی یعنے نہین سمجھتے ہین کہ دونون گھرونمین کونسا بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف نے ابوجہل
سے پوچھا کہ محمد بن عبداللہ کی شانمین کیا کہتا ہی اپنے دعوی مین یہہ سچا ہی یا جھوٹھا ابوجہل نے کہا کہ سچا ہی جو ہم کو
پہنچاتا ہی آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اسکے اقرار کرینگے تو شرافت ایک تو آل قصے رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین
مسجد حرام کی انکے متعلق ہین اگر نبوت بھی انمین ہوئی تو اور عزت زیادہ ہوگی اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہ جاوینگے
اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے بالمشافہ حضرت سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھہ سے دروغ نہین سنا اور تجھے
ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوی نبوت مین تجھے جھٹھاتے ہین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہی تجھکو
جو کچھہ کہ کہتے ہین وہ بیچ جھٹھانے تیرے کے پس تحقیق وہ نہین جھٹھاتے تجھکو حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن وہ
ظالم ہین ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت کے فرمایا وَلَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا اور تحقیق جھٹھائے گئے پیغمبر پہلے تجھہ سے پس صبر کیا
انھون نے اوپر اسکے کہ جھٹھائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد ہماری اور وعدہ کیا ہی ہم نے

صابرون کو مدد پہنچانے کا اور حکم کیا ہی مسلمانون کے غلبے کا اوپر کافرون کے وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان مین فرمایا کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ انکی امتون نے کیا کیا انکو رنج پہنچایا اور انھون نے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہہ پھیرنا انکا دین قبول کرنے سے لکھا ہی کہ حضرت کو جو کمال خواہش تھی ایمان لانے کی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھہ پر گران ہی انکا ایمان سے منہہ پھیرنا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آوے انکے پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر سکتا ہی تو کر دیکھہ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا انکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز مت ہو جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہی یہہ خطاب صورت مین حضرت کو ہی اور معنے نہین امت کو اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین دعوت تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردون کے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول کرینگے وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور مردے جلا دیگا انکو اللہ وقت جانینگے اور جانا فائدہ نکریگا پھر طرف اللہ کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا راہبون نے قریش کے کیون نہین اتاری جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار انکے سے بعضے ہم طلب کرتے ہین اس سے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق اللہ قادر ہی اوپر اسکے کہ اتارے نشانی اور لیکن اکثر اسکے نہین جانتے کہ اترنا اسکا موجب بلا کا ہی کیونکہ حکم الہی یون ہی کہ جو معجزہ طلب کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اسکے آتا ہی جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ کے غارت ہو گئے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی اڑنے والا بیچ ہوا کے اڑتے ساتھہ بازوون اپنی کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہی جیسے کہتے ہین بعضے چیز ہمنے آنکھہ سے دیکھی اور بعضے کان سے سنی یا عزت سیر سے کنایہ ہی اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ کوئی چلنے والا اور اڑنے والا نہین اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر امتین ہین مانند تمھارے پیدایش مین اور مارنے جلانے مین یا اللہ کی ثنا کہتے ہین کہ ان من شیئ الا یسبح بحمدہ کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہی ساتھہ تعریف اسکی کے سب خلق کا تو رب ہی اور شان ہی کیا بڑے مرغان بخوش الحانی کرتے ہین ثنا تیری مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ نہین کم کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شی بلکہ سب آہین ہی ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے اکٹھے کیے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماری کو بہرے ہین کہ دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے ہین کہ اقرار وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے مین مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ کرتا ہی کو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جسے چاہتا ہی کرتا ہی اسکو ثابت اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کہہ انکو کیا دیکھا ہی تمنے اپنے تئین اگر آوے تمھارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمانے مین کافرون
پر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب سے تمھین بچاوے اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اسبات مین کہ بتونکو خدا کہتے ہو بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ
مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہی کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے اور اسی کی جناب مین عاجزی کروگے پس کھول دیگا جو کچھہ
دنیا مین بلاتے ہو طرف اسکے اگر چاہے اور بھول جاؤگے جو کچھہ شریک مقرر کرتے ہو ساتھہ اسکے یعنے بتون کو اپنے وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون
کو طرف امتون کے پہلے تجھہ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبرون کو جھٹھانے لگے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھہ فقر کے اور مرض کے
تاکہ عاجزی کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجا لاوین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون نہ جس وقت
آیا انکے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور نیاز ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کردیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل انکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہی اور زینت دی واسطے انکے
شیطان نے جو کچھہ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملون پر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہی سمجھہ لیجئے کہ خود بینی اور تکبر بہت
برا ہی نظم مرد معجب صاحب دین کب ہوا ؛ رافتا خود بین خدا بین کب ہوا ؛ خود پرستی بت پرستی ایک ہی ؛ غفلت حق اور
مستی ایک ہی ؛ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ پس جب بھول گئے جو کچھہ کہ نصیحت کئے گئے تھے
ساتھہ فقر اور مرض کے کھول دئے ہمنے اوپر انکے دروازے ہر چیز کے نعمت اور راحت سے کہ یہہ رنج مین تو پند پذیر نہوئے
شاید عیش مین ہون حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا یہان تک کہ جب خوش ہوئے ساتھہ اس چیز کے کہ دئے گئی تھے نعمتون سے
اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پکڑا ہم نے
انکو ناگہان یکبارگی پس ناگہان وہ عذاب دیکھہ کر پشیمان اور نا امید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس
کاٹی گئی جراس قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستون کو اپنے نصرت دی ہمنے اور دشمنون کو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی اوپر ہلاک کرنے ظالمون کے سمجھہ لیجئے کہ ہلاکت
ظالمون کی سبب خلاصی کا ہی لوگون کے کہ انکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہی پس ہلاک کرنیوالا لائق کے ثنا کے ہی قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ
اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر لے لیوے خدا سننا تمھارا
اور دیکھنا تمھارا کہ بہرے اندھے ہوجاؤ اور مہر لگا دے اوپر دلون تمھارے کے کہ فہم اور ہوش اسمین نرہے کون سا خدا ہی سوا اللہ کے
کہ قدرت اور کرم سے لا دیوے تمکو وہ جو انسے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ دیکھہ کہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتونکو
ایک نہج سے ساتھہ دوسرے نہج کے نظم گاہ وعدہ گہے وعید ہی ؛ یہان خوف و امید پس پدید ہی ؛ یہان کبھی ترغیب اور
کبھی ترہیب ؛ کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب ؛ کبھی احکام ہین بیان کرتے ؛ امر اور نہی ہین عیان کرتے ؛ کبھی لاتا ہی ایسی آیاتین ؛
فہم سے بھی وراہین جو باتین ؛ واہ اسکا ہی کام البیلا ؛ اس لئے ہی کلام البیلا ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین
اس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً کہہ ای کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے

تمکو عذاب خدا کا ناگہان کیہلے سے کچھ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ علامتین جسکی پہلے سے ظاہر ہون یا بغتۃً وہ ہی کہ رات کو آوے اور جہرۃً وہ ہی کہ دن کو واقع ہو ہر تقدیر پر هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہلاک کیے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر بشارت دینے والے ایمان دارونکو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرونکو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی طہارت کے پس نہین خوف اوپر انکے ہمیشہ کے عذاب سے اور نہ وہ اندوہ اٹھاوین نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہمارے لگیگا انکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو تردیک میرے خزانے اللہ کے مین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتا دون اور نہین کہتا مین تم سے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے کر دون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ کہہ تمثیلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور انکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ کے اور عالم جاہل کے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تم تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اور ڈرا ساتھ اس چیز کے کہ تجھ پر وحی کی ہی ان لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے عملون کے سبب اس سے کہ اکٹھے کیے جاوینگے طرف جزا پروردگار اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ انداز قرآن عام ہی سب کے واسطے اور یہان تخصیص ڈرنے والون کی اس جہت سے ہی کہ دل پند پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہی لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ نہین واسطے انکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور انکے کا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے چھڑاوے عقبی مین پس انکو ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سردار قریش کے اکثر حضرت صلی اللہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمہاری مجلس مین مفلس اور غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور سہیل اور مثل انکے رضی اللہ عنہم اگر انکو منع کر دو اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سنا کرین آپ نے فرمایا کہ مین مسلمانونکو اپنی صحبت سے منع نہین کر سکتا انھون نے کہا کہ ہمین عار آتی ہی کہ انکے پاس بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمہارا حکم مانین حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہہ رؤسا عرب ہین انکا کہا مانو شاید کہ ایمان لے آوین آپ نے فرمایا اچھا انھون نے کہا ہمین اس وعدیکو کاغذ پر لکھہ دو آپ نے اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اتری وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور مت نانک مجلس اپنے سے ان لوگونکو کہ پکارتے ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی یا منہہ اسکا یعنے دیدار اسکا ایک بزرگ سے صفت مریدکی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ سمجھہ لیجیے کہ ارادت تین قسم ہی ایک ارادت محض دنیا کی ہی کہ فرمایا یریدون عرض الدنیا اسکی نشانیان دو ہین دنیا کے زیادتی پر ساتھ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری ارادت محض آخرت کی ہی کہ فرمایا من اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکی بھی دو علامتین ہین

Digitized by Maktabah Tayyibiyah (www.maktabah.org)

دنیا کے نقصان پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہی کہ فرمایا
یریدون وجہہ اسکا نشان دونون جہان سے ہاتھ اٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہی بیت جسکا دیدار روئے
جانان باعث آرام ہی ؛ اسکو رنج وعیش سے کونین کے کیا کام ہی مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ
مِنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال انکے سے کچھ اور نہ حساب عمل تیرے سے اوپر انکے کچھ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ پس
مت ہانک تو انکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا انکو پس ہو جاویگا تو ظالمون سے وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا
أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا اور جب کہ یہان تیری مجلس مین ای رسول مقبول آزمایا ہمنے فقرا کو ساتھ اغنیا کے
اسطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندون کو ساتھ بعضے مفلسون کے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی
رہ گئے تو کہ کہین دولتمند قوی کیا نہین ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہی اللہ نے اوپر انکے ہم مین سے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ
کیا نہین اللہ جاننے والا شکر کرنیوالون کو یعنے جانتا ہی جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ نشانیون ہماری کے پس کہہ اسلام اوپر تمہارے ہو مراد اس سے
وہی فقرا صحابہ ہین کہ جنکے دور کرنے سے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے اُن سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے
تفسیرون مین ہی کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح کرین آپ نے انکو
کچھ جواب نہ دیا وہ ناامید پھرے اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گناہگار کہ میری یگانگی پر اور تیرے پیغمبری اور قرآن
پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو انسے سلام علیکم کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبی مین ہی
اور پھر کہہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہی پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہی اور اسکا وعدہ
خلاف سے پاک ہی أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَ
أَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا پس تحقیق اللہ بخشنے
والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان انپر مضمون اس آیت کا بیماران گناہ کے واسطے شفا ہی لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار
نظم بہر بیماران عصیان را فتاد ؛ کب دوا بہتر ہی استغفار سے ؛ وصل جانان چاہے تو رکھ دمبدم ؛ کام اپنا نالہائے زار سے وَكَذَٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ اور جبکہ تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلائل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان
کرتے ہین ہم آیتون کو قرآن کے مطیعون اور عاصیون کے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہو جاوے
راہ گنہگارون کی یعنے حق باطل سے جدا ہو جاوے لکھا ہی کہ قریش جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف دین آبا کے بلانے
لگے یہہ آیت اتری قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ کہہ تحقیق مین نہی کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت
کرون مین انکی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ
کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمہارے کی تحقیق گمراہ ہو جاؤنمین اسیوقت کہ متابعت تمہارے خواہشون کی کرون اور نہ ہون مین
راہ پانے والون سے لکھا ہی کہ نضر بن حارث وغیرہ نے حضرت سے کہا کہ کہانتک عذاب الٰہی سے ہمین ڈراوگے جو کچھ
عذاب ہمپر ہو لے آؤ اور پھر مت ڈراؤ یہہ آیت اتری قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ کہہ تحقیق مین اوپر حجت عقلیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہی اور وحی اور جسکو پوجتے تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھ اسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین مگر واسطے اللہ کے یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ بیان کرتا ہی اللہ حق کو اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اگر ہوتا میرے پاس وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اسکو یعنے عذاب لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے یعنے تمکو جلد ہلاک کرکر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ دانا تر ہی ساتھ ظالمون کے اور وقت عذاب کرنے انکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ اور تردیک اسکے ہین کنجیان غیب کے خزانونکی یعنے چھپی چیزین اسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا نہونا اجل کا نہین جانتا انکو مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب آنے مین اسکے حکمت سے ہی اور تعلق رکھتا اسکے مشیت سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا خزانہ غیب کے پانچ چیز ہین ہین کہ انہین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر اسکی سورہ لقمان مین آویگی وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہی اللہ جو کچھ ہی جنگل کے ہی درخت اور حیوان اور جو کچھ ہی دریا کے ہی جواہر اور نجانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہین گرتا کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہی اللہ اسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام جزئیات پر اسکا علم محیط ہی وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ اندھیرون زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر ہی کتاب بیان کرنے والے کے یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہی اور مراد رطب اور یابس سے چیزین ہین جسمانی کیونکہ کوئی جسم نامی ایسا نہین جو رطوبت سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہی اور یابس عالم جسمانی وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ اور وہ ہی خدا جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے یعنے سلامت رکھتا ہی یہان توفی استعارہ ہی مرگ سے واسطے خواب کے سو رات کا سونا بھی ہی موت کا فوت ہی اس لئے النوم اخ الموت ہی وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہی جو کماتے ہو تم بیچ دن کے ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہی تمکو خواب سے بیچ دن کے جاگنے کو بعث فرمایا توفی کی رہائی کے واسطے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف اسکے پھر جانا ہی تمہارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً اور وہ ہی غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر تمہارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمہارے اعمالون کے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کرام الکاتبین کے بھیجنے مین یہہ ہی کہ آدمی قیامت کے نفیست ہونے سے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم رات اور دن قیامت یاد کرانیمین گنہ سے ذلت اسدن کے سے ڈراتے ہین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا جب آتا ہی کسی تمسے کسی کو موت قبض کرتے ہین اسکو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور وہ نہین تقصیر کرتے یعنے جو وقت اسکی موت کا مقرر ہوا ہی اسمین ایک ذرہ نہین چوکتے ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین طرف اللہ کے جو مالک ہی انکا سچا یعنے جو کچھ اسنے کیا ہی اسکو بھگتنے کو اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ سنو اسکو ہی حکم اور وہ تیز تر ہی حساب کرنیوالا ہی یعنے جو کچھ ہوا ہی اسکے حکم سے ہوا ہی اور جو کچھ ہوگا اسکے حکم سے ہوگا اور

وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ یہان تک کہ جب آتی ہی ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور
ساتھی انکے ہین سمجھ لیجئے کہ چودہ فرشتے ہین سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانکی تو
رحمت کے فرشتونکو سپرد کرتے ہین اور کافر کی عذاب کے فرشتونکو حوالہ کرتے ہین معارج النبوۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا
مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوشرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملائک ظلمانی رو سیاہ لباس
سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ انکے منہہ سے نکلتی تھی ہاتھون مین حربے آتش کے تھے اور روبرو
عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھ مین لوح تھی پسندیدہ اسی پر نگاہ تھی اور ایک درخت عظیم سامھنے کھڑا تھا طشت
مین سے دمبدم کچھ چیز اٹھا اٹھا کر گاہی فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے انکے مشاہدے سے
مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل ع سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات
ہین جبرئیل ع نے بڑھ کر انھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ ای عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخر الزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم
کر کر میری تعظیم بجا لائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ تعالی کے عزیز تر اور بزرگ تر ہو اور امت آپ کی سب
امتون سے بہتر ہی اور مین تمھارے امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا ای عزرائیل خوش کیا تو نے مجھکو اب
اس احوال سے تو آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہی اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور درخت نشانی زندگی ہی جانب
یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے پتون پر ایک طرف نام بندونکا دوسری طرف سعادت شقاوت لکھی
ہی جب کوئی بیمار ہوتا ہی پتہ اسکے نام کا زرد ہو جاتا ہی جب اسکی اجل آتی ہی وہ پتہ لوح پر گر پڑتا ہی اور نام اسکا مٹ جاتا ہی
مین اسے دریافت کر کر قبض روح کرتا ہون اگر میت نیک بخت ہوتا ہی تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتون کے حوالے
کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہی تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی انکی مین نہین
جانتا مگر ہر بندیکی قبض روح کو چھہ لاکھہ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھہ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جیسا مردہ ہوتا ہی ویسے
ہی فروشتونکو دیتا ہون ہر روح کے واسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جائینگے دوسرے
بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہی کہا جیسے مجھے یہان بٹھایا
ہی مین یہان سے نہین اٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکر کش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہی انکو بھیجتا ہون
وہ سارے بدن سے روح کھینچکر حنجرے مین لاتے ہین پھر مین ہاتھ دراز کر کر قبض کر لیتا ہون پھر مین نے ملک الموت کا ہاتھ
پکڑ کر کہا کہ ایکیات میری ہی اگر مانو تو کہون انھون نے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہی مین نے کہا کہ وقت قبض روح کے امت پر میرے سہولت کیجو کہ ضعیف
و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجیے قسم ہی اس معبود کی کہ جس نے خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھاری قامت استقامت پر
چست و درست فرمائی ہی ہر دن رات ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہی کہ ای عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی اور سہولت کر
اسیواسطے مین انپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون بیت بخوف نزع رہین کیون محیط غم مین غریق ؛ خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین
شفیق وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور قبض روح مین نہین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ
الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنیکے وقت حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہی انکا اور حق ہی اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے

اسکے ہی حکم اُسدن کہ کسی حاکم کو مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہی لکھا ہی کہ مقدار
دو ہپنے گوسفند کے حساب کل کا کرلیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون انکے کے یہہ دلیل کمال قدرت ہی قُلْ
مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہی تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور دریا کے سے سمجھہ لیجئے کہ
ظلمات جنگل کی اندھیرات کا اور بخار کا اور غبار کا ہی اور ظلمات دریا کی اندھیرا شب کا اور سحاب کا اور بخار کا ہی
اور مراد اس سے سختی کشتیونکی اور جنگلون کی ہی تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو
عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اور نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ
ہونگے ہم شکر کرنیوالے اور پر نعمت نجات کے قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ نجات دے گا تم کو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین
رہتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ وہ ہی قادر اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمھارے
جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پاؤن تمھارے جیسے فرعون والے غرق
ہوگئے اور قارون زمین مین دہس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملا دیوے تمکو باہم گروہ گروہ ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے
تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے بعضے تمھارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم اور پھیرتے ہین آیتون کو ساتھہ وعدے اور وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ
بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور جھٹلایا عذاب کو یا قرآن کو قوم تیرے نے کہ کفار قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہی قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہہ نہین ہون مین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھین تکذیب سے منع کرون یا تعذیب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ
واسطے ہر خبر کے وقت ہی قرار پکڑنے کا یعنے ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت واقع ہوگا یا ہر عمل کی جزا ملیگی سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور
شتاب ہی کہ جان لوگے تم اسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اور
جو وقت دیکھے تو ان لوگون کو کہ ساتھہ تکذیب اور ٹھٹھہ کے جھگڑتے ہین بیچ آیتون ہماری کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیر لے ان سے
یہان تک کہ تکرار کرین بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور
اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہہ پھیر انکو اُنسے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی پس مت بیٹھہ پیچھے نصیحت کے ساتھہ گروہ
ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کے تکذیب اور ٹھٹھہ کرتے ہین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب مسلمان مشرکون کے
پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے
ہین انکے پاس سے اُٹھہ آؤ اہل اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کیا چاہین اور مسجد حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی
وہان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم انکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ انکو خوض سے منع کرسکتے ہین اسبات
مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور نہین اوپر ان لوگون
کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین جھگڑتے ہین یعنے گناہ انکے سے کچھ اور لیکن نصیحت دیتا ہی جھگڑنیوالون کو کہ مت جھگڑو قرآن مین
اور اسکی برائیان بیان کرتے ہین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو کہ بچین اس کام سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے

جھگڑنیوالے اونکے سے جو

اُن لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتون کی عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام جانتے ہین یا پیغمبر انکا
جس دین پر بلاتا ہی اُسپر ہنستے ہین وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہی انکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث
کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ اور نصیحت کر ساتھ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھ ہلاکت کے یا نہ رسوا
ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہی برائیون سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ نہین
واسطے اس جی کے سوا اللہ کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ چھڑاوے عذاب نار سے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا
يُؤْخَذْ مِنْهَا اور اگر بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا جاویگا اُس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا یہی
لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے بسبب اُسکے جو کمائے ہین بُرے فعل لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ واسطے انکے ہی بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن انکا جلاوے اور عذاب ہی درد دینے والا بسبب اسکے
کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ
کے اس چیز کی کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھیرے جاوین ہم اوپر ایڑیون
اپنی کے یعنے مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اسوقت کے کہ ہدایت کیا ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے اور جو دین حق سے
پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ مانند اس شخص کے کہ ڈال دیا ہی اسکو شیطان نے
بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سراسیمہ پریشان لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اسکے یار ہین کہ شفقت سے
پکارتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور شیطان اپنے طرف بلاتا ہی اور وہ متردد ہی کہ کدھر جاؤن اگر شیطانکا
کہا مانے گا ہلاک ہوگا اور جو انکا کہنا سنیگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہہ ہی کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہی جیسے کسی شخص کو غول بیابانی
کاروان سے اُٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بٹھاوین رفیق اُسکے مسلمان راہ شریعت پر اُسے بلاتے ہین اور بھوت اُسکو بیابان
ضلالت کے طرف کھینچتے ہین اگر اُسنے اپنے آپ کو کاروان مین پہنچایا مسلمانون مین داخل ہوا اور بھوتون پاس رہ گیا کفر مین ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہی وہ ہی دین سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور حکم کئے گئے
ہین ہم کہ مطیع ہووین واسطے پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قایم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ
سے اسکے ترک کرنے مین وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہی جو طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور اللہ وہ ہی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے
بیت کیونکہ مصنوعات ہی رافت دلیل ؛ قدرت اللہ کی بے قال وقیل ؛ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور یاد کر اسدن کو کہ
کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاویگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن قیامت کا ہی اسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہو اور اکٹھے
ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اسکی سچ ہی وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اور واسطے اسکے ہی پادشاہی اسدن کی کہ پھونکا
جاویگا بیچ صور کے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی غیب کا کہ عالم ملکوت ہی اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہی
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہی حکمت والا بیچ اٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اور یاد کر واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہہ دعوے فرزندی اسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا کرتے ہین پس اولی یہہ ہی کہ اسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہی جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے آزر کو کیا پکڑتا ہی
تو بتونکو جو آپ تراشے ہین معبود اِنِّیْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر
کے وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ ابراہیم کو گمراہی قوم کی دکھائی اسیطرح دکھائی ہم نے ابراہیم کو
بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب انکے لکھا ہی کہ ملکوت آسمانون کے چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور
پتھر حق تعالی نے ایک سل پر انکو کھڑا کرکے عرش سے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وَلِیَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلال مین معالم مین ہی کہ نمرود بن کنعان روئے زمین کا بادشاہ تھا بابل
مین رہتا تھا ایکرات اسنے خواب دیکھا کہ ستارا روشن اس شہر کے افق سے نکلا چاند سورج کی روشنی اسکے سامھنے نابود ہوگئی
حکما سے اسکی تعبیر پوچھی انھون نے کہا کہ امسال ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہوگا تو اور لشکر تیرا اسکے ہاتھ سے ہلاک
ہوگا اور ابھی وہ مولود خجستہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنے جورو سے خلوت نکرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے
واسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب نمرود کا تھا اسنے نگہبان سے چھپ کر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی وہ حاملہ ہوگئی کاہنون نے کہا
نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ جب وقت ولادت کے اگر لڑکا ہو تو مار
ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نتھا وقت وضع حمل کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مردود کو
خبر ہوگی مار ڈالیگا بہانے سے شہر سے نکل کر ایک غار مین جاکر لیٹی وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین انکو لپیٹ
کر وہین غار مین رکھکر غار کا منہہ بند کر کر یہہ شہر مین آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن
کر کر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد
نکلتا ہی خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین
جب پندرہ مہینے کے ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہا ہی کہ سات برس غار
مین رہے بعضون نے کہا ہی تیرہ برس بعضون نے کہا ہی سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے اونے آزر سے کہا
کہ خبر موت کی مین نے تیرے بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہوا ہی پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن
وجمال انکے سے بہت خوش ہوا اور ادنی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤن مین ادنی نے انکو غار سے نکالا
نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے مان سے پوچھا یہہ کیا ہین اسنے بتایا آپ نے کہا انکا پروردگار
ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہی پھر مان سے کہا کہ کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہی اور خالق کے تربیت سے مخلوق پرورش
پاتی ہی بتا میرا پروردگار کون ہی مان نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا باپ تیرا کہا خدا اسکا کون ہی کہا نمرود
کہا نمرود کا خدا کون ہی کہا مان نے چپ یہہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہی اور نمرود کے زمانے مین بعضے ستارونکو اور آفتاب اور
ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتونکو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام مان کے ساتھ شہر کی طرف چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ
رَاٰى كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا ایک تاریکو روشن کہ زہرہ یا مشتری
تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے ادھر منہہ کر کر سجدہ کیا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا ابراہیم نے کیا یہی ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پروردگار میرا بطور استفہام یا اس قوم کے زعم پر فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارا چھپ گیا کہا نہین دوست
رکھتا مین چھپ جانیوالونکو کہ پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمان کے چاند نمود ہوا فَلَمَّا
رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو رخشندہ اور بعضے قمر پرستونکو طرف اسکے سجدیمین پڑے ہوئے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا کیا یہی ہے
پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ کہا
ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہون سے پھر وہان سے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے
آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پس
جب دیکھا سورج کو روشن کہا کیا یہہ ہے پروردگار میرا یعنے یہہ نہین یہہ سب ستارون سے بڑا ہے جرم مین اور روشنی
مین یہہ ہے کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہے یہہ سب سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہہ اپنے کو واسطے اس شخص کے کہ محض قدرت
اپنی سے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درآنحال کہ مائل ہونمین سب دینون سے طرف دین توحید کے اور نہین مین شرک لانے
والون سے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آزر اُن کو نمرود پاس لے گئے نمرود مردود بدشکل تھا اور غلام و کنیز
خوش شکل اُسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے انھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا خدا سب کا کہا یہہ گرد تخت کے کون
کھڑے ہین کہا یہہ بندے اُسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے مادر یہہ کیسا خدا ہے کہ اپنے سے اورون کو خوب صورت پیدا کیا ہے
چاہئے کہ سب سے آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتون کی مذمت کیا کرتے تھے اور انکے پوجنے والون کو گالیان
دیتے تھے انکی قوم اُنسے جھگڑنے لگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اس سے قوم اُسکے نے بیچ
توحید کے قَالَ اَتُحَآجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت
خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھہ پر غلبہ کرو اور حال یہہ ہے کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہے مجھکو توحید کی پھر انھون نے ڈرایا کہ
ہمارے معبود پر تو ہنستا ہے وہ تجھہ پر آفت لاوینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اور نہین ڈرتا ہون
مین اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھہ اسکے یعنے بتون سے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ کسیکو ضرر نہین دے سکتے اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا مگر یہہ کہ چاہئے پروردگار میرا کچھہ آفت پہنچانا مجھہ پر انکے سبب سے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا شمالیا پروردگار
میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور درمیان عاجز اور قادر کے اور عالم اور
جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا اور کیونکر
ڈرونمین اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہے تم نے ساتھہ اللہ کے اس چیز کو کہ نہین
اُتاری اللہ نے ساتھہ اُسکے اوپر تمھارے کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دونون فرقون موحدون اور
مشرکونمین سے لائق تر ہے ساتھہ امن کے بتادو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا جواب اللہ
تعالے دیتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور نہین ملایا اُنھون نے ایمان اپنے کو ساتھ ساتھ شرک کے یہہ لوگ واسطے اینکے ہی امن دوزخمین ہمیشہ اپنے سے اور وہ مین راہ پانیوالے
وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنَاهَا اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے چھپنے نے پر وہان سے یہان تک دلیل ہماری ہی
کہ دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھ اسکے اوپر قوم اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے
جسکو کہ چاہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی اپنی صنعت مین علم والا ہی اپنی خلقت مین وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اُسکا اسحٰق کہ باپ پیغمبرون بنی اسرائیل کا ہی اور پوتا اُسکا یعقوب کہ اسرائیل ہی
كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو اُن دونونمین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے مین سے لیکن
اول اصح ہی کیونکہ یونس اور لوط اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریتہ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریتہ نوح سے ہی داؤد کو
کہ اولاد یہود سے ہی اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہی اور ایوب کو کہ پسر اموص ہی اولاد عیص بن اسحٰق سے اور یوسف کو کہ پسر یعقوب
ہی اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جیسے کہ
ابراہیم کو جزا دی ہمنے ساتھ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ
عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہم نے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے ہی اور یحیی کو کہ پسر زکریا ہی اور عیسی کو کہ پسر مریم ہی اور الیاس کو
کہ اولاد ہارون سے ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے ادریس ہی وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہی نہ اولاد
سے اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مان کے طرف کی بھی سند ہی کیونکہ عیسی کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حالانکہ نسبت
مادری ہی نہ پدری پس نسبت سادات کی صحیح جناب پیغمبر سے كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اُن پیغمبرونمین سے صالحون سے تھے
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمٰعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو کہ اولاد
یہود ابن یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادر زادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک
کو بزرگی دی ہم نے ساتھ نبوت کے اوپر عالمونکے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَ
اِخْوَانِهِمْ اور ہدایت کی ہمنے بعضونکو باپون اُنکے سے اور بعضونکو اولاد اُنکے سے اور بعضونکو بھائیون اُنکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ
وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور کھینچ لیا ہمنے اُن پیغمبرونکو اور ہدایت کی ہمنے اُنکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہمنے
راہ راست پر ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا جس پر تھے ہدایت اللہ کی ہی راہ
دکھاتا ہی ساتھ اس دین فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اگر
یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اُنسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ کفر اعمال کو کھوتا
اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے تہدید کی ہی مشرکون کے واسطے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ
انبیا وہ ہین جو دی ہمنے اُنکو کتاب اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ
پس اگر کفر کرین ساتھ کتاب اور حکم اور نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق سپرد کیا ہمنے ساتھ اُسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے
نہین ہین ساتھ اُن چیزون کے کفر کرتے مراد اس سے پیغمبر اور پیروان اُنکے ہین یا انصار اور اہل مدینہ مین اور وقت نزول

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ بشارت ہی ساتھ ایمان اُنکے کے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھہ ہدایت انکی کے پیروی کرو تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین توحید اور اصول دین سے نہ فروع مختلف فیہ سمجھہ لیجے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین اور حال انکہ اُنکو کسی پیغمبر کی اقتدا نچاہیے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت اُنکی ناسخ ادیان ہی پس حکم اُنکے احوال کے پیروی کا ہی اور یہہ اشارہ ہی کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور مکارم اوصاف سب پیغمبرونکے اکیلے آپ کو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے سب رسولونکے صفات نیک اور خلق حسن کردئے ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے اوپر اس پیغام حق پہنچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھہ سے کسی پیغمبر نے اُمت سے اجر دعوت کا نہین چاہا اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ نہین یہہ پیغام پہنچانا میرا مگر نصیحت واسطے عالمون کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی موافق تعظیم اسکے کے کشف الاسرار مین ہی کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچاننا اُسکا ہی ہان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الٰہی سے پوچھا کہا کل ما خطر ببالک فہو علی خلاف ذلک نظم دیکھین اُسے ہی وہ اس لقا سے بھی ورا ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا جو دید مین وہم مین گمان مین آوے وہ اس سے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا بعضون نے کہا ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہی کہ مالک بن ضیف کہ سرحلقہ احبار یہود تھا حضرت کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون مین اس خدا کی جس نے توریت موسیٰ پر نازل کی ہی توریت مین دیکھا ہی تو نے کہ خدا دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہی اُسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہی آپنے فرمایا کہ وہ فربہ تن پرور خود پرست تو ہی ہی وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا اُنہون نے اللہ کا جیسا کہ وصف اسکا چاہیے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جو وقت کہا نہین اُتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کچھہ چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَہٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَھَا وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا کہہ کسنے اُتارا ہی کتاب کو وہ جو آیا تھا ساتھ اُسکے موسیٰ درآنحال کہ ہی وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی واسطے لوگونکے کرتے ہو تم اسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اُسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین سے جیسی نعت اور صفت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیت رجم کی اور سوا اسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ اور سکھائے گئے ہو تم لے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھہ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر اور نہی اور حلال اور حرام قُلِ اللّٰہُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہی یہہ جواب اُسکا ہی کہ توریت کسنے اُتاری ثُمَّ ذَرْھُمْ پھر چھوڑ دے یہود یان کو تو کہ ہمیشہ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ بیہودہ باطل اور خرافات اپنے کھیلین شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ نے کلمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ مین کہا اللہ بس ماسوی ہوس و انقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ امید طرف اسکے رکھتا ہون اور غیر اسکے کو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی مین جستجو رکھتا ہون دو جگ مین ایک آرزو رکھتا ہون مطلب ہی تو یہہ ہی ماسوا اسکے اور ہا رافت نہ طلب نہ تمنا و پور رکھتا ہون شیخ شبلی نے بعضے

اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی نظم رفت تو تعلقات ماسوی کو چھوڑ ؛ سر رشتۂ حب ماسوی دل سے توڑ
ہین تفرقۂ دلی کے باعث یہہ سب ؛ دل ایک سے پس لگا کے سب سے منہہ موڑ ؛ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ
الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہہ قرآن ایک کتاب ہی کہ اُتارا ہی ہمنے
اُسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اُسی چیز کو جو آگے اُسکے ہی کتابون سے اور تو کہ ڈراوے تو کمی
کرنیوالونکو اور انکو جو گرد اسکے ہین اور ینذر ساتھہ یے کے بھی ہی یعنے تو کہ ڈراوے یہہ کتاب وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھہ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھہ اسکے یعنے پیغمبر کے یا
کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہان کے عذاب سے اور سمجھہ لیجیے کہ چھٹکارا سوا متابعت پیغمبر اور قرآن
کے میسر نہین پس ایمان لاتے ہین اوپر اُنکے وَهُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور کتاب پر ایمان لاتے ہین
اوپر نماز اپنے کے محافظت کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہی اور دین کا ستون ہی لکھا ہی کہ مسیلمۂ کذاب
اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاطر عاطر پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے
ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون
ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ اور کہتا ہی کہ مین پیغمبر اُسکا ہون یا کہتا ہی وحی کی گئی طرف میرے
اور نہین وحی کی گئی طرف اسکے سمجھہ لیجیے کہ مسیلمہ جھوٹھی باتین جوڑ کر کہتا تھا کہ یہہ مجھہ پر وحی اُتری اور اسود عنسی کہتا تھا
کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہی اور باتین القا کرتا ہی وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور کون ہی ظالم تر
اس سے جو کہتا ہی کتاب شتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات کہنے والا عبد اللہ
بن سعد ہی کہ کاتب وحی تھا ایکدن آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ لکھتا تھا ملاحظۂ قدرت الٰہی کر کر کہ کسطرح
علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہی بعد ستے کلمات ثم انشاناہ خلقا آخر کے بے اختیار تعجب سے
اُسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھہ یہی نازل ہوا ہی وہ
شک مین پڑ کر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آتی ہی جیسی اُنپر اور جو کاذب
ہین تو مین مثل اُنکے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب
ہون ظالم یعنے کافر بیچ شدتون موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھہ اپنے انکی روح قبض کرنے کو یا اُنکے
عذاب کرنے کو اور گرز آتشین انکو مارتے ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نکالو جانون اپنے کو تنون اپنے سے جیسی
کوتوال کا پیادہ کسی سے غصہ سے چیز طلب کرے یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو انفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے
ہو اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ آج کے دن
کہ وقت مرنے تمھارے کا ہی ابد الآباد تک جزا دیئے جاؤ گے ساتھہ عذاب رسوائی کے بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے اوپر
اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے نظم نی مال نہ فرزند نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مونس نہ مددگار ؛ خادم ہی نہ حشمت ہی نہ ہمدم ہی نہ یار ؛ جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو رحم مادر مین سر و پا برہنہ پہلے
بار وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تمکو دنیا مین اور اسپر تم ناز کرتے تھے پیچھے پیٹھ
اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ اور نہین دیکھتے ہم
ساتھ تمھارے شفاعت کرنیوالون تمھارے کو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمھارے شریک ہین اللہ کے
لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمھارا وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور کھو یا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے
إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ تحقیق اللہ پھاڑنے والا ہی دانے کا تو کہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلیکا تو کہ درخت اوگے يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہی زندیکو یعنے نبات کو کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہی مردے سے کہ دانہ اور گٹھلی ہی یا نکالتا
ہی آدمی کو نطفے سے مرغ کو بیضے سے مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہی مردیکو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ ہی زندے سے
کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہی ذَٰلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا اللہ ہی پس کہان سے پھیرے جاتے
ہو اس سے فَالِقُ الْإِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہی صبح کا ظلمت شب سے یعنے اندھیرا دور کر کر روشنی کر دیتا ہی وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا رات کو آرام گاہ تو کہ بے آرامی سے حرکت کے آرام پکڑین اور کیا سورج اور چاند کو گرد پھرنے
والے تو کہ مہینے اور برس انسے معلوم ہون ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جو مذکور ہوا اندازہ ہی عزت والے علم والے کا وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہ ہی ایسا اللہ جسنے اپنی بڑی قدرت اور حکمت سے پیدا
کیا واسطے تمھارے ستارونکو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اسکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا کے سمجھ لیجیے کہ منافع ستارونکے
سوا اسکے اور بہت ہین لیکن یہان بہی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت کی اسمین بڑی ظاہر ہی کہ آسمان کے ستارے باوجود
اس بعد مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون زمین کے تمھارے قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ تحقیق بیان
کین ہمنے نشانیان اپنے قدرت کی واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہی پس واسطے تمھارے جگہہ
رہنے کی اور جگہہ سونپنے کی کہ رحم مادر اور صلب پدر ہی یا مستقر خبرت ہی اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہی کہ جہان
آدمی قرار نہ پکڑے وہ مستودع ہی پس صلب اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ مستقر قَدْ فَصَّلْنَا
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین وحدانیت اپنے کی واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِي
أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور وہ ہی اللہ کہ جسنے اتارا ابر سے یا جانب آسمان سے پانی فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالین
ہمنے ساتھ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے طرف کلام کے ہی اور مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد
فرماتا ہی فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیج سے اوگکر بیخ اور شاخ
پیدا کرتی ہی نکالتے ہین ہم اس سبزی سے دانے ایک پر ایک چھڑے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
اور نکالتے ہین ہم کھجور مین سے گابھے اسکے سے خوشے جھکے ہوئے وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین ہم باغ انگورون کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ پتون کے

اور قرار گاہ عمر ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور غیر یکسان بیچ مزے کے کہ بعضے شیرین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِہٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب پھل آوے کہ چھوٹا اور ریزہ ہوتا ہی اور دیکھو طرف پکنے اسکے کے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہی کیا خوش شکل اور مزہ دار ہو جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہین کافر مجوس نعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا شیطان اہرمن ہی وَخَلَقَھُمْ اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے پیدا کیا ہی ان گبر و نکو نہ شیطان نے بلکہ شیطان کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور یہہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوْا لَہٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے ہین بعضی کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنی عزیر اور عیسی اور بیٹیان یعنی فرشتے بغیر علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحَانَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ پاک ہی وہ اور بلند ہی اُس چیز سے کہ وصف کرتے ہین اُسکو شریک اور فرزند سے بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی وہ آسمانون کا اور زمین کا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد اور حال آنکہ نہین ہی واسطے اسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند دونون کے ہم ہونے سے ہوتی ہی اور کیونکر اسکی جورو ہو کہ اسے جنسیت چاہیئے اور اُسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا مانند نہین وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور وہ ساتھہ ہر شی کے جاننے والا ہی اور سوا اسکے کیسکو یہہ دانائی نہین پس اسکا مثل نہین اور جس کیسکا مثل اور مانند نہو اسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا حق گمان ہی کیونکہ محال ہی ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ یہی ہی کہ ان صفتون ساتھہ موصوف ہی اللہ پروردگار تمھارا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین مستحق عبادت کے مگر وہ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْہُ پیدا کرنے والا ہر چیز کا پس عبادت کرو اُسکی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہی لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ نہین پاتے اسکو نظرین اور وہ پاتا ہی نظرون کو سمجھ لیجیے کہ ادراک کنہ شی کے دریافت کرنے کو کہتے ہین سو اللہ کے کنہ ذات کو کوئی نہین پا سکتا اور جو ادراک کے معنی رویت کے لیجیے تو تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ نہین دیکھہ سکتین اُسکو نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبی نص قرآن اور حدیث سے ثابت ہی وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اور وہ ہی باریک بین خبردار بالاسرار نظم وہی باریک بین ہی اور نہان دان ہی اسے یکسان ہی سب پیدا و نہان نہ دیکھے کوئی جو وہ دیکھتا ہی نہ جانے سب کے دانست سے سوا ہی قَدْ جَآءَکُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ تحقیق آئی ہین تمھارے پاس نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ پس جسنے دیکھہ لیا نفع اُسکا واسطے جان اُسکے ہی وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْھَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اُسکا اوپر جان اُسکے ہی وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ اور نہین مین اوپر تمھارے نگہبان کہ محافظت تمھارے اعمال کی کرون اور اُسپر تمھین جزا دون مجھہ پر یہی ہی کہ پہنچا دون حکم الٰہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھیر پھیر کے ہم آیات قرآن کو خوف سے طرف رجا کے اور وعدے سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہون اور تو کہ نہین کسی سے والے پڑھا ہی اور تعلیم لیا ہی تو نے اور سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبیر اور یسار سے کہ دونون غلام تھے روم کے بندے مین آئے سیکھہ کر کہتے ہین کہ وحی خدا نے مجھہ پر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہی کہ

مین آیتون کو اپنے پھراتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہی تو کہ تم سمجھ لو
کہ یہہ کلام مقدور بشر سے باہر ہی وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور پھراتے ہین ہم آیتون اپنے کو تو کہ بیان کرین ہم قرآن واسطے
اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہی لکھا ہی کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین آبا اپنے
کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اتری اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے
پروردگار تیرے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اور
منہہ پھیر لے شریک کرنیوالون سے اور انکے کہنے پر التفات مت کر وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ
موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرون کے نگہبان وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اوپر انکے داروغہ لکھا ہی کہ جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار
قریش کہنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمارے معبودون کو برا کہتے ہو اور نہین تو ہم تمہارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی
پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھہ آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ
اور مت برا کہو ان لوگون کو کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے مین برا کہنے لگینگے اللہ کو از روے ظلم کے
نادانی سے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے نبی کی دشنام سے اس شخص کو کہ مستحق دشنام ہی اسوسطے کہ مقابلے مین دشنام کو
ہوا سکو جو کہ لائق دشنام نہین گذالک زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال کفار کو اسیطرح زینت دی ہم
نے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل انکے کو نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار انکے کے ہی بازگشت انکی پس خبر دیگا انکو وقت جزا کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے
لکھا ہی کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسی نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے جاری ہوئے
اور عیسی نے مردے جلائے تم بھی ایسا ہی معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ صفا
سونے کا ہو جاوے آپ نے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤ گے انھون نے کہا لاوینگے اور سخت قسمین کہائین پر کہا مین
معالم مین ہی کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونے کا کر دونگا
لیکن یہہ قاعدہ ہی کہ جو امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہی اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہی پھر وہ ایمان لائی تو خیر اور جو
منکر ہوئے تو عذاب متصل لاتا ہون اگر تو چاہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اسکے
آویگا اور اگر چاہے چھوڑ دے انکو توبہ کرین حضرت نے مشق دوسری اختیار لی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی انھون نے ساتھہ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر
آویگی انکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہی البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھہ اسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اسکے
نہین کہ نشانیان ہنوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہی جو کچھہ انمین سے ظاہر کرے وَمَا يُشْعِرُكُمْ
اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کراتی ہی تمکو ای مسلمانو ساتھہ اسکے کہ کافرون سے صادر ہو تحقیق معجزے
جب آوینگے انکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون انکے کو تصدیق سے

اور نظرون انکے کو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاینگے آخر مین کما کہ یؤمنوا بہ اوّل مرّۃ جیسا کہ نہ ایمان لاتے تھے ساتھ ان معجزون کے جو ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ ونذرھم فی طغیانھم یعمھون اور چھوڑ دینگے ہم انکو بیچ سرکشی انکے کے بھٹکتے بیٹھ پھرا جو معجزہ حضرت رسول سے ہی ؛ وہ دور دور بھٹکتا رہے قبول سے ہی ولو اننا نزلنا الیھم الملئکۃ وکلمھم الموتی اور اگر ہم اتارتے طرف کافرونکے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکۃ اور اگر باتین کرتے انسے مردے جیسے کہ حکم چلاتے ہین کہ فاتوا بابائنا وحشرنا علیھم کل شیء قبلا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر انکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہی مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدنیت قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرھم یجھلون نہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرون کے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاینگے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن الخ ویسا کہ تیرے اسی دوست تیرے دشمن ہین اسیطرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیونکے اور جنون کے بیٹا طین الانس کافرین کہ ابلیس کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین یوحی بعضھم الی بعض جیسین ڈالتے ہین وسوسے بعضے شیطان جن کے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زخرف القول غرورا کہنی ہوئے بات جھوٹی فریب دینے کو ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان انکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبرونسے پس چھوڑ دے انکو اور ان جھوٹھی چیزونکو کہ باندھتے ہین ولتصغی الیہ افئدۃ الذین لا یؤمنون بالاخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ما ھم مقترفون اور تو کہ جھکین طرف اسکے دل ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے آخرت کے اور تو کہ پسند کرین اسکو اور تو کہ کسب کرین گناہون سے جو کچھ کہ کسب کرتے ہین افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس غیر اللہ کے چاہونگا مین حکم کرنیوالا اور میان اپنے اور تمھارے اور وہ ہی جسنے اتاری طرف تمھارے کتاب مفصل یعنے قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہی والذین اٰتینھم الکتب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاری جانتے ہین یہہ کہ قرآن اتارا ہوا پروردگار تیرا ہی ساتھ حق کے فلا تکونن من الممترین پس مت ہو تو شک لانیوالون سے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیری راستی مین بیچ اخبار کے اور انصاف مین بیچ احکام کے لا مبدل لکلماتہ نہین کوئی بدلنے والا واسطے اخبار اور احکام اسکے کے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی نہین بدل سکیگا کہ اللہ خود نگہبان ہی اسکا کہ فرمایا ہی وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین وھو السمیع العلیم اور وہ ہی سننے والا سب کی گفتار جاننے والا سب کے اسرار وان تطع اکثر من فی الارض اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگون کا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین کے ہی کہ اکثر اہل کے کا اگر کہا مانیگا تو یضلوک عن سبیل اللہ گمراہ کر دینگے تجھکو راہ اللہ کی سے ان یتبعون الا الظن وانھم الا یخرصون نہین پیروی کرتے وہ گروہ مگر گمان کی اور گمان انکا یہہ تھا کہ انکے باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے حلال کیا ہی کہیرہ وغیرہ اور یہہ حرام ٹھہراتے ہین اور وہ پاک اور منزہ ہی یہہ شریک اسکا عبادتین ٹھہراتے ہین

اور اُسکا فرز ند بتاتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی خوب جانتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ ہوا ہی راہ اسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ ہی خوب جانتا ہی راہ پانیوالون کو فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر اسکے دم ذبح اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع ہین ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہی واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر اس کے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہی واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اوپر تمھارے آیتہ حرمت علیکم المیتہ مین اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرات ہی مگر جو لاچار ہو تم طرف اسکے یعنے اُن محرمات کے تو ضرورت کے وقت وہ حلال ہین وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہین خلق کو حرام بتا کر حلال کو اور حلال بتا کر حرام کو ساتھ خواہشون اپنی کے بغیر علم کے اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی خوب جانتا ہی حد سے نکل جانیوالونکو وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہی اور گناہ باطن زنا یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دلکا وسوسہ ہی یا گناہ ظاہر طلب نعمت دنیا ہی اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبیٰ ہی کیونکہ دونون غفلت دینے والین یا د حضرت کبریا سے مین یا ظاہر حظوظ نفس ہی اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہی طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزو نفس ہی ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہی جو خلق جانے اور باطن وہ ہی جو حفظ خدا ہی چاہے یا جرم ظاہر وہ ہی کہ اعضا سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ مین بحر الحقائق مین ہی کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہی بدن جسمانی اور باطن ہی دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہی قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہی صفات حیوانی اور اوصاف سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی ہو اسبغ علیکم نعمہ ظاہرہ و باطنہ یہان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہی ترک گناہ ظاہر مین نجات نفسانی ہی عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن مین خلاصی قلوب ہی عقوبت حرمان سے ظاہر و باطن گندگی سے کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہون اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہین گناہ ظاہر اور باطن البتہ جزا دیے جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہی کہ مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مرتی ہی اسکا مارنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اسکا کہنے لگے وعجبا جس چیز کو کہ تمھارے یار مارین اور کتے اور باز بھاڑ دین وہ حلال اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اسکے وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اسکا فسق ہی امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمداً ہو خواہ سہواً حرام ہی اور مالک اور شافعی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے نزدیک خلاف اسکے ہی کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہی گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک اگر عمداً ترک تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہوا کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ اور تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے کہ کافرمین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارا ہی حرام ٹھہراتے ہو وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر ای مسلمانو کہا مانو تم انکا حلال جاننے مین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اسکو ساتھ اسلام کے یا علم کے یا ہدایت کے اور کی ہمنے واسطے اسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھ اس روشنی کے درمیان لوگون کے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنے نہین ہی مانند اس شخص کے کہ صفت اسکی یہہ ہی کہ ہے اندھیرونکے ہی کفر اور جہالت اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جس طرح ہمنون نے ایمان کو آراستہ کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے عبادت بتونکی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کے شانمین اتری ہی ابوجہل نے جہل سے حضرت کی جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے دمان آکر یہہ بات سنکر قہرناک اس ناپاک کے پاس گئے اور کمان اسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ ہوا نور اسلام سے حمزہ مین اور ظلمات کفر مین گرفتار ابوجہل نا اہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہی دونون نے ایذا پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونو مین سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق کے حق مین قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابوجہل **بیت** کسیکو نور ایمان سے منور وہ بناتا ہی ؛ کسیکو ظلمت کفر و معاصی مین پھنساتا ہی ؛ محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات محبت حق ہی یا موت نکارت ہی اور حیات معرفت **بیت** مردہ ہی وہ تجھ سے جو انجان ہی ؛ زندگی پیارے تیری پہچان ہی ؛ کشف الاسرار مین ہی کہ حیات معرفت اور ہی اور حیات سر بشریت اور لوگ حیات بشریت سے زندہ ہین اور دوست جیوۃ معرفت سے ایکدن ہوگا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذائقۃ الموت اور ہرگز حیات معرفت منقطع نہوگی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یہی معنی ہین کہ المؤمن حی فی الدارین **بیت** دم عرفان تیرا جو کوئی ایکا ن بھرتا ہی ؛ نہ کاٹے سے وہ کٹتا ہی نہ وہ مارے سے مرتا ہی ؛ شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہہ آیت پڑھی او من کان میتا فاحییناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے غربت اور بحق خلوت اور دوام ذکر و زبان و دل سے نظم مخلوق سے رافتا کنارہ جو ہو ؛ ہر سو سے پھیر لے دل بحق یکسو ہو ؛ رکھہ دھیان اسیکا جی مین او رلب پر نام تا زندہ جاوید دو جگ مین تو ہو ؛ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا اور جیسے کہ کئے مین بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے ہر بستی کے بڑے گنہگار اس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اسکے اور آدمیون کو ایمان سے پھیرین جبکہ رئیس مکے کے راہونمین جا بیٹھتے تھے جو کوئی آنیوالا احوال حضرت کا پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال اسکا انہین پہنچی اور نہین سمجھتے کہ برائی

مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہی ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے اور اتباع اسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہی کہ اُسپر وحی اترتی تھی ہم راضی نہین جب تک کہ ہمپر بھی وحی نہ آئے یہہ آیت اُتری وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیتہ قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان کے کہتے ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہان تک کہ دئے جاوین ہم مانند اسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر خدا کے یعنے جیسی اُنپر وحی اور کتاب اُترتی ہی ہمپر بھی اترے یہہ محل اجابت ہی چنانچہ حدیث مین ہی بین الجلالتین فی الانعام دونام اللہ کے ہین برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ سے ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع فرمایا ہی جیسے یا ایہا الرسل مین شرح معارف مین ہی کہ اگرچہ تعالی شانہ سب انبیا کے اکیلے آپ کو عنایت نکرتا یا ایہا الرسل کا خطاب نفرماتا نظم رفعت ہین کمال سارے پیدا اسمین ؛ کیا کہئے کہ خوبیان ہین کیا کیا اسمین بجتنے کہ خدا کے ہین نبی اور ولی ؛ سب مین جو ہی سو ہی وہ تنہا اُسمین ؛ لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت حق ہی تو مین سزاوار تر ہون کیونکہ تم سے عمر مین بڑا ہون اور مال زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہین بلکہ فضل اور کمال پر ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ تعالی اخوب جانتا ہی کہ کس جگہہ رکھے ہی پیغمبر اپنے کو سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ شتاب پہنچیگی اُن لوگونکو وہ جو گنہگار ہوئے ساتھہ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھہ مومنون کے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ پس جس کیلئے چاہتا ہی اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اُسکو کھول دیتا ہی سینہ اسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ اور جس کیلئے چاہتا ہی اللہ یہہ کہ گمراہ کرے اُسکو کرتا ہی سینے اُسکے کو تنگ بند کویا کہ زور سے چڑھتا ہی بیچ آسمان کے یعنے بھاگتا ہی قبول حق سے اور چاہتا ہی کہ آسمانکو چلا جاوے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جیسیکہ کافرونکے دل تنگ ہین کرتا ہی اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا اور یہہ اسلام ہی راہ پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی واسطے اسی قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے نصیحت ماننے والون کے ہی گھر سلامتی کا کہ بہشت ہی ذخیرہ نزدیک پروردگار انکے کے اور اللہ دوست ہی انکا دنیا مین اور آخرت مین بسبب اسکے جو تھے کرتے تصدیق قرآن کی اور پیغمبر کی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر اُسدن کو کہ جمع کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور بخشر ہم بھی روایت ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کرکر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اے گروہ جنون کے تحقیق بہت لئے تمنے آدمیون سے کہ ورغلان کر اپنے تابع کئے وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور کہینگے دوست انکے آدمیون سے یعنے وہ آدمی جو تابع جنون کے ہوئے اے پروردگار ہمارے فائدہ اٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون انکے سے فائدہ آدمیونکا جنون سے یہہ ہی کہ انکے نفس کی خواہشون پر رہنمونی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہی کہ تابع انکے ہوئے وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

اَجَّلْتَ لَنَا اور کہینگے الٰہی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے یعنے قبرون سے اٹھنے کا کہا تھا سو اٹھے
اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہیگا اللہ کہ آگ ہی ٹھکانا تمھارا درانحال کہ ہمیشہ
رہوگے بیچ اسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی
جو کریگا ساتھ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہی اعمال اور احوال انکیکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو بعضونکا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمونکو اوپر بعضون کے یعنے
خواہشون پر بعضون کے بعضونکو چھوڑ دیتے ہین بسبب اسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گناہون سے پھر دوسرے بار اللہ تعالیٰ
فرماویگا ڈانٹ کر يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اے گروہ جنون کی اور آدمیون کی کیا نہ آتے تھے تمھارے
پاس پیغمبر تم مین سے یعنے آتے تھے اور اگرچہ پیغمبر سوا آدمیون کے نہین ہوے ہین لیکن جن کے ساتھ انسان کو جو جمع کیا خطاب
صحیح ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جن کے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین اور نہ رسولونکے
طرف سے رسول ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق
تعالیٰ نے فرمایا ہی ولوا الی قومہم منذرین پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر دعوت کے واسطے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا بیان کرتے تھے اوپر تمھارے آیتین کتاب میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اسدن تمھارے سے کہ روز قیامت ہی
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر جانون اپنی کے یعنے قایل
ہین اپنے کفر پر اور لائق ہونے پر عذاب کے اور حال یہہ ہی کہ فریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب
محشر مین آئے اپنی گناہ پر معترف ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ اور گواہی دی انھون نے اوپر جانون
اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولون کا اسواسطے
ہی کہ نہین ہی پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہی کہ لوگ ان بستیونکے غافل ہون کہ کوئی
پیغمبر انپر نہ آیا ہو اور انکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجئے کہ عذاب کسی قوم پر نہین آیا مگر پہلے وعید آئی
ہی اگر یہہ نہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک کیون ہم پاس رسول نہ بھیجے تو کہ ہم پیروی کرتے
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین ثواب مین اور عقاب مین اس چیز سے کہ کیا ہی انھون نے وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہین لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور
پروردگار تیرا بے پروا ہی عبادت بندونکی سے مہربانی والا ہی انپر یا بے نیاز ہی طاعت سے مطیعون کے رحمت کرنیوالا
ہی اوپر گنہگارونکے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اگر چاہے
لیجاوے تمکو اور جانشین تمھارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بندون اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ
تمھارے تھے یہہ وعید ہی مکے والون کے حق مین اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ تحقیق جو وعدہ دئے جاتے ہو حشر
نشر کا البتہ آنیوالا ہی بیشک اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو اپنے بعث اور حشر مین قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ
عَامِلٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے قوم میری مراد اس سے کفار قریش ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جس قدر ہو سکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اتنا کفر اور عداوت پر رہو تحقیق مین بھی عمل کرنیوالا ہون اوپر صبر کے یہہ امر واسطے تہدید کے ہی فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر شتاب جانوگے
تم مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اس شخص کو کہ ہوگا واسطے اسکے آخر اس گھر کا یعنے انجام اچھا آخرسرے آخرت کا اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پانیکے ظالم یعنے کافر لکھا ہی کہ مشرکان عرب اپنے کھیتون مین خط کھینچدیتے تھے
آدھا خدا کے واسطے آدھا بتون کے واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایونمین بھی بعضے اللہ کے بعضے بتونکے نام زد
کردیتے تھے پھر جو خدا کے نام کے ہوتے تھے اُنمین سے درویشون اور مہمانونکو دیتے تھے اور جو بتون کے نام کے ہوتے
وہ بتخانہ والونکو بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر ہوتا تو بتون کے حصہ سے بدل دیتے تھے اور جو بتون کا حصہ اچھا ہوتا
تو بحال رکھتے تھے اور جو خدا کے حصے مین مل جاتا تو اُسے نہین نکالتے تھے کہ خدا تو نگر ہی اسکی احتیاج نہین رکھتا اور
جو بتونکا حصہ کچھ خدا کے حصے مین مل جاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ فقیر اور محتاج ہین انکا احوال حق تعالی فرماتا ہی
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور مقرر کیا انھون نے
واسطے اللہ کے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتون سے ایک حصہ اور ایک بتون کے واسطے پس کہا انھون نے یہہ حصہ
واسطے اللہ کے ہی ساتھ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی واسطے خدا کے پیدا کیے ہین ہمنے فَمَا
كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ پس جو حصہ کہ ہو واسطے شریکون انکے کے گمان مین پس نہین پہنچتا طرف اللہ کے
وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ اور جو حصہ کہ ہی واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہی طرف
بتون انکے کے یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہین برا ہی جو کچھ کہ یہہ حکم کرتے ہین وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور جسطرح شیطان نے آراستہ کی ہی اس بانٹنے مین اسیطرح زینت دی ہی واسطے بہتون کے
مشرکون کے مار ڈالنا اولادانکے کا شریکون انکے نے یعنے شیطانون نے یا خادمون بتخانہ کے اولاد کا مارنا مشرکونکے انکھون مین
بھادیا ہی لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ تو کہ ہلاک کرین انکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملادیوین اور چھپادیوین اوپر
انکے دین انکا کہ کیش اسمعیل ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین
پس چھوڑدے انکو اور جو کچھ افترا کرتے ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا انھون
نے یہہ حصہ بتونکا ہمارے جانور اور کھیتی ہین اچھوتے نہین کھاتا اسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانے کے ساتھ گمان اپنے کے
بیدلیل وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہا انھون نے جانورین کہ حرام کی گئی ہی پشت انکی لادنے اور سواری سے یعنے
بحایرا و سوہب اور حوامی وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ اور جانورین ہین بتونکے قربانیکے نہین یاد
کرتے نام اللہ کا اوپر انکے بلکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہی سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ شتاب جزا دیگا اللہ انکو بدلے اس چیز کے کہ تھے باندھ لیتے وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا اور کہا انھون نے جو کچھ پیٹ مین ان چارپایونکے ہی یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال
ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جورون ہمارے کے اگر زندہ پیدا ہو وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ
اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ بیچ اُسکے شریک ہین یعنے زن اور مرد اسکے کھانے مین شریک ہون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سیجزیھم وصفھم البتہ جزا دیگا اللہ کہنے انکے کی کہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہین حلال حرام مین انہ حکیم علیم تحقیق اللہ حکمت
والا ہی حلال اور حرام کرنے مین جاننے والا مصلحت بندونکی حل اور حرمت مین قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا
بغیر علم تحقیق ٹوٹا پایا ان لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم مین ہی کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے
اور عرب بیٹیونکو زندہ گاڑ دیتے تھے اس ڈر سے کہ بچپن مین کسیکے قید مین نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب مین عام تھی اس
خوف سے کہ اگر یہہ بڑین ہونگین تو انکے بیاہ مین مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل سے مارتے ہین
وحرموا ما رزقھم اللہ افتراء علی اللہ اور حرام کیا اس چیز کو کہ دی تھی انکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹ باندھکر
اوپر اللہ کے قد ضلوا وما کانوا مھتدین تحقیق گمراہ ہوئے اور نہین ہین راہ پانیوالے طرف حق کے وھو الذی
انشا جنت معروشت وغیر معروشت اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کیے باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے
ہوئے بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہین جو لوگون نے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ اُوگے ہون
جنگل مین والنخل والزرع مختلفا اکلہ اور پیدا کیے درخت کھجور کے اور کھیتیان درانحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ مین
اور مزے مین والزیتون والرمان متشابھا وغیر متشابہ اور پیدا کیا زیتونکو اور انارکو درانحال کہ یکسان ہین پتے اُسکے
اور غیر یکسان ہین مزے مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ مٹھے کلوا من ثمرہ اذا اثمر واٰتوا حقہ یوم حصادہ
کھاؤ پھل ہر ایک کے سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اسکا دن کاٹنے اسکے کہ یعنی اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو
اور باغ کا میوہ توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہی نہ زکوٰۃ مفروضہ کیونکہ
زکوٰۃ مدینہ مین فرض ہوئی ہی اور یہہ آیتہ مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہی اور یہہ آیتہ مدنی ہی لکھا ہی کہ ثابت
بن قیس رض کے کھجورین قریب پانچ سو کے تھین اُنھون نے اُن سب کے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کر دیے یہانتک کہ ایک نہ رہا یہہ
آیت آئی ولا تسرفوا اور مت حد سے گذر وصدقہ دینے مین بعضے جو ہی سب یکبار مت تصدق کرو معالم مین ہی کہ مت منع کرو
صدقے کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور اسراف مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہی اگرچہ تل کا
دانہ ہو اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خانہ ہو انہ لا یحب المسرفین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو و
من الانعام حمولۃ وفرشا اور پیدا کیے جانور لمبے بوجھ اُٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے لگے ہوئے جیسے بکری اور
بھیڑ یعنے بڑے جانور اور چھوٹے کلوا مما رزقکم اللہ ولا تتبعوا خطوات الشیطن کھاؤ اس چیز سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا
اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطانونکی یعنے اسکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام مت کرو اسکے کہنے سے انہ لکم عدو مبین
تحقیق وہ واسطے تمھارے ہی دشمن ظاہر ثمانیۃ ازواج اور چار پایون مین سے پیدا کیے آٹھ زوج سمجھ لیجیے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہی
کیونکہ زوج اُسے کہتے ہین جو اپنے جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس ذکر زوج انثی کا ہی اور انثی زوجہ ذکر کی پس آٹھ زوج آٹھ فرد
ہین من الضان اثنین ومن المعز اثنین بھیڑ مین سے دو زوج اور بکر مین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قل آلذکرین
حرم ام الانثیین امّا اشتملت علیہ ارحام الانثیین کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر
اُسکے بچہ دان ان دو مادون کے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ بکتونی بعلم ان کنتم صادقین خبر دو مجھکو ساتھ امر معلوم کے

جو دلالت کرے اسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہی اگر ہو تم سچے اُس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ ءٰالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دونرون کو حرام کیا ہی اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہی بچیدان ان دو مادونکے نے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اس تحریم کے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اول چیزونکو کہ ہمارے باپون نے حرام کین تھین آپنے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی عوف نے کہا اللہ نے تحریم کی ہین یہہ آیت نازل ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے پیدا کئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کی طرف سے ہی یا مادہ کی عوف چپ ہوا اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہی تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر باشتمال رحم کے واسطے سے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ ای ابن مالک جواب نہین دیتا اسنے کہا کہ تمہین کچھہ بات کہو کہ مین سنون حضرت نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہی ظالم تر اس سے جو باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گواہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے بڑے انکے مین جو یہہ باتین مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہی کہ بانی اس قاعدے کا تھا حضرت نے فرمایا ہی کہ مین اسکو دوزخ مین دیکھا دوزخی بدبو اسکے سے رنج مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمونکو کہ دین جاہلیت پر محکم ہین مشرکون نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہوئے حرام کونسا رہا یہہ آیت اُتری قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا مین بیچ اس چیز کے کہ وحی کی گئی ہی طرف میری حرام کیا گیا اوپر کسی کھانیوالونکے کہ کھاوے اسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا لہو ڈالا ہوا رگونمین یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ پلید ہی یا مارا گیا ہوا ساتھہ فسق کے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے اسکے کے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہو اور اسکو فسق اسوسطے کہا کہ اس عمل سے شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگون کا مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اُسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزونسے کھاوے مہربان ہی بے بسون پر کہ انکو ان محرمات کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر ان لوگونکے کہ یہودی ہوگئے حرام کیا ہم نے ہر جانور ناخن والا جیسے شیر اور باز بعضون نے کہا کہ جسکی منگار اور سم ہی وہ اسمین داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شترمرغ اور بطہ ہی کہ یہود پر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اور گائی اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر انکے چربی انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا مگر جو اٹھا رہے ہون پیٹھین انکی اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان انکے یا جو لپٹ رہے چربی ساتھہ ہڈی کے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے انکو بسبب سرکشی انکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر دیتے مین ہر چیز کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وہ تجھکو

ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ خبر کے کہ مین نے تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ
رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین لاتا وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اُسکا
قوم گنہگارونسے کہ جھٹھانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت عذاب سے ہی چھوٹنا عذاب سے نہین بیت دیکھہ ای رافت یہہ
قوم مجرمین کا حال ہی ؛ رنج سے انکو نہین اہمال گو امہال ہی ؛ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا
آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین اس آیت مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی
پیچھے نزول آیت کی مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے یہہ بات سچ ہی کہ سب چیز اللہ کے
ارادیسے ہی لیکن انکا اعتقاد یہہ تھا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ شریک لاتے ہم اور نہ حرام
کرتے ہم کچھہ شئی بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اُسی کے فرمانے سے کیا كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا
بَأْسَنَا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹھایا ان لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے یہانتک کہ چکھا عذاب ہمارا
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھہ علم کہ اس سے اپنی باتون پر دلیل لاؤ پس نکالو اور ظاہر
کرو تم اُسکو واسطے ہمارے إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین مگر گمان
کی اور نہین تم مگر جھوٹ بولتے قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس کوئی دلیل نہین ہی آئی قول کی پس واسطے
اللہ کے ہی دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ پس اگر چاہتا اللہ ہدایت کرتا تمھین سبکو قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ
أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین کہ اللہ نے حرام کئے ہین یہہ محرمات تمھارے کہ جانور اور کھیتی وغیرہ ہین
فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس اگر گواہی دیوین واسطے اپنے پس مت گواہی دے تو ساتھہ انکے یعنے انکی تصدیق تو اسمین مت کر وَلَا
تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ اور مت پیروی کر خواہشون انکے کی
کہ جھٹھایا آیتون ہمارے کو حلال اور حرام مین اور مت پیروی کر انکی کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے اور وہ ساتھہ پروردگار اپنے کے
شریک لاتے ہین بتونکو قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑھونمین اوپر تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے نے
سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت اور دو آیتین اوسکی آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین امر اور نہی وہ کسی شریعت مین منسوخ نتھے اور انمین سے ہی أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتھہ خدا کے کچھہ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا اور ساتھہ مان باپ کے احسان کرنا سمجھہ لیجیے کہ گوہر توحید اور مرجان احسان
والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہی وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
مِنْ إِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کیسے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ہم روزی دیتے ہین تمکو اور انکو جب ہم رزق دینے والے ہین تمھارے اولاد کے پھر
تم کیون ناحق قتل کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیونکے جو کچھہ ظاہر ہی اسمین سے اور جو کچھہ چھپا
لکھا ہی کہ فواحش زنا ہی عرب والے لوگونسے پنہان زنا کرتے تھے اور بعضے اوباش بے باک ظاہر کرتے تھے اُسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہی
کہ ظاہر خمر ہی اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہی باطن نیت وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو تم جی کو جو حرام کیا ہی اللہ نے
مگر ساتھہ حق کے کہ قصاص ہی یا قتل مرتد ہی یا رجم زانی محصن ہی ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یہہ چار نہی اور ایک امر جو مذکور ہوئی
نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ اسکے تو کہ تم سمجھو کہ راہ سیدھی یہہ ہی وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور مت نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو اسمین مگر ساتھ اسطرحکے کہ وہ بہت اچھی ہی جیسی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت
کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچین دو یتیم جوانی اپنے کو وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپکو اور تول کو ساتھ انصاف کے
نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قادر نہین ہین اسپر کہ پلہ ترازو کا بال برابر نہ جھکے
یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اسکے کے یعنے اگر ماپنے تولنے مین
بے قصد تمہارے کچھہ قصور واقع ہو اور تمہارے جی مین منظور انصاف ہو تو اسکو معاف کرینگے ہم وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
اور جب کہو تم حکم کرنیمین یا گواہی دینے مین پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمہارا
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھ اللہ کے وفا کرو تم یعنے احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
یہہ تین امر اور ایک نہی کہ بیان کئی نصیحت کرتا ہی خدا تمکو ساتھ اسکے تو کہ نصیحت پکڑو تم وَاَنَّ هٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے ہین ہم حکم
دسوان اور وہ یہہ ہی جو مذکور ہوے دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شریعت سے اس سورہ مین صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ
میری ہی سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور مت پیروی کرو
راہون پراگندہ کی اور دینون مختلفہ کی پس دور پھینک دینگے وہ تمکو راہ حق سے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یہہ متابعت
کرنا فرماتا ہی اللہ تمکو ساتھ محافظت اسکے کے تو کہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعود رض سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ایک
خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہی پھر اور خط چپ و راست اسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہہ راہین ہین شیطانونکی کہ ہر راہ پر شیطان
لوگونکو بلاتا ہی پھر یہہ آیت پڑھی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا آہ اور صورت اسکی یہہ ہی راہ سیدھی راہ شریعت ہی چلو اسپر اور چپ و راست کی
راہین شیطانکے ہین بچو ان سے ہر ایک پر شیطان کھڑا بلاتا ہی کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہی دیکھو اسکا کہا نمانیو اعجاز البیان مین ہی کہ
احاطہ اللہ کا ساتھ سب اشیا کے ثابت ہی واللہ بکل شیء محیط اور وہ احاطہ وجودی یا علمی باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک
ہی چنانچہ فرمایا ہی صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور نظم جس جا کہ قدم دھرا تیرا ہی کو تھا ؛ جس گوشہ کو
دیکھا تیرا ہاؤ ہو تھا ؛ کہتے ہین کہ رفت جو جانب غیر یہی ہی ؛ مین نے تو جدھر نظر اٹھائی تو تھا ؛ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ پھر پڑھہ اوپر انکے کہ دی ہمنے موسی کو کتاب
تورات واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہی اسکے احکام پر اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین
کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزاء پروردگار اپنے کے ایمان لاوین وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبَارَكٌ
فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور یہہ قرآن کتاب ہی کہ اتاری ہمنے اسکو برکت والی پس پیروی کرو اسکی اور بچو مخالفت اسکے سے
تو کہ تم رحم کئے جاؤ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا اتارا ہی ہمنے قرآنکو اسواسطے تو کہ نکہو تم ای عرب والو کہ سوا اسکے
نہین کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہم سے یعنے یہود اور نصاری وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے انکے
سے غافل یعنے یہود اور نصاری جو اپنی کتاب پڑھتے تھے تو ہم نہین سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری مین نتھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور قرآن اسواسطے نازل کیا تو کہ نکہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاری پر اتری ہی
البتہ ہوتے ہم راہ پانیوالے زیادہ انسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئے تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے

یعنی قرآن کہ تمھاری زبان مین اترا اور ہدایت کہ جسنے متابعت اسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنون کے یہہ تینون صفتین قرآن کی ہین
اور بعضون نے کہا ہی نبی آخر زمانکے ہین اور بینۃ بمعنے گواہ ہی یعنے حضرت گواہ امت ہین اور ہدایت رحمت ہین واسطے مہمانونکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ جھٹلاوے آیتون اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے انسے البتہ جزا دینگے ہم ان لوگونکو کہ پھر رہتے ہین آیتون ہمارے سے برا عذاب
باشدت عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نہین انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب
قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آوین انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیکو انکی عذاب دینے کو انکے اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آوین
سب آیتین اسکی مراد ان نشانیون سے علامتین قیامت کی ہین جیسے نکلنا دجال اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسیٰ کا اور ظہور حضرت مہدی کا
ظاہر ہونا یاجوج اور ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آوین بعضے نشانیان پروردگار تیرے
کہ واسطے قیامت کے مقرر رکھین ہین يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جسدن آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے
کی نہ نفع کریگا کسی نفس کو ایمان اسکا کہ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا تنہا ایمان لانا پہلے پس اس دن سے
یا نہ کمائے تھے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی سمجھ لیجیے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیتہ کو طلوع شمس کہا ہی جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات
اسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان[1] معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہین ٹلیگی توبہ اور استغفار کرینگے اور سمجھینگے
کہ کار عظیم خلوت خانہ غیب سے عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہی پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اسمین روشنی نہوگی سب لوگ
دیکھینگے بیچ آسمان کے اگر پھر مغرب کیطرف مراجعت کرکر غروب ہوجاویگا اسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ اس شخص کا کہ ایمان مین نیکی
نہین کمائی اور یہہ دلیل ہی اسی شخص کی کہ عمل کو ایمان مین داخل جانتا ہی جو عمل کو ایمان مین نہین داخل کرتا ہی وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہی
اسدن مین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد نیکی سے اخلاص ہی یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہین کرتا ویسا ہی اسدن منافق کا کہ بے
اخلاص ہی حضرت حسن بصری نے کہا ہی کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کئے ہون اور
نیکیان چھوڑے ہون جب یہہ نشانی دیکھے تب نیکیان کرنے لگے اسکی نیکیان مقبول نہین اور معالم مین ہی کہ اسدن ایمان کافر کا اور
توبہ فاسق کی مقبول نہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ توبہ منقطع نہین ہوتی ہی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو نشانیون کے ہم بھی منتظر ہین جب ظاہر ہوئین وای ہی اوپر حال تمھارے کے اور وای ہی اوپر احوال
ہمارے کے اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبرون اور بعضے کتابون پر ایمان لائے
اور بعضون سے کافر ہوئے وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر فرقے
ہوگئے نہین تو قتال انکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا انکے نہین ہی حکم آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے یا مراد اس
قول سے بدعت والے ہین اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ نہین ہی تو انمین سے بیچ کسی چیز کے کہ تو انسے بیزار ہی اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ حکم انکا طرف اللہ کے ہی چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے
پھر خبر دیگا انکو دن قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے دنیا مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے
ساتھ بھلائی کے پس واسطے اسکے دس برابر اسکے ہین امام ماتریدی نے کہا ہی کہ مراد تعین عدد نہین بلکہ اظہار تفضل ہی ساتھ

[1] یعنی تہجد خوان ۱۲

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق مین ہی کہ جس سے ایک حسنہ ہو اسکے واسطے مین دس حسنہ پہلے اس سے جب وہ اُس ایک حسنہ کو پہنچتا ہی ایک حسنہ یہہ کہ اُسکو عدم سے وجود مین لائے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائے تیسری تربیت کی چوتھی رزق دیا پانچوین پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اتاری ساتوین نیکی بدی بیان کردی آٹھوین توفیق نیکی کی دی نوین اخلاص عنایت کیا دسوین قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنی وجود مین آئے تب بندون سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے تو نہوتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور جو کوئی آوے ساتھہ برائی کے پس نہین بدلا دیا جاویگا مگر مانند اُسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ اس قوم کو اپنے کہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی تحقیق مین ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین استوار کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہی درحال کہ ابراہیم سب دینون سے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری یا حج میرا کیا اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ مین زندگی مین انپر ہون وَمَمَاتِيْ اور موت میری یعنے وہ چیز کی جسپر مرتا ہون مین ایمان اور اطاعت سے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی نہین شریک واسطے اسکے یعنے مین عبادت مین کسیکو اسکا شریک نہین کرتا جیسے بت پرست کرتے ہین اور قربانی اُسکے نام پر کرتا ہون نہ غیر اسکے کے اور حج مین تلبیہ اُسکے واسطے کرتا ہون غیر کو اُسکے ساتھہ نہین یاد کرتا بایں صلوۃ و نسک و محیات و ممات ؛ خدا کے لئے سب ہی ای نیک ذات ؛ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور ساتھہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین اول مسلمانونکا ہون کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہی اسلام مین امت سے لکھا ہی کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھونمین پروردگار درحال انکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہی پس ماسوی سب مربوب اور مخلوق اُسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لائق نہین ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کماتا کوئی جی کچھہ برائی مگر وبال اسکا اوپر اسکے ہی ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای سردار و عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمھاری میری گردن پر ہی حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھہ اُٹھاتا کوئی بوجھہ اُٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمھارے کے ہی بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو دن قیامت کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے دنیا مین دین کے کافرون اور سچ جھوٹ انکا ظاہر ہوجاویگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا تمکو ای آدمیو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنون کے یا تمھین ای امت محمدیہ کیا خلیفہ گذرے ہوئے امتونکا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمھارا کو اوپر بعضونکے درجونمین تو کہ آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ دی ہی تمکو مال اور جاہ سے تاکہ شکر غنیا ظاہر ہو اور صبر فقر اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی بے شکر ونکو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی شکر کرنیوالونکو سورہ اعراف مکی ہی دو سو چھہ یا پانچ آیتین ہین تین ہزار تین سو پچیس کلمے ہین چودہ ہزار تین سو پندرہ حرف ہین فواصل اسکی مثل ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ انعام کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر حجت کا ساتھہ کافرونکے والزام اُنکے کا تھا اور وعدہ مومنونکا اور وعید کافرونکی اس سورہ مین نجات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مومنونکی اور تعذیب کافرونکی بیان کی اور یہہ بھی ہی کہ آخر سورہ انعام مین ذکر عقاب کا کافرون اور غفران اور رحمت کا مومنونکے حق مین تھا اول اس سورہ اعراف مین ذکر ڈرانیکا کافرونکے اور پند دینے کا مومنون کے ارشاد کیا ❊ ❊ ❊ ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المص یہہ قرآن کا نام ہی یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسمونکی طرف اشارہ ہی کہ الٰہ اور لطیف اور ملک اور صبور ہین یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہی کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہین یا ایما ہی طرف الصبور کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسما کے اور بعضے طرف افعال کے ہین اور تقدیر یہہ ہی کہ انا اللہ اعلم و افصل مین اللہ ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا دانا تر سب سے ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون یا الف اشارہ بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہی اور میم کنایت جامعیت سے ہی کہ حقیقت محمدی ہی اور صاد صورت محمدی ہی علیہ الصلوۃ والسلام یا الف ازل کا ہی اور لام ابدی اور میم مابین ازل اور ابد اور صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل اور فی الحقیقت یہان نہ اتصال کی گنجایش ہی نہ انفصال کی نمایش **نظم** یہہ برون ہی راہ فصل و وصل سے ❊ کام باہر ہی یہہ فرع و اصل سے ❊ نی ہی معنے نی عبارت اس جگہہ ❊ نی کنایت نی اشارت اس جگہہ ❊ نی نہان ہی نی عیان ہی نی بیان ❊ نی بھی شک نی وہم ہی نی یہان گمان ❊ بات یہہ برتر ہی عقل و وہم سے ❊ کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے ❊ نی تکلم نی ہی نظارا یہان ❊ جز خموشی کے نہین چارا یہان ❊ رافتا چپ ہو کہ اولی ہی سکوت ❊ سمجھ کیا تو رمز حی لایموت کِتَابٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْہُ یہہ کتاب ہی کہ اُتاری گئی طرف تیرے پس چاہیے کہ نہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنے اُسکے پہنچانے مین دل تنگ نہو اور جھٹھانے سے قوم کے کہ غم نکر کہ یہہ کتاب تجھ پر اُتری ہی لِتُنْذِرَ بِہٖ وَذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ تو کہ ڈراوے تو کافرونکو ساتھ اسکے اور نصیحت دے واسطے مومنون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ پیروی کرو ای مکلفو اس چیز کی کہ اُتاری گئی ہی طرف تمھارے پروردگار تمھارے سے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اور مت پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستونکی مراد بت ہین کہ کفار انکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین انس اور جن ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَاھَا فَجَآءَھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ اور بہت اہل بستیون کے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک کا کیا ہمنے انکے پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے جیسے قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھ لیجیے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی انمین نہین پس بلای ناگہانی بری ہوتی ہی **بیت** خبر نہووے اور آجاوے آفت ای رافت ❊ خدا بچاوے ہر ایک جی کو ایسی آفت سے فَمَا کَانَ دَعْوٰھُمْ اِذْ جَآءَھُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا ظَالِمِیْنَ پس نتھا پکارنا انکا جب آیا انکے پاس عذاب ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولون کو جھٹھاتے تھے سمجھ لیجیے کہ گناہ کا اقرار کرینگے اور انکے گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہو جاویگی اور حال آنکہ وقت نزول عذاب توبہ اور استغفار فائدہ نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان لوگون سے کہ بھیجا گیا ہی طرف انکے پیغمبر اور یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرین گے ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرون سے اور یہہ سوال ادائے رسالت کا ہوگا **بیت** وہ سوال عنف اور تعذیب ہی یہہ سوال شرف اور تقریب ہی ۔ بعضون نے کہا ہی کہ امتونکو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور انبیاونکو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون انکی کے اقوال اور افعال اُنکے ساتھہ علم اپنے کے کہ جان لیا ہی تمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپسمین کہا ہی اور نتھے ہم غایب اور بے خبر گفتار اور کردار اُنکے سے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اسدن حق ہی لکھا ہی نامہ اعمال کو تولینگے ترازو مین اُسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اور یہہ واسطے اظہار معدلت ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار رسالہ راہ ہی اور پلہ اُسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہی نیکیان پلہ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس اس کسیکی کہ بھاری ہوئی تول اسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے سمجھہ لیجیے کہ موازین کو اگر جمع موزون کی کہیے تو یہہ معنے ہونگے کہ عمل تلے ہوئے اسکے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہیے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر نظر کیجیے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھہ طاعت کے ہی اور سبکی ساتھہ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جان اپنے کو بسبب اسکے کہ تھے ساتھہ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ سچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو ای آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش کو ہی یعنے قدرت دی ہمنے تمکو ای قریشیو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین **بیت** بہت نعمت ہی اور شاکر ہین اندک ۔ سپاس حق کرے سو سو مین ہی یک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتونمین باپون کے پھر صورتین بنائین تمھاری رحمونمین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدۂ تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہو سجدہ کرنے والون سے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کیا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین بہتر ہون آدم سے خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہی اور پیدا کیا ہی تو نے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار صورت کے جانی کہ عنصر سے بنی ہی اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اس سے ہی اور باعتبار حقیقت کے وَنفخت فیہ من روحی اشارت اُس سے ہی ملاحظہ کرتا دیکھتا کہ بہتری آدم کو ہی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ خاک بہتر ہو نار سے کیونکہ آتش خائن ہی کہ جو اُسے دو نیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہی پس امین

بہتر ہی خاکسے اور آتش منکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہی تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہی چنانچہ نقش معرفت قبول کیا کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہی چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا ففسق عن امر ربہ **بیت** خاک کا رتبہ عجب ہی ارجمند پست ہی ظاہر مین باطن مین بلند قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ کہا اللہ نے ابلیس کو پس اتر آسمان سے یا بہشت سے یا مرتبہ بلند سے کہ طاعت کے سبب سے تھا اوپر منزل پست کے بواسطہ معصیت کے کہ تجھ سے ہوئی نہین لائق واسطے تیرے یہہ کہ بکبر کرے تو بیچ آسمان کے کہ وہ جگہہ فرشتونکی ہی جو ڈرانے والے اطاعت کرنیوالے مین یا نیچا ہے تجھکو کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہی پس نکل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق تو ہی ذلیلون سے بیان مین ہی کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ مین پس حق تعالی نے بری شکل کردی اسکی قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور نا امید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اُسدن تک کہ قبرون سے اُٹھائے جاوین آدمی قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ کہا اللہ نے تحقیق تو ڈھیل دیے گیونسے ہی سمجھہ بیٹھے کہ ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ رہون قیامت تک سو حق تعالی نے اُسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخہ اولی تک اسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی الی یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ تیرا ارادہ گمراہ کرنے کا ہی لوگونکے پس نفخہ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہین تجھے ڈھیل دی قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ کہا ابلیس نے پس قسم ہی اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے آدمیون کے اوپر راہ تیرے کہ سیدھی ہی یعنے دین اسلام کے اور انکو اس راہ سے پھیرونگا ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ آونگا مین انکے پاس آگے انکے سے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا انکو کہ بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے انکے سے یعنے کار دنیا سے اور انکی نظرون مین اُسکو زینت دونگا وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ اور آونگا مین سیدھے انکے سے یعنے طرف حسنات انکی سے اور الٹے انکو عیب اور ڈالونگا بائین انکے سے یعنے جہت سیات انکی سے اور انکو دلونہین اُنکے شیرین کرونگا مین سمجھہ بیٹھے کہ شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا مین لوگونکو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے فوق انکے سے تو کہ حایل ہو درمیان بندے کے اور اللہ کی رحمت کے وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ اور نہ پاویگا تو کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہین پہچانینگے قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم مین سے سب سے یعنے تجھ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے ای آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی بہشت مین پس کھاؤ میوون سے بہشت کے جہان سے کہ چاہو یا جہان سے کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اور مت نزدیک جاؤ جنس اس درخت کے کہ گندم ہی یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہو جاؤگے ظالمون سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ ظاہر کردیوے واسطے انکے جو کچھہ کہ چھپایا تھا اُنسے شرم گاہون انکی سے سمجھہ بیٹھے کہ اہل بہشت کی عورت چھپادی تھی ابلیس نے سمجھا کہ نافرمانی سے یہہ لباس انکا دور ہو جاویگا پس چاہا کہ انکو معصیت مین ڈالے تاکہ لباس دور ہو کر فرشتون مین رسوا ہون مار اور

طاؤس کی مدد سے بہشت مین آکر انکو ورغلایا چنانچہ قصہ اسکا سورۂ بقر مین مسطور ہوا ہی وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوا کو نہین منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے
اس درخت کے سے مگر اس خطرے سے کہ ہوجاؤ تم دونو فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت مین یا ایسے زندے کہ
مرو ہی نہین حضرت آدم نے باوجود اس وسوسہ کے کھانے مین اُسکے تامل کیا ابلیس پر تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ
لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوا کے آگے کہ البتہ مین واسطے تمہارے خیرخواہون سے ہون اور شفقت
سے کہتا ہون کہ یہہ کھالو تو کہ نہ مرو آدم علیہ السلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹھ پر نہین کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے
فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس نے کھینچ لیا اُن دونونکو یعنے مرتبہ بلند سے گرادیا ساتھہ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا
الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا ان دونون نے میوہ اُس درخت کے سے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہوگئین واسطے
اُنکے شرمگاہین انکی کہ لباس تن سے گر پڑا ننگے رہ گئے اخبار مین ہی کہ سوا آپس کے اور کسی نے انکو ننگا نہین دیکھا اور آپس
مین ایک دوسرے کو دیکھہ کر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا ان دونون نے کہ ڈھانکتے
تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کے سے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اسکے پتون سے اپنا ستر عورت کرکر
ادھر ادھر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا انکو پروردگار انکے نے کیا نہ منع کیا تھا
مین نے تم دونون کو کھانے اس درخت کے سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ کہا تھا مین نے
تمکو کہ تحقیق شیطان ہی واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور دشمنی اسکی وقت نکرنے سجدے کے ظاہر سب فرشتون پر روشن ہوگئی تھی
لکھا ہی کہ وقت بھاگنے کے حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم مجھہ سے بھاگتا ہی تو انھون نے کہا نہین بلکہ بھاگنا میرا سبب
حیا کے ہی تجھہ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق تعالی سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونون نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانون اپنی کے یہہ نا
فرمانی کرکے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ کہا حق تعالی نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین مین بعضے تمہارے واسطے بعضون کے
دشمن ہین آدمی اور شیطان اور مار اور طاوس سب آپسمین ایکدوسرے سے دشمن ہین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے جاے قرار ہی اور فائدہ ہی ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام غمگین
ہوئے یہہ جان کر کہ پھر بہشت مین نہین آنے کے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالی نے
بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کے سے حضرت
آدم کی تسلی ہوئی کہ پھر بھی بہشت مین آوینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہی ای بیٹو آدم کے تحقیق
اُتارا ہمنے اوپر تمہارے پہناوا پھر اُسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ڈھانکتا ہی شرمگاہ تمہاری اور دوسری اُتارا
پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھہ لیجئے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہی اور ماورا اسکے ریش ہی تفسیر امام زاہدی مین ہی
کہ لباس روئیکا کپڑا ہی اور ریش ریشم اور کتان اور پشم کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ریش متاع خانہ ہی واللہ اعلم وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ذٰلِكَ خَيْرٌ اور پہنا وا بچاؤ کا یہہ بہتر ہی یعنے جامہائے حرب جیسی زرہ اور حلیہ کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا موٹا کپڑا بہتر ہی مہین سے
کہ شکست اور تواضع نکلتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رداء بلند اور ازار غلیظ پہنی ہی رسالہ انواع اللباس مین بیان اسکا
بتفصیل لکھہ دیا ہی مین نے جس کسیکو شوق ہو اسمین دیکھہ لے سمجھہ لیجئے کہ محققون کے نزدیک لباس تقویٰ اللہ کی یاد ہی کہ اُس
سبب سے عیب آدمی کا چھپتا ہی **مصرعہ** طاعت حق ساتر ہر عیب ہی ؛ یا لباس تقویٰ عفت ہی یا حیا یا ترس آلہی یا التزام
طریقۂ نیک اور بحر الحقائق مین ہی کہ لباس دو قسم ہی لباس فتویٰ اور لباس تقویٰ لباس فتویٰ مفوض بامر شریعت ہی اور
لباس تقویٰ متعلق بحکم حقیقت لباس فتویٰ سے بدن فائدہ اٹھاتا ہی کہ شرمگاہ اسکی چھپاتا ہی اور لباس تقویٰ سے ہر ایک
دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا ہی اور ساتھہ ہر یک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہی بہرۂ دل لباس تقویٰ سے صدق ہی بطلب
مولیٰ اور اس سے پوشیدہ ہوتی ہی سوآت دنیا اور ما فیہا اور حظ روح لباس تقویٰ سے محبت خدا ہی اور اس سے مستور ہوتی
ہی سوءت تعلق بغیر مولیٰ اور نصیب سر لباس تقویٰ سے شہود انوار لقا ہی اور اس سے چھپتی ہی رویت ماسوا اور حصہ خفی لباس
تقویٰ سے بقا اسکی ہی بہویت حق اور اس سے پنہان ہوتی ہی سوآت ہویت خلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہو جاتے
ہین اور پردۂ پندار چہرۂ وجود متکبر سے دور ہو جاتا ہی اور مشاہدۂ لمن الملک الیوم غرفۂ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہی
**نظم** کل شیٔ ہالک الا خدا ؛ فانی و معدوم ہی سب ماسوا ؛ کون ہی اسکے سوا کونین مین ؛ دین مین دنیا مین اور آئین مین ؛ ہی
احد کہہ تو یکانہ لا شریک ؛ کوئی ہی نی تھا نہ ہو اسکا شریک ؛ ہی وہی اول وہی آخر دلا ؛ ہی وہی باطن وہی ظاہر دلا ذٰلِكَ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کے سے ہی کہ شرمگاہ آدمیون کی پوشیدہ ہو اور درختون کے پتے
باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
ای بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکال دیا مان باپ کو تمہارے بہشت سے
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اُتار لیا تھا اُنسے لباس انکا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا تو کہ دکھلاوین انکو شرمگاہ انکی یعنے سبب یہہ تھا کہ
ننگے ہو کر بہشت سے گر پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہی تمکو وہ
اور کنبا اسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم انکو انکے بدن لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمہارے جسم کثیف ہین وہ
تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنون سے ڈرنا لازم ہی اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کیا ہی
ہمنے شیطانونکو دوست واسطے ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانونکو دوست
کافرون کا کیا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی
انکو منع کرے قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے
حکم کیا ہمکو ساتھہ اسکے غرض یہہ ہی کہ ہم اپنے باپونکی تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہی قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ نہین حکم فرماتا ساتھہ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک
باتین فرماتا ہی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے جو کچھہ نہین جانتے کہ اسنے فرمایا ہی قُلْ
اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا ساتھہ انصاف کے یا ساتھہ توحید کے کہ سر انصاف ہی وَاَقِيْمُوْا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو منہون اپنے کو طرف قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد معنی زمان سجود یا مکان سجود ہی اور مراد اس سے صلوٰۃ ہی یا یہہ معنی ہی کہ توجہ کرو ساتھہ عبادت خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے کہہ ہو دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل پڑھینگے وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور عبادت کرو اللہ کی درحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اُسکے دین اور طاعت كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آوگے تم طرف اُسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تمکو اوپر اعمال تمھارے کے یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی خاک مین پھر لیجا ویگا فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی اوپر اُنکے گمراہی اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ تحقیق ان گمراہون نے پکڑا شیطانونکو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین یَا بَنِي آدَمَ اے بیٹو آدم کے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہی اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ خاص ہی مسلمانونکو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد وزن برہنہ طواف کرتے تھے اور اپنے گناہونکی بخشش اسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے اور طعام اندک پر قناعت کرتے تھے اور اسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کی سزاوار تر ہم ہین حق تعالیٰ نے انکو منع کیا اور فرمایا اے مسلمانو خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ لو زینت اپنی نزدیک ہر مسجد کے کہ طواف اسکا کرتے ہو یا نماز اسمین پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہی کہ واسطے نماز کے پہنے بعضون نے کہا ہی زینت کنگھی کرنا ہی ڈاڑھی مین امام قشیری نے کہا ہی کہ مراد زینت سر پر ہی نہ آرائش ظواہر اور حقیقت یہہ ہی کہ ظاہر ستر عورت چاہئے واسطے نماز کے اور باطن دل در کار ہی واسطے نیاز کے **بیت** وُہ سجدہ کیا جو با جسام آب و گل ہووے ؛ نماز وُہ ہی کہ جسمین نیاز دل ہووے وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اور کھاؤ ایام احرام مین گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزین اور پیو دودھہ اور سب پینے کی چیزین اور مت حد سے نکل جاؤ کہ حلال کو حرام ٹھہراؤ یا زیادہ بھوک سے کھاؤ **بیت** رفت اللہ نے ارشاد کیا ہی کہ کُلُوا ؛ پرہیہ کب ہمکو کہا ہی کہ کلوا بہ گلو ؛ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالون کو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہین قوت القلوب مین ہی کہ ایکدن مین دو بار کھانا بھی اسراف ہی عبد اللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن درویش مین ڈالا دین اسراف نہین ہی اسراف وہ ہی کہ برضاے حق نہووے **بیت** رفتا گر کوئی کہے اسراف مین نیکی نہین ؛ درجواب اُسکے تو کہہ کہ چھوڑنا اسراف ہی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ کہہ کسنے حرام کی ہی زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی ہی یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے ہین محض قدرت اپنی سے واسطے بندون اپنے کے نباتات مین سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات مین سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن مین سے جیسے زر و خود اور کہہ کسنے حرام کیں ہین پاکیزہ چیزین رزق سے جیسے مکلف کھانے پینے گوشت گہی پلاؤ نان دودھہ دہی یا حلال چیزین مانند بحیرہ وسائبہ کے قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کہہ یہہ زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکین اور پاکیزہ کھانے واسطے ان لوگون کے ہین کہ ایمان لائے ہیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور فاجر انکی تبعیت سے شریک انکے ہین دنیا مین لیکن نعیم جاودانی مسلمانون کو ہوگی خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ پاکیزہ اور بے شریک دن قیامت کے كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور احکامونکو واسطے اس قوم کے کہ جانتے
ہین قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ حرام کیا پروردگار میرے نے گناہان کبیرہ کو کہ
موجب بڑے عذاب کے ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر ہین اُنمین جیسے کفر اور چھپے ہین جیسے نفاق وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور
حرام کیا ہی گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہین اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھہ ناحق کے یہہ تاکید ہی کیونکہ ظلم اور کبیرہ ساتھہ حق کے نہین
ہوتا وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا اور حرام کیا ہی یہہ کہ شریک لاؤ ساتھہ اللہ کے وہ چیز کہ نہین اُتاری اللہ نے
واسطے اسکے دلیل وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور یہہ کہ کہو ساتھہ جھوٹھہ کے اوپر اللہ کے جو کچھہ کہ نہین جانتے جیسے
کھیتی اور جانورونکا حرام ٹھہرانا ہی اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہی وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اور واسطے ہر امت کے ایک وقت ہی
مقرر انکے زندگانی کا یا ہر امت کے واسطے سوا مومنونکے ایک وقت ہی مقرر عذاب کا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس جب آتا ہی وقت انکا نہ پیچھے رہ جاتے ہین اس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے جاتے ہین ساعت
سے مراد آن ہی نہ ساعت منجمان **بیت** پیش و پس پھر نہین ہوتا جو اجل آتی ہی ؛ رافتا بس اسیدم جان نکل جاتی ہی یَا
بَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ای بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص
ہی مشرکان عرب کو اور اصح یہہ ہی کہ عام ہی يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب میرے کی یا
احکام شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹھانے
سے اور نیکی کرے پس نہین ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ اور جن لوگون نے جھٹھایا نشانیون ہماری کو اور تکبر کیا اُن سے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے
آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيَاتِهٖ
پس کون شخص ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھہ کہ زن اور فرزند اور شریک اسکا ٹھہراوے
یا جھٹھاوے آیتون اسکی کو کہ اتاری ہین اُسنے اور اسمین انکار نبوت کا بھی ہی اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتَابِ
یہہ لوگ جھوٹھہ باندھنے والے اور جھٹھانے والے پہنچیگا انکو حصہ انکا لوح محفوظ سے یعنے جو انکی تقدیر مین لکھا ہی عذاب
اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھہ کہ لکھا نامۂ اعمال مین اُنکے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ یہان تک کہ جب
آوینگے انکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور لشکر انکا ہی قبض کرتے ہونگے روحون انکی کو قَالُوْٓا اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے انکو غصے سے کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے انکو سوا اللہ کے اب
آوین اور اللہ کا عذاب تم سے دفع کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہینگے کافر کھوئے
گئے ہم سے اور گواہی دینگے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ وہ تھے کافر قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اُن امتون کے کہ گذرے ہین پہلے تم سے اوپر دین آئین تمھارے جنون
سے اور آدمیون سے اُن مین ملکر آؤ بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا جب داخل ہوگی ایک جماعت
لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اسکی ہی اور ایک ملت پر مری ہی جیسے یہود یہود کو لعنت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰٓى اِذَا ادّٰرَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہان تک کہ جب مل جاوینگے بیچ دوزخ کے سب پچھلے اُنکے واسطے پہلون اُنکے کے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار ہمارے انھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اُنکو عذاب دوگنا ہم سے آتش دوزخ سے ایک اُنکی گمراہی کا ایک دوسریکے گمراہ کرنیکا قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہی پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اور پچھلون کو واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنیکے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایک دوسریکے عذاب سے خبر نہین رکھتے تم اور یعلمون ساتھ صیغہ غائب کے بھی قرأت ہی یعنے نہین جانتے وہ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ اور کہینگے اگلے اُنکے واسطے پچھلون کے پس نہوے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی عذابکی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ پس چکھو عذاب کو بسبب اسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ تحقیق جن لوگون جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی اور سرکشی کی اُن سے اور فرمانبرداری اُنکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اُنکے دروازے آسمان کے اعمال اُنکے اور روحین اُنکے جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے کیونکہ زمین ہفتم کے ہی اور واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھول دیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے کہ بالائے آسمان ہفتم ہی وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹلانیوالے اور تکبر کرنیوالے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونے والی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانے والے نہین وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو یعنے کافرونکو لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ واسطے اُنکے ہی دوزخ سے بچھونا کہ اسپر بیٹھینگے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر کفار کو دوزخ سے چھٹکارا نہین ہی آتش کی تو تک ہی بچھی آتش کا بالاپوش ہی وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم کافرون کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کے اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سب کا بجا لانا طاقت بشری سے باہر تھا اسواسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اسکی پر کہ جتنا اُس سے ہوسکے یہہ جملہ لا تکلف نفسا الا وسعہا درمیان مین مبتدا اور خبر کے متعرضہ ہی مبتدا والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ہی اور خبر اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھ کہ تھا بیچ سینون اُنکے کے کینہ اور حسد سے چلتی ہین نیچے مکانون اُنکے کے نہرین واسطے زیادتی لذت اور سرور اُنکے کے وَقَالُوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھکر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے بکمال فضل اپنے سے راہ دکھائی ہمکو طرف اُسکے یعنے اس مقام کے یا طرف اس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور نتھی ہمکو کہ راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہی کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون توفیق الٰہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچتا نظم گر بدرقۂ لطف تیرا رہ نہ دکھائے ؛ تو تیری طرف کیسے کہین کوئی نہ جائے ؛ کسکو یارا ہی یہان قدم دھرنے کا ؛ ہان چاہے جسے کہ تو وہی تجھکو پائے ؛ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اُنکی ارشاد سے ہمنے راہ توحید کی پائی تھی

وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ یہہ ہی بہشت جسکا وعدہ تمھین دیا تھا دنیا مین وارث کیے گیے ہو تم اسکے بسبب اُن عملون کے کہ تھے تم کرتے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے والونکو دوزخ کے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارے نے سچ یعنے ہمین وعدہ ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمھین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قَالُوا نَعَمْ کہینگے ہان پایا ہمنے جو کچھ اللہ نے کہا تھا فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ پس پکاریگا پکارنے والا یعنے اسرافیل درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے یہہ کہ لعنت ہی خدا کی اوپر کافرون کے کہ عبادت کی ہی غیر محل مین الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ اور وہ ساتھ آخرت کے کافر ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخ کے درمیان فصیل ہوگی جیسی شہر پناہ کہ دوزخی بہشت مین نہ جاسکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی فضرب بینہم بسور لہ باب اس حجاب کو اعراف کہتے ہین امام زاہد نے کہا ہی کہ اعراف مشک کا ٹیلہ ہی وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانتے ہینگے وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھ چہرے انکے کے کہ بہشتیون کے سفید ہونگے دوزخیون کے سیاہ اور اس مقام کو اسیواسطے اعراف کہتے ہین کہ وہان کے رہنے والے عارف ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنین ہونگے اور اعراف مین رہنا دلیل انکے کرمت اور فضل کی ہی کہ وہان سے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اسکے رہائی سے سرور اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہی کہ ابن عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہی صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھنگے اور اپنے دوستونکو پہچانینگے ساتھہ تازگی اور سفید روئی کے اور دشمنون کو ساتھہ تیرگی اور سیاہ روئی کے بعضون نے کہا ہی کہ اعراف پر وہ لوگ ہونگے جنکے حسنات اور سیئات برابر ہین یا ابوین مین سے ایک راضی ہی ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل ہین اس تقدیر پر اعراف مین انکا رہنا بجہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین نہ جانے سے واللہ اعلم وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اور پکارینگے اعراف والے رہنے والون بہشت کے کہ جب بہشت کی طرف نظر کرینگے تو بہشتیونکو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہی اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہو جو اوپر تمھارے یا خوش ہی حال تمھارا کہ بسلامت دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ عرف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل ہون ایک قول یہہ ہی کہ آخر اُن لوگون کے کہ بہشت مین جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہی کہ میزان حسنات اور سیئات اہل عرفان کی مساوی ہونگی یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخ کو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق کو حکم سجدہ کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل اعراف بھی سجدہ کرینگے میزان حسنات انکی راجح ہوجاویگی بہشت مین داخل ہوجاوینگے وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ اور جب پھیرے جاوینگے نظرین انکی تفسیر زاہدی مین ہی کہ حق تعالی فرشتے کو فرماویگا کہ مُنہہ انکے پھیرا دو تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ طرف دوزخیون کے قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ کہینگے ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو ساتھہ

قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور انکو جمع مت کرو دوزخمین ونادی اصحاب الاعراف رجالا یعرفونهم بسیماهم اور پکارینگے رہنے
والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین انکو ساتھ چہرون انکے کہ سیاہ رو کبڑی آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے ولید
بن مغیرہ اور ابوجہل نا اہل اور عاص بن وایل اور امثال انکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگالون کو مثل بلال اور عمار اور صہیب کے
بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخ مین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو ہمپر فضل ندیگا
قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون کہینگے انکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے جمع مال تمہارے نے
یا کثرت مددگار تمہارے نے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے ان چیزون نے تمہارا عذاب دفع نکیا پھر اعراف والے اشارت طرف بلال اور عمار
اور صہیب کے کرکر کافرونکو کہینگے اهؤلاء الذین اقسمتم لا ینالهم الله برحمة آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا مین قسم کھاتے
تھے تم کہ نہ پہنچاویگا انکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین کرچکینگے تو حق تعالی انکو
اپنے کرم سے فرماویگا ادخلوا الجنة لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون داخل ہو بہشت مین نہین ڈر اوپر تمہارے اور نہ تم
اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ جب اعراف والونکو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی
کہینگے الہی ہمارے سگے بہشت مین ہمین اجازت دے کہ اُنسے باتین کرین حق تعالی حکم فرماویگا تا کہ بہشتی طرف دوزخیون کے
دیکھینگے اور اپنی قرابتوالونکو نہین پہچانینگے کہ خلقت انکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی انکو پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کہانا
پینا وہان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہی ونادی اصحاب النار اصحاب الجنة ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم الله اور
پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اس چیز سے کہ روزی دی ہی تمکو اللہ نے قالوا ان الله
حرمهما علی الکافرین کہینگے بہشتی جواب مین انکے تحقیق اللہ نے حرام کیا کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الذین اتخذوا دینهم
لهوا ولعبا جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبے کے آتے تھے اور تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے
وغرتهم الحیوة الدنیا اور فریب دیا انکو زندگانی دنیا کی نے نظم دنیا ہی بلا بیچ اس سے رفت ۔ لاتی ہی یہہ سر بہ لاکہہ آفت
شیرین ہی بذوق اثر مین سم ہی ۔ ظاہر ہی خوشی بمعنی غم ہی ۔ مانند حباب ہی نمودار ۔ کچھ اسکو نہین ثبات ای مایہ مت اسکے فریب
مین تو آنا ۔ اگر حق کو تجھے ہی منہہ دکھانا ۔ فالیوم ننسیهم کما نسوا لقاء یومهم هذا وما کانوا بآیاتنا یجحدون پس آج بھول
جاوینگے ہم انکو بیچ آگ کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اسدن اپنے کے اور جیسے تھے ساتھ نشانیون ہمارے کے انکار کرتے و
لقد جئناهم بکتاب فصلناه علی علم هدی ورحمة لقوم یؤمنون اور البتہ تحقیق لائے ہم انکو پاس کتاب کے کہ مفصل بیان
کیا ہی ہمنے اسکو اوپر علم کے وسطے ہدایت کے اور رحمت کے وسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین هل ینظرون الا تاویله نہین
انتظار رکھتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اسکیکا وعدے اور وعید سے یعنے منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہی
وہ سچ ہوتا ہی یا نہین یوم یاتی تاویله یقول الذین نسوه من قبل قد جاءت رسل ربنا بالحق جسدن آویگی حقیقت اسکی یعنے ظاہر ہوجاویگے وعدے
اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہی کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اسکو پہلے اس سے دنیا مین قد جاءت رسل
ربنا بالحق تحقیق آئے تھے رسول پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے جھٹلایا تھا انکو فهل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا
پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش کرنیوالے پس شفاعت کرین واسطے ہمارے آج کے دن او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل

یا پھیر جاوین ہم دنیا مین پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے پس نہ انکی کوئی شفاعت کریگا نہ دنیا مین پھر پیچھے جاوینگے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ تحقیق ٹوٹا دیا انھون نے جانون اپنی کو کہ بتون کے پوجنے مین عمر کھودی وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھو یا گیا اُنسے جو کچھ تھے باندھ لیتے کہ بت ہماری شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھ دن رات دنیا کے کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت کہ طلوع شمس سے غروب تک معین ہی نتھی اور تبیان مین ہی کہ چھ دن ایام آخرت کے ہین کہ ہر روز برابر ہزار سال دنیا کے ہی لیکن قول اول اصح اور اشہر ہی اور پیدا کرنے مین اشیا کو ساتھ تدریج کے باوجود قدرت کے کہ بکلمہ کن موجود کر دیتا دلیل اختیار قادر مختار ہی اور ارشاد ہی کہ صبر ہی مورکو رکار ہی جلدی کار شیطان تبہ کار ہی لعجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمان نظم کار شیطان کا ہی تعجیل اور شتاب ؛ خوی رحمان صبر ہی اور احتساب ؛ خلق چھے دنمین کئے ہفت آسمان ؛ باوجود قدرت ایجاد آن یہہ پی تعلیم سب تاخیر ہی ؛ تجھکو سکھلانی اُنے تدبیر ہی ؛ یعنے عجلت سے پکڑتا کام ہی ؛ صبر فرما صبر نیک انجام ہی ؛ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور حقیقت اسکی اللہ ہی جانتا ہی جیسا وہ بے کیف ہی ویسا ہی استوا اُسکا عرش پر بلا کیف ہی **بیت** ادراک سے وراہی افہام سے ہی برتر ؛ دریافت سے سوا ہی اوہام سے ہی برتر ؛ بعضون نے کہا ہی کہ استوا بمعنی قصد ہی یعنے پھر قصد کیا اوپر پیدا کرنے عرش کے واللہ اعلم یُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ڈھانک دیتا ہی اللہ رات کو بیچ دنکے واسطے اکتفا احد الضدین کے عکس اسکا نفرمایا والا ڈھانک دیتا ہی ایسے ہی دن کو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہی رات دن کو شتاب شتاب یعنے جلد جلد اُسکے پیچھے آتی ہی وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اور پیدا کیا ہی سورج کو اور چاند کو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اسکے کے الا لہ الخلق والامر مختار ہو واسطے اسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہی اسنے بنایا ہی اور وہی تصرف کر رہا ہی تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمونکا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپکر عاجزی نشانی احتیاج کی ہی اور چھپکر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو امیدواری ہی **بیت** نا امیدی نہین امید ہی یہان ؛ کہ مین محتاج مخلص ای یاران سمجھ لیجے کہ اس آیۃ مین صریح امر بذکر خفیہ ہی تفسیر امام نجم الدین مین اس آیت کے لکھا ہی کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم بلاتے بہرے اور غائب کو بتحقیق تم بلاتے ہو سننے والے کو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہی اور آیۃ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین مین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہی اور سوا اسکے جابجا آیات اور احادیث مین امر بذکر خفیہ آیا ہی اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وحی جو غار حرا مین خلوت کی تھی بقول صحیح ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانے والونکو کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعائے بد حق مین غیر مستحق کے کرتے ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین کہ جسکے لائق نہین ہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود سما وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور مت فساد کر بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اسکی کے ساتھ ایمان کے یا عدل کے اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہی نیکی کرنے والون سے سمجھ لیجئے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار رحمت الہی کے ہین اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہی لیکن سب مومنین اسمین داخل ہین **بیت** مین اگرچہ پر خطا ہون کہ جو کام ہی جفا ہی ؛ ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا ہی ؛ تذکیر قرب کی کہ بیان رحمت ہی واسطے اللہ کے ہی ؛ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ اور اللہ وہ ہی جو کہ بھیجتا ہی باؤنکو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اسکے کے حَتّٰى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ یہان تک کہ جب اٹھاتے ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے ہین ہم اس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردے کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجئے کہ باد صبا بادل زمین سے اٹھاتی ہی اور باد شمال سب کو جمع کرتی اور بادل جنوب برسانی لگتی ہی اور باد دبور بعد تھمنے مینہہ کے سب کو متفرق کر دیتے ہی واللہ اعلم فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اس پانی کے ہر طرح کے میوے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ جیسی زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردیکو قبر سے اور احیائے زمین کہ مثل احیائے اموات ہی بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے ہو نکلتی ہی کھیتی اسکی ساتھ حکم پروردگار اسکے کے وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شورناک ہی نہین نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوڑی کہ اسمین منفعت کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی دل مومن کا زمین طیب ہی اور دل کافر کا زمین خبیث پس جب باران مواعظ کلام الہی دل مومن پر برستا ہی اشجار طاعات اور عبادات اس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب کافر استماع سخن حق کرتا ہی زمین دل اسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت بارور اس سے نہین اوگتا **بیت** بارض شور عبث تخم کاری گل ہی ؛ کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہی كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ اسیطرح بیان کرتے ہین ہم نشانیان واسطے اس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اٹھاتے ہین ان مثالون مین فکر کر کر لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو کہ پچاس برس کے تھے طرف قوم اسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے پس اسیکا حکم مانو اور عبادت مین اسکے کسی کو شریک نکرو اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے کے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہی قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہا سردارون نے قوم اسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو ای نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اتنے خداؤن کی عبادت سے پھرا کر ایک خدا کی عبادت پر لاتا ہی قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ کہا نوح نے ای قوم میری نہین مجھکو گمراہی ولیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کیطرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پہنچاتا ہون تمکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیر خواہی کرتا ہون تمھاری اور جانتا ہون وحی اللہ کی سے کہ مجھہ پر آئی ہی جو کچھہ تم نہین
جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہین نہین سنا تھا اور نہین جانتے ہین جب نام پیغام اور وحی کا سنا
متعجب ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے
تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کیطرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو مآل کفر اور عصیان سے وَلِتَتَّقُوْا وَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور تو کہ بچو تم غضب خدا سے اور تو کہ رحمت کیے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹھایا قوم نوح نے
نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالی نے حکم کیا تو کہ کشتی بنا کر مومنونکو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان آیا سب کافر
ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام اور جو لوگ ساتھہ کشتی مین تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس نجات
دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور ان لوگون کو کہ ساتھہ اسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَ
اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان مین اُن لوگونکو کہ جھٹھاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ وحدانیت کی تہین
یا معجزون کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہین دیکھتے تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا
اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے بھائی انکے ہود کو سمجھہ لیجیے کہ عاد جسکی طرف قبیلہ منسوب ہی وہ پدر چہارم ہود ہی اور وہ عاد بن
عوص بن ارم ارفخشد بن سام بن نوح ہی اس قول پر ہود ابن عم قبیلۂ عاد ہی اور قبیلۂ عاد کے لوگ بڑے بڑے قد والے تھے
تمام روئے زمین مین مثل انکے قبیلہ عظیم نتھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتونکو پوجتے تھے حق تعالی نے ہود کو انپر بھیجا پس ہود
علیہ السلام نے اگر طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی
اور اسکی یگانگی کے قایل ہو نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لائق عبادت کے نہین ہین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس
نہین ڈرتے عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ کہا سردارون نے جو کافر ہوئے
تھے قوم اسکی مین سے کیونکہ بعضے اشراف قوم اسکی مین سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن سعد اور تابعین اسکے لیکن کافرون نے کہا
تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑ کر دین نیا اختیار کرتا ہی وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ
گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹھون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری
نہین مجھکو بیوقوفی ولیکن مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون مین
تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور مین واسطے تمھارے خیر خواہ ہون امانت والا سچا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تمنے یہہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کی طرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے
تو کہ ڈراوے تمکو عذاب الہی سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو نعمت خدا کو جبوقت کہ
کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش کے پھیلاؤ یعنے قد تمھارے لمبے کیے لکھا ہی کہ چھوٹے قد والا انکا
ساٹھہ گز کا تھا اور بڑے قد والا سو گز کا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس یاد کرو نعمتون اللہ کی تو کہ تم فلاح پاؤ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کہا انھون نے ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کرین
ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیوین جو کچھہ کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتون کی ہم کسی طرح بتون کی عبادت نہین چھوڑنے کے اور تو جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے بیچ
عذاب آنیکے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے
سے عذاب اور غصہ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھہ سے بیچ کامون اُن نامونکے کہ ہر ایک کا نام رکھہ لیا تھا کسی کو
ساقیہ کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ یہی برساتا ہی کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر مین نگہبانی کرتا ہی ایسے رازقہ اور سالہ اور
اوریہہ اسم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھہ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھہ سے ان چیزون
مین کہ جہل کے سبب سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ رکھہ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اُنکی
نہین اللہ نے ساتھہ جائز نہونے عبادت انکی کے کچھہ دلیل اوپر حق ظاہر ہوگیا اور تم نہین مانتے فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ
پس منتظر رہو نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر رہنے والون سے ہون لکھا ہی کہ تین برس مینہہ نہ برسا قحط پڑا
اور اس زمانے مین دستور تھا کہ جب کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کیطرف ہوتے تھے جہان اب کعبہ شریفہ ہی اور وہان
تھا ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے تھے مطلب اُنکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار
ہوی قبیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے کے ساتھہ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ
اُن دنون کے کا حاکم تھا جا اُترے مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین مین جاکر دعا کرین مرثد کہ رؤسا عاد سے تھا اور
ہود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسنیکا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سب نے معاویہ
سے کہا کہ مرثد کو بند کر کر یہین رکھو موضع دعا مین بجانے دو اور قبیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا کرنے لگا کہ الٰہی قوم عاد
پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سرخ ایک سفید ایک سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ ای قبیل ان
تینون مین سے جو نسا ٹکڑا چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار کرلے اسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہی اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب
وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے اور اپنے گھرون سے نکلے عذاب الٰہی اُنپر نازل ہوا آٹھہ دن رات بادصرصر چلی سب ہلاک ہوگئے ہود
علیہ السلام اور جو اُنپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگونکو
جو ساتھہ اسکے تھے یعنے اسپر ایمان لائے ساتھہ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ
اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اُن لوگون کی کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون سے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہم نے
طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اُنکے صالح کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ عرب مین تھا کہ منسوب ساتھہ ثمود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے
تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز اور شام کے حجر ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالح بھی ثمود کی اولاد
سے تھے سات واسطون سے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ لاشریک لہ
کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اُسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے
تھے حضرت صالح کو جھٹلایا اور کہا کہ کچھہ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین اُنھون نے کہا تمھارا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کل ہماری عید ہے ہم بھی اپنے بتون کو لاستہ کر کر نکالینگے
اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتون سے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کہیو جسکی دعا قبول ہوئے اسکی دوسرے متابعت
کرے دوسرے دن یوہین کیا اُنھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھہ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوئے جندہ بن عمرو نے

کہ اشراف قبیلہ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کرکے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا ای صالح اس پتھر سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر
بچے کے نکال دے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا
ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی وہین پتھر حرکت
مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی اسیطرح آواز کر کر پھٹ گیا اور ناقہ کلان موافق دعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسے
ایک بچہ پیدا ہوا اسیکے مثل سب نے دیکھا جذع ایمان لایا اور باقی اشراف قوم ثمود کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھسے رہے پھر وہ ناقہ
درمیان قوم کے رہا پھرتا چرتا تھا اور پانی کنوونکا ایکدن درمیان پیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا ای قوم میری
قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے کمال قدرت اسکی پر اور صحت نبوت میری پر
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہی اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے تخصیص کی کہ محض اسکی قدرت سے صخرہ کاٹبہ سے نکلی تو کہ ہو لَكُمْ اٰيَةً
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمھارے نشانی اور پیغمبری میری کے پس چھوڑ دو
اسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب درد دینے والا سمجھ لیجئے کہ استحقاق عذاب
بواسطہ ضرر ناقہ نہین بلکہ رہنے اُنکے کے کفر پر کہ بعد شہود معجزے کے انکار کیا اور کوچین مارنے ناقے کی دلیل کفر اُنکے کی ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتونکو خدا کی جو وقت کیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے وَبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین جہر کے بنا لیتے ہو زمین نرم اُسکی سے محل گرمیون کے واسطے اور
تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑون کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ متمکن کیا زمین
پر اور کوہ ترشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین جہر کے فساد کرتے ہوے انھون نے صالح علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور
مومنون سے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا سردارون نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے ان لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے
اُنکے جو ایمان لائے تھے کیا تمھین یقین ہی یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہی پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا ان ناتوانون نے تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہی صالح ایمان لانیوالے ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا ان لوگون نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانے سے خدا و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے
ہو تم ساتھ اسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہی کہ تمام لوگ قوم کے ناقے سے ننگ آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوونکا پی جاتا تھا اور
جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان مین یہہ ظہر وادی کو جاتا تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکل جاتے تھے اور زمستان
مین یہہ ظہر وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف کھا کر ظہر وادی کو بھاگ جاتے تھے اِن باتون سے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر غیرہ
اور صدوقہ دو عورتین تھین موسٹی اُنکے بہت تھے اُنھون نے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقے کے پانون کاٹ
ڈالین قصہ اسکا بہ تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا اُنپر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ؛
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پانون کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلے سے ای صالح لا ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب کا اگر ہی تو پیغمبرون سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا انکو بسبب مارنے ناقے کے زلزلے نے بعد سننے آواز ہولناک کے پس
فجر اُٹھے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پس منہہ پھرایا صالح علیہ السلام نے اُنسے جب اُنھوں نے
ناقے کو مارا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھہ صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا حیرت سے ای قوم میری تحقیق پہنچا دیا تھا تمکو مین نے پیغام پروردگار
اپنے کا اور خیرخواہی کی تھی مین نے واسطے تمھارے وقت دعوت کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے خیرخواہی کرنیوالون کو کہ تھین
مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ
السلام بن ہاران بن آزر بن ناخور کو کہ برادرزادہ ابرہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی
انکے ساتھہ تھے حق تعالیٰ نے انکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عامورا اور دادوما اور صابورا اور سعود
ہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وہان رہے اور لوگونکو دعوت طرف
حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک اُنکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو
آل کارانکے سے خبر دی اور فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جسوقت کہا اُنسے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام در
میان اُنہین کے تھے کیا کرتے ہو تم بیحیائی یعنے لواطت کہ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون مین سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تحقیق تم آتے ہو تم مردونکے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ مباح کین مین تم پس تم راہ حق پر
نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکل جانیوالے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ
قَرْيَتِكُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضون کو نکال دو لوط کو اور بیٹیون اسکے کو اور ان لوگونکو
جو اوپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین آپکو بیحیائیون
سے یعنے اس عمل لوط مین ساتھہ ہمارے متفق نہین حق تعالیٰ نے جواب انکا پسند کیا اور عذاب اُنپر اُتارا چنانچہ تفصیل اسکی آویگی اور جو
عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگون اسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی
تھی اور دلمین کفر اور کافرونکو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے راہ جانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط
علیہ السلام جو وہان سے نکلے وہ ساتھہ نہ گئی وہین رہی اور سب قوم کے ساتھہ ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار
قوم لوط کے پتھر ونکا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ پسر ابرہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی انکے شعیب کو کہ بیٹا میک بن یشجر بن نفر بن مدین تھا قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے
سوا اسکے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھہ بوجھے کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا
قرآن شریف مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہی مگر آیات باہرات مین کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہی
کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست ہو جاتا تھا آپ بآسانی چڑھہ جاتے تھے پھر وہ

بلند ہوجاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن مین بھی کرتے تھے حضرت شعیب نے انکو کہا مین تمکو طرف حق کے بلاتا ہون اور معجزہ دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ پس پورا کرو پیمانہ اور تول کو اور مت کم کرو لوگونکو چیزین انکی یعنے خرید و فروخت مین خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اسکی کے کہ انبیا کے آنے سے اور کتابون کے اترنے سے ہوئی ہی ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو مین تمکو کہتا ہون بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ مین خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ مین واسطے لوٹنے کے کہ ڈراتے ہو لوگونکو لکھا ہی کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہون مین مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اسکو جو ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی کو جو وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو اللہ نے کہ برکت دی تمہارے مال مین اور اولاد مین لکھا ہی کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوے سو شعیب علیہ السلام نے اس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا پہلی امتون مین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنون کو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور اگر ہی ایک جماعت تم مین سے ایمان لائی ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکے اور ایک جماعت نہین ایمان لائی سمجھ لیجے کہ قوم مین سے بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہین ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت ہمین ہی نہ مومنون کو پس حق ہماری طرف ہی اگر حق مومنون کیطرف ہوتا تو چاہیے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ السلام نے کہا کہ تم دو گروہ ہوے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا پس صبر کرو یہان تک کہ حکم کرے اللہ درمیان دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہی بہتر حکم کرنیوالا ہی مصرعہ حکم مین اسکے رافتا میل و مداہنہ نہین قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا کہا سردارون نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت اسکی سے البتہ نکال دینگے ہم تجھکو اے شعیب اور ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا پھر آوگے تم بیچ دین ہمارے کے کفر ہی قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمین کفر کی طرف پھرتے ہو اور اگرچہ ہو وین ہم ناخوش سمجھ لیجے کہ حضرت شعیب کافر تھے کہ عود کرنے کو طرف کفر کے انکو کہا مگر یہہ کہ مومنون کے ساتھ ملا کر برسبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہی اسیواسطے حضرت شعیب نے جواب بھی اسی تیرے پر دیا کہ ہم کیونکر تمہارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش ہین اس سے پس اگر پھر آوین ہم تمہاری ملت مین اور خدا کے شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہی قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بتحقیق باندھ لیا ہی ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ لکھا ہی کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ السلام نے کہا کہ عود تمہاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہی اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمہارے یکے پیچھے اسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمہاری سے پس جھوٹھ باندھنے والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہی پروردگار ہمارے نے
ہر چیز کو علم مین یعنے اسکے علم نے احاطہ کر لیا ہی سب چیز کو وہ جانتا ہی آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور
تمہارے ڈرانے سے کہ مومنون کو نکال دینگے ہم نہین ڈرتے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اسیکو سونپا
پھر شعیب علیہ السلام نے ان سے منہہ پھرا کر جناب الٰہی مین دعا کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ
ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھہ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہی وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخَاسِرُوْنَ اور کہا سردارون نے جو کافر ہوئے قوم شعیب علیہ السلام کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے
تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اسکے کے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کر کر دین
جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادے کے روش سے منہہ پھراؤ اور سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے
زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہی اور اس سے شعیب منع کرتے ہین پس انکا کہا نمانو اور کفر اور خیانت سے باز نرہو فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ پس پکڑا انکو زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور ہی کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوئے سو اسکی تطبیق یہہ ہی کہ آواز آئی زلزلہ پیدا ہوا
کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا سب لرزے مین آئے
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ پس فجر اٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخَاسِرِيْنَ جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اس شہر کے جنھون
نے جھٹھایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے دنیا اور عقبی مین لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھہ کر اس شہر سے نکلنے لگے
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہہ پھیرا کافرون سے اور کہا ای قوم میری تحقیق پہنچایا
مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی واسطے تمہارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہی یہہ خطاب بعد ہلاک انکے
کے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس
کے اپنی قوم کی تسلی کر کر کہا فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ پس کیونکر غم کھاؤنمین اوپر قوم کافرونکے کہ میری تصدیق نکری سمجھہ لیجیے کہ
حق تعالی بعد قصے پہلی امتونکے اور ہلاک ہونے انکے کے بسبب جھٹھانے پیغمبرونکے کفار قریش کو تہدید کرتا ہی اور فرماتا ہی وَمَا
اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَخَذْنَا اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے
کوئی نبی کہ اسکو جھٹھایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اس بستی کے کو ساتھہ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کر کر
ایمان اپنے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہو اور جب سختی اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو غنا اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ
بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوے مال مین اور رجال مین
پھر بھی کفران کرنے لگے وَقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے کہ یہہ راحت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت
دہر اور طبیعت زمانہ سے ہی تحقیق لگی تھی باپون ہمارے کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین کبھی قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی
بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمان پر یہہ باتین نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اسی پر رہینگے جب ناشکری پر
قائم ہوگئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پس پکڑا ہمنے انکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب انپر نازل ہوگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور یہہ بڑی حسرت ہی اس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور سمجھ لین کہ عذاب اُترتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ ان بستیون کے جنپر عذاب آیا یا کے والے اور گرد اُسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اُگاتے یا آسمان سے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین سے ساتھہ برلانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹلایا اُنھون نے پیغمبرون ہمارے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقائق تسلی مین ہی کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدون پر میرے اور ڈرتے خلاف کرنے امر میرے سے دلونکو انکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اسکی عبارت اس سے ہی اور جوارح اور اعضا کو اُنکی اپنے خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اُسے ہی **بیت** جبہ ساسجدہ حق مین جو تو دم بھرہوتا ؛ بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ پس نڈر ہو گئے مین رہنے والے کے اور گرد اسکے کے بعد اسکے کہ کافرونکا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے انکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور حال انکہ وہ سوتے ہون یعنے وقت غفلت اُنکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہو گئے مین رہنے والے بستیون کے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حال انکہ وہ کھیلتے ہون یعنے دنیا کے کامون مین ہون کہ کھیل غافلون کا ہی حاصل یہہ ہی کہ پیغمبرون کے تین جھٹلا کر عذاب الٰہی سے نڈر نرہو نہ دن نہ رات اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہو گئے جھٹلانیوالے پکڑنے اللہ کے سے ناگہان مکر استعارہ ہی پکڑنے سے اسطرح کہ بجانے بندہ فلایا مَنْ مَّكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر ہوتے مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب کفر اور نفاق کے زیان زدۂ دو جہان ہین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین انکو ساتھہ جزا گناہون انکی کے یعنے اُنپر بھی عذاب اُتارین جیسا پہلون پر اُتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سنتے کیونکہ دلپر مہر ہی جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہی ؛ گوش آب وگل یہان رفت بدن پر بار ہی ؛ پس واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا یہہ بستیان پہلے اُمتون کی جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا اُنکے بیان کرتے مین ہم اوپر تیرے بعضے چیزین اُنکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق آتے تھے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھہ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھہ اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا پہلے آنے رسولون کے سے یعنے ہمیشہ تکذیب پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اسکے کہ کفر مین پھسے تھے اور دلون پر انکے مہرین لگین تھین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون پر تھی اسیطرح مہر رکھتا ہی خدا اوپر دلون کافرون کے مراد اس سے کفار قریش ہین کہ اللہ جانتا ہی کہ ایمان نہین لاوینگے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتون کے امم مذکورہ مین سے قائم رہنا اوپر عہد کے کہ روز میثاق مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈرانے نصرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اُنکے کو البتہ فاسق

عہد شکن ثم بعثنا من بعدھم موسی بایتنا الی فرعون پھر بھیجا ہمنے پیچھے ان سب پیغمبرون کے موسی بن عمران کو ساتھ معجزون کے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اُسکا قابوس تھا یا ولید بن مصعب بن ریان فرعون لقب ہی مصر کے بادشاہونکا جیسے کسری فارس کے بادشاہونکا اور قیصر روم کے سلطانونکا اور خاقان چین کے ملوک کا اور تبع یمن کے شاہونکا ہی وملئہ فظلموا بھا اور سردارون قوم اسکے کے پس ظلم کیا یعنے کافرہونے سے ساتھ ان معجزونکے کہ رکھا کفر کو بجائے ایمان فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کار مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسی علیہ السلام جو مصر سے نکل کر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین پہنچے اور صفورا انکی بیٹی نکاح مین لائے پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے عصا اور ید بیضا ساتھہ لگے اور حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور سرکشی اور دعوا خدائی سے منع فرما موسی آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وقال موسی یا فرعون انی رسول من رب العالمین اور کہا موسی نے ای فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمونکی طرف سے تجھہ پر اور تیری قوم پر آیا حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق ثابت ہون اوپر اسبات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے مگر سخن راست قد جئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی بنی اسرائیل تحقیق آیا ہون مین پاس تمہارے ساتھہ دلیلون کے پروردگار تمہارے سے یا ساتھہ معجزون کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ مین پس بھیج دے ساتھہ میرے اولاد یعقوب کو اور ان سے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ انکے آباکا وطن ہی چلے جاوین لکھا ہی کہ فرعون بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد سمیت مصر کو آئے تھے تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہان سے انتقال کر گئے اور ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تھا مر گیا بیٹا اُسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت کرتا تھا جب وہ بھی مر گیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسی کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلی بنی اسرائیل نے اُسکا دعوی قبول نکیا اسنے کہا باپ تمہارے میرے دادا کا غلام زرخریدہ تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس انکو غلامی مین لے لیا یہان تک کہ حضرت موسی مبعوث ہوئے اور انھون نے کہا ہی فرعون بنی اسرائیل سے ساتھہ اٹھا قال ان کنت جئت بایۃ فات بھا ان کنت من الصادقین کہا فرعون نے اگر ہی تو آیا ساتھہ معجزے اور حجت کے لے آ اسکو اگر ہی تو سچون سے فالقی عصاہ فاذا ہی ثعبان مبین پس ڈالدیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کسی کو شک نتھا روبرو ہی کہ عصا اژدہا ہو گیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ درمیان دو نولکے اسی گز کا فرق تھا نیچے قالب زمین پر اوراوپر کا کنگورہ پر فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کی طرف کئے تھا سب دربار ولے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اُتر کر چھپ گیا اژدہا مخلوق کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فرعون نے کہا ای موسی تجھے قسم ہی اس خدا کی کہ جسکا رسول ہی تو عصا کو اپنے ہاتھہ مین لے مین تجھہ پر ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت موسی نے گردن اژدہے کی پکڑ کر اٹھا لیا عصا ہو گیا فرعون پھر تخت پر آ بیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ کچھہ رکھتا ہی تو موسی نے کہا ہان پس ہاتھہ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین اور نکال لیا ہاتھہ اپنا پس ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھہ گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر روشن تھا کہ شعاع اسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہی کہ موسی علیہ السلام نے ہاتھہ اپنا فرعون کو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر نورانی ہو گیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہو گیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اول تھا ویسا ہی ہو گیا فرعون نے یہہ معجزے دیکھکر اپنی قوم کے امیرونکو بلایا اور موسی علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت

کی قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيْمٌ کہا سردارون نے قوم فرعون کے تحقیق یہہ موسی جادوگر ہی بڑا دانا استاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہی اور دست
گندم گون کو نورانی بناتا ہی يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ارادہ کرتا ہی یہہ ساحر یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمھاری سے کہ ولایت مصر
ہی اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْٓا اَرْجِهْ
وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَاشِرِيْنَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا ڈھیل دے انکے کام مین شتابی مت کر اور بھیج
بیچ شہرون کے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيْمٍ لے آوین تیرے پاس ہر دو جادوگر دانا کو لکھا ہی کہ جتنے جادوگر حضرت موسی
کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگونکو بھیجا جادوگرونکے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے استاد اس
فن مین جب انکو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپ کی قبر پر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے
ہمین بلایا ہی وہان دو شخص آئے ہین انھون نے بغیر لشکر اور سلاح کے بادشاہ کو عاجز کر دیا ہی عصا کو ہاتھ سے ڈال دیتے ہین
اژدہا بن جاتا ہی جو سامھنے آتا ہی کھا لیتا ہی انکے مقابلہ کے واسطے ہمین طلب کیا ہی قبر سے آواز ہوئی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم
کیجو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہی یا نہین اگر رہتا ہی تو وہ جادو نہین ہی کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس
سے مقابلہ مت کیجو کہ کوئی اس سے عالم مین بر نہین آنیکا القصہ وہ دونو بھائی اپنے شاگردونکو لیکر بارہ ہزار آدمیون سے بعضون
نے کہا ہی ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس
بعد طلب اسکے کے اور جب فرعون نے انکو دیکھا قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِيْنَ کہا انھون نے تحقیق واسطے ہمارے
کچھ بدلا ہی اگر ہووین ہم غالب موسی پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون نے ہان ہی بدلا اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے
جب چاہوگے میرے پاس چلے آؤگے لکھا ہی کہ سردار ان سب جادوگرون کے چار تھے دو وہ دونو بھائی تھے جو باپ کی قبر سے
رخصت ہوکے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسریکا عادور اور دو حطحطہ اور مصفی تھے اور لباب مین ہی کہ ان چارونکا
بھی ایک مہتر تھا سمعون اسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے موسی علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب
یہہ سوتے ہین تو عصا انکا اژدہا ہوکر چوکی دیتا ہی دونو کے دلمین دغدغہ پیدا ہوا لیکن اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک
کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسیان اور سونٹے لیکر ستر ہزار جادوگر ایکطرف صف
باندھکر کھڑے ہوئے اور ایکطرف حضرت موسی اور حضرت ہارون اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا اور تمام مصر کے لوگ تماشے
کو آئے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ کہا جادوگرون نے ای موسی یا تو ڈال لے عصا اپنی
کو اور یا ہووینگے ہم ڈالنے والے رسیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا کہا موسی علیہ السلام نے کرم سے کہ خلق انبیا ہی تمھین
ڈالو فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ پس جب ڈالا ان جادوگرون نے جادو کر دیا آنکھو پر لوگونکے کہ حقیقت مین کچھ نتھا اور نظر آگیا
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ اور ڈرا دیا لوگون کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہی کہ رسیان بڑی بڑی بٹ کر کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیان
لمبی لمبی درمیان سے خالی کر کر پارہ انمین بھر کر ڈال دی تھین گرمی آفتاب کی جو انکو پہنچی سانپون کیطرح بل کھانے لگین اور تفسیر
عین المعانی مین ہی کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھر دی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت آفتاب کی اوپر سے لگی وہ ہلنے
لگین لوگونکو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپون سے بھرا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منہہ کھولے فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ پس ناگہان وہ نگل جاتا
تھا جو کچھہ کہ باندھہ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس خروار رسیان اور لاٹھیان تھین سب کو عصا نے نگل گیا پھر نظارے والون
کیطرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ مین ہلاک ہوگئے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ہاتھہ مین اٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست
کر دیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام کا اور زائل ہوا جو کچھہ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر
آپسمین ساحرون نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ گما سکتا فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ پس مغلوب ہوگئے جادوگر اور فرعون اور قوم اسکی اس جگہہ
کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوے وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ اور پھر گئے اس مقام سے ذلیل اور نا امید وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ اور ڈالے گئے
جادوگر سجدہ مین اللہ کے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہا انھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمون کے فرعون نے کہا کہ مجھے
پروردگار کہتے ہو انھون نے کہا تو کون ہی رب العالمین کو کہتے ہین رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہی قَالَ
فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا فرعون نے جادوگرونکو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرونمین تم کو
اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ تحقیق یہہ عمل کچھہ مکر ہی کہ مکر کیا تمنے وہ مکر بیچ شہر مصر کے پہلے آنے سے وعدہ گاہ مین یعنے
تمنے موسیٰ سے کچھہ خفیہ سازش کرلی ہی لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا تو کہ نکال دو اس شہر مصر سے لوگون اسکے کو کہ قبطی ہین اور یہہ ملک
تمکو اور بنی اسرائیل کو مل جاوے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قضیہ کا کہ تمنے ترتیب دیا ہی یہہ انکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی
اور کہا لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پانو تمھارے مخالف
طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم فضیحت ہو اور اورونکو عبرت ہو قَالُوْٓا کہا جادوگرون نے کہ مرنے سے ہمین کیا ڈراتا ہی تو ہم
تو آپ مشتاق ہین موت کے کہ بسبب مرگ کے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے ہین بیت
کیونکہ نہ چاہین موت کو موت مین تو وصال ہی عشق کا رافتا یہی مرتبہ کمال ہی وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا
اور نہین عیب پکڑتا تو ای فرعون ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جب آئین ہمارے پاس
موسیٰ کے ہاتھہ پھر فرعون سے منہہ پھرا کر انھون نے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ای پروردگار
ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس بلا مین فریاد نکرین ہم اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ
مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ اور کہا سردارون نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو
اور قوم اسکی کو تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہی کہ فرعون لوگونکو اپنی عبادت
کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارونکو پوجتا تھا اور اصح یہہ ہی کہ اپنے صورت کے بت تراش کر لوگون کو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ اسی
سبب انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہین مین بڑا ہون القصہ اسکے امیرون نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اسکی کو مار ڈالو فرعون
نے سمجھکر کہ انکے قتل کی مجھے قدرت نہین قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون انکے کو جسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل
انکی منقطع ہوجاوے وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ رکھینگے ہم بیبیون انکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ اور تحقیق
ہم اوپر انکے غالب ہین اور یہہ مغلوب حکم کے ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈراوا سنا غمزدہ ہوکر بطریق استغاثہ منہہ طرف
موسیٰ کے کیا قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو تم پر کرین اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہی وارث اسکا کرتا ہی جسکو چاہے بندون
اپنے سے اس کلام مین وعدہ ہی ہلاک ہونیکا قبطیون کے اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیون کے ہی بنی اسرائیل نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْٓا
اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا اُنھون نے ایذا دیے گیے ہم قبطیون کے ہاتھہ سے پہلے اس سے کہ آوے تو
ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے ہمکو اور آدھے دن آزار کرتے تھے اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے
پاس کہ تمام دن اینٹہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے ایذا یہہ تھی کہ قتل اینا کرتے تھے اور پھر اسی پر تیار ہین قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ کہا موسیٰ نے شتاب ہی پروردگار تمہارا یہہ کہ ہلاک کرے دشمن تمہارے کو کہ فرعون اور قوم اسکی ہی وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی
الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک انکے کے بیچ زمین مصر کے یا ارض مقدسہ کے فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم
کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اسکی جزا پاؤگے حق تعالیٰ بعد وعدے ہلاک دشمنون کے مقدمات اُسکے بیان
فرماتا ہی وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق پکڑا ہمنے قوم فرعون کو ساتھہ
قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ نہ پھرے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس
جب آئی انکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہی یہہ کہ ہم اسکے مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ
مَّعَهٗ اور اگر پہنچتی انکو برائی کہ بلا اور گرانی آتی فال بد پکڑتے ساتھہ موسیٰ کے اور جو ساتھہ اسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور
مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اسکے نہین کہ سبب نیکی اور
برائی انکی کا نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد انکے کرام کاتبین نے لکھکر بارگاہ مقدس کبریا مین پہنچائے تھے انکی شامت سے وہ اندوہ
انپر آئی تھی اور لیکن اکثر انکے نے نہ جانا کہ یہہ رنج ہمارے ہی شامت اعمال نے ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا
بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ اور کہا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھہ لاویگا تو ہمارے پاس اسکو نشانیون سے کہ تیرے زعم مین ہین
وہ معجزہ تیرا ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کری ہمکو ساتھہ اسکے پس نہین ہم واسطے تیرے مان نے والے جب قبطیون
نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے طوفان اور وہ یہہ ہی کہ طواف کرے مکانونکا
اور ان سب کو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چھڑیان
یا جوین یا کھن اور مینڈک اور لوہو در انحال کہ نشانیان قدرت ہماری تھین جدی جدی مہینے مہینے کے فاصلہ سے ہر ایک نشانی
آتی تھی اور سات دن ہر ایک رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ پس تکبر کیا اُنھون نے ہمارے حکم ماننے سے اور تھے
قوم گنہگار کفر مین گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اُترتا اوپر اُنکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجز سے ای موسیٰ دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے ساتھہ
اس چیز کے جو قرار کیا ہی نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اگر کھول دیوگا اور دور کریگا ہم سے عذاب البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے
اور بھیج دیوینگے ہم ساتھہ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓی اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ینکثون پس جب کھول دیتے اور دفع کرتے ہم اُن سے عذاب ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے تھے اسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو لکھا ہی کہ مصر مین سات دن رات مینہہ برسا اور اندھیرا گھٹا کا چھایا رہا اور قبطیون کے گھر مین پانی بھر گیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو بلندی پر بٹھایا جو قبطی گھر مین بیٹھا تھا ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آس پاس انکے تھے انمین ایک بوند نہ پڑی قبطیون نے بتنگ آکر فرعون سے کہا اُس سے کچھ علاج نہو سکا تو نا امید ہو کر حضرت موسیٰ کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ عذاب دفع ہو تو ہم ایمان لاتے مین حضرت موسیٰ نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالیٰ نے ٹڈیان اُتارین اکثر کھیتیان انکی کھا گئین پھر موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تو تمھارے خدا پر ایمان لائین ہم حضرت موسیٰ صحرا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی طرف سے ٹڈیان ان دو سمتون کو اور گئین اُنھون نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتو نمین باقی رہا ہی کہا کفایت کرتا ہی اور تصدیق نہ کی حق تعالیٰ نے قملین بھیجین جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گئین پھر اُنھون نے طرف موسیٰ علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت موسیٰ نے بشرط ایمان لانے اُنکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے ای موسیٰ ہمین متحقق ہو گیا کہ تو فن سحر مین استاد ہی پھر حق تعالیٰ نے مینڈکین پیدا کین کہ اُنکے کپڑون مین اور کھانون مین گرتی تھین اُنسے عاجز آکر موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول سے پھر گئے حق تعالیٰ نے آب نیل کو اُنکے حق مین خون کر دیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لوہو ہوتا تھا اور جب سبطی لیتا تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰ سے آکر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور متابعت موسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ پس بدلا لیا ہمنے اُن سے پس ڈبو دیا ہمنے انکو بیچ دریائے قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہی بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ بسبب اسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیون قدرت ہماری کو اور تھے وہ اُن سے غافل وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اس قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیون کے ہاتھ سے عاجز آئے تھے بعد ہلاک فرعونیون کے وارث کیا ہمنے انکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا طرف مشرقون زمین شام کے اور جہات مغربون اسکیکا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اُسکے ارزانی غلات سے اور کثرت محصولات سے یا بسبب اقدام انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اور تمام ہوئے وعدے پروردگار تیرے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنون پر کی اور تصرف انکے ملک پر بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا اُنھون نے اوپر سختی اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ اور خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اُسکی بنا بدن سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور بلند کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اُتارا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاورون کو اس تبکدے کے دیکھا قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے ای موسیٰ بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے واسطے اُنکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت جائز جانتے ہو اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل مین جو دین کہ وہ بیچ اُسکے بیشک ہلاک کر دیگا اُنکے دین کو اور اُنکے بت ہم توڑینگے اور

باطل ہی جو کچھ کہ مین یہہ کرتے عبادت بتون کی قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسیٰؑ نے کیا سوا خدا کے چاہون مین واسطے تمھارے معبود اور حال آنکہ اسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون زمانے تمھارے کے اور طرح طرح کی نعمتون سے مخصوص فرمایا وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے تمکو لوگون فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو برا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹون تمھارے کو واسطے انقطاع نسل تمھاری کے اور جیتا چھوڑ دیتے تھے بیٹیون تمھاری کو واسطے خدمت گاری کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اسکے آزمایش تھی پروردگار تمھارے کی طرف سے بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمھارے پاس لاؤنگا جو تمھین چاہیئے وہ اسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اتر آئے وہ کتاب مانگی موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور انھون نے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالیٰ سے ہو اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون نے کہا بوئے مشک تمھارے دہن سے آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکا جرمانہ یہہ ہی کہ دس روزے اور رکھو چنانچہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسیٰ کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذی قعدہ مہینے کے سمجھ لیجئے کہ حساب عرب مین رویت ہلال پر ہی اور چاند رات کو نظر آتا ہی اسوا سطے راتکو حساب فرمایا کہ دن اسمین داخل ہی وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا ہمنے اُس تیس کو ساتھہ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تیس پورا ہوا وعدہ پروردگار اسکیکا چالیس رات دن مین وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدون کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدے ہمارے کے اور کلام کیا اُس سے پروردگار اُسکے نے بیواسطہ بتبیان مین ہی کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے سات فرسنگ گرداگرد کوہ طور ظلمت چھا گئی موسیٰؑ نے قدر ظلمت مین رکھا شیطان اسکے کو اوس سے بھگا دیا کرام کاتبین کو اُنسے جدا کر دیا آسمان نظر آنے لگا فرشتون کو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہو گیا پھر حق تعالیٰ نے اُنسے کلام کیا ینابیع مین ہی کہ چوبیس ہزار کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھہ اور اصح یہہ ہی کہ چورانوے ہزار کلمے سُنائے اور کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ نے چہل شبانہ روز موسیٰؑ سے کلام کیا موسیٰؑ نے جو باتین اللہ کی سنین بادہ محبت سے مست ہو گئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھے کہ بہشت مین ہون اور بہشت مقام دیدار ہی قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہا اے پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس جسم کے آنکھون سے نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ فرمایا حق تعالیٰ نے ہرگز نہ دیکھہ سکیگا تو مجھکو دنیا مین کیونکہ حکم ارنی یون ہی کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا مدار مین ہی کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھہ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدہ باقی سے دیکھنا چاہیئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھہ لیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہی کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی موسیٰ طلب نکرتے کہ طلب محال انبیا سے روا نہین کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب اَنْ تَرَانِيْ کے عالی تر تھا اُس دم سے کہ اَرِنِيْ کہا تھا کیونکہ

اَرِنِیْ کے وقت قید مراد اپنے مین تھے اور لَنْ تَرَانِیْ کے وقت صرف مراد حق مین **بیت** مراد یا رای رافت مراد اپنے سے برتر ہی ؛ خذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار گو ہر ہی ؛ سمجھ لیجئے کہ زخم لن ترانی لگا کر مرحم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو بواسطے لن ترانی کہا وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ اور لیکن نظر کر طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کی سب پہاڑون سے بڑا ہی اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہی پس اگر قائم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میری کے کہ اسپر ہو پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھکو اور جو اس پہاڑ کو طاقت دیدار پر نہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا مین ہاتھ اُٹھا فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار موسیٰ کے نے یعنے ظاہر کیا نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت انہین پیدا کردے تو کہ نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسیٰ بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیۂ پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیۂ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہی کہ حق تعالیٰ نے نور اپنا ستر ہزار پردونمین سے مقدار درہم کے ظاہر کیا اسوقت جو دے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہو گیا اور جو بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہو گئی آب شور شیرین ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آگ آتش پرست مجوس کی بجھ گئی تبیان مین ہی کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھہ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ اُحد و ثبیر قان اور رضوی مدینہ مین آپڑے اور تین پہاڑ نور اور ثبیر اور حرا مکے مین آرہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَکَ پس جب ہوش مین آیا موسیٰ کہا پاکی ہی تجھکو اس سے کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ توبہ کی مین نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول ایمان لانیوالونکا ہون ساتھہ عظمت اور جلال تیرے یا اسبات پر کہ دنیا مین کیسکو طاقت دیدار تیری کی نہین **بیت** بھلا کسطرح ممکن ہو بشر کو اُسکا نظارا ؛ درون پردہ جسکے نور سے ہو کوہ صد پارا ؛ سمجھ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا مین بدیدۂ سر طاقت بشری سے باہر ہی لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے واسطے ہی سبحان اللہ عجب اسرار ہی کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہی اور دل انسان کا ان بحکم ولکن بنظر الی قلوبکم مورد انظار گردگار ہی اور نکتہ اسمین یہہ ہی کہ کوہ پر نظر تربیت فرمائی اور دل پر نظر رحمت لہذا وہ ویران ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد **نظم** آسمان وجبل کی کیا طاقت کہ اُٹھائے یہہ بارا ؛ رفت ؛ دل انسان مین ہی یہہ استعداد کہ باین موہبت ہوا ہی شاد ؛ پس حق تعالیٰ نے واسطے تسلی دل موسیٰ کے اور دفع غم کے کہ نایافت مقصود سے ہوا تھا قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فرمایا ای موسیٰ تحقیق مین نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے یا سب لوگون کے کہ زمانے مین تیرے موجود مین ساتھہ پیغامون اپنے کے کہ خلق کو پہنچا دے اور ساتھہ کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھ سے باتین کرین فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ پس پکڑ جو کچھ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور اسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالون سے اوپر نعمت اس عطا کے وَکَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اسنے لکھا یا جبرئیل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسیٰ علیہ السلام کے بیچ تختون کے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہی کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب کے ہی اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرۂ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے اور اُنپر لکھا تھا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَکَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا مین نے موسیٰ کو پکڑ ان تختونکو ساتھہ قوت کے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah, (www.maktabah.org)

حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اسکے احسن بمعنی حسن ہی کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ احسن عزایم ہین
اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر حمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین ہی کہ احسن جمع کرنا ہی درمیان فرض اور نفل کے سَاُورِیْکُمْ
دَارَ الْفَاسِقِیْنَ شتاب دکھاؤنگا مین تم کو ای بنی اسرائیل گھر فاسقونکا کہ دوزخ ہی یا تمھین ولایت شام مین لیجا کر گھر پہلے لوگون
کے کہ دائرہ فرمان سے باہر نکلے تھے دکھاؤنگا یا مکانات فرعون اور قبطیون کے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے
ہین خالی مالکون سے تو کہ تم عبرت پکڑو **نظم** چشم عبرت سے دیکھ ای رافت ؛ ہی حیات جہان حباب مثال ؛ کہان فرعون اور کہان
شداد ؛ کہان انکے وہ دعوہائے کمال ؛ نہ وہ حشمت ہی اور نہ شوکت ہی ؛ نہ وہ ہی جاہ اور نہ وہ جلال ؛ ہو گئے خاک
سر سے پانون تک ؛ کچھ نشان بھی نہین ہی انکا بحال ؛ مر گئے چھوڑ کر تمام اپنے ؛ قصر و بستان و ملک و مال و منال ؛ پس جدا سب
سے ہو کے دلکو لگا ؛ اس سے جسکو فنا و نہی ہی زوال ؛ خالق و باسط و کریم ہی وہ ؛ دافع کرب و مالک و مقال سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیَاتِیَ
الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ البتہ پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے کہ قرآن ہی ان لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین
بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا انکے دلون پر تو کہ سخن حق نہ سمجھین ذوالنون مصری رح سے منقول ہی کہ خدا نہین چاہتا ہی
کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کرین لہذا قابلیت قبول انکے دلون سے سلب کرلی وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا
بِهَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھ اسکے عناد کے سبب وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ
لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اسکو راہ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اسکو راہ اور پیروی
کرین اسکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا وَکَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ یہہ پھیرنا دلونکا فہم آیات سے بسبب اسکے ہی کہ انھون نے جھٹھایا آیتون ہماریکو اور تھے
انسے غافل کہا ہی کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہی نہ غفلت سہو اور جہل یعنے جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے
وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی یا نشانیون قدرت
ہماریکو اور ملاقات آخرت کی کو ناپید ہوئے عمل انکے کہ اس جہان مین کئے هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ نہ جزا دئے جاوینگے
مگر جو کچھ کہ تھے دنیا مین کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسی نے یعنے بنایا
سامری اور پیرو اسکے نے پیچھے جانے موسی کے طور پر گہنے انکے سے کہ قبطیون کی لوٹ مین ہاتھ لگا تھا بچھڑا گائے کا کہ بدن بے روح
تھا واسطے اسکے آواز تھی گائی کی سے لکھا ہی کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے
فرعونیون سے جو آشنا تھے انسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیون کے وہ گہنا انکے پاس رہ
گیا جب موسی علیہ السلام طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام پاس آکر کہا کہ وہ گہنا جو بنی اسرائیل پاس ہی اسے خرید فروخت
کرتے ہین اور تصرف اسمین حرام ہی کیونکہ اسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین
اور سامری کے سپرد کیا کہ امانت رکھہ سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اسکا گلا کر ایک گوسالہ کی شکل ڈھالا اور اسمین حکمت عملی
کی کہ آواز گائی کی سی نکلنے لگی لکھا ہی کہ سامری نے وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار انکے
گھوڑیکے سم کے نیچے کی خاک اٹھالی تھی وہ اس گوسالہ کے دہن مین ڈال دی اللہ تعالی نے اسکو زندہ کر دیا آواز کرنے لگا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدے مین گر پڑے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُکَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبیلاً کیا نہ دیکھا انھون نے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہی اُنسے اور نہ دکھاتا ہی انکو راہ اتخذوہ وکانوا ظالمین پکڑلیا اسکو ساتھ خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع کی ولما سقط فی ایدیہم ورأوا انہم قد ضلوا اور جب ڈالی گئی پشیمانی بیچ ہاتھون انکے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی کچھ چیز ہاتھ مین پالے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت ہی پشیمانی سے حاصل یہہ ہی کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا انھون نے یہہ کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے قالوا لئن لم یرحمنا ربنا ویغفر لنا لنکونن من الخاسرین کہا انھون نے کہ ندامت سے اگر نہین رحم کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قبول توبہ کے اور بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے ولما رجع موسی الی قومہ غضبان اسفا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے پیچتا تا ہوا کہا ہی کہ اللہ تعالی نے موسی کو طور پر خبر کردی تھی قال بئسما خلفتمونی من بعدی کہا موسی نے بُری ہی جو کچھ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری اعجلتم امر ربکم کیا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن والقی الالواح اور ڈال دئے موسی علیہ السلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی واسطے کیا یعنی بیچ مین لکھا ہی کہ الواح پہنکے نہین رکھ دئے ہاتھ سے اور جمہور اسپر ہین کہ تختی پھینک دی اور ٹوٹ گئی چھے حصے اور جو اُنمین مکتوب تھا آسمان پر لے گئے اور ایک حصہ سالم رہ گیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسی علیہ السلام نے غصے سے تختی ڈال دی واخذ برأس اخیہ یجرہ الیہ اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اسکو طرف اپنے غصے سے نہ امانت سے کیونکہ گمان موسی علیہ السلام کا یہہ تھا کہ ہارون علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہین کیا قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی کہا ہارون نے ہی بیٹے ماں میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک ماں باپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسی علیہ السلام کا یا وجہ کیا اور کہا کہ مین نے تقصیر نہین کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنے کے سبب سے فلا تشمت بی الاعداء ولا تجعلنی مع القوم الظالمین پس نہ خوش کر ساتھ میرے دشمنونکو کہ اہانت میری سے انکی مراد حاصل ہو اور مت کر مجھکو ساتھ قوم ظالمون کے یعنے مجھے گوسالہ پرستونمین مت شمار کر قال رب اغفر لی ولاخی وادخلنا فی رحمتک کہا موسی علیہ السلام نے ہارون کی یہہ باتین سنکر ای پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل مین کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحین پھینک دین اور بخش بھائی میرے کو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع مین گوسالہ پرستی کی اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے بیت رکھ بدنیا پناہ عصمت مین اور یعنے ریاض جنت مین وانت ارحم الراحمین اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہی سب رحمت کرنیوالون سے فرد نم رحمت ہی ظاہر جس جگہہ جس سے کہ ای رافت و یم رحمت اسکے کردیا سیراب ہی اسکو ہ ان الذین اتخذوا العجل سینالہم غضب من ربہم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا تحقیق جنھون نے کہ جہالت سے بکرا بچھڑے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچیگا انکو غصہ پروردگار انکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایک دوسرے قتل کرو اور ذلت جزیہ ہی وکذلک نجزی المفترین اور جیسی سزا دی گوسالہ پرستونکی یسیطرح جزا دیتے ہین ہم جھوٹھ باندھنے والون کو والذین عملوا السیئات ثم تابوا من بعدہا وامنوا اور جنھون نے عمل کئے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے پھر توبہ کی پیچھے اسکے اور ایمان لائے سمجھ لیجے کہ اگر سیات سے مراد گناہ ہین سوا شرک کے تو آمنوا کی معنے یہہ ہین کہ تصدیق کی اسکی کہ اللہ تعالی توبہ گناہ گارونکی قبول فرماتا ہی ان ربک من بعدہا لغفور رحیم تحقیق پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہی گناہ اُنکے مہربان ہی اوپر ساتھ قبول کرنے توبہ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ اور جب چپکا ہوا موسیٰ سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ
ہوا ٹھنڈا اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لین باقی تختیان جو ڈال دین تھین وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ اور بیچ لکھے
انکے کے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت تھی یعنے پاک ہونا گناہون سے واسطے ان لوگون کے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے
ڈرتے ہین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے خطاب ہوا کہ بعضے سردارون کو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے
عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا قوم نے قبول کیا وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا
اور چن لئے موسیٰ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے اور ایک قول یہہ ہی کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ
نے موسیٰ سے کلام نہین کیا جو تختیون پر لکھا ہی موسیٰ کا کلام ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای موسیٰ بنی اسرائیل کے سردارونمین سے
ایک جماعت کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا تاکہ کلام میرا سنین اور اسپر گواہ ہون حضرت موسیٰ ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب وہان پر
پہنچے ابر نمود ہوکر درمیان موسیٰ کے اور انکے حائل ہوگیا موسیٰ پردہ ابر مین در آئے سردار قوم سجدے مین گرے حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام
کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسیٰ نکلے اور قوم سے کہا کہ کلام الٰہی سنا انھون نے کہا سنا لیکن متکلم معلوم
نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقہ نے آکر انکو جلا دیا موسیٰ علیہ السلام مضطرب ہوکر نیازمندی
کرنے لگے فَلَمَّا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اون ستر آدمیون کو صاعقہ نے اور سب کو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے
سب مرگئے یا لرزہ اندام مین انکے پڑا ایسا کہ بند بند انکا جدا ہونے لگا موسیٰ علیہ السلام ڈرے کہ یہہ مرجاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردارونکو
ہمارے تو ایجا کر مار آیا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ کہا موسیٰ نے ای پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو
پہلے اس سے اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہی کہ انھین ہلاک کرنا بسبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَاءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے یعنے قوم ہماری مین سے کہ گوسالے کو پوجا یا رویت
طلب کی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیری بندون سے کہ اپنی باتین سنائین تو انکو طمع رویت ہوئی اور گوسالے سے
آواز نکالی تو انکو اسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھ لیجئے کہ ان ہی الا فتنتک کہنا کمال جرات ہی جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک
ادب نہین بلکہ عین ادب ہی **نظم** گستاخی عاشقان نہین ترک ادب ؛ کیون جوش و خروش عشق ہی اسکا سبب رافت تھا مقام بسیط
موسیٰ کا نہین ؛ کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب ؛ اور یہہ بھی اسی مقام بسیط سے ہی کہ موسیٰ نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ
تَشَاءُ گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اس فتنہ کے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ
تو ہی دوست اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنے والا ہی وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اور لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہی یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہی یا جنت یا سعادت
رویت اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِي اُصِيبُ بِهِ مَنْ اَشَاءُ کہا اللہ نے عذاب میرا پہنچاتا ہون
اسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھ جان ڈالنے
اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہی خلق پر کہ آپسمین ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہی کہ علی العموم
فائز ہی اور محققون نے کہا ہی کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہی کہ اسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دینا ہی بے سوال اور بے ثبوت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

استحقاق مطلق کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل وہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہی کہ اُسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ بھی نتیجہ اُسی رحمت مطلقہ کا ہی جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادیکا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرتا ہی نظم ایک رحمت تھی تیری وہ ای خدا ہستی سے تو نے ہستی کی عطا ہ مرحمت فرمائے پھر ادراک وہوش ہ بینی ودندان ولب اور چشم وگوش ہ بے سوال و بے لیاقت سب دیا ہ فضل سے تو نے کیا جو کچھ کیا ہ دوسری رحمت تیری بعد از وجود ہ خلق استعداد ہی رب ودود ہ جس سے پانی جمنے ہی راہ ہی ہ ورنہ گمراہی مین پڑتے ای خدا ہ تو ہی راہ دین پر لایا ہمین ہ اپنا رستہ تو نے دکھلایا ہمین ہ تیری ہی رحمت کا ہی یہہ سب ظہور پای میرے مولی میرے رب غفور ہ اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ سو واسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھ کئی شرطون سے ساتھ اقوال اور افعال کے ہی چنانچہ فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پس البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اُن لوگونکے کہ بچینگے شرک سے اور دیوینگے زکوۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھ آیتون ہمارے ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوۃ مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہوئے حق تعالیٰ نے انکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھ اسی اُمت کے اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہی نا نویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہی کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہی **بیت** میرا محبوب بن پڑھے کے سب علمون سے ماہر ہی ہ وہ اُمی ہی ولے علم دو عالم اسپہ ظاہر ہی ہ بحر الحقائق مین ہی کہ عرب اصل اور منشا کو اُم کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبدا اور منشا ہی اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابونکی ہی ایسے ہی حضرت بھی اُمی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپ ہی کے نور سے سب کا ظہور ہی لولاہ لما اظہرت الربوبیۃ مؤید اس معنے کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی کا ہی **بیت** اصل سب کے آپ ہین جو اور ہی سو فرع ہی ہ ناسخ ادیان انکا دین ہی اور انکی شرع ہی اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اُسکی لکھی ہوئی اُنکے نزدیک اُنکے بیچ توریت کے لکھا ہی احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ تا آخر اور انجیل مین قول عیسیٰ علیہ السلام ہی انی ذاہب الی ربی ومربکم والفارقلیطا جاء تا آخر یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہی وہ نبی اُمی انکو جو اسکی پیروی کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہی اور منع کرتا ہی انکو نامعقول سے کہ شرک ہی یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلۂ رحمی ہی یا انصاف ہی اور منکر اخلاق بد ہین یا قطع رحم ہی یا بے انصافی ہی وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور حلال کرتا ہی واسطے اُنکے پاکیزہ چیزین جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود پر حرام تھی حرام کرتا ہی اوپر انکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لہو اور سور یا مال پلید سود کا اور رشوت کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ اور اُتار رکھتا ہی اُنسے بوجھ اُنکے یعنے تخفیف کرتا ہی اپنی امت سے ثقیل چیزونکو جیسے شریعت موسیٰ مین تھا کہ جس عضو سے گناہ ہو قطع کرتے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر انکے موسیٰ کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلایا جاتا تھا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی اُمی کے بنی اسرائیل

Digitized by Maktabah Muaddidiyah (www.maktabah.org)

مین سے اور تعظیم کی اُسکی اور مدد کی اُسکی دشمنون پر اور پیروی کی اُسی نور کی کہ اُتارا گیا ہی ساتھ اُسکے مراد نور سے قرآن ہی کہ کمال روشن ہی کیونکہ دین دنیا کے اُمور اُس سے ظاہر مین سمجھہ لیجئے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہی بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہی اور ساتھہ اُسکے باقی رہیگا بخلاف الواح موسیٰ کے کہ اکثر آسمان کو چلی گئین اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ مین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل عموم کہ لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف تمہارے سب کے وہ اللہ کہ واسطے اُسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہی اور مارتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے جو نبی ہی اَن پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان لاتا ہی ساتھہ اللہ کے اور باتون اُسکی کے جو انبیا پر اُتاری ہین اور پیروی کرو اس پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ اور قوم موسیٰ کی سے ایک جماعت ہی کہ راہ دکھاتی ہی خلق کو ساتھہ حق کے اور حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہی کہ بعد وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور خلیفے اُنکے حضرت یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے اُنمین براہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا کی کہ درمیان ہمارے اور قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالیٰ نے زیر زمین اُنکے واسطے راہ کشادہ کر دی اس راہ سے وہ چین کے ملک سے پر نکل گئے وہان اپنے گھر بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اُسطرف گذر ہوا آپنے دس سورتین قرآن کی اُنپر پڑھین وہ سب ایمان لائے آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین جمعہ ادا کرتے ہین یہہ آیت اُنکی شان مین نازل ہوئی ہی پھر حضرت حق تعالیٰ الخبار قوم موسیٰ کی اخبار فرماتا ہی وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کاٹے ہمنے قوم موسیٰ مین سے بارہ قبیلے جماعتین بسط و لد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب علیہ السلام ہی اسباط بدل ہی اثنی عشرہ سے اور امم بدل ہی اسباط سے وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جب پانی مانگا اس سے قوم اُسکی نے یہہ کہ مار ساتھہ عصا اپنے کے پتھر کو سمجھہ لیجئے کہ بنی اسرائیل وادی تیہ مین سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسیٰ سے پانی مانگا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ساتھہ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور وہ پتھر جنگل مین اُنکو مل گیا تھا اُسنے آواز دی تھی کہ ای موسیٰ مجھے اُٹھا لے مین تیرے کام آؤنگا پس موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا پس پھٹ نکلے اس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر اُنکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور اُتارا ہمنے اوپر اُنکے من اور سلوی كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ پاکیزہ اس چیز کی سے کہ دی ہمنے تمکو اور ذخیرہ نکرو اُنھون نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من و سلوی اُترنا موقوف ہو گیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا اُنھون نے ہمکو ذخیرہ کرنے مین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارون کے اور فتح اُنکی کے رہو تم اس

بستی مین کہ اریحا یا ایلیہ ہی اور کھاؤ اسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ
اور کہو دور کر گناہ ہماری ہم سے اور داخل ہو دروازے مین اس بستی کے سجدہ کرتے ہوئے یا عاجزی سے جھکتے ہوئے بخش دینگے تمکو
خطائین تمھاری سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالونکو فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ
الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پر اُنمین سے بات کو سوا اُسکے جو کہی گئی تھی واسطے انکے یعنے حطہ کی جگہہ
حنطہ کہا طلب استغفار کو فرمایا تھا سو مسخراپن سے اناج مانگا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ پس بھیجا ہم نے
اوپر انکے عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اُسکے کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اسکے مین رکھا وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اور سوال کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریاے شور کے طرف ملک شام کے اور اس
بستی کا نام ایلیہ تھا مدین اور طور کے درمیان تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور عینونا کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعریف سنیچر کی
اُنپر لازم تھی شکار مچھلی کا اُسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا انھون نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام سے ملعون
ہو کر مسخ ہو گئے انکا احوال ظاہر کرنے کو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ یہود سے خبر اس بستی والون کی پوچھ اِذْ
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی
کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھین انکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین انکے پاس
یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی پھرتی تھین اور سوا ہفتہ کے اور دن کوئی مچھلی نظر
نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم انکی بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلیہ
والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھ کر للچاتے تھے کہ کسیطرح پکڑین لیکن اسدن شکار جو منع تھا دست انداز نہوتے تھے آخر حیلہ
کیا کہ حوض کھودے اور نالے دریا سے حوضون تک لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین انکو گھیر کر اُن نالونکی
راہ سے حوضونمین لاکر راہ نالونکی بند کر دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا
دلیر ہو گئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع
کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالونکو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہی وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا
نِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر انکی جب کہا ایک جماعت نے اس شہر والونمین سے جو نہ فعل
کرتی تھی نہ منع کرتی تھی انکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو تم اس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا ہی انکو دنیا مین بسبب نافرمانی
اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہی انکو آخرت مین دوزخ کا عذاب سخت قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ کہا منع کرنیوالون
نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنے کے ہی طرف پروردگار تمھارے کے یعنے ہمپر امر معروف واجب ہی اسواسطے ہم انکو
نصیحت کرتے ہین کہ عند اللہ ہم معذور ہون وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھول گئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کی گئی تھی ساتھ اسکے نجات دی ہمنے اُن لوگون
کو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہم نے
اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقعہ مین کہ نہ

فعل کرتے تھے نہ منع اختلاف ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف انکے امر مین اولیٰ ہی پس عذاب اس گروہ کے سے ارشاد فرماتا ہی فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کہا ہمنے انکو ہو جاؤ بندر ذلیل لکھا ہی کہ منع کرنے والے جب نا امید ہوئے نصیحت قبول کرنے انکے سے تو وہ اپنے اور انکے درمیان دیوار کھینچ لی نہ وہ ادھر آوین نہ یہہ ادھر جاوین ملاقات آپسمین نہو اکدن اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین آتا تلاش کی تو سبکو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والے کے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہ انکے جامے سے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے دن سب کے سب مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب پکار دیا پروردگار تیرے نے البتہ پہنچیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے انکو برا عذاب مانند قتل اور اجلا اور ضرب اور جزیہ کے کہا ہی کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید انکو کیا پھر فارس کے بادشاہ کرتے رہے اور تاج تخت چھینتے رہے یہان تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا کہ مقاتلہ کرو انسے کہ اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہی کافرونکے حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنے والا ہی وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکو اور مغفرت چاہنے والونکو مہربان ہی کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے کر دیا ہمنے بنی اسرائیل کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہی کہ جسمین یہودی نہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے انمین سے نیک کار ہین دین موسوی پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے مین یا وہ لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے انمین سے سوا اسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے انکو ساتھ بھلائیون کے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیون کے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے اور مال کے شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے انھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے لگے ان اللہ فقیر ونحن اغنیا یعنے اللہ فقیر ہی ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کہا کہ ید اللہ مغلولۃ یعنے حق تعالیٰ کا ہاتھ بستہ ہی یعنے دیتا نہین کسی کو شیئ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے اگلے پیچھے ان سے برجانشین کہ وارث ہوئے کتاب توریت کے یعنے سیکھا علم توریت کا آبا سے لیتے ہین اسباب اس جہان کا جو ناقص ہی یعنے حرام رشوت ہی بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے انکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی جاتی ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے انکے پاس اسباب مانند اسکے لے لیوین اسکو حاصل یہہ ہی کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لینے مین اور حرام کھانے مین بیقدر گرم ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر انکے عہد توریت مین یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ انھون نے جھوٹھ اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشتا ہی اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت انکے پاس ہی وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ اور پڑھا ہی انھون نے جو کچھہ کہ بیچ اسکے ہی اور یہہ حکم اسمین نہین ہی وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرت کی بہتر ہی اسباب دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے سے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر ملک غلام کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبیٰ بہتر ہی مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یاے تحتانیہ کے بھی قرات ہی وَالَّذِيْنَ

DIGITIZED BY ALGHAZALI MASLIC FOUNDATION, CHICAGO

يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز کی باوجوداسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہی اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہی کہ نماز ستون دین ہی دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہی اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِينَ تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالونکا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهُ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُ وَاقِعٌۢ بِهِمْ اور یاد کر جب اٹھایا ہمنے پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان ہی اور جانا انھون نے کہ وہ گر پڑیگا انپر اگر حکم توریت کا قبول نکرینگے کیونکہ خدا نے اُس سے خبر دی تھی خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہا ہمنے جو کچھ کہ دیا ہمنے تم کو احکام سے ساتھ قوت کے اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ بیچ اسکے ہی امر اور نہی کہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو اور گواہ کیا انکو اوپر جانون انکی کے اُس اقرار پر جو کیا انھون نے یا بعضون کو اوپر بعضون کے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار ہمارا حق تعالی نے اولاد آدم کو نکالا بعضون کو پیٹھون بعضونکی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سب کو معلوم ہی وہ کل بشر کے باپ ہین حاکم ابو عبد اللہ نے اپنے صحیح مین روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے وادی نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہی لیا اُسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہی کہ دہیاز مین ہی قرات ہند مین وہان عہد لیا اور حضرت آدم کے نکلنے بعد بہت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہی کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم اور بعضون نے کہا ہی قبل دخول بہشت کے میدان مین دروازے پر بہشت کے کہ عرض اس جگہہ کی تیس ہزار سال راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم کی صلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیون کے اور انمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا کہ مین ہون پروردگار تمہارا انھون نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا شاہد ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہی ذریت آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتون کو کہا گواہ رہو انھون نے کہا گواہ ہوئے ہم یا خود جناب الٰہی فرماتا ہی کہ اقرار ذریت پر گواہ ہوئے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اُنکے انکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہی اور عذاب دیتا ہی ہمکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا جھوٹھون نے یعنے باپون ہمارے نے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات مشرکون کی مسموع نہوگی کیونکہ عہد توحید کا ہر شخص سے لیا ہی تقلید دوسرے کی شرک مین عذر نہین سمجھ لیجیے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلون کے کانونمین تا حال وہی ندا ہی **بیت** روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہی ؛ کانونمین اب تلک وہی بانگ الست ہی ؛ علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا کہ روزیلی یاد ہی کہا ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہی کل کیا آج ہی اسدن کی بھی رات نہین آئی صوفی کو وہی دن ہی **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہی ؛ ماضی و مستقبل و حال ایک ہی ؛ منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور مجیب وہی تھا **بیت** خود الست و خود بلے اُسنے کہا ؛ بیغرب تھا جو کہا اُسنے کہا ؛ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور جسطرح پر میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کے تو کہ وہ پھر آوین تقلید سے

طرف تحقیق کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا اور پڑھ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اس شخص کا کہ دیا ہمنے اسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اتارین تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلب تھا عرب والا اسنے کتب سماویہ پڑھ کر معلوم کیا تھا کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہی وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے بواسطے کفر اور عناد کے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہی فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ پس پیچھے لگا لیا اسکو شیطان نے فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہی کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کے بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اسنے کتب الٰہیہ مین دیکھی تھی اور انکو پہچانتا تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور مشہور یہہ ہی کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جباریون مین سے صحیفے ابرہیم علیہ السلام کے پڑھتے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قصد لڑائی کا قوم جباریں سے کیا اسنے اپنی جوروکے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بد دعا حضرت موسیٰ کو کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اسکا لے لیا ملعون ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اسکو بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلمات کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے درجہ عین وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور لیکن وہ دنو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی کی آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جوروکی بات مانی فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اسکی خست مین مانند مثال کتے کے ہی إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے تو یا حملہ کرے تو اوپر اسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہی کہ کتے کا دو کارنا اور نہ دو کارنا یکسان ہی وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم سگ صفت کا بھی یہی حال ہی کہ دنات اور دست اپنی سے نہ باز رہا خواب مین اسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعا بد مت کر اسنے نمانا پھر جب لشکر موسیٰ علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا کہ انپر نفرین کرے گدھے نے اسکے سوار کی کہا کہ دیکھ اس بات سے باز آ تب بھی اسنے کچھ خیال نکیا سچ ہی کہ بادتقدیر کیا کیا بوالعجبی دکھاتی ہی اگر جانب فضل سے چلتی ہی تو مثل بہرام گبر کے ہزارونکو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہی اور جو جانب عدل سے چلتی ہی مانند بلعم کے سیکڑون کو اسم توحید سے پھر اکر ساتھ سگ خسیس کے دمساز کرتی ہی **بیت** کسیکو عشق صمد وہ دے ہی صنم پرستی سے دل پھر اکر بٹھائے بت خانے مین کسیکو حرم سے جی صاف بس اٹھا کر ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا یہہ مثل کہی گئی مثل ہی اس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے جنھون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ ان ہی اور یہہ گروہ کفار مکے کی ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ تو کہ وہ فکر کرین اور سمجھ کر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے یہود ہین کہ توریت کی آیتین جھٹلاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ بلعم باعور کا انکو سنا شاید کہ وہ پند پذیر ہون سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ بری ہی مثال اس قوم کی جنھون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو جان بوجھ کر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہی کہ بال ظلم کا انکے سوا انکے اور کو نہین پہنچتا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور جسکو گمراہ کرے پس یہی لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہان مین وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخ کے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی انکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم ہمارے مین انکا کفر پر رہنا اور شرک پر مرنا چھپا نہین

ہی لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا واسطے انکے دل ہین کہ مطلقا نہین سمجھتے ساتھ انکے **بیت** زنگار سے انکار کے آئینۂ دل ہی کدر
کرتے نہین صیقل اُسے مقصد کا منہہ کیا دیکھین پھر وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا اور واسطے انکے آنکھین ہین کہ کسی وجہ سے روئے
حق نہین دیکھتے ساتھ انکے **بیت** نہ کبھی لگھا اٹھا بصنع خدا نظر اعتبار سے دیکھا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا اور واسطے اُنکے
کان ہین کہ کسیطرح سے سخن حق نہین سُنتے ساتھ انکے **بیت** وعظ قرآن سُن بسمع قبول ؛ ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول اُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ باوجود
تکلیف شرع کے خواب وخور مین دنیائے فانی کے عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین دائمی ہین نہین دھرتے ہین اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل نظم آدمی مین عقل وشہوت
ہی بھری ؛ روح ہی اور جسم ہی ای مولوی ؛ عقل گر شہوت پہ غالب اسکے آئے ؛ تو فرشتے سے بھی بالا رتبہ پائے ؛ اور جو شہوت
غالب آئی عقل پر ؛ تو بہائم سے بھی ہی گمراہ تر ؛ جو کہ شہوت سے نہین آتے نکل ؛ وہی کالانعام ہین بلکہ اضل لکھا ہی کہ ایک شخص نماز
پڑھتا تھا اُسنے حق تعالیٰ کو ساتھ نام اللہ کے یاد کیا پھر رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب انکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہی اسکی
عبادت کرتے ہین ہم یہہ شخص دو خدا ؤنکو یاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا اور واسطے اللہ کے
ہین نام اچھے پس پکارو اُسکو ساتھ اُنکے مراد اس سے نود و نہ نام ہین کہ جسکے حق مین حدیث مین آیا ہی من احصاہ دخل الجنۃ جسنے گھیرا
انکو یعنے یاد کیا اُن نامونکو داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن
العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز
المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم
الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت
الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر
التواب المنعم المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع المعطي الضار النافع النور
الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کے صفات نیک ہین مانند عدل اور
احسان اور جزا اور رحمت کے پس اسکی تعریف ساتھ ان صفات کے کرو اور کہا ہی بعضون نے کہ متحلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور متصف ہو ساتھ
صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ اور چھوڑ دو متابعت اُنکی جو کج راہی کرتے ہین بیچ نامون اُسکے کے جہل سے
یعنے جو نام کہ شریعت مین نہین اُن نامونسے اللہ کو پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ اور نصاری یا ابا المسیح
اور حکما علۃ الاولی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الحاد اشتقاق اسمای اصنام ہی اسماء الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزی
عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ البتہ جزا دئے جاوینگے ملحد جو کچھ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر اُن لوگونکا
کہ واسطے دوزخ کے پیدا کئے ہین مذکور کر کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور ان
لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے ایک جماعت ہی کہ وہ راہ دکھلاتے ہین ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل
کرتے ہین اپنے حکمون مین اور وہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو انکے کی ہی رضوان اللہ علیہم اجمعین وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ کھینچینگے انکو ہلاکت کی
طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین تو نعمت انکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین زیادتی کرین امام قشیری نے
کہا ہی کہ استدراج عطائی بر ہی اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہی اور دل سے شکر بھلاتا ہی یہان تک کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہی وَاُمْلِیْ لَهُمْ
اور ڈھیل دونگا مین انکو مدت تک پھر مواخذہ کرونگا مین انسے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ تحقیق مکر میرا یعنے گرفت میری مضبوط ہی سمجھ لیجئے کہ کید
چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید کہا لکھا ہی کہ ایکرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل
التحیات کوہ صفا پر چڑھ کے ایک ایک قریش کو عذاب آلہی سے ڈراتے تھے ایک سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے
ہو یہہ آیت اتری اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا نہین فکر کرتے یہہ معاند کہ نہین ہی واسطے صاحب انکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوت کے کہ جسے امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ
نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانون کے اور زمین
کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان نجوم ہین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا
اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال قدرت صانع اور جمال وحدت خالق انپر کھل جائے وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ
نزدیک ہووے اجل انکی یعنے کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل انکی نزدیک پہنچی ہو اور پہلے موت کے کام وہ کرین کہ موجب نجاح دوسرا اور
باعث فلاح دین و دنیا ہووے **بیت** پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین ٭ بر توسن فکر در رہ دین فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ
کون سی بات کے بعد قرآن کے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ یہہ **بیت** حقایق کا دو عالم کے ہی جامع ٭ ہی بمن
شیئ کل معنی اس سے لامع مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نہ لاوے پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا
واسطے اسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ اور چھوڑ آتا ہی انکو بیچ سرکشی انکی کے سرگردان لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود
نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہو اور یہہ سوال واسطے امتحان کے تھا وہ جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین
جانتا یہہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہی وقت قائم ہونے اسکے کا سمجھ لیجئے کہ قیامت
کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلائق کا اسمین کم ساعت سے ہوجاویگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے
نزدیک ایکساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک پروردگار میرے کے ہی کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر
مرسل کو اس سے مطلع نہین کیا لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اسکے پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری
ہی جاننا اسکا بیچ آسمانونکے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اسکے کے اور گویا حکمت اسکے اخفا کی یہی ہی لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا
بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان یَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا سوال کرتے ہین تجھ سے آنیکا اسکے اور وقت کا اسکے اسیطرح
کہ گویا تو مہربان ہی اور دوست رکھتا ہی سوال اس سے اور حال آنکہ تجھے کچھ کام نہین اس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسی کو علم اسکا نہین
ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ دوسرے بار تاکید اور مبالغے سے سوا اسکے نہین ہی کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا وسیط مین ہی کہ مکے والون نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی مین لے رکھو اور گرانی مین بیچ ڈالو تاکہ تمکو نفع ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ آیت اُتری قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور ضرر کا مگر
جو چاہے اللہ اور مجھے بتا دے ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر اور اگر ہوتا مین کہہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت
لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت اور فتح اور غنیمت ہی وما مسنی السوء اور نہ لگتی مجھکو بُرائی کہ فقر اور مرض اور رنج اور ہر نمیت ہی ان انا
الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے
ہین مجھ پر اور جو مین لایا ہون اسپر ہو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا لیسکن الیہا اللہ وہی جسنے پیدا کیا
تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اسکا کہ حوا ہین تو کہ آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور الفت کرین
اسسے فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام نے حوا کو یعنے خلوت کی اُس سے بوجھ اُٹھایا حوا نے بوجھ
ہلکا یعنے حاملہ ہوئی نطفہ آدم اسکے رحم مین در آیا پس چلتی گئی ساتھ اس بوجھ کے یعنے آتی جاتی تھی فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما لئن
اتیتنا صالحا لنکونن من الشکرین پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل بڑھ گیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار اپنے سے کہ
ای خدا اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہی کہ
جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بنا کر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے پیٹ مین کیا ہی حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ
یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہان سے نکلیگا حوا نے کہا مین نہین جانتی کہا منہہ سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑ کر
نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشہ ناک ہوئے پھر ابلیس دوسری بار اور شکل بنا کر آیا اور اُنسے سبب غم کا پوچھا
اُنھون نے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھہ غم نہ کھاؤ مجھے اسم اعظم یاد ہی اور مستجاب الدعوات ہون اللہ سے دعا کرونگا کہ اس
حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن اس شرط پر عبد الحارث اسکا نام رکھو اور حارث نام
ابلیس کا تھا فرشتون نے اس ملعون کے فریب مین آکر قبول کیا فلما آتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما پس جب
دیا اللہ نے انکو فرزند درست خلقت کیا دونون نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا تھا انکو اور شریک کیا بیچ نام کے نہ
بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف نے اور قاضی بیضاوی نے کہا ہی کہ نفس واحد قصی ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہی حق تعالی نے اوسکو زوجہ اسکی جنس سے عربی قریشی دی اُن دونون اور سوا نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند
شائستہ عطا کریگا تو شکر اسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے انھون نے نامون مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی
اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فتعالی اللہ عما یشرکون پس بلند ہی اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اسکی اور قول
اوّل پر ضمیر یشرکون کی شاہا ہی سب مشرکون کو ایشرکون ما لا یخلق شیئا وہم یخلقون کیا شریک لاتے ہین اللہ کی عبادت مین
اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنے کی اور وہ پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق
خالق نہین ہوتا ولا یستطیعون لہم نصرا ولا انفسہم ینصرون اور نہین کر سکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین
یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی جانون کو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہون وان تدعوہم الی الہدی
لا یتبعوکم اور اگر بلاؤ تم ای مسلمانو مشرکون کو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سواء علیکم ادعوتموہم ام انتم
صامتون برابر ہی اوپر تمھارے پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے ہو سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت خاص ایک قوم کفار کی حق مین ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جیسے ابوجہل اور پیرو اسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
صَادِقِیْنَ تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم ای مشرکو سوا خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمہارے مملوک اور مسخر فرمان الٰہی کے پس پکارو تم
انکو پس چاہیئے کہ جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ آلہ ہین کیونکہ آلہ وہ ہی کہ اپنے عابدونکی دعا اجابت کرے اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَا
کیا واسطے ان بتون کے پانون ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھ انکے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِھَا یا واسطے انکے ہاتھ ہین کہ
چیزونکو پکڑتے ہین ساتھ انکے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَا یا واسطے انکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھ انکے
جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا یا واسطے انکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھ انکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو
کہ انکے نہ پانون مین چلنے والے نہ ہاتھ مین پکڑنیوالے نہ آنکھین ہین دیکھنے والین نہ کان ہین سننے والے پس تم انسے فاضل تر ہوئے اور نہایت
جہل ہی کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہی بعد الزام کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا
کہ ہمارے خداؤنکی برائی مت کرو مبادا تم کسی آفت مین پھنسو حق تعالیٰ نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہہ ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے پیدا کئے ہین اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھہ سے جتنا تم سے ہو سکے پس مت دو ڈھیل مجھکو
مین قائم ہون اللہ کی حمایت پر تمہاری مکر سے نہین ڈرتا **بیت** دو عالم کی عداوت سے ہی کیا ڈر نگہبان ہی میرا اللہ اکبر اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ
الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہی جسنے اتارا ہی قرآن اور وہی دوستی کرتا ہی صالحون کی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ اور جن لوگون کو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کر سکتے مدد
تمہاری اور نہ جانون اپنے کو مدد دیتے ہین وقت توڑنے بگاڑنے کے وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ اِلَی الْھُدٰی لَا یَسْمَعُوْا اور اگر بلاؤ تم ای مسلمانو کافرونکو
طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ ظاہر مین آنکھین
کر رہے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہی کہ وہ نہین دیکھتے تجھکو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھہ سے غافل ہین **مصراع** حقیقت
مین تیرے عرفان سے یہہ سخت جاہل ہین ؛ سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ سر اس بات
مین کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اسپر حرام ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ
بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر معلوم ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانیمین چند شخصون نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین بھی تھوڑے لوگ جمال بایزید
سے بینا ہوئے ہونگے **بیت** تاب نظارہ کہان دیدۂ بیچارہ کو چاہیئے اور ہی دیدہ تیرے نظارہ کو خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر اس آیت کو جامع
اخلاق نیک سے فرمایا ہی اختیار کر عفو کو یعنے لوگون سے آسانی چاہ مشکل پکڑنے سے ہو جاوینگے تباہ یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے
گنہگارونکے درگذر وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ اور حکم کر اورونکو ساتھ بہتر اقوال و افعال کے اور منہہ پھیر لے جاہلون سے اور ان
سے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہی عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابوحمزہ بغدادیؒ نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہی
لائق تر ہی اس سے اعراض کرنا کشاف مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ
السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اس سے جو تجھہ سے قطع کرے اور عطا کر اسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھہ پر ستم کرے
**بیت** جو تجھے زہر دے اسے دے قند جو کرے قطع اس سے کر پیوند سمجھہ لیجئے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اس حکیم مطلق جل شانہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمائے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کیطرف سے وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اسکے سے ما زائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہی جو تو کہے جاننے والا ہی جو تو دلمیں رکھے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین اللہ سے یا پرہیز کرتے ہین شرک سے اور معاصی سے جب مس کرتا ہی انکو وسوسہ شیطان یاد کرتے ہین خدا کو اور اسکی وعید سے اندیشہ کرتے ہین پس ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرہ شیطانی کو دفع کر کر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرون کو بیچ گمراہی کے پھر نہین تھمتے گمراہ کئے جاتے ہین وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا اور جب نہین لاتا تو انکے پاس آیت قرآن کی وقت خواہش انکی کے کہتے ہین کیون نہین کھینچ لاتا اسکو کہے والے جب آیت طلب کرتے اور نزول مین اسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بنا تا آیت جیسی اور آیتین بنائی ہین حق تعالی نے امر فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار میرے اور تصنیف کرنیوالا قرآن کا نہین ہون مین هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یہ قرآن دلیلین ہین کہ جسنے حق ظاہر ہو جاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا اور رسول پر سبب نزول مین ہی کہ یکجوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھ پڑھتا جاتا تھا یہہ آیت اُتری وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنو اسکو اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھ مت پڑھتے جاؤ تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن پڑھا جاوے لیکن عامہ علما خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ شامل ہوتا ہی آیات قرآنی کو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے **بیت** امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی ؛ بخوف عدل سدا جی کو ترسگاری ہی وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ اور کم جہر یا تسے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلون مین سے ذکر خدا کے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہی اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے انکو ذکر فرمایا لکھا ہی کہ کفار مکہ سجدے سے جناب الٰہی کے نفرت کرتے تھے چنانچہ کہتے تھے لما تامرنا ونزادهم نفورا سو حق تعالی نے فرمایا اے حبیب میرے اگر کافر سجدے میرے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض مشرکان اور تنبیہ مومنان ہی اسیواسطے بعد تلاوت اسکی کے سجدہ کیا چاہیے اور سجدہ تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہی ایک سورہ حج کے آخر مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہی اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسرے سورہ ص مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہی اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہی فی الحال اور اگر فوت ہو جاوے تو قضا اسکی لازم ہی اور نزدیک دوسرے امامون کے سنت ہی پس انکے مذہب کے موافق اگر فوت ہو جاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین

اس سجدے کو سجدۂ ملائکہ کہا ہی پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اس سجدے کے پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد یہان کھلتا ہی اور سر فاعف علی نفسک بکثرۃ السجود یہان ظاہر ہوتا ہی شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجود مین نہین سپھتہ ہی اور جس کف مین جود نہین کپھتہ ہی **بیت** یہان فضل جود سے ہی بزرگی سجود سے ؛ یہہ دونہون تو بہ ہی نہونا وجود سے سورۂ انفال مدنی ہی پچھتر آیتین ہین ایکہزار دوسو چوراسی کلمے ہین پانچ ہزار دوسو چورانوے حرف ہین فواصل اسکی مذم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورۂ اعراف کے یہہ ہی کہ اعراف مین احوال جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت انکے اور قتل اور قید کا دنیا مین ہی ؛ سورۃ الانفال مدنیۃ ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ وھی خمس وسبعون آیۃ

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوٹون سے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہی کہ اہل بدر لوٹ مین کفار کے اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہی اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمھارے تھے ہمارا حصہ بھی ہی آخر حضرت کے پاس آکر پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت اسکے جواب مین اتاری کہ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہی اور رسول کے ہی کہ حکم الہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادۃ بن صامت رض نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کرکر راہ اعتدال سے انحراف کیا تھا حق تعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملات کو درست کیا وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی بیچ تقسیم غنائم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ سوا اسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے **قطعہ** ہیبت سے جلال کبریا کے ؛ عظمت سے کمال کبریا کے ؛ ہوجاتا ہی رنگ فق اُنھونکا ؛ دہشت سے سوال کبریا کے ؛ یا اسکے انعام اور افضال پر نگاہ کرکر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترسان ہوتے ہین وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتے ہین وہ آیتین انکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہی اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین انکا اور زیادہ ہوتا ہی حقائق تسلی مین ہی کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین انکے پیدا ہوتا ہی اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر انکے کے ہویدا ہوتی ہی بحر الحقائق مین ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ بقدر وسعت روزنۂ دل کے باطن مین چمکتا ہی پس جب اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنۂ دل انکا برکت اسکی سے کشادہ تر ہوجاتا ہی اور نور ایمان اسمین سے زیادہ تر آتا ہی پس نور جمال مین مستغرق ہوجاتے ہین **بیت** غرق نور شہود ہین یہہ لوگ ؛ صاحب فضل وجود ہین یہہ لوگ ؛ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبہ نور الہی سے مضمحل اور فانی ہوا پروائے ماسوا اسکو کیا رہے بلکہ مشاہدۂ ماسوا دیدۂ شہود اسکے سے اٹھ گیا **نظم** غرق دریا مین جو کوئی ہوگیا ؛ اسکو خبر دریا کی کیا سونے جھے بھلا ؛ جسطرف نظر ین اٹھاوے آپ ہی ؛ آپ ہی مین اسکی خورد وخواب ہی ؛ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قائم رکھتے ہین نماز کو ساتھ شرائط اور آداب اسکے کے اور اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ الہی مین اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہی ساتھ اعمال ظاہری کے کہ صلوۃ اور زکوۃ ہی جمع کرتے ہین وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق نہو وہ مومن حق ہی لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ واسطے انکے درجے ہین نزدیک پروردگار انکے کے اور بخشش ہی گناہون کی اور

رزق ہی یا کرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہی کہ رزق کریم وہ ہی کہ مرزوق کو شہود رازق سے باز نرکھے نظم رزق مین رزاق کے غافل نہو چھوڑ دے اسباب کو ای نیک خو معطی ہر خیر و شر اللہ ہی بے سبب سوے مسبب راہ ہی پار رکھنا پھر تیری نگہ سوے سبب سوعجب ہی سوعجب ہی سوعجب اصل دیکھیگا تو اکمل ہوگا تو فرع دیکھیگا تو احول ہوگا تو لکھا ہی کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھرا تھا ابوسفیان اسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سب نے کثرت مال اور قلت رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابوسفیان نے سنکر ضمضم غفاری کو طرف مکے کے روانہ کیا کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابوجہل بہت لوگون کو ساتھ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وادی زفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنے کی خبر کی مدارک مین ہی کہ حضرت نے صحابہ کو کہا کہ قافلہ لوٹ نے پر خوش ہو یا حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہی اگر قافلہ ہاتھ لگے تو مناسب تر ہی حضرت اسبات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا کہ مین گویا جنگ گاہ دیکھ رہا ہون یہان ابوجہل مرا پڑا ہوگا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور یہان فلانا اور حو آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا ایک قدم کسیکا متصل نہ بڑا سو حق تعالی فرماتا ہی کہ تجھکو بدر مین کہ ہر میت گاہ کفار ہی اللہ سبحانہ لیجا دیگا کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہی ساتھ حق کے وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ اور تحقیق ایک گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش رکھتے ہین بدر کے جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ جھگڑا کرتے ہین تجھ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا اُنپر کہ جہاد واجب ہی یا بعد اسکے کہ معلوم کیا اُنھون نے تیرے بتانے سے کہ اعدا پر فتح یاب ہونگے اور باوجود اسکے ایسے جاتے ہین گَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ گویا کہ ہانکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد اور استعداد انکے کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو پانچ آدمی کا تھا اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو جماعتون مین سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہی یہہ کہ وہ واسطے تمھارے ہی اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیون کہ سن لیا تھا تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نو سو پچاس مردون کا ہی پس تم سہل کیطرف مائل تھے وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتون اپنی کے کہ ذات الشوکت کے لڑائی کے حق مین رہا کی ہی یا ساتھ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھ کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ اور کاٹے جڑ کافرونکی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تو کہ ثابت اور ظاہر کرے دین اسلام کو کہ حق ہی اور جھٹا دے اور مٹا دے کفر کو کہ باطل ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین اسبات کو کافر اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین وبالنصر نا علی عدوك اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنون کو ہلاک کریگا تو اور کوئی نہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار فرشتونکے پیچھے سے اور لانے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ ہین اور پیچھے فوج ہی انکے اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد سے منقول ہی کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہین
کیا اور آل عمران مین کہ ثلاثہ اور خمسہ گذرا جہت بشارت تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار تھے پیچھے انکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچ ہزار
فوج تھے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو اللہ نے مگر خوش خبری واسطے تمہارے فتح کی اور تو کہ آرام
پکڑین ساتھ اسکے دل تمہارے اور ہیبت وہشت قلت ذلت کی تمسے دور ہو وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہین مدد مگر نزدیک سے اللہ کے
اور نہ نزدیک سے فرشتونکے اور اور کسی کے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہی دوستونکو اپنے فتح یاب کرتا ہی حکمت والا ہی
دشمنونکو اپنے خراب کرتا ہی اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگھنے سے اَمَنَةً مِّنْهُ امن اسکی طرف سے
سمجھہ لیجیے کہ اس رات کہ جسکے دن کو مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے دلمین دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل انکی ریگستان
تھی پانون ریت مین گڑے جاتے تھے اور پیاسے تھے اور پانی نتھا حق تعالی نے انکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہو گیا صبح کو شیطان
نے وسوسہ ڈالا کہ تمھین نماز پڑھنی ہی اور بعضے محتلم ہین اور بعضے محدث اور پانی نہین ہی اور پانون ریت مین دھسے جاتے ہین اور
کافر زمین سخت پر ہین اور پانی پر قادر ہین اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہین اور پیغمبر ہم مین ہین یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ
فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور اتارا تھا اوپر تمہارے آسمان سے یا ابر سے
پانی تو کہ پاک کرے تمکو حدث سے ساتھ اسکے اور دور کرے تم سے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمین جمع نہین ہوتین
لکھا ہی کہ مینہہ ایسا برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورونکو پانی پلایا اور ریت جو درمیان انکے اور
کفار کے تھی مینہہ سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اور تو کہ باندھ لیوے اوپر دلون
تمہارے کے صبر اور استقلال اور ثابت رکھے بسبب اسکے قدمون تمہارے کو معرکہ جنگ مین یا بسبب باران کے زمین ریت کی مین کہ جب مینہہ
برسا ریت دب گئی پانون مسلمانونکے مستحکم ہوئے اور کفار کی منزل مین کیچڑ ہو گیا قدم انکے پھنسنے لگے اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ
مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتون کے جو مدد کو مسلمانون
کے آئے تھے اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ مین ساتھ تمہارے ہون ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار تمہارا ہون شر اعدا سے
پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین بڑے بڑے ثواب محاربہ کفار کے بیان کر کر یا بشارت فتح کی دیکر مدارک مین ہی
کہ فرشتے آدمیون کی شکل صف مومنون کے آگے جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہو اور خدا تمہارے ساتھ ہی مردانہ رہو دشمن تھوڑے
ہین فتح تمہاری ہی پس یہہ معنی ہوئے کہ ای فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ البتہ ڈالونگا بیچ دلون ان لوگونکے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو ای فرشتو کافرونکو اوپر گردنون کے سمجھہ لیجیے کہ فرشتونکو
جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہین سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ اور مارو انمین
سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہی یا تمام دست و پا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یہہ ضرب انپر اسواسطے ہی کہ انھون نے خلاف کیا اللہ کا
اور رسول اسکے کا وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکیکا پس تحقیق اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہی مخالفون پر دنیا مین ساتھ گرفتاری کے اور آخرت مین ساتھ خواری کے ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہی عقوبت ای کافرو پس چکھو اسکو اور تحقیق واسطے
کافرون کے ہی عذاب آگ کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ای لوگو جو ایمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم اُن لوگون سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھ کر واسطے حرب تمھارے کے پس مت پھرو اُنسے پیٹھون کو یہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت الآن خفف اللہ عنکم سے منسوخ ہو گیا چنانچہ عنقریب آویگا وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے اُنسے اُسدن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنیوالا واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹ کر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہو اور پھر پھر کر مارے یا جگہہ پکڑنیوالا طرف جماعت مسلمانون کے یعنے اُدھر کے غول سے اُدھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو غیر ان دو وجہ کی پیٹھ پھیرے اعدا سے فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کیطرف سے اور جگہہ رہنے کی اُسکے دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بُری جگہہ پھر جانے کی ہی دوزخ لکھا ہی کہ جب دونو لشکر مقابل ہوئے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو وعدہ کیا ہی فاکر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کی اُٹھا کر کافرون کیطرف پھینکو آپ نے شاہت الوجوہ کہکر پھینکی آنکھون مین کافرون کے پڑگئی وہ لگیں ملنے لگے فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے سترسردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کرلے آئے بعد اُسکے اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا مینے مارا دوسرا کہتا تھا مینے اسپر کیا حق تعالی نے آیت اُتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ پس نہین مارا تمنے انکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا انکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور نہین پھینکا تو نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روئے اعدا پر جسوقت پھینکا تو نے اور پھینکنا تیرا یہ تھا کہ تمام لشکر کی آنکھون مین پڑجاوے ولیکن اللہ نے پھینکا تھا اسکو کہ ہر ایک کی آنکھ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھ عبد کے کسب کی راہ سے ہی اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ حق تعالی نے زاہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھ فنا افعال کے کہ اُنسے سلب فعل کرکر اثبات طرف اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب کیا فعل اُنسے کہ وما رميت اور نسبت دی فعل کیطرف اُنکے کہ اذ رميت اور اثبات اپنے سے کہ ولكن الله رمى تا افادۂ معنی تفصیل کرے جمع مین فیکون الرامی محمد رسول الله ص بالله لا بنفسه نظما وما رميت اذ رميت پڑھ کے جان رتبہ پیغمبر آخر الزمان جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور نفس کا اُنکے تھا اسپر عبور نہین سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرونکا دریافت کرو کہ داؤد کے فعل کی نسبت طرف داؤد کے کی کہ وقتل داؤد جالوت ہ اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے فرمائی کہ ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى بڑا فرق ہی کہ بندہ کے فعل کی اضافت طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور منزہ آفات اور حوادث سے ہی **بیت** ایک باخدا ہی یک مین خودی کا نشان ہی ؛ اسمین اور اُسمین فرق زمین آسمان ہی وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا اور یہہ جو کچھہ حق تعالی نے کیا اسواسطے ہی تو کہ آزمایش کرے مومنون کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہی کہ بلا حسن یہہ ہی کہ انکو نفوس اُنکے سے فانی کرکر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہی کہ مبتلائے مشاہدہ کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ ہی **نظم** جب اُسکی طرف سے رنج و غم جان لیا ؛ یعنے کہ جو دکھہ ہی سو اسینے ہی دیا ؛ رافت زحمت کو ہمنے رحمت سمجھا ؛ جو درد دل آیا راحت جان لیا ؛ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی فریاد اور دعا تمھاری جاننے والا ہی نیتین تمھاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ اور یہہ بھی ہی کہ اللہ سست کرنیوالا ہی مکر کافرونکا لکھا ہی کہ کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریف مین جاکر دعا کی تھی کہ الٰہی فتح دے ان دونون لشکرون مین سے اس لشکر کو جو راہ یافتہ تر ہی اور دین اسکا

فاضل تر ہی اور ساتھ تیرے دوست تر ہی اور ابوجہل نا اہل نے بھی وقت جنگ کے دعا کی تھی کہ اللھم انصر اجب الفئتین الیک سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی کے والونکو خطاب کر کر کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھارے پاس فتح اُس دین کی جو دوست تر ہی نزدیک میرے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہو ای کافرو جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھر وتم ساتھ لڑائی مسلمانون کے پھر آوینگے ہم ساتھ فتح انکی کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہرگز نہ کفایت کریگی تم سے ای کافرو جماعت تمھاری کچھ اگرچہ بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نکر سکیگی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والون کے ہی یاری اور مددگاری مین یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی اور مت منہ پھیرو اس سے مراد آیت سے امر باطاعت پیغمبر ہی اور نہی مخالفت انکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہی کہ تا آگاہ ہون کہ طاعت حق باطاعت رسول ہی **بیت** جسنے طاعت انکی کی طاعت خدا کی اسنے کی ؎ ماننا حکم انکا ہی بس عین حکم ایزدی ؎ پس حکم رسول سے مت عدول کرو وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال انکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون وہ پیغمبر میرا ہی یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند اُن لوگون کے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال انکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق کہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے گویا کہ نہین سنتے **بیت** سن کے جو مانے نہین سنا ہی وہ کس کام کا فی الحقیقت کر ہی رکھتا کان گر وہ نام کا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے والے کے زمین پر نزدیک اللہ کے بہرے گونگے ہین حق بات کے سُننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجیے کہ بدتر جانورون سے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے انھون نے جو سبب فضل ہی سب حیوانات پر منہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہی کہ مراد اس سے ایک جماعت ہی عبد الدار کی کہ اسمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن جرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا اللہ بیچ انکے بھلائی فائدہ اٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سنا تا انکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سنا دے انکو البتہ پھر جاوین ایمان سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہ پھیرنے والے ہین قول حق سے اور ایک قول ہی کہ کفار مکہ نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھاری اور ایمان تمپر لاویگا تو ہم بھی لاوینگے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر خدا انکو سنا دے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لائینگے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرتے تمکو وہ علم دین ہی کہ حیات دل اس سے ہی یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ مین کہ موجب حیات ابدیہ ہین بہشت مین یا جہاد ہی کہ سبب بقا تمھاری کا ہی کہ اگر ترک کروگے دشمن غلبہ کر کر تمکو ہلاک کر ڈالینگے یا شہادت ہی کہ حیات ہی اللہ کے نزدیک یا قرآن ہی کہ زندہ کرنیوالا دل مسلمانون کا ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہی درمیان آدمی کے اور دل اسکے کے یہہ تمثیل ہی نہایت قرب حق کی ساتھہ بندے کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ حق تعالیٰ مطلع ہی دل کے اسرار پر یا یہہ معنے ہین کہ متقلب القلوب ہی تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ علماء دلکو پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت اس سے ہی اور عرفا دلکو مگر کہتے ہین یحول بین المرء وقلبہ اشارت اس سے ہی ہدایت مین دل سے کار ہی اور نہایت مین دل حجاب

دیدا ہی **بیت** مدتون تک دلمین ہمنے اسکا نظارا کیا؛ اب جو دل پر دا ہوا تو دلکو صد یار اکیا وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا اعمال کی پاؤگے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً اور ڈرو اس فتنے سے کہ وبال اُسکا نہ پہنچے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم کو اثر اسکا پہنچے وہ آخر زمان مین ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستے لاوینگے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ہ اور جانو یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اُسپر کہ ضرر ظلم کا اسکے اورون کو پہنچے وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اور یاد کرو ای مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے پیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا یا فرشتونکو معین کیا بدر مین وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور روزی دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتون پر حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق سُنکر مشرکون کو خبر کرتے تھے یہہ آیت آئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین بات کے اور ایک قول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورتا پوچھا کہ حضرت ہمسے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردن تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وہان سے مسجد نبوی مین آکر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہان تک کہ توبہ اُسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا ہی خیانت مت کرو خدا کی ترک فرائض مین اور رسول کی ترک سنت مین وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہی خیانت کا اور واجب ہی ضبط رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور جانو یہہ کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہی کہ ساتھہ اُسکے اللہ تعالی انمین آزماتا ہی پس چاہیے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نہ ڈالے **بیت** مال و ولد فتنہ ہین فتنے سے رہ دور دور؛ وای ہی اُسپر کہ جو فتنے کا چاہے ہی ظہور وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اُسکے اجر بڑا ہی پس طلب ثواب مین کوشش کرو اور جمع مال اور حب اولاد سے باز رہو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فرق کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہوجاویگا بحر المعانی مین ہی کہ حق تعالی بسبب تقوی کے افاضہ کریگا تم پر اسرار جلال اور القا کریگا انوار جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجودیہ کہتے ہین متقی وہ ہی کہ فعل اسکے افعال الہیہ مین فانی ہوئے ہون اور صفات اُسکی صفات حق تعالی کئے ہون اور ذات اُسکی ذات مولی مین بیت اور نابود ہوگئی ہو؛

**نظم** رفت تو نہ پوچھہ ہم سے اسرار وجود؛ آتے ہی نظر نہین مین اطوار وجود؛ جو نیست ہوگیا ہو خبر وہستی کی بتائے؛ یہان ہی نہ وجود اور نہ آثار وجود وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ہ اور دور کریگا تم سے برائیان تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی لکھا ہی کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ رہ مدینے کو گئے سوا ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی حضرت کی خدمت مین نہ رہا قریش دارالندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بن آیا وہان مشورہ کررہے تھے سب ایک نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آب و نان مت دو آپ مرجاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یارانکے اکثر
وہان گئے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین سب اتفاق کرکر تم سے لڑینگے اور انکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا انکو اس ولایت سے
نکال دو جہان چاہین چلے جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کرکر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میری رائے مین تو یہہ آتا ہی کہ
ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کرکر انکو مار ڈالین خون انکا تمام قبائل مین منتشر ہوجاوے بنی ہاشم سب سے نہین لڑسکینگے بالضرور دیت پر
راضی ہوجاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص لیا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرتکو اس مشورے
کی خبر کی حضرت نے علی مرتضی کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبر کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالی وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلاتا ہی
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یاد کرو اسکو کہ جبوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر
ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھکو ساتھ تلوارون مختلف کے یا نکالدین تجھکو مکے سے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ اور مکر کرتے تھے
وہ اور جزا دیتا تھا انکو اوپر مکر انکے کے اللہ واللہ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہی مکار ونکا اور جزا مکر کی یہہ ہی کہ انکا مکر
انہین کیطرف رد کرتا ہی اور وہ کنواں اور کے گرنے کو کھود دیتے ہین اللہ انہین کو اسمین گراتا ہی **بیت** اور کے گرنے کو جو کھودے وہی چاہ
کیون نہ وہ خود گر پڑے اسمین تباہ لکھا ہی کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کے واسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار
کا خرید کر لایا اور کہنے لگا کہ یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہون مین کہانیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامہنے پڑھتے ہین حق تعالی اسکے
عناد کی خبر دیتا ہی کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیَاتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اور جبوقت پڑھی جاتی ہین اوپر نضر اور متابعت والون
اسکی کے آیتین قرآن ہمارے کی کہتے ہین تحقیق سنلیا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہدیوین مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق
تعالی نے فرمایا تھا عرب والونکو فاتوا بسورۃ من مثلہ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اسکے بنا لینگے یہ عناد اور جھگڑا تھا اور دوسرے
نے کہا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین یہہ مگر کہانیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کہانیان بہت جانتے ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ وے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف سے نازل ہوا ہی نضر نے مقابلہ مین اس سخن کے دعا کی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور یاد کر اسکو کہ جب کہا نضر نے اور اسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہی یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے
پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اس دعا سے اظہار
یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا انکو اگرچہ وہ بد دعا کرتے
تھے اور حال آنکہ تو بیچ انکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہی عذاب نہین اترتا خصوصا کہ تو رحمت عالمین کی ہی وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ
وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہی اللہ عذاب کرنیوالا انکو اور حال آنکہ وہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان انکے استغفار کرنیوالے
ہین یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار انکا ایمان ہی حضرت مرتضی علی سے منقول ہی کہ زمین مین دو امان تھین ایک
جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہی وہ استغفار ہی **فرد** مستغفر جرائم دنرات رہ تو رفت ؛ توبہ کنہ سے
کرنا موجب نجات کا ہی وَمَا لَھُمْ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا کَانُوْٓا اَوْلِیَآءَہٗ اور کیا ہی واسطے
انکے یہہ کہ نہ عذاب کرے انکو اللہ اور حال آنکہ وہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانون کو اور نہین وہ لائق والی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہونے اسکے کے یہہ ردہی قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم پیشکار اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ نہین لائق والی ہونے اسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق انکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِیَةً اور نہین ہی دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد ون برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور سیٹیان تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلانے کو یہہ عمل کرتے تھے اس تقدیر پر مراد صلوۃ سے نماز ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس مچھواؤ کافرو عذاب کو کہ قتل اور قید ہی روز بدر مین اور جلنا آگ کا ہی روز حشر مین بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہی کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سردارون نے عرب کے مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے پس روز ایک شخص دس دس اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹون کو خرید کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ و رسول کی ہی بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگون کے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہین فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر انکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہونگے آخر کار یعنے فتحہ کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آئندہ کی دی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکٹھے کئے جاوینگے اور یہہ مغلوب ہونا کافرون کا اسواسطے ہی لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ تو کہ جدا کردے خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَیَرْكُمَهٗ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَهٗ فِیْ جَهَنَّمَ اور کرے ناپاک کافرون کو بعض اسکا اوپر بعض کے پس تو کہ وہ کرے اسکو اکٹھا پس کرے اسکو بیچ جہنم کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ پلید وہ ہین تو مایا نیوالے احوال اور اموال اپنے مین قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ کہہ واسطے ان لوگونکے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابوسفیان اور اصحاب اسکے اگر باز آئین کفر سے اور عداوت پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے جو کچھ گذرا گناہون انکے سے وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اور اگر پھر کرین عداوت اور مقاتلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہی عادت پہلون کی کہ پیغمبر پر لشکر چڑھا لاتے تھے وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑو ای مومنو اہل کفر سے یہان تک کہ نہ رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ پس اگر باز رہین کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہی مناسب اسکے سزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نہ رہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہی تمہارا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستونکو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی کہ مومنون کو مشرکون پر غالب کرتا وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اور جانو تم ای مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافرون سے ساتھ قہر کے کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والون رسول کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمون کے کہ مسلمان محتاج

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہون اور واسطے فقیرون کے کہ مسلمان ہون اور واسطے مسافرون مومنون کے سمجھہ لیجیے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان
واسطے تعظیم اور برکت کے ہی اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانون کے کام مین لاؤ یا امام
کو دو یا اُن چار حصون مین جو باقی ہین ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات سے حصہ آپکا اور ذی القربی
کا ساقط ہی سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا چاہیے اور امام مالک کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہی جہان ضرور ہو
وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع منفرد ہین اس قول مین کہ خمس موافق آیت کے چھہ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت
اور زینت پر صرف کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل تقسیم غنائم کی کتب فقہ مین مذکور ہین پس ای مقاتلو خمس
غنیمت کو موافق فرمانیکے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اگر ہو تم حقیقت مین
ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے
دن بدر کے جسدن کہ ملی تھین دو جماعتین مسلمانو اور کافرونکی وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کر دیا اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے وادی پر مدینہ کے طرف ریت مین
پانون گڑتے تھے پانی نتھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پر مدینہ سے زمین محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے
ابو سفیان وغیرہ پیچھے تھے تم سے تین فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنون سے جو پرے کنارے پر تھے اور
انکے فوج کی کثرت اور ہتھیارونکی زیادتی سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعَادِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے
اور بے سلاح اور وہ بہت تھے اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے
اور انکے بغیر وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ اسکام کو کہ تھا کرنا علم مین اسکے وہ فتح دوستونکی تھی اور شکست دشمنونکی لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ
وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہی دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیا ہی دلیل سے یعنے واقعہ
بدر کا آیات عظیم سے جسنے دیکھا مرا یا جیا انکو حجت اور عذر نہین یا مراد من ہلک سے اہل کفر ہین اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر
اور اسلام اُنسے اوپر حجت واضحہ کے ہی جو کافر ہوا بطلان اسکا ظاہر ہی اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اسکی روشن ہی وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا ہی اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہی احوال انکے نقل ہی کہ اُس شب کہ صبح کو جسکے جنگ بدر
واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائے کہ دوست غالب ہونگے اور دشمن مغلوب
مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اس نعمت کا اللہ تعالی مذکور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ بیچ خواب تیرے کے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دلیر ہوئے اور فتح پائے وَلَوْ
اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھکو انکو بہت اور تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے
تم ای اصحابو اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے
یا ضرر اعدا سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو مردانگی اور نامرادی سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا اور یاد کرو ای اصحابہ جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے تم اُنسے بیچ آنکھون تمہاری کے تھوڑے تو
کہ دل تمہارا قوی ہو اُنکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے انکے پاس
والے نے کہا کہ قریب سو آدمیون کے ہونگے اور حال آنکہ وہ نوسو پچاس تھے وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھین بھی بیچ
آنکھون انکے کے تو کہ دلیرانہ حملہ کرین اور خوب مسلح ہو کر نہ آوین نقل ہی کہ ابوجہل نا اہل نے کہا اُنسے کہ ہتھیار کیا کرو گے رسیون سے باندھ لو
پھر جب جنگ شروع ہوا حق تعالی نے مومنون کو نظر مین مشرکون کے دوگنا انسے کر دیا یرونہم مثلیہم رای العین اسیواسطے دل شکستہ
ہو کر شکست کھا گئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الٰہی کی ہی کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر کر مومنون کو دکھایا اور مومنون کو کہ
قریب تین سو کے تھے ایک ہزار نو سو کر کر کافرون کے نظر مین جلوہ گر فرمایا اور یہہ معاملہ اسواسطے کیا لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ
مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اسکا علم مین اُسکے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب
کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات
کرو اس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ
تم فتح پاؤ اعدا پر لکھا ہی کہ مراد ذکر تکبیر ہی وقت تلوار مارنے کے یا بد دعا کرنی کافرونکی کہ اللہم اخذلہم واقطع دابرہم سمجھ لیجئے
کہ اس آیت مین تنبیہ ہی کہ بندے کو کوئی شغل ذکر الٰہی سے باز نرکھے **بیت** ذکر سے غافل نرہ تو یک نفس ٭ ذکر دو جگ کی فلاحیت
ہی بس وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکہ قتال مین ٭
وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اور مت جھگڑو آپسمین پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی ہوا تمہاری یعنے دولت اور قوت
یا باد فتح تمہاری کہ حق تعالی فتح کے وقت باد چلاتا ہی اُسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین ہی النصرۃ بالصبا واہلکت عاد بالدبور
**بیت** نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر ٭ باد فضل حق مدد فرمائے گر ٭ وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ
تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہی مددگار وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور مت ہو
مانند اُن لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اترا کر اور دکھانے کو لوگون کے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو مکہ سے چلے ہین
راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگے ابوجہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پئین تا آوازہ دبدبے کا ہمارے
عرب مین منتشر ہو سو حق تعالی مومنون کو فرماتا ہی کہ تم انکی طرح گھرون سے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور بند کرتے تھے لوگون کو راہ اللہ کی سے وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ اور اللہ ساتھ اسکے کہ یہہ کرتے ہین عالم ہی اور ان کامون پر
جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکے سے نکل کر پاس منزل کنانہ کے پہنچے ڈرنے لگے کہ انمین انمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس
نے سراقہ بن مالک کی شکل بن کر کہ سردار کنانہ کا تھا انسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر
بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور مین بھی تمہارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے انکے ہمراہ بدر کو چلا اس قصہ کی حق تعالی
خبر دیتا ہی وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور یاد کرو جسوقت زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو بیچ عداوت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ اور کہا ابلیس نے نہین غالب تم پر آج کے دن کوئی
لوگون سے کہ لشکر تمہارا بڑا ہی اور آراستہ ہی اور مین حمایت کرنیوالا ہون تمہارا قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتَانِ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ پس جسوقت نمودار ہوئین دونو جماعتین پھر گیا شیطان اوپر دونو ایڑیون اپنے کے یعنے مکر اور حیلہ کر کر بھاگ گیا لکھا ہی
کہ دن بدر کے فرشتے اُترتے تھے شیطان دیکھکر انکو بھاگنے لگا اسوقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا ای
سراقہ اس حالت مین ہمکو چھوڑتا ہی شیطان نے ہاتھ اسکے سینہ پر مارا وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اور کہا مین بیزار ہون تم سے اِنِّيْٓ اَرٰى
مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتونکو کہ مسلمانونکی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا
ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جھوٹھ کہا اس دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اسکا یہان تک کیون پہنچتا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہی کہ کفار بدر شکست کھا کر جو مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے
لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانے کی خبر معلوم ہوئی پس سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا
کہ سراقہ کی شکل بن کر آیا تھا اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یاد کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ
کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی شک کی اور نفاق کی یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہی کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا
اور باوجود قدرت کے ہجرت سے محروم رہی اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ انکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کر کے جو لشکر بڑا ہوگا اسطرف ہو جاوینگے
وبال ترک ہجرت کا بدر مین انکو لایا اور مسلمانونکو کم دیکھکر کہنے لگے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ فریب دیا ہی اس گروہ مسلمانون کو دین انکے نے کہ باوجود
قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالی نے انکا جواب فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہی حکمت والا متوکل کی مدد فرماتا ہی وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ
اور کاشکے دیکھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت قبض کرتے ہین روحون کو ان لوگون کے جو کافر ہوئے فرشتے منافق مکہ کے جنگ بدر مین
مرے تھے انکی حق مین کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہین فرشتے گرز آگ کے موہون انکے پر اور پیٹھون انکی پر وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ اور کہتے ہین کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہی اور یہہ بھی کہتے ہین فرشتے ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھار بسبب ان عملون کے ہی کہ آگے بھیجے ہاتھون تمھارے نے گناہون سے اور ترک ہجرت سے اور بسبب
اُسکے ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون کے کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافرون پر عین عدل ہی اللہ تعالی پھر
واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہی کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند
عادت قوم فرعون کے ساتھ موسی کے ہی اور ان لوگون کے جو آگے ان سے تھے یعنے عاد اور ثمود ساتھ پیغمبرون انکے کے اور وہ عادت
یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ کافر ہوئے ساتھ نشانیون اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے
پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہون انکے کے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ زور آور ہی عذاب سخت کرنیوالا منکرون پر
اور جھٹھانیوالون پر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلون کا
بسبب اسکے ہی کہ اللہ نہین تھا بدلنیوالا نعمت کو کہ انعام کی تھی اوپر کسی قوم کے یہان تک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ کہ بیچ نفسون انکے کے
ہی ساتھ بدتر اُسکے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ تہدید قریش کی ہی کہ انھون نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے
اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنون کے بدتر کہا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام مشرکون کا جاننے والا ہی
عقائد باطلہ انکا پھر دوسری بار فرماتا ہی کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹھانے مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قوم فرعون کے ہی اور اُن لوگون کے جو پہلے اُنسے تھے کذبوا بایٰت ربہم جھٹلایا نشانیون پروردگار اپنے کو فاھلکنٰھم پس ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھ گناہون انکے یا قریش مکذبین قرآن کی کرتے تھے بدر مین انکو قتل مین مبتلا کیا واغرقنا الفرعون اور ڈبو دیا ہم قوم فرعون کو وکل کانوا ظٰلمین اور سب تھے ظالم اوپر نفسون اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا تحقیق بدتر چلنے والون کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہین کہ کافر ہوئے مراد اس سے معاندان قریش ہین جیسے ابوجہل اور عتبہ اور مثل انکے یا مکابران یہود ہین جیسے کعب بن اشرف و حیی بن اخطب اور مانند انکے فھم لا یؤمنون پس وہ نہین ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب الذین عٰھدت منھم ثم ینقضون عھدھم فی کل مرۃ وہ لوگ ہین کہ عہد باندھا تمنے اُنسے وہ بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ انکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا بتبیان مین لکھا ہی کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکونکو ہتھیار سلاح دیے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسری بار پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وھم لا یتقون اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت عذر سے فاما تثقفنھم فی الحرب فشرد بھم من خلفھم پس اگر پاوے تو انکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے انکے کے اُن لوگون کو جو پیچھے اُنکے ہین دشمن تیرے لعلھم یذکرون تو کہ وہ نصیحت پکڑین واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیھم علی سواء اور اگر ڈرے تو اس قوم کے سے کہ تجھ سے عہد کیا ہی خیانت سے اور عہد شکنی سے اُنکے یعنے قراین اور علامات سے تجھکو معلوم ہو کہ یہہ نقض عہد کرینگے پس پھینک دے طرف اُنکے عہد انکا یعنے پہلے قتال کے اُنسے کہہ دے کہ مین نے عہد تمہارا توڑا تاکہ تو اور وہ ہون برابر علم مین ساتھ عہد شکنی کے ان اللہ لا یحب الخائنین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو ولا یحسبن الذین کفروا سبقوا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوے کہ وہ آگے نکل گئے عذاب ہمارے سے انھم لا یعجزون تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھین کہ ہم انکے عذاب دینے سے عاجز ہین مراد اس سے گرفتاران بدر یا شکستہ گان عہد ہین اور تحسبن ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرات ہی یعنے مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہوے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ اور تیار کرو ای مومنو واسطے گرفتاران بدر اور شکستہ گان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے یعنے اسباب اور آلات حرب سے کہ لشکر اُس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے الا ان القوۃ الرمی بعضے علما نے کہا کہ تحقیق رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہی کہ تیر و کمان قوی ترین سلاح ہی شیخ الاسلام نصر آبادی رح نے کہا ہی کہ اس آیت مین قوت رمی فرمائی ہی ہان سچ ہی لیکن رمی تین قسم ہی رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہی اور رمی باطن بہ تیر آہ سحرگاہی ہی کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات کو قوس دل سے پھینکنا ہی اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع ماسوی سے کرنا شیخ ابوعلی رودباری نے کہا کہ قوت اعتقاد ہی اوپر حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہی اوپر عنایت مولی کے بھروسا فرو تجھکو اگر ہی سلاح و لشکر پر۔ کرم اپنے خدا کے ہی اعتماد مجھے بعضون نے کہا ہی مراد قوت سے حصار ہی یعنے قلعہ تیار کرو واسطے دفع کفار کے ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم واخرین من دونھم اور باندھنے گھوڑون کے سے یعنے اور تیاری کرو ربط کرنے سواری گھوڑونکی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کے کو اور دشمنون اپنے کو کہ کفار مکہ ہین اور اور کافرون کو سوا کفار مکہ کے لا تعلمونھم نہین جانتے تم انکو اللہ یعلمھم اللہ جانتا ہی انکو مراد اس سے یہود مدینہ یا منافقی یا مجوس اور مدارک مین ہی کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑون کی دوڑ سے ڈرتے ہین وما تنفقوا

مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدوں کے واسطے بنانے یا نفقہ پورا پہنچایا جاویگا طرف تمہارے ثواب اُسکا اور تم نہیں ظلم کیے جاؤگے ساتھ نقصان ثواب کے وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور اگر جاہیں مشرک واسطے صلح کے پس جاؤ تو بھی واسطے اُنکے یعنے وہ صلح کریں تو تم بھی صلح کرو اور توکل کرو پر اللہ کے یعنے مت ڈرو کہ مکر اور حیلہ کے واسطے صلح کی ہی اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ ہی سننے والا اقوال لوگوں کے جاننے والا جھوٹھ اور سچ انکا اگر مکر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر انکا انہیں پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہی وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اور اگر ارادہ کریں یہہ کہ فریب دیں تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہی هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وہ ہی جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتوں کے اور ساتھ سب مسلمانوں کے یا ساتھ انصار کے اور الفت ڈالی درمیان دلوں انکے کے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمیں لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اللہ نے اُنکے دلونمیں الفت دی لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہی سارا مال متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلوں انکے کے ولیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان دلوں انکے إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی لکھا ہی انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھ زن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اے پیغمبر کفایت ہی تجھکو اللہ اور جنھوں نے پیروی کی ہی تیری مسلمانوں میں سے ابن عباس رضؓ نے بھی کہا ہی کہ سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہی اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ غزوہ بدر میں قبل قتال سے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ اے پیغمبر رغبت دے مومنوں کو اوپر لڑائی کفار کے إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ اگر ہونگے تم میں بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ میں غالب آوینگے دو سے سو کافروں پر یہاں شرط بمعنے امر ہی یعنے چاہیئے کہ ایک مسلمان تم میں سے دس کافروں سے لڑائی میں نہ بھاگے وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ اگر ہونگے تم میں سے سو غالب آوینگے اوس اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگوں سے جو کافر ہوئے اور یہہ غالب آنا تمہارا اُنپر سبب اسکے ہی کہ وہ قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے غافل ہو کر دم جنگ مسلمانوں کے سامھنے نہیں ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانوں پر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے گران آیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ کر کر فرمایا الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا اب کہ یہہ حکم تم پر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے اور جانا یہہ کہ ہیچ تمہارے ضعف بدن ہی فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ پس اگر ہونگے تم میں سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے دو سو پر یہہ شرط بھی بمعنے امر ہی یعنے ایک مسلمان دو کافروں سے نہ بھاگے وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ اور اگر ہونگے تم میں سے ہزار غالب آوینگے دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہی بیاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا ظفر پائیگا **نظم** صبر ہی موجب رضائے خدا ؛ ہوگا صابر تو فتح پاویگا ؛ صابروں کے ہی ساتھ اعانت حق ؛ صبر کرتا کہ ہو حمایت حق ؛ لکھا ہی کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر میں مسلمان پکڑ لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپکے کنبے قبیلے کے ہیں فدیہ لیکر انکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا

توپھر ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرونکے مین حکم کرو کہ ہم سب کی گردنین ماڑین اور الحمد للہ کہ آپ فدیے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبداللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہی کہ سعد بن معاذ نے کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا یہہ آیت اُتری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہون واسطے اسکے بندیوان اور انھین فدیہ لیکر چھوڑ دے یہان تک کہ بہت مارے اُنھین سے پھر زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار کا ہی اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ سریع الزوال ہی وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہی واسطے تمھاری ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت بے زوال ہی وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی دوستون کو دشمنون پر غلبہ دیتا ہی حکمت والا ہی جو بندون کے ساتھہ کرتا ہی حکمت سے لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اگر نہوتا لکھا ہوا اللہ کیطرف سے کہ پہلے گذرا ہی یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہی کہ بے نہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر مواخذہ نکرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوث کفار کی تم پر حلال البتہ لگتا تمکو اور پہنچتا بیچ اس چیز کے کہ لیا تھا تمنے فدیے سے عذاب بڑا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر عذاب اترتا تو سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دونو قتل کفار پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھہ کھینچے یہہ آیت آئی فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت لی ہی تمنے حلال پاکیزہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اسکے مین اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی عفو کی گناہ تمھاری مہربان ہی کہ مال غنیمت کا تمپر حلال کیا اور اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو کہ اسیرون مین تھے کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دونو بھتیجون کا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے حلیفہ کا کہ عتبہ بن عمرو ہی دو عباس نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم روا رکھتے ہو کہ تمھارا چچا لوگون کے آگے ہاتھہ پھیلا کر مال جمع کرکر دے حضرت نے فرمایا کہ وہ بدر زر کے کہ مکہ سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا اُنھین سے دو عباس نے کہا تجھکو کسنے خبر کی مین نے چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا شاید ہو کہ وحدانیت حق پر اور تمھاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون پھر فدیہ اپنا اور بھتیجون کا دیا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اے پیغمبر کہہ واسطے ان لوگون کے کہ بیچ ہاتھون تمھارے کے ہین بندیوانون سے اگر جانیگا اللہ بیچ دلون تمھارے بھلائی ہی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تم سے یعنے مال جو فدیو نمین دیا تمنے اور بخشیگا تمکو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی دی لکھا ہی کہ عباس رض نے کہا کہ اللہ نے مجھسے دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھسے لیا اُس سے بہتر اُنکا سو دیا کہ اب میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک پاس بیس ہزار درم کی میرے واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال عرب سے دوستر رکھتا ہون مین دوسرا وعدہ مغفرت کا بھی امید ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے اور وعدہ کریم مین خلاف کو راہ نہین **بیت** ہوتی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے اگر نقض عہد ہووے تو ہووے لیم سے وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان کہ مسلمان ہوئے ہین خیانت تیرے ساتھہ عہد شکنی کے یا دین سے پھرنے کی پس تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اس سے ساتھہ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے تمکو اُنپر تا کہ روز بدر تیرے ہاتھہ مین گرفتار ہوئے بعد اسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے اُنپر قادر کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی حال

بندوبست کا حکم کرنیوالا ہی اوپر احوال انکے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیون مین صرف کیا بیچ راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجر ہین وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جن لوگون نے جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد اس سے گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے اُنکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین متولی ہین سمجھہ لیجے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور انصار مین ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایک دوسرے سے میراث مین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمھارے کارسازی اُنکے سے کچھہ یہان تک کہ وطن چھوڑین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اور اگر مومنان غیر مہاجر مدد چاہین تم سے بیچ دین کے یعنے انہین اور کفار مین لڑائی ہو اور تم سے مدد طلب کرین پس اوپر تمھارے واجب ہی مدد کرنا انکا مگر اوپر اُس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمھارے اور درمیان انکے عہد ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض اُنکے دوست بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ اگر نہ کرو تم جو کیا ہمنے دوستی آپسمین حاصل ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایک دوسرے کے یار اور مددگار نہون مہم انکی بسر نہ آئی اہل کفر ظہور کرین فساد بڑا برپا ہو سمجھہ لیجے کہ تعاون اور توارث مہاجر اور انصار بیان کرکر اور ترک اسکے پر تہدید فرماکر پھر جزاے ہجرت اور نصرت اُنکے کی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی کسی پیغمبر کی جنگ مشرکون مین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے اُنکے بخشش ہی اللہ کی طرف سے اور رزق ہی باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے اور جہاد کیا کفار سے ساتھہ تمھارے بلکہ پس یہہ گروہ تم مین سے ہی یعنے لاحق باسابق ایک ہی ایمان اور ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور قرابت والے بعضے اُنکے سزاوار ترہین ساتھہ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہی توارث کی اُس جماعت کے کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے مواریث سے داناہی یا حکمت جاننے والا ہی اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر تھی پھر رحم اور قرابت کا اعتبار کیا کسیکو اسکے کام مین اور احکام مین دم مارنے کی جگہہ نہین **نظم** جو چاہے سو کرے سلطان ہی وہ ؛ نمانے اُسکو جو شیطان ہی وہ ہمارے حق مین جو ہوتا ہی بہتر وہی کرتا ہی وہ رحمان ہی وہ ؛ سورۃ التوبۃ مدنی ہی ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چار سو نوے کلمے ہین اکہزار آٹھہ سو اور رسا سی حرف ہین اور فواصل اسکی نہین اور اس سورۃ کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین بیزاری کفار سے ہی اور فضیحت کرنیوالی اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہی اور سورہ عذاب بھی اسکا نام ہی اور ترک بسم اللہ اسواسطے ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یون ہی امر فرمایا ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور علی مرتضیٰ رض سے ہی کہ بسم اللہ سبب امان ہی اور یہہ سورۃ دفع امان کے واسطے نازل ہوئی ہی ساتھہ تلوار کے اور حذیفہ سے ہی کہ تم اسکا نام رکھتے ہو توبہ اور حال آنکہ یہہ سورۃ عذاب ہی اور روایت کی بخاری نے کہ یہہ آخر سورۃ ہی جو نازل ہوئی اور لکھا ہی مفسرین نے کہ صحابہ مین اختلاف ہی کہ انفال اور توبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک سورۃ ہی یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمانؓ ذی النورین سے
روایت ہی کہ کاتب خاتمہ لیلونک عن الانفال اور فاتحہ براۃ من اللہ کا مین تھا حضرتؐ نے چالیس یا تیتس آیتین اوائل سورۃ براۃ کی لکھوا کر
ابوبکر صدیق کو دین اور امیر حاج کرکے کو روانہ کیا کہ وہان لوگون کے روبرو پڑھین کئی دن کے بعد علی مرتضی رضؓ کو بلا کر ناقہ غضبا پر سوار
کرکر ابوبکر کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ ایتین اُس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر کہا کہ ادا اس پیغام کو نکر
کوئی مگر تو یا وہ جو تجھ سے ہو پس علی مرتضی ابوبکر صدیق سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک جمرہ عقبہ کے لوگون کے سامنے
پڑھین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری ہی خدا کی طرف سے اور رسول اسکے کی طرف سے اُن
لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکون سے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد کیا تھا سب نے عہد شکنی
کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ مضمون اسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہہ
ہی کہ جیسے اُنھون نے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد انکا کیا اور ارشاد ہوا پیغمبر کو کہ انکو کہہ فَسِيْحُوْا
فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھ تعرض نہین کرینگے چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ
ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیتہ اوائل شوال مین نازل ہوئی ہی پس مدت اواخر محرم تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی
کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی انکو مہلت چار مہینے کی دی تاکہ اپنی درستی کرین اور بعضون کی چار مہینے
سے زیادہ تھی انکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھون نے عہد اپنا نہین توڑا انکو انقضاے مدت تک امان دی اور
شکنندگان عہد کو کہا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب
سے ہرچند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرونکو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ جلانے کے عقبی مین **بیت**
حرق وقتل دین ودنیا رافتا للمشرکین ۞ نص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ
يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کیطرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے لوگون کو دن حج بڑے کے یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے
کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دنمین مین جیسے طواف اور نحر اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا اتفاقا
دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور ذلت کافرون کی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون پکارنے کا یہہ ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
وَرَسُوْلُهٗ تحقیق اللہ بیزار ہی مشرکون سے اور عہدانکے سے اور رسول اُسکا بھی بیزار ہی فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس اگر توبہ کرو تم
کفر اور عذر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو
یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اُس سے نہ بھاگ سکوگے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور بجاے بشارت دو اُن لوگون کو
جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے والے کے آخرت مین سمجھ لیجیے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کرکر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین
عہد کیا تھا اور ثابت رہے عہد پر فرماتا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا
تم نے مشرکون سے پھر نہ کم کیا اُنھون نے تم سے کچھ عہد تمھارا یعنے نہ توڑا وکم یظاھروا علیکم احدا اور نہ مدد کی اوپر قتال تمھارے کے
کسیکو اعدا تمھارے سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف انکے عہد انکا مدت انکی تک اور مثل عہد شکنون کے چار مہینے
کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اور ایفاے عہد بھی تقوی سے ہی شیخ نصر آبادی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا ہی کہ متقی کی چار نشانیان ہین حفظ الحدود و بذل المجہود و الوفاء بالعہود و القناعت بالموجود نظم متقی کی نشانیان ہین چار ہ حفظ احکام شرع ہی ای یارہ دوسری جسقدر کہ تجھ سے ہو ہ مال اسباب دے فقیر دنکو ہ تیسری عہد توڑنے سے ڈرہ چوتھی موجود پر قناعت کر ہ سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کر کر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرماتا ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذی الحجہ کے ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکونکو جہان پاؤ انکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ آیت معاہدون کی شان مین آئی ہی اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اس قول پر کہ زمانہ نزول سورہ کا لین نہ وقت تبلیغ پورا ہونا مدت کا بعد تمام ہونے مہینون کے حرام کی ہی کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہی غرض بعد گذرنے ان مہینون کے قتل کرو مشرکون کو کہ عہد نہین کیا اُنسے یا جنھون نے عہد تمھارا توڑا ہی جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو انکو قید مین اور باز رکھو انکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اُنکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ اِدھر اُدھر سے نکل کر شہرون مین اور گانون مین نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو پس چھوڑ دو راہ انکی جہان چاہین جاوین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ انکی کا ہی مہربان ہی ساتھہ دینے ثواب بیحساب کے انکو وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اور اگر کوئی مشرکون مین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھ سے پس پناہ اور امن دے اسکو یہان تک کہ سنے کلام اللہ کا کہ قرآن ہی پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچادے اسکو جگہہ امن اسکی مین کہ گھر اُسکا ہی پھر اس سے مقاتلہ کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہی کہ وہ ایک قوم ہی کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن نہین سنا ہی پس امان دے کہ قرآن سنین اور تدبر اور تفکر کرین كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنے انکار ہی یعنے نہین ہی واسطے مشرکون کے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول اسکے کے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مگر جن لوگون سے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہی اور وہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اُنسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ پس جبتک سیدھے رہین واسطے تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اُنکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً کیونکر عہد پر رہے مشرکون کے اور نہ مارے انکو اور حال یہہ ہی کہ اگر غالب آوین اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ وفائی عہد کی يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھہ مونہون اپنے کے ایمان اور اطاعت کے وعدے کر کے یا کلام شیرین کر کے اور انکار کرتے ہین دل اُنکے اس سے جو زبان سے کہتے ہین یعنے دل اور زبان انکی ایک نہین بیت دلمین بدی ہی اور ہین کہتے زبان سے قول نیک ہ اُسکا ہو رفیق غلام جسکے زبان و دل ہون ایک وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر اُنکے باہر ہین دائرہ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قبول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکون کو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے قتل کے واسطے جمع کیا اُنھون نے تکذیب قرآن

کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام کے لڑائی کو آئے فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ پس باز رکھتے ہین لوگون کو راہ حج خانہ خدا سے یا طاعت خدا سے
إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق وہ مشرک برا ہی کام جو کچھ کہ ہین کرتے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود ہین کہ عہد
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول پر بیچ کر لوگونکو متابعت دین اسلام سے باز رکھتے تھے ؛
لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً نہین رعایت کرتے یہود یا ناقضان عہد بیچ کسی مسلمان کے قرابت کے اور نہ وفائی کے
عہد کے وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکل جانیوالے شرارت اور سرکشی مین فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ پس اگر توبہ کرین کفر سے اور قائم رکھین نمازون کو اور دیوین زکوۃ کو پس بھائی تمھارے ہین
بیچ دین کے **بیت** تم پہ جو ہی عنایت مولی ؛ انکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور مفصل بیان کرتے
ہین ہم آیتونکو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ اور اگر توڑین مشرک
قسمین اپنی پیچھے عہد باندھنے اپنے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین تمھارے کے اور عیب نکالین احکام اسلام مین فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ
الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سردارون کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہین قسمین واسطے انکے حقیقت مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین
تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو انسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ تو کہ وہ باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ کیا
نہ لڑوگے تم اس قوم سے کہ توڑا انھون نے قسمون اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین سمجھ لیجئے کہ قول وقرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے
انمین سے ایک یہہ بھی تھا کہ خلفا ایک دوسرے کو نہ ستاوین اور قتال پر انکے ساتھ ایک دوسرے کے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا
انکے تھے سلاح سے اور جوانون سے مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنون سے بنی قریظہ ہین کہ
احزاب کے دن ابوسفیان کی مدد کی وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ اور قصد کیا مشرکون نے نکال دینے کا پیغمبر کے مکے سے اور دار الندوہ مین
مشورا کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا الباب مین ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرت کو ادائے عمرے کے واسطے مکہ مین آنے دین پھر جب قواعد اسکے
پورین کرلین تو خفیف کر نکال دین یا مراد اس سے یہود ہین کہ مدینے سے نکالنے کا حضرت کے قصد کیا تھا وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال
یہہ ہی کہ انھون نے ابتدا کی نقض عہد کی تم سے پہلے بار أَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی انکے سے فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِينَ پس اللہ سزاوار تر ہی یہہ کہ ڈرو تم عقاب اسکے سے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم کافرون سے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الٰہی
کے بیچ ترک کرنے حکم اسکے کے قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ لڑو ان سے کہ عذاب کرے انکو اللہ ساتھ ہاتھون
تمھارے کے کہ تمھاری تلوارون کے تلے مرے پڑے ہون اور رسوا کرے انکو مقہور مغلوب کرکے اور نصرت دے تمکو اوپر انکے وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ
اور شفا دے سینون قوم ایمان والونکو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ یمن سے آکر مکے مین ایمان لائے تھے اور مشرکون کے ہاتھ سے بہت ایذا پائے
تھے شکایت اسکی حضرت سے کی آپ نے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمھارے کے
کفار پر غصہ دلون انکیکا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ اور توبہ دیتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی ساتھ
فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہی اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابوسفیان اور عکرمہ بن
ابی جہل اور سہل بن عمرو اور سوا انکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ساتھ توبہ بعضون کے حکم کرنیوالا
ہی ساتھ قبول توبہ کے أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ کیا گمان کرتے ہو تم ای مومنو کہ قتال کفار سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا رہ ہو بعضون نے کہا ہی خطاب منافقونکو ہی یہہ کہ چھوڑ دیجاؤ تم جس پر کہ ہو اور حال آنکہ ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے ان لوگونکو کہ جہاد کرتے
ہین تم مین سے بیچ راہ اسکی کے وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول
اسکے کے اور بدون ایمان والون کے دوست دلی کہ اُس سے بھید کہین یعنے مجرد دعوی ایمان سے تمہارے ہاتھ تم سے نہ اٹھاوینگے اور
اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہین جانی وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا
ہی کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوے مسلمانون نے انکو شرک اور قطع رحم پر سرزنش کی انھون نے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی
مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری کیا نیکی ہی کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبے کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیونکو
شربت دیتا ہون اور قیدیونکو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اُتری مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ نہین لائق واسطے
مشرکون کے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد ہی اور مشرکون کو آباد کرنا مسجد
حرام کا روا نہین شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ درانحال کہ گواہی دیتے ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجود اصنام ہی یا تکذیب
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہی یعنے جمع کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت عبید اللہ ہی درست نہین أُولَٰئِكَ
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ یہہ لوگ مشرک ناپید ہوئے عمل انکے بسبب شرک کے وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے
والے ہین کفر کی جہت سے إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ
إِلَّا اللَّهَ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور قائم رکھتے
ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامون مین مگر اللہ سے فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ
پس نزدیک ہی یہہ لوگ کہ ہووین راہ نجات پانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ ایمان بخدا تمام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان رسول کے
اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع واسطے قطع طمع مشرکون کے لائے یعنے ابتدا اُس گروہ کی کہ جامع کمالات
علمیہ اور عملیہ کے ہین دایر درمیان لعل اور عسی کے ہی پس حال انکا کہ سب طرح سے ناقص ہین ظاہر ہی کہ کیا ہوگا **بیت** شیران معرکہ
کو جس جا عتاب ہووے ؛ روباہ سیرتونکو وہان کیونکر تاب ہووے ؛ اور دوسرا نکتہ یہہ ہی کہ اعتماد اعمال پر نکیا چاہیے کہ جو اپنے عمل پر مغرور
ہی فیض ازلی سے مہجور ہی **بیت** اپنے اعمالون پہ جو مغرور ہی ؛ شکل شیطان قرب حق سے دور ہی ؛ لکھا ہی کہ حرم والے
ایام جاہلیت مین حاجیون کو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانے مین یہہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارات مسجد حرام شیبہ
بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ اپنی بڑائی حضرت مرتضی علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا
مین متصدی عمارت مسجد حرام ہون حضرت علی نے ساتھ اسلام اور جہاد کے اپنا فخر کیا حق تعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اتاری
أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کیا کیا ہی تمنے پانی
پلانیوالونکو حاجیون کے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام کے مانند اس شخص کے کہ ایمان لایا ہی ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور جہاد کیا ہی بیچ راہ اللہ کے لَا
يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ نہین برابر ہوے یہہ دونو گروہ نزدیک اللہ کے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہی
گروہ مشرکون کو کہ ساتھ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ
أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ان چیزون پر جو اللہ کیطرف سے آئین اور ہجرت کئی دیار اپنے سے اور جہاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا مشرکون سے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجون مین نزدیک اللہ کے ان لوگون سے کہ پانی پلاتے
ہین حاجیونکو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور یہہ لوگ ان کمالات والے وہ
ہین مراد پانیوالے دونو عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بشارت دیتا ہی انکو پروردگار
انکا ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتون کے کہ واسطے انکے بیچ ان بہشتون کے نعمت ہے پائدار
خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا درانحال کہ یہہ گروہ ہمیشہ رہینگے بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تحقیق
اللہ نزدیک اسیکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے عاصیون کے ہی اور رضوان
واسطے مطیعون کے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے مقدم کیا کہ اہل عصیان ناامید نہون کہ ہرچند گناہ عظیم ہو لیکن رحمت
حق اس سے عظیم تر ہی **قطعہ** اگرچہ حد سے زیادہ گناہ گار ہین ہم ؛ خطا و جرم سے ازبسکہ شرمسار ہین ہم ؛ ولے فزون ہی گناہون سے
اپنے رحمت حق ؛ اسیکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم ؛ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور بہجرت ہوے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن
و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کرکر مدینے کو گئے اور بعضون کو الفت مال اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے
کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور
جو کوئی دوستی کرے انکی پس یہہ لوگ دوست رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ دوستی مسلمانون سے چاہیے
نہ مشرکون سے بعد اس آیت کے اترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہے تھے کہنے لگے کہ اب ہم اپنے اقرباؤن مین ہین اور تجارت کرتے ہین
جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو اور مال اسباب کو چھوڑنا پڑیگا بیکس اور بے مال ہو جاوینگے ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہووین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے
اور جوروین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال جو کمائے ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو بے فائدہ مند ہو جانے اسکے سے اور گھر کہ پسند کرتے
ہو انکو دوستر طرف تمھارے اللہ سے اور رسول اسکے سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اور جہاد سے
بیچ راہ اللہ کی کے پس انتظاری کرو یہان تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ اور اللہ نہین راہ
دکھاتا گروہ فاسقون کو سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہی کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوستر رکھتے ہین اور
حظوظ دنیا سے لذات عقبی کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہیے کہ مردانہ ہو کر ابراہیم کی شکل ہاتھ دنیا سے اٹھا کر متوجہ بخدا ہووے اور صفحہ
دل سے محبت حق دھووے اور جستجوے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ کو بھی کھووے **نظم** تیرا طالب خانمان
کو کیا کرے ؛ خانمان گیا اپنے جان کو کیا کرے ؛ چاہتا ہی تجھکو وہ تو اس سے مل ؛ بن تیرے دونو جہان کو کیا کرے ؛ مشکوۃ مین ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہی کہ احمد بن
یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ای احمد
اٹھ ہمنے تمھے براہ خدا چھوڑا یہہ وہان سے اٹھ کر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ در ہلایا مان نے پوچھا کون ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دروازے پر کہا میں احد ہون نے کہا ایک بیٹا اپنا تھا احد اُسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد اور محمود سے ہمین کیا کام ہی بیت جو کچھ کہ تھا سو فدا کر دیا براہ دوست نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق یاری اور مددگاری کی تمھاری اللہ نے اہی مومنو بیچ مقامون بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر و بنی قریظہ اور احزاب اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہی درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوازن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اُسکا بطور اجمال یہہ ہی کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونو قبیلے متفق ہوکر مسلمانون سے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردون کو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا لن تغلب الیوم من قلة نہین مغلوب ہونگے ہم آج کے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے ناپسند کی اور اسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالیٰ وہ قصہ مسلمانون کو یاد دلاتا ہی کہ مدد دی تمکو دن حنین کے اذ اعجبتکم کثرتکم جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمھاری فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمھارے کثرت نے کچھ خدر دشمن کا اور تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین اس وادی کی ساتھہ اسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھہ پھیر کر لکھا ہی کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیون سے کمیت مین ٹھہرے رہے کہ علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ ابن مسعود رضہ تھے حضرت اُسدن اشتر پر سوار تھے اور بآواز بلند کہتے تھے انا النبي بلا كذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابوسفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کے استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا اصحاب کچھہ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللهم لك الحمد واليك المشتكى وانت المستعان پھر بالہام الہی اُسترسے اُتر کر مشت خاک اٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی اللہ کی قدرت سے کوئی کافر بچا کہ جسکی آنکھہ مین نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانون کے دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے جو عباس رضی اللہ عنہ کے ملانے سے آئے تھے وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اُتارا لشکر کہ اپنے آنکھون سے نہ دیکھا تنے انکو لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے سُلہ چھٹا ہوا پشت پر ابلق گھوڑون کے سوار پانچ ہزار یا آٹھہ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا اللہ نے اُن لوگونکو جو کافر ہوئے کہ بہت مارے گئے اور چھہ ہزار اولاد اور اہالی گرفتار آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانون کے ہاتھہ لگی وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اور یہہ واقع ہوئے جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ وقوع مین آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والون مین سے حضور مین حضرت سید الثقلین کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی اُنپر کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ مشرک پلید ہین بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے کے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل نہین کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہین کتے کیطرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا

پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے پیچھے برس اُنکے کے جو یہہ ہی وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ دسوان برس تھا امام اعظم رح نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے ہے نہ مسجد مین آنے سے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہی وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً اگر ڈرو تم ای اہل مکہ فقر سے بسبب نہ آنے انکے کے کہ وہ موسم حج مین اگر لباس طعام خرید فروخت کرتے مین انکی تجارت موقوف ہونے سے تمھاری معاش مین خلل آویگا فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر چاہیگا سو یو ہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے تھے اور سوا اُنکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی احوال بندون کا حکمت والا ہی ایک دربند کرتا ہی تو دوسرا کھولتا ہی نظم مانع رزق خلائق رازق مطلق نہین بے سبب دیتا وہ روزی اور بے سبب ہی ایک درکو رافتا گر رزق کے کرتا ہی بند دکھولتا ہی دوسرا وہ فاتح الابواب ہی سمجھ لیجیے کہ حق تعالی بعد مقاتلے بُت پرستون کے ساتھہ محارب کتابی کے حکم فرماتا ہی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مارو ای مسلمانو اور لڑائی کرو ان لوگون سے جو نہین ایمان لاتے ساتھہ خدا کے یعنے یہود کہ تثنیہ کے قایل ہین اور نصاری تثلیث کے اور نہ ساتھہ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین بہشت مین اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا کہ چاہیئے نہین رکھتے وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور نہین حرام جانتے اس چیز کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اور رسول اسکے نے یعنی جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہی وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہی ان لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یہہ بیان الذین لایؤمنون کا ہی پس لڑائی کرو اُنسے ای مسلمانو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ یہان تک کہ دیوین جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہو ہاتھہ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے ہون اور جب تک نہ قبول ہو نہ بیٹھین ظاہر اس آیت سے تخصیص جزیے کی ساتھہ اہل کتاب کے نکلتی ہی اور مجوس ملحق ہین انھین مین کہ مشابہہ اُنسے ہین اب سمجھہ لیجیے کہ یہان ائمہ کا اختلاف ہی اور ہر ایک دلیلین ہین کہ اپنے اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم رح کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکون سے لیا چاہیئے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم انکا یا ساتھہ شمشیر کے ہی یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہین اور امام مالک کہتے ہین سب کفار سے جزیہ ہی مگر مرتد سے نہین کہ اسکو حکم قتل ہی ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی مصرعہ پاک ہی اللہ اس سے جو یہہ کہتے ہین پلید سمجھہ لیجیے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی نسل لاوی کی اولاد سے ہین چودہ واسطون سے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر پیدا ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے انکو پکڑ لے گیا اُنمین عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خورد سالی کے سبب انکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اُسکے قید سے بعد مدت کے چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ مین اللہ تعالی نے ایک قریے مین انکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا چنانچہ یہہ قصہ سورۃ بقرہ مین مفصل گذرا ہی پھر جب اپنے قوم مین یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ پانچ قلمین دست راست کی انگلیون مین باندھہ دین پانچون سے یہہ توریت یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگون نے کہا ہم کیا جانین کہ یہی توریت ہی ہمنے نہ کبھی سُنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین اپنے باپ سے سُنا ہی اور اُسنے اپنے باپ سے سُنا تھا کہ وقعہ بخت نصر مین توریت ایک ظرف مین مضبوط کر کر فلانے پہاڑ کی شگاف مین رکھہ دی ہی مین نے لوگون سے جو وہان

جا کے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اُس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے اور کہنے لگے
کہ اللہ تعالیٰ نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اسکا بیٹا ہی معاذ اللہ پس پہلے یہود اس بات کے قائل ہوئے اور
بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہا نصاری نے عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہی سمجھ لیجئے کہ حمایت
کے سبب قدرت حق کو بھول گئے وجود فرزند کا بن باپ کے محال سمجھا یا معجزات اُنکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص
دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن انکا ساتھ موہون انکے کے ہی جھوٹھ بیہودہ مہمل بے حقیقت
يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے پہلے اِن سے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے
فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزیٰ کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ماریو انکو اللہ
یا لعنت کیجو انپر اللہ کہان سے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام بطریق تعجب ہی اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاری نے عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ
اُنکے حلال حرام پر چلتے ہین یا انکو سجدہ کرتے ہین اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اُسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حال آنکہ نہین حکم کئے گئے
عیسیٰ اور احبار اور رہبان کے پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اُسکے وحدانیت مین
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہی اُسے جو شریک کرتے ہین **بیت** کل عالم کا مالک ہی اور سبکا
معبود ایک ہی وہ ؛ ہم ہین بد اور ہم سے بدی ہی نیکی ہی اس سے نیک ہی وہ ؛ **بیت** وہ حق ہی نہین کوئی جسکا شریک ؛ کہ اللہ ہی وحدہ لاشریک
يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاری یہہ کہ بجھا دیوین روشنی اللہ کی کہ قرآن ہی یا نبوت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہ و تقدیس حق تعالیٰ کے زن و فرزند سے ساتھ موہون اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے ہین
وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہی
اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وہ ہی اللہ جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہی اور ساتھ دین حق کے کہ اسلام ہی اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب
کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینون کے احکام منسوخ کردے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسبات کو سمجھ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام
کے وقوع مین آویگی کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پر نرہیگا **بیت** اٹھا کر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا پیارے ؛ نکوئی پوجنے والا رہے گنگا و جمنا کا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ای لوگو جو ایمان
لائے ہو تحقیق بہت عالمون سے اور درویشون مین سے یہود اور نصاری کے البتہ کھا جاتے ہین مال لوگون کے ساتھ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین
خلق کو دین اللہ کے سے کہ اسلام ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو لوگ کہ حرص اور بخل
کے سبب جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اسکو بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوۃ نہین دیتے سمجھ لیجئے کہ حدیث مین ہی مَا أُدِّيَ
زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکی زکوۃ دی گئی ہی وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہی جسپر وعید مرتب ہی اور وعید یہہ ہی کہ فرمایا فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ پس بشارت
دے اُن جمع کرنے والون زکوۃ نہ دینے والون کو ساتھ عذاب دردناک کے يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
وَظُهُورُهُمْ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ لگائی جاویگی اوپر خزانونکے بیچ آتش دوزخ کے پس داغ دئے جاوینگے ساتھ اس درہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

و دینار سوزان کے ملتے تھے انکے کہ فقرا کو دیکھ کر چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین انکی کہ درویشون سے پہلو تہی کرتے تھے اور پیٹھین انکی کہ مسکینون سے پھرتے تھے سمجھ لیجیے کہ اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر ہین پس یہہ تینون اُس دن معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یہہ ہی جو جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوۃ اُسکی نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمھاریکا ہوا اور تمھارے جان پر بلا لایا پس چکھو تم وبال اُسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجیے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو اعمال صالحہ ہی اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرۂ اعمال کر اگر اور کنوز اغراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کر **قطعہ** ایک دانہ فقیر کو دینا ؛ جمع سے خرمنون کے بہتر ہی ؛ سمجھ لیجیے کہ سال شمسی تین سو پینسٹھ ۶۵ دنکا ہی تقریبا پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک بتیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ اس بیت مین مذکور ہین **بیت** لا و لا لب لا و لا لا شش مہ است ؛ لل کط و کط لل شہور کوتہ است ؛ اور سال قمری تین سو چوپن دنکا کم و بیش تخمینا اور معتبدان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیسرے برس سال انکا تیرہ مہینے کا ہوتا ہی اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہی سو بنا اعمال اہل اسلام کی شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور حج زکوۃ کے اسپر مرتبط کر کر عدد اُسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تحقیق گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ ہی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اُسکے کے اور لکھا ہی اللہ نے اس حکم کو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اُن بارہ مہینونمین سے چار حرام ہین تین متصل ہین ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہی رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی حساب درست مہینون کے شمار کا فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پس مت ستم کرو بیچ اُن چار مہینون کے آپسمین لڑکر اور بے حرمتی ان دنون کی کر کر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت مقاتلے کی ان مہینون مین منسوخ ہی اور مراد ظلم سے گناہ ہی اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہی لیکن تخصیص ان چہار مہینونکی شرافت کے سبب ہی کہ ان مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہی جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً اور لڑو مشرکون سے اکٹھے ماہہائے حرام مین اور غیر انکے مین جیسے کہ لڑتے ہین یہہ تم سے اکٹھے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہی ساتھ مددگاری اور حفظ کے لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کر سکتے تھے ایک شخص قلمش کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ ای معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم تمپر حلال کیا اسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب محرم حرام ہی صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینہ حرام کر دیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اُسکی حرمت اور مہینے پر ڈال دیتا پھر اختصاص اشہر حرم کا نرہتا مجرد عدد باقی رہتے کہ سال مین چار مہینے گنتے کی ہی حرام ہین اور اس عمل کو نسی کہتے تھے یہہ آیت اُتری کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ سوا اسکے نہین کہ نسی یعنے آگے پیچھے کر لینا مہینونکا زیادت ہی بیچ کفر کے کیونکہ حلال جاننا اُسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اُسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہی کہ انکے کفر مین مل گیا يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہی انکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسی کو اشہر حرم سے ایک برس اور اسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین اور حرام کرتے ہین اسکو ایک برس اُسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اوسکو دوسرے برس حلال ٹھہرا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لیتے ہین اور جسکو حلال کیا تھا حرام ٹھہرا دیتے ہین لِيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تو کہ موافق کرین اور تمام کرین گنتی کو اس چیز کے کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرتے واسطے موافقت عدد کے اسکو کہ حرام کیا اللہ نے بہ رعایت وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ زینت دیے گئے ہین واسطے اُنکے بُرے عمل اُنکے شیطان کی طرف سے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرونکو نظم جاہلان عرب مہینے چار نہین دیتے تھے خلق کو آزار ؛ ای مسلمانو چاہیے تمکو ؛ کہ کسی مہ مین دکھ کسیکو نہ دو ؛ رنج کی چھٹ نہین ہی ثمرہ رنج ؛ پاؤگے کب ہی بہ تخم تریخ ؛ نقل ہی کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرت نے غزوہ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب ام جہاد کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھ کر ساتھ کرہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اُتری یَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہی واسطے تمھارے کہ اعلاے کلمہ دین کے لیے جسوقت کہ کہا جاتا ہی واسطے تمھارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو طرف زمین کے کاہلی اور سستی سے یا اپنے کھیتونکو دیکھنے لگتے ہو اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہو تم ساتھ زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا مقابل آخرت کے اور نعمت اسکی کے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بُری نعمت چھوڑ کر چھوٹی کی طرف نہین مائل ہوتا نظم چھوڑ کر باقی کو فانی کونلے پنیر کے بدلے تو پانی کونلے ؛ یعنے دمان کی نعمتون کے بدلے تو یہان کے عیش زندگانی کونلے اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک کہ غلبہ دشمن سے یا اور کسی سبب سے تمھین کردیگا ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا اور بدل کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمھاریکے کہ فرمانبردار رہون جیسے یمن اور فارس والے اور نہ ضرر کرسکوگے اللہ کو کچھ کہ بے نیاز ہی یا رسول اسکے کو کہ پناہ عصمت مین اللہ کے ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر و تبدیل سے قادر ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اسکے کو پس تحقیق مدد دی ہی اسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اسکو بن مدد نہ چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا درحال کہ دوسرا دو تن کا تھا اور مدد دی تھی اسکو جسوقت کہ وہ دونو تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن مکے کے ہی شب پنجشنبہ غرہ ماہ ربیع الاول کو حضرت گھر مین ابوبکر کے آانکو ساتھ لے دمان رانکو رہے تھے رات ہی رات مین اللہ نے سر غار پر درخت ببولان اگایا اور کبوترون سے گھونسلا بنوا کر انڈا دلوایا اور در غار پر مکڑی سے جالا تنوایا صبح کو کفار ڈھونڈتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپ نے فرمایا ما ظنك باثنين الله ثالثهما وہ احوال اللہ تعالی بیان فرماتا ہی اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہی مددگار فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اُتارے اللہ نے رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہی اوپر رسول اپنے کے اور شبہہ نہیں کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے وَثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ یعنے صدیق فخر صحب کبار بیت جن پہ نازل سکینہ حق ہی ؛ دل اُنھونکا خزینہ حق ہی وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر اپنے کو ساتھ لشکر فرشتونکے کہ نہین دیکھا تمنے انکو یعنے ان فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور احزاب اور حنین

ہین اُترے تھے وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی اور کی بات اُن لوگونکی جو کافر ہوے نیچی وکلمۃ اللہ ہی العلیا اور بات اللہ کی وہی اونچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہی اور وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام یا توحید یا کلمہ شہادت ہی وہ معزز اور قدر مین رفیع اور جلیل کی واللہ عزیز حکیم اور اللہ غالب ہی عزیز کرتا ہی موحدونکو حکمت والا ہی ذلیل کرتا ہی مشرکونکو سمجھ لیجے کہ مقصود للے قصہ غار سے اثنائے امر غزوہ تبوک مین یہہ ہی کہ اگر تم اسی کارمان جہاد پیغمبر کی مدد نکروگے تو مین کرونگا جیسے غار مین مدد کی تھی اور اتنے دشمنون مین سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھ مین ہی وما النصر الا من عند اللہ بیت چاہ تو مجھ سے مدد ای مردون پائیگا نصرت وہی مین جسکو دون بفتح مجھ سے چاہ فی الشکر سے تو آپ مجھ سے مانگ نے ہرشی سے تو جسکی کی مین نے مدد برتر ہوا جسکو چھوڑا مین نے وہ ابتر ہوا انفروا خفافا وثقالا نکلو واسطے غزوہ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش اور تونگر یا بے سلاح اور مسلح یا کوڑے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمت گار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہین اور بھاری مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہین کہ بند شہود ماسوی سے آزاد ہین اور ثقال وہ ہین کہ بعید تعلقات مقید ہین بحر الحقائق مین ہی کہ خفاف مجذوب ہین جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہین اور ثقال سالک ہین جو پرورش ہدایت سے متوجہ بجذبہ حقانی ہوئے ہین یہہ دونو گروہ راہ پر ہین لیکن ایک بیال کشش پرواز کرتا ہی اور ایک بیاے کوشش راہ چلتا ہی چوپانون سے چلتا ہی وہ ایک قدم مین عالم کو زیر کرتا ہی اور جو بال اقبال سے اڑتا ہی ایکدم مین بساط مشاہدہ ماسوی کو طی کرتا ہی بیت عارف حق جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے ہی کون ومکان کو دم مین طی کرا وہی عالم دیکھے ہی جب بعضے لوگ غزوہ تبوک کے جانے سے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہی غزوہ تبوک کو جاؤ وجاهدوا بأموالكم وأنفسكم في سبيل الله اور جہاد کرو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یہہ نکلنا اور حرب کرنا بہتر ہی واسطے تمہارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنے سے اگر ہو تم جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگونکو غزوہ تبوک کا حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے حکم خدا اور رسول کو مانا اگرچہ نفس پر انکے گران تھا وہ ضعفاے مومنین تھے تیسرے نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے انکی شان مین یہہ آیت آئی کہ لو كان عرضا قريبا وسفرا قاصدا لاتبعوك اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے کے اور سفر میانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھ واسطے طمع مال دنیا کے ولكن بعدت عليهم الشقة اور لیکن دور کی اوپر انکے راہ دراز کہ مشقت سے قطع ہوسکیگی ويحلفون بالله لو استطعنا لخرجنا معكم اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھ اللہ کے یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ احوال آیندہ کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آؤگے تو متخلف بطریق اعتذار تمہارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہی اللہ کی اگر طاقت سفر کرنیکی رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھ تمہارے يهلكون أنفسهم ہلاک کرتے ہین جانون اپنی کو جھوٹھی قسم کھاکر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپ کو کرتے ہین والله يعلم إنهم لكاذبون اور اللہ جانتا ہی کہ وہ البتہ جھوٹھے ہین عفا الله عنك معاف کرے اللہ تجھ سے یہہ دعا ہی اللہ کیطرف سے پیغمبر کو درود ہو جو انپر اور سلام اور یہہ عادت ہی لوگون کی کہ دعا عفو اور رحمت کی بے وقوع خطا کرتے ہین جیسے پانی پلانیوالے کو کہتے ہین غفر اللہ لک اور جواب عاطس مین حامد کہتا ہی یرحمک اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے اسسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہی اور معنے یہہ ہین کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے لم أذنت لهم کیون پروانگی دی تو نے انکو رہنے کی اور بہانے انکے مانے تجھے چاہتا تھا کہ پروانگی مین جلدی نکرتا

حتی یتبین لک الذین صدقوا وتعلم الکاذبین یہان تک کہ ظاہر ہو جاتے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہین بہانے
والون مین اور جان لیتا تو جھوٹھونکو لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الاخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم
نہین پروانگی مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ تحقیق بہ یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے بیچ اسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون
اپنے کے اور جانون اپنے کے واللہ علیم بالمتقین اور اللہ جانتا ہی پرہیزگارونکو انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ
والیوم الاخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون سوا اسکے نہین کہ پروانگی مانگتے ہین تجھ سے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین
ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین ہین دل انکے کہ اسلام حق ہی یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کی متردد ہین ولو
ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوۂ تبوک کے البتہ
تیار کرتے واسطے اسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا انکا پس باز رکھا انکو اور دہشت اور کاہلی دی وقیل اقعدوا مع القاعدین
اور کہا گیا انکو کہ بیٹھ رہو گھرون مین ساتھ بیٹھنے والونکے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون اور بیمارون اور لنگڑون اور لولونکے یہہ بات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا انھونمین سے بعضون نے بعضونکو کہا لکھا ہی کہ جب لشکر اسلام غزوۂ تبوک کو چلا عبد اللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے
کوچ مین رہ گیا اور تخلف کر کے اپنے لوگونکو لیکر پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے چھوٹے
حق تعالی نے موافق قول حضرت کے آیۃ نازل کی کہ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا اگر نکلتے ابن ابی وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے
تمکو مگر فساد اور تباہی ولاوضعوا خلالکم یبغونکم الفتنۃ اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کے چاہتے
واسطے تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے ڈالتے یا جنگ آدمیون سے تمکو ڈراتے وفیکم سماعون لھم اور بیچ تمھارے جاسوس ہین واسطے
انکے کہ تمھاری خبرین انکو پہنچاتے ہین واللہ علیم بالظالمین اور اللہ جانتا ہی ظالمونکو یعنے منافقونکو لقد ابتغوا الفتنۃ من قبل
تحقیق چاہا تھا انھون نے فتنہ پہلے اس سے غزوۂ احد مین کہ تجھ سے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے تھے یا اھل یثرب لا مقام لکم
وقلبوا لک الامور حتی جاء الحق اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامونکو یہانتک کہ آئی مدد الٰہی وظھر امر اللہ وھم کارھون
اور ظاہر ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے دولت اور نصرت تیرے کو لیکن جب خدا چاہتا ہی کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی **بیت**
پروانگی بھجوا کر شہ جسکو بلا لیوے ؛ کیا ڈر اسے حاجب کا کیا خوف ہی دربان کا ؛ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جندب بن قیس کو کہا کہ
کیون نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہان سے کنیزکین اور لونڈیان خوبصورت لے جندب بن قیس نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ مین مشغول
بہ نسا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھ کر صبر نکر سکونگا فتنے مین پڑ جاونگا یہہ آیت اتری ومنھم من یقول ائذن لی ولا
تفتنی اور بعضا اونمین سی وہ شخص ہی کہ کہتا ہی پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو مجھکو الا فی
الفتنۃ سقطوا خبردار ہو وہ بیچ فتنے کے گر پڑے کہ انکا نفاق ظاہر ہو گیا وان جھنم لمحیطۃ بالکافرین اور تحقیق دوزخ گھیر
رہا ہی کافرونکو ان تصبک حسنۃ تسؤھم اگر پہنچے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہی اونکو بسبب حسد کے کہ رکھتے
ہین وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولوا وھم فرحون اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت جنگ
مین جراحت اور شدت جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑ لی تھی ہمنے احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے کہ دور اندیشی کر کے لڑائی کو نہین
گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کہہ ای پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ

نے واسطے ہمارے روح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے دولت سے اور نکبت سے عشرت سے اور عسرت سے هُوَ مَوْلٰىنَا وہی کارساز ہمارا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے نظم توکل کرو اپنے اوپر تم کہ تم مخل مقصد کا پاؤ ثمر نتیجہ توکل کا ای دستور حصول مرادات ہی جان لو قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہی اگر مارینگے ہم اور شہادت ہی اگر مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا اور ہم منتظر ہین واسطے تمھارے یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ پس منتظر رہو اس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو مین سے ایک کا واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سمجھے مسلمانونکو ارشاد ہوا کہ ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک ہویا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفونکو کیا تھا یا ہمارے ہاتھون سے تمھین قتل کرکے جہنم کو پہنچائے لکھا ہی کہ جد بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پردا گی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا حرب بنی الاصفر کو مشکل ہی لیکن مال سے اپنے مدد گاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اتری کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہہ ای پیغمبر جو ہین اسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تم سے انفقوا امر ہی بمعنے خبر اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرہ اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ اور نہین منع کیا انکو اس بات سے کہ قبول کیے جاوین انسے نفقے انکے مگر یہہ کہ انھون نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اسکے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہین آتے نماز کو جماعت پیغمبر مین مگر وہ کاہلی کرتے ہین یعنے کسالت اور کراہت سے آتے ہین نہ صدق و ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہین خرچ کرتے براہ خدا مگر وہ ناخوش رکھتے ہین کیونکہ دینے مین نہ امید ثواب رکھتے ہین اور نہ دینے مین خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھکو مال منافقونکا اور نہ اولادانکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہی انکو یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مرادات ہی انما یُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تو کہ عذاب کرے انکو ساتھہ ان چیزونکے بیچ زندگانی دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی مین رنج اٹھاوین اور اولاد کے درد و دکھہ مین مبتلا ہون وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکل جاوین جانین انکی غم کھاتے کھاتے اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر مرین نہ مال انکا ہاتھہ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے بیت اجل کا جب ایدل پیام آئے ہی ؛ نہ مال اور نہ اولاد کام آئے ہی وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے یہہ کہ وہ تم مین سے ہین یعنے اہل اسلام مین سے ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہین وہ تم مین سے ولیکن وہ ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تم سے کہ انکو قتل اور اسیر نکرو پس ساتھہ تقیے کے اظہار اسلام کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْٓا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ یا غار پہاڑ کی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر جاوین طرف اسکے تمھارے ڈر سے اور وہ دوڑتے ہون کسی کے منع کرنے سے باز نہ رہین جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکے سے نہ رکے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابو الجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمھارے رؤداروں کو دیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ ہم عدل کرتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ اور بعضے منافقون مین وہ ہین کہ عیب کرتے ہین تجھکو بیچ بانٹنے خیرات کے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت بیچ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شان ابن ابو الخویصرہ یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہی کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف قلوب
نو مسلمانونکے انکو مال بہت دیا تھا اسپر اسنے طعن کیا تھا یا طلائے غیر خالص کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصون کو
اشراف عرب سے دیا اسنے کہا عدل کرو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دلیری ہی تجھ پر اگر مین عدل نکرونگا تو کون کریگا حضرت نے انکا اور اسکے
قوم کا مارقین لقب رکھا اور بعضون نے کہا ہی کہ معیب بن قشیر نے حضرت کے تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور غرض اسکی اپنا نفع تھا چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہی فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاوین خیرات مین سے جیسا وہ چاہتے ہین خوش ہون وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ
اور اگر نہ دئے جاوین خیرات مین سے موافق خواہش انکی کے ناگاہ وہ غصہ کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی ہوتے اس چیز سے کہ دی ہی انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے غنیمت اور صدقے سے اور کہتے کفایت ہی ہمکو اللہ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ شتاب ہی کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور غنیمت اور رسول اسکا دیگا زیادہ اس سے کہ اب دیا ہی اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ
رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا انکے حق مین کیونکہ رضا بقسمت موجب بہجت ہی اور جزع کرنا اسمین باعث
محنت ابراہیم ادہم نے کہا کہ جو تقادیر پر راضی ہوا غم و ملال سے چھوٹا **بیت** تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل ؛ تدبیر پہ کیا تکیہ تقدیر کا رہ قائل ؛
سمجھ لیجئے کہ حق تعالی اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہی کہ لوگ نادان سمجھ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہین کہ زکوۃ واسطے فقیرونکے اور مسکینونکے ہی امام اعظم رح کے نزدیک فقیر وہ ہی کہ غنی نہو کچھ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی
کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور شافعی کے نزدیک برعکس اسکے ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالونکے اوپر اسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوۃ کو ؛
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور ان لوگون کے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل انکے یعنے اسلام لائے ہین اور ابھی نیتین انکی خالص نہین ہین اور مؤلفۃ القلوب اشراف
عرب تھے جیسے ابو سفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور سوا انکے حضرت نے غنائم حنین مین سے انکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور
غلبہ مسلمانونکے ایسے لوگونکا حصہ باجماع صحابہ ساقط ہی کیونکہ وہ جس غرض کے واسطے تھا وہ پوری ہو گئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنونکے یعنے جو
غلام کہ اپنے مالک کو لکھ دے کہ اتنا مال جو دون تو آزاد ہون اسقدر مال اسکو دیکر آزاد کروا دے اور ایسے جو کافرونکی قید مین پڑے اسکو دیکر چھڑا دے یہ مذہب
امام اعظم کا ہی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ مال زکوۃ مین سے غلام خرید کر آزاد کر دے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے قرضدارونکے کہ قرض لیکر بیجا صرف
نہین کیا اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدونکے اور حاجیونکے اور طالب علمونکے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے
مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہین ان گروہونکو دینا زکوۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ فرض ہی طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے
والا ہی مستحقونکو زکوۃ کے حکم کرنیوالا ہی ساتھ قسمت کے جیسی کہ چاہئے سمجھ لیجئے کہ مصرف زکوۃ کے آٹھ فرمائے انمین سے ایک مؤلفۃ القلوب
نکل گئے باقی سات رہے سو انکو نظم مین کر کر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد بآسانی کرے **نظم** کل فقیر و عامل و مسکین و مہجور غزا ؛ قرضدار اور جو غریب از مال خود ہو بے ہمدا
اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد مین جائے زکوۃ ؛ دے زکوۃ ان سبکو مگر مقروض کو ؛ ناروا ہی زوج کو اولاد کو آبا کو مان ؛ اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض
اسکا جان ؛ اور مدبر اور مکاتب اپنے کو جائز نہین ؛ ایسے ہی ام الولد کو اور غنی کو کر یقین ؛ بندہ زادیکو نہ دے ذمی کو نی گر ہو فقیر ؛ نی کفن نی قرض
مردے مین تو کر خرچ ای امیر ؛ نی بنا مسجد نہ پل نی لے غلام آزاد کر ؛ ہاشمی کو نی موالی انکے کو ای باخبر ؛ لکھا ہی کہ جلاس اور اصحاب اسکے جیسے
رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ انکا حضرت کے کینے سے بھرا تھا آپکی شان مین اپنی مجلسونمین بیٹھ کر سخنان
بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو اگر حضرت سنینگے تو تم رسوا ہوگے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم کھا لینگے تو وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اعتبار کر جاوینگے یا تبتل بن حارث ہمیشہ حضرت کو برا کہتا تھا جب اُسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو کہتے ہین وہ سنکر قبول کر لیتے
ہین یہہ آیت اُتری وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر کو اور
کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہی یعنے جو اُنسے کہو سن کر مان لیتے ہین قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہہ انکو کہ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنے
جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا نیکی کا ہی يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ایمان
لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا ہی واسطے مسلمانونکے اور قبول کرنیوالا ہی باتین انکی واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہی واسطے
اُن لوگونکے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنے یہہ نہین ہی کہ پیغمبر صدق اور کذب تمھارا نہین جانتا بلکہ پردہ پوشی تمھاری کرتا ہی اور اپنی رحمت
سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے انکے عذاب ہی
درد دینے والا آخرت مین يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے ای مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی
کرین تمکو اپنے سے وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ اور اللہ اور رسول اُسکا سزاوار تر ہین اسکے کہ راضی کرین انکو
منافق اگر ہین ایمان والے سمجھ لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ہر ایک ہونے دونو رضاؤنکے کرتا ہی یعنے رضامندی اللہ کی وابستہ
برضامندی رسول ہی أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا کیا نہین جانا انھون نے یہہ کہ جو کوئی
خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکیکا پس سزاوار تر ہی اسکے کہ ہو واسطے اسکے آگ دوزخ کی درانحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اُسکے ذَٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور متردد رائے کہتے
تھے اور آپ کی باتونکو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے انمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے اور آسمان سے آیت نہ آتی
کہ سبب فضیحت ہمارے کا ہوتی ہی یہہ آیت اُتری يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ڈرتے ہین
منافق یہہ کہ اُتاری جاوے اوپر مومنون کے ایک سورۃ قرآن سے کہ خبر دیوے انکو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہی کفر اور نفاق سے
قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے مت ہنسو
کہ جزا پاؤگے اور جزا یہہ ہی کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہی اور ظاہر کرنیوالا ہی اس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے اُسکے
سے یعنے بداخلاقی اور بدطینتی جو تمھاری ہی لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھ جماعت منافقون کے آگے آگے حضرت کے
جاتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے ہین قلعۂ شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپنے
کشف باطن سے معلوم کر کر عمار یاسر کو کہا کہ پوچھو اس سے کیا کہتا ہی اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہی تو عمار نے جا کر کہا وہ
عذر کرنے کو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے کہ داب رہ گذریونکا ہی کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ
لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ اور اگر پوچھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ
ہم مثل مسافرونکے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتون مین اور کھیلتے ہین قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ کہہ انکو بطریق توبیخ
کیا ساتھ اللہ کے اور آیتون اسکی کے اور رسول اسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور انسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہی لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمھارا دروغ محض ہی تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنے سے پیچھے ظاہر کرنے ایمان اپنے
کے إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھ لیجئے کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اُسنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توبہ کی ہی اور دعا کی جناب الٰہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا حرب یمامہ مین لِنُعَذِّبَ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اسکے کہ تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے اور منافق عورتین کہ ایکسو ستر تھین بعض انکے بعضون سے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ حکم کرتے ہین ساتھ نامعقول کے کہ کفر ہی یا معصیت یا تکذیب پیغمبر اور منع کرتے ہین معقول سے کہ ایمان ہی یا طاعت یا متابعت پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے یا اٹھانے سے واسطے دعا کے یا مدد گاری سے حاجت مندونکے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ بھول گئے اللہ کو کہ اسکا کہنا نہ مانا پس بھول گیا انکو کہ فضل اپنا اٹھالیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق زن و مرد وہ ہین فاسق کہ دائرۂ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہی اللہ نے منافق مرد و نکو اور منافق عورتونکو اور کافرونکو مرد ہون یا زن آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین اسکے هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہی انکو واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہی رحمت دینے سے انکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور واسطے انکے آخرت مین عذاب ہی دائم قائم كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اے منافقو ہو تم مانند ان لوگون کے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولاد مین فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا انھون نے ساتھ اپنے آرزؤن فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْٓا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے اپنے کے لذتون فانی سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے تھے تم سے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے جیسے بحث کی تھی انھون نے اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد نے انسے وفا نکی اور آخرت کے کہ ثواب انکا نابود ہو گیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہ وہ ہین ٹوٹا پانیوالے دوہان مین اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین آئی منافقونکو کہ لذات دنیائے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مزے نعمات باقیہ کے سے مہجور ہین خبر عذاب کی اُن لوگونکے کہ پہلے انسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوب گئے اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک ہوئی اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مر گئے وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اور قوم ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین مبتلا ہوئی نمرود کمر کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم شعیب تھے انمین سے جو برادر یمین سے انکے قلعے مین رہتے تھے وہ زلزلہ سے مرے اور بیچارون کیطرح جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جل گئے اور رہنے والے بستیون کے یعنے قوم لوط کے کہ زیر و زبر ہو کر ہلاک ہوئے اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون کے فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے انکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے ساتھ کفر اور تکذیب کے تا کہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے انکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حکم کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہی اور منع کرتے ہین برائیون سے کہ کفر اور معصیت ہی اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور مین اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ یہ لوگ شتاب رحمت کریگا انپر اللہ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی ہر شئی کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وعدہ کیا ہی اللہ نے ایمان والون کو اور ایمان والیونکو
جنتون کا کہ چلتے ہین نیچے درخت انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پائیندہ کے جنات عدن
نام ایک شہر کا ہی بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اسمین ہی یا اعلی درجون بہشت کا ہی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ نہر ہی جنت مین کہ دونون
کنارون پر اسکے باغ ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رضامندی ہی طرف سے اللہ کے بہت بڑی بہشت سے اور نعمت وہان کی سے
نظم ہر ایک نعمت تیری ہی یون تو بہتر ؛ ولے تیری رضا ہی سب سے اکبر ؛ رضا ہی منشاء جملہ کرامات ؛ رضا ہی مبداء احسان و خیرات
رضا تیری ہی بس مطلوب میری ؛ نہین کچھ اور شی مرغوب میری ؛ احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ حق تعالی پکاریگا یا اہل جنت وہ
کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہی واسطے ہمارے کہ خوش نہون ہم اور
حال آنکہ دیا ہی ہمکو تو نے وہ کچھ کہ کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حق تعالی فرماویگا کیا دونمین تمکو فاضل تر ان عطاہائے بہشتون سے
کہینگے وہ کیا چیز ہی کہ ان سے فاضل تر ہو خطاب ہوگا کہ اتارون مین تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون یہان سے
معلوم ہوا کہ رضوان الہی سے فاضل تر کوئی نعمت نہین بیت سوا تیری رضا کے کچھ نہین درکار یا رحمان ؛ مجھے دے روضہ
رضوان کہ ہی وہ موضع رضوان ؛ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ خوشنودی اللہ کی ہی مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم
جنت سے فاضلتر ہی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ای پیغمبر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار کے
اور منافقون سے ساتھ الزام حجت کے اور اقامت حدود کے انپر اور سختی کر اوپر انکے وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوہ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار قبا کیطرف سے مدینے
کو آتا تھا لوگون کو اس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین حق ہو تو اس گدھے سے کہ سوار ہون
اسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت سے کہی آپنے جلاس کو بلا کر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ مین
نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ الہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا
قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اس بات کو وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا انھون نے کلمہ کفر کا کہ
طعن کرنے لگے دین مین اور شک لانے لگے کلام سید المرسلین مین وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا اور کافر ہوئے
بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اس چیز کا کہ نہ پہنچے اسکو سمجھ لیجئے کہ مقصود انکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے سے اور مہاجرون کا نکال دینا
تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور نہین عیب
کیا اور کینہ رکھا ساتھ پیغمبر کے اور مسلمانونکے مگر اسبات کا کہ دولتمند کیا انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے فضل اپنے سے کہ اہل مدینہ
مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھ لگین غنی ہوگئے موجب عداوت کا نہین مگر تونگر ہو جانا انکا
بعضے کہتے ہین مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوا دئے تونگر ہو گیا اور دو ہزار درم زیادہ دیت
سے اپنے فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہین مگر وہ غنا فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر توبہ
کرین نفاق سے ہوگا بہتر واسطے انکے وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور اگر پھر جاوین
توبہ سے اور نفاق پر رہین عذاب کریگا انکو اللہ عذاب دردناک بیچ دنیا کے ساتھ قتل ہونے کے اور آخرت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ چلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے انکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب اُنسے دور کرے مقتول ہی کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت مین سے ہی لکھا ہی کہ ثعلبہ انصاری زاہد صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ مین تونگر ہوجاؤن آپنے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپ نے دعا کی گوسفندان مین اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے مین جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہان اقامت کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے مین آتا تھا پھر وہ بھی موقوف کیا جب حضرت نے عامل صدقات کو زکوٰۃ لینے کو اسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمین بہہ سمائی کہ زکوٰۃ نہ دے سکا کہنے لگا کہ پیغمبر کہہ سے طلب کرتے ہین جزیہ ہی یہہ آیت اُتری وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ اور بعض منافقون مین سے وہ شخص ہی کہ عہد کیا ہی اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ خیرات دینگے ہم اور زکوٰۃ نکالین گے اور البتہ ہونگے ہم صالحون سے فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ پس اثر دے گیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ انکو نفاق کا کہ اُنکے دلمین سما گیا ہی زائل نہین ہونیکا اسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اسکے سے پینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بسبب اسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس سے اور بسبب اسکے کہ تھے جھوٹ بولتے اَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ کیا نہین جانتے وہ خلاف کرنیوالے وعدے کے اللہ جانتا ہی بھید انکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمین اُنکے بھری ہی اور مصلحت انکی کہ کہتے ہین آپسمین کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہی اور یہہ کہ اللہ جاننے والا ہی چھپی چیزونکا اس آیت مین تہدید عظیم ہی نظم جانتا رافت ہی تو یہہ بات خوب ہی یعنے ہی اللہ علام الغیوب ظاہر و باطن گنہ سے کر حذر بیچ معاصی سے جو ہی اللہ کا ڈر سرّ و نجوی آشکارا اسپہ ہی تیرا خفا سب ہویدا اسپہ ہی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدھا مال لائے اور حضرت عثمان تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال سونا لائے اور عبدالرحمن بن عوف چالیس اوقیے طلا اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد سلمہ رضی اللہ عنہم بھی مال لائے سب نے حضرت کے روبرو ڈھیر لگا دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہی لایا پھر عقبل انصاری ایک صاع خرما لایا اور کہا کہ شب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے چھوڑ آیا ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرت نے فرمایا اسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق عیب کہنے لگے کہ عبدالرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابوعقیل ایک صاع کی پروا نہین رکھتے وہ دلالچ کے واسطے لایا ہی کہ اس صدقات مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے ہین رغبت کرنیوالون کو اور زیادہ دینے والے مسلمانون مین سے بیچ خیراتون کے یعنے عبدالرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے ہین وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ اور اُن لوگون کو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے ابوعقیل کو کہ کہتے ہین خدا اور رسول صاع خرما اسکے سے بے پروا ہی فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین اُنسے سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہی اللہ اُنسے یعنے جزا اُنکے ہنسی کی دیتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہی دردناک اس ٹھٹھے بازی کے

بدے انوار مین ہی کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبد اللہ اسکا بھی نام تھا خالص مسلمان تھا باپ کے مرض مین حضرت کے حضور آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت استغفار کرین میرے باپ کے واسطے آپ نے استغفار کیا یہہ آیت اتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ واسطے اُنکے کہ منافق ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے اُنکے مراد یہہ ہی کہ دونو امر عدم افادے مین مساوی ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگے تو واسطے اُنکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اُنکے لکھا ہی کہ آن حضرت نے فرمایا اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم پھر بعد نزول اس آیت کے منافقون کے واسطے حضرت نے استغفار نکیا یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد ستر سے کثرت ہی نہ عدد معین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ قبول نہونا استغفار کا اسواسطے ہی کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کے غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے اپنے کے برخلاف رسول کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ خدا کے وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا اُنھون نے مسلمانون کو مت نکلو بیچ گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانون کو منع کرتے تھے غزا مین جانے سے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ انکو کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہی گرمی مین یہہ نسبت اس آگ کی اور اُنھون نے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخ مین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے کہ آخر اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہیے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہیے کہ روین بہت یہہ خبر ہی کہ بصیغہ امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اسپر کہ قیامت کو لازم ہی کہ ہنسنا اُنکا تھوڑا اور رونا اُنکا بہت ہوگا اور ہو سکتا ہی کہ خندہ اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے اُنکو آخرت مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اُس چیز کے کہ تھے کماتے نفاق سے اور بداخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھیر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالی مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگے تجھ سے واسطے نکلنے کے اور غزوہ کے بعد غزوہ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے کبھی اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہی اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلے بار غزوۂ تبوک مین پس بیٹھ رہو پھر بھی ساتھ پیچھے رہنے والون کے کہ لڑائی کی قابلیت نہین رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور بہادران نڈر کا ہی **بیت** نامرد کیا لڑیگا یہہ کام مرد کا ہی یہان چاہیے بہادر میدان نبرد کا ہی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کے عیادت کو تشریف لے گئے اسنے عرض کیا کہ اپنا پیراہن مجھے کفن کے واسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پڑھین اور بخشش طلب کرین حضرت نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جاکر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المؤمنین عمر نے اسکی برائیان اور نفاق یاد دلوایا اور چاہا کہ نماز پڑھین حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے کہتے ہین کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے منافقون مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے کہیر جائے کبھی ابداظرف لاتصل کا ہی یعنے کبھی نماز مت پڑھ یا ظرف مات کا ہی یعنے کوئی کفر پر مرے
وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہوا وپر قبر اسکی کے دفن کے واسطے یا دعا کے یا زیارت کے اِنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھ اللہ کے کہ شرک
لائے اور ساتھ رسول اسکے کے کہ حکم نہ مانا اور مر گئے اور حال انکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے
وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش لگے تجھکو کثرت مال منافقون کی اور قوت اولاد انکی
یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی یعنے متعجب مت ہو مال منافقون پر اگرچہ بہت ہی اور کثرت اولاد
انکے پر اگرچہ اقربا ہین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ
یہہ کہ عذاب کرے انکو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ دنیا کے کہ جمع کرنے ہین اور نگہبانی کرنے مین مال کے ہمیشہ
رنج کھینچین اور درستی اسباب معاش اولاد مین مدام محنت زدہ رہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ
اور نکل جاوین جانین انکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر رہین ایک درویش نے کہا کہ اغنیا اشقی الاشقیا
ہین مال جمع کرتے ہین انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ رکھتے ہین اقسام اقسام کی محنت
اور مشقت سے پھر آخر مر جاتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین لاکھ حسرت سے نظم کرنہ ایدل جستجوئے جمع مال
کیونکہ ہی ازبسکہ بد اسکا مآل ۞ کام آتا کچھ نہین یہہ مائدہ ۞ ہان لٹانے مین ہی اسکے فائدہ ۞ دم کا یہہ
ساتھی ہی جب نکلے ہی دم ۞ چھوٹ جاتا ہی بصد افسوس وغم ۞ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ اور جسوقت
کہ اتاری جاتی ہی سورۃ قرآن کی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر اسکے کے
تو رواگی مانگتے ہین تجھ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقون مین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ
ہمکو تو کہ ہون ہم ساتھ بیٹھنے والون کے گھرون مین رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے ساتھ اسکے کہ ہوین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر
لگائی گئی اوپر دلون انکے کے نفاق کی پس وہ نہین سمجھتے جہاد کی سعادت کو اور تخلف کی شقاوت کو
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ
ایمان لائے ہین ساتھ اسکے جہاد کیا انھون نے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے وَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ واسطے انھون کے ہین نیکیان دو جہان
کے اور یہہ لوگ وہ ہین چھٹکارا پانے والے عذاب سے اور ملنے والے درجات ثواب سے اَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین
چلتے ہین نیچے مکانون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہی مراد
پانا بڑا وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور آئے عذر کرنے والے گنوارون سے جدم غزوۂ تبوک کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے
ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے واسطے اُنکے رہنے کا
اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اسکے سے بیچ ادعاء ایمان کے مراد منافق ہین کہ نہ
آئے نہ عذر کیا سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شتاب پہنچیگا اُن لوگون کو جو کافر
ہوئے اعراب مین سے عذاب دردناک ساتھ قتل کے دنیا مین یا جلنے کے آخرت مین لَيْسَ عَلَى
الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ
نہین ہی اوپر ناتوانون کے نہ اوپر بیمارون کے اور نہ اوپر اُن لوگون کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ
کرین اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جہینہ و بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب
خیر خواہی اور فرمان برداری کرین واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے سمجھ لیجئے کہ نصح اصلاح فعل ہی
باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ نہین اوپر احسان کرنے والون کے کہ خیر خواہ ہین کچھ راہ عتاب
کی وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اسکا کہ بسبب عذر کے غزا سے محروم رہا مہربان
ہی معذرون پر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر اُن لوگون کے کہ جس وقت درماندگی سے آئے تیرے پاس
تو کہ سواری دے تو انکو کہا تو نے اس وقت نہین پاتا مین وہ چیز کہ سوار کرون مین تم کو اوپر اسکے
تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ پھر گئے اور آنکھین انکی
بہتی تھین آنسوؤن سے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھ لیجئے
کہ اس قوم کو بکائین کہتے ہین وہ سات آدمی تھے بعضون نے کہا ہی کہ بشیر نام ایک شخص
تھا وہ اپنے سات بیٹون کو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیادہ ہین ہم اور ارادہ
جہاد کا ہی اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرت نے فرمایا ابتو سواری
حاضر نہین ہی وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اٹھ کر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی
تو کیون اس نعمت سے محروم رہتے حضرت عثمانؓ وغیرہ نے انکو خرچ اور سواری دے کر
ہمراہ لے لیا پس حق تعالی فرماتا ہی کہ اس طرح لوگ اگر تخلف کرین تو کچھ حرج اور
عتاب نہین إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ سوا اسکے نہین کہ راہ
عتاب کی اوپر ان لوگون کے ہی کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے اور حال آنکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ
سواری انکی تیار ہی رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ راضی ہوئے ساتھ [illegible] کے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر
دلون اُنکے کے پس وہ نہین جانتے مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعون متاع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان در این آوان فیض ترجمان

این کتاب فیض انتساب گنجینهٔ هدایت و عرفان خزینهٔ حقایق فرقان تصنیف قدوة السالکین و العارفین
زبدة المفسرین و المحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی موسوم به

جلد ثانی

۱۲۹۳

# تفسیر مجددی

معروف به

۱۸۷۶

# تفسیر روفی

یعنی دوسرے

بنظر کمیابی نسخهٔ مذکور و کثرت شایقین ذی شعور برای افادهٔ عام بتصحیح تام باهتمام متوقع اجر عظیم قاضی
محمد ابرهیم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن بلبندر و ملا نور الدین بن حبوا خان سلمهما المنان

در مطبع نامی گرامی حیدری واقع بمبئی بحسن انطباع مطبوع طبایع اهل جهان شد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحقیق اللہ بخشنے والا ہے ان لوگونکا جو اسکی راہ مین خرچ کرتے ہین مہربان ہے انپر جو اسکا قرب ڈھونڈھتے ہین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے وہ لوگ جو ایمان مین سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنون کے ہجرت کرنیوالون سے مکے سے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہے یا اہل بیعت رضوان ہین اور مدینے کے مدد دینے والون سے وہ بیعت عقبہ اولی والے ہین یا عقبہ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ ثانیہ کے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین انکی ساتھ ایمان کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہین مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقونکی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ انسے ساتھ قبول طاعت انکی کے اس رضا مین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہوے وہ اللہ سے ساتھ ان نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین انکو عنایت فرماہین وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکی کے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ یہہ تاکید خلود کی ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہے مراد پانا بڑا وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ اور ان لوگون سے جو گرد تمھارے ہین گنوارون سے منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین نماز روزہ کرتے ہین وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینہ کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ نہین جانتا تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ منافق ہین چھپائے کہتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمان کے انمین پائے جاتے ہین نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ہم جانتے ہین انکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ شتاب عذاب کرین ہم انکو دوبار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دو نوع دنیا ہی مین ایک اخذ زکوٰۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے کہ آتش دوزخ کا ہے قیامت مین اور حقیقت مین عذاب عظیم دوری انکی ہے اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہے رویت لقائی اللہ سے **بیت** گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی مشاق ہے سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہے لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان بھی غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے جب تہدید مین اللہ کی طرف متخلفون کی حق مین نازل ہوئین تو سنکر انمین سے سات آدمیون نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندھ دیا اور سب کو قسم دلوادی کہ کوئی نہ کھولے جب تک اللہ حکم نہ آوے جب حضرت تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جب تک امر الٰہی نہ آویگا نہ کھولونگا یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور اور لوگ ہین غیر منافقون سے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین ساتھ گناہون اپنی کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوے مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ شتاب ہے اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے انکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے انپر سمجھ لیجیے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان ہونا اسپر دلیل روشنی دل ہے بنوا ایمان کہ قباحت اسکی مشہور ہوتی ہے والا ظلمت غفلت سے کوئی گناہ اسے برا نہ نظر آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی اپنے واسطے بوتا **بیت** پشیمان ہو کے باز آنا گناہون سے سعادت ہے برائی کو بھلائی جانا رافت شقاوت ہے غرض بعد نزول آیت کے حضرت نے انکو کھلوایا وہ شکرانے مین اس نعمت الٰہی کے مال اپنا آپ کے پاس لائے اور عرض کیا کہ اسی نے آپ کی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر اسکی راہ مین تصدق کر دو آپنے فرمایا کہ مال لینے کا مجھے حکم الٰہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون انکے مین سے زکوٰۃ فریضہ تاکہ پاک کرے تو انکو گناہون سے یا حب مال سے کہ یہ موجب عصیان ہے یا نجاست بخل سے اور پاکیزہ کرے تو انکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات انکے سات اس زکوٰۃ کو اور دعا خیر بھیج اوپر انکے اور بخشش مانگ واسطے انکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

لهم بتحقيق دعا تيري تسكين ہي واسطے دلون انکے کے واللہ سميع عليم ٥ اور اللہ سنے والا ہي دعا تيري جاننے والا ہي مستحقون کو دعا کے
الم يعلموا ان اللہ هو يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات کيا نہين جانتے توبہ کرنيوالے يا وہ لوگ جو توبہ نہين کرتے يہہ اللہ
وہ ہي کہ قبول کرتا ہي توبہ کو بندون اپنے سے اور قبول کرتا ہي صدقے انکے وان اللہ هو التواب الرحيم اور يہہ کہ اللہ وہ ہي توبہ قبول
کرنيوالا مہربان توبہ کرنيوالون پر وقل اعملوا فسيرى اللہ عملكم ورسوله والمؤمنون اور کہہ کہ عمل کرو اب تو توبہ کرنيوالو يعنے بعد قبول توبہ کے
استقامت کرو اسپہ يا کہہ ان لوگون کو کہ توبہ نہين کرتے کرو جو چاہو يہہ امر تہديد کا ہي پس البتہ ديکھيگا اللہ عمل تمہارے اچھے اور بُرے اور
رسول اسکا اور ايمان والے وستردون الى عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون اور البتہ پھيرے جاؤگے تم ساتھ ہوت کے
طرف دانائے نہان واشکار کے پس آگاہ کريگا تمکو ساتھ اس چيز کے کہ تھے تم کرتے اور انکی جزا ديگا سمجھ ليجے کہ ان دس مسلمانون مين جو غزوہ تبوک
کو نہين گئے تھے سات نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندہ ليا تھا باقي کے تين کعب بن مالک اور ہلال بن اميہ اور مرارہ بن ربيعہ تھے حضرت کے پاس
آئے اور اپني خطا پر قائل ہوئے حضرت نے حکم کيا کہ کوئي انسے ہم مجلس اور ہم کلام نہو انکي شان مين يہہ آيت اتري واخرون مرجون لامر اللہ اما
يعذبهم واما يتوب عليهم ٥ اور دوسرے کئي شخص ہين کہ ڈھيل کئے ہين واسطے حکم اللہ کے يا عذاب کريگا انکو اگر گناہ پر قايم رہے يا توبہ ديگا انکو اگر
پشيمان اپني گناہ پر ہوئے سمجھ ليجے کہ تردد بندون کے واسطے ہي والا عند اللہ تردد نہين ہي واللہ عليم حكيم ٥ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہي
لکھا ہي کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب و بتل بن حارث اور رو ديعہ بن ثابت اور گروہ انکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائي تھي قصہ
مختصر اسکا يہہ ہي کہ ابو عامر راہب اشراف قبيلہ خزرج سے تھا علم توريت اور انجيل کا رکھتا تھا حضرت کي نعت بيان کرکے مدينے مين اپنے لوگون کو مشتاق
آپ کا کيا تھا جب حضرت مدينے مين تشريف لائے لوگ حضرت پاس آنے لگے اسکے پاس جانا موقوف کيا اُسے حسد آيا حضرت سے دشمني کرنے لگا اور بعد غزوہ
بدر کے مدينے سے بھاگ کر مکے مين کفار سے جا ملا اور حرب احد مين انکے ساتھ ہو کر آيا اول تير لشکر اسلام پر اسنے لگايا حضرت نے اسکا لقب فاسق رکھا پھر
حرب حنين مين آيا وہان سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم پاس گيا کہ لشکر جمع کرکر مسلمانون پر لاوے وہان سے نامہ منافقون کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ايک
مسجد بناؤ تو مين مدينے مين آکر اُسمين درس علم کا کہونگا انھون نے مسجد بنائي حضرت جب غزوہ تبوک کو جانے لگے وہ بنانيوالے مسجد کے آئے اور آپ سے عرض کيا کہ ہمنے
ضعيفون بيچارون کے واسطے مسجد بنائي ہي غرض کہتے ہين کہ آپ اُسمين نماز پڑھين تاکہ آرزو ہماري بر آوے حضرت نے فرمايا کہ ابتو مين غزوہ کو چلا ہون وہان سے
آکر ديکھونگا جب حضرت پھرے اس غزا سے اور نزديک مکے کے آئے تو پھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چلئے جبرئيل آئے اور يہہ آيت لائي والذين اتخذوا مسجدا
ضرارا وكفرا وتفريقا بين المؤمنين وارصادا لمن حارب اللہ ورسوله من قبل اور جن لوگون نے کہ پکڑي ہي اور بنائي ہي مسجد واسطے ضرر
پہنچانے کو مؤمنون کے اور تقويت کفر کے اور جدائي ڈالنے مسلمانون کے کہ مسجد قبا مين جمع ہوتے ہين اور گھات لانے کو واسطے اوس شخص کے کہ لڑا ہي اللہ سے
اور رسول اسکے سے پہلے اس مسجد بنانے سے مراد اس سے بنو عامر راہب ہي کہ حرب احد اور حنين مين لڑنے کو آيا تھا وليحلفن ان اردنا الا الحسنى اور البتہ
قسمين کھاوينگے جو کوئي پوچھيگا کہ يہہ مسجد کيون بنائي کہينگے کہ نہين ارادہ کيا ہمنے اس مسجد کے بنانے مين مگر بھلائيکا کہ نماز ہي اور ذکر اور توسيع ضعفا پر
واللہ يشهد انهم لكاذبون اور اللہ گواہي ديتا ہي کہ البتہ وہ جھوٹے ہين اپني قسمون مين لا تقم فيه ابدا مسجد تو مت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے ہيچ
اسکے کبھي ہرگز لمسجد اسس على التقوى من اول يوم البتہ وہ مسجد کہ بنيا در کھي گئي ہي اوپر پرہيزگاري کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوي ہي
يا مسجد قبا ہي کہ حضرت اول جو والي مدينہ تشريف لائے محلہ بني عمرو بن عوف مين جو دو دن رہے وہان مسجد قبا بنائي پہلے مسجد مدينے مين وہي بني ہي ابن عمر سے
منقول ہي کہ جب حضرت کسي غزوے کو جاتے تھے وہان دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور روايت ہي کہ دو گانہ مسجد قبا مين اجر عمرے کا رکھتا ہي حق تعالى نے فرمايا کہ

وہ مسجد بنا اسکے تقوی پر ہی اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ سزاوار تر ہی یہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اسکے واسطے نماز کے فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا بیچ اسکے مرد ہین پاکیزہ طبیعت دوست رکھتے ہین یہہ کہ پاکی کرین سب پلیدیون سے یعنے ہمیشہ طہارت پر رہین بعضون نے کہا ہی کہ ناپاک نہ سوین منقول ہی کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا طہر ہی کہ اللہ نے تمھاری تعریف کی انھون نے کہا کہ استنجا احجار سے کرکے پانی سے کرتے ہین ہم اور بعضون کے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری خصلتون سے ہی وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکی کرنیوالون کو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ۔ آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور ترسگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اسکے بہتر ہی یا جو شخص بنیاد رکھے عمارت امور دین اپنے کی اوپر کنارہ دریا کے کہ کگرا پانی کے جھلک سے پتلا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے یا اس بنا نیوالے کے بیچ آگ دوزخ کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ مثل ان لوگون کے واسطے ہی کہ بنیاد دین کی بجائے امور باطلہ پر رکھتے ہین انجام کار انکا جہنم ہی وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا طرف مقصود کے قوم ظالمون کو لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ہمیشہ بیٹھی عمارت انکی جو بنائی انھون نے اوپر اغراض فاسدہ کے بسبب شک اور نفاق کے کہ بیچ دلون انکے کے ہی زائد اوپر شک اور نفاق کے کر رکھتے ہین کہا ہی کہ مراد تخریب بنا انکے کا ہی کہ بعد رجوع تبوک کے انھون نے چاہا کہ حضرت انکے مسجد مین آوین اور نماز پڑھین آیت آئی لَا تَقُمْ فِیْهِ ابدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اوس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہان مدینے کا گھوڑا والوخ تعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ ہوگی جزا بنا رانکے کی واسطے زائد شک اور نفاق انکے کے یعنے دام غم اور حسرت اسکے خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہہ کہ ٹکڑے ٹکڑے کٹ جاوین دل انکے اس حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی انمین نہ رہے یا ساتھ قتل کے دل انکے پارہ پارہ ہون یا ساتھ مرگ کے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک جماعت کا قول یہہ ہی کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۔ اور اللہ جاننے والا ہی کہ انھون نے کس نیت پر مسجد بنائی ہی حکم کرنیوالا ہی خرابی اسکے کا ساتھ حکمت کے لکھا ہی کہ جب لیلۃ العقبہ مین ستر یا پچھتر آدمیون نے مدینے کے حضرت سے بیعت کی عبداللہ رواحہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالی کی اور اپنے واسطے آپ فرمایا شرط اللہ کیواسطے یہ ہی کہ اوسکی عبادت کرو اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہی کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جانون کو نگاہ رکھتے ہو انھون نے کہا کہ ہم ایسے قیم ہونگے تو جزا ہمکو کیا ملیگی فرمایا بہشت انصار نے کہا خرید فروخت سودمند ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ اٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالی اس بیع و بیعنامہ کی خبر دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہی ایمان والون سے جانین انکی اور مال انکے کہ جنہا جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اسکے کہ واسطے انکے جنت ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمثیل واسطے حقیقت مول لینے کے نہین بلکہ یہہ مراد ہی کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے ہین اسکے عوض مین اللہ تعالی انکو بہشت مین ثواب عنایت فرماویگا کیونکہ بیع اور شری وہان ہوتا ہی جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہی العبد والمال لمولاہ پس یہہ شوق دلانا جہاد کا ہی کہ اے بندے تو جان و مال میری راہ مین دی مین بہشت دونگا کہ نفس مایہ شر اور شرور اور مال سبب طغیان و غرور ہی ان دونون ناقصون عیب والون کو فدا کرکر بہشت باقی بے عیب کو لے نظم سنگ دے کر گہر کو لے ایدل ۔ خاک کے بدلے زر کو لے ایدل خانہ دو چار دنکا کر کر ترک ۔ پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل ۔ کشاف اور عین المعانی مین منقول ہی کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرت نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الٰہی کے اسکے دل پر چمک گئے کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہی کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن جب ذرات ذریات کو خطاب الست بربکم سنایا تھا کہا واللہ بیع بہت سودمند ہی ہرگز اقالہ نکرون گا جب نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے کی عوض بہشت باقی مرغوب دیتا ہی ہرگز اس بیع کو نہ چھوڑونگا بلکہ جان و مال اپنے اسکی راہ مین دونگا بیت میثاق مین ٹھہری ہی جو تجھ سے کہ پیارے ۔ اس بیع مین ہرگز نہ اقالہ کرون گا ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خریدے

اور عیب پر اسکے دانا ہووے وہ رد نہین کر سکتا اللہ تعالی نے ہمین خریدا اور ہمارے عیبون پر مطلع تھا امید ہی کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے **نظم** رد نفرمائیگا
ای رافت وہ فضل سے اسکے پھر رسائی مجھے دیکھ کر عیب میرے سرتاپا لطف نے اسکے خریدا ہی مجھے بعد بیان خرید کے جسکے واسطے خریدا ہی اسکا
بیان فرماتا ہی کہ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ لڑتے ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اسکی کے
پس کبھی مارتے ہین دشمنون کو اور کبھی مارے جاتے ہین انکے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَیْہِ وعدہ دیا ہی اللہ نے انکو اوپر اس خرید فروخت کے وعدہ دینا کر
حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اسمین نہین ہی فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ بیچ تورات کے اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہی کہ یہود
اور نصاری بھی مامور تھے ساتھ قتال کے وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ اور کون شخص ہی بہت پورا کرنیوالا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ
نہین کرتا ہی فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ پس خوشوقت ہو تم ساتھ سودے اپنے کے جو سوداگری کی ہی تمنے ساتھ اسکے وَذٰلِکَ
ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اور یہہ وہ ہی مراد پانا بڑا مدارک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ ای مومنو قیمت تمھاری نہین مگر بہشت پس
مت بیچو اپنے آپ کو مگر ساتھ اسکے یعنے عوض متاع غرور دنیاے فانی کے اپنے آپ کو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی ہی **بیت** بدنیا نہ اپنا
شرف دیجئے ۝ گہر کے عوض مت خذف لیجئے اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ یہہ توبہ کرنے والے ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے ہین
طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے تعریف کرنیوالے ہین خدا کی یا پہچاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین
کبریا کی اَلسَّآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے طلب علم مین یا آپ سے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزاے مولی مین **بیت** چھوڑے جو
خودی خدا کو پاوے اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے اَلرَّاکِعُوْنَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین اَلسَّاجِدُوْنَ
سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور
طاعت اور سنت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت
ہی سمجھ لیجئے کہ یہان واو ثمانیہ ہی یا واسطے اتضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے ثیبات وابکارا یا بجہت اتحاد امر اور نہی کے کہ گویا شی واحد ہین ایک
دوسرے مین ضم ہوے ہون وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ اور نگاہ رکھنے والے ہین احکام الٰہی کو یا نگاہ رکھنے والے ہین اوامر حق کو ساتھ جوارح کے اور
اسرار حق کو ساتھ قلوب کے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور بشارت دے مومنون کو جسمین یہہ صفتین ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہی کہ ایمان اس صفات کو
پہنچاتا ہی اور حذف مبشر یہہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکثیر اسکے کے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابو طالب کے بعد نا امید ہونے ایمان
اسکے سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگے سو بعد وفات اسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات معلوم کر کر کہا
کہ ہم کیون نہ اپنے آبا اور اقربا کے واسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب کیواسطے کرتے ہین یہہ
آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی نہین لایق واسطے پیغمبر کے اور واسطے ان
لوگون کے جو ایمان لائے ہین کہ یہہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہووین صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ پیچھے اسکے
کہ روشن ہوا واسطے انکے یہہ کہ شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ وَّعَدَھَآ اِیَّاہُ اور نہ تھا
بخشش مانگنا ابراہیم عم کا واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرے کے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا تھا سا ستغفر
لک ربی ینابیع مین ہی کہ باپ نے حضرت ابراہیم کے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاؤنگا اور ابراہیم عم نے وعدہ کیا تھا کہ مین استغفار کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان
لاویگا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗٓ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ پس جب ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ اسکا دشمن ہی واسطے اللہ کے یعنے کفر پر ہوا توفیق ایمان کی نہ پائی

یا وحی سے معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہیں لایا تھا بیزار ہوا اس سے اور استغفار موقوف کیا اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ تحقیق ابراہیم بہت آہیں بھرنیوالا بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجئے کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا یہانتک تھا کہ آذر انکو کہتا تھا لاجھنک اور وہ جواب دیتے تھے سا ستغفر لک سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانونکا بیان فرمایا ہی کہ انھونں نے قبل منع سے جو استغفار کیا اسپر مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ اور نہیں ہی شان اللہ تعالی کی کہ گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو پیچھے اسکے کہ راہ دکھائی ہو انکو ساتھا اسلام کے یہانتک کہ بیان کرے واسطے انکے کہ کس چیز سے بچین یعنونے کہا ہی کہ یہہ آیت ان لوگون کی شان مین ہی کہ پہلے تحویل کعبے سے موے تھے یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اسپر مواخذہ ان فعلون کا نہیں اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر انکے سے دانا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ واسطے اسیکی ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اسکا مانع مزاحم نہین يُحْيٖ وَيُمِيْتُ زندہ کرتا ہی مردون کو اور مارتا ہی زندون کو وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہیں واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی یارا اور نہ مددگار ہو سکتا ہی کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اسکے تمھارا نکوئی یار ہی کہ عقاب اسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہی کہ عذاب اسکے سے چھڑاوے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقون کو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہ بیان کرتا ہی اللہ پیغمبر کے گناہون سے جیسے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر مین یا ترغیب توبہ پر دلاتا ہی کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہانتک کہ پیغمبر اور اصحاب اسکے کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہی کہ مادون اسکا بہ نسبت اسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اس سے توبہ لازم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وانی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اسیطرف ہی اور محققون کے نزدیک یہہ معنے مناسب تر ہے پیغمبر کے نہین کیونکہ توجہ انکی بغیر حق غیر متصور ہی سلمی نے کہا ہی کہ ذکر توبہ کا پیغمبر کے اسواسطے ہی تو کہ مقدمہ امت کے توبہ کا ہو اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہرتقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبر سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون سے اور مدد دینے والون سے مدینے کے جنھون نے پیروی کی پیغمبر کی بیچ وقت سختی کے سمجھ لیجئے کہ لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی سخت تنگی اور سختی تھی سواریون کی یہہ قلت تھی کہ دس شخصون مین ایک اونٹ تھا اور کھانیکی یہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی یہہ سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریون کے اونٹ کو ذبح کرکے الائش پیٹ کی اور انتڑیون کی سے اپنے دہن کو تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالی اصفت انکی فرماتا ہی کہ اس سختی مین متابعت پیغمبر کی کرتے ہین مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ پیچھے اسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہو جاوین دل ایک گروہ کے انمین سے پھر پھر آیا اوپر انکے یعنے ثابت رکھا اللہ نے ایمان انکا اور توبہ قبول کی اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ انکے شفقت کرنیوالا ہی جو توبہ کی انھون نے مہربان ہی ساتھ تفضیل کے اوپر وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر ان تین شخصون کے کہ پیچھے چھوڑے گئے تھے غزوے سے اور انکا معاملہ موقوف تھا حکم الٰہی پر چنانچہ پیچھے گذرا ہی کہ انسے کوئی ہم مجلس ہم کلام نہوا وہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے انکے بعد چالیس دن کے فرمایا کہ اپنی عورتون سے دور رہون اور زن ہلال کی بیچ خدمت اپنے شوہر کے کہ نامزد ہوا تھا گئی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اوپر انکے زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت کمال پریشانی پر ہی وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور تنگ ہو گئے اوپر انکے جانین انکی شدت غم سے وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ اور جانا انھون نے یہہ کہ نہین پناہ غضب الٰہی سے مگر طرف اسیکے اور بخشش مانگی کرم اسکے سے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے انکو تو کہ توبہ کی انھون نے اور حق کی طرف پھرے بیت صحیح ہی جبتک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے

شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست نہ پڑے بیت گر نہووے تیری توفیق رفیق بحر عصیان کے نکلین نہ غریق القصہ بعد پچاس دن کے
یہہ آیت آئی اور توبہ انکی قبول ہوئی اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان ہے توبہ کرنے والون پر يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت اسکے امر مین مت کرو اور ہو تم ساتھ سچون کے
بیچ اقوال کے جیسے ان تینون نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ کہہ دیا اور عذر جھوٹے نہ لائے اور بسبب راستی کے
کہ من صدق نجا ہے دوست نجات پائے نظم صدق ہے موجب نجات ایدل صدق سے دیکھ رہ نہ تو غافل راست گو کو ہمیشہ راحت ہے
اور جھوٹے کو رنج و زحمت ہے ۔ بعضون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب یہود اور نصاری کو ہے کہ اے ایمان لانیوالو موسی اور عیسی پر ڈرو اللہ سے مخالفت
پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہو ساتھ صادقون کے کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہین مَا كَانَ لِاَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ نہین روا واسطے مدینے والون کے اور ان لوگون کے جو گرد انکے ہین گنوارون مین
سے یہہ کہ پیچھے رہ جاوین حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہے بصیغہ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہے اور جان نے انکے کہ ہے خروج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
طرف غزوہ تبوک کے وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین بیچ آرام جانون اپنی کے چھوڑ کر جان اسکی کو یعنے نہین لایق کہ حضرت رنج
سفر کھینچین اور یہہ آرام کرین اپنے گھرون مین بیٹھے لکھا ہے کہ ابو خیثمہ انصاری رض مدینہ مین رہ گیا تھا کئی دن کے بعد اپنے گھر مین جو گیا دیکھا کہ دونو جورو ین اسکی
تختون پر بیٹھی ہین اور سرد پانی گرم کھانا اسکے واسطے تیار کیا ہے اسکو حضرت یاد آئے کہا اسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم مین صعوبت سفر اٹھاوین اور مین بیٹھا یہہ عیش کرون قسم
خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤن پیون گا جبتک کہ حضرت کی زیارت سے مشرف نہونگا پس تھوڑا سا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک مین آپ سے جا ملا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ عیش اور آرام چھوڑ کر پیغمبر پاس جانا اسواسطے ہے کہ وہ جو ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون
نہین پہنچتی انکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوکھ بیچ راہ اللہ کے وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ اور نہین چلتے کسی مکان مین مکانون کفار کے سے ساتھ سم اسپ کے
یا کف شتر کے یا پاؤن اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے مین لاوے کافرون کو وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہین لیتے دشمنون سے کچھ لینا
یعنے کسیطرح کی آفت کہ مارے جاوین یا اسیر ہون یا شکست کھائین یا زخمی ہون مگر لکھا جاتا ہے واسطے انکے بسبب اسکے عمل نیک یعنے کچھ ان چیزون مین سے جو کفار کیطرف سے انکو
پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ترس دشمنون سے دلمین انکے آوے ستر حسنہ نامہ اعمال مین انکے لکھتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالونکا یعنے مجاہدونکا وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً اور نہین خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا جیسے
ایک صاع کھجورین ابو عقیل کی وَّلَا كَبِيْرَةً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مال بہت دیا تھا وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ اور نہین کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہے واسطے انکے ثواب اسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہے لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تو کہ
جزا دیوے انکو اللہ بہتر اس چیز سے جو راہ حق مین تھے کرتے اور جو احسن جزا دیگا تو جزائے حسن بھی دیگا واسطے توقیر اور تکثیر ثواب کے ینابیع مین ہے کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار
طاعت ہے اور ایک تکبیر ہے اللہ تعالی اسکا ثواب بڑا دیگا اور نو سو نود اور نو جو باقی ہین اس ایک کے طفیل انہین بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب اسکے برابر
عنایت فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو بیت ثواب و اجر دینا غازیون کو ہے وہ جو رافت تفضل ہو تو ایسا ہو عنایت ہو تو ایسی ہو
لکھا ہے کہ طرح طرح کے ڈراوے جو متخلفون کے حق مین اترے اور آیات تہدیدات کی نازل ہوئین مسلمانون نے دلمین ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب
ہم تیار حرب کے واسطے ہووینگے یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً اور نہین ہے روا مسلمانونکو کہ نکل جاوین سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کے
کامون مین خلل پڑ جاویگا فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ پس کیون نہ نکلے ہر فرقے سے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہین تو کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سمجھ سکیں بیچ دین کے اور فقہ پڑھیں اور عبدالرزاق ابن ہمام سے بروی ہے کہ مراد اصحاب حدیث ہیں وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
اور تو کہ ڈراویں فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاویں غزوے سے طرف انکے شاید کہ وہ بچیں اس چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاویں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ
يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو ان لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں سے کافروں میں سے جیسے ہو وہ گرد مدینے کے ہیں یا اہل روم کہ ولایت
شام میں ہیں اور شام مدینے کے نزدیک ہے وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور چاہیے کہ پاویں کافر بیچ تمہارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو میں پہلے قتال سے یا صبر
مقاتلے پر یا شجاعت وقت مجاربے کے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے حفظ اور اعانت اور نصرت میں فتوحات
مکہ میں ہے حق تعالیٰ بقتال کفار اقرب فرماتا ہے اور کوئی دشمن نفس امارہ کافر سے بدتر نہیں اور نزدیکترین دشمنان ہے ساتھ تیرے کہ اعدی عدوک نفسک
التی ہیں پس قتال میں اسکے کہ جہاد اکبر ہے مشغول ہونا اولیٰ اور انسب ہے نعلم دشمنان بیرون کو قتل کیا ہ دشمن اندرونکو کیوں چھوڑا ہ اسکا بھی کیجئے گا
استیصال ۰ لازم و فرض عین ہے یہ قتال ۰ قد جعنا من الجہاد صغیرہ رافتا اب الی جہاد کبیرہ صف شکن ہے بہادر دانا وہ خود شکن جو ہے سو ہے مرد نادان
مرد مردان ہو کہ تا ہو فردہ آپ سے جو گیا وہی ہے مردہ نفس کو جسنے خوار رکھا ہے خوار کیا بلکہ مار رکھا ہے ۰ پائی اُسنے ہی زندگانی ہے زندہ گی وہ
کہ جاودانی ہے طالب حق ہے تو عمل تو کر سو تو اور قبل ان تموتو پر موت سے پہلے جو کوئی ہے سو وہی شاوان حال حق سے ہوا وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ
سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا اور جب اتاری جاتی ہے کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقین میں سے وہ ہیں کہتے
ہیں کس کو تم میں سے زیادہ کیا اسکو اس سورت نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقوں سے کہتے ہیں یا ضعفائے مومنین سے کہتے ہیں
وہ شخص کون ہے کہ اس سورت نے اسکا ایمان زیادہ کیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں صدق
دل سے پس زیادہ کیا اس سورت نے انکا یقین اور ثبات باوریں اور وہ خوش ہوتے ہیں اسکے نزول پر وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا
إِلَىٰ رِجْسِهِمْ اور جو لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے شک اور نفاق اور بعض اسلام کی پس زیادہ کی اُس سورت نے انکو بجاست ساتھ بجاست انکی کہ یعنے
شک ساتھ شک کے کہ پہلی سورتوں میں شک رکھتے تھے اسمیں بھی شک لائے اور کفر اوپر کفر کے زیادہ کیا وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ اور مرگئے اور وہ کافر تھے
یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر موئے أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ
کیا نہیں دیکھتے یہ منافق یہ کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹ انکا مسلمانوں پر ظاہر ہو جاتا ہے بیچ ہر برس کے ایکبار
یا دو بار پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور جس وقت نازل کی جاتی ہے کوئی سورت قرآن کی
کہ جسمیں انکا عیب ہوتا ہے نظر کرتے ہیں بعض انکے طرف بعض کے یعنے آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں آپسمیں انکار اور تمسخر پر اس سورت کے یا غصے کی راہ سے اپنے عیب ڈھکر
اور باہم کہتے ہیں هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا کیا دیکھتا ہے کوئی ایک مسلمانوں سے تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھ جاتے ہیں نہیں تو اٹھ کھڑے
ہوتے ہیں پھر پھر جاتے ہیں مجلس مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ پھیر دیا اللہ نے دلوں انکے کو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے یا سب
نیکیوں سے کہ یہ کلام خبر ہے احتمال دعا کا رکھتا ہے یعنے پھیر دے اللہ دلوں انکے کو سب نیکیوں سے بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۰ بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم
ہیں کہ نہیں سمجھتے حق کو لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ تحقیق آیا ہے ایکا آدمی تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حکم الٰہی کے جنس تمہاری میں سے یعنے بشر تو کہ
بسبب جنسیت کے مخالطت کرو اور فائدہ اٹھاؤ یا آیا ہے ایکا عرب تمہارے پاس پیغمبر متکلم تمہاری لغت پر یا قبیلے تمہارے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ کوئی قبیلہ نہ تھا عرب میں مگر حضرت کی قرابت اس سے تھی اور قرات شاذہ فی انفسکم زبر سے بھی ہے یعنے نفیس تر اور شریف تر تم میں سے نسب اور حسب
میں عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ شاق ہے اوپر اسکے یہ رنج میں پڑو تم بسبب اسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہیں اور صفت پیغمبر کی ٹھہراتے ہیں اور علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ما عنتم کی یہہ معنے کہتے ہین کہ اوپر اسکے ہی وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تدارک اسکا دن قیامت کے وہی کرینگے ساتھ شفاعت کے **بیت** گناہ ہین بیحساب
رافت کو اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہی کہ کروئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ حرص کرنیوالا ہی پیغمبر اوپر
اسلام تمہارے کے ساتھ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہی سمجھ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر ہمارے کے اوپر تمام انبیا کے یہہ بھی ہی کہ حق تعالی نے کسی نبی کو ساتھ
دونا ہون اپنے کے مختص نہین فرمایا مگر آپ کو کہ اپنی شان مین ارشاد کیا ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور حضرت کی شان مین فرمایا بالمؤمنین رؤف
رحیم فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ پس اگر پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری سے پس کہہ کفایت ہی مجھکو اللہ تمہارے
شر سے بچاویگا اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اوپر اسکے
توکل کیا مین نے اور وہی ہی پروردگار عرش بڑیکا عرش کے معنی تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہی یا وہی عرش عظیم کہ قبلہ دعا اور مطاف ملائکہ ہی اور اسمین
اشارہ ساتھ کمال قدرت اور ضبط الہی کے ہی کہ وہ اللہ جو عرش کو باوجود اس عظمت کے کہ آٹھ ہزار رکن رکھتا ہی اور روایت ہی کہ تیس لاکھ قاعدے ہین ہر قاعدے سے دوسرے
تک تیس لاکھ برس کی راہ ہی قدرت کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہی مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ رکھیگا کہ حافظ بندگان اور ناصر سرافکندگان وہی ہی **نظم**
یاری اس سے چاہ یاری وہ ہی وہ التجا کر اس سے سب سے بر ہی وہ جسکی ای رافت مدد پر وہ ہوا رنج و آفت سے دو جگ کے وہ چھٹا سورۂ یونس مکی ہی
مگر ایک آیت ومنہم من یؤمن بہ ومنہم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین ہین کلمات ایک ہزار آٹھ سو بتیس ہین حروف پانچ ہزار پانچ سو ستائیس ہین فواصل
لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ توبہ کے یہہ ہی کہ سورہ توبہ مذمت مین کافرون اور منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور رد مقالہ کافرون مین اور حال
ہلاک انکے مین ہی یا یہہ کہ آخر سورت توبہ مین آیت لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس سورت مین مذکور وحی کا آپکے ہی واللہ اعلم بحقائق الامور

کلمیا سورۃ یونس عم مکیۃ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وهي مائة وتسع آيات

الر یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین معانی انکی پنہان ہین مگر جس پر کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہی کہ الف انا کا لام اللہ کا رے رحمن کی ہی یعنے انا اللہ الرحمن مین اللہ
ہون بخشنے والا یا الر نام اس سورت کا ہی اور خبر مبتدا محذوف کی ای ہذہ السورۃ الر یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہی اور اشارہ جناب
الہی سے طرف حبیب اپنے کے ہی کہ قسم ہی الف کی یعنے الائے میرے کی کہ تجھ پر ہین ازل سے اور قسم ہی لام کی یعنے لطف میری کی کہ ساتھ تیرے ہی بیچ وجود کے
اور قسم ہی رے کی یعنے رافت میرے کی کہ تجھ پر ہی ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہی کہ ان ہذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان ربکم اللہ الذی خلق السموات
ہی اور درمیان مین جملہ معترضہ واقع ہی یا جواب قسم کا ساتھ ترک لام کے بطریق شاذ یہہ ہی تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے
کی یا محکم کی کہ اسمین اختلاف اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغیر پر اسکے کوئی قدرت نہ پاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت پر نبوت آئی سردارون نے
قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب ہی کہ اللہ تعالی تمام عالم پر آدمیون مین سے پیغمبر بھیجے اور انمین سے بھی یتیم کو ابو طالب کے اس شرافت سے مشرف
کرے اللہ تعالی نے فرمایا أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف
ایک مرد کے جنس انکی مین سے اوپر قبیلے انکے کہ ڈرا لوگون کو عذاب خدا سے سبب تعمیم کا یہہ ہی کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ جسمین کچھ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس
ڈرانا سب کے واسطے ہی پھر تخصیص کی بشارت ساتھ مومنون کے کیونکہ کفار مین کوئی صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِينَ
آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ اور خوشخبری دی ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے انکے ہی قدم راستی کا نزدیک پروردگار انکے
یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نجات مومنون کا یا مقام صدق ہی کہ اسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہی یا رضوان
الہی ہی یا دعائے ملائکہ ہی حق مومنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت انکی خلف کو پہنچتی ہی یا ولد صالح ہی کہ پہلے ہوا یا تقدیم اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امت کی ہی کہ حق تعالی نے کرامت کی ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نحن الآخرون السابقون یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین عین المعانی مین
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ ہی شفاعتی توسلون الی ربکم سچ ہی کہ واسطے ہم گناہگارون تباہ کارون کے کوئی وسیلہ آمرزش کا
برابر شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین **بیت** نہ رافتادلمین کر تو خطر اگنہ بڑے ہین تیرے تو کیا ہی یقین پیمبر پہ کر کہ ہوگا شفیع وہان تجھ سے ہی پر خطا کا
قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات انکے کے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہی ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو کہ بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت بے قصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھہ دن کے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اسکے لائق ہی اور ہمارے فہم
اور ادراک سے فائق ہی اوپر عرش کے کہ اعظم مخلوقات ہی تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین
کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اسکے کے یعنے جسکو وہ اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین اسی کی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہی
شفاعت آلہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور تدبیر اور استوی پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو اسیکی
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق عبادت کے وہی ہی نہ بت تمہارے اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اسیکی ہی بازگشت
تمہاری سب کی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے پس تیار ہو واسطے جواب سوال اسکے کے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے سچا اِنَّهٗ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے بار کرتا ہی پیدایش پھر دوبار کریگا اسکو کہ مار کر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اپنے کے یا بدلا دے انکو ساتھ عدل انکے کے یعنے رعایت عدل کی
جو کی ہی انھون نے امور مین بایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہی اور اسکے مقابل مین شرک ہی کہ ظلم عظیم ہی اور یہہ معنی اخیر کی اگلی آیت سے خوب چسپان ہین کہ مقابلے
مین واقع ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے انکے پینا ہی آب
گرم دوزخ سے کہ دل و گردہ انکا جلاوے اور عذاب ہی دردناک بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے ساتھ خدا اور رسول کے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وہ ہی اللہ جسنے کیا سورج کو روشن اور چاند کو اجالا سمجھ لیجئے کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہی اور جو بالعرض ہو تو
نور انوار مین ہی کہ حق تعالی نے اس آیت مین تنبیہ فرمائی کہ آفتاب خود روشن ہی اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہی جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہی اتنا
چمکتا ہی وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کین واسطے ہر ایک کے چاند اور سورج سے منزلین اوپر آسمان کے مقدار سیر انکے کے اور اشہر یہہ ہی کہ مقرر کئین واسطے
چاند کے منزلین لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسونکی ذکر مہینون کا اسواسطے نکیا کہ سال مین آگئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا
معاملات مین مہینون سے اور دنون سے مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے انکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے یا بمعنی لام
ہی یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ مفصل بیان کرتا ہی اللہ اور بصیغہ متکلم مع الغیر بھی قرات ہی یعنے مفصل بیان کرتے ہین ہم
نشانیون کو اپنی قدرت کے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین یعنے اندیشہ انمین کرتے ہین اور فائدہ اٹھاتے ہین اِنَّ فِيْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ تحقیق بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے یا اختلاف مین نور اور ظلمت انکے کے اور بیچ اس
چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین البتہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اسکی کے اور علم اور قدرت اسکی کے واسطے اس
قوم کے کہ ڈرتے ہین کہ کیا پیش آوے اور قیامت مین کیا ہو کیونکہ ڈر اور دہشت باعث ہوتا ہی انکو تفکر اور تدبر پر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے منکر ہین آخرت کے کہ محل لقا ہی اور راضی ہوئے ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زندگانی دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتون مین خوش ہے نعیم جنانی اور لذائذ جاودانی بھول گئے یا دنیا مین رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہان سے جاوینگے نہین اور یہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجا رہی ہی **نظم** یہہ نکارا سنتے ہی کوس رحلت ہوئی ہی غم سے یہہ اپنی نوبت ہے کہ عقل ہی نے رسے رافت نہ ہوش اپنا بجا رہا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور جو لوگ کہ وہ نشانیون ہماری سے غافل ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہہ لوگ جگہہ انکی آگ ہی دوزخ کی بسبب اسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک راہ دکھاویگا انکو پروردگار انکا آخرت مین ساتھ نور ایمان انکے کے بہشت کی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ چلتے ہین نیچے مکانون انکے کے نہرین بیچ جنتون یا نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پکارنا بہشتیون کا حق تعالی کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے ارزو انکی کے یہہ ہی کہ کہینگے پاکی ہی تجھکو یا اللہ اور یہہ کہ زبحبت تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو انکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ اور دعا انکی اوپر ایکدوسرے کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور آخر پکارنا انکا یہہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمون کا ہی لکھا ہی کہ جب سومن بہشت مین داخل ہوکر انوار عظمت الہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اسکی بجا لاوینگے اور فرشتے انکو سلام کرکر جناب الہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات کی بشارتین دینگے اور وہ اللہ تعالی کی تعریف کرکر ختم کلام اسپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی انکو سب لذتون سے بہشت کے خوشتر لگیگی **نظم** ذکر نام اسکا کرے جی کو نہ کیونکر ملتذذ وہان مین جسکے کہ ہورو نگمان ہر ہر ملتذذ ذوق تسبیح کا اسکے ہی اٹھایا جسنے داخل کیا ہو وہ بقند اور بشکر ہو ملتذذ عین المعانی مین ہی کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپ نے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگون کے برائی عائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہین یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے البتہ پوری کی جاوے طرف انکے اجل انکی اور ہلاک ہوجاوین یعنے جیسی دعائے خیر قبول ہوتی ہی ایسی دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہوجاوین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الٰہی مین تجھ سے عہد کرتا ہون اسمین خلاف نہ کیجو کہ مین بھی بشر ہون اگر کسی مسلمان کو ایذا دون یا لعنت کرون یا مار دون یا گالی دون تو وہ اسکے حق مین دعائے خیر کیجو اور سبب پاک ہونے گناہ کا فرمایو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اسکے کیجو بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ کفار نزول عذاب مین استعجال کرتے تھے یہ آیت اتری کہ ہم عذاب مین جو یہہ مانگتے ہین جلدی نہین کرتے فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ پس چھوڑ دیتے ہین ہم ان لوگون کو کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے حشر پر ایمان نہین لاتے یا نہین ڈرتے ہم سے نشر کے دن بیچ سرکشی انکی کے تو کہ ضلالت مین سرگردان ہوتے ہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا اور جب پہنچتی ہی آدمی کو برائی یعنے کافر کو رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہی ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے یعنے کیسے کے پہلو پر یا بیٹھے یا کھڑے فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہی سب احوال مین یا واسطے قسمون اور صنفون رنج کے ہی فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ مگر جس کھولدیتے ہین ہم اس سے رنج اسکا یعنے دور کرتے ہین بسبب اخلاص دعا اسکے چلا جاتا ہی اسی راہ کفر پر کہ گویا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہی پھر دعا نہین کرتا گویا کہ نہین پکارا تھا ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اسکو کَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اسیطرح زینت دیا گیا ہی واسطے حد سے نکل جانے والون کے جو کچھ کہ تھے وہ خلاف امر و نہی کے کرتے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا اور تحقیق ہلاک کیا ہمنے اہل قرنون کے کو پہلے تم سے اے مکے والو جب ظلم کیا انھون نے ساتھ جھٹلانے پیغمبرون کے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا اور حال انکا آئے تھے پاس انکے پیغمبر انکے ساتھ دلیلون روشن کے اور معجزون ظاہر کے اور نہتھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah www.maktabah.org

وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد اعتقاد کے سبب کَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ اسی طرح جیسی کہ جزا دی ہمنے انکو ساتھ ہلاک کرنے کے
بسبب جھٹلانے پیغمبروں کے جزا دینگے ہم گروہ مشرکون کو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو جھٹلاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا تمنے تمکو ای مشرکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مین مبعوث ہین جانشین پھلونکا پیچھے زمین کے پیچھے اہل قرنون کے کہ ہلاک ہوئے تو کہ دیکھین ہم
عالم شہادت مین بعد اسکے کہ جاناہی تمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکہ عمل کرتے ہو اچھے اور برے تو کرانکے موافق جزا دین تمکو نیک کی نیک اور بد کی بد نظم
جزا آئینہ تیرے فعل کا ہی جو تو کرتا ہی اسمین ہی ہویدا جو کام اچھے کئے تو ہین وہ ظاہر جو فعل بد کئے تو ہین وہ پیدا مدعا مین ہی کہ بعض کفار قریش نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادات لات اور عزی کی سے منع کرے اور نہ مت بتون کی جسمین نہو توقع انمانے فرمایا کہ
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین
ہماری یعنے قرآن درانحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہماری کی یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے بمعنے کہ لے آ قرآن سوا اسکے کہ ہم پر پڑھا ہی
یعنے وہ کتاب کہ جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیب ونکا ہمارے بتون کے نہو یا بدل ڈال قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہ آیت رحمت بنا دے
غرض انکی یہ ہے تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متابعت انکے خواہشون کی کرین اور وہ پھر انکو الزام دین اللہ تعالی نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ
نَفْسِي کہدو انکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہ کہ بدل ڈالون مین قرآن کو طرف جی اپنے کے یعنے نہین ممکن اور قدرت مجھ کو کہ تغیر دون قرآن کو اپنی طرف سے اور
زیادہ اور کم کرڈالون اِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حق تعالی سے بن بڑھانے گھٹانے کے إِنِّي أَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون پروردگار اپنے کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہی قُلْ
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ کہو اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین اسکو تم پر نہ خبر دیتا اللہ نہ پڑھتا مین اسکو جو مجھ پہ نازل ہوا ہی اوپر تمھارے اور نہ جتاتا تم کو ساتھ اسکے یا نہ دانا کرتا
تمکو اللہ ساتھ قرآن کے پس یہہ فضل اور رحمت اوسکا ہی کہ مجھ کو علم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھ نے اوسکے کے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ
قَبْلِهِ پس تحقیق رہا تھا مین بیچ تمھارے ایک عمر کہ مقدار اسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنے اس مدت مین کہ مین مبعوث نہ تھا نہ مین قرآن پڑھتا تھا نہ تم
ساتھ کے مرا تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے اور نہین عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور نہ کسی عالم کی صحبت کی اور نہ کچھ علم سیکھا انسا
کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اسکی سے حیران ہون اور بلغائے ناظم ادب فصاحت اسکی سے سرگردان ہون البتہ استدلال کیا چاہیے کہ ایسے شخص سے
ایسا کلام سرزد ہونا خرق عادت ہی پس قرآن شریف معجزہ رسالت ہی اور وسیلہ دلالت اور قرآن کلام الہی ہی کہ مجھ پر نازل ہوا کسی بشر کی طاقت نہین
کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل سمین نہین کر سکتا محض افترا تمھارا ہی کہ کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ
پس کون شخص ظالم تر اس کسی سے کہ نہ باندھے بیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے آیتون اسکی کو اور ان سے کفر کرے إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ
تحقیق ثابت یہہ ہی کہ نہین نجات پاوین گے گنہگار کفار وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے
اس چیز کی کہ نہین ضرر دیتی انکو اگر نہ عبادت کرین اسکی اور نہ نفع دیتی ہی انکو اگر تمام عمر اسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود انکے پتھر ہین وہ کیا نفع ضرر
سکین اور حال آنکہ معبود وہ چاہیے کہ ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اسکی عبادت کرین وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا
عِنْدَ اللَّهِ اور کہتے ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہمارے نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین جو ہمپر مشکل آتی ہی یہہ اللہ سے کہکر آسان کروا تے
ہین اور اگر فرمانبعث اور حشر ہو جیسے مسلمانون کا اعتقاد ہی تو خدا سے سفارش کر کر عذاب سے چھڑا لیوینگے قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ کہدیجئے کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اس چیز کے یعنے اسکے شریک کی کہ نہین جانتا ہی آسمانون کے اور نہ ہی زمین کے انتفا علم کا واسطے انتفا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معلوم کے ہے یعنے زمین و آسمان مین اسکا شریک ہی نہین سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ پاکی ہے اسکو اور بلندی اس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین
وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے لوگ مگر جماعت ایک متفق دین اسلام پر زمانہ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے کہ کشتی والے ہی رہ گئے
تھے یا متفق کفر پر زمان بعث ابراہیم علیہ السلام مین فَاخْتَلَفُوْا پس اختلاف کیا پیغمبرون کے آنے کے سبب کہ بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر رہے یا عرب سب
دین اسماعیلی پر تھے پھر عمر بن لحی نے جو احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف ہوگئے وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہ ہوتی ایکبات کہ پہلے ہوگئی
پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہے تاخیر مین اس عذاب کے کہ جھوٹے سچے مین فرق کردے جو یہہ نہ ہوتا لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ البتہ حکم کیا جاتا
درمیان انکے بیچ اس چیز کے کہ بیچ اسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آنا مبطل کو ہلاک کرنا اور محق کو بچانا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور
کہتے ہین مشرکان مکہ کیون نہین اتاری گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اسکے سے ان معجزون مین سے جو ہم طلب کرتے ہین کہ مکے مین
نہرین بہنے لگین یا باغات ہوجاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت پر آوین یا خانہ زرین مین تو بیٹھے یا آسمان پر چڑھ جاوے سمجھ لیجئے
کہ یہہ سب سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہے وَیَقُوْلُوْنَ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا الخ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا پس
کہہ جواب مین انکے کہ سوا اسکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ تمہارے طلب کے موافق معجزے آنے مین کچھ فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم
منتظر رہو اپنے خواہش کے موافق معجزہ اترنے کے اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ تحقیق مین بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب
تمپر آتا ہے یا معجزہ مطلوب تمہارا ظاہر ہوتا ہے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا اور جسوقت چکھاتے
ہین ہم لوگونکو یعنے مکے والون کو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہو انکو یا فراخی بعد تنگی اور قحط کے ناگہان انکو مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہماری کے
یعنے انپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے قحط مین مبتلا رہے جب رحمت الٰہی نے دفع اسکا کیا کلام حق کو جھٹلانے
لگے پیغمبر پر مکر لانے لگے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالی ہے جلد تر دینے والا جزا مکر کی تمہارے تمکو
اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ تحقیق بھیجے گئے ہمارے یعنے ملائکہ حفظہ لکھتے ہین جو کچھ مکر کرتے ہو تم جب فرشتون سے ہمارے تمہاری تدبیر خفی
مخفی نہین تو ہم سے کب ہوگی هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وہ ہے اللہ جو چلاتا ہے تمکو بیچ خشکی کے جانورون پر اور بیچ تری کے کشتیون پر حَتّٰٓی
اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ یہان تک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ اور چلتی ہین کشتیان ساتھ ان لوگون کے جو انمین بیٹھے ہین ساتھ
باد اچھے موافق کے وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ اور خوش ہوتے ہین وہ ساتھ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہے ان کشتیون پر
باد تند اور آجاتی ہے انپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے پیچھے ادھر ادھر سے وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور تحقیق
جانتے ہین یہہ کہ اسنے گھیرا کیا انکو چارون طرف سے پکارتے ہین اللہ کو واسطے دفع ہونے اس بلا کے درانحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے
ہین لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے نعمت نجات پر فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ
اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ پس جب نجات دی انکو اس بلا سے کہ ڈرتے تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے
ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بغیر حق کے یہہ تاکید ہے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اے لوگو سوا اسکے نہین کہ
سرکشی تمہاری اوپر جانون تمہاری کے ہے یعنے وبال اسکا تمہین پر پڑتا ہے لیلو فائدہ لینا کر زندگانی دنیا کا متاع منصوب ہے اور مصدر فعل محذوف کا
ہے چنانچہ قرات حفص کی ہے اور مرفوع بھی قرات آئی ہے کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہے اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنے سرکشی تمہاری برخورداری
زندگانی دنیا ہے کہ کئی دن کی منفعت ناپائدار ہے لذت اسکی جلد جاویگی اور عقوبت اسکی باقی رہیگی **نظم** دنیائے بے ثبات سے رافت حذر کرو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے پرست ستم کرو اللہ کا ڈر کرو ایک شب کا چاؤ چوچلہ ہی پھر زبہ تم دیکھو تم اس سرامین ست اپنا گھر کرو ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ فَنُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۵ پھر طرف ہمارے ہی بازگشت تمہاری قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور مناسب اسکے جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ سوا اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانے والی مثل پانی کے ہی کہ اُتارا ہمنے اسکو آسمان سے پاس مل گئی ساتھ اُسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہین لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسی گھاس اور بیلین حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَہْلُہَآ اَنَّہُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْہَآ یہانتک کہ جب پکڑتی ہی زمین بناؤ اپنا یعنے سرسبز ہوتی ہی اور زینت کرتی ہی گوناگون بوٹون سے اور رنگارنگ پھولون سے اور جانتے ہین اہل اس زمین کے یہ کہ قادر ہین اوپر کاٹنے اور توڑنے اسکے کے اَتٰىہَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَہَارًا فَجَعَلْنٰہَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ناگہان آتا ہی اُس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خرابی کے رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہین ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل مین تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے اس قوم کے کہ دھیان کرتے ہین سمجھ لیجے کہ پانی روح ہی کہ آسمان سے اترے اور بدلی مین ملکر قوت پکڑے پھر کام کنے انسانی اور حیوانی جب ہر نبر پورا ہوا اور اُسکے متعلقون کو اسپر بھروسا ہوا یکایک حکم ہمارا پہنچا کہ مرگ ہی جیسی کھیتی پکیکر زرد ہو کرتے یا کوئی میوہ کچی کو اگر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہی اور کیا کیا حسرت دکھاتی ہی **بیت** نکر رافت عروز زندگانی کہ دم بھر کی ہی کل دنیائے فانی بعضون نے کہا ہی کہ یہ مثال دنیائے ناپائدار کی ہی کہ پہلے اقبال اچھے ادبار رکھتی ہی جیسی کھیتی پہلی تر و تازہ ہوتی ہی پھر خشک بے رونق ایسی ہی ابتدا دنیا کی دولت اور نعمت ہی اور انتہا حسرت اور ندامت **نظم** چھوڑ دنیا کو کہ ہی یہ جون سراب ہی نمایش ظاہری باطن خراب گرچہ خوش آتا ہی تجھکو اسکا مال لیک بچ اس سے کہ ہی یہ بدمآل خوب ہی اول یہہ اور آخر زشت بعد سبزی زرد ہو جاتی ہی کشت تازہ و تر پہلے پھر خشک زبون جون زراعت ہی دلا دنیائے دون ۔ بعضون نے کہا ہی کہ تمثیل آب باران کی ساتھ مال جہان کے ہی کہ تدبیر سے لوگون کے نہین برستا بلکہ امر الہی سے آتا ہی ایسے ہی مال کوشش سے نہین ہاتھ لگتا ہی جو پاتا ہی اسکو بحکم ربانی اور تقدیر یزدانی سے پاتا ہی **بیت** رافت تجھے ملتا نہین زر تیرے ہنر سے کب چرخ سے باران تیری تدبیر سے برسے اور آب باران جبتک جاری ہی پاک ہی لیکن جو ایک جگہ ٹھہر جائے اور اوصاف مثلثہ اوسکے متغیر ہو جاوین پلید ہی ایسے ہی مال دنیا مین جبتک خیرات ہو جاری ہی مقبول ہی جسدم بند ہو گیا صدقات سے مردود ہی **نظم** مال دنیا جیسے ہی آب روان فیض پاتے اس سے ہین اہل جہان بند جسدم ہو گیا پھر گندہ ہی بندمت کر مال کو گر بندہ ہی اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو سبب آبادی کا ہی اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہی ایسے ہی مال جو مقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہی اور جو زیادہ ملا کہ خزانے جمع ہو گئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی **بیت** کثرت مال ہی خرابی دین وہ نرکھہ جسکی احتیاج نہین ۔ اور آب باران اگر درخت گل کو پہنچے طراوت اور لطافت اسکی زیادہ کرے اور بیخ نخل خار کو لگے حدت اور شوکت اسکی بڑھاوے ایسی ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت بڑھاوے اور اگر مفسد کے ہاتھ لگے فساد زیادہ کرے **نظم** محکما تحان ہی یہہ مال نیک و بد کھول دیتا ہی فی الحال جو کرے خرچ ہی بجائے نیک ہی وہ نیک اور ہی اسکی رائے بھی نیک اور کھوتا مقام بد نہین ہی جو فہم بد اسکا اور بد ہی وہ ۔ اور آب باران جو زمین پر برستا ہی تو ایک جا نہین ٹھہرتا اِدھر اُدھر بہنے لگتا ہی ایسے ہی مال دنیا بھی ایک کے ہاتھ مین نہین رہتا کبھی کسی کے پاس کبھی کسی کے جاتا ہی **بیت** گل دنیا کہ ایی رافت وفا کے بو سے خالی ہی نہین کچھ کام آنیکا مثل نقش خالی ہی سمجھ لیجے کہ اللہ تعالی دینی بندون کو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہی نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت کرتا ہی وَاللّٰہُ یَدْعُوْۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ۔ اور اللہ پکارتا ہی بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہی جسنے طرف ایسے اعمال کہ موجب دخول بہشت ہین

اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے بہشتیون کو یا بہشتی آپسمین اکدوسرے کو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہی اور اضافت بہشت کی طرف اسکے واسطے تعظیم کے ہی جیسے ان طھر ابیتی مین فصول مین ہی کہ اللہ تعالی بندون کو بلاتا ہی اُس گھر جیسے کہ جسکا اول بکا اوسط عنا آخر فنا ہی طرف اس گھر کے جسکا مبدا عطا اور میانہ رضا اور منتہی لقا ہی اور بلاتا سب کو ہی طرف جنت کے وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے کہ دار السلام کو گئی ہی اور وہ اسلام ہی یا طریق سنت سمجھنا چاہیے کہ دعوت عام ہی بدلالت حضرت رسالت پناہی اور ہدایت خاص ہی وانیتہ بتوفیق الہی **بیت** رافت بلائے سبکو ہی وہ دیکھیے ولے وہان مسند قبول پہ بٹھلائے کسکو ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین یعنے ایمان لائے ہین جزائے نیک ہی یعنے بہشت اور زیادتی جزا ہے ساتھ فضل کے لکھا ہی کہ جسے جزائے حسنہ ہی ایک کی عوض ایک اور زیادتی ایک کی دس تا یا دو جسے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک مین ہی کہ زیادت محبت ہی کہ دلون مین بندون کے رہی ہی یا جو کچھ دنیا مین عطا کی اور آخرت مین اُسکا حساب نہ لے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادت سحاب ہی کہ بہشتیون کے سر پر آئیگا اور موافق خواہش اونکے ہر چیز برسائیگا اور جمہور محققون کے نزدیک زیادت لقائے مولی ہی کہ سب سے اولی ہی اہل بہشت کو بمحض کرم اس سے مشرف فرمائیگا سچ ہی کہ **بیت** نعمت نہین لقائے دلدار سے زیادہ دار البقا مین کیا ہی دیدار سے زیادہ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکینگے مُنہہ بہشتیون کے کوسیاہی اور نہ ذلت یعنے انکے چہرون پر اثر مذلت اور خواری کا نہ ہوگا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین **بیت** نہ نعمت پہ آویگا انکے زوال نہ دولت کو ہوویگا وہان انتقال بخلاف اس دنیا کے متاع غرور کے کہ زوال اور فنا ضرور ہی وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگون نے کہ کمائین برائیان مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلا برائیکا مانند برائی کے ہی کہ کسب کی ہی زیادہ اوسپر اور ڈھانکے گی انکو ذلت یعنے آثار مذلت کے اُنپر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ نہین واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا گویا کہ اوڑھائے گئے ہین مُنہہ انکے ٹکڑے رات اندھیری کے سے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ مُنہہ انکے ہوئے کالے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہ لوگ رہنے والے اگ کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین **بیت** چھوٹینگے اور نہ نکلین گے ہرگز عذاب سے دوزخمین وہ مدام جلین گے کباب سے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ اور جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم ان سب کو پھر کہینگے ہم واسطے ان لوگون کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ اپنی پر تم اور شریک تمہارے جو تمنے سوا میرے پوجے ہین بت تو کہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہین تم سے فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدا کرینگے ہم درمیان کافرون اور بتون انکے کے اور پوچھینگے ہم کافرون سے کہ کیون بتونکی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ انھون نے ہمکو اپنی عبادت کا امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝ اور کہین گے شریک انکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو کر نتھے تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرایت من اتخذ الھہ ھواہ کافر کہین گے غلط ہی تمھین نے ہمکو اپنی پرستش کا حکم کیا تھا بت کہین گے فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھارے سے غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اس مقام پر آویگا ہر ایک جی کو بدلا اس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنے نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف اللہ کے یعنے طرف ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولی انکا برحق ہی اور کھویا جاویگا انسے جو کچھ تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باندھ لیتے شفاعت بتون کی سے اور حال انکہ بت انسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے مینہہ برساکر اور گیاہ اگاکر اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ یا کون شخص ہے کہ مالک ہے کانونکا اور آنکھونکا یعنے کسکو قدرت ہے کہ کان آنکھ بناوے اور آفتون سے بچاوے وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہے زندگی کو کہ حیوانات اور نباتات ہین مردے سے کہ نطفہ اور دانہ ہے اور کون نکالتا ہے مردے کو کہ نطفہ اور دانہ ہے زندے سے کہ حیوانات اور نباتات ہین وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہے اور جو یہہ سوال کریگا تو تو کافر بحجت کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ سے نہین کرسکینگے فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس البتہ کہینگے جواب مین کہ یہہ سب کچھہ کرتا ہے اللہ اور جو یہہ اقرار بڑی حجت ہے واسطے باطل کرنے طریق انکے کہ بتون کو پوجتے ہین فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ پس کہہ اے حبیب میرے انکو کہ بعد اس اقرار کے آیا پس نہین ڈرتے عذاب سے ایسے خدا کے کیون بتون کو شریک کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہے جسمین کہ ایسی صفتین ہین اللہ پروردگار تمہارا بے شک بالشبہہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ پس کیا ہے بیچے حق کے مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اسیطرح جبکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہے ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا یعنے عذاب خدا کا اوپر ان لوگون کے کہ فاسق ہوے یعنے دائرہ اسلام سے نکل کر کفر پر قایم ہوے کہ اونہین ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کہہ کیا ہے شریکون تمہارے مین سے یعنے بتون مین سے کہ انکا شریک ٹھہراکر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدائش پھر دوبارا کرے اسکو یعنے جلاوے بعد موت کے اور جو کفار پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادے کا انکار حق تعالی نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا پیدائش پھر دوبارا کرتا ہے اسکو پس کہان سے پلٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ کہہ کیا ہے شریکون تمہارے مین سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابین بھیج کر اور دلایل قدرت اپنی کے قایم کرکر طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى پس جو شخص راہ دکھاتا ہے طرف حق کے سزاوار تر ہے اسبات کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپ ہی راہ نہین پاتا مگر یہہ کہ راہ بتایا جاوے بتقدیر زیادتی مین ہے کہ بت پرست بتون کو چار پایون پر بار کرکر جابجا پھراتے تھے پس حق تعالی نے فرمایا کہ برابر ہے وہ کہ تمکو راہ دکھاوے یا تم اوسکو راہ دکھاوے فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہے تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اس شخص کو کہ طرف اسکے محتاج ہو ساتھہ اس شخص کے کہ وہ محتاج ہے اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو **نظم** عزوقدرت کہ دونون مین ضدین دیکھہ یکسان نہ انکو نورالعین یہہ کہان وہ کہان براہے فرق اسمین اسمین ہے بعدہ غرب و شرق عز مخلوق سے ہے والسما اور قدرت بخالق دوسرا خلق عاجز ہے اور وہ قادر ہے شبکیا ہے یہہ بات ظاہر ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی کرتے اکثر کافرون کے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات واہیہ مین اپنے شہرا رکھا ہے جیسے قیاس غایب کا شاہد پر اور مخلوق کا خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھہ یعنے گمان قایم مقام یقین کے نہین ہوسکتا لکھا ہے کہ کافرون کا گمان تھا کہ بت انکی شفاعت کرینگے سو حق تعالی نے فرمایا کہ گمان انکا سود نکریگا اور باز نہ رکھیگا عذاب حق سے کچھہ ذرا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت اور برہان سے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے یہہ قرآن باوجود دلایل اعجاز کے یہہ باندھ لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہے کہ قرآن بنالے وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

Digitized by Maktabah Jamaatul Diyah (www.maktabah.org)

یَدَیْهِ ولیکن خدانے بھیجا ہی اسکو واسطے سچا کرنے اُس چیز کے پہلے اُس سے ہی کتب منزلہ سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلے کتابونکا
بھی ہی وَتَفْصِیْلَ الْکِتَابِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ اور واسطے بیان کرنے اُس چیز کے کہ لکھی گئی ہی امر اور نہی سے نہین کچھ شک
بیچ اسکے کیونکہ اترا ہی پروردگار عالمونکی طرف سے لیکن کافر اسپر ایمان نہین لاتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ باندھ لیا ہی اس کلام کو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کہہ کہ اگر مجھسے ایسا کلام بن سکتا ہی تو پس لے آؤ تم بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت
بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تم سے نہ بن سکے تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ اور پکارو جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہی اور اس سے بنواؤ بَلْ
کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ ط کافر چھوٹے ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹھایا اس چیز کو کہ نہین گھیرا علم اسکے کو یعنے
خوبی آیتون کی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی انکے پاس تحقیق اوسکی یعنے نہین کھلی اُنپر معنے اور حقیقت قرآنکی یا تکذیب کی اس چیز کے کہ نہین
جانتے تھے بیچ قرآن کے ذکر لغت اور جزا اور وعید اور عقوبت کے سے اور نہین آئی انکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور مقرر آویگی اور
پھر ندامت کچھ کارگر نہوگی **بیت** جب کہ ہو جائیگا جو ہوتا ہی پھر ندامت نہ کام آویگی کَذٰلِكَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ کَیْفَ
کَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِیْنَ ۝ جیسے کہ جھٹھاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹھایا تھا اپنے پیغمبرون کو ان لوگون نے کہ پہلے تھے انسے پس دیکھ
کیونکر ہوا انتہا کار ستمگارون مکذبون کا اور یہہ بھی انہین کی طرح عذاب دئے جاوینگے اس آیت مین تسلی حضرت کی ہی اور تہدید اہل ضلالت کی وَمِنْهُمْ
مَّنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے انمین سے کہ جھٹھاتے ہین وہ شخصونمین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے دلمین کہ حق ہی لیکن عناد سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُمْ
مَّنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ اور پروردگار تیرا خوب
جانتا ہی مفسدون اور معاندون کو اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ بعضے قوم مین سے تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور بعضے انمین سے نہین ایمان
لاوینگے ساتھ قرآن کے اور کفر پر مرینگے وَاِنْ کَذَّبُوْكَ اور اگر جھٹھاوین تجھ کو یہان تک کہ تو ناامید ہو جاوے انکے ایمان لانے سے تو غم مت کھا
فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرے جزا عمل میرے کی ہی اور واسطے تمہارے سزا کام تمہاری کی اَنْتُمْ بَرِیْٓءُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ
تم بے تعلق ہو اس چیز سے کہ کرتا ہون مین اور مین بے تعلق ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم نہ تمھین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمہارے عمل پر پکڑینگے
بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب
قرآن پڑھتا ہی تو اور امت کو احکام شرع کے سکھاتا ہی نہ سننے کیواسطے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ کَانُوْا لَا یَعْقِلُوْنَ کیا پس تو سناتا ہی بہرونکو
استفہام بمعنی نفی ہی یعنے انکے سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین کہ باوجود بہرے ہونے کے نہین سمجھتے یعنے بہرا پنے کے ساتھ انکے بیعقلی بھی
ملی ہی حاصل یہہ ہی کہ جو بہرا ہو اور کچھ عقل رکھے تو وہ تحسین صوت سے بفراست بوجھ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونو نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے
**بیت** وای اس شخص پر رافت جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْظُرُ اِلَیْكَ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے
اور دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور کمال عناد سے ایسے انجان ہو جاتے ہین کہ گویا کچھ دیکھا ہی نہین اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ کَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ
کیا پس تو راہ دکھاتا ہی اندھون کو یعنے قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر انکے اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدہ بصیرت سے یعنے
بصارت تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہی کہ جو اندھا ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھ چیز دریافت کرلے اور جو نابینا بے وقوف ہو وہ
کیا سمجھے خاک **بیت** خاک مقصود وہ دیکھئے جسمین نہ بصارت نہ بصیرت ہووے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انفسھم یظلمون تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگون کو ساتھ کسی چیز کے کہ انسے حواس اور عقل لے ولیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ جو اس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے ادراک کے واسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد انکے سے محروم رہتے ہین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ کان آنکھ ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہئے ویوم یحشرھم اور یاد کر اُسدن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ کافرون کو اور نحشرہم ساتھ نون کے بھی قرات ہی یعنے اکٹھا کرین گے ہم اور ہول سے اُسدن کے دنیا مین بسنے کی مدت اور قبر مین رہنے کے درازی معلوم ہوگی کان لم یلبثوا الا ساعۃ من النھار گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت دن سے امام زاہد نے لکھا ہی کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال بنفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو ساعت کیون کہتے جواب انکا وہی ہی جو پہلے لکھ آئے ہم کہ اُسدن دہشت ہیبت ایسی ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرون سے اٹھینگے یتعارفون بینھم ایک دوسرے کو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ احوال اول بعث مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلائیگی قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ وما کانوا مھتدین تحقیق زیان پایا اُن لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یعنے بعث اور حشر کو اور نہ ہوئے راہ پانیوالے ساتھ ایمان کے وامانرینک بعض الذی نعدھم اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضے چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب سے سمجھ لیجئے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی تھی روز بدر مین او نتوفینک یا قبض کر لیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان کی خیر ہی وہ ہوگا سقرا گر دنیا مین نہوا اور تو نے نہ دیکھا فالینا مرجعھم پس طرف ہمارے ہی بازگشت انکی آخرت مین دکھاوینگے عذاب انکا ثم اللہ شھید علی ما یفعلون پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے گواہ اور آگاہ ہی اوپر اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون انکے کے جزا دیگا ولکل امۃ رسول اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہی انکو حق کیطرف دعوت فرماتا ہی فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون پس جب آتا ہی پیغمبر انکا انکے پاس اللہ کیطرف سے اور وہ جھٹلاتے ہین اُسکو فیصل کیا جاتا ہی درمیان پیغمبر اور جھٹلانے والون کے ساتھ انصاف کے کہ رسول نجات پاتا ہی اور وہ ہلاک ہوتے ہین اور پیغمبر کہ وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب جھٹلانیوالون کا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہی کہ بعد نزول آیت وامانرینک کے کفار کہ عذاب موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اُتری ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اور کہتے ہین کافر استہزا اور استہزا کی راہ سے کب ہی یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھہ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان ہین کہ مشرکون کو ڈراتے تھے قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللہ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا مصرعہ فی دافع نقصان ہون نے نفع رسان ہون مگر جو چاہے اللہ پس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن تمپر لکل امۃ اجل واسطے ہر ایک اُمت کے وقت مقرر ہی ہلاکت کا اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جب آتا ہی وقت عذاب انکے کا پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین فظم اجل جب آئے ہی ہوتی نہین ہی پھر پس و پیش ہزار طرح مدد پر کھڑے ہون یار اور خویش نہ کام آئیگی فرد کی تیری کچھہ فریاد جو آج کر تا ہی کرلے اگر ہی دور اندیش قل ارایتم ان اتکم عذابہ بیاتا او نھارا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھکو اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو رات کو وقت خواب تمہارے یا دن کو وقت طلب معاش تمہارے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرح کا ہی ماذا یستعجل منہ المجرمون کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گنہگار یعنے کفار اور حال آنکہ سب قسم عذاب برا ہی کہ لکھا ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب کا اگر آتا ہی تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اُتری کہ اثم اذا ما وقع امنتم بہ آلئن کیا تجھے استعجال سے جبوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھہ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھ اسکے پس کہا انکو آلئن وقد کنتم بہ

مستعجلون کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھ نزول عذاب کے جلدی کرتے ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا
عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اترنے عذاب کے واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہی
چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اسکا دایمی ہی هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ نہین جزا دیے جاؤگے مگر ساتھ اسی چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے
کفر اور عصیان سے لکھا ہی کہ حی بن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور نبوت سنکر مجلس شریف مین حاضر
ہوکر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہ سچ ہی یا نہیں یہ آیت اُتری وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین
تجھ سے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہی وہ بعضون نے کہا ہی وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا قُلْ إِي وَرَبِّي
إِنَّهُ لَحَقٌّ کہہ ہان قسم ہی پروردگار میرے کی تحقیق دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہی وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ اور نہین
تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنے سے وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جس نے ظلم کیا ہی اپنے
ساتھ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر کے جو کچھ بیچ زمین کے ہی مال اور اسباب البتہ بدلا دیوے ساتھ اُسکے تو کہ اپنی جان کو عذاب سے چھڑاوے ....
وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپاوین گے پشیمانی اپنی کو جو بتون کی پرستش سے حاصل ہوئی ہی کہ مبادا اُنسے ملامت سنین یا بیہوت ہوجاوین گے
دہشت سے عذاب کے اور قدرت تکلم کی نہین رکھین گے یا پاوین گے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار بمعنے اظہار ہی اور یہ لغات متضادہ سے
ہی یعنے مشرک اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ جسدم کہ دیکھین گے عذاب وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
اور فیصل کیا جاوے گا درمیان مومنون اور کافرون کے یا رئیسون اور تابعدارون کے یا ظالمون اور مظلومون کے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کیے
جاوین گے ساتھ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون
ہی اور زمین کے ہی پس فدیے کی کافرون کے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب پہنچانے پر قادر ہی أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین اختلاف محال ہی اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے کیونکہ دنیا مین
مغرور ہین اور عقبا کے پہچاننے سے دور هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم مرکے
یا بعد برگ اُٹھکر يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ہ ای لوگو تحقیق آئی ہی تمکو نصیحت پروردگار
تمہارے سے اور شفا اور دوا اس چیز کی کہ بیچ سینون کے ہی امراض جہالت سے وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور ہدایت اور رحمت ہی واسطے
مسلمانون کے یعنے قرآن شریف کہ نازل ہوا ہی لوگون پر کتاب جامع ہی پند اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو بیان ترغیب اعمال نیک اور
قبایح افعال سے اسمین ہی یہی نصیحت ہی اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقاید فاسدہ کی کھوتا ہی یہی شفا ہی پھر جب یہ دونون باتین اسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا
یا قرآن مواعظ نفوس اور شفائے صدور اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہی یا موعظت ہی واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور ہدی واسطے اخص خواص کے اور
رحمت واسطے سب کے ہی بیت رحمت عام ہی کلام خدا ہی عجب ہی کلام نام خدا قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ کہہ شادی کرو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے
فضل قرآن ہی اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہی اور رحمت یہ کہ ہمکو اہل اسکا کیا یا فضل قرآن ہی اور رحمت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا فضل
توفیق ہی اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہی اور رحمت توفیق دریافت اسکے کی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول
جنت ہی اور رحمت نجات دوزخ یا فضل پروا نہ ہی اور رحمت دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میرے پر اعتماد کرین
اور اپنی طاعت عبادت پر گھمنڈ نہ کرین کسی پر بھروسا نہین سوا فضل میرے کے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرے کے ہر ایکجا سرمایہ ہی اور سرمایہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مومنونکا فضل میرا ہی اور ہرایک کا خزانہ ہی اور خزانہ مسلمانون کا رحمت میری ہی بعضونے کہا ہی کہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اُنہی موعظہ اور شفا فبذلک فلیفرحوا پس ساتھ اسکے کہ اُنہی چاہیے کہ خوش ہون اسواسطے کہ ھو خیر مما یجمعون وہ بہتر ہی اُس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہی قل ارایتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ حراما وحلالا کہہ مشرکان عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اُتارا ہی اللہ نے واسطے تمھارے رزق سے یعنے چارپائے جنکا کھانا حلال ہی پس کیا تمنے اسمین سے حرام اور حلال یعنے بعضون کو کہا کہ حلال ہی اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضون کو کہا کہ یہہ کسی پر حرام کسی پر حلال ہی مافی بطون ھذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہی واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانے مین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو کہ کہتے ہو واللہ امرنا بھا یعنے بیت حکم اللہ نے کیا ہی ہمین حلت وحرمت سوائی مین وما ظن الذین یفترون علی اللہ الکذب یوم القیمۃ اور کیا ہی گمان اُن لوگون کا کہ باندھتے ہین اوپر خدا کے اجھوٹھ تحلیل حرام اور تحریم حلال مین کہ خدا اُنسے کیا کریگا دن قیامت کے روز جزا ہی اس اہتمام مین بڑی تہدید اور سخت وعید ہی ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثرھم لا یشکرون تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے کہ کتابین اُتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر اُنکے نہین شکر کرتے اس نعمت عظمی پر وما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قرآن اور نہین ہوتا تو اے حبیب میرے ہیچ کسی حال کے اور نہین پڑھتا تو اللہ کیطرف سے کچھہ قرآن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شھودا اذ تفیضون فیہ اور نہین کرتے تم اے آدمیو کچھ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جسدم تم شروع کرتے ہو ہیچ اس کام کے وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین ۵ اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھ چیز برابر ہونے کے ہیچ زمین کے اور نہ ہیچ آسمان کے اور نہ کچھ چھوٹی اُس ذرہ سے اور نہ اُس سے مگر لکھی ہی ہیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہی حاصل یہہ ہی کہ کوئی فعل اور قول اُس سے چھپا نہین جزا برابر ایک کی موافق اسکے دیگا اسی آیت سے وعدہ کا ثواب مومنون کو اور وعید عذاب کا کافرونکو نکلتا ہی اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہی کہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہین ڈراوپر اونکے مصیبت اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہونگے مطلب فوت ہونے سے عین المعانی مین ہی کہ اولیا وہ لوگ ہین کہ جنکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد اولیا سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر اُنکا احکام شریعت سے آراستہ اور باطن اُنکا انوار حقیقت سے روشن ہی بعضون نے کہا ہی کہ اولیا وہ ہین جو اپس مین دوستی برائے خدا کرتے ہین اُنکو نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ اُنکی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی الذین امنوا وکانوا یتقون اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اس چیز پر کہ حق تعالی کیطرف سے آئی ہی اور ہین پرہیزگاری کرتے اس چیز سے کہ حرام کی ہی اللہ نے لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ واسطے اُنکے ہی خوشخبری ہیچ زندگانی دنیا کے اور ہیچ آخرت کے سمجھہ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وہ ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی حق مین فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانون کے حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتون کی ہی کہ وقت نزع کے مسلمانون کو دیتے ہین مدارک مین ہی کہ بشارت دنیا مین محبت لوگون کی ہی ساتھ مومنون کے اور نام نیک اُنکا ہی بیان مین ہی کہ بشری دنیا مین یہہ ہی کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت مین سلام فرشتونکا ہی مومنون پر سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہی اور مرد

آخرت تحقق اس وعدہ کا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتیں ہیں دنیا میں شناخت کی اور عقبیٰ میں نواخت کی یہاں سرور مجاہدہ اور وہاں نور مشاہدہ یہاں صفا و وفا اور وہاں رضا و لقا بیت وہ مرد حق ہیں جو رکھتے ہیں یہاں وفائے عہد اور صفائے باطن میسر انکو وہاں ہے رافت رضائے مولیٰ لقای مولیٰ لاتبدیل لکلمات اللہ نہیں ہے لنا کلام خدا کو یعنے وعدہ الٰہی میں خلاف نہیں ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ بہ خوشخبری جنکا وعدہ کیا ہے یہی ہے مراد پانا بڑا کہ نہ کسی کے فہم میں آتا ہے نہ عقل میں سماتا ہے وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہئے کہ غمگین کرے تجھ کو ای حبیب میرے بات کافروں کی کہ میرا شریک ٹھہراتے ہیں اور تیرے نبوت کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے قتل کی تدبیریں لگاتے ہیں یا کلام بے تیری شان ہیں کہتے ہیں اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا تحقیق عزت واسطے اللہ کے ساری تیرے دین کو عزیز فرماویگا اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وہ ہے سننے والا یہوہ باتیں انکی جاننے والا ارادہ اور نیتیں انکی اور مناسب اسکے سزا کو پہنچاویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے عالم جن اور انس میں اور جب یہ کہ اشرف سب سے ہیں اسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہیں تو اور کون ایسا ہے جو دعوی خدائیگا کرے ذوی العقول کو صلاحیت شرکت کی اسکے ربوبیت میں نہیں ہے پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت اور نہایت جہالت ہے نظم جہل اس سے سوا ہے کیا کہ کوئی پتھروں کو شریک حق ٹھہرائے اپنے ہاتھوں سے جو تراشے ہیں تف ہے معبودان ہتو نکو بنائے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ اور کس چیز پیروی کرتے ہیں وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں سوا اللہ کے شریکوں کی کہ شرکت ربوبیت میں محال ہے اِنْ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان میں ہتو نکو شریک حق کا جانتے ہیں اور نہیں وہ مگر جھوٹ کہتے نسبت شرکت میں سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہے تو کہ استدلال وحدانیت پر اسکے کر کر جانیں کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ غیر کہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمہارے رات اندھیری کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اسکے اور دن کو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کاروبار اسمیں بجالاؤ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دن کے اور نور اور ظلمت انکے البتہ نشانیاں ہیں اوپر توحید صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہیں قرآن کو گوش ہوش سے اور اسکی معانی میں فکر کرتے ہیں قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کہتے ہیں ایک گروہ بنی مدلج سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہیں پاک ہے اللہ اولاد پکڑنے سے هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے احتیاج اولاد کیونکہ ضعیف ہو تو اس سے قوت پکڑے یا فقیر ہو تو اس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اس سے عزیز ہو یا حقیر گم نام ہو تو اس سے نام پیدا کرے یہ سب علامتیں احتیاج کی ہیں اور وہ تو آپ زبردست بادشاہ غالب نامور ہے اسکو کیا احتیاج ہے بیت نیاز اوسکو نہیں وہ غنی مطلق ہے ۰ اسیکی رکھتے ہیں سب احتیاج وہ حق ہے ۰ یا یہ کہ ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہ صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب الوجود غنی مطلق ہے پس وہ کسی کا محتاج نہیں بیت غنا صفات آلہی سے جان ای رافت غنی ہے ایک وہی اور جو ہیں سو محتاج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا نہیں ہے تمہارے پاس ای مشرکو کوئی دلیل ساتھ اسکے کہ خدائے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو اَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا جو کچھ نہیں جانتے قُلْ اِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ لوگ کہ باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اولاد بناتے ہیں اور شریک ٹھہراتے ہیں نہیں چھٹکارا پانیوالے بیت یعنے دوزخ سے نہ نکلینگے نہ یکمین کے بہشت کیونکہ ایسے ہی کئے کام انھوں نے ہیں نشت مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکو فائدہ اندک ہیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہی پھر طرف ہمارے ہی بازگشت انکی پھر چکھاوینگے ہم انکو عذاب سخت دائمی بسبب اسکے کہ تھے
قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ اور پڑھاو پر قوم اپنے کے جو کہے والے ہین خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ
عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ جسوقت کہا واسطے قوم اپنی کے جو شرک تھے ایے قوم میری اگر ہی دشوار اوپر تمھارے رہنا میرا سمجھہ بیچے کہ ساڑے نو سو برس
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کی اور جتلائین انکی سہین جب بہت تنگ آئے تب فرمایا کہ اگر تمپر شاق ہی رہنا میرا
وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانیون وصانیت خدا کے اور تم تصدیق نہین کرتے اور مجھ کو ایذا پہنچاتے ہو فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ
پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان امر کو یعنے رؤسای قوم کو وَشُرَكَآءَكُمْ اور بلاؤ شرکا
اپنے کو یعنے جو تمنے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہہ ہی کہ تم سب اتفاق کرو میرے قصد مین ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً پھر
چاہیے کہ نہووے کام تمھارا میرے قصد مین اوپر تمھارے چھپا یعنے ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ پھر تمام کرلو طرف میرے جو
چاہے ہو اور پورا کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور رست وفصیل دو مجھ کو تو کہ چھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور مشقت نصیحت میری سے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا
سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ پس اگر پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نہ مانو پس نہین مانگتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمھارے نہ ماننے سے وہ
جاتی رہے اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین مزدوری میرے پیغام پہنچانے کی مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وَاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ ہون مین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اسکے کے نکرونگا مین اور اجر پیغامبری اپنے کا غیر اسکے سے
نرچاہونگا سمجھہ بیچے کہ یہہ آیت دلیل ہی اوپر کمال توکل توسع اسلام کے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسپر قائم رہے
فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے اور انکو جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور وہ بقول اصح
اسی زن ومرد تھے وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا کیا ہمنے کشتی والون کو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہونے
عالم کے اور غرق کیا ہمنے ان لوگون کو کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دین تھین یعنے معجزے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ پس دیکھہ نگاہ عبرت سے ای دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیونکا یعنے مشرکون قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت مین بھی
تسلی حضرت کی ہی اور تہدید اہل کفر اور ضلالت کی ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ پھر بھیجے ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف
قوم انکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب
علیہ السلام کو قوم ایکہ اور اہل مدین پر فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ پس آئے پیغمبر ہمارے ان امتون کے
پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نہ تھے وہ امتون والے کہ ایمان لاوین ان پیغمبرون پر بسبب اس چیز کے کہ جھٹلاتے تھے ساتھ اسکے پہلے پہنچے
رسولون کے یعنے قبل بعثت کے جھٹلانے کی انکی عادت تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا جو پہلے
اس سے روز میثاق مین كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ جیسی مہر لگائی تھی دلون پر جھٹلانے والون کے پہلی امتون کے ایسے ہی مہر لگاتے ہین ہم اوپر
دلون حد سے گذرنے والون کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے ہین اس امت مین ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پھر بھیجا ہمنے بیچھے ان پیغمبرون کے موسیٰ اور ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کے کہ
فرعون اس زمانے کا تھا اور سردارون اسکے کے ساتھ معجزون روشن ہمارے کے جیسے عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا انھون نے اور نہ مانا اور تھے قوم گنہگار
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس جب آیا انکے پاس حق نزدیک ہمارے سے یعنے موسیٰ علیہ السلام تورات اور معجزات

لائے کہا انھوں نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو ہی ظاہر قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ کہا موسیٰ نے ان لوگونکو جو جادو بناتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن راست اور معجزہ روشن کے اُسوقت کہ آیا تمھارے پاس کیہہ جادو ہی اَسِحْرٌ هٰذَا کیا جادو ہی یہہ جو مین نے تمھین دکھایا استفہام انکاری ہی یعنے جادو نہین ہی یہہ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ اور نہین چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہین پہنچتے مراد کو قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہا سرداروں نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے ہمکو اس چیز سے کہ پایا ہی ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنے آبا ہمارے عبادت فرعون کی کرتے آئے ہین تو اُس سے ہمین پھیرتا ہی وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ اور ہووے واسطے تم دونون بھائیون کے کہ موسیٰ اور ہارون ہو بڑائی اور بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تم دونون کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے اپنے مصاحبون سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق مین موسیٰ کے مقابلے کیواسطے پھر ساحر جمع ہوئے اسیطرح جو سورہ اعراف مین گذرا ہی فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ پس جب آئے جادوگر مقابلے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہا واسطے انکے حضرت موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے رسیان اور لاٹھیان فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالین جادوگرون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی اور حرکت مین حرارت ہوا سے اگر سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ جادو ہی نہ وہ جو مین لایا ہون اور اہل فرعون اُسکو جادو کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ تحقیق اللہ شتاب باطل کریگا اُسکو یعنے جادو تمھارے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ تحقیق اللہ نہین سنوارتا کام مفسدون کا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو مین لایا ہون ساتھ باتون اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنے کے یا ساتھ وعدہ نصرت اور غلبہ کے کہ مجھ سے کیا ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین گنہگار کفار اور اُنپر آوے دشوار فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ پس ایمان لائے واسطے موسیٰ کے ابتدا بعثت مین مگر اولاد قوم اسکے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور بعضے جوانان لائے عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اوپر ڈر کے فرعون سے اور سردارون اُنکے سے حاصل یہہ ہی کہ بعضے بنی اسرائیل ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر باوجود اسکے کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارون سے اَنْ يَّفْتِنَهُمْ اِس سے کہ عذاب کرے انکو فرعون یا آبا انکے انکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھر کفر مین ڈالے وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ اور تحقیق فرعون غالب ہی بیچ زمین مصر کے وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گذرنیوالون سے ہی تکبر اور سرکشی مین یہان تک کہ دعوی خدائیکا کرتا ہی اور بنی اسرائیل کو اپنی بندگی پر لاتا ہی وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور کہا موسیٰ نے مومنون کو جو ڈرتے تھے اے قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جانا ہی تمنے کہ نفع اور ضرر پہنچانا اسی کے اختیار مین ہی پس اوپر اسکے توکل کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھ لیجئے کہ توکل استقاط خوف اور رجا کا ہی ماسوای اللہ سے بلکہ باہر آنا ہی رویت اسباب سے اور کمال اسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ماسوی ہی نظم جو کوئی غرق توکل مین ہوا عشق کے مست وہی مل مین ہوا باغ گیتی کا ایسے ہوش ہی کیا محو وہ اور ہی ہی کل مین ہوا جب حضرت موسیٰ نے انکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا پس کہا انھون نے اوپر اللہ کے توکل کی ہمنے اور دعا متوکلون کی جو باجابت مقرون ہی پس زمین نیاز سے دعا آغاز کی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو محل عذاب کا واسطے قوم ظالمون کے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر تو کہ عذاب پاوین ہم انکے ہاتھون سے وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرون سے یعنے انکے قہر اور مکر سے یا انکی ملاقات سے لکھا ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ منگا

اور معابد انکے جو بازارون مین اور محلون مین بین خراب کردو اور نماز سے منع کیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ گھرون مین اپنے عبادت جانے مقرر کرو تو کہ کافر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسی اور بھائی اُسکے کے یہہ جگہہ دو واسطے قوم اپنے کے بیچ شہر مصر کے گھرون مین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہی کہ تخصیص معابد اور تعیین قبلہ متعلق ہی ساتھہ اماموں قوم کے سو موسی اور ہارون علیہما السلام تھے وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور کرو گھرون اپنے کو مسجد ین قبلہ رو یعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسی علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے اور قائم رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی واسطے ہی کہ مساجد بنائین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت دے ای موسی مومنون کو ساتھہ بھلائی کے دنیا اور عقبی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہی کہ بشارت کام صاحب شریعت کا ہی اور وہ موسی علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا موسی نے دعا اپنے مین ای پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہی فرعون کو اور سردارون اسکے کو اسباب آرائش کا اور مال بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رضہ نے کہا کہ مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑ معادن ذہب اور فضی اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی سبب ضلالت اور اضلال انکا ہوا موسی علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور پھر وسیلے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ای پروردگار ہمارے انکو یہہ کچھہ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ کرین بندون تیرے کو راہ عبادت تیری سے اور فرعونی عبادت کے طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ ای پروردگار ہمارے بیخ ڈال اوپر مالون انکے کہ صورت انکی محو ہو کر اور رہی کچھہ بن جائے تو کہ شرکت انکی خاک مین مل جاوے سو ویسا ہی ہوا چنانچہ قتادہ رضہ نے کہا کہ دینار اور درہم انکے پتھر ہو گئے اُسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اموال انکا نقد اور طعمہ اور اشجار اور ثمار پتھر ہو گیا اُن نو معجزون مین سے حضرت موسی کے یہہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسی نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا اور سختی ڈال اوپر دلون انکے کے یعنے مہر لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسی علیہ السلام نے وحی سے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانے کے اسواسطے یہہ دعا کی کہ دل انکے سخت کردے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہان تک دیکھین عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہی دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری دونون بھائیو کی لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے آمین اور آمین کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہا کہ دونون کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِيْمَا پس مستقیم رہو تم دونون دعوت مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا لکھا ہی کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور ہرگز مت پیروی کیجو جلدی کرنے مین راہ اُن لوگون کی کہ جہالت سے نہین جانتے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی اپنے وقت پر ظہور کریگا مصر عہ وقت پر ہو توقف ہر ایک کام ہی جب وقت عذاب کا آیا حضرت موسی کو وحی ہوئی کہ اپنے قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ کہ وقت عذاب کا قبطیون پر آن پہنچا حضرت موسی بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اتر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا اور اتارلے گئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا انکا فرعون نے اور لشکر اسکے نے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون کا بوسے جبرئیل کے گھوڑے کے کہ سوار ہو کر آئے تھے دریا مین دریا نام لشکر اسکی متابعت سے دریا مین کود حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یہان تک کہ جب پالیا اسکو ڈوب نے نے اور اُسنے جانا کہ ہلاک ہو جاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ خدا کہ دعوت موسی سے

ایمان لاتے ہین ساتھ اسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون سے ہون مدارک مین ہی کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو
لیکن فوت وقت کے سبب مقبول نہوا پھر حق تعالی نے یا جبرئیل نے اسکے جواب مین کہا آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ کیا اب ایمان
لاتا ہی تو کہ اختیار نرہا اور حال آنکہ تحقیق نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے اور کہا میرے پیغمبر کا نہ مانا اور تھا تو مفسدون سے کہ آپ گمراہ تھا اورون کو گمراہ کرتا تھا
مفسرین نے لکھا ہی کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آکر فرعون سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندے کو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا اور اپنے ملک پر
اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولی سے پھرے اور دعوا خواجگی کا کرے اسکا کیا حال ہی اسکا فتوی لکھ دو فرعون نے لکھا کہ کہتا ہی
ابو العباس ولید بن مصعب کہ جو بندہ کہ خدمت سید اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اسکا یہہ ہی کہ دریا مین اسکو غرق کرین جبرئیل نے
جب فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوی پر عمل ساتھ تیرے کیا ہی فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ پس آج نجات
دینگے ہم تجھکو ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدن کو ہم پانی پر اچھال دینگے لکھا ہی کہ جب فرعون معہ لشکر
غرق ہوگیا بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کرکر ہمارا پیچھا نہ کرے اللہ تعالی نے بدن فرعون کا پانی پر تیرا دیا اسکے بدن
بے روح کو دیکھ کر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علما نے بدن کو بمعنے زرہ کہا ہی اور لوہے کا تیرنا پانی پر نشانی ہی قدرت الہی کی اور زاد المسیر مین
ہی کہ جو باقی رہے تھے قوم فرعون کے مصر مین وہ کہنے لگے کہ فرعون غرق نہین ہوا خبر یرون مین دریا کے شکار ماہی مین مشغول ہی حق تعالی نے دریا کو حکم
کیا اسنے بدن فرعون کا کنارے پر پھینک دیا تو کہ سب مصر والے دیکھ لین اور معنے ننجیک کے نلقیک علی نحوہ من الارض کہے ہین بہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا
کہ بدن تیرے کو دریا سے باہر لاوینگے لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً تو کہ ہو تو واسطے ان لوگون کے جو پیچھے تیرے ہین نشانی کہ ساتھ تیرے عبرت پکڑین
اور جانین کہ جو بندہ ہو کر دعوا خدائیکا کرے اسکا یہی حال ہی وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ اور تحقیق بہت لوگون مین سے نشانیون
قدرت ہماری سے البتہ غافل ہین نہ انمین فکر کرتے ہین نہ انسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ اور تحقیق جگہہ دی ہمنے
بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اسکی کے جگہہ دینا راستی کا یعنے جو صدق وعدے ہمارے کے لائق تھا اور وہ ولایت شام کی تھی پھر مصر وَرَزَقْنَاهُمْ
مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور روزی دی ہمنے انکو پاکیزہ چیزون سے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ انکو یثرب مین جگہہ دی اور
کھجورین تر اور خشک عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا انھون نے امر دین مین اپنے یا شان مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تک
کہ آیا انکے پاس علم توریت کا اور احکام اسکے کا اور اسمین اختلاف کیا ساتھ تاویل کے اسوقت تک کہ عالم ہوے صفات اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسمین
تحریف اور تغیر کرنے لگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ علم قرآن کا ہی کہ اترا اور سبب اختلاف یہود کا ہوا إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے
یا امر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ پس اگر ہو تو بیچ
شک کے اس چیز سے کہ نازل کی ہی ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام سے پس پوچھ ان لوگون سے کہ پڑھتے ہین کتاب پہلی تجھ سے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھ پر نازل
ہی وہ ثابت ہی انکے نزدیک کتابون مین مراد کتاب سے یہان جنس کتب ہی اور مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی اور زاد المسیر مین ہی کہ ان
بمعنی ما نافیہ ہی یعنے پس نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ
تحقیق آیا ہی تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ اسطرح کے جہان خطاب آئے ہین ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہین لیکن بقول اصح خطاب اور ہی کو ہی کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہہ سے بیچ اس چیز کے کہ نازل ہوئی ہی آپ پر اور اسی قسم سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ خطاب بھی ہے وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور مت ہو تو اُن لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین آیتون اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہو جاویگا تو اگر جھٹلاویگا زیان کارون سے اِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر انکے بات پروردگار تیرے کی جو لوح محفوظ مین لکھی ہے کہ وہ کفر پر مرینگے اور فرشتون کو اسکی خبر کر دی ہے نہ ایمان لاوین گے کیونکہ اللہ کی بات جھوٹی نہین بعضون نے کہا ہے کہ مراد کلمے سے لاملان جہنم ہے یا ہو لاء فی النار ولا ابالی ہے وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ اور اگرچہ آوین اُنکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب دردناک جو انکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان انکو فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور ذرا اور امتون پہلیون کو نفع نہ دیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ بیان مین ہے کہ اکثر نحوی کہتے ہین کہ لولا یہان بمعنے ما نافیہ کے ہے یعنے نہ تھا کوئی قریہ یعنے رہنے والے اسکے کہ عذاب نازل ہونے کیوقت آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ایمان لایا ہو پس نفع دیا ہو ایمان اسکے نے اسوقت مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ جب ایمان لائے اٹھا لیا ہمنے اُنسے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ دیا ہمنے انکو وقت پہنچنے اجلون انکی تک سمجھ لیجے کہ موافق اس جمے کے کہ لکھا کیا استثنا الا قوم یونس کا متصل جا اور نفع ایمان یاس کا مخصوص ساتھ اس قوم کے ہے اور حکم ہے آیت فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راوا باسنا کے یہہ قوم مستثنا ہے اور ایک جماعت مفسرین نے آیت کی یہہ معنی کہے ہین کہ پس کیون نہ ہوے کوئی بستی کہ ایمان لائے ہوتے قبل معاینہ عذاب سے اور شتابی کی ہوتی پہلے حلول اسکے سے تا نفع کرتا اسکو ایمان اُسکا لیکن قوم یونس کی کہ علامات عذاب کے دیکھتی ہے ایمان لے آئی وقت حلول تک دیر نکی اس تقدیر پر استثنا منقطع ہے اور قصہ یونس علیہ السلام کا مختصر یہہ ہے کہ وہ اولاد یہود ابن یعقوب علیہ السلام کے تھے بعد سلیمان علیہ السلام کے حق تعالی نے انکو نبوت عطا کر کر طرف اہل نینوا کے زمین موصل مین کہ لاکھ آدمی تھے بلکہ بیس ہزار اوپر بھیجا چالیس برس انھون نے اللہ کیطرف دعوت کی لوگون نے نہ مانا اور ایذائین پہنچائین آخر تنگ آکر انھون نے بددعا کی اللہ نے قبول کر کر فرمایا کہ کہہ دے اپنی قوم کو کہ تین دن یا چالیس دن کے بعد عذاب آویگا یونس علیہ السلام نے قوم سے کہکر پہاڑ کی راہ لی ایک کھوہ مین جا چھپے جب وقت عذاب کا آیا اللہ تعالی نے مالک کو فرمایا کہ ایک جو ہر ابر سموم دوزخ اس قوم پر بھیج وہ حکم بجا لایا ابر سیاہ دھوان دھار پر شرار نمودار ہو کر گرد شہر کے گھر گیا لوگون نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچ کہتے تھے جمع ہو کر بادشاہ پاس آئے وہ مرد عاقل تھا کہنے لگا کہ یونس علیہ السلام کو ڈھونڈھو بہتیرا تلاش کیا نہ پایا بادشاہ نے کہا کہ یونس گئے تو خدا جسکی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو باقی ہے اور دانا ہے اور شنوا ہے اب کچھ علاج اور نہین مگر یہی کہ عاجزی اسکی درگاہ مین کریں ہم پس بادشاہ گروہ سر و پا برہنہ ٹاٹ پہن کر رعیت کو ہمراہ لے صحرا کو گیا مرد جدے عورتین جدی بچے جدے زاری جناب باری مین کرنے لگے اور پکارے کہ آمنا بما جاء یونس علیہ السلام اول ذی الحجہ سے دسوین محرم تک اسیطرح روتے رہے چالیس دن تک نالہ و فغان سے نہ تھمے عاجزی اور بیچارگی اپنی بیان کرتے تھے نظم چارہ سازی کر کہ ہم بیچارہ ہین ۔ دشت مین آفات کے آوارہ ہین ۔ بن تیرے رکھتے نہین ہین اور ہم ۔ تو ہی فرما کس سے جا ہین غور ہم ۔ اپنے در سے تو نے گر ٹالا ہمین ۔ پھر بھروسا کس کے ہے در کا ہمین ۔ جان کر تجھکو خدا آئے ہین ہم ۔ زاری و عجز و فغان لائے ہین ہم ۔ کون ہے تیرے سوا مشکل کشا ۔ کھول دے مشکل ہماری یا خدا ۔ بعضے کہتے تھے الٰہی یونس علیہ السلام نے ہمکو کہا تھا کہ خدا نے میرے فریاد سنی ہے بندے خریدو اور آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہمین اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہے کہ بیچاروں اور دردمندون کی دستگیری کرو ہم بچارے درماندے ہین اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ بعضے کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تم پر ستم کرے اُس سے درگذرو ہم گنہگار اوپر اپنے ستم کرے آئے ہین ہمسے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الٰہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے کہا ہے کہ سائل کو رد مت کرو ہم سائل تیرے درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما نظم ہاتھ پھیلا تیرے

در پر آئے ہین مت ورا امید کر کہ آئے ہین ہمکو نا امید مت چھوڑ اے کریم رحم زاری پر ہمارے کر رحیم قاضی الحاجات ہی تو ای خدا حاجتین
بر لا تو ہی حاجت روا بن تیرے کہہ کسکے در پر جائین ہم اپنی بیچارگی دکھلائین ہم تو ہی بیچارونکا بیچیک چارہ ساز سب کا تیرے در پر ہی دوڑے
نیاز القصہ چالیسوین دن کے عاشورہ محرم اور جمعہ تھا انر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور انپر برسنے لگا یونس ع م بعد چالیس
دن کے نینوا کیطرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت حق دیکھکر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اتری اگر
مین شہر مین جاونگا تو مجھکو جھٹلاوین گے یہہ سوچ کر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ آگے جانیگا اور دریا مین مچھلی کے نکلنے کا سورہ انبیا اور صافات مین آویگا۔
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ط اور اگر چاہتا پروردگا تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی ہی زمین کے ہین سب کے سب لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادے پر موقوف ہی
أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ کیا پس تو زبردستی کرتا ہی لوگون کو یہان تک کہ ہو جاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کیا سمجھ لیجے کہ یہہ آیت
منسوخ ہی سابقہ آیت قتال کے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ملک کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور توفیق اور قضا اسکی کے
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ اور کر دیتا ہی اللہ پلیدی یعنے عذاب کرتا ہی اللہ اوپر ان لوگون کے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اسکے کی اور بخل
نون کے بھی قرات ہی یعنے کرتے ہین ہم عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مشرکون کو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین کہ دیکھو کیا کچھ ہی آسمانون کے ہی اور زمین کے ہی عجایب عجایب پیدایش اللہ کی تو کہ قدرت حق تم پر
ظاہر ہو وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اور نہین نفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سنا کلام ڈرانیوالونکا یعنے رسولون کا عذاب الہی کو
اُس قوم سے کہ نہین ایمان لاتے یا اُس گروہ سے کہ بیچ علم اور حکمت میرے کے واقف ہی کیا ایمان نہین لاوین گے فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلِهِمْ پس نہین انتظار کرتے یہہ مشرک مکہ ونکا یعنے واقعونکا مانند واقعون ان لوگون کے کہ گذرے ہین پہلے ان سے جیسے قوم عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور
اہل سبا کہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہی قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ مین نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے
انتظار کرنیوالون کے ہون ہلاکت ہونے تمھارے کا ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا پھر نجات دی ہم نے پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹلانیوالون پر اترا اور
نجات دی ان لوگونکو جو ایمان لائے انپر كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ اسی طرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکون کے نجات دینا
ایمان والونکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای کے والو اگر ہو تم بیچ شک کے صحت دین میرے سے اور مین تمھین بتا دون دین اپنا
پس نہین عبادت کرتا مین ان لوگون کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتون سے اور فرشتون سے ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض کرتا ہی یعنے مارتا ہی تمکو سمجھ لیجے کہ
تخصیص وفات کی تہدید ہی کیونکہ مشرکون کا بعد موت کے وقت غذا کا ہی وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والون سے ساتھ احکام الہی کے اور اخبار انبیا کے
وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کر منہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے درانحالیکہ مایل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَلَا
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور مت ہو شرک لانیوالون سے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ
اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دیوے تجھکو اگر عبادت کرے تو اسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت کرے تو اسکی فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ
الظَّالِمِينَ پس اگر کی تو نے البتہ عبادت پس تحقیق تو اس وقت ظالمون سے ہی کہ وضع عبادت نا غیر موضع مین کی وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ
بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ اگر لگا دے تجھکو اللہ کچھ مرض یا شدت یا فقر پس نہین کھولنے والا اوسکے سوا مگر وہ کہ اللہ ہی وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ

لِفَضْلِهٖ اور اگر ارادہ کرے ساتھ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا فضل اسکے کو سمجھ لیجئے کہ یہان فضل موضع ضمیر مین واقع ہی سو
دلیل ہی اسپر کہ اللہ تعالی فضل کرنیوالا ہی نیکیان پہنچاتا ہی بندون کو بغیر استحقاق انکے کے یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ پہنچاتا ہی فضل اپنے کو
ساتھ اس شخص کے کہ جسکو چاہتا ہی بندون اپنے سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ اور وہ ہی بخشنے والا پس اسکی مغفرت سے بسبب اپنے معصیت کے نا امید
مت ہو مہربان ہی پس ساتھ طاعت اسکے کے امید رحمت کی رکھو قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ کہہ ای لوگو تحقیق آیا ہی تمہارے
پاس کلام سچا یا پیغمبر صادق پروردگار تمہارے سے اور کچھ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۝ پس جسنے راہ پائی ساتھ ایمان اور
متابعت نبی آخر الزمان کے پس سوا اسکے نہین کہ راہ پاتا ہی واسطے جان اپنی کے کہ اسکا نفع اسی کو ملتا ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا اور جو کوئی
گمراہ ہوا ساتھ انکار اور جھٹلانے کے پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی کا اسیکے طرف پھرتا ہی وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ
اور نہین مین اوپر تمہارے داروغہ کہ تمہارے کام میرے سپرد ہون بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے کہ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ
وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف تیرے ساتھ عمل کرنے اور پہچاننے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہان تک
کہ حکم کرے اللہ ساتھ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھ قتال بت پرستون کے اور جزیہ لینے کتابی کے وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ اور وہ بہتر ہی سب حکم
کرنیوالون سے کیونکہ حکم مین اسکے مطلق خطا اور جور نہین یا جاننے والا ہی چھپی چیزون کا اسے احتیاج شاہدون کی نہین بیت ذرہ ذرہ کا اسے
ہی علم کچھ اخفا نہین سب ہین محکوم اسکے رافت وہ ہی خیر الحاکمین ؛ سورۃ ہود مکی ہی ایکسو تیئیس آیتین ہین اور ایکہزار سات سو پندرہ
کلمے ہین اور سات ہزار پانچ سو سینٹھ حرف ہین فواصل اسکی دق ظلم بطن ضرور ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ یونس کے یہہ ہی کہ ختم سورہ یونس کا ساتھ
ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورہ ہود کا ساتھ ذکر احکام آیات قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہی کہ مقطع اوسکا ہو
خیر الحاکمین ہی اور مطلع اسکا احکمت آیاتہ سورۃ ہود مکیۃ وھی مائۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وثلث وعشرون آیۃ

الر یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد انکی سمجھ سے باہر ہی یہہ اللہ کا بھید ہی کہ وہی جانے یا جسے وہ جتادے وہ
سمجھے شعبی سے کسینی معانی مقطعات کی پوچھی کہا کہ سر الہی ہی مت پوچھو بعضون نے کہا ہی کہ معنے الر کی انا اللہ داری ہین یعنے مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون
طاعت مطیعون کی اور معصیت عاصیونکی اور ہر یک کو موافق عمل اسکے کے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور وعید دونو کو شامل ہی نظم سوچ رافت
کہ یہہ کلام مجید مشتمل ہی بوعدہ اور بوعید مومنون پر تو فرح لاتا ہی کافرونکو بہت ڈراتا ہی كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ یہہ ایک کتاب ہی کہ محکم کئی گئی
ہین آیتین اسکی ساتھ حجتون اور دلیلون کے یا منتظم ہوئی ہین ساتھ نظم محکم کے کہ کچھ خلل اور نقصان کا ان مین دخل نہین ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۝
پھر جدا جدا کی گئی ہین سورتین آیتین یا تفصیل کی گئی ہین ساتھ ان چیزون کے کہ جنکی بندونکو احتیاج ہی نزدیک حکمت والے یا حکم کرنیوالے خبردار کے سے اَلَّا تَعْبُدُوْۤا
اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ کو اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ تحقیق مین واسطے تمہارے اسکی طرف سے ڈرانیوالا ساتھ عذاب کے شرک اور
طغیان پر اور خوش خبری دینے والا ساتھ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى
اَجَلٍ مُّسَمًّى اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اوسکے گناہون سے زمان آیندہ مین تو کہ فائدہ دے تمکو فائدہ
اچھا یعنے عمر تمہاری بڑی کرے تو کہ لوگ تم سے نفع لین یا بیغمی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر مقدر ہی محققون نے کہا ہی کہ متاع حسن رضا ہی
اس چیز پر جو ہاتھ لگی نعمت سے اور صبر ہی اس شی پر جو پیش آوے محنت سے لطائف امام قشیری مین ہی کہ برخورداری نیک وہ ہی کہ حاجت لوگونکی تیرے
ہاتھ سے بر آوے بیت خلق کو نفع رافتا پہنچا کہ متاع حسن یہی ہی بس وَیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیویگا ہر برائی والے کو ثواب برائی اسکے کا

دنیا اور دین مین ابن مسعود سے مروی ہی کہ ذو فضل وہ شخص ہی کہ حسنات جسکے فاضل ہون سیئات اسکے سے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ ہی کہ دیوان
ازل مین جسکے نام پر فضل لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اُس سے ہوگا **بیت** ازل مین جسکو لکھا ہی سعید ای رافت ابد تلک وہ سخاوت سے
بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم ای کافرو اسلام سے اور متابعت میری سے پس تحقیق ڈرتا ہون مین
اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہی یا دن بدر کا ہی یا روز شدت اور مشقت کا کہ کفار قحط مین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے اِلَی اللّٰہِ
مَرْجِعُکُمْ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمہاری وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی پھرانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اسکے اختیار
مین ہی لکھا ہی کہ بعضے مشرک کہ عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اُسے مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپسمین ملکر کہنے لگے کہ جب پردے
چھوڑے اور اپنے آپ کو کپڑون مین چھپاوین ہم اور دلون مین دشمنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھین ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَلَآ اِنَّھُمْ
یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ خبردار ہو کہ کافر پیٹتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب میرے مین یعنے دلون مین دشمنی رکھتے ہین تو کہ چھپ جاوین اللہ سے
اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ خبردار ہو جسوقت لپیٹتے ہین وہ کپڑے اپنے بچھونے پہ لپیٹتے ہوئے جانتا ہی اللہ
جو کچھ چھپاتے ہین سینون مین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین زبانون سے اپنے **بیت** علم حق ہی ظاہر و اخفا ہی ایک تیرا پنہان اور تیرا پیدا ہی ایک اِنَّہٗ عَلِیْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو یا ذات الصدور دل ہین کہ اسکے مضمرات اسپر ظاہر ہین **بیت** خطرۂ دل سے خدا آگاہ ہی
سر سینے کا علیم اللہ ہی اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیت اخنس بن شریف کی شان مین نازل ہوئی ہی وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین آکر
اپنی خیر خواہی اور دوستی کو تقریر دلچسپ مین بیان کیا کرتا تھا لیکن ظاہر اسکا خلاف باطن تھا **بیت** اندرون اوسکا بھرا ظلمت سے تھا اور برون دیکھو تو
پر طلعت سے تھا حق تعالی نے اسکو یہہ آیت بھیج کر ظاہر کر دیا تا کوئی صفائی ظاہری اسکی دیکھ کر ظلمت باطنی اسکے سے غافل نہو **نظم** روشنی پر ظاہری
رافت نہ جا دیکھ باطن کو جو ہی اہل صفا مار ہی ظاہر مین پر نقش و نگار لیک باطن مین بڑا ہی زہر دار ایسے ہی حال منافق جان تو صورت و
معنی یہ ہین پہچان تو نیک صورت مین ہین اور معنے مین زشت جسطرح سے ہووے زر اندود خشت صورت ظاہر کا کیا ہی اعتبار چاہئے باطن مصفا بے
غبار جسکا باطن صاف ہی آئینہ وار دیکھتا ہی جلوۂ روئے نگار اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہی جلوہ کہہ وہ پر کدورت کسکا ہی وَمَا مِنْ
دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہی رزق اسکا یعنے سب حیوانات کو رزق دیتا ہی لفظ علی کا بسبب
کمال فضل اور رحمت کے لایا والا اسپر لازم کچھ چیز نہین بعضون نے کہا ہی کہ علی بمعنی من ہی یعنے روزی سب کی اللہ سے ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے رزق سبکا مفوض
بحق تعالی ہی چاہے کشادہ کرے چاہے تنگ کرے ہی رزق الی اللہ سبکا رافت سچ علی اللہ رزقنا کو ستم ہی منسوب اپنے جانب اگر کرین روزی
خدائے کو وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا اور جانتا ہی اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرام گاہ کی انکے بعد وفات کے صاحب کشاف نے لکھا ہی
کہ مستقر مسکن حیوانات ہی زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار انکی ہی پہلے اس استقرار کے جیسے صلب اور رحم اور بیضہ سے عالم مستقر و مستودع ہی خدا ہی کو اور سبکو وع
کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ہر ایک جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع سے بیچ کتاب روشن اور بیان کرنیوالی کے ہی کہ لوح محفوظ ہی وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ
سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اور اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے ایام دنیا سے کہ اول اتوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے
عرش اسکا اوپر پانی کے بعضے تفسیرون مین لکھا ہی کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اسنے نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر باد کو پیدا کر پانی کو اسپر رکھا اور عرش کو پانی پر
قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر عجایب قدرت الہی ہی اور حق تعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانے والونکا کرے تو کہ ظاہر ہو جاوے کون تم مین سے بہتر ہی عمل مین یعنے شکر مین اس نعمت پر یا تصدیق مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عرش کے ٹھہرنے پر اوپر پانی کے اور پانی کے قرار پر اوپر باؤ کے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اٹھائے جاؤ گے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں یہہ بات جو بعث کی کہتے ہو مگر جادو
ظاہر بیچ فریب کے یا بطلان کے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اور اگر ڈھیل دیوین ہم اُنسے عذاب کو کہ وعدہ
کیا ہے ہمنے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت معلوم تک البتہ کہینگے کھلی سے کس چیز نے بند رکھا ہے عذاب کو اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ خبردار ہو جسدن آویگا انکے پاس عذاب وہ دن بدر کا ہے نہ پھیرا جاویگا انسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل جبرئیل کا ہے مستہزئین کو چنانچہ انا
کفیناک المستہزئین سے نکلتا ہے کہ سورہ حجر مین آویگا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور گھیر لیویگی انکو وہ چیز کہ تھے ساتھ اسکے
جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اسکو حاق فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے تحقق وقوع کے واقع ہے گویا کہ گھیر لیا ہے انکو عذاب نے وَلَئِنْ
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ اور اگر چکھاوین ہم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت اسکی معلوم کرے پھر کھینچ لیوین ہم اس سے
اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ تحقیق وہ البتہ ناامید ہے بسبب بے صبری کے اور نہ رکھے اعتماد اوپر کرم ہمارے کے ناشکر ہے بیچ نعمت گذشتہ کے وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ
نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اور اگر چکھاوین ہم اسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لکھی تھی اسکو
جیسے فقر اور بیماری البتہ کہیگا کئین برائیان مجھ سے یعنے مصیبتین جو مجھ سے نہین دور ہوین اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ خوشیان کرنیوالا اور
مغرور نعمت پر شیخی خور ہے اور فرح اور فخر نے اسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
كَبِيْرٌ ۝ مگر جن لوگون نے کہ صبر کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے انکے بخشش ہے گناہونکی
اور ثواب ہے بڑا کہ اقل اسکا جنت ہے سمجھ لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہے کہ تمام نعمتین بہشت کی اسکے مقابلے مین محقر ہین بیت تیرے لقا کے لئے مانگتے
ہین جنت ہم یہہ سب نعم سے بڑی جانتے ہین نعمت ہم لکھا ہے کہ کفار عرب عناد حضرت سے رکھتے تھے اور ٹھٹھے سے کہا کرتے تھے کہ اللہ نے کیون
نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمھارے تصدیق کو اتارا آپ انکے استہزاء سے تنگدل ہوئے اللہ تعالی نے واسطے خوشی حضرت کے کہ ادائے رسالت کئی جاوے اور
رد اور انکار کفار سے تنگدل نہون یہہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ پس شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے امام ماتریدی نے
کہا ہے کہ یہان استفہام بمعنے نہی ہے یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے مخالف رائے مشرکون کے وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ اور تنگ ہو جاتا ہے ساتھ اظہار اسکے کے سینہ تیرا اس خوف سے کہینگے کیون نہ اتارا گیا اوپر
اوسکے خزانہ کہ لوگون کو بانٹتا سب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھ اوسکے فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا سو تو اس گفتگو سے انکے ادائے رسالت سے مت تبت
اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے ڈرا دینا تیرا کام ہے پس تو اسمین قصور مت کر اور انکار سے کسی کی دل تنگ نہو وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے نظم غیر حق سے اپنے منہہ کو موڑ تو کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو کر توکل اوسپہ وہ ہے
کارساز اسکے ہی درگاہ مین لا روئے نیاز حاسدون کے کہنے سے مت ہو ملول ہے وکیل اللہ تیرا اے رسول اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے
ہین کافر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ لیا ہے قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اللہ کا کلام نہین ہے قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ کہہ
پس لے آؤ دس سورتین مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھ لے ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہے کہ اگر تمھارے گمان مین یہہ ہے کہ قرآن مین نے بنا لیا ہے تو
تم بھی بنا لاؤ کہ فصحائے عرب ہو مجھ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص و اخبار اور مشاق انشا و اشعار ہو وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور پکارو یاری و مددگاری کے واسطے جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ کلام بنایا ہوا

Digitized by Google

ہی اور جو وہ دس سورہ بنانے مین عاجز ہوئے تو آیۃ آئی کہ فاتو بسورۃ مثلہ پھر عجز انکا ایک سورت بھی بنانے مین سب پر کھل گیا فان لم یستجیبوا لکم پس اگر نہ قبول کرین واسطے تمھارے سورتین بنالانا جو انسے کہا ہی مخاطب پیغمبر ہین ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے ہی یا موسنین مین کہ وہ بھی حضرت کی حمایت کر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمھین بنالاؤ مثل قرآن کے پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فاعلموا انما انزل بعلم اللہ پس جانو تم یہہ وہ اتارا گیا ہی ساتھ علم خدا کے کہ خاصہ اسیکا ہی اور وہ علم ہی کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہی کہ فاعلمی خطاب واسطے مشرکون کے ہی وان لا الہ الا ھو اور جانو یہہ نہین مستحق عبادت مگر وہ کہ عالم ہی اس چیز کا جو غیر اسکا نہین جانتا اور قادر ہی اسپر جو سوا اسکے کوئی نہین کر سکتا فھل انتم مسلمون پس آیا ہو تم فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنے امر بھی ہو سکتا ہی یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن سے متحقق ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف کہیے جیسے جلالین مین ہی تو بھی استفہام بمعنے امر ہی یعنے اسلام لاؤ بعد اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہی کلام الہی کوئی مثل اسکے نہین بنا سکتا من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا جو کوئی ہی پستی ہمت سے ارادہ کرتا ہی زندگانی دنیا کا اور آرایش اسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے مراد اس سے منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاری اور زاد المسیر مین ہی کہ عام ہی سب لوگون کو کہ جو کوئی بدلے اعمال حسنہ کے دنیا مانگے نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون پورا دین گے ہم طرف انکے جزا عملون انکے کی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کیے جاوین گے یعنے انکی جزا کچھ کم نہ کرین گے اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار یہی ہین وہ لوگ کہ نہین واسطے انکے بیچ گھر آخرت کے مگر آگ دوزخ کی کیون کہ صورت اعمال کا اجر انکو دنیا مین دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا سو آخرت کیواسطے آمادہ کیا وحبط ما صنعوا فیھا اور کھویا گیا جو کچھ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا متفرع نیت کے اخلاص پر ہی سو انکی نیتین اعمال مین خالص نہ تھین وباطل ما کانوا یعملون اور جھوٹھا ہو حقیقت مین جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر انکے سے افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہی اسکے ایک شاہد اللہ کیطرف سے کہ قرآن ہی برابر ہوگا اس شخص سے کہ نیت دنیا مانگی اور اعمال جو بر ثواب نہ کرے بعضون نے کہا ہی کہ دلیل والے موسنین اہل کتاب ہین یا ہر موسن مخلص ہی اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع انکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہی جو حافظ اور نگہبان آپ کا تھا یا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ جسنے دیدہ انصاف سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرہ شریف مین مشاہدہ کیے بلیت جسنے دیکھا وہ چہرہ والا کہا سبحان ابی الاعلی اور بعضے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہی اور یتلوہ بمعنے قرات ہی اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام یا اعجاز اور نظم قرآن ہی اور اگر یتلوہ بمعنے بینہ ہو تو شاہد انجیل ہی ہے اور زاد المسیر مین ہی کہ انجیل تابع قرآن کے ہی تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہی ومن قبلہ کتاب موسی اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے تابع اسکے نبی کتاب، موسی کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی امی کے اور بشارت مین وجود باجود انکے کے تابع ہی اور موافق ہی قرآن کے امامًا ورحمۃ دران حال کہ توریت پیشوا تھی وبندارون کی اور رحمت تھی انکی جنپر نازل ہوئی تھی اولئک یومنون بہ یہہ لوگ کہ صاحب بینہ ہین ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ قرآن کے گروہون مین سے کہ عداوت کیے ہین پس آگ دوزخ کی ہی جگہہ وعدے اسکے کی ضرور وہان جاویگا فلا تک فی مریۃ منہ پس مت ہو بیچ شک کے اس وعدہ گاہ سے انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یومنون تحقیق وہ وعدہ حق ہی پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اور کون شخص ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ باندھ لیتا ہی اوپر اللہ کے جھوٹھ یعنے نفی وحی کی اسکے کرتا ہی یا اثبات شریک کا واسطے اوسکے کرتا ہی اولئک یعرضون علی ربھم ویقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم یہہ لوگ مفتری روبرو لائے جاوینگے اوپر پروردگار

اپنے کے اور کہین گے گواہ یعنے کراماً کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے یا اعضا اور جوارح انکے گواہی دین گے کہ یہہ لوگ وہ ہین جو عناد سے جھوٹھ بولتے
تھے اوپر پروردگار اپنے کے ساتھ پکڑنے اولاد اور شریک کے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ خبردار ہو لعنت ہی اللہ کی اوپر ظالمون کے یعنے کافرون کے
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین ساتھ اسکے
کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہی ساتھ کجی کے راستی سے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرت کے وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا
واسطے تاکید کفر انکے کے ہی ساتھ قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ یہہ لوگ کافر نہ تھے
عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دنیا کے اور نہ تھا واسطے انکے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب اللہ کا ان سے اٹھا دیتا بلکہ يُضٰعَفُ
لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے انکے عذاب یعنے دوبار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ ہین اورون کو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ نہ تھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سننے کی حق بات کے کیونکہ اسکے سننے سے بہرے تھے اور نہ تھے دیکھتے آیات قدرت کو کیونکہ اسکے
دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے انکا زیان
انھین پر پڑا اور کھویا گیا انسے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے بتون کی شفاعت سے اور فرشتون کی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ
نہین شک اور شبہ یہہ کہ وہ بیچ گھر آخرت کے وہ ہین ٹوٹا پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالون سے کیونکہ عبادت بتونکی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہی اور متاع
دنیا نے فانی عوض نعیم عقبی باقی کی لی ہی اور اس سودے مین ٹوٹا ظاہر ہی نظم دیکے دین را فتانہ لو دنیا کہ یہان رنج وہان ہی آسایش بدلے باقی کے لو
نہ فانی کو کہ باین بیع غبن ہی فاحش اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان
لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی کی طرف پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع
ہوئے یہہ لوگ رہنے والے جنت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ جنت پر نعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ مثال
دونون فرقونکی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والے کے اور سننے والے کے ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دونون
فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال مین اور تامل نہین کرتے تم اس تشبیہ مین سمجھ لیجئے کہ کافرون کو اندھے اور بہرے سے
تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور کلام قادر مطلق کو دیکھتے سنتے نہین اور تشبیہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے
اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقایق مین ہی کہ اندھا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھے اور بہرا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا
وہ ہی کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اس سے بچے اور شنوا وہ ہی کہ حق کو حق سنے اور اسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور
اس سے حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہی کہ دیدہ بصیرت اسکے نے ساتھ کحل بے بصر کے جلا پائی ہو اور سمیع وہ ہی کہ گوش ہمت اسکے نے ساتھ گوشوارہ بے سمع کے
گردن اٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھیگا اور جو ساتھ حق کے سنے گا سوا حق کے نہ سنیگا نظم جو گوش کہ را فتا بحق مووے وا وہ بات کسی کی کب سنے غیر خدا
جو دیدہ کہ حق مین ہی وہ کب دیکھے ہی کونین مین موجود کوئی حق کے سوا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکی کے
پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر
اللہ کی اگر تم اسکی عبادت نکروگے اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن درد دینے والے کے سے دن کی صفت
ساتھ الیم کے قبیل اسناد مجازی کے ہی واسطے وقوع الم کے بیچ اسکے فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا پس کہا سردارون نے
جو لوگ کہ کافر ہوئے تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھ کو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے ہم کہ سبب تخصیص تیری کا ہو ساتھ نبوت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عجب بیوقوف تھے صورت انبیا کی اپنی ہم شکل دیکھ کر ہمسری کرنے لگے حقیقت انکی دریافت نکی **نظم** ہمسری کرنے لگے با انبیا بولے جو کچھ ہم ہین سو ہین
اولیا آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی انمین کیا بیشی ہی کیا ہم مین کمی جو ہمین ہی خواب و خور سو انکو ہی اور جو حاجت ہی ہمین اور انکو ہی
یہہ نکی دریافت اندھے پن سے شی یہان زمین و آسمان کا فرق ہی گو کہ صورت مین ہین یکسان سب بشر پر بمعنے فرق ہی کر تو نظر حسن
اور خس کی ہی صورت گرچہ ایک لیک معنون مین یہہ گھاس اور وہ ہی نیک ایسے ہی یہہ اور وہ ہم شکل ہین ظاہرا پابند شرب و اکل ہین
پر بمعنی یہہ کہان اور وہ کہان ہی بڑا فرق زمین و آسمان انبیا و اولیا مین پاک فہم یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ
اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ اور نہین دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر ان لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھ مین یعنے تمپر ایمان
لائے ہین بے فکر اور بے تامل یا بے پیرو تمھارے اراذل ہین بادی الرای مین یعنے جو انپر نظر کرتا ہی رذال پن انمین دیکھتا ہی وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا
مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارونکو اوپر ہمارے کچھ بڑائی جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھارے
لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور پیروی کرنیوالونکو تمھارے علم مین ساتھ تصدیق تمھاری کے
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتَانِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ کہا نوح علیہ السلام نے ای قوم میری کیا دیکھا
تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہون مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہی پس چھپائی
گئی وہ دلیل اوپر تمھارے عمیت بضم عین اور تشدید میم بمعنے اخفیت کہ لکھی گئی قرات حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہی اور باقی قاری عمیت پڑھتے
ہین یعنے چھپی رہی اوپر تمھارے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كَارِهُوْنَ کیا لگا دیوین گے ہم تمکو وہ زحمت یا لازم کر دینگے ہم تمکو قبول اسکا یہان بعضون نے
استفہام بمعنے اثبات کہا ہی یعنے لازم کر دینگے ہم تمکو ماننا انکا اور بعضون نے بمعنے نفی کہا یعنے نہین لازم کر دینگے ہم تمکو ماننا اسکا اور حال انکا کہ تم اسکو ناخوش رکھنے والے
ہو قتادہ رضہ نے کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کر دیتے انپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار مین پروردگار ہی کے ہی **بیت** چاہے
گمراہ کرے چاہے ہدایت فرمائے اسکے مملوک ہین سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور ای قوم میری نہین مانگتا
مین تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھ مال جو تمپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہی کہ سردارون نے قوم کے کہا ای
نوح رذالونکو اپنی مجلس سے نکال دے تاکہ ہم ساتھ تیرے ہم جلیس ہون نوح علیہ السلام نے جواب مین کہا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہین
ہون مین ہانکنے والا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ تحقیق وہ ملنے والے ہین جزا پروردگار اپنے سے اور دولت قرب سے
مشرف ہونگے پس مین کیونکر انکو اپنی مجلس سے نکالون وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ولیکن مین دیکھتا ہون تمکو ایک قوم کہ نہین جانتی قدر انکی وَيٰقَوْمِ
مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور ای قوم میری کون شخص مدد دے مجھکو اور باز رکھے عذاب خدا سے اگر ہانک دون مین انکو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس
نہین نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا ای نوح تو وصف انکی بیان کرتا ہی اور یہہ ظاہر مین تجھ سے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہین کہتا مین تم سے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو تو کہ باطن
سے لوگون کے خبر دون وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون تو کہ تم کہو وما انت الا بشر مثلنا نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے وَلَآ اَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ اور نہین کہتا مین واسطے ان لوگون کے کہ حقیر دیکھتے ہین آنکھین تمھاری اور جہت فقر انکے کے تم انکو رذالے کہتے ہو لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ
خَيْرًا کہہ ہرگز نہ دیویگا انکو اللہ بھلائی کیونکہ اللہ تعالی نے انکے واسطے بہتر چیز تیار کی ہی اس سے کہ تمکو دنیا مین دی ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہی نفسون انکے ہی صدق اور اخلاص سے اور اگر مین حکم انکے اسلام کے ظاہر نکرون اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق مین اسوقت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جاوین ظالمون سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہیے قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ
کہنے لگے اے نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہم سے پس بہت کیا تو نے جھگڑا ہم سے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب سے اگر ہے تو سچون سے وعید اپنے مین
قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ لے آئیگا تمہارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہے گا جلد یا دیر مین اور نہین تم عاجز
کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے سے وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ اور نہ فایدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہون
مین یہہ کہ نصیحت کرون مین تمکو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا یہہ کہ گمراہ کرے تمکو هُوَ رَبُّكُمْ وہ پروردگار تمہارا ہے اور تصرف کرنیوالا تم مین موافق ارادے اپنے کے وَاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ اور طرف اسی کے پھیر جاؤ گے تم اور جزا اپنے کئے کی پاؤ گے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہے نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالی فرماتا
ہے کہ ہمنے نوح کو کہا کہ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ کہہ اگر باندھ لیا ہے مین نے اسکو پس اوپر میرے ہے وبال گناہ کرنے میرے کا
اور مین بے تعلق ہون اس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترائے وحی کی نسبت میری طرف کرتے ہو وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ
اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۵ اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے قوم تیرے سے مگر جو ایمان لا چکے پس مت غم کھا ساتھ اس چیز کے کہ ہین
کرتے جھٹلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فایدہ دعوت کا منقطع ہوا عذاب آن پہنچا حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کر وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اور بنا کشتی کو
ساتھ نگاہداشت ہماری کے یا ساتھ آنکھون ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل تیرے ہین اور ساتھ وحی ہماری کے کہ تجھکو کی ہے اسکے بنانے مین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے
کہ نوح علیہ السلام نہین جانتے تھے کہ کشتی کسطرح بناوے وحی آئی کہ بنا مثل سینہ مرغ کے وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ اور مت گفتگو کر ساتھ
میرے بیچ حق ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے انکا دفع عذاب مجھ سے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث مین ہے کہ نوح علیہ السلام نے جب کشتی مانگی حکم ہوا
تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس مین وہ درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند متولد نہ ہوا اور اطفال بالغ ہو گئے انھون نے بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح
علیہ السلام سے آبا کی کشتی بنانے مین مشغول ہوئے وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ اور بناتا تھا نوح کشتی کو وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ اور جب گذرتے تھے اوپر
اسکے سردار قوم اسکے کے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان مین پانی سے دور کشتی بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہان ہے اور بعضے کہتے
تھے کہ اول نبی تھی اور آخر بڑھی ہوئے قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ کہا نوح علیہ السلام نے اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم ہم سے پس ہم بھی
ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے ٹھٹھا کرتے ہو تم فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہے
کہ آویگا اسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اسکو دنیا مین کہ وہ غرق ہے اور اتر آویگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہے پس نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی
دو برس مین تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند یا تینتیس گز اور اسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے
حکم الہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہایم کو نیچے کے درجے مین اور آدمیون کو درمیان کے گھر مین ساتھ اسباب ضرور کھانے
پینے کی جگہہ ٹھہرائی حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ یہان تک کہ جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہ السلام اسمین روٹیان پکاتی تھین وہ میراث
مین نوح علیہ السلام کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ کہا ہمنے نوح ع کو کہ چڑھا بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا
دو عدد نر اور مادہ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ اور اہل اپنے کو بھی کشتی مین چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا پہلے سے اوپر انکے حکم ہمارا ساتھ ہلاکت کے مراد اس سے کنعان اور واعلہ
ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام کے تھے اور چڑھا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ اور نہین ایمان لائے تھے ساتھ نوح علیہ السلام کے
مگر تھوڑے لوگ کہ زوجہ مسلمہ انکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جوروین انکی اور بہتر مرد اور زن سوا انکے کہ سب ملکر حضرت نوح سمیت اسی
آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سب کو کشتی کے پاس بلا کر کھڑا کیا اور سرپوش کشتی پر ڈھانکا پھر اوپر زمین سے پانی نے جوش مارا اور ادھر آسمان سے آب بلا اترا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اور کہا حضرت نوح نے انکو سوار ہو بیچ کشتی کے ساتھ نام اللہ کے یعنے بسم اللہ کہو وقت چلنے کشتی کے
اور تھامنے اسکے کے پھر تسمیہ تعلیم کر کر کہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مومنوں کا ہی جہاں ہی انپر کہ بلانے طوفان سے نجات
دیتا ہی سمجھ لیجے کہ مجرہا میں امالہ ہی نزدیک حفص کے اور امالہ کبری میل دینا فتح کا ہی طرف یے کے اور امالہ صغری میل دینا الف کا ہی طرف یے کے
وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور کشتی چلتی تھی ساتھ انکے درمیان موجوں کے کہ بڑائی میں تھیں مانند پہاڑوں کے وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ
وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان اپنے کو اور حال انکا تھا وہ کنارے میں اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا
انسے ظاہر اسلام کرتا تھا اور باطن میں ساتھ کفار کے دین میں موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ
اے بچے میرے سوار ہو کشتی میں ساتھ ہمارے اور مت ہو ساتھ کافروں کے کہ غرق ہو جاویگا قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ کہا کنعان نے بعضے کہتے
ہیں نام اسکا یام تھا شتاب جمعہ پکڑ لیتا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی سے بچا لیگا مجھکو ڈوبنے پانی کے سے قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہیں بچانیوالا کوئی آجکے دن عذاب خدا کے سے مگر جسکو رحم کریے اللہ بعضے کہتے ہیں عاصم بمعنے معصوم ہی اور فاعل
بمعنے مفعول آتا ہی جیسے ماءٌ دافق اور عیشہ راضیہ یعنے نہیں کوئی بچایا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتیں کرتے ہی تھے کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی
وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ اور حایل ہوگئی درمیان باپ بیٹے کے موج پس ہو گیا غرق ہونیوالوں سے سمجھ لیجے کہ نوح علیہ السلام کو نہ سے
یا ہند سے یا اور کسی مقام سے دسویں تاریخ رجب کے کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے زمین پر پھری جب واقعہ طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے
حکم الہی آیا وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور کہا گیا یعنے فرمایا اے زمین نگل جا
پانی اپنا جو نکالا ہی اور اے آسمان تھم جا اور کھینچ لے پانی جو برسایا ہی اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام جو پرا الہی ہوا تھا کہ کافر ڈوب جاوین
اور مومن بچ جاوین اور تھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل میں یا شام میں دسویں تاریخ محرم کے عاشورے کے دن اور طوفان تھے مہینے رہ وَقِيْلَ بُعْدًا
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور کہا گیا دوری ہی رحمت حق سے اور ہلاکت ہو واسطے قوم ظالموں کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے کشتی سے اترے واسطے
ادا نے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ اور پکارا
نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا اے پروردگار میرے تحقیق بیشا میرا کنعان اہل میرے سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہو گیا
اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہی اور تو بہتر حکم کرنیوالوں سے ہی کیا حکمت ہی اسمیں امام ماتریدی نے تاویلات میں کہا ہی کہ نوح علیہ السلام کفر سے اوسکے
آگاہ نہ تھے اگر آگاہ ہوتے یہہ سوال نکرتے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جو یہہ سوال کیا قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ
کہا حق تعالی نے اے نوح تحقیق وہ نہیں ہی اہل میں تیرے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تحقیق اسکا عمل ہی شائستہ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پس مت
سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہیں ہی تجھ کو ساتھ اسکے علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھ یا جسکا علم نہو تجھ کو جیسے کفر کا اپنے بیٹے
وہ مت پوچھ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو اس سے کہ ہو جاوے تو جاہلوں سے ساتھ سوال غیر جایز کے قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ کہا نوح علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بعد اس سے کہ سوال کروں میں
تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھ کو واسطے اسکے علم وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھ پہ ہو جاؤنگا میں
زیان کاروں سے قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ کہا گیا اے نوح اتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے کہ حاصل ہی تمہاری طرف سے یا سلام اور برکتے
کہ ہماری طرف سے ہی تجھ پر اور برکتوں کے اوپر تیرے یعنے تیری نسل چلی جاویگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کشتی والوں میں سے سوا اولاد نوح کے اور سیکی

نہیں ہی نسب تمام عالم مین تینون بیٹون کی انکے ہی عرب اور فرس اولاد سام ہین ترک اولاد یافث ہین ہنود اولاد حام ہین وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ اور سلام
اور برکت اوپر جماعتون کے اُن لوگون مین سے جو ساتھ تیرے ہین یا وہ لوگ کہ نکلینگے اُن جماعتون کے سے جو ساتھ تیرے ہین یعنے مومنین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ
يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور اُمتین ہونگی باشی تیرے ساتھ والون سے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم انکو دنیا مین ساتھ فراخی عیش اور کشادگی رزق کے پھر پہنچیگا انکو ہماری طرف سے عذاب دنیا
آخرت مین پر اوس کا فر ہین لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہین قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت مین اور کوئی کافر نہین مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب مین تِلْكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ یہ قصہ کہ مذکور ہوا خبرون غیب کی سے ہی ہمنے بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اسکو طرف تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا
قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا نہ تھا تو کہ جانتا انکو تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہین پہلے اس سے فَاصْبِرْ پس صبر کر اوپر ایذا کے قوم کی اور رنج تبلیغ احکام پر جیسے صبر کیا اولوالعزم نبیون نے صبر کر اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝
تحقیق عاقبت نیک واسطے پرہیزگارون کے ہی دنیا مین ساتھ فتح پانے کے اوپر اعدا کے اور آخرت مین ساتھ درجون اعلےٰ کے صبر کلید در مقصود ہی درود و جہان باعث بہبود
ہی چاہے مراد اپنی تو رہ باشکیب ہی وہی بے بہرہ جو ہی باشکیب وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی اُنکے ہود کو ذکر
برادری کا واسطے اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورۂ اعراف مین گذرا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا ہود علیہ السلام نے اے قوم میری عبادت
کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمھارے کوئی معبود برحق سوا اسکے اور تم اسکے شریک بتون کو ٹھہراتے ہو اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہین تم مگر جھوٹھ
باندھنے والے اوپر خدا کے شریک ٹھہرانے مین يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے قوم میری نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے مزدوری کا سمجھے
کہ سب پیغمبرون نے اپنے قوم سے بے طمعی اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فایدہ مند ہوتی ہی کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی جو جسمین ہووے وہ پند ہوتی ہی اثر
بہمان سود مند وعظ بھر اطمع کا ہی ایکان نفع کچھ اسکا ہی نہ یہان اور نہ وہان اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ نہین مزدوری
میری مگر اوپر اس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا مجھکو کیا پس نہین سمجھتے تم تو کہ سچے کو جھوٹے سے اور سچ کو جھوٹھ سے امتیاز کرو کہا ہی عاد یون نے دعوت
ہود علیہ السلام کی قبول نکی حق تعالیٰ نے اسکی شامت سے تین سال مینہہ نہ برسایا اور عورتون انکے کو بانجھ کر دیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین
واسطے زراعت کے طرف پانی کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور
اے قوم میری بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر آؤ عبادت غیر اسکے سے طرف اسکے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیج دیوے گا آسمان کو اوپر تمھارے
برسنے والا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور زیادہ دیگا تمکو زور طرف زور تمھارے کے یعنے فرزند دیگا تمکو تو انکی مدد سے دفع دشمنان پر قادر ہوگے پس اسکا کہا نہ
وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ اور مت پھر جاؤ مجھ سے اور حکم الٰہی سے درحالیکہ مصر ہو گناہون پر قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا انہون نے اے ہود نہین لایا تو
ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اور پر صحت نبوت اپنی کے اور حال آنکہ ہود علیہ السلام نے معجزے انکو دکھائے تھے انھون نے انکو حساب مین نہ لاکر کہا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ
اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہین ہم چھوڑنے والے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا ہی ایک اللہ کی عبادت کرو اور سب کو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہ کہ آسیب پہنچایا ہی
تجھکو بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ بوجھ کے کہ عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام کو دیتا ہی تجھے انھون نے دیوانہ کر دیا
ہی کہ جو خلاف عقل باتین تجھ سے سنے مین آتی ہین قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین
شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ تم شریک لاتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ سوا اللہ کے یعنے
عبادت اوسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھ سے سب تم اور تمھارے بت پھر مت ڈھیل دو تم مجھکو ہلاک کرنے مین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ
تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور آورون مالدارون کے ہوئے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کر کر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ باوجود اس

Digitized by Marfat.com Muhammad Yusuf Amin maktabah.org

اس قدر کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے بیت راقتا اللہ کا جو ہوا سے خطرا ہی کیا حامی جب ہو خدا پھر خوف اعدا کا ہی کیا
اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حق تعالی اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ تحقیق مین نے توکل کی اوپر اللہ کے پروردگار میرا اور پروردگار
تمہارا ہی اور اپنی فہم اسپر چھوڑدی مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہی پیشانی اسکی یعنے مالک اسکا ہی
اور قہر اور غالب اسپر پیشانی پکڑنا تمثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اسکے کی ہی اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے
ہی کہ حق اور عدل ہی جو اسپر توکل کریگا اسکو ضایع نہ چھوڑیگا بحر الحقایق مین ہی کہ صراط مستقیم وہ ہی کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ
اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھ سے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچا دی ہی مین نے تمکو وہ چیز کہ پہنچا گیا تھا مین ساتھ
اسکے طرف تمہارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ اور جانشین کردالیگا تمہارا پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمہارے وَلَا
تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانے سے اور دعوت حق نمان نے سے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر
ہر چیز کے نگہبان ہی ے قول و فعل و حال بندونکا نگہبان ہی خدا نیک و بد جیسکہ ہونگے ویسے دیویگا جزا جب کفار قوم ہود کے علی ہذا نبینا و علیہ
الصلوۃ والسلام ان باتون ویسے پند پذیر نہوے حکم الہی انکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا ھُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا اور جب آیا
حکم ہمارا ساتھ اسکے وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سب کو ساتھ ہود کے بچا دیا ہمنے عذاب سے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّیْنٰھُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ
اور نجات دی ہمنے انکو عذاب کاڑھی سے اور وہ ہوا گرم دوزخ کی تھی کہ انکے نتھنون سے گھس کر شر سکا ہون سے نکل گئی تمام اندامون کو انکے ٹکڑے ٹکڑے کر گئی
وَتِلْکَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو دیار احقاف مین دیکھتے ہو قوم عاد کا ہی کہ انکار کیا انھون نے ساتھ نشانیون پروردگار
اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَہٗ اور نافرمانی کی پیغمبرون اللہ کے کی سمجھ لیجئے کہ ایک پیغمبر کا حکم نہ ماننا سب پیغمبرون کا خلاف امر کرنا ہی وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ
عَنِیْدٍ اور پیروی کی حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی کی اسکی کہ انکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو انکو طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا
وَاُتْبِعُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور پیچھے بھیجے گئے ہیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے آلا اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّھُمْ خبردار ہو تحقیق
قوم عاد نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے آلا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ ھُوْدٍ خبردار ہو لعنت ہی واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دور رحمت
کی ہیں اور بعضون نے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق عذاب ہی اور یہہ عاد اولی تھے کہ حضرت
ہود علیہ السلام پیغمبر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے
بھائی انکے صالح کو مراد اس سے اخوت نسبی ہی قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین کوئی
واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت سوا اوسکے ھُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اپنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنے آدم کو کہ پدر تمہارا ہی خاک سے پیدا کیا اور تم سب
اسیکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَکُمْ فِیْھَا اور زندگانی اور بقا دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین ہی کہ ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک
کی تھی یا تعمیر قدرت دی اوپر عمارت زمین کے تو کہ محل تمہنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوْہُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ پس بخشش مانگو اسسے
یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے عبادت غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہی بجہ دعا
قبول کرنیوالا قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ کہا انھون نے اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا پہلے اس سے
کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے بادشاہ اپنا کرین یا مشورت کار اپنا ٹھہراوین یا امید رکھتے تھے ہم کہ ہمارے دین مین تو ستدین
ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہی وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ

ضرر نہیں کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہہ عبادت کرین ہم اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتا ہی تو
ہمکو طرف اوسکے کہ توحید اور ترک عبادت اصنام ہی بیشک قلق مین ڈالنے والا اور گمان عقل کھونے والا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ کہا صالح علیہ السلام نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہون مین
اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اسنے مجھکو اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہی پس کون مدد دیویگا مجھکو اور چھڑویگا عذاب خدا سے اگر
نافرمانی کرون مین اسکی تبلیغ رسالت مین پس نہین تمکو طرف اسکے کہ پکارتا ہون اور تم مجھکو طرف دین اپنے کے بلاتے ہو اور مجھ سے جھگڑتے ہو فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ پس نہ زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیان کاری کے لکھا ہی کہ قوم ثمود نے بعد جھگڑنے کے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا
دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر سے ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ دکھا کر ناقے کے حق مین وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ
لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ اور کہا ای قوم میری یہہ ہی اونٹنی خدا کی واسطے تمہارے نشانی اوپر کمال قدرت اسکی کہ پس چھوڑدو
اسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اسکا تمپر نہین اور نفع اسکا واسطے تمہارے ہی وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝
اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب نزدیک یعنے اسی وقت عذاب آئیگا مہلت نہ کھائیگا فَعَقَرُوْهَا پس پاؤن کاٹ ڈالے
اسکے اور تفصیل اسکی سورہ قمر مین آویگی پھر بچے اسکے نے پہاڑ پر چڑھکر تین آواز کہنے صالح علیہ السلام اسوقت قوم مین تھے جب تشریف لائے لوگون نے
احوال اسکا بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین دن
بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتے کو تم پر عذاب آویگا ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ یہہ وعدہ ہی کہ نہین جھوٹھا کیا گیا لکھا ہی کہ بدھ کے دن منہ لٹکے زرد ہوگئے
جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس جب آیا حکم ہمارا
ساتھ عذاب انکے نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے ساتھ اسکے ساتھ فضل اور بخشش کے ہماری طرف سے نہ ساتھ عمل انکے
وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اسدن کے اور ہوسکتا ہی کہ مراد دن قیامت کا ہو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ تحقیق پروردگار تیرا
وہی زور آور نجات سومنین پر جو غالب ہلاک اعدا پر ہی وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا اون لوگون کو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ
کفر کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر مین ہی کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرون مین بیٹھے کہ قبرین کھودین اور عذاب کے منتظر
رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرون سے نکل کر ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے
ظاہر ہوئے پانون زمین پر سر آسمان پر پھیلے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی رخسارے چمکتے ہوئے بال سرخ
بزنگ مرجان افق چھپ گیا ثمودی یہہ حال دیکھتے ہی گھرون مین جا قبرون مین در آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ موتو علیکم لعنۃ اللہ یکبارگی سب مر گئے
گھرون مین انکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس صبح اٹھے یعنے ہوگئے بیچ گھرون اپنے کے مردے زانو پر گرے ہوئے كَاَنْ لَّمْ
يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرون کے وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے اس آواز سے جہان تک قوم ثمود تھے مشرق اور مغرب اور جنگل اور بہا
مین سب کو ہلاک کردیا مگر ایک ابوزعال کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوزعال کون تھا فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَ كَفَرُوْا
رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ خبردار ہو لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَآءَتْ
رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى اور تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور
میکائیل اور اسرافیل اوپر صورت جوانون سادہ روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے یا بکا قوم لوط کے یا دوام

خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرون کے ہوئے ایسے باپ کو ایسا بیٹا چاہئے **نظم** پدر ہووے تو ایسا ہو پسر ہووے تو ایسا ہو صدف ہووے تو ایسا ہو گہر ہووے تو ایسا ہو منور کر دیا سارا جہان مشرق سے تا مغرب اگر چرخ رسالت پر قمر ہووے تو ایسا ہو سمجھ لیجئے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے تھے وہ تفصیل اسکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم لوط علیہ السلام کے واسطے جبرئیل آئے تھے اور مژدہ ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کے واسطے لوط علیہ السلام اور اہل انکی کے اور سکان سے انکے سو تفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے قَالُوْا سَلٰمًا کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجنا کر قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے انکے جواب مین سلام ہی میرا بھی تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھ کر مہمان خانے مین بٹھا دیا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ پس نہ دیر کی کہ لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا اور دستر بچھا کر کہا کھاؤ انھون نے ہاتھ نہ ڈالا فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ انکے کہ مطلق نہین پہنچتے طرف کھانے کے انجان ہونے انسے اور جی مین چھپایا انسے خوف کیونکہ اس زمانے مین جسکو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اسکا کھانا نہین کھاتا تھا پس انکی بیگانہ پنی سے ڈرے کہ چور ہونگے اور ایذا کچھ مجھے دینگے پھر جب فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ کہا انھون نے اے ابراہیم ست ڈر تحقیق ہم فرشتے ہین بھیجے گئے طرف قوم لوط کے تو کہ عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ اور بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارا ہ بنت ہارون کھڑی تھی پردے کے پیچھے فرشتون کی باتین سنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانون کے سر پہ کھڑی تھی کیونکہ بوڑھی تھی فَضَحِكَتْ پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کیواسطے بعضے کہتے ہین کہ ہنسا اسکا تعجب کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان بن آئے یا عجب اسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصون سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادمون کے غرض ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ پس بشارت دی ہمنے اسکو ساتھ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہے کہ عورتونکو فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کا بی بی ہاجرہ سے اسمعیل نام فرزند تھا اور بی بی سارہ نے کچھ اولاد نہ تھی پس جب مژدہ فرزند کا سنا قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا کہا اے عجب ہے مجھکو کیا جنون گی مین اور حال آنکہ مین بوڑھیا مون کہ ایک کم سو برس کی عمر تھی اور یہہ خاوند میرا در حال کہ بوڑھا ہے کہ ایکسو بیس برس کی یا ایک سو بارہ برس کی تھی اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ تحقیق یہہ بات جو کہتے ہو تعجب کی ہے سمجھ لیجئے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کہا فرشتون نے بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہے تو حکم اللہ کے سے بیٹی وہ قادر ہے حق جو چاہے کرے عجب کیا ہے بوڑھونکو فرزند دیے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اوسکی اوتریں اے گھر والو سمجھ لیجئے کہ برکات یہہ ہین کہ تمام انبیائے بنی اسرائیل ابراہیم علیہ السلام سے اور بی بی سارہ ہی سے ہوئے اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اسکو خوشخبری اولاد کی جھگڑنے لگا فرشتون ہمارے سے بیچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہے کہ فرشتونکو کہا کہ تم ہلاک کروگے اس قریے کو جسمین سو مومن ہون کہا نہین کہا اگر نو ہون کہا نہین اسیطرح دس دس کم کرکر دس تک پہنچے پھر پانچ پھر ایک کا پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اسکے ہلاک کا ہمین حکم نہین ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا تحقیق اس گانو مین لوط اور بٹیان اسکے ہین فرشتونے کہا کہ ہم لوط اور اہل اسکے کو وہان سے نکال لینگے اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ تحقیق ابراہیم البتہ تحمل والا تھا شتابی بدکارون سے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنیوالا تھا اور تاسف کرنیوالا آدمیون سے رجوع کرنیوالا طرف جناب الٰہی کے تھا سمجھ لیجئے کہ مذکوران صفات کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرشتون سے جھگڑنا بسبب نرمی دل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ترحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا یَا اِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای ابراہیم منہہ پھیر لے اس جھگڑے سے
اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ تحقیق اب آیا ہی حکم پروردگار تیرے کا ساتھہ عذاب انکے کے وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہی
انکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھہ جھگڑے کے اور دعا کے پھر فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کر کر مؤتفکات کا راہ لیا وہ چار بستیان تھین ہر ایک مین
لاکھہ مرد شمشیر زن تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام وہان تھے انکو سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھہ انکے اور تنگ ہوا ساتھہ انکے دلمین سمجھہ لیجیے کہ کراہت مہمانداری کی نہ تھی بلکہ انکی اچھی شکلین دیکھہ
بدی قوم کی سے اندیشہ ناک ہوئے وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ اور کہا یہہ دن ہی سخت مجھہ پر لکھا ہی کہ حق تعالی نے فرشتون کو کہہ دیا تھا کہ جب تک لوط چار بار
بدی پر قوم کے گواہی نہ دے ہلاک نکیجو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھہ کر کہا کہ تمھین خبر بدکاری کی اس شہر والون کے نہین پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم آتی ہی مجھکو لیکن
کہتا ہون مین کہ بدترین عالم یہہ قوم ہین جبرئیل نے میکائیل کی طرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام انکو لیکر شہر کو چلے دروازے مین پہنچ کر
وہی بات پھر کہی شہر مین آکر پھر کہی گھر مین پہنچ کر پھر اسیکا اعادہ کیا چار گواہیان ہو چکین بعضون نے مہمانون کو لوط علیہ السلام کے دیکھہ کر اورونکو خبر کر دی
یا زن نے لوط علیہ السلام کے اکابر قوم کو کہہ دیا وہ دروازے پر لوط علیہ السلام کے آئے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس
قوم اوسکی ڈرتی ہوئی طرف اسکے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور پہلے اس سے کیا کرتے تھے برائیان لواطت اور کبوتر بازی اور صغیر زنی
محلون مین اور سر راہ بیٹھنا استہزا کے واسطے جب قوم نے دروازے پر لوط علیہ السلام کے آکر مہمانون کو طلب کیا قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ
اَطْهَرُ لَكُمْ کہا لوط علیہ السلام نے ای قوم میری یہہ ہین بیٹیان میری انکو نہ مانگو وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمھارے تزویج ساتھہ انکے بشرط ایمان ہوگی ایمان
لاؤ اور انسے نکاح کرو یا شریعت مین انکے تزویج مومنون کی ساتھہ کفار کے ہو سکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے کمال فتوت اور کرم اور حمیت سے
بیٹیون کو فدا مہمانون کا کیا بعضون نے کہا ہی کہ مراد بنات سے انہین کی عورتین ہین کیونکہ ہر پیغمبر پدر امت کا ہی تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنے
اپنی بیبیون کو چاہو کہ تمپر حلال ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ پس ڈرو اللہ سے بچو گناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانون میرے کے
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ کیا نہین تم مین سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمھین پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ
مِنْ حَقٍّ کہا انہون نے ای لوط تحقیق جانتا ہی تو کہ نہین واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیرے کے کچھہ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ اور تحقیق تو جانتا ہی
جو کچھہ ارادہ کرتے ہین ہم انسے فاحشہ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ کہا لوط عم نے جواب مین انکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھہ
قطع تمھارے کے قوت کہ دفع کرتا مین تمکو یا جگہہ پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام نے دروازہ بند کر لیا تھا دیوار کی آڑ مین مجادلہ کرتے تھے انھون نے
دیوار مین شگاف کر کر چاہا کہ اندر آوین لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوہ گین ہوئے فرشتون نے جو انکا یہہ حال دیکھا قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا
اِلَيْكَ کہا ای لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے کے ہین اور انکے عذاب کو نازل ہوئے ہین دل قوی رکھہ کہ یہہ ہرگز نہ پہنچ سکین کے طرف تیرے واسطے
ضرر اور ایذا کے یعنے کچھہ تجھکو ضرر نہ دے سکین گے تو یہان سے باہر نکل اور ہمین ساتھہ انکے چھوڑ دے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر اپنے انکے منہون سے ملے سب
اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمان لوط کے جادوگر ہین پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ پس لے چل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے سے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور نہ منہہ موڑے
تم مین سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا کر بی بی اپنی کو کہ وہ کافرہ ہی اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا ہی بی بی تیری کو جو کچھہ کہ پہنچیگا
انکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحقیق وقت وعدہ عذاب انکے کا صبح ہی لوط علیہ السلام نے کہا ابھی صبح اور ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ کیا نہین ہی صبح نزدیک
یعنے نزدیک ہی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب انکے کے جبرئیل کو کہا اسنے اپنے پرون پر اس شہر کو اٹھا لیا یہان تک کہ آواز سگ اور
خروس مرغ انکے کے اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اسنے گرا دیا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اس شہر کا
نیچے اسکے یعنے الٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ اور برسائی ہمنے بارش اوپر اس شہر کے الٹ نے کے بعد پتھر کنکر کی یا سجیل نام پہاڑ کا ہی
کہ آسمان پر ہی یا نام آسمان دنیا کا ہی یا سجین ہی کہ نام دوزخ کا ہی یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کٹے ہوئے ساتھ
لکیرون سیاہ اور سفید کے یا نام اسکے جسکے ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب انکے کے
زاہدی مین ہی کہ بڑا انکا مٹکے کے برابر تھا اور چھوٹا سبو کے اور ایک قول یہہ ہی کہ پتھر واسطے اس جماعت کے برسے جو اس دیار مین نہ تھے جہان کوئی اس قوم کا
تھا وہان اسکے نام کا پتھر سر پر اسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہی کہ ایک شخص اس قوم کا حرم مین تھا چالیس دن اسکے نام کا پتھر ہوا مین معلق رہا جب وہ وہان سے
نکلا سر پر گر کر اوسکو ہلاک کر ڈالا وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ اور نہین وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور کیونکہ وہ مستحق اسکے ہین کہ پتھر انپر برسین
بیت کیا عجب ظالمون پہ برسین سنگ + کہ اسکے ہین لایق انکے ڈھنگ + وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے
یا طرف اہل بلدہ مدین کے بھائی انکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ
یگانگی کے نہین واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اسکے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ
تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو بیچ تونگری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہین کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمھین چاہیے کہ اپنے مال مین سے لوگون کو دو نہ کہ
اورونکا حق رکھو وَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ اور تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والیکے سے
سمجھ لیجیے کہ وصف دنکا ساتھ احاطہ کے کہ صفت عذاب ہی واسطے وقوع اسکے کے ہی بیچ دن کے یعنے اسدن عذاب تمھین گھیر لیگا پھر کسیطرف
چھوٹ کر نجا سکوگے اور وہ دن قیامت کا ہی یا دن عذاب و ہلاکت انکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھ پورا کرنے انکے کے اور
یہہ نہایت مبالغہ ہی وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھ انصاف کے اور وہ قوم سوا
اس تول ناپ کے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے کہ جو مول لیتے اسکی قیمت مین سے بھی رکھ لیتے تھے اور درہم اور دینار کے کنارون مین سے کاٹ لیتے تھے
سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ اور مت کم کرکے دو لوگونکو چیزین انکی یعنے قیمت مین سے مت رکھو اور درہم اور دینار مین سے مت کاٹو وَلَا
تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال
بعد ترک حرام کے سے بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ۝ اور نہین مین اوپر تمہارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤن
یا عذاب سے چھڑاؤن بلکہ مین رسول ہون ناصح اور پیغام رسا مجھپر پیغام پہنچا دینا ہی فقط بیت تم سے کرے جو جو رد کد کسکا دل و دماغ ہی +
مین ہون رسول کبریا کام میرا بلاغ ہی + لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داود اور سلیمان
علیہم السلام اور بعضونکو نہ تھا شعیب علیہ السلام انمین سے تھے کہ رخصت جنگ نہین رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب نماز پڑھتے
تھے قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشَآءُ کہا قوم نے اے شعیب کیا نماز تیری
حکم کرتی ہی تجھکو یہہ کہ چھوڑ دین ہم اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتون سے یا یہہ کہ ترک کرین ہم جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھ
کہ چاہین یہی ہی کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت رکھ لینے یا درہم یا دینار کا کنارہ کاٹنے سے اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ۝ تحقیق تو البتہ تحمل والا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھلا آدمی رہ یافتہ ہے اپنے زعم مین یا یہہ بات الٹ کر کہتے تھے مراد اسکی ضد لیتے تھے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ
مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے اگر ہون مین اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے اور دیا ہی اسنے مجھکو اپنی طرف سے
رزق نیک یعنے نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت کمال اور تکمیل اسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہی کہ مین اسکی وحی مین
خیانت کرون وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اس چیز کے کہ منع کرتا ہون
مین تمکو اس سے یعنے جس سے تمھین منع کرونگا اس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون اور آپ کرنے لگون اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ نہین ارادہ کرتا مین مگر کام سنوارنے کا تمھارے جبتک کہ طاقت رکھون مین وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین توفیق میری مگر بیچ کام
سنوارنے کے یا بیچ پہنچنے منزل مقصود کے مگر ساتھ مدد اور ہدایت اللہ کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اوپر اوسکے توکل کی مین نے کہ وہ سب چیز پر
قادر ہی اور غیر اسکے سب عاجز ہین اور طرف اسکی کے رجوع کرتا ہون مین جس چیز مین کہ نیت کرتا ہون مین وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ اور ای قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ پہنچ جاوے تمکو مانند اس
چیز کے کہ پہنچ گئی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر سے اور قوم صالح عم کو آواز تند سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ۝ اور نہین قوم لوط علیہ السلام کی تم سے دور یعنے مکان اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر امم گذشتہ سے عبرت نہین پکڑتے تم تو ایسے
عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے پرستش
غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہی استغفار کرنیوالونکا دوست رکھنے والا ہی توبہ کرنیوالونکو ودود بمعنے
فاعل اور مفعول دونون آیا ہی یعنے وہ دوست رکھنے والا ہی بندونکا اور دوست رکھا گیا ہی کہ بندے اسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب
چرخی قدس سرہ نے شرح اسماء اللہ مین معنے ودود کے یہہ لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق کے اور دوست رکھا گیا دلون کا جو بحق ہین یعنے وہ نیکون کو
دوست رکھتا ہی نیک اسے دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت انکی فرع محبت حق ہی کیونکہ اصل حسن اور احسان کہ موجب وداد ہی سوا اسکے ثابت
نہین نظم عشق بیوجہ نہین ہی رافت + حسن جانان سبب الفت ہی + اوسکا مکھڑا ہی جو وہ رشک پری + ہم دیوانون کے لئے آفت ہی قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ کہا انہون نے ای شعیب نہین سمجھتے ہم بہت جو کچھ کہ کہتا ہی تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسی کے مال مین خیانت نکرو
اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر انکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب الانبیا تھے انکی بات کسی طرح نہین سمجھتے
تھے اور کہا انھون نے وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم زور وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ اور اگر
نہ ہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین مین ہین اور ہم انکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار کر ڈالتے ہم تجھکو وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ اور نہین تو
اوپر ہمارے قدر اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کے یا موجب رحم کے ہو قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کہا شعیب علیہ السلام نے
ای قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہی اوپر تمھارے اور دوست تر ہے اللہ سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اور پکڑا تمنے امر الٰہی کو پیچھے
پیٹھ اپنی کے ڈالا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالا اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ اس
چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنے والا ہی یعنے آگاہ ہی اس سے کچھ چھپا نہین جزا موافق اسکے دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ اور ای
قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور نجس سے مین بھی عمل کرنیوالا ہون اور اپنے کام مین قایم سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ
يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ البتہ جانو گے تم کون شخص ہی کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کرے اسکو یا بفضیحت تمام ہلاک کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور کون شخص ہی کہ وہ جھوٹھا ہی یعنے شتاب تم جانوگے کہ میں حق پر ہوں یا تم وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ اور منتظر رہو اسکے جو میں کہتا ہوں تحقیق میں بھی ساتھ تمھارے منتظر ہوں وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور ان لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اسکے ساتھ رحمت کے ہماری طرف سے وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ اور پکڑا ان لوگون کو کہ ظلم کیا تھا آواز سخت نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی انھون نے کہا سو تو جمیعاً یعنے مرجاو سب پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے مُوئے زانو پر گرے كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اسکے أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہی قوم مدین کو جیسی کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ سواسطے فرمانی کہ ہلاکت دونو کی ایک طرح عذاب سے تھی کہ صیحہ جبرئیل علیہ السلام تھا تفسیر میں ہی کہ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ نہیں ہلاک ہوئین دو امتین ایک عذاب سے مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن قوم ثمود کو آواز سخت جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ اور بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون کے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پیروی کی انھون نے حکم فرعون کی بیچ نہ ماننے موسی علیہ السلام کے وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ اور نہ تھا حکم فرعون کا درست اور صواب اور جو یہان متابعت فرعون کی کی تو وہان قیامت مین بھی اسکے تابع ہونگے يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ آگے چلیگا فرعون قوم اپنے کے بیچ دن قیامت کے پس جا کھڑا کریگا انکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ اور برا ہی گھاٹ لا کھڑا کیا گیا یعنے بری جگہہ پر کھڑا کریگا وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور پیچھے بھیجی گئی فرعون اور قوم اسکی کو بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ بری ہی بخشش دی گئی انکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ یہہ ہین بعضے چیزین بستیونکی بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے انمین سے بعضے قائم ہی اور بعضے جڑ سے کٹ گئی قائم وہ ہی کہ آثار اسکے باقی ہین جیسے دیار عاد اور ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہین کہ کچھ آثار اوسکے نہین رہے جیسی دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ اور نہین ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والون پر ساتھ ہلاک کرنے انکے کے اور لیکن ظلم کیا انھون نے جانون اپنی پر ساتھ ایسے عمل کرنیکے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ پس نہ نفع کیا یا نہ دفع کیا انسے معبودون انکے نے جو عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کچھہ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب انکے کے وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ اور نہ زیادہ کیا انکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور اسیطرح پکڑنا ہی پروردگار تیرے کا جبوقت کہ پکڑتا ہی اہل بستیون کو اور حال انکہ ظالم ہون إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ تحقیق پکڑنا اسکا درد ناک ہی سخت اس پکڑسے کسیکو رہائی کی نہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیے ہمنے قصے البتہ عبرت ہی واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ یہہ دن قیامت کا ایکدن ہی کہ جمع کیے جاوین گے واسطے اسکے لوگ اور وہ ایکدن ہی حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان اور زمین اسمین حاضر ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ اور نہین دھیل کرتے ہم اوسکو مگر واسطے ایکوقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت نہین آیا قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ جبکہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی جی بات فائدے کی مگر ساتھ حکم اللہ کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ ایک موقف خاص مین ہوگا اور ایک موقف مین کوئی بولیگا نہین هَٰذَا يَوْمٌ لَّا يَنطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ پس بعضے انمین سے بدبخت ہین دوزخی اور بعضے نیک بخت جنتی شقیق ملحی قدس سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہین نرمی دل اور کثرت گریہ

اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور شرمندگی اور نشانیان شقاوت کی بھی پانچ ہین سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور
بے حیائی شیخ ابو سعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالی نے اس سورہ مین دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ
و بنیاد اکھیڑی دوسری حکم ازلی کہ سعادت اور شقاوت مین خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس خبر کے سے اور دہشت اس حکم
سے فرمایا کہ بوڑھا کیا مجھ کو سورہ ہود نے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہین
واسطے انکے بیچ اسکے چلانا ہی آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہین اور استعمال اسکا ابتدا مین ساتھ گدھے کی آواز کے ہی اور
شہیق کا آخر مین فرد فریاد اشقیا کو سنتا ہی کون رافت + دوزخ کے رنج سے گر چلائے ہین گدھے سے + اور وہ اسی والے ویلا مین خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ آگ کے جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب مین ہمیشگی کے واسطے آتا
ہی یہہ نہین کہ جبتک آسمان زمین ہین جب ہی تک یہہ آگ مین رہین گے پھر نہین رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام ارض و سما ثابت
ہی پس یہہ معنے ہین کہ اشقیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ انکو عذاب نار سے عذاب زمہریر مین گرفتار کرے
یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب ہین ایک یہہ بھی ہی کہ آگ سے جلاوے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہی نہ خلود سے دوزخ کے
اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جو کچھ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ
فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے جبتک کہ رہین آسمان اور زمین
آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کے بدلے اس آسمان و زمین کے ہونگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ دوام آسمان و زمین
باعتبار جوہر انکے کے مراد ہی نہ باعتبار صورت کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد فوق اور تحت ہی کیونکہ عرب والے جو بالائے سر ہی اُسے آسمان
کہتے ہین اور جو زیر قدم ہی اُسے ارض کہتے ہین پس جبتک تحت اور فوق ہون نیکبخت جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار
تیرا کہ انکو نعیم جنان سے زیادہ تر مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہی یا اور ایسی نعمت دے کہ اسکی ماہیت نجانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات
کا ہی اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین موید اس قول کا ہی کچھ شرح اسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت و رضوان من اللہ اکبر مین مذکور
ہوئی ہی سمجھ لیجئے کہ اس استثنا مین مفسرین کے بہت اقوال ہین ذکر اونکا موجب طوالت ہی معالم مین ہی کہ اللہ اس استثنا کا دانا تر ہی عَطَآءً غَیْرَ
مَجْذُوْذٍ بخشش ہی غیر کاٹی گئی یعنے کہین نہین تمہین بے نہایت چلی گئی ہی فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ پس مت ہو بیچ شک کے اس
چیز سے کہ عبادت کرتے ہین یہہ گروہ مشرک کہ گمراہ ہی ہی آخر ہلاک کر دیگی جیسے کفر پہلے امتون کا موجب عذاب کا انکے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور مراد امت ہی مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہین عبادت کرتے مشرک بتون کی مگر جیسی
عبادت کرتے تھے باپ انکے پہلے انسے یعنے ساتھ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ تحقیق ہم پورا دینے والے ہین انکو حصہ انکا عذاب سے
دران حال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا
بیچ اسکے یعنے قوم نے اختلاف کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن مین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب انکے کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان
قوم موسی علیہ السلام کے تو کہ مبطل ہلاک ہو جاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ بیچ شک کے
ہین قرآن سے شک کہ گھیرا دینے والا ہی یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دلکو قلق مین ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مختلفون مین سے جب جاویگا روبرو اسکے البتہ پورا دیگا انکو پروردگار تیرا جزائے عمل انکے کی کشاف مین
ہی کہ لام لما کا توطیہ قسم ہی اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہی اور تقدیر اسکی یہہ ہی وان کلہم لیوفینہم اور بعضون نے کہا ہی کہ ان نافیہ ہی اور
لما بمعنے لا ہی یعنے نہین کوئی مگر تمام دیگا پروردگار جزا عمل انکے کی اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین خبردار ہی بیت جزا دیگا
جیسا تیرا کار ہی ؛ کہ سب کار سے وہ خبردار ہی فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا رہ جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اور جنھون نے
کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ ہی کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہی کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل
وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو بیت طلب کر تو رافت سدا استقامت ؛ سمجھ استقامت کو فوق کرامت
محمد بن فضل نے کہا کہ وہ چیز کہ ہونے اسکے سے سب نیکیان نیک ہووین اور نہ ہونے اسکے سے سب بدیان بد ہون استقامت ہی شیخ الاسلام نے یہہ بات
سنکر کہا کہ اسنے بہت نیک کہا دلیل اسکی فاستقم کما امرت ہی ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل فاضل تر ہی کہا استقامت نظام الدین اولیا سے
انکے پیر شیخ فریدالدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت ابو علی نسوی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا
مین نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورہ ہود مین کیا چیز ہی فرمایا فاستقم کیا امرت سچ ہی کہ نظم استقامت کمال مشکل ہی جیسے ہی امر
کسکو حاصل ہی ؛ ہان رسول خدا نبی ورا ؛ ہین امام اس مقام کے بخدا ؛ اور جسپر کہ ہووے فضل حق ؛ پار کردے بٹھا باین زورق ؛ جسکو حق نے
دیا نہین یہہ مقام ؛ اسکا بے فائدہ ہی رنج تمام ؛ ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہی کہ سر اپنے کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھے ؛ نظم خطرہ ماسوا
نہ دلمین سمائے ؛ اور سر مین خیال غیر نہ آئے ؛ جی مین رافت بندھا اسی کا ہو دھیان ؛ کچھ نہو یک بسا اسیکا ہو دھیان ؛ یہی بس استقامت
ایجان ہی ؛ یہی فوق کرامت ایجان ہی ؛ وَلَا تَطْغَوْا اور مت حد سے گذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھ چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہی وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نہ چکھو طرف ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے انسے دوستی نکرو اور انکا کہا نہ مانو اور انکے مددگار نہ ہو ظلم مین
سفیان ثوری رح نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظلمون کے تراشے یا سیاہی انکی دوات مین ڈالے یا کاغذ انکے ہاتھ مین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین انکا شریک
ہی ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرتا ہو اسے پانی دین کہا نہ کہا جو مرجاوے کہا مرجانے دو مصرعہ ایسے جینے سے موت ہی بہتر پس
حق تعالی کمال رحمت اپنی سے فرماتا ہی کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگے گی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمہارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تمسے دفع کرے پھر نہ مدد کیئے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دونون طرف دن کے اور کتنی ساعتین رات کے سمجھ لیجئے کہ دن طرف اعلی مین نماز صبح ہی اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہی
اور ساعات شب مین نماز مغرب اور عشا ہی لکھا ہی کہ عمر بن عذبہ رض خرمے بیچتا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنے کو آئی کہا خرمے اچھے گھر مین
ہین وہ گھر مین گئی اسکو بوسہ لیا پھر اسیوقت پشیمان ہوکر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچ وقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیون کو کہ سوا کبیرون کے ہون حضرت نے پوچھا کہ نماز عصر کی تو نے
میرے ساتھ پڑھی تھی اسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اس گناہ تیرے کا ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اسیکے واسطے ہی فرمایا
نہین عام لوگون کیواسطے ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعود سے مروی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اس شخص کا ابو لیس تھا قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح
مشکوۃ مین اور موید اس حدیث کے ہین حدیث ابو ہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلعم الصلوۃ الخمس والجمعۃ ای صلوۃ الجمعۃ ورمضان الی
رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیگر اور روزے رمضان کے تا روزہ ماہ رمضان دیگر دور کرنیوالے ہین گناہون کے کہ درمیان مین واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے
کہ وہ نہین بخشے جانے کے مگر ساتھ توبہ کے روایت کیا ہی اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغایر سب نماز پنجگانہ سے بخشے گئے تو جمعہ کے واسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے
معاف ہووے تو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب مکفر ہین اگر ایک نہ ہوا دوسرا ہو جاتا ہی مثلا اگر ایک نے نماز مین قصور کیا جمعہ مکفر
ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونو مین تقصیر کی رمضان مکفر ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا نور علی نور ہی مثل اس شخص کے بہت چراغ روشن کئے کہ ہر ایک روشنی
خانے کیواسطے کافی ہی بیت نور طاعات سچ ہی ای رافت ؛ ماحی ظلمت و معاصی ہی ؛ بحر الحقایق مین ہی کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون
طرف دن کے اور ساعات شب کے ظلمات کو ان اوقات کے کہ حوایج نفسانی مین صرف ہوئے ہین دفع کرتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ حسنات کہنا
ان اربع کلمات کا ہی کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہی واسطے ذکر کرنیوالون
کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر کر بجالانے پر امر کے اور بچنے پر نہی سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالون کا
سمجھ لیجئے کہ بیت مظہر بجائے مضمر لانے مین ہی اشارت یعنے ہی صبر احسان احسان سے گذرمت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ
پس کیون نہوئے ان فرقون مین کہ پہلے تم سے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ کہ منع کرتے تھے مفسدون کو
فساد سے بیچ زمین کے تو کہ عذاب نہ اترے لیکن تھوڑے تھے ان لوگون مین سے کہ نجات دی ہمنے انکو عذاب سے گذرے ہوون مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ اور پیروی کی ان لوگون نے کہ کافر تھے اس چیز کی کہ دولت دی گئی تھی بیچ اسکے یعنے اپنے آرزون کی
متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ اور نہ تھا پروردگار تیرا کہ ہلاک کرے بستیون کو
ساتھ شرک کے اور حال آنکہ اہل اسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایک دوسرے کے کامون کو یعنے فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور
ظلم ساتھ اسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ الملک یبقی بالعدل مع الکفر ولا یبقی بالظلم مع الاسلام نظم عدل سے جان ہی بقائے ملک ؛ ظلم
ہووے تو کیون نہ جائے ملک ؛ رہتا ہی ملک کافر عادل ؛ اور نہ باظلم مسلم عامل ؛ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر چاہتا پروردگار
تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل ہین جیسے
یہود اور نصاری اور مجوس مگر جنکو مہربانی کریگا پروردگار تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے مکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی
مین کوئی تونگر کوئی درویش ہوگا مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسیواسطے پیدا کیا ہی انکو اور واسطے
رحمت کے پیدا کیا ہی راہ پانیوالون کو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے
کی جو فرشتون سے کہی تھی کہ البتہ مین بھرونگا دوزخ کو گنہگار جنون سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ
اور ہر ایک بیان کرتے ہم اوپر تیرے خبرون سے پیغمبرون کے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اسکے دل تیرے کو یعنے فایدہ اخبار رسل سے یہہ ہی کہ دل کو تیرے آرام
دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین اوپر ادای رسالت کے ثابت رہ اور ایذاے کفار پر صبر کر وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور آیا ہی تیرے پاس بیچ اس سورہ کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے
معالم مین ہی کہ تخصیص اس سورہ کی واسطے تشریف کے ہی والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ہذا اشارت طرف اخبار مذکورہ کے
ہی اس سورت مین وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عَامِلُوْنَ اور کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگون کے کہ نہین
ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہین اوپر اس حال کے کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی منتظر ہین تمہارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون کے اور زمین کے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اسکے پھیرا جاتا ہی کام سارا یا پھرتا ہی یرجع ساتھ صیغہ مجہول کے قرات حفص کی ہی اور بصیغہ معلوم اور ونکی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ پس عبادت کر اسکی کہ مرجع سب کا وہی ہی اور توکل کر اوپر اوسکے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہی کہ نفع توکل کا عابدون کو پہنچتا ہی اور توکل بجز وگفتار بے اعتبار ہی بیت ساتھ توکل کے عبادت بھی کر ؛ ورنہ توکل نہین کچھ کارگر تو وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھ فوقانیہ کے قرات حفص کی ہی اور یعملون ساتھ تحتانی کے بھی اور ونکی قرات آئی ہی یعنے نہین پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہین بندے تعبیر مین کسب احمار سے نقل کیا ہی کہ فاتحہ توریت آیت اول سورہ انعام ہی اور خاتمہ اسکا آیت آخر سورہ ہود ہی سورۃ یوسف علیہ السلام مکی ہی اکیسو گیارہ آیتین ہین ایک ہزار سات سو ستر اور چھ کلمے ہین سات ہزار اکیسو چھ شصت حرف ہین فواصل لم تو ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ہود کے یہہ ہی کہ اسمین قصے انبیاؤن کے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہی کے احسن قصص ہی

سورۃ یوسف عم مکیۃ ہی | مائۃ واحدی عشرۃ آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لا یعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہی کہ ان حروف سے مراد اسما الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہی ان کی حرف قسم محذوف مگر کر قسم ہی انفراد میر کی ساتھ ربوبیت کے اور لطف میر کی ساتھ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میر کی ساتھ کافہ خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہی کہ انا انزلنا الیک ملآیات حق یا الف انا کا ہی اور لام اللہ کا اور رے ارمی کی یعنے انا اللہ اری ما جری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلہ ملک الدنیا یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد ان وغیرہ کے بطریق شافیہ ہی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالی ہین بحر سواج مین ہی کہ الٓرٰ مبتدا ہی پہلا اور تلک مبتدا ہی دوسرا اور ایات الکتاب المبین خبر مبتدا دوم کی ہی اور یہہ جملہ مبتدا اول ہی اور ایراد تلک کا کہ واسطے بعید کے ہی اور یہان مشار الیہ قریب ہی واسطے تعظیم کے ہی تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورہ ہی کہ ظاہر ہی اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معانی اسکی تامل کرنیوالون پر یا روشن کرنیوالی ہی یہہ سورت قصے کو کہ یہودیونے سوال کیا چنانچہ روایت ہی کہ علمائے یہود نے بعضے اشراف قریش عرب سے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوب علیہ السلام کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی بحر سواج مین ہی کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام کا پوچھا یہہ سورت نازل ہوئی حضرت نے اوسکے اوپر پڑھی اسنے جو موافق توریت کے ہے کم وزیادہ یا یا پوچھا کہ من علمک حضرت نے فرمایا علمنی ربی صدق حضرت کا اسپر ظاہر ہوا اسلام لایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اُتارا ہم نے اس سورت کو پڑھنا عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تو کہ تم سمجھو اور حجت تمپر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم نہ سمجھتے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہترین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہی کہ بہتر واسطے شامل ہونے اسکے کے ہی عجائب اور غرایب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہی کہ یہہ قصہ سب قصون سے احسن القصص ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی صاحب اسکا بھی سب آدمیون سے احسن ابوجہ تھا بحر عون مین ہی کہ احسن القصص اسواسطے ہی کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دوستونکے واقع ہی یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی کا بیان ہی یا یہہ صرف قصہ ہی امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہین یا یہہ قصہ تمام ایک صورت مین ہی بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہین مین کچھ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر ایذا کے بیان عفو یوسف ہی بخلاف اور ون کے کہ بعد ایذا ذکر

وقوع انتقام ہی یا اس قصے مین صبر ہی بلا پر اور شکر ہی نعما پر اور احسان ہی ایذا پر کہ احسن اخلاق کرتا ہی یا اس قصے مین ذکر ابرار ہی بے ذکر کفار
یا یہہ قصہ متضمن بہت حکایتونکو ہی طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ کے کہین بکنے کے کہین حشمت کے یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوب کی
یا یہہ قصہ نجات پانیکا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہی اسواسطے احسن القصص ہی بحر الحقایق مین ہی کہ احسن اسواسطے ہی کہ مشابہت تمام ساتھ احوال
انسان کے رکھتا ہی اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور حبل کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حواس کو ساتھ برادران
یوسف کے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہین نیک تر خبرون کی بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ساتھ
اسطرح کے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورۃ مفرد وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت سے البتہ غافلون سے
یعنے یہہ قصہ نہین جانتا تھا اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یاد کر اسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام تھے لکھا ہی
کہ یوسف بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ کنار پدر مین خواب راحت مین مشغول تھے ناگاہ سراسیمہ ہوکر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا ای بیٹے
کیا ہوا تجھے کہا يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ای باپ میرے تحقیق دیکھا مین نے خواب مین گیارہ ستارے اور
سورج اور چاند اور مین کوہ بلند پر چڑھا تھا گرد اسکے نہرین جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اترے اور مین انکو
دیکھتا تھا رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ دیکھا مین نے انکو واسطے تیرے سجدہ کرتے ہوئے **بیت** مہ و مہر گیارہ ستارون کے ساتھ ٭ مجھے سجدہ کرتے تھے
سب آج رات ٭ سمجھ لیجئے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی العقول کے مخصوص ہی اور یہان کواکب اور شمس و قمر کے باعتبار معنی تغیری کہ گیارہ
بھائی اور خالہ اور باپ یوسف علیہ السلام کے ہین یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ رفیع ملیگا گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اسکے
اور مہر و ماہ مین اور بی بی میری ہم سب اوسکی تعظیم بجا لاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ خواب سنینگے تعبیر سمجھکر قصد جان کا اسکے کرینگے اس سبب سے
قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا کہا ای بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجو
خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاکت تیرے کے مکر کرنا کر بسبب وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہی ظاہر وَكَذٰلِكَ اور جسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا ساتھ اس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا
ہی اوپر بھائیون کے اسیطرح يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھ پادشاہی اور فرمان روائی کے وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ اور سکھاویگا تجھکو تعبیر بتانا خوابون کی یا تاویل باتون مشکل کی جو کتب منزلہ مین ہین وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ
اور پوری کریگا نعمت اپنی کہ نبوت ہی اوپر تیرے اور اوپر لاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیون کے یہہ معنے انکے قول پر ہین جو یوسف علیہ السلام کے بھائیونکو
پیغمبر کہتے ہین یا اور نسل یعقوب کے کہ انبیا انمین پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنے کو تعبیر ساتھ پادشاہت کے کیا کہ اسوقت
سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہین کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہی اور ویتم سے جملہ علیحدہ ہی معطوف کذلک پر اور
ہو سکتا ہی کہ داخل تعبیر مین ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور انقیاد اجرام منیر کو تعبیر ساتھ حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہی اور ستارے
بعد موت انکے باقی رہینگے یہہ دال ہین کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت ملے اور گیارہ ستارے
گیارہ بھائی ہین اور یہہ انکے حق مین بشارت ہی اتمام نعمت کی کہ کوکب رخشندہ ہین اسیواسطے آل یعقوب کو اوپر یتم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر
یہہ سب داخل ہی تعبیر خواب مین اسیواسطے کہا ہی کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہین اور بعضے کبائر جو انسے ہوئے ہین جیسا کہ عقوق پدر اور ایذا
برادر اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حالانکہ انبیا کبایر سے معصوم ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ احوال انسے قبل بلوغ یا بعد بلوغ قبل نبوت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے ہین اور جایز ہی کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی سے بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی معصوم کہتے ہین اور انکے
اعمال قبل بلوغ ٹھہراتے ہین لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہی کیونکہ اہل تواریخ نے اسوقت مین انکو کبار لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ باپنے جو یوسف علیہ السلام
انکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور انھون نے خود کہا ہی انا کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہی اور یعقوب علیہ السلام نے
وعدہ استغفار کا کیا ہی کہ سوف استغفر لکم ربی یہہ بھی دال ہی کہ وقت عصیان کے کبار تھے کیونکہ صغار پر گناہ کہان ہی جو محتاج استغفار کا ہو
سوال ہو سکتا ہی کہ بچپن مین کچھ خطا ہو اور بعد بلوغ وہ برا معلوم ہو اور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی باتین خلاف
واقع کے کہی تھین اور بتاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفر لی خطیئتی جواب ابراہیم عم نے بیچ حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور
مقام کمال مین ترک اولی بھی ذلت ہی اسواسطے مانگی مغفرت ہی واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ای یوسف تمام کریگا
اللہ نعمت اپنی اونپر تیرے اور بھائیون تیرے کے کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحق جیسا کہ پورا کیا تھا نعمت کو اوپر دو دادا تیرے کے
پہلے اسوقت سے یا پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے ان ربک علیم حکیم ۝ تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہی جو لائق ہی
وہی کرتا ہی لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین ۝ تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام کے اور بھائیون انکے کے نشانیان قدرت
کی اور دلیلین حکمت کی واسطے پوچھنے والون کے اور غیر انکے کے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہی لیکن اسمین حکایات ہین ہر حکایت آیۃ ہی اسواسطے آیات کہا
سمجھ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھے یہہ ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور
لاوی اور زبالون اور یشجر اور یہہ مائین دونو آپسمین بہنین تھین اور چار دوسرے دو لونڈیون سے تھے دال اور نفتالی اور جاد اور اتر جب یوسف علیہ السلام نے
یہہ خواب باپ سے کہا باپ نے وصیت اسکے اخفا کی کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے بی بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیون کی یہہ بات سنتی تھین
شام کے وقت جو بھائی انکے گھر مین آئے انھون سے یہہ حال بیان کیا انکو حسد آیا اور تدبیر دفع یوسف علیہ السلام مین مشغول ہوئے اذ قالوا لیوسف
واخوہ احب الی ابینا منا ونحن عصبۃ یاد کر اسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے آپسمین البتہ یوسف اور بھائی اسکا بنیامین پیارے ہین
طرف باپ ہمارے کے ہم سے اور حال آنکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ کمزور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوستر رکھتا اور جو ان دو ضعیفون کو ہم دس
اقویا سے زیادہ چاہتا ہی ان ابانا لفی ضلال مبین تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے ہی راہ صواب سے یعنے اس معاملے مین رائے اسکی خطا پر ہی
بیت رکھے انسے الفت ہی ہم سے نہین پدر ہی بڑا فی ضلال مبین تیسیر مین ہی کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی پیر مرد بن کر انکے پاس آیا اور کہا
یوسف تم سب کو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہی کہا اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما
صالحین مار ڈالو یوسف کو یا ڈال دو اسکو کسی زمین مین تا خالی ہو واسطے تمھارے منہہ باپ تمھاریکا کہ وہ نہوگا تو تمھین کو چاہیگا اور ہو جاؤ تم
پیچھے گمانے یوسف کے سے قوم صلاحیت والے یعنے توبہ کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف والقوہ فی
غیبت الجب یلتقطہ بعض السیارۃ ان کنتم فاعلین کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ ہی سخت تر
کشتن بیگناہ اور ڈال دو اوسکو بیچ گہرے کوئے کے تا اٹھا لیوے اسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اسکا گمانا ہی سو یون کرو اگر ہو تم
کام کرنیوالے ساتھ مشورت میری کے نظم کہین دشت مین ہو ایک ایسا کوا کہ وہان کاروان کے ہو منزل کی جا اسے اس کنوے مین گرا آئے دکھانا
ہی جو کچھ دکھا آئے کہ تا پانی بھرنے لیئے وہان جو آئے تو اسکو نکال اپنے لے ساتھ جائے غلام اپنا کر کر اسے پال لے یہان ہم ہون خوش وہان
یہہ جیتا رہے اسی بات کو سب نے کر کر پسند کہا بس یہہ تدبیر ہی ارجمند اسی پر غرض کر کے سب اتفاق پدر کے گئے پاس باصد وفاق کہ حیلے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یوسف کو لیجایئے جو تھا ناہی دلمین سوکر آئے حاصل قصے کا یہہ ہی **نظم** کہ اخوان یوسف پدر پاس آ لگے عرض کرنے یہی رافتا کہ کچھ
امنون جی رہے ہی اوداس کرین سیر سبزہ تو آوین حواس اجازت اگر ہو تو یوسف کو بھی لیئے جائین اسکا بھی خوش ہوئے جی ہی سبزہ وہان
لہلہاتا ہوا بہار آئی ہی گل ہی پھولا ہوا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اسکے ہجر مین گرفتار ہونگا بھائی مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس
گئے اور تماشے اور سبزہ کا اوکو شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام فکر مین پڑے
قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے ای باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین امین
جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حال انکہ ہم واسطے اسکے خیر خواہ ہین اور نہایت مہربان اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ
بھیج دے اُسکو ساتھ ہمارے کل صحرا کو کہ پیٹ بھر کھاوے میوے وہان کے اور کھیلے تیر چلا کر اور شتر دوڑا کر اور ہم واسطے اسکے محافظت کرنیوالے ہین
**نظم** پہر لڑکا ہی کھیلے گا کھاویگا وہان ہین ہم نیک خواہ اسکے اور مہربان تامل نکیجے نہین کچھ زبون کہ ڈر کیا ہی انا لہ حافظون قَالَ
اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا یعقوب علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہی مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم
یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اسکی جدائی مجھہ پر شاق ہی اور مین دیکھے اسکے صبر نہین کرسکتا ہی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھاجاوے اسکو بھیڑیا کیونکہ جہان
تم چلے ہو وہان اُنکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل رہو **نظم** کہا انکے یعقوب نے بس ہین کہ ہوتا ہی دل میرا لذوہ گین نہین چاہتا اسکو
لیجاؤ تم جدائی کا غم اسکے دکھلاؤ تم کرو غفلت اور سخت دھوکا ہی یہہ نہ کھاوے کہین گرگ لڑکا ہی یہہ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ
عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھاجاوے اسکو بھیڑیا اور حال انکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے
دس شیرون کے مقابلے کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم اُسوقت زیان کارون سے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹونکا سُنا اور یوسف کا دل بھی طرف
گشت و دشت کے مائل دیکھا چارنا چار کوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بقضا دیکر یوسف کو نہلوا کر شانے سے موئے عنبرین سلجھا کر پھر پوشاک نفیس پہناکر
تا شجرۃ الوداع کہ دروازہ کنعان پر تھا ساتھ آئے اور روتے تھے اسطرح **نظم** کہ سُنکر تڑپتا تھا ہر ایک کا دل تھے لیجانے والون کے دل سخت سل
قمیص خلیلی کی جنت کا تھا بھرا کیا کہون سوکرامت کا تھا جب آتشین ڈالا تھا انکے تئین تو بھیجا تھا اللہ نے بس ہین اُسی سے ہوئی نار گلزار تھی
کہ بردا سلاما ہوئی نار تھی وہ بازو پہ باندھا اوسکے تعویذ وار کیا رخصت اسکو بصد اضطرار یوسف علیہ السلام نے جب باپ کو گریان دیکھا
ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس شرہ مین بھر لائے اور کہا ای پدر سبب اسقدر اضطراب کا آپکے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا **بیت**
دل تیرے جانے سے گھبراتا ہی آہ تو نہین جاتا ہی جی جاتا ہی آہ ای یوسف تو مجھے فراموش مت کیجو مین تجھے نہین بھولنے کا **مصرعہ**
یاد تیری مین اہونگا جب تلک ہی دم مین دم اور بیٹون کو نگہبانی یوسف مین بسیار بلغہ تمام فرمایا انھون نے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر
چڑھایا اور لے چلے **نظم** نظارہ دم بھر تے ہوئے محبت بصد رنگ کرتے ہوئے کبھی چومتے سر کبھی دست و پا چلے گود مین لے بھر دولا جو
پہنان ہوئے چشم یعقوب سے تو دلکی نکالی حسد خوب سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھہ دیکھہ زار زار روتے رہے جب مدتون
آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ پس جب لے گئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر **نظم** جفا پر جفا اور غضب پر غضب
لگے کرنے اوس نازنین پر وہ سب کہ صحرائے پر خار مین جا اُتار دیا گود سے اپنے بس اکبار چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا سلوک آگے
جنگل مین پھر یون کیا چلایا پیادہ اُسے مار مار رولایا بدشت ستم زار زار وہ نازک قدم جسپہ گل بار تھا جراحت رسان اسکو ہر خار تھا
کف پا وہ گلبرگ سے کیا کہون ہوئی خار صحرا سے جون لالہ خون چبھے کیون نہ پھر دلمین خار الم کہ اس گل کو پہونچ رنج ہوا و ستم اور نصیحت باپکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھلا کر بجائے رحم رجم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع دینے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹے خواب والے کہان ہین وہ
ستارے جو سجدہ تجھکو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھ سے چھوڑاوین یوسف علیہ السلام نے کہا ای بھائیو میرے لڑکپن پر رحم کرو اور اسقدر ایذا ندو کچھ
التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رشک گل پر مارا اور خاک خواری پر گرسنہ و تشنہ گھسیٹتے لے چلے یہان تک کہ قریب بہلاکت پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر
کہا کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سب کا دبا وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ اور مقرر کیا یہہ کہ
گراوین اسکو بیچ گہراؤ کنوے کے اور وہ کنوا تین فرسخ پر کنعان سے تھا حوالی بیت المقدس مین یا زمین اردن مین منہہ اسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ
ستر گز کا بلکہ زیادہ گھیرا تھا **نظم** کنوا تنگ و تاریک ایسا تھا وہ کہ ظالم کی جسطرح سے گور ہو دہن اسکا جون اژدہا کا دہن بلا سے وہ کافر ڈراتے تھے
من پس یوسف عم کو وہان لیجا کر ہاتھ باندھے اور کمر مین رسن باندھکر کنوے مین لٹکایا دامن پیراہن جو سنگ سر چاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اتارا **بیت**
جو آدھے کنوے تک یہہ پہنچے تو پھر رسن کو دیا کاٹ تا جائے گر خطاب الہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک
نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے آکر اپنے پر پر بٹھا سل پر کہ کنوے مین پڑی تھی بٹھا دیا اور پیراہن خلیلی جو انکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج
مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کوئے مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیون نے سنا جانا کہ زندہ ہی سر چاہ پر آکر پتھر مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی
اس کوئے کا شور تھا انکے گرتے ہی شیرین ہوگیا اور جانور موذی انکو پیغمبر جان کر اپنے سوراخون سے نہ نکلے مگر بچھو نے قصد حملے کا کیا جبرئیل نے آواز کی وہ
کور ہوگیا تا قیامت نسل اسکی کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اَللّٰهُمَّ یا کاشف کل کربۃ و یا مجیب کل دعوۃ و یا جابر کل کسیر و یا میسر کل عسیر
و یا صاحب کل غربۃ و یا مونس کل وحشۃ یا لا الہ الا انت سبحانک و اسالک ان تجعل لی فرجا و مخرجا و ان تقذف حبک فی قلبی
حتی لا یکون لی ہم و لا اذکر غیرک و ان تحفظنی و ترحمنی یا ارحم الراحمین جب آفتاب غروب ہوا یہودا رحم کھاکر کوے پر آیا اور پکارا کہ ای
یوسف کیا حال ہی زندہ یا مردہ یوسف نے کہا تو کون ہی کہا مین یہودا کہا حال اس کسیکا کہ مان مرگئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے
دور بلا مین گرفتار بھوکا پیاسا ہو نہ زمین پر مثل زندون کے نہ زیر زمین مانند مردون کے ہوگیا ہو یہودا کے دلمین رحم آیا رونے لگا بھائی اسکی
آواز سنکر دوڑے اور ملامت کی اور ایک سل لاکر سر چاہ پر رکھ دی کوا اندھیرا ہوگیا آسمان نظر آتا تھا سو بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام
روئے زمین و آسمان انکے نالے سے نالان ہوئے فرشتون نے دعا کی حق تعالی نے طعام و شراب بہشت جبرئیل کے ہاتھ پہنچوایا اور رحمت اور لطف فرمایا اور چاہ
تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی جراحت کو راحت کئی کہ غربت کربت کو انس و محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین مثل عیسی اور یحیی کے قبل
بعثت کے نازل کی اور جبرئیل کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق انکے رہین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے تھے یا سولا برس کے کہ دولت وحی سے مشرف
ہوئے اور یہہ مدت اس زمانے مین بچپن کی تھے بتیس سال یا چالیس سال مین آدمی بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ اور وحی بھیجی طرف یوسف کے بواسطہ جبرئیل
**نظم** کہ ای میرے مقبول مت ہو اداس مین ان سب کو پہنچاؤنگا تیرے پاس اور اس چاہ سے مسند جاہ پر بٹھاؤنگا تجھکو نہو چشم تر دکھایا تجھے ہی
انھون نے جو غم زیادہ انہین اس سے دونگا الم ہزاری تیرے سامھنے لاؤنگا تجھے انکے سو عجز دکھلاؤنگا لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ
البتہ تو خبر دیگا انکو ساتھ اسکام انکے کے کہ تجھ سے کیا ہی اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہی اور حال انکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو ہی بجہت علو شان
تیرے کے اور یہہ معاملہ تھوڑی مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہی پھر برادران یوسف نے ایک بکری کو ذبح کرکر پیراہن یوسف علیہ السلام اسکے
خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس عشا کے وقت روتے حضرت یعقوب علیہ السلام جو آواز رونے کا بیٹون کے
سنا سراسیمہ ہوکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تمھین اور میرا یوسف کہان ہی کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صفرا کنیزک کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو شہر کے باہر گئے اور بلندی پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب
ہوا صفرا کو کہا کہ پکار اسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب ہذا ابوکم ینظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صفرا کی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان بر لائے کہ یا یوسفاہ
یعقوب علیہ السلام نے صفرا سے پوچھا کہ کیسی آواز غمناک ہے اسنے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے غم کے بیہوش ہو گئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ
بیہوش ہین آپسمین کہا کیا کیا بھائی کو وہان ضایع کیا باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہے
اور تمہارے ساتھ کیون نہین آیا قَالُوْا یَا اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا انھون نے ای باپ
ہمارے ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑنے مین اور تیر چلانے مین اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اسکو بھیڑیا
وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِیْنَ اور نہین تم ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ
جھوٹھا جانینگے اور دلیل دوسری بھیڑیے کی کھانے کی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن اسکا ہے وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لے آئے اوپر کرتے اسکے
لوہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لوہو سے بھرا دیکھا بیت غم سے بیدم ہو لگ گئے رونے اشک خونی سے منہہ لگے دھونے
بحر مواج مین روایت ہے کہ یعقوب عم جب ہوش مین آئے اور بھائی یوسف کے گرگ کے کھانیکا عذر لائے آپنے پوچھا وہ گرگ کہان ہے ایک بھیڑیا پکڑ
لے گئے تھے کہا یہہ ہے یعقوب علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانے والا ہے وہ گویا ہو کر بولا کہ مین انکے گوسفندون کے گرد نہین جاتا تمہارے
بیٹے کو کس طرح کھایا آپ نے بیٹون کو کہا ہے کہ سن لو یہہ کیا کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہو پس کمال اندوہ سے آبادی سے نکل کر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے
کہ یا قرۃ عینی و یا ثمرۃ فؤادی فی ای واد طرحوک و فی ای بحر غرقوک و بای سیف قتلوک نظم ای قرۃ عین و ثمرۂ دل تجھ بن مجھے زندگی
ہے مشکل کس دشت مین آہ تجھ کو چھوڑا کس بحر مین ہے تجھے ڈبویا کس سیف سے جان تجھ کو مارا کیون ترا نہین ہے یہان گذارا جاتی تیرے غم مین میری
جان ہے کس جا ہے کدھر ہے تو کہان ہے اس طرح کے کلمات کہہ کہہ کر روتے تھے فرشتون کو ان کے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہے کہ اگرچہ یعقوب عم کے
دل مین دغدغہ ہلاکت یوسف عم کا سمایا گیا لیکن اطراف پیراہن درست دیکھ کر نادرستی سخن پر ان کے خیال آگیا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا
اور اوسکے کرتے کو کچھ تعرض نہ کیا بیت بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد
اس واقعہ ہائلہ مین نہوتا تو اغلب ہے کہ خبر فوت یوسف سنکر مر جاتے اور اسیدم اپنی جان سے گذر جاتے بیت کسکو طاقت ہے جی اسکے سنانے سنکر
جی رہے کیا سفر دوست جانی سنکر بحر مواج مین ہے کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین عقدے مشکلات کے کھولے اول پیراہن خون آلودہ
یوسف نے کہ درست تھا خبر دریدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اس پیراہن نے کہ زلیخا نے پھاڑا تھا خبر پاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اس پیراہن نے کہ بشیر لایا
بوئے حیات یوسف سنگھائی اور چشم یعقوب علیہ السلام سے لگتے ہی بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا کہا ای بیٹو یہہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ بنا لیا ہے واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایک کام بڑا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ پس صبر بہتر
ہے صابر رہون اور شکایت اس حکایت کی سوا خدا کے نکرون وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور اللہ سے مانگی گئی ہے مدد یعنے اسی سے مدد چاہتا ہون
مین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسف سے بیت مدد چاہتا ہون برب جلیل شکایت نہین یہہ فصبر جمیل یہان کا قصہ تو یہان رہا اب وہان کا
احوال سنیئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کنوے مین ڈال آئے تو چوتھے دن مژدہ نجات انکو بھیجا وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ
نزدیک کوئیکے کہ مدین سے مصر کو جاتا تھا پس بھیجا انھون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اس کنوے کے وارد اسے کہتے ہین جو قافلیکا پانی بھرے اس قافلہ کا
بہشتی مالک بن ذعر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا جب وہ کنوے پر آیا فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ پس لٹکایا اسنے کنوے مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ ای یوسف ڈول مین بیٹھہ معالم مین ہی کہ دیوارین اس چاہ کی فراق یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا نظم جو مالک نے کھینچا کوئے
سے وہ ڈول ؛ تو پانی سے پائی گران اسکی تول ؛ کہا ڈول کا ڈول کچھہ اور ہی ؛ خدا جانے آج اسکا کیا طور ہی ؛ پھر کنوئین جھک کر دیکھا اور اس ماہ کو مشاہدہ
کیا قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ کہا کہ ای خوشوقتی ہی کہ یہہ لڑکا ہی بعضون نے کہا ہی کہ بشریٰ نام صاحب اسکیکا تھا اوسکو اپنی مدد کیواسطے بلایا یعنے
ای بشریٰ آؤ یہہ لڑکا ہی مین اور تو دونون ملکر اسے کھینچین پس دونون نے مل کر حضرت یوسف کو کنوئے سے نکالا مصرعہ در بے بہا پایا پانی کے مول وَأَسَرُّوهُ
بِضَاعَةً اور چھپا رکھا اسکو قافلے والون سے پونجی کر کر کہ مصر مین چل کر بیچینگے بعضے کہتے ہین کہ ضمیر اسروہ کی راجع ہی طرف بھائیون کے یعنے بھائیون نے احوال اسکا
چھپا رکھا اور قافلے والون سے آکر کہا یہہ غلام ہمارا ہی بھاگا ہوا وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھہ باپ کے
یا بھائی کے یا قافلے والے کے ساتھہ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السلام کے لکھا ہی کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو ہم
کہین اسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالین گے یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے ہوئے انھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان کم خدمت ہی اسکو
تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اسکی پھر خبر ہم نہ سنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اسکی اشیا خرید لی اب چند درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو
کہ قیمت اسکی بہت ہی لیکن تم کو ہم دیتے ہین جو ہو تمہارے پاس وہ دو پس یوسف علیہ السلام کا ہاتھہ پکڑ کر مالک کے ہاتھہ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ
اور بیچا اسکو بھائیون نے ساتھہ قیمت ناقص کے کہ درہم تھے گنے گنائے ہوئے سمجھہ لیجیے کہ عادت اسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے
تھے تو تولتے تھے مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اٹھا لئے وسیط مین ہی کہ یہودا نے کچھہ نہ لیا غرض مالک نے یوسف کو
خریدا نظم جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا ؛ وہ یون مفت مملوک مالک ہوا ؛ کہون کیا ہی یہان سخت جائے بکا ؛ کہ وہ بے بہا اس بہا پر بکا ؛ عوض
چند درہم کے وہ مہ لقا ؛ کہ جس مہ نے کل مصر روشن کیا ؛ بہا جس کے یک لب کی ہی مصر تام ؛ رخ و زلف کا مول ہی روم و شام ؛ وہ ناقدردانون کے
ہاتھون مین آ ؛ باین قیمت سست ہی وہ بکا ؛ عجب کھیل ہین ایزد پاک کے ؛ کہ گوہر دیا مول مین خاک کے ؛ بحر مواج مین روایت ہی کہ ایکدن یوسف عم نے
اپنا حسن و جمال آئینے مین دیکھہ کر عجب اور تعجب سے کہا تھا کہ ایسا اگر کسی کا غلام ہو تو کیا اوسکی قیمت ہو جب یہہ اس ثمن مذکور پر بکے گئے جبرئیل علیہ السلام نے
آکر کہا اطلع علی قیمتک حتی تطلع علی حریمتک حسن پر اتنا یہہ احسان جتا کر مت کر کہ تکبر ہی بڑا پس بھائیون نے قیمت مذکور پر بیچکر بیع نامہ لکھوایا اور
کہا ہوشیاری سے رکھیو کہ گریز پا ہی اور عہد لیا کہ سوا کمل کے نہ پہناوے اور قوت سے زیادہ نہ کھلاوے اور بغیر اونٹ کے نہ سوار کرے اور مصر مین پہنچ کر بند پا
کھولے نظم بھائیون نے جو کیا یوسف کے ساتھہ ؛ کیا کہون پھٹتا ہی دل سنکر وہ بات ؛ لیکن اللہ نے کیا سلطان مصر کر دئے بندے سب اشرافان
مصر وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ اور تھے بھائی بیچ شان یوسف علیہ السلام کے بے رغبتون سے یعنے نہین چاہتے تھے کہ وہ ان کے
ساتھہ رہین یا قافلے والے خریدنے مین ان کے بے رغبت تھے کیونکہ سن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا انکا پس مالک یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا
اسوقت مین بادشاہ وہان کا ریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار فوطے دار تھا عزیز اوسکو کہتے تھے اسکے ہرکارون نے جو جمال یوسف پر نظر کی حیران
رہ گئے اور خبر جا کر عزیز کو پہنچائی نظم کہ عبرانی آیا ہی ایسا غلام ؛ خجل حسن سے جسکے ماہ تمام ؛ نہ آنکھون سے دیکھا ہی ایسا جمال ؛ سنا ہی نہ کانون
سے ایسا کمال ؛ پری ہی نہ غلمان ہی نہ حور ہی ؛ سراپا مگر شعلہ نور ہی ؛ نزاکت وہ اسمین کہ گل ہو خجل ؛ لطافت وہ اسمین کہ جو لیوے دل ؛
وہ چہرہ کا عالم کہ عالم ہو غش ؛ بیک جلوہ ہر جن و آدم ہو غش ؛ وہ قامت قیامت وہ آفت خرام ؛ وہ کاٹ ایک غضب اور ستم وہ کلام ؛ سراپا غرض
عقل سے ہی برون ؛ بیان سے سوا حسن حد سے فزون ؛ اور عزیز کی زن تھی راعیل نام یا فگار اور زلیخا اسے کہتے تھے ساتھہ ضم زاء اور فتح لام کے غرض
عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کر بازار مین لایا اور کہا ای یوسف نظم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٹ برقعہ رخ سے دکھا ٹک جھلک ٭ کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک ٭ کیا دور یوسف نے رخ سے نقاب ٭ کہا سب نے بیگا یہی آفتاب ٭ کھڑا سر پہ مہر قیامت
ہی یہہ ٭ قیامت کی روشن علامت ہی یہہ ٭ خریدارونکا اژدہام ہوا **نظم** ہوا شور ایک چاندنی چوک مین ٭ ہر ایک چاہتا تھا کہ اُس مہ کو لین ٭ رکھے
جو کوئی جتنی تھا دسترس ٭ وہ دینے کی رکھتا تھا سو سو ہوس ٭ انھین مین تھی یک عورت چرخہ زن ٭ معاش اسکی باصد محن تھا یہہ فن ٭ خرابی سے
کانتا جو کچھ سوت تھا ٭ اگرچہ وہی اسکا بس قوت تھا ٭ ولے لی بصد شوق حاضر ہوئی ٭ خریدارونکی صف مین ظاہر ہوئی ٭ ندا کی منادی نے پھر ایکبار
کہ ای لوگو ہو جاو تک ہوشیار ٭ خریدار تم مین سے ہی کونسا ٭ وہ قیمت کرے آگے باصد بکا ٭ مہ خرچ خوبی ہی میرا غلام ٭ غلام اسکو کہنا ہی ننگ
تمام ٭ عجب بخت ہین اسکے جو اسکو لیے ٭ بہت کم ہی قیمت اگر جان دے ٭ اٹھا بدرہ سونے کا یک شخص نے ٭ کہا لے اور اس بدر خوبی کو دے ٭ ہزار اشرفی ہی زر سرخ کی
جو سودا کرے ہی تو کر لے ابھی ٭ لگا دینے سو بدرے پھر دوسرا ٭ خریدار یوسف بصد جان ہوا ٭ کہا تیسرے نے کہ اس سے فزون ٭ مین ہم وزن یوسف لے آ مشک دون
لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہہ بات ٭ کہ یہہ بھی مین دیتا ہون اور اسکے ساتھ ٭ درو لعل ہم وزن یوسف کے لیے ٭ خوشی سے نہ ساتھ یک تاسف کے لے ٭ عرض لینے والونکا
پھر ماجرا ٭ کہون کیا کہ تھا کچھ بیان سے سوا ٭ جو آیا سو قیمت بڑہاتا ہوا ٭ فزون مال و دولت لگاتا ہوا ٭ زلیخا نے سنکر اس احوال کو ٭ مضاعف کیا قیمت
حال کو ٭ لکھا ہی کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی کمال حسین اور نہایت نازنین ایک رات اوسکو **نظم** خیال الم تھا نہ کچھ وہم غم ٭ عجب خواب راحت سے
تھی بس بہم ٭ کہ ناگاہ یکدر سے آیا جوان ٭ وہ کیسا جوان جو سراپا تھا جان ٭ اوٹھا پردہ اور چٹ سے سنمکھ ہوا ٭ زلیخا کا جی دیکھتے ہی گیا ٭ وہ مکھڑا
کہ آفت کا ٹکڑا تھا جو ٭ تجلی حق تھی نہ مکھڑا تھا وہ ٭ زلیخا کی پڑتے ہی اسپر نگاہ ٭ ہوئی اسقدر آہ حالت تباہ ٭ کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن ٭ تڑپنے
لگا خاک مین با محن ٭ صبح کو بیدار ہو کر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے یہہ احوال خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھ کر اسکا تصور باندھ کر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی
تھی **نظم** کہ ای جان تو گل ہی کس باغ کا ٭ جو باعث ہوا ہی میرے داغ کا ٭ تو کس چرخ کا ماہ ہی سچ بتا ٭ کہ عالم کیا مجھ پہ ظلمت کدا ٭ گہر ہی تو کس کان کا
میری جان کہ تجھ بن مین گھر مین ہون گوہر فشان ٭ میرا دل لیا بن بتائے پتا ٭ کہان تجھ کو ڈھونڈھون مین ای دلبرا ٭ تیرا نام کیا ہی مکان ہی کہان ٭ جہان تو ہو
از کر مین پہنچون وہان ٭ اسی طرح دیوانہ وار پکارا کرتی تھی اور نالہائے زار زار کر بکا کرتی تھی پھر ایک شب خواب مین یوسف ع کو دیکھا **نظم** وہ قد
دیکھتے ہی یہہ پر اضطرار ٭ اٹھی سرو قد ہو کے بے اختیار ٭ سر ان کے قدم پر دھرا اور کہا ٭ کہ میرے پیارے میرے دلربا ٭ لب لعل کو ٹک شکر ریز کر ٭ سخن سے
دہن کو گہر ریز کر ٭ مین ہون بندگی مین تیرے مبتلا ٭ چھڑا مجھ کو اپنا بتا کر پتا ٭ میرا دل لیا تو نے ای جان جان ٭ اور اپنا بتایا نہ نام و نشان ٭ فرشتہ ہی
تو یا پریزاد ہی ٭ کہ یون دلربائی مین استاد ہی ٭ تیرا حسن ہی یا ہی نور خدا ٭ یہہ جھمکا یہہ جھمکا یہہ جلوہ ہی کیا ٭ لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے ٭ تبسم مین
آکر یہہ کہنے لگے ٭ کہ مین ایک اولاد آدم سے ہون ٭ اسی خاک اور آب عالم سے ہون ٭ فرشتہ ہون مین نی پریزاد ہون ٭ نہ مین دلربائی مین استاد ہون
ولیکن ہون آئینہ حسن غیب ٭ نہین اسمین البتہ کچھ شک و ریب ٭ ہوا ہی وہی مجھ مین پرتو فگن ٭ اسی نور سے میرا جھل کے ہی تن ٭ اگر دعوے عاشقی ہی تجھے حقیقت مین
تو جان کر یون مجھے ٭ تصور مین میرے ہی تو رہ سدا ٭ کسی آن مجھ کو نہ دل سے بھلا ٭ جو پیوند ہونا تو ہونا میرے ٭ جو دل بند ہونا تو ہونا میرے ٭ میرے
عشق کا تیرے دل پر ہی داغ ٭ تیرے غم مین مجھ کو نہین ہی فراغ ٭ زلیخا نے جو یہہ کلام محبت التیام یوسف علیہ السلام کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی
اور خواب سے اٹھی دھومین نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور آنکھون سے دریائے سرشک بہاتی ہوئی **بیت** گریبان کیا ٹکڑے دامان تلک ٭ کیا پارہ
دامان گریبان تلک ٭ کبھی دم سرد بھرتی تھی کبھی نالہ پر درد کرتی تھی خواصون نے اوسکا یہہ حال مشاہدہ کر کر بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھ کارگر نہ ہوئی تدبیر
پدر نے ہر چند علاج کیا کچھ فایدہ نہ ہوا آخر کو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ **نظم** دوا ایسے سودا کی زنجیر ہی ٭ یہی ہی اگر کچھ بھی تدبیر ہی
وہین زر کا ایک ماپیچان بنا ٭ درو لعل کے اسمین مہرے لگا ٭ دیا پائے نازک مین فی الحال ڈال ٭ ہوا آگے باہم جمال و جلال ٭ کیا قید مین سرو

آزاد کو ؛ ہوا عشق قمریکا طوق گلو ؛ وہ پانون تھی زنجیر پر خشم مین کہ جون مردمک حلقۂ چشم مین ؛ القصہ جب زنجیر اسکی قدمبوس ہوئی تو رو رو کر یہہ کہتی تھی کہ نظم عبث میرے پانو مین زنجیر کی ؛ کہ مین بن پھائے ہی ہونگی پھسی ؛ وہ زنجیر ہی میرے سودا کی جو ؛ تو موج غبار دریا رہو اور اس گرفتاری مین دن رات کاٹتی تھی آہ و زاری مین ایک شب جو تڑپھ تڑپھ کر آنکھ لگ گئی پھر بار تیسرے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب مین مشرف ہوئی بے اختیار کمال اضطرار سے انکے پانون پر گری اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا شہر مصر ہی اور وہان کا مین عزیز ہون بیت سنا جب کہ یہہ مژدہ راحت رسان ؛ زلیخا کے بس آگئی جان مین جان ؛ اور اٹھتے ہی خواب سے خواصان تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپ کو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سنتے ہی آیا اور زنجیر پانون سے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر اطراف سے پیغام بادشاہون کے واسطے شادی کے آنے لگے جسکا ایلچی آتا باپ اسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دلمین اسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام آوے تو قبول کرون اور عزیز مصر کا یہہ مرتبہ نہ تھا کہ پیغام بھیجتا آخر ایکدن اسنے اپنے ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسیکا پیغام مجھکو قبول نہین اسکے باپ نے یہہ احوال سنکر سب رسولون کو سلاطینون کے رخصت کیا اور کہا کہ دختر جو یہہ اختر خوب ہی مہ مصر سے کب کی منسوب ہی اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہے روم اور شام مین شہرت ہی تمام بادشاہون کے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی مگر تیری طرف مایل ہی اور عقد نکاح سے تیرے اسکی توجہ دل ہی خدا جانے کہ اس سے کیا حاصل ہی جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھکر ہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہان سنکر گمان یوسف عم مین خوش ہوئی القصہ باپ نے بڑا مال اسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہی رونے تڑپنے لگی اور آسمان کے طرف منہہ کر کر نظم لگی کہنے ای چرخ یہہ کیا کیا ؛ مجھے بیوطن کر کے رسوا کیا ؛ دکھایا کسے اور پھسایا کہان ؛ مین آئی کہان اور تو لایا کہان ؛ مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین ؛ ہی فرق اسمین اسمین کہین کا کہین ؛ کرون اب بتا کیا کدھر جاؤن مین ؛ نہ دیکھون یہہ غم کاش مر جاؤن مین ؛ وہان اقربا مجھ سے میرے چھٹے ؛ یہان کام مجھکو پڑا دیو سے ؛ مین دھوکھے مین آئی پریوش کے یہان ؛ سو نکلا یہہ بھوت الامان الامان ؛ دیا ہاتف غیب نے یون جواب ؛ کہ سن ای زلیخا نہ کھا پیچ و تاب ؛ پھسایا تجھے تو نکالینگے ہم ؛ تیرے سر سے اس جنکو ٹالینگے ہم ؛ تجھے اس لئے لائے ہین ہم یہان ؛ کہ آتا یہین ہی وہ محبوب جان ؛ نہ دیوینگے تجھ پر اسے دست رس ؛ چلیگا نہ بس تجھ پہ کچھ اسکا بس ؛ پھسائے تجھے گر نہ اس دام مین ؛ تو تعطیل ہوتی تیرے کام مین ؛ زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سنا ؛ تو سو سجدۂ شکر لائی بجا ؛ کرے والے ویلا وہ موقوف کل ؛ کہ مقصود کا تا شگفتہ ہو گل ؛ پھر زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالی نے عزیز کو اسپر قادر نہین کیا جب یوسف عم بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ وہی ہی جسکے واسطے مین ملک چھوڑ کر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حسن اسکا تمام شہر مین پڑا ہی خریدتا نظم عزیز اس سے کہنے لگا میری جان ؛ خزانا بھلا اسقدر ہی کہان یہہ مشک اور ؛ یہہ گوہر یہہ لعل اور یہہ در ؛ کہ صندوق مین میرے سب جنسے پر ؛ سوا اسکے میرا خزینہ ہی جو ؛ دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہی جو ؛ اگر سب کا سب دیجئے تول تول ؛ تو دونا بھی ہو یا نہو اسکا مول ؛ زلیخا نے سنکر پھر اس سے کہا ؛ گھر سے ہر ایک درج میرا بھرا ؛ ہر ایک گوہر اسکا کہ ہی بے بہا ؛ بقیمت ہی اس سلطنت سے سوا ؛ وہ سب مول مین دیکے جلد اوسکو لے ؛ یہہ سو درجے بہتر ہی اس درج سے ؛ عزیز نے کہا کہ کہ بادشاہ اسکو خریدا چاہتا ہی کہا بادشاہ سے جاکر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی اگر حکم ہو تو ہم خرید لین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخا نے تمام مال اپنا دیکر خریدوایا عزیز خرید کر کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ اور کہا اس شخص نے کہ مول لیا تھا یوسف کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے باحرمت کر جگہ اسکی یعنے اسکو اچھی طرح رکھ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا شاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اٹھالے یا پکڑین ہم اسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا اسنے کہا کہ بیٹا کر کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے اسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر مواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام وقت بکنے کے ناخوش ہوئے اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور زر میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون مین یوسف بن یعقوب بن ابراہیم ہون مالک نے کہا اسوقت کہ مین خریدتا تھا تمنے کیون نہ کہا کہا مقتضاے وقت نہ تھا پس مالک نے عزیز سے کہا کہ مین نے اسکو بیس درم دیکر لیا ہی زیادہ مین تجھ سے نہین لیتا اتنے ہی دے اور سایہ لطف مین اپنے اسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور تمھارا کہنا مانا اب تم میری حق مین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ السلام منتظر وحی کے ہوئے جبرئیل آئے اور کہا کہہ یا من یعز ویذل یا من یصنع ویرفع یا من یعطی ویمنع یا من ھو علی کل شیء قدیر ارزق ھذا الشیخ اولادا ذکورا اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر اللہ لک من المال والاولاد فی غیر فتنۃ ونقل العز والمنع الیک مالک اپنے گھر گیا زن اوسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی پھر حاملہ ہوئی دو پسر لائی اسیطرح بارہ بار مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اسکے بارہ حرمین تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے تو امان لکھا ہی کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصون کو نافع جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف علیہ السلام کو عزیز نے دوم آسیہ زن فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابوبکر صدیق نے عمر بن خطاب کو باوجود اپنے بیٹونکے خلیفہ انکو کیا پس جب ان تینون نے سمجھا تھا ویسے ہی یہہ تینون نفع رسان نکلے ؛ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ اور جیسے کہ یوسف کی محبت دلمین عزیز کے ڈالی ہمنے اسیطرح قدرت دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تاکہ تصرف کرے اسمین وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم اسکو تعبیر خوابونکی یا معانی کتب الہی کے وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ اور اللہ غالب ہی اوپر کام اپنے کے کوئی اس سے کچھ خبر نہین نکال سکتا اور کوئی اسکے حکم کو نہین ٹال سکتا یا غالب ہی امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا اور اسنے کیا کیا انھون نے تباہی چاہی اسنے بادشاہی دی بیت نہین ہوتا کسی کے کچھ بدی سے ؛ وہی ہوتا ہی جو حق چاہتا ہی ؛ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ اوسکے ارادے مین سارے ہین کام وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف قوت جوانی اپنی کو اٹھارہ برس کی عمر مین یا بیس برس کی بعضون نے کہا ہی کہ درمیان تیس اور چالیس برس کے دیا ہمنے اسکو حکم کہ نبوت ہی یا حکمت کہ علم یا عمل ہی اور دانش بیچ دین کے وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم نیک کارون کو لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے گھر آئے زلیخا کا عشق زیادہ تر ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کیا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ اور چاہا یوسف کو اس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اسکے کے تھا جان اسکی سے یعنے زلیخا نے اس سے اپنی مراد چاہی اور اس محل مین کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بند کیے دروازے اور کہا آؤ جلدی کر کہ مین واسطے تیرے ہون یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرنیوالا میرا ہی نیک کی اسنے منزل میری بارگاہ قرب مین یا عزیز سردار بڑا ہی اسنے اچھی طرح رکھا ہی مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہی پس مین حرمت اور حق نعمت اسکا بھلا کر دست خیانت حرم مین اسکے کیونکر دراز کرون إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا زناکار کہ زنا بدتر سب ظلمونکا ہی لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ نظم خدا ہی محیط زمین و زمان ؛ اسے سب ہی معلوم سر نہان ؛ کوئی کام اس سے نہین ہی چھپا ؛ وہ سب دیکھتا ہی برا اور بھلا ؛ بھلا اسکے پھر سامنے اسطرح ؛ مین ڈرتا ہون عصیان کرون کسطرح ؛ قیامت مین شرمندہ مجھکو کرے ؛ سزا میرے اعمال کی مجھکو دے ؛ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا سا یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ دفع اسکے کے بھاگ کر اگر نہوتا یہہ کہ دیکھی اسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اسکے کرتا یعنے صورت حضرت یعقوب کی دانتون کے تلے انگلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت الہی اور لمعہ نبوت یوسفی تھا کہ حایل ہوگیا درمیان یوسف کے اور اس چیز کے کہ موجب غضب الہی تھی یا سقف خانہ پر لا تقربوا الزنا لکھا دیکھا یا دیوار پر جو برابر کے دیکھتے تھے دیکھا تو لکھا تھا لا تقربوا الزنا دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیک لحافظین لکھا پایا تیسری دیوار پر جو نگاہ کی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ مسطور تھا چوتھے دیوار پر جو نظر پڑی یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور لکھا دیکھا جو سر اٹھایا انہ معکما اسمع

واری لکھا پایا چھت پر جو آنکھ پڑی صورت یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے اپنے بت پر چادر ڈال
دی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہی اس سے تو شرم کرتی ہی پس جو کوئی معبود بینا شنوا رکھتا ہی وہ کیون نہ شرم کرے بعضے کہتے
ہین کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الانبیاء وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہین کہ ایک شخص کو دیکھا کہ کہتا ہی اے یوسف
اگر تو نے یہہ کام کیا مرتبہ نبوۃ سے گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سے بچ گئے کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اسیطرح کیا ہمنے تو کہ
پھیر دین ہم اس سے برائی کہ خیانت حرم عزیز مین ہی اور بیحیائی کہ زنا ہی اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کئے گیون سے تھا لکھا ہی
کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے نظم بہر در کہ پہنچے وہ در کھل گیا ✤ مقفل وہ گو قفل آہن سے تھا ✤ زلیخا بھی پس دیکھتے ہی شتاب ✤ پکڑنے کو
دوڑی بلا اضطراب ✤ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون دروازیکو ساتوین دروازے پر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ لیا اور کھینچا یوسف
علیہ السلام نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے کھینچ کر کرتا یوسف عم کا پیچھے سے نظم پکڑ جانب پشت سے دامن آہ ✤ جو کھینچا
گیا پھٹ وہ پیراہن آہ ✤ ولے روکنے سے نہ مطلق رکے ✤ ادھر اسنے کھینچا وہ ادھر جھکے ✤ غرض در سے باہر ہوئے جب نکل ✤ زلیخا کھڑی رہ گئی ہاتھ
مل ✤ تڑپنے لگی بیقراری کے ساتھ ✤ زبان پر تھا جاری یہہ زاری کے ساتھ ✤ کہ ہی ہی میرا طائر مدعا ✤ میرے دام مین پھنس کے جاتا رہا ✤ وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا
لَدَا الْبَابِ اور پایا ان دونون نے شوہر زلیخا کے کو کہ عزیز تھا نزدیک دروازیکے عزیز نے یوسف اور زلیخا کو مضطرب دیکھ کر جانا کہ کچھ ایسی صورت
واقع ہوئی ہی کہ یہہ دونون پریشان ہین پہلے اس سے کہ وہ احوال پوچھے زلیخا نے دلیرانہ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا کہا کیا سزا ہی
اس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ تیرے اہل کے بدیکا مراد اسنے اپنی جان لی اور اس کلام سے غرض یہہ تھی کہ آپ صاف نکل جائے خطا یوسف علیہ السلام پر ٹھہرائی
پھر کہنے لگی کہ جو حرم تیرے کا قصد کرے سزا اسکی کیا ہو اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب درد دینے والا یعنے کوڑے لگائے
جاوین یوسف عم نے جو یہہ بات سنی قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ کہا اسنے چاہا تھا مجھ کو جان میری سے اور مین نے تن دہی نکی بھاگا مین عزیز نے کہا
ہم کیونکر سچ جانین کوئی اور بھی اس ماجرے سے خبردار ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ لڑکا چار مہینے کا جھولے مین تھا وہ شاہد میرا ہی اور وہ زلیخا کے خالہ کا
بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف عم نے فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہی گویا کرنے پر اسکے عزیز نے اس بچے سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا
کہ یوسف صادق وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اور گواہی دی گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہی کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اسنے حکمت سے کہا ای عزیز اِنْ
كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ اگر ہی کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے سے پس سچی ہی زلیخا اور یوسف ہی جھوٹون سے
کیونکہ یہہ صورت دلیل اسکی ہی کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف کو کہ کرتا آگے سے پھٹا ہی وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ
اور اگر ہی کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے پس جھوٹی ہی زلیخا اور وہ سچون سے ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی کہ یوسف اس سے بھاگا اور وہ پیچھے دوڑی اور اپنی
طرف اسکو کھینچا کہ پیراہن اسکا پیچھے سے پھٹا فَلَمَّا رَاٰی قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ پس جب دیکھا عزیز نے کرتا یوسف عم کا پھٹا ہوا
پیچھے سے منہہ طرف زلیخا کے کر کر غصے سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمہارے سے ہی یعنے تم عورتون کی سے اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ تحقیق مکر تمہارا بڑا ہی جلد
دل مین گذر کرتا ہی اور جی مین اثر کرتا ہی نظم یہہ سچ ہی کہ رافت ہی مکر زنان ✤ خرابی کن عزت مردمان ✤ پھر اس مکر سے کیون نہ دل ہو دو نیم ✤ لکھا جسکو
قرآن مین ہی عظیم ✤ پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہو کر بطریق اعتذار کہا یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای یوسف منہہ پھیر لے اس بات سے اور چھپا اسکو
نظم زلیخا ہی جھوٹی تو سچا ہی لیک ✤ تیری اسکے حق مین یہی بس ہی نیک ✤ کہ اس راز کو تو نہ افشا کرے ✤ اسے تا بمقدور اخفا رکھے ✤ ہی قول بزرگان
ذی عقل و ہوش ✤ کہ باشد بہ از پردہ در پردہ پوش ✤ اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ اور بخشش مانگ ای زلیخا واسطے گناہ اپنی کے تفسیر

زاہدی مین ہی کہ عذر چاہ یوسف سے کہ غریب ہی اور تو نے اوسکو آزردہ کیا ہی اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ تحقیق تو ہی تھی خطاکارون سے یہان تذکیر واسطے
تغلیب کے ہی لکھا ہی کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چھپایا لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہی کہ کوئی چھپتا ہی بیت چھپانے سے کوئی چھپتا ہی عشق و مشک ای رافت +
چھپاؤ لاکھ رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہی + القصہ بیت زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا + زبان ملامت کئی سب نے وا + وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ
اور کہا کتنی بی بیون نے بیچ شہر مصر کے اس مقام مین کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے اور وہ پانچ تھین عورتین خواصون کی یعنے حاجب اور ساقی اور خباز اور
زندان بان اور صاحب دواب کی اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہی غلام
اپنے کو نفس اسکے سے یعنے چاہتی ہی کہ کام اسکا برلائے نظم ہوئین طعنہ زن عورتین مصر کی + کہ بندے کی اپنے یہہ بندی ہوئی + لیا جسکو مول اسکو لو دل
دیا + بجھا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا + خریدا جسے اسپہ شیدا ہوئی + زلیخا کی عقل و خرد کیا ہوئی + عجب پر عجب اور ہی یہہ سنو + کہ خواہان یہہ اور گریزان ہی وہ +
اسے الفت اور اوسکو نفرت ہی واہ + یہہ ہی عزت دختر بادشاہ + یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہی دور + یہہ کرتی ہی عجز اسکو ہی سو غرور + قَدْ شَغَفَهَا
حُبًّا تحقیق پھٹ گیا ہی غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا دلمین اسکے سما گیا ہی اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق ہم دیکھتے
ہین زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہی فریفتہ غلام زرخریدہ ہوئی ہی فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ پس
جب سنا زلیخا نے مکر انکا یعنے باتین جھوٹھی انکی بھیجا آدمی طرف انکے اور استدعا کی کہ دعوت مین حاضر ہون لکھا ہی کہ چالیس عورتون کو بلایا وہ پانچون
طعنہ زن بھی انمین تھین جب وہ آئین عزت کی انکی وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کین واسطے انکے مسندین یا مہیا کیا واسطے انکے طعام پاکیزہ یا سنوارا
مجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہی کہ وہ تکیہ لگا کر کھاتین تھین پس واسطے انکے نظم مہیا کئی بزم عشرت وہ بس + کہ جز ناز و نعمت نہ تھا ہم نفس + کرا راستہ
جشن شاہونکی شکل + ہر ایک قسم کا جسمین تھا شرب و اکل + ترنج اور چھری پھر دی ہر ایک کو کہ کاٹو اسے تا مزیدار ہو + چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَّاٰتَتْ
كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کو انمین سے چھری تو کہ ترنج تراش کر طعام پر چھرک کر کھاوین یا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول
کرین اور زلیخا نے ان عورتون سے نظم کہا پھر کہ یوسف کو بلواؤن مین + جو خواہش تمھین ہو تو دکھلاؤن مین + کہا سب نے لو ہمکو تو آرزو + یہی ہی کہ دیکھین
وہ روئے نکو + اسے دیکھ کر کھائین اپنا ترنج + تراشینگے پھر سو خوشی سے ترنج + زلیخا نے یہہ سنکر نزدیک یوسف کے آ جامہ مرصع پہنایا اور تاج مکلل سبز سر پر سجا
وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف اوپر ان عورتون کے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخا نے بہت مبالغہ کیا یہان تک کہ یوسف علیہ السلام کو
باہر جلوہ فرما کیا فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکھا ان عورتون نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا اونکو حسن و جمال مین یکبار آشفتہ دیدار ہو کر بیخود
ہو گئین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کچھ درد معلوم نہوا نظم کہان کا ترنج اور کہان کی چھری + رہا تھا کسیکا نہ بس جی مین جی +
گئی عقل تو ہاتھ سے یک قلم + ہر ایک نے کئے ہاتھ اپنے قلم + بجائے ترنج اپنے ہاتھون کو کاٹ + کئے خون سے سارے دامن کے پاٹ + حقایق
سلمی مین ہی کہ حق تعالی ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو سرزنش کرتا ہی کہ مخلوق رویت مخلوق مین اس مرتبے کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچھ محسوس
نہوا تمکو چاہیئے کہ شہود پر تو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچھ بلا و عنا سے متالم نہو بیت چاہیئے رافت محو ہو ایسا دیکھ کے اسکا ایک ہی جھمکا +
دھیان نہووے دلکو اصلا رنج و بلا سے عالم کا + القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بخود آئین زبان آفرین مین کشادہ کئی وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا
هٰذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہی واسطے اللہ کے صفت عجز سے پیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہی یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا اِنْ
هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ یہہ انسان نہین ہی فرشتہ ہی یہہ بنور الہی سررشتہ ہی یہہ صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل
کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھ پر آئے اور کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ ای حبیب میرے حسن روئے یوسف کو

نور کرسی سے کسوت دی مین نے اور کسوت حسن رو تیرے کی نور عرش سے مقرر کی مین نے وما خلقت خلقا احسن منک یعنے نہین پیدا کیا مین نے کسی
مخلوق کو نیکتر تجھ سے سچ ہی کہ یوسف کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی مین ہاتھ کٹے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پر
کٹے گر ہاتھ رافت کیا عجب + پائے جانان پر میرے کٹتے ہین لاکھون کے گلے + الغرض زلیخا نے جو حیرانی اور آشفتگی عورتونکی دیکھی قالت فذلکن الذی
لمتننی فیہ کہا پس یہی ہی وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اسکی کے اب جانا تمنے کہ حق میری جانب ہی سب نے کہا نظم بجا ہی
جو اسپر ترا دل گیا + کہ یہہ دلربا یونکا ہی دلربا + جو کھولے یہہ رخ برقعہ پاک سے + تو جھانکین مہ و خور بھی افلاک سے + تجھے طعنہ کرنا ہی بس ناسزا + کہ تیری نہین
اسمین مطلق خطا + اسے جو کہ دیکھیگا مر جائیگا + سراپا قیامت ہی یہہ دلربا + زلیخا نے سنکر کہا مجکو آہ + اسی نے کیا ہی خراب اور تباہ + اسیکی مین الفت مین
آوارہ ہون + اسیکی محبت مین بیچارہ ہون + ملامت مجھے ہی اسی کے سبب + ہی رسوائیان اسکے باعث سے سب ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم
اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اسکو جان اسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اس سے پس نگاہ رکھا اسنے اپنے آپ کو اور مجھ سے نہ کھل کھیلا نظم کسی نہج سے نکا
للچا نہ دل + برا جان کے مجھ پہ آتا نہ دل + ولئن لم یفعل ما امرہ لیسجنن ولیکونا من الصاغرین اور اگر نہ کریگا جو کچھ کہتی ہون مین اسکو البتہ
قید کیا جاویگا اور البتہ ہوویگا ذلیلون سے کیونکہ نظم ہوئی اب مین عاجز ہون تدبیر سے + ہو آخر ہی جاؤنگی تاخیر سے + سو مین نے مقرر ہی اب
یہہ کیا + کہ زندان مین دون اسکو رہنے کی جا + کہ شاید دل سخت نرم اسکا ہو + کرے پھر بخود وہ میری آرزو + یہہ سن عورتین جو کہ تھین اہل بزم + نصیحت کے
جانب ہوئین رو بعزم + لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا + جہان مین کسی کو نہین ہی بقا + یہہ خو نیک ہی یادگار زمان + برآوردن حاجت بیدلان +
خدا نے کیا تمکو سلطان حسن دیا سب تجھے جو ہی سامان حسن + زلیخا تیرے عشق مین ہی خراب + اسے کر مئے وصل سے کامیاب + تڑپتی ہی یہہ اسپہ
کچھ ترس کھا + نہ بے ترس ہو اسقدر دلربا + نیاز اسکا دیکھ اسقدر کر نہ ناز + تکبر نہین خوب ای سرفراز + کہین عاجز استقام اسکا لے بہ تنگ آکے وہ تجھکو
ایذا نہ دے + بٹھاوے نہ زندان مین تجھکو وو + کہ ہی سخت جائے بد ای نیکخو + تو اپنے پہ اور اسپہ تک رحم کر + نہ اسکو رولا اور نہ ہو نوحہ گر +
نہ غم مین اسے تو گرفتار کر + نہ قید اختیار آپ ای یار کر + اگر تیرا اسپر کسیطرح سے + نہین دل تو مل ہمسے سو فرح سے + کہ ہر ایک ہم مین سے ہی شاہ حسن +
تو ہی مہر حسن اور ہم ماہ حسن + یوسف علیہ السلام نے جب ان عورتونکی باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرف سے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی ہی طرف بھی
رغبت دلاتی تھین بتنگ آکر قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ کہا ای پروردگار میرے قید دوست تر ہی طرف میرے اس چیز سے
کہ پکارتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اسکے نظم مجھے انکی صحبت سے زندان ہی خوش + مقید اگر تن ہی تو جان ہی خوش + ولے روئے نامحرمان پر
نظر + نہ میری پڑے ای میرے دادگر + والا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن واکن من الجاھلین اور اگر نہ پھیریگا مجھ سے مکر اور فریب
انکا اور مجھکو نہ بچاوے گا جھک جاؤنگا طرف انکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھ کرتے اسکام کے جو تکیا چاہے فاستجاب لہ ربہ
پس اجابت کی واسطے دعا اسکی کے پروردگار اسکے نے نظم جو یوسف نے زندانکی کی التجا + قبول انکی حق نے کئی وہ دعا + اگر چاہتے اس سے محض رہا +
تو بے قید چھٹنے بفضل خدا فصرف عنہ کیدھن پس پھیر دیا اس سے مکر ان عورتونکا انہ ھو السمیع العلیم تحقیق وہ سننے والا ہی دعا اوسکی جو
اسکی طرف پناہ پکڑتا ہی جاننے والا ہی حال اوسکا جو غیر اسکے سے گریز کرتا ہی لکھا ہی کہ جب وہ عورتین حضرت یوسف سے ناامید ہوئین زلیخا سے کہا کہ صلاح
یہہ ہی کہ دو تین دن اسکو قید مین ڈال دے شاید وہان کی تکلیف دیکھ کر سر تسلیم تیرے خط فرمان پر رکھے زلیخا نے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جا کر کہا
بیت ہوی مین تو بدنام اس شہر مین + نہ اس شہر مین بلکہ کل دہر مین نظم ہوا ایک عالم مین شہرا ہی یہہ + کہ یوسف پہ سو جان سے شیدا ہی یہہ +
کرے اسکی تدبیر جو غور سے تو ہی دفع تشہیر اس طور سے + کہ زندان مین اسکو کرون مین اسیر + سمجھ جائین تا سب صغیر و کبیر + کہ یوسف کا عشق اسکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مطلق نہیں ۔ سخن محض بہتان ہے یہہ حق نہیں ۔ اگر عشق کا کچھ بھی ہوتا اثر ۔ بتھاقی نہ معشوق کو قید کرتا عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا
مین یسجنونہ حتی حین پھر ظاہر ہوا واسطے انکے اور دلیلین آیا پیچھے اسکے کہ دیکھین انھون
نشانیان عصمت اور بیگناہی یوسف کی مانند گواہی کو دک اور چاک پیراہن اور قطع ایدی یعنے باوجود مشاہدہ ان دلایل کے رائے مین انکے بھی بہتر
کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کرین یوسف کو ایک مدت تک پس یوسف کو زندان مین لائے زندان انکے سرو قامت اور گلرخسار سے گلستان بنا
اور قیدی خندان ہوئے بیت جو زندان مین تھے پابزنجیر لوگ ۔ ہوا انکے مقدم سے دور انکا سوگ ۔ ودخل معہ السجن فتیان اور داخل
ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید کے دو جوان ایک ملک ریان کا ساقی تھا اور ایک طباخ بادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہین سو ان
دونو کو بھی اسی دن قید کیا یوسف عم زندانیان احوال قیدیون کا پوچھا کرتے تھے اور انکے خوابونکی تعبیر فرمایا کرتے تھے ان دون نے خواب دیکھا یا فقط
ساقی نے دیکھا یا نہ ساقی نے نہ طباخ نے دیکھا یوسف عم سے بن خواب دیکھے آزمایش کی قال احدھما انی اراني اعصر خمرا گہا ایکنے ان دونو مین سے
یعنے ساقی نے تحقیق مین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب مین کہ ایک باغ ہے وہان درخت تاک کا ہے تین خوشہ انگور کے پختہ لٹکتے ہین اور کاسہ بادشاہ کا میرے
ہاتھ مین ہے نچوڑتا ہون اسمین انگور کو تسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مایول کے ہے وقال الاخر انی اراني احمل فوق راسي خبزا تاکل
الطیر منہ اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ مطبخ بادشاہی مین اٹھا رہا ہون اوپر سر اپنے کے روٹیان کہ کھاتے
ہین جانور اسمین سے اور ارائے لیجاتے ہین بتاویلہ جزوے ہمکو ساتھ تعبیر اسکے کے یعنے ان دونون خوابونکی تعبیر بتا انا نراک من
المحسنین تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان کرنیوالون سے ساتھ قیدیون کے پس ہمپر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف عم نے چاہا کہ تعبیر خواب
کی حیلہ ہون کیونکہ ایک کی تعبیر مین بہبیت متوجہ تھی خواب انکے سے اعراض کر کر قال لا یاتیکما طعام ترزقانہ
الا نبأتکما بتاویلہ قبل ان یاتیکما کہا یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاوگے تم وہ مگر مین خبر دونگا
تمکو ساتھ تاویل اسکے کے یعنے بتا دونگا رنگ اور مزہ اسکا پہلے اس سے کہ آوے تمھارے پاس یعنے غیب کی خبر تمکو دونگا انھون نے
کہا نجومیون اور کاہنون سے ایسی باتین ہمنے سنے ہین یوسف عم نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہے ستارہ شناسی اور کہانت ذلکما مما علمني ربي
یہہ اس چیز سے ہے کہ سکھائی ہے مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ الہام اور وحی کے اسواسطے کہ انی ترکت ملۃ قوم لا یؤمنون باللہ وھم بالاخرۃ
ھم کافرون تحقیق مین نے چھوڑ دیا ہے دین اس قوم کا کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ گھر آخرت کے وہی کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید
کفرنے کے ہے ساتھ آخرت کے واتبعت ملۃ آبائي ابراھیم واسحاق ویعقوب اور پیروی کی ہے مین نے دین باپون اپنے ابراہیم اور اسحاق
اور یعقوب کے ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیء نہین روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاوین ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اسیکی عبادت کرتے ہین ہم
ساتھ یگانگی کے ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یہہ توحید فضل اللہ کے سے ہے ہمپر اور ہمارے ساتھ وحی کے
اگاہی دی اور اوپر سب لوگون کے کہ انبیاؤن کو انکی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ کہ پیغمبر انکے پاس آئے نہین شکر کرتے اس فضل اور بخشش کا یا صاحبی
السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القھار اے دو یار زندان کے کیا خاوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سو نیکے چاندی کے لوہے کی
ٹہری کے بھکے یا اعلی اور اوسط اور ادنی بہتر ہے یا اللہ بہتر ہے یکتا وات اور صفات مین غالب سب پر ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا
انتم وابآؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطان نہین عبادت کرتے تم سوا خدا کے مگر ناموں کی یعنے کتنے چیزونکی باعتبار ناموں کے کہ بے دلیل نام رکھ لیا
ہے انکا اور باپون تمھارے نے نہین اتاری اللہ نے واسطے عبادت انکے کے کوئی دلیل کہ دلالت کرے اوپر تحقق ذاتوں انکی کے پس تم نہین پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں حکم ساتھ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے کہ مستحق عبادت کا وہی ہے اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ حکم کیا ہے خلق کو پیغمبروں کی زبانی یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسیکو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یہ ہے دین سیدھا قایم ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے راہ سیدھی کو جنگلوں میں جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہیں يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا اے دو یار قید خانے کے جو ہے تم کہ ساقی بادشاہ کا ہے تین روز بعد قید سے چھوٹے گا پس بلاویگا خاوند اپنے کو شراب چیستی پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ اور جو ہے دوسرا کہ طباخ ہے پس سولی دیا جاویگا اور مدت تک وہیں چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہو جاویگا پس کھاوینگے مرغان شکاری منز سر سے یہہ تعبیر سن کر ایکنے اُن دونوں میں سے کہا ہمنے جھوٹھ کہا ہے کچھ خواب نہیں دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جو تھے تم بیچ اسکے طلب تاویل کی کر آپ جو میں نے کہا اسکے خلاف نہ ہوگا وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اُس شخص کے کہ گمان کیا تھا کہ وہ نجات پاویگا اُن دونوں میں سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجو مجھ کو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے احوال میرے بے گناہی کا عرض کیجو اپنے بادشاہ سے نظم یہ کہنا کہ زندانیں ہے یک غریب ؛ عدالت سے سلطان کے ہے نصیب ؛ وہ بیجرم محبوس ہے اسپہ شاہ ؛ تفضل سے فرمائیں ایکدم نگاہ لکھا ہے کہ تیسرے دن جو یوسف عم نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اوسکی دریافت ہوئی وہی منصب پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی میں پہنچا سرست بادہ دولت ہوا مصرعہ گیا بھول یوسف کی بات اپنا خواب فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ پس بھلا دیا اسکو شیطان نے یاد کرنا یوسف عم کا نزدیک مربی اپنے کے پس رہے یوسف عم بیچ قید کے کئی برس سمجھ لیجئے کہ بضع عدد مبہم ہیں درمیان تین سے لو تک کے کہتے ہیں کہ سات برس واقعہ کے زندان میں رہے اور مشہور یہہ ہے کہ اول سے آخر تک بارہ برس زندانیں رہے ہیں معالم التنزیل میں ہے حسن بصری رض سے منقول کہ ایکدن جبرئیل عم زندانیں آئے یوسف عم نے انکو پہچان کر کہا کہ یا اخا المرسلین کیا ہے کہ دیکھتا ہوں میں تمکو منزل میں گنہگاروں کے جبرئیل کہا یا ظاہر الظاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے کہ شرم نہیں رکھتا تو کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانتا ہے اور اس سے سفارش چاہتا ہے قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ کئی برس تجھ کو قید میں رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت میں مجھ سے راضی ہے یا نہیں جبرئیل نے کہا ہاں خوش ہے یوسف علیہ السلام نے کہا بیت خوش ہے وہ دوست تو ما تم کیا ہے ۰ قید خانے میں مجھے غم کیا ہے ۰ پھر مدت محنت کی پوری ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض احوال کیا ظہور اجابت اسی دم ہوا کہ بادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور زنا کو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب میں دیکھتا ہوں سات بیل موٹے کھا جاتے ہیں انکو سات بیل دبلے اور انکا پیٹ پھولتا نہیں وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ اور دیکھتا ہوں سات خوشے سبز تر و تازہ دانے بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اُن خوشوں سبز پر لپٹ گئے اور خاک کے تلے گر کر چھپا دیا يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ اے سردارو اور معبرو فتوی دو یعنے جواب دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرنے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ کہا انھوں نے یہ پریشان خواب ہے وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ اور نہیں ہم ساتھ تعبیر ان خوابوں کے جاننے والے کیونکہ ہم سچے خوابوں کی تعبیر جانتے ہیں اور یہہ کچھ جھوٹی سی ہے بادشاہ انکے جواب سے نہی ہوا و فکر میں ڈوبا کہ یہہ شکل کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا کہا وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اُس شخص نے کہ نجات پائی تھی اُن دونوں میں سے اور یاد کیا کہنا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے میں خبر دونگا تمکو ساتھ تعبیر اسکے کے پس بھیجو مجھ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زندانمین کہ وہان ایک شخص ہی وہ بڑا کامل ہی علم تعبیر مین بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جا جلد خبر لا ساقی سوار ہوکر زندان مین آیا اور کہا یُوسُفُ
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یَابِسَاتٍ ای یوسف اے بڑے سچے جواب
دے ہمکو بیچ سات بیل موٹون کے کہ کھاتے ہین انکو سات بیل دبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کے سب حکما حیران ہین تو اس خواب کی تعبیر
بتا لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤن مین طرف لوگون یعنے پادشاہ اور مصاحبون اسکے کے شاید کہ وہ برکت تیری سے تعبیر
اس خواب کی جانین یا شرف اور فضل تیرا معلوم کرین قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے
بیل موٹے اشارت اسی سے ہی فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ پس جو کچھ کاٹو تم غلون سے پس چھوڑ دو تم اسکو بیچ
خوشون اسکے کے مگر تھوڑا اسمین سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج پالون مین رہنے دو کہ خراب نہو کھانے کے قدر صاف کرو ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے ان برسون کے سات برس سخت بیل دبلے عبارت اسی سے ہی کھا جاوینگے جو کچھ پہلے
رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے ان برسون کے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیچ کھیتیون کے ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ
پھر آویگا پیچھے ان برسون قحط کے ایک برس بیچ اسکے مینہہ برسائے جاوینگے لوگ یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برس کے نچوڑینگے نچوڑنے کی چیزین
جیسے انگور اور تل اور زیت اور یہہ کنایہ کثرت میوجات سے ہی یا اشارہ دودھ دونے سے ہی پستان گاؤ اور گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے
ہی اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی نے حضور ملک مین آکر سنادی پادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ انکی زبان سے مین خود
سنون وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ اور کہا پادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ
الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ پس جب آیا اسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے یعنے اس سے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے
کہ کیا حال ہی ان عورتون کا جنون نے کہ مجلس زلیخا مین کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ مکر اور فریب انکے کے دانا
ہی یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ بیگناہی انکی پادشاہ پر ظاہر ہو جاوے یہہ بات پادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام یوسف کا بادشاہ کو سنایا
بادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئین پھر واسطے تحقیق کرنے اس امر کے قَالَ مَا خَطْبُکُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ
عَنْ نَّفْسِهٖ کہا پادشاہ نے کیا حال تھا تمھارا جسوقت طلب کیا تمنے یوسف کو جان اسکی سے یعنے اس سے مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ
مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتون نے پاکی ہی واسطے اللہ کے نہین جانتی ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ کے کام نہین آتا
اسنے بھی بیگناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَةُ الْعَزِیْزِ الْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ
نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ مین نے طلب کیا تھا یوسف کو جان اسکی سے اور آرزو اسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچون سے ہی نظم گنہ اپنے جانب
بتانے لگی ۰ صدا حصحص الحق کی آنے لگی ۰ لگی کہنے یوسف تو ہی بیگناہ ۰ مین ہون اسکی الفت مین گم کرد راہ ۰ طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا ۰ نہ مانا جو پھر اسنے
میرا کہا ۰ تو زندان مین مین نے بٹھایا اسے ۰ میرے غم نے غم مین پھسایا اسے ۰ جو احسان کہ اس سے کرین پادشاہ ۰ سزاوار ہی اسکے وہ رشک ماہ ۰ ہوا
سنکے خوش پادشہ یہہ کلام ۰ کہا لاؤ اسکو بعز تمام ۰ وہ لائق ہی بستان کے سرو جمال ۰ نہ زندان کے قابل مہ خوش خصال ۰ غرض پادشاہ نے یوسف
علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہین ہی ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ یہہ تحقیقات اسواسطے
کی مین نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ مین نے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہین مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت کرنیوالون کے پس یوسف علیہ السلام نے چاہا
کہ آگاہ کرون اسبات پر کہ یہہ مین نے اپنی طہارت جتانیکے واسطے یا ساتھ اپنے عمل کے تکبر لانے کیواسطے نہین کہا بلکہ شکر کیا ہی مین نے اوپر نعمت اس عصمت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اوپر توفیق الہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس غدار سے کیا کار برآوے رافت گر نہ حامی مدد حضرت ربانی ہو ؛ اسواسطے یہہ تقریر کی کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہیں پاک کرتا میں نفس اپنے کو یعنے نہیں کہتا میں کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے مبرا ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہے ساتھہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا نعظم نفس جو اَمَّارَةٌ بالسوء ہے ؛ حکم کرتا ہے بدی کا پی ؛ معصیت سے بچنا پھر مشکل ہے مگر ہاں مگر ہو رحمت پروردگار ز اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے اُس قصے کا جو فعل میں نہ آوے مہربان ہے ساتھہ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہے کہ پادشاہ سے جو باتیں یوسف ع م کی پھر کہیں اور زیادہ تر مشتاق دیدار کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا پادشاہ نے لے آؤ یوسف کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دوں میں اسکے واسطے اپنے اور تمام کام اپنے سپرد کروں اسکے تیسیر میں ہے کہ پادشاہ نے ستر چوبداروں کو ستر مرکب آراستہ کر کے تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان ۵ کو بھیجا بڑی اہتمام سے یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ استقبال کو آیا اور بغلگیر ہو کر لیجا کر پاس اپنے تخت بٹھایا بیت بٹھایا قرین اپنے بالائے تخت ؛ عجب شاہ نے واہ کچھ پائی بخت ؛ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ پس جب باتیں کیں بادشاہ نے حضرت یوسف سے اور تعبیر خواب کی پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ہے یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت والا ہے جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ کہا یوسف علیہ السلام نے مقرر کر مجھہ کو اوپر خزانوں زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ تحقیق میں نگہبانی کرنیوالا ہوں کچھہ ضایع نکرونگا خوب جاننے والا ہوں کام ملک کے جو بہتر ہوگا وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا حساب کا ہوں میں اور دانا لغتوں کا جو کوئی کہے گا سمجھہ جاؤں گا لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہے اسکی کہ مدح اپنی وقت حاجت کے روا ہے اور مذمت نفس اپنے کی اسوقت خطا ہے چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر اور فرمایا ہے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی بڑائی کرے اس نیت سے کہ لوگ اگر پڑھیں اور فایدہ لیں درست ہے اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہے کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور استعداد اوسکو کسی کام کا ہو وہ پادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نااہل کے واسطے نچھوڑے کیونکہ یوسف ع نے مانگا ہے کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہے کہ انی حفیظ علیم لکھا ہے کہ بعد ایک برس کے پادشاہ نے منصب محافظت خزائن کا یوسف ع کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا اور اختیار تام مملکت کا سونپا حدیث میں ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نہ مانگتے اسی وقت ہوتا مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی پادشاہ نے اوسکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا نظم ہوئے جب یہہ مختار باصد تمیز ؛ تو اس رشک کا داغ کھا کر عزیز ؛ ملا تختہ خاک سے تملا ؛ یہہ بیٹھے بہ تخت اور وہ جگ سے اٹھا كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ اور جب کہ پادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے یعنے حاکم کیا يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ جگہہ پکڑتا تھا اسمیں سے جہاں چاہتا تھا لکھا ہے کہ وہ زمین ہر طرف سے چالیس فرسخ تھی نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ پہنچا دیتے ہیں ہم رحمت اور نعمت اپنی دین اور دنیا کی جسکو چاہیں اور نہیں ضایع کرتے ہم ثواب احسان کرنیوالوں کا وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے فواحش سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قعر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر بصر کے حاکم ہوئے نظم کیا حکم پھیر مصر کے ملک میں ؛ کہ سب شتغال زراعت کریں ؛ کئی عالی انبار خانے بنا ؛ برس سات تک جمع غلہ کیا ؛ کسی کو نہ کرتے تھے خوشہ معاف ؛ مگر آپ دیتے تھے قدر کفاف ؛ فراخی کے گذرے جو وہ سات سال ؛ تو تنگی پھر آئی پڑا سخت کال ؛ ہوئے مردم مصر حاضر تمام ؛ بدرگاہ یوسف علیہ السلام ؛ دیا سال اول تو غلہ او نہیں ؛ عوض نقد اسوال کے بیع میں ؛ دویم سال زیور لیا بس تمام ؛ سیوم سال لیں سب کنیز و غلام ؛ مواشی لئے انکے چوتھے برس ؛ لئے سال پنجم عقار انکے بس ؛ ششم سال فرزند انکے لیئے ؛ برس ساتوں خود وہ بندے ہوئے ؛ کیا شہ نے اظہار پھر سب اہل حلل

کہا شہ نے تیرا ہی سب ملک و مال ؛ عجب قدرت حق کے رافت ہین کھیل ؛ محبون پہ فضل اسکا ہی ریل پیل ؛ ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہی کیا ؛ کہ سب مصر کو انکا
بردہ کیا ؛ مکے تھے جو یوسف وہان مصر مین ؛ تو مردم سبک دیکھتے تھے انھین ؛ خدا نے کیا سب کو انکا غلام ؛ نبی پر ہمارے اور اسپر سلام ؛ سمجھ لیجیے
کہ بعد مرنے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام مین زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑ کر جنگل مین جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا دن رات
رونا اور آنکھونکا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السلام سے جوان ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح مین آنا اور دو بیٹیونکا تولد
پانا تا آخر وفات تمام قصہ مفصل مثنوی مین کہ مسمی بموج عشق ہی لکھا گیا ہی چنانچہ اسیکی اشعار یہان بھی جابجا مسطور ہوئے ہین لہذا عنان کمیت قلم اس میدان
بیان سے معطوف کر کر یعنے تحریر اس تمام قصے کی بجہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے موقوف کر کر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور ما یلازم
یہان ہی بیان ہوتا ہی کہ جب اثر قحط کا زمین کنعان مین پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر مین پادشاہ ہی تمام قحط
مارون کی وہ پرورش کرتا ہی فرماؤ تو وہان جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاوین یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور بنیامین کو اپنی خدمت مین
رکھا اور دسون بیٹون کو مع پونجی اور شتر دیگر رخصت کیا اور ایک اونٹ پونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا وہ رخصت ہوکر مصر کو چلے
وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام مین پس داخل
ہوئے اوپر اون کے آداب خدمت بجالائے پس پہچانا یوسف علیہ السلام نے اون کو اول نظر مین اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشناس تھے کیونکہ بہت
مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام چلون کے اندر بیٹھے تھے اسواسطے انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو
جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھون نے کہا معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہین کہا تمہارے باپ کے کئی بیٹے ہین کہا بارہ تھے ایک کو صغر سن مین بھیڑیا کھا گیا
اور ایک باپ کی خدمت مین ہی اور ہم دس آپ کی ملازمت مین حاضر ہوئے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہان کوئی ایسا ہی کہ تمھین پہچانے انھون نے کہا نہین لوگ
مصر کے ہمکو نہین جانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین سے ایک یہان رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تاکہ احوال تمھارا محقق ہو جاوے انہون نے قرعہ
ڈالا بنام شمعون پڑا پس وہ کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ انسے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام
نے واسطے انکے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا انھون نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہی ہمارے بھائی کا جو باپ کے خدمت مین رہ گیا ہی
وہ بھی بھر دو یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین نہ اونٹون کے انھون نے بہت مبالغہ کیا ؛ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ
أَبِيكُمْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمھارے سے ہی سکا اور مان سے سوتیلا أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ
کیا نہین دیکھتے تم کہ مین پورا دیتا ہون ماپ اور حق کسیکا نہین رکھتا اور مین بہتر مہمانی کرنیوالا ہون بیت بخل اور خست کی باتین مطلقاً مجھمین نہین ؛
کرتا ہون احسان بمہمان ہون مین خیر المنزلین ؛ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ پس اگر نہ لاؤگے تم اوسکو میرے پاس پس نہین
ناپ یعنے طعام واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت مین میرے قدم دھریو قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ؛
کہا انھون نے شتاب طلب کرین ہم اوسکو باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمین اور ہم البتہ کرنیوالے ہین اس چیز کو کہ کہتے ہین وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا
بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے جوانون اپنے کے یعنے خدمتگارون اپنے کے جن کے سپرد غلے کا ماپ تھا رکھدو پونجی انکی
بیچ شلیتون انکے کے جو قیمت گندم مین لی ہی لکھا ہی کہ وہ چمڑا اور چند پاپوشین تھین انکو دیانت دار جان کر رکھوا دین کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے
تو پھر دینے کو آوینگے اسی واسطے کہا لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ شاید کہ وہ پہچانین پونجی اپنی کو جب پھر جاوین
طرف لوگون اپنے کے اور اونٹون کے شلیتے کھولین شاید کہ پھر آوین اور میرے بھائی کو لاوین فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ

مَعَنَا اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے طرف باپ اپنے کے کہا انھون نے ای باپ ہمارے منع کیا ہمسے ناپ
گندم کا یعنے بادشاہ مصر نے حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تاکہ حصہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو تا ناپ کو لاوین اپنے واسطے اور اسکے واسطے
غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین آفات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السلام نے
ای فرزند کئین امانت دار جانتا مین تمکو اوپر بنیامین کے مگر جیسا امانت دار جانتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون
اور مین تمھاری محافظت پر بھروسا نہین رکھتا فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا پس اللہ بہتر ہی درانحال کہ حفاظت کرنیوالا ہی یہہ قرات حفص کی ہی حفظا بھی
اورونکی قرات ہی یعنے اللہ بہتر ہی از روئے حفاظت کے وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی سب رحم کرنیوالون سے شاید کہ ساتھ
محافظت اسکی کے مجھ پر رحم کرے اور غم دو فرزندون کا نہ دکھاوے وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ اور جب کھولا
انھون نے اسباب اپنا پائی پوجی اپنی جو بادشاہ کو دی تھی بیچ شلیتون اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے پیرے گئے تھے طرف انکے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا
مَا نَبْغِيْ کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہین ہم احسان اسکے سے ورا اسکے کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا یہہ ہی پونجی ہمارے کہ
ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف ہمارے پس اس عطا اور بخشش پر پھر جاوین گے ہم خدمت بادشاہ مین وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ
كَيْلَ بَعِيْرٍ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگون اپنے کے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی جانے آنے مین اور زیادہ لاوینگے ہم ناپ ایک اونٹ کا
حصہ بھائی کا ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہہ ناپ ہی آسان اور اندک بادشاہ ہمین دینے مین دریغ نکرے گا قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا
مِّنَ اللّٰهِ کہا یعقوب علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین کو ساتھ تمھارے یہان تک کہ دو تم مجھکو عہد موکد ساتھ ذکر خدا کے تبیان مین ہی کہ فرمایا یہان
تک کہ قسم کھاؤ مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین کی لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گرد لایا جاوے
عذاب ساتھ تمھارے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ انھون نے قبول کیا اور قسم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے
فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پس جب دیا انھون نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے
کہ کہتے ہین ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہی وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے ای بیٹو میرے مت داخل ہو جیو شہر مصر مین دروازے ایک سے اور داخل ہو جیو دروازے
متفرق سے کیونکہ تمھارا جمال اور شان اور شوکت دیکھکر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے چار دروازے تھے سمجھ لیجیے کہ یعقوب
علیہ السلام نے اول مہر پدری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکارا کیا کہ کہا وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اور نہین دفع کرتا مین تم سے
ساتھ نصیحت مذکورہ کے قضائے الٰہی سے کچھ چیز بیت دفع نہین ہوتی خدا سے قدر ٭ کرنا عبث کیون ہی قدر سے حذر ٭ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اوپر اسکے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے
نہ اوپر غیر اسکے کہ حاجتون کا بر آنا اور بلاؤنکا ٹل جانا توکل کا پھل پانا ہی بیت باغ جہان مین جو گل ہی ٭ ثمرہ دار توکل ہی ٭ ومن یتوکل علی اللہ
فہو حسبہ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسی طرح سے کہ حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازون
متفرق سے جائیو مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھا کہ دفع کرے انسے تدبیر یعقوب علیہ السلام کی قضاء خدا سے کہ انکے حق مین واقع تھی کچھ
چیز بلکہ تہمت چوری کی بنیامین پر لگی اور بھائی اندوہگین ہوئے اور مصیبت یعقوب علیہ السلام پر دوگنی ہوئی پس کچھ فائدہ مند نہ ہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام
کی اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا مگر ایک خطرا تھا بیچ دل یعقوب کے یعنے شفقت اوپر اولاد کے تھی کہ اسوقت کر ڈالا اوسکو اور وصیت ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکے کردی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے اس چیز کے کہ سکھائی تھی ہمنے
اسکو وحی سے اور اسی سبب اسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسرار قضا و قدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین
کرسکتی بیت تدبیر سے کیا حاصل تقدیر پہ رہ اے دل ؛ تقدیر پہ رہ اے دل تدبیر سے کیا حاصل ؛ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل
ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام تخت پر چلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم انھونے کہا ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی
لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ معلوم ہوا بیٹھو وہ کنارے مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر کر
لاوین کھانا حاضر ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی سگے بیٹھ کر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا رہ گیا روتے روتے بیہوش
ہو گیا گلاب اسپر چھڑک واکر ہوش مین لاکر پوچھا کہ اے جوان کنعانی موجب رونے کا کیا ہے بنیامین نے کہا کہ اے پادشاہ آپ نے فرمایا کہ دو دو بھائی
سگے باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہ جاتا میرے ساتھ وہ کھاتا اس غم سے مین رو رو کر بیخود ہو گیا یوسف عم نے فرمایا
کہ وہ کہان گیا کہا اسکو بھیڑئے نے کھا لیا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے روبرو کھایا کہا مین نہین گیا تھا بھائیون نے خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے
کہا ہان ہمارے سامنے یہہ واقعہ پیش آیا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ ایک تم مین ایسا زور آور ہے کہ شیر کو پکڑ کر پھاڑ ڈالتا ہے کہا ہان یہہ ہے
شمعون کہا ایک درخت جڑ سے اکھیڑتا ہے کہا ہان یہہ ہے روئیل کہا ایک نعرہ شہر مین کرتا ہے تو ہر حاملہ کا حمل گر پڑتا ہے کہا ہان یہہ یہودا ہے پھر یوسف
عم نے فرمایا کہ تم ایسے قوی سب موجود تھے پھر کیون کر بھیڑئے نے کھایا سب خجالت سے سرنگون ہوئے پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ
تاکہ مین بھائی تیرا ہون اور تیرے ہمراہ کھاؤن پس خوان اسکے حصہ کا ان چلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا اور اس بھائی سے اٰوٰى اِلَيْهِ
اَخَاهُ جگہہ دی طرف اپنے بھائی اپنے کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب ڈالی ہاتھ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین دیکھتے ہی رویا یوسف عم نے پوچھا کہ اب
کیون روتا ہے کہا اے بادشاہ ہاتھ آپکا ہو بہو میرے بھائی کا ہاتھ ہے یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام بے طاقت ہو گئے اور تحمل نکر سکے نقاب
چہرے سے الٹ دی اور بنیامین کو قَالَ اِنِّيْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس غمگین مت ہو ساتھ اس چیز کے
کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میرے کے بنیامین نے جو منہہ یوسف عم کا دیکھا اور یہہ کلام سنا پھر بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا ہاتھ گردن مین یوسف عم کے
ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا بیت کہ یارب یہہ بیداری ہے یا ہے خواب ؛ کہ مطلوب ہے روبرو بے حجاب ؛ پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا
کہ اب مین جدا تم سے نہ ہونگا یوسف عم نے فرمایا کہ اے برادر محبت پدر بہت تجھپر ہے اگر بے بہانہ رکھ لونگا غم انپر اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک
نالایق کام کی تہمت سے مصرعہ پر جدا ہون نکسی طرح تیری خدمت سے پس یوسف عم نے فرمایا کہ بارے بھائیون کے پاس جا اور اس امر کو مخفی رکھ
بنیامین پر ویسے باہر نکلا اور یوسف عم نے حکم کیا کہ کنعانیون کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ پس جب تیار
کیا واسطے انکے سامان انکا رکھ دیا ایک نوکر محرم راز نے باہر یوسف علیہ السلام کے اسکو پیالہ پانی پینے کا پادشاہ کے جو سونیکا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا
اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو پیمانہ کر لیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السلام کے اور سب بھائیون کے شلیتے بھر کر لاد کر اجازت دی کہ
جاؤ سب کے سب چلے جب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسف عم پیچھے انکے گئے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ پھر پکارا ایک
پکارنیوالے نے اے قافلے والو تحقیق تم چور ہو دلمین یہہ معنے ٹھہرا کر یوسف کو تمنے باپ سے چورایا تھا یا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسف عم نے
نہین فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوب عم کے بیٹون کے کان تک پہنچی قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ کہا انھون نے اور منہہ پھیر
کھڑے ہوئے اوپر اون کے کہ کیا چیز کھوئی گئی تمھاری جسے ڈھونڈھتے ہو قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ کہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انھون نے کھویا گیا پیالہ پادشاہ کا کہ پیمانہ غلے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو بوجھ اونٹ کا غلہ مقرر ہی اور مین کہ پکارنے والا ہون ساتھ
اسکے ضامن ہون قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِيْنَ ۝ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم
امین ہین پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتون مین رکھ دی تھی سو پھیر لائے ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منہہ باندھ دیے ہین تاکہ کسی کی کھیتی نہ کھاوین
نہین آئے ہم کنعان سے تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا مال ناحق تصرف مین لاوین اور نہین چور ہم اور چوری ہمارا کام نہین ہی قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ
اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ کہا انھون نے کیا ہی سزا اسکی اگر ہو تم جھوٹے قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے
سزا اسکی یہہ ہی جو شخص کہ پایا جاوے چوری کا مال بیچ شلیتے اسکے [illegible] ہی بدلا اسکا یعنے اسکو غلام کر لین یہہ ہمارے باپ کے دین مین ہی كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ اسی طرح سزا دیتے ہین ہم چورونکو پس اونکو پھیر کر مصر مین لائے اور درگاہ یوسف عم مین اونٹ بٹھائے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسف عم نے ساتھ شلیتون انکے کے یعنے بھائیون کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے
تہمت کے کھولے پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھ الہام کے پس
بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ نہ تھا یوسف کہ لے بھائی اپنے کو
بیچ دین پادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا پس یوسف علیہ السلام نے نہ پکڑا اپنے بھائی کو مگر ساتھ چاہنے اللہ کے
اور حکم اسکے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجونمین علم اور حکمت کے جسے چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اوپر ہر جاننے
والے کے جاننے والا ہی درجہ اسکا بلند تر ہی پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبرزادے ہین قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ
اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چورا وے یہہ کیا تعجب ہی پس تحقیق چرایا تھا بھائی اسکے نے پہلے اس سے یعنے یوسف نے مدارک مین ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے
گھر مرغ تھا ایک سائل نے دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری کی لگائی بحر مواج مین
ہی کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہین کہ بت طلائی تھا جد مادری کے گھر سے خفیہ لاکر اسے زمین مین جہان مردار پڑے تھے گاڑ دیا تھا
اور سوا اسکے بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اس بات کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اوسکو واسطے
انکے قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا کہا ساتھ اپنے کہ تم برے ہو از روئے منزلت دزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ
داناتر ہی ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم پس یوسف عم نے بنیامین کو اپنے علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا چاہا نہ چھوڑا روئیل غضب ناک
ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہان تک کہ کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا ای بادشاہ بھائی کو میرے چھوڑ دے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر مین
ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسف عم نے جو روئیل کو غضب ناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھ کو چھو کر چلا آ اسکے چھوتے ہی غصہ بجھ گیا بھائیون کیطرف
دیکھ کر کہنے لگا کہ تم مین سے کسینے مجھے چھوا کیا بخدا یہان کوئی نسل یعقوب سے ہی کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس
کرتا تو بجھ جاتا تھا معالم مین ہی کہ دوسرے بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اتر آئے اور اسے پکڑ لیا
اور ہاتھ سر پر لاکر زمین پر گرا دیا اور کہا ای کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہونے کا نظم خدا نے بلند اور کیا پست ہی
زبردست پر ایک زبردست ہی ؛ انھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا کہا ای عزیز
تحقیق واسطے اسکے باپ ہی بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ پس لے لے ایک کو ہم مین سے غلامی مین
جگہ اسکی اور بنیامین کو چھوڑ دے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان کرنیوالون سے اپنے حق مین پس احسان اپنا ہمپر تمام کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ کہا یوسف نے پناہ ہے اللہ کی یہہ کہ لے لیوین ہم سوا اس شخص کے کہ پائی
ہے چیز اپنی نزدیک اسکے اور اگر اور کو پکڑ لین ہم اسوقت ظالمون سے ہون تمہارے مذہب مین فَلَمَّا اسْتَيْاَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا پس جب نا امید ہوئے
وہ یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو نہین دیتا اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے اور طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگے قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ
اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا بڑے بھائی انکے نے عمر مین کہ روبیل تھا یا عقل مین کہ یہودا تھا کیا نہین جانتے تم یہہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق لیا تھا
اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت مین بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے اور اب یہہ ماجرا پیش آیا وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ اور پہلے اس سے کیا
تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ پس ہرگز نہ ٹلونگا مین اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہین
نکلونگا یہان تک کہ پروانگی دے آنے کی واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جانے کا یا بھائی کے رہائی کا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ
بہتر حکم کرنیوالا ہے کہ سچ حکم کرتا ہے کسیکی رعایت اسکے حکم مین نہین ارْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو
ای باپ ہمارے تحقیق بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ اور نہین گواہی دیتے ہم مگر ساتھ اس
چیز کے کہ جانتے ہین ہم کہ پیالہ پادشاہ کا اسکے شلیتے مین سے نکلا اور نہین ہین ہم واسطے غیب کے نگہبان یعنے ظاہر چوری اسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی
خبر نہین رکھتے ہم کہ واقع مین اسپر تہمت کی اور پیالہ اسکے شلیتے مین رکھ دیا یا اسنے آپ چرا لیا وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا
فِيْهَا اور پوچھ لو اس بستی والون سے کہ تھے ہم بیچ اسکے یعنے مصر مین کسیکو بھیج کر خبر منگاؤ اور پوچھ لو اس قافلہ سے کہ منہہ لائے ہم بیچ اسکے وہ ہمسایہ
یعقوب علیہ السلام کے تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین بیٹے یعقوب عم کے روبیل کے حکم سے یا یہودا کے کنعان کو گئے اور جو کچھ بھائی نے
کہا تھا عرض کیا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنالی واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایک بات کہ چاہی ہے تمنے اور
آپسمین صلاح کی ہے اور نہین تو پادشاہ مصر کا کیا جانتا ہے کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہے فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ پس صبر بہتر ہے بیت صبر کرتا ہون مین کہ صبر
جمیل ؛ اجر دیوے گا مجھکو رب جلیل عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا شتاب ہے کہ اللہ لے آوے میرے پاس اون سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور
اسکو جو مصر مین رہ گیا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ تحقیق اللہ وہی ہے جاننے والا احوال میرا حکمت والا بیچ اس چیز کے کہ کرتا ہے پس یعقوب علیہ السلام
کونے مین جا بیٹھے وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ اور منہہ پھیرا بیٹون سے اور کہا ای افسوس اوپر فراق یوسف کے کشاف مین ہے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب عم کو کتنا غم تھا فراق یوسف عم کا کہا برابر ستر ماؤنکے کہ جنکے فرزند مر گئے ہون فرمایا اجر انکو کسقدر ملا
کہا برابر سو شہیدون کے سچ ہے کہ کوئی شعلہ مفارقت سے مثل یعقوب کے نہین جلا چالیس برس یا اسی برس وقت فراق سے تا زمانہ وصال آنکھین یعقوب
علیہ السلام کی رونے سے نہین تھمین اور بار فراق سے پشت دوتا ہو گئی وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ اور سفید ہو گئین آنکھین انکی غم سے پس
وہ بھرا ہوا تھا بیچ غصے کے یعنے دل انکا اولاد کے غصے مین بھرا تھا اور ظاہر نہین کرتے تھے بیت درد ایک ہے کہ چھپا رکھا ہے ؛ اور دلمین میرے
کیا رکھا ہے بیٹون نے جو افسوس اور بیتابی باپکی دیکھی قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ کہا
قسم ہے خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھ نالہ و زاری کے یاد کرتا یوسف کو یہان تک کہ ہو جاویگا تو مضمحل یا ہو جاویگا تو ہلاک ہو جانیوالون سے قَالَ اِنَّمَآ
اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین غم اپنے کی اور اندوہ اپنے کی طرف اللہ کے نہ طرف تمہارے اور غیر تمہارے
کے کیونکہ چارہ ساز بیچارون کا اور حاجت روا درماندون کا وہی ہے نظم چارہ سازی کر میری بیچارہ ہون ؛ ای میرے مولی بہت آوارہ ہون ؛
دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے ؛ جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہون ؛ بحر مواج مین ہے کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیون ہوگئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچی ہے نہین کہا کہ فراق یوسف مین کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ میرا گلہ خلق سے کرتا ہے یہہ نادم ہوئے اور استغفار
کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی و حزنی کہتے تھے سمجھ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہہ بلا فرقت کے اور الم کے
مہاجرت کا انپر کس سبب سے آیا بعضے کہتے ہین کہ اونپر وحی ہوئی کہ اس بلا مین تجھے مبتلا نہین کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن تو نے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سائل
مسکین آیا اسپر تو نے التفات نہ کیا وہ غمگین ناخوش ہوکر چلا گیا اسکی آزردگی سے تو اس بلا مین پڑا نظم دل آزردہ سائل کو مت کر تو رافت ؛ کہ آزردگی
اسکی لاتی بلا ہے ؛ جو کچھ پاس ہوئے خوشی سے اُسے دے کہ ٹالے بلاؤن کو دارو عطا ہے ؛ بعضے کہتے ہین کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کر کر بیچ ڈالا تھا وہ اسکے
فراق مین باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی نے انکو فراق یوسف مین اتنی ہی مدت مبتلا رکھا بعضے کہتے ہین کہ انھون نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق مین
تڑپتا رہا اسکے عوض اللہ نے انکو ہجر یوسف مین تڑپایا بیت کسی کی جدائی کسی سے نچاہ ؛ کہ لگتا رگ جان مین ہے تیر آہ ؛ لکھا ہے کہ جب یعقوب عم نے انما اشکو
بثی و حزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اے یعقوب قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے تو بھی تیرے اس نالہ و زاری کے
سبب جلا کر تیرے پاس بھیجاتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جانتا ہون مین اللہ کیطرف سے جو کچھ کہ تم نہین
جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہین کہ ملک الموت ایکدن انکی زیارت کو آئے تھے یعقوب عم نے فرمایا قسم ہے تمکو روح یوسف کی تمنے
قبض کی ہے کہا نہین اس امید پر یعقوب علیہ السلام نے کہا یَا بَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَیْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اے بیٹو میرے
جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اسکے کی اور مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے اِنَّهٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ تحقیق نہین ناامید ہوتا
رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافرونکا پس یعقوب عم نے نامہ لکھا اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ سے طرف پادشاہ مصر کے
معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہین بلا کو موکل ہمپر کیا ہے دادا میرا ابراہیم کو ہاتھ پاؤن باندھ کر آتش نمرود مین ڈال دیا اللہ تعالی نے انکو نجات دی باپ میرے
اسحاق کی چھری حلق پر دھری خدا نے واسطے انکے فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اسکو سب بیٹون مین سے زیادہ چاہتا تھا بھائی اسکو صحرا کو لے گئے اور
پیراہن اسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ بھیڑیا اسکو کھا گیا مین اسکے فراق مین اسقدر رویا ہون کہ آنکھین میری سفید ہوگئین ہین اسکا
کہ برادر اعیانی تھا اُس سے تسلی رکھتا تھا مین تو نے اسکو چور ٹھہرا کر بٹھا رکھا ہے اور ہم اس خاندان کے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم کسیکی چیز چراوین اگر اس فرزند کو
بھیج دے تو فبہا والا اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر اوسکا فرزند ہفتمین تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو دیا اور کچھ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے
تیار کر کر حوالے کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین پہنچے وہان جو بھائی رہ گیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہوکر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ
قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے
کہا اے عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور بے نوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے ناپ اور خیرات کر اوپر
ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر کر اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ تحقیق اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب
علیہ السلام کا دیا یوسف عم نے جو وہ نامہ پڑھا روتے روتے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ کہا اے بھائیو آیا جانتے ہو تم
کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھ یوسف کے اور بھائی اسکے کے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر ہے اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اسکو ذلیل اور خوار
رکھتے تھے پس یوسف عم نے فرمایا کہ کیا قباحت اسکی تمنے جانی اور کیا توبہ اس سے کی اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے
یا جاہل تھے حقوق پدر اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اوتار ڈالا بھائیون نے
جو صورت دیکھ لی قَالُوْۤا اَئِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہے یوسف یہان استفہام تقریری ہے قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ کہا مین یوسف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہون اور یہہ بھائی میرا ہی بنیامین قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامت اور کرامت کے اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا ثواب احسان کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے کہ صابر پرہیزگار نیک کار ہی جب بھائیون نے یوسف ع کو سچا نا تخت کی طرف سر جھکا کر چاہا کہ پانون چومین یوسف علیہ السلام تخت سے اتر کر انسے ملے قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ کہا بھائیون نے قسم ہے اللہ کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطاواران کاہون جو کئے ہمنے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین کچھ سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن اور مین پھر بار دگر ہرگز گناہ تمہارا تمہارے منہہ پر نلاؤنگا بحر مواج مین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہو کر کہا ای قریش تم کیا گمان کرتے ہو مین تم سے کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو ای یوسف نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ایک روایت ہی کہ ابوسفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک ولمن علمک القصہ یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمہارے کہ اقرار تمنے اپنی گناہ پر کیا وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنے والون سے بیت بخشے ایکبات مین ہی لاکھ گناہ ۞ ارحم الراحمین ہی اللہ ۞ پس یوسف علیہ السلام نے بھائیون کے دل خوش کر کر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا لیجاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے کوئے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا پس ڈال دو اوسکو اوپر منہہ باپ میرے کے تا پھر آوے بینا ئی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور لے آو میرے پاس اہل اپنی سب کو لکھا ہی کہ یہود انے کہا ای یوسف کرتا خون آلودہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو مین لیجاون شاید کہ خوشی اس کرتے کی تدارک خون کا اس پیراہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا جو لیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کر بھائیون کو دیا یہود اسب کو لیکر کنعان کو چلا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا یا دصبا نے حق تعالی سے حکم مانگ کر بوئے پیراہن یوسف کو مشام یعقوب مین پہنچا یا قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۞ کہا باپ انکے نے اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ کہو کہ بڑھاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہی قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ کہا انہون نے قسم ہے اللہ کی تحقیق تو اب تک البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہی افراط محبت یوسف مین کہ اُسیکا ذکر کیا کرتا ہی اور توقع اسکی ملاقات کی بعد چالیس برسکے یا اسی برس کے رکھتا ہی فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا پس جب آیا خوشخبری لانیوالا یعنے یہود اکا لکھا ہی کہ یہود اساتھ نو بھائیون کے سرو پا برہنہ دوڑتا ہوا کنعان کو پہنچا اور باپ کے پاس اگر ڈال دیا کرتے کو اوپر منہہ باپ کے پس ہو گیا بینا یعنے یعقوب علیہ السلام کی آنکھین کرتا لگتے ہی روشن ہو گئین پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتونکو یا سب اولاد کو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہا کیا نہ کہتا تھا مین واسطے تمہارے تحقیق مین جانتا ہون الہام خدا سے جو کچھ تم نہین جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور میرا ملنا اُس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر سب لوگون اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے اکر باپ کے پانون پر گرے قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ کہا انھون نے ای باپ ہمارے بخشش مانگ اللہ سے واسطے ہمارے گناہون ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطاکرنیوالے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ کہا یعقوب ع نے شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تمہارے پروردگار اپنے سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہ توبہ کرنیوالون کا ہی مہربان اوپر بندون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی دعا مین تاخیر کی شب جمعہ تک یا وقت سحر تک یا چاہا کہ معلوم کرین کہ یوسف عم نے عفو کیا یا نہین یا تاخیر کی یہان تک کہ مصر کو پہنچے پھر شب کو
بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسف عم کو پیچھے اپنے کھڑا کیا اور اور بھائیون کو پیچھے اُنکے اور آپ نے دعا کی بیٹون نے آمین کہی حق تعالی نے قبول فرمائی
القصہ جب یعقوب علیہ السلام نزدیک مصر کے پہنچے یوسف عم ساتھ ملک ریان کے اور تمامی اشراف مصر کے لشکر آراستہ کر کر استقبال کو باپ کے نکلے یعقوب عم
بیٹون سمیت ایک ٹیلے پر چڑھ کر تماشا اس لشکر کا کرتے تھے جبرئیل عم نے آکر کہا کہ تجمل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے ہو اوپر دیکھو کہ فوج فرشتونکی زمین سے
آسمان تک جمع ہو کر تمھارے شادی پر مسرور ہین جب کہ مدت فراق تمھاری اور یوسف کی تمھارے اندوہ اور بربادی پر غمگین اور رنجور تھے پھر یوسف عم نے
جو باپ کو دیکھا سواری سے اتر کر چاہا کہ سلام کرین جبرئیل نے کہا کہ ٹھہر جا تاکہ باپ تمھارا تمھین سلام کرین حدیث مین ہی کہ یعقوب عم بھی پیادہ ہوئے
اور جب نگاہ اُنکی جمال یوسف عم پر پڑی السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونون نے ہاتھ گردنون مین ایک دوسرے کے ڈالے اور شادی سے رونے لگے

**نظم** عجب دولت ہی بخت اسکے نے پائی ٭ ملے جو یار سے بعد از جدائی ٭ ادھر شادی سے یہہ گریہ کنان ہو ٭ اُدھر آنکھون سے وہ گوہر فشان ہو ٭
گلے مین دونو بانہین ڈال رووین ٭ جدائی کی کدورت دل سے دھووین ٭ یہہ طومار الم اپنا کرے باز ٭ کرے وہ حال عجز اپنے کو آغاز ٭ گلے
پچھلے بیان کر کر ہوکے شاد ٭ دل برباد عاشق ہووے آباد ٭ غرض مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہان یوسف علیہ السلام نے مکان رفیع الشان بنایا تھا وہین
آکر یوسف علیہ السلام اترے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے اس مکان مین جگہہ دی یوسف عم نے طرف اپنے
باپ کو اور خالا اپنی کو کہ بجائے مان تھی اور پھر باپ کے گلے ملے اور خالہ کو پوچھا اور بھائیون پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ
اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے خدا امن سے قحط اور بلا اور رنج کی استثنا داخل ہی امن مین مدخول مین اور جب مصر مین آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے
مکان مین اوتارا وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا اور چڑھایا باپ اور خالا اپنی کو اوپر تخت اپنے کے اور گر پڑے باپ اور خالا اور بھائی
واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے تعظیم کا اس زمانہ مین سجدہ تعظیم کا درست تھا یوسف علیہ السلام نے یہہ حال دیکھ کے خوشی ظاہر کی وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ
رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ اور کہا اے باپ میرے یہہ ہی تعبیر خواب میرے کہ دیکھی تھی پہلے اس سے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا تحقیق کر دیا اسکو
پروردگار میرے نے سچ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ اور تحقیق احسان کیا ساتھ میرے رب میرے نے جس وقت نکالا مجھکو زندان سے کوئی کا
ذکر بھائیون کے شرمندگی کے واسطے نہ کیا وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ اور لے آیا تمکو بادیہ سے اور وہ ایک گانون تھا زمین فلسطین مین بیچ ولایت شام کے کنعان کے
قریب یوسف عم نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندان سے چھڑا کر تخت پر بٹھایا اور تمھین بادیہ سے لا کر مجھے دکھایا مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ
الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي پیچھے اس سے کہ فساد کیا شیطان نے اور مخالفت ڈال دی درمیان میرے اور درمیان بھائیون میرے کے إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ
لِّمَا يَشَاءُ تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہی واسطے جس چیز کے کہ چاہے إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا
محکم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہی کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب عم نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت کے یوسف عم نے زمین شام مین
لیجا کر نزدیک مزار اسحاق عم کے کہ باپ انکے تھے دفن کیا پھر تیس برس پیچھے یوسف عم نے باپکو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے یوسف مین مشتاق ہون
تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے پاس آیو یوسف عم نے بیدار ہو کر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہودا کو ولی عہد کیا اور بیٹون کو اسکے
سپرد کر کر جناب الہی مین دعا کی کہ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی
اور سکھائی تو نے مجھکو تعبیر خوابونکی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اے پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تو ہی دوست اور کارساز
میرا بیچ دنیا اور آخرت کے تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ مار مجھکو درانحال کہ مطیع تیرا ہون اور ملا مجھکو ساتھ صالحون کے سوال انبیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معصوم ہین یقین ہی کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کسواسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہی نہ حکمت اور عصمت پر اور دوسری یہہ ہی کہ تعلیم کے واسطے
ہی نہ بجہت شک کے بیچ عصمت کے لکھا ہی کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہی کہ یوسف ع م نے
یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کر کر کہا **نظم** مجھے آرزو وہان کے جانے کی ہی ؛ تمنا وفات اپنی پانے کی ہی ؛ یہہ عالم ہوا مجھ پہ اب تنگ ہی ؛ وہ
عالم مین دیکھون یہہ آہنگ ہی ؛ یہان کیا کرون گا مین لے تاج و تخت ؛ ملون وہان جو ماباپ سے تب ہین بخت ؛ یہہ کہکر اٹھا ہاتھ پھر کی دعا ؛ کہ ای میرے
مالک میرے کبریا ؛ خوش آتا نہین دار فانی مجھے ؛ تو دے خانۂ جاودانی مجھے ؛ یہہ ملک اور یہہ مال یہہ تخت و تاج ؛ یہہ شوکت یہہ حشمت یہہ ثروت یہہ راج ؛ نہین
مجھکو درکار میرے خدا ؛ مجھے دولت قرب کا حظ چکھا ؛ زلیخا نے جسدم سنی یہہ دعا ؛ تڑپ کر تو بس اشک خونی بہا ؛ لگی کہنے ہی یہہ دعا پر اثر ؛ سو کاش اس سے
پہلے ہی مین جاؤن مر ؛ اکیلی بکنج الم بیٹھ کر ؛ لگی پیٹنے سر کو سو آہ بھر ؛ تڑپنے لگی خاک پر پھر وہ آہ ؛ لگی بھرنے سو نالۂ جانکاہ ؛ کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا
بدن ؛ ملا خاک مین زیور اور بانک پن ؛ کہان کے تھے کپڑے کہان کا لباس ؛ کرین دھیان سب کے ہوئی بے حواس ؛ نہ سدہ پانون کی اور نہ سر کی خبر ؛ نہ باہر کا
ہوش اور نہ گھر کی خبر ؛ دیوانی غرض ہو بہو بن گئی ؛ یہہ وحشت سے کچھ دلمین بس ٹھن گئی ؛ لگی کرنے آخر کو پھر یہہ دعا ؛ جناب خدا مین بصد التجا ؛ کہ ای مرہم سینہ
چاکان عشق ؛ دوائے دل دردناکان عشق ؛ میرا سینہ شق ہجر یوسف سے تھا ؛ سو وہان مرہم وصل تو نے دھرا ؛ نہ اس وصل مین فصل کر ای الٰہ ؛ جدائی
سے ایسے مجھے دے پناہ ؛ نہ دکھلا وہ دن جن دنون وو نہو ؛ بن اسکے میری زندگی ہو نہو ؛ وہ جگ مین نہو اور ہون مین حیات ؛ نکیجو نکیجو نکیجو یہہ بات
الٰہی رہون مین جو جانان کے بن ؛ نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن ؛ میری جان ہمراہ جانان کے جائے ؛ جو موت آئے تو یون بہم موت آئے ؛ خرامان وہ
جب ہو بخلد برین ؛ رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین ؛ مین اس زندگانی کو صدقے کرون ؛ کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون ؛ یہی کرتی اللہ سے
تھی دعا ؛ وہ شیدائے محبوب بس ہاتھ اٹھا ؛ لکھا ہی کہ بعد تین دن کے اس خواب سے جبرئیل ع م نے سیب جنت کا لاکر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی
آپ نے باغ اس جہان سے طرف روضۂ رضوان کے انتقال فرمایا **نظم** گئی روح یوسف بخلد برین ؛ پڑا تہلکہ ایک بروئے زمین ؛ فغان کا گیا شور و غل تا
فلک ؛ تڑپنے لگے انس و جن و ملک ؛ زلیخا نے سنکر کہا کیا ہی شور ؛ یہہ نالون کی قوت یہہ آہون کا زور ؛ زمین و زمان نوحہ گر کیون ہی آج ؛ کسی نے کہا سرور تخت و
تاج ؛ گیا تختۂ گور مین چھوڑ تخت ؛ الم اسکا جانون پہ ہی سب کے سخت ؛ یہہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی ؛ گری خاک پر یون کہ گویا موئی ؛ ہوا تیسرے روز جو
اسکو ہوش ؛ صدا پھر اسی غم کے پہنچے بگوش ؛ گری پھر یہہ غش کھا کے ایک آہ بھر ؛ کہا سب نے شاید گئی اب یہہ مر ؛ رہی تین دن تک پڑی غش مین وو ؛ بروز چہارم
بخود آئی جو ؛ تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا ؛ مفصل کہو مجھ سے یہہ ماجرا ؛ کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے ؛ بسوئے جنان اس جہان سے گئے ؛ انھین
دفن بھی کر دیا زیر خاک ؛ کنارے پہ دریا کے ہی قبر پاک ؛ معطر کرے قبر انکی خدا ؛ صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا ؛ یہہ سنکر زلیخا پہ وہ غم ہوا ؛ کہ جس غم سے عالم پہ
ماتم ہوا ؛ اکھیڑا اپنے سر کی لٹین ایکبار ؛ دو تھپڑ وہ رخسار پر اپنے مار ؛ گریبان کو پھاڑا اور مل منہہ سے خاک ؛ جگر نشتر غم سے کر چاک چاک ؛ نکل گھر سے
باہر ہوئی بیحواس ؛ سراسیمہ ماتم زدہ سخت اوداس ؛ گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان ؛ لگی کہنے ای نازنین دلستان ؛ نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہی ؛
تو کس کام کا پھر میرا دیدہ ہی ؛ یہہ کہتے ہی آنکھون کو اپنے نکال ؛ دیا خاک مین قبر یوسف کے ڈال ؛ کہا پھر یہہ بھر نالہ جان گاہ ؛ کہ ای میرے پیارے
میرے بادشاہ ؛ تن نازنین تیرا ہو زیر خاک ؛ مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک ؛ کسی طرح مجھکو یہہ بھاتا نہین ؛ مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین ؛
یہہ کہتے ہی ایک آہ بھر مر گئی ؛ جو کچھ عشق کا کام تھا کر گئی ؛ گری گور یوسف پہ بیجان ہو ؛ ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو ؛ اٹھا کر وہین کر دیا دفن
بھی ؛ بہم قبر یوسف کے قبر اسکی کی ؛ گئی خاک مین خاک ہو یہان تو مل ؛ ہوئی روح سے روح وہان متصل ؛ محبت کا بھی کچھ عجب کام ہی ؛ کہ آغاز بد
نیک انجام ہی ؛ دکھاتی ہی پہلے تو درد فراق ؛ ملاتی ہی پھر یہہ پس از اشتیاق ؛ پئے شربت مرگ معشوق گر ؛ تو رہتی ہی عاشق کو بھی مار کر

بس اے رافت اس عشق کی داستان کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان ٭ خموشی ہے اولی یہان ہو خموش ٭ نہین جوش مین پختگی کھا نہ جوش ٭ دعا پر تو کر
ختم یہہ داستان ٭ کہ پورا ہوا قصہ راستان ٭ الہی مجھے بھی دے الفت کا جام بحق محمد علیہ السلام محبت پہ وہ جو ہو تیری طرف دُر عشق کا
تیرے دل ہو صدف ندے عشق مخلوق مین اضطراب تو اپنے محبت کا دے پیچ و تاب مین ہر حال تیرے رہون عشق مین جیون اور مرون اور اٹھون عشق مین جہان مین رہون اشرا شیدا
رہون محبت مین تیرے دیوانا رہون مقاصد جو ہین میرے بر لا تمام بحق نبی و بآل کرام بحر مواج مین ہے کہ ایک سو بیس برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام
کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین آپ کے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے نجاوے آخر سب نے مشورہ کر کر
صندوق سنگ مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تاکہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کسیکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصہ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو طرف تیرے وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور نہ تھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھون نے کام اپنا یعنے جمع کئین
عقلین اپنی اوپر ڈالنے کے یوسف کو کوے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹلانیوالے بھی یہہ بات جانتے
ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کیا ہے پس ظاہر دلیل ہے کہ وحی سے تو نے معلوم کیا وَمَآ
اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو انکے ایمان لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد کے اور دلون مین
رچ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین مانگتا تو انسے اوپر پہچانے احکام ربانی کے یا اوپر پڑھنے قصص قرآنی کے کچھ
بدلا مثل اور قصہ خوانون کے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور مشرک مکے کے فقط تیرے ہی معجزے سے
منہہ نہین پھیرتے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور کتنی نشانیان ہین قدرت کی
اور دلیلین ہین اوپر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عناد رکھنے والے گذرتے اوپر انکے اور وہ انسے منہہ پھیر لینے والے ہین مصرع نہ انمین فکر کرتے
ہین نہ عبرت انسے لیتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور نہین ایمان لاتے اکثر انکے ساتھ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے
ہین مراد انسے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے رب ہمارا اللہ ہے اور پھر کہتے ہین فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین یا یہود کہ عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے یا نصارا ہین کہ مسیح کو ابن اللہ
کہتے تھے اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ
کیا نڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے انکے پاس قیامت ناگہان اور وہ نہ جانتے ہون آنا اسکا
اور کارسازی اسکی نکی ہو قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا طرف توحید کے راہ میری ہے اور اسپر ثابت ہون بلاتا
ہون خلق کو طرف خدا کے عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اوپر بینائی ظاہر اور حجت روشن کے مین اور جسنے متابعت کی میری سمجھ لیجئے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہے جو ادعو مین
ہے وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور پاکی بیان کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین مین شریک لانیوالون سے امام زاہد نے لکھا ہے کہ کافرون نے کہا کہ اللہ تعالی کے
فرشتے ہین آدمیون کو رسالت پر کیون بھیجا وہ چاہتا تو فرشتون کو اتارتا حق تعالی نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى
اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے ساتھ رسالت کے مگر مردون کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیون کے سے نوحی نون سے حفص کی قرات ہے اور یوحی
ساتھ یے کے بھی قرات آئی ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصری رح سے منقول ہے کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کرتے کافر بیچ زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھین نگاہ عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر
کام ان منکرون اور مکذبون کا کہ پہلے انسے تھے پس اقرار پیغمبر کرین اور تکذیب قرآن سے حذر کرین وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنت اور

نعمت وانکی بہتر ہی لذات فانیہ دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک اور نافرمانی سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ وہ بہتر ہی بیت کہان دنیا کہان عقبی یہہ دارغم وہ دامن ہی یہہ گلخن ہی وہ گلشن ہی وہ گلشن ہی یہہ گلخن ہی۔ پس چاہیے کہ معاند تیرے زمانیکے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکرین کہ پہلی امتون کو بھی بہتیے مہلت دی تھی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ جب نا امید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبرون نے یہہ کہ اون سے لوگون نے جھوٹہ بولا یعنے کافرون نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافرون نے گمان کیا کہ ان پیغمبرون نے دروغ کہا وعدے اور وعید مین جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اترا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے پیغمبر اور پیروانکے وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا قوم کافرون سے جو وقت اترا آوے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ تحقیق ہی بیچ قصون انبیاؤن کے اور امتون انکی کے یا بیچ قصے یوسف اور بھائیون انکے کے نصیحت واسطے صاحب عقل کے امام جعفر صادق رضی سے منقول ہی کہ مراد اولی الالباب صاحب اسرار ہین پس پند پذیران قصون سے صاحب اسرار ہونے اور حقایق کلام الہی کے آئینہ دل بے غل انکے مین جلوہ دکھاتی ہین بیت دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر آوے مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ نہین قرآن بات کہ باندھ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہی اس چیز کو کہ اگے اسکے ہی کتب الہیہ سے وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے ہر چیز کے ہی دین اور دنیا مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہی سالکون کو اور رحمت ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سمجھ لیجیے کہ اس سورہ مین ذکر سرت یوسف کا بعد مضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھ یوسف ع کے بعد فرقت کے ہی اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھ مالکیت کے اور مراد پانیکا زلیخا کے ہی پس یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کی ہی اور مقطع اسکا کہ یہدی ورحمۃ للعالمین ہی اس مرتبے مین کہ ہی کہ اس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصور نہین بیت عجب مطالب عجب مآرب عجب حکایات نادرہ ہین نہ کیونکر احسن قصص کا کہیے کہ اسمین آیات ظاہرہ ہین سورہ رعد مکی ہی مگر دو آیتین ایک ولا یزال الذین کفروا دوسری قل کفی باللہ شہیدا بینا الیس آیتین ہین اور سات سو چھپن کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہین اور فواصل اسکی نقر وعیل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھ سورت یوسف کے یہہ ہی کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھ ذکر عبرت اولوالالباب کے ہی اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھ ہر باب کے

## سورۃ الرعد مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثلث واربعون آیۃ

الٓمّٓرٰ تاویل ان حروف کی وہی ہی جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے رافت کی حضرت حق کے ہی یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ اعلم واری من العرش الی الثری اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ مجموع نام ہی اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار تیرے سے سچ ہی پکڑ اسکو اور عمل کر اسپر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ مکے والون مین سے نہین یہان لاتے اسپر بسبب فکر کرنیکے معانی اسکے مین اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا خدا وہ ہی جسنے اٹھایا یعنے پیدا کیا اٹھا ہوا آسمانون کو بغیر ستونون کے کہ اوپر قایم ہون دیکھتے ہو تم کہ آسمانون کو ستون نہین بعضے کہتے ہین کہ اٹھایا آسمانو کو بغیر ان ستونون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہی کہ ستون ہین لیکن نظر نہین آتے فواید السلوک مین ہی کہ اللہ تعالی نے چھتیس بلند آسمانون کی ان قایمون سے قایم کیے کہ ادراک سے باہر ہین اور وہ عدل ہی کہ بالعدل قامت السموات بیت عدل سے قایم ہی رافت

کل جہان عدل سے بر یا زمین و آسمان ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد کیا ساتھ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بیکیف کہ ادراک سے ہمارے باہر ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عباد کے جو کچھ چاہا انکی حرکتون سے اوپر حد معین کے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج
چلتا ہے واسطے وعدے مقرر کئے گئے کے کہ دور اپنا تمام کرے یا جب تک چلتا ہے کہ سیر اسکی منقطع ہو یا قیامت تک يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہے اللہ کام ملک اپنے کی بیت
کسی کو عزت کسی کو ذلت جہان مین رافت وہ دے رہا ہے حیات و موت اسنے کئین ہین پیدا نہین ہے خالق مگر خدا ہے يُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ
تفصیل سے بیان کرتا ہے آیتونکو قرآن کی یا نشانیون کو قدرت کی کہ تم ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھ پانے جزا اپنی کے کہ قیامت کو دیگا یقین کرو اور جانو
کہ جو قادر ہے خلق اشیا پر ہے قدرت رکھتا ہے اعادہ احیا پر وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهَارًا اور اللہ وہ ہے جسنے کھینچا زمین کو
پانی پر واسطے رہنے حیوانات کے اور پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ محکم میخین بیچ اسکے اور نہرین جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
اور ہر ایک میوون سے پیدا کئے بیچ زمین کے جوڑے دو قسم مثلاً سیاہ اور سفید اور خورد اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی
اور مثل انکے سمجھ لیجیے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہے اور ایسا کلام عرب مین بہت آتا ہے يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانک دیتا ہے رات بیچ رات کے دن کو
کہ روشنی سے اندھیرا ہو جاتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ ان نشانیون قدرت کے کہ مذکور ہوئین البتہ آیتین روشن ہین واسطے اس قوم کے
کہ فکر کرتے ہین نظم شب و روز کر فکر رافت کہ جگمین مصفا کوئی ہے مکدر کوئی ہے ان اضداد کو دیکھ کر جان بیشک کہ صانع بھی انکا مقرر کوئی ہے وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ
مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ اور بیچ زمین کے قطعے ہین ملے ہوئے ساتھ ایک دوسرے کے بعضے
قابل زراعت کے اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان بعضے سنگستان اور باغ ہین انگور سے اور کھیتیان ہین اور کھجورین ہین کہ بعضے شاخین ایک جڑ سے اوگتی ہین اور بعضے ایسے نہین
بلکہ متفرق الاصول ہین یعنے ہر ایک شاخ ایک ایک بیخ سے اوگی ہے پلائے جاتے ہین یہہ سب پانی ایک سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اور بزرگی دیتے ہین ہم
بعضون کو انمین سے اوپر بعض دوسرون کے بیچ میوون کے رنگ روپ مزے بو مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیان روشن ہین
واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین اور تامل کرتے ہین کہ میوونکا رنگ ہونا درختون پر باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہین نہین ہو سکتا مگر ساتھ ارادہ قادر مطلق کے
بتیان مین ہے کہ یہہ مثل ہے بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی خوش آواز ہے کوئی بدصوت کوئی نیک اخلاق ہے کوئی بد اخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہی
مدارک مین ہے کہ یہہ مثل اختلاف قلوب ہے بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہے بعضا دل ہے کہ موصوف ساتھ انکار
اور استکبار کے ہے کہ قلوبہم منکرۃ وھم مستکبرون اور بعضا دل آرام پکڑنیوالا ساتھ ذکر خدا کے ہے کہ وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ بیت منکر مین
مطمئن مین تفاوت نہ سمجھو کم فرق اسمین اور اسمین زمین آسمان کا ہے وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور اگر
تعجب کرے تو کافرون کے نہ ایمان لانے پر ساتھ دلائل وحدت کے پس عجب یہی ہے بات انکی کہ کہتے ہین کیا جسوقت کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم البتہ بیچ پیدائش
نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے نظم محل تعجب ہے یہہ انکی بات کہ وہ جان کر خالق کائنات نہین فکر کرتے کہ جسنے کیا عدم سے وجود زمین و سما
اعادہ اسے پھر ہے دشوار کیا وہ قادر ہے سب پر یہی کار کیا اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار
اپنے کے واسطے کافر ہونیکے ساتھ قدرت اسکی کہ اوپر حشر اور نشر کے وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنون
انکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آتشین انکے گردنون مین پڑینگے اور علامت کفار کی دوزخ مین یہی ہوگی وَاُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہے کہ نضر ابن حارث
وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے تھے حق تعالی نے فرمایا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھ سے ساتھ عقوبت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پہلے عافیت سے اور حق تعالیٰ نے عذاب ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہے وہ تاخیر حسنہ ہے
اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر شتابی عذاب طلب کرتے ہیں پہلے احسان الٰہی سے کہ انپر ساتھ تاخیر عذاب کی ہے اور تعجب ہے انسے کہ عذاب مانگتے ہیں
وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ اور تحقیق گذری ہیں پہلے انسے عقوبتیں اوپر مکذبوں کے بعضے زمین میں دھنس گئے ہیں بعضوں کی شکلیں بدل گئی ہیں
اور یہہ جانتے ہیں پس کیوں نہیں عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے کیوں مانگتے ہیں وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اور تحقیق پروردگار تیرا
البتہ صاحب بخشش کا ہے واسطے لوگوں کے کہ کافر ہیں اگر ایمان لاویں اوپر ظلم اونکے کے کہ شرک اور کفر رکھتے ہیں کیونکہ ایمان دور کرنیوالا ہے گناہ کو زمانہ کفر کے
وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہے کافروں پر اگر کفر ہی پر رہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ صاحب
مغفرت کا مومنوں پر ہے بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافروں پر ہے بجہت انکار اور استکبار کے سمجھ لیجئے کہ محققین کہتے ہیں کہ اس
آیہ میں خوف اور رجاء دونوں ہیں فرمایا کہ بخشنے والا ہے تاکہ رحمت اسکی سے ناامید نہ ہوں اور سخت عذاب کرنیوالا ہے تاکہ بیبت اسکی سے نڈر نہوں اور حدیث میں
ہے کہ اگر عفو الٰہی نہ ہوتا عیش کسی ایک کو گوارا نہ ہوتا اور اگر وعید حق نہ ہوتا سب لوگ عفو پر اسکے تکیہ کر کر عمل سے باز رہتے بیت امید عفو ہے تو ہے خوف
عذاب بھی دو مغفرت ہے تو ہے شدید العقاب ہی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہیں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں اتارے گئے
اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہیں مانند عصائے موسیٰ اور احیائے عیسیٰ کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ تو ڈرانیوالا ہے یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہے اظہار معجزات میں تجھے کیا اختیار ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے یعنے ایک پیغمبر
ہے کہ معجزہ اسکا موافق اس زمانہ کے مخصوص ہے جیسے زمانہ موسیٰ میں سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسیٰ میں طب کا رواج تھا انکو احیائے موتی کا
معجزہ دیا اور تیرے وقت میں فصاحت کا شہرہ ہے سو قوی ترین معجزات تیرے لیے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے کے تمام فصحا اور شعرا سے نہ بن سکا اَللّٰهُ
يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ اٹھاتی ہے ہر عورت پیٹ میں اپنے نر اور مادہ اور گورا اور کالا اور اچھا اور برا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا
تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھ کہ کم کرتی ہیں رحم اور جو کچھ کہ بڑھاتی ہیں یعنے بعضے کے جسم میں کچھ نقصان ہو جاتا ہے بعضے کا عضو کوئی زائد
ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد زیادہ اور کم سے عدد اولاد ہے کیونکہ رحم میں ایک فرزند سے چار تک ہوتے ہیں نزدیک امام اعظم کے اور انواع میں امام شافعی سے منقول
ہے کہ یمن میں ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند لائی یا مراد مدت حمل ہے کہ اقل اسکی باتفاق چھے مہینے ہیں اور اکثر امام اعظم کے نزدیک دو برس
اور امام شافعی کے نزدیک چار برس اور امام مالک کے نزدیک پانچ برس ہیں وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہے کہ اس سے کم اور
زیادہ نہیں ہوتی عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا برابر تر ہے سب سے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ
وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ برابر ہے تم میں سے علم حق میں جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی میں اور جو کوئی کہ کہے
اسکو کہے ساتھ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانیوالا ہے یعنے عمل اپنے چھپاتا ہے ساتھ رات کے اور راہ چلنے والا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا ہے عمل اپنے ساتھ
دن کے حاصل یہہ ہے کہ کوئی چیز کسی طرح اس سے پوشیدہ نہیں لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہیں فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک آنیوالے ہیں یا واسطے
اس شخص کے کہ چھپاتا ہے اور ظاہر کرتا ہے قول و فعل اپنے کو فرشتے ہیں جو چوکیدار و نوبت مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ آگے اسکے
اور پیچھے اسکے محافظت کرتے ہیں اسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے لکھ لیتے ہیں اور انکو کرام کاتبین کہتے ہیں تبیان میں ہے
کہ وہ دس فرشتے دن کے ہیں اور دس رات کے اور اصح اور اشہر یہہ ہے کہ دو فرشتے ہیں دن کے اور دو رات کے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ملائک
واسطے محافظت آدمیوں کے پیدا کئے ہیں کہ ذلت مضرت سے نگہبانی کریں کعب احبار سے منقول ہے کہ اگر خدا فرشتوں کو نگہبان آدمیوں کا نہ کرتا جن

انکو زمین مین سے اٹھا لیجاتے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر یحفظونہ کی عاید طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے حق تعالی کے فرشتے ہین
کہ محافظت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے آپکو محفوظ رکھا اور قصہ اسکا عنقریب
آتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ تحقیق اللہ نہین بدلتا اُس معاملے کو کہ ساتھ ایک قوم کے ہو عافیت
اور نعمت سے یہان تک کہ بدل ڈالین وہ جو کچھ کہ بیچ جی اُنکے کے ہی یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین ساتھ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین
زبان کو ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین فیض الٰہی متصل چلا آتا ہی بیت زبان پر نام اسکا اور دلمین
دھیان اسکا ہی :: عجب برکت ہی وارد اور عجب فیضان اسکا ہی وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ اور جسوقت ارادہ کرتا ہی
اللہ ساتھ کسی قوم کے عذاب اور ہلاک کا پس نہین پھیرتا واسطے اسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دوسرے سے وَمَا لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ اور نہین واسطے اس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب مین هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وہی ہی جو دکھاتا ہی تمکو بجلی کہ لمعہ آتشی ہی سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوئی ہی باران کی نشانی ہی واسطے
ڈر مسافر کے اور اس کی کے کہ مینہہ اسکو ضرر کرتا ہی اور واسطے طمع مقیم کے اور اُس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین اور پیدا کرتا ہی ہوا مین بادل بھاری پانی بھرا
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ اور تسبیح کہتا ہی رعد ساتھ تعریف اُسکے کے یعنے تسبیح اور تحمید ملاتا ہی سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہی کہ
بادلونکو چلاتا ہی اور برق تازیانہ ہی اسکا حقایق سلمی مین ابن ریحانی رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ رعد آواز فرشتون کی ہی اور برق اور سوز اور باران
رونا انکا ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ اور تسبیح کہتے ہین سب فرشتے یا وہ جو مددگار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ
بِهَا مَنْ يَّشَآءُ اور بھیجتا ہی کڑک نے والی بجلی پس پہنچا دیتا ہی اسکو جسے چاہے کہ ساتھ اسکے ہلاک کرے مانند اربد بن ربیعہ کے لکھا ہی
کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد ابن فیض لقیس کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہین ہم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین
تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین ماریو پھر مجلس شریف مین آئے عامر نے آپکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہکر کہ مین جاتا ہون لشکر بڑا جرار
سوار و پیادہ کا تمپر لاؤنگا اربد کو لیکر اُٹھا حضرت نے فرمایا اللھم اکفھما بما شئت باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اسنے کہا کہ جسوقت مین نے
چاہا کہ تلوار مارون تو درمیان میرے اور انکے حایل ہوگیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور عامر بھی بُرے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ
ایک یہود نے حضرت کی جناب مین آکر کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ اللہ کس چیز کا ہی مروارید کا یا یاقوت کا یا سونیکا اسیوقت سحاب غضب الٰہی سے صاعقہ ظاہر ہوا
اور اسکو جلا دیا اور یہہ آیت اُتری کہ صاعقہ بھیجتا ہی وہ جسپر چاہتا ہی کافرون سے وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ اور وہ جھگڑتے ہین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا ہی
یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی صفات حق مین کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہی وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب والا ہی
اوپر جھگڑنیوالون کے لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی یا اسیکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھ عبادت کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی
قبول کیا گیا کہ جب اسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ
اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے بتونکو نہین جواب دیتے انکو ساتھ کسی چیز کے مرادون انکی سے مگر مثل اجابت واسطے اس کسیکے ہی کہ کھولنے والا ہو
دونو ہتیلیون اپنی کو طرف پانی کے یعنے پیاسا کنوئے پر پہنچ کر کہ ڈول اور رسی نہ رکھتا ہو دونو ہاتھ کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا
هُوَ بِبَالِغِهٖ تو کہ پہنچے منہہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ طلب کرنیوالے کو جانتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع
اپنے مرکز سے حرکت کر سکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور نہین پکارنا کافرون کا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور ناامیدی کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے از روئے خوشی کے جیسے مسلمان
کہ آسانی اور دشواری مین فرمان الٰہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین وَّكَرْهًا اور از روی ناخوشی کے جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت
سجدہ کرتے ہین وَّظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین سائے اہل آسمانون کے اور اہل زمین کے اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت
طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی اسواسطے ہے کہ سایہ دراز ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہے محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہہ سجود ظلال
اور سجود عام ہے بندے کو چاہیئے کہ تصدیق ان چیزون پر کرکے سجدہ بجالائے اور لکھا ہے کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہے کہ کوئی حادث نہین ہے مگر
اسکا سایہ ہے اور وہ سایہ ساجد بجناب الٰہی ہے اور قائم بعبادت حق بہر حال خواہ وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع اور مومن ہے تو اپنے سائے کے
ساتھ آپ سے سجدے مین ہے اور اگر کافر ہے تو سایہ اسکا اس طاعت مین نائب مناب اسکے ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ طوع اور رغبت صفت ان لوگون کی
ہے کہ لطف ازلی نے نہال ایمان چمنستان دل مین انکے لگایا ہے اور نفرت اور کراہت خاصہ انکا ہے کہ قہر لم یزلی نے تخم خذلان مزرعہ دل مین انکے ڈالا
ہے **بیت** کہین لطف سے کی ہے بندہ نوازی ۔ کہین قہر سے کی ہے بس بے نیازی قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون
ہے پروردگار اور آفریدگار آسمانونکا اور زمین کا یعنے کافرون سے پوچھ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہے کیونکہ انکو سوا اسکے جواب ہی
نہین ہے اور جب جواب بھی ہے تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہے تمنے سوا اسکے معبودون کو کہ دوست رکھتے ہو انکو یعنے
جانتے ہو تم کہ آفرینندہ زمین و آسمان وہی ہے پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز اپنا سمجھتے ہو کہ وہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا
ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنے نہ اپنے آپکو نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر دفع کر سکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر
دفع کرینگے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا کہ بت پوجتا ہے اور دیکھنے والا کہ عبادت خدا
کرتا ہے یا کیا برابر ہوتی ہے اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید اور معرفت کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ
کیا مقرر کیا ہے کافرون نے واسطے خدا کے شریکونکو کہ پیدا کیا انھون نے مانند پیدایش خدا کے پس مل گئی پیدایش اوپر انکے اور نجانا کہ خدا نے کونسا پیدا کیا ہے اور شریکون نے
کونسا پیدا کیا ہے حاصل یہہ ہے کہ کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراوین جو مانند اسکے پیدا بھی کرین تب مستحق عبادت کے ہون جیسے اللہ ہے سو ایسے کہان ہین پس اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہہ اللہ ہی ہے پیدا کرنیوالا ہر چیز کا اور شریک نہین رکھتا بیچ خلقت کے تاکہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
اور وہی ہے اکیلا الوہیت مین غالب سب چیز پر اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا اتارا ہے اسنے جانب آسمان سے یا ابر سے پانی پس بہے
نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس اندازے کے کہ اللہ نے مقرر کیا کہ نفع پہنچاوین ضرر نہ دین فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا پس اٹھا لیئے
آب روان نے جھاگ چڑھے ہوئے وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ اور اسی چیز سے کہ دھونکتے ہین لوگ یہہ قرات حفص کی ہے اور توقدون ساتھ تاء فوقانیہ کے بھی قرات ہے یعنے
دھونکتے ہو عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے
مثل ہتیارون اور برتنون کے جھاگ ہین مانند اس جھاگ کے کہ پانی پر ہے كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل مشابہت دیتا ہے
سخن حق کو افادے اور ثواب مین ساتھ اس پانی کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھ اس دھات کے کہ زیور اور اسباب بنے اور جھوٹھی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال مین
ساتھ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات پر ہو فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً پس جو کہ جھاگ ہے پانی پر کا اور میل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہے درانحال کہ ناکارہ ہے وَاَمَّا
مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اور جو کہ وہ چیز ہے کہ نفع دیتی ہے لوگون کو جیسے پانی صاف اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہے بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ
فائدہ اٹھاوین كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے سمجھانے لوگون کے اہل تاویل نے لکھا ہے کہ مراد باران سے قرآن ہے کہ حیات قلوب اہل ایمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی اور نالے دل مین کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض اٹھاتے ہین اور جہاک نفسانی خطرے ہین لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ واسطے اُن لوگون کے کہ اجابت
کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہی یا بہشت ہی وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور جن لوگون نے کہ نہ اجابت کی واسطے
اللہ کے اگر ہو واسطے انکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہی اتنا ہی اور جو کافرون کے تصرف مین دن
قیامت کے ہو لَافْتَدَوْا بِهِ البتہ بدلا دیوین ساتھ اسکے تاکہ عذاب سے چھوٹین مردود ہی ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ
واسطے انکے برا حساب ہی کہ نیکیان انکی قبول نہین کی جاوینگی اور برائیان انکی نہین بخشی جاوینگی وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی
وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہی بچھونا کہ آگ کا ہی أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ کیا پس جو شخص کہ جانتا ہی یہہ کہ جو کچھ اتارا گیا ہی
طرف تیرے پروردگار تیرے سے سچ ہی یعنے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مانند اسکے کے کہ وہ اندھا ہی دل سے اور انکار قرآن کا کرتا ہی یعنے ابو جہل نا اہل
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقل کے قرآن مجید سے الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ
وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کے کو کہ دن میثاق کے کیا ہی اور نہین توڑتے عہد کو وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہین اس چیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوے یعنے صلہ رحمی کرتے ہین یا ایمان سب کتابون اور رسولون پر لاتے ہین
جدائی انمین نہین ڈالتے اور ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہین سختی حساب کے سے وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہین نفس کی
مخالفت پر یا جہاد پر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ اور قائم رکھتے ہین نماز فرض کو اور خرچ کرتے ہین اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے برائی کے بھلائی
کرتے ہین جو کوئی انپر ظلم کرتا ہی عفو کرتے ہین جو محروم رکھتا ہی اسے دیتے ہین جو روٹھتا ہی اس سے ملتے ہین اور مناتے ہین نظم رافتا مت درخت سے ہو کم سنگ زن
اپنے کو ثمر دے تو نکتہ حلم کو صدف سے سیکھ سر جو کاٹے اسے گھر دے تو بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے حلم ہی اور سیئہ سے سفاہت ہی یعنے دفع
کرتے ہین ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے فحش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ طاعت کے معصیت کو چنانچہ حدیث مین ہی
کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ یمحیھا بیت بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ تاکہ وہ سیئہ ہو محو ولا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتون کے
ہین واسطے انکے ہی سرانجام نیک یعنے جزا عمل کی انکے اور وہ آخرت مین جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
بہشت مین کہ ہمیشہ رہینگے کہ داخل ہونگے انمین وہ اور جو کوئی لائق ہی باپون انکے سے اور بی بیون انکی سے اور اولاد انکی سے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم
مِّن كُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر ان کے ہر دروازے سے انکے گھرون کے عین المعانی مین ہی کہ مقدار دن رات اس دنیا کے مین تین بار انکے پاس آوینگے اور کہینگے
سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی اوپر تمہارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہی تمکو بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب مین ہی کہ صبر کیا فقر پر دنیا مین اور صبر دوستانہ
صفت ہی اللہ کے نزدیک چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہی نہ غنی نظم فقر ہی صیقل جلائے دل فقر ہی
موجب صفائے دل خلعت رحمت خدا سے فقر عزت دولت رسا ہی فقر فقر ہی آفتاب چرخ یقین روشن اس سے ہوئے ہین ملت و دین اس سے بندہ خدا کو ملتا ہی
سوچئے تو یہہ فقر کیا ہی سبب انجذاب دلہا ہی یہی جب غور کی تو ہوتا ہی باعث قرب و وصل با محبوب موجب ربط طالب و مطلوب
سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر ہی جہان مین فقیر شیخ کبیر لیک ہوتا فقیر ہی وہ بشر جسمین ہوتے یہہ چار ہین جوہر دال ہین جس پہ اسکے چارون حرف ایک ایک حرف مین
ہی وصف شگرف فا ہی فاقہ کشی کی اسمین عیان یائے یاد خدا ہی ای یاران قاف ہی اسمین پھر قناعت کا حرف را اسمین ہی ریاضت کا
جسمین چارون یہہ وصف پیدا ہین اسکے حق مین یہہ حرف پھر کیا ہین فائے فضل اور قاف قربت ہی یائے یسر اور رائے رویت ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ورنہ فائے فضیحت اسکو ہی ؛ قاف قہر خدا ہی پی در پی ؛ حرف یا یاس رحمت اسکو ہی ؛ رائے رسوائے رافت اسکو ہی ؛ معارج النبوۃ مین نقل ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت مین ایک محل دیکھا مین نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر اندر گیا مین اسمین ایکخانہ تھا اسکے بھی کواڑ
کھول اندر گیا مین وہان ایک صندوق تھا جبرئیل سے پوچھا مین نے اسمین کیا ہی اسنے کہا اسمین سر ہی اسرار الٰہی سے مین نے حق تعالیٰ سے درخواست کی وہ صندوق
کھل گیا دیکھا مین نے ایک گدڑی تھی حلون مین پیچیدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہی مین نے کہا الٰہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمد یہہ تیرے اور تیری امت کیواسطے
ہی نہین دیتا مین یہہ کسیکو مگر جسکو کہ بہت دوست رکھون اسکے برابر مجھے کوئی چیز عزیز نہین **بیت** گلیم فقر کے دیہیم سلطان کب برابر ہی ؛ یہہ بہتر
ہی وہ بدتر ہی وہ بدتر ہی یہہ بہتر ہی ؛ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھی ہی پچھاڑی گھر کی یعنے سرانجام اس سرا کا کہ انھون نے پایا وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ
مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہین اس چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھ
اسکے یہہ کہ بلائے جاوین یعنے صلہ رحمی کرین یا ایمان لاوین سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر اور فساد کرتے ہین بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے
یا فتنہ انگیزی کے أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے انکے ہی لعنت اور واسطے انکے ہی برائی گھر کی دنیا و آخرت مین اللَّهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ
الدُّنْيَا اور خوش ہوئے مکے والے ساتھ زندگانی دنیا کے اور اس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا
مَتَاعٌ اور نہین زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب تھوڑا ناپائدار وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ
اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون نہین اتاری گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے اسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قُلْ إِنَّ اللَّهَ
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار
کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی طرف اپنے بن معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہی طرف
اسکے اور وہ کون ہین الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل انکے ساتھ ذکر اللہ کے
یعنے جب اللہ کا ذکر سنتے ہین آرام آجاتا ہی انکے دل کو یا دل انکے ساتھ توحید کے آرام پکڑتے ہین یا ساتھ ذکر رحمت اسکے کے یا کلام اسکے کے کہ قوی ترین معجزات کا
ہی فصول مین ابن عیینہ سے منقول ہی کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ دل مومنون کے ساتھ انکے آرام پاتے ہین أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین حقائق سلمی
مین ہی کہ آرام دل عوام ساتھ تسبیح اور ثنا کے ہی اور اطمینان دل خواص ساتھ صفات اعلیٰ کے ہی اور قرار دل علمای ربانی ساتھ حقایق اسماء حسنیٰ کے ہی
لیکن موحد آرام نہین پاتے مگر بلقا کہ وہی ہی مقصد اقصیٰ **بیت** زندگانی ہجر مین ای یار کچھ بھاتی نہین ؛ بن تیرے دیکھے ہوئے دیدار
کل آتی نہین الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے
خوشحالی ہی واسطے انکے اور اچھی بازگشت ہی طوبیٰ بشارت شادی کی اور راحت و فرح اور نعمت کی ہی یا نام
بہشت کا ہی لغت حبشہ مین اور اشہر یہہ ہی کہ طوبیٰ درخت ہی بہشت عدن مین کہ جڑ اسکی منزل مقدس نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسکے تلے سے بہتا ہی ...
كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ
جیسے کہ پہلے تجھ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجھکو بیچ امت کے کہ گذر گئے ہین پہلے اس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر اونکے وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے قرآن اور حال

یہہ ہے کہ وہ کفر کرتے ہین ساتھہ اللہ کے کہ رحمن نام اسکا ہے مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمن کو تو قالوا وما الرحمن کہنے لگے کون ہے رحمن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا نہین جانتا مین رحمن کو قل ھو ربی لا الہ الا ھو کہہ رحمن ہے پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ علیہ توکلت والیہ متاب اوپر اسکے توکل کیا مین نے مدد دینے مین اور تم پر غالب کرنے مین اور طرف اسکے توبہ کرنا اور پھرنا میرا ہے لکھا ہے کہ بعضے قریشون نے کہا اے محمد اگر چاہتے ہو تم کہ ہم متابعت تمہاری کرین تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تاکہ زمین ہمکو کشادہ ہو جاوے اور زمین کو شگافتہ کرو تو کہ نہرین جاری ہون اور ہم زراعت کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون سمیت زندہ کرو تو کہ وہ تمہاری رسالت کی گواہی دین یہہ آیت اتری ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اس عالم مین چلائے جاتے ساتھہ پڑھنے کے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھہ تلاوت اسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھہ برکت قرات اسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر و انذار ہی نہین ہے ایسا جیسا کہ کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یہہ باتین واقع ہون بل للہ الامر جمیعا بلکہ واسطے اللہ کے ہے امر سب یعنے قدرت اسکی اوپر سب چیز کے ہی جسوقت چاہے یہہ آیتین ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہے اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھہ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھہ اسکے زمین یا بلائے جاتے ساتھہ اسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے اللہ کے ہے کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت افلم ییاس الذین امنوا ان لو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعا کیا پس نہین ناامید ہوے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین باوجود اسکے کہ جانتا ہے یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا لوگون سبکو صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ یاس بمعنے علم ہے لغت نخع کے بمعنے عام ہے یعنے کیا نہین جانا مومنون نے کہ ہدایت اسکی اختیار مین ہے ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوے ہین پہنچے گی انکو بسبب اسکے کہ کرتے ہین تکذیب اور عناد سے مصیبت پھونکنے والی اور پہنچ و نبیاد سے اکھیڑ نیوالی یا اترے گا تو کہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک گھرون انکے یعنے موضع حدیبیہ مین مراد کفار مکے کے ہین کہ حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا مین رہتے تھے اور لشکر اسلام گرد اگرد انکے جاکر اموال اور مواشی انکے لوٹتا تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہیگی حتی یاتی وعد اللہ یہان تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہے یا قیامت یا فتح مکہ ان اللہ لا یخلف المیعاد تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ولقد استھزئ برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھہ پیغمبرون کے پہلے تجھ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہین ساتھہ تیرے پس ڈھیل دی مین نے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور عیش اور آرام مین نے چھوڑ رکھا پھر پکڑ لیا مین نے انکو ساتھہ عقوبت کے فکیف کان عقاب پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات بسبیل تھدید ہے افمن ھو قائم علی کل نفس بما کسبت وجعلوا للہ شرکاء کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہے اوپر ہر حال کے یعنے خبردار ہے یا نگہبان یا بدلا دینے والا ہے ساتھہ اس چیز کے کہ کماتا ہے وہ نفس نیکی یا بدی سے برابر ہے ساتھہ اس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کہ کارساز و نگہبان بندونکا ہے برابر نہین ہے حاجز اور ضعیف کے کہ بت ہین اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین قل سموھم کہہ کر نام رکھو انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے شریک تمنے ٹھہرائے ہین انکے نام اور اوصاف کہ لائق انکے ہون بتاؤ اور دیکھو کہ لائق شرکت کے اور مستحق عبادت کے ہین یا نہین مراد یہہ ہے کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رازق اور سمیع اور بصیر اور علیم و حکیم کہتے ہین اور ان ناموں مین سے ایک کا بھی اطلاق بتون پر نہین ہو سکتا ام تنبئونہ بما لا یعلم فی الارض کیا خبر دار کرتے ہو خدا کو ساتھہ اس چیز کے کہ نہین جانتا پیچ زمین کے یعنے شریک اپنے کو الوہیت مین اور یہہ نہین جانتا سوا واسطے ہے کہ نہین شریک اسکا فی علم یہان واسطے انتفا معلوم کے ہے ام بظاھر من القول یا نام رکھتے ہو بتون کے شرکا ساتھہ ظاہر کے بات سے یعنے فقط نام رکھ لیتے ہو بغیر اعتبار معنے کے جیسے زنگی کہتے ہین کافور اور برگ اسکو جو ہو عقل سے دور بل زین للذین کفروا مکرھم وصدوا عن السبیل بلکہ

زینت دیا گیا ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے مکر اور جھوٹھ انکا اور بند کیئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ
مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ واسطے کافرون کے
ہی عذاب بیچ زندگانی دنیا کے قتل اور قید اور قحط اور اور مصیبتونکا اور البتہ عذاب آخرتکا سخت تر اور دشوار تر ہی انپر وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ اور
نہین واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین پرہیزگار اسمین جانے کا تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ چلتے ہین نیچے درختون یا مکانون اسکے کے نہرین اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میوون
دنیا کے اور ایسے ہی سایہ اسکا کوتاہ نہوگا مثل سایون دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہی کہ ایمان والے آج ظل رعایت مین ہین اور کل سایہ حمایت مین
ہونگے اور عارف دنیا اور عقبیٰ ظل عنایت مین ہین کہ ہمیشہ ظلیل ہی بیت تیرا گر سایہ عنایت ہی ؛ دو جہان مین ہمین کفایت ہی ؛ تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یہہ بہشت آخر کام ان لوگونکا ہی جو پرہیزگار ہین وَعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ اور انتہائے کار کافرونکا آگ ہی دوزخ کی وَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود مین سے عبد اللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاریٰ مین سے چالیس بحرانی
اور آٹھ یمنی اور تیس حبشی خوش ہوتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہی طرف تیرے قرآن سے وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ اور بعضے جماعتون سے
کہ کتابی کافر ہین جیسے یہود مین سے ہی حی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاریٰ مین سے ابید اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہی کہ انکار کرتا ہی بعضے اسکے کو مخالف
شریعت انکی کے ہی قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ کہہ انکو کہ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین اللہ کو ایک جان کر
اور نہ شریک لاؤن مین ساتھ اسکے مانند تمہارے کہ عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ طرف اسیکی پکارتا ہون مین لوگونکو اور طرف
اسیکے ہی بازگشت میری وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا اور جیسے کہ کتابین نازل کین ہمنے پہلے پیغمبرون پر موافق زبان امتون انکی کے ایسے ہی اتارا ہی ہمنے
قرآن کو کہ محکم ہی نسخ اور تعبیر کا اسمین دخل نہین یا حکم کرنیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی مین تاکہ فہم اور حفظ مین انکو سہل ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون مشرکون کے کہ تجھے اپنے آبا کے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزوون یہودون کے کہ رجوع تیرے اپنے قبلہ کیطرف کہ
بیت المقدس ہی چاہتے ہین بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے یعنے بت پرستون کے دین کا جھوٹ ہونا جان لیا تو نے یا نسخ
حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تو نے پھر اب جو پیروی کریگا انکی تو مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ نہین واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور
نہ بچانیوالا لکھا ہی کہ یہود طعن کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کی طرف بہت مصروف ہین اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر ہوتے تو یہہ بات
نہوتی یہہ آیت اتری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کرین ہمنے
واسطے انکے بی بیان اور اولاد وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے
یہہ جواب ہی مشرکونکا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ ظاہر کرو سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کرسکتا مگر اللہ اپنی قدرت سے جسوقت
مناسب جانتا ہی ظاہر کرتا ہی لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہی جب اسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہی لکھا گیا
کہ نہین ٹلتا یا واسطے ہر موت کے موتون بندون کے سے ایک کتابت ہی نزدیک اللہ کے کہ اسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ مٹا
ڈالتا ہی خدا جو چاہتا ہی ساتھ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی ساتھ حکمت کے وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ اور نزدیک اسکے اصل کتاب ہی کہ لوح
محفوظ ہی کوئی کتاب نہین مگر اسمین لکھی ہی سمجھ لیجئے کہ تفسیر مین محو اور اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظ جو اعمال اقوال بندے کے لکھتے ہین اور اس
دفتر کو بارگاہ کبریا مین لیجاتے ہین محو کرتا ہی اسمین سے جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع کے موافق زمانے کے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہی اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہی یا محو کرتا ہی جوان کو اور اثبات کرتا ہی بڑھاپے کو علمائے دین کہتے ہین کہ محو
کرتا ہی جو چاہے مگر چھہ چیزین قایم رکھتا ہی سعادت اور شقاوت موت اور حیات رزق اور اجل یہہ ان مٹ ہین زاد المسیر مین ہی کہ نزدیک اللہ کے دو
کتابین سوا ام الکتاب کے مٹانا اور ثابت رکھنا انسے تعلق رکھتا ہی لوح محفوظ ان مٹ ہی ابو الدرداء نے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہی کہ جب تین ساعت رات
باقی رہتی ہی حق تعالی نظر کرتا ہی بیچ اس کتاب کے کہ سوا اسکے کوئی اسپر نظر نہین کرتا اور جو چاہتا ہی اسمین سے مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی لکھتا ہی فصول مین
ہی کہ محو کرتا ہی رقم انکار قلوب ابرار سے اور اثبات کرتا ہی اسکی جگہہ رموز اسرار سلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہی کہ شبلی سے سنا مین نے کہ مٹاتا
ہی شہود عبودیت اور لوازم اسکے سے جو چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی شہود ربوبیت اور لوامع اسکے سے جو چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ دل
خائف سے ریا لیجاتا ہی اور اخلاص رکھتا ہی شک دور کرتا ہی یقین ثابت کرتا ہی بخل محو کرتا ہی سخاوت اثبات کرتا ہی حرص اٹھاتا ہی قناعت رکھتا ہی
حسد دفع کرتا ہی شفقت قایم کرتا ہی اور دل راجی سے اختیار لیجاتا ہی اور تسلیم رکھتا ہی تفرقہ محو کرتا ہی جمع اثبات کرتا ہی اور دل محب سے رسوم
انسانیہ دور کرتا ہی اور نعوت ربانیہ رکھتا ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ محو کرتا ہی حظوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہی حقوق ربانی کو یا شہود خلق مٹاتا
ہی اور شہود حق ثابت کرتا ہی یا آثار بشریت محو کرتا ہی اور انوار احدیت ثابت کرتا ہی اوپر سے گھٹاتا ہی اور ادھر سے بڑھاتا ہی جیسا کہ اول آپ تھا
آخر بھی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الٰہی جلال عزت تیرے نے جائے اشارت نہین چھوڑی اور محو اور اثبات تیرے نے رسمی اضافت کی توڑی مجھے گھٹایا
تجھے بڑھایا یہان تک کہ آخر مین وہی رہگیا جو اول مین تھا **بیت** پہلے وہ تھا مین نہ تھا جب مین ہوا وہ کم کیا اب یہہ کم جانا میرا اثبات کا اسکا دلا
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے
ہین ہم کافرون کو عذاب سے یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا اور بتا دینا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے
حساب لینا ہی انکا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اور کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہین یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو
گھٹاتے ہین ہم اسکو کنارون اسکے سے یعنے انکے قبضے سے نکال کر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین یا یہہ بات یہود کو فرمائی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے
لیکر مسلمانون کو دیتے ہین وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھ نقصان زمین یہود کے اور ادبار انکے کے اور ساتھ زیادتی بلاد اسلام
کی اور اقبال انکے کے نہین کوئی رد کرنیوالا اور پیچھے ہٹانیوالا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے والا ہی حساب بعد عذاب دنیا کے
کہ قتل اور اجلا ہی انسے جلد حساب کریگا آخرت مین وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تحقیق مکر کیا ان لوگون نے یعنے یہودون نے یا مشرکون نے کہ پہلے
تھے ان یہود یا کفار سے کہ زمانے تیرے مین ہین ساتھ پیغمبرون اپنے کے فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا پس واسطے اللہ کے جزا سب مکرون انکے کی يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ جانتا ہی جو کچھ کماتا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہی وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ اور شتاب جان لیوینگے
کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے ہی عاقبت نیک اس گھر کی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے
مشرکان مکہ سے یا روسیاہ یہود سے کہ نہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا اللہ کا سات نبوت اور دعوت کے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ
عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ کہہ کفایت ہی اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے ساتھ اسکے کہ مین رسول اللہ ہون اور دوسرے وہ شخص ہی
کہ پاس اسکے ہی علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہی یا علم قرآن کا ہی اور وہ مومنین ہین یا علم توریت کا
ہی اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہین رضی اللہ عنہم چنانچہ علی مرتضی رض سے زاد المسیر مین مروی ہی واللہ اعلم بالصواب سورۃ ابراہیم علیہ السلام
مکی ہی باون آیتین ہین سات سو اکتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو چون تیس حرف ہین فواصل اسکی آدم نظر صلب زل ہین اور ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورہ رعد یہہ ہی کہ سورہ رعد مین بیان توحید وہاب اور اوصاف خدا اور قرآن اور الوالالباب اور ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم مین تسلی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفاکشی اور جبر اور تحمل انکا ایذائے قوم پر اور ہلاک ہونا امتون کا بیان فرمایا

## سورۃ ابراہیم علیہ السلام مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وخمسون آیۃ

الر ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات مین لکھا ہی کہ حروف مقطعہ آزمایش ہین واسطے تصدیق مومن اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندونکو ساتھ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہین الف انا کا اور لام اللہ کا اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ ارے یا یہہ حروف نام قرآن کے ہین الر یعنے قرآن کتاب انزلناہ الیک ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہی مبتدا اور کتاب بطریق اسم جنس جزاے ہذہ السورۃ کتاب اور بتاویل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا کتاب ہی اور تنکیر کتاب کی واسطے تعظیم کے ہی یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور تو کہ نکالے تو لوگون کو بسبب دعوت کرنیکے ساتھ مضمون اسکے کے اندھیرون سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنت کے باذن ربہم ساتھ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھ توفیق اسکے کے امام قشیری نے کہا کہ تا کہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الحقایق مین ہی کہ ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسماء اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت یہہ ہی کہ کوئی ظلمت برابر پندار ہستی کے نہین جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھ صیقل لا الہ کے بنفی خواطر دور ہو اور اثبات الا اللہ جلوہ دکھاوے اور لمعان تجلیات الٰہیہ مرات باطن مین پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے اور غیر اسکے سے چھڑا دیئے حتی کہ اسکو نہ اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہی کہ سالک نہ آپ رہتا ہی نہ اسکی صفات بعد اسکے صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھ اسیکے ہی اگر کہتا ہی اس سے کہتا ہی اگر سنتا ہی اس سے سنتا ہی بلکہ آپ درمیان سے اٹھ ہی جاتا ہی کہنے سننے والا اور ہی ہوتا ہی یہہ مرتبہ بقائے اکمل کا ہی نظم نہ رہتا ہی سالک نہ اوسکا وجود ؛ نہ اوسکی صفات اور نہ اسکا شہود ؛ خدائے خدا ایک رہ جائے ہی ؛ بن اسکے نظر کچھ نہین آئے ہی ؛ لکھا ہی کہ انواع اضلال ظلمات مین داخل ہین اور اقسام ہدایت کو نور ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ شامل ہی یعنے ساتھ دعوت قرآن کے لوگون کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے چنانچہ فرماتا ہی الی صراط العزیز الحمید تو کہ نکالے تو لوگون کو ظلمات سے طرف نور کے یعنے طرف راہ عزت والے تعریف کی گئی کی اور وہ راہ دین اسلام کی ہی پس بیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہی اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض معبود بحق وہ کہ واسطے اسیکے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وویل للکفرین من عذاب شدید اور وای ہی واسطے کفر کرنیوالون قرآن کے عذاب سخت سے کہ انکو پہنچیگا ن الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا وہ کافر جو دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے منع کرتے ہین ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی یعنے کہتے ہین کہ یہہ راہ کج ہی منزل مقصود کو نہین پہنچتی اولئک فی ضلال بعید یہہ لوگ بیچ گمراہی کے ہین دور حق سے بعد حقیقت مین ضلال کے ہی اور وصف ضلال ساتھ اسکے قبیل اسناد مجازی کے ہی زاد المسیر مین ہی کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہی کہ سب کتابین زبان عجمی نازل ہوئے ہین اور کتاب کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آتی ہی عربی ہی یہہ آیت اتری کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ سمجھین اور عذر نکرین کہ ہم زبان اس نبی کی نہین سمجھتے پس جس قوم پر پیغمبر آیا ہی اسی قوم سے ہوا ہی اور اسمین پیدا ہوا اور مبعوث ہوا ہی کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکونکی کری چاہیئے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر قومہ کی راجع طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے سب کتابین لغت عرب پر نازل ہوئے ہین اور جبرئیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام نے ترجمہ اسکا عبری جدی زبانون مین موافق قوم ہرنی کے کیا ہی لباب مین ہی کہ نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور تجھے بھیجا ہمنے ساتھ زبان قوم تیرے کے اوپر سب لوگون کے سمجھنے لیجئے کہ بعضے مفسرین نے جو یہہ خدشہ کیا ہی کہ چاہیے کہ پیغمبر مبعوث امم مختلفہ پر ہو چاہیے کہ اسپر کتب متعددہ اور پیغامبرون انکے کے اترین جواب اسکا یہہ ہی کہ اختلاف السنہ مؤدی باختلاف کلمہ ہی اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت مین کی ساتھ زبان انکے کے ہی اور حرمان علوم سے جو مشعر ہین اُنسے پس نزول کا ساتھ ایک لغت کے محض فضل اور عین حکمت ہی فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ پس گمراہ کرتا ہی اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی عزت والا غالب اپنے حکم مین حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون قدرت اپنی کے یا ساتھ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہہ نکال قوم اپنی کو اندھیرون سے جہالت اور شبہ کی طرف روشنی علم اور یقین کے یا باہر لا قوم قبطیون کو کہ اُنپر مبعوث ہی تو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنائی ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اور نصیحت دے اُنکو ساتھ دنون خدا کے یعنے ساتھ اُن دنون کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے کافرونکو جنمین یاد دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیونکے ہاتھ مین گرفتار تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق ہیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کی بلا پر شکر کرنیوالے کی عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے یعنے بنی اسرائیل کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اوپر تمہارے جسوقت کہ نجات دی تمکو لوگون فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب کہ تمکو بندگی مین اپنے بکار سخت کام بناتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمہارے کو کہ بخوبیونے کہا تھا بنی اسرائیل مین لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹون تمہارے کو واسطے خدمت بی بیون اپنی کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور اسمین آزمایش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بڑی یا اسمین اس نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میرے البتہ زیادہ دونگا مین تمکو نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اور اگر کفر کرو تم اور ناشکری اوپر نعمت میرے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی اوپر ناشکرون کے سمجھ لیجئے کہ شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہی اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابو عبد الرحمن سلمی نے ابو علی جوزجانی سے نقل کیا ہی کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ احسان کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ معرفت کے اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ مقام وصلت کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا اسپر انس و مشاہدت اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چڑھانے معارج والا کا ہی بیت ہے جو افزونی نعمت ہی شکر ۔ شکر کرا فت عجب دولت ہی شکر وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور کہا موسیٰ نے اے گروہ میری اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی ہیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عبادت اور شکر تمہارے سے تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہی اور زبان تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق بیت دو جگ مین فیض نعمت معمور ہی اسیکا ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہی اسیکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین پہنچی تمکو خبر اُن لوگونکی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تمہ کلام موسیٰ ؑ کا ہی یا ابتدا سخن ہی حضرت حق فرماتا ہی زمانے والون کو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اُن لوگون کے کہ پیچھے اُنکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ نہین جانتا گنتی اُنکی بسبب کثرت کے مگر اللہ تبیان مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بہت ایسی امتون کو عرب عجم مین ہلاک کیا ہی اور نشان اُنکا نہین چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی اُنسے آگاہ نہین معالم مین ابن عباس سے نقل ہی کہ درمیان عدنان و ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی
کتابین ہین یا انکے معجزے تھے پس پھر لیے ہاتھ اپنے بیچ منہہ اپنے کے یعنے امتون نے ہاتھ اپنے دانتون مین پکڑے خشم رسل سے یا ہاتھ منہہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان
منہہ مین پکڑین کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہے کہ ہاتھ اپنے منہہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ اور کہا انھون نے تحقیق ہمنے کفر کیا
ساتھ اسکے اپنے زعم مین وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکے کہ توحید اور
ایمان ہے شک قلق مین ڈالنے والے کے یا تہمت مین ڈالنے والے کے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کو تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ
شَكٌّ کہا پیغمبرون انکے نے کہ ہم تمکو اللہ کیطرف بلاتے ہین کیا بیچ وجود اللہ کے شک ہے اور حال یہہ ہے کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اسکے کے قائم ہین کہ کچھ شک رہا ہے نہین
فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے آسمانونکا اور زمین کا يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى پکارتا ہے تمکو طرف
ایمان کے تو کہ بخشے واسطے تمھارے جب ایمان لاؤ تم بعضے گناہ تمھاری یعنے جو قبل ایمان سے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب دینے مین ایکوقت مقرر تک
کہ موت ہے قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کہا انھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے شکل صورت مین کچھ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین پھر تم کیون
مخصوص نبوت پر ہو کر ہمین کہتے ہو کہ ایمان لاؤ تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند
کردو ہمکو ساتھ دعوی پیغمبری کے اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوے اپنے کے یا اوپر استحقاق اپنے کے
ساتھ فضیلت نبوت کے گویا کہ وہ جو معجزہ دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد کے سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ معاند ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے کے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ کہا واسطے انکے پیغمبرون انکے نے نہین ہم مگر آدمی
مثل تمھارے یعنے شرکت جنسیت مین مقرر کہتے ہین ہم ولیکن اللہ تعالی احسان کرتا ہے اوپر جس کسیکے کہ چاہے نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ
نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ہے واسطے ہمارے یہہ کہ لے آوین تمھارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے ہم اپنی
طرف سے بغیر اللہ کے چاہنے کے کچھ نہین کر سکتے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ
هَدَانَا سُبُلَنَا اور کیا ہے واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر اللہ کے اور حال آنکہ تحقیق دکھائین اسنے ہمکو راہین ہمارین کہ انسے پہچانے اسکو اور جانین کہ سب کام
اسیکے اختیار مین ہے وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا اور البتہ صبر کرینگے ہم اوپر اسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنیکے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہین وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ
مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے واسطے پیغمبرون اپنے کے البتہ نکال دیوینگے ہم تمکو زمین دیار اپنے سے یا البتہ
پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے یا مراد پھر آنے سے وہ لوگ ہین جو انکی قوم سے ایمان لائے تھے فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ پس وحی بھیجی
طرف پیغمبرون کے پروردگار انکے نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور البتہ بساوینگے ہم تمکو زمین
انکے مین پیچھے ہلاکت انکے کے ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ یہہ وعدہ سچا ہے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے
مین دن قیامت کے اور ڈرتا ہے ڈرانے میرے سے ساتھ عذاب کے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور فتح مانگی پیغمبرون نے اوپر ہلاکت دشمنون کے
یا حکم طلب کیا پیغمبرون نے اور امتون نے یعنے کہا کہ ہم مین سے جو جھوٹا ہو عذاب اوپر آوے اللہ نے حکم فرمایا پیغمبر اور ایمان لانے والے بچ گئے اور نامراد ہوا
اور ناامید رہا خلاصی عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا ساتھ حق کے یا منہہ پھرانیوالا طالب خدا سے مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ آگے اسکے
دوزخ ہے یعنے حشر کے دن اسکو دوزخ مین ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہے دوزخیون کے بدن سے ٹپکے ہوئے یا پانی جو مثل پیپ کے ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یتجرعه ولا یکاد یسیغه ویاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ایک ایک گھونٹ پیگا اسکو اور نہ نزدیک ہوگا کہ گلے سے اتار سکے اسکو
تلخی اور گرانی کے سبب اور آویگی اسکو شدت اور سختی موت کی ہر جگہ سے باہر جانب سے اعضاؤن اسکے سے یہان تک کہ ہر جز بال کے سے اور جڑ انگلیون کے سے
اور نہین وہ مرنیوالا کہ چھوٹ جاوے عذاب سے عین المعانی مین ہے کہ روح اسکی گلے مین اٹک رہیگی نہ باہر نکلیگی کہ مر جاوے نہ اندر بدن مین جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ
موافق حکم لایموت فیها ولا یحیی کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے ومن ورائه عذاب غلیظ اور آگے اسکے باوجود اس شدت کے عذاب ہی گاڑھا یعنے
اس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہے دوزخ مین مثل الذین کفروا بربهم اعمالهم کرماد اشتدت به الریح فی یوم عاصف صفت اُن لوگونکی کہ کافر
ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے یہ ہے کہ عمل اُنکے مانند راکھ کے ہین کہ شدت کی ساتھ اُسکے باؤنے بیچ دن اندھی والے کے حاصل یہ ہے کہ کافر صورتا جو عمل اچھے
کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور مہمانون کو کھلانا پلانا اور مثل اُنکے مانند راکھ کے ہین اندھی اور تالیجاوے پھر کوئی اس راکھ کو جمع کر سکے اور نفع لیوے اسسے ہی
قیامت کے دن لا یقدرون مما کسبوا علی شیء نہ قدرت پاوینگے کافر اسمین سے کہ کمایا ہے دنیا مین اوپر کسی چیز کے کیونکہ وہ سب ناچیز ہوگیا ہوگا مطلق اثر
ثواب اسکیلئے نہ ملیگا ذلک هو الضلال البعید یہہ سمجھنا اُنکی کہ تمنے نیکی کی وہی گمراہی ہے دور راہ حق سے الم تر ان الله خلق السموات و
الارض بالحق کیا نہین دیکھا تونے اے دیکھنے والے یا نہین جانا تونے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو ساتھ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنیکا ان یشا
یذهبکم ویات بخلق جدید اگر چاہے لیجاوے تمکو اے مکے والو اور معدوم کر دیوے اور لے آوے خلقت نئی جگہ تمھارے کہ کفر اور تکذیب مین تمھاری طرح
نہون وما ذلک علی الله بعزیز اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات ہے اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی
کہ یہہ کرے وہ کر سکے بلکہ سب اسکو کیسان ہے بیت کام دشوار ہووے یا آسان اسکی قدرت کے آگے ہی کیسان وبرزوا لله جمیعا اور ظاہر ہونگے اور نکلینگے
قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکے کے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھ بیجئے کہ صیغہ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہے فقال الضعفاء للذین
استکبروا انا کنا لکم تبعا فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شیء پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے اُن کافرون کے کہ تکبر کرتے تھے یعنے
اشراف قوم کے جنکے دنیا مین وہ کمینے تابع تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع جھٹلانے مین پیغمبرون کے اور کہنا ماننے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے
عذاب خدا کے کو کچھ یعنے اس عالم مین تمھارے تابع تھے اب اس عالم مین کچھ عذاب اللہ کا ہم سے دفع کرو قالوا لو هدانا الله لهدیناکم کہینگے وہ متکبر عذر
لاکر کہ اگر ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارے کا مسدود ہے
اور ہماری شفاعت تمھارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہے پھر ناامید ہو کر کہینگے کہ آؤ جمع ہو کر گریہ وزاری جناب باری مین کرین شاید کہ قبول ہو اور عذاب سے
چھوٹین پس پانچ سو برس اور رونین تڑپینگے اور مژدہ نجات نہ پہنچیگا کہینگے سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص برابر ہے اوپر ہمارے تڑپنا ہم یا صبر
کرین ہم یعنے فائدہ ہمین کسی ایک سے نہین پہنچتا نہین واسطے ہمارے جگہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے وقال الشیطان لما قضی الامر اور کہیگا شیطان جسوقت
فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہو کر شیطان کو ملامت کرینگے وہ
دوزخی نکل کر منبر آتشین پر کہیگا ایے بدبختو ملامت کرنیوالو ان الله وعدکم وعد الحق تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی
ووعدتکم فاخلفتکم اور وعدہ دیا تھا مینے تمکو جھوٹا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اور اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کر لینگے پس خلاف کیا تھا
مین نے تم سے سو آج ظاہر ہو گیا وما کان لی علیکم من سلطان اور نہ تھا واسطے میرے اوپر تمھارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا یا نہ تھی
واسطے میرے اوپر صحت قول میرے ولیکن الا ان دعوتکم فاستجبتم لی مگر یہہ کہ پکارا تھا مینے تمکو ساتھ وسوسہ اور فریب کے بے حجت اور دلیل پس قبول کیا
تمنے واسطے میرے جلدی اور عوز کی تمنے اپنے مال کار مین فلا تلوموني ولوموا انفسکم پس مت ملامت کرو تم مجھ کو فقط وسوسہ ڈالنے کے کیون کر مین

Digitized by Maktabah Murabbiyah (www.maktabah.org)

دشمن تھا تمہارا اور دشمن بڑے سے بڑا کام دشمن کے حق مین چاہتا ہی اور ملامت کرو اپنی جانو نکو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے جو فرمایا کہ نفتکم الشیطان وہ نہ سنا ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی ۔ زمین ہون چھڑانیوالا اور فریاد رس تمہارا عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریاد رس میرے انی کفرت بما اشرکتمون من قبل تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھ اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھ کو ساتھ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین یعنے شرک تمہارے سے بیزار ہوا مین ان الظالمین لھم عذاب الیم تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے اونکے ہی عذاب دردناک اثم قائم وادخل الذین امنوا وعملوا الصالحات جنت تجری من تحتہا الانھار خالدین فیھا باذن ربھم اور داخل کئے جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک ہمیشون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے کے نہرین درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی ملائک کو حکم فرماویگا وہ انکو اعزاز کرا سے ریاض دارالسلام مین داخل کرینگے تحیتھم فیھا سلام دعا ملاقات انکے کی بیچ بہشت دارالسلام کے سلام ہوگی کہ حال اوپر سلامتی آفات کے ہی یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ آپسمین ایک دوسرے کو سلام کرینگے الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانتا ہی بندہ بینا اور دانا یہ خطاب ہر ایک کو ہی جو مستحق خطاب کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمہارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال کلمہ پاکیزہ کی کہ کلمہ توحید ہی یا دعوت اسلام کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء مانند درخت پاکیزہ کے ہی کہ نخل خرما ہی یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا دیتا ہی میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ درخت خرمے کے تقدیر پر حین چھ مہینے ہین کہ انمین تگوفہ لگ کر پک کر نفع کہانیکا پہنچاتا ہی ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون اور بیان کرتا ہی اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار اور مثال کلمہ ناپاک کی کہ کلمہ کفر ہی یا دعوت عبادت اصنام مانند درخت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کڑوا بد بو ہی اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہی اوپر سے زمین کے نہین واسطے اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہی نہ قالیان اسکی ہوا پر نظم نہ جڑ زمین مین ہی اسکی کہ ہو ثبات و قرار ۔ نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہون برگ و بار ۔ فتادہ خاک پہ ایک بیل سے ہی کا مثنوی وار ۔ کہ نفع کچھ بھی نہین اور رنج ہی بسیار ۔ سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی نہال ایمان کو کہ جڑ اوسکی دل مومن مین ثابت ہی اور اعمال اسکے طرف اعلی علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہی ساتھ درخت خرمے کے کہ بیچ اسکی مضبوط و شاخین اسکی منتفع اور ہر وقت نافع خلق ہی اور مثال دی کلمہ کفر کو اور عبادت اصنام کو کہ دل کافر مین نہ ثبات ہی اور بسبب عدم حجت کے استحکام نہین یا اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اسے صاف نہین ہوتا ساتھ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہی نہ فرع کو اسکے اعتبار نظم ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار ہی ۔ نافع ہی ہر روش کہ پہ از برگ و بار ہی ۔ اور کفر کے شجر مین نہ میوہ نہ سایہ ہی ۔ غیر از ضرر نہ نفع ہی اسمین نہ مایہ ہی یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا ثابت رکھتا ہی اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے ساتھ بات محکم کے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھ بلا آوے وہ اُس سے نہین پھرتے جیسے زکریا اور یحیی اور حزقیل اور شمعون اور مانند انکے پیغمبرون مین سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہی موسنون کو بیچ دنیا کے یعنے دم مرگ تا کہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمہ کے ہوتا ہی وفی الاخرۃ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر مین کہ پہلی منزل ہی آخرت کی منزلون مین تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ ثواب دیتا ہی یا دنیا سے مراد قبر ہی اور آخرت سے موقف سوال ویضل اللہ الظالمین اور گمراہ کرتا ہی اللہ ظالمون کو کہ کلمہ توحید کے طرف نہ دنیا مین راہ پاتے ہین اور نہ وقت سوال قبر کے ویفعل اللہ ما یشاء اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنے جسکو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی کلمہ توحید پر جسکو چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا کیا نہین دیکھا تونے طرف اُن لوگون کے کہ بدل ڈالا انھون نے نعمت کو اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھ کفر کے پس وہ نعمت اللہ نے انسے لے لی سزا اس سے کہ والے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے حرم مین انکو بسایا اور کشایش رزق کی کیا اور نعمت وجود باوجود پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھون نے ناشکری کی سات برس قحط مین مبتلا رکھا اور بعضون کو انمین سے حرب بدر مین مقتول اور مغلوب کیا
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ مراد اس قوم سے دو قبیلے ہین بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ
جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاک کے مین کہ جہنم ہی جہنم عطف بیان دار البوار کا ہی يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ہی جگہہ قرار کی
دوزخ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور مقرر کئے واسطے اللہ کے شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہین یا بیچ نام کے کہ انکو آلہ کہتے ہین لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ تو کہ گمراہ
کرین لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فائدہ اٹھاؤ دنیا مین ساتھ آرزون اپنی کے یعنے چھوڑ دو کہ عمر اپنی بتونکی عبادت مین
گماوین یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے دو چار روز اسی طرح گذارو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ پس تحقیق بازگشت تمھاری طرف آگ دوزخ کے ہی قُلْ
لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امر کرو واسطے بندون میرے کے جو ایمان
لائے ہین کہ قایم رکھین نماز کو اور خرچ کرین اس چیز سے کہ دی ہی مینے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دین کہ نفل اخفا بہتر ہی اور زکوۃ ظاہر دین کہ فرض
مین اظہار اولی ہی اور یہہ چیزین کرین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہ بیچنا ہی بیچ اسکے اور نہ دوستی
یعنے دن قیامت کا کہ اسمین نہ خرید و فروخت ہی کہ تدارک اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کسیکا کوئی ہی کہ اس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہو جاوینگے
الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ
اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا بسبب اس پانی کے میوون سے رزق واسطے تمھارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ
فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے تمھارے کشتی کو تو کہ چلتی ہی بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے
نہرون کو یعنے تیار کیا واسطے نفع اور مصرف تمھارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی تمھارے کے سورج کو اور چاند کو درانحال
کہ ہمیشہ پھرنیوالے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے رات اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہین ایک سونے اور راحت کیواسطے دوسرے کسب معیشت کے
لیے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اور دی تمکو بعضے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہین سوال کرتے ہو تم اسکو یعنے جسکی تمھین احتیاج ہی وہ خواستہ
اور ناخواستہ تمھین دی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ اپنے فضل اور کرم سے تمھین دین مین نہ گن سکوگے انکو سلمی نے کہا ہی
کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہین صلعم اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ناشکر ہی ظلم کرتا ہی کہ شکر نعمت سے غافل ہی اور کفران
کرتا ہی کہ حقیقت منعم سے جاہل ہی یا ظلوم ہی کہ محنت مین جزع اور شکایت کرتا ہی اور کفار ہی کہ نعمت مین بخل کرتا ہی اور کسی کو نہین دیتا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم عم نے بیچ مناجات اپنی کے ای پروردگار میرے کر اس شہر مکے کو امن والا اور ایکطرف
کر مجھکو اور بیٹون میرے کو اس سے کہ عبادت کرین ہم بتونکی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ای پروردگار میرے تحقیق بتون نے گمراہ کئے بہت لوگون مین سے یعنے یہہ سبب
گمراہی کا بہتون کے ہوئے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس جو کوئی پیروی کرے میری دین میرے مین پس تحقیق وہ مجھ سے ہی یعنے میری ملت مین ہی وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ اور جسنے نافرمانی کی میرے سوا شرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی یا قادر ہی کہ بخشے انکو اور رحمت کرے انپر ساتھ توفیق توبہ کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار ہمارے تحقیق مینے بسائی ہی یعنے اولاد اپنی مراد اس سے اسمعیل علیہ السلام ہین کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے زمین شام مین بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک آتا ہی
ہاجرہ اور بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہہ بسا کہ پانی اور آبادانی نہ ہو حضرت ابراہیم عم نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو سارہ کہتی ہی وہی کر پس ابراہیم عم براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور
اسمعیل کو اپنے ساتھ سوار کر کر تھوڑی دیر مین شام سے زمین حرم مین آکر وادی مکے مین چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین نے انکو بسایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ
زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ بیچ میدان بن کھیتی کے یعنے پانی نہین جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے یا حرمت کے کہ زمانہ آدم عم مین تھا اور نہین تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دعا کی وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہان تھا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ای پروردگار ہمارے بسایا ہی
مین نے انکو تو کہ قایم رکھین نماز کو اور تیری عبادت کرین پس کر دلون کو بعضے لوگون کے کہ جذب محبت سے جھکتے ہون طرف اونکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی قبول
ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک مین چشمہ زمزم کا قدم جبرئیل یا اسماعیل سے ظاہر ہوا لوگون نے ارادہ اقامت کا وہان کیا اور دن بدن شوق آدمیونکا اسطرف
زیادہ ہی سمجھ لیجئے کہ اگر من تبعیضیہ من الناس مین نہ ہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی اور نصرانی حرم مین اژدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ
جمال اسکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ اور رزق دے اس بلدے والون کو میوون سے تو کہ وہ شکر
کرین تیری نعمتونکا یہہ دعا بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ بن کھیتی کا ہی طرح طرح کے میوون سے بھرا ہی تفسیر انوار مین ہی کہ سب فصلون کے میوے وہان ہر فصل مین موجود
ہین اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہی پھر دعا کی کہ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہی جو چھپاتے ہین ہم
اور جو ظاہر کرتے ہین مصرع بینائے نہان و آشکارا تو ہی وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اور نہین چھپا اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے
اور نہ بیچ آسمان کے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہو جسنے محض فضل اپنے سے بخشا مجھکو اوپر بڑھاپے
کے اسمعیل چون سٹھ برس کی عمر مین یا ننانوین سن مین اور اسحق نو برس کی عمر مین یا ایک سو بارہ برس کی سن مین إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق پروردگار میرا
البتہ سننے والا ہی دعا اور قبول کرنیوالا ہی کہ دعا واسطے فرزندون کے کی تھی سو مقبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ای پروردگار میرے
کر مجھکو قایم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قایم رکھ اسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم ع م مین سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے
ہوئے ہین اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ای پروردگار میرے کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور مان باپ میری کو جو ایمان لاوین اور سب ایمان والون کو جسدن قائم ہووے حساب خالق کا سمجھ لیجئے کہ دعا ایمان والدین
قبل نہی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہین اور ابن عباس رضی نے کہا کہ مراد مومنون سے امت محمد علیہ الصلوۃ والسلام والتحیہ ہی وَلَا
تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ اور ہرگز مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ غافل ہی اس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم یہہ خطاب ظاہر مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مراد غیر آپکے ہی إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ سوا اسکے نہین کہ ڈھیل دیتا ہی عذاب انکے کو واسطے اسدن کے کہ خیرہ
ہو جاوینگے بیچ اسکے نظرین ہول اور دہشت دیکھ کر یا چڑ جاوینگی نظرین مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ دران حال کہ صاحب نظرون کے دوڑتے ہونگے طرف
اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر مین بلاوین کے اونچا کئے ہوئے سرون اپنے کو لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ نہ پھر آوینگی طرف انکے نظرین انکی کہ اپنے آپکو دیکھین
وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ اور دل انکے گرے ہوئے ہونگے یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ دہشت اور حیرت کے وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ
اور ڈرا لوگون کو یعنے مکے والون کو اسدن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہی یا قیامت کا فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرک اور تکذیب کے ای پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنے ہمین دنیا مین بھیج اور
عذاب ہمارے کو مہلت دے ایکوقت نزدیک تک تاکہ قبول کر لین ہم پکارنے تیرے کو یعنے اس شخص کے کو کہ توحید کیطرف بلاوے اور پیروی کر لین ہم رسولون کی
أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ جواب مین انکے فرشتے کہینگے کیا نہ تھے تم کہ قسم کھاتے تھے پہلے اس سے دنیا مین کہ نہین واسطے تمہارے زوال مراد
یہہ ہی کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی مین رہینگے آخرت کو نہین جاوینگے وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھرون ان لوگون کے کہ ظلم کیا تھا
انھون نے جانون اپنی پر سات کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر ہوا تھا واسطے تمہارے کیونکر کیا ہمنے ساتھ انکے
یعنے آثار نزول عذاب کے انکے مکانون مین دیکھ لئے تھے تمنے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور بیان کین ہمنے واسطے تمہارے مثالین احوال انکے سے وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وعند اللہ مکرھم اور تحقیق مکر کیا تھا ان لوگوں نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہے جزا مکر انکے کی وان کان مکرھم لترول منہ الجبال اور تھا مکر انکا کہ ٹل جاوین اس سے پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت پہاڑ کی دی یعنے کافرون نے حیلے اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام مین مثل کوہ کے ہے زایل کرین سو کیا مجال ہی کہ یہہ امر محال ہے بعید کوہ کو جا سے لے اٹھانا کا کی کب مجال ہے ۔ وین خدا کو مردودون کم کرے یہہ محال ہے ۔ یا یہہ معنی ہین کہ تحقیق تھا مگر انکا سختی اور ہول مین ساختہ و پرداختہ تاکہ جگہہ سے ٹل جاوے اس مکر سے پہاڑ معالم مین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہہ آیت نمرود کی شان مین ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم بڑا خدا رکھتا ہے کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جاکر دیکھون اسکو امیرون نے کہا کہ آسمان بہت بلند ہے اسپر چڑھنا محال ہے نمرود نے نہ سنا اور ایک بات بنوائی اونچی تین برس مین تیار ہوئی اسپر چڑھکر جو دیکھا تو آسمان ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ بات گرپڑی قصہ اسکا سورہ نحل مین آویگا پھر جب وہ گری اور لوگ بہت ہلاک ہوئے نمرود مردود نے غصے ہوکر کہا کہ آسمان پر جاکر خدا ابراہیم سے کہ سنا میر اگرایا ہے جنگ کرونگا پھر چار کرگسون کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق بنوایا اسکو دو کھڑکیان رکھین ایک تلے ایک اوپر اور چارون کونون پر چار نیزے لگائے محکم پھر سر پر ایک مردار لٹکا دیا اور چارون طرف صندوق کے چارون کرگسون کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق مین بیٹھا کرگسون نے جو مردار اوپر دیکھا اڑے صندوق کو لیئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا دیکھ اسنے دیکھکر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آتا ہے پھر بند کرکے ایکدن اور ایک رات اور اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمان کا تھا نیچے کھڑکی کھول کر دیکھا تو دھوان اور اندھیرا تھا اور کچھہ نہ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزون کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسون نے تلے اترنے کا ارادہ کیا اترتے اترتے زمین پر آگئے اور وقت اترنے کے کرگسون کے پرون کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ مقامون اپنے سے زایل ہوجاوین

فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدے اپنے کا پیغمبرون اپنے سے یعنے وعدہ فتح کا جو فرمایا ہے کہ انا لننصر رسلنا اور ولا غلبن انا و رسلی اسمین خلاف نکیا ہی نہ کریگا اور تجھے اعدا پر فتحیاب کریگا ان اللہ عزیز ذو انتقام تحقیق اللہ غالب ہے بدلا لینیوالا اولیا کا اعدا سے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات اسدن کہ بدلے جاویگی زمین دوسری زمین سے اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمانو سے تیسیر کہتے ہین بدلنا زمین کا برابر کردینا پہاڑ اور درخت اور دریا کا ہے اور بدلنا آسمانون کا سیاہ کردینا سورج اور تارون کا ہے اور معالم مین ایک قول ہے کہ آسمانو کو بہشت کردینگے اور زمینون کو دوزخ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس رضہ کا قول بھی سو یہہ اسی کا ہے کہ یہان قیامت کے زمین نقرہ پاک کی ہوگی کہ اسپر کچھہ گناہ نکیا وبرزوا للہ الواحد القہار اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبرون اپنی سے واسطے محاسبے اللہ اکیلے غالب کے وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد اور دیکھیگا تو گنہگارون کو مشرکون کو اسدن جکڑے ہوئے باہم بیڑیون کے بواسطہ شرکت کے عقائد اور اعمال مین باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھہ اس شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنے والا اسکا تھا جیسے طوقون کے سرابیلهم من قطران کرتے انکے گندھک کے ہونگے کہ آتش تیز اور بو سخت اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہی گندھک چونے خمین اور یہان کہین مین فرق لیا ہی جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا مین وتغشى وجوههم النار اور ڈھانک لیگی مونہون انکے کو آگ لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت یہہ متعلق برزوا کا ہی یعنے قبرون سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھہ کمایا ہی ان اللہ سریع الحساب تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب بندون کا ھذا بلاغ للناس ولینذروا بہ ولیعلموا انما ھو الہ واحد ولیذکر اولوا الالباب یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورہ مین پہنچا دینا ہی واسطے لوگون کے یا کفایت ہی واسطے انکے تو کہ پہنچا دے جاوین ساتھہ اسکے اور تو کہ ڈرائے جاوین ساتھہ اسکے اور تو کہ جانین تامل کرکے پیچ دلایل قدرت کے کہ اسمین مذکور ہین یہہ بات کہ سوا اسکے نہین کہ وہ ہی معبود اکیلا اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحب عقل کے اور باز رہین منہیات سے اور زیر ہوین اوامر الٰہی سے تمت سورہ ابراہیم سراسر ہی قرآن وعظ اور پند ۔ اے گوش دل سے سن ایہ ہوشمند ۔

اوامر جو اسمین ہین سو تو لا بجا ؛ نواہی سے جان اپنی رافت بچا ؛ لگا دل پہ اپنے نہ عصیان کا داغ ؛ اشارہ اسی پر ہی ہذا بلاغ ؛ سورہ حجر مکی ننانوے آیتین ہین چھے سو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین فواصل اسکی لن ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ابراہیم کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا ابتدا اس سورہ حجر کی ساتھ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی

## سورة الحجر مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم تسع وتسعون آية

الر تف حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہی ینابیع مین ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھے فرمایا کہ اگر مین انمین کلام کرونگا متکلف ہوونگا اور اللہ تعالی نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہی کہ کہہ ما انا من المتکلفین اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہی چنانچہ یہان الر مین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبرئیل کے اور رے طرف اسم رسول کے ہی یعنے کلام اللہ کا بواسطہ جبرئیل بجانب رسول نازل ہوا تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ یہہ آیت کہ اترتی ہین آیتین ہین سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے کی حق اور باطل کو بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن ایک ہی لیکن دو نام لائے تاکہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو انکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت گنہگار موحدون کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے نہ ہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہی کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی کہ منبر پر کھڑے ہو کر کہے تو کہ قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا کہ ختم تیرا دین اسلام پر ہوگا اور اس شخص ثالث کو کہا کہ تا نرسہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقہ بھی بدین اسلام موا اور وہ شخص ثالث زن نصاری پر مبتلا ہو کر غرقہ لجہ دنیا ہوا وقت نزع کے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہی کہا کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ۝ معاذ اللہ امتحان اولیا کا ایسا ہوتا ہی ربما بتخفیف یا قراءت نافع اور عاصم کی ہی اور باقی بتشدید پڑھتے ہین ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ چھوڑ دے انکو یہہ امر اہانت اور حقارت کا ہی یعنے کافرون سے ہاتھ اٹھا تو کہ دنیا مین کھاوین اور فائدہ اٹھاوین اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا بھروسا کر کر معاد اور مآل سے بیفکر رہین پس البتہ جانینگے آخر کار کردار اور گفتار اپنے کو وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ اور نہین ہلاک کئے ہمنے کوئی بستی والے مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہی معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ نہین آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہی اس سے بیت اجل سے نہین پیش و پس یک نفس ؛ نہو یک نفس بھی اجل پیش و پس وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ اور کہا کافرون نے عرب کے ای وہ شخص کہ اتارا گیا ہی اوپر اوسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہی کہ ہمکو نقد سے طرف نسیہ کے بلاتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کافرونکی کرین اور دیوانہ ٹھہراوین یہہ کہان ہو سکتا ہی لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور دوسری کہا کیون نہین لے آتا ہمارے پاس فرشتون کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہی تو سچون سے دعوئے پیغمبری مین پس حق تعالی جواب مین انکے فرماتا ہی کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ نہین اتارتے ہم فرشتون کو مگر ساتھ وحی کے یا عذاب کے کہ فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہی جیسے قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صیحہ کے دیکھا تھا یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہی ننزل بصیغہ متکلم اور نصب ملائکہ قراۃ حفص کی ہی اور حمزہ اور کسائی

کی اور ساتھ نے کے بصیغہ مجہول قرات ابوبکر کی ہے برفع ملائکہ وَمَا كَانُوٓا إِذًا مُّنظَرِينَ اور نہیں اُس دن کہ فرشتے کو صورت اصلی پر بھیجونگا مین ڈھیل دئے گئے یعنے اسیوقت معذب ہونگے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ تحقیق ہمنے اُتارا ہے قرآن کو کہ یاد کرہ مومنان ہے اور ذکر بمعنے شرف بھی آتا ہے یعنے کتاب کہ موجب شرف خوانندگان ہے اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہین تحریف سے یعنے شیطان کا کلام باطل اسمین زیادہ کرسکیگا نہ حق مین سے کم کرسکیگا یا نگہبان ہین ہم بازر کھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہین ہم اسکو دلمین جسکے کہ چاہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہے یعنے نگہبان اسکے ہین ہم ضرر پہنچانے سے دشمنون کے نظم عداوت سے دوجگ کے کچھ ڈر نہین ہے اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو نہ شادی سے عالم مین پھر مین سماؤن جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھسے بھیجے ہم استون پہلی استون کے وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور نہیں آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے جیسا کہ یہہ معاند تجھسے کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے فقط آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ جیسا کہ ہم انکار کرنا انبیا سے پہلی استون کے دلون مین ڈالا تھا اسیطرح دوڑاتے ہین ہم اس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون زمانے تیرے کے لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہے عادت اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے جو کوئی اُنمین سے ہلاک ہوا ہے بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹلانے پیغمبر کے ہوا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ وعید اہل مکے کے حق مین ہے کہ تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات دیکھ کر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتون کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہیئے لگے حق تعالی نے فرمایا وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ اگر کھولین دیوین ہم اوپر اونکے دروازے آسمان کے پس رہو ہوجاوین فرشتے انکی نظر دلمین بیچ اس دروازے کے چڑھتے اور اترتے لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا البتہ عناد اور شک کے سبب کہنے کے سوا اسکے نہیں کی مست ہوگئین مین آنکھین ہماری یا باندھ دی ہے نگاہ ہماری کہ کچھ کا کچھ سوجھتا ہے یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دین اور کافر اسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہینگے چشم بندی ہماری کردی ہے یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے تخفیف کاف پڑھا ہے اور باقی سب قرا تشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جادو کیا ہے جسے اور معجزے دیکھ کر کہتے تھے ہذا سحر مستمر وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایک دوسرے کے مخالف اور زینت دی ہمنے اُنکو یعنے اُن برجون کو یا آسمان کو ساتھ ستارون کے واسطے دیکھنے والونکے سمجھ لیجئے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ پھاکین ہین انہین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طے کرتا ہے موسم گرمی سردی سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہہ آتا ہے مینہہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہے پس حق تعالی فرماتا ہے کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی اُنکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت کاملہ پر اس پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ اور نگاہ رکھا ہے ہمنے آسمانکو ہر ایک شیطان راندے گئے سے کہ اسپر چڑھے اور احوال اخبار روان کی معلوم کرے إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ مگر جن نے کہ چرا لیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہے اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسی کے وقت تک شیطان آسمانون پر جاتے تھے اور فرشتون سے جو اخبار لوح محفوظ پر تھی سب سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے تب عیسی علی نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے مین آسمانون پر جانا شیطانونکا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جانا انکا اور واسطے رجم انکے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہوگیا بیت نہ کیون ممنوع ہو جانا فلک پر اب شیاطین کا ۔ کہ تیرے دور مین کیا اوج ہو ملعون بے دین کا وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ اور زمین بچھائی ہمنے پانی پر غالب کیے

نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی ترازوئے حکمت مین یعنے اندازہ کی ہوئی ساتھ اندازہ معین کے
جسطرح کہ ہمارے ارادے مین آیا یا وہ چیز کہ تولین اور ناپین یا موزون کی معنی مستحسن کی یعنے کین ہمنے زمین مین چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وَجَعَلْنَا
لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ اور کئے ہمنے واسطے تمہارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمہارے اسکو کہ
نہین تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام یا سواریان اور انعام وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر
ہین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے نیچے حکم ہمارے کے ہی اور ہم قادر ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھ
اندازہ معلوم کے کہ نہ کم اس سے چاہیئے نہ زیادہ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُوهُ اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے
پانی ڈالنے والی ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا تمکو اوسپر وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ اور
نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوئے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ نہین ہو تم اللہ کے
خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمہارے ہاتھ مین نہین اور جو تمہارے ہاتھ مین خزانے ہین وہ بھی اسیکے ہین وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ اور تحقیق ہم جلاتے
ہین اور مارتے ہین لطائف قشیری مین ہی کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو بانوار مشاہدہ اور مارتے ہین نفسون کو تیار مجاہدہ یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین
اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقائق مین ہی کہ احیاے قلوب اولیا ہم ساتھ انوار لمعات جمال کے اور امانت نفوس انکے کے کرتے ہین ہم ساتھ سطوات
نظرات جلال کے یا موت اور حیات ہین ساتھ روح نکالنے اور ڈالنے کے وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ میراث
اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون کو تم مین سے اور تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو باہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو
جو موئے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا اسدم اور جئین کے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہونگے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو
یا جانتے ہین انکو جو مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو مؤخر ہین انمین اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت حسینہ حضرت کے پیچھے صف عورات مین
نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے جھانکین حق تعالی نے فرمایا کہ مقدم اور مؤخر
صف والونکو جانتے ہین ہم اور ہمپر کچھ چھپا نہین وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی اکٹھا کریگا انکو کہ مقدم اور مؤخر ہین اور جزا
ہر ایک کی دیگا إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ
اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم ہم کو خشک مٹی سے کہ ہاتھ مارے سے بجے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے تبیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو خاک سے
پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہہ برسایا وہ گل گئی مدت تک اسے چھوڑ دیا تاکہ حما ہوئی یعنے کیچڑ ہو گئی پھر پتلا بنایا اور مسنون بمعنے مصور ہی پھر چھوڑ دیا تو کہ
خشک ہوئے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ہاتھ مارے سے بجنے لگے وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ اور جن کو کہ باپ پریونکا ہی پیدا کیا
ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ لوہی ابن مسعود سے مروی ہی کہ سموم دنیا ایک جزو ہی ستر اجزا سے اس سموم کے کہ جس سے پیدا ہوا وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ اور یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے
مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو بجنے والے مٹی سے جو بنی ہو کیچڑ سڑے ہوئے سے فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ پس جب درست
کرون مین صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دون مین بیچ اسکے روح آفریدہ اپنی سے کہ وہ ساتھ اسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑیو واسطے اسکے سجدہ کرتے
ہوئے فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا إِبْلِيسَ پس سجدہ کیا فرشتون نے سب سارون نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نمانا یہہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنیوالون کے آدم کو قَالَ یَا اِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السَّاجِدِیْنَ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابلیس کیا ہی واسطے تیرے اور کیا غرض
تھی تیری یہہ کہ نہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالون کے قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے کہ نہین مین لائق اسبات کے
کہ سجدہ کرون مین واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی بجنے والی سے جو تھی سڑے ہوئے کیچڑ سے یعنے اوسکو تو نے برے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہی
سڑی بدبو اور مجھے اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہی پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے بیت صورت آدم پہ کی اُسنے نظر
معنی آدم سے تھا وہ بیخبر دیکھ کر ویرانہ ظاہر پھر کیا یہہ نہ سمجھا گنج مخفی ہی بھرا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو پس نکل
آسمان سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہی پس تحقیق تو راندہ ہوا ہی بھلائی اور برائی سے وَّاِنَّ
عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی دن قیامت تک لباب مین ہی کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب
تجھے ہوگا کہ لعنت بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجھ کو اُسدن تک کہ اٹھائے
جاوینگے لوگ غرض اسکی یہہ تھی نہ مرون کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہین حقتعالی نے قبول کر کر قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ
اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیون سے ہی تو دن وقت معلوم کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھ نفخہ اولی کے
کیونکہ مذہب جمہور یہی ہی کہ نفخہ اولی نفخہ موت ہی اور نفخہ ثانیہ نفخہ احیا اور درمیان ان دونون نفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین پس ابلیس چالیس برس
مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو یا قسم ہی
اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ زینت دونگا مین واسطے آدمیون کے گناہونکو بیچ زمین دنیا کے کہ گھر غرور کا ہی مدارک مین ہی کہ ابلیس نے دو بار قسم کھائی ہی
گمراہ کرنے پر آدمیون کے ایکبار سات صفت ذات کے کہ فبعزتک لاغوینہم اور ایکبار ساتھ صفت فعل کے کہ بما اغویتنی اور فقہا نے فرق کیا ہی درمیان ان دونون کے
اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے یمین ہی اور ساتھ صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہی یمین نہین اور
اصح یہہ ہی قسم عرف پر ہی اسکو محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہی اور نہین تو نہین اور بعضے کہتے کہ بما اغویتنی مین بے سببیہ ہی چنانچہ پہلے ترجمہ لکھا گیا
وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ اور گمراہ کرونگا مین انکو سب کو مگر بندے تیرے انمین سے جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی اور خفی سے
مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ فرمایا اللہ تعالی نے یہہ اخلاص ایمان مین راہ ہی کہ حق ہی اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھتے
اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے اخلاص راہ ہی طرف میرے سیدھی اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِیْنَ
تحقیق بندے میرے اخلاص والے نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری مگر انہون سے ہی اور اسپر تجھے غلبہ ہی وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ
اَجْمَعِیْنَ اور تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکے کی ہی سب کے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ واسطے دوزخ کے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ واسطے
ہر ایک دروازے کے گمراہون مین سے ایک حصہ ہی قسمت کیا ہوا سمجھ لیجئے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر معین ہی جہنم جائے
گنہگاران اہل توحید ہی لظی مقام ترسایونکا ہی حطمہ مکان یہودونکا سعیر جگہہ صابیون کی کہ بیدین ہین سقر مقر گبرونکا جحیم محل مشرکونکا ہاویہ کہ سب سے تلے کا درکہ
ہی موضع منافقونکا ہی امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ مراد ابواب سے طبقات ہین اور جو مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی
طبقہ نہین ہی پہلا طبقہ دہریونکا ہی دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ مطلقا منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا
ساتوان منافقونکا بحر الحقایق مین ہی کہ دوزخ کے موافق خصایل رذایل کے سات در ہین حرص شر حقد حسد غضب شہوت کبر بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ
کے سات دروازے اسواسطے ہین کہ ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے سے

دوزخ مین داخل کرین نظم ساتون اعضاؤن کو اپنے رافتا ؛ جب تلک ہو جرم و عصیان سے بچا ؛ ہفت در دوزخ کے تا ہو جائین بند ؛ واسطے تیرے
یہہ سن لے وعظ و پند ؛ تجھ مین ہی دوزخ کے یہہ ساتون ہین در ؛ ہو کے نافرمان نکہون اللہ سے ڈر ؛ بند رکھہ انکو کہ تا ہون بند وو ؛ کھل ہی وو جاوینگے کھولا انکو
جو ؛ معصیت سے فتح اور طاعت سے بند ؛ ہوتے ہین یہہ یاد رکھہ اے ہوشمند اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ تحقیق بچنے والے پیروی ابلیس کے سے
بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنے ایسے جنتون مین ہین کہ وہان نہرین شراب کی اور دودھ کی اور شہد کی اور آب شیرین کے جاری ہین اُدْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے یا ساتھہ سلام کے دران حال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا
مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور نکال ڈالا ہمنے جو کچھہ بیچ سینون انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے
منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے کہ درجے ایک دوسرے کے دیکھہ کر رشک کھائین درانحال کہ بھائی ہو جائینگے آپسمین
مہربانی اور دوستی مین اوپر تختون طلائی مرصع بجواہر کے امتی سامنے بیٹھے ہوئے لکھا ہی کہ بہشتی پشت ایک دوسرے کے نہین دیکھینگے کیونکہ جہان یہہ جاوینگے
اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے پس بہر حال منہہ ہی ایک دوسریکا دیکھینگے لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا
بِمُخْرَجِيْنَ نہ لگے گی انکو بہشت مین سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر تنعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے ہونگے یعنے ہمیشہ بہشت مین رہینگے
لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھہ کر کہا کہ کیا ہی کہ تمکو خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اسبات سے
عتاب آپکا سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجرہ شریفہ تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
کیون میرے بندونکو ناامید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے بندون میرے کو یہہ کہ مین ہون بخشنے والا اس کسیکا کہ بخشش چاہے مہربان
اوپر اوسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور یہہ کہ عذاب میرا عاصی پر کہ توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہ ہی عذاب دردناک نظم
غفران و رحمت اپنی دونون بیان کر کر ؛ تعذیب کا ڈہر کا ارشاد کر دیا ہی ؛ رافت یہہ وعدہ لطف تاکید عفو کے ساتھہ ؛ سابق غضب سے لا کر
دل شاد کر دیا ہی ؛ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور خبر دے بندون میریکو مہمانون ابراہیم علیہ السلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا بارہ بشارت
دینے کو انہین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا جسوقت داخل ہوئے اوپر اسکے کہا سلام کرتے ہین ہم
اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق ہم تمسے ڈرتے ہین سمجھہ لیجیے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت
آئے تھے یا کھانا انکا نہین کھایا تھا پس فرشتون نے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھہ کو ساتھہ
لڑکے علم والے کے یعنے اسحق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کہا
ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھہ کو اوپر اوسکے کہ لگا ہی مجھہ کو بڑھاپا یعنے بڑھاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہو جاؤنگا پس ساتھہ کس چیز کے خوشخبری
دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسر نون ساتھہ تخفیف اسکے کے پڑھتا ہی اور باقی ساتھہ فتح اور تخفیف کے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقَانِطِيْنَ
کہا فرشتون نے خوشخبری دیتے ہین ہم تجھکو ساتھہ راستی اور درستی کے بیشک و شبہ پس مت ہو تو ناامیدون سے کہ جو قادر بن مان باپ کے پیدا کرنے پر ہی
اسکو بڑھاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہی قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین رحمت پروردگار اپنے سے
ناامید نہین اور کون ہی کہ ناامید ہو رحمت رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جسنے اوسکی وسعت رحمت کو پہچانا نہین ؛ اسنے راہ معرفت کو
رافت جانا نہین ؛ یقنط کو ابو عمرو اور کسائی بکسر نون پڑھتا ہی اور ایسے یقنطون کو اور سورہ روم مین اور لا یقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی
سب ساتھہ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کئی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کے واسطے نہین آئے کچھہ اور بھی فہم ہو گی ؛

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ کہا پس کیا ہے مہم تمہارے اہی بھیجے ہوئے اللہ کے قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ إِلَّا آلَ لُوطٍ کہا انھون نے تحقیق ہم بھیجے گیے ہین طرف قوم گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی ہے تا انکو ہلاک کرین مگر کنبا لوط کا إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ تحقیق ہم نجات دینے والے ہین انکو سب کو مگر جورو اسکے کو مقرر کر رکھا ہے ہمنے یہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہے شہر مین ایسے عذاب کے لمنجوہم کو حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لمنجیہ کو سورۂ عنکبوت مین اور باقی رفع نون اور تشدید جیم دونو جگہہ پڑھتے ہین لیکن انا سنجک کو ابن کثیر اور ابو بکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی بفتح نون اور تشدید جیم اور قدرنا کو ابو بکر بتخفیف دال یہان اور سورۂ نمل مین اور باقی بتشدید دونو جگہہ پڑھتے ہین سمجھ لیجے کہ نسبت تقدیر کی فرشتون نے اپنے طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے والا فعل الٰہی ہے فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ پس جب آئے لوگون لوط کے پاہیجے ہوئے فرشتے قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ کہا لوط نے تحقیق تم ہو قوم ناپہچان قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ کہا فرشتون نے ہم ناپہچان نہین بلکہ آئے ہین تیرے پاس ساتھ اس چیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنے کو انکے آئے ہین کہ تو نے وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ اور آئے ہین ہم تیرے پاس ساتھ حق کے یعنے عذاب انکا حق ہے اور تحقیق ہم سچے ہین اس خبر مین فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ پس چل اس شہر سے راتہین اہل اپنی کو بیچ ایک ٹکڑے رات کے گذرے اور پیروی کر تو پیچھے انکے لی اور دوڑا تا لیچل وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ اور نہ پھر کر دیکھے تم مین سے کوئی شخص تو کہ وہ شت عذاب کی نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کیے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان کے لوگ ہلاک نہ ہونگے وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی کہ تحقیق خبر اس گروہ کی کاٹی جاویگی صبح ہوتے ہوتے درانحال کہ صبح کرینگے سب مرے ہونگے کوئی باقی نہ رہیگا حدیث مین ہے کہ جورونے لوط علیہ السلام کے مہمانون کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو خبر کر دی وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ اور آئے شہر سدوم والے خوشیان کرتے ہوئے اور آپس مین ایکدوسرے کو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت لڑکون سے قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق یہہ ہین مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھ کو مہمانون کو چھیڑ کر وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی مین اور مت رسوا کرو مجھ کو مہمانون کے سامنے قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ کہا انھون نے کیا نہین منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگون کے یعنے غریبون کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غربا کے ساتھ تھی قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ کہا لوط علیہ السلام نے یہہ مین بیٹیان میری یعنے لڑکیان امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا بمنزلہ باپ کے ہے اگر ہو تم کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ قسم ہے زندگی تیرے کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی بیچ مستی کے اپنی کہ سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنے مین گمراہ تھے ابن عباس سے تبیان مین منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے سے کسکو پیدا نہین کیا اور کسکی حیات کی قسم نہین کھائی سو حیات آپ کی کے نظیر نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کوئی ؛ کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی ؛ قسم آپکے عمر کی کھائی ہے ؛ جو آیتہ لعمرک یہہ بھجوائی ہے ؛ تاویلات ماتریدی مین ہے کہ حق تعالیٰ اپنے مخلوق مین سے جسکی چاہے قسم کھائے اور مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہیئے لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گیے اور جبرئیل نے صبح دم آواز کی فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ پس پکڑا اس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھا لیا جبرئیل نے انکے شہرون کو اور نزدیک آسمان کے لیجا کر الٹ دیے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ پس کیا ہمنے اوپر اسکا نیچے اسکے یعنے زیر و زبر کر دیا ان شہرون کو اور برسایا ہمنے اوپر انکے جو اس قوم مین سے اور شہر نہین گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون

جو مسجل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی ہلاکت جس پتھر سے ہوئی انکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھ لیجئے کہ سجیل مٹی کے ملے ہوئے پتھر کو کہتے ہین یا اسم آسمان
دنیا کا ہی یا نام دوزخ کا ہی اصل مین سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل ڈالا اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے
قوم لوط کے البتہ نشانیان ہین واسطے چہرا پہچاننے والون کے کہ فراست سے صورت دیکھ کہ حقیقت دریافت کر لیتے ہین وہ کون ہین مسلمان ہین
کہ حدیث مین ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ لکھا ہی کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت مین کلام کرتے تھے
ایک جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک گوشے مین آکر بیٹھ گیا بعد ساعت کے اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اتقوا فراسۃ المؤمن ماہ سر اس حدیث کا کیا ہی خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہی کہ تو زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ باللہ کہ مین زنار رکھون
خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہو گیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے کہا ای یارو آؤ تو کہ موافقت اس نو
عہد کے لین کہ زنار ظاہری توڑا ہی زنار باطنی اپنی قطع کرین خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے گرے اور تجدید بیعت کی نظم ظاہری زنار تا رسوت
توڑ ۔ اور باطن مین تو کل ناسوت چھوڑ ۔ یعنے زنار خودی سے باہر آ ۔ کفر راہ حق ہی اطلاق انا عام کی تو ہی منہیات سے ۔ خاص کی تو ہی اپنی ذات سے
رافت اسلام حقیقی ہی یہی کرنا اثبات خدا نفی خودی وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ اور تحقیق وہ شہر سو نقکہ جسمین قوم لوط ع م کی تھی البتہ بیچ راہ چلنے کے ہی
کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان
ہین قدرت حق کیواسطے ایمان والون کے وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب ع م کے البتہ ظالم ایکہ
گھٹے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت اور سبزا بہت تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعیب ع م اہل
مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین والون نے انکو نمانا صیحہ سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ
پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ اور تحقیق وہ دونون ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ
اوپر رستے ظاہر کے ہین کہ لوگ ادھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق جھٹایا رہنے والون حجر کے نے
قوم ثمود کی تھی پیغمبرون کو یعنے صالح ع م کو اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہی وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین
اپنی سمجھ لیجئے کہ صالح علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنے معجزات کہا ہی اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا عجب معجزہ
ہی انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شر اس عظمت کا نہ تھا اور جننے اسکے کی کہ نکلتے ہی پتھر سے واقع ہوا اور دودھ دینے اسکے کے
کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینے اسکے کے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب یکبار چڑھا جاتے تھے غرض یہہ سب نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے
فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ پس تھے ان نشانیون سے منہہ پھیرنے والے وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے
گھر درانحال کہ امن چاہنے والے تھے انمین عذاب سے یا ایمن تھے ڈہنے انکے سے اور کومل لگانے سے انمین چورون کے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُصْبِحِينَ پس پکڑا انکو عذاب آواز تند کی نے درانحال کہ صبح کرنیوالے تھے یعنے صبح ہوتے اتوار کے دن آواز تند جبرئیل سے ہلاک ہو گئے چنانچہ سورہ
ہود مین قصہ گذرا فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ پس نہ دفع کیا انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زر سے اور تھے بنانے مکان اور گھر سے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان انکے ہی ملائک
اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھ حکمت کے یا بسبب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ اور تحقیق
قیامت البتہ آنیوالی ہی اور اللہ بدلا تیرا جھٹھانیوالون سے لیگا پس درگذر کر درگذرنا نیک ہی **بیت** عفو کر حق نفس کو اپنے ۔ کہ ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عفو اور صفح نیک جمیل بعضے کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی پیدا کرنیوالا نفس اور آفاق کا جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کاروان ہنی قریظہ اور بنی نضیر دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور لباس نفیس سے اور تیسیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا بھرے ہوئے بہر تقدیر بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھ مین ہوتا براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہوگے تنگی گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اتری کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اور تحقیق دی ہمنے تجھ کو سات آیتین مثانی یعنے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت آیت بہتر ہین ان سات کاروان سے سمجھ لیجئے کہ مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون سورتین اول قرآن کی ہین جنہین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حامیمین ہین کہ عرایس قرآن ہین اور قرآن کو مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے لکھنا ہی یعنے الحمد کہ سات آیتین ہین اور نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دوبار نازل ہوئی یا متضمن ثناء الٰہی ہی وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور یاد دیا ہمنے تجھ کو قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے قدر اسکی بڑی اور ثواب قرات اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت لمبی کر دونون آنکھین اپنی طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے کتنی قسمون کو کافرون ہی سے سمجھ لیجئے کہ تمھی رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ کو کہ یہود اور نصاری اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا دولت دی ہی اسپر مایل نہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی نسبت ان فضایل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین بیت کیا قدر کسیکی ہو تیرے ذات کے آگے ؎ ذرہ ہی یہان تیرے کمالات کے آگے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر اصحابون اپنے کے مغلسی اور درویشی کا کہ کارساز حقیقی مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور نیچا کر بازو اپنا واسطے ایمان والون کے یعنے تواضع اور نرمی کر انسے کشف الاسرار مین ہی کہ پست کرنا نماز کا حکایت خوش خلقی سے ہی بیت ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم ؎ چیست ہی بالا پہ انکے خلعت خلق عظیم وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بدلایل کہ اللہ تعالی فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے عذاب اتاریگے ہم تمپر كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ جسطرح عذاب اتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین بعضے المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ بقر میرے واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورہ نمل میری ہی کوی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین تھیں بازیکی تعین لکھا ہی کہ حصے کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکے پر بھیج دیے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھیر آوین اور کہہ دیوے کہ یہہ شاعر ہی ساحر ہی اور قرآن کو بصفات مذکورہ بیان کرین ؎ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پس قسم ہی پروردگار تیرے کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین برس تک لوگون کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ پس آشکارا کر اس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی تو اوامر اور نواہی سے اور منہ پھیر مشرکون سے لکھا ہی کہ پانچ شخص اشراف قریش سے حضرت پر بہت ہنستے تھے اور دل دکھانا دیتے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے ؎ جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وایل کے اور بینی حارث بن قیس کے اور روئے اسود بن یغوث کے اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہوگئے ولید تیر تراشی کی دوکان کیطرف نکلا

پیکان تیر دامن سے اوسکے اولجھ گیا اسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اسکے زخم آیا اور رگ شریانی کٹ گئی واصل بجہنم ہوا اور
عاص کے کف پا مین کانٹا لگا پاؤن سوج کر مر گیا اور حارث کے ناک سے پیپ لوہو جاری ہوا یہان تک کہ مرا اور اسود بن عبد یغوث منہہ اپنا خاک و خاشاک پر
مار مار ہلاک ہوا اور اسود بن مطلب اندھا ہو کر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اتری کہ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ تحقیق ہمنے کفایت کیا ہی تجھ کو شر ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین ساتھ اللہ کے معبود اور جھوٹا نہ
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے مال کار اور سزا کردار اپنے کو وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ اور تحقیق جانتے ہین ہم یہہ کہ
تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن کی اور استہزا کی ساتھ تیرے بیت سخن ناسزا کفار ان
حاظر پاک پر ہی تیرے گران فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ
اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ حقتعالی نے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہونمین اور غصے بیگانون کے سے خبر رکھتا ہون مین تو حضور
دل سے نماز مین آ کہ میدان مشاہدہ ہی اور ساتھ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہی بیت سر دار پہ رکھ دیجئے دیدار اگر ہو ؛ کیا خوف بلا سے
وہ یار اگر ہو ؛ ایک بزرگ نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اور اسنے آہ نکی پوچھا اس سے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائی
تو نے اوراف نہ کیا کہا ہان شیخا معذور رکھ مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانہ لگتے ہین اسکے نظارے مین درد زخم کا
مجھکو کچھ معلوم نہوا بیت شکل کل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جائے ؛ تیرے گردن مین ہو ہاتھ اور جو گردن کٹ جائے ؛ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ
الْيَقِينُ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے تجھ کو موت مرا یقین سے موقن بہ ہی کیونکہ موت پر مخلوق کی متیقن ہی یعنے جب تک زندہ ہی
عبادت اوسکی مت چھوڑ اور پرستش اسکے سے منہہ نموڑ نظم رافتا جب تلک ہی دم مین دم ؛ خط طاعت سے مت نکال قدم ؛ دم اسیکا ہر ایکدم
بھر تو ؛ یاد اسکی بھلا نہ دم بھر تو ؛ ثمر زندگی عبادت ہی ؛ بار نخل وجود طاعت ہی ؛ سورہ نحل مکی ہی مگر چار آیتین مدنی ہین ؛ ان عاقبتم اہ اور
والذین ہاجروا اہ اور والذین صبروا اہ اور وما صبرک اہ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ آیتین ہین ایکہزار تین سو اکتالیس ۱۳۴۱ کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف
ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حجر کے یہہ ہی کہ اسمین وعید کافرون کا مذکور تھا اسمین اغلب وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام مومنون کے مسطور ہی
اور اختتام سورہ حجر کا ساتھ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھ ذکر قیامت کے ہوا اور موت اور قیامت مین بے شک مناسبت ہی

| سورة النحل مكية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | مائة وثمان وعشرون اية |
|---|---|---|

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک پہنچا فرمان الہی بقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلدی کرو اسکو سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم قیامت کے قایم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے معاندون نے کہا جلد دکھا دو ہمین جو کہتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو
انھون نے کہا کہ تمہارا کہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کر کے جھٹھا دینگے جناب الہی نے ارشاد کیا کہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک
ہی اللہ اور برتر اس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین نظم نہ اسکا ہوا ہی نہوگا شریک ؛ کہ ذات اسکی ہی وحدہ لاشریک ؛ عذاب اوسکا آتا ہی جسکو کہین
وہ ٹالے سے دم بھر ٹلتا نہین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوحِ اتارتا ہی فرشتونکو ساتھ وحی کے یا قرآن کو یا روح کو یعنے سات اس حکم کہ زندہ کرتا ہی دلکو بیان
مین ہی کہ کوئی فرشتہ نہین اترتا مگر ساتھ اسکے روح ہوتی ہی نگہبان اسکی جیسے آدمیون کے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہی مِنْ اَمْرِهٖ حکم اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ اور جسکے چاہتا ہی بندون اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے ہین اوپر زمین کے ملائکہ سے انبیا کو کہتا ہی اَنْ
اَنْذِرُوٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُونِ یہہ کہ ڈرو ساتھ اسبات کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر [illegible]

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس ڈرو مجھ سے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو بیت بندگی میری کرو مین ہون خدا ۞ دوسرا مین اور نہین ہے دوسرا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو ساتھ حکم درست کے یا حکمت کے یا واسطے بیان حق کے تعالیٰ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ برتر ہے خدا
اس سے کہ شریک لاتے ہین خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ پیدا کیا انسان کو نطفے سے کہ جاوے جسن ہے اور شکل صورت دیکر
فہم عقل عنایت کیا پس ناگہان وہ جھگڑنیوالا ہے ظاہر یعنے جھگڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین استخوان کہنہ آدمی لاکر کہنے لگا کہ من یحی العظام وہی رمیم حق تعالیٰ نے یہہ ایت نازل کی کہ وہ پہلے جماد محض تھا
ہمنے اسکو حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادلہ کرتا ہے نہین سمجھتا کہ جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہے اعادہ کرنا اسکو کیا دشوار ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا
اور چارپایون کو پیدا کیا لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمہارے بیچ اسکے پوستین گرم کرنیوالے جیسے لباس شین دافع سردی
اور فائدہ ہین دودھ اور کرائے اور سواری اور تجارت کے اور اسمین سے کھاتے ہو دہی و دودھ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کھانا سوا چارپایون کے جیسے پرندونکا
اور شکار بحری اور بری کا گویا غیر معتدبہ ہے ۞ وَلَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ اور واسطے تمہارے بیچ ان چارپایون کے
زیب و زینت ہے گھر کی جسوقت کہ شام کو چر اکر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے کو نکالتے ہو سمجھ لیجیے کہ لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانے کے حال آنکہ لیجانا
پہلے ہی لانے سے اسواسطے کہ وقت لانیکے جمال زیادہ تر ہے کہ آب و گیاہ سے سیر ہوکر خوش آتے ہین اور جانیکے وقت بھوکے پیاسے جاتے ہین
اور غم جدائی کا بچون کے کھاتے ہین وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھا لیجاتے ہین بوجھ تمہارے اسباب کے
یا بدنون کے طرف کسی شہر کے کہ نتھے تم پہنچنے والے اسکے وہ اسباب لیکر پاپیادہ مگر ساتھ ادھی جانون کے یعنے ساتھ بڑے رنج اور سختی کے مر مر کے
وہان پہنچتے ہو یہہ کے والون کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام اور یمن کے نہ پہنچتے تم مگر ساتھ بڑی مشقت کے پس اللہ
تعالیٰ نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ تحقیق پروردگار تمہارا شفقت کرنیوالا ہے کہ نعمت دیی بے خدمت مہربان ہے کہ
کہ چارپائے پیدا کر کر بشکل کام تمپر آسان کر دیئے وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِیْنَةً اور پیدا کیے گھوڑے اور خچر اور گدھے تو کہ
جو منواؤن پر اور آرایش کرو اپنی ساتھ انکی آرائش کر نا کر وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہے جیسے انہین پیدا کیا اس چیز کو کہ نہین جانتے تم
حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضون نے کہا ہے کہ مراد بہشت کی نعمتین ہین یا ملائکہ حافات اور صفات ہین یا مخلوقات
ماورای کوہ قاف لباب مین ہے کہ سکوت اسکی تفسیر سے کہ اللہ فرماتا ہے مالا تعلمون اولی ہے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ اور اوپر اللہ کے
پہنچتی ہے سیدھی راہ یا اوپر اسکے ہے بیان راہ راست کا کہ موصل بحق ہے یا اسپر ہے اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق وجوب بلکہ براہ فضل
اور رحمت یا اوسکی کو ہے راہ حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے ان مین سے کج ہین کہ مقصود کو نہین پہنچتی یعنے مال کافر ونکی اہل ہوا اور
بدعتون کی سمجھ لیجیے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کی اور راہ بد کی نکرے واسطے شرائط ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہے اگرچہ
سب اسیکی پیدائش ہین وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ط اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کر کر بقصد سبیل کہ دین اسلام
ہے پہنچایا هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وہ ہے جسنے اتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے یا بادل پر یا بادل
زمین پر واسطے تمہارے اسمین سے پینا ہے وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ اور اسمین سے درخت ہین یعنے گھاس کہ بیچ اسکے چراتے ہو چارپایون
اپنے کو یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اگاتا ہے واسطے تمہارے ساتھ آب باران کے
کھیتی اور زیتون اور کھجورین اور انگور اور بعضے سب میوون سے کہ دنیا مین ممکن نہین کیونکہ سب میوے نہین مگر بہشت مین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

يَتَفَكَّرُونَ تحقیق ہی بیچ اس گانے گہاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت حق کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین اور
سوچتے ہین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی مین بھیگنے سے گل کر نیچے اور اوپر پھٹ نکلتا ہی تلے جڑین اوپر شاخین پھیلتی ہین پھر پھول
اور پھل لاتا ہی ہر پھول کا رنگ اور بو علاحدہ اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہین مگر فعل اسی فاعل مختار
حضرت آفریدگار کا ہی بیت دیکھ گوناگون متاع دہر گل اور بار تو ٭ رافتا کردید فعل فاعل مختار تو ٭ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ اور مسخر کیا واسطے نفع تمہارے رات کو بجہت آسایش اور دن کو برائے آرایش کہ اسمین آرام کرو اور اسمین
بہشت کا سرانجام کرو اور آفتاب کو واسطے میون اور کھیتون کے کہ اسکی تابش سے روز بروز پختہ ہون اور تم کھاؤ اور بیچو اور ماہتاب کو کہ مہینے اور
برس معلوم کرو اور کاروبار دنیا اور دین بجالاؤ اور ستارے بھی مسخر ہین واسطے پہچاننے راہون کے ساتھ حکم اللہ کے کہ پروردگار سب کا ہی سمجھ
لیجیے کہ یہہ ترجمہ موافق قرات حفص کے ہی کہ چار لفظون کو منصوب ساتھ مفعولیت کے پڑھا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی اور والنجوم کو مرفوع پڑھا ہی
مبتدا ٹھہرا کر اور مسخرات کو خبر اور بعضے قاریون نے قمر پر وقف نہین کیا اور سب پانچون الفاظ کو مفعول سخر کا ٹھہرا کر منصوب پڑھا ہی اور مسخرات کو
مصدر یا حال کہا ہی اور بعضون نے دو لفظون کو یعنے لیل و نہار کو منصوب ساتھ مفعولیت مسخر کے پڑھا ہی اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو
مبتدا اور مسخرات کو خبر کیا ہی اور تینون کو مرفوع پڑھا ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین وحدانیت حق کی
واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ اور دوسرے مسخر کیا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطے نفع تمہارے کے بیچ زمین کے مطاعم
اور مشارب اور ملابس اور مراکب اور مناکح سے درانحال کہ مختلف ہین رنگتین اور شکلین اور قسمین انکی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ تحقیق بیچ اسکے
البتہ نشانی ہی اوپر وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جسسے گہنا
بنتا ہی جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو اسکو سمجھ لیجیے کہ زیور واسطے نسا کے ہی اور جو زینت نسا کی واسطے رجال کے ہی اسواسطے زیور پہننے
کی نسبت طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو پانی پھاڑنے
والین بیچ دریا کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمہارے اسواسطے تو کہ کشتیون مین سوار ہو کر سود اسکے سے کہ سبب کشایش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر
کرو اللہ کا اوپر نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہی کہ مہالک کو سبب منافع کیا کشف الاسرار مین ہی کہ حقتعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے
دریا پیدا کئے جیسے قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر اونکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ نفس آدمی کے دریا بنائے
جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے انپر کشتیان تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے ساحل
فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین در آیا لجہ حرص سے ساحل زہد پر جا اترا
اور جو کوئی کشتی ذکر مین چڑھا عمان غفلت سے ساحل آگاہی جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا قلزم تفرقہ سے ساحل جمعیت پر اتر آیا ٭
نظم تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع ٭ محفل دلمین تو کر روشن یہہ شمع ٭ لا سے پہلے دو جہان کو نیست کر ٭ بزم الا اللہ مین تا ہو گذر ٭ کر کے
ترک اپنی خودی کو رافتا ٭ باخدا ہو باخدا ہو باخدا ٭ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ
بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھ تمہارے حدیث مین ہی کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ قرارگاہ کسیکی نہ
ہو سکیگی حق سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہی کہ صاعد یائیل فرشتے کو پیدا کر کے کہا کہ پانون زمین پر رکھ اسکی گرانی پا سے قرار

پکڑ گئی پھر پہاڑون کو میخ زمین کا کیا وَاَنْهَارًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور پیدا کین بیچ زمین کے نہرین مثل سیحون اور جیحون
اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور
پیدا کین نشانیان رستونکی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ اور ساتھ ستارون کے جیسے ثریا
اور بنات النعش اور فرقدین ہین وہ یعنے قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن
یہہ مشہور تھے گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اورون کے ستارہ شناسی مین زیادہ بھی تھے اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ آیا
پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہے اُن سب مخلوق کو کہ مذکور ہوئے مانند اسکے ہے کہ نہین پیدا کرتا یہہ انکو ارشاد ہوا ہے جو عزیر اور عیسی اور ملائکہ
اور اصنام کو پوجتے ہین خالق ساتھ مخلوق کے کچھ مشابہت نہین رکھتا پھر عاجز کو ساتھ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور کمال عناد ہے
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ پس نہین نصیحت پکڑتے تو کہ باز رہین فساد اعتقاد اپنے سے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی
کہ تمھین دین ہین نہ پورا گن سکو انکو بیت گنون تو کیون کہ گنون ہین حصار سے باہر ٭ کہ نعمتین ہین خدا کی شمار سے باہر ٭ اور جو گننے سے نعمتون کے
عاجز ہو پس کسطرح شکر انکا بجا لاؤ گے بیت جو احصائے نعمت سے عاجز ہو تم ٭ تو شکر اسکا کیونکر بجا لاؤ گے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر ادائے شکر مین تقصیر واقع ہو مہربان ہے کہ تقصیر شکر سے نعمت بند نہین کرتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہو تم عقاید سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور وہ الہ باطلہ جنکو پکارتے اور عبادت کرتے ہین کفار مکے کے سوا خدا کے نہین پیدا کرتے کسی
چیز کو یعنے نہین پیدا کر سکتے اور کیونکر پیدا کرین اور حال یہہ ہے کہ وہ پیدا کئے جاتے ہین اور جو کوئی مخلوق ہے محتاج ہے وجود مین دوسرے کا
اور محتاج ممکن ہے اور خالق واجب الوجود پس لائق شرکت حق کے نہین اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وہ باوجود مخلوقیت کے مردے ہین نہین
زندے پتھر ہین نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور نہین جانتے کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے
پس جب وقت بعث اپنے کا اور غیر کا نہین جانتے تو جزا کیونکر دے سکینگے اپنے پجاریون کو اور معبود کو چاہئے کہ اپنے بندون کا حشر جانے اور
جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہے کہ دن قیامت کے بتون مین جان ڈال کر اٹھاوینگے تو کہ اپنے پجاریون سے کہین اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
معبود تمھارا معبود ایکا اور یگانہ ہے فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ پس جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ
آخرت کے یعنے تصدیق بعث کی نہین کرتے دل اونکے منکر ہین اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہین قبول ایمان سے یا متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے ہین کینہ پیغمبر سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین دشمنی اور لڑائی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ تحقیق نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو کہ توحید خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہین وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہے واسطے متکبرون کے کیا چیز اتاری ہے پروردگار تمھارے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ کہتے ہین کہانیان ہین پہلون کی اور اسبات سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین سو حقتعالی نے فرمایا کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ
كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاوین بوجھ اپنے گناہون کے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہون
ان لوگون کی سے کہ گمراہ کرتے ہین انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاوین اور عذاب اس قوم کا کہ جہل اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہے
موافق اضلال کے لین اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار ہو برائے ہے جو بوجھ کہ وہ اٹھاتے ہین قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

القواعد فخر علیہم السقف من فوقہم تحقیق مکر کیا ان لوگون نے کہ پہلے مکے والون سے تھے ساتھ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو چھتونکے یا ستون کے طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنے پہلے چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے الات نمرود مردود کی ہے کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لنبی دو فرسخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے کو بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اسکے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا سر اسکا دریا مین جا رہا اور گھرون پر نمرودیون کے گر پڑی اور ایک آواز مہیب ہوئی زبانی برہم ہوگئین سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہے کہ ہر قوم جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسرے قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے زمان نمرود مین سب کی زبان سریانی تھی پھر بہتر زبانین مختلف عالم مین رواج پاگئین پس حقتعالی خبر دیتا ہے کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع اسکے نے پہلے اہل مکے سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت انکے کا واتاہم العذاب من حیث لا یشعرون اور آیا انکے پاس عذاب اس جگہ سے کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس عذاب سے مسلط ہونا مچھر و مگس کا ہے لشکر نمرود پر لکھا ہے کہ ایک مچھر لنگڑا سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین جاکر چار برس رہا ہمیشہ سطر قوسر اسکے لگاتے تھے فی الجملہ اس سے آرام آتا تھا بیت راقت ایسا ہی زبردست ہے وہ قادر پاک ٭ پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہے ہلاک ثم یوم القیمۃ یخزیہم پھر دن قیامت کے رسوا کریگا انکو یا عذاب کریگا ساتھ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لات گراکر اور مچھرون کو مسلط کرکر ویقول این شرکائی الذین کنتم تشاقون فیہم اور فرماویگا اللہ تعالی اسدن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے پیغمبر اور مومنون سے بیچ شان انکی کے قال الذین اوتوا العلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکفرین ٥ کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے تھے تحقیق رسوائی آج کے دن اور برائی اوپر کافرون کے ہے الذین تتوفہم الملئکۃ ظالمی انفسہم وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحون انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھ کفر کے اور جب موت کا معاینہ کرگیا فالقوا السلم پس ڈالی انھون نے صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا کردن رکھی اور کہا ما کنا نعمل من سوء اور نہین کرتے تم کچھ برائی کفر اور ظلم سے یعنے شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حقتعالی فرماویگا بلی یون نہین ہے تم تھے کافر اور معصیت کرتے تھے ان اللہ علیم بما کنتم تعملون تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم کرتے اور اسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہے کہ کہیگا فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا پس داخل ہو دروازون دوزخ کے مین درین حال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے فلبئس مثوی المتکبرین پس البتہ بری ہے جگہ متکبر کرنیوالون کے دوزخ لکھا ہے کہ احبار عرب نے موسم حج مین کچھ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق کرکر لاوین انھون اگر کفار سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا چیز اتری ہے کفار نے کہا کہ قصے ہین پہلون کے وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم اور کہا کیا واسطے ان لوگون کے کہ بچتے ہین شرک سے یعنے مومنون سے پوچھا کیا چیز اتاری ہے پروردگار تیرے نے قالوا خیرا کہا انھون نے کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیون کا اور خوبیون کا ہے دنیا اور دین کے للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین قول فعل مین پائے جاتے ہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیچ اس کے دنیا کے بدلا بھلائی ہے کہ قتل اور لوٹنے سے بچتے ہین عزت اور حرمت پاتے ہین فتح یاب ہوتے ہین ولدار الاخرۃ خیر اور البتہ ثواب انکو سرائے آخرت مین بہتر ہے اس سے ولنعم دار المتقین اور البتہ اچھا ہے گھر پرہیزگارون کا بہشت لکھا ہے کہ نیک سرای ہے وہ دنیا کہ جسمین تیاری آخرت کی کرین نظم تن کلم نادرہ و فاخرہ ٭ دنیا ہے پس مزرعۃ الاخرۃ ٭ آج تو کھیت اپنے کو جوت اور بو ٭ تاکہ نہ وہ دن تجھے ارمان ہو ٭ بو یا نہ ہوگا تو کاٹے گا کیا ٭ غیر تحسر نہ کچھ ہاتھ آئیگا جنت عدن یدخلونہا تجری من تحتہا الانہر لہم فیہا ما یشاؤن

گھر پرہیزگار لوگونکا بہشتین ہمیشکی ہین کہ قیامت کو داخل ہونگے ان مین چلتے ہین نیچے منازل انکے کے نہرین واسطے انکے ہین بیچ بہشتیون کے جو چاہین اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہین تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بہشت مین غیظ اور حسد نہین کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس مقام مین کہ ہے راضی ہے کَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اسی طرح جزا دیتا ہے اللہ پرہیزگارون کو جو لوگ کہ قبض کرتے ہین روحون انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ پاکیزہ ہین شرک اور عصیان سے یا خوشوقت ہین ساتھ اسکے کہ خوشخبری دیتے ہین فرشتے اور تعظیم کہتے ہین سلامتی ہے اوپر تمہارے یا سلام خدا کا ہو تمپر یا فرشتے سلام کرتے ہین اور بعد سلام کے کہتے ہین کل کو مبعوث ہو داخل ہو بہشت مین بسبب اسکے کہ تم کرتے نیکیان اور بھلائیان هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ نہین انتظار کرتے کافر مکہ یہہ کہ آوین انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے یا آوے حکم پروردگار تیرا کا ساتھ عذاب ہلاکت انکے کَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کیا یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہین اسیطرح کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور انکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہین ظلم کیا انکو اللہ نے ساتھ ہلاک ہونے انکے کے ولیکن ہے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانون اپنی پر ظلم کرتے فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس پہنچی انکو بحکم عدل سزائین برائیون کی کہ کین ہین انہون نے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب ہو عوض اسکے وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ اور کہا ان لوگون نے جو شریک لاتے ہین اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم بن حکم اسکے کسی چیز کو بحیرہ اور سایبہ وغیرہما سے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائے باطن اور خلوص عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہہ کلام کرتے حق تعالی عیب انکا نفرمایا کَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار مکہ کرتے ہین اسیطرح کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے ترک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل حرام کی فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس نہین ہے اوپر پیغمبرون کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہے ہمنے بیچ ہر ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے تجھ کو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہے ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو کہین یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھ لیجیے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی طاغوت ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ راہ دکھائی انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی دی اور بعضے انمین سے وہ شخص ہین کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے گمراہی فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس سیر کرو ای مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالون کا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی ایسا کریگا اسی طرح ہلاک ہوگا جیسے یہہ ہوے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اگر حرص کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا اور نہین اسلیے گمراہون کی کوئی مدد دینے والون سے کہ عذاب دور کرے انسے لکھا ہے کہ ایک مومن واسطے تعاملے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپس مین گفتگو ہوئی مومن نے کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے نفع اسکے کا امیدوار ہون کافر نے کہا تو بعد مرنیکے زندگی کی امید رکھتا ہے اسنے کہا ہان کافر نے سخت قسم اپنے مذہب کے موافق کھا کر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہین جینے کا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ اور قسم کھائی انھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ نہ اٹھاویگا اللہ تعالی اس شخص کو کہ مرجاتا ہے بلی ایجاب ہے بعد نفی کے یعنے اٹھاویگا انکو وعدہ کیا ہے اللہ نے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وعدہ کرنا کرکہ اوپر اسکے ہے پورا

Digitized by Maktabah Muyaddidiyah (www.maktabah.org)

کرنا اوسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ حق تعالیٰ اٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے انکے اس چیز کو اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے امور بعث اور حشر کے یہ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوے یہہ کہ وہ ہین جھوٹے انکار قیامت مین إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہے کہ کہتے ہین ہم اسکو ہوجا پس ہو جاتی ہے حاصل یہہ ہے کہ ہمارا پیدا کرنا مادے اور مدد پر موقوف نہین پس پہلے جو بے مادہ و قدرت پیدا کرنیکی رکھے اعادہ اس شی کا باوجود مادے کے اسپر کیا مشکل ہو بیت جو کہ پہلے عدم سے لایا ہے ؛ مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہے ؛ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا بیچ ادا کرنے حق تعالیٰ کے اور واسطے رضا اسکے کے پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھ سے ستم پاکر حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ منورہ اور بعضون نے کہا ہے کہ غنیمت نیک وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہے مال غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہے لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرونکو کچھہ دیتے تھے کہتے تھے کہ خدا تمھین اس مین برکت دیوے یہہ وہ ہے جو وعدہ کیا ہے اللہ تمکو دنیا مین اور ذخیرہ واسطے تمھارے آخرت مین افضل ہے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الہی مہاجرون پر دونون جہان مین ہے البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے جہاد اور صبر الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ مہاجر وہ ہین جنھون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذا کفار پر اور پروردگار اپنے کہ توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہے کہ قریش کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ بزرگتر ہے اس سے کہ آدمی کو پیغمبر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے لوگہ خلق کو دعوت طرف اسکے کرے رد قول انکے مین یہہ آیت اتری کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے پہلے تجھہ سے مگر مرد آدمی کہ فرشتونکی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غائب مجہول بھی قرات ہے اور حاصل یہہ ہے کہ مشیت الہی اسی پر جاری ہے کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو کہ انبیائے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر بالبینات والزبر ساتھہ معجزون روشن کے اور کتابون لکھی ہوئی وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ اور اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کہ سبب یاد حق ہے تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے امر اور نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اسمین اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین ؛ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ پس کیا نڈر ہو گئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا ایذائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ اس سے کہ دھسا دے اللہ ساتھہ انکے زمین کو مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الہی اس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر آیا أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ یا پکڑ لے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا وقت کروٹ بدلنے کے جامہ خواب مین فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ پس نہین وہ عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ یا پکڑ لے انکو اوپر ڈرانے کے ہلاک پہلون کی تھینے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈرین اور اس ڈر مین اسپر بھی عذاب اتر آئے فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ پس تحقیق پروردگار تمھارا البتہ شفقت کرنیوالا بندون پر ہے مہربان ہے جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز سے پھرتے ہین سایہ اسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور حال

انکو وہ ذلیل ہین اسکے آگے زاہدی مین ہے کہ اگر کافر مجھکو سجدہ نہین کرتے کیا زیان ہے کہ سائے انکے مجھکو سجدہ ساتھ خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلّٰهِ
يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے علویات
سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے چلنے والون سے اور فرشتے اور وہ یعنے فرشتے نہین تکبر کرتے عبادت اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین
واسطے تعظیم کے ہے یا واسطے طوع اور رغبت انکی کے سجدے مین اور موید اسیکا وہم لا یستکبرون ہے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان اتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھ طوع اور رغبت کے جو کچھ کہ حکم کیئے جاتے ہین سمجھ لیجیے
کہ یہان تیسرا سجدہ ہے فتوحات مین ہے کہ یہہ سجود عالم اعلی اور ادنی ہے کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہیے کہ اس مقام پر
یہہ دو صفتین پیدا کر کر گروہ ساجدین مین ملے بیت کر کے اپنے آپ کو رافت ذلیل ؛ خوف سے کر سجدۂ رب جلیل ؛ تبیان مین ہے کہ سجدہ عبادت
پیشانی رکھنے سے ہے زمین پر واسطے عبادت اور یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہے اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہے وَقَالَ اللّٰهُ
لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہے اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوای اسکے نہین کہ وہ معبود ہے اکیلا یعنے
وحدت لازم الوہیت ہے کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلائل سے ثابت ہوا ہے پس چاہیے کہ خدا ایک ہو فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ
پس مجھ سے ڈرو سمجھ لیجیے کہ یہان التفات غیبت سے طرف تکلم کے ہے اور یہہ ابلغ ہے واسطے ڈرانے کے وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اور واسطے اسیکے ہے عبادت لازم اور واجب باذین پسندیدہ
باجزائے دائم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ کیا پس غیر خدا کے اسے ڈرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ ضار را
اور نافع غیر اسکے نہین وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اور جو کچھ ساتھ تمہارے پہنچا ہے نعمت سے جیسی صحت اور غنا پس اللہ کیطرف سے ہے ثُمَّ
اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تُجْـَٔرُوْنَ پھر جب لگتی ہے تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اسکے فریاد کرتے ہو ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہان ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار سے ساتھ پروردگار اپنے کے
شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک یہان بملاحظہ اسباب ہے کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہو کر وصول عطا اور حصول بلا مین نسبت طرف اسباب کے
کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالی ہے ولا ؛ ہے اسی سے کلہم منع و عطا ؛ جانب اللہ سے ہے شر و خیر کرتے ہین مشرک اسے نسبت بغیر
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے نعمت اور کشف محنت سے فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس اٹھاؤ فایدہ یہہ
امر تہدید کا ہے یعنے ای کافرو چند روز دنیا مین فایدہ اٹھالو پس جلد جانوگے آخر کام اپنے کو سمجھ لیجیے کہ یہہ سخت تر وعید ہے کافرون کو وَيَجْعَلُوْنَ
لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اس چیز کے کہ نہین جانتے یعنے بتون کو کہ علم نہین رکھتے ایک حصہ
اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو کھیتیون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا ہے وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا الایۃ
تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ قسم ہے اللہ کی البتہ سوال کیئے جاؤگے قیامت کو اس چیز سے کہ تھے تم باندھ لیتے کہ بت خدا ہین
یا حصہ کھیتیون اور چارپایون مین انکا ٹھہراتے تھے وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ اور مقرر کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹیان بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے
تھے کہ فرشتے دختران خدا ہین اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالی نے جن سے بیاہ کیا ملائک پیدا ہوئے سُبْحَانَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ پاک ہے اللہ
ان باتون سے جو وہ کہتے ہین اور واسطے انکے ہے جو کچھ کہ چاہتے ہین اولاد وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ
كَظِيْمٌ اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ پیدا ہونے دختر کے ہو جاتا ہے منہ اسکا کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

غصے سے اپنے جورو پر کہ کیوں بیٹی لائی یتواری من القوم من سوء ما بشر به یچھپتا پھرتا ہی لوگون سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی سے کہ خبر دیا گیا ہی ساتھ اسکے اور فکر مین ہوتا ہی ایمسکه علی هون امر یدسه فی التراب یا رکھے اسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور ہنو نضر کرتے ہین الا ساء ما یحکمون خبردار ہو برا ہی جو کچھ کہ حکم کرتے ہین مشرک یعنے دختر کی انکے آگے کچھ قدر اور حرمت نہین اور پھر جناب حضرت حق کو اسکی نسبت کرتے ہین للذین لا یؤمنون بالاخرة مثل السوء واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ گھر آخرت کے صفت بدی ہے یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت بیٹی کی اور جتنے اسکو گار دینے کی ولله المثل الاعلی اور واسطے اللہ کے ہے صفت بلند یعنے بے پروائی اور پاکی جور و اوز بچون سے وهو العزیز الحکیم ٥ اور وہی غالب اور قادر ہلاک کفار پر حکم کرنیوالا ساتھ مہلت نکے کے اجل تک ولو یؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترک علیها من دابة ولکن یؤخرهم الی اجل مسمی اور اگر پکڑتا ہے اللہ کافرون کو ساتھ ظلم انکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا ساتھ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو ایک وقت مقرر کو واسطے موت اور عذاب انکے کے ہے فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اس سے اور نہ پہلے چلینگے ایکساعت اس سے بلکہ معذب ہونگے یا مر جاوینگے اسمین وقفہ لینے نہین دینے کی اجل ایک ساعت ویجعلون لله ما یکرهون وتصف السنتهم الکذب ان لهم الحسنی اور مقرر کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش کہتے ہین واسطے اپنے یعنے بیٹیان یا شرکت سرداری مین اور بیان کرتے ہین زبانین انکی جھوٹ یہ کہ ہے واسطے انکے بہشت ہے لا جرم ان لهم النار وانهم مفرطون نہین شک یہہ کہ دن قیامت کے واسطے انکے آگ ہے اور یہہ کہ وہ آگے جلائے گئے ہین آتش دوزخ مین سمجھ بوجھے کہ بعد مدت مشرکون کے واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہے تالله لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لهم الشیطان اعمالهم فهو ولیهم الیوم ولهم عذاب الیم قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبرون کو طرف امتون کے پہلے تجھ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو تو کہ جھٹلایا انھون نے انبیا کو پس وہی دوست انکا ہے آج کے دن یعنے تیرے زمانیکے کافرون سے دوستی رکھتا ہے اور واسطے عمل کو انکے نظرون مین آرایش دیتا ہے تو کہ یہہ تجھ کو جھٹلاتے ہین اور واسطے شیطان اور جھٹلانیوالون کے دن قیامت کے عذاب دردناک ہے وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه وهدی ورحمة لقوم یؤمنون اور نہین اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو مگر اسواسطے تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے یعنے اللہ کی وحدانیت اور احوال قیامت مین اور نہین اوتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اسپر والله انزل من السماء ماء فاحیا به الارض بعد موتها اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکے کے یعنے تازہ کیا زمین کو مینہہ سے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات کا مومنون کے ہے پس زندہ کیا ساتھ اسکے دلہائے مردہ کو ان فی ذلک لآیة لقوم یسمعون تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانی ہے ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین بگوش انصاف وان لکم فی الانعام لعبرة اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ وجود چارپایون کے البتہ عبرت ہے یا دلالت ہے کہ ساتھ اسکے عبور کرو جہل سے طرف علم کے اوپر دریافت کے نسقیکم مما فی بطونه من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین پلاتے ہین ہم تمکو اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے ہے درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھ خالص سافی سے خلق مین گذرنے والا واسطے پینے والون کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپائے گھاس کھاتے ہین پیٹ مین جاکر انکے پکتا ہے پھر تین طبقے پیدا ہوتے ہین نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر کا خون

پس لہو رگون مین جاری ہوتا ہی اور دودھ پستان مین جاتا ہی اور گوبر اپنے مخرج سے باہر آتا ہی سمجھ لیجیے کہ پیدا کرنے مین دودھ کے خار و
گیاہ سے اور نکالنے مین اسکے ساتھ اس صفا اور لطافت کے گوشت اور لہو سے **بیت** آئینہ حکمت الٰہی ہی ٭ قدرت حکم پادشاہی ہی ٭
قوت القلوب مین ہی کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لبن کے ہی اگر کچھ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت تمام نہو اور طبع قبول نکرے اسی طرح معاملہ بندونکا ساتھ اللہ کے
چاہیے کہ خالص ہو **نظم** اگر بعزت ریا دوم ہوا ہو ملا ٭ خلوص اسمین نہین وہ قبول کیون ہوگا ٭ کہ جان شرک خفی رافتار یا بعمل ٭ وگر ہوا ہو تو آتی نہین صفا
بعمل ٭ ریا مین لوگون پہ رکھتی نظر ہی ای رافت ٭ ہوا مین اپنے غرض کا گذر ہی ای رافت ٭ عمل مین ایک بھی ان دونون مین سے گر ہووے ٭ تو عامل
اسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اور میوون کھجورون کے سے اور انگورون کے
سے لیتے ہو تم اس سے مست کرنیوالی چیزین اور رزق اچھا یہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہی یا مراد سکر اسے خرمہ اور انگور ہی ابو عبید رح
نے کہا ای کہ سکر لغت حبشہ مین سرکے کو کہتے ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ ان میوون تر اور خشک کے اور فوائد
انکے کے البتہ نشانی ہی روشن اوپر قدرت حق کے واسطے اس قوم کہ سمجھتے ہین **بیت** سمجھ کر جو دیکھو تو ہر یک گیاہ ٭ ہی بر قدرت حقتعالی
گواہ ٭ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے طرف مکھی شہد کے یعنے دلمین انکے ڈالا یہ کہ پکڑ تو پہاڑون سے
گھر وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ اور درختون سے اور ہر چیز سے کہ بلند کرتے ہین اور مکان بناتے ہین لوگ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کھا ہر میوے سے کہ چاہے تلخ یا شیرین سے مراد پھول ہین پس چل راہون پروردگار اپنے کی مین بیچ اس حالت کے کہ فرمانبردار
ہو اسکی سمجھ لیجیے کہ نگہبان شہد کی بموجب حکم الٰہی کے کل غنچے سے چر کر شکم سیر ہو کر شیرہ شیرین قی کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ کرتے ہین سو اللہ تعالی فرماتا ہی
يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ نکلتی ہی بیچ پیٹون انکے سے بطریق لعاب پینے کی چیز یعنے شہد مختلف ہین رنگ اسکے سفید جوان مکھی کا اور زرد
میانہ سال کا اور سرخ بوڑھیکا اور سیاہ اور سبز نادر ہی بعضون نے کہا ہی کہ رنگ مختلف شہد کے بسبب اختلاف فصلون کے ہین فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ
بیچ شہد کے شفا ہی واسطے لوگون کے امراض بلغمی مین بنفس خود اور تمام امراض مین اور دواؤن مین ملکر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہین کہ شہد جزو اسکا نہ ہو قتادہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی کو درد شکم ہی فرمایا شہد پلا پھر اسنے آکر کہا کہ پلایا فایدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ
پلا کے پھر آیا اور کہا کہ درد باقی ہی فرمایا شہد پلا غرض چوتھے بار مین کہا جا شہد پلا سچا ہی اللہ اور جھوٹا ہی شکم بھائی تیرے کا اس نوبت مین شفائے کل
ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف قرآن کے ہی کہ بیچ اسکے شفا دلون کی ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وننزل من القرآن ما ہو شفاء اور ابن مسعود سے
منقول ہی کہ علیکم بالشفائین القرآن والعسل شہد شفائی آلام ظاہر ہی اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہین اور بیماری قلب اس سے اور حقیقت
یہ ہی کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہی اور تمام بیماریون قلبی اور قالبی کی شفا ہی **بیت** اسیدم آتی ہی جان مین جان ٭ جو کوئی لیتا ہی نام
تیرا ٭ شفائے امراض قلب و قالب ٭ نہ کیونکہ پھر ہو کلام تیرا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ تحقیق بیچ امر مگس شہد کے البتہ حجت ہی روشن
اوپر قدرت ذوالمنن کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین کہ کیا کیا صنایع عجائب اور امور غرائب نے ظہور کیا ہی اسقدر حکمتین ایسے جانور ضعیف مین پیدا
ہوتی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہین انقیاد ایسا رکھتی ہی کہ ہرگز راہ فرمان سے نہین پھرتی امانت وہ کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیرین دیتی ہی ورع
یہ کہ سوا پاکیزہ کے نہین کھاتی طاعت اسقدر کہ خلاف امر نہین کرتی تمکین اس حد کہ کوسون جاتی ہی اور پھر وطن کو آتی ہی طہارت اس
مرتبہ مین کہ ہرگز نجاست پر نہین بیٹھتی اور اس سے نہین کھاتے صناعت اس درجہ مین کہ اگر تمام عالم کے کاریگر جمع کرو مثل خانہای مسدس اسکے کے نہ بنا سکین
پس جیسا کہ شہد اسکا آلام ظاہری کھوتا ہی اسیطرح بیچ تفکر حال اسکے کے ازالہ اسقام باطنی ہوتا ہی کہ جہل ہی **بیت** قدرت حق کا تفکر کام جان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شیرین کرے ؛ ذوق اسکا وہ ہی جو بعد از فنا باقی رہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور نیستی سے ہستی مین لایا پھر قبض کریگا
تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہی پھرایا جاتا ہی طرف ناکاری عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچھتر برس
ہین یا اسی یا نود لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ چیز یعنے پھر بچپن کا سا حال ہو جاوے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے
کفار ہین کیونکہ مسلمانون کی بڑھاپے مین عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ دانا ہی جہل طرف اسکے راہ نہین پاتا
توانا ہی عجز طرف قدرت اسکی کے نہین جاتا وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمہاری کو اوپر بعضون کے
بیچ رزق کے بیت کوئی مہتر ہی کوئی چاکر ہی ؛ کوئی مفلس کوئی تونگر ہی فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
پس نہین وہ لوگ کہ زیادتی دئے گئے ہین مال مین پھر دینے والے رزق اپنے کو اوپر اونکے جو مالک ہوئے ہین سیدھے ہاتھ انکے یعنے میان اپنے غلامون کو
اپنے مال نہین دیتے کیونکہ اگر اموال مین شریک کرین فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پس والی اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہون تیسیر مین ہی کہ یہہ خطاب مشرکان
عرب کو ہی کہ تلبیے مین کہتے تھے لبیک لاشریک لک الا شریک ہو لک حق تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے غلامون کو مال مین شریک نہین کر سکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت میرے
شریک ہون الوہیت مین اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہین کافر یجحدون بصیغہ غایب قرارت حفص کی ہی اور بصیغہ حاضر بھی
اورون کی قرارت آئی ہی اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتین دینے والا وہی ہی پس جسنے کہ بتون کو شریک ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا بیت منکر نعمت خدا ہی وہ ؛ دھیان
بھی رکھتا شرک کا ہی جو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کین واسطے تمہارے جنس تمہارے سے جوروین تو کہ انکے ساتھ آرام کرو وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً اور پیدا کئے واسطے تمہارے جوروون تمہارے سے بیٹے اور بیٹیان یا پوتے یا اولاد جورون کی جو اور خاوند سے رکھتی ہین وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور روزی دی ہی تمکو پاکیزہ چیزون سے اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ کیا پس ساتھ باطل کے ایمان لاتے ہین مشرک
اور ساتھ نعمت اللہ کے وہ کفر کرتے ہین باطل وہ ہی جو بتون سے عقیدہ رکھتے ہین یا وہ ہی جو حرام کرتے ہین بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہی جو خدا نے
حلال کیا ہی یا باطل شیطان ہی اور وہ جو اسکی طرف کردیدہ ہین اور نعمت وجود باوجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ جو آپ پر ایمان لاتے
ہین وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے
اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برسا کر اور غلا اگا کر کچھ اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دین
یعنے کافر بتونکو پوجتے ہین اور وہ نہین رزق دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے ہی کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہی اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور
رزق دینا ہی سو یہہ دونون باتین اللہ ہی مین ہین نہ بتون مین فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ پس مت بیان کرو واسطے خدا کے مثالین اسطرح کی کہ اپنے
بتونکو قیاس کرو اور شرکت دو بیت جسکی نہین ہی مثال مثل ہی اسکی محال ؛ مثل ہی اسکی محال جسکی نہین ہی مثال اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی فساد قول تمہارے کو اور تم نہین جانتے کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہی
کہ اسطرح مثال دی چاہیئے اور تم نہین جانتے پس اللہ تعالی مثال اپنی اور بتون کی آپ فرماتا ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ
عَلٰى شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لئے ہوئے کے سو اسکا تب نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے نفع اور ضرر سے وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا اور وہ شخص کہ دیا ہی ہمنے اسکو اپنی طرف سے رزق اچھا اور کوئی اسکا مزاحم نہین پس وہ خرچ
کرتا ہی اس رزق مین سے چھپے اور ظاہر جسطرح سے کہ چاہتا ہی اور کسی سے نہین ڈرتا هَلْ يَسْتَوُوْنَ کیا برابر ہوتے ہین یعنے مساوی نہین ہوتے
غلام بے بس ساتھ میان اختیار والون کے پس جب غلام عاجز ساتھ مالک قادر متصرف کے برابر نہین تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہین شریک اس قادر علی

الاطلاق کے کیونکر ہوسکین بیت مانند سے اپنے ہی وہ عالی ؛ شرکت سے ہی ذات اسکی خالی ؛ صاحب کشف المحجوب نے کہا ہی کہ ایکدن خلوت میں نزدیک ابو العباس شقانی رح کے گیا میں دیکھا کہ یہہ آیت پڑھتے ہین اور روتے ہین اور آہین بھرتے ہین سمجھا مین کہ دنیا سے انتقال کرتے ہین پوچھا مین نے کہ ای شیخ کیا حال ہی کہا کہ گیارہ برس مین درد میرا یہان تک پہنچا ہی اب یہان سے نہین گذر سکتا آرے حادث قدیم کو کیا پائے اور ممکن واجب تک کیونکر جانے بیت ہست کے نیست برابر کیا ہو ؛ قطرہ طوفان کے ہمسر کیا ہو ؛ بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہی اور مراد مومن سے امیر المومنین ابو بکر صدیق رضہ ہین اور کافر سے ابو جہل نا اہل اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا کے ہین کہ دینے والا تمام نعمتونکا ہی بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہین جانتے اور اسکی نعمتون کو اور ونکی طرف نسبت کرتے ہین پس مثال دوسری فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُھُمَآ اَبْکَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مردکے ایک اُنہین سے گونگا ہی اور جو گونگا مادرزاد ہوتا ہی وہ بھرا بھی مقرر ہوتا ہی نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وَھُوَ کَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ اور وہ بوجھ ہی اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہین لاتا بھلائی یعنے کچھ کام نہین کرآتا نہ دلکی حقیقت پہچانتا ہی نہ جواب جو کہدین اسکو جانتا ہی ھَلْ یَسْتَوِیْ ھُوَ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَھُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کیا برابر ہوتا ہی وہ گونگا اور وہ شخص کہ حکم کرتا ہی ساتھہ انصاف کے یعنے سخن کوئی اور فہم درست رکھتا ہی اور امر بعدل کرتا ہی اور عدل ہی جامع فضایل نیک اور وہ اپنی ذات مین اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کی اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف منہہ کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا بے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہین اسیطرح اصنام بہ اعتبار مساوات ساتھہ حضرت پروردگار کے نہین ؛ کہتے بعضے کہ یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی مراد مومن سے حمزہ بن عبد المطلب رضہ ہین اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورین رضہ اور کافر اسید بن ابی العیص غلام انکا ذی النورین اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہہ آیت اُتری ؛ وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانون کے اور زمین کے بیت وہی جانتا غیب کی بات ہی ؛ اُسے علم ارض و سموات ہی ؛ یا مراد اس سے مطر و نباتات ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور نہین حال قیامت کا یعنے قایم ہونا اسکا یا زندہ ہونا مردونکا اسدن جلدی اور آسانی مین مگر مانند جھپکنے پلک کے اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ بلکہ وہ نزدیکتر ہی یعنے اللہ تعالی کو قیامت کا قایم کرنا اور مردونکا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہی اس سے کہ پلک مارو کیونکہ پلک مارنے مین دو فعل ہین اوپر پہنچانا اور نیچے لانا اور اسمین ایک فعل پس ممکن ہی کہ پلک مارنیکے آدھے وقت مین واقع ہو اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہی ایک آنمین زندہ سب خلایق کو کرسکتا ہی جیسا کہ بتدریج کیا پس ابتدا سے ظہور انکے کی خبر دیتا ہی تاکہ سب کو طرف معاد کے دلیل پکڑین اور فرماتا ہی وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا اور اللہ تعالی نے نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمہاریکے سے کہ نہین جانتے تھے تم کچھ نفع اور نقصان اپنا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور دل لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو ان نعمتون پر اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ کیا نہین دیکھا آدمیون نے کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت الہی کے طرف مرغون کے کہ مسخر کیے ہوئے ہین واسطے اوڑنے کے بیچ اِدھر آسمان کے ہوا مین مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰہُ نہین تھام رکھتا انکو ہوا مین مگر اللہ بیت خدا تھام تا ہی جو اڑتے ہین طائر بثقل جسد و رنہ کرتا ہی طائر اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اُڑنے پرندون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین یعنے مؤمن نفع لیتے ہین اس سے کیونکہ فکر کرتے ہین کہ اللہ نے مرغون کو..

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسا پیدا کیا کہ ہوا پر اڑتے ہین اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ یہہ اسمین ڈراتے ہین اور وہ انکو تھام رکھتا ہی ہوا مین خلاف طبع انکے کے پس اس
فکر کے بازون سے ہوائے معرفت مین پرواز کر کر آشیان کرامت نشان تفکر ساحۃ خیر مین عبادۃ ستین سنۃ مین پہنچتے ہین **نظم** کچھ اور فکرون سے کیا ہی حاصل
خیال صنع خدا کر ایدل عنایت اسکی ہوئی جو شامل تو مرغ اوڑے ہے ہوا سے مل مل وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا اور اللہ نے کئے واسطے تمہارے گھرون تمہارے سے کہ پتھر اور مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے ہین آرام گاہ کہ وقت
اقامت کے انمین رہو اور کئے واسطے تمہارے چمڑون سے جانورون کے گھر یعنے خیمے تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا
جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانیکے واسطے دن سیر اور سفر اپنے کے اور دن مقام اور اترنے مین اپنے کے وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا
وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور پیدا کئے واسطے تمہارے بالون بھیڑون کے سے اور بالون اونٹون کے سے اور بالون بکریون کے
سے اسباب پہننے کے اور بچھانیکے اور فایدہ خرید فروخت مین انکے ہی ایک مدت تک یعنے جب تک کہ وہ برقرار ہین اور انسے نفع لے سکتے ہو
یا جب تک کہ تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمہارے کے
اس چیز سے کہ پیدا کئے یعنے درخت اور پہاڑ اور دیوار اور ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ مین رہو اور واسطے تمہارے پہاڑون سے
پوشیشین یعنے غار اور سوراخ کہ انمین سکونت کرو وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ اور کئے واسطے تمہارے
کرتے روئے اور پشم اور صوف وغیرہ سے کہ بچاتے ہین تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے کیا اور دونون مین سے
اسواسطے لائے کہ بلاد عرب مین گرمی زیادہ ہی اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ وغیرہ کہ بچاتے ہین تمکو تیغ اور تبر دشمن کے سے
بیچ لڑائی تمہارے کے كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ جیسے یہہ نعمتین تمام کین اسیطرح تمام کرتا ہی نعمت اور نیکی اپنی کو اوپر تمہارے
تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاؤ اسلام سے پس سوا اسکے نہین اوپر
تیرے پہنچا دیتا ہی پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام انکو پہنچا دیا پھر اعراض انکا تجھ کو کچھ زیان نہین کرتا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا
وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ پہچانتے ہین مشرک نعمتین اللہ کی کہ گنی گئی ہین اوپر انکے اور اقرار کرتے ہین کہ اللہ ہی سے ہین پھر انکار کرتے ہین انکو ساتھ
عبادت کرنے غیر منعم کے یا کہتے ہین نعمتین اللہ نے دین ہین بتونکی شفاعت سے یا سختی مین اقرار کرتے ہین آسانی مین انکار کرتے ہین یا زبان سے مقر
اور دل سے منکر اور ہو سکتا ہی کہ نعمت اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے پہچانا حق ہی اور عناد سے منکر
ہوئے اور اکثر انکے کافر ہین یعنے سب انکے کافر ہین سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور جسدن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت مین سے پیغمبر اسکے کو گواہ اوپر ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا
واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہون عذر چاہنے مین یا دنیا کے پھرانے مین اور نہ وہ عذر انکا قبول کئے جاوینگے نہ اونکو اجازت عذر کرنے کی
دینگے اور نہ عذر اونکا قبول کرینگے اگر وہ عذر کرینگے وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ
کہ کافر ہین عذاب کو دوزخ کے اور اسمین ڈالے جاوینگے اور فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا
هُمْ يُنْظَرُوْنَ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے یعنے کوئی انسے عذاب نچھوڑینگے وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین شریکون اپنون کو یعنے بتونکو کہ وہ شریک اللہ کے کہتے ہین ؛
قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ہین شریک ہمارے وہ جو تھے ہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عبادت کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكَاذِبُوْنَ پس ڈالینگے تب طرف انکے بات
یعنے اللہ بتونکو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہین کہا تھا کہ تم ہمکو پوجو یا تم ہمکو نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے
ہوا کی پرستش کرتے تھے تبیان مین ہے کہ نصاری اور یہود اور بنی مدلج عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو بہشت مین دیکھینگے اور خود دوزخ مین
ہونگے کہینگے الٰہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونون پیغمبر اور فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ شرمندہ ہونگے وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
یَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اُسدن صلح اور گناہونکا اقرار کرینگے یا اسلام لائینگے اور کچھ نفع نہ کریگا بیت قابو سے
نکل گیا ہے جو کار ٭ ہاتھ آنا ہے اسکا سخت دشوار وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ اور کھوئے جاویگی اُنسے وہ چیز کہ تھے باندھ
لیتے جھوٹ شفاعت اور مددگاری بتون کے سے کیونکہ وہ بجائے شفاعت دیکھینگے اُنسے شناعت اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ خدا کے اور بند کیا انھون نے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے دیا زیادہ دینگے ہم انکو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اسکے کہ تھے منع کرکے لوگون کو اسلام سے فساد کرتے پس ایک
عذاب انکے کفر پر دوسرا لوگون کو اسلام کے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد کے ہونگے کہ اونکو کاٹینگے
اور وہ انسے بھاگ کر آگ مین جا چھپینگے زاد المسیر مین ہے کہ پانچ نہرین از دہات کلا کر بہاوینگے تین نہرو مین مقدار ساعات شب کے شبہائے دنیا سے انکو
عذاب دینگے اور دو نہرین مقدارون کے روزہائے دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کے ساتھ زمہریر کے ہوگی واللہ اعلم وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسدن کو کہ کھڑا کرینگے ہم بیچ ہر امت کے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے نفس
انکے سے یعنے اس پیغمبر کو جو انپر مبعوث تھا وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ اور لاوینگے ہم تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق
مومنون کے اور تکذیب پر کافرون مشرکون کے گواہی دیگا وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن
بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہے کہ بیان اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شرعیات سے بیچ احکام منصوصہ کے
ظاہر ہے اور وہ جو ثابت ہوا ہے ساتھ سنت اور اجماع اور قیاس کے اسکا مرجع بھی قرآن شریف ہے کیونکہ ہم مامور ہین ساتھ متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہے اور آگاہ کیا ہے ہمکو اوپر اجماع کے ساتھ تہدید کے اوپر ترک اسکے کے کہ یتبع غیر سبیل المومنین اور ساتھ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاس
ہے ارشاد کیا ہے کہ فاعتبروا یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ اور ہدایت اور رحمت
اور بشارت جنت واسطے مسلمانون کے خاص اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے یعنی ساتھ توسط کے ہر چیز مین خواہ اعتقاد
جیسے توحید کہ متوسط ہے درمیان تعطیل اور تشریک کے اور قائل ہونا ساتھ کسب کے کہ متوسط ہے درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل مین جیسے تعبد ساتھ ادائے
فرائض کے کہ متوسط ہے درمیان بطالت اور تنزہ کے اور خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ متوسط ہے بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہے درمیان
جبن اور تہور کے وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہے ساتھ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسی کہ حدیث شریف مین ہے تعبد اللہ
کانک تراہ بیت جان اعمال ہے حضور خدا ٭ کہتے احسان ہین اسیکو دلا وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہے ساتھ دینے قرابت والون کے وہ چیز
کہ جسکے محتاج ہون وَیَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ اور منع کرتا ہے بیحیائی سے جیسے زنا اور لواطت ہے اور فعل نامعقول ہے جیسے مارنا اور
لوٹنا ہے اور سرکشی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جاننا اور تکبر کرتا ہے یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ ساتھ امر اور نہی کے
تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجیے کہ یہ آیت جامع خیر اور شر کی ہے کوئی بھلائی نہین کہ اسمین نہو یعنے اسکے مامورات مین داخل ہے اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مین مندرج ہو اسیواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نہ تھا یہان تک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو شبہ دلمین میرے تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی اوشنے کہا ایجتیجے میرے پھر پڑھ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہے اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابو جہل نے یہہ آیت سنکر کہا کہ خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہے لکھا ہے کہ سبب اسلام کا اکثم بن صیفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے تھے یہی آیت ہے اور بیان باموورات اور منہیات امر آیت کے مین علما کے بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہے یا نفی شرکت ہے یا طاعت ہے سر و جہر مین یا انصاف ہے یا ادائے فرائض ہے یا تسویہ حقوق مین ہے یا حکم کرنا ساتھ حق کے ہے اور احسان انعام ہے یا درگذر کرنا گناہون سے ہے یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہے یا ادا کرنا نوافل کا ہے یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہے یا اخلاص کرنا عمل مین ہے یا مشاہدہ بیچ عبادت کے ہے یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہے یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے واسطے واسطے اپنے اور بد جاننا واسطے دوسرے کے ہے وہ چیز کہ بد جانتا ہے واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربی صلہ رحمی ہے اور نیکی کرنا ساتھ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرنا ہے انکی ساتھ تن کے اور اگر ضعیف اور عاجز ہو تو دعا کرتا ہے انکے حق مین اور فحشا زنا ہے یا وہ فعل بد ہے جو پوشیدہ کرین یا بخل ہے یا اہانت شرع کی ہے یا افراط گناہ مین ہے یا وہ ہے جسپر حد شریعت مین مترتب ہے یا مخالفت ہے درسیان قول اور فعل کے اور منکر وہ ہے کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ ثابت نہو یا جسپر وعید الٰہی مقرر ہو یا خشم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر ہے اور بغی ظلم ہے یا کبر ہے یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہے یا عیب لوگون کے نکالنین مین یا غیبت کرنی بیحد طعن مسلمانون پر کرنا ہے یا تجاوز حق سے ہے طرف باطل کے لکھا ہے کہ استقامت ملک کہ ساتھ تین چیزون مامور کیے ہے اور اضطراب اسکا ساتھ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین امور کے اچھے منہی عنہ کے برے چنانچہ عدل کا ثمرہ ظفر اور نصرت ہے احسان کا پھل ثنا اور برکت ہے صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہے اور فحشا کا ثمرہ فساد ہے دین دنیا مین منکر کا پھل اتھنا اعدا کا ہے بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزوون سے ہے بعضون نے کہا ہے کہ عدل توحید ہے اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درود بھیجنا اسپر اور ایتاء ذوی القربی محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے ہے رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہے کہ عدل افعال مین ہے اور احسان اقوال مین پس نیکیا چاہئے کہ مرد جسمین عمل ہو اور نہ کیا چاہئے کہ مرد جسمین احسان ہو حقایق سلمی مین ہے کہ فحشا کذب اور بہتان اور جو برائی کہ افعال مین ہووے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال مین ہو بحر الحقایق مین ہے کہ عدل وہ ہے کہ جو بھلا دیا ہے الات جسمانی اور قوای رحمانی اور علوم اور اموال سے سب کو راہ حق مین اور طلب حق مین صرف کرے کہ طلب غیر مین صرف کرنا ظلم ہے اور احسان وہ ہے کہ جو نیکی ہو سکے قول اور فعل مین بجا لائے تو اور ایتاء ذی القربی یہہ ہے کہ اپنے نزدیکون سے بھلائی کرے اور نزدیکتر سب سے نفس تیرا ہے اسکو ہلاک ہوا سے بچاوے اور فحشا وہ چیز ہے کہ تجھ کو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہے کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہو اور بغی صفات نفسانی مین انکو قوت ریاضت سے کماوے کہ قواعد سلوک درستی پاوین کیونکہ بحکم اعداعدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنونکا نفس ہے **نظم** نفس پلید و کافر ہے اسکی عداوت ظاہر ہے ۔ بیٹھ کے یہہ آغوش مین آہ ۔ کرتا ہے برباد و تباہ ۔ تن مین اسکا گھر ہے بنا ۔ کیون نہ چلاؤ حکم اپنا ۔ اٹھتے ہین جو کبر و عناد ۔ اسکے ہی سب ہین شر و فساد ۔ دلکی بستی کرکے خراب ۔ بیٹھا ہے خود ہو نصرت یاب ۔ سچ یہہ مثل ہے رافت ہائے ۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ۔ **وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ** اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم ساتھ اس سے عہد الست کا ہے یا ہر عہد کہ درسیان لوگون کے کرو اور اصح یہہ ہے کہ نزول آیت کا اس جماعت کے شانمین ہے جسنے حضرت سے تحت عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانون کا دیکھ کر پھر گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تا کہ نقض عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرین اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کر کر انکو ثابت رکھا اوپر وفائے عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا اور مت توڑ قسمون کو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنے عہد کو مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھ قسمون کے
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اور حال یہہ ہی کہ کیا ہی تم نے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن یا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق
اللہ جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم بیت اسکو سب معلوم ہی کچھ اسمین شک مت لاؤ تم ؛ عہد کر کر توڑنا کھا کر قسم پھر جاؤ تم وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ
نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتنے اپنے کو یعنے تارون کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے
ریزہ ریزہ لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی نام اسکا ربطہ یا رابطہ یا خطیہ تھا اور لقب حمقا یا جعرا یا حروقا اسکی بہت لونڈیان تھین صبح سے دوپہر تک
سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیون سے بھی کاتواتی تھی بعد دوپہر کے اولتا بل سوت کو دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت
اسکی تھی حق تعالی نے عہد باندھکر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی تھی اسطرح تم سر رشتہ عہد کو مت توڑو تو کہ بحکم اوفوا بعہدی اوف
بعہدکم کے جزا وفا اپنے کی پاؤ بیت وفاے عہد چاہیے اس سے تو مت توڑ عہد اپنا کہ حکم اوفوا بعہدی کا یہہ ہی مت چھوڑ عہد اپنا تَتَّخِذُوْنَ
اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ پکڑتے ہو تم عہد اور قسمون اپنی کو خیانت اور غدر اور مکر درمیان تمہارے
اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ دوسرے سے عدد اور مال مین یعنے مسلمانون سے مراد یہہ ہی کہ قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور مال کو انکے
افزون دیکھکر چاہتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کرین اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ آزمایش کرتا ہی تمکو اللہ ساتھ وفائے عہد کے تو کہ لوگ
معلوم کرین کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر پر کون ثابت رکھتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اور البتہ بیان کریگا
واسطے تمہارے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے بعث اور جزا مین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام کے ولیکن گمراہ کرتا ہی جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی
جسے چاہے وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پوچھے جاؤگے تم محشر مین اس چیز سے کہ تھے تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ
فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اور مت پکڑو قسمون اپنی کو غدر اور مکر درمیان اپنے ایک دوسرے کے پس لغزش کھا جاینگے قدم
تمہارے راہ اسلام سے بعد ثابت ہونے اسکے کے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھوگے برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے
کہ بند کیا تمنے راہ خدا کی سے یعنے وفائے عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمہارے عذاب بڑا آخرت مین سمجھ لیجیے کہ یہہ تہدید عظیم ہی
واسطے ضعفائے اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جاوین اور قریش سے وعدہ کرتے تھے کہ اگر ہمارے دین مین تم آؤ تو بہت فایدے
تمھین پہنچاوین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت مول لو بدلے عہد اللہ کے اور بیعت پیغمبر اسکی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش
کچھ مال دینے کا تم سے وعدہ کرتے ہین اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی نعمت دنیا کی سے
اور ثواب آخرت کے سے وہ بہتر واسطے تمہارے اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہین اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھ نزدیک
تمہارے ہی مال دنیا کے سے تمام ہو جاتا اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہی خزانون رحمت کے سے باقی رہنے والا ہی صوفیہ وجودیہ کہتے ہین کہ جو عین ہی اعیان موجودہ
سے فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا ہی ایک من حیث الحقیقت ہی کہ عبادت ظہور نور حق سے ہی صور مظاہر ممکنات ہین اور اسکو تجلی شہودی کہتے
ہین دوسرے من حیث التشخص والتعین اور اس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہین اور خلق بھی نام رکھتے ہین اور تمام اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسی واسطے
منسوب کرتے ہین غیر نظم غیر دکھلاتا بشکل و پوست ہی ؛ مغز و معنے مین وہی یک دوست ہی ؛ اسکا ہی ما عندکم ینفد بیان ؛ اسکا ہی ما عندہ
باق نشان ؛ اعتبار اول و آخر مین ہی جان ؛ اعتبار آخر و اول ہی بیان وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جزا دیوینگے ہم اُن لوگون کو کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقے پر یا تکلیف پر یا آزار کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کر کر فقر پر صبر کیا اور
عہد سے نہ پھرے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ نعیم بہشت ہے یا ثواب دو چند ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے اخلاص سے عمل کرتے تفسیر زاہدی مین ہے کہ اگر
ایک کی انمین سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسی نماز یا روزہ یا زکوۃ یا صدقہ اور ایک ان سو مین سے بہتر اور تمام تر ہو ثواب اُسی ایک کا کہ بہتر ہے تمام
دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کر کر ثواب ہر ایک کا برابر اس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
حَيٰوةً طَيِّبَةً جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان کے ثواب نہین رکھتا پس البتہ زندگی دینگے ہم
اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اس کا پاک ہو یا حیوۃ طیبہ حلاوت طاعت کی ہے یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہے یا عمل صالح
ہے یا عافیت ہے یا رضا بقضا ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ حیواۃ طیبہ بہشت مین ہوگی کیونکہ زندگانی دنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہین سمجھ لیجیے نظم کہ
ہے حیات طیبہ با چار چیز ✦ یاد رکھ اسکو اگر ہے کچھ تمیز ✦ پہلے عرفان خدا ہو اے امام ✦ پھر بحق ہووے تجھے صدق مقام ✦ منہج امر خدا جو ہو وقوف ✦
ماسوی اللہ سے ہو اعراض اے رؤف ✦ حقائق سلمی مین ہے کہ حیوۃ طیبہ استغنا بحق ماسوی حق سے ہے بیت تو اسکا ہوا سے کر اپنا اتنی ہی
ہوش ہے بس ✦ تیرے رافت کو کچھ تجھ بن نہین درکار یا اللہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دیوینگے ہم انکو ثواب
انکا بہتر اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ
ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ اور یہہ امر واسطے استحباب کے ہے بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک
قول امام قرطبی نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ استعاذہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہے اور باقی بیان اسکا اول سورہ
الحمد مین گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہین واسطے اسکے غلبہ اور تسلط اوپر ان لوگون کے کہ ایمان
لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہین اور اوپر پروردگار اپنے کے بیچ دفع وسواس اسکے کے توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے نہین کہ تسلط اس کا اوپر ان لوگون کے ہے کہ دوستی کرتے ہین اسکی اور وسوسہ اسکا قبول کرتے ہین اور وہ لوگ کہ وہ
بسبب شیطان کے شریک لاتے ہین ساتھ خدا کے یا بہ کی ضمیر طرف خدا کے ہے یعنے ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین لکھا ہے کہ جب بعضے احکام منسوخ بھی ہوتے تھے تو کفار
مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سے ٹھٹھا کرتے ہین ایکدن ایک کام کا امر کرتے ہین دوسرے دن اس سے نہی کرتے ہین غالب یہہ ہے کہ اللہ پر افترا
کرتے ہین اپنی طرف سے باتین بناتے ہین یہہ آیت اتری وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت
ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ جانتا ہے اس چیز کو کہ اتارتا ہے ناسخ سے واسطے مصلحت بندون کے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہین کافر
سوا اسکے نہین کہ تو باندھ لینے والا ہے دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا جو یہہ کہتے ہین بلکہ اکثر ان کے نہین جانتے
حکمت نسخ کی اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ کہ اتارا ہے قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہے
پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ تسبیح کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور اعتقاد انکا ساتھ
ناسخ کے راسخ کرے کہ کلام الٰہی جانین اور صلاح اور حکمت اسمین پہچانین وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت کے
ہے اور بشارت واسطے مسلمانون کے ساتھ بہشت کے حدیث مین ہے کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار
توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے جب اودھر سے گذرتے تھے ان کی قرأت سنتے تھے یا طایش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا یعیش یا ملعام یا نحس
یا عداس اور اصح یہہ ہے کہ ابو فکیہہ اسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کلام سیکھ کر ہم سے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۔ اور بیشک ہم جانتے ہین یہہ کہ وہ کہتے ہین سوا اس کے نہین کہ سکھاتا ہی اسکو آدمی یعنے جبر یا ابو فکیہہ سے لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ زبان اس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہین یعنے گمان کرتے ہین طرف اسکے کہ سکھاتا ہی عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن زبان عربی ہی روشن کہ تم باوجود فصاحت کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک آیت بنانے مین عاجز ہو پس یہہ دعوی تمہارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت و بلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہی جھوٹا ہی ظاہر اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے اور نہین تصدیق کرتے کہ اللہ کیطرف سیے ہین نہین ہدایت کرتا انکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت کے اور واسطے اُن کے ہی عذاب درد دینے والا آخرت مین واسطے کفر کرنے کے ساتھ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہی کہ مفتری وہی ہین اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ سوا اس کے نہین کہ باندھ لیتے ہین جھوٹھ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون خدا کے یعنے قرآن کے اور کہتے ہین کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہین جھوٹھ بولنے والے کہتے ہین اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ بیت فی الحقیقت دروغ گو ہین وہی ۔ جو پیمبر پہ باندھتے ہین دروغ ۔ حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوکو جھٹلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے درپے ہوئے جیسے بلال اور خباب اور عمار اور ماں باپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور مانکو زبردست کفر مین ڈالنے لگے لیکن وہ اسلام پر ثابت قدم تھے رنج اٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہان تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بیطاقتی اور ضعف بدن کے سبب بحمل ایذا کا نکر سکے اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہی عمار سر سے قدم تک ایمان سے بھرا ہی اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہی عمار رضی اللہ عنہ روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آپ نے دست مبارک اپنے سے آنسوان کے پونچھے اور کہا اگر پھر اوین تجھے باکراہ تو پھر واسطے اون کے ساتھ اس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اُتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے پیچھے ایمان اپنے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیس اور مثل انکے اللہ کے غضب مین پڑے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اسکا آرام پکڑا ہی ساتھ ایمان کے اور عقیدہ اسکا نہین پھرا جیسے عمار رضی اللہ عنہ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اسکا یا کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے جو خوش ہو کر کفر مین آوے اور اسپر اعتقاد لاوے پس اوپر اسکے ہی غضب اللہ سیے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے اُن کے ہی عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے ارتداد ہی ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم باسبب جانا انکا دین اسلام سیے بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ بسبب اسکے ہی کہ انھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر نعمت آخرت کے اور دوسرا موجب اسکے ہی کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار کو یعنے مرتدون کو اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ نہین کہ مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون ان کے کے تو کہ حق بات نہ سنین اور اوپر آنکھون انکی کے تو کہ نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہین نقصان پانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین کھوکر تہی دست گئے ہین نظم ہاتھ خالی دل پر از حسرت گئے ۔ یہان سے لے دولت نہ کچھ حشمت گئے ۔ کیون نہ غصے مین ندامت انکو ہو ۔ رنج و غم سے یک قیامت انکو ہو ۔ پاس کچھ رکھتے نہین پسمایہ ہین ۔ بے بضاعت بے مدد بے مایہ ہین ۔ آمد اس بازار مین دست تہی ۔ لائی ہی سو سو طرح شرمندہ گی ۔ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کہ ہجرت

کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے خباب اور صہیب اور بلال رضہ پیچھے اسکے کہ ایذا دیئے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا انھون نے اور صبر کیا اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے البتہ بخشنے والا ہے اُن سے گناہ پہلی مہربان ہے توفیق طاعت کی دیگا انکو زمان آیندہ مین يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اُس دن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان اپنے کی طرف سے یعنے ملامت کرتا ہوا اپنے اوپر بستلا گناہ کا رکھیگا مین نے کیون گناہ کیا اور سطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون نکمی یا ہر ایک شخص ہے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور یورا دیا جاویگا ہر انسانکو بدلا اسی چیز کا جو عمل کیا ہے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کیئے جاوین گے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طریق ایک بستی کے کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے والے اسکے آسودہ آتا تھا اسکو رزق اُسکا بافراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف طرف سے فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر ہوئے اہل اس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اسکے کو اللہ نے پہنا وا بھوک کا اور ڈر کا بسبب اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے عمل بُرے ذوق کو استعارہ کیا ہے واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اس چیز کے کہ کسیکو چھپالیوے حاصل یہہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا کہ پانیا انھون نے ضرر بھوک اور ڈر کا کہ اوسکو شامل تھا ابن عباس رضہ نے کہا کہ یہہ مثل اہل مکہ کے واسطے ہے کہ قتل اور غارت سے بے غم تھے جب بعثت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی ان کی ساتھ قحط کے کہ سات برس خشک سالی مین مبتلا رہے مارے بھوکھ کے مردار کھانے لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بد دعا کی سبب سے تھا اور امن انکا بدل ڈالا ساتھ خوف کے کہ مسلمانون کی دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیغمبر انہین سے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جھٹلایا اسکو پس پکڑا ان کو عذاب نے یعنے قحط اور ڈر نے اور حال آنکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے اور جھٹلانے کے لکھا ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ دشمنی ہم مردون نے تم سے کی ہے عورتون اور بچونکا گناہ کیا ہے کہ قحط سے قریب مرگ ہین حضرت نے اجازت فرمائی اکرکے کو غلہ لیجاوے اور یہہ آیت اتری کہ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتو اور بچو کے اس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ نے بھیجا ہوا پیغمبر کا حلال پاکیزہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب مسلمانون کو ہے کہ کھاؤ حلال طیب وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کی اگر ہو تم اسیکو عبادت کرتے یا اسیکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمھارے مردار اور لہو بہتا اور گوشت سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز کی آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھ اسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح ہو فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو محتاج ساتھ کھانے ان محرمات کے ہونہ حد سے نکل جانیوالا ہوا ور نہ دوسرے سے چھین نے والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ بے بس کا مہربان ہے بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین زبانین تمھاری جھوٹھ اور وہ یہہ ہے کہ کہتے ہین یہہ حلال ہے یعنے جو بیت مین بچہ سائبہ کے ہو حلال ہے مردون پر ہمارے اور یہہ حرام ہے یعنے جو گذرا عورتون پر ہمارے اور کہتے ہو کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہے لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے ہمین یہہ امر کیا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ نہین چھٹکارا پانے کے عذاب دوزخ سے قیامت مین مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا مین جسکے واسطے یہہ جھوٹھ باندھتے ہین اور وہ جلدی جاتا

رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا ہمیشہ رہیگا آخرت مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ
قَبْلُ اور اوپر ان لوگون کے کہ دین یہودیہ مین آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھ کہ بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ انعام مین کہ فرمایا ہی
وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الایۃ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا ہمنے ساتھ حرام کرنے ان چیزون کے ولیکن
تھے وہ جانون اپنے کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہون کے مستحق عذاب کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ کرتے ہین گناہ بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہین کرتے پھر توبہ کرتے ہین پیچھے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے
ہین اور صلاح مین لاتے ہین کام اپنے إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہی گناہون کو بسبب توبہ کے مہربان
ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ بندون کی إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار واسطے اللہ کے اور قایم امر اسکے پر سب
ادیان باطلہ کو چھوڑ کر آنیوالا طرف دین حق کے یا تھا ایک امت جامع جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگون مین متفرق یا پہلے
آگ مین ڈالنے سے روے زمین پر سوا اسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا شریک لانیوالون سے جیسے قریش
گمان کرتے ہین اور تھا شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ شکر کرنیوالا واسطے نعمتون اللہ کے اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ قبول کیا اللہ نے اسکو ساتھ نبوت کے اور
ہدایت کی اسکو کہ لوگون کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہی وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہی
یا اولاد صالح ہی یا محبت ہی کہ دلمین عالم کے اسکی ڈال دی سب اہل ملل دوست رکھتے ہین اسکو اور تعریف کرتے ہین یا نسل اسکے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا
یا درود اسپر ملی ہوئی ساتھ درود خاتم انبیا کے کہے کہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید
وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہی واسطے درجون بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اسکی جو دنیا مین
دی حسنات اسکی کم نکرینگے بیچ آخرت کے ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا پھر وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ کہ پیروی کر توحید مین دین
ابراہیم کی کہ پھر آیا تھا سب دینون سے طرف اس کے یا متابعت کر دعوت بحق مین یعنے جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلین موافق فہم ہر ایک کے لاکر
طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر باتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہی کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ ان سے
کچھ کم تھے کہ بحکم انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل اور اکمل تھے ؎ وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل ؛ وہ سب سے ارفع وہ سب سے
اکمل ؛ وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل ؛ وہ تاج ہی فرق انبیا کا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام شرک
لانے والون سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہی کہ کہتے ہین تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے ہین لکھا ہی کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ کے
دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کرین موسی علیہ السلام نے کہا بعضون نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے والون مین بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو
اختیار کرتے ہین کہ اس دن اللہ پیدایش عالم کی سے فارغ ہوا ہی کسی نے کہا کہ اتوار بہتر ہی کہ ابتدا آفرینش خلق ہی اللہ تعالی نے مخالفت اور نافرمانی کی
شامت سے تعظیم سنیچر کی انپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہی إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتے کی
اوپر ان لوگون کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اسکے یہہ تھی کہ کچھ کسب نہ کرین نہ کسی کام مین مشغول ہون شکار نہ پکڑین سوا اللہ کی عبادت کے کچھ نہ کرین اور یہہ تکلیف
بہت شاق تھی زاد المسیر مین ہی کہ موسے علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مارو اسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا پھینک
دیا چالیس دن تک مرغان مردار خوار نے اسکو کھایا وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ
حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے بیچ اس دن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپر ان کے جو پہلے مجھ سے تھے انہون نے اسمین اختلاف کیا اللہ نے مجھے طرف اسکے راہ دکھائی
فلنا الیوم ولليهود غدا وللنصارى بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ اور نصاری کے اتوار ہی اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا ای
محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ بات محکم کے یعنے ساتھ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہ کو دور کرے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
اور ساتھ نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور جھگڑا کر ان سے ساتھ اس چیز کے کہ وہ نیکتر ہی یعنے ساتھ نرمی اور خوشخوی کے لکھا ہی
کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہی اور موعظہ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال واسطے دفع معاندون کے سمجھ لیجئے کہ تین طریقے دعوت کے
بیان فرما کر کہ حکمت اور موعظت اور جدال ہی اشارت طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہی حقیقت وہ کہ بندے کو
بیواسطہ اللہ سے حاصل ہوا اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہوا اور طریقت رعایت ادب ہی پس اول حکمت بیان کی کہ موہبت جزیل بیواسطہ
جبرئیل حضرت پر فائض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہی پھر موعظہ حسنہ کہ رعایت ادب اور نیکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہی کہ طریقت ہی
پھر جدال بطرز نیک کہ مختص بشریعت ہی کہ بنا اسکی تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہی اور توضیح اسکی محتاج دلائل اور حجج کے ہی اور اس
کلام سے دعوت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوائف خواص و عوام پر نکلتی ہی ؎ بھیجا ہی حق نے آپکو کافہ انام پر ؛ دعوت انہونکی
ہی تمام خاص پر اور عام پر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہی داناتر ہی ساتھ اس شخص کے
کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہی اور وہی خوب جانتا ہی ساتھ راہ پانے والون کے اور تجھ پر کہ پیغمبر ہی سوا پیغام پہنچانے کے نہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے مجھے دی ستر آدمیون کو
عوض تیرے مین مثلہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہی تم کو یعنے بدلا لو
تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیئے گئے ہو تم ساتھ اسکے یعنے ایک کو مثلہ کیا ہی تم بھی ایک کو کرو نہ شتر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا نہ دو البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنیوالون کے بدلا لینے سے وضع مظہر بجائے مضمر مخبر بنائے حق ہی اوپر ان کے کہ صبر کرتے
ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے
اور نہین صبر تیرا ساتھ توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر پھر جانے کافرون کے تجھ سے یا اوپر غلبے کفار کے اوپر لشکر تیرے کے وَلَا تَكُ
فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ تحقیق اللہ ساتھ ان
لوگون کے ہی کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہ سے اور ساتھ ان لوگون کے ہی کہ وہ احسان کرنیوالے ہین یعنے موحد اور مخلص ہین سمجھ لیجئے کہ تقوی اشارت بتعظیم خدا ہی
اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہی بخلق کبریا اور یہہ دو صفتین مدار کار اسلام و ایمان ہین ؎ احسان سے خلق ہوتی ہی شاد ؛ تقوی سے ہی دار دین
آباد ؛ جسمین کہ یہہ دونون ہووین واثق ؛ راضی ہی پھر اس سے خلق و خالق ؛ سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا اور عجب شان ہی کہ متضمن تقوی اور
احسان کا ہی تقوی کہ قبول دین اسلام اور ترک و مناہی ہی جامع اتیان جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہی ؛ اور احسان کو نیک کاری بخلق
ماری ہی متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہی ؎ یا الہی تقوی و احسان دے ؛ زندگی و مرگ مین ایمان دے ؛ شرک و عصیان و مناہی سے
بچا دین و دنیا مین تباہی سے بچا قول ثابت پر تو رکھ ثابت مدام کلمہ توحید پر کر اختتام سورہ بنی اسرائیل مکی ہی کہ گمراہ آیتین ہ
وان كادوا ليفتنونك عن الذي اوحينا ۝ آہ ایک سو گیارہ آیتین ہین کوفیون کے قراءت مین اور ایک سو دس بصریون کے قراءت مین ایک ہزار
پانچ سو تینتیس کلمے ہین چھ ہزار ایک سو چھ تیس حرف ہین فواصل اسکی راہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نحل کے یہہ ہی کہ اسکے مقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا

اسکے مطلع مین قصۂ معراج مذکور ہوا بحکم الصبر مفتاح الفرج جو سبب فرح ہجوم ہے بصداق ومن یتوکل اللہ یجعل لہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہی اس سے ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا کہ اسکے مطلع مین ربط غالب ہوا ۵۵۵۵۵

| سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ومی مائۃ واحدی عشرۃ |
|---|---|---|

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاکی اور بے عیبی ہے اسکو کہ واسطے کرامت کے لیگیا بندے اپنے کو ایکرات یعنے ایک آن رات کی مین مسجد حرام سے اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ طرف مسجد دور ترکے سے کہ بیت المقدس ہی وہ جو برکت دی ہمنے گرداگرد اوسکے کو کہ زمین شام کی ہی ببرکت دین کی وی کہ مہبط وحی اور مسعد انبیا کیا اور ببرکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہار سے گھیر لیا اور لیگئے ہم اس بندے محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تاکہ دکھاوین ہم اسکو نشانیان قدرت اپنے کی سے کہ آن واحد مین بمکہ سے لاکر بیت المقدس امام انبیا فرمایا پھر وہان سے فوق السما لیجاکر جو کچھ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تحقیق اللہ سبحانہ وہی سننے والا ہی دوست اپنے کو باتین شفقت کی دکھانیوالا ہی آیتین اپنے قدرتکی یا سننیوالا ہی باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے ہین دیکھنے والا ہی مومنونکو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر کے ہی یعنے حضرت شنوا تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا بیناتھے جو چیز کہ انکو دکھاتے تھے بحر الحقایق مین ہی دکھاین ہم نے اپنی آیتین کی مخصوص ہین ساتھ جمال اور جلال ہمارے کہ انہ ہو السمیع البصیر تحقیق وہ شنوا ہی ساتھ شنوائی ہمارے کے بینا ہی ساتھ بینائی ہمارے نظم جمع اسکو جسنے دکھا کر لمعہ اپنی قدرتکا ۞ عرش پر لاچمکایا قدم لمحے مین ہمارے حضرتکا ۞ کے سے اقصی مین لیجا جتنے ہین پیمبر سبکو بلا ۞ آپکا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکے امامت کا ۞ فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پہ پھیر ۞ آمد ورفت یہہ دم مین تبھی کیا کھیل ہی اسکی صنعت کا ۞ انکو بلایا شب کو وہان اطلاق امکان بھی تھا نہ جہان ۞ حق ہی حق تھا آپ تہی آپ اور نام تھا وہان کثرتکا ۞ کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر ۞ مجلس تھی نی محفل تھی عالم تھا عجب ایک وحدتکا ۞ سمجھ لیجئے کہ وقت وقوع معراج مین روایات متعددہ ہین اکثر کہتے ہین ربیع الاول مین بارھوین برس نبوت سے ہوا بعض کہتے ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر پر شوال کی گیارہوین تاریخ ہوتا ہی ایک قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہی اکثر محدثین یہی ہین ایک روایت مین سترھوین رمضان کی بارہوین سال بعثت سے ہی اور شب دوشنبہ پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہی اور اصل معراج مین کسی فرقہ اسلامیہ کا اختلاف نہین منکر اصل معراج کا کافر ہی کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہی بیت جو کہ ہین منکر معراج رسول برحق ۞ سخت وہ کور دروغ چین شب یلدا ہین سیاہ ۞ آیت اسری کی نہین سوجھتی ایسی روشن ۞ چشم ہی اور بصارت نہین سبحان اللہ ۞ اور اس باب مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین کہ قریب بحد تواتر پہنچی ہین چنانچہ تیس صحابہ کبار سے حدیث معراج کی روایت کی ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ علی بن ابی طالب عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر عبداللہ بن زبیر عبداللہ بن اوفی عبداللہ بن عامر ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبداللہ انصاری ابی بن کعب حذیفۃ الیمانی ابوسعید خدری ابوہریرہ عباس بن عبدالمطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسامۃ بن زید ابودرداء ہلال بن سعد ابوسلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج مین واقع ہی بعضے کہتے ہین خواب مین ہوا بعضے کہتے ہین بیداری مین بعضے کہتے ہین روح کو ہوا بعضے کہتے ہین جسد کو بعضے کہتے ہین روح اور جسد دونون کو لیکن صحیح یہہ ہی کہ بیداری مین روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسری لعبدہ ہی اسم عبد کا موضوع واسطے شخص کے ہی کہ عبارت جسد بارواح سے ہی اگر روح سے خواب مین ہوتا تو اسری بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے خواب مین ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات مین کیون شمار ہوتا کہ خواب مین تو جو کوئی بہشت کو دیکھے ہوسکتا ہی تیسرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے فرض عشا کی تم مین پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس مین اور وتر تحت العرش خواب کی نماز

محسوب کب ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ جسم بارواح سے گئے اور جانے میں مسجد حرام سے اقصیٰ تک نص صریح ہے انکار اسکا کفر ہے اور اطبا
سموات سے گذرنے میں احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہیں انکار اسکا فسق ہے اور وراسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا یہہ
احادیث احاد سے ثابت ہے انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہے اور مکان میں بھی معراج کے اختلاف ہے ایک روایت
میں ہے کہ فرمایا آپنے میں مکے میں تھا اپنے گھر میں کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حرم میں تھا میں
کبھی فرمایا حجر میں تھا میں ہے مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا خانہ ام ہانی میں تھا میں اکثر محدثین اسیطرف
میل رکھتے ہیں اور تطبیق ان روایات میں یوں ہوسکتی ہے کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان مروہ اور کوہ صفا کے ہے داخل حرم
شریف میں ہے اور کفالت کے وقت ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر میں تھے اسوسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ میں اپنے گھر میں تھا اور اپکو پہلے
مسجد حرام میں لے گئے تھے تا طواف بجالا کر عزیمت بیت المقدس کی فرماویں اس جہت سے حجر مسجد میں فرمایا واللہ اعلم بالصواب پس سب روایتوں کی تطبیق
دیکر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب میں تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ اسکا تفصیل وار کتاب علاحدہ میں لکھا گیا اور یہاں بطور اختصار
تحریر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشا کے گھر میں ام ہانی بنت ابی طالب کے تہیہ خواب میں تھے کہ جبرئیل باسرخدا براق لیکر آئے کہ سفید رنگ دراز خمار سے
کوتہ بغل سے تھا اور قدم اسکا منتہاے نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ اسکا یاقوت سرخ کا قوایم زمردسبز کے دُم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کا دو نون
رکابین یاقوت سرخ کی لگتی تھیں پیشانی پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا **نظم** براق برق جولان مہر طلعت باد پیمائی ؛ سبک رفتار خوش ہیئت
سراپا شکل زیبائی ؛ فرشتہ خو قمر افسر ملمع بال و عنبر دم ؛ قرنفل لوئے و خور پیکر مرصع بال و لولوسم ؛ سریع السیر مردم رو نمزین زین فلک پیما کثیر الخیر
عنبر بو بحسن آئین ملک آسا ؛ پس حضرت آواز پر جبرئیل سنکر اُٹھ بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو سلام کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تا کہ مکرم
فرماوے ایسی کرامتوں سے کہ کسی کو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سناء خطر اگذرا قلب میں کسی بشر کے ہرگز اٹھنے تیار ہوجئے ؛ **بیت**
شب قدر وصل سے یہہ نہیں خواب کی ہے یہہ شب ؛ کہ براق ہے مہیا فاذا فرغت فانصب ؛ پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمردسبز
پاؤں میں پہنائیں اور کر بند یاقوت سرخ سے کر باندھی اور تازیانہ زمردسبز کا ہاتھ میں دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑ آپکا بیت الحرام میں لائے
**بیت** کون لایا کس کو لایا کسنے بلوایا ہے واہ ؛ داعی ایسا مدعو ایسا یار ایسا چاہئے ؛ اور آب زمزم سے نہلا کر سینہ بے کینے کو شق کیا اور قلب مطہر کو آب حکمت
و علم سے پر کیا آپنے سات طواف وداع ادا کر کے حطیم میں لحظہ جلسہ استراحت فرمایا پھر جبرئیل نے براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپ کو سوار کیا
اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار یسار براق کے مشعلین نور عرش کی روشن کئی ہوئیں رکاب سعادت میں چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے کہا چھوڑ دیجئے
یہہ امور ہے جانتا ہے جہاں جاتا ہے آپ نے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا جبرئیل نے آپ کو وصیت کی کہ اگر راہ میں آواز ہوا التفات نہ کیجو اور جواب کسی کے
پکارنے کا نہ یجو اور مجھے بیت المقدس میں دیکھو گے جب آپنے تھوڑی راہ طے کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مت شتابی کر
کہ تو راہ بھول گیا آپ نے بموجب وصیت جبرئیل کے التفات نہ کیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پس پشت سے آئی لیکن آپ نے جواب نہ دیا پھر ایک عورت زیور پہنے ہوئے
براق کے آگے کھڑی ہو کر کہنے لگی کہ ایک ساعت توقف کرو یا محمد کہ آپ سے کچھ سروکار ہے اسکی طرف بھی نہ دیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے ایک پیالہ ایک
کہل ایک جوان پیر اور کہل کو نہ دیکھا جوان پر نگاہ کی آپ نے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست میں اور قدح خمر دست چپ میں آپکے
دیا شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونوں پیئے آپنے اور طیبہ اور طور سینا اور سولہ عیسیٰ میں اتر کر دو گانہ ادا
کیا پھر ملے ایک شخص کو دیکھا کہ پشتارہ ہیزم کا باندھتا ہے اور طاقت اٹھانے کی نہیں رکھتا اور اسپر اور لکڑیاں رکھتا ہے پھر ایک کو دیکھا کہ قول کوئے میں

ڈالتا ہی اور خالی نکلتا ہی القصہ مسجد اقصی مین پہنچ کر جبرئیل سے احوال کہا جبرئیل نے کہا اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپکے میل طرف
یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاری تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہو جاتی اسیطرح تیسرے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو امت گبر
اور آتش پرست ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی کمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت دولت
اور بخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپایدار ہی اور جوان عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دو جہان ہی اور دودھ کا قدح جو
پیا راہ مستقیم اللہ نے تمھاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونون جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب بقائے امت ہی تا قیامت
اور پانی سبب شست و شوئی عمل ناسزائے امت ہی اور پشتارہ ہیزم باندھنے والا مرد حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا
اور تہی دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپ کو براق سے اتارا اور فنائے مسجد مین جہان مراکب انبیا کا تھان تھا براق کو ریشم کے دوری سے بہشت کے باندھا
پھر آپ مسجد اقصی مین داخل ہوئے انبیاؤن نے کہ استقبال کو آپکے اترے تھے شرائط تحیات کے ادا کئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین
باخوانک من المرسلین آپنے دوگانہ پڑھوایا پھر جبرئیل ہاتھ پکڑ آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی
ہی کہ ایک سرا اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ نقرہ کا دوسرا طلا کا مکلل ساتھ درر اور یواقیت کے ہی اور دو پر زمرد کے ہین ایسے کلان
کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھب جاوے اسکو معراج کہتے ہین اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب
متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہوئے پل مین اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ٹھونکا کہ ایک دانہ یاقوت کا
تھا مقفل بقفل مروارید اسمعیل فرشتہ دربان وہانکا بولا کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا ساتھ تیرے کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہا تجھے بلانیکو آپکے بھیجا تھا کہا ہان اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتون کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام مین ہین سبوح قدوس
ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھتے ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہی کہا جیسے پیدا ہوئے ہین تا قیام قیامت انکی یہی عبادت ہی حق تعالے
سے طلب کرو کہ تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی حق تعالی نے قیام نماز مین فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپنے سلام
کیا انھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک من نسلی وہان دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے
ادھر دیکھ کر ہنستے تھے ادھر دیکھ روتے تھے آپ نے جبرئیل سے پوچھا اسنے کہا جانب راست در بہشت ہی اور جانب چپ دوزخ بہشت مین اولاد
اپنی دیکھ کر خوش ہوتے ہین دوزخ مین دیکھ کر روتے ہین پھر وہان کے عجائبات دیکھ کر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے اسکا دروازہ بھی اسیطرح
کھلوایا وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جیسے یہہ پیدا ہوئے ہین سر اٹھا کر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہی تم بھی دعا کرو کہ تمھین
اور تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپنے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحیی اور عیسی علیہما السلام سے جا کر ملے انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جا کر دیکھا فرشتے صفین باندھے ہوئے سجدے مین ہین آپنے جبرئیل سے پوچھا انکی یہی عبادت ہی کہا یہی
تم بھی دعا کرو تا تمکو بھی یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہی کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ ان فرشتون نے آپ کے جواب سلام کو
سر اٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑ گئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی آپ کو ساتھ خیر کے پھر یون ہی آسمان چہارم پر
جا کر ادریس علیہ السلام سے ملے انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسی اور آسیہ زن فرعون استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے
اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان تر کے تھے اور عزرائیل کو دیکھا انسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی
میرے جان آسانی سے نکالیو انھون نے کہا کہ جناب الہی سے ستر ہزار بار یہی خطاب مجھ کو آتا ہی اور فرشتون کی جماعت دیکھی کہ دو زانو بیٹھے تسبیح مین مشغول تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے اپنی درامت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالی نے قعدہ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا دروازے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل و یاقوت کے لٹکتے ہوئے منبر زرسرخ کا سنارا سیم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جسے وہ بنا ہی قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریائے شور میں نہاکر دائیے نور دوشن پر ژالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین تا قیامت نوبت انکی دوبارہ نہین آئیگی جیسی بیت المقدس مین امامت انبیا کی کہی تھی ویسی ہی وہان آپ نے امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھ کر آپ نے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دین جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو دونگا پھر آسمان پنجم پر بطریق مسطور کئے اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے مرحبا کہا اور دعا کی انکو ساتھ خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پاؤن کی انگلیون پر تھی آپ نے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالی نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہی نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جاکر موسی سے ملے مرحبا کہا انھون نے اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجھک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شب حضور ہی امتی ضعفای امت کو مت بھولیو اور ایک روایت ہی کہ موسی علیہ السلام سے آسمان چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل کو دیکھا کرسی پر ترازو سامنے دھری تھی ہر کفہ اسکا زمین آسمان سے بڑا تھا ڈنڈی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طومار حساب کے رکھے تھے کہا انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت تمھاری کے کسیکی نہین میزان انکی اثقل موازین امم ہی بیت حال خوشحال اسکا ہی جو آپ کا پیرو ہی گروہ :: اور جو کوئی مخالف ہی اُسے ہی اندوہ :: اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر پہنچے مذکور گئے فرشتون کی عبادت دیکھی وہان کے سب قیام مین مستدل تھے اور حضرت ابراہیم ع سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور وصیت کی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت ہی درخت اسمین لگاوین آپ نے کہا کیونکر لگاوین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرۃ المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت ساق سکی زر سرخ کی شاخین اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے اسپر ہین کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپائے ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ایک شاخ اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھ برس کی راہ بلند تھی اور شاخ پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت آسمان کے تھے اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی ہزار سالہ راہ تھی وہان مقام جبرئیل کا تھا آپ نے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا آپ سے جبرئیل نے کہا یہہ سلسبیل ہی اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریائے نور روان اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو برس راہ دراز تھی اور پشت پر ہاہی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۔ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالی نے دس ہزار سال پہلے خلقت آدم سے پیدا کیا ہی اسنے آپکے تعظیم کے لئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا پھر آپ کو بغلمین لیکر کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ تمھین اور تمھاری امت کو برکت رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساتھ لاکھ قفل نور کے سے کہا کہ اسمین برات ہی صائمان امت تمھارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی آپنے ہاتھ پکڑکر اٹکایا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال الہی سے لرزان ہوئے آپنے اشارہ ہاتھ کا کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم مین طی کر گئی تھی قطع کر کر اپنے مقام پر پہنچ گئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ ای حبیب میرے کیا فکر کرتا ہی دراز ی قیامت کا یہان ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل قطع کیا کہ ایک قدم مین لایا تھا فردای قیامت لب ہلانے مین شفاعت کے اگر پچاس سال راہ یکقدم قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ جب سدرۃ المنتہی سے آگے بڑھا مین جبرئیل نے کہا مقدم ہو مین نے کہا تم آگے چلو اسنے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ منی مین آگے ہوا جبرئیل ایک
حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہے کہا جبرئیل ہون مین اور میرے ساتھ محمد ہین ایک فرشتے نے ورائے حجاب سے کہا اللہ اکبر
اللہ اکبر پھر ورائے حجاب سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا
انا فرشتے نے کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ ورائے حجاب سے ندا ہوئی انا ارسلت محمدا فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ورائے حجاب سے ندا آئی
صدق عبدی ودعا لی عبدی انا دعوتھم الی بابی افلح من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر
انا اکبر فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ ندا آئی صدق عبدی لا الہ الا انا پھر ندا سنی مین نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکمل اللہ بک الشرف علی الاولین والآخرین
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرف اور فضل دیا تمکو اوپر اولین اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچایا مین نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم اس خدا کی
جسنے تمکو براستی مبعوث کیا مین کہ اقرب خلق ہون عند اللہ کبھی مین نے اس فرشتے کو نہین دیکھا مگر اوسوقت کہ انکے ہمراہ ہی مین یہان آیا پھر ورائے حجاب سے فرشتے نے ہاتھ
نکالکر مجھے اٹھا لیا جبرئیل کھڑا رہ گیا مین نے کہا جبرئیل چلو اسی مقام پر مجھ سے تخلف مت کرو اسنے کہا ای محمد وما منا الا لہ مقام معلوم نہین کوئی ہم مین سے مگر اسکا مقام
معین ہے کہ وہان سے تجاوز نہین کرتا امشب آپکے احترام کے جہت سے یہان پہنچا مین والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہے مین نے کہا ای جبرئیل مین جانتا تھا کہ تو
ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہے لیکن تو ہنوز مقام ہی مین پابند ہے پھر مین تنہا روان ہوا حجاب بہت ظلمت اور نور کے قطع کیئے جب ستر حجابون سے گذرا کہ
ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور غلظت بھی ہر حجاب کے پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سوار کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا
اسپر سوار ہوکر پایہ عرش مجید تک پہنچا مین اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا جب جبرئیل میرے ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اب وقت میرے خدمتگاری کا ہے قدم مین نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھا کر مجھے لیچلا پہنچا دریا ہائے آب سے گذار دریا ہائے آتشین سے اتار حجابون تک پہنچا
کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا رخصت ہوا پھر اسرافیل نے آکر شرائط تعظیم بجا لاکر اپنے بال پر بٹھا کر اول حجابون سے گذارا پھر سات دریا پیش آئے ہر ایک کا پہنا
ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا انسے پار ہوا تو پھر آواز تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غایب ہوا کہ گویا دونون جہان
عظمت خداوندی مین مضمحل اور متلاشی ہوگئے پھر اسی ہزار حجابون پر پہنچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کرون ساری عمر دنیا کی صرف ہو تو اسکا ادا نہ یک حرف ہو اسرافیل نے
اپنے پرون پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اسے بھی قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہان اسرافیل عذر خواہ ہوکر مرخص ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ بسیط
نور ہے رخشان تسبیح تہلیل خوان آوازہ تسبیح اور غلغل تہلیل اسکے سے تمام ملکوت گونج تا ہے اسپر مین نے قدم رکھا اسنے بیک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچایا پھر
ہیبت کے حجاب پیش آئے انمین سے ستر ہزار حجاب زر کے تھے پھر ستر ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار
حجاب نور کے پھر ستر ہزار حجاب ظلمت کے پھر ستر ہزار حجاب آب کے پھر ستر ہزار حجاب آتش کے پھر ستر ہزار حجاب باد کے اور دل ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی
رفرف پر سواران سب حجابون سے پار ہوکر پردہ دار عرش پر پہنچا مین ستر ہزار پردے دیکھے ہر پردے کی ستر ہزار طناب تھی ہر طناب ستر ہزار فرشتون کے
گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک ستر ہزار سالہ راہ تھی اور یہ پردے بعضے مروارید سفید کے
بعضے یاقوت سرخ کے بعضے اور جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستر ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردون سے مجھے
گذارا یہان تک کہ درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہ گیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہوگیا پھر ایک صورت اسپ کی ایکدانہ مروارید کی
بنی ہوئی تھی تسبیح خوان منہ سے نور افشان اسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کرکر اس پردے سے گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب مین حجاب کبریا کو پہنچا
وہ بھی ناپدید ہوگئے مین بے سواری رہ گیا خطاب آیا کہ ای حبیب میرے درگذر نگاہ کی مین نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا اُدْنُ مِنِّي یعنے نزدیک ہو

مجھ سے ہر بار کہ ساتھ اس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم مین اسقدر مسافت طی کرتا تھا جسقدر زمین سے وہان تک غرض ہزار بار
خطاب ادن منی سنا وہان سے مرتبہ دنی کو پہنچا پھر درجہ فتدلی کا پایا وہان سے خلوت خانہ قاب قوسین او ادنی کو گیا اور محرم اسرار
فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہوا نظم دیکھا جو وہ عقل مین نہ آوے ؛ نی وہم نہ درک مین سماوے ؛ اللہ سے سنا کلام قدسی ؛ پہنچا یا یہان پیام
قدسی ؛ بے پردہ و بے نقاب دیکھا ؛ اللہ کو بے حجاب دیکھا ؛ نظارہ کیا اسی نظر سے ؛ دیکھا اسے اپنے چشم سر سے ؛ جو راز و نیاز وہان ہوئی
تھی ؛ ہے اسکا بیان یہان سے باہر ؛ ہے اسکا نشان نشان سے باہر ؛ اور شمہ اس مقام کا تفسیر آیت دنی فتدلی مین انشاء اللہ لکھا جاویگا نظم محمد
سید کونین صاحب تاج لولاکا ؛ کہ جسکے قد پہ ہے کیا چست و زیبا خلعت اسری کا ؛ ہوا وہ زیب صدر بارگاہ قدس وہان جاکر ؛ جہان کے چوبدار
مین نہین رتبہ ہے موسی کا ؛ نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے ؛ ظہور دو جہان سایہ ہے جس شہ کے سراپا کا ؛ اٹھایا یہان قدم اور جاکے رکھا عرش
اعلی پر ؛ تصور کے برون ہے سر دنی کا اور تدلی کا ؛ مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے ؛ بیان ہے مرتبون مین قاب قوسین ایک ادنی کا ؛ اور
اللہ تعالی نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر میرے دھر کر علوم اوایل اور اواخر کھول دیئے بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمل لوگون سے
نہ ہو سکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا ۔ اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت کی پھر امر فرمایا کہ ثنا کہہ مین نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصلوات والطیبات
حق تعالی نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ پھر مین نے کہا السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے
یہہ رتبہ میرا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ منقول ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے
مراجعت کرتا ہے کچھ تحفہ دوستون کے واسطے لیجاتا ہے تم یہہ کلام میرا اور اپنا اور ملائکہ کا لیجاؤ تاکہ امت تمہاری نماز مین پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو سمجھ لیجئے
کہ تین چیزین آپنے عرض کین تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزین ملین سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت کو جمع لائے کو سمجھا جائے
کہ ابدالاباد تک ترقی اور تزاید مین ہے ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہے خصوصا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپکے سے زمین و زمان مین
مشرق سے مغرب تک اطراف و اکناف عالم مین غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑ گیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ اور تیری امت پر پچاس وقت نماز اور چھ مہینے کے روزے
مقرر کیئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اس کے واسطے بہشت ہے جو انکار کریگا اور شرک لائیگا اسکے واسطے دوزخ ای محمد
سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر سچ حق امت تیرے کے ای محمد تو گرامی تر ہے نزدیک میرے تمام خلقت سے تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتون سے مکرم فرماؤنگا
کہ تمام خلائق تعجب کرینگی نظم ای محمد در یکتائے صفا تیرے لئے ؛ مین نے پیدا ہی کیا سب کچھ سما سے تا سمک ؛ دو جہان اور تین روحین چار
عنصر پانچ حس ؛ چھ جہت اور سات کوکب آٹھ خلد اور نہ فلک ؛ پھر واسطے سیر بہشت اور دوزخ کے ارشاد کیا مین نے بہشت کا مکان دیکھا اور عجائبات
وہان کے مشاہدہ کیئے پھر دوزخ کے در کے دیکھے بعد سیر کے بارگاہ معلی مین حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا مین نے الہی
ان نعمتون کا بھی شمار تو ہی جانے جو بہشت مین ہین اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ مین ہین ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھ ایمان اور نعیم جنان کے
دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت رخصت کے کئی نصیحتین کین اول یہہ کہ تجھ کو جب کچھ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اسدم مین تجھ سے
تیرے نفس سے زیادہ تر نزدیک ہون دوم یہہ کہ دعائے مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہین اور البتہ مستجاب
ہے اگرچہ کافر ہو سوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور نہ ہو اور اس سے آرام مت پکڑ اور اسپر فخر مت کر کہ جانیوالی ہے
کسی سے اسنے وفا نہین کی مین نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہون مین اور تجھ ہی سے ڈرتا ہون مین اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہون مین

عہ جو ناز و نیاز وہان ہوئی تھی ؛

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تونے ہی پیدا اور مشرف بہ نبوت فرمایا پھر خطاب ہوا ای محمد نمازین وقتون مین ادا کیجو اور امر معروف اور نہی منکر افشا کیجو کہ قوام دین اسی پر ہی
اور آجکی رات جو دیکھا سنا ہی اپنی امت سے بیان کیجو مین نے کہا الہی میرے قول کی تصدیق کون کریگا فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ القصہ شرایط آداب کے بجالا کر مین
رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجالایا پھر کروبیون پر گذرتا ہوا اطباق سموات پر اترا موسی سے انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھون نے پوچھا کیا
فرض ہوا تمپر اور تمھارے امت پر مین نے بیان کیا انھون نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار کے نہوگی مین نے جناب
الہی مین جاکر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسی نے دم بھیجا پھر مین گیا پھر بھیجا پھر مین گیا یہان تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین
رہ گئے آواز ہوا اطباق سموات اور اقطار زمین مین کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیون پر پانچ وقت کی نماز دن رات مین اور مہینے کے روزے سال مین اور ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسی ع م نے کہا کہ یہہ پانچ نمازین بھی بخشوا آؤ اور تیس روزے پھر گیا مین لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کرون حق تعالی نے
خطاب فرمایا کہ ای محمد جو کوئی یہہ پانچ نمازین پڑھیگا وقتون مین انکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھ سے تو پچاس نماز کا ثواب
جو پہلے مقرر ہوئی تھین کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اول معین کیئے تھے دونگا اور بعضے روایات مین ہی بمقتضائے من جاء بالحسنة فله عشر
امثالها ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا اور جو ایام ستہ شوال ساتھ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینونکا اور دیکر تمام سال کے روزونکا ثواب
عنایت کرونگا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ مین نے جب تخفیف ان پانچ مین نہ چاہی ندا آئی کہ فرائض کی ثقل مین نے بندون سے اٹھائی پانچ نمازین تجھ پر اور
تیری امت پر رکھین پچاس جو ازل مین لکھ دین تھین وہی ہین کہ پانچ حال مین ہین اور پچاس حال مین پانچ حساب مین پچاس ثواب مین پانچ تکلیف مین پچاس تشریف
مین پانچ شمار مین پچاس اسرار مین **بیت** واہ کیا لطف ایزدی ہی یے :: پانچ مین دے پچاس کے درجے :: اور کیفیت نزول مین آپکے اختلاف ہی بعضے
کہتے ہین جبرئیل کے پرون پر اطباق سموات سے اتر کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور حذیفہ رض سے روایت ہی کہ جانے آنے مین براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے ہین کہ
جانے مین براق پر گئے اور آنے مین بے براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے مین اظہار کرامت تھی اور لانے مین بے براق اظہار قدرت اور بعضون نے طریق نزول مین لکھا ہی
کہ جب آپنے یہہ الطاف و کرم الہی اپنے حق مین مشاہدہ کیئے شکر گذاری مین منعم پر کے محراب مشاہدہ مین سجدہ بجالایا سر سجدہ سے جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر
کہ جس سے اٹھ کر تشریف لے گئے تھے پایا ہنوز جامہ خواب گرم تھا آب وضو جنبش مین تھا مقام سجدہ حطیم مین عرق پیشانی سے تر تھا **بیت** جانے اور آنیکا تھا وہان
ایک زمان :: آمد و رفت آپ کی تھی توامان :: صبح کو آپنے مجلس شریف اپنے مین سارے مشاہدات شب کے بیان فرمائے پہلے ابوبکر صدیق رض نے بلا شک و شبہ تصدیق
کیا صدیق پر بصدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانون نے اقرار کیا سزاوار سعادت ابدی ہوئی کافرون منافقون نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے **بیت** جسنے اقرار کیا
اہل سعادت سے ہوا :: جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا :: یہہ ہی قصہ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکال کر بطور ایجاز و اختصار بیان ہوا اب چند امثلہ
واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کرکے کہ وقوع معراج مین شک لاتے ہین مذکور ہوتے ہین تمثیل اول جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھ ستھ کرہ ارض برابر ہی اور لمحہ مین کئی
ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہی جب ایسے بڑے جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عند العقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر مجردہ ملکی استفادہ
نور وجود اسکے سے کرتے ہین بامداد سبحان الذی اسری اگر پارہ شب مین بام ہفت آسمان سے گذر کر بمقام دنی فتدلی ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم
جادوگر کشمیر کے باوجود اس خبث ضمیر کے خم کا مرکب بنا چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر مین حدود کشمیر سے لے کوہ دماوند
سیر کر آتے ہین جب کہ خم کی سواری سینگھ کا کوڑا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت مین طی ہو تو پھر جب راکب سید المرسلین ہو
اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت و زبرجد خلد برین اور رہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے اسرافیل مہین اور پرندہ حضرت رب العالمین تو
طرفة العین مین مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچنا کیا عجب ہی **بیت** ساحرونکا ہووے قابل اور نبی کا جو نہو :: حیف ہی اسکے خرد پر کیونکہ ملعون وو نہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تمثیل سیوم ابلیس کہ بدترین خلق ہی لمحہ مین شرق سے غرب تک پھر آتا ہی جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور مین آئے تو اس بہترین کائنات سے
ایک آن مین زمین سے عرش تک طی کرنے مین کیا شبہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسی عم آسمان چہارم پر اور ادریس عم سیر سموات کر کر بہشت مین داخل ہوئے
جسم اور روح سمیت اور یہہ دونو واقعی نص سے ثابت ہین پھر پیغمبر ہمارے گو کہ بمراتب اُنسے رفیع الشان ہین کیا مانع ہی کہ آسمان پر جاوین اور پھر
آوین تمثیل پنجم چوب تر کہ بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہی باز کے پانون مین باندھتے ہین کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے لیکن اگر وہ چوب
تاب آفتاب مین خشک ہو جاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہی اُس سے زائل ہو تو پھر باز کا پرواز کرنا کیا عجب ہی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہباز قضائے انا
من نور اللہ کے تھی آشیانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مین نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انا انا بشر مثلکم قدم کرم آپ کے مین باندھی تھی تا اُس ثقل
نفسانیت کے سبب امت مین قرار پکڑین پھر جو تابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہوئی جسم روح سمیت فوق العرش پرواز کر گیا اسمین اجنبیا
کیا ہی تمثیل ششم بازیگر بیضہ مرغ مین سوئی سے سوراخ کر آلایش نکال شبنم بہر سوراخ موم سے بند کر دھوپ مین رکھتے ہین آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو رکاب ہوا
قدم دھر قصد عالم بالا کرتی ہی اور مع بیضہ اوڑنے لگتی ہی یون ہی سمجھ لو کہ وجود با وجود محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیضہ مرغ لاہوت تھا مشعبدان تقدیر ازلی نے
بصنعت لم یزلی سوزن تشریح الم نشرح لک صدرک سے سینہ بے کینہ مین سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی مین رکھا
جب حرارت عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اسری سے قصد ہوا کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے اڑکر سریر منبر دنی فتدلی پر جلوس فرمایا
**بیت** جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہی ؛ جذبۂ شوق سے البتہ کھچا جاتا ہی ؛ تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہی کہ دو چیز جو غالب مغلوب بہم ہون
تو حکم غالب کو ہی جیسے دودھ اور پانی ملا کر کسی لڑکے کو پلائین اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہی والا نہین ایسے اگر آب دہن خون آلودہ نکلے تو حکم غالب
ہی اگر خون غالب ہی تو ناقض وضو ہی والا لا اسیطرح نقود مین اگر نقرہ غالب ہی حکم جید کا ہی اور غش غالب ہی حکم کھوٹے کا ہی اس نہج کے مسائل شرعیہ
بہت ہین اسی پر قیاس کیجئے جب روح پر فتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کر کر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمین جائے تعجب کیا ہی
**بیت** غلبہ روح سے تن مین جو لطافت آئی ؛ اڑ گیا عرش سے بھی فوق یہہ رفعت پائی ؛ تمثیل ہشتم روایت ہی کہ جب روح بندے کے بدن سے نکلتی ہی تو بعضے
روح طرفۃ العین سے بھی کم مین آسمانون کو طی کر ساق عرش پر قندیل مین متمکن ہو جاتی ہی پھر جسم لطیف آپکا کہ کروڑون درجہ روح سے پاک ہی اگر لمحہ مین مسافت
کون و مکان طی کر کر بالای عرش مجید پہنچے کیا بعید ہی تمثیل نہم منکرین کوتاہ نظر نہین دیکھتے کہ نور باصرہ انکا کھولتے ہی آنکھ احساس سیارات فلک ہفتم کرتا ہی
پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور دیدہ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہی اور لاکھ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہی اگر ایک آن مین قطع مسافت
زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہی تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام ہی ایکدن رات مین دورہ اپنا تمام کرتا ہی کہ مقدار مسافت
اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہین کر سکتی پھر وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہائے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہی جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو لمحے مین
تاج تارک افلاک اور ہمائے ہوائے اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے **بیت** دیکھ ان کے بدن کی چالاکی ؛ چرخ کی عقل چرخ کھاتی ہی ؛ حاصل کلام
یہہ ہی کہ واقعہ معراج واسطے تبیین بدایع حکمت اور اظہار صنایع قدرت کے ہی اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجائب اور غرایب مصنوعات مین نظر کرے
تو یقین جانے کہ کمیت خواص اور کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات مین ساتھ یک صورت معین اور ہیئت مخصوص کے جز ادراک عقل جزوی سے باہر ہی بلکہ
تمام وقایع عالم کے قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدی کے سبب مستنکر اور مستبعد نہین معلوم ہوتے مثلا اپنے ہی وجود مین کہ عالم صغیر ہی تامل سے دیکھے
کہ نقش بدیع فطرت کسکے صنع قدرت نے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے وجود مین کون لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور تقاسیم اعضا اس ترکیب ترتیب سے
کسنے کی اور قندیل مظلم قالب شعشعۂ مصباح حیات سے کسنے روشن فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کسنے دئے غرض یہہ سب کچھ صنایع قدرت کاملہ الٰہیہ ہین کہ عقل

Digitized by Sarayu Foundation Trust, Delhi and eGangotri

ادراک سے ہر ایک کے قاصر ہی مصرعہ جو کام خدا کا ہی سو ہی عقل سے باہر ۞ سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیلات واسطے ظاہر بینوں کے ہین اور اہل باطن کے واسطے کچھ مثال
تمثیل درکار نہین وہ خود ایسے معاملہ مشاہدہ کرتے ہین حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ اکثر مین بعد نماز صبح کے اذکار سے فارغ ہو مراقبہ کرتا ہون اور اس
عالم سے نکلکر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھہ دن گذارتا ہون ہر دن
پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایکماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون اور ادائے موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہون پھر جب مراقبے سے سر اٹھاتا ہون تو آفتاب
طلوع ہوتا ہی نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک مریدون حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ مین نہانے کو گیا
غوطہ جو لگایا ہندوستان مین نکل آیا وہان متاہل ہوا فرزند وجود مین آیا مدت عمر گذاری پھر دوسرے بار آپ کو دجلہ مین دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر پہن کر خانقاہ
جنید مین حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی دن کے وضو مین مشغول تھے اور یہہ بھی شیخ نے فرمایا ہی کہ سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہی تو ایکدم مین ہزار سالہ عبادت طاعت
کر سکتا ہی اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہی کہ یک نفس روندہ باطن کا ہزار سالہ عامہ سے بہت بزرگ ہی ایکساعت مین صد بار ختم قرآن کرتے ہین آیتہ آیتہ حرفا
حرفا اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ قدم مبارک رکاب مین لاتے پہلے اس سے قدم دوم رکاب ثانی مین ڈالین تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب
آپ کی امت والونکا یہہ مقام ہی تو اس فخر اولین اور آخرین کے معراج مین کیا کلام ہی **بیت** روح پہ انکے ای خدا بھیج ابد تلک مدام تازہ بتازہ سو
صلوۃ لاکھون ہین نو بنو سلام ۞ باقی رہے یہان کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف مین لکھتے ہین اب وہ بیان ہوتے ہین اول یہہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا مین پہلے تنزیہ نفایس سے فرمائی + + + + اور تنزیہ نقایص سے وقت ذکر نقایص کے ہو نہ کہ ذکر معراج مین جواب اسکا یہہ ہی کہ شبہ کران
کور باطن وقوع معراج مین انکار کرتے تھے اور جسم سے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالی کو قادر اس امر پر نہین سمجھتے تھے اسواسطے پہلے
تنزیہ عجز اور نقصان سے اپنے فرماکر لیجانا اپنے بندہ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ارشاد کیا دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ اسری رات کے لیجانے کو کہتے ہین شب
اسکے مفہوم مین پڑی ہی پھر ذکر لیلا کا کیا فائدہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہی ساتھہ تنکیر کے معنے اسری بعبدہ لیلا عظیما اگر لیلا کو ساتھہ تنکیر کے
نہ لاتے فائدہ تعظیم کا نہ ہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہی کہ لیلا ظرف منصوب ہی تقاضا استیعاب کا کرتا ہی اور حال آنکہ جانا اور آنا اور اطباق سموات سے کہ گذرنا
اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنی فتدلی پر عبور کرنا ایک آن مین رات کے ہوا ہی جواب اسکا یہہ ہی
ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہی لیکن یہان تبعیض شب مستفاد ہی ساتھہ اخبار اور احادیث نبوی کے اور جلالین مین ہی کہ لیلا منصوب علی الظرف ہی
اور اسری سیر اللیل کو کہتے ہین اور فائدہ اسکے ذکر کا اشارہ بتنکیر ہی طرف تقلیل مدت کے خدشہ چوتھا یہہ ہی کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہی اور اکثر روایات
جو خانہ ام ہانی سے آئے ہین وہ کس راہ سے ہین جواب اسکا پیچھے بیان اختلاف مکان معراج مین گذرا اور اعظام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماکر اکرام موسی علیہ السلام
ارشاد کیا کہ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا اور دی ہمنے موسی کو توریت اور کہا ہمنے موسی کو
یا کتاب کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کہا ہمنے انکو یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ مہم اپنی اسپر چھوڑو ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ای ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا
ہمنے یعنے چڑھایا تھا کشتی مین ساتھہ نوح کے مراد سام ہی کہ ہمراہ ابراہیم ع م کہ جد بنی اسرائیل ہین اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی سے کہ تمہارے
ابا کو دی تھی اور شکر اسکا بجالاؤ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین **بیت** اکل و رکوب و لبس و قعود و قیام مین
شکر خدا کرے تھا وہ ہر ایک کام مین ۞ یہہ ترغیب ہی واسطے اولاد کے کہ اقتدا اپنے باپ کی کرکر شکر گذاری مین جناب باری کے سرگرم رہین کہ بحکم لئن شکرتم
لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہی وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب
تورات کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم البتہ فساد کروگے بیچ زمین شام کے دو بار سمجھ لیجئے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے مخالفت کرنا اور حکم ارمیاء علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمانا تھا دوسرا فساد یحییٰ علیہ السلام کا قتل کرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو اوس قصہ کی حق تعالیٰ نے خبر دی کہ تم دو بار فساد کرو گے
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا اور بلندی پکڑو گے بلندی بڑی یعنے سرکشی کرو گے طاعت پروردگار سے اور تکبر کرو گے آفریدگار سے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ
أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونوں میں کا بھیجے ہمنے اور مسلط کئے اوپر تمھارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے
یعنے پیدائش ہماری یہاں اضافہ خلق ہمنے اضافہ مدح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہی اور بعضوں نے کہا ہی جالوت یا سخاریب یا رئیس عمالقہ پس صفت
انکی بیان کی کہ اُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضوں نے کہا ہی کہ مہیب آواز انکی مثل رعد انکھیں مانند برق پس درآئے درمیان
میں گھروں تمھارے کے واسطے قتل اور لوٹ اور اسیر کرنیکے وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہو ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ
الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمھارے دست کو تو کہ غلبہ کرو اوپر انکے کہ تمکو لوٹا مار
اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالوں ہر نوع کے اور کثرت بیٹوں کی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی میں اوس سے کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلا دشمنوں سے لو
إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ اگر بھلائی کرو گے تم بھلائی کرو گے واسطے جانوں اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمھیں کو ملیگا وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اور اگر
برائی کرو گے تم پس وبال اسکا واسطے اسی جان تمھارے کے ہوگا مدارک میں حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے نقل ہی کہ کہا میں نے ہرگز کسی سے نیکی انہیں کی اور برائی بھی
کسیکو نہیں پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھ آدمی کرتا ہی ساتھ اپنے کرتا ہی بیت نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا + نہ جہان سے خود اپنی جا
کیا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونوں فسادوں کے دو سو دس برس تھے بھیجا
قوم طیطوس رومی کو تمہ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ تو کہ برا کردیں وہ لوگ منہوں تمھارے کو یعنے غم کے آثار تمھارے چہروں پر ظاہر ہوں وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ
كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہوں بیت المقدس میں جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمیں پہلے بار یعنے جیسے اول بار قوم بخت نصر نے اگر مسجد کو خراب
کیا تھا ویسے ہی لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا اور تو کہ ویران کریں جس پر غالب آوین ویران کرنا سمجھ لیجیے کہ اس قصے میں
اختلاف بہت ہی اصح اور اشہر یہہ ہی کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام میں صدیق کو پہنچی کہ مرد ضعیف اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے
تھا تو بادشاہوں نے اطراف کے چاہا کہ ملک انہیا چھین لیں اول سخاریب موصل کا بادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونوں کو آپسمیں لڑائی ہوئی دونوں
لشکر تباہ ہو گئے غنیمت انکی بنی اسرائیل کے ہاتھ لگی دوسری بار بادشاہ روم اور ملک طفالیہ اور سلطان اندلس تینوں لشکر جرار کر لیکر آئے ہر ایک اپنی سلطنت
چاہتا تھا آخر آپسمیں جنگ ہوا تینوں لشکر خراب ہو گئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے لی جب پانچ لشکر دنکا مال سباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور عصیان کرنے
لگے حکم تورات سے پھر گئے ارمیاہ کا کہنا نہ مانا یہہ فساد پہلا تھا کہ کیا انھوں نے اور اپنے آپ کو غضب الہی میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے بخت نصر مجوسی کو کہ کاتب
سخاریب تھا اور بعد فوت اسکے کے بادشاہ ہوا تھا بھیجا اسنے اگر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہوا بیت المقدس خراب کی توریت جلا دی
ستر ہزار بنی اسرائیل کو بے پردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کورش ہمدانی یہہ خبر سنکر آیا ۱۲ بہت مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور لایا تیس برس عمارت ولایت
ایلیا میں مشغول رہا کہ جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال و اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق سے کرنے لگے یحییٰ علیہ السلام کو
شہید کیا اور عیسیٰ کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ ساتھ دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ طیطوس نے اوپر غلبہ کیا پھر مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ
لے گیا اور حق تعالیٰ نے توریت میں بعد وعدہ ان دونوں عذاب کے انسے کہا تھا کہ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ نزدیک ہی کہ پروردگار تمھارا بعد عقوبت دوسری کے
اگر توبہ کرو گے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کر دے وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا اور اگر پھر آؤ گے تم بار دیگر ساتھ نافرمانی کے پھر آوینگے ہم تمپر ساتھ
ساتھ عذاب کے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا اور کیا ہی ہمنے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ کہ وہاں ڈال دینگے اور اسمیں سے نکل نہ سکینگے

بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹھانے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیہ اور خواری کے معذب ہوئے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ
لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ یہہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کی کہ وہ بہت سیدھی ہی اور پائندہ تر ہی سب راہون سے کہ امر اور نہی کی ہین وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا اور بشارت دیتا ہی مومنون کو وہ جو عمل کرتے ہین اچھے یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا یعنے بہشت
وَاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور یہہ کہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب
درد دینے والا یعنے آتش دوزخ پس مومنون کو دو بشارتین ہین ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهٗ بِالْخَيْرِ
اور دعا کرتا ہی آدمی بخدا وقت غصے کے ساتھ بدی نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نضر بن حارث ہی کہ عذاب اللہ سے
مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور ہی آدمی جلدی کرنیوالا دعا مین نظم عاقبت کار نہین سوجتا + مانگنے لگتا ہے
شتابی دعا + چین نہ سرا مین نہ ضرا مین ہی + صبر نہ سرما مین نہ گرما مین ہی + وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ اور کیا ہی ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانین
کہ آگے پیچھے آنے مین دلالت اوپر قدرت حق کے کرتی ہین فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہی یعنے اندھیرا کما دیا ساتھ طلوع آفتاب کے
وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہی دکھانیوالی ہر چیز کو تو کہ چاہو تم اسکے روشنی مین
زیادت معیشت مین پروردگار اپنے سے بعضون نے کہا ہی کہ نشانی دن کی آفتاب ہی اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا
نقصان نور ماہ ہی اور لباب مین ابن عباس رض سے نقل ہی کہ پہلے ماہ اور مہر دونون نور مشابہ آپسمین تھے اس سبب سے امتیاز رات دن مین نہ تھا حق تعالی نے
جبرئیل عم کو بھیجا انھون نے منہہ اپنا چاند سے ملا نور اسکا محو ہو گیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت کے یہہ معنی ہوئے کہ نور چاند کا
محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ
سے گنتی برسون کی اور حساب اپنے کامون کا وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيْلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا مین احتیاج ہی مفصل بیان کیا ہمنے اسکو قرآن مین
بیان کرنا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طَائِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگا دیا ہمنے اسکو عملنامہ اسکا بیچ گردن اسکے کے کہ اس سے چھٹکارا
نہین یعنے جو کام کہ روز ازل مین مقدر کئے ہین وہ بسان طوق گردن مین ہین مخلصی اس سے ممکن نہین زاد المسیر مین مجاہد سے منقول ہی کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہی کہ گردن مین
اسکے لٹکتی ہی اور اسمین لکھا ہی کہ شقی ہی یا سعید بعضے کہتے ہین کہ اعراب فال پکڑتے تھے ساتھ اڑنے جانورون کے جانب یمین سے اڑتا تو یمن سمجھتے
تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہان استعارہ فرمایا ہی طایر کو ساتھ ان چیزون کے کہ سبب خیر اور شر کے ہین عین المعانی مین ہی کہ طائر وہ کتاب ہی کہ قیامت کو
اڑکر بندے کے ہاتھ مین آویگی اور فی عنقہ کے معنی یہہ ہین کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے کے ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتَابًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اور نکالینگے
ہم واسطے ہر آدمی کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہی دیکھیگا اسکو کھولا ہوا بتیسان مین ہی کہ آدمی کا نزع کی حالت مین عملنامہ لپیٹ دیتے
ہین اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتَابَكَ پڑھ نامہ اعمال اپنا اور اسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب ہوگا
کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا کفایت ہی نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھ لے کہ تو نے کیا کیا ہی
اور کس سزا کے لایق ہی حضرت امیر کا قول ہی کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا آج دفتر اعمال اپنا سامنے رکھ کر دیکھ کہ کیا نیک اور بد کیا ہی کہ وقت فرصت ہی اور اسکا
تدارک کر کہ کل کو کچھ نہین ہو سکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھ تو سنے اور کہے
اور کام کرے شام کو مجھ سے کہہ دیجو اسنے احوال سارے دن کا اپنے شام کو باپ سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت ہو
اٹھالون اور جو فرماؤ بجا لاؤن لیکن اسکی طاقت مین نہین دکھتا باپ نے کہا اے بیٹے یہہ آگاہ کیا ہی مین نے تجھکو کہ ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایکدن کے حساب دینے کی طاقت تجھکو اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ تعالیٰ کو کیونکر دے سکیگا نظم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا ٭ کیونکر
ساری عمر کا دیگا حساب ٭ کارہائے زشت سے بیچ رافتا ٭ تا جزا کے دن نہووے تو خراب مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ جسنے راہ پائی سیدھی پس
سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے نجات اسیکو ہوگی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر
اپنے کہ گمراہی اسکی اسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا ولید بن مغیرہ لوگونکو
کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھ گناہونکا تمہارے اٹھالونگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ آپ اٹھاویگا نہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین
ہے کہ ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ وہ محمول ہے وصیت نیت پر ساتھ رونے کے اہل اپنے کے یا راضی ہونے اسکے پر پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہے
نہ دوسرے کے اور تعذیب اطفال مشرکان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ مین نہین جائینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا
اور نہین ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہان تک کہ بھیجین ہم پیغمبر انپر تاکہ انکو راہ راست پر بلاوے اور حجت اون پر لازم کرے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا
مُتْرَفِيْهَا اور جب ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین ہم کسی بستی والون کو حکم کرتے ہین ہم دولتمندون اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث ہے
فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيْرًا پس نافرمانی کرتے ہین وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہین بیچ اس بستی کے پس ثابت ہوتا ہے
اوپر اونکے کلمہ عذاب جو ازل مین لکھ لیا ہے پس ہلاک کرتے ہین ہم اور خراب کرتے ہین منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ
مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنون سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن ایکسو بیس برس کا ہے یا ایکسو
چالیس یا ایکسو اسی یا وہ مدت ہے کہ عمر اس زمانیکے لوگون کی تمام ہوگی وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا اور کفایت ہے پروردگار
تیرا ساتھ گناہون بندون اپنے کے خبردار کہ چھپی گناہ انکی جانتا ہے دیکھنے والا کہ خطائین ظاہر انکی دیکھتا ہے لکھا ہے کہ منافق لڑائیون مین مسلمانون کے ساتھ
جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ
جو کوئی ہے پستی ہمت سے چاہتا دنیا شتاب جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہین ہم واسطے اسکے بیچ دنیا کے جو چیز کہ چاہتے ہین ہم نعمتون سے
واسطے جس کسکے کہ چاہتے ہین ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ بیچ آخرت کے يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا داخل ہوگا اسمین
برے حال سے راندا ہوا رحمت خدا سے لایزال سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا
اور جو کوئی چاہتا ہے آخرت کو اور سعی کرتا ہے واسطے اسکے جو حق سعی اسیکا ہے یعنے بہشت چاہتا ہے اور عمل نیک اسکے ملنے کے واسطے بجالاتا ہے اور حال یہہ کہ
وہ ایمان والا ہے پس یہہ لوگ جنمین یہہ تینون شرطین جمع ہین طلب اور سعی اور ایمان ہے سعی انکی قدردانی کی گئی اور مقبول اور پسند کی گئی كُلًّا نُّمِدُّ
هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ہر ایک کو ان دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبیٰ کے ہین مدد دیتے ہین ہم اس گروہ کو اور اس گروہ کو بخشش
پروردگار تیرے کے سے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا اور نہین ہے بخشش پروردگار تیرے کی بند کی گئی مومن سے اور کافر سے مومن کو دو جہان مین ہے
اور کافر کو دنیا ہی مین اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ دیکھ کہ کیونکر زیادتی دی ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا
تنگ یا کسیکو طلب آخرت دی اور کسی کو دنیا کا آہنگ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا اور البتہ آخرت بڑی ہے درجون مین اور بڑی ہے
بزرگی دینے مین یعنے دنیا سے آخرت مین بڑا تفاوت ہے کیونکہ بہشت کا تفاوت ساتھ درجون کے ہے نیچے کے درجہ سے اوپر کے درجہ تک فرق زمین
آسمان کا ہے اور تفاوت دوزخ کا سات درکون کے ہے ہر اوپر کے درکے سے نیچے کے درکے تک اسیقدر مسافت ہے لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا مت مقرر کر ای آدمی ساتھ اللہ کے معبود اور پس بیٹھ رہیگا تو دوزخ مین ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنے موصوف سب برائیون سے چھوڑا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گیا یعنے محروم سب بھلائیون سے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکلفون کے یہہ کہ نہ عبادت
کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم سے ہی اور یہہ نچاہئے مگر اسیکو جسکی نہایت عظمت ہو وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو ساتھہ مان باپ کے نیکی
کرنا سمجھہ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان والدین کے لاکر فرمائی اسواسطے کہ وہ سب قریب ہین وجوہ اور تربیت اولاد مین اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ
اَوْ کِلٰھُمَآ اگر پہنچے نزدیک تیرے بڑہاپے کو ایک اُن دونون سے یا دونون یعنے جیتے رہین یہان تک کہ بوڑھے ہون اور محتاج خدمت تیرے کے ہون
فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ پس مت کہہ انکو اف سمجھہ لیجئے کہ اف بکسر فا ساتھہ تنوین کے اور غیر تنوین کے اور بفتح فا بغیر تنوین کے پڑھا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی
تنگ آتا ہی کسی چیز سے یا اسپر کچھہ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھہ ناپاکی کے ہوتا ہی تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنے والدین سے تنگ مت آ
اور صحبت انکی سے گران خاطر مت ہو وَلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکیگا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونون کے
بات تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنے انکا نام لیکر مت پکار اور بعضون نے کہا ہی کہ انکے ساتھہ اسیطرح باتین کر جیسے غلام گنہگار عاجز ساتھہ میان غصہ ناک
اپنے کے کرے سمجھہ لیجئے کہ نہر ڈانٹنے کو کہتے ہین اور یہہ خدشہ جو واقع ہوتا ہی کہ بعد اُف کے نہر کی کیا حاجت ہی جب اف حرام ہوا تو نہر بطریق اولی حرام
ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد گناہ کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تنہر تاسیس ہی نہ تاکید وَاخْفِضْ لَھُمَا
جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ اور نیچا کر واسطے ان دونون کے بازو ذلت اور تواضع کا یعنے انسے بڑائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت اور تلطف کر مہربانی سے
اوپر انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت مین اور آج وہ محتاج تیرے ہین خدمت مین اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا
اور کہہ ای پروردگار میرے رحم کر ان دونون پر جیسا پالا ان دونون نے مجھکو درانحال کہ چھوٹا تھا مین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت دعائے رحمت کی دل سے حق والدین مین
یہہ ہی کہ اگر مومن ہین تو انکو بہشت مین پہنچا اگر کافر ہین تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی مان باپ کے راضی ہونے مین ہی من رضی عنہ والدہ فانا عنہ
راض پس حقوق سابق انکے ساتھہ حقوق لاحق کے نہ بھلایا چاہئے سمجھہ لیجئے کہ نہی تافیف کی دال ہی اوپر نہی کے ضرب وستم کے اور تمام قسمون ایذا کے اور
نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت اس سے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول مین دلالت النص کہتے ہین اور حقوق والدین کے کلام اللہ مین اور حدیث
قرین حق اللہ مذکور ہین چنانچہ اس آیت مین کہ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ہی اور حدیث الا اخبرکم باکبر الکبائر
الاشراک باللہ وعقوق الوالدین ہین اور حدیث مین ہی کہ رضاء اللہ فی رضاء الوالدین وسخط اللہ فی سخطہما اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایاکم وعقوق الوالدین فان الجنۃ یوجد ریحہا من مسیرۃ الف عام ولا یجد ریحہا عاق ولا قاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جارہ اور حدیث مین
ہی کہ ایک لڑکے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کی کہ میرا مال لیتا ہی آپنے اسکے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر وضعیف تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ
بچہ تھا اور مین قوی مالدار تو جو یہہ چاہتا تھا میرے مال مین سے خرچ کرتا تھا مین خوشی سے دیتا تھا اور اب جو مین ضعیف ہون اور یہہ قوی اور مین فقیر اور یہہ غنی تو
مال اپنا مجھے نہین دیتا آپ روئے اور فرمایا کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنیگا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالک لابیک نقل ہی کہ خالد
جب قید ہوئے تو یحیی پسر انکا بندی خانہ مین قندیل لٹکتا تھا اسمین آفتابہ رکھا آب گرم کر صبح کے وضو کے لیئے لایا خالد نے وضو کیا دوسرے شب قندیل وہان سے دور ہوا
یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل مین رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہین ہوا یحیی نے دونون شب کا
ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہو کر دعا کی کہ الہی جیسا سرد ہی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی گرمی آتش دوزخ سے اسکو بچائیو اور رحم
فرمائیو نظم روز رستاخیز مین چاہے جو چین ؛ تو بھلا دل سے نہ حق والدین ؛ لطف مین انکے عطائے حق سمجھہ ؛ قہر مین انکے جلائے حق سمجھہ
ہی رضا انکی رضائے ایزدی ؛ ہر انکا غصہ ہی بلائے ایزدی ؛ حق نے تجھکو انسے ہی پیدا کیا ؛ نیستی سے دی ہی جو ہستی دکھا ؛ انکے باعث سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئی تیری نمود ؛ تخم انہین کا ہی تیرا نخل وجود ؛ کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید ؛ ہی فتوت اور مروت سے بعید رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ
پروردگار تمہارا خوب جانتا ہی اس چیز کو کہ بیچ جیون تمہارے کے ہی رضامندی مان باپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے والے ساتھ مان باپ کے پس تحقیق اللہ ہی واسطے توبہ کرنیوالون کے عقوق والدین سے یا رجوع
کرنیوالے کے بیچ جناب اسکے کے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دے قرابت والے کو حق اسکا نفقے سے اور حسن معیشت
ساتھ اسکے اور دے مسکین کو اور مسافرون کو حق انکا زکوۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والونکا نفقہ دینا ہی اگر محتاج ہون اور بعضون نے کہا ہی
کہ مراد ذا القربی سے قرابت والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حق اونکا خمس دینا ہی جو اللہ نے مقرر کر دیا ہی تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ نے ایک مرد شامی سے پوچھا کہ قرآن پڑھا ہی تو نے کہا ہان فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین نہین پڑھا وات ذا القربی حقہ کہا پڑھا ہی
کہا کیا تم اہل قرابت ہو کہ خدا نے امر کیا ہی حق دینے کا تمہارے امام نے فرمایا ہان وہ اہل قرابت ہم ہین وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اور بیجا مت خرچ کرنا
مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہین اور اگر ایک دانہ بجائے بد خرچ کرے اسراف ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ
تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بھائی شیطانون کے یعنے مثل انکے ہین شرارت اور مال ضایع کرنے مین عرب والے جو کوئی عادت جس قوم کی کرتا تھا اسکو اسکا بھائی
کہتے تھے لکھا ہی کہ کفار مال اپنا ریا اور سمعہ مین خرچ کرتے تھے اور ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالی نے انکی برائی بیان کی
کہ اسراف مال مین یہ مثل شیطان کے ہین وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا اور ہی شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا پس چاہیے کہ اسکا
کہا کوئی نہ مانے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر تھے جیسے بلال اور صہیب اور جناب رضی اللہ عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز مانگتے تھے اور آپکے پاس
اسوقت وہ نہ ہوتی تھی تو شرم سے منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا
اور اگر منہہ پھیرے تو محتاج اصحابون سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہی تو اسکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے نرمی کی یا دعا کر واسطے
انکے ساتھ آسان کھینچنے کے بوجھ فقر کا لیے یا وعدہ دے انکو لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے وہ کچھ مانگتے تھے اور پاس نہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ
یرزقنا اللہ وایاکم اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ایک زن مسلمہ اور یہودیہ کی بحث ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسی عم سے سخی تر ہین اور موسی عم کی سخاوت
یہہ تھی کہ مال آدہون آدہ کر کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سایل کو دیتے تھے یا نرم باتون سے اسے خوش کرتے تھے القصہ آزمایش کے واسطے زن یہودیہ نے اپنے
بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اسنے آکر کہا کہ مان نے میرے آپ کا پیراہن مانگا ہی آپنے حجرہ مین جاکر کلے سے اتار کر حوالہ کیا اور آپ ننگے بیٹھ رہے بلال نے
تکبیر کہی صحابہ منتظر آپکے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہین آسکتے تھے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ
اور مت کر ہاتھ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنے کے جبتک کہ کھول سکے بیت یعنے دے راہ حق مین مال پاک ؛ جب تلک ہو سکے نکر امساک وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھول دے ہاتھ کو نہایت کھول دینا بیت یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا کہ وہ اسراف اور ہی بیجا فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا پس
بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا بیچ بخل کے پچھتانا یا محتاج اور درماندہ سمجھ لیجیے کہ حقتعالی مرتبہ سخاوت بیان فرماتا ہی کہ درمیان بخل اور اسراف کے
ہی نظم نہ امساک سے ہاتھ گردن مین باندھ ؛ نہ اسراف سے مال سب دے لٹا ؛ میانہ روی کر دلا اختیار ؛ کہ ہیگا یہی راہ اہل سخا ؛ پس
بدلیل خیر الامور اوسطہا راہ توسط اختیار کرنا بہتر ہی اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہی رزق کو
واسطے جسکے چاہے اور بند کر لیتا ہی واسطے جسکے چاہے اور فراخی اور تنگی رزق مین حکمت الہی ہی کہ کوئی طاقت اعراض کی نہین رکھتا اِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھ مصالح بندون اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنی کو ڈر افلاس کے سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے ہین انکو اور تمکو پس غم روزیکا انکے مت کھاؤ کہ بیت جسنے جان دی ہی دیویگا وہ
نان و نان وہی دیویگا جو دیتا ہی جان اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا تحقیق مار ڈالنا انکا ہی خطا بری کہ قطع تناسل اور انقطاع نوع ہی
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق زنا ہی بے حیائی وَسَآءَ سَبِيْلًا اور بری ہی راہ بیت مت زنا کے
قریب ہو کہ وہ سخت بیحیائی ہی اور بدراہی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے
قتل اسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھ حق کے کہ قصاص اسپر لازم ہو یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَنْ قُتِلَ
مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اور جو کوئی مارا جاوے درانحال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے
والی وارث اسکے کے غلبہ اور تسلط کہ قصاص لے قاتل سے یا دیت پس چاہئے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ نکرے یا غیر قاتل کو
نہ مار ڈالے کیونکہ جاہلیت مین دستور تھا کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہین مارتا تھا بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالی نے اس سے
منع فرمایا کہ چاہیئے کہ وارث سوا قاتل کے اور کو نہ قتل کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہی مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھ امر اور
احکام شرع کے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت پہانکے جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمین تصرف کرو مگر ساتھ اس نیت کے کہ شرعًا اور عرفًا وہ
بہت اچھی ہی حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہان تلک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو عہد کو جو آپسمین کرتے ہو یا عہد کو اللہ کے کہ احکام
شرع ہین بجالاؤ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تحقیق صاحب عہد کا ہی سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہی کہ اللہ تعالی کے عہد مین
جوارح انسان پر ہی کہ آداب نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ ادائے فرائض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب سے دور نہو اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ
ماسوای نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا بیت راہ مین تیرے یکقدم کسکو ہی تاب چل سکے ؛ عہدہ عہد سے تیرے کیونکہ کوئی نکل سکے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ اور پورا کرو ناپ کو جب ناپو تم واسطے اورون کے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا یہہ بہتر ہی تمکو خیانت سے اور نیکتر ہی بازگشت مین وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل اس چیز کے کہ نہین تجھکو ساتھ اسکے خبر
یعنے کہ ان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا مین نے جبتک نہ دیکھے مت کہہ کہ دیکھا مین نے جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا مین نے محمد بن حنیفہ رض نے کہا ہی
کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین کہ گواہی جھوٹی مت دے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک
انمین کا ہی نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے انسے پوچھینگے کہ صاحب تمہارے نے تم سے کیا کیا یا کان سے پوچھینگے کہ تو نے کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھ سے
پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تو نے کیا جانا اور کیون جانا بیت غیر حق نی سن نہ دیکھ اور نی سمجھ ؛ اس سے چھٹکارا تو وہان پا جائیگا
کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھ گوش و چشم و دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑون کو از روئے درازی قامت کے
یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اسکو تکبر کرنا اور اکڑنا کیا چاہیے بیت اکڑ کے مت پانون رکھ زمین پر نہ اس تکبر سے پاک ہوگا
دلا تو رہ خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا كُلُّ ذٰلِكَ سب یہہ لا تجعل مع اللہ سے یہان تک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوئے ابن عباس رض نے کہا ہی کہ یہہ
الواح موسی مین لکھے تھے كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہی برائی انکی یعنے جو بہتان ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى
اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہہ جو گذرا احکام سے اس چیز مین سے ہی کہ وحی کیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہی اسکا ضرور ہی
اور عمل کرنا اسپر مامور ہی وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا سمجھ لیجئے کہ مطلع اور مقطع ان احکام کا توحید کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام توحید ملک علام ہے اول مین نہی شرک سے فرماکر نتیجہ اسکا جو دنیا مین اسپر مترتب تھا بیان کیا کہ فتقعد مذموما
مخذولا اور آخر مین جزو عذاب اسپر متفرق ہوگا آخرت مین وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک لاویگا فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے
دران حال کہ ملامت کیا گیا ہوگا فرشتون اور مومنون سے راندہ گیا ہوگا دوزخمین اور دور رکھا گیا رحمت حق سے سمجھ لیجئے کہ بعد نہی شرک سے عتاب ان
لوگون کو فرماتا ہے جو فرشتون کو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین افاصفٰکم ربکم بالبنین واتخذ من الملائکۃ اناثا کیا پسند کیا
تمکو پروردگار تمہارے نے ساتھ بیٹون کے اور پکڑین واسطے اپنے فرشتون مین سے بیٹیان خلاف عادت تمہارے کے کہ تمکو بیٹون سے عار آتی ہے اور بیٹون سے
فخر انکم لتقولون قولا عظیما تحقیق تم کہتے ہو بات بری کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف اللہ سبحانہ کے اور اپنی جان کو اسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی
طرف ٹھہراتے ہو اور بری کو اسکے جانب بتاتے ہو ولقد صرفنا فی ہذا القرآن لیذکروا وما یزیدہم الا نفورا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس
قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ نصیحت پکڑین اور سمجھین اور نہین زیادہ کرنا انکو تکرار اس بات کا مگر نفرت اور رمیدگی حق سے قل لو کان معہ الہۃ کما یقولون
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوتے ساتھ معبود برحق کے معبود اور جیسے کہتے ہین کافر یا جیسے کہتے ہو تم اے مشرکو تحتانیہ سے بھی قرأت ہے اذا لابتغوا
الی ذی العرش سبیلا اسوقت البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اسکا کرتے جیسے ملوک کرتے ہین حاصل یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے ان کے
عیب اور برائیون کی آیتین اتارین اگر وہ خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جھگڑتے اور عجز اور برائیون اپنے کی نفی کرتے سبحانہ وتعالی عما
یقولون علوا کبیرا پاک ہے وہ اور برتر ہے اس چیز سے کہ کہتے ہین بلند ہے بڑا تسبح لہ السموات السبع والارض ومن فیہن تسبیح
کرتے ہین واسطے اللہ کے آسمان ساتون اور زمین اور جو کوئی بیچ انکے ہے فرشتہ اور آدمی اور جن وان من شیء الا یسبح بحمدہ اور نہین کوئی چیز مخلوق مگر
تسبیح کرتے ہین خدا کی ساتھ تعریف اسکے کے کہ صفاتین کامل رکھتا ہے نقصان اور زوال سے پاک ہے امام قشیری رح نے کہا ہے کہ جو زمین و آسمان مین زندہ ہین
وہ تسبیح کہتے ہین زبان قال سے اور باقی لسان حال سے کہ دلالت کرتے ہین ساتھ اپنے امکان وحدوث کی اوپر صنایع واجب قدیم کے اور تنزیہ حق کی ہے امکان
اور حدوث سے پس سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئین ولکن لا تفقہون تسبیحہم اور لیکن نہین سمجھتے تم اے مشرکو تسبیح انکی کیونکہ تمہاری نظر صحیح
اور عقل صاف نہین انہ کان حلیما غفورا تحقیق اللہ تعالی ہے تحمل والا کہ تمہاری غفلت پر شتابی عذاب مین نہین کرتا بخشنے والا ہے انکو جو اسکی بات پر
ایمان لاتے ہین حقایق سلمی مین ابو عثمان مغربی رح سے منقول ہے کہ تمام مکنونات باختلاف لغات تسبیح الہی کہتے ہین لیکن اسکو نہین سنتا مگر عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان
کھلے ہین بیت باغ دہرات تفضل سے ہے جسکے سرسبز ؛ پتہ پتہ ہو نہ کسطرح ثناخوان اسکا ؛ بحر الحقایق مین ہے کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہے ملکوتی
اس سے تسبیح کہتا ہے اور اسے زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین تسبیح کہتی تھی اور شہادت اعضا کہ انطقنا اللہ الذی انطق
کل شیء اشارہ طرف اسکے ہے اسی زبان سے ہوگی لکھا ہے کہ ابو جہل وغیرہ نے چاہا کہ وقت قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دین اللہ تعالی نے انکی نظرون سے انکو
چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا اور جسوقت پڑھتا ہے تو قرآن کو
کرتے ہین ہم درمیان تیرے اور درمیان ان لوگون کے جو نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپایا ہوا تو کہ تجھکو نہ دیکھین اور آزار نہ دین بعضے کہتے ہین کہ جورو
ابو لہب کی ام جہل بعد نزول سورہ تبت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر مارنیکو لائی آپ قرآن کی تلاوت
وہان کرتے تھے اسکو نظر نہ آئے حضرت ابو بکر صدیق سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہان ہے کہ میری ہجو کی ہے اسلئے اس سے بدلا لون حضرت صدیق نے کہا کہ وہ
شاعر نہین جو کسکی ہجو بناوین اسنے کہا کہ فی جیدہا حبل من مسد کیا ہے وہ کیا جانتا ہے کہ گردن مین میرے کیا ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر مین کسی اور کو بھی دیکھتی ہے تو حضرت صدیق نے پوچھا انسے کہا کہ مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے تو قسم ہے خدا نے کعبہ کی کہ نہین

دیکھتی ہین پہان سوائے ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلے آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھ کو وقت قرآن کے تلاوت کے کافرون کی نگاہ سے چھپاتے ہین وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیتے ہین ہم اوپر دلون انکے کے پردے تاکہ نہ سمجھین قرآن کو اور وہ پردے حائل ہوجاتے ہین درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہین بیچ کانون انکے بوجھ تو کہ نہ سنین قرآن کو سمجھ لیجیے کہ قرآن معجزہ ہے لفظا اور معنا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی وہ چیز کہ مانع ہے انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور جسوقت کہ یاد کرتا ہے تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہین کافر اوپر پیٹھون اپنے کے بھاگتے ہوئے توحید کے سنے سے کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہین کہ انکے خداؤن کو اپنے خدا کے ساتھ یاد کرے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ ہم خوب جانتے ہین اس نیت کو کہ سنتے ہین کافر قرآن کو ساتھ اسکے کہ غرض انکی طعن اور ہنسی ہے اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى جسوقت کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہین پہان آپسمین ساتھ ایک دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بناتے ہین عین المعانی مین ہے کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہین ابو سفیان نے کہا کہ مین بعضے باتین اُنکی سچ جانتا ہون ابو جہل نے کہا مجنون ہے ابو لہب نے کہا کاہن ہے کسی نے کہا شاعر ہے یہہ آیت اس جماعت کی شان مین ہے اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہین ظالم یعنے مشرک صحابہ کو کہ تم نہین پیروی کرتے مگر مرد جادو کیے گئے کی یعنے اسکو جادو کیا ہے اور عقل اسکی زایل ہوگئی ہے یا مسحور بمعنے ساحر ہے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین اور تجھے مجنون اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہین پاسکتے راہ کو طرف صواب کے یا نہین پاسکتے راہ طرف طعن تیرے کیسا کہ معقول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے ایسا کلام کرتے ہین کہ آپسمین نقیض ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجنون کہتے ہین اور وہ زوال عقل ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث کے ہین آیا جب ہوجاوین گے ہم بعد موت کے صورت مین ہڈیان اور گلے ہوئے گیا پھر اٹھائے جاوینگے پیدا کیے نئی مین بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ کیونکر ہوگی قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ ہوجاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدائش نئی سے کہ بڑی لگے بیچ سینون تمہارے مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اس چیز کے کہ زندہ ہونا اسکا بہت دور ہے البتہ حق تعالی تمہین مارے اور جلائے یہہ امر تمثیل ہے یعنے فی المثل اگر ایسے ہوجاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمہارے قادر ہے ظہور مین لاویگا فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا پس البتہ کہینگے کون پھیر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس جو خاک ہین جان ڈال سکتا ہے ہدایت مین وہ خاک زندہ بھی کرسکتا ہے نہایت مین فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ پس شتاب جھکا دینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ اور کہینگے کب ہوگا یہہ بعث اور حشر قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا کہہ شتاب ہے یہہ کہ ہو نزدیک کیونکہ جو ہونیوالی چیز ہے اسکو نزدیک ہے کہا چاہیے اور بعث ہونیوالی ہے يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ جسدن بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے یا اسرافیل سا تھ نفخہ اخیر کے واسطے اٹھنے کے قبرون سے پس جواب دوگے تم احد کو یا اسرافیل کو اس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھ تعریف الٰہی کے حدیث مین ہے کہ خلایق قبرون سے اٹھینگی خاک سر پر ڈالتی ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانك اللهم وبحمدك اور بعضون نے حمد کو بمعنی امر کہا ہے جیسی آیت فسبح بحمد ربك مین یعنے صل یا مر ربك پس بمعنی ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھ امر اسکے کے وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا اور جانوگے قیامت کی دہشت سے کہ بیچ قبرون اپنی کے نہین رہے تھے تم مگر تھوڑا یا آخرت کو دیکھ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہیے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اس بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت نہ چکھے ۵ صرف کر عمر بیکار باقی ۵ کہ یہہ فانی ہی وہ دار باقی ۵ لکھا ہی کہ مشرکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا پہنچاتے تھے انھون نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہہ آیت آئی ۵ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور کہہ واسطے بندون میرے کے یعنے موسنون سے کہ کہین کافرون سے وہ بات جو بہت اچھی ہی یعنے مقابلے مین جفا انکے کے غصہ نکرین بلکہ دعا کرین کہ یہدیکم اللہ ہدایت کرے تمکو اور مدتبیان مین ہی کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضہ کو گالی دی انھون نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری اور ساتھ عفو کے فرمایا بعضے کہتے ہین کلمہ احسن شہادتین ہی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا امر کرنا ہی ساتھ معروف کے اور نہی کرنا ہی ساتھ منکر کے یا کلمہ احسن یہہ ہی کہ ایک یکو سو انیکی کے زیادہ کرے اور جو کوئی سختی کرے اسکے بدلے نرمی کرے بیت اگر ہی منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا ۵ جفا کے بدلے وفا کو کرنا دغا کے بدلے دعا تو کرنا اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہی درمیان آدمیون کے کہ غصے کے عوض غصہ دلاکر عناد اور فساد بڑھاتا ہی اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق شیطان ہی واسطے آدمیون کے دشمن ظاہر کہ ہرگز صلاح انکی نہین چاہتا ہلاک کرینگے درپی ہی رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی تمکو اور دانا تر ہی ساتھ حال تمھارے یہہ خطاب موسنونکو ہی انکو فرماتا ہی اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافرون کے سے چھڑاوے، یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تمپر مسلط فرماوے یا رحمت کرے ساتھ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب کافرونکو ہی انکو فرماتا ہی کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اوعذاب دنیا مین نہ دے اور اگر چاہے دنیا مین عذاب دے پس یہہ متعلق ساتھ عذاب دنیا کے ہی اور تعذیب آخرت مین حکم مطلق ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافرون کے داروغہ کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور اگر خطاب موسنون کو ہی تو یہہ معنی ہین کہ تو ضامن اعمال کا موسنون کے نہین تجھکو سواخذہ انکے کاموں پہ پہنچیگا وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور پروردگار تیرا دانا تر ہی ساتھ ان لوگون کے کہ ہیچ آسمانون کے اور زمین کے ہین یعنے احوال انکا خوب جانتا ہی اور انکے حق مین جو صلاح ہی وہ کرتا ہی انوار ہین ہی کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ کیون یتیم ابو طالب کا پیغمبر ہو اور کتنے بھوکے ننگے اسکی متابعت کرین اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم خوب جانتے ہین احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہین نبی کرتے ہین وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بعضے پیغمبرون کو اوپر بعضے کے ساتھ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور موسی کو ساتھ مکالمت کے اور محمد کو ساتھ معراج اور رویت اور شفاعت کے صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور دی ہمنے داود کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھ اسکے ہیچ ساتھ بادشاہی کے کیونکہ زبور کی ڈیڑھ سو سورہ ہی اسمین حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرایض کا کچھ نہین بلکہ ثنا الٰہی اور نصایح اور نعت جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ذکر زبور کا واسطے آگاہی کرنیکے ہی اوپر فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمین لکھا ہی کہ اندخاتم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت ولقد کتبنا فی الزبور مین اشارہ اسیطرف ہی بیت توصیف وثنا ومدح تیری ۵ تورات وزبور مین ہی تحریر ۵ لکھا ہی کہ قریش قحط مین مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے الزام کو یہہ آیت نازل کی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے کہ بلاؤ ان لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہین سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالین پس نہین اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنے قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور لوگون پر قال دین لکھا ہی کہ بنو ملیح فرشتونکو اور بنو خزاعہ جنون کو پوجتے تھے اور جن جنون پر ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ یہہ گروہ فرشتون اور جنون کے جنکو پکارا اور پوجتے ہین کافر وہ ڈھونڈتے ہین طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ یعنے تقرب کرتے ہین ساتھ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ الٰہی کے ایہم اقرب

کون انمین سے بہت نزدیک ہی مرتبے مین یعنے وہ جو مقرب درگاہ ہین فرشتون سے اور جنون سے توسل کرتے ہین ساتھ حق سبحانہ کے پس
غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ ادھر ہون حاصل یہہ ہی کہ معبود تمھارے محتاج معبود برحق کے ہین وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور امید
رکھتے ہین رحمت اسکے کی اور ڈرتے ہین عذاب اسکے سے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا تحقیق عذاب پروردگار تیرا کی ہی لایق اسکے کہ اُس سے خوف
کرین اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندونکے امید اور خوف مین ہین پس عبادت کے لایق کسطرح ہوے وَإِنْ مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا اور نہین کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہین اہل اسکے کو ساتھ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب
کرنیوالے ہین ہم اسکو ساتھ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنی اگر بستی والے مومن اور صالح ہین تو انکو ہلاک کرتے ہین ساتھ موت کے
اور جو کافر اور فاسق ہین تو عذاب کرتے ہین ساتھ قتل وغیرہ کے كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ہی یہہ حکم پیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا
لکھا ہی کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے چاہتے تھے کہ کوہ صفا کو سونے کا کردو اور پہاڑ مکہ کے ہٹا دو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیان
کرین اور نہرین جاری کردو کہ ہم باغات لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ
اور نہین منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیجدیوین ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہین مگر یہہ کہ جھٹایا تھا ساتھ اسکے پہلون یعنے پہلی امتون نے معجزے مانگے تھے اور جنسے
پیغمبرون کے ہاتھون سے ظاہر کئے تھے پھر جنون نے جھٹایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی خواہش کے موافق معجزے ظاہر کرین تو ہم جانتے ہین
کہ یہہ ایمان نہین لانیگے اور عذاب ہلاک اُنپر اُتارنا چاہیگا اور ہمنے ازل مین حکم کیا ہی کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ انکے نسل سے مسلمان پیدا کرین گے
وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اور دی ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے آیتین جو بسبب جھٹانیکے ہلاک ہوئے ہین ہمنے ایک
معجزہ ثمود وہی کہ صالح عم سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوا بِهَا پس کافر ہوئے ساتھ اوسکے اور کہنے مارین اسکی اور سب
ہلاک ہوگئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا اور نہین بھیجتے ہم یہ معجزون مانگے ہوون کو مگر واسطے ڈرانیکے عذاب ہلاک سے پس اگر بعد
ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہوجاتے ہین وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا
کہ عصمت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہی لوگونکو یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہی
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھ کو مگر آزمایش واسطے لوگون کے مراد اس سے
وہ خواب ہی کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجا لائے پھر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ
میسر نہوا منافق طعن کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ نہ ہوگا اور حال آنکہ حکم الہی یہہ تھا کہ سال آیندہ مین بتقریب اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھ نہ سکے کہ علما
اس قول مین تردد رکھتے ہین اسواسطے کہ سورت مکی ہی اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ
خواب جو سبب فتنے آمیز ہونیکا ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم بنی امیہ سے بندرونکی طرح منبر شریف پر دوڑتے
کودتے پھرتے ہین اور فتنہ یہہ تھا کہ ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے رویا کو بمعنے رویت کہتے ہین یعنے جو کچھ کو دکھایا شب معراج مین اور تو نے
دیکھا کہ سبب فتنہ کا خلق کے ہوا کیونکہ بعد حدیث معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور
مسلمان تصدیق کرنے لگے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوہر ہی پیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگونکے لکھا ہی
کہ جب مشرکون نے سنا کہ درخت تھوہر کا دوزخ مین عجب کیا اور ابوجہل نادان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلا دیتی ہی اور
پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہی یہہ نہایت تعجب ہی اور تعجب انہین پر ہی کہ درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالی نے کہا جعل لکم من الشجر

الاخضر نارا اور کچھ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت مین رکھی کیا عجب ہے کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پر و بال سمندر کا آگ مین نہین
جلنے دیتا اور دل کو شتر مرغ کے انگارے کھانے سے نہین جلاتا دوزخمین درخت اگانے پر توانا ہے اور درخت تھور کو ملعون اسواسطے کہا کہ کھانے والے
اسکے کافر ہین لعنت متوجہ طرف انکے ہے یا ملعونہ بمعنے مکروہہ مقبوحہ ہے جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہین اور بعضون نے شجر کو تاویل ساتھ ابو جہل کے کیا ہے
یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ شجر یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو
طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوا انکے ہے پس نہین زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور جو تکبر انکا شیطان کے ورغلانے کے سبب تھا اس آیت کے
پاس شیطان کے تکبر کرنیکی خبر دی کہ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو
واسطے تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا حق تعالی نے فرمایا کہ تونے کیون نہ سجدہ کیا قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا کہا کیا سجدہ کرون مین
واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا تونے مٹی سے پس اللہ تعالی نے اسپر لعنت کی اور اپنے درگاہ سے ہانکا قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ کہا ابلیس نے
دوسرے بار خبر دے مجھکو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تونے اوپر میرے کہ امر بسجدہ کیا کیون بڑائی دی مین بہتر ہون اس سے کہ آگ سے ہون اور یہہ خاک سے لَئِنْ
أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا اگر ڈھیل دیویگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالونگا اولاد اسکی کو اغوا
کرکے اور ایسا کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہو جاوین مگر تھوڑے کہ انکو گمراہ نکر سکونگا بسبب عصمت اور حمایت تیرے کے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ
جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا فرمایا اللہ تعالی نے جا یہہ امر واسطے اہانت کے ہے یعنے دور ہو قرب درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی
کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم مین سے پس تحقیق دوزخ ہے جزا تمھاری جزائے تمام یعنے عذاب دوام سمجھ لیجئے کہ یہان غلبہ دیا ہے مخاطب کو اوپر غائب کے
یعنے دوزخ ہے جزا تیرا کہا ماننے والون کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم مین سے ساتھ آواز اپنے کے
یعنے ساتھ بلانے کے طرف فساد کے لکھا ہے کہ صوت شیطان کے غنا اور مزامیر ہے تفسیر زاہدی مین ہے ابن عباس رض سے منقول ہے کہ کل صوت یدعوک الی الفساد
فھو صوتہ جو آواز کہ منہہ سے نکلی اور اسمین رضائے حق نہو وہ آواز شیطان کی ہے وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اور کھینچ لا اوپر انکے سوارون اپنے کو اور
پیادون اپنے کو یعنے شیطانونکو کہ مددگار تیرے ہین وسوسہ ڈالنے مین سبکو جمع کر انکو ورغلانے کو وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اور شریک بن
انکا بیچ مالون انکے کے تو کہ وہ حرام کا جمع کرین یا سود کا لین یا گناہ مین خرچ کرین اور بیچ اولاد انکے کے تو کہ زنا سے حاصل کرین یا عبد العزی اور عبد الشمس اور مثل انکے
نام رکھین اور وعدہ دے انکو جھوٹا مانند شفاعت بتون کے یا تاخیر کے بیچ توبہ کے یا انکار بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ کے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا
اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مکر فریب کہ خطا کو صواب کے شکل آراستہ کرتا ہے إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ تحقیق بندے میرے جو خالص ہین نہین
واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنے سب کو تو گمراہ کریگا مگر انکو نکر سکیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ بندہ حق وہ ہین کہ بیچ بند غیر کے نہو بیت جسکے تو بند مین ہے
بندہ اسیکا ہے تو ؛ قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندا ہے تو وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا اور کفایت ہے پروردگار تیرا نگہبان بندون کا گمراہ کرنے ابلیس کے سے
رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ پروردگار تمھارا وہ ہے کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہے واسطے تمھارے کشتی بیچ دریا کے
تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہین کہ فضل نفع ہے یا وہ چیز ہے کہ جسکی احتیاج ہو اور بغیر پار اترنے دریا کے ہاتھ نہ لگے إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا
تحقیق وہ ہے ساتھ تمھارے مہربان کہ مشکل کامون کو کرتا ہے تمپر آسان اور اسباب ان چیزون کے جنکی تمھین احتیاج ہے تیار کرتا ہے وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ اور جب پہنچتی ہے تمکو سختی یعنے ڈر ڈوبنے کا بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہین خاطر تمھارے سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو
مکروہ ہے کہ واحد لاشریک ہے کہ اسدم سوا اسکے کسی کو نہین یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اسکی کے کسی سے نہین چاہتے فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس جسوقت نجات دیتا ہی تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہی طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو توحید سے اور پھر بتون کو پوجنے لگتے ہو وکان الانسان کفورا
اور ہی آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا افامنتم ان یخسف بکم جانب البر کیا پس نڈر ہوئے تم دریا سے صحرا مین س سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف
جنگل کے یعنے بے غم مت ہو جو قادر ہی دریا مین ڈبانے پر وہ تو ناہی زمین مین دھسانے پر او یرسل علیکم حاصبا یا بھیج دیوے اوپر تمھارے
مینہ پتھر ونکا یعنے قادر ہی کہ تمکو سنگسار کریے ثم لا تجدوا لکم وکیلا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نگاہ رکھے ام امنتم
ان یعیدکم فیہ تارۃ اخری یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے تمکو بیچ دریا کے دوسری مرتبہ یعنے آزردہ دلمین تمھارے ڈالے تو کہ تم دوسرے
کشتی مین سوار ہو فیرسل علیکم قاصفا من الریح فیغرقکم بما کفرتم پس بھیجے اوپر تمھارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنے ایسی باد
چلاوے کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کردے تمکو بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثم لا تجدوا لکم علینا بہ تبیعا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے اوپر
ہمارے بدلے اس ڈبو دینے کے یعنے کہ ہم سے اسکا عوض لے ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من
الطیبت وفضلناھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۝ اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو بیچ صحرا کے اوپر
چارپایون کے اور بیچ دریا کے اوپر کشتیون کے اور رزق دیا ہمنے انکو طعامون پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتون پر ان لوگون سے
کہ پیدا کئے ہین ہمنے بزرگی دینا سوال بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہین خلقت مین پھر علی کثیر
کیون کہا جواب اگر تفضیل او پر کل مخلوقات کے کہئے تو عموم کل مین بنی آدم بھی تھے مفضل بیچ مفضل علیہ کے داخل ہوکر تفضیل الشی علی نفسہ لازم
آتی اور بعضے آیتہ نے کثیر بمعنی کل کیا ہی جیسے وما یتبع اکثرھم الا ظنا مین اور کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لئے ہین سمجھ لیجئے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہے
ایک جدی ایک روحی جدی سب آدمیون کو شامل ہے مومن ہون یا کافر اور وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے بنا بنایا انسان کا ہاتھون سے اور
صورت رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے چلنا اور ضرر سے بچنا اور لگلیون سے
کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاری گریان بتائین اور روحی دو قسم ہے
عام اور خاص عام وہ ہے جسمین کہ مومن اور کافر شریک ہین جیسی روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلی جواب مین
کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر بھیجنا اور کتابین انکے واسطے اتارنا اور خاص وہ ہی کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان
ساتھ اسکے مخصوص ہین جیسی نبوت اور رسالت اور ولایت اور ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور کمال اور اخلاق اور آداب
اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور طے کرنا مقامات الہیہ
کہ جسکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہی کہ بزرگی آدمیون کی یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے ہین حقایق تسلی مین ہے کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو
معرفت اور توحید کے اور اٹھایا ہمنے انکو بیچ صحرا نفس اور دریاے قلب کے اور بعضون نے کہا ہی کہ پردہ ہے جو ظہور رکھتا ہی نعوت اور صفات سے
اور بحر وہ ہے جو منور ہی حقایق ذات اور تاویلات کا شی مین ہی کہ بر عالم اجساد ہی اور بحر عالم ارواح اور اٹھانا آدمیونکا بیچ ان دونون کے ترکیب انکی
ان دونون سے اور روزی دی ہمنے انکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر مخلوقات کے ساتھ اسکے کہ انکو ساتھ صیون انکے کے بنایا کیا اور جنس
ملایکہ اس سے مستثنی ہین یا خواص ملایکہ سمجھ لیجئے کہ فضیلت بشر اور ملک مین علما کا اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ رسل بنی آدم فاضل تر ہین من اجنس
ملایکہ سے اور رسل ملایکہ فضل ہین اولیاے بنی آدم سے اور اولیاے بنی آدم شریف تر ہین اولیاے ملایکہ سے اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہین
عوام ملایکہ سے اور عوام ملایکہ بہتر ہین فساق مومنین بنی آدم سے امام قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہین کیونکہ کافر ساتھ نص قرآن کے

پہن اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھ نصیب نہین رکھتے اور تکریم مومنون کی اس سے ہی کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق مجاہدی کے آراستہ کیا اور باطن انکا ساتھ
تحقیق مشاہدیکے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات ساتھ تکریم خاص کے
اختصاص دیا اور انمین سے ایکمرتبہ رضا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور درجہ محبت ہے کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہی کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہہ
آیت دلیل ہی افضلیت اور جامعیت انسان کی پر واللہ اعلم بالصواب یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ یاد کر اسدن کو کہ بلاوینگے
ہم سب لوگون کو ساتھ پیشوا انکے کے یعنے ساتھ اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسیٰ اور یا امت عیسیٰ یا ساتھ اس کتاب کے کہ انپر نازل
تھی جیسی کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھ امام کے کہ جسکے مذہب مین تھے جیسے کہ کہین کہ یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے جسپر تھے جیسا کہ
کہینگے یا مسلم اور یا یہودی اور یا مجوسی اور بعضے نے کہا ہی کہ امام جمع ام کی ہی دن قیامت کے لوگون کو ساتھ ماؤنکے پکارین کے واسطے کرامت عیسیٰ
علیہ السلام کے اور اظہار شرف امامین رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا نہو اور لباب مین ہی منقول علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو
ساتھ امام زمانے انکے کے اور کتاب منزل اور نسبت پیغمبر انکے کے پکارینگے اور ایک قول یہہ ہی کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس
ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ ای اس کتاب والے فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا پس
جس کسی کو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدھے ہاتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے اعمال نامہ اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اسمین ہوگا نیکیون کا شمار اور نہ ظلم کئے جاوینگے
ثواب اپنے مین برابر نا کیگے یعنے ذرہ قصور نہوگا انکے ثواب مین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ جسکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور حیرت سے زبان
اسکی لکنت کھائیگی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا اور جو کوئی ہی بیچ اس دنیا کے اندھا
یعنے دیدہ دل اسکا راہ صواب نہین دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہی یعنے راہ جنت کا نہین پاتا اور بہت کھویا ہوا ہی راہ کو یعنے اندھے سے بھی زیادہ
گمراہ ہی محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی دنیا مین اندھا ہی طاعت سے عقبیٰ مین اندھا ہی ثواب سے جو یہان روئے توبہ نہین دیکھتا وہ وہان مجال مغفرت نہین دیکھنے کا لکھا ہی
کہ بنی ثقیف نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر جب ایمان لاوین کہ ہمکو ایک برس بت پرستی معاف کردو اور زمین طایف کی کہ آرامگاہ ہماری ہی مثل حرم مکہ کے
محرم کرو اور ہمکو نماز مین رکوع سجود معاف کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیون کیا کہو کہ اللہ کا ہمین یون ہی حکم ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے لیکن زبان سے
کچھ نفرمایا عمر فاروق رضہ نے غصہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ اور تحقیق چاہتے تھے
بنی ثقیف کہ البتہ بہکا دیوین تجھکو ان چیز سے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہی ہمنے یعنے کہے کہ خدا نے حکم کیا ہی
وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا اور اسوقت تو ایسا کہے البتہ پکڑین تجھکو دوست اور بعضون نے کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ استلام
حجر اسود نہین کرنے دینے کے ہم جبتک کہ ہمارے بتون کو نہ مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک مین گذرا کہ کیا ہوگا
جو مین یہہ کرلونگا اللہ تعالیٰ جانتا ہی کہ مین انسے بیزار ہون یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے ہین کہ تجھکو بہکا دیوین وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑین وَلَوْلَا أَنْ
ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد عصمت سے البتہ تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے
طرف آرزوے انکے کے کچھ تھوڑا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققون کے محقق نہین بلکہ کہتے ہین کہ تو بیچ قصد جھک جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت
ہمارے نے مدد کی باز رہا تو اس سے کہ نزدیک ہو جھک نیکے اور یہہ تصریح ہی کہ نزدیک جھکینگے نہین ہوئے پس جھکنا کہان اور میل کس جانب مین ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکون کے نکرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا اسوقت کہ جھک جاتا تو طرف آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا مین اور دوگنا عذاب موت کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آخرت مین پھر نہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارے کے مدد دینے والا کہ بسبب اسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیتہ کے حضرت نے فرمایا اللہم لا تکلنی الی نفسی
طرفۃ عین بیت ای خدا اپنی طرف تو مجھکو موڑ ۔ ایکدم مجھکو تو بس مجھ مین نچھوڑ ۔ لکھا ہے کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے مین مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ بات ٹھہرائی
کہ یہان تک عداوت کرو انسے کہ آپ نکل جاوین یہہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا اور تحقیق چاہتے ہین مکے والے
کہ لغزش دین تجھکو زمین مکے سے تو کہ نکال دین تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اسوقت پڑینگے پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت
اور وہ یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعہ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہوگئے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے مین حسد آیا
کہنے لگے کہ ای ابو القاسم مقام انبیاء سابق کا زمین شام ہے اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھین مانین تو جاؤ وہین رہو آپنے ارادہ سفر شام کا کیا
یہہ آیت اتری کہ یہود چاہتے ہین کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالین اور اگر ایسا ہوا تو یہہ نرہین گے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے ارادہ موقوف
کیا اور تھوڑی مدت بعد قبایل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہے اور بقول اول مکی ہے پس فرمایا کہ عادت رکھی ہے ہمنے
سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا عادت ان شخصونکی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھ سے پیغمبرون اپنے سے
اور وہ عادت ہلاکت امتونکی ہے ساتھ جھٹلانے پیغمبرونکے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کے تغیر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ
وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو نماز کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قرات قرآن اسمین فرض ہے اور بعد ڈھلنے
سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہے اور تاریکی شب مین نماز مغرب اور عشا کی ہے چارون یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازین ہوئین اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝
تحقیق نماز صبح کی ہے دیکھی گئی یعنے دیکھتے ہین اسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان عمال شب مین لکھتے ہین اور فرشتے دن کے اول نامہ اعمال روز مین
وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور تھوڑی سے رات کو پس بیدار ہو ساتھ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی ہے واسطے تیرے اوپر نمازون فرض کے
یا فضیلت ہے یا غنیمت ہے یا کرامت ہے مخصوص ساتھ تیرے یہہ بیان نماز تہجد کا ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شتاب ہے
یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنے کہ اس مقام مین کہ قائم اسکا سراہا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہان شفاعت کرین گے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرین گے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد المسیر مین ہے کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے
آپکو بٹھاویگا لباب مین ہے کہ عمر فاروق رضنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھ
اپنے عرش پر امام ثعلبی نے کہا ہے کہ استوی اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اسکا ہو بلکہ اسی صفت پر اب بھی ہے جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا
ازل سے ابد تک قایم ساتھ ذات اپنی کے ہے پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھ ذات اسکی کے یکسان ہے اور مقصود عرش پر بٹھانے سے
تعظیم اور تکریم حضرت کی ہے عین المعانی مین ہے کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہے کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہے کہ مقام محمود وہان ہے جہان لواء حمد
حضرت کے دست مبارک مین دین گے اور کوئی پیغمبر نہوگا کیا آدم علیہ السلام کیا غیر انکے مگر نیچے اور اس لوا کے ہونگے بیت حمد کر تجھکو لوا حشر دیویگا خدا ۔ آدم و
من دونہ زیر لوا ہونگے سب ۔ فتوحات مین ہے کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الہیہ ہے کہ مختص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہے دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا ۔ بیت تیرا مقام ہے محمود اور محمد نام ۔ سراہینکے سزاوار ہے یہہ نام و مقام وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ۔ اور کہہ ای پروردگار میرے داخل کر مجھکو قبر مین داخل کرنا اچھا بے ندامت کے اور نکالنا
مجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کرامت کے یا داخل کر مجھکو مدینے مین بغنیمت اور نکال مکے سے سلامت یا لا مکے مین واسطے فتح کے اور خارج کر
وہان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا لا ساتھ دعوت نبوت کے اور نکال عہدہ تبلیغ رسالت سے وَاجْعَلْ لِّيْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مِن لَّدُنكَ سُلطَانًا نَّصِيرًا اور دے مجھ کو نزدیک اپنے سے غلبہ مدد کرنیوالا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ آیا حق یعنے دین اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہی اور باطل شیطان ہی جہان قرآن پڑھا جاتا ہی وہان سے شیطان بھاگتا ہی بیت سامنے حق کے نمود باطل تا چند ۔ دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا تحقیق باطل ہی گم ہوجانیوالا امام قشیری نے کہا ہی کہ حق وہ ہی جو واسطے خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کہو صاحب تاویلات نے کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کہ ازلی ابدی ہی اور باطل وجود بشریت امکانی ہی کہ قابل فنا اور زوال کے ہی اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہی وجود سوہوم ممکن و محو ہوجاتا ہی بیت جلوۂ حق سے ہم میں رہے کیا ۔ اِن الباطل کان زہوقا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور اتارتے ہین ہم اوپر تیرے قرآن مین سے جو کچھ کہ وہ شفا ہی واسطے بیماریون کے کہ ظاہری ہون یا شفا ہی واسطے بیماریون باطنی کے کہ جہل اور شبہ ہی جیسی سورہ فاتحہ اور آیتین شفا کی کہ چھ ہین جو کوئی سر بیمار انکو پڑھے یا لکھکر پیئے شفا پاتا ہی لکھا ہی کہ محمد اسمعیل سخت بیمار ہوئے یہان تک کہ ادائے فرایض سے عاجز آئے ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمعیل بہت دل تنگ ہوا تو اس مرض سے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دل تنگ اس مرض سے نہین بلکہ غم مجھ کو یہہ ہی کہ طاقت فرائض نہین رہی آپ نے فرمایا چھ آیتین کلام اللہ مین شفا کی ہین وہ پڑھا انھون نے صبح کو تلاش کین سورہ توبہ مین آیت ویشف صدور قوم مومنین پائی اور سورہ یونس مین یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور اور سورہ نحل مین یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس اور سورہ بنی اسرائیل مین یہی آیت وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین اور سورہ شعرا مین واذا مرضت فہو یشفین اور چھٹی آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام سے مدینہ مین مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت نہین معلوم فرمایا وہ حم فصلت مین ہی قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء پس یہہ آیتین انہون نے پڑہین فی الحال شفا پائی یا من یانیہ ہی یعنے سب قرآن شفا ہی امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور رحمت ہی واسطے مومنون کے کہ اس سے نفع لیتے ہین وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر خسارا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہین اور اس پر ایمان نہین لاتے وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ اور جب نعمت بھیجتے ہین ہم اوپر آدمی کے ساتھ صحت اور تونگری اور بے غمی کے منہہ پھیر لیتا ہی یاد ہماری سے اور دور کر لیتا ہی کروٹ اپنی یعنے تکبر کرتا ہی اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہی مراد اس سے کافر ہی کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہی کتاب اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور اور ظاہر باطن کی تو یہہ حال اسکا ہوتا ہی وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا اور جب لگتی ہی اسکو بیماری اور بیقراری اور ڈر ہوتا ہی ناامید فضل الٰہی سے اور مسلمان نعمت مین شکر کرتا ہی اور محنت مین امید فرج کی رکھکر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہی اوپر طریق اپنے کے خیر اور شر اور ہدایت اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت مین اعراض اور محنت مین یاس اور مومن راحت مین شکر اور رنج مین صبر کرتا ہی کہ مشاکلہ طبیعت ہی یا عادت یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنون کا یہی ہی کہ ہر ایک اپنے لائق کرتا ہی جو جسکے سزاوار ہی وہ اس سے ظہور مین آتا ہی شبلی قدس سرہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن مین امید واری کی زیادت ہی کہا قل کل یعمل علی شاکلتہ کہا کہ اس مین امید کی کیا چیز ہی کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوگی اور جو کچھ کہ لئیم اسکی کے لائق ہی اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھ کریمی اسکی سزاوار ہی بیت مجھ سے گناہ ہو کہ مین لائق اسکے ہون ۔ تجھ سے کرم ہو کیونکہ تو لائق اسکے ہی فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَن هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا پس پروردگار تمہارا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ بہت جاننے والا ہی راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہی یا نیکتر ہی از روئے دین اور مذہب کے لکھا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah www.maktabah.org

کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بھیجا تو کہ یہود سے احوال حضرت کا پوچھین انھون نے اکر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہی ای سردار وعرب کے ہم جانتے ہین کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہی اور تمھارے کلام سے بو احوال نبی کی آتی ہی تم انسے واسطے آزمایش کے پوچھو کہ طواف شرق اور مغرب کا کنے کیا اور کیا احوال ہین ان جوانون کا جو زمانہ گذشتہ مین گم گئے ہین اور روح کیا ہی اگر تینون سوال کا جواب دیا یا تینو نکا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہین اور جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھ نکہا تو پیغمبر ہی وہ کہ - مین آیئے اور مجلس کی اور حضرت سے تینون سوال پوچھے اللہ کیطرف سے دو سوالونکا جواب آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورہ کہف مین آویگا اور قصہ روح مین یہہ آیت اُتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ اور سوال کرتے ہین تجھہ کو کیفیت جان کی یعنے جس سے بدن انسانکا زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ جان امر پروردگار میرے کیے ہی یعنے اس پیدایش سے ہی جو امر کن سے پیدا ہوئی بغیر مادے کے اور ان چیزون مین سے ہی کہ مخصوص ہین ساتھہ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی اسکو نہین جانتا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا اور نہین دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا ساتھہ نسبت علم اللہ کے شیخ ابو مدین مغربی رح نے کہا ہی کہ تھوڑا علم جو ہمین اللہ نے دیا ہی یہہ بھی ہمارا نہین بلکہ عاریت ہی نزدیک ہمارے اور بہت کو اسکے نہین پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو دعوی دانش کا نچاہیے بیت عالم وہی ہی علم اسیکا شعار ہی ؛ اپنے مین جو ہی علم سو وہ مستعار ہی وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا اور اگر چاہین ہم البتہ لیجاوین ہم وہ چیز کہ قرآن ہے وحی کی تیرے طرف تیرے یعنے سینون سے اور مصحفون سے محو کردین ہم پھر نہ پاوے تو واسطے اپنے ساتھہ اسکے اوپر ہمارے کارسازکہ بعد محو کرنے اسکے کے سینون مین اور مصحفون مین پھر لے آوے اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ مگر رحمت ہی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ اسکو باقی رکھتا ہی اور محو نہین کرتا اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا تحقیق فضل اسکا ہی اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم اور خاتم النبیین کیا اور لواء الحمد اور مقام محمود دیا اور قرآن تجھہ پر نازل کیا اور امت مین تیرے باقی رکھا ہیت کسی کی زبان ہی اسکی بڑائی بیان کرے ؛ اللہ دیا جسے فضل کبیر ہی قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہوئی آدمی اور جن کہ تو مبعوث انپر ہی اور اتفاق کرین اوپر اسبات کے کہ لاوین مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھے نظم اور درستی معنی اور اخبار غیب اور خلو عیب مین نہ لاسکینگے مثل اسکی بیچ ان صفتون کے باوجود اسکے کہ درمیان انکے فصحا اور بلغا اور عرفا مین یہہ آیت جواب مین نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہی کہ جن اور انس مثل اسکے نہین بنا سکینگے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا اور اگرچہ ہووین بعض انکے واسطے بعضون کے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہی ہمنے واسطے لوگون کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم سے نظم ذکر قرآن مین پند تادیب ؛ کہین ترغیب ہی کہین ترہیب ؛ امر ونہی وقصص ہی اور اخبار ؛ وعدۂ جنت ووعید نار ؛ نفع کو خلق کے ہی سب مذکور ؛ منکر اوسکا نہین مگر ہی کفور ؛ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور نچاہا مگر ناشکری کو کہ حق سے منہہ پھیرنا لکھا ہی کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشون نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلد ہمارے نہین پس پہاڑون کو ہماری بستی کے دور کرو تو کہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری کردو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتون کو مصدق دعوے مین تمہارے بھیجے اور تمھارے محل سونے چاندی کے کردے تو کہ تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے گاہ ہون اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی نے کہا کہ ایمان نہین لاتے مین تیرے جب تک کہ ایک نردبان رکھہ کر آسمان پر چڑھے اور مین دیکھتا ہون اور وہان سے ایک نامہ کا ہمارے نسخہ لاوے کہ ہم پڑھین اور جانین کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا اور کہا انھون نے ہرگز نہین ایمان لاتے ہم واسطے تیرے یہان تک کہ پھاڑے واسطے ہمارے زمین مکے سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہو اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ

خِلَالَهَا تَفْجِيرًا یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجورونکا اور انکو رونکا پس پھاڑ لاوے تو نہرون کو درمیان اسکے پھاڑ لانا کر اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا
كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا یا ڈال دے تو آسمانون کو جیسا کہا کرتا ہی تو کہ او تسقط علیہم کسفا اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے یا لیے آوے تو
خدا کو اور فرشتونکو مقابل یعنے ظاہر دکھاوے ہمکو یا لیے آوے انکو اپنی رسالت کے شاہدی پر اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاءِ یا ہو
واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے تو اوپر آسمان کے وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ اور ہرگز نہ مانینگے اور
ایمان لاوینگے ہم واسطے چڑھ جانے تیرے کے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کیطرف سے کہ پڑھین ہم اسکو اور اسمین تیری تصدیق لکھی ہو
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ کہہ کہ پاک ہی پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت مین کسی کو شریک کرین اور تم جو کچھ مجھ سے مانگتے ہو اور سوا
اسکے ان باتون کی کسی کو قدرت نہین هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا نہین ہون مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا مثل اور پیغمبرون کے اور انہون نے اپنی قوم پر ظاہر نہین کیا تھا
مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہی نہ انکے اختیار سے سمجھ لیجیے کہ یہ مجمل جواب انکی باتونکا ہی اور مفصل متفرق آیات مین ہی
جیسا کہ پہلے گذرا ولو نزلنا علیک کتابا فی القرطاس الایۃ اور ولو انزلنا الملک الایۃ اور ولو فتحنا علیہم بابا من السماء الایۃ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا
اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا اور نہ منع کیا لوگون کو یعنے مکے والون کو اس سے کہ ایمان لاوین جسوقت آوے انکے پاس
حق زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ کہا انہون نے کیا بھیجا اللہ تعالی نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا یعنے اسنے منع کیا انکو ایمان سے
کہ بشریت مانع رسالت ہی اور وہ اسبات مین جھوٹھ ہین کیونکہ جنسیت موجب الفت اور انسیت کے ہی اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول
جنس اسکے سے چاہے جنپر آوے تو کہ فائدہ اور استفادہ درمیان مین راہ پاوے اور جب کافرون نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیے نہ آدمی اللہ تعالی نے
رد شبہ مین انکے فرمایا قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا کہہ اگر ہوتے
آدمیون کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیون کے چلا کرتے اپنے قدمون پر آرام سے زمین مین البتہ اتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے
پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم اور تعلم مین مناسبت اور جنسیت شرط ہی اور زمین مین جو آدمی تھے پس رسول
بھی انپر آدمی بھیجا لباب مین ہی کہ کافرون نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمہارے کون ہی یہہ آیت اتری کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ کہہ
کفایت ہی اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق وہ ہی ساتھ بندون
اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے والا اعمال ظاہر انکے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ اور جسکو ہدایت کرے اللہ
یعنے حکم کرے ساتھ ہدایت کے اور توفیق دے پس وہی ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ اور جسکو
گمراہ کرے یعنے حکم کرے ساتھ گمراہی اسکے کے اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہون کے دوست کہ مدد دین انکو سوا اللہ کے
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اور اکٹھا کرینگے ہم انکو دن قیامت کے اوپر مونہون انکے کے عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا اندھے اور گونگے
اور بہرے یعنے نہین دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھین انکی روشن ہون کیونکہ دنیا مین نشانیان قدرت حق کی نہین دیکھتے ہین اور نہین کہینگے
ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا مین حق بات نہین کہتے ہین اور نہین سنینگے ایسی بات جس سے خوش ہون کیونکہ دنیا مین کلام حق نہین سنتے ہین
صحیحین مین انس بن مالک رض سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہون پر چلینگے فرمایا جو لیجاتا ہی اوپر قدمون کے انکو
وہ قادر ہی کہ لیجاوے اوپر مونہون کے انکو لیکن یہہ ہی کہ وہ پرہیز کرینگے اوپر مونہون اپنے کے ہر پلیدی اور خواری سے مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ
جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہی كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے لگے گی انگار گوشت پوست جلا کر جیسی دنیا کی آگ کو یلا کر کر شعلہ مارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تم جاتی ہی زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دہکانا کہ جسم نو نبودے دے کر جلاوین گے ذَالِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ عذاب
سزا انکی ہی بسبب اسکے کہ انھون نے کفر کیا ساتھ نشانیون ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یا آیتین قرآنکی وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہا کیا جب ہووینگے ہم ہڈیان اور خاک گلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین سمجھے
کہ وہ جو منکر پیدایش جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلینگے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کر دینگے تاکہ عذاب کھینچین اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین دیکھا انھون نے تحقیق کہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو
قادر ہی اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بار دیگر یعنے انہین کو جیسے آیت ہین پھر بنائے اور جلائے وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ اور مقرر کرے واسطے
انکے کے یا واسطے اعادے حیات انکے کے ایکوقت کہ نہین شک بیچ اسکے اور وہ فنا کا زمانہ مرگ ہی اور اعادے کا ساعت قیامت فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اور نچاہا ظالمون نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نماننا حشر اور بعث کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ
رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو کہ اگر تم مالک ہو اور تصرف مین لاؤ خزانون رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو
دیتا ہی اسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو ڈر خرچ ہو جانیکے سے سمجھ لیجیے کہ اگر کوئی بندہ خزائن نعم الہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اسکی سخاوت حق کے
برابر نہو کیونکہ وہ کچھ اپنے واسطے بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانون کے ڈرے اور اللہ تعالی اپنے وجود مین ان دونون سے منزہ ہی بیت نہ خوف
نقصان مال اُسے ہی ؛ نہ احتیاج اسکی ذات کو ہی ؛ بجود و اعطا طرح طرح سے ؛ وہ پالے کل کائنات کو ہی ؛ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہی
آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍۭ بَيِّنَاتٍ اور البتہ تحقیق دین ہمنے موسی کو نو نشانیان ظاہر کہ نو معجزے
ہین عصا اور ید بیضا اور من و سلوے اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضون نے سولہ معجزے گنے ہین نو یہ
اور پھٹنا دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھل جانا عقدہ زبان موسی کا اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا
مالونکا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہو گیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیون کے سانپونکو ساحرون کے اور تنصیص عدد کی منافی زیادت کے نہین بلکہ تنکیر تسع آیات کی
مشیر ہی اسپر اور امثال انکے ہین اور وہ جو حدیث صفوان مین ہی کہ دو یہودیون نے حضرت سے نو آیتین پوچھین اور آپنے جواب دیا کہ شرک مت لاؤ اور خون
ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور رہو اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہین
کہ ہر ملت مین ثابت تھے اسیواسطے آخر کو آپنے فرمایا کہ خاصہ تمھارا کہ یہود ہو یہہ ہی کہ ہفتے کے دن حد فرمان سے مت گذرو فَاسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ
پس سوال کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علمائے بنی اسرائیل سے ان آیتون کا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکون پر ظاہر ہو جاوے یا پوچھ یہود سے جب آیا
انکے پاس موسی کہ کیا گذرا درمیان اسکے اور فرعون کے فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا پس کہا واسطے موسی کے فرعون نے تحقیق
مین البتہ گمان کرتا ہون مین تجھ کو ای موسی جادو کیا ہوا اور عقل گما ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ
کہا موسی نے البتہ تحقیق جانا ہی تو نے دلمین اگرچہ زبان سے نہین کہتا کہ بے شبہ نہین اُتارا ان نو نشانیون کو مگر پروردگار آسمانون کے نے اور زمین کے نے واسطے
دکھلانے کے کہ ہر ایک دلیل ہی اوپر نبوت میرے کے وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق مین گمان کرتا ہون تجھ کو ای فرعون ہلاک کیا گیا
یا مغلوب یا ناقص العقل اور یہان ظن بمعنی یقین کے ہی اکثر مفسرین نے لکھا ہی یعنے یقین جانتا ہون مین فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ بہکاوے موسی اور قوم اسکی کو یعنے نکال دے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے
فرعون کو اور انکو جو ساتھ اسکے تھے سب کو وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہو تم زمین مین جہان سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر یعنے انکو اور تمکو میدان حشر مین ملے جلے اٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان تمہارے تمیز کا نیک بختون کے بدبختون سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اور ساتھہ حق کے اُتارا ہمنے اسکو اور ساتھہ حق کے اترا ہی نبیان مین ہی کہ یا بمعنی علی ہی اور مراد حق سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یعنے وعلی محمد نزل اور اوپر محمد کے اترا ہی مدارک مین ہی کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا پاس لے گئے راہ مین ایک مرد نیک و خوشخو لباس پاکیزہ پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اسنے کہا سبحان اللہ دوست خدا کے آمد و شمن خدا سے چاہتے ہین جاؤ اور ابن سماک سے کہو ہاتھہ اپنا وردی جگہہ رکھہ کر کہے وبالحق انزلناہ وبالحق نزل اور آنکھون سے غائب ہوگیا یہ احوال آکر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھہ موضع درد پر رکھہ کر یہہ آیت پڑھی فی الحال شفا پائی لکھا ہی کہ وہ حضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون کو ساتھہ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کو ساتھہ عقاب کے مسلم نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھ سے منہہ پھیرے ہین اور ڈرانیوالا انکو جو منہہ میری طرف لاتے ہین یعنے ماکہ بدکارونکو خوشخبری دیے ساتھہ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے تو کہ منہہ طرف درگاہ میرے لاوین اور نیک کارون کو ڈرا دے نظر ہیبت اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنے سورت سورت اور آیت آیت اُتاری تو کہ پڑھے تو اوسکو اوپر لوگون کے اوپر آہستگی کے کیونکہ بہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہی اور فہم کے نزدیکتر ہی وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ اور اُتارا ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اُتارنا بیس برسکی مدت مین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگونکو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدیدی ہی حاصل یہہ کہ ایمان تمہارا کچھہ کمال ذات اسکا زیادہ نہین کرتا اور بے ایمانی تمہاری کچھہ اسکو نقصان نہین پہنچاتی ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دیے گئے ہین علم پہلے نزول قرآن سے یعنے جنھون نے کتب آسمانی پڑھین ہین اور حقیقت وحی کی جانتے ہین اور علامتین نبوت کی پہچانتے ہین جیسے یہود مین سے عبداللہ بن سلام اور یارانکے اور نصاری مین سے نجاشی اور اصحاب اسکے یا طلبار دین سے مثل سلمان اور ابو ذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ انکے کہ جب پڑھا جاتا ہی اوپر انکے قرآن کہ پڑھتے ہین اوپر ٹھوڑیون کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر خدا کے یا واسطے شکر انے وعدہ حق کے کہ کتابون مین پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اترنے کا وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ اور کہتے ہین پاک ہی پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدے اپنے سے تحقیق ہی وعدہ پروردگار ہمارا کیا البتہ کیا لیا یعنے واقع ہے شک وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گر پڑتے ہین اوپر ٹھوڑیون اپنے کے یعنے اوپر منہون کے ذکر ذقن کا اسواسطے ہی کہ ذقن نسبت بہ بینی اور جبین کے اقرب ہی ساتھہ زمین کے یہی وجہ صاحب کشاف نے لکھی ہی اور صاحب تقریب نے اسکو کہا ہی کہ سجدے مین بینی اور جبین نزدیکتر زمین ہی لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وقت سجدے کے یون ہی اور وقت جانیکے سجدے کو ذقن ہی نزدیک ہی زمین سے اور شک نہین ہی کہ یہان سجدہ سوجود نہین بلکہ منوی ہی پس صاحب کشاف کا قول درست ہی لکھا ہی کہ سجدہ اول واسطے شکر کے ہی اور یہہ سجدہ واسطے تاثیر کے موضع قرآنی سے ہی اسواسطے اس سجدے مین فرمایا کہ یَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا روتے ہین اور زیادہ کرتا ہی سننا قرآن کا اونکو عاجزی کرنا سمجھنے لیے کہ یہہ چوتھا سجدہ ہی فتوحات مین اسکو سجود العبا کہا ہی اور لکھا ہی کہ حقیقت اس سجود کی تجلی سے ہی کیونکہ عاجزی وقوع تجلی سے ہوتی ہی جتنی تجلی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس تقدیر پر یہہ سجود تجلی ہی اور ساجد کو چاہیے کہ برکت یہہ اس سجدے کے فیض تجلی سے بہرہ مند ہو اور مخبر اور خضوع اور انکسار اور خشوع زیادہ کرے یا تجلی اللہ بشیء الا خضع له نہین تجلی کرا اللہ کسی شی پر مگر عاجزی کرتا ہی واسطے اسکے بیت جسپہ یک ذرہ تجلی تیری پڑ جاتی ہی ؎ آپ مین وہ نہین رہتا یہہ نکتہ آتی ہی لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین پڑھتے تھے یا اللہ یا رحمن مشرکون نے اسپر کہا کہ یہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے

ہین اور آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اتری کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو کہ دونون لفظ ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین
اور مقصود دونون سے ایک ذات ہے بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین ذکر رحمن کا بہت کیا ہے اور تم اس نام سے کم یاد
کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ دونون اسم حسن اطلاق مین برابر ہین اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى جسکو پکارو گے تم نیکتر ہے اور ساتھ اسکے حق کو پکارو گے
پس واسطے اسی کے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات اکرام کے ابن جبیر رح نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازون مین
قرات جہر پڑھتے تھے جب دنکی نمازین مسجد حرام مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاوے اور قرآن بھول جاوے
اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھ نماز اپنے کے یعنے پکار کر مت پڑھ تو کہ مشرک
ٹھٹھے نکرین اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے یہان تک کہ نہ سنین وہ جماعت جو تیرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈھ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر مین بہتر ہے
لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رض قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھ خدا کے مناجات کرتا ہون مین اور وہ حاجت میری جانتا ہے اور عمر فاروق رض بلند پڑھتے تھے کہ شیطانکو بھگاتا ہون اور سوتونکو جگاتا ہون حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے ابوبکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی پست کر اور بعضے کہتے ہین بمعنی آیت کے نہ جہر کر سب نمازون مین اور نہ اخفا بلکہ
درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازون مین اخفا اور رات کی مین جہر وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے
جسنے نہین پکڑی اولاد یہہ رد یہود و نصاری اور بنو مدلج کا ہے کہ اللہ کی اولاد ثابت کرتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ ہین واسطے
شریک بیچ بادشاہی کے یہہ رد مشرکونکا ہے کہ بتونکو شریک حق ٹھہراتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہ ہے واسطے اسکے دوست بچانیوالا
ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہین رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت کو پہنچاوے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگتر
جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالون کے اور پہنچانیوالون کے نظم دیکھین اسے ہی وہ لقا سے بھی ورا ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا جو دید مین
وہم مین گمان مین آوے وہ اس سے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا لکھا ہے کہ معنی یہہ نہین کہ تکبیر کرنا یعنے اللہ اکبر کہنا امام ثعلبی نے امیر المومنین عمر فاروق
رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بندے کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہے دنیا اور ما فیہا سے اور اس آیت کو آیۃ العز کہتے ہین جو لڑکا نبی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورۃ کہف مکی ہے مگر دو آیتین مدنی ہین وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اور فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ الآیۃ ایکسو دس آیتین ہین ایکہزار پانچ سو
ستر کلمے ہین چھہ ہزار تین سو آٹھ حرف ہین فواصل اسکی امین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورۃ بنی اسرائیل کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ تحمید اور تکبیر کے
تھا ابتدا اسکی ساتھ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ افتتاح سورۃ بنی اسرائیل کی ساتھ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھ تحمید کے ہے وہان
تنزیہ نقصانات سے تھی یہان توصیف بکمالات اور یہہ بھی ہے کہ اول سورہ بنی اسرائیل مین اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کیطرف ذات پاک اپنے کے کی
اور اس سورہ کہف مین بھی آن حضرت کی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا

## سورۃ الکہف مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم مائۃ وعشر آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اتاری اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کتاب یعنے قرآن مجید
سمجھ لیجیے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہے یہہ بندون پر وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھ اختلاف لفظ اور تفاوت
معنی کے یا عدول حق سے طرف باطل کے قَيِّمًا در آن حال کہ قرآن قائم رکھنے والا ہے ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ نہ ہوگا یا سیدھا ہے یعنے معتدل حال افراط
اور تفریط سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہ ہے یا قائم ہے بمصالح عباد تاویلات مین ہے کہ ضمیر لہ کی راجع ہے طرف عبد کے اور یہہ معنی ہین کہ نکی واسطے بندے اپنے کے
میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ سب احوال کے لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرون کو عذاب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سخت سے کہ ہلاکت ہی یا عذاب دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ اور بشارت دیوے ایمان والونکو جو عمل کرتے
ہین نیک اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِينَ فِيهِ اَبَدًا یہہ کہ واسطے اونکے ہی ثواب اچھا رانحال کہ رہنے والے ہونگے بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل
صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کیواسطے ہو اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہو وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور ڈراوے ان لوگون کو کہ نادانی سے
کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے اولاد اور کہنے والے یہود اور نصاری اور بنو مدلج ہین مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ نہین ان کہنے والونکو ساتھ اس بات کے
کہ کہتے ہین کچھ علم اور نہ باپون انکے کو کہ باپونکی تقلید کرین كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بری بات ہی جو نکلتی ہی مونہون انکے سے سب
باتون سے زیادہ جو کفار کہتے ہین اِنْ يَّقُولُونَ اِلَّا كَذِبًا نہین کہتے مگر جھوٹ اور برا ہی جھوٹ ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل
جاوین تکاد السموات یتفطرن و تنشق الارض و تخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولدا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوئے اور انکے
ایمان لانیکی جو امید رکھتے تھے ٹوٹ گئی اللہ تعالی نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی
جان اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھسے یا پیچھے انکار انکے کے تجھکو یعنے انکا کام اپنے پر سہل کر لے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کڑھا اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ
اَسَفًا اگر نہ ایمان لاوینگے ساتھ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھو از روے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا غضب کے اِنَّا
جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِينَةً لَّهَا تحقیق ہمنے کیا ہی اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل
زمین کے یا ما بمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین کہ زیب و زینت جہان مین یا رجال اللہ ہین اس سبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی بعضون نے
کہا ہی کہ مراد ما علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی نگاہ مردم مین لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا تو کہ آزماوین ہم انکو یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرین تو کہ ظاہر ہو جاوے کونسا انمین سے بہتر ہے عمل مین یعنے کون ہی کہ ان حرامون سے بچے وَاِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا
عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور حویلیون سے زمین بے شجر بن گھاس کے یعنے
آخر کو ان سب عمارتون کو خراب کر دینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپائدار پر فریفتہ مت ہو نظم اس جہانکو نہین بقا رافت ٭ اسکی الفت مین ہی
ہزار آفت ٭ دل لگانے کے یہہ نہین لایق ٭ کھینچے افسوس اسکا بس شایق ٭ ظاہری ہی نمایش اسکی بس ٭ سو بھی باقی نہین ہی چند نفس ٭ لکھا ہی کہ یہود نے
قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزونکا ایک روح کا سو وہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان
مذکور ہوتا ہی اور ایک ذو القرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ اصحاب کہف کا نادر ہے جواب اسکا جو وہ جانین
تعجب ہی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا
گمان کیا ہی تو نے یہہ کہ رہنے والے غار کے اور پتھر کھودے ہوئے کہ تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنے قصہ انکا بہ نسبت آیات
قدرت ہمارے کے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے مین ظاہر ہین کچھ اتنا عجب نہین ہی اور رقیم بعضون نے نام انکے قریہ کا کہا ہی یا اس جنگل کا جس مین کوہ بنا خلوس تھا
اور حدیث مرفوع مین ہی کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے مینہہ کے سبب سے غار مین چھپے تھے منہہ پر غار کے سل ڈھپ گئی ہر ایک نے وسیلہ ساتھ عمل نیک کے کیا جیسے توفیہ
فردا جبر اور مخالفت ہواے نفس اور بر والدین اللہ تعالی نے سل در غار سے اٹھائے انہون نے نجات پائی غار سے نکل آئے سمجھ لیجیے کہ قصے مین اصحاب کہف کے
اقوال مختلفہ بہت ہین جو مشہور تر اور صحیح زیادہ ہی وہ ترجمے مین لکھا جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہہ ہی کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک
شام مین وہ ممالک روم تصرف مین لاتے لاتے شہر افسوس مین پہنچا وہان بتخانہ بنا کر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اوسکا کہا مانتا تھا نجات
دیتا تھا والا قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہین کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدے کا حکم کرتا تھا چھ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار کر کر دعا اور زاری جناب باری

مین کی کہ اسکے فتنے سے ہمین بچاوے قیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے دین کیطرف پھیرا وہ توحید الہی پر راسخ رہے اور اسکا کہنا نہ مانا آخر کو اسنے کہا کہ تم جوان خوبرو سال ہو جاؤ تین دن کی تمھین ڈھیل دی اپنے حق مین بہتر سوچ کر لیو اور قیانوس وہان سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا اپنے گھرون مین اگر کچھ کچھ مال زاد راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہین ایک بادشاہ تھا قیانوس نے اوسکو مار کر تباہ کیا چھ بیٹے اسکے قید کر کر لے آیا اور انکو اپنی خدمت مین رکھے ایک کو مگس رانی کی خدمت دی ایکدن اُس سے کچھ خدمت مین قصور ہوا قیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپسمین کہ یہہ ستمگار جھوٹا ہی اپنی مکھیان دفع نہین کر سکتا ہی خدائی کے کب لائق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا ملا اُسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا مین جاتے ہین ہم کہا کون ہی خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہی اسنے کہا مین بھی اسکا طالب ہون چلو مین بھی تمھارے ساتھ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اُسنے بہتیرا مارا وہ ساتھ سے نہ ٹلا اور اللہ نے اسے زبان دی انسے کہنے لگا ای دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا دوست ہون تمھاری پاسبانی کرونگا اور بھونکنے کا نہین وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوے اور اسے بھی ساتھ لیے چلے حوالے شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اسمین غار تھا جرم نام ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اسکے چلے سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ یاد کر جسوقت کہ آئے اور جگہ پکڑی جوانون نے طرف غار جرم کے فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پس کہا انھون نے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے سے رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے سے کہ مفارقت کفار جی نیکی اور ثواب فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ پس ہر دا مارا ہمنے اوپر کانون انکے کے کہ باتین نہ سنین یعنے سلا یا انکو بیچ غار کے برس کتنے ایک عداوت تقدیر ذات عدد ہی یعنے گنے ہوے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝ پھر جگا یا ہمنے انکو تا کہ جانین ہم جو کچھ علم ازلی مین جاتا ہی یا جانین بندے ہمارے کہ بیچ اس قصے کے کونسا دونون جماعتون مین سے خوب گننے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار مین اور دونون جماعت سے اصحاب کہف مراد مین کہ تین سو نو برس سو کر جاگے اختلاف کیا آپسمین یعنے کہنے لگے ایکدن یا بعض دن کے سوے بعضون نے کہا خدا جانتا ہی کہ کس قدر دن رنگ کی ہمنے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ہم بیان کرینگے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ انکا ساتھ حق کے اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے تھے ساتھ پروردگار اپنے کے اور زیادہ کئے تھے ہمنے انکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا اور باندھ دیا تھا ہمنے ایمان اوپر دلون انکے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو قیانوس کے اور اسنے انکو کہا کہ بتون کو پوجو پس کہا انھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی ہرگز عبادت کرین گے ہم سوا اسکے کسی معبود کی تحقیق کہا ہمنے اسوقت کہ دوسرے کا پوجنا سخن خطا اور کلام جھوٹا ہی هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اس قوم ہمارے نے یعنے شہر افسوس کے رہنے والون نے پکڑے ہین قیانوس کے ڈر سے کہ مارنہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ کیون نہین لاتے کافر اوپر پرستش اصنام اور استحقاق عبادت انکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن یعنے قیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون شخص ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اسکے شریک ٹھہرے سمجھ لیجیے کہ ابتدا قصے مین گذرا کہ قیانوس نے بعد معارضہ کے اُن جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہان سے بھاگے یملیخا کہ بڑا انمین تھا اُسنے راہ مین کہا انسے وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا پس جگہ پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلا

واسطے تمہارے پروردگار تمہارا بخشائش اپنی سے دونون جہان اور تیار کرے واسطے تمہارے کام تمہارے سے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہے کہ جوان متفق ہوکر پہاڑ پر آئے اور چرواہا ملکر انکو انہین غار مین لے گیا وہان جاکر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سنا کہ وہ بھاگ گئے انکے باپون کو بلا کر کہا جلد حاضر کرو انھین انھون نے کہا ای بادشاہ ہم سے کچھ روپئے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین دقیانوس نے وہان جاکر جو دیکھا غار مین بکیہ کئے پایا جانا کہ جاگتے ہین کہا کہ دروازہ غار کا پتھر سے بند کردو کہ یہین مر رہین لوگون نے پتھرون سے چن دیا دو شخص امیر تھے اس سے مومن تھے انھون نے نام اور احوال جوانون کا پتھر پر کھدوا کر دیوار غار مین لگوا دیا کہ اگر کوئی ادھر آوے تو انکے احوال سے مطلع ہوجاوے اور نام انکے یہ ہین بقول اشہر یملیخا مکسلینا کشفوطط بتیدنس کشافطیونس اور قطیوس یوانس یوس اور نام انکے کتے کا قطمیر ہے اور وہ غار جنوب کیطرف پہاڑ کے ہے سورج وقت طلوع اور غروب کے دونو جانب اسکے چمکتا ہے اور عفونت دور کرکر ہوا کو اعتدال پر لاتا ہے اور غار مین دھوپ نہین جاتی تو کہ رنگ اور جسم انکے متغیر نہون اور کپڑے انکے پرانے نہون چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ اور دیکھے تو اے دیکھنے والے سورج کو جب طلوع کرتا ہے جھک جاتا ہے غار انکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ بمقابل قطب شمالی کے پڑا ہے وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہے کترا جاتا ہے اسے بائین طرف وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ اور وہ بیچ میدان فراخ کے ہین غار سے کہ ہوائے خوش لگتی ہے تعنن سے مذہبین ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہ خبر اصحاب کہف کی نشانیون قدرت اللہ کی سے ہے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ پس وہ ہے راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اور گمان کرے تو انکو جاگتے کیون کہ آنکھین انکی کھلی ہین اور حال یہ ہے کہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین ہے کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہے اگر ظاہر مین دیکھو تو جادہ گہ بسیط ان اعمال مین اور باطن پر انکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہین نظم ستہ ہین باطن مین ظاہر ہوشیار ؛ معنے مین بے کار صورت مین بکار ؛ تم سمجھتے ہو کہ ہین ہم مین لیے ؛ اور وہ حال انکہ ہین سب سے جدے ؛ تم مین سمجھے ہین ولے تم مین نہین ؛ اٹھ گئے ہین وہ کہینکے پس کہین ؛ پھرتے چلتے ہین وہ بر روئے زمین ؛ نیک ہین وہ برتر از عرش بریں ؛ ابن عباس رضہ سے روی ہے کہ اصحاب کہف کو چھ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہین کہ جسم اونکا زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہین ہر برس عاشورہ کے دن غرض کروٹ بدلنا انکا ثابت ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹین لواتے ہین ہم انکو یعنے فرشتے ہمارے حکم سے کروٹین لواتے ہین انکو داہنی طرف اور بائین طرف ؛ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ اور کتا انکا پھیلا رہا ہے دونو ہاتھ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زرد ہے یا سرخ یا خاکی یا اسکا سرخ اور پیٹھ سیاہ اور پیٹ سفید اور دم ابلق اور نام قطمیر یا قطمور یا حمران یا زبان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ جو کوئی دن رات مین نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بچھو اسکو ضرر نہین پہنچا سکتا اور جو کوئی یہہ آیت کلبهم باسط ذراعیه بالوصید لکھ کر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر انکے البتہ پیٹھ پھیرے انسے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے تو انسے رعب اور ڈر کر مراد یہ ہے کہ شکل انکی وحشت ناک ہو رہی ہے آنکھین کھلی ہین بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اندھیرے مین پڑے ہین کسیکو دیکھنے کی انکے طاقت نہین اور یہہ خطاب جو مذکور ہوئے ظاہر مین حضرت کی طرف ہے لیکن مراد غیر آپ کے ہے العصہ دقیانوس جو دروازہ غار کا بند کرکر اپنے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت مین ہر گیا ملک اور مال تصرف مین اوروں کے گیا بیت حشم جب واکی تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال ؛ لمبلا جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جائے ؛ پھر کئی بادشاہ ہوئے یہان تک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی پہنچی کہ مرد مومن اور خدا پرست تھا

لوگ اسکے زمانیکے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت کی کسی نے نہ مانا حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہے
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہمنے اسیطرح اٹھایا اور جگایا ہمنے انکو کہ نہ بدن انکا بسبب طول زمانیکے تغیر ہوا تھا اور نہ پیراہن انکا پرانا
سلایا ہمنے ساتھ حکمت کے اور جگایا ہمنے ساتھ قدرت کے لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کرین ایک دوسرے سے آپسمین اور حال اپنا جانین اور یقین انکا
کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو وَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ مکسلمینا تھا عمر مین سب سے بڑا کتنا رہے تم یہان غار مین
غرض اسکی یہہ تھی کہ مدت سونیکی معلوم کر کر نمازین جو فوت ہوئی ہون قضا کرین اور وہ غار مین صبح کو داخل ہوئے تھے جو دیکھا کہ آفتاب وقت چاشت کو
پہنچا ہے قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھون نے رہے ہم یہان ایک دن اگر کل سوئے ہون یا تھوڑا دن مین سے اگر آج ہی سوئے ہون پھر جو ناخن
اور بال بڑھے دیکھے قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون نے بعضون کو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے جتنا رہے تم فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ
هٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپئے اپنے کے جو یہہ ہے طرف شہر کے پس چاہئے کہ دیکھے کونسا انمین سے
ہے پاکیزہ کھانا یعنے جا کر طعام حلال اور پاکیزہ تر تلاش کرے کیونکہ ان کے زمانے مین اس شہر مین لوگ چھپے ہوئے ایمان والے بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا
ڈھونڈھے فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ پس لے آوے تمھارے پاس رزق اسمین سے اور چاہئے کہ نرمی کرے باتون مین خرید کے وقت سمجھ لیجئے کہ
باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان تے اور لام کے ہے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسی کو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس
شہر مین نکیے إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر
متابعت کرنیوالے دقیانوس کے ہین اگر مطلع ہونگے یا قادر ہونگے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے
اور ہرگز نہ چھٹکارا پاؤگے تم اسوقت کہ انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب مین رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دروازہ
شہر کا نوع دیگر پایا جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگون کے دگرگون دیکھ کر حیران ہوا آخر نان بائی کے دوکان پر جا کے درم اسے دیئے
کہ نان دے اسنے سکہ دقیانوسی دیکھ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہے وہ درم اور شخص کو دکھائے اسنے اور کو یہان تک کہ تمام بازار مین خبر ہوگئی کوتوال نے بلا کر
ڈرایا کہ خزانہ بتا یملیخا نے کہا مین نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے یملیخا نے بتایا کوئی
شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹایا یملیخا نے کہا ڈر کر کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے مہم سے آگاہ ہے لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو سوئے قریب تین سو
برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہے یملیخا نے کہا تم مجھ سے کھلی کرتے ہو کل ہی تو مین اس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان خریدنے کو نکلا ہون
غرض اسکو پادشاہ کے پاس لے گئے اور احوال کہا پادشاہ سوار ہو کر غار پر گیا یملیخا نے غار مین جا کر یارون کو خبر کی بادشاہ سل کو جو در غار پر کھدی لگی
تھی پڑھ کر احوال معلوم اور نام معلوم کر کر لوگو سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکلین تازہ اور کپڑے نئے پہنے ہین حیران ہوا اور سلام کیا انھون نے
جواب دیا سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور
قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھ حشر اور بعث کے سچ ہے کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت
تمام رکھتا ہے موت اور بعث سے وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک بیچ اسکے پس اللہ تعالی نے آگاہ کیا انکو إِذْ
يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس زمانیکے لوگ آپسمین بیچ کام دین اپنے کے بعضے کہتے تھے حشر فقط روح کو ہوگا
بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھ کر ظاہر ہوگیا کہ روح اور جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ نظم سہ صد و نہ سال جس حق نے
سلا ؛ پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا ؛ نے تغیر انکے ابدان مین ہوا ؛ نے لباس انکا باین مدت پھٹا ؛ اسکو قدرت ہے کہ سبکو مار کر ؛ دم مین

جان بخشی کرے بارو گر ۔ ہمکو پہلے نیست سے کر اسنے ہست ۔ لاکے یہان سکھلائے کیا کیا بندوبست ۔ ہست سے پھر نیست کر دیگا وہی ۔ جان ایسے دی ہی اور لیگا وہی ۔ پھر قیامت کو اٹھاویگا ہمین ۔ مار کر یعنے جلاویگا ہمین ۔ قادر مطلق کے رافت ہین یہہ کھیل ۔ فیض اسکا خلق پر ہی رہتا ہی ۔ لکھا ہی کہ جوانون نے بادشاہ کو دعا دی اور اپنے مکانون پر سو گئے حق تعالی نے روحین انکی قبض کر لین تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے اکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھنگے لیکن اپنے اخیا اصحاب مین سے چار شخصون کو بھیجو تو کہ انکو دعوت تمہارے دین کی کرین آپ نے فرمایا کیونکر بھیجون اور کنکو بھیجون کہا رداء مبارک اپنی بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ اور باؤ کو کہ سخر سلیمان کی تھی بلا کر فرمایا کہ انکو وہان پہنچا آپ نے اسیطرح کیا باؤ نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صحابہ اترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کتہ بھونک کر حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اللہ تعالی نے روحین انکی انکے ابدان مین ڈال دین انھون نے اٹھ کر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہی انھون نے کہا وعلی محمد رسول اللہ الصلوۃ والسلام پھر دعوت اسلام کی کی انھون نے دین اسلام قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب دیکر پھر پڑ جاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ بادشاہ تندروس نے اور قوم اسکے نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا پس کہا انھون نے بناؤ اوپر انکے عمارت تاکہ موضع انکا پہچانا جاوے یا دیوار کھینچ دو تو کہ لوگونکی نگاہ سے چھپ جاوین رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار انکا داناتر ہی ساتھ کام اسکے کے اُن لوگون سے کہ جھگڑتے ہین بیچ حق انکے کے قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا کہا اُن لوگونے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے وہ لوگ کہ حشر اجساد کے قائل تھے انھون نے کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ اسمین نماز پڑھین سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ مشتاب ہی کہ کہینگے یہود یا نصاری مین سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہین چوتھا انکا کتا ہی انکا وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ اور کہینگے نسطوریہ ترسایون مین سے پانچ ہین چھٹا انکا کتا ہی بات پھینک تے ہین بن دیکھے وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہتے ہین مسلمان ساتھا خبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہین اور اٹھوان انکا کتا ہی انکا قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ کہہ پروردگار میرا داناتر ہی ساتھ گنتی انکے کے مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ نہین جانتے گنتی انکے مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر ہمارا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات شخص ہین اور نام انکے یہہ ہین یملیخا مکسلمینا سلینا مرنوش وبرنوش شاذلوس اور نام چرواہی کا مرطوس ہی اور کتے کا قطمیر ہی اور اور روایات مین اور اور نام آئے ہین چنانچہ مشہور وہ ہین جو پہلے لکھ آئے ہین ہم عبداللہ بن عمر رضہ سے منقول ہی کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھ کر ڈال دو بجھ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہی کہ اصحاب کہف بدلا رسعہ ہین کہ سالون اقلیمین عالم کے وجود باجود انکے سے قائم ہین اور کہف خلوتخانہ انکا ہی اور کتہ نفس حیوانی ہی یا اشارہ ہی طرف لطائف خمسہ اور عقل اور قوت قدسیہ کے کہ متعلق کہف بدن ہین اور دقیانوس نفس امارہ ہی نظم کہتے ہین رافت جنین اصحاب غار ۔ کہف جسم اپنے مین ہین وہ تین چار قلب روح وسر واخفی وخفی ۔ قوت قدسیہ وعقل جلی ۔ ڈر کے دقیانوس نفس سے وہ ۔ غار تن مین بیٹھے ہین روپوش ہو فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا پس مت جھگڑ کر ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑین مگر جھگڑنا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب مین مت گفتگو کر قرآن مین جو آیا ہی وہ پڑھ دے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا اور مت سوال کر بیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب مین سے کسیکو لکھا ہی کہ جو تینون سوال جو مذکور ہوئے حضرت سے پوچھے آپ نے فرمایا کل انکا جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی نکہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نہ آئی

قریش طعن کرنے لگے آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ اور ہرگز مت کہو کسی چیز کو کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون اسکو کل مگر یہہ کہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اور یاد کر اپنے پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاؤ اپنے آپ کو کیونکر حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہیچ ہیچ مذکور کے نظم نہ رہے ذاکر نہ ذکر اسکا رہے ۔ فی خرد باقی نہ فکر اسکا رہے ۔ غرق سب ہو جائین بحر نور مین ۔ یعنے رافت ہون فنا مذکورین ۔ اور ہو سکتا ہے کہ اشارہ طرف فنائے قلبی کے ہو کہ عبارت نسیان ماسوی ہے یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہو اکہ اسوقت کا ذکر ترقی بخش درجات قربت ہے کیونکہ بہ حضور و جمعیت ہے بیت حضرات ماسوا ہوے دلکو جب رہ پائی ۔ تو بذکر کیفیت کیا رگ و ریشہ مین سمائی وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا رَشَدًا اور کہہ کہ شتاب ہے یہہ کہ ہدایت کرے مجھ کو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیکتر ہے شان اصحاب کہف سے بھلائی مین اور وہ اخبار انبیا علیہم السلام ہے وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا اور رہے وہ جوانمرد بیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس لباب مین ہے کہ تین سو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوے کیونکہ شمسی برس قریب گیارہ دن سن قمری سے بڑا ہے اور حساب کے راہ سے تین سو برس و مہینے انیس دن قمری کے ہوتے ہین واللہ اعلم حدیث مین ہے کہ ترسایون نے کہا ہم تین سو سو جانتے ہین نو کو نہین پہچانتے آیت اتری کہ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اللہ خوب جانتا ہے اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسکے ہے غیب آسمانون کا اور زمین کا اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ کیا خوب دیکھنے والا ہے ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا ہے ہر چیز کا مَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ نہین واسطے زمین آسمان والون کے سوا اسکے کوئی دوست کہ اون کے کام اٹھالے وَّلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا اور نہین شریک کرتا اللہ تعالیٰ بیچ حکم اپنے کے کسی کو موجودات علوی اور سفلی سے وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتٰبِ رَبِّکَ اور پڑھ جو کچھ وحی کی گئی ہے طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے کے سے کہ قرآن ہے لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ نہین کوئی بدلنے والا باتون اسکے کو بیچ نشان اصحاب کہف کے نازل کین ہین وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اسکے جگہہ پناہ کی کشاف مین لکھا ہے کہ ایک قوم نے روساء کفار مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہہ پشمینہ پوش بے قدر مثل صہیب و عمار اور جناب رضی اللہ عنہم کے جو تمہاری مجلس مین رہتے ہین انکے کپڑون کی بدبو ہمین ایذا پہنچاتی ہے اگر انکو مجلس مین نہ آنے دو تو ہم آپکے پاس بیٹھین یہہ آیت نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ اور روک رکھہ جان اپنی کو ساتھہ ان لوگون کے کہ عبادت کرتے ہین پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونون طرف دن کے ہین یا نماز فجر اور عصر کی ہے یا سب اوقات ہین یعنے دن رات مین عبادت حق مین مشغول ہین یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ چاہتے ہین رضامندی اللہ کی یا چاہتے ہین اللہ ہی کو نہ غیر اسکے کو بیت مقصد ہے وہ مراد ہے وہ مدعا درکار کچھ نہیں ہے مجھے گو میرا ہے و ۔ بعضے کہتے ہین یہہ آیت مدنی ہے اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ بعضے مولفہ قلوب مثل عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہین ساتھہ سلمان اور ابو ذر اور فقرا مسلمانان کے نہین بیٹھتے اگر تم انکو دور کرو تو ہم پاس آپکے بیٹھین اور احکام شرع سیکھین یہہ آیت اتری کہ صبر کر ساتھہ صحبت درویشون کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رضائے خدا کے عبادت مین کاٹتے ہین وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ اور چاہیے کہ نہ پھر جاوین دونون آنکھین تیری انسے یعنے انسے نگاہ مت پھیر اور التفات غیر ونکی طرف نہ فرما تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا چاہتا ہے تو بناؤ زندگانی دنیا کا سمجھہ لیجیے کہ حضرت کا ہر گز میل طرف دنیا اور آرایش دنیا کے نہ تھا پس یہہ معنی ہین کہ مت کر عمل ایسا جو مائل طرف بناؤ دنیا کے ہے کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہے وہ فقر سے منہہ پھیر کر اغنیا سے ملتا ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا

اور مت کہا مان اس کیکہ غافل کیا ہے ہمنے دل اسکا یاد اپنے سے وہ امیہ بن خلف تھا اور یار اسکے یا عینیہ اور مددگار اسکے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا اور پیرو یکی اسنے خواہش نفس اپنے کی اور ہے کام اسکا حد سے نکلا ہوا یا تباہ اور ضایع یا موجب حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اور کہہ انکو کہ جو کچھ ہین لایا ہون یعنے قرآن حق ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے نہ ایمان لانا پس کفر کرے امام راہے نے کہا ہے کہ یہہ امر تو عید اور تہویل کا ہے نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس رضہ نے فرمایا ہے کہ امر بمعنی اخبار ہے یعنے جو ایمان لایا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی جو چاہیگا اللہ وما تشاؤن الا ان یشآء اللہ اسکے ارادے مین تغیر تبدیل نہین نظیم چاہے مومن چاہے وہ کافر کرے ❊ جو وہ چاہے سو وہی ظاہر کرے ہین ارادہ سے اسکے سب یہہ کام ❊ ہوتے ہین جورات دن اور صبح و شام اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا تحقیق ہمنے تیار کر رکھی ہے واسطے کافرون کے آگ کہ گھیر لیا ہے انکو پردون اسکے نے حدیث ابو سعید خدری مین ہے کہ پردے آتش کے چار دیوارین ہین کہ شتابہ ایک کا چالیس برس کی راہ ہے وہ گرد کافرون کے ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس سے فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند ناپنے کے کلی کے کہ بھون ڈالتا ہے منہون کو کمال گرمی سے بِئْسَ الشَّرَابُ بُرًا پینا ہے وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا اور بری ہے وہ آگ فائدہ اٹھانے مین اور سکان لود و باش مین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کئے نیک تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہے عمل اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ❊ یہہ لوگ مسلمان واسطے انکے ہین بہشتین ہمیشہ رہنے کے چلتے ہین نیچے محلون انکے سے نہرین گہنا پہنائے جاوینگے بیچ ان بہشتون کے کڑے سونیکے زاد المسیر مین ابن جبیر سے منقول ہے کہ بہشتیون کے تین کڑے ہونگے ایک چاندیکا ایک سونیکا ایک موتی اور یاقوت کا وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ اور پوشاک پہنیگے کپڑے سبز ریشمی اور تانتے کے موافق آرزو کیے اپنی اپنی کے مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ کیسکنے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختون کے جیسے دولتمندون کی عادت ہے نِعْمَ الثَّوَابُ اچھا ہے ثواب بہشت اور نعمت وہانکی وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا اور خوب ہے جگہ گاہ یا جنت آرام کی جگہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ اور بیان کر واسطے مومنون اور کافرون کے مثال دو مردکہ دو بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک مومن تھا یہودا یا یملیخا اور دوسرا کافر تھا قطروس یا قطرس آٹھ ہزار دینار انکو میراث پدر سے پہونچی مومن نے چار ہزار اپنے حصے کے براہ خیر صرف کیے اور کافر نے زمین اور ملک اور اسباب خانہ خرید حق تعالی مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہے کہ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کئے ہمنے واسطے ایک کے دونون مین سے کہ قطروس تھا دو باغ انگورون سے اور گھیر لیے ان دونونکو ساتھ کھجورون کے اور کی ہمنے درمیان ان دونون کے کھیتی تو کہ وہان قوت اور میوہ جمع ہون كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا دونون باغون نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا اسمین سے کچھہ جیسے ایک برس میوہ کم آتا ہے ایک برس زیادہ سو ان باغون مین ہر سال پورا آیا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا اور پھاڑدی ہمنے درمیان دونون باغون کے نہر تاکہ سیراب رہین وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ اور تھا واسطے اس کافر کے سب میوہ یعنے سوا انگور اور کھجور کے اور بہی میوے تھے خاص کر نا اسکا بدکر واسطے غلبے کے ہے لکھا ہے کہ یہودا جو مومن تھا محتاج ہو کر بھائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھہ مانگنے آیا اسنے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر تھا مین زمین اور باغ اور متاع اور غلام رکھتا ہون تو کیون محتاج مفلس ہو گیا یہودا نے کہا اے بھائی تو نے اس مال سے باغ و بنا خریدے مین نے عقبی کا باغ رضوان تو نے یہان بنا یا خانہ خشتی مین نے وہان تیار کیا مکان بہشتی تو نے بیاہ کیا مین نے مہر حور العین دیا تو نے غلامان و کنیز خریدے مین نے غلمان و حور لیے قطروس اوسکو ملامت کرنے لگا کہ زر نقد بوعدہ نسیہ دیکر اپنے آپ کو تو نے خوار اور محتاج کیا فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا

پس کہا قطروس نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودا تھا اور وہ سوال جواب کرتا تھا مین زیادہ ترہون تجھ سے مال مین اور عزیز ترہون آدمیونکو یعنے اولاد اور غلام اور کنیز رکھتا ہون پھر ہاتھ پکڑا یہودا کا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور داخل ہوا باغ اپنے مین اور حال آنکہ وہ ستم کرنیوالا تھا جان اپنے پر ساتھ تکبر کے یہہ کہ بہت محبت دنیا قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا کہا کہ مین گمان نہین کرتا یہہ کہ ہلاک ہووے یہہ باغ کبھی یا یہہ دنیا نابود ہووے وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا اور نہین گمان کرتا مین قیامت کو قائم ہونیوالی اور اگر پھیرا گیا مین بسوا فق زعم تیرے کے طرف پروردگار اپنے کے جیسے کہ تو کہتا ہی اور اٹھایا مجھ کو البتہ پاؤنگا مین بہتر اسباغ سے جگہہ پھر جانیکی یعنے مین لیاقت اسبات کی رکھتا ہون کہ وہان بھی مجھے بہشت ملے جیسے یہان یہہ باغ ملا قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا کہا اس کو یار اسکے نے کہ یہودا تھا اور حال آنکہ وہ جواب سوال کرتا تھا اس سے آیا کفر کرتا ہی تو بسبب انکار بعث کے اور تردد اسکے کے ساتھ اس قادر مطلق کے کہ پیدا کیا ہی تجھ کو مٹی سے کہ اصل مادہ تیرا ہی پھر نطفے سے کہ مادہ قریب ہی پھر تندرست کیا تجھ کو مرد لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا لیکن مین کہتا ہون وہ ہی اللہ پروردگار میرا اور پیدا کرنیوالا میرا خاک اور نطفے سے اور نہین شریک لاتا مین ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو سمجھ لیجئے کہ لٰکنا رسم خط مین ساتھ الف کے لکھتے ہین کیونکہ اصل اسکا لکن آتا ہی نون کو نون مین ادغام کردیا ہی اور الف کو حذف کردیا ہی پس مقصود باقی رہ گیا ہی اسی واسطے بے الف پڑھتے ہین وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور کیون نہ جسوقت کہ داخل ہوا تو باغ اپنے مین کہا تو نے جو چاہے اللہ وہی ہوتا ہی نہین قوت کسی کو مگر ساتھ اللہ کے یعنے تو نے جو کہا کہ یہہ باغ کبھی ہلاک نہین ہونیکا لازم تھا کہ یہہ کہتا اگر خدا چاہے گا تو رکھیگا یہہ کیون نہ کہا اور اقرار اپنے عجز کا کرتا تھا سو کیون نہ کہا کہ جو کچھ باغ زمین تیرے ہاتھ لگا ہی اللہ ہی نے دیا ہی بیت وہی دے ہی وہی لیوے ہی وہی معطی وہی مانع ہی زیان و سود اس سے ہی وہی ضرار اور وہی نافع اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اگر دیکھتا ہی تو مجھ کو کمتر تجھ سے از روے مال اور اولاد کے فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ پس شتاب ہی پروردگار میرا یہہ کہ دیوے مجھ کو بہتر باغ تیرے سے دنیا مین یا آخرت مین بسبب ایمان لیاوے کے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ اور بھیجے اوپر باغ تیرے کے بسبب کفر تیرے کے عذاب سخت آسمان سے فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا پس ہوجاوے باغ تیرا زمین بیمغز پھسلتی کہ پانو رکھتی ہی ریت جائے اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا یا ہوجاوے پانی اسکا خشک پس ہرگز نہ کرسکے تو واسطے اسپانی کے طلب کرنا پس جب تلاش مقدور سے باہر ہوا تو پانا اور نہر دوزانا کیا ممکن ہی لکھا ہی کہ اللہ نے بات مومن کی سچ کردی عذاب ہلاکت کا اسباغ پر آیا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ اور گھیرا گیا عذاب الٰہی سے اسباغ کے کہ یعنے عذاب کافر کے باغ پر اترا سب بنا اور درخت اور پھل خراب ہوگئے پس صبح اٹھا ملتا تھا دونون ہتیلیان اپنی افسوس سے اور پشیمان تھا عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا اوپر اس چیز کہ خرچ کی تھی مبیچ تیاری اسباغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور حال آنکہ بنا مین اسباغ کی گری ہوئی تھین اوپر چھتون اپنے یعنے پہلے چھتین گرین پھر اوپر انکے دیوارین یا سو گرے ہوئے اوپر درخت اکثر پڑے ہوئے تھے بہرتقدیر جب قطروس نے یہہ حال دیکھا ماتم افسوس سے لگا تھا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا اور کہتا تھا اے کاشکے مین نہ شریک لایا ہوتا ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ میرا باغ بسبب شرک کے خراب نہ ہوتا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت کہ مدد دیوین عذاب دور کرنے مین باغ سے اسکے سو خدا کے اور نہوا قطروس بدلا لینے والا حاصل یہہ ہی کہ کسی کو قدرت ہی نہ تھی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اس جگہہ یعنی وقت زوال نعمت کے یا دن قیامت کے یا مقام جزا مین مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہی ثابت

نہ اور کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر ہے ثواب دینے مین ان لوگونکو جو اس سے امید رکھتے ہین اور بہتر ہے انجام دینے مین ان بندونکو جو اس سے
ڈرتے ہین سمجھ لیجئے کہ اہل تاویل کہتے ہین کہ تمثیل رجلین کی ساتھ نفس کافر اور قلب مومن کے ہے اور جنتین ہوا اور دنیا ہے کہ بھری ہے شہوتون کے
انگورون سے اور لذتون کے کھجورون سے اسی طرح تمام احوال ہے واللہ اعلم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ
بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ اور بیان کرو واسطے لوگون کے مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اتارا ہمنے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے پس مل گئی ساتھ اسکے
روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچے اور زمین اس سے تر و تازہ ہوئی فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ پس ہو گیا دوسرے دن وہ سبزہ تر و تازہ
خشک چورا چورا اوڑاتے ہین اسکو باوین وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جمانے اور
اکھاڑنے کے قادر سمجھ لیجئے کہ مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھ گھاس کے کہ مینہہ سے سبز ہو کر پڑھے اور کمال کو پہنچے اور وقت کاٹنے کا آوے کہ اس سے
نفع لین ناگاہ مینہہ موقوف ہو وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاوے اور ہوا سے اڑھ جاوے کچھ کام مین نہ آوے ایسے ہی آدمی زندگی اور تازگی جو رکھتا ہے خوش
ہوتا ہے یکایک جب اجل آتی ہے درخت وجود اسکا صرصر فنا سے خشک ہو جاتا ہے اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی اڑا لیجاتی ہے بیت بہار عمر
زبس دلفریب و رنگین ہے ؛ پہ کچھ حصول نہین شکل نقش قالین ہے ؛ لکھا ہے کہ سردار عرب کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے اوپر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ مال اور بیٹا نہین رکھتے ہین اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش زندگانی دنیا کے
ہین نہ توشہ راہ آخرت کے کیونکہ یہہ سب فنا ہو جاوینگے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور باقی رہنے والین نیکیان
بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکھنے مین سمجھ لیجئے کہ باقی رہنے والین نیکیان یا نمازین ہین پانچون وقت کی یا یہہ پانچون
کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا یہہ تینون کلمے ہین لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ وصلی اللہ علی محمد
وآلہ وسلم یا باتین اچھی ہین جو لوگون کے دل خوش کرین یا نیتین نیک ہین کہ بسبب قبول ہونے اعمال کے ہین یا بیٹیان صالحات ہین جو بحکم کن سترا من النار
سبب چھٹکارے کے مان باپ کے ہون یا وہ عمل ہین جنمین کچھ طمع اور غرض نہو بلکہ خالص اللہ کے واسطے ہون تو کہ نتیجہ انکا ہمیشہ باقی رہے نظم جان
رافت باقیات الصالحات ؛ وہ عمل ہین جو کہ ہون اخلاص سات ؛ سمعہ سے دور اور ریا سے پاک ہون ؛ خاک سے تا صاعد افلاک ہون ؛ سمعہ کب
اور کہانکے ہے ریا ؛ اپنے سے بھی رویت اعمال اٹھا ؛ اس انا کو دور کر کے کر عمل ؛ تا عمل مین ہو نہ نقصان و خلل ؛ وہ عمل جنمین کہ ہووے یہہ خلوص ؛ نزد
رب ہین خیر من حکم النصوص وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا اور یاد کر اسدن کو کہ چلاوینگے
ہم پہاڑون کو جڑ سے اکھیڑ کر ہوا پر اور دیکھیگا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی پہاڑون کے تلے سے اور مردے سب زمین پر قبرون سے نکلے ہوئے اکٹھا کرینگے
ہم انکو موقف مین پس نچھوڑینگے ہم انمین سے کسی کو بن جمع کئے وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا اور روبرو لائے جاوینگے اوپر حساب پروردگار اپنے
صف باندھ کر اور حق تعالی فرماویگا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اکیلے بن خادم اور حشمت اور
مال دولت کے جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار کہ کچھ چیز نہین رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ نکرینگے ہم
واسطے تمہارے وعدہ گاہ واسطے محاسبے کے یا وقت واسطے ظہور وعدے کے یہہ خطاب خاص بعث کے منکرون کے واسطے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ اور رکھی جاویگی کتاب اعمال کی ہاتھون مین اہل حشر کے یا نامہ اعمال انکا ترازو مین پس دیکھیگا تو گنہگارون کو ڈرتے اس چیز سے
کہ بیچ نامے انکے ہے گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب ان گناہون پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ
صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا اور کہینگے اے وے ہمکو کیا ہے واسطے اس کتاب کے کہ مطلقا نہین چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہے اسکو اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ضبط اور نگاہ رکھا ہے وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا اور پاوین گے جو کچھ کیا تھا حاضر وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا اور نہین ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ بڑہا دیے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نے نہ کیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنے قوم بنی الجان کے ہین سے بعضے کہتے ہین کہ جن ایک گروہ ملائکہ ہے کہ آگ سے پیدا ہوا ہے ابلیس سہین تھا اور سو اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہین لیکن قول اول اصح ہے کیونکہ دو دلیلین اسکی اسی آیتہ مین مذکور ہین ایک تو یہ کہ ذریۃ اسکی ثابت کی ہے اور فرشتون کی ذریتہ نہین دوسری یہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فاسبیہ ہے یعنے نافرمانی کی اس سبب سے کہ اصل مین جن تھا اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ پھر پکڑتے ہو تم شیطان کو اور اولاد اوسکی کو دوست سوا میرے یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہے کہ شیطان اور اولاد اوسکی واسطے تمھارے دشمن ہے بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا برا ہے واسطے ظالمون کے شیطان اور اولاد اوسکی بدلا اللہ تعالی سے بعضے کہتے ہین ذریتہ بمعنے اتباع ہے اور یہہ نام بطریق مجاز ہے اور اکثر کہتے ہین کہ اسکی ذریتہ ہے جب اللہ تعالی نے اسکو راندا۔ پہلوے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اسے بعد دریک بیابان اولاد ہوئی انمین سے ایک لاقیس ہے کہ طہارت مین وسوسہ ڈالتا ہے ایک دلہان ہے جو نماز مین خطر لاتا ہے ایک زکنور ہے کہ بازارون مین جھوٹ اور کم فروشی سکھاتا ہے ایک اعور ہے کہ زنا کاری کی راہ دکھاتا ہے ایک واسم ہے کہ بسم اللہ نہین کہتا اسکے ساتھ کھاتا ہے ایک مدہوش ہے کہ علما کو اہوائے مختلفہ پر لاتا ہے ایک بشر ہے کہ مصیبت زدون سے گریبان پھڑواتا ہے اور مال کھڑواتا ہے اور رلواتا اور پٹواتا ہے ایک منسوط ہے کہ جھوٹی باتین بناتا ہے بیت یارب پناہ مین تو ہمین اپنے رکھ مدام ؛ شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان اور اولاد اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمان کے اور زمین کے تو کہ انسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھ بوجھے کہ اعتقاد بعضے کفار کا ہے کہ جن غیب کی باتین جانتے ہین سو اللہ تعالی نفی کرتا ہے اسکی کہ وہ آسمان زمین پیدا کرینگے وقت تھے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش اپنی بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت مین میرے انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا اور نہین ہون مین پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالون کو کہ شیطان اور اولاد اسکی ہے بازو اپنا یعنے مددگار بیت وہ خالقیت دوجہان مین ہے بے نیاز ؛ حاجت نہین ہے یار و مددگار کی اسپے وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اُسدن کو بھی کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الٰہی سے مشرکون کو کہ واسطے شفاعت اپنی کے یا واسطے عذاب دور کرنے اپنے کے پکارو شریکون میرے کہ جو دعوا کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہین میرے اضافت شرکا کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمائیگا اور اسمین توبیخ بھی انکو دکھائیگا فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ پس پکارین گے کافر بتونکو اور فریاد کرین گے بت انکو اور نفریاد کو پہنچین گے انکے وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا اور کرینگے ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جانے ہلاک یعنے دوزخ کے جنگلون مین سے ایک جنگل کہ ہلکہ عظیم ہوگا اسمین ان سبکو عذاب دینگے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سو بق وادی عمیق ہے جہنم مین کہ ساتھ اسکے جا کرینگے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو ماسوا اسکے وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے گنہگار یعنے کفار آتش دوزخ کو چالیس اس کی راہ سے پس یقین جانینگے یہہ کہ وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوین گے اس سے جگہہ پھیر جانیکی کیونکہ چارون طرف انکے احاطہ کیے ہوگی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے واسطے لوگون کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہین بمصیبتون سے پہلے امتون کے کہ عبرت پکڑین اور دلیلون قدرت کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھین وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا اور ہے انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ نے پیدا کی ہے جھگڑنیوالا

یعنے آدمی از روے جدال سب مخلوق سے زیادہ تر ہی اور خصومت اسکی حق کام مین بیشتر ہی ابن عباس رضؓ نے کہا کہ مراد اس سے نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف ہی کہ بعث اور حشر کا منکر تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى اور نہ منع کیا مکہ والونکو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اور نہ منع کیا اُس سے کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے مگر یہہ کہ آوے اونکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک کرنین پہلونکے تئین اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا یا آوے انکے پاس عذاب سامہنے اور ہلاک کردے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینیوالے مومنونکو ساتھ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافرون کو ساتھ رحمت کے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ جھوٹ کے اوپر بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھکر اور وہی باتین بطریق اعجاز طلب کرتے ہین اور یہہ کسواسطے چاہتے ہین لوگ کہ زایل کردیوین ساتھ اس جھگڑنیکے حق کو کہ قرآن ہی یا دین حضرت سیدنا امام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا اور پکڑا انھون نے آیتون کتاب میرکو یا نشانیون قدرت میرکو اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھ اسکے قیامت اور عذاب سے ٹھٹھا یعنے قرآن اور سوا عید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اور کون شخص ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی پس منہ پھیر لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیجا ہی ہاتھون اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا پھل کیا ملیگا اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کئے ہمنے اوپر دلون انکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے کہ بوجھ ہی بیت پردے اور بوجھ کے سبب سے وہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین حق کو وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوین گے اسوقت کہ بلائے تو ہرگز کبھی مراد اس سے وہ کفار مکہ ہین کہ علم الہی مین جنکا نہ ایمان لانا پڑا ہی وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بخشش کرنے والا ہی صاحب رحمت والا لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے اللہ انکو ساتھ اس چیز کے کہ کماتے ہین گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا مین بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہی یا وقت وعدہ کا ہی کہ بدر کا دن ہی یا قیامت ہی کہ جب وہ وعدہ آویگا نہ پاوین گے سوا اللہ کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا اور یہہ بستیان جنکے قصے بیان کئے ہمنے جیسے احقاف اور موتفکات ہلاک کیا ہمنے رہنے والون انکے کو جب ظلم کیا انھون نے اوپر اپنے ساتھ کفر اور عصیان اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک انکے کے وعدہ گاہ کہ جب وہ آیا پھر ایکدم ادھر اودھر نہین ٹلتا پس قریش کیون نہین عبرت پکڑتے اور نافرمانی سے باز رہتے العبد سن وعظ بغیرہ لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کر کر خطبہ پڑہا سب شور فغان برلائے اور الفاظ معافی اسکے سے حیران ہوئے ایک سردار قوم نے کہا یا کلیم اللہ کوئی روے زمین پر تم سے دانا تر ہی موسی علیہ السلام نے کہا مین نہین جانتا کہ تمام عالم مین مجھ سے دانا تر اور کوئی ہو بعضے کہتے ہین کہ بغیر خطبہ پڑھنے کے انکے دلمین یہہ بات آئی اللہ نے وحی بھیجدی کہ مجمع البحرین مین ایک بندہ ہی میرا کہ مختص کیا ہی مین نے اسکو ساتھ علم خاص کے ایک خواص اپنے سے ہمراہ لیکر وہان جا اور مچھلی جسنی ہمراہ لیجا کہ وہان تجھے راہ بتاویگی موسی علیہ السلام تیاری کر کر چلے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا موسی نے واسطے جوانمرد شاگرد اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب مین خضر علیہ السلام کے نہ ٹلونگا مین یعنے ہمیشہ چلا جاؤن گا یہان تک کہ پہنچونگا مین جگہ

ملنے دو دریا کے کہ مکان اسکا ہے وہان بحر فارس اور روم ملے ہین اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا یا چلا جاؤن برسون تک یا اس برس تک کہ حقبہ ہے غرض سفر سے
منہہ نہین پھیرنے کا اے یوشع تو میری موافقت مرافقت کریگا یوشع نے کہا ہان مین ساتھ ہون جہان جاؤ بیت چھوڑون جو رفاقت تیری مین وہ نہین ہونگا
جون سایہ تیرے ساتھ سے ہرگز نہ ٹلونگا ؛ پس یوشع کئی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ عم کے ساتھ ہوئے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا پس جب پہنچے
دونون جگہہ ملنیکے درمیان اُن دونون دریاؤن کے وہان کنارے پر ایک سل تھی اسپر بیٹھ گئے موسیٰ عم سو گئے یوشع علیہ السلام نے اس چشمے مین وضو کیا
قطرہ پانی کا انکے ہاتھ سے جو ماہی بریان پر گرا وہ زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی یوشع حیران رہ گئے پھر موسیٰ عم جاگے اور کچھ احوال یوشع عم کا اور
مچھلی کا نہ پوچھا سیدھا رستہ لیا اور مارے جلدی کے نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی
بیچ دریا کے خشک جدہر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک زمین نکل آتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا
مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونون دریاؤن کے سے کہا موسیٰ عم نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا ہے ہمکو کھانا ہمارا
چاشت کا کہ بھوکے ہین کھا کر دم بھر آرام کرین تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع عم دسترخان کھولا قصہ مچھلی کا انکو یاد آیا قَالَ
اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے
اسکے کو کہ تجھ سے نہ کہا وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ اور نہین بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤن مین اسکو تجھے وَاتَّخَذَ
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا اور پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدہر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ نکلتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے یہہ قصہ مچھلی کا ہے جو کچھ تھے ہم چاہتے ہم کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا مین بتا دیگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا
قَصَصًا پس پھر آئے دونون اوپر نشان قدمون اپنے کے نقش دیکھتے یہان تک کہ وہان پہنچے جہان سے مچھلی دریا مین گئی تھی دیکھا تو راہ خشک دریا مین
بنا ہے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اٰتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونون نے ایک بندے کو بندون ہمارے سے یعنے خضر علیہ السلام کو کہ دی
تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھ لیجئے کہ جو نبوت کے انکے قایل ہین وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہین اور جو نبوت کے نہین قایل وہ رحمت
طول عمر کو کہتے ہین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھلایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھ ہمارے ہے اور کوئی نہین جانتا مگر جسکو
ہم سکھاوین ذوالنون مصری رح نے کہا کہ علم لدنی وہ ہے کہ حکم کرے خلق پر ساتھ مواقع توفیق اور خذلان کے بعضون نے کہا ہے وہ علم ہے کہ بیواسطہ
کسب کے حاصل ہو کسی سے پڑھا نہو صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہے کہ پاکر بات کہتا ہے سلطان العارفین نے
ایک گروہ دانشمندون سے کہا کہ حاصل کیا ہے تمنے علم میت سے اور مین نے حی لایموت سے نظم علم کسی ہے دلا علم عوام ؛ علم خاصان جان ہے وہی تمام ؛
ہے معلم انکا حی لایموت ؛ جو کہ عالم کو ہے دیتا رزق و قوت ؛ اور ہین اوستاد اونکی مردگان ؛ فرق ہے انمین اور انمین یہہ عیان ؛ لکھا ہے کہ جب
خضر علیہ السلام کے مقام پر پہنچے خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے بیٹھے تھے موسیٰ عم نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے منہہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم
کون ہو کہا مین موسیٰ ہون نبی بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھ سیکھون سمجھ لیجئے کہ اگر یہان کوئی خدشہ کرے
کہ پیغمبر صاحب شریعت کو چاہئے کہ اعلم ہو سب سے جن پر مبعوث ہے پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اصول اور فروع دین مین اعلم چاہئے اور
ماسوائے اسکے تعلیم لینا منافی نبوت نہین اور موید اسی قول کا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انتم اعلم بامور دنیا کہ تم زیادہ جانتے ہو مجھ سے دنیا کے
کام قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا کہا خضر علیہ السلام کو موسیٰ عم نے آیا پیروی کرون مین تیری اوپر اس
شرط کے کہ سکھاوے تو مجھکو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ میرے صبر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیون نہ صبر کر سکونگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے حکم تیرا ظاہر پر ہے شاید مجھ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین
ناشائستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی نجانے اور صبر نکر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا کیونکر صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہین گھرا تو نے
اوسکو مجھ سے یعنے تیرا علم اُسے نہین پہنچا قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا کہا موسیٰ تم نے البتہ پاویگا تو مجھ کو اگر چاہا
اللہ نے صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھ سے دیکھون مین اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ
کہا خضر نے اے موسیٰ پس اگر پیروی کرے تو میری پس مت سوال کیجو مجھ کو کسی چیز سے یعنے جو کام مین کرون اور وہ تیرے خیال مین صحیح نہ معلوم ہو تو
اسکی وجہ مت پوچھو حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا یہانتک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھ جاوے موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا
اور دونون اکٹھے چلے اور یوشع ہم پیچھے ہوئے فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون کنارے دریا کے اور ایک کشتی والون
کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی نہوے پھر جو خضر علیہ السلام کو پہچانا تعظیم کر کر سوار کیا یہانتک کہ جب سوار ہوے بیچ کشتی کے اور درمیان دریا کے پہنچے خضر
علیہ السلام نے تیر سے چھپا کر قوم سے پھاڑ کشتی کو قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کیا پھاڑا تو نے کشتی کو تو کہ ڈوبا دیوے لوگون اسکے کو
کیونکہ سوراخ ہے سبب پانی آنیکا اور پانی آنا کشتی مین موجب غرق ہونیکا ہے لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری دلون پر قَالَ
أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تھا مین نے کہ تو ہرگز نہ کر سکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا
تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا کہا موسیٰ ہم نے مت پکڑ مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے دشواری یعنے اسقدر سختگیری مت کر اگر بھولے سے یہ خطا مجھ سے ہوئی تو مضایقہ مت جان فَانطَلَقَا پس کشتی سے اتر کر چلے دون خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے
تو باہر بستی کے لڑکے کھیلتے تھے انمین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ پس مار ڈالا اسکو خضر نے کریا گلا گھونٹ کر یا بھینک کے اسی کے جو مذکور ہوا اور اسکو اکیلا بلا کر
دیوار کے پیچھے سمجھ لیجیے کہ باعتبار کلمات کے بیان نصف قرآن ہے فَقَتَلَهُ پس مار ڈالا اسکو خضر نے کریا گلا گھونٹ کر قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا موسیٰ ہم نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے جان کے کہ اسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا البتہ تحقیق لایا تو چیز بری قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر علیہ السلام نے کیا نہ کہا تھا مین نے تجھکو
پہلی ملاقات مین کہ تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا ساتھ میرے اور کامون میرے کے صبر قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي کہا موسیٰ ہم نے
اگر سوال کرون تجھ سے کسی چیز سے تو کرے مثل ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھ مجھکو قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا تحقیق
پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو یعنے جو پھر تیسرے بار تجھ سے مخالفت کرون تو ترک صحبت میرے شیے تو معذور ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اوپر بھائی موسیٰ میرے کے کہ شرم سے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتا اور ساتھ مصاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیز ہا
اور دیکھتا فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا پس پھر چلے دونو یہانتک کہ آئے دونون لوگون پاس ایک گانون کے
کھانا مانگا اہل اسکے سے کہ ہم مسافر ہین بھوکے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے نہین دیتے تو کچھ کھانا تو دو سمجھ لیجیے کہ شام کو جو دروازہ اسکا بند
کرتے تھے تو پھر کسیکے واسطے نہین کھولتے تھے اور یہ شام کو وہان پہنچے دروازہ کھلوایا انھون نے نکھولا تو انھون نے کھانا مانگا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا
پس انکار کیا گانو کے لوگون نے یہ کہ ضیافت کرین انکی وہ دونون رات کو بھوکے باہر بستی کے رہے صبح کو پھر چلے فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ
أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ پس پائی ہے دونون نے بیچ نواحی اُس بستی کے ایک دیوار جھکی ہوئی چاہتی تھی یہہ کہ ٹوٹ جاوے یعنے گرنے کو ہو رہی تھی پس
سیدھا کر دیا اسکو خضر علیہ السلام نے اور پتھر اور کارے سے اسکی جڑ مضبوط کر دی سمجھ لیجیے کہ ارادہ دیوار کا بطریق مجاز ہے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے

کہ اس گانون والون نے ہمین نہ کھان دیا نہ طعام تو نے کیون انکی دیوار بنائی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر تعمیر
اس دیوار کے مزدوری قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ کہا خضر علیہ السلام نے یہہ ہے جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے تو نے کہا تھا
تیسری بار اگر کچھ پوچھون تو صحبت مین مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت فراق کا آن پہنچا سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اب
خبر دونگا مین تجھکو ساتھ حقیقت اس چیز کے کہ نہ کر سکا تو اوپر اسکے صبر اور صورت ظاہری دیکھکر اسکی تو نے انکار کیا اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ
لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وہ جو کشتی تھی پس تھی واسطے فقیرون کے کہ دس بھائی تھے پانچ بیمار صاحب فراش اور پانچ
ملاح کہ واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا مین نے اللہ کے حکم سے یہہ کہ عیب ڈالون اسمین سو راخ کرکے وَكَانَ وَرَاءَهُمْ
مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا اور حال یہہ ہے کہ تھا پرے راہ انکی کے بادشاہ جلندہ بن کرکرہ لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر مین نے اسواسطے اسکو عیب
کیا کہ بادشاہ نکمے اور محتاجون کے کام مین رہے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور وہ جو لڑکا تھا
پس تھے ماں باپ اسکے ایمان والے اور وہ طینت مین کافر تھا پس جانا ہمنے یا ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکہ محبت شفقت
اولاد پر بہت ہوتی ہے کہین اس الفت کے مارے کفر اور فسق مین اسکے شریک نہ ہو جاوین فَأَرَدْنَا أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ
رُحْمًا پس ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلا دیوے انکو پروردگار انکا فرزند بہتر اس سے ازروئے پاکیزہ کے کہ گناہ اور بداخلاقی سے پاک ہو اور نزدیک تر ازروئے رحمت
اور مہربانی کے اوپر ماں باپ کے لکھا ہے کہ حق تعالی نے عوض اسکے بیٹی دی کہ ایک پیغمبر نے اسکو نکاح مین لیا ستر پیغمبر نسل اسکے سے پیدا ہوئے وَأَمَّا الْجِدَارُ
فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا اور وہ جو دیوار تھی پس تھی واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے ان دونونکا
احرام اور حریم نام تھا اور تھا نیچے اسکے خزانہ واسطے ان دونون کے اگر گرے دیوار گر پڑتی خزانہ نکل آتا لوگ لیجاتے وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا اور تھا باپ
اُن دونونکا نیک بخت نام اسکا کاشح تھا بعضون نے کہا ہے کہ درمیان ان دونون کے اور پدر صالح کے سات واسطے تھے اللہ تعالی نے انکے واسطے صلاح
اس پدر کی نگہبانی کی فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَا أَشُدَّهُمَا پس ارادہ کیا پروردگار تیرے یہہ کہ پہنچین دونون یتیم جوان اپنی کو وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا
رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ اور نکالین خزانہ اپنا بخشش پروردگار تیرے کی سے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا مین نے یہہ کام جو تو نے دیکھا حکم اپنے سے
بلکہ امر الہی سے کیا کہ اسنے چاہا خزانہ مستحقون کو پہنچے لکھا ہے کہ وہ خزانہ چاندی سونا تھا اور بعضے کہتے ہین کتابین تھین اور اشہر یہہ ہے کہ ایک تختی
تھی زبرجد کی اسپر لکھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان لایا قضا و قدر پر لاوے کیونکر اندوہگین ہو اور تعجب رکھتا ہون مین
اس شخص سے کہ ایمان لایا قرآن پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ تصدیق ترک کی کرے اور کیون خوش رہے اور تعجب
رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ دنیا کا انقلاب اور بدلنا احوال
جانے کیونکر دل اس سے باندھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تفسیر زاہدی مین ہے کہ اس تختی مین پانچ سطرین تھین سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم مطر
دوم عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح سطر سیوم عجبت لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجبت لمن ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر پنجم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مدارک مین ہے کہ یہہ لکھا تھا عجب لمن یوقن بالقدر کیف یحزن عجبت لمن یوقن بالحساب کیف یغفل وعجبت لمن یعرف
الدنیا وتقلبہا باہلہا کیف یطمئن الیہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا یہہ ہے حقیقت اس چیز کی کہ نکر سکا
تو اوپر اوسکے صبر کرنا پس موسی ؑ اور خضر ؑ الیسمین ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجئے کہ اس قصے مین عجب اسرار اور نکات ہین
واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصے کو قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال سیر پر کسیطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معلوم ہون اعتراض اور انکار نکرے تاکہ تازیانہ ہذا فراق بینی و بینک سے بچے اور سوچے کہ حضرت موسی عم نے نبی اولو العزم صاحب شریعت کے
کہ بمراتب خضر علیہ السلام سے اعلی اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور فروتنی حضور خضر مین کی اور اصناف رسوم ادب بجا لائے ہل اتبعک کہا اپنی جان کو
متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے متابعت قبول کی اور علی ان تعلمن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور مما علمت مین من
بتعیینہ ذکر کیا کہ مشعر بطلب بعض علم انکے کے ہے یہہ اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو چیز کہ انسے سیکھنی منظور تھی اسکو
رشد کہا اپنے آپ کو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی کرنیوالون مین کیا یہہ کمال اختیار متابعت اور نہایت الزام موافقت ہے اور پہلے
یہہ سب اداب طریقت اختیار کر کر فیض طلب کیا نظم سیکھ اس قصے سے ہے رافت ادب ؛ تاکہ حاصل ہو تجھے فیضان رب ؛ فی الطریقت
با ادب ہی با نصیب ؛ بے ادب کو فیض حق ہو کیا نصیب ؛ رکھے جو راہ ارادت مین قدم ؛ اسکو لازم ہے ادب ہے دم بدم ؛ ہو کے بس محکوم
شیخ مقتدا ؛ امر کو اسکے بدل لاوے بجا ؛ شیخ کے افعال کا منکر نہ ہو ؛ گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہ ہو ؛ علم سے تیرے ورا ہین اسکے کام ؛
کام ہین الہام سے اسکے تمام ؛ روایت ہے کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہون کے
تو دو قصے بیان کر دینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی لکھ آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الہی چھوڑا اور اصحاب
کہف کا قصہ اسی سورہ مین پہلے گذرا اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد کر کر حق تعالی قصہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہے وَيَسْئَلُونَكَ
عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہین تجھ سے مشرکان مکہ بامتحان یہود ذوالقرنین سے کہ پادشاہ مغرب اور مشرق کا تھا اور اسمین اختلاف
بہت ہے بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور ذوالقرنین کے بہت وجہین لکھی ہین دونو طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرف مین
اسکے تھے اسواسطے ذوالقرنین کہتے ہین یا تاج مین اسکے دو شاخین تھین یا کافرون کو نصیحت کرتا تھا انھون نے تیر مارا مر گیا اللہ نے پھر زندہ کیا پھر نصیحت کرنے لگا
پھر کافرون نے دوسری طرف سر کے اسکے تیر لگایا پھر مر گیا پھر اللہ تعالی نے جلایا اس سبب سے ملقب ساتھ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف
روشنی اور ایکطرف اندھیرا ہوتا تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنون سے بچتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور ہوا یا سر مین اسکے
دو استخوان مرتفع تھے مثل شاخون کے یا علم ظاہر اور باطن اسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونون طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور اشہر یہہ ہے
کہ یہہ اسکندر رومی تھا کہ نبوت مین اسکے اختلاف ہے جو نبی کہتے ہین انکی یہہ دلیلین ہین کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک مین مسافت روئے زمین طے کرنا اور
ظلمت اور نور مسخر کرنا کام نبی کا ہے اور باطلاق انا مکنا لہ فی الارض تمکین کامل نبی کو ہوتی ہے اور اتینا من کل شیء سببا مین عموم کل شیء مین نبوت بھی داخل
ہے کہ یہہ بھی ایک شیء ہے اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا ذوالقرنین مثل یا موسی اور یا یحیی کے آیا ہے اور اسطرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہین اور جو
اسکے نبوت کے قایل نہین وہ کہتے ہین کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہے اور آیۃ من کل شیء مخصوص بعض ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اسکندر سب اشیا
کہان رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہین بالہامات ربانی چنانچہ واوحینا الی ام موسی ہے غرض نبوت مین انکے احتمال ہے قطعی نہین
اور زمان جواز نبوت مین گمان نبوت کا کرنا ممنوع نہین بعضے کہتے ہین کہ اسکندر ذوالقرنین نبی نہ تھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے لیا تھا
واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شتاب پڑھونگا مین اوپر تمہارے اسمین سے کچھ مذکور إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ
فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا تحقیق ہمنے قدرت دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اوسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز
میسر ہو جاوے سمجھ لیجیے کہ کل شیء سے مراد وہ چیزین ہین کہ جنکی خلق محتاج ہے یا جو پادشاہون کے کام آوین تسخیر ملک مین اور حرب اعدا مین یا جو شی
اسنے چاہی اسکی راہ اسکو کھول دی لکھا ہے نور اور ظلمت اللہ تعالی نے اسکے تابع کی زاد المسیر مین ہے سحاب کو تابع اسکے کیا تو کہ اسپر سوار ہو کر جہان

چاہے جلد جاوے ایکدن روم نکل کر مصر کو مسخر کیا اور زنگیون سے حرب کر کر اور انپر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا پس پیچھے چلا ایک راہ کے کہ اُس سے مغرب کو پہنچ جاوے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ ڈوبنے سورج کے یعنے وہان کہ یہان تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامنے نظر کے ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچر کے اور حمیۃ بھی قرات ہی یعنے بیچ چشمہ آب گرم کے وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا اور پایا نزدیک اس چشمے کے اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انہین ناسک کہتے ہین بت پرست سبز چشم سرخ مو تیرا رنگ مہیب شکل پہناوا انکا چمڑا کھانا انکا گوشت وحشیونکا اور پانیکے جانورونکا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ کہا ہمنے ای ذوالقرنین سمجھ لیجے کہ یہہ ندا الہامی تھے تو وحی سے ہی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانے کی زبان سے غرض جس طرح اللہ نے فرمایا اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ پکڑے تو بیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ کہا ذوالقرنین نے ای پر جو شخص کہ ظالم ہی یعنے کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب کرینگے ہم اسکو یعنے میں اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا پھیر جاویگا طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالی اسکو عذاب سخت اور برا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ الْحُسْنٰى اور ای پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس واسطے اسکے ہی بدلا یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے کام اپنے سے آسانی یعنے موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے کلمہا ہی کا شکر ظلمت کو قوم ناسک پر مسلط کیا وہ کالی اور منہ مین انکے درد آیا لاچار ہو کر ایمان لے آئے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیا اور لشکر کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو جاکر قوم ہاویل کو مسخر کر کر اسیطرح جیسے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنے وہان جہان سے شروع ہوتی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پردہ لباس دنیا سے کہ درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھ پوشش انکی نتھی بسبب اسکے کہ مٹی وہانکی نرم اور سست تھی جب سورج نکلتا تھا سر دابو نہین گھس جاتی تھی یہان تک کہ بلند ہو کر انکے سروں سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑ کر سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم مشک تھے كَذٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم مشک کے ساتھ جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ مین بڑھکر قطر اسیکی طرف گیا وہان قوم تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اور تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روی آگاہی کے یعنے لشکر اور ہتیار اور اسباب بادشاہت کا جو اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا سکندر اور راہ کے مشرق سے طرف شمال کے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ یہان تک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ کے انتہا ترکستان کی اور پرے اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا پایا اور پرے دونون پہاڑون سے ایک قوم کو عجب ڈیل ڈول کا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا نہ نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہین سمجھتے تھے قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ کہا انھون نے مترجم کے زبانی ہی ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین ہمارے کے جب اُن پہاڑون سے اِدھر نکل آتے ہین گیاہ اگر سبز پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک پاتے ہین باندھ لیجاتے ہین اور چارپایون کو ہمارے مارتے ہین کھاتے ہین جو چارپائے نہین پاتے تو آدمیون کو مارتے کھاتے ہین اور وہ دو گروہ ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی مین ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالی نے ان دونون قوم کو اس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہین انیسا کو احتلام نہین ہوتا انکے نزدیک یہہ قول

ضعیف ہی اور احوال اور اشکال مین انکے اختلاف ہی حضرت امیر سے منقول ہی کہ بعضون کا قد بالشت کا ہی بعضون کا بہت لنبا حدیث مین ہی
کہ بعضی انمین سے مثال شجر ارزند کے ہین کہ درخت ولایت شام مین ہوتا ہی ایکسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول عرض مین برابر ہین اور بعضے ایک کانکا
اپنے بچھونا کرتے ہین اور ایک کا لحاف صفت مین انکے بعضون نے لکھا ہی کہ ریش دراز تا بزانو پانون خورد شکم پہن گردن دراز چشم کبود مژہ زرد رخ
سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہین کھاتے ہین اور سوتے ہین اور ایک مرتا ہی تو ہزار پیدا ہوتے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُمْ سَدًّا پس آیا کر دیوین ہم واسطے تیرے خرچ یعنے کچھ مال اپنے مالون مین سے مزدوری اوپر اسبات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے
اور درمیان انکے دیوار تو کہ وہ ادھر نہ آسکین قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہی
مجھکو بیچ اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہی اس سے جو تم مجھے دوگے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے ساتھ پہلوانون کے یا ساتھ اس چیز کے
کہ جس سے اسکام مین قوت پاؤن مین أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا تو کہ کر دون مین درمیان تمھارے اور درمیان انکے دیوار موٹی کہ ایک رو اسکا
دوسرے روی سے چھٹا ہو آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ لے آؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہی کہ اینٹین لوہے کی بنوائین اور درمیان دونون پہاڑون کے
چار ہزار قدم بیسٹھ گز عرض مین کھدوایا یہان تک کہ پانی نکل آیا پھر زمین پر پانی مین ایک رو اسلونکا سنگ خارا کے رکھکر لوہے کی اینٹین اسپر بچھائین
حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا یہان تک کہ برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے پھر ایندھن بہت سا اسپر ڈلوا کر دھونکنیان چارون
طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو بیچ ان لوہون کے حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا یہان تک کہ جب کر دیا ان اینٹونکو
لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ ڈالون مین اوپر ان دھکے ہوئے آہنی اینٹون کے تانبا گلا ہوا پھر اسی طرح پر سو گز کی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے
ڈھل کر یکسان ہموار تیار ہوئی فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ پس نکر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھ آوین اوپر اس دیوار کے بسبب بلندی اور صفا کے وَمَا
اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا اور نہ کر سکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی اور مضبوطی اسکے کے قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي کہا سکندر نے بعد تیار ہونے
اسکے کے یہہ دیوار ہو جانا رحمت ہی پروردگار میری کی طرف سے ان لوگون پر کہ یاجوج اور ماجوج کے فتنے سے ڈرتے تھے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ
پس جب آویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھ نکلنے یاجوج اور ماجوج کے کر دیویگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہو جاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي
حَقًّا اور ہی وعدہ پروردگار میرے کا سچ کہ یاجوج اور ماجوج نکل آوینگے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ
يَمُوجُ فِي بَعْضٍ اور چھوڑ دیا ہمنے بعضے انکے کو اسدن کہ سد تمام ہوئی اس حالت مین کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضون کے اور قدرت
غالب آنیکی اور دیوار توڑنے کی اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اسدن کہ نکلینگے موج مارتے ہین بیچ بعضون کے اور بعضون نے
لکھا ہی کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہی کہ انس و جن تحیر اور اضطراب سے آپس مین برہم درہم ہونگے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا اور پھونکا جاویگا
بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس اکٹھا کرینگے ہم سب خلائق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان حشر مین وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ
عَرْضًا اور روبرو لاوینگے ہم دوزخ کو اسدن واسطے کافرون کے روبرو لانا اور یہہ دکھلانا دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا الَّذِينَ كَانَتْ
أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وہ کافر کہ نہین آنکھین دل انکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے سے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا تھا مین نزدیک ایمان والون کے
انکو یہہ نہین دیکھے تھے وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے حق بات کے نہ کر سکتے تھے سنا میرے کلام حق کا سمجھ لیجیے کہ بعد بیان
سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان یاجوج اور ماجوج کے اور اس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس سب کو جمع کر دینگے اور کافرون کو دوزخ دکھلاوینگے
پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوینگے حدیث مین ہی کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہی کہتے ہین صبح کو سوراخ کرینگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب صبح کو آکر دیکھتے ہین ویسے ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ انکے خروج کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا انشاء اللہ کہینگے مقصود حاصل ہوگا سوراخ
کرکر نکل آوینگے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون کو کھا جاوینگے درختون کو چاٹ جاوینگے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے
بے ناموسی کرینگے قلعون مین لوگ انسے بچینگے تمام جہان مین فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن مین رہیگا چھ مہینے یہہ
خرابی رہیگی پھر دعائے عیسی علیہ السلام کے سے سرون مین انکے دانے نکلینگے ایک رات مین سب مرجاوینگے بدبو پھیلیگی عنقا اترکر سب کے لاشون کو اٹھا
لیجاوینگے مینہہ برسیگا الایش انکی زمین سے دھوئی جاویگی اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ کیا پس گمان کیا ہے
ان لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسی اور عزیر اور فرشتے ہین سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے استفہام انکاری ہے یعنے
معبود پکڑنا انکا کچھ نفع نہین دیگا انکو اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا تحقیق ہمنے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ اترنے کی یا مہمانی
اور اسمین تہکم ہے کہ وہان عذاب ہونگے کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دیوین ہم تمکو ساتھ
زیان کارترین لوگون کے روزی عملونکی اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ لوگ ہین کہ کھوئی گئی سعی انکی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی
دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین بیٹھے نماز اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفران کے اعمال انکے باطل ہین کچھ ثواب انپر مترتب نہین بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے
خوارج ہین یا روافض یا اور بدعتی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اشہر یہہ ہے کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقرا کا اور آزاد کرنا گردنونکا
جو واقع ہوتا ہے یہان حکم اسکے بطلان کا فرمایا ہے وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اچھا کرتے ہین کام اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ یہہ لوگ ہین جنھون نے کفر کیا ہے ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہے یا دلایل توحید اور ملاقات اسکے کے یعنے
ساتھ بعث اور حشر کے کہ اسدم رویت ہوگی اہل اسکے کو فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھ نملیگا
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا پس نہ قائم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور
مقدار نہ رکھینگے بلکہ خوار اور بے اعتبار چھوڑ دینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا یہہ ہے کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہے بسبب
اسکے کہ کفر کیا انھون نے وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا اور پکڑا آیتون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر عمل کئے اچھے ہینگے واسطے انکے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون
والے کہ اکثر انکو رہین مہمانی لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر روز دنون دنیا کے سے پچاس بار نظر کرکر فرماتا ہے
ازدادی طیبا وحسنا لاولیائی زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے واہ کیا مومنونکی منزل ہے نزل پس عجب حاصل ہے
اور اس مہمانی مین اشارہ ہے کہ ایسی دولت انکو ملیگی جسکے سامنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہے اور وہ دولت کیا لقا ہے **بیت** رخسار یار کے مثل
جنت نہین ہے کوئی + دیدار سے برابر دولت نہین ہے کوئی + بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلند تر درجون جنت کا ہے کہ حضرت نے فرمایا فاذا سئلتم اللہ
فاسئلوا الفردوس اور ایک قول ہے کہ ایک نام ہے جنت کے نامون مین سے کہ مومن وہان اترینگے خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ہمیشہ رہینگے
بیچ اسکے نہ چاہینگے ان بہشتون سے بدلنا اور مکان کیونکہ سب مطلب انکے وہین موجود ہونگے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ کہہ اگر ہووے
پانی دریائے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار میرے کے یعنے معانی قرآنکی یا معلومات اسکے کی لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ البتہ
تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ جسم ہے اور ہر جسم متناہی ہوتا ہے پس بات کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہووین باتین پروردگار میرے کی کیونکہ غیر متناہی
ہین پس سیاہی نامتناہی کلمات کو نلکھ سکیگی وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور اگرچہ لاوین ہم برابر دریائے محیط کے مدد اس سیاہی کی یعنے جسقدر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دریائے محیط ہی اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی کلمات ربانی کو نہ لکھ سکین سبب نزول اس آیت کا یہ ہی کہ یہودنے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہی کہ انکو حکمت دی ہی پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم پڑھتے ہو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دیے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ علم الہی بے نہایت ہی اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن بمقابل علم حق کے کم سے کم ہی **بیت** قطرہ اس در کا ہی یہہ علم جہان + ذرہ اس خورشید کا ہی یک عیان

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے اور دعوی احاطے کا اللہ کی باتونکی نہین کرتا مین اسقدر ہی کہ واسطے جبرئیل کے وحی کی جاتی ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا معبود ایک ہی بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے کی طرف اسکے دن قیامت کے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پس چاہیے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق منایے الہی کے بحر الحقایق مین ہی کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور چلنا طریق سنت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا اور اختیار فقر اور دوام طاعت عبادت ہی اور باطن مین کہ جدا ہو کر خلق سے ملتا ساتھ حق کے ہی **نظم** جو ہو تارک اسیکو ست ہی جان + کہ مست خلق کو پیوست حق جان + منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا + تعلق ماسوا اللہ سے ہی چھوڑا + وہ ہی میدان عرفان کا بہادر + بیخبر عشق مولی بے بہادر + لکھا ہی کہ جندب بن زبیر عامری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین عمل اللہ واسطے کرتا ہون لیکن جو کوئی اس سے آگاہ ہوتا ہی خوش ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ حسین غیر اسکا شریک ہو قبول نہین کرتا موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اترہی وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور چاہیے بندے کو کہ عمل اچھے رکھے ہر عمل لائے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنے ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچاوے کہ ریا شرک اصغر ہی اور عملون کو کرتی تباہ اور ابتر

## نظم

| | | | |
|---|---|---|---|
| شرک جو اصغر ہی بچو اس سے بھی | ہو مسلم تم دور رہو اس سے بھی | بندگی پس خاص خدا کی کرو | سمعہ سے دور اور ریا سے بچو |
| بندگی دکھلانے کو مت کیجئے | متقی کہلانیکو مت کیجئے | جو عمل ہو سو برائے خدا | سب مین ہو ملحوظ رضائے خدا |
| اس سے سنو نکتہ باریک اور | پاؤ جو توفیق تو کرلو یہہ طور | ظاہر و باطن ہو برائے خدا | چاہو خدا سے نہ سوائے خدا |
| دمبدم اسکی ہی رہے جستجو | اور نہ مطلق رہے کچھ آرزو | رکھتے ہو جو جو ہوس دو جہان | خواہش دل اور تمنائے جان |
| یاد مین سب اسکے بھلا دیجئے | رنگ محبت کا دکھا دیجئے | دل مین اسیکا رہے ہر دم خیال | غیر کے خطرے سے خطر ہو کمال |
| دیدۂ بینا ہو ہر ایک سوئے تن | محو تجلی رہے روح و بدن | ای میرے مولی میرے والی ولی | مجھ کو عطا کر یہہ طفیل نبی |
| | اور جو مسلمان ہین بھائی میرے | فضل سے سب کو یہی رتبہ تو دے | |

دہیان مین تیرے ہی ہین سب مدام
چاہین تجھی کو ہوا مطلب تمام

تمت تمام شد

بعون متاع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان در این آوان فیض ترجمان

این کتاب فیض انتساب گنجینهٔ هدایت و عرفان خزینهٔ حقایق فرقان تصنیف قدوة السالکین و العارفین
زبدة المفسرین و المحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی موسوم به

جلد ثانی

۱۲۹۳

# تفسیر مجددی

معروف به

۱۸۷۶

# تفسیر روفی

یعنی دوسرے

بنظر کمیابی نسخهٔ مذکور و کثرت شایقین ذی شعور برای افادهٔ عام بتصحیح تام باهتمام متوقع اجر عظیم قاضی
محمد ابرهیم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن بلبندر و ملا نور الدین بن حبوا خان سلمهما المنان

در مطبع نامی گرامی حیدری واقع بمبئی بحسن انطباع مطبوع طبایع اهل جهان شد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین بیچ پکارنے تیرے کے ای پروردگار میرے بے نصیب اور نا امید یعنی جب دعا کی مین نے تو نے قبول فرمائی
مین خوکر اسکا ہون وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین سستی نکرین اور خلافت میری امت مین
میرے اچھی طرح بجا نہ لاوین پیچھے موت میرے کے پس مجھے خلف چاہئے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہہ ہے کہ ہے عورت میری بانجھ کہ اٹھانون برس کی
بوڑھی ہے فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا پس بخش تو مجھ کو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو اور بسبب استحقاق کے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وارث ہووے میری امامت اور نبوت مین اور وارث ہوا آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا مریم کے
تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کردے اسکو ای پروردگار میرے شائستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول فعل سے راضی ہو یہ دعا کر کر سجدہ مین
گئے اور زاری جناب باری مین کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی آواز آئی يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ سَمِيًّا ای زکریا تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے نام اسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد المسیر مین
ہے کہ وجہ فضیلت کی انکے یہہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت اس راہ سے ہے
کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا مان باپ پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہے کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ بعد انکے اس کسیکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے
نامون خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے سے مشتق فرماوے سو وہی کیا کہ اسم محمود اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور
اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے عرش و کرسی را فتا محمود بے حد ہے ؛ حبیب خلق ہے وہ اور حبیب اسکا محمد ہے ؛ بعضے کہتے ہین سمی بمعنی
شبیہ ہے یعنے نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اس سے مثل اسکے اسبات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا یہہ نہ کریگا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور حال یہہ ہے کہ عورت میری
بانجھ ہے اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑھاپے سے تباہی کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین آگیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کچھ بعید سمجھ کر نہین کہی بلکہ پوچھا
کہ مجھے جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اپنی قدرت سے فرزند دیگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ ای زکریا اسیطرح بڑھاپے مین
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا پروردگار تیرے نے یہہ بڑھاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے
آسان ہے اور تحقیق پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی سے اور نہ تھا تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس مین نے جو نیستی سے ہستی دکھائی
تجھکو تو قادر ہون لڑکا پیدا کرنے پر دو بوڑھون سے زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش ہوئے لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً کہا ای پروردگار میرے کر واسطے میرے یعنے دکھا مجھکو نشانی کہ اس سے قریب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا فرمایا حق تعالی نے ای زکریا نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن
پی در پی یا قدرت بات کی نہو تجھکو در آن حال کہ تندرست ہو تو لکھا ہے کہ اسیوقت زبان حرکت سے بند ہوگئی انکی فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پس نکلا
زکریا علیہ السلام اوپر قوم اپنے کے جسکی رات مین بی بی ایشاع انکی زوجہ حاملہ ہوئی مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
مصلے اپنے سے یعنے مکان دعا سے پس اشارت کی طرف انکے یہہ کہ تسبیح کر دیا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجئے کہ تین دن اسیطرح گذرے
پھر زمین اچھی ہوگئی اور یحیی علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین ٹاٹ پہنتے تھے اور احبارون کے ساتھ عبادت بطریق
ریاضت کیا کرتے تھے یہان تک کہ انپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ای یحیی پکڑ کتاب تورات کو ساتھ قوت کے
وَاٰتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا اور دی ہمنے یحیی کو حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لکھا ہے کہ لڑکوں نے محلہ کے ایکدن کہ وہ تین برسکے تھے کہا کہ اے یحییٰ آؤ کھیلیں کہا یحییٰ نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہیں پیدا کیا سمجھ لیجئے کہ یہہ نصیحت بڑی واسطے بچوں کے ہے کہ عمر غفلت میں گماتے ہیں اور لہو اور لعب میں گزارتے ہیں اور دام فریب انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو میں پھنسے رہتے ہیں بیت بازی طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہیں ؛ آیا ہی عالم بیچے اور رہنا یہہ عالم میں نہیں وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَوٰةً اور دی یحییٰ علیہ السلام کو رحمت اور شفقت اوپر والدین کے اور اور لوگوں کے اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیوں خلق کے سے وَكَانَ تَقِيًّا اور تھا ترسکار یا فرمان بردار پروردگار یا پرہیزگار جرائم اور اوزار سے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور خوش سلوک ساتھ ماں باپ کے فرمانبرداری اور خدمت گذاری میں وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا اور تھا سرکش یعنی ناراضی کرنیوالا اور حکم نہ ماننے والا ماں باپ کا اور عصیان کرنیوالا پروردگار کا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہے میری طرف سے اوپر یحییٰ کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن سوا اوز جسدن اٹھیگا زندہ ہوکر آخرت میں بعضے کہتے ہیں کہ مراد سلامتی یحییٰ علیہ السلام کے ہے جسدن پیدا ہوا اس کرنے شیطان کے سے اور جسدن سوا عذاب قبر سے اور جسدن اٹھیگا وحشت اور ہول قیامت کے سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھیں ہمیشہ بیت المقدس میں رہتی تھی وقت عذر کے اپنے خالہ کے گھر جاتی تھیں پھر آجاتی تھی ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان نہانیکا تلاش کرنے لگیں سو وہ حق تعالیٰ نے ملتا ہے اِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا جب دور ہوئی مریم اوکنارہ کئی لوگوں اپنے سے کہ خالہ اور قوم اسکی تھی مکان شرقی میں بیت المقدس یا خالہ کے گھر سے ایام سرما میں واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پس پکڑ اوری انسے پردہ کہ نگاہ کسی کی نہ پڑے پھر جب نہاکر پوشاک پہن لی فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اضافت روح کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص انکی کے فرمائی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پس صورت پکڑلی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی یعنی بعد نہانے اور لباس پہننے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا جب اسنے مرد بیگانہ غسل خانہ میں دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا کہا مریم نے تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ احد مہربان کے شر تیرے سے اگر ہے تو پرہیزگار سمجھتہ لیجئے کہ یہہ کمال مبالغہ انکے پاکی اور شرم کا ہے یعنے اگر تو مرد متقی ہے میں تجھ سے پرہیز کرتی ہوں اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہوں پس کیونکر نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا نہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ تقی نام ایک مرد شریر کا تھا اس زمانے میں وہ عورتوں کو چھیڑتا تھا قصد اوسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی نہو اس سبب احد سے اس طرح چاہی پھر جبرئیل علیہ السلام نے جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا سوا اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا ہوں لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا تو کہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا کہا مریم نے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسیطرح ہے کہ تو کہتی ہے کسی نے مجھکو نہیں مس کیا لیکن قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہے میں تجھے فرزند دونگا تو کہ تو اوپر قدرت میرے کی دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تو کہ کریں ہم اسکو نشانی واسطے لوگوں کے کہ اسمیں فکر کرکے قدرت ہماری پہچانیں اور تو کہ کریں ہم اسکو سبب بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگوں کے جو اسپر ایمان لاوین وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا اور ہے بن باپ کے پیدا کرنا اسکی کام مقرر کیا گیا اور لوح محفوظ میں لکھا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام نے پاس آکر آستین میں یا گریبان میں یا دامن میں انکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا پس حاملہ ہوگئی اسیدم ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھ عیسیٰ کے یعنے اسدم کہ پیٹ میں سکے تھا مکان دور کی میں شہر ایلیا سے یعنے پہاڑ میں کہ شہر سے شرق کیطرف تھا یا جنگل میں کہ شہر سے چھ کوس تھا اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور وضع ایکساعت مین ہوا زاد المسیر مین ہی کہ نو ساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہی کہ ایکساعت مین خلق ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین وضع ہر تقدیر پر جب حضرت عیسی پیدا ہونے لگے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو درد زہ طرف تنہ درخت خرمے کے کہ خشک کھڑا تھا شاخین گئی تھین مینھ اُس سے لگا کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا کہا مریم نے ای کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی کہ مجھے کوئی نجانتا اب سب مجھ اور بیت المقدس کے مجھے پہچانتے ہین کہ انکے امام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہی مین باکرہ ہون ابھی بیاہ نہین ہوا اور اب جو فرزند جنتی ہون اس شرمندگی سے کدہر جاؤن کیا کرون نظم زمین پھٹے تاکہ مین سماؤن ٭ ہوا ہے یا اوڑھ سما پہ جاؤن ٭ نہین بن آتی ہی کچھ کہون کیا ٭ کسی یہہ حال تباہ بتاؤن ٭ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ پس پکارا مریم کو نیچے اسکے سے عیسی نے یا فرشتے نے درخت کے نیچے سے کہہ مت غم کھا اور مرنا اپنا مت چاہ اور من تحتہا بھی قرات ہی یعنے اس شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے شکم مین اسکے مراد عیسی علیہ السلام ہین انھون نے پکارا کہ مت اندوہگین ہو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تحقیق کردیا ہی پروردگار تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ اسمین سے پانی پینا اور نہانا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کہ خشک ہی ڈالے گا اوپر تیرے کھجور تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازہ اور ٹھنڈی کر آنکھ کو ساتھ فرزند کے یا خوش دل ہو سبز ہونے درخت کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہی کیونکہ جو قادر ہی سوکھے درخت کے تین سبز کرنے کا اور پھل نکالنے کا ہی اُسے قدرت بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہی پھر حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور عیسی علیہ السلام پیدا ہونے انکو لیکر حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کے گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فَاِمَّا تَرَيْنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی کو اور تجھ سے پوچھے کہ یہہ بچہ کہان سے لائی فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہی واسطے خدا کے روزہ اور روزہ انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرون گی یا اللہ سے مناجات کرونگی سمجھ لیجئے کہ اسقدر بات کہنے واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشارہ سے لکھا ہی کہ جب مسجد والون نے حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہی قوم کے لوگ انکے وہان گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسی علیہ السلام کو اٹھا کر انکی طرف متوجہ ہوئے فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ پس آئے ساتھ عیسی کے قوم اپنے مین گود مین لئے اُسکو یا لائے مریم عیسی علیہ السلام قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب نظر لوگون کی اسپر پڑی قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا کہنے لگے ای مریم البتہ تحقیق لائے تو ایک چیز عجب یا زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ای بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نہ تھی ماں تیری حسنہ بنت فاقود بدکار اور تو باوجود ایسی ماں باپ کے فرزند بن پدر کے کہان سے لائی سمجھ لیجئے کہ ہارون نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا جنی اسرائیل مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا تھا وہ امام مسجد اقصی کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ پس مریم نے اشارت کی طرف عیسی کے کہ اس سے پوچھو قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہا انہون نے کیون کر کلام کرین ہم اس شخص سے کہ ہی بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام پستان سے منہ مین لئے دودھ پیتے تھے یہہ باتین سنکر دودھ چھوڑ کر زبان فصیح سے قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا دی ہی مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل مین کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہی کہ تعلیم کی ہی مجھکو توریت شکم مادر مین اور کیا ہی مجھکو پیغمبر لکھا ہی کہ اسوقت دو پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ اور کیا ہی مجھ کو برکت اور نفع والا جہان ہونمین وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا اور حکم کیا ہی مجھ کو ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے جبتک رہون مین جیتا وَبَرًّا بِوَالِدَتِي اور خوش سلوک ساتھ مان اپنی کے وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دون اور مان کا کہانہ مانون وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور سلام اللہ کا ہی مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن پیدا ہوا ہون اور جسدن مرونگا مین اور جسدن اٹھونگا مین زندہ ہوکر یا سلامتی ہی اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ یہہ جو مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہی نہ وہ کہ نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ کہتے ہین ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہین یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام مین باتین نالایق لگاتے ہین یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہین مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ کہتے ہین ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہین یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام مین باتین نالایق لگاتے ہین یا نصاری کہ اسمین جھگڑتے ہین بعضے خدا اور بعضے خدا کا بیٹا بناتے ہین مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سبحانہ وتعالی نہین ہے لایق واسطے اللہ کے یہہ پکڑے اولاد کیونکر ولد جنس والد سے چاہئے اور وہ جنسیت سے منزہ ہی پاکی ہی اسکو اولاد پکڑنے سے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ جب مقرر کرتا ہی کچھ کام اور چاہتا ہی کہ کسیکو عدم سے وجود مین لاوے پس سوا اسکے نہین کہتا ہی واسطے اسکے ہوپس ہوجاتا ہی بیدرنگ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اسکو اور غیر اسکے کو مت پوجو هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یہہ ہی راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان اپنے یعنے یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب مین یہود تفریط کرنے لگے تر سا تین فرقے ہوگئے نسطوریہ عیسی کو ابن اللہ کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور ملکانیہ ثالث ثلثہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ پس وائے ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑیکے سے کہ قیامت ہی یا مشاہدہ ہول اسدن کے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا کیا خوب سنتے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الہی کو دیکھینگے اور یقین کے اوپر کچھ فایدہ نہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ پس کلام تہدید تمام ہی یعنے اسدن کیا سننے والے ہونگے باتین وحشت ناک اور کیا دیکھنے والے ہونگے دہشت اور عذاب لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ لیکن ظالم آج کے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہین وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچتانے کے سے کہ بدکار پچتاوینگے کہ کیون گناہ کئے اور نیک کار حسرت کرینگے کہ کیون کار صواب بہت نہ کئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور لیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یا دن آتا ہی وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور وہ بیچ غفلت کے ہین اسدن سے اور وہ نہین ایمان لاتے اسدن پر إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اس کسی کے کہ ہی اوپر اسکے یعنے سب فانی ہوجاوینگے ایکدن ہمین باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیرے جاوینگے بعد موت کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ اور یاد کرو واسطے قوم اپنے کے بیچ قرآن کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کو کہ سب ملتون والے اسکی فضیلت کا اقرار کرتے ہین اور شرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہین پس اسکے توحید کی بات بیان کر إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا بہت سچا پیغمبر إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یبصر ولا یغنی عنک شیئا یاد کر اسکو جسوقت کہا واسطے باپ اپنے آذر بن ناخور کے ایجی باپ میرے کیون عبادت کرتا ہی تو اس
چیز کو کہ نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھ کو بدفع شر یا ابت انی قد جاءنی
من العلم ما لم یاتک فاتبعنی اھدک صراطا سویا ای باپ میرے تحقیق آیا ہی طریق وحی میرے پاس علم جو کچھ نہین آیا تیرے
پاس پس پیروی کر میری دکھلاؤنگا مین تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچاویگی اسکو جو اسمین چلیگا یا ابت لا تعبد الشیطان ای باپ
میرے مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہنا نافرمانی خدا مین مت مان ان الشیطان کان للرحمن عصیا تحقیق شیطان
ہی واسطے اللہ کے نافرمان اور ایک نافرمانیون مین سے اسکے یہہ ہی کہ آدم کو سجدہ نہ کیا یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن
فتکون للشیطان ولیا ای باپ میرے تحقیق ڈرتا ہون یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہو
جاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہم نشین اسکا لعنت مین اور ہم قرین اسکا عذاب مین قال اراغب انت عن الھتی
یا ابراھیم کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہی تو عبادت معبودون میرے کے سے ای ابراہیم لئن لم تنتہ لارجمنک
واھجرنی ملیا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت اُن کے سے البتہ سنگسار کرونگا مین تجھ کو یا دشنام دونگا مین
تجھکو اور چھوڑ جا تجھ کو مدت تک تو کہ مار دھاڑ میرے سے سنیم ہو قال سلام علیک کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام ہی اوپر تیرے مین چلا
بعضون نے کہا کہ مقابل سخت کلام کے اپنے سلام کیا کہ شاید مؤثر ہو کر ایمان لائے بعضون نے لکھا ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام چلے باپ نے اُن کے
کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہی تو وہ تجھے برباد نہین کریگا ابراہیم علیہ السلام امیدوار اسکے ایمان لانیکے ہوئے سلام کیا اور کہا
سأستغفر لک ربی شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تیرے پروردگار اپنے سے سمجھ لیجیے کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہی
اللہ سے اسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہی انہ کان بی حفیا تحقیق اللہ ہی ساتھ میرے مہربان اور مجھ سے دعا قبول کرنیکا وعدہ کیا ہی
اس نے واعتزلکم اور چھوڑ دونگا مین تمکو مراد آذر اور اور بت پرست ہین انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کنارہ کش ہونگا مین تم سب سے
وما تدعون من دون اللہ اور اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہ بت ہین وادعو ربی اور پکارونگا پروردگار اپنے کو اور اسکی
عبادت کرونگا ساتھ پکارنے کے امید ہی عسی الا اکون بدعاء ربی شقیا شتاب ہین کہ نہون مین ساتھ پکارنے پروردگار اپنے کے بےنصیب اور نا امید
بیت امیدوار ہون اسکے کرم سے مین رافت کہ جسکا عام ہی انعام اور ہی فضل عمیم ۔ لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان
فارسی مین اگر سات برس سیر کرتے پھرے جب باپ انکا مرا اور تجانہ متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اسی نوبت مین بتونکو
بھی توڑا اور آتش نمرود بھی اُنپر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو لیکر شام کو گئے حق تعالی اس جانے کی بات بتاتا ہی کہ فلما اعتزلھم
وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحق ویعقوب پس جب چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستونکو اور اس چیز کو کہ عبادت
کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے دیا ہم نے اسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وکلا جعلنا نبیا اور ہر ایک کو
کیا ہم نے پیغمبر ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا اور دیا ہم نے انکو بخشش اپنے سے یعنے بعضون نے کہا ہی کہ میرا
رحمت سے مال اور اولاد ہی کہ انکو دی اور کی سمنے واسطے انکے زبان اسی کی بلند درمیان لوگون کے یہہ اشارہ طرف اجابت دعا ابراہیم علیہ السلام
ہی جیسے کہ کہا واجعل لی لسان صدق فی الاخرین واذکر فی الکتب موسی اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسی علیہ السلام کو انہ کان مخلصا
وکان رسولا نبیا تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصانون اور برائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے والا خلق کو اللہ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہہ چاند نشانیان ہین وقتونکی واسطے آدمیون کے کہ معلوم کرتے مین اس سے مدت عمر کی اور عدت عورتون کی
اور مدت حمل کی اور دودھہ پلانے کی اور وعدہ قرض کا اور وقت گیہون کا اور تجارتون کا اور سوا اسکے تمام کامونکا اور ماہ رمضان کا
صیام ہی اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہی اور وقت ادائے زکوۃ کہ واجب ہی اور مانند اسکے اکثر امورات دنیا اور دین موقت بشہور
وسنین ہین والحج اور واسطے حج کے یعنے علامت وقتون کی ہی واسطے حج کے کہ موسم معلوم کرین سمجھہ لیجے کہ سائل نے سبب زیادتی
اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب مین غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت نقصان اور کمال ماہ کی جاننا کچھہ ضرور
نہین کہ یہہ قدرت قادر مختار ہی اور فطرت خلاق کردکار ہی پوچھنا اس سبب کا کہ اصحاب علم ہیئت پیدا کرتے ہین اور متعلق ساتھہ بعد اور
قرب آفتاب کے جانتے ہین زائد الحاجت ہی اور شغل ساتھہ اس علم کے کہ دین مین محتاج الیہ نہین ہی بے فائدہ محض ہی پس دین مین جو محتاج
الیہ تھی وہ بات بیان کی اور اس طرحکا علم معانی مین بنا بر جواب سوال آتا ہی وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا اور نہین نیکی
ہیچ اسکے کہ آؤ تم گھرونمین پچھواڑے سے پہلی آیت يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ تھی پھر یہہ آیت آئی درمیانمین اُن دونونکے تطبیق یہہ ہی کہ اس مین بھی
سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی یہہ پچھواڑے سے انا کھر کے عبث ہی کچھہ اسمین نیکی نہین غرض نہ ایسے سوال مین فائدہ ہی نہ
ایسے اعمال مین بھلائی ہی وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اسکے ہی کہ پرہیزگاری کرے خشم خدا سے یا اعمال جاہلیت سے
سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہی کہ زمان جاہلیت مین جو شخص کہ حج اور عمرہ کا احرام باندھتا تھا اسپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے
نکلنا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چھپر کے پچھواڑے کو کودتا تھا یا دیوار گھر کی توڑکر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے
پیچھے سے نکلتا تھا اور اس عمل کو بہت اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نکرتا تھا اُسے فاجر کہتے تھے سب مگر جس کو کوئی کچھہ نہین کہتا تھا اور نہ وہ
آپ یہہ عمل کرتے تھے اور جس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خدعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ انکو بسبب صلابت کے کہ بیچ دین وآئین اپنے کے رکھتے
تھے جس کہتے تھے ایکدن ایام احرام مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے باہر آئے پیچھے آپ کے رفاعہ انصاری بھی دروازے
سے نکل آئے سب انصار اور مہاجر نے اُنہین فاجر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ تم نے کیون ایسی حرات کئی کہ دروازے
سے نکلے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اقتدا آپکی کئی آپ نکلے مین بھی نکلا آپ نے فرمایا کہ مجھے روا ہی دروازے سے
نکلنا کہ مین قریش حمس سے ہون تم نہین ہو رفاعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو مین ہون اگر تم حمس ہو تو مین بھی حمس ہون دین آپ
کا دین میرا ہی آئین آپ کا آئین میرا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہی بطریق تغیب اور رغیوب
اور بکسر یا واسطے استعمال ضمتین کے اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرت ہی پڑھتے ہین اور معنی دونون قراتونکی ایک ہین لیکن قرات
اخری مین خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہی اور یہہ خلاف البتہ عرب ہی مگر یہہ کہئے کہ کسرہ عارضی کو معتبر نہین رکھا اعتبار اصل کا کیا
وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اور آؤ گھرونمین دروازون اُن کے سے عطف اسکا اوپر جملہ سابقہ کے ہی سوال جملہ واتوا البیوت جملہ انشائیہ ہی اور
جملہ سابقہ جزیہ ہی عطف انشاء یہ کا جزیہ پر کیونکر ہوگا جواب جملہ جزیہ سابقہ مقول قل کا آیا ہی اور مقول قل بتاویل مذا القول ہوکر بحکم مفرد
ہوا پس اس وجہ پر عطف مفرد کا مفرد پر ہوا نہ عطف انشا کا اوپر خبر کے اور ہو سکتا ہی کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو بتقدیر
فلا تاتوا البیوت من ظہورہا واتوا البیوت من ابوابہا کے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم خلاصی پاؤ یعنے گھرونمین
دروازون سے آؤ اور پچھواڑے سے انا جو مقرر کیا یہہ خلاف مرضی خدا ہی اسے چھوڑو تو کہ رستگار ہو معلوم کیجے کہ تیئسوین چوبیسوین پچیسوین

چھبیسوین ستائیسوین اٹھائیسوین یہہ چھون آیتین باب مسائل سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہی وہ یہان سے شروع ہین مجننین تک وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا کے اُن لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اسکا اوپر مضمون ولکن البر من آمن باللہ تا آخر کے ہی ای افعلوا ہذا الامور وقاتلوا فی سبیل اللہ یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوی ہین شروع ربع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف طاعات اور ایراد اوامر اور نواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہی اقسام طاعت سے اور حکم ہی احکام شریعت سے اسکو اس سے ملانا ملائم ہی اور عطف اسکا اسپر کرنا مناسب ہی سبب نزول کا اس کے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گروہ اصحابکے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ مین تشریف لیگئے تھے سفہاے عرب اور مشرکان بے ادب نے مکے مین جانے سے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اوپر سہات کے کہ اگلے برس مسلمان مکے مین آوین اور مشرکین تین روز شہر سے باہر نکل جاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے قضاے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرین گے کہ وہان حرم شریف مین تو حرام ہی قتل کرنا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الہی مین اُن سے جو تم سے لڑین وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ اور مت زیادتی کرو تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کرین تو تم بھی قتل کرو انکو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنے والونکو حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ اور مارڈالو انکو یعنے مقاتلون اپنون کو جہان پاؤ داخل حرم مین ثقفتموہم کی معنی وجدتموہم کی ہین چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہی وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ اور نکال دو تم انکو اس جگہ سے کہ نکال دیا ہی تم کو یعنے مکے سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ مین جو نہین ایمان لایا تھا اُسے نکال دیا تھا وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور شریک لانا یعنی بت پرستی کرنا سخت تر ہی خون سے کہ تم ان کا حرم شریف مین کرو وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ اور مت کرو تم کافرون سے نزدیک مسجد حرمت والی کی مگر اس سے تمام حرم شریف ہی یہانتک کہ لڑین تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر جب تلک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑین تب تم بھی مارو فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ پس اگر لڑین وہ تم سے یعنے ابتدا بقتال کرین پس مارو تم انکو کہ انھون نے حرمت حرم کی انھادی كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اسی طرح ہی جزا کافرونکی جزا مرجوع ہی کہ مبتدا ہی اور کذلک خبر ہی اور یہہ جملہ تذییل ہی حاصل یہہ ہی کہ مثل جزا مذکور اور سزاے مسطور جزاے ناگرویدگان ہی فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ پس باز رہین وہ شرک سے پس تحقیق اللہ تعالی البخشش کرنیوالا مہربان ہی کہ گناہ جو زمانہ شرک مین کیئن ہین بخشے اور مہربانی فرما کر بہشت مین داخل کرے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ اور لڑو تم ان سے یہان تک کہ نرہے کفر اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکون سے یہان تک قتال کرو کہ اثر شرک کا نرہے اور طاعت عبادت اللہ کی ہی ہو فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ پس اگر باز رہین وہ پس نہین زیادتی کرنا مگر اوپر ظالمون کے فان انتہوا شرط ہی محذوف الجزا یعنی فان انتہوا فلا تقاتلوہم اور فلا عدوان ہین فا واسطے تعلیل کے ہی عدوان کا مضاف ہی ای فلا جزاء عدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے ناامیدی کافرونکے ہی حاصل یہہ ہی کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانون سے باز رہین اور غیر خداے عزوجل کو الہ نجانین اور شیطان اور بتون کو دخل ندین تو ان سے قتال مت کرو اور اُنکے جہاد سے باز رہو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینہ حرمت والا یعنی ذیقعدہ اس برس کا کہ قضاے عمرے کو چلے ہو بدلے مہینے حرمت والے کے ہی کہ پہلا ذیقعدہ جو گذر گیا ہی یعنے اگر جنگ کرین کافر تو مت ڈرو کہ انھون نے تمھین اس ماہ حرام مین مکے سے نکالا تھا تم اس ماہ حرام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہشتی نتیجہ بہشت کے بات پہیودہ لیکن سنین سلام اللہ تعالیٰ سے یا فرشتون سے یا آپسمین ایک دوسرے کو وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا اور واسطے انکے ہے رزق انکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دو وقت کھاتے ہین یا مراد صبح و شام سے دوام ہے اور بہشت مین اگرچہ دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدارون رات کے معلوم ہوگی اور عین المعانی مین ہے کہ راتکا وقت پردے چھٹنے سے اور دروازے بند ہونیسے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اٹھنے سے اور دکھلنے سے سمجھا جاویگا اور تبیان مین ہے کہ وقت شب مین حوورین خدمت کرینگے موسنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہہ شب کہ ذکر کی ہمنے وہ ہے کہ وارث کرتے ہین ہم اسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہے پرہیزگار لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا پچیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پھر جب آئے تو آپ نے فرمایا کہ مین منتظر تمہارا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت انکے قول کی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ اور نہین اترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ واسطے اسیکے ہے جو کچھ آگے ہمارے ہے آنیوالے کا مون سے اور جو کچھ درمیان اسکے ہے حال مین یا اسیکے حکم مین ہے ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور درمیان اسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا اور نہین ہے پروردگار تیرا بھولنے والا تیرا حال جب چاہیے مجھکو تیرے پاس نہ بھیجے رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وہی ہے پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور پروردگار کرنیوالے کو بھولنا نہ چاہیے فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ پس عبادت کر اسکو اور صبر کر واسطے عبادت اسکی کے یعنے جب تو نے سمجھ لیا کہ وہ نہین بھولتا پس عبادت پر اسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے مین دل تنگ مت ہو هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا کیا جانتا ہے تو واسطے اللہ کے ہم نام یعنے کوئی ایسا ہو ہے کہ جسکا نام اللہ ہو نہین ہوا کوئی ایسا اسکے وجود سے کسی شرک نے اپنے معبود کو اللہ نہین کہا مان اللہ کہا ہے غیرت حق نے اس اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ معبودان باطل سے محفوظ رکھا اور زبان مومنان سے اپنے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکڑوایا

قطعہ اللہ اللہ عجب یہہ نام ۔ حسن اور خوبیان ہین جسمین تمام ۔ ایک کافی ہے یہہ پھر دوسرا ۔ جسے اللہ ہے گواہ اسکا وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا اور کہتا ہے انسان جو منکر بعث کا ہے یا ابی بن خلف کیا جب مر جاونگا مین البتہ نکالا جاونگا مین زندہ یہہ استفہام انکاری ہے وہ بعید جان کر کہتا ہے کہ کیونکر مرکر خاک سے نکلونگا زندہ سو حق تعالیٰ اسکے جواب مین فرماتا ہے أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا کیا نہین یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور تھا کچھ شی بلکہ عدم تھا پس جب ہم عدم سے وجود مین لائے تو بار دگر زندہ کرنا کیا مشکل ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی دن حشر کے البتہ اکھٹا کرینگے ہم انکو یعنے کافرون کو ساتھ شیطانون کے کہ دنیا مین انکے نزدیک تھے اور ہر کافر کے پاؤن مین ساتھ اس شیطان کے کہ قرین اسکا ہے زنجیر چڑھ دینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۔ پھر البتہ حاضر کرینگے ہم کافرون کو اوزلقبول بعضے سب آدمیونکو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ڈر حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت جان لین کہ ایسے بڑے بلا سے چھٹے زیادہ تر خوشی کرین اور بدبخت مکان اپنے آگ مین دیکھکر زیادہ تر غم کھینچین ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا پھر البتہ کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک گروہ مین سے جو انمین سے سخت تر ہے اپر اللہ تعالیٰ کے سرکشی مین یعنے پہلے ہر امت مین سے اسکے کافر ترسے جدا کر لیوینگے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین اُن لوگون کو کہ وہ بہت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائق مین ساتھ آتش دوزخ کے داخل ہونے مین وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور نہین کوئی تم مین سے ای آدمیون مگر گذرنے والا ہی اوپر دوزخ کے
لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہوجاویگی چنانچہ حدیث مین ہی بہشتی بعضون سے پوچھینگے کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا تھا وان منکم الا
واردھا کیا حال ہی کہ ہمنے آگ نہین دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن آگ اسکی بسبب نور ایمان تمہارے کے مردہ اور افسردہ ہوگئی
تھی كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ہی گذارنا دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اسپر یعنے وعدہ ہی کہ
البتہ واقع ہوگا نہین ٹلنے کا اور بعضے کہتے ہین کہ ورود بمعنی دخول ہی کیونکہ جابر رضہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود
دخول ہی کوئی نیک کار اور بدکار نہین مگر اوسمین جاویگا لیکن آگ مومنون پر سرد ہوجاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے ابراہیم علیہ السلام پر
اور موید اسے قول کا ہی جو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز
کرتے ہین شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھے جاتے ہین اوپر مشرکون کے آیتین ہماری روشن اور ظاہر معانی انکی یا دلیلین انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے سردارون مین سے قریش کے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین فقیر
ان مین کہ مومن اور کافر ہین بہتر ہی مکان مین یعنے ہمارے محل ہین جن مین سب اسباب عیش کے موجود ہین اور تم بے گوشہ توشہ ہو خیریت مقام
کہ حسن و جمال وسعت معیشت ہی ہم رکھتے ہین اور تم فقر و فاقہ مین عمر گذارتے ہو مصرع ہم مین تم مین کونسا خوش حال ہی وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا
اور بہتر ہی مجلس مین کہ ہماری محفل مین سردار اور شریف عرب کے ہین اور تمہاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف پس حق تعالی انکے افتخار کو برہم
درہم فرماتا ہی کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِئْيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے مشرکان عرب سے گروہ کو مجتمع تھے
ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور ہیئتون اور منظرون مین نہ اس مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس
جمال نے انکو عقوبت سے چھٹایا بیت تکیہ جمال و مال پہ کرنا عبث ہی بس ٭ نے اس سے فایدہ ہی وہان نے ہی اس سے جس ٭ قُلْ مَنْ
كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کہہ ان لوگون کو جو مال و جمال پر فخر کرتے ہین کہ غرہ مت کرو کیونکہ جو شخص کہ ہی بیچ گمراہی کے
پس چاہئے کہ کھینچتا جاوے اسکو رحمان خوب کھینچنا یہہ خبر بصورت امر ہی یعنے اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہی اور مہلت دیتا ہی اور نعمت
پی در پی پہنچاتا ہی حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہان تک کہ جب دیکھین جو وعدہ دیئے جاتے ہین یا عذاب کا
دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر
ہی دونون فرقون مین سے از روی مکان کے اور برا ہی از روی لشکر کے کیونکہ مومن اپنے درجے بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنی درکات
دوزخ مین اور مومنون کے یار اور مددگار خدا اور فرشتے اور انبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ مددگار وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہی اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو کہ راہ پائی ہی ساتھ قرآن کے راہ پانا یعنے جو قرآن پر ایمان لائے
ہین انکی تصدیق زیادہ کرتا ہی جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہی وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
مَّرَدًّا اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہہ چارون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سوا انکے
ہین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے از روئے ثواب کے اور بہتر ہین از روئے بازگشت کے نظم کافرون کو ہی یہین مال و منال ٭ اور وہان
عقبی مین ہی رنج و نکال ٭ مومنون کو یہان ہدایت اسکی ہی ٭ اور وہان بھی صد حمایت اوسکی ہی ٭ کافرون کو ہی عذاب انکو ثواب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرق اتنا ہی بطلان و ثواب ۔ لکھا ہی کہ خباب بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وایل پر کچھ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اُسنے کہا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کافر نہو گا مذونگا خباب رضہ نے کہا قسم اللہ کی کافر نہونگا مین اُسسے زندہ اور مردہ اور نہ اُسدن کہ مبعوث نہونگا عاص نے کہا کہ جبدن تو مبعوث ہوگا مجھ سے اگر لے لیجو اگر تیرا کہنا سچ ہی تو بھی مین تجھ سے افضل ہونگا مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا آیا پس دیکھا تونے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ آیتون ہمارے کہ قرآن ہی یا دلائل وحدانیت اور کہا یعنے عاص نے البتہ دیا جاؤنگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا کیا جہان تک آیا ہی غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالع کرآیا ہی یا لیا ہی نزدیک اللہ کے سے عہد اسبات پر كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھوینگے ہم حفظہ سے جو کچھ کہتا ہی وہ تو کہ جزا دین ہم اسکی اور لمبا کرینگے ہم واسطے اسکے عذاب مین سے لمبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اسکے یعنے بعد موت کے اُس سے لے لینگے جو کچھ کہ کہتا ہی کہ کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت نہ رہیگے یا دن قیامت کے نہ مال پاس ہوگا نہ اولاد ساتھ اسکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان قریش سوا اللہ تعالی کے معبود بتون کو اور فرشتون کو اور چیزون کو تو کہ ہوون وہ معبود واسطے انکے عزت یعنے انکی شفاعت سے معزز ہون اللہ کی درگاہ مین كَلَّا ہرگز نہین یہہ کہ عزیز ہون سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے انکار کرینگے معبود کافرونکے ساتھ عبادت انکی کے یعنے کافر جو ہول قیامت کا دیکھینگے منکر ہوجاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہونگے اوپر بتون کے دشمن یا ہووینگے بت اوپر انکے مخالف اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا یہہ کہ بھیجا ہم نے شیطانون کو اُوپر کافرون کے بہکاتے ہین انکو بہکانا کر یعنے گناہ کرنے کی باتین جلدین پہنچاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ پس مت شتابی کر اوپر انکے عذاب آنے مین اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین ہم واسطے انکے دن ہونے کے انکے گنتے جانے کہ اسمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہوجاوینگے اُنپر آویگا جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہی يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا یاد کر اُسدن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو طرف بہشت خدائے مہربان کے در آنحال کہ سوار ہونگے اپر ناقہائے بہشت کے لیجاوینگے انکو جیسے مہمانون کو بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے بعضے مرکب ہمم اور عنایات پر بہ حسن طاعات والی جو یائے بہشت ہین انکو وہان لیجاوینگے اور باد پائی ہیئات والے خواہان قرب رب العزت مین انکو اس سے مشرف فرماوینگے بیت قیمت ایک نظارہ جانان کی ہی جنت تمام ۔ بلکہ یہہ نعمت ہی ناقص اور وہ ہی نعمت تمام ۔ کشف الاسرار مین ہی کہ وقت وصال خواجہ ممشاد دینوری کے ایک درویش نے کہا الہی اپنی رحمت فرما اسپر اور بہشت عنایت کر ممشاد نے کہا کہ ای غافل تیس برس سے بہشت اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشہ چشم ہمت سے اسپر نگاہ کی اب جو مجھے درگاہ قرب مین بلاتے ہین مین دیدار جمال باکمال اسکے کے بہشت کیا در کار ہی بیت بن دوست کے گر لاکھ ہون تو کرون کیا ۔ دیدار نہو اسکا تو جنت کو کرون کیا وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا اور ہانکے گے ہم گناہ گارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہوگا نزدیک اللہ تعالی کے عہد یعنے کوئی نہین شفاعت کرسکین گے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا پاوینگے کوئی مستحق اور نہ مجرم شفاعت کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد

واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہے اور اعمال نیک وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا کفار مکہ نے اور یہود اور نصاریٰ نے پکڑی ہے خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیر اور عیسیٰ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری اور زشت یعنے بات بڑی بے ادبی کی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاوے اسسے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اس سے کہ دعوا کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا اور نہیں لائق واسطے اللہ کے یہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہے اور وہ جنسیت سے پاک ہے اور غنائے ذاتی ہے اسکو احتیاج اولاد کے مدد کی نہیں رکھتا کہ اولاد اُسے درکار ہو اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا نہیں جو شخص کہ ہے آسمانوں کے اور زمین کے ہے مگر آتے ہیں قیامت میں اللہ کے پاس اسحالت میں کہ بندے ہوں لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا البتہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو اور جان لیا ہے یعنے اللہ کی قدرت اور علم سے کوئی باہر نہیں **بیت** قدرت و علم سے اسکے نہیں باہر کوئی بات باہر ہے کیا جانے ہے ایسے ہر کوئی وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور سب وہ آنیوالے ہیں اس پاس دن قیامت کے اکیلے ہو کر بے یار و مددگار اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا واسطے اونکے اللہ مہربان محبت دلوں میں خلق کے یعنے سبکے دلوں میں انکی دوستی ڈالیگا بواسطے حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کو دوست رکھتا ہے جبرئیل سے کہتا ہے کہ میں فلانے کو دوست رکھتا ہوں تو بھی رکھ جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہے اور ندا کرتا ہے درمیان اہل آسمان کے اللہ تعالیٰ فلانے کو دوست رکھتا ہے تم بھی رکھو پس آسمان والے اوسکو دوست رکھتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اسکی محبت ڈالتا ہے وہ بھی سب دوست رکھتے ہیں فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے یعنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے تو ساتھ اسکے پرہیزگاروں کو کہ شرک سے بچے ہیں اور ڈراوے ساتھ اسکے قوم جھگڑنیوالوں کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اور بہت ہلاک کئے ہیں یعنے پہلے قوم تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے میں ہلاک کیا ہے هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا کیا دیکھتا ہے تو اُن ہلاک ہوؤں میں سے ایک کو یا سنتا ہے واسطے انکے کھسکا یعنے عذاب ہمارا جو اُنپر آیا سب ہلاک ہو گئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سنا دے **بیت** دنیا سے لگا نہ دل کہ بس فانی ہے ؎ کو لاکھ برس جیا پہ موت آنی ہے ؎ رافت یہ ہے بے ثبات رہنا اس میں ؎ کچکول گدا نہ تاج سلطانی ہے ؎ سورہ طٰہٰ کی ہے ایکسو پینتیس آیتیں ہیں ایک ہزار تین سو اکتالیس کلمے ہیں پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہیں فواصل اسکے یوما ہیں نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ مریم کے یہ ہے کہ دونوں میں پیغمبروں کے قصے ہیں اور یہ بھی مناسبت ہے کہ اختتام سورہ مریم کا ساتھ ذکر قرآن کے ہے اور آغاز سورہ طٰہٰ میں بھی مذکور قرآن ہے ؎

## سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

طٰہٰ نام قرار کیا ہے یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہے اسماء الٰہیہ سے یا طاء طاہر اور ہاء ہادی ہے یا ایک نام ہے اسماء جناب رسالت پناہی سے جیسے کہ مزمل اور مدثر ہے پس یہ منادی ہے اور حرف ندا محذوف ہے یا اشارت طرف دو نامزدوں کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ طالب اور ہادی ہیں **بیت** کہ وہی طالب شفاعت ہیں اور وہی ہادی شریعت ہیں یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب ہیں یا طہارت دل انکے کی ہے غیر حق سے اور ہدایت انکی بضرب حق ہے یا قسم ہے طول اور ہدایت الٰہی کی باطینت پاک اور ہمت عالی

حضرت رسالت پناہی کی تیسیر مین ہی کہ امام جعفر صادقؑ نے کہا کہ طٰہٰ قسم ہی طہارت اہل بیت رسولؐ کی کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ویطہرکم تطہیرا بعضون نے کہا ہی کہ قسم ہی طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ بشارت طرف جنت اور نار کے ہی یا طٰہٰ طیبہ مدینہ اور ہا مکہ ہی ان دونون جگہہ کی قسم کھائی ہی یا طٰہٰ طلب غازیان اور ہا ہرب کافران ہی یا طرب اہل جنان اور ہوان اہل نسران ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ حروف مقطعہ سے نہین بلکہ موضوع ہے مقابل یا رجل لغتہ مکہ یا حبشہ یا سریانیہ مین اور پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپ عبادت بہت کرتے تھے شب کو قیام نماز مین اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے ایکدن ابوجہل نا اہل نے کہا کہ دین ہمارا تو ترک کر کر رنج مین پڑا یا اس نا اہل نے کہا کہ قرآن مجید اسپر نہین اترا مگر یہہ اسکو دوکھہ دے یہہ آیت نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنے اے مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدان مردی مین نہین رکھا مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى نہین اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے تو اور راتون کو نہ سوے اور بسبب قیام نماز کے الم اور ورم پائے محترم تیرے کو پہنچے اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى مگر اتارا ہی قرآن کو اوپر تیرے بجہت پند دینے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی سمجھہ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہی تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے اسکے کے ہی اس سے تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اتارا گیا اتارنا کر اس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو اور آسمانون بلند کو اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وہ رحمان ہی اوپر عرش کے قرار پکڑا اسنے یا مستولی ہوا اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ وہ سب موجودات پر مستولی ہی واسطے عظمت عرش کے ہی اور امام ماتریدی نے تاویلات مین عرش کو بمعنی ملک لکھا ہی یعنے وہ ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہی اور فتوحات مین ہی کہ شیخ ہمارے اس آیت مین عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوی لہ ما فی السموات ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہی کہ استوی اللہ تعالیٰ کا جو قرآن ہی ہمارا اسپر ایمان ہی تاویل کرنا اس مقدمہ مین طغیان ہی ظاہر مین قبول کیا ہمنے اور باطن مین تسلیم کیا یہی اعتقاد سنیان ہی لیکن جانتے ہین کہ ہم کہ نہ وہ محتاج مکان ہی نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہی بیت وہ جہان ہی وہان جہان ہی نہین لامکان ہی وہان مکان ہی نہین ہر مکان مین ہی اور مکان سے پاک ہر زمان مین ہی اور زمان سے پاک یہہ ہی مخلوق اسکی وہ داور سب سے بس ہی منزہ و برتر لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى واسطے اسکے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونون کے ہی اور جو کچھہ نیچے گیلی مٹی کے ہی سمجھہ لیجئے کہ ثری طبقہ ہی نیچے سب طبقات زمین کے وہب بن منبہ سے تیسیر وھیرہ مین ہی دنیا ہی کہ سات زمینین دوش فرشتہ پر ہین اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ شاخ گاو فردوسی پر اور پائے گاو پشت ماہی حوض کوثر پر اور ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم رنج پر رنج حجاب ظلمت پر حجاب ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری کے آگے نہین جاتا اور جو کچھہ نیچے ثری کے ہی اسکو سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہی چھپے کو اور بہت چھپے کو سمجھہ لیجئے کہ سر وہ ہی کہ بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفی وہ ہی کہ نہین جانتا کہ اور وہ کیا کریگا یا سر وہ ہی کہ کسی سے بات کہے اور اخفی وہ ہی جو دل مین چھپا رکھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام اچھے بصفات بھلے کے وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی ہی تیرے پاس بات موسیٰ علیہ السلام کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسیٰ نے آگ حدیث مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کو لیکر رخصت ہو کر شعیب علیہ السلام سے کہ خسر ان کے تھے مان اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی کہ صغور نام تھا حاملہ تھین ایک راہی ہوا سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر شرق

وادی ایمن کے آنکلے وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے بہتیرا آگ نکالی نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا
اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسیٰ عم نے واسطے اہل اور عیال اور خادمون اپنے کے ٹھہر جاؤ یہین تحقیق مین نے دیکھی ہے
آگ شاید کہ مین لے آؤن تمہارے پاس اسمین سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن مین اوپر آگ کے راہ بتانیوالا کہ رستہ سیدھا
بتاوے پس لوگون کو وہین چھوڑ کر اکیلا آگ کیطرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب مین اور
گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور سبزی درخت پر تعجب کیا یکبارے نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى پکارا گیا کہ ای موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ
نَعْلَيْكَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا تکرار ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہے کہ شک مت لا یقین جان مین ہون رب تیرا پس اتار ڈال دونوا
جوتیون اپنی سمجھ لیجیے کہ نعلین مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پوست حمار غیر مدبوغ کی تہین بسبب نجاست کے حکم اتارنے کا فرمایا اور اصح یہہ ہے کہ نعلین
جلد بقر کی تھین ظاہر اتارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ قدم موسیٰ عم تراب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہے کہ یہہ
تعلیم ادب وادی ہے کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتے اسواسطے بعضے سلف والے جیسے بشر حافی رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے ہین
بیت جسکا کہ زمین و آسمان طالب ہے ✤ نہ وہ گنج برہنہ پا رکھتے ہین ✤ بعضون نے کہا ہے کہ نعلین اتار ڈال یعنے خیال اہل و ولد دل سے
نکال امام قشیری نے کہا کہ فکر دنیا اور آخرت کا دل سے دور کر بیت دل سے اپنے دے اٹھا کونین کو ✤ پانون سے کر دور اس نعلین کو اِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اسکا طوی ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اور مین نے پسند کیا تجھکو
واسطے نبوت کے پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے اور وہ وحی یہہ ہے کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری سمجھ لیجیے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہائے عرفان ہے اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہے پھر اقسام عبادت مین
نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے کہ تو مجھے یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ
اُخْفِيْهَا تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالون مین وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہوا شدا اور اتم
ہوتا ہے یا اخفی بمعنی سلب خفا ہے یعنے نزدیک ہے کہ ظاہر کرون مین اسکو لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی کو ساتھ
اس چیز کے کہ کرتا ہے فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى پس نہ بند کرے تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان
لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہے ساتھ وقوع اسکے کے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے بندہ مت ہو
کہ ہلاک ہو جاویگا تو یہہ خطاب موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد امت انکی ہے اور علم الہدا اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ وانا اخترتک سے یہان تک
خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مراد آپکی امت ہے القصہ جب موسیٰ علیہ السلام نے نعلین اتارین اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب
آیا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا ہے یہہ بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے ای موسیٰ سمجھ لیجیے کہ واسطے رفع ہیبت کے حضرت موسیٰ سے
کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہے یعنے حاضر رہ تو کہ عجائب دیکھے تو قَالَ هِيَ عَصَايَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے جواب مین کہ یہہ ہے عصا میرا
اور وہ بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لنبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھی اول القدرت للہ دوم العظمت للہ سیوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور بوری بوہی کے نیچے لکھی تھی علیق اوسکا نام تھا یا تبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا انھون نے موسیٰ علیہ السلام کو
دیا تھا غرض موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے تعداد نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب بکریان چرتے ہین اور پتے جھاڑتا ہون مین ساتھ اسکے اوپر

بکریان اپنے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فائدے ہین اور لکھا ہے کہ راہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے
بچاتا تھا اور اون کے دشمن کے ساتھ لڑتا تھا اور وقت خواب انکے کے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کنوے پر جاتے تھے دونون شاخین
اسکی ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہو جاتا تھا اور جس میوہ کو انکا جی چاہتا تھا وہی اسمین سے
گرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا **بیت** اسکا کیا کیا ہووے ای رافت بیان ؛ قدرت اللہ تھی اسمین عیان ؛ اور
جب موسی علیہ السلام نے مجمل کہا کہ مجھکو اسمین فوائد ہین **قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوسٰى** فرمایا اللہ تعالی نے ڈال دے اسکو ای موسی حضرت موسی نے
گمان کیا کہ نعلین کی طرح اسکو پھینکا چاہئے **فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى** پس ڈال دیا اسکو پیچھے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی مڑکر جو دیکھا
پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہے کہ پہلے مار زرد ہو گیا عصا کی قدر موٹا پھر شتر بختی کے برابر بڑھ گیا اور چار پایون پر چلنے لگا چالیس
گز یا ستر گز کا دہن اسمین دانت بڑے بڑے ہو گئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر پہنچتا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختونکو
جڑ سے اکھیڑتا تھا اور نگلتا تھا موسی علیہ السلام نے اسکو دیکھ کر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے **قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ** فرمایا حق تعالی نے
پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس سے **سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْاُولٰى** بھی پھیر دینگے ہم اسکو طرح پہلے مین یعنے وہی عصا جو تھا ہو جاویگا
جب یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہوا اچھل کر ہاتھ اپنا اسکے منہہ مین ڈال کر دو دونو کلے اسکے پکڑ لئے جیسا پہلے عصا تھا ویسا ہی ہو گیا دونو
شاخین اسکے سری کے انکے ہاتھ مین تھین پھر آواز آئی کہ **وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ اٰيَةً اُخْرٰى**
اور ملائے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور مرض کے یعنے سفیدی برص کی نہوگی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع
دار برق آسا ہوگی لے یہہ نشانی اور اوپر نبوت اپنے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے **لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيَاتِنَا الْكُبْرٰى** تو کہ دکھا دیوین ہم تجھکو نشانیون
بڑی مین سے **اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى** جا یہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اسکو میری عبادت کی طرف بلا تحقیق اسنے سرکشی کی
کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے جب موسی علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر اپنے دلمین اندیشہ کرنے لگے کہ مین اکیلا فرعون اور لشکر اسکے کا
کیونکر مقابلہ کر سکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور کمال نیازمندی سے **قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ** کہا ای پروردگار
میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا تو کہ اسمین سماوے جو کچھ تیری طرف سے وحی آوے یا مجھکو متحمل اور بردبار کر تو کہ کیسا ہی رنج اور سختی آوے
دل تنگ نہون **وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ** اور آسان کر واسطے میرے کام میرا کہ پہنچانا تیرے احکام کا ہے **وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ** اور کھولدے
گرہ زبان میرے سے **يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ** تو کہ سمجھین بات میری لکھا ہے کہ فرعون نے لڑکپن مین ایکدن موسی علیہ السلام کو گود مین لیا تھا آپ نے اسکی
داڑھی کی طرف ہاتھ دوڑا کر کچھ بال اکھیڑ لیئے اسنے غصہ ہو کر حکم قتل کا آپ کے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہے جواہر رخشان اسنے
جو تیری داڑھی مین دیکھے ہاتھ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے اسنے اگیٹھی انگارون بھری اور تھالی یاقوت سے
ملبب منگوا کر موسی علیہ علیہ السلام کے سامنے دھری آپ ہاتھ یاقوت کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ کر انگارون کیطرف
پھرا دیا موسی علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہہ مین دھر لیا زبان آپکی جل گئی اور گرہ زبان مین رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ ہو
زبان گھل جاوے اور پھر دعا کی **وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ** اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے **هٰرُوْنَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ**
ہارون بھائی میرا محکم کر ساتھ اسکے قوت میری **وَاَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِيْ** اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت مین میرے اسکو
شریک کر کی **نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا** تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت یا نماز پڑھین ہم بہت **وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا** اور یاد کرین ہم تجھکو بہت ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حمد و ثنا اور دعا کے اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا تحقیق تو ہی تو ساتھ احوال ہمارے کے دیکھنے والا یا تو دانا ہی صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ
سُؤْلَكَ يَا مُوْسٰى کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا ای موسی علیہ السلام یعنے جو مانگا تو نے وہ مین نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ
مَرَّةً اُخْرٰى اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہمنے اوپر تیرے ایک بار اور اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى جسوقت کہ وحی کی ہمنے اور طرف
مان تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہی اب یا الہام کیا ہمنے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹون کو ڈھونڈ کر مارتے تھے
اور وہ حیران تھے تیرے کام مین یا فرشتے کے زبانی نہ بطور نبوت پیغام بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈال
دے موسی کو بیچ صندوق کے پھر ڈال دے اسکو منہہ اسکا بند کر کر بیچ دریائے نیل کے فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ
عَدُوٌّ لَّهٗ پس چاہیئے کہ ڈال دے اسکو یہہ امر بہ معنے خبر ہی یعنے ڈال دیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا
یعنے فرعون تکرار عدو کا واسطے مبالغہ عداوت اسکی کے ہی لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام کی مان نے امر الہی سے موسی کو صندوق مین ڈال رود نیل
مین بہا دیا نہر اسکی باغ فرعون مین آگئے تھے اسراہ سے وہ صندوق وہان بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر کرتے تھے انھون نے
نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ روسیاہ چشم دیکھا قتادہ نے کہا ہی کہ آنکھون مین موسی علیہ السلام کے ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا
آسیہ اور فرعون نے جو نگاہ آپ کے چشم پر کی دلمین محبت سما گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ اور ڈال دی مین نے
اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ وہ دونون مہربان ہو جاوین وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھون میرے کے یعنے
بیچ محافظت میرے کے حدیث مین ہی کہ موسی علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا اور دائیون کو بلایا لیکن وہ کسیکا
دودھ نہین پیتے تھے اور مان نے موسی کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریا مین ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھ کہان جاتا ہی وہ ساتھ ساتھ صندوق کے
چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گئی وہ بھی دیوار کود کر چلی گئی اسنے چھپ کر یہہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامنے چلی آئی اِذْ تَمْشِيْٓ
اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ یاد کر جسوقت کہ چلتے تھے بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون مین تمکو ای حاضرو
اوپر اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودھ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے ہم مریم باہر نکل کر مان کو لے آئی اور موسی علیہ السلام کو
اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف مان تیرے کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی
ہووین آنکھین اسکی تیرے دیدار سے اور نہ اندوہناک ہو وہ جدائی تیری سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ اور مارا تھا تو نے ایک جان کو کہ قبطی تھا
اور فرعون نے قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو تھے پس نجات دی ہمنے تجھ کو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کر وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا اور آزمایا ہمنے
تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤن مین ڈال کر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ دلالت موسی علیہ السلام کی اور قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورۂ قصص مین
آویگی فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہی کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ
عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے ای موسی اور یہان باتین کین ہمنے تجھ سے وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ اور پسند کر لیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنے اپنا دوست کیا مین نے تجھ کو اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ
اور جا تو اور بھائی تیرا ساتھ معجزون میرے کے اور مت سستی کرو بیچ پہنچانے ذکر میرے کے ساتھ توحید اور عبادت کے اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى
جاؤ تم دونو طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور مشورت اوسکو دعوت کرو
جیسے هل لك الى ان تزكى ہی ایسا نہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہو کر غصہ کرے یا یہہ کہ حق تربیت اسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہی کہ بات نرم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ ہی کہ اسکے کنیت سے اسکو پکارو جیسے ابو العباس اور ابو الولید اور ابو ہرہ غرض کلام سخت مت کرو لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ شاید کہ وہ نصیحت
پکڑے تمہاری بات سے یا ڈرے عذاب ہمارے سے لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگون مین گھر کے نگئے وہین سے مصر کو چلے اور لوگون نے
رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دن حیران پریشان اسی جنگل مین رہے کسی نے بی بی صفورا کو پہچانکر انکے باپ پاس پہنچا دیا اور
بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسی علیہ السلام کی انکو پہنچی القصہ موسی علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال کو
راہ مدین مین جاؤ آئے موسی علیہ السلام سے ملے حضرت موسی نے سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کرین ہارون نے کہا ای بھائی
شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھ گئے وہ اب نہین رہا بلکہ بہت زیادہ ہی ادنی بات مین حکم قتل اور سولی پر چڑھانیکا کرتا ہی موسی علیہ السلام نے
اندیشہ کیا اور دو بھائیون نے متفق ہوکر قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ کہا ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے
ہین یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی عذاب پہنچاوے ہمین یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک مین بے ادبی
کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ فرمایا حق تعالی نے کہ ای موسی اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے سے تحقیق
مین ہون ساتھ تمہارے حفاظت اور مددگاری مین سنتا ہون دعا تمہاری اور دیکھتا ہون حال تمہارا یعنی خاطر جمع رکھو مین شنوا اور بینا ہون
تمہین اسکا ضرر نہین پہنچنے دینے کا فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ اسکے پاس
پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے ہین پروردگار تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدسہ کے کہ وطن ہمارا ہی اور
نہ عذاب کر انکو تکلیف دیکر مشکل کامون کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار
تیرے سے وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ اور سلامتی دونو جہان مین یا سلام فرشتون کا کہ خزنہ بہشت ہین اوپر اس شخص کے ہی کہ پیروی کرے
ایمان کی اور راہ راست پر چلے إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ تحقیق وحی کیا گیا ہی طرف ہمارے یعنے اللہ تعالی نے
حکم فرمایا ہی کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت اوپر اس شخص کے ہی کہ جھٹلاوے اس چیز کو کہ ہم لائے ہین اور منہہ پھیرے اس سے پس موسی اور ہارون علی نبینا
وعلیہما السلام بموجب حکم الہی کے درگاہ فرعون مین آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے کے ہین اور تجھے اسکی عبادت کی طرف
بلاتے ہین اور جو باتین اللہ تعالی نے تلقین فرمائین تھین وہ سب کہین قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ کہا فرعون نے پس کون ہی رب تمہارا ای موسی
کہ مجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو سمجھ لیجیے کہ مخاطب ہارون اور موسی علیہما السلام دونون تھے فرعون نے تخصیص موسی علیہ السلام کی اسواسطے
کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبان مین گرہ ہی بات اچھی طرح نہ کر سکینگے مجلس مین شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو خبر نہ تھی پس موسی علیہ السلام نے زبان
فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ کہا پروردگار ہمارا وہ شخص ہی جسنے محض رحمت سے دیے ہر چیز کو صورت
اور شکل اسکی لائق اور موافق حال اسکے کے یا دے ہر مخلوق کو وہ چیز جسمین درستی وجود اور معاش کے اسکے ہی پھر راہ دکھائی طرف اسکے
یعنے سمجھ دے ساتھ ڈھب ڈول نفع لینے کے اس سے پاوے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت مین پھر راہ دکھائی ازدواج
اور امتزاج کے ساتھ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سنی ڈرا کہ ایسا نہو قوم میری عبادت اسی خدا کی کرنے لگے عنان توسن تقریر پھرا کر لاجواب
کرنے کو موسی علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ کہا پس کیا ہی حال قرنون پہلون کا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود تھے کہ اس خدا کی
عبادت نہین کرتے تھے اب وہ رحمت مین ہین یا زحمت مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ کہا موسی نے علم حال اور مآل انکیکا نزدیک پروردگار
میرے کے ہی بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَىٰ نہین بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہی کسی چیز کو بلکہ علم اسکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محیط ہی سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے تم بندے ہو نہین جانتا مین مگر کچھہ کہ وہ مجھے بتا دیتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد فرعون کے استفسار
احوال قیامت کہ کہا کیا حال ہی قرنون پہلون کا اٹھائے نہین جاتے موسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور پھر پہلے
بات پر اپنے آکر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے کہ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
پروردگار میرا وہ ہی جسنے کیا ہی واسطے تمہارے زمین کو بچھونا کہ اسپر بیٹھو گھر بناؤ اور چلائی ہین واسطے تمہارے بیچ زمین کے راہین کہ ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ واسطے کامون اپنے کے جاؤ اور اتارا آسمان سے پانی فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّى پس نکالے ہمنے ساتھ
اس پانی کے طرح طرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک کا جدا ہی باوجودیکہ ایک آب سے پیدا ہی سمجھہ لیجیے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے
تنبیہ ہی اوپر کمال قدرت اور حکمت کے یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھہ کھانے کی چیزین تمہاری پیدا کین
ہین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھہ خوراک انکی ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین
قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ زمین سے پیدا کیا ہی ہمنے تمکو یعنے اصل پیدائش باپ تمہارے آدم علیہ السلام
اور اول مادہ بدنون تمہاریکا خاک زمین ہی تبیان مین ہی کہ حق تعالی فرشتون کو بھیجتا ہی تو کہ خاک اس موضع کی جہان مدفن آدمی کا ہوگا اٹھا کر نطفہ پر کہ
مادہ وجود اسکا ہی بٹوتا ہی پھر وہ شخص مٹی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ زمین سے پیدا
کیا ہی ہم نے تمکو وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ اور بیچ اسی کے پھر لیجاوین گے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے
ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسی علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا اژدہا بن گیا پھر اٹھا لیا وہی عصا ہو گیا اور
ید بیضا دکھایا اور نو معجزون مین سے معجزہ پر معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
وَأَبَىٰ اور البتہ تحقیق دکھلائین ہمنے فرعون کو نشانیان اپنی سب جو موسی کو دین تھین پس جتایا موسی کو اور نمانا اور عناد سے قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ کہا فرعون نے کیا آیا ہی تو ہمارے پاس تو کہ نکال دے تو ہمکو زمین ہمارے سے کہ مصر ہی ساتھ جادو اپنے کے
ای موسی یعنے تو جادوگر ہی چاہتا ہی کہ جادو سے ہمین مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو یہان بسا کر بادشاہت کرے فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ
مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى پس البتہ لاوین گے ہم تیرے پاس جادو مانند
جادو تیرے کے پس مقرر کر درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کرین ہم اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار کہ اسمین
نچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھین قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ کہا موسی نے وعدہ گاہ تمہارا ان زینت کا ہی کہ قبطی اسدن عید کرتے
ہین اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہین یا دن عاشورہ کا وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ اکٹھے کیئے جاوین لوگ دن
چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہی لوگون کے وقت چاشت کے موسی علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تا کہ حق اور باطل سب پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی
عالم مین پھیل جاوے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت مین جا کر جادوگرون کے جمع کرنیکا مشورہ کیا پس
جمع کیا اس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحرون کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ مین جادوگرون کو لیکر قَالَ لَهُمْ
مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا کہا موسی نے واسطے جادوگرون کے جب انسے ملاقات کرے
کہ ای قوم وائے ہی تمکو مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو یا مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ
ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے کے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ پس فنا کر دیگا تمکو ساتھ عذاب کے نازل کر کر تمپر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ اور تحقیق نامراد ہوا

Digitized by Sarayu Trust Foundation (www.sarayu.org)

جنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے مین درمیان اپنے بعد سنے کلام موسیٰ کے اور کہنے لگے کہ یہہ بات ساحرون کے بات کی طرح نہین معلوم ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس مین کی ہمنشینون سے فرعون کے اور آپس مین یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہے کہ فرعون نے عرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس مین مشورت کرتے ہین پوچھا کیا ہے کرتے ہوا نھون نے مارے ڈر کے قَالُوٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ دو جادوگر ہین چاہتے ہین یہہ کہ نکال دین تمکو زمین تمھاری سے ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لاوین اور لیجاوین دونو مذہب تمھارے کو کہ بہتر مذہبونکا ہے اور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین یا لیجاوین سردار اور اشراف تمھارے کو یعنے تمسے انکا دل پھیر کر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھہ لیجئے کہ علما لفظ ہذان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین اسم ان کا ہے اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینون حالات مین الف کے ساتھہ آتا ہے سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہے پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ ورود کلام لغت بعض پر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت ہے تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ بنا قواعد نحوی کے اکثر شذوذ پر ہے موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت کا نہین ہے تمام شعرا و فصحا باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بيت ان اباها وابا اباها ۔ قد بلغا في المجد غايتاها اور حدیث ہے من احب کریتاہ فلا یکتب بعد بین العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہے اور ہذان مبتدا ہے خبر اسکا ضمیر شان محذوف ہے اور ہذان لساحران خبر ہے اور ابو عمر نے ان ہذین پڑہا ہے اور یہہ ظاہر ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان تخفیف پڑہا ہے اور ان نافیہ اور لام بمعنی الا کی ہے یعنے ماہذان الا ساحران نہین ہے یہہ دونون مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام حر چاہتے ہین کہ قبطیون کو مصر سے نکال دین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر آؤ صف باندھکر میدان مین تو کہ ہیبت تمھاری لوگون کے دلون مین پڑے اور کوشش کرو کہ آج غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور تحقیق پائے خلاصی آج کے دن اس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین پس ستر ہزار جادوگر نے یا تین بتیس ہزار نے تین سو ضرواروجوب اور رسن لیکر صف باندھکر مقابل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہوکر بطریق ادب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى کہا ای موسیٰ یا یہہ کہ تو ڈالے عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہون ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کافی تھا انتہی عبادت اما او نکون اول من القی کیون بڑہائے جواب یہہ طوالت بد نہین بلکہ کنایت ہے اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہے صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام نے بلکہ ڈالو تمھین سمجھہ لیجئے کہ بل عاطفہ ہے اور معطوف محذوف ہے یعنے لاتلقوا بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسیٰ علیہ السلام کے ادب سے نچاہا تھا کہ کرین موسیٰ علیہ السلام نے کیون انکا ادب لحاظ رکھکر اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کہا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصائے موسیٰ اژدہا بن کر کسے کھاتا اور عجائبات قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دیے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى پس ناگہان بسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی تش زیر زمین سے خیال بندھا موسیٰ کو جادو اور مکر انکے سے یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پس چھپایا ہے دل اپنے کے ڈر موسیٰ نے اسبات کا کہ دیکھنے والے فرق معجزہ مین اور جادو مین نکرینگے یا یہہ پہلے عصا ڈالنے کے متفرق نہو جاوین یا مقتضائے بشریت سے کچھہ خوف انہین سے دلمین آگیا قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہمنے مت ڈر اسمین کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہے کسی کو شبہ نہ ہوگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى بتحقیق تو تو ہی بلند تر اُنسے اور غالب انپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال جو ہے ہاتھہ سیدھے تیرے کے ہی یعنے عصا سمجھہ لیجئے کہ لفظ عصا کا نکہا بطور کنایت ذکر کیا اسواسطے کہ ابلغ ہے تصریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہے

بعون متاع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان در این آوان فیض ترجمان

این کتاب فیض انتساب گنجینهٔ هدایت و عرفان خزینهٔ حقایق فرقان تصنیف قدوة السالکین و العارفین
زبدة المفسرین و المحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی موسوم به

جلد ثانی

۱۲۹۳

# تفسیر مجددی

معروف به

۱۸۷۶

# تفسیر روفی

یعنی دوسرے

بنظر کمیابی نسخهٔ مذکور و کثرت شایقین ذی شعور برای افادهٔ عام بتصحیح تام باهتمام متوقع اجر عظیم قاضی
محمد ابرهیم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن بلبندر و ملا نور الدین بن حبوا خان سلمهما المنان

در مطبع نامی گرامی حیدری واقع بمبئی بحسن انطباع مطبوع طبایع اهل جهان شد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم الله الرحمن الرحيم

سورہ مریم تمام مکی اٹھانوے آیتین ہین نو سو بہتر کلمے ہین اکہزار سات سو دو حرف ہین فواصل اسکے ناصر ہین اور نظم اور تطبیق اسکی سات سورہ کہف کے یہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر قصون انبیاء کے تھا ابتدا اسکی ساتھ قصہ زکریا کے ہی کہیعص کاف رمز کافی کی ہی اور ہے ہادی اور ے یامن یجیر ولا یجار علیہ کی اور عین عزیز کی اور صاد صادق کی یعنے اللہ تعالے جو موصوف باین صفات ہے کلام اسکا حق ہی بیشک وشبہ حضرت علے مرتضی سے منقول ہی کہ بعضے دعا مین یون کہتے تھے یا کہیعص یا حمعسق سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حروف مفتاح اسمار الہی ہین بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری ہی انما انا البشر مثلکم ایک ملکی ہی کہ امیت عندربی یطعمنی ویسقینی ایک حقی ہی کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل صورت بشری کے واسطے کلمات مرکبہ ہین جیسے قل ہو اللہ احد اور صورت ملکی کے واسطے حرف مفرد ہین جیسے کہیعص اور صورت حقی کے واسطے کلام مبہم ہی کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی بیت وہ جہان ہین مقام ہی نہین وہان + حرف ہین کچھ کلام ہی نہین وہان + پس یہ حروف مقطعہ رمز ہین درمیان اللہ تعالی وحبیب اسکے علیہ الصلوۃ والسلام بعضے کہتے ہین کہ کہیعص نام ہی اس سورت کا اور مابعد اسکا اسپر مترتب ہی یعنے یہ سورت

ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا

## سورۃ مریم مکیۃ وھی تسع وتسعون آیۃ

یاد کرنا مہربانی پروردگار تیرا یکا ہی بندہ اپنے زکریا کو سمجھتے ہیں کہ زکریا
علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل سے تھے یہہ اولاد سلیمان علیہ السلام کی اور یحیی
اور سلیمان ع م مین ایک لاکھہ پیغمبر ہوئے اور آٹھہ ہزار عالم اور داؤد م مین اور
انمین چھہ سو سات برس کا فرق ہے عمر انکی اکیسو پندرہ برس کی ہوئی اول نبی تھے
جب ہشتاد و چہار سالہ ہوئے رسول ہوئے اور شریعت نئی نہیں آئی اور تورات پر
حکم کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عمر انکی تین سو برس کی ہوئی انکا قصہ
حق تعالی بیان فرماتا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا یاد کر جسوقت پکارا
اسنے پروردگار اپنے کو محراب بیت المقدس مین پکارنا آہستہ کہ اخلاص سے
نزدیک ہے یا وے پکار کر کہ قوم سے چھپا کر کہ ننانوین برس کی انکی عمر تھی
اور بی بی بھی بوڑہی تھین فرزند مانگنے مین شرم آتی تھی یا سبب بڑہاپے کے
ضعف آگیا تھا ہر چند پکار کر کہتی تھی کوئی نہین سنتا تھا اور دعا یہہ تھی کہ کمال
نیازمندی سے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا اے رب میرے تحقیق مین
سست ہوگئین ہین ہڈیان میری اور جب ہڈیان سست ہوئین کہ سخت تر جزو
بدن کی ہین تو تمام بدن زیادہ تر سست ہوا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اور
شعلہ مارا سر نے بڑہاپے کا یعنے موئے سر سفید ہوگئے پیری سے وَلَمْ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین سچ پکارنے تیرے کے ای پروردگار میرے بے نصیب اور نا امید یعنی جب دعا کی مین نے تو نے قبول فرمائی
مین خوگر اسکا ہون وَاِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَائِيْ اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین سستی نکرین اور خلافت میری امت مین میرے اچھی
طرح بجا نہ لاوین پیچھے موت میرے کے پس مجھے خلف چاہیئے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا او حال یہہ ہی کہ ہی عورت میری بانجھ کہ اٹھانوین ۹۸ برس کی بوڑھی ہی فَهَبْ لِيْ
مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا پس بخش تو مجھکو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو او سبب استحقاق کے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وارث ہووے
میری امامت اور نبوت مین اور وارث ہووے آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا مریم کا تھا وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اسکو
ای پروردگار میرے شایستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول فعل سے راضی ہو یہہ دعا کر کر سجدہ مین گئے اور زاری جناب باری مین کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی آواز
آئی يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ای زکریا تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے نام اسکا
یحیی ہی نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد المسیر مین ہی کہ وجہ فضیلت کی انکے یہہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے
ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت اس راہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا مانند پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہی کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ
بعد انکے اس کسیکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے نامون خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے سے مشتق فرماوے سو وہی کیا کہ اسم محمود
اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے عرش و کرسی افتا محمود بے حد ہی + حبیب خلق ہی وہ اور حبیب اسکا محمد ہی +
بعضے کہتے ہین سمی بمعنی شبیہ ہی یعنے نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اس سے مثل اسکے اسبات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا یہہ نکریگا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور حال یہہ ہی کہ عورت میری
بانجھ ہی اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑہاپے سے تباہی کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین کیا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کچھ بعید سمجھ کر نہین کہی بلکہ پوچھا کہ [illegible]
[illegible] سے فرزند ہویگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ ای زکریا اسیطرح بڑہاپے مین قَالَ رَبُّكَ
عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ [illegible] وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا پروردگار تیرے نے یہہ بڑہاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے آسان [illegible]
پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی [illegible] تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس مین نے جو ہستی سے ہستی دکھائی تجھکو تو قادر [illegible]
پیدا کرنے پر دو بوڑہون سے زکریا علیہ [illegible] سے خوش ہوئے لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین قَالَ [illegible]
[illegible] پروردگار میرے کرو [illegible] قریب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ [illegible]
[illegible] ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا فرمایا حق تعالی نے ای زکریا نشانی تیری یہہ ہی کہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن پی در پی یا [illegible]
بات کی نہو تجھکو در آن حال کہ تندرست ہو تو لکھا ہی کہ اسیوقت زبان حرکت سے بند ہوگئی انکی فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پس نکلے زکریا علیہ السلام اوپر
قوم اپنے کے جسکی رات مین بی بی ایشاع انکی زوجہ حاملہ ہوئی مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا مصلے اپنے سے یعنے
مکان دعا سے پس اشارت کی طرف انکے یہہ کہ تسبیح کرو یا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجئے کہ تین دن اسیطرح گذرے پھر زبان اچھی ہوگئی اور یحیی
علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین ٹاٹ پہنتے تھے اور احبارون کے ساتھ عبادت بطریق ریاضت کیا کرتے تھے [illegible]
کہ انپر وحی آئی [illegible] تعالی نے فرمایا کہ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ای یحیی پکڑ کتاب تورات کو ساتھ قوت کے وَاٰتَيْنَاهُ الْحُكْمَ [illegible]
[illegible] حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا لکھا ہی کہ لڑکون نے محلہ کے
کہ وہ تین برس کے تھے کہا کہ ای یحیی آؤ کھیلین کہا یحیی نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہین پیدا کیا سمجھ لیجئے کہ یہہ نصیحت بڑی واسطے بیخبرون کے
عمر غفلت مین گماتے ہین اور لہو اور لعب مین گزارتے ہین اور دام فریب انما الحیوة الدنیا لعب ولھو مین پھنسے رہتے ہین
[illegible] طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہین + آیا ہی عالم سے اور تیرا یہہ عالم نہین وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً اور دی یحیی علیہ السلام کو [illegible]
اوپر والدین کے اور اور لوگون کے اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیون خلق کیسے وَكَانَ تَقِيًّا اور تھا ترسکار یا [illegible]

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پروردگار یا پرہیزگار جرائم اور اوزار سے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور خوش سلوک ساتھ ماں باپ کے فرمانبرداری اور خدمت گذاری مین وَلَمْ يَكُنْ
جَبَّارًا عَصِيًّا اور نہ تھا سرکش یعنی ناراض کرنیوالا اور حکم نہ ماننے والا ماں باپ کا اور عصیان [illegible] گار کا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ
يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہی میرے طرف سے اوپر یحیی کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن موا اور جسدن اٹھیگا زندہ ہوکر آخرت مین بعضے کہتے
ہین کہ مراد سلامتی یحیی علیہ السلام کے ہی جسدن پیدا ہوا مس کرنے شیطان کے سے اور جسدن موا عذاب قبر سے اور جسدن اٹھیگا دہشت اور ہول قیامت
کے سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھین ہمیشہ بیت المقدس مین رہتی تھین وقت عذر کے اپنے
خالہ کے گھر جاتی تھین پھر آجاتی تھین ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان نہانیکا تلاش کرنے لگین سو وہ حق تعالی فرماتا ہی إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ
أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا جب دور ہوئی مریم اور کنارہ کئی لوگون اپنے سے کہ خالہ اور قوم اسکی تھی مکان شرقی مین بیت المقدس سے یا خالہ کے
گھر سے ایام سرما مین واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا پس پکڑ اوری انسے پردہ کہ نگاہ کسی کی نہ
پڑے پھر جب نہا کر پوشاک پہن لی فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اضافت روح
کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص انکی کے فرمائی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پس صورت پکڑلی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی
یعنی بعد نہانے اور لباس پہننے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا جب اسنے مرد بیگانہ غسل خانہ مین دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ
[illegible] مریم نے تحقیق مین پناہ [illegible] اللہ مہربان کے شر تیرے سے اگر ہی تو پرہیزگار سمجھ لیجیے کہ یہہ کمال [illegible] انکے پاکی اور شرم کا ہی
[illegible] متقی ہی [illegible] پرہیز کرتی ہون اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہون پس کیونکر نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا نہوگا اور بعضون نے کہا ہی کہ تقی
[illegible] زمانے مین وہ عورتون کو چھیڑتا تھا قصہ اوسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی نہو اس سبب اللہ سے امن چاہی پھر
جبرئیل [illegible] جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا سو اسکے نہین [illegible] لِأَهَبَ
لَكِ غُلَامًا [illegible] تو کہ بخش جاؤن تجھ کو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا کہا مریم نے کیونکر
ہوگا واسطے [illegible] اور نہین ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہین مین بدکار قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسیطرح ہی کہ تو کہتی ہی کسی نے مجھ کو یہ
مس کیا لیکن [illegible] هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہی مین تجھے فرزند دونگا تو کہ تو
اوپر قدرت [illegible] وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا اور تو کہ کرین ہم اسکو نشانی واسطے لوگون کے کہ اسمین فکر کرکے قدرت ہماری
پہچانین اور [illegible] بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگون کے جو اسپر ایمان لاوین وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا اور ہی بن باپ
[illegible] مین لکھا [illegible] جبرئیل نے پاس آکر آستین مین یا گریبان مین یا دہان مین انکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ
[illegible] عیسی علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھ عیسی کے یعنے اسدم کہ پیٹ مین
[illegible] سے شرق کیطرف تھا یا جنگل مین کہ شہر سے چھ کوس تھا اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسی
پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور [illegible] کہ نو ساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہی کہ ایکساعت مین خلق ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین
[illegible] تقدیر پر جب حضرت عیسی [illegible] إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو دردزہ طرف تنہ درخت خرمے کے کہ خشک کھڑا تھا
[illegible] قَالَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا کہا مریم نے ای کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور
[illegible] کے مجھے پہچانتے ہین کہ انکے نام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہی مین باکرہ ہون
[illegible] فرزند جنتی ہون اس شرمندگی [illegible] کرون **نظم** زمین پھٹے تاکہ مین سماؤن ٭ ہوا سے یا اوڑھ سما پہ جاؤن ٭ نہین
[illegible] کہون کیا ٭ کسے یہہ حال تباہ بتاؤن ٭ فَنَادَاهَا مِنْ [illegible] أَلَّا تَحْزَنِي پس پکارا مریم کو نیچے اسکے سے عیسی نے یا فرشتے نے درخت
نیچے سے یہہ کہ مت غم کھا اور مرنا اپنا مت چاہ اور من تحتہا بھی [illegible] شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے شکم مین اسکے مراد عیسی علیہ السلام ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انھون نے پکارا کہ مت اندوہگین ہو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تحقیق کر دیا ہی پروردگار تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ اسمین سے پانی پینا اور نہانا وَهُزِّي
إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو کہ خشک ہی ڈالے گا اوپر تیرے کھجور تر و تازہ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي
عَيْنًا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازہ اور ٹھنڈی کر آنکھ کو ساتھ فرزند کے یا خوش دل ہو سبز ہونے درخت کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہی
کیونکہ جو قادر ہی سوکھے درخت کے تئین سبز کرنیکا اور پھل نکالنے کا ہی اُسے قدرت بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہی پھر حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے
اور عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے انکو لیکر حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کے گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی
کو اور تجھ سے پوچھے کہ یہہ بیٹا کہان سے لائی فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہی واسطے خدا کے روزہ
اور روزہ انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرونگی یا اللہ سے مناجات کرونگی سمجھ لیجیے کہ اسقدر بات کہنی
واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشارہ سے لکھا ہی کہ جب مسجد والون نے حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہی قوم کے
لوگ انکے وہان گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسی علیہ السلام کو اٹھا کر انکی طرف متوجہ ہوئے فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ پس آئے ساتھ عیسی کے قوم اپنے مین
گود مین لئے اسکو یا لائے مریم عیسی علیہ السلام کو قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب نظر لوگون کی اسپر پڑی قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا کہنے لگے ای مریم البتہ تحقیق
لائے تو ایک چیز عجب یا زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ای بہن
ہارون کی نہ تھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نہ تھی مان تیری حنہ بنت فاقود بدکار اور تو باوجود ایسی ماں باپ کے فرزند بن پدر کے کہان سے لائی سمجھ لیجیے کہ ہارون نام حضرت
مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا
تھا وہ امام مسجد قصی کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ پس مریم نے اشارت کی طرف عیسی کے کہ اس سے پوچھو
قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہا انھون نے کیون کر کلام کرین ہم اس شخص سے کہ ہی بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی
لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام پستان منہ مین لئے دودھ پیتے تھے یہہ باتین سنکر دودھ چھوڑ کر زبان فصیح سے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ کہا تحقیق [illegible] اللہ
ہون آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا دی ہی مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل مین کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہی کہ تعلیم کی ہی مجھکو تورات [illegible] اور
اور کیا ہی مجھکو پیغمبر لکھا ہی کہ اسوقت دو پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ اور کیا ہی مجھکو برکت [illegible] نفع والا
جہان ہون مین وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا اور حکم کیا ہی مجھکو ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے جبتک رہین جیتا وَبَرًّا بِوَالِدَتِي
اور خوش سلوک ساتھ مان اپنی کے وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دون اور مان کا کہا نہ مانون وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ
وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور سلام اللہ کا ہی مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن پیدا ہوا مین اور جسدن مرونگا اور جسدن اٹھونگا مین
زندہ ہو کر یا سلامتی ہی اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ یہہ جو مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہی نہ وہ [illegible]
بیٹا اللہ کا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ کہتے ہین ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے [illegible] کرتے ہین یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام مین باتین نا
لگاتے ہین یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہین مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ [illegible] نہین ہی لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ
پکڑے اولاد کیونکر ولد جنس والد سے چاہئے اور وہ جنسیت سے منزہ ہی [illegible] اسکو اولاد پکڑنے سے إِذَا قَضَىٰ
أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ جب مقرر کرتا ہی کچھ کام اور چاہتا ہی کہ [illegible] عدم [illegible] لاوے پس سو
اسکے ہو پس ہو جاتا ہی بیدرنگ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار
تمھارا ہی پس عبادت کرو اسکو اور غیر اسکے کو مت پوجو هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یہہ ہی راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان اپنے یعنے یہود اور نصاری
نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب مین یہود تفریط کرنے لگے تر ساتین فرقے ہو گئے نسطوریہ عیسی کو ابن اللہ کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور

نہین کہ کہتا ہی واسطے اوسکے

قالت ثلثہ فویل للذین کفروا من مشھد یوم عظیم پس وائے ہی واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑیکے سے کہ
قیامت ہی یا مشاہدہ ہوں اس دنکے سے اسمع بھم وابصر یوم یاتوننا کیا خوب سنتے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے
پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الٰہی کو دیکھینگے اور یقین کے اوپر کچھ فایدہ نہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کلام تہدید تمام ہی یعنے اسدن
کیا سننے والے ہونگے یا تین وحشت ناک اور کیا دیکھنے والے ہونگے دہشت اور عذاب لکن الظالمون الیوم فی ضلل مبین لیکن ظالم آج کے دن بیچ گمراہی
ظاہر کے ہین وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچتانے کے سے کہ بدکار پچتاوینگے کہ کیون گناہ کئے اور نیک کار حسرت
کرینگے کہ کیون کار صواب بہت نہ کئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور لیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر السیادن آتا ہی وھم فی
غفلۃ وھم لا یومنون اور وہ بیچ غفلت کے ہین اسدن سے اور وہ نہین ایمان لاتے اسدن پر انا نحن نرث الارض ومن علیھا و
الینا یرجعون تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اس کسی کے کہ ہی اوپر اسکے یعنے سب فانی ہوجاوینگے ایک ہمین باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیرے
جاوینگے بعد موت کے واذکر فی الکتب ابراھیم اور یاد کر واسطے قوم اپنے کے بیچ قرآن کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کو کہ سب ملتون والے اسکی فضیلت
کا اقرار کرتے ہین اور مشرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہین پس اسکے توحید کی بات بیان کر انہ کان صدیقا نبیا تحقیق وہ تھا بہت سچا
پیغمبر اذ قال لابیہ یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا یاد کر اسکو جسوقت کہا واسطے باپ اپنے آذر بن ناخور کے
ای باپ میرے کیون عبادت کرتا ہی تو اس چیز کو کہ نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھہ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھہ کو بدفع شر
یا ابت انی قد جاءنی من العلم ما لم یاتک فاتبعنی اھدک صراطا سویا ای باپ میرے تحقیق آیا ہی طریق وحی میرے پاس علم جو کچھہ
نہین آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری دکھلاؤنگا مین تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچا دیگی اسکو جو اسمین چلیگا یا ابت لا تعبد الشیطن ای باپ میرے
مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہانا فرمانی خدا مین مت مان ان الشیطان کان للرحمن عصیا تحقیق شیطان ہی واسطے اللہ کے نافرمان اور
ایک نافرمانیون مین سے اسکے یہہ ہی کہ آدم کو سجدہ نہ کیا یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ای باپ
میرے تحقیق ڈرتا ہون یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہوجاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہم نشین اسکا
لعنت مین اور ہم قرین اسکا عذاب مین قال اراغب انت عن الھتی یا ابراھیم کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہی تو عبادت
معبودون میرے سے ای ابراہیم لئن لم تنتہ لارجمنک واھجرنی ملیا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت اُن کے سے البتہ
سنگسار کرونگا مین تجھکو یا دشنام دونگا مین تجھکو اور چھوڑ جاؤنگا مدت تک تو کہ مارڈالے میرے سے بیغم ہو قال سلم علیک کہا ابراہیم علیہ السلام
نے کہ سلام ہی اوپر تیرے مین چلا بعضون نے کہا کہ مقابل سخت کلام کے آپنے سلام کیا کہ شاید موثر ہو کر ایمان لائے بعضون نے لکھا ہی کہ جب ابراہیم
علیہ السلام چلے باپ نے اُن کے کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہی تو وہ تجھے برباد نہین کریگا ابراہیم علیہ السلام امیدوار اسکے ایمان لانیکے ہوئے
سلام کیا اور کہا سا ستغفر لک ربی تحقیق بخشش مانگونگا مین واسطے تیرے پروردگار اپنے سے سمجھہ یعنے کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہی
اللہ سے اسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہی انہ کان بی حفیا تحقیق اللہ ہی ساتھہ میرے مہربان اور مجھہ سے دعا قبول کرنیکا وعدہ کیا ہی اسنے واعتزلکم
اور چھوڑ دونگا مین تمکو مراد آذر اور اور بت پرست ہین انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کنارہ کش ہونگا مین تم سب سے وما تدعون من دون اللہ
اور اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہتے ہین وادعوا ربی اور پکارونگا پروردگار اپنے کو اور اسکی عبادت کرونگا ساتھہ پکارنگی کے عسی الا
اکون بدعاء ربی شقیا شتاب ہین کہ نہون مین ساتھہ پکارنے پروردگار اپنے کے بے نصیب اور نا امید بیت امیدوار ہون اسکے کرم سے مین رافت
کہ جبکا عام ہی انعام اور ہی فضل عمیم ✤ لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان فارسی مین آکر سات برس سیر کرتے پھرے جب باپ انکا مرا اور تبخانہ
متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اسی نوبت مین بتونکو بھی توڑا اور آتش نمرود بھی بیخبر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو
لیکر شام کو گئے حق تعالیٰ اس جانے کی بات بتاتا ہی کہ فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحاق ویعقوب پس جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستو نکو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے ویا ہم نے اسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا اور ہر ایک کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا اور دیا ہمنے انکو بخشش اپنے سے بعضون نے کہا ہی کہ مراد رحمت سے مال اور اولاد ہی کہ انکو دی اور کی ہمنے واسطے انکے زبان اسی کی بلند در میان لوگون کے اشارہ طرف اجابت دعا ابراہیم علیہ السلام کے ہی جیسے کہ کہا واجعل لی لسان صدق فی الآخرین وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسیٰ علیہ السلام کو اِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصا ن اور برائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے والا خلق کو اللہ کی باتون کی رسول کو نبی پر مقدم باوجودیکہ اخص اور اعلیٰ ہی اسواسطے کیا کہ پہلے اللہ نے انکو بھیجا پھر انھون نے خلق کو آگاہ کیا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا اور پکارا ہمنے موسیٰ کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا یا دہنے طرف موسیٰ کے سے اور نزدیک کیا ہمنے اسکو بارگاہ قرب اپنے مین درانحال کہ باتین بھید کی کرتا تھا ہم سے بعضون نے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو آسمانون سے گذار حجابون سے پرے لیجا وہان پہنچایا کہ آواز قلمون کی جو توریت لکھتے تھے انھون نے سنی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ درمیان اللہ کے اور موسیٰ کے نہ تھا مگر ایک حجاب کشف الاسرار والے نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو روش اور کشش دونون دین روشن کا اشارہ ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا ہی اور کشش کا کنایہ وقربناہ نجیا ہی روش پر خطر ہی کشش بخیطر روش سلوک ہی کشش جذب سلوک تفرقہ ہی جذب جمعیت سلوک آپ جاتا ہی جذب لیجاتا ہی بیت وہ آپ جانیمین کہان جو بات بلوانے مین ہی + فرق زمین و آسمان جانے مین لیجانے مین ہی وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا اور دیا ہم نے موسیٰ کو مہربانی اپنے سے بھائی اسکا ہارون پیغمبر وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ اسمعیل علیہ السلام کو اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور بھیجا گیا طرف خلق کے خبر دینے والا اللہ کیطرف سے لکھا ہی کہ کسی سے وعدہ کیا تھا کہ مین اس مکان مین ہون جب تک تو آوے تین دن تک وہ نہ آیا اور حضرت اسمعیل وہین رہے سو اچھال درخت کے کچھ نکلیا یا وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ اور تھا اسمعیل حکم کرتا اہل اپنے کو یا سب امت اپنے کو ساتھ نماز کے کہ اشرف عبادات بدنیہ ہی اور ساتھ زکوٰۃ کے کہ اعلیٰ عبادات مالیہ ہی وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ بسبب استقامت اقوال اور افعال کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ ادریس علیہ السلام کو کہ بڑا دادا نوح علیہ السلام کے اور بیچ تین چار واسطون سے شیث علیہ السلام کے تھے نام انکا اخنوخ تھا درس علم کا بہت کہتے تھے اسواسطے ملقب بادریس ہوئے اول جنے کہ قلم سے لکھا اور نجوم بیان کیا اور سینا لباس کا نکالا وہی تھے تیس صحیفے اُنپر اُترے تھے جامع الاصول مین ہی کہ سو برس پہلے وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سے وہ پیدا ہوئے تھے اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا نبی وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چڑھا لیا ہمنے اسکو مکان بلند مین کہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہی یا بہشت ہی یا آسمان چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ ملاقات انکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان چہارم پر یا بہشت مین شب اسری واقع ہوئی جیسا کہ تفسیر سورۂ بنی اسرائیل مین لکھا گیا ہی اور رفع ادریس علیہ السلام مین طرح طرح کی خبرین ہین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ ایکدن ادریس علیہ السلام نے آفتاب کی گرمی دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ خدایا اسقدر سورج مجھسے دور ہی تپش بھی گرمی سے اسکے مین نزدیک جلنے کے ہون جو فرشتہ اسکو اٹھائے ہی اسکا کیا حال ہوگا بوجہ آفتاب کا اس سے ہلکا کر اور حرارت سے اسکے اسکو بچا اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اس فرشتے نے دوسرے دن اپنی جان سبک پائی اور گرمی بھی کچھ ادراک مین نہ آئی سبب اسکا جناب الٰہی سے پوچھا خطاب ہوا کہ بندے میرے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی یہہ اسکا اثر ہی وہ فرشتہ اجازت لیکر زیارت کو ادریس علیہ السلام کے زمین پر آیا اور انکے التماس سے اپنے پر پر انکو بٹھا آسمان چہارم پر لیگیا اور نزدیک مطلع آفتاب کے پہنچایا پھر ادریس علیہ السلام کے بموجب کہنے کے عزرائیل سے انکی عمر اور موت کا پوچھا عزرائیل نے کہا نزدیک مطلع آفتاب کے وفات پائینگے اس فرشتے نے جو پھر آکر دیکھا بلبل روح انکا گلستان قدس کو پرواز کر گیا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ ملک الموت کثرت عبادت انکی سنکر مشتاق دیدار ہوکر جناب الٰہی سے اجازت لیکر زمین پر آئے اور بامر الٰہی اور التماس انکے کی سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکی جان قبض کی پھر حقتعالی نے انکو جلایا اور عزرائیل کو فرمایا وہ آسمان پر لے گئے دوزخ دکھاکر بہشت مین داخل کیا پھر وہان سے نہین نکلے اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ یہہ گروہ انبیا کا کہ مذکور ہوے زکریا سے ادریس تک علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وہ مین کہ انعام کیا ہی اللہ تعالی نے اوپر انکے ساتھ انواع انواع کے نعمتون کے دین اور دنیا مین اور ساتھ اقسام اقسام کے فضیلتون کی صورت اور معنی مین پیغمبرون سے یعنے وہ کہ پیغمبر مین اولاد آدم کے سے کہ ادریس وغیرہ ہین علیہم السلام وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اور ان لوگون سے کہ چڑھایا تھا ہمنے کشتی مین ساتھ نوح علیہ السلام کے اور وہ غیر ادریس علیہ السلام کے ہین وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کے سے اور یعقوب علیہ السلام کیسے اور اُن لوگون سے کہ راہ دکھائی ہی ہمنے انکو طرف حق کے اور کھینچ لیا ہی ہمنے انکو اپنی طرف اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اللہ کی کہ پڑھتے ہین رحمان کی تو گر پڑتے ہین سجدہ کرنیوالے ہوتے ہین اللہ کو اور رونے والے ہوتے ہین خوف اسکے سے سمجھہ لیجئے کہ رونے کو ساتھ سننے اور پڑھنے قرآن کے مناسبت ہی خاص چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ کلام اللہ پڑھو اور روؤ اگر رونا نہ آوے تکلف سے آنسو بہاؤ **بیت** شوق دیدار خدا مین روئے ✦ بیکل وبیتاب مضطر ہوئے ✦ اسکا جو دیدار مشکل ہی یہان ✦ یعنے رافت ہم کہان اور وہ کہان ✦ ہم مین سرتاپا ہی نقصان وزوال ✦ اور وہ ہی لایزال وبکمال ہم ہین حادث اور ذات اسکی قدیم ✦ ہم لئیم اور شان اسکی ہی کریم ✦ پس کلام اسکا پڑھین زاری کے ساتھ ✦ چارہ چاہین پناہ چاری کے ساتھ ✦ جوش مین تاکہ بخشش اسکا آوے ✦ راہ سیدھی اپنے جانب کی دکھاوے ✦ ایک مرد صالح نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ حضور مین قرآن پڑھتا ہون آپ نے فرمایا کہ ای صالح ہذہ القراۃ فاین البکاء کلام دوست شوق انگیز ہوتا ہی اور آتش شوق جب دل مین پڑتی ہی سینہ جلکر آنسو تپک پڑتے ہین واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترٰی اعینہم تفیض من الدمع **بیت** جب ذکر تیرا آوے تو جی آہ بھلاوے ✦ جب نام تیرا لیجئے تو آنسو نکل آوے ✦ سمجھہ لیجئے کہ یہہ پانچوان سجدہ ہی محی الدین ابن عربی نے اسکو سجدۂ انعام عام کہا ہی اور اسپر جو کہ یہہ متفرع ہی اسکو کہ یہ فرح اور سرور بنا ہی کیونکہ رحمان کے رحمت سبب لطف اور کرامت ہی اور موجب خوشی اور مسرت پس ثمرہ اسکا طرب ہی نہ تعب رافتا جو رحمت رحمان ہی موجب فرح وسرور جان ہی فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ پس جانشین ہوے پیچھے انکے اولاد بری کہ ضایع کیا انھون نے نماز کو یعنے ترک کیا اور پیروی کی شہوتون کی اور آرزوؤن کی اپنے نفس کی کہ میخواری اور زناکاری اور سوا اسکے ہی فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا پس شتاب دیکھینگے جزا گمراہی اور تبہ کاری کی یا ملاقات کرینگے عذاب اور زیان سے یا غی نام کوے کا ہی دوزخ مین کہ اہل دوزخ عذاب اسکے سے بخدا پناہ پکڑتے ہین یا نام مکان کا ہی کہ دوزخ والے اسکے درسے ہر دن چار سو مرتبہ اللہ تعالی سے پناہ مانگتے ہین یا وادی ہی جہنم مین آگ اسکی تیز تر اور عذاب اسکا سخت تر ہی جو نماز نہ پڑھیگا اور متابعت اپنے شہوتون کی کریگا اسکو وہان لیجاوینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا مگر جسنے توبہ کی گناہون سے اور ایمان لایا دل وزبان سے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ تائب اور مومن داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونون قرات ہین حفص کی اول ہی اور نہ ظلم کئے جاوینگے کچھہ ثواب اپنے سے یعنے جزا مین انکے نقصان نکرین گے اور جن جنتون مین وہ جاوین گے وہ کیسے ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین وہ جو وعدہ کیا ہی رحمن نے سات اپنے بندون اپنے سے ساتھہ غیب کے یعنے بہشت غایب ہی انسے یا یہہ غایب ہین بہشت سے اور جو وعدہ کرلیا ہی توغیبت کا کچھہ دخل نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا تحقیق ہی وعدہ اللہ کا آنیوالا یعنے وعدہ کئے گئے جو بہشت ہی آنیوالی ہی اور مومن اسمین داخل ہونیوالے ہین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا نہ سنینگے بہشتی بیچ بہشت کے بات بیہودہ لیکن سنینگے سلام اللہ تعالی سے یا فرشتون سے یا آپس مین ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا اور واسطے انکے ہی رزق انکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دوبار کھاتے ہین یا مراد صبح وشام سے دوام ہی اور بہشت مین اگرچہ دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدارون رات کے معلوم ہوگی اور عین العانی مین ہی کہ رات کا وقت پردے چھٹنے سے اور دروازے بند ہونیسے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اٹھنے سے اور در کھلنے سے سمجھا جاویگا اور تبیان مین ہی کہ وقت شب مین حورین خدمت کرینگے مومنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہہ بہشت کہ ذکر کی ہمنے وہ ہی کہ وارث کرتے ہین ہم اسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہی پرہیزگار لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تو آپ نے

فرمایا کہ کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا پچیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پھر جب آئے تو آپ نے فرمایا کہ میں منتظر تمہارا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت انکے قول کی حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ اور نہیں اترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کہ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ واسطے اسیکے ہی جو کچھ آگے ہمارے ہی آنیوالے کاموں سے اور جو کچھ پیچھے ہمسے ہی حال میں یا اسیکے حکم میں ہی ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور درمیان اسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا اور نہیں ہی پروردگار تیرا بھولنے والا تیرا حال جب چاہے مجھکو تیرے پاس بھیجے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وہی ہی پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور اس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہی اور پرورش کرنیوالے کو بھولنا نہ چاہیے فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ پس عبادت کر اسکو اور صبر کر واسطے عبادت اسکی کے یعنے جب تو نے سمجھ لیا کہ وہ نہیں بھولتا پس عبادت پر اسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے میں دل تنگ مت ہو هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا کیا جانتا ہی تو واسطے اللہ کے ہمنام یعنے کوئی ایسا ہوا ہی کہ جسکا نام اللہ ہو نہیں ہوا کوئی ایسا اسکے دبدبہ سے کسی مشرک نے اپنے معبود کو اللہ نہیں کہا ہاں اللہ کہا ہی غیرت حق نے اس اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ معبودان باطل سے محفوظ رکھا اور زبان مومنان سے اپنے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکروایا **قطعہ** اللہ اللہ ہی عجب یہہ نام ✦ حسن اور خوبیاں ہیں جسمیں تمام ✦ ایک کافی ہی یہہ پھر دوسرا ✦ جسے اللہ ہی گواہ اسکا وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا اور کہتا ہی انسان جو منکر بعث کا ہی یا ابی بن خلف کیا جب مر جاؤنگا میں البتہ نکالا جاؤنگا میں زندہ یہہ استفہام انکاری ہی وہ بعید جان کر کہتا ہی کہ کیونکر مرکز خاک سے نکلونگا زندہ سو حقتعالیٰ اسکے جواب میں فرماتا ہی اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا کیا نہیں یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور نتھا کچھ شی بلکہ عدم تھا پس جب ہم عدم سے وجود میں لائے تو بار دگر زندہ کرنا کیا مشکل ہی فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ پس قسم ہی پروردگار تیرے کی دن حشر کے البتہ اکھٹا کرینگے ہم انکو یعنے کافروں کو ساتھ شیطانوں کے کہ دنیا میں انکے نزدیک تھے اور ہر کافر کے پانوں میں ساتھ اس شیطان کے کہ قرین اسکا ہی زنجیر جڑ دینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا پھر البتہ حاضر کرینگے ہم کافروں کو اور بقول بعضے سب آدمیوں کو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ڈر حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسیواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت جان لیں کہ ایسے بڑے بلا سے چھٹے زیادہ تر خوشی کریں اور بدبخت سکان اپنے آگ میں دیکھکر زیادہ تر غم کھینچیں ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا پھر البتہ کھینچ لینگے ہم ہر ایک گروہ میں سے جو سانحین سے سخت تر ہی اوپر اللہ تعالیٰ کے سرکشی میں یعنے پہلے ہر امت میں سے اسکو کہ کافر تر ہی جدا کر لینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا پھر البتہ ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو کہ وہ بہت لایق ہیں ساتھ آتش دوزخ کے داخل ہونے میں وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور نہیں کوئی تم میں سے مگر گذرنے والا ہی اوپر دوزخ کے لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہو جاویگی چنانچہ حدیث میں ہی بہشتی بعضوں سے پوچھینگے کہ حقتعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کیا حال ہی کہ ہمنے آگ نہیں دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن آگ اسکی بسبب نور ایمان تمہارے کے مردہ اور افسردہ ہوگئی تھی كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ہی گذارنا دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم اوا کیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اسپر یعنے وعدہ ہی کہ البتہ واقع ہوگا نہیں ٹلنے کا اور بعضے کہتے ہیں کہ ورود بمعنی دخول ہی کیونکہ جابر نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی کوئی نیک کار اور بدکار نہیں مگر اودمیں جاویگا لیکن آگ مومنوں پر سرد ہو جاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے ابراہیم علیہ السلام پر اور موید ایسے قول کا ہی جو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز کرتے ہیں شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالموں کو بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ اور جب پڑھے جاتے ہیں اوپر مشرکوں کے آیتیں ہماری روشن اور ظاہر معانی انکی یا دلیلیں انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے سردارونمیں سے قریش کے واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں فقیر اُن میں کہ مومن اور کافر میں بہتر ہی مکانمیں یعنے ہمارے محل ہیں جنمیں سب اسباب عیش کے موجود ہیں اور تم بے گوشہ توشہ ہو خیریت مقام کہ حسن و جمال و سعت معیشت ہی ہم رکھتے ہیں اور تم فقر و فاقہ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مین عرگذارتے ہو مصرع ہم مین تم مین کونسا خوشحال ہی وَاَحْسَنُ نَدِيًّا اور بہتر ہی مجلس مین کہ ہماری محفل مین سردار اور شریف عرب کے ہین اور تمھاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف پس حق تعالی انکے افتخار کو برہم درہم فرماتا ہی کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے شہر کفار عرب سے گروہ کو مجتمع تھے ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور سیئتون اور منظرون مین نہ اس مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس جمال نے انکو عقوبت سے جتنا یا بیت تکیہ جمال ومال پر کرنا عبث ہی پس + نے اس سے فایدہ ہی وہان نے ہی اس سے جس + قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کہہ ان لوگون کو جو مال وجمال پر فخر کرتے ہین کہ غرہ مت کر وکیونکہ جو شخص کہ ہی بیچ گمراہی کے پس چاہیے کہ کھینچا جاوے اسکو رحمان خوب کھینچنا یہ خبر بصورت امر ہی یعنے اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہی اور مہلت دیتا ہی اور نعمت بی ورپی پہنچاتا ہی حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہانتک کہ جب دیکھین جو وعدہ دئے جاتے ہین یا عذاب کا دنیا مین ساتھہ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر ہی دونون فرقون مین سے ازروی مکان کے اور برا ہی ازروی لشکر کے کیون کہ مومن اپنے درجے بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنی درکات دوزخ مین اور مومنونکے یار اور مددگار خدا اور فرشتے اور انبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ مددگار وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہی اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو کہ راہ پائی ہی ساتھہ قرآن کے راہ پانا یعنے جو قرآن پر ایمان لائے ہین انکی تصدیق زیادہ کرتا ہی جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہی وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہہ چار ون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سوا انکے مین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ازروے ثواب کے اور بہتر ہین ازروے بازگشت کے نظم کافرونکو ہی سین مال ومنال + اور وہان عقبی مین ہی رنج وبکال + مومنون کو یہان ہدایت اسکی ہی + اور وہان بھی صدحمایت اوسکی ہی + کافرون کو ہی عذاب انکو ثواب + فرق اتنا ہی ہبطان وثواب + لکھا ہی کہ خباب بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وایل پر کچھ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اُسنے کہا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کافر نہوگا نہ دونگا خباب نے کہا قسم اللہ کی کافر نہوگا مین اُسنے زندہ اور مردہ اور زاسدن کہ مبعوث ہونگا عاص نے کہا کہ جسدن تو مبعوث ہوگا مجھ سے اگر لے لیجو اگر تیرا کہنا سچ ہی تو بھی مین تجھ سے افضل ہونگا مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا آیا پس دیکھا تو نے اسشخص کو کہ کافر ہوا ساتھہ آیتون ہمارے کہ قرآن ہی یا دلایل وخدانیت اور کہا یعنے عاص نے البتہ دیا جاونگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا کیا جہانتک آیا ہی غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالع کرآیا ہی یا لیا ہی نزدیک اللہ کے سے عہد اسبات پر كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھوا لینگے ہم حفظہ سے جو کچھ کہتا ہی وہ تو کہ جزا دین ہم اسکی اور لمبا کرینگے ہم واسطے اسکے عذاب مین سے لمبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اسکے یعنے بعد موت کے اس سے لے لینگے جو کچھ کہ کہتا ہی کہ کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت مرنیکے یا دن قیامت کے نہ مال پاس ہوگا نہ اولاد ساتھہ اسکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان قریش سوا اللہ تعالی کے معبودتون کو اور فرشتون کو اور اور چیزون کو تو کہ ہووین وہ معبود واسطے انکے عزت یعنے انکی شفاعت سے معزز ہون اللہ کی درگاہ مین كَلَّا ہرگز نہین یہہ کہ عزیز ہون سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے انکار کرینگے معبود کافرون کے ساتھہ عبادت انکی کے یعنے کافر جو ہون قیامت کا دیکھینگے منکر ہوجاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہووینگے اوپر بتون کے دشمن یا ہووینگے بت اوپر انکے مخالف اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا یہہ کہ بھیجا ہمنے شیطانون کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین انکو بہکانا یعنے گناہ کرنے کی باتین دلمین میٹھواتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ پس مت شتابی کر اوپر انکے عذاب آنے مین اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین ہم واسطے انکے دن موت کے انکے گنتے جانے کر انمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہوجاوینگے اپنے آویگا جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہی يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا یاد کر اسدن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو طرف بہشت خدائی مہربان کے درانحال کہ سوار ہونگے اوپر ناقہاے بہشت کے یعنی جیسے مہمانون کو بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے

Digitized by Khanqah Nizamia Asmania, Hyderabad

کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے بعضے سرکب ہم اور بعضے پر توسن طاعات والی جو پائے بہشت مین انکو وہان لیجاوینگے اور باد پای نیات والے خواہان قرب رب العزت مین انکو اس سے مشرف فرماوینگے **بیت** قیمت ایک نظارہ جانان کی ہی جنت تمام + بلکہ یہہ نعمت ہی ناقص اور وہ ہی نعمت تمام + کشف الاسرار مین ہی کہ وقت وصال خواجہ مشاد دینوری کے ایک درویش نے کہا الٰہی اپنی رحمت فرما اسپر اور بہشت عنایت کر مشاد نے کہا کہ ای غافل تیس برس سے بہشت اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشہ چشم ہمت سے اسپر نگاہ نہ کی اب جو مجھے درگاہ قرب مین لیجاے ہین بن دیدار جمال یا کمال اسکے کے بہشت کیا درکار ہی **بیت** بن دوست کے گر لاکھہ ہون تو کرون کیا + دیدار نہو سکا تو جنت کو کرون کیا + وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا اور ہانکینگے ہم گناہ گارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہے لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہوگا نزدیک اللہ تعالیٰ کے عہد یعنے کوئی نہین شفاعت کر سکین گے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا پاوین گے کوئی متقی اور نہ مجرم شفاعت کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہی اور اعمال نیک وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا اور کہا کفار ملیح نے اور یہود اور نصاری نے پکڑی ہی خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیر اور عیسیٰ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری اور زشت یعنے بات بڑی بے ادبی کی تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوے اسبات سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر اَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا اس سے کہ دعوا کیا انھون نے واسطے اللہ کے اولاد کا وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا اور نہین لایق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہی اور وہ جنسیت سے پاک ہی اور غنای ذاتی ہی اسکو احتیاج اولاد کے مدد کی نہین رکھتا کہ اولاد اُسے درکار ہو اِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا نہین جو شخص کہ ہیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی مگر آتے ہین قیامت مین اللہ کے پاس اسحالت مین کہ بندے ہون لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا البتہ تحقیق گھیر لیا ہی انکو اور جان لیا ہی یعنے اللہ کی قدرت اور علم سے کوئی باہر نہین **بیت** قدرت وعلم سے اسکے نہین باہر کوئی + بات باہر ہی کیا جانے ہی اُسے ہر کوئی وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا اور سب وہ آنیوالے ہین اس پاس دن قیامت کے اکیلے ہوکر بے یار و مددگار اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا واسطے اونکے اللہ مہربان محبت دلون مین خلق کے یعنے سبکے دلون مین انکی دوستی ڈالیگا بے واسطے حدیث مین ہی کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کو دوست رکھتا ہی جبرئیل سے کہتا ہی کہ مین فلانے کو دوست رکھتا ہون تو بھی رکھہ جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہی اور ندا کرتا ہی درمیان اہل آسمان کے اللہ تعالیٰ فلانے کو دوست رکھتا ہی تم بھی رکھو پس سب آسمان والے اوسکو دوست رکھتے ہین پھر زمین والون کے دلون مین اسکی محبت ڈالتا ہی وہ بھی سب دوست رکھتے ہین فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہی ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے ساتھہ اسکے پرہیزگارون کو کہ شرک سے بچے ہین اور ڈراوے ساتھہ اسکے قوم جھگڑنیوالونکو وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ اور بہت ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے قوم تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے مین ہلاک کیا ہی هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا کیا دیکھتا ہی تو اُن ہلاک ہونیوالون سے ایک کو یا سنتا ہی واسطے انکے کھٹکا یعنے عذاب ہمارا جو اُنپر آیا سب ہلاک ہوگئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سناوے **بیت** دنیا سے لگانا دل کہ بس فانی ہی + گو لاکھہ برس جیا پہ موت آنی ہی + رافت یہہ ہی بے ثبات رہنا سمین + کچکول گدا نہ تاج سلطانی ہی + سورہ طہ مکی ہی ایکسو پینتیس آیتین ہین ایک ہزار تین سو اکتالیس کلمے ہین پانچ ہزار دوسو بیالیس حرف ہین فواصل اسکے یوا ہین نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ مریم کے یہہ ہی کہ دونون مین پیمبرون کے قصے ہین اور یہہ بھی مناسبت ہی کہ اختتام سورہ مریم کا ساتھہ ذکر قرآن کے ہی اور آغاز سورہ طہ مین بھی مذکور قرآن ہی +

| سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ وخمس وثلثون اٰیۃ |
|---|---|---|

طٰہٰ نام قرآنکا ہی یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہی اسماء الٰہیہ سے یا طاء طاہر اور ہاء ہادی ہی یا ایک نام ہی اسماء جناب رسالت پناہی سے جیسے کہ

مزمل اور مدثر ہی پس یہہ منادی ہی اور حرف ندا محذوف ہی یا اشارت طرف دو نامون کے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ طالب اور ہادی ہین
**بیت** کہ وہی طالب شفاعت ہین اور وہی ہادی شریعت ہین یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب ہین یا طہارت دل انکے کی ہی
غیر حق سے اور ہدایت انکی بطرف حق ہی یا قسم ہی طول اور ہدایت الٰہی کی باطنیت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی تیسیر مین ہی کہ امام جعفر صادق
نے کہا کہ طٰہٰ قسم ہی طہارت اہل بیت رسول کی کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ویطہرکم تطہیرا بعضون نے کہا ہی کہ قسم ہی طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ بشارت
طرف جنت اور نار کے ہی یا طاء طیبہ مدینہ اور ہاء مکہ ہی ان دونون جگہہ کی قسم کھائی ہی یا طاء طلب غازیان اور ہاء ہرب کافران ہی یا طرب
اہل جنان اور ہوان اہل نیران ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ حروف مقطعہ سے نہین بلکہ موضوع ہی مقابل یا رجل کے بلغت مکہ یا حبشہ یا سریانیہ مین اور
پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپ عبادت بہت کرتے تھے شب کو قیام نماز مین اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے
ایکدن ابوجہل نااہل نے کہا کہ دین ہمارا تو ترک کر کر رنج مین پڑا یا اس نااہل نے کہا کہ قرآن مجید اسپر نہین اترا مگر یہہ کہ اسکو دکھہ دے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ طٰہٰ یعنے ای مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدان مردی مین نہین رکھا مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى نہین اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن
تو کہ رنج کھینچے تو اور راتون کو نہ سووے اور بسبب قیام نماز کے الم اور ورم پائے محترم تیرے کو پہنچے اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى مگر اتارا ہی قرآن کو اوپر تیرے
بجہت پند دینے کے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی سمجھہ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہی تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے اسکے کے ہی اس سے تَنْزِيْلًا
مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اتارا گیا اتارنا کر اس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو اور آسمانون بلند کو اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى وہ رحمان ہی اوپر عرش کے قرار پکڑا اسنے یا مستولی ہوا امر اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ وہ سب موجودات پر مستولی ہی
واسطے عظمت عرش کے ہی اور امام ماتریدی نے تاویلات مین عرش کو بمعنی ملک لکھا ہی یعنے وہ ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہی اور فتوحات مین ہی
کہ شیخ ہمارے اس آیت مین عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوی لہ ما فی السمٰوات ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہی کہ استوی اللہ تعالیٰ
کا جو بقرآن ہی ہمارا اسپر ایمان ہی تاویل کرنا اس مقدمہ مین طغیان ہی ظاہر مین قبول کیا ہمنے اور باطن مین تسلیم کہ یہی اعتقاد سنیان ہی لیکن جانتے ہین
ہم کہ نہ وہ محتاج مکان ہی نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہی **بیت** وہ جہان ہی وہان جہان ہی نہین + لامکان ہی
وہان مکان ہی نہین + ہر مکان مین ہی اور مکان سے پاک + ہر زمان مین ہی اور زمان سے پاک + یہہ ہی مخلوق اسکی وہ داور + سب سے
بس ہی منزہ و برتر لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى واسطے اسکے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ
زمین کے ہی اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونون کے ہی اور جو کچھہ نیچے گیلی مٹی کے ہی سمجھہ لیجئے کہ ثری طبقہ ہی نیچے سب طبقات زمین کے وہب بن منبہ سے
تیسیر وغیرہ مین مروی ہی کہ سات زمینین دوش فرشتہ پر ہین اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ شاخ گاؤ فردوسی پر اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر
پر اور ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم رنج پر رنج حجاب ظلمت پر حجاب ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری کے آگے نہین جاتا اور جو کچھہ نیچے ثری کے ہی اسکو
سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہی چھپے کو اور بہت چھپے
کو سمجھہ لیجئے کہ سر وہ کہ بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفیٰ وہ ہی کہ نہین جانتا کہ اور وہ کیا کریگا یا سر وہ ہی کہ کسی سے بات کہے اور اخفیٰ وہ ہی
جو دل مین چھپا رکھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام اچھے بصفات بھلے کے
وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی ہی تیرے پاس بات موسیٰ علیہ السلام کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسیٰ نے آگ حدیث مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام
اپنی بی بی کو لیکر رخصت ہو کر شعیب علیہ السلام سے کہ خسران کے تھے مان اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی کہ صفورا نام تھا حاملہ تھین ایک راہی ہوا
سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر نزدیک وادی ایمن کے آنکلے وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے بہتیرا آگ نکالی
نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسیٰ نے واسطے اہل اور عیال اور
خادمون اپنے کے ٹھہر جاؤ یہین تحقیق مین نے دیکھی ہی آگ شاید کہ مین لے آؤن تمہارے پاس اسمین سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اوپر راگ کے راہ بتانیوالا کر رستہ سیدھا بتاوے پس لوگون کو وہین چھوڑ کر اکیلا آگ کیطرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب مین اور گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور سبزی درخت پر تعجب کیا کیا رے نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى پکارا گیا کہ ای موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا اکثر ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہی کہ شک مت لا یقین جان مین ہون رب تیرا پس اتار ڈال دونون جوتیون اپنی کو سمجھ لیجیے کہ نعلین مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ پوست حمار غیر مدبوغ کی تھین بسبب نجاست کے حکم اتارنے کا فرمایا اور اصح یہہ ہی کہ نعلین جلد بقر کی تھین طاہر اتارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ قدم موسیٰ ترا ب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہی کہ یہہ تعلیم ادب آموزی ہی کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتے اسواسطے بعضے سلف والے جیسے بشر حافی رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے تھے بیت جسکا کہ زمین و آسمان طالب ہی + نہ وہ رنج برہنہ پا رکھتے ہین + بعضون نے کہا ہی کہ نعلین اتار ڈال یعنے خیال اہل و ولد دل سے نکال امام قشیری نے کہا کہ کل دنیا اور آخرت کا دل سے دور کر بیت دل سے اپنے دے اٹھا کونین کو + پانون سے کر دور اس نعلین کو اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہی کہ نام اسکا طوی ہی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰٓى اور مین نے پسند کیا تجھ کو واسطے نبوت کے پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہی اور وہ وحی یہہ ہی کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری ر سمجھ لیجیے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہائے عرفان ہی اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہی پھر اقسام عبادت مین نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ اور قایم رکھہ نماز کو واسطے یاد میرے کہ تو مجھے یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا تحقیق قیامت آنیوالی ہی نزدیک ہی کہ چھپاؤن اسکو مین وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہو اشد اور اتم ہوتا ہی یا اخفی بمعنی سلب خفا ہی یعنے نزدیک ہی کہ ظاہر کرون مین اسکو لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی کو سابقہ اس چیز کے کہ کرتا ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى پس نہ بند کرے تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہی ساتھہ وقوع اسکے کے اور پیروی کرتا ہی خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے بدمت ہو کہ ہلاک ہو جاویگا تو یہہ خطاب موسیٰ علیہ السلام کو ہی اور مراد امت انکی ہی اور علم الہدا اور فقیہ ابواللیث نے لکھا ہی کہ وانا اخترتک سے یہان تک خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور مراد آپکی امت ہی القصہ جب موسیٰ علیہ السلام نے نعلین اتارے اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب آیا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا ہی یہہ بیچ ہاتھہ تیرے کے ای موسیٰ سمجھہ لیجیے کہ واسطے رفع بیت کے حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہی یعنے حاضر رہ تو کہ عجایب دیکھے تو قَالَ هِيَ عَصَايَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے جواب مین کہ یہہ ہی عصا میرا اور وہ بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لمبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھی اول القدرت للہ دوم العظمت للہ سیوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری پوہی کے نیچے لکھی تھی علیق اوسکا نام تھا یا تبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا انھون نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا غرض موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے تعداد نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اور کہا اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب بکریان چرتے ہین اور پتے جھاڑتا ہون مین ساتھہ اسکے اوپر بکریان اپنے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فایدے ہین اور لکھا ہی کہ راہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے بچاتا تھا اور اون کے دشمن کے ساتھہ لڑتا تھا اور وقت خواب انکے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کنوے پر جاتے تھے دونون شاخین اسکی ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہو جاتا تھا اور جس میوہ کو انکا جی چاہتا تھا وہی اسمین سے گرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا بیت اسکا کیا کہوے ای رافت بیان + قدرت اللہ تھی اسمین عیان + اور جب موسیٰ علیہ السلام نے مجمل کہا کہ مجھکو اسمین فواید ہین قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈال دے اسکو ای موسیٰ حضرت موسیٰ نے گمان کیا کہ نعلین کی طرح اسکو پھینکا چاہیے فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى پس ڈال دیا اسکو پھینکے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی مثل کہ جو دیکھا پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہی کہ پہلے مار زرد ہو گیا عصا کی قدر موٹا پھر شتر بختی کے برابر بڑھ گیا اور چار پایون پر چلنے لگا چالیس گز یا ستر گز کا دہن اسمین دانت بڑے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بڑے ہوگئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر بیٹھتا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختون کو جڑ سے اکھیڑتا تھا اور نکلتا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اسکو دیکھکر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ فرمایا حق تعالیٰ نے پکڑلے اسکو اور مت ڈر اس سے سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ابھی پھیر دینگے ہم اسکو طرح پہلے مین یعنے وہی عصا جو تھا ہوجاویگا جب یہہ خطاب موسیٰ علیہ السلام کو ہوا اچھل کر ہاتھہ اپنا اسکے منہ مین ڈالکر دونون کلے اسکے پکڑلئے جیسے پہلے عصا تھا ویسا ہی ہوگیا دونون شاخین اسکے سری کے انکے ہاتھہ مین تھین پھر آواز آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ اور ملادے ہاتھہ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور مرض کے یعنے سفیدی برص کی نہوگی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع وار برق آسا ہوگے لے یہہ نشانی اور دوسری نبوت اپنے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى تو کہ دکھا دیوین ہم تجھکو نشانیون بڑی مین سے اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ جا بیہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اسکو میری عبادت کی طرف بلا تحقیق اسنے سرکشی کی کہ دعوی خدائی کا کرتا ہی جب موسیٰ علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر اپنے دلمین اندیشہ کرنے لگے کہ مین اکیلا فرعون اور لشکر اس کے کا کیونکر مقابلہ کرسکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور کمال نیازمندی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي کہا ای پروردگار میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا تو کہ اسمین سماوے جو کچھہ تیری طرف سے وحی آوے یا مجھکو متحمل اور بردبار کر تو کہ کیا ہی رنج اور سختی آوے دل تنگ نہون وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي اور آسان کر واسطے میرے کام میرا کہ پہنچا نا تیرے احکام کا ہی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي اور کھولدے گرہ زبان میرے سے يَفْقَهُوا قَوْلِي تو کہ سمجھین بات میری لکھا ہی کہ فرعون نے لڑکپن مین ایکدن موسیٰ علیہ السلام کو گود مین لیا تھا آپ نے اسکی ڈاڑھی کی طرف ہاتھہ دوڑا کر کچھہ بال اکھیڑ لئے اس نے غصہ ہوکر حکم قتل کا آپ کے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہی جواہر رخشان اس نے جو تیری ڈاڑھی مین دیکھے ہاتھہ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے اسنے انگنیٹھی انگارون بھری اور تھالی یاقوت سے ملبب منگوا کر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے دھری آپ ہاتھہ یاقوت کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھہ پکڑ کر انگارون کیطرف پھیرا دیا موسیٰ علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہ مین دھر لیا زبان آپکی جل گئی اور گرہ زبان مین رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ دور ہو زبان کھل جاوے اور پھر دعا کی وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ہارون بھائی میرا محکم کر سات اسکے قوت میری وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت مین میرے اسکو شریک کر كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت یا نماز پڑہین ہم بہت وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا اور یاد کرین ہم تجھکو بہت ساتھہ حمد و ثنا اور دعا کے إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا تحقیق تو ہی ساتھہ احوال ہمارے کے دیکھنے والا یا تو دانا ہی صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا ای موسیٰ علیہ السلام یعنے جو مانگا تونے وہ مین نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہمنے اوپر تیرے ایک بار اور إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ جسوقت کہ وحی کی ہمنے طرف مان تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہی اب یا الہام کیا ہمنے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹون کو ڈھونڈھکر مارتے تھے اور وہ حیران تھے تیرے کام مین یا فرشتے کے زبانی زبطور نبوت پیغام بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈال دے موسیٰ کو بیچ صندوق کے پھر ڈال دے اسکو منہ اسکا بند کرکر بیچ دریائے نیل کے فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ پس چاہئے کہ ڈال دے اسکو یہہ امر بمعنی خبر ہی یعنے ڈال دیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا یعنے فرعون تکرا رعدو کا واسطے مبالغہ عداوت اسکی کے ہی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے امر الٰہی سے موسیٰ کو صندوق مین ڈال رود نیل مین بہا دیا نہر اسکی باغ فرعون مین آگئے تھے اسرا سے وہ صندوق وہان بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر کرتے تھے انھون نے نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ رو سیاہ چشم دیکھا قتادہ نے کہا ہی کہ آنکھون مین موسیٰ علیہ السلام کے ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا آسیہ اور فرعون نے جونگاہ آپ کی چشم پر کی دلمین محبت سما گئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي اور ڈالدی مین نے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ وہ دونون مہربان ہوجاوین وَلِتُصْنَعَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عَلٰى عَيْنِيْ اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھوں میرے کے یعنے بیچ محافظت میرے کے حدیث مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا اور دائیون کو بلایا لیکن وہ کسیکا دودہ نہین پیتے تھے اور مان نے موسیٰ کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریا مین ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھہ کہان جاتا ہی وہ ساتھہ ساتھہ صندوق کے چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گیا وہ بھی دیوار کود کر چلی گئی اسنے چھپ کر یہہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامنے چلی آئی اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ یاد کر جسوقت کہ چلتے تھے بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون مین تمکو ای حاضر و اوپر اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودہ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے ہم مریم باہر نکل کر مان کو لے آئی اور موسیٰ علیہ السلام کو اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف مان تیری کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی ہووین آنکھین اسکی تیرے دیدار سے اور نہ اندوہناک ہووے جدائی تیرے سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ اور مارا تھا تو نے ایک جان کو کہ قبطی تھا اور فرعونی قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو تھے پس نجات دی ہمنے تجھکو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کر وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا اور آزمایا ہمنے تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤ نمین ڈال کر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ دلالت موسیٰ علیہ السلام کی اوپر قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورۂ قصص مین آویگی فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہی کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے ای موسیٰ اور یہان باتین کین ہمنے تجھ سے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ اور پسند کر لیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنے اپنا دوست کیا مین نے تجھکو اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ اور جا تو اور بھائی تیرا ساتھہ معجزون میرے کے اور مت سستی کرو بیچ پہنچانے ذکر میرے کے ساتھہ توحید اور عبادت کے اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جاؤ تم دونون طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور مشورت اوسکو دعوت کرو جیسے ہل لک الی ان تزکی ہی ایسا نہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہو کر غصہ کرے یا یہہ کہ حق تربیت اُسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہی کہ بات نرم یہہ ہی کہ اسکے کنیت سے اسکو پکارو جیسے ابوالعباس اور ابوالولید اور ابوہرہ غرض کلام سخت مت کرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى شاید کہ وہ نصیحت پکڑے تمہارے بات سے یا ڈرے عذاب ہمارے لیے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگون مین گھر کے نگئے دہین سے مصر کو چلے اور لوگون نے رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دن حیران پریشان اسی جنگل مین رہے کسی نے بی بی صفورا کو پہنچا کر انکے باپ پاس پہنچا دیا اور بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسیٰ علیہ السلام کی انکو پہنچی القصہ موسیٰ علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال کو راہ مدین مین جاؤ آئے موسیٰ علیہ السلام سے ملے حضرت موسیٰ نے سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کرین ہارون نے کہا ای بھائی شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھہ گئے وہ اب نہین رہا ملک بہت زیادہ ہی ادنی بات مین حکم قتل اور سولی پر چڑھانیکا کرتا ہی موسیٰ علیہ السلام نے اندیشہ کیا اور دونو بھائیون نے متفق ہو کر قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى کہا ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی عذاب بھیجدیوے ہمین یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک مین بے ادبی کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ای موسیٰ اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے سے تحقیق مین ہون ساتھہ تمہارے حفاظت اور مددگاری مین سنتا ہون دعا تمھاری اور دیکھتا ہون حال تمہارا یعنی خاطر جمع رکھو مین شنوا اور بینا ہون تمھین اسکا ضرر نہین پہنچنے دینے کا فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ اسکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے ہین پروردگار تیرے کے پس بھیج ساتھہ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدسہ کے کہ وطن ہمارا ہی اور نہ عذاب کر انکو تکلیف دیکر مشکل کامون کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار تیرے سے وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور سلامتی دونون جہان مین یا سلام فرشتون کا کہ خزانہ بہشت ہین اوپر اس شخص کے ہی کہ پیروی کرے ایمان کی اور راہ راست پر چلے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى تحقیق وحی کیا گیا ہی طرف ہمارے یعنے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہی کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت اوپر اس شخص کے ہی کہ جھٹلاوے اس چیز کو کہ ہم لائے ہین اور منہ پھیرے اس سے پس موسیٰ اور ہارون علی نبینا و علیہما السلام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بموجب حکم الٰہی کے درگاہ فرعون مین آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے ہین اور تجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو باتین اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائین تھین وہ سب کہین قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے پس کون ہی رب تمھارا ای موسیٰ کہ مجھے اسکی عبادت کیطرف بلاتے ہو سمجھ لیجیے کہ مخاطب ہارون اور موسیٰ علیہما السلام دونون تھے فرعون نے تخصیص موسیٰ علیہ السلام کی اسواسطے کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبانین گرہی بات اچھی طرح نہ کرسکینگے مجلس مین شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو خبر نہ تھی پس موسیٰ علیہ السلام نے زبان فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى کہا پروردگار ہمارا وہ شخص ہی جسنے محض رحمت سے ہر چیز کو صورت اور شکل اسکی لایق اور موافق حال اسکے کے یا دی ہر مخلوق کو وہ چیز جسمین درستی وجود اور معاش کی اسکے ہی پھر راہ دکھائی طرف اسکے یعنے سمجھ دی ساتھہ ڈھب ڈول نفع لینے کے اس سے یا وے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت مین پھر راہ دکھائی ازدواج اور امتزاج کے ساتھہ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سنی ڈرا کہ ایسا نہو قوم میری عبادت اسی خدا کی کرنے لگے عنان تو سن تقریر پھیر کر لا جواب کرنے کو موسیٰ علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى کہا پس کیا ہی حال قرنون پہلون کا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود تھے کہ اس خدا کی عبادت نہین کرتے تھے اب وہ رحمت مین ہین یا زحمت مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ کہا موسیٰ نے علم حال اور مآل انکیکا نزدیک پروردگار میرے کے ہی ہیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى نہین بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہی کسی چیز کو بلکہ علم اسکا محیط ہی سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے تم بندے ہو نہین جانتا مین مگر جتنا کہ وہ مجھے بتا دیتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد فرعون کے استفسار احوال قیامت کہ کہا کیا حال ہی قرنون پہلون کا اٹھائے نہین جاتے موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور پھر اسلیے بات پر اپنے اگر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً پروردگار میرا وہ ہی جسنے کیا ہی واسطے تمھارے زمین کو بچھونا کہ سہر بیٹھو گھر بناؤ اور چلا ئی ہین واسطے تمھارے سیچ زمین کے راہین کہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ واسطے کامون اپنے کے جاؤ اور اُتارا آسمان سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى پس نکالے ہمنے ساتھہ اس پانی کے طرحطرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک کا جدا ہی باوجودیکہ ایک آب سے پیدا ہی سمجھ لیجیے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے تنبیہ ہی اوپر کمال قدرت اور حکمت کے یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھہ کھانے کی چیزین تمھاری پیدا کین ہین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھہ خوراک انکی ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى تحقیق سیچ اسکے البتہ نشانیان ہین قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ زمین سے پیدا کیا ہی ہمنے تمکو یعنے اصل پیدایش باپ تمھارے آدم علیہ السلام کے اور اول مادہ بدنون تمھارا یکا خاک زمین ہی بتیان مین ہی کہ حق تعالیٰ فرشتون کو بھیجتا ہی تو کہ خاک اس موضع کی جہان مدفن آدمی کا ہوگا اٹھا کر لطفہ پر کہ مادہ وجود اسکا ہی بٹوتا ہی پھر وہ شخص مٹی اور لطفہ سے پیدا ہوتا ہی اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ زمین سے پیدا کیا ہی ہم نے تمکو وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اور پھر اسی کے پھیر لیجاوینگے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسیٰ علیہ السلام سے عصا کو ڈلوایا ژدہا بنگیا پھر اٹھا لیا وہی عصا ہو گیا اور ید بیضا دکھایا اور نو معجزہ ومین سے معجزہ یہ معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى اور البتہ تحقیق دکھلائین ہمنے فرعون کو نشانیان اپنی سب جو موسیٰ کو دین تھین پس جھٹلایا موسیٰ کو اور نہ مانا اور عناد سے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے کیا آیا ہی تو ہمارے پاس تو کہ نکالدے تو ہمکو زمین ہمارے سے کہ مصر ہی ساتھہ جادو اپنے کے ای موسیٰ یعنے تو جادوگر ہی چاہتا ہی کہ جادو سے ہمین مصر سے نکالکر بنی اسرائیل کو یہان بسا کر بادشاہت کرے فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مانند جادو تیرے کے پس مقرر کر درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کرین ہم اسکا اور نہ تو مکان ہموار کہ اسمین نیچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھین قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ کہا موسیٰ نے وعدہ گاہ تمھارا دن زینت کا ہی کہ قبطی اسدن عید کرتے ہین اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہین یا دن عاشورہ کا وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ

اکٹھے کئے جاوین لوگ دن چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہی لوگون کے وقت چاشت کے موسیٰ علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تاکہ حق اور باطل سب
پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی عالم مین پھیل جاوے فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت مین جاکر جادوگرون
کے جمع کرنیکا مشورہ کیا پس جمع کیا اس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحرون کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ مین جادوگرون کو لیکر قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا کہا موسیٰ نے واسطے جادوگرون کے جب انسے ملاقات کرے کہ ای قوم وائے ہی تمکو مت باندھو
اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو یا مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے کے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ
پس فنا کر دیگا تمکو ساتھ عذاب کے نازل کر کر تمپر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى اور تحقیق نامراد ہوا جسنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے مین درمیان اپنے بعد سنے کلام موسیٰ کے اور کہنے لگے کہ یہہ بات ساحرون کے بات کی طرح نہین معلوم
ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس مین کی ہمنشینون سے فرعون کے اور آپس مین یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہی کہ
فرعون نے غرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس مین مشورت کرتے ہین پوچھا کیا باتین کرتے ہو انھون نے مارے ڈر کے قَالُوْٓا اِنَّ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ
اَنْ يُّخْرِجَاكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ وہ جادوگر ہین چاہتے ہین یہہ کہ نکال دین تمکو زمین تمھاری سے
ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لاوین اور لیجاوین دونون مذہب تمھارے کو کہ بہتر مذہبونکا ہی اور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین
یا لیجاوین سردار اور اشراف تمھارے کو یعنے تمسے انکا دل پھرا کر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھ لیجئے کہ علما کا لفظ ہذان مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین اسم ان کا
ہی اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینون حالات مین الف کے ساتھ آتا ہی سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہی پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ ورود
کلام لغت بعض پر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت ہی تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہی کہ بنا قواعد نحوی کے اکثر شذوذ پر ہی موجب ضعف
تالیف اور عدم فصاحت کا ہیکو ہی تمام شعرا و فصحا باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی بیت ان اباها وابا اباها ؛ قد بلغانی المجد غایتاها
اور حدیث ہی کہ من احب کریمتاه فلا یکتب بعد بین العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہی اور ہذان مبتدا ہی جیسے ان وصاحبہا
اور بعضے کہتے ہین کہ اسم ان کا ضمیر شان محذوف ہی اور ہذان لساحران خبر ہی اور ابو عمرو نے ان ہذین پڑھا ہی اور یہہ ظاہر ہی اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان
بتخفیف پڑھا ہی اور ان نافیہ اور لام بمعنی الا کی یعنے ما ہذان الا ساحران نہین یہہ دونون مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسیٰ
اور ہارون علیہما السلام ساحر ہین چاہتے ہین کہ قبطیون کو مصر سے نکالدین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا
یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر آؤ صف باندھ کر میدان مین تو کہ ہیبت تمھاری لوگون کے دلون مین پڑے اور کوشش کرو کہ انپر غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ
الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور تحقیق پائے خلاصی آجکے دن اس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین پس ستر ہزار جادوگر نے یا تین تیس ہزار نے تین سو خروار چوب
اور رسن لیکر صف باندھ کر مقابل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہو کر بطریق ادب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ
مَنْ اَلْقٰى کہا ای موسیٰ یا یہہ کہ تو ڈالے عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہون ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کافی تھا اتنی عبارت اما ان نکون
اول من القی کیون بڑھائے جواب یہہ طوالت بد نہین بلکہ کنایت ہی اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہی صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام
نے بلکہ ڈالو تمھین سمجھ لیجئے کہ بل عاطفہ ہی اور معطوف محذوف ہی ای لا تمکثوا بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسیٰ علیہ السلام کے ادب سے نچاہا تھا کہ
کرین موسیٰ علیہ السلام نے کیون انکا ادب لحاظ رکھا کہ اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کیا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصائے موسیٰ
اژدہا بن کر کسے کھاتا اور عجائبات قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دئے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى پس ناگہان رسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی آتش زیر زمین سے خیال بند
تھا موسیٰ کو جادو اور مکر انکے سے یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پس چھپایا بیچ دل اپنے کے ڈر موسیٰ نے اسبات کا کہ دیکھنے
والے فرق معجزہ مین اور جادو مین نکرینگے یا یہہ کہ پہلے عصا ڈالنے کے متفرق نہو جاوین یا مقتضائے بشریت سے کچھ خوف انھین سے دلمین آگیا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہمنے مت ڈر اس چیز سے کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہی کسی کو شبہ نہ ہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق تو ہی بلند تر رہنے اور غالب انپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال جو بیچ ہاتھ سیدھے تیرے کے ہی یعنے عصا سمجھ لیجئے کہ لفظ عصا کا انکیا بطور کنایت ذکر کیا اسواسطے کہ ابلغ ہی تقریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہی یعنے انکے رسون اور لاٹھیون سے مت ڈر اور اپنے ہاتھہ سے لکڑی ڈالدی تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ تو کہ نگل جاوے اس چیز کو جو بنائی ہی انھون نے تحقیق جو صنعت کی ہی انھون نے مکر ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى اور نہین فلاح پاتا جادوگر جہان آتا ہی مقابل پیغمبر کے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا اژدہا بنگیا منہ کھولے ہوئے اور تمام رسیان اور لاٹھیان جادوگرون کے نگل گیا لوگ اسکے خوف سے بھاگے موسیٰ علیہ السلام نے پھر ہاتھہ مین اٹھالیا عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہہ سحر نہین بلکہ قدرت خدا اور معجزہ موسیٰ ہی کیونکہ سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرتا فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى پس ڈالے گئے جادوگر درانحال کہ سجدہ کرنیوالے تھے اللہ تعالیٰ کو صدق سے کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھہ رب ہارون اور موسیٰ کے تقدیم ہارون کے موسیٰ پر واسطے کبر سن کے ہی پس فرعون نے یہہ احوال دیکھہ کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا ایمان لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم دون تمکو یہہ قرأت حفص کی ہی کہ بطریق اخبار پڑہا ہی اور استفہام اورون کی قرأت ہی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق موسیٰ بڑا استاد ہی جسنے سکھایا ہی تمکو جادو یعنے استاد اور مہتر تمہارا ہی تمنے آپس مین ملاپ کر کر جانا ہی کہ مجھے بادشاہت سے معزول کرو فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ پس البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمہارے اور پاؤن تمہارے مخالف طرف سے یعنے ایک داہنے ایک بائین جانب سے اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تمکو اوپر تنون درخت کھجور کے کہ سب درختون سے لمبا ہوتا ہی تو کہ سب لوگ تمکو دیکھین اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى اور البتہ جانوگے تم کہ کون ہم مین سے یعنے مین یا خدا موسیٰ کا جسپر تم ایمان لائے ہو سخت تر ہی عذاب مین اور پایندہ تر ہی عقوبت کرنے مین ساحرون کے انکے دلمین جو ایمان سما گیا تھا فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ کہا انھون نے ہرگز نہ اختیار کرینگے ہم تجھہ کو اوپر اس چیز کے کہ آئے ہمارے پاس معجزون سے بعضون نے کہا ہی کہ جب وہ سجدہ مین گئے اللہ تعالیٰ نے بہشت اور نعمت وہان کی انکو دکھادی پس کہا انھون نے ہرگز نہ قبول کرینگے ہم نعمت تیری اوپر ان چیزون کے کہ دیکھہ لین ہم نے نشانیین روشن وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اور قسم کھاتے ہین ہم ساتھہ اس خدا کے کہ پیدا کیا اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھہ کہ تو حکم کرنیوالا ہی یعنے جو چاہے ہم سے کہ ہمین پروا تیری نہین اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے یعنے تیرے حکم سے جہان مین جاری ہین کہ فانی ہی اور آخرت مین بہتر اور باقی ہی کچھہ حکم تیرا نہین چل سکیگا **بیت** کٹی دن دار فانی مین مثال عیش ای غافل ✦ ولے کل دار باقی مین حساب اسکا مقرر ہی ✦ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ تحقیق ہم ایمان لائے ساتھہ پروردگار اپنے کے کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے کفر اور معاصی سے اور بخشے وہ چیز کہ زبردستی کی ہی تو نے اوپر اسکے سیکھنے جادو کے سے لکھا ہی کہ فرعون لوگون کو زبردستی جادو سکھواتا تھا یا اکراہ جادو چلواتا تھا اور پہلے دینون مین اکراہ پر بھی مواخذہ تھا حق تعالیٰ نے اس امت مصطفویہ سے اٹھالیا سو اسکی بھی بخشش مانگی وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور اللہ تعالیٰ بہتر ہی عوض دینے مین اور پایندہ تر ہی ثواب عطا کرنے مین تو ہمین کفر پر جو کچھہ دیتا ہی وہ ناپایدار ہی اور خدا جو ایمان پر ہمین عطا کریگا اسکو نہ زوال نہ ادبار ہی اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تحقیق بات یہہ ہی کہ جو کوئی آوے پروردگار اپنے کے پاس مشرک یعنے کفر پر مرے پس تحقیق واسطے اسکے جہنم ہی لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى نہ مریگا بیچ اوسکے کہ عذاب سے چھوٹے اور نہ جئے گا اس زندگانی سے کہ خوش گذارے وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى اور جو کوئی آوے اوسکے پاس درانحال کہ مؤمن ہو تحقیق عمل کئے ہون اچھے پس یہہ لوگ مؤمن اور نیک کار واسطے انکے ہین درجے بلند اور وہ درجے کیا ہین جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بہشتین ہمیش رہنے کے ہین چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے نہرین درانحال کہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى اور یہی ہی بدلا اس شخص کا کہ پاک ہوا پلیدی کفر اور عصیان کے سے یا پاک ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ طاعت اور عمل نیک کے سمجھ لیجئے کہ یہان تک کلام ساحرونکا ہی اور یہہ قصہ سورۂ اعراف مین مفصل گذرا ہی اسواسطے یہان مختصر لکھا جاتا ہی
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے
طرف موسیٰ کے جب فرعون معجزے دیکھکر ایمان نہ لایا اور بنی اسرائیل کو زیادہ عذاب دینے لگا یہہ کہ رات کو لیچل بندون میریکو مصر سے اور جو کنارے
رود نیل کے پہنچین اور لشکر فرعون کا آملے مت ڈر پس مار واسطے انکے راہ یعنے عصا دریا مین مار تاکہ راہ واسطے انکے کردین ہم بیچ دریا کے خشک نہ
ڈریگا تو پانی فرعون کے سے اور نہ خطرا کریگا غرق ہونے سے سلامت اتار دینگے ہم دریا سے پس موسیٰ علیہ السلام نے بموجب امر الٰہی بنی اسرائیل کو مصر
سے نکالا دوسرے دن قبطیون نے خبر پاکر لشکر جمع کیا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ پس پیچھے ہوا بنی اسرائیل کے فرعون ساتھ لشکر اپنے کے جب کنارے
پر دریا کے پہنچا موسیٰ اپنی قوم سمیت پار اتر گئے تھے یہہ بھی لشکر سمیت دریا مین در آیا فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ پس ڈھانک لیا فرعون اور
لشکر اسکے کو دریا مین سے اس چیز نے کہ ڈھانک لیا ابہام یہان واسطے بڑائی مسند الیہ کے ہی یعنے ایسی موج نے انکو ڈھانکا کہ اوسکے ماہیت کو کوئی
دریافت نہین کرسکتا تو کہ لفظ واسطے اور اس معانی کے وضع کرسکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو دین مین
اور نہ راہ دکھائی سمجھ لیجئے کہ نسبت ہدایت کی طرف فرعون کے واسطے الزام کے ہی وہ کیا کرتا تھا وما اھدیکم الا سبیل الرشاد يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ ای اولاد یعقوب کی تحقیق نجات دی ہمنے تمکو دشمن تمہاری سے کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ
الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ اور وعدہ کیا ہمنے تمکو یعنے پیغمبر تمہارے کو توریت نازل کرنیکا واسطے تمہارے کنارے طور برکت والیکے یا جانب راست کوہ طور کے
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اُتارا ہمنے اوپر تمہارے ترنجبین اور مرغ بریان جب تم جنگل مین سرگردان تھے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ کھاؤ پاکیزہ اور حلالون اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے تمکو اور مت سرکشی کرو بیچ اسکے یعنے ظلم نکرو ہر ایک اپنا
حصہ کھاؤ دوسریکا نہ لو یا ذخیرہ دوسرے دن کے واسطے نہ رکھو یا شکر مت چھوڑو کہ شکر موجب مزید نعمت ہی **بیت** شکر ہی قید نعمت
موجود ٭ شکر ہی صید نعمت مفقود ٭ شکر منعم ضرور ہی رافت ٭ شکر سے ٹلتے ہین ہزار آفت ٭ یا قوت اس نعمت کے معصیت مین صرف مت کرو
کہ اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ پس اتریگا اوپر تمہارے غصہ میرا وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى اور جو کوئی کہ اترے
اوپر اسکے غصہ میرا پس تحقیق گرا وہ ہاویہ مین یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اور تحقیق مین البتہ بخشنے والا
ہون واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اوپر وحدانیت میریکے اور عمل کئے اچھے یعنے فرائض ادا کئے پھر راہ پائی سیدھی یعنے مواظبت
کی اوپر سنن کے یا ہدایت پر استقامت کی یا طریقہ اہل سنت اور جماعت کا اختیار کیا لکھا ہی کہ بعد ہلاک فرعون کے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ
احکام شریعت ہمارے واسطے معین اور مبین فرماؤ حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کیا خطاب آیا کہ اشرف بنی اسرائیل کے لیکر کوہ طور پر آؤ وہان کتاب
جامع احکام شرع دین کی ملیگی موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہہ بٹھا کر ستر آدمیون کو لیکر کوہ طور کو چلے اور وعدہ کیا کہ چالیس روز مین کتاب لیکر
آؤنگا جب نزدیک طور کے پہنچے شوق کلام اور پیام الٰہی کا غلبہ ہوا سب کو چھوڑ کر تنہا طور پر چڑھ گئے خطاب آیا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا چیز جلدی
لے آئی تجھکو قوم تیری سے ای موسیٰ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ عرض کیا موسیٰ نے کہ قوم یہہ ہین اوپر نقش قدم میریکے یعنے چلے آتے ہین پیچھے میرے وَ
عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى اور جلد آیا مین طرف تیرے ای پروردگار میرے تو کہ راضی ہو تو مجھ سے کیونکہ جلد حکم ماننا موجب رضائے امر ہی یعنے
دوڑ کر آنا میرا اپنی تعظیم کے واسطے نہین بلکہ تیری رضامندی کیلئے ہی قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ فرمایا حق
تعالیٰ نے پس تحقیق ہمنے فتنہ مین ڈالا ہی قوم تیری کو اور مبتلا کیا ساتھ عبادت گوسالہ کے پیچھے نکل آنے تیریکے اور گمراہ کیا انکو سامری نے یعنے سبب گمراہی
کا سامری ہوا ہی سمجھ لیجئے کہ سامری ایک مرد عظمائے بنی اسرائیل سے تھا منسوب طرف قبیلہ سامر کے جن دنون مین فرعون لڑکون کو بنی اسرائیل کے
قتل کرتا تھا پیدا ہوا مان نے اسکے کنارے نیل کے جزیرے مین اسکو پھینک دیا اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اسکو پالا آکر کھلا پلا جاتے تھے اس
سبب سے یہہ جبرئیل کو پہچانتا تھا جب فرعون غرق ہوا جبرئیل کے گھوڑیکے سم کے تلے کی خاک اُسنے اٹھالی اور اُسے محافظت سے رکھا یہانتک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ موسیٰ علیہ السلام طور کو گئے ہارون علیہ السلام سے آکر کہا کہ زیور قبطیون کا جو عاریت ہمارے بھائیون کے پاس ہی وہ اسمین سے خرچ کرتے ہین حکم کردو کہ
سب ایک جگہہ جمع کرو کہین ہارون علیہ السلام نے سب کو ایک گھڑے مین بھروا دیا یہہ زرگری جانتا تھا اُسنے آگ لگا سب کو گلا گوسالہ کی شکل ڈھال لیا اور
وہ خاک زیر سم اسپ جبرئیل کے کہ فرس الحیوٰۃ کہتے ہین اسکے پیٹ مین ڈالدی وہ زندہ ہوگیا گوشت پوست درست ہوکر آواز کرنے لگا بعضون نے کہا ہی
کہ زندہ نہین ہوا وے سونے کا رہا لیکن آواز کرنے لگا تمام بنی اسرائیل اسکو سجدہ کرنے لگے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ ای موسیٰ قوم تیری بعد نکلنے تیرے کے گوسالہ پرست
ہوگئے فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا پس آیا موسیٰ بعد چالیس دن کے تختے تورات کے لیکر طرف قوم اپنی کے غصے غمگین انکے عمل سے
اور جب قوم مین آن پہنچا دیکھا کہ گرداگرد گوسالہ کے دف بجاتے ہین اور ناچتے ہین اور شور مچاتے ہین عتاب اور غصہ سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا کہا موسیٰ نے ای قوم میری کیا نہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمہارے نے وعدہ اچھا تورات دینے کا اور مین اشراف قوم تمہارے کے
ساتھہ اسکے طلب کو گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ کیا پس لنبا ہوا اوپر تمہارے
وقت جدائی کا اور مین نے چالیس دنکا وعدہ کیا تھا سو آیا اسی وعدہ پر یا ارادہ کیا تمنے یہہ کہ اُترے اوپر تمہارے غصہ پروردگار تمہارے سے بسبب عبادت
گوسالہ کے پس خلاف کیا تمنے وعدہ میرے کو یا اس وعدہ کو جو ایمان پر ثابت رہیگا اور فرمانبرداری میری کا کیا تھا قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا
کہا گوسالہ پرستون نے نہین خلاف کیا ہمنے وعدہ تیرے کو ساتھہ قوت اور اختیار اپنے کے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا اور لیکن
اٹھائے گئے تھے ہم بوجہ گناہون قوم قبطیون کے سے کہ لوٹ مین لائے تھے پس پھینک دیا ہمنے اسکو آگ مین ہارون علیہ السلام کے حکم سے اور حملنا بصیغہ معلوم
ہی قرات فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ پس اسیطرح جیسے ہی ہمنے پھینکا تھا ڈالا سامری نے بھی آگ مین جو اسکے پاس تھا فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا
لَّهٗ خُوَارٌ پس نکالا سامری نے واسطے انکے گوسالہ ایک بدن سونیکا واسطے اوسکے آواز ہی بچھڑے کا فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ پس
کہا سامری اور پیروی کرنیوالون اسکے نے یہہ گوسالہ معبود موسیٰ کا ہی پس بھول گیا ہی موسیٰ جو اسکی تلاش مین طور پر گیا ہی یہہ قول گوسالہ پرستون کا ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ فنسی قول حق تعالیٰ کا ہی یعنے ترک کیا سامری نے ایمان اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا کیا پس ندیکھا گوسالہ پرستون نے یہہ کہ نہین
پھراتا گوسالہ طرف انکے بات کو یعنے بھیڑا پکارتے ہین جواب نہین دیتا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اور نہین اختیار مین رکھتا واسطے انکے نقصان اور نہ نفع
**بیت** یعنے طاقت نہین اتنی کہ ضرر پہنچاوے ٭ اور نہ قدرت یہہ رکھی ہی کہ فواید لاوے ٭ پس ایسا لایق پرستش کے کیا ہو کہ نہ جواب دے سکے نہ بلا
ٹال سکے نہ نفع پہنچا سکے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ اور تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون علیہ السلام نے پہلے آنے
موسیٰ علیہ السلام سے بطریق نصیحت کہ ای قوم میری سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے ہو تم اور آزمائے گئے ہو ساتھہ گوسالہ کے یعنے اسکی پرستش کی وَاِنَّ
رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ اور تحقیق پروردگار تمہارا رحمان ہی پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا اور دین پر ثابت رہو قَالُوْا
لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى کہا انھون نے ہمیشہ رہینگے ہم اوپر گوسالہ پرستی کے معتکف یہانتک کہ پھر آوے طرف ہمارے
موسیٰ علیہ السلام طور سے اور دیکھین ہم کہ وہ بھی اسکی پرستش کرتا ہی یا نہین اور سامری نے جو کہا ہی کہ یہہ خدا موسیٰ کا ہی یہہ سچ کہا ہی یا جھوٹ پس موسیٰ
علیہ السلام جب طور سے آئے پہلے قوم کو غصہ کیا چنانچہ گذرا پھر بھائی کیطرف متوجہ ہوئے اور کمال غضب سے ایک ہاتھہ مین سر کے بال دوسرے مین ڈاڑھی
انکی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ کہا ای ہارون کس چیز نے منع کیا تجھکو جسوقت دیکھا تو نے انکو
گمراہ ہوئے اس سے کہ پیروی کرے میرے غصہ مین واسطے خدا کے اور حمایت کرنے مین دین کے یا اس سے کہ پیچھے میرے چلا آوے اور اپنی جان کو مجھہ تک
پہنچاوے اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ کیا پس نافرمانی کی تو نے حکم میرے سے قَالَ يَابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ کہا ہارون علیہ السلام نے
محبت سے ای بیٹے مان میری کے مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا سمجھہ لیجیے کہ باپ بھی دونون کے ایک تھے انکا ذکر نکیا مان کا مذکور فرمایا واسطے
دل نرم کرنے موسیٰ علیہ السلام کے اور پھر کہا اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ تحقیق مین ڈرا کہ اگر انکو غصہ
کرون یا انکو چھوڑ کر تیرے پیچھے چلا آؤن اس سے کہ کہے تو جدائی ڈال دی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا یا نہ نگاہ رکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قول میرا کہ کہا تھا مین نے واصلح امری سمجھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وقت جانیکے طور پر کہا تھا ہارون علیہ السلام کو کہ واخلفنی فی قومی واصلح اور اصلاح نگاہداشت قوم اور دلاسا کرنا انسے ہی پس حضرت موسیٰ نے عذر ہارون علیہ السلام کا قبول کیا اور سامری کی طرف متوجہ ہوکر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ کہا کیا حال تھا تیرا ای سامری کہ ایسا بڑا کام تو نے کیا قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ کہا سامری نے دیکھا مین نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا بنی اسرائیل نے اسکو یعنی جبرئیل کو دیکھا اور پہچانا پس بھر لی مین نے مٹھی خاک کی نشان سم اسپ رسول سے یعنے جبرئیل کے گھوڑے کی سم کے تلے کی خاک اٹھالی اور جب پتلا گوسالہ کا بنا فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا مین نے اسکو گوسالہ کے پیٹ مین وہ زندہ ہوکر آواز کرنے لگا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ اور اسیطرح کہ کہا مین نے اچھا دکھلایا مجھکو جی میرے نے لباب مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے قصد قتل کا سامری کے کیا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اسکو مت مار کہ مردنی ہی لوگون کو اسکے زندگی سے نفع ہی سمجھ لیجئے کہ سرو اما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہان ظاہر ہوتا ہی **بیت** نافع خلق جو کہ ہو رافت + کرے اللہ اسکی عمر دراز + سایہ و میوہ جس درخت مین ہو + وہ ہر ایک کے لئے ہی عیش کا ساز قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ جو قتل سے تیرے مجھکو منع کیا پس جا ہم مین سے پس تحقیق واسطے تیرے ہی عذاب ہیچ زندگی کے یہہ کہا کرے تو جو تیرے پاس آوے اسکو مت ہاتھہ لگا مجھہ کو سمجھ لیجئے کہ اسکا یہہ عالم ہوگیا کہ جسکو ہاتھہ اسکا چھو جاتا تھا اسکو تپ چڑھہ آتی تھی لوگ بیزار ہوگئے وحشیونکی طرح اکیلا جنگل جنگل پھرتا تھا جس کسی کو دور سے دیکھہ لیتا تھا لامساس لامساس کہتا تھا بعضے تفسیرون مین ہی کہ بعضی لوگ اوسکی اولاد سے تاحال یہی احوال رکھتے ہین واللہ اعلم القصہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا سامری کو کہ جا اور نہ ہاتھہ لگانا کہنا پھر یہہ عذاب دنیا مین ہی تجھکو وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ اور تحقیق واسطے تیرے ایک وعدہ گاہ عذاب ہی آخرت مین کہ کسی وجہ سے نہ بچیگا چھوٹ جاویگا اُس سے یعنے تجھے وہان لیجاکر عذاب دینگے ہرگز نہ چھوڑینگے وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا اور دیکھہ طرف معبود اپنے کے وہ جو ہوگیا تھا تو اوپر عبادت اسکے کے معتکف لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا البتہ جلاوینگے ہم اسکو آگ مین یہہ ترجمہ موافق اسکے ہی جو گوسالہ کا گوشت پوست ٹھہراتا ہی یا سونا سے برادہ کرینگے ہم اسکو یہہ ترجمہ موافق اسکے ہی جو اسکا جسم زرین بے حیات بتاتا ہی پھر اڑاوینگے ہم اس خاک یا برادہ کو بیچ دریا کے اڑا دینا تو کہ جانین کہ جو جل جائے اور رت جاوے اسکو خدا کہنا بڑی حماقت ہی اور عین جہالت اور محض ضلالت اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سوا اسکے نہین کہ معبود تمہارا اللہ ہی وہ جو نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما یا ہی ہر چیز کو از روے علم کے **بیت** ہی آگہان وہی جو خدا + علم مین ہی محیط کل اشیا + پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس گوسالہ کو جلوا کر یا رتو اگر دریا مین ڈلوا دیا **بیت** چشم فتان ہی وہ تیرے جسکے سامنے سحر سامری نہ چلے كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ جیسے یہہ قصہ موسیٰ کا بیان کیا ہم نے اسیطرح بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرون اس قصص کے سے کہ تحقیق پہلے گذری ہی یعنے زمانہ گذشتہ مین حوادثین گذری ہین انکا احوال تجھہ سے بیان کرتے ہین ہم تو کہ معجزہ نبوت کا تیرے ہو اور امت تیری سنکر ڈرے اور ویسے کار زنا نہ بجا نکرے وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا اور تحقیق دیا ہے تجھکو اپنے پاس سے ذکر کہ موجب شرف تیرا یکا ہو یعنے نبوت یا قرآن کہ قصے اور خبرون سے بھرا ہوا ہی مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا خَالِدِيْنَ فِيْهِ جو کوئی منہ پھیرے اس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہی پس تحقیق وہ اٹھاویگا دن قیامت کے بوجہ بڑا کہ کفر ہی در انحال کہ ہمیش رہنے والے ہونگے بیچ اس بوجھہ کے یعنے جزا مین سمجھہ لیجئے کہ جمع خالدین اور توحید اعراض عمل مینے اور لفظ پر ہی وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا اور برا ہی واسطے انکے دن قیامت کے بوجہ کہ کفر اور تکذیب ہی يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا اسدن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے اور اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اسدن کیری آنکھون سے حدیث مین ہی کہ نیلی آنکھین اور کالے منہ نشانیان دوزخیونکے ہونگے بعضون نے کہا ہی کہ پیاسے محشور ہون گے یا اندھے کیونکہ بہت پیاس سے بھی رنگت آنکھو کی نیلی سے ہوجاتی ہی اور غالب اندھاپن مین بھی نیلاپن ہی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جب ہم انکو ازرق چشم حشر کرینگے يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا آہستہ کہتے ہونگے درمیان اپنے نہ رہے تھے تم قبرون مین یا دنیا مین مگر دس دن سمجھہ لیجئے کہ درازی مدت آخرت دیکھہ کر



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ع

کو اور جس کے عن اعلم یا یقولون او یقول امتعلم طریقۃ ان کنتم لا تعلمون ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو کہ کہتے ہیں
وہ بہت کہ کیا بہتر ہے اور روشن ہے ادی راہ کے یعنے قائل تر ہے تم قریش یا دنیا میں مگر اکیدن لکھا ہی کہ دہشت قیامت کی جلاوے گی زمانہ قبر کا
کہ اسکے تو ہزاری کے آگے یہ کہ کوئی نہ معلوم ہوگا عمر کو مگر جہالت ضلالت میں صرف ہوئی ہوگی بیت عمر کو رائیگان نہ کیجیے حرف ہر نصیحت
کا لیجیے اور حرف ولکھا ہی کہ مشرکان قریش نے یا دنیا تعجب میں نے کسیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ تیرا ہی اور عمکی بہت رکھتے ہیں انکا
حال تیامت کو کیا ہوگا یہ آیت اتری ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا اور سوال کرتے ہیں تجھ سے احوال پہاڑوں کے سے پس
اوپر جواب دیجیے کہ اڑا دیویگا انکو پروردگار میرا حیلا کر اڑا دینا عیاں میں جی کہ پہاڑوں کو اٹھا کر ریا میں ڈال دیگا فیذرھا
قاعا صفصفا لا ترٰی فیھا عوجا ولا امتا پس چھوڑ دیگا وہ اس زمین کو میدان نہ دیکھیگا تو بیچ اسکے کجی اور نہ اونچا یومئذ یتبعون الداعی
لا عوج لہ واسکے دن پیچھے چلینگے سب لوگ پکارنے والے کے یعنے اسرافیل کے کہ انکو محشر میں بلاویگا کجی نہ ہوگے واسطے اسکے یعنے کوئی حکم اسکا عدول
میں نہ کریگا یکسو اسکے آواز چلے جاوینگے مسلمان دوڑنے کا ذرا آہستہ بعضوں نے کہا کہ آگ آویگی وہ مشرکوں کو ہانک کر میدان حشر میں لیجاویگی
وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا اور بند ہو جاوینگی آوازیں واسطے بات کرنے رحمن کے یعنے آواز نہ نکل سکیگی درگاہ رب العزت
میں ہیبت اور عظمت اسکے دلوں میں نہ لیگا تو اسدن مگر آواز آہستہ یا لوں انکے کہ میدان محشر میں جاوینگے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا
من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اسدن نفع کرینگی سفارش کسیکی کو مگر اسکو کہ اذن دیا ہی واسطے سفارش اسکی کے رحمان نے اور پسند کیا واسطے
اسکے کہنا سفارش کرنیوالے کا یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بہ علما جانتا ہی اللہ تعالیٰ جو کچھ آگے آدمیوں کے ہی اور آخرت
سے اور جو کچھ پیچھے انکے ہی کاموں دنیا کے سے اور نہیں گھیر سکتے سب علما اس ذات مبارک کو از روی علم کے یعنے اسکی ذات معلوم نہیں ہوتی کیونکہ
حقیقت علم کی احاطہ ہی اور اسکی ذات احاطہ سے باہر ہی بیت قیم سے دور درک سے ہی پاک + کر سکے اسکو کیا کوئی ادراک + وعنت الوجوہ
للحی القیوم اور ذلیل ہوگے منہ یعنے محشر کے دن سب لوگ عاجز اور ذلیل ہونگے واسطے خدائے زندہ پائندہ کے بیت جو بدست امیر ہووین اسیر
ہوئی زار و خوار بیس خیر + بعضوں نے کہا ہی کہ مراد مشرک ہیں وقد خاب من حمل ظلما اور تحقیق بے نصیب رہا اور نامراد ہوا جسنے اٹھالیا
کفر کے یعنے بار شرک اٹھایا اور میدان حشر میں آیا ومن یعمل من الصالحات وھو مؤمن اور جو کوئی عمل کرے نیکیوں میں سے اور حال آنکہ
وہ ایمان والا ہو کیونکہ صحت طاعت اور قبول خیرات کی شرط ہی ایمان فلا یخاف ظلما ولا ھضما پس نہ ڈریگا ظلم سے کہ زیادہ گناہ کر دین
اسکے تھوڑنے سے کہ نیکیاں کر دین یعنے مسلمان کے نہ حسنات گھٹاوینگے نہ سیئات بڑھاوینگے وکذلک انزلناہ قرانا عربیا وصرفنا فیہ
من الوعید اور جیسے یہ آیتیں اتاریں وعید کے اسیطرح اتاریا ہے قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہے بیچ اسکے ڈرانے سے جیسے خسف اور
غرق اور طوفان اور رجفہ اور صیحہ ہی لعلھم یتقون تا کہ مشرک بچیں اور ڈریں کہ ویسے ہی بلا ہمیشہ آوے او یحدث لھم ذکرا پیدا کرے
قرآن واسطے انکے نصیحت جب اسکو سنیں یا یاد کریں فتعالی اللہ الملک الحق پس بہت بلند مرتبہ ہی اللہ بادشاہ برحق کا یا برتر ہی خدا
صفات مخلوقات سے یا بزرگتر ہی الحاد ملحدون کے سے یا پاک تر ہی قول مشرکوں سے بادشاہ ثابت ذات اور صفات اپنے میں یا سزاوار اسکا
اوصاف کمال کے لکھا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے تھے آپ انکے ساتھ آیتیں پڑھتے تھے کہ بھول نہ جاؤں یہ آیت نازل ہوئی کہ ولا
تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ اور مت شتابی کر ساتھ ذات قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اسکی
یا سوال انزال قرآن مت کر پہلے اس سے کہ وحی آوے یا مجمل قرآن لوگوں کو مت پہنچا جب تک کہ بیان اسکا نہ نازل ہو زاد المسیر میں حسن بصری
سے منقول ہی کہ ایک مرد نے اپنی زن کو طمانچہ مارا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص طلب کرنے آئی آپ نے چاہا کہ قصاص کا حکم فرماویں
یہہ آیت اتری کہ مت حکم کر ساتھ قرآن کے پہلے نازل ہونے اسکے سے پھر آپ ٹھہرے یہانتک کہ آیت الرجال قوامون علی النساء نازل ہوئی وقل
رب زدنی علما اور کہہ ای پروردگار میرے زیادہ دے مجھکو علم یعنے دے مجھکو علم بعد علم یا زیادہ کر حافظہ میرا کہ جو تو نے وحی اتاری ہی بھول نہ

یا انس ساتھ احکام شرع کے یا قرآن اور معانی اسکی کی عطا کرکے لطایف قدسیہ مین ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علم زیادہ مانگا انکو خضر علیہ السلام پاس بھیجا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بے طلب دعا زیادتی علم کی سکھائی اور بغیر اپنے کسیکو حوالہ نہ کیا تو کہ معلوم ہو کہ جس کسینے مکتب ادب ادبی ربی مین سبق رب زدنی علما پڑہا ہوا البتہ مدرسہ وعلمك مالم تكن تعلم مین نکتہ فعلمت علم الاولین والاٰخرین گوش ہوش مستفیدان حقایق اشیا مین پہنچا سکیگا نظم علم مصطفوی ہی وہ بحر محیط ہے جسکی نہرین ہین علوم انبیا ہے اس سے ہی شاداب کل عالم کے ہین ؎ عارفان واتقیا واصفیا ؎ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور البتہ تحقیق وحی بھیجی تھی ہمنے طرف آدم صفی علیہ السلام کے پہلے اس زمانے سے اور فرمایا تھا ہمنے کہ نزدیک درخت منہیہ کے نجانا اور نہ کھانا پس بھول گیا وہ حکم ہمارا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد خلاف کا یعنے خطا اس سے عدول حکمی ہونہ عمدًا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کر جسدم کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو واسطے آدم کے تعظیم کا نہ عبادت کا پس سجدہ کیا سب نے مگر شیطان نے آبی نمانا حکم ہمارا اور سر پھیرا یا سجدہ سے فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى پس کہا ہمنے ای آدم تحقیق یہہ دشمن ہی واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری کے کہ جو ہی رضی اللہ عنہا پس نہ نکال دیوے تم دونون کو بہشت سے یعنے سبب نکلنے کا تمہارے کہین نہو جاوے جنت سے پس محنت مین جا پڑے تو یعنے بہشت سے نکل کر غم کھانے بہنے کا کرے اور رنج پیاس دھوپ کا کھینچے اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى تحقیق واسطے تیرے ہی بہشت مین کہ نہ بھوکا رہے تو سیج اسکے کہ نعمتین تیار ہین اور نہ ننگا رہے کہ ملی بسیار ہین وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى اور یہہ کہ نہ پیاسا رہے تو مینہ اوسکے کہ جابجا جاری چشمے اور انہار ہین اور نہ دھوپ کھاوے کہ سب جمن سایہ دار ہین اہر بہشت کے باہر یہہ باتین میسر ہوتی دشوار ہین فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ پس وسوسہ کیا طرف آدم کے شیطان نے بہشت مین آکر اسطرح کہ حوا کو موت سے ڈرایا اُسنے آکر آدم علیہ السلام سے خوف کھا کر شیطان سے کہ پیر مرد بنا بیٹھا تھا دفع اُسکا پوچھنے لگے قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى کہا شیطان نے ای آدم علاج اسکا کھانا میوہ درخت خلد ہی آیا دلالت کرون مین تجھکو اوپر درخت ہمیشہ رہنیکے کہ جو اسکا پھل کھاوے کبھی نہ مرے اور راہ دکھاؤن تجھکو اوپر بادشاہی کے کہ نہ پرانی ہو یعنے نہ زوال قبول کرے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتا مجھکو ابلیس نے درخت منہیہ دکھا دیا فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس کھایا آدم اور حوا نے اس درخت مین سے پس ظاہر ہو گئے واسطے انکے شرم گاہ انکی لباس بہشتی بدنون سے گر پڑے ننگی رہ گئے وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا دونون نے کہ ٹانکنے تھے دونون اوپر اپنے بدنون بہشت کے سے وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى اور نافرمانی کی آدم نے پروردگار اپنے کی درخت کا پھل کھانے مین پس بے نصیب رہا مطلوب اپنے سے کہ عمر جاودانی تھی پیچھے اوسکے توبا اور استغفار کیا اور کہا کہ الٰہی بحق محمد مغفرت فرما واسطے میرے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى پھر برگزیدہ کیا اوسکو پروردگار اسکے نے پس قبولی کی توبہ اسکی اور راہ دکھائی طرف ثابت رہنے کے توبہ پر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا کو کہ اترو تم دونون بہشت سے اکٹھے بعضے اولاد تمہاری واسطے بعضے کے دشمن ہین چنانچہ اب تک لڑائی قضیۂ آدمیون مین چلا جاتا ہی اور اگر مخاطب آدم اور ابلیس ہین تو انکی اولاد کے دشمن ہین ظاہر ہی فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى پس اگر آوے گی تمہارے پاس جسوقت تم زمین مین ہوگے میری طرف سے ہدایت یعنے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین یا مصدر مبنی علی الفاعل ہی یعنے راہ دکھانیوالا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى پس جسنے کہ پیروی کی ہدایت میری کی پس نہ گمراہ ہوا دنیا مین اور نہ رنج کھینچا آخرت مین وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور جسنے منہ پھیرا یاد میرے سے یعنے ہدایت میرے سے کہ سبب یاد میرے کا ہی پس تحقیق واسطے اسکے معیشت ہی تنگ دنیا مین یعنے کسب حرام مین پڑا یا بُری کامون مین مبتلا ہوا یا قناعت چھوڑ کر طرف حرص کے گیا بعضون نے کہا ہی کہ معیشت تنگ عذاب قبر کا ہی یا قوم دوزخ کا ہی وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور اٹھاوینگے ہم اوسکو دن قیامت کے اندھا کہ کچھ نہ دیکھے سوا دوزخ کے اور عذابون اسکی کے قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا کہیگا ای پروردگار میرے کیون اٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا مین دیکھنے والا جسوقت قبر سے اٹھا تھا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا فرماویگا

حق تعالیٰ اسیطرح ہی جو تو نے کہا لیکن آئین تھین تیرے پاس نشانیان قدرت اور وحدت ہمارے کے پس بھول گیا تو انکو اور ترک کیا وَكَذٰلِكَ
الْيَوْمَ تُنْسٰى اور اسیطرح جیسے تو نے انکو بھلایا اور ترک کیا تھا آج بھلایا اور جھوڑا جاویگا تو عذاب مین وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ
يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اور جیسے کہ منہ پھیرا یکتاب میرے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم اسکو جو حد سے نکل گیا یعنے شرک لایا اور نہ ایمان لایا ساتھ
نشانیون پروردگار اپنے کے بلکہ جھٹایا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہی اور بہت باقی رہنے والا کہ تمام
نہین ہوتیکا اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ کیا پس نہین راہ دکھاتے مشرکان قریش کو یہہ کہ کتنے
ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے انسے قرنون سے یعنے لوگون کو اگلے قرنون کے جیسے عاد اور ثمود جنکے ہین سوداگری کو بیچ گھرون انکے کے یعنے
انکے شہرون مین جاتے آتے ہین اور نشانیان ہلاک اور عذاب انکے کے دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى تحقیق بیچ اس
ہلاک کرنے کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقلون کے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ ہوتی
ایک بات کہ پہلے ہوچکی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ عذاب منکرون کو آخرت مین دیا جاویگا انکی نسل سے مسلمان پیدا کئے جاوین گے البتہ ہوتا عذاب
چھٹنے والا کہ ہرگز جدا نہ ہوتا جبتک کہ ہلاک نہ کرتا اور اگر نہ ہوتا وعدہ مقرر عطف واجل کا کلمہ پر جیسے یعنے اگر وعدہ تاخیر عذاب اور حکم اجل مسمی ہوتا
سب کافرون پر وہ عذاب آتا جو قوم عاد اور ثمود پر آیا تھا فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ پس صبر کر ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر اس چیز کے کہ کہتے
ہین مشرک یعنے تجھ کو جھٹاتے ہین اور قرآن کو کہانیان بناتے ہین سمجھ لیجیے کہ حکم اس صبر کا ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یا نماز پڑھ ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اوپر توفیق ہدایت کے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا پہلے نکلنے سورج کے یعنے نماز صبح اور پہلے غروب ہونے اسکے کے یعنے نماز عصر وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰى اور گھڑیون رات کے مین سے پس تسبیح کر یا نماز پڑھ یعنے مغرب اور عشا کی اور کنارون دن کے سے یعنے نماز ظہر کی کیونکہ وقت
اسکا زوال کے پاس ہی اور وہ کنارہ آخر نصف اول روز ہی اور کنارہ اول نصف آخر سمجھ لیجیے کہ اطراف کا جمع لانا باعتبار نصفین کے ہی پس
ان وقتون مین نماز پڑھ شاید کہ تو راضی ہو ساتھ اُن کرامتون کے کہ اللہ تعالیٰ عنایت فرماوے اور وہ شفاعت ہی کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى منقول اسکا ہی **بیت** تیرے قربان ای امام الانبیا + مغفرت مین سبکے تیری ہی رضا + ابو رافع سے منقول ہی کہ ایک
مہمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آیا کچھ حاضر نتھا کہ اسکو کھلاتے مجھے ایک یہود کے پاس بھیجا کہ اسقدر آٹا قرض لا رجب کی چاند ادا
کرونگا اسنے ندیا اور کہا کہ کچھ گرو رکھ دو تو دون مین نے آکر آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض
اگر مجھے قرض دیتا مین ادا کرتا پھر زرہ اپنی دی کہ یہہ رکھکر لے آیا واسطے تسلی خاطر شریف آپکے کے یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور ہرگز مت لمبے کر دونون آنکھون اپنے کو طرف اس چیز کے کہ فایدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے
لوگون کو کافرون مین سے آرایش زندگانی دنیا کی کہ مال اور منال ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تو کہ ہم آزماوین انکو بیچ اس حال کے یا تو کہ فتنہ کرین
اوسکو واسطے انکے یا تو کہ عذاب کرین ہم دن قیامت کے انکو وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور رزق دنیا پروردگار تیرے کا تجھکو دن بدن
یا روزی دینا رب تیرے کا تجھکو نبوت اور ہدایت سے بہتر ہی مالون فانی انکے سے اور بہت باقی رہنے والا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ
زہرہ لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین حق تعالیٰ نے دنیا کو شگوفہ فرمایا کیونکہ تروتازگی اسکی دو تین دن کی ہی بعد شگفتگی کے پھر پژمردگی
ہی **نظم** گلشن دنیا مین کیا وہ بیٹھتا ہی پھول پھول + غنچہ سان کچھ بھی گرہ مین اپنے جو زر یا نی ہی + وائی غفلت آتا بھی سوچ اسکو ای رافت نہین +
یہہ کلی وہ ہی کہ جو کھلتی ہی کھلا جاتی ہی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا اور حکم کر لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اوسکے یعنے مداومت
کر اسپر لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نہین سوال کرتے ہم تجھکو رزق دینے کا یعنے نہین کہتے ہم کہ تو اپنی جان کو اور اہل اپنے کو رزق دے نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہمین
روزی دیتے ہین تجھکو اور انکو اس کا کچھ فکر مت کر مشغول بعبادت و نماز رہ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى اور عاقبت اچھی واسطے صاحب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تقوی کے ہی تبیان مین سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب سختی کسی اصحاب پر آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امر نماز کرتے تھے اور یہی آیت پڑھتے تھے وَقَالُوْا لَوْلَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اور کہا مشرکان مکہ نے کیون نہین لے آتا ہمکو ایک نشانی پروردگار اپنے سے یعنے جو معجزہ ہم مانگتے ہین وہ کیون نہین دکھاتا اَوَلَمْ تَاْتِہِمْ بَیِّنَۃُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کیا نہین آئے انکے پاس دلیل روشن اس چیز کی کہ بیچ کتابون پہلے کے ہی یعنے صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت اور انجیل مین لکھی ہی اور انکے آنے کی بشارت اور انکے نبوت کی حقیقت مندرج ہی یا کیا نہین آئی انکے پاس خبر وہ جو بیچ کتابون پہلے کے ہی عذاب آنا جھٹلانیوالون پر انبیا کے بعد ظہور بجزہ مانگے ہوئے کے یا کیا نہین آیا انکے پاس بیان روشن مشتمل عمدہ اس چیز پر کہ کتب سماویہ مین تھا یعنے قرآن کہ اعظم معجزات ہی اور لانیوالا اسکا نبی امی ہی صحیفے پہلے نہ پڑھے نہ سنین ہین سمجھ لیجئے کہ جب مشرکان مکہ نے معجزہ طلب کیا حق تعالی نے الزام انکو دیا کہ اس سے بڑا معجزہ کیا ہوگا کہ ایسا شخص جسنے کسی سے کچھ علم نہین سیکھا یہہ کلام فصیح لایا کہ تمام فصحا عرب اسکے ایک ٹکڑے کی مثل لانے مین عاجز ہین پھر اور معجزہ مانگنا حین عناد اور محض انکار ہی وَلَوْ اَنَّآ اَہْلَکْنٰہُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِہٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا اور اگر ہم ہلاک کرتے کفار مکہ کو ساتھہ عذاب اپنے کے بسبب کفرانکے کے پہلے بھیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یا پہلے اتارنے قرآن شریف کے سے البتہ کہتے ای پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تونے طرف ہمارے پیغمبر تو کہ ہمکو تیری عبادت کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰی پس کہ پیروی کرتے ہم آیتون تیرے کی جو وہ تیری طرف سے لاتا پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا مین ساتھہ قتل اور بندگی اور رسوا ہونے آخرت مین ساتھہ آگ مین جلنے کے پس ہمنے پیغمبر اور قرآن بھیجا اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین سے انتظار کرنے والا ہی آخر کار ایک دوسرے کا یعنے تم ہمارے خرابی کے امیدوار ہو ہم تمہارے عذاب کے پس انتظار کرو تم فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اهْتَدٰی پس البتہ جانوگے تم دن قیامت کے کہ حقیقت مین کون ہین صاحب راہ سیدھی کے اور کس نے راہ پائی طرف حق کے مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے ہین آپ مقصود کو پہنچے ہین اور اور دن کو پہنچانیوالے ہین **بیت** راہ دان اور راہ بین اور راہ بڑکون ہی ہرافت بخیر البشر + سورہ انبیا مکی ہی ایک سو بارہ یا گیارہ آیتین ہین ایک ہزار ایک سو ایکسٹھہ کلمہ چار ہزار آٹھہ سو نو دو حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ طہ کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ وعدہ دریافت حال راہ راست پانیوالون کے تھا اور وہ زمانۂ حساب ہی ابتدا اس سورۂ انبیا کے ساتھہ اخبار قرب حساب کے ہوئی

## سورۃ الانبیا مکیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی مائۃ واثنتا عشرۃ اٰیۃ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمْ نزدیک آیا ہی واسطے لوگون کے حساب انکا یعنے وقت محاسبہ اعمال انکیکا کہ قیامت ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے کفار مکہ ہین یعنے نزدیک آیا ہی وقت سزا دینے اور مواخذہ لینے انکیکا کہ قتل اور قید ہی دن بدر کے وَہُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ اور وہ بیچ غفلت کے محاسبہ یا مواخذہ سے منہہ پھیر رہے ہین کہ فکر اسمین نہین کرتے یا تو بہ نہین بجالاتے سمجھ لیجئے کہ وقت ورود اس آیت کے سے ہمارے زمانے تک قریب بارہ سو پچاس برس کے ہوئے اور معلوم نہین کہ قیامت تک کتنے برس باقی ہین پس باوجود اس دوری کے قریب فرمایا اسکے کئی وجہ ہین اول یہہ کہ قبل نزول اس آیت کے زمانہ بہت گذرا تھا اور بعد تا قیامت کم رہا تھا اور جس چیز کی دیر بہت جاوے تھوڑی باقی رہے اسے نزدیک ہی کہتے ہین اگرچہ بذاتہ بہت ہو لیکن بہ نسبت گذشتہ کے اندک ہی دوسری یہہ کہ مہلت قیامت کی عند اللہ مقدر اور متناہی ہی اور بہ نسبت ذات پاک اسکے کہ لاتناہی ہی اسکی نہایت ہی پس اگرچہ فی ذات اپنے مین بہت ہی لیکن اندک ہی اور اگرچہ دور ہی لیکن نزدیک ہی مَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ ذِکْرٍ مِّنْ رَّبِّہِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْہُ وَہُمْ یَلْعَبُوْنَ نہین آیا انکے پاس کچھہ ذکر پروردگار انکے سے نیا مگر سنتے ہین اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حال آنکہ وہ کھیلتے ہین اس سے لَاہِیَۃً قُلُوْبُہُمْ غفلت مین ہین دل انکے نہ معانی قرآن مین ذکر کرتے ہین نہ حقیقت مین اسکے غور حقایق علمی مین ابوبکر وراق سے منقول ہی کہ قلب لاہی وہ ہی جو مشغول ساتھہ اموال دنیا کے اور غافل احوال عقبی سے ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَی اور چھپا کر کی مصلحت الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ان لوگون نے کہ ظلم کیا اپنے جان پر ساتھہ شرک اور معصیت کے ہَلْ ہٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ نہین یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر آدمی مثل



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مانند تمہارے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے مین پس نبوت کے لایق نہین بنی چاہیے کہ فرشتہ ہو اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ کیا آتے ہو تم جادو کے پاس یعنے قبول کرتے ہو سحر اسکا اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہی مثل تمہارے نہ فرشتہ سمجھہ لیجیے کہ کفار کا اعتقاد تھا کہ جو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائی ہین سحر ہی پس اسبات کو چھپا کر آپسمین مشورت کی اور بعضی بعضون کو کہنے لگے یہ شخص جو پڑھتا ہی سحر ہی اور تم دیکھہ بھال کرماتے ہو آؤ اسکو زیر و زبر کردین حق تعالی نے اس مشورہ کے لیپنے پیغمبر کو خبر دی پس پیغمبر خدا نے اون کے جواب مین قَالَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کہا پروردگار میرا جانتا ہی بات پربات کرنیوالے کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے پکار کر کہے یا آہستہ اور قرات قل ربی بھی ہی یعنے کہہ ای پیغمبر انکے جواب مین کہ رب میرا جانتا ہی وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہ ہی سننے والا بات کفار کے جاننے والا اسرار انکے بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ کہا کافرون نے قرآن سحر ہی بلکہ کہا پریشان خیال ہین مثل خواب پریشان کے اور یہہ بھی نہین بلکہ باندھ لیا ہی اسکو اپنی طرف سے خدا پر بہتان اور یہہ بھی نہین ہی بلکہ کہا وہ شاعر ہی شعر بناکر لوگون کو سنا کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہی مضمون دل سے نکالین ہین حقیقت نہین رکھتے حاصل یہہ ہی کہ معاملہ نبوی مین متحیر تھے اقوال پریشان بیان کرتے تھے کبھی ساحر بناتے تھے کبھی شاعر گاہی پریشان سخن گاہی مفتری اور کہتے تھے کہ اگر جیسا ہم کہتے ہین نہین ہی تو فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ پس چاہیے کہ لے آوین ہمارے پاس نشانیان مثل اُن نشانیون کے کہ بھیجے گئے تھے ساتھہ انکے پہلے پیغمبر یعنے جو معجزے انبیائے ماتقدم کے تھے وہ یہہ بھی رکھتا جیسے صالح کا ناقہ تھا اور موسی کا عصا اور ید بیضا اور عیسی کا احیائے موتی حق تعالی نے فرمایا کہ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا نہین ایمان لائے تھے معجزون مانگے مؤمنین پہلے مکہ والون سے کوئی بستی والے کہ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے پہلے امتون نے معجزے چاہے جب وہ ظاہر ہوئے ایمان نہ لائے بسبب انکار اور تکذیب کے ہلاک ہوگئے اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ کیا سردار مکہ کے ایمان لاوین گے اگر ہم وہ معجزے دکھاوین یعنے نہین لاوینگے ایمان اسواسطے کہ مشرکان گذشتہ سے زیادہ تر ہین عناد اور انکار مین اور دل انکا سخت تر ہی اُنسے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھہ سے پیغمبر مگر مرد وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بھی قرات ہی یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حاصل یہہ ہی کہ کوئی پیغمبر فرشتہ نتھا سب آدمی تھے تاکہ راہ افادہ اور استفادہ کا بسبب جنسیت کے کھلا رکھے فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس سوال کرو اہل کتاب سے جو احوال انبیا جانتے ہین اگر ہو تم نہین جانتے کہ رسول بشر چاہیے اور اعتقاد رکھنے کہ پیغمبر کو کھانا پینا چاہیے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ اور نہین کیا تھا ہمنے پیغمبر ونکا ایسا بدن کہ نہ کھاوین کھانا اور نہ تھے ہمیشہ رہنے والے دنیا مین کہ نہ مرین ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پھر سچا کیا ہمنے انسے وعدہ جو کیا تھا کہ غالب ہونگے موحد اور مغلوب ہونگے مشرک پس نجات دی ہمنے انبیا کو اور جسکو چاہا ہمنے مومنون مین سے یا اُن لوگون سے کہ جنکے باقی رہنے مین حکمت تھی اور ہلاک کیا ہمنے حد سے نکل جانیوالون کو لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ البتہ تحقیق اتاری ہی ہمنے طرف تمہارے ای گروہ قریش کتاب کہ بیچ اسکے مذکور ہی شرافت اور اصالت تمہاری پایندا اور نصیحت تمہاری اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ اسپر ایمان لاؤ لکھا ہی کہ ولایت یمن مین ایک بستی تھی حضور ایا حضر موت نام تھا اسکا اللہ تعالی نے وہان پیغمبر بھیجا لوگ وہان کے ایمان نہ لائے اور عناد سے اسکو مارڈالا غضب ربانی نے نخت نصر کو اپنے مسلط کیا آواز آسمان سے ہوئی کہ قصاص پیغمبر کا تم سے لیا جاتا ہی وقت آن پہنچا وہ نادم ہوئے لیکن کچھہ ندامت نے نفع نہ کیا سب ہلاک ہوگئے جیسے کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ اور کتنے ہلاک کئے ہمنے کئی قریے کہ تھے ظلم کرنیوالے بسبب شرک کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے ہلاک اہل اُس قریہ کے قوم اور انکی جگہہ پر سمجھہ لے کہ یہہ تہدید ہی کفار عرب پر کہ جنسے پہلون کو ہلاک کیا وہ پچھلون کو بھی ہلاک کرسکتا ہی فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا یعنے اس بستی والون نے جسکا نام حضور اتھا کہ شکر بخت نصر کا انکے گرد آن پڑا ناگہان وہ اس بستی سے دوڑتے تھے پس فرشتون نے ہنس کر کہا لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ مت دوڑو اور عذاب خدا سے مت بھاگو اور پھر جاؤ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرف اسجگہہ کے کہ آرام دئے گئے تھے بیچ اسکے اور گھرون اپنے کے تو کہ تم پوچھے جاؤ اپنے پیغمبر کے قتل سے جب اہل حضور انے مقدمہ عذاب کا دیکھا
اور کسی طرح اپنا چھٹکارا نہ پایا قَالُوْا یَا وَیْلَنَا اِنَّا کُنَّا ظَالِمِیْنَ کہا انھون نے وائی ہی ہمکو تحقیق ہم ہی تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ پیغمبر کو قتل
کیا فَمَا زَالَتْ تِّلْکَ دَعْوٰھُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰھُمْ حَصِیْدًا خَامِدِیْنَ پس ہمیشہ رہا یہی پکارنا انکا یعنے یا ویلنا کہتے تھے یہان تک کہ کردیا ہمنے انکو
جڑ سے کٹے ہوئے جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ لین ایسے ہی اونکو تلوارون سے کٹوا دیا اور کیا ہمنے انکو بجھے ہوئے یعنے مرے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا لَاعِبِیْنَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونون کے ہی درانحال کہ کھیلنے والے ہین ہم یعنے
انکو واسطے بازی کے نہین بنایا بلکہ واسطے تامل اور فکر کے پیدا کیا ہی کہ عقل والے دیکھ کر طرح طرح کی چمکی چمکی ہماری قدرت کی راہ عرفان پاوین اور
ایمان لاوین **رباعی** کونسا ذرہ ہی جسمین نہین طلعت اسکی + کونسا گل ہی نہین جسمین طراوت اسکی + عرش سے فرش تلک فرش سے تا عرش دلا +
جسطرف دیکھو نظر آئی ہی قدرت اسکی + لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَھْوًا لَّاتَّخَذْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا اگر ارادہ کرتے ہم یہہ کہ لے لیوین مشغولا یعنے ایسی
چیز جس سے مشغول ہون اور کھیلین جیسے اولاد البتہ لے لیتے ہم اسکو اپنی قدرت سے جیسا ہمارے جناب کے لایق ہوتا اِنْ کُنَّا فَاعِلِیْنَ اگر
ہوتے ہم کرنیوالے یہہ کام بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ بلکہ پھینکتے ہین ہم حق کو کہ حد ہی اوپر باطل کے کہ لہو اور
لعب ہی یا اسلام کو اوپر کفر کے مسلط کرتے ہین پس توڑتا ہی اسکو پس ناگاہ وہ فنا ہو جاتا ہی وَلَکُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ اور واسطے تمھارے وائی ہی
یعنے افسوس ہی یا عذاب سخت ہی اس چیز سے کہ وصف کرتے ہو جناب پاک کبریا کا ان چیزون سے جو لایق اسکے شان کے نہین ہین یعنے زن اور فرزند
اسکے ٹھہراتے ہو اور وہ انسے مقدس اور منزہ ہی وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے
ہی یعنے سب اسکے مخلوق اور مملوک ہین وَمَنْ عِنْدَہٗ اور جو نزدیک اسکے ہین یعنے فرشتے کہ مقربان درگاہ الوہیت ہین اور تم انکو پوجتے ہو
لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ نہین تکبر کرتے تخصیص ملائکہ کے باوجودیکہ اہل آسمان مین داخل تھے واسطے تعظیم کے ہی اور انکے الزام دینے کی کہ تم انکو پوجتے ہو
اور وہ مطیع اور فرمان بردار اسکے ہین اور نہین سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِہٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ عبادت اسکے سے اور نہین تھکتے یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ
وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ پاکی بیان کرتے ہین یا نماز پڑھتے ہین رات اور دن نہین تھمتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِھَۃً مِّنَ الْاَرْضِ ھُمْ یُنْشِرُوْنَ کیا مقرر کیا
کافرون نے معبود جھوٹون کو زمین مین سے کہ وہ زندہ کرتے ہین مردون کو یعنے اجزائے زمین مین سے جو بنے ہین جیسے سونا چاندی لکڑی پتھر انکو
خدا ٹھہراتے ہین اور خدا قادر چاہئے اور انکو کچھ قدرت نہین اور عجب جاہل ہین کہ باوجود اس عجز کے عبادت انکے سے نہین پھرتے لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ
اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے بیچ آسمان اور زمین کے معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اور انتظام نرہتا کیونکہ تعدد مستلزم
ہی واسطے مغایرت کے اور مغایرت مستلزم فساد ہی پس تعدد مستلزم فساد ہی اور انتفا لازم کا مستلزم ہی واسطے انتفاء ملزومات کے اور
موافق عادت کے بھی تعدد حکام کا موجب فساد مملکت ہی **بیت** سب کاروبار وہان کے نہ کیونکر تباہ ہون جس ملک جس مقام مین رافت دو شاہ ہون پس
مدبر عالم ایک ہی ہی اور وہ سوا اللہ کے نہین **بیت** دونون جہان مین وہی قادر ہی ایک + اسکے ہی مخلوق ہین بد اور نیک فَسُبْحَانَ اللّٰہِ
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ پس پاکی ہی اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین زن و فرزند سے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ
یُسْئَلُوْنَ نہین سوال کیا جاتا خدا اس چیز سے کہ کرتا ہی وہ واسطے عظمت اور یگانگی کے ساتھ الوہیت کے یا بسبب اسکے کہ جو وہ کرتا ہی عین حکمت
اور صواب ہی اور وہ یعنے سب بندے سوال کئے جاتے ہین اس چیز سے کہ کرتے ہین کیونکہ مملوک ہین اور مملوک کے قول اور فعل کا حساب مالک لیتا ہی
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً یا پکڑے ہین سوا اللہ کے معبود قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ کہہ کہ لاؤ دلیل اپنے معبود پکڑنے کی سوا اللہ کے عقلی اور
نقلی ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ یہہ ہی ذکر ان لوگون کا کہ ساتھ میرے ہین امت میری سے یعنے قرآن اور ذکر ان لوگونکا کہ پہلے
مجھ سے تھے یعنے تورات اور انجیل اور زبور اور صحیفے جو آسمان سے اترے تھے دیکھو انمین اور انکے علما سے پوچھو کہ سب مین توحید کا امر اور شرک
سے نہی بھری ہی بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ اکثر کافر یعنے سب کافر نہین جانتے حق کو اور سچ جھوٹ مین فرق نہین کرتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس وہ منہ پھیرتے ہین اللہ پر ایمان لانے سے اور سوال کی بات ماننے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبر سے مگر وحی کرتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بھی قرات ہی بصیغہ مجہول یعنے وحی کی گئی ہی طرف انکے اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر مین پس عبادت کرو میری وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہا انھون نے کہ پکڑی ہی رحمان نے اولاد فرشتے پاک ہے وہ اس سے بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بلکہ فرشتے بندے ہین عزت دیے گئے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ نہین آگے چلتے اللہ سے بات مین یعنے بغیر اذن اسکے کے بات نہین کرتے سمجھ لیجیے کہ واسطے قطع امید کافرون کے فرمایا کہ طمع فرشتون سے شفاعت کی مت رکھو وہ بدون حکم باری کے شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور وہ ساتھ حکم اللہ کے عمل کرتے ہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہی اللہ جو کچھ آگے انکے ہی اور جو کچھ پیچھے انکے ہی یعنے عمل جو کئے ہین اور کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى نہین شفاعت کرتے مگر واسطے اسکے جو پسند کرے اللہ شفاعت انکی یا واسطے اوسکے کہ موحد ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ شفاعت نہین کرتے مگر اس کیلیے کہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اور فرشتے دہشت عذاب الٰہی سے لرزان ہین یا وہ بہ عظمت اسکے سے ترسان ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ اور جو کوئی کہے فرشتون مین سے یا سب مخلوق مین سے کہ تحقیق مین خدا ہون سوا خدا کے پس وہ کہنے والا جزا دیتے ہین ہم اسکو دوزخ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ہمچنین کہ خدائی کے دعوی کرنیوالے کو سزا دیتے ہین اسیطرح جزا دیتے ہین ہم ظالمون کو جو انکو پوجتے ہین اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا نہین دیکھا ان لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ آسمان اور زمین تھی ملے ہوئے پس جدا کیا ہمنے ان دونون کو یعنے انمین آپسمین فرق نہ تھا ہوا کو درمیان لاکر فاصلہ کردیا ہمنے یا حقیقت مین متحد تھے اسی قسم سے علیحدہ کردیا ہمنے اسکو علیحدہ کرنا یا آسمان ایک تھا حرکت مختلف دیکر کئی آسمان کردئے اور ایسی ہی زمین ایک تھی اسکو بھی اختلاف طبقات کئی قسم کردیا زادالمسیر مین ہی کہ ایک زمین مین سے چھ مسینین اور لگا کرسات کردین اور ایک فلک مین سے چھ سرتبے ظاہر کرکرسات افلاک بنادئے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان بستہ تھا اسکو شادہ کرکر مینہہ برسایا ہمنے اور زمین بستہ تھی اسکو کھولا کہ سبزہ اگایا ہمنے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور کیا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کل یہان واسطے اغلب کے ہی نہ واسطے عموم کے اور شی سے مراد حیوانات ہین کہ آب منی سے پیدا ہین یا پانی سبب حیات انکا ہی یا پانی سے مخلوق ہین اس واسطے کہ اعظم اموا انکا آب ہے اور احتیاج انکی طرف پانی کے اور انتفاع انکا اس سے ظاہر و باہر ہی اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ کیا پس نہین ایمان لاتے مشرک باوجود ان نشانیون روشن کے وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ اور پیدا کئے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ بلند تو کہ نہ ہل جاوے زمین ساتھ انکے اور نہ گراوے آدمیونکو وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ اور کئے ہمنے بیچ زمین کے یا پہاڑ کے کشادہ رستے تو کہ وہ راہ پاوین سفر مین طرف منزل مقصود کے وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا اور کیا ہمنے آسمان کو چھت محفوظ گرنے سے یا پھٹ نے سے قیامت تک یا محفوظ اپنی قدرت سے کہ بے ستون کھڑا ہی وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ اور کافر نشانیون آسمان کے سے کہ دال اوپر وجود صانع اور وحدت اور کمال قدرت اسکی کے مین منہ پھیرنیوالے ہین وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور اللہ وہ ہی جسنے کمال قدرت اپنی سے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور چاند کو كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ہر ایک بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے سطح آب پر کوئی تیراک تیرے کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک شب نشان قبض کا اور روز نشان بسط کا عارفون کے ہی گاہی کسیکو تجلیات جلالی دکھلا کر قبضہ فیض مین پکڑتا ہی تاکہ فنا کردے اور گاہی کسیکو انوار جمال سے مشرف فرماکر بساط بسیط پر بٹھاتا ہی تاکہ خلعت بقا عطا کرے اور قباب افشان صاحب توحید ہی کہ شہود حضرت وجود مین مشرف بنعمت تمکین ہی نہ گھٹتا ہی نہ بڑھتا اور لوکشف العظار ما ازدوت یقینا ماہتاب نشان اہل تلوین ہی کہ کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا **بیت** گاہ جون کاہ کرے گاہ بناوے جون کوہ ✤ وصل کے دن کی خوشی ہجر کے شب کا اندوہ ✤ لکھا ہی کہ معاند جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات چاہتے تھے اور انتظار کرتے تھے کہ یہ اس عالم سے انتقال کرین اور مجمع مسلمانون کا برہم درہم ہوجاوے

حق تعالیٰ نے آپ کے تسلی کو یہہ آیت اتاری کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اور نہین کیا ہمنے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے ہمیش رہنا دنیا مین اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ کیا پس تو اگر مرجاویگا پس وہ ہمیش رہینگے یعنے جو تیری موت چاہتے ہین وہ کیا مرنے سے بچ جاوینگے ہرگز نہین بچینگے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی دنیا مین چکھنے والا الموت کا ہی نظم جو عدم سے وجود مین آیا + شربت نیستی وہ چکھے گا + ہمیشکا کوئی یہان مدام نہین + نہ پہلے موت کا وہ دام نہین + سب گرفتار موت ہوینگے + قیدی نا موت ہوینگے وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً اور آزماتے ہین ہم تمکو ساتھہ برائی اور بھلائی کے آزمانا یہان مفعول مطلق بمعنی ہی جیسے قعدت جلوسا یعنے تمہارے ساتھہ معاملہ آزمانیوالون کا کرتے ہین ہم نعمت و نقمت اور رحمت اور زحمت وغیرہ تو کہ سب پر ظاہر ہوجاوے کہ کون نعمت پر شکر کرتا ہی اور کون کفران اور کون نقمت پر صبر کرتا ہی اور کون فغان وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ اور طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم اور موافق اعمال کے جزا پاؤگے تم لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گروہ سرداران عرب کے طرف سے ہوکر نکلے ابوجہل نا اہل ہنسا اور بے ادبی سے کہنے لگا کہ یہہ ہی بنی عبد مناف کا یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا یعنے اگر پیغمبر بھی کہتے ہین تو ٹھٹے کی راہ سے اور کہتے ہین اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ کیا یہی ہی جو مذکور کرتا ہی معبودون تمہارے کا ساتھہ مذمت اور برائی کے وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ کافر ساتھہ ذکر خدا مہربان کے یا توحید سبحان کے یا قرآن کے یا نام رحمان کے وہی کافر ہین پس لایق ٹھٹھے کے وہی ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیدا کیا گیا ہی آدمی جلدی سے یہہ نہایت مبالغہ ہی یعنے ہر کام مین یہہ بہت شتابی کرتا ہی گویا کہ شتابی سے بنا ہی اور اسکی جلد یون مین ایک یہہ جلدی ہی کہ عذاب الٰہی مین شتابی کرتا ہی جیسے نضر بن حارث کہ تعجیل عقوبت کرتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُوْرِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ شتاب دکھلاؤنگا مین تمکو نشانیان عذاب اپنے کی دنیا مین واقعہ بدر اور آخرت مین آتش دوزخ پس مت جلدی کرو مجھہ سے عذاب مانگنے مین بعضون نے کہا ہی کہ مراد انسان سے حضرت آدم علیہ السلام ہین اور جلدی انکی یہہ تھی کہ جب جان سر اور آنکھون مین انکے ڈالی آفتاب پر نگاہ کی غروب ہونے کے نزدیک تھا کہا یارب شتابی کر اتمام خلق میرے مین پہلے اس سے کہ آفتاب غایب ہو وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہہ وعدہ قیامت کا جو ہم سے کہتے ہو اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابہ رضی اللہ عنہم ہین حق تعالیٰ انکے مقابلہ مین فرماتا ہی کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ کاشکے جانین وہ لوگ جو کافر ہوئے اسوقت کہ نہ روک سکینگے مونہون اپنے سے آگ دوزخ کی اور نہ پیٹھون اپنے سے کیونکہ گھیر لیگی انکو اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے کوئی ایسا بناوینگے کہ انکو عذاب سے بچاوے سمجھہ لیجے کہ جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ اگر کافر جانین ایسے عذاب کو شتابی نکرین اسکے آنے کی تو کہ سچے پیغمبر کا اور جھوٹ اپنا جانین بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ بلکہ آجاویگی ساعت قیامت انکے پاس ناگہان پس مبہوت اور متحیر کردیگی انکو پس نہ سکینگے پھیر دینا اسکا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاوین گے واسطے توبہ کے اور معذرت کے یا نہ نظر کیے جاوینگے یعنے نہ انکو دیکھینگے نہ انکی زاری کو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا تھا ساتھہ پیغمبرون کے پہلے تجھہ سے پس گھیر لیا ان لوگون کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے پیغمبرون سے یعنے اوسقوم کو جو انبیا سے ہنستے تھے جزا اس چیز کی نے کہ تھی ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے سمجھہ لیجے کہ واسطے تسلی دل مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کیا کہ پہلے پیغمبرون سے بھی لوگ ہنستے تھے اور اوسکو سزا انکی دی تھی پس تجھ سے جو ٹھٹھے کرتے ہین یہہ بھی اپنی سزا پاوین گے قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھٹھے بازون کو کون نگہبانی کرتا ہی تمہاری رات اور دن عذاب خدا سے اگر وہ عذاب دے تمکو بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے منہ پھیرنیوالے ہین یعنے قرآن سے یا نصیحت اسکے سے پھر عذاب الٰہی سے کیا ڈرین اور ڈرانیوالے کا کیا ادب کرین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا کیا واسطے انکے معبود ہین کہ زور کے سبب منع کرتے ہین انکو سوا ہمارے سے عذاب کو جو ہماری طرف سے آوے لکھا ہی کہ اس آیت مین تقدیم اور تاخیر ہی تقدیر اسکی یہہ ہی ام لہم الہۃ من دوننا تمنعہم یعنے کیا واسطے انکے معبود



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین سو اسمے کہ منع کرتے ہین انکو عذاب ہمارے ایسے اور وہ معبود انکے کیسے ہین ایسے ہین کہ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ نہین کرسکتے مدد جانون اپنے کی یعنے بت کہ انکے زعم مین ان کے معبود ہین اگر کوئی توڑے تو اپنی جان کو بھی نہین بچا سکتے پھر اپنے پجاریون کو کیا رنج سے چھڑاوین گے وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ اور نہ وہ بت یا انکے پوجنے والے کسیکی مدد سے عذاب ہمارے سے نگاہ رکھے جاتے ہین بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ فائدہ دیا ہمنے مکے والون کو ساتھہ فراخی رزق وسلامتی اور بے غمی کے اور باپون انکے کو یہانتک کہ دراز ہوئی اوپر انکے عمر اور وہ مغرور ہوگئے جانا کہ ہم یون ہین ہمیشہ جیتے رہینگے یہہ نہ سمجھا کہ دمبدم بنائے زندگانی پرانی ہوتی ہی یکبارگی دست اجل سے ڈہہ جاویگی نظم مغرور نہو کہ جب اجل آویگی + یکبارگی سب بنا بہہ ڈہہ جاویگی + کھاتا ہی تو جیسی آج اثمار زمین + ویسے ہی تجھے کل بہہ زمین کھاویگی أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا کیا پس نہین دیکھتے کافر یہہ کہ آتے ہین ہم یعنے حکم اور فرمان ہمارا زمین انکے پر گھٹاتے ہین ہم اس زمین کو کمارون اسکے سے یعنے اُن سے چھینا کر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ کیا پس وہ غالب ہین یا پیغمبر اور مسلمان قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ کہہ کہ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہون مین تمکو ساتھہ وحی کے یعنے اپنی طرف سے کچھہ نہین کہتا بلکہ جو کہتا ہون ساتھہ وحی کے کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے متاثر نہین ہوتے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ اور نہین سنتے بہرے پکارنے کو جب ڈراتے جاتے ہین کافرون کو تشبیہ دی ساتھہ بہرون کے کیونکہ فایدہ سننے کا جو یہہ نہین اٹھاتے تو گویا سنتے ہی نہین وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ اور اگر لگ جاوے انکو ایک بو عذاب پروردگار تیرے کی سے کہ تو جس سے ڈراتا ہی نہایت اضطراب اور حیرت سے البتہ کہینگے اے وایے ہمکو تحقیق ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے ساتھہ شرک اور جھٹلانے کے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ اور رکھینگے ہم ترازوین عدل کے واسطے جزا کے دن قیامت کے بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ میزان عبارت عدل سے اور وضع موازین واسطے تمثیل کے ہی حاصل یہہ ہی کہ سزا اعمال کی براستی دین کے اور جمہور کا مذہب یہی ہی کہ میزان ہی کہ اسکی ڈنڈی اور دو پلے ہین جیسے یہان دنیا کی ترازو ہین اور بلفظ جمع اسکا لانا واسطے تعظیم شان اسکی کے ہی جیسے یا ایہا الرسل کلوا کہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یا جمعیت اسکی اسواسطے ہی کہ اضافت اوسکی طرف جمع کے ہی کہ سب مکلفونکے اعمال تولینگے بعضے کہتے ہین کہ ہر ایک کیواسطے میزان علیحدہ ہوگی واللہ اعلم فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ اپنے حق سے نظم نیک و بد اعمال سب تولینگے وہان + کچھہ ستم ہوگا نہ اسکے درمیان + نیکیو نمین نی کرینگے ذرہ کم + سیہ مین ہی زیادہ یا ستم + عدل ہی حق کو دکھاتا ہی وہان + نی بڑہانی گھٹانا ہی وہان وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا اور اگر ہوگا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے لے آوینگے ہم اوسکو نزدیک ترازو کے وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ اور کافی ہین ہم حساب لینے والے اعمال بندگان کے بیت علم اور عدل مین ہو کامل جو + کیون نہ کافی حساب مین ہووے + وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً اور البتہ تحقیق دیا ہمنے موسیٰ اور ہارون کو معجزہ فرق کرنیوالا اور دیا کا یا کتاب تورات دی کہ جدا کرنیوالی تھی درمیان حق اور باطل کے اور دی روشنی یعنے کتاب روشن کہ متابعت کرنیوالون کو اپنے ظلمات ضلالت اور جہالت سے نکالکر شاہ راہ عالم اور ہدایت دکھاوے وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ اور نصیحت واسطے پرہیزگارون کے وہ جو ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یعنے حق تعالیٰ کو دیکھا نہین اور ڈرتے ہین اور عذاب مشاہدہ نہین کیا اور خوف رکھتے ہین یاد رکھتے ہین چھپے دلمین جیسے ظاہر ڈرتے ہین ابن عباس رض سے منقول ہی کہ جو کوئی ایمان لیگا نی پر اللہ کے اور بہشت اور دوزخ اور بعث اور حساب اور میزان پر لایا تحقیق ڈرا اللہ سے بن دیکھے وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ اور وے سب یعنے پرہیزگار قیامت سے ڈرتے ہین وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ اور یہہ قرآن ذکر اور برکت والا ہی کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتارا ہی ہمنے اسکو أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ کیا پس تم اسکے منکر ہو وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ اور البتہ تحقیق دیا ہمنے ابراہیم کو راہ پانا اسکا پہلے موسیٰ اور ہارون سے یا پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یا پہلے نبوت اسکے سے اور تھے ہم اسکو جاننے والے یعنے لایق اسکو سمجھکر یہہ ہدایت فرمائی إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ جبوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کہ یعنے اہل بابل کے کیا ہین یہ صورتین کہ ہمیشہ تم واسطے عبادت انکے کے اعتکاف کرنیوالے ہو سمجھہ لیجئے کہ وہ پتھر کی تراشی ہوئی تھین

تیسیر مین ہی کہ نہ ۹ بت تھے بڑا سب سے سونے کا تھا آنکھون کی جگہہ دو گوہر شاہوار جڑے تھے اور تبیان مین ہی کہ صورتین درندون کی اور پرندون کی اور چرندون کی اور آدمیون کی بنی تھین اور بعضے کہتے ہین کہ ستارون کی شکلین تراشے تھین بہرتقدیر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہین یہہ شکلین کہ پوجتے ہو تم قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ کہا انھون نے پایا ہی ہمنے باپون اپنے کو واسطے انکے عبادت کرنیوالے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہین قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہا ابراہیم نے البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمہارے بیچ گمراہی ظاہر کے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ کہا انھون نے تعجب سے کیا لایا ہی تو ہمارے پاس حق یا ہی تو کھیلنے والون سے سمجھہ لیجیے کہ کیونی ضلالت اور آبا کی جہالت سنکر بعید سمجھہ کر پوچھنے لگے کہ یہہ بات تو سچ کہتا ہی یا ہم سے ہنستا ہی قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین نہ ہنستا ہون اور نہ جھوٹ کہتا بلکہ پروردگار تمھارا رب آسمانون کا اور زمین کا ہی جسنے پیدا کیا انکو وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین اوپر اسبات کے شاہدون سے ہون یعنے از روے تحقیق تمھارے سامنے ادائے شہادت کرتا ہون مین لکھا ہی کہ نمرودی ایکدن اپنی عید کرتے تھے اور اُسدن صحرا کو جاکر تمام دن تماشے مین گذارتے تھے اور وہان سے پھرکر بتون کے پاس آتے تھے اور انکو آراستہ کرتے تھے اور گاتے بجاتے تھے اور پوجا پتری انکے موافق معمول اپنے کے کرتے تھے سو ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کل دن ہمارے عید کا ہی تم بھی باہر شہر سے چلکر دیکھنا کہ دین اور آئین ہمارا کیا زیبا ہی ابراہیم علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا صبح کو بیماری کا بہانہ کرکر باہر نہ نکلے فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وہ سب اپنے عیدگاہ کو گئے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے جی سے کہا وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ اور قسم ہی اللہ کی البتہ تدبیر کرونگا مین تو نے بتون تمھارے کی پیچھے اسکے کہ جاؤ تم پیٹھہ پھیر کر یعنے جب تم بتو کو چھوڑ کر عیدگاہ کو جاوگے یہہ بات ایک شخص نے سن لی لیکن کسی سے نہ کہا جب سب قوم چلی گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے مین آئے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ پس کیا انکو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے انکے کو یعنے سب بتون کو توڑ ڈالا ایک بڑے کو نہ توڑا اور اسکی گردن پر تبر رکھکر باہر نکل آئے لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ تو کہ نمرودی طرف اسکے پھر آوین اور پوچھین کہ بتون کا توڑنیوالا کون ہی کیونکہ شان معبود کی یہہ ہی کہ واسطے حل مشکلات کے رجوع طرف اسکے کرتے ہین اور غرض ابراہیم کی الزام دینا قوم کا تھا یا ضمیر الیہ کی راجع طرف ابراہیم کے ہی یعنے طرف ابراہیم کے رجوع کرین اور وہ دلیلون سے عاجزی بتون کی ثابت کردین غرض جب نمرودی آخر روز بتخانے مین آئے بتون کو ٹوٹے دیکھکر حیران ہوئے قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہا انھون نے کسنے کیا یہہ کام سا تھہ معبودون ہمارے کے کہ سب کو توڑ ڈالا تحقیق وہ البتہ ظالمون سے ہی کیونکہ اسنے بتون پر ظلم کیا کہ وہ لایق تعظیم کے ہین انکی اہانت کی اسنے یا ظلم کیا اپنی جان پر کہ ایسا کام کرکر اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالا پھر نمرود اور لوگ اوسکے بت شکن کی تلاش کرنے لگے اس شخص نے جسنے زبان ابراہیم علیہ السلام سے تاللہ لاکیدن اصنامکم سنا تھا ایک اور شخص سے کہدیا اُسنے اور سے یہان تک کہ امیرون تک نمرود کے خبر پہنچ گئی قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ کہا انھون نے نمرود مردود سے سنا ہی ہمنے ایک جوان کو کہ ذکر کرتا تھا بتون کا کہتے ہین اسکو ابراہیم یعنے ابراہیم نام اسکا ہی قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ کہا نمرود اور مصاحبون اسکے نے پس لے آؤ اسکو روبرو آنکھون لوگون کے تو کہ وہ شاہدی دین کہ یہی ہی بتون کی مذمت کرنیوالا پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑکر نمرود مردود کے پاس لائے قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ کہا انھون نے کیا تو نے کیا ہی یہہ توڑ پھوڑ سا تھہ معبودون ہمارے کے ای ابراہیم قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ کہا ابراہیم نے مین نے نہین کیا ہی بلکہ کیا ہی اسکو بڑے انکے نے کہ از روے غصہ کے کہ باوجود میرے انکو پوجتے ہو پس پوچھو انسے کہ کسنے توڑا ہی تمھین اگر ہین بولتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس پھرآئے طرف عقلون اپنے کے پس کہا آپس مین بعضون نے بعضون سے تحقیق تمھین ہو ظالم کہ ایسون کو پوجتے ہو جو نہ سنین نہ کہین ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ پھر الٹا کئے گئے اوپر سرون اپنے کے یعنے سر نیہوڑا لیے خجالت اور حیرت سے اور کہنے لگے لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ البتہ تحقیق جانتا ہی تو ای ابراہیم کہ نہین یہہ بولتے پھر کیون کہتا ہی کہ انسے پوچھو جب انھون نے عجز پر اپنے بتون کے اقرار کیا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ کہا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے کیا پس عبادت کرتے ہو تم

سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تمکو کچھ اگر اسکو پوجو اور نہ ضرر دے تمکو اگر ترک کرو اوسکو اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تف ہی تمکو اور اسچیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین عقل پکڑتے اور قباحت عمل اپنے کے نہین دریافت کرتے جب قوم نمرود نے یہہ بات سنی دلیل سے عاجز ہوئے ضرر دینے کے طرف متوجہ ہوئے قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا انھون نے جلاؤ اسکو اور مدد دو معبودون اپنے کو بدلا لیکر اگر ہو تم کرنیوالے یعنے مدد دینے والے معبودون اپنون کو پس حکم کیا نمرود مردود نے کہ چار دیواری پہاڑ کے آگے ساتھ گز کے بلندی کی بنواؤ اور اسمین لکڑیان بھر وسو بنوائے اور قریب ایک مہینے کے اسمین لکڑیان جمع کین بہت سا روغن ڈال کر آگ دی جب تمام مقام دہک گیا ابراہیم علیہ السلام کو گوفن مین بٹھا کر طوق زنجیر کر اسمین پھینک دیا جبرئیل ہوا مین انکے پاس آئے اور کہا کہ کچھہ حاجت ہو تو کہو انھون نے کہا کہ حاجت ہی مگر تجھہ سے نہین کہا جس سے ہی اسکو کہو کہا کہ وہ جانتا ہی احتیاج کہنے کی نہین جو توکل خلیل کے ہم پر تھے اسلئے سوا ہمارے کسی سے حاجت نہ چاہے قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کہا ہمنے ای آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اور ارادہ کیا نمرودیون نے ساتھہ ابراہیم کے مگر کا بیچ جلانے اسکے کے پس کیا ہمنے انہین کو بہت زیان پانیوالے کیونکہ انکا ڈالنا دلیل ہو گیا حقیقت قول ابراہیم کا اور بطلان فعل انکے کا لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے طوق اور زنجیر انکی جل گئی اور انکو کچھہ اثر آتش کا نہ پہنچا اُس پاس انکے پھول کھل گئے نار گلزار ہو گئی چشمہ آب شیرین پیدا ہوا سات دن وہان رہے نمرود نے محل پر سے دیکھا کہ ابراہیم باغ مین خوش بیٹھے ہین فرشتے سے باتین کرتے ہین گرداگرد انکے آگ جل رہی ہی پکارا کہ ای ابراہیم خدا تیرا جسمین یہہ بڑی قدرت ہی جو ہم دیکھتے ہین بڑا خدا ہی ہم واسطے اسکے قربانی کرینگے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا میرا قربانی ممتاری قبول نہین کرتیکا جب تک کہ تم اپنے دین پر ہو اخبار رہین ہی کہ چار ہزار لگائی نمرود نے قربانی کین اور ایذائے ابراہیم سے غافل تھا یا کشف الاسرار مین ہی کہ نزدیک محققون کے خطاب یا نار کو نی طرف آتش شوق محبت کے ہی کہ قلب خلیل مین شعلہ زن تھے خلیل نے چاہا کہ سوز شہود عشق سے آہ بھر کر آتش نمرودی بجھا دے ندا آئی کہ ای آتش شوق سرد ہو اوپر آتش نمرود کے اور سلامت رہ اوپر ابراہیم کے کیونکہ ہمنے حکم کیا ہی کہ آتش نمرودی مین معجزہ خلیلی سے چمن کھلاوین اور تو اسکو سرد کر دیگی معجزہ ظاہر نہو گا اور اگر ابراہیم پر تو سلامت نہ رہیگی شعلہ نار اللہ الموقدۃ التی اوسکو جلا دیگا پھر دعوت کیا کریگا یہان سے معلوم ہوا کہ آتش عشق سب چیز پر غالب ہی کوئی اسپر غالب نہین فرد محبت کا وہ شعلہ ہی کہ رافت + سوا محبوب کے سب کو جلا دے + وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ مقام نمرود اور قوم اسکی تھا وَلُوْطًا اور لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم کا تھا اور پہنچایا ہمنے انکو اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ تعرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے عالمون کو یعنے دلالت شام اور برکت وہان کی پیغمبرونکا پیدا ہونا تھا اور میوے اور پھل اور اناج اور پانی کی کثرت تھی لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین آئے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور فرق درمیان ان دونون بستیون کے ایک دن رات کی راہ تھا وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق نام بیٹا بی بی سارہ سے کہ چچا کی بیٹی تھین حضرت ابراہیم کے وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً اور دیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادتی اوپر سوال انکے کے یعنے ہم سے اپنے بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ اور ہر ایک کو کیا ہمنے صالح یعنے چارون کو وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ اور کیا ہمنے انکو پیشوا کہ خلق کو ہدایت کرین ساتھہ حکم ہمارے کے اور وحی کیا ہمنے طرف انکے کرنا بھلایون کا اور برپا رکھنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا تخصیص نماز اور زکوٰۃ کی اسواسطے ہی کہ نماز افضل عبادات بدنی ہی اور زکوٰۃ افضل عبادات مالی وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ اور تھے واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے اخلاص سے وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا اور لوط کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اور نجات دی ہم نے لوط کو اس بستی سے کہ تھے وہ بستی کہ کرتے تھے اہل اسکے کام گندے اور اس بستی کا نام سدوم موتفکات مین سے تھے وہان کے لوگ اغلامی اور راہ زن تھے ہمنے انکو ہلاک کیا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم برے بدکار وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے لوط کو بیچ اہل رحمت اپنے کے کہ نبی ہین یا محل رحمت اپنے کے کہ بہشت ہی اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تحقیق لوط صالحون سے تھا اور قصہ لوط علی نبینا وعلیہ السلام بیچ گذرا ہی وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ اور یاد کر نوح کو جسوقت کہ پکارا پروردگار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط سے علی نبینا وعلیہم السلام یعنے دعاے ہلاک قوم کی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ پس قبول کیا ہم نے واسطے دعا اسکے کے پس نجات دی ہمنے اسکو اور اہل بیت اسکے کو سختی بڑی سے کہ طوفان تھا وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور مدد دی ہمنے اسکو اوپر قوم اسکے کے یعنے غالب کیا ہمنے اسکو منکرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ تحقیق وہ تھے قوم بُرے یعنے کافر اور برے سے برا کفر ہی پس غرق کیا ہمنے انکو سب کو وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کا جسوقت کہ حکم کرتے تھے وہ دونون بیچ کھیتی کے لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام جب محکمہ مین بیٹھتے تھے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوتے تھے جسکا قصہ فیصل ہو کر باہر نکلتا احوال پوچھ لیتے تھے ایک دن ایلیا نام دہقان اور یوحنا نام چرواہا محکمہ مین آکر کہنے لگے کہ اے خلیفۃ اللہ ہمارا جھگڑا فیصل کرو ایلیا نے کہا کہ میرے کھیت مین رات انکی بکریان آپڑین سب کھا گئین یا یہہ کہا کہ میرے باغ کے انگور کھا گئین یوحنا نے اقرار کیا داؤد علیہ السلام نے حکم کیا کہ اپنی بکریان ایلیا کے حوالہ کرا نکی شریعت مین یوہین تھا بعد الفصال کے جو نکلے دروازے پر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا فیصل ہوا انھون نے بیان کیا سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی کہ انکو لئے محکمہ مین آئے اور باپ سے کہا کہ بکریون کو ایلیا کو دو دودھ اور گھی اور بالون انکے سے نفع لی اور کھیت یا باغ یوحنا کو دو کہ وہ غم کھاوے اور آباد کرے یہان تک کہ کھیت یا باغ مراد کو پہنچے پھر یوحنا کی بکریان اسکے حوالے کرو اور ایلیا کا کھیت یا باغ اسکو دو تو کہ کوئی دونون مین سے بے نصیب نرہے داؤد علیہ السلام نے یوہین حکم کیا سو اس قصہ کی حق تعالی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہی کہ یاد کر اسکو إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جسوقت کہ چگ گئی رات کو بیچ کھیت یا باغ کے بکریان ایک قوم کے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ اور تھے ہم واسطے حکم اسکے کے شاہد یعنے ہم جانتے تھے جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ پس سمجھا دیا ہمنے حکم کرنا سلیمان کو کہ گوسفند باغ والے کو دلوا دے تو کہ اس سے فایدہ اٹھائے اور باغ گوسفند والے کو دے تو کہ وہ رنج کھینچے اور تیار کرے بعد تیار ہونے کے باغ والا اپنا باغ لے لے اور گوسفند دون والا اپنے گوسفند اور حکم وہی تھا اس زمانے مین جو پہلے حضرت داؤد نے فرمایا تھا لیکن حق تعالی نے وحی کی سلیمان پر اور حکم قدیم منسوخ کر کر حکم جدید ارشاد کیا موافق اسکے سلیمان علیہ السلام نے امر کیا اور داؤد علیہ السلام نے بھی منسوخیت پہلے حکم کے معلوم کر کر بھی ویسا حکم کیا وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا اور ہر ایک کو یعنے داؤد اور سلیمان کو دیا ہمنے حکم اور علم یا نبوت اور فہم احکام شریعت کی وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ اور مسخر کیا ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے اللہ کی انکے موافق لکھا ہی کہ جو ذکر حضرت داؤد کرتے تھے پہاڑ بھی وہی کرتے تھے اور یہہ معجزہ انکا تھا اور مسخر کیا ہمنے ساتھ اسکے جانورون کو اور جو پاکی اللہ کی یہہ بیان کرتے تھے وہی مرغ بھی کہتے ہے وَكُنَّا فَاعِلِينَ اور تھے ہم کرنیوالے ایسی چیزین اور ہماری قدرت کے آگے کچھ عجب نہین اگرچہ تمھارے نزدیک عجب ہی صاحب انوار نے کہا ہی کہ بعضون نے سیر کی معنون مین تسبیح کو لکھا ہی یعنے جہان حضرت داؤد جاتے تھے پہاڑ بھی ساتھ جاتے تھے اور فواید مین ہی کہ انکے ساتھ چلنا پہاڑونکا قرآن مین مذکور نہین پھر کیا ضرور ہی کہ تسبیح کو حمل سیر پر کرین اور جو بعضے کہتے ہین کہ تسبیح کوہ اور مرغ کی زبان حال سے تھی اسمین تخصیص حضرت داؤد کی کیا ہی تحقیق یہی ہی کہ پہاڑ اور مرغ موافق داؤد علیہ السلام کے تسبیح کہتے تھے اسطرح کہ کلمات اور حروف اسکے سمجھ مین سننے والون کے آتے تھے اور یہہ قدرت الہی کی آگے کچھ عجب نہین ہی وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ اور سکھائی ہمنے داؤد کو کاریگری زرہ کی واسطے تمھارے تو کہ بچاوے تمکو لڑائی تمھاری سے اور لتحصنکم بصیغہ متکلم بھی قرات ہی یعنے تو کہ بچاوین ہم قتل سے اور زخم سے تمکو فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ پس کیا ہو تم شکر کرنیوالے اس نعمت پر سمجھ لیجیے کہ یہہ امر ہی استفہام کی شکل مین یعنے شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت اس پہناوے کے وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد تند کو چلتے تھے ساتھ حکم اسکے کے طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے یعنے ولایت شام اور تندی باد کی یہہ تھی کہ تخت سلیمان اٹھا کر ایک دن مین ایک مہینے کی راہ لیجاتے تھے تلخیص مین ہی کہ ولایت شام مین تدمر نام ایک شہر جنون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے تخت آپکا باد اڑا لیجاتی تھی اور مختار القصص مین ہی کہ صبح کو تدمر سے نکلتے قیلولہ اصطخر فارس مین کرتے شام کو بابل مین آٹھہرتے پھر صبح کو بابل سے چل قیلولہ اصطخر فارس مین کر کر شام کو تدمر مین آن پہنچتے تھے وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ اور ہین ہم ہر چیز کو جاننے والے وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ

لہ ویعملون عملا دون ذالک اور مسخر کئے ہمنے واسطے سلیمان کے دیوون مین سے وہ جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے دریا مین جواہر اور نفیس چیزین نکالنے کو اور کرتے تھے بہت کام سوا اس غواصی کے جیسے محل بنانے اور نادر نادر صنعتین ہین وکنا لہم حافظین اور تھے ہم واسطے دیوون کے نگہبان تاکہ فرمان سلیمان سے نہ نکلین وایوب اور یاد کر ایوب بن اموس بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم علیہم السلام کو کہ حق تعالی نے اسکو مال بہت دیا تھا اور نبوت دیکر زمین شام مین ہیچ ولایت عتبہ کے پہنچا دین رات عبادت کرتے تھے اور نیکیون ہی سے سروکار رکھتا ابلیس نے اپنے حسد کیا اور اللہ سے مناجات کی کہ الہی بندہ تیرا فراخی رزق کی اور کثرت اولاد کی رکھتا ہی اگر اسکو تنگی اموال واولاد مین مبتلا کریگا تو راہ سے تیرے پھر جاویگا اور راہ کفران نعمت کا اختیار کریگا حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ ایسا نہین یہہ بندہ پسندیدہ میرا ہی اگر ہزار بار آزماؤنگا خالص نکلیگا بیت یہہ عشق مین ثابت ہون کہ گر سر بھی کٹیگا ۔ تو بھی نہ قدم شمع صفت یہان سے ہٹیگا ۔ بعضون نے لکھا ہی کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے اسکے مال اور تن اور فرزند پر مسلط کر کہ حقیقت حال ظاہر ہوجاوے حق تعالی نے ابلیس کو اسکے ظاہر پر تسلط دیا اسنے شیطانون کو سپرد کردیا وہ انکی خرابی کی طرف مشغول ہوئے لیکن حقیقت یہہ ہی کہ حق تعالی طرح طرح کے رنج اپنے لایا اونٹ صاعقہ سے ہلاک ہوگئے گوسفند پانی مین بہہ گئے کھیتی ہوائے گرم سے سوکھ گئی سات پسر اور تین دختر دیوار کے تلے دب گئے بدن پک گیا متعفن ہوکر کیڑے پڑ گئے جو لوگ مومن تھے متنفر ہوگئے جسکے گھر اور گانون مین یہہ جاتے تھے وہ اپنے دہان سے نکال دیتا تھا بی بی انکی رحیمہ یوسف علیہ السلام کی پوتی انکی خدمت مین رہین سات برس اور سات مہینے سات دن سات ساعت اسی محنت مین مبتلا رہے بعضون نے تیرہ برس بعضون نے اٹھارہ برس بھی کہے ہین حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم کے انکا صبر بیان فرمایا کہ یاد کر قصہ ایوب کا اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین حبوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہی ایذا اور تو مہربان بڑا ہی مہربانونکا سمجھے یعنے کہ حق تعالی نے حضرت ایوب کے حق مین فرمایا ہی انا وجدناہ صابرا اور انی مسنی الضر منافی اسکی ہی کیونکہ شکایت رنج سے بے صبری ہی جواب اسکے بہت ہین اول تو یہی ہی کہ شکایت وہ ہی جو غیر سے ہو محبوب سے اپنا عرض حال رنج کرنا شکایت ہی نہین دوسری یہہ ہی کہ شکایت اپنے رنج کی نہین کی بلکہ شیطان نے انکو آکر کہا کہ تو مجھکو سجدہ کرتا کہ یہہ بلا تجھسے دفع کردون اس بزرگ نے شیطان کے شکایت کی ہی بعضون نے کہا ہی کہ جو لوگ ایمان لائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اس مین بھلائی ہوتی اس برائی مین مبتلا نہوتا اسبات سے انھون نے غمگین ہوکر یہہ کلام کیا یا ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ نماز فرض کا قیام دشوار تھا اسواسطے کہا یا کیڑے بدن کھاتے کھاتے دل اور زبان کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی دو عضو محل توحید اور تمجید ہین انھون نے اسکے فوت ہونے سے ڈر کر یہہ کلمہ کہا یا بی بی نے انکے ناچاری سے گیسو اپنے بیچ کر قوت انکے واسطے خریدا انھون نے اس بات سے آگاہ ہوکر انی مسنی الضر کہا حقایق سلمی مین ہی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چالیس دن وحی اپنے نہین آئی تھی اسواسطے یہہ کہا بعضون نے کہا ہی کہ ان کیڑون مین سے جو انکے بدن مین پڑے تھے ایک زمین گرم پر گر کر تڑپتا تھا انھون نے اٹھاکر پھر بدن مین رکھ لیا اسنے سمجھا کہ یہہ باختیار رکھواتے ہین ایسا کاٹا کہ وہ متحمل نہوسکے بے اختیار یہہ لفظ بول اٹھے بعضے کہتے ہین کہ ہر سحر بے واسطے ملک وبشر جناب الہی سے یہہ خطاب ایوب مکروب کو پہنچتا تھا کہ ای بیمار ہمارے کیسا ہی تو حضرت ایوب شوق ذوق اس پوچھنے کے سے کہ وہ بلا اپنے جان پر لیتے تھے اور خوش رہتے تھے بیت تو آسی عیادت کو تو صد سال بامید ۔ کیا عیش سے بیمار تیرا عمر گذارے ۔ جس صبح یہہ مرہم جراحت ایوب پر نہ لگا بے اختیار بصد اصطرار کہا انی مسنی الضر محققون نے کہا ہی کہ شکایت ساتھہ اسکے تھی نہ اسکی تھی نہ اس سے بحر الخلائق مین ہی کہ بشریت ایوب ضرر جسمانی سے نالان ہوئے لیکن روحانیت انکی مشاہد جمال اسکے مین جسنے ضرر پہنچایا خوش تھے اور عین بلا مین عنایت دیکھتے تھے اسیواسطے زبان جسدی انکی نے انی مسنی الضر کہا اور زبان روحی نے وانت ارحم الراحمین لطایف قشیریہ مین ہی کہ یہہ بات بوجہ اعتراض بحکم قضا وقدر نہین بلکہ بواسطہ ضعف اور عجز بشری ہی کیونکہ منقول ہی کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت ایوب پاس آئے اور کہا کہ کیون چپ بیٹھے ہو کہا نہ کرونگا مین مگر صبر کہا بلایئن خزاین حق مین بہت ہین تجھسے نہ تحمل ہوسکے گا اللہ سے عافیت چاہ ایوب علیہ السلام نے یہہ کلمات کہے فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر وآتیناہ اہلہ ومثلہم معہم پس قبول کیا ہمنے واسطے

دعا اسکی کے پس کھولدی یعنے دور کی ہمنے جو کچھ تھی اسکو ایذا یعنے شفا دی ہمنے اسکو مرض سے شرح اسکی سورہ ص مین آویگی اور دی ہمنے اوسکو اولاد اوسکی اور مانند انکے ساتھہ انکے یعنے اوس اولاد کو زندہ کیا اور سات بیٹے اور تین بٹیان اور دین ہم شکل آپسین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ اولاد و اموال اور مواشی دوچند انکو عنایت کی اور ابر سرخ یا سفید بصیکر ملیخ زرین اوپر برسائے لکھا ہی کہ تین دن تک انکے حویلی کے گرد برستے رہے رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ یہہ ایوب سے کہا ہمنے مہربانی کرکر اپنے طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنیوالون کے تو کہ صبر کرین جیسے ایوب نے کیا اور جزا پاوین جیسی اسنے پائی وَاِسْمٰعِيلَ وَاِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمٰعیل اور ادریس اور صاحب نصیب کو کہ الیاس یا یوشع یا زکریا علیہم السلام تھے اور وجہ تسمیہ کی یہی ہی کہ حق تعالی کیطرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ کفل بمعنی ضعف ہی یعنے عمل انکے برابر اعمال انبیاء زمان انکے کے تھے اور کفل بمعنی ضمانت بھی ہی بعضون نے لکھا ہی کہ الیسع الیاس سے متکفل ہوکر امردین پر قیام کرین بعد جانے انکے کے اسواسطے ذوالکفل لقب پایا امام محی السنہ اور صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ ایک نبی پر بنی اسرائیل کے وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ روح تیری قبض کرون تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی ہر رات جاگے عبادت مین بے قصور اور ہر دن روزہ رکھے بے فتور اور لوگون مین حکم کرے نہ غصہ ملک اپنا مین اسکو دیتا ہون اس پیغمبر نے یہہ بات کہی ایک شخص جوان کھڑا ہوکر کہنے لگا انا الکفل بندا اس پیغمبر نے اسکو بادشاہت دی اسنے وعدہ وفا کیا خلعت پیغمبری سے مشرف ہوا حق تعالی نے اوسکو ذوالکفل فرمایا كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ سب یہہ پیغمبر اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل تھے صابرون سے اوپر مشقت اور تکلیف کے پاپہنچے زمانے کے اسمٰعیل علیہ السلام مکہ مین رہے کہ ویران بن کہتے کا تھا اور صبر کیا ادریس علیہ السلام نے مدت تک لوگون کو دعوت کرتے رہے وہ ایمان نہ لائے انکے ایذا پر صبر کرتے رہے ذوالکفل علیہ السلام نے اُن چیزون پر جنکے متکفل ہوئے تھے صبر کیا وَاَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنے کے کہ نبوت ہی یا نعمت آخرت ہی اِنَّهُمْ مِّنَ الصَّالِحِينَ تحقیق وہ تھی صالحون سے وَذَا النُّونِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ اور یاد کر مچھلی والے کو یعنے یونس کو جسوقت گیا غصہ کھاکر اپنے قوم پر کہ دعوت اوسکی نہ مانی یا اپنی جان پر غصہ ہوکر راہ مین کہ بے حکم اللہ کے نکلا تھا یا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آنے مین دیر نکی جانا کہ امت دروغ گو سمجھیگی انمین سے نکلا پس گمان کیا یعنے اس سے فعل اُس شخص کا صادر ہوا کہ گمان کرے یہہ کہ نہ تنگ کرینگے ہم اوپر اوسکے راہ چلنا پس ہمنے بیخبر اسکو ماہی مین قید کردیا پس پکارا بیچ اندھیرونکے کہ اندھیرات کا اور شکم ماہی کا اور دریا کا تھا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجھہ کو عجز سے تحقیق مین ہی تھا ظالمون سے کہ ظلم اپنی جان پر کرکر آپ ہجرت کرآیا حدیث مین ہی کہ کوئی دکھہ والا ساتھہ اس کلمہ کے نہین دعا کریگا مگر قبول ہوگی دعا اسکی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ پس قبول کیا ہمنے واسطے یونس کے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے کہ مچھلی کو حکم کیا اسنے اپنے پیٹ سے نکال کر کنارے دریا کے ڈال دیا وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ اور جیسے اسکو غم سے نجات دی اسیطرح سے نجات دیتے مین ہم ایمان والون کو اور قصہ مچھلی اور دریا کا سورہ والصافات مین آویگا وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِينَ اور یاد کر زکریا کو جسوقت پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو ای رب میرے مت چھوڑ مجھہ کو اکیلا بن فرزند کے کہ میراث لے میری اور تو بہتر وارثون کا ہی **بیت** گرندیگا مجھہ کو وارث تو بھی مین غمگین نہین ✦ کیونکہ حق یہہ ہی کہ یارب انت خیر الوارثین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکے دعا کو اسکے اور دیا ہمنے اسکو یحیی نام بٹیا کر زندہ ہوا اس سے دین اور درست کردی ہم نے واسطے اسکے بی بی اسکی الیشاع بنت عمران واسطے ولادت کے بعد بڑہاپے کے یا بدخلق تھی خوشخو کردی اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا تحقیق یہہ پیغمبر جو مذکور ہوئے تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیون کے اور پکارتے تھے ہمکو از روے رغبت کے اور ڈر کے **بیت** رکھتے رغبت ثواب سے تھے میرے اور ڈرتے عقاب سے تھے میرے ✦ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِينَ اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے **بیت** جسقدر رہو دلا نیاز تو کر ✦ نازاُسے چاہیے نہ نیاز تو کر ✦

کشف الاسرار مین ہی کہ جو کوئی نیاز طرف اسکے لاوے وہ اسکو تو نگر فرماوے اور جو کوئی ناز ساتھہ اسکے کرے وہ اسکو عزیز کرے بیان نیاز وکانوا لنا خاشعین ہی اور نشان ناز من شلی ورب العرش معبودی ہی **بیت** لبسوی یار جو منسوب ہی نیاز میرا ✦ تو اہل چرخ و زمین پر نیکون ہو ناز میرا ✦

وَالَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور یاد کر اس عورت کو کہ نگاہ رکھا اسنے شرم گاہ اپنے کو حلال وحرام سے مراد اس سے حضرت مریم بنت عمران ہین رضی اللہ عنہا کہ کسی مرد نے انکو مس نہین کیا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پس پھونک دیا ہمنے بیچ پیراہن یا دامن اسکے کے روح سے جو امر ہمارے سے ہی یعنے روح مسیح اسکے اندر بھر دی وجعل اور کیا ہمنے اسکے قصے کو اور بیٹے اسکے کے قصہ کو یعنے عیسی کی نشانی واسطے عالمون کے اگر سوچین تو معلوم کرین کہ بن باپ بیٹا پیدا ہونا محض پھونک سے صناع مطلق کے کمال قدرت پر دال ہی اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تحقیق یہہ ہی ملت توحید اور دین اسلام کہ واجب ہی اوپر تمھارے استقامت سے ملت ایک یعنے اختلاف نہین ہی اسمین بلکہ سب انبیا اسی پر تھے اور اصل توحید مین متفق تھے وَاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ اور مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری نہ غیر میرے کی وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ اور کاٹ لیا پیچھے امتون نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے یعنے فرقے فرقے ہو گئے جیسے یہود اور نصاری اور ہر ایک دوسرے کے تکفیر کرنے لگا كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ سب پھر فرقے طرف ہمارے پھر آنیوالے ہین اور ہم موافق اعمال انکے کے انکو جزا دینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ پس جو کوئی عمل کرے بھلائی سے اور حال آنکہ وہ ایمان والا ہو پس نہین بے قدری واسطے سعی اسکے کے یعنے عمل اسکے ضایع نہین کرینگے ہم وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہین نامۂ اعمال مین یعنے ہمارے فرشتے لکھتے ہین کوئی عمل نہین جسو ثبت نہ کرے کہ نیک کارون کا عمل رائگان کوئی ضایع نہین ۔ لایضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ۔ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور منع ہی اوپر اس بستی کے کہ ارادہ ہلاک کا کیا ہمنے اسکو یہہ کہ وہ پھرین طرف دین کے یعنے حرام ہی اوپر ان لوگون کے جنکے ہلاکت کرنا چاہی ہمنے یہہ کہ دین کی طرف رجوع کرین واسطے تلافی اعمال اور تدارک احوال کے سمجھ لیجیے کہ لا یہان زاید ہی اور بعضون نے اصلی کہا ہی اور یہہ معنی ٹھہرائے ہین کہ منع ہی اوپر مالکون کے یہہ کہ نہ رجوع کرین وہ طرف حشر کے واسطے حساب کے بلکہ آوین گے اور حساب دین گے یا حرام کی معنی لازم کی ہین یعنے لازم ہی ہلاک ہون پر یہہ کہ وہ نہین پھرینگے طرف اس عالم کے بلکہ عذاب گور پاوین گے حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ یہانتک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور ماجوج یعنی قیامت تک کہ کھلنا سد یاجوج اور ماجوج کا علامت قیامت ہی اور وہ یاجوج اور ماجوج ہر ایک دجال سے دوڑتے ہونگے تو کہ سب عالم کو گھیر لین اور قصہ انکا سورۂ کہف مین گزرا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نزدیک آوے وعدہ سچا یعنی قیامت آنیکا پس ناگہان قصہ یہہ ہی کہ چڑھ رہے ہین آنکھین اُن لوگون کی کہ کافر ہوئے ہین قیامت سے اور کہتے ہین يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ایوائے ہمکو تحقیق تھے دنیا مین بیچ غفلت کے اسدن اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظالم اوپر جانون اپنے کے کہ باتین پیغمبرون کی نہ مانین اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ تحقیق تم اے مشرکو اور وہ جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے ایندھن ہو دوزخ کے اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ تم تبون سمیت واسطے دوزخ کے آنیوالے ہو سمجھ لیجیے کہ بتون کے جلانے مین حکمت یہہ ہی کہ عذاب بت پرستون کو زیادہ ہو گا کیونکہ انکے ڈالنے سے آگ اور دہکے گی اور زیادہ جلاویگی اور دوسری ذلت بت پرستون کی یہہ ہوگی کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ پڑے جلتے ہونگے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا اگر ہوتے یہہ بت معبود جیسے مشرک گمان کرتے ہین نہ آتے دوزخ کے پاس کیونکہ خدا عذاب دینے والا ہی عذاب دیا گیا نہین وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور سب بت اور بت پرست بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ واسطے انکے بیچ دوزخ کے چلانا ہی اور وہ بیچ اسکے نہ سنینگے بات خوشی کی لکھا ہی کہ جب آیت وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم نازل ہوئی آتش غضب مشرکان عرب مین پڑے ابن زبعری نے کہا کہ غم مت کھاؤ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرتا ہون پس حضرت سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جسکو سوا اللہ کے پوجتے ہو وہ دوزخ مین جاویگا عزیر کو یہود اور عیسی کو نصاری اور فرشتون کو بنی مسیح پوجتے ہین وہ دوزخ مین جاوینگے تو ہمارے بت بھی جاوین یہہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا واسطے انکے ہماری طرف سے وعدہ نیک کہ توفیق طاعت یا بشارت جنت ہی اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہین علیہم السلام روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ خطبہ مین یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ اسی مین ہون اور ابوبکر اور عمر عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن وقاص اور عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید پھر نماز پڑھی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی اُولٰٓئِكَ

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ یہ لوگ اس سے دور کئے گئے ہین یعنے دوزخ مین نہین جائینگے بحر الحقایق مین ہی کہ سبق عنایت ہدایت مین موجب ولایت ہی نہایت مین
**بیت** جو ازل مین نیک ہی وہ یہان ہی نیک ✦ اول و آخر ہی رافت آخر ایک لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا نہ سینگے وہ دور کئے گئے دوزخ سے کنکا دور رکھا
گیونکہ وہ اعلاے علیین مین ہونگے اور دوزخ اسفل السافلین ہی وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ اور وہ بیچ اسکے کہ جاہینگے جی انکے ہمیشہ
رہنے والے ہین لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو ڈر بڑا یعنے فرشتون کا قول لا تحزنی کہ وہ یہہ کلمہ سنین ہین یا جب کہینگے وامتازوا الیوم یہہ
غمگین ہونگے گیونکہ طرف راست کے متوجہ بہشت ہونگے بعضون نے کہا ہی کہ ڈر بڑا اسوقت ہوگا کہ موت کو کبش ابلق کی شکل بلندی پر کھڑا کرکے ذبح کرینگے اور ندا ہوگی
کہ ای دوزخیو ہمیشہ رہو دوزخ مین نہین ہی موت اور ای بہشتیو رہو بہشت مین اور نہین ہی موت دوزخی غم کرینگے بہشتی خوشی وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور
لینے آوینگے انکو فرشتے اسدم کہ قبرون سے نکلینگے اور کہینگے هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہہ ہی دن تمھارا وہ جو تھے تم وعدہ دئے جاتے دنیا مین
یعنے ای عابدو یہہ روز ثواب اور کرامت تمھاری کا ہی اور ای عارفو یہہ دن تماشے اور فرحت تمھاری کا ہی **قطعہ** عابدون کو وہان ہی گلگشت جنان ✦
عاشقون کو ہی تماشاے لقا ✦ و یدو حور العین ہی انکو نصیب ✦ انکو دیدار جمال کبریا ✦ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ یاد کرا سدن کو کہ لپیٹ لیوینگے
ہم آسمان کو جیسا لپیٹتا ہی طومار رقعو نکو یا سجل نام کاتب کا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا نام فرشتے کا ہی کہ کرام الکاتبین نامہ اعمال لکھکر اسکے حوالے کرتے ہین وہ
لپیٹتا ہی كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ جیسے شروع کی تھی ہمنے پہلے پیدایش دوبارا کرینگے ہم اوسکو اور ہماری قدرت کے آگے دوبھی آسان تھا یہہ بھی سہل ہی
وَعْدًا عَلَیْنَا وعدہ کیا ہمنے ساتھہ اعادہ کے وعدہ کرنا اوپر ہمارے ہی وفا کرنا اسکا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ تحقیق ہم مین کرنیوالے اسکے بیشبہ جیسے پہلے وجود مین لائے
ہم واسطے معرفت کے دوبارا موجود کرینگے ہم واسطے مکافات کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ اور البتہ تحقیق
لکھدیا ہمنے بیچ زبور کے کہ داؤد علیہ السلام پر اتاری پیچھے توریت کے یا بعد اوسکے کہ توریت مین لکھا تھا زبور مین لکھدیا ہمنے یہہ کہ زمین بہشت کی میراث پکڑینگے
اسکو بندے میرے نیک یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عام ایمان والے اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ تحقیق بیچ اسکے جو بیان کین ہمنے خبرین اور
نصیحتین اور وعدے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہی واسطے قوم عبادت کرنیوالون کے مراد است حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ اخبار اور مواعظ قرآن کفایت کرتے
ہین اسکو بیچ پہنچا دینے کے منزل مقصود کو وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمون کے
سمجھ لیجے کہ واسطے مومنون کے یہہ رحمت ہین کہ انکو ہدایت کی اور واسطے کافرون کے یہہ رحمت ہین کہ عذاب استیصال سے بچایا کشف الاسرار مین ہی کہ رحمت
آپ کے سے ہی کرامت کو کسی مقام پر نہین بھولے نہ کہ معظمہ مین نہ مدینہ منورہ مین نہ مسجد حرام مین نہ ہجرت کے مقام مین بلکہ بالاے عرش مقام قاب قوسین مین یاد
فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور بوقت فاوحی الی عبدہ ما اوحی مغفرت گنہگاران امت کی طلب کی **نظم** طلب بخشش امت و ہان کی
ہم گنہگار و پہ رافت وہان کی ✦ بہ تضرع پے رحمت وہان کی ✦ کہ سب امت کی کرامت وہان کی ✦ واہ وہان بھی بنا خیال امت کا ✦ بھولے اوسجا بھی نہ حال امت کا
کہ نبی ہو دین تو ہو دین ایسے ✦ یہہ ہمارے ہین پیغمبر جیسے ✦ مست تھے وصل کے جسدم می سے ✦ تب بھی غافل نہ ہوے اس می سے ✦ یعنے کہتے تھے یہی یا اللہ ✦
بخشدے میری سب امت کی گناہ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو سوا اسکے نہین کہ وحی کیا جاتا ہی طرف
میرے یہہ کہ معبود اکیلا ہی یعنے نہین وحی کی گئی طرف میرے بیچ امر الہی کے مگر وحدانیت اسکے کی فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا ہو تم اطاعت کرنیوالے
موافق وحی کے جو مجھہ پر الہی ہی وحدانیت اللہ سے سمجھ لیجئے کہ یہان استفہام بمعنی امر ہی فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ پس اگر پھر جاوین توحید
سے پس کہہ خبردار کر دیا مین نے تمکو اوپر برابری کے یعنے مین اور تم علم مین اسبات کے جو کہتے تمکو برابر ہین موضح مین ہی کہ خبردار کر دیا مین نے تجھکو
اسچیز سے جو مجھہ پر وحی ہوئی اور تم پر ظاہر ہوا اور مومن اور کافر مساوی ہوے وَاِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اور نہین جانتا مین کہ
نزدیک ہی یا دور ہی جو وعدہ دئے جاتے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے قیامت یا غلبہ مسلمانون کا اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ تحقیق اللہ
تعالی جانتا ہی پکار یکو بات سے کافرون کے طعن اسلام مین اور جانتا ہی جو چھپاتے ہو تم حسد سے پیغمبر کے اور کینہ سے مسلمانون کے وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ
فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ اور نہین جانتا مین شاید کہ تاخیر موعود مین یا دیر سزا اعمال تمھارے کے پیچھے مین آزمایش ہی واسطے تمھارے اور فایدہ ایک

مدت تک کہ اجل مقدر پہنچے قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ کہا پیغمبر نے اور قل بصیغہ امر بھی قرأت ہی یعنے کہہ ای پروردگار میرے حکم کر ساتھ حق کے درمیان میرے اور اہل مکہ کے
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور پروردگار ہمارا مہربان ہی اوپر مخلوق اپنے کے مدد مانگا گیا ہی یعنے اس سے مدد مانگتے ہین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم جھوٹ
اللہ پر کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو اور مجکو ساحر بتاتے ہو اور قرآن کو شعر یا اوپر اوس چیز کے جو کہتے ہو تم عذاب موعود اگر حق ہی کیون نہین آتا ہمپر یا اسلام کا اٹھجانا چاہتے ہو تم حاصل یہہ ہی کہ تمھارے
بیہودہ کلام پر اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اسکے رد ہونیکو اعانت طلب کرتے ہین ہم **بیت** وہی ہی مستعان اپنا وہی ناصر ہمارا ہی ٭ ہمین کچھ ڈر نہین دشمن اگر کافر ہمارا ہی۔ سورہ حج مکی ہی مگر
چھہ آیتین ہذان خصمان سے تا الی صراط الحمید مدنی ہین بعضون نے دو آیتین مدنی کہی ہین ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف اور اذن للذین اٹھتر
آیتین ہین یا پچھتر آیتین ہین پچھتر یا زیادہ چوہتر یا بہتر ایک ہزار دو سو ایکانون کلمے ہین پانچ ہزار دو سو نود حرف ہین فواصل اسکی اطق نظم رہے جد ہین نظم اور
تطبیق اسکی ساتھ سورہ انبیا کے یہہ ہی کہ مقطع مین سورہ انبیا کے حد فائدہ اٹھانا کفار کا تا بہ اجل مقدر بیان کیا کہ انتہائے دنیا ہی اور مطلع مین اس سورہ حج کے
ذکر زلزلہ قیامت فرمایا کہ منتہائے دنیا ہی اور یہہ بھی ربط ہی کہ سورہ انبیا مین توحید خدا کی اور نبوت اور معجزے انبیا کے اور خبرین پہلون کے اور تنبیہ حاضرون کے
اور ہلاکت کافرون کی اور نجات مومنون کی مذکور تھی اس سورہ حج مین بھی یہی بیان ہی اور زیادہ اسپر حج اور عبادات اور امر معروف اور نہی منکر مذکور ہی واللہ اعلم ٭

| سُوْرَةُ الْحَجِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثمان وسبعون آية |
|---|---|---|

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ای لوگو ڈرو عذاب پروردگار اپنے سے خطاب عام ہی سب مکلفون کو اور وہ جو یہان خدشہ کرتے ہین کہ خطاب تقوی کا کہ
خطاب شرایع ہی متوجہ طرف کافرون کے نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہی کہ خطاب شرایع علاحدہ ایمان سے نہین ہوتا اور ایمان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہی چنانچہ یا بنی
اسرائیل اذکروا مین وآمنوا بما انزلت اور اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین ہی کفار کو امر شرایع بانضمام امر بایمان آیا ہی اِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہی بڑی یعنے ہلا دینا قیامت کا زمین کو بڑی ڈر کی بات ہی اسناد تحریک کی طرف قیامت کے مجازی
ہی اور زلزلہ علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے شمس کے مغرب سے واقع ہوگا زاد المسیر مین ہی کہ پہلے نفخہ اولی سے زمین ہلیگی اور آواز آسمان سے
آویگی کہ یا ایہا الناس اتی امر اللہ ای لوگو آیا حکم ربانی پس خوف عظیم خلایق مین پیدا ہوگا **بیت** کیون نہ ہو لوگون کو بڑا خوف و بیم ٭ زلزلۃ الساعت
شیء عظیم ٭ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ جسدن دیکھینگے زلزلہ کو بھول جاویگی ہیبت سے ہر دودھ پلانے والی جسکو دودھ پلایا تھا
باوجود اس مہربانی کے کہ دائی کو پلائے پر ہوتی ہی وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا اور ڈال دیگی ہر حمل والی حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى اور دیکھیگا تو
لوگون کو مست یعنے ہیبت سے اسدن کے مستون کی طرح لوگون کی عقل اور تمیز جاتی رہیگی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہ ہونگے وہ مست حقیقت مین کیونکہ
زوال عقل دہشت اور خیرات مستی سے نہین ہوتی اگرچہ نظرون مین لوگون کے مستی دکھاتی ہی پس حقیقت مین وہ مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ
اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہی اسکے ڈر سے مدہوش معلوم ہونگے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ اور بعضے لوگ وہ شخص ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ کتاب
خدا کے جیسے نضر بن حارث کہ کہتا تھا ان ھذا الا اساطیر الاولین یا بحث کرتے ہین بیچ قدرت حق کے جیسے ابی بن خلف کہ حشر کا منکر تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ
بغیر جاننے اور پہچاننے کے اور بن حجت اور دلیل کے وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ ۝ اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے مین یا سب حال مین ہر شیطان سرکش
گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ لکھا گیا ہی اوپر اس شیطان کے لوح محفوظ مین یہہ کہ
شیطان جو کوئی دوست رکھے اسکو اور پیروی اوسکی کرے پس تحقیق شیطان گمراہ کرتا ہی اسکو اور راہ دکھاتا ہی اسکو طرف عذاب آگ کے یعنے اپنے دوست
کو ایسے کام سکھاتا ہی جسکے عوض مین دوزخ مین پڑے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر علیہ کی راجع طرف مجادل کے ہی یعنے حکم کیا ہی اللہ نے اوپر جھگڑنے والیکے
یہہ کہ جو کوئی پیروی کرے دوزخ مین جاوے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ
مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ای لوگو یہہ خطاب کافرون کو ہی جو منکر حشر کے ہین اگر ہو تم بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے تو اپنے
پہلے حال پر نظر کرو پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہی تمکو یعنے پدر تمھارے کو مٹی سے اور تم فرع اسکی ہو پھر تمکو نطفہ سے پھر لوہو جمے ہوئے سے پھر بوٹی صورت
بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے سمجھ لیجیے کہ مخلقہ وہ ہی جو تمام خلقت ہوا اور غیر مخلقہ وہ ہی جو ناتمام ہوا اور بعضے اجزا مین اسکے نقصان ہو یا مصور اور غیر مصور ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنانچہ ترجمہ مین گذرا اور ایک حال سے دوسرے حال پر پیدا کیا ہم نے تمکو اسواسطے لِنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ تو کہ بیان کرین ہم واسطے تمھارے ابتداے خلقت تمھاری تو کہ استدلال کرو تم مبداء سے اوپر معاد کے یعنے جانو کہ جسنے بے مادہ پیدا کیا وہ پھر مارو گر پیدا کرنے مین عاجز نہوگا وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہراتے ہین ہم اسکو بیچ رحم کے جتنا چاہین ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ اسکے پیدا ہونے کا ہی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا اشُدَّكُمْ پھر نکالتے ہین ہم تمکو ماؤن کے پیٹون سے بچے ناتوان پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تو کہ پہنچو جوانیون اپنے کو کہ تیس سے چالیس برس ہین وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہی کہ قبض کیا جاتا ہی جوانی کو پہنچ کر یا پہلے جوانی سے اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہی کہ پھیرا جاتا ہی طرف ناکاری عمر کے تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ یعنے حالت بچپن کی پھر آوے جو کچھ اور یاد کیا ہی سب بھول جاوے اور پھرنا آدمی کا نہایت سے طرف بدایت کے دلیل اعادۂ حیات کی ہی بعد ممات کے کہ جسکو یہہ قدرت ہی اسکو وہ بھی ہی اور پھر دوسرے بار واسطے دلیل پکڑنے کے اوپر نعمت کے فرماتا ہی وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور دیکھتا ہی تو اے آدمی زمین خشک اور بے رونق مانند مردہ کے پس جسوقت اُتارتے ہین ہم پانی اوپر اسکے پانی ہلتی ہی گیاہ سے اور پھولتی ہی اور اُگاتی ہی ہر قسم روئیدگی سے تروتازہ بہجت افزا پس جو قادر زمین مردہ کو پانی سے زندہ کرے تو ناہی کہ اجزاے مردہ جمع کر کر جیسا تھا ویسا بناوے نظم اسکی قدرت سے کچھ نہین ہی دور ایک کیا لاکھ مار بعث ونشور + آب سے جو کرے ہی زندہ زمین + اسکو مشکل حیات خلق نہین + حکم مین اسکے جان عود حیات + جو کہ پانی سے ہی اُگائے نبات + ذَٰلِكَ یہہ جو مذکور ہوا انسان کا پیدا ہونا اور احوال بدلنا اور زمین کا بعد موت کے جینا بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہہ بسبب اسکے ہی کہ تحقیق اللہ وہ ہی متحق صفات کمال اور ثابت اپنی ذات مین اور واسطے اسکے ہی کہ وہی جلاتا ہی مردون کو اور بحیث اسکے ہی کہ وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی کیونکہ قدرت صفت ذاتی ہی اسکی یہہ نسبت سب مقدورات کے ہی جیسا بعضے مردون کو زندہ کیا ویسا ہی سب مردون کے جلانے پر قدرت رکھتا ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا اور واسطے اسکے ہی تو کہ جانین کہ قیامت آنیوالی ہی نہین شک بیچ آنے اسکے کے وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ اور جانین کہ اللہ اٹھاویگا ان لوگون کو کہ بیچ قبرون کے ہین موافق وعدہ لینے کے تو کہ حساب لینے لے اور جزا انکو دے وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ عناد سے جھگڑتا ہی بیچ کلام خدا کے یا قدرت اسکے کے بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے کہ راہ دکھاوے طرف مقصد کے اور بغیر کتاب روشن کے کہ اس سے صواب اور خطا مین فرق معلوم ہو سمجھہ لیجیے کہ تکرار واسطے تاکید کے ہی یا مراد مجادل اول سے رؤساء کفار ہین جیسے نضر اور ابی اور ثانی سے مقلدانکے اور مجادلہ کرتا ہی بے سند دلیل کے یا وحی کے ساتھہ محض تقلید کے اور تقلد کے محض ثَانِيَ عِطْفِهِ وراتحال کہ موڑنے والا ہی ثانی اپنے کو اور یہہ کنایہ تکبر سے ہی یعنے یہہ مقلد تکبر جھگڑا کرتا ہی لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے فرمانبرداری حق سے لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ واسطے اسکے بیچ دنیا کے رسوائی ہی ساتھہ قتل کے جیسے دن بدر کے ہوئی اور چکھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب جلن کے اور کہینگے ہم ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ یہہ رسوائی اور عذاب بسبب اسکے ہی کہ آگے بھیجا دونون ہاتھہ تیرے نے یعنے کمایا تو نے کفر اور گناہ سے اور بسبب اسکے ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون اپنے کے صیغہ مبالغہ کا واسطے کثرت بندون کے ہی لکھا ہی کہ گروہ اعراب مدینہ مین اگر ایمان لائے پس جسکو کچھہ مرض ہوا اور بینا پیدا ہوا اور مواشی اسکے بڑھے کہنے لگا کہ اسلام اچھا دین ہی پیمبر مبارک ہوا بسبب قبول اسکے کے ہمپر کیا کیا بھلائیان آئین دل اسکا اسلام سے خوش ہوا اور جو معاملہ برعکس ہوا تو وہ ناخوش ہوا اسلام سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ ہمپر نامبارک ہوا یہہ آیت اتری وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوپر انحراف اور اضطراب کے یا اوپر کنارے کے کھڑا دل بچلائے ہوئے فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ پس اگر پہنچے اوسکو بھلائی مثل صحت اور غنا کے آرام پکڑے ساتھہ عبادت کے اور ثابت رہے دین پر وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ اور اگر پہنچے اوسکو فتنہ مانند مرض اور فقر کے پلٹ جاوے اوپر منہ اپنے کے یعنے جسطرف سے آیا اسطرف پھر جاوے اور مرتد ہو کر دین اسلام سے ۱۲ منہ کہتے ہے بعضون نے باسباب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا وہ اندھا ہو گیا اور مصیبت

اسپر ہوت آئی حضور نبوی مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اسلام مجھ پر نا مبارک ہوا مجھ سے پیسر لو آپ نے فرمایا کہ اسلام نہین پھیر لیا جاتا وہ مرتد ہوگیا یہ آیت اُتری کہ جو کوئی دین سے پھر گیا ہی خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ٹوٹے مین دنیا دنیا کو کہ مراد کو نہ پہنچا اور آخرت کو کہ عمل ضایع ہوئے ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ یہہ زیان دو جہان کا وہی ٹوٹا پانا ظاہر کیونکہ سب عقلمندون پر روشن ہی کہ اس سے زیان عظیم تر نہین بیت فی مال نا عمال زدنیا ہی زدین ہی + نہ روشنی صدق ہی بے نور یقین ہی + دوجگ مین بجز خواری وذلت کے نہین ہی + رافت سمجھ اسکو بھی خسران مبین ہی + يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ پکارتا ہی اور عبادت کرتا ہی مرتد یا مشرک سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دے اسکو اگر نہ عبادت کرے اسکی اور نہ نفع دے اسکو اگر عبادت کرے اسکی ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ یہہ عبادت وہی ہی گمراہی دور مقصود سے يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ عبادت کرتا ہی اس شخص کی کہ ضرر اسکا کہ قتل دینا اور عذاب آخرت ہی نزدیکتر ہی نفع اسکے سے کہ توقع شفاعت کی اور توسل بدرگاہ کبریا لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ البتہ برا ہی دوست بت اور برا ہی مصاحب اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ تحقیق اللہ کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی جزائے موحد اور شرک سے لکھا ہی کہ ایک گروہ غطفان نے قبول اسلام و ایمان مین توقف کیا کہ شاید کام محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا چل چلاو ہو جاوے اور یہود سے ہماری دوستی نہ رہے اور انکی مدد بھی پہنچے یہ آیت اُتری کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو شخص گمان کرتا ہی یہہ کہ نہ مدد دیگا خدا پیغمبر اپنے کو بیچ دنیا کے ساتھہ رواج اسلام کے اور غلبہ کے اور بیچ آخرت کے ساتھہ علو درجات کے اور شفاعت کے فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ پس جاہئے کہ کھینچ لجاوے ایک رسی طرف آسمان کے اور اسمین اپنے آپکو باندھہ دے پھر جاہئے کہ کاٹ ڈالے اس رسی کو اور گر کر مر جاوے پھانسی اپنے گلے مین ڈال لے کہ گلا گھوٹ جاوے یا چاہئے کہ لٹکاوے رسی آسمان سے پھر ہاتھہ مار کر کاٹ جاوے راہ تو کہ آسمان کو بیچ کر دفع نصرت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ پس دیکھے غور سے کہ باوجود اس مشقت کے آیا لیجاویگا کرا سکا اپیچ کو کہ غصہ مین لاتی ہی اسی پیغمبر کے کام سے اور اس گمان سے کہ شاید مدد نہ دئے جاوین وہ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ اور جیسے یہہ کام بیان کیا ہمنے اسیطرح اُتارا ہی ہمنے قرآن کو آیتین روشن احکام اور اخبار مین اور تحقیق اللہ راہ دکھاتا ہی ساتھہ ان آیتون کے یا ثابت رکھتا ہی ہدایت پر اُس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ کہ یہودی ہوئے اور ستارہ پرست اور ترسا اور گبر اور جو لوگ کہ شرک کرتے ہین یعنے بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تحقیق اللہ فیصل کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے ساتھہ حکم کے تو کہ سچا جھوٹا ظاہر ہو جاوے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور سب احوال سے آگاہ ہی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہین واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین فرشتے سجدہ طوع اور باقی سجدہ تسخیر اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین مسلمان سجدہ طاعت اور سجدہ عجز اور ذلت وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور سجدہ کرتا ہی سورج ساتھہ طلوع اور غروب کے اور چاند ساتھہ گھٹنے بڑھنے کے اور تارے ساتھہ آنے جانے اور پہاڑ ساتھہ جاری کرنے چشمون کے اور درخت ساتھہ سایہ کے اور چارپائے ساتھہ عجایب ترکیب کے اور بہت لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اسکو طاعت کا وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ اور بہت لوگون مین سے نہین کرتے سجدہ ثابت ہوا اوپر اونکے عذاب سمجھہ لیجیے کہ حقیقت مین سر رکھنا زمین پر سجدہ نہین کیونکہ اگر کوئی استہزا سے پیشانی زمین پر دہرے حساب سجدہ مین نہ گنا جاوے بلکہ سجدہ نشان نیازدلی اور عجز بدن اور کمال تعظیم سجود الیہ ہی پس ہر ذرہ عالم ذات کبریا خاشع اور خاضع ہی بدلالت حال کہ افصح ہی دلالت مقال سے بیت دیکھہ چشم دل سے ذرات جہان ہ سجدہ مین اللہ کے ہین ہر زمان وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اور جسکو ذلیل کرے اللہ ساتھہ شقاوت کے یا ضلالت کے یا خذلان کے یا دخول نیران کے پس نہین واسطے اوسکے کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عزت دینے والا ساتھ سعادت کے یا داخل جنت کے یا توفیق کے یا دخول جنت کے اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ تحقیق اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی عزت اور ذلت سمجھ لیجئے کہ یہہ چھٹا سجدہ ہی قرآن کا فتوحات مین اسکو سجدۂ مشاہدہ اور اعتبار کہا ہی آدمی کو چاہیے کہ بہ نیاز تمام سجدہ بجالاوے تو کہ اول کثیر مین داخل ہو کہ اہل سجود اور اقتراب ہین نہ دوسرے کثیر مین کہ مستحق عذاب اور عقاب مین **بیت** الٰہی جان میری بندگی ساز مین جائے + بدن سے جائے تو بس سجدۂ نیاز مین جائے + لکھا ہی کہ اہل کتاب گروہ اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ پیغمبر ہمارے مقدم ہین اور دین ہمارا قدیم ہی ہم اچھے ہین تم سے اصحاب نے جواب دیا کہ ہم اپنے پیغمبر کی اور تمھارے پیغمبر کی تصدیق کرتے ہین اور تمھاری کتاب پر ایمان رکھتے ہین اور تم باوجود اسکے کہ پیغمبر اور کتاب ہمارے کو پہچانتے ہو حسد سے نہین مانتے ہو پس حق پر ہم ہین یا تم یہہ آیت اُتری کہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ یہہ دو گروہ مومنون اور دشمنون کے جھگڑتے ہین بیچ دین پروردگار اپنے کے ابو ذر غفاریؓ سے منقول ہی کہ قسم کھاتا ہون مین کہ یہہ آیت بیچ شان جمعہ آدمیون کے ہی کہ روز بدر سبقت کی تھی جانب کفار سے عقبہ اور شیبہ اور ولید لعنہم اللہ اور طرف مومنون کے حمزہ اور علیؓ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور رقبیان مین علی مرتضیٰ سے منقول ہی کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ بڑائی ہمارے کے جو کفار سے کرتے تھے دن بدر کے اور وسیط مین ہی کہ پانچون فرقے یہود اور صابین اور نصاریٰ اور مجوس اور مشرک ایک خصم ہین اور مومن ایک خصم پس یہہ دونون خصم ہمیشہ جھگڑتے ہین بیچ ذات اور صفات رب اپنے کے فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنوائے جاوینگے واسطے اُنکے کپڑے آگ سے کہ بدن اُنکے کو گھیر لین جیسے کپڑے بدن کو پہنے ہوتے ہین یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ڈالا جاویگا اوپر سرون اُنکے کے پانی کھولتا یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ گلایا جاویگا ساتھہ اس پانی کے جو کچھہ بیچ پیٹون اُنکے کے ہی دل جگر گردا آنتین اور کلایا جاویگا چمڑا اُنکا یعنے **بیت** بیرون و درون اپنی یاد ہین گے حرارت وہ + لاتے تھے شریک حق بالا کثرت جو لَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ اور واسطے عذاب اُنکے کے تھوڑے ہین لوہے سے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ جوقت کہ ارادہ کرینگے کفار یہہ کہ نکلین دوزخ سے غم کے سبب سے جو انکو ہوگا پھیرے جاوین گے بیچ اوسکے یعنے نکلنے کو جو کنارے تک آوینگے فرشتے ہتھوڑے مار کر پھیر اندر دوزخ کے لیجاوینگے اور کہینگے چکھو عذاب آتش سوزندہ کا اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کرتا ہی ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون اُنکے کے نہرین یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا پہنائے جاوینگے بیچ بہشت کے کپڑے سونے کے اور موتی کے وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ اور لباس اُنکا بیچ بہشت کے ریشمی دُرائی خالص ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی دنیا مین حریر پہنیگا آخرت مین اس سے بے نصیب رہیگا مراد اُس سے مرد ہین کہ لبس حریر حرام ہی اُنپر وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اور راہ دکھائے گئے مسلمان طرف پاکیزہ کے بات سے یعنے کلام پاکیزہ انکو تلقین کیا جاویگا کہ جب بہشت کو دیکھینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور جب مکانون مین اتریںگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یا قول پاکیزہ یہہ ہی کہ بہشت مین لغو اور فحش اور باطل نہ کہینگے اور نہ سینگے لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ راہ دکھائے گئے مسلمان طرف قول طیب کے دنیا مین کہ کلمۂ شہادت ہی یا قرآن ہی یا استغفار ہی سلمی نے کہا ہی کہ قول طیب ذکر اللہ کا ہی یا نصیحت مسلمانون کو کرنا ہی بعضون نے کہا ہی کہ ارشاد مریدان ہی یا دعائے مومنان یا امر معروف اور نہی منکر لطائف تفسیر یمین ہی کہ قول طیب وہ ہی کہ صادر ہو دل خالص اور سر صافی سے موافق رضائی الٰہی کے کشف الاسرار مین ہی کلام پاکیزہ وہ ہی کہ دعوے سے پاک ہو اور عجب سے دور اور نیاز سے نزدیک سہل تستریؒ نے کہا کہ اس کلام مین نظر کی مین نے کوئی راہ نزدیکتر طرف حق کے نیاز سے ندیکھا مین نے اور کوئی حجاب سخت تر دعوی سے نہ پایا مین نے **نظم** رافتا پیان کفر ہی کبر اور ناز + چاہئے تجھکو تفرع اور نیاز + ترک دعوی کر کے کر دعوت بحق + ترک ہی اس علم کا اول سبق + وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ اور راہ دکھائے گئے اہل ایمان طرف راہ تعریف کئے گئے کہ دین اسلام ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے اور طواف مسجد حرام کے سے وہ مسجد کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو واسطے سب لوگون کے نہ یہہ کہ بعضون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واسطے ہی اور بعضون کے نہین برابر ہی رہنے والا بیچ اسکے اور یا ہر برس آنیوالا یعنے مقیم اور مسافر یکسان ہی قضائے مناسک حج مین اور ادائے
لوازم تعظیم کعبہ مین یا قبلہ مین سب برابر ہین یا امین ہونے مین بیچ اسکے اور مراد مسجد حرام سے بقول امام اعظم اور احمد تمام حرم ہی اور بقول شافعی نفس مسجد ہی اور
مسافر اور مجاور یکسان ہین مسافر جہان چاہین اترین اور موسم حج مین آکر رہین اور گھر والون کو نہ نکالین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ موسم
حج مین پکار کر کہتے تھے کہ دروازے مکہ کے آنیوالون کے مت بند کرو تاکہ آنیوالے جہان چاہین اترین وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ اور جو کوئی ارادہ کرے بیچ حرم کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاینگے ہم اسکو عذاب دردناک ایک قول ہی کہ الحاد حرم مین حلال ٹھہرانا حرام کا ہی
بعضون نے کہا ہی کہ کرنا منع چیزون کا ہی یہان تک کہ خادم کو دینا دشنام کا ہی تیسیر مین ہی کہ بند کرنا طعام کا ہی اور اکثر علما کہتے ہین کہ ارادہ گناہ
کا حرم مین موجب استحقاق عذاب ہی اور جگہہ جب تک فعل مین نہ آوے گناہ نہین لکھا جاتا اور وہان فقط قصد خطیہ خطیات مین لکھا جاتا ہی ابن مسعود نے
کہا کہ اگر عدن مین ہو اور کسی کے قتل کا ارادہ مکہ مین رکھے عذاب دردناک چکھیگا سمجھ لیجیے مکہ محترمہ جیسا کہ مخصوص ہی تضاعف حسنات مین ایسا ہی
زیادہ تر ہی جزائے سیئات مین اور مقامون سے اور جزا ان کے ان الذین کفروا ویصدون عن سبیلہ مین محذوف ہی تقدیر اسکی یہہ ہی
کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا زیان کار ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور یاد کر جسوقت معین اور مبین کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے
مکان خانہ کعبہ کا وقت بنانے کے کہ ابر کا اُتنے ہی جگہہ پر سایہ ڈال دیا یا ہوا سے اسقدر زمین جھاڑ دی اُسنے خانہ بنا کیا اور ہمنے وحی کی طرف
اوسکے اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ یہہ کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو کہ مین شریک
سے منزہ ہون اور پاک رکھہ میرے گھر کو بتون سے اور نالایق چیزون سے واسطے گرد پھرنیوالون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ
کرنے والون کے طایفین مسافر اور قائمین مکہ کے رہنے والے یا قائمین نماز گذار ہین یعنے خانہ کعبہ کو پاک کر تاکہ طواف کرین اور نماز پڑھین اور صوفیہ
کہتے ہین کہ دل اپنے کو کہ تخت گاہ کبریائے میرے کا ہی سب چیز سے پاک کر اور غیر کو دخل نہ دے کہ وہ بادہ محبت میرے کا پیمانہ ہی اسمین سو میرے
کسی کا نہین ٹھکانا ہی **نظم** دل ہی مینائے مئ عشق خدا + شوق و کیفیت و اذواق بھرا + دیکھہ اسمین گذر خطرۂ غیر + کہین پڑ جائے نہ ای عالی سیر +
صاف رکھہ اسکو کدورات سے تو + تاکہ ہو مست اسکے ظہورات سے تو + داؤد علی نبینا و علیہ السلام پر وحی آئی کہ واسطے میرے گھر پاک کر کہ نظر عظمت میری کی
وہان پڑے داؤد نے کہا کونسا گھر صاف کرون **بیت** کدام خانہ ہی جسمین کہ جلوہ گر ہو تو + کدام آئینہ ہی جسمین تو دکھاوے رو + فرمایا دل بندۂ مومن
ہی داؤد علیہ السلام نے کہا کہ اسکو کیونکر پاک کرون فرمایا کہ آتش عشق اسمین لگا تو کہ جو غیر میرے ہی سب جل جاوے **نظم** آتش عشق خدا دل مین لگا +
ماسوا اسکے جو کچھہ ہی سب جلا + غیر کا باقی نہ رکھہ نام و نشان + بلکہ خود بھی رہ نہ رافت درمیان + بیخودانہ وہانکا جانا ہی سو جا + با خدا ہو با خدا ہو با خدا +
حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ تیار کیا وحی ہوئی کہ لوگونکو واسطے زیارت کے پکار انھون نے کہا کہ میری آواز کہان تک پہنچیگی خطاب آیا
کہ آواز کرنا تجھہ سے ہی اور پہنچانا ہم سے پس ابراہیم علیہ السلام نے وہین سے تا کوہ ابو قبیس پر چڑھکر ندا کی کہ ای لوگو اللہ تعالی نے حج خانہ اپنے کا تم پر
فرض کیا اور تمکو بلاتا ہی قبول کرو حق سبحانہ نے آواز اونکی تمام ذرات و ذریات کو پہنچا دی جسکا حج کرنا علم الٰہی مین تھا اُسنے لبیک اللہم لبیک کہا سو
وہ قصہ یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ اور پکار دے ای ابراہیم درمیان لوگون کے ساتھ حج خانہ کعبہ کے عین المعانی مین ہی
کہ یہہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ خبر دے لوگون کو وجوب حج سے يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ آوینگے تیرے پاس
پیادے اور اوپر ہر ایک اونٹ دُبلے کے کہ مارے دُبلاہٹ کے بڑی کوشش سے آوینگے وہ اونٹ ہر ایک راہ دور سے یعنے تو دعوت کر کہ لوگ سوار
اور پیادہ حج کو آوینگے لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ تو کہ حاضر ہون واسطے فایدون اپنے کے وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ اور یاد کرین نام
اللہ کا یعنے لبیک کہین بیچ کئی دن معلوم کے کہ عشرۂ ذی الحجہ ہی یا نام اللہ کا لین ایام نحر اور تشریق مین عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اوپر
اس ذبیحہ کے کہ دیا ہی ہمنے انکو چارپایون پالے ہوؤن سے کہ اونٹ اور گائی اور گوسفند ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ بنام خدا کرین کافر بتون کے نام
پر کرتے تھے اور اوسکا گوشت نہین کھاتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو کہا کہ میرے نام پر ذبح کرو فَكُلُوْا مِنْهَا پس کھاؤ گوشت اسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین سے یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور قربانی تطوع مین واقع ہوا ہی کیونکہ قربانی کفارہ مین صاحب قربانی کو کھانا اسکا جایز نہین وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اُس قربانی مین سے بھوکے فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ پھر چاہیے کہ دور کرین میل اپنے کو عطف اسکا اوپر مذکروا کے ہی یعنے حج کو آوین اور اللہ کو یاد کرین پھر چاہیے کہ دور کرین میل اپنے اور ناخن ترشین لب اور بغلون کے بال لین یا قضا کرین حاجتین اپنی یا بجا لاوین مناسک حج کے وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور پوری کرین نذرین اپنی نیک وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ اور طواف زیارت کرین کہ کرنی ہی یا طواف وداع کرین ساتھ گھر قدیم کے کہ خانہ کعبہ ہی عبادت خانہ پہلا ہی ذَٰلِكَ یہہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج کے سے دین خدا ہی وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۔ اور جو کوئی تعظیم کرے احکامون کے اللہ کے کہ بے حرمتی اسکی روا نہین پس وہ بہتر ہی واسطے اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے جزا مین وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ اور حلال کیے گئے واسطے تمھارے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے حرام ہونا اسکا کہ مردار اور گوشت خوک وغیرہ ہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ پس بچتے رہو ناپاکی بتون کے سے یعنے بتون سے کہ عین پلید ہین اور بچتے رہو سخن دروغ سے کہ شریک خدا ٹھہرانا ہی یا گواہی جھوٹی دینا ہی یا وہ بات کہنا ہی کہ زبان سے نکلے دلمین نہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ اور اخلاص کہ خالص ہو واسطے اللہ کے یا توحید کرنیوالے ہو واسطے اللہ کے اور مایل طرف دین اُسکے کے کہ اسلام ہی نہ شریک لانیوالے ساتھ اسکے وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ پڑا آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا پس اچک لیجاتے ہین اوسکو جانور یا پرند مردار خوار زمین سے اور بوٹی بوٹی اسکی جدا کر دیتے ہین أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ یا پھینک دیتے ہین اسکو باد موضع بلند سے بیچ مکان دور کے کہ وہان نہ فریاد سننے والا ہو نہ پکڑنیوالا سمجھیے یعنے کہ یہہ تشبیہ ہی یعنے جو کوئی اوج ایمان سے پستی کفر مین گر پڑے ہوائے نفس اسکو پریشان اور پایمال کر دے یا باد وسوسہ شیطان اسکو وادی ضلالت مین ڈالے اور ہلاک کر دے حاصل کلام کا ہلاک ہونا مشرکو نکا ہی ذَٰلِكَ یہہ ہی بات کہ بتون کے پوجنے اور جھوٹھ بولنے سے اجتناب کرین وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیون خدا کی کو کہ مناسک حج ہین یا قربانیان ہین اور تعظیم قربانی کی یہہ ہی کہ فربہ ہو اور بے عیب اور بیش قیمت پس تعظیم کرنی اسکے پرہیزگاری دلون کے سے ہی یعنے یہہ فعل تقوی قلوب والونکے ہین اور تقوی دل ڈرنا موجب خشم خدا سے ہی لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ واسطے تمھارے بیچ جانورون کے فائدے ہین دودھ وہی کے اور پشم اور بال کے اور سواری اور لادنے کے ایک وقت مقرر تک کہ دم قربانی ہی پھر جگہہ ذبح ہونے انکے کی طرف گھر آزادگی کے ہی کہ کعبہ ہی جو غرق ہونے سے طوفان مین آزاد رہا یا خانہ بزرگوار کے ہی وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ اور واسطے ہر امت کے جو اہل دین پہلے تم سے گذرے ہین مقرر کی ہم نے طرح عبادت کی یا قربانی کی تو کہ یاد کرین وہ نام اللہ کا اوپر ذبح اسچیز کے کہ دی ہی ہمنے انکو چارپایون پالے ہوئے سے یعنے ہر قوم پر مقرر کیا تھا ہمنے کہ قربانی ہماری نام پر کرین فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا پس معبود تمھارا معبود ایک ہی پس واسطے اسی کے مطیع ہو اور قربانی مین شریک اسکے مت لاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ اور خوشخبری دے عاجزی کرنیوالون کو ساتھ بزرگی اس جہان کے یا بشارت دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والون کو ساتھ رحمت یزدان کے تملی دے کہا کہ بڑھ دے مشتاقون کو ساتھ سعادت لقا کے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ مترفحت افزا نہین اور وہ کیسے ہین الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وہ ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ نزدیک انکے ڈر جاتے ہین دل انکے ہیبت انوار جلال ربانی سے اور چاہتے ہین کہ اپنی جان کو پروانہ وار اس شعلۂ جمال پر جلا دین اور نگاہ طرف غیر اسکے کے نہ اٹھا دین اور کان بات سننے کو کیسکے سوا اسکے نہ لگا دین فرد دیکھنے سننے تیرے ہین فقط یہہ آنکھ کان + ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہیے وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ اور صبر کرنیوالون کو اوپر اسچیز کے کہ پہنچی ہی انکو تکلیف اور محنت سے وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ اور قایم رکھنے والون کو نماز کے کہ ادا کرتے ہین وقتون مین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ اور اسچیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین نیک جگہہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ اور اونٹ کہ واسطے قربانی کے چلاتے ہو کہا ہی ہمنے انکو یعنے ذبح انکے کو واسطے تمھارے نشانہائی دین خدا سے واسطے تمھارے بیچ انکے خوبی ہی اور نفع دین دنیا کا فائدہ

اسم اللہ علیہا صوافّ پس یاد کرو نام خدا کا اوپر ذبح انکے کے واسطے کہ پانوں باندھے ہوں یا پانوں پر کھڑے ہوں کہ شتر کو کھڑا کر کر ذبح کرنا سنت ہی اور بعضے بوقت نحر کے کہتے ہین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم منک ولیک فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر پس جب گر پڑین زمین پر کروٹین انکی اور جان نکل جاوے پس کھاؤ گوشت انکے مین سے یہہ کھانا مسنون ہی اور کھلاؤ فقیر بے سوال کو اور سوال کرنے والے کو یا قانع فقیر اس ملک کا ہی اور معتر پردیسی ہی کذلک سخرناھا لکم لعلکم تشکرون تب کہ بیان کی کیفیت تسخیر کے کی اسیطرح مسخر کیا ہمنے انکو باوجود قوت اور بڑے ڈیل کے واسطے تمہارے کہ کھولتے باندھتے ہو اور چڑھتے لادتے ہو تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اس نعمت پر لکھا ہی کہ اہل جاہلیت خون قربانی کا دیوار کعبہ پر ملتے تھے اور اسکو سبب تقرب بحق جانتے تھے زمان اسلام مین مومن بھی وہی کرنے لگے حق تعالی نے اس سے نہی کی اور فرمایا کہ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت قربانی کا کہ صدقہ دیتے ہو اور نہ لوہو انکے کہ دم ذبح ہوتے ہو ولیکن پہنچتی ہی محل قبول اسکے مین پرہیزگاری تمہاری کہ تعظیم امر الٰہی ہی اور تقرب بحق ہی ساتھہ قربانی پسندیدہ کے کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علی ما ھداکم جیسا کہ مذکور ہوا اسیطرح مسخر کیا چارپایون کو واسطے تمہارے تو کہ تم تکبیر کہو دم ذبح یا ترالی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو طرف نحر کرنے اضحیہ کے اور کیفیت تقرب کے ساتھہ انکے وبشر المحسنین اور بشارت دے نیکی کرنیوالون کو ساتھہ جنت کے یا قبول طاعت کے ان اللہ یدافع عن الذین امنوا تحقیق اللہ دفع کرتا ہی مشرکون کے غلبہ کو اور فتنہ انکے کو اور ظلم اور ایذائے کافرون کو اُن لوگون سے کہ ایمان لائے یعنے دوستون کو فتح دیتا ہی دشمنون پر ان اللہ لا یحب کل خوان کفور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی خیانت کرنیوالون کو کہ امانت دین مین خاین ہی ناشکر اوپر نعمت اسکے کہ محض انعام سے انعام انکو دیتا ہی اور وہ بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اسباب نزول مین ہی کہ کفار مکہ کے مسلمانون کو ایذا دیتے تھے اور وہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی انکے قتل کا امر نہین ہوا مجھکو جب ہجرت طرف مدینہ کے واقع ہوئی حکم قتل کا اترا اور پہلے آیت اس حق مین یہہ آئی کہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا اذن دیا گیا جنگ کا واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کیے جاتے ہین یعنے کافر اسے مقاتلہ کرتے ہین اور بکسر تا بھی قرات ہی یعنے ان لوگون کو کہ جاہین لڑنا کافرون سے بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین اور جفائین ہاتھہ سے دشمنون کے کمینچین ہین وان اللہ علی نصرھم لقدیر وہ اللہ قادر ہی اوپر مدد کرنے انکے کہ وہ مظلومون ہین الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ وہ صحابہ پیغمبر ہین البتہ قادر ہی وہ اصحاب کہ نکالے گئے گھرون اپنے سے کہ کچھ نہ رکھتے تھے ناحق یعنے حقیقت مین کچھہ انسے ایسی خطا نہین ہوئی تھی کہ اخراج کے باعث ٹھہراتے مگر یہہ کہ کہا انھون نے پروردگار ہمارا اللہ ہی اور اسکی یکتائی کا اقرار کیا ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگون کو بعضون سے یعنے غلبہ مومنون کا اوپر کافرون کے البتہ ڈھا دیے جاتے بسبب غلبہ کافرون کے اہل ملل پر بدر کے دن خلوت خانے درویشون کے اور عبادت خانے نصاری کے جنھین کلیسا کہتے ہین اور عبادت خانے یہود کے جنھین کنشت کہتے ہین ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا اور مسجدین مسلمانون کی کہ ہمیشہ ذکر کیا جاتا ہی بیچ انکے نام اللہ کا بہت ولینصرن اللہ من ینصرہ اور البتہ مدد دیگا اللہ اسکو کہ مدد دیتا ہی دین اسکے کو ان اللہ لقوی عزیز تحقیق اللہ زور آور ہی مدد دینے مین مسلمانون کے غالب ہی سب پر جسکو چاہے غلبہ دے اس آیہ مین حق تعالی نے وعدہ نصرت دیا مومنون مظلومون کو اور وہ پورا کیا اور پھر اذن دیے کیونکر قتال کے صفت مین فرماتا ہی کہ الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وہ لوگ ہین کہ سات رحمت اپنے کے اگر قدرت دین ہم انکو بیچ زمین کے قایم رکھین نماز کو واسطے تعظیم ہمارے کے اور دین زکوۃ کو واسطے دفع احتیاج بندون ہمارے کے اور حکم کرین ساتھہ بھلائی کے یعنے ساتھہ اسبات کے جو شرع اور عرف مین اچھے ہو اور منع کرین نامعقول سے یعنے اس چیز سے کہ اہل علم اور عقل کے نزدیک برے ہو ولله عاقبة الامور اور واسطے اللہ کے ہی آخر سب کامونکا قطعہ کوئی دنیا مین دولت چاہتا ہی + کوئی عقبی مین جنت چاہتا ہی + ولے ہونا وہی عاقبت کار + میرمولا جو رافت چاہتا ہی +

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ اور اگر جھٹلاویں تجھ کو مشرکان قریش غم مت کھا کہ تکذیب قوم مخصوص ساتھ تیرے نہیں پس تحقیق جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح کے نے نوح کو اور گروہ عاد نے ہود کو اور قوم ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو اور قوم لوط نے لوط کو اور رہنے والے مدین کے نے شعیب کو علیہم السلام وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ اور جھٹلایا گیا موسیٰ پس ڈھیل دی میں نے واسطے کافروں کے یہاں تک کہ اجلیں انکی آئیں پھر پکڑا میں نے انکو ساتھ عذاب طوفان کے اور آندھی کے اور آواز تند کے اور مچھروں کے اور زمین میں دھسانے کے اور شکلیں بدل ڈالنے کے اور پتھر برسانے کے اور پہنچنے ابر سیاہ شکل سائبان کے اوڑھانے عمارت کے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ پس کیونکر ہوا انکار میرا اور پرانکے یعنے انکا رکیا میں نے اوپر کام انکے کے اور نعمت کو بدل ڈالا میں نے ساتھ محنت کے اور زندگی ساتھ ہلاکت کے اور عمارت کو ساتھ خرابی کے استفہام یہاں واسطے تقریر کے ہی سمجھ لیجئے کہ کذب موسیٰ بصیغہ مجہول بخلاف عبارت سابق لائے اسواسطے کہ تکذیب اور پیغمبرون کی انکے قوم نے کی اور انکی تکذیب انکے قوم سے کہ بنی اسرائیل تھے واقع نہیں ہوئی بلکہ قوم فرعون سے واقع ہوئی فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ پس بہت بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے اہل انکے کو اور حال آنکہ وہ ظالم تھے یعنے اہل اسکے مشرک تھے پس وہ بستی گری ہوئی ہے اوپر چھتون اپنے کے کہ پہلے چھتین گری ہین پھر دیوارین اور بہت کنوئے ناکارہ پڑے ہوئے ہین اور محل بلند کئے ہوئے بیکاری ہین کہ رہنے والون سے خالی کردئے ہمنے اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ وہ کنوان پہاڑ کی جڑ مین تھا موضع حضرموت مین اور قلعہ پہاڑ کے اوپر لباب مین ہی کہ بانی اسکا پسر عاد ثانی تھا منذر نام اور اصح یہہ ہی کہ بعد ہلاک قوم ثمود کے صالح علیہ السلام چار ہزار مسلمانون سے دیار یمن مین آئے حضرموت مین آکر انکا وصال ہوا لوگون نے جلاس بن سویہ کو امیر کیا اور سنحاریب بن سواوہ کو وزیر بیر معطلہ کے پہاڑ پر وہ رہے وہان قلعہ بنایا بعد مدت اولاد انکی نے بت پرستی اختیار کی دین آبا سے پھر گئے حنظلہ بن صفوان کو کہ پیغمبر ہوکر آئے تھے قتل کیا اللہ تعالیٰ نے انکو ہلاک کیا کنوان انکا معطل رہ گیا اور قلعہ انکا کہ قصر مشید ہی خالی رہگیا تیسیر مین ہی کہ بادشاہ کافر وزیر مسلمان پر غصہ ہوا اور چاہا کہ قتل کرے وزیر چار ہزار اہل ایمان سے بھاگ کر نیچے پہاڑ حضرموت کے کہ جائے خوشی تھی آاُترا وہان بہتیرے کنوے کھودتے تھے پانی شیریں نہیں نکلتا تھا ایک رجل غیب نے آکر مکان بتادیا وہان جو کھودا آب شیریں صاف نکلا اس کنوئے کو تیار کیا اور اینٹین چاندی اور سونے کے لگائین وہان عبادت خدا مین مشغول رہنے لگے مدت کے بعد شیطان عجوزہ صالحہ کی شکل بنکر آیا اور عورتون کو دلالت کی کہ غیبت مین شوہرون کے شغل سخی کرین پھر مرد بزرگ کی شکل بن کر آیا اور مردون کو وقت دوری عورات سے بہایم کی طرح آنے کی ترغیب دی جب یہہ دو کام بُرے وہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر ساتھ پیغمبری کے بھیجا وہ ایمان نہ لائے پانی اس کنوے کا سوکھہ گیا کہنے لگے ہم ایمان لاوینگے پانی پھر جاری ہوگیا پھر ایمان نہ لائے تعقتالی نے فرمایا کہ بعد سات برس سات دن سات ساعت کے عذاب اپنا بھیجینگے ہم انھون نے قصر مشید زر اور نقرہ کا یواقیت وجواہر سے مرصع بنایا جب وہ مدت پوری ہوئی اس قلعہ مین در بند کر بیٹھے گئے جبریل نے آکر انکو قلعہ سمیت زمین مین دھسا دیا انکار کیا ہی وہان سیاہ اور بدبو وہان سے نکلتی ہی اور اس نواحی مین نالہ اُن ہلاک ہونکا سنا جاتا ہی اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ کیا پس نہیں سیر کی قوم تیرے نے بیچ زمین یمن اور شام کے تاکہ نشانیان عذاب ہمارے منکرون کے مقام پر دیکھتے اور عبرت پکڑتے پس ہوتے واسطے انکے دل کہ سمجھتے ساتھ اسکے اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا کان کہ سنتے ساتھ اسکے جزا پہلے امتون کی اور قصے انکے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ پس تحقیق نہین قصہ یہہ ہی کہ نہین اندھے ہوجاتین آنکھین اور لیکن اندھے ہوجاتے ہین دل وہ جو بیچ سینون کے ہین یعنے دل کے آنکھین انکے احوال گذرے ہونکا دیکھنے سے بند ہین اسواسطے عبرت نہین پکڑتے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اور جلدی مانگتے ہین تجھسے کفار مکہ جیسے نضر بن حارث وغیرہ عذاب یعنے شتاب کرتے ہین نزول عذاب موعود مین اور ہرگز خلاف کریگا اللہ وعدے اپنے کو جو نزول عذاب انکے مین فرمایا ہی وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اور تحقیق ایکدن نزدیک پروردگار تیرے کے مانند ہزار برس کے ہی اُن دنون سے کہ گنتے ہو تم کیونکہ حکم زمانے کا اسپر جاری

نہین پس وجود عدم اور قلت اور کثرت نزدیک اسکے یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجدے اور جلد مانگنے مین زمانہ عذاب کے کچھ اثر مترتب نہین فرد جب تلک آئے نہ ہر کام کا وقت + لاکھہ کوشش کرو بیفائدہ ہی وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا اور بہت بستیان ہین کہ ڈھیل دی ہمنے یعنے اہل انکے کو ساتھہ تاخیر عذاب کے اور حال آنکہ وہ قریہ یعنے اہل اُسکے ظلم کرنیوالے تھے اور مہلت اسواسطے دی کہ توبہ کرین پھر پکڑا ہمنے انکو جب انھون نے توبہ نہ کی ساتھہ عذاب سخت کے دنیا مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ اور طرف میرے ہی پھرنا آخرت مین اور وہان بھی جزا یاوینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ کہہ ای لوگو سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمھارے ڈرانے والا ہون ظاہر فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے جن چیزون پر کہ ایمان لانا فرض ہی اور عمل کئے اچھے واسطے انکے بخشش ہی پچھلے گناہون کی اور رزق عمدہ ہی حرمت کا حال مین یعنے روزی بے رنج ومنت ہی یا آخرت مین جنت ہی وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور جن لوگون نے سعی کی بیچ جھٹلانے آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہی در انحال کہ عاجز کرنیوالے ہین ہمکو اپنے گمان مین یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے لکھا ہی کہ سورہ نجم جب نازل ہوئی حضرت نے مسجد حرام مین صحابہ کے اوپر پڑھی تھی اور درمیان آیتون کے توقف کرتے تھے تا لوگ یاد کرلین اور وہان مجمع قریش کا تھا شیطان نے وقت پاکر حالت وقفہ مین بعد تلاوت افرایتم اللات والعزی ومنوٰۃ الثالثۃ الاخریٰ کے مشرکون کے کان مین یہہ الفاظ ڈال دئے کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترجیٰ یعنے یہہ بزرگان قوم ہین یا مرغان بلند پرواز ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید رکھی گئی ہی کفار نے سنکر سمجھا کہ حضرت نے یہہ الفاظ پڑھے اور ہمارے بتون کی تعریف کی خوش ہوئے اور آخر سورت مین جب حضرت نے مومنون سمیت سجدہ کیا وہ بھی سجدہ مین گئے جبرئیل علیہ السلام نے اگر یہہ احوال حضرت سے کہا آپ کا دل بہت اندوہناک ہوا حق تعالیٰ نے واسطے تسلی حضرت کے یہہ آیت اتاری کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھہ سے کوئی رسول اور نہ نبی سمجھہ لیجیے کہ فرق درمیان رسول اور نبی کے یہہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی تابع اسکے جیسے لوط کہ بشریعت ابراہیم دعوت کرتے تھے یا رسول دعوت کرنیوالا اوپر شریعت خاص کے ہی اور نبی عام ہی اسپر اور غیر اسکے پر کہ شرع سابق ہی پس نبی عام ہی رسول سے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جو صاحب معجزات اور کتاب ہو اور نبی غیر رسول وہ ہی کہ کتاب اُسپر نہ اُتری ہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی کہ فرشتہ اسپر وحی لاوے اور نبی وہ ہی کہ آواز سنے یا حکم ہو یا خواب دیکھے بہرتقدیر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کسی نبی اور رسول کو نہین بھیجا ہمنے إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ مگر جسوقت تلاوت کرتا تھا ذالدنیا تھا شیطان بیچ تلاوت اسکے کے جو چاہتا تھا جیسے ہمارے پیغمبر کے تلاوت کے وقت شیطان کہ ابیض اسے کہتے ہین کلمات ملادیے اور بعضون کو گمان ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ پس موقوف کردیتا ہی اللہ جو ڈال دیتا ہی شیطان کلمات کفر سے پھر محکم کرتا ہی اللہ آیتون اپنی کو جو پیغمبر پڑھتا ہی وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی احوال لوگون کے حکم کرنیوالا ہی اُنپر ساتھہ حق کے اور ڈال دیتا ہی شیطان وقت تلاوت انبیا کے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ تو کہ کردیوے اللہ اس چیز کو کہ ڈالتا ہی شیطان آزمایش واسطے ان لوگون کے کہ بیچ دلون انکے بیماری شک اور تردد کی ہی یعنے منافق اور واسطے ان لوگون کے کہ سخت ہین دل انکے یعنے کافر مراد یہہ ہی کہ منافق اور مشرک القای شیطانی سے شک اور حیرت مین پڑین وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ اور تحقیق ظالم یعنے یہہ دونون گروہ منافق اور مشرک البتہ بیچ خلاف دور دراز کے ہین سمجھہ لیجیے کہ وضع مظہر مضمر مین واسطے اظہار ظلم انکے کی ہی وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم یہہ کہ قرآن سچ ہی نازل پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطان کو اسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین پس ایمان لاوین ساتھہ اُسکے پس نرم ہون واسطے قرآن کے دل اُنکے اور احکام اسکے قبول کرین وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اور تحقیق اللہ البتہ راہ دکھانیوالا ہی ان لوگون کو کہ ایمان لائے طرف راہ سیدھی کے یعنے مسلمانون کو جو مشکل پڑتی ہی اللہ تعالیٰ انکو ایسی راہ دکھا دیتا ہی کہ جلد مقصود کو پہنچین وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیچ شک کے قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطانی سے کیونکہ کفار کہتے تھے کہ کیا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تعریف سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمارے بتونکے پشیمان ہوا پس یہہ ہمیشہ تک مین رہینگے حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ یہان تک کہ آوے اُنکے پاس قیامت ناگہان یا موت کہ قیامت صغریٰ ہے یا نشانیان قیامت کی یا آوے اُنکے پاس عذاب اُسدن کا کہ نسل اُنکی کھووے مانند روز بدر کے یا روز عقیم روز قیامت ہی کہ اُسکے بعد اور دن نہین اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ بادشاہی اُسدن واسطے اللہ کے ہی بغیر دعوی اور جھگڑے غیر کے نظم دعوی شاہی ہے سلطانون کو آج ✦ کل نہ ہوویگا کسیکا تخت وتاج ✦ جز خدا کے کوئی ہووے گا نہ شاہ ✦ ہوگی اسکے ہی طرف سب کی پناہ ✦ عاجز و بیمار اور خوار و ذلیل ✦ ہونگے سب شایان بدرگاہ جلیل ✦ بے حکومت ہونگے حکام جہان ✦ ایک رہیگا حکم اللہ ہی وہان ✦ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا اکیلا بے شرکت غیر درمیان سب بندونکے مومن ہون یا کافر فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیٹھتے بہشتونکے ہین کہ باناز و نعمت اور بے رنج و زحمت ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹایا ہماری آیتون کو پس یہہ لوگ واسطے انکے ہی عذاب ذلیل کرنیوالا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا اور جن لوگون نے وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے اور واسطے طلب رضا اُسکی کے پھر مارے گئے جہاد کفار مین یا مر گئے بن شہادت کے البتہ رزق دیویگا انکو اللہ رزق اچھا کہ نعمتین بہشت کی ہین نظم نہ انکی طلب مین تعب ہوگا کچھ ✦ نہ کھانے مین زاید کرب ہوگا کچھ ✦ نہ خوف تلف ہوگا فی القطاع ✦ مہیا رہینگے بدون وداع ✦ لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو جاتے ہین جو ہم مین سے شہید ہوتے ہین وہ اختصاص بعطیات الٰہیہ پاتے ہین ہم باقی رہونگا کیا حال ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سب نیت جہاد مین متفق ہو سب کو ہم رزق حسن دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہی بہتر رزق دینے والون کا کہ بے حساب دیتا ہی لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کریگا انکو اس جگہہ کہ پسند کرین اسکو یعنے فرشتون کو اُنکے استقبال کو بھیجیگا اور وہ بتعظیم تمام بہشت مین لینگے اور دیگا وہ جو نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا اور نہ خیال گذرا دل مین کسی بشر کے وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ جاننے والا ہی اُنکا اور دشمنون اُنکے کا تحمل والا ہی بیچ عذاب دینے دشمنون کے شتابی نہین کرتا بیان مین ہی کہ ایک گروہ مشرکون نے آخر ماہ محرم کو جانا کہ مسلمانون سے قتال کرین اہل اسلام قتال سے ماہ حرام مین بچ کر کہنے لگے کہ صبر کرو اتنا کہ محرم نکل جاوے کافرون نے نہ مانا آخر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فتح پائی اس آیت مین وہ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہی ذٰلِكَ یہہ ہی حکم اللہ کا کہ مذکور ہوا مسلمان اور کافر کے حق مین وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ اور جو کوئی بدلا لیوے اور عقوبت کرے یعنے مشرکون سے لڑے برابر اسکے کہ زیادتی کی گئی تھی اوپر اسکے ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ پھر تعدی اور ستم کیا جاوے اوپر اُسکے البتہ مدد دیگا اسکو اللہ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہی بدلا لینے والے کو سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین تنبیہ ہی اسپر کہ معاف کرنا بہتر ہی بدلا لینے سے ولمن صبر وغفران ذٰلك لمن عزم الامور صاحب موضح نے کہا ہی کہ حکم اس آیت کا بیان مین زخمون کے ہی یعنے جو کوئی زخمی ہو اور بدلا لے اپنے زخمون کا برابر اسکے کہ زخم دیا گیا تھا پھر ستم کیا جاوے اوپر اسکے یعنے وہ زخم دینے والا پہلا اور اسکو زخم دے البتہ اللہ یاری دیگا اسکو ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ یہہ مدد دینا مظلوم کو بسبب اسکے ہی کہ اللہ قادر ہی جسکو چاہے غالب کرے داخل کرتا ہی رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کے وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ اور بسبب اسکے ہی کہ اللہ سننے والا ہی قول ظالم کا دیکھنے والا ہی حال مظلوم کا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہہ جو صنعت اللہ کی ساتھہ کمال قدرت کے بیان ہوئی ببب اسکے ہی کہ اللہ وہی ہی ثابت اپنی ذات مین واجب الوجود وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ اور بسبب اسکے ہی کہ جو کچھہ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین کافر سوا اسکے وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات مین اور تدعون سالمہ فوقانیہ کے بھی قرات ہی یعنے جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے وہ باطل ہی سمجھہ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ موجود بذات خود ہی اور ماسوا اسکے موجود سالمہ اسکے ہین پس اپنے نفس مین باطل ہین اور باطل وہی ہی جو موجود نہو اب یہ واسطے فسر صلی اللہ علیہ وسلم نے قول لبید کو سچا کہا ہی کہ یہہ ہی الا کل شیئ ماخلا اللہ باطل نظم اول و آخر وہی ہی رافتاء کوئی دو جگ مین نہین اسکے سوا ✦ ہی وہی ظاہر وہی باطن مین ہی ✦ وہ نہین کہنین بتا اور کہنین ہی ✦ سب وہی ہی اور کومت دیکھہ تو ✦ کل شیئ ماخلا اللہ باطل ✦ ماسوا فانی وہ ہی باقی قدیم ✦

کل شیٔ ہالک الا الرحیم ۞ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ اور بسبب اسکے کہ اللہ وہی ہی برترسب اشیاسے بزرگترشریک اور ہمتاسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّۃً کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا یہہ استفہام تقریری ہی یعنے جانا ہی تونے کہ اللہ نے اتارا جانب آسمان سے پانی پس ہوگئی زمین سبز ساتھہ روئیدگی کے بعد خشکی کے اور پژمردگی کے سمجھہ لیجیے کہ تصبح صیغہ ماضی مضارع مقام ماضی مین لائے اسواسطے کہ ایرادماضی بلفظ مضارع افادہ بقاء مطر کرتاہی مدت دراز تک یعنے ہمیشہ ہی زمین بسبب اس پانی کے سبز اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ تحقیق اللہ باریک بین ہی یا لطف کرنیوالا ہی بندونپر ساتھہ اُگانے گیاہ کے تو کہ انکو روزی دی ساتھہ اسکے دانا ہی ساتھہ احوال رزق اور مرزوق کے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جوکچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جوکچھہ بیچ زمین کے ہی خالق اور مالک سب کا وہی ہی وَاِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۞ اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہی بے پروا اپنی ذات مین سب اشیا سے تعریف کیا گیا اور سزاوار تعریف کے ذات اور صفات اپنے مین اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ کیا نہین دیکھا تونے یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جوکچھہ بیچ زمین کے ہی حیوانات وغیرہ سے یعنے وہ چیزین جو فایدہ دین انسان کو وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ اور مسخر کیا کشتیون کو کہ چلتے ہین بیچ دریا کے ساتھہ حکم اسکے کے وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور تھام رکھتاہی اللہ آسمان کو اس سے کہ گرپڑے اوپر زمین کے مگر ساتھہ حکم اسکے کے یعنے جب وہ گرنا اسکا چاہیگا گرپڑیگا اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ ساتھہ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا مہربان ہی کہ کھولتا ہی ابواب منافع اور بندکرتاہی دروازے ضرر کے وَہُوَ الَّذِیْ اَحْیَاکُمْ اور وہ وہ ہی جسنے زندہ کیا تمکو نطفہ مردہ سے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر زندہ کریگا قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ ناشکر ہی کہ باوجود ان نعمتون کے عبادت منعم کی ترک کرتاہی لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ہُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ واسطے ہر ایک امت کے امتون مین سے کیا ہی ہمنے دین اور شرع کہ امر ہمارے بسے وہ قبول کرتے اس دین کو ہین پس چاہیئے کہ نہ جھگڑین سب دینون والے تجھہ سے بیچ امر دین کے کیونکہ اس دین مین کوئی بات لایق ردوبدل کرنیکی نہین **بیت** لمعۂ دین تیرا فارق ہی جو ہر کوکب پر ۞ نور خورشید کے مانند ہی روشن سب پر ۞ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اور پکار لوگون کو طرف توحید اور عبادت رب اپنے کے اِنَّکَ لَعَلٰی ہُدًی مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدھی کے ہی وَاِنْ جَادَلُوْکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اگر جھگڑین تجھہ سے بعد ظاہر ہونے حق کے پس کہہ اللہ خوب جانتاہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عناد اور جدال سے اور اسکی جزا تمکو دیگا زاد المسیر مین ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ اللہ حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنو اور کافرو دن قیامت کے بیچ ہیچ چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین مین اور حکم یہہ کریگا کہ مومنون کو درجات ثواب دیگا اور کافرونکو درکات عذاب مین ڈالیگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانتا تو یعنے جانتاہی یہہ کہ اللہ جانتاہی جوکچھہ بیچ آسمان کے اور زمین کے ہی اور اوس سے کوئی چیز بھی نہین اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ تحقیق یہہ جو آسمان و زمین مین ہی لکھاہی بیچ لوح محفوظ کے اور وہ اسکے پاس ہی اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ تحقیق یہہ جاننا سب چیزونکا اوپر اللہ کے آسان ہی کیونکہ تعلق علم کا اسکے سب معلومات پر یکسان ہی وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَہُمْ بِہٖ عِلْمٌ اور عبادت کرتے ہین کفار مکہ کے سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین اتاری ساتھہ عبادت اسکے کے کوئی دلیل اور عبادت کرتے ہین اس چیز کی کہ نہین واسطے انکے ساتھہ اس چیز کے علم یعنے علم اور دلیل نہین رکھتے بلکہ محض جہل اور تقلید سے عبادت کرتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ اور نہین واسطے ظالمون کے یعنے مشرکون کے مدد دینے والے کہ عذاب انکا دفع کرین وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمُنْکَرَ اور جسوقت کہ پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین ہماری یعنے قرآن در آنحال کہ روشن ہین پہچانتاہی تو بیچ منہون ان لوگون کے جو کافر ہوئے انکار یکادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْہِمْ اٰیَاتِنَا قریب ہین کہ حملہ کرین مارنے کو ساتھہ ان لوگون کے کہ پڑھتے ہین اوپر انکے آیتین ہماری قُلْ اَفَاُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکُمْ کہہ کیا خبر کرون مین تمکو ساتھہ بدتر کے اس سے کہ تم قرآن خوانون کے ساتھہ کیا چاہتے ہو اَلنَّارُ آگ ہی دوزخ کی کہ سخت ترہی تمہارے غصہ سے وَعَدَہَا اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

وعدہ کیا ہی اس آگ کا اللہ نے اُن لوگون کو کہ کافر ہوئے اور وعدہ یہہ کہا نکو اُس آگ مین ڈالے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بُری جگہہ پہنچانے کی ہی آتش دوزخ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو بیان کی گئی ہی مثال عبادت اصنام کی کہ کفار کرتے ہین سورۂ عنکبوت مین کہ مثل الذين اتخذوا من دون الله اولیا کمثل العنکبوت اتخذت بیتا ہی فَاسْتَمِعُوا لَهُ پس سنو اسکو گوش ہوش سے اور سوچو إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ تحقیق جن بتون کو کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے وہ تین سو ساٹھ بت تھے کہ گرد کعبہ شریف کے رکھے تھے ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی اور اگرچہ اکٹھے ہون واسطے پیدا کرنے اسکے کے وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ اور اگر چھین لے اُنسے مکھی کچھہ عطر اور شہد سے کہ اُنپر ملا ہی نہین چھڑا سکینگے اسکو مکھی سے لکھا ہی کہ کافر بتون کو طیب اور شہد لپیٹ دیتے تھے اور دروازے تجنانے کے بند کر دیتے تھے مکھیان ڈراڑون مین سے جاکر چاٹ جاتی تھین پھر جو در کھولکر دیکھتے تھے صاف خوش ہوتے تھے کہ ہمارے معبودون نے کہا لیا حق تعالیٰ نے ضعف اور عجز بتون کا بیان کیا کہ نہ وہ مکھی پیدا کرسکتے ہین باوجود اس جثہ قصیر کے اور نہ اپنے سے اسکو دفع کرسکتے ہین ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ بوا ہی مانگنے والا یعنے بت کہ مکھیون سے نہین لے سکتا اور مانگا گیا یعنے مکھی کہ نہین دے سکتے یا عاجز ہی پوجنے والا کہ شرک ہی اور پوجا گیا کہ بت ہی لکھا ہی کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے سابقہ گروہ یہود کے کہا خدا نے عالم کو چھہ دن مین پیدا کیا پھر تھک کر روز شنبہ تکیہ لگا لیا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ نہ قدر جانی اللہ کی یہود نے حق قدر اسکے کی اور نہ تعظیم کی حق تعظیم اسکی کی کہ رنج اور تھکنے کی اسکے طرف نسبت کی اور ایک قول ہی کہ یہہ آیت مشرکون کے شان مین ہی یعنے نہ جانا مشرکون نے اللہ کو حق جاننے اسکیکا کہ اسکا شریک ٹھہرایا اور پتھرون کو معبود بنایا محقق کہتے ہین کہ جیسے اہل شرک نے حق پہچاننے کا اسکے نہین پہچانا ایسے ہی اہل علم نے بھی کہ نہین جانا شیخ ابوبکر واسطی نے کہا کہ لا یعرف حق قدرہ الا ہو بیت شنا ور کیا ہو بندہ لجہ عرفان مولا کا + کہ عارف تر یہان خود متعرف ہی ما عرفنا کا + مالتراب ورب الارباب إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ تحقیق اللہ البتہ توانا ہی اور پیدا کرنے اشیا کے غالب ہی سب چیز پر اَللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ اللہ پسند کرلیتا ہی فرشتون مین سے پیغام پہچانے والے کہ واسطے ہون درمیان اسکے اور پیغمبرون کے ساتھہ لانے وحی کے اور پسند کرلیتا ہی وہ آدمیون سے پیغمبر کہ خلق کو طرف اسکے دعوت کرین إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہی پیغمبر کا احکام پہچانا سنتا ہی امت کا رد اور قبول دعوت دیکھتا ہی يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہی جو کچھہ آگے آدمیون کے ہی علمون سے جو کے ہین اور جو کچھہ پیچھے انکے ہی کامون سے جو کرینگے وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو نماز مین پہلے قیام اور قعود تھا اس آیت سے رکوع اور سجدہ داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ نماز پڑھو تعبیر نماز کو ساتھہ رکوع اور سجود کے اسواسطے کیا کہ یہہ دونون رکن اعظم ہین اسمین اور اسیواسطے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اور امام شافعی اور امام احمد سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر حکم سجدہ کا ہی اور حدیث مین بھی آیا ہی کہ سورہ حج مین دو سجدے ہین جو کوئی نکرے دونون نہ پڑھے اسکو اور محی الدین ابن العربی رح نے اسکو سجدۃ الفلاح لکھا ہی اور فعل خیر کو کہ بعد اسکے مذکور ہی حمل کیا ہی اور جلدی کرنے اس سجدہ کے وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور عبادت کرو پروردگار اپنے کی اور کرو بھلائی یعنے وہ فعل جو شرع مین نیک ہی تو کہ تم خلاصی پاؤ یا مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ اور سخت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اسکیکا یا لڑو کفار سے اور باغیون سے کہ دشمنان ظاہر ہین اور جہاد کرو نفس اور ہوا اپنے سے کہ اعدائے باطن ہین جیسا کہ حق ہی جہاد اسکیکا رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر حدیث پیغمبر ہی صلی اللہ علیہ وسلم امام قشیری رح نے کہا کہ حق جہاد کا یہہ ہی کہ ایک پل مجاہدہ نفس سے باز نرہے کہ اس سے ایمن بیٹھے ہونا اور اسیر اغتماد بیٹھے کرنا کہ سخت تر دشمن ہی بیت نفس دشمن ہی تیرا ایک دم اس سے غافل رہ تو ای رافت نہ بس +

هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اسی نے کہ اللہ ہی برگزیدہ کیا تمکو واسطے نصرت دین اپنے کے اور نہین کی اوپر تمہارے بیچ دین کے کچھہ تنگی یعنے احکام دین کے تمپر سخت نہین فرمائے اور تکلیف جو تم سے نہ اٹھہ سکے ہین وے ضرورت کے وقت رخصت کی جیسے سفر مین ہو تو قصر

کرو نمازمین اور افطار کرو روزہ ایسے ہی رمضان مین افطار اور تیمم پس پیروی کرو ملۃ ابیکم ابراھیم دین باپ اپنے ابراہیم کے سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدرامت ہین اور ابراہیم علیہ السلام بدر آپکے ہین پس بدرسب امت کے ہوئے اسواسطے ملت ابیکم فرمایا واسطے تغلب کے کہ اکثر عرب اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے ھو سمکم المسلمین خدا ہی نے نام رکھا تمھارا مسلمان من قبل وفی ھذا پہلے قرآن سے پہلے کتابون مین اور پہلے قرآن کے ہی یا ابراہیم علیہ السلام نے نام رکھا تمھارا مسلمان اور پہلے اس زمانے کے بھی تمھین باسلام یاد کیا چنانچہ قرآن شریف مین ہی ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک پس اسکے دین کی پیروی کرو لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شھداء علی الناس تو کہ ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گواہ اوپر تمھارے دن قیامت کے ساتھ قبول دعوت اور متابعت دین ابراہیم کے اور ہو تم گواہ اوپر لوگون کے ساتھ پہنچانے انبیا کے دعوت حق کو فاقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ واعتصموا باللہ پس قایم رکھو نماز کو واسطے تعظیم امر خدا کے اور دو زکوۃ کو واسطے نفع خلق کبریا کے اور محکم پکڑو فضل خدا کو یعنے سب کامون مین اعتماد اسی پر رکھو اور مدد اسی سے مانگو یا محکم پکڑو کتاب خدا کو اور شان مصطفے کو کسی نے کہا کہ اعتصام بحبل اللہ امر عوام ہی اور باللہ کا رخواص قول بجا لانا اور امر نواہی کا دوسرا بھلانا ماسوا حضرت الٰہی کا ہی ھو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر وہی ہی دوست تمھارا پس بہتر دوست ہی اور بہتر مددگار یاری سے عیب چھپاتا ہی مددگاری سے گناہ بخشتا ہی بیت اس سے ہی جو چاہے چاہ ای غم اسیر ✦ وہ ہی نعم المولی اور نعم النصیر ✦ سورۃ مؤمنین مکی ہی اکیسواٹھارہ آیتین ہین ایکہزار آٹھسو تیس کلمے ہین چار ہزار آٹھسو دو حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حج کے یہہ ہی کہ آخر سورہ حج مین ہے جملہ لعلکم تفلحون مین مذکور رہا فی اور فلاح کا تھا اول اس سورت کے تیقن فلاح ارشاد کیا اور یہہ بھی تطبیق ہی کہ آخر سورت حج مین امر باقامت صلوۃ تھا اول اس سورہ مؤمنین کے بھی اقامت صلوۃ متضمن امتثال امر مذکور ہی اور یہہ بھی مناسبت ہی کہ خاتمہ اسکا بذکر مولای مہربان تھا آغاز اسکا بذکر فلاح بندگان ہوا کہ بنے ایسے خدا کے رستگار ہین اور فلاح اور نجاح کے سزاوار

| | |
|---|---|
| سورۃ المؤمنون مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم مائۃ وثمان عشرۃ ایۃ |

قد افلح المؤمنون تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے اور مقصود کو اپنے پہنچے الذین ھم فی صلوتھم خاشعون وہ جو پیچ نماز اپنی کے زاری کرنیوالے ہین نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے دلکو درگاہ باری مین حاضر کرکے لکھا ہی کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی نظر موضع سجود مین رکھنے لگے لباب مین ہی کہ نماز مین سجدہ گاہ پر نگاہ رکھے مگر کعبہ شریف مین اسکو دیکھے بعضے کہتے ہین کہ خشوع یہہ ہی کہ مصلی بجانے کہ چپ و راست اسکے کون ہی واسطی نے کہا ہی کہ خشوع ادائے صلوۃ ہی للہ فی اللہ بے ملاحظہ اعتراض اور عوارض کے بحر المحقایق مین ہی کہ خشوع ظاہر مین یہہ ہی کہ سر جھکا کر آنکھون کو ادھر اُدھر دیکھنے سے بچا کر دست راست چپ پر دہر کر قرات باآرزو سے حضور پڑھے اور خشوع باطن مین یہہ ہی کہ خطرے اور وسوسے دور کرکر متوجہ بحق ہو کہ بحر شہود مین ڈوب کر شملہ آثار ظہور انوار جمال و جلال مین گداختہ ہو جاوے بیت ڈوب جا بحر شہود یار مین ✦ پار پاتا ہی یہہ اس دربار مین ✦ والذین ھم عن اللغو معرضون اور وہ لوگ کہ بیفایدہ بات اور کام سے منہ پھیرنے والے ہین امام قشیری نے کہا ہی کہ چیز خدا کے واسطے ہو وہ خشوع ہی اور جو خدا سے باز رکھے وہ سہو ہی اور جس سے بندہ کو حظ ہو وہ لہو ہی اور جو یاد خدا سے نہ ہو وہ لغو ہی والذین ھم للزکوۃ فاعلون اور وہ لوگ کہ زکوۃ واجب کو ادا کرنے والے ہین یا صدقہ فطر کو یا اور صدقات تطوع کو والذین ھم لفروجھم حافظون اور وہ لوگ جو شرم گاہ اپنے کو حرام سے محافظت کرنیوالے ہین الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین ۞ مگر جورؤن اپنے کے جنکے کہ مالک ہوئے ہین ہاتھ انکے یعنے لونڈیان پس تحقیق وہ محافظت کرنیوالے شرمگاہون اپنے کے نہین ملامت کئے گئے فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون پس جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنے مباشرت کرے غیر جورؤن اور لونڈیون اپنے کے پس یہہ لوگ وہ ہی ہین حلال کی حد سے گذرنے والے طرف حرام کے یا کامل ہین ستمگاری مین اور ہاتھ سے ملنے والا بھی اسی گروہ سے ہی چنانچہ حسینی مین لکھا ہی والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون اور وہ لوگ جو واسطے امانتون اپنے کے یعنے

لوگون نے جو امانتین اُسپاس رکھوائے ہین یا اللہ تعالیٰ کی امانتین جو اسپر ہین جیسے نماز اور روزہ اور غسل جنابت اور عہدون اپنے کے کہ ساتھ خلق
اور حق کے باندھے ہین رعایت کرنیوالے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ جو اوپر نمازون اپنے کے محافظت کرنیوالے
ہین یعنے مداومت کرنیوالے ہین ساتھ شرایط اور آداب اسکے کے اور وقتون مین ادا کرتے ہین سمجھ لیجیے کہ ذکر نماز کا ابتدا اور انتہی ان اوصاف کے کہ
موجب فلاح مومنان ہین اشارہ ہی طرف تعظیم شان نماز کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ یہہ لوگ مسلمان جنمین یہہ چھ صفتین
ہین وہی ہین وارث جو ورثہ لیوینگے فردوس کہ بلند ترین درجات بہشت ہی لکھا ہی کہ منازل کفار بہشت مین ہین کہ اگر ایمان لاتے تو وہان جاتے
وہ انکو دکھاوینگے تاکہ حسرت انکی زیادہ ہو پھر داخل دوزخ کرینگے اور وہ مقام مومنون کو دینگے پس میراث کفار مسلمان لینگے هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وہ
مومن بیچ فردوس کے ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ مٹی سے یا
پیدا کیا آدمیون کو اوس مٹی سے جو باہر آئی گل آدم علیہ السلام سے ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرہ منی سے بیچ جگہ
مضبوط کے کہ رحم مادر ہی اور چہل روز اسکو سفید رکھا سمجھ لیجیے کہ اگر انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہین تو یہہ معنی ہین کہ کیا ہمنے نسل اسکی ایک قطرہ
منی سے اور جو سب آدمی مراد ہین تو ظاہر ہین ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا
پھر پیدا کیا ہمنے منی سفید کو لوہو سرخ جما ہوا چالیس دن پس پیدا کیا ہمنے لوہو جمے کو بوٹی گوشت کی بن ہڈی کے چالیس دن پس پیدا کیا ہمنے بوٹی کو ہڈیان بعد
تین چلون کے پس پہنا دیا ہمنے ہڈیون کو گوشت بعد رگ پٹھے درست کرنے کے ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو پیدایش اور شکم مادر مین یعنے
روح اسمین ڈال کر زندہ کر دیا پہلے مردہ تھا یا بعد نکلنے کے شکم مادر سے دانت اور بال دئے اور بڑہایا اور شیر خوارگی سے کھانے پر لگایا پھر غذائے
رنگارنگ سے تربیت فرمایا اور حد بلوغ کو پہنچا کر قلم تکلیف اسپر پھرایا اور جوانی اور بڑہاپے کو پہنچایا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پس بہت
برکت والا ہی خدا بہتر پیدا کرنے والون کا سمجھ لیجیے کہ حق تعالیٰ نے عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور آسمان اور ستارے اور زمین پیدا کئی اور اپنی
تعریف اسطرح کہین نہین کی جیسے بعد پیدا کرنے انسان کے فرمائے یہہ دلیل بزرگی اور بڑائی آدمی کی ہی **بیت** کوئی مثل انسان بنایا نہین + دلیل اسکی
ہی احسن الخالقین + بعضون نے لکھا ہی کہ اس آیت مین جو احوال خلقت بنی آدم کا اور ترقی اسکیکا ایک مقام سے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا جانا کہ جو
میرے بارگاہ مقدس کے لایق ہی تعریف ویسی نکر سکیگا خود نیابت اسکی کر کر ثنا اپنی ذات پاک کی آپ فرمائے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین **بیت**
بنایا ہمین جسنے من ماء و طین + بڑا ہی خدا احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ پھر تحقیق تم پیچھے اسکے کہ ذکر کیا ہمنے پیدایش تمھاریکا البتہ
مرجانیوالے ہو **بیت** جہان فانی مین یہان مستعار جینا ہی + اجل کا جام تمھین بالضرور پینا ہی + ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ پھر تحقیق تم
دن قیامت کے اٹھائے جاؤگے واسطے حساب اور جزا کے وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے اوپر تمھارے سات
طبقون کو آسمانون کے کہ راہ والے ہین فرشتے انمین آتے جاتے ہین وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِيْنَ اور نہین ہم اس مخلوق سے کہ آسمان مین ہی غافل
کہ مہمل چھوڑ دین بلکہ تا وقت معلوم خلل سے بچا دینگے یا نہین ہم سب مخلوق سے بیخبر خیر اور شر اور کفر اور شرک انکے سے آگاہ ہین ہم وَاَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنَّاهُ فِي الْاَرْضِ اور اتارا ہم نے آسمان کیطرف سے پانی ساتھ اندازے کے جسمین صلاح بندونکی سمجھی ہمنے پس رکھا اسکو
ہمنے بیچ زمین کے ابن عباسؓ سے تبیان مین منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے چشمہ بہشت سے پانچ نہرین بال جبرئیل علیہ السلام پر رکھ کر آسمان سے زمین پر
اتارین جیحون کہ نہر بلخ ہی اور فرات اور دجلہ کہ عراق مین ہین اور نیل کہ مصر مین ہی اور اونکو امانت پہاڑون مین رکھکر بقدر مصلحت واسطے نفع
خلق کے جاری کرتا ہی یہی معنی ہین کہ فرماتا ہی کہ پانی کو بیچ زمین کے رکھا ہمنے وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقَادِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر لیجانے
اسکے کے البتہ قادر ہین جیسے کہ اتارنے پر اسکے قادر تھے لکھا ہی کہ بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے زمین پر جبرئیل علیہ السلام آکر قرآن شریف کو اور
حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو اور تابوت سکینہ کو اور انہار خمسہ کو آسمان پر اٹھا لیجاوینگے پھر زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ
جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ پس نکالے ہمنے واسطے تمھارے بسبب اس پانی کے باغ کھجورون کے اور انگورون کے تخصیص ان دو میوون کی



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واسطے اختصاص اہل مدینہ کے ہی ساتھ کھجوروں کے اور اہل طایف کے ہی ساتھ انگوروں کے اور کھجور اور انگور زمین حجاز میں زیادہ تمام دیار عرب سے ہی لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے بیچ اُن باغوں کے میوے ہین بہت سو اکھجور اور انگور کے اور بعضے انمین سے کھاتے ہو یا معاش ضروری اُس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ اور پیدا کیا درخت واسطے تمہارے کہ نکلتا ہی پہاڑون سر جیون سے یا جبل موسی علیہ السلام سے کہ کہتے ہین پہلے درخت زیتون بعد طلہ فان کے وہین ہوا ہی کہ اگتا ہی ساتھ روغن کے اور سالن ہی واسطے کھانیوالون کے یعنے درخت زیتون کا جامع ہی جو پھل اسکا کچا ہوتا ہی اسکا تیل نکالکر کشتی مین لگاتے ہین اور جلاتے ہین اور جو پکتا ہی اسکو روٹی کے ساتھ کھاتے ہین وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے وہ چیز ہی جس سے عبرت پکڑو اور قدرت حق پر استدلال کرو نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا بلاتے ہین ہم تمکو بعضے اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہی یعنے دودھ خالص وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ اور واسطے تمہارے بیچ اسکے نفعے ہین بہت کہ بعضون پر سوار ہوتے ہو اور بعضون پر لادتے ہو اور بعضون کے بال اور پشم سے فائدے لیتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ اور اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے تری مین سوار کیے جاتے ہو یعنے وہ تمکو ایک مکان سے دوسرے مکان پر لیجاتے ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس کہا نوح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی معبود کہ مستحق عبادت کے ہو سوا اسکے أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے بیت ڈر و اور اسی کی پرستش کرو + پرستش مین اسکے جیوا اور مرو + فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ پس کہا سردارون نے وہ جو کافر ہوئے قوم اسکے سے عوام اور درویشون سے جب دیکھا کہ دعوت نوح علیہ السلام پر مایل ہین مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ نہین یہ شخص جو بلاتا ہی تمکو طرف توحید کے مگر آدمی مانند تمہارے کھانے پینے مین اور سب کامون مین چاہتا ہی یہہ کہ بڑائی کرے اوپر تمہارے اور تمہارا سردار بنے تمکو اپنا تابعدار کرے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً اور اگر چاہتا اللہ کہ رسول اوپر آدمیون کے بھیجے البتہ اتارتا فرشتے کہ پیغمبر ہوتے اور لوگون مین تمیز ہوتی مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ نہین سنا ہمنے اسکو کہ آدمی رسول خدا کے ہون طرف خلق کے بیچ باپون اپنے پہلون اپنے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات عناد سے کہتے تھے یا درمیان اور پس علی بنینا و علیہ السلام کے اور انکے مدت مدید گذری تھی اور انھون نے نہین سنا تھا کہ آدمی کوئی پیغمبر ہوا إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّى حِينٍ نہین نوح مگر ایک مرد کہ اسکو جنون ہی اگر دیوانہ نہ ہوتا جانتا کہ بشر لایق پیغمبری کے نہین ہوتا پس انتظار کرو ساتھ اسکے ایک مدت تک یعنے صبر کرو تھوڑے دنون مین مر جاویگا اس سے چھٹ جاؤگے یا جنون سے ہوش مین آجاویگا اور یہہ باتین چھوڑ دیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ کہا نوح علیہ السلام نے جب نا امید ہوئے ایمان اُنکے سے ای پروردگار میرے مدد دے مجھکو اور بدلا لے میرا اُنکے سبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھکو فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا پس وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہمارے کے کہ پکڑنے نہ دینگے ہم اور وحی ہمارے کی کہ اسکے بنانے مین تجھے کی ہی یا ساتھ حکم اور تعلیم ہمارے کے کہ تجھے سکھا دینگے بنانا اسکا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ پس جبوقت آوے حکم ہمارا اور سوار ہونیکا کشتی مین یا جبوقت آوے عذاب ہمارا اور جوش مارے تنور یعنے بی بی تیری روٹیان لگاتی ہو اور آگ مین سے پانی جوش ہو فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ پس بٹھالے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو دو یعنے نر اور مادہ تیسرے مین ہی کشتی مین مت بٹھا مگر انکو جو جنتے ہین بچہ یا دیتے ہین انڈا وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ اور بٹھالے گھر والون کو اپنے اور مومنون کو مگر اُس شخص کو کہ گذرا ہی اوپر اوسکے قول ازلی یعنے ہلاک اسکی لوح محفوظ مین لکھی ہی گھر والون مین سے تیرے سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے ایک بیٹا اور ایک زن نوح علیہ السلام کی ہی وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا اور مت کہہ مجھ سے بیچ مقدمے نجات ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین اوپر اپنے ساتھ شرک لانے کے إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ تحقیق وہ غرق کیے جاوینگے بے شک فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس جسوقت سوار ہو تو اور وہ جو کہ ساتھ تیرے ہی اور کشتی کے پس کہہ چڑھتے ہی سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے نجات دی ہمکو ظالم قوم کافرون کے سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اور کہہ وقت بیٹھنے کشتی کے ای پروردگار میرے اُتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو بہتر اُتارنیوالون کا ہی منازل مبارکہ مین سمجھ لیجئے کہ منزلا بضم میم اور فتح زا قرات حفص کی ہی کہ تحریر ہوئی اور یہ مصدر میمی ہی اور اورون کی قرات منزلا ہی بصیغۂ اسم ظرف یعنے اُتار مجھکو منزل یا برکت مین کہ سبب سلامت اور نجات مومنون کا ہی اور امراس دعا کا بعضے کہتے ہین کہ وقت خروج کشتی کے ہوا اور اشہر یہہ ہی کہ وقت دخول کے ہی تکملہ نے ابن عطاسے نقل کیا ہی کہ منزل مبارک وہ ہی جہان ہوا جس نقسانی اور وساوس شیطانی نہون اور آثار قرب ربانی وہان نازل ہون جس جگہہ پیانوار جمال بیشتر ہی برکت اس منزل کی تمام منازل سے فزون تر ہی **بیت** ہی عجب منزل مبارک وخوش ✦ جلوہ فرما جہان ہی وہ مہ وش ✦ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ تحقیق بیچ قصہ نوح علیہ السلام کے اور اس چیز کے جو ساتھہ قوم اسکے کے کی گئی البتہ نشانیان ہین عبرت والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۵ اور تحقیق ہین ہم البتہ آزمانیوالے بندون کے ساتھہ ان نشانیون کے تاکہ سچے اور جھوٹے ظاہر ہوجاوین یا ہین ہم امتحان کرنیوالے قوم نوح کے اور مبتلا کرنیوالے انکو بلائے عظیم مین ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد قوم نوح کے گروہ دوسرا کہ قوم عاد تھے یا ثمود فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ پس بھیجا ہمنے بیچ انکے پیغمبر انہین سے کہ ہود یا صالح علیہما السلام تھے اور کہا ہمنے زبان پیغمبر سے انکو یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی لایق عبادت کے سوا اسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے یعنے ڈرو عذاب سے اسکے اور غیر اسکے کی عبادت مت کرو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور کہا سردارون نے قوم اسکے سے جو کافر ہوے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات آخرت کی یعنے بعث اور حشر پر ایمان نہین لاتے تھے اور دولت دی تھی ہمنے انکو بیچ زندگانی دنیا کے اور لوگون کو کہ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ نہین یہہ مگر آدمی مثل تمہارے سب حالات بشریت مین کھاتا ہی اس چیز سے کہ کھاتے ہو تم اور پیتا ہی اس چیز سے کہ پیتے ہو تم اگر یہہ ہی ہوتا تمہاری صفتین نرکھتا بلکہ فرشتون کیطرح ہوتا نہ کھاتا نہ پیتا وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور اگر اطاعت کروگے تم او امر اور نواہی مین ایک آدمی مانند اپنے کی تحقیق تم اسوقت زیان پانیوالے ہوگے اپنے مثل کی پیروی کرتے ہو اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ کیا وعدہ دیتا ہی تمکو یہہ پیغمبر یہہ کہ تم جسوقت مرجاوگے اور کہنہ ہوجاوگے اور رہوگے تم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست اور رگ اور پی کے تحقیق تم نکالے جاوگے قبرون سے هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ دور ہی دور ہی جو کچھہ وعدہ دئے جاتے ہو تم بعث اور جزا سے یعنے ہرگز نہوگا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیٰوتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ نہین زندگانی مگر زندگی ہماری دنیا کی مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم کہ کوئی مرتا ہی ہم مین سے کوئی پیدا ہوتا ہی اور نہین ہم اُٹھاے جاوینگے بعد موت کے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ نہین ہود یا صالح علی نبینا وعلیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھہ لیا ہی اُسنے اوپر اللہ کے جھوٹھہ کہ کہتا ہی مین اللہ کا رسول ہون اور تم بعد موت کے اٹھوگے اور نہین ہم واسطے اُسکے ایمان لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا پیغمبر نے بعد سننے اس بات کے اور ناامید ہونے کے انکے ایمان سے ای پروردگار میرے مدد دے مجھکو کہ مین غالب ہون اور وہ مغلوب ہون ساتھہ عذاب کے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھہ کو قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ فرمایا حق تعالی نے تھوڑی دیر مین البتہ ہوجاوینگے کافر اور مکذب پشیمان جھٹانے سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً پس پکڑا انکو آواز تند جبرئیل نے یعنے چیخ ماری جبرئیل علیہ السلام نے اُنکے دل پھٹ گئے ساتھہ حکم قضا کے یا وعدۂ صادق کے یا ساتھہ استحقاق انکے کے عذاب کو پس کردیا ہمنے انکو ریزہ ریزہ یعنے ہلاک اور نابود ہوگئے سمجھ لیجئے کہ جو یہہ قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم ثمود کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ عذاب صیحہ سے قوم ثمود ہلاک ہوئی ہے اور جو قصہ ہود علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم عاد کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ سورۂ اعراف اور سورۂ ہود اور سورۂ شعرا مین بعد قصہ نوح علیہ السلام کے قصہ عاد مذکور

ہی یہان بھی اسی قرینہ سے مراد قوم عاد ہی اور اس قول پر صیحہ سے مراد عذاب ہلاکت ہی جسطرح پر کہ واقع ہوا ہو فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس لعنت ہی حق تعالی کی اوپر قوم ظالمون کے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد اُنسے قرنون اور کوینے اہل قرنون کو جیسے قوم لوط اور قوم شعیب علی بنیا وعلیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہ آگے گذری کوئی امت وقت اپنے سے جو اُنکے عذاب کا مقرر کیا ہمنے اور نہ پیچھے رہ جاتے ہین اُس سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا پھر بھیجے ہمنے پیغمبر اپنے پی در پی كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آتا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر اسکا جھٹلاتے تھے اسکو اور جو وہ کہتا تھا توحید اور نبوت اور بعث اور حشر کی بات دروغ ٹھہراتے تھے بالون کی پیروی کے سبب ایمان نہ لاتے تھے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ پس بھیجے گئے ہم بعضون کو بعضون پر یعنے ایک گروہ کو ہلاک کیا پھر اور لائے اُسے ہلاک کیا پھر اور کیا ہمنے انکو باتین عبرت خلق کی یعنے عذاب اُنکے کہ کر کر ڈرین اور ضرب المثل کرین پس لعنت ہی واسطے اس قوم کے کہ نہین ایمان لاتے سمجھ لیجیے کہ ہر شخص کی حکایت باقی رہجاتی ہی اگر نیک ہی تو نیک اور بدہی تو بدپس چاہئے کہ بھلائی کرے تاکہ فسانۂ نیک یادگار زمانہ رہے **بیت** کام ایسا تو نکرای رافت کہ کرے خلق شکایت تیری ✦ تو نہو گا تیرا نام اونشان مگر ایک ہوگی حکایت تیری ✦ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو اور بھائی اسکے ہارون کو ساتھ نشانیون اپنیون کے اور معجزے ظاہر کے یعنے عصا کے تخصیص عصا کی اسواسطے کی کہ اول معجزہ تھا اور کتنے ہی معجزے اس سے ہوتے تھے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پس تکبر کیا انھون نے ایمان لانے سے اور تھی وہ قوم قبطی سرکش فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ پس کہا انھون نے کیا ایمان لاوینگے ہم واسطے دو آدمی کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین اور حال آنکہ قوم اُن دونون کی واسطے ہمارے بندگی کرنیوالی ہی یعنے ہمارے حکم مین ہی جیسے اور غلام ہمارے بعضون نے لکھا ہی کہ بنی اسرائیل فرعون کو پوجتے تھے اور فرعون بت کو یا گوسالہ کو پوجتا تھا فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ پس جھٹلایا فرعون اور قوم اسکے نے موسیٰ اور ہارون کو پس ہوئے جھٹلانے والے ہلاک کیے گیون سے یعنے ڈوب گئے رود نیل مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت بعد ڈوبنے فرعون اور قوم اسکے کے تو کہ بنی اسرائیل برکت اسکے سے ہدایت پاوین ساتھہ احکام شریعت کے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کیا ہمنے قصہ عیسیٰ کو اور قصہ مان اسکے کو نشانی اپنی قدرت کی سمجھ لیجیے کہ دلیل قدرت کاملۂ حق تعالی کی عیسیٰ علیہ السلام مین یہ ہی کہ جھولے مین باتین کین اور مریم رضی اللہ عنہا مین یہ ہی کہ بن مساس بشر کے ایسا پسر لائین وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ اور جگہہ دی ہمنے عیسیٰ اور مریم کو جب یہود سے بھاگے اور پھیرلائے ہم اُن دونون کو طرف زمین بلند کے جگہہ رہنے کی اور پانی جاری کے سمجھ لیجیے کہ ملک مصر مین جلیل اور ناصرہ دو شہر ہین درمیان مین ان دونون کے اردل دریا کشیرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے اسوقت کے بادشاہ نے نجومیون سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ ایذا دینے کو تلاش کرنے لگا آپ حکم الٰہی سے اُن شہرون مین چلے گئے کبھی جلیل مین رہتے تھے کبھی ناصرہ مین بعضے کہتے ہین ایک زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے وہ بادشاہ مر چکا تھا اپنے وطن کو چلے آئے لکھا ہی کہ بارہ برس اس جگہہ رہے حضرت مریم رسیان بٹ کر بیچتی تھین وہی قوت دونون کا ہوتا تھا يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے پیغمبر کھاؤ پاکیزہ چیزون سے اور عمل کرو اچھے یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی بطریق تعظیم یا سب انبیا کو ہی لیکن ایک وقعہ نہین بلکہ زمانون مختلف مین ہی کہ اپنے اپنے وقت مین مخاطب ہین یا خطاب ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپ کو بنام تمام انبیا پکارا اسواسطے کہ سید سب کے ہین اور فضائل اور کمالات تمام پیغمبرون کے اکیلے آپ مین موجود ہین اور موضح مین ہی کہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ کہو امت اپنی کو کہ حلال کھاؤ اور عمل نیک بجا لاؤ سمجھ لیجیے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اسواسطے کہ تخم حلال ثمر کمال ہی **بیت** رافتا تخم صاف وپاک تو بود ✦ ثمر پاک تا کہ لاوے دو ✦ لقمۂ حلال بدن مین سرایت کر کر طرف عبادات کے رغبت دلاتا ہی اور لقمۂ حرام رگ وریشہ مین سما کر طرف منہیات کے بلاتا ہی ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا **بیت** قطرۂ باران تیرا گر صاف ہو ✦ گوہر دریا تیرا شفاف ہو ✦ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تحقیق مین ساتھہ

اسیجیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہوں وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ اور تحقیق یہہ ہی امت تمہاری ای پیغمبر والا امت ایک توحید اور عقاید اور اصول شریع مین یا امت تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم امت ایک ہی متفق ایمان اور توحید مین اور مین ہون پروردگار تمہارا پس ڈرو مجھ سے مخالفت کلمہ مین فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پس کاٹ لیا اہل کتاب نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے ٹکڑے ٹکڑے یعنے اختلاف کرکر گروہ گروہ ہوگئے كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ہر گروہ ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہی دین سے خوش ہین اور جانتے ہین کہ حق یہی ہی فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ پس چھوڑ دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون مکے کو بیچ غفلت اور ضلالت اونکی کے اس مدت تک کہ مارے جاوین یا مرجاوین اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ کیا گمان کرتے ہین مشرکان مکہ یہہ کہ جو کچھہ مدد دیتے ہین ہم اُنکو ساتھہ اسیجز کے مال سے اور بیٹون سے شتابی کرتے ہین ہم واسطے اونکے بیچ بھلائیون کے یعنے مشرک گمان کرتے ہین کہ امداد ہماری ساتھہ اُنکے مال اور اولاد دینے مین شتابی کرنا ہی واسطے اونکے بھلائی مین اور وہ لایق اسکے ہین کہ اُنسے عوض اعمال اونکے کے نیکی کرین سچ ہم ہین ایسے جو وہ جانتے ہین بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ بلکہ نہین سمجھتے کہ یہہ امداد استدراج ہی نہ شتابی کرنا بیچ بھلائی کے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ وہ بہت عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ آیتون آفریدگار اپنے کے کہ قرآن ہی یا نشانیان قدرت اسکے کے ہین ایمان لاتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ خداوند اپنے کے نہین شریک لاتے نہ شرک ظاہر نہ شرک چھپا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اور وہ لوگ کہ دیتے ہین جو کچھہ کہ دیتے ہین صدقہ اور زکوٰۃ واسطے اللہ کے اور دل اونکے ڈرتے ہین کہ خیرات اونکی مردود نہو اور جانتے ہین یہہ کہ وہ طرف پروردگار اپنے کے پھر جانیوالے ہین یا دل اُنکے ڈرتے ہین اس سے کہ وہ طرف رب اپنے کے رجوع کرنیوالے ہین اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ یہہ لوگ جو ساتھہ ان صفتون کے موصوف ہین جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون کے وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ اور وہ طرف بھلائیون کے آگے نکل جانیوالے ہین یا سب لوگون پر سابق ہین ساتھہ زیادتی طاعت کے یا ساتھہ حصول ثواب کے یا ساتھہ دخول جنات کے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی شخص کو مگر موافق طاقت اسکی کے وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور نزدیک ہمارے کتاب ہی یعنے لوح محفوظ کہ بولتی ہی ساتھہ حق کے یعنے مخالف واقع کے اسمین نہین لکھا یا نزدیک ہمارے نامہ اعمال ہی ہر ایک کا کہ بھلے بُرے کام اسمین سب لکھے ہین اور وہ کام کرنیوالے نہ ظلم کیے جاوینگے ساتھہ زیادتی عقاب کے اور کمی ثواب کے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا بلکہ دل کافرون کے بیچ غفلت کے ہین اس سے جو مذکور ہوا یا اعمال نامون سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ اور واسطے اُنکے عمل ہین ناپاک اور خطائے عظیم سے کہ شرک ہی یعنے اور گناہ بہت ہین سوا شرک کے کہ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ وہ اسکو کرنیوالے ہین موافق حکم قضا کے اور وہ بیچ غفلت اور معصیت کے ہونگے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے دولتمندون اُنکے کو ساتھہ عذاب قحط کے یا قتل کے ناگہان وہ فریاد اور زاری کرینگے اور ہم کہینگے لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ تحقیق تم ہماری طرف سے نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ منع کیے جاؤگے قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ تحقیق تھین تہین میری یعنے قرآن کہ ہر وقت پڑھا جاتا تھا اوپر تمہارے پس تھے تم سنے اسکے سے اوپر ایڑیون اپنے کے پھر جاتے اور نہ تھے تم کلام میرا سنتے مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ در انحال کہ تکبر کرتے تھے ساتھہ اسکے اور افسانہ گوئی کرتے بیہودہ بکتے تھے یا اپنی برائی کرتے تھے ساتھہ حرم مکہ کے کہ ہم اہل حرم ہین یا چھوڑ دیتے تھے قرآن کو یا پیغمبر کو یا خانہ کعبہ کو کہ طواف نہین کرتے تھے گرد اسکے قصہ خوانی کرتے تھے اور اسپر نازان تھے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ کیا پس نہین فکر کی انھون نے قرآن مین کہ اعجاز فصاحت الفاظ اور فصاحت معنی سے جانین کہ کلام حق ہی یا آیا ہی اونکے پاس کتاب اور پیغمبر جو کچھہ نہ آیا تھا باپون اُنکے پہلون کے پاس تو کہ عذر کرین کہ ہم کتاب اور پیغمبر سے واقف نہین یعنے جیسے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو اونکے باپون کے پاس بھیجا تھا ہمنے ایسی ہی محمد کو صلی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وعلیہا وسلم اوپر انکے بھیجا تو کہ عذر نہ لاوین چنانچہ سورۂ یٰسین فرمایا ہی لتنذر قوما ما انذر اٰبائہم اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَہُمْ فَہُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ یا نہیچانا انھون نے پیغمبر اپنے کو ساتھہ امانت اور راستی اور حلم اور وقار اور کرم اور مروت اور نیک خوئے اور کمال علم کے باوجود امی ہونے کے پس وہ واسطے اسکے انکار کرنیوالے ہین یعنے یہہ نہین کہ نہین پہچانتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہ انکار کرین اور کہینگے ہم حقیقت انکی نہین جانتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِہٖ جِنَّۃٌ یا کہتے ہین کہ اسکو جنون ہی اعتبار دیوانے کے باتون کا نہین ہی ایسا کہ وہ بکتے ہین بَلْ جَآءَہُمْ بِالْحَقِّ وَاَکْثَرُہُمْ لِلْحَقِّ کٰرِہُوْنَ بلکہ لایا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس حق کہ قرآن ہی یا دین اسلام اور اکثر اُنکے حق کو ناخوش رکھنے والے ہین قید اکثر کے اسواسطے ہی کہ بعضے کفار لوگون کے طعنہ کرنے سے ایمان نہین لاتے تھے نہ کراہت حق سے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَہْوَآءَہُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ اور اگر پیروی کرے حق تعالیٰ خواہشون کافرون کی ہیچ وجود خداؤن بہت کے یعنے بالفرض اگر بہت خدا ہوین البتہ مگر جاوین آسمان اور زمین اور جو کوئی بیچ اونکے ہین فرشتے اور آدمی اور جن اور جانور اور سوا انکے چنانچہ آیت لَوْ کَانَ فِیْہِمَآ اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا مین گذرا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد حق سے دین اسلام ہی کہ اگر متابعت کرتا کافرون کی یعنے شرک کیطرف پھرتا اللہ تعالیٰ قیامت لاتا آسمان و زمین کو تباہ فرماتا بَلْ اَتَیْنٰہُمْ بِذِکْرِہِمْ فَہُمْ عَنْ ذِکْرِہِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ لاتے ہین ہم انکے پاس کتاب کہ اسمین ذکر شرف اور وجہ بہ عزت انکے کا ہی یا نصیحت انکی ہی پس وہ نصیحت اپنے سے یا اس چیز سے جو سبب شرف اُنکے کا ہی یا نصیحت انکی ہی دنیا اور آخرت مین منہ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْـَٔلُہُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّکَ خَیْرٌ یا مانگتا ہی تو انسے واسطے رسالت اپنے کے خرچ اور مال تو کہ طامع جانکر تجھے تہمت تیری رسالت پر کرین پس خرچ اور مال پروردگار تیرے کا کہ رزق دنیا کا اور ثواب آخرت کا ہی واسطے تیرے بہتر ہی مال اور دولت اُنکے سے وَّہُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والون کا ہی وَاِنَّکَ لَتَدْعُوْہُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور تحقیق تو البتہ بلاتا ہی انکو بغیر خرچ اور مزدوری مانگنے کے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاکِبُوْنَ اور تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے راہ سیدھی سے البتہ مڑجانیوالے ہین طرف گمراہی کے وَلَوْ رَحِمْنٰہُمْ وَکَشَفْنَا مَا بِہِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ اور اگر مہربانی کرین ہم اوپر انکے اور کھول دیوین ہم جو کچھہ ہی اُنکو سختی سے یعنے قحط جو اُنپر آیا ہی البتہ لگے جاوین بیچ سرکشی اپنے کے سرگردان یعنے اگر انسے بلا دور کرین ہم تو بھی بہ سبب عناد کے کفر پر اور تکذیب پر سیطرح قایم رہین **بیت** انکے دل کو رابطہ ہی سوے بد ✤ جانیگی اُنسے نہ ہرگز خوے بد ✤ لکھا ہی کہ جب کال کمال پڑا کے والے مردے اور مردار کھانے لگے ابوسفیان نے مدینہ مین آکر حضرت سے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ مین رحمت عالمین ہون اور اہل کہ رحمت مین مبتلا ہین بایون کو اُنکے تلوارون سے مارا اور اب بیٹون کو قحط سے بددعا کرکر ہلاک کرتے ہو حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ وَلَقَدْ اَخَذْنٰہُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَکَانُوْا لِرَبِّہِمْ وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے انکو ساتھہ عذاب قتل کے دن بدر کے پس نہ گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے اور نہ عاجزی کی بلکہ ویسے ہی سرکشی اور نافرمانی مین لگے رہے حَتّٰٓی اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ اِذَا ہُمْ فِیْہِ مُبْلِسُوْنَ یہان تک کہ جب کھولدیا ہمنے اوپر اُن کے دروازہ عذاب سخت والا کہ بھوکہی ہی اور اوسکی شدت قتل اور قید سے زیادہ ہی ناگہان وہ بیچ اوس عذاب کے ناامید ہین اور عاجز اور غمگین اور سرگردان اس حد تک ہین کہ سردار انکے تجھسے رحمت مانگتے ہین وَہُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَۃَ اور خدا وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے سننے کو اور دیکھنے کو اور دلونکو تو کہ سننے کی چیزین سنو اور دیکھنے کی دیکھو پھر دل سے سوچو کمال قدرت کو اس خالق یکتا کے اور تم قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو کیونکہ عمدہ شکر گذاری یہہ ہی کہ کان اور آنکھہ اور دل کو طرف کے بجا نے مین صرف کرو **بیت** معرفت کو تیرے سیوای یار نہین ✤ ورنہ گوش و چشم و دل بیکار نہین ✤ وَہُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہی جسنے پھیلا دیا تمکو بیچ زمین کے اور طرف اسیکے جمع کیے جاؤگے دن قیامت کے وَہُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَہُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ اور اللہ وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور واسطے اسکے ہی پھیر آنا رات کا اور دن کا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ تمام جہان اسنے ہست سے ہست کیا اسیطرح وہ پھر مار کر بھی جلاویگا پس کیون انکار کرتے ہو سمجھیے کہ کفار مکہ نے باوجود ان دلیلون کے کچھہ نہ سوچا بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ بلکہ کہا انھون نے جیسا کہ کہا تھا پہلون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا کہ کیا جب ہوجاوینگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہم اور ہو جاوینگے مٹی اور ہڈیین پرانے کیا ہم اٹھائے جاوینگے بیان استفہام انکاری ہی اور تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بعد خاک ہونے کے کیونکر مبعوث
ہون گے لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین ہم اور باپ ہمارے اسبات کا پہلے آنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
یعنے ہمین اور باپون ہمارے کو وعدہ حشر اور نشر سے ڈرایا تھا لیکن وہ وعدہ سچ نہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ نہین یہہ بات مگر کہانیان پہلون
کی کہ جھوٹے قصے لکھہ کر مر گئے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان منکرون کو واسطے کس کے ہی زمین اور جو کوئی بیچ
اسکے ہی یعنے مالک اور خالق زمین اور اہل زمین کا کون ہی جواب دو مجھکو اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے جواب مین تیرے کہ زمین اور جو زمین مین
ہی واسطے اللہ کے ہی مشرکان مکہ قایل تھے کہ خالق زمین اور اہل زمین کا اللہ ہی پس جب تجھکو یہہ جواب دین قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کہہ کیا پس نصیحت نہین
پکڑتے تم اور نہین سوچتے جو اول پیدا کرنے پر قادر ہی وہ اعادہ پر کیون عاجز ہوگا قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کہہ دوسرے بار
کون ہی آفریدگار آسمان ساتون کا اور پروردگار عرش بڑے کا کہ سب مخلوقات سے عظیم ہی سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ آسمان اور عرش واسطے اللہ کے
ہی اور سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہی قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کہہ کیا پس نہین ڈرتے تم یا نہین بچتے شرک سے کہ ایسے خالق کا اسیکے مخلوق مین سے شریک ٹھہراتے ہو
قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ کون شخص ہی کہ بیچ ہاتھہ قدرت اسکے کے ہی بادشاہی سب چیز کی
اور نفع اور ضرر سب کا اور وہی پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہنچتا ہی اور چھٹاتا ہی عذاب اپنے سے جسے چاہتا ہی اور نہین پناہ دیا جاتا برخلاف اسکے جواب اسکا دو
اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ یہہ باتین جو تو نے کہین واسطے خدا کے ہین کہ بادشاہ سب کا اور فریادرس بندونکا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ
کہہ پس کہان سے سحر کئے جاتے ہو اور فریب کھاتے ہو اور راہ حق سے پلٹتے ہو **نظم** باوجود ظہور نور یقین + شک تمہارے کو کیون زوال نہین +
کہان جاتے ہو چھوڑ راہ صواب + بخطا چلتے ہو شتاب شتاب + راہ جو تمنے لی ہی عین خطا + راہ ممنوع ہی نہ راہ عطا + بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
بلکہ لائے ہم انکے پاس حق کہ توحید ہی اور وعدہ حشر اور نشر کا ہی اور تحقیق وہ البتہ جھوٹ بولنے والے ہین کہ اسبات کو جھٹلاتے ہین یا اولاد اور شریک باری
ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ نہین پکڑے اللہ سبحانہ نے اولاد اور نہین ہی ساتھہ اسکے
کوئی خدا کہ الوہیت مین اسکے شریک ہو کیونکہ اگر کوئی اسکا خدائی مین شریک ہوتا تو جتنے خدا ہوتے سب کی مخلوق ہوتی اسوقت لیجاتا ہر ایک خدا اس چیز کو
کہ پیدا کیا ہوتا اور اپنے بندون مین نشانیان کر دیتا کہ دوسرے کے بندون مین مل نہ جاوین اور کچھہ نشانی ظاہر نہین اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی خدا ہی اور دوسرے
یہہ ہی کہ اگر کئی ہوتے تو اپنے اپنے مخلوق کو جدا کرتے اور ملک اپنا اپنا علیحدہ بساتے پھر آپس مین لڑائی ہوتی جیسے بادشاہون مین دنیا کے ہوتی ہی وَلَعَلَا
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ بڑائی چاہتے اور چڑھائی کرتے بعضے انکے اوپر بعضونکے اور یہہ نہین پس معلوم ہوا کہ کوئی اسکا شریک نہین سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ پاک ہی اللہ اسچیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنے **بیت** نی ہی فرزند اسکا اور نی ہی شریک + واحد اسکی ذات ہی اور بے شریک عَالِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ جاننے والا غایب کا اور حاضر کا پس برتر ہی اسچیز سے کہ شریک لاتے ہین واسطے اسکے سمجھہ لیجیے کہ واسطے خوشی خاطر
عاطر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرکون پر عذاب آنیکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطریق دعا رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ
مَا يُوْعَدُوْنَ ای پروردگار میرے اگر دکھلائے تو مجھکو جو وعدہ دئے جاتے ہین کافر عذاب کا دنیا اور آخرت مین رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ای پروردگار میرے پس مت کیجو مجھکو بیچ قوم ظالمون کے یعنے عذاب مین انکا ساتھی مت کیجو سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات واسطے کسر نفس اپنے کے
فرمائی یا لوگون کو خبردار کیا کہ ظلم کی شامت بے گناہون پر پڑ جاتی ہی اور مراد یہان ظلم سے شرک ہی وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ اور
تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاوین تجھکو جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب کا البتہ قادر ہین لیکن ڈھیل اسیواسطے ہی کہ بعضے انمین سے یا اولاد انکے مین سے
ایمان لاوین گے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ دور کر ساتھہ اس خصلت کے کہ ہر ایک حال مین وہ بہتر ہی برائیون کو سمجھہ لیجیے کہ یہہ خطاب حضرت کو ساتھہ
اخلاق نیک کے ہی یعنے ای حبیب میرے ساتھہ عفو اور مرحمت کے معاف کر گنہگارون کے گناہون کو اسطرح کہ اہانت دین نہو یا دور کر لے کمینون کے
جہل کو ساتھہ حلم اپنے کے یا بچا لوگون کو معاصی سے حکم طاعت کا کر کے یا دفع کر شرک کو مشرکون کے ساتھہ کلمہ توحید کے یا محو کر منکر کو ساتھہ امر معروف کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یا دفع کرجفا کو ساتھ وفا کے یا اشارہ نفس کو ساتھ بشارت قلب کے یا ظلمت خلایق کو ساتھ نور حقایق کے یا حفظ نفس کو ساتھ حقوق خدا کے یا طی کرادی حوادث کو ساتھ قدم ملوک کے اور عرفان قدم مین بیت چھوڑ کے سب کو سوے اللہ جا + یہہ رہ غفلت نہین آگاہ جا + نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ہم خوب جانتے ہین ساتھ ایسیز کے کہ بیان کرتے ہین وہ تیری صفت کہ شاعر اور ساحر بتاتے ہین یا میری صفت کہ اولاد اور شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ اور کہہ ای پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے وسوسے ڈالنے شیطانون کے سے کہ ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا ڈالنے اُنکے سے لوگون کو ساتھ فریب اور غرور کے بیچ ہلاکت کے وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے ای پروردگار میرے اس سے کہ حاضر ہوون میرے پاس شیطان وقت صلوٰۃ کے یا تلاوت کے یا ہر حال مین یا اس سے کہ ایذا دین اور کفار ہمیشہ تجھے اور مجھے ساتھ صفات بد کے یاد کرتے ہین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ یہان تک کہ جب آوے ایک کو انمین سے موت کہتا ہی حیرت سے ای پروردگار میرے پھیر دو مجھکو طرف دنیا کے سمجھہ لیجئے کہ حتی متعلق ساتھ یا یصفون کے ہی اور ارجعون صیغہ جمع واسطے تعظیم مخاطب کے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ خطاب طرف ملک الموت اور مددگارون اسکے کے ہی پہلے ساتھ کلمۂ رب کے فریاد اللہ تعالیٰ سے کرتا ہی پھر ساتھ کلمۂ ارجعون کے رجوع طرف فرشتون کے لاتا ہی کہ پھیر دو مجھہ کو دنیا مین لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا شاید کہ مین عمل کرون نیک بیچ اس جگہہ کے کہ چھوڑ آیا ہون یا اس چیز کے کہ چھوڑ آیا ہون کہ ایمان ہی لاؤن اور نیک کام کرون ہرگز نہین یون کہ اسکو پھیراوین طرف دنیا کے اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا تحقیق وہ چاہنا اُسکا ایک بات ہی کہ غلبۂ حسرت سے وہ کہنے والا ہی اسکا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور ورے اُنسے پردا ہی درمیان جنت کے اور انکے یعنے قبر کہ اسمین رہینگے اسدن تک کہ اٹھائے جاوین گے اُس سے فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسرے بار یا تیسرے بار واسطے جلانے مردون کے اور قیامت قایم ہوگی پس نہ ہوگی نسب درمیان انکے اسدن یعنے اسطرح زمین سے نہین اٹھنے کے جیسے نطفہ سے یا مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور یہہ پہلے محاسبہ سے حالت ہوگی بعد محاسبہ کے تو احوال پرسی آپسمین کرینگے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی واقبل بعضهم على بعض يتساءلون اور دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ نہوگی نسب درمیان اُنکے اسدن یعنے علاقہ اور نسب ٹوٹ جاویگی کسی ذی رحم کو اپنون پر رحم نہ ہوگا يوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه اور بڑائی کرنی یہان اپنے نسب پر وہان کچھہ کام نہ آویگی ان اكرمكم عند الله اتقاكم اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا نسب سے بلکہ پرسش وہان اعمال نیک سے ہوگی بیت فخر کیا رافت نسب پر چاہیے + تکیہ ہان افضال رب پر چاہیے + قطع ہوینگے وہان انساب سب + نی حسب پوچھینگے وہان اور نی نسب + جسکو نسبت ہوگی کچھہ اللہ سے + فرق ہوگا یہان کے وہ ہر شاہ سے + جسکے ہونگے کام یہان بہر خدا + اسپر وہان ہووینگا فضل کبریا + فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلہ اُسکا ساتھ اعمال نیک کے جیسے مسلمان پس یہہ لوگ وہ ہین فلاح پانیوالے کہ دوزخ سے بچے بہشت مین جاوینگے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ اور جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اسکا اس سے کہ اعمال نیک نہین کے جیسے شرک اور منافق پس یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے لوٹا دیا جانون اپنے کو کہ عمر غفلت مین گمائے اور استعداد کمال کو طلب مین آرزوئے نفس اور متابعت شہوت کے مین ضایع کیا وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ جھلس دیوے گی مونہون اُنکے کو آگ اور وہ بیچ اسکے تیوڑی چڑھائے ہین یا مارے جلن کے مونہون کو بُرا بنائے ہین ابو سعید خدری نے کہا کہ تفسیر مین اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھلس دیگی کافرون کے منہ کو آگ نیچے کے ہونٹھہ انکے ناف سے لٹکینگے اور اوپر کے سر تک چڑھ جاوینگے مونہ مین ہی کہ مسافت دو نولب مین چالیس گز کی ہوگی پس اللہ تعالیٰ فرماویگا اونکو اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ کیا نہ تھین آیتین میری یعنے قرآن کہ دنیا مین پڑھی جاتی تھین اوپر تمہارے پس تھے تم انکو جھٹاتے تو کہ لایق اس عذاب کے ہوئے قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری جو لوح محفوظ مین لکھی تھی ہمارے حق مین یا غالب ہوئے گناہ ہمارے کہ موجب بدبختی ہمارے کے ہین اور ہوئے ہم قوم گمراہ طریقہ حق سے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ

عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آتش دوزخ سے کہ تدارک اپنا کرین ہم پس اگر پھیر کرین ہم کفر اور تکذیب پس تحقیق ہم ظالم ہین اپنی جان
اپنے کے سمجھ لیجیے کہ آخر کلام دوزخیونکا یہی ہوگا قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ فرماویگا اللہ تعالیٰ دور ہو ہیچ دوزخ کے اور نہ کلام کرو مجھ سے
خلنے کا نہ عذاب ٹلنے کا کہ نہ تمکو کنکا لونگا نہ تم سے عذاب ٹالونگا اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الرّٰحِمِيْنَ تحقیق تھا ایک فرقہ بندون میرے سے یعنے درویش صحابہ جیسے عمار اور بلال اور خباب اور مانند انکے رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ کہتے تھے ای
پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھہ تیرے پس بخش ہمکو اور رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنے والون کا ہی فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ
ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ پس پکڑا تھا تمنے انکو مسخرا یعنے ان درویشون سے تم ٹھٹھا کرتے تھے یہانتک کہ بھلا دی تمکو انھون نے یاد میری
یعنے انسے تم اسقدر ٹھٹھے بازی مین مشغول ہوئے کہ مجھکو بھی بھول گئے اور تھے تم انسے ہنستے از روئے تکبر اور تعظیم اپنے کے اور حقارت اور ذلت انکے کے
اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ تحقیق مین نے جزا دی انکو آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تھے وہ اوپر ایذا اور ٹھٹھے تمھارے کے
یہ کہ وہ ہین مراد پانیوالے بجزائے صبر انھون کی یہی ہی پس دیکھو کہ پہنچے ہین اپنے مقصود اور مراد کو وہ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ
فرماویگا حق تعالیٰ یا فرشتہ سائقہ محکم اسکے کے کافرون کو کہ کتنا رہے تم بیچ زمین کے گنتے برسون کے کافر بسبب غفلت کے جانتے ہین کہ ہمیشہ دنیا مین
رہینگے سوانسے بطریق عذاب پوچھا جاویگا کہ کتنے برس دنیا مین تم زندہ رہے زمین پر اور مردہ رہے قبر مین قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ
الْعَآدِّيْنَ کہینگے رہے تھے ہم ایکدن یا ٹکڑا دن کا پس پوچھ لے گنے والون سے شمار زندگانی ہمارے کا یعنے فرشتون سے کہ ہمارے عمرون اور دمون
پر نگہبان تھی سمجھ لیجیے کہ مدت زندگی کی دہشت سے آتش دوزخ کی بھول جاوینگے یا دینا کار ہنا خلود دوزخ کے آگے بہت کم معلوم ہوگا قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین رہے تھے تم مگر تھوڑے بہ نسبت ایام آخرت اگر ہوتے تم جانتے کہ تمام دنیا مقابل آخرت کے اندک
ہی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ کیا پس گمان کیا تمنے غلبہ غفلت سے یہہ کہ پیدا کیا ہی ہمنے تمکو بے فائدہ اور
کھیل یا واسطے کھیل کے اور گمان کیا تمنے یہہ کہ تم طرف ہمارے نہ پھیرے جاؤگے واسطے جزائے اعمال کے یعنے تمکو عبث نہین بنایا بلکہ واسطے عبادت
کے بنایا ہی اور جزا دینا تمھارے کامون پر مقرر ٹھہرایا ہی لطائف قشیری مین ہی کہ عبث مشغول ہونا ہی سائقہ اسچیز کے جو حق سے باز رکھے اور اللہ
نے ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور سائقہ اسکے امر نہین فرمایا شیخ ابوبکر واسطی نے ایکدن یہہ آیت پڑھہ کہا کہ نبی نے خلق کو عبث نہین پیدا کیا
بلکہ چاہا کہ ہستی اپنی آشکار ہو اور مصنوعات سے طرف صفات کمالیہ اسکے راہ پاوین اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ تمکو واسطے کھیل کے نہین
پیدا کیا مین نے بلکہ واسطے ظہور نور محمدی کے پیدا کیا ہی کیونکہ ازل مین مقید کیا تھا کہ وہ گوہر پاک صدف خاک سے ظاہر ہو پس وہ اصل ہی اور تم سب
فرع بیت شہی وہ انسان خیل اسکے ہین سب + اصل وہ ہی اور طفیل اسکے ہین سب + الحق کہ وہ اگر نہ ہوتا نہ عدم سے کوئی آتا بوجود +
ہوتے وحدت سے نہ کثرت کے نمود + بحر الحقایق مین ہی کہ تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ اوپر میرے سود کرو نہ اسواسطے کہ مین اوپر تمھارے سود کرون
بعضون نے کہا ہی کہ فرشتون کو اسواسطے پیدا کیا کہ مظہر قدرت ہون اور آدمیون کو اسواسطے وجود دیا کہ محزن جوہر محبت ہون بعضے کہتے کہ سماوی
مین ہی کہ ای نبی آدم سب اشیا کو واسطے تمھارے پیدا کیا ہی مین نے اور تمکو واسطے اپنے سبحان اللہ یہان سے شرافت بشر کے دیکھہ لو کہ سبب
ظہور کنت کنزا مخفیا یہی ہی نظم فی الحقیقت مین یہہ سرتاپا ہی نور + کو بصورت نور سے ہی دور دور + اسکے باعث ہی ظہور دو جہان
ہی اسی سے غلغلہ یہان اور وہان + گنج مخفی کا ظہور اس سے ہوا + آشکارا سر نور اس سے ہوا + رافت انسان ہی عجب در نفیس + بارگاہ قدس
حق کا ہی جلیس + جب تلک شیطان کے تابع نہین + اور کلام نفس کا سامع نہین + شہوت وحرص وہوا سے ہی بچا + جو شرافت یہہ رکھے سب ہی
بجا + اور جب ابلیس کے تابع ہوا + دولت دنیا کا پھر طامع ہوا + بارگاہ قدس سے ہی دور دور + فی شرافت فی کرامت فی ہی نور + پاک ہی
اللہ سلطان جہان + پائیگا نایاک کیونکر بارگہان + فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند اور برتر ہی اللہ عبث پیدا کرنے سے اور اس
چیز سے کہ نہین ہی لایق اوس بادشاہ حق کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ نہین کوئی معبود سختق عبادت کے مگر وہ پروردگار عرش کرامت والیکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ وہان برکات اور خیرات اُترتے ہین یا پروردگار کریم وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو کوئی عبادت کرے ساتھہ خدائے برحق کے خدا اور کے کہ نہین دلیل اس پاس ساتھہ عبادت اسکے کے پس سوا اسکے نہین کہ حساب عمل اسیکا اور جزائے کردار اسیکی نزدیک پروردگار اسکے کے ہی موافق کامون کے سزا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ ای پروردگار میرے بخش اور رحم کر مؤمنون پر اور تو بہتر رحم کرنیوالون کا ہی حدیث مین ہی کہ اول سورۂ قد افلح کا اور آخرہ اسکا ایک گنج ہی گنجہائے عرش خدا سے سمجھہ لیجیے کہ مطلع اس سورت کا مشتمل اثبات افلاح مومنان ہی اور مقطع متضمن نفی فلاح کافران اور خاتمہ اسکا گہ باب حسن انتہا سے ہی عجب مقامات دعا سے ہی اور یہہ دعا بڑی جامع اور کامل ہی کہ تعمیم بحذف ہر دو مفعول اسمین تمام اشخاص کو شامل ہی پس چاہیے ہر مؤمن کو کہ یہہ دعا پڑہا کرے اور جناب ارحم الراحمین مین اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے **بیت** ہم گنہگارون کا کوئی دین و دنیا مین نہین ہی بخش اور کر رحم یارب انت خیر الراحمین ۔ سورۃ نور مدنی ہی چونسٹھہ آیتین ہین ایک ہزار تین سو سولہ کلمے ہین پانچ ہزار چھہ سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لم ترب ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت مومن کے یہہ ہی کہ آغاز مین اسکے ذکر مثوبت اہل فلاح تھا ابتدا مین اسکے مذکور عقوبت اہل جناح ہوا۔

| سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً |
|---|---|---|

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورت ہی کہ عالم قدس سے اُتارا ہی ہمنے اسکو بواسطہ جبرئیل اور فرض کیے ہین ہمنے تمیں احکام جو اسمین ہین اور اُتارے ہین ہمنے اسکی آیتین بیان کرنیوالے حدود اور احکام کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور حرام سے بچو اور ان حکمون مین یہہ ہی اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ جو زنا کرنیوالے اور زنا کرنیوالا غیر محصن ہو پس مارو ای امامو اور حاکمو ہر ایک کو ان دونون مین سے سو درے کہ پوست کو درد پہنچاوین اور گوشت کو نہ اوڑاوین اور چاہیے کہ مارنا یہ مین متفرق اعضا پر لگاوے نہ ایک عضو پر تو کہ موالی ضربات سے عضو مجروح نہو اور سر مین نہ مارو تا ہلاک نہو جاوے اور منہ کو بچاوے کہ شکل نہ بدل جائے سمجھہ لیجیے کہ یہہ حکم خاص ہی غیر محصن کے حق مین اور حد محصن کے رجم ہی اور شرح طحاوی مین ہی کہ شرط یہہ احصان کی حریت ہی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور تزوج ساتھہ دخول کے اور کنز مین ہی کہ دونون صفت احصان پر ہون اسوقت تک کہ زنا صادر ہو تو رجم ہی والا درے ہین اور عبد کے حق مین پچاس درے ہین اور امام شافعی کے نزدیک باوجود درون کے ایکسال وطن سے نکال دینا ہی چنانچہ حدیث مین مائۃ جلدۃ و تغریب عام واقع ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھہ اسی آیت کے منسوخ ہی اور مسایل اسکے کتب فقہ مین مفصل مذکور ہین وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ پکڑے تمکو بیچ حق ان دونون زنا کرنیوالون کے مہربانی بیچ دین اللہ کے یعنے انکو مہربانی سے مت بخش دو اور حد لینے مین اور درے لگانے مین سستی مت کرو اگر ہو تم ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور چاہیے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونون کے ایک جماعت مسلمانون سے تو کہ تشہیر انکی ہو اور فضیحتی انکی اور دون کو ایسے کامون سے بچاوے اور چاہیے حاکم کو کہ حد میدان مین لیجا کر لگاوے تا سب لوگون کو موجب نظر آوے اور ہر ایک خوف کھاوے اور آدمی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک چار سے کہ تعداد شہود زنا مین کہ انہون اور دون کے نزدیک بھی کفایت ہی اور دس تک بھی کہا ہی واللہ اعلم بحر مواج مین ہی کہ مدینہ مین بعضے عورتین بدکار تھین لیکن مالدار تھین اصحاب صفہ نے چاہا کہ انسے نکاح کر لین کہ ہم آرام تمام سے طعام کھاوین اور انکو زنا سے بچاوین حق تعالی نے واسطے اسکے کہ نقد اسلام پر ثبات رکھین اور مسلمان بدنام نہ ہون یہہ آیت نازل کی کہ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً بدکار مرد نہین بیاہ تا مگر بدکار عورت کو یا بت پوجنے والی کو وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ اور عورت بدکار کو نہین بیاہ لیتا اسکو مگر مرد بدکار یا بت پوجنے والا کیونکہ جنسیت موجب الفت کے اور مشاکلت سبب محبت کے ہوتی ہی **بیت** ہر ایک نے اپنے طبع کے لایق مکان لیا ۔ بلبل نے باغ زاغ نے صحرا کو خوش کیا ۔ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور حرام کیا گیا ہی یہہ بیاہ کرنا بدکار عورت کا اور بت پرست سے اوپر مسلمانون کے بحر مواج مین ہی کہ بعضے مفسرین نے او کو دونون جگہہ بمعنی واو کہا ہی اور تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ اَلزَّانِيْ

والمشرک ماینکح الا زانیة اور مشرکة والزانیة لاینکحها الا زان او مشرک اور بیاہ بدکار عورت سے منع اسواسطے ہی کہ غیر کفو ہی اور مشرک سے اس جہت سے کہ خلاف دین ہی پس مرد بدکار عورت یا پارسا کو نہ بیاہ لاوے اور نیک مرد زن بدکار کرے دو جہت سے ایک تو عدم کفات کہ مذکور ہوا دوسرے ایک کے صحبت سے دوسرا بگڑ جاوے اور ایک قول ہی کہ یہہ حکم اول اسلام مین تھا پھر ساتھہ آیت وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوگیا اب اگر مرد بدکار عورت پارسا کو نکاح مین لاوے تو درست ہی مگر مرد پارسا کو عورت بدکار نہین رواجب تک کہ بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ اور جو لوگ کہ تہمت زنا کی دیتے ہین عورتون پاک دامنون کو اور مرد بھی اسمین داخل ہین اور پاک دامنی یہان وہ ہی جسمین یہہ پانچ صفتین ہون حریت اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پارسائی کہ زنا سے بچنا ہی ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ پھر نہین لاتے چار شاہد کہ مرد آزاد بالغ مسلمان ہون واسطے ثابت کرنے اس تہمت کے جو پنیر زنا کی کی ہی فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً پس مارو انکو اسّی درّے وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا اور مت قبول کرو اُن تہمت کرنیوالون کی کہ شاہد نہ لاسکے اور درّے کھاے شاہدی کسی حکم مین کبھی دم مرگ تک یا بوقت توبہ تک وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا اور یہہ لوگ تہمت کرنیوالے وہ ہین فاسق مگر جنہون نے توبہ کی پیچھے اس تہمت اور گالی کے اور پھر کسیکو نہ تہمت لگائے نہ گالی دے اور سنوارا نیت اپنے کو مسلمانون کو تہمت نہ لگانے مین اور اپنے سے نام فسق کا اٹھانے مین لیکن شاہدی انکی مقبول نہین امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے مذہب مین ہمیشہ اور امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک شاہدی انکی مقبول ہوگی اور فسق انکا دور ہوگا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی گناہ بندون کے مہربان ہی اوپر توبہ کرنیوالون کے سمجھ لیجیے کہ جو شخص تہمت زنا کی لگاوے محصن کو اور شاہد نہ لاوے اسکے واسطے حد اوسکی اسّی درّے جو مذکور ہوے اور غیر محصن کو تہمت زنا کی لگاوے اور یہہ گالی دے اور گالی بغیر زنا کے دے اسکی حد نہین تعذیر ہی لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے عاصم بن عدی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ ہم مین سے کوئی مرد بیگانہ کو اپنی عورت پاس دیکھے پھر وہ شاہدون کو جمع کرنے مین لگے اور وہ شخص اپنا کام کرکے چلا جاوے اور جو ہن شاہد کے یہہ بات کہے تو اسّی ۸۰ درے لگمین اور فاسق اور مردود الشہادت ٹھہرے یہہ بات کیونکر ہو آپ نے فرمایا ای عاصم حکم اللہ کا یہی ہی عاصم مجلس شریف سے اٹھکر باہر نکلے عویم بھائی چچے زاد اُنکا ملا کہنے لگا کہ ای عاصم شریک بن سحا کو شکم پر اپنے زن خولہ کے دیکھا مین نے عاصم نے کہا واویلا وہ بلا آئی جسسے ڈرتے تھے ہم پھر حضرت سے جاکر عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلاکر پوچھا اُسنے انکار کیا یہہ آیت لعان کی نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہین زنا کی جورون اپنے کو اور نہین ہین واسطے انکے شاہد مگر جانین انکے پس واجب ہی گواہی دینا ایک کا انمین سے چار بار گواہی سانھہ قسم اللہ کے یہہ کہ شخص یعنے شوہر البتہ سچون سے ہی اسبات مین کہ نسبت زنا کی اپنے جورو کو کرتا ہی اور ہر گواہی قسم کھاکر دینا قایم مقام ایک شاہد کے ہی وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور پانچوین بار گواہی دینا یہہ کہ لعنت خدا کی ہی اوپر اوسکے اگر ہو جھوٹون سے اس تہمت لگانے مین سمجھ لیجیے کہ لعان مرد کی اسطرح ہی کہ چار بار قسم کھاکر کہے کہ مین سچا ہون جو اس زن کو نسبت زنا کی کرتا ہون اور پانچوین بار کہے کہ لعنت اللہ کی ہو مجھہ پر جو مین جھوٹا ہون اسبات کہنے مین اور ہر بار اشارہ طرف اس زن کے کرے اور حکم اسکا یہہ ہی کہ حد تہمت زنا کی کہ اسّی تازیانے ہین مرد سے ساقط ہوجاتی ہی اور واجب ہوتی ہی عورت پر لعان اور اگر عورت نکرے لعان تو قید کی جاوے یہانتک کہ لعان کرے یا سچا کرے اپنے شوہر کو پھر اگر سچا کرے تو حد زنا لازم آویگی اور لعان عورت کی یہہ ہی کہ فرماتا ہی وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور دفع کرتا ہی اس عورت سے عذاب کو جو قید ہی یا حد ہی یہہ کہ گواہی دیوے چار گواہیان ساتھہ قسم خدا کے یہہ کہ شوہر میرا جھوٹون سے ہی اسبات مین کہ مجھے تہمت لگاتا ہی وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور پانچوین بار گواہی دے یہہ کہ غضب خدا کا ہی اوپر اس عورت کے اگر ہو یہہ شخص سچون سے اس تہمت لگانے مین زنا کے لکھا ہی کہ بعد نماز عصر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عویم اور خولہ کو بلاکر پوچھا دونون نے اسطرح لعان کیا اور وقت کہنے لعنت اور غضب کے آپ آمین کہتے تھے اور اہل مجلس آپ کی موافقت کرتے تھے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ قصہ عویمر کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں ہے بلکہ ابن ابیہ کا ہی واللہ اعلم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ توابٌ حکیمٌ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہی حکم کرنیوالا ہی تمہارے البتہ فضیحت کرتا تم کو اور جھوٹے کو بڑے عذاب مین مبتلا کرتا یا اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اور رحمت اسکی ساتھ تم اخیر عذاب تمہارے البتہ ہلاک ہوجاتے تم یا اگر نہ فضل فرماتا اللہ تعالی ساتھ مقرر کرنے حدون کے اور منع کرنے ان فعلون کے البتہ نسل تمہاری منقطع ہوجاتی اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ بخشش کرتا حق تعالی اوپر تمہارے ساتھ قبول توبہ کے البتہ صحرائے نا امیدی مین سرگردان پھرتے پس تمکو توبہ عنایت کرکر مقام امید مین پہنچایا **بیت** نہ توفیق اپنی اگر ہوتی رفیق افضال رحمان سے ۔ نہ توبہ کرتے نی پاتے رہائی دشت حرمان سے ۔ لکھا ہی کہ پانچوین سال ہجرت سے غزوہ مریسیع کو حضرت چلے ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھین ایک مقام پر قضائے حاجت کو گئین ہار انکا گم گیا اسکو وہان ڈھونڈھنے لگین اسمین دیر ہوگئی لشکر کا کوچ ہوگیا خادمون نے جانا کہ آپ کجاوے مین بیٹھے ہین اونٹ کو لے گئے جب انھون نے آکر منزل خالی دیکھی وہین بیٹھ گئین صفوان بن معطل حضرت کے حکم سے سب لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا اسنے آکر اپنے اونٹ پر آپ کو سوار کرکر اسیگھڑی لشکر ظہیر کیمپ مین پہنچا دیا ابن ابی نے جو انکو ستر صفوان پر دیکھا نالایق باتین کرنے لگا مدینہ منورہ مین پہنچکر یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ام المؤمنین بیمار ہوگئین تھین کچھ انکو اسبات کی خبر نتھی لیکن حضرت کے کم التفاتی دیکھ کر اجازت لیکر اپنے باپ کے گھر آئین وہان اس ماجرے سے آگاہ ہوئین دن رات روتی تھین مرض اور زیادہ ہوگیا حضرت نے اور ازواج اور اصحاب سے احوال انکا پوچھا سب نے طہارت پر انکے گواہی دی پھر حضرت گھر مین ابو بکر صدیق کے تشریف لائے عایشہ رضی اللہ عنہا کو گریان اور نالان دیکھ کر کہا کہ ای عایشہ اگر گناہ ہوا تو توبہ کر اور اللہ سے بخشش مانگ انھون نے کہا کہ دشمنون نے یہہ بات اڑائی ہی اور مین جو کچھ کہونگی کوئی باور نہین کریگا پس مین وہی کہتی ہون جو پدر یوسف نے کہا تھا فصبر جمیل واللہ المستعان امید م اتروحی کا حضرت پر ظاہر ہوا اور یہہ آیتین طہارت عایشہ مین نازل ہوئین ان الذین جاؤ بالافک عصبۃ منکم تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین طوفان بڑا بیچ شان حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جماعت ہین تم مین سے سمجھ لیجیے کہ وہ پانچ شخص تھے عبد اللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ پسر خالہ حضرت صدیق رض اور حمنہ بن جحش خواہر ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا لا تحسبوہ شرا لکم ہرگز مت گمان کرو اوس جھوٹھ کو برا واسطے اپنے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عایشہ رض اور صفوان ہین بل ھو خیر لکم بلکہ وہ بہتر ہی واسطے تمہارے اسواسطے کہ ثواب عظیم پایا اور پاک دامنی مین تمہارے آیتین اترین اور کرامت اور تعظیم تمہاری سب پر ظاہر ہوئی اور وعید شدید طوفان اٹھانیوالون کے حق مین آئی لکل امرئ منھم ما اکتسب من الاثم واسطے ہر شخص کے ہی انمین سے جزا اسکی کہ کمایا ہی گناہ سے موافق اسکے سمجھ لیجیے کہ بعضے ہنستے تھے بعضے نالایق باتین کہنے لگے بعضے چپ تھے اور منع نہین کرتے تھے والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم اور جو شخص کہ متولی ہوا ہی بری بات کا اس جماعت مین سے مراد اس سے ابن ابی ہی لعنۃ اللہ واسطے اسکے ہی عذاب بڑا آخرت مین یا دنیا مین کہ حد قذف کھائے یا آخر عمر مین جاتے رہے اسکی بینائی یا تھون نے اسکے بیماری سل کی پائی لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا کیون نہ جبوقت سنا تمنے اسبات کا گمان کیا مسلمان مردون نے اور مسلمان عورتون نے ساتھ ہم دینون اپنے کے اچھا جیسے اپنے جانون پر گمان کرتے ہین سمجھ لیجیے کہ عدول خطاب سے طرف غیبت کے اور مضمر سے طرف مظہر کے مبالغہ ہی تو بیچ مین اور آگاہ کرتا ہی کہ ایمان مقتضی گمان نیک ہی ساتھ مومنون کے یعنے چاہئے تھا کہ مسلمان سنکر یہہ طوفان گمان نیک کرتے عایشہ اور صفوان پر وقالوا ھذا افک مبین اور کہتے یہہ طوفان ہی ظاہر حق تعالی ازواج پیغمبرون کو ایسے کامون سے بچاتا ہی بسبب تعظیم اور تکریم انکے لولا جاؤ علیہ باربعۃ شھداء کیون نہ لائے اوپر اسبات کے چار شاہد کو شاہدی بھرتے فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون پس جبوقت نہ لائے شاہدون کو پس یہہ لوگ نزدیک اللہ کے وہی ہین جھوٹے ظاہر اور باطن مین کیونکہ اگر گواہ لاتے ظاہر مین سچے ہوجاتے لیکن باطن مین جھوٹے رہتے اسواسطے کہ ایسا فعل ازواج انبیا سے متنع ہی اور اب جو شاہد نہین لائے ظاہر مین بھی جھوٹے رہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ فی الدنیا والاخرۃ لمسکم فیما افضتم فیہ

عذاب عظیم اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی بیچ دنیا اور آخرت کے ساتھ توفیق توبہ اور مغفرت کے البتہ لگتا تمکو بیچ اسیجر کے کہ شروع کیا تھا تمنے بیچ اسکے جھوٹھ اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا قذف اور ملامت مردم اسکے سامنے جھوٹے ہوتے اور تکو وہ عذاب پہنچتا اذ تلقونہ بالسنتکم وتقولون بافواھکم مالیس لکم بہ علم جسوقت لیتے تھے تم اس بات کو ساتھ زبانون اپنے کے اور کہتے تھے تم ساتھ مونہون اپنے کے وہ چیز کہ نہین واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم یعنے جہل سے کہتے تھے وتحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم اور گمان کرتے ہو تم اسیجر کو کہ کہی ہی آسان اور سہل کہ اسکے سبب کچھ عقوبت نہوگی اور حال یہہی کہ وہ بات نزدیک اللہ تعالی کے بڑی ہی اور عذاب بہت مترتب اسپر ہی کیونکہ الحاق عار اہل بیت نبوت پر ہی اور تکذیب قرآن کی اور استخفاف منصب رسالت پر لکھا ہی کہ ام ایوب زوجہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہا نے ابو ایوب انصاری سے کہا کہ سنی ہی تو نے جو بات عایشہ رضی اللہ عنہا کے حق مین کہتے ہین لوگ کہا کہ سنی ہی مین نے وہ جھوٹ ہی کیونکہ تو بہ نسبت اپنے یہہ کام روا رکھتی ہی ام ایوب نے کہا لا واللہ ابو ایوب نے کہا کہ واللہ عایشہ بہتر تیرے سے ہی پس یہ بہ نسبت زوجہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کام کب روا رکھتی ہی جو نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہی وہ ایسا کام کب کرے گا یہہ بہتان عظیم ہی تعالی نے فرمایا ولولا اذ سمعتموہ قلتم مایکون لنا ان نتکلم بھذا اور کیون نہ جسوقت سنا تمنے اسبات کو کہا مثل ابو ایوب انصاری کے تم نے نہین لایق ہمکو یہہ کہ بولین ہم یہہ بات سبحانک ھذا بھتان عظیم پاک ہی اللہ اس سے کہ حرم معترم پیغمبر مین خلل ڈالے یہہ بات بہتان ہی بڑا باندھا ہوا منافقون کا یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی تا دم مرگ اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ ایمان مانع طعن ہر مسلمان ہی خصوصا طعن امہات مؤمنات کہ عصمت انکی خصلت ہی اور طہارت طینت بیت وہ پاک دامنان ہین کہ دامن جوانکا پائین ۴ محراب سجدہ نماز کی اسکے ملک بنائین ۴ ویبین اللہ لکم الایات اور بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے آیتین کہ دلالت کرتے ہین اوپر نیک اداب کے تو کہ نصیحت پکڑو اور راہ ادب نہ چھوڑو واللہ علیم حکیم اور اللہ جاننے والا ہی پاک دامنی عایشہ صدیقہ کے حکم کرنیوالا ہی ساتھ عصمت اور طہارت اسکے کے بیت لوث خطا سے دامن صاف اسکا پاک ہی ۴ گرد اسکی بھی نہ گرد کاذرہی نہ پاک ہی ۴ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہین یہہ کہ پھیلے بیحیائی بیچ اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین واسطے اُنکے عذاب دردناک ہی بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آتش دوزخ کے واللہ یعلم وانتم لا تعلمون اور اللہ جانتا ہی غرض انکی اور تم نہین جانتے ہو ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رؤف رحیم اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور توفیق توبہ کے اور رحمت اسکی اور یہہ کہ اللہ تعالی شفقت کرنیوالا مہربان ہی البتہ عذاب کلی تمپر آتا یا ایھا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدمون شیطان کے یعنے راہون اسکے کی معصیت مین وسوسون اسکے کی بدگمانی عایشہ صدیقہ مین ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی پس تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہی ساتھ بیحیائیون کے اور نامعقول کے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا ولکن اللہ یزکی من یشاء اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے یا تعیین حد کے کہ کفارت گناہ ہی اور رحمت اسکی ساتھ پاکی تمہارے کے نہ پاک ہوتا تم مین سے کوئی کبھی قیامت تک پلیدی سے اس عیب جوئی اور بدگوئی کے اور لیکن اللہ تعالی پاک کرتا ہی ساتھ قبول توبہ کے جسے چاہئے واللہ سمیع علیم اور اللہ سننے والا ہی باتین لوگون کے جاننے والا ہی نسبتین انکی لکھا ہی کہ امیر المؤمنین ابو بکرؓ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح پسر خالہ اپنے سے کہ ایک طوفان اُٹھانیوالون مین وہ بھی تھا سلوک نہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسکین والمھجرین فی سبیل اللہ اور نہ قسم کھاوین صاحب بزرگی کے دین مین تم مین سے اور صاحب کشایش مال کے مراد اس سے ابو بکرؓ ہین یعنے ایسے لوگ چاہئے کہ نہ قسم کھاوین یہہ کہ نہ دین قرابت والون کو اور فقیرون کو اور وطن چھوڑنے والون کو راہ بیچ راہ خدا کے اور مسطح قرابت والا بھی ہی اور مسکین اور مہاجر بھی ہی ولیعفوا ولیصفحوا اور چاہئے کہ معاف کرین خطا اُنکی اور درگذرین بدلا لینے سے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم آیا نہین دوست رکھتے تم یہہ کہ بخشدے تمکو پس تم بھی اوروں کو بخشو واللہ غفور رحیم اور اللہ بخشنے والا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی باوجود اسکے کہ قادر ہی بدلا لینے پر مہربان ہی گنہگارون پر تم بھی اُسکی باتین سیکھو اور متخلق ساتھہ اخلاق اسکی کے ہو سمجھہ لیجیئے کہ علما نے اس آیت سے
فضل صدیق پر استدلال کیا ہی اور کہا ہی وبہ یحتج ان الفضل المطلق لہ **بیت** ابو الفضل ذو الفضل جسکو کہے + بزرگی مین کیا اُسکے پھر شک رہے +
نہین منکر اسکا مگر بے بصر + کہ اسکو نہین آتی آیت نظر + دل اُسکا سیہ اور درون تیرہ ہی + نہین دین سے کام اسکو کون کیرہ ہی + اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہین پاک دامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت
کئے گئے وہ بیچ دنیا اور آخرت کے **نظم** نہ یہان انکا باقی رہا نیک نام + نہ وہان رحمت حق کا پاوینگے جام + بدنیا وہ ملعون و مردود ہین + بعقبیٰ وہ
مبغوض و مطرود ہین + سمجھہ لیجیئے کہ مراد اس سے ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا خاص حضرت عائشہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مہاجرات کے
شان مین ہی اور بعضون نے عام کہا ہی بہر تقدیر جو ایسے پاک دامنون پر تہمت لگاتے ہین وہ ملعون دوسرا ہین وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہی بڑا کہ اُنسے گناہ بڑا ہوا اور وہ عذاب ہوگا یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اسدن کہ
گواہی دینگے اوپر اُنکے زبانین اُنکی ساتھہ بہتان اٹھانیکے اور ہاتھہ اُنکے اور پانون اُنکے ساتھہ اسچیز کے کہ تھے کرتے گناہون اور خطاؤن سے یَوْمَئِذٍ
یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اسدن کہ پوری دیگا انکو خدا جزا اُنکی حقیقی اور جان لیوینگے اسدن یہہ کہ اللہ وہی
ہی حق کرنیوالا بیان کرنیوالا اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ باتین نالایق اور ناپاک واسطے ناپاک لوگونکے ہین کہ وہ آپ پلید ہین پلید باتین کرتے ہین اور ناپاک
لوگ واسطے ناپاک باتونکے ہین کہ خود خبیث ہین خبیث کلام کرتے ہین وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ باتین واسطے پاکیزہ لوگونکے ہین اور پاکیزہ لوگ
واسطے پاکیزہ باتون کے ہین کہ وہ آپ اچھے ہین اچھا کلام کرتے ہین **بیت** پانی ہو تو پانی اور می ہو تو می + نکلے وہی جام سے کہ جو اسمین ہی دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ عورتین
خبیث واسطے خبیث مردونکے ہین کہ وہ انکی طرف رغبت کرتے ہین اور مرد خبیث واسطے عورتون خبیث کے ہین کہ وہ اُنکے جانب مایل ہین اور پاک دامن بی بیان واسطے پاکیزہ مردون
کے ہین اور پاکیزہ مرد واسطے پاک دامنون بی بیون کے ہین کہ اُنکے مناسبت طبیعت کے انھین سے ہی اور اُنکی مشابہت انھین سے ہی **بیت** آپ جیسا
ہو اوسے ویسا ہی رافت چاہیئے + پاک پاکون کو خبیثون کو خباثت چاہیئے + حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حرم محترم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پاکتر تمام موجودات کے ہین
بی بی پاکیزہ مثل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چاہیئے کیونکہ جنسیت سبب الفت اور صحبت ہی **نظم** جو ہی سچا اسکو سچون سے ہی میل + اور جھوٹے کرتے
ہین جھوٹون سے کھیل + طیبین کے واسطے ہین طیبات + نص قرآنی سے ثابت ہی یہہ بات + للخبیثین ہین خبیثات ایسے ہی + مرد بد کے واسطے زن ہی
بری + اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ یہہ لوگ پاک ہین اور مبرا یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان
رضی اللہ عنہ اس چیز سے کہ کہتے ہین بہتان اٹھانیوالے منصب نبوت عالی تر ہی اس سے کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اسکیکا گرد ایسے شبہ کے سے آلودہ
ہو اور صفوان بھی مرد پاک اور اولیائے صحابہ سے ہی ہرگز لایق اس تہمت کے نہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے اُنکے مغفرت ہی اللہ سے
اور روزی نیک بے رنج اور بہت یا رزق کریم نعیم بہشت ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور
رسول پر مت داخل ہو گھرون مین سوا گھرون اپنے کے کہ جہان رہتے ہو یعنے بیگانے گھرون مین مت جاؤ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا
یہانتک کہ اذن لے لو اور سلام بھیجو اوپر رہنے والون اسکے کے لکھا ہی کہ ایک زن انصاریہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ مین اپنے گھر مین
ننگی کھلی بیٹھی رہتی ہون نہین چاہیئے کہ کوئی مجھے اسحال مین دیکھے ناگہان کوئی قرابت والا میرا آن نکلتا ہی اور اسی حالت مین دیکھہ لیتا ہی یہہ آیت
نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ بے اجازت کسی کے گھر مین نجاؤ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ خبر کرنی اور اجازت چاہنی بہتر ہی تمھاری اس سے کہ
بے اجازت چلے جاؤ اور یہہ حکم کیا ہمنے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھہ لیجیئے کہ اپنے گھر مین بھی اگر جاؤ تو کھانس کہنکار کر آواز سنا کر جاؤ تو کہ گھر والیان جو بے
تکلف بیٹھے ہین سنبھل جاوین اور اوڑھنا پہنا جو ہو سو اوڑھہ پہن لین فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ
پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھر غیر کے کسی کو کہ جس سے اجازت لو پس مت داخل ہو اسمین یہانتک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے یعنے کوئی پیدا ہو
اور اذن دے کیونکہ خالی گھر مین بے اجازت جانا محل تہمت سرقہ ہی وَاِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا اور اگر کہا جاوے واسطے تمھارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعد اذن مانگنے کے کہ پھر جاؤ پس پھر جاؤ بے توقف اور اسکے دروازے پر دہی مت دو کہ گھر والے کا ضرر ہی هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وہ پھر جانا پاکیزہ اور پسندیدہ
ہی واسطے تمھارے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہی اور اسکی جزا دیگا بعد نزول اس آیت کے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ مین شام اور عراق کے تجارت والے جاتے ہین وہان سرائین اترنے کے اور مکان اتارے کی بنے ہین شام کو
جا اترتے ہین صبح کو کوچ کر جاتے ہین ان مقامون مین کوئی مقیم نہین کہ کسی سے اجازت چاہین یہہ آیت اتری کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ داخل ہو تم بے اذن گھرون مین کہ کوئی نہین رہتا انمین بلکہ آتے ہین اور جاتے ہین جیسے
مہمان سرائین اور مکان اتارے کی بیچ ان گھرون کے دہرا ہی اسباب تمھارا یا فائدہ اور نفع ہی واسطے تمھارے سردی گرمی مین کہ انمین آرام پاتے ہو
اور اسباب اور جانور تمھارے محفوظ رہتے ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ ظاہر کرتے ہو اذن مانگنے مین اور جو کچھ
چھپاتے ہو نیتون مین بیچ دخول خانہ کے فساد قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مسلمان مردون
کے کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنہ کا ہی اور محافظت کرین شرمگاہون اپنے کی حرام سے یا چھپاوین عورت اپنی ناف سے زانو تک
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ یہہ بند کرنا آنکھ کا اور محافظت کرنے شرمگاہ کے پاکیزہ تر اور سودمند تر ہی واسطے انکے دنیا اور دین مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ
تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہین وہ نظر اوپر حلال اور حرام کے اور استعمال جوارح ساتھ طاعات اور آثام کے سمجھ لیجیے کہ بڑا تیز رو پیک شیطان کا کہ وجود
انسان مین ہی آنکھ ہی کیونکہ اور حواس جب تک کہ انسے کوئی چیز مس نکرے نہین ادراک کر سکتی اور چشم وہ حاسہ ہی کہ دور اور نزدیک سے اپنا کام کر لیتی ہی
**بیت** نہین کچھ قرب پر ہی موقوف آہ ٭ دور سے دور جا لڑی ہی نگاہ آفتین لائی ہی بدن پر چشم ٭ چشم ہی باعث بلا و خشم ٭ نفحات مین شبلی سے منقول
ہی کہ چھپاؤ دیدہ سر کو محارم سے اور چشم دلکو ماسوی اللہ سے **بیت** چشم نامحرمونکو مس نکرے ٭ اور دل غیر کی ہوس نکرے ٭ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی مردون
نامحرمون سے اور محافظت کرین شرمگاہون اپنے کی بدکاری سے اور نہ ظاہر کرین بناؤ اپنا زیور اور پوشاک اور رنگتون سے مگر جو ظاہر ہو اسمین سے
وقت کاروبار کے جیسے چھلے انگوٹھی سرمہ کاجل مسی پان مہندی بعضون نے کہا ہی کہ مراد بناؤ سے مواضع اسکے ہین پس منہ اور دونون ہاتھ مستثنی
ہین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اور چاہیے کہ ڈال لیوین اوڑھنی اپنی اوپر گریبان اپنے کے یعنے سر پر اوڑھ لین تو کہ بال اور بناگوش اور
گردن اور چھاتی چھپی رہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اور نہ ظاہر کرین مواضع بناؤ اپنے کی جیسے سر اور کلائی اور سینہ اور پنڈلی ہی کہ مقام
تعویذونکا اور چوڑیون اور کڑون اور بتانون کا اور جگنون اور چمپاکلی اور دگدگی اور کڑے اور جھڑے اور پازیب کا ہی مگر واسطے خاوندون اپنے کے
کہ زینت زیب بناؤ ٹھناؤ انھین کے واسطے ہی اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا باپون اپنے کے اور دادا پردادا یہی حکم رکھتے ہین یا باپون
خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم باپون کا رکھتے ہین اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ یا بیٹون اپنے کے اور پوتا پروتا تا آخر یہی حکم رکھتا ہی اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا بیٹون
خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم اپنے بیٹون کا رکھتے ہین اَوْ اِخْوَانِهِنَّ یا بھائیون اپنے کے اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائیون
کا رکھتے ہین اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ یا بیٹون بہنون اپنے کے اور یہہ وہ جماعت سے ہین جنسے نکاح روا نہین اور دودہ شریک بھی یہی حکم رکھتے ہین اور چچون
اور مامون کو ذکر نہ کیا کیونکہ بھائیون کے حکم مین ہین انوار مین ہی کہ احتیاط یہہ ہی کہ چچا اور مامون کو بھی بناؤ اپنا نہ دکھاوے کہ شاید وہ اپنے بیٹون
کے آگے تعریف کرین اور سبب فتنہ کا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا بی بیون اہل دین اپنے کے یعنے انسے بھی بناؤ نہ چھپاوین اور تبیان مین ہی کہ زن یہودیہ
اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست حکم مرد بیگانہ کا رکھتی ہی زن مسلمہ کو اظہار زینت خفیہ اپنے روا نہین اسکے آگے کیونکہ حکم دین نے درمیان سے اہل کفر اور
اسلام کے رسم آشنائی کی اٹھالی ہی اور بی بیون پاک دامنون کو ملاقات سے عورتون بدکارون کے پرہیز چاہیے اور بعضے کہتے ہین سب بی بیون کو
انسے اجتناب چاہیے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ کہ مالک ہون ہاتھ انکے یعنے لونڈیون سے بھی نہ پرہیز کرین خواہ مومنہ ہون خواہ کافرہ اور
باوجودیکہ نسا مین یہہ داخل نہین یہان ذکر کیا تو کہ معلوم ہو کہ لونڈی کافرہ سے بھی پرہیز لازم نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے غلام اور لونڈی سب



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah www.maktabah.org

ہین اور ایک قول ہی کہ غلام اگر پارسا ہو تو نظر بی بی پر کرے اور نہین تو نکرے اور احناف مین ہی کہ ابن المسیب نے کہا کہ مغرور نہو لفظون پر اور ما ملکت ایمانھن کے کہ یہہ لونڈیون کے حق مین ہی نہ غلامون کے کہ غلام عورت کا حکم مرد اجنبی کا رکھتا ہی جایز نہین دیکھنا اسکو طرف بالون کے اور نہ اور عضو کے مواضع زینت اسکے سے اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ یا جو ساتھ رہنے والے ہین غیر حاجت والے مردون سے کہ کھانے کے واسطے گھرون مین آتے ہین اور کچھ عورتون سے غرض نہین رکھتے اور شہوت انکین نہین جیسے بہت بوڑھے اور نامرد یا ایسے بے عقل کہ مطلق مباشرت سے آگاہ نہین اور سوائے کھانیکے کچھ نہین جانتے اور اکثر ایمہ حنفی کہتے ہین کہ خوجے اور بوڑھے عنین حرمت نظر مین حکم اجانب کا رکھتے ہین کیونکہ خواہش مباشرت کی رکھتے ہین گو کہ طاقت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ یا آگے لڑکون کے کہ جو نہین واقف ادہر جیسے عورتونکے یعنے تمیز نہین رکھتے اور مباشرت سے بیخبر ہین یا قدرت نہین رکھتے زنا کی کہ نابالغ ہین وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ اور نہ مارین عورتین پانون کو گھرون اور کپڑے پہنے ہوئی اپنے زمین پر وقت چلنے کے تو کہ جانا جاوے جو کچھہ کہ چھپاتے ہین بناؤ اپنے سے اور زیور اپنے سے کہ کڑے اور چھڑے اور پازیب اور گھونگرو ہین حاصل یہہ ہی کہ آواز خلخال کو شن رجال مین نہ پہنچاوین تاکہ موجب شہوت مرد نکا نہو وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور توبہ کرو طرف اللہ کے ای مسلمانون تو کہ تم فلاح یاؤ سمجھہ لیجئے کہ سکو توبہ فرمائی کیونکہ کون بشر خالی خطا اور جریمہ سے ہین امام قشیری نے کہا ہی کہ محتاج تر توبہ کا وہ شخص ہی کہ اپنی جان کو محتاج توبہ کا نجانے کشف الاسرار مین ہی کہ سب مطیعون اور عاصیون کو ساتھہ توبہ کرنے کے فرمایا تو کہ عاصی مخجل نہون کیونکہ اگر فرماتا ہی گنہگار و توبہ کرو رسوائی انکی ہوتے پس جب دنیا مین رسوا نکیا امید ہی کہ عقبیٰ مین بھی رسوا نکریگا بیت جسنے رسوا نکیا یہان ہمکو کب کریگا وہ مخجل وہان ہمکو وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اور نکاح کرو رانڈون کو اپنے مین سے یعنے جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکا نکاح کسی مرد سے کرو اور جس مرد کی جورو مرجاوے اسکا نکاح کسی عورت سے کردو اور نکاح کرو صلاحیت اور لیاقت والون کو غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنے سے تخصیص صالحون کے واسطے اہتمام انکی کی ہی اور انکی کہ بسبب بیاہ کے پاک دامن رہین اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور ہووین رانڈ اور صالح لونڈی غلام فقیر محتاج حاجت روائی کریگا انکی اللہ فضل اپنے سے ساتھہ قناعت کے یا ساتھہ جمع کرنے کے دو رزق ایک جگہہ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی رزق انھین دیگا جاننے والا ہی متحقون فقیرون کو فراخ روزی انکی کریگا وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چاہئے کہ حرام سے بچین اور پاک دامن رہین وہ لوگ کہ نہین پاتے اسباب نکاح کا کہ مہر اور نفقہ ہی یہان تک کہ تونگر کرے انکو اللہ فضل اپنے سے اور اسقدر مقدور ہوجاوے کہ بیاہ کرلین وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور وہ لوگ کہ چاہتے ہین لکھت آزادگی کے کچھہ دیکر ان لوگون مین سے کہ مالک ہوئے ہین سیدھے ہاتھہ تمہارے یعنے جو غلام تمہارے خط آزادی مانگتے ہین پس لکھہ دو انکو سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر استحباب ہی اور مکاتب وہ ہی کہ میان اپنے غلام کو کہے کہ اتنا مال دے اور تو آزاد ہی پھر وہ غلام اسقدر مال دیکر آزاد ہوجاوے لکھا ہی کہ صبیح غلام خویطب بن عبد العزیٰ نے لکھت آزادگی کی مانگی خویطب نے کہا مال رکھتا ہی کہا نہین قوت کسب کی ہی کہا نہین کہا تو مین نہین مکاتب کرتا تجھکو یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر غلام اور لونڈی مکاتبہ طلب کرین تو انکو مکاتب کرو اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا اگر جانو تم بیچ انکے بھلائی اور صلاحیت اور امانت یا قوت کمانے کی اور قدرت ادائے مال کی اور مکروہ ہی کہ غلام بھیک مانگ کر مال کتابت ادا کرے مسلمان سے غلام نے خط آزادی مانگا کہا مال رکھتا ہی کہا نہین کہا قوت کما دینے کی ہی کہا نہین کہا مین ہرگز تجھے لکھت آزادگی کی ندونگا تو چاہتا ہی کہ مجھے میل اور چرک لوگون کی چکھاوے وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو انکو یعنے بندگان مکاتب کو بعضے مال خدا کے مین سے جو دیا ہی تمکو یعنے صبیح نے سو دینار پر خط آزادی لکھہ دیا تھا یہہ آیت سنکر بیس دینار دئے امام شافعی اور امام احمد کہتے ہین کہ واتوہم خطاب مولی کو ہی واجب ہی مال کتابت سے کچھہ مکاتب کو بخشنا امام احمد نے ربع مال مقرر کیا ہی اور امام شافعی نے خواجہ کے زاے پر رکھا ہی اور امام اعظم اور امام مالک مولی پر مال دینا واجب نہین جانتے وہ کہتے ہین کہ واتوہم خطاب طرف عام مسلمانون کے ہی کہ اعانت کرین مکاتب کی اور زکوٰۃ اسکو دین تو کہ وہ مال کتابت ادا کرکر

طوق بندگی سے مخلوق کے آزاد ہو اسیواسطے اس خبر کو فک رقبہ کہتے ہین **بیت** گردن آزاد ہو کسیکی گر + رافتا خیر ہی یہ بس بہتر + لکھا ہی کہ عبد اللہ بن
ابی منافق کے چھ لونڈیان تھین خوبصورت جبراً انکو بدکاری پر جبر کرتا تھا اور مال لیتا تھا معاذہ اور مسیکہ دو انمین سے تھین وہ آپس مین کہنے لگین کہ اگر یہہ کام جو
ہم کرتے ہین نیک ہی تو بہت ہمنے کیا ہی اور جو بد ہی تو چھوڑتے ہین ہم پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہو کر عرض حال کیا یہہ آیت نازل ہوئی
کہ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا اور مت جبر کرو لونڈیون اپنے کو اوپر بدکاری کے اگر چاہین بچے رہنا زنا سے یا نچاہین ؎
سمجھ لیجئے کہ ذکر بچے رہنے کا بمقتضاے حال ہی والا اکراہ ممنوع بہمہ احوال ہی پس حق تعالی فرماتا ہی کہ تم جبر کرتے ہو لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
تو کہ طلب کرو تم مال اسباب زندگانی دنیا کا انکے کسب سے اور انکی اولاد بیچنے سے وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون کو اوپر بدکاری کے پس تحقیق اللہ تعالی پیچھے جبر کرنیکے بخشنے والا ہی گنا لونڈیون کو مہربان ہی اوپر انکے اور
وبال اسی بدکاری کا جبر کرنیوالے کی گردن پر ہی نہ لونڈیون پر کہ مجبور ہین وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
اور البتہ تحقیق اتاری ہین ہمنے طرف تمھارے آیتین روشن اور بیان کرنیوالے حلال اور حرام اور حدین اور احکام اتارے ہین اور مثالین ان لوگون کے کہ گذرے ہین پہلے
تم سے یعنے قصے نادر مانند قصہ انکے کے سمجھ لیجئے کہ وہ قصہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہی کہ مشابہ ہی ساتھ قصہ مریم کے وقوع تہمت مین اور ساتھ
قصہ یوسف علیہ السلام کے براۃ ذمہ مین وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور اتاری ہی ہمنے اُن آیتون مین نصیحت واسطے پرہیزگارون کے تخصیص پرہیزگارونکی
واسطے انتفاع انکے کے ہی ساتھ مواعظ قرآنی کے اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ اور اللہ نور آسمانون کا اور زمین کا ہی نور نام اللہ تعالی کا امام
زاہدی نے کہا ہی کہ حق تعالی کو نور کہئے اور ترجمہ اسکا فارسی مین جو روشنی ہی نہ کہئے کہ روشن ضد تاریکی کی ہی اور وہ آفریدگار دونون ضدونکا ہی
سمجھ لیجئے کہ نور متعارف ایک کیفیت ہی کہ باصرہ پہلے کثیف کا ادراک کرتی ہی پھر تمام مبصرات کا ادراک کرتی ہی مثل اس کیفیت کے کہ قابض ہوتی ہی
مثلاً آفتاب سے اجرام کثیفہ پر جرم مقابل اسکے ہوتے ہین ان معنون مین اطلاق نور کا حق تعالی پر روا نہین اور جو اسنے اپنے آپ کو بنام نور فرمایا ہی
بدون تقدیر مضاف کے چارہ نہین اسیواسطے صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ذو نور السموات والارض وہی ہی خداوند نور آسمان کا اور زمین کا ساتھ
انوار اہل انکے کے جو عالم ہستی مین مقام بلندی اور پستی مین نور رکھتا ہی ذاتی یا عرضی سب اسیکے فیض کی بخشش اور عطا ہی **بیت** تھے ظلمت عدم مین پڑے
ہم کہ ناگہان + نور وجود دیکے تو لایا ہمین یہان + یا نور مصدر بمعنی فاعل ہی ای منور السموات والارض وہی ہی روشن کرنیوالا آسمانون کا ساتھ
فرشتون کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبرون کے یا روشنی بخش مرات قلوب ساکنان ارض و سما ہی ساتھ نور معرفت و توحید کے تیسیر مین ہی
کہ آراستہ کرنیوالا ہی آسمانون کا اور زمین کا اور مؤید اسی قول کے ہین وہ معنی جو حضرت مولانا یعقوب چرخی نے شرح اسما اللہ مین معنی نور کی لکھین ہین
کہ جہان آرائے و دلکشاے اور امام نسفی نے یہان آرایش ارض و سما مین کیا ہی کہ آراستہ کیا آسمان کو ساتھ صوامع قدس کے کہ اماکن طاعات
ملایکہ کرام ہی اور زمین کو ساتھ مساجد انس کے کہ مواضع عبادات اہل اسلام ہی یا سما کو ساتھ مہر اور ماہ اور ستارون کے اور زمین کو ساتھ انبیا اور علما
اور مومنون کے یا آسمان کو ساتھ تسبیح سبحان اور تقدیس مقدسان کے اور زمین ساتھ تلبیہ حاجیان اور تکبیر غازیان کے یا فلک کو ساتھ بیت المعمور کے اور
زمین کو ساتھ کعبہ وافر السرور کے بعضون نے کہا ہی کہ مدبر السموات والارض تدبیر کرنیوالا امور اہل آسمان و زمین کا جسطرح سے کہ چاہئے وہی ہی مدبر
امور قوم و بلد کو نور القوم اور نور البلد اہل عرب کہتے ہین چنانچہ شاعر نے کہا ہی **مصرعہ** نور القبائل ساکب بن محلم پس وہی ہی کہ کام سب اہل آسمان
و زمین کے کرتا ہی اور ہر ایک کو ساتھ عطیہ کل حزب بما لدیہم فرحون کے بہرور فرماتا ہی **بیت** خوان احسان سے تیرے ارض و سما مین ہین کریم +
کل حزب فرحون واہ ہی کیا لطف عمیم + تبیان مین ہی کہ مدلول السموات والارض کیونکہ جو دلیل دلایل قدرت اور بدایع حکمت سے بیچ دوایر سپہر
برین اور مرکز زمین کے واقع ہی دلالت کرتے ہین اوپر وجود قدرت اور علم اور حکمت اسکے کے ففی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد
**بیت** دلیل قدرت مولی وجود جملہ اشیا ہی + ہر ایک مصنوع مین پیدا ظہور صنعت اسکا ہی + ابن عباس رض سے منقول ہی کہ ہادی اہل
السموات واہل الارض **بیت** رہنمائے اہل ارض و آسمان + ہی وہی مولائے کل کون و مکان + بعضون نے کہا ہی کہ سرور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اهل السموات والارض تاریکی موجب ملال اور غم کے اور ظلمت سبب خوف اور وحشت کے ہی جو کوئی محنت تاریکی سے راحت روشنائی مین آئے مسرت اور نشاط پائے یہان بھی آثار انوار تجلیات جمال الٰہی بسبب سرور نامتناہی ہی **بیت** تو جو ظاہر ہو تو سو نور و مسرت آوے + اور چھپ جاوے تو صد وحشت و ظلمت آوے + بعضے علمانے کہا ہی کہ نور وہ ہی کہ روشن کرے چیزون کو تاکہ باصرہ ادراک کرے اور بسبب اسکے راہ پاوے پس حقتعالی نے بیان کیا ہی واسطے ہمارے جو کچھ معاد اور معاش ہمارے مین کام آوے اور ہم نے بسبب اسکے راہ پائی ہی پس اسکو نور کہنے صاحب اتقان نے کہا ہی کہ ظلمت کے وقت نہ ساکن اور متحرک ہین فرق معلوم ہوتا ہی نہ علوم اور سفل مین تمیز اور قبیح اور صحیح مین جدائی اور جب نور ظہور کرتا ہی سب کیفیات کھل جاتی ہین صفا اور کدر صاف نظر آجاتا ہی عرض اور جوہر متمیز ہو جاتا ہی اور مدرکہ انسانیہ استفادہ اس دانش اور تمیز کا بسبب نور کے کرتا ہی لیکن ادراک نور مین حیران ہی کیونکہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہی اور نور چھپا ہی ظاہر ہی بدلالت اور باطن ہی بالذات پس حق تعالی کہ ہم نے اسکے سبب سے ادراک پایا اور اسی نے ہمکو مرتبہ تمیز آشیا کو پہنچایا لایق ہی کہ اسکو نور کہین **مثنوی** کہ دلالت سے وہ ہی پیدا + اور بالذات درک سے ہی ورا + دولت فہم اسکے اعطا ہی + لیک وہ فہم سے مبرا ہی + اور نزدیک محققون کے نور حقیقی ہستی حضرت حق ہی کہ تمام موجودات اسیکے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے مخفی ہی شرح رباعیات مولانا جامی مین ہی کہ جو کچھ ادراک کریگا تو اول ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک کے غافل ہوگا اور غایت ظہور سے مخفی رہیگا جیسے کہ ادراک الوان اور اشکال کا بواسطہ ضیا کے ہی ما کہ محیط ہی اُن پر اور شرط ہی رویت کی اور باوجود اسکے دیکھنے والا بیچ ادراک انکے کے ادراک اسکے سے غافل ہی اور غایت ضیا مین معلوم ہوا ہی کہ ورا انکے ایک امر تھا اور مدرک کہ ضیا ہی اسیطرح اور ہستی حقیقی ہے کہ محیط ہی ساتھ ضیا اور الوان اور اشکال کے اور دیکھنے والے کے اور جمیع موجودات کے ذہنی ہون یا خارجی اور قیوم سب کا ہی اور ادراک شی کا بدون ادراک اسکے کے محال ہی اگرچہ ادراک اسکے سے غافل ہو تو اور وہ غفلت بواسطہ دوام ظہور اسکے کے ہی کہ اگر وہ نور بھی مانند ضیا کے غایب ہوتا ظاہر ہو جاتا کہ بیچ وقت ادراک موجودات کے دوسرا امر اور بھی کہ نور وجود حضرت حق ہی مدرک تھا **بیت** وہ ہستی کہ یکا یکا رافت ہی نور + ہر ذرہ خلق جستے پاتا ہی ظہور + جوشی کہ پڑی فروغ سے اسکے دور + ظلمت نیستی مین عدم کے وہ رہے مستور + رسالہ حق الیقین مین ہی کہ ہستی حق سبحانہ پیدا تر سب ہستیون سے ہی کیونکہ وہ آپ پیدا ہی اور پیدا ہونا تمام ہستیون کا اُسی سے ہی اللہ نور السموات والارض سب اشیا بے ہستی اسکے کی عدم محض ہی اور مبداء ادراک سب کا ہستی اسیکی ہی کیونکہ جسکو ادراک کریگا اول وہی ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک اس ادراک کے سے غافل ہو تو او شدت ظہور سے مخفی رہے **بیت** اسب اشیا نور سے اسکے ہی پیدا + کہان ہووے وہ عالم سے ہویدا + بن اسکے درک ہو کب درک اشیا + نہین اس درک مین ہر درک کی جا + کرے ادراک اسے کیا منہ ہی ادراک + کہ وہ ہی درک سے اور ادراک کے پاک **مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ** صفت اس نور کی کہ منسوب طرف اسکے ہی مانند طاق کے ہی کہ بیچ اسکے چراغ ہی روشن بعضے کہتے ہین مشکوٰۃ فتیل نور قندیل کے درمیان کا ہی اور مصباح تی روشن **اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ** وہ چراغ روشن بیچ شیشے کے قندیل کے ہی **اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ** وہ قندیل شیشے کے کمال شفافی اور لطافت کے سبب گویا کہ ستارا ہی چمکتا لبسان زہرہ و مشتری روشن کیا جاتا ہی وہ چراغ روغن درخت مبارک زیتون سے کہ زمین مقدس مین اوگا ہی اور ستر پیغمبرون نے اسپر دعاے برکت کی ہی انمین سے ایک ابراہیم خلیل اللہ ہین علی نبینا و علیہ السلام **لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ** نہ شرق کیطرف ہی اور نہ مغرب کیطرف یعنے معمور سے جانب مشرق اور مغرب نہین بلکہ مقام اوگنے اسکے کا زمین اور پہاڑ ملک شام کے ہین یا نہ ہمیشہ دھوپ کھاتا ہی تاکہ جل جاوے اور نہ مدام سایہ مین رہتا ہی تو کہ میوہ اسکا خام رہے بلکہ تا بہ آفتاب سے بہرا اٹھاتا ہی اور حمایت سایہ سے فیض پاتا ہی حسن بصری نے کہا ہی کہ اصل اس درخت کی بہشت سے ہی کہ دنیا مین لائے ہین پس اس عالم کے درختون مین نہین کا اطلاق شرقی غربی کا اسپر کیا جائے **يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ** ترویک ہی کہ روغن اس درخت کا روشن ہو جاوے آپ اور اگرچہ نہ لگی اسکو آگ یعنے چمکاہٹ اسکی اسطرح کی ہی کہ بنا آگ روشنائی بخشے **نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ** روشنی ہی اوپر روشنی کے یعنے چمکاہٹ روغن کی ساتھ روشنی چراغ کے اور شفافی قندیل شیشہ کی فتیل سوزن کہ جامع انوار ہی نور ہی اوپر نور کے **يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ** راہ دکھاتا ہی اللہ طرف نور معرفت اپنے کے جسکو چاہتا ہی **وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ** اور بیان کرتا ہی اللہ مثالین معقولات کی صور محسوسات مین واسطے لوگون کے تو کہ سمجھ جاوین اور مقصودات کا پالین **وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ**

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اللہ ساتھہ ہر چیز کے دقایق معقولات اور محسوسات سے اور حقایق جلیات اور خفیات سے جاننے والا ہی سمجھہ لیجئے کہ اس تمثیل مین علما کے بہت اقوال ہین
امام فخر الدین رازی نے اسرار التنزیل مین کہا ہی کہ مراد نور ایمان ہی کہ حق تعالی نے مثال دی ہی سینۂ مومن کو ساتھہ مشکوٰت کے اور دل صاف کو کہ سینہ
مین ہی ساتھہ قندیل شیشہ کے بیچ مشکوٰت کے اور ایمان کو ساتھہ چراغ روشن کے بیچ قندیل کے اور قندیل کو ساتھہ ستارے درخشان کے اور کلمۂ
اخلاص کو ساتھہ شجرۂ مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف سے اور سایہ فیض پایہ رجا سے نصیب رکھتا ہی اور نزدیک ہی کہ فیض کلمہ کا بن اسکے کہ زبان پر مومن
کے گذرے جہان کو روشن کرے اور جب اقرار اسکا ساتھہ زبان کے اور تصدیق اسکی ساتھہ دلکے مل جاوے نور اوپر نور کے ظاہر ہو اور یہہ بھی انھون نے
کہا ہی کہ نور ایمان کو ساتھہ چراغ کے تشبیہ دی اسواسطے کہ جس گھر مین چراغ روشن ہو چور نہین آتا اسیطرح جس دلمین ایمان ہو شیطان دخل نہین پاتا جس
مکان مین چراغ روشن ہوتا ہی روزنون سے اس گھر کے شعاع باہر نکل کر روشن کرتی ہی ایسے ہی نور ایمان دل کو روشن کر کر شعاع معرفت روزنون مین حواس
کے ڈالکر انوار طاعات اعضا اور جوارح پر پہنچاتا ہی سیماھم فی وجوھھم **بیت** جنھون کے دلمین ایمان ہی انھون کا چہرہ روشن ہی ٭ کہ بیت القلب
اعضا ہی پر نور اور یہان اسکا روزن ہی ٭ اور تشبیہ فرمائے دل مومن کو ساتھہ شیشہ کے تو کہ اسکو سنگ ظلم اور جفا سے نہ توڑین کہ شیشہ شکستہ جس جگہہ
لگے زخمی کرے اور جو زخم کہ دل شکستہ سے پہنچے اچھا نہووے **بیت** شیشۂ دلکو شکستہ نکر ای جان ٭ کہ اگر یہہ شکستہ ہوا تو جرح رسان ہوویگا ٭ اور
بعضون نے کہا ہی کہ وہ نور نور معرفت اسرار الٰہی ہی یعنے چراغ معرفت قندیل دل عارف مین بیچ مشکوٰۃ سینہ اسکے کے روشن ہی برکت روغن تلقین
شجرۂ وجود مبارک محمدی سے کہ نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مکہ ناف عالم ہی اور عارف اُن اسرار کو تعلیم سید ابرار سے پاکر سر نور علی نور معلوم کرتا ہی اور
ایک قول یہہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور دل مومن زجاجہ ہی اور زبان اسکی مشکوٰۃ ہی اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی الٰہی کہ نہ مخلوق ہی اور نہ مختلف نزدیک
ہی کہ قرآن ابھی نہ پڑھا ہو اور دلائل اسکی ظاہر ہون پھر جو قرأت کرے نور علی نور ہو اور روح الارواح مین ہی کہ وہ نور محمدی ہی اور مشکوٰۃ آدم علیہ السلام
ہین اور زجاجہ نوح علیہ السلام اور زیتون ابراہیم علیہ السلام کہ نہ طرف یہودیت کے مایل ہین کیونکہ یہودون نے غرب کو قبلہ کیا ہی اور نہ طرف نصرانیت کے کہ
نصاریٰ نے جانب مشرق کے قبلہ ٹھہرایا ہی اور مصباح شمع جمع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ ابراہیم ہین اور زجاجہ اسمٰعیل اور مصباح خاتم النبیین اور
شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ کذب ہی نہ ہزل یا مشکوٰۃ سینہ منشرح جناب سید بشر ہی اور زجاجہ دل صاف و مطہر آپ کا اور دل مصباح علم کامل اور شجرۂ خلق شامل انکا
کہ نہ طرف افراط کے ہی نہ تفریط کے اور نہ جانب غلو کے نہ تقصیر کے بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوساطہا ہی واقع ہی اور راہ میانہ عبارت اسی سے ہی صراطا
سویا اور عین المعانی مین ہی کہ نور محمد محبت حبیب ساتھہ نور خلت خلیل کے نور علی نور ہی **بیت** پدر نور و پسر ہی نور مشہور ٭ یہہ ہی رافت سمجھہ نور علی نور ٭
فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ تسبیح کہتے ہین اللہ کی بیچ گھرون کے کہ حکم کیا اللہ نے یہہ کہ بلند کی جاوے قدر ان گھرون کے ساتھہ تعظیم کے یعنے انکو
بلند مرتبہ اور عالی قدر جانین یا بلند کئے جاوین انمین آوازین یا مانگے جاوین اللہ تعالی سے اُن گھرون مین مرادین وَيُذْكَرُ فِيهَا اسْمُهُ اور یاد کیا جاوے
بیچ اُن گھرون کے نام اسکا مراد گھرون سے مسجدین ہین کہ تمام مکانون سے اشرف اور بہتر ہین وہان نماز اور ذکر کیجئے اور کلام بیہودہ اور باتین دنیا کے
سے بچئے یا گھر پیغمبرون کے ہین یا مکان مدینہ منورہ کے یا حجرے پاکیزہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضے رفع کو حمل اوپر اٹھانے بنا کے کرتے ہین جیسے
واذ یرفع ابراھیم القواعد مین اور کہتے ہین کہ گھر وہ مکانات ہین جو پیغمبرون نے اللہ کے حکم سے بنائے ہین جیسے کعبہ معظم کہ سعی خلیل اور مدد اسمٰعیل سے بنا
اور بیت المقدس کہ بنا اسکے خلافت داؤد مین پڑی اور سلیمان کے ہاتھہ سے تمام ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ دونون کی عمارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اشارت سے بنین يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ تسبیح کہتے ہین واسطے خدا کے یا نماز پڑھتے ہین واسطے اسکے بیچ اُن گھرون کے صبح کو اور شام
کو رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَوٰةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے وہ مرد ہین کہ نہایت استغراق
مقام شہود اور حضور سے نہین غافل کرتی انکو سوداگری یعنے خرید اس جنس کی جس مین امید نفع ہو اور نہ بیچنا اسکا یاد اللہ کے سے اور قایم رکھنے نماز کے سے
اور دینے زکوٰۃ کے سے سمجھہ لیجئے کہ جب بیع اور شرا کہ بڑی شغل دنیاوی ہین اللہ تعالی کے ذکر سے نہ باز رکھینگے تو اور کام بطریق اولی مانع نہونگے کشف
الاسرار مین ہی کہ ظاہر انکا ساتھہ خلق کے اور باطن ساتھہ شہود اسما و صفات حق کے ہی اور حقیقت مین یہہ روشن خواجگان نقشبند کی ہی لکھا ہی کہ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ملک حسین والی ہرات نے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ سے پوچھا کہ تمہارے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہی فرمایا نہین کہا بنا طریقہ کی تمہاری کس چیز پر ہی فرمایا خلوت در انجمن پر کہ ظاہر بخلق اور باطن بخالق رہنا **مثنوی** گرچہ ہی ظاہر میرا بازار مین ✦ محو پر باطن ہی وصل یار مین ✦ صورتاً بیگانہ معناً آشنا ✦ بحر الفت مین طریقہ ہی میرا ✦ لا تلہیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ہی طرف اسی مقام کے مولوی جامی کی رباعی بیان مین اسی طریقہ کی ہی کہ **قطعہ** سررشتہ دولت ای برادر بکف آر ✦ وین عمر گرامی بتجارت مگذار ✦ دایم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ کار ✦ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار **یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار** ڈرتے ہین یہ لوگ باوجود اس توجہ اور استغراق کے اُسدن سے کہ پھر جاوینگے بیچ اسکے دل اور آنکھین یعنے دل دہشت سے اُسدن کے کل سے بیکل ہونگے اور آنکھین ہر طرف نگاہ دوڑاوینگے کہ عمل نامہ کس طرف سے آوے اور ڈرتے اسواسطے ہین **لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ** تو کہ جزا دیوین انکو اللہ تعالی بسبب خوف کے بہتر جزا اسکی کہ کیا ہی انھون نے اور زیادہ دیگا انکو فضل اپنے سے یعنے انکی جزاے اعمال نیک مین بہشت موعود دیکر اور انکو کرامتون سے مکرم فرماویگا کہ ہر گز دلمین خیال نگذرا ہوگا **واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب** اور اللہ رزق دیتا ہی دنیا مین جسے چاہے بغیر گنتی کے یعنے اسکو روز شمار مین نہ لاویگا یا عقبی مین دیتا ہی بے حساب کہ اسکا گننا محال ہی **والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ** اور جو لوگ کہ کافر ہوئے عمل انکے کہ ظاہر مین اچھے ہین جیسے صلہ رحمی کرنا اور غلام آزاد کرنا اور کھانا روزہ کو کھلانا مانند ریت کے چمکنے کی ہین بیچ میدان کے سمجھ لیجے کہ سراب وہ ہی کہ میدان مین ریت تاب آفتاب سے چمک کر پانی نہرا تا معلوم ہوتا ہی **یحسبہ الظمآن ماء** گمان کرتا ہی اسکو پیاسا پانی صاف اور ادھر آتا ہی **حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا** یہان تک کہ جب آیا اسکے پاس نہ پایا اسکو کچھ کہ وہ وہ کا تھا پانی کہان تھا **ووجد اللہ عندہ فوفّٰہ حسابہ** اور پایا عقاب کو اللہ کے نزدیک اعمال اپنے کے پایا خدا کو حساب کرنیوالا اپنا پس پورا دیا اللہ نے اسکو حساب اسکا یعنے جزا اعمال کی اسکے موافق حساب کے دی **واللہ سریع الحساب** اور اللہ جلد لینے والا ہی حساب سمجھ لیجے کہ مثال دی اعمال کافر کے ساتھ سراب کے اور اسکو پیاسا ٹھہرایا پس جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہو کر تشنہ تر ہوتا ہی ایسے ہی کافر جزاے اعمال اپنے سے مایوس ہو کر زیادہ تر حسرت کھاوین گے **او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب** یا اعمال کفار کے مانند اندھیرون کے ہین بیچ دریا عمیق کے کہ دم بدم ڈھانکتے ہی اُس دریا کو موج اوپر اس موج کے اور موج ہی اوپر اس موج دوسرے کے بادل ہی کہ ستارون کی روشنی کو ڈھانکتا ہی **ظلمات بعضھا فوق بعض** یہہ اندھیرے ہین بعضے اونکے اوپر بعض کے کہ اندھیرا دریا کا اور ایک موج کا دوسرے ابر کا **اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا** جسوقت نکالے کوئی ہاتھ اپنا کہ نظر آنیوالے اعضا مین آنکھ سے قریب تر ہی نہین نزدیک کہ دیکھے اسکو یہہ بیان اندھیرون کی شدت کا ہی کہ ہاتھ نہ نظر آوے **ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور** اور جسکو کوئی کہ نہ مقرر کرے اللہ واسطے اسکے روشنی قسمت ازلی کی وقت پس نہین واسطے اسکے کچھ نور سمجھ لیجیے کہ یہہ تمثیل دوسری ہی اعمال کفار کے اندھیری اعمال سیاہ انکے ہین اور دریاے عمیق دل انکے اور موجین جہل اور شرک کہ اُن کے دلون مین دلونکو چھپلیتے ہین اور بادل مہر خذلان ہی اسپر پس گرد اور غفلت انکی ظلمت ہی اور مدخل اور مخرج اونکا ظلمت اور رجوع اونکی بھی قیامت مین طرف ظلمت کے ہی بخلاف مومنون کے کہ انکو نور اوپر نور کے ہی اور انکو ظلمت اوپر ظلمت کے **قطعہ** انہین ہی نور پر نور اور انہین ظلمت پہ ظلمت ہی ✦ سزا یاوہان ہدایت ہی یہان بالکل ضلالت ہی ✦ گروہ مومنان و کافران یکسان ہو پھر کیونکر ✦ کہ وہ اہل سعادت اور یہہ اہل شقاوت ہی ✦ **الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات والارض والطیر صافات** کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہی واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی اور پرندے بھی تسبیح کہتے ہین اسحالت مین کہ پر کھولے ہوتے ہین ہوا پر اور صف باندھے ہوتے ہین جو سا پر تخصیص پرندون کے واسطے اسکے ہی کہ درمیان زمین و آسمان کے ہین یا دلیل صفت انمین ظاہر تر ہی کیونکہ جسم ثقیل کا ہوا پر اوڑنا برہان قاطع ہی کمال قدرت صانع پر **کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ** ہر ایک اہل آسمان اور زمین سے یا مرغون سے یا مجموع تحقیق جانتا ہی دعا اپنی اور تسبیح اپنی یا دعا اور تسبیح اللہ کی یا اللہ جانتا ہی نماز اور نیاز سب کا **واللہ علیم بما یفعلون** اور اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہین طاعت اور عبادت **وللہ ملک السموات والارض** اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ پیدا کرنیوالا انکا وہی ہی **والی اللہ المصیر** اور طرف اللہ کے ہی بازگشت سبکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ کیا نہین دیکھا تونے یہہ کہ اللہ چلاتا ہی بادلون کو ٹکڑے ٹکڑے پھر ملاپ ڈالتا ہی درمیان انکے یعنے ملا دیتا ہی انکو آپسمین پھر کر دیتا ہی انکو تہ بتہ پھر دیکھتا ہی تو مینہہ کو نکلتا ہی درمیان اسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ اور اتارتا ہی آسمانون کیطرف سے پہاڑون سے کہ بیچ اسکے ہین اولون سے یعنے ٹکڑے بادل کے پڑے کہ مثل پہاڑون کے ہین اسلئے اولے برساتا ہی یا مراد آسمان ہی نہ ابر کیونکہ بقول بعضے آسمان مین پہاڑ ہین اولون کے جیسے زمین مین پہاڑ ہین پتھرون کے حق تعالیٰ اُن سے اولے اتارتا ہی فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ پس پہنچاتا ہی اُن اولون کو کھیتی اور باغ کو کہ چاہتا ہی اور بہتر دیتا ہی اُن اولون کو جسکے باغ اور کھیتی سے کہ چاہتا ہی يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ نزدیک ہی کہ چمک بجلی کی اس ابر کے لیجاوے آنکھون کو اور یہہ قوی تر دلیل ہی اوپر کمال قدرت اسکے کے کہ شعلۂ آتش ابر آبدار مین سے نکلتا ہی يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پھیرتا ہی اللہ رات کو اور دن کو آنے جانے مین پیچھے ایک دوسرے کے یا نقصان مین ایک کے اور زیادتی مین دوسرے کے یا متغیر کرتا ہی حوال انکا ساتھہ گرمی اور سردی کے یا اندھیری اور اُجالیکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اُن چیزون کے کہ مذکور ہوئین البتہ سمجھنے کی جگہہ ہی واسطے بوجھہ والون کے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو کہ زمین مین ہی پانی سے کہ اسکا جزو مادہ ہی یا پانی خاص نطفہ کے سے اور یہہ بطریق تغلیب ہی کیونکہ بعضے حیوان نطفہ سے نہین پیدا ہوتے تبیان مین روایت ہی کہ حق تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت اسپر کی وہ گل کر پانی ہو گیا اسمین سے کچھہ آگ سے بدلکر جن پیدا کئے اور کچھہ باد سے بدلکر فرشتے بنائے اور کچھہ خاک سے بدلکر آدمی اور تمام حیوانات خلق کئے پس اصل سب کی پانی ہی فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ پس بعضا انمین سے وہ ہی کہ چلتا ہی اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور مچھلی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ چلتا ہی اوپر دو پاؤن کے جیسے آدمی اور مرغ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ چلتا ہی اوپر چار پاؤن کے جیسے اونٹ اور بیل سمجھہ لیجئے کہ پہلے اُن جانورون کو لائے جو بن پاؤن کے چلتے ہین کہ انمین اظہار قدرت زیادہ ہی پھر انکو بیان کیا جو دو پاؤن سے چلتے ہین پھر وہ کہ چار پاؤن سے چلتے ہین اور جو جانور کہ چار سے زیادہ پاؤن رکھتے ہین انکو ذکر نہ کیا کہ اعتماد انکا پاؤن پر کم ہی يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی اللہ جو کچھہ چاہتا ہی اُن چیزون سے کہ مسطور ہوئین اور اُن چیزون سے کہ نہین مذکور ہوئین طرح طرح کی صورتین اور اعضا اور حرکتین اور قوی عطا کر کر باوجود اتحاد عنصر کے نو بنو شکل اور قوی اونکو دی بیت خالق جملہ کائنات ہی وہ کامل احسن الصفات ہی وہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر ہر پیدا کرنے چیز کے قادر ہی بیت جو چاہے وہ پیدا کرے ہر شی پہ ہی قادر ہی اول و آخر وہی اور باطن و ظاہر لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ البتہ تحقیق اُتارین ہمنے نشانیان روشن اور بیان کرنے والین وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسے چاہے بسبب غور کرنے کے اوّل نشانیون مین طرف راہ سیدھی کے کہ راہ جنت کی ہی لکھا ہی کہ درمیان بشر منافق کے اور یہودی کے جھگڑا پڑا یہودی نے کہا کہ چل محکمہ محمدی مین معاملہ طی کرین منافق نے کہا کعب بن اشرف پاس چل اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اور کہتے ہین منافق ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ رسول اللہ کے اور فرمانبرداری کی ہمنے اللہ اور رسول کی پھر پھر جاتا ہی ایک فرقہ انمین سے قبول حکم سے پیچھے اقرار سے ساتھہ ایمان اور طاعت کے وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین یہہ لوگ ایمان والے اخلاص دل سے یا ثابت ایمان پر بعضے کہتے ہین کہ درمیان امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضؓ کے اور مغیرہ بن وایل کے مخاصمہ ہوا پانی اور زمین کے بابت حضرت امیر نے چاہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے وہ نہ گیا کہ پیغمبر بھائی چچازاد تمہارے ہین وہ تمہاری طرف داری کرینگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ اقرار ایمان اور دم فرمانبرداری پر کرتے ہین اور حکم خدا اور رسول کے سے منہہ پھیراتے ہین وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جب بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے پیغمبر ساتھہ راستی کے درمیان انکے ناگہان ایک فرقہ انمین سے کہ بیشتر ہی یا مغیر منہہ پھیرنیوالے ہین محکمہ علیہ نبوت سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے ان کے حق آتے ہین طرف پیغمبر کے مطیع ہو کر یعنے اگر جانتے ہین کہ حق ہمارا ہی ہم جیتینگے تو فرمانبرداری کرتے ہین اور جو جانتے ہین کہ ہم ناحق پر ہین ہار جاوینگے تو بیزاری کرتے ہین اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَمِ ارْتَابُوْٓا کیا سچ دلوں انکے بیماری ہی یعنے کفر اور میل طرف ظلم کے یا شک کرتے ہین پیغمبر کی جناب مین اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ یا ڈرتے ہین یہہ کہ جور کرے اللہ حکم مین اوپر انکے اور رسول اسکا بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہی ایسا بلکہ یہ لوگ وہی ہین ظالم اور جانون اپنے کے ساتھہ نہ ماننے حکم خدا اور رسول کے اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا سوا اسکے نہین کہی بات مسلمانون کی جسوقت کہ بلائے جاتے ہین طرف کتاب خدا کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے درمیان انکے وقت جھگڑے کے یہہ کہ کہین سنا ہمنے فرمانا آپکا اور فرمانبرداری کے ہم نے حکم آپ کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ جو ایسا کرتے ہین وہی ہی فلاح پانیوالے چھٹے ہوئے قہر خدا سے فیضیاب مہر مولا سے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی اوامر اور نواہی مین اور ڈرے عذاب خدا سے اوپر گناہون کے گذرے ہوؤن کے اور پرہیز کرے غصہ اسکے سے اور گناہ نکرے زمانے آیندہ مین پس یہہ لوگ وہی ہین کامیاب بہشت کے نعمتون سے کشاف مین ہی کہ ایک بادشاہ نے ایسی آیت چاہی کہ عمل اوپر اسکے کفایت کرے اور آیتون کی احتیاج نر ہے علماء زمانہ نے اس آیت پر اتفاق کیا کیونکہ حصول فوز اور فلاح سوا فرمانبرداری اور خشیت اور تقوی کے متصور نہین **قطعہ** یہہ راہی کہ مقصد اقصی چاہے ✦ یہہ کام ہی جو جنت ماوی چاہے ✦ کر خشیت و تقوی کو ہمیشہ پیشہ ✦ رافت تو اگر مرضی مولا چاہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَیَخْرُجُنَّ اور قسم کھائی منافقون نے ساتھہ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ فرمانبرداری مین ایسے ہین کہ بے شبہہ اگر حکم کریگا تو انکو کہ باہر آؤ گھرون اور مالون اپنے سے البتہ نکل جاوینگے اور دم بھر توقف نکرینگے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہہ مت کھاؤ تم قسم جھوٹے طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ مطلوب ہمارا تم سے فرمانبرداری ہی معقول کہ اخلاص دل سے اور صدق نیت سے ہو نہ قسم جھوٹی اطاعت پر نفاق کے اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھہ اسیجز کے کہ کرتے ہو تم نفاق اور اخلاص سے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم ای لوگو پس سوا اسکے نہین کہ اوپر ذمہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جو کچھہ اٹھایا گیا پہنچانے احکام کے سے اور اوپر ذمہ تمہارے کے ہی جو کچھہ اٹھائے گئے تم قبول کرنے اور ماننے اسکے سے وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا اور اگر فرمانبرداری کروگے رسول کی اسکے حکم مین راہ پاؤگے سیدھی وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ اور نہین اوپر رسول کے مگر پہنچانا ویسا ظاہر اور ہمارے پیغمبر پر جو تھا سو بجا لائے اور جو تبر تھا سو رہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہی اللہ نے اُن لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کام کئے ہین اچھے مراد اُن سے بقول اشہر فقراء مہاجرین ہین کہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین انصار کے گھرون مین آرہے اور قریش اور اکثر قبایل عرب انکو پیغام فتنے اور فساد اور جنگ اور عناد کے پہنچاتے تھے اور یہہ اکثر اوقات انکے ڈر سے مسلح رہتے تھے ایکدن انھون نے آپسمین کہا کہ وہ زمانہ بھی آویگا کہ ہم بے غم فراغ خاطر سے بیٹھینگے یہہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے وعدہ کیا اور قسم کھائی لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ زمین کفار عرب اور عجم کے جیسا خلیفہ کیا تھا اُن لوگون کو کہ پہلے اُن سے تھے یعنے بنی اسرائیل کو کہ زمین مصر اور شام کی انکو دی تھی اور اسمین وہ متصرف ہوئے تھے جیسے بادشاہ اپنے ملک پر ہوتے ہین اور چند روز مین وعدہ مسلمانون کا یہی پورا کیا جزایر عرب اور دیار کسرا اور بلاد روم انکو عنایت کئے اور امید ہی کہ تمام ملک مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک موافق حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے تصرف اہل اسلام مین آوے **نظم** امید قوی خدا سے ہی یہہ سب پائینگے دعوت پیمبر ✦ لے شرق سے غرب تک بجیگا نقارہ دولت پیمبر ✦ کوئی نر ہینگے اور امت عالم مین جرامت پیمبر ✦ اکناف جہان مین ہوگا رائج یہہ دین یہہ ملت پیمبر ✦ سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل اعجاز قرآن اور برہان صحت نبوت اور حجت خلافت خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہی وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ اور البتہ ثابت کریگا واسطے انکے دین انکا جو پسند کیا ہی واسطے انکے یعنے دین اسلام مراد یہہ ہی کہ دین اسلام کو غالب کریگا سب ادیان پر وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کہ جو دشمنون سے ہی امن اور چین اسے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا عبادت کرینگے میری زمانہ خلافت اپنے مین نہ شریک لاوینگے ساتھہ میرے کچھہ یعنے جاہ اور دولت اور اختیار اور حکومت انکو غافل نکریگی توحید اور عبادت میری سے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی کفر کرے اس نعمت مین

پیچھے پورے ہوئے وعدہ کے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کامل فسق مین امام تعلبی نے کہا ہی کہ شہید کرنیوالے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گروہ اول تھے اُن لوگون مین سے کہ کفران اس نعمت کا کیا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور قایم رکھو نماز فرض کو اور دو زکوٰۃ واجب کو اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی جو فرماوے کہ تم رحم کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہین عاجز کرنیوالے اللہ تعالیٰ کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہی وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور البتہ بُری جگہہ پہنچے جانے کی ہی اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے غلام کو کہ مدلج بن عمرو نام تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بلانے کو وقت دوپہر کے بھیجا وہ بے اذن گھر مین چلا گیا حضرت عمر بے تکلف کچھہ بدن کھلا کچھہ ڈھکا سوتے تھے یا جاگتے تھے لیکن اپنی بی بی سلفہ لیٹے تھے انکو بُرا بھلا کہنے لگے کہ کیا خوب ہو جو اللہ تعالیٰ اہنی فرماوے کہ باپ اور بیٹی اور غلام اور خادم ہمارے ایسے خلوت کے وقت بے اجازت گھر مین نہ چلے آوین تو کہ چھپی باتون پر ہمارے آگاہ نہ ہوون پہلے ہی آنے سے حضرت عمر کی خدمت نبویہ مین یہہ آیت اتر آئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ای لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ اذن مانگین گھر مین تم سے وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے یعنے غلام اور لونڈیان اور جو لوگ کہ نہین پہنچے بلوغ کو قوم تمہاری مین سے تین بار یعنے غلام اور لڑکی نابالغ بے اذن تمہارے گھرون مین نہ آوین تین بار دن رات مین اجازت مانگین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پہلے نماز فجر کے سے کہ آدمی نیند سے اٹھتا ہی اور خلوت کے کپڑے اتار کر جلوت کے پہنتا ہی اور جسوقت اتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشا کے سے کہ وقت لباس اتارنیکا اور سونیکا ہی ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تین وقت پردے کے ہین واسطے تمہارے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ نہین اوپر تمہارے اور نہ اوپر غلامون اور لوگون نابالغ کے گناہ اجازت نہ مانگنے مین پیچھے اُن تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ غلام پھرنیوالے ہین اوپر تمہارے واسطے خدمت کے پس نہین ہو سکتا کہ ہر وقت اذن مانگین آتے ہین بعضے تمہارے کہ غلام ہین اوپر بعض کے کہ مالک ہو كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے دلیلین حق کی اور حکم شرع کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی مصلحت اور بھلائی بندون کی حکم کرنیوالا ہی اوپر رعایت کرنے طریق ادب کے بعضے علما حکم اس آیت کا منسوخ کہتے ہین اور بقول بعضی محکم ہی ابن جبیر سے پوچھا کہ بعضے لوگ نسخ مین اس آیت کے کلام کرتے ہین کہا واللہ منسوخ نہین لیکن لوگ سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جسوقت کہ پہنچین لڑکے تم مین سے بلوغ کو پس چاہیے کہ اذن مانگین ہر وقت جیسا کہ اذن مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہوئے ہین پہلے اُن سے یعنے حکم اور مردون کا رکھتے ہین اجازت چاہتے ہین كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ جیسے یہہ حکم بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے نشانیان اپنی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ دانا حکمت والا ہی تکرار اُن دونامون کا آخر دونون آیتون کے بی دری واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہی وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ اللّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ اور گھر بیٹھہ رہنے والین عورتون مین سے وہ جو نہین امید رکھتین نکاح کی بڑھاپے کے سبب پس نہین اوپر انکے گناہ یہہ کہ اتار رکھین کپڑے اپنے کہ اوپر اوڑھنے کے ہین جیسے چادر وغیرہ در انحال کہ نہ ظاہر کرنیوالین ہون مواضع بناؤ اپنے کے یعنے انکے غرض چادر اتارنے سے سر اور گردن اور کان اور بال اور سوا انکے دکھاتے نہون وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ اور جو بچین اس سے اور چھپاوین اپنی جان کو بہتر ہی واسطے انکے اور دور تر ہی تہمت سے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی باتین انکی مردون سے جاننے والا ہی مقصود انکا جو باتون سے ہی لکھا ہی کہ تندرست صحابا ساتھہ بیمارون اور اندھون کے نہین کھاتے تھے یا انکو پاس نہین بٹھاتے تھے اسقدر ڈرتے کہ مبادا طبع سلیم نفرت کرے یا یہہ کہ بعضے صحابہ عمر کو جاتے ہوئے کنجیان اسباب کی اور مکانون کی انکو دے جاتے تھے تو کہ بوقت احتیاج کھولکر کھاوین اور وہ بیمار نہین کھاتے تھے کہ مبادا وہ ناخوش ہون یا جو کوئی کہ گھر مین باپ کے یا ملنکے یا اور اپنی قرابت والون کے کھانا پکاتا تھا اور انکو بلاتا تھا تو وہ نہ آتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ نہین ہی اوپر اندھے کے تنگی



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جرم اور نہ اوپر لنگڑے کے وبال اور نہ اوپر بیمار کے گناہ اور نہ اوپر آپس تمہارے کے بوجہ یہہ کہ کھاؤ تم اور اہل ابتلا کھانا گھروں اپنوں سے کہ جنمیں اہل وعیال تمہارے ہین اور گھر بیٹون کے بھی امین داخل ہی بموجب حکم اس حدیث کے کہ انت ومالك لابیك اور حدیث صحیح ہی کہ پاکیزہ چیز کہ کھاوے آدمی کسب اسکے سے ہی وان ولده من کسبہ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ یا گھروں باپون اپنے کے سے یا گھروں مامون اپنی کے سے یا گھروں چچون اپنے کے سے یا گھروں پھپھیون اپنی کے سے یا گھروں مامون اپنے کے سے یا گھروں خالاؤن اپنے کے سے یا گھروں انکے سے کہ مالک ہوئے تم کنجیون انکے کے مراد اس سے وکیل اور خازن ہین یا غلام اور سوا گھروں اولاد اور غلامون کے رضا گھر والون کی شرط ہی کھانے مین یا گھروں آشناؤن اپنے کے سے امین بھی رضائے آشنا چاہئے اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر حقیقی یار ہی تو کچھ اجازت نہین درکار ہی کہ امین وہ شادی ہی اور یہہ اسکی عین مراد ہی مصرع ہی کام کا وہ مال کہ جو دوست کے کام آئے ۔ فتح موصلی کے گھر ایک دوست آیا یہہ گھر مین نہ تھے لونڈی سے انکے کیہ لیکر دو درم امین سے نکال لئے باقی حوالہ اسی لونڈی کو کئے فتح موصلی نے اگر سنکر اسقدر خوشی کی کہ لونڈی کو شکرانے مین اسکے آزاد کیا عوارف مین ہی کہ جو کوئی اپنے یار کو کہے کہ مجھے اپنے مال مین سے کچھ دے اور وہ پوچھے کہ کسقدر وہ لایق دوستی کے نہین کہ استفسار کیا چاہئے جو رکھتا ہو حوالے کرے دوست جانی مال فانی سے بہتر ہی **بیت** مال کیا چیز ہی جی حاضر ہی ۔ کل وہ مانگے تو ابھی حاضر ہی ۔ سمجھ لیجئے کہ موافق قول پہلے کے کہ سبب نزول آیت کا تنفر صحابہ تھا ساتھ کھانے سے اہل عمل کے علی معنی فی ہی یعنے نہین ساتھ کھانے مین ہر ایک کے انمین سے حرج لکھا ہی کہ بنی لیث تنہا کھانا حرام جانتے تھے صبح سے شام تک خوان دھرا رہتا تھا اور مہمان کو ڈھونڈتے تھے جب تنہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ ملتا تو کچھ کھاتے تھے یا انصار مین کچھ لوگ تھے کہ مشقت اپنے پر کرتے تھے اور مہمان کے ساتھ کے سوا نہ کھاتے تھے انکے شان مین یہہ آیت اُتری یا جو لوگ جمع ہوکر کھانا نہ کھاتے تھے انکے حق مین یہہ آیت آئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا نہین اوپر تمہارے گناہ کہ کھاؤ تم اکٹھے یا متفرق فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً پس جسوقت داخل ہو تم گھروں مین جو مذکور ہوئے یا اپنے گھروں مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین پس سلام بھیجو اوپر ہم دینون اپنے کے کہ مسلمان سب مثل نفس واحد ہین اور اپنے گھروں مین اپنے اہل پر سلام بھیجو اور مسجدون مین مومنون پر سلام بھیجو یا خالی مکانون مین اور مسجدون مین کہو السلام علینا من ربنا وعلی عباده الله الصالحین اور بہر تقدیر سلام بھیجو دعا مقرر کی ہوئی اللہ کیطرف سے برکت والی پاکیزہ کہ جی سنے والیکا خوش ہو جاوے كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ جیسے کہ بیان سلام کیا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ تعالی واسطے تمہارے نشانیان حکمت اپنے کی تو کہ تم سمجھو اور حق صواب کو پاؤ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ سوا اسکے نہین کہ مسلمان کامل وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اخلاص دلسے اور جسوقت کہ ہوون وہ ساتھ پیغمبر اسکے کے اوپر کام جمع کرنیوالے کے جیسے جمعہ اور عیدین اور لڑائی اور مشورے اور نماز استسقا ہی نہ جاوین نزدیک اسکے سے یہانتک کہ اذن لے لیوین پیغمبر سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تحقیق وہ کہ اذن مانگتے ہین تجھسے یہہ لوگ وہی ہین کہ صدق دلسے ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ تعریض منافقون کی ہی کہ غزوہ تبوک مین جہاد سے بچنے کے واسطے اذن مانگتے تھے انکے حق مین آیت آئی تھی اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تا آخر آیت فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ پس جب اذن مانگین تجھسے یہہ مسلمان خالص واسطے بعضے کام اپنے کے پس حکم دے واسطے جس شخص کے کہ چاہے تو انمین سے کہ عذر انکا سچا ہی اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے کیونکہ تقدیم امور دنیا کے مہم دین پر اگرچہ ساتھ عذر کے ہو خالی خلل سے نہین اور گویا کہ خروج جماعت سے گناہ ہی پس انکے واسطے طلب مغفرت کر اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی تقصیر بندون کی مہربان ہی اوپر تخفیف انکے کے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان اپنے جیسے پکارنا بعضے تمہارے کا ہی بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپس مین ایک دوسرے کے بلانے پر کہ انکا بلانا ٹال جاؤ تو ٹال جاؤ

اور جواب جلد تر مذ دو اور پیغمبر کے پکارنے کو ماننا اور قبول کرنا واجب اور لازم ہی اور پھر نا بے اذن انکے کے حرام اور نارواہی یا دعائے پیغمبر کو مانند دعاؤن آپسمین ایک دوسرے کی نجا نوکہ دعا آپ کی بیشک مستجاب ہی اور مقبول رب الارباب **بیت** پڑھ کے لا تجعلوا دعاء رسول + جان انکی دلا دعا مقبول + یا مت پکارو پیغمبر کو نام لیکر جیسے اورون کو پکارتے ہو بلکہ ادب اور تعظیم سے کہو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کیونکہ حق تعالیٰ نے سب انبیا کو نام لیکر خطاب ارشاد کیا ہی اور آپ کو ساتھ وصف کے یاد کیا ہی **شعر** یا آدم آیا دیکھ خطاب ابوالبشر + یا ایہا النبی ہی خطاب محمدی ۔ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق تنگدل ہوکر آنکھ بچاکر مسجد سے باہر نکل آئے یہہ آیت اُتری کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا تحقیق جانتا ہی اللہ اُن لوگون کو کہ کراہت سے چھپ کر نکل جاتے ہین تم مین سے نظر بچاکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین حکم اللہ کے سے اس سے کہ پہنچ جاوے انکو فتنہ کہ گاہی ہی یا نقصان جان اور مال اور اولاد کا ہی یا غلبہ بادشاہ جابر کا ہی یا مہر غفلت ہی انکے دل پر یا رد توبہ ہی حضرت جنید بغدادی نے کہا ہی کہ فتنہ سختی دل ہی انکی اور متاثر نہونا ہی معرفت حق سے اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یا پہنچ جاوے انکو عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ کہ ہیچ آسمانون کے ہی اور زمین کے ہی یعنے سب اسی کی ملک ہی وہ مالک سب کا ہی کیونکہ خالق سب کا ہی قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ تحقیق جانتا ہی جو کچھ کہ ہو تم ای مکلفو اوپر اوسکے موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت سے وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اور جسدن کہ پھیرے جاوینگے منافق طرف جزا اسکے کے پس خبر دیگا انکو ساتھ ہیچ کے کہ کیا ہی اعمال بد سے اور اسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہی کوئی چیز اُس سے چھپی نہین **بیت** کیا پیدا جہان ہی اسنے سارا + نہ کیون جانے نہان و آشکارا + **سورہ فرقان** مکی ہی شتہتر آیتین ہین آٹھ سو بیانوے کلمے ہین تین ہزار سات سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لامین اور تطبیق اسکی ساتھ سورت نور کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھ آیت الا ان للہ ما فی السموات والارض کے تھا آغاز اسکا ساتھ ذکر

الذی لہ ملک السموات والارض کے ہوا

## سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا بہت برکت والا اور بزرگوار تر اور ثابت اپنی ذات مین ہی جسنے کہ اوتارا ہی قرآن کو کہ جدا کرنیوالا ہی حق اور باطل کو اور فرق کرنیوالا ہی حرام اور حلال مین اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین تا کہ ہووے وہ بندہ اسکا واسطے آدمیون اور جنون کے ڈرانیوالا عذاب الٰہی سے یا ہو قرآن ہر قرن والے کو ہر زمانے مین ڈرانیوالا عذاب حق سے سمجھہ لیجئے کہ تبارک کی تین معنی مذکور ہوئی ایک برکت کی یہہ اشارہ طرف کارسازی اور بندہ نوازی اسکے کی ہی دوسری بزرگواری اور برتری کی یہہ بیان صفت سرمدی اور نشان عزت ازلی اور ابدی اسکے کی ہی تیسری ثابت کی یہہ عبارت دوام ذات اسکے سے ہی **بیت** نی فنا ہی نہ ہی زوال اُسے + سب صفاتون مین ہی کمال اُسے + الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ جو واسطے اسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کیونکہ وہ یکہ ہی انکے پیدا کرنے مین پس اسیکو لایق ہی تصرف کرنا انمین وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ پکڑے اللہ نے اولاد جیسا کہ زعم یہود اور نصاری کا ہی اور نہ ہی واسطے اسکے شریک ہیچ بادشاہی اوسکی کے جیسا کہ ثنویہ اور وثنیہ کہتے ہین **بیت** نہ فرزند اسکا ہی جو ہوے مالک اسکی خلقت کا + ایسا ہی مقابل جسکو دعوی ہووے شرکت کا + وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا اور پیدا کیا سب چیز کو خاص خاص مادہ سے رنگ رنگ کی شکلون مین پس اندازہ کیا اسیچز کو اندازہ کرنا یعنے مقدر کی زندگی اسکی وقت مقرر تک یا ٹھہرائے قول اور فعل انکے جو لائے چاہے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور پکڑے ہین کافرون نے سوا اس خدائے آفریدگار کے معبود کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت ہی نہین رکھتے پیدا کرنے پر کسی چیز کے اور حال آنکہ وہ پیدا کیے جاتے ہین اور جو مخلوق ہی محتاج ہی خالق کے وجود مین لو محتاج لایق خدائی کے نہین پس بت کہ پجاری انکے اپنے ہاتھہ سے انمین جیسا چاہتے ہین بناتے ہین کسطرح لایق پوجنے کے ہون وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اور باوجود مخلوقیت کے نہین مالک ہین واسطے جانون اپنی کے دور کرنے ضرر کے اور لینے نفع کے یعنے نہ اپنا ضرر کہو سکتے ہین اور نہ نفع لے سکتے ہین اور حال یہہ ہی کہ اللہ ضرار اور نافع چاہیے وَلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اور نہین اختیار مین رکھتے موت کو کسی کے اور نہ زندگی کو کسی کے

اول بناتا اور نہ بعث اور حشر کو کسی کے دوسرے بار اور خدا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور اٹھاتا ہی بعد موت کے پس خدا کے لایق وہی ہی کہ محیی اور ممیت اور باعث ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ نِ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ اور کہا اُن لوگون نے جو کافر ہوے نہین یہہ قرآن جو محمد ہمپر لائے ہین مگر طوفان کہ باندھ لیا ہی اسکو اپنے دل سے اور مدد کی ہی اسکے اوپر طوفان باندھنے کے قوم دوسرون نے مانند جبر اور لیسار کے یا عداس یا فکیہ رومی کے کہ انھون نے قصے پہلے سنائے اور اسنے عربی عبارت بنکر ہمپر پڑھے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا پس تحقیق لائے کفار ظلم اور جھوٹ کہ کہتے ہین قرآن دل کے بندش ہی اور مدد قوم سے طوفان باندھ لیا ہی اللہ پر سمجھ لیجیے کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بقیہ کلام کفار ہی اور یہہ معنی ہین کہ تحقیق آئی ہی یہہ قوم مدد گار ساتھہ ظلم اور جھوٹ کے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور کہا انھون نے یہہ کلام کہانیان ہین پہلون کی کہ لکھہ لیا ہی انکو پس وہی پڑھے جاتے ہین اوپر اوسکے صبح اور شام کیونکہ آپ پڑھنا نہین جانتا سنکر یاد کر لیتا ہی اور ہمین سنا کر کہتا ہی کہ یہہ وحی ہی قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انکے رد کلام مین کہا اتارا ہی اسکو اسنے کہ بیشبہہ جانتا ہی بھید سب کے آسمانون کے اور زمین کے کیونکہ قرآن مین خبرین غیب کے ہین اور علم غیب کا اللہ ہی کو ہی اور دوسرے تمام فصحا شعرا تمھارے مثل اسکے بنانے مین عاجز ہین پس ایسا کلام سوا ملک العلام کے کسکا ہوا اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق وہی ہی کہ پردہ کرم گناہون پر بندون کے ڈالتا ہی مہربان ہی کہ عقوبت مین مجرمون کے جلدی نہین فرماتا ہی وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ اور کہا ابوجہل اور امیہ اور عاص اور سوان کے سردارون نے قریش کے کیا ہی اس پیغمبر کو کہ دعوی پیغمبری کا کرتا ہی اور مثل اور لوگون کے يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کھاتا ہی کھانا اور چلتا ہی واسطے طلب معاش کے مانند اور لوگون کے بیچ بازارون کے اگر دعوی اسکا سچا ہی تو چاہیے کہ احوال اسکا مخالف اور لوگون کے ہو سمجھہ لیجیے کہ وہ جاہل حال پیغمبر سے غافل تھے فرق رسول اور غیر رسول مین امور جسمانی پر ٹھہراتے تھے سمجھے تھے کہ نبوت منافی بشریت کے نہین بلکہ مناسب ضرور تر ہی کہ فائدہ اور استفادہ موقوف اسپر ہی بیت الس رافت رکھے ہی جنس بجنس بھائی ہی جن کو جن اور الس کو الس ۱۲ الغرض کافرون نے کہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ نہین تو لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا کیون نہ اتارا گیا طرف اسکے فرشتہ پس ہوتا ساتھہ اسکے ڈرانیوالا اور مددگار ڈرانے مین اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ یا ڈالا جاوے طرف اسکے خزانہ آسمان سے تو کہ غنی ہوکر بیٹھہ رہے تردد معاش کا نکرے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا یا ہووے واسطے اسکے باغ کہ کھاوے اسمین سے میوہ اور محصول اسکا لے اور گذران اپنی کرے وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اور کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم مگر مرد جادو کیے گئے کی مسلوب العقل ہی سمجھہ لیجیے کہ یہان وضع مظہر موضع ضمیر ہین واسطے حکم انکے کے ہی یعنے ستمگاری ہی اس بات مین جو مومنون سے کہتے ہین اور بعضون نے مسحور کو بمعنی ساحر کہا ہی یعنے جادوگر کی متابعت کرتے ہو کہ محکوم جادو سے فریفتہ کرے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا دیکھہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر بیان کین انھون نے واسطے تیرے مثالین یعنے باتین نالایق کہین کہ جادو کیا گیا کہا اور طوفان اٹھانیوالا ٹھہرایا اور ناخواندہ اور دیکھا کلام سیکھہ کر پڑھنے والا بنایا پس گمراہ ہوے راہ شناخت انبیا سے اور تمیز کرنے انکے سے ماسوی سے پس نہین پہنچتے راہ اور دلیل کے اس چیز کی کہ کہتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا بہت برکت والا اور بزرگوار ہی وہ شخص کہ اگر چاہے کرے واسطے تیرے دنیا مین بہتر خزانے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہین بہشتین کہ چلتے ہون نیچے درختون انکے کے نہرین اور دے واسطے تیرے اُن بہشتیون مین محلہا شاہانہ مناسب نزول مین ہی کہ قریش نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقہ پر طعن کیا رضوان خازن جنان اس آیت کے ساتھہ نازل ہوا اور صندوقچہ نور کا آپ کے آگے رکھا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کنجیان خزانون کی تمام دنیا کے اسمین ہین سے لو اور اپنے تصرف مین لاؤ اور جو تمکو کرامت اور نبوت کہ دی ہی اور نعمت اور عظمت کہ تمھارے نام کی کی ہی آخرت مین مقدار پر پشہ کے کم نہوگی حضرت نے فرمایا ای رضوان مجھے دنیا کی حاجت نہین فقر کو دوست تر رکھتا ہون مین اور چاہتا ہون کہ بندہ شکر کرنیوالا اور صبر کرنیوالا ہون رضوان نے کہا احبت اصاب اللہ بک سمجھہ لیجیے کہ نشانی علوی ہمت آپکے کی نہ یہہ ہی کہ باوجود فقر اور احتیاج کے خزاین دنیا پر التفات نکیا بلکہ اسپر لحاظ کرو کہ شب معراج مین عجایب ملکوت اور غرایب جبروت پر نگاہ نہ ڈالے اور مطلقا ماسوی اللہ پر نظر نکی اگر یہہ ہزارون صنایع بدایع

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہان تھے متجلی لیکن مازاغ البصر وماطغی بیت ڈالتا وہ کیونکہ رافت ماسوی اللہ پر نظر + چشم سے جسکے ہی روشن کحل مازاغ البصر + پس فرمایا حق تعالیٰ نے کہ فقر اور احتیاج تیری کفار کو ایمان سے نہیں باز رکھتے بل کذبوا بالساعۃ بلکہ جھٹلاتے ہین قیامت کو اور غرض انکی انکار نبوت سے انکار ساعت ہی واعتدنا لمن کذب بالساعۃ سعیرا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے اُس شخص کے کہ جھٹلاوے قیامت کو دوزخ کہ سعیر نام دوزخ کا ہی اذا رأتہم من مکان بعید سمعوا لہا تغیظا وزفیرا جب دیکھے گی آگ دوزخ کی سنکران قیامت کو مکان دور سے کہ سو برس کی راہ ہوگی یا پانچ سو برس کی راہ سینگے واسطے آتش دوزخ کے غصہ اور چلّانا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنا اور غصہ کھانا ان فرشتون کا ہوگا جو دوزخ کے نگہبان ہین اور صاحب انوار نے لکھا ہی کہ آگ کو حق تعالیٰ زندگی دیگا وہ دیکھے گی اور غصہ کرویگی دشمنون پر واذا القوا منہا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ہنالک ثبورا اور جب ڈالے جاوینگے مشرک دوزخ مین سے مکان تنگ مین کہ بے چین زیادہ ہون جکڑے ہوئے ہاتھ انکے گردنون سے یا بند بندانکا زنجیرون سے پکارین گے اوپر اپنے اس جگہہ ہلاک کو یعنے اپنے پر لعنت کرینگے ساتھہ ہلاک کے یا پکارینگے یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کہتا ہی جو اپنے ہلاکت کی آرزو کرتا ہی تفسیر مکانا ضیقا مین تیسیر مین ہی کہ کافرون پر دوزخ تنگ ہوجاویگا کہ گزر نہ کرسکینگے لوہے کے زاد المسیر اور بعضے تفاسیر مین ہی کہ پہلے دوزخیون کو جلے آگ کے شیطان پہناویگا اور وہ آگے ہوگا اور یہہ سب ذریت اسکے پیچھے واثبورا کہتے جاوینگے حق تعالیٰ فرماویگا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا مت پکارو آج ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو کہ انواع انواع کے عذاب ہونگے اور ہر نوع کو شدت کے سبب ایک ہلاکت ہوگی قل اذلک خیر ام جنۃ الخلد التی وعد المتقون ط کہہ انکو جو فقر پر تعجب طعن کرتے ہین کیا یہہ گنج اور باغ دنیا بہتر ہی یا جنت ہمیشہ رہنے کی کہ وعدہ دئے گئے ہینہ پرہیزگار ساتھہ داخل ہونے اسکے کے کانت لہم جزاء ومصیرا ہی واسطے انکے بدلا اور جگہہ پھر جانے کی یعنے واسطے متقیون کے بہشت مین جزائے اعمال انکی ہی اور بازگشت کہ رجوع کرینگے ساتھہ اسکے بیچ آخرت کے لہم فیہا ما یشاؤن خالدین واسطے انکے ہی بیچ بہشت کے جو کچھہ چاہین نعمتون بہشت کے سے مناسب اپنے درانحال کہ ہمیش رہنے والے ہین بہشت مین کان علی ربک وعدا مسئولا ہی داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا انکا بہشت مین اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہین ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم انک انت العزیز الحکیم وقہم السیات ومن تق السیات یومئذ فقد رحمتہ وذلک ہو الفوز العظیم

لِبَعْضٍ فِتْنَةً اور کیا ہمنے بعضون تمہارے کو واسطے بعضون کے آزمایش جیسے فقیرون کو ساتھہ غنیا کے اور پیغمبرون کو ساتھہ امتون انکے کے یا مریض
کو ساتھہ صحیح کے اور اندھے کو ساتھہ بینا کے حاصل یہہ ہی کہ دنیا گھر ابتلا اور امتحان کا ہی پس احوال مختلف یہان کا ہی کوئی بھوکا کوئی سیر شکم ہی و
کوئی شاد کوئی پر غم ہی کوئی صحیح کوئی بیمار ہی کوئی فقیر کوئی مالدار ہی اور یہہ سب آزمایش خدا ہی کہ احوال ہر ایک کا مختلف اور جدا ہی تا کہ شکر والا
کفران والے سے تمیز پاوے اور اہل صبر ارباب جزع سے علیحدہ ہو جاوے لکھا ہی کہ ابو جہل نا اہل اور ولید پلید اور ہم مشرب انکے جب بلال پر کمال
اور عمار پر اظہار صہیب پر تمسخر کو اور سوا انکے اور فقیر اصحاب کو دیکھتے تھے آپسمین کہتے تھے کہ کیا ہم ایمان لاکران کی طرح خوار و بے اعتبار ہون حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی اور درویشان صفا کیشان صحابہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کو مخاطب کر کر فرمایا کہ ہم آزماتے ہین شریف اور مالدار کو ساتھہ کم
حسب اور خوار کے اور کم حسب اور خوار کو ساتھہ شریف اور مالدار کے اَتَصْبِرُوْنَ ۚ ایا صبر کرتے ہو تم اوپر ایذا کے یا جزع فزع کرتے ہو وَكَانَ رَبُّكَ
بَصِيْرًا اور ہی پروردگار تیرا دیکھنے والا صبر کرنیوالے کو اور جزع کرنے والے کو وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ اور کہا ان لوگون نے کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے منکر حشر اور بعث کے ہین نہین ڈرتے دیکھنے عذاب ہمارے سے یا
مراد یہ کہ والے ہین کہ کہتے تھے کیون نہ اتارے گئے اوپر ہمارے فرشتے ساتھہ پیغمبری کے یا واسطے پہنچانے اخبار محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم یا کیون نہین دیکھتے
ہم پروردگار اپنے کو تو کہ ہم سے کلام کرے اور پیروی کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا
البتہ تحقیق تکبر کیا ہی انھون نے بیچ جیون اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑی کہ بعد سمجھنے دیکھنے کے ملاقات فرشتون کی اور لقا پروردگار کی مانگتے ہین
اور وہ غمگین ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ جس دن دیکھینگے فرشتون کو اور وہ دن موت کا ہوگا یا قیامت کا نہین
خوشی اسدن گنہگارون کو یعنے کافرون کو سمجھہ لیجیے کہ کہنے والون نے دو چیزین مانگین رویت ملائکہ اور دیدار خدا سو حق تعالی نے خبر دی کہ فرشتون کو
دیکھینگے تو کچھہ خوشی نہوگی وَيَقُوْلُوْنَ اور کہینگے فرشتے کافرون کو کہ دیدار اللہ کا تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا حرام اور بند کیا گیا ہی بند کیا جانا اور بعضے کہتے
ہین کہ یہہ قول کفار کا ہی جب فرشتے انکو نظر آوینگے ساتھہ اس کلمے کے پناہ پکڑینگے طرف پروردگار کے دیدار انکے سے لکھا ہی کہ شہر حرام مین کفار جب کسی ایسے
کو دیکھتے تھے کہ اس سے ڈرتے تھے کہتے تھے حجرا محجورا یعنے اسکے شر سے بچ جاتے تھے یہان بھی وہی خیال کر کر یہہ کلمہ کہکر شدت مرگ یا ہول قیامت
سے چھٹکارا چاہینگے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا اور قصد کیا ہمنے طرف اس چیز کے کہ کیا تھا کافرون نے کامون
سے کہ صورت مین اچھے تھے جیسے صلہ رحمی اور مہمانداری اور رکھلانا بھوکھونکا اور فریاد رسی مظلومون کی اور خوش کرنا یتیمون کا اور مثل انکے پس کیا
ہمنے اسکو مثل ذرہ اور پنکے پراگندہ ہوا مین یعنے عمل انکے ناچیز کر دیے کیونکہ شرط قبول عمل کے ایمان ہی سو وہ انمین نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ
خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا گھر رہنے والے بہشت کے اسدن قیامت کے بہتر ہین اندوے ٹھکانے کے کہ مکان انکے وہان کافرون کے یہان
کے گھرون سے اچھے ہونگے اور نیک تر ہی از روے مقام قیلولہ کے یعنے جگہہ دوپہر کاٹنے کی اور راحت پانے کی کیونکہ بہشت مین خواب نہین ہی
وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا اور اسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان بسبب ابر سفید کے کہ سا تون آسمانون کے اوپر ہی
اور سب آسمانون کے برابر موٹا ہی اور سب سے بھاری ہی حقتعالی نے اب اسے نگاہ رکھا ہی دن قیامت کو آسمانون پر گراویگا جس آسمان پر پہنچیگا
وہ ٹکڑے ہو جاویگا اور اتارے جاوینگے فرشتے وہان سے زمین پر اتارے جانا اسقدر کہ زمین بھر جاویگی موضح مین ہی کہ فرشتے ہفت طبق کے گرد عالم
کے آجاوینگے بعضے کہتے ہین یا بمعنی عن ہی یعنے آسمان پھٹ جاویگا ابر سے اور ابر اتر آویگا اور یہہ وہ ابر ہی کہ حقتعالی نے فرمایا فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
اور عین المعانی مین ہی کہ یہہ وہ ابر ہی جسکا بنی اسرائیل پر جنگل مین سایہ کیا تھا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ بادشاہی اسدن ثابت ہی واسطے
رحمان کے کیونکہ دعوی مالکیت سے سب مدعیون کے قفل لگا ہوگا اوپر زبان کے وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا اور ہوگا وہ دن اوپر
کافرون کے سخت شدت سے ہولنکے وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ اور یاد کر اسدن کہ لاکھہ ارمان سے کاٹ کھاویگا ظالم اوپر دونون
ہاتھون اپنے کے جیسے حسرت زدہ کاٹتے ہین مراد اس سے جنس ظالم ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط نے سفر سے آکر لوگون کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خیافت کی اور حضرت کو بھی بسبب ہمسایہ گی کے بلایا آپ نے فرمایا جبتک کہ کلمہ شہادت نکہیگا تو کھانا نہ کھاؤنگا مین عتبہ نے کلمہ پڑہا ابی بن خلف نے کہا کہ دوست تھا عتبہ سے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا جو بات محمد کی مانے اسنے کہا نہین مگر غیرت آئی مجھے کہ مہمان میرے گھر سے بھوکھا جاوے ابی نے کہا کہ مین راضی نہین تجھ سے جبتک کہ تو انکے منہہ پر نہ تھوکے عتبہ گیا حضرت دار الندوہ مین سجدہ کرتے تھے آپ دہن اسنے ڈالا وہ آپ کے چہرۂ مبارک تک نہ پہنچا دو شعلۂ آتش ہوکر اسی ملعون کے منہہ کو دونون طرف سے جلایا چنانچہ جب تک زندہ رہا وہ داغ رہگئے پھر حضرت نے فرمایا ای عتبہ مکے کے باہر دیکھونگا مین تجھکو مگر سر تیر اتلوار سے اڑاونگا پس بدر مین حکم اسکے قتل کا کیا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا یہہ آیت اسکے شان مین اتری کہ ظالم دن قیامت کے کاٹ کاٹ کھاویگا ہاتھہ اپنے سامنہ لاکھہ لاکھہ ندامت کے صاحب احقاف نے لکھا ہی کہ چار ہزار بار انگلیون سے کہنیون تک ہاتھون کو کھاویگا اور ہر ہر بار اللہ تعالیٰ درست کر دیگا اور خبر نہ رکھیگا يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا کہیگا ای کاشکے پکڑتا مین ساتھہ پیغمبر کے راہ جسسے پکڑی تھی کہ راہ نجات وہی ہی يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ای وائے ہی مجھکو کاشکے مین نہ پکڑتا ابی بن خلف کو دوست لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو قرآن سے یا کلمہ شہادت سے یا فصیحت پیغمبر سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا اور ہی شیطان آدمی کو ہلاکت مین سونپنے والا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین یا کہینگے آخرت مین ای پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہی اس قرآن کو دور چھوڑا ہوا کہ ایمان اسپر نہین لاتے اور اسکے سننے سے ہین منہہ پھراتے كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اور جیسے کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہی ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن کافرون مین سے جیسے نمرود ابراہیم کا تھا اور فرعون موسیٰ کا اور انھون نے صبر کیا تو بھی صبر کر وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا اور کفایت ہی پروردگار تیرا راہ دکھانیوالا طرف صبر کے اور مدد دینے والا دشمنون پر فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوے یہود اور نصاریٰ سے یا مشرکان عرب سے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن اکٹھا ایکبار مانند توریت اور انجیل کے كَذٰلِكَ اسیطرح اتارا ہم نے متفرق لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا تو کہ ثابت کرین ہم اور قوت دین ساتھہ اتارنے وحی کے ہر وقت مین دل تیرے کو تاکہ یاد رہے تجھکو اور تھم تھم کر پڑہا ہی ہمنے قرآن کو تھم تھم کر پڑھنا سمجھہ لیجئے کہ یہہ اعتراض مشرکون کا بے حاصل ہی کیونکہ معجزہ قرآن کا ایکبارا وترے یا تھم تھم کر نازل ہونہین جانا اور تھم تھم کر اترنے مین بہت فائدے ہین اوّل یہہ ہی کہ یاد کرنا سہل ہوا کیونکہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام پڑھے لکھے تھے انپر ایکبارگی کتاب اتر آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے اگر ایکبارگی قرآن نازل ہوتا تو حفظ اسکا مشکل ہوتا دوسری یہہ ہی کہ موافق واقع کے نزول قرآن کا موجب مزید بصیرت کا اور سبب زیادتی خوض کا ہی معنون مین اسکے تیسری ہر بار کہ آیت اتری اعجاز قرآن اور عجز منکران ظاہر ہوا چوتھے آنا جبرئیل علیہ السلام کا بار بار موجب تسلی خاطر عاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا پانچوین قرآن شریف مین ناسخ اور منسوخ ہی اور آیت ناسخ پیچھے آیت منسوخ کے چاہیے جمع ہونا دونون کا آن واحد مین نہ چاہیے چھٹے قرآن شریف شامل ہی سوال اور جواب کو اور جواب پیچھے سوال کے آتا ہی وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا اور نہین لاتے مشرک تیرے پاس کوئی مثال بیان قدح نبوت اور طعن کتاب تیرے مین مگر لاتے ہین ہم تیرے پاس جواب راست اور درست ردقول انکے مین اور نیک تر چیز از روے بیان کے اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا مشرک وہ لوگ ہین کہ اکٹھے کئے جاوینگے اوپر موہون اپنے کے یعنے اوندھے منہہ چلینگے طرف دوزخ کے یہہ لوگ بدتر ہین مکان مین اور بہت بہکے ہوے ہین راہ مین یعنے مومنون کے مکانون سے دنیا کے انکے مکان بہت برے ہین اور حال انکا وہ طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور راہ انکی بہت کجی ہی صواب سے سیدھے دوزخ کو گئی ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت بعد ڈوبنے فرعون کے اور کیا ہمنے ساتھہ اسکے بھائی اسکے ہارون کو وزیر کہ دعوت ایمان اور رواج دین مین اسکا مددگار تھا فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا پس کہا ہمنے جاؤ دونو طرف اس قوم کے کہ جھٹایا انھون نے نشانیون ہمارے کو وہ قوم قبطی تھی فرعون اور اہل اسکے وہان گئے یہہ دونون اور دعوت کی انھون نے نہ مانا اور تکبر کیا فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا پس ہلاک کیا ہمنے انکو ہلاک کرنا یعنے ڈبو دیا دریاے نیل مین وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً

اور قوم نوح کے کو جسوقت جھٹایا انھون نے پیغمبرون کو یعنے نوح اور شیث اور ادریس علیہم السلام کو یا نوح علیہ السلام کو جھٹایا اور ایک پیغمبر کا جھٹانا موجب جھٹانے سب پیغمبرونکے ہی یا مطلق رسولون کے آنیکا انکار کیا غرق کیا ہم نے ان کو طوفان عذاب مین اور کیا ہم نے قصے انکے کو واسطے لوگون کے نشان تو کہ ڈرین وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب دردناک وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَیْنَ ذٰلِكَ كَثِیْرًا اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو بسبب تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو بسبب جھٹانے صالح علیہ السلام کے اور کنوے والون کو بسبب نمانے حنظلہ بن صفوان یا شعیب یا اور نبی کے علی نبینا وعلیہم السلام اور اہل قرنون کو کہ تھے درمیان اس قوم عاد اور ثمود اور اصحاب رس کے بہت کہ سوا خدا کے انکو کوئی نہین جانتا سمجھیے یعنے کہ رس نام کنوے کا ہی یا مدین یا اور مقام مین کہ حبیب نجار کو اسمین مار ڈالا تھا یا چشمہ اور نخلستان تھی اسد کا تھا اور وہی اخدود ہی جو سورہ بروج مین آویگا یا قریہ تھا ولایت یمن مین اور اصحاب رس کچھ لوگ تھے باقی رہے ہوئے قوم ثمود کے انپر پیغمبر آیا بات پرست تھے کہ شعیب علیہ السلام انپر آئے انھون نے نہ مانا ایک دن گرد کنوے کے جمع تھے ایذا دینے کو شعیب علیہ السلام کے کہ نا گاہ وہ کنوا ایسا گرا کہ انکو محلون اور مواشی سمیت زمین مین دھسا لیگیا یا ایک گروہ تھا کہ درخت صنوبر کو پوجتا تھا اور سلطان الشجر اسکا نام رکھا تھا ایک پیغمبر یہوذا بن یعقوب کے نسل سے انپر مبعوث ہوا اسکو نمانا اور مار کر کنوے مین ڈال دیا ابر سیاہ اس قوم پر آیا اور بجلی اسکے نے سب کو جلا دیا یا اہل بیر معطلہ تھے کہ قصہ انکا گذرا ہی اور اصح یہہ ہی کہ حنظلہ بن صفوان کی امت تھی جب اپنے نبی کو نہ مانا حق تعالی نے انپر مرغ دراز گردن کہ رنگ رنگ کے پر اسکے تھے مسلط کیا اور سبب طول عنق کے اسکو عنقا کہتے تھے وہ کوہ دمخ یا فتح پر رہتا تھا اگر انکے بچون کو اور جانورون کو اٹھا کر نگل جاتا تھا اسیواسطے اسکا عنقا مغرب لقب کیا تھا ایکدن ایک لڑکے کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے تھے انمین سے اٹھا کر لیگیا انھون نے شکایت پیغمبر پاس آکر کی اور شرط ٹھہرائی کہ اگر اس سے ہم نجات پاوین تو تم پر ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو پکڑ اور نسل اسکی کاٹ دعا انکی قبول ہوئی وہ مرغ غایب ہوگیا ایسا کہ پھر اسکا کچھ پتا نہ لگا اور سوا نام کے کچھ نشان باقی نہ رہا اب جو چیز نایاب ہوتی ہی اسکو مثل دیتے ہین اُس سے چنانچہ یہہ مطلع ہی **بیت** وفا و مہر کی امید رکھنی اس سے بیجا ہی ۔ کہ مثل کیمیا ہی ایک اور ایک شکل عنقا ہی ۔ پھر اس قوم نے بعد غایب ہونے عنقا کے اور کفر اور عناد زیادہ کیا حنظلہ علیہ السلام کو شہید کیا حق تعالی نے سزا کو پہنچایا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ اور ہر ایک کے واسطے ان امتون مین سے بیان کی ہمنے واسطے اسکے مثالین اور ظاہر کئے قصے پہلے اور حجت پکڑی اور انکے پیغمبرون کو بھیج کر جب سنکر سمجھکر انکار ہی کرتے گئے تو عذاب اتارا ہمنے انپر وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْیَةِ الَّتِیْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اور البتہ تحقیق آئے ہین یعنے گذرے ہین قریش اوپر اس بستی کے برسایا گیا مینہہ برا پتھر وہ کہا مراد اس بستی سے سدوم ہی کہ بڑا شہر تھا مؤتفکات سے لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اسکو الٹ دیا اور پتھر برسائے وہان کے لوگون پر کفار قریش اسطرف سے گذر کرتے تھے اَفَلَمْ یَكُوْنُوْا یَرَوْنَهَا کیا پس نہتے کہ گذرتے مین اپنے دیکھتے اسکو اپنی آنکھون سے اور آثار سے وہان کے عذاب کے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا نہ وہ ہی کہ نہین دیکھتے بلکہ یہہ ہی کہ کفر کے سبب نہین امید رکھتے جی اٹھنے کی یعنے حشر پر ایمان نہین رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا اور کھلے سے کہتے ہین اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا کیا یہی ہی جسکو بھیجا ہی اللہ نے رسول کر کر اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا تحقیق نزدیک تھا کہ یہہ ہمکو بہکا دیتا ہمارے معبودون سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت اونکے کے حق تعالی انکو جواب مین فرماتا ہی وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا وہ شتاب جانینگے جب دیکھینگے عذاب کو کہ مؤمنون مین سے اور اونمین سے کون شخص گمراہ ہوا ہی راہ سے لکھا ہی کہ مشرک پتھر اور ڈھیلے اور لکڑی کو پوجتے تھے اور جو اس سے کوئی خوبصورت زیادہ دیکھ لیتے تو اس معبود کو چھوڑ کر اُسے پوجنے لگتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا ہی اسنے معبود اپنا خواہش اپنے کو یعنے اپنی آرزو کو پوجتا ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ جو کوئی غیر خدا کو دوست رکھتا ہی اور اسکی عبادت کرتا ہی حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہی کیونکہ اسکو محبت پر غیر کے اسکی خواہش لالچی ہی طرب المجالس مین سید حسین نے لکھا ہی کہ جب حضرت آدم کا حوا سے نکاح بندھا ابلیس اور دنیا بھی آپس مین ملے انسے آدمی بھی پیدا ہوئے اور انسے ہوا متولد ہوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور مہد طبیعت مین جو شش اخلاط اربعہ سے تربیت پائی تمام اوصاف بُرے کہ بازار دنیا کا جنسے گرم ہی ہوا سے مدد پاتے ہین اور رسوم اور عادات مردودہ اور اویان مختلفہ سب اسیکے تاثیر سے ظہور مین آتے ہین **بیت** جو غبار اٹھتا ہی اسکے راہ سے خالی نہین + کوئی یوسف ای عزیز اس چاہ سے خالی نہین + قوت اور غلبہ اسکا یہان تک ہی + کہ الہوا اول الہ عبد فی الارض اسکی شان مین + آیا اور زبان قرآن نے اسکی بیان مین افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ فرمایا نکتہ اسمین یہہ ہی کہ ہوا اصل ہی اور سب الٰہہ باطلہ فرع اسکے ہین اسیواسطے ہی کہ مخالفت ہوا سبب وصول جنت الماوی ہی **بیت** چھوڑ ہوا کو نہ برباد ہو + اسکو تو کر ترک کہ تا شاد ہو + اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا کیا پس ہوتا ہی تو اوپر اسکے جسنے ہوا کو اپنا خدا کیا ہی داروغہ کہ اسکو اس سے منع کرے یہہ کلمہ منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۝ کیا گمان کرتا ہی تو یہہ کہ اکثر مشرکون سنتے ہین یا سمجھتے ہین گوش ہوش اور دل بے غل سے دلایل توحید کو اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا نہین وہ مگر مانند ہین چارپایون کے نہ سنے کلام مین اور نہ فکر کرنے دلایل قدرت ملک علام مین بلکہ وہ بہت بھولے ہوئے ہین چارپایون سے بھی راہ کیونکہ وہ اپنے کھلانے پلانے والے کے تابع رہتے ہین اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کے سے منہہ پھراتے ہین اور دوسرے چارپائے طالب اسچیز کے ہین جو انکو نفع دے اور بچتے اس سے ہین جو انکو ضرر پہنچاوے اور مشرک ثواب سے کہ بڑا نفع والا ہی پھرتے ہین اور گناہ مین کہ سخت ضرر والا ہی کرتے ہین اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا نہین دیکھا تو نے طرف صنع پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کیونکر پھیلایا ہی سایہ کو دم صبح سے طلوع آفتاب تک اور زمانہ اس سایہ کا بہتر اور خوشتر سب زمانون کا ہی کیونکہ خالص اندھیرے سے طبیعت نفرت پکڑتی ہی اور نور باصرہ رکھتا ہی اور شعاع شمس مسخن ہوا اور مفرق نور باصرہ ہی اور اسوقت یہہ دونون نہین ہوتے اور اسیواسطے ظل ممدود ایک نعمت ہی نعیم بہشت سے وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اور اگر چاہتا اللہ البتہ کر دیتا اس سایہ کو ٹھہرا ہوا ایک حال پر ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر پہچاننے سایہ کے نشانی کیونکہ سایہ سورج ہی سے پہچانا جاتا ہی ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا پھر کھینچ لیا ہمنے سایہ کو طرف اپنے کھینچنا آہستہ آہستہ یعنے تھوڑی تھوڑی شعاع مہر کے موافق چڑھنے اسکے کے سایہ پر ڈال ڈال کر کھینچ لیا کیونکہ اگر یکبارگی سب سایہ کو کھینچ لیتے لوگون کو خرچ ہوتا جو کام سایہ پر موقوف تھے بند رہ جاتے اور نزدیک بعضون کے مراد ظل زمین ہی یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضنا کے راجع ہی طرف دلیل کے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے بچھایا سایہ زمین اور عالم کو تاریک کیا اور اسکو دوام نہ دیا بلکہ سورج کو نکالا اور نشانی پہچاننے اسکے کے کہ تعریف الاشیاء باضدادہا اور زمانے کو دنکے بھی ہمیشہ نہ رکھا بلکہ اس نشانی کو کہ سورج ہی کھینچ لیا غروب کر کر کہ پہر رات ہو جاوے اور ان دونون زمانون کو واسطے آرام اور آرایش لوگون کی مقرر فرمایا عین المعانی مین ہی کہ مدظل اشارت طرف زمانہ فترت کے ہی کہ لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور شمس نور اسلام ہی کہ بواسطہ جمال سید انام کے افق اکرام سے طلوع ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ رہتا تمام عالم ظلمت غفلت مین سے نکلتا اور روشنی آگاہی کو نہ پہنچتا **بیت** برقعہ تیرے گر رخ سے پیارے نہ الٹ جاتا + گھبرا کے اندھیرے سے دل خلق کا پھٹ جاتا + کشف الاسرار مین ہی کہ یہہ آیت ظاہر مین معجزہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حقیقت مین اشارت طرف قرب اور کرامت انکے کے ہی بیان معجزہ کا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین وقت قیلولہ کے درخت کے تلے اُترے لوگ بہت تھے اور سایہ تھوڑا حق تعالی نے سایہ اسکا بڑہا دیا یہان تک کہ تمام لشکر نے نیچے اسکے آرام کیا اور یہہ آیت نازل کی اور نشان قرب اور کرامت یہہ ہی کہ فرمایا الم تر الی ربک موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے جب ارنی کہا داغ لن ترانی کہایا اور اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آیا نہین دیکھا تو نے طرف میرے اور کیا چاہتا ہی **بیت** بڑا ہی فرق جو ایک وصل مین نظارہ کرتا ہی + اور ایک بیٹھا ہوا فرقت مین دل صد پارہ کرتا ہی + حقایق سلمی مین ہی کہ مدظل بسط ظلال نوال عصمت ہی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شمس معرفت ہی کہ مطلع دل منور آپ کے سے طالع ہوا دلیل اسکی اور قبض اشارت طرف سقوط رسوم اور وسایط کے ہی وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا واسطے تمہارے رات کو پردا تو کہ اوسمین آرام کرو اور نیند کو راحت تو کہ اسائش پاؤ اور کیا دن کو وقت پراگندہ ہونیکا تو کہ واسطے معاش کے پھرو چلو لکھا ہی کہ خواب مشابہ موت کے ہی اور نشور کہ اٹھنا خواب سے ہی مثل بعث کے ہی بعد موت کے **بیت** سخت تر غافل ہین وہ جو کرتے ہین انکار حشر + نوم یقظہ جیسی ہی ایسی ہی ہی موت اور نشر + وَهُوَ الَّذِيْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارسل الریح نشرا بین یدی رحمتہ اور اللہ وہ ہی جسنے بھیجا باؤن کو خوشخبری دینے والیان آگے نازل ہونے رحمت اپنے کے کہ باران ہی
کہ اکثر باو کا چلنا برسات مین دلالت کرتا ہی اور مینہہ برسنے کے وانزلنا من السماء ماء طہورا اور اتارا ہمنے آسمان سے یا ابر سے پانی پاک کرنیوالا
لنحیی بہ بلدۃ میتا ونسقیہ مما خلقنا انعاما وانا سی کثیرا تو کہ زندہ کرین ہم ساتھہ اسکے شہر مردے کو یعنے اُس موضع کو کہ جسمین
خشک سالی پڑی ہو یا اس مکان کو جو سوکھا بے رونق ہو اور پلاوین ہم وہ پانی انچیزون مین سے کہ پیدا کیا ہمنے جانورون کو اور آدمیون کو بہت کو جو ادی
مین رہتے ہین دور آبادی سے کیونکہ بستی والے کنوون اور نہرون کے سبب مینہہ کے پانی کے کچھہ اتنی احتیاج نہین رکھتے ولقد صرفناہ بینہم لیذکروا
اور البتہ تحقیق طرح طرح برسایا ہمنے مینہہ کو درمیان لوگون کے بستیون مختلف مین اور وقتون متغایر مین یا ساتھہ صفتون متفاوت کے کہ کبھی موسل دھار
برسایا کبھی پھہار یا طرح طرح بیان کیا ہمنے ابر اور باران کو قرآن مین تو کہ نصیحت پکڑین اور یاد کرین اس نعمت کا شکر بجالاوین فابی اکثر الناس الا
کفورا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور قبول نہ کیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا اور اگر چاہتے ہم البتہ
بھیجتے ہم بیچ ہر بستی کے پیغمبر ڈرانیوالا لیکن واسطے تعظیم شان اور علو مکان تیرے نبوت کو تجھہ پر ختم کیا اور تجھے تمام لوگون پر تا روز قیامت مبعوث کیا فلا
تطع الکفرین وجاہدہم بہ جہادا کبیرا پس مت کہا مان کافرونکا کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین اور جہاد کر اُسکے ساتھہ قرآن کے یا لام
کے یا تلوار کے یا ترک اطاعت انکے کے جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور بہت وہو الذی مرج البحرین اور اللہ وہ ہی جسنے ملائے دو دریا اور اکھٹے
بہائے بغیر اسکے کہ پانی آپسمین خلط ہو ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج یہہ ایک پانی میٹھا ہی پیاس بجھانیوالا اور یہہ دوسرا کھارا ہی جھاتی
جلانیوالا یعنے دریا فارس اور روم کے وجعل بینہما برزخا وحجرا محجورا اور کیا درمیان ان دونون دریا کے پردا اور بند اپنی قدرت سے باندھا ہوا کہ
آپس مین علیحدہ رہین اور ایک دوسرے پر غلبہ نکرے لباب مین ہی کہ عذب فرات بڑے بڑے دریا ہین جیسے نیل اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور ملح اجاج اور
چھوٹے چھوٹے دریا ہین اور برزخ درمیان انکے بیابان اور شہر ہین جو واقع ہین اور محقق کہتے ہین کہ بحرین خوف و رجا ہین کہ دل مومن مین کوئی ایک
دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا اگر تولا جاوے خوف مومن کا اور امید اسکی البتہ برابر اترے اور برزخ حمایت الہی اور عنایت
نامتناہی ہی وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا اور اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا پانی سے آدم کو کہ جنرو ہی خمیر طینت اسکے کا پھر پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال یعنے دو قسم پیدا کیا کہ مرد کہ نسبت نسب کی اس سے ہوا اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہو
یا نسب وہ ہی کہ بیاہ ساتھہ اسکے نا روا ہو اور صہر وہ ہی کہ نکاح ساتھہ اسکے حلال ہو وکان ربک قدیرا اور ہی پروردگار تیرا قادر اوپر پیدا کرنے
لڑکے اور لڑکیون کے ویعبدون من دون اللہ ما لا ینفعہم ولا یضرہم اور عبادت کرتے ہین مشرک سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے انکو
اگر اسکی عبادت کرین اور نہ ضرر دے انکو اگر اوسکی عبادت نکرین مراد اس سے بت ہین یا جو معبود سوا اللہ تعالی کے ہو وکان الکافر علی ربہ ظہیرا
اور ہی کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے ہمیشہ شیطان کا اور مددگار اسکا وما ارسلناک الا مبشرا ونذیرا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر تمام
خلق کے مگر خوشخبری دینے والا مومنون کو ساتھہ عنایت الہی کے اور ڈرانیوالا کافرون کو ساتھہ عقوبت نامتناہی کے قل ما اسالکم علیہ من
اجر الا من شاء ان یتخذ الی ربہ سبیلا کہہ نہین سوال کرتا مین تمکو اوپر اس قرآن کے یا تبلیغ رسالت کے کچھہ بدلا مگر ایمان جو کوئی چاہے یہہ کہ
پکڑلیوے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے راہ یعنے بدلا میرا ایمان اور طاعت مومنون کی ہی کیونکہ اسپر واسطے میرے اجر اللہ کے نزدیک مقرر ہی
اور ثابت ہی کہ ہر پیغمبر کو برابر عباد اور صلحاے امت کے ثواب ملیگا وتوکل علی الحی الذی لا یموت وسبح بحمدہ اور توکل کر بیچ اجر لینے کے اوپر اس
زندہ کے کہ وہ ہرگز نہین مرتا کہ توکل کرنیوالا اوپر اور زندون کے بعد موت انکے کے بے نصیب رہتا ہی اور پاکی بیان کر اللہ کی ساتھہ تعریف اسکے وکفی
بہ بذنوب عبادہ خبیرا اور کفایت ہی اللہ ساتھہ گناہون بندون اپنے کے خبردار الذی خلق السموات والارض وما
بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان انکے ہی بیچ مقدار چھہ دن کے ایام دنیا
سے پھر متولی ہوا امر اسکا اوپر عرش مجید کے کہ اعظم مخلوقات ہی الرحمن فسئل بہ خبیرا وہ مہربان ہی پس پوچھہ ذات اور صفات اسکی کسی

خبر وارسے یا سوال کر خلق اور استوای کو دانا سے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے مشرکون کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمان کے کہتے ہین کیا ہی رحمان یعنے یہہ نام ہی کسی اسکے کو نہین جانتے ہم کیونکہ کفار قریش اسم رحمان کو اللہ تعالیٰ پر نہین اطلاق کرتے تھے پس جب مامور بسجدہ ہوئے کہنے لگے ہم رحمان کو نہین جانتے اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا کیا سجدہ کرین ہم واسطے اسچیز کے کہ حکم کرے تو ہمکو ساتھہ سجدہ اسکے کے اور زیادہ کرتا ہی ذکر رحمان کا اور امر سجدہ کا کافرون کو بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ سجدہ ساتوان ہی بقول امام اعظم اور آٹھوان ہی بقول امام شافعی اور فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ نفور اور انکار کہا ہی اور کہا ہی کہ جو مسلمان یہہ آیت پڑھکر سجدہ کرے ممتاز ہوا اہل انکار اور نفور سے پس اسکو سجدہ امتیازی کہنا بجا ہی تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا بہت برکت والا ہی اللہ جسنے کمال قدرت سے پیدا کئے بیچ آسمان کے برج بارہ یا قصر کہ حقیقت اُنکی سوا اسکے کوئی نہین جانتا اور پیدا کیا بیچ آسمان کے یا برجون کے چراغ آفتاب اور ماہ روشن یا روشنی بخشنے والا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا اور اللہ وہی جسنے حکمت کاملہ اپنے سے کیا رات کو اور دن کو اختلاف والے یعنے مخالف ایک دوسریکے صفات اور احوال مین یا پیچھے آنیوالے ایک دوسریکے اور یہہ اختلاف یا خلف دلیل ہی واسطے اسکے کہ ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ کرتا ہی شکر گذاری کا لغائے باری پر کہ آگے پیچھے آنا جانا دن رات کا انمین سے ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے رحمان کے یا عبادت کرنیوالا رحمان کی اضافت طرف رحمان کے واسطے تخصیص کے ہی اور تفضیل کے اور جیسا کہ اسم رحمن خاص ہی واسطے خدا کے ایسی ہی یہہ بندے خواص ہین بارگاہ قرب اسکے کے اور یہہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین اوپر زمین کے آہستہ ساتھہ سکینت اور وقار کے یا ازروے تواضع کے وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور جسوقت بات کرتے ہین انسے جاہل بے ادبی کی کہتے ہین جواب مین انکے کہ سلام ہی یا ایسی بات کہتے ہین جسمین سالم رہین گناہ سے غرض یہہ ہی جاہلون سے جھگڑتے نہین ساتھہ نرمی کے پیش آتے ہین سمجھہ لیجئے کہ معاملہ انکا ساتھہ خلق کے جلوت مین یہہ ہی اور خلوت مین ساتھہ حق کے یہہ ہی کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اور وہ لوگ ہین کہ رات کاٹتے ہین واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرتے اور کھڑے نماز مین نیاز سے وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین زاری جناب باری مین ترسگاری سے کہ ای پروردگار ہمارے پھیر دے ہم سے عذاب دوزخ کا اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا تحقیق عذاب اسکا ہی دائم اور لازم ہوجانے والا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا تحقیق دوزخ بری جگہ ہی قرار کی اور رہنے کی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت خرچ کرتے ہین نہین بیجا خرچ کرتے کہ معاصی مین دین اور نہین تنگی کرتے کہ حق اللہ تعالیٰ کا اور حقدار کا نہ دین اور ہوتا ہی درمیان اسراف اور بخل کے معتدل یعنے میانہ روے اختیار کے ہی اور طرفین سے کہ مذموم ہین بچین ہین بیت وسط کو اختیار کرتو دلا + کہ ہی خیر الامور اوسطہا لکھا ہی کہ بعضے مشرک حضرت پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے شرک کیا ہی اور خون ناحق اور زنا اور فجور بہت صادر ہوئے ہین اگر وہ اللہ کہ تو جسکی عبادت کیطرف ہمین دعوت کرتا ہی یہہ ہماری گناہ سب معاف کرے تو ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین پکارتے اور نہین عبادت کرتے ساتھہ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مار ڈالنا اسکا مگر ساتھہ حق کے اور نہین زنا کرتے یہہ تین کبیرے صحیحین مین بروایت ابن مسعود آئے ہین کہ حضرت سے پوچھا مین نے کون سا گناہ بڑا ہی فرمایا شریک ٹھہرانا ساتھہ اللہ کے پھر قتل فرزند اس خوف سے کہ ساتھہ تیرے کھاوے پھر زنا زن ہمسایہ سے حق تعالیٰ نے تصدیق قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ آیت نازل کی کہ بندے میرے خاص شرک نہین لاتے اور خون ناحق اور زنا نہین کرتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے یہہ کام جو مذکور ہوئے ملیگا بڑی بری وبال سے یا دیکھیگا جزا گناہ اپنے کی بعضون نے کہا ہی کہ اثام وادی ہی دوزخ مین زنا کارون کا معذب ہونگے یا پیپ اور لہو دوزخیون کا ہی کہ اسمین پڑینگے یا اثام اور غی دو کنوے ہین دوزخ مین واسطے عذاب کے جماعت مقرر کی واللہ اعلم يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا دوگنا کیا جاویگا واسطے کرنیوالے ان کاموں کے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا ہمیشہ بیچ عذاب کے درانحال کہ رسوا ہوگا اور خوار اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

Digitized by Maktabah Muhammadiyah (www.maktabah.org)

يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ مگر جسنے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول کے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ ہین کہ بدلڈالتا ہی اللہ برائیان انکی بھلائیون سے کہ گناہان گذشتہ توبہ سے محو کرتا ہی اور آیندہ طاعت اوسکی جگہہ پر رکھتا ہی یا بدلڈالتا ہی معصیت کو انکے دلمین طاعت سے یا توفیق دیتا ہی انکو اوپر اضداد اعمال سابق کے یا دنیا مین بدل ڈالتا ہی کفر کو انکے ایمان سے اور آخرت مین گناہون کو انکی نیکیون سے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہونکا ساتھ توبہ کے مہربان انپر ساتھ ٹھہرانے کے توبہ کو انکے دلون مین وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا اور جو کوئی توبہ کرے اور گناہون سے سوا شرک اور قتل اور زنا کے اور عمل کرے نیک پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے رجوع کرنا وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین شاہدی دیتے جھوٹھ یا نہین حاضر ہوتے عید مین مشرکون کے اور یہود اور نصاری کے یا انکے بازیگاہ مین یا مجلس غنا مین بیچ صحبت بدعت والون کے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا اور جسوقت گذرتے ہین ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگانہ اور پرہیزگارانہ یا گذرتے ہین منع کرنیوالے اس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت نصیحت دئے جاتے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے مواعظ قرآن کے نہین گر پڑتے اوپر انکے بہرے اور اندہے ہوکر یعنے نہین کھڑے ہوتے اسکے سننے کو بہرے کہ نہ سنین اسرار اسکے اور اندھے کہ نہ دیکھین انوار اسکے بلکہ گوش ہوش سے سنتے ہین اور چشم دل سے برکت اسکی دیکھتے ہین وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو جورون ہمارے سے اور اولاد ہمارے سے ٹھنڈک آنکھون کی مراد اس سے اہل اور اولاد صالح ہی کہ دیکھے سے آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین اور دل خوش وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ایسی پرہیزگاری عنایت کر کہ لایق امامت کے متقیون کے ہون ہم اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہہ لوگ کہ مذکور ہوئے بدلا دئے جاوینگے ساتھ بالاخانہ بہشت کے یا غرفہ نام ہی بہشت کے نامون سے یا محل ہی چار ستون کا سونے اور چاندی اور موتی اور مونگے کے اور یہہ مکان انکو ملیگا بسبب اسکے کہ صبر کیا انھون نے اوپر مشقت دنیا کے اور ایذاے کفار کے اور ترک لذات کے یا صبر کیا فقر اور احتیاج پر یا ادای فرایض پر وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا اور پہنچائے جاوینگے بیچ بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی آفتون سے اور ڈرون سے یا دعاے زندگی کے اور سلامتی کے یا فرشتے اُن کو تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے اور سلام اللہ سے سنینگے خَالِدِيْنَ فِيْهَا درانحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ غرفہ کے یا بہشت کے حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا اچھی جگہہ قرار کی ہی بہشت اور جگہہ رہنے کی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے والون کو کہ نہین اعتبار دیتا تمکو پروردگار میرا اگر نہو التجا تمھاری کیونکہ شرف انسان کا ساتھ التجا اور دعا کے ہی جناب خدا مین فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا پس تحقیق جھٹلایا تمنے مجھکو اور تقصیر کی عبادت حق مین پس البتہ ہوگا وبال اسکا لازم تمھارا یہان تک کہ دوزخ کو پہنچا دیگا اور وہان بھی لگا رہیگا یا ہوگی تکذیب تمھاری ملازم تمھارے کہ ترک نکروگے یا عقوبت تکذیب کی لگ جانیوالی ہوگی قتل روز بدر مین واللہ اعلم سورہ شعرا مکی ہی مگر آیت والشعراء يتبعهم الغاوون مدنی ہی دوسو ستائیس آیتین ہین ایک ہزار دوسو نو اور آٹھ کلمے ہین پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین ربط اسکا یہی ساتھ سورت فرقان کے کہ ابتدا دونون کی ہی ساتھ ذکر قرآن کے اور یہہ بھی ہی کہ سورۂ فرقان مین ذکر طاعت اور عبادت اور کفر اور کافر یکا تھا اسمین بھی وہی معانی ہین اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورۂ فرقان کا ساتھ ذکر کافرون کے اور وعید انکے کے تھا کہ فقد كذبتم فسوف يكون لزاما آغاز مین اسکے یہی لعلك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين شان کفار مین آیا

| | | |
|---|---|---|
| سورة الشعراء مكية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | مائتان وسبع وعشرون آية |

طٰسٓمّٓ معالم مین قتادہ سے منقول ہی کہ حروف مقطعہ نام قرآن کے ہین اسیواسطے اغلب بعد ان حروف کے ذکر قرآن کا آتا ہی اور بعضے کہتے ہین اسم ہین اسماء الٰہی سے یا ہر حرف اشارہ ہی طرف ایک نام کے چنانچہ یہان اشارہ ہی طرف طاہر اور ساتر اور مجید کے بعضون نے کہا ہی کہ اشارہ طرف طوبیٰ اور سدرہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بحر الحقایق مین ہی کہ طا اشارت طرف طیران مرغان ہواے وحدت کے ہی کہ طائر باللہ ہین اور سین عبارت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سیر روندگان طریق معرفت سے ہی کہ سائر الی اللہ ہین اور سیم ایما ساتھ مشی سالکان سبیل عبودیت کے ہی کہ ماشی للہ او فی اللہ ہین یا طا اشارت بطلب مبتدیان اور سین بسیر و سلوک متوسطان اور میم بمشاہدہ منتہیان ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی قسم کھاتا ہی ساتھ طہارت غزلی کے اور سنا جبروت ابدی کے اور مجد جمال سرمدی کے اور جواب قسم کا یہہ ہی تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ سورہ آیتین ہین کتاب بیان کرنیوالے کے یا کتاب روشن کے کہ قرآن ہی احکام حلال اور حرام کے اسکین روشن اور مبین ہین اور مبین یعنے پیدا کرنیوالے کے بھی ہین یعنے قرآن حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ہدایت اور ضلالت کو آشکارا اور جب قریش نے ایسے کتاب کے تکذیب کی اور ایمان نہ لائے خاطر شریف پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنکے ایمان لانے پر کمال حریص تھے شاق گذرا واسطے تسلی مزاج اقدس آپ کے کے یہہ آیت اُتری کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہی جان اپنی کو اسواسطے کہ نہین ہوتے وہ ایمان لانیوالے قرآن پر اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ اگر چاہین ہم اتارین اوپر انکے آسمان سے نشانی نشانیون قیامت سے یا بلا بلاؤن قاہرہ سے پس ہوجاوین گردنین انکے واسطے اس آیت کے نیچے یعنے گردنین گردن کشون کے ہوجاوین پست وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتا انکے پاس کچھہ مذکور اللہ مہربان کیطرف سے نیا بھیجا ہوا ساتھہ وحی کے یعنے کوئی سورہ قرآن کے نہین نازل ہوتی مگر ہوتی ہین اُس سے منہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس تحقیق جھٹلایا قرآن کو انھون نے اور جھٹلا رہین ہین پس شتاب آوین گے انکو بدم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر خبرین اس چیز کے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے اور باور نہ رکھتے اور پیچھے آئے ان خبرون کے پشیمانی کچھہ فائدہ ندیگی بیت جو کرنی بھلائی ہو سو کر آج ہی رافت ؎ کچھہ سود ندیگی تجھے فردا کی ندامت ؎ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ کیا نہین دیکھا جھٹلانیوالون نے طرف زمین کے کہ محض قدرت سے کتنا اُگایا ہمنے بیچ اسکے بعد مردگی اور افسردگی اسکے کے ہر قسم روئیدگی نفس سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ اس اُگانے کے البتہ نشانی ہی اوپر کمال قدرت اور حکمت اگانے والے کے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہین ہین بہت انکے علم ازلی ہمارے مین ایمان لانیوالے باوجود دیکھنے ایسے نشانیون کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی ہی غالب اور توانا اوپر کافرون کے بلا اُتارنے پر مہربان ہی اوپر مؤمنون کے راحت لانے پر وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اور یاد کر اسکو جسوقت پکارا پروردگار تیرے نے موسیٰ کو یہہ کہ جا قوم ظالمون کے پاس قوم فرعون کے اور کہہ انکو اَلَا يَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے وہ یعنے چاہیے کہ ڈرین عذاب خدا سے اور شرک سے بچین اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دین قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ کہا موسیٰ نے ای پروردگار میرے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ جھٹلاوین مجھکو اور رسالت میری نمانین وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ اور تنگی کرتا ہی سینہ میرا شرمندگی سے جھٹلانیکے اور نہین چلتی زبان میری سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات پہلی زبان اچھی ہونے کی کہی تھی فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ پس وحی بھیج طرف ہارون بھائی میرے کے یہی اور اسکو شریک رسالت مین میرے کر کہ ہم دونون فرعونیون کی طرف جاوین وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ اور واسطے انکے اوپر میرے دعوی گناہ کا ہی کہ قبطی کو مارا تھا اسکو وہ اپنی زعم مین گناہ جانتے ہین پس ڈرتا ہون مین اس سے کہ مار ڈالین مجھکو عوض قبطی کے پہلے ہی اوائے رسالت کے قَالَ كَلَّا فرمایا حق تعالی نے ہرگز نہ مارین گے فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ پس جاؤ تم دونون ساتھہ معجزون ہمارے کے کہ دلیل ہماری قدرت کی اور حجت نبوت تیرے کے ہین تحقیق ہم ساتھہ تمہارے ہین سننے والے اُن باتون کے جو رسیان تمہارے اور فرعونیون کے ہونگے یعنے جو تم اور وہ کرو گے اور کہو گے ہمپر کچھہ چھپا نہین فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پس جاؤ فرعون کے پاس پس کہو تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار عالمون کے ہین اور بات یہہ ہی کہ بھیجدے ساتھہ ہمارے بنی اسرائیل کو یعنے انکو چھوڑ دے کہ ہمارے ساتھہ زمین شام کو چلے جاوین کہ وطن آبا انکے کا ہی پس موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی کو لیکر فرعون کی طرف گئے برس بھر ملاقات نہوئی بعد سال کے فرعون سے ملے اسنے پہچان کر بطریق امتحان قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ کہا ای موسیٰ کیا نہین پالا تھا مین نے تجھکو درمیان اپنے اسحالت مین کہ بچا تھا اور رہا ہی تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے برسون یعنے بیس برس وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الَّتِي فَعَلْتَ فَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور کیا تو نے وہ کام اپنا جو کیا تو نے یعنے قانون قبطی کو کہ نان پر میرا تھا مار ڈالا اور تو ناشکرون سے ہی واسطے نعمت میری کے کہ خواص میرے کو مارا قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ کہا موسیٰ نے کہ کیا تھا مین نے وہ کام اسوقت اور مین غافلون سے تھا یعنے مین نہین جانتا تھا کہ میرے گھونسا مارنے سے مرجاویگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ پس بھاگ گیا تھا مین تم سے دین کو جب ڈرتا تھا تم سے کہ مجھے نہ مار ڈالے پس دیا مجھکو پروردگار میرے نے چلتے ہوئے دین سے علم اور فہم اور کیا مجھکو پیغمبرون سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یہہ کیا نعمت ہی کہ احسان رکھتا ہی تو اوسکا اوپر میرے یہہ کہ غلام کر رکھا ہی تو نے بنی اسرائیل کو یعنے تو اگر غلام نکرتا بنی اسرائیل کو مان میری مجھے دریا مین نہ ڈالتی اور قوم میری مجھے تربیت کر لیتی تیرے پالنے کا محتاج نہوتا مین ۔ سمجھ لیجیے کہ ہمزہ استفہام کا یہان مقدر ہی اور جو ہمزہ استفہام کا نہین ٹھہراتے وہ یہہ معنے کہتے ہین کہ اور وہ نعمت کہ تو احسان رکھتا ہی اسکا اوپر میرے یہہ ہی کہ غلام کر رکھا ہی تو نے بنی اسرائیل کو اور بیٹا کر پالا ہی مجھکو اور جو فرعون نے حضرت موسیٰ سے انا رسول رب العالمین سنا تھا بات ٹالکر واسطے آزمایش کے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ کہا فرعون نے اور کیا ہی پروردگار عالمون کا اور کیا چیز ہی کیا ماہیت رکھتا ہی موسیٰ علیہ السلام نے اعراض کر کر جواب ماہیت سے تعریف کے اللہ کی ساتھ ظاہر ترین دلایل حکمت اور آثار قدرت کے اور جواب مین اسکے قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ کہا پروردگار ہی آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہی اگر ہو تم یقین لانیوالے صفات پر اسکے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ کہا فرعون نے واسطے ان لوگون کے کہ گرد اسکے تھے پانچ سو امیر قبطی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے کیا نہین سنتے تم جواب اس شخص کا کہ مین حقیقت اسکے سے پوچھتا ہون اور یہہ افعال سے خبر دیتا ہی قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ کہا موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے دوسرے بار اللہ میرا آفریدگار تمھارا ہی اور آفریدگار باپون تمھارے پہلون کا عدول کیا طرف ظاہر تر آیات کے اور واضح تر اسکے اوپر مثال کے قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ کہا فرعون نے اپنی قوم کو ٹھٹھے سے انکو رسول ٹھہرا کر کہ تحقیق رسول تمھارا جو بھیجا گیا ہی طرف تمھارے البتہ دیوانہ ہی کہ جواب مطابق سوال کے نہین دیتا قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ کہا موسیٰ نے وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا ہی اور جو کچھ درمیان انکے ہی اگر ہو تم سمجھتے کہ جواب تمھارے سوال کا سوا اسطرح کے نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی حقیقت سے اللہ کے آگاہ نہین جو عقل اور فہم اور قیاس اور وہم مین آوے اس سے وہ منزہ ہی اور یہہ سب حادث ہین اور وہ قدیم حادث اور اک قدیم کا کیونکر کرے بیت فہم سے اسکے حقیقت پاک ہی وہم کا بھی وہان نہین اور اک ہی قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ کہا فرعون نے مناظرہ سے تھک کر اگر پکڑیگا تو ای موسیٰ معبود سوا میرے البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین سے لکھا ہی کہ قید فرعون کے قتل سے بدتر تھی ایک گڑھے مین اوندھے ڈلوا دیتا تھا نہ وہان کسی کی بات سنتے تھے نہ کسیکو دیکھتے تھے اور باہر وہان سے نہین نکلتے تھے مگر مرے ہوے موسیٰ علیہ السلام نے جب مذکور قید کا سنا قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ کہا کیا قید کریگا تو مجھکو اور اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر یعنے معجزہ روشن قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے پس لے آ اوسکو اگر ہی تو سچون سے اپنے دعوی مین فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہان وہ تھا اژدہا ظاہر فرعون دیکھ کر ڈرا اور لوگ جو حاضر تھے بھاگے ایسے کہ پچیس ہزار آدمی دب کر مر گئے وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ اور نکال مین کھینچ لیا ہاتھہ اپنا فرعون کو گندم گون دکھا کر پس ناگہان وہ سفید تھا چمکتا ہوا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہی کہ شعاع ہاتھہ کی موسیٰ علیہ السلام کے مانند سورج کے چمکتی تھی کہ نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ کہا فرعون نے واسطے سردارون کے کہ گرد اسکے تھی تحقیق یہہ شخص البتہ جادوگر ہی دانا سمجھ لیجیے کہ فرعون ڈرا کہ کوئی اسکے قوم مین سے ایمان نلے آوے حیلہ اٹھایا اور کہا کہ یہہ فن سحر مین بڑی مہارت رکھتا ہی يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ چاہتا ہی یہہ کہ نکالدے تمکو زمین تمھاری یعنے دیار معمرے ساتھہ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تم کام مین اسکے سمجھ لیجیے کہ یا دعوی انا ربکم الاعلی کا کرتا تھا یا معاملہ مین موسیٰ علیہ السلام کے اپنے

بجاریون سے مدد چاہنے لگا قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا انھون نے قید کراسکو اور بھائی اسکے کو یا ڈھیل دے اسکو اور بھائی اسکے کو اور قتل مین انکے جلدی مت کر جھوٹ انکا ظاہر ہونے دے تو کہ لوگ تک مین نہ پڑین اور بھیج ہیچ شہرون مملکت اپنے کے جمع کرنیوالون کو یعنے قاصدون کو روانہ کر طرف ہر شہر کے يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ تو کہ لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فرعون نے یہہ بات سنکر ایلچی روانہ کئے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ پس جمع کئے گئے جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے اور وعدہ دئے گئے کہ یوم الزینہ تھا وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ اور کہا گیا یعنے فرعون نے کہا واسطے لوگون مصر والون کے کیا ہو تم اکٹھا ہونے والے یعنے جمع ہو لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ شاید کہ پیروی کرین ہم جادوگرون کی موسی کے دفع کرنے مین اگر ہوون وہی غالب موسی اور ہارون پر فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ پس جب آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر ہوگا واسطے ہمارے بدلا تیرے سرکار سے اگر ہون ہم غالب جادو مین موسی اور ہارون پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون نے ہان بدلا ہوگا واسطے تمھارے اور تحقیق تم اسوقت البتہ مقربون سے ہوگے میرے جادوگر فرعون کا یہہ وعدہ سنکر خوش ہوئے اور میدان معین مین آئے اور وقت معلوم مین موسی علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور صف باندھکر کہنے لگے کہ اول تم اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ کہا واسطے انکے موسی نے ڈالو جو کچھہ کہ ہو تم ڈالنے والے فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ پس ڈالین انھون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی پارہ بھری ہوئین کہ ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار لاٹھیان تھین وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ اور کہا انھون نے جب رسیان اور لاٹھیان سورج کے گرمی سے حرکت مین آئین اور لوگ چلائے ساتھہ اقبال فرعون کے تحقیق ہم ہین غالب موسی اور ہارون پر فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ پس ڈالا موسی نے خدا کے حکم سے عصا اپنا وہ اسیدم اژدہا ہوگیا پس ناگہان وہ نگل جاتا ہی جو کچھہ جھوٹھہ باندھتے تھے اور سانپون کی صورت دکھاتے تھے فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کیونکہ سمجھ گئے کہ عصا کا اژدہا بن جانا جادو نہین اور صدق دل سے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ کہا جادوگرون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمون کے پھر توضیح کی کہ پروردگار موسی اور ہارون کا تو کہ دفع توہم بعضے فرعون کرین اور جب فرعون کو جادوگرون کے ایمان لانے کی خبر ہوئی بلاکر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا ایمان لائے تم واسطے موسی کے پہلے اس سے کہ پروانگی دون مین تمکو اسپر ایمان لانے کی اور آمنتم کے پہلے ہمزہ استفہام کا ہی اور ون نے سو احفص کے پڑہا ہی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق وہ بڑا تمھارا ہی جسنے سکھایا تمکو جادو اور تسنے اوسسے متفق ہوکر قصد کیا ہی میرے بربادی کا اور ملک کے خرابی کا فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس البتہ شتاب جانوگے جو کچھہ ایمان لانے پر ساتھہ خدائے موسی کے عذاب دونگا مین تمکو لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پاؤن تمھارے مخالف طرف سے کہ ایک طرف کا ہاتھہ کاٹون گا اور دوسرے طرف کا پاؤن یا ہاتھہ کاٹونگا تمھارے بسبب خلاف کے کہ تم نے مجھہ سے کیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تم سب کو کہ تم مرجاؤ اور مخالف ڈر جاوین قَالُوْا لَا ضَيْرَ کہا جادوگرون نے کہ ایمان لائے تھے نہین ضرر ہمکو تیرے ڈرانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ تحقیق ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کے پھر جانیوالے ہین اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق ہم امید رکھتے ہین یہہ کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہین ہم اول ایمان لانیوالے اس محفل مین خدا پر لکھا ہی کہ فرعون نے داہنے ہاتھہ اور بائین پاؤن انکے کٹوا کر سولی پر کھچوا دیا موسی علیہ السلام انکا حال دیکھہ کر روئے حق تعالی نے حجاب اٹھا کر مقام قرب انکا دکھا کر دل کلیم اپنے کو تسلی بخشے **بیت** قطع کر کر دست و پا کو کھینچ دیوین دار پر ۔ جان سے مقصود رہی ہووے تیرا دیدار پر ۔ پس موسی علی نبینا وعلیہ السلام بعد اس واقعہ کے کئی برس وہان رہے اور دعوت کرتے رہے اور معجزہ دکھاتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لائے دن بدن فساد اور عناد زیادہ کرنے لگے یہان تک کہ زمانہ ہلاک کا انکے نزدیک آیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے باہر جا چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ رات کو بعجل بندون میرون کو یعنے بنی اسرائیل کو کہ نجات تمھاری اور ہلاک کافرون کی ہی تحقیق تم پیچھے کئے جاؤگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یعنے فرعون اور لشکر اسکا تمھارے پیچھے آویگا تمھین دریا سے اتار دینگے ہم اور انھین ڈبو دینگے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ زیور قبطیون کا اس بہانے سے لوکہ ہماری عید نزدیک آئی ہین دو کہ ہم اپنا بناؤ کرین انھون نے عاریتہ لیا موسیٰ علیہ السلام رات کو قوم سمیت مصر سے نکلنے کو تیار ہوے راہ بھول گئے آخر معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک میرا تابوت ہمراہ نہ لینگے مصر سے نہ نکل سکینگے اور مدفن یوسف علیہ السلام کا انھین کسیکو معلوم نہ تھا حضرت موسیٰ نے پکار کر کہا کہ جو کوئی صندوق یوسف علیہ السلام کا بتا دیگا جو چاہیگا وہ دونگا ایک بوڑھی عورت نے اس شرط پر کہ بہشت مین ازواج موسیٰ علیہ السلام سے ہو مکان بتا دیا دریائے نیل مین تھا پھر اسکو وہان سے نکالکر اسوقت کہ چاند وسط آسمان پر آیا چلے آخر روز قبطیون کو خبر انکے نکلنے کی ہوئی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عید کی تیاری مین اپنے گھرون مین مشغول ہین دوسرے دن چاہا کہ پیچھا کرین ہر قبطی کے گھر ایک عزیز قوم مرگیا اسکے تعزیت مین لگے اور اسدن فرعون نے لشکر جمع ہونیکا حکم کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہرون کے جو پایتخت سے نزدیک تھے جمع کرنیوالے لشکر کے اور کہا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ تحقیق یہہ گروہ بنی اسرائیل کا ایک جماعت ہی تھوڑی اور حال آنکہ جوان بنی اسرائیل کے کہ بیس برس کی عمر سے ساٹھ برس تک کے تھے چھ سو ستر ہزار تھے اور تمام عورتین اور لڑکے اور بوڑھے اور جوان ملکر دو لاکھ ایک ہزار کہ زیادہ تھے لیکن فرعون نے بسبب اپنے لشکر کے انکو کہا کہ بہت کم ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ اور تحقیق وہ ہمکو غصے مین لانے والے ہین کیونکہ ہم سے بھاگے ہین یا زیور ہمارا لے گئے ہین وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ اور تحقیق ہم سب یعنے لشکر ہمارا سلاح رکھنے والے ہین اور لڑائی کا ڈھب جاننے والے ہین یہہ تعریض کی قوم موسیٰ پر کہ انکے پاس نہ ہتیار ہین اور نہ وہ جنگ آزمودہ ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ كَذٰلِكَ پس نکالا ہمنے فرعونیون کو باغون سے اور چشمون سے اور خزانون سے سونے چاندی کے اور مکانون سے اچھے اسیطرح سے کیا ہمنے ساتھ انکے وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اور وارث کر دیا ہمنے انکا یعنے باغ اور چشمے اور خزانے اور مکان انکے دیے بنی اسرائیل کو کیونکہ ایک قول یہہ ہی کہ بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعونیون کے مصر سے آکر اموال پر قبطیون کے متصرف ہوے اور اصح یہہ ہی کہ بعد اس زمانے کے سلیمان علیہ السلام کے وقت مین مصر پر غلبہ کر کر متصرف ہوے القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار آگے اور چھ لاکھ دست راست اور چھ لاکھ دست چپ اور چھ لاکھ پس پشت رکھکر دریا مین آپہنچا بہت لوگون سے چلا فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ پس پیچھے لگے بنی اسرائیل کے قصد کرتے ہوے طرف مشرق کے کہ لشکر بنی اسرائیل کا ادھر گیا تھا یا سورج نکلتے ہوے یعنے صبح کو بنی اسرائیل کو جا لیا موسیٰ علیہ السلام دریاے نیل پر پہنچ کر تدبیر اترنے کی کرتے تھے کہ اتار لشکر فرعونیون کا ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَآءَا الْجَمْعَانِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ پس جسوقت کہ دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو کہا یارون موسیٰ کے نے تحقیق ہم پاے گئے ہین یعنے لشکر فرعون کا ہمین پائیگا اور ہم انکے ہاتھون مین گرفتار ہونگے قَالَ كَلَّا کہا موسیٰ نے ہرگز نہین کہ تمکو وہ پاوین اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ تحقیق ساتھ میرے پروردگار میرا ہی یاری اور مددگاری مین شتاب راہ دکھا دیگا مجھکو طرف نجات کے محققون نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت کو مقدم کیا کہ ان معی ربی اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم مین کہ ان اللہ معنا ہی معیت کو موخر کیا تو کہ عارفون پر روشن ہو کہ کلیم اللہ نے اپنے سے طرف حق کے نگاہ کی اور حبیب اللہ نے اللہ سے طرف اپنے نظر کی یہہ مرتبہ مراد کا ہی لو روہ مرید کا تھا مرید کو جو کہین وہ کرتا ہی اور مراد جو کہے وہ کرتے ہین راہ کلیم راہ انابت تھا اور راہ حبیب راہ اجتبا ہی **مصرع** ہی اسمین اُسمین فرق زمین آسمان کا **مثنوی** ایک اپنے پانون سے چلتا ہی راہ + ایک کو کھینچے لئے جاتے ہین راہ + رفتن و بردن نہین ہی یکسا + فرق اِسمن اُسمین ہی رافت تبرا + وہ سلوک اور یہہ ہی جذب کبریا + وہ انابت یہہ سبیل اجتبا + وہ مریدون سے ہی اور یہہ ہی مراد + وہ غمی ہر طرح یہہ ہر نہج شاد + وہان رضاے حق پہ ہین سب کاروبار + یہان ہی کامون پر رضاے کردگار + وہ محب ہی اور یہہ محبوب ہی + وہ ہی طالب اور یہہ مطلوب ہی + عاشق و معشوق کو یکسان نہ جان + ہین یہان فرق زمین و آسمان + لکھا ہی کہ لشکر فرعون کا جب نزدیک بنی اسرائیل کے پہنچا حق تعالیٰ نے بخار کو حجاب درمیان دونون لشکرون کے کر دیا چنانچہ ایک لشکر دوسرے کو نہین دیکھتا تھا فرعون نے کہا کہ اتر بیٹھو تو کہ آفتاب بلند ہو دہوان مٹ جاوے پھر ہم انکو مار لینگے کہ ہم سے چھٹ سکتے نہین آگے دریا ہی پیچھے لشکر ہمارا کہان بھاگ کر جاوینگے اور بنی اسرائیل

اسقدر گھبرائے کہ موسیٰ علیہ السلام نالان ہوئے وحی آئی کہ ہنے دریا کو تیرے حکم مین کیا اسکو کنیت سے پکار کر جو چاہے کہہ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ پس وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ کے یہہ کہ مار ساتھہ عصا اپنے کے دریا کو موسیٰ علیہ السلام نے کنارے پر جا کے عصا پانی پر مارا اور کہا کہ ای اباخالد ہین راہ دے فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ پس پھٹ گیا دریا اور بارہ رستے ہوگئے پس ہوگیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کے اور اسیدم ہوا چلی کیچڑ تلیکا سوکھہ گیا ہر فرقہ جدی راہ مین چلا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ اور نزدیک کر دیا ہمنے اس جگہہ دوسرون کو کہ قوم فرعون تھی یعنے کنارے پر دریائے قلزم کے پہنچا دیا اور جو فرعون نے دیکھا کہ درمیان دریا کے راہ ہوگئی بنی اسرائیل اترے جاتے ہین فریب دینے کو سفہائے قوم کے کہا کہ دیکھو دریا ہیبت میری سے پھٹ گیا ہامان نے مشورہ کی راہ سے کہا کہ تو جانتا ہی کہ یہہ ماجرا دعائے موسیٰ سے واقع ہوا ہی ہرگز دریا مین نجائینگے کہ غرق ہوجاوینگا فرعون نے باگ گھوڑے کی کھینچی جبرئیل علیہ السلام بچھیرے پر سوار ہوکر فرعون کے سامنے سے دریا مین گئے گھوڑا فرعون کا تیز اور تندخانہ رکا دریا مین چلا گیا تمام فوج ہر راہ سے اسکے پیچھے چلی میکائیل نے سب کو پیچھے سے ہانک کر دریا کی راہون مین ڈالدیا حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو پار کر دیا اور دریا کو حکم کیا کہ مل جا وہ مل گیا فرعون تمام لشکر سمیت ڈوب گیا سو وہ احوال حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ اور بچا دیا ہم نے موسیٰ کو اور ان لوگون کو جو ساتھہ اسکے تھے سبکو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ڈبو دیا ہمنے دوسرون کو کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ اس بچانے موسیٰ اور قوم اسکی کے اور ڈبونے فرعون اور لشکر اسکے البتہ نشانی ہی ظاہر اور پر قدرت کاملہ ہماری کے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر قوم فرعون کے ایمان لانیوالے کیونکہ تمام قبطیون مین سے سوا حزقیل کے کہ مؤمن آل فرعون تھا کوئی ایمان نہین لایا تھا لیکن موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ مصر سے باہر نکلے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی غالب ہی کسیکو طاقت غلبہ کی اسپر نہین مہربان ہی عقوبت نہین کرتا مگر بعد الزام حجت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ اور پڑھہ اوپر مشرکان عرب کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ وہ اسکی طرف اپنی نسبت درست کرتے ہین اور اسکی اولاد ہونے پر فخر کرتے ہین اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ یاد کر اوسکو کہ جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے کہ اہل بابل تھے کس چیز کو عبادت کرتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ کہا انھون نے کہ عبادت کرتے ہین ہم بتون کی پس رہتے ہین ہم واسطے انکے بیٹھے بندگی مین قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ کہا ابراہیم نے کہ بت تمہارے کیا سنتے ہین بلانا تمہارا جسوقت کہ پکارتے ہو تم اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ یا نفع دیتے ہین تمکو جب تم انکو عبادت کرتے ہو یا ضرر دیتے ہین جب تم انکی عبادت نہین کرتے قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ کہا انھون نے یہہ کچھہ نہین جو تو نے کہا بلکہ پایا ہمنے باپون اپنون کو اسیطرح سے کرتے قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ کہا ابراہیم نے کہ کیا پس دیکھا ہی تم نے اس چیز کو کہ ہو تم عبادت کرتے اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ہ تم اور باپ تمہارے پہلے فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ پس تحقیق بت دشمن ہین واسطے میرے بعنے واسطے تمہارے کہ تم انکو پوجتے ہو انکی بات اپنے جان پر ڈھال کر کہے واسطے تعریض انکے کے اور یہہ نصیحت مین انفع ہی تصریح سے اور دشمنی بتون کی اپنے پوجنے والون سے ظاہر ہی کہ ضرر انکے پوجنے سے ایسا انکو پہنچتا ہی کہ کسی اور دشمن سے نہ پہنچیگا یا یہہ معنی ہین کہ مین دشمن ہون بتونکا اور جو کوئی کسیکا دشمن ہوتا ہی وہ بھی اسکا ہوتا ہی پس اپنی دشمنی انکی دشمنی بیان کر کے ظاہر کی یعنے مین دشمن ہون انکا اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مگر دوست میرا ہی پروردگار عالمون کا الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وہ کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پھر وہی راہ دکھاتا ہی مجھکو طرف رستی کے قول اور فعل مین یا پیدا کیا مجھہ کو واسطے اقامت حق کے راہ دکھاتا ہی طرف دعوت خلق کے وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ اور وہ ہی کہ وہ کھلاتا ہی مجھکو اور پلاتا ہی مجھکو عین المعانی مین ہی کہ مراد طعام الفت اور شراب زلفت ہی بحر الحقایق مین ہی کہ طعام عبودیت ہی کہ دل جس سے زندہ ہین اور شراب طہور تجلی صفت ربوبیت ہی کہ روحین جس سے تازہ ہین کشف الاسرار مین ہی کہ ذوالنون مصری نے کہا کہ یہہ طعام معرفت ہی اور یہہ شراب شراب محبت اور شعر عربی اس مضمون کا پڑھا بیت سب سے بہتر ہی محبت کی شراب ؛ جو شراب اسکے سوا ہی سراب ؛ اسرار البیت عند دبی یطعمنی ویسقنی کی بھی بیان سے ظاہر ہوتے ہین وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہی شفا دیتا ہی مجھکو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیمار ہوتا ہون مین ساتھہ گناہ کے شفا دیتا ہی ساتھہ توبہ کے سلمی نے کہا کہ مرضی برویت اغیار ہی اور شفا بشاہدہ انوار واحد قہار بحر الحقایق مین ہی کہ بیماری تعلقات کونین ہی اور شفا قطع تعلق **بیت** ای دل بیمار گر چاہے شفا ✦ شکل رافت وہ جہان سے جی اُٹھا **وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ** اور وہ ہی جو مار ڈالیگا مجھہ کو دنیا مین وقت اجل آنے کے پھر جلاویگا مجھکو آخرت مین واسطے حساب لینے اور اجر دینے کے امام ثعلبی نے کہا کہ ماریگا ساتھہ عدل کے اور جلاویگا ساتھہ فضل کے بعضون نے کہا کہ موت ساتھہ معصیت کے ہی اور زندگی ساتھہ طاعت کے یا موت ساتھہ جہل کے ہی اور حیات ساتھہ علم کے یا امانت بطبع ہی اور احیا بورع یا امانت بفراق ہی اور احیا بتلاق حقایق سلمی مین ہی کہ مارتا ہی مجھکو مجھہ سے اور نفس میرے اور جلاتا ہی ساتھہ اپنے اور روح میری سے بعضے محققون نے کہا ہی امانت اور احیا ساتھہ خوف اور رجا کے ہی یا ساتھہ غفلت اور ذکر کے ہی یا ساتھہ استتار اور تجلی کے بحر الحقایق مین ہی کہ مارتا ہی مجھکو اوصاف بشریت سے اور جلاتا ہی ساتھہ اخلاق روحانیت کے اور پھر مارتا ہی سمات روحانیت سے اور زندہ کرتا ہی ساتھہ صفات ربانیت کے اور حقیقت یہہ ہی کہ مارتا ہی مجھکو ربانیت سے اور زندہ کرتا ہی ساتھہ ہویت اپنے کے کہ حیات طیبہ عبارت اسی سے ہی **بیت** کیا کرونگا مین تیرے ہجر مین جیکر ایجان ✦ جان تو ہی میری سو جان ہین تجھہ پر قربان **وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ** اور وہ ہی کہ امید رکھتا ہون مین یہہ کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے سمجھہ لیجئے کہ گناہ کی نسبت طرف اپنے باوجود عصمت نبوت کے واسطے کسر نفسی کے اور تعلیم امت کی ہی اور تخلیص مین ہی کہ مراد گناہ امت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ ہین کہ حضرت خلیل نے خداوند جلیل سے دعا مغفرت انکی کر کر کہا **رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ** ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے کمال علم تو کہ لایق خلافت حق کا اور ریاست خلق کا ہون مین اور ملا دے مجھکو بسبب کمال علم کے ساتھہ صالحون کے **وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ** ۵ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ پچھلون کے یعنے جو پیچھے آوین وہ میری تعریف اور نیک نامی بیان کرتے جاوین بحر الحقایق مین ہی کہ یہہ دعا انکی قبول ہوئی تمام امتین مجوس اور یہود اور نصاریٰ اور اہل اسلام تعریف انکی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد لسان صدق سے مروصادق ہی اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ ظاہر کر واسطے میرے تجدید اصل دین میرے کی راست کر بیچ پچھلے امتون کے اور مراد ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین **وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ** ۶ اور کر مجھکو وارثون بہشت نعمت کے یعنے مجھے اُنمین سے کر جو بہشتی ہین **وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ** اور بخش واسطے باپ میرے کے یعنے ایمان دے اُسے تو کہ وہ بخشا جاوے تحقیق وہ ہی گمراہون سے **وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ** اور مت رسوا کیجو مجھکو جبدن لوگ اٹھائے جاوین قبرون سے یہہ بھی دعا واسطے تعلیم امت کے ہی کیونکہ انبیا خوار اور رسوا نہین ہوتے **یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** ۵ جبدن کہ نہ کام آویگا مال اور نہ اولاد مگر جو لاوے اللہ کے پاس دل سلامت خالی کفر اور معصیت سے کیونکہ اسنے مال براہ خدا دیا ہوگا اور فرزندون کو براہ حق ارشاد کیا ہوگا پس وہ مال اور اولاد البتہ کام آوینگے بعضون نے کہا ہی سلامت قلب اخلاص ہی شہادت لا الہ الا اللہ مین یا دل سلیم وہ ہی جو سلامت ہو حب دنیا سے یا حسد اور نخاشت سے یا خالی ہو غیر حضرت رب العزت سے سلمی نے کہا کہ نہ اسمین طلب دنیا کی سماوے نہ طمع عقبیٰ کی یا خالی ہو بدعت سے اور اطمینان پاوے ساتھہ سنت کے سید الطایفہ جنید بغدادی نے کہا کہ سلیم مارگزیدہ ہی اور مارگزیدہ مدام قلق اور اضطراب رکھتا ہی پس دل سلیم وہ دل کہ ہمیشہ تضرع اور زاری خوف باری سے کرتا ہی یا شوق لقائی جانفزائے کبریا سے آہین بھرتا ہی **نظم** وہی قلب سلیم ایجان ہی آہ ✦ جسے مار محبت نے ڈسا ہو ✦ نہ چین اسکو ہو میٹھے اور نہ لیٹے ✦ رگ و ریشہ سے زہر اسکا بھرا ہو ✦ **وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ** اور جبدن نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے تو کہ موقف سے اسکو دیکھینگے اور اپنی منزلون کو شاہدہ کر کر خوش ہونگے **وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغَاوِیْنَ** اور ظاہر کیا جاوے دوزخ واسطے گمراہون کے تو کہ اوسکو دیکھین اور اپنے مقام معلوم کر کر غم الم کھینچین **وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** اور کہا جاوے یعنے فرشتے امر الٰہی سے کہین واسطے انکے کہان ہین جو کچھہ کہ تم تھے عبادت کرتے سوا اللہ کے یعنے کہان ہین تمہارے معبود جھوٹے جنسے تم امید رکھتے تھے **هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ** کیا مدد کرتے ہین تمہاری عذاب ٹالنے مین یا بدلا لینے مین **فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ** پس الٹے ڈالے جاوین گے بیچ دوزخ کے بت اور سب گمراہ انکے پوجنے والے **وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ**

اور دوزخ مین ڈالے جاوین گے لشکر ابلیس کے سب یعنے جو پیروی کرنیوالے ہین اسکے آدمی اور جن قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ کہینگے کافر اور حال آنکہ وہ سبھی دوزخ کے جھگڑتے ہونگے آپسمین ایک دوسرے سے یعنے بت اور انکے پوجنے والے بت پرست تبون سے کہینگے تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قسم ہی اللہ کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جسوقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین ساتھہ پروردگار عالمون کے وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ اور نہ گمراہ کیا تھا ہمکو مگر گنہگارون نے کہ سردار ہمارے تھے یا دیوتھے فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ پس نہین واسطے ہمارے اب کوئی شفاعت کرنیوالون سے جیسے کہ مسلمانون کے واسطے ہین وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ اور نہ آشنا جی جلانیوالے اور دوست غم کھانیوالا قوت القلوب مین ہے کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا ہی کو حی سے بدل ڈالا واسطے قرب مخرج کے اور ہمیم ماخوذ اہتمام سے ہی یعنے نہ وہ یار ہوگا کہ اسدن اہتمام کرے بیچ مہم کافرون کے اور شرط دوستی کی بجالاوے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین پھر کافر حسرت سے کہینگے فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس کاش کے ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا دنیا مین پس ہوتے ہم ایمان لانیوالون سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ قصہ ابراہیم کے اور جھگڑنے اسکے کے ساتھہ قوم کے البتہ نشانی ہی کہ عقلا ساتھہ اسکے عبرت پکڑین وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہین تھے اکثر قوم ابراہیم کی ایمان لانیوالی کیونکہ بابل والون مین سوا نمرود کی دختر کے کوئی ایمان نہین لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہی مشرکون پر ہمہان ہی کہ توبہ بندون کی قبول کرتا ہی اور بے حجت عذاب نہین دیتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ جھٹایا پہلے اسنے قوم نوح کے نے پیغمبرون کو إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ یاد کر جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے نوح علیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم اللہ سے جو اسکی عبادت نہین کرتے سمجھہ لیجئے کہ نسبت نوح کو بھائی انکار فرمایا ہی نسب کی راہ سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون با امانت فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ سے اور تبون کو مت پوجو اور اطاعت کرو میری ایمان لانے مین وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت کے کچھہ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ نہین بدلا میرا مگر اوپر رب عالمون کے کہ اجر رسالت اُسی سے چاہتا ہون مین فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو عذاب اللہ کے سے اور کہا مانو میرا تکرار امر تقوی کا اور اطاعت کا واسطے تاکید کے ہی کیونکہ قوم نوح علیہ السلام کے بہت سخت دل تھے قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ کہا انھون نے جواب مین نوح علیہ السلام کے کیا مان لیوین ہم تجھکو اور حال یہہ ہی کہ پیروی کی تیری ارذلون نے اور ظاہر مین تیرے موافق ہین اور باطن مین مخالف قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کہا نوح علیہ السلام نے اور نہین ہی علم میرا پیغمبر ہونیکے والا ساتھہ اس چیز کے کہ ہین وہ کرتے یعنے حکم میرا ظاہر پر ہی سو وہ عمل مومنون کے کرتے ہین لیکن نہین جانتا مین کہ اخلاص سے کرتے ہین یا نفاق سے إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ نہین حساب باطنون انکیکا مگر اوپر پروردگار میرے کے کہ وہ مطلع ہی اسپر اگر سمجھو تم کہ عیب کا جاننے والا وہی ہی اور مین یچون سے ہون پھر قوم نے کہا کہ ان ارذلون کو اپنی مجلس سے اٹھا دے تو ہم آکر تیری باتین سنین نوح علیہ السلام نے کہا وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ اور نہین مین نکال دینے والا ایمان والون کو إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ نہین مین مگر ڈرانے والا ظاہر پھر لیے آیا ہون دعوت کرنے کو مکلفون کے خواہ غنی ہون خواہ فقیر قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ کہا کافرون نے اگر نہ باز آئیگا تو ای نوح دعوت سے اور ڈرانے سے البتہ ہوگا تو سنگسار کیگیون سے یا مارے ہوؤن سے قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ کہا نوح علیہ السلام نے یہہ بات سنکر اور ایمان قوم سے مایوس ہوکر ای پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے جھٹایا مجھکو فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس حکم کر درمیان میرے اور درمیان انکے حکم کرنے کا اور نجات دے مجھکو اُن کے شر سے اور اُن لوگون کو جو ساتھہ میرے ہین ایمان والون سے فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ پس نجات دی ہمنے اسکو اور انکو جو ساتھہ اسکے تھے بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیون سے اور حیوانون سے اور اسباب اور خوراک سے ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ پھر ڈبو دیا ہم نے پیچھے نجات دینے انکے کے اور دن کو قوم اسکے سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ صبر کرنے کے ایذائے قوم پر البتہ دلالت ہی اسبات پر کہ صبر سبب ظفر ہی مصرع صبر کرتا کہ تو مظفر ہو وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر قوم انکی ایمان لانے والے خدا و پیغمبر پر بلکہ معتقد و نہ شخص ایمان لائے تھے جو انکے ساتھہ کشتی مین بیٹھے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحیم ۵ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی غالب عقوبت کفار پر مہربان ہی سلسلہ تاخیر عذاب کے ان پر کذبت عاد المرسلین جھٹایا قوم عاد نے پیغمبرون کو کہ ایک پیغمبر کا جھٹانا سب پیغمبرونکا جھٹانا ہی اذ قال لھم اخوھم ھود الا تتقون ۵ یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبی انکے ہود نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب عقاب خدا سے اور نہین پرہیز کرتے تم شرک سے انی لکم رسول امین تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر یا امانت ہون بیچ وحی اور رسالت کے فاتقوا اللہ واطیعون دیس ڈرو خدا سے اور خلاف امر اسکے کامت کرو اور کہنا مانو میرا وما اسئلکم علیہ من اجر اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت کے بدلا مال اور متاع دنیا سے ان اجری الا علی رب العالمین نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے اتبنون بکل ریع ایۃ تعبثون کیا بنا لیتے ہو تم بیچ ہر زمین بلند کے ایک نشانی واسطے تماشے آنے جانیوالون کے کھیلتے ہو ساتھ اسکے یعنے وہان رہتے نہین عبث بناتے ہو بعضے کہتے ہین کہ سرراہ مکان بناتے تھے اور وہان بیٹھکر گذرنے والون سے بازی کرتے تھے یا مراد کبوتر خانے ہین واللہ اعلم وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون ۵ اور بنا لیتے ہو تم مکان کاری گری کے قلعہ محکم یا محل بلند یا حوض پانی کے تو کہ ہمیشہ رہو تم انھون مین واذا بطشتم بطشتم جبارین اور جسوقت پکڑتے ہو تم دانحال کہ سرکش ہوتے ہو یعنے بے شفقت اور نامہربان یا جب عوض لیتے ہو عوض لیتے ہو ستمگارانہ فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو اللہ سے اور سرکشی چھوڑو اور کہا مانو میرا جو مین کہتا ہون کہ نفع تمھارا اسیمین ہی واتقوا الذی امدکم بما تعلمون اور ڈرو اللہ سے کہ مدد دے تمکو ساتھ اسچیز کے کہ جانتے ہو تم طرح طرح کے نعمتون سے امدکم بانعام وبنین مدد کی تمھارے ساتھ چارپایون کی جیسے اونٹ گائی بکریان کہ انسے فایدے اٹھاتے ہو اور بیٹیون کی کہ وہ ہر حال مین یار اور مددگار تمھارے رہتے ہین وجنات وعیون اور باغون کے کہ انکے میوون سے بارور ہوتے ہو اور چشمون کے کہ انسے شاداب رہتے ہو انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ۵ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے اگر شرک پر ثابت رہے تم عذاب دن بڑے کے سے کہ دن بادصرصر کا ہی یا روز محشر کا ہی قالوا سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الواعظین کہا عادیون نے جواب مین ہود علیہ السلام کے برابر ہی اوپر ہمارے یا نصیحت کرے تو ہمکو یا نہ ہو تو نصیحت کرنیوالون سے کہ ہم اپنا طریقہ نچھوڑینگے ان ھذا الا خلق الاولین نہین یہہ کام ہمارے کہ بت پوجنا ہی اور تکبر کرنا اور عمارتین بنانین بلند شان دار مگر عبادت پیلوں کی ہمارے وما نحن بمعذبین اور نہین ہم عذاب کئے گئے اس عادت پر فکذبوہ فاھلکناھم پس جھٹایا انھون نے ہود علی نبینا وعلیہ السلام کو اور ان کی رسالت نہ مانی پس ہلاک کیا ہمنے انکو باصرصر سے ان فی ذلک لایۃ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم عاد کے البتہ نشانی ہی دلالت کرنیوالے اسپر کہ آخر جھٹانیوالے پیغمبر کے سزا کو پہنچتے ہین وما کان اکثرھم مومنین اور نہ تھی اکثر قوم عاد کی ایمان لانیوالی کیونکہ تھوڑے انمین سے ہود علیہ السلام کے ساتھ محفوظ رہے باقی غضب مین آئے وان ربک لھو العزیز الرحیم ۵ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی غالب کہ تعذیب کفار سے باک نہین رکھتا مہربان ہی کہ مومنون کو اس عذاب مین نہین ڈالتا کذبت ثمود المرسلین ۵ جھٹایا قبیلہ ثمود نے پیغمبرون کو یعنے حضرت صالح اور پہلے پیغمبرون کو علی نبینا وعلیہم السلام اذ قال لھم اخوھم صالح الا تتقون یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبی انکے صالح علیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے کہ اسکا شریک ٹھہراتے ہو انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون مشہور ساتھ امانت اور راستی کے پس ڈرو عذاب خدا سے اور اطاعت کرو میری امر اور نہی مین وما اسئلکم علیہ من اجر اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر نصیحت کے کچھ بدلا ان اجری الا علی رب العالمین نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے اتترکون فیما ھھنا امنین ۵ کیا چھوڑ جاؤگے تم بیچ اس چیز کے کہ یہان ہو یعنے دنیا کے ان قلعون مین اور محلون مین بے غم آفتون سے فی جنات وعیون وزروع ونخل طلعھا ھضیم بیچ باغون کے اور چشمون کے اور کھیتون کے اور کھجورون کے کہ خوشہ انکا نوٹتا ہی قوم ثمود کے باغات اور نہرین بہت تھین وتنحتون من الجبال بیوتا فارھین اور تراش لیتے ہو واسطے رہنے اپنے کے پہاڑون سے گھر دانحال کہ ماہر ہو تراش نے مین ہنر کے فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو خدا سے اور اسقدر امید زندگی کی مت رکھو اور کہا مانو میرا کہ جو کہتا ہون تمھارے حق مین بہتر کہتا ہون ولا تطیعوا امر المسرفین الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون اور مت کہا مانو حکم کافرون کا کہ حد سے نکل جانے والے ہین بیچ کفر کے وہ کافر فساد کرتے ہین بیچ زمین کے اپنے ملک مین اور نہین صلاح کرتے اپنے کام کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مراد اس سے نواآدمی ہین کہ قصد ہلاک کرنیکا صالح علیہ السلام کے کیا تھا قصہ انکا سورہ نمل مین آویگا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ کہا قوم ثمود نے جواب مین صالح علی نبینا وعلیہ السلام کے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کئے گیون سے ہی عقل تیری جاتی رہی ہی مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے پس دعوی رسالت کا کس بات پر کرتا ہی اور جو تو اس دعوی کو نہین چھوڑتا پس لے آ کچھ نشانی اگر ہی تو سچون سے صالح علیہ السلام نے کہا کیا چاہتے ہوانھون نے کہا کہ اس پتھر سے ایسی صورت کا ناقہ نکال صالح علیہ السلام نے ناقہ نکالکر قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہا یہہ اونٹنی ہی جو تمنے طلب کی تھی واسطے اوسکے پانی پینا ہی ایکدن کا اور واسطے تمھارے پانی پینا اور دن معلوم کا یعنے ایکدن اسکی باری ہی پانی پینے کی اور ایکدن تمھاری اسکے باری مین تم مزاحم مت ہوجیو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھہ برائی کے یعنے قصد مارنے اور قتل کرنیکا اسکے مت کریو اور اگر کروگے پس پکڑیگا تمکو عذاب دن بڑیکا دن کو بڑا اسواسطے کہا کہ عذاب اسمین بڑا ہوگا فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے پس ہوگئے پشیمان نزدیک نازل ہونے عذاب کے فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑا انکو عذاب موعود نے کہ صیحہ تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ اس عذاب اتارنے کے قوم ثمود پر البتہ نشانی ہی کہ بعد ظہور معجزہ مانگے ہونے کے کفر کرنا سبب نزول عذاب کا ہی وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور تھے اکثر انکے ایمان والے لکھا ہی کہ تمام قوم ثمود مین چار ہزار آدمی ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہی کسی سے مغلوب نہین ہوتا مہربان ہی بے استحقاق عذاب نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ جھٹایا قوم لوط علیہ السلام کے نے یعنے موتفکات والون نے پیغمبرون کو کہ ابراہیم اور لوط علیہم السلام تھے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے یہان مراد اخوت شفقت ہی کہا نہین ڈرتے تم گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور فرمانبرداری کرو میری وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر نصیحت کے کہ تمکو کرتا ہون کچھہ بدلا تو کہ تپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہین بدلا تو اب میرے کا مگر اوپر پالنے والے عالمون کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ کیا آتے ہو تم مردون کے پاس عالمون مین سے جو سوا تمھارے ہین مراد اس سے غربا ہین کہ لواطت کرتے تھے ان سے وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اور چھوڑ دیتے ہو تم اس چیز کو کہ پیدا کی ہی واسطے تمھارے پروردگار تمھارے نے جوروون تمھارے سے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے کہ باوجود جوروون کے مردون سے بدفعل کرتے ہو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ کہا قوم نے جواب مین لوط علیہ السلام کے اگر نہ باز رکھیگا تو ای لوط ہمارے اس فعل کو بدکہنے سے اور منع کرنے سے ہمین اس سے البتہ ہوگا تو نکالے گیون سے یعنے ہم تجھکو اپنے مین سے اور شہر موتفکات سے نکال دینگے اور وہ بہت بری طرحسے نکالا کرتے تھے قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ کہا لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے تحقیق مین واسطے عمل تمھارے کے ناخوش رکھنے والون سے ہون اور دشمنون سے سخت تر دشمن ہون پھر قوم سے منہ پھیرکر جناب الہی مین مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ای پروردگار میرے نجات دے مجھکو اور اہل میرے کو وبال اس چیز کے سے کہ کرتے ہین فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ پس نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل بیت اسکے کو سب کو کہ ایک جورو اور دو بیٹیان اور دو داماد اسکے تھے اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ مگر ایک بوڑھیا یعنے جورو لوط علیہ السلام کی کہ داخل تھے پیچھے رہ جانیوالون مین سے لکھا ہی کہ وہ لوط علیہ السلام کے ہمراہ نہین تھے یہہ کہکر رہ گئی تھی کہ مین راضی ہون مجمہ پر ہوجو سب قوم پر ہو ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینہہ پتھرونکا یا گندک اور آگ کا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ پس برا ہوا مینہہ ڈرائے گیون کا کہ ایمان نہین لائے تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ عذاب اہل موتفکہ کے البتہ نشانی ہی اوپر عقوبت نافرمانون کے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر اس قوم کے ایمان والے کہ سوا دو بیٹیون حضرت لوط کے بقول اصح اور دو داماد ون کے بقول بعضی کوئی ایمان نہین لایا تھا حضرت لوط پر وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی غالب کہ ہرگز کسی سے نہین ڈرتا مہربان ہی کہ پہلے تنبیہ اور ارشاد کے عذاب نہین کرتا كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ جھٹایا رہنے والون

بن کے نے پیغمبرون کو سمجھ لیجئے کہ ایک جنگل نزدیک مدین کے تھا وہان درخت اور میوے بہت تھے حق تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو وہان بھیجا جیسے کہ مدین پر بھیجا تھا اذ قال لھم شعیب الا تتقون یاد کر جبوقت کہا واسطے انکے شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب خدا سے کہ اسکا شریک پیدا کرتے ہو انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون با امانت سو بھلائی تمہارے کے نہین چاہتا پس بچو کفر اور تکذیب سے اور ڈرو عذاب الہی سے اور کہا مانو میرا سیچ ترک مناہی کے وما اسئلکم علیہ من اجر اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر پہنچانے وحی کے کچھ بدلا ان اجری الا علی رب العالمین نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین پورا کرو ماپ کو اور مت ہو تم نقصان دینے والون سے اور کم کرنیوالون سے سیچ حقون لوگون کے وزنوا بالقسطاس المستقیم اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین اور مت کم دو لوگون کو چیزین انکی اور مت پھیرو سیچ زمین ایکے لوٹتے اور مارتے درانحال کہ قصد فساد کرنیکا رکھتے ہو واتقوا الذی خلقکم والجبلۃ الاولین اور ڈرو عذاب اسکے سے کہ اپنی قدرت سے پیدا کیا اسنے تمکو اور خلقت پہلی کو قالوا انما انت من المسحرین کہا اہل بایکہ نے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کے گیون سے ہی یعنے ان لوگون مین سے ہی کہ جنکو بار بار جادو کیا ہوا اور ہوش انکا اڑا ہوا ہو وما انت الا بشر مثلنا وان نظنک لمن الکاذبین اور نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے، صفات بشریت مین پس کس چیز سے اپنی فضیلت ہمپر ٹھہراتا ہی اور دعوی رسالت کا کرتا ہی اور البتہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹون سے دعوی اپنے مین فاسقط علینا کسفا من السماء ان کنت من الصادقین پس ڈالدے اوپر ہمارے یعنے اپنے خدا سے کہہ کہ ڈالدے ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے اگر ہی تو سچون سے اسبات مین کہ ہمپر عذاب آویگا قال ربی اعلم بما تعملون کہا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے پروردگار میرا خوب جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو تم بتونکا پوجنا اور طعام بند کرنا اور کم بیچنا اور سوا انکے طرح طرح کی گناہ کرنا اور ان اعمالون کا بدلا تمھین دیگا **بیت** مہلت تمھین دی ہی تا کرو عیش اور نازہ + پھر آخر کار تمکو ہی سوز و گداز + لکھا ہی کہ جب قوم شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کا انکار اور استکبار حد سے زیادہ ہوا حق تعالیٰ نے ایک ہفتہ گرمی سخت اپنر بھیجی وہ گھبرائے نہ گھر مین آرام تھا نہ باہر چین آخر صحرا کو نکل گئے درختون کے تلے بیٹھے وہان بھی مارے گرمی کے جلے جاتے تھے ناگاہ ابر سیاہ آیا اور ہوا ٹھنڈی چلنے لگی خوش ہو کر آپس مین ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ آؤ اس ابر کے نیچے بیٹھ کر راحت اٹھاوین جب سبکے سب سایہ ابر مین جمع ہوئے آگ آسمان سے آئی اور سب کو جلا گئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فکذبوہ فاخذھم عذاب یوم الظلۃ پس جھٹلایا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کو پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کے نے سمجھ لیجئے کہ ظلہ سائبان کو کہتے ہین اور وہ ابر سیاہ تھا سائبان کی شکل انکے سر پر کھڑا اور بعضون نے کہا ہی کہ جب گرمی بہت ہوئی حق تعالیٰ نے پہاڑ کو سائبان کیطرح ہوا پر کھڑا کر دیا اور اسکے تلے ٹھنڈا پانی ظاہر کیا وہ سب اسکے نیچے جمع ہوگئے پھر اس پہاڑ کو گرا کر سب کو ہلاک کر دیا انہ کان عذاب یوم عظیم تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑیکا ان فی ذلک لایۃ تحقیق بیچ اس عذاب کے کہ ابر آبدار سے آتش پر شرار نکلی البتہ نشانی ہی اور پر کمال قدرت حق کے وما کان اکثرھم مؤمنین اور نہ تھے اکثر اصحاب ایکہ کے ایمان والے مراد اکثر سے سب ہین کیونکہ کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان نہین لایا تھا بخلاف اصحاب مدین کے کہ انمین لوگ ایمان لائے تھے وان ربک لھو العزیز الرحیم اور تحقیق پروردگار تیرا وہی غالب کرنیوالا پیغمبرون کو انکے دشمنون پر مہربان ہی انبیا اور متابعت کرنیوالون انکے پر سمجھ لیجئے کہ یہہ سات پیغمبرون کے قصے اس سورت مین بطور اختصار بیان فرمائے قصہ موسیٰ اور قصہ ابراہیم اور قصہ نوح اور قصہ ہود اور قصہ صالح اور قصہ لوط اور قصہ شعیب علی نبینا وعلیہم السلام واسطے تسلی خاطر عاطر جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ڈرانا قریش جھٹلانے والونکا یہی ہی کہ معلوم کرین کہ جسنے تکذیب پیغمبر کی کی اس فرقہ پر عذاب اترا اور یہہ بھی تکذیب کرتے ہین اپنر بھی عذاب آوے گا وانہ لتنزیل رب العالمین اور تحقیق قرآن البتہ اتارا گیا ہی پروردگار عالمون کے سے نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین اتارا ہی ساتھ قرآن کے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر دل تیرے کیونکہ تو ہو ڈرانے والون سے لوگون کو ساتھ زبان عربی بیان کرنیوالے کے اور نازل ساتھ تشدید کے اور روح ساتھ نصب کے بھی قرات ہی اور عربی زبان والے پیغمبرون مین

ہود اور صالح اور شعیب اور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہوئے ہین وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق یہہ قرآن یا نعت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک المنان البتہ مذکور ہی بیچ کتابون پہلون کے لکھا ہی کہ مشرکان عرب بعضے مشکل کام اپنے علما بنی اسرایل سے پوچھتے تھے اور انکے کہے پر عمل کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کیا نہین مشرکان واسطے قریش کے نشانی اوپر صحت قرآن کے یا نبوت پیغمبر آخر زمان کے یہہ کہ جانتے ہین قرآن کو ساتھہ صفت اسکے کے یا پیغمبر کو ساتھہ نعت اسکے کے عالم بنی اسرایل کے اور علما کی شہادت موجب یقین کے ہی وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ اور اگر اتارتے ہم قرآن کو اوپر بعضے عجمیون کے زبان عربی مین فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ پس پڑھتا وہ عجمی قرآن کو اوپر انکے زبان مین اور یہہ دلیل زیادتی اعجاز قرآن کی ہوتی کہ عجمی کلام عربی ایسا فصاحت اور بلاغت کا پڑھے مَا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ نہ ہوتے وہ ساتھہ اس قرآن اُتارے ہوئے کے ایمان لانے والے کیونکہ کہتے کہ عرب کو مناسبت عجم سے عار ہی یا اگر قرآن کو عجمی پر اور زبان مین سوا عربی کے اُتارتے کافر ایمان نہ لاتے کہ ہم سمجھتے نہین اور معنی اسکی ہمارے فہم مین نہین آتے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح چلاتے ہین ہم اس انکار اور عناد کو بیچ دلون مشرکون کے کہ مین ہین لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ نہین ایمان لاتے ساتھہ قرآن کے یہانتک کہ دیکھین وہ عذاب دردناک کو دنیا مین جیسے پہلے امتون نے دیکھا تھا یا قیامت مین فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پس آوے انکو عذاب ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون وقت آنے اسکا فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ پس کہینگے کیا ہم مین ڈھیل دیے گیے یعنے ہمکو مہلت دین تو کہ ہم ایمان لاوین اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین برسا ہمپر پتھر اور لا ہمپر عذاب اور حالانکہ وقت دیکھنے عذاب کے ڈھیل مانگینگے اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ کیا پس دیکھا تو نے اگر فایدہ دین ہم انکو کتنے برس اور چلاتے رکھین ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ پھر آوے انکے پاس جو کچھہ کہ تھے وعدہ دیے جاتے عذاب سے مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے عذاب وہ جو تھے اس سے فایدہ دیے جاتے یعنے فایدہ مند چیزین اور نعمتین دنیا کی عذاب الٰہی کو دور نہ کرینگے کشاف مین ہی کہ میمون بن مہران حسن بصری کے دیدار کا مشتاق تھا ایکدن طواف کعبہ مین پاکر کہا کہ ای شیخ کچھہ مجھکو پند دیجیے شیخ نے یہہ آیت پڑھی کہ ما اغنی عنہم ما کانوا یمتعون میمون نے کہا نصیحت دے اور بات تمام کی **بیت** جہان فانی سے مت لگا دل ✦ کہ ہی یہہ رافت سراب و باطل ✦ فقط ہی دھوکا نہ کچھہ حقیقت ✦ نہ کچھہ ثبات اور نہ کچھہ بقا ہی ✦ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ذِكْرٰى اور نہین ہلاک کی ہمنے کوئی بستی مگر واسطے اہل اسکے کے ڈرانیوالے تھے واسطے پند دینے کے یعنے پہلے پیغمبر بھیجے تو کہ انکو دعوت طرف حق کے کرین اور عذاب سے ڈراوین اور جب انھون نے نہ ایمان قبول کیا اور انکار اور عناد سے نہ عدول کیا سزاوار عذاب کے ہوئے وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ اور نہین ہم ظلم کرنے والے کہ پہلے ڈرانے سے کسیکو ہلاک کرین موضح مین ہی کہ قریش کہتے تھے دیوردکے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہی اور قرآن پڑھتا ہی انکے رد کلام مین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ اور نہین اُترے ساتھہ قرآن کے شیطان وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور نہین لایق واسطے اُنکے اُتارنا قرآن کا اور نہین قدرت رکھتے اُتارنے کی کیونکہ فرشتے انکو آسمان پر جانین کب دیتے ہین تیر شہاب برساتے ہین اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ تحقیق وہ سننے کلام ملایکہ کے سے باز رکھے گئے ہین فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ پس مت پکار ساتھہ اللہ کے معبود اور کو پس ہو جائیگا تو عذاب کیے گیون سے یہہ خطاب صورت مین حضرت کی ہی اور حقیقت مین ہر ایک کو امت والون مین سے حضرت کے ہی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اور ڈرا عذاب خدا سے قبیلے اپنے نزدیک والون کو یہہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی بعد نزول اس آیت کے آپ نے کوہ صفا پر چڑھکر پکارا ایک ایک قرابتی اپنے کو جب سب جمع ہوے فرمایا کہ اگر کہون مین کہ اس پہاڑ کے پرے سوار ہین تو تم مانوگے کہا آرے فرمایا کہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہی سب قوم والے یہہ بات سنکر متغیر اور متفرق ہوے اور ابولہب واسطے ایذا دینے آپ کے اُٹھا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نیچا کر بازو اپنے کو یعنے مہربانی کر اور کرم فرما واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہی تیری ایمان والون مین سے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ

مِمَّا تَعْمَلُوْنَ پس اگر نافرمانی کرین تیرے قرابت والے تیرے پس کہہ تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم مجھ سے ساتھہ اسکے مواخذہ نکرینگے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ اور توکل کر اپنی حل مشکلات مین اوپر غالب مہربان کے کہ قادر ہی اوپر قہر اعدا اور نصرت اولیا کے وہ جو دیکھتا ہی تجھکو جسوقت اٹھتا ہی تو واسطے نماز تہجد کے اور اکیلا پڑھتا ہی اور دیکھتا ہی پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنیوالون کے یا نماز پڑھنے والون کے جب امامت کرتا ہی تو اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہی سننے والا باتین تیری جاننے والا نیتین تیری هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ کیا بتاؤن مین تمھکو اوپر کسکے اترتے ہین شیطان سمجھہ لیجیے کہ پہلے اس سے فرمایا تھا کہ روانہین اترتا شیطانون کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ مناسبت نہین اب یہان جنسے مناسبت ہی انکا بیان کرتا ہی کہ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ اترتے ہین شیطان اوپر ہر جھوٹھ باندھنے والے گنہگار کے مانند کاہنون کے کہ وہ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ رکھتے ہین وہ جھوٹھ باندھنے والے کان طرف شیطانون کے اور انسے چیزین جھوٹی سیکھتے ہین اور اس جھوٹھ مین اور جھوٹ اپنی طرف سے بھی ملا لیتے ہین کیونکہ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ اور اکثر انکے جھوٹے ہین انوار مین ہی کہ بعضون نے اکثر کو ساتھہ کل کے تفسیر کیا ہی یعنے وہ سب کے سب جھوٹے ہین وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اور شاعر مشرک مانند ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی کے پیروی کرتے ہین انکی گمراہ بیوقوف عرب کے یعنے انکے شعر بنائے ہوئے یاد کر کر پڑھتے پھرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ دو شاعر تھے الفون نے ہجو مین جناب سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مذمت مین اسلام کے اور اسلام کے اشعار کہے تھے انکو مشرک یاد کر کر پڑھتے تھے یہہ آیت انکی شان مین نازل ہوئی اور يتبعهم صیغہ مضارع معروف باب افتعال سے اور سمع سے دونون قرائتین ہین اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ وہ ہیچ ہر دشت مضمون شعر کے سرگردان ہوتے ہین اور اوقات اپنی بیہودہ پن مین کھوتے ہین کہین تشبیہین ڈہونڈھتے ہین کہین مناسبتین تلاش کرتے بطرز گمراہی کسیکی مدح کہتے ہین اور حالانکہ وہ مستحق ذم کے ہوتا ہی اور کسیکی ذم کرتے ہین اور وہ لایق مدح کے ہوتا ہی اور واہی تباہی بڑے بکتے ہین وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ اور یہہ کہ وہ کہتے ہین جو کچھہ کہ نہین کرتے یعنے فسق نہین کیا اور اپنے پر گواہی آپ دیتے ہین اور پیغام سلام کسی کو نہین پہنچاتے اور اقرار کرتے ہین **بیت** کبھی کہتے ہین اسکے وصل مین ہم + محو رہتے ہین کھوئے ہجر کا غم + کبھی کہتے ہین میرا اسکے پیغام + دینا وہ بدزبان ہی سود و شام + اسیطرح کے ہزارون مضمون جو واقع مین نہین ہین باندھہ دیتے ہین لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے حسان ابن رواحہ اور شعراء صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کی خدمت شریف مین حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حق تعالیٰ جانتا ہی کہ ہم شاعر ہین ابن رواحہ نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس وصف پر مرون آپ نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہی تلوار سے اور زبان سے جو شعر کہ تم ہجو کفار مین کہتے ہو وہ تیر سے اور نیزہ سے سخت تر انپر لگتا ہی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شاعر پیروی کیے گئے سفہا کے ہین اور دشت گمراہی اور تباہی مین سرگردان ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت کہے اور کفار کی مذمت وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اور یاد کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے شعرون مین بہت یعنے اکثر تحمید اور توحید نظم کی اور مضمون طاعت کرنے کے اور غفلت سے نکلنے کے باندھے وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور بدلا لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے تھے ساتھہ ہجو کے یعنے کفار کے بنائے ہوئے ہجو کفار ہی پر ڈہال دے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حسان مشرکون سے مت اندیشہ کر تحقیق جبرئیل ساتھہ تیرے ہی سمجھہ لیجیے کہ کفار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن بتاتے تھے اور شعرا وہان کے شاعر ٹھہراتے تھے آیت سابق مین مذمت کاہنون کی بیان کی اور اُن آیتون مین ذمایم شاعرون کے ارشاد کیے اور جو کاہن سب کافر تھے اسیواسطے کسیکو مستثنی نکیا اور شاعرون مین مسلمان تھے پس انکو بواسطہ صلاح اور عمل اور صدق ایمان کے بحر الشعراء يتبعهم الغاوون سے نکالکر ساحل امان الا الذین امنوا وعملوا الصالحات پر پہنچا کر تحت ذکروا اللہ کثیرا پر بٹھایا **بیت** شاعرون کو گرچہ غاوی حق نے قرآن مین کہا + لیک ظاہر متصل اسکے ہی استثنا پڑھا + وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ اور شتاب جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین ساتھہ کفر اور افترا اور نسبت شعر کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بعد مرنیکے کون سے پھرنے کے جگہہ پھر جاوینگے یعنے مکان بازگشت انکا دوزخ ہوگا سمجھہ لیجیے کہ بعد ذکر کفار اور فساق کے جزا اور سزا انکی بیان کی کہ جگہہ جانے انکے کی آتش جہنم ہی تجر مواج مین ہی کہ اس آیت

ہین تہدید جامع ہی کیونکہ جو گناہ ہی اپنے نفس پر ظلم ہی اور جرمیہ ہی ستم ہی **بیت** وعید ظالمان اسمین بیان ہی ✦ مآل کافران اس سے عیان ہی ✦ کوئی چیز اس باب مین نہین مگر اس آیت مین موجود ہی اسیواسطے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضؓ نے وقت معاہدہ خلافت کے ساتھہ امیر المؤمنین عمر فاروق رضؓ کے یہی آیت پڑھی اور سب نصیحت اپنی اسی پر ختم کی سورہ نمل مکی ہی تیرانوے آیتین ہین ایکہزار اکیسو اکیاس کلمے ہین چار ہزار سات سو ستانوے حرف ہین فواصل اسکی ہین من اور بطا اسکا سورہ شعرا سے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے ہوا

| سورۃ النمل مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلاث وتسعون ایۃ |
|---|---|---|

طٰسٓ لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہی کہ حروف مقطعہ واسطے ابتدا کلام اور انتہا کلام کے آتے ہین پس دلالت انکی اوپر شروع ہونے سخن کے اور تمام ہونیکے ہوتی ہی جیسے یہان طس ہی کہ شعرا تمام ہوے اور نمل شروع یا طا اشارت ہی طرف طہارت قدس الٰہی کے اور سین کنایت ہی طرف سناے غیر نامتناہی کے یا طا اشارہ ساتھہ طلب سالکان راہ کے ہی اور سین ساتھہ سلامت قلوب انکے کے ماسوی اللہ سے تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہہ سورہ آیتین قرآن کی ہین اور آیتین کتاب روشن کرنیوالے کی ہین کہ احکام حلال اور حرام انسے ظاہر ہوتے ہین اور عطف کتاب کا قرآن پر عطف ایک دو صفتون کا ہی اوپر دوسرے کے قرآن اسواسطے کہا کہ پڑھتے ہین اور کتاب اس جہت سے کہا کہ لکھتے ہین هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ یہہ کتاب راہ دکھانیوالی اور مژدہ دینے والی ہی واسطے مومنون کے وہ مومن جو قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور حال یہہ ہی کہ وہ ساتھہ آخرت کے وہی یقین رکھتے ہین تکرار ضمیر کا واسطے اختصاص انکے کے ہی سچ تصدیق آخرت کے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ دن قیامت کے زینت دی ہمنے واسطے انکے عملون بدون انکے کو یعنے خواہش طبع انکے کو محبوب انکے نفس کا کیا ہمنے پس وہ بہکتے ہین اپنے گمراہی مین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ یہہ لوگ وہ ہین کہ واسطے انکے برا عذاب ہی دنیا مین مانند قتل اور اسیری کے دن بدر کے اور وہ بیچ آخرت کے وہی نقصان پانیوالے ہین کہ ثواب گم جاویگا اور عذاب کے لایق ہونگے وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ اور تحقیق تو البتہ سکھلایا جاتا ہی قرآن یعنے جبرئیل آکر سکھا جاتا ہی تجھکو نزدیک خدا حکمت والے دانا کے سے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا یاد کر جسوقت کہا موسیٰ نے واسطے بی بی اپنے کے مدین سے مصر کو جاتے ہوے کہ راہ بھول گئے تھے اور اوسکو درد زہ تھا اور سردی سخت پڑتی تھی تحقیق مین نے دیکھی ہی آگ روشن سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ شتاب لاؤنگا مین تمہارے پاس اُس آگ مین سے کچھہ خبر یعنے جو کوئی اس آگ پر ہوگا اس سے خبر راہ کی پوچھونگا یا لاؤنگا واسطے تمہارے شعلے دہکتے انگارے تو کہ تم سینکو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِىَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِى النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا پس جب آیا موسیٰ نزدیک آگ کے دیکھا کہ درخت سبز سے آتش رخشندہ ہی پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا ہی جو کوئی بیچ آگ کے ہی یعنے فرشتے اس بقعہ مبارک کے یا جو کوئی بیچ طلب آتش کے ہی یعنے موسیٰ علیہ السلام اور جو کوئی کہ گرد اس آتش کے ہی یعنے ملائکہ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور کہ کہ پاک ہی اللہ پروردگار عالمون کا تشبیہ سے لکھا ہی کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے یہہ آواز سنی کہا کہ پکارنے والا کون ہی پھر آواز آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ای موسیٰ تحقیق پکارنیوالا مین ہون اللہ غالب حکم کرنیوالا ساتھہ صواب کے وَاَلْقِ عَصَاكَ اور ڈالدے عصا اپنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے عصا ڈالدیا اسیدم سانپ بنکر ہر طرف دوڑنے لگا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ پس جسوقت دیکھا موسیٰ نے عصا کو حرکت کرتا ہی باضطراب اور ادھر ادھر دوڑتا ہی شتاب گویا کہ وہ سانپ ہی باریک تیز دو سمجھہ لیجیے کہ اوّل سانپ پتلا تھا آخر اژدہا ہی بزرگ ہوگیا تفسیر ابو اللیث مین ہی کہ وہان وادی مقدس مین مار باریک تھا فرعون کے یہان اژدہا ہی بزرگ ہوگیا غرض ہر شکل کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا وَلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ پھر گیا وہ الٹے حال کہ پیٹھہ پھیرنے والا تھا اور بھاگنے والا اسکے ڈر سے اور نہ پیچھے پھرا پھر آواز آئی کہ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ای موسیٰ مت ڈر سو امجھہ سے اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ تحقیق مین ہون نہین ڈرتے تیرے پاس پیغمبر یعنے انکو نزدیک میرے بدی نہین جس سے ڈرین ڈرنا ستمگارون کو چاہیے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الا من ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم ۔ مگر جو کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے اور اسکی جگہہ بجالاوے نیکی پیچھے برائی کے ، یعنے توبہ کرے بعد گناہ کے پس تحقیق مین بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو ہون مہربان ہون انپر وادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء اور داخل کر ہاتھہ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے تو کہ نکلے سفید چمکتا بغیر برائی کے یعنے مرض برص سے پس موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے ہاتھہ گریبان مین ڈالکر نورانی چمکتا نکالا آواز آئی کہ یہہ دو معجزے ظاہر کر فی تسع ایات الی فرعون وقومہ بیچ نو معجزون کے جو تیرے واسطے ہین اور جا رسول ہوکر طرف فرعون اور قوم اسکے کے انہم کانوا قوما فاسقین تحقیق وہ ہین قوم باہر نکلے ہوئے حکم ہمارے سے فلما جاءتہم ایتنا مبصرۃ قالوا ھذا سحر مبین پس جب آئین فرعون اور قوم اسکے پاس نشانیان قدرت ہمارے کی اور دلیلین رسالت موسیٰ کی دکھلانے والین اور روشن اور ہویدا کہنے لگی یہہ جادو ہی ظاہر یعنے جانتے ہین کہ یہہ سحر ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا اور انکار کیا ساتھہ ان معجزون کے اور یقین جان لیا تھا انکو جیون انکے نے کہ یہہ معجزے اللہ کیطرف سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کیا از روے ظلم و تکبر کے فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالون کا کہ دنیا مین پانی مین غرق ہوئے اور عقبیٰ مین آگ مین جلینگے بیت فساد کے جانب جسے لاگ ہی ، سر انجام کار اسکا بس آگ ہی ولقد اتینا داود وسلیمان علما اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داؤد وابن ایشا اور سلیمان بن داؤد کو علم احکام شرایع کا یا علم کیمیا کا وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور کہا ان دونون نے بعد علم دینے کے سب ثنا واسطے اللہ کے ہی جسنے بسبب علم کے بزرگی دی ہمکو اوپر بہت بندون اپنے ایمان والون کے وورث سلیمان داؤد اور قایم مقام ہوا سلیمان داؤد کا نبوت مین یا علم مین بعضون نے کہا ہی ملک مین کہ انیس ۱۹ بیٹے داؤد علیہ السلام کے تھے ہر ایک ارادہ بادشاہت کا رکھتا تھا حق تعالیٰ نے نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے اُتارا اسمین کئی مسئلے لکھے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی اولاد تیرے جواب ان مسئلون کا دے وارث ملک تیرا یکا وہی ہی داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو جمع کیا اور امیرون وزیرون کو حاضر کر کر مسئلے بیان کئے اور جواب پوچھے کہ بتاؤ بہت نزدیک کون سی چیز ہی اور بہت دور کون سی ہی اور کس سے آتش زیادہ ہی اور کس سے وحشت زیادہ اور دو قایم اور دو مختلف اور دو دشمن کیا ہین اور کس کام کا آخر محمود ہی اور کسکا انجام مذموم سب اور بیٹے حضرت داؤد کے لاجواب ہوئے اور سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے اجازت دی سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ نزدیک تر اشیا کے ساتھہ آدمی کے آخرت ہی اور دور تر وہ چیز ہی کہ دنیا سے گذرتی ہی اور انس زیادہ بدن کو ہی آدمی کے ساتھہ روح کے اور وحشت زیادہ بدن بے روح سے اور دو قایم زمین و آسمان مین اور دو مختلف دن رات اور دو دشمن آپسمین موت اور حیات ہین اور وہ کام جسکا آخر محمود ہی حلم ہی وقت غضب کے اور وہ چیز کہ مآل جسکا مذموم ہی تیزی ہی وقت غصہ کے جب سلیمان نے یہہ جواب موافق کتاب منزل کے دئے سب امیر و زیر رئیس بنی اسرائیل کے انکے فضل اور کمال کے قایل ہوئے اور داؤد علیہ السلام نے ملک اپنا انکو دیا اور دوسرے دن اس عالم سے انتقال کیا سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وقال یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر اور کہا ای لوگو سکھائے گئے ہین ہم بولی پرندون کی ہر نوع کی جدی آواز ہی کہ اوس نوع والے سمجھتے ہین اور سلیمان علیہ السلام کو وہ بولی سکھادی تھی حق تعالیٰ نے جو آپسمین پرند ایک دوسرے کی سمجھتے ہین لکھا ہی کہ ایکدن بلبل دم ہلا ہلا کر شاخ پر بیٹھے چہچہے کرتے تھے حضرت سلیمان نے کہا اصحاب سے کیا جانتے ہو یہہ کیا کہتے ہین کہا انھون نے اللہ و رسول ہی عالم سلیمان نے کہا کہ کہتی ہی آج آدھا خرمہ کھایا ہی مین نے خاک اوپر سر دنیا کے پھر فاختہ بولے فرمایا یہہ کہتی ہی کاشکے یہہ خلایق مخلوق نہوتی اور سلیمان سے منقول ہی کہ مرغ الہی کہ کبوتر صحرائی طوقدار ہی کہتا ہی پیدا ہوا واسطے مرنے کے اور بنا کردو واسطے خراب ہونے کے اور طاؤس کہتا ہی جو کچھہ کریگا اسکا بدلا پاویگا اور ہدہد کہتا ہی جو رحم نہین کرتا وہ نہین رحم کیا جاتا اور ابابیل کہتے ہی نیکی آگے بھیج تو نزدیک خدا کے پاوے تو کبوتر کہتا ہی سبحان ربی الاعلیٰ ملا سایہ وارمنہ سنگ خوار کہ مرغ خطا وار ہی بیابان بے آب مین ہوتا ہی کہتا ہی جو خاموش ہو سلامت رہے طوطی کہتی ہی وای ہی اسپر کہ مطلوب اور مقصود جسکا دنیا ہو باز کہتا ہی سبحان ربی العظیم وبحمدہ لٹورا کہتا ہی استغفار کرو ای گنہگارو چیل کہتی ہی کل شیٔ ھالک الا وجہہ ہزار داستان کہتا ہی سبحان اللہ الخالق الدایم کرا کہتا ہی لعنت ہی عشار پر اور وبیط مین باسناد

منقول ہی ابن عمرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خروس کیا آواز کرتا ہی فرمایا کہتا ہی اذکروا اللہ یا اھل الغافلون اور یہہ بھی ابن عمرؓ سے منقول ہی کہ چکاوک اپنے صفیر مین کہتا ہی بارخدایا لعنت کر اوپر دشمن محمد کے اور دشمن آل محمد کے اور تیتر کہتا ہی الرحمن علی العرش استوی اور مینا کہتی ہی بارخدایا تجھ سے قوت روزبروز چاہتی ہون مین یارازق الغرض جاننا زبان مرغون کی معجزہ سلیمان علیہ السلام کا تھا اس سبب سے فرمایا کہ سکھائے گئے ہین ہم بولی طیور کی وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اور دئے گئے ہین ہم ہر چیز سے کہ جسکی احتیاج ہی ہمکو اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ تحقیق یہہ البتہ وہی ہی بزرگی ظاہر کہ کسی پر چھپی نہین لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کا ایسا تخت تھا کہ کسی بادشاہ کا نتھا موضح مین ہی کہ داہنی طرف تخت کے دو لاکھ کرسیان بچھی رہتی تھین انپر امرا آدمیون کے بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان بچھی رہتی تھین انپر شرفا جنون کے بیٹھتے تھے اور جانب دست راست سلیمان علیہ السلام کے بیتیس منبر رکھے ہوئے تھے انپر علمائے انس بیٹھتے تھے اور جانب دست چپ انکے بیتیس منبر رکھے رہتے تھے انپر فضلا جن بیٹھتے تھے اور یہہ تمام علما فضلا سخن حق کہتے تھے اور سب جن اور انس کرسیون پر بیٹھے سنتے تھے اور سلیمان تخت پر ہوتے تھے اور طیور ہوا پر پر کھولے برابر ابر سایہ کرتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ اور اکٹھے کئے گئے واسطے سلیمان کے لشکر اسکے جنون سے اور آدمیون سے اور پرند جانورون سے پس وہ لشکر چلائے جاتے تھے وقت سیر انکے یا مثل بمثل کھڑے کئے جاتے تھے ضبط ربط انکا ایسا تھا کہ کوئی اپنے مقام سے چل بچل نہین ہوتا تھا اور باوجود اس کثرت کے لشکر برہم درہم نہین ہوتا تھا کشاف مین ہی کہ لشکر گاہ انکا سو فرسخ لمبا سو فرسخ چکلا تھا پچیس فرسخ مین لشکر آدمیون کا پچیس مین طیور پچیس مین وحوش اور آپ کے واسطے بساط رکھے ہوئے تھے ایک فرسخ کا طول ایک فرسخ کا عرض تمار ریشم کے تخت انکا درمیان مین اسکے رکھا ہوتا تھا اور اکابر اور اشراف کرسیون پر گرد تخت کے بیٹھے ہوتے تھے اور باؤ اسکو اوڑا کر ایک مہینے کا راہ ایک دن مین پہنچاتے تھے ایکدن ولایت شام سے یمن کیطرف جاتے تھے حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ یہان تک کہ جب آئے اوپر میدان چیونٹیون کے قَالَتْ نَمْلَۃٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اسکا منذر نام تھا یا طلاحتہ یا ملاحتہ یا خرمی اور دو بازو تھے اسکے اور برابر برغ کے تھے یا بکری کے یا بھیڑ کے اور اس میدان کے سب چیونٹیون کے سردار تھے سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھ کر بلندی پر چڑھکر کہا یٰٓاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ ای چیونٹیو داخل ہو گھرون مین اپنے لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ نہ کچل ڈالے تمکو سلیمان اور لشکر اسکے اور حالانکہ وہ نجانتے ہون کہ تم کچلے گئے سوال ادخلوا مساکنکم خطاب عقلا ہی چیونٹیون کو کیونکر ہوگا جواب لشکر سے بچنا اور خوف سے سوراخ مین جانا کام عقل کا ہی پس واسطے اسناد فعل عقل کے سزاوار اس خطاب کے ہوا سوال مورچہ کا کلام کرنا اور مورچون کا سمجھنا کیونکر ہو کہ زبان قال نہین رکھتا جواب مورچہ گیاہ اور سنگ سے کم نہین اور وہ تسبیح کہتے ہین اور انکے ہمجنس سنتے ہین پس اسکا کہنا اور اوسکے ہمجنسونکا سننا سمجھنا کیا بعید ہی لکھا ہی کہ باؤنے یہہ بات تین کوس سے سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہنچا دی فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِھَا پس مسکرایا درانحال کہ ہنستا تھا بات چیونٹیون کے سے یا تعجب کرتا تھا لکھا ہی کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے اسکو بلا کر کہا کہ تو نہین جانتی کہ لشکر میرا کسی پر ستم نہین کرتا کہا جانتی ہون لیکن مین سردار اپنی قوم کی ہون مجھے نصیحت کرنی ضرور ہی کہا لشکر میرا ہوا پر ہی وہ کیونکر کچلتا اسنے کہا غرض میری یہہ نہین تھی کہ زمین پر کچلے جاوین بلکہ مراد میری یہہ تھی کہ مبادا نظر بد بہ اور شوکت تیری پر کرین اور نظارہ لشکر مین مشغول ہوکر ذکر خدا سے باز رہین اور میدان غفلت مین پامال خذلان ہون یا یاد شاہت تیری دیکھ کر تمنائے دنیا انکے دل مین نہ بھر جاوے اور دنیا مبغوضہ حق ہی کشف الاسرار مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ لشکر تیرا کتنا ہی کہا چالیس ہزار سرہنگ ہین زبردست ہر سرہنگ کے چالیس ہزار نقیب ہین زبردست ہر نقیب کے چالیس ہزار چیونٹیان ہین کہا کیون اپنا لشکر باہر نہین نکالتے کہا یا نبی اللہ مجھے روئے زمین دینے تھے اختیار نکیا مین نے اور زیر زمین مکان لیا تو کہ سوا خدا کے کوئی مطلع میرے احوال سے نہو پھر اس چیونٹی نے کہا کہ تم اپنی نعمتون سے جو اللہ تعالی نے تمھین عطا کین ہین بیان کروا نھون نے کہا کہ باد کو مسخر میرا کیا ہی غدوھا شھر و رواحھا شھر کہا جانتے ہو تم کہ یہہ کیا معنی رکھتا ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ جو کچھ تجھے دیا ہی ملکت دنیا سے ماتند



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مانند باد کے ہی کہ آئی نہ آئی **قطعہ** چلے باد پر تھے جو ہر صبح وشام + بساط سلیمان علیہ السلام + تو معنی تھی اسکی یہہ ای رازدان + کہ بر باد ہی کرتو فرجہان + ثبات وقرار اسکو مطلق نہین + کسیکو بقا آہ جز حق نہین + اسیکو ہی رہنا اسیکو قیام + اسیکو بقا اور اسیکو دوام + سلیمان علیہ السلام سنکر یہہ کلام منہہ بطرف مناجات ملک علام لائے وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ اور کہا ای پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیرےکا کہ محض کرم سے انعام کیا ہی تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے کیونکہ ماں باپ کے نعمتون کا بھی فائدہ انکو ملتا تھا وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اور یہہ کہ عمل کرون نیک جو پسند کرے تو اوسکو اور داخل کر مجھکو ساتھہ مہربانی اپنے کے بیچ بندون اپنے صالحون کے بہشت مین بحر الحقایق مین تشبیہ دی ہی وادی نمل کو ساتھہ ہوائے نفس حریص دنیا کے اور نملہ منذرہ کو ساتھہ نفس لوامہ کے اور سلیمان کو ساتھہ قلب کے اور مساکن کو ساتھہ حواس خمسہ کے اور باقی قصہ سالک راہ اسرار دان پر کہ زبان مرغان ہوائے عشق جانتا ہی ادنی تامل سے ظاہر ہی **بیت** جنے دیکھا نہین سلیمان کو + سمجھے کیا وہ زبان مرغان کو + لکھا ہی کہ اسی سفر مین میدان بے آب مین پہنچے وقت نماز کا آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین پانی نہ ملا اور پانی بتانیوالا لشکر کا ہدہد تھا اسکو بلایا نہ پایا بعضون نے کہا ہی کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر تھے اور پرندے اوپر پرون سے سایہ کیے کہ ناگاہ روزن ہوگیا آفتاب آپ پر چمک گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو مقام ہدہد کا خالی تھا تلاش کرنے لگے وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اور جبرئیل پرندون جانورون کی ہدہد اُن مین نہ تھا پس کہا کیا ہی مجھکو کہ جمگھٹ مین مرغون کے نہین دیکھتا مین ہدہد کو کیا میری نگاہ نہین پڑتی اوپر اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ یا ہی وہی غائبون سے جمگھٹ مین لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ البتہ عذاب کرونگا مین اوسکو واسطے ادب دینے کے اور مصلحت کے عذاب سخت کہ پر اکھیڑ ڈالونگا یا دھوپ مین کھڑا کرونگا یا اسین اور جفت اسکے مین جدائی کا حکم کرونگا یا پنجرے مین ساتھہ ضد اسکے کے قید کردون گا یا اپنی خدمت سے دور کرونگا یا ذبح کرونگا مین اوسکو کہ اور مرغ ڈرجاوین یا لاویگا میرے پاس دلیل ظاہر اور عذر معقول کہ کس واسطے چلا گیا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہان کئی حذفے ہین اول یہہ ہی کہ لام قسمیہ ہی اور انا ہدہد کا حجت یقینی نہ تھا پھر قسم کسطرح کھائے جواب اسکا یہہ ہی کہ او واسطے ایک کے ان امور ثلثہ سے ہی نہ ہر واحد کے اور حذف دوسرا یہہ ہی کہ پرندہ غیر مکلف ہی وعید اسکی کیا معنی رکھتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ تعذیب بہایم اور طیور کے واسطے مصلحت انکے کے آئی ہی چنانچہ کتے کو مارنا واسطے تعلیم شکار کے اور گھوڑے کو کوڑا لگانا وقت شرارت کے اور آنکھین باندہنی اور بھوکھا رکھنا باز کا بجہت شکار درست ہی فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پس دیر کی ہدہد نے تھوڑی سی اور پھر آیا سلیمان علیہ السلام غصہ کرنے لگے فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ پس کہا ہدہد نے کہ احاطہ کیا مین نے اور دیکھا اس جگہہ کو کہ نہین احاطہ کیا اور دیکھا تمنے اسکو اور لایا ہون مین تمہارے پاس شہر سبا سے بہ خبر تحقیق اور وہ یہہ ہی کہ ایک ہدہد اس ولایت کا ہوا پر مجھہ سے ملا اسنے اپنے وہان کے بادشاہ کی عظمت اور خوبی بیان کی مین مشتاق اسکے دیکھنے کا ہوا پس گیا اور دیکھہ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بادشاہ وہان کا کون ہی اور دین اسکا اور اسکے رعیت کا کیا ہی ہدہد نے کہا اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ تحقیق پائی مین نے ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہی انکی جو ملک سبا مین رہتے ہین نام اسکا بلقیس ہی مان اسکی پری باپ آدمی ہی اور دی گئی ہی اسکو ہر چیز سے کہ بادشاہون کو درکار ہی اور واسطے اسکے ایک تخت ہی بڑا بہ نسبت اسکے اور اور بادشاہون کے لکھا ہی کہ تیس گز عرض اور تیس گز طول مین تھا یا اسی گز عرض اور اسی گز طول رکھتا تھا سونے چاندی کا بنا ہوا جواہر سے جڑا ہوا وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یا مین نے اسکو اور قوم اسکے کو کہ جہل سے سجدہ کرتے ہین واسطے سورج کے سوا اللہ کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور زینت دی ہی واسطے انکے شیطان نے اعمال انکے کو فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ پس بند کیا ہی شیطان نے انکو راہ راست سے پس وہ نہین راہ پاتے سیدھی اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے جو نکالتا ہی چھپی چیزون کو بیچ آسمانون اور زمین کے یعنے قطرات آسمان سے برساتا ہی نباتات زمین سے ء اُگاتا ہی وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور جانتا ہی جو چھپاتے ہو تم دلون مین اور جو ظاہر کرتے ہو زبانون سے اور ہ یخفون و یعلنون ساتھ صیغہ غایب کے بھی قرأت ہی یعنے جو چھپاتے ہین بندے اور ظاہر کرتے ہین اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا وہ عرش جو محیط ہی کرسی کو اور کرسی محیط ہی تمام آسمانون اور زمینون کو پس بڑائی کو عرش خدا کے عرش بلقیس کب پہنچتا ہی مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✦ سمجھہ لیجیے کہ یہہ سجدہ آٹھوان ہی بقول امام اعظمؒ اور نوان ہی بقول امام شافعیؒ فتوحات مین اسکو سجدہ سر خفی کہا ہی اور موضع سجود مین اختلاف ہی بعضے و ما تعلنون پر سجدہ کرتے ہین اور بعضے عظیم پر لکھا ہی کہ جب ہدہد نے یہہ احوال بیان کیا قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ کہا سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے شتاب ہی کہ دیکھینگے ہم آیا سچ کہا تو نے یا ہی تو جھوٹھون سے سوال ام کذبت احضر تھا بڑا کرام کنت من الکاذبین کیون فرمایا جواب بطریق کنایت کذب اسکا بیان کیا کہ ابلغ ہی تصریح سے پس نامہ لکھا اور کہا اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ لیجا مکتوب میرا یہہ پس ڈالدے اسکو طرف انکے پھر ہٹ پھرا لینے اور ایک گوشہ مین بیٹھہ کر تجسس کر پس دیکھہ ساتھہ کس چیز کے رجوع کرتے ہین اور آپسمین ایک دوسرے سے مشورہ کر کر کیا جواب دیتے ہین سمجھہ لیجیے کہ بلقیس شراحیل بن مالک کی بیٹی تھی پری سے کہ بادشاہ یمن کا تھا بعد باپ کے تخت نشین ہوئی اسکے ننہیال والی جنون نے مدد کر کر تخت عظیم بنا دیا وہ اور قوم اسکی آفتاب پرست تھی جب ہدہد نے اسکی خبر آکر سلیمان علیہ السلام کو سنائی اور نامہ انکا لیکر منقار مین گیا بلقیس تخت پر بیٹھی تھی اور ارکان دولت حاضر تھے زیر تخت سے پرواز کر کر بلندی پر جا نامہ تخت پر گرا دیا لوگون نے اسکا پرواز کرنا اور نامہ گرانا دیکھا اور اشہر یہہ ہی کہ بلقیس خلوت گاہ مین تکیہ لگائے دروازے بند کیے لیٹی تھی ہدہد نے روزن در سے جا کر نامہ اسکے سینہ پر ڈالدیا اُسنے چونک کر نامہ اٹھا کر پڑھا پھر نامہ ہاتھہ مین لئے باہر نکل آئی اور ارکان دولت کو بلا کر انکی طرف متوجہ ہو کر قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ کہا ای سردار و تحقیق ڈالا گیا ہی طرف میرے مکتوب بزرگ سمجھہ لیجیے کہ نامہ کو بزرگ واسطے بھیجنے والے کے کہا کہ پیغمبر بزرگ تھے یا بسبب لانے والیکے کہا کہ ہدہد تھا اور یہہ معاملہ غریب الشان ہی یا واسطے اسکے کہا کہ مہر لگی تھی امام قشیری نے کہا ہی کہ بزرگ اس سبب سے کہا کہ اسمین طمع ملک کی نہ تھی بلکہ دعوت طرف مالک الملک کے تھی **بیت** پند جو بے لگاؤ ہوتی ہی ✦ تخم دلمین اثر کا بوتی ہی ✦ بعضون نے کہا ہی کہ مضمون نامہ شروع بنام خدا تھا اسواسطے بزرگترین نامونکا ہوا **بیت** آغاز زمین جسکے تیرا ہو نام ✦ نامہ ہی وہی بزرگ انجام ✦ القصہ بلقیس نے کہا کہ ایک نامہ میرے پاس آیا ہی ارکان دولت نے پوچھا کہ کس کے طرف سے آیا ہی کہا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ تحقیق وہ سلیمان کیطرف سے ہی اور تحقیق مضمون اسکا یہہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ شروع کرتا ہون ساتھہ نام اللہ مہربان بخشنے والیکے یہہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر جب اہل قوم نے مضمون نامہ کا معلوم کیا اور دیکھا کہ باوجود قلت الفاظ کے کثرت معانی پر دال ہی سراسیمہ اور پریشان حال ہوئے قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ کہا بلقیس نے ای سردار و جواب دو مجھکو بیچ اس کام میرے کے اور جو میرے حق مین صلاح اور صواب ہو بتاؤ لکھا ہی کہ وہ ارکان مملکت تین سو تیرہ تھے کہ ہر ایک دس ہزار سپاہ کا سردار تھا مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ نہین ہون مین قطع کرنے والی کسیکام کو یہانتک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنے بے مشورہ تمہارے کوئی کام نہین کرتے ہون قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہا انھون نے ہم صاحب قوت کے ہین اور صاحب جنگ سخت کے ہین یعنے بہادر بھی ہین اور لشکر بھی رکھتے ہین وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ اور حکم طرف تیرے یا کام حوالہ تیرے ہی اور عقل تیری پس دیکھہ تو کیا حکم کرتی ہی مقاتلہ سے اور مصالحہ سے **بیت** جنگ کر یا صلح ہم ہمراہ ہین ✦ تیرے تابع ہر طرح ای ماہ ہین ✦ جب بلقیس نے سمجھا کہ یہہ میل طرف جنگ کے رکھتے ہین پسند نہ کیا اور کہا کہ لڑنا صلاح نہین کیونکہ لڑائی مین اگر وہ غالب آئے مال اور ملک ہمارا تلف ہو جاویگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً

کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہین کسی شہر مین کہ اسکو ساتھ قہر کے تصرف مین لاوین خراب کرتے ہین اسکو اور کرتے ہین عزت والون
اسکے کو ذلیل لوٹ کر اور قید کر کر وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور اسیطرح یہہ بھی کرینگے یا اسیطرح کرتے ہین کام انکا یہی ہی عادت انکی ایسی ہی ہی اور یہہ بھی
تاکید ہی قول اول کے اور ہو سکتا ہی کہ کلام حق ہو واسطے تصدیق کلام سابق کے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ
اور تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف سلیمان اور قوم اسکے کے تحفہ کہ مقدمہ صلح ہی پس دیکھتی ہون کہ وہان سے ساتھ کس چیز کے پھر آوینگے بھیجے ہوئے اگر تحفہ
میرا قبول کیا تو بادشاہ ہی اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہی کہ پانچ سو غلامون کو لباس لونڈیون کا پہنا کر اور پانچ سو لونڈیون پر پوشاک غلامون کے
سجا کر اور ہزار خشت زرین اور تاج در و یاقوت جڑا اور مشک اور عنبر اور صندوق در ناسفتہ سے اور مہرہ کج سفتہ سے بھرا تیار کر کر منذر بن
عمرو کو دیکر اور اشراف قوم اسکے ہمراہ کر کر روانہ کیا اور کہدیا کہ ای منذر اگر وہ چشم غضب سے تجھے دیکھے تو سمجھ جائیو کہ وہ بادشاہ ہی اس سے
مت ڈریو اور اگر نرمی اور خوش خوئی اور شگفتہ روئی سے کلام فرماوے تو جانیو کہ پیغمبر ہی اور دلیل اسکی پیغمبری کی اور یہہ ہی کہ غلامون اور لونڈیون
مین فرق کرے اور گوہر ناسفتہ مین سوراخ کرے اور مہرہ کج سفتہ کو پرو دے منذر رخصت ہو کر چلا اور ہدہد نے یہہ سب باتین سنکر وہان سے پرواز
کر کر حضرت سلیمان کے پاس آکر عرض کر دی سلیمان علیہ السلام نے جنون کو فرمایا کہ خشت زرین تیار کرو اور میدان مین کہ سات فرسخ کا طول رکھتا ہو
بچھا دو انھون نے موافق حکم کے فرش کر دیا پھر منذر کے آنے کے دن سواریان بحری اور بری گرد میدان مین کھڑی کین اور آدمیون کے اور پریونکے
اور دیون کے اور سباع کے اور وحوش کے اور ہوام کے جدے جدے پرے باندھے اور مرغون کو ہوا پر پرسے پر ملائے کھڑا کیا **بیت** یہہ ہی آراستگی
دید و شنید خلق سے باہر + جو مجلس ہو تو ایسی ہو جو محفل ہو تو ایسی ہو + منذر کنارے میدان کے پہنچ کر وہ فرش اور آرایش دیکھ کر اپنے تحفون سے
شرمندہ ہوا جب تخت کے پاس پہنچا آپ نے دیکھ کر شگفتہ روئی سے تبسم کیا اور احوال پوچھ کر حکم فرمایا کہ صندوق لاؤ جسمین گوہر ناسفتہ اور
مہرہ کج سفتہ بھرے ہین پھر دیمک کو کہا کہ گوہر ناسفتہ مین سوراخ کر دے اور کیڑے کو کہا کہ دہاگا منہہ مین لیکر سوراخ مہرہ کج سفتہ مین سے نکل جاوے
دونون حکم بجا لائے پھر پانی منگوایا اور لونڈیون اور غلامون کو فرمایا کہ منہہ دہو کر غبار راہ سے پاک ہو غلامون نے منہہ دہویا اور لونڈیون نے
پانی ایک ہاتھ سے دوسرے پر ڈالا اس نکتہ سے درمیان انکے امتیاز فرمایا اور تحفہ اسکا رد کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ پس جب آیا ایلچی بلقیس کا سلیمان کے پاس اور تحفہ لایا کہا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو مجھکو ساتھ مال کے اور حالانکہ میرے
پاس تم سب سے زیادہ ہی فَمَآ اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ پس جو کچھ کہ دیا ہی مجھکو اللہ نے ملک اور نبوت اور علم سے بہتر ہی اس چیز سے کہ
دیا ہی تمکو مال اسباب دنیا کے سے بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ بلکہ تمھین ساتھ تحفہ اپنے کے خوشی ہوتی ہو اور ناز کرتے ہو کیونکہ سوا زندگانی
دنیا کے گذرگاہ نگاہ ہمت تمھاری کے نہین ہی دنیا ہی جیفہ طلب اسکی سگان کو چاہئے اور بھروسا زندگی پر غافلون کو چاہئے اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ
فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ ۝ ای ایلچی پھر جا طرف بلقیس اور قوم اسکے کے اور کہہ کہ آؤ اور اگر
نہ آؤ گے پس البتہ آوینگے ہم انپر ساتھ ایسے لشکرون کے کہ نہ مقابلہ کی طاقت ہو سکے واسطے انکے ساتھ ان لشکرون کے اور البتہ نکال دیوینگے ہم
انکو شہر سبا سے درانحال کہ بے عزت بے حرمت ہونگے اور وہ رسوا ہونگے اور قید منذر گیا اور سب احوال کہا بلقیس تیاری کر کر تخت اپنا مکان
مضبوط مین رکھ قفل لگا کنجی ساتھ لے چوکیدار بیٹھا مع لشکر پایہ تخت سلیمان علیہ السلام کی طرف چلے دیوون نے اندیشہ کیا کہ سلیمان علیہ السلام
اسکا حسن اور جمال دیکھ کر اگر اسی بیاہ کر لینگے تو وہ پوشیدہ باتین ہماری بتاویگی اور ہمین مشکل بنے گی اسکے آنے سے پہلے ہی سی کچھ عیوب اسکے
بیان کر دین کہ دل آپکا مکدر ہو جاوے پس اشراف جن نے تخت پاس کھڑے ہو کر عرض کیا کہ بلقیس کے عقل مین قصور ہی اور باتین جھوٹھی ہین
اور پانون اسکے مثل سم گدھے کے ہین انگلیان نہین ہین سلیمان علیہ السلام سنکر متفکر ہوئے پہلے چاہا کہ اسکی عقل کو آزماوین قَالَ يٰٓاَيُّهَا
الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ کہا حضرت سلیمان نے ای سردارو کونسا تم مین سے لے آتا ہی میرے پاس
تخت اسکے کو پہلے اس سے کہ آوے میرے پاس مسلمان ہو کر کیونکہ جب ایمان لے آویگی تو اسکا تخت لینا روا نہین بے اجازت اسکے اور غرض آپکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ تھی کہ تغیر دیکر پوچھیں کہ یہہ تخت تیرا ہی یا نہین اور اسکے جواب مین اسکی عقل آزماوین قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ کہا ایک دیو پلید ناخوش نے جنون مین سے کہ ذکوان یا صخر نام اسکا تھا مین لے آؤنگا تمھارے پاس اسکو پہلے اُس سے کہ اٹھو تم جگہہ اپنی سے یعنی مجلس حکومت سے اور آپ دو بھر کو اٹھتے تھے وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ اور تحقیق مین اوپر اٹھانے اس تخت کے البتہ زور آور ہون یا امانت دار یعنے جواہرون مین اسکے خیانت نہ کرونگا یا با مانت تمھارے پاس پہنچاؤنگا سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ مین اس سے بھی جلد تر چاہتا ہون کہ آجاوے قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے علم تھا کتاب کا مین لے آؤنگا تمھارے پاس تخت بلقیس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمھاری یعنے تم کسی چیز کو دیکھو اس سے نظر نہین پلٹاؤ گے کہ حاضر کردونگا سمجھ لیجئے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تھے یا نوشتہ جو موید سلیمان کا تھا یا جبرئیل علیہ السلام یا ملک مکفل دفتر مقادیر ایک مرد کہ مستجاب الدعوات تھا نام اسکا ملیخا یا ذوالنون یا اسطوع تھا یا صبیہ تھا کہ ابو القبیلہ ہی تیسیر مین ہی کہ بنو جنیہ ادعا کرتے ہین کہ علم کتاب ہمارے باپ کو تھا عندہ علم الکتاب اسکے حق مین ہی اور اشہر یہہ ہی کہ آصف بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کا تھا اسم اعظم اسکو یاد تھا سلیمان علیہ السلام نے اجازت دی وہ سجدہ مین گیا اور کہا یا حی یا قیوم کہ زبان عبری مین اہیا شراہیا ہی اور بعضے کہتے ہین یا ذا الجلال والاکرام کہا پھر تقدیر جو دعای تخت بلقیس کا زمین کے اندر آکر آگے تخت سلیمان کے نکل آیا وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے وہان اسکو عدم کیا یہان ایجاد فرمایا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ پس جسوقت دیکھا سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے تخت کو ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے کہا یہہ کرامت فضل پروردگار میرے کے سے ہی تو کہ آزماوے مجھکو بیچ مثل انکا مون کے آیا شکر کرتا ہون مین یا ناشکری کرتا ہون مین وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرے نعمت خدا کا سوا اسکے نہین کہ شکر کرتا ہی واسطے جان اپنی کے کیونکہ شکر سے نعمت ہمیشہ رہتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہی شکرگذاری سے اور ناشکری سے لوگون کے کرم کرنیوالا ہی ساتھہ انعام کے اوپر مستحقون کے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا کہا سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے ان پہچان کرو واسطے بلقیس کے تخت اسکا یعنی شکل اسکی بدل ڈالو اسطرح کہ بالاخانے کا تہ خانہ کردو اور تہ خانہ کا بالاخانہ بنادو یا جواہر اور روش پر اگادو **بیت** اخضر کو رکھو بجاے احمر + احمر کو رکھو بجاے اخضر + ابیض اصفر کے جا لگادو + بالعکس سب معاملہ بنادو + نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ کہ دیکھین ہم بعد سوال کے وہ یا راہ پاتی ہی اور پہچانتی ہی اپنے تخت کو یا ہوتی ہی اُن لوگون سے کہ نہین راہ پاتے اور نہین پہچانتے **سوال** ام لم تهتد مختصر کیون نہ کہا کہ بڑھا کر ام تکون من الذین لا یهتدون کہا جواب یہہ بطریق کنایت فرمایا اور کنایت ابلغ ہی تصریح سے **سوال** الذین یهتدون صفت جماعت ذکور ہی اور بلقیس انثی تھی جواب بطریق وکانت من القانتین باب تغلیب سے ہی فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ پس جب آئی بلقیس نزدیک حضرت سلیمان کے اور تخت اسکا سامنے رکھا تھا کہا گیا اسکو کیا اسیطرح کا ہی تخت تیرا قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ کہا اسنے گویا کہ یہہ وہی ہی یقینی نکہا کہ یہہ وہی ہی اسواسطے احتمال تھا کہ مثل اسکے اور ہو اور یہہ کمال عقل اسکی تھی پھر کہا وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ اور دی گئی تھی ہم علم اوپر کمال قدرت ایزد منان کے اور صحت نبوت سلیمان کے پہلے اس معجزہ سے اور ہوئی تھی ہم مسلمان اور گردن رکھنے والے احکام اسکے پر وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور بند کیا اللہ نے بلقیس کو توفیق دیکر اس چیز سے کہ عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے یعنے آفتاب پرستی سے اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ تحقیق بلقیس تھی قوم کافرون سے لکھا ہی کہ حضرت سلیمان نے واسطے امتحان اسکے کے ایک محل بنوایا تھا زمین اسکی سفید شفاف شیشہ کی تھی اور نیچے اسکے نہر لائی تھی اور مچھلیان اسمین تیرتی تھین صحن خانہ مین تمام پانی ہی پانی نظر آتا تھا وہان تخت اپنا رکھہ کر بلقیس کو بلایا جب بلقیس دروازے پر اسکے پہنچی قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ کہا گیا واسطے اوسکے کہ داخل ہو محل مین فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا پس جسوقت کہ دیکھا صحن محل کو گمان کیا اسکو گھرا پانی اور کھول دیا اور کھینچ لیا دامن جامہ دونون



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پنڈلیوں اپنے سے تو کہ قدم پانی مین رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ پاؤن اسکے آدمیون کے ہین قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ کہا حضرت سلیمان نے ای بلقیس واسن مت اٹھا تحقیق یہہ جو تو پانی جانتی ہی محض محل ہی بنا ہوا شیشے سے قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا بلقیس نے ای آفریدگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا اوپر جان اپنی کے آفتاب پوجکر اور اسلام لائی مین ساتھہ سلیمان کے یعنے انکے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے روایت ہی کہ جب بلقیس مشرف باسلام ہوئے حضرت سلیمان نے اس سے نکاح کیا اور ملک اسکا اسی کو دیا اور کمال محبت اور الفت اس سے رکھی تھی ہر مہینے مین آکر تین روز وہان رہتے تھے ایک بیٹا آپ کا اُس سے پیدا ہوا اور تین بیٹیان وجود مین آئین اور انتقال اسکا پہلے حضرت سلیمان سے ہوا اہل تاویل کہتے ہین کہ تشبیہ ہی ہدہد قوت متفکرہ کی اور سبا مدینہ جسد کے اور سلیمان دل کے اور بلقیس نفس کے اور من عندہ علم الکتاب عقل فعال کے اور عرش بلقیس طبیعت مدینہ کے اسیطرح سب حکایت کی تطبیق سمجھنے والے سمجھتے ہین **بیت** اشارے کنا یہ سمجھتے ہین او ہ جنھین عشق کے لاگ ہی دوستو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح علیہ السلام کو ساتھہ اسکے کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہان وہ دو فرقے ہوئے مومن اور کافر جھگڑنے لگے آپسمین اور انکا جھگڑنا سورہ اعراف مین لکھا ہی اور جب کافرون نے جھگڑنے مین الزام کھایا کہا ای صالح جس عذاب کا وعدہ کرتا ہی ہم سے تو وہ دکھا قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ کہا حضرت صالح نے ای گروہ میری کیون جلدی کرتے ہو تم ساتھہ نزول عذاب کے پہلے توبہ سے تاخیر کرو اسمین لکھا ہی کہ قوم ثمود کہتے تھے کہ جب عذاب دیکھہ لینگے ہم تب توبہ کرینگے حضرت صالح نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کیون نہین بخشش مانگتے ایمان لاکر اور توبہ کرکر اللہ تعالیٰ سے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب سے بچو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ کہا انھون نے شگون بد لیا ہمنے ساتھہ تیرے اور ساتھہ ان لوگون کے کہ ساتھہ تیرے ہین ایمان والے کہ جیسے تو نے دعوت ہمین کی ہی ہمپر رنج آیا اور جدائی درمیان ہمارے بڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ کہا حضرت صالح نے کہ شگون بد تمھارا نیک اور بد نزدیک اللہ کے ہی بوجہ حکم ازلی مین لکھہ گیا وہ نہین ٹلتا **بیت** لکھا ہی جو ازل مین نیک و بد ہوتا ہی وہ رافت ہ نہ دخل اسمین تغیر کا نہ ڈھب اسمین تبدل کا بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو کہ گرفتار کئے جاتے ہو اور آزمائے جاتے ہو ساتھہ غنا اور فقر کے اور سختی اور آسانی کے وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ اور تھے بیچ اس شہر کے کہ جہان صالح علیہ السلام تھے زمین حجر سے نو شخص سردار قوم کے سے انمین قدار بن سالف اور مصدع بن دہر تھے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے مین شریک تھے فساد کرتے تھے بیچ زمین حجر کے ساتھہ کفر اور عصیان کے اور نہ اصلاح کرتے تھے اپنے کام مین جب انھون نے بعد پانون کاٹ نے اونٹنی کے وعید عذاب سنا قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ کہا انھون نے کہ قسم کھاؤ آپس مین ساتھہ اللہ کے البتہ شبخون مارینگے ہم صالح کو اور گھر والون اسکے کو یعنے پہلے قسم کھائی پھر یہہ بات ٹھہرائی ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ پھر البتہ کہینگے ہم واسطے وارثون اسکے کہ یعنے اگر ہم سے پوچھینگے کہ صالح کو کس نے مارا کہینگے ہمکہ نہین حاضر تھے ہم وقت ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے یا بیچ موضع ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے پس ہمکو کیا خبر ہی اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور مکر کیا انھون نے ایک مکر کہ صالح کو مارین اور وارثون کو اسکے کہین کہ ہمنے نہ مارا ہی نہ خبردار ہین اور مکر کیا ہمنے بھی ایک مکر کہ جزا مکر کی انکے دی کہ انکے مکر کو سبب ہلاک کا انھین کے کیا اور وہ نہین جانتے تھے لبسا نکو لکھا ہی کہ صالح علیہ السلام کی ایک مسجد تھی غار مین رات کو وہان جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ان نو آدمیون نے کہا کہ وعدہ عذاب ہمارے مین تین دن باقی ہین آو پہلے ہی عذاب سے صالح کو مار ڈالین پس اول شب اس غار مین آکر گھات لگا بیٹھے کہ صالح آوے تو اسکو قتل کرین ناگہان ایک سل اوپر سے گری سب دب گئے اور دروازہ غار کا بند ہو گیا وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کفار یہ چیخ سے جبرئیل علیہ السلام کے مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام مکر انکے کا یہہ کہ ہمنے ہلاک کیا ان نو آدمیون کو غار مین اور باقی قوم انکے کو سب کو چیخ سے جبرئیل کے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا پس یہہ ہین گھر انکے زمین حجر مین دیکھو انکو در انحال کہ خالی پڑے ہین اور خراب ہین یہہ بسبب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکے کہ ظلم کیا تھا انھون نے یعنے شرک لائے تھے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیچ اسکے جو قوم ثمود سے کیا البتہ عبرت ہی واسطے
اس قوم کے کہ جانتے ہین وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ اور نجات دی ہمنے ان لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح پر اور تھے وہ پرہیزگار
کرتے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ اور بھیجا ہمنے لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کر جسوقت کہ کہا لوط
نے واسطے قوم اپنے کے آیا کرتے ہو تم بیحیائی اور حالانکہ تم دیکھتے ہو اور جانتے ہو اسکی برائی اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَہْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ
کیا آتے ہو تم مردون کے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ واسطے شہوت کے مخلوق ہین بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْہَلُوْنَ ۝ بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے
ہو اور نہین جانتے سرانجام اسکام کا فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ پس نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہا
انھون نے آپسمین نکال دو لوگون کو لوط کے لوط سمیت بستی اپنے سے کہ سدوم ہی اِنَّہُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَہَّرُوْنَ تحقیق وہ لوگ ہین کہ ستہرائے
کرتے ہین اپنے آپ کو پاک جانتے ہین ہمین پلید فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَہْلَہٗٓ اِلَّا امْرَاَتَہٗ قَدَّرْنَاہَا مِنَ الْغَابِرِیْنَ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور اہل اسکے
کو یعنے بیٹون اسکے کو مگر عورت اسکے کو کہ مقرر کیا تھا ہمنے اسکو پیچھے رہنے والون سے واسطے عذاب کے وَاَمْطَرْنَا عَلَیْہِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر
انکے بعد الٹ دینے مؤتفکات کے ایک مینہہ پتھرونکا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ پس برا تھا مینہہ ڈرائے گیون کا کہ ڈرانیوالون پر ایمان نہ لائے
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کہا ہمنے لوط کو کہ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی اوپر ہلاکی کرنے کافرون کے اور سلام ہی اوپر
بندون اسکے کے وہ جو برگزیدہ کیا انکو ساتھہ عصمت کے اور نگاہ رکھا بیحیائی سے اور نجات دی عذاب سے یا یہہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی
کہ جب اللہ تعالیٰ نے قصہ موسیٰ اور سلیمان اور صالح اور لوط علیہم السلام کا سنایا کہ کیا کیا قدرتین انمین ہین اور کیسے کیسے معجزہ اور کس کسطرح سے ہلاکت
اعدا بیان ہی اور اسکا علم بڑی نعمت ہی پس امر کیا کہ حمد الٰہی کرو اور سلام بندگان برگزیدہ پر بھیجو کہ انبیا ہین یا صحابہ کبار آپ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین
یا اہل قرآن یا عام مسلمان ہین محقق کہتے ہین کہ اسلام ان لوگون کا ہی جنکے دل سالم ہین تعلقات ماسوی اللہ سے اور سر انکے خالی ہین خیالات دوسرے
سے جو ہو سالم خیال غیر سے دل اہل اسلام اسکو کہتے ہین انپر آج بواسطہ سلام ہی اور کل بیواسطہ ہوگا سلام قولا من رب الرحیم **بیت**
جسکو نہ بن تیرے کچھہ دو جگ سے کام ہووے + اسپر نہ کیونکہ تیرا یہان وہان سلام ہووے + ءَاللّٰہُ خَیْرٌ مَّا یُشْرِکُوْنَ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہی
یا وہ چیز کہ شریک لاتے ہین کافر یا شریک عاجز بہتر ہین اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً یا جسنے پیدا کیا آسمانون
کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَنْۢبَتْنَا بِہٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَہْجَۃٍ پس اگایا ہمنے ساتھہ اس پانی کے سمجھہ لیجئے کہ یہان
عدول غیبت سے طرف تکلم کے واسطے تاکید اختصاص فعل کے ساتھہ ذات مبارک اسکے کے یعنے ہمین قدرت رکھتے ہین اسکی اور ہم نے اگائے آب باران
سے باغ رونق والے یا باغ کہ دیوارین انکی صاحب خوبی اور خرمی مین آراستہ اور زیبا ہین مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَہَا نہ قدرت تھی تمکو یہہ کہ
اگاؤ درختون انکے کو ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ایا ہی یعنے نہین کوئی معبود ساتھہ اللہ کے کہ مدد کرے انکامون مین اسکے کیونکہ وہ خلق و تکوین مین اکیلا
ہی منفرد ہی اور یکتا ہی بَلْ ہُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ بلکہ مشرک ایک قوم ہین کہ پھر جاتے ہین راہ راست سے کہ راہ توحید ہی یا شریک لاتے ہین اور
عدیل اسکا ٹھہراتے ہین پس وہ عدیل بہتر ہی اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَہَآ اَنْہٰرًا وَّجَعَلَ لَہَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ
حَاجِزًا یا جسنے کیا ہی زمین کو ٹھکانا آدمیونکا اور جانورونکا اور جاری کین درمیان زمین کے نہرین اور کئے واسطے استحکام زمین کے پہاڑ کہ انمین
معاون ہین اور چشمے جاری اور کیا درمیان دو دریا شور و شیرین کے پردا کہ آپسمین نہ مل جاوین ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ آیا ہی کوئی معبود یعنے نہین
ساتھہ اللہ کے کہ پیدایش مین ان چیزون کے اسکی مدد کرے بَلْ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر مشرک نہین جانتے یگانگی اسکی لازم پیدا کرنے مین
اشیا کے اور شریک اسکا بناتے ہین آیا وہ شریک ضعیف انکا بہتر ہی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ یا وہ کوئی کہ قبول کرتا ہی دعا مضطر
کی جسوقت کہ پکارتا ہی اسکو مضطر بیچاریکو کہتے ہین جسکا کوئی حیلہ وسیلہ نہو سوا حق کے بعضون نے کہا کہ مضطر وہ ہی بیحد جسنے دل ہستی اپنے
سے اٹھایا ہوا جیسے دریا مین ڈوبتا ہو یا صحرائے لق و دق مین گما ہو یا بیمار کہ ناامید اپنی صحت سے ہوا ہو شیخ داؤد یمانی ایک شخص کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عیادت کو گئے اُسنے کہا ای شیخ دعا کر مین شفا پاؤن شیخ نے کہا کہ تو دعا کر مضطر ہی دعائے مضطر قبول ہی کیونکہ نیاز تیرا زیادہ ہی اور اللہ تعالیٰ نیاز بیچارونکا دوست رکھتا ہی قطعہ چھوڑای رافت تکبر اور ناز + بارگاہ حق مین آیا صد نیاز + زاری وعجز اس جگہہ درکار ہی + چشم دریا بار کو وہان بار ہی + صرف کی گر غم پڑھہ پڑھہ کر نماز + فائدہ کیا گر نہین سوز وگداز + چاہیے سوز وگداز عاشقی + زاری وعجز ونیاز عاشقی + درد اگر تجھہ مین ہی تو درمان ہی وہ + جان دے اسکو کہ جان جان ہی وہ + چارہ سازی چاہے تو بیچارہ ہو + اس سے ملنا چاہے تو آوارہ ہو + ہوگا مضطر تو تو وہ آویگا پاس + پاس اُسے ہوگا تیرا مت ہو اداس + کیونکہ جو مضطر ہو اور ہووے ملول + کرتا ہی اسکی دعا اللہ قبول + وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور کھول دیتا ہی برائی اور دفع کرتا ہی اس سے رنج وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ آیا بت بتہ ہی یا وہ خدا کہ کرتا ہی تمکو جانشین زمین کے یعنے مالک اور وارث پہلے لوگون کے اور زمین پر انکے تمھین تصرف دیتا ہی ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ایا ہی کوئی معبود ساتھہ اللہ کے کہ ان کامون مین اسکی اعانت کرے یعنے نہین ہی قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو یا کم اللہ کو یاد کرتے ہو لکھا ہی کہ مراد قلت سے عدم ہی یعنے پند پذیر نہین ہوتی اور پوجا بتونکا نہین چھوڑتے کیا بت بتہ ہی اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ وہ کونی کہ راہ دکھاتا ہی تمکو بیچ اندھیرون جنگل کے اور دریا کے اور وہ کہ بھیجتا ہی باؤن کو جو خوشخبری دینے والے آگے رحمت اسکے کے باران ہی ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہی کوئی معبود ساتھہ اللہ کے یعنے نہین ہی تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بہت بلند ہی اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین کافر کیونکہ قادر خالق پاک ہوتا ہی شرکت عاجز مخلوق کے سے اور آیا ایسا شریک بتہ ہی اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یا وہ کہ پہلے بار کرتا ہی پیدایش اور عدم سے وجود مین لاتا ہی پھر دوبار کریگا اسکو بعد مارنے کے یعنے اٹھاویگا قیامت کے دن اور وہ کہ رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے مینہہ برسا کر اور زمین سے اناج اگا کر یا ساتھہ اسباب آسمانی اور زمینی کے روزی بخشتا ہی ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہی کوئی معبود شریک ساتھہ اللہ کے کہ یہہ کام کرے قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ لاؤ دلیل اپنی اوپر اسکے کہ سوا اللہ کے ایسی قدرت رکھتا ہو اگر تم سچے ہو اسبات مین کہ الہ دوسرا ہی کیونکہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہی اور وہ سوا اللہ کے اور کو ثابت نہین قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی غیب کو مگر اللہ جیسی کہ قدرت اسکی کامل ہی ویسا ہی علم اسکا بھی شامل ہی بیت نہ یہہ قدرت کسیکو ہی نہ یہہ دانش کسیکو ہی + یہہ اسکا خاصہ ہی نی بنی کونی ولی کو ہی + وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور نہین جانتے مشرک کہ کسوقت اٹھائے جاوینگے بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بل کے معنی ہل کے ہین اور لباب مین ام کے ہین اور ہر طرح استفہام معنی نفی ہی اور ادراک بہ تشدید دال ہی اصل اسکی تدارک تھی تے کو دال سے بدل کر دال مین ادغام کیا اور ہمزہ وصلی اور لے آئے اور ادرک بوزن اکرم بھی قرات ہی چنانچہ جلالین مین ہی یعنے نہ پہنچا اور نہ کامل ہوا علم انکا بیچ آخرت کے یعنے وقوع آخرت مین خوب نہ سمجھے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وقوع اسکے سے بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ بلکہ وہ آخرت سے اندھے ہین یعنے دیدہ دل انکی دلیلین بعث اور حشر کی نہین دیکھتے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے کیا جسوقت ہوجاوینگے ہم مٹی اور باپ ہمارے بھی خاک ہوجاوین گے کیا ہم البتہ نکالے جاوینگے قبرون سے یا لائے جاوین گے تنگی فنا سے فراخی حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ البتہ تحقیق وعدہ دیے گئے ہین اس حشر ونشر کا ہم اور باپ ہمارے پہلے وعدہ محمد سے یعنے سب پیغمبرون نے وعدہ دیا تھا اور وقوع مین نہ آیا نہین یہہ وعدہ مگر کہانیان پہلون کی یعنے مانند قصون کے کہ بے حقیقت ہوتے ہین قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ کہہ سیر کرو بیچ زمین جھٹانے والون کے جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات ہی پس دیکھو کہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور مت غمگین ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جھٹانے اور منہہ پھیرنے مشرکون کے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین وہ کہ تو میری پناہ مین ہی اور مین تیرا نگہبان ہون بیت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رافتا جسکا نگہبان ہو جیب + خوف اغیار اسکو فی بیم رقیب + غم اسے کیا جسکا وہ غمخوار ہو + کسکا ڈر یاری پہ گروہ یار ہو وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کہان ہی اور کب ہوگا یہ وعدہ موعود اگر ہوتم سچے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصحاب آپکے رضی اللہ عنہم اجمعین ہمیشہ کافرون کو ڈراتے رہتے تھے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکو شتاب ہی یہ کہ لگے ہو بیچے تمھارے بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو بیچ نزول اسکے کے پس حاصل ہوا انکو قتل دن بدر کا اور باقی عذاب پالینگے بعد موت کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے بسبب گناہون کے عذاب شتاب نہین بھیجتا ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اور حق نعمت تاخیر عذاب کا نہین پہچانتے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہی جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین سینے انکے حسد اور کینہ تیرے سے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہین تکذیب اور عداوت تیرے سے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ اور نہین کوئی چیز پوشیدہ حوادث اور نوازل سے بیچ آسمان اور زمین کے مگر لکھی ہی بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہی إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق یہہ قرآن بیان کرتا ہی اوپر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ جہالت سے بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصاری کی تنزیہ اور معاد کا احوال اور دوزخ اور بہشت کا حال اور عزیر اور عیسی علی نبینا وعلیہما السلام کا قصہ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور تحقیق یہہ قرآن البتہ ہدایت ہی اور رحمت واسطے ایمان والونکے کہ نفع لیتے ہین اس سے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان + اختلاف والون بنی اسرائیل کے ساتھ حکم راست اور درست اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ اور وہ ہی غالب کہ حکم اسکا نہین ٹلتا جاننے والا حقیقت کو اس چیز کے کہ حکم کرتا ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس توکل کر اوپر اللہ کے اور دشمنون سے مت ڈر إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہی کہ راہ تیری راست اور کام تیرا درست ہی إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین سنا سکتا بہرونکو پکارنا جسوقت پھر جاوین پیٹھ موڑ کر یعنے کافر مردہ دل ہین بات تیری نہین سمجھ سکتے اور گوش دل انکے بہرے ہین اور استماع قرآن سے منہ پھراتے ہین پس جو کوئی پھرا ہو وہ کیا سنے خصوصا جسوقت کہ پیٹھ پھرا لے سنا کیا اشارے کو بھی نہین دیکھتا کہ سمجھ جاوے وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانیوالا اندھون کو گمراہی انکی سے کیونکہ راہ وہ پاتا ہی جسکی آنکھین ہون یا دل روشن سو انمین دونون نہین إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ نہین سناتا مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے تیری باتون کو نہین سمجھے مگر مومن پس وہ فرمانبرداری کرنیوالے ہین وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ اور جسوقت کہ آن پڑیگی بات اور لازم ہوجاویگا عذاب اوپر آدمیون کے اس زمان کہ ہاتھہ امر معروف اور نہی منکر سے اٹھا لینگے نکالینگے ہم واسطے انکے ایک جانور زمین سے بولیگا انسے جو موجود ہونگے وقت خروج اسکے کے زبان عربی مین البتہ یہ لوگ کفار مکہ کے ہین ساتھہ نشانیون قدرت ہمارے کے نہین یقین لاتے یا ساتھہ قرآن کے نہین ایمان لاتے کہ مشتمل ہی اوپر بعث اور حساب کے جلالین مین ہی کہ ساتھہ خروج دابہ کے امر معروف اور نہی منکر اٹھہ جاویگی اور نہین ایمان لاویگا پھر کوئی کافر جیسے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف نوح علیہ السلام کے انہ لن یؤمن من قومک الا من قد آمن سمجھ لیجیے کہ نکلنا دابۃ الارض کا ایک نشانی نشانیون قیامت کے سے ہی اور وہ ایک جانور ہوگا کوہ صفا پھٹ کر نکلیگا یا وادی تھامہ مین سے خروج کریگا یا مسجد حرام سے باہر آویگا ساتھہ گز کا لمبا ہوگا نہ اسکا آدمی کا پاؤن اونٹ کی گردن اور بال گھوڑیکا اور آنکھہ سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگے کے رنگ چیتیکا سینہ شیر کا دم گائی کی ہاتھہ بندر کے ہونگے صاف باتین کریگا ایک ہاتھہ مین اسکے عصا موسی کا دوسرے مین انگوٹھی سلیمان کی ہوگی تمام شہرون مین سیر کریگا ایسی جلدی کہ کوئی ڈھونڈھنے والا نہ پاویگا اور کوئی بھاگنے والا اس سے نہ بچیگا اور ہر شخص کو پریشان کرجاویگا مسلمان کے پیشانی پر عصائے موسی سے خط کھینچیگا چہرہ اسکا چمک جاویگا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر سلیمان لگا دیگا منہ اسکا کالا ہوجاویگا پھر کوئی نہ بچیگا دنیا مین مگر سفید رو اور سیاہ رو اور لوگ پھر کسیکو نام لیکر نہ پکارین بلکہ سفید رو کو بہشتی کہکر بلاوینگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور سیاہ رو کو دوزخی ایمان اور کفر ہر ایک کا ہر ایک پر روشن ہو جاویگا وہ معنی آیت کے جو بعضون نے کہے ہین یہان خوب چسپیدہ ہوتے ہین کہ جب واقع ہوگا قول ہمارا اوپر تمیز مومن اور کافر کے سکا لینگے ہم دابۃ الارض کو زمین سے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور یاد کر جسدن کہ اٹھاوین گے ہم ہر ایک امت مین سے گروہ کہ سردار اور اشراف ہونگے ان لوگون سے کہ جھٹاتے تھے آیتون کلام ہمارے کو یا نشانیون قدرت ہمارے کو پس وہ فرقے فرقے اکٹھے کئے جاوینگے حَتَّىٰ إِذَا جَاءُو قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ یہان تک کہ جب آوینگے حشرگاہ مین کہیگا حق تعالی کیا جھٹاتے تھے تم نشانیون میرے کو پہلے اور نہین گھیرا تھا تمنے انکو از روے علم کے یعنے انمین تمنے تامل نہین کیا اور کنہ کو انکے نہین پہنچے یا وہ کیا چیز تھی کہ تھے تم کرتے یعنے کیا کام کرتے تھے پیچھے اس سے کہ خدا اور رسول پر ایمان نہین لائے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ اور آن پڑیگی بات یعنے اتر آویگا عذاب اوپر انکے بسبب اسکے کہ ظلم کیا انھون نے یعنے جھٹایا پس وہ نہ بول سکینگے عذاب خواہی مین کینکر بچسے ہونگے عقوبت نا متناہی مین أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکران حشر نے یہہ کہ کیا ہمنے رات کو اندھیری تو کہ آرام پکڑین بیچ اسکے خواب راحت سے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ نہ مٹھہر سکین طلب معیشت سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس اندھیری اور اجالے لانے کے آگے پیچھے بوجہ مخصوص البتہ نشانیان ہین اوپر بعث اور نشر کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کہ جو قدرت رکھتا ہی بدلنے کے دنکو ساتھہ رات کے اور رات کو ساتھہ دن کے وہ قادر ہی بدلنے پر موت کے ساتھہ حیات کے قیامت کو بیچ بدنون مردون کے اور جاگنا اور سونا کہ ونرات مین ہی دلیل واضح ہی مرنے اور جینے پر وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ اور یاد کر جسدن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈر جاویگا جو کوئی بیچ آسمانون کے ہی اور جو کوئی بیچ زمین کے ہی مگر جسکو چاہا ہی اللہ نے یعنے فرشتے جو نگہبان ہین بہشت اور دوزخ کے یا شہدا اور یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین صور کے یا چارون فرشتے مقرب جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام یا موسیٰ علیہ السلام کہ طور پر صعقہ سن چکے ہین تیسیر مین ہی کہ اور یس علیہ السلام ہین واللہ اعلم اور فزع کو بصیغہ ماضی واسطے تحقیق وقوع کے لائے ہین کہ دم نفخ صور البتہ سب ڈر جاوینگے وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ اور سب آوین گے عرصہ گاہ مین ذلیل اور خوار وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ اور دیکھتا ہی تو پہاڑون کو گمان کرتا ہی تو انکو جمی ہوئی اور حالانکہ وہ پہاڑ چلے جاتے ہین مانند گذرنے بادل کے اور وہ حرکت اٹکل مین نہین آتی کیونکہ بڑے جسم کے حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی ایک محقق نے کہا کہ اولیا بھی خلق مین ہوتے ہین قایم رسم اور حد پر اور خلق حرکت باطن انکے سے کہ دم مین ہزار عالم طی کرتے ہین خبر نہین رکھتے مثنوی پاؤن سے کرتے نہین ہین طی وہ راہ + سر سے جاتے ہین بدرگاہ آلہ + ظاہر اتم مین ہین گو بیٹھے ہوئے + لیک باطن مین ہین جیتے جی موئے انکا جانا اپنا سا جانا نہ جان + بے نشان ہین گرچہ ظاہر ہی نشان + یہہ سفر باہر ہی عقل وہوش سے + جذب حق یہہ عشق کی ہی جوش سے + صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کاری گری اللہ کی ہی جسنے کہ محکم کیا ہر چیز کو جیسا کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ۝ تحقیق وہ خبردار ہی ساتھہ اسیجز کے کہ کرتے ہو تم مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اسکے جزا ہی بہتر اس سے کیونکہ فانی دیکر باقی لیگا اور ایک کے عوض سات سو پاویگا اور اگر حسنہ کو کلمہ شہادت کہئے تو یہہ معنی ہوئی کہ جو کوئی لاوے کلمہ پس واسطے اسکے صبر حاصل ہی اس کلمہ سے وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ اور وہ نیکی کرنیوالے ڈر اور ہول سے اس دن قیامت کے امن مین ہین وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ اور جو کوئی لاوے برائی یعنے شرک پس اوندھے کئے جاوینگے منہہ انکے بیچ آگ کے یعنے اوندھے منہہ دوزخ مین ڈالینگے هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اور کہینگے فرشتے نہ جزا دئے جاؤگے تم مگر جو کچھہ کہ تھے تم دنیا مین کرتے إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین پروردگار اس شہر کے کہ مکہ ہی جسنے حرمت دی اسکو یعنے حرم امن والا کیا خون ریزی سے ظلم سے شکار سے اور یہہ نعم الہی سے اوپر اہل اس شہر کے ہی کہ جو عذاب اور فتنے اور بلاد عرب پر ہین وہ وہان سے اٹھالئے ہین اور واسطے صاحب اس شہر کے ہر چیز ہی یعنے سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہین وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم

کیا گیا ہون مین یہ کہ ہوؤن مین مسلمانون سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہہ کہ پڑہونمین قرآن اور تلاوت پراسکے مواظبت کرون تو کہ حقایق
اسکے مجھہ پر کھل جاوین فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی بسبب متابعت کرنیکے اُن حکمون پر پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی
واسطے جان اپنی کے کیونکہ فوایداسکے وہی اٹھاویگا وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ اور جو کوئی گمراہ ہوا پس کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالون سے ہون مجھہ پر بلاغ ہی نہ وبال ضلال اور ونکا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا اور کہہ سب
تعریف واسطے اللہ کے ہی اوپر نعمت نبوت کے یا اس چیز کے جو مجھے عطا کی ہی علم نافع اور عمل صالح سے البتہ دکھاویگا تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے
کی مانند خروج دابۃ الارض کے یا ایات قاہرہ دنیا مین کہ واقعہ بدر ہی قتل اور اسیر ہوگے اسدن اور فرشتے مارینگے سو نہ تو کہینگے تمھارے
پر اور آخرت مین کہ عذاب ابدی ہی ہمیشہ تڑپوگے جلوگے وہان آتش دوزخ مین وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا غافل
اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین کافر تا اور یا سے دونون قرآتین ہین لیکن تا سے حفص کے ہی پس تاخیر عذاب کے کافرون کے واسطے حکمت کی
ہی بیت کام صانع کے بھرے سب کے ہین سب صنعت سے + فعل اسکا نہین خالی ہی کوئی حکمت سے + سورہ قصص مکی ہی مگر آیۃ ان الذی
فرض علیك القرآن تا آخر نازل ہوئی یعنے جحفہ مین اور آیۃ الذین اٰتیناھم الکتاب تا نبتغی الجاھلین اٹھاسی آیتین ہین ایک ہزار چار سو اکتالیس
کلمہ ہین پانچ ہزار آٹھہ سو حرف ہین فواصل اسکی لم ترہین نظم اور تطبیق اسکی سورہ نمل سے یہہ ہی کہ اسکے آغاز مین قصہ موسیٰ علیہ السلام تھا اسکے بھی ابتدا مین وہی ہی

| سُوْرَۃُ القَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً |
|---|---|---|

طٰسٓمٓ امام باقر رح نے کہا ہی کہ ان حروف کو واسطے محافظت قرآن کے لائے کہ کم بخشی راہ نہ پاوے اور آیۃ وانا لہ لحافظون مین جسکی طرف
اشارہ ہی سر اسکا یہہ حروف ہین امام قشیری رح نے کہا کہ طا اشارت طہارت نفوس عابدان کے ہی عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفان
کے ہی تعظیم غیر جبار سے اور طہارت ارواح محبان کے ہی محبت ماسوائے ودود وغفار سے اور طہارت اسرار موحدان کے ہی شہود غیر پروردگار
سے اور سلمی نے کہا کہ سین رمز ہی سر الٰہی سے کہ ساتھہ عاصیون کے نجات ہی اور ساتھہ مطیعون کے بدرجات ہی اور ساتھہ محبون کے
بدوام مناجات ہی اور بحر الحقایق مین ہی کہ میم ایما ہی ساتھہ منت خالق کے اوپر تمام خلایق کے سب کی مرادین برلاتا ہی اور حاجتین پوری کرتا
ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ تینون حرف قسم کے ہین یعنے اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہی طا کی کہ کنایت طور سینا سے ہی اور سین کے کہ
اشارت طرف اسکندریہ کے ہی اور میم کے کہ عبارت مکہ سے ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہہ سورہ یا
یہہ آیتین آیتین ہین کتاب روشن کی یا روشن کرنیوالے کی نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ پڑہتے
ہین ہم یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل پڑہتا ہی اوپر تیرے بعضے خبر موسیٰ اور فرعون کے ساتھہ راستی کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین
اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین مصر کے وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ
اور کیا تھا اہل مصر کو فرقے مختلف ضعیف چاہتا ایک فرقے کو انمین سے یعنے بنی اسرائیل کو ذبح کرتا تھا بیٹون انکے کو کہ کاہنون نے کہہ دیا تھا بنی اسرائیل
مین ایک لڑکا ہوگا اسکے سبب تیری سلطنت برباد ہوگی کشاف مین ہی کہ نو ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے قتل کئے وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ
رہنے دیتا تھا عورتون انکے کو واسطے خدمت سردارون قبطیون کے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ تحقیق فرعون تھا مفسدون سے کہ اولاد کو
پیغمبرون کے مارتا تھا اور آزادون کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ احسان
کرین اوپر ان لوگون کے کہ نادان کئے گئے تھے بیچ زمین مصر کے یعنے بنی اسرائیل ساتھہ اسکے کہ چھٹادئے ہمنے بلا اور سختی فرعون کے سے وَ
نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ اور کرین ہم انکو پیشوا دنیا مین یا مردین مین اور کرین ہم انکو وارث ملک کے اور مال ومتاع فرعونیون
کے وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ اور قدرت دیوین ہم انکو بیچ زمین شام اور
مصر کے اور دکھاوین ہم فرعون کو اور ہامان کو کہ وزیر اسکا ہی اور لشکرون انکے کو بنی اسرائیل کے ہاتھہ سے وہ چیز کہ تھے ڈرتے اس سے جیسے ملک جانا

اور ہلاکت یا نادست بسر بنی اسرائیل سے ہی اور یہہ صورت دیکھی اور جب غرق ہونے لگے بنی اسرائیل کھڑے تھے کنارہ دریا پر خوش اور جانا کہ بسبب ظلم کے ہی ڈوبے اور مظلوم ساحل مراد پر پہنچے سر یوم المظلوم علی الظالم اشد من یوم یوم الظالم علی المظلوم کھل گیا **بیت** ظلم مت کر کہ بحر محنت مین + اسکا انجام غرق ہوتا ہی + حال مظلوم وظالم آخر کار + دیکھہ ہنستا ہی اور روتا ہی + لکھا ہی کہ فرعون نے لوگ مقرر کئے تھے کہ جو لڑکا بنی اسرائیل کا پیدا ہو وقت مارڈالین جب حضرت موسی پیدا ہوئے ایک شخص مارنے کو آیا وہ آپ کا جمال دیکھتے ہی شیدا ہوگیا انکے مان سے کہا کہ تو چھپا رکھہ اور کسی کو خبر مت کیجو مین کہہ دونگا مار آیا اور ایک قول ہی کہ لوگ گھر مین دوڑ آئے مار نیکو انکے مان نے تنور گرم مین آپ کو ڈال کر منہہ بند کر دیا جب وہ ڈھونڈھکر چلے گئے مان نے تنور کھولکر دیکھا وہان انگارون کی جگہہ پھول تھے اور حضرت موسی انمے کھیلتے تھے نکالکر مخفی رکھا اور پالنے لگے لیکن بہت ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی دیکھہ کر مارڈالے اسوقت الہام ہوا اسکو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ اور وحی کی ہمنے یعنے الہام اور علم الہدی نے کہا ہی کہ شاید کوئی رسول بھیجا ہو فرشتے وغیرہ سے طرف مان موسی کے یہہ کہ دودھہ پلا اور پال اسکو سمجھہ لیجئے کہ نام مادر موسی کا توخا ندساتھہ لون کے مشروح ہی اور یوخابد عین المعانی مین ساتھہ یائے مثناۃ تحتانیہ کے ہی اور اولاد لادی بن یعقوب علیہ السلام کے سے تھی فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ پس جب ڈرے تو اوپر موسی کے کہ لوگون نے جان لیا مارینگے پس ڈالدے اسکو بیچ دریا کے یعنے صندوق مین رکھکر رودنیل مین بہادے وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اور مت ڈر کہ وہ ضایع نہوگا اور مت غم کھا تو جدائی اسکیکا اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ تحقیق ہم پھیرنیوالے ہین اسکو طرف تیرے تھوڑے زمانے مین اسطرح کہ تو خوش ہو جاوے اور کرنیوالے ہین اسکو پیغمبرون سے جب مان نے حضرت موسی کے دریافت کیا کہ فرعون بہت تلاش مین ہی پسران بنی اسرائیل کے بخار کو بلا کر کہا کہ حزقیل بن صیور انام تھا فرعون کے چچا کا بیٹا اور اُس سے اور عمران سے آشنائی تھی صندوق پانچ بالشت کا لمبا پانچ بالشت کا چوڑا بنوایا اسکے خاطر مین آیا کہ اسکے لڑکا ہوگا اسکے واسطے بنوایا ہی کہ فرعون کے لوگون سے چھپا کر کہین بہادے فرعون کے پاس جاکر چاہا کہ یہہ احوال کہون زبان اسکی بند ہوگئی گھر آیا پھر چاہا کہ فرعون کے پاس جاکر بیان کرون اندھا ہوگیا سمجھا کہ یہہ وہی لڑکا ہی کہ کاہنون نے جسکا نشان دیا ہی اسمیدم بن دیکھے ایمان لایا مومن آل فرعون وہی ہی اور مان نے موسی علیہ السلام کے صندوق سیاہ روغن کر کر موسی علیہ السلام کو امین لٹا کر منہہ بند کر کر رودنیل مین بہادیا فرعون کی ایک بیٹی تھی اسکو بیماری برص کی تھی کاہنون نے کہا تھا کہ فلانے دن ایک انسان خوردسال رودنیل مین پاؤگے اسکا مرض اسکے آب دہن سے جاویگا اسدن فرعون اور بی بی اسکی اور لڑکے اور اور محرم اسکے کنارے نیل کے منتظر تھے کہ ناگاہ یہہ صندوق نمودہوا فرعون نے لوگون سے کہا کہ لے آؤ اسکو فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا پس اٹھالیا اسکو لوگون فرعون کے نے تو کہ ہووے اسطے فرعونیون کے دشمن مردونکا کہ بسبب اسکے غرق ہون اور غم عورتون کا کہ انکو لونڈیان کرے اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ تحقیق فرعون اور وزیر اسکا ہامان اور لشکران دونون کے تھے خطا کرنیوالے سب چیزون مین لکھا ہی کہ جب صندوق کھولا حضرت موسی کو دیکھتے ہی دلون مین سب حاضرون اور ناظرون کے محبت آپ کی آگئی فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہہ وہی لڑکا ہو جو کاہنون نے کہا ہی زن فرعون نے کہا کہ مین نے منجمون سے سنا ہی کہ فلانی شب سے جس مولود کا ہم اندیشہ کرتے تھے فرعون پر اُس سے خاطر جمع ہوگئی تو اسکو چھوڑ کہ لڑکی کا علاج کرون پھر آب دہن حضرت موسی کا لیکر مقام برص پر اسکے لگایا اسمیدم دور ہوا **بیت** درد اپنا کیون نہ جاوے کہ وہ طبیب آوے + گر وہ طبیب آوے درد اپنا کیون نہ جاوے + وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ کہا زن فرعون آسیہ بنت مزاحم نے کہ قوم بنی اسرائیل سے تھی عین المعانی مین ہی کہ بھیجی حضرت موسی کی تھی ای فرعون ٹھنڈک آنکھون کی ہی یہہ لڑکا واسطے میرے اور واسطے تیرے کیونکہ ہمارے فرزند نے اسکے سبب سے شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ مت مارو اسکو لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے کہا عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ شاید کہ نفع دیوے ہمکو کہ آثار برکت اور اطوار امارت کے اسکے ماتھے سے چمکتے ہین یا کر لینگے ہم اوسکو بیٹا کہ اہلیت اس بات کی رکھتا ہی فرعون نے آسیہ کو بخشدیا آسیہ حضرت موسی کو پالنے لگین اور حالانکہ فرعون اور قوم اسکی نہ جانتی تھی کہ ہلاکت انکی اسیکے واسطے ہی وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا اور ہوگیا دل مادر موسی کا خالی صبر اور قرار سے یعنے جب سنا کہ صندوق فرعون نے نکلوالیا بے صبر اور بیقرار ہوے اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق نزدیک تھی کہ اضطراب سے البتہ ظاہر کردیوے موسیٰ کو کہ فرزند میرا ہی یا جب سنا کہ فرعون نے بیٹا کر لیا دل اسکا فارغ ہوا غم سے اور نزدیک تھے کہ کمال خوشی سے ظاہر کردیوے اسکو کہ میرا بیٹا ہی اگر نہ باندھ رکھتے ہم بندا پن دل اسکے کے تو کہ ہووے مادر موسیٰ یاد رکھنے والوں سے وعدہ ہمارے کو البتہ ظاہر کردیتی بھید پسر اپنے کا وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ اور کہا مادر موسیٰ نے واسطے بہن موسیٰ کے کہ مریم نام تھا یا کلثم اور شوہر کا نام اسکے غالب بن یوشا تھا قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے چلے جا موسیٰ کے اور خبر لے کلثم دروازے پر بارگاہ فرعون کے آئے فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پس دیکھتے رہی اپنے بھائی موسیٰ کو دور سے گو دمین آسیہ کے اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہ بہن اسکی ہی وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور حرام کردیا ہمنے اوپر موسیٰ کے دودھ دائیونکا پہلے آنے سے بہن اسکے کے کہا ہی کہ آٹھ دن تک حضرت موسیٰ نے کسیکا دودھ نہ پیا آسیہ اور قوم والے اسکے تدبیر کرتے کرتے تھک گئے اور حضرت موسیٰ انگشت شہادت اپنی چوستے تھے شیر پاک اس سے نکلتا تھا وہی پیکر رہتے تھے جب کلثم نے جانا کہ آسیہ دائی کے تلاش مین ہی فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ پس کہا کیا دلالت کرون تمکو اوپر ایک گھر والون کے کہ کمال شفقت سے پالین اس لڑکے کو واسطے تمہارے اور وہ گھر والے واسطے اسکے خیر خواہ ہون اور دودھ پلانے مین اور پالنے مین قصور نکرینگے لکھا ہی کہ جب ماں نے یہہ بات سنی کہا کہ اس عورت کو پکڑ لو یہہ جانتی ہی اس لڑکے کو کہ کس خاندان کا ہی کلثم نے معلوم کرکر کہا مین اس راہ سے کہتی ہون کہ وہ گھر والی واسطے بادشاہ کے کہ فرعون ہی خیر خواہ ہون نہ لڑکے کے سبب سے پھر کلثم کو دلاسا دیکر کہا کہ جا اور جسکو تو کہتی ہی لے آ کلثم جاکر اپنی ماں کو لے آئی اسوقت حضرت موسیٰ فرعون کے گود مین تھے اور جو دائی آئی تھی اسکی طرف نہ دیکھتے تھے اور نہ دودھ پیتے تھے جب ماں نے آکر آغوش مین لیا اسکی طرف متوجہ ہوئے اور دودھ پینے لگے فرعون نے کہا تو کون ہی کہ تیرے پستان سے یہہ لڑکا دودھ پیتا ہی اور اور کسیکا نہین پیتا کہا مین زن خوشبو پاکیزہ تن ہون شیر میرا نہایت پاک اور شیرین ہی کوئی لڑکا میرے پاس نہین لاؤگے مگر وہ دودھ میرا قبول کریگا فرعون نے اُجرت مقرر کرکر حضرت موسیٰ کو اسکے سپرد کیا اور کہا کہ اپنے گھر لے جا ہفتہ مین ایک روز یہان لے آیا کر ماں حضرت موسیٰ کی موسیٰ کو لیکر شاد شاد اپنے گھر آئی اور وعدہ الٰہی ظہور مین آیا چنانچہ فرمایا فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس پھیر لائے ہم موسیٰ کو طرف ماں اسکے کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اسکی اور نہ غم کھاوے بیچ فراق اسکے کے اور تو کہ جانے بعلم مشاہدہ یہہ کہ وعدہ اللہ کا حق ہی اور لیکن اکثر قبطی نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اور جب پہنچا موسیٰ نہایت قوت اور کمال جوانی اپنے کو کہ تیس برس سے چالیس برس تک ہی وَاسْتَوٰٓى اور پورا ہوا کمال عقل مین یعنے چالیس برس کا ہوا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا دیا ہمنے اسکو نبوت اور علم دین وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور اسیطرح کہ موسیٰ اور مان اسکے پر کیا ہمنے فضل اور کرم اپنے سے جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو ذکر نبوت دینے کا اس قصہ مین واسطے صدق وعدہ کے ہی کہ جیسے اسکو مان پاس پہنچایا ایسی ہی نبوت بھی اسکو دی وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا اور داخل ہوا موسیٰ شہر مصر مین اوپر وقت غفلت کے کہ واقع تھے اہل مصر سے وہ وقت شام اور عشا کے درمیان تھا ہر ایک اپنے اپنے کاروبار مین مشغول تھا یا وقت قیلولہ کا تھا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۝ پس پائے بیچ اسکے دو مرد کہ لڑتے تھے هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ یہہ ایک قوم موسیٰ کے سے تھا بنی اسرائیل سامری نام یا سیجان اور دوسرا دشمن اسکے سے قبطی تاتون یا فلیتون نام نان پز فرعون کا اور لڑائی یہہ تھی کہ لکڑیان بنی اسرائیل سے وہ قبطی اٹھواتا تھا جب حضرت موسیٰ وان پہنچے فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ پس فریاد کی موسیٰ سے اس شخص نے کہ قوم اسکے سے تھا اوپر اس شخص کے کہ دشمن اسکے کے تھا یعنے مدد چاہی حضرت موسیٰ سے سبطی نے اوپر دفع قبطی کے حضرت موسیٰ نے قبطی کو کہا کہ اسے چھوڑ دے قبطی نے نہ مانا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ پس گھونسا مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اسکے یا حکم کیا اللہ نے اوپر اسکے موت کا پس مرگیا حضرت موسیٰ نے بعد مرنے اسکے کے قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۝ کہا یہہ کام عمل اس شخص کے سے ہی کہ شیطان جسکو بہکائے نہ عمل مجھ سے لوگون کا اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان دشمن ہی گمراہ کرنیوالا ظاہر ہی عداوت اسکی سمجھ لیجیے کہ انبیا و اولیا خدا سے بقصد معصوم ہین پس نہین واقع ہوتے اُنسے مگر سہو اور یہہ بھی رتبہ اُنکا نہ تھا کہ سہو ہو پس حضرت موسیٰ نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ اِنِّيْ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنے پر سابقہ قتل قبطی کے پہلے اس سے کہ امر تیرا ہو پس بخش واسطے میرے
فَغَفَرَ لَهٗ پس بخش دیا اللہ نے اسکو بسبب استغفار اسکے کے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی بندون کو مہربان ہی انپر قَالَ رَبِّ
بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے ای پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین سابقہ اس چیز کے کہ انعام کی تو نے
اوپر میرے مغفرت سے کہ توبہ کرتا ہون مین پس ہرگز نہونگا مین پشتیبان گنہگارون کا یعنے مدد ایسے کی نکرونگا جو گناہ کی طرف لیجائے جیسے
مدد کاری سبطی سے واقع ہوا قتل قبطی کا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ پس فجر کو اٹھا موسیٰ بیچ اس شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا کہ معلوم کرکے ڈھونڈھ
کر کوئی قصاص نہ لے اس سے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تھی موسیٰ سے کل پھر پکارتا
ہی اسکو اور مدد مانگتا ہی اوپر اور قبطی کے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ کہا واسطے اسکے موسیٰ نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہی ظاہر یعنے کل سبب
قتل کا ایک شخص کے ہوا تھا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا پس جب قصد کیا موسیٰ نے یہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا
موسیٰ اور اسرائیل کا اسکے شر سے بچاوے اسرائیل نے سمجھا کہ غصہ زبانی مجھ پر کیا ہی شاید مجھی کو پکڑ کر مارینگے کل کا خون چھپا ہوا ظاہر کردیا
کہ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ کہا ای موسیٰ کیا چاہتا ہی تو یہ کہ مار ڈالے مجھکو جیسا مار ڈالا تھا
تو نے ایک جی کو کل اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ نہین ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ ہو تو سرکش
خونریز نامہربان بیچ زمین مصر کے اور نہین ارادہ کرتا تو یہ کہ ہو تو صلح کرنیوالون سے درمیان لوگون کے قبطی نے یہ بات سنکر معلوم کرکیا کہ کل
فاتون خباز کو موسیٰ نے مارا تھا فرعون کو خبر پہنچا دی اسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا یہہ ٹھہرا کہ موسیٰ کو اسکے عوض مار ڈالو خبر قبیل کے مومن
آل فرعون تھا اسبات سے آگاہ ہوکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اور ایا ایک مرد یعنے خبر قبیل پرلے
طرف شہر کے سے یعنے بارگاہ فرعون سے کہ کنارے شہر کے تھے دوڑتا یہان تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس آن پہنچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ کہا ای موسیٰ تحقیق سردار مشورت کرتے ہین بیچ حق تیرے کے تو کہ مار ڈالین
تجھکو عوض مین قبطی مقتول کے پس نکل شہر سے تحقیق مین واسطے تیرے خیرخواہون سے ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ پس نکلا موسیٰ اسیدم
بن سواری اور خرچ اور رفیق کے اس شہر سے ڈرتا ہوا اپنی جان پر خبر لیتا ہوا کہ کوئی پیچھے نہ آوے قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا
ای پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لوگون اسکے سے موضح مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام آکر مدین کی راہ پر
لگا گئے کہ ادھر چلا جا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ طرف مدین کے اور وہ شہر تھا بانی اسکا مدین بن ابراہیم علیہ السلام
تھا اپنے نام پر اسکا نام رکھا تھا مصر سے آٹھ منزل موسیٰ علیہ السلام راہ نہین جانتے تھے قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ کہا
نزدیک ہی۔ پروردگار میرا یہہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی مدین تک پس حضرت موسیٰ آٹھ دن تلک چلے گئے گھاس کے سوا کچھ کھانا نہ تھا
سلمی نے کہا ہی کہ منہ طرف مدین کے تھا اور دل متوجہ بذوالمنن راہ مدین بشوق لقائے ذوالمنن طی کرتے تھے **بیت** خیال کا کل شب رنگ
جانان گرہو ساتھ اپنے + تو طی ہوتی ہی کیا شکل درازی کالے کو سونکی + وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
يَسْقُوْنَ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے کہ کوان تھا کنارے شہر کے پائے اوپر اسکے ایک جماعت لوگون سے کہ پلاتے تھے پانی اپنے جانورون کو
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ اور پائین درے ان سے دو عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنے کو کہ اور کی بکریون مین نہ
مل جاوین پیغمبرون کی ذات مین شفقت اور مہربانی بڑی ہوتی ہی سو اس راہ سے حضرت موسیٰ نے بطریق مہربانی قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
کہا کیا حال ہی تمہارا کہ بکریون کو پانی نہین پینے دیتین اور اور بکریون سے ملنے کو نہین چھوڑتین قَالَتْ لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ کہا ان دونون
نے کہ نہین پلاتے ہین ہم بکریون اپنی کو یہان تک کہ پھر جاوین چرواہے یعنے اپنی بکریون کو پانی پلا کر چرواہے چلے جاوین پھر ہم اپنی بکریون کو
پلاوینگے اٹکا بچا ہوا کیونکہ ہم بے مددگار ہین وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ اور باپ ہمارے بوڑھے بزرگ ہین نہین اسکتے کہ مدد ہماری کرین لکھا ہی کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ دونون بیٹیان شعیب علیہ السلام کے تھین بڑی کا نام صفرا تھا چھوٹیکا نام صفیرا یا صفورا اور یا حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیان تھین جب حضرت موسیٰ نے انکا احوال معلوم کیا چرواہونکے پاس جاکر کہا کہ ان بیچاریون کو کیون منتظر رکھتے ہو پہلے انکے بکریون کو پانی پلادو کہ یہہ اپنے گھر جاوین چرواہون نے کہا نہین دیتے ہم پانی اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آؤ موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے وہ سب آپ کے پیشانی پر نگاہ کرکر ڈر گئے ایک کنارے کھڑے ہوگئے حضرت موسیٰ نے آکر ڈول جو دس آدمیون سے کھینچتا تھا اکیلے کھینچا باوجود اسکے کہ آٹھہ دن کے فاقہ سے تھے اور انکے بکریون کو سیراب کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اور کوئی پر گئی اُسکے منہہ پر سل ڈھپے تھے چالیس آدمیون سے وہ سرکتی تھی اکیلے اسکو اٹھالیا اور ڈول چالیس آدمیون کے کھینچنے کا تھا آپ نے کھینچا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ پس پانی پلادیا واسطے بکریون ان دونون کے اور وہ چلے گئے پھر پھرا موسیٰ طرف سایہ دیوار کے یا درخت کے پس کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میرے بھلائی سے یعنے کھانا کم اور زیادہ جو ہو محتاج ہون یا مین واسطے اسپیز کے کہ بھیجی تو نے طرف میرے نیکی سے کہ دین کا کمال ہی محتاج ہوا دنیا مین وسعت عیش اور تونگری جو فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ آیا **بیت** نہ تخت سلطنت در کار فی الحلیل پر زرہی اگر تو ہی تو سلطان ہون کلاہ فقر افسر ہی ✦ القصہ دختران شعیب علیہ السلام جو اسدن جلد تر گھر آئین باپ نے پوچھا کہ سبب شتاب آنیکا کیا ہی انھون نے سب قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے بیٹے کو کہا کہ جا جلد اسکو لا فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ پس آئے موسیٰ کے پاس ایکمان دونون مین سے اور وہ صفورا تھی چلتے تھے شرماتے یعنے اوپر طریقہ شرم کے جیسی کواری جاتی ہی قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہی تجھکو تاکہ تو دیوے تجھکو مزدوری اسکی کہ پانی پلایا تو نے بکریون ہمارے واسطے ہمارے حضرت موسیٰ واسطے زیارت حضرت شعیب کے اور رسالہ تقریب آشنائی کے چلے نہ واسطے طمع دنیا کے راہ مین بسبب رفتار کے جامہ بعضے اعضاے صفورا سے سرک جاتا تھا حضرت موسیٰ نے اسکو کہا تو پیچھے پیچھے میرے چل اور زبان سے راہ بتاتے فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ پس جب آیا موسیٰ نزدیک شعیب کے اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ اپنا شعیب علیہ السلام نے جانا کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہی کہا مت ڈر نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ نجات پائی تو نے قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لشکر اسکے سے کیونکہ انکا اس ولایت مین اختیار نہین پھر کھانا منگوا کر فرمایا کہ کھاؤ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین نہین کھاتا اور دنیا کیواسطے ثواب آخرت نہین گماتا یعنے پانی پلایا ہی مین نے واسطے خدا کے حضرت شعیب نے فرمایا کہ یہ کھانا نہ مزدوری تمھاری ہی بلکہ عادت ہماری ہی کہ جو ہمارے گھر آتا ہی اسکی خدمت بطریق ضیافت کرتے ہین اب تم مہمان ہمارے ہو جو موجود تھا حاضر کیا ہمنے مروت سے دور ہی کہ تم رد کرو حضرت موسیٰ نے کچھہ کھایا پیا اس وقت قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ کہا ایک عورت نے ان دونون مین سے کہ صفورا تھی ای باپ ہمارے نوکر رکھہ لے موسیٰ کو واسطے چرانے بکریون کے اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ تحقیق بہتر ہی اس سے جو نوکر رکھنے تو کہ زور آور با امانت ہی حضرت شعیب نے اس سے پوچھا کہ تو نے امانت اور قوت اسکی کہان سے معلوم کی صفورا نے کہا کہ ڈول چالیس شخص کے کھینچنیکا اس اکیلے نے کھینچ لیا اور راہ مین آتے ہوئے مجھے پیچھے اپنے کیا حضرت شعیب نے سنکر قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ کہا ای موسیٰ تحقیق مین چاہتا ہون یہہ کہ نکاح کردون تجھہ سے ایک کو دو بیٹیون اپنے سے جو یہہ ہین جسکو تو چاہے اوپر اسبات کے کہ نوکری کرے تو میری آٹھہ برس عین المعانی مین ہی کہ پہلے شریعتون مین مہر بیٹیون کا باپ لیتے تھے ہمارے شریعت مین وہ منسوخ ہوگیا اس حکم سے کہ واتوا النساء صدقاتھن نحلہ اور بعضون نے یہہ معنی آیت کی کہی ہین کہ مزدوری اس بات کی کہ بیاہ کردیتا ہون مین بیٹی اپنے کا تجھہ سے یہہ ہی کہ آٹھہ برس میری بکریان چرائے نہ یہہ کہ مہر بیٹی میرے کا یہی ہی فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ پس اگر پورے کردے تو دس برس پس وہ نزدیک تیرے جیسے ہی یعنے تیری خوبی ہی وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ محنت ڈالون مین اوپر تیرے کہ دس برس پورے ہی کر یا ایسا کچھہ کام کہون کہ جسمین تجھے رنج پہنچے بلکہ کار سہل اور آسان کہونگا سَتَجِدُنِيْٓ اِنْشَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہا ہی اللہ نے صالحون سے حسن معاملہ مین اور ایفاے عہد مین اور التزام آداب صحبت مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہہ ہی قرار درمیان میرے اور درمیان تیرے کہ اپسر ہم دونون قایم رہین اور خلاف نکرین
اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ جونسی مدت دونون مین سے کہ آٹھ برس اور دس برس ہین پورے کردون مین پس نہین زیادتی اوپر میرے
یعنے میری بی بی کو مجھ سے نہ باز رکھو وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ اور اللہ اوپر اسکے کہ کہتے ہین ہم اور شرط کرتے ہین ہم اور گواہ ہی یا اوپر اس چیز کے کہ
کہتے ہین ہم کارساز ہی یعنے کام اپنا اسکے سپرد کیا ہی ہمنے وہی توفیق دیگا تو عہدہ سے اس عہد کے نکلین ہم بیت نہ توفیق یاری اگر ہو درست +
نہ تو توڑے قرار اور پیمان ہو سست فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اپنی حدیث مین ہی کہ وہ مدتین تمام کین یعنے دس برس بکریان
چرائین اور دو برس اور صاحب شعیب علیہ السلام کے رہے چالیس برس کی عمر مین اجازت حضرت شعیب سے لیکر مصر کو چلے وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیچلے بی بی
اپنے کو راتکو اندھیری تھی اور سردی پڑتی تھی راہ بھول گئے اور بی بی حاملہ تھی وضع حمل کے نزدیک ہوئی کہ بریان مارے برف کے اور ہوائے سرد کے گھبرا کر
متفرق ہوئین آگ کے کمال احتیاج ہوئی تلاش کرنے لگے اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا دیکھے طرف کوہ طور کے سے آتش قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا
اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ کہا موسیٰ نے واسطے بی بی اپنے کے تھہر جاؤ تم یہین تحقیق
مین نے دیکھی ہی آگ شاید کہ لے آؤن مین واسطے تمہارے اس آگ مین سے یعنے ان لوگون سے جو آگ کے پاس ہین خبر راہ کی کہ کسطرف ہی یا انگارے
آگ کے تو کہ تم سینکو اور گرم ہو فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ پس جب آیا موسیٰ اس آگ کے پاس پکارا گیا کنارے میدان برکت
والے کے سے یا اس کنارے سے کہ جانب راست موسیٰ کے تھا فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وہ بیچ زمین
مبارک کے طرف درخت عناب کے سے یہہ کہ ای موسیٰ تحقیق مین ہون اللہ پروردگار عالمون کا موسیٰ علیہ السلام نے درخت کیطرف دیکھا آتش سفید بیدود
نظر آئی دکے جانب لحاظ کیا شعلہ شوق لقائے جان فزائے کبریا مشاہدہ کیا نظم دیکھہ وہ شعلون کو یک شعلہ بنا جسم پاک موسوی سرتابہ پا + جان و
تن سروپیرا غان بن گیا + ظاہر و باطن زبس روشن ہوا + شعلۂ سینا نے تن مین آگ دی + شعلۂ سینا نے دلمین لاگ کی + جب انا اللہ کی ندا آئی بگوش +
اور گیا موسیٰ کا آرام اور ہوش + بیقرارانہ قدم آگے دھرا + دمبدم صد چند تھا شوق لقا وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور پکارا گیا یہہ کہ ڈالدے عصا اپنا
موسیٰ نے عصا ڈالدیا سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ پس جب دیکھا عصا کو ہلتا ہی گویا کہ وہ سانپ ہی
پھر چلا پیٹھہ پھیر کر خوف سے اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا آواز ہوئی يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ای موسیٰ آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے اِنَّكَ مِنَ
الْاٰمِنِيْنَ تحقیق تو امن والون سے ہی اسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ لا اپنا ہاتھہ بیچ گریبان
میرا ہن اپنے کے نکل آویگا سفید چمکتا بے عیب یعنے سفیدی اسکی بدنہ معلوم ہوگی جیسی مرض برص کی بری لگتی ہی وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ اور ملا لے طرف اپنے بازو اپنی یعنے ہاتھہ اپنے سینہ پر رکھہ ڈر سے تو کہ تسکین پاوے تو دست راست بغل چپ کے نیچے لا جیسا کہ ترسناک
لاتے ہین فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ پس یہہ دو یعنے عصا اور ید بیضا وہ دلیلین ہین پروردگار تیرے سے اوپر رسالت
تیرے کے جا ساتھہ ان دو معجزون کے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ ہین قوم فاسق قَالَ رَبِّ اِنِّيْ
قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ کہا موسیٰ نے کہ ای پروردگار میرے تحقیق مین نے مار ڈالا ہی انمین سے ایک شخص پس ڈرتا ہون
مین یہہ کہ مار ڈالین مجھکو اسکے عوض مین وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اور بھائی میرا جو ہارون ہی وہ
بہت فصیح ہی مجھہ سے زبان مین پس بھیج اسکو ساتھہ میرے مدد دینے والا کہ تصدیق کرے بات میری کی یا تعبیر کرے تقریر میری کی اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ
تحقیق مین ڈرتا ہون یہہ کہ جھٹلاوین مجھکو فرعون اور زبان میری وقت مناظرہ کے یاری نہ دے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا
سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا فرمایا حق تعالیٰ نے البتہ محکم کرینگے ہم بازو تیرا یعنے زور دینگے تجھکو ساتھہ بھائی تیرے کے اور کرینگے ہم واسطے تمہارے غلبہ
اوپر اعدا کے پس نہ پہنچ سکینگے لوگ طرف تمہارے یعنے تمپر غلبہ نہ پاوینگے دشمن تمہارے جاؤ تم دونون بِاٰيٰتِنَآ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ تم دونون اور جو پیروی کرے تمہاری غالب ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بِاٰيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى پس جب آیا انکے پاس موسیٰ ساتھ معجزون ہمارے روشن کے کہا فرعونیون نے نہین یہہ مگر جادو باندھ لیا ہوا کہ اور نے نہین کیا اور ہمنے نہین دیکھا وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ اور نہین سنا مثل اس جادو کے کہ ہوا ہو بیچ زمانے باپون اپنے پہلون کے اور یہہ بات اسواسطے کہی کہ انکے زمانے مین اور انکے آبا کے جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اور کہا موسیٰ نے پروردگار میرا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ لایا ہی ہدایت نزدیک اسکے سے اور اس شخص کو کہ ہوگی واسطے اسکے عاقبت اچھی اس گھر دنیا کی یعنے خاتمہ ایمان پر یا سرانجام نیک اس گھر آخرت کا یعنے نجات دوزخ سے اور دخول جنت کا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین فلاح پاتے ظالم ساتھ انجام نیک اور حسن خاتمہ کے وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور کہا فرعون نے ای سردارو نہین جانتا مین واسطے تمہارے کوئی خدا کہ اسکو پوجو اور تعظیم کرو سوا اپنے اور موسیٰ کہتا ہی خدا اور ہی کہ پیدا کرنیوالا آسمان کا ہی فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ پس آگ جلا واسطے میرے ای ہامان اوپر مٹی کے کہ پختہ ہو لکھا ہی کہ اینٹین پکوانین شروع فرعون سے ہی ہوئے ہین کہ اپنے وزیر کو کہا اینٹ واسطے میرے پکا فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى پس بنا کر واسطے میرے ایک محل بلند اور اوسکی سیڑھیان رکھ تو کہ اسکے چھت پر چڑھ جاؤن شاید مین آگاہی پاؤن طرف خدائے موسیٰ کے یعنے اُسے دیکھون کہ کیسا ہی وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور تحقیق گمان کرتا ہون موسیٰ کو جھوٹھون سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ خدا تعالیٰ جسم اور جسمانی ہی اور آسمان پر مکان رکھتا ہی اور وہان تک چڑھ جانا ہو سکتا ہی اور اس سے خبردار نہ تھا کہ **قطعہ** وہ جہان ہی وہان مکان ہی نہین + وقت ہی وہان نہین زمان ہی نہین + وہ کہان ہی کدھر ہی کیسا ہی + کیا کہون اسکا کچھ بیان ہی نہین + کشاف مین ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار استاد جمع کئے سوا مزدورون کے اور حکم کیا کہ اینٹین بناؤ اور لکڑیان تراشو اور گچ وغیرہ تیار کرو اور محل اٹھاؤ انھون نے محل ایسا بلند محکم اٹھایا کہ پہلے اس سے کسی نے نہ بنایا تھا زاد المسیر مین ہی کہ جب تیار ہوا فرعون اوپر چڑھا وہ جانتا تھا کہ آسمان سے نزدیک ہوا ہوگا دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا زمین سے تھا شرمندہ ہوا کہا کہ تیر طرف آسمان کے پھینکو تیر پھینکا خون آلودہ گرا کہنے لگا کہ مین نے خدائے موسیٰ کو مارا حق تعالیٰ نے جبرئیل کو فرمایا کہ پر اپنا اس محل کو مار کر تین ٹکڑے کردے جبرئیل علیہ السلام نے پر مارا سہ پارہ ہوگیا ایک ٹکڑا لشکر فرعون پر گرا دس ہزار قبطی دب کر مر گیا اور ایک ٹکڑا دریا مین گرا اور ایک طرف مغرب کے اور کوئی استادون اور مزدورون سے جیتا نہ بچا اور فرعون باوجود اس حال کے کچھ نڈرا اور غرور زیادہ تر کرنے لگا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ اور تکبر کیا اسنے اور لشکرون اسکے نے بیچ زمین مصر کے ناحق اور گمان کیا انھون نے یہہ کہ وہ طرف جزا ہمارے کے نہ پھیرے جاوینگے ساتھ بعث اور نشر کے فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ پس پکڑا ہمنے اسکو اور لشکرون اسکے کو پس ڈالدیا ہمنے انکو بیچ دریا کے اور ڈبو دیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ پس دیکھ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کام ظالمون کا یعنے مشرکون کا اور قوم اپنے کو مثل اُن واقعون کے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ اور کیا ہمنے انکو بیچ جہان کے پیشوا مگر انھونکا کہ اپنے گمراہی سے لوگون کو بلاتے تھے طرف آگ کے یعنے طرف اُن عملون کے کہ سبب دوزخ مین جانے کے ہون جیسے کفر و معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ اور دن قیامت کے نہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی یار عذاب انسے دور نکر سکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اور پیچھے لائے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت کہ فرشتے اور مسلمان انپر لعن کرتے ہین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ اور دن قیامت کے وہ برے کئے گیون سے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت پیچھے اسکے ہلاک کئے ہمنے لوگ قرنون پہلے کے مانند قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام کے بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ درانحال کہ وہ کتاب حکم اور پیغام روشن تھے یا نور کہ آنکھین دل کے کھل جاوین واسطے بنی اسرائیل کے اور راہ دکھانیوالی ہی طرف احکام کے اور رحمت واسطے متابعت کرنیوالون اور عمل کرنیوالون اپنے کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف میدان غربی طور کے مقام موسیٰ سے یعنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کوہ طور پر تو حاضر نتھا جسوقت کہ فیصل کیا ہمنے طرف موسیٰ کے وحی کو اور نتھا تو گواہون سے اوپر امر رسالت اسکے کے طرف فرعونیون کے وَلٰكِنَّآ
اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اور لیکن وحی کیا ہمنے اس قصہ کو تجھ پر اسواسطے کہ پیدا کیا ہمنے بعد موسیٰ کے قرنون مختلف کو ایک گروہ کو بعد
دوسرے گروہ کے پس دراز ہوئین اوپر انکے عمرین انکے اور مدتین انکو گذرین خبرون مین اسوقت کے شک پڑ گیا قصے صحیح کیسکو یاد نرہے پس تجھکو ہم
نے واسطے تجدید ان اخبار کے بھیجا اور اہل عقل جانتے ہین کہ خبر دینے ایسے قصون کی سوا وحی کسی سے نہین ہوسکتی وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ
تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اور نہ تھا تو رہنے والون مدین کے سے کہ ہمیشہ واسطے سیکھانے کے پڑھا کرتا اوپر انکے آیتین ہماری بیچ قصہ موسیٰ اور شعیب
کے جیسے شاگرد استادون پر پڑھتے ہین بیتے تو مدین مین نتھا کہ یہہ قصہ سیکھہ رکھتا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ اور لیکن ہم ہین بھیجنے والے
تیرے اور خبر کرنیوالے تجھکو ان قصونکی وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا اور نتھا تو حاضر بیچ کنارے طور سینا کے جسوقت کہ پکارا ہمنے موسیٰ کو
اور توریت عنایت کی زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ پکارا امت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مہربانی فرمائی کشف الاسرار
مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا الٰہی توریت مین صفت اور سیرت ایک امت کی پڑھتا ہون مین کہ اسمین بھلا بیان اور نیکیان بھری ہین وہ کس پیغمبر کی
امت ہی خطاب ہوا کہ وہ امت احمد ہی کہ حبیب میرا ہی موسیٰ نے آرزو کی کہ مین انکو دیکھون حق تعالیٰ نے فرمایا ابھی زمانہ ظہور اسکے کا نہین اگر چاہے
تو آواز انکی سنا دون پس پکارا یا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب نے پشت پدران سے لبیک اللّٰھم لبیک جواب دیا جب موسیٰ علی نبینا علیہ السلام کو آواز
سنوایا نچایا کہ بے تحفہ پھراؤن فرمایا کہ عطا کیا مین نے تمکو پہلے اس سے کہ مانگو اور بخشا مین نے تمکو پہلے اس سے کہ مغفرت طلب کرو فضل عجب رتبہ
ہی اس امت کا عالی ✦ کہ بن مانگے ہوئی بخشش ہی پائی ✦ بنی جنکے امام الانبیا ہین ✦ انھون کی فضل پھر کیا کہئے کیا ہین ✦ کتاب انکی ہی قرآن معلا
کہ جو ناسخ ہی سب کے سب کتب کا ✦ رسول ایسا کتاب ایسی ہوگی ✦ برابر اسکے ہو طاقت ہی کسکی ✦ اور جب ایسے شرافت حق تعالیٰ نے اس امت کو بواسطہ
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف کیا پس فرماتا ہی کہ ای حبیب میرے تو طور پر نتھا جسدم کہ امت تیرے کو پکارا ہمنے وَلٰكِنْ رَّحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ولیکن خبر کی ہمنے تجھکو بسبب رحمت کے کہ واقع ہی تجھہ پر
پروردگار تیرے اور یہہ قصے سکھا دے تو کہ تو ڈراوے اس قوم کو کہ نہین آیا انکے پاس کوئی ڈرانیوالا پہلے تجھہ سے یعنے ایام فترت مین کہ درمیان
عیسیٰ علیہ السلام کے اور سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھا اور نہین تو اسمعیل علیہ السلام کو عرب پر بھیجا تھا پھر جیسی کہ مدت دراز گذری آپ کو بھیجا
تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اور اگر نہوتا یہہ کہ پہنچے انکو مصیبت بسبب اس چیز کے کہ آگے بھیجا
ہاتھون انکے نے شرک اور ظلم اور گناہون سے فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس
کہتے وہ وقت آنے عذاب کے ای پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے طرف ہمارے پیغمبر کہ تیرے حکم ہمارے پاس لاتا پس پیروی کرتے ہم آیتون
تیرہ کی اور تصدیق کرتے رسول تیرہ کی اور ہوتے ہم ایمان والون سے جواب لولا پہلے کا محذوف ہی یعنے اگر نہوتا یہہ کہ وقت نزول عذاب کے حجت
لاتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمکو طرف حق کے نہین بلایا البتہ عذاب بھیجتے ہم اپنر لکھا ہی کہ مشرکان قریش نے یہود سے احوال پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کا پوچھا انھون نے اقرار آپ کے نبوت کا کیا اور صفت آپکی توریت مین پڑھی مشرک توریت کا بھی انکار کرنے لگے اور بولے کہ اگر یہہ پیغمبر
ہین تو جو معجزے موسیٰ علیہ السلام رکھتے تھے وہ یہہ کیون نہین رکھتے یہہ آیت نازل ہوئی فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى پس جب آیا کفار عرب پاس پیغمبر ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ پیغام حق کے کہ قرآن ہی ہمارے پاس سے کہا انھون
نے کیون نہین دیا گیا یہہ پیغمبر جیسا دیا گیا تھا موسیٰ معجزہ ید بیضا اور عصا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ کیا کفر نہ کرتے تھے اسبات
جنس انکے مشرکان قبطی ساتھہ اسمیز کے کہ دیا گیا تھا موسیٰ پہلے اس سے قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا کہتے تھے قبطی دو جادو گر ہین یعنے موسیٰ اور
ہارون ایک دوسرے کا مددگار ہی اظہار خوارق عادات مین یا کہتے تھے مشرک عرب کے کہ دو سحر مددگار ایک دوسرے کے ہین یعنے توریت اور
قرآن وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ اور کہتے تھے قبطی یا مشرکان کہ تحقیق ہم ساتھہ ہر ایک کے ان دو جادوون سے یا ساتھہ سب پیغمبرون اور کتابون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے کے کافر ہین قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ کہ پس لے آؤ تم ایک کتاب نزدیک اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانے والی ہو اُن دونون کتابون سے کہ مجھہ پر اور موسیٰ پر اتری ہین تو کہ مین پیروی کرون اسکی اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن سحر ہی فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ پس اگر نہ قبول کرین وہ واسطے تیرے اور کتاب نلاوین پس جان تو کہ سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتے ہین خواہشون اپنے کی بے دلیل وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اور کون بہت گمراہ ہی اُس سے کہ پیروی کرتا ہی خواہش اپنے کی بغیر ہدایت کے خدا کیطرف سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا ہی اور نہین منزل مقصود کو پہنچاتا قوم ظالمون کو کہ پیروی اپنے ہوائے نفس کی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور البتہ تحقیق پے در پے کہے ہم نے انسے بات یعنے پے در پے آیتین قرآن کی اتارین تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور انمین تامل کرکر ایمان لاوین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے انکو توریت پہلے اس قرآن سے وہ ساتھہ قرآن کے ایمان لاتے ہین ملرا ایمان لانیوالے یہود ہین مانند ابن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہی کہ کتاب سے مراد انجیل ہی اور مراد چالیس آدمی ترسائے ہین شام اور حبشہ کے جو مکہ معظمہ مین حضرت کی خدمت مین آکر ایمان لائے تھے کیونکہ یہ سورہ مکی ہی اور عبداللہ بن سلام اور اصحاب انکے مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے مگر کہا جاوے کہ یہہ آیت مدنی ہی واللہ اعلم وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اور جب پڑھا جاتا ہی قرآن اوپر انکے کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ اسکے تحقیق یہہ حق ہی نازل ہوا پروردگار ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے نزول اسکے سے اسلام لانیوالے کیونکہ پہلے کتابون مین ذکر اسکا دیکھا تھا ہم نے اور حقیقت اسکے کی جانی تھی اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ دو کتاب والے دیے جاوینگے ثواب اپنا دوبار بسبب اسکے کہ صبر کیا انھون نے اور ثابت تھے ایمان توریت پر یا انجیل پر اور ایمان قرآن پر وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور ٹالتے ہین سات نیک بات کے بری بات کو موضح ہین کہ بعد ایمان لانے ترسایون کے ابوجہل وغیرہ انکو گالیان دیتے تھے اور وہ جواب مین کہتے تھے کہ خدا تم کو توفیق نیک دے اور راہ دکھاوے یا منافق اور یہود عبداللہ بن سلام پر طعن کرتے تھے اور وہ انکو یہی جواب دیتے تھے پس حق تعالیٰ تعریف انکی کرتا ہی کہ دفع کرتے ہین ساتھہ بھلائی کے برائی کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اس چیز سے کہ دی ہی ہم نے انکو خرچ کرتے ہین بیچ راہ ہماری کے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور جب سنتے ہین بات بیہودہ منافقون سے اور کافرون سے اعراض کرتے ہین اس سے اور کہتے ہین اُن بیہودہ گویون کو واسطے ہمارے عمل ہمارے ہین اور واسطے تمہارے عمل تمہارے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہی اوپر تمہارے ہم سے یعنے ہم بیہودہ کلام تمہارے مقابلہ مین نہین کہتے یا سلام رخصت کا ہی اوپر تمہارے کہ تم سے ہمنے ملاپ چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ نہین ڈہونڈتے ہم صحبت جاہلون کی کہ ایسی صحبت سے دنیا اور آخرت خراب ہوتی ہی **نظم** ماربد سے یاربد بدتر ہی جان + یاربد سے ماربد بہتر ہی مان + ماربد کا نیش ہی جان پر لگے + نیش یاربد ہی ایمان پر لگے + ماربد کے سم کے ہاتھہ آوے دوا یاربد کے سم سے کب پاوے شفا + ماربد دشمن ہی رافت جان کا + یاربد ہی خصم دین ایمان کا + ماربد کی تو عداوت ہی عیان + دشمنی پر یاربد کی ہی نہان + دشمن باطن براہی اس سے ڈر + پرحذر ہو پرحذر ہو پرحذر + شکل مین وہ یار ہی ممنون مین بار + گل ہی صورت مین حقیقت مین ہی خار + ظاہرا حلو اہی وہ باطن مین زہر + لطف پر اسکے بچا ہے سخت قہر + اسکی صحبت ترک کر اس سے نہ مل + مجلس اسکی ہی بلائے جان و دل + پاس بیٹھہ اسکے جو ہووے یار نیک + تجھکو وہ نیکی کہیگا ایک نہ ایک + صحبت نیکان صفائی دل ہی جان + زنگ غفلت کا نہین رہتا نشان + لکھا ہی کہ ... جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال خوشی تھی کہ ابوطالب آپکا چچا ایمان لاوے جب تمام عمر ایمان نہ لایا اور دم مرگ کو پہنچا تو آپ نے آکر فرمایا کہ ای چچا کلمہ پڑھکر مجھے یاری دے تو کہ ایمان پر تیرے نزدیک اللہ کے حجت لاؤن مین ابوطالب نے کہا ای بھتیجے میرے مین جانتا ہون کہ تو سچ کہتا ہی مگر اندیشہ طعن قریش کا نہ ہوتا کہ کہینگے ابوطالب موت سے ڈر کر ایمان لے آیا تو البتہ مین کلمہ پڑھکر دل تیرا خوش کر دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ تحقیق تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہدایت کرتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت

کرتا ہی جسکو چاہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ جانتا ہی ہدایت پانیوالون کو یعنے انکو جو ہدایت کی لیاقت رکھتے ہین یا انکو جنکی ہدایت کا ازل مین حکم ہوچکا ہی **قطعہ** ہدایت مین جسکی ہی حکم ازل ٭ وہی راہ ایمان مین ہی بے خلل ٭ ازل مین نہین جسکو دکھلائے راہ ٭ ابد تک وہ گمراہ ہی اور تباہ ٭ لکھا ہی کہ حارث بن عثمان بن نوفل نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہین کہ تمھارا قول حق ہی اور بات سچی اور جو تم کہتے ہو سبب دولت ہماریکا ہی حیات مین اور وسیلہ سعادت ہماری کا ہی بعد وفات کے لیکن متابعت تمھاری موجب مخالفت تمام عرب کی ہی ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمھاری پیروی کرینگے عرب والے زمین حرم سے نکال دینگے ہمین پھر انکے مقابلہ کی ہمین طاقت نہین یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اور کہا بعضے کافرون نے اگر پیروی کرین ہم ہدایت کی ساتھ تیرے یعنے ایمان لاوین تجھ پر اوچکی جاوین گے ہم زمین ہمارے سے یعنے عرب ہمکو نکال دینگے ہمارے گھرون سے اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ کیا نہین جگہہ دی ہمنے واسطے ان کے حرم امن والا کہ کوئی اُن پر غلبہ نکرے کھینچے جاتے ہین طرف اسکے میوہ ہر چیز کے یعنے منافع ہر نوع کے اور عجائب ہر جگہہ کے وہان جاتے ہین اور رزق دیا ہمنے انکو اس میدان بن کھیتی کے مین رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا رزق دینا کر نزدیک ہمارے سے بیمنت غیر کے پس باوجود بت پرستی کے انکو امن اور چین اور رزق دیا ہمنے اگر ایمان لاوینگے تو کیون نہ انکو خوف اور خطر اور جلا ہونے وطن سے بچاوینگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے اس نکتہ کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا اور بہت ہلاک کین ہمنے بستیان یعنے لوگ ان بستیون کے کہ اتراتے تھے بیچ معیشت اپنے کے جیسے مکہ والے اتراتے ہین فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا پس یہہ ہین گھر انکے خالی اور خراب کہ نہین کوئی انمین پیچھے ہلاک انکے کے مگر تھوڑے رستہ چلنے والے کہ وہان جا ٹہرے اور پھر اپنے رستہ پر لگے خالی مکان چھوڑ گئے **بیت** دنیا سے دل نہ باندھ کہ مہمان سرائے ہی ٭ ایک اسمین رفت آئے ہی اور ایک جائے ہی ٭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ اور ہین ہم وارث اُن گھرون کے بعد ہلاک رہنے والون انکے کے یعنے ہم ہی باقی ہین پیچھے فنا ہونے سب کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِنَا اور نہین تھا پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیون کا یہانتک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر انکے کے پیغمبر کہ پڑھین اوپر انکے آیتین ہماری واسطے دفع حجت اور قطع معذرت امت کے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظَالِمُوْنَ اور نہ تھے ہم ہلاک کرنیوالے یعنے خراب کرنیوالے بستیون کے مگر جب رہنے والے اسکے ظالم تھے کہ رسولون کو جھٹاتے تھے اور حق کو نہین مانتے تھے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا اور جو کچھ کہ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے کہ اسباب دنیوی ہی پس فائدہ زندگانی اس جہان کا ہی اور آرایش اس سرائے کی کہ مدت حیات بے اعتبار اور زندگانی ناپایدار ہین اور اسپر مت اتراؤ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور جو کچھ کہ نزدیک اللہ کے ہی ثواب اس جہان کے سے وہ بہتر ہی نفس الامر مین کیونکہ لذت اسکی خالص ہی کدورات محنت اور مشقت سے اور باقی تر ہی رہنے والا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آیا پس نہین سمجھتے کہ بدلتے ہو باقی کو فانی سے اور مرغوب کو معیوب سے **بیت** لعل کے بدلے مت خذف لیجئے ٭ پھینک کر در کو مت صدف لیجئے ٭ حدیث مین ہی کہ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابوجہل سے معارضہ ہوا دینے مین یا حضرت عمار یاسر کا ولید بن مغیرہ سے یہہ آیت اتری اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ آیا وہ شخص کہ وعدہ کیا ہی ہمنے اسکو جنت کا عقبیٰ مین اور نصرت کا دنیا مین وعدہ نیک کہ اسمین خلاف متصور نہین پس وہ ملنے والا ہی اُس سے بے شبہ یعنے علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم جو کوئی ہو كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اسکو فایدہ زندگانی دنیا کا کہ دولت اسکی بھری ہی نکبت سے نعمت اسکی ملی ہی نقمت سے **بیت** مال کو اسکے چٹ زوال ہی بس ٭ جاہ کو اسکے انتقال ہی بس ٭ ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ پھر وہ شخص دن قیامت کے حاضر کئے گیون سے ہی واسطے عذاب کے یا حساب کے مراد اس سے ابوجہل نااہل یا ولید پلید ہی وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآئِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ پکاریگا اللہ تعالیٰ کافرون کو پس فرماویگا کہان ہین شریک میرے جو تھے تم دعویٰ کرتے کہ شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا کہینگے وہ لوگ کہ ثابت ہوئے اوپر انکے بات اللہ کی وعید کی یا قول لَاَمْلَئَنَّ جہنم کا اور وہ رئیس گمراہون کے یا شیاطین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ضعیف اور متابعت کرنیوالے ہمارے وہ لوگ ہین کہ جنکو گمراہ کیا تھا ہمنے اور شرک کی طرف بلایا تھا اور یہہ شرک لائے تھے
اَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا گمراہ کیا انکو ہمنے جیسا کہ گمراہ ہوئے تھے ہم تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ اب بیزاری کی ہمنے انسے اور کفر سے متوجہ ہوئے طرف تیرے
مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ نہ تھی یہہ واقع مین ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنی خواہش نفس کی عبادت کرتے تھے وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ اور کہا جاویگا کافرونکو بلاؤ شریکون اپنے کو یعنے اُن بتون کو کہ تم شریک اللہ کا ٹھہراتے تھے تو کہ تم سے عذاب دفع کرین
پس پکارینگے انکو اس امید پر کہ ہماری مدد کرین پس نہ جواب دینگے انکو کیون کہ عاجز ہونگے نہ جواب دے سکینگے نہ مدد کر سکینگے وَرَاَوُا الْعَذَابَ
اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ اور آرزو کرینگے کہ کاشکے وہ ہوتے راہ پانیوالے طرف کسی حیلے کے کہ عذاب انسے
دور کرتا یا راہ پانیوالے ہوتے طرف حق کے کہ عذاب سے نڈر ہوتے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ اور یاد کر جدن کہ پکاریگا
اللہ جتانیوالون کو پس فرماویگا کیا جواب دیا تھا تمنے پیغمبرون کو جب انھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ
لَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس اندھی دھندھی ہوجاوینگے اوپر انکے خبرین جو پیغمبرون سے کہے ہونگے یا بھول جاوینگے حجتون کو اسدن کچھ نجانینگے کہ کیا کہین
پس وہ لوگ دوسرے سے نہ پوچھینگے کہ کیا جواب دین کیونکہ سایل اور مسئول سب عاجز ہونگے اور نہایت دہشت اور حیرت سے بھی پوچھہ نہ سکینگے
فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ پس جس شخص نے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا خدا اور رسول پر
اور عمل کئے اچھے پس امید ہی یہہ کہ ہو فلاح پانیوالون سے اور وقت سوال کے عاجز نرہیگا جواب سے اور فلاح وابستہ برضائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہی **بیت** دفع چاہنا رافت گر عذاب باری ہی + راہ شرع پیغمبر راہ رستگاری ہی + لکھا ہی کہ سردار عرب کے طعن کرتے تھے کہ اللہ تعالی نے واسطے
نبوت کے محمد کو کیون اختیار کیا چاہیے تھا کہ یہہ منصب عالی کسی بزرگ اہل مکہ اور طایف کو دیتا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ
حق تعالی نے انکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جو کچھہ کہ چاہتا ہی اور پسند کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی
واسطے نبوت کے جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ نہین ہی اور نہ ہوگا واسطے گمراہون کے مثل ولید بن مغیرہ وغیرہ کے
اختیار اسمین کہ جیسے چاہین پیغمبر بنالین کیونکہ یہہ اختیار مین اللہ کے ہی **قطعہ** سب یہہ ہی اختیار مین اوسکے + قبضہ اقتدار مین اسکے + جسکو
چاہے کرے رسول اپنا + دخل کسکو ہی کار مین اسکے + سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہی اللہ کو اس سے کہ اسکے اختیار پر کسیکا اختیار
چل سکے اور برتر ہی اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور پروردگار تیرا جانتا ہی جو کچھہ کہ چھپاتے ہین
سینے اُنکے عداوت پیغمبر اور کینے مؤمنون کے سے اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہین طعن نبوت کے اور تکذیب قرآنکی وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور وہ ہی اللہ مستحق
عبادت کا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ واسطے اسکے ہی تعریف ہیچ دنیا اور آخرت کے کیونکہ دینے والا نعمتین دنیا اور آخرت کا وہی ہی
وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور واسطے اسکے حکم ہی اور طرف اسکے پھر جاؤگے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ تعالی اوپر تمھارے رات کو ہمیشہ
تا روز قیامت کہ سورج کو زمین کے تلے سے نہ نکالے کون ہی خدا سوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے لے آوے تمھارے پاس روشنی یعنے دن روشن
کہ تم طلب معاش مین اپنے مشغول ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کیا نہین سنتے تم نصیحت کان فکر کے سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ
سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر کردیوے اللہ اوپر تمھارے دن ہمیشہ
روز قیامت تک کہ آفتاب کو آسمان پر ٹھہراوے یا آہستہ حرکت دے کون ہی خدا سوا اللہ کے کہ اپنی رحمت سے لے آوے تمھارے پاس رات کو
کہ آرام پکڑو تم بیچ اسکے اور رنج کامون کے سے راحت پاؤ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے تم آثار قدرت کے آنکھہ سمجھ کے سے وَمِنْ
رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور مہربانی اپنے سے پیدا کیا واسطے
تمھارے رات اور دن کو تو کہ آرام پکڑو تم بیچ رات کے اور تو کہ ڈھونڈو آثار قدرت کے بیچ دن کے رزق اللہ کے سے کہ فضل اپنے کے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مقرر کیا اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت دن رات کے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جسدن
کہ پکاریگا اللہ بت پرستون کو تکرار اس ندا کا تقریع بعد تقریع ہی پس فرماویگا کہان ہین شریک میرے جو تھے تم دعویٰ کرتے کہ یہہ شریک حق ہین
اور جھوٹھہ بکتے تھے وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ اور کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک امت مین سے
گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے یعنے پیغمبرون کو اوپر گواہی کے لاوینگے ہم پس کہینگے ہم امتون کو کہ لاؤ تم دلیلین اپنی جو رکھتے ہو اور شرک اور تکذیب
کے پس جان لیوینگے کہ اُسدم تحقیق حق یعنی راستی یا توحید یا حجت واسطے اللہ کے ہی وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور ناپید ہو جاویگا انسے
جو کچھہ باندھہ لیتے تھے باتین یا امید شفاعت کی کہ بتون سے رکھتے تھے إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ علیہ السلام
کے سے لکھا ہی کہ بیٹا حضرت موسیٰ کے چچا کا تھا کہ اسکے باپ کا نام سہر ہی اور دادا کا نام ثابت اور حضرت موسیٰ کے باپ عمران تھے اور دادا ثابت
اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی بحر مواج مین ہی کہ قارون بہت خوبصورت اور مرد زاہد تھا خلوت نشین بعد چند روز کے کھانا کھاتا تھا اور قرأت
توریت مین اقرار بنی اسرائیل اور متواضع اور خلیق شیطان نے آکر اغوا کیا کہ اسکی خلوت گاہ مین مرد بزرگ بن کر آیا اور سات دن تک اسکے ساتھہ بیٹھا
کچھہ نہ کھایا نہ پیا قارون نے جانا کہ مجھہ سے بھی زیادہ عابد ہی اسکا معتقد ہوا شیطان نے پھر نصیحت کرنی شروع کی ایک دن قارون کو سمجھایا کہ ہفتہ
مین ایکدن کسب معاش بھی کیا کر اپنی محنت سے پیدا کر کے کھانا اور کھلانا بہت اجر رکھتا ہی قارون کسب مین مشغول ہوا مالدار ہو گیا اور بعضے کہتے
ہین کہ فرعون حضرت موسیٰ پر طعن فقر کا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کیمیا سکھا دی انھون نے حضرت ہارون اور حضرت یوشع علیہما السلام کو اور
اپنی بہن کو بتا دی قارون نے انکی بہن سے سیکھی بہر تقدیر جب تونگر ہو گیا تو حال اسکا بدل گیا **بیت** فقر کے بعد غنا کیا آیا دین ایمان پہ آفت
لایا + فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ پس سرکشی کی اوپر قوم موسیٰ کے اور چاہا کہ سب کو زیر حکم لاؤن وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ
أُولِي الْقُوَّةِ اور دیا تھا ہم نے اسکو خزانون سے اسقدر کہ کنجیان اسکی یعنے اٹھانا انکا البتہ بھاری تھا ایک جماعت قوت والے پر عصبہ دس سے
چالیس تک کی جماعت کو کہتے ہین اور یہان مراد چالیس آدمی ہین کہ کنجیان اسکی اٹھاتے تھے کشاف مین ہی کہ ساٹھہ آدمی کلید بردار خزائن اسکے کے
تھے ہر خزانے کی ایک کنجی تھی اور کوئی کنجی زیادہ انگلی سے نہ تھی اور چمڑے کی بنی تھین تاکہ ہلکی ہون اور امام ثعلبی نے کہا ہی کہ مراد مفاتیح سے ظروف
مال ہین اور وہ چار لاکھہ چالیس ہزار انبار تھے سونے اور چاندی کے إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ یاد کر جسوقت کہ کہا
واسطے قارون کے قوم اسکے نے یعنے مومنون نے بطریق نصیحت کہ ای قارون مت خوش ہو مال دنیا پر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی خوش ہونیوالون
کو اوپر دنیا کے کہ مبغوضہ حق ہی **نظم** کیا ہی دنیا گھر ستم کا ہی ملامت خانہ ہی + دشت ہی صحرا ہی بن ہی فقر ہی ویرانہ ہی + نی رفیق اور نی شفیق
اور نی مددگار اور نہ یار + آشنا جسکو سمجھتے یہان ہو وہ بیگانہ ہی + کب یہہ مال و دولت و جاہ و جلال دنیوی + لایق دل بستگی عاقل و فرزانہ ہی +
جسنے دل اس سے لگایا عقل سے باہر ہی وہ + ابلہ ہی نادان ہی وہ مجنون ہی دیوانہ ہی + جس نے اس خمخانہ دنیا سے ایک جرعہ پیا + ہوش اُڑے اسکے ہین
وہ بیعقل ہی مستانہ ہی + گر ہی تو دانا تو ڈر روز حساب آتا ہی آہ + خرمن دنیا کا وہان محسوب یک یک دانہ ہی + بھول پیمان خدا کو مت می عشق
اسکی پی + رافتا غفلت کا کیا تو نے پیا پیمانہ ہی + وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور طلب کر بیچ اسچیز کے کہ دی ہی تجھکو اللہ نے گھر آخرت کا
یہہ تتمہ ہی کلام ناصحون کا یعنے صرف کر مال اپنے کو راہ خدا مین اور وسیلہ کر اسکو ثواب آخرت کا وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا اور مت بھول حصہ اپنے کو
دنیا سے کہ نصیب تیرا مال دنیوی مین سے وقت مرنے کے سوا کفن کے نہ ہوگا پس یہہ سوچ کر مال دنیا پر غرور مت کر **بیت** تصرف مین تیرے گر ملک چین سے تا
یمن ہوگا + دم رحلت تیرے ہمراہ نہ کچھہ غیر کفن ہوگا + اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ فراموش مت کر حصہ اپنے کو یعنے بقدر احتیاج ضروری کے مال پر کفایت کر کہ
بس ہی باقی ہوس ہی **بیت** چھوڑ اسکو کہ جو ہوس ہووے + اسقدر لے کہ تجھکو بس ہووے + وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ
اور احسان کر طرف بندگان خدا کے جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیرے اور مت چاہ فساد بیچ زمین کے ساتھہ تکبر اور ظلم کے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ تحقیق
اللہ نہین دوست رکھتا ہی فساد کرنیوالون کو کہ ساتھہ دنیا کے اپنی برائی کرین اور اتراوین قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي کہا قارون نے جواب مین انکے سوا اسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہین کہ مین دیا گیا ہون مال بسبب علم کے کہ نزدیک میرے ہی یعنے علم توریت کا کیونکہ وہ اعلم بنی اسرائیل تھا یا دانا تھا خزائن یوسف علیہ السلام کا وہ تصرف مین لایا تھا یا علم کیمیا یاد رکھتا تھا کہ اپنی بہن سے سیکھا تھا اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَھْلَکَ مِنْ قَبْلِہٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ ھُوَ اَشَدُّ مِنْہُ قُوَّۃً وَّاَکْثَرُ جَمْعًا کیا نجانا قارون نے توریت مین پڑھکر اور تاریخ والون سے سنکر یہہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہین پہلے قارون سے اہل قرنون سے ان لوگون کو کہ وہ بہت زور آور تھے اس سے قوت مین اور بہت تھے جماعت والے یا زیادہ تھے جمع مال مین وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِھِمُ الْمُجْرِمُوْنَ اور نہین پوچھے جاتے گناہون اپنے سے گنہگار وقت آنے عذاب کے یعنے مشرکون کے چہرون سے معلوم کر لیتے ہین یعرف المجرمون بسیماھم یا انسے سوال استعلام نہوگا کیونکر حق تعالیٰ دانا ہی یا سوال معاتبہ نہوگا کیونکہ بیحساب دوزخ مین جاوینگے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ پس نکلا قارون شنبہ کے دن اور برقوم اپنے کے بیچ آرایش اپنے کے اشتر سفید پر سوار زین زرین کسا جامہ ارغوانی پہنے چار ہزار سوار اسیطرح کے سجے ہوئے ساتھ لئے کشاف مین ہی کہ انیس ہزار سوار سرخ جوڑے شہابی پہنے ہوئے ساتھ تھے اور کہینے پہلے اس سے رنگ معصفر ندیکھا تھا موضع مین ہی کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر سوار زین زرین کسے اور لباس معصفر اور موزے سفید پہنے ہمراہ تھین القصہ جب اس دبدبہ اور شوکت سے قوم مین آیا قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّہٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ کہا ان لوگون نے کہ چاہتے تھے زندگانی دنیا کی ای کاشکے ہوواسطے ہمارے مال مانند اسکے کہ دیا گیا ہی قارون تحقیق وہ بڑے نصیب والا ہی دنیا سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کہا انلوگون نے کہ دئے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو جانتے تھے برکت قناعت کے اور فضل توکل کا مانند حضرت یوشع اور اصحاب انکے کے وای ہو واسطے تمہارے ای طالبو دنیا کے ثواب اللہ کا آخرت مین بہتر ہی مال دنیا سے واسطے اسشخص کے کہ ایمان لاتا ہی خدا اور پیغمبر پر اور کام کرتا ہی اچھے وَلَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ اور نہین سکھلائے جاتے یہہ بات جو علمانے کہے مگر صبر کرنیوالے اور برطاعت کے یا بچنے والے معصیت سے لکھا ہی کہ قارون کو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر حسد آیا ایکدن حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ تم پیغمبر ہوئے اور مجھکو کچھ بہرہ نہ پہنچا مین اپنی بے منصبی پر کب تک صبر کرون پھر بہر روز ایذا کے درپے رہتا تھا یہان تک کہ حکم زکوٰۃ نازل ہوا کہ عشر یا ربع مال دیا چاہئے حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی سے اسکا ہزار دینار سے ایک ٹھہرایا قارون نے جو حساب کیا بلغ کثیر ہوئے پر گیا اور بنی اسرائیل کو بلا کر کہا کہ جو موسیٰ کہتے تھے ہم قبول کرتے اب مال تمہارا چھین تے ہین کیا علاج کرین سب نے کہا کہ تو مہتر ہمارا ہی جو کہے کہا مین چاہتا ہون کہ انکو قوم مین رسوا کرون تاکہ کوئی انکی بات پھر نہ سنے پس ایک زن فاجرہ ستیرا نام کو بلا کر دو ہمیانیان زر کی دین اور کہا کہ مجلس عام مین آکر اقرار کیجو کہ موسیٰ نے مجھ سے زنا کیا ہی، دوسرے دن موسیٰ لوگون مین بیٹھے امر اور نہی بیان کرتے تھے کہ چور کے ہاتھ کاٹو نگا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تازیانے مارونگا اور جو محصن ہی سنگسار کرونگا قارون نے اٹھکر کہا اگرچہ تم ہی ہو کہا اگرچہ مین ہون قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ فلانی عورت سے تمنے زنا کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا معاذ اللہ اے بلاؤ ستیرا حاضر ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای زن تجھے قسم دیتا ہون اس خدا کی جسنے دریا شگافتہ کیا اور توریت نازل کی سچ کہہ ستیرا ہیبت الٰہی سے ڈرے کہنے لگی ای کلیم اللہ قارون نے دو ہمیانیان زر کی رشوت مین مجھے دین ہین کہ تجھ پر بہتان اٹھاؤن اور مین باوجود گنہگاری اپنی کے تجھ پر افترا نہین کرتے اور یہہ ہمیانیان ہین وہ مہر لگی قارون کے سب بنی اسرائیل نے مہر قارون کی دیکھ لی اور مکر اوسکا ظاہر ہوگیا حضرت موسیٰ نے مٹھی خاک پر رکھا اور اللہ سے قارون کی شکایت کی خطاب ہوا کہ زمین کو تیرے حکم مین کیا جو کہے کہہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای قوم قارون پر مبعوث ہون مین جیسا کہ فرعون پر تھا جو قارون کے ساتھ ہی وہ ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہی یہان سے ہٹ جائے سب بنی اسرائیل اس مجلس سے کنارہ کش ہوئے مگر دو آدمی اسکے ساتھ رہ گئے حضرت موسیٰ نے زمین کو کہا کہ پکڑ اسکو اور اسکے ساتھیون کو زمین پاؤن انکے ٹخنون تک نکل گئے عجز اور زاری کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خذیھم تادانو دہس گئے ہر چند فریاد اور فغان کرتے تھے حضرت موسیٰ کو کچھ ترس نہ آیا یہان تک کہ زمین مین تا بسر دہ گئے بعضے مفسرون نے لکھا ہی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خطاب کیا کہ اگر ستر بار قارون اور یارہ اسکے فریاد کرتے نہ رحم کرتا تو اور فریاد کرانکے نہ پہنچتا اور قسم ہی عزت اور جلال اپنے کی مجھکو اگر یکبار مجھے پکارتے قبول کرتا مین القصہ بعد خسف

ہونے قارون کے بعضے بیوقوف بنی اسرائیل آپس مین کہنے لگے کہ موسیٰ نے دعا سے قارون کو زمین مین دھسایا تاکہ خزانون پر اسکے آپ تصرف کرے حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ الٰہی اسکا مال بھی اسکے ساتھ زمین مین دھسا دے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ پس دھسا دیا ہمنے ساتھ قارون کے اور گھر اسکیکے زمین مین لیکن مین ہی کہ ہر روز قارون مقدار قامت اپنے کے گھر اور مال سمیت زمین مین دھستا ہی نفخ صور کو ارض سفلی تک پہنچیگا **بیت** ہر آن خدا کا جیسہ قہر آئے + قارون کیطرح زمین مین دھس جاے + فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پس نہوے واسطے قارون کے کوئی جماعت یارون اسکے سے اسدم کہ مدد دیتے اسکو سوا اللہ کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ اور نہوا بدلا لینے والون سے یا منع کرنیوالون سے عذاب اپنی جان سے یعنے زکسی نے عذاب اس سے دفع کیا نہ وہ آپ اپنا عذاب دور کرسکا وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ اور صبح اٹھے وہ لوگ کہ آرزو کرتے تھے مرتبہ اور جاہ اسکے کے کل کو یعنے مایوس اٹھے بعد خسف اسکے کے يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ کہنے لگے آپس مین ایک دوسرے سے وائی ہی اوپر تیرے جان تو کہ اللہ کھولدیتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے اور تنگ کرلیتا ہی اوپر جسکے کہ چاہتا ہی **بیت** بسط عزت سے نہین محض ارادت سے ہی + قبض ذلت سے نہین اسکے مشیت سے ہی + ویک بمعنی ویلک ہی اور اعلم مضمر ہی اور جلالین مین ہی کہ وہی اسم فعل ہی بمعنی اعجب ای انا اور کاف بمعنی لام ہی لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا اگر نہوتا یہ کہ احسان کیا اللہ نے اوپر تمھارے البتہ دھسا دیتا ہمکو بھی زمین مین **بیت** مثل قارون گر نہ مال و رتبہ دنیا ہوا + خسف سے تو بچگئے اچھا ہوا اچھا ہوا + وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وی کلمہ ندامت ہی اور کان واسطے تشبیہ کے ہی یا ویکان سارا بمعنی الم تعلم اور الم تر کے ہی یعنے نہین جانتا تو اور نہین دیکھتا یہ کہ نہین فلاح پاتے کافر عذاب سے یعنے بے ایمان یا کفران نعمت والے یا جھٹلانیوالے انبیا کے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا یہ گھر آخرت کا یعنے بہشت کرتے ہین ہم اسکو واسطے اون لوگون کے کہ نہین چاہتے تکبر کرنا بیچ زمین کے ساتھ اہل زمین کے اور نہ فساد اور ستم اوپر لوگون کے جیسے قارون نے چاہا تھا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور سرانجام نیک واسطے پرہیزگارون کے ہی یا آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہی یعنے بہشت صاحب بحر الحقایق نے کہا کہ سزاے رضا یہ واسطے اس جماعت کے ہی کہ پاک ہین آلودگی صفات نفسانیہ سے اور زمین بشریت مین خلو نہین کرتے مثل فرعون اور جابرون کے اور فساد نظر سے بہین ہین کہ سواے میرے کسی کے طرف التفات نہین کرتے **قطعہ** انسے راضی ہی خدا ایسے ہین جو + مگر رضاے حق کا کیون انکو نہو + قول اور فعل انکا مقبول ہی + یاد ہی باری انھین ہی پی بہ پی + کام جو انکا ہی وہ حق کا ہی کام + ہین تصرف مین انھین کے خاص و عام + جو وہ چاہین سو کرین محبوب ہین + حق ہی طالب انکا وہ مطلوب ہین + مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی آوے ساتھ نیکی کے کہ خوبصورتی ہی یا بندگی یا اخلاص دلی ہی یا معرفت لدنی ہی پس واسطے اسکے بہتر ہی اس خصلت سے یا طاعت سے یا معرفت سے یا جو کوئی آدمی بھلائی کرے دنیا مین پس واسطے اسکے بہتر ہی اس سے آخرت مین وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے کہ شرک اور تکذیب اور سوا اسکے ہی پس نہ جزا دیے جاوینگے وہ لوگ کہ کین ہین انھون نے برائیان مگر جو کچھ کہ تھے کرتے دنیا مین سمجھہ لیجیے کہ ظاہر اس آیت کا دلیل ہی اسپر کہ ثواب نیکی کا بہتر اس سے ملیگا اور عذاب بدی کا برابر اسکے اور وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے تقبیح حال بدکارون کے ہی اور اسناد جزیہ کا تکرار بجہت زیادتی تقبیح حال گنہگارون کے ہی لکھا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بزمان ہجرت جحفہ مین پہنچے شوق حرم کعبہ اور آرزوے وطن پیدا ہوے جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لاے اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ تحقیق جسنے کہ فرض کیا ہی اوپر تیرے پہنچانا قرآن کا یا عمل کرنا اسپر البتہ پھیر لیجانیوالا ہی تجھکو طرف جگہہ پھر جانیکے یعنے مکہ کے بعضے کہتے ہین یہہ وعدہ ہی فتح مکہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ معاد بہشت ہی اور تاویلات کا ئی مین ہی کہ معاد فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہی سالک پر اس مقام مین سر منہ البداء والیہ یعود کھل جاتا ہی **نظم** ابتدا جس سے ہی اس سے انتہا + ابتداء انتہا ہی ایک جا + آئے جس جا سے ہین جانا بھی وہان + آئے اور جانیکا جان اک ہی مکان + کون لایا اور لے آیا کسے + کس جگہہ سے لایا اور لایا کسے + کس جگہہ لیجانیگا تک سوچ تو + سوچ تو غافل بس اتنا بھی نہو + گفتگو کا کچھہ نہین ہی یہہ مقام + فہم یہان درکار ہی

اور فی کلام + قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہی اس شخص کو آیا ہی ساتھہ راہ راست کے یا توحید کے یا قرآن کے اور وہ مین ہون اور خوب جانتا ہی اس شخصکو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی اور وہ منکر میرا ہی وَمَا کُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ یُّلْقٰٓی اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ اور نہ تھا تو امیدوار اس بات کا کہ اتارا جاوے طرف تیرے قرآن مگر مہربانی پروردگار تیرے کے سے اوپر تیرے پس مت ہو تو پشتیبان اور مددگار واسطے کافرون کے یعنے انکی خاطرداری مت کر اور التماس انکے کا جواب مت دے **بیت** سخت دشمن ہی رقیب اس سے نہ ایک بات تو کر + نہ ولا سا نہ تسلی نہ مدارات تو کر + وَلَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور چاہیئے کہ کافر نہ بازرکھین تمکو پڑھنے آیتون اللہ کے سے اور عمل کرنے سے انپر پیچھے اسکے کہ اتاری گئین طرف تیرے اور پکار خلق کو طرف عبادت پروردگار اپنے کے اور مت ہو شریک لانے والون سے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت پکار ساتھہ اللہ کے معبود اور کو کیونکہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی خدا لایق پکارنے کے مگر وہ سمجھہ لیجیے کہ مخاطب اس آیتہ مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت آپ کی ہی اور فایدہ خطاب کا ساتھہ اس جناب کے یہہ ہی کہ مشرکون کے طمع قطع ہوجاوے کہ موافقت ہماری آپ ہرگز نہین کرینگے كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہی مگر ذات پاک اسکی یا سب عمل باطل ہی مگر جس سے رضامندی ذات مبارک اللہ تعالی کی مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ واسطے ایسکے ہی حکم اور طرف ایسکے پھیرے جاوینگے واسطے جزا اور سزا کے محقق کہتے ہین کہ جو موجود حقیقی نہین سوا حق کے پس حقیقت مین ماسوا اسکے فانی ہی **نظم** پڑھہ کے بس لا الہ الا ہو + رافت اقسام شرک سے بچ تو + غیر حق کون دو جہان مین ہی + نہ زمین مین نہ آسمان مین ہی + نہ ہوا ہی نہ کوئی ہوویگا + ہی وہی ایک واحد اور یکتا + ماسوا اسکے جو ہی ہالک ہی + فی ہی قایم کوئی نہ سالک ہی + غیر معدوم اور فانی ہی + وہی باقی ہی جاودانی ہی + اسکے غیرت نے غیر کب چھوڑا + حرف شرکت ازل مین ہی توڑا + نہ شریک اور نہ کوئی ہمتا ہی + وہ اکیلا ہی اور یکا ہی + اوسکے جہت اور مکان وجود نہین + کچھہ نمایش نہین نمود نہین + وہی اوّل ہی اور آخر ہی + وہی باطن ہی اور ظاہر ہی + رافت بس زیادہ یہان مت بول + کشف اسرار مین زبان مت کھول + یہہ مکان ہی خموش رہنے کا + کہ سمجھنے کا ہی نہ کہنے کا + سورہ عنکبوت مکی ہی انہتر آیتین ہین نو سو اسی کلمہ ہین چار ہزار ایک سو پچانوین حرف ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ قصص کے یہہ ہی کہ دونون مین اثبات توحید اور نفی شرک مذکور کی ہی اور یہہ بھی ہی کہ آخر مین قصص کے ذکر ہلاک اور فنا اور بازگشت کا طرف حساب گاہ کبریا کے تھا آغاز مین اس سورہ کے ذکر فتنہ اور بلا کا ہی کہ الفتنۃ اشد من القتل فتنہ زیادہ تر ہلاک اور فنا سے ہی

سورۃ العنکبوت مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی تسع وستون ایۃ

الٓمّٓ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے خلق کے ہین تو کہ سمجھین کہ کسی کو ساتھہ حقایق اس کتاب کے راہ نہین اور عقل کسی کامل کی کنہ معرفت اسکے سے آگاہ نہین **بیت** عقل عاجز کم ہی اسمین فہم خلق + پہنچے کیا اسکو خیال و وہم خلق + لکھا ہی کہ الف اشارہ باسم اللہ ہی اور لام بلطیف اور میم بمجید فرماتا ہی کہ اللہ مین ہون عبادت میری کرو لطیف مین ہون اخلاص بیچ بندگی میری کے مت چھوڑو مجید مین ہون بزرگی اورون کی سلم مت رکھو اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا گمان کیا ہی لوگون نے یہہ کہ چھوڑے جاوین اتنے ہی بات پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور حال یہہ ہی کہ وہ نہ آزمائے جاوین ساتھہ اوامر اور نواہی کے یا نفس اور مال کے یا ہجرت اور جہاد کے سمجھ لیجیے کہ یہان استفہام انکاری ہی بوجہ توبیخ اور ایسے آیتین بیچ شان جماعت مسلمانون کے آئی ہین کہ مکہ مین تھے اور انکو ہجرت وہان سے مشکل تھی اور مہاجرین انکو مدینہ سے کھلا کھلا بھیجتے تھے کہ اسلام تمہارا جب تک کہ خوار کفار مین ہو تمام نہین ہی بعضے تب ہجرت کرکے باہر مکہ سے نکلے مشرک آگاہ ہوکر کتنون کو راہ سے پھر لیگئے اور کتنے انسے بھاگ کر نجات یافتہ ہوئے انکے حق مین فرمایا کہ بے کشاکش بلاد عوی ولا صحیح نہین **بیت** عاشقون کو درد و غم بسیار کھینچنا چاہیئے + جو یار اور طعنہ اغیار کھینچنا چاہیئے + بحر مواج مین ہی کہ یہہ آیت بیچ شان ایک گروہ مؤمنون کے آئی ہی کہ ایذاے مشرکان سے عاجز آئے تھے اور فریاد و فغان کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عمار بن یاسر کے شان مین ہی

کہ انکو کافر بسبب ایمان لانے کے پکڑے گئے تھے اور نالے کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سہیج نام جنگ بدر مین زخم تیر عامر حضرمی سے شہید ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مدح مین فرمایا ھو اول من یدعی الی باب الجنۃ من ھذہ الامۃ قوم اسکے واسطے اسکی روتی تھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اسکے قوم کی شان مین نازل کی یا اسکا باپ بہت جزع فزع کرتا تھا اسکے حق مین یہہ آیت بھیجی کہ بجز قول ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین نکلتا نظم رنج اٹھایا چاہئے درد کھینچا چاہئے + نالۂ گرم اور آہ سرد کھینچا چاہئے + ابتلا امتحان مین عشق مین سو طرح بار جور رکھین سو ہو کر مرد کھینچا چاہئے + وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے ان لوگون کو کہ پہلے ان مسلمانون سے تھے یعنے سب امتون پیلیون کے آزمایش کی ہی اور دعویٰ ہر ایک کا محک بلا پر آزمایا ہی پس البتہ ظاہر کردیگا خدا ان لوگون کو کہ سچ بولے ہین دعوی ایمان مین اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹے انکو کہ بیچ دین کے ہین یا دیکھا دیگا اُن دونون فرقون کو خلق کو یا جزا دیگا اُن دونون گروہ کو ساتھ اسپنے کہ جانتا ہی سچ اور جھوٹھ انکا قطعہ عشق مین کوئی اگر دعوی کرے + یا اسکا امتحان سو طرح لے + کھینچے جو بار جفا صادق ہی وہ + بھاگتا ہی رنج سے کاذب ہی جو + صادق و کاذب کی یہہ پہچان ہی + جان اسے کچھہ تو نہین انجان ہی ، اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جو کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معاصی کے یہہ کہ چھوڑ جاوین ہمسے یعنے غالب ہو جاوین اور عاجز کردین ہمکو سزا پہنچانے مین برابر انکے سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ برا ہی وہ جو حکم کرتے ہین فوت حات مین ہی کہ آیا گمان کرتے ہین گنہگار یہہ کہ بسبب گناہونکے سبقت لیجاوین مغفرت اور رحمت ہماری پر برا ہی یہہ جو حکم کرتے ہین کیونکہ رحمت ہماری سبقت لیگئی ہی اوپر گناہون انکے کہ موجب غضب کے ہین بیت تیرہ آفاق ہوا روی سیہ سے ہی میرے + لیک رحمت تیری صد چندگنہ سے ہی میرے + مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ جو کوئی ہی امیدرکھتا لقا رضا کی بہشت مین یا ملنے کے ثواب الٰہی کے یا جو کوئی ڈرتا ہی قیامت سے اور عرض اعمال اپنے سے اوپر خدا کے کہ تیار ہوئیں تحقیق وعدہ اللہ کا واسطے لقا یا جزا کے البتہ آنیوالا ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہی باتین بندون کی جاننے والا ہی نیتین انکی وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی جہاد کرتا ہی ساتھہ کفار کے یا ساتھہ ہوائے نفس غدار کے پس سوائے اسکے نہین کہ جہاد کرتا ہی واسطے جان اپنے کے کیونکہ ثواب اسکا اسیکو ملتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ تحقیق اللہ بے پرواہی طاعت عبادت عالمون کے سے تکلیف عبادات کی بندون کو واسطے اصلاح احوال انکے کی ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ دور کرینگے ہم انسے برائیان انکی وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دینگے ہم انکو بہتر اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے یعنے توحید کا کہ بہتر سب عملون انکے سے ہی بدلا دینگے ہم اور باقی عملون کا بدلا اگرچہ اسکے برابر نہین ہین مساوی اسیکی عطا کرینگے اور اکثر اعمال انکے سے ایک کا دس حصہ اور نوسو حصون تک دینگے کیونکہ وہ محتاج ہین اور ہم بے نیاز اور رسم ہی کہ مصرعہ غنی رحم کرتا ہی محتاج پر + لکھا ہی کہ جب سعد بن ابی وقاص ایمان لائے مان انکی حمیرنت سفیان نے قسم کھائی کہ دھوپ مین کھڑی رہونگی اور کچھہ نہ کھاؤنگی جبتک کہ تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اختیار کیا ہی نہ پھر جاوے سعد نے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا اور حکم کیا ہمنے آدمی کو سات مان باپ کے بھلائی کرنا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اور اگر کوشش کرین مانباپ اور جھگڑین تجھہ سے تو کہ شریک لاوے تو ساتھہ میرے اس چیز کو کہ نہین ہی واسطے تیرے ساتھہ الوہیت اسکے کے علم پس مت کہا مان دونون کا کہ اطاعت کرنی مخلوق کی معصیت خالق مین درست نہین اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف جزا میرے کے بازگشت تمھاری ہی ای مومنو اور کافرو اور معصیت مین کہا ماننے والو مانباپ کے اور نہ ماننے والو پس جزا دونگا مین تمکو وقت جزا دینے کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد کفر کے اور کام کئے اچھے بعد برائیون کے البتہ داخل کرینگے ہم انکو بیچ نیکیون کے یا لاوینگے ہم انکو بیچ مقام صالحون کے کہ بہشت ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ کہتا ہی ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے مراد اس سے منافق اور ضعیف الایمان ہین فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ پس جب ایذا دیا جاتا ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیچ راہ اللہ کے بسبب دین اسکے کے یعنے کافرانسکو رنج پہنچاتے ہین کرتا ہی رنج لوگون کے کو مانند عذاب خدا کے یعنے ایمان چھوڑ دیتا ہی عذاب خلق کے ڈر سے جیسے کہ کفر کو ترک کیا تھا خوف عذاب خدا سے وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کیطرف سے مانند فتح اور غنیمت کے البتہ کہینگے تحقیق تھے ہم ساتھہ تمہارے دین اور ملت مین ہمکو بھی غنیمت مین حصہ دو اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ کیا نہین اللہ داناتر ساتھہ اس چیز کے کہ ہے سینون عالمون کے ہی صفائی اخلاص اور کدورت نفاق سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ اور البتہ جانتا ہی اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے اور البتہ جانتا ہی منافقون کو اور ظاہر کردیگا دنیا مین اونکو بلا اور محنت مین ڈال کر کہ محک استحان بلا ہی **بیت** امتحان جوہر مردان ہی ✤ صبر جس طرح آتش جان ہی ✤ لباب مین ہی کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیرالمومنین عمر فاروق بن خطاب اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اس دین سے پھر جاؤ اور دین قدیم اپنے آبا کا اختیار کرو پھر جو اسمین کچھہ گناہ تمپر آویگا تو ہم اٹھالینگے تم پر بوجھہ نہ چھوڑینگے حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری یعنے ہمارے باپون کی طریقہ پر چلے جاؤ اور چاہیے کہ اٹھالیوین ہم گناہ تمہاری یہان امر بتاویل جزا ہی یعنے اگر پیروی کروگے تم ہماری تو ہم اٹھالیوینگے خطائین تمہاری وَمَا هُم بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ اور حالانکہ نہین کافر اٹھانیوالے گناہ مومنون کے سے کچھہ جزا إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ کہتے ہین ہم اٹھالینگے بوجھہ گناہون کا مسلمانون کے کہ وہ بوجھہ اٹھانے پر قادر ہی نہونگے نہ تھوڑا نہ بہت کیونکہ انھین کے گناہ ہونگے اُن پر بوجھہ بھاری ہوگا پھر سپر گناہون ان لوگون کے سے کہ جنکو انھون نے گمراہ کیا ہی گران بار ہونگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ اور البتہ اٹھاوینگے بوجھہ اپنے گناہون کے قیامت کے روز اور بوجھہ دوسرون کے ساتھہ بوجھون اپنے کے یعنے وبال گناہون کا ان لوگون کے جنکو گمراہ کیا ہی زیادہ انکے گناہون پر رکھا جاویگا بغیر اوسکے کہ گناہ سے گمراہ ہون گے کچھہ کم ہو وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور البتہ پوچھے جاوین گے تابع اور متبوع دن قیامت کے اس چیز سے کہ تھے باندھہ لیتے جھوٹی باتین جو سبب گمراہی اور تباہی خلق کے ہوتے ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس رہا بیچ انکے واسطے دعوت انکیطرف حق کے ہزار برس مگر پچاس برس روایت اشہر یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر مین پیغمبر ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے ساٹھہ برس اس عالم مین رہے بعضون نے لکھا ہی کہ عمر نوح علیہ السلام کی ایک ہزار چار سو برس کی ہوئی تفسیر عین المعانی مین ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے نو سو اور پچاس سال دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس جیے ملک الموت نے دم قبض روح پوچھا کہ ای بڑی عمر والے پیغمبرون مین دنیا کو کیسا پایا کہا کہ مانند اس گھر کے کہ دو دروازے رکھتا ہو ایک مین سے جاوین دوسرے مین سے نکل آوین **بیت** عمر ہو تیری گر ہزار برس ✤ موت آخر دلا ہی سر پہ کھڑی ✤ وقت مردن تو فکر کرلے نیک ✤ دم کا دم اور ہزار سال ہین ایک ✤ سمجھہ لیجئے کہ بیان کرنا قصہ نوح علیہ السلام کا واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور آپ کو جتاتا ہی کہ کیسے کیسے ایذائے قوم کھینچے اور جھٹانے والون کو ڈراتا ہی کہ طوفان مین سب کو ڈبو دیا اسطرح کہ نو سو پچاس برس انھون نے جفائے قوم اٹھائے اور دعوت فرمائی جب کسی نے نہ مانا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ پس پکڑا قوم انکے کو عذاب طوفان نے اور وہ کافر تھے فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ✤ پس نجات دی ہمنے نوح علیہ السلام کو اور کشتی والون کو یعنے حضرت نوح کے ساتھہ جو کشتی مین سوار تھے آدمی مسلمان اور جانور اور کیا ہمنے کشتی کو یا قصہ نوح کو نشانی یا عبرت واسطے عالمون کے تو کہ ساتھہ اسکے دلیل پکڑین یا نصیحت قبول کرین وَإِبْرَاهِيمَ اور بھیجا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ یاد کر جب وقت کہا اوسنے واسطے قوم اپنے کے کہ بابل مین تھے عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ عبادت اور دہشت یہہ بہتر ہی واسطے تمہارے دنیا سے کہ رکھتے ہو اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا سوا اسکے نہین کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے بتون کو اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بنا لیتے ہو جو تمہ کہ انکا نام خدا رکھتے ہو اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ تحقیق جنکو کہ عبادت کرتے ہو تم سو اخدا کے نہین مالک واسطے تمہارے رزق دینے کے پس ڈھونڈھو نزدیک اللہ کے رزق کو وہ قادر ہی اسکے دینے پر اور عبادت کرو اسکو وشکر کرو اسکا کہ موجب مزید نعمت ہی اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ طرف اوسکے پھر جاؤ گے تم یہانتک کلام ابراہیم علیہ السلام کا تمام ہوا اب حق تعالیٰ قریش کو ڈراتا ہی اور فرماتا ہی وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ اور اگر جھٹلاؤ تم اے مکے والو پیغمبر میرے کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پیغمبرون اپنے کو استون نے پہلے تم سے جیسے قوم نوح اور ہود اور صالح نے علیٰ نبینا وعلیہم السلام اور انکے تکذیب سے بھی میرے حبیب کو کیا زیان ہی وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ اور نہین اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ظاہر سو اس نے پیغام پہنچا دیا اور ثواب اور عقاب آخرت کا بتا دیا اور تم نے اسکی بات کو جھٹلا دیا اور بعث اور نشر کا انکار کیا اَوَلَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ کیا نہین دیکھا انھون نے یعنے منکرون نے بعث کے کہ کیونکر پہلے بار کرتا ہی اللہ پیدایش اور عدم سے وجود مین لاتا ہی پھر دوبارہ کریگا اسکو کہ بعد مرنے کے جلا دیگا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ تحقیق پہلے اور پیچھے جلانا اوپر اللہ تعالیٰ کے آسان ہی قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکرون کو کہ سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدایش کو کہ طرح طرح کی شکلین اور جدا جدا فعل اور نئی نئی حالتین مین پھر اللہ ہی پیدا کریگا پیدایش پچھلی حاصل یہہ ہی کہ جب تمنے دیکھ لیا کہ ابتدا مین خالق سب کا اللہ ہی پس سمجھ جاؤ کہ انتہا مین بھی وہی ہوگا **بیت** وہ ہی مبدی تو پھر معید بھی ہی ؎ خوف بھی اس سے اور امید بھی ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر ہر شی کے شروع اور اعادہ سے قادر ہی کیونکہ قدرت صفت ذات اسکی ہی اور ذات اسکی بہ نسبت سب ممکنات کے برابر ہی تب پیدایش پچھلی پر کیون نہ ہوگا یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ عذاب کرتا ہی جسے چاہے اور بخشدیتا ہی جسے چاہے وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ اور طرف اسکے پھیرے جاؤ گے روز جزا مین کفر پر عذاب کریگا اور ایمان پر ثواب دے گا کشف الاسرار مین ہی کہ عذاب اسکا عدل سے ہی اور رحمت اسکی فضل سے جسکو چاہیگا عدل سے دوزخ مین ڈالیگا اور جسکو چاہیگا فضل سے بہشت مین پہنچا دیگا **بیت** عدل کریگا تو ٹکا نا کہان ؎ فضل کریگا تو ہی سب کچھ وہان ؎ عدل نہین چاہتے ہم ای رحیم ؎ فضل کر اپنا تو بڑا ہی کریم زاد المسیر مین ہی کہ عذاب بدخوئی پر ہین اور رحمت خوش خلقی پر اور بعضون کے نزدیک عذاب بیل دنیا پر ہی اور رحمت ترک دنیا پر باحرص اور قناعت پر یا متابعت بدعت اور ملازمت سنت پر یا تفرقہ خاطر اور جمعیت دل پر امام قشیری رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ عذاب یہہ ہی کہ بندے کو اسکے جان پر چھوڑ دے اور رحمت یہہ ہی کہ خود اسکی کارسازی کرے **بیت** تو اگر یار میرا ہو جاوے ؎ کرم بانا رمیرا ہو جاوے ؎ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اور نہین تم ای لوگو عاجز کرنیوالے پروردگار اپنے کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے کہ کہین بھاگ کر جاؤ اور نہ بیچ آسمان کے اگر چڑھ جاؤ اسکے عذاب سے کہین نہین بچ سکوگے یا نہ رہنے والے زمین کے اور نہ رہنے والے آسمان کے قدرت رکھتے ہین اوپر عاجز کرنے خدا کے وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمہارے سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست کہ بچاوے عذاب حق سے اور نہ مدد دینے والا کہ چھڑاوے اُس سے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے یا ساتھ نشانیون وحدانیت اسکے کے اور ملاقات اسکے کی یعنے قیامت کے یہہ لوگ ناامید ہوئے رحمت میرے سے دنیا مین یا آخرت مین اور تعبیر بماضی بجہتہ تحقیق وقوع ہی اور یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہی دردناک یعنے دایم بسبب کفر اسکے کے سمجھ لیجئے کہ درمیان مین یہہ کئی جملہ معترضہ بیان کر کر پھر وہی قصہ ابراہیم علیہ السلام کا شروع کیا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ پس نہ تھا جواب قوم ابراہیم علیہ السلام کا بعد منع کرنے بت پرستی کے اور توڑنے بتون کے مگر یہہ کہ کہتے تھے آپس مین بعضون سے کہ مارڈالو ابراہیم کو یا جلا دو اسکو پھر سب نے اتفاق کر کر آگ مین ڈالدیا پس نجات دی اسکو اللہ تعالیٰ نے آگ سے کہ گرمی کو اسکے سردی سے بدل ڈالا اور شعلہ نار سبز رنگ گل نار کر دیا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس نجات کے البتہ نشانیین

ہین قدرت کاملہ حق کے کہ آگ کا بجھانا اور پھولون کا وہان کھل جانا ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کیونکہ وہ ان باتون مین تامل کرکر نفع اٹھاتے ہین وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ پکڑا ہی تمنے سوا خدا کے بتون کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی کے درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم اور بت پرست آپس مین ملے رہو ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پھر دن قیامت کے کافر ہوجاوینگے اور بیزار اور منکر بعضے تمہارے کہ متبوع ہو بعضون سے کہ تابع ہو اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے کہ پیرو اور ارزل ہین بعضون کو کہ پیش رو اور اشراف ہین وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور جگہہ رہنے تمہاری سب کی دوزخ ہی اور نہین واسطے تمہارے مددگارون یاردن اور مددگارون سے کہ آگ سے بچاوین جیسے ابراہیم کو سلامت نکالا فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ پس ایمان لایا واسطے اسکے لوط علیہ السلام کہ بھانجا یا بھتیجا اسکا تھا وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ اور کہا ابراہیم نے اسکو اور بی بی سارہ کو کہ چچا کی بیٹی تھی انکے اور اپنے ایمان لائی تھی کہ تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے یعنے دشمنون سے بہ تنگ آکر اب یہان سے نکلتا ہون وہان جاؤنگا جہان امر پروردگار میرے کا ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق وہ غالب ہی مجھے دشمنون کا مغلوب نہ کریگا وہ ہی حکمت سے کام میرا سنوار یگا پس لوط اور بی بی سارہ کو لیکر کوفہ کے پہاڑ مین ہو بحران مین جا ولایت شام مین داخل ہوئے حضرت ابراہیم فلسطین مین رہے اور حضرت لوط موتفکہ مین گئے کشاف مین ہی کہ حضرت ابراہیم وقت ہجرت کے پچھتر برس کے تھے اور اسی برس حضرت اسمعیل پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ سے اور جب ایک سو بارہ یا بیس برس کی عمر ہوئی بی بی سارہ سے حق تعالی نے فرزند دیا چنانچہ فرماتا ہی وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ اور بخشا ہمنے اسکو بڑھاپے مین بیٹا اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ اور پوتا یعقوب وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ اور کی ہم نے بیچ اولاد اوسکے کے پیغمبری یعنے بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل مین اور کتاب کہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان ہین اور دیا ہمنے اوسکو ثواب اسکا بیچ دنیا کے کہ بڑھاپے مین بانجھ بی بی سے فرزند عنایت کیا یا اولاد پاکیزہ دی اور نبوت اور کتب عطا کرین یا اسکو مقبول اور محبوب قلوب خلق کا کیا یہان تک کہ سب ملتون والے اپنی نسبت اسیکے طرف ٹھہراتے ہین یا حکم کیا ہمنے کہ درود اسپر قیامت بھیجین یا مراد اجر دنیا سے بقائے قیامت انکی ہی کہ جیسے حیات مین وہ مہمانون کو کھلاتے تھے ویسے ہی تا حال خوان نعمت انکے سے خاص و عام پرورش پاتے ہین وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہی وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ اور بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کو یاد کر جبوقت کہ کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے کہ موتفکات مین ہی تحقیق کیا کرتے ہو تم بیحیائی اور وہ فعل جسمین ہی کمال رسوائی مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون سے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ کیا تحقیق تم آتے ہو مردون کے پاس بطریق بدکاری اور کاٹتے ہو راہ کہ مسافرون کو لوٹنے مارتے ہو یا عزیزون سے زبردستی بدفعلی کرتے ہو اور اس سبب سے اور ہر کارستہ بند ہوگیا ہی کوئی مسافر نہین گذرتا وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنے کے کام برے کہ نزدیک عقل اور عرف کے اچھے نہین جیسے گالیان دینے اور ٹھٹھے بازی کرنا ساتھہ فحش کے اور سیٹھی بجانی اور کنکریان اینٹون سے مارنین اور غلیلے چلانے راہ گیرون پر اور شراب پینے اور تنبور استار بجانا اور مسافرون پر ہنسنا اور مانند انکے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس نتھا جواب قوم اسکے کا مگر یہہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب خدا کا اگر ہی تو سچون سے اسبات مین کہ یہہ جو ہم کرتے ہین برے فعل ہین اور سبب عذاب کے ہین اُنپر عذاب آویگا یعنے ہم یہہ کام نہین چھوڑنے کے اگر تو سچ کہتا ہی کہ خدا ہی اور تو پیغمبر اسکا ہی تو کہہ اللہ کو کہ ہمپر عذاب اتارے حضرت لوط جب انکے ایمان لانے سے مایوس ہوئے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ کہا بطریق دعا ای پروردگار میرے مدد دے مجھکو عذاب اتار کر اوپر قوم مفسدون کے وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى اور جب آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ساتھہ بشارت بیٹے کے قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ کہا انھون نے تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہین رہنے والون اس بستی کے کو کہ سدوم ہی کہ تکذیب لوط کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ تحقیق رہنے والے سدوم کے ہین ظالم کہ کفر کرتے ہین اور طرح طرح کے گناہ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق بیچ اس بستی کے لوط ہی اور وہ ظالمون سے نہین قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا کہا فرشتون نے کہ ہم خوب جانتے ہین ان شخصون کو کہ بیچ اسکے ہین مومن اور کافر یا لوط علیہ السلام کے احوال سے خوب خبردار ہین ہم لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ البتہ نجات دینگے ہم اسکو اور لوگون اسکے کو مگر بی بی اسکی کو کہ ہی پیچھے رہنے والون سے بیچ عذاب کے یا بیچ گانون کے حاصل یہہ ہی کہ ہم کہہ دینگے لوط کو کہ قوم مین سے وہ اور اہل اسکے باہر نکل جاوین وبستی سے نکل جاوین گے مگر زن لوط کی قوم مین رہجاویگی ڈرانکے ساتھ ہلاک ہو جاویگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جسوقت ہوا یہہ کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دلمین کہ ایسا نہو قوم سے میرے انکو ایذا پہنچی کیونکہ وہ غریبون کو رنج دیتے تھے فرشتون نے جب حضرت لوط کے چہرہ پر اثر ملال پایا تسلی انکی کی وَقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ اور کہا مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات دینے والے ہین تجھکو اور اہل تیرے کو مگر عورت تیرے کو کہ ہی پیچھے رہنے والون سے اور ہلاک ہونیوالون سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ تحقیق ہم آتارنیوالے ہین اوپر اہل اس بستی کے عذاب آسمان سے کہ پتھر برسائینگے بسبب اسکے کہ تھے یہہ ہمیشہ فسق کرتے پس حکم الہی سے حضرت لوط اور اہل انکے بچگئے اور کفار مع تفکہ ہلاک ہوئے اور شہر ویران ہو کر عبرت اہل عالم ہوا چنانچہ فرماتا ہی وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور تحقیق چھوڑدی ہمنے اس بستی مین سے نشانی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سمجھ کرین اور عبرت پکڑین اور وہ نشانی یہہ ہی کہ آثار انکے محلون کے خراب پڑے ہین یا پتھر جو آسمان سے برسے تھے وہ کہین کہین نظر آجاتے ہین یا پانی کا لاب تک موجود ہی وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اہل مدین کے بھائی نسبی اُن کے شعیب کو فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ پس کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ تعالی کی اور امید رکھو ثواب دن پچھلے کی یعنے ایسے کام کرو جسمین امیدوار ثواب آخرت کے ہو یا ڈرو شدت سے روز قیامت کے وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے زمین مدین مین جو تم تول اور ناپ مین کم دیتے ہو چھوڑ دو فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس جھٹلایا اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو اور فساد سے باز نرہے پس پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا جبرئیل علیہ السلام کے آواز نے کہ تن بدن انکا کانپ گیا پس صبح اٹھے بیچ گھرون کے اپنے زانو پر گرے ہوئے وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو اور ثمود کو اور تحقیق ظاہر ہی ہلاکت انکی واسطے تمہارے گھرون انکے سے کہ جاتے اور یمن کی طرف تم جاتے ہو اور آثار عذاب کے پاتے ہو اور زینت دی تھی واسطے اُن کے شیطان نے عمل انکے کو پس بند کیا انکو راہ راست سے کہ پیغمبر جدھر بلاتے تھے اور تھے وہ سب کچھ دیکھتے لیکن نہین مانتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور پیغمبرون کو بیوقوف جانتے تھے وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ اور البتہ تحقیق آیا انکے پاس موسی ساتھ نشانیون روشن اور معجزون ظاہر کے پس سرکشی کی انھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے وہ ہم سے آگے نکل جانیوالے یعنے حکم ہمارے سے کہان نکل سکتے تھے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ پس ہر ایک کو کہ مذکور ہوئے پکڑا ہمنے ساتھ گناہون انکے کے فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا پس بعضا انمین سے وہ شخص ہی کہ بھیجا ہمنے اوپر انکے پتھر سنگریزہ یعنے قوم لوط وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ اور بعضا ان مین سے وہ شخص ہی کہ پکڑا اسکو آواز سخت نے جیسے قوم ثمود اور اہل مدین وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ اور بعضا ان مین سے وہ شخص ہی کہ دھسا دیا ہمنے اسکو زمین مین جیسے قارون وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضا ان مین سے وہ ہی کہ ڈبو دیا ہمنے اسکو مانند قوم نوح اور فرعونیون کے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہ تھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو ولیکن بن گناہ کے عذاب دے ولیکن تھے وہ جہل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور عناد سے جانون اپنے پر ظلم کرتے اور کفر معصیت کرکر اپنے نفسون پر آپ عذاب لیتے **بیت** فعل بد تو نے جو کیا ہی دلا + اسکی ہی جزا تو پاویگا
ظلم اپنے پہ کیون کرے ہی آپ + کہ کئے کی سزا تو پاویگا + مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مثال ان لوگون کی
کہ پکڑتے ہین سوا خدا کے دوست یعنے بت مانند مکڑی کے ہی کہ واسطے اپنے اِتَّخَذَتْ بَيْتًا بنائی ہی گھر وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ
اور تحقیق بہت سست گھرون مین گھر مکڑی کا ہی کہ نہ چھت رکھتا ہی نہ دیوار نہ گرمی دفع کرتا ہی نہ سردی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ کاشکر ہوتے کافر
جانتے اس مثال کو کہ انکے دین کے واسطے بیان کی ہی یعنے جیسا مکڑی کا گھر سست اور بے اعتبار ہی ایسا ہی دین انکا خوار اور بیمقدار ہی کہ اس سے
کچھ حاصل اور نہ اس سے کچھ فائدہ بحر الحقایق مین ہی کہ مکڑی اپنے جالے مین آپ پھنستی ہی کہ گھر اسکا قید خانہ اسیکا ہی ایسی ہی وہ لوگ کہ اپنے خواہشون
کی پرستش کرتے ہین اور محبت دنیا اور متابعت شیطان مین رہتے ہین اسکے وبال مین آپ قید ہو کر راہ مخلصی کی نہین پاتے آخر کو دوزخ مین چلے جاوینگے
اور جیسا کیا ہی ویسا پاوینگے **بیت** خالق میرا جیسا ہی کیا بتلاؤن کیسا ہی + کرنی بھرنی اپنی ہی ہر جیسے کو تیسا ہی + خانہ دنیا ہی رافت
شکل دار عنکبوت + رشتہ دام ہوا ہی مثل تار عنکبوت + اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی جو کچھ کہ
پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ہر چیز سے مثل بت اور فرشتے اور آدمی اور ستارون کے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی غالب ملک اپنے
مین شریک نہین رکھتا محکم کار ہی ساتھ حکمت کے عذاب مشرکون مین تاخیر کرتا ہی وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ اور یہہ مثالین بیان کرتے
ہین ہم انکو واسطے لوگون کے وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ اور نہین سمجھتے انکو یا فایدے انکے کو مگر علم والے کہ سوچتے ہین حقیقت مین ہر چیز کے خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہی اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار حق کے نہ واسطے باطل اور بازی کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے البتہ نشانیان ہین روشن یا بیچ اس مثال لانے کے البتہ عبرتین ہین واسطے ایمان والون کے اُتْلُ
مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ پڑھ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز کہ وحی کی گئی ہی طرف تیرے قرآن سے اور قایم کر نماز کو اِنَّ
الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ تحقیق نماز باز رکھتی ہی اُن کامون سے جو نزدیک عقل کے بُرے ہین اور اُن عملون سے جو ساتھ حکم شرع
کے منع ہین یعنے سبب بچنے کا ہوتی ہی گناہون سے کیونکہ جو نماز ہمیشہ پڑھیگا وہ البتہ ذکر حق مین رہیگا اور عذاب الٰہی سے ڈریگا پھر گناہ کاہیکو
کریگا لکھا ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جماعت پڑھا کرتا تھا اور ہر طرح کے گناہون مین آلودہ رہتا تھا حضرت سے لوگون
نے اسکا احوال ظاہر کیا آپ نے فرمایا ان الصلوٰۃ تنہی جلد ہی کہ نماز اسکو بدفعلون سے باز رکھے چند روز مین توبہ کر کر زہاد صحابہؓ سے ہوا وسیط مین
انس بن مالک سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسیکو باز نہ رکھے نماز فحشا و منکر سے زیادہ نہوئے اسکو ساتھ اس نماز کے حقتعالی سے مگر دوری
صاحب تاویلات کہتے ہین کہ ہر ایک کے کہ نفس اور تن اور دل اور سر اور روح اور خفی مین نماز ہی باز رکھتی جُدی جُدی برائیون سے نماز نفس ناہی ہی
معاصی اور ملاہی سے اور نماز تن مانع ہی اخلاق رذایل سے اور نماز دل باز رکھتی ہی غفلت سے اور نماز سر منع کرتی ہی التفات ماسوا حق سے
اور نماز روح پھراتی ہی ملاحظہ اغیار سے اور نماز خفی بچاتی ہی شہود اثنینیت اور ظہور انانیت سے **مثنوی** تیرے جلوہ نے دکھلایا یہہ عالم +
کہ کل عالم نظر سے اُٹھ گیا ہی + اُٹھا عالم مین کیا اپنی ہی یہہ شکل + رہا اطلاق لی ہی بن لیا ہی + توئی تو ہی توئی تو ہی توئی تو + یہان نی من رہا ہی اور
نہ ما ہی + وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہی اسواسطے کہ اوسکی یاد عبادت ہی اور اورونکی یاد طاعت نہین یا بڑی اُسکے
آگے جو اُسکی قدر جانے یا بزرگتر ہی اُس سے کہ یاد دوسرے کی اُسکے مقابل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ذکر سے نماز ہی اور یہہ معنے ہین کہ نماز بزرگتر
ہی سب طاعتون سے یا اُس سے بزرگتر ہی کہ اپنے ادا کرنیوالے پر موجب عقوبت فحشا و منکر باقی چھوڑے اور محقق کہتے ہین کہ ذکر خدا کا بندہ کو
بزرگتر ہی یاد بندہ کے سے خدا کو کیونکہ ذکر بندہ کا ملا ہی اپنی حاجات سے اور ذکر اللہ کا صاف ہی ان کدورات سے یا ذکر بندہ کا فانی ہی اور
ذکر خدا کا باقی شیخ ذوالنون مصریؒ نے کہا کہ ذکر اُسکا بزرگتر اس جہت سے ہی کہ تو اُسے یاد کرے مگر بعد اس سے کہ وہ تجھے یاد کرے سلمیؒ نے کہا
کہ ذکر اُسکا تمکو ازل مین بہتر ہی ذکر تمھارے سے اُسوقت مین اسکو **بیت** وہان ذکر اپنا دم بھر گر ہو تو وہ مزا ہی + یہان یاد اُسکی کر کر مر جائین ہم تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا ہی ۞ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہو تم نماز اور سوا اسکے اور جزا تمکو مناسب اعمال کے دیگا وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت جھگڑو اہل کتاب سے یعنے اُن لوگون سے کہ تمھارے عہد پیمان مین ہین باجزیہ قبول کرلیا ہی مگر اسطرح سے کہ وہ بہت اچھی ہی یعنے اُنکے بدخلقی کو خوشخوئی سے دفع کرو اور غصہ کو حلم سے اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر جو لوگ کہ ظلم کرین اُنمین سے یعنے عہد توڑ والین یا جزیہ مذین بعضون نے کہا ہی کہ ظالم اہل کتاب وہ ہین جو اللہ سبحانہ کا ولد ٹھراتے ہین وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور کہو اُنسے کہ بعدق تمام ایمان لائے ہم ساتھہ اسچیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف ہمارے یعنے قرآن اور اُتاری گئی ہی طرف تمھارے یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور معبود ہمارا اور تمھارا ایک ہی اور ہم واسطے اُسکے مطیع ہین اور مخلص اور موحد ہین اور تم مشرک کہ اسکے اولاد ٹھہراتے ہو وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ اور جیسے کہ انبیاے سابق پر کتابین اُتاری تھین اسیطرح اُتاری ہمنے طرف تیرے کتاب کہ قرآن مجید ہی موافق پہلی کتابون کے اصول دین مین فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ پس جو لوگ کہ دی ہی ہم نے اُنکو سمجھہ کتاب پہلے کی جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم ایمان لاتے ہین ساتھہ قرآن کے یا وہ لوگ مراد ہین جو پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے ایمان لائے تھے مانند قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور نسطور اور ورقہ بن نوفل اور امثال اُنکے کے وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ اور اُن مکہ والون سے بعضا وہ شخص ہی کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ قرآن کے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ اور نہین جھگڑا کرتے ساتھہ آیتون کتاب ہمارے کے مگر کافر یہودی جیسے کعب بن اشرف اور مانند عرب کے جیسے ابو جہل نا اہل اور مانند اُنکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ اور نتھا تو کہ پڑھتا پہلے قرآن سے کچھہ لکھا ہوا کتب منزلہ سے اور نہ لکھتا تھا تو کتاب کو سیدھے ہاتھہ اپنے سے یعنے ہرگز نہ پڑھتا تھا تو نہ لکھا تھا اگر لکھا پڑھا ہوتا اُسوقت البتہ وہ کیا کرتے جھوٹے یعنے مشرکان عرب کہتے کہ یہہ لکھا پڑھا تھا قرآن کو پہلی کتابون مین سے چن کر ہمارے روبرو پڑھتا ہی یا یہودی شک مین پڑتے کہ ہم نے کتب مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان امی ہوگا اور یہہ قاری اور کاتب ہی تیسیر مین ہی کہ لکھنا اور پڑھنا فضیلت ہی غیر پیغمبر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھنا معجزہ تھا جب یہہ معجزہ ظاہر ہوگیا اور اُمیت اُنکی مین کچھہ شک نرا حق تعالیٰ نے آخر عمر مین یہہ فضیلت خط اور قرارت کی بھی عنایت کی تاکہ معجزہ دوسرا ہو اور ابن ابی شیبہ نے تصنیف مین اپنے عون بن عبد اللہ سے نقل کیا ہی کہ مامات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کتب وقرا اور یہہ بات منافی قرآن کے نہین کیونکہ آیت مین نفی کتابت کی زمان قبل نزول قرآن مین ہی اور بعضے تا آخر عمر امی کہتے ہین بیت قلم گونتھا سکے انگشت مین ۞ یہہ لوح و قلم اسکے تھامشت مین ۞ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ بلکہ قرآن آیتین ہین روشن ہیچ سینے اُن لوگونکے کہ دیے گئے ہین علم یعنے مومنان اہل کتاب یا صحابہ کرام کہ انکو یاد کرتے ہین تو کہ کوئی تحریف نکرسکے اور حفظ ہونا قرآن کا خاصہ اسکا ہی کیونکہ اور کتب منزلہ کے حافظ نہین ہوتے تھے ورقون کو دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ ضمیر ہوکی راجع طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے پیغمبر اُنکے کام اور انکا علم باوجود اسکے کہ امی ہین آیتین روشن ہین ہیچ سینون اُنکے کہ دیے گئے ہین علم کتب الٰہی آخر واقف ہین بصفات حضرت رسالت پناہی وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ اور نہین انکار کرتے ساتھہ آیتون ہمارے کے محمد اور قرآن ہین مگر ظالم کہ باوجود وضوح دلایل اعجاز کے جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا کافرون نے کیون نہین اُتاری گئین اوپر محمد کے نشانیان پروردگار اسکے سے یعنے معجزے مثل ناقہ صالح اور عصاے موسیٰ اور مائدہ عیسیٰ کے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین نشانیان اور معجزہ نزدیک خدا کے ہین جو قت چاہے اوجسپر کہ چاہے اُتارے ظہور انکا کسیکے اختیار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنے تھین ڈراتا ہون اس زبان سے کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ کیا نہین کفایت کرتا اُنکو معجزہ روشن یہہ کہ اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن اور ہمیشہ پڑھا جاتا ہی اوپر اُنکے اُنکی زبان مین اور وہ افصح مردم ہین فصاحت بلاغت خوب سمجھتے ہین سب سے چھوٹی سورت قرآن کی مقابل ہرچند جان ماری اور خرچ کیا نہ بنا سکے پھر اس سے روشن تر معجزہ کیا ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کچھ لوگ آئے اور یہود کا کلام لکھکر اپنے ساتھ لائے غرض اُنکی یہہ تھی کہ علم اپنا اِس کلام سے زیادہ کرین حضرت نے فرمایا کہ یہی گمراہی بہت ہی واسطے
اُس قوم کے کہ پیغمبر اُنکا اُنکے پاس کلام لایا اور رغبت کرتے ہین اُن باتون پر کہ غیر نبی انکے پاس لایا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ کیا نہین کفایت
کرتا انکو قرآن کہ پڑھا جاتا ہی اوپر انکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ رحمت ہی اور نعمت بڑی واسطے
اسکے کہ متابعت اسکی کرتا ہی اور نصیحت ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا کہہ کہ کفایت ہی
اللہ تعالیٰ درمیان میرے اور درمیان تمھارے گواہ اوپر کلام میرے کے يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور زمین
کے ہی پس احوال میرا اور تمھارا اُس سے چھپا نہین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ
جھوٹھ کے جیسے یہودیت اور نصرانیت پر ایمان لائے یا معبودون جھوٹون پر ایمان لائے اور کفر کیا ساتھ خدا سچے کے یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے
کہ کفر کو ساتھ ایمان کے بدلا ہی وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ اور جلدی کرتے ہین کافر تجھسے ساتھ نزول عذاب کے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے
وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ اور اگر نہوتا ایکوقت مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا انکے پاس عذاب موعود وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور البتہ آویگا اُنکے پاس عذاب ناگہان یعنے دنیا مین یا دم مرگ یا آخرت مین اور وہ نجانتے ہونگے آنا اُسکا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ جلدی کرتے ہین تجھسے ساتھ عذاب کے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اور حالانکہ دوزخ البتہ گھیرنیوالا ہی کافرون کو یعنے اسباب
جہنم کے جیسے کفر اور معصیت ہی محیط ہوآئے ہین کافرون پر یا فاعل بمعنی مستقبل ہی یعنے دوزخ البتہ گھیریگا کافرونکو يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوسدن کہ ڈھانک لیگا انکو عذاب اوپر سرون اُنکے سے اور نیچے پانون اُنکے
سے اور کہیگا حق تعالیٰ یا فرشتہ ای دوزخیو چکھو جو کچھ کہ تھے تم کرتے یعنے جزا اپنی عملون کی جو دنیا مین کرتے تھے کہ دنیا دار عمل ہی اور عقبیٰ دار جزا ہی
وہان بویا تھا یہان کاٹنا ہی لکھا ہی کہ بعضے مسلمان مکہ مین رہتے تھے اور بسبب افلاس کے یا محبت وطن کے یا دوستی بھائیون کے ہجرت نہین
کرتے تھے اور ڈرتے ہوئے عبادت خدا کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
فَاعْبُدُوْنِ ای بندو میرے جو ایمان لائے ہو مشرکون سے دور ہو اور صحبت مومنون کی ڈھونڈھو اور اگر شہر مین ظاہر عبادت میری نہین کرسکتے تو
تحقیق زمین میری کشادہ ہی ہجرت کرو مقام خوف سے مکان امن کے طرف پس مجھی کو عبادت کرو اور اگر دوستی اہل اور ولد کی اور یار اور وطن کی
مانع ہی تو انسے ایکدن جدائی ہووے ہی گی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی چکھنے والا ہی موت **بیت** ہر جگہہ ہر ایک کو موت آئیگی + سر پہ
آخر کو جدائی لائے گی ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کی ہی ساتھ مثناۃ فوقانیہ کے اور اورون کے
ساتھ مثناۃ تحتانیہ کے ہی یرجعون یعنے طرف جزا ہمارے کے پھیرے جاوینگے پس دار الشرک مین نچاہئے کہ رہین اور ہجرت طرف آستانہ پیغمبر کے کہ دار الایمان
ہی کرین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور
پیغمبر پر اور کام کئے اچھے یعنے فرض ادا کئے البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بہشت مین سے بالاخانون مین کہ چلتے ہین نیچے اُن غرفون سے نہرین درانحال
کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اس بہشت کے یا بالاخانون کے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ بہت اچھا ہی ثواب عمل نیک کرنیوالون کا بہشت الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ جن لوگون نے صبر کیا ایذائے مشرکون پر اور وطن کے چھٹنے پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین
اور کام اپنے اسیکو سونپتے ہین نہ غیر اُسکے کو مومنان مکہ نے جب یہہ آیتین سنین ارادہ ہجرت کا کیا کہ مکہ سے مدینہ کو چلئے پھر دلمین اندیشناک ہوئے
کہ وہان اسباب معیشت ہمارے کچھ نہین کیونکر جاوین یہہ آیت نازل ہوئی وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اور کتنے چلنے والے ہین بیچ
زمین کے کہ کسی وجہ سے نہین اٹھائے پھرتے رزق اپنا یعنے طاقت اٹھانے کی نہین رکھتے یا ذخیرہ نہین کرتے اور ذخیرہ کرنیوالے جاندارونمین آدمی
اور موش اور مور ہی اور عقعق ذخیرہ کرکے بھول جاتا ہی کشاف مین بعضے اہل سلف سے منقول ہی کہ بلبل کو دیکھا مین نے کہ اپنی خوراک زیر بغل
چھپاتی تھی غرض بہت جانور ہین کہ رزق اپنا ذخیرہ نہین کرتے جیسے حیوانات آبی اور طیور اور وحوش اور سباع اور ہوام اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ ہی رزق دیتا ہی انکو اور تمکو بھی پس عدم اسباب معیشت سے بلا و غربت مین اندیشہ مت کرو **بیت** خوان فیض کرم حق ہی بچھا + رزق ہر ایک کا ہی
اسمین دہرا + انس و جن مور و ملخ وحش و طیور + پاتے ہین جتنا ہی قسمت کا لکھا وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ سننے والا ہی کہنا تمھارا کہ رزق
کہان سے ملیگا جاننے والا ہی رزق جہان سے ملیگا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ
اور اگر پوچھے تو مکہ والون سے کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو اور فرمانبردار کیا ہی سورج کو اور چاند کو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات سب
جانتے ہین کہ خالق سبکا ایک ہی فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ پس سمجھہ بوجھہ کر کہانسے پھیرے جاتے ہین راہ توحید سے یعنے کسواسطے راہ حق سے پھر کر طریق
باطل مین بھٹکتے پھرتے ہین اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اللہ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی
بندون اپنے سے اور تنگ کرتا ہی واسطے اسکے کہ چاہتا ہی سمجھہ لیجئے کہ ضمیر لہ کی پھرتی ہی طرف غیر مذکور کے اور تقسیم کرنا دال ہی اوپر اسکے یا جس پر کشادہ کرتا ہی
رزق اور جسپر کہ تنگ فرماتا ہی ایک ہی یعنے جس بندہ کا کہ چاہتا ہی رزق فراخ کرتا ہی اور کبھی چاہتا ہی تو اسکا تنگ کر دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قبض اور بسط سے دانا ہی اور مصلحت بندونکی سمجھتا ہی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ
بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان عرب سے کہ کون شخص اُتارتا ہی آسمان سے پانی پس زندہ اور تازہ کرتا ہی بسبب اس پانی
کے زمین کو بعد موت اور افسرون اُسکی کے البتہ کہینگے اللہ یعنے اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ خالق اور رازق تمام ممکنات کا وہی ہی اور باوجود اس کے
بعضے مخلوق کو اُسکے پوجتے ہین اور عبادت مین اُس واحد یکتا کے شریک ٹھہراتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اس گمراہی
سے ہمین اور متابعت کرنیوالون کو ہمارے بچایا بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ بلکہ اکثر کافرون کے نہین جانتے اور بات کہتے کچھہ ہین اور عمل مین کچھہ
لاتے ہین کہ اقرار خالقیت پر اسکے کرتے ہین اور مخلوق اسکی کو شریک اسکا ٹھہراتے ہین وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ اور نہین
یہہ زندگانی دنیا کی مگر مشغولہ اور کھیل کہ پایداری نہین جلد جانیوالی ہی جیسے لڑکے ایک جگہہ جمع ہو کر کھیلتے کودتے ہین پھر تھوڑی دیر مین تھک تھک کر اپنے
اپنے مکانون پر چلے جاتے ہین قیام اور قرار نہین رکھتے **بیت** نگارخانہ دنیا ہی جان طفل فریب + وہ بیخبر وہی کہ جو اُسپہ مبتلا ہوئے + وَإِنَّ
الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ اور تحقیق گھر آخرت کا وہی زندگانی ابدی یعنے ہمیشہ حیات وہان ہوگی لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر ہوتے لوگ جانتے اختیار
نکرتے دنیائے فانی کو اوپر سرائے باقی کے فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ پس جسوقت کہ سوار ہوتے ہین کافر بیچ کشتی کے
اور باد مخالف سے کشتی تباہ ہونے لگتی ہی پکارتے ہین اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہوتے ہین واسطے خدا کے دین اپنے کو یعنے ظاہر مخلصونکے طرح
بن جاتے ہین کہ اسیکو یاد کرتے ہین اور اُسیطرف التجا لاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ پس جب نجات دیتا ہی انکو اللہ سبحانہ
غرق ہونیسے اور باہر لاتا ہی سلامت طرف جنگل کے اُسوقت وہ شریک لاتے ہین پھر اپنی عادت پر آجاتے ہین لِيَكْفُرُوا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ
اسچیز کے کہ دی ہی ہم نے انکو نعمت نجات سے وَلِيَتَمَتَّعُوا اور تو کہ فائدہ اٹھاوین ساتھہ اکٹھے ہونیکے عبادت پر بتونکے یا تو کہ فائدہ مند ہون زندگانی
اُس عالم کی سے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے انجام کام کا اپنے وقت عذاب کے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ
حَوْلِهِمْ کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے اور نہین جانا تحقیق کیا ہی ہم نے شہر اُنکے کو حرام امن والا کہ وہانکے رہنے والے ایمن ہین قتل اور غارت سے اور حالانکہ
اُچکے جاتے ہین لوگ گرداگرد سے شہر اُنکے کے یعنے لوگون کو مار ڈالتے ہین اور قید کرتے ہین گرداگرد مکہ کے اور کوئی نہین پوچھتا أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ
وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ کیا پس ساتھہ جھوٹھہ کے کہ بت ہین یا شیطان ایمان لاتے ہین اور ساتھہ نعمت اللہ کے کہ حرم مین رکھا اور خوف سے امن دیا کفر
کرتے ہین اور دلیل کفران نعمت انکے کی شرک لانا انکا ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اور کون ہی ظالم تر
اُس شخص سے کہ باندھ لیا اُسنے اوپر اللہ کے جھوٹھہ اور گمان کیا کہ اسکا شریک ہی یا جھٹا یا قرآن کو یا پیغمبر کو جب آیا اُسکے پاس أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِلْكٰفِرِينَ کیا نہین بیچ دوزخ کے ہی جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے یعنے ہی **بیت** دوزخ جگہہ ہی اُنکی دایم + جو شرک کفر پر ہین قایم +
وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور جن لوگون نے کہ کوشش کی بیچ راہ ہمارے کے اور اقامت دین ہمارے کی کی البتہ دکھلاوینگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہم انکو رہینا یعنی وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ احسان کرنیوالونکے ہی یعنے مجاہدونکے ساتھہ یاری اور مددگاری کے سمجھہ لیجئے کہ ذکر مجاہدہ کا واسطے اسکے ہی کہ جہاد ظاہر اور باطن کو شامل ہو پس جو لوگ کہ جہاد کرتے ہین راہ حق مین دشمنان دین سے اور نفس اور ہوا سے مشرف ہونگے دولت لقاء کبریا سے شیخ سہل تستری نے کہا ہی کہ فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ جو کوشش کریگا اقامت سنت مین دکھلاونگا مین اُسکو راہ جنت آمام قشیری نے کہا کہ جو کوئی آراستہ کرے ظاہر اپنے کو ساتھہ مجاہدات کے زینت دونگا مین باطن اُسکے کو ساتھہ مشاہدات کے شیخ ابوبکر واسطی نے کہا کہ جسنے محنت کی بیچ راہ ہمارے راہ دکھلاوینگے ہم اسکو طرف اپنے بحر الحقایق مین ہی کہ جو کوئی مجھے ڈھونڈھے کوشش کرے طلب مین میرے مین دکھلاؤنگا اسکو راہ پہچاننے اپنے کی الامن طلبنی وجدنی **بیت** جو مجھے ڈھونڈھیگا مجھکو پائیگا ✦ میرا طالب میرے جانب آئیگا ✦ ترجمہ مین بعضے کلمات زبور کے ہی **بیت** انا المعبود فا طلبنی تجدنی ✦ انا المقصود فا طلبنی تجدنی ✦ مین ہون معبود مجھے ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے مین ہون مقصود مجھے ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے ✦ سورہ روم کی ہی ساتھہ آیتین ہین اکہتر سو انیس کلمے ہین تین ہزار پانچ سو چوتیس حرف ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا سورہ عنکبوت سے یہہ ہی کہ ان دونون مین مذکور مومنون اور کافرون کا اور وعدہ وعید انکے کا ہی

| سورة الروم مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي ستون اية |
|---|---|---|

الٓمّٓ الف اشارت الوہیت سے ہی اور لام لطف سے اور میم ملک سے موافق روایت ابو الجوزا کے کہ ابن عباسؓ سے نقل کی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ الف اسم اللہ کا ہی اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا یعنے اللہ سبحانہ نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے وحی بھیجی اور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب ہوگئے ہین رومی اور فارسیون نے اُنپر غلبہ کیا ہی فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ بیچ نزدیک کی زمین کے کہ عرب سے ہی بہ نسبت زمین روم کی یعنے زمین شام مین اور ہوسکتا ہی کہ ارض سے زمین روم مراد ہو اور ادنی الارض سے وہ زمین جو نزدیک تر زمین روم سے ہی زمین دشمنون انکے کی چنانچہ بحر مواج مین ہی یا فی ادنی الارض کے یہہ معنے ہین کہ بیچ نزدیکترین زمین روم کے کہ شام ہی موطن اور مدفن جماعت انبیا علیہم السلام اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ خسرو پرویز نے کہ بادشاہ فارس کا تھا دو امیر شہریار اور فرخان لشکر ہمراہ کرکر بھیجے بعضے بلاد و ولایت روم کے انھون نے فتح کئے اور فوج روم کی نے شکست کھائی نو مین برس مین بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بقول اصح ہوئی یہہ خبر مکہ مین پہنچی کافر خوش ہونے کہنے لگے فال نیک ہی ای مسلمانون ہم تمپر غالب ہونگے کیونکہ ہم اور فارسی اُمی ہین اور تم اور رومی کتابی ہو جیسا اُن امیون نے کتابیون پر فتح پائی ایسے ہی ہم تمپر نصرت پاوینگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور بیان فرمایا کہ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اور رومی پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی برسکے کہ درمیان تین اور نو کے ہین امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد نزول اس آیت کے مشرکونسے کہا مت شاد ہو قسم خدا کی کئی برس مین رومی فارسیون پر غالب ہونگے ابی ابن خلف نے کہا یہہ نہین ہوتا ہم تم سے مراہنہ کرتے ہین ساتھہ دس شتر کے جوانکے مدت سہ سالہ تک ہو حضرت صدیقؓ نے یہہ احوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو کے ہی جا مال اور مدت مین زیادتی کر پھر حضرت ابوبکرؓ نو برس کی مدت اور سو شتر ٹھہرائے اور ضامن بھی ایک دوسرے نے لیا روز بدر کے مسلمان غالب ہوئے قریش پر خبر غلبہ رومیون کی اوپر اہل فارس کے آئی حضرت ابوبکرؓ نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خبر حدیبیہ مین آئی حضرت ابوبکرؓ نے ضامن سے سو شتر لئے کیونکہ ابی جنگ احد مین قتل ہو چکا تھا القصہ یہہ آیت اخبار ہی امور آیندہ کی کہ وہ معجزون قرآن کے سے ہی لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی حکم پہلے غلبہ فارس سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے اوپر فارس کے یعنے سب وقت اُسیکا حکم جاری ہی اور سب کام اُسیکے اختیار مین ہین یا قبل ازل ہی اور بعد ابد حکم ازلی اور ابدی اُسیکو ہی **بیت** کہ خدا ہی ازل ابد کا وہ ✦ رب ہی ہر ایک نیک و بد کا وہ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اور اُسدن کہ رومی والے فارس والون پر غالب ہونگے خوش ہوینگے مسلمان اللہ مدد کرے خدا کے اوپر اہل کتاب کے اس قوم پر کہ کتاب نہین رکھتے کیونکہ اس صورت مین اُنکے حق مین فال نیک ہی اور ظہور صدق اخبار انکے کا ہی اور غلبہ لگنا ہی مال گبرونکا اور سبب زیادہ ہونے یقین صحابہ کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خوش اسواسطے ہونگے کہ بعضے دشمن دینکے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعضون پر غلبہ کرینگے اور آپس مین لڑکر مرینگے سو وہ واقعہ یون ہوا کہ جب شہریار اور فرخار نے بعضے مکان روم والے کے لئے پرویز کو کسی نے
انکی طرف سے کچھہ سکھا بھجا یا وہ چاہنے لگا کہ یہہ دونو آپس مین کٹ کر مرجاوین یہہ خبر انھون نے سنکر قیصر روم کو عرضی لکھی اور دین ترسائی اختیار کیا
سپہدار لشکر روم ہوئے اور فارسیونکو مغلوب کرکر بعضے شہر انکے خالی کرلئے يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ مدد کرتا ہی اللہ تعالی جیسے چاہتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ اور وہ غالب ہی بدلا لیتا ہی ایک گروہ کا دوسرے سے مہربان ہی غلبہ دیتا ہی ایک جماعت کو دوسرے پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے
غلبہ روم کا یا فرح مومنان کا وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین خلاف کرتا اللہ تعالی وعدہ اپنے کو
مصرعہ کہ سچا ہی وہ اسکی سچی ہی بات + ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے صحت وعدہ اسکے کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جانتے ہین
ظاہر کو زندگانی دنیا کے سے یعنے مال متاع دولت حشمت کو یا اسباب معاش اور تجارت کو بعضے کہتے ہین کہ مراد محل بنانے اور زراعت کرنی اور
نہرین لانی ہین کہ اکثر اہل دنیا قواعد انکے جانتے ہین وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ اور وہ آخرت کے کامون سے کہ مقصود اصلی ہین وہ غافل
ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کے ہی اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ کیا نہین فکر کیا انھون نے بیچ جانون اپنے کے کہ آئینہ عالم ہی جو تمام آفاق
مین تماشا ہی وہ نفس مین جلوہ نما ہی **بیت** سارے آفاق مین پیدا ہی جو + دیکھہ انفس مین ہویدا ہی وو + یا اپنے جانون کے کام مین کیا نہین
فکر کیا انھون نے تو کہ پہلے پیدایش سے اعادہ پر دلیل پکڑتے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ
نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونونکے ہی مگر ساتھہ حق کے یا واسطے حق کے یعنے ثواب اور عقاب کے حاصل یہہ ہی کہ ان سب کی
پیدایش واسطے کھیل کے نہین بلکہ واسطے دلیل پکڑنے کے ہی اوپر توحید کے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور واسطے وقت [illegible] کے ہی کہ جب وہ وقت
آیا انتہی کو پہنچے یعنے قیامت آئی وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ اور تحقیق بہت لوگ [illegible] ملاقات پروردگار
اپنے کے یعنے قیامت کے کہ وقت لقا ہی البتہ منکر ہین اور نہین یقین کرتے اَوَلَمْ [illegible]
[illegible]
[illegible] كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ تھے وہ لوگ سخت تر ان مکے والون سے
مانند قوم عاد اور ثمود اور امثال انکے کے اور پھاڑا تھا اونھون نے زمین کو کھیتی کرنے کو اور باغ لگانے کو اور نہرین دوڑانے اور کہانین
نکالنے کو وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا اور آباد کیا تھا اس زمین کو اور عمارت بنائی تھی وہان زیادہ تر اس سے کہ آباد کیا اور عمارت
بنائی مکے والون نے کہ رہنے والے وادی بن کھیتی کے ہین یا عمر دنیا مین انھون نے زیادہ پائی تھی قریش کے عمرون سے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ دلیلون روشن اور معجزون ظاہر کے اور وہ ایمان نہ لائے حقتعالی نے ہلاک کردیا انکو فَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس نتھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو یعنے بن بھیجے پیغمبرون کے اور بن کفر اور تکذیب کرنے
انکے کے اونہین ہلاک کرے اور لیکن تھے وہ کہ جانون اپنے کو ظلم کرتے تھے **بیت** موجبات عقاب کرتے تھے + فعل بد بیحساب کرتے تھے +
اپنے نفس و دل و بدن کو آپ + موردات عتاب کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓءٰٓى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا
يَسْتَهْزِءُوْنَ پھر ہوا آخر کام ان لوگون کا جو برائی کرتے تھے یعنے کفر کرتے تھے برا کہ نتیجہ بدی کا بد ہی اور ثمرہ برائی کا برا ہی **قطعہ** نخل جیسا
ہوئے ویسا لاوے پھل + بد کا بد اور نیک کا نیک آئے پھل + بوئیگا گندم تو گندم پائیگا + اور جو جو بوئیگا جو آئیگا + سوچکر بوتا نہو وقت درو
منفعل پاکر ضرر کو جائے سو + یا سو نام دوزخ کا ہی جیسے حسنی نام بہشت کا ہی یعنے انجام کار مشرکون کا دوزخ ہی اسواسطے کہ جھٹلاتے تھے آیتون
اللہ کے کو یعنے قرآن کو یا دلایل قدرت حق کو اور تھے وہ ساتھہ آیتون حق کے ٹھٹھا کرتے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ اللہ تعالی پہلے بار کرتا ہی پیدایش نطفہ سے پھر دوبارا کریگا اسکو اور جلاویگا بعد موت کے پھر طرف جزا اور حکم اسکے کے پھیرے جاؤگے
ثم یہہ قرأت حفص کی ہی ساتھہ خطاب کے اور اورونکی ساتھہ صیغہ غایب کے کہ یرجعون ہی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار یعنے مشرک یا چپ ہونگے جیسے کوئی بحجت سے عاجز آوے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا اور نہوینگے واسطے اُنکے شریکون اُنکے سے یعنے خداؤن اُنکے سے کہ شریک ٹھہرایا تھا انھون نے اللہ کیتا کا جیسے فرشتے اور بت شفاعت کرنیوالے یعنے دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے معبود شفیع ہونگے سو اُسدن ناامید ہوجاوینگے وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ اور ہوجاوینگے کافر ساتھہ شریکون اپنے کے کافر یعنے جب اپنی مراد پاوینگے بیزار ہوجاوینگے اُنسے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اُسدن متفرق ہوجاوینگے لوگ کوئی اعلائے علیین کو جاویگا کوئی اسفل السافلین مین گریگا کسیکو درجہ وصل سے شاداب کرینگے کسیکو درکہ فرقت مین بیتاب کرینگے ایک کو سریر محبت پر بٹھاوینگے ایک کو حصیر محنت پر گراوینگے ایک کو انواع ثواب سے مشرف فرماوینگے ایک کو اصناف عذاب سے رنج دکھلاوینگے **قطعہ** کوئی خندان کوئی گریان + کوئی شادان کوئی نالان + کوئی خورم کوئی پرغم + یہہ عالم اس مکان کا ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ پس جو لوگ کہ ایمان لاسے اور عمل کئے اچھے پس وہ بیچ باغ کے آراستہ کئے جاوینگے ساتھہ حلیہ اور حلون کے یا خوش کئے جاوینگے ایسے کہ اثر شادمانی کا اُنکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا خاطر اور مدارات کئے جاوینگے اور تعظیم اور تکریم یا تاج پہنائے جاوینگے یا آواز خوش سنوائے جاوینگے اور انکو کوئی لذت برابر اِس سماع کے نہوگی حدیث مین ہی کہ اہل بہشت گاوینگے ایسے آواز سے کہ خلایق مثل اُسکے سنی ہی نہوگی اور یہہ افضل نعمتون سے بہشت کے ہوگی ابو درداؓ سے پوچھا کہ مغنیات بہشتی کا راگ کیا ہی کہا تسبیح کشف الاسرار مین ہی کہ فردا دوستان خدا ریاض بہشت مین بیچ ریاحین انس کے خوش ہو ہو سماع کرینگے فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر حکم آویگا کہ ای داؤد اِس نغمہ شوق خیز اور آواز نشور انگیز سے کہ تو سرفراز ہوا ہی زبور پڑھہ اور ای موسیٰ توریت کی تلاوت کر اور ای عیسیٰ تو قرأت انجیل مین مشغول ہوای اسرافیل تو قرآن شروع کر اور ای درخت طوبیٰ تو صورت دل آرا سے ساتھہ تسبیح میریکے نکال امام ثعلبی نے اوزاعی سے نقل کیا ہی کہ کوئی خوش آواز مزا سرافیل سے نہین جب وہ تغنی آغاز کریگا تمام فرشتے اور داؤد وظایف اپنے سے باز رہینگے حاصل یہہ ہی کہ بڑی لذت بعد مشاہدہ انوار تجلیات الٰہیہ کے بہشت مین سماع ہی **نظم** دوستا از حق کا وہان وہ راگ ہی + جانب حق جو لگاتا لاگ ہی + بخشتا ہی انکو شوق کبریا + دمبدم دے ہی او نھین ذوق لقا + وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹایا انھون نے قرآن کو یا دلایل قدرت کو اور ملاقات آخرت کے کو یعنے حشر اور نشر کو پس یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوین گے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ پس تسبیح کہو اللہ کے یا ساتھہ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو جسوقت کہ شام کرتے ہو تم اور جسوقت کہ صبح کرتے ہو تم سبحان مصدر بمعنی امر ہی وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اور واسطے اُسیکے ہی سب تعریف بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ جو افلاک اور زمین مین ہی اُسیکی حمد کرتا ہی اور نماز پڑھو بیچ طرف آخر کے اور جب ظہر کرتے ہو تم سمجھہ لیجیے کہ پانچون وقت کی نمازین اِس سے نکلتی ہین حین تمسون سے نماز مغرب اور عشا کی اور حین تصبحون سے نماز فجر کی اور عشیا سے نماز عصر کی اور تظہرون سے نماز ظہر کی صاحب لباب نے کہا ہی کہ تسبیح مین رفع صوت ہی اسکا نماز جہر یہ مین لانا مناسبت رکھتا ہی اور حمد دلالت برفع صوت نہین رکھتی اسکا نماز اخفائیہ مین مذکور ملازم ہی يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردہ سے جیسے درخت کو گٹھلی سے اور بال کو دانے سے اور مرغ کو انڈے سے اور آدمی کو نطفہ سے یا اچھے کو بُرے پیدا کرتا ہی اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی مردے کو زندہ سے جیسے درخت سے گٹھلی کو اور بال سے دانیکو اور مرغ سے انڈے کو اور آدمی سے نطفہ کو یا فساسے سے طالح کو اور مومن سے کافر کو اور عالم سے جاہل کو وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور جلاتا ہی زمین کو ساتھہ گیاہ کے پیچھے موت اُسکی کے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اور اسیطرح نکالے جاؤگے تم قبرون سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ اور نشانیون قدرت اللہ کے سے ہی یہہ کہ پیدا کیا تمکو یعنے باپ تمہارے آدم کو خاک سے پھر ناگہان تم انسان ہو پھرتے چلتے زمین پر واسطے کاروبار اپنے کے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہی یہہ کہ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیدا کیا واسطے تمھارے جنس تمھاری مین سے جوڑونکو تو کہ آرام پکڑو تم طرف انکے اور رغبت کرو تم بسبب جنسیت کے اُنسے کہ ہر ایک انس رکھے ہی
جنس سے فرشتہ فرشتے سے انس انس سے وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اور ظاہر کیا درمیان تمھارے اور جوڑون تمھاریکے پیار اور مہربانی
موضح مین ہی کہ مودت بمجرد بیاہ کے ہی اور رحمت فرزند ہوئے پر یا محبت جوانی مین اور رحمت بڑہاپے مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
تحقیق بیچ پیدا کرنے جوڑونکے ہم جنس ہم شکل البتہ نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین اور حکمت پر اُسکے آگاہ ہوتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اور نشانیون قدرت اسکے سے ہی پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور اختلاف بولیون
تمھارے کا کہ کسیکی بولی عربی ہی کسیکی ترکی ہی کسیکی فارسی ہی کسیکی ہندی لباب مین ہی کہ اصل سب زبانین بہتر ہین انیس اولاد سام مین اور
سترہ فرزندان حام مین اور چھتیس بنی یافث مین یا اختلاف زبانون تمھاریکا وقت بات کرنیکے کہ کوئی آہستہ بولتا ہی کوئی پکار کر کوئی
فصاحت سے کلام کرتا ہی کوئی لکنت سے اور اختلاف رنگون تمھاریکا کہ کوئی کالا کوئی گورا کوئی سانولا کوئی سنہرا ہی یا اختلاف اعضا اور
شکلون تمھاریکا کہ کوئی آدمی مشابہ دوسریکے نہین یہانتک کہ توامان باوجود اکٹھے پیدایش کے البتہ کسی نہ کسی اعضا مین مخالف آپسمین ہوتے
ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعَالِمِيْنَ تحقیق بیچ اس مخالفت بولیون اور رنگونکے باوجود اسکے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین البتہ نشانیان
قدرت اور حکمت کی ہین واسطے عالمون کے کہ سمجھدار ہین تو کہ علم سے فوائد اُسکے معلوم کرین یہہ قرات حفص کی بکسر لام اور عالمین بفتح لام ع
اورون نے پڑہا ہی اپنے واسطے سب عالمون کے یعنے کسی صاحب عقل پر آدمی ہو یا جن یا فرشتہ چھپا نہین کہ اس اختلاف مین حکمت ہی بڑی کیونکہ
اگر یہہ نہوتا امتیاز درمیان اشخاص مشکل ہوتا اور بہت معاملے معطل رہجاتے وَمِنْ اٰيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
اور نشانیون قدرت اسکے سے ہی سونا تمھارا بیچ رات کے اور دنکے واسطے آرام بدنکے اور ڈھونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اسکے سے یعنے طلب
معاش کی دنرات کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا خاص راتکے واسطے ہی اور طلب معاش دنکے اور آیۃ مین تقدیم تاخیر ہی بیچ معنے کے تقدیر
اسکی یہہ ہی کہ منامکم باللیل والنہار وابتغائکم من فضلہ النہار یعنے سونا تمھارا بیچ رات کے اور ڈھونڈھنا تمھارا رزق کو فضل
اُسکے سے بیچ دنکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اس راتکے سونے مین اور دنکے معاش ڈھونڈھنے مین البتہ نشانیان
اور عبرتین ہین واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيَاتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِيْ
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور نشانیون حکمت اسکے سے ہی کہ دکھاتا ہی تمکو بجلی واسطے ڈرانے کے مسافرون کو گرنے سے اور واسطے امید کے مقیمونکو
بادلون سے اور اُتارتا ہی آسمان سے یا ابر سے پانی پس زندہ کرتا ہی ساتھہ اسکے زمین کو کہ گیاہ تر و تازہ اوگتی ہی بعد موت اسکے کے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اس بجلی اور مینہہ کے البتہ نشانیان قدرت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ عقل پکڑتے ہین حادثہ
سے جو جہانمین ہوتا ہی قدرت صانع قدیم سے دیکھکر وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ اور نشانیون قدرت اسکے سے ہی
یہہ کہ قایم ہین آسمان بے ستون اور زمین پانی پر ساتھہ حکم اسکے کے ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل ساتھہ نفخہ
اخیر کے ایکبار پکارنا اسطرح کہ یا ایتہا الموتی ای لوگو نکلو زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ناگہان تم نکل آؤگے قبرون سے اور نکلنا خلق کا
قبرون سے یہہ بھی ایک نشانی ہی نشانیون قدرت اُسکے سے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی
اور زمین کے ہی سب مخلوق اور مملوک اور مربوب اسیکے ہین كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ سب واسطے اسکے فرمانبردار ہین زندگی اور مرگ اور بعث اور
نشر مین کسی حالت مین اسکے حکم سے باہر نہین **مصرعہ** کہین رہین کہین جاوین تمھارے حکم مین ہین - وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اور وہ وہی ہی جو پہلے بار کرتا ہی پیدایش کو مار کر پھر دوبارا جلاویگا اسکو اور وہ بہت آسان ہی اوپر اُسکے
جیسے پہلے بار پیدا کرنا آسان تھا یا دوبارا جلانا تمھارے اعتقاد مین سہل ہی اوّل بارگی پیدا کرنے سے پھر اوّل پیدایش کا جو اقرار کرتے ہو تو
پچھلے جلانے کا کیون انکار کرتے ہو اور اسکی قدرت کے آگے دونون برابر ہین **قطعہ** قدرت مین کمی اسکے نہ کچھہ نقصان ہی + ابداؤ اعادہ اسی سب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یکسان ہی + ہم تمپہ جو مشکل ہی وہ سہل اسکو ہی + دشوار جو رافت ہی ر اُسے آسان ہی + وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
اُسکے ہی صفت بلند اور وصف ارجمند مانند قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت صفات کی بیچ آسمانون کے اور زمین کے وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اور وہ ہی غالب کہ ہرگز عاجز نہین ہوتا پہلے پیدا کرنے سے نہ پچھلے جلانے سے حکمت والا ہی جو کام اسکا ہی حکمت ہی ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ بیان کی اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے ای آزاد و امثال احوال آپس والون تمہاری کے سے هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
شُرَكَآءَ فِيْمَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ کیا ہی واسطے تمہارے ای آزاد و اس چیز سے کہ مالک ہین داہنے
ہاتھ تمہارے کوئی شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا ہی ہم نے تمکو مال اسباب سے پس تم اور وہ سب بیچ اسکے برابر ہو جاؤ ڈرو تم اُنسے جیسا ڈرتے ہو
تم آپس والون اپنے سے کہ آزاد ہین حاصل یہہ ہی کہ ای صاحبو تم اپنے غلامون کو کیا مال اور ملک مین شریک کرتے ہو تو کہ وہ بھی اسپر تصرف کر کر
جیسے تم ہو ویسے ہی ہو جاوین یعنے نہین کرتے پھر اللہ کے ملک مین اللہ کا کیون شریک ٹھہراتے ہو عین المعانی مین اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت سردارونکے پاس قریش کے پڑھی کہنے لگے واللہ ایسا کبھی نہوگا آپ نے فرمایا پھر اُس آفریدگار زمین و زمان کا کسطرح
شریک ٹھہراتے ہو **بیت** مخلوق کو اللہ نکہہ یہہ ستم نکر + بندہ کہین خدا بھی ہوا ہی خدا سے ڈر كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اسیطرح
مفصل بیان کرتے ہین ہم دلیلین وحدت اپنے کی واسطے اُس قوم کے کہ عقل اُن مثالون مین خرچ کرتے ہین لیکن بے وقوف ستمگار حقیقت کو ان
باتون کے نہین سمجھتے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ بلکہ پیروی کی ان لوگون نے کہ ظلم کیا ساتھ شرک کے خواہشون نفس
اپنے پر بغیر علم کے فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ پس کون راہ دکھاتا ہی اس شخص کو کہ گمراہ کرے اللہ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے
مشرکون گمراہ کے مدد دینے والے کہ عذاب دوزخ سے چھڑاوین فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا پس سیدھا کر ای حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
منہہ اپنا واسطے عبادت خدا کے یا خالص کر عمل کو اپنے واسطے کبریا کے درانحال کہ مایل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور امت اپنی کو کہہ
کہ اسکی پیروی کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لازم پکڑ دین خدا کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اُسکے یا مراد فطرت سے معرفت صانع
ہی اور وہ روز الست سب آدمیون کو حاصل ہوئی ہی اُسکو فرمایا ہی کہ مت چھوڑو **بیت** عہد الست کو نہ بھول یاد دلا دیا تجھے + حشر کو تا نہو ملول ہمنے
جتا دیا تجھے + لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ نہین تبدیل یہہ نہی ہی بشکل نفی یعنے مت بدل ڈالو پیدایش خدا کے کو یعنے دین حق کو کہ حق نے خلق کو اُسپر
پیدا کیا ہی اور عہد اُنسے لیا ہی ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی مذہب درست اور راہ دین مستقیم کی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن
اکثر لوگ نہین جانتے استقامت دین کو بسبب کج طبعی اور ناسمجھی کے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف حق کے غیر اسکے سے منہہ
پھرا کر سمجھہ لیجئے کہ منیبین حال ہی ضمیر اقم کے سے یعنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا کر منہہ اپنا واسطے دین اسلام کے اور امت کو کہہ کہ اسکی پیروی
کرین درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف اُسکے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے کہا ہی کہ انابت رجوع خلق سے طرف حق کے ہی اور منیب
وہ شخص ہی کہ سوا حق کے کوئی مرجع نہ رکھے **بیت** مرجع و مستعان میرا کوئی نہین سوا تیرے + کس کے طرف کرون رجوع کھو دیگا کون غم میرے
وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ڈرو اُس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانیوالون سے یعنے اسکا کوئی
شریک مت ٹھہراؤ کہ بڑے سے بڑا گناہ شریک لانا ہی ساتھ اللہ کے یا مت ہو مشرکون سے ساتھ چھوڑنے نماز کے خفیف جان کر یا انکار کر کر یہہ خطاب
امت کو ہی تیسیر مین ہی کہ شیخ محمد امام بن اسلم طوسی نے کہا کہ حدیث مجھکو پہنچی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روایت مجھسے کرین عرض کرو
اسکو قرآن شریف پر اگر موافق ہو تو قبول کرو مین نے اس حدیث کو کہ من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر ہی چاہا کہ قرآن سے موافق کرون
تیس برس تامل کیا تب یہہ آیت پائی کہ واقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین سمجھہ لیجئے کہ معنے حدیث کے یہہ ہین کہ من انکر الصلوة
ترک سے مراد انکار ہی یا من ترك الصلوة من جهة الاستخفاف فقد كفر ہی **مثنوی** قصد سے کرتے ہین جو ترک نماز + دلمین انکار
حق ہی نی ہی نیاز + کفر انکا بآیتہ اور خبر + ہوتا ہی ثابت ای خجستہ نظر + جب تلک دم مین دم ہی ای لوگو + چھوڑیو مت کسیطرح اسکو + دم بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جاوے تو بس نماز مین جائے + موت آوے تو اس نیاز مین آوے + زاری وعجز بندگی ہی نماز + اسمین بالکل نیاز کا ہی ساز + کیون نہ حق کو ہو پیارا نماز پسند + کہی بندیکا بس نیاز پسند + بندگی مین اسیکے مرجاؤ + اور عبادت مین شرک مت لاؤ + مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا مت ہوان لوگون سے کہ نکمے نکمرے کیا ہی انھون نے دین اپنے کو اور ہوگئے فرقہ فرقہ کہ دین اسلام چھوڑکر مشرک بنے کوئی بت پرستی کرنے لگا اور کوئی ستارے پوجنے لگا اور کوئی فرشتون کی عبادت کرنے لگا **بیت** کوئی تارے کوئی آتش کوئی پوجے ہی پتھر کو + ہوئے بندونکے بندے چھوڑکر خلاق اکبر کو + یا ترا دیہود اور نصاری مین کہ ہر ایک مین کتنے ہی فرقے ہوگئے ہین یا خوارج یا روافض ہین اور لطف یہہ ہی کہ اپنے آپکو یہہ شیعہ کہتے ہین كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ہرگروہ سالقہ اپنے کے نزدیک انکے ہی دین اور آئین سے خوش ہین اور سمجھتے ہین کہ ہمین حق پر ہین **نظم** ہر ایک اپنے دین پر ہی شادمان + اپنے حقیت پہ ہی سب کا گمان + جرعہ عشق صنم سے ہوکے مست + بت پرستی پر ہین شاداں بت پرست ایسے ہی گمراہ اور ترسا و یہود + اپنے دین کو جانتے ہین اپنا سود + راہ حق جو دین ہی اسلام کا + اس سے غافل ہین یہہ گمراہان سدا + وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ اور جب لگتی ہی لوگون مشرکون کو سختی یا بیماری یا فقر عام آدمیون کو پکارتے ہین عاجزی سے پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اسکے ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ پھر جب چکھاتا ہی انکو اللہ اپنی طرف سے آسانی یا صحت یا تونگری اور وہ سختی دور ہوتی ہی ناگہان ایک فرقہ انمین سے ساتھہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہی ہمنے انکو نعمت اور عافیت سے فَتَمَتَّعُوْا تہدید فرماتا ہی حق تعالی کافرون کو کہ پس فائدہ اٹھالو دو تین روز دنیا کے نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانوگے مآل کار اپنا کہ عذاب آخرت کا ہی اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ کیا اتاری ہی ہمنے اوپر کافرون کے کتاب اور دلیل یا رسول یا فرشتہ کہ اسکے پاس حجت ہی پس وہ رسول یا فرشتہ بولتا ہی یا وہ کتاب حکم کرتی ہی ساتھہ اسکے شریک کرتے یعنے دلیل ہی اوپر شرک لانے انکے کے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا اور جسوقت چکھاتے ہین ہم آدمیون کو رحمت یعنے نعمت صحت اور وسعت رزق اور سوا انکے خوش ہوتے ساتھہ اسکے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ اور اگر پہنچے انکو برائی یعنے بیماری اور تنگی رزق کی اور سوا انکے بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون انکے نے یعنے بلا شامت اعمال بد انکے سے آوے ناگہان وہ نا امید ہوجاتے ہین اور چلانے لگتے ہین حاصل یہہ ہی کہ نہ ادائے شکر نعمت مین کرتے ہین اور نہ تحمل اور صبر محنت مین اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کیا نہین دیکھا انھون نے یہہ کہ اللہ سبحانہ کھول دیتا ہی رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کردیتا ہی واسطے جسکے چاہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس کھولنے اور بند کرلینے رزق کے البتہ نشانیان دہشت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اور قبض اور بسط حکم الٰہی سے جانتے ہین اور شکر کرتے ہین نعمت پر اور صبر کرتے ہین نقمت پر **ابیات** رحمت و زحمت یہ کرتو شکر و صبر + مومن صادق ہو تو ای نفس گبر + ہین یہی دو چیز ایمان کے اساس + اس پہ قایم ہو کہ تا ہو حق شناس + فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ پس دے ای رسول میرے قرابت والون کو کہ بنی ہاشمی ہین حق اُسکا مال غنیمت مین سے یا یہہ خطاب ظاہر ہین حضرت کو ہی اور باطن مین سب اہل ایمان کو ہی کہ حق قرابت والون کا ادا کرین اور صلہ رحمی اور احسان موافق مقدور کے بجالاوین اسی آیت سے استدلال کرتے ہین امام اعظم اوپر وجوب نفقہ ذوی الارحام کے وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دو حق محتاجون بیمارونکا اور مسافرونکا کہ مال زکوۃ ہی ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ یہہ ادائے حقوق بہتر ہی بند کرنے مال کے سے واسطے اُن لوگون کے کہ ارادہ کرتے ہین رضامندی اللہ کی یا دیدار حق تعالی کا یا مراد انکی اس دینے سے نزدیک ہونا اللہ سے ہی نہ اور کچھہ غرض وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ نفقہ دینے والے وہی ہین چھٹکارا پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھہ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے مال تمھارا بیچ مالون لوگون کے پس نہین بڑھتا وہ نزدیک اللہ کے اور برکت اسکی اٹھہ جاتی ہی وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ اور جو کچھہ دیتے ہو تم زکوۃ مفروضہ سے یا صدقہ سے کہ اسکے دینے مین ارادہ کرتے ہو ثواب اللہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ پس یہہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ اللہ کے واسطے دیتے ہین نہ واسطے بدلے کے وہی ہین دوگن کرنیوالے کہ ایک کا دس حصے ثواب پاوینگے اور زیادہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو عدم سے پھر رزق دیا تمکو عمر بھر پھر مریگا تمکو جب اجل آویگی پھر جلاویگا تمکو قیامت کو هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ کیا ہی شریکون تمھارے مین سے یعنے بتونمین سے کہ تمنے اپنے زعم مین شریک خدا کے ٹھہرا رکھے ہین کوئی شخص کہ کرے اس پیدا کرنے اور رزق دینے اور مارنے اور جلانے مین سے کچھہ چیز کہ لایق عبادت کرنیکے ہو اور جو یہہ کچھہ نہین کرسکتے تو پوجنے کے لایق اور شریک باری ٹھہرانیکے کب ہوئے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہی اللہ اور بہت بلند اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھہ اسکے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ظاہر ہوا فساد بیچ جنگل کے خشک سالی سے اور مرنے جانورون کے سے اور وبا کے آنے سے اور بیچ دریا کے طوفان سے اور ڈوبنے جہازون اور کشتیون کے سے بسبب اسچیز کے کہ کمایا ہی ہاتھون لوگون کے نے یعنے بسبب شامت اعمال بد اور معاصی آدمیون کے تو کہ چکھاوے انکو بعضے جزا اُس چیز کی کہ کرتے ہین کیونکہ پوری سزا آخرت مین ملے گی تو کہ وہ بعضے جزا چکھنے سے پھر آوین شرک سے طرف توحید کے اور گناہ سے طرف طاعت کے سمجھہ لیجئے کہ مراد فساد سے امساک باران ہی کیونکہ جب مینہہ نہین برستا صحرا مین کھیت نہین اوگتا اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتا کشاف مین ہی کہ امساک باران سے جانور یانی کے اندھے ہوجاتے ہین یا فساد بر ہلاک ہونا شہرونکا ہی اور فساد بحر غرق ہونا قوم نوح اور فرعونیون کا اور بعضے محقق کہتے ہین کہ مراد برسے نفس ہی اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی نے کہا ہی کہ جسکا بحر قلب ترک مراقبہ سے فاسد ہوا ظاہر ہوا فساد بیچ بر نفس اُسکے کے امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا کہ فساد بر نفس ساتھہ ارتکاب محظورانکے ہی اور فساد بحر قلب ساتھہ اخلاق ذمیمہ کے اور چلنے اوپر رسوم اور عادانکے ہی حقایق سلمی مین ہی کہ بر زبان علمائے ظاہر ہی اور بحر لسان عرفا باطن اور فساد زبان علما کا ساتھہ تاویلات فاسدہ کے ہی اور لسان عرفا کا ساتھہ ادعائے باطلہ کے نظم واسطے دنیا کے تاویل کتاب + کرتے ہین جو سخت ہی اُپر عذاب + حق تو ہی کچھہ اور کچھہ بتلاتین ہین + مدعا اپنا غرض ٹھہراتین ہین + عالمونکے یہہ زبان کا ہی فساد + آمین رافت یک جہان کا ہی فساد + اور نہین رکھتے جو لوگ اپنی خبر + اور زبان عرش سے ہین فوق تر + اپنے بستر سے نہین ہرگز ہلے + اور کہین ہین عرش پر ہم چڑھہ گئے + سیر باطن سے نہین آگاہ ہین + اور مریدون کو بتلاتے راہ ہین + صوفیون کے یہہ لسان کا ہی فساد اس لسان پر کیجئے مت اعتماد + قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ کہہ کہ سیر کرو ای مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام ان لوگون کا جو پہلے اِس سے تھے كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ تھے اکثر اُنکے یعنے سب ہلاک ہوگئے شرک لانے والے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ پس سیدھا کر منہہ اپنا یا سب وجود اپنا واسطے دین درست کے پہلے اِس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھرجانا واسطے اُسکے اللہ کی طرف سے یعنے نہین ٹلنے کا وہ اللہ کی طرف سے اور البتہ آویگا یا اللہ کی طرف سے آویگا اور کوئی اوسکو نہین ٹلاسکے گا اسدن کہ متفرق ہونگے لوگ ایکدوسرے سے کہ کوئی بہشت کو جاویگا کوئی دوزخ کو مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ جو کوئی کفر کریگا پس اوپر اسکے ہی جزا کفر اسکے کی کہ دوزخ مین ہمیشہ پڑا جلے گا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے جان اپنے کے بچھاتے ہین یعنے جگہہ درست کرتے ہین جنت مین اور متفرق ہونا لوگون کا دن قیامت کے ہی لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ تو کہ بدلا دے اللہ اُن لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے فضل اپنے سے سمجھہ لیجئے کہ ذکر جزائے کافرون کا نفرمایا اسواسطے کہ مقصود بالذات مسلمان تھے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرون کو تو کہ مسلمانون کے ساتھہ جمع کرے بلکہ انکو جدا کرکر دوزخ کو بھیجے گا وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور نشانیون قدرت اللہ کے سے ہی یہہ کہ بھیجتا ہی بادونکو کہ پروائی پہچوائی دکھنے پہاڑی ہی خوشخبری دینے والیان مینہہ کی کہ غلہ اوگاوے اور تو کہ چکھاوے تمکو نعمت اپنے سے اور تو کہ جاری ہووین کشتیان دریا مین ساتھہ حکم اسکے کے اور تو کہ ڈہونڈہو فضل اسکے سے رزق اپنا بیچ تجارت دریا کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور تو کہ تم شکر کرو ان نعمتون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق بھیجے ہین ہم نے پہلے تجھ سے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آدمیون سے طرف قوم اُنکے کے پس آئے وہ انکے پاس ساتھ معجزون روشن کے یا احکامون ظاہر کے حلال اور حرام سے
اور بعضے قوم انکے سے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا پس بدلا لیا ہم نے اُن لوگون سے کہ کافر ہوئے اور
ہلاک کیا انکو اور مدد دی انکو جو ایمان لائے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تھا سزاوار اوپر ہمارے مدد دینا ایمان والون کا کیونکہ
یہہ لایق یاری اور مددگار کے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ اللہ وہ ہی جو بھیجتا ہی باونکو
پس اٹھاتی ہین باوین بادلون کو پس پھیلاتی ہین اسکو یا پھیلاتا ہی اللہ اُنکو بیچ طرف آسمان کے جسطرح چاہتا ہی وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ اور کرتا ہی اسکو گاہے تہ بتہ پس دیکھتا ہی تو مینہہ کو کہ حکم الٰہی سے نکلتا ہی درمیان بادل کے سے کہ ملے ہوتے ہین
آپس مین جدے جدے ٹکڑے بدلی کے ہوتے ہین فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ پس جب بھیجتا ہی اللہ مینہہ کو
بیچ زمین اور شہر جس کسیکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے ناگہان وہ خوشوقت ہو جاتے ہین وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ
لَمُبْلِسِيْنَ اور تحقیق تھے یہہ پہلے اس سے کہ اُتارا جاوے اوپر انکے مینہہ پہلے نمود ہونے بدلی کے البتہ ناامید ہوتے بارش سے فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ
رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس دیکھ طرف نشانیون رحمت خدا کے کہ کیونکر زندہ کرتا ہی مینہہ برسا کر زمین کو ساتھ کھیتیون
اور باغون طرح طرح کے درختون سے بعد موت اسکے کے اثر بصیغہ واحد بھی قرأت ہی اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق وہ کہ قادر ہی زمین مردہ
کے زندہ کرنے پر البتہ جلانے والا ہی مردون کو کیونکہ زمین کا زندہ کرنا بھی مثل اسکے ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے
قادر ہی کیونکہ قدرت اسکی بہ نسبت سب موجودات ممکنات کے برابر ہی حقایق سلمی مین ہی کہ آثار رحمت ظاہر مین باران ہی کہ سبب حیات جہان ہی
اور باطن مین ذکر یزدان ہی کہ زندگی جان ہی یا اثار رحمت آب محبت ہی کہ زمین دل اس سے زندگی پاتی ہی یا اثر رحمت غود دل ہی کہ منتظر
نظر حق اور صور و تجلیات مطلق ہی **نظم** دیکھکر دلکو سوچ کیا ہی یہہ + اثر رحمت خدا ہی یہہ + جب کدورت سے غیر کے ہو صاف + صاف ہووے
نظر خ شفاف + جبکہ نسیان ماسوی ہووے + نور مولی ہی پھر بھرا ہووے + دل ہی آیینہ جمال خدا + پر مکدر ہی تو پس مرا + چاہتا ہی
خدا جو اسکی حیات + تو کرے اُسپہ ہی تجلیات + ہوگی بس صاف یہہ کدورت سے + فیض لے ہی عجب ہی صورت سے + **مثنوی** جلوے دکھلائے
پھر ہی رنگ بزنگ + کہ انھائی ہی لطف صلح و جنگ + بسط اور قبض اسمین آتا ہی + وصل ہجر انکا ڈھب دکھاتا ہی + رفتہ رفتہ پھر اسکی یہہ تلوین
دور ہوا آئی ہی عجب تمکین + حال اُسوقت اِسکا یکسان ہی + زندگی دلکی یون نمایان ہی + یہی رافت حیات دلکی ہی + سوچ تو کیا ہی بات
دلکی ہی + وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ اور اگر بھیجدین ہم ایک باؤ عذاب کی جیسے دبور ہی انکے کھیتون
پر پس دیکھین اُس کھیتی کو زرد ہوئی جلے سے ناکارہ البتہ ہو جاوین پیچھے خراب ہونے کھیتی کے کفر کرنیوالے پچھلے نعمتون پر اور لایق یہہ ہی کہ ہماری
طرف التجا کرین اور رحمت سے ہمارے مایوس نہون سوا تمین نہین اور ای حبیب میرے کافر دلنے طمع مت رکھہ کہ تیری بات سنینگے اور تیرا کہا
مانینگے فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ پس تحقیق تو نہین سنا سکتا مردونکو اور نہین سنا سکتا
بہرونکو پکارنا جسوقت کہ پھر جاتے ہین پیٹھہ موڑکر سمجھہ لیجئے کہ قید پھر جانے کی اور پیٹھہ پھرانے کی واسطے تاکید کے ہی کہ بھرا جو روبرو ہو
اگرچہ کلام نہ سنے لیکن حرکات لب و دہان سے کچھہ سمجھہ جاتا ہی اور جب پیٹھہ پھرائے ہو تو کچھہ بھی نہین سمجھتا وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ
ضَلٰلَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانے والا کورد لونکا گمراہی انکے سے یعنے تجھکو قدرت نہین کہ توفیق ایمان کی دے مشرکونکو اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا
مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ نہین سنا تا تو پند اور نصیحت قرآن کی مگر اُس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی ساتھ آیتون کتاب ہمارے کے
کیونکہ ایمان انکا اسبات پر انکو قایم کرتا ہی کہ لفظ قرآن کے سنین اور اسکے معنون مین فکر کرین پس وہ مطیع ہوتے ہین امر اور نہی کے اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو ناتوان چیز سے

کہ نطفہ ہی پھر کے اور دئی تمکو پیچھے ناتوان بچپن کے قوت جوانی کی پھر دی پیچھے قوت جوانی کے ناتوانی اور پیری یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی ناتوانی اور قوت اور جوانی اور پیری سے وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ اور وہی ہی جاننے والا احوال بندونکا قدرت والا اوپر بدلنے صفتون انکے کے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت دنیا کی ہوگی قسم کھاوینگے گنہگار کفار کہ نرہے تھے دنیا مین یا قبر مین سوا ایک ساعت کے اور مومن جانینگے کہ یہہ جھوٹھہ بولتے ہین كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ اسیطرح جیسے قیامت کو جھوٹھہ کہینگے دنیا مین ساتھہ انکار حشر اور نشر کے پھیرے جاتے راہ سچی سے یعنے کام انکا دروغ گوئی ہی اس جہان مین بھی اُس جہان مین بھی وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ اور بعد قسم کھانے کافرون کے کہ ہم نے دنیا مین دیر نہین کی کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم اور ایمان یعنے مسلمان اور علمائے ملائکہ اور انسان کہ کیون جھوٹھہ بکتے ہو البتہ تحقیق دیر کی تھی تمنے اور ٹھہرنا دیر تک تمھارا مذکور اور مسطور ہی بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے کہ جہان فرمایا ہی وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یا علم الٰہی مین یا قضائے حق مین یا تمھارے نوشتہ مین کہ اسقدر دنیا مین ٹھہروگے اور اتنا قبرون مین دن زندہ کرنے تک فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس یہہ ہی دن زندہ کرنیکا کہ تم انکار کرتے تھے اور لیکن تھے تم کہ نادانی اور بے غور سے نہین جانتے تھے کہ بعث حق ہی پس کافر عذر کر کر واسطے تدارک پچھلی خطاؤن کے پھر دنیا مین آنا چاہینگے لیکن قبول نہوگا فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ پس اُسدن نہ نفع دیگا ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنے پر ساتھہ کفر کے عذر انکا اور نہ وہ قبول کئے جاوینگے یا نہ بلائے جاوینگے ساتھہ اس چیز کے کہ انکا عذاب کھووے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے آدمیون کے بیچ اس قرآن شریف کے ہر ایک مثال سے کہ انکے کام آوے توحید اور حشر اور صدق رسل مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ اور اگر لاوے تو انکے پاس کوئی نشانی یعنے ای رسول اگر تو منکرونکے پاس کوئی معجزہ موافق طلب انکے لاویگا البتہ کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے عناد اور فساد سے نہین تم مگر جھوٹھے كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اسیطرح مہر رکھتا ہی اللہ اوپر دلون ان لوگون کے کہ نہین جانتے اور طلب علم کی نہین کرتے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ پس صبر کر ای رسول میرے اوپر ایذا انکے کے تحقیق وعدہ اللہ کا تجھے مدد دینے کا اور ایذان دین غالب کرنیکا سچ ہی حق تعالیٰ پورا کریگا اور نہ سبک کرین تجھکو وہ لوگ کہ نہین یقین لاتے امر معاد مین یا نہ سبک کرین تجھکو نہ یقین لانیوالے کہ تو جلدی کرے بیچ دعائے عذاب انکے کے اور وہ وقت پر موقوف ہی جب وہ آن پہنچیگا حکم الٰہی ظہور کریگا **بیت** ہر ایک کام موقوف ہی وقت پر ٭ جب آیا تو ٹلتا نہین آن بھر سورۃ لقمان مکی ہی چوتیس آیتین پانچ سو اٹھتالیس کلمہ ہین دو ہزار ایک سو بیس حرف ہین اور فواصل اسکے ظن مرد ہین اور تطبیق اسکی سورہ روم سے یہہ ہی کہ دونون مین بیان توحید اور حقیقت رسول ؐ اور حقیقت قرآن مجید ہی ٭

سُوْرَةُ لُقْمَانَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ اٰیَةً

الٓمّٓ الف اللہ کا لام اعلم کا میم مراد کا ہی ای اللہ اعلم بمرادہ یعنے اللہ جانتا ہی مراد اسکی اور بعضے کہتے ہین کہ الف اشارت طرف انا کے اور لام طرف لی کے اور میم طرف منی کے ہی یعنے انا اللہ ولی جمیع الصفات الکمال ومنی الغفران والاحسان مین اللہ ہون اور واسطے میرے ہین سب صفتین کمال کی اور مجھسے ہی بخشنا اور بھلائی کرنا تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ یہہ آیتین ہین کتاب حکمت والی کی یا کتاب کی کہ متضمن حکمت ہی یا محکم ہی کہ اسمین تناقض نہین یا حاکم ہی حلال اور حرام کا حکم کرتا ہی اور وہ کتاب قرآن مجید ہی هُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ راہ دکھانے والا اور رحمت خدا واسطے احسان کرنیوالون کے وہ جو قایم رکھتے ہین نماز فرض کو اور دیتے ہین زکوٰۃ واجب کو اور وہ ساتھہ آخرت کے وہ ہین یقین لاتے کہ بعث اور جزا حق ہی اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ان صفتون کے ساتھہ ہین اوپر راہ سیدھی کے ہین پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ لوگ بھی فلاح پانیوالے ہین لکھا ہی کہ نضر بن حارث تجارت کو



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرف فارس کے گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار خرید لایا تھا مجالس قریش مین اسے الحان سے پڑھتا تھا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ اسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کا اور افسانہ مملکت سلیمان اور داؤد کا بیان کرتے ہین ملوک عجم کی شان اور شوکت بہادری اور عظمت وسعت مملکت اور شجاعت سے خبر دیتا ہون حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ مول لیتا ہی غافل کرنے والی بات کو یعنے اختیار کرتا ہی بے اعتبار حکایات کو تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے دین سے یا سُنے قرآن کے سے بغیر علم کے اور پکڑے راہ خدا کو ٹھٹھا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہی رسوا کرنیوالا کہ قتل اور بندی دنیا مین اور عذاب دوزخ ہی عقبیٰ مین بحر المواج مین ہی کہ مراد مہین سے گروہ ہی بدلیل جمع اولئک اور ضمیر لہم اور افراد ضمیر یشتری اور یضل اور یتخذ و واسطے افراد لفظ من کے ہی اور لہو باطل کو کہتے ہین کہ امور خیر سے باز رکھے جیسے کہانیان اور بعضے لہو حدیث سے سرود اور استماع مزامیر مراد لیتے ہین اس تاویل پر سنا سرود اور مزامیر کا حرام ہی لیکن یہہ محمول اسپر ہی جو بوجہ بازی اور لہو بطریق عبث اور لغو ہو کہ وہ باتفاق حرام اور باجماع منع ہی اور اگر متضمن فائدہ ظاہری ہو تو باتفاق مباح ہی جیسے سرود حاربان اور طبل غازیان لیکن جس سرود مین کہ منافع باطنی ہون جیسے نرمی دل اور آرام نفس چنانچہ بعضون کو حاصل ہوتا ہی بعضے علما نے بدلیل منفعت باطنی ثابت رکھا ہی اور یضل کہ متعلق ساتھہ یشتری کے ہی اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہی کہ آیت مذمت اشتری مین ہی کہ مقصود اس سے گمراہ کرنا دین سے ہی اور جس سرود کے حق مین یہہ آیت آئی ہی وہ بوجہ لہو تھا پس جو سرود کہ بوجہ لہو نہو دلیل حرمت اسکے کی یہہ آیت نہین ہوسکتی امام زاہدی نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہی کہ مخالفان کتاب کو اور متابعان لہو اور باطل کو فرمایا ہی کہ بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ متابعت قرآن کی چھوڑ کر لہو اور لغو اور باطل اور اخبار شاہان عجم اور افسانہ ملوک پیشین اختیار کرتا ہی اور نزول آیت کا ولید بن مغیرہ کے شان مین ہی اور یارون اسکے کے کہ یہہ وتیرہ رکھتے تھے اور ابن مجاہد شاگرد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ مراد لہو حدیث سے سرود ہی کہ اختیار کرتا ہی سرود کو اوپر قرآن کے تلاوت کی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے ساتھہ جہل اور نادانی کے اور جسنے کہ سرود کہنا اور سننا مباح کیا اسنے قرآن کو ٹھٹھا کیا کہ مخالفت قرآن کی ٹھٹھا کرنا قرآن کا ہی وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا واسطے انکے عذاب خوار کرنیوالا ہی اور اعراض قرآن سے اور شادی استماع لہو اور سرود سے وصف کافر قرآن ہی تم کلامہ مدارک مین ہی کہ لہو الحدیث نحو السمر بالاساطیر التی لا اصل لہا والغنا وکان ابن عباس وابن مسعود رضی اللہ عنہما یحلفان انہ الغنا وقیل الغنا مفسدۃ للقلب ومسخطۃ للرب وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یرفع صوتہ بالغنا الا بعث اللہ علیہ شیطانان احدہما علی ہذا المنکب والاخر علی ہذا المنکب فلا یزالان یضربانہ بارجلہما حتی یکون ہو الذی یسکت اور تفسیر اتحاف مین ہی حکی عن موسی علیہ السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصیاح وکانوا یرقصون حول العجل ویضربون الدف والمزامیر فقال ہذا صوت الفتنۃ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ لہو الحدیث نحو الغنا وتعلیم موسیقیات مقام مین ہی عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے ہی کہ کہا لہو الحدیث الغنا والمزامیر اور حاکم نے عطا خراسانی سے روایت کی ہی کہ کہا نازل ہوئی ہی یہہ آیت وَمِنَ النَّاسِ من یشتری لہو الحدیث بیچ غنا اور طبل اور مزامیر کے اور روایت کی بخاری نے اور بیہقی نے اپنے مین ابن عباس سے تفسیر مین اس آیت کے کہ ہو الغنا واشباہہ واخرج ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ تعالی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث قال باطل الحدیث وہو الغنا ونحوہ اور عبد اللہ ابن مسعود اور عبد اللہ بن عباس قسم کھا کر کہتے تھے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے مراد لہو الحدیث سے تغنی ہی کما فی الفتاوی الحامدیۃ وکذا فی العوارف اور واقدی نے کہا ہی کہ اکثر مفسرین اسپر ہین کہ مراد لہو الحدیث سے غنا ہی واللہ اعلم بالصواب وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر اسکے کہ لہو حدیث اختیار کی ہی آیتین ہماری منہ پھیر لیتا ہی درانحال کہ تکبر کرتا ہی یعنے اسکی طرف التفات نہین کرتا گویا کہ نہین سنا اسکو گویا کہ بیچ دونون کانون کے

بوجہہ ہی فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس آگاہ کر اور جگہہ خوشخبری کے ڈرا اسکو ساتھہ عذاب دردناک کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے ہین بہشتین نعمت کی درانحال کہ ہمیشہ ہونگے بیچ اسکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ کرنا سچ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ غالب ہی کوئی اُسکے وعدہ کو نہین ٹلا سکتا حکمت والا ہی جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی **بیت** نہ وعدہ مین اسکے ہی نقص اور خلاف ✤ نہ ہی کام مین اُسکے لاف وگزاف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکھتے ہو تم اسکو اٹھا ہوا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ اور ڈالے بیچ زمین کے یعنے پیدا کئے پہاڑ بلند پایدار ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھہ تمھارے زمین یا تو کہ ہلاوے تمکو زمین کیونکہ زمین پانی پر ہلتی تھی مانند کشتی کے اور پہاڑون سے ٹھہر گئی موضح مین ضحاک سے نقل کیا ہی کہ حقتعالی نے انیس پہاڑون کو میخ زمین کا بنایا ہی تو کہ اپنے مقام سے حرکت نکرے اُنمین کوہ قاف اور جبل بوقبیس اور کوہ جودی اور طور سینا ہی وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اور پہیلائے بیچ زمین کے ہر جانور سے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ اور اتارا ہمنے ابر سے یا آسمان سے پانی پس اُگائے ہمنے بیچ زمین کے بسبب اس پانی کے ہر قسم کی گیاہ نفیس کثیر المنفعت سے سمجھہ لیجئے کہ التفات طرف متکلم کے واسطے اختصاص فعل کے ہی ساتھہ فاعل کے یعنے اور کسی نے نہین مینہہ برسایا ہمین برساتے ہین هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ یہہ ہی پیدایش اللہ کی آسمان زمین کوہ حیوان نبات کہ مذکور ہوئے پس دکھلا دو مجھکو کہ عالم مین کیا پیدا کیا ہی ان لوگون نے کہ سوا اسکے ہین مراد بت ہین کہ کفار انکو شریک حق کہتے ہین سو حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق میرے ہین جو چیز تمھارے بتون نے پیدا کی ہی وہ کونسی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ بلکہ مشرک بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھہ قادر کے اور مخلوق کو ساتھہ خالق کے عبادت مین شریک کرتے ہین **قطعہ** بندہ کو کیا مجال شرکت ہی ✤ بندہ بندہ خدا خدا ہی ہی ✤ بند بند اُسکا بندگی مین ہی بند ✤ اسکو آزادی اور شاہی ہی ✤ لکھا ہی کہ قصہ لقمان حکیم کا اور اُنکے وصیتون کا یہود مین شہرت عظیم رکھتا تھا اور عرب والے ہر ایک مہم مین رجوع انکی طرف کرتے تھے اور حکمتون کو لقمان کے اُنپر مثل لاتے تھے سو حق تعالی نے احوال لقمان کا بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ قول صائب اور فعل کامل ہی یا شناخت توحید کی اور نفی شرک کی ہی تفسیر احقاف مین ہی کہ حکمت قایم کرنا دلیلون عقلیہ کا بیچ توحید حق اور ایمان رسل اور نفی شرک کے ہی اور اختلاف علما کا ہی نبوت لقمان مین عکرمہ وشعبی اور اسدی کہتے ہین کہ پیغمبر تھے اور مراد حکمت سے اس آیت مین نبوت ہی اور وہ بھانجے حضرت ایوب علیہ السلام کے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین ہی کہ لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ ہین اور تارخ باپ ابراہیم علیہ السلام کے تھے امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ کنیت انکی ابو الانعم ہی اور عین المعانی مین ہی کہ دسوین برس سلطنت داؤد علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور یونس علیہ السلام کے زمانے تک حیات رہے بعضے کہتے ہین ہزار برس کی عمر پائی اور اکثر علما کہتے ہین کہ پیغمبر نتھے حکیم تھے بعضے کہتے ہین کسیکے غلام تھے بکریان چرایا کرتے تھے یا سیا کرتے تھے یا بڑھئی کا کسب کیا کرتے تھے بعضے کہتے ہین حبشی تھے بنی اسرائیل کے قضایا فیصل کرتے تھے اور بقول امام سجاوندی بندگان آزاد سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے ہونٹھون والے ایکدن قیلولے کے وقت گروہ فرشتون کا اُنکے گھر مین آیا اور انہین سلام کیا انھون نے جواب دیا لیکن نظر نہین آتے تھے کہا ای لقمان ہم فرشتے ہین بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے تجھے خلیفہ زمین کا کرتے ہین تو کہ حکم کرے درمیان لوگون کے ساتھہ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر مقرر یہہ بات میرے رب کے طرف سے ہی تو سمعاً وطاعۃً قبول کیا مین نے اور امید رکھتا ہون مین کہ مجھے توفیق دے اور مدد کرے میری اور اگر مجھکو حکم اور اختیار دیا عافیت اختیار کرتا ہون مین اور معترض فتنہ کا نہین ہوتا مین فرشتے یہہ بات سنکر متعجب ہوئے اور حقتعالی نے قول اُنکا پسند کیا اور حکمت زیادہ دی یہان تک کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے اُنسے منقول ہین کہ ہر کلمہ کا مول ایک عالم کا ہی ایکدن ایک سردار بنی اسرائیل کا اُدہر سے گذرا دیکھا کہ لقمان بیٹھے ہین اور لوگ ادب سے کھڑے اور بیٹھے کلمات حکمت سنتے ہین کہا ای لقمان تو وہی غلام کالا ہی کہ بکریان فلانے کی چراتا تھا کہا ہان کہا کہ پھر کس چیز نے تجھکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہا تین چیزون نے راست گوئی اور امانت داری اور ترک مالا یعنی نے تفسیر ثعلبی مین ہی کہ لقمان حکیم کو ایکدن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے خواجہ نے اور غلامون کے ساتھہ باغ کو بھیجا کہ میوہ لاوین غلامون نے میوہ راہ مین کھالیا اور آکر کہا کہ لقمان کھا گیا خواجہ غصہ ہوا لقمان نے کہا مین نے نہین کھایا یہہ جھوٹے ہین خواجہ نے کہا حقیقت اسکی کیونکر دریافت ہو لقمان نے کہا گرم پانی پلاکر سب کو دوڑاؤ یہان تک کہ قے کرین جسنے کھایا ہوگا اسکے منہہ سے میوہ نکل آویگا خواجہ نے یونہین کیا لقمان کے منہہ سے آب صاف نکلا اور اور غلامون کے میوہ **نظم** حکمتِ لقمان عجب کام آگئی + سرخ روئی خواجہ کو دکھلا گئی + چیزِ پنہان جبکہ پیدا ہوگئی + خائنون کی جان رسوا ہوگئی + صدق لقمان اور دروغ خائنان + ہوگیا خواجہ پہ ظاہر اُس زمان + ہوا مین رکھہ تو امانت پر نگاہ + تا قیامت رکھہ خیانت پر نگاہ + فاش ہوجاویگا سب انجام کار + جو کہ سینے مین بھرا ہی آب و بار + حکمت لقمان کو یہان تو سوچکر + حکمت رحمان پر تو کر نظر + اس سے ہی صدق و دروغ پہچان عیان + اس سے ہوگا جھوٹ سچ سب واداد ہان + حکمتِ لقمان یہی ہی کارگر + حکمت رحمان ہی یہان و ہان جلوہ گر + جو کہا ہی اہل عالم نے یہان + سرّ و فاش و آشکارا اور نہان + سبکا سب ہوجاویگا ظاہر وہان + ہی یہہ رافت حکمت رب جہان + سنات الاتقیا مین ملا عبد الدین سہرمندی نے لکھا ہی کہ لقمان علیہ الرضوان قریہ سودان مین متولد ہوے اور کہتے ہین تین ہزار پانچ سو برس کی عمر پائی حکیم اور ولی تھے بحر مواج مین ہی کہ پہلے بعثت داؤد علیہ السلام سے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد مبعوث ہوے انھون نے فتوی دینا موقوف کیا اور حضرت داؤد سے علم سیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ حقتعالی نے لقمان کو مخیر کیا حکمت اور نبوت مین انھون نے حکمت اختیار کی اور نبوت کو مرتبہ اعلی ہی بسبب تواضع اور انکسار کے نہ لی ایکدن ایک شخص نے انکی صورت پر نظر کی کہا کہ اگر روشنی شکل میر یکے دیکھتا ہی تو نرمی سخن میر یسے غافل ہی اور اگر طرف سیاہی ظاہر میر یکے نظر کرتا ہی تو روشنائی باطن میر یکے سے جاہل ہی ایکدن مولی انکے نے حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر گوشت پاکیزہ ترلے آؤ لقمان دل و زبان لے آئے پھر ایکدن حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر پلید ترگوشت لے آؤ پھر وہ دل و زبان لے آئے مولی نے کہا کہ اطیب گوشت مانگا تو دل و زبان لائے اور اخبث گوشت مانگا تب بھی وہی لائے ایک شی اطیب اور اخبث دونون یہہ کیونکر ہوسکے لقمان نے کہا ہی دونون مین کہ نیک اندیشہ اور نیک کہنے مین اطیب ہوتے ہین اور بد اندیشہ اور بد کہنے مین اخبث ہوتے ہین اور حکمتین انکی مطولات مین مسطور ہین القصہ حقتعالی نے فرمایا کہ لقمان کو حکمت دی ہم نے اور کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ تحقیق یہہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اوپر نعمت حکمت کے وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرتا ہی پس سوا اسکے نہین کہ شکر کرتا ہی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فائدہ شکر کا کہ مزید نعمت اور دوام اُسکا ہی اسیکو ملتا ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہی پس تحقیق اللہ بے پرواہی شکر گذاری آدمیون کے سے تعریف کیا گیا ہی کہ تمام کائنات لسان حال اور قال سے تعریف اسکی کرتے ہین یا سزاوار حمد ہی اگرچہ کوئی حمد نہ کہے سمجھہ لیجئے کہ کار لقمان علم اور حکمت مین یہان تک پہنچا کہ حقتعالی نے قرآن شریف مین وصیت انکی بیان فرمائی کہ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اور یاد کر جو وقت کہ کہا لقمان نے واسطے اپنے بیٹے کے کہ نام اسکا نعم تھا یا ماثان یا اسکم یا شکور اور لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو کہ ای چھوٹے بیٹے میرے تصغیر واسطے شفقت اور رحمت کے ہی مت شریک لا تو ساتھہ اللہ کے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک لانا البتہ ظلم ہی بڑا کہ مخلوق کو خالق کے برابر کرنا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھہ نیکی کرنے ماں باپ کے اور موجبات نکوئی سے ایک یہہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اٹھایا بیٹے کو ماں اسکی نے سستی سے اوپر سستی کے اور دودھہ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے ہی اتنی مدت سنے دودھہ پلایا اور دوسرے حکم کیا آدمی کو یہہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف حکم میر یکے ہی پھر آنا سب کا شکر اور شرک انکے کے جزا سزا دینگے ہم وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور اگر شدت کرین تجھسے ماں باپ تیرے اوپر اسکے کہ شریک لاساتھہ میرے اس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے بیچ استحقاق شرکت اسکے کے کچھہ علم پس مت کہا مان انکا اور صحبت رکھہ انسے بیچ زندگانی دنیا کے صحبت اچھی طرح کہ پسندیدہ شرع اور مقتضائے کرم ہو وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ اور پیروی کر دین مین راہ کی اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہی طرف توحید اور اخلاص میر یکے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

نصف

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف جزا میرے کی ہی پھر آنا تمھارا پس جزا دونگا مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے بھلائی اور برائی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت سعد بن وقاص کے شانمین نازل ہوئی ہی چنانچہ سورۂ عنکبوت مین گذرا اور ذکر اس وصیت کا حضرت لقمان کے قصہ مین واسطے مناسبت نہی کے ہی شرک سے دونون وصیتون مین لکھا ہی کہ مان نے سعد کے تین دن روٹی پانی نہ کھایا اور نہین کھاتی تھی یہان تک کہ لوگون نے منہہ چیر کر پانی چوایا اور سعدؓ نے کہا کہ اگر ستر جانین اسکے ہون اور ایک ایک نکلے یعنے بالفرض اگر ستر بار یہہ مرے مین دین اسلام سے نہین پھرنے کا پھر حضرت حق سبحانہ وصیت لقمان کی خبر دیتا ہی کہ اپنے بیٹے کو کہا يَا بُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ فعل یعنے کوئی کام آدمی کا اچھا اور بُرا اگر ہو خردی مین برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے وہ بیچ پتھر بڑے کڑیکے کہ صما نام ساتوین زمین کے تلے ہی یا ہو وہ بیچ آسمانون کے کہ بہت بلند اور وسیع ہین یا ہو بیچ زمین کے چھپے مکانون مین لے آویگا اور حاضر کریگا اسکو اللہ اور اسپر حساب کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ تحقیق اللہ باریکدان ہی اور علم اُسکا سب چھپے سے چھپی چیزونکے محیط ہی اور کیسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہووہ جانتا ہی خبردار ہی ہر چیز کے مکان سے يَا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ ای چھوٹے بیٹے میرے قایم کر نماز کو تو کہ نفس تیرا کمال پاوے اور امر کر ساتھہ بھلائی کے اور منع کر برائی سے تو کہ اور لوگ تجھہ سے کمال کو پہنچین اور معروف ہی وہ کہ موافق شرع اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہی جو مخالف عقل نقل کے ہو اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہنچی تجھکو سختی سے خصوصًا امر اور نہی مین اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ تحقیق یہہ جو کہا گیا بڑے کامون سے ہی یا واجبات امورسے ہی کہ جو خدا نے قطع کیا ہی قطعی ایمانی ہی وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت موڑ گالون اپنے کو واسطے لوگون کے یعنے تکبر سے منہہ لوگون سے مت پھیر بلکہ تواضع سے انکی طرف متوجہ ہو اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر **بیت** منہہ خلق سے نہ موڑ تکبر سے ای پسر + اترا کے ناز سے نہ قدم دھر زمین پر + اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ؕ تحقیق اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبرونکی طرح چلے ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم اپنے پر اوپر لوگون کے برائی کرے وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور بیچ کی راہ لے بیچ چال اپنے کے نہ دوڑ کے چل نہ بہت آہستہ کہ شتاب تر چلنا علامت خفت اور سبکساری کی ہی اور آہستہ تر چلنا نشانی تکبر اور بزرگواری کی بلکہ میانہ روی اختیار کر اور بطریق تواضع قدم دھر وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور نرم کر اور کم کر آواز اپنی سے یعنے فریاد کرنیوالا اور نعرے مارنیوالا اور دراززبان اور سخت گو مت ہو اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے البتہ آواز گدھے کی ہی یعنے بلند آوازی مین کچھہ فضیلت نہین کیونکہ آواز گدھے کی باوجود رفعت کے مکروہ طبیعت اور موجب وحشت ہی عین المعانی مین ہی کہ مشرک عرب کے آواز بلند پر فخر کرتے تھے اس آیت سے فخر انکا انہیر رد کیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے اور پکار کر بولنے سے ناخوش ہوتے تھے انجیل مین مذکور ہی کہ فرمانبردن میرے کو کہ جب میری جناب مین مناجات کرین آواز ونکو اپنے پست کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھہ دلون مین انکے ہی جانتا ہون سوال وجہ تخصیص انکریت صوت کے ساتھہ حمار کے باوجود اسکے کہ آواز بھی حیوانون کی زشت تر اس سے ہی کیا ہی جواب آواز خر اہل عرب مین مثل ہی کراہت اور زشتی مین سفیان ثوریؒ نے کہا ہی کہ فریاد ہر حیوان کی تسبیح اُسکی ہی مگر حمار کی کہ اسکی آواز شیطان کے دیکھنے سے ہی حدیث مین ہی کہ جب سنو تم آواز گدھے کی پس پڑھو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پس تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو وجہ زشتی آواز حمار بعضون نے لکھی ہی کہ وہ واسطے جنگ کے اپنے ہم جنس سے پکارتا ہی یا بجہت شہوت چلاتا ہی یا بجہت طلب آب وگاہ آواز کرتا ہی اور جو آواز کہ غلبہ صفات پنجیے اور اخلاق سبعی سے پیدا ہو زشت تر آوازونکی ہی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو ندا اخلاق روحانی اور صفات ملکی سے آوے خوبتر نداؤنکی ہی نظم عاشقان حق کے جو آواز ہی + اسمین شوق وذوق کا ایک ساز ہی + وہ عجب نالہ عجب وہ آہ ہی + سوے مولی اسمین پیدا راہ ہی + بہترین صوت جان اس صوت کو + مانگ بن اِس صوت کے تو موت کو + جسکے دل سے یہہ نہین آتی صدا + وائے اسکے زندگی پر ہی سدا + نالہ ہی یار درخت زندگی + آہ ہی شوق خدا مین بندگی + دلکو خالی ماسوا سے حقسے کر +

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عشق مین اللہ کے پھر آہ بھر + گرمئ الفت کے چنگاری جلا عشق بازی مین تو کر زاری سدا + رافتادین عشق ایمان عشق ہی + زندگی ہی عشق اور جان عشق
ہی + عشق مولیٰ مین جو کرتا ہی فغان + احسن الاصوات ہی صوت اسکی جان + اور نکلے ہی بحرص آواز جو + انکر الاصوات ہی آواز وو + اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً کیا نہین دیکھا تم نے ای لوگو یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے نفع
تمھارے کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی سورج اور چاند سے اور ستارون سے کہ انکے روشنی سے فایدے اٹھاتے ہو اور انکو دیکھ کر راہ چلتے ہو اور جو کچھ بیچ
زمین کے ہی پہاڑ اور جنگل اور دریا اور جانور اور درخت اور گاؤن سے کہ ان سب سے نفعے لیتے ہو اور پوری کی اوپر تمھارے نعمتین اپنی ظاہر اور باطن
اور نعمت بافراد بھی قرأت ہی اور نعم ظاہر و باطن مین علما نے بہت بیان فرمایا ہی نعم ظاہر وہ ہین جو دریافت مین آتے ہین اور باطن وہ ہین جو دریافت
سے باہر ہین یا نعمائے ظاہری محسوسہ ہین اور نعمائے باطنی معقولہ صاحب تیسیر نے کتاب بحر العلوم مین تین سو نعمتین بیان کین ہین انمین مشہور یہہ ہین کہ نعمت
ظاہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور باطنی امداد ملائکہ ہی یا نعمت ظاہر حسن خلق ہی اور نعمت باطن نیک خلق یا نعمت ظاہر اقرار ہی اور باطن تصدیق
یا نعمت ظاہر و باطن نطق اور عقل ہی باوجود نعمت اور شہود منعم ہی یا تسویہ اعضا اور معرفت یا ملاء اعلیٰ یا حفظ قرآن اور فہم اسکا یا دنرات مین صوم و صلوٰۃ
ہی یا ذکر زبان اور فکر جنان ہی یا صحت ابدان اور صحت ادیان ہی یا بصر اور بصیرت ہی یا جذب منافع اور دفع مضار ہی یا نمائی مال اور صفائی احوال
ہی یا نبوت اور ولایت ہی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندیؒ نے کہا کہ نعمت ظاہر انصاف گداؤنکا کرنا ہی دن کو اور نعمت باطن
انصاف گداؤنکا کرنا ہی رات کو بحر مواج مین ہی کہ نعمت ظاہر حواس خمسہ اور سلامت اعضا ہی اور نعمت باطن مشاعر باطنی اور عقل اور ذہن اور ذکا ہی یا نعمت
ظاہر دنیا ہی اور نعمت باطن عقبیٰ ہی یا نعمت ظاہر انتفاع بفرزندان ہی اور نعمت باطن استمتاع بزبان یا نعمت ظاہر فیض عطا ہی اور نعمت باطن قبض بلا یا نعمت
ظاہر قبول مردمان ہی اور باطن رضای رحمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ اور بعضی لوگون سے وہ شخص ہی کہ جھگڑتا ہی بیچ کتاب خدا کے وہ نضر بن حارث تھا کہ
کہتا تھا قرآن شریف کو کہ افسانہ پیشینیان ہی اور عین المعانی مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا تمھارا کس چیز کا ہی اسیدم بجلی اسپر پڑی اور یہہ آیت اتری
کہ بعضے لوگون مین سے وہ ہی جو جھگڑتا ہی بیچ ذات اللہ کے بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے یعنے نہ اسکو اللہ نے علم دیا
ہی نہ راہ دکھائی ہی نہ کتاب اتاری ہی بلکہ محض تقلید ریا سے یہہ بات کہتا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے کہ صدق سے پیروی کرو اس چیز کی جو اتاری ہی اللہ نے یعنے قرآن کی متابعت کرو اور اسپر ایمان لاؤ کہتے ہین
نہین متابعت کرتے اور نہین ایمان لاتے ہم اسپر بلکہ پیروی کرینگے ہم اس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنے اپنے آبا کے طریقہ پر چلینگے اَوَ
لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا انکو طرف عذاب دوزخ کے یعنے یہہ متابعت باپونکی نہ چھوڑینگے انھین کی
گمراہی پر چلے جاوینگے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا یا اخلاص
سے منہہ کرے اپنا طرف درگاہ اللہ کے اور حالانکہ وہ نیکی کرنے والا ہی یعنے موحد ہی پس تحقیق محکم پکڑا اسنے دست آویز مضبوط کو کہ کلمہ شہادت ہی یا اسلام
یا قرآن اور بعضون نے کہا ہی کہ دوستی کرنا واسطے اللہ کے ہی اور بغض رکھنا واسطے اللہ کے اور اشہر طریقہ سنت اور جماعت کا ہی وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ اور طرف اللہ کے ہی انجام سب کامون کا یعنے کام کرنیوالونکا کہ تمام خلایق ہی مآل اور بازگشت اسیطرف ہی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ
كُفْرُهٗ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ محکم پکڑے دست آویز مضبوط کو پس نہ غم مین ڈالے تجھکو کفر اسکا اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا طرف ہمارے
ہی پھر آنا انکا پس خبر دینگے ہم ساتھ اس چیز کے کہ کی ہی انھون نے اور خبر دینی ساتھ عذاب کے ہوگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ تعالیٰ
جاننے والا ہی سینے والی بات کو بھلی ہو یا بری نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ فائدہ دینگے ہم انکو ساتھ نعمتون اور خوشی کے تھوڑی
مدت کہ جلد گذر جاوے پھر بے بس کرینگے ہم انکو یعنے لادینگے ہم بے بس کر کر طرف عذاب گاڑھے کے یعنے سخت اور گرانکے کہ ہرگز انپر سبک نہوگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر سوال کرے تو انسے کہ کسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات ظاہر
ہی دلایل روشن سے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ ای رسول میرے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اقرار کرتے ہو اس چیز کا کہ تمھارے اعتقاد کو جھٹلاتی ہی ۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بل اكثرهم لا يعلمون بلکہ اکثر کافرونکے نہین جانتے کہ اس اقرار مین الزام کھاتے ہین لله ما في السموات والارض واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ ہیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی یعنے سب اسکی مخلوق ہین ہین آسمان اور زمین مین سوا اسکے لایق عبادت کے نہین ان الله هو الغني الحميد تحقیق اللہ بے پرواہی ذات اپنے مین پہلے خلق اشیا سے تعریف کیا گیا ہی صفات اپنے مین قبل نطق احیا سے یا بے پرواہی حمد کرنیوالون سے حمد کیا گیا ہی بغیر حمد اُنکے کے ابیات ذات اُسکی غنی ہی ماسوئی سے بے پروا نہین اسکو دوسرے سے + حمد اپنی وہ آپ کہہ رہا ہی + محمود وہ خود بخود خدا ہی آخر سورہ کہف مین گذرا کہ یہود قرآن شریف پر اعتراض کرتے تھے کہ کہین فرمایا ہی تھین خبر بہت دی اور کہین کہا ہی وما اوتيتم من العلم الا قليلا اور آیۃ آئی تھی کہ قل لو كان البحر مدادا الآخر اس سورہ مین بھی تاکید مین اُسکے ارشاد ہوتا ہی ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت كلمت الله اور اگر ہو یہہ کہ جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی درختون سے قلمین ہون وین اور دریاے محیط سیاہی اسکی پیچھے تمام ہونے پانی اسکے کے سات دریا اور مانند اسکے ہون اور اُن قلمون اور اُنکے پانی کی سیاہی سے لکھین نہ تمام ہوینگے باتین اللہ کی یا علم حق یا عجائبات صنع اسکے کے یا نام اُن چیزون کے جو اُسنے پیدا کین ہین دنیا مین اور پیدا کریگا عقبی مین یا حکم اور فرمان اسکے یا نعمتین اسکی جو دونون جہانمین بندون کو دیتا ہی اور دیگا کیونکہ قلم اور سیاہی متناہی ہی اور یہہ جو مذکور ہوئین نا متناہی ان الله عزيز حكيم تحقیق اللہ غالب ہی حکم اور فرمان بے نہایت اپنے مین دانا ہی کوئی چیز علم اور حکمت اسکے سے باہر نہین ما خلقكم ولا بعثكم الا كنفس واحدة نہین بنانا تمھارا اے مکہ والو اور جلانا تمھارا بعد موتکے مگر مانند بنانے اور جلانے ایک تن کے کہ وہ بڑا قدرت والا ہی لاکھہ عالم ایک کلمہ کن سے بے اسباب اور الات بناوے اور اسرافیل کو فرماوے وہ ایک آواز مین تمام خلایق کو قبرونسے اٹھاوے اور جلاوے ان الله سميع بصير تحقیق اللہ تعالی سننے والا دیکھنے والا ہی سب کچھہ بیت عجز اسکے نہین ہی قدرت مین + ہی کمال اسکی اپنے صنعت مین الم تر ان الله يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل وسخر الشمس والقمر کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا یہہ کہ اللہ داخل کرتا ہی ظلمت شب کو بیچ روشنی روز کے شام کو اور داخل کرتا ہی روشنی روز کو بیچ ظلمت شب کے صبح کو یا مقدار مین دن اور رات کے کم اور زیادہ کرتا ہی اور حکم اپنے مین لگا رکھا ہی سورج اور چاند کو کہ سبب منافع خلق کے ہین كل يجري الى اجل مسمى ہر ایک چاند اور سورج سے چلتا ہی آسمان پر اپنے ایک وقت مقرر تک کہ قیامت ہی پھر حرکت نرہے گی وان الله بما تعملون خبير اور کیا نہین جانا تو نے یہہ کہ اللہ ساتھہ ایجز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی جاننا کنہ کام کی ہی وہ ذلك بان الله هو الحق یہہ علم اور قدرت بسبب اسکے ہی کہ تحقیق اللہ وہی ہی ثابت ذات اپنے مین واجب ساتھہ وجود اپنے کے وانما يدعون من دونه الباطل اور یہہ جو پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین قرات ہی مشرکون سوا اللہ کے بیہودہ اور ناپید ہونیوالا ہی بیت باطل وبیہودہ ناحق ہی یہہ سب + جسکی کرتے ہین عبادت غیر رب + اور تدعون بخطاب بھی وان الله هو العلي الكبير اور تحقیق اللہ وہی بلند مرتبہ بزرگ قدر کہ سپرہ کوئی غالب ہی نہ کسیکو برتری ہی الم تر ان الفلك تجري في البحر بنعمت الله ليريكم من اياته کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ کشتیان چلتی ہین بیچ دریا کے ساتھہ نعمتون اللہ کے اور احسان اسکے کے کہ پانی پر ٹھہراتا ہی اور باد بھیجکر چلاتا ہی تو کہ دکھاوے تمکو بعضے نشانیون قدرت اپنے کے سے حرکات کشتی مین اور عجائبات دریا مین ان في ذلك لايت لكل صبار شكور تحقیق بیچ اس معاملہ کشتی اور دریا کے مین البتہ نشانیان ہین کمال قدرت اور حکمت اور نعمت حق کے واسطے ہر صبر کرنیوالے کے اوپر بلا اسکے کے شکر کرنیوالے اوپر نعما اسکے کے واذا غشيهم موج كالظلل دعوا الله مخلصين له الدين اور جب ڈھانکتی ہی اہل کشتی کو موج دریا کی کہ بڑائی مین مانند سایہ بادلون کے ہی یا مثل پہاڑونکے یا بادلون کے پکارتے ہین اللہ کو درنحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اپنی کیونکہ خوف جان ہوا سے نفسانی اور تقلید آبائی کو بھلاکر فطرت اصلی پر لے آتا ہی فلما نجىهم الى البر فمنهم مقتصد پس جب نجات دیتے ہین ہم انکو اور پہنچاتے ہین سلامت طرف جنگل کے پس بعضے انمین سے سیدھی راہ پر رہتے ہین کہ راہ توحید ہی اور بعضے گمراہی اختیار کرتے ہین یعنے کشتی والے جو برمین ہین وہ ثابت رہتے ہین اوپر دعا اور نیاز کے بجناب پروردگار اور کافر پھر جاتے ہین اور کرنے لگتے ہین انکار وما يجحد باياتنا الا كل ختار كفور اور نہین انکار کرتا نشانیون ہماری کو مگر ہر ایک عہد توڑنے والا بیت منکر آپ ہی وہ ناحق شناس + وعدہ شکن اور جوہی ناسپاس + يا ايها الناس اتقوا

رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَّلَدِهِ ای لوگو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے سے اور بچو بُرے کامون سے اور ڈرو اسدن سے کہ نہ دفع کریگا عذاب کو باپ بیٹے اپنے سے وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا اور نکوئی اولاد وہ دفع کرنے والی ہوگی باپ اپنے سے کچھ شی عذاب سے سمجھ لیجیے کہ یاایہاالناس ندائے عام تھی اور یہہ خاص کفار کے حق مین کیونکہ اولاد اور آباء مومن بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا تحقیق وعدہ اللہ تعالیٰ کا ساتھہ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین خلاف نہوگا پس نہ مغرور کرے تمکو زندگانی دنیا کی یعنے مال اسباب پر دنیا کے فریفتہ مت ہو وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللّٰهِ الْغَرُورُ اور نہ مغرور کرے اور فریب دے تمکو ساتھہ عفو اور کرم کبریا کے یا ساتھہ ڈھیل دینے خدا کے شیطان فریب دینے والا یعنے بڑی بڑی امیدین تمھارے جی مین لاکر اور طوالت عمر ذہن مین ٹھہراکر توبہ مین دیر اور گناہون پر دلیر نکرے نظم کرآج ہی توبہ دل افروز + فردا پہ مجھو کار امروز + کیا جانے تو کل ہی ہے یا نہین ہی + کب زیست پہ رانفا یقین ہی + لکھا ہی کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ قیامت کب آویگی اور مین نے کھیت بویا ہی مینہہ کب برسیگا اور میرے گھر مین حمل ہی پیٹ مین بیٹا ہی یا بیٹی اور مین کل کیا عمل کرونگا اور مدفون کہان ہونگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ کہہ ان پانچ چیزونکا علم اللہ ہی کو ہی کوئی نہین جانتا اِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ تحقیق اللہ نزدیک اسکے ہی جاننا قیامت کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور اُتارتا ہی مینہہ جسوقت جس جگہہ کہ اسنے مقدر فرمایا ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ اور جانتا ہی جو کچھہ پیٹ ماؤنکے ہی بچہ یا بچی کامل یا ناقص وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور نہین جانتا کوئی جی نیک کار ہو یا بدکار کہ کیا کمائیگا کل کو بھلائی اور برائی کے سے اور جانتا ہی اللہ تعالیٰ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین مریگا اور کس دم دم نکلیگا اور اللہ جانتا ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی عیب کا جب چاہتا ہی ظاہر کردیتا ہی خبردار ہی عیب کا جب چاہتا ہی پردہ کرم سے چھپاتا ہی **بیت** پردہ پوشی کر خطاؤن کی میرے + اور اجابت کر دعاؤنکی میرے + **سورۃ سجدۃ** کی ہی تیس آیتین ہین تین سو اسی کلمہ ہین ایکہزار پانچ سو ستر حرف ہین فواصل اسکے لن ہین اور نظم تطبیق اسکے سورۃ لقمان سے یہہ ہی کہ دونو نہین ذکر توحید اور بیان حقیقت رسول وقرآن اور مدح مومنان اور وعدۂ ثواب انکے کا ہی +

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا ہر ایک کتاب کا خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن شریف کا حروف مقطعہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الم مین الف کا مخرج پہلا ہی کہ اقصائے حلق ہی اور لام کا مخرج درمیان کا ہی کہ طرف زبان ہی اور میم کا مخرج پچھلا ہی کہ ہونٹھہ ہین اسمین اشارت ہی طرف اسکے کہ بندیکو چاہئے کہ اول عمر اور درمیان کے اور آخر اللہ تعالیٰ کے ذکر مین گذارے اور قول فعل موافق رضا حق کے کرے **مثنوی** کسی دم کسی آن اُسکو نہ بھول + یہی کل ہی پند کتاب و رسول + ہی جبتک تیرے دم مین دم رانقا + نہ یاد خدا سے ہو غافل ذرا + تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعٰلَمِينَ اُتارنا کتاب کا قرآن شریف ہی نہین شک بیچ اسکے کہ پروردگار عالمون کی طرف سے ہی اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ کیا کہتے ہین کہنے والے کہ یہہ اللہ کی طرف سے نہین باندھ لیا ہی اسکو محمد نے اپنے دلسے بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بلکہ وہ حق ہی اترا پروردگار تیرے کی طرف سے تو کہ ڈراوے عذاب اسکے سے اُس قوم کو کہ تیرے زمانے مین ہین اور نہین آیا انکے پاس کوئی ڈرانیوالا پہلے تجھہ سے یعنے زمان فترت مین اور اسمعیل اپنے وقت مین اپنی قوم کا نذیر تھا اور تو اپنے قوم کا تو کہ وہ ڈرانے تیرے سے راہ پاوین اگر ہم چاہین اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونون کے ہی بیچ مدت چھہ دنکے ایام دنیا سے پھر مستولی ہوا حکم اسکا اوپر عرش کہ اعظم مخلوقات ہی پس اُسپر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے مت پھرو کہ دونون جہان مین مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ نہین واسطے تمھارے سوا اسکے کوئی دوست کہ یاری کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ مددگاری کرے اَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم موعظ ربانی

اور نصایح قرآنی سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تدبیر کرتا ہی کام دنیا کے
یعنے حکم کرتا ہی اسکا اور فرشتے کو بھیجتا ہی جو اسکام پر متعین ہی آسمانسے طرف زمین کے پھر وہ فرشتہ اگر وہ کام بجا لاتا ہی پھر چڑھ جاتا ہی طرف آسمان کے
بیچ اُسدن کے کہ ہی اندازہ اسکا ہزار برس کا اُن برسون سے کہ گنتے ہو تم یعنے فرشتہ آتا جاتا ہی آسمان پر اتنی دیر مین کہ اگر آدمی آوے جاوے تو ہزار برس
لگین کیونکہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہی پس آنے جانے مین ہزار سال ہوئے ذٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ یہہ اللہ کہ مدبر امور عالم ہی
جاننے والا غیب کا ہی اور حاضر کا یعنے دنیا اور عقبیٰ کے کامون کا یا جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا سب کا جاننے والا ہی الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ غالب ہی تقدیر کرنے
مین مہربان ہی بندون کی تدبیر کرنے مین الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وہ ہی جسنے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا موافق حکمت کے وَبَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے یعنے آدم علیہ السلام کا ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ پھر پیدا کی اولاد
اوسکی خلاصہ پانی حقیر سے کہ استخوان پشت سے نکلتا ہی یعنے نطفہ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر تندرست کیا قالب آدم اور پھونکا
ہمنے بیچ اسکے روح اپنی سے یہہ اضافت تکریم اور تشریف کی ہی کہ انسان اشرف مخلوق ہی وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ اور بنائے
واسطے تمھارے کان تو کہ سنو اور آنکھین تو کہ دیکھو اور دل تو کہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہو اُن بہت نعمتون پر وَقَالُوْٓا
ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ اَئِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور کہا منکرون نے بعث کے جیسے ابی بن خلف وغیرہ تھے کہ کیا جب ناپید ہو جاوینگے ہم بیچ
زمین کے یعنے خاک ہو جاوینگے اور ہماری مٹی اور زمین کی نہ پہچانی جاویگی کیا ہونگے ہم بیچ پیدائش نئی کے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے بعد مٹی ہونے
کے نہین پیدا ہونے کے بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كَافِرُوْنَ ایسا نہین ہی کہ وہ کہتے ہین بلکہ وہ ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے کافر ہین یعنے
آخرت پر کہ سراے لقا ہی ایمان نہین رکھتے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ کہہ ای رسول میرے
منکران بعث کو کہ جلد قبض کریگا روح تمھاری کو فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہی وہ جو مقرر کیا گیا ہی واسطے قبض ارواح تمھاری کی پھر
طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے حساب اور جزا کے کشاف مین ہی کہ عزرائیل روحونکو پکارتا ہی وہ جواب دیتے ہین پھر اپنے کارندون کو
حکم کرتا ہی وہ قبض کرتے ہین امام ابو اللیث نے تفسیر مین لکھا ہی کہ ملک الموت کا ایک منہہ آگ کا ہی اس سے کافرون پر ظاہر ہوتا ہی ایک منہہ
ظلمت کا ہی اس سے منافقون کے پاس آتا ہی ایک منہہ آدمیون کا ہی وہ مومنونکو دکھاتا ہی ایک منہہ نور کا ہی وہ انبیا اور صدیقون پر جلوہ کرتا
ہی اس اس صورت سے آکر قبض ارواح کرتا ہی اور اعوان اسکے فرشتے ہین رحمت اور عذاب کے اور عجب ہی کہ آدمی باوجود ایسے حریف کے کہ گھات مین
لگ رہا ہی غافل ہی اور آرام سے بیٹھتا ہی **ابیات** رافتا شحنۂ اجل ہی کھڑا + ملک الموت ہی کمین مین لگا + بیٹھا آرام کیا کرے ہی تو +
زندگانی پہ کیا مرے ہی تو + کوئی دم کا تو مہمان ہی یہان + یہہ سفر ہی تیرا مکان ہی وہان + جانا وہانکا تجھے مسلم ہی + رہنا یہان کوئی پل کوئی دم ہی +
کچھ بھروسا نہین ہی زیست کا جان + لمحہ کے لمحہ آن کی ہی آن + جان مت برقرار تو اسکو + یاد حق مین گذار تو اسکو + جان جاوے تو حق کے دہیان مین جائے +
دہیان مین اسکے ہو جس آن مین جائے + یہی ثمرہ ہی زندگانی کا + نخل فوارہ ہی یہہ پانی کا + وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اور کاشکے دیکھے تو ای دیکھنے والے جس وقت گنہگار کفارون حشر کے نیچے ڈالے ہونگے شرمندگی سے سرون اپنے کو نزدیک پروردگار اپنے کے موقف
عرض مین کہ وہ بڑا وحشت دہشت کا وقت ہوگا اور اسوقت کہینگے رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صٰلِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ای پروردگار ہمارے
دیکھا ہمنے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا اور سنا ہم نے تجھ سے کہ پیغمبر سچے تھے یا دیکھا ہمنے نشور کا دن دراز اور سنا ہمنے صور کا آواز پس بہتر کہ بھیجے ہمکو
دنیا مین کہ عمل کرین ہم اچھے تحقیق ہم یقین لانے والے ہین اوپر قیامت کے کیونکہ دیکھ لیے ہم نے کچھ شبہ نہین رہا پھر حقتعالیٰ فرماویگا وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم دنیا مین ہر ایک جی کو
راہ پاتے اسکی طرف ایمان اور احسان کی اور لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو کافرون جنون اور آدمیون سے اکٹھے
فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا پس چکھو تم عذاب بسبب اسکے کہ بھول گئے تھے تم ملاقات اسدن اپنے کے کو یعنے ایمان نہین لاتے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قیامت پر اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تحقیق ہم تمکو بھولینے چھوڑ دیا ہمنے تمکو عذاب مین اور چکھو عذاب ہمیش
کا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ سوا اسکے
نہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ آیتون ہمارے کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائے جاتے ہین ساتھہ اُن آیتون کے گر پڑتے ہین سجدہ مین اور پاکی بیان کرتے ہین
ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے تنزیہ کرتے ہین صفات نالایق سے اور تعریف کرتے ہین ساتھہ خوبیون موافق کے یا سجدہ مین کہتے ہین سبحان
وبحمدہ اور وہ نہین تکبر کرتے اور نہین گردن پھیراتے ایمان اور طاعت اور سجدہ سے سمجھہ لیجیے کہ یہ سجدہ نوان ہی بقول امام اعظم اور دسوان ہی بقول
امام شافعی رحمہما اللہ محی الدین ابن عربی نے اس سجدہ کو سجدہ تذکر کہا ہی ساجد کو چاہیے کہ یاد کرے اس چیز کو کہ جس سے غافل ہو رہا ہی اور تصدیق
کرے دلیلون کی وجود واحد کی کہ تمام اشیا مین موجود ہین ففی کل شئی لہ انہ تدل علی اللہ واحد **بیت** ذرہ ذرہ مین ہی دلیل اسکی ✦ پتے
پتے مین ہی سبیل اسکی ✦ اسکے وحدت پہ دال ہی ہر شی ✦ اسکی صنعت کمال ہر جا ہی ✦ چیز کوئی کہین شہود مین آئے ✦ قدرت حق وہین نمود مین
آئے ✦ لکھا ہی کہ بعضے انصار کے مکان دور تھے نماز مغرب حضرت کے ساتھہ بجماعت ادا کر کر مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور نماز عشا پڑھکر
اپنے گھرونکو جاتے تھے اس خوف سے کہ جماعت فوت نہو حق تعالی نے اُنکی شان مین یہہ آیت اتاری کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا دور ہوتی ہین کروٹین اُنکی بچھونون سے پکارتے ہین پروردگار اپنے کو ڈر غصے اسکے سے اور امید خوشنودی اسکے سے ابو درداء
نے کہا کہ یہہ آیت ان لوگون کے شان مین ہی کہ نماز عشا اور نماز صبح جماعت سے پڑھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت تہجد پڑھنے والونکے حق مین
اتری ہی کہ راتون کو اندھیرونمین کہ لوگ سب آرام سے سوتے ہین اور یہہ بستر گرم اور فرش نرم سے اٹھہ کر ہیبت خدا یا محبت کبریا مین روتے
ہین اور نیاز دل سے نماز پڑھتے ہین اور خواب راحت اپنی کھوتے ہین حضرت اویس قرنی قدس سرہ سے منقول ہی کہ بعضے رات کو کہتے تھے کہ
ھذہ لیلۃ الرکوع اور ایک رکوع مین صبح کرتے تھے اور بعضے شب کو کہتے تھے کہ ھذہ لیلۃ السجود اور ایک سجدہ مین گذارتے تھے کسی نے
کہا ای اویس کسطرح اتنی بڑی رات ایک حال پر کاٹتے ہو تم کہا کہان ہی شب دراز کاٹسکے ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی تو ایک سجدہ مین
کاٹتا اور اوسمین نالہائے زار اور گریہائے بیشمار کیا کرتا **مثنوی** رانکو جبکہ لوگ سوتے ہین ✦ اہل دل جاگتے ہین روتے ہین ✦ بہ تپش آہ سرد
بھرتے ہین ✦ گرم نالے بدرد کرتے ہین ✦ کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات ✦ لاکھہ زاری وسوختوع کے سات ✦ کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے ✦ صبح
کرتے ہین گہ کھڑے ہی کھڑے ✦ غم مین کب ہوش جان ہی انکو ✦ رات ساری یک آن ہی انکو ✦ کہتے ہین ہوتی شب دراز ایکاش ✦ بھرکے دل
کرتے ہم نیاز ایکاش ✦ آہ کیا کہئے شب دراز نہین ✦ بندگی کا کچھہ اسمین ساز نہین ✦ کہ ازل سے ابد تلک ہوتی ایک شب تو غم اپنا کچھہ کھوتی ✦ ایک
سجدہ مین ہم بسر کرتے ✦ ایک بار مین ہم سحر کرتے ✦ آہ بھرتے تو حشر کر دیتے ✦ نالہ کرتے تو نشتر کر دیتے ✦ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اس چیز سے کہ
دیا ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ نیک مین یعنے رانکو نماز پڑھتے ہین اور ہماری درگاہ مین نیاز کرتے ہین اور دنکو نفقہ دیتے ہین اور ہماری راہ
مین مال خرچ کرتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ پس نہین جانتا کوئی جی فرشتہ مقرب ہو یا آدمی پیغمبر ہو کیا چھپایا گیا
ہی واسطے اٹھنے والون بستر کے ٹھنڈک آنکھونکی سے حدیث قدسی مین ہی کہ آمادہ کی واسطے بندون صالحون کے وہ چیز کہ نہ آنکھون نے دیکھی اور
نہ کانون نے سنی اور نہ خیال گذرا دلمین کسی بشر کے محقق کہتے ہین کہ مناسب یہہ ہی کہ اس نعمت مخفی مین کچھہ کلام نکرین کیونکہ فلا تعلم نفس اور ولا
خطر علی قلب بشر دو گواہ ہین اِس دعوے پر کہ وہ دریافت سے باہر ہی **بیت** ہو خیال بشر سے باہر جو ✦ کیونکہ دریافت رافتا وہ ہو ✦
اور وہ جزا دیے جاوینگے جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جزا دینا اس چیز کا کہ تھے اخلاص دل سے عمل کرتے ایک بزرگ نے کہا کہ اعمال پنہان کی جزا بھی
پنہان ہی تو کہ کوئی جیسے اُس طاعت سے آگاہ نہین ہوا ویسے ہی اسکے جزا سے بھی مطلع نہو **بیت** جو کچھہ راز اپنا ہی رافت اُسے کیا کوئی پہچانے
وہ جانے اور مین جانون مین جانون اور وہ جانے ✦ لکھا ہی کہ ولید ابن عتبہ نے امیر المومنین علی مرتضی سے کہا کہ ای علی سنان میری سنان تیرے
سے سخت تر ہی اور زبان میری زبان تیرے سے تیز تر حضرت علی نے فرمایا کہ چپ ای فاسق تجھکو کیا بڑائی ہی حقتعالی نے تصدیق قول علی مین

یہہ آیت نازل کی کہ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا کیا پس جو شخص کہ ہووے ایمان والا خدا اور رسول پر یعنے علی مانند اس شخص کے کہ ہووے نافرمان لَا يَسْتَوٗنَ نہین برابر ہوتے مرتبہ اور بزرگی مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى جو ہین لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس واسطے انکے ہین بہشتین رہنے کی یا جنت الماوی نام بہشت کا ہی یعنی عرش ہی حق تعالی مسلمانون کو دیگا نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ مہمانی بسبب اسکے کہ تھے کرتے ایسے عمل کہ لایق ہے اسکے ہووے نزل ماحضر ہی کہ واسطے مہمانون کے پہلے لاوین پس یہہ پیش کشی ہی اور بعد دخول بہشت کے کیا جاوے کیا نعمتین عنایت فرماویگا وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جو ہین وہ لوگ کہ فاسق ہین یعنے راہ دین اسلام سے نکلے ہوئے ہین پس جگہہ رہنے اُنکے کی آگ دوزخ ہی بیت جنت الماوی مقام مومنان ای یارہی + اور جو کفار ہین ماوی انھونکا نار ہی + كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا جسوقت ارادہ کرین یہہ کہ نکلین آگ سے پھیرے جاوینگے بیچ اُسکے لکھا ہی کہ آگ جوش مار کر کافرون کو اوچھالیگی یہان تک کہ نزدیک دروازے دوزخ کے پہنچینگے اور توقع باہر نکلنے کی کرینگے خزنہ دوزخ گرز آتشین مار کر پھر قعر جہنم مین ڈالدینگے وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اور کہا جاویگا واسطے انکے چکھو عذاب آگ کا جو تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹاتے اور اعتبار نہین کرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو عذاب نزدیک تر اور عزد تر مین سے سچ دنیا کے کہ قتل اور قید ہی یا قحط ہی کم عذاب بہ یکے کہ ہمیش رہنا ہی آگ مین تو کہ وہ یعنے بعضے باقی رہے ہوئے انمین سے پھر آوینگے راہ حق پر اور کفر سے توبہ کرین یا ادنا عذاب قبر ہی اور اکبر عذاب دوزخ یا ادنی خذلان اور نیران ہی یا خواری دنیا اور نگون ساری عقبی ہی یا مزہ دیگی گناہ اور دوری مولی ہی سب عذابون سے بڑا سوز فراق یار ہی اور بہتر سب نعم سے وولت دیدار ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہی ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے قرآن کے پھر منہہ پھیر لیا اونسے اُن آیتون سے اور انمین نہ سوچا تحقیق ہم مشرکونسے بدلا لینے والے ہین ساتھہ ہلاک اور عذاب کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسی کو توریت جیسے کہ دیا تجھکو قرآن پس مت رہ تو بیچ شک کے ملاقات اسکے سے لکھا ہی کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہلے رحلت سے اس عالم کے موسی کو تجھے دکھاؤنگا یہان تاکید اسی وعدہ کی ہی سو وہ پورا کیا کہ شب معراج مین آتے جاتے دوبار ملاقات ہوی وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور کیا ہم نے کتاب موسی کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا اور کئے ہمنے بنی اسرائیل مین سے پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے خلق کو اوپر احکامون توریت کے ساتھہ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھون نے ایمان پر یا اذا قوم پر یا طاعت پر یا ترک گناہ پر وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ اور تھے وہ ساتھہ نشانیون ہمارے کے یعنے معجزونکے کہ موسی کو دئے تھے یقین لاتے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہی فیصل کریگا درمیان لوگون کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے امرون سے یعنے سچے جھوٹے مین فرق کریگا اور ہر ایک کے مناسب جزا سزا دیگا اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ کیا نہین راہ دکھائی اور نہین بیان کیا واسطے مکے والون کے کہ کتنے ہلاک کئے ہم نے پہلے اُنسے قرنون گذرے ہووُنسے کہ چلتے ہین سفر مین بیچ گھرون انکے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین دہشت کی واسطے پچھلون کے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ کیا پس نہین سنتے اُن باتونکو یعنے گوش ہوش سے نہین سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ کیا نہین دیکھا انھون نے اور نہین جانا یہہ کہ ہم چلاتے ہین پانی مینہہ کا یا سیل کا طرف زمین کے کہ خالی گیاہ سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ جرز نام ایک مقام کا ہی ولایت یمن مین کہ پانی نہرونکا وہان نہین پہنچتا حق تعالی فرماتا ہی کہ اس زمین خشک مین ہم پانی پہنچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ پس نکالتے ہین ہم ساتھہ اُس پانی کے کھیتی کھاتے ہین اسمین سے جانور انکے گھاس اور بیتے اور آپ دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے آثار قدرت ہمارے کھیتی مین تو کہ دلیل پکڑین کہ جو یہہ قدرت رکھتا ہی کہ زمین خشک سے درختون کو اُگاتا ہی اسکو مار کر جلانا کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دشوار ہی وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کفار مکہ کے کب ہوگی یہہ فتح کہ مسلمان کہتے ہین ان اللہ سیفتح لنا علی المشرکین تحقیق اللہ جلد فتح دیگا واسطے ہمارے اوپر مشرکون کے دکھا دو ہمکو اگر ہو تم سچے اسبات مین قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح بدر کے یا فتح مکہ کے نہ فائدہ دیگا ان لوگون کو کہ کافر ہین ایمان انکا مراد اس سے مقتول روز فتح ہین کہ حالت قتل مین ایمان فایدہ ندیگا کیونکہ ایمان یاس ہی اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے کہ دنیا مین عذاب سے بچین اور آخرت پر رہین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ پس منہہ پھیر لے تو بطریق اہانت انسے یہان تک کہ آیت سیف نازل ہو اور منتظر رہ مدد حق کا تحقیق وہ بھی منتظر ہین اسکے کہ غالب ہون تجھہ پر اور اللہ تعالی تجھہ ہی کو غالب فرماویگا اُنپر **مثنوی** کہ حق غالب ہونی مغلوب ہووے + وہ دکھہ کب پائے جو محبوب ہووے + تیرا دین حق ہی تو محبوب حق ہی + توئی طالب توئی مطلوب حق ہی + تیرا دین دن بدن ہوگا زیادہ + جہان سب لیگا اس سے استفادہ + تیرا نقارہ اکناف جہان مین + بجیگا تا قیامت ہر زمان مین **سورۃ احزاب** مدنی ہی تہتر آیتین ہین ایکہزار دو سو اٹھاسی کلمے ہین پانچ ہزار سات سو چھیانو حرف ہین فواصل اسکے ال ہین اور ربط اسکا سورہ سجدہ سے یہہ ہی کہ ختم سورہ سجدہ مین امر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اعراض کفار کے اور انتظار کے افتتاح اسکی بھی امر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہونے انکے کے متقیون سے اور نہی اطاعت کافرون سے اور منافقون سے +

| سورۃ الاحزاب مدنیہ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثلاث وسبعون آیۃ |
|---|---|---|

لکھا ہی کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور بعد واقعہ احد کے مکہ سے مدینہ مین آئے اور ابن ابی کے وہان اُترے دوسرے دن جماعت منافقونکو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور امن چاہ کر کہنے لگے کہ ہمین ساتھہ لات اور منات کے چھوڑ دو اور کہو کہ ہمارے بتونکا قیامت مین مقام شفاعت ہی ہم تمکو چھوڑ دینگے کہ اپنے خدا کی خدمت کرو حضرت یہہ کلام سنکر درہم برہم ہوے ابن ابی اور ابن قشیر اور جبیر بن قیس نے کہا یا رسول اللہ بات اشراف عرب کی رد مت کرو کہ صلاح کلی اسکی ضمن مین ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوکر چلے کہ انکو قتل کرون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر مین نے انکو امان جان دی ہی نقض عہد روا نہین اور یہہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ای پیغمبر ثابت رہ اوپر تقوی کے یا ڈرا کر اللہ سے عہد شکنی مین اور مت کہا مان کافرونکا مکہ کے مانند ابوسفیان اور عکرمہ کے اور منافقون کا مدینہ کے مثل ابن ابی اور ابن قشیر کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا کلام انکا حکم کرنیوالا ساتھہ وفاے عہد کے وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف تیرے پروردگار تیرے سے جیسے کہ نہی فرمائے اطاعت انکے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ تحقیق اللہ ہی ساتھہ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے یعنے چھوڑ سب کام اپنے اوپر کبریا کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز اور نگہبان اور حاجت روائی بندگان **بیت** لطف سے جسپر وہ عنایت کرے + سارے مہمات کفایت کرے + لکھا ہی کہ ابو معمر جمیل بن اوس دانا اور ادب دان تھا بارہا کہا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہین ایک سے فہم کرتا ہون زیادہ تر اس سے کہ محمد کرتے ہین عرب والے اسکو ذوالقلبین کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا ایک جوتی ہاتھہ مین تھی ایک پانو مین ابوسفیان نے اسکے پاس آکر خبر قوم کی پوچھی کہا بعضے مرے بعضے بھاگے ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہی کہ ایک نعلین ہاتھہ مین ایک پانو مین ہی ابو معمر نے خیال کر کر اپنا حال دیکھہ کر کہا مین جانتا تھا کہ مین دونون جوتیان پانو مین پہنے ہوئے ہون حق تعالی نے اسکو جھوٹھا کیا اور سب کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہین اور اسکے حق مین یہہ آیت اُتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ نہین کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اسکے کے کیونکہ دل کان روح حیوانی ہی اور روح حیوانی ایک ہی پس یہہ بھی چاہئے ایک ہی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ منافق کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دل ہین ایک دل سے ہمارے ساتھہ ایک سے اصحاب کے ساتھہ حقتعالی نے فرمایا کہ دروغ گو ہین منافق کسیکے دو دل نہین بنائے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ اللَّآئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ اور نہین کیا بی بیون تمھاریکو جنکو مان کہہ لیتے ہو انمین سے مائین تمھاری یعنے جورو کو اپنے کہ کہتے ہو انت علی کظہر امی تو مجھپر مثل پیٹھہ مان میریکے ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس سے مان نہین ہوجاتی کیونکہ جورو خادمہ ہی اور مان مخدومہ ایک عورت مین یہہ دونون باتین جمع ہونی محال ہین وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ اور نہین کیا لے پالکون کو تمھارے بیٹے تمھارے کیونکہ بیٹا ہونا یہہ امر اصلی ہی اور لے پالنا عارضی پس دونون جمع نہین ہوتے سمجھ لیجیے کہ نزدیک عرب والون کے ظہار طلاق تھا اور لے پالک کو فرزند اصلی کی طرح میراث دیتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ جیسے دو دل ایک پیٹ مین نہین ہوتے ایسے ہی جورو ہونا اور مان ہونا ایک عورت مین جمع نہین ہوتا اور پالا ہوا بیٹا اور اصلی بیٹا ایک شخص نہین ہوتا ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ یہہ ہی کہنا تمھارا سا تھہ مونہون تمھارے کے حقیقت نہین رکھتا کہ کہنے سے مان ہوجاوے اور پالے سے بیٹا بن جاوے وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ اور اللہ کہتا ہی سچ کہ مطابق واقع کے ہی اور وہ راہ دکھاتا ہی بطریق حق یہہ آیت واسطے زید بن حارث کے نازل ہوئی کہ لوگ انکو زید بن محمد کہتے تھے اور حالانکہ وہ حضرت خدیجہ کے غلام تھے انھون نے حضرت کو بخشدیا تھا حضرت نے آزاد کر فرزندون کیطرح پالا تھا حق تعالی نے فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ پکارو فرزندون کو نسبت کرکر واسطے باپون انکے کے وہ پکارنا بہت انصاف ہی نزدیک اللہ کے صحیح بخاری مین ابن عمر سے منقول ہی کہ ہم زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ یہہ آیت نازل ہوئی پھر ہم زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ پس اگر نجانو تم باپون انکے کو کہ منسوب کرو انکی طرف پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے کہو انکو یا اخی اور دوست تمھارے ہین پکارو انکو یا مولائی وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ اور نہین اوپر تمھارے گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھہ اسکے جیسے زید بن محمد کہتے تھے اور لیکن گناہ ہی جو کچھہ قصد کرکر کرین دل تمھارے اور نسبت دو تم کسیکو بغیر باپ اسکے کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اللہ تعالی بخشنے والا خطا کارونکا مہربان عمداً گناہ کرینوالون پر جب توبہ کرین النَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ پیغمبر بہت شفقت والا ہی مسلمانون پر جانون انکے سے سب کامون مین کیونکہ جو وہ فرماتا ہی عین صلاح اور محض فلاح بندہ کے حق مین ہی بخلاف نفس اسکے کہ امر بکارہائے ناشایستہ کرتا ہی پس پیغمبر دوستر ہوے بندے کی نفس اسکے سے حدیث صحیح مین ہی کہ نہین ایمان لاتا ایک کوئی تم مین سے یہانتک کہ نہین ہوتا مین دوست تر اسکا باپ اور فرزند اور سب لوگون سے لکھا ہی کہ جب حضرت نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا سب مومنونکو نکلنے کا امر فرمایا بعضون نے کہا کہ مان باپ سے اجازت لی نہین یہہ آیت اتری کہ پیغمبر اولی ہی ساتھہ مومنونکے نفسون انکے سے پس چاہیے کہ حکم اسکے کو لازم تر جانین عین المعانی مین ہی کہ محبت ساتھہ حضرت کے سزاوار تر ہی محبت اپنی اور اورون کی سے بیت نہ اپنی اور نہ اپنونکی محبت کام آویگی محبت ہو تو اسکی ہو جو الفت ہو تو اسکی ہو اور بی بیین اسکی مائین ہین مسلمانون کے واسطے تعظیم اور تکریم کے کیونکہ دیکھنا انکا روا نہین اور نسبت وراثت کی نہین رکھتی مصحف ابی اور قرات ابن مسعود رضی اللہ عنہما مین ہی کہ وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم مراد شفقت تمام اور حرمت لاکام ہی اور ابتداء اسلام مین ہجرت اور موالات اور مواخات کے سبب میراث لیتے تھے حق تعالی نے نسخ اسکا فرماتا ہی کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور قرابت والے بعضے انکے نزدیک تر ہین بعضون سے ورثہ لینے مین بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے یعنے آیت موارثت مین اور حکم کیا ہی کہ اولوالارحام حق ہین میراث مین ایمان والون سے یعنے انصار سے ہجرت کرنیوالون سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپسمین بھائی کردیا ہی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کرو تم بیچ زندگانی اپنی کے طرف دوستون اپنے کے احسان یا وصیت واسطے جسکے کہ دوست رکھو کان ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہی یہہ اولویت پیغمبر کی اور وارث ہونا قرابت والون کا بیچ قرآن کے یا لوح محفوظ کے لکھا ہوا وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ اور یاد کرجو وقت کہ لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد انکا اسبات پر کہ خدا کی عبادت کرنا اور خدا کی عبادت کیطرف لوگونکو بلانا اور ایک دوسرے کو سچا ٹھہرانا اور امت کو نصیحت فرمانا یا پہلا پیغمبر پچھلے پیغمبر کی بشارت دے کہ بعد اسکے آویگا اور یہہ عہد الست کے دن لیا وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور لیا ہمنے عہد تجھ سے کہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے اور عیسی بن مریم سے تخصیص ان پیغمبرون کی اسواسطے ہی کہ اولوالعزم ہین اور تقدیم ہمارے پیغمبر کی واسطے تعظیم کے وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد گاڑھا موکد ساتھہ قسم کے لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ تو کہ

سوال کرے اللہ سچ کو یعنے پیغمبر کو سچ انکے سے اون باتون مین کہ قوم سے کہین ہین یا تصدیق قوم سے انکو وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا اور تیار کیا اللہ نے واسطے کافرون کے کہ پیغمبرون کو نہین مانتے عذاب دردناک یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ای لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو جو انعام کی اوپر تمھارے جبوقت کہ آیا تمھارے اوپر لشکر یعنے قریش اور بنی غطفان اور بنی کنانہ اور یہود قریب دس ہزار آدمیون کے تھے پس بھیجے ہمنے اوپر انکے باد صبا اور لشکر کہ نہ دیکھا تمنے اسکو یعنے فوج فرشتون کی وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا اور ہی اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ان آیتون مین بیان غزوہ احزاب کا ہی اور جنگ خندق بھی کہتے ہین اور قصہ اسکا مختصر یہ ہی کہ چوتھے سال ہجرت کے بعد اجلائے بنی النضیر کے مدینہ سے حیی بن اخطب گروہ یہود کو لیکر مکے کو گیا اور ابوسفیان وغیرہ سے مقاتلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عہد باندھ دس ہزار عرب کو جمع کر مدینے کی طرف چلا حضرت کو خبر ہوئی تین ہزار مسلمانون کے ساتھ نکلے اور لشکر ظفر پیکر کو دامن کوہ سلع مین اتارا اور مشورت فرمایا سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ لشکر اعدا مین لوگ ہتیار بند زیادہ ہین بطور بلاد عجم خندق گرد لشکر کے اگر ہو جاوے تو مناسب ہی آپ نے یہہ بات پسند کر حکم خندق کا فرمایا اور صحابہ پر زمین قسمت کر دی صحابہ خندق کھودنے لگے آپ بھی انکے شریک ہوے اور مٹی نکالتے تھے اور یارونکو وعدہ ظفر فرماتے تھے اور یہہ کلمات زبان فیض ترجمان سے ارشاد کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ناگہان ایک سل نمودار ہوئی کہ اسکا توڑنا دشوار تھا آپ کو خبر کی آپ نے اُسپر کھڑے ہو کر گہن ہاتھ مین لیکر بسم اللہ کہہ کر جو مارا دو دانک سل ٹوٹ گئی اور نور برق کی مانند ظاہر ہوا سید انام کو قصر شام روشنی مین اسکے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیان شام کی مجھکو عنایت ہوئین پھر دوسرے ضرب کی دو دانک اور سل ٹوٹ گئی اور نور ظاہر ہوا روشنی مین اسکے قصور حمیر نظر آئین مین جناب رسول ذوالمنن کے آئے فرمایا اللہ اکبر مفاتیح یمن مجھے دئے پھر تیسری ضرب کی تمام سل ٹوٹ گئی اور چمکاہٹ مین اس نور کے جو اس سے درخشان ہوا محل کسریٰ کے دکھائی دئے فرمایا اللہ اکبر کلیدہاے ممالک فارس تصرف مین میرے کئین منافق کہنے لگے کہ یہہ شخص لوگونکو فریب دیتا ہی کیونکہ خوف دشمن سے خندق کھودواتا ہی اور فتح کے شام اور یمن اور فارس کے وعدے کرتا ہی نظم کور دلونے نجانی یہہ بات ہوئے کور روشن ہین یہہ سب معجزات ظلمت کفر آپسے ہوویگی دور چمکیگا اسلام کا عالم مین نور القصہ چھ دنمین خندق تیار ہوئی اور لشکر اعدا کے آن پہنچے مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین ساتھ بنی اسد اور غطفان اور قریظہ اور یہود کے مشرق کی طرف سے مدینہ کے ادھر کی زمین اونچی تھی آئے اور ابوسفیان جیش قریش اور کنانہ لئے ہوئی مغرب کی طرف سے آیا ادھر کی زمین نیچی تھی اور یہود قریظہ نے جو حضرت سے عہد کیا تھا حیی بن اخطب کے دغلائے سے توڑ ڈالا اور مدد گار کفار ہوے اور ہیبت سے کثرت لشکر اعدا کے ضعفاے اہل اسلام خوف ناک ہوے اور دل انکے جگہہ سے گئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ یاد کرو جبوقت کہ آئے تمپر لشکر اوپر تمھارے سے یعنے اعلاے وادی سے کہ شرق کی طرف مدینہ سے تھی اور نیچے تمھارے یعنے اسفل وادی سے کہ مغرب کی جانب تھی وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور جبوقت کہ پھر گئین نظرین اور خیرہ ہوئین خوف سے اور پہنچ گئے دل گلانکو ترس سے یہہ بیان خوف کا ہی کہ مارے ڈر کے آنکھین پتھرا گئین دل نکلنے لگے دھڑک کر وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے تم ساتھ اللہ کے طرح طرح کے مسلمان کہتے تھے کہ لشکر اسلام فتح پائیگا اور منافق کہتے تھے شکست کھائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا اسجگہہ آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم اہل تزلزل سے ممتاز ہوے اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا اور یاد کر جبوقت کہ کہتے تھے منافق ابن قشیر وغیرہ اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی ضعف اعتقاد کے نہین وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ تعالیٰ نے اور رسول اسکے نے بیچ فتح ہونے شام اور یمن کے مگر فریب دینے کو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا اور یاد کر جبوقت کہا ایک فرقے منافقون مین سے کہ اوس بن قیظی اور ابوعرابہ اور ابن ابی اور سوا انکے تھے ای لوگو مدینے کے نہین جگہہ رہنے کی واسطے تمھارے لشکر مین محمد کے کیون یہان رہتے ہو پس پھر جاؤ اپنے گھرونکو کہ مدینہ دین رکھتے ہو یا یہہ کہا کہ دین اسلام پر کیون قایم ہو پھر جاؤ اس سے طرف دین آبا اپنے کے اور اسکو دشمنو نمین چھوڑ دو یعنے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیجئے کہ یثرب نام مدینہ منورہ کا تھا پھر منع ہو گیا یہ نام لینا یعنے مدینہ کو یثرب کہنا وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ انمین سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وہ بنی حارث اور بنی سلمہ ہین کہتے ہین تحقیق گھر ہمارے مدینہ مین خالی ہین اور مستحکام نہین رکھتے ہمین اجازت دو تو وہان جاکر بچاوین ذری کہ دشمن شبخون نہ مارے وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حالانکہ نہین گھر انکے خالی اور خلل دار بلکہ محکم اور مضبوط ہین اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا نہین ارادہ کرتے اس جانے مین مگر بھاگنے کا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا اور اگر پیٹھے آوے مدینہ مین لشکر کفار کا اوپر منافقون کے اور ہجوم کرے طرفون انکے سے یعنے یکبارگی منہ مین اگر گرد اگرد سے انکے گھیر لے پھر مانگی جاوے انسے خانہ جنگی مسلمانون سے یا دعوت طرف شرک کے البتہ دیوین اسکو یعنے قبول کرین بات انکی کو اور نہ ڈھیل کرین ساتھہ قبول کرنے فتنے کے مگر تھوڑا جلد بلکہ مشرک ہو جاوین یا خانہ جنگی کرین مسلمانون سے وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ اور البتہ تحقیق تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ عہد باندھا تھا انھون نے اللہ سے پہلے اس سے یعنے اُحد کے دن کہ ہرگز نہ پھیرینگے پیٹھہ کو لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا اور ہی عہد خدا کا سوال کیا گیا یعنے پوچھا جاویگا پورا کرنا اور جزا سزا اسپر دی جاویگی قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے کیونکہ جو وقت تقدیر مین ہی مرنا اور قتل ہونا شہید مروگے اور قتل ہوگے ایک پل نہین ٹلنے کا وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اسوقت کہ بھاگوگے نہ فائدہ دئے جاوگے مگر تھوڑا یعنے مثلاً اگر بھاگوگے اور بالفرض کوئی دن اور جیوگے پھر کیا آخر موت ہی ہے فرد اس سے نہین رہائی رافت بقول شخصی ؎ خنجر تلے کسی نے تک دم لیا تو پھر کیا قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کہہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوے تمکو عذاب خدا سے اگر ارادہ کرے خدا ساتھہ تمہارے برائیکا اور شکست دینے لڑائیکا یا ارادہ کرے ساتھہ تمہارے نعمت کا اور نصرت کا کون ہی کہ منع کرے اسکو وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے لوگ واسطے اپنے سوا اللہ تعالے کے دوست کہ نفع پہنچاوے اور نہ مددگار کہ ضرر دفع کرے زاد المسیر مین ہی کہ ایک شخص لشکر ظفر پیکر پیغمبر سے مدینہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش وعشرت سے بیٹھا شراب وکباب آگے دھرا تھا کہا ای بھائی تو یہان عیش ونعمت سے شاد ان ہی اور حضرت پیغمبر وہان درمیان نیزے اور شمشیر کے جولان مین اسنے کہا آبیٹھہ جا تو اور یار تیرے بلا مین گرفتار ہین اور محمد ہرگز وہان سے سلامت نہ پھرینگے وہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا اور ارادہ کیا کہ حال اسکا عرض کرے جب خدمت شریف مین پہنچا جبرئیل پہلے ہی آکر یہ آیت اتار گئے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا تحقیق جانتا ہی اللہ منع کرنیوالون کو فتح رسول کے تم مین سے اور کہنے والونکو بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے لکھتے ہین کہ منافق مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود ومنافقون کو دیتے تھے کیون خراب ہوتے ہو اور اپنی جان ہلاک کرتے ہو مددگاری محمد کی چھوڑو ومنافقون نے یہود کی بات مانکر لڑائی سے پہلوتہی کیا چنانچہ فرماتا ہی حق تعالی وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ اور نہین آتے منافق لڑائی کفار کے مین مگر تھوڑا ریا اور سمعہ سے در انحال کہ بخیلی کرتے ہین مدد کرتے اور نفقہ دینے مین اوپر تمہارے یا نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمہارے ہاتھہ لگے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ پس جسوقت آویا ڈر دشمن کا دیکھا تو نے اُنکو کہ نامرادی سے دیکھتے ہین طرف تیرے پھرتے ہین آنکھین مانند اس شخص کے کہ غشی آتی ہی اوپر اسکے سکرات موت سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ پس جسوقت جاتا رہتا ہی ڈر رنج دیتے ہین تمکو اور سخت باتین کہتے ہین ساتھہ زبانون تیز کے در انحال کہ بخیلی کرتے ہین اوپر بھلائی کے یعنے مال غنیمت کے کہ وقت تقسیم غنایم کے جھگڑتے ہین اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ یہ لوگ نہ ایمان لائے پس ناپید کردے اللہ نے عمل انکے یعنے جہاد جو ریا اور غرض دنیوی سے کیا ہی یا ظاہر کر دیا اللہ نے ناپید ہونا عمل انکے کا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہی یہہ ظاہر کرنا اوپر اللہ کے آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا یہہ گروہ گمان کرتے ہین لشکرونکو کفار کے کہ نہین گئے یعنے نامردی اور دہشت منافقونکو اسقدر ہی کہ باوجود اسکے کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشرک لڑائی ہار کر بھاگ گئے ہین یہہ جانتے ہین کہ مدینہ کو گھیرے ہوے جنگ پر مستعد کھڑے ہین وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ
فِي الْاَعْرَابِ يَسْـَٔلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ اور اگر آوین وہ لشکر بار دیگر دوست رکھین منافق کاشکے وہ جنگل مین رہتے بیچ گوانرونکے یعنے نامرادی
سے چاہے کہ مدینہ مین نہ رہتے گانون مین رہتے پوچھا کرتے آتے جاتے جانیوالون سے خبرین تمھاری کو اور دشمنون کے کہ کس طرح لڑائی ہوئی
کسنے فتح پائی کسنے شکست کھائی وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا اور اگر ہوتے درمیان تمھارے مدینہ مین اور لڑائی آن پڑتی نہ
لڑتے کفار سے مگر تھوڑا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہی واسطے تمھارے ای نامردو اور ڈرنیوالو کرنا بیچا فعال
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی کہ اُنکے طرح لڑائی مین قدم جمائے رہو اور محنتون پر صبر کرو یا بیچ ذات پاک انکے کے واسطے پیروی کے
خصلت نیک ہی لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہی ثواب خدا کی یا لقائے کبریا کی
اور نعیم اور جزا کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو بہت دل اور زبان سے موضح مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی تھی کہ لشکر آوینگے اور تم پر کام
سخت ہوگا پھر آخر تم فتح پاؤگے اپنر وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اور جسوقت دیکھا ایمان والون نے لشکرونکو خندق کے دن کہ برابر لشکر اسلام کے صف باندھی تھی کہا یہہ ہی جو
وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اسکے نے اور نہ زیادہ کیا دیکھنے لشکرونکے نے مسلمانونکو
مگر یقین لانا مواعید الٰہی پر اور اطاعت کرنا احکام حضرت رسالت پناہی پر کہ سعادت دوسرا اس تسلیم مین مندرج ہی بیت جسنے خط فرمانبرداری
سر کو جھکایا تاج شرف دولت کونین کو پایا + لکھا ہی کہ بعضے اصحابون نے نذر کیا تھا جیسے حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن نضر
رضی اللہ عنہم کہ کبھی کسی لڑائی مین جو ہمراہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون تو ایسے مقابلہ کفار مین ڈٹ جاوین کہ ہرگز نہ ہلین اور نہ ہٹین یہان تک کہ
شہید ہون حق تعالیٰ انکی صفت مین فرماتا ہی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ بعضے مسلمانون مین سے وہ مردہ ہین کہ
سچ کیا انھون نے اس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اسکے کہ ثابت رہنا ہی قتال کفار پر واسطے رضائے پروردگار کے فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ پس بعضا انمین سے وہ شخص ہی کہ پورا کر چکا کام اپنے کو یعنے نذر اپنے کو کہ لڑتے لڑتے شربت شہادت پیا مانند حمزہ اور مصعب
اور انس رضی اللہ عنہم کے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور بعضا انمین سے وہ شخص ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا
تَبْدِيْلًا اور نہین بدل ڈالا عہد کو انھون نے کچھ بدل ڈالنا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ
عَلَيْهِمْ تو کہ بدلا دیوے اللہ سچونکو بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقونکو اگر چاہے کہ نفاق پر مرین یا رجوع رحمت کرے اور توفیق توبہ
دے اوپر انکے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی بخشنے والا اسکا جو توبہ کرے مہربان اسپر جو توبہ پر مرے حدیث مین ہی کہ
فوجین بیس دن یا بیستا یس دن مدینہ پر رہین دنکو گرد خندق کے جاکر تیر اور پتھر مارتے تھے اور رات کو ارادہ شبخون کا کرتے تھے حضرت
سوار ہو کر گرد وہ صحابہ سے محافظت اپنے شکر کی کرتے تھے ایکدن عمر کہ بڑا بہادر تھا لوگ ہزار مردونکے مقابل اسکو جانتے تھے چار آدمیون سے
خندق کو کود کر آیا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ سے مارا گیا اور اُن چارونکو مسلمانون نے جنگسار کیا دل کافرون کے ٹوٹ گئے حضرت نے
دو شنبہ سہ شنبہ کو واسطے خرابی اعدا کے دعا کی چار شنبہ کے دن ظہر کے وقت اثر دعا کا ظاہر ہوا حق تعالیٰ نے پروائی باد پھیجی تند کافرونکے
فوج پر اگین بجھ گئین بھو کے رہے فرشتون نے میخین اکھیڑ ڈالین خیمہ ڈیرے گر پڑے گھوڑے چھوڑ گئے تہ و بالا مچا گھبرا کر آپسے آپ بن
لڑائی کے بھاگ گئے بیت بن تیغ و تیر کے فتح پائی + کفار نے کیا شکست کھائی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا
اور پھیر دیا اللہ نے مدینہ سے ان لوگون کو کہ کافر ہوئے تھے ساتھہ غصہ انکے کے یعنے خشمناک بھاگے نہ پہنچے غنیمت اور نصرتکو وَكَفَى اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ اور کفایت کیا اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے بسبب باؤ کے اور فرشتے کے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا اور ہی اللہ
زبردست غالب سب پر بعد بھاگنے فوجون کے حکم ہوا کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کرو کہ مدینہ کے پاس ہین عہد شکنی کر کر مدد گار فوجون کے ہوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بین لشکر اسلام نے انکو پندرہ دن گھیرا اور زندگی سے تنگ کیا آخر حکم سعد بن معاذ پر اتر آیا سعدؓ نے حکم کیا کہ مردونکو انکے قتل کرو اور عورتون اور بچون کو بردے کرو اور مال انکے مسلمانونکو بانٹ دو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم سعد نے کیا ہی حق تعالیٰ کی طرف سے ساتوین آسمان کے اوپر سے حکم آیا تھا اُس واقعہ کی اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا اور اتارا اللہ نے ان لوگون کو کہ مدد گار ہوے تھے فوج نکے اہل توریت سے یعنے یہود قریظہ کو اتارا قلعون انکے سے اور ڈالا بیچ دلون انکے کے ڈر پیغمبر اور لشکر پیغمبر کا ایک فرقہ کو تم نو سو آدمی تھے یا سات سو مار ڈالتے ہو تم اور بردے کرتے ہو ایک فرقہ کو کہ عورتین اور بچے انکے ہین وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا اور وارث کیا تمکو زمین انکے کا یعنے کھیتون اور باغون انکے کا اور گھرون انکے کا اور مالون انکے کا یعنے کوٹ اور قلعون اور نقد اور جنس اور چارپایون انکے کا اور اُس زمین کا کہ نہ پانون رکھا تھا تمنے اوپر اسکے یا نہ مالک ہوے تھے تم اسکے مراد اس سے خیبر ہی یا دریاے روم ہی یا ملک فارس ہی بعضون نے کہا ہی کہ قیامت تک جو زمین کہ تصرف اہل اسلام مین آویگی اسمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا اور اللہ ہی اوپر ہر چیز کے قادر پس قدرت رکھتا ہی کہ تصرف اہل اسلام مین شہر و نکو لاوے اور دست ملازمان سید انام مین بلاد کو سخر فرماوے **بیت** کافی اشارہ اسکا ہو کیونکہ فتح باب مین ✤ فتح و ظفر ادھر اُدھر چلتے ہین وہان رکاب مین ✤ لکھا ہی کہ نوین برس ہجرت سے ازواج مطہرات سے آپکے لباس پوشاک زیور نادر نفیس آپسے طلب کرتی تھین کہ آپکے پاس تھے اُنسے آزردہ ہو کر آپ مسجد مین آ بیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انسے خلط نکرونگا بعد اُن تیس دنکے کہ وہ چاند اُن تیسا ہوا جبرئیل علیہ السلام آیتہ حضرت پر لائے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ واسطے بی بیون اپنی کے اگر ہو تم ارادہ کرتے زندگانی دنیا کا اور بناؤ سنگار اسکا جیسے لباس نفیس اور زیور پس آؤ کہ کچھ فائدہ دونمین تمکو جیسے طلاق والیون کو دیتے ہین سوا مہر کے اور رخصت کرونمین تمکو رخصت کرنا اچھا رغبت سے نہ کراہت سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اور اگر تم ارادہ کرتین ہو ثواب خدا کا اور خوشنودی رسول اسکے کا اور نعمتون گھر پچھلے کا پس تحقیق اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنیوالون کے تم مین سے ثواب بڑا کہ نعمتین دنیا کی اسکے آگے کچھ چیز نہین لکھا ہی کہ اول جس کسی نے ازواج مطہرات سے کہ خدا اور رسول کو اختیار کیا عایشہ صدیقہ تھین رضی اللہ عنہا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ای بی بیو پیغمبر کی جو کوئی لاوے تم مین سے عمائی ظاہر کہ نافرمانی رسول ہی مُبَیِّنَة بفتح یا بھی قرات ہی یعنے بیحیائی ظاہر ہوئی دوچند کیا جاویگا واسطے اسکے عذاب دوبرابر کہ اورعورتونکو ہو کیونکہ گناہ اونکا زشت تر ہی وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا اور ہی دوچند عذاب دنیا اور اللہ کے آسان وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا اور جو کوئی فرمانبردار کرے تم مین سے کہ بی بیان پیغمبر کی ہو واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے اور عمل کرے اچھے دینگے ہم اسکو ثواب اسکا دوبار کیا رایب فرمانبرداری خدا کے دوسرے بار بجہت رضامندی رسول کے اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے اُس بی بی کے رزق اچھا بہشت مین زیادہ اجر اسکے سے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ای بی بیو پیغمبر کی نہین تم مانند ہر ایک کی عورتون امت کے مین سے کیونکہ تمکو فضل بڑا ہی سب عورتون پر اگر پرہیزگاری کرو تم اور ڈرو اللہ سے اور کہا مانو پیغمبر کا پس مت نرمی کرو بات مین جب کسی سے کلام کرو پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے کے مرض ہو یعنے نفاق یا خواہش بدکاری کی ہو اور کہو بات سیدھی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى اور ٹھہرے رہو بیچ گھرون اپنے کے اور مت بناؤ کرو بناؤ جاہلیت پہلے کا سمجھ لیجئے کہ ایام جاہلیت دو ہین ایک پہلے پہلے ایک پچھلے پہلے زمان اور پس علیہ السلام تا وقت نوح علیہ السلام ہین اور پچھلے زمان عیسیٰ سے تا عہد نبوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصح یہہ ہی کہ جاہلیت اولیٰ زمانہ ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام مین تھی کہ عورتین لباس نفیس اور زیور تکلف سے سج کہ مردونکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیدہ و جلوے دکھاتی تھین اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہی کہ مت خرام کرو مانند خرام اہل جاہلیت پہلے کے جو امواج مین ہی کہ تبرج باریک لباس پہننا ہی عورتون کو کہ بدن نظر آوے حدیث مین اسکے حق مین لعنت آئی ہی اور جاہلیت اولی بعد آدم تا نوح ہی یا بعد ادریس تا نوح اسوقت مین مرد سب خوبرو تھے اور عورتین بدشکل عورتین اپنے آپکو مردونکو دکھاتی تھین یا موتی پہن کر چلتی تھین اجنبی مردونکے سامنے ہوتی تھین سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ بناؤ مت کرو اور غیر مردونکے سامنے مت چلو باریک مت پہنو بدن مت دکھاؤ مانند تبرج جاہلیت اولی کے وَاٰتِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور قایم کیا کرو نماز کو کہ اصل طاعات بدنیہ ہی اور دیا کرو زکوۃ کو کہ اشرف عبادات مالیہ ہی اور فرمانبرداری کرو اللہ کے فرضون مین اور رسول اسکے کی سنتون مین اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تو کہ دور کرے تم سے گناہ کو اے گھر والو پیغمبر کے اور پاک کرے تمکو عصیان سے خوب پاک کرنا صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یہہ آیت دلیل ہی کہ بی بیان پیغمبر کی اہل بیت مین سے اُنکے ہین اور وسیط مین ہی کہ مراد اہل بیت سے بی بیان حضرت کی ہین ساتھ دلیل خطاب پہلے اور پچھلے کے اور ضمیر مذکر کی یطہرکم مین واسطے تغلیب کے ہی کہ پیغمبر درمیان انکے تھے زاد المسیر مین ہی کہ یہہ ندائے عام ہی واسطے ازواج اور اولاد آپ کی اور احقاف مین بھی امام ابو منصور ماتریدی سے یہی منقول ہی عین المعانی مین ہی کہ ظاہر تفسیر دلالت کرتی ہی کہ اہلبیت ازواج ہون لیکن حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہی کہ اہلبیت فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم ہین اسباب نزول مین ہی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت میرے گھر مین کلیم پر کہ انکے بچھونے پر بچھایا ونی تھی بیٹھے تھے حضرت فاطمہ کھانا آپکے واسطے لائین آپ نے فرمایا علی اور حسنین کو بلاؤ کہ اس خوان پر میرے ہم کاسہ ہون وہ آئے کھانا کھایا پھر حضرت نے کلیم اپنے اوڑھائی اور کہا کہ الٰہی یہہ اہل بیت میرے ہین دور کر انسے رجس کو اور پاکیزہ کر انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور مین نے سر اپنا کلیم مین ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اہلبیت تیرے ہون فرمایا انک علی خیر مین اسیواسطے آل عبا ان پانچونکو کہتے ہین فردحنون کو آل عبا کہتے ہین سوای رافت نبی ہین اور علی فاطمہ ہین اور حسنین ہین تفسیر مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو جو حضرت فاطمہ کے گھر کی طرف سے نکلے فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا بحر المواج مین ہی کہ جملہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ترتیل ہی کیونکہ ازالت رجس اہلبیت کلام سابق سے مفہوم ہوتی تھی یعنے تاکید اسکی کی اور یہہ آیت دلیل ہی کہ زنی اہل بیت شہر کی ہوتی ہی اور تذکیر ضمیر عنکم اور یطہرکم دلیل ہی اسپر کہ اہل بیت شامل ہی عورتون کو اور مردونکو جو گھر مین ہون کیونکہ اگر مخصوص عورتین ہوتین تذکیر ضمیر نہ لاتے اور اسمین علی اور فاطمہ اور حسنین داخل ہین کیونکہ انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَللّٰھُمَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَھْلٌ وَھٰؤُلَاءِ اَھْلِی اور حدیث دوسری مین ہی کہ ہولاء اہل بیتی اور اہل بیت منادا ہی یا منصوب بمدح اور بتقدیر اعنی کے اور یطہرکم تطھیرا معطوف ہی اور بلیذھب عنکم الرجس کے سوال دور ہونے رجس سے طہارت مفہوم ہوتی ہی پھر ذکر طہارت کا کیا فایدہ رکھتا ہی جواب فایدہ اسکا توضیح ہی اور بعضون نے تاکید کہا ہی اور امتناع عطف تاکید مین نہین گناہ ہی اور شک نہین ہی کہ تاکید مین کمال اتصال چاہئے اور کمال اتصال مانع عطف ہی سوال یطہرکم چاہتا ہی کہ پہلے طہارت ہو اور حالانکہ امین سابق رجس تھا پس تطہیر کس محض سے ہی جواب یہہ کلام باب تنزیل مکن سے ہی منزل تحقق کے بطریق المبتدا ہوا الموجود عن العوامل اللفظیۃ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اور یاد کرو اے اہل بیت پیغمبر کی جو کچھ کہ پڑھا جاتا ہی اور پر تمھارے بیچ گھرون تمھارے کی آیتون کلام اللہ کی سے اور باتون پیغمبر کی سے کہ محض حکمت ہین اور احکام شریعت ہین اس آیت سے حفظ کرنا قرآن اور حدیث کا نکلتا ہی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا تحقیق اللہ ہی لطف کرنیوالا تمپر خبردار ساتھ اقوال اور افعال تمھارے کے بعد نزول ان آیتونکے بیچ شان ازواج مطہرات کے بعضے عورتون نے مسلمانون کے کہا کہ ہمارے حق مین کچھ نازل نہین ہوا تعالی نے یہہ آیت اُتاری اور بحر مواج مین ہی کہ بعضے عورتون نے کہا کہ مردون کے شان مین آیتین بہت اترتی ہین اور عورتون نے یہہ شرافت نہین پائی کہ مذکور ہا نکا قرآن شریف مین ہو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ
اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا تحقیق مسلمان اور مسلمانیان اور ایمان والے اور ایمان والیان اور قرآن پڑھنے
والے اور قرآن پڑھنے والیان اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیان اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنیوالیان
اور خیرات دینوالے اور خیرات دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنے والے شرم گاہوں اپنے کو اور نگہبانی
کرنیوالیان اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہی اللہ نے واسطے انکے کہ مرد اور عورتین ہین بخشش گناہون کی اور ثواب بڑا
طاعت کا انکے لکھا ہی کہ حضرت نے زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ کے واسطے پیغام بھیجا اسنے سمجھا اپنی منگنی کرنے تین قول کیا اور جب سمجھا کہ زید کے ساتھ
ہی نما نا کیونکہ صاحب جمال تھی اور آپ کے پھپھی کی بیٹی تھی کہنے لگی کہ مین کیون غلام آزاد کئے ہوئے سے نکاح کرون اور اسکے بھائی عبداللہ نے
بھی انکار کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ
اور نہین لایق واسطے کسی مرد مسلمانون کے یعنے عبداللہ بن جحش کے اور نہ عورت مسلمان کی یعنے زینب بنت جحش کے جسوقت کہ حکم کرے خدا اور
رسول اسکا کام کو یہہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار کام اپنے سے کچھ بلکہ واسطے واجب ہونے اپنے کہ اختیار اپنے کو تابع اختیار خدا اور رسول کرین
اور جان ودل سے قبول کرین وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی یا حکم
کتاب اور سنت کی سے ابا کرے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر کیونکہ اگر خلاف اعتقاد سے کرے تو کفر ہی بعد نزول اس آیت کے زینب،
اور بھائی اسکا راضی ہوئے اور نکاح بندھا اور حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ علم قدیم ہمارے مین مقرر ہوا کہ زینب داخل ازواج
مطہرات تیرے مین ہو پھر درمیان زینب کے اور زید کے ناسازگاری شروع ہوئی یہانتک کہ زید نے کئی بار ارادہ طلاق دینے کا کیا حضرت
نے منع فرمایا چنانچہ حقتعالیٰ ارشاد کرتا ہی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور یاد کر جسوقت کہ تو کہتا تھا واسطے اس
شخص کے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر اسکے ساتھ اسلام کے اور توفیق خدمت اور متابعت تیرے کی اور انعام کیا ہی تو نے اوپر اسکے ساتھ
پرورش کرنے اور آزاد کرنے اور بیٹا کہنے کے یعنے زید کو کہ نعمت مین خدا کے اور تیرے بھرا ہی کہتا تھا تو کہ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ تھام
رکھ جورو اپنے بی بی اپنی کو یعنے زینب کو وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر اللہ سے اسکے معاملہ مین اور ضرر پہنچانیکو اسکے طلاق مت دے وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ اللہ ظاہر کرنیوالا ہی اسکا یعنے زینب داخل ازواج مین تیرے ہوگی
اور ڈرتا تھا تو طعن لوگون کے سے کہ کہینگے بیٹے کی جورو آپ کر لی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور اللہ بہت لایق ہی اسکا کہ ڈرے تو
اس سے جن کا مون مین کہ ڈرنا چاہئے اور مقرر ہی کہ حضرت سب سے زیادہ ڈرتے تھے اللہ سے کیونکہ خوف لیبت علم کے ہی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا پس بحکم انا اعلمکم باللہ قطعاً سب علم سے ترس ناک تر تھے شعر علم کا رافت نتیجہ خوف و وحشت ہی کہ آہ ؎ جسقدر جانے اُسے
اُتنا ہی اس سے ڈر لگے ؎ لکھا ہی کہ زید نے زینب کو طلاق دی بعد پوری ہونے مدت عدت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیکے ہاتھہ پیغام
اپنا بھیجا زینب نے خوش ہو کر قبول کیا اور سجدہ شکر بجا لائی یا دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور کہا خدا یا پیغمبر تیرا مجھے چاہتا ہی اگر مین لایق اسکے
ہون تو مجھکو اسے دے ایسوقت دعا اوسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا پس جب ادا کر لی زید نے
زینب سے حاجت کہ رکھتا تھا موضح مین ہی کہ مراد زید کی طلاق دینا زینب کو تھا جب اُسنے یہہ مراد اپنی پائی یعنے زینب کو طلاق دی اور
مدت عدت کی گذر گئی زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا بیاہ دیا ہمنے
تجھے اسکو تو کہ نہووے بعد تیرے اوپر ایمان والون کے تنگی یا گناہ یا وبال بیچ بی بیون پالکون انکے کے جب ادا کر لین انسے حاجت یعنے
طلاق دے دیوین اور مدت عدت کی گذر جاوے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی حکم خدا کا کیا گیا بے شبہ جیسے کہ زینب کے معاملہ مین
ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیت کے بی دستور کیے زینب کے گھر تشریف لائے زینب نے کہا یا رسول اللہ بن پیغام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نکاح بن گواہ حضرت نے فرمایا اللہ نکاح باندھنے والا ہی اور جبرئیل شاہد پھر زینب عورتون مین فخر کیا کرتی تھین کہ میرا نکاح اللہ نے پیغمبر سے کیا اور تمھارے نکاح باندھنے والے اولیا تمھارے ہوتے ہین مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ نہین ہی اوپر پیغمبر کے کچھہ تنگی اور وبال بیچ اُس چیز کے کہ مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے اسکے اور یہہ صورت مخصوص آپ ہی کی نہین بلکہ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ راہ مقرر کی اللہ نے بیچ اُن لوگون کے کہ گذرے پہلے اس سے مراد اور پیغمبر ہین جو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذرے کہ حق تعالیٰ نے نفی حرج کی کری اسنے اُن چیزون مین کہ مباح کین اُنپر وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا اور ہی کام اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا پس صفت اُن لوگون کی کرتا ہی کہ گذرے ہین پیغمبرون سے کہ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہین پیغام خدا کے امتون اپنی کو اور ڈرتے ہین اُس سے اور نہین ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا یا حساب کرنیوالا بندونکا پس جبکہ حساب اسکے ہاتھہ مین ہوا تو ڈر الہی اُس سے چاہیے **بیت** جنکے کہ بس اختیار مین حساب اپنا ہو۔ اس سے نذرین تو پھر ڈرین کس سے کہو۔ بعد واقعہ زینب کے بے ادبون نے زبان طعن کھولی اور حضرت کو کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمین کہتا ہی کہ بیٹون کی جورین تمپر حرام ہین اور آپ زید کی جورو کو کہ زینب ہی نکاح مین لے آیا اور زید کو کہ لے پالک آپ کا تھا مثل پسر اصلی کے حکم شرع مین وہ جانتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک کا مردون تمھارے مین سے اور اگرچہ قاسم طاہر طیب ابراہیم کا ہی لیکن وہ مرتبہ رجلیت کو نہین پہنچے تھے کہ اس عالم سے انتقال کرگئے پس اسکا حقیقت مین کوئی اصلی صلبی بیٹا ہی نہین کہ جسکی جورین اسپر حرام ہون وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور لیکن وہ رسول خدا کا ہی اور ختم کرنیوالا تمام پیغمبرونکا یا خاتم بمعنی آخر ہی یعنے وہ آخر پیغمبرونکا ہی نوظہور مین جیسا کہ اول انکا تھا ظہور نور مین یا خاتم بمعنے مہر ہی یعنے مہر ہی پیغمبرونکی کہ پیغمبر ہی اسپر تمام ہوئی اور نبوت ختم ہوئی وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور ہی اللہ ساتھہ سب چیزونکے دانا پس جانتا ہی کہ کون لایق ہی اسبات کے کہ نبوت اسپر ختم ہو لکھا ہی کہ صحت ہر کتاب کی مہر اسکی سے ہی حق تعالیٰ نے حضرت کو مہر فرمایا تو کہ جانین کہ تصحیح دعوی محبت الٰہی کے سوا متابعت حضرت رسالت پناہی نہین ان كنتم تحبون الله فاتبعوني اور شرف اور بزرگواری ہر کتاب کی مہر اسکی سے ہی شرف سب انبیا کے بھی حضرت ہمارے ہین اور شاہد ہر کتاب کی مہر اسکی ہی پس شاہد سب کے محکمہ قیامت مین حضرت ہمارے ہونگے وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور جب کتاب پر مہر کردی لکھنا موقوف ہوا جب نبوت آپ پر ختم ہوئی در نبوت بند ہوا اور جو آپ سب انبیا مین ساتھہ مہر نبوت کے مخصوص تھے ساتھہ ختمیت انکے کے بھی اختصاص پایا **فرد** جو مہر نبوت مین مخصوص ہوے حضرت + ویسے ہی ہوے مختص وہ ختم نبوت مین + يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ای لوگو جو ایمان لاے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت یعنے غالب اوقات یا طرح طرح سے ذکر کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید اور تمجید وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور پاکی بیان کرو اسکی یا نماز پڑھو واسطے اسکے صبح اور شام کیونکہ یہہ دونون نمازین شاق ہین ادا کرنے مین کسی نے کہا ہی کہ مراد ذکر کثیر سے ذکر قلبی ہی کیونکہ ہر دم ذکر کثیر کی اشارت طرف محبت کے ہی کہ مجھے دوست رکھو کیونکہ مقرر ہی کہ من احب شيئا اكثر ذكره نشان دوستی کا یہی ہی کہ کوئی دم ذکر دوست کے سے غافل نرہے زبان سے اسکو یاد کرے اور دل سے اسکا دیدار دیکھے **بیت** زبان و دل مین نہو وے تیرا جو ذکر و خیال + زبان و دہن مین ہی بیکار دل ہی برمین وبال + هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وہ ہی اللہ جو درود بھیجتا ہی اوپر تمھارے یعنے رحمت اور درود بھیجتے ہین فرشتے اسکے یعنے بخشش طلب کرتے ہین واسطے گناہون تمھارے کے اور یہہ درود خدا کی اور فرشتون کی تجھپر واسطے ہی تو کہ نکالے تم کو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی ایمان کے مداومت اور استقامت ہی اوپر فروج کے کیونکہ وقت صلوۃ کے اللہ اور فرشتون کی ظلمت مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ نکالتا ہی ظلمت معصیت سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے یا تاریکی تدبیر سے ہی طرف روشنی تقدیر کے بحر الحقایق مین ہی کہ بشریت سے طرف روحانیت کے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا اور ہی اللہ

اوپر ایمان والونکے مہربان کہ آپ اُنپر رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو انکے بخشش کیواسطے فرماتا ہی تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ دعا ایمان والون کی اللہ تعالی سے جسدن کہ ملاقات کرینگے اس سے سلام ہی کہ خبر دینے والا سلامتی کا ہی ہر آفت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ عزرائیل کیطرف ضمیر پھرتی ہی کہ مذکور نہین یعنے جسدن ملک الموت کو دیکھینگے سلام کرینگے وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا اور تیار کیا ہی اللہ نے واسطے مومنون کے باوجود تحیت کے اُنپر ثواب بڑا کہ بہشت ہی اور نعمتین وہان کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ای پیغمبر یہہ ندائے کرامت ہی تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو گواہی دینے والا اوپر تصدیق اور تکذیب امت کے اور خوشخبری دینے والا ساتھہ رحمت ہمارے کے اور ڈرانے والا عذاب ہمارے سے وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا اور پکارنیوالا طرف عبادت خدا کے اور توحید کبریا کے ساتھہ حکم اسکے کے یا توفیق اسکے کے اور چراغ روشن کرنیوالا یا صاحب چراغ روشن کے کہ قرآن ہی لکھا ہی کہ حقتعالی نے پیغمبر ہمارے کو چراغ فرمایا اسواسطے کہ روشنی چراغ کی اندھیریکو دفع کرتی ہی نور وجود آپ کے نے بھی ظلمت کفر عرصہ عالم سے نابود کی **بیت** رہین بند ظلمت مین پھر کیون اسیر + دیا حق نے ہمکو سراج منیر دوسری جو چیز جو گھر مین گم جائے چراغ کی روشنی سے مل جاتی ہی جو مقام کہ پوشیدہ تھے نور چراغ مصطفوی سے اوپر مقتبسان انوار معرفت کے روشن ہوگئے **مثنوی** گنج اسرار الہی وا کیا + کنج عشاقون کو روشن کر دیا + ای چراغ حق تیرا کیا ہی فروغ + کور ہی آگے تیرے چشم دروغ + دیدۂ عالم مین بینائی نتھی + تجھہ سے ہی چشم جہان روشن ہوئی + تیسرے چراغ اہل خانہ کا سبب امن اور راحت کا ہوتا ہی اور چور کا موجب خجالت اور عقوبت کا حضرت بھی دوستونکے وسیلہ سلامت ہین اور منکرونکے موجب حسرت اور ندامت اور تیسرا تاکید ہی یعنے تو چراغ مثل اور چراغونکے نہین کہ گاہی روشن ہون گاہی بجھہ جاوین بلکہ اول سے آخر تک تو روشن رہیگا اور چراغ باؤ سے بجھتے ہین نور تیرا کوئی نہین گھٹا سکیگا يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ اور چراغ رات کو روشن ہوتے ہین نہ دنکو اور تو نے شب ظلمت کو دنیا کے منور کیا نور دعوت سے اور روز قیامت کو روشن کریگا پرتو شفاعت سے **بیت** ہوا ہی تجھہ سے منور جہان جہان پیارے + تیرا چراغ ہی روشن یہان وہان پیارے + کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی آفتاب کو چراغ [illegible] وجعلنا سراجا وهاجا اور پیغمبر ہمارے کو بھی چراغ فرمایا وہ چراغ آسمان کا ہی یہہ چراغ زمین کا وہ چراغ دنیا کا ہی یہہ چراغ [illegible] کا وہ چراغ منازل فلک کا ہی یہہ چراغ محافل ملک کا وہ چراغ آب وگل کا ہی یہہ چراغ جان ودل کا اسکے طلوع سے خواب سے بیدار ہوتے ہین اسکے ظہور سے عدم سے چونک کر عرصہ گاہ وجود مین آتے ہین **بیت** اُسی کے نور نے روشن کیا ہی راہ آمد کا + نہوتا گر ظہور انکا تو پھر عالم مین کون آتا + اور حق تعالی نے آپ کو چراغ فرمایا اور آفتاب نہین فرمایا باوجودیکہ مہر روشن تر اور تابندہ تر ہی یہہ نسبت چراغ کی اسواسطے کی کہ مہر سے مہر نہین بن سکتا اور چراغ سے چراغ لاکہون روشن ہوجاتے ہین یہہ اشارہ ہی کہ اس چراغ بلاغ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروڑون چراغ دلکے روشن ہوکر رہنمائی عالم [illegible] نگے اور اُنسے تا قیامت یہہ فیض جاری رہیگا **فرد** تا حشر منقطع نہ کبھی ہوگا اسکا فیض + وہان وہ خزانہ ہی کہ ہو تقسیم سے زیاد + وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا اور خوشخبری دے ایمان والون کو ساتھہ اسکے کہ واسطے انکے ہی اللہ کی طرف سے فضل بڑا سوا اجر اعمال انکے کے یعنے دولت لقا کہ بزرگتر اور شریف تر جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ اور مت کہا مان کافرونکا اور منافقونکا اور چھوڑ دے ایذا دینا اُنکا یعنے بدلا اپنے رنج پہنچانیکا مت لے کہ ہم انسے سمجھہ لینگے اور اُنکی برائی تجھہ سے دفع کرینگے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر [illegible] کے بیچ دفع انکے کے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز یا نگہبان یا ضمان واسطے وعدہ نصرت اور غالبیت تیرے کہ چیز یعنے [illegible] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیونکو پھر طلاق دو انکو پہلے اس سے کہ ہاتھہ لگاؤ انکو مس امام صاحب کے نزدیک خلوت صحیحہ ہی اور شافعی کے نزدیک مباشرت ہی یعنے پہلے خلوت صحیحہ سے یا دخول سے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا پس نہین واسطے تمہارے اوپر ان طلاق والیونکے گنتی ایام کی کہ گنو اُسکو فَمَتِّعُوهُنَّ پس فائدہ دو انکو اگر مہر فرض کیا ہی تو نصف مہر لازم ہی واسطے مطلقہ کے اور متعہ مندوب نزدیک امام صاحب کے اور نزدیک بعضونکے واجب اور اگر مہر مسمی نہین رکھتے متعہ واجب ہی مقدار مال و یسار کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا اور رخصت کرو انکو اپنے گھر وںسے رخصت کرنا اچھا اگر عدت نہین اور ضرورت پہنچاؤ انکو یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا
لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ ای پیغمبر تحقیق ہمنے حلال کیئن واسطے تیرے بی بیان تیری وہ جو دیا ہی تو نے مہر اُنکا تقید حلال یا عطاء مہر واسطے
فضیلت کے ہی نہ واسطے توقف حل کے اُسپر وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ اور حلال کیئن اوپر تیرے جنکا کہ مالک ہوا ہی داہنا ہاتھہ تیرا اس
چیز مین سے کہ پھیر لایا ہی اللہ تعالی اوپر تیرے غنایم مشرکون سے مانند صفیہ اور ریحانہ اور امثال انکے وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ
چچے تیرے کی اور بیٹیان پھپھیون تیرے کی اولاد عبد المطلب سے وَبَنٰتِ خَالٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان مامون تیرے کی
اور بیٹیان خالاؤن تیرے کی اولاد عبد مناف بن زہرہ سے وہ جو وطن چھوڑ آئے ہین ساتھہ تیرے احتمال ہی کہ قید ہجرت کی مخصوص ساتھہ حضرت کے
ہو اور قول ام ہانی کا بھی مؤید اسکا ہی کہ کہا مجھے حضرت نے پیغام بھیجا تھا اس آیت سے مین آپ پر حرام ہوئی کیونکہ ہجرت مین نے نہین کی تھی
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور حلال کی ہی عورت ایمان
والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنے کو واسطے پیغمبر کے اگر ارادہ کرے پیغمبر یہہ کہ نکاح کرے اسکو خالص واسطے تیرے سوا مسلمانونکے یعنے یہہ
مخصوصات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کہ عورت فقط ہبہ سے بے مہر نکاح مین آئی اور امام اعظم نے کہا ہی کہ بلفظ ہبہ نکاح منعقد ہو جاتا ہی لیکن
مہر مثل لازم آتا ہی سمجھہ یعنے کہ اسطرح کے اتفاق پڑنے مین اختلاف ہی اشہر یہہ ہی کہ ہبہ واقع ہوا زینب بنت خزیمہ سے کہ ام المساکین انکو کہتے ہین یا
خولہ بنت حارث سے یا ام شریک بنت جابر سے اور زینب کا ہبہ رمضان مین تیرے برس ہجرت سے ہوا آٹھہ مہینے حرم محترم مین رہے ربیع الآخر مین
چوتھے سال وفات پائی اور اہل سیر کے نزدیک ہبہ ام شریک سے واقع ہوا اور دولت عقد نہین پائے واللہ اعلم قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ
وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھہ مقرر کیا ہی ہمنے اوپر امت کے شرائط عقد سے بیچ حق نکاح بی بیون انکے
کے یعنے مہر اور گواہ اور نفقہ اور کسوت اور وجوب تسویہ قسمت اور تزویج چار عورتون حرون کی اور بیچ اس چیز ونکے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ
انکے یعنے لونڈیون اُنکے کی کہ توابع امور مین انکے کرین اور حلال کیا ہمنے عورتون کو تجھہ پر فقط یعنے بن مہر کے تجھہ کو نے ہر تیرے تنگی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِیْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا اس چیز کا کہ جس سے بچنا دشوار ہی مہربان ہی ساتھہ کشادگی کے جہان تنگی ہو تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْۤ
اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ڈھیل دیوے تو جسکو چاہے ازواج اپنے سے اور جگہہ دیوے تو طرف اپنے ساتھہ رکھے جسکو چاہے انمین سے وسیط انمین ہی کہ
وجوب تسویہ قسمت اور نوبت ساتھہ اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساقط ہوا زاد المسیر مین ہی کہ درمیان سب بی بیون سوا سودہؓ کے کہ
نوبت اپنی حضرت عایشہ کو بخشدی تھی آپ رعایت قسمت کی فرماتے تھے آخر عمر تک صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ارجا کیا پانچ بی بیون کو کہ سودہ اور
صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن تھین اور رعایت قسمت کی فرماتے تھے اُنمین جب چاہتے تھے اور جسطرح سے کہ چاہتے تھے اور
چار بی بیون کو اپنے ساتھہ رکھا کہ عایشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن تھین وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ
اور جسکو بلا بھیجے تو انمین سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اُسکو پس نہین گناہ اوپر تیرے ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ
بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ یہہ مہجور رکھو بلانا بہت نزدیک ہی اسبات سے کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور نہ غم کھاوین اور راضی رہین ساتھہ اسچیز کے
کہ دیا ہی تو انکو ساریان یعنے جو جان لیا انھون نے کہ پاس بلانا اور دور رکھنا تیرا سب فرمان خدا سے ہی تابع رہینگے تیرے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ
قُلُوْبِكُمْ اور اللہ جانتا ہی جو کچھہ بیچ دلون تمہارے کی رغبت اور کراہیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا اور ہی اللہ جاننے والا بھید باتین بندون
کی تحمل والا جلدی نہین کرتا عقوبت مین عاصیون کے لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ نہین حلال واسطے تیرے
جورون اور پیچھے ان نو بی بیونکے کہ تیرے نکاح مین ہی کیونکہ نو حضرت کے حق مین ایسے نہین جیسے امت کے حق مین چار اور نہین حلال یہہ کہ بدل ڈالے
تو ان سے اور بی بیان یعنے ایک کو اُنمین سے طلاق دے اور اسکی جگہہ دوسری کرلے وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ اگرچہ
خوش لگے تجھکو حسن اُنکا مگر جنکے مالک ہوگئے داہنے ہاتھہ تیرے یہہ استثنا نسا سے ہی یعنے حلال نہین تجھہ پر ان نو کے سوا اور بی بی مگر لونڈی جو تیرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ملک مین اور تصرف مین آئی سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بی بیونکا انتقال ہوگیا تھا حضرت بی بی خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ اور
نو بی بیان تھین کہ بعد وفات کے بھی حضرت کے بقید حیات رہین حضرت عایشہ حضرت حفصہ بنت عمر حضرت سودہ حضرت اُم سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان
حضرت زینب بنت جحش حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پچھلے ہین قریشی تھین اور لونڈیان چار تھین حضرت ماریہ قبطیہ حضرت جمیلہ حضرت حارثہ
حضرت ریحانہ سمجھ لیجئے کہ جس مرد کے کئی عورتین ہون واجب ہی اُسپر باری سے برابر رہنا سب پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ واجب نتھا کہ اسواسطے
کہ عورتین اپنے حق نہ سمجھین لیکن آپ فرق نہین کرتے تھے سب کی باری برابر رکھتے تھے مگر حضرت سودہ نے خود اپنی باری حضرت عایشہ کو بخشدی تھی وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا اور ہی اللہ اوپر ہر شی کے نگہبان **ابیات** رافتا اللہ ہی تیرا رقیب + اور تیرے جان سے زیادہ تر قریب +
سوچ کرکے دلمین کر ہر کام تو + تا نہ شرمندہ ہو اسکے روبرو + عالم سر و علن ہی کردگار + اور دانا ہی نہان و آشکار + اُسپہ کچھ مخفی نہین تیرا عمل + ظاہر و
باطن رضا پر اسکے چل + کوئی دم اسکے نگہبانی کا دہیان + دل سے اپنے مت گما ای میری جان + تاکہ ہر ایک کام تیرا ہو درست + اسکے طاعت مین رہو چالاک و
چست + لکھا ہی کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت نے بحکم الٰہی قبول کیا اور لوگونکو کھانا کھلایا لوگ بعد طعام کے کلام مین مشغول ہوئے اور زینب
کونے مین گھر کے بیٹھی تھین آپ نے چاہا کہ لوگ جاوین جب لوگ نہ گئے تو حضرت آپ وہان سے اٹھے مجلس برخاست ہوئی لیکن تین شخص ویسے ہی
بیٹھے باتین کرتے رہے آپ نے دروازے پر آکے دیکھا اور شرم سے انکو نہ اٹھایا بعد دیر کے وہ اٹھے آپ گھر مین زینبؓ کے گئے انسؓ نے کہا کہ جب
حضرت اندر گئے مین نے بھی چاہا کہ جاؤن دروازے پر آپ نے پردہ ڈالا اور یہہ آیت حجاب کی نازل ہوئی کہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھرون پیغمبر کے مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے
واسطے تمھارے طرف کھانیکے درانحال کہ نہ انتظار کرنیوالے ہو پکنے اسکے کے بعضے لوگ دیکھتے رہتے تھے جب کسیکے گھر کھانا پکا جا بیٹھتے تھے بن بلائے حکم ہوا
کہ ایسا مت کرو وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اور لیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل
ہو پس جب کھا چکو تم پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگانے والے واسطے باتون کے اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ تحقیق یہہ
ٹھہرنا تمھارا واسطے کلام کے بعد طعام کے ہی ایذا دینا پیغمبر کو پس شرماتا ہی تمسے کہ کہے باہر نکلو وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اور اللہ نہین شرماتا
حق کہنے سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور جب مانگا چاہو ازواج پیغمبر سے کچھ اسباب پس مانگ لو انسے پیچھے پردہ
کے سے ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ یہہ پردیسے مانگنا بہت پاک کرنیوالا ہی واسطے دلون تمھارے کے اور دلون انکے کے خواطر شیطانی اور
خیالات نفسانی سے وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اور نہین ہی لایق واسطے تمھارے یہہ کہ
ایذا دو رسول خدا کو اور وہ بات کرو جسمین وہ آزردہ ہو اور نہین لایق یہہ کہ نکاح کرو بی بیون اسکے کو پیچھے اسکے کبھی یعنے بعد وفات کے اور طلاق کے کیونکہ
وہ مائین تمھاری ہین اور مائین فرزندون پر حرام ہین اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا تحقیق یہہ ایذا پیغمبر کی اور نکاح مین لانا بی بیون اسکے
کا ہی نزدیک اللہ کے بڑا گناہ کیونکہ حرمت حضرت کی لازم ہی حالت حیات اور بعد وفات انکے کے اور حیات و ممات مین تعظیم انکی یکسان ہی
کیونکہ خلعت خلافت عظمی حالت حیات مین اور سر و پائے شفاعت کبری بعد وفات واسطے قد مبارک آپکے کے تیار کیا ہی لکھا ہی کہ ایک صحابی نے کہا
تھا کہ اگر آپکا وصال ہوا تو عایشہ رضی اللہ عنہا کو نکاح مین لاؤنگا اور دوسرے نے یہہ بات دلمین ٹھہرائی تھی یہہ آیت اُتری اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اگر ظاہر کرو تم کچھ چیز یعنے نکاح بعضے امہات مومنین کا اور زبان سے کہو یا پوشیدہ کرو اسکو دلمین اور زبان سے
نہ نکالو پس تحقیق اللہ ہی ہر چیز کو جاننے والا اور اسپر تمھین جزا و سزا دیگا حدیث مین ہی کہ جب آیت حجاب کی نازل ہوئی عورتون نے پردہ کیا آبا اور ابنا
اور اقارب انکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی کیا پردہ مین باتین کرین یہہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ نہین گناہ اوپر
عورتون کے بیچ منہہ دکھانے کے ساتھ باپون انکے کے اور نہ بیٹون اُنکے کے اور نہ بہائیون انکے کے اور نہ بھتیجون اُنکے کے اور نہ بھانجون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے اور نہ عورتون انکے کے یعنے مسلمانیون کے اور نہ اُس چیز کے کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ انکے یعنے غلام اور لونڈیون انکے کے اور اصح یہہ ہی کہ مراد لونڈیان ہین اور کچھہ بیان اسکا سورۂ نور مین مذکور ہوا پس عدول کیا غیبت سے طرف خطاب کے واسطے تشدید امر کے اور فرمایا کہ ای عورتو پردہ مین رہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بے پردہ مت ہو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے اقوال اور افعال بمتعاد سے گواہ اور کارہائے ظاہر و باطن سے آگاہ سمجھہ یعنے کہ پچھلی آیتون مین تعظیم اور تکریم بجالانا جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام الملک الاکبر کا سمجھا جاتا تھا اب بیان وہ آیت جو مشعر کمال عنایت بیحد شان حضرت کے ہی ارشاد ہوئی کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ای میرے مالک ای میرے مولا ای میرے والی بیحد مدام ہر طرف سے روح نبی پر لاکھہ درود اور لاکھہ سلام ہا یا انقیاد کرو امر اسکے کا انقیاد کرنا درود اللہ کی طرف سے رحمت ہی اور غیر اسکے کی طرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللھم صل علی محمد کے یہہ معنی ہین کہ الٰہی تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھہ اعلائے دین اور ابقائے شریعت اور اعظام ذکر اور اظہار دعوتکے اور آخرت مین ساتھہ قبول شفاعت اسکے کے بیحد حق امت کے اور ساتھہ تضعیف ثواب کے اور اظہار فضل اسکے کے اوپر اولین اور آخرین کے اور ساتھہ تقدیم اسکے کے اوپر انبیاء مرسلین کے صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور جمہور علما کہتے ہین کہ امر درود کا اس آیت مین محمول ہی اوپر وجوب کے لیکن اختلاف مقدار واجب مین ہی امام مالک کے نزدیک تمام عمر مین ایکبار واجب ہی باقی مستحب اور بعضی مواضع مین استحباب اکد ہی جیسے بعد تشہد اول نماز مین مذہب امام شافعی اور تشہد آخر مین انکے نزدیک واجب ہی اور مذہب حنفی مین سنت اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے یا سنے تو بعضے کہتے ہین ہر بار درود بھیجنا واجب ہی اور بعضے کہتے ہین ایکبار ایک مجلس مین واجب پھر مستحب اور فتوی اسی پر ہی کہ اول بار واجب ہی پھر سنت اور کیفیت صلوٰۃ مین احادیث متنوعہ وارد ہین افضل یہہ ہی کہ جمع کرلے طرق احادیث مذکورہ کے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا تحقیق وہ لوگ جو ایذا دیتے ہین اللہ کو یعنے ایسی بات کرتے جو اسکے نزدیک مکروہ ہی جیسے شریک ٹھہراتے ہین اور زن و فرزند بناتے ہین اور کلمات کفر زبان پر لاتے ہین اور ایذاء دیتے ہین رسول اسکے کو کہ شاعر ساحر کہتے ہین اور فعل سے رنج منہ اور دانتون پر پہنچاتے ہین لعنت کیا ہی انکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا ہی واسطے انکے عذاب عقبی مین رسوا کرنیوالا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانو نکو اور مسلمانو نکو جیسے صفوان سہمی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بغیر اسکے کہ کچھہ برا کیا ہو انھون نے پس تحقیق اُٹھایا ان موذیون نے بہتان بڑا اور گناہ ظاہر اور ہویدا یعنے لایق عقوبت بہتان کے اور مستحق عذاب گناہ ظاہر کے ہوئے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت منافقون کے شان مین ہی کہ نالایق باتون سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اسباب نزول مین ہی کہ ایکدن حضرت عمر نے ایک کنیز آراستہ کو کہ میل بدکاری رکھتی تھی واسطے اوباب کے ملامت کیا اُسنے اپنے خواجے سے شکایت کی اُسنے شنان میہودہ اُسکی شان مین کہے اوسکے حق مین یہہ آیت اتری اور بعضون نے لکھا ہی کہ آیت زانیونکے حق مین آئی ہی کہ راتو نکو راہو نمین بیٹھتے تھے اور لونڈیون کو چھیڑتے تھے لکھا ہی کہ اسوقت علامت بی بیونکی یہہ تھی کہ سر پوشیدہ نکلتے تھے اور لونڈیان سر کھلے اور وہ بدکار جو سر پوشیدہ والیون سے کنارہ کش تھے حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ای پیغمبر کہہ واسطے بی بیون اپنے کے اور بیٹیون اپنے کے اور بی بیون کو مسلمانونکے کہ وقت نکلنے کے گھر سے نزدیک کرلین اور لٹکالین اوپر منہ اور بدن اپنے کے چادرین یعنے منہ اور بدن اپنا چھپالین ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ یہہ چھپانا منہ اور سر نزدیک تر ہی اس سے کہ پہچانے جاوین کہ آزاد مین یا صلاح اور عفت والی ہین پس نہ ایذا دیجاوین یعنے زانیان غرض نرکھین اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گذشتہ کا جو

توبہ کرین مہربان کہ مصلحت بندون کی انسے بیان کردیتا ہی لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا مَّلْعُوْنِیْنَ البتہ اگر نہ باز رہینگے منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی یعنے زنا کرنیوالے اور یہ خبرین اڑانے والے بیچ شہر کے لشکر اسلام کے اور عیبونکے مسلمانون کے البتہ پیچھے لگا دیونگے ہم تجھکو انکے اور امر کرینگے ہم تجھکو اوپر قتل اُنکے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے بیچ مدینے کے مگر تھوڑے دنون یعنے جلد شہر سے نکلینگے لعنت مارے اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا جہان پاوے جاوین پکڑے جاوین یعنے چاہیئے کہ پکڑین انکو اور قتل کیے جاوین قتل کرنا یعنے چاہیئے کہ قتل کرین انکو قتل کرنا ساتھ ذلت اور رسوائی کے سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ عادت ہی اللہ کی بیچ ان لوگون کے کہ گذرے پہلے اب سے یعنے مقرر کیا ہی امتون پہلیون مین کہ پیغمبرونکو حکم کرین منافقونکے قتل کا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا اور ہرگز پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ سوال کرتے ہین تجھکو کافر ساتھ ٹھٹھے اور آزمایش کے قیامت سے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہی یعنے وقت وقوع قیامت کا وہی جانتا ہی کسی فرشتے اور پیغمبر کو اس سے آگاہ نہین کیا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا اور کیا چیز معلوم کراتی ہی تجھکو شاید کہ قیامت ہووے نزدیک یعنے مطلق نہین جانتا تو اسقدر گمان کرتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا تحقیق اللہ نے لعنت کی ہی کافرونکو اور تیار کیا ہی واسطے انکے دوزخ درانحال کہ ہمیش رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ تاکید ہی کہ کبھی نہین وہان سے نکلنے کے ہمیشہ آگ مین جلینگے لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا نہ پاوینگے بیچ اسکے دوست کہ انکو دوزخ سے نکالے اور نہ مددگار کہ عذاب سے بچالے یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یاد کر جبدن کہ پھیرے جاوینگے منہ انکے بیچ آگ کے یعنے ایک طرف سے دوسرے طرف کہ کبھی سیدھا ہوینگے اور کبھی اوندھے منہ آتش مین گراوینگے یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمانبرداری کے ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا اور کہینگے وہ ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے اطاعت کی سردارون کی اپنے اور بڑون اپنے کی پس گمراہ کردیا انھون نے ہمکو راہ سے رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ای پروردگار ہمارے دے اُنکو دوگنا عذاب ہم سے کہ وہ ضال بھی تھے اور مضل بھی اور لعنت کر انکو لعنت بڑی کہ کوئی اس سے نہ نکال سکے قطعہ حق یہہ ہی جسکو خدا لعنت کرے ؛ کس کی طاقت ہی کہ پھیر حمت کرے ؛ جسکو وہ راندے بلاوے کون اُسے ؛ وہ بلاوے جسکو راندے کون اُسے ؛ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہوتم مثل ان لوگون کے کہ ایذا دی انھون نے موسیٰ کو یعنے پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ایذا دو جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ کو دی تھی اور نسبت زنا کی تھی چنانچہ قصہ اُسکا احوال قارون مین گذرا پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہتے تھے اور جس عورت سے کہ رشوت دیکر بہتان اُٹھوایا تھا اُسنے اقرار پاکیزگی کا موسیٰ کے کیا یا ہارون علیہ السلام نے جو کوہ طور پر جاکر وفات پائی بنی اسرائیل کہنے لگے کہ حسد سے موسیٰ نے مار ڈالا حق تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا وہ اوسکی لاش گور سے نکال لایا قوم نے دیکھکر معلوم کرلیا کہ غیر مقتول ہی یا اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کردیا اسنے کہہ دیا کہ موسیٰ نے نہین مارا یا بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کو عیب لگاتے تھے کہ تنہا نہاتے تھے ایکدن کپڑے اُتار کر انھون نے پتھر پر رکھے اور نہانے لگے پتھر چلا موسیٰ پانی سے نکلکر برہنہ اسکے پکڑنے کو دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین رکھتے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا اور تھا موسیٰ نزدیک اللہ کے آبرو والا یا مقبول یا مستجاب الدعوات یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ارتکاب معاصی مین اور بچو ایذا سے رسول اسکے سے اور کہو بات مضبوط یعنی مسلمانونکے حق مین مراد نہی ہی ضد اسکے سے یعنے جھوٹ مت کہو مانند بات تہمت عایشہ صدیقہ رضہ کے اور قصہ زینب کے یا قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا وہ بات ہی جسمین رضائے حق ہو اور قول جامع اس باب مین یہہ ہی کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچی ہو نہ جھوٹی اور صواب ہو نہ خطا اور مفید ہو نہ لغو اور خالص ہو نہ آمیختہ پس ایسی بات کہو یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ سنوار دیگا اللہ واسطے تمہارے اعمال تمہارے یعنے انکو صلاحیت قبول کی دیگا اور ثواب اوپر مرتب کریگا وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور اللہ بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہاری وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا مراد کو پہنچنا بڑا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو کہ طاعت ہی یا حدود شرع ہین موضح مین ہی کہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور امانت مردم ہی یا نگاہ رکھنا زبانکو فضول سے ہی بعضے کہتے ہین غسل جنابت ہی اوپر آسمانون کے اور زمین کے اور پہاڑونکے ساتھ شرط ثواب اور عقاب کے اسوقت کہ فہم انمین پیدا کردیا تھا فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا پس انکار کیا سب نے یہہ کہ اٹھاوین اسکو اور ڈر گئے اُس سے اور کہنے لگے کہ مسخر ہم فرمان ہین جو اسطے کہ ہمین پیدا کیا ہی نہ محتاج ثواب کے ہین نہ تواناا اوپر کھینچنے عقاب کے یا اوپر اہل آسمانکے کہ ملائکہ ہین اور ساکنان زمین و جبال پر کہ حیوانات بحری اور بری ہین عرض کیا سب نے انکار کیا محافظت سے نہ مخالفت سے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اور اٹھالیا اُسکو انسان نے باوجود ضعف اور ناتوانی کے اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا تحقیق تھا وہ بے باک یا ستمگار اوپر جان اپنی کے کہ وہ امانت جسکو اسقدر بڑے بڑے جسم والون نے نہ اٹھایا اُسنے باوجود اپنے ناتوانی کے اٹھالیا نادانی عاقبت اسکے سے یعنے عقوبت اسکی سے اگر خیانت واقع ہو عرض امانت کیا ہی بعضون نے یعنے آیت کی یون ڈھالین ہین کہ عظمت شان امانت یہانتک ہی کہ اگر عرض کرے اجرام عظام پر شعور اور ادراک دیکر تو حمل اسکے سے اباکرین اور حق یہہ ہی کہ حقتعالی نے انکو ادراک اور شعور دیا اور انپر عرض کیا انھون نے انکار کیا خشیت سے نہ معصیت سے اور انسان نے اٹھالیا ہمت سے نہ قوت سے **بیت** جو چرخ سے نہ اٹھا وہ ہم اٹھا رہین ہین ؎ قوت کہان ہی اتنی ہمت دکھا رہین ہین ؎ امام قشیری نے کہا ہی کہ انپر امانت کو عرض کیا انسان پر فرض کیا وہان عرض تھا سر پھرا یا یہان فرض تھا اٹھایا حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا کہ نظر آدم عرض حق پر تھی نہ بار امانت پر لذت عرض نے ثقل امانت کو فراموش کردیا اسیواسطے لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اٹھانا تجھسے نگاہ رکھنا مجھسے جو تو نے رغبت سے بار میرا اٹھایا مین نے بھی تجھکو سب مین سے اٹھالیا وحملناهم فی البر والبحر صاحب انوار نے کہا ہی کہ چاہیے کہ مراد امانت سے عقل اور تکلیف ہو اور جو آسمان اور زمین اور پہاڑ کو استعداد حمل کا اسکے تھا انسان نے ساتھ قابلیت اپنی کے قبول کیا کیونکہ ظلوم ہی بواسطہ استیلائی قوت غضبی اور جہول ہی بجہتہ غلبہ قوت شہوانی اور فائدہ عقل کا یہہ ہی کہ دونون قوتون کو تعدی سے نگاہ رکھکر راہ اعتدال پر ثابت رکھے اور بڑا مقصود تکلیف سے تعدیل قوتین ہی کہ نتیجہ صفتین سبعی اور بہیمی ہی پس ظلومی اور جہولی علت حمل کی ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ شان اسکی سے ہی ظلم اور جہل جیسے کہے تو جعل الماء طهورا یعنے شان اسکے سے ہی طہارت پس یہہ دو صفتین شان انسان سے ہین لیکن جب آدمی حامل امانت ہوئے بعضون نے ظلم اور جہل ترک کیا اور بعضے اوسپر رہے یا خود یہہ دو صفتین نوع انسانمین ہین باعتبار انغلب افراد کے بحر الحقایق مین ہی کہ ظلوم اور جہول خلق کے نزدیک ہی نہ حق کے نزدیک تفسیر حضرت خواجہ پارسا رحمۃ اللہ علیہ مین ہی کہ حق تعالی نے عرض کیا امانت کو اوپر اہل آسمان اور زمین اور جبال کے اباکیا انھون نے حمل اسکے سے بسبب عدم استعداد اور جو انسان کو اسکے اٹھانے کا استعداد تھا بن مضایقے اور مبالغے کے قبول کیا اور وہ ظلوم ہی اوپر نفس اپنے کے کہ فنا کرتا ہی ذات اپنی کو ہویت مطلقہ مین اور جہول ہی کہ غرض کو نہین پہچانتا اور بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا کرتا ہی فتوحات مین ہی کہ امانت انصاف ہی ساتھ اسماے حسنی کے کہ سب موجودات پر عرض کیا اور انسان نے قبول کیا اور وہ ظلوم ہوتا اگر نہ اٹھاتا اور جہول ہی یعنے عالم کیونکہ نہایت علم باللہ اقرار کرنا ساتھ جہل کے ہی اور عجز معرفت سے ہی لان العجز عن درک الادراک ادراک **بیت** وہان نگارت معرفت ہی جہل عین علم ہی ؎ راہ حق مین سچ ہی جو نادان ہوا فانا ہوا۔ حضرت قاسم انعلوم نے لکھا ہی کہ امانت خلافت ربانی ہی اور ظلم اور جہل ضد عدل اور علم ہی اور منے اذا جاوز شیٔ حده انعکس ضده کے یہان

ظہور مین آتے ہین ظلوم اور جہول صیغہ مبالغہ کا ہی اور جب یہہ دو صفتین حد سے متجاوز ہوئین البتہ ضد سے بدل جاوینگے روح الارواح مین ہی کہ ظلوما جہولا بیان مدح ہی نہ ذم آدم علیہ السلام نے بار ساتھہ ہمت کے اٹھایا فوق طاقت تھا کہا ظلم کیا تو نے اوپر نفس اپنے کے نہین جانتا تھا کہ بار گران ہی کہا غیر حق سے جاہل تھا مین آوازہ ظلومی اور جہولی اوسکے کا عالم مین پڑا عالم والے سر اسکے سے غافل ہین لوامع مین ہی کہ جو بوالعجبی عشق کو عالم بشریت مین ہی مملکت ملکیت مین نہین کہ یہہ سایہ پرور لطف وعصمت ہین اور مرد سایہ پرور اور محب بے درد کی قدر اور قیمت نہین عشق کے لایق وہ گروہ ہی کہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایہ بازار انکے کا ہی اور سمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایہ روزگار انکے کا **بیت** عاشقی کو درد و بدنامی ہی خوش + عاشقونکو سوز ناکامی ہی خوش + آفتاب امانت کہ برج عرض الوہیت سے چمکا آسمان نے کہا مجھے وصف رفعت ثابت ہی زمین نے کہا مجھے نعمت بساطت واقع ہی پہاڑ نے صدا کی کہ مجھے ثبات قدم حاصل ہی ہم حمل اس بار کا نہین رکھتے کہین کچھہ آفت ہمپر نہ آجاوے کہ یہہ صفتین ہماری گماوے آدم خاکی نے کہا کہ میرے پاس کیا ہی کہ مجھہ سے لینگے مردانہ پیش آکر اس بوجھہ کو کہ یہہ سب نہ اٹھا سکے دوش نیاز پر لیکر نعرہ ھل من مزید آغاز کیا سب نے کہا کہ ای خاکی دلیر یہہ قوت کہان سے پیدا کی زبان حال اسکے نے جواب دیا کہ بار گران مدد یار مہربان سے اٹھتا ہی **فرد** وہ بار جو عرش سے اٹھتا نہین رافت + یکبار اٹھایا مدد یار سے ہمنے + القصہ خلعت حمل امانت سو اقامت با استقامت انسانکے کہ منشور انی جاعل فی الارض خلیفۃ اوپر نام نامی اسکے کے لکھا ہی چست اور درست نہ آیا اور جب ایسا بڑا کام اس سے واقع ہوا واسطے دفع چشم حسودون شیطانون کے کہ دشمنان دیرینہ ہین اسپند انہ کان ظلوما جہولا کا اوپر آتش غیرت کے ڈالا **قطعہ** پس از تعریف احمال امانت سوچ ای رافت + نہین بیوجہ ظلم وجہل کہنا میرے مولا کا + پئے دفع گزند چشم بدعین تلطف سے + لگایا اسنے ٹیکا ہی ظلوما اور جہولا کا + **سورۃ** سبا مکی ہی مگر آیۃ ویری الذین اوتوا العلم تا آخر آیت چون ۵۴ آیتین ہین آٹھہ سو تراسی کلمے ہین تین ہزار پانچ سو بارہ حرف ہین فواصل اسکی ظن المدبر ہین اور ربط اسکا سورہ احزاب سے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر قبول توبہ مومنون کے اور ثنائے خدائے عز وجل کے ساتھہ مغفرت اور رحمت کے تھا آغاز اسکا ساتھہ ذکر حمد اور شکر نعمت کے سی اور یہہ بھی ہی کہ آخر مین اسکے ذکر سموات تھا شروع مین اسکے بھی ذکر سموات ہی

| سورۃ السبا مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اربع وخمسون آیۃ |
|---|---|---|

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی وہ جو واسطے اسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی اور واسطے اسیکے ہی تعریف بیچ آخرت کے راہ سرور سے نہ از روے تکلیف کے چنانچہ کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ بعضے کہتے ہین کہ سب اہل آخرت اسکی حمد کہینگے دوست ساتھہ فضل کے اسکو سراہینگے اور دشمن ساتھہ عدل کے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ حکمت والا خبردار ہی يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا جانتا ہی جو کچھہ داخل ہوتا ہی بیچ زمین کے جیسے آب باران اور جو کچھہ نکلتا ہی اسمین سے جیسے نبات یا جانتا ہی جو کچھہ کہ زمین کے تلے ہی مانند خزانون اور دفینون اور مردونکے اور جو کچھہ زمین کے اوپر ہی مثل حیوان اور چشمون اور دریاؤنکے وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اور جو کچھہ کہ اترتا ہی آسمانسے جیسے فرشتے اور کتابین اور تقدیرین اور رزق اور مینہہ اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہی بیچ اسکے جیسے فرشتے اور عملنامے بندونکے اور دعائین اور کلمے پاکیزہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی کہ اترنے والے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام ہین اور چڑھنے والے آسمان پر پیغمبر صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم ہین شب معراج مین کشف الاسرار مین ہی کہ اسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو کچھہ اترتا ہی قلوب اولیا پر واردات اور کشوفات سے اور جو کچھہ چڑھتا ہی انفاس اصفیا سے سب اوقات مین یا جو کچھہ اترتا ہی آسمان سے وہ الطاف الٰہی اور کرم نامتناہی ہی کہ متوجہ طرف ان دلون کے ہو کہ جنسے بوی آشنائی آتی ہی نزول کرتا ہی اور جو کچھہ اوپر چڑھتا ہی وہ نالہ تائبان اور آہ مفلسان ہی کہ جو سحرگاہ خلوت خانہ سینہ انکے سے نکل کر منہہ بدرگاہ رحمت پناہ لاتا ہی اور قبولیت کو پہنچتا ہی کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین **نظم** زاہدا تسبیح خوانی پر نکر اپنے گھمنڈ + ہم گنہگارونکے نالون کی قبولیت ہی اور + ذکر مین افضل ہی گو تو لیک رونے دھونیمین + آہ درد آلود کی اس بزم مین عزت ہی اور +

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ اور وہ ہی مہربان بیحد انعام نعمت کے چھپانے والا گناہ کا سامنہ پردہ رحمت کے اور بخشنے والا انکا وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے بسبب انکار کے اور ٹھٹھے کے نہ آویگی ہمارے پاس قیامت قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي کہہ تو یون نہین جو تم کہتے ہو قسم ہی پروردگار میرے کی لباب مین ہی کہ ابوسفیان نے لات اور عزی کی قسم کھائی کہ بعث اور نشر نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بھی قسم کھا کہ سوگند ہی رب میرے کی کہ شتابی لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ البتہ آویگی تمھارے پاس قیامت جاننے والا ہی پوشیدہ کا یہہ صفت پروردگار کی ہی لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ نہین پوشیدہ اس سے یا نہین دور علم اسکے سے برابر ایک پھنکی کے یا ذرہ ریت کے بیچ آسمانونکے اور بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اُس سے اور نہ بڑا اس سے مگر لکھا ہی بیچ کتاب روشن کے باظاہر کرنیوالی کے کہ لوح محفوظ ہی اور یہ سب کچھ لکھا ہی اُنھین اسواسطے لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تو کہ بدلا دیوے ان لوگون کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ یہ لوگ مومن اور نیک کار ہین واسطے انکے ہی بخشش گناہونکی اور رزق باکرامت بے تعب اور طلب وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ اور جن لوگون نے کہ سعی کی بیچ رد کرنے اور باطل کرنے آیتون ہمارے کے عناد کرنے والے یا کوشش کرنیوالے ہوکر بیچ نفرت دلانے لوگون کے اُن آیتون سے یا اپنے زعم مین آگے بڑھنے والے ہوکر اوپر ہمارے تو کہ عذاب ہمارا اُنسے ٹل جاوے یہہ لوگ واسطے انکے ہی عذاب سخت ترقسم سے درد دینے والا وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ اور دوسرے لکھا لوح محفوظ مین اسواسطے ہی تو کہ جانے وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم مراد اس سے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا اہل کتاب ہین الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ وہ جو اتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے یعنے قرآن وہ ہی حق اور راہ دکھاتا ہی طرف طریق خداوند غالب تعریف کئے گئے کے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے کیا راہ بتاوین ہم تمکو اور پر اس شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہی جب ریزہ ریزہ ہو جاؤگے تم نہایت ریزہ ریزہ ہو جانا البتہ تم بیچ پیدایش نئی کے ہوگے یعنے پھر جلائے جاؤگے منکر بعث کے بعضے بعضون کو کہتے تھے کہ ایک مرد یہ خبر دیتا ہی أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ کیا باندھ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ یا اسکو جنون ہی کہ کہتا ہی جو بات نہین جانتا بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ نہین ہی ایسا کہ کہتے ہین کافر بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے بیچ عذاب کے ہین اُس جہان مین اور گمراہی دور کی مین ہین راہ صواب سے اِس جہان مین سمجھ لیجئے کہ وصف ضلال کا ساتھہ بعید کے قبیل اسناد مجازیکے ہی کیونکہ بعد صفت ضال ہی أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا پس نہین دیکھا کافرون نے طرف اس چیز کے کہ آگے اُنکے ہی اور اُس چیز کے کہ پیچھے انکے ہی آسمانون سے اور زمین سے یعنے گھیر لیا ہی آگے پیچھے سے اُنکو اور قید ہو رہے ہین درمیان آسمان اور زمین کے إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ اگر چاہین ہم دھسا دیوین ساتھہ انکے زمین کو یا ڈالدیوین ہم اوپر انکے ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے انکے آیتون ہمارے کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ تحقیق بیچ اس دیکھنے آسمان وزمین کے یا بیچ تامل کرنے قدرت ہماری کے اوپر دھسانے اور گرانے کے البتہ نشانی ہی اور عبرت واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالیکے طرف حق کے کیونکہ وہ فکر اور غور کرتے ہین دلایل قدرتمین وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا اور البتہ دی ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی کہ نبوت ہی یا کتاب زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رعیت یا توفیق عدل حکم مین یا بخشش کرنا عجزہ اور ضعفا پر یا حلاوت مناجات یا علم عین المعانی مین ہی کہ مراد خوش آوازی ہی جب حضرت داؤد زبور پڑھتے تھے درندے اور وحشی اپنے مکانون سے نکل کر سننے کو آتے تھے اور پرندے بیتاب ہو کر اپنے آپ کو زمین پر گراتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فضل یہہ ہی کہ بعد اس سے فرماتا ہی يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ کہا ہم نے ای پہاڑو تسبیح کرو ساتھہ اسکے اور ای جانورو یا ای پہاڑو پھر اواز اپنی کو وقت تسبیح کہنے اسکے کے اور ای مرغو موافق ہو ساتھہ اسکے تسبیح مین یا ای پہاڑو سیر کرو ساتھہ اسکے جس جگہہ کہ وہ جاوے اور جو وقت کہ وہ چاہے یہہ معجزہ حضرت داؤد کا تھا کہ پہاڑ اُنکے ساتھہ چلتے تھے اور جب وہ

تسبیح کہتے تھے کوہ سے صدا آتی تھی اور مرغ ہوا پر صف باندھکر بالحان دلاویز امداد کرتے تھے اور بہت لوگ سنکر ان نغموں کو جان دیتے تھے **بیت** سُنکے اسکے نغمہ کی پردازیاں ۔ مرغ یہاں کرتا ہی کیا پروازیاں ۔ ایکدن ایک فرشتہ اُنکی زیارت کو آیا اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا اور خلیفہ کبریا ہین اولی یہ ہی کہ طعام اپنے کسب سے کھاؤ اُنھون نے دعا حق تعالی کا امر ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہ کسب اُنپر آسان کیا چنانچہ فرماتا ہی حق تعالی وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا بن آگ کے مثل موم کے کہ جو اُنمین چاہے تصرف کرے اور حکم کیا اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ یہہ کہ بنا زرہین فراخ دامن کشادہ اور اندازہ رکھ حلقے پرونے مین کہ مساوی ہون آپسمین تو کہ وضع اسکی مناسب ہو تفسیر مین ہی کہ ہر زرہ چھ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار خیرات کرتے تھے دو ہزار نفقہ عیال کرتے تھے اسباب مین ہی کہ جب وفات پائی آپ نے ہزار زرہ خزانہ مین تھے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور کہا ہمنے ای داؤد تم اور گھر والے تمہارے عمل کرو اچھے اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق مین ساتھ اسیجز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون اور موافق اسکے جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور شام کی سیر اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی صبح کو تدمر سے جاکر قیلولہ اصطخر شیراز مین کر کر رامتکو کابل مین آرام کرتے تھے وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ اور بہایا ہمنے واسطے سلیمان کے چشمہ تانبے کا ہوگیا سمجھ لیجئے کہ یمن مین ایک مقام تھا ہر مہینے مین تین دن وہان معدن سے تانبا گلا ہوا مثل آب رواں کے بہتا تھا جو چاہتے تھے اُس سے بناتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور مسخر کیا جنون سے اُن لوگونکو کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھ حکم پروردگار اسکے کے مقرر کیا ہمنے کہ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ اور جو کوئی کجی کرے جنونمین سے حکم ہمارے سے اور اطاعت سلیمان سے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دوزخ سے عقبی مین بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین مقرر کیا تھا کہ فرشتہ تازیانہ آتش ہاتھ مین لئے ہوئے جنون پر مسلط رہتا تھا جو کوئی حضرت سلیمان کی عدول حکمی کرتا تھا اُسکو مارتا تھا اور جلاتا تھا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ بناتے تھے واسطے سلیمان کے جو کچھہ چاہتا قلعون سے اور ہتیارون سے لکھا ہی کہ جن آپکے واسطے قلعہائے بلند اور حصارہائے راجبند بناتے تھے چنانچہ ولایت یمن مین بہت تیار کئے ہین اور وسیط مین ہی کہ محراب بالاخانہ کو کہتے ہین کہ کئی درجہ اسکے ہون وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے تصویرین فرشتون اور پیغمبرونکی حالت عبادت کی کہ لوگ دیکھکر اسیطرح عبادت کرین اور اس زمانے مین تصویر کا رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہی کہ آدمیون کی تصویرین آہنی بناتے تھے حق تعالی لڑائی کے وقت انمین جان ڈال دیتا تھا تو کہ قتال مین قوی اور مضبوط ہون بعضون نے کہا ہی کہ تصویرین دو شیرون کی تخت کے تلے بنائین تھین اور شکلین دو گرگسون کی اوپر تخت کے جب حضرت سلیمان تخت پر چڑھنے لگتے تھے دونون شیر بازو اپنے بچھا دیتے تھے اُنپر پاؤن رکھکر چڑھ جاتے تھے اور جب تخت پر بیٹھتے تھے دونون گرگس اپنے پر کھولکر سایہ کرتے تھے وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور بناتے تھے تاس اور لگن مانند تالابون کے اور حوضون بڑونکے اور دیگین بڑی ایک جگہہ چولہے پر دھری رہنے والیان مثل پہاڑونکے اور بارہ ہزار باورچی اُنمین کھانا پکاتے تھے اور ابتک بعضے ولایتونمین پتھر کی تراشی ہوئی وہ دیگین موجود ہین اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا اور کہا ہمنے نیک عمل کرو ای آل داؤد کے واسطے شکر ان نعمتونکے بعضون نے کہا ہی کہ آل داؤد علیہ السلام نے ساعتین دن رات کے بانٹ لین تھین ہر ساعت اپنے اپنے بار سے ایک انمین سے قایم رہتا تھا اور شکر گذاری اور عبادت باریکے وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر کرنیوالے شکور اسکو کہتے ہین کہ دل اور زبان اور جوارح سے اکثر اوقات مراسم شکر گذاری کے ادا کرے اور ظاہر اور باطن سپاس باری مین رہے کسی حال مین غافل نہو وجدان اور حرمان اور عافیت اور مرض مین شکر کرتا رہے وجدان مین یہہ کہ نعمت پائی حرمان مین یہہ کہ زیادت نہ آئی صحت مین یہہ کہ مرض نہوا مرض مین یہہ کہ ہنوز نہ ہوا اور باوجود اسکے اپنے آپ کو شکر سے عاجز جانے کیونکہ توفیق شکر کی بھی نعمت ہی اسکے واسطے اور شکر چاہئے **بیت** تو کرے رافت سپاس حق تیری کیا جان ہی ۔ شکر واجب ہوا و امکن سے کیا امکان ہی ۔ بحر مواج مین ہی کہ روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سُنا کہ ایک شخص کہتا تھا اللّٰھم اجعلنی من القلیل اس سے پوچھا کہ معنے اسکی کیا ہین اُسنے کہا کہ جیسے معنے آیت وقلیل من عبادی الشکور کی ہی یہہ دعا درد کی ہی حضرت عمر نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہا کہ سب لوگ مجھسے دانا ترہین پر ایک ایسے چیز کہتا ہی کہ مین نہین جانتا لکھا ہی بنائی مسجد بیت المقدس داؤد علیہ السلام نے شروع کی اور سلیمان علیہ السلام نے اتمام مین اسکے بہت سعی کی اور ایک برس کا کام اسمین باقی تھا کہ انکی اجل آئی انھون نے اپنے اہل کو وصیت کی کہ میرا مرنا ظاہر مت کیجو اور بعد موت میرے مجھے عصا کا تکیہ لگا دیجو تو کہ جن کام بنائے جاوین جب انکا وصال ہو گیا غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھکے عصا کا تکیہ لگاکر کھڑا کر دیا جب آپ نے معلوم کیا کہ موت آن پہنچی جنونکو عمارت کا نقشہ بتاکر شیشہ محل مین در بند کر عصا کا تکیہ کر بندگی مین کھڑے ہو گئے جن دور سے دیکھتے تھے کہ آپ عصا لگائے ہین اور اپنا کام کئے جاتے تھے یہان تک کہ بعد ایکسال کے گھن نے جڑ عصا کی کھا لی آپ زمین پر گر پڑے موت معلوم ہو گئی جن اسبدم بھاگ گئے پہاڑون اور جنگلون کی طرف چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ پس جب مقرر کیا ہمنے اوپر اسکے موت کو اسکے اور موا ہوا عصا پر تکیہ لگا دیا نہ خبردار کیا جنون کو اوپر موت اسکے کے مگر کیڑے گھن کے نے کہ زمین سے نکل کر کھاتا تھا عصا اسکا فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ پس جب گر پڑا سلیمان جان لیا جنون نے یہہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہ رہتے ایک برس ہیچ عذاب ذلیل کرنیوالے کے ہمنے عمارت کے بنانے کی تکلیف نہ اٹھاتے سمجھہ لیجے کہ جن آدمیون کے پاس دعوی کرتے تھے کہ ہم علم غیب رکھتے ہین سو غافل ہوے یا لوگ گمان کرتے تھے کہ جن غیب دان ہین سو وہ گمان اٹھ گیا لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ البتہ تحقیق تھا واسطے اولاد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے ہیچ گھرون انکے کے نشانی اوپر وجود صانع اور قدرت کاملہ کے سمجھہ لیجئے کہ پہلے وہان ملک یمن مین بادشاہ اُس شہر سبا کی بلقیس تھی اُسنے اُس ملک کو خوب بسایا تھا پانی جھیلونکا اور نہرونکا سب سمیٹ کر ایک جگہہ بند کیا تھا آب ریز اوپر نیچے رکھی تھی بلند اور پست زمین کے واسطے تمام سال پانی وہان بھرا رہتا تھا جسقدر درکار ہوتا تھا خرچ کرتے تھے ملک سرسبز اور آباد رہتا تھا دو باغ اِدھر اُدھر تھے درخت میوہ دار کے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ دو باغ داہنے طرف سے اور بائین طرف سے گھرونکے یعنے نشانی کہ مساکن اہل سبا مین مذکور ہوئی دو باغ تھے اگرچہ ہر طرف بوستان دلکشا اور گلستان راحت افزا لہلہاتے تھے لیکن تقارب اشجار کے سبب ایک باغ نظر آتے تھے پس پیغمبر نے اُنکے کہا كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اوسکے لکھا ہی کہ کثرت میوے کی وہان اسقدر تھی کہ اگر کوئی تاش سر پر دھر کر درختونکے تلے ہو کر گذرتا تاش بھر جاتا میوونسے بغیر اسکے کہ ہاتھہ سے توڑے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ یہہ جو تھین حق تعالی نے ویاہی شہر ہی پاکیزہ کہ ہوائے خوش اور آب شیرین اور خاک پاک رکھتا ہی لکھا ہی کہ وہان مچھر اور جون اور بچھو اور سپونتھا اگر کسی مسافر کے جوئین پکڑونمین ہوتین تو وہانکے شب باشی مین خود بخود مر جاتی تھین اور پروردگار ہی بخشنے والا اس کیساتھہ کہ شرک سے توبہ کرے فَأَعْرَضُوا پس منہہ پھیر لیا انھون نے پیغمبر اپنے سے اور شکرگذاری انکی اخبار مین ہی کہ تیرہ پیغمبر آئے سب کو انھون نے جھٹایا آخر پیغمبر اُن پر بعد رفع عیسی علیہ السلام کے آیا اسکو بہت ایذا دی حق تعالی نے گھوس کو حکم کیا اُسنے آدھی رات کو کہ سب سوتے تھے بند پانی کا کاٹ ڈالا پانی بہہ نکلا باغ اور گھر اُنکے بہہ گئے بہت آدمی اور جانور مر گئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے سیل عرم کے کو سمجھہ لیجئے کہ عرم نام ہر اس بند آب کا ہی یا نام اُس میدان کا ہی جہانسے پانی آیا تھا یا نام اس گھوس کا جسنے بند مین سوراخ کیا تھا اور بدلدیا ہمنے انکو عوض دونون باغون انکے کے دو باغ میوے والے بد مزہ تلخ اور جھاؤ اور کچھ چیز بیر یمن سے تھوڑی یعنے کچھہ بیر بہر یکے بھی دئے کہ انکو دیکھکر میوے گئے ہوے یاد کرین سمجھہ لیجئے کہ ایسے موضع کو جنت کہنا بطریق مشاکلہ لکھا ہی کہ پانی اس سیل کا جس زمین پر گیا وہ شورہ زار ہو گئی کام سے جاتی رہی اور رنگ اس پانی کا سرخ تھا ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا یہہ عذاب سیلاب بدلا دیا ہمنے انکو سبب کفران

نعمت انکے کے اور بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے ساتھ پیغمبرونکے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ اور نہین عذاب دیتے ہم مگر ناشکر کو
نجازی بصیغہ تکلم معروف اور کفور منصوب ہی بقرات حفص اور اورون نے بصیغہ مجہول اور کفور مرفوع پڑہا ہی یعنے نہین عقاب کیا جاتا مگر
ناشکر اور جزا عام ہی واسطے مومن اور کافر کے اور مجازات خاص کفار کے واسطے ہی لکھا ہی کہ جو قوم سبا ہلاکت سے بچگئی اپنے پیغمبر پاس
آکر کہنے لگی کہ ہمنے پہچانا رب اپنے کو اگر آپ ہمین نعمت انعام کرین نہ شکری نکرینگے ہم اور ایسی عبادت کرینگے کہ کسی قوم نے نکی ہو حق تعالی
نے پھر انپر نعمتین خالص عنایت کین چنانچہ فرماتا ہی وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا
فِيْهَا السَّيْرَ اور کیا ہمنے درمیان انکے اور درمیان ان گانوون کے کہ اور برکت دی ہمنے بیچ انکے یعنے ملک شام کی بستیان جیسے اردن
اور فلسطین اور ایلیا بستیان ظاہر آباد پاس عین المعانی مین ہی کہ مارب سے کہ اہل سبا کی منزل تھی شام تلک چار ہزار سات سو بستیان
بستی تھین اور مقرر کردی تھی ہمنے بیچ اُن بستیون کے سرائے اترنے کی کہ مسافر آرام پاوین یعنے یا مقدر کیا تھا ہمنے بیچ انکے جانا لوگونکا یا
مقادیر مراحل بیان کی ہمنے اور کہا ہمنے سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ چلو بیچ اُن بستیون کے راتون کو اور دنون کو امن پانیوالے
دشمن سے اور درندے سے بسبب کثرت لوگون کے یا امن پانیوالے بھوکھ پیاس سے بسبب آبادی کے کہ جگہہ جگہہ گانو بستے ہین پس جو
لوگ کہ باقی رہے تھے بھاگ کر تجارت کرنے لگے یمن سے شام کو جاتے تھے کہین دوپہر کو آرام کرتے تھے کسی گانو نہین شب گذارتے تھے
یوہین بفراغت تمام آتے جاتے تھے تونگرون نے حسد کیا کہ فقیر ونمین اور ہم مین کچھ فرق نہین پیادہ اور مفلس اس راہ مین مثل سوار اور تونگر
کے جاتا ہی فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا پس کہا تونگرون نے ای پروردگار ہمارے دوری ڈال درمیان منزلون سفرون
ہمارے یعنے جنگل بیابان راہ مین ایک منزل سے دوسری منزل تک کردے کہ لوگ بن توشہ اور سواری کے سفر نکرسکین جیسا اور ملکونکی خبر
سنتے ہین کہ رستے مین پانی نہین ملتا بستی نہین نظر آتی کوسون تک بیابان لق ودق مین چلے جاتے ہین ایسا ہی یہان بھی ہوجائے وَ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور ظلم کیا انھون نے یہہ دعا مانگ کر جانون اپنے کو اور ہم نے ان بستیونکو
ویران کردیا پس کیا ہمنے اہل سبا کو باتین اور کہانیان یعنے لوگ تعجب سے اُنکی بیانین بیان کرتے ہین کہ بستی سے ویرانی اور آبادی سے
بربادی چاہی اور ٹکڑے کیا ہمنے انکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے یہان تک کہ اُنمین سے مارب مین کوئی نہ رہا قبیلہ غسان اُنمین سے شام کو
نکل گئے اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور جزام تہامہ کو عرب مین ضرب المثل ہوگیا متفرق ہونا انکا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے کے اوپر محنتونکے شکر کرنیوالے
کے اوپر نعمتون کے کشف الاسرار مین ہی کہ اہل سبا خوش حال فارغ البال اوقات کاٹتے تھے بسبب بے صبر یکے اوپر عافیت کے
اور ناشکر یکے اوپر نعمتون کے پہنچا انکو جو پہنچا نظم شکر کرنعمت پہ منعم کے دلا نا سپاسی کرنہ جون اہل سبا پہ جو وہان آیا یہان بھی آویگا
کفر نعمت رنج ونقمت لائیگا وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اہل سبا کے یا اوپر سب کافرون کے
ابلیس نے گمان اپنا یعنے ابلیس نے گمان کیا تھا کہ مین اوپر آدمیون کے بسبب شہوت اور غضب کے کہ انکے طینت مین رکھا ہی دست
تصرف پاؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا سو وہ گمان اُسکا اہل ضلالت کے حق مین سچ نکلا فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
پس پیروی کی اسکی شرک اور معصیت مین مگر ایک فرقے نے ایمان والون سے کہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا
لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ اور نتھا واسطے ابلیس کے اوپر انکے جنکے حق مین اسکا گمان سچ نکلا کچھ غلبہ مگر اسواسطے
تو کہ ظاہر کرین ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی ساتھ آخرت کے اس شخص سے کہ وہ آخرت سے بیچ شک کے ہی یا تو کہ جانین اولیا ہمارے اہل ایمان
اور اہل گمانکو وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ملیح کو کہ پکارو تم ان لوگون کو کہ گمان کرتے ہو خدا ہونیکا سوا اللہ کے سی یعنے فرشتون کو تم پوجتے ہو پکارو کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کچھ نہین نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین کیا طاقت کہ بن حکم اللہ کے کچھ کرسکین یا کافرونکو کہہ کر اپنے جھوٹے معبودونکو بلاوین تو کا جابت کرین تمھاری اور کیونکر اجابت کرینگے کہ مطلقاً لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَھُمْ فِیْھِمَا مِنْ شِرْکٍ وَمَا لَہٗ مِنْھُمْ مِّنْ ظَھِیْرٍ نہین مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے خیر اور شر سے بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین واسطے انکے یعنی فرشتون کے یا نہوگا بیچ آسمانون و زمین کے کچھ ساجھا نہ پیدا کرنے مین نہ تصرف کرنے مین اور نہین واسطے خدا کے فرشتون اور رتبون مین سے کوئی پشتیبان اور مددگار تقدیر اور تدبیر مین وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗ اور نہین فایدہ دیتی شفاعت کسی کے نزدیک خدا کے یعنے گمان شفاعت کا کہ فرشتون اور رتبون سے رکھتے ہو تحقیق ہوگا کیونکہ کسی کی شفاعت فائدہ نہین دیتی اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے اسکے شفاعت کرے کا یا وہ ماذون ہو ساتھہ شفاعت کرنیکے اور قیامت کے دن منتظر ہونگے شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے اور ڈرینگے کہ حتعالی کیا فرماوے اور حکم الٰہی کا انتظار کرینگے حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ یہانتک کہ جب دور کئے جاوینگے بیقراری دلون انکے سے کہینگے بعضے انکے بعضونکو کیا کہا پروردگار تمھارے نے شفاعت کے حق مین قَالُوا الْحَقَّ کہینگے کہ کہا سخن راست اور درست اور فرمایا کہ شفاعت کرین مومنون کی نہ مشرکونکی وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ اور وہی بلند بڑا برتر اس سے کہ پیغمبر اور فرشتے باذن اسکے کے شفاعت کرسکین قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کون شخص رزق دیتا ہی تمکو آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برساکر نباتات اوگا کر قُلِ اللّٰہُ کہہ تو اب کہ اللہ رزق دیتا ہی کیونکہ اس سوال کا سوا اسکے جواب نہین اور کافر اگر الزام کے ڈر سے زبانسے نہین کہتے تو دل سے اقرار کرتے ہین وَاِنَّآ اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور کہہ انکو کہ ہم مسلمان کہ رزق دینے والے کو ایک جانتے ہین اور اسکی عبادت کرتے ہین یا تم مشرک کہ اُس واجب الوجود کا شریک ٹھہراتے ہو البتہ اوپر ہدایت کے ہین یا بیچ گمراہی ظاہر کے ہین قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ پوچھے جاوگے تم اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہین ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اسچیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک کو عمل اسکے سے پوچھین گے اور موافق اسکے جزا دینگے قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ کہہ جمع کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا دن قیامت کے پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھہ حق کے اور محق کو بہشت مین لیجاویگا اور مبطل کو دوزخ مین وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ اور وہ ہی حکم کرنیوالا جاننے والا فرو حکم کرتا ہی بکار خلق وہ + جانتا ہی حکم جیسا چاہئے + قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا کہہ دکھلاؤ مجھکو ان لوگون کو کہ ملادیا ہی تمنے ساتھہ خدا کے شریک ٹھہرا کر بیچ عبادت کے ہرگز نہین یون بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ بلکہ وہ اللہ ہی غالب سب پر کس کی قدرت ہی کہ اوسکی شرکت کا دم مارے دانا ساتھہ احکام صواب کے اور موصوف ساتھہ حکمت بالغہ کے کون طاقت رکھتا ہی کہ اسکے شریک ہوسکے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجنا عام واسطے سب لوگون کے یا واسطے سب خلایق کے یہ خصایص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہی کہ مبعوث سب پر تھے کیا آدمی کیا جن کیا اور سوا انکے اور کوئی پیغمبر تمام جن انس پر مبعوث نہین ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہمارے کافہ واسطے مبالغے کے ہی جیسے علامہ یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر بازر کھنے والا لوگونکو شرک سے خوشخبری دینوالا ساتھہ فضل کے موحدونکو اور ڈرانے والا ساتھہ عدل کے مشرکونکو اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے بڑائی اور فضیلت تیری اور نادانی سے کرتے ہین مخالفت تیری وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہتے ہین نادانی سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ عذاب کا یا قیام قیامت کا اگر ہوتم بیچ اسکے ای پیغمبر اور مسلمانون بیچے قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْہُ سَاعَۃً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ کہہ کہ واسطے تمھارے وعدہ ہی ایکدن کا کہ جب وہ آیگا نہ پیچھے رہوگے اُسدن سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھوگے اس سے لکھا ہی کہ کفار مکہ نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا احوال پیغمبر کا انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی کتاب مین نعت اسکی پڑھی ہی وہ پیغمبر مقرر ہی ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمھارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کتاب پر ایمان نہین رکھتے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہین اہل کتاب کو کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم ساتھہ اس قرآن کے کہ محمد پر اترا ہی اور نہ ساتھہ اس کتاب کے کہ اُسکی ہی آگے اُسکے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ اور کاش دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے حساب گاہ مین واسطے حساب کے کہ کیا انپر مشکل بنے گی يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ پھیر رہے ہونگے بعض اُنکے طرف بعضونکی بات کو يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان کئے گئے تھے یعنے پیروی کرنیوالے واسطے اُنکے جو تکبر کرتے تھے یعنے پیشوا تھے اگر نہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والون سے لیکن تمنے گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ کہینگے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے واسطے اُن لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے دنیا مین کیا ہمنے بند کیا تھا تمکو قبول ہدایت سے پیچھے اسکے کہ آئے تھے تمھارے پاس بلکہ تھے تم جانون اپنے پر گناہ کرنیوالے اور شرک لانیوالے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا اور کہینگے وہ لوگ جو ناتوان کئے گئے واسطے ان لوگون کے جو تکبر کرتے تھے ایسا نہین ہی کہ ہم آپ کافر ہوے تھے بلکہ مکر تمھارا دن اور رات مین باز رکھتا تھا ہمکو ایسا نسے جسوقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو یہہ کہ کفر کرین ہم ساتھہ اللہ کے اور مقرر کرین ہم واسطے اسکے شریک وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ اور چھپاوینگے دونو فرقے بعد جواب سوال کے پشیمانی کہ اعمال کے سبب ہوگے یا اسرار بمعنی اظہار ہی اور یہہ لغت اضداد سے ہی یعنے ظاہر کرینگے پشیمانی جسوقت کہ دیکھینگے عذاب کو وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کردیوینگے ہم طوق بیچ گردنون اُن لوگون کے کہ کفر کرتے تھے لانا مستقبل کا ساتھہ صیغہ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہی اور وضع مظہر بجاے مضمر واسطے بیان سبب طوق انکے کے ہی هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دیے جاوینگے وہ مگر جو کچھہ کہ تھے وہ عمل کرتے پس تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتا ہی کہ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا یعنے پیغمبر مگر کہا دولتمندون اور شکبرون اسکے نے اون پیغمبرون کو تحقیق ہم ساتھہ اسچیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھہ اسکے اپنے زعم مین کافر ہین اور سنکر وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ اور کہا انھون نے کہ ہم زیادہ تر ہین مال مین اور اولاد مین تم سے پس ہم لایق تر ہین تم سے دعوی نبوت مین اور نہین ہم عذاب کئے گئے یعنے اللہ ہمین عذاب نہین کریگا کیونکہ نعمت دی ہی محنت نہدیگا قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی اہل شرک اور معصیت سے ساتھہ اپنی مشیت کے نہ اسکے کرامت کے اور بند کرتا ہی اوپر جسکے کہ چاہتا ہی ساتھہ حکمت اپنی کے نہ واسطے ذلت اسکی کے اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ کثرت مال اور اولاد واسطے شرف اور کرامت کے ہی وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ اور نہین مال تمھارے اور اولاد تمھاری وہ کہ نزدیک کرے تمکو ہمسے نزدیک کرنیوالے اعمال صالحہ ہین تمکو سو وہ تم مین نہین پس مال اولاد کسی کو اللہ سے نزدیک نہین کرتے إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور عمل کرے اچھے لایق قبول کے یعنے مال کو براہ خدا خرچ کرے اور اولاد کو علم دین سکھاوے اور صلاحیت بتاوے فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ پس یہہ لوگ واسطے اُنکے ہی جزا دوگنی یعنے ایک کے دس اور زیادہ سات سو تک بسبب اسکے جو کیا انھون نے اور وہ بیچ بالاخانونکے نڈر ہین رنج اور مصیبت اور شدت اور آفت سے وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون ہمارے یعنے قرآنکے در خیال کہ گمان کرتے ہین کہ ہمکو عاجز کرینگے اُتارنے اسکے سے یا لوگونکو قبول کرنے اور ایمان لانے سے اسپر یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے اور دوزخ مین پڑینگے قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی

روزی کو واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بندون مومنون اپنے نسے بمحض رحمت اور تنگ کرتا ہی واسطے اسکے بوجہ حکمت وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ
يُخْلِفُهُ اور جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے اللہ کی راہ مین پس وہ بدلا دیتا ہی اسکا دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہی واسطے اسکے آخرت مین حدیث مین
ہی کہ ہر صبح فرشتے آسمان سے اُترتے ہین ایک کہتا ہی اللھم اعط کل منفق خلفا الٰہی دے ہر نفقہ کرنیوالیکو بدلا اور دوسرا کہتا ہی اللھم
اعط کل ممسك تلفا خدایا دے ہر بند کرنیوالے کو مال کے تلف ہونا مال کا بیت مال دے راہ خدا مین کہ شرف ہوویگا ۱۲ بندست کہ کوئی
دم مین تلف ہوویگا وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ اور وہ بہتر رزق دینے والونکا ہی یعنے سوا اسکے جو رزق کسیکو دیتے ہین واسطے ہین و رسیان
مین حقیقت مین رازق وہی ہی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ اور یاد کر جسدن کہ
جمع کریگا اللہ سب بنو ملیح کو خزاعہ سے پھر کہیگا واسطے فرشتون کے کیا یہہ تمکو عبادت کرتے تھے اور نحشر اور نقول بھی ساتھہ صیغہ متکلم کے
قرات آئی ہی اور یہہ سوال واسطے قطع طمع مشرکونکے ہوگا شفاعت ملائکہ سے قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم گہینگے فرشتے پاکی
ہی تجھکو اس سے کہ سوا تیرے اور کی عبادت کرے تو ہی ہی خدا اور معبود ہمارا ہم بندگی مین تقصیر وار ہین معبودیت کے کب سزاوار ہین یا
تو ہی دوست ہمارا سوا اُنکے یعنے درمیان ہمارے اور اُنکے کچھہ دوستی نہین اور حاشا کہ ہم نے اپنی پرستش پر انکو رضا دی ہو بَلْ كَانُوا
يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ بلکہ وہ تھے عبادت کرتے جنونکی یعنے اُنکا کہا مانتے تھے آلہ باطلہ کے پوجنے مین یا جن
شکلین بن کر طرح طرح انکو نظر آتے تھے اور خیال مین انکے بساتے تھے کہ یہہ فرشتے ہین اکثر آدمیون کے ساتھہ اُنکے ایمان رکھتے ہین یعنے
متابعت اونکی کرتے ہین فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا پس آجکے دن کہ سب حکم اللہ ہی کا ہی نہ اختیار مین رکھیگا
بعضا تمھارا واسطے بعضون کے نفع اور نہ ضرر کو یعنے معبودون جھوٹھونکو واسطے عابدون اپنے کے قوت نفع دینے کی اور ضرر دفع کرنیکی
ہین وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ اور کہینگے ہم واسطے اُن لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے ساتھہ
وضع عبادت کے غیر موضع اسکے مین چکھو عذاب آگ کا وہ آگ کہ تھے تم ساتھہ اسکے جھٹاتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا
مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرونکے آیتین ہماری یعنے قرآن ظاہر
کہتے ہین نہین یہہ محمد مگر ایک مرد ہی چاہتا ہی یہہ کہ بند کرے تمکو اس چیز سے کہ ہمیشہ تھے عبادت کرتے باپ تمھارے یعنے مدعا اسکا یہہ ہی
کہ بتپرستی تمھاری چھڑاوے اور اپنے دین آئین پر کہ نیا نکالا ہی لاوے اور اپنا پیرو بناوے وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى
اور کہتے ہین نہین یہہ کلام کہ محمد پڑھتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے قرآن مگر جھوٹھہ باندھہ لیا ہوا خدا پر کہ یہہ اسکا کلام ہی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوے مکے والون سے واسطے کلام حق کے جسوقت کہ آیا
انکے پاس قرآن نہین یہہ مگر جادو ظاہر یہہ بات وہ کہانسے کہتے ہین وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ اور حالانکہ نہین دی ہمنے کتابون منزلہ سے کہ ہمیشہ پڑھتے ہون اسکو اور اُنمین سے دلیل لاوین بطلان قرآن پر اور
نہین بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھہ سے کوئی ڈرانے والا زمانہ فترت وحی مین یعنے پیغمبر کہ انکو حق کیطرف بلاوے اور تکذیب اسکی سے
ڈراوے وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ اور جھٹایا تھا پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور حالانکہ
نہین پہنچے مکہ والے دسوین حصہ کو اس چیز کے کہ دی تھی ہمنے انکو قوت اور طول عمر اور کثرت مال سے یا نہین پہنچے تھے پہلے لوگ دسوین حصہ
کو اس چیز کے کہ دی ہمنے اہل زمانے تیرے کو دلایل اور حجت اور اسباب ہدایت سے فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ پس جھٹایا
پہلون نے پیغمبرون میرے پکو پس کیونکر تھا عذاب میرا اور انکار میرا ساتھہ انکے یعنے ناپسند کرنا میرا انکو پس چاہئے کہ قوم تیری بھی ڈرے ایسے
حالون سے قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ ایکبات کے اَنْ تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ
ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا اور وہ بات یہہ ہی کہ کھڑے ہو مجلس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطے اللہ کے دو دو تو کہ آپسمین مشورت کرو اور ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک تو کہ از دحام سے خاطر پریشان نہو پھر فکر کرو پیغمبر کے معاملہ مین اور ابتدا سے اس آن تک احوال اطوار اُنکے نظر مین لاؤ تو کہ جانو تم کہ البتہ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ نہین یا رتمھارے کو کچھہ جنون کہ سبب دعوی رسالت کا پڑے بلکہ پہچانو کہ کمال عقل اسکی اور یہی کافی ہی صدق قول اسکے پر اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ نہین وہ مگر ڈرانیوالا تمکو آگے واقع ہونے عذاب سخت کے کہ عذاب آخرت ہی قُلْ مَا سَاَلْتُكُم مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ کہہ جو کچھہ مانگا ہو مین نے تم سے کچھہ بدلا ادائے رسالت کا پس وہ واسطے تمھارے ہی، یعنے جو عوض ادائے رسالت تم سے مانگا ہی وہ تمھین کو بخشا مین نے مراد نفی سوال ہی یعنے کچھہ بدلا نہین چاہتا مین اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین ثواب دعوت میرا مگر اوپر اللہ کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور حاضر قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی حق کو یعنے وحی کو القا کرتا ہی جسپر کہ چاہے یا حق باتکو پھیلاتا ہی عالم مین مراد افشائے دین اسلام اور اظہار احکام اسکے ہین عَلَّامُ الْغُيُوْبِ جاننے والا ہی غیبونکا کچھہ اس سے چھپا نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ کہہ کہ آیا حق یعنے قرآن یا اسلام یا بعثت پیغمبر اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل یعنے ابلیس یا بت کسی چیز کو اور نہ دوبارا کرتا ہی یعنے قدرت نہین رکھتا خلق اور بعث پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ کہہ اگر گمراہ ہو جاؤنمین راہ حق سے پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اسکا مجھہ پر ہی وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ اور اگر راہ پاؤنمین سیدھی بسبب اسکے ہی کہ وحی کیا ہی طرف میرے پروردگار میرے نے کیونکہ توفیق ہدایت اسکی عنایت سے ہی اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تحقیق وہ سننے والا ہی دعا بندونکی نزدیک ہی ساتھہ امید نیازمندونکے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ اور اگر دیکھے تو کافرونکو جبوقت کہ گھبراوینگے دم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر دیکھے امر عجیب دہشت ناک کو پس نہ بھاگ سکینگے اور پکڑے جاوینگے مکان نزدیک سے یعنے روی زمین سے زیر زمین یا موقف سے دوزخ مین یا صحرائے بدر سے چاہ مین بقصے تفاسیر مین ہی کہ یہہ آیت سفیان اور قوم اسکی کے شانمین ہی کہ آخر زمانمین خروج کریگا اور شام سے لشکر واسطے خراب کرنے مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفا و کرامۃ کے ترتیب دیگا وہ سب لشکر میدان مین زمین مکے دھس جاویگا پس معنی اخذ من مکان قریب کے بموجب اس تفسیر کے یہہ ہین کہ زیر پا اپنے سے پکڑے جاوینگے اور سب لشکر مین دو شخص نجات پاوینگے ایک بشارت مکہ کو پہنچاویگا ایک بھاگ کر خبر قوم سفیان کے پاس لیجاویگا وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ اور کہینگے مشرک مکے کے یا لشکر سفیانی والے وقت مرنیکے یا زمان خسف کے ایمان لائے ہم ساتھہ اسکے یعنے خدا کے یا پیغمبر کے یا حشر کے ہمین پھر دنیا مین لیجاوین وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ اور کہان ممکن ہی واسطے اُنکے پکڑنا ایمان کا مکان دور سے کہ وہ عالم آخرت ہی اور محل تکلیف ایمان دنیا ہی اور نزدیک پاس کے آخرت نظر آتی ہی پس ایمان سدم کا فائدہ نہین بخشتا اور تناوش ساتھہ واؤ کے بھی اور ساتھہ ہمزہ کے بدل واؤ سے بھی قرأت آئی ہی وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھہ خدا کے یا رسول کے یا بعث کے پہلے اس سے کہ مقام تکلیف مین تھے وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ اور پھینکتے تھے بن دیکھے بھودہ باتین یعنے کلام لایعنے کہتے تھے اور قرآن اور پیغمبر پر طعن کرتے تھے مکان دور سے یعنے دور تھے اس چیز سے کہ کہتے تھے اور نہین جانتے تھے کہ کیا کہتے تھے وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اور پہر دا ڈالا گیا درمیان اُنکے اور درمیان اس چیز کے کہ چاہتے تھے قبول ایمان اور رجعت دنیا سے جیسا کہ کیا گیا تھا یہی عمل ساتھہ اشباہ انکے کے کافران گذشتہ سے پہلے اس سے یعنے ایمان پاس کا اُنسے بھی قبول نہین کیا تھا اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ تحقیق تھے وہ بیچ شک اضطراب بین ڈالنے والے کے سورۃ فاطر مکی ہی پینتالیس آیتین ہین سات سو ستہتر کلمے ہین تین ہزار ایک سو تیس حرف ہین فواصل اسکے زان مدبر ہین اور ربط اسکا سورہ سبا سے یہہ ہی کہ افتتاح دونون کا ساتھہ الحمد للہ کے ہی اور ہر ایک مین بیان واحدانیت خدائے عزوجل اور نفی شرک ہی

| | | |
|---|---|---|
| سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً |

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہی جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کرنیوالا فرشتونکا پیغام لانیوالے پر دن دو دو اور تین تین اور چار چار دو دو پر واسطے اڑنیکے اور باقی واسطے آرائش کے اور مراد خصوصیت مین اعداد کے نہین کہ اتنے ہی پر ہین زیادہ نہین کیونکہ جبرئیلؑ کے چھ لاکھ پر حدیث سے ثابت ہین يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدائش کے جسکو چاہتا ہی یعنے پر چار سے زیادہ کرتا ہی جس فرشتے کے کہ چاہتا ہی اور اصح یہہ ہی کہ مراد پیدائش آدمیونکی ہی اور زیادتی اُنکی یا عقل کی راہ سے ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسم کی راہ سے ہی جیسے حسن صورت اور ملاحت چشم بعضون نے کہا ہی کہ مراد قبولیت خلق ہی امام قشیریؒ نے کہا ہی کہ علوی ہمت ہی یا رضا بقضا یا شوق بمرتبہ قرب حقایق سلمی مین ہی کہ تواضع ہی اشراف مین اور سخاوت ہی اغنیا مین اور تعفف ہی فقرا مین اور صدق ہی مومنون مین اور شوق ہی محبونمین **فرد** یہہ آتش شوق تیز تر ہی ۔ جلایا جسنے کہ دل وہ کل ہی ۔ نکلتا سینہ سے جو شرر ہی ۔ یزید فی الخلق کا اثر ہی ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے کہ فرشتونکا بھیجنا اور پیدائش کا زیادتی کرنا ہی قادر ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا جو کچھ کہ کھول دیوے اللہ واسطے لوگونکے رحمت اپنی سے نعمت اور عافیت اور صحت اور علم اور توبہ پس نہین بند کرنیوالا واسطے اسکے وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ اور جو کچھ بند کر لیوے اللہ تعالی بندون سے آثار رحمت اپنی سے پس نہین چھوڑ دینے والا واسطے اسکے پیچھے بند کرنے بندون اسکے سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ ہی غالب بند کرنے مین حکمت والا کھولنے مین کشف الاسرار مین ہی کہ ارباب فہم کہتے ہین کہ اس آیت مین اشارہ طرف فتوح مومنون اور عارفون کے ہی اور فتوح وہ ہی کہ غیب سے بے طلب آوے اور وہ دو قسم ہی ایک مواہب صوریہ ہی جیسے رزق بن کسب کے دوسرا مطالب معنویہ ہی مانند علم لدنی کے کہ بن سیکھے موافق شرع دل پر فایض ہو شیخ الاسلام نے کہا کہ آہ اس علم نا آموختہ سے کہ گاہ انمین غرق ہون گاہ سوختہ فظم ۔ نہ حق سے نسخہ حلم وحکم ۔ نہ قلم ہی صفحہ دلپر رقم ۔ علم اہل دل نہین مکتب کا جان ۔ بلکہ القا اسکو لطف رب کا جان ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ای لوگو مکے والو یاد کرو نعمتین اللہ کی کو کہ انعام کئی ہین اوپر تمھارے بھیجنے پیغمبرونکے سے اور پہنچانے رزقونکے سے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کیا ہی کوئی پیدا کرنیوالا سوا خدا کے کہ رزق دے تمکو آسمانون سے مینہہ برسا کر اور زمین سے اناج اُگا کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو تم راہ توحید سے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو یکے والے پس تحقیق جھٹلائے گئے ہین پیغمبر پہلے تجھ سے اور انھون نے صبر کیا ہی تو بھی پیروی کر انکی صبر مین وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام تجھے صبر کی جزا دیگا انکو تکذیب کی سزا پہنچا دیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ای لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور جزا مین سچ ہی ہرگز اسمین خلاف نہین پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی کہ آخرت کو بھلا دو اور نہ فریب دیوے تمکو ساتھ کرم اللہ تعالی کے فریب دینے والا شیطان یعنے دلمین تمھارے ڈالدے کہ گناہ کرے چلو وہ بخشدیگا اور اگرچہ اسکے کرم سے یہہ دور نہین لیکن ایسا ہی کہ زہر کھاؤ اور امیدوار ہو کہ بطبیعت دفع ضرر اسکا کردیگی بزرگون نے کہا ہی کہ ایک مکر و نمین سے شیطان کے یہہ ہی کہ آدمی کے دلمین ڈالتا ہی کہ ابھی سے توبہ کیون کرتا ہی بڑی عمر ہی کر لیجیو عیش وعشرت تو کر لے **فرد** شب کو نوکا ٹلے دلا راگ مین اور شراب مین ۔ صبح کو توبہ کر کے پانون رکھیورہ صواب مین ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی قدیمی پس پکڑو تم بھی اسکو دشمن اور ہر حال مین اس سے ڈرتے رہو اور اوسپر اعتماد مت کرو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کسطرح شیطان کو دشمن پکڑ بن کہا کہ اپنے ہوائے نفس کی متابعت مت کرو اور آرزونکے پیچھے مت جاؤ اور جو کرو موافق شرع اور مخالف طبع کے کرو اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہی شیطان طرف پیروی کرنے ہوا کے اور میل کرنے دنیا کے

کہ وہ انکو یعنے متابعت کرنیوالون اور فرمانبردارون اپنے کو تو کہ ہووین آخرت مین اسکے ساتھہ رہنے والون دوزخ کے سے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ جو لوگ کہ کافر ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین واسطے انکے عذاب ہی سخت آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور شیطانکا حکم نہ مانا اور عمل کئے اچھے خالص اللہ کیواسطے انکے بخشش ہی اور ثواب ہی
بڑا بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے بدعمل اسکا پس دیکھا اسکو اچھا
مانند اسکے ہی کہ تمیز کرتا ہی اچھے کو بُرے سے اور ہر ایک کو دیکھتا ہی موضح مین ہی کہ مراد ابوجہل نا اہل ہی یا عاص بن وایل اور عمل بد انکا
شرک اور تکذیب ہی یا یہود اور نصاری ہین اور سوء عمل اُنکا عناد اور جھگڑنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یا خوارج ہین اور عمل بد اُنکا
تاویلات باطلہ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی جسے
چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ پس نہ جاتا رہے جی تیرا اوپر اُنکے یعنے ہلاک نہو جاوے تو اوپر گمراہی انکیکے افسوس
سے کہ پی در پی کھاتا ہی تو اوپر فعلون برون انکے کے کہ ہر فعل اُنکا موجب حسرت تیریکا ہی حاصل یہہ ہی کہ اتنے افسوس مت کھاؤ اور
اپنی جان مت کھو اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھہ اسچیز کے کہ کرتے ہین اور اُسکی انکو سزا دیگا وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ وہ ہی جو بھیجا باؤنکو پس اٹھاتے
ہین بادلونکو پس ہانک لاتے ہین ہم اُن بادلون کو طرف زمین مردہ کے عدول طرف متکلم واسطے اختصاص فعل کے ہی یعنے ہم ہی قدرت
رکھتے ہین یہہ نہ سوا ہمارے کوئی اور پس زندہ کیا ہمنے ساتھہ اُس پانی کے زمین کو پیچھے موت اُسکے کے كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ اسیطرح سے
نکلنا ہی قبرونسے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا جو شخص کہ چاہتا ہی عزت پس واسطے اللہ کے ہی عزت ساری اور اسیکی
عزت سے رسول اور مومن عزت پاتے ہین وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین اور عزت اسکی عبادت مین ہی اور مذلت اسکی مخالفت مین ،
**فرد** سر اسکے در سے سر کا جس کسو کا + کہین عزت نہ پائی دو جہانمین اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصّٰلِحُ يَرْفَعُهٗ طرف
اُسیکے چڑھتے ہین یعنے طرف رضا اسکی کے یا درگاہ قبول اسکی کے کلمات پاکیزہ یا اعمال نامے میل چڑھنے کا کرتے ہین اور عمل نیک بلند کرتا
ہی اسکو اور محل قبول مین پہنچاتا ہی کیونکہ مجرد قول بے عمل صالح کہ اخلاص ہی نافع نہین یا کلمہ طیب دعا ہی اور عمل صالح صدقہ مساکین
اور غالب دعا صدقہ دینے والون کی قبول ہوتی ہی یا کلمہ طیب دعا امامون کی ہی اور عمل صالح آمین کہنا مقتدیون کی یا کلمہ تکبیر غزا کی ہی
اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین بلند کرنے والا کلمے کا عمل ہی اور بعضے ضمیر فاعل کو بیچ یرفعہ
کے عاید کلمہ طیب کے ٹھہراتے ہین کہ قول لا الہ الا اللہ ہی اور کہتے ہین کہ توحید بلند کرتی ہی عمل کو کیونکہ قبولیت اعمال کی ساتھہ توحید کے
ہی اور ایک وجہ کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ خدا بلند کرتا ہی عمل صالح کو یعنے قدر اور مرتبہ اسکا رفیع کرتا ہی اور مراد عمل موجود مخلص کا ہی
کہ کوئی شی اسکے برابر نہین اور جو عمل ریا سے ملا ہی کوئی چیز اُس سے خوار تر نہین **فرد** کھوٹا ہی سونا وہ عمل جس مین ملی ہی کچھہ ریا + مثل زر
خالص سمجھہ خالص عمل کو رافتا وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہین برائیون کی مراد قریش
ہین کہ حضرت کے ساتھہ مکر کرتے تھے واسطے انکے عذاب ہی سخت آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ اور مکر اُنکا وہ ہی ہلاک ہووے گا
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنے تمھارے آدم کو مٹی سے پھر پیدا کیا
تمکو نطفے سے پھر کئے واسطے تمھارے جوڑے مرد اور زن کہ آپسمین نکاح کرو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور نہین
اٹھاتی کوئی عورت فرزند سے اور نہ جنتی ہی مگر ساتھہ علم اللہ کے یعنے حمل اور وضع اور مدت اور زمانہ ہر ایک کا اوسکو معلوم ہی وَمَا
يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ اور نہین عمر دیا جاتا ہی کوئی عمر دیا گیا اور نہ کم کی جاتی ہی درازی عمر اسکے سے
مگر بیچ لوح محفوظ کے ہی یعنے درازی اور کوتاہی عمر کی مقرر اور مقدر ہی اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ تحقیق یہہ تقدیر درازی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور کوتاہی عمر کی اوپر اللہ کے آسان ہی وما یستوی البحران اور نہین برابر ہوتے دو دریا ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج یہہ شیرین ہی پیاس کھونے والا آسانی سے گذرنے والا گلی مین پینا اسکا یا پانی اسکا اور یہہ کھاری ہی کڑوا ومن کل تاکلون لحما طریا وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا اور ہر ایک ان دو دریا سے کھاتے ہو تم گوشت تازہ یعنے مچھلی اور نکالتے ہو دریائے شور خالص سے گہنا موتی اور مونگے سے کہ پہنتے ہو تم اسکو یعنے عورتین تمھاری بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل مومن اور کافر کی ہی کہ یہہ برابر نہین، کیونکہ ایک حلاوت ایمان سے عین عذب فرات عرفان ہی اور دوسری تلخی حرارت عصیان سے بجاج کفر وطغیان **بیت** وہ آب حیات اور یہہ نقش سراب + یہہ عین خطا اور وہ محض صواب + وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون اور دیکھتا ہی تو کشتیان بیچ ہر ایک کے ان دو دریا مین سے پھاڑنے والیان پانی کی اور چلنے والیان اوپر اسکے تو کہ ڈھونڈھو فضل خدا کے سے یعنے نفع سوداگری مین اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اُن نعمتون پر یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل وسخر الشمس والقمر داخل کرتا ہی رکھو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہی دنکو بیچ رات کے اور مسخر حکم اپنے کا کیا سورج اور چاند کو کل یجری لاجل مسمی ہر ایک چلتا ہی ان دونون مین سے واسطے وقت مقرر کے کہ دورا اسکا تمام ہوتا ہی اور یون ہین چلے جاوینگے قیامت تک ذلکم اللہ ربکم لہ الملک یہہ ہی اللہ کہ خالق ان چیزونکا ہی پروردگار تمھارا واسطے اسیکے ہی بادشاہی والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر اور جسکو کہ پکارتے ہو اور عبادت کرتے ہو تم سوا اسکے نہین مالک ایک جھلی کھجور کے پس لایق بادشاہت کے اور مستحق عبادت کے وہی ہی ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم اگر پکارو تم معبودان باطل اپنے کو نفع پہنچے اور ضرر دفع ہوے کو نہ سینگے پکارنا تمھارا کیونکہ پتھر ہین پتھر کیا سنین ولو سمعوا ما استجابوا لکم اور اگر سینگے نہ جواب دینگے تمکو یعنے بطریق فرض اگر سینگے تو جواب نہین دینے کے اور مراد نہین برلانے کے کیونکہ قدرت نفع پہنچانے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین رکھتے ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم اور دن قیامت کے کفر کرینگے ساتھہ شرک لانے تمھارے کے یعنے انکار کرینگے تمھارے پوجنے کا اور کہینگے ما کنتم ایانا تعبدون یا اقرار کرین ساتھہ بطلان شرک تمھارے کے ولا ینبئک مثل خبیر اور نہ خبر دیگا تجھکو حقیقت سے کامونکے کوئی خبر دینے والا مانند حق تعالی اخبردار کے یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ ای لوگو تم محتاج ہو طرف خدا کے یعنے رزق اسکے کے اور بخشش اسیکے اور خوشنودی اسیکے اور بہشت اسیکے واللہ ہو الغنی الحمید اور اللہ وہ ہی بے احتیاج تعریف کیا گیا سمجھہ لیجیے کہ ماہیات ممکنہ فاعل کے محتاج ہین وجود مین انتم الفقرا طرف اسکے اشارت ہی اور اللہ سبحانہ بواسطے کمال ذاتی کے وجود عالم سے مستغنی ہی واللہ ہو الغنی اس سے عبارت ہی اور ظہور کمال اسماء موقوف ہی اوپر وجود اعیان ممکنات کے پس ایجاد مین کونسی نعمت کبری ہی مستحق حمد وثنا ہی اور کلہ الحمد ایما ہی طرف اسکے ان یشا یذہبکم ویات بخلق جدید اگر چاہے خدا لیجاوے تمکو روے زمین سے یعنے ہلاک کرے اور لے آوے پیدایش نئی یعنے ایسی قوم کہ تمسے زیادہ تر ہون فرمانبردار یا ایسے لوگ لاوے کہ کینے نہ دیکھے نہ سنے ہون وما ذلک علی اللہ بعزیز اور نہین ہی یہہ کہ تمکو لیجاوے اور اور کو لاوے اوپر اللہ کے دشوار ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نہین اٹھاتا کوئی بوجھہ اٹھانیوالا بوجھہ گناہ دوسرے کا وان تدع مثقلۃ الی حملہا لا یحمل منہ شیء ولو کان ذا قربی اور اگر پکارے کوئی جان بوجھہ والا طرف بوجھہ اپنے کے اٹھایا جاویگا گناہ اسکے سے کچھہ اور اگرچہ ہوے صاحب قرابت یعنے کوئی گنہگار قرابت والونکو اپنے پکارے اور چاہے کہ کچھہ گناہ اسکی اٹھالین کوئی نہ قبول کریگا کیونکہ اپنے کام مین ہر ایک گرفتار ہوگا انما تنذر الذین یخشون ربہم بالغیب واقاموا الصلوۃ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو اُن لوگون کو کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین جیسی خلوتون مین اثر اس ڈر کا ظاہر ہوتا ہی نہ جلوتون مین یا ڈرتے ہین عذاب پروردگار سے بن دیکھے اس عذاب کے اور قایم رکھتے ہین نماز کو تخصیص ڈرنیوالونکی اور نماز پڑھنے والونکی ساتھہ انذار کے اسواسطے ہی کہ یہہ اس سے فوایدا اٹھاتے ہین ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے پس سوا اسکے نہین کہ پاکیزہ ہو واسطے جان اپنی کے کیونکہ فایدہ اسکا اسیکو

پہنچتا ہی وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ اور اللہ کے طرف پھر جانا سبکا پس پاکیزہ لوگونکو جزا پاکیزگی سے دیگا وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اور نہین برابر ہوتا اندھا اور بینا یعنے کافر مومن کے اور جاہل عالم کے اور گمراہ راہ یافتہ کے مساوی نہین ہوتا وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ اور نہ اندھیرا اور نہ اُجالا یعنے باطل اور حق یا معصیت اور طاعت برابر نہین وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ یعنے بہشت اور دوزخ مساوی نہین یا ثواب اور عقاب یا راحت اور شدت وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہین برابر ہوتی زندگی اور نہ موت یعنے موحد سات مشرکون کے مساوی نہین اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ تحقیق اللہ سنا دیتا ہی اور سمجھا دیتا ہی جسے چاہتا ہی ساتھہ توفیق اور ہدایت کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ اور نہین تو سنانیوالا اُن شخصونکو جو بیچ قبرونکے ہین یعنے کفارونکو کہ گویا مردہ ہین اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ نہین تو مگر ڈرانیوالا اور تجھہ پر یہی ہی بس کہ پیغام پہنچاوے اور ڈراوے کہ ما علی الرسول الا البلاغ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو ساتھہ حق کے کہ اسلام ہی خوشخبر دینے والا ساتھہ ثواب کے اور ڈرانیوالا ساتھہ عذاب کے وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ اور نہین کوئی امت سے مگر گذرا ہی درمیان اسکے نبی ڈرانیوالا وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اور اگر جھٹاوین تجھکو قریش تعجب منکر پس تحقیق جھٹایا ہی ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اپنے پیغمبرونکو جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ معجزونکے اور ساتھہ صحیفونکے جیسے شیث اور ادریس اور ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام اور ساتھہ کتاب روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے مانند توریت اور انجیل کے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ پھر بعد جھٹانے کے پکڑا ہمنے ان لوگونکو جو کافر تھے پس کیونکر ہوا انکار ہمارا ساتھہ عذاب کے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا پس نکالے ہمنے ساتھہ اس پانی کے میوے کہ مختلف ہین رنگ انکے یا گوناگون قسمین ہین انکی یا طرح طرح کی شکلین ہین انکی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُھَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ اور پہاڑونسے ٹکڑے ہین یا خطہین سفید اور سرخ مختلف ہین رنگ اُنکے کہ بعضے بہت سرخ ہین بعضے کم اور بہت کالے ہین وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایونسے مختلف ہین رنگ انکے اسیطرح جیسے میوونکے اور پہاڑونکے رنگ مختلف ہین اور جو کوئی اسقدرت حق کا عالم نہووہ کیونکر ڈرے اس سے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اسکے مین سے عالم کیونکر شرط ڈرنے کی علم ڈرانیوالے کا ہی اور صفات اور افعال اسکے کا پس جسکا علم زیادہ اسکو ڈر زیادہ اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین بہت ڈرنے والا تمھارا ہون ساتھہ اللہ کے اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ تحقیق اللہ غالب ہی سزا دینے مین اس کیسکو کہ نہ ڈرے اُس سے بخشنے والا ہی ڈرنیوالونکو اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی کہ قرآن ہی یعنے متابعت کرتے ہین اسکی اور قایم رکھتے ہین نماز کو ساتھہ اداب اور شرایط اسکے کے اور خرچ کرتے ہین اُس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے دیتے ہین چھپا کے خوف سے ریا کے اور خرچ کرتے ہین برملا کہ اور ونکو رغبت ہو پیدا دیتے ہین چھپا کر صدقات اور ظاہر زکوٰۃ امید رکھتے ہین ساتھہ اس عمل کے سوداگری کی ہرگز کاسد فاسد نہوگے اور زیان نقصان انکو نہ پہنچے گا بلکہ بازار حشر مین متاع اعمال اُنکے رواج خوب پاوینگے اور یہہ عمل کرتے ہین لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ تو کہ پورا دے اللہ تعالی انکو ثواب اُنکا اور زیادہ کرے نیکیان انکی فضل اپنے سے یعنے ثواب پر رتبہ شفاعت زیادہ فرماوے لباب مین ہی کہ شفاعت انکی قبول کرے ان لوگون کے حق مین کہ مستحق عذاب ہین اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ تحقیق وہ بخشنے والا گنہگارونکا ہی ثواب دینے والا شکر گذارونکا وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہ ہی حق سچا کرنیوالی اس چیز کو کہ آگے اُسکے ہی کتابون سے یعنے مطابق اور موافق عقاید اور اصول احکام مین اُنکے ہی اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ تحقیق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ ساتھہ بندون اپنے کے خبردار باطن انکے کا اور بینا ظاہر انکے کا ہی اور احوال اُن لوگون کا جو تصدیق اور تکذیب قرآن کی کرتے ہین اسپر ہویدا ہی پس زمانا ہی کہ ہمنے کتابین پہلی امتون پر اتاری ہین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر میراث دیا ہمنے قرآن کو یعنے عطا کیا ہمنے قرآن ان لوگونکو کہ برگزیدہ کیا ہمنے است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کو میراث فرمایا کیونکہ میراث مال ہوتا ہی کہ بے طلب اور تعب اُٹھہ لگے ایسے ہی قرآن ہی کہ بے جستجو مومنونکو محض فضل خدا سے پہنچا یا میراث مین داخل بیگانون کا نہین اگلے قرآن سے بھی دشمن بے بہرہ ہین یا میراث کے حصہ مین وارثونکے فرق ہی آٹھوان حصہ ہی اور چھٹا اور چوتھا اور تیسرا اور آدھا اور دو تہائی اور کوئی سب میراث لیتا ہی ایسے ہی حصہ لینا قرآن سے بھی متفاوت ہی ہر ایک موافق استعداد اپنی کے حقایق اسکے سے بہرہ یاب ہوتا ہی فرد کہین قطرہ کہین چلو کہین پیالا کہین خم ہی ✦ قلوب مومنان ہی خوف بہہ دریائے قلزم ہی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ پس بعضا بندون مین سے ظلم کرنیوالا ہی واسطے نفس اپنے کے ساتھہ تقصیر کرنیکے بیچ عمل کرنے قرآن کے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعضا انمین سے میانہ روہی کہ عمل کرتا ہی اسپر اکثر اوقات وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور بعضا انمین سے آگے نکل جانے والا ہی ساتھہ بھلائیون کے بحکم خدا کہ ہمیشہ عمل کرتا ہی احکام قرآن پر ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہہ میراث دینا اور برگزیدہ کرنا وہی ہی بزرگی بڑی حضرت عمر فاروقؓ سے منقول ہی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس آیت مین فرمایا کہ سابق ہمارا سب پر پیشینی کیا گیا ہی اور مقتصد ہمارا نجات یافتہ ہی اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہی اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن تینون فرقونکی تفسیر فرمائی کہا سابق وہ ہین کہ بحساب بہشت مین جاوینگے اور مقتصد وہ ہین کہ حساب اُنکا آسان ہوگا اور ظالم وہ ہین کہ مدت تک موقف حساب مین رہینگے اور اللہ تعالی ساتھہ رحمت کے تلافی حال انکی کریگا حضرت عثمانؓ نے کہا کہ سابق ہمارے جہاد والے ہین اور مقتصد ہمارے وہ ہین کہ جہاد مین نہین جاتے لیکن جماعت مین حاضر ہوتے ہین اور ظالم ہمارے جنگل مین رہنے والے ہین کہ نہ جہاد کو جاتے ہین اور نہ وہ لتہ جماعت پاتے ہین امام ابو اللیثؒ نے کہا کہ سابق وہ ہین کہ پہلے ہجرت سے ایمان لائے اور مقتصد وہ کہ بعد ہجرت کے قبل فتح مکہ ایمان لائے اور ظالم وہ کہ بعد فتح مکہ دایرہ اسلام مین داخل ہوئے عبد اللہ تستریؒ نے کہا کہ سابق عالم اور مقتصد متکلم اور ظالم جاہل ہین بعضون نے کہا کہ سابق متوجہ مولی اور مقتصد طالب عقبی اور ظالم مایل دنیا یا بیگناہ اور مرتکب صغیرہ اور صاحب کبیرہ یا تائب ثابت اور تائب عابد اور مصر گناہ پر یا وہ کہ صرف معاد پر ہو اور معاد اور معاش دونون ملاتا ہو اور معاش معاد پر غالب رکھتا ہو یا عبادت کرنیوالا للہ فی اللہ اور عبادت کرنیوالا واسطے خوف اور طمع کے اور عبادت کرنیوالا اوپر عبادت کے یا لذت پانیوالا بلا پر صبر کرنیوالا بلا پر اور جزع کرنیوالا بلا پر یا کھانیوالا حلال کا اور شبہ کا اور حرام کا یا متوجہ طرف مذکور کے اور مشغول ساتھہ ذکر کے اور غافل ذکر سے یا متقی اور تائب اور مجرم یا واجد اور طالب اور غافل یا جسکی حسنات سیات پر غالب ہون اور برابر ہون اور سیات ظاہر زیادہ ہون حسنات سے یا جسکا باطن ظاہر سے اچھا ہو اور باطن اور ظاہر برابر ہون اور ظاہر باطن سے بہتر ہو یا دینے والا فقط اور دینے اور لینے والا اور نہ لینے والا اور نہ دینے والا امام قشیریؒ نے کہا کہ یہہ فرقے اہل ابتدا اور جود اور سخا ہین یا طالب مولی کے اور رجونکے اور نجات کے ہین حقایق سلمی مین ہی کہ دیکھنے والا حق سے طرف حق کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف آخرت کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف اپنے ہی فتوحات مین ہی کہ سابق ہمیشہ بیدار ہی اور متقصد کبھی بیدار اور ظالم مدام خواب غفلت مین ہین لطایف مین ہی کہ سابق منعم سے منعم کو دیکھتا ہی اور متقصد منعم سے نعمت کو اور ظالم نعمت سے منعم کو سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی نے جو عنایت اس امت پر فرمائی کسی امت پر نہین کی خلعت اصطفا سب کی قامت پر پہنایا ہی اور ابتداء ظالم سے کی ہی کہ شرمندہ نہووے اور رحمت بے نہایت سے امیدوار رہے فرد گرچہ غرق لجۂ عصیان ہون سر سے پاؤن تک ✦ فضل سے تیرے مگر امیدواری ہی مجھے ✦ لکھا ہی کہ تقدیم ظالم کی راہ فضل سے ہی اور تاخیر اسکی عدل سے اور اللہ تعالی فضل کو دوست تر رکھتا ہی عدل سے اور تاخیر سابق کی اسواسطے ہی کہ ثواب سے جو دخول بہشت ہی نزدیکتر ہو یا اسواسطے کہ بھروسا عمل پہ

نکرے اور عبادت پہ مغرور رہووے کہ غرور اور تکبر آگ ہی کہ جب افروختہ ہووے ہزار خرمن عبادت سوختہ ہو فرو آتش کبر زدہ جو سرا تھاوے صد خرمن عبادت ایک آنمین جلاوے ۞ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا باغ ہین ہمیش رہنے کے داخل ہونگے یہہ تینون فرقے اُنمین گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اُن بہشتون کے کوئی سونے کے اور موتی کے عین المعانی مین ہی کہ کپڑے زر اور مروارید کے زیور ملوک عرب کا تھا خاص جیسے کہ تاج بادشاہان عجم کا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ اور پوشاک انکی بیچ بہشت کے ریشمین ہی نہ دنیا کا سا ریشمین کہ بنا اور رسیا لوگون کا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور کہینگے وہ سب جب دوزخ سے گذر کر بہشت مین پہنچینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے دور کیا ہم سے غم دوزخ کا یا خوف رد طاعت کا بعضون نے کہا ہی کہ مراد دنیا کی اندوہ ہین مانند خوف مرگ کے یا وسوسہ شیطان کے یا ڈر بھوکہ پیاس کا یا سلطان کا یا حاسد ونکا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ بیشک رب ہمارا البتہ بخشنے والا گہنگا رونکا جزا دینے والا شکر گذار ونکا ہی جسنے اتارا ہمکو گھر ہمیش رہنے کے مین کہ بہشت ہی اپنے فضل سے نہ عمل ہمارے لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ نہین لگتی ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے کہ بہشت ہی رنج اور محنت بسبب طلب معیشت کے اور تمام خواہشون کے کہ دنیا مین ہین اور نہین لگتی ہمکو بیچ اسکے ماندگی اور کلفت بلکہ سب عیش اور فرح اور راحت ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے اُنکے آگ ہی دوزخ کی لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا نہ حکم کیا جاویگا اوپر اُنکے موتکا جسوقت کہ دوزخ مین ہونگے پس مرجاوین اور عذاب سے نجات پاوین اور نہ ہلکا کیا جاویگا اُنسے کچھ عذاب دوزخ سے بلکہ جب آگ کم ہوئیگی زیادہ ہونگے شعلے اسکے كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ اسیطرح جزا دیتے ہین ہم ہر کافر اور کفران کرنیوالے کو وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا اور کافر چلاوینگے بیچ دوزخ کے کہینگے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے اور دنیا مین بھیج تو کہ عمل کرین ہم اچھے سوا اسکے جو تھے ہم عمل کرتے کیونکہ اب ہمنے عذاب کو دیکھ لیا اور جانا کہ عمل ہمارے دنیا مین اچھے نتھے حقتعالی فرماویگا اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اسقدر کہ نصیحت پکڑین بیچ اُس عمر کے جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے مراد وہ عمر ہی کہ مکلف اسکو پہنچکر پند پذیر ہووے بعضون نے کہا ہی کہ درمیان بیس اور ساٹھ کے ہی زاد المسیر مین ہی کہ ستر برس ہین کہ آخر زمانہ نصیحت قبول کرنیکا ہی کیونکہ اسکے بعد زمانہ ہرم ہی مقصود کلام یہہ ہی کہ تمکو عمر دی اُسواسطے کہ پند پذیر ہو تم وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ اور آیا تھا تمکو ڈرانیوالا یعنے پیغمبر یا کتاب یا عقل یا مرگ اقربا اور ہمسایون کی کفی بالموت واعظا ماوردی نے کہا کہ نذیر وہ ہی جسکو ملک الموت کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ مراد نذیر سے بڑھاپا ہی کیونکہ زمانہ بڑھاپیکا شعلہ حیات کو بجھاتا ہی موضح مین ہی کہ دوزخی فریاد کرینگے اور کہینگے الٰہی ہمکو دنیا مین بھیج تا عمل کرین جب برابر زمانے عمر دنیا کی استعاثہ کرینگے حقتعالی جواب دیگا کہ کیا زندگی نہین دی تھی تمکو او نذیر نہین بھیجا تھا تمہارے پاس کہینگے ہان زندگانی پائی تھی ہمنے اور ڈرانیوالے کو دیکھا تھا حق تعالی فرماویگا کہ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ پس چکھو عذاب پس نہین واسطے مشرکونکے کوئی مدد دینے والا کہ عذاب دوزخ کا دفع کرے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی پس احوال کفار اسپر مخفی نہین اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی باتمکو هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ وہ ہی جسنے کیا تمکو خلیفے بیچ زمین کے اور جگہہ پہلے لوگون کے بٹھایا اور تصرف زمین پر دیا یہہ بڑی نعمت ہی فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ پس جو شخص کہ کفر کرے ساتھہ منعم کے اور کفران کرے اس نعمت کا پس اوپر اُسکے ہی جزا سزا کفر اور کفران اسکے کی وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا اور نہین زیادہ کرتا کافرونکو کفر اُنکا نزدیک پروردگار انکے مگر دشمنی سخت یعنے نتیجہ انکے کفر کا نہین مگر ناخوشی الٰہی کہ سبب غضب ناشتا ہی ہوگا وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا اور نہین زیادہ کرتا کافرونکو کفر اُنکا مگر نقصان دنیا و آخرت مین قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہہ ای محمد کہ کیا دیکھا تمنے شریکون اپنو نکو جنکو پکارتے ہو اور پوجتے ہو سوا اللہ کے اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ دکھاؤ مجھکو کیا کچھہ پیدا کیا انھون نے زمین سے اور ان چیزونسے کہ زمین کے بیچ مین ہین اور اوپر ہین یا واسطے انکے ساجھا ہی بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ یا دی ہی ہمنے انکو کتاب ناطق سپر کہ ہمنے شریک پکڑا ہی پس وہ اوپر حجتون روشن کے ہی اس کتاب سے بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا نہین ہی ایسا بلکہ نہین وعدہ دیتے مشرک بعضے انکے بعضونکو یعنے سردار پیروی کرنیوالون اپنے کو بتون کی شفاعت کا مگر از روے مکر اور فریب کے اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا تحقیق اللہ تعالی نے تھام رکھا ہی آسمانون کو اور زمین کو اس سے کہ ہل جاوین اپنی جگہہ سے لکھا ہی کہ یہود عزیر کو اور نصاری عیسی کو حضرت کے فرزند کہتے ہین آسمان اور زمین شق ہونیکو ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ ہم قدرت کاملہ اپنے سے انکو نگاہ رکھتے ہین تو کہ اپنے مقام سے نہ ٹلین اور جگہہ سے نہ ہلین وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اور اگر ٹل جاوین نہ تھامیگا ان دونون کو کوئی شخص پیچھے اسکے اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہی تحمل والا کہ عذاب مین یہود اور نصاری کے جلدی نہین کرتا بخشنے والا اس سبکا کہ اس قول سے پھر وحدانیت حق کا قایل ہوا اور سمجھا کہ لم یلد ولم یولد صفت اسکی ہی نظم حق تعالی احد ہی اور صمد + نکوئی اسکا والد اور نہ ولد کفو مانند سے منزہ ہی + زن و فرزند سے مبرا ہی + روسائے قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے پیغمبرونکو جھٹا یا آپسمین کہنے لگے کہ لعن اللہ الیہود والنصاری یہہ کیسے فرقے تھے کہ تکذیب رسل کی کرتے تھے ہمپر اگر پیغمبر آوے تو اسکی تصدیق کرین اور کہنے پر چلین سو وہ حق تعالی بیان فرماتا ہی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ لَّیَكُوْنُنَّ اَهْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ اور قسم کھائی انھون نے ساتھہ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ اگر آوے انکے پاس پیغمبر ڈرانیوالا البتہ ہونگے بہت راہ یانیو الے ہر ایک امت سے مانند یہود اور نصاری اور سوا انکے فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّیِّئِ + پس جب آیا انکے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا آنے اسکے نے انکو مگر نفرت اور رمیدگی حق سے بسبب تکبر کرنیکے اور گردن پھرانیکے فرمان الہی سے بیچ زمین کے اور مکر کرنے برائی کے اور ہلاکت کے اس پیغمبر نذیر کے وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور نہین گھیرتا مکر برا مگر مکر کرنیوالے کو اور ادھر اُدھر سے اسیکو احاطہ کرتا ہی اور جو کوئی کسیکے حق مین چاہتا ہی اپنے حق مین پاتا ہی فرد بیچ ہی کہ چہ کن کوہی درپیش چاہ + آپ گریگا تو کسی کو نداہ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ پس نہین انتظار کرتے مکذب اور مکار مگر عادت پہلون کی کہ عذاب اہل تکذیب اور عقوبت ارباب مکر ہی فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدلنا یعنے عذاب کو صواب سے نہ بدلیگا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا یعنے مکذبون اور مکارونسے اور کے حوالے نکریگا اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہین سیر کیا مکے والون نے بیچ زمین کے پس دیکھین کہ کیونکر ہوگا آخر کام اُن لوگون کا کہ پہلے انسے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود اور تھے وہ سخت تر انسے قوت مین اور باوجود اس زور اور توانائی کے نہ رہائی پائی عذاب الہی سے اور آثار ہلاکت ہر ایک قوم کی اُنکے دیار مین تا حال باقی ہین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہین اللہ اس لایق کہ عاجز کرے اسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے پس وہ جو چاہے وہ کرے کوئی حکم اسکا نہین پھر اسکتا اِنَّهٗ كَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا تحقیق وہ ہی جاننے والا احوال ہر شی کا اشیا سے قدرت والا بیچ تصرف کرنے انکے کے وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو ساتھہ جزا اس چیز کے کہ کماتے ہین شرک اور معصیت سے نہ چھوڑے اوپر پیٹھہ زمین کے کوئی چلنے والا آدمیون سے یا جن اور انس سے بعضے کہتے ہین کہ مراد سب حیوانات ہین کہ شامت گناہ بنی آدم سے ہلاک ہوجاوین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا تھا کہ شومی کفر و شرک انسے سب جانور ہلاک ہوگئے تھے مگر کشتی والے پس اسوقت مین بھی یہی اگر ساتھہ گناہ عاصیونکے

مواخذہ کرے سب ہلاک ہوجاوین وَلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ ہلاک
انکا ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا پس جب آویگا وقت مقرر ہلاکت انکے کا پس تحقیق اللہ ہی ساتھ بندون
اپنے کے دیکھنے والا اور جانتا ہی کہ لایق ہلاک کے کون ہی اور مستحق نجات کے کون اور ہر ایک کو موافق حال اسکیکے جزا اور سزا دیگا **فرد**
کسی پہ مہر و کرم ہی اسکا کسی پہ قہر و غضب ہی اسکا + نہین ہی ذرہ بھی ظلم حاشا یہہ عدل ہی عدل سب ہی اسکا + سورۃ یٰسٓ مکی ہی تراسی
آیتین ہین سات سو ستائیس کلمے ہین تین ہزار حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور تطبیق اسکی سورہ فاطر سے یہہ ہی کہ افتتاح اسکا بحمد الٰہی تھا آغاز
اسکا بذکر رسالت پناہی ہوا

| سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً |
|---|---|---|

**يٰسٓ** : ینابیع مین ہی کہ ہر حرف حروف مقطعہ سے کہ خزانہ غیب ہی کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنی حبیب کو اس سے آگاہ کیا پھر جبرئیل وہ لیکر آئے
اور سوا خدا اور رسول اسکے کے کوئی اس سے واقف نہین اور بعضے علما نے یس مین کہا ہی کہ یہہ نام قرآن شریف کا ہی اور حقایق مین ہی کہ اللہ
کا نام ہی بعضے کہتے ہین نام سورہ کا ہی اور موید اسکی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھی حقتعالیٰ نے طٰہٰ اور یٰس ہزار برس پہلے
پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور تفسیر ماوردی مین ہی کہ سات نامونمین سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن مین مذکور ہین ایک یس ہی اور اہلبیت
کو کہ آل یس کہتے ہین تائید اسی قول کی ہی امام قشیریؒ نے کہا ہی کہ یا اشارت ساتھ یوم میثاق کے ہی اور سین عبارت سر اسکے سے ہی ساتھ
احباب اہل اشواق کے بحر الحقایق مین ہی کہ قسم ہی یمن نبوت حبیب کی اور سر مطہر انکے کی بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکی یا انسان ہی لغت طی مین
اور اصل مین یا انیسین تھا بسبب کثرت ندا کے کم کر دیا گیا اور حقیقت یہہ ہی کہ عرب کلمہ کو ساتھ حرف کے تعبیر کرتے ہین پس سین اشارت طرف
کلمہ کے ہی اور وہ بقول گذشتہ انسان ہی اور مخاطب بانسانیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ صفت کمال انسانی آپ مین ثابت ہی اور
ہوسکتا ہی کہ کلمہ سید ہو یعنے یا سید المرسلین یا سید البشر اور حدیث انا سید ولد آدم تفسیر اس حروف کی ہو سمجھ لیجئے کہ سب حرفونمین حرف سین کو
سویت اعتدالیت ہی کہ درمیان زبر و بینات اسکیکی موافقت اور برابری ہی اور کوئی حرف یہہ بات نہین رکھتا اسیواسطے مخصوص
ساتھ حضرت کے ہی کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید مین خواہ احکام شرع مین آپ سے اختصاص رکھتی ہی **فرد** اسیکو مرتبہ اعتدال حق
نے دیا + وہی ہی افضل عالم وہی ہی اعدل خلق + اور مضمون حدیث نفیس قلب القرآن یس سے سمجھ جاؤ کہ **فرد** دیا شکر خدا نے اسکو
قرآنکا مقرر ہی + کہ جسمین سورۂ یس ظاہر قلب لشکر ہی + صحیح ترمذی مین بروایت انسؓ ہی کہ فرمایا حضرت نے لکل شئ قلب وقلب
القرآن یس **مصرعہ** ہر شی کا ایکدل ہی قرآنکا دل ہی یس + اور نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور صحیح بن حبان مین ہی بروایت انسؓ
کہ دل قرآنکا یعنے خلاصہ اور لب قرآنکا یس ہی نہین پڑھیگا اسکو کوئی مرد کہ ارادہ کرے رضائے الٰہی کا اور بہشت کا مگر مغفرت کیجاویگی
واسطے اسکے پڑھو اسکو اوپر مُردون اپنون کے یعنے ان لوگون پر کہ قریب بمرگ ہون کیونکہ اس سورت مین آیتین مذکور ہین کہ متعلق
بموت ہین جیسے انا نحی الموتی یا خاصیت ہو اسکی کہ محتضر کو نفع بخشے اور حدیث مرفوع مین ہی اگر پڑھے اس سورتکو خائف امن پاوے
اور بھوکھا سیر ہو اور ننگا لباس پہنے اور پیاسا سیراب ہو روایت کیا اسکو حارث بن اسامہ نے مسند اپنی مین اور اس سورت کا نام مستجمعہ
ہی کہ اپنے قاری پر تمام کرتی ہی بھلائیونکو اور دافعہ ہی کہ دفع کرتی ہی اس سے سب برائیون کو اور قاضیہ ہی کہ روا کرتی ہی اسکے سب حاجتون
کو لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول اللہ کا نہین اللہ نے فرمایا کہ یس یعنے ای سید وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قسم ہی قرآن محکم کی یا حکم کرنیوالیکی یا حکمت والیکی تحقیق تو البتہ بیشک و شبہ بھیجے گیون سے ہی
اوپر خلق کے وہ بھیجے گئے کہ تھے اوپر راہ سیدھی کے کہ توحید ہی یا تو بھیجا گیا ہی اوپر طریق استقامت کے کہ راہ ہی ملانیوالی مقصود
کو تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ اتارا قرآن اتارنا عزت والے مہربان نے اور تو رسولون سے ہی لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توکہ ڈراوے توعذاب الٰہی سے اس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے باپ نزدیک والے انکے بسبب دوری اور دیر زمان فترت کے یا ڈراوے تو انکو ساتھہ اسیچیز کے کہ ڈرائے گئے ہین باپ دور والے انکے زمان اسمٰعیل علیہ السلام مین پس وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہی بات عذاب کی اوپر اکثر کافرونکے یعنے کلا لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین پس وہ نہین ایمان لاتے مراد وہ لوگ ہین کہ حق تعالیٰ جانتا ہی کہ وہ کفر پر مرینگے یا شرک پر مارے جاوینگے مانند ابوجہل نا اہل وغیرہ کے اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ تحقیق ہمنے کردی ہین بیچ گردنون انکے کے طوق پس وہ تھڈیون تک ہین سر نہین ہلا سکتے پس وہ گردن اٹھائے ہوئے ہین تمثیل دی مشرکونکو اس گروہ سے کہ طوق گردنونمین ڈالے ہین لکھا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے قسم کھائی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے پاؤنگا تو سر توڑونگا ایکدن آپ نماز پڑھتے تھے اُس ملعون نے پتھر لاکر ہاتھہ اوپر اٹھا کر چاہا کہ آپکے سر پر ٹپکون ہاتھہ اُسکا اسکی گردن مین طوق ہوگیا اور پتھر ہاتھہ مین چپٹ رہا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے باز رکھا کافرون سے اُنکو جیسے طوق والے عاجز کاروبار سے ہوتے ہین پھر بنی مخزوم نے ہزار کوشش سے ہاتھہ اسکا پہیلایا اور گردن سے جدا کیا ایک نے انمین سے کہا کہ جاتا ہون مین اس پتھر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مارونگا جب آپکے پاس پہنچا اندھا ہوگیا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور کردیا ہمنے آگے اُنکے سے پردہ اور دیوار اور پیچھے انکے سے حجاب اور اڑ پس ڈہانک دیا ہمنے آنکھون انکے کو پس وہ نہین دیکھتے پیغمبر کو محقق کہتے ہین کہ آگے کا پردہ طول امل ہی اور پچھلا حجاب غفلت گناہان گذشتہ جس سیکوان دو دیوارون نے گھیر لیا ہو آنکھین اوسکی بند ہونگی دیکھنے دلائل قدرت سے اور اندھا ہوگا وہ راہ فلاح اور ہدایت سے وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور برابر ہی اوپر اُنکے ایا ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہین ایمان لانے کے وہ کہ علم ازلی ہمارے مین موت اور قتل اُنکا کفر پر ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو ڈرانا مفید اُس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی قرآن اور نصیحت کی اور ڈرتا ہی خدا سے بن دیکھے یا ساتھہ پوشیدگی کے نہ ظاہر دکھلانے کو خلق کے یا ڈرتا ہی حق سے ساتھہ اُسیچیز کے کہ غایب ہی اس سے یعنے قیامت کے معاملے فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ پس خوشخبری دی اُس ڈرنیوالے کو ساتھہ بخشش گناہان گذشتہ کے اور ثواب بزرگی والیکے زمانہ آیندہ مین کہ بہشت ہی اسباب نزول مین ہی کہ بنوسلمہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر ہمارے مسجد سے دور ہین اگر ہم نزدیک مسجد کے گھر بنالین تو کیسا ہی یہہ آیت اُتری کہ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ تحقیق ہم جلاتے ہین مردونکو ساتھہ بعث کے یا دلہائے مردہ کو ساتھہ ہدایت کے اور لکھتے ہین ہم جو کچھہ آگے بھیجا ہی انھون نے اچھے اور بُرے کامون سے اور لکھتے ہین ہم نشانیون کو قدمون انکے کے کہ طرف مسجد کے جاتے ہین یعنے خطوات انکے مکفر خطیات کرتے ہین اور ہر قدم پر ثواب عنایت فرماتے ہین وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہر چیز کو گن لیا ہی ہمنے یا نگاہ رکھا ہی یا بیان کیا ہی ہمنے بیچ کتابکے کہ پیشوا ہی سبکتابونکی اور بیان کرنیوالی ہی اکثر اسرارونکی یعنے لوح محفوظ بعد نزول اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی سلمہ اپنے گھرون مین رہو کہ ثواب تمہارے قدمونکا لکھا جاتا ہی صحیحین مین ہی کہ بزرگتر لوگون کا ثواب نماز مین وہ شخص ہی کہ دور تر ہو راہ آنے اسکیکا طرف مسجد کے اور بعضون نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس سے کہ حسنہ ہو جیسے علم کہ لوگون کو بڑھاوے یا مواضع نیک مین جاوے یا صدقہ جاریہ جیسے پل اور مسجد اور مہمان سرائے اور چاہ بناوے یا سیئہ ہو جیسے باطل کا رواج دے اور ظلم کی بنا رکھے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ سب کو ہم لکھتے ہین موافق ہر ایک کے جزا دینگے نظم اپنے کئے سے ولا غافل نہو + گیہون سے گیہون ہون پیدا جو سے جو + جوہی بویا تو نے پاویگا وہی + جو بیکا یا تو نے کھاویگا وہی + یعنے دنیا مین کیا ہی جو عمل + آخرت مین پائیگا وہ بے خلل + نیک کی نیک اور بد کی بد جزا + بارگاہ کبریا مین ہی ولا + وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اور بیان کر واسطے مکے والونکے ایک مثال رہنے والون گانون انطاکیہ کے کے اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ جسوقت کہ آئے اُنکے پاس بھیجے ہوئے

لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے یاشمعون خلیفے اُنکے نے بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام کے دہ حواریون کو کہ یحییٰ اور توما ن نام تھا یا
ناروس اور ماروس اور بقول ثعلبی صادق اور مصدوق نام تھا انطاکیہ کو بھیجا کہ خلق کو طرف خدا کے دعوت کرین وہ دونون جب نزدیک شہر
کے پہنچے ایک پیر مرد کو کہ گوسفند چراتا تھا اُنکو سلام کیا اُسنے پوچھا تم کون ہو کہا ہم رسول عیسیٰ کے ہین لوگون کو ہدایت کرنے کو آئے ہین کہا
صدق دعوی پر تمھارے کوئی دلیل ہی کہا ہی بیمار کو شفا دیتے ہین ہم بحکم خدا اور ابرص اور گونگے کو صحت بخشتے ہین پیر مرد نے کہا میرا فرزند
مدت سے بیمار ہی اطبا اُسکے علاج سے عاجز آئے ہین اگر وہ شفا پاوے تو مین ایمان لاؤن ان دونون نے جاکر اُسکے بالین پر کھڑے ہوکر
دعا کی اُسنے صحت پائی پیر مرد ایمان لایا اور وہ حبیب نجار ہی کہ صاحب یاسین کہتے ہین چھ برس پہلے حضرت پیغمبر ہمارے پر ایمان لایا ہی
اور ایک پہلے اسلام لانیوالون مین سے ہی القصہ خبر اُن دونون شخصون کی انطاکیہ مین فاش ہوئی بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت
پائی بادشاہ نے اس شہر کے کہ بُت پرست تھا خبر انکی سنکر کہ بت پرستی سے منع کرتے ہین اور طرف وحدانیت کے بلاتے ہین انکو قید کیا شمعون
انکے پیچھے آئے اور صاحبونسے بادشاہ کے آشنائی پیدا کر کر ساتھ دانش اور حکمت کے متقرب بادشاہ کے ہوئے وہ قصہ حق تعالیٰ بیان فرماتا
ہی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ یاد کر جسوقت بھیجا ہمنے طرف مردم انطاکیہ کے دو رسولونکو عیسیٰ کے
یا شمعون کے پس جھٹایا وہ نکے لوگون نے ان دونونکو پس غلبہ دیا ہمنے انکو سات تیسرے کہ بقول اصح شمعون الصفا تھے یا شمعان یا
سلوم یا یونس فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ پس کہا انھون نے ای اہل انطاکیہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین عیسیٰ کی طرف
سے یا اُسکے خلیفے کی طرف سے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا وہان کے لوگون
نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اکثر باتون مین پھر تمنے کیا بڑائی پائی جو مخصوص ہو رسالت ہوئے اور نہین اتاری کچھ چیز اللہ نے وحی اور
رسالت سے نہین تم مگر جھوٹھ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ کہا انھون نے پروردگار ہمارا جانتا ہی
تحقیق ہم طرف تمھارے البتہ بھیجے گئے ہین وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہین اوپر ہمارے مگر پہنچا دینا ظاہر سو ہمنے پہنچا دیا پیغام
اگر تم نمانو گے عذاب تمپر آویگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ کہا انھون نے تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ آنے تمھارے کے جیسے تم یہان آئے ہو ہمپر
ہنین برسا زراعت ہماری خشک ہوگئی لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اگر نہ باز رہوگے تم دعوت اپنی سے البتہ
سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ لگیگا تم کو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ کہا اُن رسولون نے کہ شگون بد تمھارا ساتھ
تمھارے ہی یعنے بشامت عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ تمھارے کے ہی اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ایا اگر نصیحت دئے گئے تم شگون بد گنتے ہو اور قتل سے ڈراتے
ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین جاتے تھے اور
سجدہ خدا کو کرتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ بت کو کرتے ہین بادشاہ اُنپر بہت اعتماد رکھتا تھا اور بن مشورہ اُنکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایکدن
انھون نے بادشاہ سے کہا کہ سُنا ہی وہ شخص غریب زندان مین ہین سبب قید کا اُنکے کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ سوا
بتون کے اور خدا ہی شمعون نے تعجب سے کہا کہ اُنکو بلاؤ تو بھی عجب باتین ہین انکے بادشاہ نے بلوایا وہ شمعون کو دیکھکر خوش ہوئے اور دلیر ہو
بیٹھے گئے شمعون نے پوچھا کہ تم کسکو پوجتے ہو کہا اسکو جو آفریدگار زمین و آسمان ہی شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہی کہا اندھونکو بینا
کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ کسی اندھے کو بلاؤ اندھا حاضر ہوا شمعون نے کہا تم اپنے خدا سے کہو کہ اسکی آنکھین روشن کرے انھون نے
دعا کی اسیدم بینا ہوا شمعون نے کہا ای بادشاہ ہم اپنے خداؤن سے کہین کہ یہی کام کرین بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے شمعون تو جانتا ہی کہ
وہ نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی شی پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے پھر کہا کہ ای جوانو تمھارا خدا اور کیا کر سکتا ہی کہا مردہ کو زندہ کرتا ہی
شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا یہہ کام کریگا ہم بھی ایسا ایمان لاوینگے پس دختر بادشاہ کو کہ مدت سے موئی تھی یا مردہ ہفت روزہ کو زندہ
کیا بادشاہ کچھ قوم سے ایمان لایا اور کچھ قوم در پی ایذا رسولون اور موسنونکے ہوئی حبیب نجار کو خبر ہوئی کہ کفار در پی ایذاے مومنان ہین

اپنے گھر سے انکیطرف چلا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہی وَجَآءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى اور آیا پرلی طرف شہر کے سے ایک مرد یعنے
حبیب نجار دوڑتا ہوا یہانتک کہ آن پہنچا قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کہا ای قوم میری
پیروی کرو پیغمبرونکی پیروی کرو اُن شخصون کی کہ نہین مانگتے تم سے مزدوری اوپر پہنچانے پیغام خدا کے اور وہ راہ بتانے والے ہین اور راہ
پائے ہوئے ہین دونون جہانکے بھلائی کی وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور کیا ہی مجھکو کہ صدق دل سے نہ عبادت
کرون اُس کسیکو کہ پیدا کیا مجھکو اور نیستی سے ہستی دکھائی اور طرف اسکے جزا اور حکم کے پھیرے جاؤ گے تم دن قیامت کے اضافت پیدائش کی طرف
اپنے واسطے اظہار شکر کے کی اور اضافت بعث کی طرف کافرونکے واسطے ڈرانے کے کی انکو روز جزا سے ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ کیا پکڑون مین سوا اسکے معبود اور یعنے بت اگر ارادہ کرے اللہ واسطے میرے
ساتھہ ایذا کے نہ کفایت کریگی مجھہ سے سفارش اُنکی یعنے بت بلا میری نہ ٹال سکین گے ذرا بھی اور نہ چھڑا سکین گے مجھکو اگر مین انکو جو طاقت نفع
اور ضرر کی نہین رکھتے پوجون اور عبادت اُسکی جو قادر ہی نفع پہنچانے پر اور ضرر دفع کرنے پر چھوڑون اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق مین
اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہون پس قوم نے جو یہہ بات حبیب نجار کی سنی قصد قتل اسکیکا کیا اُسنے منہہ طرف پیغمبرون کے کر کر کہا اِنِّيْٓ
اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ تحقیق مین ایمان لایا مین ساتھہ پروردگار تمھارے کے پس سنو مجھہ سے تو کہ کل قیامت کو گواہی ایمان میری کی دو
بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب طرف قوم اپنے کے کیا اور وہ پتھر مارتے تھے اسکو یہانتک کہ شہید ہوا قبر اسکی بازار انطاکیہ مین ہی اور ایک
قول یہہ ہی کہ اسکو مار ڈالا اور اللہ نے زندہ کر کر بہشت مین پہنچایا حضرت حسن بصریؒ سے ہی کہ جب قصد قتل اسکے کا کیا حق تعالیٰ نے اسکو آسمان
پر اٹھا لیا اور از روئے کرامت قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ ای حبیب داخل ہو بہشت مین پس جب بہشت مین گیا قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ کہا ای کاش کہ قوم میری جانتی ساتھہ اُسچیز کے کہ بخشا واسطے میرے پروردگار میرے نے
اور کیا مجھکو عزت دی گیون سے ایک قول یہہ ہی کہ پیغمبر اور مومن اور بادشاہ مارے گئے اور ایک قول یہہ ہی کہ سلامت نکل گئے اور حبیب نجار
مارا گیا یا آسمان پر گیا وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ اور نہ اُتارا
ہمنے اوپر قوم حبیب کے پیچھے قتل اور رفع اسکے کے کوئی لشکر آسمان سے واسطے ہلاک کرنے کافرون کے اور نہ تھے
ہم اتارنے والے لشکر واسطے ہلاک کرنے کافرون کے یعنے کافر کیا قدر رکھتے ہین کہ انکے بھاگ نیکے واسطے لشکر ملائکہ
نازل ہوئے اور بدر اور حنین مین جو فرشتے اُترے تھے تعظیم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی نہ واسطے کفار کے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ نہ تھی عقوبت اہل انطاکیہ کی مگر آواز سخت جبرئیلؑ کی ایکبار کہ دونون بازو اس شہر پر کھولکر گئے پس
ناگہان وہ بجھی ہوئی تھی یعنے ایک چیخ مین جبرئیل کے مر گئے مانند آتش کے کہ یکبار بجھہ جاتی ہی يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ای افسوس اوپر بندون
کے مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ نہین آتا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر ہوتے ہین ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرنیوالے اَلَمْ يَرَوْا
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کہ کتنون کو ہلاک کیا ہمنے پہلے اُنسے
اہل قرنون سے یہہ گروہ طرف انکے نہین پھر آتے یعنے دنیا مین عود نہین کرتے وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ اور نہین سب مگر
اکٹھے نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے دن قیامت کے واسطے جزا کے یعنے وہ جو پہلے ہلاک ہوئے ہین اور یہہ مخالف جو پچھلے ہین سب عرصہ گاہ
حشر مین ہماری درگاہ مین حاضر ہونگے اور اقوال اعمال اپنے کی جزا سزا پاوینگے اور عذاب الیم اور عقاب عظیم مین گرفتار ہونگے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اور نشانی ہی قدرت ہماری کی واسطے کافرونکے زمین مردہ یعنے خشک بے گیاہ کہ ہمنے بسبب بارانکے اَحْيَيْنَاهَا وَ
اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ زندہ کیا ہمنے اسکو اور نکالا ہمنے اُسمین سے دانہ اناج کا پس اُسمین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ کھجورون سے اور انگورونسے اور بہائے ہمنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیچ اسکے چشمون سے لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ تو کہ کھاوین میوون اسکے سے وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ اور نہین بنایا تھا ان میوون کو جو مذکور
ہوے ہاتھون انکے نے بلکہ محض قدرت الٰہی سے بنے تھے أَفَلَا يَشْكُرُونَ کیا پس نہین شکر کرتے منعم کا اوپر اُن نعمتون کے اور عبادت مین
اسکے نہین مصروف ہوتے بحر الحقایق مین ہی کہ معنی آیت اہل اشارت یون بیان کرتے ہین کہ زمین دلکو زندہ کیا ہمنے ساتھ باران عنایت کے اور
اُگایا ہمنے اس سے دانہ طاعت تو کہ روحین اس سے غذا پاتی ہین اور کئے ہمنے بیچ اسکے باغ ذکر کے کھجورونکے اور شوق کے انگورون کے اور
بہائے ہمنے اسمین چشمے حکمت کے تو کہ اثمار مکاشفات اور مشاہدات سے فائدہ اٹھاوین اور بار اعمال سے کہ بجا لائے ہین صدقات اور خیرات
سے حظ پاوین آیا پس شکر نہین کرتے یعنے شکر کیا چاہئے اوپر اس نعمت ظاہرہ اور باطنہ کے تو کہ موجب مزید نعمت ہو لئن شکرتم لازیدنکم بیت
شکر کر نعمت کا ہر دم شکر کر ٭ تا کہ نعمت ہو زیادہ ای پسر ٭ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
لَا يَعْلَمُونَ پاک ہی وو اللہ جسنے پیدا کیا اقسام سارے اُس چیز سے کہ اگاتی ہی زمین مانند نباتات اور اشجار کے اور جانون انکے سے
مثل بیٹا بیٹی کے اور اُسی چیز سے کہ نہین جانتے طرح طرح کی خلقت سے وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ
اور نشانی ہی واسطے انکے ہمارے قدرت کی رات کہ از روے حکمت کے اتار لیتے ہین ہم اس سے دن کو پس ناگہان وہ آنیوالے ہین اندھیرے مین وَالشَّمْسُ
تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا اور نشانی قدرت ہماری کی ہی واسطے انکے سورج کہ چلتا ہی طرف قرارگاہ اپنے کے صحیح مسلم مین ہی کہ مستقر آفتاب تحت عرش
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مستقر سے مراد حد معین ہی کہ دورا اسکا جہانتک تمام ہوتا ہی ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جانا سورج کا طرف قرارگاہ
اپنے کے اندازہ ہی خداوند غالب دانا کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ اور چاند کیواسطے مقرر کین ہمنے منزلین
اٹھائیس بارہ برجونمین کہ ہر برجمین دو منزلین اور تہائی ہوتی ہی اور ہر دن قریب ایک منزل کے قطع کرتا ہی منازل اجتماعیہ مین نور اُسکا
بڑہتا اور استقبالیہ مین گھٹتا ہی اور میل طرف جھکنے اور کمانوار ہونے کے کرتا ہی یہانتک کہ پھیرتا ہی مانند شاخ کھجور پرانے ایک سالہ کے
کہ خشک ہوکر ٹیڑھی بشکل ہلال ہوتی ہی لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ نہ سورج کو لایق ہی اسکو یہہ کہ
پالیوے چاند کو اسکے مکانمین کیونکہ چاند پہلے آسمان پر ہی اور سورج چوتھے پر یا نہین لایق سورج کو کہ پالیوے چاند کو سرعت سیر مین کیونکہ
چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہی اور سورج برس مین پس اگر سورج سرعت مین مانند ماہ کے ہو فصلین سال کی بدوضع ہو جاوین اور
خلل معیشت حیوانات مین پڑجاوے اور نہ رات نکل جاتی ہی دن سے اس معنے کر کہ روشنی پر اسکے غالب ہو اور سب وقتون مین رات ہی رہے بلکہ آگے
پیچھے آتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد دن رات سے دونون آیتونمین چاند سورج ہین اور حاصل یہہ ہی کہ جیسا سورج سرعت مین چاند کو نہین
پاتا چاند بھی روشنی مین سورج پر سبقت نہین لیجاتا وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور ہر ایک ستارا چاند اور سورج اور غیر انکے بیچ آسمان کے
تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ اور نشانی قدرت ہماری کی واسطے اونکے ہی کہ تحقیق
سوار کیا ہمنے باپون انکے کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے یعنے کشتی نوح مین کہ بھری تھی آدمیون سے اور تمام حیوانات سے اور بعضون نے کہا
ہی کہ مراد ذریت سے اولاد ہی کہ پشتونمین باپونکے تھی یا مراد کشتی ہی یعنے فرزندان خورد کو جو قوت سفر کی خشکی مین نہین ہی تو انکے واسطے
کشتی مقرر کی ہمنے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کیا ہمنے واسطے انکے مانند اس کشتی کے وہ چیزین کہ چڑھتے ہین انپر جیسے
بجرے اور ناوین اور مانند اسکے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اونٹ ہین کہ کشتیان بیابانکی ہین وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ اور اگر چاہین ہم ڈبو دیوین کشتی والونکو پس نہو فریاد کو پہنچنے والا واسطے انکے کہ ڈوبنے
سے بچالے اور نہ وہ چھڑائے جاوین موت سے مگر مہربانی کر اپنی طرف سے اور فائدہ دین ہم انکو فائدہ دنیا ایک مدت تک کہ اجل
انکی پہنچے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے کافرون کے ڈرو
اس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہی تم سے امتون جھٹلانے والیون پر آیا اور اس عذاب سے کہ پیچھے تمھارے ہی یعنے آخرت مین



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ایمان لاؤ تم تو کہ رحمت کیے جاؤ منہ پھیراتے ہین اور عناد زیادہ کرتے ہین وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ اور نہین آئی انکے پاس کوئی نشانی نشانیون پروردگار انکے سے یعنے قرآن اور دلایل وحدانیت رحمان مگر ہوتے ہین اس سے منہ پھیرنے والے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اُنکے کہ اوپر درویشون اور محتاجون کے خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہی تمکو اللہ نے کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے اُن لوگونکے کہ ایمان لائے کیا کھلاوین ہم ان لوگون کو کہ اگر چاہتا اللہ کھلا دیتا انکو یعنے تمہاری زعم مین اللہ قادر ہی کھلانے پر سب مخلوق کے چاہیے تھا کہ وہ انکو کھلاتا اور اسنے جو نہین کھلایا تو ہم بھی نہین کھلاتے اِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ نہین تم اے مسلمانو مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ بکواو پر مخالفت ارادہ الٰہی کے حکم کرتے ہو اور یہہ بات انکی خطا تھی کیونکہ خدا نے بعضون کو غنی کیا بعضونکو محتاج واسطے آزمایش کے حکم فرمایا ہی کہ اغنیا اپنے مال مین سے فقرا کو دین پس مشیت خدا کا بہانہ کرنا اور امر کبریا کو کہ نفقہ دینے کو فرمایا ہی ترک کرنا محض خطا اور عین جفا ہی نظم ای تو نگر تیرا ہی جتنا مال ✦ فقرا کا بھی حصہ اسمین نکال ✦ ورنہ آخر کو پھر قیامت مین ✦ غرق ہوگا تو بحر حسرت مین ✦ نفع پھر دیگا وہان نہ کچھ ارمان ✦ سوچکر دے جو کچھ ہو دینا یہان ✦ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کب ہی یہہ وعدہ یعنے قیام قیامت اگر ہو تم سچے مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ نہین انتظار کرتے وہ مگر آواز ایک کا کہ پکڑ لیوے انکو وہ جھگڑتے ہون سودے اور معاملہ دنیا مین اور اسرافیل علیہ السلام صور پھونکین اور سب خلق مر جاوے الا ماشاء اللہ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ پس نکر سکینگے وصیت کرنا ساتھہ حاضرون کے اور نہ طرف اہل اپنے کے کہ غالب ہین پھر جا سکینگے یعنے طاقت بازار سے گھر جانے کی نہ رکھینگے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ اور پھونکا گیا بیچ صور کے بعد چالیس برس کے دوسری بار پس ناگہان وہ قبرون سے نکل کر طرف پروردگار اپنے کے دوڑتے ہین اور ان چالیس برس مین کافرونکو عذاب نہین ہوگا جب اٹھینگے قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا کہینگے ای وائے ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو اور جگایا خوابگاہ ہمارے یعنے قبر سے فرشتے جواب مین کہینگے هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ یہہ ہی جو کچھہ وعدہ کیا تھا خدا نے بعث اور نشر کا اور تم کہتے تھے کب ہی یہہ وعدہ متی ہذا الوعد اور سچ کہا تھا پیغمبرون نے کہ بعث اور جزا ہوگی لیکن تم نہین مانتے تھے إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ تھا پکارنا انکا مگر آواز ایک کہ نفخہ اخیرہ ہی یعنے بمجرد پھونک کے زندہ ہوگئے پس ناگہان وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کیے گئے ہین فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ پس آجکے دن نہ ظلم کیا جاویگا کوئی مجھی کچھہ جزائے کردار اپنے سے نہ ثواب گھٹاویگے نہ عذاب بڑھاوینگے قدر استحقاق ہر ایک کے سے اور نہ جزا دیے جاؤگے ای اہل محشر مگر جو چیز کہ تھے تم کرتے برائی اور بھلائی سے اِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ تحقیق رہنے والے بہشت کے آجکے دن بیچ شغل کے ہین آپسمین باتین کرتے اور خوشیان کرتے اور میوے کھاتے اور لذتین اڑاتے اور شغل حورون کی صحبت ہی یا انکے سماع کی لذت ہی یا مہمان کی حق کرامت ہی یا تنعمات بہشت کی مسرت ہی اور انواع عذاب دوزخیون سے فراغت یا اللہ تعالیٰ مشغول کریگا انکو ایسی چیزون مین کہ بھول جاوینگے آخر یاد رونکو اپنے جو دوزخ مین ہین کیونکہ یاد انکی موجب تلخی لذت عشرت ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد اصحاب جنت سے طالبان بہشت ہین کہ مقصود انکا نعیم جنان ہی حق تعالیٰ انکو تنعم مین مشغول کریگا اور یہہ حال اگرچہ دوزخیون کے نسبت بلند ہی لیکن یہہ بنسبت طالبان حق پست نظر آتا ہی یہانتک کہ اکثر اہل الجنۃ بد سمجھا جاتا ہی کہا ہی کہ یہہ بات حضرت شیخ شبلیؒ کے روبرو پڑھی آہ بھر کر بیہوش ہوگئے جب بخود آئے کہا کہ بیچارے اگر جانین کہ کسی سے مشغول ہوئے ہین فی الحال گرداب ہلاکت مین ڈوب جاوین کشف الاسرار مین شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاریؒ سے منقول ہی کہ مشغولی سامانہ نعمت بہشت کے عام مومنون کے واسطے ہی اور جو مقربان بارگاہ ہین مطالع شہود اور ملاحظہ نور وجود سے ایک لحہ طرف نعیم بہشت کے نہین التفات کرتے مثنوی جس گھر مین تیرا وصل میسر ہووے ✦ بہتر وہ بہشت سے مجھے گھر ہووے ✦ تو برمین ہو تو بر بھی مجھے بستان ہی ✦ بستان تیرے بن بن سے بھی بدتر ہووے ✦

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ وہ یعنے اصحاب بہشت اور بی بیان انکی دنیا کی یا حورین بیچ سایون کے ہین زیر قصور حرارت آفتاب سے دور اور پر تختون کے یا چھپر کھٹون کے تکئے لگاے ہوے کہ دلیل نعم ہی لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ واسطے انکے بہشت کے میوے ہین سب طرح کے اور واسطے انکے ہی جو مانگین احقاف مین ابن عباس سے نقل ہی کہ جو کچھ بہشتی خیال مین لاویگا کھانے اور پینے سے بن اسکے کہ زبان سے نکالے سامنے اپنے مہیا دیکھیگا اور واسطے انکے ہی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ سلام کہا گیا ہے واسطے پروردگار مہربان کیطرف سے معالم مین جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل بہشت نعیم اپنے مین مستغرق ہون گے کہ ناگہان نور انپر چمک جاویگا جب سر اوپر اٹھاوینگے حضرت پروردگار فرماویگا سلام علیکم یا اہل الجنۃ **فرد** عجب وہ دن ہی کہ جبان پیام یار آوے ✦ کلام یار سنین اور سلام یار آوے ✦ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اور جدا ہو جاؤ آجکے دن ای مشرکو موحدون سے اور ای منافقون مخلصون سے کہ تمکو دوزخ دکھاوینگے اور انکو بہشت کہ انکا عقیدہ نیک تھا اور تمھارا زشت اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ کیا نہ عہد کیا تھا مین نے طرف تمھارے اور نفرمایا تھا مین نے تمکو ای بیٹو آدم کے عبادت مت کرو شیطان کی یعنے بتونکی شیطان کے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہی اور عداوت اسکی تمھارے باپ آدم سے سب پر روشن ہی وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ اور یہہ کہ عبادت کرو میری کہ مین دوست تمھارا ہون هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہہ عبادت میری راہ ہی سیدھی بہشت کی وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا اور البتہ تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تم مین سے ای آدمیو بہت خلقت کو اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہ تھے تم سمجھتے اور اپنے آپکو دام فریب مین نہ پھنساتے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہہ ہی دوزخ جو تھے تم وعدہ دیے جاتے دنیا مین اُسمین جانیکا اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ داخل ہو اُسمین آجکے دن بسبب اسکے کہ تھے تم جھٹلاتے حق کو اور کفر کرتے تھے انبیا سے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ آجکے دن مہر کھینگے ہم اوپر مونہون انکے کہ جو انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور تکذیب رسل کی ہمنے نہین کی اور شیطان کی نہین پرستش کی وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ اور بولینگے ہم سے ہاتھ اُنکے اور گواہی دینگے پاؤن اُنکے ساتھہ اسچیز کے کہ تھے وہ دنیا مین کرتے کشف الاسرار مین ہی کہ جیسے اعضا اعداکے گواہی دینگے اوپر افعال بدانکے کے ایسی ہی جوارح اولیاکے شاہدی بھرینگے اوپر طاعت انکے کے چنانچہ آثار مین وارد ہی کہ حقتعالی بندہ مومن کو خطاب فرمائیگا کہ کیا لایا وہ شرم کریگا کہ طاعت وعبادت اپنی بیان کرے حقتعالی اعضا کو اسکے گویا کریگا تاکہ ہر ایک اعمال اپنے بیان کریگا یہان تک کہ پورے انگلیون کی گواہی دینگے اور تسبیحات کے چنانچہ وارد ہی کانہین مسولات مستنطقات وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ اور جو چاہین ہم دنیا مین البتہ مٹا ڈالین ہم اوپر آنکھون انکے کے پس ڈھونڈھتے پھرین راہ پس کہان دیکھینگے اسکو وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ اور اگر چاہین ہم البتہ صورت بدل ڈالین ہم اوپر جگہہ انکے کے پس نہ سکین وہ آگے چلنا اور نہ پھر جانا یا طرف صورت پہلی کے رجوع کرنا وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم الٹا کر دیتے ہین ہم اسکو بیچ پیدایش کے یعنے قوت کو اسکے ضعف سے بدل ڈالتے ہین اور جوانی کو بڑاپے سے اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ جو کوئی الٹنے پر پیدایش کے قادر ہی وہ مٹانے پر آنکھون کے اور بدلنے پر صورت کے قدرت رکھتا ہی **بیت** کرنا انکار اسکی قدرت کا کمال جہل ہی ✦ ہمیہ سب کچھہ صعب ہی اور اسیہ سب کچھہ سہل ہی ✦ کفار مکہ کے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہین روقول انکے مین حق تعالی فرماتا ہی وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر اپنے کو شعر اور نہین لایق واسطے اسکے شاعر کہنا کیونکہ اگر شعر کہتا تو شبہ لوگون کو پڑتا کہ فصاحت شاعری کے سبب سے قرآن بنا لیا ہی واسطے حق تعالی نے اسکو شعر نہین سکھایا کہ وہ شبہ نہ پڑے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شاعر کا بطور تمثیل شعر زبان مبارک پر لاتے تھے تو بحر اکثر بدل دیتے تھے اور موزونیت مین اسکے خلل آجاتا تھا چنانچہ ایکدن آپ نے پڑھا کفی الاسلام والشیب للمرء ناهیها امیر المومنین



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابوبکر صدیق نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نے یون کہا ہی کہ کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا پھر آپ نے بطریق اول ہی پڑھا ابوبکرؓ نے کہا اشہد انک رسول اللہ وما علمناک الشعر وما ینبغی لک اور کلمات حضرت کے سے کہ بعضے موزون واقع ہین جیسے انا النبی بلا کذب انا ابن عبد المطلب بغیر تکلف کے اور بن قصد کے صادر ہوئے ہین انکو شعر نہ کہا چاہئے کیونکہ شعر اُسے کہتے ہین کہ کلام موزون مقفی صادر ہو ساتھہ قصد قایل کے اور تشریح اسکی مفصل سورہ بقرہ مین بیچ تفسیر آیۃ ثم اقررتم وانتم تشہدون کے گذری ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نہین وہ جو ہمنے اسکو سکھایا ہی مگر نصیحت اور قرآن روشن معانی اور حقایق مین یا روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے تو کہ ڈراوے قرآن یا محمدؐ ساتھہ قرآن کے اس شخص کو کہ ہی وہ زندہ یعنے عاقل اور فہم دار کیونکہ جاہل اور غافل مثل مردے کے ہی یا اُس شخص کو کہ مومن ہی علم الٰہی مین کیونکہ حیات ابدی ساتھہ ایمان کے ہی اور تخصیص ڈرانے کی مومن کو واسطے انتفاع اسکے کے ہی ساتھہ اسکے اور ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافرون کے کہ قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے واسطے انکے ایجنز کہ بنائے ہاتھون ہمارے نے چارپائے جانور مانند اونٹ اور گائی اور گوسفند کے پس وہ واسطے اُسکے مالک ہوتے ہین اور تصرف کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ ہاتھون سے بنانا موافق محاورے مخلوقت کے بیان کیا ہی کہ جو کوئی آپ اکیلا کوئی کام کرتا ہی تو کہتا ہی کہ یہہ کام مین نے اپنے ہاتھون سے کیا ہی یعنے کوئی اور شریک نتھا وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور مسخر کیا ہمنے اُن جانورون کو واسطے انکے پس بعضا انمین سے سواری انکی ہی جیسے اونٹ اور بعضا انمین سے کہاتے ہین جیسے گائے اور گوسفند وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اور واسطے انکے بیچ چارپایون کے فائدے ہین پوست اور بال اور پشم سے اور پینے کی چیزین ہین دودھہ سے اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہین شکر کرتے نعمت ہماری کا کہ انعام کے ساتھہ پیدا کیے انعام کی اور مسخر کرنے انکے کے اور فائدہ دینے کے ساتھہ انکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ اور پکڑا مشرکون نے سوا اللہ کے معبود تو کہ وہ مدد کرے جاوین انسے اور حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ نہین کرسکتے مدد انکی کیونکہ پتھر شعور قدرت کا بھی نہین رکھتے اور بت پرست واسطے بتونکے لشکر ہین حاضر کیے گئے کہ دنیا مین نگہبانی انکی کرتے ہین یا قیامت کو لشکر اُنکا ہونگے کہ ساتھہ انکے حاضر ہونگے دوزخ مین فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ پس چاہئے کہ نہ غمگین کرے تجھکو بات انکی کہ نسبت اولاد کی جناب باری کو کرتے ہین اور شریک اسکے ٹھہراتے ہین یا تجھے شاعر ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہین کینے اور بغض اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہین کلمے کفر کے اور جزا دینگے ہم اسپر انکو فرد کرتے ہو پیدا و پنہان جو کہ پاؤگے جزا ہی وہ دانائے نہان و آشکارا کبریا ہی لکھا ہی کہ ابی ابن خلف یا ابوجہل یا عاص بن وایل چند استخوان کہنہ ہاتھہ مین ملتا ہوا مجلس شریف نبوی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کون ہی کہ ان اجزاے متفرقہ کو جمع کر کر بار دگر زندہ کرے بعضے سردار قریش کے بھی وہان حاضر تھے آپ نے وہ اسکے منہہ پر مار کر فرمایا کہ آفریدگار ہمارا انکو جلاویگا اور تجھے بھی اور یہہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے اسکو آب منی سے اور مرتبہ بمرتبہ ترقی دیکر پیٹ سے باہر نکالکر بچے سے بڑا کیا گویا ئی دی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا ہی ظاہر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال یعنے امر عجیب لایا استخوان کہنہ ہاتھہ مین ملکر ہوا پراگندہ اور بھول گیا پیدایش اپنی کو کہ ہم نے کسطرح اسکو پیدا کیا قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اور حالانکہ وہ بوسیدہ ہین بن گوشت پوست رگ پٹھہ کے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ کریگا اسکو وہ جسنے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا تھا اسکو پہلے بار اور عدم سے وجود مین لایا تھا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ اور وہ ہر پیدایش کی

جانتا ہی تفصیل وار سب مخلوق کا اُسے علم ہی کوئی چیز کسیکی کہین ہو اُنکو معلوم ہی اکھٹا کرنے پر سب کے قدرت رکھتا ہی جسنے کیا واسطے تمھارے درخت سبز مین آگ کو پس ناگہان تم اس سے آگ روشن کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ جیسے پتھر سے آگ نکلتی ہی ویسے ہی درخت سبز سے کہ مرخ اور عفار اور بانس ہی ڈالیان آپسمین رگڑی جاتے ہین تو آگ نکلتی ہی سو حقتعالی فرماتا ہی کہ جو قادر ہی آگ نکالنے پر درخت سبز سے کہ اُسمین مائیت ہی جو جوہر نار کی ضد ہی وہ البتہ قادر ہی اعادہ طراوت پر بیج اسپیز کے کہ تر و تازہ تھا اور خشک ہوگیا اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین وہ کوئی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسبات کے کہ پیدا کرے مانند انکے بَلٰی ہان ہی قادر اوپر اُسکے وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِیْمُ اور وہ ہی پیدا کرنیوالا بہت خلق جاننے والا کیفیت احوال مخلوقات کے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ سوا اسکے نہین کہ حکم اسکا جو وقت کہ ارادہ کرے کسی چیز کے پیدا کرنیکا یہہ ہی کہ کہے واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیل ہی اوپر کمال قدرت کے کہ جو چاہتا ہی وہ امسی دم ہوتا ہی ایک آن کی اسمین تاخیر نہین ہوتی چنانچہ تفسیر کبیر مین ہی کہ مراد اس قول سے سرعت نفاذ امر ہی تکوین اشیا مین اور اسرع وجہ کے کہ ممکن ہو نہ تکلم ساتھہ اس کلمہ کے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ کلمہ علامت ہی کہ جب فرشتے سنتے ہین جانتے ہین کہ کوئی شی حادث ہوگی فرد کیونکہ نہ حرف کاف ونون صنعت حق پہ دال ہو + کہتے ہی جسکے بنگیا قاف سے قاف تمام فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پس پاکی اور بے عیبی ہی اسکو کہ بیشبہ بیچ ہاتھہ قدرت اسکے کے ہی بادشاہی ہر چیز کی اور طرف اُسیکے پھر جاؤ گے واسطے جزائے اعمال کے یہہ آیت وعدہ ہی واسطے دوستون کے اور وعید ہی واسطے دشمنون کے فرد اعداکے واسطے تو اشد العذاب ہی + اور دوستونکو طوبیٰ وحسن المآب ہی + سورۃ صافات مکی ہی ایک سو بیاسی آیتین ہین آٹھہ سو ساتھہ کلمے ہین تین ہزار آٹھہ سو چھبیس حرف ہین فواصل اسکی قدم بنا ہین اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ یٰس سے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا بذکر توحید خدا ہی

سُوْرَةُ وَالصّٰفّٰتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مِائَةٌ وَّاِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ اٰیَةً

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا قسم ہی فرشتون کی جو صف باندھتے ہین عبادت حق مین صف باندھنے کر فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا پھر ڈانٹنیوالون کی شیطانون کو کہ باتین سننے کو آسمان پر چڑھتے ہین ڈانٹنے کر فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا پھر تلاوت کرنیوالون کی ذکر کو یعنے وحی کو کہ انبیا پر اترتی ہی سمجھ لیجئے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہی فرشتونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر کہ جو فرمان ہو بجا لاوین قسم کھاتا ہی غازیون کی کہ صف باندھے واسطے جہاد کے یا قسم کھاتا ہی مومنونکی کہ صف باندھے ہین واسطے جماعت کے یا قسم کھاتا ہی علما کی کہ صف باندھے ہین واسطے افاضہ خلق کے یا قسم کھاتا ہی مرغونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر اگر مراد فرشتے ہین تو ڈانٹنے ہین بادلونکو اور قصد تلاوت مین تسبیح تحمید کے منقول ہین اور اگر مراد غازی ہین تو ڈانٹنے والے گھوڑونکے ہین یا دشمنون کے اور تلاوت اُنکی تکبیر وتہلیل ہی اور اگر مراد مومن ہین تو انوار ریاضت سے ڈانٹنے والے شیطانونکے ہین اور نماز مین پڑھنے والے قرآنکے ہین اور اگر مراد علما ہین تو ڈانٹنا انکا کفار وفسق سے ہی ساتھہ دلیل اور حجت کے اور تلاوت انکی احکام شریعت ہین اور خلق کے اور اگر مراد مرغ ہین تو ذکر حق کی تلاوت سے آفات اپنے سے ٹالتے ہین صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ قسم کھائی ہی نفوس سالکان طریق توحید کی کہ موافق مشاہدے مین صف باندھے ہین اور خطرات شیطانی اور خیالات نفسانی کو زجر کرتے ہین اور انواع ذکر قلبی یا زبانی مین مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہی کہ صافات ارواح ہین اور زاجرات الہامات الٰہی کہ زاجر ہین عوام کو مناہی سے اور خواص کو رویت طاعات سے اور اخص کو التفات کونین سے اور تالیات نفوس ذاکرہ ہین کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ عمر اپنی یاد حضرت حق مین صرف کرتے ہین بیت یاد مین تیرے ہی دن رات بسر کرتے ہین + شام کرتے ہین یون ہین یونہین سحر کرتے ہین + لکھا ہی کہ کفار مکے کے تعجب سے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب خداؤنکو طرف ایک خدا کے لایا ہی حق تعالی نے ان آیتون مین قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق معبود تمھارا اپنی ذات مین البتہ ایک ہی یگانہ اور یکتا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھہ کہ درمیان انکے ہی اور

پروردگار مشرقون کا اور کواکب کا کیونکہ ہر کوکب کی ہر روز مشرق علحدہ ہی جس سے نکلتا ہی اور ایسے ہی مغرب جدی ہی جسمین ڈوبتا ہی اور یہان مغارب کا ذکر نہین کیا واسطے اکتفا کرنے ساتھہ احد الضدین کے اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِالْکَوَاکِبِ تحقیق ہمنے زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھہ آرایش کواکب کے کشاف مین ہی کہ مراد بکلین مختلف ستارون کی ہین جیسے ہیئت ثریا اور بنات النعش اور سوا انکے کے اٹھتالیس شکلون مین سے وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانو کو نگاہ رکھنا چڑھنے ہر شیطان سرکش کے سے لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی نہین سن سکتے یعنے طاقت سننے کی اور کان رکھنے کی نہین رکھتے طرف باتون فرشتون بلند تر کے کہ مطلع ہین اوپر بعضے اسرار لوح محفوظ کے اور آپس مین کہتے ہین وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا اور پھینکے جاتے ہین یعنے آگ یا اندھے جاتے ہین ہر جانب سے راندے جانا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اور واسطے انکے ہی عذاب سخت آخرت مین یا لازم ہوجانے والا دنیا مین اور انکو طاقت سننے کلام ملائکہ کی نہین ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ مگر جو کوئی اوچک لیگیا ایکبار اچک لیجانا کچھہ بات فرشتے کی پس پیچھے لگتا ہی اُسکے شعلہ جلانیوالا یا ستارا چمکتا کہ اسکو جلاوے یا ایذا پہنچاوے لکھا ہی کہ رکانۃ بن زید اور ابو الاسدین کہ منکر حشر اور بعث کے تھے ہمیشہ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے اور درمیان قریش کے اپنی بڑائی بیان کرتے تھے حقتعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پس پوچھہ مشرکان مکے سے کیا وہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو پیدا کئے ہین ہمنے فرشتے اور آسمان اور زمین اور ستارے اور مشارق اور شہب اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہمنے پدر انکے کو مٹی چپکتی ہوئی سے پس مادہ انکا اصلی کیچڑ ہی کہ ملا ہی جزو آب اور جزو خاک سے سمجھہ لیجئے کہ مراد اس کلام سے اثبات بعث کا ہی اور ردانکی بات کا کیونکہ وہ اگر بسبب عدم قابلیت مادہ کے محال جانتے ہین تو مادہ موجود ہی اور قابل انضمام کے ہی اور اگر قدرت فاعل کے منکر ہین تو جو ان اشیاے مذکورہ کے پیدا کرنے پر قادر ہو وہ ضم اجزا اور اعادہ حیات پر بطریق اولی قدرت رکھیگا کیونکہ قدرت صفت ذاتی اسکی ہی کسی آن نہین جاتی اور سب کے حق مین برابر ہی پس جب مہر قدرت اسکا مطلع ارادت سے طلوع ہوگا سب ظلمت ممات سے نکلکر نور حیات پاوینگے اور بعث اور حشر قایم ہوگا فَرُوْلب ہلاوے تو جوای پیارے تو یہہ برپا ہوگا حشر + جی اٹھے قبرون سے مردے کفن کو پہنے ہوے + معالم التنزیل مین ہی کہ گمان تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی قرآن سنیگا ایمان لاویگا مشرکان مکے نے جو قرآن سنا اور ٹھٹھا کیا آپ کو اس حال سے تعجب آیا یہہ آیت نازل ہوئی بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ بل واسطے قطع کلام اول کے ہی اور زاد المسیر مین بمعنی دع ہی یعنے چھوڑ کلام کفار کو اور اُنسے ہاتھہ اُٹھا تعجب کیا تو نے اُنکے نہ ایمان لانے پر ساتھہ قرآن کے اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھہ اسکے یا تعجب کیا تو نے کہ باوجود قدرت حق کے کیون انکار بعث کا کرتے ہین اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین اوپر تعجب کرنے تیرے کے وَاِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ اور واب انکا یہہ ہی کہ جسوقت نصیحت دیے جاتے ہین ساتھہ کسی چیز کے نہین یاد رکھتے اسکو اور پند پذیر نہین ہوتے ساتھہ اسکے وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ اور جسوقت دیکھتے ہین کوئی معجزہ کو دلیل صدق قول تبریکا ہی ٹھٹھا کرتے ہین آپس مین ایکدوسریکو بلاکر وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ اور کہتے ہین نہین یہہ ہمنے دیکھا مگر جادو ہویدا ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست کے کیا ہم البتہ اٹھاے جاوینگے یا باپ ہمارے پہلے قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہان اٹھاے جاؤگے تم اور باپ تمہارے اور حالانکہ تم ذلیل ہوگے اور جب قیامت آویگی فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ وہ اٹھانا ہوگا ایکبار یعنے ایک پھونک ہی صور مین پس ناگہان وہ زندہ ہون قبرونسے اللہ کو دیکھتے ہونگے وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ اور کہینگے ای وائے واسطے ہمارے یہہ ہی دن جزا کا کہ ہم سے وعدہ کرتے تھے فرشتے کہینگے هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ یہہ ہی دن فیصل کرنیکا معاملونکے یا جدا کرنیکا نیکون کو بدون سے جو تھے تم ساتھہ اسکے جھٹاتے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باور نکرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آویگا فرشتون کو کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اکٹھا کرو اُن لوگونکو جو ظلم کرتے تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے کے اور قسم قسم انکے کو یعنے بت پرستونکو ساتھ بت پرستونکے اور ستارون پرستونکو ساتھ ستارہ پرستونکے یا عورتون انکی کو کہ کافر ہین اور اُس چیز کو کہ تھے وہ عبادت کرتے بعضے کہتے ہین کہ مراد ظالم سے ظلم کرنیوالے خلق پر ہین ساتھ جور کے اور اپنے نفس پر ساتھ گناہ کے اور حشر یہہ ہی کہ حساب گاہ مین انکو لیجاوینگے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور مددگارونکو ظالم کے ساتھ ظالم کے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا کہ مین درزی ہون کہین واسطے ظالم کے کپڑا سیون اور اسکے مددگارون سے ہو جاؤن ابن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو اعوان سے نہین بلکہ ظالمون سے ہی اعوان ظلمہ وہ ہین کہ سوئی اور تاگے تیرے ہاتھ بیچتے ہین

**فرد** مدد ظالم کی مت کران سے رہ تو دور ای رافت + گروہ ظالمان مین تا نہو محشور ای رافت

اور اصح یہہ ہی کہ ظالم مشرک ہی ساتھ دلیل وما کانوا یعبدون کے کہ فرماویگا اکٹھا کرو مشرکون اور ازواج انکے کو اور اس چیز کو کہ تھے وہ پوجتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے بتون وغیرہ سے فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ پس راہ دکھاؤ انکو یعنے مشرکونکو اور معبودون انکے کو طرف رستے دوزخ کے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اور جب دوزخ کی طرف منہ کرین کھڑا کرو انکو حساب گاہ مین یا صراط پر تحقیق وہ سوال کئے گئے ہونگے یعنے اُنسے عقائد اور اعمال انکے سے پوچھنا ہی واسطے زیادہ تر رسوائی انکے کے پھر فرشتے کہینگے مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین مدد کرتے آپسمین ایکدوسرے کی اور اس عذاب سے نہین چھڑاتے وہ کچھ جواب نہ دینگے حقتعالیٰ فرماویگا فرشتونکو کہ یہہ آپسمین ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ بلکہ وہ آجکے دن فرمانبردار ہین وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور حساب گاہ مین منہ کرینگے بعضے انکے اوپر بعضونکے پوچھتے ہوئے یعنے رؤساء اور ضعفا آپسمین ایکدوسرے کو پوچھینگے کہ یہہ کیا حال ہی جو ہمپر پیش آیا یا سرزنش کرینگے ایکدوسرے کو قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ کہینگے ضعیف رئیسونکو قوم کے کہ تحقیق تمھین تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس نصیحت اور نیکخواہی سے کہ تمھارے زعم مین تمھارا قہر اور قوت سے یا طریق قسم سے یعنے قسم کھاکر کہتے تھے کہ دین یہی حق ہی جسپر ہم تمھین بلاتے ہین قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کہینگے رئیس جواب مین انکے یون نہین ہی بلکہ تھے تم ایمان والے یعنے تم راہ راست پر نتھے کہ ہم نے تمکو گمراہ کیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اور نتھا ہمکو اوپر تمھارے کچھ غلبہ کہ زبردستی سے تمکو گمراہی کے طرف لائے ہون بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِيْنَ بلکہ تھے آپہی تم ایک قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ پس ثابت ہوا اوپر ہمارے قول پروردگار ہمارے کا کہ عذاب ہی یعنے لاملئن جہنم اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب آجکے دن فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ پس گمراہ کیا تھا ہمنے تمکو تحقیق جیسے ہم تھے گمراہ کیونکہ جیسا آپ ہوتا ہی ویسا ہی دوسرے کو چاہتا ہی

**فرد** چاہتا ہی بدہی ہووے بدہر ایک + نیک کہتا ہی ہووے ہر ایک نیک

پس حق تعالیٰ فرماویگا فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ پس تحقیق تابع اور متبوع آجکے دن بیچ عذاب کے شریک ہین جیسے گمراہی مین شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح کرتے ہین ساتھ مشرکونکے اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ تحقیق یہہ تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے انکے کہ کہو نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ تکبر کرتے تھے داعی اپنے سے یا سرکشی کرتے تھے کہنے اوس کلمے کے سے وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور کہتے تھے کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہین عبادت معبودون اپنے کو واسطے ایک شاعر دیوانے کے یعنے اسکے کہنے سے ہم عبادت اصنام ترک نہین کرنے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نسبت شعر اور جنون کی کرتے تھے حقتعالیٰ اسکے جواب مین فرماتا ہی بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ یون نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبر ساتھ حق کے یا لایا حق کو اور سچا کیا ہی پیغمبرونکو جو پہلے اس سے گذرے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ تحقیق تم ای کافرو البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردو دینے والا دوزخ مین بسبب شرک اور تکذیب کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے کہ جزا انکی مضاعف ہوگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ یہہ لوگ کہ واسطے انکے ہی رزق معلوم

یعنے ظاہر نہ چھپا یا معلوم ہی خاصیت اسکی کہ ہمیشہ رہتا ہی اور بڑا لذت والا ہی وہ رزق میوے ہین ہر قسم کے خشک اور تر وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور وہ عزت دیے جاوینگے بیچ بہشتون نعمت کے عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اوپر تختون کے آمنے سامنے ایکدوسرے کی تاکھیکر آپس مین خوش ہون يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ پھرایا جاویگا اوپر انکے یعنے ساقیان بہشت پھراوینگے اوپر سرانکے پیالے شراب پاک لطیف سے سفید یعنے شراب سفید زیادہ تر دودھ سے ہوگی لذت بخش پینے والون کو کہ جاری ہوگی روری زمین پر مانند انہار آبکے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ نہ ہوگا اسکے خرابی ہی جیسے شراب دنیا مین ہوتی ہی کہ عقل جاتی رہتی ہی دردسر وغیرہ پیدا ہوتا ہی اور نہ بہشتی اس شراب پینے سے مست ہوکر بیہودہ کہینگے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور نزدیک انکے بیٹھی ہونگی لونڈیان نیچے نظر رکھنے والیان یعنے سوا شوہرون اپنے کے کسی پر نگاہ نڈالین گے خوبصورت آنکھون والیان گویا کہ وہ انڈے ہین چھپائے ہوئے یہہ تشبیہ فرمائی ہی حورون کی ساتھہ انڈونکے ملاحت اور پاکیزگی اور خوش رنگی مین اور مقرر ہی کہ بیضۂ شترمرغ سفید کچھہ گون زردی رکھتا ہی اور احسن الوان ابدان اہل عرب کے نزدیک یہی ہی اور وہ اپنے انڈے کو پروتمین اپنے پوشیدہ رکھتا ہی کہ غبار آلودہ نہو فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ پس منہ کرینگے بعضے کی بہشتیون سے اوپر بعضونکے سوال کرتے ہوئے احوال دنیا کا اور ماجرا اسکے کا یا دشمن اور دوست کا قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ کہیگا ایک کہنے والا بہشتیونمین سے یارون اپنے کو کہ تحقیق مین جب دنیا مین تھا واسطے میرے ہمنشین منکر بعث کا تھا مقاتل نے کہا کہ یہہ وہ دونون بھائی ہین جنکا قصہ سورہ کہف مین ہی یہود ا مومن اور قطرس کافر یہود ا مومن کہیگا کہ بھائی میرا قطرس نام دنیا مین سرزنش کرتا ہوا يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کہتا تھا کیا تو قیامت کو البتہ ماننے والون مین سے ہی اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَئِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان پرانی کیا ہم البتہ جزا دیے جاوینگے یعنے ہم کو زندہ کرکر جزا دینگے قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ کہیگا یہود اہل بہشت کو کیا تم جھانکنے والے ہو دوزخیون کو مراد اسکی یہہ ہوگی کہ احوال بھائی کا میرے معلوم کرو کہ کون سے درکے مین ہی اور کسطرح کے عذاب مین مبتلا ہی بہشتی کہین گے کہ تو اسکو خوب پہچانتا ہی تو ہی جھانک کر دوزخمین دیکھہ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پس جھانکیگا یہود ا پس دیکھیگا قطرس کو درمیان دوزخ کے قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ کہیگا یہود ا کہ ای قطرس قسم ہی اللہ کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کرڈالے مجھکو گمراہ کرکے وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میرے کی کہ مجھکو ہدایت کی اور فتنے تیرے سے بچایا البتہ ہوتا مین حاضر کیگون سے دوزخمین ساتھ تیرے پھر یہود ا فرشتونسے کہیگا ایسا کہ بھائی اسکا سن لے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ آیا پس نہین ہم مرینگے بہشت مین اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ مگر موت ہمارے پہلے تھی دنیا مین اور نہین ہم عذاب کیے گئے فرشتے کہینگے ہان ہرگز نہین مروگے اور نہ معذب ہوگے یہود ا کہیگا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تحقیق یہی ہی مراد پانا بڑا کہ ہمیشہ راحت مین رہینگے اور عذاب نہ دیکھین گے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ واسطے ایسے ہی چیز کے کہ باقی ہی پس چاہئے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے نہ واسطے دولت دنیا کے کہ فانی ہی پھر حق تعالیٰ فرمائیگا اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ کیا یہہ نعمت بہشت کی جو مذکور ہوئی بہتر ہی از روے مہمانی اور پیش کشی کے یا درخت سینڈ کا اور وہ درخت ہی ولایت تہامہ مین کہ چھوٹا پتہ ہوتا ہی اور میوہ اسکا بدبو اور کڑوا ہی حق تعالیٰ نے درخت دوزخ کا کہ میوہ اسکا دوزخیون کو زبردستی کھلاوینگے یہہ نام رکھا اور ایک نوع عذاب کا یہہ بھی ہوگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ تحقیق کیا ہمنے درخت زقوم کو بلا اور عذاب واسطے ظالمون کے آخرت مین یا امتحان دنیا مین کیونکہ کافرون نے جو سنا کہ درخت زقوم دوزخ مین ہی کہنے لگے کہ آگ مین کیونکر درخت سبز ہوگا یہہ نجانا کہ اللہ قادر ہی سب چیز پر یہان سمندر کے پانی کو کیسے آگ مین پیدا کرتا ہی اور جلاتا ہی درخت کو آگ مین پیدا کرے اور نہ جلاوے تو کیا عجب ہی مقاتل مین ہی کہ ابن زبعری نے قریشونکے

سردارونکو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربرہ مین مکھن اور کھجور کو کہتے ہین اور ابوجہل نا اہل اتھا اور اکابر عرب کو اپنے ساتھ لایا اور لونڈی کو کہا کہ زقوم لاؤ مکھن اور کھجورین لائی کہنے لگا کہ کھاؤ یہہ وہ زقوم ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ساتھ جسکے وعید کرتا ہی حقتعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ زقوم وہ نہین جو یہہ گمان کرتے ہین اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلیگا بیچ جڑ دوزخ کے اور شاخین اسکی بلند ہونگی سب درکو نہین پہنچ جاوینگے طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ شگوفہ اسکا گویا کہ وہ سر ہین شیطانون کے زشتی اور ہولناکی مین بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہولناک ہین بعضے کہتے ہین پتھر کالے گردکے کہ تھے انکو رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ کہتے تھے فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ پس تحقیق دوزخی البتہ کھانیوالے ہین اس درخت زقوم سے پس بھرنیوالے ہین اُس سے پیٹونکو مارے بھوکھ کے یا زبردستی کھلاوینگے انکو ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ پھر تحقیق واسطے انکے اوپر کھانے اسکے کے البتہ ملونی ہی پانی گرم کرکے کہ دل گرد اجس سے پھٹ جاوے یعنے زقوم کھلا کر آب گرم پلاوینگے کہ اُسمین ملجاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ پھر تحقیق پھر جانا اُنکا بعد اس کھانے پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہی اور یہہ پہلی مہمانی انکی تھی اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ تحقیق انھون نے پایا تھا باپون اپنونکو گمراہ پس وہ اوپر قدمون انکے کے دوڑے جاتے ہین یعنے تقلید انکی کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے پہلے قوم تیرے اکثر پہلے لوگون مین جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے درمیان انکے ڈرانیوالے کہ انکو عذاب ہمارے سے ڈراتے تھے وہ اوپر نہ ایمان لائے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیونکا یعنے عذاب اوپر آیا مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے کہ ڈرانے سے فائدہ مند ہوئے اور عذاب سے بچگئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اور ہلاک ہونا اپنی قوم کا چاہا اور اجابت کی ہمنے پس بہت اچھی اجابت کرنیوالے ہین ہم کہ غرق کردیا کفار قوم اسکے کو وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اور نجات دی ہمنے اسکو اور اہل اسکیکو سختی بڑی سے کہ غرق ہونا تھا یا ایذا قوم کی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ اور کیا ہم نے اولاد اسکیکو وہی باقی رہنے والے واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہی کہ تین بیٹے اُنکے سام اور حام اور یافث اور بیٹیان انکی کشتی مین تھین باقی رہین اور سوا انکے کوئی نہ رہا سب آدمی اُنہین کے اولاد سے ہین سام پدر عرب اور فارس اور روم ہی اور یافث پدر ترک اور خزر اور سقلاب اور حام پدر ہند اور حبش اور بربر ہین وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ اور باقی رکھی ہمنے اوپر نوح کے ثناگوئی درمیان پچھلون کے کہ امت محمدیہ ہین صلی اللہ علیہ وسلم یا چھوڑا ہمنے کہ امتین پچھلی کہین سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ سلامتی ہو جیو اوپر نوح کے بیچ عالمون کے اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ ابتدائے کلام ہی حق تعالی السلام کہکر اوپر نوح علیہ السلام کے فرماتا ہی کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح جیسے نوح کو جزا دی ہی احسان کرنیوالون کو دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق نوح بندون ہمارے ایمان والون سے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پیچھے دعائے نوح کے ڈبو دیا ہمنے اور ونکو یعنے کافران قوم اسکیکو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اور تحقیق تابعون اسکے سے البتہ ابراہیم تھا اصول شرع اور طریق توحید مین لباب مین ہی کہ ضمیر عاید طرف پیغمبر ہمارے کی ہی کنایت غیر مذکور سے اور حضرت خلیل اگرچہ صورت مین سابق تھے لیکن معنے مین متابع آپکے ہین کیونکہ مثل پیرونکے فضیلت آپکی کے قایل ہوئے اور دین کو آپ کے سراہا اور واسطے آپکے دعا کی کہ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم الآیۃ نظم ظاہر مین گرچہ آیا پس انبیا ہی تو ✦ باطن مین لیک سب کا ہوا پیشوا ہی تو ✦ اللہ رے یہہ رتبہ یہہ شوکت یہہ منزلت ✦ معلوم کچھہ نہین ہمین پیارے کہ کیا ہی تو ✦ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ یاد کر اسکو جسوقت کہ آیا ابراہیم پروردگار اپنے کے پاس ساتھہ دل سلامت کے یا پاک کے علایق سے یا خالی کے محبت دنیا سے یا دل فارغ کے محبت غیر سے یعنے روے نیاز لایا درگاہ بے نیاز مین



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ اس دل کے کہ تعلق دوجہان سے وارستہ تھا فرد نہ جسمین غیر کا خطرانہ غیر کی الفت + اسیکا دھیان بندھا اور اسیکی تھی الفت
اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آذر کے اور قوم اپنے کے کس چیز کو عبادت
کرتے ہو اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ آیا جھوٹھ باندھکر سوا اللہ کے چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس کیا گمان
ہی تمہارا ساتھ پروردگار عالمونکے کہ تمھین عذاب نکریگا اسپر کہ جو مستحق عبادت ہی اسکو چھوڑکر غیر اسکے کی عبادت کرتے ہو قوم نے یہہ
بات ابراہیم علیہ السلام کی سنکر جواب دیا کہ کل ہماری عید ہی صحرا کو جاوینگے آج کھانے طرح طرح گردبتون کے رکھے جاتے ہین صبح کو وہان
سے پھرکر بتخانے مین جاکر بطریق تبرک اُن کھانون کو بانٹینگے تو بھی آنا اور تماشا کرنا کہ کیا زیب زینت ہمارے اصنام کی ہی بعد مشاہدہ
کرنیکے ہمکو معذور رکھیگا تو اور ملامت نکریگا فرد کرتا ہی ملامت جو مجھے تو ہر آن + دیکھا نہین تو نے میرے بت کو میری جان + حضرت
ابراہیم نے سنکر کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن باپ اور یارون انکے نے کہا کہ آؤ ای ابراہیم چلین فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ پس نظر
کی اسنے ایک نظر بیچ تارونکے اور مقام اور پھر نا اُنکا دیکھا یا بیچ کتاب علم نجوم کے اور قوم اسکی جو علم نجوم کو مانتی تھی اسواسطے اسی علم
سے اُنسے بات کی فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس کہا تحقیق مین بیمار ہون یعنے استدلال کرتا ہون کہ مجھہ پر طاعون آوے اور وہ لوگ طاعون
کو بہت بد جانتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ پس پھر گئے اس سے پیٹھہ موڑکر اس خوف سے کہ طاعون مرض متعدی ہی ایسا نہو کہ
ہمپر بھی آجاوے پھر جب وہ صحرا کو چلے گئے حضرت ابراہیم بتخانہ کو چلے فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ پس پوشیدہ آئے حضرت
ابراہیم طرف بتون انکے کے بتونکو آراستہ دیکھا اور خوان کھانیکے چنے تھے پس کہا تمھے سے کیا نہین کھاتے ان کھانون کو پھر کہا مَا لَكُمْ
لَا تَنْطِقُوْنَ کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین بولتے تم اور مجھے جواب نہین دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ پس پھیے آئے اوپر بتون کے
اور مارا بتونکو مارنا کر ساتھ قوت تام کے یا سیدھے ہاتھہ کے یا بسبب قسم کے کہ کھائی تھی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ غرض حضرت ابراہیم
نے بتونکو ٹکڑے ٹکڑے کیا چنانچہ سورۂ انبیا مین گذرا اور نمرودیون نے عید گاہ سے آکر بتخانہ مین شکست ریخت دیکھکر معلوم کیا کہ یہہ سب
کام ابراہیم کے ہین فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ پس متوجہ ہوئے طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے اور پکڑکر انکو نمرود پاس لے آئے اور بعد
مباحثے کے کہ کچھہ بیان اسکا پیچھے مذکور ہوا قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ کہا ابراہیم نے کہ کیا عبادت
کرتے ہو تم اُس چیز کو کہ تراشتے ہو تم بتھر اور لکڑی کے اپنے ہاتھہ سے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو کچھہ کرتے ہو تم اپنے ہاتھہ سے یہہ آیت دلیل
ہی کہ افعال بندونکے مخلوق خدا کے ہین اور جب ابراہیم علیہ السلام نے انکو الزام دیا قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِيْمِ کہا
نمرود اور مصاحبون اسکے نے کہ بناؤ واسطے جلانے ابراہیم کے ایک عمارت اور ہیزم بھرکر اسمین آگ لگا دو پس ڈالدو ابراہیم کو بیچ آگ جلتی
کے کہ جل جاوے فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ پس ارادہ کیا ساتھہ ابراہیم کے مکر کا کہ اسکو جلاوین پس کیا ہمنے انہین کو
زیر اور ذلیل کیونکہ آتش کو ابراہیم پر گلستان کیا پس یہہ برہان روشن ہوا حقیقت ابراہیم پر اور بطلان انکے پر وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى
رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ اور کہا ابراہیم نے جب آتش سے سلامت نکلے تحقیق مین جانے والا ہون طرف فرمانے پروردگار اپنے کے یعنے زمین
شام کو البتہ راہ دکھاویگا مجھکو طرف مقصود میرے کے یا طرف مصالح دنیا اور آخرت میرے کے پس ابراہیم علیہ السلام نے راہ شام کی لی اسی سفر مین
ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھہ لگی انھون نے حضرت ابراہیم کو بخشا جب بی بی ہاجرہ انکے ملک مین آئین دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ای
پروردگار میرے بخش مجھکو فرزند صالحون سے کہ مددگار میرا ہو طاعت مین اور مونس میرا ہو غربت مین فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ پس
بشارت دی ہمنے اسکو ساتھہ ایک لڑکے تحمل والیکے یعنے جب بلوغ کو پہنچیگا حلیم ہوگا پس حقتعالی نے حضرت اسمٰعیل کو بی بی ہاجرہ سے پیدا کیا
اور ابراہیم علیہ السلام کلام خدا سے شام سے بی بی ہاجرہ اور پسر اسکے اسمٰعیل کو مکے مین لائے اسمٰعیل وہان بڑے ہوئے ایکبار حضرت ابراہیم
شام مین بیٹے کے دیکھنے کو آئے تھے تین شب پیہم خواب مین دیکھا کہ فرزند اپنے کو قربان کرعید نحر کا دن تھا کہ ابراہیم ہمراہ لیکر اسمٰعیل کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرف مکے کے چلے فلما بلغ معه السعی پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھہ اسمٰعیل کے موضع سعی مین درمیان صفا اور مروہ کے قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا ترٰی کہا ای چھوٹے بیٹے میرے یہہ تصغیر شفقت ہی تحقیق مین دیکھتا ہون بیدار پی خواب مین کہ تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجھکو یعنے پیا پی خواب مین دیکھتا ہون کہ ذبح کر فرزند کو پس نگاہ کر اس کلام مین کیا دیکھتا ہی تو اور رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہی قال یا ابت افعل ما تؤمر کہا اسمٰعیل نے ای باپ میرے کر جو کچھہ حکم کیا جاتا ہی ساتھہ اُس کے ستجدنی ان شاء الله من الصّٰبرین شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنیوالون سے اوپر ذبح کے یا حکم قضا کے فلما اسلما وتله للجبین پس جب مطیع ہوے دونون حکم الٰہی پر ابراہیم ساتھہ فدائے پسر کے اور پسر ساتھہ فدائے سر اپنے کے اور پچھاڑا ابراہیم نے اسمٰعیل کو ماتھے پر یعنے ماتھا اُسکا زمین پر دھرا اسکے کہے سے معالم مین ہی کہ جب ابراہیم علیہ السّلام نے قصد ذبح اسمٰعیل علیہ السّلام کا کیا اسمٰعیل نے کہا ای باپ میرے ہاتھہ پانون میرے مضبوط باندھہ تو کہ نہ تڑپونگا مین کیونکہ دم اضطراب شاید کہ دامن مبارک تیرا خون آلودہ ہو اور مین اس بے ادبی سے نادم ہون فرد ذبح مین قتل کا خوف اِسکا مجھے ہی کہ تیرا دامن پاک خون سے میرے آلودہ + اور جب گھر جاوے تو سلام میرا مادر دل افگار میری کو کہنا اور پیراہن میرا اُسے دینا تو کہ اس سے اسکو تسلی ہو اور نہ رہے میرا خاک پر رکھہ تاکہ نظر تیری ذبح کے وقت مجھہ پر نہ پڑے اور سلسلہ مہر پدری حرکت نکرے سبا دا کہ حکم الٰہی مین تقصیر اور تاخیر واقع ہو ابراہیم علیہ السّلام نے دل قوی کر کر دست و پائے پسر باندھکر چھری حلق پر دھری حقتعالیٰ نے حلقہ تانبے کا حلق اسمٰعیل مین پہنایا اور چھری کے کُند سے بجایا بعضے کہتے ہین کہ حلق کٹ کر پھر درست ہوگیا پس حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ ہمنے عمل ابراہیم پسند کیا وناديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا اور پکارا ہمنے اسکو یہہ کہ ای ابراہیم تحقیق سچ کیا تو نے خواب کو کہ دیکھا تھا وسیطرح مین ہی کہ خواب مین دیکھا تھا کہ پسر کو ذبح کیا لیکن اثر خون نہین دیکھا تھا سو ویسا ہی بیداری مین ہوا انا كذلك نجزي المحسنين تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین احسان کرنیوالون کو ان هذا لهو البلاء المبين تحقیق یہہ کام البتہ وہی آزمایش ظاہر کہ اس سے مخلص اور غیر مخلص جدا ہوجاتا ہی وفديناه بذبح عظيم اور چھڑا لیا ہم نے اسمٰعیل کو بدلے قربانی کبش بڑے یعنے موٹے کے اور وہ کبش شاخدار تھا کہ چالیس برس مرغزار بہشت مین چرا تھا جبرئیل علیہ السّلام لائے تھے وتركنا عليه في الاخرين اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف کرنی بیچ پچھلون کے یعنے بیچ امت نبی آخر زمان کے یا باقی رکھا ہمنے اوپر ابراہیم کے درمیان پچھلون کے کہ کہین سلام على ابراهيم سلامتی ہو جیوا اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام کہتے ہین اوپر ابراہیم کے كذلك نجزي المحسنين اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالون کو انه من عبادنا المؤمنين تحقیق ابراہیم بندون ہمارے ایمان والون سے تھا وبشرناه باسحٰق نبيا من الصّٰلحين اور بشارت دی ہمنے اسکو بعد اسمٰعیل کے ساتھہ فرزند کے کہ اسحاق نام نبی تھا صالحون سے وبركنا عليه وعلى اسحٰق اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق کے کہ پشت اسکے سے انبیاے بنی اسرائیل اور سوا انکے جیسے حضرت ایوب نکالے ہمنے ومن ذريتهما محسن وظالم لنفسه مبين اور اولاد اُن دونونکے سے احسان کرنیوالے ہین یعنے مومن اور پرہیزگار اور ستمگار ہین اوپر نفس اپنے کے ظاہر یعنے گنہگار اور کفار حاصل یہہ ہی کہ نسل اُنکے مین دونون فرقے ہین نیک کار اور ستمگار مومن اور کفار ولقد منّا على موسٰى وهرون اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر موسیٰ اور ہارون کے ساتھہ نعمت نبوت کے ونجّيناهما وقومهما من الكرب العظيم اور نجات دی ہمنے ان دونون کو اور قوم انکیکو یعنے بنی اسرائیل کو سختی بڑی سے یعنے ایذا اور آزار قبطیون کے سے اور غلبے انکے سے ونصرناهم فكانوا هم الغالبين اور مدد دی ہمنے موسیٰ اور ہارون اور قوم انکیکو پس ہوے وہی غالب اعدا پر واتيناهما الكتب المستبين و هديناهما الصراط المستقيم اور دکھائی ہمنے انکو راہ سیدھی اور دی ہمنے موسیٰ اور ہارون کو کتاب بیان کرنیوالی وتركنا عليهما في الاخرين اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُن دونون کے تعریف کرنا درمیان پچھلون کے یا یہہ باقی چھوڑا کہ کہین سلام

عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ سلام ہو جیو اوپر موسیٰ اور ہارون کے یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو اِنَّھُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق وہ دونون بندون ہمارے ایمان والونمین سے تھے وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اور تحقیق الیاس بن یاسین یا الیاس بن قیابن فیحاص بن غیر ازبن ہارون علیہ السلام البتہ بھیجے گیون سے ہی واسطے دعوت خلق کے اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہ کہا الیاس نے واسطے قوم اپنے کے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ کیا عبادت کرتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو عبادت بہتر پیدا کرنیوالون کی کو پس مت عبادت کرو تم اسکی بعل نام بت کا ہی کہ سونیکا بنا تھا بیس گز کا قد تھا اور چار منہہ تھے بک نام زمین تھی شام مین وہان تھا اسیواسطے اس موضع کو بعلبک کہتے ہین اور خالقین سے مراد مصورین ہین اَللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ اللہ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپون تمہارے پہلون کا ہی پس اُسیکی عبادت کرو اور شریک اسکے مت ٹھہراؤ لفظ اللہ کا اور رب کا دونون جگہہ منصوب ہی بدل احسن سے اور قرات رفع تینونکی بھی ہی اوپر اضمار ہو کے فَکَذَّبُوْہُ فَاِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ پس جھٹایا اسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب کے اور جھٹایا سب قوم نے مگر بندون اللہ کے خالص کیگیون نے شرک اور نفاق سے یا حاضر کیے جاوینگے سب مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے سمجھہ لیجئے کہ قصّہ مختصر حضرت الیاس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ وہ شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مبعوث تھے حق تعالیٰ نے انکو شہر بعلبک والون پر بھیجا وہان کا بادشاہ واجب نام پہلے مسلمان تھا پھر اغوائے زن سے کافر ہو کر بت پرستی کرتا تھا بعل بت سنہرا جڑاؤ بنا رکھا تھا حضرت الیاس نے منع کیا بت پرستی سے جب نہ مانا ظالمون نے دعا کی تین برس قحط مین مبتلا رہے پھر اُنکی طرف رجوع کی آپ نے فرمایا ایمان لاؤ اور وحدانیت حق پر اقرار کرو وہ متامل ہوے آپنے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ بطلان اور حقیقت دین ہمارے اور تمہارے کی ظاہر ہو تو آؤ کہ ہم بھی اپنے خدا کی جناب مین دعا کرین اور تم بھی اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے لائق پرستش کے وہی ہی اسبات پر وہ راضی ہو کر بتون کو اپنے آہستہ کر ثنا صفت کرنے لگے اور مینہہ مانگنے لگے کچھہ اثر اجابت کا ظاہر نہوا حضرت الیاس نے دعا کی اسیدم باران آیا تب بھی وہ انکار سے باز نرہے حضرت الیاس نے جناب باری مین زاری کی کہ قبل نزول عذاب کے مجھے اُنمین سے نکال حکم الٰہی ہوا کہ فلانے دن فلانے موضع مین جایئو جو سواری وہان ہو اسپر سوار ہو کر چلے جایئو حضرت الیاس اسدن اس مکان مقررین گئے ایک جانور شیر کی شکل یا گھوڑیکی آتش کا انکے سامنے آیا اسپر سوار ہو کر الیسع کو اپنا خلیفہ کر کر چلے وہ جانور ہوا سے زیادہ تر جنگل اور بیدان طی کرتا تھا پھر حق تعالیٰ نے انکو پر و بال دے اور لباس نور پہنا یا حاجت طعام اور شراب دور کی فرشتون کے ساتھہ پرواز کرنے لگے صفت مین اُنکے کہا ہی کہ انسی بھی ہین اور ملکی بھی ہین زمینی بھی ہین اور سماوی بھی ہین سنوات الاتقیا مین ہی کہ جب قوم مین سے وہ نکل آوے قحط سخت وہان پڑا پھر نزدیک انکے گئے اور راہ ضلالت سے نکالکر ہدایت فرمائی حسن بصری رح نے کہا ہی کہ مقام انکا بر ہی جیسے خضر علیہ السلام کا بحر ہی اور تا نفخہ صور دونون باقی رہینگے اور واسطے فریاد رسی مستغیثونکے مقرر ہین بعضے کہتے ہین کہ حضرت الیاس جد حضرت خضر ہین اور خضر ذرت انکی کرتے ہین جیسے فرزند خدمت باپون کی کرتے ہین اور وہ طویل القامت اور قلیل الکلام اور کثیر المراقبہ ہین اور صاحب وقار اور تمکین بہت اور علوم اور معارف اور کرامات کے ہین اور متابع شرع مصطفوی اور مراعی طریقۂ رضیہ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ ہین جب حق رعایت ہی اور لوگون کو طرف شریعت مصطفوی کے بلاتے ہین اور رعایت سنن اور متابعت امر اور نواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کمال کوشش کرتے ہین اور ایسے ہی خضر علیہ السلام اور عرفات مین یہہ دونون آپس مین ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین بیت المقدس مین باہم افطار فرماتے ہین اور بعضے صلحاے امت انکو دیکھتے ہین وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ اور چھوڑا ہمنے اوپر الیاس کے ثنا اور درود کہنا بیچ پچھلون کے یا یہہ چھوڑا کہ کہین سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ سلام ہو جیو

اوپر الیاس کے سمجھ لیجئے کہ الیاسین بھی نام انہی کا ہی جیسے میکال اور میکائیل اور بعضے بصیغہ جمع پڑھتے ہین یہہ الیاس بھی ایک الیاسین مین سے ہین کیونکہ بہت انبیاؤ نمین سے ہین کہ نام انکا ابراہیم اور داؤد بھی سوا انکے کہ قرآن مین مذکور ہین کمافی سنوات اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین احسان کرنیوالون کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق الیاس بندون ہمارے ایمان والون سے ہی ایمان اسم ہی جامع جمیع کمالات صوری اور معنوی کا اور نام بندگی تشریف ہی خاص واسطے اہل اختصاص کے بیت بندگی ہی خلعت خاصان حق ؛ بندے وہ ہین جو کہ ہین مردان حق ؛ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون بھیجے گیون سے تھا اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اسکو اور سب اہل بیت اوسکیکو مگر بڑھیا کو کہ زن اوسکی تھی کیونکہ اُسنے قرار پکڑا تھا بیچ پیچھے رہنے والون کے یا لوط علیہ السّلام کے اُسنے ہمراہی نہین کی تھی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ہلاک کیا ہمنے اورونکو قوم اسکی سے دوبارا نکو زیروزبر کیا وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ وَبِالَّيْلِ اور تحقیق تم ای گروہ قریش البتہ گذرتے ہو اوپر منازل انکے کے صبح کو اور راتکو یعنے جب تجارت کو تم طرف شام کے جاتے ہو تو مقامون پر اونکے ذکو اور رات کو گذرتے ہو اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ آخر کام جھٹانے والون کا ہلاکت ہی وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق یونس بن متی البتہ پیغمبرون سے تھا حقتعالی نے اسکو اہل نینوی پر کہ بلاد موصل مین تھا بھیجا چنانچہ سورۂ یونس مین گذرا قوم نے تکذیب کی اسنے عذاب مانگا اور اپنی قوم سے باہر نکلا بعد ظہور اثر عذاب کے قوم ایمان لائی عذاب رفع ہوا یونس علیہ السّلام نے خبر سُنی اور قوم کو جو عذاب آنیکا وعدہ کیا تھا تو دل مین اندیشہ کر کر کہ لوگ تکذیب کی نسبت نکرین دریا کے طرف چلا اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ یاد کر جسوقت کہ بھاگ گیا یونس طرف کشتی بھری ہوئی کے لکھا ہی کہ یونس علیہ السّلام دریا پر پہنچے قوم تجار کشتی مین سوار ہوتی تھی یہہ بھی سوار ہوگئے جب کشتی درمیان دریا کے پہنچی کھڑی ہوگئی ملاحون نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا کوئی اُس کشتی مین ہی جو کشتی تھم رہی حضرت یونس نے کہا کہ بندہ گریختہ مین ہون اہل کشتی نے کہا حاشا کہ تو بندہ ہو نشانی آزادی اور صلاحیت کی پیشانی تیری سے لایح ہی حضرت یونس نے مبالغہ کیا کہ مین ہی ہون اور داب اُس قوم کا یہہ تھا کہ غلام بھگوڑے کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کہ کشتی روان ہو جب حضرت یونس نے کمال مبالغہ کیا کشتی والون نے کہا کہ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ پس قرعہ ڈالا تین بار پس ہوگیا یونس قرعہ مین دیکھے گیون سے یعنے تینون بار قرعہ اسیکے نام پر پڑا کشتی والون نے چاہا کہ دریا مین ڈالدین حقتعالی نے وحی کی مچھلی پر وہ منہہ کھولکر کشتی کے سامھنے آئی ملاح اور طرف لے گئے مچھلی اسیطرف نکل آئی یونس علیہ السّلام کملی اوڑھ کر آپ دریا مین کود پڑے فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ پس نگل گئی اسکو مچھلی اور وہ ملامت کرنے والا تھا جان اپنی کو کہ کیون قوم سے بھاگا فرمان ہوا مچھلی کو کہ ہمنے طعمہ تیرا نہین کیا اسکو بلکہ پیٹ تیرا زندان کیا ہی واسطے اسکے دیکھو اسکا جسم نگلی مچھلی جیسے کہ مان رکھتی ہی فرزند کو اسطرح رعایت کرنے لگی اور پانی سے نکل کر جینے لگی چالیس دن حضرت یونس شکم ماہی مین اور ماہی ساتون دریا مین پھر آئی پیٹ اوسکا حقتعالی نے شفاف آئینہ وار کر دیا حضرت یونس عجائبات دریا کے دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی مین مشغول رہتے تھے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ پس اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس تھا تسبیح کرنیوالون سے اور کہتا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یا اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس پہلے اس سے کہ شکم ماہی مین جاوے تھا ذکر کرنیوالون اور نماز پڑھنے والون سے لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ؕ البتہ رہتا بیچ شکم مچھلی کے اسدن تک کہ اٹھائے جاوین مردے لیکن ذکر کی برکت سے جلد رہائی پائی اُسنے فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ پس ڈالدیا ہمنے اسکو یعنے مچھلی کو حکم کیا اُسنے اوگل دیا یونس کو بیچ میدان صاف کے کہ درخت اور گھاس وہان کچھ نتھا اور حالانکہ وہ بیمار تھا یعنے ضعیف نحیف مانند بچہ کے کہ شکم مادر سے متولد ہو وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ اور اگا دیا ہمنے اوپر اسکے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا کہ اپنے پتون سے سایہ کرے زاد المسیر مین ہی کہ خاصیت کدو کی یہہ ہی کہ مکھی گرد اسکے نہین پھرتی

حق تعالیٰ نے حضرت یونس کو اسکے پیٹوں مین چھپایا تاکہ حرارت آفتاب اور آفت ذباب سے بچین اور بز کو بھی کو حکم فرمایا وہ پستان اپنی انکے منہہ مین دیکر دودھہ پلا جاتی تھی یہان تک کہ پوست اُنکا محکم ہوا اور گوشت حالت اصلی کو پہنچا وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ اور بھیجا ہمنے یونس کو دوسرے بار طرف لاکھہ آدمی کے بلکہ زیادہ کے یا او کی معنی واو کی ہین یعنے اور زیادہ کی کہ بیس ہزار یا ستر ہزار تھے جب خبر آئے حضرت یونس کی اہل نینوا کو ہوئی بادشاہ قوم سمیت استقبال کو آپکے آیا فَاٰمَنُوْا پس ایمان لائے حضرت یونس پر یعنے انکے ہاتھہ پر بتجدید ایمان کی فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ پس فایدہ دیا ہم نے انکو تا وقت اجل انکے فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ پس پوچھہ بنی ملیح اور بنی خزاعہ اور جہینہ اور جہینہ سے کہ فرشتون کو دختران خدا کہتے ہین کیا واسطے پروردگار تیرے بیٹیان ہین اور واسطے انکے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے انکے اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ خبردار ہو تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہین جناہی خدا نے اور تحقیق وہ جھوٹے ہین کیا پسند کر لیا اللہ نے بیٹیونکو کہ وہ طبایع تمہاری ہین اوپر بیٹون کے کہ موجب بڑائی تمہارے کی ہین مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت طرف خدا کے کرتے ہو اس چیز کو کہ واسطے اپنے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور نہین فکر کرتے کہ اللہ منزہی جورو اور اولاد سے کیونکہ والد جنس مولود سے چاہیئے اور مثل اسکے ہو اور حضرت حق مثل اور شبہ سے مقدس ہی اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ کیا واسطے تمہارے اسبات مین کہ فرشتے بنات خدا ہین دلیل ہی ظاہر یا کتاب اتری ہی آسمان سے اثبات ہین اسبات کے فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس لے آؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے دعوے اپنے مین لکھا ہی کہ بعضے بنی خزاعہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بیاہ کیا جنون مین فرشتے اس سے پیدا ہوے یا مجوس نے کہا کہ خدا اور شیطان دونون بھائی ہین حق تعالیٰ فرماتا ہی وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور ثابت کیا انھون نے درمیان خدا کے اور درمیان جنون کے ناتا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اور البتہ تحقیق جانتے ہین جن کہ قیامت کے دن تحقیق وہ حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب کے بعضے کہتے ہین کہ مراد جن سے فرشتے ہین کہ عرب والے جو چیز کہ نظر نہین آتی تھی اسکو جن کہتے تھے اور وہ درمیان خدا کے اور فرشتونکے ناتا ٹھہراتے تھے کہ فرشتونکو بیٹیان بناتے تھے انکو واسطے سوال کے حاضر کرینگے اور پرستش کفار سے انکو پوچھینگے وہ جواب دینگے کہ بل کانوا یعبدون الجن چنانچہ سورہ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پاکی ہی اللہ کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنے نسبت قرابت اور ولادت کی ٹھہراتے ہین اور سب وہ حق تعالیٰ کی جناب پاک مین بھی طوفان اٹھاتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے شک اور شرک سے فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ پس تحقیق تم اہی کافر اور جس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم بتون سے نہین تم اوپر اسکے کہ پوجتے ہو گمراہ کرنیوالے اور بہکانے والے مگر اُس شخص کو کہ وہ جانے والا ہی دوزخ کا یعنے تم اور شیطان بے مرضی رحمان کے کسیکو گمراہ نہین کر سکتے گمراہ وہی ہوگا جسکو اللہ نے دوزخی لکھہ دیا سمجھہ لیجئے کہ واسطے دو قول انکے کے جو ملائکہ پرست ہین ذکر اعتراف کافر شتونکے ساتھہ عبودیت کے کرتا ہی کہ وہ کہتے ہین وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہین ہم مین سے مگر واسطے اسکے ہی ایک مقام خدمت اور عبادت مین جانا گیا اور مقرر ہوا کہ اس سے تجاوز نہین کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے کہا ہی کہ ہمارے مقامات سینے مین ہین مانند خوف اور رجا اور محبت اور رضا کے کہ ہر ایک فرشتہ مقرب بارگاہ ایک مقام مین انمین سے متمکن ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے اسکے ہین صف باندھنے والے وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے اسکے ہین تسبیح کہنے والے لباب مین ہی کہ یہہ کلام پیغمبر اور مومنونکا ہی کہ کہتے ہین ہر ایک ہم مین سے مقام معلوم رکھتا ہی بہشت مین اور آج صف باندھے ہین ہم واسطے نماز کے اور ساتھہ پاکی کے یاد کرنیوالے ہین اللہ تعالیٰ کو اور تاکید ان دونون جملونکی ساتھہ ان اور لام کے دلیل ہی دوام ذکر کی بے قصور اور فتور خواہ ملائکہ

کرام ہون خواہ جناب سید الانام خواہ اہل اسلام صحابہ عظام سے وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ اور تحقیق تھے کفار قریش پہلے بعثت سے یہہ کہتے کہ اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر یعنے کتاب شامل وعظ اور نصیحت کو کتب پیشینون
سے یعنے ہم پر بھی کتاب آتی البتہ ہوتے ہم سبھی بندون اللہ کے سے خالص کئے گئے شرک اور کفر سے اور جب آئی ان پر کتاب کہ اشرف
کتب سماوی ہی فَكَفَرُوا بِهِ پس کفر کیا انھون نے ساتھہ اسکے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جان لیوینگے مآل کفر اپنے کا کہ آخر کو عقوبت
اور مغلوبیت ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ اور البتہ تحقیق گذری ہی بات ہماری یعنے وعدہ نصرت کا کہ کیا ہی ہمنے
واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے اور حکم اُس وعدہ کا لوح محفوظ مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا ہی کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی إِنَّهُمْ لَهُمُ
الْمَنصُورُونَ تحقیق وہ پیغمبر البتہ وہی ہین مدد دیئے گئے وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ اور تحقیق لشکر ہمارا یعنے مسلمان البتہ وہی ہین
غالب حجت مین یا نصرت مین اغلب اوقات اور غلبہ کفار اوپر طریق ندرت کے ہی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ پس منہہ پھیر لے ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم انسے ایک مدت تک یعنے امر قتال تک یا وعدہ نصرت تک کہ روز بدر ہی یا روز فتح مکہ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ اور دیکھہ
حال انکے کو اسدن پس البتہ دیکھہ لیوینگے وہ نصرت تیری دنیا مین یا علوی رتبت تیرا عقبیٰ مین لکھا ہی کہ جب کفار نے وعید فسوف یبصرون
سُنا کہا کہ کب ہوگا یہہ آیت آئی کہ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ کیا پس ساتھہ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہین اور وقت نزول کا
اسکے پوچھتے ہین فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ پس جسوقت اتریگا وہ عذاب آنگنون انکے مین پس بری ہوگی
صبح ڈرائے گیون کی لکھا ہی کہ عرب مین لوٹ مار بہت تھی جو لشکر کہ قصد کسی مکان کا رکھتا تھا رات کو دوڑ کر صبح ہوتے اسکو غارت کرتا تھا
کیونکہ وہ وقت نیند اور غفلت کا ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہ اغلب غارت صباح مین واقع ہوئی تھی غارت کا نام صباح پڑ گیا تھا پھر
اور وقت مین بھی اگر واقع ہوتی تھی تو صباح ہی کہتے تھے اس آیت مین تشبیہ دی اللہ نے عذابکو ساتھہ لشکر کے کہ ناگہان آپڑے
اور غارت کرے کہ عذاب ہلاکت ہی روایت ہی کہ اُس صبح کو کہ حضرت زمین خیبر پر پہنچے اور انکے قلعے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر خرب خیبر یعنے خراب ہوئے
خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین پس حقتعالیٰ دوسرے بار واسطے تاکید کے فرماتا ہی وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ
وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ اور منہہ پھیر لے انسے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کہ آیت سیف نازل ہو اور دیکھہ عذاب کو کہ انپر آوے
پس البتہ دیکھہ لیوینگے وہ طرح طرح کے عذاب دنیا مین اور عقبیٰ مین سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ پس پاکی بیان کر پروردگار
اپنے صاحب غلبہ اور قوت کی اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مشرک وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ اور سلامتی ہی اوپر پیغمبرونکے وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور سب تعریف واسطے خدائے پروردگار عالمون کے ہی اس آیت مین بندونکو تسبیح اور تسلیم اور تحمید تعلیم فرمائی
معالم التنزیل مین امام محی السنہ نے ساتھہ اسناد اپنی کے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہی کہ جو کوئی چاہے کہ اوپر اسکے پیمایش کرین
مزد ثواب کو ساتھہ پیمانہ بزرگ کے چاہے کہ آخر کلام اُسکا مجلس اسکی سے یہہ ہو کہ سبحانک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العلمین بیضاوی مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی پڑھے والصافات اعطی من الاجر عشر حسنات و
بعد کل جن وشیطان وتباعدت عنہ مردۃ الشیطان وبرئ من الشرک وشہد لہ حافظا یوم القیمۃ انہ کان
مؤمنا بالمرسلین سورۃ ص مکی ہی اٹھاسی آیتین ہین سات سو بتیس کلمے ہین تین ہزار انتیس حرف ہین فواصل اسکے صد
قطرب من لج ہین اور تطبیق اسکی سورہ صافات سے یہہ ہی کہ آغاز مین اسکے بیان توحید تھا افتتاح اسکی ساتھہ حکایات اشراک مشرکان اور شکایات گفتار کافران ہوئی

| سورۃ ص مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثمانیۃ وثمانون آیۃ |
|---|---|---|

ص ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ حروف مقطعہ کفار کے چپ کرنیکے واسطے اترے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف نماز
یا غیر نماز مین پکار کر پڑھتے تھے کافر عناد سے تالیان اور سیٹھیان بجاتے تھے کہ بھول جاوین حق تعالیٰ نے یہہ حروف نازل کئے کہ انکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنکر سوچ مین پڑین اور مغالطے دینے سے باز رہین بعضون نے بخصوصیت اس حروف کو کہا ہی کہ نام خدا ہی یا اسم قرآن ہی یا علم سورت ہی یا مفاتح اسم صمد اور صانع اور صادق ہی یا اشارت ہی طرف صدق خدا اور صدق محمدؐ کے احقاف مین ہی کہ ص دریا ہی کہ عرش خدا اسپر ہی یا وہ بحر ہی کہ حق تعالیٰ جس سے مردون کو زندہ کریگا امام قشیریؒ نے کہا ہی کہ حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی صفائے محبت دوستان کی سلمی نے کہا کہ صفائی دل عارفان کی تاویلات مین ہی قسم ہی صورت محمدیہ کی علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ قسم ہی قرآن نصیحت والیکی یا شرف اور عظمت اور شہرت والیکی یا صاحب اُس ذکر کی جسکی طرف احتیاج ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ یہہ کلام وہ نہین جو کفار سمجھتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین رو سائے قریش سے ہیچ سرکشی کے ہین قبول کرنے حق کے سے اور ہیچ مخالفت خدا کے ہین اور عداوت رسول کے كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ کتنے ہلاک کئے ہمنے پہلے کفار مکے سے اہل قرنون سے یعنے پہلی امتین بسبب تکبر اور خلاف انکے پیغمبرے کہ کوئی انکی فریاد کو پہنچے اور نہ تھا وقت خلاص کا اور بھاگنے کا مقام مین ہی کہ عادت کفار مکے کی تھی کہ جب لڑائی مین سختی آتی تھی مناص کہتے تھے یعنے بھاگو حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ عذاب آنیکے وقت بدر مین مناص مناص کہینگے اور وہان جائے گریز نہو گی وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ اور تعجب کیا کافرون نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا انہین کے جنس مین سے یعنے آدمی یا انکی قوم مین سے وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اور کہا کافرون نے یہہ ہی جادوگر جھوٹا دعوی نبوت مین جو معجزہ ہمین دکھاتا ہی وہ جادو ہین لکھا ہی کہ بعد اسلام حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش ابوطالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ ای عبد مناف تو مہتر ہمارا ہی ہم تیرے پاس آئے ہین کہ درمیان ہمارے اور اپنے بھتیجے کے حکم کرے کیونکہ وہ بے وقوفونکو فریب دیتا ہی اور دین آئین اپنے کی طرف کرنیا نکالا ہی بلاتا ہی ہم مین تفرقہ ڈال رکھا ہی ہم عاجز آئے ہین اس سے ابوطالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاکر کہا کہ ای محمد قوم تیری آئی ہی اُنکے مدعا کو غور سے سنکر عمل مین لاحضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مطلب تمہارا مجھ سے کیا ہی سب نے کہا کہ ہمارے دین کو مت بگاڑ اور بتون کو ہمارے بُرا مت کہہ تو کہ ہم بھی تجھ سے اور تیرے نالجو نسے غرض نرکھین حضرت نے فرمایا کہ مین تم سے یہی کہتا ہون کہ ایک کلمہ کہو اور اسمین میرے متفق ہو تو کہ مملکت عرب تمہاری مسخر ہو اور اکابر عجم فرمانبردار ہون انھون نے کہا وہ کیا کلمہ ہی آپ نے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ سب اشراف قریش نے یکبارگی منہ پھیر لیا آپ کی طرف سے اور آپس مین کہنے لگے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا کیا کردیا محمدؐ نے سب معبودون کو معبود ایک اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ تحقیق یہہ البتہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی کیونکہ تین سو ساٹھ بت کہ ہر رکھتے ہین ایک شہر ہمارے کا کام درست نہین کرسکتے ایک خدا کہ محمدؐ رکھتا ہی تمام عالم کا کام کیونکر سنبھالیگا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اور چلے ابوطالب کے گھر سے سردار قریش مین سے کہتے ہوئے یہہ کہ چلو اور صبر کرو اوپر پرستش معبودون اپنے کے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ تحقیق یہہ مخالفت محمدؐ کی ساتھ ہمارے ایک چیز ہی کہ ارادہ کی جاتی ہی ساتھ ہمارے حوادث زمانے سے اور وقوع اسکے سے چارہ نہین یا اپنی بڑائی کہ مدعا محمدؐ ہی ایک چیز ہی کہ چاہی جاتی ہی یعنے ہر ایک اپنے واسطے چاہتا ہی مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ نہین سنی ہمنے یہہ بات کہ یہہ کہتا ہی وحدانیت خدا کی ہیچ ملت پچھلی کے کہ اپنے باپونکو ہمنے جیسا پایا ہی یا ہیچ ملت عیسیٰ کے کہ آخر مین ملی ہی کیونکہ تثلیث کے قایل نہین نہ توحید کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ نہین یہہ توحید کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مگر جھوٹھ بنالیا اپنے جی سے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کیا اتارا گیا ہی اوپر اُسکے قرآن درمیان ہمارے یعنے وحی اترنے پر وہی مخصوص کیون ہوا کہ اور سب بزرگ قوم کے محروم رہے اور وہ یہہ بات حسد سے کہتے ہین بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ بلکہ وہ ہیچ شک کے ہین وحی میری سے بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ بلکہ ابھی نہین چکھا انھون نے عذاب میرا جب چکھینگے تب شک اور شبہ سب جاتا رہیگا اور جانینگے کہ جو پیغمبر میرا وحی سے کہتا تھا حق تھا یعنے وقت نزول عذاب کے ایمان لاوینگے اور فائدہ نکریگا اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ کیا نزدیک انکے ہین خزانے رحمت پروردگار

تیرے بخشنے والیکے یعنے نبوت کافرون کے اختیار مین نہین کہ اپنے سرداروں کو دین بلکہ داد الٰہی سے ہی جسے چاہے وہ اپنے فضل سے عنایت کرے اَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ یا واسطے انکے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور جو کچھ کہ درمیان دونون کے ہی پس چاہئے کہ چڑھ جاوین بیچ رسی آسمان کے تباب مین ہی کہ اسباب وہ ہی کہ فرشتے آسمان پر چڑھتے ہوئے بازو اپنے جسپر ٹھہرا کرتے ہین حاصل یہہ ہی کہ اگر کافرون کو آسمان کی بادشاہی ہی تو چڑھ جاوین آسمان پر اور عرش پر بیٹھکر تدبیر امور عالم کی کرین جس سے چاہین وحی بند کرین اور جسپر چاہین اُتارین جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ لشکر بڑے بڑے اس جگہہ شکست پاگئے ہین فوجون سے یہہ بھی ایک معجزون قرآن کے سے ہی کہ حق تعالیٰ نے خبر دی پیغمبر اپنے کو مکے مین کہ عنقریب لشکر قریش کا مقتول ہوگا اور شکست خوردہ ہوگا سو بدر مین واقع ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ جھٹایا تھا پہلے مکے والون سے قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کو اور فرعون نے کہ میخون والے ہین موسیٰ علیہ السلام کو لکھا ہی کہ اوسکی چار میخین تھین اُنسے مسلمانون کو تعذیب دیتا تھا کہ اوتاد سے مراد ملک ثابت ہی تشبیہ ملک خیمہ سے دی کہ طنابین اسکی میخون سے استحکام پاتی ہین وَثَمُوْدُ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو عیون مین ہی کہ دعوت ثانی مین جھٹایا تھا کیونکہ اول جو حضرت صالح نے دعوت کی سب ایمان لائے جب آپکی وفات ہوئی سب مرتد ہوگئے پھر حق تعالیٰ نے انکو زندہ کیا اور قوم پر بھیجا قوم نے نہ پہچانا معجزہ چاہا ناقے کو پتھر سے نکالا بعضے ایمان لائے اور بعضے جھٹانے لگے اور ناقے کے پانون کاٹنے کے سبب ہلاک ہوگئے وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو اور رہنے والون بن کے نے شعیب علیہ السلام کو اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ یہہ ہین بڑی جماعتین جھٹانے والون کی اور جنمین مہزوم قریش بھی انہین مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ تھے یہہ سب مگر جھٹاتے تھے پیغمبرون کو پس سزاوار ہوئی عقوبت میری اپر اور اترا عذاب میرا وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ اور نہین انتظار کرتے یہہ لوگ قوم تیرے مگر تند آواز ایک کا کہ نفخہ صور پہلا ہی اور اس سے سب مرجاوینگے نہین اسکو کچھہ ڈھیل اور نہین اسکو کوئی باز رکھنے والا وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا معاندان قریش نے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے ای پروردگار ہمارے جلد دے ہمکو حصہ ہمارا عذاب سے کہ محمد ہمکو ساتھہ اسکے وعید کرتا ہی یا شتاب دے ہمکو نامہ اعمال ہمارا تو کہ اُسمین دیکھین ہم پہلے دن حساب کے سے اور یہہ جلدی ٹھٹھے کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت کی خاطر عاطر اس سے آزردہ ہوتی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین وہ یہہ حکم منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو کہ دین مین رکھتا تھا یا حرب مین یا مملکت مین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب قوت عبادت مین تھا کہ آدھی شب طاعت مین گذارتا تھا اور ایکدن روزہ رکھتا تھا اور ایکدن افطار کرتا تھا اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہمنے مسخر کیا پہاڑون کو کہ جہان چاہتا تھا جاتے تھے ساتھہ اسکے تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلتے ہوئے اور سورج نکلتے کشف الاسرار مین ہی کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل سے باہر ہی لیکن قدرت حق سے بعید نہین اور سنگریزونکا تسبیح کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین ایک شواہد قدرت اسکی سے ہی نقل ہی کہ ایک ولی نے پتھر کو دیکھا کہ مثل باران کے قطرے اس سے ٹپکتے تھے ایک لحظہ وہان ٹھہر کر تامل کیا پتھر اُنسے کہنے لگا کہ ای ولی خدا اتنے برس ہوئے کہ حقتعالیٰ نے مجھکو پیدا کیا ہی جسے اوسکے خوف سے روتا ہون مین اس ولی نے دعا کی کہ الٰہی اس پتھر کو امین فرما دعا انکی قبول ہوئی مژدہ امان اسکو پہنچا وہ ولی بعد چند مدت کے پھر ادھر گذرے دیکھا تو وہ پتھر ویسا ہی روتا تھا کہا ای سنگ جو امین ہوا تو پھر یہہ گریہ کیواسطے ہی پتھر نے جواب دیا کہ پہلے خوف عقوبت سے روتا تھا اب شادی امن اور سلامت سے میرا سوار ہونیکے کچھہ کام نہین شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سروکار رکھتا ہون گریہ دور دراز سے نہین جانتا کہ حسرت سے روتا ہون یا نازسے نظم گاہے ہی رولائے دوری یار مجھے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہہ گریہ رکھے ہی دل زار مجھے ✤ ہوتا ہی جو وصل بھی تو تم نے نہین اشک ✤ رونیکے سوا نہین کچھ کار مجھے وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً اور مسخر کیا واسطے داؤد کے مرغون کو اکھٹے کئے ہوئے نزدیک اسکے اور صف باندھے ہوئے اوپر سراوسکے كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ہر ایک واسطے اوسکے پہاڑون اور مرغون سے مطیع تھے یا پھرانیوالے تھے زبانین اپنی ساتھہ اسکے بیچ تسبیح کہنے کے وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور زبردست کی ہمنے بادشاہت اوسکی اور دی ہمنے اسکو حکمت یعنے تمام علم اور کمال حکم عمل اور فیصل کرنیوالے بات کہ جب بولتے مخاطب مقصود اپنا پاتا سمجھہ لیجیئے کہ استحکام سلطنت یا دعائے مظلومون سے تھا یا ورزائے تصیحت گوش سے یا اس سے کہ ظلم رعیت پر نہین کرتے تھے یا رعب اونکا دشمنون کے دلون پر ڈالتا تھا یا زرہ بنانے سے انکے اور ہتھیار جنگ کے یا کثرت لشکر سے یا پاسبانی ہیبت تھے کہ ہر رات کو چھتیس ہزار جوان چوکی انکے گھر کی دیتے تھے امام ابواللیث نے کہا کہ استحکام مملکت اُنکی کا اِس سے تھا کہ زنجیر آسمان سے اُترتی تھی وہ محکمی مین لٹکا دیتے تھے جسکا حق ہوتا تھا اسکے ہاتھہ مین آتی تھی اور ناحق والا نہین چھو سکتا تھا اور فصل الخطاب کی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے یہہ تفسیر کی ہی کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر حقیقت مین یہہ بات فیصل کرنیوالی جھگڑیکی ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام باری رکھتے تھے تین دن کی ایکدن دربار کرتے تھے ایکدن اپنی عورتون پاس رہتے تھے ایکدن عبادت مین مشغول رہتے تھے ایکدن عبادت خانہ مین تھے کہ شیطان مرغ زرین کی شکل بنکر محراب مین آبیٹھا آپنے چاہا کہ پکڑلون وہ وہان سے بام پر گیا آپ بھی وہان چڑھ گئے ہمسائے مین ایک عورت نہاتی تھی اوسپر نگاہ آپکی پڑگئی اسے پیغام نکاح بھیجا اور اسکی منگنی پہلے اس سے اور کسی شخص سے ہوگئی تھی یہ تحقیق کیا اتنا پوچھہ لیا کہ اسکا بیاہ تو نہین ہوا پیغمبرون سے اتنی بھی خطا بڑی ہی اسواسطے عتاب ہوا لکھا ہی کہ ننانوے عورتین حضرت داؤد کی تھین ایک یہہ ملکر سو ہوئین اور اس قصے کو کئی طرح سے مفسرین نے لکھا ہی بعضون نے کہا ہی کہ اسکا پہلا خاوند اور تھا اسکو آپ نے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہان شہید ہوا بعد اسکے اس عورت کو اپنے نکاح مین لائے آپ نے کسی کا خون نہین کیا بے ناموسی نہین کی مگر صفائے منصب نبوت پر اتنا داغ بھی عیب تھا اسواسطے عتاب ہوا بعضون نے کہا ہی کہ بیاہ نہین ہوا تھا منگنی ہوئی تھی پھر آپسمین کچھہ خدشہ ہوکر منگنی چھٹ گئی تھی آپ نے نکاح کرلیا الغرض وہ عورت اور یا کی تھی بیاہا تھا یا منگیتر اور اسکے وہ ایک یہی تھے اور آپکی ایک کم سو جب آپ نے اسکو بھی نکاح مین لے لیا عتاب ہوا اور صورت عتاب اسطرح حقتعالی فرماتا ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ اور کیا آئی تیرے پاس خبر دو گروہ جھگڑنیوالون کی تبیان مین ہی کہ جبرئیل اور میکائیل دو جھگڑنے والون کی شکل مین حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے ساتھہ جماعت فرشتون کی تھی حضرت داؤد نے جودن بانٹ لئے تھے کسی دن وعظ کہتے تھے کسی دن مہمات خانگی کرتے تھے کسی روز صرف عبادت ہی مین مشغول رہتے تھے وہ دن آپکے عبادت کا تھا بالاخانہ پر تنہا بیٹھے تھے چوکی دار گرد اسکے کھڑے تھے کسیکو آنے نہ دیتے تھے یہہ فرشتے بصورت انسان وہان جاموجود ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر جسوقت کہ دیوار پر چڑھہ کر اترآئے عبادت خانہ مین إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤد علیہ السلام کے پس ڈرا داؤد انسے کیونکر بے اجازت بالاخانہ پر چڑھ گئے کہا انھون نے مت ڈر ای داؤد خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ہم دو گروہ جھگڑنیوالے ہین زیادتی کی ہی بعض ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھہ حق کے اور مت زیادتی کر حکم اپنے مین اور راہ دکھا ہمکو طرف میانہ راہ کے کہ عدل اور راستی ہی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بیان کرو ایک نے اشارت طرف دوسرے کے کرکر کہا کہ ای داؤد إِنَّ هَٰذَا أَخِي تحقیق یہہ مرمعالی میرا ہی دینی اور صحبتی لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ واسطے اسکے ننانوے دنبیان ہین اور واسطے میرے دنبی ایک پس کہا اسنے سونپ دے وہ بھی مجھکو اور غلبہ کیا مجھہ پر بیچ بات کے تھوڑا مجھکو کہ کچھہ حجت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لاؤنمین بیچ اسکے قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ کہا حضرت داؤد نے کہ اگر یہی احوال ہی تو البتہ تحقیق ظلم کیا اُسنے
تجھ پر ساتھ مانگنے دنبی تیر کے طرف دنبیون اپنی کے وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا
الصلحت وقلیل ما ھم اور تحقیق بہت شرکت والے کہ مال آپسمین ملا لیتے ہین البتہ سختی کرتے ہین بعض انکے اوپر بعض کے اور زیادہ
حق اپنے سے طلب کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور تھوڑے ہین وہ درمیان شریکون کے حضرت داؤدؑ
کی یہہ بات سنتے ہی وہ اٹھے اور نظر سے غایب ہوگئے داؤد علیہ السلام سوچ کرنے لگے وظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ
وخر راکعا واناب اور جانا داؤد علیہ السلام نے یہہ کہ آزمایا ہی ہمنے اسکو پس تحقیق بخشش مانگی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا زمین
پر سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی طرف خدا کے یہہ سجدہ نزدیک امام اعظمؒ کے سجدۂ عظمت ہی یہہ آیت پڑھکر سجدہ کیا چاہئے نماز مین ہو
یا غیر نماز مین اور امام شافعی کے نزدیک واجبات سے نہین اور امام محمد سے دو روایتین ہین اور سجدہ دسوان ہی بقول امام اعظمؒ
فتوحات مین اسکو سجدہ انابت کہا ہی فغفرنا لہ ذلک پس بخشا ہمنے واسطے داؤد کے یہہ کہ جس سے استغفار کی اسنے وان لہ عندنا
لزلفی وحسن مآب اور تحقیق واسطے اسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہی نزدیکی کا بعد مغفرت کے اور اچھی جگہہ ہی بہشت مین اور کہا ہمنے
اوکو یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ
اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھکو نائب بیچ زمین کے یا خلیفہ پیغمبرونکا کہ پہلے تجھسے گذرے ہین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے
اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیگی تجھکو وہ راہ خدا سے ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا
یوم الحساب تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہین راہ اللہ کی سے واسطے انکے عذاب سخت ہی بسبب اسکے کہ وہ بھول گئے دن حساب کا
اور سدن کے واسطے کچھہ کام نکیا فوائد السلوک مین ہی کہ بادشاہی کیا سخت کام ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو باوجود درجۂ نبوت اور مرتبہ
رسالت کے کیا خطاب آیا کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور داوری کر ساتھہ راہ عدل اور انصاف کے اور یا نون طریق
حق پر رکھہ نہ باطل پر اور متابعت اپنے ہوائے نفس کی مت کر تا کہ طریقے مرضی ہمارے سے گمراہ ہو نظم عدل اور انصاف کے چل راہ پر +
داد مظلومون کی دے شام وسحر + راہ حق پر رکھہ قدم باطل کو چھوڑ + دل کسی کا ظلم سے ہرگز نہ توڑ + ترک کر اپنی ہوا و آرزو + حق کی جو
مرضی ہی چل وہ راہ تو + وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلا اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان
ان دونونکے ہی بیفائدہ بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہی کہ دلیل پکڑو اوپر قدرت اور حکمت ہماری کے ذلک ظن الذین کفروا یہہ پیدا
کرنا اشیا کا بے حکمت گمان ان لوگون کا ہی کہ کافر ہوئے اور سب بھید پیدایش کا نہ سمجھے فویل للذین کفروا من النار پس وائے
ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور اس طرح کا گمان کیا آتش دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش مسلمانون کو کہتے تھے کہ آخرت
مین ہمکو تمہارے برابر یا تم سے زیادہ نعمتین ملینگی یہہ آیت اتری کہ ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض
کیا کردینگے ہم ان لوگونکو جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جزا و عطا مین مانند مفسدون کے بیچ زمین کے یعنے کافرونکے ام نجعل
المتقین کالفجار یا کردینگے ہم پرہیزگارونکو مانند بدکارونکے یعنے نہین کرنے کے ہم کتب انزلنہ الیک مبرک لیدبروا
ایتہ ولیتذکر اولوا الالباب یہہ کتاب ہی یعنے قرآن کہ اتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے برکت والی تو کہ اندیشہ کرین بیچ آیتون
اسکی کے اور فکر کرین بیچ معانی اور حقایق اوسکی کے اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحبان عقل ووھبنا لداؤد سلیمان اور دیا ہمنے داؤد کو
بیٹا سلیمان علیہما السلام نعم العبد بہت اچھا بندہ تھا سلیمان انہ اواب تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے سب
احوال مین لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے کفار دمشق اور نصیبین سے لڑائی کی تھی ہزار گھوڑے وہان سے آئے تھے بعضے کہتے
ہین داؤد علیہ السلام نے عمالقہ سے جنگ کیا تھا وہان سے ہاتھہ لگے تھے وہ انکو میراث مین پہنچے تھے بعضے کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھے پرون والے جنون نے دریا مین سے لاکر حضرت سلیمان کی نذر گذرانی تھی بہرتقدیر حضرت سلیمان بعد نماز عصر کے اُنکے تماشے مین مشغول ہوے ورد آخر کا آپسے فوت ہوا اُن سب کو قربانی کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ یاد کرجسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے تیسرے پہر گھوڑے تین پانون پر کھڑے رہنے والے اور ایک پانون اٹھائے کنارسم زمین سے لگائی بہت خاصے تیز رو سمجھ لیجئے کہ یہہ صفت بہت بھلے گھوڑے کی ہی کہ ایک پانون اٹھائے کھڑا ہو پس سلیمان علیہ السلام انکے نظارے مین مشغول ہوے ورد فوت ہوا فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یعنے گھوڑون کو یہانتک کہ باز رہا مین یاد پروردگار اپنے کی سے یعنے اس دروسے کہ آخر روز پڑھتا تھا مین حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہانتک کہ چھپ گیا آفتاب پردہ شب مین یا حجاب کوہ سبز ہی محیط کرہ زمین پر رُدُّوْهَا عَلَيَّ پھیرلاؤ ان گھوڑون کو اوپر میرے جب پھیر لائے انکو فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پانون پر گھوڑونکے اور گردنون پر یعنے تلوار سے گردن اور پانون اڑانے لگے اسوقت مین گوشت اسپ حلال تھا سب کو براہ خدا ذبح کرڈالا بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذکر سے نماز ہی کہ آپ سے قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا آپ نے بحکم خدا فرشتے کو کہ موکل آفتاب پر ہی کہا کہ پھیرلا آفتاب کو وہ بمقام عصر لے آیا آپ نے نماز پڑھی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی آفتاب ڈوبا ہوا پھر ٹھہ آیا تھا قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ جنگ خیبر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کے گود مین سر رکھے ہوے آرام فرماتے تھے علیؓ پاس ادب سے اٹھا نہ سکے آفتاب غروب ہوگیا نماز عصر انکی فوت ہوئی آپ بیدار ہوے حضرت علیؓ نے نماز قضا ہونے کا احوال آپ سے عرض کیا آپ نے دعا کی آفتاب اوپر چڑھ آیا حضرت مرتضیٰ علیؓ نے نماز ادا کی یہہ قصہ محدثین مین مشہور ہی امام طحاوی نے کہا ہی شرح آثار اپنے مین کہ راوی اس حدیث کے ثقات ہین احمد بن صالح سے منقول ہی کہ اہل علم کو لایق ہی کہ یہہ حدیث یاد رکھین کہ علامات نبوت سے ہی **فرد** فی دست دعوت اسکے نے مہ کو ہی شق کیا + بعد از غروب لایا ہی کھینچ آفتاب کو + لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے بیٹا دیا جنون نے کہا کہ یہہ بھی ہمین مثل اُنکے مسخر رکھیگا آؤ اسکو مار ڈالین حضرت سلیمانؑ نے آگاہ ہوکر سحاب کے سپرد کیا کہ اسکو دور دم پلاکر پالے اور شر جن سے بچاوے قضارا وہ پسر مردہ انکے تخت پر گرا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈال دیا ہمنے اوپر تخت اسکے کے بیٹے اسکے کو بدن بے روح سلیمان اپنے کیے پر پشیمان ہوا پھر رجوع کی طرف حق کے اور عالم پر ظاہر ہوگیا کہ توکل غیر خدا پر نچا ہی یہہ لباب مین ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسے بیمار ہوے کہ نہایت ضعف سے بدن بے روح معلوم ہوتا تھا تخت پر انکو ڈالدیتے تھے تو کہ مہمات ملک مین خلل نہ پڑے پس پھرے طرف صحت کے اور مشہور یہہ ہی کہ بواسطہ ترک ادب کے انگشتری مملکت انکے کی صخر جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس روز وہ تخت سلیمان علیہ السلام پر بیٹھا پھر انگوٹھی انکی انکو ملگئی اور طرف پادشاہت اپنی کے پھرے اور کمال نیاز سے دعا مین مشغول ہوکر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے بیچ اس چیز کے کہ مجھ سے صادر ہوئی اور دے مجھکو ملک کہ نہ لایق ہو واسطے کسی کے بعد میرے تو کہ وہ معجزہ میرا ہو اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخر جنی کے بحر الحقایق مین ہی کہ مجھے ملک دے مخصوص تو کہ دوسرا ہوس طلب اسکے کے نکرے اور فتنے مین نہ پڑے کیونکہ اتنے بڑے ملک مین سوا قوت نبوت کے فتنے سے بچنا نہین ہوسکتا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی بخشنے والا جو کچھ چاہے اور جسکو چاہے دے امام قشیریؒ نے کہا ہی کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے الہام الٰہی سے جانا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم طرف مملکت دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے یہہ دعا کی فتوحات مین ہی کہ مراد سلیمان کی یہہ تھی کہ مجھے وہ ملک بخش کہ بالفعل کسی کے نہ لایق ہو کیونکہ بالقوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا چنانچہ صحیحین مین مذکور ہی کہ حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفریت ناگہان میرے پاس آیا تو کہ نماز میری قطع کرے حق تعالیٰ نے مجھے قوت دی میں نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ ستون مسجد سے باندھ دوں تو کہ تم سب دیکھو پس یاد آئی مجھکو دعا سلیمان علیہ السلام کی کہ رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اوسکو چھوڑ دیا میں نے تاکہ بے بہرہ اور ناامید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ اب پس سخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باؤ کو چلتی تھی ساتھ حکم اسکے کے ملایم جہاں پہنچا چاہتا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور مسخر کیا ہمنے واسطے اسکے دیوؤں کو ہر ایک عمارت بنانے والا اور غوطہ لگانیوالا اور بہرین تو کہ اسکے واسطے خشکی مین محل بناوین اور تری سے جواہر نکالین اور مسخر کیا اور دیوؤ نکو جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے تو کہ لوگون کو ضرر نہ دین پس کہا ہمنے اسکو هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہہ جو ملک تجھے دیا بخشش ہماری ہی تجھہ پر پس منت رکھہ جسپر کہ چاہے محفوظ کر اس سے یا بند کر عطا اپنی جس سے کہ چاہے بغیر حساب کے ہی بخشنا اور نہ دینا تیرا یعنے اختیار دیا ہمنے چاہے کیسکو دے چاہے نہ دے کچھہ تجھسے اسکا حساب نہوگا وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ مرتبہ ہی قرب کا دینا اور آخرت مین باوجود اس بادشاہت کے اور اچھی ہی جگہہ پھر جانے کی یعنے بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو باوجود اس بادشاہت کے اور اچھی ہی جگہہ پھر جانے کی یعنے بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ جبوقت کہ پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہہ کہ ہاتھہ لگایا ہی مجھکو شیطان نے ساتھہ ایذا کے اور عذاب کے اور وہ یہہ تھا کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو سرزنش کیا کہ کیا کیا تو نے جو حق تعالیٰ نے فواید نعم تجھہ سے لیکر شدائد الم دیے یا وسوسے ڈالتا تھا انکے اتباع کو یہانتک کہ انھون نے آپ کو بستی سے باہر نکال دیا تھا اور وہ جو شکایتین کچھہ سورۂ انبیا مین گذرین ہین القصہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا ارْكُضْ بِرِجْلِكَ لات مار پاؤن اپنے سے زمین پر حضرت ایوب نے جو زمین پر لات ماری دو چشمے جاری ہوئے ایک آب گرم کا ایک سرد کا جبرئیل نے کہا کہ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ یہہ چشمہ گرم جگہہ غسل کرنے کی ہی یا یہہ پانی ہی کہ جس سے نہاوین اور یہہ دوسرا آب سرد ہی اور پینے کا پس ایوب علیہ السلام اسمین نہائے سب مرض بدن کا جاتا رہا اور سرد پانی پیا سب بیماری باطن کی دور ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ چشمہ ایک تھا وقت نہانے کے گرم ہوجاتا تھا اور وقت پینے کے سرد وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ اور دی ہمنے اسکو اہل اسکی یعنے فرزند اسکے زندہ کیے ہمنے اور مانند اسکے ساتھہ اسکے یعنے اولاد اسکی دوچند کردی بہ نسبت پہلی کے واسطے مہربانی کے آئے ہماری طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے تو کہ بلا پر صبر کرین اور پناہ ساتھہ حق تعالیٰ کے پکڑین کہ صبر مفتاح فرج ہی فرد عین بلا مین کاٹ تو عمر اپنی صبر اور چین مین + الصبر مفتاح الفرج راحت سمجھہ کونین مین + لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام نے زمان مرض اپنے مین اپنی بی بی رحیمہ کو کسیکام کو بھیجا تھا اسنے دیر لگائی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سو لکڑیان مارونگا جب آپ نے صحت پائی اور تندرستی اور جوانی پھر آئی چاہا کہ قسم پوری کرون خطاب آیا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ اور لے بیچ ہاتھہ اپنے کے جھاڑو کہ سو تنکے اسمین ہون پس مار ساتھہ اسکے بی بی اپنی کو اور مت جھوٹھی کر قسم اپنی إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنیوالا ان بلاؤن پر جو اُسکے نفس اور مال اور اولاد پر آئین نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف درگاہ ہمارے کے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ اور یاد کر بندون ہمارے ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے مراد اعمال شریفہ اور علوم نافعہ ہین تعبیر اعمال کو ساتھہ ہاتھون کے کی کہ اکثر اسی سے ہوتے ہین اور علوم کو ساتھہ آنکھہ کے کہ مطالع کتب اسی سے کیا جاتا ہی یا مراد ایدی سے قوت ہی طاعت مین اور ابصار سے بصیرت ہی شریعت مین إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا ہمنے انکو ساتھہ صفت



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خاص ہے کہ وہ یاد تھی آخرت کی کیونکہ پیغمبر کا سوا لقائے کبریا کے کچھ مقصود نہیں اور اسکا مقام آخرت ہی وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے البتہ چنے ہوئے بہتر لوگونمیں سے تھے وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمٰعیل ذبیح کو اور الیسع بن اخطوب کو کہ خلیفے الیاس کے تھے پھر نبوت سے مشرف ہوئے اور ذوالکفل کو کہ بشیر بن ایوب تھے سو پیغمبرون کے کہ قتل سے بھاگے تھے کفیل ہوئے تھے نبیان میں ہی کہ وہ پسر ایوب ہیں کہ بعد یدسے کے مبعوث ہوئے ایک قوم شامی پر اور انکا خدا نے ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہی الیسع ہیں کہ بعد الیاس علیہ السلام کے متکفل ہوئے کار مردین پر قیام کرین اور اس تقدیر پر عطف اسکا الیسع پر قبیل عطف صفت کے اوپر موصوف کے ہی وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ اور ہر ایک بہترونسے تھے هٰذَا ذِكْرٌ یہہ خبر ہیں انبیا کی نصیحت ہیں یا سبب یاد کرنیکے ہیں تجھکو کہ محمد ہی اور قوم تیری کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ اور تحقیق واسطے پرہیزگارونکے البتہ اچھی جگہہ پھر جانے کی ہی جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ بہشتین ہمیش رہنے کی درحالیکہ کھولے ہوئے ہونگے واسطے اُنکے دروازے ان بہشتون کے مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ تکیہ کیئے ہونگے اوپر تختون کے بیچ اُن بہشتون کے جیسے دولتمند واسطے راحت کے تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہیں منگواوینگے بیچ اُس بہشتون کے میوے بہت اور پینے کی چیزین سمجھہ لیجئے کہ میوہ خوری واسطے لذت کے ہی اور طعام کھانا واسطے دفع گرسنگی کے پس وہان گرسنگی نہوگی اسواسطے میوون کی طرف رغبت زیادہ ہوگی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ اور نزدیک انکے ہونگی عورتین بند رکھنے والی نظر کو اور طرف سے ہم عمر یعنے سب کی ایک عمر ہوگی لکھا ہی کہ سب عورتین بہشت کی تنتیس ۳۳ برس کی عمر والیان ہون گی بعضے کہتے ہین کہ مراد اتراب سے یہہ ہی کہ سب بی بیان برابر ہونگی حسن مین کوئی ایک دوسرے سے کم نہوگی کہ طبیعت ایک کی طرف مایل ہو اور ایک سے ہٹ جائے فرشتے کہینگے بہشتیونکو هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ یہہ ہی جو وعدہ دیئے گئے تھے تم واسطے دن حساب کے اہل بہشت خوشی سے کہینگے اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ تحقیق یہہ ہی جو ہم دیکھتے ہین نعمت سے البتہ رزق ہمارا کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین عنایت کیا نہین واسطے اسکے کم ہونا هٰذَا یہہ ہی جو کچھ بہشتیونکو ہوتا ہی وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ جَهَنَّمَ اور تحقیق واسطے سرکشونکے یعنے کافرونکے بُری جگہہ ہی پھر جانے کی دوزخ يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اسمین فَبِئْسَ الْمِهَادُ پس برا ہی بچھونا دوزخ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ یہہ ہی عذاب پس چاہیئے کہ چکھین اسکو گرم کھولتا پانی کہ لب تک پہنچتے ہی منہہ جلاوے اور جب پئین تو انتڑیان ٹکڑے ہوجاوین اور پیپ سمجھہ لیجئے کہ غساق لغت ترک مین گندی چیز کو کہتے ہین اور مراد یہان پیپ ہی کہ گوشت اور پوست دوزخیون کے سے اور شرمگاہون زانیونکے سے بہے گی اسکو جمع کرکر انکو پلاوینگے یا غساق زمہریر ہی کہ دوزخیون کا اس سے تن بدن گلیگا جیسے آگ سے جلیگا یہہ تعذیب نہایت شدید ہی وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ اور انکو عذاب ہی اور مثل اس عذاب کے سے یا جنس اسکی سے قسمین بہت یعنے عذاب طرح طرح کے ہین لیکن ہم شکل ایک دوسرے کے درد اور دکھہ مین لکھا ہی کہ جب رؤساء کفار دوزخ مین جاوینگے تو تابعون کو بھی انکے ساتھہ دوزخمین لیجاوینگے فرشتے رؤساؤن سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ یہہ فوج ہی بیٹھنے والی ساتھہ تمہارے دوزخمین رئیس کہینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ نہ خوشی ہو جیو ساتھہ اُنکے اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ تحقیق وہ داخل ہونے والے ہین آگ مین شامت اعمال اپنی سے جیسے کہ ہم داخل ہوئے ہین مرحبا کلمہ ہی کہ واسطے اکرام مہمان کے کہتے ہین رئیس اپنے تابعون پر نفرین کرکر لامرحبا کہین گے اور جب تابع متبوعون سے یہہ کلام سنینگے قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ کہینگے بلکہ تم لامرحبا ہو جیو ساتھہ تمہارے یعنے ناخوشی ہو جو تمکو لایق تر نفرین کے نہین ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تمہین نے آگے تیار کر رکھا تھا موجبات عذاب کو واسطے ہمارے کہ ہمین اغوا کیا تھا تمہارے ہی گمراہ کرنیکے سبب ہم دوزخمین پڑے فَبِئْسَ الْقَرَارُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس بری جگہہ رہنے کی ہی دوزخ پھر تابع دوسرے بار قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ کہینگے ای پروردگار ہمارے جسنے پہلے تیار کر رکھا ہی واسطے ہمارے کفر اور گمراہی کو اور راہ حق سے ہمارا پانوں پہسلایا ہی پس زیادہ دے اسکو عذاب دوگنا بیچ آگ کے یعنے جتنا اب ہی اس سے دوچند کر یا سانپ بچھو دوزخ کے سے کٹوا وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ اور کہینگے رئیس قریش کے دوزخ مین کیا ہی واسطے ہمارے آج کہ نہین دیکھتے ہم اُن مردونکو کہ تھے ہم گنتے انکو دنیا مین شریرونسے موضح مین ہی کہ کفار قریش دوزخ مین فقرائے مسلمانانکو مثل عمار اور بلال اور صہیب اور خباب کے جو نہین دیکھینگے کہینگے اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ کیا پکڑا تھا ہمنے انکو بیان استفہام واسطے تقریر کے ہی یعنے پکڑا تھا ہمنے انکو زیر دست محکوم اور اُنسے ٹھٹھے کرتے تھے ہم انہین دوزخ مین نہین لائے یا کج ہوگئین اُنسے آنکھین ہمارے کہ ہم نہین دیکھتے انکو آثار مین ہی کہ حق تعالیٰ اس گروہ فقرا کو بہشت کے غرفون مین جلوہ گر فرماویگا تاکہ کفار دیکھین اور زیادہ تر حسرت کھاوین اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ تحقیق یہہ جو حکایت کی دوزخیون کی البتہ سچ ہی جھگڑنا دوزخ والون کا اور ماجرا اُنکا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکان مکے کو سوا اُسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون عذاب خدا سے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر خدا اکیلا کہ ذات اُسکی شرکت قبول نہین کرتی اور طرف وحدت اسکیکے کثرت راہ نہین پاتی قہر کرنیوالا کہ شربت اجل چکھاتا ہی تو کہ کثرت کو کہ حقیقت مین وجود نہین رکھتی نظر عارف سے اٹھاوے **مثنوی** غیرت اسکی نے غیر کب چھوڑا ✦ ماسوا اپنے سب کا سب توڑا ✦ خرق کر پہلے پردۂ پندار ✦ دیکھہ پھر نور واحد القہار ✦ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھہ درمیان انکے ہی غالب عذاب کرنے مین بخشنے والا کہ باک نہین رکھتا بخشنے مین قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ کہہ کہ جو کچھہ کہا تمکو اور ڈرایا عذاب قیامت سے وہ چیز بڑی ہی تم اُس سے مُنہہ پھیر نیوالے ہو کمال غفلت سے یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہی اور تم اُس سے اعراض کرتے ہو بھلا دیکھے تو اگر مین نبی نہوتا اور وحی مجھپر نہ آتی مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ نہوتا واسطے میرے کچھہ علم ساختہ سرداروں بلند کے یعنے فرشتون کے جو وقت کہ جھگڑتے تھے شان آدم علیہ السلام مین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا تا آخر آیت ہی پس نبوت پر میرے دلیل روشن تراس سے کیا ہوگی کہ قصہ آدم کا اور فرشتونکا بیان کرتا ہون مین ہو بہو جو پہلی کتابون مین مذکور ہی باوجود اسکے کہ نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہ کسی استاد سے سنا ہی اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین وحی کیا جاتا ہی طرف میرے مگر یہہ کہ سوا اُسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یا آشکارا کرنیوالا ہون موجبات عذاب کو اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون انسان مٹی سے یعنے آدم کو فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ پس جسوقت کہ درست کرونمین اسکو اور پھونکون بیچ اسکے روح اپنی روح کی اضافت طرف اپنے واسطے طہارت اسکیکے ہی حاصل یہہ ہی کہ جب جان ڈالون اسمین پس گر پڑیو واسطے اسکے سجدہ تعظیم کا کرتے ہوئے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ پس سجدہ کیا فرشتون سب سارون نے بعد روح پھونکنے کے بیچ قالب آدم کے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا اپنی جان کو بڑا جانا کہا اللہ کا نافرمان وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تھا کافرون سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ فرمایا حقتعالیٰ نے ای ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اسچیز کے کہ بنائی مین نے ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق خلقت آدم کے ہی بحق سبحانہ یعنے مین نے ہاتھہ سے پیدا کیا بغیر ماں باپ کے تنبیا ہین ہی کہ ذکر ہاتھون کا تنبیہ اوپر مزید قدرت کے ہی بیچ خلقت آدم کے بعضے تفسیر ونمین ہی کہ ید قدرت اور دست نعمت ہی



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فتوحات مین ہی کہ قدرت اور نعمت شامل ہی سب موجودات مین پس اس تاویل سے کچھہ شرف آدم ثابت نہین ہوتا پس بیدی مین ضرور ہی کہ ایسے معنے ہون جو دلالت کرین اوپر شرافت آدم علیہ السلام کے پس تحمل اوپر نسبتین تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جامع اُن دونون صفت کا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد صفتین سے لطف اور قہر ہی کیونکہ دو صفت جمیع صفات کو شامل ہین اسواسطے کہ کوئی صفت نہین کہ قہر یا مہر سے خالی ہو بعضے جلالی ہین بعضے جمالی تبارك اسم ربك ذی الجلال والاکرام کوئی مخلوق نہین مگر مظہر ایک کی اُن دو صفتون سے ہی چنانچہ فرشتے مظہر لطف ہین اور مظہر قہر ہین اور انسان مظہر تجلی صفتین ہین اونمین اسی جامعیت کے سبب قابلیت مسجودیت پیدا کی **فرد** ظہور قہر ہی کوئی ظہور مہر ہی کوئی ٭ مگر جامع ہی جسکو حضرت انسان کہتے ہین ٭ القصہ حق تعالی نے ابلیس کو فرمایا کیون نہ سجدہ کیا تو نے اس مخلوق کو کہ مین نے اپنے ہاتھون سے بنایا اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ کیا تکبر کیا تو نے بغیر لیاقت تکبر کے یا تھا تو بلند مرتبے والون سے ابلیس نے شق ثانی اختیار کی قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا کہ مین بہتر ہون اس سے پھر وجہ بہتری کی بیان کی کہ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہی اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے کہ کثیف اور ظلمانی ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی شمہ اسکا سورۂ اعراف مین گذرا کشف الاسرار مین مذکور ہی کہ آتش سبب فرقت ہی اور خاک وسیلہ وصلت آتش سے کشتن آوے اور خاک سے پیوستن آدم کہ خاک سے تھا پیوستہ ہوا تاکہ مشرف بخلعت ثم اجتباہ ہوا ابلیس کہ آتش سے تھا کشتہ ہوا تاکہ بفرمان فاہبط منہا مردود درگاہ ہوا ایک شوریدہ نے سلطان العارفین سے کہا کیا ہوتا جو یہہ خاک بے باک نہوتی بایزید قدس سرہ نے آواز دی کہ اگر خاک نہوتے مبرا زل کون سنتا اور آشنائی قرب لم یزل کون ہوتا **بیت** گر خاک نہوتی تو یہہ جھمکا نہ دکھاتا ٭ ہستی مین نہ یون جلوہ عدم کا نظر آتا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ فرمایا حقتعالی نے ابلیس کو بعد دعوی انا خیر کے کہ پس نکل بہشت سے یا آسمان سے یا صورت ملکی سے پس تحقیق تو راندا گیا ہی رحمت سے اور دور ہوا ہی رتبہ کرامت سے وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی روز جزا تک قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو جو راندا ہی تو نے مجھکو اسدن تک کہ اٹھائے جاوین مردے غرض ابلیس کی یہہ تھی کہ جام مرگ نہ پیئے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیونسے ہی دن وقت معلوم تک یعنے دم نفخ اول تک کہ سب مرجاوینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہی غلبے اور قہر تیرے کی جسطرح سے کہ طاقت رکھونگا البتہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو اکھٹے مگر بندے تیرے انمین سے خالص کئے گئے اور پاک ہوے شرک اور عصیان سے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ فرمایا حق تعالی نے کہ پس سچ بات یہہ ہی اور سچ کہتا ہون مین کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھہ سے اور ان سے جو پیروی کرتے ہین تیری آدمیون اور جنون مین سے اکھٹے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ وحی اور ادائے رسالت کے کچھہ بدلا اور نہین مین تکلیف کرنیوالونسے یعنے اس جماعت سے کہ تکلیف اور تصدیع اپنے سے ایسی چیز ظاہر کرتے ہین کہ نہین رکھتے صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حدیث مین ہی کہ متکلف کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جھگڑتا ہی اس سے کہ برتر اس سے ہی دوسری یہہ کہ چاہتا ہی وہ چیز کہ پانا جسکا اسکے مقدور سے باہر ہی تیسری یہہ کہ کہتا ہی وہ چیز کہ نہین جانتا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین یہہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے جن اور انس سے وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ اور البتہ جانوگے خبر قرآن کی یعنے جو اسمین ہی وعدہ اور وعید سے یا جانوگے خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صدق کلام کا اوسکے معلوم کروگے پیچھے ایک مدت کے کہ وہ موت ہی یا قیامت ہی یا وقت ظہور اسلام ہی سورۃ زمر مکی ہی پچھتر آیتین ہین ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے ہین تین ہزار سات سو آٹھہ ۱۱۷۲ ۳۷۰۸

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حرف ہین فواصل اسکے من لی بدر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ صٓ کے یہہ ہی کہ ختم اُسکا بذکر قرآن تھا شروع اسکا بھی اسی سے ہوا ؛؛؛

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اتارنا قرآن کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزت والے حکمت والیکی طرف سے ہی ؛ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ تحقیق ہمنے اتارا ہی طرف تیرے قرآن ساتھہ حق کے یا واسطے بیان اور اثبات حق کے پس عبادت کر اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالا ہو واسطے اسکے عبادت کو مخاطب پیغمبر ہین اور مراد امت والے ہین کہ مامور ہین اسپر کہ عبادت اپنی شرک اور ریا سے خالص رکھین اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو واسطے اللہ کے ہی عبادت خالص شرکت سے یعنے لایق ہی وہ اسکے کہ طاعت اسکی خالص ہو کیونکہ وہ صفات الوہیت مین اکیلا ہی وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اور جن لوگون نے پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے اور خدا کہ بہت دوست رکھتے ہین انکو عام ہی کہ فرشتے ہون یا بت ہون یا سوا انکے ہون اور کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى نہین عبادت کرتے ہم انکو مگر تو کہ نزدیک کرین ہمکو طرف اللہ کے نزدیک کرنا کر یعنے شفاعت کرین ہماری جناب باری مین تو کہ انکی سفارش سے ہمین مقام عالی ملے اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین معبودونسے یعنے کوئی آج فرشتون کی عبادت کرتا ہی جیسے بنی ملیح اور کوئی آدمی کی جیسے یہود اور نصاری اسیطرح کوئی سورج کی کوئی ستارون کی کوئی گوسالے کی کوئی درخت کی کوئی پتھر کی کوئی جن کی کوئی آتش کی اور ہر ایک کا مدعا یہہ ہی کہ معبود اسیکا حق ہی اور باقی باطل پس حق تعالی دن قیامت کے درمیان اُنکے حکم کریگا اور بطلان اُنکا ظاہر فرماویگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹھا ہی اور کہتا ہی کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کرینگے ناشکر ہی کہ منعم حقیقی کا انکار کرتا ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ اگر ارادہ کرتا اللہ یہہ کہ پکڑے اولاد جیسے یہہ گمان کرتے ہین البتہ چن لیتا اس چیز سے کہ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی عزیز شی سے نہ خسیس سے اور کامل سے کہ بیٹے ہین نہ ناقص سے کہ بیٹیان ہین لیکن مخلوق مانند خالق کے نہین اور درمیان باپ اور فرزند کے ہم جنس ہونا شرط ہی پس اسکی اولاد نہین پاک ہی وہ اختیار کرنے فرزند کے سے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وہ ہی اللہ اکیلا وحدت ذاتی اسکی منافی ہی کہ ہم مثل اسکے کوئی ماسوا اسکے قہر کرنیوالا اور توڑنے والا ہی وہم اور خیالات مشرکونکے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ حق کے نہ باطل کے اور کھیل کے بلکہ پیدایش مین ہر ایک کے لاکھون آثار قدرت اور کروڑون اطوار حکمت رکھے ہین تو کہ اہل بینائی عبرت سے صفحات اُسکے مین دلایل اقسام معرفت الٰہی مطالعہ کرین **بیت** ورق ورق پہ بشاخ جہان بخط بہار + لکھا ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار + يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لپیٹتا ہی رات کو اوپر دن کے اور پردہ ظلمت شب مین نور روز چھپاتا ہی اور لپیٹتا ہی دنکو اوپر رات کے اور شعلے روشنی اسکے مین تاریکی اسکی منتہی کرتا ہی یا بڑہاتا ہی رات سے اوپر دن کے اور دن سے اوپر رات کے اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو کہ سیر کرتے ہین حکم اسکے سے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک انسے چلتا ہی ایک وقت مقرر تک کہ منتہی دوری اسکے کا ہی بیچ سیر ہر دنکے اور ہر مہینے کے اور ہر سال کے پانا وقت انقطاع سیر اسکے کے یعنے دن قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ خبردار ہو وہی غالب ہی سب چیزون پر اور سب عالم مغلوب اُسکا ہی بخشنے والا ہی کہ یہہ نعمتین نہین چھین لیتا آدمیونسے باوجود اسکے کہ شرک لاتے ہین عصیان کرتے ہین خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ پیدا کیا تمکو ای بنی آدم تن تنہا سے کہ آدم علیہ السلام ہی ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ پھر پیدا کی اس سے یعنے جنس اسکی سے یا استخوان پہلوے چپ اسکی سے زن اسکی حوا لکھا ہی کہ پہلے اولاد آدم کی پشت اسکی سے نکالی پھر حوا کو پیدا کیا اور اُتارے واسطے تمھارے یعنے پیدا کئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چارپایون مین سے آٹھ قسم نر اور مادہ اونٹ اور گائے اور بھیڑ اور بکری سے تو کہ اُنسے فائدہ اٹھاؤ لباب مین ہی کہ بہشت سے زمین پر
اتارے یَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ پیدا کرتا ہی تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک
پیدایش پیچھے دوسرے پیدایش کے یعنے نطفہ سے لوہو جما پھر لوہو ٹھہرا گوشت کا پھر ہڈی پھر گوشت اپر چمڑا ہی پھر جسد برابر فرماتا ہی
بیچ اندھیرون تین کے کہ اندھیرا پیٹ کا اور اندھیرا رحم کا اور اندھیرا جھلی کا ہی وہ جھلی ساتھہ بچے کے نکلتی ہی ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ یہہ جو ایسے کام کرتا ہی اللہ ہی پروردگار تمھارا واسطے اسکے ہی بادشاہی کا اسکو نہ زوال ہی نہ تباہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو تم راہ حق سے باوجود ان دلیلون روشن کے إِن تَكْفُرُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ اگر کفر کرو تم ای اہل مکہ پس تحقیق اللہ بے پرواہی ایمان اور عبادت تمھارے سے وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور
نہین پسند کرتا اور نہین فرماتا واسطے بندون اپنے کے کفر اور عدم رضا اسکی ساتھہ کفر کے اسواسطے نہین کہ اسکو کچھہ ضرر پہنچتا ہی بلکہ
نہین پسند کرتا کہ بندے کو ضرر پہنچے وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا نعمت دعوت پیغمبر پر پسند
کریگا اسکو واسطے تمھارے کیونکہ سبب فلاح تمھارے کا ہی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور نہین بوجھہ اٹھاتا کوئی بوجھہ اٹھانیوالا
بوجھہ گناہون دوسرے کا بلکہ ہر ایک بار گناہ اپنا آپ ہی اٹھاتا ہی ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ پھر طرف
پروردگار اپنے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھہ اسچیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر دینا ساتھہ محاسبہ اور مجازات کے ہوگا
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو نیت اور عزم سے اور خطرے اور خیال سے وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ اور جو وقت لگتی ہی کافر کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہی یا خدیفہ بن مغیرہ سختی یعنے مرض یا فقر یا بلا پکارتا ہی پروردگار اپنے
کو رجوع کر کر طرف اسکے اور اسی سے آرزو چاہتا ہی اور بتون کی عبادت ترک کرتا ہی اور اُن سے کچھہ خواہش نہین رکھتا ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ
نِعْمَةً مِّنْهُ پھر جب دیتا ہی اللہ اسکو نعمت نزدیک اپنے سے اور وہ سختی دور کرتا ہی نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ
بھول جاتا ہی جو کچھہ کہ تھا پکارتا خدا کو طرف دور ہونے اسکے کے پہلے اس نعمت سے یعنے اس سختی کو فراموش کرتا ہی یا بعد راحت کے
دعا اور زاری سے ہاتھہ اٹھا لیتا ہی وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریک یعنے بتون کو
عبادت مین اسکا شریک کرتا ہی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اس کافر کو کہ فائدہ اٹھا ساتھہ کفر اپنے کے تھوڑا یا تھوڑی دیر دنیا مین یہہ امر تہدید کا ہی یعنے جس سے چاہے دنیا مین کچھہ بہرہ
اٹھالے إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ تحقیق تو رہنے والون دوزخ کے سے ہی اور لذتین دنیا کی عذاب دوزخ کے آگے بہت ہی کم ہین
پس فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہی أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ یا وہ شخص کہ
فرمانبرداری ہی مانند صدیق اور فاروق کے یا عمار کے یا سلمان کے یا عبداللہ بن مسعود کے اور اشہر یہہ ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہم کے اور بہتر تقدیر
قانت ہی یعنے استادہ ہی وظایف بندگی مین ساعتون رات کے مین سجدہ کرنیوالا اللہ تعالی کو اور کھڑا نماز مین ڈرتا ہی عذاب آخرت
سے اور امید رکھتا ہی بخشش پروردگار اپنے سے یعنے باوجود عبادت طاعت کے متردد ہی درمیان رجا اور خشیت کے کبھی خایف
کبھی امیدوار اور مرغ ایمان انہین دونو بال اقبال سے ہوائے کمال پر ہوتا ہی طیار لو وزن خوف المومن ورجاہ لاعتدلا نظم
بندگی کر کر نہ ہو امین دلا + اور گنہہ سے نا امیدی بھی نہ لا + قہر اسکا جیسا ہی حد سے فزون + لطف بھی ویسا ہی حد سے برون + قہر سے
اسکے توڑ تارہ سدا + مہر سے اسکے تو رکھہ ہر دم رجا + بس یہی خوف ورجا ایمان ہی + گر کم و بیشی ہی تو نقصان ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین توحید کہ برپا کو اور وہ لوگ
کہ نہین جانتے یگانگی خدا کو إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین ساتھہ دلیلون ہمارے کے صاحب عقل خالص کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ آلودگی وہم سے پاک ہین قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ کہہ ای بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے اور بچو اعمال ناہنجار اپنے سے اور علامت تقوی کی ارتکاب طاعت اور اجتناب معصیت ہی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین ساتھہ کہنے کلمہ شہادت کے بیچ اس دنیا کے جزا نیک ہی کہ صحت اور عافیت ہی یا ان لوگون کو جو متصف یا خلاق الٰہی ہین دل اور تازگی روئے اور ثنائے جمیل اس جہان مین ہی یا ان لوگونکو عبادت حضور سے کرتے ہین حسنہ ہین دنیا مین کہ شہود انوار تجلیات جمالی ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ آیت بیچ شان مہاجران حبشہ کے ہی جیسے جعفر بن ابی طالب اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اور معنے آیت کے یہہ ہین کہ واسطے ان لوگونکے کہ ہجرت کی ہی بیچ اس عالم کے راحت ہی اعدا سے اور نجات ہی بلا سے انکے وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اور زمین اللہ کی واسطے ہجرت کے کشادہ ہی واسطے اسکے کہ ارادہ ہجرت کا کرے اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ سوا اسکے نہین کہ پورا دئے جاوینگے صبر کرنیوالے اوپر جدا لی وطن کے یا اذیت غربت پر یا مشقت عبادت پر یا تحمل اذیات پر ثواب اپنا بغیر حساب کے یعنے جو شمار سے افزون اور حساب سے بیرون ہی معالم التنزیل مین ہی کہ دن قیامت کے بلا کشان صابرین کو عرصات مین حاضر کرینگے نہ انکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ حساب سمجھینگے بلکہ انپر ٹہو دینگے ثواب بے حساب اور کام انکا اس درجہ کو پہنچیگا کہ عافیت والے جنون دنیا مین کچھہ الم ستم ندیکھا ہوگا آرزو کرینگے کہ کاشکے تن بدن انکا مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تو آج کے دن بلا والونکے ساتھی ہوتے مثنوی یہان کے غم پانے مین وہان کی ہی خوشی + ان بلاؤن مین عطائین ہین چھپی زخم غم کھاکر جو مرہم جائینگے + رحمت باریکا مرہم پائین گے + لکھا ہی کہ کفار مکے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تجھے کیا ہوا ہی کہ دنیا مین آئین نکالتا ہی جو مخالفت روش ہمارے کی ہی اپنے باپ اور دادا اور سادات قوم کو دیکھہ کیا عبادت لات اور عزی کی کرتے تھے تو بھی کیا کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کہہ کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اللہ کو پاک کرنیوالا واسطے اسکے عبادت کو شرک سے یعنے موحد ہون اور بلائے والا طرف توحید کے وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین اسبات کا کہ ہون مین پہلا مسلمانون اس امت کا کیونکہ مین پیشوا انکا ہون دنیا مین اور آخرت مین قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی اور شرک لاؤن اور دین تمہارا قبول کرون عذاب اس دن کے سے کہ بڑا ہی ہول اسکا قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ کہہ اللہ ہی کو عبادت کرتا ہون مین خالص کرنیوالا واسطے اسکے دین اپنا شرک سے یا پاک کرنیوالا عمل اپنا ریا سے پس عبادت کرو تم اس چیز کو کہ چاہو تم سوا اسکے یہہ امر تہدید ہی اور تنبیہ ہی اوپر محرومی اور رسوائی انکے اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے لکھا ہی کہ مشرکان مکہ اس آیت کو سنکر جواب مین کہنے لگے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان کیا تو نے بیچ مخالفت دین آبا اپنے کے یہہ آیت اتری کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہہ تحقیق ٹوٹا پانیوالے وہی ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو کہ گمراہ ہوئے اور تابعون اپنے کو دن قیامت کے کہ الگ جدا ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی نے واسطے ہر انسان کے منزل اور اہل پیدا کی ہی پس جسنے حکم خدا اور رسول کا مانا اوسکو بہشت مین لیجاوینگے اور وہ دینگے اور جس نے فرمان خدا اور رسول سے اعراض کیا اسکی منزل اور اہل دوسرے کو حوالہ کرینگے جو مطیع ہوگا پس کافرون قیامت کے ٹوٹا پاوینگے منزل اور اہل مین اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ خبردار ہو یہہ بات وہی ٹوٹا پانا ظاہر کہ کسی پر اہل موقف سے چھپا نہ رہیگا لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ واسطے ان زیان کارونکے اوپر انکے سائبان ہون گے آگ کے اور نیچے انکے سے بھی سائبان ہون گے آگ کے دوسرے گروہ واسطے کہ نیچے کے درکے مین ہونگے اور مقرر ہی کہ سب سے تیلکا در کہ منافقونکے واسطے ہی یہان مراد کافرون سے وہی ہین یا مراد سائبانون سے بچھونے اور تکئے ہین واسطے مجاز

کلام کے ظلل انکو بھی فرمایا ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ یہہ عذاب کہ مذکور ہوا ڈراتا ہی اللہ ساتھہ اُسکے بندون کو تو کہ بچین اس چیز سے کہ اُسمین انکو مبتلا کرے وہ کیا ہی شرک ہی یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ای بندو میرے پس ڈرو مجھہ سے ایسی بات مت کرو کہ سبب غصے میرے کا ہو لکھا ہی کہ زمان جاہلیت مین بعضے وحدانیت حق کا اقرار کرتے تھے جیسے سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری اور زید بن نفیل رضی اللہ عنہم حق تعالیٰ انکی شان مین فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بتون سے یہہ کہ عبادت کرین اسکو اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ کے اور سب کی عبادت سے منہہ پھیر کر متوجہ بحق ہوتے ہین واسطے انکے خوشخبری ہی دنیا مین فرشتونکی زبانی دم مرگ اور عقبیٰ مین ساتھہ بخشش گناہون کے اور بہشت مین رہنے ہمیشہ کی اسباب نزول مین ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے چھہ آدمی عشرہ مبشرہ سے کہ عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن زید رضی اللہ عنہم تھے انسے ملکر حقیقت اسلام پوچھنے لگے انھون نے جو باتین کہین وہ سب مشرف باسلام ہوے انکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس بشارت دے بندون میرے کو جو سنتے ہین بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پس پیروی کرتے ہین بہتر اسکے کی مراد احسن سے حسن ہی کیونکہ باتین حضرت صدیق کی سب حسن تھین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد استماع قول سے قرآن ہی اور احسن اُسکا محکم اسکا ہی نہ منسوخ اور عزیمت ہی نہ رخصت اخفاف مین ہی کہ قرآنمین قدح اعدا ہی اور مدح اولیا ہی وہ متابعت احسن کرتے ہین کہ مثلاً طریقہ موسیٰ ہی نہ سیرت فرعون علی ہذا القیاس لباب مین ہی کہ مراد قول اہل ملل کے ہین اور احسن سب کا اسلام ہی اور اشہر یہہ ہی کہ مراد قول سے باتین ہین کہ مجلسون مین ہوتی ہین اہل دل متابعت احسن اُن اقوالون کی کرتے ہین چنانچہ مثل ہی خذ ما صفا ودع ما کدر **فرد** باتین کسیکی جو سُنے اُسمین تامل کر ولا + بد چھوڑ دے بہتر کو لے دع ما کدر خذ ما صفا + بحر الحقایق مین ہی کہ قول عام ہی کلام اللہ کا ہو یا فرشتے کا یا انسان کا یا شیطان کا یا نفس کا اور انسان جھوٹھا سچا بُرا بھلا سب کہتا ہی اور شیطان عصیان کی طرف بلاتا ہی اور نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت کی دعوت کرتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی طرف بلاتا ہی کہ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا پس بندگان خاص وہ ہین کہ احسن اقوال کی جو خطاب رب الارباب ہی اور زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی پیروی کرتے ہین **فرد** کیا ہجر وصل سے کام ہمکو قبول ہی سب + جو کچھہ پیام لایا اپنا پیام بر ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ لوگ پیروی کرنیوالے قول احسن کے ہین جنکو ہدایت کی ہی اللہ نے اور یہہ لوگ وہی ہین صاحب عقلون خالص کے کہ وہم کا جسمین میل نہین اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی ہی اوپر اسکے بات عذاب کی یعنے کلمہ وعید کہ مشیر بعذاب ہی جیسے لاملئن جہنم اور ہولاء فی النار مانند اسکے کہ نہین ثابت ہوئی اوپر اسکے یہہ بات اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ کیا پس تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا ویگا اسکو کہ ہیچ دوزخ کے ہی یعنے کر سکتا ہی تو کہ اسکو مسلمان کرکے آتش دوزخ سے بچا دے تاکید ہی انکار مین یعنے یہہ کار تیرے اختیار مین نہین کہ دوزخیون کو رہائی دے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مراد دوزخیون سے ابولہب ہی اور عتبہ بیٹا اُسکا لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لیکن جو لوگ ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور ساتھہ ایمان اور طاعت کے متصف ہوے واسطے انکے بالاخانے ہین بہشت مین اوپر انکے اور بالاخانے ہین محکم بناے ہوے جلتی ہین نیچے انکے نہرین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ نہین خلاف کرتا اللہ وعدے اپنے کو اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ کیا نہین دیکھا تو نے تحقیق اللہ نے اتارا آسمان سے منہہ پس چلا دیا اسکو چشمون کے کہ ہیچ زمین کے ہین ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ پھر نکالتا ہی اس سے کھیتی کہ مختلف ہین قسمین اسکی جیسے گندم اور جو اور مسور اور چانول یا جدے ہین رنگ اُسکے جیسے سبز اور سرخ اور سوا اسکے

ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا پھر خشک ہو جاتی ہی وہ کھیتی بعد سبزی کے پس دیکھتا ہی تو اسکو زرد ہوئی پھر کرتا ہی اللہ اسکو ریزہ ریزہ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ تحقیق بیچ میہہ برسانے اور گیاہ اُگانے کے البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب عقلوں کے یا پند ہی واسطے ہوشمندوں کے کہ دنیا کو مثل کشت تر و تازہ کے جانتے ہین اور اسپر اعتماد نہین کرتے کہ تھوڑی مدت مین طراوت اسکی خشکی سے بدل جاتی ہی اور کٹ کٹا برابر ہو جاتی ہی **مثنوی** مال و دنیا جان مثل سبزہ زار ٭ تازگی رکھتا ہی و فصل بہار ٭ جب خزان کی باد اسپر آئے ہی ٭ زرد ہو جاتا ہی اور کملائے ہی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ آیا پس وہ شخص کہ کھولدیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے قبول اسلام اور فرمان رب السلام اور متابعت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس وہ اوپر نور معرفت کے ہی پروردگار اپنے سے یا اوپر یقین اور بصیرت کے ہی اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیت بیچ شان علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے ہی کہ حق تعالیٰ نے دل انکے نور معرفت سے روشن کئے پھر ابولہب کے حق مین اور فرزند بے ادب اسکے کے کہا فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پس وائے ہی واسطے ان لوگونکے کہ سخت ہین دل انکے یاد اللہ کی سے یا خالی ہین اس سے اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے انکی گمراہی جو کچھ بھی عقل رکھتا ہی اسپر روشن ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ علامت شرح صدر اور کشادی دل توجہ باخرت ہی اور اعراض دنیا سے یعنے دنیا سے پرہیز کرنا اور موت کی تیاری کرنی پہلے واقع ہونے اسکے سے **نظم** نشان شرح سینہ کرنا ہی اعتراض دنیا سے ٭ لگانا دھیان اپنا ہر گھڑی ہر آن مولا سے ٭ اُدھر سے منہ پھیرا دل کی توجہ بس ادھر رکھنا ٭ رضائے حق طلب کرنا ہی دنیا اور عقبےٰ سے ٭ لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ کیا خوب ہو جو ہم سے کلام آپ فرماوین اور ملوطی روح ہما ری کو حدیث لب شکر بار اپنی سے شیرین کرین **فرد** شکر افشان لب شیرین کو ہو گویا کر کر ٭ اہل اذواق کو ہی آپ کی ہر بات نبات ٭ یہہ آیت اُنزی کی اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشٰبِهًا مَّثَانِيَ اللہ نے اتاری ہی نیک تر سخن کہ کتاب ہی مشابہ ایک دوسریکے یعنے قرآن کہ آیتین اسکی مشابہ ہین ایک دوسریکے اعجاز یا درستی چستی الفاظ مین اور صحت معنی مین یا بعض اسکا سچا کرنیوالا بعض دوسرے کا ہی اور اسمین تناقض اور اختلاف نہین دوہرائے جانیوالے یعنے پھیرا پھیرا اسمین امر اور نہی اور وعد اور وعید مسطور ہی اور بہشت اور دوزخ اور عذاب اور ثواب اور مومن اور کافر مذکور ہی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بال کھڑے ہو جاتے ہین اس سے یعنے خوف اور وعید سے جو اسمین ہی کھال پر ان لوگون کے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پھر نرم ہو جاتے ہین چمڑے دل انکے طرف یاد کرنے رحمت اور مغفرت خدا کے امام قشیری نے کہا کہ لرزتے ہین ہیبت الٰہی سے اور ساکن ہوتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ لرزہ اور آرام آثار قبض اور بسط سے ہوتا ہی یا بسبب استتار اور تجلی کے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودھم صفت مبتدیان راہ ہی اور تلین جلودہم وقلوبہم وصف نواختگان لطف اللہ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یہہ کتاب کہ قرآن ہی ہدایت اللہ کی ہی یعنے ارشاد خدا ہی واسطے خلق کے راہ دکھاتا ہی ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دے اللہ البتہ وادی گمراہی مین پڑے پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ آیا پس جو شخص کہ بچاتا ہی ساتھ منہ اپنے کے برا عذاب یعنے شعلۂ آتش دن قیامت کے مثل اس شخص کے کہ بے غم ہو عذاب سے اور راحت سے گذارے وسیط مین ہی کہ مراد ابوجہل ہی کہ اسکو دوزخ مین لیجاوینگے ٭ تہ گردن مین باندھے ہوئے اور وہ ساتھ منہ اپنے کے چاہیگا کہ آگ سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ اور کہا گیا واسطے ظالمون کے چکھو جو کچھ کہ تھے تم کماتے یعنے وبال اس چیز کا کہ کرتے تھے تکذیب پیغمبر سے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ جھٹلایا تھا جنھون نے کہ پہلے تھے کفار مکہ سے اپنے

پیغمبرون کو پس آیا انکو عذاب الہی اُس جگہہ سے کہ نہ جانتے تھے اور توقع نہین رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس چکھائی انکو اللہ نے رسوائی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے ساتھہ قتل اور قید اور جلاوغیرہ کے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا کہ واسطے انکے تیار کیا ہی بہت بڑا ہی عذاب دنیا سے کیونکہ وہ دایم اور غیر منقطع ہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ کاش کے ہوتے جانتے کہ عبرت پکڑتے اور اپنی جان کو عذاب سے بچاتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے لوگون کے یا اہل مکہ کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال سے کہ کام آوے وہ دین مین تو کہ وہ نصیحت پکڑین ساتھہ اسکے اور اُس قرآن کو کہ بھیجا ہمنے قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ قرآن ہی عربی زبان مین بن کجی والا یعنے بے عیب اور بے خلل اور بے نقصان فقیہ ابو اللیث نے ساتھہ اسناد اپنی کے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ غیر مخلوق ہی تقدیر نازل کیا تو کہ وہ بسبب تامل کرنے بیچ معانی اسکی کے پرہیزکرین کفر اور تکذیب سے اور ڈرین تعذیب سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ بیان کی اللہ نے مثال واسطے مشرک اور موحد کے ایک مرد کی کہ بیچ اسکے شریک ہین یعنے ایک غلام کی کہ کئی خواجہ اُسمین شریک ہین بدخو ناسازگار کہ ہر ایک اسکو ایک کام فرماتا ہی اور کسی کا کام نہین تمام ہوتا سب اس سے ناراض رہتے ہین وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ اور ایک مرد سلامت شریکون سے واسطے ایک مرد کے یعنے ایک غلام کہ اُسکا ایک خواجہ ہی کوئی اُسمین نہین جھگڑتا اور وہ بفراغت متوجہ طرف اپنے مالک کے ہی اور اسے خوش رکھتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دو غلام از روے مثال کے بیشک نہین برابر ہوتے کیونکہ ایک جھگڑے مین بہت سے خواجاؤن کے عاجز ہین اور ہر ایک خواجہ اس سے ناراض ہی اور دوسرا شرکت سے خواجاؤن کے بچا ہی ایک خواجہ رکھتا ہی سو وہ خوش ہی اس سے پہلی مثال مشرک کی ہی کہ عبادت مین بہت سے معبودون کے دل چل بل رکھتا ہی اور پریشان خاطر ہی اور دوسری مثال موحد کی ہی کہ عبادت کرتا ہی ایک معبود کی اور اسیکو دوست رکھتا ہی اور سوا اسکے کسی سے امید نہین رکھتا فرد ایک کا رافت ہو ایک ہی یار کافی ہی تجھے ✦ ایک دل رکھتا ہی ایک ولدار کافی ہی تجھے ✦ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اکیلا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر انکے نہین جانتے کہ وہ واحد لاشریک ہی اسیکو مالکیت ہی نہ غیر اسکے کو لکھا ہی کہ کفار کہ کہتے تھے نتربص بہ ریب المنون ہمکو امید وار ہین ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاوین اور ہم اُنسے چھوٹ جاوین حق تعالی نے فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تحقیق تو بھی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرنیوالا ہی اور تحقیق مشرک بھی مرنے والے ہین یا تو جئے گا اور یہہ مرینگے یعنے جلد مرینگے پس انتظار کرنا انکا دوسرے کے موت کا باوجود اسکے کہ آپ مرنیوالے ہین عین جہالت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ پھر تحقیق تم ای مومنون کافرون سے دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے جھگڑوگے امر دین مین اور تمھین غالب رہوگے اُنپر بعضے کہتے ہین کہ جھگڑنا عام ہی کہ بعضے جھگڑینگے قضایا دنیوی مین اور سب اپنے اپنے حق کو پہنچینگے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ پس کون شخص ظالم تر ہی اس سے کہ جھوٹھ باندھتا ہی اوپر اللہ کے اور اسکے زن اور فرزند اور شریک ٹھہراتا ہی اور جھٹلاتا ہی سچ کو کہ قرآن ہی جب آیا اُسکے پاس یا مراد ذی الصدق ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہی اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہین یعنے ہی، بیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ آیا ساتھہ سچ بات کے اور جس نے مان لیا اسکو یہہ لوگ وہی ہین پرہیزگار آنیوالا جبرئیل اور سچ بات قرآن اور باور کرنیوالا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا آنیوالا پیغمبر اور تصدیق کرنیوالا صدیق ہی رضی اللہ عنہ شیبان مین مجاہد سے منقول ہی کہ مصدق علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سب مسلمان ہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہی جو چاہین نعمت اور کرامت نزدیک پروردگار اپنے کے ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ یہہ ہی بدلا احسان کرنیوالونکا

یعنے اہل تصدیق کا اور اللہ تعالیٰ اونکو جزا دیتا ہی لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَءَ الَّذِيْ عَمِلُوْا تونکہ دور کریگا اللہ تعالیٰ اونسے بدترین اس کام کا کہ کیا انھون نے ذکر لفظ اسوء کی واسطے مبالغے کے ہی یعنے جو بہت بد ہی اسکو دور کر ڈالیگا تونکہ بد کو بطریق اولی دور کریگا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور بدلا دیوے اونکو ثواب انکا ساتھہ بہتر اسیکے کہ تھے وہ کرتے یعنے ایمان یا احسن اعمال انکے کا ثواب زیادہ دیوے اور باقی عملونکا اسی دستور پر عطا فرماوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کیا نہین اللہ کفایت کرنیوالا بندے اپنے کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل یہہ ہی کہ کفایت کریگا شر دشمنون کے سے اور فتح دیگا مشرکون پر اور غالب کریگا دین انکے کو سب دینون پر لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عیب بتون کے بیان کرتے تھے مشرکون نے کہا کہ یہہ باتین مت کرو ایسا نہو کہ ہمارے خدا تمکو کچھہ رنج پہنچاوین اور تم تباہ ہوجاؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور ڈراتے ہین تجھکو مشرک ساتھہ اُن شخصون کے کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالیٰ تو کہ ڈر آوے لوگون کو بتون سے کہ نہ نفع دے سکتے ہین نہ ضرر پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سیدھے رستہ پر لاوے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور جسکو راہ دکھاوے اللہ تو کہ سوا اسکے کسی سے نہ ڈرے پس نہین واسطے اسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ سیدھے رستہ سے پھیر اوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ کیا نہین اللہ غالب دشمنون پر بدلا لینے والا کافرون سے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان مکے سے کہ کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے کہ اللہ نے کیونکہ ظاہر ہین دلیلین اوسکی یگانگیت پر اور اوپر خالقیت کے قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ کہہ کیا پس دیکھا ہی تمنے اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوا خدا کے یعنے بتون کو کہ پوجتے ہو اگر ارادہ کرے اللہ ساتھہ سختی اور محنت کے کیا ہین وہ بت کھولنے والے اور دور کرنیوالے اُس سختی کو یعنے اس سختی کو کہ خدا نے ساتھہ میرے چاہی ہی یا اگر خدا ارادہ کرے مجھکو ساتھہ راحت اور منفعت کے کیا ہین وہ بند کرنیوالے رحمت اسکی کو مجھسے منتقاس نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سوال مشرکون سے کیا وہ چپ ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ کہہ کہ کفایت ہی مجھکو اللہ بھلائی پہنچانے مین اور برائی دور کرنے مین عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اوپر اسکے نہ اوپر غیر اسکے کے توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور کام سب اپنے سپرد کرتے ہین اسیکو حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ کہہ ای قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے تحقیق مین بھی عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ پس البتہ جان لوگے تم کون شخص ہی ہمارے تمھارے مین سے کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کریگا اسکو اور اتر پڑیگا اوپر اسکے عذاب ہمیش رہنے والا سمجھہ لیجیے کہ بدر کی لڑائی مین عذاب رسوائیکا مشرکون پر آیا کہ بہت مارے گئے بہت ذلیل ہوئے پکڑے آئے اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ تحقیق ہمنے اتاری ہی اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن واسطے لوگون کے ساتھہ حق کے یا بسبب بیان حق کے کیونکہ اسمین وہ باتین ہین جو معاد اور معاش مین کام آوین فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی ساتھہ قرآن کے یعنے عمل کیا اسپر پس واسطے جان اپنے کے ہی یعنے فایدہ اُسکا اُسیکو ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو کوئی گمراہ ہوا یعنے قرآن سے پھر اپس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اُسکا اُسی پر ہی وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اوپر اُنکے نگہبان کہ گمراہی مین نہ پڑنے دے بلکہ تجھہ پر فقط پہنچا دینا ہی احکام الٰہی کا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا اللہ قبض کرلیتا ہی جانون کو وقت موت انکے اور جو نہین موے قبض کرتا ہی انکو بیچ نیند انکی کے محی السنہ نے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین نفس حیات اور نفس تمیز نفس حیات جدا ہوتا ہی اُسکا اس سے دم مرگ اور اسکے جانے سے نفس تمیز بھی جاتا رہتا ہی اور نفس تمیز مفارقت کرتا ہی وقت خواب اور اسکے جانے سے نفس حیات نہین جاتا احقاف مین ابن جریر

سے منقول ہی کہ حقتعالی جمع کرتا ہی درمیان ارواح احیا اور اموات کے تو کہ ساتھہ ایک دوسرے کیے نشان آشنائی کا دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى پس بند رکھتا ہی اس عالم مین اس نفس کو کہ پہلے اس سے مقرر کی ہی اوپر اسکے موت اور بھیجدیتا ہی اور نفسون کو کہ جنسے زندگانی ہی طرف بدنون اُنکے کے ایک وقت مقرر تک کہ اجل انکی پہنچے اور نزدیک جمہور مفسرون کے امساک اور ارسال واسطے اُن نفسون کے ہی کہ خواب مین قبض کیے جاوین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تحقیق ہیچ قبض کرنے جانون کے اور نگاہ رکھنے انکے کے اور طرف بدنون کے پہنچے گے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال قدرت کے اور علامتین ہین واسطے حشر اور بعث کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین موت مین کہ مشابہ نیند کی ہی اور زندگی مین کہ مثل جاگنے کے ہی توریت مین مذکور ہی کہ ای فرزند آدم جیسا کہ سو جاتا ہی تو مرجاویگا اور جیسا کہ جاگ جاتا ہی تو زندہ ہوگا بعد موت کے ۔ ۱ فراسمین تامل نہین کرتے أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ کیا پکڑے ہین انھون نے سوا اللہ کے سفارش کرنیوالے کہ وہ کہکر بچا لینگے قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہین اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہون اپنے پجاریون کو یعنے توقع شفاعت کی رکھتے ہو پتھرون سے کہ علم اور قدرت سے بے نصیب ہین قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا کہہ واسطے خدا کے ہی سفارش سب یعنے حکم اُسکا کہ کوئی بے اذن اسکے کے کسیکی شفاعت کر سکیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر طرف اسیکے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ اور جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ کو اکیلا بغیر یاد کیے بتون کے جیسے کہ کہین لا الہ الا اللہ نفرت کرتے ہین دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ اور جسوقت یاد کیے جاتے ہین وہ جو معبود انکے ہین سوا اللہ کے ناگہان وہ خوش ہو جاتے ہین بسبب غافل ہونے کے حق سے اور مشغول ہونیکے ساتھہ باطل کے لیکن معاملہ مؤمن کا برعکس اسکے ہی کہ یاد خدا سے خوش ہوتا ہی اور ذکر ماسوا سے غمگین مثنوی جب یاد تیری آئی تو دل خرم ہوا + اور غیر کا ذکر ہو تو کیا کیا غم ہوا + گر نام تیرا لون تو خوشی کے مارے + عالم مین رہون ولے عجب عالم ہوا + قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ کہہ کہ ای اللہ ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے ای جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان بندون اپنون کے قیامت کو ہیچ اسیچیز کے کہ تھے وہ ہیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین مین وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور اگر ہو واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے کافر ہوئے ہین جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی مال متاع سارا اور مانند اسکے ساتھہ اسکے البتہ بدلا دیوین اسکو برائی عذاب کے سے دن قیامت کے وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اور ظاہر ہوجاویگا واسطے انکے اللہ کیطرف سے جو کچھہ کہ نہ تھے گمان کرتے یعنے گمان انکا یہ تھا کہ بتون کی شفاعت سے رتبہ قرب کا پاوینگے جو عذاب مین گرفتار ہونگے خلاف اپنے گمان کے معلوم کرینگے نقل ہی کہ ایک شایخ وقت سے دم مرگ رویا پوچھا کہ سبب کیا ہی کہا ہی ڈرتا ہون ایسی چیز ظاہر ہونے سے کہ مین جسکو حساب مین نہین لاتا تھا سفیان ثوری سے منقول ہی کہ جب یہہ آیت پڑھتے تھے کہتے تھے ویل لاھل الریا فرد مرائے جانتا جس جس عمل کو اپنے احسن ہی + بوقت مرگ سمجھیگا خلاف اسکے جو کچھہ ظن ہی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور ظاہر ہوینگے واسطے انکے برائیان یعنے عذاب برائیون کا اس چیز کے کہ کماتے تھے اور گھیریگا انکو جو کچھہ کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے ڈرانے خدا اور رسول کے سے فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ پس جب لگتی ہی آدمی کو یعنے کافر کو کہ عتبہ ہی یا عام کافرون کو سختی اور مفلسی پکارتا ہی ہمکو اور دفع اسکا ہم سے چاہتا ہی پھر جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیتے ہین ہم اسکو نعمت اپنے پاس سے راہ تفضل سے نہ اسکے استحقاق سے کہتا ہی سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین اس مال کو اوپر علم کے یعنے طور ذہب کسب کے اور تحصیل مال کی جانتا تھا مین اس سبب سے ہاتھ لگا یا اللہ تعالی جانتا تھا کہ مین مستحق اسکا ہون اسواسطے دیا بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا کہ وہ کہتے ہین بلکہ یہ نعمت آزمایش ہی کہ کافر اور شاکر ظاہر ہوجاوے اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ تحقیق کہی تھی یہہ بات ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنے قارون نے کہی تھی کہ انما اوتیتہ علی علم عندی اور اسکی قوم نے پسند کی تھی پس نہ کفایت کیا ان سے سنچیز نے کہ تھے وہ کماتے مال اور متاع دنیا سے یعنے عذاب سے نہ بچایا فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا پس پہنچا انکو وبال برائیون کا اسچیز کے کہ کماتے تھے اور مال سمیت زمین مین دہس گئے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہین اور ناشکری انمین سے کہ مشرک زمانے تیرے کے ہین شتاب پہنچیگا انکو بدلا برائیونکا اسچیز کے کہ کمایا ہی انھون نے اور نہین وہ عاجز کرنیوالے ہمکو عذاب دینے سے یا پیشی پکڑنیوالے اوپر عذاب ہمارے کے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کیا نہین جانتے یہہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی اپنی مشیت سے نہ اسکی رفعت سے اور بند اور تنگ کرلیتا ہی اوپر جسکے کہ چاہتا ہی اپنی حکمت سے نہ اسکی ذلت سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ فراخی اور تنگی رزق کے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال قدرت اور ارادت اوسکیکے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر خدا روزی دینے والیکے اور جانتے ہین کہ جو کچھہ عطا کرتا ہی اور جسکو عطا کرتا ہی عین مصلحت ہی معالم مین مذکور ہی کہ ایک گروہ نے مشرکون کے قتل اور زنا اور طرح طرح کے گناہ کئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جسچیز کی تم دعوت کرتے ہو نیک ہی اس شرط پر ہم قبول کرتے ہین کہ ہمین بتادو گناہ ہمارے بخشے جاوینگے یا نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے بندو میرے جو زیادتی کرتے ہو اوپر جانون اپنے کے یعنے بہت گناہ ہونہین دوبے ہودت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تقنطوا ساتھہ فتح نون کے ہی اور کسرہ ضمہ بھی پڑھا ہی اور بمعنی یئسوا ہی شرح السنہ مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحشی کو دعوت اسلام کی کی اسنے کہا کہ کیونکر مجھے تم طرف اسلام کے بلاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ جو کوئی قتل کرے اور شرک اور زنا کرے یلق اثاما یضاعف لہ العذاب اور مین نے یہہ سب کچھہ کئے ہین یہہ آیت اتری کہ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا وحشی نے کہا یہہ شرط شدید ہی مین طاقت اسکی نہین رکھتا کچھہ اس سے سوا اور بھی ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسنے کہا مین نہین جانتا کہ مجھے بخشیگا یا نہین اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر مسلمانون نے عرض کیا کہ یہہ خاص وحشی کے واسطے ہی یا ہم سب کے فرمایا حضرت نے واسطے عام مسلمانون کے تم کلامہ سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت بڑی امید کی ہی قرآن شریف مین حدیث مین ہی کہ دوست نہین رکھتا مین دنیا اور ما فیہا کو کہ مجھے ہو عوض اس آیت کے کیونکہ یہہ آیت دنیا سے اور جو کچھہ دنیا مین ہی اس سے بہتر ہی معالم مین ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ واعظ مذکور دوزخ کا اور طوق وسلاسل اسکے کا کرتا ہی فرمایا ای واعظ کیون لوگون کو ناامید کرتا ہی نہین پڑھا تو نے کہ حق تعالے فرماتا ہی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الآیۃ فصول مین ہی کہ امید دی کی اس آیت مین تین چیزین ہین اول لطف خطاب ہی کہ فرمایا یا عبادی اور نکہا یا ایہا العصاۃ دوسری نرمی عتاب ہی کہ فرمایا اسرفوا اور نہ فرمایا اخطاؤ تیسری تنبیہ باسباب ہی کہ فرمایا لا تقنطوا فتوحات مین ہی کہ لا تقنطوا الٰہی ہی اور جس سے حق تعالی نے نہین فرمائی باز رہنا اس سے لازم ہی پس ناامیدی کسیطرح روا نہین مصرعہ نکرنا امیدی کہ ہی کفر راہ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا تحقیق اللہ بخش تا ہی گناہ سارے کتنے ہی بہت ہون سوا شرک کے کہ مطلقا نہین بخشا جاتا ہی بعضے علما کہتے ہین کہ غفران ذنوب بشرط توبہ ہی یہہ قول خلاف ظاہر ہی وسیط مین ساتھہ اسناد اپنے کے لایا ہی اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا

سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی انہ ھو الغفور الرحیم تحقیق وہ ہی بخشنے والا گناہون کا مہربان بندون پر یہہ آیت غریق بحر عصیان کو ساحل نجات پر لگاتی ہی اور مریض جرایم کو معجون شفا کھلاتی ہی نظم ملاہی ہمکو رافت توشۂ راہ ✦ عجب لاتقنطوا من رحمت اللہ ✦ سرایا گرچہ ہین ہم غرق عصیان ✦ یہہ ہی ہمکو امید فضل رحمان ✦ خدا نے خود کہا ہی میرے بندو ✦ میری رحمت سے ناامید مت ہو ✦ پھر اس بخشش سے ناامید ہونا ✦ نہین ہی کچھ مگر ایمان کھونا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب اور رجوع کرو ساتھ طاعت کے یاد عا اور زاری کے طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے امر اسکے کے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب ثم لا تنصرون پس نہ مدد دیے جاؤگے یعنے عذاب دور کرنے مین تمہاری مدد نکریگا واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی کہ اتاری گئی ہی طرف تمہارے پروردگار تمہارے یعنے عزیمت کو اختیار کرو نہ رخصت کو اور ناسخ کی پیروی کرو نہ منسوخ کی پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم نہین جانتے ہوا نا اسکا تو کہ کچھ تدارک کرو اسکا اور شتابی ان تقول نفس یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ وانکنت لمن الساخرین پہلے اس سے کہ کہے کوئی جی ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی مین نے بیچ حق اللہ کے یا بیچ طلب رحمت اور قرب اس درگاہ کے اور تحقیق تھا مین البتہ ٹھٹھا کرنیوالون سے اوپر قرآن اور رسول اور مومنون کے او تقول لو ان اللہ ھدانی لکنت من المتقین یا کہے کہ اگر تحقیق اللہ ہدایت کرتا مجھکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے اور شرک ومعصیت مین آلودہ نہوتا او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین یا کہے جب دیکھے عذاب کو کاش کہ ہوواسطے میرے پھر جانا طرف دنیا کے پس ہونگا مین نیکی کرنیوالون سے اور فرمانبردارون سے پس اسی کہنے والیکو کہے مجھے ہدایت نہین کی اگر کرتے تو مین پرہیزگار ہوتا کہین بلی قد جاءتک ایتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکفرین یہہ نہین جو تو کہتا ہی بلکہ تحقیق آئی تھین تیرے پاس آیتین کتاب ہمارے کی کہ قرآن ہی پس جھٹایا تو نے انکو اور نہ مانا اور تکبر کیا تو نے اور کرشی کی ایمان لانے سے اور ہوا تو کافرون سے ویوم القیمۃ ترى الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ اور دن قیامت کے دیکھیگا تو ان لوگون کو کہ جھوٹھ بولتے ہین اوپر اللہ کے شریک اور اولاد ٹھہرا کے منہ انکے کالے کیے گئے پہلے دوزخ مین داخل ہونیسے کہ علامت دوزخیون کی ہی چنانچہ فرمایا ہی یعرف المجرمون بسیماھم الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین کیا نہین ہیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہ حکم خدا اور رسول کا نہین مانتے وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم اور نجات دیگا خدا دوزخ سے ان لوگون کو کہ پرہیز کرتے ہین شرک سے ساتھہ مقصد اپنے کے کہ رستگاری ہی یعنے ساتھہ اسباب نجات کے کہ ایمان اور احسان ہی لا یمسھم السوء ولا ھم یحزنون نہ لگے گی انکو برائی اور نہ وہ اندوہگین ہونگے اللہ خالق کل شیء اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا وھو علی کل شیء وکیل اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز اور متصرف اور نگہبان ہی لہ مقالید السموات والارض واسطے اسکے ہین کنجیان خزانون آسمانون کی اور زمین کی یعنے مالک امور علوی اور سفلی کا وہی ہی سوا اسکے کسیکو تصرف مین ممکن نہین جیسا کہ خزانون مین دخل کسیکو نہین ہوسکتا ہی مگر اُس شخص کو کہ کنجیان اسکی جسکے اختیار مین ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقالید السموات والارض کی تفسیر کیا ہی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر یعنے یہہ کلمات مفاتیح خزائن آسمان وزمین ہین جو کوئی یہہ پڑھے تو نقود وفیوض اس خزائن کے دست تصرف مین اسکے ہی جب چاہے مینہہ برساوے اور جو چاہے بیل بوٹا اگاوے والذین کفروا بایٰت اللہ اور جنھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون خدا کے یعنے دلیلون قدرت اسکی کے یا آیتون کتاب اسکی کے اولئک ھم الخسرون

یہہ لوگ وہی ہین زبان پاینوالے کہ مرجع اُنکا دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین ابا اُنکے کے دعوت کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ کہہ کیا پس سوا اللہ کے حکم کرتے ہو مجھکو کہ عبادت کرونمین بعد ان سب دلیلون ظاہر کے ای جاہلو وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہی طرف تیرے اور طرف ان لوگون کے کہ پہلے تجھہ سے تھے پیغمبر یعنے تجھہ سے اوپر ہر ایک پیغمبر سے کہا گیا ہی کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اگر شریک لاویگا یعنے ساتھہ فرض محال کے اور اصح یہہ ہی کہ مخاطب ظاہر مین پیغمبر ہین اور حقیقت مین افراد مسلمانان امت اُنکے ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر شریک لاویگا تو البتہ کھوئے جاوینگے عمل تیرے جو بوقت ایمان واقع ہوئے ہین اور البتہ ہوجاویگا تو زیان پاینوالون سے کہ بعد نعمت دین کے لذت شرک مین پڑیگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ بلکہ اللہ ہی پس عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالون سے نعمت توحید اور عبادت پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک عالم یہودی نے حضرت سے عرض کیا کہ ای محمد جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانون کو ایک انگلی پر رکھیگا اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑون کو ایک پر اور آب وخاک کو ایک پر پس ملاکر انگلیان فرماویگا اَيْنَ الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْمُلُوْكُ حضرت نے سنکر تعجب سے تبسم فرمایا یہہ آیت اتری کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور نہ قدر پہچانی یہودی نے اللہ کی حق قدر اسکیکا وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ اور زمین ساری مٹھی مین ہی اُسکے دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہین ہیچ سیدھے ہاتھہ اسکیکے معالم مین ابن عمر سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ آسمانون کو لپیٹیگا دن قیامت کے اور کھولیگا سیدھے ہاتھہ اپنے مین اور فرماویگا اَيْنَ الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ پس لپٹے ہوؤن کو کھولیگا معتقد اہل ایمان کا اسطرح کے کلام سے تنزیہ سے تشبیہ سے بحر الحقایق مین ہی کہ مذہب ہمارا ہیچ تحقیق اس آیت کے یہہ ہی کہ جھوڑدین اسکو اللہ کے مراد پر کیونکہ اسطرح کے کلمات متشابہات سے ہین اُن پر ایمان لایا چاہئے اور حقیقت مین اُنکے کلام نکیا چاہئے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہی وہ وصف جواہر اور اعراض اور اجسام سے اور برتر ہی اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اور پھونکا جاویگا ہیچ صور کے پہلے بار اُنکے قول پر کہ دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اسکو نفخہ صعوق کہتے ہین کہ جب پھونکا جاویگا بیہوش ہوجاوینگے اور اصح یہہ ہی کہ مرجاوینگے جو کچھہ کہ ہیچ آسمانون کے اور جو ہیچ زمین کے ہین مگر جسکو چاہے اللہ کہ اٹھانیوالے عرش کے ہین یا نگہبان بہشت اور دوزخ کے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ پھر پھونکا جاویگا ہیچ صور کے دوسرے بار اسکو نفخہ بعث کہتے ہین اس پھونک سے سب مردے جی اٹھینگے پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے کنارے قبرون کے دیکھتے ہونگے ہر طرف جھوٹھون کی شکل کہ منتظر ہونگے کہ انسے کیا کرین وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور چمک جاویگی زمین محشر کی ساتھہ نور پروردگار اپنے کے یعنے اس نور سے کہ خداوندان پیدا کریگا بعضون نے کہا ہی کہ مراد روشنی عدل کی ہی کہ حقوق خالق اور خلایق کے اس سے ظاہر ہوجاوینگے اور ظلمت ظلم کی دور ہوگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ اور رکھے جاوینگے اعمال نامے چپ وراست عمل کرنیوالون کے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو واسطے دعوے پہنچانے احکام الٰہی کے اوپر امت کے اور گواہونکا واسطے صحت دعوے انکے کے مراد اس سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ شہیدون کو صف جہاد کے حاضر کرینگے واسطے شرف انکے کے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے ساتھہ حق کے اور عدل اور انصاف کے اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے ساتھہ نقصان ثواب اور افزونی عقاب کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ اور پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کچھہ کیا تھا یعنے جزا عمل اسکے کی اور وہ خوب جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہین بندے اور جزا مناسب اسکے دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا اور انکے جاوینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہان کے جانا سخت سائتھ قہر اور غضب کے طرف دوزخ کے گروہ گروہ آگے پیچھے حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ
اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے ساتون اسکے واسطے آنے اُنکے کے اور کہینگے واسطے انکے چوکی دار دوزخ کے کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر جنس تمھاری سے اللہ کی طرف سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے آیتین پروردگار تمھارے کی کہ اتاری تھین اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اسدن تمھارے سے قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے کافر ہان آئے تھے اور ہمین ڈراتے تھے اور لیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی یعنے حکم خدا کا سائتھ عذاب کے اوپر کافرون کے قِيْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا کہا جاویگا کافرون کو کہ داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیش رہنے والے بیچ اسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بری ہی جگہہ رہنے متکبرون کی دوزخ مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ہانکنا سائتھ لطف اور ملائمت کے یعنے فرشتے شتابی کرینگے انکو چلنے مین طرف بہشت کے گروہ گروہ اور تفاوت مراتب انکے کے سمجھہ لیجیے کہ ہانکنا اہل بہشت کا بطریق ازدواج ہی یا مراکب کو اُنکے ہانکینگے کیونکہ متقی سوار بہشت مین جاوینگے حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا یہان تک کہ جب آوینگے بہشت کے پاس اور کھولے ہونگے دروازے اسکے پہلے ہی پہنچنے انکے سے کہ انتظار نہ کھینچین وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور کہینگے واسطے انکے چوکیدار بہشت کے سلامتی ہو اوپر تمھارے پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا پاکیزہ ہی تمھارا مقام اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب بہشتی دروازے پر بہشت کے پہنچینگے وہان درخت ہوگا اسکے تلے دو چشمے جاری ہونگے ایک مین نہاوینگے ظاہر اُنکا پاکیزہ ہوجاویگا وہ دوسرے کا پانی پیئن گے باطن اُنکا مطہر اور منور ہوجاویگا اسوقت فرشتے کہینگے پاک ہوئے تم سائتھ ظاہر اور باطن کے پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ اور کہینگے مسلمان جب بہشت مین داخل ہونگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے سچا کیا وعدے اپنے کو سائتھ ثواب کے اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا تو کہ جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت مین جہان چاہین ہم فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ پس بہت اچھا ہی ثواب عمل کرنیوالون کا یعنے فرمانبردارونکا سمجھہ لیجیے کہ بہشتیون کو حکم ہوگا کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر ایک وہی مقام چاہیگا جو اسکے واسطے مقرر ہی وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور دیکھیگا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام قرب مین ہوگا فرشتونکو کھڑے ہوئے گرد عرش کے یعنے طواف کرتے ہوئے چہارون طرف اسکے پاکی بیان کرتے ہین سائتھ تعریف اُسکی کے یعنے کہتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ سائتھ تسبیح کے نفی کرتے ہین اُن چیزون کی جو لائق جناب کبریا کے نہین ہین اور حمد سے اثبات کرتے ہین اُن صفاتون کا جو سزاوار حضرت مولی ہین وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان خلق کے سائتھ حق کے یعنے ہر ایک کو اسکے مقام پر اتارینگے اور کہا جاویگا یعنے فرشتے یا مؤمن کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمون کا ہی سمجھہ لیجیے کہ جیسا ابتداء خلق آسمان وزمین مین ثنا اپنی کہے کہ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض ویسا ہی وقت قرار پکڑنے اہل آسمان اور زمین کے منزلون اپنے مین وہی تعریف اپنی کی تو کہ جانین کہ فاتحہ اور خاتمہ لایق اپسکے تعریف کے ہی **فرد** کلمہ حمد تیری شان مین چست آتا ہی + کسکا قد ہی کہ سرو پایہ درست آتا ہی + **سورۃ المؤمن** مکی ہی پچاسی آیتین ہین ایک ہزار ایکسو ننانوے کلمے ہین چار ہزار نوسو سائتھ حرف ہین فواصل اسکے من علق دبر ہین اور ربط اسکا سورہ زمر سے یہہ ہی کہ افتتاح دونونکا بذکر تنزیل قرآن اور ساتون حمیمون مین یہہ پہلی ہی حصن حصین مین مستدرک سے منقول ہی بروایت معقل بن یسار رض کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا گیا ہون مین سورہ طہ اور وہ سورتین جنکی اوّل

طس ہی یعنے سورہ شعراء اور نحل اور قصص اور حم ساتون الواح موسیٰ سے کہ وقت مناجات کے اللہ تعالیٰ نے انکو دین تھین تفسیر امام ابو اللیث مین باسناد مذکور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے چرے روضہائے بہشت مین پس چاہئے کہ حامیمونکو پڑھے معالم مین ابن مسعود سے نقل کیا ہی کہ جس حم مین پڑتا ہون مین گویا کہ چمن بہشت مین پڑتا ہون مین کہ زمین نرم مین واقع ہی اور تعجب سے اسمین نظر کرتا ہون مین اور ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہی ساتھ حکم نافذ اور ملک باقی اپنے کے کہ ہر شی کا لباب ہی اور لباب قرآن کا حمیم مین ہی اور بعضے صحابہ اور تابعین سے منقول ہی کہ یہہ عرائس قرآن ہین واللہ اعلم بالصواب

| سورة المؤمن مكية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | خمس وثمانون آية |
|---|---|---|

حٰمٓ یعنے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعہ اشارت طرف کلمون کے ہین کہ حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہی انکی اور عرب جزو کلمہ کو تعبیر ساتھ کل کے کرتے ہین پس یہان حرف حا اشارت طرف حکم حق کے ہی کہ کسی کے پھرائے سے نہین پھرتا اور میم ایما ساتھ ملک اسکے کے ہی کہ زوال اور فنا اسمین راہ نہین پاتا اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ اتارنا کتاب کا یعنے قرآن کا اللہ غالب جاننے والے سے ہی کہ وہ قادر ہی اتارنے پر اور عالم ہی کہ کسوقت مین کسپر اتارے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ بخشنے والا گناہ اس کسیکا کہ تصدیق دل سے کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قبول کرنیوالا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے سخت کرنیوالا عذاب کا اس کسیکو کہ کلمہ توحید سے پھرے صاحب بخشش اور انعام کا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ طرف اسیکے ہی پھر جانا سب بندونکا واسطے جزا کے مَا يُجَادِلُ فِي آيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ نہین جھگڑتے بیچ نشانیون اللہ کے یا آیتون کتاب خدا کے بعد اسکے اتارنا اسکا محقق ہوا مگر وہ لوگ جو کافر ہوئے اور چھپاتے ہین حق کو پس چاہئے کہ نہ فریب دے تجھکو پھرنا انکا بیچ شہرون شام اور یمن کے واسطے تجارت کے یعنے خیال مت کر کہ انکو مہلت اور فرصت ہی مآل کار اور خاتمہ روزگار انکا بہت برا ہوگا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ جھٹلایا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے نوح علیہ السلام کو اور گروہون نے بعد قوم نوح سے پیغمبرون اپنون کو مانند قوم داؤد اور ثمود کے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ اور قصد کیا تھا ہر ایک امت نے انمین سے ساتھ پیغمبرون اپنے کے تو کہ پکڑ لیوین اسکو اور جو ایذا چاہین پہنچاوین وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ اور جھگڑا کرتے تھے پیغمبرون اپنے سے ساتھ جھوٹھ بات کے تو کہ ڈھا دیوین ساتھ اسکے سچی بات کہ ماننا جسکا واجب ہی پس پکڑ لیا مین نے انکو اور ہلاک کیا عوض مین اسکے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا ان پر وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ اور جس طرح ثابت ہوا عذاب مکذبان امم ماضیہ پر اسیطرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اور عقاب کے اوپر ان لوگون کے جو کافر ہوئے قوم تیری سے یہہ کہ وہ رہنے والے آگ کے ہین یعنے سزاوار عذاب اس جہان کے بھی ہین اور اگر قوم تیری نے عبادت حق سے اعراض کیا تو کچھ زیان اسکے ملک کو نہین پہنچتا کیونکہ عبادت کرنیوالے اور ثنا کہنے والے اسکے بہت ہین خواص مخلوقات سے کہ انمین سے الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وہ جو اٹھا رہے ہین عرش کو اور وہ اشراف ملائکہ ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ سب فرشتون کو فرماتا ہی بجہت اجلال اور اکرام صبح و شام عرش حملہ کو سلام کرین اور جو کوئی کہ گرداگرد عرش کے ہین کروبیون سے کہ طواف کرتے ہین اور وہ ستر ہزار صف ہین عرش کو درمیان لئے ہوئے پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے اللہ کا ذکر کرتے ہین ساتھ جامع ثنائے صفات جلال اور اکرام کے معالم مین ہی کہ حملہ عرش مین سے چار کہتے ہین سبحنك اللهم وبحمدك لك الحمد على حلمك بعد علمك اور چار کہتے ہین سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد على عفوك بعد قدرتك اور گویا کہ وہ یہہ نسبت کرم الٰہی ساتھ ذنوب بنی آدم کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا اور ایمان لاتے ہین ساتھہ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین
اللہ سے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا اے پروردگار
ہمارے سمالیا ہی تونے ہر چیز کو از روے بخشش اور علم کے یعنے رحمت اور علم تیرا سب شی کو پہنچا ہی پس بخش واسطے ان لوگون کے کہ توبہ کی
وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور پیروی کی راہ تیرے کی کہ دین اسلام ہی اور بچا انکو عذاب دوزخ سے رَبَّنَا
وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اے پروردگار ہمارے اور داخل کر انکو بہشتون
ہمیش کی رہنے کے مین جو وعدہ دیا ہی تونے انکو اور داخل کر ساتھہ انکے بہشت مین اسکو جو لایق ہی بہشت کے یعنے مسلمان ہی باپون انکے
سے اور بی بیون انکی سے اور اولاد انکی سے تو کہ سرور انکو اُنکے دیکھنے سے تمام ہو اِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق تو ہی غالب
حکمت والا وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ اور بچا انکو برائیون سے یعنے گناہون سے دنیا مین وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ
اور جسکو بچایا تونے برائیون سے آجکے دن اِس جہان مین پس تحقیق رحمت کی تونے آخرت مین اسکو وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
اور یہہ بچانا تیرا وہی ہی مراد پانا بڑا کیونکہ جو صاحب دولت کہ یہان پناہ عصمت الٰہی مین ہوگا وہان سایہ رحمت نامتناہی مین ہوگا ۔
مثنوی پاوے جو کوئی آج تیرا دست پناہ ۔ بخشش کی ملے نہ کیونکہ فردا اُسے راہ ۔ یہان جسپہ نہین ہی مہر سے تیری نگاہ ۔ وہان کیون
نہ وہ حسرت سے بھرے نالہ وآہ ۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ
تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاوینگے زبان ملائکہ سے یعنے جب کافر دوزخ مین جاوینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی آغاز کرکر
زبان ملامت اور عتاب کھولینگے کہ کیون زمانہ اختیار مین ایمان نہ لائے فرشتے انکو پکاریگے اور کہینگے البتہ ناخوش رکھنا اللہ کا
بہت بڑا ہی ناخوش رکھنے تمہارے اپنے آپ کو اور اللہ تمکو ناخوش رکھتا تھا جسوقت کہ پکارے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کفر
کرتے تھے تم اور ایمان نہین لاتے تھے قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہینگے کافر کہ اے پروردگار ہمارے مارا
تونے ہمکو دوبار اور جلایا تونے ہمکو دوبار یعنے پہلا مرنا وقت اجل آنے کے تھا دنیا مین اور پہلا جلانا قبر مین اور دوسرا مرنا قبر مین
اور دوسرا جلانا بعث مین نشیان مین ہی کہ اولاد آدم کو پشت انکی سے نکال کر عہد لیا پھر مارا پہلا مرنا وہ ہی پھر رحم مین نطفہ مردے
سے زندہ کرکر دنیا مین مارا دوسرا مرنا وہ ہی پھر آخرت مین زندہ کریگا یہہ دوبار جلانا ہی بہر تقدیر یہ کافر مارنے اور جلانے کے قایل ہونگے
اور کہینگے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ پس اقرار کیا ہمنے ساتھہ گناہون اپنے کے کہ انکار کرنا اور جھٹلانا بعث
کا تھا پس آیا ہی طرف نکلنے ہمارے کے دوزخ سے کوئی راہ کہ اس سے نکلکر بہشت کو پہنچین مراد انکی قبول ایمان اور توبہ ہی پس فرشتے
انکو ناامید کرکر کہینگے ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ یہہ بندہونا تمہارا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ دنیا مین جب پکارا
جاتا تھا اللہ کو اکیلے کفر کرتے تھے تم ساتھہ یگانگی اسکے کے اور کہتے تھے اجعل الآلهة الها واحدا وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا
اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھہ اللہ کے بتون کو اور کہتے تھے هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ اقرار کرتے تھے اور ایمان لاتے تھے تم ساتھہ
شریکون کے فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ پس حکم اللہ کا ہی کہ برتر ہی اس سے کہ اُسکا شریک ٹھہراوین بزرگتر ہی اس سے کہ اسکا ہم
سر ٹھہراوین هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وہ ہی خدا جو کمال قدرت سے دکھاتا ہی تمکو نشانیان دال اوپر
وحدانیت اسکی کے اور اتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق یعنے باران یا فرشتے کہ تدبیر کرتے ہین اس چیز کی جو سبب رزق کی ہی
وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ اور نہین نصیحت قبول کرتا اور عبرت پکڑتا اِن آیتون پر مگر جو شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے یعنے گناہ
سے پھر کر منہہ لاتا ہی طرف عبادت کبریا کے فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ پس پکارو اللہ کو اور
عبادت کرو اسکو در انحال کہ خالص کرنے والے ہو واسطے اسکے عبادت اپنی کو شرک اور ریا سے اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر اخلاص

توحید تمہارے کو کیونکہ وہ سانتھ نعمت ایمان کے کافر ہین اور تم اسپر شاکر ہو پس درمیان تمہارے اور انکے بیر ہی قول اور فعل تمہارے انکو برے لگتے ہین جیسے گفتار کردار انکے تمکو مکروہ معلوم ہوتے ہین رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ وہی ہی بلند کرنیوالا درجون بندون کا دنیا مین اور عقبیٰ مین یا رافع درجات انبیا ہی بلند کرتا ہی درجہ آدم کا سانتھ صفوت کے اور نوح کا سانتھ دعوت کے اور ابراہیم کا سانتھ خلت کے اور موسیٰ کا سانتھ قربت کے اور عیسیٰ کا سانتھ زہادت کے اور حضرت مصطفیٰ کا سانتھ شفاعت کے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سلمیٰ نے کہا ہی کہ درجہ جسکا چاہے بلند کرے سانتھ معرفت اور پہچاننے اپنے کے بحر الحقایق مین ہی کہ بلند کرنیوالا درجے محبون کے ہی سانتھ فنا کے محبت سے اور لقا کے سانتھ محبوبیت کے ایک بزرگ نے کہا کہ نہین پائی جاتی بقا مگر سانتھ فنا کے جب تک شربت فنا نہ پیگا خلعت بقا نہ پہنے گا فرد گر ہی بقا چاہتا جام فنا نوش کر + ملناخدا کا ہی یہہ اپنے خودی سے گذر ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش کا ہی یعنے خالق اور مالک اسکا یا ملک اور سلطنت والا ہی يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ڈالتا ہی روح کو حکم اپنے سے یا بھیجتا ہی جبرئیل علیہ السلام کو اوپر جسکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے رتبہ نبوت کا عطا کرنا ہی جسکو چاہتا ہی لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ یَوْمَهُم بَارِزُونَ تاکہ ڈراوے وہ جسپر وحی آئی ہی لوگون کو دن ملاقات ایکدوسریکے سے یعنے اسدن سے کہ روحین جسمون سے ملینگی یا اہل آسمان اور زمین ملاقات کرینگے یا اولین اور آخرین یا معبودون اور عابدونکی ملاقات ہوگی یا ظالم اور مظلوم ملینگے یا ہر عامل ملاقات کریگا عمل اپنے سے جسدن کہ بندے ظاہر ہونگے قبرون سے لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ نہ چھپیگا اوپر اللہ کے بندون سے اور احوال انکے سے باوجود کثرت انکے کے کچھہ بھی کسپ کو جانیگا اور موافق اعمال کے جزا دیگا اور پکارنیوالا پکاریگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے کسکے ہی بادشاہی آج کے دن پس سب بندے متفق ہوکر جواب دینگے لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ واسطے اللہ کے اکیلے غالب کے ہی یہہ جواب سب مسلمان دینگے بلکہ کفار بھی کہ علم ضروری وحدانیت حق پر انکو حاصل ہوگا اس جواب مین مومنون کے موافق ہونگے الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر جی سانتھ اسچیز کے کہ کمایا تھا لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ نہین ظلم آج کے دن نہ ثواب کیسکا کرینگے نہ عذاب بڑھاوینگے کیسیکو کیسیکے گناہ پر پکڑینگے نہ بھلائی کا بدلا برائی دینگے إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب اور جزا ہر ایک کی دیگا قیامت کو شتاب وسیط مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون جزا دینے والا نچاہیے کہ کوئی بہشتی بہشت مین جاوے اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جبتک کہ جس کیسے کسی پر ظلم کیا ہی اسکا قصاص نکلون پس یہہ آیت پڑھی کہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم مثنوی ظالم کا قیامت مین تھکانا ہی برا + ہی حال بد اور وبال یا ناہی برا + بچ ظلم سے رافتا کہ دن محشر کے + لا ظلم الیوم تازیانہ ہی برا + وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ اور ڈرا کافرون کو عذاب دن نزدیک کے سے یعنے روز قیامت سے کہ البتہ آنیوالا ہی اور جو آنیوالا ہی وہ نزدیک ہی پہنچنے مین جسوقت کہ دل نزدیک حلق انکے کے ہونگے غم بھرے ہوئے یعنے خوف سے اسدن کے دل اپنی جگہہ سے قصد نکلنے کا کرکر حلق تک آوینگے اور وہین ٹھہر جاوینگے نہ پھر کر اپنے مقام پر آوینگے کہ صاحب انکا راحت پاوے اور نہ باہر نکل جاوینگے کہ مخلصی ہاتھہ آوے ایسے دل والے ہون گے غم بھرے ہوئے مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ نہین واسطے ظالمون کے یعنے کافرون کے اسدن کوئی دوست کہ عذاب اُنسے دفع کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے اور شفاعت اسکی قبول ہو يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ جانتا ہی خیانت آنکھونکی یعنے نگاہ کرنی اُن چیزون پر کہ حرام ہی یا آنکھہ مارنی لوگون کے عیب پر یا دروغ گوئی دیکھنے اور نہ دیکھنے پر امام قشیری نے کہا ہی کہ خیانت محبونکے آنکھون کی یہہ ہی کہ وقت مناجات کے جھپک جاوین چنانچہ زبور مین ہی کہ جھوٹھا ہی جو کوئی دعوی محبت کرے اور رات کو سورہے مصرعہ من نام عشی نام عنہ وصالنا نظم عاشقون کو خواب سے کیا کام ہی + وہان خیال یار صبح وشام ہی + نالہ وزاری ہی بیتابی کے ساتھہ + اشکباری وہان ہی بیخوابی کے ساتھہ + شمع سان روتا ہی ساری رات ہی +

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کاٹنا جل جل کے بس اوقات ہی + وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ اور جانتا ہی اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینے فرد جی کی باتین ہین وہ سب
بیچا نتا + جو چھپے ہین راز وہ ہی جانتا + وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھ حق کے بیچ جزا دینے نیک کار اور بد کار کے
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ اور جن کو کہ مشرک پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے نہین حکم کرتے وہ
ساتھ کسی چیز کے کیونکہ اگر بت ہین تو جماد ہین انکو قدرت بات کی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق ہین اور مخلوق مملوک کو طاقت حکم رانی کی
کہان إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تحقیق اللہ وہی ہی سننے والا بات بند و نکی دیکھنے والا کام اُنکے أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ کیا نہین سیر کی مشرکان مکہ نے اور سفر نہین کرتے بیچ زمین شام اور یمن کے
واسطے تجارت کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگون کا کہ تھے پہلے انسے جھٹلانیوالے جیسے قوم عاد اور ثمود اور اہل موتفکہ کہ دیار
انکے رستے مین تجار قریش کے ہین كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ تھے سخت زیادہ اُنسے بیچ
قوت اور نشانیون کے بیچ زمین دیار اپنے کے یعنے قلعے محکم اور شہر بڑے رکھتے تھے پس پکڑا انکو اللہ نے اور عذاب کیا بسبب گناہون
انکی کے یعنے کفر تکذیب کی وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ اور نتھا واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا کہ دفع کرتا اُنسے اسکو
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ یہہ گرفت بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ تھے کہ آتے تھے انکے
پاس پیغمبر انکے ساتھ حجتون روشن اور معجزون ظاہر کے پس کفر کیا انھون نے اور انکار کیا پس پکڑا انکو اللہ نے اور عذاب دیا إِنَّهُ قَوِيٌّ
شَدِيدُ الْعِقَابِ تحقیق وہ زور آور ہی جو چاہے کرے سخت عذاب کرنیوالا ہی مشرکون پر وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ
مُّبِينٍ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنے کے کہ نو معجزے تھے اور غلبہ ظاہر اور حجت ہویدا کی کہ عصا ہی اور ید بیضا
لانا اسکا واسطے تعظیم اسکے کے ہی یا آیات دعوت بحق ہی اور سلطان مبین معجزہ اسکا یعنے ساتھ دعوت اور حجت کے بھیجا ہمنے اسکو
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ طرف فرعون کے کہ اعظم عمالقہ مصر تھا اور دعوی خدائی کا کرتا تھا اور ہامان وزیر اسکا تھا اور
قارون کہ مقرب اور مشیر اسکا تھا انکو دعوت طرف حق کے کی اور معجزے دکھائے انھون نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے فَقَالُوا
سَاحِرٌ كَذَّابٌ پس کہا یہہ جادوگر ہی جھوٹا جو معجزے دکھاتا ہی جادو سے اور جھوٹہ بولتا ہی کہ خدا ہی اور مین رسول اسکا ہون
فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ پس جب آیا انکے پاس موسیٰ ساتھ پیغام سچ کے نزدیک
ہمارے کہا انھون نے مار ڈالو بیٹے ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین ساتھ موسیٰ کے فرعونی پہلے حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے سے
فرزندان بنی اسرائیل کو قتل کرتے تھے بعد پیدا ہونے کے موقوف کیا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور دعوی نبوت کا کیا پھر امرائے فرعون
نے کہا کہ پسر ان بنی اسرائیل کو قتل کرو تو کہ دل انکے شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نکرین وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور جیتا رکھو عورتون
انکی کو یعنے بیٹیون کو تو کہ خدمت زنان قبطیان کی کرین انھون نے یہہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ اور نہین مکر کافرونکا
بہ نسبت پیغمبرون اور مومنون کے مگر بیچ گمراہی اور بیہودگی کے یعنے کچھ پیش نہین جاتا ہی اور وبال اسکا اُنہین پر آتا ہی پس
فرعون نے حضرت موسیٰ کے حق مین اپنے مصاحبون سے مشورہ کیا اور کہا اسکو مار ڈالنا چاہئے سب نے کہا کہ اپنے قاتل پر اسنے
جادو کیا ہو اور اس سے خلل تمھین پہنچے یا یہہ کہ لوگ کہین فرعون اس سے معارضہ نکر سکا مروا ڈالا اصلاح یہہ ہی کہ جادوگرون
کو بلاوین تو کہ اس سے مقابلہ کرین فرعون کو یہہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ وہ پیغمبر ہی قتل سے اسکے ڈرا لیکن قوم کے روبرو اپنا
دبدبہ ظاہر کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ اور کہا فرعون نے چھوڑو مجھکو تو کہ ذلت سے مار ڈالون
موسیٰ کو اور چاہئے کہ پکارے خدا اپنے کو تو کہ قتل میرے سے اسکو بچاوے إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ
تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو اور عبادت میری سے باز رکھے یا یہہ کہ ظاہر کرے بسبب دعوت اپنی کے بیچ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمین کے فساد یا ظاہر ہو بسبب دعوت اسکی کے بیچ زمین مصر کے تباہی یہہ پچھلے معنے موافق قرات یظہر کے ہین کہ آئی ہی وَقَالَ مُوسٰی
اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یہہ خبر سنکر تحقیق مین نے پناہ پکڑی ساتھ
پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر ہر تکبر کرنیوالے کے سے کہ بسبب سرکشی کے نہین ایمان لاتا ساتھ روز حساب کے فرعون کا نام نہ لیا
ایسے وصف سے ذکر کیا کہ اسکو اور اُسکے مصاحبونکو شامل ہو اور جب خبر قتل موسیٰ علیہ السلام کی فاش ہوئی دوست غمگین اور دشمن شاد ہوئے
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗٓ اور کہا ایک مرد ایمان والے نے لوگون فرعون کے مین سے یعنے حزقیل یا شمعان
نے کہ مدت سے چھپاتا تھا فرعون اور مصاحبون اسکے سے ایمان اپنے کو لکھا ہی کہ سو برس سے ایمان رکھتا تھا اور چھپاتا تھا جب خبر
سنی کہ فرعون قصد قتل کا موسیٰ کے کرتا ہی کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ کیا مار ڈالوگے تم ایک شخص کو اسواسطے کہ کہتا ہی
پروردگار میرا اللہ ہی وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ اور تحقیق آیا ہی تمھارے پاس ساتھ دلیلون ظاہر کے پروردگار تمھارے سے
وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ اور اگر ہی وہ جھوٹھا پس اوپر اسکے ہی وبال جھوٹھ اسکیکا اور وہ اُسے ہلاک کریگا وَاِنْ یَّکُ
صٰدِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اور ہی وہ سچا پہنچے گی تمکو بعضی وہ چیز کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنے کہتا ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت
کا تمکو پہنچیگا پس اگر سچا ہی تو بعضے شی اس وعدے دینے سے کہ عذاب دینا ہی جلد تمکو پہنچیگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ
تحقیق اللہ تعالیٰ نہین ہدایت کرتا یعنے توفیق راہ پانے کی نہین دیتا اس شخص کو کہ حد سے نکل جانے والا ہی قتل کرنے مین کو دکان بے گناہ کے
جھوٹھا ہی دعوے خدائی مین یٰقَوْمِ لَکُمُ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ظٰھِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ای قوم میرے واسطے تمھارے ہی پادشاہی آج درانحال
کہ غالب ہو بنی اسرائیل پر بیچ زمین مصر کے فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰہِ اِنْ جَآءَنَا پس کون مدد دیگا ہمکو اور حمایت کریگا عذاب خدا کے سے
اگر آجاوے ہمپر پس قصد قتل کا موسیٰ علیہ السلام کے مت کرو اور ہاتھ اسے اٹھاؤ وَقَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْکُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَھْدِیْکُمْ
اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ کہا فرعون نے اُس شخص کو کہ مؤمن تھا اور قتل موسیٰ سے نہی کرتا تھا اور اور لوگون کو جو نزدیک اسکے حاضر تھے نہین
دکھاتا مین تمکو مگر جو کچھ دیکھتا ہون مین یعنے تمھین دکھاتا ہون مین راہ صواب کی اُسکے قتل مین اور دیکھتا ہون مین صلاح اسی مین اور نہین
بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی حزقیل نے جو یہہ بات سنی غصے ہوکر قوم کو ڈرانے لگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ
اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ اور کہا اس شخص نے جو ایمان لایا تھا ای قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب
جھٹلانے موسیٰ کے اور تعرض حال اسکے کے مانند دن اس لشکرون کے سے کہ تکذیب پیغمبرون کی کی تھی مراد روز ہلاک ہونے انکیکا ہی
پھر تفصیل اسکی فرماتا ہی کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ مانند عادت قوم نوح علیہ السلام کے کہ طوفان
سے ہلاک ہوئی اور قوم عاد کی کہ باد صرصر سے موئی اور گروہ ثمود کی کہ جبرئیل علیہ السلام کے چیخ سے غارت ہوئی اور مانند حال ان لوگون
کے کہ پیچھے انسے تھے جیسے اہل موتفکہ کہ شہر انکا الٹ گیا اور اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلمت مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ
اور نہین اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا واسطے بندون اپنے کے یعنے انکو بے گناہ عذاب نہین دیتا پس تم بھی ظلم مت کرو تو کہ عذاب نہ پاؤ
وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ اور ای قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن پکارنے کے سے ایکدوسرے
کو یعنے دن قیامت کے سے کہ بعضے پکارینگے ساتھ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہین پہنچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایک
دوسریکو ندا کرینگے چنانچہ سورۂ اعراف مین گذرا یا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ ای بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہین موت اور
ای دوزخیو ہمیشہ رہو اور نہین موت یا اسدن پکارنیوالا پکاریگا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا
کہ تا ابد نیک بخت نہوگا یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ اسدن کہ پھر جاؤگے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے مَا لَکُمْ
مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ نہین واسطے تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانیوالا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ اور جسکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چھوڑ دے مگر اہی مین اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ منزل مقصود کو پہنچاوے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ اور البتہ تحقیق آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام پہلے
موسیٰ علیہ السلام سے سامنہ دلیلون کے پس ہمیش رہے تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ آیا تمھارے پاس سامنہ اسکے امرون سے لکھا ہی
کہ فرعون موسیٰ کا وہی فرعون زمانہ یوسف کا تھا اور یوسف علیہ السلام نے اسکے گھوڑے بڑے قیمتی کو کہ مرگیا تھا جلایا تھا وہ ایمان اپنہ
لایا تھا جب حضرت یوسف کا اس عالم سے انتقال ہوا وہ دین سے پھر گیا اور زمانہ موسیٰ علیہ السلام تک زندہ رہا پس مومن آل فرعون نے کہا کہ
یوسف علیہ السلام پہلے موسیٰ سے آئے اور معجزے تمھین دکھائے مثل احیائے فرس کے اور شہادت طفل کی اوپر بے گناہی انکے کے اور
بعضون نے کہا ہی کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا اولاد سے اس فرعون کے تھا جو زمانہ یوسف مین تھا اور حق تعالیٰ نے یوسف بن ابراہیم بن
یوسف بن یعقوب کو ساتھہ رسالت کے طرف اسکے بھیجا اور بیس برس وہ درمیان انکے رہا اور معجزے دکھائے لیکن اسپر ایمان نہ لائے
پس مومن آل فرعون نے اسبات سے آگاہ کیا کہ تم ہمیش شک مین رہے حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا
یہان تک کہ جب وہ اس عالم سے گذر گیا کہا تمنے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ پیچھے اس سے کوئی پیغمبر یعنے اس رسول کی ہمنے بات نہ سنی تو دوسرا
کوئی رسول ہمپر نہ آئیگا اس خوف سے کہ اسکی بات بھی ہم نہین مانینگے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ اسیطرح گمراہ کرتا
ہی اللہ اس شخص کو کہ وہ ہی حد سے نکل جانیوالا انکار مین شک لانے والا اس چیز مین جو معجزون سے ثابت ہو پس اسراف اور شک والون
کے وصف مین کہتا ہی الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ وہ جو جھگڑتے ہین پیغمبرون سے بیچ باطل کرنے
آیتون خدا کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بہت بڑا ہی یہہ جدال انکا از روے ناخوشی
کے نزدیک اللہ کے اور نزدیک ان لوگون کے جو ایمان لائے یعنے اللہ سخت دشمن رکھتا ہی جدال انکے کو اور مسلمان بھی دشمن رکھتے ہین
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اسیطرح مہر رکھتا ہی حق تعالیٰ اوپر ہر دل تکبر کرنیوالے سرکش کے پس یہہ نصیحتین مومن
آل فرعون کی سنکر فرعون اندیشناک ہوا کہ مبادا کلام اسکا سامعون پر اثر کر جاوے وزیر کو بلایا اور اپنے آپ کو اور لوگون کو اور ہی طرف مشغول کیا
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اور کہا فرعون نے ای ہامان بنا واسطے میرے ایک محل تو کہ جا پہنچون
مین رستونکو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا رستون آسمان کے پر پس جھانکون مین طرف خدا ے
موسیٰ کے یا واقف ہون مین احوال اسکے سے اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسیٰ کو دروغ گو دعوی رسالت مین یا اسمین کہ اسکا خدا ہی
پیدا کرنیوالا آسمانون کا پس محل بنانے کی تیاری کی حضرت موسیٰ روئے وحی ہوئی کہ غم مت کھاو دیکھہ کرمین کیا کرتا ہون اس سے پھر حقتعالیٰ
نے بعد تمام ہونے اسکے کے خراب کیا اسکو چنانچہ قصہ اسکا سورہ قصص مین گذرا وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ
اور اسیطرح زینت دی گئی تھی واسطے فرعون کے برائی عمل اسکے کی اور بند کیا گیا تھا راہ راست اور طریق ثواب سے وَمَا كَيْدُ
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ اور نہین مکر فرعون کا محل بنانے مین اور قوم کے بدراہ کرنے مین مگر بیچ ہلاک کے وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ
اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنے حزقیل نے کہ ایمان لایا تھا یعنے حزقیل نے ای قوم میری پیروی کرو میری تو کہ
دکھاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ای قوم میری سوا اسکے نہین کہ یہہ زندگانی دنیا
کی فائدہ ہی کم جلد جانیوالا فرد بساط زندگی پر بیٹھکر دم بھر نکر غرہ + کہ فراش اجل استادہ ہی اسکے اٹھانے کو وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ
دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق آخرت وہ ہی گھر رہنے کا کہ نہ اسکو زوال ہی نہ وہان سے انتقال ہی مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا
مِثْلَهَا جسنے کیا عمل برا پس نہ جزا دیا جاویگا مگر مانند اسکے اور یہہ عدل ہی حق کا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور جسنے عمل کیا اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور حالانکہ وہ ہی مومن کیونکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اصل قبول اعمال مین ایمان ہی پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین اور بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے داخل کئے جاوینگے بہشت مین رزق دیئے جاوینگے بیچ اسکے پاکیزہ میوؤن سے اور لذیذ کھانون سے اور خوشگوار شرابون سے بیشمار اور بیحساب یعنے اندازۂ اعمال پر نہین بلکہ زیادہ تر اس سے اور یہہ فضل ہی اسکا قوم فرعون نے باتین جبرئیل کی سنکر سمجھہ لیا کہ یہہ ایمان لایا ہی ملامت کرنے لگے کہ شرم نہین رکھتا تو کہ عبادت فرعون سے اعراض کرکر اور کی عبادت کیطرف متوجہ ہوتا ہی جبرئیل نے پھر وہی باتین شروع کین کہ شاید مستی غفلت سے ہشیار اور خواب شہوت سے بیدار ہون اور کہا وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ اور ای قوم میری کیا ہی مجھکو کہ پکارتا ہون تمکو طرف نجات کے عذاب خدا سے ساتھہ ایمان لانے کے اسپر اور متابعت کرنے کے اسکے پیغمبر پر اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف آگ کے یعنے اس عمل کے کہ جسکے سبب سے دوزخمین جاؤن یعنے عبادت فرعون کی تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ پکارتے ہو تم مجھکو تو کہ کافر ہونمین ساتھہ خدا کے اور واسطے اسکے کہ شریک لاؤن مین ساتھہ اسکے کوئی کہ نہین مجھکو ساتھہ ربوبیت اسکیکے علم مراد نفی علم سے نفی معلوم ہی یعنے مین بغیر اسکے کوئی خدا نہین جانتا پھر کیونکر اور کو اسکا شریک کرون وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ اور مین پکارتا ہون تمکو طرف غالب بخشنے والیکے یعنے طرف اللہ کے کہ قادر ہی اوپر تعذیب مشرکونکے اور محو کرنیوالا ہی گناہ مومنون کے لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ نہین کچھہ شک بیچ اسبات کے جو چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف عبادت اسکی کے نہین واسطے اسکے پکارنا کہ اجابت کو پہنچا ہو بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے اور تحقیق پھر جانا ہمارا طرف اللہ کے ہی اور وہ ہمکو جزا دیگا اور تحقیق حد سے نکل جانیوالے گمراہی مین ہین وہی ہین رہنے والے دوزخ کے پھر فرعونی اسپر غصہ کرنے لگے اور مارنے کے درپی ہوئے اسنے کہا فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ پس البتہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے عذاب کے جو کچھہ کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنے صدق قول میرا یاد کروگے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اور سونپتا ہونمین کام اپنا طرف اللہ کے اور اسی پر توکل کرتا ہونمین تو کہ مجھکو شر تمہارے بچاوے اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ تحقیق اللہ دیکھنے والا ہی بندون کو اور کامون انکے کو لکھا ہی کہ فرعون نے کہا کہ اسکو مارڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر نماز پڑھنے لگا لشکر درندونکا گرداسکے پاسبانی کرنے لگا نتیجہ تفویض کا جلد ظاہر ہوا کشف الاسرار مین ہی کہ فرعون نے اپنے مصاحبونکو بھیجا کہ اسکو پکڑلاؤ انھون نے جاکر دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور درندے گرداگرد چوکی دیتے ہین ڈرے اور احوال فرعون سے ظاہر کیا فرعون نے کہا چپ رہو دیکھو اس احوال سے کسی کو آگاہ نکرون حقتعالی اس مومن کا احوال بیان فرماتا ہی کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ پس بچالیا اسکو اللہ نے برائی اسچیز کے سے کہ اندیشہ کرتے تھے بیچ حق اسکے کے اور گھیر لیا لوگون کو فرعون کے کہ اسکے پکڑنے کو گئے تھے بڑے عذاب نے کہ قتل ہی یا مراد آل فرعون سے سب قبطی ہین اور عذاب بدغرق ہونا ہی انکا اور بعضے کہتے ہین کہ سوء عذاب آتش ہی کیونکہ بدل اس سے ہی النَّارُ پکڑا آل فرعون کو سوء عذاب نے یعنے آتش نے يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا حاضر کئے جاتے ہین اوپر آتش دوزخ کے صبح اور شام عین المعانی مین ہی کہ انکے رہنے کی جگہہ دوزخ مین صبح و شام انکو دکھاتے ہین ابن مسعود نے کہا روحین فرعونیون کی مرغان سیاہ مین ہین شام اور سحر دوزخ انکو دکھاتے ہین قیامت تک یہی حال رہیگا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قایم ہوگی قیامت اور روحین انکی بدنون مین اُنکے ڈالینگے اللہ تعالی فرشتونکو فرماویگا اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ داخل کرو لوگون فرعون کے کو سخت تر عذاب مین بہ نسبت سابق کے اور ادخلوا بضم اول اور کسر خا بھی قرات ہی یعنے فرشتے کہینگے داخل ہو آل فرعون سخت تر عذاب مین کہ عذاب دوزخ ہی وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ اور یاد کر جسوقت جھگڑینگے دوزخی بیچ آگ کے پس کہینگے بیچارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ناتوان واسطے اُن لوگون کے کہ سرکش اور معظم تھے یعنے تابع متبوعون کو کہینگے کہ تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع اور فرمانبردار ان چیزون
مین جو تم ہمین بتاتے تھے شرک اور تکذیب سے غرض یہہ ہوگی کہ سبب دوزخ مین پڑنے کا ہمارے تم ہو پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے
ایک حصہ آگ سے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ کہینگے وہ لوگ جو سرکش تھے یہہ کیا باتین کرتے ہو تحقیق ہم سبھی بیچ
دوزخ کے ہین کیونکر تم سے عذاب دفع کرین اگر ہمین قدرت ہوتی تو اپنے جان سے ہی دفع کرتے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ
تحقیق اللہ نے تحقیق حکم کیا ہی درمیان بندون کے اور ہر ایک کو جس جگہہ کے لایق تھا وہان بھیجا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اور کہینگے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہین بعد اسکے کہ نا امید ہونگے
ایکدو سرے واسطے چوکیدارون دوزخ کے کہ ہمارے لئے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کردے ہم سے مقدار ایکدن کے ایام دنیا سے
عذاب سے کچھہ شی تو کہ آرام پائین ہم قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کہینگے وہ چوکیدار دوزخ کے انکو کہ دنیا مین کیا نہ
آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھارے ساتھہ دلیلون ظاہر کے اور تمکو طرف حق کے بلاتے تھے قَالُوْا بَلٰى کہینگے ہان آئے تھے لیکن
ہم نے انکو جھٹلایا تھا قَالُوْا فَادْعُوْا کہینگے وہ چوکیدار جو حال یہی ہی پس دعا کرو تم اور تخفیف عذاب کی چاہو کہ یہہ حکم نہین تم جیسے کے
واسطے دعا کریں پس وہ آپ دعا کرینگے اور قبول نہوگی وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور نہین دعا کافرون کی مگر بیچ گمراہی کے
اور قبول نہونے کی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہین پیغمبرون اپنون کو اور ان لوگون
کو جو ایمان لائے ہین بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اس عالم مین بھی انکی مدد کرتے ہین ہم کہ انکے دشمنون کو ہلاک کرتے ہین اور انکو نجات
دیتے [illegible] ہین انکے قاتلون سے جیسے حضرت یحیی کے قتل کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اور مدد
کرینگے ہم انکی اسدن کہ کھڑے ہونگے گواہی دینے والے اوپر لوگون کے اور وہ انبیا ہونگے اور فرشتے اور امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ جسدن کہ نہ نفع دیگا ظالمون کو عذر لانا انکا اور واسطے
انکے دوری ہی رحمت خدا سے اور واسطے انکے برا گھر ہی یعنے دوزخ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو ہدایت یا وہ چیز کہ جس سے راہ پائی جائے معجزون سے اور کتاب
سے اور احکام شرایع سے اور وارث کیا ہمنے بنی اسرائیل کو توریت کا یعنے باقی رکھی ہمنے انمین توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت
دینے والی واسطے صاحب عقلون سالم کے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ پس صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایذاے کفار کے تحقیق
وعدہ اللہ کا ساتھہ نصرت انبیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہی خلاف انمین نہین اور استشہاد کر ساتھہ حال موسی اور فرعون کے وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ اور بخشش مانگ واسطے خطا اپنی کے کہ واقع ہوئی ہو سبب ترک اولی کے وسیط مین ہی کہ مقصود اس امر سے یہہ ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرین استغفار مین واسطے زیادتی درجون کے اور بعد آپکے امت کو یہہ سنت ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم ایکدن مین ستر بار یا زیادہ استغفار کرتے تھے تبیان مین ہی کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ بخشش چاہ واسطے گناہ امت کے کہ تیری
جناب سے امید رکھتے ہین نظم لب تیرا شفاعت مین اگر ہل جاوے + ہر مجرم بدکار یہہ رتبہ پاوے + بخشش جسے کہتے ہین سو از راہ کرم
لینے کو وہ اسکے آپ دوڑ آوے + وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے تیسرے
پہر اور شام وصبح کو یعنے سبحان اللہ وبحمدہ کہہ لکھا ہی کہ کفار قرآن اور بعث مین جھگڑتے تھے کہ قرآن کلام خدا نہین اور مر کر اٹھنا محال
ہی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ
بِبَالِغِيْهِ تحقیق وہ لوگ جو جھگڑتے ہین بیچ بطلان آیتون خدا کے اور دفع مین اسکے کوشش کرتے ہین بے حجت کہ آئی ہو انکے پاس
آسمان سے یا بغیر دلیل کے کہ رکھتے ہون ادلہ عقلیہ سے نہین بیچ سینون انکے مگر تکبر اور سرکشی کلام حق سے یا ارادہ سرداری اور

حکومت کا کہ ہرگز نہین وہ پہنچنے والے اسکے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر انکے سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق اللہ وہ ہی سننے والا باتین اونکی دیکھنے والا کام انکے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ اور البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بہت بڑا ہی نزدیک تمھارے پیدا کرنے آدمیون کے سے پس جو قدرت رکھے پیدائش زمین و آسمان پر باوجود اس برائی اور بھلائی کے پہلے بار بن اصل اور مادے کے البتہ قادر ہوگا انسان کے پیدا کرنے پر دوسرے بار اصل اور مادے سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ یہہ پیدا کرنا آسان ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ جدال کرنیوالے یہود ہین کہ حضرت کو کہتے تھے تو صاحب ہمارا نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہی یعنے دجال کہ سلطنت اسکی بحر اور بر مین پہنچ جاویگی اور نہرین پانی کی اسکے ساتھ چلینگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر یگی اور وہ ایک آیت ہوگا آیات خدا سے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہین بیچ حق دجال کے اور اسکو آیت خدا کہتے ہین انکے دلونمین کبر ہی یعنے خواہش حکومت کی اور سلطنت کی کہ اوسکو نہین پہنچنے کے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے تھے کہ جثہ اسکا بڑا ہوگا جثے آدمیون کے سے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ پیدائش آسمان اور زمین کی بڑی ہی پیدائش اسکی سے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ دجال ایک مخلوق میرے ایسے ہی سمجھ بیٹھے کہ دجال آدمی ہی جسم قد اور ایک چشم اور ظہور اسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان ظہور اسکے کی بیان فرمائین ہین کہ لوگ تین سال پہلے خروج اسکے سے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تہائی اناج پیدا ہوگا اور اسقدر مینہہ برسیگا دوسرے برس دو تہائی تیسرے سال مطلق نہ آسمان سے مینہہ برسیگا نہ کچھ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلیگا اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اسکا لوگون مین مسیح مشہور ہوگا داہنی آنکھہ مین اُسکے ٹینٹ مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال ٹروڑی دار ہونگے اور گدھا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کریگا اور وہان دعوی نبوت کا کریگا پھر اصفہان مین آویگا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اسکے ہون گے اور دعوی خدائیکا شروع کریگا بہت زمین پر پھریگا اور لوگون کو اپنی خدائی کیطرف بلاویگا اور کرامات معجزات حکم خدا سے واسطے آزمایش بندون کے اس سے ظاہر ہون گے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور بن پڑھا معلوم کریگا اور بے ایمان نہین پہچانیگا اور ایک آگ اسکے ساتھہ ہوگی نام اسکا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اعدا کو اپنے آگ مین ڈالیگا اور احبا کو باغ مین لیکن آگ حقیقت مین باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور بعد قحط سہ سالہ کے وہ نکلیگا ڈھیر روئیون کا اور پانی کا اسکے ساتھہ ہوگا جسکو چاہیگا دیگا جسکو چاہیگا نہ دیگا اسوقت تسبیح اور تہلیل مومنون کو بجائے طعام و شراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات بخشیگی اور جس فرقے پر گذریگا اگر اسکے خدائیکا اقرار کرینگے بدلی کو کہیگا برس برسنے لگے گی زمین کو کہیگا کھیتی لاکھیتی لاویگی اور درختون کو کہیگا پھل لاوے پھل لاوینگے بکریون کو کہیگا فربہ اور شیر دار ہو ہو جاوینگی اور اگر مخالفت اوسکی کرینگے مینہہ اور کھیتی بند کریگا میوہ اور دودھہ موقوف کر دیگا جانور نیلے ہو جاوینگے اور خزانون کو زمین کے کہیگا نکل آؤ نکل آوینگے اور اسکے ہمراہ چلینگے اور بعضے لوگون کو کہیگا کہ اگر ماں باپ تمھارے کو مین جلا دون اور وہ حقیت میرے پر گواہی دین تو مانوگے پھر شیطانون کو کہیگا کہ زمین مین دھسکر نکل آؤ سو اُنکے ماں باپ کی صورت بنکر نکل آوینگے اور کہینگے ای بیٹو اسپر ایمان لاؤ اور اسیطرح مسلمانون کو طرح طرح کی ایذا دیگا اور کتنے ہی ملکون پر گذریگا یہان تک کہ یمن مین آویگا اور مرتد بہت ساتھہ لیگا ہر جگہہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچیگا مکہ کے اندر فرشتون کی نگہبانی کے سبب سے نہ آسکیگا وہان سے قصد مدینے کا کریگا اسوقت مین مدینہ منورہ کے سات دروازہ ہونگے حق تعالیٰ ہر دروازہ پر دو فرشتے کھڑے کر دیگا تلوارین ننگی لئے ہوئے وہ اوسکی فوج مین سے کسیکو اندر آنے نہ دینگے اور اسوقت مین مدینہ منورہ مین تین بار بھونچال آویگا بداعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل جاوینگے

ساتھی ہونگے دجال کے ایک جوان مدینہ مین ہوگا وہ واسطے مقابلے دجال کے نکلیگا لشکر والون سے اسکے پوچھیگا کہ دجال کہان ہی لوگ اوسکی بے ادبی دیکھکر قصد مارنیکا کرینگے بعضے سپاہی کہینگے کہ پروردگار تمہارے نے منع کیا ہی کہ کسیکو بن حکم میرے کے مت مارنا پھر لوگ دجال کو خبر کرینگے کہ ایک شخص بے ادب حضور مین حاضر ہوا چاہتا ہی دجال بلالیگا وہ شخص منہہ اسکا دیکھکر کہیگا کہ مین نے تجھکو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہی کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہی اور جھوٹھا اور گمراہی تیری بیان کی ہی دجال غصے مین آویگا اور کہیگا کہ ارّہ لاکر اسکے سر پر دھرو پھر ارّہ سے اسکو دو ٹکڑے کر کر ایک اِدھر ایک اُدھر ڈالیگا اور بیچ مین آپ راہ چلیگا پھر امراؤن سے اپنے کہیگا کہ اگر مین اِس مردے کو جلا دون تو تمکو اور میرے خدائی ہونے کے یقین کامل ہوا میر کہینگے کہ ہمکو اب بھی کچھ شبہ نہین اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دونون ٹکڑون کو آپس مین ملاکر کہیگا جی اٹھہ حکم الٰہی سے جی اٹھیگا اور کہیگا اب مجھ کو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال ملعون ہی کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہی دجال دوبارہ غصے ہوکر کہیگا کہ اسکو ذبح کرو بہتیرے لوگ چھری حلق پر پھیرینگے وہ ہرگز نہ کٹے گا دجال شرمندہ ہوکر حکم کریگا کہ دوزخ مین ڈالدو دوزخیون ڈالدینگے حق تعالیٰ آگ کو اسکے حق مین برد اور سالم کریگا پھر دجال کسی مرد کو بنجلا سکیگا اور یہان سے قصد ملک شام کا کریگا جب نزدیک دمشق کے پہنچیگا حضرت امام مہدی دمشق مین ہونگے اور سامان لڑائی کا کیا ہوگا موذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری مین مشغول ہونگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتون کے مونڈھون پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے اوپر منارہ شرقی جامع مسجد کے اترینگے اور پکارینگے کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگاوینگے آپ اُتر آوینگے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرماوینگے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ امام جو حضرت عیسیٰ فرماوینگے امامت تمھین کرو اسواسطے کہ بعض تمہارے اوپر بعض کے امام ہین یہ شرافت اسی امت کو حق تعالیٰ نے عنایت کی ہی پھر حضرت امام مہدی امامت کرینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیچھے کھڑے ہوونگے بعد نماز کے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ آرائستگی لشکر کی اب اختیار مین آپکے ہی جسطرح سے چاہو آراستہ کرو حضرت عیسیٰ فرماوینگے کہ نہین لڑائی تمہارے ہی ہاتھہ مین ہی مین فقط مارنے کو دجال کے آیا ہون اسکا قتل میرے ہاتھہ سے مقدر ہی جب شب گذر جاویگی اور صبح نمود ہوگی تو حضرت امام سانھہ لشکر کے واسطے لڑائی کے نکلینگے اور حضرت عیسیٰ کہینگے گھوڑا اور نیزا لاؤ کہ اس کافر پر حملہ کرون پھر حضرت عیسیٰ لشکر اہل اسلام لے حملہ کرینگے بڑا جنگ واقع ہوگا اسوقت خاصیت دم عیسوی یہہ ہوگی کہ جس کافر پر دم اُنکا پہنچیگا بیمار ہوکر ہلاک ہوجاویگا دجال مقابلے سے بھاگیگا اور وہ پیچھے دوڑینگے یہان تک کہ ایک مقام پر نیزہ مارکر کام اسکا تمام کرینگے اور خون اسکا لوگون کو دکھاوینگے اور اگر جلدی مارنے مین نکرین تو آپ گل جاوے جیسے نمک پانی مین پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال مین مشغول ہوگا اور یہودون لشکر والون اسکے کو کہین بچاؤ نہوگا یہان تک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا یا کسی پتھر کے تو وہ درخت اور پتھر پکاریگا کہ ای بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روے زمین پر اس شر اور فساد کے ساتھہ چالیس دن ہوگا لیکن ایک دن برابر ایک برس کے اور ایک دن برابر ایک مہینے کے اور ایک دن برابر ہفتے کے اور اور دن برابر دنون کے اور بعضے روایات مین ہی کہ درازی دنکے موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تھام رکھیگا تو حق تعالیٰ قدرت کاملہ اپنے سے اسکو ٹھہرا رکھیگا اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسدن جو برابر سال کے ہوگا نماز ایکدن کی اداکرین یا سال کی فرمایا انکل سے تخمینا نماز ین ایک برس کی اداکرین

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور نہین برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا یعنے غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور نہ برے کام کرنیوالا یعنے یکسان نہین ہوتا مؤمن صالح اور کافر طالح مراد یہہ ہی کہ اعمیٰ اور بصیر دنیا مین مساوی نہین اور مومن اور کافر عقبیٰ مین کہ ایک مقیم درجات بہشت ہی اور دوسرا ساکن درکات دوزخ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑا نصیحت پکڑتے ہو اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام اور بد کار برابر

نہین اور دنیا دار تکلیف ہی نہ دار جزا ہی کہ اور گھر ہو جسمین جزائے اعمال ملے اور وہ قیامت ہی کہ وہان ثواب اور عقاب موافق اعمال کے ملیگا اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی نہین شک بیچ آنے اسکے کے کیونکہ سب پیغمبرون نے اُسکے آنیکا وعدہ دیا ہی اور لیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے ساتھہ آنے اُسکے کے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور کہا پروردگار تمھارے نے کہ دعا کرو مجھہ سے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے اغلب علمانے دعا کو اس آیت مین بمعنی عبادت کہا ہی یعنے عبادت کرو میری تو کہ ثواب دون مین تمکو اور مؤید اس قول کا ہی کہ آگے فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے شتاب داخل ہون گے دوزخمین ذلیل ہوکر اور سیدخلون بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے شتاب داخل کئے جاوینگے دوزخمین اور بعضون نے دعا کو بمعنی استغاثہ کہا ہی یعنے فریاد چاہو مجھہ سے وقت درماندگی کے تو کہ تمھاری فریاد کو پہنچو نمین اور بقول بعضے مراد دعا سے سوال ہی یعنے مانگو مجھہ سے تو کہ مراد دون مین کہ خزانہ رحمت میرا بیکیا بھرا ہی اور کرم میرا بخشنے والا بڑا ہی کسنے دست نیاز آگے میرے پھیلایا کہ نقد مراد کف امید اسکے مین نہ رکھا مین نے اور کس محتاج نے زبان سوال کھولی کہ عرض حاجت اسکے پر صاف نکیا فرد سر نیاز جھکایا ہی کسنے ای رافت کہ لطف حضرت حق اسکے حال پر نہوا اور بعضے نے کہا ہی کہ دعا بمعنی ثنا ہی اور استجابت بمعنی قبول ہی یعنے میری ثنا کہو مین فضل کامل اپنے سے ثنائے ناقص تمھاری قبول کرونگا یا مراد دعا سے توبہ ہی اور استجابت قبول توبہ یعنے توبہ کرو تو کہ قبول کرو نمین فرد دل پر خطا دیکھہ توبہ نہ بھول ۔ کہ کرتا ہی اللہ توبہ قبول اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اللہ وہ ذات ہی کہ جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے رات کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اسکے اور پیدا کیا دن کو دکھلانے والا تو کہ کسب معاش مین چلو پھرو اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر آدمیون کے ساتھہ پیدا کرنے کے رات اور دن یا ساتھہ خلق اور رزق کے یا ساتھہ ترتیب اُن امور کے کہ جو جان اور مال انکے مین فائدہ مند ہین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ یہہ ہی جو ایسے کام کرتا ہی اللہ پروردگار تمھارا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو عبادت اسکی سے طرف عبادت غیر اسکے کے كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اسیطرح پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ ہین عناد سے ساتھہ آیتون اللہ کے انکار کرنے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اللہ وہ ہی جسنے کیا واسطے تمھارے زمین کو جگہہ قرار کی تو کہ اسپر چلو بیٹھو اور آسمان کو خیمہ وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اور صورت بنائی تمھاری ای آدمیو پس اچھی کین صورتین تمھاری یعنے قد سیدھا منہہ پاکیزہ اعضا مناسب پیدا کئے وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور رزق دیا تمکو پاکیزہ سے یعنے کھانے لذیذ تمھارے واسطے بنائے بخلاف اور حیوانون کے بحر التخالیق مین ہی کہ حسن صورت انسان یہہ ہی کہ آیت جہان نما ہی جامع حقایق علوی اور سفلی اور مجموعہ دقایق صوری اور معنوی ہی مظہر آثار ذات اور مصدر انوار صفات آئینہ تجلیات وجودیات ظہورات شہود ہی فرد عدم مین جلوہ گر آثار و انوار وجودی ہین ۔ عجب ہی نسخہ جامع جسے انسان کہتے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ جسنے ایسی صورت بنائی وہ ہی اللہ پروردگار تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پس بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمونکا هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وہی ہی زندہ بحیات ازلی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس عبادت کرو اسیکو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اوسکے دین اپنے کو شرک سے یا عبادت اوسکی دور رکھو ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون کو جو کہتے ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ دین آبا و اجداد پر ثابت رہ کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اسچیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے جب آئین
میرے پاس دلیلین ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ مطیع ہون مین واسطے پروردگار عالمون کے هُوَ الَّذِي
خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا
وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے یعنے باپ تمہارے آدم علیہ السلام کو پھر تمکو ای فرزندان آدم نطفے سے پھر خون بستہ سے کہ
منی بعد چالیس دن کے ہو جاتی ہی پھر نکالتا ہی رحم مادر سے بچے پھر پالتا ہی تمکو تو کہ پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر اس درجے سے
زیادہ بڑھاتا ہی تو کہ ہو جاؤ تم بوڑھے وَمِنكُم مَّن يَتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور بعضا
تم مین سے وہ ہوتا ہی کہ مرجاتا ہی پہلے جوانی سے یا بڑہاپے سے اور تو کہ پہنچو تم وقت مقرر کو کہ وقت موت ہی اور تو کہ تم عقل
پکڑو اور فکر کرو پیدایش اپنی مین درجے بدرجے هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا
يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ پس جسوقت کہ مقرر کرتا ہی کچھ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہی بے مہلت
فرد وہ ایسا خالق مطلق ہی جسکو خلق مین حاجت ٭ نہ علت کی نہ عدت کی نہ فرصت کی نہ کلفت کی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ
فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ جھگڑتے ہین بیچ رد کرنے آیتون خدا کے کہان سے
پھیرے جاتے ہین ایمان لانے سے اسپر الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور نہین ایمان
لاتے ساتھ کتاب کے کہ قرآن ہی یا جنس کتاب کہ آسمان سے اُتری ہین اور ساتھ اسچیز کے کہ بھیجا ہی ہمنے ساتھ اسکے پیغمبرون
اپنون کو احکام اور شرایع سے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ پس شتاب چاہینگے مآل تکذیب
اور انکار کا جسوقت کہ طوق آتشین ہوگا بیچ گردنون اُنکے کے اور زنجیرین بھی اسمین پڑی ہونگی يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي
النَّارِ يُسْجَرُونَ گھسیٹے جاوینگے زمین پر اُن زنجیرون سے تو کہ ڈال دین انکو بیچ پانی کھولتے کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاوینگے
یعنے طرح طرح کے عذاب سے پانی اور آگ کے معذب ہونگے ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ مِن دُونِ اللَّهِ پھر کہا جاویگا
واسطے انکے کہان ہی وہ جو تھے تم شریک کرتے سوا اللہ کے قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا کہینگے
دوزخی کہ وہ شریک کھوئے گئے ہم سے ہم نہین پاتے انکو اور ہم اُنسے توقع مدد کی رکھتے تھے انھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا
بلکہ نتھے ہم پکارتے اور عبادت کرتے سوا اللہ کے پہلے اس سے دنیا مین کسی چیز کی كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ جسطرح
جھگڑنیوالون کو چھوڑا اسیطرح گمراہ چھوڑ دیتا ہی اللہ کافرون کو تو کہ نہ راہ چلین ایسی کہ اُنکو آخرت مین نفع دے پس انکو کہو
ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ یہہ ذلت اور خواری تمہاری آج آخرت مین بسبب اُسکے
ہی کہ تھے تم خوش ہوتے بیچ زمین کے یعنے دنیا مین بغیر حق کے یعنے ساتھ اسچیز کے کہ حق نتھی یعنے شرک اور سرکشی اور بسبب اسکے
کہ تھے تم اتراتے اور اکڑ کر تکبر سے چلتے ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا داخل ہو دروازونمین دوزخ کے کہ تمہارا حصہ
مقرر کر دیا ہی یعنے ہر گروہ ایک در کے مین آؤ ہمیش رہنے والے بیچ اسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ پس بری ہی جگہہ تکبر
کرنیوالون کی دوزخ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ پس صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایذائے قوم پر تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت
اولیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہی بے شک واقع ہوگا فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ
پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم انکو قتل اور قید سے تو خود جان لے تو یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے
ظہور اس عذاب کے سے پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے دن قیامت اور سزا جزا اپنی پاوینگے یعنے کسیطرح نچھوٹینگے اور
حق تعالی نے یہان دنیا مین بعضے عذاب کفار کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے قتل اور قید اور قحط وغیرہ سے اور باقی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عذاب انکے آخرت مین انکو دیگا **فرد** دوست اسکے یہان بھی شادان وہان بھی خوش ٭ اور ہین دشمن یہان وہان درکش کمش ٭
لکھا ہی کہ کفار مکے کے عناد اور فساد سے نئے نئے معجزے چاہتے تھے جیسے جاری ہونا چشمون کا اور کھلنا باغون کا اور آسمان
پر چڑھنا انکے حضور اسیطرح سے کہ سورۂ بنی اسرائیل مین گذر احق تعالی نے یہہ آیت اتاری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ
مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعضا انمین سے وہ ہی
کہ قصہ اسکا بیان کیا ہی ہمنے اوپر تیرے اور وہ انتیس پیغمبر ہین اور بعضا انمین سے وہ شخص ہی کہ نہین بیان کیا ہی ہمنے قصہ انکا اوپر تیرے
لیکن نام انکا جانا ہی تو نے جیسے الیسع وغیرہ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ نہ نام انکا تو نے جانا ہی نہ قصہ انکا سنا ہی سمجھہ بیجیے
کہ تسمیہ اعداد انبیا علیہم السلام مین اقتصار عدد معین پر کرنے اگرچہ بعضے احادیث مین واقع ہوا ہی کہ تمام انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہین کیونکہ آیت شریفہ سے صریح نکلتا ہی کہ بعضے ایسے ہین کہ قصہ انکا تجھ سے نہین بیان کیا اور نام نہین بتایا اور ہو سکتا ہی کہ یہہ خبر
ایکوقت مین ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیا ہو پھر وجہ احتیاط ابہام مین ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ سب پیغمبر آٹھہ
ہزار ہین چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار اور تمام عالم مین واللہ اعلم اور ایمان مین تعین عدد اور شناخت نسب اور اسم انکے
شرط نہین وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نتھا مقدور کسی رسول کو یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھہ
حکم اللہ کے یعنے تم پیغمبر میرے سے معجزے طلب کرتے ہو اور وہ خود مختار نہین اس امر مین بلکہ امر میرے سے وہ کرتا ہی اور مین عدم
وقوع مین اسکے حکمت دیکھتا ہون فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ پس جب آیا حکم اللہ کا ساتھہ عذاب
کے معجزہ مانگنے والون کو بعد واضح ہونے آیات کے فیصل کیا گیا ساتھہ حق کے یعنے مشرک مبطل معذب ہوئے اور مومن محق نے
نجات پائی اور زیان مین پڑے اسوقت جھوٹے معاند کہ بعد دیکھنے معجزون کے کہ دال اوپر نبوت کے تھے اور معجزے مانگتے تھے
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے چارپائے جیسے اونٹ
بکری گائی تو کہ سوار ہو تم بعضے انکے پر جیسے اونٹ اور بعضے انمین سے کھاتے ہو جیسے بکری اور بعضا وہ ہی کہ کھانے اور سواری
دونون کی لیاقت رکھتا ہی جیسے بیل وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُوْنَ اور واسطے تمہارے ہین بیچ چارپایون کے فائدے بہت جیسے دودھ اور پشم اور سوا اسکے اور پیدا کیا انکو تو کہ
پہنچ جاؤ اوپر اُنکے سفر مین یعنے بعض اُنکے اوپر حاجت کو کہ بیچ سینون تمہارے یکے ہی سو منفعت اور اوپر اُنکے خشکی مین اور اوپر
کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ اور دکھاتا ہی تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تُنْكِرُوْنَ پس کون سی نشانی کو دلایل قدرت سے یا معجزات نبوت سے مانند شق ہونے قمر کے اور خبر دینے غیب کے انکار کرتے
ہو اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کیا انھون نے بیچ زمین عاد اور
ثمود کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کار ان لوگون کا کہ پہلے انسے تھے كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ تھے وہ
وہ پہلی امتین زیادہ تر انسے عدد مین اور سخت تر قوت مین اور فزون تر نشانیون مین بیچ زمین کے مٹلون اور قلعون سے فَمَآ
اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا عذاب کو اُنسے اسچیز نے کہ تھے کمانے جمع مال اور ترتیب سپاہ سے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ پس جب آئے اُنکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ معجزون اور دلیلون کے خوش ہوئے
ساتھہ اسچیز کے کہ نزدیک اُنکے تھی علم سے انکے زعم مین یعنے جہل کہ اسکا نام علم رکھا تھا اور مراد عقاید باطلہ اور شبہے بے اعتبار انکے
ہین یا مراد علم سے کسب اور تجارت ہی یا ہنسی ٹھٹھا ہی کہ پیغمبرون سے کرتے تھے اسیواسطے انکو حق تعالی نے ہلاک کیا وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باللہ وحدہٗ وکفرنا بما کنا بہ مشرکین پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا دنیا مین کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور کافر ہوئے ہم ساتھہ اسکے جنکے کہ تھے ہم ساتھہ اسکے شریک لاتے یعنے جنون سے کافر ہوے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راوا باسنا پس نتھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا کیونکہ وقت معائنے عذاب کے تکلیف اٹھہ جاتی ہی اور ایمان وقت تکلیف مین مقبول ہی نہ بیچ وقت یاس کے سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ عادت کی اللہ نے عادت کرنا جو تحقیق گذر گئی ہی بیچ بندون اسکے کے امم ماضیہ مین کہ نہین نفع دیتا ایمان وقت نزول عذاب کے نصب سنت کا اوپر مصدریت کے ہی ساتھہ فعل مقدر کے لفظ اسکے وخسر ھنالک الکفرون اور زیان پایا اسوقت یا اس جگہہ کافرون نے یعنے زیان انکا اسوقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر زیان مین تھے سورۃ فصلت مکی ہی چون آیتین ہین نو سو چھانوے کلمے ہین تین ہزار تین سو پچاس حرف ہین فواصل اسکی ظن طب حرم ضد ہین اور ربط اس کا سورۂ مومن سے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ بیان یاس کے تھا کہ دال اوپر ملک اور حکم کے ہی ابتدا اسکی ساتھہ حم کے ہوئی کہ دال حکم اور ملک پر ہی ۔

سورۃ فصلت مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اربع وخمسون ایۃ

حٰمٓ حا اشارہ طرف حکم کے اور میم طرف ملک کے ہی یا حاے حکمت اور میم منت ہی حق تعالی منت رکھتا ہی بندون پر اوپر نازل کرنے حکمت کے بحر الحقایق مین ہی کہ حم اشارت ہی طرف اس بھید کے کہ درمیان اللہ کے اور حبیب اسکے کے ہی کہ کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل وہان نہین پہنچ سکتا ہی کیونکہ حا اور میم دو حرف ہین کہ وسط اسم رحمن ہین اور یہی وسط نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ساتھہ سر حرفین کے کہ دونون نامون مین ہین قسم کھا کر فرماتا ہی کہ یہہ قرآن شریف تنزیل من الرحمن الرحیم اتارا ہوا ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اضافت تنزیل کی طرف ان دو اسم کے کرنے سے سمجھا جاتا ہی کہ مصالح دنیا اور دین کے وابستہ ہین ساتھہ قرآن کے اور یہہ قرآن کتب فصلت ایتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا کتاب ہی جدا جدا کی گئین آیتین امر اور نہی اور وعدے اور وعید کے سے درانحال کہ قرآن ہی زبان عربی کہ آسان پڑھا جاوے اور سمجھہ مین آوے اور آیتین اوسکی جدی جدی ہین واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین علم والونسے اور پہچانتے ہین اللہ کی طرف سے اترا ہی خوشخبری دینے والا اسکو جو اس پر عمل کرے ڈرانے والا اسکو جو سر ایمان نلاوے فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون پس منہ پھیرا بہت مشرکون نے قبول کرنے اسکے سے پس وہ نہین سنتے گوش قبول سے وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن بیننا وبینک حجاب فاعمل انا عاملون اور کہا مشرکون نے کہ ہمیشہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین سمجھنے اس چیز کے سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اسکے یعنے قرآن ہم نہین سمجھتے اور بیچ کانون ہمارے کے بوجھہ ہی جو آتین تو پڑھتا ہی ہم نہین سنتے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردا ہی کہ جمال نبوت تیرا نہین دیکھتے ہم یا حجاب ہی کہ ہمکو تیرے ملنے سے مانع ہی وسیط مین ہی کہ ابوجہل نا اہل نے جامے کا درمیان اپنے اور حضرت کے پردہ کر کر کہا کہ تو ادھر اور ہم ادھر پس عمل کر تو اپنے دین پر تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہین اپنے دین پر یا تو جو کر سکے ہمارے حق مین کر ہم بھی جو کر سکینگے کر لینگے یا تو اپنی آخرت کے واسطے عمل کر ہم اپنے دین کے واسطے عمل کرتے ہین قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے نہ فرشتہ ہون نہ جن کہ بات میری نہ سمجھو اور مین ایسے چیز کی طرف دعوت نہین کرتا کہ تمھاری سمع کو کراہت اور طبع کو نفرت ہو بلکہ وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اسکے ساتھہ توحید اور طاعت کے بیت استقامت کرو شریعت پر + لاؤ ایمان اوسکی وحدت پر + اور بخشش مانگو اس سے گناہون اپنون کی کہ بعد اسلام کے صادر ہوئے ہین موضح مین ہی کہ استقامت مساوات افعال اور اقوال اور احوال کی ہی یعنے چاہیئے کہ ظاہر و باطن ایکدم

اور جب مرتبہ استقامت کو پہنچا استغفار کرو رویت اعمال سے کہ رویت اعمال گناہ عظیم اور خطائے بزرگ ہی وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ اور وائے ہی اور عذاب سخت ہی واسطے شریک لانے والون کے وہ لوگ جو نہین دیتے زکوٰۃ یعنے ساتھہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے کہ زکوۃ نفس ہی تکلم نہین ہوتے مراد یہہ ہی کہ اپنی جان کو پلیدی شرک سے ساتھہ توحید کے پاک نہین کرتے یا یہہ کہ زکوٰۃ مال کی نہین دیتے اور وجہ تخصیص منع زکوٰۃ کی سب صفات ذمیمہ لنکے مین سے یہہ ہی کہ مال محبوب انکا ہی اسکا دینا نفس پر انکے سخت تر ہی اور اعمال سے اور اس صفت کے لانے مین اشارہ ہی طرف بخل انکے کے اور عدم شفقت انکی کے اوپر خلق کے اور بخل اکبر ذمائم اور اعظم رزائل ہی لکھا ہی کہ جو تونگر کہ سخاوت نہین رکھتا مانند اس تن کے ہی کہ جان نہین رکھتا اور اس درخت کے ہی کہ پھل نہین رکھتا فرد جو کہ ممسک ہی اور تونگر ہی ✦ تن بیجان درخت بے برہی ✦ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ اور وہ مشرک ساتھہ آخرت کے وہ مین کافر اسواسطے لفظہ نہین دیتے کہ جزا و ان ملنے کا اعتبار نہین کرتے اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے واسطے انکے ثواب ہی نہ گھٹنے والا یا غیر محسوب معالم مین ہی کہ یہہ آیت بیمارون اور عاجزون اور ناتوانون کی شان مین ہی کہ حالت ضعف اور عجز مین ادائے عبادت نہین کرسکتے حق تعالیٰ وہی ثواب طاعت کا کہ زمانہ صحت مین کرتے تھے عطا فرماتا ہی پس غیر ممنون غیر موقوف ہونے والا ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اوپر طریقے نیک کے ہو عبادت سے پس جب بیمار ہو حق تعالیٰ فرشتے کو جو موکل اسپر ہی فرماوے لکھہ واسطے اسکے مانند اس عمل کے کہ حالت صحت مین کرتا تھا یہان تک کہ بندہ مرض سے چھڑاون مین اور یا بیچ درگاہ اپنی کے بلاؤن مین قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھہ اس ذات کے کہ پیدا کیا ہی اسنے زمین کو بیچ دو دن کے امام ابو اللیث نے کہا کہ یکشنبے کو زمین پیدا کی اور دوشنبے کو بچھائی اور کرتے ہو تم واسطے اسکے شریک ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ یہہ ہی پیدا کرنیوالا زمین کا پروردگار عالمون کا وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ اور پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ اوپر اسکے سے تو کہ دیکھنے والے نظر کر کر قدرت کاملہ مشاہدہ کرین اور برکت رکھی بیچ پہاڑون کے کہ معادن اسمین پیدا کئے یا برکت رکھی بیچ زمین کے کہ باغ اور کھیتی اور انعام اور انہار بنا دئے اور مقدر کئی بیچ زمین کے قوت اہل زمین کی جیسے گندم جو چاول گوشت وال کہ غالب قوت ہر بلدے والون کا ہی اور یہہ رزق مقدر کیا بیچ تمے چارون کے یعنے اور دو دون مین کہ سہ شنبہ اور چار شنبہ ہی سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ برابر ہوا جواب برابر ہونا کر واسطے پوچھنے والون کے مدت پیدائش زمین کی اور اوسکی جو اوپر ہی یعنے جواب سائلونکا بے کم و زیادہ کہا گیا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر قصد کیا طرف بنانے آسمان کے اور حال یہہ ہی کہ وہ دھوان تھا یعنے بخار پانی کا دھوئین کی شکل زاد المسیر مین ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آب اور آتش کو پیدا کیا باد کو اسپر چلایا وہ شورش مین اسکو لائی بخار اس سے بلند ہوا حق تعالیٰ نے اس سے آسمان پیدا کیا عین المعانی مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جوہر سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اسکو دیکھا وہ گھل کر بہنے لگا آگ کو اسپر مسلط کیا تو کہ جوش مین آیا کف اور بخار اس سے پیدا ہوا کف سے زمین اور بخار سے آسمان بنایا فرد کف سے زمین بخار سے پیدا سما کیا ✦ پروردگار میرے نے دیکھو تو کیا کیا ✦ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا پس فرمایا اللہ نے بعد پیدا کرنے آسمان کے واسطے آسمان کے اور واسطے زمین کے کہ دونون آؤ ساتھہ اسپنے کے تمکو حکم کیا مین نے از روے فرمانبرداری کے یا ناخوشی کے یعنے خواہ نخواہ آؤ مراد اس سے اظہار قدرت ہی نہ اثبات خوشی اور ناخوشی انکے کی لکھا ہی کہ آسمان کو کہا کہ سورج چاند ستارے اپنے ظاہر کر اور زمین کو حکم کیا کہ نہرین جاری کر و خوشے نکالو بار و بر قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ کہا ان دونون نے آئے ہم دونون ساتھہ اس چیز کے کہ فرمایا تو نے خوشی سے لکھا ہی کہ اول موضع کعبہ معظم زاد ہا اللہ شرفا و کرامتہ نے تمام اجزاے زمین سے بات کی پھر آسمان نے کہ برابر اسکے ہی اجزاے آسمان سے اسی سبب سے وہ مقام کعبہ

اسلام اور قبلہ انام ہوا اور جب آسمان پیدا ہوا اسکو پہاڑ ڈالا فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا پس مقرر کیا انکو ساتھہ آسمان اور سب کام انکے بنالئے بیچ دو دنکے پنجشنبے اور جمعے کو اور ڈالدیا بیچ ہر آسمان کے کام اسکا یعنے مقرر کردی شان ہر فلک کی اور جو کچھہ اُسمین پیدا ہویا اہل ہر آسمان کو الہام کیا کہ اسطرح عبادت کرو وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا اور زینت دی ہمنے آسمان نزدیکتر والیکو ساتھہ چراغون کے یعنے ستارون کے کہ چراغون کیطرح روشن ہین اور محافظت کی ہمنے آسمان کی محافظت کرنا کرآفتون سے باشیطانون سے کہ سُننے کو کلام ملائکہ قصد چڑھنے کا کرین ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جو مذکور ہوا پیدا کرنا اور اندازہ کرنا خداوند غالب کا ہی کہ اپنے ملک مین اپنی قدرت کامل سے جو چاہے کرے جانتے والا کہ جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ پس اگر منہہ پھیرین کافر مکے والے ایمان سے باوجود اس بیان کے پس کہہ ڈراتا ہون مین تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب آسمانی قوم عاد کے کہ باد صرصر تھی اور عذاب قوم ثمود کے کہ صیحہ جبرئیل تھا تخصیص ان دونون قومون کی اسواسطے ہی کہ قریش سفر موسم گرما اور سرما مین مقامون پران دونون گروہ کے گذر کر آثار عذاب کے مشاہدہ کرتے تھے اور وہ مستحق صیحہ اور صاعقہ کے ہوے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ جس وقت کہ آئے تھے انکے پاس پیغمبر ہود اور صالح علی نبینا وعلیہما السلام آگے انکے سے اور پیچھے انکے سے یعنے سب طرف سے ساتھہ نرمی اور گرمی اور نصیحت اور فضیحت کے آئے اور دعوت کی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا کافرون نے جواب مین اُنکے اگر چاہتا پروردگار ہمارا البتہ اتارتا فرشتون کو ہمارے جگہہ پس تحقیق ہم ساتھہ اسکے جو بھیجے گئے ہو تم ساتھہ اسکے کافر ہین کیونکہ تم بھی مثل ہمارے آدمی ہو کچھہ تمکو فضیلت شرافت ہمپر نہین فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پس جو تھی قوم عاد پس تکبر کیا انھون نے بیچ زمین احقاف کے بلاد یمن مین بغیر حق کے یعنے استحقاق تکبر کا نہین رکھتے تھے پھر حضرت ہود نے انکو ڈرایا عذاب سے انھون نے تکبر سے انکے کہنے پر التفات نکیا وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اور کہا انھون نے کون ہی سخت تر ہم سے از روے قوت کے عادی مغرور ہوئے اپنی قوت شوکت پر کیونکہ جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ سے گھون سے اکھیڑ ڈالتے تھے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اُن مغرورون نے کہ تحقیق اللہ جسنے پیدا کیا انکو وہ سخت تر ہی اُن سے قوت مین وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ اور تھے عادی تعصب سے ساتھہ نشانیون ہماری کے انکار کرتے باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ حق ہی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے باد تند کو بیچ دنون نحس کے عشرہ اخیر شوال ہین چارشنبہ سے آخر چارشنبہ دوم تک کہ آٹھہ دن سات راتین تھین اور باد صرصر کو بھیجا لِنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو کہ چکھاوین ہم انکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور سب کو ہلاک کردین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنیوالا ہی اور وہ زمدد دیئے جاوینگے عذاب دور کرنے مین اسدن وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ اور جو تھی قوم ثمود پس راہ دکھائی ہمنے خیر اور شر کی انکو بادلالت کی ہمنے انکو طرف راہ راست کے فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى پس اختیار کیا انھون نے اندھے پن کو یعنے جہل اور ضلالت اور کفر کو اوپر علم اور ہدایت اور ایمان کے فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس پکڑا انکو کڑک عذاب رسوا کرنیوالے کے نے یعنے چیخ نے جبرئیل کے ہلاک کیا بسبب اسکے کہ تھے کماتے تکذیب صالح علی نبینا وعلیہ السلام سے اور پانون کاٹنے ناقہ کے سے وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور

نجات دی ہمنے صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے صالح پر اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور یاد کر اسدن کو کہ اکھٹے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے طرف آگ کے پس وہ قسم قسم کے جاوینگے دوزخمین ڈالنے کو یا پہلون کو جدا کرینگے پچھلون سے تا پہنچانے پھر سب کو دوزخ کی طرف انکینگے حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس گواہی دیوینگے اوپر انکے کان انکے ساتھہ اسچیز کے کہ سنے ہونگے اور آنکھین انکی ساتھہ اسچیز کے کہ دیکھی ہونگی اور چمڑے انکے یعنے اعضا انکے اور پہلے سب عضوون سے ران چپ بولے گی اور ہتھیلی راست اور بعضون نے کہا ہی کہ شرمگاہین انکی گواہی دیوینگے ساتھہ اسچیز کے کہ تھے وہ کرتے وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا اور کہینگے کافر تعجب یا غصے واسطے چمڑون اپنے کے کیون گواہی دی تمنے اوپر ہمارے کہ ہم تمھین راحت سے رکھتے تھے زحمت سے بچاتے تھے قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ کہینگے اعضا انکے کہ ہمیہ غصہ مت کرو ہم اپنے اختیار سے نہین بولے بلکہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر چیز کو وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور حالانکہ اسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار عدم سے وجود دکھایا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور طرف اسیکے پھیرے جاوگے تم واسطے جزا کے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ اور نہتے تم چھپا سکتے اسبات سے کہ گواہی دیوین اوپر تمھارے کان تمھارے اور نہ آنکھین تمھاری اور نہ اعضا تمھارے ولیکن گمان کیا تمنے یہہ کہ اللہ نہین جانتا بہت اس چیز سے کہ کرتے ہو تم زاد السیرمین ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو ظاہر کرتے ہین ہم اسکو خدا جانتا ہی اور چھپے کرتے ہین ہم اس سے آگاہ نہین حق تعالی نے فرمایا وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور اسی گمان تمھارے نے جو گمان کیا تھا تمنے دنیا مین ساتھہ پروردگار اپنے کے کہ چھپے کام ہمارے نہین جانتا ہلاک کیا تمکو آخرت مین پس ہو گئے تم زیان پانیوالون سے فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ پس اگر صبر کرین کافر یا جزع کرین پس آتش دوزخ ہی جگہہ رہنے انکے کی وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ اور اگر توبہ کرین وہ پس نہین وہ توبہ قبول کئے جاوینگے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور مقرر کئے ہین ہمنے واسطے مشرکون کے ہمنشین شیطان پس زینت دلاتے ہین وہ واسطے انکے جو کچھہ کہ آگے انکے ہی دنیا اور متابعت نفس اور ہوا سے تو کہ طلب مین اسکے قایم ہین اور جو کچھہ کہ پیچھے انکے ہی امور اخروی سے اور وعدے اور وعید سے تو کہ اسکے منکر ہین وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذابکی ساتھہ امتون دوسرونکے کہ گذری ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے کہ ان سب نے یہی عمل کئے تھے یعنے جیسے وہ امتین جھٹانے والیان عذاب کے لایق تھین ایسے ہی یہہ گروہ سزاوار عذاب کے ہی کشف الاسرار مین ہی کہ اللہ جب بندیسے جو بھلائی چاہتا ہی تو ہمنشین اسکا صالح کرامت فرماتا ہی تو کہ طاعت مین مددگار اسکا ہو اور جب بندیسے برائی چاہتا ہی تو مصاحب اسکا فاجر کرتا ہی تو کہ معصیت مین اسکو ڈالے اور مخالفت حق مین حرص دلاوے جیسا کہ شیطانونکو ہمنشین کافرون کا کیا اور سزاوار عذاب کے ہوئے إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ تحقیق کافر تھے زیان پانیوالے دونون جہان مین لکھا ہی کہ کفار قریش آپسمین ایکدوسریکو وصیت کرتے تھے کہ جب محمد کو دیکھو قرآن پڑھتے ہوئے تو ایسی تشویش دلاؤ کہ غلط پڑھجاوے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے تو بعضے انمین سے تالیان بجاتے شعر پر اپنے کلام بیہودہ بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے مت سنو تم اس قرآن کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہین اور بک بک کرو بیچ اوسکے تو کہ تم غالب ہو تلاوت پر انکے اور وہ پڑھنے سے بند ہو جاوین فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

كَانُوا يَعْمَلُونَ پس البتہ چکھاوینگے ہم اُن لوگون کو جو کافر ہوئے مراد اس گروہ سے قایل ہین یا عام کافرون کو عذاب سخت یعنے بہت
اور ہمیشہ اور البتہ جزا دیوینگے ہم انکو بدتر اس چیز کا کہ تھے وہ عمل کرتے ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ یہہ عذاب بدتر ہی جزا دشمنان
خدا کی آگ النار عطف بیان جزا ہی لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ واسطے انکے بیچ دوزخکے گھر ہمیش رہنے کا ہی جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
يَجْحَدُونَ بدلا دئے جاوینگے بدلا دینا کر بسبب اُس چیز کے کہ تھے ساتھہ نشانیون ہمارے کے انکار کرتے یا آیات کلام ہمارے کے جھگڑتے
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اسوقت کہ آگ مین پڑے
ہونگے ای پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ شخص کہ دنیا مین جنھون نے گمراہ کیا ہمکو جنون سے اور آدمیون مین سے یعنے ابلیس کہ نافرمانی
اسنے ظاہر کی اور قابیل کہ خون ناحق بٹویا اور ان دو شخصون کو ہمین دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ کرین
ہم اونکو نیچے پانون اپنے کے اور انسے بدلا لین تو کہ ہوجاوین وہ نیچے والون سے یعنے نیچے کے درکے مین ہون یا سب تلے والونکے
ہون إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تحقیق ان لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہے اوپر اسیکے حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شرک نہ لائے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امر اور نہی پر قایم رہے
اور روبہ بازی نہ کی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمل اپنے خالص اور پاکیزہ کئے حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ فرایض ادا کئے حضرت حسن بصری رح نے کہا کہ طاعت کرتے رہے گناہون سے بچتے رہے بعضون نے کہا کہ دنیا سے اعراض
کیا اور آخرت کی طرف راغب ہوئے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ ربنا اللہ عبادت توحید اقرار سے ہی اور ثم استقاموا اشارت
طرف توحید معرفت کے ہی توحید اقرار یہہ ہی کہ سب کو ایک کہے اور توحید معرفت یہہ ہی کہ اوسکو ایک پہچانے تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
اترتے ہین اوپر مومنان مستقیم کے فرشتے دم مرگ یا وقت نکلنے کے قبر سے یا لحد سے اور انکو کہتے ہین أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا یہہ کہ
مت ڈرو آخرت کے معاملے سے کہ تمپر آسان ہوگا اور مت غم کھاؤ اہل اور ولد کا کہ اللہ تعالی کارسازی اُنکی بخوبی فرماویگا وَأَبْشِرُوا
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جو تھے تم دنیا مین وعدہ دئے جاتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان سے نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ہم ہین دوست دار تمھارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے
دنیا مین آفت سے بچاتے تھے نیک باتین الہام کرتے تھے راستی کی طرف لاتے تھے معاونت کرتے تھے اور آخرت مین ساتھہ تعظیم تکریم
شفاعت کے مدد دینے والے ہین وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ اور واسطے تمھارے ہی بیچ آخرت
کے جو کچھہ چاہین جی تمھارے لذتین اور کرامتین اور واسطے تمھارے ہی بیچ عقبی کے جو مانگو نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ مہمانی بخشنے والے
مہربان کی طرف سے لفظ نزل مین ایما ہی طرف اسکے کہ اہل استقامت کے واسطے بڑی بڑی چیزین مقرر ہین کہ انکی نسبت یہہ جو کچھہ عطا
کیا ماحضر ہین کہتے کہ نتیجہ استقامت نہایت کرامت ہی کیونکہ روش طریقت مین کوئی درجہ عالی تر استقامت سے نہین شیخ ابو علی دقاق
قدس سرہ نے کہا کہ استقامت نگاہ رکھنا سر کا ماسوا اللہ سے یعنے چاہیے کہ خلوت خانہ مین غیر حق کو دخل نہ دے اور اغیار بار نہ پاوے
نظم طلب کر تو رافت یہی استقامت ✤ کہ یہہ استقامت ہی فوق کرامت ✤ نہ دل مین در آئے سوائے خدا ✤ نہ جی مین سماوے بجز کبریا
اگر دھیان ہو تو اسیکے ہو دھیان ✤ سوا اسکے مت جائے وہم و گمان ✤ نہ دلمین خیال آئے اغیار کا ✤ اگر عمر نوحی ہو اسکو عطا وَمَنْ
أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور کون شخص ہی بہتر از روے بات کے اس شخص سے کہ پکارتا
ہی خلق کو طرف طاعت اللہ کے اور کرتا ہی عمل اچھے اور کہتا ہی تحقیق مین مسلمانون سے ہون یہہ آیت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین ہی کہ خلق کو دعوت بحق فرماتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ مراد اس سے علما ہین کہ احکام دین کے لوگون کو سکھاتے ہین اور
عمل صالح انکے یہہ ہین کہ عمل پر عمل کرتے ہین یا محتسب ہین کہ امر معروف اور نہی منکر سے ڈراتے ہین اور عمل نیک انکا یہہ ہی کہ جو اسمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رنج اور ایذا پہنچتی ہی صبر اور تحمل فرماتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ سب امام اور مشائخ اس آیت مین داخل ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہین دیکھتی مین اس آیت کو مگر بیچ شان مؤذنون کے صاحب عین المعانی نے کہا کہ جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے یہود کہتے تھے کہ گدھا آواز کرتا ہی اور نماز کے واسطے بلاتا ہی اور یہود وہ باتین بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی بہر تقدیر کہ مراد مؤذن ہون عمل صالح انکا یہہ ہی کہ درمیان اذان اور اقامت کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی جزا سزا مین یعنے توحید اور شرک مساوی نہین کہ وہ موجب دفع درجات اور یہہ سبب افتادن درکات ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حسنہ نرمی اور خوش خلقی ہی اور سیئہ سختی اور بدخوئی یا حسنہ سے مراد علم ہی اور سیئہ سے جہل اور تفسیر ماوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ حب آل پیغمبر ہی اور سیئہ عداوت انکی اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پس دفع کر بدیکو سات اس خصلت کے کہ نفس الامر مین وہ نیکی ہی یعنے غضب کو ساتھہ حلم کے تسکین دے اور گناہ کو ساتھہ عفو کے محو کر اور لغو سے ساتھہ تغافل کے درگذر فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ جب ایسا کرے تو ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اسکے دشمنی ہی گویا کہ وہ دوست ہی قرابتی اخفاف مین امام اعظم سے منقول ہی کہ مین جو سنتا ہون کہ کوئی شخص میری برائی کرتا ہی تو اسکے حق مین یہانتک بھلائی کرتا ہون کہ وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہی وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت کہ مقابل بدی کے نیکی کرنا ہی مگر ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین ایذا پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ اور نہین سکھایا جاتا یہہ صفت اور عادت مگر بڑے نصیب والا کہ جسکو بہرہ تمام ایمان سے ہی یا کمال نفس سے یا خیر سے یا اخلاق حسنہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور اگر چوکے تجھکو شیطان کی طرف سے کوئی چوکہ دینے والا یعنے اگر وسوسہ شیطان چاہے کہ یہہ خصلت تیری اڑا دے پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کے شر اسکے سے إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق اللہ وہی ہی سننے والا استفادہ تیرا جاننے والا نیت تیری وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور نشانیون قدرت اسکی سے رات ہی اور دن کہ پی در پی آتے ہین دن واسطے آرایش کے اور رات واسطے آسایش کے اور سورج اور چاند کہ اندازہ مقرر اور سیر مقدر پر آتے جاتے ہین لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے کہ یہہ مخلوق ہین مانند تمہارے اور سجدہ کرو واسطے اللہ کے جسنے پیدا کیا ہی انکو اگر ہو تم ساتھہ یگانگی کے اسکو عبادت کرتے کیونکہ سجود اخص عبادات ہی اور وہ خالق کو چاہیئے نہ مخلوق کو امام شافعیؒ یہین سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ متصل امر کے ہو جاوے فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ پس اگر تکبر کرین وہ سجدہ کرنے سے حق تعالی کے پس جو کوئی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین فرشتون سے نماز پڑھتے ہین تسبیح کہتے ہین واسطے اسکے رات اور دن اور وہ نہین تھکتے کثرت عبادت سے امام اعظمؒ یہان سجدہ کرتے ہین کیونکہ سخن سجدہ یہین تمام ہوا ہی اور یہہ روایت ابن عباس اور ابن عمر سے ہی رضی اللہ عنہما اور وہ مذہب شافعیؒ موافق روایت عبداللہ ابن مسعودؓ کے تھا سمجھہ لیجیئے کہ یہہ سجدہ گیارہوان ہی باتفاق علما محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مین اسکو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر آخر آیت اولی امین سجدہ کرین سجدہ شرط ہی کیونکہ مقارن ان کنتم ایاہ تعبدون کے ہی اور اگر بعد آیت دوسرے کے سجدہ کرین سجدہ نشاط اور محبت ہی کیونکہ متصل وھم لا یسئمون کے ہی وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہی یہہ کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی ہوئی اور خشک پس جب اتارتے ہین ہم اوپر اسکے پانی ملتی ہی بسبب اوگنے نباتات کے اور پھولتی ہی إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ تحقیق جسنے زندہ کیا زمین مردہ کو البتہ زندہ کرنیوالا ہی مردونکو إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے مارنے جلانے سے قادر ہی اور اسکی قدرت کے آگے سب یکسان ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا تحقیق وہ لوگ کہ کجراہی کرتے ہین بیچ آیتون کتاب ہمارے کے یعنے طعن کرتے ہین یا تاویل باطل کرکر راہ صواب سے پھرتے ہین نہین چھپی اوپر ہمارے یعنے ہم جانتے ہین اور سزا طعن اور الحاد کی انکو دینگے اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کیا پس جو کوئی ڈالا جاوے بیچ آگ کے یعنے ابوجہل کہ باتفاق مفسرین ہی بہتر ہی یا جو کوئی کہ آوے امین دوزخ سے دن قیامت کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا حمزہ یا عمر یا عثمان یا عمار رضی اللہ عنہم اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ کرلو جو چاہو تم یہہ امر تہدید ہی کفار کو تحقیق وہ ساتھہ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی جزا سزا اسکی دیگا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ قرآنکے کہ بہتر ہین ذکر ہی جب آیا اُنکے پاس یہی لوگ معاند ہین وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ تحقیق قرآن البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ نزدیک اللہ کے یا کثیر النفع یا بے مثل امام قشیری نے کہا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہی اور فرشتہ عزیز لایا ہی واسطے امت عزیز کے یا نامہ دوست کا ہی طرف دوست کے اور نامہ دوست نزدیک دوستون کے عزیز ہوتا ہی فرد جان ودل سے ہی مجھے بسکہ وہ محبوب عزیز + نامہ بر اسکا عزیز اور ہی مکتوب عزیز لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ نہین آتا اس کتاب پاس جھوٹھہ آگے اسکے سے اور نہ پیچھے اسکے سے یعنے کسی جہت سے جھوٹھہ کو اوسمین دخل نہین یا زیادہ اور نقصان اسمین راہ نہین پاتا یا اخبار گذشتہ اور آیندہ اسکے مین دروغ نہین سماتا تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ اور اتاری گئی ہی حکمت والے تعریف کئے گئے کیطرف سے مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ نہین کہا جاتا واسطے تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین کہتے تجھکو کفار قوم تیرے مگر جو تحقیق کہا گیا تھا یعنے کافرون نے کہا تھا واسطے پیغمبرونکے پہلے تجھہ سے حق تعالی تسلی اپنے حبیب کی فرماتا ہی کہ کافرون کے باتون سے ملال خاطر عاطر پر نلاکہ پہلے تجھہ سے جو پیغمبر ہوا ہی منکران قوم اوسکے نے اسیطرح اسکو کہا ہی اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ تحقیق پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا ہی پیغمبرونکو اور اُنکے تابعون کو اور عذاب دردناک دینے والا ہی مشرکونکو اور جھٹلانے والون کو لکھا ہی کہ کفار کہتے تھے قرآن زبان عجمی مین کیون نہ اترا یا کچھہ زبان عرب مین ہوتا کچھہ زبان عجم مین تو کہ دونون فرقے حظ اٹھاتے یہہ آیت اتری کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ اور اگر کرتے ہم اسکو قرآن عجمی زبان کا البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ جدا جدا اور پیدا اور ہویدا کی گئین آیتین اسکی ایسی زبان مین کہ ہم سمجھتے ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہ جنکو خطاب ہی قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ کہہ قرآن واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین راہ دکھانیوالا ہی طرف حق کے اور شفا بخشنے والا ہی بیماری شک اور شبہ کی سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اور جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے قرآن پر بیچ کانون انکے بوجھہ ہی گوش ہوش سے نہین سنتے اور وہ قرآن اوپر اُنکے اندھاپا ہی جلوہ جمال کمال اُسکا نہین دیکھتے اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ یہہ لوگ کہ سنتے دیکھتے حقیقت قرآن کی سے بہرے اندھے ہین پکارے جاتے ہین مکان دور سے یعنے مثل انکی ایسی ہی کہ کسی شخص کو دور سے پکارے کہ نہ وہ آواز سنے پکارنیوالیکی نہ صورت دیکھے پھر کیا نفع اس سے اٹھاوے فرد واماندہ کیا منزل مقصود کو پہنچے + آواز بھی جسکو کہ نہ بس آئی جرس کی + وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے جیسے قرآن مین کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے جھٹلایا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری ہی پروردگار تیرے کی یعنے وعدہ قیامت کا اور فیصل کرنا جھگڑونکا اسدن یا ڈھیل دینا عذاب مین جھٹلانیوالون کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اہل تکذیب کے اور ہلاک کیا جاتا انکو وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور

تحقیق یہود یا مشرکان عرب البتہ بیچ شک کے ہین توریت سے یا قرآن سے وہ شک کہ قلق مین ڈالنے والا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ جو کوئی عمل کرے اچھا پس واسطے جان اسکیکے ہی کہ نفع اسکا اسے پہنچتا ہی وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہَا اور جو کوئی عمل کرے بُرا پس اوپر جان اسکیکے ہی ضرر اسکا اسیکو ملتا ہی وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور نہین پروردگار تیرا ستم کرنیوالا واسطے بندون کے کہ عمل نیک کی جزا بدوے اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ طرف اللہ کے پھیرا جاتا ہی علم قیامت کا یعنے جب اس سے سوال کرین تو چاہئے کہ کہین کہ اللہ ہی جانتا ہی سوا اسکے اسکا علم کسیکو نہین وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِہَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ اور نہین نکلتے کچھ میوے غلافون اپنے مین سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی مگر ساتھ علم اسکیکے یعنے جیسا کہ علم قیامت اسیکو ہی ویسا ہی علم پھل آنیکا اور بچہ پیدا ہونیکا خاصہ اسیکا ہی اور ثمرہ باور اوبھی قرأت ہی وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ اَیْنَ شُرَکَآئِیْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ مَا مِنَّا مِنْ شَہِیْدٍ اور جسدن کہ پکاریگا اللہ مشرکون کو اور غصے سے فرماویگا کہان ہین شریک میرے جو تم گمان کرتے تھے کہینگے الٰہی سنا ہمنے اور جنایا ہمنے تجکو اب کہ نہین ہم سے کوئی گواہی دینے والا اور پاسکے کہ واسطے تیرے شریک ہی کیونکہ ہمنے انسے تبرا کیا وَضَلَّ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَہُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ اور کھو یا گیا مشرکون سے جو کچھہ کہ تھے عبادت کرتے پہلے قیامت سے یعنے جنون کی کہ دنیا مین عبادت کرتے تھے اسدن نہ دیکھینگے یا انسے مدد نہ پاوینگے اور یقین جانینگے کہ عذاب خدا سے نہین واسطے انکے کوئی جگہہ بھاگنے کی لَا یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ نہین تھکتا کافر مانگنے بھلائی کے سے اس جہان مین جیسے صحت اور نعمت اور سوا اسکے وَاِنْ مَّسَّہُ الشَّرُّ فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ اور اگر لگے اسکو برائی جیسے ہماری ناداری پس ناامید ہی رحمت سے امید رکھتا ہی رحمت کی یاس اور قنوط دونون صفتین کافرون کی اور گمراہونکی ہین وَلَئِنْ اَذَقْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ ھٰذَا لِیْ اور اگر چکھا دیوین ہم کافر کو مہربانی اپنی طرف سے جیسے تندرستی اور توانگری پیچھے سختی سے کہ لگتی تھی اسکو البتہ کہیگا یہ ہی واسطے میرے اور مین اسیکے لایق تھا یا ہمیشہ رہیگی مجھہ سے دور نہین ہونے کی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَہُ لَلْحُسْنٰی اور نہین گمان کرتا مین قیامت کو قایم ہونے والی اور اگر پھیرا جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے یعنے مین لایق نعمت اور کرامت کے ہون یہان دنیا مین بھی اور وہان آخرت مین بھی مصرعہ عجب تصور ہی باطل اُنکا عجب خیال محال ہی یہہ + امام ثعلبی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ کافر کو دو آرزوئین عجب ہین ایک دنیا مین کہ کہتا ہی قیامت کو بہشت کی نعمتین مجھے ملینگی اور ایک عقبیٰ مین کہ کہیگا ای کاشکے مین ہوتا مٹی اور ایک کام ان دونون مین سے ظہور نہوگا فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا پس البتہ جزا دیوینگے ہم اُن لوگون کو کہ کافر ہوئے ساتھہ عمل انکے کے کفر اور تکذیب سے اور خبر دینا ساتھہ عذاب کے ہوگا وَلَنُذِیْقَنَّہُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ اور البتہ چکھا دینگے ہم انکو عذاب گاڑھے سے اور وہ پاوینگے برعکس اعتقاد اپنے کے نعمت اور کرامت سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ اور جسوقت نعمت رکھتے ہین ہم اور درعافیت کھولتے ہین اوپر کافر کے منہہ پھیر لیتا ہی شکر سے اور دور کرلیتا ہی کروٹ اپنی کو راہ حق سے یا شکر گذاری سے وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ اور جب لگتی ہی اسکو برائی اور بلا پس دعا کرنیوالا ہی چوڑی چکلی تشبیہ دی دعا کو شی عریض سے واسطے وسعت اور کثرت اسکے کے قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ ھُوَ فِیْ شِقَاقٍ بَّعِیْدٍ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھا تمنے اگر ہو یہہ قرآن نزدیک اللہ کے پھر کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے بے تامل کون ہی بہت گمراہ اوس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف کے ہی دور خدا سے وضع موصول بجاے صلہ شرح حال اور تعلیل مزید اضلال اونکی ہی تفسیر امام ابواللیث مین ہی کہ ابوجہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ معجزہ دکھا آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابوجہل نے کہا ای قریش محمد نے تم پر سحر کیا تم لوگون کو اطراف مین روانہ کرو وہان جاکر پوچھین اگر اور شہرون والون نے بھی یہہ صورت مشاہدہ کی ہو تو آیت احدی ہی والا سحر محمدی پھر قاصد ہر طرف



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھیجے اور سب نے اس معجزہ کے واقع ہونے کی خبر دی ابوجہل نے کہا ھٰذا سحر مستمر یہہ جادو تمام آفاق مین پہنچا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ شتاب دکھاوینگے ہم انکو یعنے کفار قریش کو نشانہان قدرت اپنے کی کہ ایک اُن مین سے شق قمر ہی بیچ ملکون کے اور کنارون جہان کے ہی اور بیچ جانون انکی کے تھے یعنے مکے مین یہان تک کہ روشن ہوجاویگا واسطے اُنکے کہ تحقیق رسول ہمارا حق ہی اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ آیا نہین کفایت پروردگار تیرے کو یہہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہی یا گواہ ہی یعنے اگر کفار انکار معجزات تیرے یکا کرین اللہ گواہ تیرا کفایت ہی بعضے کہتے ہین کہ دلایل اخبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حوادث آیندہ کے جیسے فتح روم اور یمن اور فارس اور آیات انفسی وہ جو درمیان اہل مکہ کے واقع ہوا قحط اور خوف اور قتل وغیرہ سے معالم التنزیل مین ہی کہ دلایل آفاقی واقعہ امم ماضیہ ہی کہ حضرت نے خبر دی ہی اور انفسی واقعہ بدر ہی اور فصول مین محمد بن کعب سے نقل ہی کہ آفاقی غلبہ دین اسلام ہی وقت ظہور مہدی مین اور انفسی وہ جو زمانہ کرامت نشانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا فتح مکہ وغیرہ سے اور بعضے ضمیر کو طرف آدمیون کے پھراتے ہین یعنے دکھاوینگے ہم لوگون کو دلایل آفاقی کہ ہدم بنیان ہی اور انفسی کہ ہلاک ابدان ہی یا آفاق مین اختلاف زمانون اور مکانون کا اور انفس مین تفاوت احوال اور مزاجون کا یا آفاقی عجائب مصنوعات ہی آسمان زمین ستارے دریا درخت اور سوا اسکے اور انفسی جو نفس انسان مین کاری گریان موجود ہین اصناف مین کہ آفاق عالم کبیر ہی اور انفس عالم صغیر جو کچھ دلایل قدرت کے عالم کبیر مین ہین عالم صغیر مین بھی نمودار ہین عالم کبیر تمام جہان ہی اور عالم صغیر انسان فرد آدمی زاد بھی رافت عجب ایک شائقین ہی جو ہی سب خلق مین شی وہ فقط انسان مین ہی اَلَآ اِنَّھُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّھِمْ خبردار ہو کہ تحقیق کافر بیچ شک کے ہین ملاقات پروردگار اپنے کے سے ساتھ بعث اور جزا کے اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ خبردار ہو تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے گھیر رہا ہی قدرت اور علم سے مجمل اور مفصل اشیا کو جانتا ہی جو چاہے اپنے ملک مین کرے تو انا ہی پس سزا دیگا انکو ساتھ کفر اُنکے کے

سورۃ شوریٰ ۴۲ مکیۃ وھی ثلث وخمسون ایۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ شوریٰ مکی ہی مگر قل لا اسئلکم سے سات آیتین تر پن آیتین ہین آٹھ سو چھیاسی ۸۶۶ کلمے ہین ایک ہزار پانچ سو اٹھاسی ۱۵۸۸ حرف ہین فواصل اسکے نوزق لعصب دم ہین اور ربط اسکا سورہ فصلت سے یہہ ہی کہ دونون سورتون مین وصف اور وعدہ مومنون کا اور ذم اور وعید کافرون کا ہی

حٰمٓ عٓسٓقٓ حدیث مرفوع مین ہی کہ بعد نزول اس حروف کے اثر اندوہ کا پیشانی نورافشانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوا صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا کہ مجھے خبر دی اُن چیزون کی کہ امت پر میرے نازل ہون گی پھر ذکر قذف اور خسف اور اشال انکے کا فرمایا خروج دجال اور نزول عیسی علیہ السلام تک لکھا ہی کہ حروف مقطعہ حوادث اور فتن کی طرف اشارت ہین امام ثعلبی نے ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ علی مرتضیٰ سمجھتے ہین انکو اور کہا ہی کہ یہان حائے حرقت اور میم مہلک اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حروف سر اسم حکیم اور مجید اور علیم اور سمیع اور قدیم ہین یا اشارت طرف صفت حلم اور مجد اور علم اور سنا اور قدرت کے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالیٰ نے جو نعمتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کین ہین انکیطرف اشارہ فرمایا ہی حاحوض مورد آپکا ہی یعنے حوض کوثر کہ تشنہ لبان امت کو اس سے سیراب فرماوینگے اور میم ملک محمد و آپکا ہی کہ شرق سے غرب تک تحت تصرف انکے مین لاوینگے اور عین عز موجود آپکا ہی کہ عزیز تر سب اشیا سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے آپ ہی ہین اور سین سنائے مشہود آپ کی ہی کہ کوئی شخص اُس رفعت کو اور مرتبے کو نہین پہنچیگا اور قاف قیام مقام محمود آپکا ہی شب معراج مین کہ درجہ اولی ہی اور روز قیامت مین کہ شفاعت کبریٰ ہی شعر الٰہی بھیج تو اُس پر سلام اور درود کہ جسکا

نام محمد مقام ہی محمود کَذٰلِكَ يُوحِيٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جیسے کہ اس سورہ مین مذکور ہین معانی اسیطرح وحی کرتا ہی طرف تیرے ہمیشہ اور طرف ان لوگون کے کہ پہلے تجھسے سے تھے پیغمبر ونسے اللہ غالب کہ کوئی وحی اتارنے مین اسکو منع نہین کرسکتا حکمت والا کہ جسکو لایق وحی کے دیکھتا ہی اسپر نازل کرتا ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وہی ہی برتر بزرگتر فرو رفعت وعظمت اسیکی شان ہی + وہ علی وقادر وسبحان ہی ۞ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اوپر اپنے سے یعنے پہلے آسمان اوپر والا سب سے شق ہو پھر اُس سے نیچے کا پھر اس سے نیچے کا ہیبت اور جلال کبریا سے کشاف مین ہی کہ یہہ حال ظہور کبریا اور جلال وعظمت مین ہی کیونکہ بالائے آسمان بلند عرش ہی اور کرسی اور صفوف ملائکہ پس شق ہونا وان سے دلیل بڑی ہی آثار عظمت کبریا پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور فرشتے عرش اٹھانیوالے یا سب یا کی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین واسطے ان لوگون کے جو بیچ زمین کے ہین مسلمان اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبردار ہو تحقیق اللہ وہ ہی بخشنے والا گناہ بندون کے مہربان اپنے ساتھہ قبول کرنے توبہ کے اور اسکی بخشش اور مہربانی سے یہہ بھی ہی کہ فرشتون کو واسطے استغفار کرنے گنہگارونکے فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ اور جن لوگون نے کہ پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے شریک اور مانند کہ ساتھہ دوستی کے انکی عبادت کرتے ہین اللہ نگہبان ہی اوپر اقوال اور افعال اور احوال انکے کے پس جزا دیگا انکو ساتھہ اسکے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر انکے داروغہ تو کہ نگہبانی انکے اعمال کی کرے بلکہ تجھہ پر بلاغ ہی اور بس وَكَذٰلِكَ اور جیسی کہ وحی کی ہر پیغمبر پر ہمنے زبان قوم اسکی مین اسیطرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن اوپر زبان قوم تیری کے کہ عربی ہی تو کہ ڈراوے تو اہل مکے کو اور جو کہ گرداسکے ہین یعنے اہل سب شہرونکے کیونکہ تمام زمین مکہ ہی بیچ کر ہوی اسیواسطے اوسکو ام القریٰ کہتے ہین یعنے مان سب شہرون کی پس سب گرداگرد اسیکے ہین وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اور ڈراوے تو دن اکھٹے کرنیکے سے کہ روز قیامت ہی نہین شک بیچ آنے اسکے کے اور روز جمع اسواسطے اسکو کہا کہ خلق پہلی پچھلی سب اسدن جمع ہوگی یا روحین ساتھہ بدنون کے اکھٹی ہونگی یا عامل ساتھہ اعمال اپنے کے جمع ہونگے اور بعد جمع کرنے سب خلق کے پھر انکو متفرق کرینگے فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ایک فرقے کو بیچ جنت کے لیجاوینگے کہ مومن اور موحد ہین اور ایک فرقے کو بیچ دوزخکے ڈالینگے کہ منافق اور مشرک ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا سب خلایق کو گروہ ایک اوپر طریق ہدایت کے یا اوپر راہ ضلالت کے ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی راہ دکھاکر اور توفیق عبادت کی دیکر بیچ رحمت اپنے کے یعنے بیچ بہشت اپنی کے وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور ظالم یعنے کافر اور منافق نہین واسطے اُنکے کوئی دوست کہ متولی انکے کامونکا ہو اور نہ یاری دینے والا کہ عذاب سے انکو بچاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ بلکہ پکڑین ہین کافرون نے سوا اللہ کے دوست مانند بتون کے اور لاف دوستی انکیکا مارتے ہین فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى پس اللہ وہ ہی دوست اور کارساز ساتھہ حق کے جواب شرط محذوف ہی یعنے اگر ارادہ کرو ولی بحق کا پس اللہ ہی ولی بحق کہ دوستون کی دستگیری کرتا ہی اور وہی زندہ کرتا ہی مردون کو ساتھہ قدرت کے نہ بت عاجز کافرون کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی اور بت کچھہ قدرت نہین رکھتے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۞ اور جو کچھہ کہ اختلاف کرو تم بیچ اسکے ای مسلمانون کسی چیز سے ساتھہ کافرونکے دین اور دنیا کے کامون مین پس حکم اوسکا طرف اللہ کے ہی قیامت کو سب فیصل کردیگا بیضاوی مین ہی کہ کہا گیا ہی کہ

جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اسکے تاویل متشابہ سے پس رجوع کرو بیچ اسکے طرف محکم کے کتاب اللہ سے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یہہ کہ حکم کرنا ساتھہ حق کے صفت اسکی ہی ہے اللہ پروردگار میرا اوپر اسکے توکل کیا میں نے سب کاموں مین اور طرف اسکے رجوع کرتا ہون مین سب حالتون مین **فرد** فی الحقیقت نہین ہی بندے کا + کوئی مرجع کہین بجز مولا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی آسمانون کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا پیدا کئے ہین واسطے تمھارے جنس تمھارے جوڑے عورتین وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا اور پیدا کئے چارپایونسے جنس انکی سے جوڑے یا پیدا کئے واسطے تمھارے چارپایون سے قسم قسم طرح طرح کے یا مادہ اور نر + یَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ بہت کرتا ہی تمکو ذریات سے بیچ اس کارخانے کے یعنے بیاہ کرنے اور اولاد ہونے کے بیضاوی مین ہی کہ یذرؤکم بعضے یکثرکم ہی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہین مانند اسکے کوئی چیز لفظ مثل کا کلام عرب مین زاید آتا ہی جیسے فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به یا مثل بمعنی ذات ہی جیسے کہتے ہین مثلك لایفعل کذا چنانچہ بیضاوی مین ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہی واسطے ہر چیز کے کہ سنی اور دیکھی جاوے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے کنجیان خزانون آسمانون کی اور زمین کی ہین **فرد** ہین مفاتیح رزق اسکے ہات + چرخ سے مینہہ زمین سے دے ہی نبات + يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بمقتضائے ارادت اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بوفق مشیت اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق وہ ساتھہ ہر چیز کے دانا ہی پس کرتا ہی جیسا کہ لایق جانتا ہی شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ مقرر کیا واسطے تمھارے طاعت اور عبادت اور اصل توحید سے وہ کچھہ کہ حکم کیا تھا ساتھہ اسکے نوح علیہ السلام کو اور جو وحی کیا ہمنے طرف تیرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی یعنے اصل مشترک دین سے کہ درمیان نوح کے اور تیرے تھی اور جو کچھہ حکم کیا تھا ہمنے ساتھہ اسکے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسی کو اصول دین سے یہہ ہی کہ قایم رکھو دین کو کہ ایمان ہی ساتھہ ان چیزون کے کہ تصدیق جنکی واجب ہی اور فرمانبرداری ہی احکام الٰہی کی اور مت اختلاف کرو اور نہ متفرق ہو بیچ اس اصل کے کہ توحید اور طاعت ہی سمجھہ لیجئے کہ اصل دین ایک ہی اور فروع شرایع مین اختلاف ہی موافق زمانے اور وقتون کے اور مصالح بندگان کے چنانچہ فرمایا ہی لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ بہت بڑی اور دشوار ہی اور سخت اور گران بار اوپر شریک لانیوالون کے وہ چیز کہ پکارتا ہی تو انکو طرف اسکے توحید اور نفی شرک سے اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی ساتھہ توفیق اور ارشاد کے طرف اپنے اوس شخص کو کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے اور منہہ موڑتا ہی غیر اسکے سے **فرد** رافتا غیر خدا سے منہہ پھیرا لیتا ہی جو + اپنی جانب صاف اوسکو راہ دکھاوتا ہی وہ + سمجھہ لیجئے کہ ایک راہ اجتبا ہی اور ایک راہ انابت راہ اجتبا کو راہ جذب کہتے ہین اور راہ انابت کو راہ سلوک اور ولایت اتم اور اکمل ساتھہ ان دونون کے ہوتی ہی بعضون کو بعد سلوک جذب واقع ہوتا ہی بعضون کو، بالعکس فرقہ اولی سالکان مجذوب ہین اور طایفہ ثانیہ مجذوبان سالک چنانچہ اہل طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ جذب انکا مقدم ہی سلوک پر اور ول کا انتہا انکا ابتدا ہی اسیواسطے فرمایا ہی خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے کہ نہایت را در بدایت درج میکنیم اور فرمایا ہی کہ ما قوطبانیم بامرادانیم راہ مرادی راہ جذب ہی اور راہ مریدی راہ سلوک وہ بردن ہی یہہ رفتن نظم بردن ورفتن مین ہی فرق عظیم + سوج لے گر تجھکو ہی عقل سلیم + جسکا ہو جذب عنایت کارساز + اسکو چلنے کا ہو کیا سوز و گداز + فی ہی منزل کا تعب نی رنج راہ + جذب حق کھینچے لئے جاتا ہی راہ + وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہین متفرق ہوئے پہلے امتون والے جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور سوا انکے دین مین بیضاوی مین ہی کہ کہا گیا ہی نہین متفرق ہوئے اہل کتاب چنانچہ فرمایا ہی وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءهم العلم مگر پیچھے اسکے کہ آیا انکے پاس علم پیغمبر وانکے بتانے سے یا دین سے نہین پھرے یہود اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نصاریٰ مگر بعد جاننے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ توریت اور انجیل کی آیاتون سے ہی یا بعد علم کے ساتھہ اسباب کے کہ اختلاف کرنا محض گمراہی ہی بَغْيًا بَيْنَهُمْ اور یہہ متفرق ہونا از روے سرکشی کے واقع ہی درمیان اُنکے واسطے دنیا کے یا حسد کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہوئی ہی یعنے وعدہ پروردگار تیرے مہلت دینے مین انکے ایک وقت مقرر تک کہ دم آخر عمر ہی یا دن قیامت کا ہی البتہ فیصلا کیا جاتا درمیان انکے ساتھہ عذاب بمقابل کے اور نجات محق کے وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کئے گئے ہین قرآن کے پیچھے امتون گذری ہوئی کے مراد کافر ہین زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ قرآن شریف انکو دیا اور وہ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ البتہ بیچ شک کے ہین دین سے یا قرآن سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک خلق مین ڈالنے والے کے فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ پس واسطے اس اختلاف کرنے انکے کے یا واسطے علم کے یا دیا ہی تجھکو پس پکار تو خلق کو بانفاق ملت اسلام پر وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ اور قایم رہ سیدھا اوپر دعوت کے جیسا کہ حکم کیا گیا ہی تو ولید بن مغیرہ نے حضرت سے کہا کہ دعوت سے اور دین اپنے سے کہ رکھتا ہی تو پھر جا آدھا مال مین تجھے دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اگر دین آبا پر اپنے آجاویگا تو اپنی دختر عقد نکاح مین دونگا یہہ آیت اتری کہ اپنی دعوت پر مقیم اور دین پر مستقیم رہ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور مت پیروی کر خواہشون باطلہ انکے کی وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ اور کہہ ایمان لایا مین ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری ہی اللہ نے کتاب سے مجھہ پر اور تمام انبیا پر یعنے سب کتابون پر جو نازل ہوئی ہین ایمان رکھتا ہون مین نہ مثل اور کفار کے کہ ایمان لاتے ہین بعض پر اور کفر کرتے ہین ساتھہ بعض کے اور سب کتابون مین امر کیا ہی ساتھہ توحید کے وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اور حکم کیا گیا ہون مین کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے تبلیغ شرایع اور حکومت مین اور اشراف اور ارذل کو طرف حق کے یکسان بلاؤن اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا ہی لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمھارے ہی سزا اعمال تمھارے کی لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ نہین جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے کہ جب حق ظاہر ہوگیا حجت نرہی پھر جو کوئی خلاف کرے عناد اور ستمگاری سے ہی اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ اکٹھا کریگا درمیان ہمارے دن قیامت کے وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اسیکے ہی پھر جانا سب کا بیقیاوی مین ہی کہ حکم اسکا منسوخ ہی ساتھہ آیت قتال کے وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور جو لوگ کافر کہ جھگڑتے ہین بیچ دین خدا کے بعد اسکے کہ قبول کئے گئے ہین واسطے قول خدا کے یعنے میثاق کے دن اقرار کرگیا ہی ربوبیت پر ما اور یہود ہین کہ سخن حق کو قبول کرلیا ہی توریت مین اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بعد اسکے کہ قبول کی ہی اللہ نے دعا رسول اپنے کی ظاہر کرنے مین اُن معجزون کے کہ صدق پر اسکے دلالت کرتے ہین حجت انکی زایل باطل ہی نزدیک پروردگار انکے کیونکہ بعد ظہور آیات کے ایراد دلایل عناد محض ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور اوپر انکے غضب ہی اللہ کا بسبب اسکے کہ جھگڑتے ہین دین کے باطل کرنیمین اور واسطے انکے عذاب سخت ہی دوزخ مین بسبب کفر انکے کے اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ اللہ تعالیٰ وہ ہی جسنے اتارا کتاب کو آسمان سے ساتھہ حق کے اور ترازو کو تاکہ تولنے کی چیز ہین اس سے تولین کہ لین دین مین ستم نہ واقع ہو بیضاوی مین ہی کہ میزان شرع ہی کہ اس سے وزن کئے جاتے ہین حقوق لوگون کے یا عدل ہی معاملات مین عین المعانی مین ہی کہ مراد میزان سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ قواعد عدل کے انسے ظاہر ہوئے اور انزال ارسال انکا ہی وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانا تو نے شاید کہ قیامت نزدیک ہی یا لعل بمعنی تحقیق ہی یعنے تحقیق وقت قایم ہونے قیامت کا نزدیک ہی پس متابعت کر کتاب کی اور عمل کر شرع پر اور التزام کر عدل پر پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ وزن کئے جاوینگے جسمین اعمال تیرے اور پوری دی جاویگی جزا تیری يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا شتابی کرتے ہین ساتھہ آنے قیامت کے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اسکے از روے استہزا اور تکذیب کے یا چاہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت مقرر کرین تو کہ وہ وقت گذر جاوے اور قیامت نہ آوے اور انکو اسپر حجت ہو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر ڈرتے ہین قیامت سے کیونکہ نہین جانتے کہ خدا کیا اُسسے کرے اور کس طرح حساب سمجھے اور جانتے ہین یہہ کہ آنا اسکا حق ہی اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ آنے قیامت کے بیچ گمراہی کے ہین دور صواب سے اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ اللہ مہربان ہی ساتھ بندون اپنے کے رزق دیتا ہی ساتھ لطف اپنے کے جسے چاہتا ہی فصول مین ہی کہ لطیف کے چار معنے ہین اول مہربان امام قشیری نے کہا کہ لطف اسکے سے ہی کہ زیادہ حاجت سے دیتا ہی اور کم قوت سے کام فرماتا ہی دوم نوازش کرنیوالا اور کون سی نوازش برابر اسکے ہوگی کہ بندون کی اپنے طرف اضافت فرمائی فرد بندہ اپنا اُسنے فرمایا تو پھر کیا رہ گیا + واچھے رے جی واچھے رے کسکی طرف منسوب ہون سیوم باریک دان اور دور بین فرد اسرار صدور جانتا ہی + پوشیدہ ظہور جانتا ہی + چہارم پوشیدہ کار فرو قضا و قدر سے اسکے نہین کوئی آگاہ + کسی کو دخل نہین اسکے کام مین نے راہ + موضع مین ہی کہ لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو علم سے جانے اور جرائم جمہور کو حلم سے بخشے کشف الاسرار مین ہی کہ اللہ لطیف ہی نعمت بقدر خود دیتی اور شکر بقدر بندہ چاہتا وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور وہ ہی زور آور لطف اور رحمت مین غالب حکم اور ارادت مین مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل اپنے کے کھیتی نیکی آخرت کی زیادہ دیتے ہین ہم اوسکو بیچ کھیتی اسکیکے یعنے نیکی اوسکی سے یا ثواب اسکے سے تشبیہ دی ثواب کو کھیتی سے اسواسطے کہ جیسے کھیتی سے اناج بڑھتا ہی اسیطرح عمل مومن کا اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ ذرہ سے برابر کوہ احد ہوجاتا ہی حرث اصل مین بیج ڈالنا ہی زمین مین یہان جسنے عمل کیا بیج ڈالا واسطے آخرت کے کہ پھل اسکا وہان پاویگا اسیواسطے کہا ہی الدنیا مزرعۃ الاخرۃ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ اور جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل اپنے کے کھیتی دنیا کی اور کوشش کرتا ہی حاصل کرنے مین اسکے دیتے ہین ہم اسکو کچھہ اوسمین سے جتنا اوسکی قسمت مین لکھا ہی اور نہین واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھہ حصہ کیونکہ اعمال موقوف ہین نیتون پر ولکل امرئ ما نوی مراد اس سے کافر ہین کہ دنیا ہی چاہتے ہین بس یا منافق ہین کہ غزاون مین مومنون کے ساتھہ رہتے تھے غنیمت لینے کو پس اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہے بقدر کہ واسطے اسکے مقدر کی ہی دینگے ہم اور نعمت آخرت سے بے نصیب رکھینگے ہم اور جو کوئی آخرت طلب کرے دنیا سے بھی اپنا حصہ لیگا اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ پاویگا کہ ایک کے بدلے دس اور سات سو اور زیادہ تر اس سے دیا جاویگا **مثنوی** تا کی طلب مال مین گھبراویگا + چھوڑ اسکو دلا کہ یہہ نہ کام آویگا + دنیا مانگیگا تو ملیگی کم سے + عقبیٰ چاہیگا دوجہان پاویگا اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ کیا واسطے انکے شریک ہین معصیت مین شیطان کہ مقرر کیا ہی ان شیطانون نے واسطے انکے یعنے زینت دی ہی انھون نے انکے دلون مین دین جاہلیت مین سے جو کچھہ کہ نہین اذن دیا ہی ساتھہ اسکے اللہ نے کہ کسی کو مانند شرک اور انکار بعث کے اور عمل کرنیکے واسطے دنیا کے اور تحریم بحیرہ اور سائبہ کے اور سوا انکے یہان ہمزا واسطے تقریر کے ہی، بعضون نے کہا ہی کہ شرکاء اُنکے بت ہین اور اضافت طرف انکے واسطے پکڑنے انکے کے ہی شریک وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی بات فیصل کرنیوالی یعنے قضاے سابق ساتھہ ڈھیل دینے جزا کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان کافر اور مومن کے یا درمیان مشرکون اور شریکون اُنکے کے اور ہر ایک اپنی جزا سزا پاتا نہین وعدہ فیصل کرنیکا ہی دن قیامت کے وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور تحقیق ظالم یعنے کافر واسطے اُنکے ہی عذاب دردناک دن قیامت کے کہ ہمیشہ رہینگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ دیکھیگا تو مشرکون کو دن قیامت کے ترسان غم زدہ جزا اس چیز کی سے کہ کمائی اُنھون نے اور وبال اعمال انکیکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لاحق ہوگا ساتھہ اُنکے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضَاتِ الْجَنّٰتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ باغون بہشتون کے ہین پاکیزہ تر بقعون مین اور صاف تر مکانون مین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہی بہشت مین جو کچھہ چاہین تیار اور مقرر نزدیک پروردگار انکے کے ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہہ کرامت بہشتیون کی کہ مذکور ہوئی وہ ہی فضل بڑا کہ حق تعالیٰ نے بندون پر فرمایا کہ جسکے سامھنے نعمتین خانہ دنیا کی کچھہ چیز نہین ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہہ ثواب ہی جو بشارت دیتا ہی اللہ ساتھہ اُسکے بندون اپنے کو وہ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے **مثنوی** تقدیم خبر باین کرامت ✤ مومن کے لئے ہی بہر فرحت ✤ اعمال نیک کرو کہ یارو ✤ وہان انکی جزائے نیک پاؤ ✤ امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل کیا ہی کہ کتنے مشرک جمع ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ کچھہ جانتے ہو محمد دعوت پر اُن اعمال کے کہ خبیر بشارت مین ہین مزدوری چاہتا ہی یا نہین یہہ آیت اُتری کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا مین تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھہ بدلا اور کسی نبی نے پہلے اس سے بھی مزدوری اس بات کی نہین مانگی تبیان مین ابن عباس رض سے منقول ہی کہ جب حضرت مدینے مین تشریف لائے انصار نے عرض کیا کہ آپ ہمارے بھانجے ہین اور دین مین ہمارے پیشوا ہین اور خرچ آپکا بہت ہی اور آمد کم حکم ہو تو ہم اپنے مال مین سے جمع کر کر نذر گذرانین تاکہ خاطر عاطر کو فراغ کل حاصل ہو یہہ آیت اتری کہ کہہ مین پیغام پہنچانے پر کسی سے مزدوری نہین چاہتا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مگر دوستی چاہتا ہون بیچ قرابت کے یعنے قریش چاہئے کہ مجھے دوست رکھین کیونکہ قرابت انسے رکھتا ہون اور مددگاری کرین اعدا پر اور دشمنی نہ رکھین یا دوستی ثابت ہی بیچ قرابت والون کے یعنے مین مزدوری رسالت کی نہین چاہتا مگر دوست رکھین میرے قرابت والونکو ابن عباس رض سے منقول ہی کہ صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین قرابتی آپ کے جنکی محبت ہمپر لازم ہی فرمایا علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی حضرت کے بنی ہاشم ہین اور بنی مطلب کہ خمس کی تقسیم آپ نے اُنپر فرمائی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد قربیٰ سے تقرب ہی بخدا یعنے دوست رکھو انکو جو تقرب بخدا کرتے ہین ساتھہ اعمال صالحہ کے وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اور جو کوئی کہ کماوے نیکی یعنے طاعت عین المعانی مین ہی کہ حسنہ یہان حب آل رسول ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت بیچ شان حضرت ابوبکر صدیق رض کے اور محبت انکی ہی ساتھہ آل پیغمبر ص کے پس فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ زیادہ دیتے ہین ہم اسکو بیچ اس حسنہ کے نیکوئی یعنے دوچند کرتے ہین ثواب اُس نیکی کا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گنہگارون کو قبول کرنیوالا ہی طاعت فرمانبردارون کی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بلکہ کہتے ہین کافر کہ باندھہ لیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اللہ کے جھوٹھہ ساتھہ دعوی نبوت کے یا نزول قرآن کے فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ پس اگر چاہتا اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا اوپر دل تیرے کے تو اگر جھوٹھہ باندھتا اللہ پر اور قرآن تجھسے بھلا دیتا یا مہر کر دیتا دل پر تیرے صبر کی کہ ایذائے قوم سے نہ گھبراتا احقاف مین سہل بن عبد اللہ تستری رح سے منقول ہی کہ مہر شوق ازلی اور محبت لم یزلی کی دل پر رکھتا تاکہ غیر کی طرف التفات ہی نکرتا تو وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور مٹا دیتا ہی اللہ جھوٹھہ کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھہ باتون اپنی کے کہ وحی ہی یا ساتھہ حکم قضا کے کہ کسیکو دفع کرنے کی اُسکے قدرت نہین اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو تیری راستی اور انکا گمان کہ تجھہ پر جھوٹھہ باندھنے کا کرتے ہین اسپر کچھہ چھپا نہین ہی عین المعانی مین ابن عباس رض سے روایت ہی کہ بعد نزول آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا کے بعضے لوگون کے دلمین گذرا کہ پیغمبر ہمکو ساتھہ محبت اقربا اپنے کے فرماتے ہین تو کہ بعد آپ کے اُنکے ہم تابع رہین اور وہ ہمپر حاکم رہین جبرئیل علیہ السلام نے یہہ آیت لاکر آپکو خبر کی اس خطرے کی آپ نے اُنسے کہا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہین ہم کہ آپ سچے ہین اور اس اندیشہ سے توبہ کی ہمنے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ اور اللہ وہ ہی جو قبول کرتا ہی توبہ بندون اپنے سے جب گناہ کر کر نادم ہوتے ہین اور اوسکی طرف رجوع کرتے ہین اور معاف کرتا ہی برائیون سے یعنے بعد توبہ کے گناہ بخشتا ہی اور جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو تم گناہ اور توبہ سے اور یفعلون ساتھہ یا کے بھی قرأت ہی وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ اور قبول کرتا ہی عمل اور دعائین ان لوگون کی جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہی انکو فضل اپنے سے یعنے وہ عنایت کرتا ہی جسکے مانگنے کی جرات نہین رکھتے وہ دیدار ہی واسطے مسلمانون کے وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور کافر واسطے انکے ہی عذاب سخت کہ دیدار سے محروم ہین اور دوام عذاب سے مغموم اور کوئی عقاب بدتر ذلت حجاب سے نہین فرد دوری جانان عذاب سخت ہی + جو جدا ہی وہ بڑا کمبخت ہی + اصحاب صفہ کے خاطر مین گذرا کہ فقر اور فاقے ہم کھینچتے ہین کیا خوب ہو جو ہم تونگر ہو جاوین اور مال نیک جگہہ دین یہہ آیت اتری کہ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ اور اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے بندون اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے اور تکبر اور فساد کرتے سمجھہ لیجئے کہ یہہ باعتبار اغلب کے ہی کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما بڑے مالدار تھے اور ہرگز یہہ امور اُنسے ظاہر نہین ہوئے لکھا ہی کہ مال دنیا کا مدینہ کی نمط ہی کہ تمام زمین پر برستا ہی اور ہر قطرے سے گیاہ جدی پیدا ہوتی ہی بیان اسکا بھی شعر سعدی کا ہی فرد باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس + اور اغلب طبایع خلق کے مائل ہین بہواو ہوس پرورش صفات سبعی اور بہیمی اور غالب ہی ازبس اور مال دنیا اسکے حق مین قوی ترین اسباب ہی پس اگر حق تعالیٰ رزق خلق پر فراخ کرتا تو اکثر باغی طاغی ہو جاتے اسکو حکمت سے قسمت کیا چنانچہ فرمایا وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ اور لیکن اتارتا ہی رزق ساتھہ اندازے کے جو کچھہ چاہتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ تحقیق وہ ساتھہ بندون اپنے کے خبردار ہی دیکھنے والا جانتا ہی اور دیکھتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے کتنا چاہیے کب چاہیے وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ اور اللہ وہ ہی جو اتارتا ہی مینہہ پیچھے اسکے کہ ناامید ہوئے اترنے اسکے سے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنے باران بستی اور ویران مین برساتا ہی وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ اور وہ ہی دوست مسلمانون کا اور کارساز بندونکا ساتھہ برسانے باران کے اور پھیلانے رحمت اور احسانکے تعریف کیا گیا ساتھہ ہر زبان کے وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہی پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھہ پھیلایا ہی بیچ ان دونون کے جانورونسے یعنے جاندارون سے کہ فرشتے اور آدمی اور جن اور سب حیوان ہین وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ اور وہ اوپر اکٹھے کرنے انکے کے میدان محشر مین جسوقت چاہے قادر ہی وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ اور جو کچھہ پہنچتی ہی تمکو ای مومنون مصیبت سے ساتھہ مال اور جان اور اہل و عیال کے پس بسبب اس چیز کے ہی کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنے شامت معاصی سے ہی اگرچہ میری قضا سے ہی لیکن عقوبت تمہارے گناہون کی ہی اور معاف کرتا ہی بہت گناہون سے اور اگر بے جرم تمپر آفت آوے تو اجر اسکا زیادہ بڑھتا ہی تفسیر امام ابواللیث مین ہی کہ علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ امیدوار تر آیتون کی کہ اللہ نے پیغمبر پر نازل کین ہین یہہ ہی کیونکہ خبر دی کہ بسبب بعضے گناہ کے مصیبت پہنچاتا ہون مین اور اکثر معاف فرماتا ہون مین اور وہ کریم تر ہی ایکبار گناہ بخش کر دنیا مین پھر عذاب نکریگا اسپر آخرت مین نظم رافقاست رکھہ غم جرم کبیر + نفس قاطع ہی و یعفوعن کثیر گوترے ہین اور بہت تیرے گناہ + بھر گئے ماہی سے لیکر تا ماہ + پر کرم کے آگے اسکے ہین قلیل + وہ بڑا ہی مہربان رب جلیل + وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ اور نہین تم عاجز کرنیوالے ای کافرو اللہ کو کہ حکم اسکا ٹلا دو یا عذاب اسکا اپنے سے قطع کرو بیچ زمین کے وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے تمہارے سوا اللہ کے کوئی دوست یا کارساز ہو دنیا مین اور نہ مددگار کہ عذاب دفع کرے عقبیٰ مین وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہین کشتیان

چلنے والی بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے بڑائی مین اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ اگر چاہے اللہ تمھارے باؤ کو جو سبب ہی کشتی چلنے کی پس ہو جاوین کشتیان تھمی ہوئی اوپر پیٹھہ پانی کے اور کشتی والے بحر غم مین غوطے کھاوین ریاح بھی قرأت ہی، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اس تسخیر ہوا اور روانگی کشتی کے البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بیچ کشتی کے شکر کرنیوالے کے اتر کر کشتی سے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ یا اگر چاہے ہلاک کرے کشتیون یعنے اہل انکے کو بسبب اسکے جو کمایا انھون نے گناہون سے اور معاف کرے بہت گناہون سے کشتی والون کے یا نجات دی بہت لوگون کو غرق ہونے سے پس اگر چاہے مومنونکو بچاوے اور اگر چاہے کافرون کو ڈبو دے تاکہ بدلا اسنے لے وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا اور تاکہ جانین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت ہمارے کہ محل نزول بلا مین مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ نہین واسطے انکے کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا پس جو کچھہ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے اس عالم کے پس فایدہ ہی وہ زندگانی دنیا کا فرد جب تلک زندہ ہو کھاؤ اوسکا پھل + بعد پھر جاوے گی قبضے سے نکل + وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ اور جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہی ثواب آخرت اور نعیم بہشت سے بہتر ہی اور پایندہ تر ہی واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ اور جو لوگ جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائیون سے اور جس وقت غصے ہو جاتے ہین لوگون پر بسبب ایذا اور دکھہ کے کہ انکو پہنچاتے ہین وہ بخشدیتے ہین اسکو اور معاف کرتے ہین انکو بیضاوی مین ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال اپنا سب براہ خدا دیا ایک جماعت نے ملامت کی انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین بھی ہی کہ یہہ آیت حضرت صدیق کی شان مین اتری ہی کہ انفاق تمام مال پر لوگ ملامت کرتے تھے اور ستم وہ حکم کئے جاتے تھے فرد پیاسی جسنے جرعہ تیرے صہبائے محبت کا + نہ طعن غیر سے عار اور نہ ننگ اسکو ملامت کا لباب مین ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر کی شان مین آئی کہ مکے مین لوگ گالیان اونکو دیتے اور وہ غصے کو سنبھال کر تحمل کرتے تھے فرد تیرے خاطر سے ہم کیا کیا یہہ کچھہ آلام سہتے ہین + اٹھاتے خلق کے غصے ہین اور دشنام سہتے ہین + وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور واسطے اُن لوگون کے کہ قبول کیا انھون نے واسطے پروردگار اپنے کے بیضاوی مین ہی کہ نازل ہوئی، یہہ آیت بیچ شان انصار کے کہ حضرت نے دعا کی واسطے ایمان انکے کے انھون نے فی الحال برغبت کمال قبول کیا اور قایم رکھتے ہین نماز کو وقت مین اسکے ساتھہ شرایط اور ارکان کے وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ اور کام انکا مشورت ہی درمیان انکے یعنے جب کچھہ کام کرتے ہین تو مشورہ کر کر آپسمین کرتے ہین اور یہہ فرط تدبیر انکی سے ہی وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے کہ دی ہی ہمنے اونکو مال سے خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ اور واسطے ان لوگون کے کہ جب پہنچتی ہی انکو کراہت ذلت کافرون سے وہ بدلا لیتے ہین اسنے کیونکہ وصف اُنکا شجاعت ہی اور عوض لینا کافرون سے لازم اور جہاد کرنا اسنے واجب ہی وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور بدلا برائی کا برائی ہی مانند اوسکے دوسری جگہہ بلفظ سیئہ کا واسطے ازدواج کلام کے ہی نہ سیئہ ہی جیسے فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ اور اصلح فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ پس جس شخص نے کہ معاف کیا تمکار اپنے سے کہ مسلمان ہی اور عوض نہ لیا اور صلح کی درمیان اپنے اور ظالم اپنے کے پس ثواب اُسکا اوپر اللہ کے ہی سمجھہ لیجئے کہ وعدہ بسبب شرف اور عظمت عود پر دلالت کرتا ہی تبیان مین حسن بصری رح سے منقول ہی کہ قیامت کو ندا آویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہی کھڑا ہو جاوے کوئی نہین اٹھیگا مگر جسنے کہ معاف کیا ہوگا ظالم سے ظلم پہنچا ہوا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا ظلم کے عوض مین حد سے گذرتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ اور البتہ جس کسی نے کہ عوض کیا ظلم سے پیچھے مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ لوگ نہین اوپر انکے کچھہ راہ ملامت کی یا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معصیت کی اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ سوا اسکے نہین کہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اوپر اُن لوگون کے ہی کہ پہلے ظلم کرتے ہین لوگون پر اور سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے ناحق اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہی دردناک یعنے عذاب دوزخ کا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ جس کسی نے صبر کیا ایذا پر لوگون کے اور بخشدیا اپنے ظالم سے بدلا نہ لیا تحقیق یہہ صبر اور غفران البتہ ہمت کے کام مین سے ہی امام زاہد نے کہا ہی کہ یہہ کام مردان مرد کے سے ہی ہر ایک کو طاقت نہین کہ جفا کھینچے اور وفا کرے **فرد** نہ پوچھے ہم سے وہ لیکے دل کو کہ کہئے اب آپ کیا کرینگے + جفا کروگے وفا کرینگے دغا کروگے دعا کرینگے + یہہ روشن خاندان عالیشان نقشبندیہ ہی قدس اللہ اسرارہا کہ عوض برائی کے بھلائی کرنا اور کسی سے نہ آزردہ ہونا نہ کسیکو آزردہ کرنا **مصرعہ** ما نرنجیم وہم نرنجانیم - قول بزرگان طریقت ہی کہ درویشی چیست خاکی است پختہ و آبی برو ریختہ نہ پشت پا را ازو گردی نہ کف پا را ازو دردی **فرد** جفائین کھینچتے ہین اور خفا ہوتے نہین رافت + کہ رنجیدن طریقت مین ہمارے جرم اکبر ہی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِہٖ اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی دوست کہ کارسازی کرے پیچھے اسکے وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ ہَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ اور دیکھیگا تو ظالمون کو یعنے کافرون کو جسوقت دیکھینگے عذاب دن قیامت کے کہینگے کیا ہی طرف پھر جانے دنیا کے کوئی راہ کہ جاکر پچھلی خطاؤنکا تدارک کرین ہم وَتَرٰہُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْہَا خَاشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ اور دیکھیگا تو کافرونکو کہ اسدن حاضر کئے جاوینگے اوپر آتش دوزخ کے درانحال کہ عاجزی کرتے ہون گے ذلت سے دیکھتے ہونگے طرف آگ کے نظر چھپی سے یعنے کن آنکھیون سے دوزخ کو دیکھینگے اور ہیبت دہشت سے آنکھ نہ اٹھا سکینگے ضحاک نے کہا کہ جب کافرون کو دوزخ کی طرف کہ ہانکینگے دزدیدہ نگاہ کرینگے کبھی طرف فرشتون کے کبھی طرف دوزخکے بعضے کہتے ہین کہ مراد طرف خفی سے دل ہی کہ کافر اندھے اٹھینگے پس حال دوزخیون کا دلسے پہچانینگے جیسے یہان دنیا مین نابینا اٹکل سے احوال معلوم کرتا ہی وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ وَاَہْلِیْہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور جب کافرون کو اس حالت پر دیکھینگے کہینگے وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زیان پانیوالے وہی شخص ہین کہ ٹوٹا دیا جانون اپنی کو اور لوگون اپنے کو دن قیامت کے سمجھ لیجئے کہ زیان جانون کا یہہ ہی کہ بتون کو پوج کر اپنے آپ کو دوزخی کیا اور زیان اپنے لوگون کا یہہ ہی کہ اگر دوزخی ہین تو انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر بہشتی ہین تو انکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ خبردار ہو تحقیق ظالم یعنے مشرک بیچ عذاب ہمیش رہنے والیکے ہین وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور نہین ہی واسطے مشرکون کے کوئی دوست کہ بوقت عذاب مدد دیوے انکو سوا اللہ کے یعنے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکیگا سوا خدا کے اور خدا عذاب نہین دور کرنے کا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ چھٹکارے کی اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ قبول کرو واسطے پروردگار اپنے کے جو کچھ حکم کیا ہی اُسنے ایمان اور توحید سے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھرنا واسطے اسکے نزدیک اللہ کے سے یعنے پھراویگا اسکو اللہ بعد حکم کرنے کے من صلہ یاتی کا ہی ای من قبل ان یاتی یوم من اللہ لا یمکن ردہ یعنے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن نزدیک اللہ کے سے کہ نہین ممکن پھرنا اُسکا مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ نہین واسطے تمہارے کوئی جگہہ پھر جانے کی اسدن اور نہین واسطے تمہارے کچھ انکار اپنے اعمال مین کہ کراما کاتبین نے لکھے ہونگے اور اعضا تمہارے گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا پس اگر منہہ پھیر لیوین مشرک دعوت سے پس نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ اعمال بد سے انکو نگاہ رکھے اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ نہین اوپر تیرے مگر پہنچا دینا احکام سو پہنچا دیا وَاِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَۃً فَرِحَ بِہَا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاتے ہین کافر کو اپنی طرف سے رحمت کہ صحت اور غنا ہی خوش ہوتا ہی ساتھ اسکے وَاِنْ تُصِبْہُمْ سَیِّئَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْہِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کفور اور اگر پہنچتی ہی کافرون کو زحمت کہ مرض اور بلا ہی بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون انکے نے اعمال بد سے پس تحقیق کافر سخت ناشکر ہی اور بے ایمان اور ہوسکتا ہی کہ مراد انسان سے جنس انس ہو کہ اغلب لوگ نعمت کو بھول جاتے ہین اور محنت کو یاد رکھتے ہین ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ کفران مومن کا ترک شکر ہی لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا دیتا ہی جسے چاہے بیٹیان فقط جیسے لوط علیہ السلام کو اور دیتا ہی جسے چاہے بیٹے محض جیسے ابراہیم علیہ السلام کو یا ملا دیتا ہی انکو بیٹے اور بیٹیان جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اسیکے ارادہ پر ہی بیٹا دے چاہے بیٹی دے دونون چاہے دونون دے کچھ والدین کی خواہش پر نہین کیونکہ وہ بیٹا چاہتے ہین اور اللہ بیٹی دیتا ہی اور ایسے ہی بیٹی چاہتے ہین وہ بیٹا دیتا ہی پھر واسطے دفع اس توہم کے کہ ارادہ والدین سے فرزند وجود مین آتا ہی فرماتا ہی وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا اور کر دیتا ہی جسے چاہتا ہی بانجھ جیسے یحیی علیہ السلام کو یعنے اسیکے ارادہ سے اولاد ہوتی ہی وہ نہ چاہے تو کچھ نہین ہوتا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ تحقیق وہ جاننے والا ہی جو کچھ دیتا ہی قادر ہی جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے لکھا ہی کہ یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالی کیون تم سے بواسطہ باتین نہین کرتا کہ اسکو دیکھو جیسے موسی علیہ السلام سے کلام کرتا تھا اور وہ اسکو دیکھتے تھے حضرت نے فرمایا کہ موسی کلام حق سنتے تھے دیکھتے نہ تھے یہہ آیت اتری کہ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اور نہین طاقت واسطے کسی آدمی کے یہہ کہ بات کرے اس سے اللہ تعالی بے پردہ روبرو کہ وہ اللہ تعالی کو دیکھے مگر بوحی کہ کلام ہی خفی کہ بسرعت دریافت کرتے ہین بطریق الہام یا بنام یا کلام کرے اس سے پیچھے پردے کے سے یعنے آدمی حجاب مین ہو جیسے موسی کلام کرتا تھا فرد اور وہ دریس حجاب نور چشم موسی سے تھا زبس مستور + موضح مین ہی کہ اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر سے کلام کیا دو حجابون کے پرے یعنے درمیان اللہ کے اور پیغمبر کے دو حجاب تھے کہ کلام الہی سنتے تھے ایک حجاب زرسرخ کا اور ایک حجاب مروارید سفید کا دل دونون حجابون کا تسرہ رس کی راہ تھی اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا یا بھیجے فرشتا پیغام لانیوالا اسپر فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ پس ڈالدیوے فرشتہ اور وحی کرے طرف اسکے حکم اللہ کے جو کچھ چاہے اللہ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ تحقیق وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہی فرد جو چاہے بات دور کرے + حکمت سے کرے ہی جو کرے وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور اسیطرح جیسے پہلے تجھ سے پیغمبرون پر وحی کی تھی وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن کو حکم اپنے سے قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس سے دل زندہ ہوتے ہین جیسے کہ بدن روح سے حیات پاتے ہین مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ نہین جانتا تھا تو پہلے وحی سے کہ کیا ہی کتاب یعنے قرآن یا نوشتہ ازلی بیچ سعادت اور شقاوت کے تجھے معلوم نہ تھا اور نہین جانتا تھا تو دعوت کرنی طرف ایمان کے یا اہل ایمان کو نہین پہچانتا تھا کہ تجھ پر کون ایمان لاویگا یا شرایع ایمان تجھے معلوم نہ تھے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ولیکن کیا ہی ہمنے قرآن کو یا ایمان کو روشنائی کہ راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اسکے جسے چاہتے ہین ہم بندون اپنون سے یعنے جو اسکو قبول کرین دین کی راہ پاوین وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور تحقیق تو ساتھ وحی ہماری کے البتہ بلاتا ہی اور رہنمائی کرتا ہی تو طرف راہ سیدھی کے دعوت تجھ سے عام ہی اور ہدایت مجھ سے خاص جسکو چاہون راہ پر لے آؤن اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا وہ راہ ہی کہ منزل مقصود کو پہنچاوے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ راہ اللہ کی ہی وہ اللہ کہ واسطے اسکے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ خبردار رہو طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین تمام کام خلایق کے آخرت مین اور نزدیک محققون کے بازگشت سب کامون کی سب وقت اور سب احوال مین اسیکے طرف ہی بعد رفع حجب اسباب وسائط کے یہہ بات کھل تی ہی قطعہ پردہ وحدت نہ تو کثرت کو کر + تیری ہی غفلت ہی

حجاب حضور + دیدۂ دل کھول کے رافت تو دیکھ + سر الی اللہ تصیر الامور سورۃ زخرف مکی ہی نواسی آیتین ہین تین سو تینتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا سورہ شوری سے یہہ ہی کہ اختتام دونون کا بذکر یا یان کار عباد ہی کیونکہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور آخر شوری مین ہی اور آیت فسوف یعلمون آخر مین زخرف کے ہی کہ دونون آیتین متضمن منتہا ہین

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وثمانون ایۃ

حٰمٓ حروف مقطعہ واسطے تنبیہ اور اعلام کے ہین کہ سامع کو خواب غفلت سے ہشیار کرین اور موید اسی کا ہی قول ثعلبی کہ کہا ہی حروف تہجی واسطے تنبیہ کے آتے ہین لالا کی جگہہ پس یہان خبردار کرتا ہی سامع کو اوپر سنے کلام عظیم کے کشف الاسرار مین ہی کہ حا اشارت طرف حیات حق کے ہی اور میم طرف ملک اسکے کے قسم کھا کر حیات بے زوال اور ملک بے انتقال اپنے کی فرماتا ہی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہی قرآن روشن کی یا روشن کرنیوالے کی احکام شرع کو اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق کیا ہی ہمنے اسکو قرآن عربی تو کہ تم عربی زبان والے ہو سمجھ لو معانے اسکے یا صحت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی فصاحت بلاغت دیکھ کر وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور تحقیق قرآن بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے البتہ بلند مرتبہ حکمت بھرا ہی یا محکم کیا گیا ہی کہ اوسمین تناقض نہین یا ناسخ ہی ہرگز منسوخ نہوگا اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ کیا باز رکھینگے ہم تم سے قرآن کو باز رکھنا اسواسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلے ہوئے یعنے اِس سبب سے کہ تم نہین مانتے قرآن یا وحی اپنی بند نہ کرینگے ہم بلکہ پیاپی بھیجینگے ہم تمہارے الزام دینے کو تبیان مین ہی کہ بسبب شرک تمہارے کے قرآن کو آسمان پر نہ اٹھا لیجاوینگے ہم کیونکہ جان لیا ہی ہمنے کہ جلد ایسے لوگ آوینگے کہ اسپر ایمان لاوینگے اور اسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی بیچ پہلے لوگون کے کہ انمین مشرک تھے اور شرک انکا ہمکو مانع ارسال رسل نہوا وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا تھا کفار گذشتہ کے پاس کوئی پیغمبر ہمارے طرف سے مگر تھے عناد رکھنے والے اس قوم کے ساتھہ اسکا ٹھٹھا کرتے جیسے کہ جاہلان قریش تیری جناب مین بے ادبی کرتے ہین یہہ آیت واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی استہزا قوم سے فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پس ہلاک کئے ہمنے بسبب استہزا کے اشد انکے سے از روے قوت کے یعنے اقویا کو انکے ہلاک کیا ہمنے اور انکی شدت شوکت نے ہمین عاجز نہ کیا اور گذر گئی ہی قرآن مین کئی جگہہ مثال اور وصف خبر اور قصہ اور خبر پہلوان کی کہ انھون نے اپنے پیغمبرون کے ساتھہ کیا کیا اور ہمنے انکے ساتھہ کیا کیا یہان وعدہ پیغمبر کو ہی ساتھہ نصرت کے اور وعید دشمنون کو ساتھہ عقوبت کے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ اور البتہ اگر پوچھے تو قوم اپنی سے کہ کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے پیدا کیا ہی انکو عزت والے علم والے نے کیونکہ یہہ پیدائش کام جاہل اور عاجز کا نہین اِس آیت مین جبردی کمال جہل انکے کی کہ اقرار کرتے ہین اوپر خالق قوی دانا کے اور عبادت غیر اسکے کی کرتے ہین پس حقتعالی اپنے وصف مین فرماتا ہی الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ خدا سچا وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا کر اور کین واسطے تمہارے بیچ اسکے راہین تو کہ تم رستہ پاؤ طرف شہرون اور رستون کے کہ چاہو سو کو فیون نے مہاد اسا تھہ الف کے پڑھا ہی وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور جسنے اُتارا آسمان سے پانی ساتھہ اندازے حاجت اور مصلحت کے یعنے نہ ایسا بہت کہ سبب ڈبونیکا ہو مانند طوفان نوح کے اور نہ اتنا کم نہ پیدا ہو کھیتی فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا پس زندہ کیا ہمنے بسبب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس پانی کے شہر مردہ کو یعنے زمین خشک اور فسردہ کو گیاہ اُگا کر سمجھہ لیجئے کہ التفات غیب سے طرف تکلم کے واسطے اختصاص کے ہی ساتھہ
اُس معنی کے كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ مانند اس زندہ کرنے کے نکالے جاؤگے تم قبروں سے جلا کر وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ اور جسنے پیدا کین قسمین مخلوقات کی ساری بنایا اور مدد گار کے اور بنائی واسطے تمھارے کشتیون سے
اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہوتم اسپر تری اور خشکی مین لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ
تو کہ چڑھہ بیٹھو تم اوپر پیٹھون اُن سواریون کے پھر یاد کرو نعمت پروردگار اپنی کو جسوقت کہ سوار ہوتم اوپر اسکے وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے مسخر کیا واسطے ہمارے اس کشتی اور اس جانور کو تو کہ
ہوا اسکی سے بحر اور برقطع کرین ہم اور نتھے ہم واسطے اسکے طاقت پانیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے
البتہ پھر جانیوالے ہین آخر عہد مین مرکب جنازہ پر کہ آخر سواریون دنیا کے سے ہی فرد عمر بھر تخت سلیمان پر رہیگا تو سوار + تختہ تابوت پر آخر
تجھے لیجائینگے + حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکاب مین پانون ڈالتے تھے کہتے تھے بسم اللہ اور جب بیٹھہ مرکب پر بیٹھہ جاتے
تھے فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون موضح مین ہی کہ سوار کو
چاہئے کہ کہے الحمد للہ کہے کشف الاسرار مین ہی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ سوار ہوکر پڑھتا تھا سبحان الذی
سخر لنا تا آخر آپ نے فرمایا کہ کیا تجھکو یہہ فرمایا ہی اُسنے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا فرمایا ہی کہا ان تذکروا
نعمة وتسكم یہہ کہ یاد کرو نعمت پروردگار اپنے کی سواری مین اسمین اشارہ ہی کہ حمد حق سے غافل مت ہو مقرنین بہ تشدید بھی قرأت
ہی اور معنے دونون کے ایک ہین وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اور مقرر کیا کافرون نے واسطے اللہ کے بندون اسکے مین سے کہ فرشتے
ہین اسکا جزو یعنے کہتے ہین کہ فرشتے دختران حق ہین یہہ عجب جہالت ہی کافرون کی کہ بعد اقرار خالقیت اور عزت اور علم اسکے کے
واسطے اسکے اثبات ولد کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ولادت صفات اجسام سے ہی اور وہ خالق سب جسمونکا ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ تحقیق کافر البتہ ناشکر گذار ہی ظاہر کہ واسطے خداوند عالم کے اثبات فرزند کرتا ہی اور دوسری جہالت اسکی یہہ ہی
کہ بیٹیان اوسکی ٹھہراتا ہی اور بیٹے اپنے کیا کفر ہی معاذ اللہ پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ
کیا پکڑا ہی اللہ نے واسطے اپنے اس چیز سے کہ پیدا کین ہین بیٹیان کہ کمتر اور انقص ہین اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھہ بیٹون کے کہ اشرف
اور اکمل ہین وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جسوقت خبر دیا جاتا ہی ایک مشرکونکا
ساتھہ اوسچیز کے کہ بیان کی ہی واسطے اللہ مہربان کے مثال یعنے بیٹیان کہ واسطے اللہ کے ثابت کرتے ہین کہ فی الحقیقت یہہ مثل اور
مانند اللہ کے ٹھہراتا ہی ہوجاتا ہی منہ اسکا کالا کمال اندوہ سے اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہی حاصل یہہ ہی کہ ایسی بڑی چیز کرا پنے
یہان جسکے پیدا ہونے سے غم کھاتے ہین وہ جناب باری کے واسطے ٹھہراتے ہین اس سے زیادہ کفر کیا ہی اور اس سے جہالت کیا ہی
بڑی اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ کیا جو شخص پالا جاتا ہی بیچ گہنے کے یعنے ناز و نعمت مین
پرورش پاتا ہی اور اوسکو قوت لڑائی کی نہین ہوتی اور وہ بیچ جھگڑے کے ظاہر ہوتا عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور غلبہ
عورتین اِن دونون چیزون سے عاری ہوتی ہین پس حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا ایسی کو اللہ فرزند پکڑیگا کہ صفات کمال سے بی نصیب
ہوا اور پھر جہل انکا بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اور مقرر کیا انھون نے فرشتون کو وہ
جو بندے اللہ کے ہین عورتین اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ کیا حاضر ہوئے تھے تم وقت پیدایش انکی کے یا مشاہدہ کیا ہی تمنے پیدا کرنا
اللہ کا انکو کہ صفت انوثیت کی دیکھہ لی ہی معالم مین ہی کہ حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کیا جانتے ہو کہ فرشتے کیا ہین کہا کہ ہمنے
اپنے آباسے سنا ہی کہ عورتین ہین اور گواہی دیتے ہین ہم کہ وہ جھوٹے نہ تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

البتہ لکھی جاویگی گواہی انکی اور وہ سوال کئے جاوینگے دن قیامت کے اس سے وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ اور کہا بنو ملیح نے اگر چاہتا اللہ مہربان نہ عبادت کرتے ہم فرشتوں کو حق تعالیٰ نے فرمایا مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہین انکو ساتھ اسباب کے کہ کہتے ہین کچھ علم یعنے عقل و دانش سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو حجت پکڑتے ہین تقسیم فرمان الٰہی مین اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین وہ مگر جھوٹھ کہتے وسیط مین ہی کہ مدعا انکا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تقدیر مین لکھ دی ہی پرستش فرشتوں کی اور ہمکو راضی ہوا ہی پس ہمکو اسپر عذاب نکریگا اور وہ جھوٹھے تھے کیونکہ حقتعالیٰ کفر پر کسی کافر کے راضی نہین ہی اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین کیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے کہ صحت قول پر اونکے ناطق ہو پس وہ ساتھ اسکے محکم پکڑے ہے ہین اور حجت لاتے ہین اور مقر رہی کہ ہمنے کوئی کتاب پہلے قرآن کے نہین دی تو کہ دلیل نقلی لاوین اور عقلی بھی کوئی حجت نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ بلکہ کہا انھون نے تحقیق ہمنے پایا ہی باپون اپنے کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدم انکے راہ پانیوالے ہین یعنے حجت پکڑی انکیطرف پیروی کرنا پدران جہال کی ہی وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور اسیطرح نہین بھیجا تھا ہمنے پہلے تجھسے بیچ کسی بستی کے کوئی پیغمبر ڈرانے والا عذاب حق سے اور شرک سے طرف توحید کے بلانے والا مگر کہا تھا دولتمندون اس بستی کے نے تحقیق ہمنے پایا باپون اپنون کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نقش قدم اُنکے کے پیروی کرنیوالے ہین قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ کہا پیغمبر انکے نے اور قل بھی قرأت ہی یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ آیا متابعت پدران جہلا اپنے کی کرتے ہو اور اگر چہ لایا ہون تمہارے پاس دین بہت راہ بتانے والا اس دین سے کہ پایا ہی تمنے اوپر اسکے یا باپون اپنون کو سمجھہ لیجئے کہ وہ تقلید مین بڑے مضبوط تھے محض عناد سے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا انھون نے تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے بے اعتقاد ہین فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس بدلا لیا ہمنے اُنسے ہلاک کرکر انکو پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالون کا اسبات مین تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پھر فرماتا ہی اگر پیروی باپون کی کرنے ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی کرو کہ اشرف آبا تمہارے کے ہین وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ اور یاد کرو جبوقت کہا ابراہیم نے غار سے نکل کر واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے جب بتون کو پوجتے دیکھا کہ تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم اسکو مگر اس سے کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پس تحقیق وہی شتاب ہدایت کریگا مجھکو یا وہ ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور کہا ابراہیم نے کلمہ توحید کو بات باقی رہنے والی بیچ اولاد اسکی کے اسی سبب سے اولاد خلیل اللہ مین موحد اور واعظ ہوئے یا مراد عقب ابراہیم سے آل محمد ہین یا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعضے کہتے ہین کہ خدا نے کلمہ توحید باقی رکھا نسل ابراہیم مین تو کہ مشرک شرک سے پھر آوین اور توجہ طرف دین اسکے کے لاوین بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بلکہ فایدہ دیا ہمنے کفار قریش کو کہ زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین ہین اور باپون انکے کو ساتھہ طوالت عمر اور کثرت نعمت کی یہان تک کہ آیا اُنکے پاس قرآن یا دین اسلام اور آیا پیغمبر ظاہر ساتھہ دلایل اور معجزات کے یا بیان کرنیوالا توحید ساتھہ حجج اور آیات کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آیا انکے پاس حق تو بجائے شکر گذاری انکار کرکر کہا انھون نے یہہ جادو ہی اور تحقیق ہم ساتھہ اسکے کافر ہین اور باور نہین رکھتے کہ یہہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور کہا انھون نے کیون نہ اتارا گیا یہہ قرآن اگر اللہ کے نزدیک سے ہی اوپر ایک مرد کے ان دونون بستیون مین سے کہ مکہ اور طائف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی مرد بڑے کہ دولت مال وجاہ جلال رکھتا مکہ والون مین ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف اور طائف والون سے عروہ بن مسعود ثقفی یا حبیب بن عمر اور مدعا انکا یہہ تھا کہ رسالت منصب بڑا ہی چاہیے کہ کسی مرد بزرگ کو دیا جاتا اور بزرگی انکے نزدیک مال واسباب دنیویہ پر منحصر تھی یہہ نہین جانتے تھے کہ رسالت رتبہ عالیہ ہی مستحق اسکا وہ ہی کہ فضائل روحانیہ اور کمالات قدسیہ رکھتا ہو اور باوجود اسکے ساتھہ فضل خاص حضرت حق کے اختصاص پاوے کہ مثل ہندی ہی جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ہو فروتنگاہ فضل اپنی جسپہ وہ محبوب کرتا ہی + ہزارون انسمین پیدا نیک تر اسلوب کرتا ہی + اسیواسطے حق تعالی نے انکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ کیا یہہ قسمت کرتے ہین رحمت پروردگار تیرے کی کہ نبوت ہی یعنے انکے ہاتھہ مین رسالت نہین ہی کہ جسکو چاہین دے دیوین نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہم بانٹتے ہین درمیان انکے معیشت انکی بیچ زندگانی دنیا کے یعنے وہ چیزین کہ زندگانی بسر کرین ساتھہ انکے ہم انکو دیتے ہین اور وہ انکی تدبیر سے عاجز ہین پھر منصب رسالت کہ اعلائے مراتب انسانیہ ہی کیونکر انکے اختیار مین ہو اور کیا ایمین دخل کرسکین وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ اور بلند کیا ہم نے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے درجون مین رزق کے کہ کوئی غنی ہی کوئی فقیر یا آزاد ہین کہ کوئی میان ہی کوئی غلام یا فضایل مین کہ ایک فاضل ہی ایک مفضول حقایق سلمی مین ہی کہ تفاوت درجونکا اخلاق حسنہ سے ہی جسکی خونیکتر اسکا درجہ بلند تر اور یہہ تفاوت اسواسطے پیدا کیا ہمنے لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا تو کہ پکڑین بعضے انکے بعضون کو کام کرنیوالے یعنے بعضون کو کام فرماوین تو کہ انکی مہم بسر آوے اور انکی معاش چلے وہ مال دین یہہ کام کرین امور دنیوی انتظام پاوین وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ اور مہربانی پروردگار تیرے کی یعنے نبوت بہتر ہی اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے اور اسکو سبب زندگانی جانتے ہین وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ اور اگر نہوتا یہہ خطرہ کہ ہوجاوین سب آدمی امت ایک مجتمع اوپر حرص کے یا اختیار دنیا کے اوپر آخرت کے البتہ کرتے ہم واسطے ان لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھہ اللہ کے واسطے گھرون انکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان کہ اوپر انکے چڑھتے اور خوبخانی کرتے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا اور کرتے ہم واسطے گھرون انکے کے دروازے اور تخت کہ اوپر اسکے تکیہ کرتے اور باوجود اسکے انکو سونا دیتے یا ایسا مالدار کرتے ہم کہ یہہ سب سونیکا بناتے سمجھہ لیجیے کہ اس آیت مین اشارت طرف حقارت دنیا کے ہی یعنے دنیا کے نزدیک ہماری کچھہ قدر قیمت نہین اگر یہہ خطرہ نہوتا کہ لوگ طلب دنیا اور جمع مال مین مشغول ہونگے اور عبادت چھوڑینگے اور کفر اور ناشکری اختیار کرینگے کیونکہ دنیا کی طرف طبیعتین بہت راغب ہین تو چھتین گھرونکے اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت چاندی کے کردیتے اور سوا اسکے سونا دیتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور نہین یہہ سب جو مذکور ہوا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا کہ فانی ناپایدار ہی وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ اور نعمت آخرت کی یا بہشت نزدیک پروردگار تیرے کے یعنے بیچ اسکے کے واسطے پرہیزگارون کے ہی کہ شرک اور عصیان سے بچے ہین یا لذائذ نفسانی سے بیچ اس سرائے فانی کے باز رہے ہین فرد جنے یہان ترک کری لذت ہی + وہان مزید اراسے جنت ہی + وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور جو کوئی آنکھین چراوے یا دخدا کی سے یعنے ذکر حلال حرام کا نکرے عذاب الہی سے نہ ڈرے رحمت ناامیدی سے امید نہ رکھے مقرر کرتے ہین ہم واسطے اسکے ایک شیطان پس وہ واسطے اسکے ہمنشین ہوتا ہی دنیا مین اور ہمیشہ اسکو وسوسون مین ڈالتا ہی فرد یاد حق مین جو نہین دمساز ہی + اسکا شیطان ہمدم ہمراز ہی + نفحات الانس مین ہی کہ شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایکدن مسجد مین بیٹھے تھے جن نے کہا ای شیخ ان لوگون کو کیسا دیکھتا ہی تو کہا بعضونکو خواب مین بعضونکو بیدار رکھا جن نے کہ انکے

سر پر جو ہی وہ بھی دیکھتا ہی تو کہا نہین اُسنے آنکھین انکی مل دین انھون نے نظر کی تو ہر ایک کے سر پر کوا بیٹھا نظر آیا بعضونکی آنکھون مین پر ڈالا تھا بعضون کے آنکھون مین کبھی پر ڈالتا تھا کبھی نکالتا تھا شیخ نے کہا کہ یہہ کیا ہی جنی نے کہا یہہ آیت نہین پڑھی تو نے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین یہہ شیاطین ہین انکے سرون پر بیٹھے اور ہر ایک پر بقدر عظمت انکی کے غلبہ پاتے ہین فظم جو حق کو بھولا آنکھا نا کہین نہین اسکا + درست اسکا نہ مذہب ہی اور نہ دین اسکا + سوائے نفس بد و دیو گمراہ و اخبث + نہ ہم نفس ہی نہ ہمدم نہ ہمنشین اسکا + وانهم ليصدونهم عن السبيل ويحسبون انهم مهتدون اور تحقیق شیطان البتہ بند کرتے ہین ہمنشینون اپنون کو راہ حق سے اور گمان کرتے ہین کافر آدمی یہہ کہ وہ بسبب متابعت شیطانون کے راہ پانیوالے ہین یا گمان کافرون کا یہہ ہی کہ شیطان ہدایت والے ہین اور اسی گمان مین رہینگے حتى اذا جاءنا فایہان تک کہ جب آویگا ہمارے پاس عاشی یعنے کافر آنکھین چرانیوالا اپنی ہماری یاد سے اور قرات حجازیون کی اور ابن عامر اور ابوبکر کی جاءنا ہی یعنے عاشی اور شیطان قال یلیت بینی وبینك بعد المشرقین فبئس القرین کہیگا عاشی واسطے شیطان کے ای کاشکے درمیان میرے اور درمیان تیرے ہوتی دوری دو مشرق کی سے یعنے مشرق اور مغرب یہان شرق کو غلبہ دیا ہی موضح مین ہی کہ مراد ایک مشرق سے ایام سرما اور ایک سے ایام گرما ہین اور درمیان انکے بھی بہت دوری ہی غرض کافر کہیگا کہ کاشکے تو مجھ سے دور ہوتا پس برا ہمنشین ہی تو پھر کہنے والا کافرون سے کہیگا ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم انکم فی العذاب مشترکون اور ہرگز نہ نفع کرے تمکو آج آخرت مین یہہ آرزو جسوقت صحیح ہوا یہہ کہ ظلم کیا تمنے جانون اپنے پر دنیا مین اسواسطے کہ تم ہیچ عذاب کے شریک ہو شیطانون کے جیسے شریک تھے سبب عذاب مین بعضون نے کہا ہی کہ نفع نہین دیگا تمکو یہہ کہ شریک ہو کہ تخفیف عذاب شرکت نہین کرنے کی لکھا ہی کہ حضرت بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لاوے اور جسقدر دعوت اسلام کرتے تھے وہ انکار عناد مین فزون تر ہوتے تھے یہہ آیت اتری کہ افانت تسمع الصم او تهدی العمی ومن کان فی ضلل مبین کیا پس تو سنا تا ہی بہرونکو یا دکھا تا ہی اندھونکو اور انکو جو ہین ہیچ گمراہی ظاہر کے یعنے تو قدرت نہین رکھتا کہ دل کے بہرون کو حق بات سنا سکے اور دل کے اندھونکو راہ دکھا سکے اور گمراہون کو راہ پر لاوے پھر اسقدر رنج اپنی جان پر کیون کھینچتا ہی فاما نذهبن بك فانا منهم منتقمون پس اگر لیجاوین ہم تجھکو اس عالم سے پہلے اس سے کہ عذاب اُنکا تجھے دکھاوین تو دل خوش رکھ پس تحقیق ہم انسے بدلا لینے والے ہین سالمہ عذاب کے او نرینك الذی وعدناهم فانا علیهم مقتدرون یا دکھاوین ہم تجھکو وہ جو وعدہ دیتے ہین ہم انکو عذاب کا پس تحقیق ہم اوپر عذاب انکے کے قادر ہین یعنے ہر حال مین وہ عذاب پاوینگے حالت حیات تیری مین یا بعد وفات تیرے فاستمسك بالذی اوحی الیك پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی ہی طرف تیرے آیات اور احکام سے انك علی صراط مستقیم تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ نہین کجی اوسمین جلد مقصود کو پہنچتی ہی انه لذکر لك ولقومك اور تحقیق قرآن البتہ شرف اور عزت ہی واسطے تیرے اور واسطے قوم تیرے کہ قریش ہین مجاہد نے کہا ہی کہ تمام عرب مراد ہین اور شرف انکا یہہ ہی کہ قرآن انکی زبان مین اترا ہی اور قریش کو خصوصیت ہی کہ پیغمبر انمین سے ہین اور بنی ہاشم کو زیادہ تر اسلئے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قوم سے امت ہی وسوف تسئلون اور البتہ سوال کئے جاوگے دن قیامت کے اس نعمت سے اور شکر گذاری سے اوسکے واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اور سوال کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم احوال انکے سے کہ بھیجا ہی ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبرون ہمارے یعنے اُمتون انکی سے یا علمائے دین انکے سے پوچھہ اجعلنا من دون الرحمن الهة یعبدون کیا مقرر کئے ہین ہمنے سوا اللہ کے معبود کہ عبادت کئے جاوینگے یعنے پوچھہ کہ کبھی کسیکو حکم کیا ہی ہمنے سالمہ عبادت بتوں کے اور کسی ملت مین پہلی ملتونمین سے پرستش کیسکی سوا اللہ کے مقرر نہین مراد اس کلام سے استشہاد وہی باجماع انبیا اور توحید کے معالم مین ہی کہ شب معراج سب پیغمبرون کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع کیا اور کہا پوچھ لے آپ کو کچھ اسمین شک نتحا نہ پوچھا صاحب عین المعانی نے کہا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ جبرئیل نے میکائیل سے پوچھا کہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیا سے یہہ سوال کیا تھا میکائیل نے کہا کہ یقین آپکا کامل تر اور ایمان محکم تر تھا اس سے کہ پوچھین فرد جنھین ہین کشف انہین کیا ہی احتیاج دلیل ؛ دلیل کے جو ہین محتاج وہ ہین سخت ذلیل ؛ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنی کے کہ معجزے تھے دلالت کرتے اوپر نبوت اسکی کے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پس کہا موسیٰ نے انکو تحقیق مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ پس جب آیا موسیٰ انکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اس سے ہنستے تھے وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا اور نہ دکھاتے تھے ہم انکو کوئی نشانی مگر وہ بڑی تھی بہن اپنی سے یعنے ایک سے ایک نشانی بڑی تھی وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور پکڑا ہمنے اونکو ساتھ عذاب قحط اور جراد اور قمل وغیرہ کے تو کہ وہ پھر آوین دین باطل سے طرف حق کے لیکن وہ نہ پھرے اور جب عذاب دیکھہ لیا مقام استغاثے مین آئے وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ اور کہا انھون نے ای جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہی تیرے پاس یعنے تجھہ سے عہد کیا ہی کہ دعا تیری قبول کرونگا سو دعا کرو واسطے دفع عذاب ہمارے کے تحقیق ہم البتہ راہ پر آوینگے یعنے عذاب اگر ہم سے دفع ہوا تو ایمان تجھہ پر لاوینگے ساحر کہکر حضرت موسیٰ کو اسواسطے پکارا کہ عادت اس لفظ کی تھی سو وہی زبان سے نکلا یا تعظیم کی راہ سے کہا کیونکہ سحر انکے نزدیک بڑا علم اور کمال تھا یا شدت حماقت سے کہا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ پس جب کھول دیا ہم نے اُنسے عذاب دعاے موسیٰ سے ناگہان وہ پھر جاتے مین عہد سے اور فرعون حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے خوف کھانے لگا کہ مبادا لوگ اسپر ایمان لے آوینگے پس سب قوم کو جمع کرکر آپ بلندی پر چڑھہ گیا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے بعد دفع عذاب کے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ کہا ای قوم میری قبطیو کیا نہین ہی واسطے میرے ملک مصر کا اور یہہ نہرین چلتی ہین نیچے میرے محلون کے دریاے نیل کے تین سو ساٹھہ نہرین تھین چار نہرین بڑی اسکے باغ مین آئی تھین اور محلون کے نیچے سے بہتی تھین اپر فخر کیا کہ کیسی نہرین میرے باغون اور محلون کے تلے بہتی ہین اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے تم بڑائی میری اور موسیٰ یہہ نہین رکھتا اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ بلکہ مین بہتر ہون اس شخص سے کہ ملک مین میرے وہ ذلیل اور نہین نزدیک کہ صاف بیان کرے بات کیونکہ زبان مین اسکے لکنت ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ فرعون نے جھوٹھہ کہا کیونکہ حق تعالیٰ نے اُنکی دعا سے کہ واحلل عقدۃ من لسانی ہی لکنت انکی زبانکی دور کردی تھی لیکن قوم کو معلوم نتھا کہ پہلے رسالت کے لوگون پر لکنت ظاہر تھی فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ پس کیون نہ ڈالے گئے اوپر اسکے کڑے سونے کے سے سمجھہ لیجئے کہ اس زمانے مین جسکو مہتری اور سرداری دیتے تھے اسکے ہاتھہ اور گردن مین کڑے ہنسلی سونے کی ڈالدیتے تھے سو وہ فرعون نے کہا کہ اگر موسیٰ کو نہیں قوم کا کیا ہی تو خدا نے کیون ہنسلی کڑے سونے کے نہین دیے اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ یا کیون نہ آئے ساتھہ اسکے فرشتے پر باندھکر واسطے یاری اور مددگاری اسکی کے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ پس سبک عقل کردیا فرعون نے اس لکر سے قوم اپنی کو یعنے یہہ فریب انمین اثر کرگیا پس کہا مان گئے اُسکا اور متابعت موسیٰ علیہ السلام سے دل اٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ تھی قوم فاسق فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ پس جب غصہ مین لائے وہ ہمکو بہت گناہ کرکر یا غضب مین لائے رسول ہمارے کو نہایت جھگڑ جھگڑ کر بدلا لیا ہمنے انسے پس ڈبو دیا ہمنے انکو سب کو دریاے نیل مین فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ پس کیا ہمنے انکو پیشوا کافرون کا جو پیچھے انکے ہونگے اور مثال واسطے پچھلون کے یعنے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قصۂ فرعون اور قوم اسکیا عجیب ہی اسکو قایم مقام مثال کے کیا کہ کہا جاوے کافرون کو تم ایسے ہو جیسے قوم فرعون یا یہ اور وعظ کہا کہ پچھلے لوگ اسکو سنکر عبرت پکڑین اور نافرمانی حق سے ڈرین اور سمجھین کہ جسپر فرعون کو فخر تھا اوسین ڈوبا نہرون پر اپنے کیا کیا نازان تھا سو دریا مین مع لشکر غرق ہوا فرو جو تکبر کرتا ہی ای ہمنشین + اسکا تھل بٹیر انہین گنتا کہین + اسباب نزول مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو فرمایا کہ جسکو سوا خدا کے پوجتے ہو آسمین کچھ خیر نہین ایک جماعت نے کہا کہ عیسیٰ معبود ترسایون کا ہی اور وہ سوا خدا کے ہی اور تم خود قایل ہو کہ وہ بندہ صالح ہی قریش پکارے اور گمان کرنے لگے کہ آپ ملزم ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہان قوم تیری اس مثال سے غل مچاتی تھی اور ایک قول سبب نزول آیت مین یہہ ہی کہ قریش نے کہا کہ عیسیٰ مخلوق ہی اور معبود نصاری ہے پھر ہمارے بھی معبود مخلوق ہون تو کیا ہی یا تشبیہ دی کہ جب عیسیٰ کا ابن اللہ ہونا روا ہی تو فرشتون کا بنات اللہ ہونا کیون ناسزا ہی اور اصح یہہ ہی کہ بعد نزول آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے کہا کہ عیسیٰ کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی جاوینگے یہہ آیت اتری اور مویدّ اسی قول کا یہہ جو فرماتا ہی وَقَالُوا ءَأَلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسیٰ جب وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہونگے مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قَوْمٌ خَصِمُونَ بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو اِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ نہین ہی عیسیٰ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوپر اسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہی ہمنے اسکو نمونہ قدرت اپنی کا واسطے بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہی وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم بدل تم سے فرشتون کو یعنے تمھین ہلاک کرکر انھین لاتے کہ وہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے بعد تمھارے وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ اور تحقیق عیسیٰ البتہ علم ہی واسطے آنے قیامت کے یا علامت قیامت کی ہی نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق کے منارہ شرقی پر رنگین کپڑے پہنے دو ہاتھ فرشتون کے بازو زیر دھرے ساتھہ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا مرجاویگا اور نفس اوسکا مد نظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنازیر مارینگا صلیب توڑیگا کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کریگا مگر جو شخص کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہی کہ بعض کہتے ہین کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہی پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہی واسطے قیامت کے اور دلالت ہی اسکے آنے پر فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھہ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت میری کی یا شرع میری کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنے پیروی کرو میری هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یہہ ہی جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا سالک اسکا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ اور چاہیے کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھہ وسوسے اپنے کے پس متابعت اسکی مت کرو اور قدم اسکی مخالفت مین رکھو إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے دشمن ہی ظاہر وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ اور جب آیا عیسیٰ ساتھہ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون مین واسطے تمھارے شریعت کہ شامل ہی اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمھارے وہ سب چیزین کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے امور دین سے یا احکام توریت سے فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین کہون إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ تحقیق اللہ وہ ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا پس عبادت کرو اوسکی ساتھہ یگانگی کے هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یہہ ہی راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان ترسایون کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ پس وائے ہی واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین ان فرقون مین عذاب دردناک ایکدن کے سے هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے انکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون آنا اسکا بسبب غفلت اور شغل دنیاوی کے الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ دوست اسدن بعضے بعضون کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگاری کے سو آپسمین روز قیامت کے دشمن ہونگے دیلعن بعضہم بعضا اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت انکی قایم رہیگی تو کہ ایک دوسریکو شفاعت کرین تاویلات کاشی مین ہی کہ خلت چار قسم ہی اول خلت تامہ حقیقہ ہی کہ محبت روحانیہ ہی کہ مناسبت ارواح سے پیدا ہی جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ سے ہویدا ہی جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپسمین دوستی امتون کی انبیا سے اور مریدونکی مشایخ سے یہہ دونون قسم کی محبت خلل پذیر نہ دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور نتیجے اور فائدہ دیتی ہی ظاہر اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہی کہ متعلق بتحصیل معائش اور مصالح دنیا ہی جیسے محبت تجار اور صناع کی آپس مین خادمون کی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چہارم محبت نفسانیہ ہی کہ بواسطہ لذایذ حسیہ اور باعث شہوات ہوا ہی پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمون محبت کے مٹ جاوینگے وہ محبت بھی زایل ہوجاویگی بلکہ جب غرض حاصل نہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی نظم بے شائبہ غرض ہو الفت + ورنہ تو ہزار اوسمین کلفت + الفت جو غرض بھری ہوئی ہی + آخر چبتی وہ جون سوئے ہی + وہ دوستی دشمنی ہی رافت + سچ اس سے اگر تو چاہے راحت + خالص الفت برائے حق کر + طومار غرض کو اپنے شق کر + چاہنے جسے اسکو بہر حق چاہ + المومن من احب للہ + يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ پکاریوالا اسدن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای بندو میرے نہین ڈر اوپر تمہارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس صفت اُن پکارے گیون بندون کی فرماتا ہی کہ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ساتھہ آیتون کلام ہمارے کیے اور تھے مسلمان مطیع بفرمان پھر پکاریوالا کہیگا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمانیان تمہارے کہ ناؤ کروائے جاؤگے يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ لیے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہوجاوینگے طباق سونے کے قسم قسم کے کھانے بھرے اور آبخورے رنگ رنگ کے شرابون سے لبریز وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور ہیچ بہشت کے ہی جو کچھہ کہ چاہے اسکو جی اور لذت پکڑین آنکھین سمجھہ لیجیے کہ ان دو کلمون مین تمام نعمتین بہشت کی بیان ہین کیونکہ نعم جنان نصیب نفس ہی یا بہرہ عین اور بہرہ عین کیا ہی مشاہدہ جمال باکمال محبوب ہی فرد لذت چشم نہین جز ترے دیدار کے یار + کیا مزا ہی جو تیری دید ہو اور جی ہو نثار + امام قشیری نے کہا ہی کہ لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہی عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذوالنون مصری نے کہا ہی کہ شوق ثمرہ محبت ہی جسکو محبت بیشتر شوق اسکا ساتھہ دیدار محبوب کے زیادہ تر زبور مین ہی ای بندو میرے بہشت میری واسطے مطیعون کے ہی اور کفایت میری واسطے متوکلون کے ہی اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہی اور انس میرا واسطے طالبون کے ہی اور رحمت میری واسطے محسنون کے ہی اور مغفرت میری واسطے تائبون کے ہی اور مین خاص مشتاقون کا ہون طال شوق الابرار الی لقائی + وانا الیہم اشد شوقا فرد دل ہی اور شوق تیرا شوق تیرا ہی اور دل + زندگی کا یہی مایہ ہمدہی ہی حاصل + پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے فرماتا ہی کہ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور تم سبچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو اور وہان کمال نعمت ہی بے بیم زوال وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور یہہ ہی وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اسکے بمقتضاے وعدۂ نورث من عبادنا من کان تقیا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خالص ہی باستحقاق ہاتھ آتی ہی لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے ہی سچ بہشت کے میوہ بہت اوسمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ معالم مین ہی کہ حدیث مین واقع ہی کہ کوئی کسی درخت بہشت کے سے میوہ نہ توڑیگا مگر اسیدم مثل اس میوہ کے اسی درخت مین لگ جاویگا إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تحقیق کافر سچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ نہ سست اور سبک کیا جاویگا اُنسے عذاب اور وہ سچ عذاب کے ناامید ہین رحمت اور نجات اور خفت عقوبات سے وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ اور نہین ظلم کیا ہمنے انکو اس عذاب دینے مین ولیکن تھے وہی ظالم کہ شرک لائے تھے اور عبادت کو غیر محل مین رکھا تھا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور پکارینگے کہ اے مالک چاہ اللہ سے کہ موت ڈالدے اوپر ہمارے پروردگار تیرا تو کہ چھوٹ جاوین ہم عذاب سے قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ کہیگا مالک خازن دوزخ جواب مین اُنکے بعد ہزار سال کے یا بعد چالیس دن کے ایام آخر تسے تحقیق تم ہمیش رہنے والے ہو نہ دوزخ سے نکلوگے نہ عذاب ہلکا ہوگا پھر حق تعالی بعد جواب مالک کے فرماویگا لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے پاس حق بات پیغمبر کی زبانی اور لیکن اکثر تمہارے واسطے حق بات کے ناخوش رکھنے والے ہین أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ بلکہ مقرر اور محکم کیا ہی کافرون نے کچھ کام رد اور باطل کرنے حق بات کے مین یا فریب واسطے پیغمبرون کے پس تحقیق ہم بھی مقرر اور محکم کرنیوالے ہین کام کے واسطے بدلے انکے کے اور رد کرنے مکر اُنکے کے اور فتح دینے پیغمبرونکے أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم کیا گمان کرتے ہین مکار کفار یہہ کہ ہم نہین سنتے آہستہ بولنا دلون مین انکا اور مصلحت کرنا انکا بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ یون نہین بلکہ بھیجے ہوے ہمارے فرشتے حفظہ نزدیک اُنکے لکھتے ہین اسکو فرمان ہمارے سے پھر جبکہ ہمارے فرشتون پر کچھ بات انکی چھپی نہین تو ہم پر کہ خداوند ہین کیونکر پوشیدہ رہے قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوتی واسطے اللہ کے اولاد جیسا کہ گمان تمہارا ہی فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ پس مین پہلا عبادت کرنیوالون کا ہون ساتھہ یگانگی کے چاہیے کہ مین جانون اور مین جو نہین جانتا اُسکا فرزند تو تم کہانسے اثبات کرتے ہو صاحب کشاف نے معنون مین اس آیت کے کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور برہان صحیح اور حجت روشن سے ثابت ہوتا پس اول مین تعظیم کرنیوالونکا ہوتا اسکو یہہ بات بسبیل تمثیل ہی اور مبالغہ نفی اولاد رب العباد مین امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایکدن نضر بن حارث بیٹھا تھا اکثر سردار قریش کے حاضر تھے ایک آیت قرآنی مین خوض کر کر استہزا کرنے لگا ولید بن مغیرہ نے کہ اُن دنون طرف اسلام کے مایل تھا اور مدح قرآن کیا کرتا تھا کہا ای نضر قرآن پر ہنستا ہی قسم ہی خدا کی نہین کہتا محمد مگر حق نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا الہ الا اللہ مین بھی کہتا ہون لا الہ الا اللہ لیکن اضافت کرتا ہون مین کہ فرشتے بنات اللہ ہین یہہ بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت ناخوش ہوے جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے نضر نے ولید کے سامھنے یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ خدائے محمد نے میری تصدیق کی اس آیت مین کہ ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ولید نے کہا ای احمق خدائے محمد نے تیری تکذیب کی کیونکہ إن بمعنی نفی ہی کہتا ہی کہ نہین اور تھا واسطے خدا کے ولد پھر فرمایا کہ کہہ مین اول موحدونکا ہون سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ پاکی ہے عیسی ہی پروردگار آسمانون کے کواور زمین کے کو پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنے فرزند ٹھہراتے ہین فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ پس چھوڑدے انکو تو کہ سعی کرین باطل مین اور کھیل مین مشغول ہون سچ دنیا کے یہان تک کہ ملین اسدن سے جو وعدہ دیے جاتے ہین ملاقات اسکیکا کہ روز قیامت ہی

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ اور وہی ہی اللہ ساتھ استحقاق کے سچ آسمانون کے معبود فرشتون کا ہی اور سچ زمین کے معبود جن اور انس کا ہی وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی حکمت والا علم والا ہی وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور بہت برکت والا ہی وہ کہ واسطے اسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہی یعنے سب پر حکم اسکا ساری جاری ہی وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ اور نزدیک اسیکے ہی علم اس ساعت کا کہ قیامت جسمین قایم ہوگی وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور طرف اسیکے پھیرے جاوینگے سب خلایق اسدن وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ اور نہین اختیار مین رکھتے اسدن وہ لوگ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا خدا کے شفاعت کرنا یعنے معبود کفار کے فرشتے اور جن اور انس اور بت کہ مشرک اُن کی شفاعت کی امید رکھتے ہین اسدن شفاعت نکر سکینگے إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ مگر وہ شخص کہ گواہی دے ساتھ حق کے جیسے فرشتے اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام کہ انکو رتبہ شفاعت کا ہی کیونکہ انھون نے گواہی ساتھ حق کے دی ہی اور وہ جانتے ہین انکو کہ زبان سے گواہی دیتے ہین اور انکی شفاعت نکرینگے مگر مومنان گنہگار کی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ اور اگر پوچھے تو عابدون یا معبودون کو کہ کسنے پیدا کیا ہی انکو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ کمال ظہور سے اس جوابکے جھگڑ نہین سکنے کے کہان سے پھرے جاتے ہین مشرک عبادت حق سے طرف عبادت غیر اسیکے وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ اور بہت کہا کرتا ہی پیغمبر یا قسم ہی اس کہنے کی پیغمبر کے یا نزدیک اللہ کے ہی جاننا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کہا ای پروردگار میرے تحقیق یہہ معاندان قریش ایک قوم ہین کہ نہین ایمان لاتے از روئے عناد اور جھگڑیکے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پس منہ پھیر لے تو انسے یعنے دعوت انکی سے یا بدلے انکے سے اور کہہ کہ سلامتی مانگتے ہین ہم یہہ حکم ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس البتہ جان لیوینگے سرانجام کفر اپنے کا جب عذاب انپر گیا دنیا مین دن بدر کے اور عقبی مین وقت دخول نار کے

سورۃ دخان مکی ہی اُنسٹھ آیتین ہین تین سو چالیس کلمے ہین چار سو اکتیس حرف ہین فواصل اسکے سن ہین اور ربط اسکا سورۂ زخرف سے یہہ ہی کہ افتتاح دونون کا ساتھ ذکر قرآن کے اور اختتام دونون کا ساتھ ذکر قرآن کے ہی واللہ اعلم۔

سورۃ الدخان مکیۃ وہی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | تسع وخمسون ایۃ

حٰمٓ امام محمد حکیم ترمذی سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ حق تعالیٰ نے سب احکام اور قصص حروف مقطعات مین کہ اوایل سور مین مجملا جمع فرمائے ہین اور اسکو نہین جانتے مگر اہل نبوت اور ولایت پس واسطے تفہیم عوام کے تمام سورتون مین تفصیل کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حروف اشارت طرف کلمات کے ہین چنانچہ حم مین کہا ہی کہ حمیت المحبین حمایت کی مین نے دوستون اپنے کی توجہ رکھنے سے طرف ماسوا کے یعنے التفات غیر کا انکے دل سے دور کیا اور بعضے یہہ معنے کہتے ہین حم الی قضے یعنے کام بن گیا اور مہم ہو ہوا چکے وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ قسم ہی کتاب بیان کرنے والے کی یعنے قرآن کی کہ محض کرم سے إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ تحقیق ہمنے اتارا ہی اسکو سچ رات برکت والی کے کہ شب قدر ہی اور کونسی برکت برابر اسکے ہو کہ کتاب کریم جو بسبب نفع دینی اور دنیوی اور باعث فائدہ ضروری اور معنوی ہی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتری تحقیق ہم ہین ڈرانے والے ساتھ اتارنے قرآنکے اس رات مین بعضے کہتے ہین کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہی کہ شب نصف شعبان ہی اور برکت اسکی یہہ ہی کہ فرشتے اترتے ہین دعائین قبول ہوتی ہین حصہ موتی تقدیر بٹتے ہین رزق بٹتے ہین فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ سچ اس شب کے جدا اور فیصل کیا جاتا ہی ہر کام حکمت والا یا ہر کام کہ حکم کیا گیا ہی سچ سارے برس کے رزقون اور اجلون سے سمجھ لیجئے کہ شب برات بڑی بزرگ راتون سے ہی کہ حقتعالیٰ نے اس امت کو عنایت فرمایا ہی حدیث مین ہی کہ اس شب بخشے جاتے ہین گنہگار بہ شمار بالون کے گوسفندان بنی کلب کے اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوتا ہی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حدیث مین ہی



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو کوئی اس شب سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالیٰ سو فرشتے اتاریگا کہ اسکے ہمراہ رہین تیس فرشتے اسے بشارت بہشت کی دینگے اور تیس فرشتے اسکو عذاب دوزخ سے امین کرینگے اور تیس فرشتے آفات دنیوی اس سے ٹالینگے اور دس فرشتے مکر شیطان کے اس سے دفع کرینگے اور اس رات وظیفے نعمت کے اوپر بندون کے قسمت کرتے ہین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کیا ہمنے حکم کرنا ساتھ فیصل کرنے قضایا کے اس شب مین نزدیک اپنے سے اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ تحقیق ہم ہین بھیجنے والے تجھکو محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت پروردگار تیریکے طرف سے اوپر خلق کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وما ارسلناك الا رحمة للعلمین یا ہم بھیجنے والے ہین جبرئیل کو ساتھہ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون کو اس رات مین ساتھہ سلام مومنا کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق اللہ سننے والا ہی سب باتین بندون کی جاننے والا ہی نیتین انکی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانون کے اور زمین کے طرف سے اور جو کچھہ درمیان انکے ہی پس جانو ای لوگو اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین لانیوالے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپون تمہارے پہلون کا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ بلکہ کافر ہیچ شک کے ہین قرآن سے کھیلتے اور ٹھٹھا کرتے ساتھہ اسکے فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس منتظر رہ واسطے انکے اسدن کے کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر عرب والے شر غالب کو دخان کہتے تھے پس مراد عذاب ہی کہ اتریگا عین المعانی مین ہی کہ مراد غبار ہی کہ فتح مکے کے دن چڑھا تھا بعضے کہتے ہین مراد زمانہ قحط ہی کہ پیغمبر کی دعا سے کافرون پر آیا تھا یہان تک کہ کتے موئے ہوئے استخوان سمیت کھاتے تھے شدت بھوکھہ کی سے انکی آنکھون کے آگے اندھیرا آگیا تھا اسکو تعبیر دھوئین سے فرمایا اور مقرر ہی کہ ہوگا ضعف بصر سے درمیان اپنے اور آسمان کے دھوین کی شکل کچھہ شی نمایان مین ہی قحط کے برس بسبب خشک سالی کے غبار سیاہ زمین سے اٹھتا تھا دھوئین کی شکل اسیواسطے سال قحط کو سنۃ الغبرا کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عام الرمادہ کی بھی یہی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دھوان ایک علامات قیامت سے ہوگا چنانچہ حدیث اشراط الساعۃ مین ہی اور وہ دھوان ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک يَغْشَى النَّاسَ ڈھانک لیگا لوگون کو چالیس دن تک مسلمانون کو مثل زکام کے ایک حالت ہوگی اور کافر بیہوش اور سراسیمہ ہونگے اور فرشتے کہینگے کافرونکو هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ ہی عذاب دردناک کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا وہ زاری لاچاری سے کہینگے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ای پروردگار ہمارے کھول دے ہمسے عذاب تحقیق ہم ایمان لانے والے ہین بعد رفع عذاب کے یعنے جو یہہ بلا ہم سے دور ہو تو ایمان لاوین، حق تعالیٰ فرماویگا اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ کہان ہی واسطے انکے نصیحت پکڑنا آنے عذاب سے اور حالانکہ آیا انکے پاس پیغمبر بیان کرنیوالا احکام اور ظاہر کرنیوالا معجزات اور وہ اس سے پند پذیر نہوئے ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ پھر پھر گئے اس سے اور ایمان نہ لائے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہی یعنے جبر اور یسار نے قرآن سکھا دیا ہی دیوانہ دماغ مین خبط واقع ہوا ہی اور باوجود اسکے جو وعدہ ایمان کا دیتے ہین وہ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب اسنے تھوڑا سا کھولنا یا تھوڑا سا زمانا ساتھہ دعائے پیغمبر کے تا آخر عمرون انکی کے لیکن کچھہ فائدہ نہ دیگا تحقیق تم پھر نیوالے ہو طرف کفر کے لکھا ہی کہ وقت قحط کے قریش نے مدینے مین آکر حضرت کو قسم دلوا کر دعا کروائی آپ نے دعا کی قحط دفع ہوا اور وہ ویسے ہی کفر پر قایم رہے اور موافق قول انکے کے کہ دخان کو علامات قیامت سے لیتے ہین جب لوگ دعا اور زاری کرینگے بعد چالیس دن کے دھوان دور ہوگا اور وہ پھر جاوینگے اس حال پر کہ رکھتے تھے شرک اور فسق سے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کر اسدن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا بڑا یعنے روز قیامت کو بعضے کہتے ہین مراد روز بدر ہی حق تعالیٰ وعید کرتا ہی مشرکون کو مکہ کو بڑی عقوبت قتل اور قید سے تہر لاوینگے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین اسدن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے پہلے کفار مکہ سے قوم فرعون کی کو کہ قبطی تھے اور آیا تھا انکے پاس پیغمبر بزرگوار حسب نسب مین یعنے موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام یہہ کہ ادا کرین یعنے ہاتھہ اسنے اٹھاؤ اور حوالہ کرین طرف میرے بندگان خدا کو یعنے بنی اسرائیل کو إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون امانت والا وحی مین اور خیرخواہ خلق کا اور یہہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر اللہ کے اور نہ ہٹکا جاؤ وحی کو إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ تحقیق مین لانے والا ہون تمہارے پاس دلیل روشن اور یہ صدق مدعا اپنے کے فرعونیون نے بعد سنے اس بات کے قصد آزار موسیٰ علیہ السلام کیا حضرت موسیٰ نے کہا وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہی ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو اور وہ نگہبان میرا ہی وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ اور اگر نہین یقین لاتے تم ساتھہ میرے پس ایکطرف ہوجاؤ مجھہ سے اور مت ستاؤ مجھکو مصرعہ امید خیر نہین تم سے شر نہ پہنچاؤ ۴ انھون نے بات حضرت موسیٰ کی نہ قبول کی اور ہاتھہ اور زبان سے ایذا دینے لگے فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ پس دعا مانگی موسیٰ نے پروردگار اپنے سے تحقیق یہہ گروہ قبطی قوم ہین ثابت کفر اور کبر پر یعنے انکو ہلاک کر کہ شرک ہین حق تعالیٰ نے دعا موسیٰ علیہ السلام کی قبول کی اور فرمایا فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ پس لیچل بندون میرے کو رات کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے تم جب چلے جاؤگے تو فرعون خبر پاکر تمہارے پیچھے آویگا اور تم دریا پر پہنچے ہوگے تو عصا دریا مین مارنا دریا پھٹ جاویگا راہین پیدا ہونگی تو کہ بنی اسرائیل گذر جاوین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے دریا کو خشک اسی نمط کہ راہین اوسمین بنی ہون یعنے دوسرے بار عصا مت مار کہ بحال اول رجوع کرے اور چھوڑ دے اسکو کہ قبطی اوسمین در آوین اور مت ڈر انہم جُندٌ مُغْرَقُونَ تحقیق وہ لشکر ہین کہ غرق کئے جاوینگے یعنے سب دریا مین ڈوب جاوینگے پس فرعونی سب کے سب ڈوب گئے كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ بہت کچھہ چھوڑ گئے باغون سے اور چشمون سے اور کھیتون سے اور مکان پاکیزہ سے اور آرام کی چیزین کہ تھے بیچ اسکے عیش کرتے اسیطرح سے ہی کام ساتھہ ہمارے جھٹانے والون کا وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ اور وارث کیا ہمنے انکا دو قوم دوسری کو مردمان بنی اسرائیل سے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ پس نہ روئے اوپر انکے آسمان اور زمین یعنے انکے ہلاکت کا کسی نے غم نہ کیا اور کوئی حساب مین نہ لایا اور نہ ہوئے ڈھیل دئے گئے ایکدم سے دوسرے دم تک معالم التنزیل مین ہی کہ جب مسلمان مرتا ہی چالیس صباح زمین و آسمان روتے ہین انس بن مالک سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہین مگر واسطے اسکے دو دروازے ہین آسمان زمین کہ ایک مین سے رزق اسکا اترتا ہی دوسرے مین سے عمل اسکے چڑھتے ہین پس جب بندہ مرتا ہی یہہ دونون در کہ نزول رزق اور عروج عمل سے محروم رہتے ہین اوسپر روتے ہین عطاء نے کہا ہی کہ گریہ آسمان سرخی اطراف اسکے کی ہی معالم مین ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان انپر رویا اور رونا اُسکا یہہ تھا کہ اطراف اور کنارے سرخ ہوگئے فرد سرخی شفق نہین ہی بے وجہ ۴ تمام ہی شہید کربلا کا ۴ ملا عبد العلی سرہندی نے حدائق القدس مین لکھا ہی کہ حضرت مجدد کے انتقال کے دن بھی آسمان سرخ ہوگیا تھا بیت اولیا کے غم مین روتا ہی فلک ۴ اس سبب سے سرخ ہوتا ہی فلک ۴ بعضون نے کہا ہی کہ رونا آسمان زمین کا مثل رونے آدمیون کے ہی بعضے کہتے ہین کہ جو علامت انپر ظاہر ہوتی ہی سو دلیل ہوتی ہی اوپر حزن اور تاسف انکیلئے جیسے گریہ کا غلبہ دال غم اور اندوہ پر ہوتا ہی نہر تقدیر فرعونیون کا ایسا عمل نتھا کہ آسمان پر جاتا اور زمین پر بھی کام بھلا نہین کیا تھا آسمان زمین اُنپر نہ روئے فرد موے پر پھر ایسے کے غم خاک ہو ۴ کہ جتنا ہو خس کم جہان پاک ہو ۴ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ مِنْ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنیوالے فرعون کے سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ

تحقیق وہ تھا سرکش حد سے نکل جانیوالون سے ایمان کے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق پسند کرلیا ہی ہمنے موسیٰ اور مومنان بنی اسرائیل کو ساتھ علم کے یعنے جان لیا ہی ہمنے کہ یہہ لایق ہین اسکے کہ پسند کرین ہم انکو اوپر عالمون کے زمانے انکے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ اور دی ہمنے انکو نشانیون قدرت اپنی سے وہ چیز کہ تھی بیچ اسکے آزمایش ظاہر جیسے دریا کا پھٹ نا اور من اور سلویٰ کا اترنا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ تحقیق یہہ کفار قریش البتہ کہتے ہین نہین مال کار اور خاتمہ حال مگر موت ہماری پہلے دنیا مین اور نہین ہم پھر جلائے گئے اور اٹھائے گئے بعد موت کے فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو تم سچے بعث بعد موت مین سمجھ لیجئے کہ یہہ بات انکی جہل سے تھی کیونکہ جسکا وقوع وقت خاص مین مقرر ہو تو یہہ نہین ہی کہ جس وقت اُسکا ظہور چاہو ہو جاوے پس وعدۂ بعث آخرت مین ہی اگر دنیا مین ہو مضایقہ نہین اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ کیا قوم قریش بہتر ہین قوت شوکت مال متاع مین یا قوم تبع حمیری کہ لشکر نہایت کثرت مین بڑا شان شوکت والا تھا وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جو لوگ کہ پہلے قوم تبع سے تھے جیسے عاد اور ثمود اور رسوا انکے جب ایمان نہ لائے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ تحقیق وہ تھے کافر منکر بعث حشر کے سمجھ لیجئے کہ تبع بادشاہ تھا حمیر سے کیت اوسکی ابوکرب اور نام سعد بن ملیکارب تھا فوجین لئے ہوئے مشرق سے مغرب پھرا تھا حمیرہ کی بنا ڈالی اور بقول اشہر سمرقند بھی اُسنے بنایا ایک روایت ابن عباسؓ سے ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین ہی کہ نہین جانتا مین کہ تبع پیغمبر تھا یا غیر پیغمبر حضرت عایشہؓ سے منقول ہی کہ دشنام مت دو تبع کو کہ اسلام لایا تھا اور اسیواسطے حق تعالیٰ نے قوم کی اسکے مذمت کی ہی نہ اوسکی بعضون نے کہا ہی بادشاہ یمن کا تھا معالم التنزیل مین ہی کہ جسوقت مین اسکے بیٹے کو مار ڈالا اُسنے ہلاک اور غارت کرنے کا اہل مدینے کے قصد کر کر لشکر جمع کیا دو مرد زاہد بنی قریظہ مین سے کعب اور اسد نام یہہ خبر سنکر اسکے پاس آکر کہنے لگے کہ ایسی جرات نکر نا مدینہ مقام ہجرت نبی آخر الزمان ہی اور تعریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی اسنے لوٹ مار سے اہل مدینے کے توبہ کی اور پہلے آتش پرست تھا اُن دونون زاہدون کے ہاتھہ پر اسلام لایا اور جماعت اہل کتاب کو لئے ہوئے یمن کو چلا کئی شخص بذیل سے راہ مین اسکو کہنے لگے کہ ہم تجھے وہ مقام بتاوین جہان خزانہ ہی نقرہ اور مروارید اور زبرجد اُسنے کہا کہان ہی کہا مکے مین اور غرض انکی یہہ تھی کہ خانہ کعبے کا قصد کر ہلاک ہو جاوے تبع نے یہہ احوال پہلے آدمیون سے پوچھا انھون نے کہا ہرگز یہہ خیال مت کیجو وہ عجب بقعہ شریفہ ہی روئے زمین پر جس کسی نے اُسکا قصد کیا ہلاک ہوا تم وہان حاضر ہو کر تعظیم اسکی بجالاؤ اور قربانی کرو تبع نے خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر غلاف چڑھایا اور چھہ ہزار اونٹ نحر کئے اور وہان سے متوجہ طرف یمن کے ہوا قوم اسکی حمیرہ اس سے پھر گئی کہ تو دین ہمارے سے برگشتہ ہی تبع دلایل خدا پرستی کے لایا انھون نے ایک نمانی اور کہنے لگے کہ ہم ساتھہ آتش کے امتحان کرینگے اور وہ آگ دامن کوہ یمن مین تھی دو شخصون کا جو آپسمین جھگڑا ہوتا تھا اوسمین کود پڑتے تھے جھوٹھا جل جاتا تھا سچا بچ جاتا تھا چنانچہ مثل ہند کی ہی سانچ کو آنچ نہین القصہ پہلے آدمی کتابین اپنے لئے آگ مین کودے سلامت نکل آئے اور وہ جو گرے سب جل گئے ارباب سیر کے نزدیک ثابت ہی کہ تبع نے نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ پیغمبر کو اگر پاوے تو دیجو والا اولاد اپنی کے سپرد کیجو وصیت کر کر حضرت کو پہنچا دے اکیس وان فرزند نسل شامول سے ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہوئے انھون نے حقیقت نامے کی عرض کی حضرت نے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشیؓ سے منقول ہی کہ ابوکرب اسعد حمیری تبع ایمان لایا تھا سات سو برس پہلے بعثت حضرت کے حضرت پر اور درج الدرر مین ہی کہ ایک ہزار چالیس برس پہلے بعثت کے ایمان لایا تھا واللہ اعلم وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان

انکے ہی کھیلتے ہوئے یعنے ساتھہ حکمت کے پیدا کیا ہی نہ ساتھہ کھیل کے بلکہ سب مخلوقات حکمت کاملہ سے ظہور مین لائے ہین ہم اور حکمت نہین چاہتی کہ آدمیون کو معطل اور مہمل چھوڑدین ہم بن ثواب اور عقاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین پیدا کیا ہمنے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھہ حق کے کہ ثواب دیتا ہی طاعت پر اور عذاب کرتا ہی معصیت پر اور لیکن اکثر شرک بسبب غفلت اور عدم فکر کے نہین جانتے کہ فصل حکیم کا ساتھہ حق کے ہونا ہی اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق دن جدا ہونے حق کا باطل سے یا جدا ہونے مومن کا کافر سے اور مطیع کا عاصی سے وعدہ ہی اُن سب کا اور وقت ہی جمع ہونے سب آدمیون کا یَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ جسدن مدفع کریگا کوئی دوست دوست سے کچھہ عذاب اور نہ دوست مدد دیئے جاوینگے کسی دوست دوسرے کیسے مگر جسکو رحمت کی اللہ نے یعنے مومن مددگار ہونگے اور آپس مین ایکدوسرے کی شفاعت کرینگے ضمیر ہم کی راجع طرف مولیٰ پہلے کے ہی باعتبار المعنی لانہ عام کما فی البیضاوی اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ غالب ہی جسکو وہ عذاب کرے کون چھڑا سکے مہربان ہی جسپر رحمت کرے اُسکو رتبہ شفاعت دے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق درخت سیندکا یعنے پھل اُسکا کھانا ہی گنہگار کا یعنے ابوجہل کا اور جب اسکو گنہگار کھاوینگے كَالْمُهْلِ مانند تانبے گلے ہوئے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ جوش ماریگا پیٹون مین جوش مارنے آبگرم کے یعنے دل وگردا اُنکا ٹکڑے ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالیٰ زبانیہ دوزخ کو کہیگا خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پکڑو اس گنہگار کو پس گھسیٹو قہر اور غضب سے بیچون بیچ تک دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ پھر ڈالو اوپر سر اسکے کے عذاب آب گرم سے تو کہ سارا بدن اوپر سے ساتھہ اس پانی کے معذب ہو جیسا کہ بدن اسکا اندر سے ساتھہ زقوم کے معذب ہی اور کہینگے اسکو ذُقْ چکھہ اس عذاب کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ تحقیق تو ہی عزت والا نزدیک قوم اپنی کے بزرگی والا زعم اپنے مین ابوجہل نااہل کہا کرتا تھا کہ مین اعزاور اکرم ہون وادی بطحا مین مجھ سے عزیز تر اور بزرگوار تر کوئی نہین ہی سو اسکو اسدن حقتعالیٰ فرماویگا کہ ہو چکھو عذاب کو تو دعویٰ کرتا تھا کہ مین عزیز کریم ہون اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہہ عذاب وہ چیز ہی کہ تھے تم ساتھہ اسکے شک لاتے اب ظاہر دیکھہ لو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار بیچ مقام امن والے کے ہین فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ بہشتون کے اور چشمون کے يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ پہینگے نرم ریشم اور تافتے سے درانحال کہ آمنے سامنے ہونگے مجالس مین ایکدوسرے کے تو کہ آپس مین دیکھہ کر خوش ہون بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ مقابلہ دار الجلال مین مہمانی کے دن ہوگا کہ حقتعالیٰ ایک خوان پر سب مومنونکو بٹھاویگا سب آپسمین ایکدوسرے کا منہہ دیکھینگے كَذٰلِكَ اسیطرح رہینگے نہ تغیر ہوگا نہ تبدیل وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیاہ دیوینگے ہم انکو ساتھہ حورون گورے رنگ اچھی آنکھون والیون کے بیضاوی مین ہی کہ اختلاف ہی بیچ اسکے کہ وہ عورتین دنیا کی ہونگی یا غیر انکے يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اَمِنِيْنَ منگا لیوینگے بیچ بہشت کے ہر ایک میوے کی کہ آرزو کرینگے درانحال کہ امین ہونگے ضرر اور نقصان اسکے سے ۷ يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى نہ چکھینگے وہ بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ دنیا مین چکھہ چکے سمجھہ لیجئے کہ لوگون کے نزدیک یہہ ہو رہا ہی کہ ہر زندگی کے واسطے موت ہی سو حقتعالیٰ خبر دیتا ہی کہ حیات بہشت کو مرگ نہین وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور بچایا حق تعالیٰ نے بہشتیونکو اور دور کیا اُنسے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ از روے فضل کے کہ واقع ہی پروردگار تیرے کیسے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ عذاب سے بچانا اور حیات ابدی عنایت فرمانا یہی مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے تو کہ قوم تیری سمجھین اور نصیحت پکڑین اور جو پند پذیر نہوئے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ پس منتظر رہ اُس چیز کا کہ اُترا تری تحقیق وہ بھی منتظر ہین اس چیز کے کہ

تجھپر نازل ہو لیکن تجھپر نصرت الٰہی اترنیکی اپنپر عذاب نا متناہی نظم دوستون کو اسکے فتح تازہ ہی + دشمنون کو رنج بے اندازہ ہی + انکو ہر پل وعدہ حسن المآب + انکو ہر دم ہیبت ذوقوا العذاب + وہان ہی حمت یہان ہی زحمت بے گمان + مؤمن و کافرمین ہی یہہ فرق جان + سورۃ جاثیہ کی ہی سینتیس ۳۷ آیتین ہین چار سو اٹھاسی ۴۸۹ کلمے ہین تین ہزار ایک سو اکانوے حرف ہین فواصل اسکی عن ہی اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ دخان سے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر قرآن تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ ذکر قرآن کے ہی اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورۂ دخان کا ساتھہ مذکور انتظار آثار قدرت کے تھا شروع اسکا ساتھہ ذکر اظہار قطرت کے سو اللہ اعلم

سورۃ الجاثیہ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | سبع وثلثون ایۃ

حٰمٓ لکھا ہی کہ حروف مقطعہ اختصار اسماء الٰہی ہین حاحی اور حفیظ کی مختصر ہی اور میم ملک اور مجید کی لطایف مین ہی کہ حاکمیت ازلی کی ہی اور میم مملکت ابدی کی حق تعالیٰ ان دونون کی قسم کھاکر فرماتا ہی تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اتارنا قرآن کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہی اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ تحقیق بیچ آسمانون کے اور زمین کے البتہ نشانیان ہین واسطے ایمان والون کے اوپر وحدت اور قدرت صانع برحق کے وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ اور بیچ پیدایش تمھاری کے نطفے سے اور تغیر تمھاری ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ اس چیز کے کہ پھیلائی ہی بیچ زمین کے جانورون سے نشانیان ہین قدرت کاملہ حضرت باری کی واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ اور بیچ اختلاف رات اور دن کے ساتھہ رنگ اور اندازے کے اور بیچ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے آسمان سے یا ابر سے رزق سے یعنے مینہہ کہ سبب رزق کا ہی پس زندہ کیا ساتھہ اسکے زمین کو بعد موت اسکی کے کہ خشکی اور پژمردگی ہی اور بیچ پھیرنے باؤ نکے کہ شرقی اور غربی اور جنوبی اور شمالی ہین اور کوئی سرد ہی کوئی گرم نشانیان واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ یہہ دلیلین دلایل قدرت حضرت سبحان ہین یا یہہ آیتین آیات قرآن ہین کہ پڑھتے ہین ہم انکو اوپر تیرے ساتھہ حق کے فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهِ يُؤْمِنُونَ پس ساتھہ کس بات کے بعد کلام خدا کے کہ قرآن ہی اور نشانیون قدرت اسکی کے ایمان لاوینگے اگر اس کلام پر اور آیات پر ایمان نہین لاتے اور تو منون ساتھہ تے کے بھی قرأت ہی وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيمٍ وای ہی واسطے ہر جھوٹھہ باندھنے والے کے سخت گنہگار کے یعنے نضر بن حارث ہی کہ يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا سنتا ہی آیتون اللہ کی کو کہ پڑھی جاتی ہین اوپر اوسکے پھر استادگی کرتا ہی کفر اپنے پر تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے اوسپر گویا کہ نہین سنتا اسکو فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيمٍ پس خبر دے اسکو ساتھہ عذاب دردناک کے کہ دوزخ مین ہوگا وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اور جب جانتا ہی اور سنتا ہی آیتون کتاب ہماری سے کوئی چیز یعنے کوئی آیت قرآنی جو اسکو پہنچتی ہی پکڑتا ہی اسکو ٹھٹھا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ یہہ لوگ ٹھٹھے والے واسطے انکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے سے انکے دوزخ ہی یعنے بعد موت کے دوزخمین جاوینگے یا آگے انکے دوزخ ہی کہ اوسکی طرف متوجہ ہین وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ اور نہ دفع کریگا انسے جو کمایا ہی انھون نے اموال اور اولاد سے کچھہ ذرا عذاب خدا سے اور نہ دفع کرینگے وہ جنکو پکڑا ہی سوا اللہ کے دوست اور معبود وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے عذاب ہی بڑا کہ شدت اوسکی حد سے سوا ہی هٰذَا هُدًى یہہ قرآن ہی راہ دکھانیوالا وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلیلین قدرت اور حکمت اسکے کی ہین واسطے انکے ہی عذاب سخت تر قسم سے درد دینے والا اللہ الذی

سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا واسطے تمھارے دریا کو یعنے سطح اسکا ہموار کیا تو کہ چیزین متخلخل مثل لکڑی کے اسپر ٹھہر جاوین یا تسخیر اوسکی یہہ ہی کہ تیرنے اور سیر کرنے سے اپنے پرسنع نہین کرتا تو کہ چلین کشتیان بیچ اسکی ساتھہ حکم اللہ کے اور تو کہ طلب کرو فضل الٰہی سے طرح طرح کے فائدے مانند تجارت اور غواصی اور صید ماہی کے اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر ان نعمتون کے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ اور مسخر کیا واسطے تمھارے یعنے پیدا کیا واسطے منفعت تمھاری کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی چاند سورج تارے باران سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی درخت پھل پانی پہاڑ بیابان سے سارا اپنی طرف سے یعنے اسنے بنایا سب کچھہ نہ غیر اسکے نے اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تحقیق بیچ مسخر کرنے ان چیزون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین نظم دیکھئے قدرت الٰہی کو + حکمت وعلم بادشاہی کو + جو ہوئی اس سے چیز ظاہر ہی + بس عجیب وغریب ونادر ہی + پتے پتے مین اسکی حکمت ہی + ذرہ ذرہ گواہ قدرت ہی + لکھا ہی کہ جہجاہ غفاری نے مکے مین حضرت عمرؓ کو دشنام دی عزت انکی تاب تحمل نہ رکھہ سکی انتقام کو اُٹھے یہہ آیت اتری قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین بخشدیوین واسطے ان لوگون کے نہین امید رکھتے دن ہلاک اور عذاب خدا کے کی یعنے اُن دنون کی کہ جنمین ہلاک ہونگے کافر لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ تو کہ جزا دیوے ایک قوم کو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے کماتے عفو اور درگذر کرنے سے کشاف مین سعید بن مسیبؒ سے منقول ہی کہ مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک قاری نے یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا لیجزی عمر بما صنع اور بعضے کہتے ہین کہ سبب نزول اس آیت کا قصہ جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا ہی کہ ثمہ اسکا سورۂ منافقون مین مذکور ہوگا اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا جاوے کیونکہ یہہ سورت باتفاق مکی ہی اور تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ بعد نزول آیت ومن ذا الذي يقرض اللہ کے فنحاص یہودی نے کہا طعن سے کہ خدا مگر محتاج ہوا کہ قرض مانگتا ہی یہہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تلوار کھینچ کر چلے کہ جہان پاؤن گا اسکو قتل کرونگا جبرئیل یہہ آیت لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلوایا وہ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ای عمر تلوار رکھہ کہ حق تعالیٰ نے حکم ساتھہ عفو کے فرمایا اور یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اس خدا کی کہ جس نے تمکو ساتھہ حق کے طرف خلق کے بھیجا پھر اثر غضب کا منہ پر میرے نہ دیکھوگے اور بدلے گناہ سوا عفو کے مجھہ سے نہ مشاہدہ کروگے

**مثنوی** دم فقیر ہین جو کہ بھرتے ہین + عوض جرم عفو کرتے ہین + بلکہ وہ چاہتے ہین بات ایسی + کہ بدی کے عوض کرین نیکی +

بعضے کہتے ہین کہ حکم ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جو کوئی عمل کرے نیک پس واسطے جان اپنی کے ہی یعنے ثواب اسکا اسکو ملیگا وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اسکے ہی وبال اسکا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے جزا سزا پانے کے قول وفعل اپنے کی وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے اولاد یعقوب کو توریت اور حکم کرنا بیچ دین کے اور پیغمبری یعنے بعضون کو پیغمبر کیا اور جتنے انمین پیغمبر ہوئے ہین کسی قوم مین نہین ہوئے اور رزق دیا ہمنے انکو پاکیزہ حلال چیزون سے یا مراد اس سے من اور سلوی ہی وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر عالمون زمانے انکے کے وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ اور دی ہمنے انکو دلیلین روشن امر دین سے یا معجزے یا نشانیان ظاہر معاملے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین تو کہ انکو پہچانین اور حکم انکا نہین پھر جو نبوت پیغمبر کی اونپر ثابت ہوگئی فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ پس نہ اختلاف کیا انھون نے بیچ امر پیغمبر کے مگر بعد اس سے کہ آیا انکے پاس علم ساتھہ حقیقت حال اور حقیقت احوال انکے کے کہ مقرر وہ یہی پیغمبر ہین جنکا توریت مین مذکور ہی اور اسکو پوشیدہ کیا از روئے بغاوت اور عداوت کے کہ درمیان انکے ہی إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ

یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اسکے
اختلاف کرتے یعنے اُن کلمون مین کہ بیچ توریت کے نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین آئے تھے ثم جعلنک علی شریعۃ من
الامر فاتبعہا ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون پھر کیا ہے تجھکو بعد بنی اسرائیل کے اوپر راہ کشادہ کے امر دین سے پس پیروی کر
اسی راہ کی اور اُسے شریعت پر چل اور مت پیروی کر خواہشون ان لوگون کی کہ نہین جانتے حقیقت توحید کو یعنے روساء قریش کا کہا
مت مان کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین انہم لن یغنوا عنک من اللہ شیئا تحقیق وہ ہرگز نہ دفع کرینگے تجھ سے اللہ سے
عذاب کچھ جو وہ تجھ پر لاویگا وان الظلمین بعضہم اولیاء بعض تحقیق ظالم بعضے انکے دوست ہین بعض کے اور دوستی انکی آپس
مین ہم جنس ہونے سے ہی اور تجھکو جو انسے جنسیت نہین تو انکی خواہشون کی طرف مت جا مصاحب اپنے جنس کا طلب کر فرد
یار وہی کہ اپنا ہو ہم جنس انس ؛ رافت ہوجن کو کیونکہ بانس ؛ واللہ ولی المتقین اور اللہ دوست ہی پرہیزگارون کا تو بھی
انکو دوست رکھہ ھذا بصائر للناس وھدی ورحمۃ لقوم یوقنون یہہ پیروی شریعت کی بینائیان ہین واسطے لوگون
کے یعنے خبرین ہین روشن کہ راہ حق جنسے نظر آئی اور راہ دیکھانیوالی ہی گمراہی سے اور بخشش ہی جناب الٰہی سے واسطے اس قوم کے
کہ یقین لاتے ہین معالم التنزیل مین ہی کہ کئی مشرکان مکہ نے مومنون سے کہا کہ جو کچھ تم بعث اور حشر کا احوال کہتے ہو اگر سچ ہی اور ہمین اس
جہان مین لیجاوینگے تو وہان بھی ہم مال اور جاہ مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے یہان اس جہان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہین
ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین امنوا وعملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتہم کیا گمان
کرتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معصیت کے یہہ کہ کردین ہم انکو آخرت مین مانندان لوگون کے کہ ایمان لائے اور
عمل کئے اچھے یعنے مشرک بزرگی مین مثل مومنون کے نہونگے برابر ہی زندگی آدمیون کی اور موت انکی دنیا اور آخرت مین یعنے جو کوئی
ایمان پر مریگا ایمان پر زندہ ہوگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر مبعوث ہوگا ساء ما یحکمون برا ہی جو کچھ کہ حکم کرتے ہین وہ
اور ثمرہ شرک اور توحید کا مساوی جانتے ہین نظم شور وشیرین آب کو یکسان نجان ؛ یہہ کہان اور وہ کہان ای جان
جان ؛ ساغر زہر ہلاہل گو ہی ایک ؛ جرعۂ آب بقا ثانی ہی لیک ؛ اسکا پھل ہی موت اور اسکا حیات شرک اور توحید کی ایسی ہی بات
کچھ مساوات انکو آپس مین نہین ؛ فرق دیکھہ انمین کہین کا ہی کہین ؛ وخلق اللہ السموات والارض بالحق ولتجزی کل نفس بما
کسبت وھم لا یظلمون اور پیدا کیا اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ راستی اور عدل کے اور عدل یہہ چاہتا ہی کہ درمیان نیک
اور بد موحد اور مشرک کے تفاوت ہو اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھہ اس چیز کے کہ کمائی اسنے بھلائی اور برائی سے اور وہ
عامل ظلم کئے جاوینگے ساتھہ گھٹانے ثواب اور بڑھانے عقاب کے بلکہ ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا سزا پاویگا افرایت من اتخذ
الھہ ھویہ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا ہی اسنے معبود اپنا خواہش اپنی کو کہ اسکے پیچھے جاتا ہی اور اسکا کہا مانتا ہی
جیسے کہ اللہ کا حکم ماننا چاہئے یا معبود اپنا آرزو اپنی کو کیا ہی کہ ایک بت پوجتا ہی اور دوسرا بت جو اس سے خوش شکل دیکھہ لیتا ہی
تو پہلے کو چھوڑ کر اس دوسرے کو پوجنے لگتا ہی واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ
اور گمراہ کیا اسکو اللہ نے اور چھوڑ دیا اوپر علم کے کہ اس جناب مقدس کو ہی عاقبت اسکی کا اور مہر رکھی اوپر شنوائی اسکی کے کہ حق بات
نہ سنے اور اوپر دل اسکے کہ دریافت حق بات نکرے اور کر دیا اوپر بینائی اسکے پردہ کہ نظر اعتبار سے نہ دیکھے پھر ایسا شخص کیونکر ہدایت
پاوے فمن یہدیہ من بعد اللہ پس کون ہدایت کریگا اسکو پیچھے چھوڑ دینے اللہ کے افلا تذکرون کیا پس نہین نصیحت
پکڑتے تم یعنے نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو وقالوا ما ھی الا حیوتنا الدنیا نموت ونحیا اور کہا انھون نے یعنے منکران بعث نے
نہین یہہ مگر زندگانی دنیا کی کہ ہم اسمین مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنے کوئی ہم مین سے مرتا ہی کوئی جیتا ہی اور احتمال ہی کہ یہہ

بات کہنے والے مذہب تناسخ کا رکھتے ہون کہ انکے نزدیک جو کوئی مرتا ہی روح اسکی دوسرے جسد مین در آتی ہی اور پھر یہان دنیا مین
ظہور کرتا ہی اسیطرح پھر مرتا ہی پھر آتا ہی شیام کورنی سے کہ انکی زعم مین پیغمبر ہی نقل کرتے ہین کہ اسنے کہا مین نے خود کو ایک ہزار
سات سو قالب مین دیکھا اور وہ جو بعضے صوفیہ نے کہا ہی **فرد** یکصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ٭ ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ٭ وہ
باعتبار تجلیات جلالیہ اور جمالیہ کے ہی کہ ہر آن عالم پر فایض ہوکر موجب فنا اور بقا اسکی کے ہوتے ہین **فرد** یہہ وہ صہبا ہی کہ مینا
ہی جدا ہی جسکا ٭ کیفیت اور ہی اور نشہ نیا ہی جسکا ٭ یا باعتبار تجلی اور استتار کے ہی کہ عاشق کے لئے باعث موت اور حیات ہی **فرد**
زندہ ہو جاتے ہین ہم مکھڑا دکھانیسے تیرے ٭ اور مرجاتے ہین پیارے منہہ چھپانے سے تیرے ٭ اور یہہ بھی مشرک کہتے ہین وَمَا يُهْلِكُنَا
إِلَّا الدَّهْرُ اور نہین ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانا کہ بڑھاپے کا آتا ہی مرجاتے ہین وَمَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اور نہین واسطے کافرون کے
ساتھہ اس نسبت کرنے ذکر کے طرف زمانے کے کچھہ علم کیونکہ پھر اینوالا زمانے کا اللہ ہی زمانیکا کسی کام مین کچھہ اختیار نہین **فرد**
مالک و مختار زمان مین ہی وہ ٭ خالق مطلق دو جہان مین ہی وہ ٭ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ نہین وہ مگر گمان کرتے اور محض تقلید سے
ہین بے دلیل بات کرتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین کتاب ہماریکی درانحال کہ روشن
اور واضح الدلالہ ہین بعث کے مقدمے مین جیسے قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ اور ان الذی احیاہا لمحی الموتی اور مانند اُن کے
مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ نہین ہی دلیل انکی مگر یہہ کہ کہتے ہین لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو
تم سچے زندہ ہونے مین خلق کے بعد موت کے دن قیامت کے اور یہہ بات جہل اور عناد سے کہتے تھے کیونکہ جلانا بعد مرگ کے مقرر
وقت خاص مین موافق حکمت کے ہی پھر زمان خواہش مین اُنکے اگر نہ ظہور کرے تو محمول عجز پر نہین ہو سکتا قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ
ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ اللہ زندہ کرتا ہی تمکو رحم امہات مین پھر مارتا
ہی تمکو دنیا مین پھر اکٹھا کریگا تمکو جلا کر قبرون سے اٹھا کر طرف دن قیامت کے کہ نہین شک بیچ آنے اسدن کے اور لیکن اکثر لوگ
نہین جانتے قصور نظر اور فتور فکر سے وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اسدن زیان پاوینگے جھوٹھے اور زیان انکا یہہ
ہوگا کہ دوزخمین پڑینگے مارے کوٹے وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً اور دیکھیگا تو اسدن ہر ایک امت کو زانو پر کھڑے ہوئے مارے
عاجزی کے بعضون نے کہا ہی کہ جثو خاصۂ کفار ہی اور اصح یہہ ہی کہ عام کہئے کیونکہ ہر ایک کو ہیبت اسدن کی ہوگی كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ
إِلَىٰ كِتَابِهَا ہر ایک امت پکاری جاوے گی طرف اعمال نامے اپنے کے اور انکو کہینگے الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ آج جزا
دئے جاؤگے جو کچھہ کہ تھے تم کرتے هَٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ یہہ کتاب ہماری کہ کراماً کاتبین سے لکھوائی ہی ہمنے بولتی
ہی اوپر اعمال تمھاریکے ساتھہ راستی کے بے کم و بیش إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھہ تھے تم کرتے
یعنے ہم کراماً کاتبین سے لکھواتے جاتے تھے اور معالم مین ہی کہ جب فرشتے عمل نامے انسان کے آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی ثواب
عقاب انمین لکھہ دیتا ہی اور لغو اور بیہودہ مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ لکھنا لوح محفوظ کا ہی کہ سال بسال نسخۂ اعمال
بنی آدم فرشتون کو سپرد ہوتا ہی فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ پس جو لوگ کہ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے پس داخل کریگا انکو پروردگار انکا بیچ رحمت اپنی کے کہ اسمین سے بہشت ہی ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ یہہ
داخل کرنا رحمت مین وہی ہی مراد پانا آشکارا وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے انکو کہینگے أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ کیا پس نہ تھین آیتین میری پڑھی جاتین اوپر تمھارے یعنے پیغمبر مینے
بھیجے تھے وہ آیتین میرے کتابکی تمپر پڑھتے تھے پس تکبر کیا تمنے اور ایمان انپر نہ لائے اور تھے تم قوم شرک لانے والے وَإِذَا قِيلَ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ اور جب کہا جاتا تھا تمکو ای قوم تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور حساب اور ثواب اور عقاب کا حق ہی وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا اور قیامت نہین شک سچ اسکے قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کہ کیا ہی قیامت، اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ نہین گمان کرتے ہم قیامت قایم ہونیکا مگر گمان تھوڑا سا اور نہین ہم یقین لانیوالے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور ظاہر ہونگی آخرت مین واسطے انکے برائیان اس چیز کی کہ تھے کرتے دنیا مین اور اُتریگا ساتھہ انکے عذاب اس چیز کا کہ تھے وہ ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے عقوبات، قیامت سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اور کہا جاویگا انکو کہ آج بھول جاوینگے ہم تمکو یعنے تمپر مہربانی نکرینگے یا چھوڑ دینگے ہم تمکو آتش دوزخ مین اسطرح سے کہ جیسے کوئی چھوڑ دیتا ہی چیز بھولی ہوئی کو جیسا بھول گئے تھے تم دیکھنے دن اپنے کو کہ یہہ ہی یعنے اسدن کی ملاقات کو بھول گئے تھے اور کچھہ تیاری آنے کی اسکے نہین کرتے تھے وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور جگہہ تمھاری آگ ہی اور نہین واسطے تمھارے مدد دینے والون سے کہ چھڑاوے تمکو دوزخ سے ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یہہ اترنا عذاب کا تمپر بسبب اسکے ہی کہ پکڑا تمنے آیتون کتاب خدا کی کو یا دلیلین قدرت اسکی کو ٹھٹھا اور فریب دیا تمکو زندگانی دنیا کی نے اور حیات فانی پر مغرور ہوکر حیات جاودانی سے غافل رہے فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ پس آج نہ نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے اور نہ وہ عذر قبول کئے جاوینگے زنہار یعنے اسسے نہ کہینگے کہ تم توبہ کرو کہ ہم قبول کرین اور خوش ہون تمسے کیونکہ خوشنودی الٰہی انسے بہت دور ہی فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس واسطے اللہ کے ہی سب خوبی جو پروردگار ہی آسمانون کا اور پروردگار ہی زمین کا اور پروردگار ہی عالمون کا وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہی بزرگی اور عظمت اور حکم چلانا اور آثار اسکے ظاہر ہین سچ آسمانون کے اور زمین کے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ ہی غالب سب خلق پر دانا سب کام مین لیجیے کہ ورب الارض مین واو عاطفہ لائے اور ربّ العالمین مین نہ لائے اسواسطے کہ زمین منائر آسمان کی ہی اور صورت مغایرت مین عطف روا ہی پس عطف ربّ الارض کا ربّ السّموات پر بجا ہی اور ربّ السّموات ورب الارض مفید معنی رب العالمین ہی کیونکہ مظہر عالم آسمان و زمین ہین مالک مظہر چیز کا سچ مالک حکم کل کے ہوتا ہی اس طریق پر درمیان اُن دونون کے اتحاد معنوی ہی اور اتحاد مین عطف بچا ہے سورۂ احقاف مکی ہی پینتیس آیتین ہین چھہ سو چالیس کلمے ہین دو ہزار چھہ سو حروف ہین فواصل اسکی نما اور ربط اسکا ساتھہ سورت جاثیہ کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر آسمان اور زمین اور ثنا خدا بصفت عزت و حکمت تھا آغاز اسکا بھی اوپر اسی ذکر کے ہی ؛

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خمس وثلثون اٰیۃ

حٰمٓ حا اشارہ بحکم الٰہی اور میم کنایہ مجد بادشاہی سے ہی حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی حکم کامل اور مجد شامل اپنے کی کہ جو ایمان لاویگا اسے عذاب نکرونگا تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اُتارنا کتاب کا اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہی نہ غیر اسکیطرف مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین اور جو کچھہ کہ درمیان انکے ہی طرح طرح کے مخلوقات موجودات مگر ساتھہ راستی کے جیسا ہماری حکمت اور عدل نے چاہا اور وقت مقرر کے کہ ہر ایک کے بقا کا اندازہ کردیا ہی اس سے ٹلنا نہین یا وقت مقرر قیامت ہی کہ انتہی سب کی ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ آخر کے اس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین احوال بعث اور اہوال حشر سے منہ پھیرنیوالے ہین نہ اسمین فکر کرتے ہین نہ اسکا آنا باور رکھتے ہین قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکو کہ کیا دیکھا تمنے اسچیز کو کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پکارتے ہو تم سوا اللہ کے جیسے ملائکہ اور بت اور سوا انکے اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ دکھاؤ مجھکو کیا چیز پیدا کی انھوں نے زمین سے اور اجزا اسکے سے یا واسطے اُنکے ساجھا ہی ہیچ آسمانوں کی پیدائش کے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ معبود تمھارے عاجز ہین زمین آسمان مین انکا کچھ تصرف نہین پھر کیون انکو پوجتے ہو اور شریک ہمارا کرتے ہو اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ لے آؤ میرے پاس کتاب جو تمکو آئی ہو پہلے آنے قرآن سے کہ اوسمین شرک لانے کا فرمادیا ہو اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یا لے آؤ کچھ نقل علم سے پہلون کے یا روایت انبیائے گذشتہ سے کہ دلالت کرے انکے عبادت کرنے پر اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جو مشرک اس حجت مین عاجز ہوئے تو حق سبحانہ تعالیٰ انکی گمراہی مین فرماتا ہی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور کون شخص بہت گمراہ ہی اس شخص سے کہ پکارتا ہی سوا اللہ کے اس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اسکو قیامت کے دن تک حاصل یہہ ہی کہ مشرک اپنے جھوٹے معبودون کو تمام عمر دنیا کی پکارکرین کچھہ جواب انسے نہ سنینگے وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ اور بت پکارنے اُن بت پرستون کے سے بیخبر ہین اور جب سنتے ہی نہین تو جواب کیا دینگے بلکہ بدبخت ہی وہ کہ عبادت سے خدائے شنوندہ اجابت کنندہ کے ہاتھہ اٹھاکر پتھرون کو کہ نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین پوجتا ہی فرد صمد کو چھوڑکر سوئے صنم جو سر جھکاتا ہی ؎ وہ اندھا چشمۂ حیوان سے ظلمت کو جاتا ہی ؎ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً اور جب وقت اکٹھے کئے جاوینگے لوگ ہوینگے وہ بت واسطے پوجنے والون اپنے کے دشمن بخلاف انکے گمان کے کہ شفاعت اور مددگار یکار رکھتے ہین وَكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ اور ہون گے پوجے گئے ساتھہ عبادت پوجنے والون کے انکار کرنیوالے یا عابد ہونگے عبادت اُن معبودون کی سے منکر یعنے بت کہینگے کہ یہہ ہمین نہین پوجتے تھے چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہی ویوم القیمة یکفرون بشرککم یا بتپرست کہینگے کہ ہم انکی پرستش نہین کرتے تھے چنانچہ خدا سبحانہ ارشاد کرتا ہی واللہ ربنا ما کنا مشرکین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین کتاب ہماری کی اس حالت مین کہ ظاہر ہوتی ہین دلیلین معجزات انکے کی کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے سخن حق کے جب آیا انکے پاس یہہ جادو ہی ظاہر اور فقط جادو ٹھہرانے پر اکتفا نہین کرتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ بہتان باندھہ لیا ہی محمد نے قرآن کو اللہ پر اور آپ بنا یا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر باندھہ لیا ہی مین نے اسکو بطور فرض محال تو بڑا گناہ واقع ہوا اسپر عذاب سخت ہوگا فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے یعنے تمھین قدرت نہین عذاب دفع کرنے کی اگر مجھہ پر اللہ کی طرف سے آئے پھر مین کیون ایسی بات کرون اور کس کے بھروسے پر اس کام پر دلیر ہوون هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ وہ خود انا ترہی ساتھہ سچے کہ شروع کرتے ہو تم ہیچ اسکے یعنے طعن مارتے ہو قرآن پر اور سحر اور بندش تھہراتے ہو كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ کفایت ہی خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے میرے واسطے گواہی دینا ساتھہ سچے کلام کے اور پہنچانے احکام کے اور تمھارے لئے ساتھہ کذب اور عناد اور انکار اور فساد کرنے کے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور وہ ہی بخشنے والا اس شخص کو کہ شرک سے توبہ کرے مہربان ہی اس کسی پر کہ ایمان پر ثابت رہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہونمین نیا آیا پیغمبرون سے یعنے مین کچھہ پہلا پیغمبر تمپر نہین آیا مجھہ سے پہلے بھی پیغمبر آچکے ہین پھر میری نبوت کے تم کیون منکر ہو وَمَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ اور نہین جانتا مین جو کچھہ کہ کیا جاویگا ساتھہ میرے راحت اور محنت سے یا اقامت اور ہجرت سے یا مقاتلے قوم سے اور نہین جانتا مین جو کچھہ کیا جاویگا ساتھہ تمھارے خسف مسخ قتل اسیری وغیرہ سے معالم مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو مشرک سنکر خوش ہوئے کہ ہم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نزدیک ایک ہین جیسے ہم نہین جانتے اپنا انجام کار کو ویسے ہی وہ بھی خبر نہین رکھتے اگر اللہ کی طرف سے آئے ہوتے تو البتہ اللہ اونکو آگاہ کرتا کہ

مین تم سے یہہ معاملہ کرونگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر اور اسباب نزول مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین مین کہ جہان پانی اور درخت اور نخلستان ہی صحابہ یہہ سنکر خوش ہوئے پھر جو واقع ہونے مین اس تعبیر کے دیر ہوئی اور مشرکونسے ایذا انکو بہت پہنچی تو ہجرت مین جلدی کرنے لگے یہہ آیت آئی کہ نہین جانتا مین کہ مجھے اور متبعین حقتعالی ہجرت کا حکم فرماویگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے یعنے وحی جو آتی ہی مین وہی کرتا ہون اس سے خلاف نہین کرتا وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور نہین مین مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اور مین انجام کار اور مآل حال بغیر وحی کے نہین جانتا مثنوی رافت یہہ سوچ خوب اپنے جی مین ؎ صد تو سن فکر لائے کہ تیری مین ؎ پر بہائے نشان عاقبت کیا ممکن ؎ گشتہ بنی ہین وادی ماوری مین ؎ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ کہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا ہی تمنے اگر ہووے قرآن نزدیک اللہ کے سے اور کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے اور گواہی دی ہی ایک شاہد نے بنی اسرائیل مین سے یعنے بڑے شخص نے بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ اوپر قرآن کے کہ اللہ کی طرف سے ہی پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اسپر بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ شاید عبد اللہ ابن سلام نہین اور نہ صحابہ سے ہی بنی اسرائیل کے علماؤن مین سے کیونکہ ابن سلام ایمان مدینے مین لائے اور یہہ سورت مکے مین نازل ہوئی بلکہ یہہ آیت جھگڑے مین اتری ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے درمیان واقع ہوا تھا اور شاہد موسیٰ علیہ السلام ہین اور مثل قرآن توریت ہی پس معنے آیت کے یہہ ہین کہ اگر قرآن نزدیک خدا کے سے ہی اور تم اسپر ایمان نہین لاؤگے اور موسیٰ علیہ السلام نے گواہی دی توریت مین کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہی اور وہ قرآن پر ایمان لائے اور تم نے سرکشی کی اور ستم کیا اپنی جان پر اس کام مین اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ستمگارونکو لکھا ہی کہ جب قبایل جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور اشجع طعن کرنے لگے اُن پر یہہ آیت آئی کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہین مانند بنو عامر وغیرہ کے واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے مثل جہینہ وغیرہ کے لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْهِ اگر ہوتا یہہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے طرف اسکے لوگ ازذل قبایل کے بلکہ ہمین سابق ہوتے کیونکہ رتبہ ہمارا بڑا ہی انسے یا یہود بعد اسلام عبد اللہ ابن سلام کے اور یارون انکے کے کہتے تھے کہ اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا ہوتا تو اور ہمپر سبقت نہ کرسکتے کیونکہ عقل ہماری انسے زیادہ ہی وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ اور جسوقت نہ پائی کفار نے یا یہود نے ساتھہ قرآن کے یا دین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فَسَیَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِیْمٌ پس البتہ کہینگے یہہ جھوٹھہ ہی قدیم یعنے پہلے بھی مثل اسکے کہتے تھے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَةً اور حالانکہ پہلے قرآن سے کتاب تھی موسیٰ کی توریت کہ کیا تھا ہمنے اسکو پیشوا اہل دین کا اور سبب رحمت کا ایمان والون کے واسطے وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور یہہ قرآن کتاب ہی سچا کرنیوالی توریت کو تمام کتب منزلہ سمیت بولی عربی مین تو کہ ڈراوے ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنی جانپر ساتھہ کفر اور معصیت کے وَبُشْرٰی لِلْمُحْسِنِیْنَ اور خوشخبری دینے والی ہی واسطے نیک کارونکے ساتھہ رضامندی خدا کے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر قایم رہے اسی پر اور اس سے نہ پھرے یعنے جمع کیا دونون کو ایک توحید اختیار کی کہ خلاصہ علم ہی دوسری استقامت کہ منتہائے عمل ہی اور استقامت بجوارح ٹھہرانا بارکان شریعت ہی بکمال رضا اور مقبوس تادیب باداب طریقت ہی اور بقلوب تصفیہ تعلقات سے ہی اور بروح تحلیہ بانوار صفات اور بسر بتوحید ذات اور بخفی بسلب

صفات خود و بقا بحق اور باخنی تخلق باخلاق کبریا یہہی کمال استقامت حق تعالیٰ میسر فرمائے فرد کرامت ہی رافت باین استقامت یہہی استقامت ہی فوق کرامت ✦ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس نہین ڈر اوپر مومنون استقامت والون کے کسی بات کا، اُس جہان مین اور نہ وہ غم کھاوینگے کچھ چیز نہ ملنے سے اُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا یہہ لوگ ہین مسلمان مستقیم رہنے والے بہشت کے ہمیشہ ہونیوالے بیچ اسکے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بدلا دئے جاوینگے بدلا دینا کر بسبب اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ ماں باپ اپنے کے احسان کرنا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا اٹھائی ہی ماں اسکی تکلیف سے اور جنی ہی اسکو مشقت اور محنت سے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا اور مدت پیٹ مین رکھنے اوسکے کی اور زمانہ دودھ چھوڑنے اسکے کا تیس مہینے ہین اگر کوئی چاہے کہ مدت دودھ کی کامل کرے یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اقل مدت حمل کی چھ مہینے ہین کیونکہ زمانہ رضاع کا دو برس ہی، چنانچہ اور آیت مین مذکور ہی حولین کاملین ان اراد ان یتم الرضاعۃ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً یہان تک کہ جب پہنچا آدمی جوانی اپنی کو تیتیس برس ہین اور بقول بعضے اٹھارہ سے چالیس تک اور پہنچا چالیس برس کو قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیرے کا وہ جو کرم سے انعام کی ہی تو نے اوپر میرے نعمت اسلام کی اور اوپر ماں باپ میرے کے کہ حیات اور قدرت ہی یا نعمت اسلام اور توفیق دے مجھکو یہہ کہ کرون مین عمل نیک جو پسند کرے تو اسکو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ تحقیق مین نے توبہ کی طرف تیرے اس چیز سے کہ جسمین رضا تیری نہین اور تحقیق مین قبول کرنیوالون سے ہون حکم تیرا سمجھ لیجئے کہ اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت خاص امیر المومنین ابوبکر صدیق رض کی شان مین ہی کہ چھ مہینے وہ پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اٹھارون برس حضور نبوی مین حاضر ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیس برس کے تھے پھر سفر اور حضر مین رفیق آپ کے رہے جب حضرت چالیس برس کے ہوئے اور یہہ آٹھہ تیس برس کے تو مشرف باسلام ہوئے پھر چالیس برس کے ہوئے تو دعا کی توفیق کی اپنی نعمت پر اور والدین کی اور کسی مہاجر اور انصار کے ماں باپ مشرف باسلام نہین ہوئے سوا انکے اور توفیق عمل صالح کی حقتعالیٰ سے چاہی سو دی اللہ تعالیٰ نے کہ نو غلامونکو بسبب دین کے عذاب کرتے تھے انھون نے خرید کر کر آزاد کر دئے اونمین سے ایک بلال حبشی ہین رضی اللہ عنہ اور دعا کی انھون نے واسطے اصلاح اولاد اپنی کے سو وہ بھی قبول ہوئی حضرت عایشہ انکی بیٹی رضی اللہ عنہما بشرف فراش اشرف رسل صلی اللہ علیہ وسلم مشرف ہوئین اور عبد الرحمن انکا بیٹا اور ابو عتیق انکا پوتا دولت خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے لکھا ہی کہ چار پشت کسیکی صحابہ نہین مگر ابو قحافہ اور ابوبکر اور عبد الرحمان اور ابو عتیق رضی اللہ عنہم اور بہت گروہ انکی اولاد سے عالم مین موجود ہین اکثر اونمین عالم صالح متقی ہین أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا یہہ لوگ ہین کہ مانباپ سے نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے قبول کرتے ہین ہم اُنسے بہتر اس چیز کا کہ عمل کیا انھون نے بعضے کہتے ہین کہ احسن بمعنی حسن ہی یعنے سب عمل نیک انکے قبول کرتے ہین ہم وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ اور درگذرتے ہین ہم گناہون اونکی سے اور گنتے ہین ہم انکو فِيٓ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ وعدہ کیا خدا نے وعدہ سچا نیکیان قبول کرنے کا اور برائیان معاف فرمانے کا وہ وعدہ جو تھے تم دنیا مین وعدے دئے جاتے وہ آیت وعدے کی یہہی وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت جنات الایۃ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ اور جس شخص نے کہا واسطے ماں باپ اپنے کے جسوقت اسکو کہا کہ ایمان آخرت پر لا

فضیلت صدیق اکبر جانشین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیزار ہون مین تم سے بحر مواج مین ہی کہ اف صوت ہی کہ دلالت بتصحیح حروف کرے اور سامع کو ناخوش لگے اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ
کیا وعدہ دیتے ہو مجھکو یہہ کہ نکالا جاؤن مین قبر سے یعنے بعد مرنے کے قبر سے زندہ اٹھاوین وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ
اور تحقیق گذر گئے ہین بہت قرن پہلے مجھ سے اور اُن مین سے کوئی جیا نہین وَهُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اور وہ
دونون ما باپ اسکے فریاد کرتے ہین اللہ سے وای ہی تجھکو ایمان لا قیامت پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ اللہ تعالیٰ کا
قیامت اور بعث اور حشر ہونے کا سچ ہی فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ پس کہتا ہی وہ شخص نہین ہی یہہ کہ تم مجھے
کہتے ہو مگر کہانیان پہلون کی اور جھوٹے قصے کہ لکھے ہین یہہ آیت ایک کافر کے شان مین نازل ہی کہ عاق والدین تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یہہ لوگ ہین کہ ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی بیچ گروہون
کافرون کے کہ گذرے ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ تحقیق یہہ اور وہ ہین زیان پانے والے
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے ان دونون فرقون سے درجے ہین اس چیز سے کہ کیا انھون نے اہل خیر کی بلندی
کی طرف اور اہل شر کی پستی کی جانب وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور یہہ مقرر کیا خدا نے تو کہ پوری دے انکو جزا عمل
انکے کی اور وہ نہ ظلم کئے جاوین ثواب مین ساتھ نقصان کے اور عقاب مین ساتھ زیادتی کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى
النَّارِ اور یاد کر اسدن کو کہ روبرو لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے اور انکو کہینگے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا لے گئے اور کھا گئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھالیا تمنے ساتھ انکے یعنے دنیا ہی
مین سب حظ اٹھالئے کچھ آخرت کے واسطے نچھوڑے فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ پس آج جزا دئے جاؤگے تم عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے
ساتھ ناحق کے اور دنیاء فانی کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے خط فرمان پر سر نہین رکھتے دائرہ امر سے قدم باہر نکالتے
تھے یہہ تنبیہ ہی طالبان نجات کو کہ حد شرع سے تجاوز نکرین **نظم** رافت خط فرمان الٰہی پہ تو سر دھر ٭ رکھ دایرہ امر سے باہر
نہ قدم کو ٭ سن سن سخن نفس نہ غافل ہو یہہ دمباز ٭ دم دنیا ہی ضایع نکر ایک اپنے مودم کو وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر بھائی عاد
کے کو حق تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ حضرت ہود علیہ السلام کو کہ قبیلۂ عاد سے تھے یاد کر اور انکا اور ان کے قوم کا
احوال معاندان قریش سے کہہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ جسوقت کہ ڈرایا قوم اپنی کو عذاب خدا سے بیچ ریگستان کے ولایت
یمن مین وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور تحقیق گذرے تھے پیغمبر ڈرانیوالے آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے
بھی آئے نہ وہ پہلا پیغمبر تھا نہ پچھلا جب اسکو قوم عاد پر بھیجا اسنے نصیحت کی انکو اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو
کہ لایق عبادت کے وہی ہی اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے ہیبت والیکے
سے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا کہا عادیون نے کہ ای ہود کیا آیا تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دے ہمکو پوجنے بتون
ہمارے کے سے ڈرا ڈرا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیتا ہی ہمکو عذاب کا
اگر ہی تو سچون سے وعدے اپنے مین قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ کہا ہود علی نبینا وعلیہ السلام نے کہ عذاب کا علم نزدیک اللہ
کے ہی مجھے کچھ اوسمین دخل نہین وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ اور پہنچاتا ہون مین تمکو وہ چیز کہ
بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکے اور سوا پہنچانیکے میرا کچھ کام نہین اور لیکن مین دیکھتا ہون تمکو قوم جہالت کرتے ہو اور عذاب
شتاب مانگتے ہو سورۂ اعراف مین گذرا ہی کہ پہلے اس سے ایک جماعت عادیونکی حرم شریف مین جاکر مینہہ مانگنے لگے تین بادل آئے
اور ایک آواز ہوئی کہ ایک انمین سے لے لو انھون نے سیاہ بادل لیا وہ انکے ساتھ چلا آیا انکے ملک تک فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اودیتہم قالوا ھذا عارض ممطرنا پس جب دیکھا اس چیز کو کہ وعدہ دئے گئے تھے عذاب سے بادل سا پھیلا ہوا آسمان مین منہ کئے ہوئے جنگلون انکے کو کہا انھون نے یہہ بادل ہی مینہہ برسانے والا ہو د علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ مینہہ برسانیوالا بادل نہین ہی بل ھو ما استعجلتم بہ بلکہ یہہ وہ چیز ہی کہ شتابی کرتے تھے تم ساتھہ اسکے ریح فیھا عذاب الیم یہہ باو ہی بیچ اسکے عذاب ہی درد دینے والا اور یہہ باو کمال تندی کے سبب سے تدمر کل شیء بامر ربھا ہلاک کرتی ہی ہر چیز کو ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے پھر وہ باو چلی تندی تیزی سے اور ریت کے تھل اپر والے سات راتین آٹھہ دن وہ اسمین دبے پڑے رہے پھر ریت کو اپر سے اڑا اُن کی لاشون کو دریا مین پھینکدیا فاصبحوا لا یری الا مساکنھم پس ہو گئے اس حالت پر کہ کوئی جو اُن کے وہان جاتا نہ دکھائے دیتے تھے مگر گھر انکے حاصل یہہ ہی کہ سب ہلاک ہو گئے خالی گھر رہ گئے کذلک نجزی القوم المجرمین اسیطرح جیسے ان کو جزا دے جزا دیتے ہین ہم قوم کافرون اور جھٹلانے والون کو ولقد مکنّٰھم فیما ان مکنّٰکم فیہ اور البتہ تحقیق قدرت دی تھی ہم نے ان کو بیچ اس چیز کے کہ نہین قدرت دی ہمنے تمکو بیچ اسکے یہہ کافران قریش کو خطاب ہی کہ قوم عاد کو جو قوت دی تھی وہ تمھین دی ان کا بڑا زور اور شوکت اور مال تھا وجعلنا لھم سمعا وابصارا وافئدۃ اور دی ہمنے واسطے انکے کان سننے کو اور آنکھین دیکھنے کو اور دل سمجھنے کو انھون نے نہ کانسے حق بات سنی نہ آنکھون سے دلیلین ہماری قدرت کی دیکھین نہ دل سے وحدانیت کو ہمارے سوچا پھر جب عذاب اُنپر اُترا فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیء پس نہ کفایت کیا یعنے نہ دفع کیا انسے کان انکے نے اور نہ آنکھون انکے نے اور نہ دلون انکے نے کچھہ چیز عذاب خدا سے اذ کانوا یجحدون بایٰت اللہ جسوقت کہ تھے وہ انکار کرتے ساتھہ آیتون اللہ کے یا معجزون پیغمبر کے وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون اور گھیر لیا ان کو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب کو ٹھٹھا جانتے تھے سو اُنپر آپہنچا ولقد اھلکنا ما حولکم من القریٰ اور البتہ تحقیق ہلاک کئے ہم نے ای اہل مکہ جو کچھہ گرداگرد تمھارے تھین بستیون سے جیسے حجر اور موتفکہ وصرفنا الایٰت لعلھم یرجعون اور طرح طرح سے پھیر پھیر کہنے آیتین اور حجتین ان بستیون والون پر تو کہ وہ رجوع کرین کفر سے وہ نہ پھرے کفر سے اور ہلاک ہو گئے فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا الھۃ پس کیون نہ مدد کی انکے تئین ان لوگون نے کہ پکڑے تھے اُن ہلاک ہونے والون نے انکو سوا اللہ کے واسطے تقرب بخدا کے معبود یعنے ان کے بتون نے ان کو مدد کیون نہ کی عذاب کے وقت بل ضلوا عنھم بلکہ کھوئے گئے مدد انکی سے یعنے نا امید ہوئے بتون کی مدد سے وذٰلک افکھم وما کانوا یفترون اور یہہ ہی بتون کا ماننا جھوٹھہ اُنکا اور جو کچھہ تھے باندھہ لیتے اور مخلوق عاجز کو آلہ ٹھہراتے اور خالق سے منہ پھیرتے تھے فرد جنے ڈھونڈھا غیر تیرے رایگانی کی جستجو + منہ پھیرا جسنے تجھسے کھوئی اپنی آبرو + لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طایف سے آئے ہوئے بطن نخلہ مین اترے رات کو اٹھہ کر تہجد پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول ہوئے جن نصیبین سے یمن کو جاتے تھے وہان جو آئے قرآت آپکی سنی اور اپنے آپ کو ظاہر کیا اور ایمان لائے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہی واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القراٰن اور یاد کر جسوقت کہ پھیر لائے ہم طرف تیرے جماعت کو جنونمین سے سنتے تھے قرآن کو اور کان رکھتے تھے وہ سات تھے یا نو یا دس یا بارہ یا ستر فلما حضروہ قالوا انصتوا پس جب حاضر ہوئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے آپس مین کہ چپ رہو تو کہ سنے اچھی طرح لکھا ہی کہ نہایت شوق استماع سے ایکدوسرے پر گرتے تھے فلما قضی پس جب تمام ہوا پڑھنا ایمان لائے حضرت پر اور کچھہ کچھہ چیزین پوچھین آپ نے بتائین اور فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر ترغیب اسلام کی کرو ولوا الی قومھم منذرین پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے اور بلاتے ہوئے طرف اسلام کے قالوا یٰقومنا انا سمعنا کتٰبا انزل من بعد

موسیٰ کہنے لگے ای گروہ ہمارے تحقیق سنی ہمنے ایک کتاب کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اتاری گئی ہی پیچھے کتاب موسیٰ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ سچا کرنیوالی اس چیز کو کہ آگے اسکے ہی کتابون سے یا موافق اُن کتابونکے ہی اور انزل من بعد موسیٰ اسواسطے کہا کہ وہ جن یہود تھے انجیل کے اترنے کی انکو خبر نتھی یا اعتبار اسکا نہین کرتے تھے يَهْدِيٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ راہ دکھاتی ہی طرف حق کے اور طرف راہ سیدھی کے کہ پہنچانیوالی ہی طرف مقصود کے يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ ای قوم ہماری قبول کرو بلانیوالے اللہ کی طرف کے کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کی طرف سے بلاتا ہی اور ایمان لاؤ ساتھ اُسکے اور سچ جانو اوسکی باتون کو يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ تو کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اور پناہ دے تمکو عذاب درد دینے والے سے وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ اور جو کوئی نمانے پکارنے والے اللہ کی طرف کے کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس نہین عاجز کرنیوالا بیچ زمین کے یعنے جسنے پیغمبر کو نہ مانا عذاب اسپر آویگا اور عاجز نہین کرسکیگا اللہ کو اپنے عذاب دینے سے وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ اور نہین واسطے اسکے سوائے اللہ کے کوئی دوست أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یہہ لوگ نہ ماننے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے ان کی گمراہی سب پر آشکارا ہی سمجھہ لیجئے کہ حکم مین مومنان جن کے علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ ثواب انکا یہی ہی کہ آگ مین نہ جلین چنانچہ فرمایا ہی ویجرکم من عذاب الیم سفیان ثوری سے منقول ہی کہ ثواب جنکا آگ سے بچنا ہی اور ان کو خاک کردینا بہایم کی طرح سے اور امام اعظمؒ بھی یہی کہتے ہین اور امام مالکؒ کہتے ہین کہ ان کو نیکیون پر ثواب ہی جیسے برائیون پر عقاب اور ضحاک سے منقول ہی کہ یہہ بہشت مین جاوینگے کھائینگے پئینگے اور تفسیر امام ابوبکر نقاش مین حدیث مذکور ہی کہ یہہ بہشت مین جاوینگے اور امام ابوبکر نقاش سے پوچھا کہ یہہ کھانے بھی بہشت کے کھاوینگے کہا کہ حق تعالیٰ تسبیح اور ذکر انکو سکھاویگا اس مین ایسی لذت پاوین گے جیسے بنی آدم نعم بہشت سے حظ اٹھاوین معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب سے پوچھا کہ مومنان جن کو بھی ثواب ہی کہا کہ ہان ہی اور یہہ آیت پڑھی لم يطمثهن انس قبلهم ولا جانّ اور فرمایا کہ انسیات واسطے انس کے اور جنیات واسطے جن کے ہین اور یہہ بھی معالم مین عمر بن عبد العزیز سے نقل کی ہی کہ مومنان جن گرداگرد بہشت کی فصیلون کے ہونگے نہ بہشت کے اور قاضی نے انوار مین لکھا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ جن توابع تکلیف مین مانند انس کے ہین واللہ اعلم بالصواب أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکرون بعث کے نے یہہ کہ اللہ جس نے پیدا کئے ہین آسمان اور زمین اور نہین تھکا ساتھہ پیدا کرنے انکے کے قادر ہی اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردونکو کیونکہ قدرت اسکی ثابت ہی اور نقصان کو اوسکے درگاہ مین راہ نہین حاصل یہہ ہی کہ کیا اللہ باوجود اس قدرت کے مردے جلانے پر قادر نہین بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ہان ہی تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے عجز اور مشقت کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اور یاد کر جسدن روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے یعنے آگ کو انکے سامنے کرینگے یہہ قلب خلاف مقتضی ظاہر ہی واسطے مبالغے اور تاکید کے لائے ہین پھر انکو کہینگے أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ کیا نہین یہہ عذاب برحق اور تم نہین باور کرتے تھے قَالُوا بَلَىٰ کہینگے ہان سچ ہی پھر قسم کھاوینگے وَرَبِّنَا قسم ہی پروردگار ہمارے کی یہہ حق تھا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ فرمائیگا حق تعالیٰ یا نگہبان دوزخ کا کہے گا ان کو پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے ساتھہ قیامت کے اور باتین پیغمبر کی نہین مانتے تھے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح صبر کئے قوم پر جیسے کہ صبر کیا صاحب عزم نے رسولون سے سمجھہ لیجئے کہ اولوالعزم وہ رسول ہین کہ جو نئی شریعت لائے ہین اور قاعدے احکام کے اجتہاد سے نکالے ہین امام محی السنہ رحمت اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولوالعزم وہ ہین جنکو حق تعالیٰ نے ایک مقام پر اخذ میثاق مین تخصیص ذکر فرمایا ہی واذ اخذنا من النبیین میثاقہم

ومنك ومن نوح وابراهيم وموسى وعيسى ابن مريم اور دوسری وضع شرع مین کہ شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی اوحینا الیك وما وصینا به ابراهیم وموسی وعیسی اور ایک قول یہہ ہی کہ اٹھارہ تن ہین جنکا نام حق تعالی نے سورۂ انعام مین بیان فرمایا ہی وتلك حجتنا اتیناها ابراهیم علی قومه نرفع درجٰت من نشاء ان ربك حکیم علیم ووهبنا له اسحٰق ویعقوب کلا هدینا ونوحا هدینا من قبل ومن ذریته داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وهارون وکذلك نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصٰلحین واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا بعضے کہتے ہین سوا حضرت یونس کے سب اولوالعزم ہین کیونکہ شتابی کرکر قوم سے نکل گئے تھے حقتعالی نے فرمایا ولا تکن کصاحب الحوت تو مت ہو مثل یونس کے بے صبری مین اور یہان بھی فرماتا ہی کہ صبر کرو ولا تستعجل لهم اور مت شتابی کر واسطے کفار قریش کے عذاب نازل ہونے مین کہ اپنے وقت پر بے شبہ نازل ہوگا کانهم یوم یرون ما یوعدون گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے جو کچھہ وعدے دئیے جاتے ہین عذاب سے یعنے جب ہول قیامت کے مشاہدہ کرینگے تو ایسا معلوم ہوگا کہ انھون نے لم یلبثوا الا ساعة من نهار نہین ڈھیل کی دنیا مین مگر ایکساعت دن کے سے یعنے دنیا مین رہنے کو اپنے بہت کم جانینگے بلاغ جو کچھہ اس سورہ مین کہا پہنچانا ہی پیغام کا اور یہہ پند کافی ہی فهل یهلك الا القوم الفٰسقون پس کیا ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے جب نازل ہوگا یعنے نہین کئے جاوینگے مگر قوم فاسق کہ دائرۂ فرمان سے قدم باہر دھرتے ہین اور احکام پر عمل نہین کرتے ہین سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدنی ہی اٹھتیس ۳۸ آیتین ہین کلمات اسکے چھہ سو انچالیس ہین اور دو ہزار تین سو انچاس حرف ہین فواصل اسکے ما ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ احقاف کے یہہ ہی کہ ابتدا اوسکا ساتھہ ذکر کافرون کے تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوئی ۔ ۔

سورۃ محمد مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثمان وثلثون اٰیۃ

الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله اضل اعمالهم جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگون کو راہ اللہ کی سے باطل کردیا خدا نے عملون انکے کو وہ بارہ شخص تھے سردار عرب کے جیسے ابوجہل اور نضر اور عتبہ وغیرہ ہم اسلام مین داخل ہونے سے لوگون کو منع کرتے تھے انکے اعمال کہ برے جانتے تھے وہ باطل کردی جیسے صلہ رحم کرتے تھے قیدیون کو چھڑاتے تھے ہمسایون کی محافظت کرتے تھے دوستون کی ضیافت کرتے تھے والذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت واٰمنوا بما نزل علی محمد اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جیسے کھانا کھلانا فقرا کو اور صلہ رحمی کرنا اور ایمان لائے ساتھہ اس چیز کے کہ اتارا گیا ہی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے قرآن مجید وهو الحق من ربهم اور وہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین پروردگار انکے سے طرف انکے آئے کفر عنهم سیئاتهم واصلح بالهم دور رکھین اللہ نے ان سے برائیان ان کی اور سنوارا حال انکا دین دنیا مین یا دل انکا صلاح مین لایا تو کہ گناہ سے بچین ذٰلك بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان الذین اٰمنوا اتبعوا الحق من ربهم یہہ گمراہ کرنا اور اصلاح مین لانا اسواسطے ہی کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی انھون نے شیطان کی کہ باطل ہی اور یہہ کہ جو لوگ کہ ایمان لائے پیروی کی انھون نے حق کی کہ قرآن ہی آیا انکے پاس پروردگار انکے سے کذٰلك یضرب الله للناس امثالهم اسیطرح سے بیان کرتا ہی اللہ واسطے لوگون کے مثالین انکی یعنے دونون فرقون کا احوال ظاہر کرتا ہی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب پس جب ملاقات کرو تم ای مومنون ان لوگون سے کہ کافر ہین وقت جنگ کے پس مارو گردنین انکی حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق یہان تک کہ جب چور کردو انکو پس محکم کرو قید کرنا یعنے بعد قتل کے پکڑ کر قید کرو خوب مضبوط کہ بھاگ نہ جاوین فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَوْزَارَهَا پس یا احسان کیجو احسان کرنا کر پیچھے قید کے یعنے آزاد کیجو بن عوض کے یا بدلا لیجو بدلا لینا کر یہان تک کہ رکھ دیوے
اہل حرب سلاح حرب کی یعنے دین اسلام سب مقام پر پہنچ جاوے اور حکم قتل نرہے یہہ بات نزدیک نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کیونکہ
حدیث مین وارد ہی کہ آخر قتل اُمت میریکا ساتھہ دجال کے ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہی یا مخصوص جنگ
بدر پر تھا اور اب قتل متعین یا استرقاق اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک امام مخیر ہی قتل اور استرقاق اور اطلاق اور فدیہ
مین ذٰلِكَ بات یہہ ہی نگاہ رکھو اسکو وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ اور اگر چاہے اللہ البتہ بدلا لیوے تمہارے دشمنون سے
بن لڑنے تمہارے کے وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ اور لیکن حکم جہاد کا کیا تو کہ آزماوے بعض تمہارے کو بعض سے یعنے معاملہ
آزمانے والون کا کرے مومن کو بکافر مبتلا کرے تا جہاد کرکے ثواب پاوے اور کافر کو بمومن گرفتار کرے تا گوشمالی پاکر کفر سے
پھرے وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ کہ مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے پس خدا
نہین ضایع کریگا عملون انکے کو یہہ قراءت امام حفص کی ہی قتلوا بضم قاف اور کسرۂ تا مثناۃ فوقانیہ بصیغہ مجہول اور اورون
نے قاتلو پڑھا ہی یعنے وہ لوگ کہ لڑائی کرین براہ خدا سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ شتاب اللہ راہ دکھاویگا انکو دنیا
مین نیک کامون کی اور آخرت مین بڑے درجے اور مقامون کی اور سنواریگا حال انکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ
اور داخل کریگا انکو بہشت مین تعریف کردی ہی اس بہشت کی واسطے انکے تو کہ مشتاق ہون اسکے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا
اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر اگر مدد کرو تم دین خدا کے کو اور پیغمبر اسکے کو مدد
دیویگا تمکو خدا کہ اعدا پر فتح پاؤ اور ثابت کریگا قدمون تمہارے کو میدان جنگ مین تا شکست نکھاؤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے پس خواری اور نگونساری ہی واسطے انکے اور گمراہ کردیا ہی عملون انکے کو
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہہ خواری اور گمراہی عمل کی انکے بسبب اسکے ہی کہ انھون نے مکروہ رکھا
تھا اس چیز کو کہ نازل کیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ امر توحید کا اور احکام شرع کے ہین پس کھو دیے خدا نے
عمل انکے جنکو وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے عمارت کعبہ معظمہ اور طواف اسکا اور یتیمون پر شفقت کرنا اور مظلومون کا مددگار
ہونا اور مہمانداری کرنا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ کیا پس نہین سیر کی کافرون نے عرب کے بیچ زمین کے یہان استفہام
بمعنی امر ہی یعنے سیر کرین اور زمین سے مراد ثمود اور عاد کے بلاد ہین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
پس دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگون کا کہ پہلے انسے تھے کافرون مین سے دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ہلاکی ڈالی اللہ نے اوپر
انکے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا اور کافرون کو ہوتا رہتا ہی مانند اسکے یہہ کفار مکے کو سنایا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یہہ جو مذکور ہوا احوال عقاب دشمنان اور نصرت دوستان بسبب اسکے
ہی کہ اللہ دوست ہی اُن لوگون کا کہ ایمان لائے پس انکی مدد کرتا ہی اور یہہ جو کافر ہین نہین دوست واسطے انکے پس اُنسے
عذاب نہین دفع کرتا اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل
کریگا فضل اپنے سے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور عمل کئے ہین اچھے بے ریا بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے
نہرین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ اٹھاتے ہین اسباب دنیا
سے اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے جانور حاصل یہہ ہی کہ ہمت انکی کھانے ہی کے طرف مصروف ہی اور چاہیے یہہ کہ
کھانا واسطے قوت ادائے طاعت کے کھائے کہ تا بدن تقویت پائے اور عبادت مین کسل نہ آئے **فرد** کھانا ہی زیست کے
اور ذکر کے کرنے کے لئے ؎ یہہ نہین زیست ہی کچھہ پیٹ ہی بھرنیکے لئے وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی واسطے کافرون کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اور بہت صاحب بستیون کے
سے کہ وہ سخت تر تھے قوت مین اہل بستی تیری سے وہ بستی کہ نکالدیا تجھکو اہل اسکے نے یعنے مکہ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ہلاک کیا
ہمنے انکو پس نہوا مدد دینے والا واسطے انکے کہ ہلاکت کے وقت انکو تھام رکھتا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ پس جو شخص کہ ہی اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے جیسے پیغمبر اور مسلمان مانند اس شخص کے زینت دیا
گیا واسطے اسکے بڑا عمل اسکا شرک اور معصیت سے اور پیری کی اسنے خواہشون اپنے کی جیسے ابوجہل نااہل اور مشرک مَثَلُ
الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ صفت اُس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین ساتھ اسکے پرہیزگار فِيْهَآ اَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ
بیچ اسکے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا یعنے بو اور رنگ اور مزہ اسکا تغیر نہین ہوا بخلاف آب دنیا کے کہ متغیر ہوجاتا ہی وَ
اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ اور نہرین ہین دودھ کی کہ نہین بدلا گیا ہی مزہ انکا یعنے طول زمانے کے سبب ترشی بدمزگی
نہین آئی وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ اور نہرین ہین شراب کی مزہ دینے والین واسطے پینے والون کے کہ لذت رکھتے ہین اور
خمار نہین وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف کئے گئے کی نہ وہ صاف کہ آگ پر کرین بلکہ مصفا پیدایش موم اور آلایش
سے وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور واسطے پرہیزگارون کے ہین بیچ بہشت کے ہر طرح کے میوے صاف رنگ لذیذ خوشبودار
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور بخشش اور پوشش گناہون کی پروردگار انکے سے سمجھ لیجئے کہ جیسے چار نہرین زمین بہشت مین زیر شجر
طوبی جاری ہین ایسے ہی انہار اربعہ باطن صوفی مین بزیر شجرہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء روان ہین منبع قلب سے آب
انابت اور ینبوع صدر سے لبن صفوت اور خمخانہ سر سے خمر محبت اور مجری روح سے عسل مودت اور بحر الحقایق مین ہی کہ آب
اشارت بحیات دل ہی اور شیر کنایت بفطرت اصلیہ اور شراب جوش وخروش محبت اور عسل مصفی حلاوت قرب اور ثمرات
عبارت ہی مکاشفات سے اور مغفرت غفران ذنب وجود ہی **نظم** تاکہ قایم ہی انا ای رافت + جو عبادت ہی سو ہی جرم کے سات
بیخودی مین بخدا ہی شہرہ + جان توحید کو اسقاط آیات + بعد ذکر بہشتیون کے دوزخیون کا حال بیان فرماتا ہی كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ
فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ کیا وہ مانند اس شخص کے ہی کہ وہ ہمیشہ رہنے والا ہی بیچ آگ دوزخ کے اور پلائے
جاوینگے بجائے شربت بہشتیان پانی گرم کھولتا پس کاٹ ڈالے گا وہ پانی انتڑیون انکی کو لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم خطبہ پڑھتے تھے تو بعضے منافق مسجد سے نکل کر علمائے صحابہ سے بطریق استہزا پوچھتے تھے کہ ہم کچھ سمجھے نہین کیا کہا
اب انھون کو حق تعالی انکے حال کی خبر دیتا ہی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے اُن منافقون مین سے وہ شخص ہین کہ کان
رکھتے ہین طرف خطبے تیرے کے روز جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا یہان تک
کہ جب باہر نکلتے ہین نزدیک تیرے سے کہتے ہین واسطے ان لوگون کے کہ دئے گئے ہین علم اصحابون مین سے جیسے عبداللہ بن مسعود اور ابو درداء
وغیرہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا پیغمبر نے ابھی ہم کچھ سمجھے نہین انکی بات اور یہہ کہنا انکا بطریق سخریہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ مین بھی انھین علمائے صحابہ سے ہون کہ منافق جنسے پوچھتے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ یہی
لوگ ہین جو کہ بحکم ازل مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے ساتھ نفاق اور شک کے اور پیروی کی انھون نے خواہشون نفس اپنے
کی اسی جہت سے خیال مین نہ لائے کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور جن
لوگون نے راہ پائی یعنے مومن زیادہ دی استماع سخن پیغمبر نے انکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری اونکی یعنے وہ چیز جو پرہیزگاری
زیادہ کرے اور اسپر ثابت رکھے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً پس نہین انتظار کرتے منافق اور کافر مگر قیامت
کا یہہ کہ آوے انکے پاس ناگہان فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا پس تحقیق آئی ہین نشانیان اسکی جیسے پیغمبر آخر زمان کا ظہور فرمانا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شق قمر کا ہوتا فَاَنّٰی لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ پس کہانسے ہوگا واسطے انکے جب آویگی قیامت انکے پاس نصیحت پکڑنا انکا اور توبہ کرنی یعنے
جب قیامت آجاویگی تو تائب اور پند پذیر ہونا کچھہ فائدہ نہین رکھیگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس جان تو یہہ کہ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر اللہ یعنے جو ذکاوت موحدون کی اور شقاوت مشرکون کی اور منافقون کی دریافت کرلی تونے پس ثابت رہ اس وحدانیت
پر کہ جانتا ہی لکھا ہی کہ عالم کو جو اعلم کہین تو مراد ذکر اور یاد دلوانا ہوتا ہی اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ جان تو یہہ کہ کوئی ثواب
نہین برابر ثواب اسکے کے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مغفور ہین اور یہان جو باستغفار مامور ہین سو اسواسطے کہ امت انکی پیروی کرکر گناہون کی مغفرت طلب
کرے یا یہہ معنی ہین کہ عصمت مانگ خدا سے تا گناہون سے بچاوے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشش مانگ واسطے
ایمان والون کے اور ایمان والیون کے یہہ بڑا فضل الٰہی ہی اس امت پر کہ انکے پیغمبرون کو انکی گناہون کی استغفار کا امر فرمایا سمجھہ
لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو امر فرمایا باستغفار امت اور خلاف امر الٰہی آپسے ہونا متصور نہین ہی استغفار کیا ہی ہوگا
اور اللہ تعالیٰ ایسا کریم نہین کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلانی چیز مجھہ سے مانگ اور وہ مانگے پھر نہ دے پس اس سے صریح نکلتا ہی
کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو **نظم** آپ سا جسکا پیشوا ہووے + اسکو خوف عذاب کیا ہووے + جب شفاعت مین لب ہلاوینگے
سبکو غم سے وہین چھڑاوینگے + مغفرت یہان نصیب امت ہی + کہ قبول آپکی شفاعت ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ
اور اللہ جانتا ہی جگہہ پھرنے تمھارے کی دنیا مین اور رہنے تمھارے کی عقبی مین یا جانتا ہی جہان دنکو تم پھرتے ہو اور رات کو آرام
کرتے ہو وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے اور جہاد کرنے پر بہت حرص
رکھتے ہین کیونکر نہین اتاری جاتی سورت جہاد کی فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ پس جسوقت اتاری جاوے گی سورت ثابت
کہ جسمین متشابہ نہو وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اسکے امر لڑائیکا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ دیکھیگا
تو ان لوگون کو بیچ دلون انکے کے بیماری ہی شک اور نفاق کی یا سستی دین کی يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ
الْمَوْتِ دیکھتے ہین طرف تیرے جیسے دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوشی آتی ہی اوپر اسکے صدمے مرگ سے یعنے حیران پریشان
ترسان ہوتے ہین فَاَوْلٰى لَهُمْ پس واے ہی انپر دوزخ واسطے انکے ہی طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کام انکا فرمانبرداری ہی
اور بات معقول جیسے سمعنا واطعنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پس جب مقرر ہوا حکم قتال کا اور اصحاب تیار ہوئے انھون نے
خلاف کیا اور عورتون کے ساتھہ گھر مین بیٹھہ رہے فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر سچ بولین اللہ سے ظاہر کرنے مین
جہاد کے حرص کو البتہ بہتر ہووے واسطے ان کے فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس کیا ہو تم نزدیک اسبات سے یعنے تم سے یہی توقع
ہی ای منافقو کہ اگر پھرو تم حکومت پر یعنے تمکو حکومت ہو یا اگر اعراض کرو تم قرآن سے اور منہہ پھراؤ فرمان سے اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ یہہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو ناتے اپنے تکبر کی جہت سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ
اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ یہہ لوگ مفسد اور معرض ہین جنکو لعنت کی ہی اللہ نے اور پھرا دیا انکو تا کہ حق بات نہ سنین اور اندھا کر دیا آنکھون
انکی کو تا کہ دلیلین عبرت اور قدرت کی نہ دیکھین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین فکر کرتے بیچ قرآن کے اور نہین
دھیان کرتے پند اور وعظ اسکی پر کہ نافرمانی سے بچین اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کیا اوپر دلون کے قفل ہین انکے لکھا ہی کہ نعت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہودون نے توریت مین دیکھی تھی یقین کامل صحت نبوت پر آپکے رکھتے تھے اور قبل بعثت سے
آپکی صفتین بیان کیا کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے اور مدینے مین تشریف لائے آپ سے
پھر گئے انکے حق مین یہہ آیت اتری اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے اوپر پیٹھون اپنے کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوئے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے ہدایت یعنے نبوت آپکی ساتھہ دلیلون روشن کے شیطان نے زینت دلائی واسطے انکے انکار اور عناد کی وَاَمْلٰی لَهُمْ اور ڈھیل دی اللہ نے واسطے انکے عذاب کرنے مین جلدی نفرمائی کر اور بھی گناہون مین غرق ہون ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ یہہ ڈھیل دینا واسطے اسکے ہی کہ کہا تھا یہود نے واسطے ان لوگون کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس چیز کو کہ اتاری ہی اللہ نے قرآن اور احکام دین سے یعنے منافق حاصل یہہ ہی کہ یہود نے منافقون کو کہا تھا مخفی سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ البتہ کہا مانینگے ہم تمہارا بیچ بعضے کامون کے یعنے مدد کرینگے ہم تمہاری اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ اور اللہ تعالی جانتا ہی آہستہ بات کرنے انکی کو فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ پس کیونکر ہوگا حال انکا جب قبض کرینگے جان انکی کو فرشتے مارتے ہونگے منہہ انکے کو کہ حق سے پھرایا تھا اور پیٹھیان انکی کو کہ اہل حق کی طرف کے ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ یہہ قبض روح انکا اس خرابی سے بسبب اسکے ہی کہ پیروی کی انھون نے اس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہی اللہ کو اور موجب غضب الٰہی کا ہوتی ہی جیسے چھپانا نعت اور بیان حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مددگاری منافقون اور مشرکون کی وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ اور بسبب اسکے ہی کہ مکروہ رکھی رضامندی اللہ کی یعنے وہ عمل کہ بسبب رضائے الٰہی ہو جیسے اظہار نعت پیغمبر اور اقرار نبوت اور فرمانبرداری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ پس باطل کرڈالے خدا نے عمل انکے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ ہیچ دلون انکے کے بیماری ہی نفاق کی یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا اللہ یعنے نہ ظاہر کریگا اللہ کینے انکے کو کہ دلون مین چھپائے رکھتے ہین پیغمبر اور مومنون سے وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اور اگر ہم چاہین البتہ دکھلاوین ہم تجھکو انکو نشانیان ظاہر کرکے پس البتہ پہچان لیوے تو انکو ساتھہ چہرے انکے کے علامت سے کہ نفاق پر انکے دلالت کرے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ اور البتہ پہچان لیویگا تو انکو بیچ لحن بات کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ اور اللہ جانتا ہی کامون تمہارے کو اور مناسب اسکے جزا دیگا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا بعد نزول اس آیت کے کوئی منافق ایسا نتھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نہ پہچانتے ہون ساتھہ چہرے اور بات اسکی کے بعضے مفسرین نے انس بن مالک سے نقل کیا ہی کہ ایک گروہ مین تو شخص منافق تھے رات کو سوئے صبح کو جو اٹھے تو ہر ایک کی پیشانی پر حذا منافق لکھا ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو جہاد کا حکم کرکر یعنے معاملہ آزمانیوالون کا کرینگے تم سے یہانتک کہ ظاہر کردیوینگے ہم جہاد کرنے والون کو تم مین سے اور صبر کرنیوالون کو شدت حرب پر اور آزماوینگے ہم خبرین تمہاری کو کہ ایمان مین کہتے ہو تا سچ جھوٹھ سب پر ظاہر ہوجاوے یہہ قرات امام حفص کی ہی کہ تینون جگہہ نون پڑھا ہی اور اورون نے بصیغۂ غائب یعنے خدا آزماتا ہی تمکو تو کہ جانے مجاہدونکو تم مین سے اور صابرونکو اور آزماتا ہی خبرون تمہاری کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر کے اور بند کیا انھون نے اپنی قوم کو راہ خدا کی سے کہ دین اسلام ہی وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى اور مخالفت کی رسول خدا کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے راہ حق کی کہ توریت مین پڑھی جاتی تھی لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز نہ ضرر کرینگے خدا کو کچھہ یعنے اُنکے کفر اور ضد سے کچھہ دین خدا کو اور رسول خدا کو اثر ضرر نہوگا بلکہ شر رشر انھین کو جلاویگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ اور جلد ناپید کریگا اللہ ثواب عبادت اور عمل انکے کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا جو حکم فرماوے اور کہا مانو رسول کا جو ارشاد کرے وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ اور مت باطل کرو عملون اپنے کو

ساتھہ ریا اور سمعہ کے تاکبر کے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ لَّنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگون کو راہ اللہ کی سے پھر مرگئے جنگ بدر مین اور حالانکہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ انکو نزول اس آیت کا کفار بدر کی شان مین ہی اور حکم اسکا عام ہی جو کافر مرے فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ۚ پس مت سستی کرو تم ای مومنون اور مت بلاؤ کافرون کو طرف صلح کے کہ انسے صلح کا پیغام کرنا نشانی ضعف اور ذلت تمھارے کی ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور حالانکہ تم غالب ہو وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ اور اللہ ساتھہ تمھارے ہی مددگاری مین اور ہرگز نہ چھین لیگا تم سے ثواب عملون تمھارے کا اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ سوا اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی بازی ہی ناپایدار اور مشغولی ہی بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ اور اگر ایمان لاؤ تم دل سے خدا اور رسول پر اور پرہیزگاری کرو دیویگا تمکو ثواب تمھارا آخرت مین اور نہین مانگیگا خدا تم سے عوض مین ثواب دینے کے سب مال تمھارے کو اِنْ یَّسْئَلْکُمُوْھَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا اگر مانگے وہ تم سے سارے مال کو پس تنگ کرے تمکو یعنے کہے کہ سب کو میری راہ مین دو بخیلی کرنے لگو تم اور نہ دو دلکی چاہت سے وَیُخْرِجْ اَضْغَانَکُمْ اور نکالدیگا خدا اور ظاہر کردیگا مانگنے کے سبب یا تمھارے بخل کے سبب بدنیتین تمھاری کو ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خبردار ہو تم ای مخاطبو وہ لوگ ہو تم کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو مال کو بیچ راہ خدا کے یعنے زکوٰۃ دو یا اسباب جہاد کا تیار کرو فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ پس بعضا تم مین سے وہ شخص ہی کہ بخیلی کرتا ہی وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ اور جو کوئی بخیلی کرے نفقہ واجب کے دینے مین پس سوا اسکے نہین کہ بخیلی کرتا ہی جان اپنے سے کہ اسکو ثواب سے محروم رکھتا ہی وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور اللہ بے پروا ہی تمھارے نفقے صدقے سے اور تم محتاج ہو اسکی نعمتین لینے کے پس آج تم دنیا مین ایک دو اور اسکے عوض کل آخرت مین دس لوکہ اسکا خزانہ کرم کا کم نہوگا اور تم مراد کو پہنچوگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاؤ تم نفقۂ واجب سے یا اسلام اور قبول احکام سے یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ بدل کریگا قوم غیر تمھاری یعنے تمھین ہلاک کرکر اور قوم پیدا کریگا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ پھر نہوگی وہ قوم مانند تمھارے بلکہ حکم بردار پرہیزگار رہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ پرہیزگار حکم بردار کون ہین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپکے پاس بیٹھے تھے دست مبارک انکی ران پر مار کر فرمایا کہ یہہ ہی اور قوم اسکی حدیث مین ہی کہ اگر دین مرتفع ہو ثریا تک لے لیوین اسکو فارس والے اور لباب مین ہی کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ بعد قرأت اس آیت کے کہتے تھے ابشر وایا بنی فروخ مراد اس سے پارس والے ہین اور فضایل حضرت سلمان کے بہت احادیث صحیحہ مین وارد ہین چنانچہ ایک بڑی فضیلت انکی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق اہل بیت مین اپنے فرمایا ہی کہ سلمان منا اہل البیت سمجھہ لیجئے کہ اہل بیت تین قسم ہین ایک اصل اہل بیت ہین وہ ازواج مطہرات اور اولاد آپ کی ہین دوسری داخل بیت ہین وہ علی مرتضیٰ اور حسنین ہین تیسرے لاحق اہل بیت ہین کہ بسبب کمال طہارت اور صفائی باطن اس مرتبہ اعلیٰ کو پہنچے ہین جیسے سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین اور برکت لحوق اہل بیت کا یہہ ظہور ہی کہ ہزارون اولیاء اللہ انکے سلسلہ مین پیدا ہوئے اور جیسا شیوع طریقے کا انسے ہوا ایسا کم کسی سے ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک عالم فیض و برکات نسبت باطن انکی سے بھر گیا طریقہ نقشبندیہ کا اطراف اور اکناف عالم مین شایع اور رایج ہی انہین سے ہی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم لیہما وانوارھم والیہما سورۃ فتح مدنیہ ہی انتیس آیتین ہین پانچ سو ساٹھہ کلمات ہین دو ہزار چار سو آٹھہ تیس حرف ہین فواصل اسکے الف ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر منع کرنیکا تھا کافرون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے سے مسجد حرام مین اس مین وعدہ فتح کا اور ذکر آنیکا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد حرام مین ؛

ف
اہل بیت تین قسم ہین

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | تسع وعشرون اٰیۃ

لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجرت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ کعبہ معظمہ مین گئے ہین اور عمرہ بجالائے ہین ارادہ کیا مکے کے جانیکا مدینہ سے نکل احرام عمرہ کا باندھا پندرہ سو آدمی اور ستر شتر قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لے پیر کے دن غرۂ ذیقعدہ کو روانہ ہوئے مشرکان مکہ یہہ خبر سنکر لڑائی کے واسطے شہر کے باہر آپڑے جب آپ وہان پہنچے جہان سے مکہ نظر آنے لگا اونٹنی آپکی بیٹھ گئی آپ نے قسم کھاکر فرمایا مین بے ادبی کعبہ شریفہ کی نہین کرنیکا وہ اٹھی آپ منہہ موڑکر حدیبہ کے میدان مین جا اترے کفار نے عروۃ بن مسعود الثقفی کو احوال دریافت کرنیکو بھیجا اُسنے آکر معلوم کیا کہ ارادہ جنگ کا آپ نہین رکھتے زیارت کعبے کو آئے ہین جب بھی حرم مین آنے پر آپکے راضی نہوئے آپ نے حضرت عثمان کو انکے پاس بھیجا پھر خبر حضرت عثمان کے شہادت کی جھوٹھی مشہور ہوئی آپ اندوہگین ہوئے سب صحابہ نے جو وہان تھے مرنے پر بیعت کی اسیکو بیعت رضوان کہتے ہین قصہ اسکا آگے آویگا پھر یہہ خبر کفار سنکر ہراسان ہوئے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا پھر درمیان آپکے اور اہل مکہ کے صلح واقع ہوئی صحابہ اس صلح سے ملول ہوئے اور اس سال عمرہ نکرنے دیا دوسرے برس عمرہ قضا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہین حدیبہ مین موئے مبارک سر تراشے اور کچھہ اونٹ وہان قربانی کئے اور کچھہ ناجیہ اسلمی کے ہاتھہ مکہ کو بھیجے کہ وہان نحر کرکر فقرا کو تقسیم کردئے اور صحابہ نے بھی قصر اور حلق کیا بیس روز وہان حدیبیہ مین آپ رہے جب وہان سے چلے تو ایک رات مین مراجعت مین یہہ سورت نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ امشب مجھہ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہی کہ دوست تر رکھتا ہون مین اس سے کہ آفتاب اسپر چمکے پھر یہہ سورت پڑھی اور مبارکباد دی صحابہ کو اور صحابہ نے آپکو اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا تحقیق حکم کیا ہمنے تجھکو حکم ظاہر صلح کا قریش سے اور یہہ صلح مقدمہ ہی بہت فتوح کا یا کھولا ہمنے واسطے تیرے شہر مکے کا اور تعبیر ماضی سے واسطے تحقیق وقوع کے فرمایا یا مراد فتح خیبر اور فدک کی ہی پس اللہ سے مغفرت مانگ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھہ گذرا پہلے وحی سے گناہون تیرے سے اور جو کچھہ رہا پیچھے وحی سے یا پہلے فتح سے اور پیچھے فتح سے یا قبل نزول اس آیت کے اور بعد اسکے امام ابواللیث نے کہا ہی کہ گناہ گذشتہ خطا آدم اور حوا کی ہی اور گناہ آیندہ جرایم امت کی اسکو برکت سے آپکے بخشا اور اسکو شفاعت سے سلمیٰ نے کہا کہ ذنب آدم کی اضافت آپ کی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ اُنکی صلب مین تھے اور گناہ امت کی بھی اسناد آپ کے طرف کی کہ پیشوا اور کارروا ہین **مثنوی** ہم سر اسر خطا کے سالک ہین + آپ لیکن ہمارے مالک ہین + ہم موالی ہین آپ ہین مولیٰ + کیون نہ اسناد ہو ادھر لعلیٰ نو وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ اور تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے ملک فتح کرکے یا دین اسلام بلند کرکر یا شفاعت تیری قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا اور دکھلاوے تجھکو راہ سیدھی یعنے ثابت رکھے اسپر وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا اور مدد کرے تجھکو اللہ تعالیٰ مدد غالب سمجھہ لیجئے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ متردد تھے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وہی ہی جس نے اتاری تسکین بیچ دلون ایمان والون کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ تو کہ بڑھہ جاوین ایمان مین ساتھہ ایمان اپنے کے یعنے اصول دین پر ایمان رکھتے ہین فروع شرع پر اور زیادہ کرین وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین اور زمین کے کہ مسلمان ہین جہاد کرنیوالے پس ای مومنو جہاد کرو اور اسکی مدد پر بے غم رہو کہ جسکے حکم مین لشکر آسمان اور زمین کا ہی وہ اپنے دوستون کو غزائے اعدا مین عاجز کرکے نہین چھوڑیگا فرد رافت طلب کرا سکی نصرت کہ جسکی قدرت + پشے کو صفدری دے ذرہ کو پہلوانی + وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا مصلحت خلق کی حکمت والا سب کام اسکے حکمت کے ساتھہ ہین انمین سے یہہ ہی کہ تسکین

قلوب مومنین مین ڈالی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ تو کہ داخل کرے ایمان والون کو اور ایمان والیون کو رسوخ دین اور ثبات عقیدے کی برکت سے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون یا درختون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اسکے اور تو کہ دور کرے انسے برائیان انکی پہلے بہشت مین پہنچانے سے کہ تا پاک صاف ہوکر روضۂ رضوان مین خرامان ہون وَكَانَ ذَٰلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا اور ہی یہہ وعدہ انکو نزدیک اللہ کے یعنے بحکم خدا مراد پانا بڑا کہ غم سے چھوٹنا مقصود سے ملنا ہی وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ اور تو کہ عذاب کرے نفاق والون اور نفاق والیون کو اہل مدینے سے وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ اور شرک کرنیوالون کو اور شرک کرنے والیون کو اہل مکہ سے الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ گمان کرنیوالے ساتھ اللہ کے گمان برا شر کو نہین بنی اسد اور غطفان اور بعضے منافق گمان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کو جاتے ہین وہان سے سلامت مدینہ کو نہین آئینگے اور لشکر بھی انکا تباہ ہوجاویگا جب آپ عافیت سے مدینہ مین تشریف لائے حق تعالیٰ نے فرمایا عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ اوپر ان گمان کرنیوالون کے ہی گردش برائی کی یہی مغلوب ہونگے وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ اور غصے ہوا اللہ اوپر انکے اور دور کیا اپنے رحمت سے انکو اور تیار کیا ہی واسطے انکے دوزخ وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ ۔ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی لشکر آسمانون کا اور زمین کا تکرار اس آیت کی واسطے وعدے مؤمنون کے ہی کہ نصرت حق پر امید رکھین اور وعید مشرکون اور منافقون کی ہی کہ عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا اور ہی غالب اللہ اپنے حکم مین یا حکمت والا إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا تحقیق بھیجا ہمنے تجھکو گواہی دینے والا اوپر قول اور فعل امت اپنی کے اور خوشخبری دینے والا انکو جنکے دلون پر تسکین القا کی اور ڈرانیوالا جنھون نے گمان بد کیا پس تو امت کو کہدے کہ میرا مژدہ دینا اور خوف دلانا اسواسطے ہی لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ اور قوت دو دین اسکے اور بڑا جانو حکم اسیکو وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور تسبیح کرو اللہ کو یا نماز پڑھو واسطے اسکے صبح اور شام بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر تعزروہ اور توقروہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راجع ہی یعنے نصرت دو انکو اور تعظیم انکی بجالاؤ صبح شام کہ فی الحقیقت تعظیم الٰہی ہی کیونکہ اسیکے امر سے ہی إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہین تجھ سے سوا اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین اللہ سے کیونکہ مقصود بیعت سے اللہ اور رضائے اللہ ہی مراد اس سے بیعت الرضوان ہی کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی قصہ اسکا آگے آویگا اور صوفی کہتے ہین کہ یہہ بیان مقام جمع کا ہی حق تعالیٰ نے تصریح اسکی سو اس اشرف عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کے نہین فرمائی اور اسی مقام کی وہ بات ہی کہ فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فرد جنے کی ہی بیعت لنسے اسنے خدا سے بیعت کی + رافت اسمین خوض کی جاہی سوچ تو کیا ہی اشارت کی + يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتھون انکے کے جنھون نے کہ بیعت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مطلع ہی انکی مبایعت پر پس جزا دیگا انکو اسپر معالم مین لکھا ہی کہ وقت بیعت کے ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑتے تھے اور ید اللہ اوپر ہاتھون انکے کے تھا مبایعت مین فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ پس جسنے عہد توڑا پس سوا اسکے نہین کہ اسنے عہد توڑا اوپر جان اپنی کے کہ ضرر اسکا اسیکو پہنچتا ہی سمجھ لیجئے کہ تین چیزین راجع طرف صاحب اپنے کے ہوتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ دوسرے ستر کہ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تیسرے نقض عہد فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا اور جسنے وفا کی ساتھ اسچیز کے کہ عہد کیا ہی اللہ سے اوپر آخرت کے کہ بہشت ہی لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کو بہ نیت عمرہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چلے تھے تو بعضے قبائل عرب کو دعوت کے جیسے اسلم اور مزینہ اور جہنیہ اور غفار اور اشجع فرمایا تھا کہ اس سفر مین ہمراہ ہون وہ جنگ قریش سے ڈر کر کنارہ کش ہوئے تھے انکا حال حضرت ذوالجلال اپنے محبوب کو ارشاد کرتا ہی کہ جب تو مدینے مین پہنچیگا سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا شتاب کہینگے واسطے تیرے پیچھے چھوڑ گئے رہے ہوئے بادیہ والون سے یعنے وہ قبایل کہ پیچھے مذکور ہوئے عذر لاوینگے کہ مشغول کیا تھا ہمکو مالون ہمارے نے کہ کوئی غمخوار نتھا اگر چھوڑ جاتے ضایع ہوجاتا اور جورو ون اور فرزندون ہمارے کہ ہم جاتے تو وہ تباہ ہوجاتے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے اسپر کہ ہم پیہان رہ گئے اور آپکے ساتھی نہ بنے يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ کہتے ہین ساتھہ زبانون اپنی کے وہ چیز کہ نہین ہیچ دلون انکے کے یعنے یہہ عذر اور استغفار زبان سے کرتے ہین دل سے غافل ہین قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا کہہ جواب مین انکے پس کون مالک ہوگا واسطے تمہارے یعنے منع کریگا تم سے سوا حکم خدا تعالی کے اس چیز کو کہ ارادہ کریگا اللہ ساتھہ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھہ تمہارے نفع کا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بلکہ ہی اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار جانتا ہی جو قصد تمہارا تخلف مین تھا بہانہ مال اور فرزند کا کر رہ گئے تھے انکے سب سے نہین رکے تھے بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ ہرگز نہ پھرینگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طرف لوگون اپنے کے کبھی بلکہ مشرکون کے ہاتھہ سے مارے جاوینگے وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ اور زینت دیا گیا یہہ گمان یعنے شیطان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا مارے جانا ٹھہرا دیا بیچ دلون تمہارے کے وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا تھا تم نے گمان برا کہ دین اللہ کا باطل ہوا اور ملت اسلام کی برہم ہو وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا اور تھے تم بسبب اس گمان کے قوم ہلاک ہونے والی کہ نیت بد اور عقیدہ فاسد رکھتے ہو وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا اور جو کوئی نہین ایمان لایا دل سے ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے پس تحقیق ہمنے تیار کیا ہی واسطے کافرون کے دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی بڑی گناہ واسطے جسکے چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی ساتھہ جسکے چاہتا ہی وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہی اللہ بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو مہربان اُپر سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ شتاب کہینگے پیچھے رہے ہوئے یعنے وہ لوگون جو حدیبیہ مین نہین گئے تھے بہانہ کر رہ گئے تھے جب چلوگے تم طرف غنیمتون کے کہ فتح خیبر مین ہاتھہ لگینگے چھوڑ دو ہمکو کہ پیروی کرینگے ہم تمہاری اس سفر مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ مین چھٹے برس ہجرت سے حدیبیہ سے تشریف لائے اور محرم مین ساتوین سال ہجرت سے غزوۂ خیبر کی تیاری کی حکم ہوا کہ جو حدیبیہ مین حاضر تھا وہی اس سفر مین بھی ساتھہ جاوے نہ اور قبایل مخلفین جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے کہنے لگے کہ ہمین چھوڑ دو تاکہ ہم موافقت کرین تمہاری اور خیبر کو چلین يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ارادہ کرتے ہین وہ قبایل جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے یہہ کہ بدل ڈالین کلام اللہ کا کہ اسنے فرمایا ہی غنیمت اہل حدیبیہ اس حرب مین نجاوین قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ کہہ کہ ہرگز نہ پیروی کروگے تم ہماری یہہ نفی بمعنی نہی ہے یعنے ہماری پیروی نکرو اور ہمارے ساتھہ نہ چلو اسیطرح کہا ہی اللہ تعالی نے پہلے تیاری تمہاری سے یا پہلے آنے ہمارے سے مدینے مین فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا پس شتاب کہینگے وہ خدا نے یہہ حکم نہین کیا بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر تاکہ غنیمت مین تمہارے شریک نہون ہم اور یہہ بات نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا بلکہ ہین کہ نہین سمجھتے ہین مگر تھوڑا قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ کہہ واسطے پیچھے رہے ہوؤنکے اہل بادیہ سے شتاب بلائے جاؤگے تم طرف جنگ قوم کے

سخت لڑائی والون کے کہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعت والون مین سے یا قبایل عرب ہین کہ مرتد ہوگئے ہین بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یا ہوازن اور غطفان ہین کہ حیات مین آپکے وادی حنین مین حرب کیا بعضون نے کہا ہی مراد اہل فارس اور روم ہین فارس کہ مدت سے زبردست سلطنت ہی حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے وقت مین وہ ملک فتح ہوا اور کچھ لوگ بن لڑے بھی مسلمان ہوئے وہان سے غنیمت بہت آئی حاصل یہہ ہی کہ تم بلائے جاؤگے طرف جنگ قوم سخت لڑائی والون کے کہ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ لڑوگے تم انسے یا وہ مسلمان ہوجاوینگے فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا پس اگر کہا مانوگے تم بلانے والیکا اپنی طرف واسطے لڑائی اس گروہ کے دیویگا تمکو اللہ تعالیٰ ثواب اچھا کہ غنیمت ہی دنیا مین اور جنت ہی عقبیٰ مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور اگر پھر جاؤ تم اور بلانیوالے کو پشت دو جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اس سے سفر حدیبیہ مین عذاب کریگا خدا انکو عذاب دردینے والا سمجھہ لیجئے کہ جب متخلفون پر یہہ وعید آیا عاجز اور ضعیف مسلمان ڈرے کہ ہم عجز اور ضعف کے سبب سے جہاد کو نہین جاسکتے کیا جانے ہمارا حال کیا ہوگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ نہین ہی اوپر اندھے کے گناہ اگر جہاد کو نجاوے اور اوپر لنگڑے کے اور نہ اوپر بیمار کے گناہ کیونکہ یہہ معذور ہین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی جہاد وغیرہ مین داخل کریگا خدا اوسکو بہشتون مین کہ ہمیش چلتے ہین نیچے مکانون انکے نہرین وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا اور جو کوئی پھر جاویگا فرمان خدا اور رسول اسکے سے عذاب کریگا اسکو خدا عذاب دردینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرما کر خراش بن امیہ کو مکے کو بھیجا کہ وہان لوگون کو جتاوے کہ آپ عمرہ کے واسطے تشریف لائے ہین ارادہ حرب کا نہین رکھتے مکے والون نے نہ خراش کو آنے دیا نہ اسکی بات سُنی آپ نے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہہ وہان گئے انکے قتل ہونیکی خبر جھوٹھی مشہور ہوئی آپ نے اصحاب کو بلایا بقول اصح وہ پندرہ سو بیس تھے کیکر کے درخت کے تلے بیٹھہ کر انسے بیعت کی اسبات پر کہ قریش سے لڑین اور نہ بھاگین اگرچہ مارے جاوین کشاف مین ہی کہ حضرت کیکر کے نیچے بیٹھے تھے ایک شاخ اسکی آپکے پشت مبارک پر لگی عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین کھڑا تھا اس شاخ کو اٹھائے ہوئے اور صحابہ بیعت مرگ اور قتل پر کرتے تھے کہ ہرگز نہین بھاگنے کے حضرت نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو اہل زمین ہو معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین کوئی ایک نہین جاویگا انمین سے کہ درخت کے نیچے بیعت کی ہی اور یہی بیعت رضوان ہی کہ حق تعالیٰ راضی ہوا ہی چنانکہ فرمایا ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالیٰ مسلمانون سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھہ سے نیچے درخت کیکر کے میدان حدیبیہ مین قریب مکے کے ہی فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا جو کچھہ سچ دلون انکے تھا اخلاص اور وفا اور صدق اور صفا سے پس اتاری تسکین اوپر انکے اور ثواب دیا انکو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی یا فتح مکہ یا ہجرت فَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور دوسری جزا دی انکو فضل اپنے سے لوٹین بہت یعنے خیبر سے يَّاْخُذُوْنَهَا کہ لیوین اسکو فضل خدا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے والا و دستون کو حکم کرنیوالہ دشمنون کے مغلوب ہونے پر وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وعدہ کیا ہی تمکو اللہ نے ای امت والو غنیمتون بہت کا فارس اور روم کے اور اور ملکون کی لوگے اسکو قیامت تک فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ پس شتاب دی تمکو یہہ لوٹ خیبر کی وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور بند کئے ہاتھہ لوگون کے یعنے اہل خیبر کے اور حلفا انکے کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے تم سے کہ حلفاء یہود ڈر کر جنگ کو نہ آئے تم سلامت رہے وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور تو کہ ہو وہ غنیمت نشانی واسطے ایمان کے اوپر صدق قول

النصف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیغمبر کے فتح خیبر پر اور قول حق کے وعدۂ غنایم پر وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا اور دکھلادی تمکو راہ سیدھی کہ راہ توکل ہی فرد واقعات دہر کو اسکے رضا پر چھوڑ دے + کام سب اپنے تو ای رافت خدا پر چھوڑ دے + سمجھ لیجئے کہ حدیبیہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا کے حرب خیبر بان کی تیاری کی ایک ہزار چار سو آدمیوں سے نکل کر چلے صبح کو انکے قلعوں کے نزدیک پہنچے وہ اپنے بال اور بچھاوڑے لیکر باغ اور کھیتوں کی طرف نکلے تھے جو مین لشکر اسلام کو دیکھا قسم کھا کر کہنے لگے کہ محمد کا لشکر آن پہنچا اور اپنے قلعون کو بھاگنے لگے حضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحت قوم فساء صباح المنذرین بعد مسلمانون نے انکو گھیر لیا پہلے اہل نطات سے جنگ کیا وہ قلعہ لیکر قلعہ شق فتح کیا بعضون نے کہا ہی کہ خیبر کے قلعون مین سے اول قلعہ ناعم فتح ہوا پھر نطاۃ اور شق پھر کتیبہ وصعب بن معاذ کے قلعے مین متحصن ہوئے بہت لڑائی سے وہ فتح ہوا وہان سے اسباب بہت مسلمانون کے ہاتھ لگا پھر قلعہ قموص کو گھیرا وہ قلعہ بہت محکم تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درد سر تھا سوار نہین ہو سکتے تھے بہت جنگ ہوا آخر حضرت مرتضی علی رض نے فتح کیا رجب خیبری کو مارا غنیمت بہت ملی وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برہ بریان زہر آلودہ دیا وہ بھونا ہوا بول اٹھا کہ آپ مجھ مین سے مت کھاؤ مجھے زہر آلودہ کیا ہی فرد نوالہ معجزۂ خوان سے تو اگر چاہے + تو بات برہ بریان کی ماحضر خوش سن + وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا اور وعدہ کیا ہی خدا نے تمکو اور غنیمتون کا یا اور شہرون کے فتح ہونیکا کہ ابھی نہین قادر ہوئے تم اوپر انکے اور نہین جانتے تم انکو تحقیق گھیر لیا ہی علم خدا نے اسکو وہ غنایم فارس اور روم کی ہین مجاہدے کہا ہی کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو میسر ہوگی وہ سب اسمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اور ہی اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح کرنے پر غنیمت دینے پر قادر وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ مین وہ لوگ جو کافر ہوئے مکے والون مین سے اور صلح نکرتے البتہ پھیر لیتے پیٹھون کو اور شکست کھاتے ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ یاری دینے والا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ عادت اللہ کی ہی تحقیق گذری ہی پہلے اس سے اور امتون مین کہ سب انبیا پر غالب ہوئے ہین وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا اسے تغیر دہی نہ تبدل کسے وقوف ہی کہ اسکو چھڑاوے اور کسکو قدرت ہی کہ نوشتہ ازلی کو مٹاوے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسی آدمی اہل مکے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے صحابہ پر شب خون مارنے کو اترے مسلمانون نے غلبہ کر کر پکڑ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین آزاد کر دیا یہہ آیت اتری کہ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ اور وہ ہی خدا جس نے کرم سے بند کئے ہاتھ کفار مکے کے تم سے کہ صلح کرلے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے اُنسے بیچ سرحد مکے کے یعنے حدیبیہ کے پیچھے اسکے کہ غالب کیا تمکو اوپر انکے مراد اس سے وہ اسی شخص ہین کہ شب خون مارنے کو پہاڑ سے اُترے تھے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيرًا اور ہی اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم قتال کفار سے واسطے رضائے الٰہی کے یا رہائی سے اُنکے واسطے تعظیم حرم شریف کے دیکھنے والا جزا اسکی تمھین دیگا هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ وہی لوگ ہین جو کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے تمکو طواف مسجد حرام سے اور منع کیا اسکو بھی کہ قربانی کو لائے تھے درانحال کہ روکے ہوئے تھے اسبات سے کہ پہنچے جگہہ حلال ہونے اپنے کو کہ منا ہی حاصل یہہ ہی کہ کفار مکہ نے عمرے سے منع کیا تمکو اور قربانی کو منا مین نہ چھوڑا ان حرکتون سے لائق قتل کے ہین لیکن امسال مومنون کے سبب سے کہ مکہ مین ہین انکے قتل سے تمکو منع کرتے ہین ہم وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اور اگر نہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمانیان کہ نہین جانتے تم انکو بہتر مرد اور عورتین تھین کہ ایمان اپنا چھپائے رکھے تھے سو حق تعالی نے فرمایا کہ تم انکو نہین جانتے ہو کیونکہ مشرکون مین ملے جلے ہین اور خطرہ ہی اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ یہہ کہ کچل ڈالو تم انکو وقت قتال کے پس پہنچ جاوے تمکو اُن سے یعنے اُنکے ہلاک ہونیکے سبب سے ایذا یعنے غم کہ مسلمان مارے گئے یا کفارت اور دیت دینے پڑی بے خبری سے یعنے بے خبری مین انکو مارو اسواسطے قتل مکہ سے منع کیا ہمنے تمکو اور انکی اسواسطے نگاہداشت کی لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ تو کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے جسے چاہے رحمت دین اسلام ہی یا توفیق زیادتی حسنات لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر جدا ہو جاتے وہ مسلمان کافرون سے اور مکے مین ہوتے البتہ عذاب کرتے ہم اُن لوگون کو جو کافر ہوئے اہل مکہ سے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور دنیا مین قتل اور قید کا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوے بیچ دلون اپنے کے تعصب تعصب جاہلیت کا کہ بندے کو حکم مولی سے باز رکھے یعنے اُنہون نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُنکے ساتھیون کو مکے مین نہ چھوڑین کیونکہ بدر اور احد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی جب یہہ تعصب کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنون کے تا کہ مقاتلہ نکیا صلح پر راضی ہو کر معاودت کی اور سہیل بن عمر نے کہ باعث صلح نامے کا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے نہ دیا اور نراضی ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھین حقتعالی نے فرمایا ہی وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور ثابت رکھا اللہ نے مسلمانون کو اوپر کلمہ تقوی کے کہ کلمہ توحید ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی یا محمد رسول اللہ ہی اور ہین مسلمان سزاوار تر ساتھہ اُس کلمے کے اور لایق اُسکے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور ہی اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے دانا بعد سیر نے کے حدیبیہ سے بعضے صحابہ نے کہا کہ تعبیر خواب رسالت مآب کی راست نہوئی کہ طواف خانہ کعبہ ہمنے نکیا یہہ آیت اُتری لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ البتہ تحقیق سچ دکھلایا اللہ تعالی نے رسول اپنے کو خواب ساتھہ حق کے لیکن اس برس ٹھہرو اگلے سال لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اگر چاہا اللہ تعالی نے امن سے منڈاتے ہوے سرون اپنے کو وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ اور کترا تے ہوے نہ ڈرتے ہوے کسی سے بعضے سر منڈاوینگے بعضے کتروائینگے امن چین سے خانہ کعبے مین داخل ہوینگے کسیکا ڈر خوف نہوگا فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا اللہ نے جو کچھہ نجانا تمنے سبب تاخیر عمرہ کا پس کین واسطے تمہارے آگے دخول مسجد حرام کے کہ واسطے قضا عمرہ کے جاؤ فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی تو کہ غم سے عمرے قضا کے خالی ہو کر اہل اسلام کے دل فتح سے خوش ہون هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وہی اللہ جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھہ راہ دکھلانے خلق کے یا بیان کرنے احکام کے اور دین حق کے کہ اسلام ہی تو کہ غالب کرے اُس دین اسلام کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینون پر اگر دین حق ہو تو اُسے منسوخ کر دے اور اگر باطل ہو تو زایل کر دے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ بات وقت نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کہ سب دین جاکر ایک دین اسلام رہ جاویگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی اللہ گواہ اوپر نبوت تیری کے سہل کے کہنے پر بلال خاطر عاطر پر نہ لاکر کہتا تھا محمد بن عبد اللہ لکھہ کلام صدق التیام میرا سُن کہ فرماتا ہون مین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہی ساتھہ حق کے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ اور جو لوگ کہ ساتھہ اسکے ہین سخت ہین اوپر کافرون کے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا مہربان ہین آپس مین درمیان ایکدوسرے کے دیکھتا ہی تو انکو رکوع کرنیوالا سجدہ کرنیوالا یعنے اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے ہین یہہ مناقب صحابہ کے ہین لیکن خاص اشارہ چارون کی طرف ہی وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ مدح صدیق ہی کہ رفیق غار تھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہی کہ سختی انکی اہل شرک اور نفاق پر اظہر من الشمس ہی اور رحماء بینہم نعت ذی النورین ہی کہ رحم اور حیا اور حلم اور وفا انکی مشہور و معروف ہی اور رکعا سجدا بیان حال علی مرتضی ہی کہ طاعت عبادت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین یہہ اکابر فضل اللہ سے یعنے زیادتی ثواب اور رضامندی خدا کی جناب کی سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ علامتین انکی ہیچ موہنون انکے کے ظاہر ہین اثر سجدون کے سے فرد نورانی چہرہ کیونکہ نہووے نماز سے + راضی وہ بے نیاز ہی دل کے نیاز سے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ یہہ جو مذکور ہوئی صفت ہی انکی ہیچ توریت کے کہ کتاب موسیٰ ہی وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ اور صفت ہی انکی ہیچ انجیل کے کہ کتاب عیسیٰ ہی یا صفت انکی توریت اور انجیل مین كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ مانند کھیتی کے ہی کہ پہلے نکالے شاخ اپنی کو فَاٰزَرَهٗ پس قوی کرے اسکو فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پس موٹی ہوجاوے پس کھڑی ہوجاوے اوپر جڑ اپنی کے یعنے دانے سے پہلے گیاہ نکلے پھر رفتہ رفتہ درخت ہوجاوے یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ خوش لگے اور تعجب مین لائے کھیتی کرنے والون کو قوت اور نما پا اور خوبی اسکی یہہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ہی کہ اوّل اسلام ضعیف تھا پھر ہوتے ہوتے قوت پکڑ گیا اور سبب تعجب کا ایک عالم کے ہوا حق تعالیٰ نے یہہ تمثیل فرمائی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تو کہ غصہ مین لاوے اللہ بسبب ان مسلمانون کے کافرون کو یا تو کہ غصہ پکڑین سالکہ صحابہ کے کفار امام قشیری نے کہا کہ یہہ آیت صحابہ کی شان مین ہی پس جو کوئی انسے دشمنی رکھے اور غصہ ہو کفار مین داخل ہوگا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا وعدہ کیا ہی اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور عمل کئے اچھے انمین سے یعنے اوّل سب سے بخشش اور ثواب بڑا سورۃ حجرات ۴۹ مدنی ہی اٹھارہ آیتین تین سو تیتالیس کلمے ایک ہزار چار سو ستہتر حرف ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا سالتھ سورہ فتح کے یہہ ہی کہ ختم اسکا سالتھ ذکر ترقی مومنین کے اور وعدہ مغفرت انکے کے اور وعدے قوت پکڑنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غالب ہونے اسلام کے تھا افتتاح اسکا ہیچ رعایت آداب نبوی کے اونہی تقدم سے ہیچ افعال اور اقوال مصطفوی کے ہُوا + +

سورۃ الحجرات مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ثمان عشرۃ ایاتھا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑہو بات مین آگے قول خدا اور رسول خدا سے یعنے حضرت کے بات کے پہلے بات نکرو یا جلدی امر اور نہی مین مت کرو پہلے حضرت سے یا معنون مین اور تاویل مین کتاب اور سنت کے پیش دستی مت کرو پیغمبر سے کہ وہ بڑے جاننے والے ہین اسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بڑھنے مین پیغمبر سے قول و فعل مین اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی بات تمہاری جاننے والا ہی کام تمہارے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازون اپنے کو اوپر آواز نبی کے کیونکہ بی ادبی ہی وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اور مت آواز بلند کرو واسطے اسکے ہیچ بولنے کے یعنے آواز بلند سے پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض تمہارے واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنے پست کرو کہ مقتضائے ادب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اور کنیت سے آپکو مت پکارو جیسے آپسمین ایکدوسرے کو پکارتے ہو بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ اور یا حبیب اللہ کہو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تاکہ نکھوئے جاوین عمل تمہارے بے ادبی کے سبب سے اور تم نہ سمجھے ہو کہ عمل جاتے رہے ترک ادب سے فرد رافت یہہ سچ ہی قول بزرگان با صفا + مردود باب تارک آداب ہی سدا + سچ ہی کہ فرد رہ عشق مین عجز سے رکھئے گام + ادب ہی ادب بس طریقت تمام + لکھا ہی کہ ثابت بن قیس بلند آواز تھے مجلس نبوی مین پکار پکار کر باتین کیا کرتے تھے بعد نزول اس آیت کے اپنے گھر بیٹھے رہے اور گریہ وزاری کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر بلوایا اور فرمایا کہ ای ثابت کیا حال ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین گرانی گوش رکھتا ہون آپ کے حضور مین بلند آواز سے کلام کرتا ہون ڈرتا ہون کہ عمل میرے حبط ہوجائین آپ نے فرمایا کہ تو راضی نہین کہ جیئے خیر سے اور مرے خیر سے یعنے

شہید ہوا اور تو اہل بہشت سے ہی عرض کیا کہ خوش ہوا مین اس بشارت سے ہرگز آواز آپکے حضور مین بلند نکرونگا یہہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى تحقیق وہ لوگ کہ نیچا کرتے ہین
آوازون اپنے کو نزدیک رسول خدا کے اور آہستہ ادب سے باتین کرتے ہین وہ لوگ ہین وہ جو آزمایا ہی خدا نے دلون انکے کو واسطے
پرہیزگاری کے محققون نے کہا ہی کہ آزمانے کی معنی پاک کرنے کی ہین یعنے پاک کیا ہی انکے دلون کو نہ قبول تقوی کے لئے جیسے طلا کو
گھڑیا مین رکھکر میل جلاکر خالص کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ زر آزمایا ہوا ہی فرد بوتے ہین امتحان کرم کے گلائے ہی + صدق
کریم کے مجھے بے غش بنائے ہی + لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اُس گروہ پاکیزہ دمون کے ہی بخشش گناہون کی اور ثواب
بڑا لکھا ہی کہ بنی تمیم اپنے قیدی چھڑانے کو مدینے مین آئے دوپہر کے وقت حضرت آرام فرماتے تھے وہ ہر ایک حجرہ شریفہ کے باہر
کھڑے ہوکر پکارنے لگے کہ ای محمد باہر نکلو ہمارے اسیرون کی رہائی کرو یہہ کلام اُنکا بے ادبانہ تھا بے ادبی کی کسیکی زبانی کہلا بھیجا تھا یا ٹھہر
جانا تھا کہ آپ برآمد ہوتے تب عرض کرتے آخر آپ بیدار ہوکر باہر رونق افروز ہوئے اور اُنکا فیصلہ کردیا آدھون کا فدیہ لیا اور آدھون کو
آزاد کیا یہہ آیت اتری اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ پکارتے ہین تجھکو
باہر سے حجرون کے اکثر انکے نہین عقل رکھتے اور ادب نہین جانتے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ اور اگر
تحقیق وہ صبر کرتے یہان تک کہ نکلے تو طرف انکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے کہ تمام قیدیون کو آزاد کردیتا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
اور خدا بخشنے والا ہی اسکو جو توبہ کرے بے ادبی سے مہربان ہی ادب کرنے والون پر تظلم رافت آداب سے سدا رکھہ کام + کہ
ادب ہی طریق اہل کرام + با ادب بانصیب ہر جا ہی + بے ادب بے نصیب رہتا ہی + جاذب رحمت خدا ہی ادب + متضمن ہی
اسمین بخشش رب + نکتہ یہہ کیا عجیب ہی دریاب + کہ طریقت تمام ہی آداب + لکھا ہی کہ حضرت نے نوین برس ہجرت کے ولید بن
عقبہ کو طرف بنی المصطلق کے بھیجا کہ زکوٰۃ لے ولید مین اور انمین جاہلیت مین خون واقع ہوا تھا انھون نے وہ عداوت چھوڑکر
طرح محبت کی ڈالی اور اسکے استقبال کو باہر نکلے اسنے سمجھا کہ مقاتلے کو آئے بھاگ کر حضرت کے پاس آیا اور کہا بنی المصطلق
مرتد ہوگئے میرے قتل کو نکلے تھے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہین آپ نے خالد بن ولید کو لوگ ساتھہ دیکر بھیجا اور فرمایا کہ
احتیاط کرنا جلدی نکرنا خالد نے جاکر پہلے ایک شخص کو احوال دریافت کرنے کے واسطے بھیجا اسنے دیکھا کہ وہ اذان کہتے ہین
نماز بجماعت پڑھتے ہین اسلام کی باتین سب ظاہر ہین پھر آیا اور خالد سے کہا خالد نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق دروغ گو خبر لیکر بری کہ موجب غم کا ہو پس تحقیق کرلو ایسا نہو کہ
ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو ساتھہ نادانی کے کہ کافر جان کر انسے حرب کرو اور وہ مسلمان ہون پس ہو جاؤ اوپر اس چیز کے کہ
کی ہی تمنے پشیمان یعنے سنتے ہی فاسق کی بات جلدی مت کرو کانون مین جب تک کہ سچ ظاہر نہو یہان سے معلوم ہوتا ہی
کہ فاسق کی گواہی درست نہین اور فاسق وہ ہی جو گناہ کبیرہ ظاہر کرے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جانو یہہ کہ
درمیان تمہارے رسول اللہ کا ہی اُسکا ادب یہہ چاہتا ہی کہ سخن دروغ بیہودہ اُسکی خدمت مین نہ عرض کرو لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ
كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ اگر کہا مانکرے پیغمبر تمہارا بیچ بہت کامونکے یعنے تمہارا قول سنکر عمل کرے البتہ ایذا مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ اور لیکن خدا نے دوست کیا ہی طرف تمہارے ایمان کو وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ اور زینت دی
ہی اسکو بیچ دلون تمہارے کی دلیلین قایم کرکر وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اور مکروہ کردیا اور دشمن کیا ہی طرف
تمہارے حق کے چھپانے کو اور سیدھی راہ سے نکلنے کو اور نافرمانی کرنیکو فسق گناہ کبیرہ ہی اور عصیان گناہ صغیرہ اُولٰٓئِكَ هُمُ

الرَّاشِدُونَ وہ لوگ جو خبرون کی تحقیق کر لیتے ہین وہی ہین راہ راست پانیوالے اور زینت دنیا ایمان کا اور مکروہ کرنا کفر کا فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً فضل ہی اللہ کیطرف سے اور نعمت وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی سچ جھوٹھ خبر دینے والون کا حکم کا ہی بندون کے کامون مین اور اسکی حکمت سے ہی کہ تحقیق کرنیکو خبرون کے فرمایا ہی کیونکہ سخنان دروغ سے بہتیرے فتنے برپا ہوتے ہین نظم بوجہ گمراہ حق کا سالک ہی + صدق ناجی ہی کذب اُلک ہی + جو سخن راست ہو وہ منہ سے نکال + گوہر بے بہا ہی صدق مقال + راست گو کو ہمیشہ راحت ہی + اور جھوٹھے پہ لاکھ آفت ہی + جلالین مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمار پر سوار ابن ابی کیطرف گذرے حمار نے بول کیا اُسنے اپنی ناک بند کی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ بول حمار کا آپکے خوشبودار ہی تیرے مشک سے دونون مین قضیہ واقع ہوا قوم دونون کی جمع ہوئی نوبت ضرب اور قتال کو پہنچی یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اور اگر دو گروہ مسلمانون سے لڑین آپس مین پس صلح کرو درمیان اُن دونون کے ساتھ نصیحت کے اور حکم خدا ان کو بتاؤ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى پس اگر ستم کرے اور زیادتی کرے ایک اُن دونون مین سے اوپر دوسرے کے اور صلح پر راضی نہوا و حکم الٰہی سے عدول کرے فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ پس لڑو اس گروہ سے جو سرکشی کرتا ہی یہان تک کہ پھر آوے طرف حکم خدا کے فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا پس اگر پھر آوے وہ گروہ سرکش راہ حق پر اور سرکشی چھوڑ کر حکم خدا پر راضی ہو پس صلح کرو درمیان انکے ساتھ عدل کے یعنے کسیکی طرفداری مت کرو اور حق کو مت چھوڑو اور انصاف کیا کرو سب کامون مین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی انصاف کرنے والونکو بیت ملک دین عدل سے آباد ہی جان + عدل کرنا کہ نہووے ویران + رعایت قانون عدالت تا بمقدور ضرور ہی . کہ عادل پیہ بشارت محبیت مرور ہی نظم ہی شگفتہ عدل سے گلزار دین + عدل ہی بار بساتین یقین + رافتا عادل خدا کے دوست ہین + نص ہی ان اللہ یحب المقسطین + اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ سوا اسکے نہین کہ مسلمان بھائی ہین آپس مین ایکدوسرے کے دین مین پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیون تمہارے کے جس وقت کہ جھگڑا ہو تخصیص ذکر دو بھائیون کی اسواسطے ہی کہ اقل جماعت مین جو جھگڑا واقع ہو دو ہین یا مراد ابنائے اوس اور خزرج ہین کہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور ڈرو عذاب اللہ سے مخالفت فرمانین تو کہ تم رحم کیے جاؤ فرد حق سے درحمت سے مت محروم ہو + متقی ہو رافت اور مرحوم ہو + مفسرین نے لکھا ہی کہ بعضے بنی تمیم فقراء مسلمین پر ہنستے تھے مثل عمار اور بلال اور صہیب کے رضی اللہ عنہم یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ ٹھٹھا کرے اور نہ خفیف اور حقیر جانے کوئی قوم کسی قوم سے دوسرے شاید کہ وہ ہووین جنکی حقارت کرتے ہین بہتر انسے جو حقارت کرتے ہین اور بعضے عورتین حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قامت کوتاہ پر ہستی تھین اور ام المومنین حضرت صفیہ کے یہودیت پر عیب کرتی تھین انکے حق مین فرمایا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ اور چاہیے کہ نہ ٹھٹھا کرین بیبیان بیبیون سے شاید کہ وہ ہووین بہتر انسے اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کسی اصحابکا عیب کہتے تھے اس سے نہی وارد ہوئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور مت عیب لگاؤ آپس مین نفسون اپنون کو یعنے ہم دینون اپنون کو کیونکہ مسلمان آپسمین مانند نفس واحد کے ہین پس جسنے دوسرے کو عیب لگایا اپنی جان کو عیب لگایا یا مثنوی سبحہ سان منسلک یک رشتے مین کل ہین مومن + بلکہ سب ایک ہین سو شیشون مین جون ہو یک می + رافتا سوچ کہ یہہ بدنہ کسی کو کہئے + عیب جسکا تو کرے تیری طرف عاید ہی + ابو مالک انصاری نے عبد اللہ بن ابی حدرد کو کہا کہ ای نصرانی اسنے جواب مین کہا ای یہودی حکم الٰہی ہوا وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور مت نام کرو ساتھہ ایکدوسرے کے لقبون ناخوش کو یعنے یہود

اور نصاری جو مسلمان ہو جاوین تو انکو یہود اور نصاری کہکر مت پکارو ایسے ہی مسلمان کو فاسق یا منافق کہکر مت بلاؤ بِئْسَ الْاِسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ برا نام ہی کسی کو یاد کرنا ساتھ فسق کے یعنے یہود اور ترسا کہنا پیچھے داخل ہونے اسکے کے بیچ ایمان کے
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جس شخص نے نہ توبہ کی اُن منہیات سے پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم اپنے نفس پر
کہ اسکو غضب الٰہی مین ڈالتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ای لوگو جو ایمان
لائے ہو بچو بہت سارے گمانون سے تحقیق بعض امور ہی امام ابو اللیث نے کہی چار قسم پر ہی اول مامور بہ ہی وہ حسن ظن
ہی خدا اور مومنون پر اور حدیث مین آیا ہی کہ ان حسن الظن بر جد الایمان دوم حرام ہی وہ گمان بد ہی خدا اور مومنون پر
وہی موجب اثم ہی سیوم مندوب الیہ ہی وہ تحری ہی امر قبلہ مین اور بنا رکھنا غلبہ ظن پر امور اجتہادیہ مین چہارم مباح
ہی وہ ظن ہی امور دنیا اور مہمات معیشت مین اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامت اور انتظام مہام ہی لکھا ہی کہ
دو شخصون نے اکابر صحابہ سے سفر مین سلمان کو حضرت پاس بھیجا کہ کچھ سالن یا کھانا لاوے حضرت نے اسامہ پر حوالہ کیا
اسامہ نے کہا اسوقت میرے پاس کچھ کھانے کی چیز موجود نہین سلمان نے جاکر جواب کہا انھون نے غیبت سلمان کی کئی اور کہا کہ
سلمان کا ایسا قدم ہی کہ جو کونئے پر آب کو جاوے خشک ہووے پھر تلاش کیا کہ اسامہ سچ کہتا تھا کہ میرے پاس کھانا نہین
یا جھوٹھ دوسرے دن جو حضرت کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا ہی یہہ کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتون کی دیکھتا ہون
مین انھون نے عرض کیا کہ ہمنے گوشت نہین کھایا فرمایا گوشت کھانے کا نہین کہتا مین گوشت آدمی کا کہتا ہون اور یہہ آیت
نازل ہوئی وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اور مت جاسوسی کرو جیسے اسامہ کے کھانا نہ دینے مین بدگمان ہوئے تھے اور تجسس کرتے تھے
اور نہ غیبت کرین بعضے تمھارے بعضون کی جیسے سلمان کی کئی اور غیبت وہ ہی کہ غائبانہ کسی کو ایسی بات کہے کہ وہ بات اگر روبرو کہے برا مانے
پھر حق تعالی تمثیل دیتا ہی اسکے برائی کی اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے یہہ کہ
کھاوے گوشت بھائی اپنے کا درانحال کہ مردہ ہو وہ بھائی پس ناخوش رکھو گے تم اسکو اور تمھارا دل نچاہئے گا اسکے کھانیکو پس جیسے اس
گوشت سے تنفر کرتے ہو ایسے ہی غیبت سے بھی بچو اور برا سمجھو نظم کہے غیبت یہہ کسکا گروہ ہی + اکل لحم اخی مردہ ہی + ایسے کھانے کو کسکا جی چاہے + وائے
ہی اسپہ جو اُسے چاہے + چار حرف اسپہ بھیج ای رافت + یہہ ہی کھانا گناہ بے لذت + وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب خدا سے
بسبب غیبت کرنے کے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہی اُن لوگون کا جو غیبت سے توبہ کرین
مہربان ہی اُنپر جو غیبت سے بچین لکھا ہی کہ فتح مکے کے دن بلال بام بیت الحرام پر اذان دیتے تھے بعضے غیبت انکی کرنے
لگے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کوئی نہین ملتا جو اس کلاغ سیاہ کو اذان پر مقرر کیا یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ای لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے کہ آدم اور حوا ہین پھر جب ایک
مان باپ سے ہوئے تو ایک نسب پر فخر کرنا اور دوسرے پر طعنے مارنا نادانی ہی اور جو اپنے کنبے اور قبیلون پر نازان ہین وہ یہہ سمجھ
لین کہ یہہ واسطے پہچان کے مقرر کئے ہین نہ واسطے فخر کے چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
اور کئے ہمنے تمکو کنبے یعنے جماعتین بڑی منسوب بیک اصل اور قبیلے منسوب کنبون کی طرف تو کہ ایک دوسریکو پہچانو اور امتیاز
کرو جیسے دو شخص ہون ایک نام کے تو قبیلہ سے معلوم ہون کہ یہہ زید تمیمی ہی اور یہہ زید قریشی سمجھ لیجیے کہ شعوب مشتمل ہی قبایل کو
جیسے خزیمہ شعب ہی مشتمل کئے قبیلون کو کہ ایک انمین سے کنانہ ہی اور قبایل مشتمل عمایر پر ہی جیسے قریش ایک عمارہ ہی کنانہ
سے پھر عمائر بطون کو شامل ہی جیسے لوی کہ ایک بطن ہی قریش سے پھر افخاذ ہی مشتمل بطون جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی
سے پھر عشائر ہی جیسے عباس ہاشم سے پھر فصیلہ ہی وہ اہل بیت ہی جیسے بنی عباس غرض اصل طبقات نسب سے شعب ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بفتح شین اور آخر فصیلہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہی اور قبایل عدنان سے اور ایک قول یہہ ہی کہ شعوب عجم سے ہی اور قبائل عرب سے غرض ہر طرح اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہی نظم متقی ہو کہ تا فضیلت ہو + بارگاہ خداوندی عزت ہو + علم سے نہ فخر اور ادب سے ہی + اصل سے نہی نسب سے ہی + رافتا یاد رکھہ یہہ بات سدا + وہی اکرم ہی جو کہ ہی اتقی ہان لذب الاثر ان الخ تحقیق اللہ جاننے والا اصل اور نسب تمہارے کا ہی خبردار از علم ادب تمہارے ہی لکھا + اور جھوٹے پہ لاکھ آفت ہی ہمان نیز کلمہ شہادت پڑھکر کہنے لگے یارسول اللہ تمام عرب تنہا آپ پاس آئے ہین اور ہم اہل عیال سمیت منہ اپنی ہوئے ہین اور مزعونون نے آپ سے قتال کیا ہی اور ہمنے یہہ بے ادبی نہین کی غرض اپنے ایمان لانے پر بہت احسان جتائے یہہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا کہا گنواروں نے کہ ایمان لائے ہم قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ نہین ایمان لائے تم کیونکہ ایمان اقرار زبان کا ساتھہ تصدیق دل کے ہی تمہارا فقط اقرار ہی بے تصدیق پس مت کہو کہ ایمان لائے ہم وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور لیکن کہو کہ اسلام لائے ہم یہان اسلام لغوی مراد ہی کہ عبارت انقیاد سے ہی اور دخول اسلام سے اور کلمہ شہادت پڑھنے سے مطلب انکا قتل اور قید سے بچنا تھا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور جبکہ نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلون تمہارے کے اسواسطے تمہارا دل موافق زبان کے نہین وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی دل سے اور نفاق چھوڑ دو نہ کم دیگا خدا ثواب عملون تمہارے مین سے کچھہ بلکہ تمام اور کمال تمھین عطا کریگا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا مطیعون کے گناہ کا ہی مہربان اپر ثواب کم نہین کرنیکا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سوا اسکے نہین کہ ایمان ولے سچے وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے صاف دل خالص نیت سے پھر نہ شک لائے اقرار کے بعد اور واسطے تحقق ایمان کے جہاد کیا ساتھہ مالون اپنے کے کہ غازیون کے خرچ کو دیا یا ہتھیار خرید کر کر بند ہوائے اور ساتھہ جانون اپنے کے کہ خود لڑائی کو کافرون کے چڑھائے بیچ راہ رضامندی خدا کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ لوگ مسلمان مجاہد وہی ہین سچے دعوی ایمان مین بعد نزول اس آیت کے وہ لوگ بنی اسد کے آکر قسم کھانے لگے کہ ہم مومن صادق ہین یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ کہہ کیا معلوم کراتے ہو تم اللہ کو دین اپنا جھوٹی قسم کھاکر ایمان پر وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور حال یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اُس سے کچھہ نہین چھپا تمہارے ظاہر کرنیکا محتاج نہین ہی يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا احسان کرتے ہین اوپر تیرے یہہ کہ مسلمان ہوئے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ کہہ مت احسان رکھو اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ بلکہ اللہ ہی احسان رکھتا ہی اوپر تمہارے یہہ کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ جانتا ہی چھپی چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہو تم اظہار ایمان کا اور ابطال نفاق کا سورۃ ق مکی ہی پینتالیس آیتین ہین کلمات اسکے تین سو تہتر ہین اور ایک ہزار چار سو ستاسی حرف ہین فواصل اسکی طب خط جرد ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ حجرات کے یہہ ہی کہ آغاز اسکا ساتھہ نگاہ رکھنے آداب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ مذکور اوسی جناب کے ہوا +

| سورۃ ق مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | خمس واربعون ایۃ |
|---|---|---|

قٓ یہہ حرف مقطعہ ہی اور جہان حروف مقطعات اوائل سور کلام اللہ مین آئے ہین وہ فرق کرنیکے واسطے ہین درمیان کلام منظوم اور منثور کے کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی اور سنتے ہی دریافت کرلے کہ بعد اس کلام کے نثر آئیگا نظم اور ان حروف کے لانے مین رمز ہی اُن لوگون کا کہ قرآن شریف کو شعر بتاتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ قاف نام ہی ایک اللہ تعالیٰ کے ناموں مین سے یا نام قرآن کا ہی یا اسم قادر قدیر قدوس قہار قابض قوی قیوم ہی یا اشارہ ہی ساتھ کلمہ قف کے یعنے ٹھہرا ہی محمدؐ عمل کے کرنے پر اُن چیزون کے کہ تو مامور ہی امام ابواللیث نے کہا ہی کہ معنی ق کی اللہ قایم بالقسط ہین اور بعضے کہتے ہین قاف نام پہاڑ کا ہی جو کرۂ زمین پر محیط ہی زبرجد سبز کا بنا ہی اسکی حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہی یا اپنی قدرت کی قسم کھائی ہی یا اپنی قرب کی کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس سورۃ مین وارد ہی یا حقتعالیٰ قسم کھاتا ہی قوت قلب حبیب اپنے کی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ قسم ہی قرآن بزرگوار کی کہ سب آدمی قبرون سے اٹھینگے اور کافر اسپر ایمان نہین لائے بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ بلکہ تعجب کیا انھون نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا جنس اونکی سے پس کہا کافرون نے یہہ چیز ہی اچنبے کی کافرون ظاہر لائے موضع ضمیر مین واسطے تقبیح حال انکے اوپر کفر کے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ءَاِذَا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے مٹی تو پھر جلاوینگے ہمین اور جان ڈالینگے ہمارے بدن مین ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ یہہ بازگشت ہی دور عادت سے عقل سے امکان سے پس حقتعالیٰ نے روا نکا فرمایا قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ تحقیق جانتے ہین ہم جو کچھہ کہ کم کردیتی ہی زمین گوشت پوست استخوان انکے مین سے بعد مرگ انکے کے وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ اور نزدیک ہمارے کتاب ہی یاد رکھنے والی تفصیل اشیا کی جو کچھہ اسمین سے خاک ہوگیا ہی وہ ہم سب جانتے ہین اور نام سب کے اسمین لکھے ہین اور تغیر سے محفوظ ہی پس ہمپر مار کر جلانا کچھہ دشوار نہین اور جو یہہ کافر کہتے ہین وہ نہین بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ بلکہ جھٹلایا انھون نے اور نہ ایمان لائے ساتھہ حق کے کہ قرآن ہی یا پیغمبر آخر زمان ہی جب آیا اُنکے پاس اور معجزے دکھائے پس وہ بیچ بات مختلف کے ہین کبھی قرآن کو سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی افسانہ اور پیغمبر کو کبھی کاہن کبھی مفتری کبھی دیوانہ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ کیا پس نہین دیکھتے منکر بعث اور حشر کے طرف آسمان کے جو واقع ہی اوپر اُنکے کہ بحض قدرت کیونکر بنایا ہم نے اسکو طبقے پر طبقے اور زینت دی ہمنے اسکو ستارون سے اور نہین ہی واسطے اسکے کچھہ شگاف پس پیدا کرنا ایسی بڑی چیز کا بے عیب بے شگاف دلیل ہی کمال قدرت پر اور نہایت دانائی اور حکمت پر وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ اور زمین کو پھیلایا ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے بیچ اسکے پہاڑ بلند محکم اور اگائی ہمنے بیچ اسکے ہر ایک قسم سے نبات یا رونق اور یہہ سب کیا ہمنے تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ دکھانے کو واسطے تمہارے قدرت اپنی اور یاد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اتارا ہمنے جانب آسمان سے پانی برکت اور منفعت والا پس اگائے ہمنے ساتھہ اسکے باغ اور اناج کاٹنے کے جیسے گیہون اور جو اور دھان وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ اور کھجورین بلند واسطے انکے خوشی ہی تر بتر رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا رزق واسطے بندون کے اور زندہ کیا ہمنے ساتھہ اس پانی کے زمین مُردہ کو پس ہمپر مردہ کو ہمنے جلایا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسیطرح سے نکلنا ہی تمہارا قبرون سے اور زندہ ہوکر میدان محشر مین حاضر ہونا اگر کوئی غور سے دیکھے والے کو کہ مثل مردہ کے خاک مین دفن ہوکر روئیدہ ہوتا ہی تو ہرگز زندہ ہونے مین کچھہ تعجب نجانے نظم گور سے ہمکو وہ اٹھاویگا + اور اچنبا نہین ہی کچھہ اُسکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خاک سے دانہ جو اگاتا ہی + زندہ کرنا بھی اسکو آتا ہی + شمس کو وہ غروب کر ہر شام + صبح کو پھر نکالتا ہی مدام + اسکی قدرت
نہین کچھ اخفا ہی + ذرہ ذرہ مین آشکارا ہی + پھر واسطے تسلی دل مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جھٹلانے سے قوم کے گرد
ملالت کہ آئینہ خاطر دریا مقاطر پر جمی تھی احوال مکذبان امم سابقہ کا بیان فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ جھٹلایا پہلے اہل
مکہ سے قوم نوح کی نے کہ بنی شیث اور بنی قابیل تھے حضرت نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبُ الرَّسِّ اور جھٹلایا اہل چاہ
یمامہ نے یا بیرمعطلہ والون نے اپنے نبی کو جو حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُودُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت
صالح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو وَفِرْعَوْنُ اور فرعون نے حضرت موسیٰ اور
ہارون علیہما السلام کو وَاِخْوَانُ لُوطٍ اور بھائیون لوط کے نے حضرت لوط علیہ السلام کو وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور
رہنے والون بن کے نے حضرت شعیب علیہ السلام کو وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع کے نے تبع کو تبع کی نبوت مین اختلاف
ہی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھے حضرت عائشہؓ سے مروی ہی کہ قوم تبع کو برا نہ کہو کہ وہ ایمان لایا تھا
اسیواسطے حقتعالیٰ نے اسکو برا نہین کہا اوسکے قوم کو کہا ہی اور قصہ اسکا سورۂ دخان مین گذرا اور اسیطرح ہر ایک کا احوال
اپنے اپنے مقام مین مسطور ہوا كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ اُن سب نے جھٹلایا سب پیغمبرون کو کیونکہ انبیا سچا کرنیوالے ایکدوسرے
کے ہین پس ایک کو جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہی اور جب انھون نے جھٹلایا فَحَقَّ وَعِيدِ پس ثابت ہوا اور اترا انپر وعید عذاب
میرا اَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ کیا تھک گئے ہین ہم ساتھ پیدایش پہلی کے کہ پیدایش دوسری سے عاجز ہون مشرکان عرب
قایل تھے کہ سب چیز حق تعالیٰ نے پیدا کی ہی اور پھر قبرون سے اٹھانے اور جلانے سے انکار کرتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہی
کہ جو کوئی قادر ہو پیدا کرنے پر بن مادے اور مددگار کے اسکو دوسری بار جلانا کیا دشوار ہی مین قادر ہون اعادۂ حیات پر
بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ بلکہ کافر بیچ شک کے ہین بسبب وسواس ڈالنے شیطان کے پیدایش نئی سے کہ بعث
اور حشر ہی کیونکہ مخالف عادت کے دیکھتے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ اور البتہ
تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اور جانتے ہین ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہی ساتھ اسکے دل اُسکا بڑے اندیشون سے وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اسکے رگ جان سے سات اوسکے سمجھ لیجئے کہ یہہ نزدیکی ساتھ
علم اور قدرت کے ہی نہ ساتھ مکان اور مسافت کے بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ حبل الورید اقرب اجزاے نفس انسانی ہی
ساتھہ انسان کے پس اسبات مین ایما ہی کہ حق تعالیٰ اقرب ہی اُس سے بھی جو اقرب بہ بندہ ہی چنانچہ انسان جب اپنے آپکو
ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی ایسے ہی جب اللہ تعالیٰ کو طلب کریگا پاویگا الامن طلبنی وجدنی زبور مین وارد ہی اور
کیونکر نہ پاوے کہ وہ تو اسکی جان سے بھی نزدیکتر ہی ساتھہ اوسکے سمجھ لیجئے کہ سر اقربیت کا کسی نے بیان نہین کیا اور
عقل اور فکر سے بھی یہہ معاملہ ورا ہی کیونکہ اپنے آپ سے نزدیکتر خیال مین نہین آتا ہی مگر سالک بعد طی کرنے ولایت صغرا
کے کہ ولایت اولیا ہی قدم ولایت کبری مین جو ولایت انبیا ہی جب رکھتا ہی اور وہ متضمن ہین دو ابرو اور ایک قوس کے
اسکے پہلے دایرہ کے سیر مین اسرار اسکے مکشوف ہوتے ہین اور اپنی جان سے بھی نزدیکتر حضرت حق کو پاتا ہی حضرت مجدد
الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے جلد ثالث کے اول مکتوب مین بیان اسکا خوب لکھا ہی اور بدلائل عقلی اقربیت حضرت حق ثابت
کی ہی جسکو شوق ہو دیکھ لے اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ اور یاد کر جسوقت کہ لے لیتے ہین
دو فرشتے لینے والے قول عمل مکلفون کے اور لکھہ لیتے ہین ایک داہنے سے اور ایک بائین طرف سے بیٹھا ہی نگہبانی کو
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ نہین بولتا کچھہ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہین تیار اسیوقت لکھہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لیتے ہین لباب مین لکھا ہی کہ تعجب ہی پسر آدم سے کہ دو فرشتے تیار لکھنے کو بیٹھے ہین زبان اسکی قلم انکی ہی اور آب دہن اوس کا
سیاہی انکی پھر کیونکر بیہودہ بات کرتا ہی حدیث مین آیا ہی من حسن اسلام المرء ترك مالا یعنیه مثنوی ابلہی ہی
حرف زرای پسر + حرفۂ گفتار گر کرتا ہی کر + بند بولنا رکھنا زبان کا ہی بکام + جیسے ہی شمشیر اولی در نیام + اور یہہ
دونون فرشتے نگہبان بندے کے ہین اور لکھتے ہین نیک اور بد باتین اوسکی یہان تک کہ اجل اسکی آتی ہی وَجَآءَتْ
سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ اور آویگی بیہوشی موت کی ساتھ حکم اللہ کے کہ حق ہی اور کہینگے اسکو ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ
تَحِيْدُ یہہ ہی وہ چیز کہ تھا تو اس سے بھاگتا اور ڈرتا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے دوسرے بار
اور اس پھونک سے مردے زندہ ہوکر قبرونسے اٹھینگے اور فرشتے کہینگے ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا
وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ اور آویگا اسدن میدان محشر مین ہر جی کہ ساتھ اسکے ہانکنے والا فرشتہ ہوگا
جو ہانک کر حساب گاہ مین لیجاویگا اور ساتھ اسکے گواہی دینے والا ہوگا کہ نیک اور بد عملون کی شاہدی بھریگا اور وہ فرشتہ
یا اسکے اعضا ہونگے اور کسیکو نہ سایق سے قرار میسر ہوگا اور نہ شاہد سے انکار متصور پھر حقتعالی کی طرف سے ہر ایک کو
خطاب ہوگا کہ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا البتہ تحقیق تھا تو دنیا مین بیچ غفلت کے اس دن سے فَكَشَفْنَا
عَنْكَ غِطَآءَكَ پس کھولدیا ہمنے اور اٹھادیا آنکھ تیری سے پردہ جہل اور غفلت تیریکا تو کہ جو سنا تھا تو نے
دیکھ لے فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ پس نظر تیری آج بسبب دور ہونے پردے کے تیز ہی بعضون نے کہا ہی کہ
بینائی یہان بمعنی دانائی ہی یعنے جو دنیا مین احوال بعث اور حشر کا تجھ پر چھپا تھا آج دکھلایا ہمنے تجھکو اور تو دانا ہوا
ساتھ اسکے وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ اور کہیگا ہمنشین اسکا یعنے وہ فرشتہ کہ اسپر موکل تھا یہہ ہی
جو کچھ میرے پاس تھا حاضر یعنے دفتر اعمال کا تیرے پھر خطاب پہنچیگا سایق اور شہید کو اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيْدٍ ڈالدو تم دونون بیچ دوزخ کے ہر ایک کافر عناد کرنیوالے کو مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ منع کرنیوالیکو بھلائی سے
باز رکھنے والے مال کے حقوق مفروضہ سے نکل جانیوالے کو حدود الٰہی سے شک لانے والے کو بیچ وحدانیت کے اَلَّذِيْ
جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ جن نے مقرر کیا ساتھ اللہ کے معبود پس ڈالدو تم دونون اسکو
بیچ عذاب سخت کے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت ولید پلید کی شان مین اتری ہی اور مراد خیر سے دین اسلام ہی وہ منع کیا
کرتا تھا اپنی اولاد و اقربا کو مسلمانی سے اور یہہ صفاتین کفر کی اوسمین تھین غرض جب اس کافر کو دوزخ مین ڈالینگے کہیگا
میرا کیا گناہی شیطان نے میرے مجھے بدراہ کیا تھا پھر اس شیطان کو حاضر کرینگے قَالَ قَرِيْنُهٗ کہیگا ہمنشین اسکا یعنے وہ
شیطان جو دنیا مین اسکے ساتھ تھا رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ای پروردگار ہمارے نہین سرکش کیا
تھا مین نے اسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے اور اس سے نہ پھرا قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ کہیگا اللہ تعالی مت جھگڑو
میرے پاس کہ کچھ فائدہ جھگڑنے مین نہین ہی وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ اور تحقیق پہلے بھیجدیا تھا مین نے طرف تمھارے
وعید اپنے عذاب کی کتابون مین پیغمبرون کی زبانون پر اب تمکو کچھ حجت نہین رہی اور عذر تمھارا مسموع نہین مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ نہین بدلی جاتی بات میری جو وعدہ اور وعید کیا ہی مین نے اسے تبدیل نہین وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور نہین مین
ظلم کرنے والا واسطے بندون کے کہ بیموجب انکو عذاب کرو يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ یاد کر اسدن کو کہ کہینگے ہم واسطے
دوزخ کے یہہ قرات امام حفص کی ہی نون سے اور بعضے قاریون نے یقول بیا پڑھا ہی یعنے کہیگا اللہ دوزخ کو کیا بھری تو
یعنے مین نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کفار جن و انس سے بھر دونگا سو تو بھری یا نہین وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اور کہیگی دوزخ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا کچھہ ہی زیادتی یہہ استفہام بمعنی سوال ہی غرض یہہ ہوگی کہ زیادہ کر پھر حق تعالیٰ اور کافرون کو اوسمین ڈالکر بھر دیگا اور ایک قول
یہہ ہی کہ حتی تضع الجبار قدمیہ فیہا فتقول قط قط دوزخ کسیطرح سے نہین بھرنے کی یہان تک جناب الٰہی قدم مبارک
اپنا اسمین رکھدیگا پس کہیگی بس بس اب مین پر ہوگئی اور امام زاہدی وغیرہ نے کہا ہی کہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے لا مزید بھر گئی
مین زیادتی کی گنجایش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ اور نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے نہ
دور غیر بعید واسطے تاکید کے ہی اور یہہ معاملہ پہلے بہشت مین لیجانے سے ہوگا کہ اول بہشت کو اپنی دکھاوینگے اور وہان کے
مکان اور نعمتین انکی نگاہون مین رچاوینگے تو کہ لذت اسکی زیادہ ہو پھر فرماوینگے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ
یہہ ہی وہ جو وعدہ دئے گئے تھے تم دنیا مین اور اسکو آمادہ کیا ہی ہمنے واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے کے شرک سے ساتھہ توحید
کے یا معصیت سے ساتھہ طاعت کے نگاہ رکھنے والے احکام شرع کے یا رعایت کرنیوالے امر اور نہی کے یا محافظت کرنیوالے
عہد الٰہی کے بعضون نے کہا ہی کہ آداب رجوع کرنیوالے خلق سے طرف حق کے ہی اور حفیظ نگہبانی کرنیوالا ہر دم کا ہی کہ کوئی سانس
غفلت مین اللہ تعالیٰ سے نہ گذرے **نظم** پاس انفاس رافتا ہی ضرور + کوئی گذرے نہ دم بغیر حضور + آہ جو دم کٹے بغفلت ہی +
باعث حسرت و ندامت ہی + دھیان اوسکا بہر نفس ہووے + نی ہوا اور نی ہوس ہووے + یاد حق بن تو کاٹ ایک نہ دم +
تا بمحشر نہو ندیم و ندم + مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ جو شخص کہ ڈرتا ہی اللہ سے بن دیکھا اور آتا ہی
ساتھہ دل رجوع کرنیوالے کے یا ڈرتا ہی اللہ سے چھپے ہوئے یعنے عمل اپنے خلق سے چھپاتا ہی یا نہان و آشکار اُسے ایک ہی جیسے
ظاہر ڈرتا ہی ویسے ہی دلمین ڈرتا ہی اوسکو کہینگے اِدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ داخل ہو بہشت مین ساتھہ سلامتی کے یا ساتھہ سلام
خدا اور فرشتون کے ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ یہہ دن ہمیشہ رہنے کا ہی یعنے اسمین موت نہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ واسطے اہل بہشت کے ہی جو کچھہ چاہین نعمتین اور لذتین بیچ بہشت کے اور نزدیک ہمارے زیادتی ہی کہ دیدار سے
مشرف کرینگے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اور بہت لوگ ہلاک کئے ہمنے پہلے قوم تیری سے اہل قرن سے کہ وہ بحسب واقع
هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا وہ سخت تر تھے ان کفار مکے سے از روئے قوت کے مثل عاد اور ثمود کے فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ پس
چھید ڈالدئے انھون نے بیچ شہرون کے راہ کاٹ کاٹ اور سفر کر کر واسطے تجارت کے اور مال اور متاع بہت حاصل کیا
هَلْ مِّنْ مَّحِيْصٍ کیا تھی انکو جگہہ بھاگ جانے کی مرگ سے اور قضائے خدا سے جسوقت اُنکے موت کا حکم آیا کسی چیز نے اُنکی
دستگیری نکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ تحقیق بیچ اسکے جو مذکور ہوا اس سورہ مین البتہ نصیحت ہی واسطے
اس شخص کے کہ ہی واسطے اسکے دل آگاہ حضرت شیخ شبلی سے منقول ہی کہ مواعظ قرآن کو دل حضور والا چاہئے کہ ایکدم غافل نہو اَوْ اَلْقَى
السَّمْعَ یا ڈالا اُسنے کانکو کہ کان لگا کر سنا اور اعتبار کیا وَهُوَ شَهِيْدٌ اور وہ حاضر ہی وقت استماع کے تو کہ فہم معانی کا کر سکے
شیخ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ القائے سمع وقت استماع قرآن ایسا چاہئے کہ گویا پیغمبر سے سنتا ہی بلکہ اور فہم تیز
کرے گویا جبرئیل سے سنتا ہی بلکہ اور فہم بلند کرے گویا حق سبحانہ سے سنتا ہی شیخ الاسلام نے کہا کہ یہہ بات درست ہی اور
اسکا گواہ قرآن مین ہی کہ شہید فرمایا اور شہید وہ ہی جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے نہ خبر دینے والے سے کیونکہ غائب
مخبر سے سنتا ہی اور حاضر متکلم سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین تکرار کرتا ہون قرآن شریف کو یہان
تک کہ متکلم سے سنتا ہون وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا
ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان ان دونون کے ہی بیچ چھے دن کے یک شنبہ سے شنبہ تک وَمَا مَسَّنَا
مِنْ لُّغُوْبٍ اور نہ لگی ہمکو پیدایش اُن کی مین ماندگی یہہ رد قول یہود کا ہی کہ کہتے تھے حق تعالیٰ ماندہ ہوگیا تھا اُنکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے بنانے مین روز شنبہ کو استراحت فرمائی کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بات سنکر رنگ سرخ ہوگیا حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی کہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین یہود یا اوپر بات منکرون کے جو انکار بعث مین کہتے ہین یا تیری شان مین جو سخن ناشایستہ اُنسے صادر ہوتے ہین کہ نسبت شعر اور سحر اور جنون کی کرتے ہین یا جو میری جناب مین بے ادبی کرتے ہین کہ شریک اور ولد ٹھہراتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اور نماز پڑھ ساتھہ امر پروردگار اپنے کے پہلے سورج نکلنے کے کہ نماز صبح ہی اور پہلے سورج ڈوبنے کے کہ نماز عصر کی ہی وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھ بعضے رات سے کہ نماز مغرب اور عشا کی ہی اور نماز پڑھ پیچھے سجدون کے امام زاہدی نے حضرت امیر سے نقل کی ہی کہ ادبار السجود نماز دو رکعت بعد نماز شام ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اس سے وتر مراد ہی بعد عشا کے یا نوافل ہین بعد فرایض کے وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ اور سن اے مخاطب کہ پکارے پکارنے والا یعنے اسرافیل علیہ السلام مکان نزدیک سے ساتھہ آسمان کے وہ مکان صخرہ بیت المقدس ہی کہ سب روئے زمین سے اثنا عشر میل نزدیکتر ہی آسمان سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مکان قریب اسواسطے فرمایا کہ آواز اسرافیل کی ہر جگہہ پہنچیگی کوئی مکان اس سے دور نہو گا حدیث مین وارد ہی کہ اسرافیل صخرہ پر چڑھہ کر انگشت بگوش کرکے کہینگے کہ ای استخوان ہاے ریزہ اور ای گوشتہاے از ہم رفتہ اور ای مویہاے پریشان بندون کے حق تعالی فرماتا ہی کہ جمع ہو واسطے جزا اور قضا کے يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ اسدن کہ سنینگے آواز تند بعث کو کہ نفخہ دوسرا ہی ساتھہ اس چیز کے کہ حق ہی یعنے اٹھنا قبرون سے اور کہینگے سننے والون کو کہ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ یہہ ہی دن نکلنے کا قبرون مین سے اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ تحقیق ہم جلاتے ہین مردونکو یعنے نطفہ مردے کو حیات بخشتے ہین اور ہم مارتے ہین انکو دنیا مین اور طرف ہمارے ہی بازگشت انکی دوسری بار کو واسطے حساب کے زندہ کرینگے ہم يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا یاد کر اسدن کو کہ پھٹ جاویگی زمین اور دور ہوگا آدمیون سے پھٹے مردون سے ندا کرنے والا پس نکلینگے قبرون سے جلدی کرتے ہوے طرف ندا کرنے والے کے ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ یہہ زندہ کرنا قبرون سے اکٹھا کرنا اور اٹھانا ہی اوپر ہمارے آسان نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ہم خوب جانتے ہین جو کچھہ کہتے ہین کافر انکار قیامت سے اور افترا ہمارے حق مین اور نالایق باتین تیری شان مین وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ اور نہین ہی تو اوپر انکے زور کرنے والا کہ زبردستی انکو ایمان پر ثابت رکھے فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ پس نصیحت دے ساتھہ مواعظ قرآن کے اس شخص کو کہ ڈرتا ہی وعید میرے جیسے کیونکہ پند پذیر سوا ترس کارون کے نہین ہوتا سورۃ ذاریات مکی ہی ساتھہ آیتین ہین تین سو ساٹھہ کلمات ہین ایک ہزار دو سو ستاسی حرف ہین فواصل اسکی قفاک سین ہین تطبیق اسکی ساتھہ سورہ قاف کے یہہ ہی کہ آخر اسکے مذکور بعث اور نشر کا تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوئی واللہ اعلم بالصواب

| سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً |
|---|---|---|

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا قسم ہی اُن باؤن کی کہ پراگندہ کرتے ہین بخار زمین سے پراگندہ کرنا اور دانون کو کاہ سے جدا کرنے ہین یا قسم ہی فرشتون کی جو اٹھاتے ہین باؤن کو فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا پھر اُن باؤن کی کہ اٹھاتے ہین بادل بوجھہ والے کو یا اُن فرشتون کی جو اُن بادلون کو اٹھاتے ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا پھر چلنے والیون ساتھہ آہستگی کے یعنے کشتیون کے یا ستارون کے جو اپنی منزلون مین چلتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا پھر بانٹنے والونکی ایک چیز کو یعنے قسم ہی ان فرشتون کی کہ تقسیم امور معینہ کی اور رزق کی ساتھہ انکے متعلق ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے چار ملک مقرب ہین کہ اپنے اپنے کام پر ہر ایک متعین ہی جبرئیل وحی پر میکائیل ابر رحمت پر عزرائیل موت پر اسرافیل نفخ صور پر انھون کی قسم حق تعالی نے کھائی ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہین کہ جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم حشر نشر ثواب عقاب سے البتہ سچا ہی اسمین خلاف نہین
اور تحقیق جزا اور حساب البتہ ہونیوالا ہی بے شک وشبہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ قسم ہی آسمان صاحب زینت کی یا خداوند استحکام
اور شدت کی یا خوش آیندہ نیک صورت کی یا راہون والے کی کہ ستارون کی سیرگاہ ہی تبیان مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی
کہ مراد اس سے آسمان ہفتم ہی اور حقتعالی قسم کھا کر فرماتا ہی اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ تحقیق تم ای اہل مکہ البتہ بیچ بات مختلف کے
ہو میرے پیغمبر کی شان مین کبھی شاعر ٹھہراتے ہو کبھی ساحر بناتے ہو کبھی کاہن کبھی مجنون یا تمھارا قول قرآن شریف کے حق مین مختلف
ہی کبھی شعر کبھی کہانت کبھی کہانیان پہلے لوگون کی کہتے ہو يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ پھیرا جاتا ہی اس سے یعنے ایمان پیغمبر پر
لانے سے یا قرآن پر لانے سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہی علم خدا اور حکم قضا مین ایمان لانے سے ساتھ پیغمبر کے اور قرآن کے یعنے جو علم
الٰہی مین محروم ہی ایمان بکتاب وپیغمبر سے وہ محروم ہی **فرد** علم ازلی مین جو رہا ہی محروم + پانا اسے راہ راست رافتا معلوم + قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ
لعنت کی گئی جھوٹھ بولنے والے مختلف باتون والون مین سے مراد اس سے وہ لوگ ہین جو راہون مین جا بیٹھے تھے جو قافلہ
آتا تھا جھوٹھی جھوٹھی باتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بیان کرکے خدمت سے حضرتؐ کے محروم رکھتے تھے حق تعالی نے
انپر لعنت کی اور فرمایا الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ دروغ گو وہ ہین جو کمال جہالت اور نہایت غفلت مین بھولے ہوئے
ہین اوامر اور نواہی الٰہی کو يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ پوچھتے ہین وہ پیغمبر سے اور مؤمنون سے کب ہوگا دن جزا کا کہ تمھارے
خدا نے قسم کھا کر کہا ہی ان الدین لواقع اور یہہ بات جھٹانے کی راہ سے اور تمسخر کی راہ سے کہتے ہین حقتعالی نے فرمایا کہ جزا واقع
ہی يَوْمَهُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ جسدن کہ کافر اوپر آگ کے گرفتار کئے جاوینگے اور جلینگے اور معذب ہونگے اور خزنہ دوزخ انکو
کہینگے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ چکھو تم گمراہی اپنی کو اور عذاب اپنے کو هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ یہہ ہی وہ چیز کہ تھے تم دنیا
مین ساتھ اسکے جلدی کرتے اور کہتے تھے متی ھذا الوعد اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ تحقیق پرہیزگار اسدن بیچ باغون کے
ہونگے اور چشمون روان کے یعنے ایسے باغون مین ہونگے جہان نہرین جاری ہونگی اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ لینے والے اس چیز کو
کہ ساتھ فضل اپنے کے دیا انکو پروردگار انکے نے ثواب اچھے قول فعل انکے کا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ تحقیق وہ
تھے پہلے داخل ہونے بہشت کے نیک کار فرمانبردار كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ تھے وہ تھوڑی رات سے سوتے
تھے باقی نماز پڑھتے تھے یعنے اکثر رات عبادت مین گذارتے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مغرب اور عشا مین نماز نوافل
پڑھتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کم رات انپر نہین گذرتی تھی مگر یہہ نماز پڑھتے تھے اول مین یا اوسط مین
یا آخر مین اور اشہر یہہ ہی کہ سوتے نتھے جب تک نماز عشا کی نہ پڑھ لین اور نماز عشا بہت رات گئے پر ادا کرتے تھے وَبِالْاَسْحَارِ
هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور تھے وہ کہ بیچ سحرون کے استغفار کرتے تھے یعنے باوجود کم سونے کے اور بہت عبادت کرنے کے
جب سفیدی سحر کی ظاہر ہوتی تھی طلب بخشش کی حق تعالی سے کرتے تھے اسطرح سے کہ گویا تمام رات گناہون مین گذاری ہی
اور یہہ دلیل ہی اپنے عمل پر غرور نکرنے کی اور حساب مین نہ لانے کی **فرد** طاعت ناقص میری کب موجب غفران ہی + جو عبادت
اپنی ہی سو بدتر از عصیان ہی + وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور بیچ مالون انکے کے ہی نصیبہ اور بہرہ واسطے
سوال کرنیوالون کے اور نہ سوال کرنے والون کے سمجھ لیجئے کہ محروم بے سوال لوگ مستحق ہین کہ کسی سے کچھ مانگتے نہین تونگری
کا گمان کرکے کوئی اونکو صدقہ نہین دیتا یا وہ لوگ ہین کہ انکی کشت مین زراعت مین نقصان آگیا ہی یا وہ فقیر ہین کہ بیٹیان
رکھتے ہین بیاہنے کو یا وہ غلام ہین کہ انکے میان انکو روٹی کپڑا نہین دیتے اور ہر تقدیر پر وہ اپنے مال مین سے انکا حق مقرر
کرتے ہین وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ اور بیچ زمین کے نشانیان ہین دلیل پکڑنے پر اوپر قدرت الٰہی کے واسطے یقین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لانیوالون کے جیسے معادن ہین کہ جواہر طرحطرح کے اونمین سے نکلتے ہین اور نباتات ہین کہ قسم قسم کے اُنمین سے اناج اور ساگ پیدا ہوتے ہین اور حیوانات ہین کہ نوع نوع کے اونمین جانور نمودار ہین اور نفس زمین مین بھی دلایل قدرت موجود ہین کہ کوئی قطعہ اشجار مثمر سے سرسبز اور شاداب ہی اور کوئی خشک بے آب وتاب ہی کہین ہوا سرد ہی کہین گرم اور کہینکی زمین سخت ہی اور کہینکی نرم کسی جگہہ کی ہوا حار ہی اور کسی جاکی مرطوب کہینکی سبب خفقان ہی اور کہینکی موجب راحت قلوب وَفِيٓ اَنفُسِكُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ اور نشانیان ہین بیچ جانون تمھاری کے کیا پس نہین دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے نظر عبرت سے دیکھکر نشانیان کمال صنعت الٰہی کی اپنے بیچ مشاہدہ کرو کہ جوکچھہ تمام عالم مین ہی وہ تم مین موجود ہی سیر انفسی کرو اگر سیر آفاقی مقصود ہی **نظم** جوکہ عالم مین ہی وہ تجھہ مین ہی سب + رافت اپنے مین دیکھہ قدرت رب + سر تیرا ہی نمونہ افلاک + خاک ہی تو ولی ہی مظہر پاک + دونون آنکھین تیری ہین مہر وماہ + تجھہ مین روشن ہی قدرت اللہ + رگ وریشے تیرے ہین جون اشجار + خون بدن مین ہی صورت انہار + دل تیرا شکل عرش بالا ہی + مورد نور حق تعالی ہی + تو صغیر اور کبیر ہی عالم + پر تیرا ہی کچھہ اور ہی عالم + جو تجلی کہ تیرے اندر ہی + فرش سے عرش تک وہ کبیر ہی + تیری جس جا تلک رسائی ہی + وہان تلک بار کہنے پائی ہی + تو سراپا ہی مظہر باری + واسطے تیرے سب ہی گلکاری + باغ گیتی تیرے لیے ہی کھلا + چمن دہر ہی شگفتہ ہوا + گوہر بے بہا عجب ہی تو + جانتا آپ کو پہ کب ہی تو + آپ اپنے کی آبرو کھو مت + متوجہ کسیطرف ہو مت + دیکھہ اپنے ہی سینے مین سب کچھہ + چمکے ہی اس نگینے مین سب کچھہ + دل تیرا صاف آئینے سا ہی + جلوہ گر اوسمین روے جانا ہی + رافت اب اور بس نہ کچھہ کہیئے + یہی کافی ہی کہ تہ چپ رہیئے + وَفِي السَّمَآءِ رِزۡقُكُمۡ اور بیچ آسمان کے ہی اسباب رزق تمھارے کا جو منجہہ ہی یا جو کچھہ تمھاری قسمت مین رزق ہی وہ لکھا ہوا ہی لوح پر کہ آسمان چہارم ہی وَمَا تُوۡعَدُوۡنَ اور جو کچھہ وعدہ دیے جاتے ہو تم ثواب بہشت اور نعمتون اسکیکا وہ بھی آسمان ہفتم مین ہی نزدیک سدرۃ المنتہی کے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثۡلَ مَآ اَنَّكُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ پس قسم ہی پروردگار آسمان کی اور زمین کی تحقیق وہ جو مذکور ہوا رزق اور ثواب البتہ حق ہی مانند اسکے کہ بولتے ہو تم یعنے جیسا کہ شک نہین ہی تمکو اپنے بات کہنے مین ویسے ہی شک نہین ہی میرے رزق دینے مین هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات مہمانون ابراہیم علیہ السلام کی کہ گیارہ فرشتے تھے قوم لوط علیہ السلام کے ہلاک کرنیکو نازل ہوئے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ چار ملک مقرب تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل سلام ہو جیوانپر الۡمُكۡرَمِيۡنَ مہمان حرمت کیے ہوئے نزدیک پروردگار کے یا نزدیک حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے کہ خود بنفس نفیس اونکی خدمت مین کھڑے ہوئے اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا جبوقت کہ داخل ہوئے مہمان اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے سلام کرتا ہون مین اوپر تمھارے قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ گروہ ہو نہ پہچانی ہوئی یعنے تمھاری شکل کے جیسا کوئی شخص نہین دیکھا مین نے صورت مین قامت مین تم کون ہو کہان سے آئے ہو انھون نے کہا ہم مہمان ہین فَرَاغَ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍ پس پھرے طرف اہل اپنی کے اسطرح سے کہ مہمانون نے نہ جانا کہ کہان گئے پس لے آئے گائے کا بچہ موٹا بھنا ہوا فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ پس نزدیک کیا اسکو طرف اُن مہمانون کے جب انھون نے اسکی طرف میل نکیا قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ کہا حضرت ابراہیم نے کیا نہین تم کھاتے ہو یعنے کھاؤ انھون نے کہا ہم نہین کھاتے فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً پس خاطر مین پکڑا ابراہیم نے اُن مہمانون سے ڈر یعنے آپ جی مین ڈرے کہ مبادا یہہ چور ہون اور میرے زیان کے واسطے آئے ہون کیونکہ اس زمانے مین جو کوئی کسی سے عداوت رکھتا تھا اس کے گھر کا کھانا نہین کھاتا تھا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خوفناک دیکھا قالوا لا تخف کہا مت ڈر کہ ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہین حضرت ابراہیم نے کہا کہ تم نے پہلے سے کیون نہین کہا کہ مین اس گوسالے کو ذبح نکرتا اور اسکے مان سے نہ چھڑاتا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اس گوسالۂ بریان پر لگا دیا وہ کود کر اپنی مان کیطرف بھاگا بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے در کے اوٹ سے یہہ سارا حال مشاہدہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام متعجب ہوئے فرشتے پھر باتین کرنے لگے وبشروہ بغلام علیم اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم کو ساتھہ لڑکے کے علم والے کے یعنے تمھارے پسر متولد ہوگا بی بی سارہ سے اسحاق نام اور جب وہ بلوغت کو پہنچیگا تو عالم ہوگا فاقبلت امراته في صرة پس آئی بی بی اسکی سارہ بیچ حیرت کے فصکت وجهها وقالت عجوز عقيم پس طمانچہ مارا منہہ پر اپنے جیسے بی بیان تعجب کے وقت اپنے منہہ پر ہاتھہ مارتی ہین اور کہا کیا جنتی ہین بوڑھی بانجھہ قالوا كذلك قال ربك کہا فرشتون نے کہ اسیطرح کہ خوشخبری دی ہمنے کہا ہی پروردگار تیرے نے اور ہم اسکے کہے سے کہتے ہین انه هو العليم العليم تحقیق وہ حکم کرنیوالا ہی ساتھہ فرزند کے تجھکو دانا ہی ساتھہ عقیم ہونے تیرے کے اور جو محکم کار اور دانا ہوتا ہی وہ البتہ قادر بھی ہوتا ہی اصلاح پر انظم جو کام مین تیرے ہووے دانا + اتمام مین بھی وہ ہو توانا + ہر کام مین اسپہ رکھہ توکل + وہان کچھہ نہین کارگر تعقل + تو کیا ہی جو عقل تیری وہان جائے + وہ اس سے ہو جو نہ فہم مین آوے + دانے سے درخت جو اگاوے + کام اسکا بعقل کیونکہ آوے + اور جب حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ یہہ فرشتے ہین اور اُنکا اُترنا سوا کسی بڑے کام کے نہوگا + قال فما خطبكم ايها المرسلون کہا پس کیا ہی تمھارا ای رسولو قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين کہا فرشتون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف ہلاک کرنے ایک گروہ گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ سرب گناہونکا کفر ہی اور ہم آئے ہین لنرسل عليهم حجارة من طين تو کہ بھیجین ہم اوپر انکے بعد ہلاک کرنے انکے کے اور زیروزبر کرنے شہرانکے کے پتھر یعنے کنکر مٹی کے مسومة عند ربك للمسرفين نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کیواسطے حد سے نکل جانیوالون کے بیچ کفر اور فجور کے ہون لکھا ہی کہ اُن کنکرون پر خط سفید وسیاہ تھے یا نام ہر ایک کا لکھا تھا جو اس سے ہلاک ہوا اور یہہ سنگ باری انپر بعد ہلاک ہونے انکے کے ہوئی اور اصح یہہ ہی کہ اومین سے جو لوگ شہر مین تھے اُنپر پتھر برسے یہانتک کہ سب ہلاک ہوگئے سمجھہ لیجئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہہ فرشتے طرف مؤتفکہ جاتے ہین قوم لوط کی ہلاکت کو تو دل مبارک آپکا واسطے برادرزادے کے غمگین ہوا کہ حال اُسکا اس بلا مین دیکھئے کیا ہو فرشتون نے کہا کہ تم کچھہ غم نہ کھاؤ لوط اور بیٹیان اونکی سلامت رہینگی فاخرجنا من كان فيها من المؤمنين پس نکالدیا ہمنے اُس شخص کو کہ تھا بیچ ضلع مؤتفکہ کے ایمان والون سے فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين پس نہ پایا ہمنے بیچ اس ضلع کے سوا ایک گھر کے مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور دونون بیٹیان انکی تھین بعضون نے کہا ہی کہ سوا ایک شخص کے قوم لوط مین سے کہ مدت بیس برس کی ہین وہ ایمان لایا تھا وتركنا فيها اية للذين يخافون العذاب الاليم اور چھوڑ دی ہم نے بیچ اس دیہات کے نشانی عذاب کی واسطے عبرت ان لوگون کے کہ ڈرتے ہین عذاب دردناک دینے والے سے سمجھہ لیجئے کہ وہ نشانی پانی کالا اور الٹ جانا اس طبقے زمین کا ہی وفي موسى اذ ارسلناه الى فرعون بسلطان مبين اور بیچ قصے موسیٰ علیہ السلام کے بھی ہی نشانی واسطے ترسندگان کے جبوقت بھیجا ہمنے اسکو طرف فرعون کے ساتھہ معجزے ظاہر کے مانند ید بیضا اور عصا کے فتولى بركنه وقال ساحر او مجنون پس پھر گیا فرعون ساتھہ قوت اپنی کے کہ خزانہ اور لشکر رکھتا تھا اور کہا موسیٰ جادوگر ہی چشم بندی کر کر خوارق عادات دکھاتا ہی یا دیوانہ ہی کہ اپنے مآل کا اندیشہ نہین کرتا سمجھہ لیجئے کہ طعن فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دلیل ہی اسکے جہل پر اسواسطے کہ دو چیزون کے ساتھہ اسنے طعن کیا جو ضدین ہین سحر کو تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کمال عقل رسا اور ذہن دراک چاہئے اور دیوانگی کو جہل اور زوال عقل اور کمال عقل اور زوال عقل دونون آپسمین ضد ہین پس جب فرعون پھر اموسی علیہ السلام سے طعن کرتا ہوا اور قوم اوسکی اوسکے ساتھ ہوئی فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ پس پکڑا ہمنے اسکو ساتھ لشکر اپنے کے اور نثار اسکے کو پس پھینک دیا ہمنے اسکو بیچ دریا کے یعنے ڈبو دیا اور فرعون مستحق ملامت کے تھا یا ملامت کرنیوالا اپنے آپ کو کہ کیون مومنی سے پھر ا اور طعنہ زن اسپر ہوا اور اسی سبب سے کہا امنت انہ لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ اور بیچ ہلاک ہونے عاد کے پند اور عبرت ہی واسطے اہل اعتبار کے جسوقت بھیجا ہمنے اوپر انکے باد کو بانجھ یعنے بے نفع اور بے خیر کو کہ نہ بارور کرے درخت کو اور نہ برلائے ابر کو مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ نہ چھوڑا اوس باد نے کسی چیز کو کہ گذرے اوپر اسکے مگر یہہ کہ کر دیا اسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے یا گھاس خشک کے وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ اور بیچ قصے قوم ثمود کے بھی نشانیان ہین واسطے ڈرنے والون کے جسوقت کہا گیا واسطے اُنکے بعد جھٹلانے صالح علیہ السلام کے اور پانو کاٹنے ناقہ کے کہ تم فائدہ اٹھاؤ زندگانی اپنی سے تا وقت عذاب کہ تین روز بعد ہوگا فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس سرکشی کی انھون نے حکم پروردگار اپنے کے سے اور اپنے حال کا کچھ تدارک نہ کیا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ پس پکڑا انکو کڑک نے کہ عذاب ہلاک کرنیوالا تھا بعد تین دن کے اور وہ دیکھتے تھے یا انتظار کرتے تھے مراد صاعقہ سے صیحہ ہی جبرئیل علیہ السلام کا فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ پس نہ کر سکے کھڑا رہنا یہہ کنایہ انکے عجز سے ہی یعنے اتنی قدرت نہ ہوئی کہ اٹھ کر بھاگ جائین عذاب سے یا کھڑے رہ کر دفع عذاب کی تدبیر کرین وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو پہلے قوم عاد کے اور ثمود کے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ تحقیق وہ تھے قوم فاسق وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتھ قوت الوہیت کے یا ساتھ قدرت کے کہ اسکے پیدا کرنیپر سکتے تھے ہم اور تحقیق ہم اسکو کشادہ کرنے والے ہین وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور زمین کو بچھایا ہم نے پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ اور ہر چیز سے جو موجودات ہی پیدا کیا ہم نے دو قسمین کہ ایک جوڑا دوسرے کا ہی پھر وہ یا تو بحسب شکل ہی جیسے مرد اور زن یا بحسب ضد ہی جیسے نور اور ظلمت یا آگے پیچھے آنے والا ہی جیسے رات دن یا بطریق مخالفت ہی جیسے تر اور خشک اور اسی پر قیاس کر لیجئے آسمان زمین بحر پر گرمی سردی جن انس کو اور صفات سے حلم اور قہر جبن اور شجاعت جود اور بخل کو اسیطرح سے ہی حق اور باطل کفر اور ایمان شقاوت اور سعادت حلو اور مُر مرض اور صحت غنا اور فقر ضحک اور بکا فرح اور غم موت اور حیات اور سوا انکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ وحدانیت صفت میری ہی کیونکہ تعدد خواص ممکنات کے سے ہی اور مین واجب بالذات ہون اور واجب قائل تعدد اور انقسام کے نہین ربا عی قسمت سے تعدد کے منزہ ہی و د؛ اشراک سے پاک وحدت حق سمجھو + واحد شکستہ نہین ہوتا رافت + وہ ایک ہی دخل وہان دوئی کامت دوؤ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ پس بھاگو کفر سے طرف توحید خدا کے یا عذاب سے اسکے طرف ثواب اسکے کے یا گناہ سے طرف طاعت اسکی کے یا ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے یا بھاگو طرف اللہ کے ساتھ قطع تعلقات کے یا اپنی صفاتون سے طرف صفات حق کے بلکہ اپنی خودی سے فرار کرو اور بخدا اقرار پکڑو نظم تا نہ بھاگو گے خودی سے نہ ملو گے بخدا + قطع اس راہ کا وابستہ بخود رفتن ہی + فضل جب آپ سے رافت ہو میسر ہی وصل + جسکو کہتے ہین گستن وہی پیوستن ہی + اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تحقیق مین واسطے تمہارے عذاب خدا سے ڈرانیوالا ہون ظاہر بایان کرنیوالا ہون

وہ جس سے ڈرنا چاہئے ولا تجعلوا مع اللہ الٰھا اٰخر اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود انی لکم منہ نذیر مبین تحقیق مین واسطے تمھارے خدا سے سچ عبادت غیر اوسکی کے ڈرانیوالا ہون آشکارا کذلک ما اتی الذین من قبلہم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون اسیطرح کہ قوم تیری تجھے نسبت سحر اور جنون کی کرتی ہی نہ آیا تھا اُن لوگون کو جو پہلے اُنسے تھے یعنے اُن کفار مکہ سے کوئی پیغمبر مگر کہا انھون نے کہ وہ جادوگر ہی یا دیوانہ جو اُسنے معجزہ دکھایا تو اسے جادوگر بنایا اور جو بعث اور حشر کا احوال سنایا تو اوسکو دیوانہ ٹھہرایا اتواصوا بہ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آگے مین ساتھ اس بات کے کہ یہہ سب یہی کہتے ہین یہہ استفہام بمعنی نفی ہی یعنے پہلے لوگون نے پچھلون کو وصیت نہین کی بل ہم قوم طاغون بلکہ وہ ایک قوم ہین نافرمان سرکش اور سرکشی کی جہت سے اسبات پر ہین فتول عنہم پس منہہ پھیر لے اُنسے یعنے انکی منکرات سے روگردانی کر جب تک کہ حکم قتال کا اُنکے نہ آوے فما انت بملوم پس نہین ہی تو ملامت کیا گیا نزدیک خدا کے بسبب اعراض کے اُنسے معالم مین لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی وذکر فان الذکری تنفع المومنین اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی ہی ایمان والون کو یعنے کافرون کے عناد کے سبب تربیت سے مومنون کے غفلت نہ کیجیے جسطرح پند اور وعظ کرتے آئے ہو اوسپر ثابت رہئے کہ نصیحت مین فائدہ بہت ہین فصول مین لکھا ہی کہ کلام واعظ دس چیزون کے مشتمل چاہئے تو کہ سامعون کو نفع پہنچاوے اول نعمت الٰہی لوگون کو یاد دلوائے تا شکر اسکا ادا کرین دوسرے تواب محنت اور بلا کا ذکر کرے تو کہ اسپر صبر کرین تیسرے گناہون کا عذاب بیان کرے تو کہ لوگ باز رہین اور توبہ کرین چوتھے فریب اور مکر شیطان کے بتاوے تو کہ اس سے حذر کرین پانچوین فنا اور زوال اور بے اعتباری دنیا سے پریشان کی روشن کرے تو کہ دل اوس سے نہ لگا بین چھٹی موت کو یاد دلوائے تا کہ وہان کے جانے کی تیاری کرین ساتوین مذکور قیامت کا بہت کرے تا کہ اس دنکے کامون مین مشغول رہین آٹھوین درکات دوزخ کے اور عقوبات وہان کے بیان کرین تا کہ اس سے ڈرین نوین درجات بہشت کے اور اقسام وہان کی نعمتون کے شمار کرے تا کہ اسپر راغب ہون دسوین بنا کلام کی اوپر خوف اور رجا کے رکھے کبھی عظمت کبریا اور ہیبت الٰہی بیان کرے کہ لوگ ڈرین اور کبھی رحمت اور مغفرت اور مہربانی اور شفقت حقتعالی کی تقریر کرے کہ امیدوار ہون اوسکی جناب سے پس یہہ باتین جس پند اور وعظ مین ہونگی وہ بہت نافع اور سودمند ہوگا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور نہین پیدا کیا جن کو اور آدمی کو اہل ایمان مین سے مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اسکے کہ امر کرون مین ساتھ عبادت کے اور امر بعبادت کیا ہی وما امروا الا لیعبدوا اللہ اور مجاہد نے کہا کہ نہین پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر واسطے اسکے کہ پہچانے مجھے اور سب پہچانتے ہین اللہ کو اتنا فرق ہی کہ بعضے فرمانبرداری کرتے ہین اسکی اور بعضے عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون اور نہین چاہتا مین اُنسے کچھہ رزق اور نہین چاہتا مین یہہ کہ کھلاوین مجھکو بلکہ رزق اور طعام دینا میری صفت ہی اور کسیکی نہین سوا میرے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین تحقیق اللہ وہی ہی رزق دینے والا نہ غیر اوسکا اور استوار قدرت اپنی مین نظم وہی رزاق مطلق رزق سب کو دینے والا ہی نوال فضل سے اسکے ہر ایک پاتا نوالا ہی + کسی صورت فتور اسکی نہین ہی کارسازی مین + کسی عنوان قصور اسکی نہین بندہ نوازی مین + فان للذین ظلموا ذنوبا مثل ذنوب اصحابہم فلا یستعجلون پس تحقیق واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کیا انھون نے اوپر اپنے کفر اختیار کر کے یعنے اہل مکہ ایک ڈول ہی عذاب سے مثل ڈول یارون اُنکے کے جو کافر گذرے ہین پہلے اُنکے یعنے اوپر بھی وہی پہنچیگا جو اُنپر پہنچتا تھا پس چاہئے کہ نہ جلدی مانگین مجھ سے فویل للذین کفروا من

یومہم الذی یوعدون پس وائے ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب دن انکے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھہ اُسدن کے کہ قیامت کا ہی یا دن بدر کا ہی سورۃ طور مکی ہی انچاس آیتین ایک ہزار پنچاون حروف ہین تین سو بارہ کلمات ہین فواصل اسکی من رعا ہین تطبیق اسکی سات سورت ذاریات کے یہہ ہی کہ ختم اوسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بذکر وقوع عذاب ہوا

سورۃ الطور مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع واربعون ایۃ

والطور قسم ہی کوہ طور سینا کی کہ جبل زبیر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام الٰہی سنتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے مطلق پہاڑ ہین کہ زمین کی میخین ہین فائدے نفعے انمین بہت ہین وکتٰب مسطور اور قسم ہی کتاب لکھی ہوئی کی فی رق منشور بیچ صحیفے کھلے ہوے کے مراد اس سے قرآن شریف ہی یا لکھا ہوا لوح محفوظ کا ہی اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہی کیونکہ لوح زمرد سبز کی ہی اور رق کی معنی نامے کی ہین اور چہلے گواہون کے پہلے بھی کہتے ہین مراد لوح موسیٰ علیہ السلام ہین یا کتاب تورات کہ اسمین نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسطور تھی یا کتاب حفظہ یا کتاب فرشتون کی کہ حق تعالیٰ نے انکو لکھدی ہی عالم گذشتہ اور ابتداء اوسمین پڑھ لیتے ہین والبیت المعمور اور قسم ہی گھر آباد کی وہ کعبہ شریفہ ہی کہ طواف کرنیوالون سے اور مجاورون سے معمور ہی یا صراح ہی کہ مقابل خانہ کعبہ کے آسمان ہفتم پر واقع ہی اور کثرت ملائکہ سے معمور ہی والسقف المرفوع اور قسم ہی چھت بلند کئے گئے کی کہ آسمان ہی مجمع انوار حکمت اور مخزن اسرار فطرت یا عرش عظیم ہی والبحر المسجور اور قسم ہی دریا جھونکے ہوئے اور گرم کئے ہوئے کی کہ جہنم ہی یا بحر محیط ہی یا بحر الحیوان ہی کہ زیر عرش ہی چالیس صباح قبرون پر ترشح اسکا بعد نفخہ اول کے کرینگے یا نفخہ ثانیہ مین لوگ اس سے اٹھین سمجھہ لیجئے کہ نزدیک صوفیہ کے طور نفس ہی کہ کلیم قلب حقتعالیٰ سے اسپر مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب پر رحمت ازلیہ سے لکھا گیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور بیت المعمور لطیف سیر عارفان ہی یا سیر صوفیان ہی کہ تجلیات الٰہیہ سے آباد ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی کہ سقف خانہ دل ہی اور بحر مسجور دل عشاقان کبریا کہ شعلہ شوق سے گرم کیا گیا ہی

نظم جو یہان نفس ہی سو رافت وہ طور سینا ہی + کلیم قلب مناجات اسپہ کرتا ہی + کتاب جوہر ایمان ہی جو کہ ہی مسطور + میان قلب کہ ہی وہ صحیفہ منشور + وہ گھر تجلی حق سے سدا ہی جو معمور + وہ گھر ہی عارفون کا جو کہ ہی سراسر نور + ہی جسکی شان مین وارد کہ سقف ہی مرفوع + وہ سقف خانہ دل ہی بلند مرتبہ روح + جسے کہ کہتے ہین دریائے شور افزا گرم + بنا نہ عشق خدا دل ہی وہ سراپا گرم + اور جواب قسم کا یہہ ہی ان عذاب ربک لواقع تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا البتہ ہونیوالا ہی ما لہ من دافع نہین ہی واسطے اوس عذاب کے کوئی ٹالنے والا بلکہ وہ ہر طرح ہر حال ہوگا یوم تمور السماء مورا جسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا کر وتسیر الجبال سیرا اور چلنے لگین گے پہاڑ چلنا کر فویل یومئذ للمکذبین پس وائے ہی اسدن واسطے جھٹھانیوالون کے کہ خدا اور رسول کی باتون کو جھٹھاتے ہین الذین ہم فی خوض یلعبون وہ جو بیچ جھگڑے کے ہین جھوٹھی باتون مین کہ قرآن شریف کو کہانیان بتاتے ہین اور نبی آخر زمان کو جھٹھاتے اور بعث مین انکار لاتے ہین بازی کرتے ہین یعنے مرتکب ان باتون کے ہوتے ہین غفلت کے سبب سے اور بیہودہ بکتے ہین یوم یدعون الی نار جہنم دعا ڈرو اسدن سے کہ دھکے دئے جاوینگے کافرون کو طرف آگ دوزخ کے دھکے دینا کر لکھا ہی کہ ہاتھہ کافرون کے اون کی گردنون مین باندھہ پیشانی پشت پا پر رکھہ کر دوزخ مین دھکا دیکر گراوینگے اور کہینگے ھذہ النار التی کنتم بہا تکذبون یہہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین تھے تم اسے جھٹلاتے اور باور نہین کرتے تھے اور وحی پیغمبر کو سحر جانتے تھے افسحر ھذا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ کیا جادو وہی یہہ کہ دیکھتے ہو تم یا نہین دیکھتے یہان جیسے دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظر باندھ دی ہی اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ داخل ہو دوزخ مین پس صبر کرو اوپر عذاب اسکے کے یا نہ صبر کرو اور چیخو چلاؤ تم برابر ہی اوپر تمہارے صبر اور بے صبری کہ اس سے چھوٹ نہ سکوگے ہمیشہ اسی عذاب مین رہوگے اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دئے جاؤگے تم وہ چیز کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ تحقیق پرہیزگرنیوالے شرک اور کفر سے بیچ بہشتون کے اور نعمتون کے ہین فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ خوشی کے باتین کرتے ہین اور قوت پانیوالے ہین ساتھ اسچیز کے کہ دی ہی انکو پروردگار انکے نے کرامتون ہمیشگی کے سے وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور بچا لیا انکو پروردگار انکے نے عذاب دوزخ کے سے اور خطاب ہوگا بہشت ہمیشہ انکو کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا کھاؤ کھانے بہشت کے اور پیو شراب ہین وہان کی بچتی ہوئی بغیر بدہضمی کے اور یہہ بدلا ہی واسطے تمہارے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اسچیز کے کہ تھے تم دنیا مین عمل کرتے سمجھ لیجئے کہ اگرچہ یہہ وعدہ ہمارے اعمال پر ہی لیکن اصل فضل الٰہی ہی

**نظم** نہین یہان اعمال مین زور بازو ٭ کہ تیرے عدل سے ہون ہم ترازو ٭ تو فضل اپنے سے کیجیو سرشکاری ٭ نہ عدل اپنے سے کیجیو شرمساری ٭ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تکیہ لگائے ہوئے بہشت مین متقی اور پرہیزگار زرسے بنے ہونگے ہین یا اوپر تختون صف باندھے ہوؤن کے وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیاہ دیا ہمنے انکو ساتھ حوارون اچھی آنکھون والیون کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اور جو کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پیروی کی انھون کی اولاد خورد انکی نے بیچ ایمان کے روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ملایا ہمنے ساتھ انکے اولاد انکی کو بہشت کے جانے مین یا درجات پانے مین یعنے اگر آباؤن کے درجے بلند ہونگے تو اولاد کے بھی ویسے ہی درجے بلند کرینگے تاکہ باپون کی آنکھین ٹھنڈی ہون اولاد کو دیکھکر وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہ کم دیا ہمنے باپون کو اس ملانے کے سبب سے ثواب عملون انکے سے کچھ یعنے اولاد کو آباکے درجہ دینگے بغیر نقصان ثواب آباکے کچھ آباکو ثواب مین کمی نہوگی اپنے فضل سے ہم اولاد کے درجے بڑھا دینگے كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ہر آدمی عاقل بالغ مکلف بیچ اسچیز کے کہ کمایا ہی گرفتار ہی دن قیامت کے یعنے ہر ایک اپنے عمل کے ثواب سے وابستہ ہی اس سے چھٹکارا پانا محال ہی اور زن مکلف کا بھی یہی حال ہی وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور مدد دی ہمنے متقیون کو یعنے جو کچھ دیا تھا اسپر اور زیادہ ساتھ میوؤن کے جس نوع کے چاہین اور گوشت کے اسچیز کے خواہش رکھتے ہین يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا ایکدوسر سے چھین لینگے بیچ بہشت کے یعنے آپسمین دینگے اور لینگے پیالے بھرے ہوئے شراب بہشت سے اور اصح یہہ ہی کہ یہان کاس بمعنی شراب اور می ہی تسمیۃ شی باسم محل واقع ہی یعنے سب کو پلاوینگے می کہ لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ کہ نہین بیہودہ بکنا بیچ اسکے اور گنہگاری یعنے وقت پینے کے قضیہ جھگڑا نہ کرینگے بیہودہ لغو نہ بکین گے اور کچھ فعل ایسا صادر نہوگا کہ موجب گناہ کا ہو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ اور طواف کرینگے اوپر انکے یعنے گرد انکے پھرینگے واسطے خدمت کے غلام خادم جو واسطے انکے ہین لڑکون کی شکل خوبصورت كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ گویا کہ وہ صفا اور لطافت مین موتی ہین پوشیدہ صدف مین کہ ہاتھ کسیکا انھین نہین پہنچا اور تصرف کسیکا اوپر نہین ہوا معالم التنزیل مین قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ خادم جب ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا فضل مخدوم کا خادم پر مثل ماہ بدر کے ہی تمام ستارون پر وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور متوجہ کرینگے بعضے انکے یعنے بہشتیون سے اوپر بعضون کے پوچھتے ہوئے احوال اعمال انکے کا قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ کہینگے وہ کہ تحقیق تھے ہم پہلے اس سے بیچ اہل اپنی کے دنیا مین ڈرنیوالے عذاب خدا سے یا بدی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قضا سے یا خاتمہ کار اور مآل حال اپنے سے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ پس احسان رکھا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ رحمت کے یا توفیق عصمت اور بچایا ہمکو عذاب آتش سے کہ مثل بادگرم کے مشام مین نفوذ کرتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ سموم نام جہنم کا ہی اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ تحقیق ہم تھے ہم پہلے اس سے دنیا مین پکارتے اوسکو اور دوزخ سے امن چاہتے پس اوسنے قبول فرمائی دعا ہماری اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ تحقیق وہ ہی احسان کرنیوالا بندون پر مہربان دعا کرنیوالون پر لکھا ہی کہ بعضے لوگ راہون مین مکے کے جا بیٹھتے تھے اور قافلے عرب والون کے جو آتے تھے تو انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھراتے تھے اور نسبت سحر اور شعر اور کہانت اور جنون کی آپ کے جناب مقدس کو ٹھہراتے تھے ان باتون سے آپ خاطر عاطر پر ملال لاتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر ای محمد ساتھہ قرآن کے اہل مکہ کو اور ثابت رہ اسپر اور باتون پر مشرکون کے غم مزاج اشرف پر نلا فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ پس نہین ہی تو ساتھہ نعمت پروردگار اپنے کے کاہن کہ خبر دے غیب کی بغیر نزول وحی کے اور نہ دیوانہ کہ ہوش اڑ گیا ہو یا جنون گرفتہ ہو اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ بلکہ کہتے ہین کہ شاعر ہی نہ بنی انتظار رکھتے ہین ہم ساتھہ اسکے رَيْبَ الْمَنُوْنِ حادثہ روزگار کا یعنے امیدوار ہین کہ مرجائے جیسے اور شاعر مر گئے یا موت اسکی مثل موت آبا اسکے کے ہو کہ جلد مرجائے بڑھاپے کو نہ پہنچے قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو مرگ میرے پس تحقیق مین بھی ہلاکت کا تمھارے انتظار کرتا ہون جیسے کہ تم میرے ہلاکت کے منتظر ہو اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ کیا حکم کرتے ہین انکو عقلا انکے ساتھہ اس تناقض کے کہ تجھے کاہن کہتے ہین اور کہانت کو عقل درکار ہی اور مجنون ٹھہراتے ہین اور جنون کا جمع ہونا ساتھہ عقل کے دشوار ہی اور نسبت بشعر کرتے ہین اور ساتھہ کمال فکر اور تیزی ہوش کے وابستہ مضمون اشعار ہی اہل جنون سے موزون ہونا دور از کار ہی پس یہہ باتین مقتضائے عقل سے بعید ہین اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ بلکہ یہہ گروہ حد سے گذرنے والے ہین جھگڑنے مین اور عناد مین اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بلکہ کہتے ہین کہ بنا لیا ہی قرآن کو اپنی طرف سے اوسنے اور یہہ نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بلکہ تکبر اور حسد سے نہین ایمان لاتے فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ پس چاہیے کہ لے آوین بات مانند قرآن کے اگر ہین سچے اسمین کہ قرآن کو اپنی طرف سے بناتے ہین پس انمین جو فصحا اور بلغا ہین وہ بھی مثل اسکے بناوین اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہین یہہ بن کسی چیز کے یعنے بن ماں باپ کے غرض یہہ ہی کہ یہہ بھی آدمی ہین کچھہ جماد نہین ہین کہ عقل نہین رکھتے اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ کیا یہہ مخلوق ہین بن خالق کے اور یہہ محال ہی کہ محدث بن محدث کے ہو اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ کیا وہ وہی ہین پیدا کرنے والے اپنے آپ کو اور یہہ ظاہر جھوٹھہ ہی کہ غیبت کیونکر ہستی دیگا اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیا پیدا کیا ہی انھون نے آسمانون کو اور زمین کو اور یون نہین بَل لَّا يُوْقِنُوْنَ بلکہ وہ نہین یقین لاتے اور اپنے آپ کو گمانون مین بھٹکاتے ہین اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ کیا نزدیک انکے ہین خزانے پروردگار تیرے یعنے خزانہ فضل کے یا نبوت کے تو کہ جسے چاہین دیوین یا خزانے علم کے تو کہ معلوم کرین کہ لایق منصب نبوت کے کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ کیا وہ داروغہ ہین کہ جو چاہین کرین اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ کیا واسطے انکے سیڑھی ہی کہ اسپر چڑھکر آسمان پر جاکر سنتے ہین بیچ اسکے فرشتون کی باتین اور جو کچھہ غیب سے اپنے وحی آتی ہی اور جو ایسا ہی فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ پس چاہیے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر جاکر کلام غیب سنا وے دلیل ظاہر کہ صدق استماع پر اسکے گواہ ہو اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ کیا واسطے اللہ تعالی کے ہین بیٹیان اور واسطے تمھارے بیٹے اس فقرے مین بیوقوفی اور جہل مشرکون کا بیان فرمایا ہی اور یہہ مضمون بہت گذرا ہی اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ کیا مانگتا

ہی تو اسنے اوپر تبلیغ رسالت کے بدلا کہ تاوان زدہ ہون پس وہ الزام تاوان کے سے بوجھل ہون اور منہہ تجھہ سے پھراوین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک اُنکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ جسمین غیب مکتوب ہی پس وہ لکھہ لیتے ہین کہ پیغمبر قیامت اور بعث کے خبر مین باطل ہین یا لکھہ لیتے ہین کہ موت تیری کب آویگی اور ایسا نہین اَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا بلکہ ارادہ کرتے ہین مکر کا تیرے حق مین فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ پس جو لوگ کہ کافر ہین وہ ہی مکر کئے گئے ہین یعنے سزا اور وبال مکر کا اُنکے انھین کی طرف پھریگا اور جنگ بدر مین مارے جاوین گے اَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ کیا واسطے اُنکے معبود ہی سوا اللہ کے کہ عذاب اُنکے سزائی مکر کا اُن سے دور کرے سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہی اللہ اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین

**فرد** دیدۂ غیر سے بری دامن پاک یار ہی ٭ شرک کا وہان تلک رسا گرد ہی نی غبار ہی ٭ لکھا ہی کہ معاندان قریش کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ یعنے گرا اوپر ہمارے ٹکڑا آسمان سے اگر راست گو ہی تو وعدۂ عذاب مین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَرْكُومٌ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا اوپر سرانکے کے کہینگے عناد اور تکبر کے سبب سے کہ یہہ ٹکڑا آسمان کا نہین بلکہ یہہ بادل ہین نہ تہ حاصل یہہ ہی کہ آثار عذاب بھی اگر دیکھینگے تو بھی اپنے کفر سے باز نہ رہین گے فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے ان کو جنگ و جدل مت کر کہ ہنوز اُنکے قتال پر مامور نہین ہی تو اور ان سے بدلا لینے کا ارادہ مت کر حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے وہ دن جو بیچ اسکے بیہوش کئے جاوینگے یا ہلاک کئے جاوینگے نفخہ اولی سے يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ جسدن کہ نہ کفایت کریگا اُنسے مکر انکا کچھہ عذاب سے اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب سے نہ چھڑا سکیگا اور اُسدن سے مراد دن قیامت کا ہی یا روز بدر وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ اور تحقیق واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب ہی غیر عذاب آخرت کے سے کہ عذاب قبر ہی یا مواخذہ دنیا مین ساتھہ قتل بدر کے یا قحط ہفت سالہ کے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن بہت کفار نہین جانتے اسکو وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے بیچ مہلت دینے کافرون کے اور رنج کھینچنے اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آنکھون ہماری کے ہی یعنے ہماری نگاہداشت مین ہی ہم حفاظت تیری کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ اور نماز پڑھہ ساتھہ فرمان پروردگار اپنے کے اُسوقت کہ اُٹھے خواب سے یا پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ کھڑا ہو تو واسطے نماز کے یعنے سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك پڑھہ یا جسوقت کہ مجلس سے اٹھے کہہ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك حدیث مین ہی کہ جو کوئی یہہ کلمات اٹھتے ہوئے مجلس سے پڑھیگا جو لغو اور لہو کہ اس مجلس مین واقع ہوا ہوگا اسکا کفارہ ہو جائیگا وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور بعضے رات سے پس نماز پڑھہ واسطے اللہ کے یا تسبیح کہہ اسکی کہ عبادت شب کی ریاسے دور اور نفس پر سخت ہی وَإِدْبَارَ النُّجُومِ اور نماز پڑھہ پیچھے چھپ جانے تارون کے روشنی صبح سے یعنے دو رکعت سنت قبل صلوٰۃ فجر ادا کر اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے نماز صبح ہی سورۃ نجم مکی ہی باسٹھہ آیتین ہین تین سو پینسٹھہ کلمات ہین گیارہ سو بیتالیس حروف ہین فواصل اسکی آہون ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ طور کے ظاہر ہی کہ اختتام اُسکا

اوبار النجوم تھا افتتاح اسکا والنجم اذا ہوی ہوا۔

| | | |
|---|---|---|
| سورۃ النجم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان وستون ایۃ |

جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام ظاہر فرمانے لگے مشرک طعن کرنے لگے کہ محمد نے راہ گم کیا اپنے آبا کا رستہ چھوڑ دیا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حق تعالیٰ نے فرمایا والنجم اذا هوی قسم ہی ستارے کی جب طلوع ہو یا غروب ہو مراد اس سے سب ستارے ہین کہ بحر اور بر مین مسافر جنسے راہ پہچانتے ہین یا وہ کواکب ہین جو وقت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آگئے تھے زمین پا وہ نجم ہین جو جرم ہین برائے شیاطین اور بعضون کے نزدیک ستارۂ ثریا ہی یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد نجم سے قرآن ہی اور ہوی بمعنی نزل ہی یعنے قسم ہی سورا اور آیات قرآنی کی جب نازل ہون اور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہی کہ مراد نجم سے ستارہ وجود باجود مصطفوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اترا ہی آسمان سے شب معراج مین اور رباب مین ہی کہ مراد وہی جناب رسالت مآب ہین جب چڑھے معراج کو کیونکہ ہوی سے دونون معنے نکلتے ہین اور محققین نے کہا ہی کہ قسم ہی ستارہ دل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا اور جواب قسم کا یہہ ہی ما ضل صاحبکم وما غوی نہین بہکا گیا صاحب تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا صاحب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ آپ مامور تھے ساتھہ صحبت کرنے کافرون کے واسطے دعوت کرنے انکے کے وما ینطق عن الهوی اور نہین بولتا ہی خواہش نفس اپنی سے اور آرزوے طبع اپنے سے یعنے باطل باتین نہین کہتا یا بولنا اسکا ساتھہ قرآن کے اوسکی خواہش سے نہین ان هو الا وحی یوحی نہین وہ کلام اسکا مگر وحی ہی کہ بھیجی جاتی ہی اوسپر علمه شدید القوی سکھائی اسکو یہہ وحی اور لایا اوسپر وشتہ سخت قوت والا یعنے جبرئیل علیہ السلام اور قوت اسکی یہہ ہی کہ تمام شہر لوط علیہ السلام کا الکھیرا اپنے پر پر اٹھا نزدیک آسمان کے لیگئے اور ایک آواز سے انکے تمام قوم ثمود مرگئی ذو مرة صاحب شکل اچھی نیک کا فاستوی پس سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل اس چیز پر کہ مامور ہی یا مستقیم ہوا اپنے کام مین یا پورا نظر آیا اوپر شکل اصلی اپنی کے وهو بالافق الاعلی اور وہ بیچ کنارہ بلندتر کے تھا آسمان سے یعنے نزدیک مطلع آفتاب کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور کسی نے جبرئیل کو صورت ملکی پر نہین دیکھا سوا آپکے اور آپ نے دوبار دیکھا ایکبار تو یہہ کہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگئے پھر جو ہوش مین آئے تو جبرئیل کو اپنے پاس کھڑا پایا ایک ہاتھہ سینۂ بے کینہ پر آپکے دھرے ہوے اور ایک شانے پر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ثم دنی پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے کہ دیکھکر آپ بیہوش ہوگئے تھے فتدلی پس سر جھکایا واسطے باتین کرنیکے فکان قاب قوسین او ادنی پس تھی مسافت درمیان جبرئیل اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان کے یا زیادہ تر نزدیک اس سے فاوحی الی عبده ما اوحی پس وحی پہنچائی جبرئیل نے طرف بندۂ خدا کے کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی کی اللہ نے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے یہہ معنی لکھی ہین دنی یعنے نزدیک ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ پروردگار اپنے کے بکیفیت فتدلی پس اٹھایا حجاب کو اور گذر گئے پھر اور حجاب قطع کرگئے پھر اور یہان تک کہ کسی ملک مقرب نے آپکو نہ دیکھا دیکھتا کیا کوئی بار یاب ہی نتھا تنہا تھے کہ ستر ہزار حجاب نور کے اور ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ستر ہزار حجاب زمرد کے اور ستر ہزار حجاب موتی کے اور ستر ہزار حجاب یاقوت کے سے گذر گئے حتی کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین اور اگر اسی پر اکتفا فرماتے تو ہم مکان کا ہوتا اسواسطے فرمایا او ادنی بلکہ قریب تر اس سے بھی تا کسیکو توہم مکان نہ رہے اور شرح عوارف مین لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے جدا ہوے ساتھہ مقامون پر گذرے کہ ہر مقام سو ہزار درجے عرش سے تحت الثری تھا جبرئیل امین کہ محرم اسرار سید المرسلین تھے مقام اول سے بھی خبر نہین رکھتے تھے پھر باقی کے مقام ستہ سے کیا آگاہ ہون فرد جبرئیل ہی یہان ناداں اس سر کو خدا سمجھے ✦ آغاز مین حیران ہی انجام کو کیا سمجھے ✦ نقل ہی کہ جب آپ قدم بڑھاتے تھے ندا ہوتی تھی کہ ای دوست میرے مین مکان مین نہین ہون کہ میری طرف قدم سے ہو آخر حضرت نے عرض کیا خداوندا میرے ہاتھہ مین

نہین ہی و نو حقیقی متعلق تجھ سے ہی خطاب ہوا کہ نظم فرش سے عرش تک عرش سے تا دور و دراز + سوچ مت دیکھ
مگہہ کر کہ یہین ہی سب ساز + یہی خلوت کدۂ نازمیرا ہی ای دوست + یہی محنت زدۂ عشق ہی اور جائے نیاز + تمہارے
لطائف اور اشارات نے معنی دنی فتدلی مکان قاب قوسین او ادنی مین بہت لطیفے لکھے ہین نہین سے کئی لطیفے یہان
تحریر ہوتے ہین لطیفہ اولی معنی دنی کی یہہ ہین کہ نزدیک ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجناب قدس الہی سایتہ قرب
منزلت کے اور کرامت کے فتدلی پس سجدہ کیا اسکو اور کہا کہ جو سعادت مین نے پائی برکت خدمت سے ہمایں وہان پہنچے
کہ تمام لوگون نے نجانا کہ قدم گاہ آپکا کہان ہی اور قدم نے نجانا کہ نفس کہان ہی اور نفس نے نجانا کہ دل کہان ہی اور
دل نے نجانا کہ روح کہان ہی اور روح نے نجانا کہ سر کہان ہی فرد تن سے نفس اور نفس سے دل دل سے جان اور جان سے سر
بیخبر پایا ہو لمکشوف جب اس جا کا سر + کون طلب قدم مین آپ کے تھا اور قدم طلب نفس مین اور نفس طلب دل مین اور دل
طلب جان مین اور جان طلب سر مین اور سر مقام وصل الحبیب الی الحبیب مین لطیفۂ ثانیہ دنی اشارۃ بمقام نفس حضرت ہی
اور فتدلی اشارت بمقام قلب اور قاب قوسین اشارت بمقام روح اور دنی اشارت بمقام سر ہی اور ان چارون
مقام مین سے چارون مطلوب کو پہنچے مثلاً نفس مقام خدمت مین تھا اور دل مقام محبت مین روح مقام قربت مین سر مقام
مشاہدے مین محو تھا فرد نفس بخدمت دل بمحبت روح بقرب و سر بحضور + چارون مقام مین چارون امتحانے یہہ تھے
عجب کچھہ ذوق و سرور + لطیفہ ثالثہ شیخ ابوالحسن نوری نے کہا کہ حقیقت اس معنے کی فہم و ادراک سے باہر ہی کہ دنی
بعد بعد سے ہوتا ہی وان بعد کہان اور تدلی مکان مین ہوتا ہی مکان کا وہان کیا امکان اور مکان عبارت زمانے
سے ہی اور زمانہ وہان گم ہی اور قاب اشارت بمقدار ہی مقدار وہان صرف توہم ہی اور قوسین کنایت مثال سے ہی
مثال وہان معدوم ہی اور او کلمۂ شک ہی شک وہان محروم ہی اور ادنی مبالغہ ہی دنو مین کون دنی کو مدنو علوم سب
علما کے تفسیر مین اس آیت کے عاجز ہین اور معارف سب عرفا کے تقریر مین اس معنے کے قاصر نظم وصف جمال مین تیرے
قاصر زبان ہی + صحرائے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی + درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ + کیا قرب کیا مقام ہی کیا
عزو شان ہی لطیفہ رابعہ قوسین کنایت حاجبین سے ہی اور او ادنی عبارت قرب سیاہی چشم سے ساتھہ سفیدی
چشم کے یعنے قرب حضرت کا بحق سبحانہ ایسا ہوا جیسے قرب دو ابرو کا آپسمین بلکہ اس سے بھی نزدیکتر کہ عبارت
سفیدی چشم سے ہی بسیاہی چشم لطیفہ خامسہ دنی ای ترک نفسہ فی التماء فتدلی ترک قلبہ فی سدرۃ المنتہی
وترک روحہ بقاب قوسین فبقی سرہ وربہ قالت النفس این القلب وقال القلب این الروح وقال الروح
این السر وقال السر این المحبیب قال اللہ تعالی یا نفس لک النعمۃ والمغفرۃ و یا قلب لک العشق والمحبۃ
و یا روح لک الکرامۃ والقربۃ و یا سرانا لک وانت لی فذلک قولہ او ادنی لطیفۂ سادسہ حکمت اسمین
کیا ہی کہ قوسین یہان ذکر فرمایا سہمین نکہا باوجود اسکے کہ کمان مین کجی ہی اور تیر مین استقامت اور راستی اسمین بہت
حکمتین او نکتے ہین اوّل تو یہی ہی کہ قیمت قوس کی اعلی ہی قیمت سہم سے دوسرے اگر سہمین کہتے تو متبادر بفہم جست
دو تیر کا تو ہوتا کمان سے چنانچہ عرف مین درمیان لوگون کے اکثر کہتے ہین کہ مقدار دو تیر کے راہ ہی تو مراد دو پرتاب
تیر ہوتا ہی اور جو کہتے ہین مقدار دو کمان کے ہی تو غرض مقدار دو قد کمان کے ہوتا ہی تیسری قوس متحد ہی اور سہام
متعدد ایک کمان کے ہزار تیر ہوتے ہین نہ بالعکس اسمین اشارت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثال بادشاہ کے ہین
کہ ہزارون غلام اُنکے ہین اور حکم انکا سب پر جاری ہی اور انکو کسیکی متابعت لازم نہین سب کو انہین کی اطاعت واجب ہے

پھر اگر کوئی کہے کہ یہہ اشارت ایک قوس مین متحقق تھی احتیاج تثنیہ کی کیا ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ تثنیہ اسواسطے لایا تا دلالت کرے کہ حقتعالی کے لاکھون بندے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارون امتی کہ اُن بندون کا سوا اللہ کے کوئی خدا نہین اور اس امت کا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین چوتھے تیر متفک ہوتا ہی اور کمان ملازم وملازم المراشرف من المتفک یا بیچون اگرچہ کمان کج ہی لیکن زہ اسکی راست ہی اسکی استقامت جبر نقصان کجی کمان کا کرتی ہی اشارۃ اسمین یہہ ہی کہ نفس بندے کا اگرچہ معاصی مین کجی رکھتا ہی لیکن دل اسکا بتوحید مستقیم ہی امید ہی کہ کجی نفس کی ساتھہ استقامت دل کے ضرر نہ پہنچاوے چھٹی مرودانا کمان کی کجی پر نظر نہین رکھتا بلکہ نظر استقامت تیر پر رکھتا ہی کہ کمان سے چلتا ہی یہہ اشارۃ ہی کہ نظر الہی سبحانہ معاصی اور کجی نفس پر نہین بلکہ استقامت کلمۂ شہادت پر ہی کہ منہہ سے نکلتا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب لطیفۂ سابعہ بعضون نے کہا ہی کہ قاب قوسین اشارہ طرف دنیا اور نفس کے ہی اور جب تک تیر کمان کے ساتھہ ہی ہرگز مراد کو نہین پہنچتا جب قوس سے جدا ہوا نشانہ پر لگا یہہ اشارت ہی کہ جب تک سر ساتھہ نفس کے یا دنیا کے ہی حق تعالی کو نہین پہنچتا جب نفس اور دنیا سے جدا ہوا اللہ سے ملا فرد چھوڑے جو خودی خدا کو پائے ؛ اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جائے ؛ اور یہہ بھی اشارت ہی کہ جب تک تیر انداز کمان مین عمل نکرے کمان اور تیر دونون فعل سے عاجز ہین اور مقصود حاصل نہین ایسے ہی تا توفیق الہی دستیاری نکرے نہ نفس سے خدمت ہوسکے نہ قلب سے محبت فرد چاہے خدا تو ہاتھہ سبھی مدعا لگے ؛ رامی ہو تو تیر نشانے پہ کیا لگے ؛ لطیفۂ ثامنہ عرب مین مشہور ہی کہ جب دو گروہ مین نزاع واقع ہوتا ہی اور چاہتے ہین کہ صلح ہوجاوے تو رئیس دونون گروہ کے زہ اپنی اپنی کمان کی اتار کر اسکے زہ وہ اپنے کمان پر چڑھا لیتا ہی اسکی زہ یہہ اپنی کمان پر پھر کمانین گھر مین لیجا کر لٹکا دیتے ہین قتال موقوف ہوجاتا ہی امن وامان دونون فرقون مین پیدا ہوتا ہی پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری کمان شفاعت کی ہی میری کمان رحمت کی تو زہ میری رحمت کی اپنی کمان شفاعت پر باندھہ مین زہ تیری شفاعت کی اپنی کمان رحمت پر باندھون اور دونون کمانون کو ساق عرش پر لٹکا دون جب تک کہ عرش باقی ہی عقد محبت اور صلح کا ساتھہ تیری امت کے جانبین سے باقی رہے لطیفۂ تاسعہ گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تیر شفاعت کا میرے قوس رحمت پر جما مین تیر رحمت کا قوس شفاعت پر تیری جماؤن پھر توسہم عنایت کا درمیان لشکر کبایر امت کے لگا مین تیر کرامت کا درمیان معرکۂ صغایر امت تیری کے لگاؤن تا جنود کبایر انکا مدد شفاعت تیری سے بھاگے اور لشکر صغایر کا ہجوم رحمت میری سے دفع ہو نظم عجب رحمت عجب رافت عجب احسان مولی ہی ؛ عجب فضل وعنایت ہی عجب اکرام واعطا ہی ؛ غرض ہر نوع سے مدنظر راحت رسانی ہی ؛ بہانا واسطے بخشش کے کرنا نام اُسکا ہی ؛ محققون نے تفسیر مین آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے لکھا ہی کہ فرمایا حق تعالی نے بندے اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو کچھہ فرمایا اظہار نہین کیا کہ کیا کہا اسواسطے کہ درمیان دوستون کے اسرار پوشیدہ بہتر ہی لہذا فرمایا قاب قوسین او ادنی یعنے مقدار دو کمان کے یا کمتر کیفیت اور کمیت اور تعین معیت کچھہ ذکر نہین کی مبہم چھوڑا اور احوال سدرۃ المنتہی پر پہنچنیکا اور وہان کے عجائبات دیکھنے کا بھی پوشیدہ ہی رکھا اسیقدر کہہ دیا اذ یغشی السدرۃ ما یغشی بیان ما یغشی کچھہ نفرمایا اور آیات بینات دکھانے مین بھی بطریق ابہام مرعی رکھہ کر فرمایا لقد رای من ایات ربہ الکبری اور تکلم مین بھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اتنا ہی کہا پس علماے اہل احتیاط تعین مین اِن کلمات کے دخل نہین کرتے اور اس راز سربمہر کو مفتاح بیان سے نہین کھولتے مگر بعضون نے روایات صحیحہ پاکر کچھہ بیان کیا ہی اور اس بات کا جو خلوت گاہ خاص

مین درمیان محبوب اور محب کے ہوئی نشان دیا ہی اسمین سے کئی قول یہان لکھتا ہون قول اول مراد اس سے ایجاب صلوٰۃ خمسہ اور فضائل ثواب اسکے ہین قول دوم مراد خواتیم سورۂ بقرہ ہی قول سیوم حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمد بعد نماز کے یہہ دعا پڑھا کر اللھم انی اسئلك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی خطیئتی و ترحمنی وتتوب علی واذا اردت بقوم فتنة فتوفنی غیر مفتون قول چہارم اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد انا وانت وما سوی ذلك خلقتها لاجلك مقصود مین اور توسوا اسکے سب مخلوق واسطے تیرے ہی قول پنجم حضرت حق سبحانہ نے آپ پر وحی کی کہ بہشت حرام ہی سب انبیا پر جب تک کہ تو نجائے اور حرام ہی سب امتون پر جبتک کہ تیری امت داخل نہو نظم گر تو نہ قدم رکھے جنان مین + کیا دخل کہ کوئی جاسکے وہان + کیسا ہی نبی ہو یا کہ مرسل + ممکن نہین دخل پاسکے وہان + م قول ششم حق تعالیٰ نے کہا ای محمد مال تیری امت کو بہت نہین دیا مین نے تا حساب قیامت مین اُنسے بہت نہو اور عمرون کی بڑی نہین کی تا دل انکے محکم نہون اور مرگ مفاجات سے انکو ہلاک نہین کیا مین نے تا بے توبہ نہ مرین اور سب امتون کے بعد انکو آخر زمانے مین پیدا کیا تا مکث انکا قبر مین بہت نہو قول ہفتم وحی کی حق تعالیٰ نے کہ زندگانی کر جیسی چاہے کہ آخر مرنا ہی دوستی کر جس سے چاہے کہ آخر اُس سے جدا ہونا ہی عمل کر جو کچھہ چاہے کہ جزا اسکی ملنی ہی اگر نیکی کریگا جزا نیکی کی پاویگا اگر بدی کریگا سزا بدی کی دیکھیگا سب خلق سے ناامید ہو کہ بدہی کچھہ نہین ہمنشین میرا ہو کہ آخر میرے ہی طرف بازگشت ہی دل اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھہ کہ تجھے واسطے اسکے نہین پیدا کیا قول ہشتم حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری امت کی گناہون پر نظر کی مین نے تو سوا عفو کے کچھہ چارہ نہ دیکھا فرد بیچارون کے ہم سے جو گناہ دیکھی خدا نے + جز عفو کے کچھہ اور نہ چارہ نظر آیا + قول نہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کیا دو قبضے ایک قبضے مین تقصیرات طاعات امت دوسرے قبضے مین جفا و معصیت امت فرمایا تقصیر طاعت امت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت امت کی معاف کی تیری شفاعت سے فرد روز حساب مین مجھے کیا ڈر حساب کا + فد وی ہو نمین جناب رسالتمآب کا + قول دہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حساب امت کا دن قیامت کے میرے سپرد ہو ارشاد ہوا کہ ای محمد غرض تیری کیا ہی عرض کیا مین نے الٰہی امت میری فضیحت نہو فرمایا کہ ای محمد مین حساب انکا ایسا کرونگا کہ تو بھی قبایح اعمال سے اُنکے مطلع نہوگا جب مین گناہ انکے تجھسے کہ پیغمبر شفیق ہی چھپاؤن بیگانون پر کسطرح ظاہر کرونگا ای محمد تو اگر انپر شفقت رسالت رکھتا ہی تو مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما انکا ہی تو مین معبود اور خدا تو آج بہ نگاہ الطاف انکو دیکھتا ہی میری نظر عنایت ازل سے انکے حال پر ہی نظم تجھہ سا نما فرنہ ہی نہوگا نہوا + مجھہ سا فاجر نہ ہی نہوگا نہوا + رافت کی گناہ بخش اور عیب چھپا + تجھہ سا ساتر نہ ہی نہوگا نہوا + قول یازدہم حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخنان سربمہر سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے میری امت کی کئی شکایتین کین اول یہہ کہ مین ضامن رزق کا ہون اور یہہ اعتماد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین فرد رافتا ہر دم تو غم کھانیکا ناحق کھائے ہی + رزق کا ضامن ہی حق پھر کس لئے گھبرائے ہی + دوسری بہشت تیرے اور تیری امت کے واسطے ہی اور امت تیری اسطرف رغبت نہین کرتی یعنے اعمال نیک مین تقصیر کرتی ہی فرد ای دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھہ + دشت کے خارون مین کیون دامن عبث الجھائے ہی + تیسرے دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہی امت تیری سعی کرتی ہی وہان کے جانے کی یعنے میری نافرمانیان کرتی ہی فرد دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اوسکی طرف + دوستو ہی ہی دل نافہم دوڑا جائے ہی + چوتھے خلوت مین گناہ کرتے

ہین مجھہ سے شرم نہین کرتے اور لوگون مین عصیان سے بچتے ہین ملامت سے انکے اندیشہ کرتے ہین فرد خلوت و جلوت مین یکسان بیم گنہ سے رافتا + خلق کا ننگ اسکو کیا خالق سے جو شرمائے ہی + پانچوین مین اِنسے آجکل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہہ کل کا رزق بلکہ ہفتے کا بلکہ مہینے کا بلکہ برسون کا مانگتے ہین فرد آج وہ کل کا عمل تجھہ سے طلب کرتا نہین + رزق فردا کے لئے کیون ہاتھہ تو پھیلائے ہی + چھٹی مین روزی انکی کسیکو نہین دیتا یہہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا کے واسطے کرتے ہین فرد تیری روزی اور کو وہ دے یہہ عادت ہی نہین + پھر عبادت مین شریک حق تو کیون ٹھہرائے ہی + ساتوین عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہہ اور سے عزت چاہتے ہین فرد عزت اس سے چاہ ایدل وہ ہی عزت بخش ہی + ہاتھہ سے اسکے ہر ایک عالم نے عزت پائی ہی + آٹھوین نعمت مین دیتا ہون شکر اور کا کرتے ہین فرد نعمتین جسنے عنایت کین اسیکا شکر کر + غیر کی تو صیف مین کیون بھاٹ سا چلائے ہی + نوین یہہ نافرمانی میری کرتے ہین مین شکایت انکی فرشتون مین نہین کرتا اور تھوڑی سی بلا بھی جو اُپر لاتا ہون تو دفتر شکایت کے لوگون مین کھولتے ہین فرد جرم کا تیرے تو وہ رافت گلہ کرتا نہین + تو بلا پر اسکے کیون لب پر شکایت لائے ہی + مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ نہین جھوٹھہ بولا دل محمد کا محمد کے دلسے جو کچھہ دیکھا مری بقول اول جبرئیل ہین اور بقول ثانی رب جلیل جلشانہ اکثر صحابہ اسی پر ہین کہ حضرت نے شب معراج مین اللہ کو دیکھا اور معالم مین ہی کہ نزدیک ایک جماعت کے یہہ ہی کہ حقتعالی نے بصر پیغمبر کے دل مین رکھہ دیا اور دیدۂ دل سے آپ نے مشاہدہ کیا منقول ہی کہ جب آپ نے قدم بساط انبساط قدم پر دھرا تین خدمت مین دل مقام قربت مین جان مشاہدے مین سر مواصلت مین ہوا دیدۂ حس اور سمع ظاہر بیکار رہے عالم عنایت سے کلام غیبی سنا سلام ملک علام جل ذکرہ بیواسطہ سمع مین پہنچا علم عین ہوا اسلئے اور مقابلہ درمیان سے اٹھا نور ربوبیت نے خرق حجب کیا وجود آپکا سراپا آئینہ بنا دل نے آئینے مین مشاہدۂ جمال بیزوال کیا نظم دیکھا وہ جو عقل مین نہ آوے + نی وہم و نہ درک مین سماوے + جو گفت و شنید سے ہی باہر + نظارۂ دید سے ہی باہر + افہام سے خلق کے وراہی + اوہام سے عقل کے سواہی + دور اس سے کسی مین جو در آوے + پاس اسکے جو دور اسکو پاوے + انظار کے مس سے پاک ازلیس + دیدار سے چشم کے مقدس + دیکھا اسے آپ نے بدیدہ + فی الفور ہوئے زخود رمیدہ + بیخود ہو بخود نگاہ جو کی + جو بات تھی وہان یہان بھی وہ تھی + یہہ آئینہ تھے وہ جلوہ گر تھا + یہہ شکل صدف تھی وہ گہر تھا + نی نی نہ صدف نہ آئینہ تھے + کیا جانئے بنگئے یہہ کیا تھے + کچھہ تھی بھی کہ کچھہ نہین رہی تھی + معلوم نہین کہ کیا ہوئی تھی + رافت یہہ ہی راز فہم سے دور + ادراک سے پاک وہم سے دور + یہان کام نہین ہی گفتگو کا + بولا جو زیادہ یہان سوجوکا + اَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ کیا پس جھگڑتے ہو تم محمد سے اوپر اسچیز کے کہ دیکھا ہی شب معراج مین اور جھگڑنا یہہ تھا کہ صفت بیت المقدس کی اور احوال اپنے قافلے کا پوچھتے تھے ۔ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ اور البتہ تحقیق دیکھا ہی اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر ایکبار اور دوسرے بار عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ نزدیک درخت سدرۃ المنتہی کے وہ درخت ہی کہ علم خلایق کا ساتھہ اسکے منتہی ہوتا ہی اور اعمال انکے بھی وہین تک جاتے ہین آگے گذر نہین جاتے یہہ معنی ہین کہ دیکھا اللہ تعالی کو دوسرے بار جب نزدیک سدرۃ المنتہی کے پہنچے اور قول ابن عباس مؤید اسیکا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے دیدۂ دل سے دیکھا اللہ کو دو بار شب معراج مین اور معالم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین عروجات بجہت تخفیف صلوۃ واقع ہوئی شاید کہ رویت ثانیہ بعضے عروجات مین ہوئی ہو عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ نزدیک سدرہ کے ہی بہشت کہ

آرامگاہ متقیان ہی یا ماوائے ارواح شہیدان اور حضرت نے دیکھا جبرئیل کو یا اللہ تعالیٰ کو اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی جسوقت کہ ڈھانکا تھا سدرہ کو اوس چیز نے کہ ڈھانکا تھا وہ فرشتے تھے کہ وہان جمع تھے ہر پتے پر مثل ملخ زرین بیٹھے تھے اور مانند شمع روشن تھے اور اتنے تھے کہ علم انکا سوا اللہ کے کسیکو نہین یا پوشیدہ نور الٰہی تھا تجلیات کونا گون نے عرش کو چھپا لیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ میل کیا چشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے چپ و راست نہ دیکھا وَمَا طَغٰی اور نہ زیادہ بڑھ گئے حد سے کہ واسطے نظارے کے مقرر تھے اس آیت شریفہ مین علو ہمت اور حسن ادب آپکا بیان فرمایا ہی کہ شب معراج مین کسی ذرّے پر ذرات کائنات سے التفات نہ فرمایا اور سوا مشاہدۂ جمال بے زوال حضرت ذوالجلال کے دیدۂ دل سے کسیکا نظارہ نکیا نظم آنکھون مین لگا کے کحل ما زاغ + پھر دیکھا نہ زاغ اور نی باغ + کھولے نہ بصر کسیکی جانب + ڈالے نہ نظر کسیکی جانب + جز روے حبیب کچھ نہ دیکھا + عالم کا عجیب کچھ نہ دیکھا + دیکھا وہ جو دیدسے وراہی + کیا کہئے طلسم ماجراہی + رافت یہہ مقام بے بیان ہی + تقریر کی قطع یہان زبان ہی + لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی البتہ تحقیق دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین نشانیون پروردگار اپنے کی سے بڑی کو چنانچہ حضرت جبرئیل کو دیکھا چھ لاکھ فرشتون کے ساتھہ اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش اور کرسی کو اور سوا انکے عجائبات ملکی اور ملکوتی کو اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی کیا پس دیکھا تونے لات اور عزّیٰ کو اور منات تیسرے پچھلے کو کر سکتے ہین یہہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کہا لات بت تھا بنی ثقیف کا طایف مین یا قریش کا نخلے مین اور عزّیٰ درخت تھا کہ بنی غطفان اسکو پوجتے تھے اور منات پتھر تھا کہ ہذیل اور بنی خزاعہ اسکا طواف کرتے تھے یا بت تھا بنی کعب کے پرستش کا اور اعتقاد رکھتے تھے کفار کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہی اور فرشتون کو بیٹیان اللہ کی جانتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی کیا واسطے تمھارے ہین مرد اور واسطے خدا کے عورتین تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی یہہ قسمت جسوقت کہ ایسی ہو بانٹنا بہت ہی برا کہ جس چیز سے آپ تم ننگ و عار رکھتے ہو اسکی نسبت اپنے خالق کی طرف کرتے ہو اِنْ ہِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْہَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ نہین ہین یہہ بت باعتبار الوہیت کے مگر کئی نام کہ مقرر کیا ہی انکو تمنے اور باپون تمھارے نے اپنی طرف سے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین اتاری خدا نے ساتھہ عبادت اُنکے کے کچھ دلیل کہ جس کے راہ سے یہہ حجت پکڑین اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے مشرک بتون کی پرستش مگر شک اور گمان کو یعنے انکو یہہ وہم ہی کہ عمل انکا حق ہی وَمَا تَہْوَی الْاَنْفُسُ اور نہین متابعت کرتے مگر اس چیز کی کہ چاہتے ہین جی انکے یعنے اپنی طبع کے تابع ہین شیطان نے جو انکے دل مین ڈالدیا ہی وہ کرتے ہین وَلَقَدْ جَآءَہُمْ مِّنْ رَّبِّہِمُ الْہُدٰی اور البتہ تحقیق آیا ہی انکے پاس پروردگار انکے سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی کیا ملتی ہی واسطے آدمی کافر کے جو آرزو کرے بتون کے شفاعت کی یا کہے کہ بتوت فلانے کو اور فلانے کو کیون نہ دی فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی پس واسطے اللہ کے ہی گھر پچھلا کہ ملک آخرت کا ہی اور گھر پہلا کہ مملکت دنیا ہی جسکو چاہے دے کوئی اسکو منع نہین کر سکتا وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ اور بہت فرشتے ہین بیچ آسمانون کے کہ کافر امیدوار ہین انکی شفاعت کے لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُہُمْ شَیْئًا نہین کفایت کرتی سفارش انکی کچھہ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰہُ مگر پیچھے اسکے کہ حکم دیوے خدا بیچ شفاعت کے لِمَنْ یَّشَآءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتے کو حکم فرماوے تو وہ شفاعت کرے اور آدمی کو ارشاد کرے تو وہ شفیع ہو وَیَرْضٰی

اور پسند کرے اللہ اسکو واسطے شفیع ہونے کے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے البتہ نام رکھتے ہین فرشتونکا نام رکھنا عورتون کا یعنے کہتے ہین بنات اللہ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اور نہین انکو ساتھہ اسکے کہ فرشتون کو عورتین کہتے ہین کچھہ علم اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے اس قول مین مگر گمان کی وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اور تحقیق گمان نہین کفایت کرتا سخن حق سے کچھہ چیز کو یعنے حق بات سوا علم کے پانا دشوار ہی اور گمان معرفت حقایق مین بے اعتبار ہی فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا پس منہہ پھیر لے اس شخص سے کہ منہہ پھیر لیا اُسنے ذکر ہماری سے کہ قرآن ہی وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور نہ چاہا ساتھہ عمل اپنے کے مگر زندگانی دنیا کو ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یہہ دوستی دنیا کی ہی اور اختیار کرنا دنیا کا رسائی انکے علم سے اور اس سے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ ہمت بھی رکھتے ہین کہ جمع کرتے جائین دنیا کو بعضے علما حکم اعراض کو ساتھہ آیت قتال کے منسوخ کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی خوب جانتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ ہوگیا راہ اوسکی سے کہ دین اسلام ہی وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى اور وہی خوب جانتا ہی اوس شخص کو کہ جسنے راہ پائی ساتھہ حق کے اور ہر ایک کو اسکے لایق جزا دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی موجودات علویہ سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی مخلوقات سفلیہ سے اور وہ مالک سب کا ہی اور قادر جزا پر پس قیامت لائیگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا تو کہ بدلا دیوے اُن لوگون کو کہ بُرا کرتے ہین یعنے کافر ہوے ہین ساتھہ عقوبت اسیر کے کر کیا ہی انھون نے بیچ آتش دوزخ کے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اور جزا دیوے ان لوگون کو کہ نیکی کرتے ہین اور ساتھہ توحید کے قایل ہین ساتھہ بدلے نیک کے کہ بہشت ہی الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وہ لوگ کہ بچتے ہین بڑے گناہون سے جن کے حق مین وعید وارد ہی یا حد مقرر ہی وَالْفَوَاحِشَ اور بےحیائیون سے جیسے زنا کہ اکبر فواحش ہی اِلَّا اللَّمَمَ مگر نزدیک ہوجاتے ہین اُن گناہون کے اور بچ جاتے ہین یا خطرہ گذرتا ہی، اور ظہور مین نہین آتا وہ معاف ہی اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقیق پروردگار تیرا کشادہ بخشش والا ہی کہ اوسکی مغفرت سب گناہونکو پہنچتی ہی فرد تیرہ آفاق ہوا روئے سیہ سے ہی میرے ۔ لیک رحمت تیری صد چند گنہ سے ہی میرے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وہ خوب جانتا ہی احوال تمہارے کو جسوقت کہ پیدا کیا تھا تمکو یعنے باپ تمہارے کو خاک سے سمجھہ لیا تھا احوال اقوال تمہارون کو وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اور جسوقت کہ تم بچے تھے بیچ پیٹون ماؤن اپنے کے عالم تھا کیفیت امور تمہارے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مت پاک کہو جانون اپنے کو یا مت تعریف کرو نفسون اپنے کی ساتھہ بیگناہی کے سمجھہ لیجئے کہ یہود کا جو لڑکا مرتا تھا وہ کہتے تھے کہ یہہ صدیق ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین کوئی بچہ شکم مادر مین نہین ہی مگر یہہ کہ سعید ہی یا شقی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ داناتر ہی تمہارے احوال کا ابتداے خلقت مین اور اسوقت کہ تم بچے مان کے پیٹ مین ہوتے ہو پس اپنی تعریف مت کرو اور ایک قول یہہ ہی کہ بعضے لوگ کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہی فرمایا کہ اپنی تعریف مکرو هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وہی خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہی اور اخلاص عمل مین رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپ کی باتین سنا کرتا تھا مشرک اسکو طعن کرنے لگے کہ دین آبا کا اُسنے چھوڑ دیا اور گمراہ ہوگیا اسنے جواب دیا کہ مین کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون ایک کافر نے کہا کہ

اتنا مال تو مجھکو دے جو عذاب خدا تجھپر آویگا تو مین اٹھا لونگا ولید نے شرط کر کچھ مال دیا اور باقی جو کچھ رہا اسکے دینے مین بخل کیا یہہ آیت نازل ہوئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلّٰى کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پیروی حق کی سے پھر گیا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى اور دیا تھوڑا سا مال رشوت مین کہ عذاب اس سے دور ہو اور بند کر دیا باقی کو پس جہل اور بخل کو جمع کیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى کیا نزدیک اوسکے ہی علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہی یعنے جانتا ہی کہ مال لیکر عذاب اٹھا لیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا نہین خبر دیا گیا ساتھہ اسمیز کے کہ بیچ صحیفون موسیٰ کے ہی یعنے توریت مین وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى اور بیچ صحیفون ابراہیم کے ہین جن نے قول اپنا پورا کیا اور نفس اور روح اور مال اور ولد اپنا براہ خدا دیا یا فطرت اسلام کو پورا کیا جو دس چیز ہین ہین یہہ صفت ابراہیم کی ہی اور معنے آیت کی یہہ ہین کہ ولید خبر نہین رکھتا اس سے جو صحف موسیٰ اور ابراہیم مین ہی اور وہ کیا بات ہی کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى یہہ کہ نہین اٹھاتا کوئی جی اٹھانیوالا بوجھہ گناہون جی دوسرے کا پس وہ کیونکر اپنا بوجھہ دوسرے کے حوالے کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور یہہ کہ نہین واسطے آدمی کے مگر ثواب اس چیز کا کہ سعی کی حاصل یہہ ہی کہ جیسے عذاب ایک کا دوسرا نہین اٹھا سکتا ایسا ہی ثواب بھی ایک کا دوسرے کو نہین ملتا تبیان مین ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی سورۂ طٰہٰ کی آیت سے کہ اوسمین مذکور ہی کہ اولاد کو سبب صلاحیت آبا کے رفعت درجہ کرامت فرماوینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى اور یہہ کہ سعی اوسکی یعنے وہ عمل جسمین سعی کی ہی البتہ دیکھا جاویگا میزان عدالت مین دن قیامت کے ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى پھر بدلا دیا جاویگا اوسکو بدلا پورا اگر عمل نیک ہی تو جزائے نیک اور اگر عمل بد ہی تو سزائے بد وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اور یہہ کہ طرف پروردگار تیرے کے ہی نہایت سب خلایق کی اور رجوع سب کی وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى اور تحقیق وہی ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنے شاد اور غمگین کرتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو پھولون سے خندان اور ابر کو باران سے گریان کرتا ہی یا ہنساتا ہی بوعدہ اور رولاتا ہی بوعید یا ہنساتا ہی بطاعت اور رولاتا ہی بمعصیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى اور تحقیق وہی مارتا ہی اور جلاتا ہی یعنے قدرت رکھتا ہی مارنے اور جلانے پر مارتا ہی وقت اجل کے دنیا مین اور جلاتا ہی قبر مین یا وہی ہی مہیا کرنیوالا اسباب موت اور حیات کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مردہ کرتا ہی کافر کو ساتھہ پہچان نے کے اور زندہ کرتا ہی مومن کو ساتھہ پہچان نے کے یا مارنا جلانا ساتھہ جہل اور علم کے ہی یا ساتھہ بخل اور جود کے یا عدل اور فضل کے اور محققون نے کہا ہی کہ مارتا ہی ساتھہ استتار کے اور جلاتا ہی ساتھہ تجلیات کے امام قشیری نے کہا کہ مارتا ہی نفوس زاہدانکو بانوار مجاہدہ اور زندہ کرتا ہی قلوب عارفان کو بانوار مشاہدہ یا جس کسیکو کہ بمرتبہ فنا فی اللہ پہنچاتا ہی جام بادہ بقا باللہ اسکو پلاتا ہی نظم جسکو کرتا فنا سے ہی آگاہ ✦ دیتا ہی ساغر بقا باللہ ✦ کشتگان فراق کو وہ حیات ✦ وصل سے دے کہ پھر نہ آئے ممات ✦ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اور صحف ابراہیم اور موسیٰ مین یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کئی ہین دو قسمین نر اور مادہ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ایک بوند منی سے جسوقت کہ ڈالی جاتی ہی رحم مین آدم اور حوا اور عیسیٰ اس سے مستثنیٰ ہین وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى اور تحقیق اوپر خدا کے ہی پیدایش پچھلی کہ بعثت ہی قیامت مین وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى اور تحقیق اسی نے دولتمند کیا اور خزانے والا کیا یا غنی کیا بقناعت اور راضی کیا ساتھہ اسکے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى اور تحقیق وہی ہی پروردگار شعریٰ کا شعری نام ستارے کا ہی بعضے لوگ اسکی پرستش کرتے تھے چنانچہ ابو کبشہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے تھا قریش بتون کو پوجتے تھے وہ مخالفت کرتا تھا قریش کی اور شعری کو پوجتا تھا اسیواسطے حضرت کو قریش

ابن ابی کبشہ کہتے تھے کہ آپ بھی مخالف قریش کے تھے اور شعری دو ستارے ہین ایک کا نام عمیصاہی وہ شامیہ ہی ایک کا نام عبور ہی وہ یمانیہ ہی واللہ اعلم وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى اور تحقیق اسی نے ہلاک کیا قوم عاد پہلی کو کہ امت ہود علیہ السلام کی تھی اور اسی قوم مین سے بنو لقیم تھے جب عادی ہلاک ہوئے تو وہ مکے مین تھے بعد اسکے انھون نے ظہور کیا انھین عاد پچھلے کہتے ہین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى اور ہلاک کیا قوم ثمود کو پس باقی نچھوڑا انمین سے کسیکو وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے عاد اور ثمود سے تحقیق وہی تھے وہ بہت ظالم اور بہت سرکش کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو انھون نے بہت ایذا دی اور نو سو پچاس برس مین تھوڑے سے اُنپر ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى اور الٹائے گئے بستیون کو دے پٹکا یعنے شہر سنان قوم لوط کو بعد اسکے کہ جبرئیل نے اٹھایا تھا دے مارا فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى پس ڈھانکا اس شہر کو اس چیز نے کہ ڈھانکا یعنے مینہہ پتھرون نشاندار کا اسپر برسایا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى پس بیچ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھگڑتا ہی اور شک لاتا ہی مخاطب ولید بن مغیرہ ہی یا ہر ایک هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک ڈرانے والا ہی ڈرانیوالون پہلون سے جو پیغمبر گذرے ہین جو وہ کہتے تھے وہ یہہ کہتا ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ نزدیک آئی قیامت نزدیک آنیوالی لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نہین واسطے وقت پہنچنے اسکیکے سوا اللہ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ کیا پس اسبات سے کہ قرآن ہی تعجب کرتے ہو تم وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ اور ہنستے ہو تم کھلی سے اور نہین روتے تم ڈر سے وعید کے جو اسمین ہی وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اور تم غفلت مین ہو یا بازی کرنیوالے ہو یا گانے والے ہو کافر قرات قرآن کے وقت گانے لگتے تھے تو کہ لوگون کو سننے سے باز رکھین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پس سجدہ کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اسیکی اور نہ جھوٹھے انھون کی یہہ بارھوان سجدہ ہی قرآن کے سجدون مین سے معالم مین لکھا ہی کہ سجدون کی سورتون مین پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہی جب یہہ سورت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی اور مؤمن اور مشرک جن اور انس سب نے سجدہ کیا فتوحات مکیہ مین اسکو سجدۂ عبادت لکھا ہی سورۂ قمر مکی ہی پچپن آیتین ہین کلمات اسکے تین سو چوالیس اور ایک ہزار چار سو بائیس حروف ہین فواصل اسکی مر ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نجم کے یہہ ہی کہ ابتدا اسکی بذکر نجم تھی آغاز اسکا بذکر قمر ہوا ۱۲

## سورة القمر مكية وهي خمس وخمسون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لکھا ہی کہ کفار قریش حج کے دنون مین آدھی رات کو جمع ہو کر حضرت سے معجزہ طلب کرنے لگے حضرت نے چاند کو دیکھا وہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا مشرق کو گیا ایک مغرب کو جب خوب سب نے دیکھ لیا تو مل گیا حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند قرب قیامت کے نشانیون مین سے ایک پھٹ جانا چاند کا بھی ہی اور یہہ پہلی کتابون مین بھی مذکور ہی معالم مین ہی کہ دو بار شق قمر کے مین واقع ہوا اور یہہ سورۃ نازل ہوئی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ابو جہل نا اہل اور ایک یہود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابو جہل نے کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابو جہل نا اہل ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کچھ ایسی چیز چاہون جسکا کرنا دشوار ہو یہودی نے کہا ای ابو جہل یہہ ساحر ہی تو اس سے کہہ کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دے کیونکہ سحر زمین پر چلتا ہی آسمان پر ساحر کا تصرف نہین ابو جہل نے آپکو کہا کہ چاند کو شگافتہ کرو آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدھا وہین رہا آدھا اور طرف گیا پھر آپسے کہا کہ دو ٹکڑون کو ملا دو آپ نے پھر اشارہ کر کے ملا دیا فرد ہلال قدرت حق اسکی انگشت شہادت ہی ۱۲ سدا ہی منتظر شق القمر جسکے وہ ایما کا ۱۲ یہودی

یہہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا اور ابوجہل نااہل کہنے لگا کہ یہہ سحر سے چشم بندی کردی ہی اگر معجزہ ہوگا تو اطراف سے لوگ آنے والے خبر دینگے جب لوگون نے دور دور سے آکر کہا کہ فلانی شب مقرر قمر دونیم ہوا تھا تو پھر کہنے لگا کہ جادو انکا نہایت قوی ہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھین کافر کوئی نشانی قدرت ہماری کی معجزے مین پیغمبر کے جوانکے کہنے کے موافق ہو منہہ پھیر لیوین اور ایمان نہ لاوین اور کہتے ہین یہہ جادو ہی چلا آتا ہمیشہ کا وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھٹایا انھون نے پیغمبر کو اور پیروی کی خواہشون اپنے کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہی اپنے وقت پر یعنے سعادت مومنون کی مقرر ہوئی ہی انکو پہنچیگی اور کافرون کو عذاب بھی ایک وقت آویگا وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ اور البتہ تحقیق آئی مکے والون کے پاس قرآن مین خبرون سے پہلے لوگون کے یا باتون سے آخرت کے وہ چیز کہ جمع اسکے دانشمندی برائیون سے حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ وہ حکمت تمام ہی پہنچنے والی حد کمال کو پس نہین نفع کرتی انکو ڈرانے والی یعنے پیغمبر اور نصیحتین قرآن کی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس تو منہہ پھیر لے انسے جب تک کہ حکم انکے مارنے کا نہ آوے اور منتظر رہ انکے سزا پہنچنے کے لئے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ اسدن کہ پکاریگا ایک پکارنے والا یعنے اسرافیل انکو طرف صعب ترین اور زشت ترین چیزون کے کہ احوال قیامت ہین خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ نیچے ہونگی نظرین انکی ہول سے نکلینگے قبرون مین سے گویا کہ وہ ٹڈیان ہین پراگندہ اور پریشان اور پھرینگے ہر طرف حیران اور سرگردان مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ دوڑتے ہونگے طرف پکارنیوالے کے سے یعنے جدھر سے بلانیکا آواز سنینگے ادھر دوڑینگے یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ کہینگے کافر یہہ دن ہی سخت ہمپر كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ جھٹایا تھا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے پس جھٹایا انھون نے بندے ہمارے نوح کو اور کہا انھون نے وہ دیوانہ ہی اور جھڑکا سمجھہ لیجئے کہ حضرت نوح جب اپنی قوم کو کہتے تھے ایمان لاؤ تو وہ آپ کو ایذا دیتے تھے اور ٹھہرماتے تھے یہان تک کہ آپ بیہوش ہوجاتے تھے اور ایمان کیطرف بلانے سے ٹھہر رہتے تھے فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پس پکارا نوح نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق مین مغلوب قوم اپنے کا ہون اور انسے بدلا نہین لے سکتا پس تو بدلا لے میرا انسے فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ پس کھولدئے ہمنے واسطے عذاب انکے کے دروازے آسمان کے ساتھہ پانی برسنے والے کے کہ چالیس دن رات برسا ایسی جھڑی لگی کہ چالیسوین دن تھمی وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور پھاڑ دیا ہمنے زمین کو چشمین تو کہ اُسمین سے بھی پانی بہہ نکلے پس مل گیا پانی آسمان کا اور زمین کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا اُنپر یعنے ہلاک ہونا طوفان سے وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ اور چڑھا لیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو اُنپر ایمان لائے تھے انکو اوپر کشتی تختون اور میخون والی کے تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ حَلِيَتْ تھی وہ کشتی آگے آنکھون ہماری کے بدلا لینے کو واسطے اس شخص کے کہ کفر کیا تھا اوپر نعمت وجود نوح علیہ السلام کے وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہمنے اس قصے کو نشانی لوگون مین پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے نصیحت پکڑے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا و نیا مین کہ سب کو طوفان مین ڈبو دیا اور ڈرانا میرا قوم کو زبانی نوح علیہ السلام کے سے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن واسطے نصیحت کے یا واسطے یاد کرنے کے احوال پہلی امتون کا پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنیوالا کہ اس سے نصیحت قبول کرے كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ جھٹایا عاد نے ہود علیہ السلام کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا انکو ساتھہ بادصرصر کے اور ڈرانا میرا انکو وعید قیامت سے انکے پیغمبر کی زبانی اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تحقیق بھیجی ہمنے اوپر انکے باد تیز بیچ دن نحس کے کہ ہمیش چلی جاویگی نحوست اوسکی
اور وہ دن چہارشنبہ آخری ہی مہینے کا تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ اکھیڑ لیتی تھی وہ باؤ لوگون کو
جگہہ سے گویا کہ وہ لوگ تنے درخت خرمے کے تھے جڑ سے اکھڑے زمین پر پڑے ہوئے یہہ بھی عذاب دنیا کا تھا فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس کسطرح ہوگا عذاب میرا انکو آخرت مین اور وعید کہ انکو جس سے ڈرایا ہی مین نے وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو کہ عربی زبان مین اتارا واسطے
نصیحت کے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنیوالا كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو ساتھہ
ڈرانے کے فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ پس کہا کیا آدمی کی جنس ہمارے مین سے
اکیلے کی کہ شکر تابعدار اور خزانہ نہین رکھتا پیروی کرینگے ہم اوسکی کہ اسکو کچھہ ہمپر فضیلت نہین تحقیق ہم اسوقت کہ اوسکی
متابعت کرینگے البتہ بیچ گمراہی کے ہون گے اور دیوانگی کے ءَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ
کیا ڈالا گیا ذکر یعنے وحی اوپر اسکے درمیان ہمارے مین سے یعنے قوم عاد مین سے اسکو وحی نازل ہونے مین خاص کیا
ایسا نہین بلکہ وہ جھوٹا ہی اترانے والا چاہتا ہی کہ ہمپر بڑائی ثابت کرے حق سبحانہ نے فرمایا کہ سَيَعْلَمُونَ غَدًا
مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ جلد جان لیوینگے کل کو کہ عذاب ہمارا اُپر آویگا یا قیامت کو کون ہی جھوٹا اترانے والا جب قوم ثمود
نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور معجزہ چاہا کہ پتھر سے ناقہ نکالو إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ تحقیق ہم بھیجنے والے
ہین اونٹنی کو یعنے ہمنے نکالی تھی اونٹنی پتھر سے واسطے آزمایش انکی کے تو کہ خلق جان لیوے کہ سبب عذابکا انکے کیا تھا
اور صالح علیہ السلام کو کہا ہمنے فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ پس انتظار کر انکا اور دیکھہ کہ ناقے کے ساتھہ کیا کرتے ہین اور
صبر کر قوم کے عذاب آنے مین وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اور خبر دی انکو تحقیق پانی چاہ کا تقسیم کیا ہوا ہی درمیان
انکے اور ناقے کے كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ہر بار پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہی سمجھہ لیجئے کہ اونٹنی جسوقت پانی پر جاتی تھی
اور جانور وہان سے بھاگ جاتے تھے حق تعالی نے باری مقرر کردی کہ ایکدن وہ جاوے اور ایکدن اور سب جانور
جاوین فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ پس پکارا قوم ثمود نے یار اپنے کو کہ قدار ابن سالف تھا پس پکڑی اُسنے
شمشیر اور سر راہ گھات مین ناقے کے بیٹھا پس کوچیں کاٹین ناقے کی سمجھہ لیجئے کہ دو عورتین تھین صدوق اور عنیزہ
اُنکے مواشی بہت تھے صدوق نے اپنے چچا کی بیٹے مصدع بن مہرج کو کہ اس سے چھپی لگاوٹ رکھتا تھا اپنے وصال
کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹی قدار بن سالف کو دینے کہی یہہ دونون مرد گھات لگاکر راہ مین
بیٹھہ گئے جب اونٹنی پانی پیکر چلی پہلے مصدع نے تیر لگاکر دونون پائون اونٹنی کے پروئے پھر قدار تلوار لیکر نکلا اور
کوچین کاٹ دین پھر ٹکڑے ٹکڑے کرکر قوم مین تقسیم کیا اور اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھہ کر آواز کرکر آسمان کی طرف چلا گیا
اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بھی مارا گیا پھر بعد تین دن کے قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ
پس کیونکر ہوا عذاب میرا قوم ثمود پر اور ڈرانا میرا زبانی صالح علیہ السلام کے سے إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً
فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ تحقیق بھیجی ہمنے اوپر انکے ایک چیخ جبرئیل کی پس ہوگئے دہشت سے اس آواز کے مانند
بھوس ملے ہوئے کے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو
واسطے یاد کرنے کے تو کہ سہولت سے حفظ کرلین پس کیا ہی کوئی یاد کرنیوالا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ
جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کی نے لوط علیہ السلام کو ساتھہ ڈرانے اور نصیحت کرنے اُنکے کے قوم کو إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاصبا الا آل لوط تحقیق بھیجا ہمنے اوپر انکے مینہہ پتھر برسانے والا اور سب کو ہلاک کر دیا مگر لوط اور بیٹیون اسکے کو نجیناھم
بسحر نعمة من عندنا نجات دی ہمنے انکو عذاب سے وقت سحر کے کہ عذاب اترا انعام کر اپنے پاس سے کذلک نجزی
من شکر اسیطرح جیسے کہ لوط پر اور اسکے بیٹیون پر انعام کیا ہمنے جزا دیتے ہین ہم ساتھہ نعمت اور رحمت کے اس شخص کو کہ شکر کرتا
ہی نعمت میری کا کہ رسولون کا بھیجنا اور کتابون کا اتارنا ہی اور اوپر ایمان لانا ہی ولقد انذرھم بطشتنا فتماروا
بالنذر اور البتہ تحقیق ڈرایا تھا لوط علیہ السلام نے قوم اپنی کو پکڑنے ہمارے سے ساتھہ عذاب اور ہلاک کے پس جھگڑے ساتھہ
ڈرانیوالون کے یا شک لائے ساتھہ وہشت دلانے کے ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینھم اور البتہ تحقیق
ملایا لوط کو مہمانون اسکے سے کہ فرشتے تھے یعنے کہا کہ اسے ہمین دو لوط علیہ السلام نے نمانا اور انکو پند دینے لگے وہ ایک
خانہ شکستہ مین آئے پس مٹا دین ہمنے آنکھین انکی وہ سب اندھے ہو گئے اور کہا ہمنے فرشتون کی زبانی کہ فذوقوا عذابی
ونذر پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا جو لوط کی زبانی کہا تھا ولقد صبحھم بکرة عذاب مستقر اور البتہ تحقیق صبح
مارا انکو سویرے عذاب ٹھہرنے والے نے یعنے صبح کو سویرے عذاب اُنپر آیا اور ٹھہرا رہا جب تک انکو ہلاک نہ کر دیا اور کہا
مین نے انکو فذوقوا عذابی ونذر پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا کہ میرے حکم سے تمکو ڈراتے تھے ولقد یسرنا
القرآن للذکر فھل من مدکر اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو عربی زبان والون پر واسطے سمجھنے معانی اسکی کے
اور جاننے قصے پہلون کے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اُس سے عبرت پکڑے ولقد جاء آل فرعون النذر
اور البتہ تحقیق آئے فرعون اور قوم اسکے پاس ڈرانیوالے کہ موسیٰ اور ہارون تھے علی نبینا وعلیہما السلام ساتھہ معجزون
کے کہ نو تھے موسیٰ علیہ السلام انسے ڈراتے تھے کذبوا بآیاتنا کلھا فاخذناھم اخذ عزیز مقتدر جھٹلایا انھون نے
نشانیون ہماری سب کو اور اوپر ایمان نہ لائے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھہ عذاب غرق کے پکڑنا غالب کا کہ معلوم نہو پکڑنے مین قدرت
والیکا اوپر ہلاک کرنے مشرکون کے اکفارکم خیر من اولئکم کیا کافر تمھارے ای عرب والو قوی تر اور سخت تر ہین اُن
جھٹلانے والون سے جو مذکور ہوے یعنے قوت حشمت مین یہہ ایسے نہین جیسے وہ تھے پھر اوپر عذاب ہمارا آیا اوپر کیون نہ
آویگا ام لکم برآءة فی الزبر یا واسطے تمھارے ای مشرکو عرب کے چٹھی ہی خلاصی کی بیچ اعمال نامون کے یا بیچ کتابون
آسمانی کے اور اسمین لکھا ہی کہ تمپر عذاب نہوگا ام یقولون نحن جمیع منتصر یا کہتے ہین کفار عرب کے ہم جماعتین ہین
مدد کرنے والے آپسمین ایک دوسرے کی سیھزم الجمع ویولون الدبر
شتاب شکست دیے جاوینگے یہہ جماعتین اور پھیر دیوینگے پیٹھہ لڑائی سے اور بھاگ کر جاوینگے سمجھ لیجیے کہ یہہ سورة روز بدر
مین واقع ہوئی پس یہہ آیت دلیل نبوت اور معجزہ قرآن ہی اور کچھہ اُسی قتل اور ہزیمت پر انکی رہائی نہین بل الساعة
موعدھم والساعة ادھی وامر بلکہ روز قیامت ہی وعدہ گاہ انکے عذاب کا اور عذاب قیامت ہی بہت سخت اور بہت
کڑوا عذاب دنیا سے ان المجرمین فی ضلل وسعر تحقیق گنہگار یعنے کفار بیچ گمراہی کے ہین راہ حق سے دنیا مین
اور بیچ آتش سوزان کے آخرت مین یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم اُسدن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے
اوپر مونہون اپنے کے اور انکو کہینگے ذوقوا مس سقر چکھو لگنا آگ دوزخ کا انا کل شیء خلقناہ بقدر تحقیق
ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہی ہمنے اسکو ساتھہ اندازے کے بمقتضائے حکمت یا جو کچھہ پیدا کیا ہی ہمنے مقدر اور مکتوب ہی لوح محفوظ
مین پہلے واقع ہونے سے لکھہ لیا ہی اسیواسطے تغییر تبدیل اوسمین نہین وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر اور نہین حکم ہمارا
قال وقیل نہین بتقدیر یہ رافت رہ اسمین تغییر نہین تبدیل نہین وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر اور نہین حکم ہمارا

کسی چیز کو کہ اوسکا ہونا چاہین ہم مگر ایک کلمے سے کہ کن ہی یا نہین امر ہمارا بقیام قیامت مگر ایکدفعہ جیسی نظر کرنا ساتھہ آنکھہ کے یعنے اگر چاہین ہم تو قیامت کو ایک پلک مارنے مین قایم کردین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہم نے ہم مذہبون تمھارے کو ای کافرو زمانہ گذشتہ مین چنانچہ اس سورت مین تم سن چکے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت اٹھائے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ اور جس چیز کو کہ کیا ہی کفار گذشتہ نے بیچ اعمال نامون کے ہی لکھی ہوئی یا مکتوب ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور لوح محفوظ اصل سب کتابون کی ہی اسواسطے اسے زبر فرمایا وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ اور ہر چھوٹا اور بڑا قول فعل کہ خلق پہلی پچھلی سے صادر ہوا ہی اور ہوگا لکھا ہوا ہی اور اسکا بدلا ملیگا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ تحقیق پرہیزگارون قیامت کے بیچ بہشتون کے ہین اور نہرون کے یعنے ایسے بہشتون مین ہین کہ جن مین نہرین جاری ہین اور نہر کی معنی بعضے روشنی اور کشادگی کہتے ہین یعنے متقی بہشتون مین ہین اور کشادگی اور روشنی مین بخلاف کفار کہ تنگی اور ظلمت تاریکی مین ہین اور متقی ہون گے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ مقام راستی کے کہ اوسمین لغو اور گناہ نہین نزدیک بادشاہ قدرت والے کے امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ حقتعالی نے اس مکان کا وصف ساتھہ صدق کے کیا ہی پس وہان اہل صدق ہی ہون گے سلمی نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی کہ حق سبحانہ سچ کریگا وعدہ اپنا وہان جو اولیا سے کیا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مقعد صدق مقام وحدت ذاتیہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ عند سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل قرب فردائے قیامت وہان مختص بمقام صدق ہونگے اور پیغمبر ہمارے آج ہی یہان اختصاص اس مقام سے رکھتے ہین کہ ابیت عند ربی سے ظاہر ہی پس یہان سے مرتبہ آپکا دریافت کیجئے کہ جہان فردائے قیامت خواص جاوینگے وہان پہنچنا آپکا آج ہی دنیا مین ثابت ہی اور یہہ ادنی مرتبہ ہی پھر مرتبہ اعلی آپکا جو فردائے قیامت ہوگا وہ کسے معلوم ہو اور کون وہان پہنچے قطعہ وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہی ٭ صحرائے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی ٭ درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ ٭ کیا قرب کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی ٭ سورۃ رحمن مدنی ہی اٹھہتر آیتین ہین کلمات تین سو چوالیس اور ایک ہزار چار سو ستہتر حروف ہین فواصل اسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ قمر کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر خدائے عز و جل تھا افتتاح اسکی بھی اسی سے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ آغاز اسکا بذکر انشقاق قمر تھا ابتدا اسکی بذکر شمس و قمر واقع ہوئی

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو رحمن کے نام سے خبر دیتے تھے انھون نے کہا ہم نہین پہچانتے رحمن کو اور کہتے ہین کہ مکے والے طعن کرتے تھے کہ فلانے فلانے محمد کو سکھا جاتے ہین حق تعالی نے یہہ سورۃ نازل کی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رحمن نے سکھایا قرآن اپنے حبیب کو نہ اور کسینے خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ پیدا کیا اللہ نے جنس آدمیون کو سکھایا اسکو دل کی بات کا ظاہر کرنا ساتھہ بولنے کے اور لکھنے کے یا پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اور حلم اسما کا انکو دیا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین لاکر بیان اس چیز کا کہ تھی اور ہی اور ہوگی عنایت کیا چنانچہ خود آپ نے فرمایا ہی کہ علم دیا مجھکو اولین اور آخرین کا سے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اور سورج اور چاند کرشمے ہین ساتھہ حساب معلوم کے یعنے جسطرح حقتعالی نے سیر انکی مقرر کردی ہی برجون اور منزلون مین پھرتے ہین اور اوس سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اور بیل بوٹا چھوٹا اور درخت بڑا سجدہ کرتے ہین اللہ کو لیکن ہم نہین معلوم کرتے جیسے انکی تسبیح ہم نہین سمجھتے وَلٰكِنْ لَّا يَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ یا سجدہ انکا ساتھہ سائے کے ہی یا یہہ فرمانبردار ہین اللہ کے ساتھہ طبیعت اور رغبت کے جیسے کہ سجدہ کرنیوالے اہل تکلیف حکم اٹھاتے ہین وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ اور آسمان کو بلند کیا رحمن نے اوسکو زمین سے پانچ

برس کی راہ اور سیدا کی ترازو اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے وقت لین دین کے یعنے عدل سے نہ نکلو
اور معاملہ سچا رکھو وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور سیدھا کرو تولنا ساتھ انصاف کے اور مت کم کرو تول کو
یہہ سب تاکید اہل ترازو کو اسواسطے ہی کہ کھڑے ہونیکے وقت میزان قیامت کے شرمندہ نہون نظم ناپ مین تول مین
دیا ہی جو کم + ایک دانہ بھی تو نے ای ہمدم + سب بمیزان حشم آئیگا + تجھہ پہ شرمندگی وہ لائیگا + دینا لینا کم و زیادہ نہ کر + دن
سے رافت حساب کے تو ڈر + آفتکار اہی وہان چھپا یہا نکا + عدل پر وہان ہی پلہ میزانکا + وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ
اور زمین کو نیچے رکھا اسکو اور بچھا دیا پانی پر واسطے خلق کے تو کہ اسپر قرار پکڑے فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ
بیچ زمین کے طرحطرح کا میوہ ہی اور کھجورین خوشون والے تخصیص خرمے کی میوے مین واسطے فضیلت کے ہی اسکی اور اُسکو
مشابہت بھی انسان سے ہی وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ بیچ زمین کے اور اناج ہی خشک پتے والا یعنے بھوس و الام
جیسے گندم اور جو واسطے کھانے کے اور بوہی واسطے سونگھنے کے غرض یہہ ہی کہ زمین مین بہت نعمتین تمھارے واسطے پیدا
کین ہین ہمنے بعضے کھانے کی بعضے سونگھنے کی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ای جنون و آدم ساتھہ کونسی نعمت پروردگار
اپنے کے کہ مذکور ہوئین جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اس سے نہین سمجھہ لیجئے کہ اکتیس جگہا اس سورة مین یہہ آیت آئی ہی
اور وجہ تکرار کی یہہ ہی کہ اس سورہ مین نعمتین اللہ کی مذکور ہین ہر نعمت کے بعد یہہ آیت آئی ہی کہ سننے والے اور پڑھنے والے
خبردار ہون کثرت نعم پر یا تکرار واسطے دفع غفلت کے ہی صحیح حاکم مین جابر سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سورة
ہمپر پڑھی پھر فرمایا کہ کیا ہی تمکو کہ چپ ہو جن تم سے نیکتر ہین جب ہمنے فبای الاء ربکما تکذبان پڑھا انھون نے جواب
مین کہا ولا بشیء من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد یعنے کسی شی کی نعمتون تیری سے ای پروردگار ہمارے تکذیب نہین
کرتے ہم پس واسطے تیرے ہی تعریف خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ پیدا کیا
آدم کو کہ پدر انس ہی خشک مٹی سے مانند ٹھیکری کے کہ کھنکھنا مارنے سے بجے اور پیدا کیا جان کو کہ پدر جن ہی شعلہ
بے دود والے آگ سے فتوحات مین ہی کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی ہوا سے پس جان مخلوق ہی دو عنصر سے آگ اور ہوا
اور آدم مخلوق ہی دو عنصر سے خاک اور پانی آب اور خاک جو ملجاوے تو طین کہتے ہین اور ہوا اور آتش جو ہم ہون
تو اسے مارج کہتے ہین اور جیسے رحم مین قطرۂ آب پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہی ایسے ہی القائے ہوا سے رحم مین
جن اور سات ہزار برس بعد خلقت جن سے پیدائش آدم کی ہی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمت
پروردگار اپنے کے کہ تمکو مٹی اور آگ سے پیدا کیا اور حیات دی جھٹلاتے ہو آدمیون اور جنون رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ
الْمَغْرِبَيْنِ پروردگار سورج دو مشرقون کا گرمی اور سردی کے اور پروردگار سورج کا دو مغربون کے گرمی اور سردی کے
اور اختلاف مغربین اور مشرقین مین بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور نکلنے کا آفتاب
کے موجب طلب معیشت ہی اور رد و بنا سبب آرام اور راحت فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھہ کون سی ان
نعمتون پروردگار اپنے کے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ملا دیا دو دریاؤ نکو کہ ایک شیرین ہی ایک تلخ تو کہ
حکم اسکے سے ایکدوسرے سے لگ رہینگے وہ دریا ایک فارس کا اور ایک روم کا ہی کہ بحر محیط مین دونون ملکے ہین بَيْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ درمیان دونون دریاؤنکے پردہ ہی قدرت خدا سے یا زمین سے یا جزیرون سے کہ بسبب اسکے
ایکدوسرے پر زیادتی نہین کرتا تو کہ درمیان کی چیز غرق نہو جائے اور جو ایک دوسرے پر زیادتی کرے نفع اٹھہ جائے اور
منافع اُن دونون دریاؤ نمین بہت ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھہ کس ان نعمتون پروردگار اپنے کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جھٹانے ہو یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان نکلتے ہین اُن دونون مین سے موتی اور مونگا اور یہہ نعمتین ظاہر ہین فبای
الاء ربکما تکذبان پس ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹاتے ہو سمجھہ لیجے کہ بعضے کہتے ہین کہ مراد بحرین سے دریائے
آسمان اور دریائے زمین ہی کہ ہر برس جوش کھاتا ہی ابر درمیان مین حایل ہی دریائے آسمان کو اترنے نہین دیتا اور دریائے
زمین کو چڑھنے نہین دیتا بحر فلک سے قطرے دریائے زمین پر گرکر وہان صدف مین پڑکر درآبدار ہوجاتے ہین امام قشیری نے
کہا ہی کہ بحرین خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور پردہ قدرت حق اور موتی احوال صافی اور مونگا لطائف
وافی کشف الاسرار والاشرح کرتا ہی کہ دریائے خوف درجہ عام مسلمانون کا ہی اوس سے گوہر زہد اور ورع کا پیدا ہوتا ہی اور
بحر قبض وبسط خواص مومنون کا ہی اس سے جوہر فقر وجد نکلتا ہی اور لجہ انس وہیبت انبیا وصدیقون کا ہی اس سے درفنا
ظاہر ہوتا ہی کہ صاحب اسکا مقام بقا کو پہنچے فرد غوطہ بحر فنا مین گر کھاوے + کیون نہ پھر گوہر بقا پاوے ولہ الجوار
المنشات فی البحر کالاعلام اور واسطے خدا کے ہی چلانا کشتیون اور جہازون اونچے گھرونکا بیچ دریا کے مانند پہاڑون
کے منشات بفتح شین قرات حفص کی ہی اور بکسر شین اوردون کی اور پیدا کرنے اور روان کرنے مین کشتی اور جہاز کے دریاؤن
مین بہت نفع خلقت کا ہی کہ مسافت بڑی تھوڑی مدت مین قطع ہوتی ہی اور تجارات اور معاملات کے لئے آنا جانا سہل
ہوجاتا ہی اور یہہ بڑی نعمتین ہین فبای الاء ربکما تکذبان پس ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹاتے ہو تم
دونون کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام جو کوئی اوپر زمین کے ہی روح والا فنا
ہونیوالا ہی اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی کی اور صاحب انعام کی فبای الاء ربکما تکذبان
پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمھارے فنا کی خبر دی تو کہ تیاری وہان کی کرو اور اپنے بقا کی کہ رجوع عاد ہر
رکھو اور بھر وساغیر پر نکر وجھٹاتے ہو تم دونون ای جنون وآدم یسئلہ من فی السموات والارض کل یوم ھو
فی شان مانگتے ہین اُس سے جو کوئی ہیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ہین ہر وقت وہ ہیچ درست کرنے کام کے ہی
دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہی سایل کو دیتا ہی درماندے کو نجات بخشتا ہی غمگین کو شاد کرتا ہی بیمار کو صحت
دیتا ہی کسیکو توفیق توبہ کی عطا کرتا ہی کسیکے گناہ معاف کرتا ہی فبای الاء ربکما تکذبان پس ساتھہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخشتا ہی جھٹاتے ہو تم دونون ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمانہ تمام
اللہ تعالی کے نزدیک دو دن ہی کل مدت دنیا کی ایکدن ہی اور اسدن مین شان اوسکی امر اور نہی اور منع اور اعطا اور خلق اور
رزق اور اماتت اور احیا اور اعزاز اور اذلال ہی اور دوسرا دن آخرت کا ہی اور اسدن مین شان اسکی حساب اور عتاب
اور جزا اور سوال اور عقاب اور ثواب ہی اور صوفی کہتے ہین کہ یوم بمعنی آن ہی اور شان تجلی الہی ہی کہ ہر آن مین مناسب
استعداد تجلی کے ظہور کرتی ہی اور تجلیات بے نہایت ہین فرد لمحہ حسن ہر ایک آن عیان ہی اوسکا + کل یوم ہو فی شان
نشان ہی اسکا + سنفرغ لکم شتاب حساب کرینگے ہم واسطے تمھارے فراغ بیان بمعنی قصد محاسبہ ہی نہ وہ فراغ کہ
بعد تشغل ہو اور یہہ کلام بطریق تہدید اور وعید ہی ایھا الثقلان ای وہ گروہ بزرگ کہ جن اور انس ہو عرب والے
چیز بزرگ قدر اور قیمت کو ثقل کہتے ہین اور کہا گیا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن اور انس بتکلیف شرعی گرانبار ہین
یا بار گناہان سے گران ہین فبای الاء ربکما تکذبان پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تہدید بحساب
ہی تو کہ اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہی تاکہ کرم الہی کی امید رکھو تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن وآدم
یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن

ای جماعت جنون کی اور آدمیون کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہہ کہ نکل بھاگو تم کنارون آسمانون کے سے اور زمین کے سے قضا
میرے سے یا موت سے بچ کر نکل بھاگو نہ نکل سکوگے تم مگر ساتھہ غلبے کے اور یہہ تمکو قوت نہین بلکہ جہان جاؤگے تم موت ساتھہ
ہی اسکے نہ آنیکا کچھہ علاج نہین کرسکتے تم کہتے ہین دن قیامت کے فرشتے اہل محشر کے گرد حلقہ باندھینگے اور منادی ندا کریگا
کہ ای آدمیو اور جنو یہہ عرصۂ محشر ہی اگر بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ لیکن نہین بھاگ سکوگے مگر ساتھہ حجت اور برہان
کے سو تمھارے پاس کہان فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمکو خبردار کیا کہ
کہ دنیا مین تم عاجز ہو اور آخرت مین بے بس اور یہان وہان تمھارا نکوئے یار ہی نہ مددگار اور اسیکی طرف متوجہ رہو
جھٹھاتے ہو تم دونون یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ بھیجے جاتے ہین اوپر اسکے جو گنہگار
اور مشرک ہو تم مین دونون سے شعلے خالص آگ سے اور دہوان یعنے ایکبار خالص شعلے بھیجتے ہین اور ایکمرتبے دہوان پس
نہین مدد کرسکتے تم ایک دوسریکی اور نہین باز رکھتے عذاب ایکدوسریکا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ڈراتا ہی تمکو شعلے اور دہوین سے تو کہ باز رہو نافرمانی سے اسکے اور اسیکی عبادت کرو
جھٹھاتے ہو تم دونون فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّھَانِ پس جسوقت پھٹ جاوے آسمان واسطے نزول
ملائکہ کے پس ہوجاوے سرخ مانند نری کے یا مثل روغن زیت کے کہ ہر ساعت رنگ بدلے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ
پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو آسمان کے پھٹنے کی اور رنگ بدلنے کی تو کہ یہہ احوال سنکر خوف
کھاؤ اور پناہ ساتھہ اسکے پکڑو جھٹھاتے ہو تم دونون فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِہٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ پس اسدن نہ پوچھا جاویگا
گناہ اپنی سے آدمی اور نہ جن یعنے اونسے سوال نکرینگے کہ کیا گناہ کیا بلکہ سوال توبیخ کا کرینگے کہ کیون گناہ کیا یا گنہگارون کو
علامت سے پہچان لیوینگے حاجت سوال کی نہوگی یا قبرون سے نکلنے کے وقت نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی
لنسألنہم اجمعین وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی
نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ہول قیامت کا بتادیا تو کہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو کہ نجات انہین مین ہی جھٹھاتے ہو تم
دونون یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانے جاوینگے کافر ساتھہ چہرے اپنے کے کہ
کالا ہوگا اور آنکھین کبود یا آثار غم اور اندوہ کا انکی شکل سے ظاہر ہوگا پس پکڑا جاویگا ہر ایک انکا ساتھہ موئے پیشانی
کے ایک بار اور قدمون کے ایکبار یعنے کبھی موئے پیشانی پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑ کر گھسیٹینگے اور
دوزخ مین ڈالینگے اوندھے منہہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو
کافرون کے پکڑنے کی اور دوزخ مین ڈالنے کی تو کہ کفر سے بچو جھٹھاتے ہو تم دونون جب دوزخ مین مشرکون کو ڈال
دینگے تو فرشتے کہینگے ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِھَا الْمُجْرِمُوْنَ یہی ہی دوزخ جو عناد کے سبب جھٹھاتے تھے ساتھہ
اسکے مشرک اور باور نہین کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان
پانی کھولتے نہایت گرمی پہنچے ہوئے کے یعنے جب دوزخی آگ مین بہت فریاد کرینگے تو انکو نکالکر ایسے پانی مین ڈالینگے
کہ بند بند انکا جدا ہوجاویگا فرد رافت لکھا یہی ہی کلام کریم مین + پیوستہ وہ رہینگے جحیم وحمیم مین + فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ آگاہ کردیا تمکو عذاب سے دوزخیون کے تو کہ کفر
سے بچکر متصف بایمان ہوکر اس سے نجات پاؤ جھٹھاتے ہو تم دونون وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ اور
واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے دو بہشتین ہین یعنے جو کوئی کہ موقف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حساب سے ڈریگا اور گناہ نکریگا اوسکو دو جنتین دینگے جنت عدن اور جنت نعیم اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جنت آدمیون کو ملیگی ایک جنون کو اور موضح مین ہی کہ دو باغ ملینگے بہشت مین سو سو برس کے عرض طول والے انھون مین مکانات زیبا اور حورین رعنا ہون گے محمد حکیم نے کہا ہی کہ ایک بہشت دینگے بجہت خوف الٰہی اور دوسری بسبب ترک منا ہی یا ایک خاص محل ہوگا انکے رہنے کا اور دوسرا عام بجہت خدام فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین دیگا بسبب ادائے طاعت کے اور ترک معصیت کے تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن اور آدم ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ دونون بہشتین شاخون والی ہین یعنے درخت بہت ہین اونمین میوؤن سے لادھے ہوئے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین درختون میوہ دار کی بندون کو عنایت کرتا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ بیچ اُن دونون کے دو چشمے ہین ایک سلسبیل ایک تسنیم چلتے ہین جہان بہشتی چاہین بالا خانون پر یا ہتھہ خانون مین اور معالم مین ہی کہ ایک چشمہ آب صاف کا اور ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے چشمے تمھاری راحت اور لذت کے واسطے روان فرما تا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ بیچ اُن دونون جنتون کے ہر میوہ کے دو قسمین ہین ایک دنیا کی دیکھی ہوئی سنی ہوئی دوسری عجیب غریب نہ دیدہ نہ شنیدہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ طرح طرح کے میوے اور پھل بندون کو کھلاتا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ڈرنیوالے بہشتون مین تکیہ کئے ہوئے ہونگے اوپر بچھونونکے کہ استر اُنکے ریشم کے ہین ایک بزرگ سے پوچھا کہ جو استر ریشمین ہین تو اوپر کس چیز کے ہین کہا نور کے وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ اور میوہ دونون بہشتون کا نزدیک ہی کھڑے بیٹھے لیتے کا ہاتھہ پہنچتا ہی اور کہتے ہین کہ تکیہ لگائے لیتے ہونگے اور جس میوے کو جی چاہیگا شاخ اس درخت کی جھک جائیگی وہ میوہ منہ مین آرہیگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ شاہانہ فرشون پر بٹھاتا ہی اور میوے لطیف لذیذ کھلاتا ہی انکار کرتے ہو تم دونون فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ بیچ محلون اور مکانون اُن بہشتون کے بند رکھنے والی ہین نظر کو یعنے حورین کہ آنکھہ کسی پر سوا اپنے شوہر کے نہین ڈالتین نہین نزدیک ہوا اُنکے کوئی آدمی پہلے انس سے اور نہ جن سے بہشت مین یعنے جو حورین کہ واسطے انس کے مقرر ہین ہاتھہ کسی آدمی کا انکے دامن کو نہین لگا اور جو جن کے لئے مقرر ہین کسی جن نے تصرف انپر نہین کیا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی حورین بندون کو دیتا ہی جھٹلاتے ہو اور باور نہین کرتے تم دونون کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ گویا کہ وہ حورین یاقوت صاف اور مرجان شفاف ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین اس صفائی اور پاکیزگی کے تمھارے واسطے پیدا کین جھٹلاتے ہو تم دونون هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ نہین بدلا نیکی کا نیکی کرنیکا کہ عمل مین ہو مگر نیکی کرنا ثواب مین یا نہین بدلا کلمہ طیب پڑھنے کا اور اسپر ثابت رہنے کا مگر بہشت حاصل یہہ ہی کہ جزا نیکی کی نیکی ہی پس طاعت کی جزا درجے ہین اور شکر کی زیادتی اور تقوی کی فرح اور توبہ کی قبول اور دعا کی اجابت اور سوال کی عطا اور استغفار کی مغفرت اور خوف دنیا کی امن آخرت اور خدمت کی نعمت بحر الحقایق مین ہی کہ نہین بدلا فنا فی اللہ کا مگر بقا باللہ فرد مریگا اسپر تو توجئے گا ✦ جو زخمی ہوگا تو تو وہ سئے گا ✦ فنا کا گر حام تو پئے گا ✦ تو جرعہ دیگا مئی بقی کا ✦ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ توفیق احسان کی دی اور جزا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اوسکی مقرر فرمائی جھٹھاتے ہو تم دونون اور انکار کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ اور سوا ان دونون جنتون کے کہ بہشتین
مذکور ہوئین یا نیچے انکے دو بہشتین اور ہین لکھا ہی کہ پہلی دونون بہشتین سونے کی ہین واسطے سابقین کے اور یہہ دونون
چاندی کی واسطے اصحاب یمین کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ یہہ دو بہشتین
نیکون کے واسطے ٹھہرائین منکر ہوتے ہو مُدْهَآمَّتَانِ دونون بہشتین نہایت سبز ہین کمال سبزی کے سبب سیاہی
مارتے ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بہشتین سبز دیتا ہی اور
سبزی موجب روشنی چشم ہی انکار کرتے ہو تم دونون فِیْهِمَا عَیْنَانِ نَضَّاخَتَانِ بیچ اُن دونون بہشتون کے دو
چشمین ہین بشدت جوش مارنیوالے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ
ایسے دو چشمین ہین تمھارے واسطے مقرر کئے ہین جھٹھاتے ہو تم دونون فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ اُن
دونون بہشتون کے میوہ ہی اور کھجورین اور انار تخصیص کھجور اور انار کی سب میوون مین واسطے انکے بڑائی کے فرمائی کیونکہ
خرمہ میوہ ہی اور میٹھا ہی اور انار میوہ ہی اور دوائی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار
اپنے کے کہ ایسے میوے نافع بندون کو دیتا ہی جھٹھاتے ہو تم دونون فِیْهِنَّ خَیْرَاتٌ حِسَانٌ بیچ اُن چارون بہشتون
کے اچھی عورتین ہین خوبصورت نیک سیرت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ ایسی حورین تمکو دیتا ہی جھٹھاتے ہو تم دونون حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ حورین ہین بٹھائی ہوئین بیچ خیمون کے
یا مراد خیمون سے حویلیان ہین یا محلات ہین محل وہ گھر ہی جو آراستہ کیا ہو واسطے دلہن اور دولھے کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بیبیان پاکیزہ بہشتیون کو دیتا ہی جھٹھاتے ہو تم
دونون لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ نہین ہاتھہ لگایا انکو کسی آدمی نے پہلے اُن شوہرون کے کہ جنکے نامزد
کردین ہین اور نہ جن نے بلکہ سب باکرہ ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کون سی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ جوروین پاکیزہ ایمان والون کے نامزد کرتا ہی جھٹھاتے ہو تم دونون مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ
حِسَانٍ اصحاب یمین تکیہ کئے ہوئے اوپر قالینون سبز کے اور بچھونون قیمتی نفیس نادر کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبَانِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی ایسی نوازشین فرماتا ہی جھٹھاتے ہو تم دونون
تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بہت برکت والا ہی نام پروردگار تیرے کا جو صاحب بزرگی اور
بخشش و انعام کا ہی اس نام ہی سے عظمت اور بڑائی اوسکی ذات مبارک کی دریافت کرلو والا مرتبہ ذات کا اسکے
ایسا نہین کہ بیان مین آوے عقل سب عقلا کی وہان حیران ہی اور ادراک سب کا دشت تحیر مین سرگردان ہی نظم کہون کیا وہ کیا ہی
بسا ہی کہان + خیال رسا نارسا ہی وہان + کرے ورک اسے کسکا ادراک ہی + کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی + گمان سے بری
وہم سے دور ہی + ورا فکر سے فہم سے دور ہی + اور جلال اشارہ بصفات قہریہ اور اکرام بصفات لطفیہ ہی پس ذو الجلال والاکرام
ایسا نام ہی کہ جامع صفات تمام ہی اسیواسطے اسکو اسم اعظم کہا ہی حصن حصین مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو سُنا کہ وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام فرمایا اجابت ہوئی واسطے تیرے پس مانگ جو مانگتا ہو سورۃ واقعہ
مکی ہی چھانوے آیتین ہین تین سو اٹھہتر کلمے ہین ایک ہزار سات سو حرف فواصل اسکے لابد منہ ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ
رحمٰن کے یہہ ہی کہ اختتام اوسکا بذکر نیران اور جنان تھا آغاز اسکا بذکر قیامت اور اہوال اسکے کا ہوا

| سورۃ الواقعہ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ست وتسعون آیۃ |
|---|---|---|

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یا وکر جسوقت واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے قیامت آئیگی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ نہین ہی بیچ واقع ہونے اسکے کے جھوٹھہ بولنے والا بلکہ جو خبر اسکے آنے کی دیتا ہی سچا ہی اور وہ قیامت خَافِضَةٌ نیچے لیجانیوالی ہی بہتون کو اسفل السافلین مین عدل سے رَّافِعَةٌ اونچا کرنیوالی ہی بہتون کو اور اعلی علیین کے فضل سے یا نیچا کرنیوالی ہی اعدا اور اہل نفاق کو اور اونچا کرنیوالی ہی اولیا اور ارباب وفاق کو یا پست کرنیوالی ہی ان لوگون کو کہ دنیا مین تکبر سے اپنے آپ کو بلند کرتے ہین اور بلند کرنیوالی ہی اُن لوگون کو کہ اس عالم مین اپنے آپ کو پست کرتے ہین اِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا یا وکر جسوقت کہ ہلائی جاویگی زمین ہلانی کر اسطرح سے کہ جو اسپر بنا ہی سب اکھڑ جاویگا وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا اور اڑائے جاوینگے پہاڑ اڑائے جانا کر فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا پس ہوجاوینگے پھٹ کر غبار پراگندہ بیا غبار ہی کہ شعاع آفتاب کے سبب روزن در سے نظر آوے وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً اور ہوجاؤگے تم ای مکلفو قسمین تین فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ پس صاحب دست راست کے کیا ہین صاحب دست راست کے یہہ تعظیم ہی انکی جیسے کہتے ہین کہ فلانی قوم بزرگ ہی اور کیا بزرگ ہی اور اس استفہام مین معنے تعجب کے بھی ہین اور اصحاب یمین وہ لوگ کہ وقت نکلنے ذریت کے پشت آدم علیہ السلام سے یہہ داہنے طرف حضرت آدم کے کھڑے تھے یا وہ لوگ ہین جنکا اعمالنامہ دست راست مین دینگے تو کہ بہشت مین یمین عرش چلے جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ میمنت کی معنے یمن اور برکت کے ہین یعنے یہہ لوگ میمون اور مبارک قدم ہین وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے اور دست چپ والے وہ لوگ ہین جو وقت اخراج ذریات کے بائین طرف حضرت آدم کے تھے یا وہ لوگ ہین جنکے اعمال نامے دست چپ مین دینگے تو کہ دوزخ مین چلے جاوین اور دوزخ چپ عرش ہی اور بعضون نے کہا ہی مشأمہ الشتام سے ہی یعنے وہ گروہ شوم اور نامبارک قدم ہین وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اور آگے نکل جانے والے سب گروہون سے یا آگے جانیوالے بہشت مین آگے نکل جانیوالے ہین ایمان مین جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور انبیاؤن سمیت یا مثل ابوبکر اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کے کہ پہلے ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا جو صف جہاد مین آگے بڑھے رہتے ہین یا جو سبقت کرتے ہین تکبیر اولی مین أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہہ لوگ ہین مقرب بحضرت الہی اور بکرامت نامتناہی فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ بیچ بہشتون کے جو مشتمل ہین طرح طرح کی نعمتون پر ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بڑی جماعتین ہین پہلون مین سے یعنے انبیاء گذشتہ کی امتین وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اور تھوڑے ہین پچھلون مین سے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل یہہ ہی کہ سابقین پہلے امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے تبیان مین لکھا ہی کہ مراد اُنسے وہ لوگ ہین جو انبیاؤن کی خدمت مین ایمان لاکر حاضر ہوئے ہین نہ تمام امت اسواسطے کہ امت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب امتون سے زیادہ ہی چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ انا اکثر الناس تبعا یوم القیمۃ اور حدیث بریدہ مین مذکور ہی کہ بہشت والے ایک سو بیس صفین ہونگے اسی صفین اس امت مرحومہ کی اور چالیس صفین اور تمام امتونکی الغرض یہہ سابقین پہلے پچھلے بہشت مین ہونگے عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ اور پلنگون بنے ہوئے سونے کے تارون جڑے ہوئے موتی اور یاقوت اور زمرد سے مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ تکیہ کئے ہوئے اوپر اُن پلنگونکے امتی سامھنے تاکہ ایکدوسرے کو دیکھکر خوش ہون يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ پھرینگے اوپر انکے واسطے خدمت کے لڑکے ہمیش رہنے والے اوپر عمر لڑکپن کے کیونکہ خدمت کذار لڑکا زیبا تر ہی بڑیسے اور وہ لڑکے پوشاک زرین سجے زیور پہنے ہونگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ وہ لڑکے مشرکونکے ہین کہ بہشتیونکی خدمت کے واسطے مقرر ہوئے ہین پھرینگے وہ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ساتھہ

آبخورون کے اور آفتابون کے اور پیالون کے شراب صاف سے یا مئی سے کہ جاری ہی بہشت مین لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا
وَلَا يُنْزِفُونَ نہ سر دکھائے جاوینگے اس شراب سے اور نہ بے عقل اور بیہوش ہوکر بیجا بولینگے وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ
اور پھر ینگے وہ لڑکے ساتھ میوون کے اس قسم سے کہ پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور ساتھ گوشت جانور پرندون
کے اس قسم سے کہ چاہینگے بھنے ہوئے کباب پکے ہوئے قورمین اور گوشت پرندون کا اسواسطے کہ فرمایا الطف لحوم ہی
وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ اور اوپر سابقین کے جنت مین پھرینگی خدمت کے واسطے عورتین گوری اچھی آنکھون
والی کہ ہونگی لطافت اور صفائی مین مانند مروارید پوشیدہ کے بیچ صدف کے کہ نہ بیٹھا ہی اسپر غبار اور نہ پہنچا ہی اسکو
دست اغیار جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بدلا دیتے ہین ہم انکو بدلا دینا کر بسبب اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے وہ دنیا مین
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا نہ سینگے بیچ بہشت کے باتین بیہودہ نہ وہ کلام کہ موجب گناہ ہو جیسے فحش اور دشنام
إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا مگر سینگے کہنا سلام سلام تکرار اس لفظ کا دلیل ہی کہ بہشتی مدام سلام سلام کہینگے وَأَصْحَابُ
الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ اور اصحاب داہنے ہاتھ والے کیا ہین اصحاب داہنے ہاتھ والے یعنے کیا بزرگ ہین اور
وہ ہونگے فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ بیچ بیرون کانٹے دور کئے ہوئے کے بخلاف دنیا کے کہ جو درخت کنار ہی پر خار ہی
لکھا ہی کہ طایف مین بیرونکا جنگل ہی مسلمانون نے دیکھکر کہا کہ کیا اچھا ہو جو مثل اسکے ہمین ملے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
بہشتیون کے واسطے کنار بے خار ہون گے وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ اور درخت کیلے کے کہ میوے انکے تہ بتہ ہونگے جڑسے تاشاخ
میوون سے لدے ہون گے وَظِلٍّ مَمْدُودٍ اور سایہ کھینچا ہوا ہمیشہ رہیگا زایل نہوگا مراد ظل سے راحت اور آرام ہی
وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ اور پانی گرتا ہوا یعنے جنت عدن سے گریگا اور جنتون پر وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا
مَمْنُوعَةٍ اور میوے بہت نہ کاٹا گیا یعنے کسی زمانے مین منقطع نہوگا بخلاف میوے دنیا کے کہ کسی فصل مین ہوتا ہی کسی
مین نہین اور نہ منع کیا گیا یعنے کسی نوع کھانا اسکا منع نہین بخلاف میوے دنیا کے کہ بن مول نہین ملتا وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ
اور بچھونے بلند کئے ہوئے بقیمت یا بلند مرتبے بعضون نے کہا ہی کہ فرش کنایت عورتون سے ہی اور مرفوعہ بلند تختون پر
بیٹھی ہونگی إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً تحقیق ہمنے پیدا کین ہین عورتین عجب پیدا کرنا کر کہ دنیا کی بوڑھیان جوان کردی
ہین فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا پس کیا ہی ہمنے انکو کواریان یعنے جب اُنکے خاوند انکے پاس جاوینگے کواریان پاوینگے
عُرُبًا سہاگنین یا اپنے خاوندون کی عاشق یا ناز اور کرشمے والیان یا شیرین سخن أَتْرَابًا ہم عمر تیتیس تیتیس
برس کی سب اور شوہر بھی انکے اسی عمر کے لکھا ہی کہ لڑکیون کو جو بہشت مین لیجاتے ہین تو اسی عمر کی کرکر شوہر ونکو دیتے
ہین اور بوڑھیاؤن کا بھی یہی سن وسال کردیتے ہین پھر وہ اگر دنیا مین خاوند نہین رکھتین یا خاوند رکھتی ہین لیکن وہ
بہشتی نہین ہین جیسے فرعون کی جورو تو کسی ایک بہشتی کو دیتے ہین اور اگر شوہر انکے بہشتی ہین تو انھین کو دیتے ہین اور اگر
ایک شوہر سے زیادہ رکھتی ہون اور سب وہ بہشتی ہون تو آخر کے شوہر کے حوالے کرتے ہین اور فرماتا ہی حق تعالی کہ ان
عورتون کو پیدا کیا ہمنے لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ واسطے اصحاب دست راست کے اور گویا سایل پوچھتا ہی کہ کیا ہی اصحاب دست
راست کے پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ جماعتین بہت ہین پہلونمین سے
اور جماعتین بہت ہین پچھلونمین سے اسباب نزول مین ہی کہ جب وہ پہلی آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین
نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم تم پر ایمان لائے اور ہم مین سے نجات
نہین پانے کے مگر تھوڑے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ثلۃ من الاخرین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمرؓ کے روبرو پڑھی حضرت عمرؓ نے کہا رضینا عن ربنا راضی ہوئے ہم پروردگار اپنے سے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے مجھ تک ایک تہائی ہی اور مجھ سے قیامت تک ایک تہائی اور حدیث مین آیا ہی کہ ارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ اور پیچھے حدیث کے روایت گذری ہی کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی انمین سے اسی صفین اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون کی یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اس امت کا دوزخ مین نجاویگا فرد دوزخ کی آگ سے ہی رافت پھرانکو کیا در ۲ جنکے نبی ہین ایسے سردار روز محشر ۲ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے یعنے کیا خوار اور بے اعتبار اسدن ہونگے فِیْ سَمُوْمٍ بیچ آتش سوزان کے یا باد گرم کے وَّحَمِیْمٍ اور پانی گرم کے لکھا ہی کہ حرارت سموم کی جب انکے رگ و ریشے کو جلاویگی تو پناہ پکڑینگے ساتھہ حمیم کے جیسے دنیا مین گرمی کے مارے پانی ڈھونڈھتے ہین پھر حمیم مین جب پڑینگے تو زیادہ تر ایذا پاوینگے پھر سلسلے مین جاوینگے اس سایہ کو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ اور سایہ سیاہ دھوین گرم سے نہ ٹھنڈھا اور سایون کے مانند اور نہ نفع اور راحت پہنچانے والا بعضے کہتے ہین کہ یحموم پہاڑ ہی دوزخ مین اوسکے سایہ مین دوزخی پناہ پکڑینگے اور یہہ عذاب انکو اسواسطے ہی کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے دنیا مین ناز و نعمت مین پلے ہوئے اور نعم انکا تھا محرمات اور تابع شہوات وَكَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ اور تھے استادگی کرتے اوپر گناہ بڑی کے کہ شرک ہی یا اقامت کرتے تھے اوپر خلاف قسم بڑی کے یا سوگند دروغ کھاتے تھے کہ حشر نہین ہونیکا وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَىِٕنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اور تھے کہ کہتے تھے کیا جب مرجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت پوست کے کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے قبرون سے اور زندہ ہونگے استفہام کا تکرار واسطے مبالغے کے ہی بانکار اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے بھی اٹھینگے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین انکے کہ تحقیق پہلے باپ تمہارے اور سوا انکے اور لوگ اور پچھلے تم اور سوا تمہارے اور البتہ جمع کئے جاوینگے طرف وقت مقرر ہوئے ایکدن معلوم کے کہ قیامت ہی یا جمع کئے جاوینگے قبرون مین واسطے میقات حشر کے کہ روز معلوم ہی یا جمع کئے جاوینگے مکان حساب مین یا زمان حساب مین اسدن کہ معلوم ہی حقتعالیٰ کو ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ پھر تحقیق تم ای گمراہو جھٹلانے والو بعث اور نشور کو یہہ خطاب مکے والون کو اور امثال انکے کو ہی کہ تم قیامت کو لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ البتہ کھانیوالے ہو درخت سیندھہ کے سے یعنے تمکو جلاوینگے اور اس درخت سے کھلاوینگے فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ پس بھرنیوالے ہو پھل اس درخت کے سے پیٹون کو فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ پس پینے والے ہو اوپر زقوم کے گرم پانی سے لکھا ہی کہ عذاب بھوکھہ کا دوزخیون کو دینگے کہ بھر لین پیٹ اپنے زقوم سے پھر پیاس غلبہ کریگی آب گرم پلاوینگے فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ پس پینے والے ہو حمیم سے مانند پینے پیاسے اونٹون کے کہ مدت سے پانی پیا ہو یا مثل ریت کے کہ جتنا پانی ڈالو سوکھتا جاوے کچھہ اثر ظاہر نہو حاصل یہہ ہی کہ دوزخی کتنا ہی حمیم پینگے پیاس انکی نہ بجھے گی هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ یہہ کھانا پینا مہمانی ہی انکی دن جزا کے کہ واسطے مہمان کے پہلے جو حاضر کرتے ہین بعد اسکے او طرح طرح کے کھانے پینے دوزخ کے جو انکو کھلاوینگے بیان اُنکے عذاب اور شدت کا نہین ہوسکتا پناہ مین رکھے اللہ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ہمنے پیدا کیا تمکو پہلے اور تم اُسکا اقرار کرتے ہو پس کیونکر نہین باور کرتے تم پچھلے پیدا کرنے کو کہ بعد مرگ ہی جو سہل رکھتا ہی اسپر ظاہر ہی کہ جسنے پہلے بنایا ہی اسکو پھر جلانا کیا دشوار ہی اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ کیا دیکھا تمنے پانی کو کہ ٹپکاتے ہو رحم زنمین ۲ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ

کیا تم پیدا کرتے ہو بچون کو اس سے یا ہم ہین پیدا کرنیوالے انکے اور تم آپ اقرار کرتے ہوا سیکا کہ خالق خلق کا ہین ہون کیونکہ جیسا
تم چاہتے ہو ویسا بچہ پیدا نہین ہوتا بلکہ جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہوتا ہی نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ہمین نے بعد پیدا کرنے تمھارے کیے مقدار اور مقرر کیا ہی درمیان تمھارے زمانہ موتکا ہر ایک کے
اور نہین ہین ہم عاجز پیچھے رہے گئے یعنے کسیکو ہمارے حکم پر سبقت نہین اور موت جو مقرر کردی ہی اوس سے
چھٹکارا نہین اور یہہ مرگ ہمنے مقدر کی ہی عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ اوپر اسبات کے کہ بدل دالین ہم مثلین تمھاری
یعنے تمھین ماریں اور اورون کو پیدا کرین وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ اور پیدا کرین گے دوسری بار تمکو بیچ اُس صورت
اور ہیئت کے کہ نہین جانتے تم آج یعنے کافرون کو بری شکل اور مسلمانون کو اچھی صورت سے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ
الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ اور البتہ تحقیق جانتے تھے تم پیدائش پہلی کو کہ نطفہ سے علقہ ہوئے تا آخر اور اسپر اقرار رکھتے ہو
پس کیون نہین نصیحت پکڑتے اور حقتعالی کو قادر پیدا کرنے پر پچھلے نہین جانتے کیونکہ جو پہلی آفرینش پر قادر ہی وہ پچھلی
پیدائش پر کب عاجز ہوگا أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ کیا پس دیکھا تمنے جو بوتے ہو ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ
کیا تم اُگاتے ہو تخم کو یا ہم اگانیوالے ہین حرث کہ بونا ہی بیج کا فعل بندے کا ہی اور زرع کہ کھیتی سرسبز کرنا اور اگانا
تخم کا ہی فعل اللہ تعالی کا ہی لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ اگر چاہین ہم البتہ کردیوین ہم اسبیچ کو کہ بویا
ہی ریزہ ریزہ پہلے پھلنے سے یا گھاس بن والنے کی پس رہ جاؤ تم باتین بنانے اور اندوہ ناک یا کوشش اپنے سے پشیمان
ہو اور کہو إِنَّا لَمُغْرَمُونَ تحقیق ہم تاوان دیے گئے ہین اور پڑھا ہی ابوبکر نے ءَانَا ساتھہ ہمزہ استفہام کے بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ بلکہ ہم محروم ہوگئے روزی سے أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ کیا پس دیکھا تمنے پانی جو پیتے ہو
پیاس بجھنے کے واسطے اور زندگانی تمھاری اسپر ہی ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ کیا تمنے اُتارا
ہی اوسکو بادل سفید سے یا ہم اتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ اگر چاہین ہم
کردیوین اس پانی کو کڑوا اور رفع اسکا دور کردیوین پس کیون نہین شکر کرتے تم ہمارا اس نعمت پر أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي
تُورُونَ کیا پس دیکھا تم نے آگ کو جو روشن کرتے ہو تم ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ کیا تمنے پیدا
کیا ہی درخت اس آگ کا کہ مرخ اور غفار ہی یا ہم ہین پیدا کرنیوالے اہل بوادی ایک شاخ درخت مرخ کی لیتے تھے ایک
غفار کی دونون کو ملا کر گھستے تھے حق تعالی ان دونون شاخون زمین سے پانی کی جگہہ آگ نکالتا تھا سمجھ لیجئے کہ مرخ
باول مفتوح اور ثانی ساکن نام درخت کا ہی اور نیچے کی شاخ کو کہتے ہین اُن دو شاخون مین سے کہ آپس مین گھسین اور
آگ نکلے اور غفار باول مفتوح وتشدید فانام درخت ہی اور اوپر والی شاخ کو کہتے ہین ان دو شاخونکو آپس مین
ملا کر گھسین اور آتش پیدا ہو نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ہمنے پیدا کیا ہی آگ کو نصیحت کرجو اسے دیکھین
آتش دوزخ کو یاد کرین اور فائدہ یعنے سبب نفع پکڑنے کا واسطے مسافرون کے بعضون نے تذکرۃ بمعنی تبصرہ کہا ہی
یعنے ہمنے کیا ہی اسکو تبصرہ تو کہ اہل بصیرت جانے کہ جو درخت سبز و تر سے آگ نکالتا ہی وہ اگر شجر وجود ہمارے کو
بعد خشک اور پژمردگی کے تر و تازہ فرماوے تو کیا عجب ہی فرد بعد مرنیکے جلا ویگا او + اسمین کچھہ شبہ نہین ہی یارو
اور مسافرون کو بیان فرمایا مقیمون کو ترک کیا یہہ اکتفا یا حد الضدین ہی جیسے سرابیل تقیکم الحر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيمِ پس پاکی بیان کر ساتھہ نام پروردگار اپنے بڑیکے فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھہ
گرنے تارونکے یا مواقع بمعنی مغارب ہی یعنے ساتھہ ڈوبنے تارون کے اور ڈوبنا دلیل اوپر وجود ڈبونے والیکے ہی

یا بمعنی مطالع ہی یا مجاری کہ ان سب مین قدرت کاملہ الہی ظاہر ہی یا مواقع بمعنی اوقات نزول ہی اور نجوم قرآن شریف ہی حق تعالیٰ نے اوقات نزول قرآن شریف کی قسم کھائی ہی یا مواقع دل انبیاؤن کے ہین کہ سرور انوار الٰہیہ ہین یا نجوم قرآن ہی اور موقع قلب مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اگرچہ ایک ہی دل آپکا لیکن نجوم قرآنی بہت ہین ہر نجم کا گویا ایک موقع ہی اور قرات امام حمزہ وکسائی کی مؤید اسیکی ہی کہ انھون نے بمواقع النجوم پڑھا ہی اور نزول قرآنی دل مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نص سے ثابت ہی کہ نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبك ہی یا مواقع سے مراد مساجد اور مقابر اصحابون کے ہین کہ انکو ستارون سے مشابہت خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہی اصحابی کالنجوم یا مواقع منزلین ستارون کی ہین کہ بروج آسمان ہین والسماء ذات البروج یا شعلے ستارون کے ہین کہ رجم شیاطین ہی وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اور تحقیق وہ کہ اللہ تعالیٰ نے سانھہ اوسکے قسم کھائی ہی البتہ قسم ہی اگر جانو تم بڑی اور معتبر اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ تحقیق وہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمپر پڑھتے ہین ہر آئینہ قرآن ہی کرامت والا نفع مند اسواسطے کہ اسمین ایسے علم ہین کہ تمھارے معاش اور معاد کے حق مین کام آوین یا قرآن گرامی ہی نزدیک اللہ کے اور فرشتون کے اور مومنون کے یا حافظ اور قاری اسکا معزز اور مکرم ہی اور وہ قرآن شریف لکھا ہی فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ بیچ کتاب پوشیدہ اور نگاہ رکھی گئی کے نزدیک خدا کے یعنے لوح محفوظ مین لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ نہ ہاتھہ لگاوے اس لوح کو یعنے خبردار نہون اس چیز سے کہ اوسمین لکھی ہی مگر پاک یعنے فرشتے کہ پاک ہین بری صفتون سے یا ضمیر لایمسہ کی عاید ہی طرف قرآن کے اور مراد اس سے مصحف ہی یعنے نچھوویں مصحف کو مگر پاک لوگ اور یہان نفی بمعنی نہی ہی یعنے جنب اور محدث کو چاہئے کہ نہ مس کرین مصحف کو سمجھہ لیجئے کہ نزدیک امام اعظم کے محدث اور جنب اور حایض ونفساس مصحف نکرین مگر بغلاف منفصل اور امام مالک اور شافعی والے حمل مصحف اور مس محدث اور جنب اور حایض کو تجویز نہین کرتے اور حنابلہ کہتے ہین کہ جنب اور محدث کو حمل اور مس مصحف روا ہی اور حایض کو نہین اور نوادر مین مذکور ہی کہ جنب اور حایض کو بقول امام ابو یوسف جایز ہی لکھنا قرآنکا اگر لوح زمین پر ہو اور امام محمد کے نزدیک کسی وجہ سے روا نہین اور بعضے مس کو حمل قرات پر کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ دوست ترمیرے نزدیک یہہ ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر پاک محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مراد اس طہارت سے توحید ہی یعنے قرآن نہ پڑھے مگر مومن اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد مس سے اعتقاد ہی یعنے متعقد قرآن کے نہین مگر پاکیزہ دل کہ مومن ہین یا عمل کرنیوالے قرآن پر مراد ہین یعنے نگاہ رکھنے والے احکام قرآن کے نہون مگر وہ لوگ کہ پاک صاف ہین کدورت شرک سے یا جاننے والے معانی قرآن کے مراد ہین یعنے تفسیر اور تاویل قرآن شریف کی نہین جانتے مگر وہ لوگ کہ جنکو صفائے سر حاصل ہی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ پاکی سر بنفی ماسوی اللہ ہی **نظم** آئینۂ سر کو پہلے کر صاف + انکار خیال ماسوی سے + تا ذوق اٹھائے رافتا تو + معنی کلام کبریا سے + بحر الحقایق مین ہی کہ اسرار قرآن نہین کھلتے مگر اس سیکو کہ پاکیزہ ہو لوث توہم غیر اور غیریت سے اور مقام شہود کو پہنچکر مرآت کائنات مین مشاہدۂ ذات کرے اور معنی سوائے فنائے شاہد المشہود اور استہلاک قاصد بمقصود نا بود ہی فرد تا نہو گا فنا خود رافت + بارگاہ خدا نہ یکھیگا + حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد ثالث کے مکتوب چہارم مین لکھا ہی کہ مساس مکرے اسرار مکنونۂ قرآنی کو مگر وہ جماعت کہ لوث تعلقات بشریت سے پاک ہو اور رمز دوسری اسمین یہہ کہ قرآن کو نچا ہئے کہ پڑھین مگر وہ گروہ کہ نفوس اُنکے ہوا وہوس سے مزکی ہون اور شرک جلی اور خفی اور آلۂ آفاقی اور انفسی سے مطہر ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ مناسب حال مبتدی سلوک ذکر ہی اور نفی ماسوائے مذکور یہان تک کہ کچھہ ماسوائے سے علم

اسکے نرہے اور کچھ چیز غیر حق سبحانہ سے مراد اسکی ہو اگر بتکلیف اشیا کو یاد دلاوین یاد اسکو نہ آوے اور مقصود اسکا نہو جو یہہ حالت پیدا ہو تو شرک سے پاک آلہ آفاقی اور انفسی سے آزاد ہوا اسوقت سزاوار ہی کہ بجائے ذکر تلاوت قرآن کرے اور بدولت قرآن ترقیات فرماوے پہلے حصول اسحالت کی کہ گذری تلاوت قرآن کرنا داخل اعمال ابرار ہی اور بعد حصول اس حالت کے منجملہ اعمال مقربین چنانچہ ذکر پہلے حصول اس نسبت کی اعداد عمل مقربین سے تھا اور اعمال ابرار منجملہ عبادات ہی اور اعمال مقربین منجملہ تفکرات اور تفکر ایک ساعت بہتر ہی عبادت ہفتاد و شش سال سے قفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستہ وسبعین سنۃ اور تفکر عبادت جانا ہی باطل سے طرف حق کے جسقدر کہ فرق و رسیان ابرار اور مقربین کے ہی عبادت اور تفکر مین انکے بھی اسیقدر تفاوت ہی سمجھہ لیجئے کہ جو ذکر مبتدی کا اعمال مقربین مین شمار ہی وہ یہہی کہ شیخ کامل مکمل سے اخذ کیا ہو اور مقصود اسکا سلوک طریقت ہو والا وہ ذکر بھی منجملہ اعمال ابرار ہی واللہ سبحانہ اعلم بالصواب تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن اتارا گیا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ کیا پس ساتھہ اسبات کے کہ قرآن ہی تم ای اہل مکہ سستی کرتے ہو یا انکار کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ اور کرتے ہو تم روزی اپنی قرآن سے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ پس کیون نہین جسوقت کہ پہنچتی ہی جان حلق کو وقت مرگ کے اور تم اسوقت دیکھتے ہو مرنے والے کو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اس مرنے والے کے تم سے ولیکن نہین دیکھتے تم اور نہین جانتے اور وہ قریب ساتھہ علم اور قدرت اور رویت کے ہی فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس کیون نہین اگر ہو تم غیر جزا دینے کے قیامت مین پھیر لاتے جان کو جسم مین اگر ہو تم سچے حاصل آیت کا یہہ ہی کہ اگر ہو تم راست گو حشر اور جزا کے انکار مین تو کیون نہین پھیر لاتے روح کو جسد مین دم مرگ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ پس اگر وہ ہی مرنے والا مقربون سے اللہ کو جو سابقین ہین فَرَوْحٌ پس اسکو راحت ہی یا رحمت ہی آسانی کی یا چھٹکارا ہی غم سے یا بخشش ہی گناہ سے یا گشادگی ہی تنگی سے اور یہہ سب چیزین قبر مین ہین یا قیامت مین وَّرَيْحَانٌ اور رزق جاودانی ہی یا خوشبو یا تحیہ ملائکہ یا نیاز نو اور یہہ سب بہشت مین ہین وَجَنَّتُ نَعِيْمٍ اور بوستان ہی نعمت والا وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور جو اگر ہی وہ مرنے والا صاحب داہنی طرف والون سے پس سلامتی ہی تجھکو ای وہ کوئی کہ ہی تو صاحب داہنی طرف والون کے سے یا یہہ معنے ہین کہ سلام تجھہ پر ای محمد اصحاب یمین سے کہ بھائی تیرے ہین یا مژدہ سلامتی ہو تجھکو انسے یعنے تو خوش ہو کہ یہہ سلامت ہین سب آفت سے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ اور جو یہہی کہ اگر ہی وہ مرنے والا جھٹلانیوالون حکم خدا اور رسول کو گمراہون راہ حق سے پس اسکو مہمانی ہی قبر مین گرم پانی سے دوزخ کے اور داخل کرنا ہی دوزخ مین دن قیامت کے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ تحقیق یہہ جو تینون گروہونکا احوال بیان کیا البتہ وہ سچ اور یقین ہی شک شبہ اسمین نہین فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھہ نام پروردگار اپنے بڑے کے جو لائق اسکے کبریائی اور بڑائی کے ہو یا نماز پڑھہ ساتھہ ذکر پروردگار اپنے کے یا سبحان ربی العظیم کہہ حدیث مین وارد ہی کہ بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجعلوھا فی رکوعکم پڑھا کرو تم سبحان ربی العظیم بیچ رکوع نماز اپنے کے سورۃ حدید مدینے مین نازل ہوئی ہی انتیس آیتین ہین پانچ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار چار سو چھہتر حرف ہین فواصل اسکے من بزرو ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ واقعہ کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر تسبیح الہی تھا آغاز اسکا بھی ساتھہ تسبیح حق تعالی کے ہوا ۱۲

سورة الحديد مدنية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | تسع وعشرون اية

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پاکی بیان کرتا ہی واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی فرشتون اور ستارون وغیرہ سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی حیوانات اور جمادات اور نباتات وغیرہ سے یا نماز پڑھتے ہین واسطے خدا کے جو آسمانون مین ہین فرشتون سے اور جو زمین مین ہین مومنون سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی زبردست حکمت والا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسیکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ وہی بنانے والا ہی انکا اور تصرف کرنیوالا اُنپر يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جلاتا ہی اور مارتا ہی دنیا مین اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہے مارے چاہے جلاوے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وہی ہی سب سے پہلے اور سب کا بنانیوالا قدیم ازلی کہ اوّل اسکے کی ابتدا ہی نہین اور وہی ہی سب سے پیچھے باقی ابدی کہ آخر اُسکے کو انتہا ہی نہین فرد نہ اول کو اسکے بدایت کہین + نہ آخر کو اُسکے نہایت کہین + وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اور وہی ہی سب سے ظاہر دلیلون کے سبب سے چھپا ہوا کہ وہم اور خیال مین کسیکے نہین آتا فرد ظاہر ہی اگرچہ قدرت اسکی + مخفی ہی ولے حقیقت اسکی + سمجھ لیجئے کہ آدمی کے حق مین چار گروہ عالم مین بہت کام آتے ہین پہلا وہ گروہ ہی کہ اول حال مین اسکے کام آوے جیسے مان باپ دوسرا وہ جو آخر زندگانی مین دستگیری کرے جیسے آل واولاد تیسرا وہ کہ ظاہر شریک حال ہو جیسے دوست یار مصاحب چوتھا وہ جو چھپی معاش رکھے جیسے جورو بین اور لونڈیان پس گویا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اعتماد اُنپر مت کرو اور اپنا کارساز انھون کو نجانو کہ اوّل مین ہون جو تمھین عدم سے وجود مین لایا ہون اور آخر مین ہون میرے ہی طرف تمھارے سب کی بازگشت ہوگی اور ظاہر مین ہون صورتین تمھاری کیا اچھے ڈول کی مین نے بنائی ہین اور باطن مین ہون دلون مین تمھارے کیا کیا اسرار حقایق رکھے ہین مین نے نظم اول تو ئی آخر تو ئی + ظاہر تو ئی باطن تو ئی + ہی تو ہی تو ہر حال مین + دیکھا تو ای بے چند وچون + اول ہی تو بے ابتدا آخر ہی تو بے انتہا + ظاہر تعقل سے بری باطن تفکر سے برون + بحر الحقایق مین ہی کہ اوّل ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین اولیت مین اور ظاہر ہی عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ اللہ سبحانہ کو کس چیز سے پہچانا تمنے کہا اس سے کہ ضدین جمع فرماتا ہین پھر یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ متصور نہین ہی جمع اضداد حقیقت واحدہ مین مگر اسی واحد مین نظم وہ ہی اول اور اوّل مین آخر + وہ باطن ہیگا اور باطن مین ظاہر + وہ اسب سے ہی اور سب مین نمودار + عجب کچھ اسکے ای رافت ہین اسرار + ہی سب کے ساتھہ اور سب سے جدا ہی + ہی سب مین ظاہر اور سب سے چھپا ہی + وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اوّل اور آخر اسکے علم مین برابر ہی ظاہر اور باطن ایک ہی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وہی ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت سے بیچ چھہ دن کے تو کہ فرشتے انکا بنانا دیکھین پھر قصد کیا اوپر تدبیر عرش کے اور وہان جو کچھہ چاہا کیا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ جانتا ہی جو کچھہ داخل ہوتا ہی بیچ زمین کے جیسے تخم اور قطرے مینہہ کے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہی جو کچھہ نکلتا ہی زمین سے مثل بیل بوٹے کے اور کانون کے اور دفینون کے دنیا مین اور بعضے خزانون کے اور تمام مردون کے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اور جانتا ہی جو کچھہ اترتا ہی آسمان سے جیسے مینہہ اور اولے اور برق اور فرشتے اور احکام وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہی اور داخل ہوتا ہی بیچ آسمان کے جیسے اعمال صالحہ اور دعائین اور فرشتے لکھنے والے عمل بندون کے وَهُوَ مَعَكُمْ اور وہ ساتھہ تمھارے ہی علم اور قدرت سے عام اور فضل اور رحمت سے خاص اَيْنَمَا كُنْتُمْ جہان ہو تم معیت اسکے علم اور قدرت کی کسی حال مین تم سے جدی نہین

اور یہہ معیت عقل سے دریافت نہین ہوتی بلکہ ذوق اسکا کشف سے اٹھتا ہی فرد یہہ معیت بیان سے ہی افزون ہ کہ زمان و مکان سے ہی بیرون ہ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھتا ہی اور اس کی جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وسطے اسیکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ تعالی کے پھیرے جاتے ہین سب کام يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ داخل کرتا ہی رات کو بیچ دن کے ایام گرما مین اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کے ایام سرما مین وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور وہ جانتا ہی سینے والی بات کو جو چھپی ہوئی ہی اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم ای کافرو ساتھ اللہ کے اور اسے ایک جانو اور ساتھ پیغمبر اوسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور انکی تصدیق کرو وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ اور خرچ کرو راہ خدا مین اس مال سے کہ کیا ہی خدا نے تمکو جانشین پہلون کا بیچ اسکے یعنے مال پہلے لوگون کا جو اونکی وفات کے بعد تمھارے ہاتھہ لگا ہی یعنی سے للہ دو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم مین سے خدا اور رسول پر اور خرچ کیا مال اپنا زکوٰۃ مین جہاد مین خیرات مین واسطے اُنکے ہی ثواب بڑا کہ بہشت اور نعمتین وہان کی ہین وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اور کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ خدا کے اور وحدانیت اسکی کے اور حال یہہ ہی کہ پیغمبر پکارتا ہی تمکو ساتھہ حجت اور دلیلون کے تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ پروردگار اپنے کے وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور تحقیق لیا ہی خدا نے قول تمھارے کو میثاق کے دن اور باقرار ربوبیت کے اور نفی شرک کے اگر ہو تم باور رکھنے والے اُسدن کو کہ حق تعالی نے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اور تمنے کہا تھا بَلٰى هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وہ ہی خدا جو اُتارتا ہی اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین نشانیان روشن کہ قرآن اور معجزے ہین لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے خدا تمکو بسبب قرآن کے یا پیغمبر بسبب دعوت کے اندھیرون سے کفر کے طرف روشنی ایمان کے یا جہل سے طرف علم کے اور ضلالت سے طرف ہدایت کے اور مخالفت سے طرف موافقت کے یا ظلمت حجاب سے طرف نور تجلی کے فرد معجزے سب اس لئے حق کیطرف سے ہین آئے ہ تاکہ اٹھا کر حجاب نور تجلی دکھائے ہ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق اللہ تعالی ساتھہ تمھارے البتہ شفقت کرنیوالا ہی کہ قرآن شریف بھیجا مہربان ہی کہ رسول کو تمھاری ہدایت کے واسطے مقرر کیا وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور کیا ہی واسطے تمھارے اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اور کیا عذر رکھتے ہو یہہ کہ نہ خرچ کرو تم مال اپنے کو بیچ راہ اللہ تعالی کے اور حال یہہ ہی کہ واسطے اللہ کے ہی میراث آسمانون کی اور زمین کی یعنے جو کچھہ آسمان زمین مین ہی بعد مرنے لوگون کے اُسیکا ہوگا اور اب بھی اُسیکا ہی لیکن ظاہر مین تصرف خلقت کا ہی پھر یہہ ظاہری تصرف بھی نرہیگا اس کلام مین ترغیب ہی کہ اللہ کی راہ مین مال دو کہ تمھارے ہاتھہ مین نرہیگا اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا کیون نہین کرتے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ نہین برابر تم مین سے ای مومنون وہ شخص کہ خرچ کرے مال پہلے فتح مکے کے کہ اہل اسلام مفلس ہین اور لڑے ساتھہ دشمنون دین کے ساتھہ اس شخص کے کہ بعد فتح مکہ کے مال خرچ کرے اور ارادہ جہاد کا رکھے کیونکہ بعد فتح مکہ کے مال بہت آئیگا پھر اسقدر احتیاج نفقے کی اور مقاتلے کی نرہیگی اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً یہہ لوگ نفقہ دینے والے اور لڑنے والے پہلے فتح مکہ سے بڑے ہین درجے اور رتبے مین مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ان لوگون سے کہ خرچ کرین بعد فتح مکے سے اور جہاد کرین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور سب کو کہ پہلے فتح مکہ سے نفقہ اور قتال کرین یا پیچھے وعدہ دیا اللہ نے بہشت کا لیکن درجون مین البتہ فرق ہوگا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

خبیر ہے اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفقے اور قتال سے اخلاص سے یا ریا سے خبردار ہی اکثر مفسرین اس آیت کو امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین کہتے ہین کہ پہلے جو ایمان لایا اور نفقہ دیا اور کفار سے مقاتلہ کیا وہی تھے فرد سردفتر سابقان ہین صدیق + قطب ہمہ صادقان ہین صدیق + مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ کون شخص ہی جو قرض دیوے اللہ کو یعنے اللہ کی راہ پر مال اپنا خیرات کرے بامید ثواب کیونکہ عوض مال کے ثواب چاہتا ہی گویا قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنے دل کے اخلاص سے فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ پس دونا کرے خدا اس قرض کو واسطے اسکے یعنے اجر اور ثواب اُسکا دوچند کرے وَلَهٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ اور واسطے اسکے ہی ثواب باکرامت کہ جنت ہی یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یاد کر اسدن کو کہ دیکھیگا تو ایمان والون کو اور ایمان والیون کو چل صراط پر اور اسدن دوڑتا ہوگا نور اُنکا یعنے روشنی توحید انکے کی آگے انکے کہ آسمانی سے گذر جاوین اور داہنے طرف انکے تاکہ بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نور ہر ایک کا موافق عمل کے ہوگا کسیکا وہان سے بہشت تک کسیکا مثل کوہ کسیکا مانند چپکار یکے کہ چمک چمک کر راہ دکھاویگا غرض کوئی مومن نور سے خالی نہوگا اور فرشتے اُنکو کہینگے بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا خوشخبری ہی تمکو آج داخل ہونا ہی بہشتون مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے منزلون اور درختون اُنکے سے نہرین اور ہوگے تم ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے ذٰلِكَ یہہ خوشخبری ہمیشہ رہنے کی بہشت مین هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ قیامت کے دھڑکون سے بچکر جنت مین پہنچکر دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہوتا ہی فرد مت نظر رافت کسی تو اور مہ پارے پہ کر + لاکھہ جانین اپنی صدقے اسکے نظارے پہ کر + ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ مومنون کو پل صراط پر نور دیوینگے اور کافرون اور منافقون کو اندھیرے مین چلاوینگے اور مومن جب پھر کر دیکھینگے تمام پل صراط روشن ہوجاویگا پھر منافق انسے عرض کرینگے کہ ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی مین چلے آوین چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ یاد کر اسدن کو کہ کہینگے منافق مرد اور منافق عورتین واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین انتظاری کرو ہماری یا نظر کرو ہمپر تاکہ ہم بھی روشنی لیوین نور تمہارے سے قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا کہا جاویگا یعنے مومن کہینگے یا فرشتے کہینگے منافقون کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے یعنے دنیا مین جاؤ پس ڈھونڈھہ لاؤ نور کو کہ یہان محشر مین نور نہین کسب کیا جاتا دنیا سے اپنے ساتھہ لاؤ اوہان کام آئے نظم جاؤ دنیا مین اگر ہوسکے تو لاؤ نور + کسب کی جاہی وہی حشر ہوی جائے ظہور + منافق یہہ بات نہین سمجھنے کے وہ جانینگے + کہ ہمارے پیچھے نور ہی نہہ پھراوینگے فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ پس مارا جاویگا یعنے فرشتے حکم الٰہی سے مارینگے درمیان منافقون اور مومنون کے کوٹ کہ واسطے اسکے دروازہ ہوگا مومنون کے جانے کے واسطے بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ اندر کی طرف اس کوٹ کے کہ مومن جاوینگے بیچ اسکے رحمت ہوگی کیونکہ بہشت سے نزدیک ہی وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اور باہر کی طرف اس دیوار کے کہ منافق ہونگے اسطرف سے ہوگا عذاب کیونکہ دوزخ کے نزدیک ہی اور منافق جو پیچھے پھر کے دیکھینگے اور روشنی نہ نظر آویگی اندھیرا پاوینگے تو مومنون کی طرف منہہ پھراوینگے وہان دیوار حائل دیکھینگے درمیان اپنے اور اُنکے پھر روزن کے در سے جھانکینگے مومنون کو بہشت کیطرف جاتے دیکھینگے یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ پکارینگے انکو زاری سے اور کہینگے ای مومنون کیا نہ تھے ہم ساتھہ تمہارے دنیا مین نماز جماعت کی تمہارے ساتھہ پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے تم مین ملکر قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ کہینگے مومن ہان تھے تم ظاہر مین ساتھہ ہمارے ولیکن تمنے

فتنے مین ڈالا تھا جانون اپنی کو بسبب نفاق کے وَتَرَبَّصْتُمْ اور انتظار کرتے تھے تم ہماری بلاؤن کا یا توقف کرتے تھے تم توبہ کرنے مین اور شک لاتے تھے تم نبوت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ اور فریب دیا تمکو آرزؤن تمھاری نے یعنے تم دور دور کے منصوبے باندھنے لگے اور بندوبست کرنے لگے حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آیا حکم خدا کا جان نکالنے کو تمھاری وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور فریب دیا تمکو ساتھہ اللہ تعالی کے شیطان فریب دینے والے نے یا دنیا نے فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقو بدلا کہ کچھہ فدا اپنی کر کر عذاب سے چھوٹ جاؤ اور نہ اُن لوگون سے جو کافر ہوئے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ جگہہ رہنے کی تمھارے اور اُنکے آگ ہی ہے هِيَ مَوْلٰىكُمْ آگ ہی رفیق تمھاری وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بُری جگہہ پھر جانے کی ہی آگ لکھا ہی کہ مسلمان مکے مین فاقے کھینچتے تھے اور عبادت بہت کرتے تھے بعد ہجرت کے جو مال ہاتھہ لگا قصور اور فتور عبادت مین آنے لگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا نہین آیا وقت واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہہ کہ عاجزی کرین دل اُنکے واسطے ذکر کرنے خدا کے اور واسطے اس چیز کے کہ اُترا خدا نے کلام اپنے سے بعضے کہتے ہین کہ جب صحابہ آپسمین مزاح اور ہنسی بہت کرنے لگے تو یہہ آیت اُتری اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ منافقون کی شان مین اتری ہی کیا نہین آیا وقت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین زبان سے یہہ کہ دل انکے ڈرین اور اخلاص پیدا کرین وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ اور نہ ہوویں مانند ان لوگون کے کہ دئے گئے تھے کتاب پہلے اس سے یعنے یہود و نصاریٰ کے مانند نہو کہ اُن کو توریت اور انجیل دی تھی فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ پس دراز ہوئی اُوپر اُنکے مدت یعنے عمر بڑی پائی اور مضوبے دور دور کے باندھے پس سخت ہو گئے دل انکے اور ڈر اور ترس نرہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت اُنمین سے خارج ہین دین سے اور تارک ہین احکام کتاب کے جو اپر اترتی ہی قساوت قلبی کی شدت سے لکھا ہی کہ علامت سختی دل کی غفلت ہی اور نرمی دل کی توجہ بطاعت فرو نتیجہ سختی دل کا ہی غفلت + نشانہ نرمی دل کا ہی طاعت + اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا جانو ای منکر و بعث کے یہہ کہ خدا تعالی زندہ کرتا ہی زمین کو پیچھے موت اُسکے اور اسیطرح جلاویگا مردون کو قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق روشن کین ہمنے واسطے تمھارے نشانیان قدرت اپنے کی تو کہ تم عقل پکڑو اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتین یہہ قرات امام حفص کی ہی بر تشدید صاد اور اورون نے بتخفیف صاد پڑھا ہی یعنے تصدیق کرنیوالے مرد اور تصدیق کرنیوالیان عورتین وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور حال یہہ ہی کہ قرض دیتے ہین اللہ کو قرض دینا اچھا پاک مال سے دوچند کیا جاویگا واسطے انکے دس سے سات سو تک اور زیادہ اس سے بھی اور واسطے انکے ہی ثواب باکرامت یعنے جنت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور جو کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے اور شک نہ لائے خبرون اور حکمون مین انکے یہہ لوگ وہی ہین سچے وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور گواہ دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے اوپر انبیا اور امت انکی کے یا شہید جو ہوئے ہین راہ حق مین نزدیک پروردگار انکے کے لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ واسطے انکے ہی ثواب انکا جو وعدہ کیا ہی ہمنے اور نور انکا کہ قیامت کے دن اُنکے ساتھہ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ اور جنھون نے کہ چھپایا حق کو اور انکار نبوت پیغمبر کا کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جانو ای طالبو دنیا کے یہہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور دل بہلانا ہی نظم لعب طفلان ہی یہہ متاع دہر + حلو اظاہر ہی اور باطن زہر + نیک آنجانہ

اور بد انجام + صورتاً پختہ سیرتاً ہی خام + دوری ہر شکل اس سے ہی اولی + تا ہو رافت تقرب مولی + وَّزِيْنَةٌ اور بناؤ کرنا
ہی اور آرایش ہی مزیدار کھانون مین نفیس لباسون مین ہوادار مکانون مین راہ وار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ
تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اور بڑائی کرنی ہی آپسمین اور فخر کرنا ہی اوپر زیادتی کے بیچ مالون کے اور اولاد کے سمجھ لیجئے
کہ زمانۂ اندک مین یہہ لہو اور لعب اور یہہ فرح اور طرب رنج و تعب سے بدل جاتا ہی پھر سب آرایش اور بناؤ اور تمام چرچے اور
چاؤ دور ہو کر تفاخر تکاثر ناک کی راہ نکل جاتا ہی پس مثال اسکی جلد جانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ مانند مینہہ کے ہی کہ اچھے کمائی ہوئی
زمین پر برسے اور جو نم اسمین ہی جلد روئیدہ ہو پھر لہلہانے کے سبب اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ خوش لگے کھیتی کرنیوالے کو اوگنا
اسکا ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا پھر خشک ہو جاوے کسی آفت آسمانی یا زمینی سے پس دیکھے تو اس
لہلہانے کو پھر زرد ہووے بعد سبزی کے پھر ہو جاوے بعد زردی کے ریزہ ریزہ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور بیچ
آخرت کے عذاب ہی سخت دشمنان خدا کو تمام عمر طلب دنیا مین کھوتے ہین اور حق کو بھول جاتے وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ
اور بخشش ہی اللہ کی طرف سے اور رضامندی دوستان خدا کو کہ جستجوئے مولی مین ترک دوسرا کرتے اور اسیکے خیال مین جیتے
اور مرتے ہین **فرد** کہان کی دنیا کدھر کی عقبی خیال تیرا بسا ہی دلمین + عجب ہی دھیان اور عجب تصور عجب خیال رسا ہی دلمین +
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ فریب کا سمجھ لیجئے کہ جو دنیا کو ہوائے نفسانی مین صرف
کرے نہ رضائی رحمانی مین اسکے واسطے متاع غرور ہی اور جو رضائے رحمانی مین صرف کرے نہ ہوائے نفسانی مین اسکے لئے
متاع سرور ہی **فرد** پے نفس ہی یہہ متاع الغرور + پے حق یہی ہی متاع السرور + سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ جلد چلو
اور دوڑو طرف اسبابون بخشش کے کہ واقع ہی پروردگار تمھارے سے اور اسباب مغفرت کے توبہ یا استغفار یا ادائے صلوٰۃ
یا روزہ یا صدقہ یا جہاد یا تکبیر اولی یا حضور جماعت ہی سلمیؒ نے کہا ہی کہ وسیلۂ مغفرت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس
حق تعالی فرماتا ہی کہ دوڑو آپکی متابعت مین کہ سبب مغفرت ہی وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بہشت کہ
چوڑائی اسکی مانند چوڑائی آسمان اور زمین کے ہی بشرطیکہ سب کو باریک ورق کر کر آپسمین ملاوین اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یہہ ہی فضل خدا کا اور کرم اسکا کہ دیتا ہی اسکو جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی مومنون پر کہ دنیا مین توفیق ایمان کی دیتا ہی اور آخرت مین بخشتا ہی مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا نہین پہنچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور
نقصان مال اور کھیتی وغیرہ کے اور نہ بیچ جانون تمھاری کے مانند بیماری اور ضعف اور فقر اور مرگ اولاد وغیرہ کے مگر بیچ
لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہی پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو یا زمین کو یا جانون تمھاری کو اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ
تحقیق یہہ لکھنا لوح محفوظ پر باوجود بہت ہونے کے اوپر اللہ کے آسان ہی اور یہہ کمال مہربانی سے تمکو بتا دیا تو کہ جانو کہ
تقدیر ثابت ہی اسکے احکام مین تغیر نہین اور لکھا اسواسطے ہی لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اسچیز کے
کہ چوک گئے تم اور جاتی رہی تم سے وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ اور نہ خوش ہو تم ساتھ اسچیز کے کہ دیا تمکو مال متاع دنیا سے یہہ
اخبار ہی بمعنی نہی یعنے دنیا کے آنے سے خوش نہو اور نہ جانے سے دلگیر کہ اقبال اور ادبار اسکا بے قرار و بے مدار ہی **نظم** نہ آنیمین
دنیا ہی ثابت قدم + نہ جانے مین اسکے دوام و قدم + کبھی آئے ہی اور کبھی جائے ہی چمک برق کی سی یہہ دکھلائے ہی + نہ اقبال
کو اسکے ہی کچھ قرار + نہ ادبار کا اسکے ہی اعتبار + خوشی اسکے آنے کی رافت نکر + نہ جانے سے تو اسکے ہو نوحہ گر + حضرت امیر المومنین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی اس آیت پر کام کریگا زاہدی اپنی تمام کریگا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ اور اللہ نہین دوست رکھتا ہر ایک مکر کرنیوالے کو اور وہ کیسے ہین الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وہ ہین جو بخل کرتے ہین باوجودیکہ مال اسباب ہی اور براہ خدا نہین دیتے وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور باوجود اپنے بخیلی کے حکم کرتے ہین لوگون کو ساتھہ بخل کے بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آیت سے یہود ہین کہ بخل کیا انھون نے علم کا یہہ جانتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتین اور اطل تورات مین ہی اور اُسے چھپایا اور اورون کو بھی چھپانے کا حکم کیا وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور جو کوئی پھر جاوے مال براہ خدا دینے سے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پس تحقیق اللہ وہی ہی بے پروا اس سے اور اسکے مال سے تعریف کیا گیا ذات اور صفات مین پھر نا دشمنون دین کا اس سے ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو یعنے فرشتون کو پیغمبرون پر ساتھہ دلیلون ظاہر کے کہ معجزے ہین یا شریعتین روشن ہین وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اتاری ہمنے ساتھہ اُنکے کتاب دین دنیا کے فائدون سے بھری ہوئی وَالْمِيْزَانَ اور اتاری ہمنے ساتھہ انکے ترازو لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ تو کہ قایم ہون لوگ ساتھہ عدل کے ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانے مین اتری تھی کہ آپسمین معاملے کے وقت برابر حق بانٹ لین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد انزال میزان سے اسباب اوسکے اور حکم کرنا اُسکا ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور اتارا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام پر بمقام مین ہی کہ چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر اتاری ہین آگ پانی نمک لوہا فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ بیچ لوہے کے لڑائی سخت ہی یعنے اسباب اور آلات جو لڑائی مین کام آوین خواہ دشمن کے مارنے کے جیسے بندوق تلوار پیش قبض کٹار خواہ اپنی جان بچانے کے جیسے زرہ خود دستانے چار آئینے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فائدے ہین واسطے لوگون کے کیونکہ جو صفتین ہین انمین لوہا کام آتا ہی کوئی حرفت ایسی نہین جسمین آہن کو دخل نہو اور بڑا فائدہ اسمین یہہ ہی کہ کفار مسلمانون کی تلوار سے ڈرتے ہین اسی سبب سے اکثر بلاد مین اہل اسلام امن وامان سے بیٹھے ہین پس حق تعالی نے لوہا اتارا کہ کافر ڈرین اور ترازو اتاری تا معاملات برستی فیصل کرین اور کتاب نازل کی تا حق اور جھوٹھہ پہچان لین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اور تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد کرتا ہی دین اسکے کی اور پیغمبرون اسکے کی سلاح پہن کر جہاد کفار مین ساتھہ غیب کے یعنے جسوقت کہ پیغمبر حاضر ہون کیونکہ منافق پیغمبر کے حضور مین تو مددگار ہوتے تھے اور غیبت مین کنارہ کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہی دشمنون کے ہلاک کرنے مین غالب ہی سب پر حکم مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو بنی قابیل پر اور ابراہیم کو نمرودیون پر اور کی ہمنے بیچ اولاد اُن دونون کے پیغمبری وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ اور روحی کی ہمنے اُنپر کتاب کہ نامزد انکی تھی پس بعضے انمین سے کہ ابنیا اُنپر آئے راہ پانیوالے ہین وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت انمین سے فاسق ہین یعنے ایمان کسی کتاب اور رسول پر نہین رکھتے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ پھر پیچھے لائے ہم اوپر قدمون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور امتون انکی کے بِرُسُلِنَا پیغمبر اپنے چنانچہ بعد نوح کے ہود اور صالح اور لوط علیہم السلام آئے اور بعد ابراہیم کے اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف علیہم السلام وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور پیچھے لائے ہم اس رسالت کو اور تمام کین ہمنے انبیائے بنی اسرائیل کے ساتھہ عیسی بیٹے مریم کے اور دی ہمنے اسکو کتاب انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً اور ڈالی ہمنے بیچ دلون ان لوگون کے کہ پیروی کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی شفقت اور مہربانی ساتھہ ایکدوسرے کے یعنے اُنکے تابعدارون اور خواصون کو آپسمین ایکدوسرے پر مہربان کیا وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا اور گوشہ گیری کہ آپ نکالا تھا تمنے اسکو اپنی طرف سے مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ نہین فرض کیا تھا ہمنے اسکو اوپر

انکے اور وہ یہہ تھا کہ جب حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لے گئے تو بعضے امت انکی احکام انجیل کو چھوڑ کر کافر ہوئے اور بعضے لوگ اُسی دین پر رہے اور انمین سے نکلکر پہاڑونکو چلے گئے کھانا پینا لباس نکاح ترک کر کر مجاہدے اور ریاضتین سخت کرنے لگے اور یہہ اپر فرض نتھا اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ لیکن واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے رہبانیت اختیار کی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پس نہ رعایت کی اسکی حق رعایت کرنا اوسکیکا اور گمراہ ہوگئے تثلیث کے قایل ہوئے اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوگئے اور تھوڑے سے انمین سے متابعت عیسیٰ علیہ السلام مین درست رہکر زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکر دولت اسلام سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ انکے حق مین فرماتا ہی فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ پس دیا ہمنے ان لوگون کو کہ ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اس جماعت رہبانیون مین سے ثواب اُنکا وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ اور بہت ترسائیون مین سے فاسق ہین نکلے ہوئے دائرۂ ایمان سے پس اہل کتاب کو فرماتا ہی حق تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ اور ایمان لاؤ ساتھہ پیغمبر اسکے کے دیگا تمکو دونا ثواب مہربانی اپنی سے ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے اور ایک اور انبیاؤن پر ایمان لانے سے وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور مقرر کریگا واسطے تمہارے نور کہ چلوگے تم پلصراط پر ساتھہ اسکے اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ نور خدا بخشنے والا ہی مؤمنون کو مہربان ہی اوپر اُنکے کہ ایمان لائے دوگنے ثوابکی امید مین جب بعضے اہل کتاب ایمان لائے تو بعضے جو نہین ایمان لائے تھے وہ اپر حسد کرنے لگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ خدا انکو دوگنا ثواب دیتا ہی اپنی رحمت اور مغفرت سے لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تو کہ جانین اہل کتاب کہ حبیب میرے پر ایمان نہین لائے یہہ کہ نہین قدرت رکھینگے اوپر کسی چیز کے فضل خدا کے سے یعنے جو کہ امتین کہ مومنان اہل کتاب کے واسطے مذکور ہوئی ہین انمین سے یہہ کچھہ نہین پانے کے وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور تحقیق فضل یعنے زیادتی ثواب اور جزا دینی ہیچ ہاتھہ قدرت خدا کے ہی دیتا ہی اسکو جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ تمام خواص و عوام اُسکے انعام سے خوش کام ہین **نظم** قاف سے تا قاف ہی اسکے کرم سے بہرہ ور + شرق سے تا غرب پہنچا اسکا ہی فضل عمیم + رکھہ امید عفو اس سے رافت پر جرم تو + فضل فرماویگا وہ واللہ ذو الفضل العظیم + **سورۃ مجادلہ** مدنی ہی بائیس آیتین ہین اور چار سو تہتر کلمے ہین اور ایکہزار نوسو نو حرف ہین اور تین رکوع ہین قد سمع اللہ الم تر ان اللہ یعلم الم تر الی الذین فواصل اسکی من زمر دہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ حدید کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر فضل خدا تھا افتتاح اسکا ہیچ حق خولہ کے کہ قصہ اوسکا لکھا جاوے گا مشعر آثار افضال کبریا ہوا +

| سورة المجادلة مدنية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | اثنتان وعشرون اية |
|---|---|---|

لکھا ہی کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خولہ بنت ثعلبہ سے کہ اسکی زوجہ تھی خلوت چاہی اسنے نمانا اس نے کہا کہ انت علی کظہر امی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت مان میری کے ہی اور اسے اظہار کہتے ہین یہہ ایام جاہلیت مین طلاق تھی خولہ نے یہہ احوال جناب رسالت مآب مین آکر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اسپر حرام ہوگئی اُسنے عرض کیا کہ اسنے مجھکو طلاق نہین دی آپ نے فرمایا گمان نہین لیجاتا مین مگر یہہ تو اسپر حرام ہوگئی خولہ نے بجہت کثرت اطفال اور مفارقت انیس دیرینہ غمناک ہوکر پھر عرض کیا آپ نے وہی جواب پہلا دیا آخر اسنے روئے نیاز بحضرت بے نیاز لاکر جانب آسمان دیکھکر کہا اللہم انی اشکو الیک اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ تحقیق سنی اللہ نے

بات اس عورت کی کہ جھگڑتی تھی تجھ سے بیچ کام خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ تعالیٰ کے وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اور خدا سنتا ہی جواب سوال تمہارا دونون کا تم کہتے تھے تو اپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی مجھے طلاق نہین دی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ سننے والا ہی باتین لوگون کی دیکھنے والا ہی احوال انکے اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین تم مین سے بی بیون اپنی سے اور کہتے ہین کہ پشت تیری اوپر میرے مانند پشت مان میری کے ہی نہین ہو جاتین مائین انکی فی الحقیقت اِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ نہین مائین انکی مگر وہ عورتین جنھون نے جنا ہی انکو اور ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وایمان بھی حکم ماؤنکار کھتی ہین وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا اور تحقیق مردالبتہ کہتے ہین نامعقول بات سے اور جھوٹھ کیونکہ جورو مان نہین ہوتی وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ معاف کرنیوالا ہی گناہ توبہ کرنیوالون کا اس بات نامعقول سے بخشنے والا ہی انکو ساتھہ قبول کرنے کفارے کے تجھہ لیجئے کہ ظہار تشبیہ دینا ہی خاوند کا اپنی جورو کو ساتھہ اپنی مان کے پیٹھہ کے یا ساتھہ اور محرمات کے یا تشبیہ دینا جورو کو اور ایسے اعضائے محارم سے جسپر نگاہ کرنی حرام ہی اور محارم خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی اور اعضائی جیسے ظہر ہی اور بطن ہی اور فخذ ہی چنانچہ کہے کہ تو مجھہ پر مانند پیٹھہ مان میری کے ہی یا مثل پیٹ مان میری کے ہی یا ران مان میری کے ہی یا شرمگاہ مان میری کے ہی یا مان کی جگہہ اوسکی محارم کا نام لیا جیسے خالا پھپھی بہن بھانجی تو ان کلمات کے کہنے سے آدمی مظاہر ہو جاتا ہی اور اسکا مسئلہ یہہ ہی وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہین بی بیون اپنی سے پھر عود کرتے ہین ساتھہ توڑنے اس چیز کے کہ کہا تھا پس اوپر اُنکے آزاد کرنا ہی ایک گردن کا اس سے پہلے کہ ایک دوسریکو ہاتھہ لگاوین اور آپس مین ہاتھہ لگاوین سمجھہ لیجئے کہ عود کرنا نزدیک امام اعظم کے ارادہ کرنا وطی کا ہی اور نزدیک امام شافعی کے امساک کرنا عورت کا ہی زوجیت پر عقب ظہار اگرچہ لحظہ ہو اور نزدیک امام مالک کے وطی کرنا ہی اور ہر تقدیر پر کفارہ ہی اور وہ آزاد کرنا غلام کا ہی خواہ مؤمن ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ مسلمان کو آزاد کیا چاہئے اور یہہ کفارہ قبل مس سے ہی مس کنایت جماع سے ہی جماع قبل کفارے کے حرام ہی ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ یہہ حکم کفارہ کا کہ مامور ہوئے ساتھہ اسکے نصیحت دئے جاتے ہو ساتھہ اسکے تو کہ باز رہو تم ایسے الفاظ کے کہنے سے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ ساتھہ اسکے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اور اسپر چھپا نہین رہتا فَمَن لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پاوے غلام یا غلام ہی لیکن آپ خدمت کو محتاج ہی یا اوسکے پاس روپئے ہین کہ غلام مول لے لیوے لیکن احتیاج نفقے کی رکھتا ہی وہ امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ روزے رکھے اور امام مالک کے نزدیک لازم ہی غلام ہی آزاد کرنا اور امام اعظم کے نزدیک اگر غلام رکھتا ہی تو آزاد کرے اگرچہ محتاج خدمت کا ہی اور روپیہ رکھتا ہی اور محتاج نفقہ کا ہی تو فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ پس اوپر اُسکے روزے ہین دو مہینے کے پی در پی کہ درمیان مین افطار نکرے بغیر عذر کے اور جو افطار کرے بے عذر تو پھر سرنو سے شروع کرے اور جو عذر سے افطار کرے تو اسمین اختلاف ہی اور یہہ روزے رکھنا چاہئے مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا پہلے اس سے کہ ایکدوسرے کو ہاتھہ لگاوین ساتھہ مباشرت کے فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا پس جو کوئی نہ رکھہ سکے روزے پس اوپر اوسکے ہی کھانا کھلانا ساتھہ فقیرون کا ہر ایک کو نیم صاع گندم اور ایک صاع غلہ دے اور بمذہب شافعی کھانا کھلائے سمجھہ لیجئے کہ ظہار ذمی کا امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک صحیح نہین اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک صحیح ہی اور صحیح نہین ظہار مولی کا اپنی کنیز ک سے خلافا للمالک اور ظہار غلام کا باتفاق صحیح ہی لیکن کفارہ روزہ رکھکر ادا کرے اور نزدیک امام مالک کے کھانا

کھلوائے اگر اُسکے مولا نے اُسے مالک کیا ہو طعام کا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ احکام جو مقرر ہوئے ہین اسواسطے ہین تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے ساتھہ قبول کرنے امر اور نہی کے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم حدین ہین خدا کی کہ انسے نگذرا چاہئے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرون کے کہ حکم قبول نہین کرتے عذاب درد دینے والا ہی آخرت مین اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہین خدا کا اور رسول اسکے کا یعنے حدامر اور نہی سے نکل جاتے ہین كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ہلاک کئے گئے اور ذلیل اور رسوا ہوئے جیسے ہلاک کئے گئے تھے وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے کفار گذشتہ سے وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتاری ہم نے دلیلین ظاہر یعنے قرآن اور معجزے دال اوپر صدق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرون کے عذاب ہی رسوا کرنیوالا ہر وقت مین اور ہر زمانے مین یا آخرت مین يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یاد کر اسدنکو کہ اٹھاویگا انکو اللہ تعالیٰ قبرون سے سب کو کہ ایک بھی بن اُٹھے نہ ہیگا پس خبر دیگا انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کی تھی انھون نے اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ گن رکھا تھا عمل کو انکے اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے اعمال اور اقوال بندون کے سے گواہ ہی اور مناسب اُسکے سزا جزا دیگا اور کوئی اسکی گواہی رد نکر سکیگا کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اسکا بھائی صفوان بن امیہ سے باتین کرتے تھے ایک نے کہا کیا خدا جانتا ہی جو ہم باتین کرتے ہین دوسرے نے کہا بعضے بات جانتا ہی اور بعضے نہین تیسرا بولا اگر بعضے جانے تو سبھی جانے کیونکہ پھر نجاننے کا کیا معنی ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کیا نہ دیکھا تو نے تحقیق اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی ملائکہ اور نجوم اور ارواح سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی معادن اور نباتات سے اور حیوانات سے مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ نہین ہوتی مصلحت تین شخص کی مگر اللہ تعالیٰ چوتھا انکا ہی ساتھہ علم کے یعنے تین شخص جو آپس مین راز کہتے ہین تو چوتھا انکا اللہ ہی کیونکہ رفیق انکا ہی اور انکے ساتھہ ہی اور اونکی سب باتین جانتا ہی وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ اور نہ پانچ راز کہنے والے مگر اللہ چھٹا انکا ہی ساتھہ دانش اور بینش کے وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا اور نہ کم تین عدد سے اور نہ زیادہ پانچ تن سے مگر وہ ساتھہ انکے ہی علم مین جہان کہین ہووین وہ زمین کے تھو نہین یا آسمان کے طبقون مین کیونکہ علم کو اسکے ساتھہ اشیا کے قرب مکانی نہین ہی تو کہ باختلاف امکنہ تفاوت ہو نظم اسکی معیت ہی ورا ے قیاس + رکھہ نہ قیاس اپنے مین اسکے اساس + ساتھہ وہ ہی سب کے یہہ بے کیف ہی + اس سے جو غافل رہین صدیف ہی + ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر خبر دیویگا انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین واسطے فضیحت کرنے انکے کے بیچون قیامت کے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ ہر چیز کے گفتار کردار سے وانا ہی اور نسبت اسکی علم کے ساتھہ سب معلومات کے یکسان ہی جیسے حالات اہل زمین کے جانتا ہی ویسے ہی اہل آسمان کے جیسے معاملے ظاہر کے دیکھتا ہی ویسے ہی پنہان کے نظم علم ہی اسکا بہمہ کائنات + سمجھے ہی وہ جو دلون کی ہی بات + باطن و ظاہر اُسے یکسان ہی + اول و آخر اُسے یکسان ہی + تفسیر نا ہدی مین ہی کہ یہودون اور منافقون کی عادت تھی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لشکر اسلام کو کہین واسطے لڑائی کے بھجواتے تو سر راہ یہہ متبعہ جاتے اور آپسمین چپکے چپکے باتین کرتے مسلمانون کو گمان ہوتا کہ شاید لشکر اسلام پر کچھہ صدمہ آیا یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے منع فرمایا وہ تین روز باز رہے پھر بطریق سابق عمل مین لائے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ منع کئے گئے تھے مصلحت کرنے سے آپسمین ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ پھر عود کرتے ہین وہ ساتھہ اسچیز کے کہ منع کئے گئے ہین اُس سے وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور مصلحت کرتے ہین ساتھہ گناہ کے یعنے غیبت مسلمانون کی کرتے ہین اور اس سبب سے گنہگار ہوتے ہین

اور ساتھہ تعدی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور اندوہ دینے انکے کے اور ساتھہ نافرمانی پیغمبر کے اور نہ مان نے انکی بات کے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ایک گروہ یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا السام علیک حضرت نے فرمایا وعلیکم حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم آپ نے فرمایا آہستہ ہو ای عایشہ اور نرم خوی اختیار کر عایشہ نے کہا یا رسول اللہ مگر تمنے نہین سنا کہ اسنے کیا کہا آپ نے فرمایا مگر تو نے نہین سنا کہ مین نے جواب مین کیا کہا اسکی بات اسی پر رد کی اور میرا کہنا انکے حق مین قبول ہی اور انکا کہنا میرے حق مین نامقبول حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اور جسوقت آتے ہین تیرے پاس یہود دعا دیتے ہین تجھکو ساتھہ اس چیز کے کہ نہ دعا دی تجھکو ساتھہ اسکے اللہ نے یعنے اللہ تعالی نے تجھے فرمایا وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہہ یہود کہتے ہین السام علیک اور سام لغت یہود مین مرگ ہی یا قتل بشمشیر وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ اور کہتے ہین یہود بیچ دلون اپنے کے یا درمیان ایکدوسرے کے کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ ساتھہ اسچیز کے کہ کہتے ہین ہم اسکے پیغمبر کے حق مین حاصل یہہ ہی کہ اگر نبی ہوتے تو ہم انکی اہانت جو کرتے ہین اسکے سبب سے ہمین عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کفایت ہی انکو دوزخ واسطے عذاب کے يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ داخل ہونگے بیچ اسکے پس بدہی جگہہ پھر جانے کی دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت مصلحت کرو تم آپسمین پس مت مصلحت کرو تم ساتھہ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے جیسی کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مصلحت کرو ساتھہ نیک کاری اور پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے ہرکام مین جو کرتے ہو وہ اللہ کہ تم طرف اسکے اکٹھے کیے جاؤگے اور تمکو تمہارے کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سوا اسکے نہین ہی کہ مصلحت کرنا آپسمین اور دشمنون سے وسوسہ شیطانون کے سے ہی کہ تمہاری نظرون مین آراستہ کرتا ہی اور اسپر رغبت دلاتا ہی تو کہ غمگین کرے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ضرر کرنیوالا مومنون کو کچھہ مگر ساتھہ حکم خدا کے اور اسکے ارادے اور قضا کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ تعالی کے نہ اوپر غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے سب کام اسی پر چھوڑین اور مصلحت کرنے یہود اور منافق کی کو شمار مین نہ لاوین کہ کردار کو انکے مقدار اور اخبار کو اعتبار نہین ہی بیت عدد کے کہنے کا رافت کچھہ اعتبار نہین ✦ کہ اہل بزم مین اپنے تو وہ شمار نہین ✦ ایکدن اہل بدر کے کچھہ لوگ مجلس نبوی مین حاضر ہوئے صحابہ گرداگرد آپکے بیٹھے تھے وہ سلام کر کر کھڑے ہوئے حضرت نے فرمایا نام لے لیکر کہ ای فلان ای فلان اٹھو جگہہ بدر والون کو دو منافق طعن کرنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہا جاوے واسطے تمہارے جگہہ کشادہ کرو بیچ مجلسون کے جیسی مجلسین ذکر کی اور تلاوت کی اور غازکی فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ پس کشادگی کرو جگہہ کی اوپر لوگون کے کشادہ کریگا اللہ واسطے تمہارے قبر و بہشت مین مکان یا فراخ کریگا دلون تمہارے کو ضیق سے وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا اور جسوقت کہا جاوے تمکو اٹھہ کھڑے ہو پس اٹھہ کھڑے ہو تفسیر موضح مین لکھا ہی کہ لوگ مجلس مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین بیٹھے تھے پھر انکو کسی مہم کے واسطے اٹھاتے تو سستی کرتے تھے انکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور تعضون نے لکھا ہی کہ نماز جمعہ کی حق مین یہہ آیت آئی ہی یعنے جب ندا کرے تو اٹھہ کھڑے ہو يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بلند کریگا اللہ درجے بہشت مین ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور بلند کریگا ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین علم ساتھہ ایمان کے درجے فوق تر دوجون مومنون کے سے کہ بے علم ہین کیونکہ مومن عالم افضل ہین مومن جہیل سے کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہی اعمال مین سے

کہا کہ کوئی درجہ بلند علما کے درجہ سے نہین دیکھا مین نے اور اُس سے درجہ اندوہ ناکونکا ہی یہہ خواب موافق آیتہ شریفہ کے ہی سچ ہی کہ علمائے دین کے درجے بلند ہین دنیا مین بھی ساتھہ مرتبے اور شرف اور وراثت انبیا علیہم السلام کے اور عقبی مین ساتھہ فضل اور قدر اور موافقت اصفیا علیہم الرحمۃ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کے درجے بلند کرینگے اوپر درجون غیر عالم کے اسقدر کہ اسپ تیز رو شصت سال مین وہان تک پہنچے حدیث ابی داؤد مین مذکور ہی کہ فضل عالم کا اوپر عابد کے مثل قمر شب بدر کے ہی اوپر تمام کواکب کے نظم مصابیح الانام بکل ارض ✦ ہم العلماء ابناء الکرام ✦ کیونکہ عالم ہنر و فیض القدر علم رخشان ہی اسکا صورت بدر ✦ علم ہی صیقل نگینۂ دل ✦ اس سے ہوتی ہی صد صفا حاصل ✦ ظلمت جہل و زنگ شک کردور ✦ کرتا ہی سر سے پانون تک ایک نور ✦ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اُس بات مین بیم اور امید اور وعدہ اور وعید ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت سے مصلحت بہت کرتے تھے اور ہر طرح کی بات آپسے آکے پوچھتے تھے آپ بتنگ ہوگئے یہہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ مصلحت کرنے کو آؤ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کرلو آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ یہہ صدقہ دینا مستحقونکو پہلے مصلحت کے بہت نیک ہی واسطے تمہارے کہ طاعت کو بڑھاتا ہی اور پاکیزہ تر ہی کہ گناہون کو مٹاتا ہی فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس اگر نپاؤ تم کچھہ چیز کہ صدقہ دو پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ یہہ گناہ کرے یعنے بے صدقہ مصلحت کرے مہربان ہی بندونکو تکلیف مالایطاق نہین فرماتا حدیث مین ہی کہ یہہ منع دس دن رہا امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دینار سرخ تھا اسکے دس درم کرکر رکھے ایک ایک درم روز خیرات کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کچھہ چیز پوچھتے تھے پھر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور سوا حضرت امیر کے اورسے یہہ کام نہین ہوا چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی کہ یہہ مناقب حضرت امیر سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک ساعت یہہ حکم رہا ہی حضرت امیر نے اسپر عمل کیا پھر آیت آئی کہ ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ کیا ڈر گئے تم یہہ اور دشوار ہوا تمکو یہہ کہ آگے بھیجو تم آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ پس جسوقت نکیا تمنے یہہ کام اور پھر اسا تھہ توبہ کے اللہ اوپر تمہارے یعنے تمسے معاف کیا یہہ صدقہ دینا پس قایم رکھو نماز فریضہ کو اور دو زکوۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی ہر حال مین کہ یہہ عوض اسکا ہوجاویگا وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہی ساتھہ اسچیز کے کہ کرتے ہو حدیث مین وارد ہی کہ عبداللہ بن نبتل منافق تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نشست و برخاست رکھتا تھا اور آپ کی باتین یہود سے کہتا تھا ایکدن آپ حجرہ مین صحابہ کے ساتھہ بیٹھے تھے فرمایا آپ نے کہ ابھی دیکھو تمہارے پاس ایک مرد آتا ہی کہ دل اسکا شکبہ برکرش ہی ناگاہ ابن نبتل آیا آپ نے فرمایا کہ تو ہمین کیون دشنام دیتا ہی اور فلانے فلانے اصحاب تیرے اُسنے قسم کھائی اور اپنے یارونکو لاکر قسم کھلائی کہ ہم ہرگز یہہ بے ادبی نہین کرتے یہہ آیت آئی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِم کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے یعنے منافقون کے کہ دوستی کرتے ہین اس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر اُنکے وہ قوم یہود ہی ہین مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ نہین ہین وہ منافق تم مین سے کہ مسلمان ہو اور نہ اُن مین سے کہ یہود ہین وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور قسم کھاجاتے ہین منافق اوپر جھوٹھہ کے اور وہ جانتے ہین کہ ہم جھوٹھہ کہتے ہین یعنے قسم کھاتے ہین جھوٹھی کہ ہم مسلمان ہین اور خیر خواہ پیغمبر آخر الزمان ہین أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا تیار کیا ہی اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دنیا مین ساتھہ خواری اور رسوائی کے اور آخرت مین

ساتھ آتش دوزخ کے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق یہہ لوگ برا ہی جو کچھہ کہ ہین یہہ کرتے اور اسپر رہتے اِتَّخَذُوا اَيْمَانَهُمْ
جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ پکڑا ہی انھون نے قسمون اپنی کو کہ کھاتے ہین وہ حال کہ جان و مال اپنے اوس سے بچاتے ہین پس
بند کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو وقت ایمنی اپنے کے راہ خدا کے سے ساتھہ فتنہ انگیزی کے اور سخن چینی کے یا بد دل کرتے
ہین انکو تا کہ جہاد سے بیٹھہ رہین فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ پس واسطے انکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ہرگز نہ کفایت کریگا اُنسے اور نہ دفع کریگا اُنسے دن قیامت کے مال اُنکا اور نہ اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچھہ چیز
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ یہہ لوگ منافق رہنے والے آگ کے ہین وہ، بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجئے
کہ منافق بھی خلود نار مین حکم کافر کا رکھتے ہین بلکہ ورکہ دوزخ اُنکے واسطے مشرکون سے بھی تلے ہی اور عذاب انکا سخت تر ہی يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ یاد کر اسدن کو کہ اٹھاویگا منافقون کو اللہ سبکو قبرون سے انکی پس قسمین
کھاوینگے واسطے خدا کے اوپر اسلام اخلاص اپنے کے جیسے کہ قسم کھاتے ہین واسطے تمھارے وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اور
وہ اسدن گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہین اور کام کرتے ہین کہ قسم کھاتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ
الْكٰذِبُوْنَ خبردار ہو تحقیق وہی ہین جھوٹے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ غالب آیا ہی اوپر اُنکے شیطان
اور وسوسے ڈالے ہین گناہونکے پس بھلاوے انکو یاد خدا کی تو کہ نہ دل سے یاد کرین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ
یہہ لوگ بھولے ہوئے اللہ کی یاد کو لشکر شیطان کے ہین اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ خبردار ہو تحقیق لشکر شیطان کے
وہی ہین زیان پانے والے کہ نعم موبد چھوڑ کر عذاب مخلد مین پڑے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ
تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ کرتے ہین اللہ کا اور رسول کا اسکے وہ گروہ بیچ بہت ذلیل ہونیوالون سے ہین کہ دنیا مین ساتھہ قتل
اور خواری کے گرفتار ہین اور عقبیٰ مین رسوا اور سیاہ رو اور بے اعتبار ہین كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ لکھہ رکھا ہی اللہ
نے لوح محفوظ مین اور حکم فرمایا ہی کہ ہر حال مین البتہ غالب آؤنگا مین اور پیغمبر میرے سمجھہ لیجئے کہ غلبہ رسولون کا اگر ما مور بجرب
ہین تو ساتھہ قہر اور زجر کے اور نہین تو بدلیل وحجت ہی اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ تعالیٰ تو اناہی اوپر نصرت انبیا کے
غالب ہی جس حکم مین کہ چاہئے کوئی اسکے منع کی قدرت نہین رکھتا سمجھہ لیجئے کہ حقتعالیٰ بعد ذکر منافقون کے کہ یہہ دشمنان خدا
سے اور رسول سے دوستی رکھتے ہین مذکور مخلصین کا فرماتا ہی کہ یہہ کسی اعدائے دین سے مطلقاً اخلاص نہین رکھتے اگرچہ انکے
اقارب سگے ہون یہہ عقارب جانتے ہین چنانچہ ارشاد کرتا ہی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ نہ پاویگا تو اور نہ چاہئے کہ پاوے اُس قوم کو کہ ایمان لائے ہین ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے دوستی کرین
اُس شخص کی کہ مقابلہ کرتا ہی اللہ کا اور رسول اسکے کا یعنے مسلمان کافرون اور منافقون کو کہ خلاف خدا اور رسول کا کرتے ہین
دوست نہین رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اگرچہ ہوون باپ اُنکے جیسے عبیدہ بن جراح
نے اپنے باپ کو کہ عبداللہ جراح تھا روز احد مین مارا یا بیٹے اُنکے مثل ابوبکر صدیقؓ کے کہ اپنے عبدالرحمن بیٹے کو جنگ بدر مین مبارزت
کو طلب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوڑ اکہ اس سے حرب کرین یا بھائی اُنکے مانند مصعب بن عمیر کے کہ اپنے بھائی عبیدہ
کو جنگ مین قتل کیا یا کنبا اُنکا مثل عمرؓ فاروق کے کہ بدر مین ماموں اپنے عاص بن ہشام کو ہلاک کیا اور علی مرتضیٰؓ اور حمزہؓ اور
ابوعبیدہؓ نے اقربا اپنون کو مثل عتبہ اور شیبہ اور ولید کے جنگ بدر مین جہنم کو پہنچایا اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
یہہ لوگ کہ دشمنان خدا سے دوستی نہین کرتے لکھہ دیا ہی خدا نے یعنے ثابت کیا ہی بیچ دلون انکے ایمان کو یا جمع کیا ہی
ایمان کو ساتھہ لوازم اُسکے کے کہ اخلاص اور استقامت ہی وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اور قوت دی ہی انکو ساتھہ رحمت اور نصرت

اپنی کے یا نور ہدایت اپنے کے یا ساتھہ جبرئیل کے یا ساتھہ قرآن کے کہ اس سے ہی وَيُدْخِلْهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور داخل کریگا انکو دن قیامت کے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے سے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ تعالی اُنسے ساتھہ طاعت کے کہ دنیا مین کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سبحانہ سے ساتھہ کرامت کے کہ وعدہ فرمایا تھا انکو عقبی مین اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ یہہ لوگ ہین گروہ خدا کے اور ناصرین مصطفیٰ کے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین فلاح پانیوالے اعلم ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہی کہ انھون نے اپنے مشایخ سے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حق سبحانہ تعالی سے پوچھا کہ تیرا گروہ کونسا ہی خطاب آیا کہ الغاضة ابصارهم والسليمة اكفهم والنقية قلوبهم اولئك حزبي وحول عرشي جو کوئی آنکھین اپنی نامحرمون سے بند رکھے اور ہاتھہ اپنے آزار خلق سے اور اخذ حرام سے سلامت رکھے اور دل اپنا ماسوی اللہ سے پاکیزہ رکھے وہ گروہ میری سے ہی اور میرے عرش کے طواف کرنیوالون سے فرد جو دیکھتے نہین ہین بے موقع آنکھہ اٹھاکے + اور ہاتھہ بازر کھتے مس سے ہین ناوا کے + دل مین نہین ہین انکے خطر سے بھی ماسوی کے + پہچان رکھہ تو رافت وہ لوگ ہین خدا کے +

سورة حشر مدنی ہی بیست و چار آیتین ہین اور چار صد و چہل و پنج کلمے ہین اور ایکہزار پانچ سو تیرہ حرف ہین اور تین کوع ہین سبح لله الممتعالی الذین نافقوا یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور فواصل اسکے سین یو ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ مجادلہ کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر مومنان باصفا تھا کہ گروہ خدا اور اہل فلاح اور ابتہاج ہین افتتاح اسکا ساتھہ ذکر کافران اہل کتاب کے ہوا کہ لایق اجلا اور اخراج ہین + +

| | | |
|---|---|---|
| سورة الحشر مدنية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | اربع وعشرون اٰية |

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھہ ہیچ آسمانون کے اور جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی غالب سب پر حکم اور فرمان مین صواب کار اور راست کردار ہی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے برس ہجرت سے جماعت اصحاب کو لیکر واسطے دیت دو مردون عامری کے کہ زمان سعادت نشان آپکے مین عمرو بن امیہ ضمری نے انھین قتل کیا تھا منازل بہو دبنی النضیر مین تشریف لے گئے اور دیوار خانے انکے سے پشت لگا کر بیٹھے پتھر لیکر وہ بام پر چڑھہ گئے کہ حضرت پر گراوین جبرئیل نے آکر آپ کو خبر کی آپ مدینے کو پھرآئے اور کہلا بھیجا کہ عذر تمھارا معلوم ہوا اب ہمارے دیار سے نکل جاؤ اور دس دن امن دیا اونھون نے اسباب سفر کا تیار کیا ابن اُبی نے انکو کہلا بھیجا کہ کیون جاتے ہو اپنے قلعون مین بیٹھے رہو مین دو ہزار اپنے قوم کے آدمی لیکر تمھاری مدد کرونگا یہود اُس منافق کی بات سنکر مغرور ہوکر باغی ہوگئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ کچھہ لوگون کو لیکر وہان گئے پندرہ روز انکو گھیرا انھون نے آخر جلاوطن قبول کی حق تعالی نے اُنکے دلون مین دہشت ڈالدی آپ نے فرمایا نکل جاؤ تم اس شرط پر کہ ہتھیار اپنے چھوڑ جاؤ اور جسقدر مال سواریون پر لدسکے لادلیجاؤ انھون نے یہہ سب قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وہ ہی اللہ تعالی اجس نے نکالدیا ذلت دیکر اُن لوگون کو جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب توریت سے یعنے بنی النضیر کو گھرون انکے سے کہ زمین مدینے مین تھے اول بار اکٹھے کرنے مین اور چلانے مین اُنکے جزیرۂ عرب سے اور حشر دوسرا اُنکا خیبر سے ہوگا یا پہلا حشر کہ لوگون کا ساتھہ شام کے ہی کیونکہ آخر زمان مین آگ جانب مشرق سے آویگی اور لوگون کو زمین شام کیطرف چلاویگی اور وہان قیامت قایم ہوویگی اور وہ حشر دوسرا ہی اور جو بنی النضیر پہلے سب لوگون سے محشور ہونگے پس خروج اُنکا اول حشر مین ہوگا مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا نہ گمان کرتے تھے تم ای مومنون یہہ کہ

نکل جاوینگے بنی النضیر مدینے سے کیونکہ مدد گار بہت رکھتے تھے اور شجاعت اور ثروت والے تھے وَظَنُّوٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ اور گمان کرتے تھے تحقیق وہ بچالیوینگے انکو حُصُوْنُهُمْ قلعے اُنکے مِّنَ اللّٰهِ اترنے قضائے خدا سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا پس آیا اُنپر عذاب اللہ کا اس جگہ سے کہ نہ گمان کیا انھون نے وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالدیا اللہ نے بیچ دلون اُنکے کے رعب کہ وطن چھوڑنے کو تیار ہوئے يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ خراب کرتے ہین گھر اپنے ساتھہ ہاتھون اپنے کے اور ساتھہ ہاتھون مسلمانون کے یعنے نقض عہد کیا اور گھر اُنکے اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوئے پس گویا کہ اپنے ہاتھہ سے اپنے گھر خراب کئے حدیث مین ہی کہ جب یہود نے وطن چھوڑنا اختیار کیا تو جانا کہ ہمارے مکان مسلمان لینگے گھرون کو کھود ڈالا اور اچھے اچھے کواڑ تختے پتھر تراشے ہوئے اکھیڑ کر چھ سو اونٹ لادھ کر اپنے ساتھہ لئے اور اپنی بہادری ظاہر کرکر گاتے دف بجاتے بازار مدینے سے نکلے بعضے ولایت شام کو بعضے اور اطراف کو چلے گئے فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ پس عبرت پکڑو ای انکھون والو یعنے دیکھو انکا احوال اور عبرت کرو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا اور اگر نہوتا یہہ کہ لکھہ رکھا تھا اللہ نے لوح محفوظ مین اور حکم کیا تھا اور اُنکے جلائے وطن کا البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے ساتھہ قتل کرنے اور بردہ کرنیکے وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے انکے باوجود جلائے وطن بسرائے دنیا اور بیچ سرائے آخرت کے عذاب ہی آتش دوزخ کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یہہ عذاب انکو بسبب اسکے ہی کہ انھون نے دشمنی کی ساتھہ خدا کے اور رسول اسکے کے اور مخالفت کی فرمان انکے کی وَمَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی دشمنی رکھے خدا کو اور مخالفت کرے اسکی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی انکو اور امثال اُنکے کو لکھا ہی کہ زمانے محاصرے مین حکم ہوا تھا کہ درخت خرمون کے انکے کاٹ ڈالین سوا عجوہ کے اور عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس مہم پر مامور ہوئے ابولیلی اچھے اچھے قسم کے درخت کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مین منافقون کا دل شکستہ کرتا ہون اور عبداللہ بُرے بُرے درخت قطع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالیٰ یہہ باغ مسلمانون کو عنایت فرمائیگا پس بہتر اُنکے واسطے چھوڑتا ہون حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ جو کچھہ کہ کاٹا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہی تمنے اسکو کھڑا اوپر جڑون اپنے کے پس ساتھہ حکم خدا کے ہی اور تو کہ رسوا اور خوار کرے یہودون کو کہ باہر نکلنے والے ہین فرمان سے لکھا ہی کہ جب بنی النضیر کو نکالدیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین انکی رہگئین اور اموال و عقارب انکا فی ہوا یعنے تمام حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھا پھر حضرت سے جس نے جو چیز مانگی دی اور عقارات سے بعضے لوگون کو بخش اور اکثر روایات ناظرہ اسپر ہین کہ اُسے مخمس کیا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی پر گئے ہین اور حضرت سبحانہ تعالیٰ اسبات مین ارشاد کرتا ہی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ اور جو کچھہ پھیر لایا خدا اوپر رسول اپنے کے مال اور ملک اُنکے سے یعنے غنیمت اللہ تعالیٰ نے انکو دی پس نہین دوڑائے تمنے اوپر تحصیل اسکے کے گھوڑے اور اونٹ پیادہ ان قلعون پر آئے تم اور کچھہ لڑائی بھی ایسی واقع نہین ہوئی کہ تمھین کلفت پہنچی ہو اور تمنے لڑکر یہہ قلعے فتح نہین کئے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن خدا تعالیٰ ساتھہ مدد اپنی کے مسلط کرتا ہی پیغمبرون اپنون کو اوپر جسکے چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور حق تعالیٰ اوپر ہر چیز کے غالب کرنے مین پیغمبرون کے اور مغلوب کرنے مین پیغمبرون کے اور دشمنون کے قادر ہی کبھی ظاہر کے قتال جدال سے پیغمبرون کو غلبہ دیتا ہی کبھی باطن مین دہشت خوف دلون مین ڈالکر کافرون کو مغلوب کرتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى جو کچھہ کہ پھیر لایا اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور املاک ان بستیون والون کے سے کہ

بن لڑائی ہاتھ آئے ہین فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ پس واسطے اللہ کے ہی اور واسطے رسول کے اور قرابت والون پیغمبر کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون کے کہ بے مال ہون سمجھ لیجئے کہ فی خاصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور تقسیم اوسکی متعلق آپ کے تھی زمانۂ حیات مین اپنے نفقۂ اہل وعیال کا کرتے تھے اور باقی جسطرح سے کہ حق تھا بانٹ دیتے تھے اور بعد وفات آپکے بعضے علما حسب ظاہر آیت پر کر کر چھے حصے کرتے ہین ایک حصہ حضرت حق سبحانہ کا نکال کر عمارت کعبے اور مساجد مین صرف کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام اللہ تعالیٰ کا واسطے تعظیم کے ہی اور اسکے پانچ حصہ کرتے ہین ایک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ نکالتے ہین پھر اوسمین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ اُس حصہ کو امام صرف کرے بعضے کہتے ہین مصالح مسلمانانہین صرف کیا جاہیے بعضے کہتے ہین کہ قلعون اور ہتیارون مین مجاہدون کے خرچ کرے معالم مین لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین دستور تھا کہ جو غنیمت ہاتھ آتی تو چوتھائی اوسکی سردار لیتا تھا اور باقی مین سے بھی جو چیز اوسکو پسند آتی تھی اُسے بھی کام مین لاتا تھا اور اوسکو صفی کہتے تھے اور باقی کو قوم کے حوالہ کرتا تھا تو مگر اُس قوم کے بانٹ لیتے تھے درویشون کو کچھ تھوڑا سا دیتے تھے رؤساء اہل ایمان نے بھی یہی طور غنایم بنی النضیر مین چاہا اور عرض کیا حضرت سے کہ آپ ربع اور صفی اپنی لے لو اور چھوڑ دو کہ باقی ہم تقسیم کرین حق تعالیٰ نے اُسے خاصہ پیغمبر کا کیا اور قسمت اُسکی بطریق مذکور مقرر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حکم فی کا ظاہر کیا ہمنے كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ تو کہ نہو وہ فی ہاتھون ہاتھ لینا درمیان دولتمندون کے تم مین سے کہ زیادہ اپنے حق سے لین اور درویشون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے کہ زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ اور جو کچھ دیا تمکو رسول نے غنیمت سے پس لے لو اوسکو کہ حق تمہارا ہی وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو اُس سے محققون نے کہا ہی کہ حکم اس آیت کا عام ہی اور معنے اسکے یہہ ہین کہ جو کچھ امر فرماوے پیغمبر اسکو بجا لاؤ اور جو منع کرے اس سے باز رہو کہ امر اور نہی اُسکی برحق ہی جو کوئی امر بجا لایا نجات یافتہ ہوا اور جسنے نہی اُسکی نہ مانی ورطہ ہلاکت مین پڑا فرد رافت ہوا جو تابع حضرت فقد نجے + جسنے کیا خلاف پیمبر فقد ہلک + وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ کے عذاب سے مخالفت پیغمبر مین اسکے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی مخالفان پیغمبر کو لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ قسمت فی کی واسطے یتیمون اور مسکینون اور درویشون وطن چھوڑنیوالون کے ہی وہ لوگ جو نکالے گئے ہین گھرون اپنون سے کہ مکے مین رکھتے تھے اور دور پڑے ہین مالون اپنے سے يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین فضل خدا کی طرف سے اور رضامندی اسکی یعنے ہجرت اُنکی واسطے تجارت اور اغراض دنیوی کے نہین بلکہ طالب رحمت اور رضائے الٰہی مین اور محبت خدا ورسول مین ترک دیار واموال کیا ہی وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور مدد دیتے ہین دین خدا کو ساتھہ جانون اور مالون اپنے کے اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اوسکے کو ساتھہ یاری اور ہواداری کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ گروہ مہاجرین وہی ہین سچے دین اسلام مین قولاً اور فعلاً وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ اور دوسری واسطے ان لوگون کے کہ جگہہ پکڑی انھون نے سرائے ہجرت مین یعنے مدینے مین اور دار ایمان مین بعضون نے لکھا ہی کہ ایمان نام مدینے کا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہی مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ہجرت مہاجران سے مراد اس سے انصار ہین کہ اپنے دیار مین ایمان لائے اور دو سال پہلے حضرت کے تشریف لانے سے مسجد مین بنائین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ دوست رکھتے ہین انکو جو وطن چھوڑ آتے ہین طرف دیار اُنکے کے اور انکو گھر دیتے ہین اور مال سے مدد کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ بیچ دلون اپنون کے خلش اور حسد اور دغدغہ اور حقد اس چیز سے کہ دئے جائین

مہاجرین مراد یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھہ بہت احسان کیا اب یہہ مال جو بنی النضیر کا آیا ہی کہو تو تمھین کو سب دون اور مہاجرین جیسے تمھارے گھرون مین رہتے ہین رہین اور کہو تو مہاجرین کو دون یہہ تمھارے مکانون سے اٹھہ کر اور جگہہ گھر بنا لین اور اپنی معاش اوسمین کرین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے کہا یا رسول اللہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ یہہ سب مال بھی مہاجرین کو عنایت فرماؤ اور رہین بھی وہ ہمارے ہی گھرون مین کہ ہمارے گھرون کی اُنسے روشنائی اور برکت ہی حضرت یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دعا انکے حق مین کی اور حقتعالی نے انکی شانمین یہہ آیت نازل کی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور ایثار کرتے ہین اوپر نفسون اپنے کے یعنے آپ تنگی کرتے ہین اور درویشون کو دیتے ہین اور اگرچہ ہووے انکو حاجت اور تنگی باوجود اسکے ایثار کرتے ہین اسباب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی کہ سر بریان ایک صحابی درویش کو کسی نے دیا اُسنے اور ایک محتاج تر کو دیا اُسنے اور یہ ایثار کیا اسیطرح تو دو درویشون پاس وہ گیا یہہ آیت اُن درویشان تو نگر دل کی شانمین نازل ہوئی سمجھہ لیجئے کہ دس خصلتین کہ جو دانہ پر مشتمل ہی اُن سبمین صفت ایثار کی افضل اور اکمل ہی اور ایثار اُسے کہتے ہین کہ آپ شخص محتاج ہو ایک چیز کا اور دوسرے کو جو مستحق اُسکا دیکھے تو آپ نرکھے اُسے بخشے بیت رافتاد مرد ہی وہ جود شعار + بھوکہہ مین نان جو کرے ایثار + وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی بچایا جاہے بخیلی جان اپنے سے حب مال جی مین نرکھے اور دینے سے ہاتھہ نہ اٹھاوے پس یہہ لوگ وہی ہین خلاصی پانیوالے یا فیروزی یافتگان بہ ثنائے عاجل دنیا مین اور ثبوت آجل آخرت مین بیت کونین مین سربلند جواد کا ہی + رتبہ عالی یہہ رافتاد کا ہی + وَالَّذِينَ جَاءُو مِن بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے انکے یعنے مہاجر اور انصار کے مراد اس سے متابعان صحابہ ہین روز قیامت تک يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون دینی ہمارے کو وہ جو آگے لائے ہم سے ایمان وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا اور مت کر بیچ دلون ہمارے کینہ اور حسد اور خیانت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے پہلے ہم سے یعنے اصحاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو ہی شفقت کرنے والا دنا ہمارے قبول کر مہربانی کرنیوالا اوپر ہمارے ساتھہ رحمت اپنی کے زمرۂ سابقان مین داخل کر ہمین آمین کہا ہی علمانے کہ جس کیلئے دلمین کینۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ اہل اس آیت کا نہین ہی صاحب انوار نے لکھا ہی کہ حق تعالی نے تین مرتبے مومنون کے بیان فرمائے مہاجر اور انصار اور تابعین اُنکے کہ موصوف ہین بسادگی دل اور پاکی طینت پس جو کوئی اس صفت پر نہو اقسام مومنین سے خارج ہی اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ منافق ہوئے اور جو خلاف کہ باطن مین بھرا تھا ظاہر کیا یعنے ابن ابی وابن نبتل ورفاعہ اور گروہ والے انکے بنی نضیر سے کہلا بھیجا کہ ہم تمھارے شریک ہین جو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حرب کروگے ہم تمھاری معاونت کرینگے اور یہان تک ہم اتفاق رکھتے ہین تم سے کہ اگر اتفاقا وہ غالب آئے اور تمھین دیار سے نکالا تو ہم بھی تمھاری موافقت و مرافقت کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حال منافقون کا دیکھہ کہ یہہ يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہین واسطے بھائیون اپنے کے یعنے جو رشتہ کفر مین بھائی ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اہل توریت سے کہ غم مت کھاؤ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ البتہ اگر نکالے جاؤگے تم دیار اپنے سے البتہ نکلینگے ہم ساتھہ تمھارے دوستی ومصاحبت کے سبب وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا اور نہ کہا مانینگے ہم بیچ مقدمے ایذا اور آزار تمھارے کیلئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا اور مسلمان أَبَدًا کبھی وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ اور اگر لڑائی کئے جاؤ تم پنے مسلمان تم سے لڑینگے البتہ مدد دیوینگے ہم تمکو

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہی تحقیق وہ منافق البتہ جھوٹے ہین لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ اگر نکالے گئے یہود مدینے سے نہ نکلینگے منافق ساتھ انکے اور موافقت انکی کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ اور اگر لڑائی کئے گئے یہود نہ مدد کرینگے منافق اور نہ یاری دینگے اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ اور اگر بالفرض مدد دیوین اہل نفاق یہود کو البتہ پھیر لین پیٹھ یعنے بھاگ جاوین پھر بعد بھاگنے انکے کے بنی نضیر نہ مدد دے جاوین یعنے انکے جب مددگار ہی بھاگ گئے پھر کیونکر منصور ہون لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ البتہ تم کہ مومن ہو زیادہ تر اور سخت تر ہو ترس اور ڈر مین بیچ دلون انکے کے اللہ سے یعنے منافقین تم سے بہت ڈرتے ہین اتنا اللہ سے نہین ڈرتے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ یہہ تم سے ڈرنا انکا بسبب اسکے ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اللہ کی عظمت کو اگر سمجھتے تو اسی سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ نہ لڑینگے تم سے اکٹھے ہوکر یہود اور منافق مگر بیچ بستیون قلعے والیون کے یا پیچھے دیوارون کے پتھرون اور تبرون سے یعنے انکو قوت یہہ نہین کہ سامنا تمہارا کرین اور یہہ انکی نامردی سے نہین بلکہ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ لڑائی انکی درمیان ایکدوسرے انکے کے سخت ہی لیکن جو بہادر کہ خدا اور رسولؐ سے حرب کرتا ہی نامرد ہوجاتا ہی پس انکے دلون مین اللہ نے نامردی اور ترس جوڈالا ہی طاقت تمہارے مقابلے کی نہین رکھتے چاہیے کہ مقاتلہ بمقابلہ ومواجہہ کرین سو کہان تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى گمان کرتا ہی تو یہود اور منافقون کو مجتمع ومتفق رائے اور تدبیر مین اور حال یہہ ہی کہ دل انکے پراگندہ اور پریشان ہین کیونکہ عقاید اور مقاصد انکے مختلف ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یہہ اوصاف بُرے جو انمین ہین بسبب اسکے ہین کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اسچیز کو کہ صلاح انکی جسمین ہی پس مثل انکی كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ مانند مثل اُن لوگون کے ہی کہ تھے پہلے اُنسے نزدیک زمانے مین چکھا انھون نے وبال کلام اپنے کا یعنے ضرر معصیت کا مراد اس سے بنی قینقاع ہین کہ انکو مدینے سے نکالا یا اہل بدر ہین کہ مارے گئے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی باوجود خواری دنیوی کے عذاب دردینے والا آخرت مین اور مثل منافقون کے فریب دینے مین یہودون کے اور وعدہ کرنے مین مدد گاری کرنیکے كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ مانند مثل شیطان کے ہی جس وقت کہا اُسنے واسطے کافرون کے کہ کفر پر اپنے ثابت رہ کہ مین یار اور مددگار تیرا ہون فَلَمَّا كَفَرَ پس جسوقت کفر پر ثابت ہوا قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھسے تحقیق مین ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون کے سے مراد شیطان سے ابلیس ہی اور انسان سے ابوجہل کہ جب بدر کو چلا قبیلہ کنانہ سے تو ہم رکھتا تھا ابلیس سراقہ کی شکل بن کر کہ رئیس بنی کنانہ کا تھا اسکے پاس آکر کہا ای ابوالحکم مت ڈر مین مددگار تیرا ہون جب بدر مین پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے ہین بھاگا اور کہا کہ مین بیزار ہون تجھسے یہہ قصہ سورۂ انفال مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شیطان سے ابیض ہی اور انسان سے برصیصا راہب ابیض نے اسکو کفر پر ثابت کیا پھر اُس سے بیزار ہوا قصہ اسکا بطریق اجمال یہہ ہی کہ برصیصا نے ستر برس عبادت حق کی کی شیاطین سب اوسکے کام مین عاجز آئے ابیض نے اُسکا گمراہ کرنا اپنے ذمے مقرر کیا آدمی کی شکل بنکر اسکے صومعے مین آگر مشغول ریاضت مین ہوا برصیصا مجاہدہ اوُسکا شدت سے مشاہدہ کرکر متعجب ہوا اور مرید اُسکا ہوا ابیض وہان سے چلا اور کئی کلمے شفائے مرض اور دفع بلا کے واسطے اسکو سکھا گیا پھر شہر مین آکر ایک شخص کو آسیب پہنچایا اور آپ طبیب کی شکل ظاہر ہوکر کہا کہ علاج اسکا سوا دعاے برصیصا کے کچھہ نہین اُسے صومعۂ برصیصا مین لیگئے برصیصا نے کچھہ پڑھکر پھونکا شیطان نے ماتھا سکا یذا سے کھینچا وہ اچھا ہوگیا اسیطرح اور لوگون کو

آسیب پہنچاتا اور کہکر وہان پہنچاتا وہ شفا پاتے القصہ شہزادیکے متعرض ہوا اسے بھی وہان لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اُسے چھوڑ دیا اُسے شفا ہوئی اس لڑکی کو زاہد کے سپرد کیا شیطان نے برصیصا زاہد کو یہانتک وسوسہ ڈالا کہ مرتکب بفاحشہ ہوا پھر خوف فضیحت سے اسکو جان سے مارا ابیض نے اسکے برادرونکو خبر کی برصیصا کو سولی پر کھینچا ابیض وہی پہلی اپنی شکل بناکر سامنے آیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر میں تجھے بچا دونگا اسنے اُسے سجدہ کیا ابیض اس سے بیزار ہوا آخر یہہ برصیصا بے سعادت بعد اتنے برس کے عبادت کے گرداب شقاوت مین غرق ہوا فرد غافل نہ رہ گھمند نہ کر اپنے زہد پر + ہوجائے کچھ کا کچھ بھی یہان ایک آئین فکان عاقبتہما انہما فی النار خلدین فیہا پس ہوا آخر کار اُن دونون کا یہہ کہ وہ دونون بیچ آگ دوزخ کے مین ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے وذلک جزاؤا الظلمین اور یہہ ہی جزا ظالمون کی ہی یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے اور اسکی طرف متوجہ رہو اور چاہیے کہ دیکھے ہر جی اس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے فردائے قیامت کے اگر خیرات اور طاعت کی ہی شکر بجالاوے اور اسکے زیادہ کرنے مین کوشش کرے اور اگر معاصی اور سیئات ہوے توبہ کرے اور پشیمان ہووے واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے تکرار امر تقوی کا واسطے تاکید کے ہی یا پہلا واسطے ادائے واجبات کے ہی کیونکہ عمل سے ملا ہی اور دوسرا واسطے ترک محارم کے ہی کیونکہ آگے فرمایا ہی ان اللہ خبیر بما تعملون تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ اول اشارہ باصل تقوی ہی اور دوم بکمال تقوی یا اول اشارہ طرف تقوی عام کے ہی کہ پرہیز کرنا محرمات سے ہی اور دوم اشارہ طرف تقوی خاص کے ہی کہ اجتناب کرنا ہی اس چیز سے کہ جو سوا اللہ تعالی کے ہی مطلع اصل تقوی سمجھ دلا گیا ہی ترک ماودن حق تعالی ہی ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسہم انفسہم اور مت ہوا ی مومنون مانند اُن لوگون کے کہ بھول گئے اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور اہل شرک پس بھلا دیا انکو خدا نے مصلحت جانون انکی کو بعضون نے کہا ہی کہ توفیق کا دروازہ اُن پر بند کردیا عبد اللہ تستری قدس سرہ نے کہا ہی کہ گناہ کرنے کے وقت انھون نے اللہ تعالی کو فراموش کیا حق تعالی نے توبہ اُنپر بھلا دی اولئک ہم الفسقون یہہ لوگ وہی ہین فاسق یعنے باہر نکلنے والے دایرۂ فرمانبرداری سے لا یستوی اصحب النار واصحب الجنۃ نہین برابر نزدیک خدا کے رہنے والے آگ کے کہ جان اپنی کو خوار کرکر مستحق دوزخ کے ہوئے ہین اور رہنے والے بہشت کے کہ استکمال نفس مین کوشش کرکے اہلیت جنت کی پیدا کی ہی اصحب الجنۃ ہم الفایزون رہنے والے بہشت کے وہی ہین مراد پانیوالے یعنے عذاب جہیم سے چھوٹکر مقیم جنت ہوئے ہین لو انزلنا ہذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اگر اتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو فہم اور ادراک دیتے ہم البتہ دیکھتا تو اسکو ڈرنے والا اور فرمان اٹھانیوالا پھٹ جانیوالا ڈر خدا کے سے اور ہیبت وعید کی سے جو قرآن مین مذکور ہی یعنے کوہ باوجود اس بڑائی اور سختی کے اگر فہم قرآن کرتا تو ڈرتا اور گردن جھکاتا اور دل پتھر کافرون کے اس سے متاثر نہین ہوتے بیت بی سوز محبت ہی نہ کچھ گریۂ الفت + پتھر سے بھی دل سخت ہی کمبخت انھونکا + وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون اور یہہ مثال بیان کرتے ہین ہم انکو واسطے تنبیہ مومنون کے تو کہ وہ فکر کرین اُس مین اور فائدہ مند ہون اس سے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہی وہ اللہ جو نہین مستحق عبادت مگر وہ عالم الغیب والشہادۃ جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا یا عالم معدوم اور موجود کا یا حیات اور موت کا یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا حال اور استقبال کا ہو الرحمن الرحیم وہی ہی بڑا بخشش کرنیوالا کہ رحمت اوسکی عام ہی سب خلق کو مہربان مومنون پر بہ رحمت خاص دنیا مین اور

آخرت مین ساتھہ عفو اور غفران اور رویت عطا کرینگے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہی ہی اللہ کہ جو کسی وجہ سے نہین کوئی لایق پرستش کے مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ جلال ذات اُسکا احتیاج سے مصئون اور ادراک سے بیرون اور کمال صفات اسکا تغنا مقرون اور بیان سے افزون ہی اَلْقُدُّوْسُ پاک جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ سب نوایب اور آفات سے اَلسَّلَامُ سلامت عیوب اور علل سے مبرا عجز اور خلل سے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کو آگ سے نیران کے یا بلانے والا خلق کو طرف ایمان اور امان کے یا سچا کرنیوالا پیغمبرونکو سات معجزات مبرہن اور دلایل روشن کے اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان اشیا کا یا گواہ صادق اوپر کامون خلق کے یا قایم ساتھہ عدل کے یا مطلع پوشیدہ چیزون کا یا حکم کرنے والا ساتھہ حق کے لکھا ہی کہ یہہ ایسا اسم ہی کہ تاویل اسکی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا اَلْعَزِيْزُ غالب حکم مین یا عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ زبردست یا توڑنیوالا کامونکا یا صلاح مین لانے والا کامون توڑنے ہوؤنکا اَلْمُتَكَبِّرُ مستحق کبریائی اور عظمت کا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہی خدا کو اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھہ اسکے کیونکہ واجب الوجود شرکت قبول نہین کرتا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ وہی ہی اللہ پیدا کرنے والا خلق کا موافق ارادے اور حکمت اپنی کے اَلْبَارِئُ درست کرنیوالا عدم سے وجود مین لاکر اَلْمُصَوِّرُ صورتین بنانے والا مخلوق کا لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام اچھے کہ جو شرعًا اور عقلًا خوب اور نیک ہون يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اسکے جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی اور سب نقصانون سے منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی غالب ملک اپنے مین کہ ہرگز مغلوب اور مقہور نہو حکمت والا کہنے اور کرنے مین گفتار کردار اسکے سب موافق حکمت کے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا انھون نے کہا علیک بآخر سورۃ الحشر پھر پوچھا پھر بھی وہی جواب سنا **مناجات** یا اللہ و مومن و قدوس و جبار و سلام + یا عزیز و یا ملک یا خالق جمیع انام + یا مہیمن یا مصور یا حکیم و کبریا + دور مجھہ رافت کے دل سے کردے سب کبر و ریا + اپنے صہبائے محبت کا مجھے کر مست تو + کر خودی سے نیست پہلے پھر بخود کر ہست تو + فنی رہے میرا وجود اور نے کچھہ آثار وجود + سب فنا ہون یک رہے باقی تو ئی رب الودود + سورۃ ممتحنہ مدنی ہی تیرہ آیتین ہین تین سو اٹھتالیس کلمے ہین ایکہزار پانچ سو دس حرف ہین دو رکوع ہین یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ عسی اللہ فواصل اسکے لم نرد ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ حشر کے یہہ ہی کہ اوسمین ذکر منافقون کا اور دوستی کرنے کا اُن کے ساتھہ کافرون کے تھا اسمین ذکر نہی کا مسلمانونکو دوستی کفار سے فرمایا

سُوْرَةُ الْمُمْتَحَنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھوین برس سے ہجرت سے بطریق اخفا عزم مکہ معظمہ کا رکھتے تھے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو مکتوب اس مضمون کا لکھا جبرئیل نے حضرت کو خبر کی علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا وہ سارہ سے کہ لونڈی ابی عمرو بن الصیفی کی تھی اُس مکتوب کو آپکے پاس لے آئی آپ نے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ تو نے کیا کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم خدا کی مین مومن ہون خدا اور رسول پر اور دین اسلام سے نہین پھرا لیکن میرا اپنا کوئی مکے شریف مین نہین ہی کہ حمایت اہل اور اولاد اور مال میرے کی کرے بخلاف اور مہاجرونکے اسواسطے مین نے چاہا کہ کچھہ حق میرا وہان کے لوگون پر ثابت ہوجائے تاکہ میرے لوگون کی وہ محافظت کرین حضرت نے فرمایا ای یار و حاطب تمہارا ساتھی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصہ ہوکر کہا یا رسول اللہ مجھے حکم کرو کہ گردن اس منافق کی ازادون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر اسکو مت آزردہ کر کہ اہل بدر سے ہی حق تعالی نے بدر والون کو مژدہ دیا ہی کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یہہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن میرے کو اور

دشمن تمہارے کیو دوست کہ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو طرف دشمنون میرے اور اپنے کے خبرین حبیب میرے کی
بسبب محبت کے کہ رکھتے ہو یا طرح دوستی کی ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ اور حال یہہ ہی کہ تحقیق کافر ہوئے ہین
دشمن ساتھہ اُس چیز کے کہ آئی ہی تمہارے پاس سخن حق سے کہ قرآن شریف ہی یا کار و دست سے کہ دین اسلام ہی یا سزاوار نسبت سے
کہ پیغمبر ہی يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ نکالدیتے ہین پیغمبر کو اور تمکو اسواسطے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھہ
اللہ پروردگار اپنے کے یہہ بسبب ایمان کے تمکو تمہارے دیار سے اخراج کرتے ہین پس انسے محبت مت کرو اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ
جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ اگر ہو تم نکلے وطن اپنے سے واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے اور واسطے چاہنے رضامندی
میری کے تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ چھپا کے کرتے ہو تم طرف انکے ساتھہ دوستی کے یعنے باتین چھپا کر کہلا بھیجتے ہو بمحبت لباس
نصیحت مین وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ اور مین خوب جانتا ہون اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم دشمنون کے محبت سے اور
جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم معذرت سے وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی کرے یہہ کام تم مین سے یعنے
دوستی کرے یا خبرین پہنچاوے باعدائے دین پس تحقیق گمراہ ہوا اور بھلا یا راہ سیدھی کو اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً اگر پاوین
تمکو کفار مکے کے یعنے تمیر فتحیاب ہوکر تمکو اسیر کرلین ہونگے واسطے تمہارے دشمن یعنے دوستی تمہاری فائدہ ندے گی دشمنی وہ
تمسے ظاہر کرینگے وَيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ اور کھول لینگے طرف تمہارے ہاتھون
اپنے کو واسطے مارنے اور قتل کرنیکے اور زبانین اوپر تمہارے ساتھہ بُرائی یعنے دشنام اور فحش کے اور دوست رکھتے ہین کہ کاشکے
کافر ہو جاؤ تم جیسے کہ وہ ہین لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو ناتے تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یعنے
آج دوستی مشرکون سے بسبب مال اور فرزند اور خویش و پیوند کے کرتے ہو اور وہ نفع نہ پہنچاوینگے تمکو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت
کے يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدائی ڈال دیوبگا درمیان تمہارے اور اولاد اور اقربا تمہارے یعنے کافرون کو دوزخ کو پہنچاوبگا اور
مؤمنون کو بہشت مین لیجاویگا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی اور دشمنی سے دیکھنے والا
ہی اُسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ تحقیق ہی واسطے تمہارے ای مومنون سنت
نیک اوسکی پیروی کرو بیچ باتون ابراہیم علیہ السلام کے اور اُن لوگون کے کہ ساتھہ اسکے تھے ایمان والے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ یاد کرو جسوقت کہا انھون نے یعنے ابراہیم علیہ السلام نے مؤمنان اور قوم انکی نے واسطے گروہ اپنے کے جو مشرک
تھے کہ ہم سے دوستی بچا ہو تحقیق ہم بیزار ہین تم سے کہ بتون کو پوجتے ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور دوسرے بیزار ہین
ہم اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم ساتھہ دین تمہارے کے یا ساتھہ معبود تمہارے کے
وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے عداوت دل کی
اور بغض ہاتھہ کا یعنے محاربے کا ہمیشہ یعنے درمیان ہمارے تمہارے مدام دل سے دشمنی اور ہاتھہ سے لڑائی رہیگی حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اللہ یکتا یگانہ کے یعنے اوسکی یگانگی پر ایمان لاؤ حق تعالیٰ پند فرماتا ہی مؤمنون کو
کہ بیزار ہو شرک سے اور اقتدا ابراہیم کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ مگر بیچ اس سخن ابراہیم کے کہ کہا واسطے باپ اپنے کے کہ
بسبب وعدے استغفار کے کہ تم سے کیا تھا مین نے اور بسبب وعدۂ ایمان کہ تو نے مجھسے کیا تھا لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ البتہ بخشش
مانگونگا واسطے تیرے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اور نہین مالک مین ای پدر واسطے تیرے یعنے نہین دفع کرسکتا مین
تجھہ سے عذاب خدا کو کچھہ چیز اگر خدا بہ ایمان نہ لائے تو خلاصہ بات کا یہہ ہی کہ پیروی ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی کرو بیزاری مین
کافرون سے نہ بخشش مانگنے مین واسطے اُنکے کہ یہہ صورت وعدے کے سبب واقع ہوئی سمجھہ لیجئے کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اصحاب انکے بیزار ہوئے قوم سے کہا رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا ای پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کی ہمنے یعنے سب سے مایوس ہوکر تیرے کرم پر اعتماد کیا ہمنے وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کیا ہمنے وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ اور طرف تیرے ہی بازگشت سب کی ہیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ دعا تمہ قول ابراہیم علیہ السلام کا نہین بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ مومنونکو اس امت کے بعد منع فرمانے دوستی کفار کے امر فرماتا ہی کہ جو قطع علاقۂ محبت کا دشمنون سے کیا تو کہو الٰہی انسے رشتۂ الفت توڑ کر تیرے لطف کے ساتھہ جوڑا ہمنے بیت ماسوا تیرے ہی جو کچھہ سب سے وارستہ ہین ہم ٭ قطع کل عالم سے کر کر تجھہ سے دل بستہ ہین ہم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو فتنہ واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر اور انکے ہاتھہ سے ہمین عذاب مت دلوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اور بخش ہمکو ای پروردگار ہمارے إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق تو ہی ہی غالب حکم مین پس شر انکے دفع کردا ہی ساتھہ کام اپنے کے پس ہمین بخش لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہی واسطے تمہارے ہیچ ابراہیم علیہ السلام اور قوم انکی کے خصلت نیک کہ پیروی کرو اوسکی یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا مین یا اول سے اقتدا باقوال مراد ہی اور ثانی سے اقتدا بافعال اور یہہ اقتدا بابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہی لِمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ واسطے اس شخص کے کہ ہی امید رکھتا رضاے خدا کی اور جزاے روز آخرت کی یا واسطے اس شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی اللہ سے اور دن قیامت سے وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ اور جو کوئی پھر جاوے فرمان خدا سے اور دوستی کرے دشمنان کبریا سے پس تحقیق اللہ وہی ہی بے پروا اُس سے اور اوسکی مدد کرنے سے دین مین کیونکہ وہ خود ناصر ہی اپنے دین کا تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے مومنون نے قطع دوستی کا قرابتون مشرکون سے کیا جو مکے مین تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً شتاب ہی اللہ تعالیٰ یہہ کردیوے درمیان تمہارے اور درمیان اُن لوگون کے کہ عداوت رکھتے ہو تم کفار مکے سے دوستی سمجھہ لیجئے کہ یہہ معاملہ یون تھا کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکم بن خزام اور سوا اُنکے اور بڑے بڑے عرب کہ دشمن عظیم تھے اسلام لائے اور اُنکے اینون کو ان سے محبت تمام پیدا ہوئی وَاللَّهُ قَدِيرٌ اور اللہ قادر ہی اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل ڈالے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اُسکا جسنے دوستی کی دشمنان دین سے قبل نہی سے مہربان ہی اُسپر جسنے بعد نہی کے قطع محبت کی لکھا ہی کہ قوم خزاعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا ہرگز قصد مسلمانون کا نہین کرتے تھے اور دشمنان دین کی مدد کرنے مین سرگرم نہین ہوتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکے حق مین فرمایا لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ نہین منع کرتا تمکو اللہ ای مومنون اُن لوگون سے کہ نہین لڑے تم سے بیچ کام دین کے اور ملت کے وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ اور نہین نکالدیا تمکو گھرون تمہارے یعنے خزاعہ کہ مقاتلے اور اخراج مین تمہارے انھون نے دخل نہین کیا یا مراد عورتین اور لڑکے ہین کہ قتل اور اخراج مین انکو کچھہ کام نہین اور نہین منع کرتا اللہ تمکو أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ یہہ کہ احسان کرو اُن سے اور انصاف کرو تم طرف اُنکے اور کچھہ بہرہ اور حصہ بھیجو إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی انصاف کرنیوالون کو إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ سوا اسکے نہین کہ منع کرتا ہی تمکو اللہ اُن لوگون سے کہ لڑے تم سے بیچ دین خدا کے اور نکالدیا تمکو گھرون تمہارے وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ اور ہم پشت ہوئے باعدا اور مددگاری کی اوپر نکالدینے تمہارے کے خان و مان تمہارے یعنے کفار مکے نے کہ بعضون نے جنگ کیا تم سے اور بعضون نے اخراج کیا اور بعضے مددگار ہوئے انکے حق تعالیٰ منع فرماتا ہی تمکو أَن تَوَلَّوْهُمْ یہہ کہ دوستی کرو تم اُنسے وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی دوستی کرے انسے اور دوست رکھے انکو پس یہہ گروہ دوست

رکھنے والے وہی ہین ظالم کہ وضع دوستی کی غیر موضع مین کرتے ہین کیونکہ دوستی بخدا و دوستان خدا چاہئے نہ کہ اورونسے اللھم ارزقنی
حبك وحب من يحبك والعمل الذي يقربني الى حبك يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب آوین تمھارے پاس مسلمان بی بیان ہجرت کرنیوالیان دار کفر سے طرف دار ایمان کے پس آزمایش
کرو انکو اسطرح کہ قسم دو انکو کہ وہ شوہرونکی دشمنی کے سبب تو نہین نکلین اور کسی اور کی دوستی کی جہت سے تو نہین آئین اور سوا اسکے
کچھہ دنیا کی غرض تو منظور نہین محبت خدا و رسول کے ہی واسطے ایمان اسلام لائین ہین سمجھہ لیجئے کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی
تو ایک شرط یہہ بھی تھی کہ جو مسلمان مکے سے مدینہ مین جاوے اسکو کفار مکے کے پاس بھیجدین اور مدینے سے مکے جاوے اسے
مدینے کو آپ کے پاس پہنچاوین ابھی حضرت حدیبیہ ہی مین تھے کہ کتنے مسلمان مکے سے بھاگ خدمت شریف مین حاضر ہوئے از انجملہ
سبیعہ اسلمیہ بھی تھی اسکے پیچھے اسکا شوہر سافر نام آیا اور کہا کہ شرط صلح یہہ تھی کہ جو ہم مین سے تم مین آئے تو تم اسکو ہمارے حوالے کرو اور
جو تمھارا کوئی ہم مین جائے تو ہم اوسکو تمھارے حوالے کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متامل ہوئے کہ اس عورت مسلمان کو مشرکونکے کیونکر
حوالے کرون جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردون کی ہی نہ عورتون کی روا نہین کہ عورت مسلمہ کو حوالے مشرک
کے فرماؤ اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا جائکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوھن اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ
اللہ خوب جانتا ہی ایمان انکے کو اور خبردار ہی چھپی باتون پر لیکن جو حکم شرع کا ظاہر پر ہی تو تم انکو قسم دے لو فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ
فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ پس اگر جانو تم انکو ایمان والیان پس مت پھیر دو انکو طرف شوہرون کافرون انکے کے لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ
وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ نہ وہ عورتین حلال ہین واسطے اُن کافرون کے اور نہ وہ کافر حلال ہین واسطے اُن مسلمانیون کے کیونکہ انکا دین
اور اُنکا اور ہی فرد کافر و مسلمان مین میل رافتا جو نہین ٭ موجب جدائی ہی اُنکا یہہ تباین دین وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا اور دو اُن شوہرون
کافرون کو جو خرچ کیا ہی یعنے جو مہر دیا ہی وہ دلوا دو عورتون سے پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور جو سافر نے
مہر دیا تھا وہ لیکر اوسکے حوالے کیا پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ اور
نہین گناہ اوپر تمھارے یہہ کہ نکاح کر لو انکو جسوقت دو تم انکو مہر انکی پس حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا پھر یہہ آیت
آئی کہ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اور مت پکڑ رکھو تم نکاح عورتون کافرون کا یعنے نکاح انکا باقی مت رکھو بلکہ طلاق
دو اگر ایمان نلاوین یہہ سنکر صحابہ نے جو عورتین کافرہ کہ نکاح مین تھین انکو طلاق دی پھر حکم ہوا وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا اور مانگ لو تم اس شخص سے کہ اس عورت کو نکاح مین لائے کافر جو خرچ کیا ہی تمنے مہر اسکا اُسپر اور چاہئے
کہ وہ کافر سوال کرین تم سے جو خرچ کیا انھون نے مہر ازواج مہاجرات اپنے کا یعنے جب نکاح ٹوٹ گیا زن کافرہ اور مرد مومن
کا اور زن مومنہ اور مرد کافر کا پس ہر ایک کو چاہئے کہ اپنا مہر دیا ہوا پھیر لے ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ یہہ حکم اللہ کا ہی يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
حکم کرتا ہی خدا ساتھہ اسکے درمیان تمھارے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی مصالح تمھارے حکم کرنیوالا ہی
ساتھہ اس چیز کے جسمین محض حکمت ہی بعد نزول اس آیت کے مومنون نے مہر زنان مہاجرات کا اُنکے شوہرونکو دیا اور کافرون
نے ادائے مہور زنان مرتدات مین انکار کیا یہہ آیت آئی کہ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ اور اگر
نکل جاوے کوئی عورتون تمھاریون مین سے ای مومنو طرف کافرون کے یعنے دار الحرب مین چلی جاوے اور مہر اسکا تمھارے ہاتھہ
نہ آوے پس غنیمت پکڑو تم اور عذاب کرو تم اُن کافرون کو یعنے غزا کرو عاقبت کار تمھاری فتح ہوگی اور مال تمھارے ہاتھہ لگیگا
فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا پس دو اُن لوگون کو کہ جاتی رہین ہین بی بیان اونکی دار الکفر کو اور
مہر انھون نے نہین پایا مانند اُس چیز کے کہ خرچ کیا ہی اُنھون نے مہر بی بیون کا معالم التنزیل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نقل کی ہی کہ چھے مومنون مہاجرون کی بی بیان مرتد ہوکر کفار مین جا ملین تھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر انکی ثنیت مین سے انکے شوہرون کو دی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو عذاب خدا سے وہ خدا کہ تم ساتھہ اوسکے ایمان لانیوالے ہو حکم اس آیت کا بقائے عہد تک تھا جب عہد گیا یہہ حکم منسوخ ہوا لکھا ہی کہ روز فتح مکہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیعت رجال سے فارغ ہوے نسا نے بھی خواہش بیعت کی کی یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ای خبر کرنیوالے ای بلند مرتبے والے جسوقت کہ آوین تیرے پاس مسلمان عورتین بیعت کرتی ہوئین عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اوپر اسبات کے کہ نہ شریک لاوینگی ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرین اور نہ مارڈالین اولاد اپنی کو جیسے جیتے لڑکے کو گزار دیتی ہین اور بیٹہ گرا دیتی ہین وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اور نہ آوین ساتھہ طوفان کے کہ باندھہ لیوین اسکو درمیان ہاتھون اور پاؤن اپنے کے یعنے فرزند حرام زادہ نہ لاوین اور طوفان شوہرون پر نہ باندھین وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور نہ نافرمانی کرین تیری بیچ کسی حکم کے جیسے نوحہ کرنا اور پیٹنا اور بال اکھیڑنا ہین غرض ان شرطون پر جو بیعت کرین فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ پس عہد بیعت کا قبول کر انسے اور بخشش مانگ واسطے اُنکے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا اُن لوگون کا ہی کہ توحید پر اوسکے بیعت کرتے ہین مہربان ہی اُنپر کہ توفیق توبہ اور ایمان کی عطا فرمائی ایک بزرگ نے کہا ہی کہ لوگ کہتے ہین رحمت موقوف ہی ایمان پر اور مین کہتا ہون کہ ایمان موقوف ہی رحمت پر جبتک کہ وہ اپنی رحمت سے توفیق نہین دیتا دولت ایمان کو کوئی نہین پہنچتا ہی **بیت** توفیق رفیق ہو تو سب ہی ۔ ورنہ نیکوئی کو پہنچنا کب ہی ۔ سمجھہ لیجیے کہ بیعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسا سے فقط باتون کی تھی ہاتھہ حضرت انکو نہین لگاتے تھے اور جیسے مردون کی بیعت کے وقت مصافحہ کرتے ہین نہین ۔ کرتے تھے زبان مبارک سے باتین سمجھا دیتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عورتون کی بیعت کے وقت قدح آب منگواتے اوسمین وہ ہاتھہ ڈالتین پھر وہ ہاتھہ نکالتین آپ ہاتھہ ڈالتے امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سہروردی قدس سرہ نے جلد ثالث کے اکتالیسوین مکتوب مین لکھا ہی کہ جو بری باتین عورتون مین بہ نسبت مردون کے زیادہ ہین اسواسطے عورتون کی بیعت کے وقت کئی شرطین جو بیعت رجال کے وقت نہین درمیان لائے اور اُسوقت اُن بری باتون سے نہی فرمائی شرط اوّل یہہ کہ کسی چیز کو ساتھہ اللہ کے شریک نہ کرین نہ وجوب وجود مین نہ استحقاق عبادت مین اور جسکے عمل مین ریا ہی وہ بھی شرک سے خالی نہین اور موحد و مخلص نہین کہ حدیث شریف مین ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقوا الشرك الاصغر قالوا وما الشرك الاصغر قال عليه الصلوٰة والسلام الرياء اور بیزاری کفر سے شرط اسلام ہی اور بیزاری شائبہ شرک سے توحید اور مدد چاہنے بتون سے اور طاغوت سے دفع امراض اور اسقام مین کہ چیلہ اہل اسلام مین شایع ہوا ہی عین شرک اور ضلالت ہی اور اپنی حاجتین طلب کرنی سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ سے نفس کفر ہی اور انکار واجب الوجود ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے شکایت حال بعضے اہل ضلال مین فرمایا ہی يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت وقد امروا ان يكفروا به ويريد الشيطان ان يضلهم ضلالا بعيدا اکثر عورتین جہل کے سبب اس استمداد ممنوع مین مبتلا ہین اور طلب دفع بلیہ ان اسماء بے مسمّی سے کرتے ہین اور ادائے مراسم شرک اور اہل شرک مین گرفتار ہین خصوصًا یہہ باتین سیتلا کے وقت اکثر اس فرقے سے وقوع مین آتے ہین کم کوئی عورت ہوگی کہ اس شرک سے بچی ہو الا من عصمہا اللہ تعالےٰ اور فرقہ وہابیہ اپنی کج فہمی اور جہالت سے توسل بانبیا و اولیا کو بھی اسی پر قیاس کرکے اسکو بھی منع کرتے ہین اور یہہ قیاس انکا باطل ہی کیونکہ انبیا اولیا علما صلحا سے توسل کی باب مین بہت سی احادیث اور اقوال ائمۂ دین رحمہم اللہ وارد ہین کہ جن سے جواز اسکا صراحۃً سمجھا جاتا ہی اور تعظیم کرنی ایام معظمہ یہود اور

بیان شرک

نصاری اور کفار وغیرہ اور انکے تیوہارون مین انکی رسمین بجالانین یہہ بھی مستلزم شرک اور موجب کفر ہی جیسے دوالی مین جاہل مسلمان خصوصاً عورتین انکی رسمین اہل کفر کی کرتی ہین اور عید منالی ہین یا ہدیہ اور تحفہ اہل کفر کے سے اپنے بیٹون اور بیٹیون کے گھر بھیجتی ہین اور برتنون کو رنگ لگاکر چاول سرخ بھرکر انکے یہان پہنچاتی ہین اور اُسدن کو اعتبار دیتی ہین یہہ سب شرک اور کفر ہی بدین اسلام فرمایا حق تعالی نے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اور حیوانات کو جو نذر مشایخ اور پیر ونکا کرکر انکے قبرون پر لیجاکر اس مشایخ یا پیر کے نام سے ذبح کرتے ہین تو یہہ ذبیحہ جنس ان ذبایح سے ہی کہ ممنوع شرعی ہی اور احتراز اُس سے واجب اور جو اسکو اللہ سبحانہ کے نام پاک سے ذبح کرین تو اوسمین کچھ قباحت اور مانع شرعی نہین اور عورتین جو پیرون اور بی بیون کے نام کے روزے رکھتی ہین اور اکثر اُنکے نام کے روزے رکھتی ہین جنکا وجود نہین اپنی طرف سے نام بناتی ہین اور روزون کے واسطے دن مقرر کرتی ہین اور افطار کے واسطے طعام خاص بوضع مخصوص معین کرتی ہین اور اُن روزون کے سبب سے اپنی مرادین منگتی جاتی ہین اور حاجتین بر آتی پہچانتی ہین یہہ شرک عبادت ہین ہی اور وسیلے سے عبادت غیر کے حل مشکل اپنی اُس غیر سے چاہتی ہین معاذ اللہ بہت ہی برا یہہ فعل ہی حدیث قدسی مین ہی کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے روزہ میرے ہی واسطے ہی کسی اور کو اس عبادت مین شرکت نہین اگرچہ کسی عبادت مین شرکت بجمتعالی اکسیکو نہین لیکن تخصیص روزے کی واسطے اہتمام اس عبادت کے ہی اور یہہ حیلہ ہی اِن عورتون کا کہ برائی اس عمل کی سنکر کہتی ہین کہ ہم یہہ روزے اللہ کے واسطے رکھتی ہین اور ثواب اِنکا پیرون کو بخشتی ہین اگر اسبات مین سچی ہین تو واسطے صیام کے تعین ایام کیا اور تخصیص طعام کیا اور اکثر عورتین بھیک مانگ کر افطار کرتی ہین اور افطار کے وقت مرتکب حرام ہوتی ہین کیونکہ بے حاجت سوال کرتی ہین اور پھر اس حرام فعل مین اپنی حاجتین بر آئین اور مرادین حاصل ہوئین جانتی ہین یہہ کیا بڑی گمراہی ہی معاذ اللہ سبحانہ شرط دوم نہی سرقہ سے ہی کہ گناہ کبیرہ ہی عورتون مین یہہ بہت ہوتا ہی اسواسطے اسکی نہی اونکی بیعت کی شرط ہوئی کیونکہ یہہ اپنے شوہرون کے مال کو بے اذن خرچ کرتی ہین اور بے تحاشہ تصرف مین لاتی ہین اور اسکو حلال جانتی ہین اس مین خوف کفر کا ہی کاش حرام جان کر مرتکب اس امر کے ہون تو دائرۂ کفر سے تو دور رہین کیونکہ حلال جاننا حرام کا کفر ہی اسیواسطے حق تعالی نے بعد نہی شرک کے نہی سرقہ کی فرمائی اور عادت جو انکو پڑگئی ہی بے اذن تصرف کرنیکی شوہرون کے مال مین یہہ بھی کچھ دور نہین کہ اورون کے املاک مین دلیر ہون اور خیانت اور سرقہ کرین کیونکہ خوگر ہو رہی ہین پس معلوم ہوا کہ نہی سرقہ سے عورتون کے حق مین اہم مہام اسلام سے ہی سمجھہ لیجئے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا کہ جانتے ہو بدترین درودون کا کون ہی عرض کیا ہم نہین جانتے فرمایا اسرق السارقین وہ ہی کہ اپنی نماز مین سے چراوے اور ارکان نماز کے اچھی طرح نہ ادا کرے اس سرقہ سے بھی بچنا ضرور ہی حضور دل سے نیت کرے کہ بے نیت عمل صحیح نہین اور قرأت درست پڑھے رکوع سجدہ قومہ جلسہ باطمینان ادا کرے تاکہ قطار اسرق السارقین مین داخل نہو شرط ثالث نہی زنا سے ہی تخصیص بیعت نسا کے ساتھہ اس شرط کے اسواسطے ہی کہ بن عورت کے رضا کے زنا واقع نہین ہوتا جب تک یہہ راضی نہو مرد ہزار ڈھب لگائے ہرگز یہہ امر وقوع مین نہ آئے پس نہی اس سے عورتون کے حق مین اکدی ہی مردون سے کہ مرد اس عمل مین تابع اُنکے ہین اسیواسطے حق تعالی نے زن زانیہ کو مرد زانی سے مقدم کیا ہی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ اور یہہ گناہ خراب کرنیوالا دنیا و آخرت کا ہی اور سب دینون مین برا ہی ابو خدیفہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپنے ای لوگو زنا سے پرہیز کرو کہ اسمین چھہ خصلتین ہین تین دنیا مین تین آخرت مین دنیا مین یہہ ہین کہ نور منہہ کا جاتا ہی فقر آتا ہی نقصان عمر مین لاتا ہی اور آخرت مین غضب پروردگار اور سوء حساب اور عذاب

نا رہی اور سمجھہ لو کہ حدیث مین وارد ہی کہ زنا نا پاکون کا جانا طرف محرمات کے ہی حق تعالیٰ نے فرمایا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجہن کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی محرمات سے اور نگاہ رکھین شرمگاہ اپنے کو محرمات سے اور کہہ مسلمانیون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی کو محرمات سے ومحافظت کرین شرمگاہ اپنی کی محرمات سے سمجھہ لیجئے کہ دل تابع آنکھہ کے ہی جب دیکھہ لوگے تو بچنا دشوار ہی کیونکہ دیکھا تو دل للچایا اور دل للچایا تو کب ٹھہریگا پس چشم پوشی ضرور ہی کہ خسارت دنیا و آخرت مین نہ پڑو اور یہہ بھی نہی کلام اللہ مین وارد ہی کہ مرد بیگانی عورتون سے اور عورتین بیگانے مردون سے کلام لگاوٹ کا نکرین اور بن ٹھنکر اپنی شکلین عورتین بھی نہ دکھاوین کہ موجب شہوت کا ہو اور پازیب اور گھونگرو اور کپڑے اور سوا انکے زیور ایسا نہ پہنے کہ جسکے آواز نامحرمونکے کان تک جاوے اور انکو فسق کیطرف رغبت دلاوے اور عورت اجنبیہ بھی مثل مرد کے ہی عورت عورت بھی آپس مین خلطہ پیار فسق کا نرکھین غرض شوہر کے سوا کسی کے واسطے اپنے آپکو آراستہ نہ کیا چاہئے جیسے مرد کو نظر اور مس امردون سے بشہوت حرام ہی ویسے ہی عورت کو نظر اور مس بشہوت عورت سے حرام ہی شرط رابع نہی قتل اولاد سے ہی کہ عورتین بیٹون کو خوف فقر کے سبب مار ڈالتی ہین اس مین دو گناہ ہین ایک تو قتل نفس بغیر حق ہی دوسری قطع رحم کہ گناہ کبیرہ ہی شرط خامس نہی بہتان اور افترا سے ہی یہہ صفت رذیلہ بھی عورتون مین بہت ہوتی ہی اسواسطے تخصیص ساتھہ انکے وقت بیعت کے فرمائی اور یہہ کبیرہ گناہ ہی کہ متضمن کذب ہی جو سب دینون مین حرام ہی اور متضمن ایذائے مؤمن بھی ہی کہ اوپر بہتان اٹھایا ہی اور ایذائے مومن حرام ہی اور مستلزم فساد بزمین بھی ہی کہ ممنوع اور حرام بنص قرآنی ہی شرط سادس نہی معصیت اور نافرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جس امر مین کہ وہ فرماوین یہہ شرط متضمن سب اوامر اور نواہی شرعیہ کو ہی کیا نماز کیا روزہ کیا حج کیا زکوٰۃ کہ بنا اسلام کے بعد ایمان بخدا و رسول انہین چار رکن پر ہی نماز بیجگانہ بے فتور اور باحضور پڑھے اور صوم رمضان کہ کفر سیات سالیانہ ہین رکھے اور حج بیت اللہ کہ جسکے شان مین مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی حج بخشوا تا ہی گناہ پہلے ادا کیجئے اور زکوٰۃ مال برغبت بمصارف زکوٰۃ دیجئے اور اسیطرح ورع اور تقویٰ بھی بچھوڑئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی برپا رکھنے والا دین تمہارے کا ورع ہی اور ورع عبارت ترک منہیات شرعیہ سے ہی لقمہ حرام کے سے پرہیز کیجئے اور اسے مثل خمر جانئے اور غنا سے بھی اجتناب ضرور ہی کہ داخل لہو ولعب ہی کہ حرام ہی اور اسکے حق مین وارد ہی الغنا ورقیۃ الزنا یعنے غنا افسون زنا ہی اور غیبت اور سخن چینی سے بھی بچنا ضرور ہی کہ ممنوع شرعی ہی اور کسی پر ہنسنا اور ایذا مومن کو دینی کہ جس وجہ سے کہ ہو منہی عنہ ہی اس سے پرہیز ضرور ہی اور شگون بد کا اعتبار نکیا چاہئے اور کچھہ اسمین تاثیر نجانئے اور یہہ بھی نہ یقین کیجئے کہ مرض ایک کا دوسرے کو لگتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے منع فرمایا ہی لاطیرۃ ولاعدوی یعنے شگون بد کی اصل ثابت نہین اور مرض کا ایکدوسرے کو لگنا متحقق نہین اور کاہن اور منجم کی باتون پر اعتبار نکیا چاہئے اور امور غیبیہ اُنسے نہ پوچھا چاہئے اور عالم الغیب انکو نجانئے کہ شریعت مین منع اسکا بمبالغہ آیا ہی کہ قدم راسخ کفر مین رکھتا ہی کوئی کبیرہ سحر وساحری سے نزدیک تر بکفر نہین ہی خوب احتیاط اس مین ضرور ہی کہ کوئی چیز اسکی فعل مین نہ آوے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مسلم جب تک اسلام رکھتا ہی سحر اُس سے وجود مین نہین آتا جب ایمان اُس سے جدا ہو جاتا ہی اعاذنا اللہ سبحانہ اسوقت سحر اس سے متحقق ہوتا ہی پس گویا کہ سحر اور ایمان نقیض آپس مین ہین اگر سحر ہی تو ایمان نہین اور جو ایمان ہی تو سحر نہین جب نساء بایعات نے یہہ سب شرطین قبول کین تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بمجرد قول اُنسے بیعت فرمائی اور بامر الٰہی اُنکے واسطے دعائے

مغفرت اور استغفار کیا یقینی وہ قبول ہوا اور بخشی گئین زوجۂ ابی سفیان بھی انمین سے تھین بلکہ سرگروہ اونکی کہ سب طرف سے وہی باتین آپ سے کرتی تھین پس عورتون مین سے جو کوئی ان باتون سے بچکر ان شرایط پر عمل کرے گی حکماً داخل اُس بیعت مین ہوگی اور اس استغفار مین داخل فرمایا ہی حق تعالیٰ نے مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم یعنے کیا کام رکھتا ہی حق تعالیٰ ساتھہ عذاب تمھارے کہ اگر شکر کرو تم اور ایمان درست کرو شکر بجا لانا عبارت قبول کرنے احکام شرعیہ سے ہی اور اُنپر عمل کرنا طریقہ نجات کا متابعت صاحب شریعت کے کہی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اعتقاد مین اور عمل مین پیرو اور استوا واسطے کرتے تھین کہ شریعت کی باتین بتاوے اور اسکی برکت سے آسانی اعتقاد اور عمل شریعت مین پیدا ہو نہ یہہ کہ مرید جو چاہین سو کرین اور پیر اونکی ڈھال ہون اور عذاب سے بچا دین کہ یہہ تمنائے محض اور خیال باطل ہی وہان بے اذن کوئی شفاعت کسیکی نہین کر سکیگا جب تک کہ مرتضیٰ ہو شفاعت اوسکی کرین اور مرتضیٰ جب ہو کہ شریعت پر عمل کرے اور جو کہ بمقتضائے بشریت خطا واقع ہو تو تدارک اُوس کا بشفاعت ممکن ہی سوال مذہب کو کس اعتبار سے مرتضیٰ کہیے جواب جو حق تعالیٰ مغفرت اوسکی چاہے اور وسیلہ واسطے عفو اسکے کے درسیان لائے وہ شخص فی الحقیقت مرتضیٰ ہی اگرچہ بظاہر مذہب ہی تم کلام الشریف یعنے درویش مسلمان واسطے نفع دنیا کے یہودون سے دوستی رکھتے تھے اور اہل اسلام کی خبرین اُنسے کہتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر اونکے قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ تحقیق نا امید ہوے یہود ثواب آخرت سے کیونکہ بسبب عناد اور کتمان نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان گئے ہین کہ کسی نوع حظ اور ثواب اخروی انکو نہو گا اوس واسطے نا امید ہوئے اس سے جیسے کہ نا امید ہوئے کافر قبر والون سے یعنے رجوع اپنی سے ساتھہ اس دین کے یا یہود نا امید ہوئے ثواب عقبیٰ سے جیسے کافر مردے نا امید ہوئے کہ اپنے احوال کو دیکھہ لیا ہی اور اس جہان کی نعمتون سے بکلی قطع امید کی ہی سورۂ صف مدنی ہی اور بقول بعض مکی ہی چودہ آیتین ہین باتفاق دو سو اکیس کلمے ہین نو سو چھبیس حروف ہین اور دو رکوع ہین سبح للہ یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم فواصل اسکے ضمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ ممتحنہ کے یہہ ہی کہ آخر مین اوسکے تنبیہ مومنان تھی اول اسکے بھی بعد تنزیہ خدا تنبیہ مومنان ہے

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھہ ہیچ آسمانون کے ہی علویات سے اور جو کچھہ ہیچ زمین کے سفلیات سے وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور وہی ہی غالب کہ حکم اوسکا کسی وجہ سے نہین ٹلتا حکمت والا درست کار کہ خلل اوسکے افعال مین راہ نہین پاتا لکھا ہی کہ اصحاب نے کہا کونسا ایسا عمل ہی کہ ہم بجا لاوین کہ ہمین دوزخ سے بچا کر بہشت دکھاوے اور وہان کی نعمات کا حظ چکھاوے یہہ آیت آئی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ الآیۃ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای قوم آیا جو تم چاہتے تھے یعنے وہ عمل کہ بندے کو سجن سجین سے بچا کر اعلیٰ علیین کو پہنچاوے ایمان اور جہاد ہی صحابہ موت سے کراہت رکھتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیون کہتے ہو تم اُس چیز کو جو نہین کرتے ہو تم كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ بڑی ہی ازروئے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے کہ کہو تم جو کچھہ نہین کرتے تم بعضے علما کے نزدیک یہہ آیت عام ہی یعنے جو کوئی بات کہے اور نہ کرے اس عتاب مین داخل ہی اور جو علما کہ لوگون کو عمل نیک بتاتے ہین اور آپ اُنکے ادا کرنے سے جی چراتے ہین وہ بھی بمقتضائے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم چاہیئے کہ داخل ہون باین سیاست کہ مثل مشہور ہی آپ کو فضیحت اور کو نصیحت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ لب ایسے شخصون کے مقراض آتشین سے تراش تے ہین اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی اُن لوگون کو کہ لڑتے ہین بیچ راہ اوسکی کے صف باندھکر مقابل دشمن کے گویا کہ وہ استحکام مین عمارت ہی شیشہ پلائی ہوئی یہہ کنایہ ہی اُنکے ثبات قدم مین بمعرکۂ جنگ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور یاد کر اسکو جسوقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے بنی اسرائیل کو ای قوم میری کیون ایذا دیتے ہو تم مجھکو کہ میرا حکم نہین سنتے اور تحقیق جانتے ہو تم یہہ کہ مین فرستادۂ خدا ہون طرف تمہارے اور اپنی رسالت کے گواہ معجزے دکھا دیتے تمکو اور تمنے خوب معلوم کر لیا کچھہ شبہ نرہا اور رسول کی عزت حرمت چاہی پس تم میرا حکم بجالاؤ غرض آپ نے بہت سمجھایا وہ اپنی ویسی ہی جہالت ضلالت پر ثابت رہے حضرت کلیم اللہ کے بات نہ سُنی فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ پس جب کج ہوئے اور پھر گئے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے حکم قبول کرنے سے کج کردئے اور پھراوے اللہ نے دلون اونکے کو صفت یقین سے اور شک ڈالدیا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو کہ دائرۂ فرمانسے نکلے ہین وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور یاد کر اسکو بھی جب کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے اپنی قوم کو کہ ای بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہارے ساتھہ معجزون اور دلیلون کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ درانحالیکہ سچا بنوالا ہون اُس چیز کو کہ آگے میرے ہی کتاب توریت سے یعنے پہلے مجھسے نازل ہوئی ہی اور مین تصدیق کرتا ہون اوسکی کہ وہ اللہ کی طرف سے اُتری ہی وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ اور خوشخبری دینے والا ہون ساتھہ پیغمبر کے کہ آویگا دین کامل اور شرع شامل لیکر بعد زمانے میرے سے نام اُسکا احمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور ترجمہ کلام عیسیٰ کا یہہ ہی کہ انی ذاھب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء یعنے مین جانے والا ہون طرف پروردگار اپنے اور پروردگار تمہارے کے اور فارقلیطا آویگا فارقلیطا کا ترجمہ عربی مین احمد ہی یعنے تعریف کیا گیا بہت تبیان سے حسینی والے نے نقل کی ہی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان سریانی مین منحمنا ہی اور معنے اوسکی یہہ ہین کہ بھیجیگا خدا طرف تمہارے اوسکو بعد مسیح کے فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ پس جب آیا عیسیٰ علیہ السلام اونکے پاس ساتھہ معجزون روشن کے جیسے مردے کا جلانا اور اندھے کا بینا کرنا اور برص کا کھونا قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ کہا اکثر بنی اسرائیل نے یہہ جو ہمین دکھاتا ہی جادو ہی ظاہر یعنے سب جانتے ہین کہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اور کون ہی ظالم بہت اُس شخص سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھہ یعنے پیغمبر کی اوسکے تکذیب کرے اور معجزون کو اوسکے جادو جانے بعضے علما کہتے ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ دن قیامت کے لات اور عزیٰ ہماری شفاعت کرینگے اور اللہ کے نزدیک اونکی شفاعت قبول ہوگی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ کون ہی ظالم تر اُس شخص سے کہ خدا پروردگار پر دروغ بندی کرے بتون کی شفاعت قبول کرینگی وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ اور حال یہہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پکارتے ہین طرف دین اسلام کے کہ مشتمل ہی اوپر بھلائیون دنیا و آخرت کے وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور خدا نہین راہ دکھاتا جھگڑے کی قوم ظالمون کو لباب مین لکھا ہی کہ کئی دن وحی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ آئی کعب بن اشرف نے کہا خوشخبری ہو تمھین ای گروہ یہود کہ خدائے محمد نے نور اُسکا بجھا دیا کام اوسکا تمام نہوگا یہہ بات سنکر آپ ملول خاطر ہوئے واسطے دفع غبار ملال کے کہ آئینہ خاطر فیض مقاطر شمس فلک رسالت پر آیا تھا یہہ آیت نازل ہوئی کہ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ چاہتے ہین یہود کہ بجھا دیوین وہ نور خدا کا کہ دین اور کتاب اوسکی ہی یا نور رسول خدا کا ساتھہ مونہون اپنے کے باتین بے ادبانہ کہکر وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

اور اللہ پورا کرنیوالا ہی نور دین اپنے کو اور روشنی شرع سید المرسلین کو پہلے قایم ہونے قیامت سے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہین
کافر تمام ہونے اسکے کو لیکن انکی ناخوشی کچھ کام نہین آتی اور کراہت اثر نہین دکھاتی **فرد** نور خدا بجھتا ہی کوئی بافواہہم + اوسکا ختم
ہی حق لو کرہ الکافرون + هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وہ
خدا جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے یعنے ساتھ اسچیز کے کہ سبب ہدایت ہی قرآن اور ساتھ دین حق کے کہ ملت حنیفہ ہی تو کہ
ظاہر کرے اوسکو اوپر دین ساریکے یا تو کہ غالب کرے اُسی دین کو اوپر سب دینون کے وقت نزول عیسیٰ کے سب اہل زمین دین
اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اظہار دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مشتمل ہی اوپر اثبات توحید اور ابطال شرک
کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کرون مین
تمکو اوپر سوداگریکے کہ نجات دیوے تمکو عذاب درد دینے والے سے وہ تجارت یہہ ہی تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنے ثابت رہو ایمان پر اور جہاد
کرو تم ساتھ کافرون کے بیچ راہ خدا کے ساتھ اموال اپنے کے کہ خرچ راہ دو اور سلاح مجاہدون کے لئے خریدو اور ساتھ جانون
اپنے کے کہ خود تیار ہو کر لڑو تو مومنون اور تجاہدون دونون صیغے جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم کے ہین اور بمعنی امر یہان واقع
ہین ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ یہہ جو مذکور ہوا ایمان اور جہاد سے بہت بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے
طریقہ تجارت حقیقی کا ایک بزرگ نے فرمایا کہ اولویت اس تجارت مین یہہ ہی کہ سوا خدا کے نہ خریدے تو نفحات مین مولوی
جامی نے عبد اللہ تستری سے نقل کی ہی کہ اونکے بیٹے نے آکر کہا کہ شیشہ روغن کا مین گھر سے لاتا تھا راہ مین ٹوٹ گیا وہی
سرمایہ میرا تھا انھون نے کہا ہی سرمایہ اپنا وہ کر جو سرمایہ تیرے پدر کا ہی واللہ پدر تیرا کچھ نہین سوا اللہ کے دنیا و آخرت مین
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سود تمام جب تھا کہ پدر بھی اوسکا درمیان نرہتا **نظم** بازار محبت کی عجب بستی ہی + ہر چیز کی نیستی جہان
ہستی ہی + دو جگ کیا بجز خدا خود بھی نرہ + وہان سود پس اپنے سے تھی دستی ہی + پس اگر ایمان لاؤ گے اور جہاد کرو گے
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمھارے گناہون گذشتہ تمھاریکو دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور داخل کریگا تمکو عقبیٰ مین بیچ بہشتون کے کہ جاری ہین نیچے درختون اُنکے کے نہرین وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً
فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ اور جگہہ رہنے کی پاکیزہ ہین بیچ بہشتون ہمیشہ عدن کے عدن با دال مفتوح اور ثانی ساکن کے معنے مقیم ہونیکے
ہین ایک جگہہ مین یعنے بوستانہائے جاوید مین گھر ملینگے اور وہان اقامت ہوگی ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ مغفرت پانا اور
جنت مین جانا مراد پانا ہی بڑا وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا اور واسطے تمھارے ہی ایک نعمت اور دنیا مین کہ چاہتے ہو اوسکو نَصْرٌ
مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ مدد خدا کیطرف سے اور فتح نزدیک مراد اس فتح سے نصرت قریش پر اور فتح مکے کی ہی یا فارس
اور روم کی ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ نصرت توحید ہی اور فتح نظر بحجاب ملک مجید اور محققون کے نزدیک فتح قریب کھلنا ابواب
دلکا ہی بمقامات عالیہ الٰہیہ اور غنائم اس فتح کے معارف نامتناہی ہین یا فتح مقام شرح صدر ہی کہ بعد تصفیہ قلب کے تزکیہ
نفس کا جو ہوتا ہی تو اثارہ مطمئنہ ہو کر بمقام صدر ارتفاع کرتا ہی اور یہہ تخت صدر پر بیٹھ کر حکومت کرتا ہی جیسا کہ پہلے
تزکیہ کے سب پر غالب اور حاکم تھا ویسے ہی بعد تزکیہ کے سب کا سردار ہوتا ہی خیارکم فی الجاهلية خیارکم فی الاسلام
وہان مقام شرح صدر حاصل ہوتا ہی اور خلعت اسلام حقیقی پاتا ہی اس مقام مین سالک کا سینہ ایسا کشادہ ہو جاتا ہی کہ گویا
تمام عالم اسکے سینہ مین سما گیا **نظم** سینہ اگر انشراح پاوے + عالم میرے سینے مین در آوے + رافت مین ذرا بھی باز کر دون + تو
ارض سے تا سما سماوے + وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور بشارت دے ای محبوب میرے مسلمانونکو دنیا مین نصرت کی اور آخرت مین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جنت کی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مخاطب گروہ انصار کا ہی جنھوں نے بیچ شب عقبہ ثانیہ کے بیعت کی تھی وہ ستر آدمی تھے یا خطاب عام ہی سب مسلمانون کو کہ کونُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ ہو تم مدد دینے والے دین خدا کے اور رسول خدا کے تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نصرت طلب کر و اپنی قوم سے کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ جیسی نصرت مانگی اور کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے واسطے حواریون کے کہ اسکے خواص تھے اور سب سے پہلے ایمان لائے تھے کون شخص ہی مدد دینے والا میرا طرف دین اللہ کے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہا حواریون نے ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اور واقعی نصرت کی انھون نے دین عیسیٰ کی بعد لیجانے کے انکو آسمان پر اور خلق کو طرف خدا کے دعوت کی فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ پس ایمان لائے بسبب دعوت انکی کے ایک طائفے والے بنی اسرائیل سے حضرت عیسیٰ پر اور جانا اُسنے کہ عیسیٰ بندے اور رسول اللہ کے ہین اور کفر کیا ایک فرقے نے کہ اُسنے عیسیٰ کو ابن اللہ کہا اور جب حضرت رسول اللہ مبعوث ہوئے مسلمانون نے بھی یہی کہا کہ عیسیٰ عبد اللہ اور رسول خدا ہین اوس طائفے پہلے نے قوت پائی حق تعالیٰ نے فرمایا فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ پس قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے ان لوگون کو جو ایمان لائے ساتھہ عیسیٰ کے اور رسالت اور عبودیت اُسکی کے اوپر دشمنون انکے کے کہ قایل الوہیت عیسیٰ کے تھے فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ پس ہوگئے مومن غلبہ کرنیوالے کافرون پر سورۃ جمعہ مدنی ہی گیارہ آیتین باتفاق ایک سو اسی کلمہ ہین سات سو اٹھتالیس حرف ہین دو رکوع ہین یُسَبِّحُ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فواصل اسکے من ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ صف کے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا ساتھہ تسبیح خدا کے ہی

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے خدا کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی بادشاہ کہ ملک اوسکا بے زوال ہی پاک ایسا جسمین نہ عیب نہ صفت اختلال ہی غالب ایسا کہ کبھی مغلوب نہو حکمت والا ایسا کہ کوئی کام اُسکا ایسا نہین جو خوب نہو هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وہ ہی جسنے بھیجا بیچ اَن پڑھون کے پیغمبر انھین سے یعنے امی مراد اَن پڑھون سے قوم عرب ہین کہ اکثر پڑھنا لکھنا نہین جانتے تھے اور پیغمبر بھی اُمی بھیجا تا تہمت نکر سکین کہ یہہ پڑھا لکھا ہی اپنی طرف سے عبارت بنا کر سنا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ امی ہونے کا آپ کے یہہ وجہ ہی کہ پہلی کتابون مین اسیطرح فرمادیا تھا کہ خاتم انبیا امی ہوگا چنانچہ کتاب شعیب علیہ السلام مین مذکور ہی کہ مین بھیجونگا امی کو بیچ امیون کے اور ختم کرونگا اسپر نبوت یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ پڑھتا ہی اوپر اُنکے آیتین کلام خدا کی باوجود اسکے کہ امی ہی مثل انکے اور پاک کرتا ہی انکو پلیدی کفر سے اور خبث عقاید سے اور رذیلہ اخلاق سے وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھاتا ہی انکو قرآن اور احکام شریعت وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور تحقیق تھے یہہ لوگ کہ اب قرآن خوان ہین اور پاک ہین اور احکام شرع سیکھتے ہین پہلے آنے محمد رسول اللہ سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے اور دین جاہلیت کے تابع تھے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اور دوسرے بھیجا پیغمبر درمیان اور لوگون کے مومنون مین سے کہ وہ ابھی نہین ملے ساتھہ اُنکے کہ سابق ہین لیکن لاحق ہونگے مراد اس سے تابعین ہین اور معالم مین حدیث صحیح متفق علیہ لکھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اہل عجم ہین اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ جو کوئی اسلام مین آیا اور آویگا بعد وفات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ سب اس آخرین مین داخل ہین وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جسے چاہئے ساتھہ رسالت کے مبعوث کرے حکمت والا ہی اختیار کرنے مین ہر پیغمبر کو واسطے ہدایت کے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ یہہ نبوت اور بعثت زیادتی کرم خدا کی ہی دیتا ہی اُسکو جسے چاہتا ہی

واللہ ذو الفضل العظیم اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی کہ تمام دنیا و آخرت کی نعمتین اُسکے آگے ذرا سی ہین مثل الذین
حملوا التورٰیة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارًا مثال اُن لوگون کی کہ اٹھائی گئی توریت یعنے حکم ہوا کہ احکام
توریت کے اٹھاؤ پھر نہ اٹھایا اُنھون نے اُس بوجھ کو فقط پڑھا کیا اور موافق اسکے مضمون کے عمل نہ کیا مانند گدھے کے ہی کہ
اٹھاتا ہی کتابون کو یعنے بوجھ کتابون کا اٹھاتا ہی اور نفع نہین اٹھاتا ایسے ہی یہود توریت پڑھتے ہین اور اس سے منتفع نہین
ہوتے فرد با علم بے عمل جو کوئی ناصواب ہی ؛ مثل حمار ہی کہ اٹھائے کتاب ہی بئس مثل القوم الذین کذبوا بایٰت اللہ
بری ہی مثال اُس قوم کی مراد قوم سے یہود ہین کہ جنھون نے جھٹایا نشانیون کو اللہ کی کہ دلالت کرتی تھین اوپر نبوت محمد
رسول اللہ کے واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین اور اللہ نہین راہ فلاح دکھاتا قوم ظالمون کو کہ ساتھ حق کے عناد کر کر اپنی جانون
پر ظلم کیا ہی اور پھر کہتے ہین کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ اور لاف مارتے ہین کہ لن یدخل الجنة الا من کان ھودا جنت مین نہین داخل
ہوگا مگر وہ شخص کہ ہو یہود قل یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین
کہہ ای محمد اے لوگو جو یہودی ہوے اگر دعوی کرتے ہو تم یہہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا اور لوگون کے کہ عرب اور عجم ایمان لائے ہین
پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اسبات مین کہ تم ہی دوست خدا کے ہو تو کہ پہنچو تم اُن کرامتون کو کہ حق تعالی نے واسطے دوستون
اپنے کے مقرر فرمائی ہین ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم اور حال یہہ ہی کہ یہود نہ آرزو کرینگے موت کی کبھی بسبب
اس چیز کے کہ آگے بھیجی ہاتھون انکے نے یعنے واسطے اُن عملون کے کہ کئے ہین جیسے تحریف احکام توریت اور تغیر نعت اور صفت
پیغمبر خدا کی اور جانتے ہین کہ ہمین اُن اعمال کی سبب سے بعد موت کے عذاب ہوگا واللہ علیم بالظٰلمین اور اللہ دانا ہی ساتھ
ستمگارون کے قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملٰقیکم کہہ ای محمد یہودون کو تحقیق وہ موت جو بھاگتے ہو تم اُس سے اور
اُسکے آنے سے کراہت رکھتے ہو فانہ ملاقیکم پس تحقیق وہ ملنے والی ہی تم سے یعنے تمھین پکڑیگی اور مزا اُس کا
چکھوگے ثم تردون الی عٰلم الغیب والشھادة فینبئکم بما کنتم تعملون پھر پھرائے جاؤ گے تم طرف جاننے والے
پوشیدہ کے اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اسیجز کے کہ تھے تم کرتے اور مناسب علمون کے جزا پاؤ گے یا ایھا الذین
امنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ای لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع
پر جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے کہ نماز ہی یا خطبہ ہی یعنے رغبت کرو اور
سعی کرو اُسمین اور چھوڑ دو خرید و فروخت قول صحیح مذہب امام اعظم رحمة اللہ علیہ مین یہہ ہی کہ موجب سعی اور ترک خرید و فروخت
اذان اول ہی دن جمعہ کے کہ موذن متعدد ہوتے ہین ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یہ سعی اور ترک بیع بہت بہتر ہی واسطے تمھارے
معاملہ دنیا کے سے کہ اُسمین نفع باقی اخروی ہی اور اسمین فائدہ فانی دنیوی اگر ہو تم جانتے نفع اور ضرر کو فاذا قضیت الصلوٰة
فانتشروا فی الارض پس جسوقت تمام کی جاوے نماز جمعہ کی پس پھیل جاؤ تم بیچ زمین کے واسطے تجارت اور رفع احتیاج اپنی کے
یہہ امر واسطے اباحت کے ہی حاصل یہہ ہی کہ اگر اپنے کاموں کو بعد نماز کے جانا ہو تو جاؤ وابتغوا من فضل اللہ اور ڈھونڈھو
فضل اللہ کے سے رزق اپنا مراد اس سے تہیہ اسباب معاش ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ پھیل جانا بھی زمین مسجد مین ہی واسطے
سنے وعظ کے اور مجلس علما مین بیٹھنے کے اور بعضے کہتے ہین مراد عیادت مریض کی ہی اور حضور جنازہ اور زیارت مومنان اور
طلب علم اور اسیطرح کے جو نیک کام ہین کیونکہ ڈھونڈھنا فضل الہی کا ایسے ہی اعمال مین ہوتا ہی واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون اور یاد کرو اللہ کو بہت ہر لحظہ ہر لمحہ کچھہ نماز ہی کے وقت پر منحصر نہین تو کہ تم خلاصی پاؤ اور دونون جہان کی نیکیونکو
پہنچو ذکر اللہ کا موجب جمعیت ظاہر اور باطن ہی اور سبب تجارت دنیا و آخرت ہی نظم مت ذکر خدا سے ایکدم رہ غافل کیون ؛

ذکر سے خیر دو جہان ہو حاصل ✤ ذکر حق ہی کہ عاشقون کا رافت ✤ آسایش جان ہی اور آرام دل ✤ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جو کاروان وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا بطعام بسیار شام کیطرف سے آیا اُن روزون مدینے مین تنگی تھی اور یہہ دستور تھا کہ کاروان جو سلامت پہنچتا تھا تو طبل شادیانہ بجاتے تھے صحابہ نے جو آواز طبل کاروان کا سنا مسجد سے نکلکر طعام خریدنے کے واسطے چلے گئے بارہ آدمی رہ گئے اُنمین سے چار خلفاء راشدین تھے آپ نے فرمایا کہ اگر تم بھی چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ تمہارا بیچا کرتی اُسوقت یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا جسوقت کہ دیکھتے ہین سودا گری یا تماشا یعنے کاروان آتا ہی اور آواز نقارے کا سنتے ہین جاتے ہین طرف اُسکے اور متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے یا تماشا ہی کرتے ہین آپسمین طرف طعام خریدنیکے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ کہہ جو کچھہ نزدیک خدا کے ہی ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے کا اور مجلس شریف پیغمبر خدا مین بیٹھنے کا بہتر ہی اور بہت فایدہ مند ہی لہو سننے سے اور نفع تجارت سے کیونکہ فائدے ثوابون کے متحقق ہین اور نفع معاملون کے متوہم وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور اللہ بہتر سب روزی دینے والونسے ہی یعنے جو وسیلے واسطے رزق پہنچانیکے دنیا مین ہین اُن سب سے وہ بہتر ہی کیونکہ یہہ گاہے بخل کرتے ہین اور مصلحت وقت نہین دیکھتے تو دست کش ہوتے ہین نقل ہی کہ بادشاہ بغداد نے بہلول کو کہا کہ تیرا روزینہ مقرر کر دیتا ہون تاکہ دل تیرا متعلق نہ رہے بہلول نے کہا کہ مین یہہ بات قبول کرتا جو تجھہ مین کئی عیب نہوتے ایک تو یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کیا چاہئے دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کب چاہئے تیسرے یہہ کہ تجھے معلوم نہین کہ مجھے کتنا چاہئے حق تعالی میرے رزق کا کفیل ہی وہ یہہ سب جانتا ہی اور اپنی حکمت کاملہ سے مجھے پہنچاتا ہی اور یہہ ہی کہ شاید تو غصہ ہو کر میرا روزینہ بند کر دے اور حق تعالی بسبب گناہ میرے رزق میرا بند نہین کرتا فرد ایسا ہی وہ رزاق کہ کسی بندے کی رافت ✤ روزی نکرے بند خطاؤن کے سبب سے ✤ سورۂ منافقون مدنی ہی گیارہ آیتین ہین باتفاق ایک سو اسی کلمے ہین سات سو ستر حرف ہین دو رکوع ہین اِذَا جَآءَكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا لَكُمْ فواصل اسکی نہی اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ جمعہ کے یہہ ہی کہ اُسمین تشنیع کافرونکی تھی اِسمین مذکور منافقون کا ہی

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

لکھا ہی کہ پانچوین برس ہجرت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ مریسیع سے مراجعت کر کر ایک کوئے پر اُترے وان درمیان سنان بن وبر جہنی کہ حلیف بن عمرو بن عوف کا تھا خزرج سے اور درمیان جہجاہ بن غفاری کے کہ اجیر حضرت فاروقؓ کا تھا جھگڑا ہو گیا یہانتک معاملہ پہنچا کہ فتنہ برپا ہوا ابن ابی منافق نے اُسوقت کچھہ ناشایستہ باتین کین اور کہنے لگا کہ مہاجرون کو کچھہ مت دو تو کہ دینے سے نکل جاوین پریشان ہو کر اور دوسرے جب مدینہ مین ہم پہنچین تو جو کوئی غالب ہی وہ نکالدے اسکو جو خبر ہی زید بن ارقمؓ نے مجلس نبوی مین آکر یہہ خبر ظاہر کی حضرتؐ نے اگرچہ دن گرم ہو گیا تھا کوچ کا حکم کیا تاکہ فتنہ دفع ہو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ بون معاملہ ہی اُسنے آپ کی بہت تسلی خاطر کی پھر یہہ خبر ابن ابی کو پہنچی اُسنے آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر جھوٹی قسمین کھائین لوگون نے زید بن ارقمؓ کو دروغ گو ٹھہرایا حق تعالی نے زید بن ارقمؓ کی تصدیق مین یہہ سورۃ نازل کی اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ جسوقت آتے ہین تیرے پاس منافق یعنے ابن ابی اور اصحاب اُسکے کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تو البتہ رسول اللہ کا ہی یعنے ہم منافق نہین اور ہم دل سے تیری رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اور اللہ جانتا ہی تحقیق تو البتہ رسول اسکا ہی اور اُسنے تجھے بھیجا ہی وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہی تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہین اپنی گواہی مین کیونکہ اعتقاد انکا موافق قول انکے کے نہین پس گواہی انکی اس بات پر کہ دل ہمارا معتقد رسالت کا ہی جھوٹھہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شہادت سے قسم ہی یعنے یہہ قسم کھاتے ہین اعتقاد رسالت پر تیرے اور اللہ

جانتا ہی کہ یہہ جھوٹی قسمین کھاتے ہین اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی منافقون نے قسمین اپنی کو ڈھال کہ قتل سے بچین پس بند کرتے ہین وہ لوگو نکو شبہے والکر دین خدا کے سے یا آپ اعراض کرتے ہین جہاد راہ خدا کے سے اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تحقیق منافق بد اعمل ہی جو کچھہ ہین کرتے قسمین جھوٹھی کھانا حق سے پھرنا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا یہہ حکم اللہ کا ساتھہ برائی اعمال انکے کے سبب ہی کہ وہ ایمان لائے ساتھہ زبان کے پھر کافر ہوئے ساتھہ دل کے یا ظاہر مسلمانون سے کہا کہ ہم تم مین ہین اور خلوت مین اپنے رئیسون سے کفر کی باتین کین فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ پس مہر رکھی گئی اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سمجھتے حقیقت ایمان کی کہ اقرار ساتھہ زبان کے اور تصدیق ساتھہ دل کے ہی لکھا ہی کہ ابن ابی مرد جسیم اور خوبصورت شیرین سخن فصیح زبان تھا اور اور منافق بھی ایسے ہی تھے جب مجلس مین پیغمبر خدا کی آتے تو آپ انکی شکلین دیکھہ کر اور باتین سنکر خوش ہوتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ اور جسوقت دیکھتا ہی تو ان منافقون کو خوش لگتے ہین تجھکو بدن انکے وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ اور اگر بات کہتے ہین کان رکھتا ہی طرف بات انکی کے اور انکی قسمین باور کرتا ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بیوقوف ہین اور نہ سمجھتے ہین کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ گویا کہ وہ لکڑیان ہین ٹیکے پر لگائے ہوئے یعنے فقط بدن اور شکلین ہین علم فہم نہین رکھتے یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَۃٍ عَلَیْھِمْ جانتے ہین ہر فریاد اور آواز کو کہ مدینے مین بلند ہو کہ وہ واقع ہی اوپر انکے یعنے بدگمانی اور بد دلی اور ترس انکو یہانتک ہی کہ جو آواز سنتے ہین کہ نفاق انکا پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا اب رسوا ہونگے ھُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْھُمْ وہی ہین دشمن تیرے اور مسلمانون کے پس بچ رہو انکے سے اور اُنسے بیم نرہ قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ مارے اونکو اللہ اور لعنت کرے اوپر کہان سے پھیرے جاتے ہین راہ حق سے معالم مین لکھا ہی کہ بعد نزول ان آیتون کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہہ آیات تیرے حق مین نازل ہوئی ہین جا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ وہ تیرے واسطے مغفرت طلب کرین اس منافق نے گردن پھرائی اور کہا کہ مجھے انھون نے کہا کہ ایمان لا یا مین پھر کہا زکوۃ دے دی مین نے اب یہہ باقی رہا ہی کہ محمد کو سجدہ کرون مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ اور جب کہا جاتا ہی واسطے منافقون کے کہ آؤ ساتھہ عذر کے بخشش مانگے واسطے تمھارے رسول خدا کا موڑتے ہین سرون اپنے کو یعنے منہہ پھیر لیتے ہین جیسے کوئی بری چیز سے منہہ موڑلے وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو انکو کہ باز رہتے ہین تیری خدمت مین حاضر ہونے سے اور وہ تکبر کرتے ہین سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ برابر ہی اوپر انکے بخشش مانگے تو واسطے انکے یا نہ بخشش مانگے تو واسطے انکے یا نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے کیونکہ یہہ دہے ہوئے ہین نفاق مین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم فاسقون کو ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وہی ہین جو کہتے ہین انصار کو کہ مت خرچ کرو تم اوپر اوس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہین فقراء مہاجرین مین سے یہانتک کہ بھاگ جاوین غلام اپنے صاحبون پاس اور بیٹے اپنے باپون پاس منافق مہاجرون کے دینے سے انصار کو منع کرتے ہین وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور حال یہہ ہی کہ واسطے اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے اور کنجی اُن کی اسکے دست قدرت مین ہی جسے چاہے روزی دے وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ اور لیکن منافق نہین سمجھتے کہ رزق دینے والا اللہ سبحانہ ہی نہ آدمی مثنوی رزق دیتا ہی کہ با سبب کو + پرورش کرتا ہی خدا سب کو + ظاہر اکر کے پردہ اسباب + کھولتا ہی وہ رزق کے ابواب + اور جسے چاہے بے سبب بھی دے + کچھہ سبب پر نہین ہی حصر اُسے + ہر طرح قدرت اسکی ظاہر ہی + سبب و بے سبب وہ قادر ہی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ کہتے ہین منافق مراد ابن ابی

ہی اگر پھرے ہم اس سفر سے طرف مدینہ کے البتہ نکالدیوینگے عزت والے مدینہ مین سے ذلت والون کو مراد ابن ابی کی اعزہ سے نفس
اخس اسکا تھا اور اس دوسرے لفظ سے ذات اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات وتسلیمات وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور واسطے اللہ کے ہی عزت اور ربوبیت اور واسطے رسول اسکے کے ہی عزت نبوت
اور شفاعت اور واسطے مومنون کے ہی عزت ایمان اور طاعت اور لیکن منافق حقیقت عزت کی نہین جانتے نقل کی ہی کہ
لشکر آپکا وادی عقیق مین پہنچا عبد اللہ پسر ابن ابی کہ مومن ومخلص تھا سر راہ کھڑا ہو گیا جب اسکا باپ آیا تو اونٹ کو اسکے بٹھا زانو
پر اسکے پانون دھر کر کہنے لگا کہ قسم ہی تجھکو مدینہ مین نجانے دونگا جبتک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اذن نہوگا اور جانتا ہی تو کہ اذل
تو ہی اور اعزوہ ہین جب سواری حضرت کی وہان پہنچی آپ نے اس احوال پر مطلع ہو کر اجازت مدینہ مین جانے کی فرمائی حق تعالیٰ کی
طرف سے یہہ آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل
کرین تمکو مال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری یاد خدا کی سے کیونکہ مقتضائے ایمان کا وہ ہی کہ محبت اللہ کی غالب ہو سب چیز کی محبت پر
یہانتک کہ اگر تمام نعمتین دنیا اور آخرت کی عوض مین دین تو اوسے قبول نکرو **فرد** نہ دنیا کی طلب ہی اور نہ خواہش جسمین عقبیٰ کی
عوض دونون جہانکے ہو تیرا دیدار یا اللہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کوئی کرے یہہ کام کہ مال اور اولاد
کے سبب سے حق سے باز رہے پس یہہ لوگ ہین وہی لوٹا پانیوالے کہ ایسی چیز حقیر فانی کے باعث ایسی بڑی چیز باقی سے بی بہرہ
رہین وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو جسکا حق واجب ہی اوسکو دو اس چیز سے کہ دی
ہی ہمنے تمکو اور اپنا ذخیرہ آخرت کا کرو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم مین سے موت فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ پس کہے وہ شخص ای پروردگار میرے کیون نہ ڈھیل دی مجھکو یعنے میری موت کو ایک وقت نزدیک
تک پس خیرات دیتا مین اور زکوٰۃ ادا کرتا اور ہوتا مین نیک مردون سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا
اللہ کسی جی کو موت سے جسوقت کہ آویگا وقت جانیکا اسکے یعنے جب عمر آخر ہوگی تو پھر زندگی کسی صورت نہین وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اور اللہ خبردار ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم بھلا اور برا یہہ قرات حفص کی ہی کہ تعملون بصیغہ خطاب پڑھا ہی اور ابو بکر نے یعملون
بصیغہ غائب یعنے اللہ خبردار ہی ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہین آدمی سورۃ تغابن مکی ہی اور بقول بعض مدنی اٹھارہ آیتین ہین
دو سو اکتالیس کلمہ اور ایک ہزار اور ستر حرف اور دو رکوع يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَآ اَصَابَ فواصل اسکے من رد ہین اور ربط اسکا ساتھ
سورۂ منافقین کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر خبیر تھا ابتدا اسکی ساتھ ذکر بصیر کے ہوئے

## سورة التغابن مدنية — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وهي ثمان عشرة اية

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی روحانیات سے اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہی جسمانیات سے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ واسطے اسکے ہی بادشاہی کہ زمین وآسمان اور جو کچھ انمین ہی سب اسنے پیدا کیا
ہی اور واسطے اسکے سب تعریف اوپر نعمت پیدائش کے ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وہی ہی جسنے پیدا کیا تمکو ای آدمیو پس بعضے تم مین سے کافر ہین ساتھ خالقیت اسکے کے جیسے دہریے
اور طبیعے اور بعضے تم سے مومن ساتھ پیدا کرنے اسکے کے جیسے مسلمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو
تم دیکھنے والا ہی جزا موافق اعمال تمھارے کے دیگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا ساتھ کلمہ کے یا واسطے بیان حق کے یعنے یہہ سب دلایل وحدانیت کے ہین اور انسے حق
ظاہر ہوتا ہی اور صورتین بنائین تمھاری پس اچھی کین صورتین تمھاری ساتھ درازی قامت کے اور اعتدال خلقت کے امام قشیری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ظاہر تمہارا آراستہ کیا ساتھہ کمال قدرت کے اور باطن تمہارا یکو جلادی ساتھہ جمال قربت کے اور نزدیک محققون کے حسن انسان یہہ ہی کہ اسکو بصفوت اوصاف کائنات آراستہ کیا اور بخلاصہ خصایص مبدعات شرف اختصاص بخشا تا نمودار جمیع موجودات ہو علوی و سفلی اور ملکی اور ملکوتی سے پس مراد حسن صوری نظم تو بظلمت بردنی نہ نگاہ کر کہ رافت + بدرون سینہ روشن ہی تیرے چراغ خوبی + کل و سر و ظاہری پر تو عبث ہی شیفتہ دیکھہ + کہ عجب روش کھلا ہی تیرے دلمین باغ خوبی + وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف ایکے ہی پھر جانا سب کا یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ جانتا ہی بعلم کامل جو کچھہ ہیچ آسمانون کے ہی طرح طرح کے مکنونات اور جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی رنگ رنگ کے مخترعات اور جانتا ہی جو کچھہ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو کچھہ خطرہ ہو یا فکر ہو اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ کیا نہین آئی تمکو خبر اُن لوگون کی جو کافر ہوئے پہلے اس سے مثل اولاد قابیل اور ثمود اور اصحاب ایکہ وغیرو کے فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ پس چکھا انھون نے وبال کام اپنے کا یعنے ضرر کفر کرنیکا دنیا مین ساتھہ غرق اور باد صرصر وصیحہ اور عذاب یوم الظلہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے اُنکے ہی آخرت مین عذاب دردینے والا بے انقطاع ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ یہہ عقاب اور عذاب انکو بسبب اسکے ہی کہ تھے آتے تھے اُنکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ دلیلون ظاہر اور معجزون روشن کے فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا پس کہا انھون نے کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو یعنے یہہ مثل ہمارے آدمی ہین ہمین کیا راہ دکھاوینگے اور تعجب کیا حق تعالی نے آدمی پر وحی بھیجی فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ پس کافر ہوئے ساتھہ رسولون کے اور منہہ پھیر لیا معجزون سے پس خدا نے انکو ہلاک کیا اور بے پروائی رکھتا ہی اللہ ایمان خلق کے سے وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ اور اللہ بے نیاز ہی عبادت خلق سے تعریف کیا گیا ہی بے ستایش حامدون کے زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا دعوی کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ ہرگز نہ اٹھائے جاوینگے قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ کہہ کہ یون نہین بلکہ قسم ہی پروردگار میرے کی کہ البتہ اٹھائے جاؤگے تم قیامت کو ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ پھر البتہ خبر دیئے جاؤگے تم ساتھہ اس چیز کے کہ کیا ہی تمنے دنیا مین اور یہہ خبر دینا محاسبے کے ساتھہ ہوگا اور جزا اوسکی ملیگی وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ اور یہہ اٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ محمد ہین اور ساتھہ نور کے جو نازل کیا ہمنے اوپر محمد کے مراد نور سے قرآن مجید ہی کہ روشن اور ظاہر ہی ساتھہ معجزونکے اور ظاہر کرنے والا حقایق احکام کا ہی اور روشن کرنیوالا احلال وحرام کا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اقرار اور انکار سے خبردار ہی یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ جسدن کہ اکٹھا کریگا تمکو اللہ دن اکٹھا کرنے کے قیامت کے دن کو دن جمع کا فرمایا ہی کہ اسدن سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہونگے یا انبیا اور امتین یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت والے اور ضلالت والے یا بہشتی اور دوزخی یا شقی اور سعید اور اشہر یہہ ہی کہ فرشتے اور جن اور انس جمع ہونگے ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ یہہ دن ہی دن غبن دینے کا اور زیان ہونے کا یعنے جو مؤمن مقام کافر کا بہشت مین بمیراث لیلے اور کافر دوزخین مقام مؤمن مین در آوے تو غبن ظاہر ہوا اور کافر جان لین کہ ہم زیانکار ہین بعضون نے کہا ہی کہ کافر غبن اپنا دیکھیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور مؤمن زیان اپنا پاویگا بجہت قصور کرنے کے بیچ احسان کے یا وہ دن زیان ڈھونڈھنے کا ہی ہر شخص اپنا نفع چاہیگا اور دوسرا زیان وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کریگا اُسسے برائیان اُنکی یعنے عفو کریگا اور داخل کریگا انکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے اُنکے سے نہرین یعنے نیچے محلون اور درختون انکے کے دراخل کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ہیچ اُسکے ہمیشہ تاکید خلود

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ عفو اور دخول بہشت مراد یا ناہی بڑا وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلائین نشانیان ہماری کہ قرآن ہی یا معجزات کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کین ہمیشہ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکلینگے اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی دوزخ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ نہین پہنچتی کسی شخص کو کچھہ مصیبت سے بیماری اور موت اہل کی اور ولد کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور قضا اسکی کے بغیر حکم اسکے کے کسیکو کچھہ مصیبت نہین پہنچتی اگر وہ چاہے سب مخلوق کو سلامت رکھے لیکن واسطے صلاح احوال بندون کے اور آزمایش کے کہ صبر کرتے ہین یا نہین اور زیادتی ثواب کی اور گناہ پاک کرنے کے بلا مین مبتلا کرتا ہی وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور جانے کہ مصیبت اور رنج سب اسکے ارادے اور حکم سے ہی ہدایت کرتا ہی دل اسکے کو ساتھہ صبر کے اور ثابت رہنے کے یعنے جب جانا کہ بلا مراد الٰہی ہی ساتھہ جان کے قبول کرتا ہی اور اسکے آنے سے مضطرب نہین ہوتا نظم جانب یار سے جو رنج و اذیت آوے + جان عشاق پہ وہ فرح و مسرت لاوے + جام عشرت وہ بلاوے تو می عشرت ہی جت + اسکی جو طرف سے ہو تو وہ رحمت ہی + وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی مصرع صابر و شاکی کو وہ ہی جانتا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضون مین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتون مین فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے پیغمبر کی تو اُنکا کیا زیان ہی پس سوا اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہی پہنچانا ظاہر سوا اسکے پہنچا دیا ہمارے حکم کو اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اللہ ہی معبود برحق نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ مثنوی شرع مین کہتے ہین آلہ اُسے + مستحق جو کہ ہو عبادت کے + اور عبادت کے مستحق ہی وہ + فی الحقیقت مین جو موثر ہو + اور موثر حقی الحقیقت ہی + اسکی تعظیم بس عبادت ہی + اور عبادت مین گر شریک خدا + اور کو کر دیا تو شرک ہوا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان یہہ ہی کہ سب کام اپنے خدا پر چھوڑین اور کسی شکل اس سے منہ نہ موڑین تکیہ اسکے کرم پر اور بھروسا اسکے فضل پر رکھین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ بعد ہجرت پیغمبر خدا کے بعضے مسلمان مکے سے ارادہ مدینے کا رکھتے تھے لیکن انکے جورون اور اولاد نہین چھوڑتی تھین گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری کرتی تھین اور وہ بھی انکی محبت کے سبب نکل نہین سکتے تھے حق تعالیٰ نے انکے حق مین یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضے بی بیون تمہارے اور اولاد تمہاری سے کہ مانع ہجرت سے ہوتے ہین دشمن ہین واسطے تمہارے پس بچو اُنسے اور اُنکے روکنے پر فریفتہ ہو کر ہجرت مت ترک کرو جب یہہ آیت انکو پہنچی تو انھون نے ہجرت کی اور اگر اپنے یارون مہاجرون کو دیکھا تو سر ایک احکام دین مین فقیہ کامل اور دانائے فاضل تھا افسوس کیا کہ ہم پہلے سے کیون نہ آئے جو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے اور نفقہ زن و فرزند کا بند کیا اور طریقہ شفقت اور مرحمت کا چھوڑا کہ سبب انکے ہم اس نعمت عظمیٰ سے باز رہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اگر معاف کرو اور چھوڑ دو اور بخشدو انکی تقصیر تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی تم سے ویسا ہی معاملہ کریگا إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمایش ہی تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا تم مین سے محبت الٰہی چھوڑ کر مبتلا عشق زن و فرزند ہی اور کونسا رشتہ الفت مال و فرزند توڑ کر بمحبت الٰہی پابند ہی وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ اور اللہ نزدیک اسکے ثواب بڑا ہی اس شخص کو کہ جسکے دلمین محبت خدا اور رسول غالب ہی الفت مال و فرزند پر فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس ڈرو عذاب خدا سے اور بچو موجبات عذاب سے جتنا ڈر سکو تم و بچ سکو یہہ آیت ناسخ ہی اس حکم کی کہ فاتقوا اللہ حق تقاتہ ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک آیت مین اشارہ بواجب امر اور دوسری مین بواجب حق ہی واجب امر جب آیا واجب حق منسوخ ہوا کیونکہ حق تعالیٰ بندے کو بواجب امر مطالبہ

کریگا تو کہ فعل اُسکا دایرہ عفو مین داخل ہوسکے اور اگر اسکو بواجب حق مواخذہ کرے طاعت ہزار سالہ اور معصیت ہزار سالہ وہان یکرنگ ہی **فرد** اسکے استغنا پہ رافت کر نظر خواہ مطرب خواہ تو ہو نوحہ گر وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا وَاَنْفِقُوا خَيْرًا لِاَنْفُسِكُمْ اور سنو تم کلام اللہ کا اور فرمانبرداری کرو تم اسکی اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنے براہ خدا بہتر چیز دو واسطے جانون اپنی کے کیونکہ فائدہ اُسکا تمھین کو پہنچیگا وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی بچا جاوے بخیلی جان اپنی سے یعنے حق اللہ کا بند نکرے اور اسکی راہ مین خرچ کرے پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے راہ خدا مین وہی ہین خلاصی پانیوالے دنیا مین مخوفات سے اور عقبیٰ مین عقوبات سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اگر قرض دو خدا کو یعنے صرف کرو مال اپنا اسکے فرمان بموجب قرض اچھے اخلاص سے یا صدقہ دو دل کی خوشی سے دونا کریگا اللہ اسکو واسطے تمھارے ایک سے دس تک اور سات سو تک اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بغیر حساب تک اور بخشیگا گناہ واسطے تمھارے جو پہلے اس سے ہوئے ہین امساک سے اور نفقہ ترک کرنے سے وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکو عطیہ جلیل بدلے صدقہ قلیل کے دیتا ہی تحمل والا ہی ممسک اور بخیل کے عقوبت کرنے مین تعجیل نہین کرتا ہی عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا اسکو معلوم ہی جو ظاہر دیتے ہو تم صدقہ اور جو چھپاتے ہو دلمین ریا سے اور اخلاص سے غالب ہی اُس شخص سے عوض لیگا جسکا صدقہ خالص واسطے اسکے نہین حکم کرنے والا ہی کرامت کا اس شخص کی جو صدق دل سے تصدق کرتا ہی سورۃ طلاق مکی ہی بقول شیخ حسن بصریؒ اور مدنی ہی بقول اکثر ائمہ اور بارہ آیتین ہین بقول کوفیان اور مدنیان اور شامیان اور گیارہ آیتین ہین بقول بصریان اور مکیان دو سو سینتالیس کلمے ہین اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف ہین دو رکوع ہین یا ایہا النبی وکاین من قریۃ فواصل اسکے اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ تغابن کے یہہ ہی کہ اسمین امر بتقوی تھا کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم اور اس سورہ طلاق مین فائدہ تقوی کا بیان کیا کہ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا اور سورۃ تغابن مین امر بتوکل خدا تھا کہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اس سورۃ مین نفع توکل کا ارشاد کیا کہ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ پس گویا کہ یہہ ہوا فاتقوا اللہ ما استطعتم ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

## سورۃ الطلاق مدنیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

لکھا ہی کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حالت حیض مین طلاق دی پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے اس حق مین یہہ آیت نازل ہوئی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ای پیغمبر کہہ امت اپنی کو کہ تم جسوقت طلاق دو عورتون مدخولہ اپنی کو کہ صغیرہ اور آیسہ اور حاملہ نہون پس طلاق دو انکو بیچ عدت انکی کے یعنے طہر بے جماع مین کہ شمار کرسکین اسکو عدت سے سمجھ لیجئے کہ طلاق رفع قید ہی جو ثابت ہی شرعاً بسبب نکاح کے اور طلاق تین قسم ہی اول احسن ہی کہ مرد اپنی جورو کو ایک طلاق دے طہر بے وطی مین اور پھر طلاق نہ دے یہانتک کہ عدت گذر جاوے پھر عورت چاہے اُس سے نکاح کرلے چاہے اور سے دوم حسن ہی کہ تین طلاق دے تین طہر مین اور یہی طلاق سنی ہی کہ زن بعد طلاق کے عدت مین آتی ہی سیوم طلاق بدعی ہی کہ حالت حیض مین یا طہر مین اس سے مجامعت واقع ہوئی ہو کیونکہ وہ ایام عدت مین محسوب نہین ہوسکتے اور زن اُسوقت نہ معتدہ ہو اور نہ ذات بعل اور عدد طلاق نزدیک امام شافعی کے اعتبار نہین رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور مالکؒ کے معتبر ہی پس اگر بیچ طہر بے مباشرت کے تین طلاق دیوین تو امام شافعی کے نزدیک سنت ہی اور امام اعظم اور مالک کے نزدیک بدعت اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو باتفاق جمہور سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور نگاہ رکھو ای لوگو عدت کو عورتون کی کہ یہہ ضبط سے عاجز ہین یا شمار سے غافل ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے اور طلاق سنت دو اور بعد طلاق کے لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ مت نکالدو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اُن زنان مطلقہ کو گھروں انکے سے جبتک کہ عدت پوری ہو وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اور نکلجاوین یعنے وہ عورتین آپ بھی نہ نکلجاوین پس انکو نہ نکالو مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر جس نے بکسرہ یا مبینہ کو پڑھا ہی اور فاحشہ وہ گناہ ہی جسمین حد ہو جیسے زنا اور سرقہ پس حاصل یہہ ہوا کہ نہ نکالو مگر جب کرین گناہ کبیرہ کہ ظاہر کرنے والا ہی حال اُنکا برائی مین تو حد لگانیکے واسطے نکالو اور اورون نے بفتح یا مبینہ کو پڑھا ہی یعنے فاحشہ ظاہر کیا گیا یا جب نکالو کہ فحش اور سفاہت سے اہل خانہ کو ایذا دین تب بھی اخراج انکا قبل عدت سے حلال ہی کیونکہ حق ساقط ہوگیا وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم کہ مذکور ہوئے حدین ہین اللہ کی کہ مقرر فرمائین ہین وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جو شخص نکلجاوے حدون اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اُسنے جان اپنی پر اور اپنے آپ کو مستحق عقوبت کیا لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا نہین جانتا تو ای طلاق دینیوالے یا نہین جانتا کوئی نفس شاید کہ اللہ تعالی پیدا کردیوے پیچھے اس طلاق کے کچھ بات یعنے شاید کہ پشیمان ہو مرد طلاق دیکر یا دوستی عورت کی دلمین یاد آوے اور رجوع کرنے کو للچاوے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس جسوقت پہنچین عورتین وعدے اپنے کو یعنے زمانہ عدت کا آخر ہو پس بند رکھو انکو جبت کر کر ساتھہ اچھی طرح کے اور دوسری بار طلاق مت دو اسکے ضرر کیواسطے اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا کردو انکو ساتھہ اچھی طرح کے یعنے جو حق طلاق کا ہی وہ ادا کر کر وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ اور گواہ کرلو دو صاحب عدالت کو آپسمین مسلمانون مین سے کہ فاسق نہوون ساتھہ رجعت کے یہہ امر واسطے استحباب کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور درست کرو اور قایم کرو شہادتی ای گواہی وقت حاجت کے واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب ثواب اور رضائے الٰہی کے ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یہہ گواہی اور شاہد مقرر کرنے تمکو نصیحت دیجاتی ہی ساتھہ اسکے جو کوئی کہ ہی ایمان لایا ساتھہ اللہ کے اور حکم اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ قیامت ہی اور جو متعلق قیامت کے ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور بچے گناہ سے ظاہر کریگا اللہ واسطے اسکے راہ نکلنے کا یعنے مخلصی پاویگا غم اندوہ دنیا اور آخرت کے سے یا جو کوئی بچیگا حرام سے پہنچا ویگا اسکو اللہ وجہ حلال سے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور رزق دیویگا اسکو اس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی اور جہان سے ملنا اسکی خاطر مین نہین گذرتا ہی لکھا ہی کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تھا اسنے آکر پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ بیٹا میرا اسیری کفار مین گرفتار ہوا اور علاوہ اسکے ہمین فقر و فاقہ سے سروکار پڑا آپ نے فرمایا تقوی اور تحمل اختیار کرو اور تم دونون ماں اور باپ اسکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انھون نے بقول حضرت عمل کیا چند روز مین پسر عوف قید اہل شرک سے چھوٹکر چار ہزار گوسفند انکے ہانکے ہوئے بخیر و عافیت مدینہ مین داخل ہوا یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کریگا روزی حلال پاویگا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے اور اپنا کاروبار سب اسپر چھوڑ دے پس اللہ کفایت ہی اسکو سب کام اسکے پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ تحقیق اللہ پہنچانے والا ہی ارادے اپنے کو جس جگہہ کہ چاہے یعنے جو اسنے چاہا وہ ہوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اس سے کم و بیش نہین یا مقدار زمانے کی کہ اس سے پس و پیش نہین ابو ذر غفاری نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اسکو سیکھہ کر عمل کرین سب مہمات کو کافی ہو پھر یہہ آیت پڑھی اور کئی بار تکرار کیا سمجھہ لیجئے کہ بنا اس آیت کی اوپر تقوی اور توکل کے ہی تقوی بوی بوستان قربت ہی جسکے مشام جانمین پہنچتی ہی پہنچتا ہی بمقام معیت الٰہی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور توکل نغمہ گلستان کفایت ہی جسکے مشام روان مین سماتا ہی مسطر ہوتا ہی بسطر محبت ناطقہ ہی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ نظم جسکو تقوی کہے ہین ای رافت ؎ نغمہ بوستان قربت ہی ؎ جسکے پہنچی مشام جانمین اسے ؎ ہوتی محبوب سے

معیت ہی ۔ اور توکل بھی ایک عجب ہی شی ۔ بہمات کل کفایت ہی ۔ لمعۂ مہر حب حق وہی ۔ بوی گلزار عشق والفت ہی ۔ توشۂ مرکب اسکے ہین دونون ۔ جو کوئی راہی محبت ہی ۔ حسوقت کہ عدت مطلقات کی نازل ہوئی کہ یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء صحابہ نے پوچھا کہ عدت ان عورتون کی کہ حایض نہین ہوتین کیا ہی یہہ آیت آئی کہ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتین کہ نا امید ہوگئین حیض سے بسبب پیری کے بیسیون تمھاری سے اگر شک مین ہو تم عدت انکی سے پس عدت انکی تین مہینے ہین اور وہ جو نہین حایض ہوتین بسبب صغر سن کے انکی عدت بھی تین مہینے ہین وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور حمل والیان مدت انکی یہہ ہی کہ رکھہ لیوین حمل اپنا خواہ مطلقہ ہون خواہ شوہر مرگیا ہو عدت انکی بچے پیدا ہونے تک ہی وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور اسکے حکم مانے کریگا اللہ واسطے اسکے کام اسکے سے آسانی یعنے مشکلین اسکی سہل کریگا ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ یہہ جو مذکور ہوا حکم خدا کا ہی اتارا ہی اسکو لوح محفوظ سے طرف تمھارے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور پرہیز کرے عقاب اسکے سے اور فرمان برداری کرے اسکی دور کریگا اس سے برائیان اسکی یعنے معاف کریگا اور بڑھا دیگا واسطے اسکے ثواب یعنے ثواب زیادہ دیگا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ رکھو عورتون طلاق دادہ کو جسطرح سے رہتے ہو تم مقدور اپنے سے یعنے اپنی طاقت کے موافق رکھو اور مت ایذا دو انکو بیچ گھر رہنے کے اور کھلانے پلانے کے کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور لاچاری سے انکو نکلنا پڑے وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور اگر ہوویں حمل والیان پس خرچ کرو اوپر انکے یہانتک کہ رکھین حمل اپنا اور مدت عدت کی پوری ہو جاوے فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ پس اگر دودھہ پلاوین وہ عورتین بعد انقطاع علاقے نکاح کے فرزندون تمھارے کو پس دو انکو مزدوری انکی وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ اور موافقت رکھو آپسمین اچھی طرح سے دودھہ پلانے مین مزدوری دینے مین وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ اور اگر تنگ کرو تم ای پدر و مادر ایک دوسرے سے یعنے باپ کہے کہ مین دودھہ پلانے کی اجرت نہین دونگا یا ماں دودھہ نہ پلاوے پس دودھہ پلاوے واسطے فرزند کے اور دائی یعنے والد کو چاہیے کہ زبردستی والدہ سے فرزند کو دودھہ نہ پلواوے لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ چاہیے کہ خرچ کرے کشایش والا کشایش اپنی سے موافق مقدور کے مطلقہ کو نفقہ دوے وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ اور جو شخص کہ تنگ کیا جاوے اوپر اسکے رزق اسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دیا ہی اسکو اللہ نے لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو مگر جو کہ دیا ہی اسکو مال سے یعنے تکلیف مالا یطاق نہین فرمایا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا شتاب ہی کہ کریگا اللہ بعد سختی اور تنگدستی کے آسانی اور توانگری وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا اور بہت بستیان ہین کہ سرکشی کی انھون نے حکم پروردگار اپنے سے اور پیغمبرون اسکے سے پس حساب لیوینگے ہم اُنسے قیامت مین حساب سخت وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا اور عذاب کیا ہم نے انکو دنیا مین عذاب زشت و باہول یا عذاب کرین گے ہم انکو آخرت مین بعد حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا پس چکھا انھون نے یعنے ان بستیون والون نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام انکا تو ٹا اور اس سے بدتر تو ٹا کیا ہوگا کہ بہشت جاودانی اور لقائے سبحانی سے محروم ہوکر گرفتار زندان جحیم ہوئے اور بعذاب الیم ہوئے أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دونو جہان مین فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا پس ڈرو عذاب خدا سے ای عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا تحقیق اوتارا ہی اللہ نے طرف تمھارے شرف کہ قرآن ہی

اور بھیجا ہی طرف تمہارے رَسُوْلًا پیغمبر کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف دنیا اور کرامت عقبیٰ
اسکے پڑھنے اور عمل کرنے مین ہی بعضے کہتے ہین رسول بدل ہی ذکر سے ذکر وہی رسول ہی یعنے ذاکر اور اشہر یہہ ہی کہ سخن ذکر پر
تمام ہوگیا اور رسولا منصوب بسبب محذوف کے ہی تقدیر اسکی یہہ ہی کہ متابعت کرو رسول کی کہ ہمیشہ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
مُبَيِّنٰتٍ پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین اللہ کی بیان کرنیوالین یہہ قرات حفص کی ہی کہ مبینات بکسر یا پڑھا ہی اور جنھون نے
بفتح یا پڑھا ہی انکی قرات بموجب یہہ معنی ہوئے کہ پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین اللہ کی روشن کی گئین اور بیان کی گئین اور
اللہ تعالیٰ نے ذکر اور رسول بھیجا لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے ان لوگون کو جو
ایمان لائے ہین خدا پر یا قرآن پر یا رسول پر اور عمل کئے اچھے اندھیرون گمراہی کے سے طرف روشنی ہدایت کے یا باطل سے طرف حق
کے یا جہل سے طرف علم کے وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صٰلِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا
اور جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے اللہ کے واسطے خالص بے ریا اور بے تصنع اور بے غرض داخل کریگا اسکو
اللہ بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے مکانون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والی ہونگی بیچ اسکے ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا تحقیق اچھا تیار کیا ہی اللہ نے بہشت مین واسطے مسلمان عمل کرنیوالے کے رزق اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین سے مانند انکے یعنے آسمان اوپر تلے
بنائے اور زمین بھی اسیطرح یا تمثیل عدد مین ہی کہ آسمان سات بنائے اور زمین بھی مثل آسمانون کے سات يَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ اوترتا ہی حکم اوسکا درمیان آسمانون اور زمینون کے یعنے اسکے حکم سے کوئی طبقہ ارض وسما کا خالی نہین
سب کو پہنچتا ہی اور جو انمین خلقت ہی سب کو اسنے پیدا کیا ہی لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو کہ جانو تم تحقیق اللہ
اوپر پیدا کرنے ہر شی کے قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اور حکم اپنا سب پر جاری کیا ہی تو کہ معلوم کرو تم کہ
تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہی ہر چیز کو علم مین یعنے قدرت اور علم اسکا محیط بہمہ اشیا ہی **نظم** یک رمز ہی قدرت کی تیرے
کن فیکون ٭ یکسان ہی تیرے علم مین بیرون و درون یک ذرہ نہ غیب و نی شہادت مین ہی ٭ علم و قدرت سے تیری یا رب
بیرون ٭ سورۃ تحریم مدنی ہی بارہ آیتین ہین دو صد و چہل و نہ کلمے ہین یکہزار و شش حرف ہین دو رکوع ہین یا ایہا النبی
یا ایہا الذین امنوا توبوا فواصل اسکی رہان ہی اور ربط اسکا ساتھ سورہ طلاق کے ظاہر ہی کہ آغاز ہر ایک کا بخطاب پیغمبر ہی

| سورة التحريم مدنية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهي اثنتا عشرة اية |
|---|---|---|

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا شہد کو بہت دوست رکھتے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد اپنے یہان منگا رکھا تھا جب آپ تشریف لاتے تو
یہہ شربت کر کر پلاتین آپ انکے یہان اس سبب سے زیادہ ٹھہرتے یہہ بات اور ازواج مطہرات کو معلوم ہوئی حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہما نے آپسمین مشورہ کیا کہ ایسی بات نکالئے کہ حضرت کا وہان جانا چھوٹ جاوے ہر ایک نے کہا کہ ہم مین سے جسکے
پاس آپ آوین وہ یہہ کہے کہ آپکے دہن مبارک سے بوے مغافیر آتی ہی مغفور گوند درخت عرفط کا ہوتا ہی بدبودار حضرت کو بدبو سے
نفرت تھی اور خوشبو سے رغبت جب حضرت شربت پی کر حضرت زینب کے گھر سے نکلے جسکے پاس گئے اسنے یہی کہا کہ آپ سے بوے مغفور
آتی ہی آپ نے فرمایا کہ مین نے مغفور نہین کھایا زینب کے گھر شربت شہد پیا ہی اسنے کہا کہ زنبور نے شگوفہ عرفط سے شہد چوسا
ہوگا جب کئی بار اسطرح کہا تو آپ نے قسم کھا کر کہا کہ حرام کیا مین نے اپنے پر شہد اس سے بعد پھر کبھی نہین کھانے کا یہہ آیت
نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ای پیغمبر برگزیدہ کیون حرام کرتا ہی اس چیز کو جو حلال کیا ہی اللہ نے
واسطے تیرے یعنے شہد اور روایت اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر خدا حضرت حفصہ کی نوبت مین ایک دن انکے گھر گئے اور حفصہ رضی اللہ عنہا آپکی اجازت سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے باپ کے دیکھنے کو گئین آپنے ماریہ قبطیہ کو بلا کر وہان اپنی خدمت سے سرفراز فرمایا حفصہ اس بات سے دلگیر ہوئین حضرت نے فرمایا کہ تو راضی ہی کہ اسکو مین اپنے پر حرام کر لون انھون نے کہا ہون آپ نے فرمایا کہ یہہ بات امانت رکھیو کسی سے نہ کہیو انھون نے قبول کیا حضرت جب گھر سے باہر نکلے انھون نے حضرت عایشہ کو کہا کہ ماریہ قبطیہ سے تو بچیو تی جب آپ عایشہ کے گھر تشریف لائے تو انھون نے رمز اور اشارہ اس بات کا کیا حق تعالی نے یہہ سورة نازل کی کہ کیون حرام کرتا ہی تو اس چیز کو کہ حلال کی ہی خدا نے تجھہ پر یعنے ماریہ قبطیہ اور قسم کھاتا ہی تو تبتغی مرضات ازواجك چاہتا ہی تو اس تحریم سے رضامندی بی بیون اپنے کی واللہ غفور رحیم اور اللہ بخشنے والا ہی قسم کھانے والے پہ مہربان ہی کہ کفارہ قسم کا مقرر کر دیا ہی قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے تمھارے کھولنا قسمون تمھاری کا ساتھہ کفارت کے یعنے جو چیز قسم کھا کر بند کرو ساتھہ کفارت کے وہ کھل سکتی ہی اور بیان اسکا سورة مایدہ مین مذکور ہی واللہ مولیکم اور خدا دوست تمھارا ہی اور متولی اور کارساز تمھارا جسمین صلاح تمھاری ہوتی ہی وہ کرتا ہی وھو العلیم الحکیم اور وہی ہی جاننے والا مصلحت بندون کی حکمت والا جو کہتا ہی اور کرتا ہی اسمین بہتری انکی ہوتی ہی واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا اور یاد کرو ای محمد جسوقت کہا چھپا کر پیغمبر نے طرف بعضی بی بیون اپنی کے یعنے حفصہ کے ایک بات کہ ماریہ قبطیہ کا اپنے پر حرام کر لینا ہی یا شہد کا یا ذکر خلافت شیخین کا پھر اسکو حفصہ نے عایشہ سے ظاہر کیا فلما نبات به پس جب خبر کر دی حفصہ نے عایشہ کو ساتھہ اس بات کے واظهره الله علیه اور ظاہر کی وہ اللہ نے اوپر اس پیغمبر کے یا مطلع کیا اللہ نے پیغمبر کو اوپر اظہار اس بات کے حفصہ سے عرف بعضه واعرض عن بعض جتادی پیغمبر نے حفصہ کو بعضے اس سے یعنے فلانی باتین جو چھپا کر مین نے تجھہ سے کہین تھین انھین سے تو نے یہہ بات عایشہ سے کہدی یعنے قصہ تحریم ماریہ کا اور رہنے پھیر لیا پیغمبر خدا نے بعضے دوسرے سے یعنے خلافت شیخین سے مراد یہہ ہی کہ حضرت نے بسبب کرم کے یہہ نفرمایا کہ تو نے سب باتین بھید کی ظاہر کر دین باوجود اسکے کہ اسنے سب سخنان سر یہ حضرت کی ظاہر کر دی تھین فلما نبأها به پس جب خبر کی پیغمبر خدا نے حفصہ کو ساتھہ اس چیز کے کہ حق تعالی نے اس سے مطلع کیا تھا قالت من انبأك هذا کہا حفصہ نے کس نے خبر کی تجھکو یہہ کہ مین نے راز تمھارا آشکارا کیا قال نبأني العليم الخبير کہا پیغمبر خدا نے خبر کی مجھکو جاننے والے نے چھپی بات کے خبر رکھنے والے نے مخفیات کے ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبكما اگر توبہ کرو تم دونوای حفصہ اور عایشہ اور پھر جاؤ طرف اللہ کے اور دل آزردہ کرنے مین پیغمبر کے ہم پشت ہو دونو تمھارے حق مین بہتر ہین پس تحقیق کج ہو گئے ہین دل تمھارے سیدھی راہ سے کہ پیغمبر کے راز افشا کرتی ہو سید الابرار علیہ صلوة اللہ الملک الجبار کی محافظت کرو وان تظاهرا علیه فان الله هو مولیه وجبریل وصالح المؤمنین اور اگر ہم پشت ہوئین تم دونون اور مدد کی ایک دوسرے نے اوپر آزردہ کرنے دل مبارک پیغمبر کے پس تحقیق اللہ وہی ہی دوست اسکا اور مددگار اسکا فتح مند کریگا اسکو اور جبرئیل رفیق محمد کا اور نیک لوگ مسلمان تابعدار اور مددگار اسکے ہین مراد صالح المومنین سے سب صحابہ ہین بعضے کہتے ہین امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہین کہ پدر عایشہ اور حفصہ ہین یار و مددگار اور بجان و دل نثار حضرت پر ہین اولاد سے کچھہ کام نہین رکھتے تابع رضائے پیغمبر ہین اور مجاہد نے کہا ہی کہ یہان مراد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین والملئكة بعد ذلك ظهير اور فرشتے آسمان و زمین کے بعد اسکے یعنے باوجود اسکے کہ خدا و جبرئیل اور صحابہ یار اسکے ہین مددگار اور معاون اور ہم پشت ہین اسکے یار ہین عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن شتاب ہی پروردگار اسکا اگر وہ طلاق دے تمکو یہہ کہ بدل دیوے اسکو جورو ہین بہتر تم سے یہہ اخبار ہی قدرت سے نامرو قوعی سے کیونکہ حق تعالی جانتا تھا کہ وہ طلاق نہین دینے کے فرمایا کہ خوف کرنا واجب ہی تمیر کہ اگر بالفرض وہ طلاق دین تمکو تو تم سے بہتر جورو ین حق تعالی انکو دیگا پھر ان بی بیون کی تعریف کرتا ہی کہ مسلمت مؤمنت قنتت تئبت عبدت سئحت ثیبت وابکارا اقرار کرنے والیان

وحدانیت پر اخلاص والیان فرمانبردار یمین یا نماز گذار یمین توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان یا تضرع کرنیوالیان ہجرت کرنیوالیان یا روزے رکھنے والیان خاوند دیکھی ہوئین اور بن دیکھی ہوئین باکرہ ابن عباسؓ عنہما نے کہا ہی کہ مثیب آسیہ زن فرعون اور بکر مریم مادر عیسیٰؑ ہین حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ دونونکو بہشت مین ازواج مطہرات پیغمبر خدا مین داخل کرونگا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانون اپنی کو ساتھ ترک معاصی کے اور اہل و فرزند اپنون کو ساتھ پند و نصیحت کے آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی ہین کافر اور پتھر ہین گندک کے کہ آگ انکی تیز ہوتی ہی اور بوے بد آتی ہی یا بت ہین کہ کفار پوجتے ہین یا خزانے زر و سیم کے ہین کہ اصل اور منبت انکا پتھر ہی **نظم** سنگ زرد و سفید یہہ زر و سیم ٭ واقعی ہین وقود نار جحیم ٭ شرر انگیز انکی الفت ہی ٭ ضرر آمیز انکی صحبت ہی ٭ انکی دوری مین قرب مولا ہی ٭ انکو بد جاننا ہی اولیٰ ہی ٭ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ اوپر اس آگ کے مقرر ہین فرشتے سخت دل زور آور کہ کسی دوزخی کو انسے لڑائی کی قوت اور بھاگنے کی طاقت نہین لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ نہین نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کیا انکو یعنے رشوت پر فریفتہ نہین ہوتے کہ مخالفت امر الٰہی کی کرین وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ اور کرتے ہین جو کچھہ کہ حکم کئے جاوین یعنے جو اللہ حکم فرماتا ہی وہ کرتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ جو مزا بہشتیون کو نعمات بہشت سے ہوتا ہی وہ کافرون کے عذاب دینے سے اُن فرشتون کو ہوتا ہی پس وہ کافرون کو واسطے عذاب کے کنارہ دوزخ پر لاوین گے کافر عذر معذرت کرینگے اور مخلصی چاہینگے حق تعالیٰ فرماویگا یا فرشتے کہین گے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ای لوگو جو کافر ہوئے ہو مت عذر کرو تم آج دن قیامت کے کہ عذر قبول نہین کچھہ فائدہ نہوگا تمکو اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ بدلا دئے جاؤگے تم اس چیز سے کہ تھے تم دنیا مین کرتے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص کہ پھر گناہ نکرو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہی کہ تایب عود معصیت نکرے جیسے دودھہ عود نہین کرتا پستان مین **فرد** رافتا رکھہ نہ پس از توبہ قدم عصیان مین ٭ شیر کا جیسا کہ پھر عود نہین پستان مین ٭ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک ندامت گناہ گذشتہ پر دوم عزیمت ترک گناہ آیندہ پر **قطعہ** رافتا توبہ نصوح ہی یہہ ٭ سن لے طالب اگر راہ کا ہی تو ہو کے نادم گناہ سے اپنے ٭ رکھہ ارادہ نہ پھر گناہ کا تو عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ شتاب ہی پروردگار تمھارا جو توبہ کرو تم شاید کہ دور کرے تم سے گناہ تمھارے وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور داخل کرے بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون انکے سے نہرین اور وہ داخل کرنا کب ہوگا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اسدن کہ نہ خجل کریگا اللہ پیغمبر کو یعنے نہ انکی ذات مبارک پر کچھہ عذاب دیگا اور نہ شفاعت انکی گنہگارون کے حق مین رد کریگا اور نہ رسوا کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھہ اسکے یعنے درخواست بھی انکے یارون کے حق مین قبول فرماویگا نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ نور انکا یعنے مسلمانون کا کہ حق تعالیٰ نے عطا فرمایا ہی دوڑتا ہوگا آگے انکے اور جانب راست انکے جسوقت کہ پلصراط پر گذرینگے اور وہان نور منافقون کا چھوٹ جاویگا یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا کہینگے مسلمان ای پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا یعنے باقی رکھہ تاکہ سلامت پلصراط سے گذر جاوین ہم وَاغْفِرْ لَنَآ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بخشش کر واسطے ہمارے یعنے ظلمت اور پلیدی سے گناہ کی پاک کر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہی **نظم** تو قادر ہی اتمام انوار پر ٭ توانا ہی غفران اوزار پر ٭ تو ہو رہنما اور تو نور رکھہ ٭ اندھیرے سے عصیان کے دور رکھہ ٭ گناہون سے کر پاک مولیٰ ہمین ٭ دے عرفان و ادراک اپنی ہمین یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ای پیغمبر بلند قدر جہاد کر کافرون سے ساتھہ تلوار کے اور منافقون سے ساتھہ وعید کے اور سختی کر اوپر انکے یعنے دونو گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جگہہ رہنے کافرون اور منافقون کی اگر ایمان نہ لاوین اور اخلاص نہ رکھین دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بُری جگہہ پھیرجانیکی دوزخ ہی ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ بیان کیا ہی اللہ نے مثال اُن لوگون کی جو کافر ہوے اور وہ مثل عورت حضرت نوح علی ابنینا وعلیہ السلام کی ہی کہ عایلہ اسکا نام تھا اور عورت لوط علیہ السلام کی کہ واہلہ نام تھا كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ تھین دونون نیچے حکم دونون بندون کے بندون ہمارے مین سے صالحون کے فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا پس خیانت کی اُن دونون عورتون نے دونون پیغمبر ونکی نوح علیہ السلام کی عورت نے قوم کو کہدیا کہ یہہ دیوانہ ہی اور لوط علیہ السلام کی زن نے قوم کو مہمان لوط کے خبر کردی پس نہ دفع کیا اُن دونون پیغمبرون نے ان دونون عورتون سے عذاب خدا سے کچھہ چیز کو زن نوح علیہ السلام کی طوفان مین غرق ہوگئی اور زن لوط علیہ السلام کے سر پر پتھر برسے وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ اور کہا جاویگا دن قیامت کے عایلہ اور واہلہ کو کہ داخل ہو تم دونون آگ مین ساتھہ اور داخل ہونیوالون کافرون کے حاصل اس مثال سے یہہ ہی کہ کافرونکو عذاب ہوگا رشتہ ناتا پیغمبر کا باوجود کفر کے کچھہ نفع نہ دیگا وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ اور بیان کی خدا نے مثال واسطے ان لوگون کے جو ایمان لاے اور وہ مثل عورت فرعون کی ہی کہ آسیہ بنت مزاحم نام تھا إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ جسوقت کہا اُسنے ای پروردگار میرے بناکر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ بہشت کے یعنے مقام قرب مین لکھا ہی کہ جب حضرت آسیہ ایمان لائین فرعون نے تلاش آفتاب مین چار میخ گڑواکر انکو لٹایا اور حکم کیا کہ ایک بڑی سل انکی چھاتی پر رکھہ دو حضرت آسیہ نے دعا کی کہ یارب مجھے گھر دے جنت مین وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور نجات دے مجھکو فرعون سے اور کام اسکے سے یعنے اسکے عذاب سے کہ کرتا ہی اور نجات دے مجھکو قوم ظالمون سے کہ قبطیان اور تابعان فرعون ہین حق تعالیٰ نے دعا انکی مستجاب فرمائی حجاب اٹھہ گیا اپنا گھر بہشت مین دیکھکر اس جہان سے انتقال کیا پتھر جب سینے پر دھرا تو جسد بیروح تھا بعضون نے لکھا ہی کہ حق تعالیٰ انکو جسد سمیت آسمان پر لیگیا اب بہشت مین ہین اور حاصل اس مثال کا یہہ ہی کہ باوجود ایمان کے اتصال اہل کفر سے ضرر نہین کرتا اور بیان کی حق تعالیٰ نے مثال واسطے ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اور مومنون کے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا اور مریم بیٹی عمران کی جسنے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی حرام اور فاحشہ سے پس پھونکی ہمنے بیچ اسکے یعنے بیچ گریبان جامے اسکے کے روح اپنی سے یعنے اُس روح سے کہ پیدا کی ہمنے وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا اور مانتی تھی مریم باتون پروردگار اپنے کو یعنے صحیفونکو جو اللہ نے اُتارے تھے قبل انجیل کے یا وعدونکو کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کیطرف سے پہنچاے تھے لاهب لك غلاما زکیا تو کہ بخشون مین تجھکو لڑکا پاکیزہ سورہ مریم مین یہہ قصہ مذکور ہی وَكُتُبِهِ اور کتابون اسکی کو یعنے جو اللہ نے کتابین نازل کین ان سب کو مانتی تھی مریم یہہ قرات حفص کی ہی کہ بصیغہ جمع پڑھا ہی اور اور قاریون نے کتابہ بصیغہ مفرد پڑھا ہی کہ مراد انجیل ہی یا قصہ انکا اور انکے بیٹے کا جو لوح محفوظ مین لکھا ہی وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ اور تھی مریم فرمانبردارونسے یا مداومت کرنیوالیون سے اوپر وظایف عبادت کے تذکیر واسطے تغلیب کے ہی یا اسواسطے قانتین کو مذکر لاے کہ حضرت مریم طاعت عبادت مین کم طاعت سے نہ دان کامل کے نہ تعین حدیث مین آیا ہی کہ مردون مین بہت کمال کو پہنچے ہین اور عورتون مین کوئی کمال کو نہین پہنچی مگر مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون رضی اللہ عنہا سورۃ ملک مکی ہی اور تیس آیتین ہین کوئی نہ ناسخ ہی نہ منسوخ اور تین سو پینتیس کلمے ہین اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہین تَبَارَكَ الَّذِي هُوَ الَّذِي اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ تحریم کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر مومنون اور کافرون کا کہ ملک وملکوت مین مظہر تصرف اور قدرت ہین کیا اس سورۃ ملک مین تصرف اور قدرت کا بیان فرمایا اور

فواصل اسکے مرہین اور سبب نزول کا اسکے پند فرمائی امت کو ہی ساتھہ یاد دلوانے موت کے کہ غافل نہون اور افتتاح اس سورۃ کا متضمن ثناء خداوند جہان اور بیان آفرینش طبقات آسمان اور رجم شیطان پرستارگان ہی اور بعد مذمت کافران مدح مومنان ہی

| سورة الملك مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي ثلثون ٣٠ آية |
|---|---|---|

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ بزرگ اور برتر اور قایم دایم ہی وہ ذات کہ سچ دست قدرت اسکی کے ہی بادشاہی اور تصرف امور ملک مین جو چاہے کرے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی نِ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہی موت کو اور زندگی کو مراد اس سے موت آدمیون کی ہی دنیا مین اور حیات انکی آخرت مین بعضون نے کہا ہی کہ مرگ کو بکش الملح کی شکل پیدا کیا ہی جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہی یا بواسکی پہنچتی ہی وہ مرجاتا ہی اور حیات کو مادیان ابلق کی صورت پر خلق کیا ہی جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہی یا بواسکی پہنچتی ہی زندہ ہوجاتا ہی اور بعضے کہتے ہین مراد موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہی کہ پیدا کیا انکو لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو تا ظاہر ہوجاوے کہ دنیا مین کونسا تم مین سے بہتر ہی عمل مین یعنے اخلاص کسکا زیادہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ کونسا نیک تر ہی عقل مین اور پرہیزگار زیادہ ہی محجر مون سے اور دوڑنیوالا ہی بہت فرمانبردار یمین بعضون نے کہا ہی کہ کون بہت ڈرتا ہی موت سے اور اکثر یاد رکھتا ہی اسکو اور اعمال بہت اسکے واسطے کرتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ اور وہ خدا غالب ہی اپنے ملک مین ڈرنیوالون کو پیغم کرتا ہی بخشنے والا ہی گناہ انکے اور چھپاتا ہی الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وہ خدا جسنے پیدا کیا سات آسمانون کو اوپر تلے لکھا ہی کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین زمردسبز کا ہی فیما نام ہی دربان اسکا اسمٰعیل نام فرشتہ ہی بارہ ہزار فرشتون کا سردار کہ ہر فرشتے کے بارہ بارہ ہزار فرشتے تابع ہین تسبیح انکی سبحان الملك لاعلى سبحان العلى الاعلى سبحان من ليس كمثله شيئ ہی اور آسمان دوم سونے کا ہی قیدوم نام ہی بواب کا اسکے اسماعیل نام ہی دو لاکھہ فرشتے اسکے تابع ہین ہر فرشتے کے دو لاکھہ حکم کش ہین اور آسمان سیوم سرمہ سفید کا ہی زیلون نام ہی خازن اسکا تین لاکھہ فرشتون کا حاکم ہی ہر فرشتے کے تین تین لاکھہ فرشتے فرمانبردار ہین اور آسمان چہارم نقرہ خام کا ہی سوخیابیل دربان ہی چار لاکھہ فرشتون کا امیر ہر فرشتہ چار چار لاکھہ فرشتون کا سردار اور فعل نور لگا ہی اسپر لکھا ہی لا اله الا الله محمد رسول الله اور آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہی البیانیفون نام ہی اسکے بواب کا سقطائیل نام ہی پانچ لاکھہ فرشتے اسکے محکوم ہین ہر فرشتے کے پانچ پانچ لاکھہ فرشتے تابع اور آسمان ششم موتی کا ہی عادوس نام ہی دربان وہان کا روعائیل ہی چھے لاکھہ فرشتون کی فوج رکھتا ہی ہر فرشتہ چھہ چھہ لاکھہ فرشتونکی سپاہ رکھتا ہی آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اسماعائیل نام ہی روعائیل اسکے خازن کا نام ہی ستر لاکھہ فرشتون کا لشکر کش ہی ہر فرشتے کے ستر ستر لاکھہ فرشتے محکوم ہین اور ہر آسمان کا مٹایا پانصد سالہ راہ ہی اور فرق درمیان ہر آسمان کے بھی اسیقدر ہی الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فرد وہ خالق پاک ہی جسنے یہہ سب خلقت بنائی ہی ٭ بڑا قادر ہی وہ افت عجب قدرت دکھائی ہی ٭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ نہ دیکھیگا تو ای دیکھنے والے بیچ پیدائش خدا کے آسمانون مین کچھہ چوک کہ کسی ڈہب کا خلل ہو یا نقصان ہو فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پس پھیر لیجا نظر کو طرف آسمان کے کیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف نقصان سے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ پھر پھیر لیجا نظر کو دوبارہ تا کچھہ عیب دیکھے تو حاصل یہہ ہی کہ اگر ایکبار نگاہ کرینمین نہ معلوم کرے تو تو پھر نگاہ کر دوسرے بار پھر آویگی طرف تیرے نظر تیری ذلیل اور وہ تھکی ہوئی دیکھنے سے یا پشیمان بار بار پھرنے سے کیونکہ ہر چند دیکھتی ہی عیب نہین پاتی وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ اور البتہ تحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھہ چراغون کے جو تارے ہین را تو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین اور کیا ہمنے انکو مارنا واسطے شیطانون کے جب بات سنے کو

چرھین اور تیار کیا ہمنے واسطے شیطانون کے بعد جلانے کے ستارون سے دنیا مین عذاب آتش دوزخ عقبیٰ مین وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور واسطے ان لوگون کے جو کافر ہوئے پروردگار اپنے سے عذاب دوزخ کا ہی اور برگمگہ بازگشت کی ہی دوزخ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا جب ڈالے جاوینگے کافر بیچ جہنم کے سنینگے واسطے دوزخ کے چلانا مثل آواز گدھے کے کہ بدتر آواز ونکی ہی وَهِيَ تَفُورُ اور وہ جوش کرتی ہوگی اور انکو اوپر لائیگی اور نیچے لیجائیگی جیسے دیگ جوش کھاتی ہی تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ قریب ہی کہ پھٹ جاوے دوزخ غصے کافرون پر ہوکے كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ جسوقت ڈالی جاویگی بیچ دوزخ کے کوئی فوج مشرکون سے پوچھینگے اُنسے چوکیدار دوزخ کے غصے سے کہ ای مشرکو کیا نہین آیا تمھارے پاس ڈرانیوالا یعنے کوئی پیغمبر تمپر مبعوث نہین ہوا جو خدا کی طرف تمھین بلاتا اور اس عذاب سے جسمین اب تم ہو قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ کہینگے کافر ہان تحقیق آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا پیغمبر فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ پس جھٹلایا ہمنے قول اسکیکو اور کہا ہمنے کہ کسی وجہ سے نہین اُتارا خدا نے کچھ چیز کو جو تم کہتے ہو وعدے وعید سے امر سے نہی سے اور یہہ بھی کہا ہمنے إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ نہین تم اے پیغمبر و مگر بیچ گمراہی بڑی کے کہ باوجود نشانیون بشریت کے دعوی نبوت کا کرتے ہو وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اور کہینگے کافر کہ دنیا مین اگر ہوتے ہم کہ سنتے ہم باتین پیغمبرون کی بغیر بحث اور تفتیش کے کیونکہ معجزات انکے سے علامات صدق صفحہ احوال اُنکے پر ظاہر تھے أَوْ نَعْقِلُ یا سمجھتے ہم معانی انکے کلام کے اور فکر کرتے ہم انوار حکمت مین کہ اقوال افعال انکے سے معاینہ کرتے تھے مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ نہوتے ہم آج بیچ رہنے والون دوزخ کے فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ پس اقرار کرینگے ساتھہ گناہ اپنے کے اور اسوقت اقرار کرنیکہ فایدہ نہین رکھتا فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ پس دوری ہی میری رحمت سے واسطے رہنے والون دوزخ کے إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ تحقیق وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین ساتھہ پوشیدگی کے یعنے اثنا رخوف کے چھپاتے ہین خلقت سے اور خلوت مین نالہ وزاری کرتے ہین فرد حق سے جو ترسگار ہوتے ہین + چھپکے مخلوق سے وہ روتے ہین + عین المعانی مین لکھا ہی کہ مراد غیب سے دل ہی کہ پوشیدہ ہی خلق سے اور آشکارا ہی اللہ پر فرد دل ہی والمین جو حق سے ڈرتے ہین + آہ بھرتے نہ نالہ کرتے ہین + لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ واسطے اُنکے ہی بخشش گناہونکی اور ثواب ہی بڑا کہ بہشت ہی بعضون نے کہا ہی کہ بیغمی ہی انکو شداید اور مکروہ سے جس چیز سے کہ وہشت ہی اُس سے وہ امن مین ہین نظم لاتخافوا مژدہ ترسندہ ہی + جو کہ ڈرتا ہی مبارک بندہ ہی + جو کہ ڈرتا ہی وہ دانایون سے ہی + جو نہین ڈرتا وہ نادانون سے ہی + ترسگاری رستگاری لائے ہی بندہ خایف خلاصی پائے ہی + رافتا بس ہی خدائے ذوالجلال + دلمین ہردم رکھتہ ہی ہی بس کمال + خوف مولی کا کیا جس دل نے بس + اسکو نفسانی رہی پھر کیا ہوس + لکھا ہی کہ کفار قریش بشہوات عیش مغرور ہوکر سخنان دور از ادب جناب محبوب مین کہتے تھے جب کبھی بار بہ نزول قرآن اشکارہ فاش ہوا تو آپسمین کہنے لگے کہ آہستہ آہستہ باتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ خدائے محمد نہ سنے اور محمد کو آگاہ نکرے حق تعالی نے نازل کی وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ اور چھپاو تم بات اپنی کو پیغمبر کے مقدمے مین یا پکار کر کہو اسکو دونون یکسان ہین إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو پہلے اس سے کہ زبان سے نکلے پس جو کوئی ایسا ضمیر سے واقف ہو اس سے سر اور جہر کیونکر پوشیدہ ہے فرد جو کہ دانا ہی ضمایر سے اُسے سر و علن بہ سب برابر ہی کسی بیچ کا رافت ہو سخن + أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ کیا نہ جانے جو کچھہ کہ دلون مین ہی وہ جسنے پیدا کیا ہی دلون کو وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اور وہ دانا ہی باطن اشیا کا اور حقایق اسکے کا خبردار ہی ظاہر موجودات کا اور دقایق اسکے کا هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وہ ہی خدا جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے زمین کو نرم اور مسخر تاکہ سیر تمھاری اُسپر آسان ہو پس چلو بیچ راہون اسکی کے اور کھاو رزق خدا کے سے کہ واسطے تمھارے مقرر اور

مقرر کیا ہی وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور طرف اسکے ہی جی اٹھنا تمھارا پس شکر گذاری اسکی بجا لاؤ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ
بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا ھِیَ تَمُوْرُ کیا نڈر ہوئے تم ای کافرو اُس ذات سے جو بیچ آسمانون کے ہی تمھارے زعم مین یعنے حق تعالی سبحانہ یا
ملک موکل بعذاب کہ جبرئیل ہین یہہ کہ دھسا دیوے تمکو زمین مین خدا تعالی یا جبرئیل بفرمان خدا پس ناگہان زمین بعد دہنسنے کے تمھارے
ہلتی ہو اور اضطراب کنان تمکو بہت نیچے دھساتی ہو اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا یا نڈر ہوئے تم اُس
ذات سے کہ بیچ آسمان کے ہی عرش اسکا یعنے خدائے جلیل یا مقام اسکا یعنے جبرئیل یہہ کہ بھیجے اوپر تمھارے سنگریزے جیسے قوم لوط
علیہ السلام پر برساے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ پس شتاب جانوگے بعد مشاہدے عذاب کے کیونکر تھا ڈرانا میرا اور وہ جاننا تمکو
کچھہ نفع نکریگا **فرد** یہان نہ ڈرنے کی تجھے وہان حسرت تام آئیگی + آج ڈرلے کل پشیمانی نہ کچھہ کام آئیگی وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِھِمْ اور البتہ تحقیق جھٹھایا پیغمبرون اپنون کو ان لوگون نے جو تھے پہلے کفارون اس زمانیکے سے یعنے جھٹھانیوالے امم ماضیہ
کے اور شامت تکذیب سے ہلاک ہوئے فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ پس کیونکر تھا اوپر اُنکے عذاب میرا یا انکار میرا عذاب اتارنیمین اَوَلَمْ
یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَھُمْ صَآفَّاتٍ وَّیَقْبِضْنَ کیا ندیکھا انھون نے طرف مرغون کے اوپر سرون اپنے کے ہوا مین صفین باندھے
ہوے پر کھولتے ہین یہان وقف لازم اور وقف غفران اور وقف منزل ہی مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ نہین تھام لیتا انکو ہوا
مین یا پر کھولنے سمیٹنے مین مگر خدا بخشایش والا کہ انواع انواع کے طیور پیدا کر کر ہر ایک کو شکل ہیئات علیحدہ طبیعت جدی دی اور
علت طیران اور جولان انکے کی ہوا مین مہیا کی اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ بَصِیْرٌ تحقیق وہ ساتھہ ہر چیز کے دیکھنے والا ہی اَمَّنْ ھٰذَا
الَّذِیْ ھُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آیا کون ہی کہ کہا جاوے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ حمایت سے مددگار اور قابل لشکر ہو
واسطے تمھارے یاری دیوے تمکو مواخذیکے عذاب خدا اور غضب کبریا سے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ نہین ہین کافر مگر بیچ فریب
شیطان کے کہ کہتا ہی تمھین عذاب نہین ہوگا اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَہٗ آیا کون ہی کہ اشارت کیجاوے
طرف اسکے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ بمحض عنایت رزق دیتا ہی تمکو اگر بند کر لیوے خدا تعالی رزق اپنے کو تم سے بامساک باران یا ابطال
اسباب کہ حصول اور وصول رزق کے وسایط اور وسایل ہین حاصل یہہ ہی کہ اگر خدا تمھین رزق ندے تو کون ہی ایسا کہ روزی
پہنچاوے **فرد** قابض و باسط رزق اور نہین جز مولا + کس کا منہہ ہی کہ وہ معطی ہو جو مانع ہو خدا + اور کفار جانتے ہین کہ خالق رازق
وہی ہی کفر انکا جہل سے نہین بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ بلکہ پڑے ہین بیچ عناد اور سرکشی کے اور بھاگنے کے حق سے اور نفرت کے
راستی سے اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖٓ اَھْدٰٓی آیا پس وہ شخص کہ چلتا ہی گرا ہوا اوپر منہہ اپنے کے اور پس و پیش اپنے نہین
دیکھتا بہت راہ پانیوالا ہی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یا وہ شخص کہ چلتا ہی برابر ادھر ادھر دیکھتا ہو اور چلنا
اسکا واقع ہی اوپر راہ سیدھی کے کہ مقصد کو پہنچانیوالی ہی مقصود اس سے ایک مثل ہی واسطے کفار گمراہ کے کہ میدان غوایت مین
حیران و سرگردان چلتے ہین اور مسلمان راہ یافتہ بطریق حق دیکھتے بھالتے جاتے ہین **نظم** فرق ہی درمیان مین اُسکے + چشم بینا
سے جو کہ چلتا ہی + اور جو بے بصر ہی بن رہبر + ٹھوکرین کھاے جب نکلتا ہی + قُلْ کہہ ای حبیب میرے مشرکون کو کہ وہ خدا جسکی طرف
تمھین بلاتا ہون مین ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ وہ وہ ذات ہی جسنے ساتھہ قدرت کاملہ کے پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْئِدَۃَ اور دی واسطے تمھارے شنوائی تا سخنان حق سنو اور آنکھین تا دلایل قدرت اور بدایع فطرت مشاہدہ کرو اور دل
تا معانی کلمات الہی اور دقایق مصنوعات بادشاہی مین تفکر اور تامل کرو تم بہت سنتے ہو اور دیکھتے ہو لیکن قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ
تھوڑا سا شکر کرتے ہو تم نعمتون کا قُلْ ھُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ کہہ ای دوست میرے کہ خدا وہ ہی جسنے بعد پیدا کرنے کے
پہیلایا ہی تمکو بیچ زمین کے یعنے ہر ایک کو منزل مقام راہ عنایت کیا ہی تا کہ عبادت کرو اور فرمانبردار رہو وَاِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور طرف اسیکے اکٹھے کیے جاؤ گے تم تو کہ جزا اپنے کیے کی پاؤ ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صدقین اور کہتے ہین مشرک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یارون آپ کے کو کب ہوگا یہہ وعدہ حشر کا اور جزا ملنے کا اگر ہو تم سچے قل انما العلم عند اللہ کہہ ای پیغمبر میرے جواب مین انکے کہ سوا اسکے نہین کہ علم وقت آنے قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی اور کسی کو اطلاع نہین وانما انا نذیر مبین اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنے قیامت کے آنے سے تمکو ڈراتا ہون مین لیکن وقت آنے کا اسکے مین نہین جانتا فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا پس جب دیکھینگے قیامت کو نزدیک ہوئی ساتھہ اپنے برے ہوجاوینگے منہہ اُن لوگون کے جو کافر ہوئے ہین یعنے اثر غم کا انکے چہرون سے ظاہر ہوگا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون اور کہا جاویگا یعنے دربان دوزخ کے انکو کہینگے یہہ وہ ہی جو کچھہ تھے تم ہمیشہ ساتھہ اسکے تمنا کرتے اور مانگتے تھے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ ہمیشہ کافر روبرو مرگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ قل ارایتم ان اھلکنی اللہ ومن معی او رحمنا کہہ ای حبیب میرے کیا دیکھا تمنے اگر ہلاک کرے خدا مجھکو اور اُن لوگون کو جو ساتھہ میرے ہین مسلمان یا رحمت کرے ہمکو اور جو ساتھہ ہمارے ہین انکو فمن یجیر الکفرین من عذاب الیم پس کون ہی کہ پناہ دیوے کافرون کو عذاب درد دینے والے سے یعنے مرگ ہماری تمھارے حق مین کچھہ فائدہ نہین رکھتی اور حیات ہماری بھی دفع عذاب تم سے نہین کرتی حاصل یہہ ہی کہ نجات دینے والا تمکو عذاب الہی سے سوا ایمان اور کلمہ توحید کے نہین پھر کسی کے موت کی انتظار کرنے مین کیا فائدہ قل ھو الرحمن امنا بہ وعلیہ توکلنا کہہ ای حبیب میرے ایمان لانے پر جسکی نجات ہی وہ ہی خدا بڑی بخشش والا ایمان لائے ہم ساتھہ اسکے اور اوپر اسکے توکل کیا ہمنے نہ اوپر غیر اسکے اور کاروبار اپنے سب اسکو سونپ دے فستعلمون من ھو فی ضلل مبین پس شتاب جانوگے یعنے بعد عذاب دیکھنیکے معلوم کرلوگے کہ نفس الامر مین کون ہی ہم تم مین سے کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا کہہ بتاؤ مجھکو کیا دیکھا تمنے اگر ہوجاوے پانی تمھارا یعنے آب چاہ زمزم یا آب بیر میمون حضرمی فرو رفتہ بزمین کہ ہاتھہ اور ڈول اُسے نہ پہنچے یعنے خشک ہوجاوے فمن یاتیکم بماء معین پس کون ہی کہ وہ لاویگا تمھارے پاس پانی جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھین آثار مین وارد ہی کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے اللہ رب العالمین تفسیر زاہدی مین ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ معلم شاگرد کو اپنے تلقین کرتا تھا فمن یاتیکم بماء معین اُسنے جواب دیا کہ بالمعول والمعین یعنے ساتھہ کدالی اور مددگار کے پانی کھود کر نکالین رات کو وہ اندھا ہوگیا + ہاتف نے آواز کی کہ تیری آنکھہ کا پانی جو نایاب ہوگیا ہی کہہ کہ ساتھہ معول اور معین کے پھر لاوین مثنوی فلسفی ایک سوے مکتب جو گیا + سنکے من یاتیکم اُن نے یون کہا + ہم نکالینگے بمعول آب خشک + ناف آہوے زمین سے لینگے مشک + رات کو سویا تو نابینا اٹھا + ہاتف غیبی نے پھبتیون کی ندا + ای شقی دیکھین تجھے لاآب چشم + چشم بے آب اب تیری ہی شکل پشم + رہگیا اپنا سامنہ لے منفعل اس ندا سے ہوگیا کیا کیا خجل غرق دریاے ندامت ہوگیا + تو وہ تیر ملامت ہوگیا + آبرو بھی کھوئی اور پایا نہ کچھہ + غیر نابینائی ہاتھہ آیا نہ کچھہ + رافتا یہہ حال ہی بزندیق کا + متبع تو رہ سدا صدیق کا + سورہ نون ہاون آیتین ہین مکی ہی تین سو کلمے ہین اور دس ہزار دو سو چھے حرف ہین اور دو رکوع ہین ایک نون والقلم دوسرا ان المتقین فواصل اسکے نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ ملک کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا ساتھہ قدرت خدائے کریم کے ہی اور افتتاح اسکا ساتھہ صفت رسول رب العالمین کے ہی

سورۃ القلم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان وخمسون ایۃ

ن یہہ حرف حروف مقطعہ قرآن سے ہی اور معانی مقطعات قرآنی مفوض بعلم سبحانی ہین لطم مخزن اسرار الہی ہین یہہ + معدن انوار کا ہی ہین یہہ + انکی حقیقت سے ہی آگاہ حق + کسیہ کھلے انکا ہی سر ادق + ان مگر اللہ نے چاہا جسے + کردیا آگہہ اُسے اس راز سے + پردہ اسرار اٹھاتا ہی وہ + دوستو نکو اپنے دکھاتا ہی وہ + بعضے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعات مفاتیح اسماء حضرت ذات ہین یہان

جو حرف نون ظاہر ہی مفتاح اسم نور اور ناصر ہی **فرد** نون کے حرف سے یہہ ظاہر ہی + کہ وہی نور اور ناصر ہی + معالم مین لکھا ہی کہ نون اس سورت مین آخر حمان کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اس سورت کا ہی یا نام نہر بہشت کا ہی یا لوح انوار درخشان ہی یا قسم نصرت حق بحق مومنان ہی اور اشہر یہہ ہی کہ نون اسم ماہی ہی مراد اس سے جنس ماہی ہی یا وہ فرد ماہی ہی کہ زمین جسکی پشت پر ہی الیوثا اُسے کہتے ہین حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے سب چیز سے حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہی قلم نے اُس دوات سے لکھا ہی جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا اس تقدیر پر یہہ معنی ہوے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ن یعنے قسم ہی دوات کی **وَالْقَلَمِ** اور قسم ہی قلم اعلیٰ کی کہ نور کی بنی ہی طول اسکا مین السماء والارض ہی نقل ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا فرمایا لکھ قلم نے عرض کیا الٰہی کیا لکھون فرمایا لا الٰہ الا اللہ چار ہزار برس مین قلم نے یہہ کلمہ طیبہ لکھا ہی پھر حکم ہوا لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا محمد رسول اللہ چار ہزار سال مین قلم نے یہہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہوکر کہا الٰہی یہہ کون ہی جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے پاس لکھا ہی خطاب آیا کہ یہہ اسم نبی آخر زمان ہی قلم کو آپ پر ایک عشق آگیا بے اختیار بول اُٹھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالیٰ نے آپکی نیابت کر کر جواب مین اسکے امت کو آپ کی داخل فرما کر کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین وہ سلام اور جواب امانت رکھا شب معراج مین آپکو پہنچایا اور جواب اپنا آپکی زبان سے کہلایا اسیواسطے سلام سنت ہی اور جواب فرض اور اسمین اشارت ہی کہ سلام قلم کا اللہ تعالیٰ نے ضایع نہین کیا امیدوار ہین ہم کہ صلوٰۃ اور تسلیمات ہماری کہ آج ہم آپ پر بھیجتے ہین فردائے قیامت کو آپ کو پہنچاویگا اور سبب مغفرت سیات اور باعث رفع درجات فرماویگا **نظم** ای میرے مالک ای میرے مولیٰ ای میرے والی بھیج مدام + میری طرف سے روح پہ انکی . لاکھ درود اور لاکھ سلام + اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے قلم کتابت ہی کہ فواید دین و دنیا اس سے تحریر کرتے ہین **وَمَا يَسْطُرُونَ** اور قسم ہی اس چیز کی کہ لکھتے ہین حفظہ احکام وحی سے یا جو کچھ انکو ارشاد ہوتا ہی تبیان مین ابن ہشیم سے نقل ہی کہ ن دہن ہی اور قلم زبان اور مایسطرون وہ چیز جو کراماً کاتبین دونون مونڈھو پر بندیکے بیٹھے لکھتے ہین حق تعالیٰ انکی قسم کھاتا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ **مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ** نہین تو ای حبیب میرے ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یہہ جواب ولید بن مغیرہ کا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا تھا معلم مجنون بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ کلمہ نون اشارت ہی بعلم اجمالی کہ مندرج احدیت ذاتیہ مین ہی اور قلم کنایت ہی بعلم تفصیلی کہ وحدت اسمائیہ مین درج ہی اور قسم ہی اُن حروف الہیہ مجردہ علویہ کی اور کلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ کی کہ قلم فیض رقم کریمہ نے دوات روشن آیات قدیمہ سے لکھا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تو ای محبوب سامۃ نعمت پروردگار اپنے کے مجنون نہین یعنے اسرار ازل اور ابد تجھ پر پوشیدہ نہین **وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ** اور تحقیق واسطے تیرے ہی تو اب بار نبوت اٹھانے کا نہ منت رکھا گیا یعنے حق تعالیٰ نے بیواسطہ عطا کیا کسیکے واسطے سے کہ منت اسکی تجھ پر ہوتی نہین دیا یا تو اب ہی غیر مقطوع یعنے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہوگا **فرد** مژد کو تیرے نہین ہی انقطاع + ذات تیری شمس ہی اور یہہ شعاع + **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ** اور تحقیق تو اوپر دین بڑے کے ہی کہ اسلام ہی یا اوپر خوبی بزرگ کے ہی کہ وہ خوبی کسیکو نہین دی کیونکہ تحمل جفائے قوم کا جیسا کہ تو کرتا ہی کسے طاقت ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد خلق عظیم سے آداب قرآن ہی کہ حق تعالیٰ نے آپکو اُس سے سرفراز کیا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق آپکا پوچھا کہا کہ خلق حضرت کا قرآن ہی **فرد** نعت کا اسکے کسکو امکان ہی ہی + جس کسیکا کہ خلق قرآن ہی + محمد حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ کوئی خلق بزرگتر خلق محمدی سے نہین کیونکہ آپ نے مشیت اپنی چھوڑ کر اپنے آپ کو بالکلیہ سپرد مولیٰ کیا امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ آپ بلا سے منحرف ہوے نہ عطا سے منصرف اور بعضون نے کہا ہی کہ آپ کا کچھ مقصد اور مقصود سوائے معبود نتھا **فرد** مقصد ہی حق مراد ہی حق مدعا ہی حق + مطلب دوجگ کے مٹ گئے الا رہا ہی حق + **فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ** پس شتاب دیکھیگا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور دیکھینگے معاند تیرے مکے والے یعنے جسوقت کہ عذاب نازل ہوگا اپر معلوم کرینگے کہ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ساتھ کونسے کے تم مین سے بلا اور فتنہ ہی یا کونسا گروہ ہی تم مین سے دیوانہ یعنے بیان لیوینگے کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہی ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہی راہ اسکی سے کہ سیدھی ہی اور جو گمراہ ہی وہی فی الحقیقت دیوانہ ہی وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ اور وہ دانا تر ہی ساتھ راہ پانیوالون کے کمال عقل سے کہ مسلمان ہین فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ پس مت کہا مان جھٹلانیوالون کا یعنے مشرکان مکے کا کہ دین آبا کی طرف تجھے بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ دوست رکھتے ہین کاشکے سستی کرے تو اور سرزنش نکرے شرک پر پس سستی کرین وہ بھی زبانی اور تیرے دین پر طعنہ زن ہون وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ اور مت کہا مان ہر ایک جھوٹھی قسم کھانیوالے کا کہ ابوجہل یا اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث اور اصح اور اشہر یہہ کہ ولید بن مغیرہ ہی کہ قسمین جھوٹھی بہت کھاتا تھا مَّھِیْنٍ سست رائے یا خوار اور بیمقدار کا ھَمَّازٍ غیبت کرنیوالا پس پشت مردم کا یا طعنہ مارنیوالا روبرو مے مردم کا مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ چلنے والے کا ساتھ چغلی کے درمیان لوگون کے یا غمزہ کرنیوالے کا مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ باز رکھنے والے کا بھلائی سے یا منع کرنیوالے کا ایمان اور احسان سے مُّعْتَدٍ ستم کرنیوالے کا اور حد سے نکلجانیوالے کا اَثِیْمٍ گنہگار یا زیانکار کا عُتُلٍّۭ سخت زد آور زشت خو کا بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ پیچھے ان عیبون سے حرامزادہ ہی باپ اسکا معلوم نہین لوگونکو لگھا ہی کہ ولید پلید اٹھارہ برسکا تھا کہ مغیرہ نے دعوی کیا کہ مین اسکا باپ ہون اور اسے اپنے پاس رکھا تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت شریفہ انجمن قریش مین کہ ولید پلید بھی وہان موجود تھا پڑھی جو عیب آپ پڑھتے تھے وہ اپنے مین پاتا تھا مگر حرامزادگی پر اپنے حیران تھا کہ وہ شخص سید قریش ہی باپ اسکا مغیرہ ہی مرد مشہور اور یہہ بھی جانتا ہی کہ محمدؐ جھوٹھ نہین بولتے پھر یہہ بات کیونکر ثابت ہو آخر تلوار کھینچ کر اپنی ماں پاس جاکر تہدید تمام پوچھا اسنے اقرار کیا کہ پدر تیرا نامرد تھا اور اسکے برادر زادے تھے وہ میراث پر اسکے نظر رکھتے تھے مجھے رشک آیا مین نے فلانیکے غلام کو بلاکر کچھ دیکر اسکے ساتھ بدفعلی کی تو پیدا اسیکا ہی فَرْدٌ باشد بخش اس سے جو ذات گرامی ہی پر روشن ہی دلیل اسپر یعنے وہ حرامی ہی اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اسواسطے کہ ہی صاحب مال کا اور بیٹون کا یہہ قرات امام حفص کی ہی اور یہہ بطریق خبر ہی اور اور قاریون نے ءان کان پڑھا ہی یعنے آیا واسطے اسکے کہ ہی صاحب مال کا اور بیٹون کا ایسے شخص کا کہا مانے گا تو اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ جب پڑھی جاتی ہین اوپر اسکے آیتین کلام ہمارے کی کہا یہہ کہانیان ہین پہلون کی سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ شتاب داغ دیوینگے ہم اسکو اوپر ناک کے یعنے روسیاہ کرینگے اسکو یا عیب کو اُسکے ظاہر کردینگے ایسا کہ ہرگز نہ چھپا سکے انوار مین لکھا ہی کہ بدر کی لڑائی مین اسکے ناکپر زخم لگا اور نشانی اسکی باقی رہی اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ تحقیق ہمنے آزمایا ہمنے اہل مکہ کو ساتھ قحط غلے کے اور زوال نعمت کے جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والون کو ساتھ زوال میوے کے لکھا ہی کہ ولایت یمن مین بنواحی صنعان ایک مرد صالح تھا اسکا باغ تھا وہ اُس باغمین فرش بچھاکر درویشون کو بلاکر وہان بٹھاتا تھا اور اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور سوا اُسکے دسوان حصہ اسکے آمدنی سے بھی نکالکر فقرا کو تقسیم کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو بیٹے اسکے نے کہا کہ مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم بھی باپ کیطرح فقیرونکو باتینگے معاش تنگ ہوجاویگی صبح ایسے وقت جو فقیر نکو خبر نہو جاکر میوہ کاٹ لین اور اسپر قسم کھائی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ یاد کر جسوقت قسم کھائی وارثون نے اس باغ کے کہ چھپکر فقیرون سے البتہ کاٹ ڈالینگے میوہ اُنکو اسکے اس حالت مین کہ داخل ہون بیچ وقت صباح کے یعنے صبح ہوتے پس ایسی قسم کھائی وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا رات کو یہہ نیت کرکر سوے قضاے الہی نازل ہوئی فَطَافَ عَلَیْھَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ پس طواف کیا اوپر اسکے یعنے باغکے بلاے طواف کنندہ نے امر پروردگار تیرے بیسے اور وارث

اس باغ کے سوتے تھے فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ پس صبح کو ہوا باغ اُنکا بسبب اُس بلا کے جیسے جڑ کٹے ہوئے یا مانند اس باغ کے کہ میوہ اسکا چیدہ و بریدہ ہوا ایسا کہ کچھ باقی نرہے یا مثل ریگستان کے اور وہ اس حال سے غافل خواب سے اٹھے فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ پس ایکدوسرے کو پکارنے لگے آنیوالے سچ صبح یعنے وقت صبح کے آواز کرنے لگے ایکدوسرے کو اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ یہہ کہ سویرے ہی چلو اوپر کھیتی اپنی کے اگر ہو تم کاٹنے والے سیوہ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ پس چلے طرف باغکے اور وہ آہستہ آہستہ چپکے چپکے باتین کرتے تھے تا آواز کوئی نہ سنے اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ یہہ کہ نہ داخل ہون آج اوپر تمھارے باغ تمھارے مین کوئی فقیر کہ انکو کچھ دینا پڑے اور حصے ہمارے مین سے کم ہو جاوے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ اور سویرے گئے اوپر بخیلی کے کہ فقیرونکو ندین اندازہ کر کر یا قدرت والے اوپر اعتماد اپنے کے ہلانے اور توڑنے میوے مین فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ پس جب دیکھا باغکو بخلاف اسکے جو چھوڑا تھا کہا انھون نے آپسمین کہ تحقیق ہم بھولنے والے ہین راہ باغ اپنے کی کیونکہ باغ ہمارا کل میوہ سے بھرا تھا اور یہہ خالی ہے بعضون نے تامل کر کر نشانیون سے در و دیوار کی پہچانکر کہ یہہ وہی باغ ہی کہا بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ کہ ہمنے راہ گم نہین کی بلکہ ہم محروم ہوے میوے سے اور محصول اس باغکے سے واسطے منع فقرا اور ترک استثنا کے قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ کہا سچ والے انکے نے عقل سے کیا نہ کہا تھا مین نے تمکو کیون نہین یاد کرتے خدا کو ساتھہ بزرگی کے اور انشاء اللہ نہین کہتے قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ کہا انھون نے پاکی ہی پروردگار ہمارے کو اس سے کہ نازل کرے مین اس بلا کے ہمپر ستم کیا ہو تحقیق تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے نفس پر ساتھہ ندینے فقیرونکے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ پس منہ کیا بعضون انکے نے اوپر بعضونکے ملامت کرتے ہوئے یہہ کہتے تھے کہ تمنے بخیلی اور خطا کی وہ کہتے تھے کہ تم بھی تو راضی ہوئے تھے غرض گناہ پر اپنے قایل ہوئے اور عجز سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ کہا انھون نے ای وای ہی ہمکو تحقیق ہم تھے سرکش حد سے نکلے ہوئے گنہگار یعنے کہ انشاء اللہ نکہا اور درویشون کو محروم رکھا عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ شاید کہ پروردگار ہمارا یعنے امیدوار ہین ہم یہہ کہ بدلا دے ہمکو بہتر اس باغ سے تحقیق ہم طرف طاعت پروردگار اپنے کے رغبت کرنیوالے ہین بعد توبہ اور طلب عفو کے حق تعالی نے اُنپر بخشش فرمائی اور باغ پر انگور حیوان نام انکو دیا فقط مال جسکا تلف ہوا ہووے + جانے گوہر صدف رہا ہووے + چاہئے اسکو بھی یہہ بات ضرور کہ ہوا مجھسے ہی کچھہ اسمین قصور + پہلے درہم تھے اب خذف ہین جو + اپنے ڈر سے تھے ہم صدف مین جو + بخل واقع کچھہ اسمین مجھ سے ہوا + مستحق تو کا حق نہین پہنچا + کر کے اپنے گناہ پر اقرار + عذر لاوے بجانب غفار + مہربان اُسپہ تا خدا ہووے + بہتر اس سے دے جو لیا ہووے + جسطرح سے دیا عوض مین یہان + باغ ضرور انکے گلشن حیوان + سچ ہی رافت جو تو برنج و بلا + شکر درگاہ حق مین لاے بجا + تو وہ ایسا کریم ہی کہ تجھے + عوض حبہ لاکھہ خرمن دے + شیشہ سر کہ گر تیرا توڑے + تو خم شہد اُسکے بدلے دے + كَذٰلِكَ الْعَذَابُ اسی طرح ہی عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہی اس عذاب سے فرو کی سکو فنا ہی اور اسکو بقا + یہہ جاویگا اور وہ رہیگا سدا + لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے آدمی جانتے البتہ موجبات عذاب سے پرہیز کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ تحقیق واسطے پرہیزگارون کے نزدیک پروردگار انکے کے یعنے آخرت مین یا جوار قدس مین بہشت ہین نعمتون کے کافرون نے کہا کہ یہہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین کہان ہی اور اگر ہی بھی تو پہلے ہم جاوینگے جیسے یہان دنیا مین ہم مسلمانون سے خوش و خرم ہین ویسے ہی وہان عقبی مین ہونگے حق تعالی نے رد سخن اُنکا فرمایا کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ کیا پس کر دیونگے ہم مسلمانون کو مانند مشرکون کے حصول نجات اور وصول درجات مین مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیا ہی تمکو ای کافرو کیونکر حکم کرتے ہو ساتھہ برابری کے یا ساتھہ فضیلت کے اہل شرک کا اوپر اہل توحید کے مصرع یہہ فرمایا تعجب سے خدا نے اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ کیا واسطے تمھارے کتاب ہی نازل ہوئی آسمان سے کہ تم سچ اُسکے پڑھتے ہو یہہ بات کیفار

جزا اور سزا مین مثل مسلمانون کے ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ تحقیق واسطے تمہارے بیچ کتاب کے ہی جو کچھ چاہو اور پسند کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ کیا واسطے تمہارے مین عہد اور پیمان موکد اوپر ذمے ہمارے کہ خداوند مین ہم پہنچنے والے ساتھہ نہایت تاکید کے اور ثابت ہوے دن قیامت تلک یہہ کہ واسطے تمہارے ہی جو کچھہ حکم کرو تم بھلائی اوپر ہماری اس جہان کی سے سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيمٌ پوچھہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون سے کہ کون انمین ساتھہ اس حکم کے ضامن ہی کہ آخرت مین اس عہد سے باہر آوے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَاْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ اِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ کیا واسطے انکے شریک ہین اس قول مین یا بات مین کہ شریک میرا کرتے ہین پس چاہیے کہ لے آوین شریکون اپنون کو اپنی مدد پر اگر ہووین سچے اسبات مین کہ بہشت کی نعمتین انھین کو ملینگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ لاؤ بیچ اسدن کے کہ اٹھایا جاویگا پردہ کار پر ہول اور امر صعب اور ہم سخت سے یا برہنہ کی جانیگی ساق عرش یا تجلی فرماویگا حق تعالی ساق پنڈلی کو کہتے ہین پس ظاہر معنی یہہ ہوے کہ جسدن کھولا جاویگا پنڈلی سے اور تجلی واقع ہوگی یہہ آیت آیات متشابہات قرآنی سے ہی جیسی معیت اور احاطہ اور استوی علی العرش ہی ایسے ہی یہہ کشف ساق ہی کہ اُس جناب بیچون و بیچگون پر انکا اطلاق ہی علمانے تاویلات انکی بہت کین ہین اور اذہان کو اپنے دور دور دوڑایا ہی لیکن کچھہ تاویل کی احتیاج نہین اسقدر سمجھنا کافی ہی کہ جیسا وہ بیچون و بیچگون ہی ایسے ہی اسکی معیت اور احاطہ اور استوی اور ساق ہی کہ فہم و ہم ہمارے ورا ہی اور ان سب چیزون پر ایمان ہی ہمارا جو جو قرآن شریف مین بیان فرمائین ہین اور اعتقاد ہی یہہ کہ جیسے اُس جناب پاک کے لایق اور سزاوار ہین ویسے اسکو ثابت ہین لیکن ادراک کو ہمارے وہان راہ نہین اور عقل ہماری اُس سے آگاہ نہین منتوی گمان سے بری وہم سے دور ہی + وراء فکر سے فہم سے دور ہی + کرے ورک اُسے کسکا ادراک ہی + کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی + وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ اور بلائے جاوینگے لوگ طرف سجدہ کرنے خدا تعالی کے ابوموسی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی اسدن نور عظیم دکھاویگا اور خلق سجدہ مین گر پڑے گی معالم مین ابوسعید خدری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کشف کریگا پروردگار ہمارا ساق سے اپنے اور سجدہ کرینگے اسکو سب ایمان والے مرد اور زن اور باقی رہجاوینگے وہ لوگ جنھون نے دنیا مین سجدہ برای و سمعہ کیا ہی پس جب ریا والے سجدہ کرنے لگینگے پشت انکی نہ جھک سکیگی اور حدیث مین ہی کہ پشت کافر اور منافق کی مثل شاخ گاؤ کے یک مہرہ ہوجاویگی فَلَا يَسْتَطِيعُونَ پس سجدہ نہ کرسکینگے خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ نیچے ہونگی آنکھین انکی یعنے صاحب بینائیون کے سر جھکائے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈھانکی ہوگی انکو ذلت اور خواری وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ اور تحقیق تھے وہ دنیا مین بلائے جاتے طرف سجدہ کرنے خدا کے اور وہ سلامت اور تندرست اور قادر تھے اسپر جب وقت فرصت کا فوت کیا پھر اُسدن حسرت اور ندامت فایدہ نہین رکھتی فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ پس چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی اس بات کو کہ قرآن ہی یا بات بعث و حشر کی اس آیت مین تسلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تہدید جھٹلانیوالونکی ہی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ شتاب آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم انکو یعنے عذاب انکے نزدیک کرینگے ہم درجہ بدرجہ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح کہ نہین جانتے وہ یعنے ہر بار کہ خطاب کرتے ہین یہہ کہ عطا کرتے ہین ہم اور یہہ اسکو تفضیل جانتے ہین وَاُمْلِي لَهُمْ اور مہلت اور ڈھیل دینگے ہم انکو دنیا مین تاکہ مغرور رہون پھر پکڑینگے ہم اِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق عذاب میرا مضبوط اور محکم ہی کسی سے دفع نہین ہوتا اور گرفت میری سخت ہی کسیکو اسکی تاب و طاقت نہین اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ کیا مانگتا ہی تو ای حبیب میرے اُنسے کچھہ بدلا دعوت اور ارشاد کا پس وہ تاوان سے گرانبار ہین یعنے بدلا دینے اسکے سے بوجھل ہین اس سبب سے منہ تجھہ سے پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ ہی کہ اسمین غیب کی باتین

لکھی ہین پس وہ لکھہ لیتے ہین وہ اُنسے جو حکم کرتے ہین برابری مین مومن اور کافر کے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اوپر تبلیغ وحی کے اور تحمل آزار کفار کے اور مت ہو دلگیر اور جلد مین مثل مچھلی والے کے یعنے یونس علیہ السلام کے کہ ایذائے قوم پر صبر نکیا اور بیحکم نکلنے تاشکم ماہی مین قید ہوئے اور یونس علیہ السلام اولاد یہودا بن یعقوب علیہ السلام کی ہین بعد سلیمان علیہ السلام کے مسند نبوت پر بیٹھے لاکھہ سوا لاکھہ آدمی پر زمین موصل مین مبعوث ہوئے چالیس برس دعوت کی لوگ گرویدہ نہوے اور جفائین کرنے لگے انھون نے بددعا کی وہ قبول ہوئی آگ آسمان سے آئی لوگ صحرا کو نکل گئے اور تین گروہ ہوئے مرد جدے عورتین جدی بچے جدے سب فریاد وزاری بجناب باری کرنے لگے اور سجدے مین گر پڑے اور توبہ کی توبہ انکی مقبول ہوئی عذاب مرتفع ہوا اور قصہ انکے نکلنے کا قوم مین سے اور شکم ماہی مین محبوس ہونیکا و ذالنون نام پانیکا مشہور ہی اور ذکر انکا سابق کلام اللہ مین مکرر گذرا ہی اِذْ نَادٰى یاد کر جسوقت پکارا یونس نے پروردگار اپنے کو شکم حوت مین اور کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَهُوَ مَكْظُوْمٌ اور وہ غم اور غصے سے بھرا تھا لَوْلَا اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا یہہ کہ پالیا اسکو رحمت نے جو طرف پروردگار اُسکے سے تھی البتہ ڈالا جاتا بیچ صحرا ے بے گیاہ کے اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پس برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے پس کیا اسکو صالحون سے یعنے پیغمبرون سے لکھا ہی کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا کہ قبیلہ بنی ثقیف کو بددعا کرون حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ صبر کر اور دعا کو توقف مین رکھہ کہ کام صبر سے اچھا ہوتا ہی النظم صبر کر رافت کہ کرتا ہی یہہ صبر + سبز کشت مدعا کو تگل ابر + جب تو آجاوے مگرداب ہرج + صبر کر الصبر مفتاح الفرج + لکھا ہی کہ کوتاہ نظران قریش نے قبیلہ بنی اسد مین سے کئی شخصون کو جو نظر لگانے مین مشہور تھے کچھہ دینا کہکر مقرر کیا کہ اس نور دیدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم زخم پہنچاوین حق تعالیٰ نے واسطے عصمت آپکی کے چشم بد سے یہہ آیت نازل کی وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ اور تحقیق نزدیک ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے ہر آئینہ لغزش دین اور ہلاک کرین تجھکو ساتھہ نظرون اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ جسوقت کہ سنتے ہین قرآن کو کہ پڑھتا ہی تو اور کہتے ہین کہ تحقیق یہہ مرد دیوانہ یا جن گرفتہ ہی یعنے اسکے ساتھہ جن ہی وہ اسے تعلیم کرتا ہی وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اور حالانکہ نہین ہی قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف سب جہان کے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دولے چشم زخم نہین مگر یہہ آیت سورہ حاقہ مکی ہی باون آیتین ہین اور دو سو چھپن کلمے ہین اور ایکہزار چار سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین ایک الحاقۃ دوسرا فَلَآ اُقْسِمُ فواصل اسکے من ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ نون کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر منکران پیغمبر اور منکران قرآن کے تھا آغاز اس سورۃ کا ساتھہ ذکر منکران قیامت کے ہوا کہ منکران پیغمبران ہین

| سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان وخمسون اٰیۃ |
|---|---|---|

اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ حق ہونیوالی کیا ہی حق ہونیوالی یعنے وہ حالت کہ حق ہی واقع ہونا اسکا یا وہ ساعت کہ لایق ہی اس سے ڈرنا کیا ہی وہ حالت اور ساعت وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی حق ہونیوالی حالت اور ساعت جسمین بدلا عملون کا لیا جاویگا مراد اس سے روز قیامت ہی کہ ایک نام اسکا حاقہ بھی ہی كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ جھٹلایا تھا ثمود اور عاد نے یعنے قبیلہ ثمود اور قوم عاد نے قیامت کو کہ ٹھوکنے والی اور ریزہ ریزہ کرنیوالی آدمیون کی ہی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ اور جو تھی قوم ثمود کی پس ہلاک کی گئی بسبب طغیانی اپنی کے یا بجہت فرقہ طاغیہ کے کہ انمین تھا جیسے قدار بن سالف اور اصحاب اُسکے کہ ناقہ کے قدم کاٹنے تھے یا ساتھہ آواز حد سے نکلجانیوالی کے کہ مثل اسکے نہین سنے تھے وہ آواز جبرئیل علیہ السلام کی تھی سمجھہ لیجئے کہ صالح علیہ السلام جب قبیلہ ثمود پر مبعوث ہوے ناقہ کو صخرہ سے بطریق معجزہ نکالا لوگون نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نسبت سحر کی کی آواز مہیب آئی سب مر گئے وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ اور جو تھے لوگ عاد کے پس ہلاک کئے گئے ساتھ باد تند حد سے نکلجانیوالی کے سمجھ لیجئے کہ ہود علیہ السلام جب قوم عاد پر مبعوث ہوئے تو از تالیس سال دعوت کی وہ ایمان نہ لائے دعوی قوت اور مردانگی کا رکھتے تھے ہر چند معجزے دیکھتے تھے گرویدہ نہیں ہوتے تھے یہان تک کہ عذاب نازل ہوا باد سات راتین آٹھ دن چلی اور اُن بلند بالا و عظیم جثے والونکو مانند درختون کے بیخ و بن سے اکھیڑ کر زمین پر بیجان کر گرا دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا لگا دیا اس باد کو اوپر انکے سات راتین اور آٹھ دن بدھ کے صبح سے دوسرے بدھ کے شام تک دنرات متوالی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى پس دیکھا تو نے اُس قوم کو بیچ اس اوقات کے مرے پڑے ہوئے كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ گویا کہ وہ بڑے قدون کے سب لکڑیان ہین کھجور کی کھوکلے زمین پر گرے ہوئے فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ پس کیا دیکھتا ہی انمین سے کوئی باقی رہا ہوا یعنے سب مر گئے کوئی نہین رہا فرد و سب کو ہلاک کر دیا جب چلی ریح عاتیہ جان سے وہ بھی گرے صورت نخل خاویہ ۞ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ اور آیا فرعون اور جو پہلے اُس سے تھے اور اُلٹ جانیوالے ساتھ خطاؤن کے یعنے شرک کے فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً پس نافرمانی کی ہر قوم نے رسول پروردگار اپنے کی پس پکڑا خدا نے انکو پکڑ ناسخت اور زیادہ اور امتون کے عذاب سے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ تحقیق ہمنے جسوقت کہ طغیان کیا پانی نے چڑھا لیا تمکو یعنے بٹھایا تمھارے کو بیچ کشتی کے کہ روندہ بر روے آب تھی حاصل یہہی کہ جب پانی حد سے گذرا وقت طوفان کے تو سفینہ نوح مین تمکو بٹھا لیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ تو کہ کرین ہم اس کشتی کو واسطے تمھارے یادگاری اور نصیحت اور عبرت بیچ نجات پانے مسلمانون کے اور ہلاک ہونے کافرون کے اور یاد رکھے اس پند کو کان یاد رکھنے والا کہ نفع لے اس چیز سے کہ سُنے حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خدا سے چاہتا ہون مین کہ کرے کان تیرے کو اذن واعیہ حضرت علی نے کہا کہ اُسدن سے کچھ چیز مجھکو فراموش نہوئی مصرع دے خدا ہمکو بھی اذن واعیہ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ پس جسوقت کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پھونکنا ایکبار کہ نفخہ صعقہ ہی وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اور اٹھائی جاویگی زمین اور پہاڑ مقامون اپنے سے محض قدرت کاملہ سے یا بواسطہ زلزلہ اور باد سخت کے پس توڑے جاوینگے زمین اور پہاڑ توڑنا ایکبار اور مانند ہبا ہوجاوینگے فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پس اُسدن واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے قیامت کی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پھٹ جاویگا آسمان کے یہانتک کہ امر الہی پہنچیگا اور اُتر آوینگے وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور فرشتے ہونگے اوپر کنارون آسمان کے اور اٹھاوینگے عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اُسدن آٹھ فرشتے اور آج حاملان عرش چار ہین مسالم مین لکھا ہی کہ حملہ عرش آٹھ ہونگے بزرگی کی شکل سم سے زانو تک اُنکے اسقدر مسافت ہوگی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے کہا ہی کہ آٹھ صفین فرشتون کی ہونگی عرش اٹھائے ہوے گنتی انکی سوا خدا سبحانہ کے کوئی نہین جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ اُسدن روبرو لائے جاؤگے تم جناب الہی کے واسطے محاسبے کے نہ چھپی رہیگی اللہ پر کردار تمھارے سے کوئی بات چھپنے والی اور اب بھی وہ چھپی باتون سے تمھارے آگاہ ہی ویان بلانا اور حساب کرنا واسطے اطلاع کے نہین بلکہ واسطے عدل کے ہی اور افشائے احوال کے ہی خلقت پر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ پس جو کوئی کہ دیا گیا علمنامہ اپنا ساتھہ داہنے اپنے کے پس کہیگا خوشی ہے آؤ پڑھو علمنامہ میرا کوئی عمل ایسا نہین جس سے مین شرماؤن بتیان مین ہی کہ یہہ کتاب اور ہی سو اکتاب اعمال کے کہ اسمین بشارت جنت کی ہی پس کیونکر کتاب حفظہ درمیان بندے اور خدا کے ہی اسے کوئی نہین دیکھیگا نہ پڑھیگا پس وہ علمنامہ لا

کہیگا اِنِّي ظَنَنْتُ اَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ تحقیق مین بیقین جانتا تھا کہ یہہ مین ملنے والا اور دیکھنے والا ہون حساب اپنے کو یعنے مجھے معلوم تھا کہ میرا حساب ہوگا اسکے واسطے مین تیار ہو رہا ہون فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ شخص بیچ زندگانی خوشی کے ہی صاف کدورت سے ملا ہوا حرمت اور حشمت سے فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اُسکے نزدیک ہین کہ ہاتھ کھڑکا بیٹھے کا لیںے کا اُنھین پہنچتا ہی اور رضوان انکو کہیگا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ کھاؤ تم میوون سے اور پیو تم شربتون سے کھانا پینا گوارا سہتا بدلے اسکے جو کر چکے تم عمل نیک بیچ دنون گذشتہ ہوؤن کے یعنے دنیا مین یا عوض اُسکے جو روزہ رکھتے تھے تم بیچ دنون گرم کے وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ اور جو کوئی دیا گیا عملنامہ اُسکا ساتھہ ہاتھہ بائین اُسکے کے اعمال بد اپنے دیکھیگا اُسمین فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ پس کہیگا ندامت سے ای کاشکے مین نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا اور نہ دیکھتا مین تا بر ملا فضیحت نہوتا وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ اور کاشکے نجانتا مین آجکے دن کیا ہی حساب میرا کیونکہ حاصل نہین مجھکو سوا عذاب اور شدت کے يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ اے کاشکے یہہ موت جس سے دنیا مین مرا مین ہوتی تمام کرنیوالی یا حکم کرنیوالی ساتھہ فنا سے ابد کے تا کہ پھر زندہ ہی نہوتا مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ نہ دفع کیا مجھہ سے عذاب کو مال میرے نے یا اُس چیز نے کہ واسطے میرے تھی مال اور تبع سے هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ جاتی رہی مجھہ سے سلطنت میری یا گم ہوئی مجھہ سے حجت میری کہ دنیا مین جسکا بھروسا تھا پس خطاب پہنچیگا زبانیہ دوزخ کو کہ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ پکڑو اس شخص کو پس طوق پہناؤ اسکو یعنے ہاتھہ اسکے اُسکی گردن مین باندھہ دو ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ پس دوزخ مین ڈالدو اسکو ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ پھر بیچ زنجیر اُنتسی کے کہ پیمایش اُسکی ستر گز ہی ہر ذراع ملک ہر ذراع ستر باع ہی ہر باع مکے سے کوفہ تک پس داخل کرو اسکو خوب محکم کہ حرکت نکر سکے اور ذراع کے معنے یہان پیمایش کے ہین اور ذراع گز ہی یا ساق دست کعب احبار نے کہا کہ اگر تمام دنیا کا لوہا جمع کرین ہر ایک حلقے اُس زنجیر کے نہو إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ تحقیق وہ شخص تھا نہین ایمان لایا ساتھہ اللہ بڑے کے وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ اور نہین رغبت کرتا تھا اور پر کھلانے فقیر کے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ پس نہین واسطے اُسکے آج اس جگہہ دوست حمایت کرنیوالا وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ اور نہ کھانا مگر ریل اور دھوون دوزخیون کے سے یعنے پیپ اور لوہو جو بدنون سے دوزخیون کے بہتا ہی لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ نہ کھاوینگے اسکو مگر گنہگار اور بڑے بڑا گناہ شرک ہی فَلَا پس نہین ہی ایسا جو کافر کہتے ہین کہ قرآن شریف بنایا ہوا محمد کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ قسم کھاتا ہون مین ساتھہ اس چیز کے کہ دیکھتے ہو تم مشہودات سے وَمَا لَا تُبْصِرُونَ اور ساتھہ اسچیز کے کہ نہین دیکھتے تم مغیبات سے یا قسم کھاتا ہون مین اُس چیز کی کہ اوپر زمین کے ہی اور نیچے زمین کے یا اجسام اور ارواح کی یا انس اور جن کی یا کعبے کی اور بیت المعمور کی یا براور بحر کی یا تبلیغ محمد کی اور نزول جبرئیل کی یا آثار رسالت کی اپنے جیب کے اور انوار ولایت کی اسکے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ تحقیق قرآن شریف البتہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہی کہ محمد رسول اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل علیہ السلام وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہین قرآن شریف کہا ہوا شاعر کا جیسے ابوجہل نااہل کہتا ہی قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ تھوڑا سا ایمان لاتے ہو تم مراد اس سے ایمان نہ لانا ہی وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن شریف کہا ہوا سیانے کا ہی چنانچہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہی قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو تم یعنے پند پذیر نہین ہوتے تم تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ قرآن شریف اتارا ہوا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ اور اگر افترا کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے زعم تمہارا ہی اور جھوٹھہ باندھہ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتین لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ البتہ پکڑین ہم اسکا داہنا ہاتھہ یعنے اس سے قوت اور توانائی سلب کرلین ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ پھر کاٹ ڈالین ہم اُس سے رگ دل اُسکے کی یعنے اُسے ہلاک کرین ہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ پس نہو وے تم مین سے کوئی اُس سے باز رکھنے والا اس ہلاکت کو وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ نصیحت ہی واسطے پرہیزگارون کے کہ یہہ اُسپر یقین کرتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہین یہہ کہ تم مین سے بعضے جھٹلانیوالے ہین قرآن شریف کو وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ پچتانا ہی وہ اوپر کافرون کے روز قیامت مین کہ ثواب اہل قرآن کا دیکھینگے وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور تحقیق قرآن شریف البتہ درست ہی بیشک حق تعالی کی طرف سے نازل ہوا فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھہ نام پروردگار اپنے بڑے کے فرد معمفات ناسزا سے اسکی کر تنزیہ ای رافت + رکھہ اپنا ورد نام حضرت حق کو بصد عظمت + سورۃ معارج مکی ہی اور چوالیس آیتین ہین اور دو سو ستر ہ کلمے ہین اور آٹھہ سو ایکسٹھہ حرف ہین اور دو رکوع ہین سال سَاَلَ سَآئِلٌ فواصل اسکے جلنا ہم ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۃ الحاقۃ کے یہہ ہی کہ

| | افتتاح دونون کی ساتھہ ذکر قیامت کے واقع ہی + | |
|---|---|---|
| سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً |

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہین اور جو یہہ کہتے ہین وہ تیری طرف سے ہی تو پتھر آسمان سے سر پر اس شخص کے برسا اور عذاب الیم مین مبتلا فرما یہہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالے ہین لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے کہ قتل بدر ہی دنیا مین اور عذاب الیم ہی آخرت مین کہتے ہین یہہ سایل بوجہل نا اہل تھا کہنے کہا فاسقط علینا حجارۃ من السماء کسفا یعنے ڈالدے اوپر ہمارے پتھر آسمان سے ایک ٹکڑا اور ایک قول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا اور شتاب کی انکے عذاب کی اوپر تقدیر لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ نہین کوئی اس عذاب کو دفع کرنیوالا کہ اٹھاوے اسکو اللہ کی طرف سے کیونکہ ارادہ ازلیہ متعلق ہوا ہی ساتھہ اسکے اور ارادہ الہی دفع نہین ہوتا اور وہ اللہ کیسا ہی کہ صاحب درجون بلند کا ہی اور وہ درجے فرشتے بہشت کے ہین جو واسطے اپنے دوستون کے مہیا کیے ہین یا مصاعد ہین جو واسطے صعود کلمات طیبات کے مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ چڑھتے ہین فرشتے اور جبرئیل یا قوم عظام فرشتگان طرف امر الہی کے یعنے اُس مقام پر کہ حق تعالی فرماتا ہی فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ بیچ اسدن کے کہ ہی اندازہ اسکا پچاس ہزار برس سالہائے دنیا سے یعنے اگر کوئی آدمی سیر کرے دنیا سے وہانتک کہ محل امر ملایکہ ہی پچاس ہزار برس مین پہنچے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے روز قیامت ہی کہ کافرون پر اسقدر بڑا ہوگا اور لکھا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف ہونگے ہر موقف مین خلایق کو ہزار سال ٹھہرائینگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ ہر اسم کا اسماء الہی سے ایکدن ہی خاص کہ تعلق ساتھہ اوسکے رکھتا ہی قرآن شریف مین دو دن انمین سے مذکور ہین ایک یوم الدین کہ ہزار سال کا ہی دوم یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا ہی اور بیان ایام اسما اور برسنین ابدیہ وسرمدیہ ان اوراق مین نہین سماتا فرو گزنا بیان یہہ ذات الہی کا کام ہی + فی کلک فی ورق نہ سیاہی کا کام ہی فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا پس صبر کر اوپر جھٹلانے منکرون کے صبر کرنا اچھا جسمین جزع اور قلق اور شکایت نہو اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا تحقیق کافر دیکھتے ہین روز قیامت کو دور امکان سے یعنے کہتے ہین نہی ہوگا جیسے عرف مین کہتے ہین فلانا کام واقع ہونا دور ہی یعنے محال ہی وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا اور ہم دیکھتے ہین قیامت کو نزدیک بوقوع يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ جسدن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے یعنے گلجائیگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ اور ہوینگے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا اور نہ پوچھیگا کوئی دوست کسی دوست کو یا نہ پوچھا جاویگا کوئی دوست گناہ دوست اپنے سے غرض ہر ایک کو اسکے عمل سے سوال کرینگے کسیکو کسیکے کامون سے نہ پوچھینگے يُبَصَّرُوْنَهُمْ دکھلائے جاوینگے وہ دوستون اپنون کو یعنے ہر ایک اپنے دوست کو پہچانیگا اور اُسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے ہی عمل مین پکڑا گیا ہی يَوَدُّ الْمُجْرِمُ



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر کاشکے بدلا دیدے عذاب اسدن کے سے ساتھہ بیٹون اپنے
کے یعنے فدا کرے اپنے عوض اپنے بیٹونکو جو سب سے بڑے عزیز تھے دنیا مین اسکو کہ وہ عذاب کمینچین اور یہہ چھوٹ جاے وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ
اور فدیہ دے زن اپنے کو کہ یار اور ہمدرد اسکی تھی اور بھائی اپنے کو کہ ہم پشت اور مددگار اُسکا تھا وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ اور کنبے اپنے کو
جو جگہہ دیتے ہین اسکو دنیا مین نزدیک اپنے یعنے دنیا مین اسکی جاے پناہ تھی وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ اور دوست رکھتا ہی
کہ فدیہ دے جو بیچ زمین کے ہی سب کو یعنے سب خلایق کو عوض مین دے پھر چھڑاوے اسکو یہہ فدیہ دینا عذاب سے كَلَّا ہرگز نہین
یون کہ چھوٹے عذاب سے إِنَّهَا لَظَىٰ تحقیق آگ دوزخ کی کہ کافرائس سے چھوٹنے کو فدیہ دیگا شعلے والی ہی نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ اُدھیڑنے والی
ہی منہہ کی کھال کو مشرکون کے سو برس سے دو سو برس کی راہ تک شعلے مارینگی اور کافر کو اپنی طرف کھینچ لینگی جیسے مقناطیس لوہے کو
کھینچ لیتا ہی تَدْعُوا پکاریگی وہ آگ یعنے کھینچے گی اپنی طرف یا شعلہ اُسکا معالم التنزیل مین ہی کہ آتش دوزخ پکاریگی نام اور لقب
لیکر مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ اُس شخص کو کہ اسنے پیٹھہ دی ہی حق کو اور منہہ پھیر لیا ہی فرمان الہی سے وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ اور اکھٹا کیا مال دنیا
کا پس بند رکھا اور حق خدا کا نہین ادا کیا إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا تحقیق آدمی پیدا کیا گیا حریص اوپر جمع کرنے مال فانی کے اور بخیل اوپر
ادا کرنے حقوق ربانی کے لباب مین لکھا ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف سے پرے ہر روز سات صحرا چرتا ہی اور سات دریا پیتا
ہی اور صبر گرمی سردی مین نہین رکھتا ہر شب غم روزی فردا کا کھاتا ہی حق تعالی نے آدمی کو بے صبری اور اندیشہ روزی مین اُس جانور سے
تشبیہ دی ہی مثنوی بے صبری آدمی کو دیکھو ٭ کیا اور کو اپنے جی کو دیکھو ٭ غم کھانیکا کھاے ہی ہمیشہ ٭ اندیشہ بھی ہی ایسکا پیشہ
ہر دمکو خیال رزق شب ہی ٭ جب شب کٹی فکر روز تب ہی ٭ ورات یہی ہی دھیان اسکو ٭ صبر آہ نہین ایک آن اسکو ٭ رافت صفت طلوع
کو چھوڑے ٭ ہو صابر و فکر جوع کو چھوڑے ٭ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا جب لگتی ہی اور پہنچتی ہی آدمی کو چیز بُری جیسی فقر مرض اضطراب
کرنیوالا اور زاری اور فریاد کرنیوالا ہوتا ہی وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا اور جب پہنچتی ہی آدمی کو بھلائی مانند صحت اور تونگری کے
منع کرنیوالا ہوتا ہی نفس اپنے کو طاعت سے اللہ کے اور مال کو اپنے نفقہ راہ الہی سے اور سب آدمی اسیطرح پر پیدا ہوے ہین
إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ مگر نماز پڑھنے والے وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہین کسی شغل کے سبب
نماز انکی قضا نہین ہوتی یا وقت ادائے صلوۃ مین ساکن ہین التفات بچپ و راست نہین کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور وہ لوگ کہ بیچ مالون اُنکے کے حق ہی جانا گیا مثل زکوۃ اور صدقات کے واسطے درویش مانگنے والیکے
اور محتاج نہ مانگنے والیکے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ اور وہ لوگ کہ تصدیق کرتے ہین ساتھہ واقع ہونے روز جزا کے اور
نشانی تصدیق قیامت کی اشتغال بطاعت اور عبادت ہی وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ اور وہ لوگ کہ وہ عذاب
پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین اور علامت خوف الہی کی اجتناب منا ہی اور ملا ہی سے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ تحقیق
عذاب پروردگار انکے کا نہین کوئی اس سے نڈر کیا گیا یعنے سب کو ڈر ہی اسکا کہ گناہونکے سبب مواخذہ ہوگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ اور وہ لوگ کہ واسطے شرمگاہ اپنی کے نگہبانی کرنیوالے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ
مگر اوپر جورون اپنی کے یا اوپر اسکے کہ مالک ہوے داہنے ہاتھہ اُنکے یعنے لونڈیان کہ بسبب ملک یمین کے اُنپر تصرف کرتے ہین پس تحقیق وہ
نہین ملامت کیے گئے یعنے اُنپر کچھہ ملامت نہین جو اپنی جورون سے اور کنیزکون سے شرمگاہ کی محافظت نہین کرتے فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ
ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ پس جو کوئی چاہے مکان خلوت کو سوا اسکے کہ بیان کیے پس یہہ لوگ وہی ہین حد سے نکلجانیوالے
اور وطی ذکور اور بہایم کی اور بقول بعضے استمناء بالید داخل اعتداء ہی وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ اور وہ لوگ
کہ وہ واسطے امانتون اپنی کے اور عہد اپنے کے رعایت کرنیوالے ہین خواہ امانت خلق ہو خواہ پیمان کردگار کہ ملاحظہ امانت گذاری اور وفاداری کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سب مین درکار ہی شعر امان آتش دوزخ امانت سے ہی البتہ + وفائے عہد و پیمان کر اگر جلنے سے ڈرتا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ
قَآئِمُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتون اپنی کے قایم رہنے والے ہین یہہ قرات حفص کی ہی کہ شہادت بصیغہ جمع پڑھا ہی کیونکہ اسکی
قسمین بہت ہین اور اور قاریون نے شہادت بصیغہ مفرد پڑھا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنے کے
محافظت کرنیوالے ہین کہ آداب اور شرایط بجا لاتے ہین اور تکرار ذکر صلوٰۃ ابتدا اور انتہی ان آیات کے دلیل ہی شرف اور فضل اس عبادت کی
اوپر تمام عبادات کے اور کہا ہی کہ وہان دوام تعلق بفرایض رکھتا ہی اور یہان محافظت متعلق بنوافل ہی اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ
یہہ لوگ کہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہین بیچ بہشتون کے ہین دن قیامت کے تعظیم کئے گئے اور بزرگی دئے گئے ساتھ ثواب
ابدی کے اور جزاے سرمدی کے بعد نزول اس آیت کے مشرک گرداگرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ زن ہوکر بطور استہزا کہنے
لگے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقبیٰ کے باغون کی طمع رکھتے ہین تو ہم بھی امید رکھتے ہین کہ انسے پہلے پاوین یہہ آیت نازل ہوئی
کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ پس کیا وجہ ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے اور ان صفتون سے کہ مذکور ہوئین بے نصیب
رہے سامنے تیرے ڈرتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے گروہ گروہ حلقہ مارے ہوئے اَيَطْمَعُ
كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا طمع رکھتا ہی ہر ایک انمین سے یہہ کہ داخل کیا جاوے ساتھ مومنون کے بہشت یا نعمت مین
یعنے مشرکون کو داعیہ ہی کہ وہ نقد ایمان چار بازار جنان مین داخل ہونگے كَلَّا ہرگز یہہ بات نہین اور کافرونکو دخول بجنات نہین
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو اس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے نطفۂ آلودہ سے کہ اُسکے کسی نوع عالم قدسی سے مناسبت
نہین پس جو کوئی لوث کدورات سے صاف ہوکر متخلق باخلاق ملایکہ نہو دخول جنت دشوار ہی فَلَآ پس نہین ایسا جو کافر کہتے ہین
اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ قسم کھاتا ہون مین ساتھ پروردگار مشرقون آفتاب کے کہ ہر روز برس کے اور ہی نقطے سے طلوع
کرتا ہی اور قسم کھاتا ہون مین ساتھ پروردگار مغربون آفتاب کے کہ ہر دن اور ہی نقطے مین غروب کرتا ہی یا مراد مشارق اور مغارب نجوم
کے ہین کہ ہر ایک ستارے کا محل نکلنے اور ڈوبنے کا دایرۂ افق سے علیحدہ ہی غرض ہر تقدیر پر حق سبحانہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہی کہ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ تحقیق ہم البتہ قادر ہین عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ اوپر اسکے کہ بدل ڈالین ہم یعنے ان مشرکونکو
ہلاک کرکر اور مخلوق انکی عوض پیدا کرین بہتر اُنسے اور فرمانبردار تر اور نہین ہم عاجز کئے گئے یعنے ہمپر کوئی سبقت نہین کرسکتا کہ ہم کسی امر کا
ارادہ کرین اور وہ کچھ اور کردے فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چھوڑ دے انکو کہ جھگڑین
باطل مین اور کھیلین دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھ اسکے کہ بدر ہی یا قیامت ہی اور حکم
اس آیت کا ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا جسدن نکلینگے وہ قبرون سے روتے ہوے باجابت
دعوت اسرافیل كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ گویا کہ وہ طرف تھانون بتونکے یا عمل ریا کے دوڑتے ہین ذلیل جیسے سپاہ پراگندہ
جو نشان اپنا کھڑا دیکھین اور اسکے تلے دوڑکر جمع ہوجاوین ابن عامر اور حفص نے نصب بالضم پڑھا ہی اور باقی قاریون نے بالفتح اور
سکون صاد خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ نیچے ہونگی آنکھین انکی یا صاحب دیدہ سر جھکائے ہونگے ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور
خواری ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ یہہ ہی وہ دن کہ دنیا مین تھے وعدہ دئے جاتے سورۃ نوح انتیس آیتین ہین مکے مین
نازل ہوئی فواصل اسکے مناہین دوسو چوبیس کلمے نوسو انسٹھ حرف ہین دو رکوع ہین انا ارسلنا قال نوح اور ربط اسکا ساتھ
معارج کے ظاہر ہی کہ دونون مین ذکر عقاب کفار اول اور آخر ہی

سورۃ نوح مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثمان وعشرون آیۃ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق بھیجا ہمنے نوح علیہ السلام کو طرف قوم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسکیکے کہ آل قابیل سے تھے یہ کہ ڈراقوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آوے انکو عذاب دردناک یعنے دردو دینے والا کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کہا نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ای قوم میری تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر اور
ڈراتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی ساتھہ یگانگی کے اور ڈرو عذاب اسکے سے یا
پرہیز کرو نافرمانی اُسکے سے اور فرمانبرداری کرو میری جو مین تمھین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى تاکہ بخشے اللہ واسطے تمھارے بعضے گناہ تمھارے کہ پہلے اسلام سے تمنے کئے ہین اور ڈھیل دے تمکو عذاب اور ہلاکت
سے ایک وقت مقرر تک کہ مدت زندگانی کی پوری ہوجاوے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہی
نہین ڈھیل دیا جاتا یعنے جو مدت کہ خدا یتعالی نے تقدیر فرمائی ہی جب وہ پوری ہوئی ہی جسطرحسے کہ اُسنے مقرر و مقدر ٹھہرائی ہی
پھر پیچھے نہین ہٹتی اور توقف کو اُسمین راہ نہین ہی مطلع وقفہ کسکا مہلت کیسی ڈھیل کدھر تاخیر کہان ۔ بندے کی تدبیر سے رائت
ٹلتی ہی تقدیر کہان لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہوتم سامتہ فکر اور نظر کے جانتے تو یہہ بات بھی سمجھو کہ اجل الٰہی مین تاخیر نہین غرض نوح
علی نبینا وعلیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس لوگون کو دعوت کی ایمان نہ لائے اور اُنسے بہ آزار وایذا پیش آئے آخر تنگ آکر قَالَ
رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین نے بلایا قوم اپنی کو طرف طاعت عبادت کے رات اور
دن فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا پس نہ زیادہ کیا اُنکو پکارنے میرے نے مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مین نے جب پکارا انکو
طرف توحید اور عبادت کے تو کہ بخشے تو انکو بسبب قبول اُسکے کے کیں انھون نے انگلیان اپنی بیچ کانون اپنون کے اور راہ سُننے کا
بند کرلیا اور اوڑھہ لئے کپڑے اپنے تو کہ مجھے نہ دیکھین اور کھڑے ہوگئے کفر اور معصیت پر اور تکبر کیا متابعت میری سے بڑا تکبر کرنا ۔
ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر تحقیق مین نے دعوت کی اُنکو پکارکر مجلسون مین اُنکے ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا
پھر تحقیق مین نے ظاہر کیا واسطے بعضون انکے کے یعنے مکرر آشکارا دعوت کی اور چھپاکر کہا مین نے واسطے بعضون اُنکے کے چھپانا کر
یعنے جسطرح کہ ہوسکا مجھسے طریقہ دعوت کا پچھوڑا خلوت اور جلوت مین سرا و علانیہ اُنکو طرف حق کے بلایا اور جب قہاری تیری نے منہہ
اُنکا بند کیا اور عورتون کو اُنکے عقیم کیا تو وہ میری طرف رجوع ہوئے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پس کہا مین نے بخشش مانگو پروردگار
اپنے سے یعنے توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق خدا بخشنے والا توبہ کرنیوالون کا اور جو توبہ کروگے يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا بھیجیگا ابر کو اوپر تمھارے برسنے والا پے درپے وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور
مدد دیوبگا تمکو ساتھہ مال کے اور بیٹون کے یعنے مال اور اولاد تمعین بہت دیگا اور کریگا واسطے تمھارے باغ میوہ دار اور کریگا واسطے
تمھارے نہرین جاری سمجھہ لیجئے کہ یہہ اُسوقت کہا تھا کہ سات برس سے مینہہ نہین برسا تھا نہرین سوکھہ گئین تھین باغ خشک
ہوگئے تھے میوہ نہین اُترتا تھا عورتون کو حیض نہین آتا تھا اولاد ہونی موقوف ہوئی تھی امیدوار کیا اور کہا کہ اگر تم ایمان لاؤ
نعمتین تمکو ملین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور عظمت
کا کہ اُس سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو اور کیا ہی کہ عظمت اسکی سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور حالانکہ تحقیق پیدا کیا تمکو
طرح طرح سے خلق اور خلق مین یا نطفہ سے علقہ کیا علقہ سے مضغہ مضغہ سے تا آخر اور یہہ دلیل قدرت کامل اور حکمت شاملہ ہی اَلَمْ تَرَوْا
كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہین دیکھا تمنے کہ کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانون کو اوپر نیچے وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا اور کیا چاند کو بیچ ایک کے انمین سے روشن بعضے تفسیرون مین ہی کہ جرم قمر کا آسمان دنیا مین ہی اور نور اُسکا پہنچتا
ہی سب آسمانون مین جیسے زمین مین چمکتا ہی اور انکو روشن کرتا ہی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور کیا سورجکو چراغ اہل زمین کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جیسے چراغ ظلمت کو گرداگرد اپنے سے دور کرتا ہی ایسے ہی آفتاب تیرگی شب کو عرصہ زمین سے محو کرتا ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیواسطے چراغ کہا ہی کہ نور آپکا تاریکی کفر اور نفاق کو عرصۂ عالم سے زایل کرتا ہی نظلم ظلمت کدۂ جہان مین تو نے + روشن ہی کیا چراغ دین کا + ہوتا جو نہ نور شرع تیرا + رستہ ملتا کسے یقین کا + وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالی نے اگایا تمکو یعنے شجر وجود پدر تمھارے یکہ آدم علیہ السلام ہین زمین سے پس اُوگے آدم خاک سے اوگنا کر اور جو باپ ہمارے خاک سے پیدا ہوے تو ہم سب خاکی ہوے ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا پھر لیجاویگا تمکو بیچ زمین کے یعنے بعد موت کے قبر مین لاویگا اور نکالیگا تمکو قبر سے ایک طرحکا نکالنا واسطے حساب اور جزاے اعمال کے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور اللہ نے کیا ہی واسطے تمھارے زمین کو مانند فرش بچھے ہوے کے لایق آرام اور خرام کے لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا تو کہ چلو تم زمین سے براستہاے کشادہ بعد اس نصیحت اور پند کے عام لوگ قوم نوح علیہ السلام کے مقابل ہوے اور خواص اور رؤسا کو بہکانے لگے یہانتک کہ پہلے سے بھی بدتر اور جفاکار تر ہوکر عصیان اور طغیان دکھانے لگے قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا کہا نوح علیہ السلام نے بعد مشاہدے اس حال کے ای پروردگار میرے تحقیق انھون نے یعنے عامۂ امت میرے نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اسکو مال اسکے نے اور اولاد اسکی نے مکر تو نادنیا کا یعنے میرا کہا نہ مانا مناسبت کی اپنے سردار و نکی کہ مغرور تھے مال اور اولاد سے وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا بہتہ ان قوم نے مکر بہت بڑا کہ سفلون اور کمینون کو اپنی طرف کر کر مجھے ایذا پہنچانے کی حرص دلوانی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا اور کہا انھون نے ہرگز مت چھوڑو معبودون اپنون کو اور مت چھوڑو وَدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نہ نسر کو یہہ سب نام بتونکے ہین وَدّ نر اشا ہوا تھا بصورت مرد اور سواع بشکل زن اور یغوث بطور گاو اور یعوق بمثال اسپ اور نسر بمشابہ کرگس اور اشہر یہہ ہی کہ یہہ نام پانچ شخصون صالحون کے تھے جو آدم اور نوح علی نبینا وعلیہما السلام کے درمیان پیدا ہوے تھے اُنپر اعتقاد لوگونکا بہت تھا جب وہ مرگئے تو انکی شکلین سنگ اور چوب کی تراش کر رکھین تھین انکی تعظیم کیا کرتے تھے بہت مدت تک انکی پرستش مین مشغول رہے بعد طوفان کے ابلیس لعین نے وہ شکلین نکالکر اہل عرب کو انکے پوجنے مین مشغول کیا ود کو قبیلہ کلب نے رکھا اور سواع کو قبیلہ ہزیل نے اور یغوث کو بنی غطوف اور بنی مراد نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے القصہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے جناب الٰہی مین مناجات کی کہ خدایا اکابر قوم نے اصاغر کو سمجھایا کہ بتونکی عبادت مت چھوڑو وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور تحقیق گمراہ کیا روساء قوم نے ساتھہ پرستش بتونکے بہتو نکو ضعفاے قوم سے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور مت زیادہ کر ای خدا ظالمون کو مگر ہلاکت اور عذاب مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اَغْرَقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا بسبب گناہونکے قوم حضرت نوح کی ڈبوئی گئی طوفان مین پس داخل کئے گئے آگ مین بیچ قبر کے یا آخرت کے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا پس نہ پایا انھون نے واسطے اپنے انمین سے جسے خدا ٹھہرایا تھا سوا اللہ کے مدد دینے والا کہ طوفان سے بچاتا لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کو خبر کی کہ اور قوم تمھارے سے کوئی ایمان نہ لاویگا اور اولاد بھی انکی ایمان والی نہوگی پس نوح علیہ السلام نے دعا کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اور کہا نوحؑ نے ای پروردگار میرے مت چھوڑ تو اوپر زمین کے کافرونمین سے بسنے والا امراد اس سے ہلاک عالم ہی کہ کوئی کافر نرہے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چھوڑیگا تو انکو گمراہ کرینگے بندون تیرے یعنے مومنون کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالے یعنے جب بالغ ہونگے تو فاجر غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور مان باپ میرے کو اور اُس کسی کو کہ داخل ہو گھر میرے مین ایمان لاکر اور یا مسجد میرے مین در انحال کہ مؤمن ہو اور بخش سب ایمان والون کو اور ایمان



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والیونکو کہ ہووین قیامت تک باپ حضرت نوحؑ کے ملک بن متوشلخ تھے اور مان بقول اشہر شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے اسواسطے آپ نے اُنکے واسطے دعائے مغفرت کی اور مومنین اور مؤمنات سے مراد یہہ امت مرحومہ ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جیسی دعا حضرت نوحؑ کی کافرونکے حق مین مقبول ہوئی ویسی ہی اہل ایمان کے حق مین بھی مستجاب ہوئی ہی پھر دعا حضرت نوحؑ نے کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ دے ظالمون کو مگر ہلاک کرنا ساتھ سختی کے سمجھ لیجیے کہ نام حضرت نوحؑ کا سمک تھا اور نوح اسواسطے انکو کہنے لگے کہ اپنے پر بہت روتے تھے اور نوحہ کرتے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کی حیات مین یہہ پیدا ہوئے تھے آخر الف اول مین دنیا سے کہ سات ہزار سال مقدر ہین اور صدر الف ثانی مین دوصد و پنجاہ سالہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک صد و ہشتاد سالہ تھے کہ اُنپر وحی آئی اور ساتھ شریعت مجددہ کے خلق پر مبعوث ہوئے مشرق سے تا مغرب مانند پیغمبر ہمارے کے علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر نہصد و پنجاہ سال دعوت کی اور کہتے تھے کہ کہو لا الٰہ الا اللہ ایمان نہ لائے لوگ مگر تھوڑے سے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وما اٰمن بہ الا قلیل اسی یا ستر آدمی ایمان لائے اور پہلے جسنے بت پرستی کی وہ انھین کی قوم سے تھا اور اسی قوم کے سبب سے طوفان آیا تمام عالم غرق ہوگیا مگر اسی آدمی جو کشتی مین انکے ساتھ سوار تھے بچ گئے دوصد و پنجاہ سال یا دوصد و ہفتاد سال بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے اور عمر انکی ہزار برس کی یا ایک ہزار چار سو پچاس کی یا ستر کی ہوئی کعب احبار نے کتب انبیا سے نہصد و پنجاہ سال نقل کی ہی اور یہہ قول صحیح ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما قصہ انکا قرآن شریف مین بارہ سورتون مین مذکور ہی اور درمیان آدم اور طوفان نوح کے دو ہزار دو سو چہل و دو سال کم و زیادہ کا فاصلہ ہی اور درمیان طوفان اور وفات انکی کے سہ صد و پنجاہ سال ہین اور حضرت ادریس علیہ السلام سے چار سو ستر برس پیچھے یہہ ہوئے اور بیت المقدس مین مدفون ہین بعد انکے تین سو برس تک انکی شریعت پر لوگ رہے پھر اکثر کافر ہوگئے بعد اسکے حق تعالیٰ نے حضرت ہود کو مبعوث کیا نقل ہی کہ بعد طوفان کے حضرت نوح نے اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بھیجدیا ایک بیٹے کو اپنے کہ حام نام تھا ہندوستان کو بھیجا اور وہ سیہ فام تھا اس سبب سے کہ ایک روز نوح علیہ السلام سوتے تھے باد سے پیراہن انکا اڑا آپ برہنہ ہوگئے حام ہنسا اور سام جو دوسرا بیٹا تھا اُسنے آواز کی مت ہنس اور یافث نے کہ تیسرا بیٹا تھا اٹھکر چھپا دیا یافث کو آپ نے ترکستان کو بھیجا اسیواسطے ترکون کو حق تعالیٰ نے عزیز کیا ہی اور سام کو عجم کیطرف کو روانہ کیا اسکی اولاد بھی اہل مروت ہی کہ حام کو اُسنے آواز کی ہی واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ جو کوئی سورۃ نوح کو پڑھیگا اُن مؤمنون مین سے ہوگا جنکے حق مین دعا حضرت نوح علیہ السلام کی ہوئی ہی اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی اس سورۃ کو بہ نیت دفع دشمن یک ہزار و یکبار پڑھے دفع ہو اور بعضے کتب مین ہی کہ بانیت ہر حاجت کہ پڑھے روا ہو اور جو مقابل ظالم کے پڑھے اُسکے شر سے بچے اور جو ہمیشہ اسے ورد رکھے دنیا سے نجاوے جبتک کہ جگہہ اپنی بہشت مین نہ دیکھے اور آیت فقلت استغفروا الی انہارا خاتم نقرئی پر کھدوا کر اگر اپنے پاس رکھے رزق کشادہ ہو تجارت مین نفع ہو فرزند اُسکے بہت ہون مال مین برکت ہو سورۃ جن مکی ہی اٹھائیس آیتین ہین دو سو پچہتر کلمے ہین سات سو انسٹھہ حرف ہین دو رکوع ہین ایک قل اوحی دوسرا قل انما فواصل اسکے اہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ نوح کے یہہ ہی کہ دونون مین بیان توحید اور دعوت الی اللہ اور وعدہ اجابت دعا اور مذمت کفر اور وعید کافران اور وعدہ مومنان اور نجات برگزیدگان مذکور ہی

| سورۃ الجن مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثمان وعشرون اٰیۃ |
|---|---|---|

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طایف سے مراجعت کی بطن نخلہ مین اُترے رات کو تہجد پڑھی اور قرآن شریف کی تلاوت کی گروہ جنونکا نصیبین سے یمن کو جاتا تھا آواز قرآن شریف کی سنکر خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور وہ نو جن تھے یا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سات اعظم اور اکبر قبایل جن سے پھر انھون نے جاکر اپنے بادشاہ کو خبر کی وہ تین سو جنون کو لیکر آیا ربیع الاول مین گیارہوین برس نبوت سے اور معہ لشکر مشرف باسلام ہوا قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ ملک جن باہر کہ کے آکر اترا اور اُن سا تون جنون کو جو پہلے ایمان لائے تھے آپکی خدمت مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابن مسعود کو لیکر باہر آئے اور ایک خط آپنے عبداللہ بن مسعود کے گرد کھینچا آپ آگے بیٹھے جن فوج فوج آنے لگے اور ایمان لانے لگے وقت صبح کے آپ مکان پر تشریف لائے دو جن آپکو پہنچانے آئے نماز آپ کے پیچھے پڑھ کر رخصت ہوئے اور بادشاہ نے کوچ کیا پھر جاکر اطراف واکناف عالم مین تمام جنون پر دعوت آپکی ظاہر کی حق سبحانہ تعالیٰ اس احوال سے خبر کرتا ہی کہ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ سنا ایک جماعت نے جنونمین سے قرآن البطن نخلہ مین بعضون نے کہا ہی کہ آپ سورۃ پڑھتے تھے فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا پس کہا انھون نے جب اپنی قوم مین گئے کہ ای قوم تحقیق سنا ہی ہمنے پڑھنا عجب یعنے قرآن کہ عجب کلام ہی طاقت بشر کی نہین کہ مثل اُسکے کہہ سکے يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ راہ دکھاتا ہی طرف بھلائی اور صواب کے اور صلاح دین اور دنیا کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھہ پروردگار اپنے کے کسی کو اصنام اور آلہہ وغیرہ سے جیسے پہلے شریک ٹھہراتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق خدائے تعالیٰ بلند ہی عزت پروردگار ہمارے کی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا نہ پکڑی اُسنے بی بی چنانچہ بعضے بنی ملیح سے کہتے ہین اور نہ فرزند جیسے کہ یہود اور نصاری اعتقاد رکھتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور تحقیق تھے کہ کہا کرتے تھے بیوقوف ہمارے اوپر اللہ سبحانہ کے زیادتی کہ نسبت بی بی اور ولد کی اُس جناب مقدس کو کرتے تھے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور تحقیق ہم گمان کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹھہ اسواسطے جو کچھہ سفیہ ہمارے کہتے تھے ہم باور کرتے تھے جب قرآن شریف کو سنا ہمنے کھل گیا ہمپر کہ انھون نے محض جھوٹھہ جناب الٰہی پر باندھا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور تحقیق تھے کتنے مرد آدمیون سے کہ بعضے مقامون پر پناہ پکڑتے تھے ساتھہ مردون کے جنون سے پس زیادہ کیا آدمیون نے جنون کا اس پناہ پکڑنے کے سبب سے تکبر اور سرکشی اور جہل یہان تک کہ جن کہنے لگے ہماری بزرگی ایسی ہی کہ آدمی ہم سے مدد چاہتے ہین اور پناہ ساتھہ ہمارے پکڑتے ہین اور یہہ قصہ اسطرح ہی کہ جو کوئی بیابان ہولناک مین پہنچتا تھا کہتا تھا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ سید اس وادی کے شر اور آفتون سے اور اعتقاد انکا یہہ ہوتا تھا کہ ہم اس استعاذہ کے سبب سے رات کو امن مین رہینگے اور اہل مکہ جو جنگل وحشت ناک مین جاتے تھے تو کہتے تھے اعوذ بعد یقۃ بن بدر من شر جن ھذا الوادی وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا اور تحقیق آدمیون نے کہ کافر تھے گمان کیا جیسا گمان کیا تھا تمنے ای جنون یہہ کہ نہ اٹھاویگا کسی کو مردون سے واسطے حساب اور جزا کے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا اور تحقیق ٹٹولا ہمنے آسمان کو اور باتین چوراے کو اوپر گئے ہم اور چاہا ہمنے کہ اُسمین در آوین پس پایا ہمنے آسمان کو بھرا ہوا چوکی داروں سخت سے یعنے فرشتون سے کہ جنون کے منع کرنے کو مقرر ہین اور ستارون درخشندہ آتش فشان سے جو واسطے رجم شیاطین کے متعین ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اور تحقیق تھے ہم کہ بیٹھا کرتے تھے آسمان مین سے نشست گاہون مین واسطے سننے کے آسمان کی خبرین یعنے قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمان پر جاتے تھے ہم اور اُن مقاعد مین جو خالی حرس اور شہب سے تھے بیٹھتے تھے ہم فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا پس جو کوئی جن سے طلب سننے کی کرتا ہی اب پاتا ہی واسطے اپنے شعلے گھات لگائے ہوئے واسطے جلانے اُسکے کے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور تحقیق نہین جانتے ہم کیا بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہی حراست آسمان سے ہمارے واسطے ساکنان زمین کے یا ارادہ کیا ہی ساتھہ اُنکے پروردگار اُنکے نے واسطے بہتری اور نجات کے یعنے ہم نہین جانتے کہ ہمکو بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہی حراست آسمان سے ہمارے واسطے ساکنان زمین کے یا ارادہ کیا ہی ساتھہ اُنکے پروردگار اُنکے نے واسطے بہتری اور نجات کے دینے مین ساتھہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اُن لوگون کے کہ بیچ زمین کے ہین آدمی یا ارادہ کیا ہی ساتھ اُنکے پروردگار اُنکے نے بھلائی اور خیر کا وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے نیک کار ہین مسلمان اور بعضے ہم مین سے فروتر اِس سے ہین كُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا ہین ہم صاحب طریقون اور مذہبون متفرق اور مختلف کے معالم مین حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جیسے آدمیون
مین مذاہب مختلف ہین کوئی قدریہ ہی کوئی جبریہ ہی کوئی رافضی کوئی خارجی ایسے ہی جنون مین بھی ہین وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ
اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور تحقیق جانا ہمنے کہ ہرگز نہ عاجز کرینگے ہم خدا کو جہان ہونگے ہم بیچ زمین کے اور نہ عاجز کرینگے
ہم اسکو بھاگ کر اطراف آفاق مین یا حوالی کوہ قاف مین یعنے کسی کام مین بیٹھے کر ایک مقام مین یا بھاگ کر خیال و آجام مین اُسے عاجز
نہین کرسکتے وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ اور تحقیق جسوقت کہ سنی ہمنے ہدایت یعنے قرآن کہ سبب ہدایت جہان ہی
ایمان لائے ہم ساتھہ اُسکے یعنے قرآن کے یا اُس شخص کے کہ جس سے سنا ہمنے قرآن شریف کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نظم
ہین رسول اللہ بنی جن وانس + حق نے بھیجا ہی بہر یک نوع وجنس + باعث ایجاد عالم ہین وہی + موجب بنیاد آدم ہین وہی +
وہ نہوے گر تو ہوتا کون یہان + ہی اُنھین کیواسطے کون ومکان + فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا پس جو
کوئی ایمان لاوے ساتھہ پروردگار اپنے کے پس نہین ڈرتا وہ نقصان جزا سے اور نہ زیادتی ظلم سے وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ
وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے مسلمان ہین ایمان لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضے ہم مین سے ظلم کرنیوالے
ہین اپنے نفسون پر کہ شریک لاتے ہین فرمان الٰہی قبول نہین کرتے فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس جو کوئی اسلام لایا
جیسے ہم اسلام لائے ہین پس اُس گروہ نے قصد کیا راہ راست کا اور وہ اُس راہ مقصود کو پہنچ جاوینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا
لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جو ظالم ہین پس ہین وہ واسطے دوزخ کے لکڑیان کہ اُنسے دوزخ دہکایا جاوے گا جیسے کافر دوزخ کے ایندھن
ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ اور دوسری وحی کی گئی ہی طرف میرے کہ اگر قایم
ہوویں اہل مکہ اوپر راہ راست کے یعنے ایمان لاوین البتہ پلاوین ہم اُنکو پانی وافر بعد قحط اور خشک سالی کے یعنے روزی اُنپر
فراخ کرین یا اگر جن اسلام پر استقامت کرین تو اُنپر ابواب نعمت کشادہ کرین یعنے وعید آخرت سے امن دین کہ اس سے بڑی
کوئی نعمت نہین ہی اور بعضون نے عام کیا ہی یعنے جن وانس اگر مستقیم ہون اسلام پر تو بوسعت معیشت اُنکو سرفراز کرین ہم تو کہ
آزماوین ہم اُنکو بیچ اسکے کہ شکر ہمارا کسطرح کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا اور جو شخص اعراض
کرتا ہی یاد کرنے نعمت پروردگار اپنے سے اور شکرگذاری نہین کرتا داخل کرینگا اسکو اللہ تعالیٰ عذاب سخت مین کہ فرح اور راحت اُسمین
نہوگی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ مسجدین واسطے خدا کے ہین پس مت پکارو
ساتھہ اللہ کے کسیکو جیسے یہود اور نصاریٰ کیونکہ اور صومعون اپنون مین عزیر اور مسیح کو ساتھہ الوہیت کے یاد کرتے ہین اور جیسے
مشرک کہ حوالی بیت الحرام مین کہتے ہین لبیک لبیک لاشریک لک الا شریک ہو لک اور مراد مسجد سے تمام روی زمین ہی کہ مسجد کردی ہی
واسطے میرے پس تمام جہان مین کسی جگہہ کسی مکان مین یا دایرہ دمنان مین کسی کو شرکت نہ دو اور اُسکا ذکر خالص کرو فقر و زبان ودل سے
ذکر اور دھیان اُسکا ہووے ہر یک جا + جو عادت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو + وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا اور تحقیق اُسوقت کہ کھڑا ہوا بندہ خدا کا یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ مین پکارتا ہی خدا کو اور
نماز پڑھتا ہی اور جب قرات اُسکی سنتے ہین نزدیک ہوے کہ ہون اوپر اُسکے حلقہ حلقہ کثرت ازدحام سے تتمہ یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد فرمایا اسمین بہت نکتے ہین آثار مین وارد ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نام اِس سے خوشتر نہین معلوم
ہوتا تھا اسواسطے کہ جیسے آپ قایم عبادت اور عبودیت پر تھے کسکو طاقت ہی کہ اقامت اُسقدر کرسکے لہذا وقت عروج کے

منازل ملکی پر ساتھہ اسی نام کے موسوم ہوے کہ سبحان الذي اسرى بعبده اور ہنگام نزول قرآن مدارج فلکی سے بھی ساتھہ اسی نام کے متمانہ ہوئے کہ تبارك الذى نزل الفرقان على عبده نظم بندگی ہی موجب فرخندگی + بندگی کر بندگی کر بندگی + بندگی سے اور کچھہ بہتر نہین + اس سے کھلتا ہی رہ سر یقین + سربلندی ہی اسی پستی کے بیچ نیستی ہی یہہ عجب ہستی کے بیچ + بند بیدار و خودی سے جو چھٹا فی الحقیقت بس وہی بندہ ہوا + بندہ حق ہوا اور اپنا بند بند + بندگی مین صرف کرای ہو شمند + غیر حق کے بند سے آزاد ہو + دو جہانین رافتا پھر شاد ہو + کفار مکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہہ کیا کام تمنے اختیار کیا ہی اس سے اگر باز آؤ تو تمکو ہم پناہ دین اور حمایت کرین یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا کہہ مشرکون کو کہ بہر حال سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہون مین پروردگار اپنے کو یعنے اسیکی عبادت کرتا ہون اور نہین شریک لاتا مین ساتھہ اسکے کسی کو قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہہ کہ تحقیق مین نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے ضرر کو اور نہ بھلائی پہنچانے کو یعنے مین بندہ ہون اور کام بندے کا بندگی ہی اپنے مولا کی قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ کہہ کہ تحقیق مجھکو نہ پناہ دیگا مجھکو عذاب خدا سے کوئی یعنے اگر حق تعالی چاہے عذاب کرنا تو کوئی حمایت نہ کریگا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز پناہ نہ پاؤن گا مین سوا اسکے جگہہ پناہ کی کہ منہ اسکی طرف لاؤن اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ مگر پہنچانا ہون مین تمکو پہنچانا کہ کفایت کرے تمہین اللہ کیطرف سے اور پہنچاتا ہو مین پیغام اُسکے پہنچے ہوئے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی بیچ عبادت اُسکی کے اور نافرمانی کرے رسول اُسکے کی بیچ امر اور نہی کے پس تحقیق واسطے اسکے ہی آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ بن چھنکارے کے اُس سے اور آج کافر تجھے ضعیف اور بے یار جانتے ہین اور نافرمانی تیری کرتے ہین حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہانتک کہ جب دیکھینگے جو کچھہ کہ وعدہ دیے جاتے ہین دنیا مین مثل واقعہ بدر کے یا آخرت مین پس شتاب جان لینگے جب عذاب موعود دیکھینگے کہ گروہ مومنون اور کافرون سے کون ناتوان تر ہی مددگاری کی جہت سے اور کون ہی کمتر عدد کی راہ سے کافر بعد نزول اس آیت کے کہنے لگے کہ یہہ موعود کب واقع ہوگا حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے دوست میرے کہ جو وعدہ کیا گیا ہی وہ راست اور درست ہی لیکن وقت اسکا مجھے معلوم نہین اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا نہین جانتا مین آیا نزدیک ہی جو کچھہ وعدہ دیے جاتے ہو تم عذاب سے یا مقرر کیا ہی واسطے اسکے پروردگار میرے نے زمانہ دور عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا او ہی ہی جاننے والا غیب کا پس نہین خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کہ مخصوص ساتھہ علم اُسکے کے ہی کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا مگر جس کسیکو کہ پسند کرتا ہی پیغمبرون مین سے اسکو بعضے غیب کی باتون سے آگاہ کر دیتا ہی تاکہ معجزہ اُسکا ہو اور مراد یہان رسول سے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس تحقیق حق سبحانہ چلاتا ہی آگے اس رسول کے سے اور پیچھے اُس کے سے نگہبان فرشتون مین سے لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو کہ جانے یہہ کہ تحقیق پہنچا دیے جبرئیل نے اور اور فرشتون نے جو وقت نزول وحی کے اسکے ساتھہ ہوتے ہین پیغام پروردگار اپنے کے بغیر تغیر تبدیل کے وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہی علم الہی نے اور شامل ہوا ہی ساتھہ تسخیر کے جو نزدیک پیغمبر اور فرشتون کے ہی اور گن لیا ہی ہر چیز کو از روی عدد یہانتک کہ قطرے باران کے اور ریت بیابان کا سب اسکے شمار مین ہی مراد اس سے بیان کمال علم حق تعالی ہی اور اظہار اسکے احاطے کا ہی تمام معلومات پر کہ کوئی معلوم مطلقا دایرہ عالم اُسکے سے خارج نہین فرد فرد ذرہ ذرہ کا عالم اسکو ہی + اس سے مخفی نہین ہی کوئی شی + سورة مزمل مکی ہی بیس آیتین ہین دو سو پچہتر کلمے آٹھہ سو انہتر حرف ہین دو رکوع ہین یٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اِنَّ رَبَّكَ یہہ رکوع آخر کا ایک آیت کا ہی سارا فواصل اسکے الما ہین اور



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تطبیق اسکی ساتھہ سورۃ جن کے ظاہر ہی کہ افتتاح دونون کی بخطاب پیغمبر ہے

سورۃ المزمل مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | عشرون ایۃ

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نئی نئی وحی آتی تھی تو نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے آپ کو کملی مین چھپائے رکھتے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ مثل چادر ریشمی کے تھی چودہ گز کی آدھی مین اوڑھتی تھی اور آدھی آپ اوڑھے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے حق تعالیٰ نے انکو فرمایا یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ای کملی اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل کی معنی حمل کی یہان ہین یعنے ای اٹھانیوالے بار نبوت کے قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کھڑا رہا کرات کو نماز مین مگر تھوڑا سمجھ لیجئے کہ مبداء اسلام مین قیام شب آپ پر فرض تھا یعنے رات کو اُٹھنا اور نماز پڑھنا پھر آدھی رات سے اُٹھنا یا تہائی رات سے یا دو تہائیون رات کے پچھلی سے ان تینون مقدارون مین اختیار رکھا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ رات کو واسطے نماز کے اُٹھو تھوڑا کہ وہ نِصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا آدھی رات ہی یا کم کرلے آدھی رات مین سے تھوڑا کہ تہائی رات کو پہنچے اور اس سے کم نہ ہی کہ مرتبہ ادنی ہی اَوْ زِدْ عَلَیْهِ یا زیادہ کرلے اوپر آدھی رات کے دو تہائیون تک کہ مرتبہ نہایت اور اعلی ہی وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور آہستہ آہستہ یعنے واضح پڑھ قرآن شریف کو واضح پڑھنا کہ ہر ایک سُنے والا سمجھے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے منقول ہی کہ ترتیل حفظ وقوف اور ادائے حروف ہی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا تحقیق ہم شتاب وحی کرینگے اور ڈالینگے ہم اوپر تیرے بات بھاری جسکے اٹھانے مین مکلفون پر تکلیف شاقہ ہو یا بھاری ہو امر اور نہی وعدے اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے سبب سے یا گران ہو سماع اسکا کافرون پر اور تعقل اُسکا منافقون پر یا ثقیل ہو ثواب اسکا میزان مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ ثقیل ہوا وپر تیرے القا اُسکا اور یہہ سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز گھنٹے کے سی سنتے تھے اُسوقت ثقل تمام آپ پر واقع ہوتا تھا چنانچہ حضرت اُم المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو جبین مبین سے قطرات عرق کے ٹپکنے لگتے تھے اور اسوقت اگر ناقہ پر سوار ہوتے تو دست و پائے شتر زخم ہوجاتے اور اگر تکیہ لگائے ران پر کسی اصحاب کے ہوتے تو اسکو خوف ران توٹنے کا ہوتا اور اُسدم گل رخسار آپکا افروختہ ہوجاتا تھا بیت آدمی سے ہوتے تھے وہ خندان ایسے + فیختہ ہوباد بہاری سے شگفتہ جیسے + بحر المعانی مین لکھا ہی کہ قرآن شریف نفس الامر مین مفصل ہی چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہی کتاب فصلت اٰیٰتہ اور یہہ نسبت بجمیع کتب منزلہ سماویہ مجمل ہی کیونکہ مصدق اور مطابق اُن سب کا ہی بمصداق مصدقا لما بین یدیہ پس نقل قرآن سے اشارہ بجامعیت قرآن ہی میان صورت اجمالیہ اور تفصیلیہ کیونکہ جامع البتہ اثقل اور اشرف اور اکمل اور اعظم ہوتا ہی اور حامل بھی ایسے بار کا سوا صاحب جامعیت کے متصور نہین فرد کسی طاقت ہی اٹھاوے جز یہہ بار + جز بنی عربی مختار اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا تحقیق اٹھنا رات کا یا طاعت رات کی یا عبادت جو ناخوش ہو سیج رات کے وہ بہت سخت ہی بسبب سیج اور کلفت کے کیونکہ ترک خواب و راحت نفس پر نہایت شاق ہی یا شدید تر ہی بجہتہ فراغت دل کیونکہ ونکو دلکو تشویش معیشت ہوتی ہی رات کو فارغ البال ہوکر متوجہ عبادت ہونا چاہئے اور اُٹھنا رات کا بہت سیدھا کرنیوالا ہی بات کو یا راست تر ہی بجہت مقال یعنے اُسمین پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہی کیونکہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھہ موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے تفکر کرتا ہی اور ناشیۃ اللیل مغرب اور عشا کے درمیان ہی یا بعد عشا کے تا صبح اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ ناشیہ وہ ہی جو سو کر اُٹھے فرد خواب کے بعد جو بیداری ہی + وہ عجب کام کی ہوشیاری ہی + اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا تحقیق واسطے تیرے بیچ دنکے شغل ہی بڑا کہ لوگون کو دعوت طرف اسلام کے کرتا ہی پس رات کو توجہ بادائے تہجد کر وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کو اور اسمائے حسنیٰ پڑھ اور منقطع اور بریدہ ہو خلق سے اور متوجہ ہو طرف اسکے بیچ

عبادت کے منقطع ہونا کامل یعنے دلکو خطرات ماسوی اللہ سے صاف کرا ور نفس کو آرزوہائے غیر اللہ سے پاک کرا ور توجہ اور ہمت اسکی طرف رکھنہ
فرد دل اسی سے باندھ تو اور سب سے توڑ ۔ رافتا جو غیر حق ہی سب کو چھوڑ ۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار ہی مشرق کا اور مغرب کا یہہ
قرات حفص کی ہی اور سوا حفص کے اور کوفیون نے اور ابن عامر نے اور یعقوب نے رب ساتھہ جر کے پڑھا ہی اور کہا ہی کہ یہہ بدل ہی رب
سے یعنے یاد کر نام پروردگار اپنے کو کہ خداوند مشرق اور مغرب ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس
پکڑ اسیکو کارساز اور سب مہمات اپنے اسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا اور صبر کر او پر اسچیز کے کہ کہتے ہین کفار
اور بکتے ہین جھٹلانے والے خرافات اور چھوڑ دے انکو چھوڑ دینا اچھا یعنے اُنسے بدلامت لے اور نصیحت کرتا رہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی
ساتھہ آیت سیف کے وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانیوالون صاحبون آرام کے کو
یعنے سردار جو قریش کے ہین اُنکا کام مجھہ پر چھوڑ اور ڈھیل دے انکو تھوڑی سی یعنے زمانہ اندک مین انکے جھٹلانیکا بدلا دونگا مین امام
زاہدی نے لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ لڑائی بدر کی واقع ہوئی بہت سے سردار عرب کے کافر جہنم کو گئے لکھا ہی
کہ ستر ملاعین صنادید قریش مثل عتبہ اور شیبہ کے واصل بدر کات جہنم ہوئے اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا تحقیق نزدیک ہمارے ہی آخرت
مین واسطے دشمنون دین کے بیڑیان ہین بھاری کہ اُنمین قید ہونگے اور آگ ہی کہ اُسمین جلینگے وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا ہی گلے مین
اٹکنے والا مثل ضریع اور زقوم کے وَّعَذَابًا اَلِيْمًا اور عذاب ہی درد دینے والا بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیہوش ہوکر
گر پڑے يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اور یہہ وعدہ سچ ہوگا اُسدن کہ کانپے گی زمین اور پہاڑ اور ہوجاوینگے
پہاڑ بڑے ٹیلے ریت کے پراگندہ یعنے کوہہائے سخت مانند ریگ کے روان ہونگے ہیت سے اُسدن کے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا
تحقیق بھیجا ہی ہمنے طرف تمہارے ای مکے والو پیغمبر یعنے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ
رَسُوْلًا گواہی دیتے والا اوپر اقوال اور افعال تمہارے کے یعنے قیامت کو گواہی دیگا تمہارے اسلام قبول کرنے پر اور نہ کرنے پر جیسا
بھیجا تھا ہمنے طرف فرعون کے پیغمبر یعنے موسی علیہ السلام کو فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا پس کہا نہ مانا فرعون
نے پیغمبر کا پس پکڑا ہمنے اسکو پکڑنا وبال کا کہ پانی مین غرق کرکر آتش دوزخ مین پہنچایا فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا پس کیونکر بچوگے تم ای مشرکو اگر کفر کروگے تم اور رہوگے کفر پر اپنے اُسدن یعنے عذاب اُسدن کے سے کہ ہول اُسکا
کردیگا لڑکون کو بوڑھے یعنے بال سر کے سفید ہوجاوینگے مراد اس سے کثرت ہموم وغموم ہی کیونکہ بہت غم سے آدمی بوڑھا ہوجاتا ہی اور
ہوسکتا ہی کہ مبالغہ در ازی یمین اُسدن کے ہووے اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ آسمان پھٹ جانیوالا ہوگا ساتھہ سختی اور ہیبت اسدن کے
كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ہی وعدہ حق تعالی کا حادث ہونے مین اس واقعہ کے اور واقع ہونے مین اس حادثہ کے ہونیوالا اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ جو مذکور ہی نصیحت اور عبرت ہی فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو چاہے پکڑ لیوے طرف قرب پروردگار
اپنے کے راہ ساتھہ اس نصیحت کے لکھا ہی کہ بعد نزول آیت قم اللیل الا قلیلا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم
راتون کو اٹھتے تھے اور تا صبح نمازین پڑھتے تھے اور اس خوف سے کہ مقدار واجب کہ نصف اور کمتر ہی فوت نہو کوشش تمام کرتے تھے
چنانچہ حضرت محبوب خدا احمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک رنج قیام اٹھاتے تھے کہ قدم مبارک ورم کرجاتے تھے حق تعالی نے بعد
ایک برس کے وہ بار گران مومنون کے گردنون سے اتارا اور یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی یہہ کہ تو کھڑا رہتا ہی رات کو واسطے نماز کے کچھہ کم دو تہائی رات کے اور آدھی رات
کے اور تہائی رات کے وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اور کھڑے رہتے ہین اسیطرح سے ایک جماعت اُن لوگون مین سے کہ ساتھہ تیرے
ہین اصحاب سے وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ تعالی اندازہ کرتا ہی رات کو اور دن کو اور جانتا ہی ساعت ساعت

گھڑی گھڑی پل پل اسکے اور علم اُسکا محیط ہی تیرے قیام پر ہر رات کے جسقدر تو کھڑا رہتا ہی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ جانتا ہی خدا یہہ کہ ہرگز نہین بنا سکوگے تم تقدیر اوقات کو پس پھیرا یا اوپر تمھارے ساتھہ عفو اور تخفیف کے اور رخصت فرمائی ساتھہ ترک قیام مقدر مین فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو تم جو آسان ہو قرآن سے مراد یہہ ہی کہ نماز شب سے جسقدر میسر ہو پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جانتا ہی خدا یہہ کہ البتہ ہونگے تم مین سے بیمار وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ چلینگے بیچ زمین کے چاہتے ہونگے فضل خدا کے سے یعنے تجارت کرینگے اور وجہ حلال سے کسب معاش کرینگے وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ لڑتے ہونگے بیچ راہ خدا کے اور بیمارون اور مسافرون اور مجاہدون کو رنج ہوتا ہی نماز شب مین اور ضبط مقادیر اسکے مین اسواسطے تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑھو جو میسر ہو قرآن مین سے نماز مین، یہہ امر بطریق فریضہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو غیر نماز مین اور اس امر کو بسبیل ندب اور استحباب کہا ہی اور آپسمین اختلاف ہی کہ کسقدر کلام اللہ پڑھنا مستحب ہی تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ختم کرنا ایک مہینے مین حدیث عبد اللہ بن عمرؓ عنہما مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو ہر مہینے مین سارا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوت مجھہ مین زیادہ ہی فرمایا بیس شب مین تمام کرو عرض کیا کہ طاقت زیادہ پڑھنے کی رکھتا ہون ارشاد کیا سات دن مین ختم کر اس سے جلد مت پڑھہ اور صاحب معالم نے ساتھہ اسناد اپنے کے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھا کریگا اُسے غافلون سے نہین لکھینگے اور جو سو آیتین پڑھیگا اسے فرمان بردارون سے لکھینگے اور جو دو سو آیتین ورد رکھیگا قرآن خصومت کریگا اُسکے ساتھہ دن قیامت کے اور جو قرات پانچ سو آیت کی مقرر رکھیگا اسکے واسطے لکھے جاوینگے قنطار ثواب کے یعنے خزانے ثواب کے اور قنطار بکسر اوّل اسقدر زر کو کہتے ہین کہ پوست گاے کا بھر جاے اور بعضون نے کہا ہی کہ مقدار ہزار دینار کی ہی معاذ بن جبل سے منقول ہی کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ ہین ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک بیس رطل طلا اور نقریکے اور مقدار چالیس اوقیہ طلا کے یا ایک ہزار دو سو دینار یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درم ہی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قایم کرو نماز مفروضہ کو اور دو زکوٰۃ لازمہ کو اور قرض دو خدا کو قرض اچھا یعنے سوا زکوٰۃ کے اور مال براہ الٰہی خرچ کرو تاکہ ثواب بہت پاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانون اپنی کے بھلائی سے پاؤگے تم اسکو نزدیک خدا کے وہ بہتر اور بڑا ثواب ہی ایک کے عوض دس اور سات سو اور زیادہ اس سے وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش مانگو خدا سے ہر حال مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا بندون کا ہی مہربان انکے حال پر **ربا عی** تجھہ سا غافر نہی ہوگا نہوا + مجھہ سا فاجر نہی ہوگا نہوا + یارب میرے جرم بخش اور عیب چھپا + تجھہ سا ساتر نہی ہوگا نہوا +

سورۃ مدثر مکی ہی چھپن آیتین ہین دو سو پانچ کلمے ہین ہین اور ایک ہزار دس حروف ہین دو رکوع ایک یَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ دوسرا كَلَّا وَالْقَمَرِ فواصل اسکے نہار ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورت مزمل کے ظاہر ہی کہ آغاز دونون کا بخطاب پیغمبر ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ سِتٌّ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین زمانہ فترت وحی مین ایک راستے مین جاتا تھا یکایک آسمان سے ایک آواز آئی آنکھہ اُٹھا کر دیکھا مین نے وہ فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا کرسی پر بیٹھا ہی معلق درمیان آسمان اور زمین کے اسکی عظمت اور بڑائی سے مجھے خوف آیا گھر آیا مین اور کہا مین نے مجھے کپڑون مین چھپاؤ پھر کپڑون مین چھپا دیا مجھے اسی اندیشے مین تھا مین کہ جناب الٰہی کی طرف سے وحی آئی کہ یَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے بعضون نے کہا ہی

کہ مراد اس سے خلعت نبوت ہی یعنے ای سر و پاے رسالت سمیٹے ہوئے قُمْ فَاَنْذِرْ اُٹھ خوابگاہ اپنے سے یا کھڑا ہو واسطے ادائے
مراسم نبوت کے پس ڈرا لوگون کو عذاب خدا سے یعنے کہہ اگر سوا خدا کے اور کو پوجوگے تو دوزخ مین جلوگے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور پروردگار
اپنے کو پس بڑائی کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور کپڑون اپنے کو پس پاک کر پلیدی سے یا کوتاہ کر بخلاف عرب کے سردارون کے تو کہ پہلی
علامت ہو انکی ترک عادت پر اور حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ کوتاہ کر جامے اپنے کو فانہ اتقی وانقی وابقی اور بعضون نے کہا ہی کہ پاک کر
نفس کو اپنے اسچیز سے کہ نچاہئے نفحات مین شیخ ابوالحسن علی الشاذلی المغربی سے نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مین
نے اور آپ نے مجھے فرمایا ای فلانے پاکیزہ کر جامے اپنے کو پلیدی سے تا بہرہ مند ہو تو ساتھ تائید اور مدد اللہ کے بیچ ہر دم کے عرض کیا مین
نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامہ میرا کیا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ خلعتین تمکو پہنائی ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید
خلعت ایمان خلعت اسلام جو کوئی خدا کو دوست رکھے گا آسان ہوگی اُسپر ہر چیز اور جو کوئی خدا کو پہچانیگا اسکی نگاہ مین سب چیز جھوٹی
نظر آئیگی اور جو کوئی خدا کو ایک جانیگا کسیکو اُسکا شریک نہین ٹھہرائیگا اور جو کوئی خدا پر ایمان لائیگا امین ہوگا ہر چیز سے اور جو کوئی
متصف باسلام ہوگا نافرمانی اللہ کی نہین کریگا اور اگر کچھ خطا واقع بھی ہوگی تو عذر کریگا وہ عذر قبول ہوگا پس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
کہ اس خواب سے معلوم ہوئے مجھے معنے قول باری جل جلالہ کے کہ وثیابک فطہر ہی وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو پس چھوڑ دے
اور گناہون سے کنارہ پکڑ یعنے تو جس تقویٰ پر ہی اسی پر رہ یعقوب اور حفص کی قرات رجز بضم را ہی اور باقی قاریون نے رجز بکسر
پڑھا ہی اور دونون لغت آئے ہین ایک معنون مین وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو یا منت مت
رکھ خدا پر ساتھ عمل اپنے کے تو کہ اسکو بہت سمجھے تو یا ممنون مت کر لوگون کو ساتھ اداے رسالت کے تو کہ بہت مزد چاہے اُنسے
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطے رضائے پروردگار اپنے کے پس صبر کر یا تحت موارد قضا براے خدا صابر ہو فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ
پس جسوقت پھونکا جاویگا بیچ صور کے یعنے نفخہ ثانیہ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ پس وہ پھونکنا اُسدن نشانہ بھاری کا
ہی عَلَى الْكٰفِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ اوپر کافرون کے نہین آسان اگرچہ ہیبت شدت اُسدن کی عام ہوگی لیکن حق تعالیٰ اپنے فضل و
کرم سے دشواری مومنون سے اٹھا لیگا اور کافرون پر رکھیگا اور حساب مین اُنسے مناقشہ کریگا منہ انکے سیاہ کر دیگا نامۂ اعمال
بدست چپ دیگا لکھا ہی کہ مغیرہ کا بیٹا ولید پلید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فواتح سورۃ مومن کے سنکر اپنی قوم مین آکر قسم کھا کر
کہنے لگا کذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے ایسا کلام سنا ہی کہ سخن جن وانس نہین ہی اُس جیسے حلاوت نہ کسی حدیث
مین ہی نہ ویسی طراوت کسی بات مین اعلا اس نہال اقبال کا ثمرات سعادات سے لدا ہی اور اسفل اُس شجرۂ طیبہ کا عروق فضایل
سے محکم ہوا ہی اور وہ کلام غالب آویگا مغلوب نہوگا بلندی سے پستی کیطرف نہین میل کرنیکا قریش نے یہہ بات سنکر گمان کیا کہ ولید
ایمان لے آیا پھر ابوجہل نااہل نے اُسے طرح طرح کی باتین سمجھا کر حمیت جاہلیت مین ڈالا یہان تک کہ قرآن شریف کو سحر کہنے لگا
یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نہایت ملول ہوئے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا
چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ پیدا کیا مین نے اسکو اکیلا بغیر مال اور اولاد اور انصار اور مددگار کے اور بعضون نے کہا ہی کہ اُسے
وحید القوم کہتے ہین وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا اور دیا مین نے اسکو مال پھیلا ہوا یعنے بہت لکھا ہی کہ اُسکے پاس ہزار دینار
تو نقد تھے اور درمیان مکے اور طایف کے اونٹ گھوڑے دنبے بکریان پھیلی ہوئی بہت تھین اور باغ اور اسباب لونڈی اور غلام
بیشمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا اور دئے مین نے اسکو بیٹے حاضر ہونیوالے ساتھ اسکے مکے مین یعنے واسطے کسب کرنے وجہ معاش
کے محتاج سفر کے نہ تھے ہمیشہ اُسکے پاس حاضر تھے لکھا ہی کہ اُسکے دس بیٹے تھے انمین سے خالد اور عمار اور ہشام رضی اللہ عنہم
ایمان لائے تھے وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا اور بچھایا مین نے واسطے اُسکے بچھونا جاہ و ریاست کا یا سنوارے مین نے کام اُسکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنوار نا کر ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ پھر طمع رکھتا ہی یہہ کہ زیادہ کرون مین عطیات اپنی اُسکے حق مین كَلَّا ہرگز نہ کرونگا مین ایسا
اور نعمتین اپنی اُسپر زیادہ نہ پہنچاؤنگا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا تحقیق وہ ہی واسطے آیتون کلام ہمارے کے عناد کرنیوالا اور نسبت
سحر دینے والا لکھا ہی کہ بعد نزول آیت کے مال اُسکا جاتا رہا فرزند اسکے اس سے پھر گئے بعضے مرگئے وہ محتاج ہوگیا سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا
شتاب چڑھاؤنگا مین اسکو صعود پر کہ وہ پہاڑ ہی آگ کا ستر برس مین اسکی چوٹی تک پہنچتے ہین اور وہان تک پہنچتے ہی نیچے گر پڑتے
ہین تبیان مین لکھا ہی کہ تکلیف دونگا مین اسکو صعود کی اوپر صعود کے یعنے چڑھنے کی اوپر صعود کے کہ ایک سل ہی دوزخ مین اُسپر
کوئی چڑھ نہین سکتا زنجیرین آتشین باندھکر آگے سے کھینچتے ہین پیچھے سے گرز آگ کے مار کر چڑھاتے ہین اور یہہ وعید شدید
واسطے ولید پلید کے اسواسطے ہی کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ تحقیق اُسنے فکر کی کہ کیا طعن کرون قرآن پر اور اندازہ کیا سمجھ لیجیے کہ
پہلے لکھ آئے ہین ہم کہ ولید پلید نے تعریف قرآن شریف کی کی اور جب قریش نے ملامت کی تو کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون
کہتے ہو اور یقین جانتے ہو کہ عقل اُنکی کامل ہی اور خیال باندھتے ہو کہ وہ کاہن ہین اور کوئی کہانت کی بات اُنمین نہین ہی اور گمان
کرتے ہو تم کہ وہ کاذب ہین اور وہ ہرگز کسی بات مین جھوٹھ نہین بولتے اور نسبت کرتے ہو تم انکو طرف شاعری کے اور کلام انکا
شعر نہین ہی قریشون نے سنکر کہا کہ تو فکر کر کہ اُنکو کیا کہین اور اُنکے کلام کو کیا ٹھہراوین ولید پلید نے فکر کی اور خیال باندھا
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ پس مارا جائیو یا لعنت کیا جائیو کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ پھر مارا جائیو یا لعنت کیا جائیو
کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ پھر نظر کیا بیچ امر قرآن شریف کے دوسرے بار ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ پھر منہہ برا بنا لیا اسواسطے کہ طعن
کی جگہہ نپائی اسمین اور تیوری چڑھالی کراہت سے یا ہنسا اور یا نظر کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ترش رو ہوا ثُمَّ اَدْبَرَ
وَاسْتَكْبَرَ پھر منہہ پھیر لیا حق سے یا پیغمبر سے اور گردن کشی کی متابعت اسکی سے فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ پس کہا نہین
یہہ جو محمد کہتے ہین مگر جادو ہی کہ نقل کیا جاتا ہی اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ نہین یہہ مگر بات آدمی کی یعنے ابا فکیہہ اور جبیر اور
یسار کی سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ شتاب داخل کرونگا مین ولید پلید کو بیچ سقر کے کہ پانچوین درکے کا دوزخ کے نام ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سَقَرُ اور کیا جانے تو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے یعنے دوزخ گوشت پوست رگ ریشہ بال
پٹھے ہڈی چربی سب جلاویگی کچھ باقی نچھوڑیگی پھر حق تعالی نئے اعضا بنا دیگا پھر بھی نچھوڑیگی کہ دوسرے بار نہ جلاوے لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ
جلا کر سیاہ کر دینے والی ہی واسطے چمڑے کافرون کے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر اُس آگ کے اُنیس فرشتے ہین یا اُنیس گروہ فرشتون کے
مسلط ہین تبیان مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک گروہ نے یہودیون کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کہ خزنہ دوزخ کتنے ہین آپ نے دو بار دونون ہاتھون کی انگلیان اٹھائین اور دوسرے بار مین انگوٹھے کو بند کیا یہہ آیت اوپر
تصدیق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہوئی اور یہود نے بھی مسلم رکھا اس قول کو کہ مطابق توریت کے ہی اور اس عدد کی
تحقیق مین تفسیر والون نے بہت تکلف کئے ہین ایک یہہ بھی کہا ہی کہ اکثر احاد کے نو ہین اور اقل عشرات کے دس ہین پس یہہ عدد
جامع ہین اکثر قلیل کو اور اقل کثیر کو اور حدیث مین وارد ہی کہ بعد نزول اس آیت کے ابوجہل نے کہا ای معشر قریش نگہبان دوزخ کے
اُنیس سے زیادہ نہین کیا ہم دس دس ایک ایک کو اُنکے دفع نکر سکینگے ابو الاسد بن کلاہ نے کہا کہ سترہ کو تو مین کفایت کرونگا دس کو
پشت سے سات کو شکم سے باقی کے دو کو تم دور کیجو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین تمھارے سامھنے پلصراط پر گذرونگا دس کو دست
راست سے نو کو دست چپ سے دفع کرونگا سلامت بہشت مین چلا جاؤنگا یہہ آیت حق تعالی نے نازل کی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ
النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً اور نہین کئے ہمنے داروغے دوزخ کے مگر فرشتے کہ بہت قوی پیدایش ہی اُنکی معالم مین لکھا ہی کہ رئیس خزنہ دوزخ
کا مالک ہی اُسکے ساتھ اٹھارہ فرشتے ہین آنکھین اُنکی بجلی کیطرح چمکتی ہین دانت اُنکے حصار کی شکل بلند مستحکم ہین شعلے آگ کے منہہ سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نکلتے ہین درمیان وہ دونون شاخون کے مسافت سیر یکسالہ ہی ایک فرشتہ ستر ہزار کافرون کو جس کنارے چاہے دوزخمین ڈالدے ذکر
اُن فرشتون کا ابوالاسد ابن کلاہ الجہنی کی بات رد کرنیکو ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین سب کو کفایت کرونگا یہہ نہین سمجھتا کہ وہ آدمی نہین ہین بلکہ
فرشتے ہین تمام آدمی اُنکے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے مقاومت کا کیا دخل ہی وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اور نہین
کی اُنکی ہمنے گنتی کہ انیس ہین مگر عمداً مذکر کہ سبب فتنہ اور گمراہی کا ہو واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنے بعید سمجھین اور نہین کہ
اُنیس تن کسطرح کروڑون آدمیون اور جنون کو عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا تاکہ یقین
کرلیوین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب قرآن شریف مقرر سچا کرنیوالا توریت کا ہی اور زیادہ ہووین وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین
بسبب اسبات کے یا تصدیق اہل کتاب کے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور نہ شک لاوین وہ لوگ کہ دیئے گئے
ہین کتاب توریت اور ایمان والے مسلمان اس عدد کے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا
اور تو کہ کہین وہ لوگ جو بیچ دلون اُنکے بیماری ہی شک اور نفاق کی اور کہین کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے ساتھہ اس عدد کے
كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا جسے چاہے اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہے ابوجہل
نالائق نے کہا ای معشر قریش اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے یار اور مددگار سے زیادہ نہین رکھتے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا
يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور نہین جانتا لشکر پروردگار تیرا سیکا کہ فرشتے ہین مددگار پیغمبرون اسکے کے مگر وہی کہ عالم جمیع معلومات کا
ہی وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اور نہین یہہ سقر یا عدد خزنہ دوزخ یا قیامت یا یہہ سورت مگر نصیحت واسطے آدمی کے كَلَّا ہرگز
نہین یون کہ انکار سقر کا کرے وَالْقَمَرِ قسم ہی چاند کی کہ شناخت اوقات کی اور مدت کامون کی اسپر مقرر رکھی ہی وَاللَّيْلِ إِذْ
أَدْبَرَ اور قسم رات کی جب پیچھہ پھیرے یعنے جاوے اور دن آوے یہہ قرأت حفص کی ہی کہ ابوبر بصیغہ ماضی کے پڑھا ہی اور اذ کو
بغیر الف کے پڑھا ہی اور دون کی قرأت اذا و ابر ہی یعنے رات جب آوے اور دن جاوے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہی صبح
کی جب روشن ہووے یا روشن کرے عالم کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ تحقیق درک سقر کا ملا ہوا ہی ساتھہ ایک درک کے بڑے کے دوزخ سے
نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ڈرانیوالا واسطے آدمیون کے لباب مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی کہ قم فانذر یا البشر یعنے اُٹھہ ڈرانیوالا
واسطے لوگون کے کہ تیری نصیحت سنکر گناہ سے بچین لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ لمن شاء بدل ہی بشر سے یعنے تو نذیر
ہی اور بقول اول دوزخ نذیر ہی واسطے اُس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ آگے بڑھے نیکی اور طاعت مین یا پیچھے رہے شر اور معصیت
سے یعنے سب گروہون کو نصیحت دینے والا ہی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ہر ایک جی ساتھہ اپنے کیا
کمایا ہی اعمال اپنے سے گرو مین ہی یعنے دوزخ مین گرفتار ہی اور محبوس فی النار ہی مگر اصحاب دست راست کے کہ وہ قیدی نہین ہین
بسبب گناہون اپنون کے کہ گناہین اُنکی بخشی گئی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ داہنے طرف والون سے یہان مراد اطفال مومنان ہین
یا فرشتے ہین فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ بیچ بہشتون کے ہونگے بالاخانون پر بیٹھے ہوئے
دیکھہ کر دوزخ مین پوچھینگے گنہگارون مشرکون سے کونسی چیز نے ڈالا تمکو بیچ دوزخ کے قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وہ کہینگے
جواب مین نہ تھے ہم نماز پڑھنے والون مین سے دنیا مین یعنے اعتقاد اسکے فرضیت کا نہین رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ
اور تھے ہم کھانا کھلاتے مسکین کو زکوٰۃ کے مال مین سے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تھے ہم بحث کرتے بیچ شان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ بحث کرنیوالون کے وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ اور تھے ہم جھٹلاتے روز جزا کو اور باور نہین رکھتے تھے حَتَّىٰ
أَتَانَا الْيَقِينُ یہانتک کہ آئی ہمکو موت اور اسی حال پر موے ہم فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ پس نہ نفع دیگی اُنکو شفاعت
سب شفاعت کرنیوالون کی اُس تقدیر پر کہ وہ شفاعت کرین اور یہہ خود محال ہی فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ پس کیا ہی واسطے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکے کہ ہمیشہ اس نصیحت سے یا قرآن سے منہ پھیرتے ہین کانہم حمر مستنفرۃ گویا کہ وہ گدھے ہین بھڑکے ہوئے فرت من قسورۃ بھاگے ہین شیر سے یا جہاد سے یا پھندے یا مردم تیر انداز سے یا للکار سے یعنے جیسے گدھے بھاگتے ہین اُن چیزون سے ایسے ہی یہہ آواز قرآن شریف سے بھاگتے ہین کلبی سے منقول ہی کہ مشرکون نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمین یہہ بات پہنچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین گناہ کرتا تھا صبح کو کاغذ لکھا ہوا پاتا تھا اُسمین گناہ اُسکا اور کفارہ اُسکا لکھا ہوتا تھا ہمارے واسطے بھی ایسی ہی خبر لاؤ یا کہتے تھے کہ ہم تمپر ایمان نہین لاوینگے جب تک کہ ہمارے ہر ایک کے نام پر ایک کتاب آسمان سے نلاوے اور اُسمین لکھا ہو یہہ نامہ ہی اللہ کیطرف سے فلانیکے نام پر چاہیئے کہ متابعت کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ بھاگتے ہین ہمارے کلام سنے سے اور ایمان اسپر نہین لاتے بل یرید کل امرئ منہم ان یؤتی صحفا منشرۃ بلکہ ارادہ کرتا ہی ہر ایک سردار انمین سے یہہ کہ دیا جاوے نامہ کھلا ہوا اور اُسمین لکھا ہو کہ ای فلانے پیروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کر کلا ہرگز نہ دینگے انکو یہہ نامہ اور اگر دیوین بھی انکو تو بھی یہہ ایمان نہین لاینگے پس اعراض انکا نہ دینے سے نامون کے نہین بل لا یخافون الاخرۃ بلکہ نہین ڈرتے عذاب آخرت سے کلا ہرگز نہین یون جو یہہ کہتے ہین قرآن شریف کی شان مین کہ سحر ہی یا قول بشر ہی انہ تذکرۃ تحقیق قرآن شریف نصیحت ہی فمن شاء ذکرہ پس جو کوئی چاہے یاد کرلے اور نصیحت پکڑے وما یذکرون الا ان یشاء اللہ اور نہین یاد کرتے اسکو مگر یہہ کہ چاہے اللہ کہ یاد کرے ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ وہی ہی لایق اسکے کہ اُسسے ڈرین اور لایق بخشش کرنیکے ڈرنیوالون پر سورۃ قیامت مکی ہی چالیس آیتین ہین بقول کوفی اور انتیس آیتین ہین بقول حجازی اور بصری اور شامی اور ایک آیت مین خلاف ہی ۰ لتعجل بہ اور ایک کم دو سو کلمے ہین اور چھ سو پچاس اور دو حرف ہین اور دو رکوع ہین لا اقسم فلا اصدق اور فواصل اسکے یا ہر ق ہین

اور تطبیق اسکی سابق سورۃ مدثر کے یہہ ہی کہ دونون سورتین متضمن اور مشتمل ہین احوال قیامت پر ۰

| | | | |
|---|---|---|---|
| سورۃ القیامۃ مکیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | | اربعون ایۃ |

لا اقسم بیوم القیمۃ البتہ قسم کھاتا ہون مین ساتھہ دن قیامت کے یہان لائے نافیہ ہی اور لائے نافیہ فعل قسم پر واسطے تاکید کے آتا ہی ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور البتہ قسم کھاتا ہون مین ساتھہ جان ملامت کرنیوالے کے مراد اس سے نفس متقیہ ہی کہ نفس مقصرہ کو ملامت کرتا ہی تقصیر طاعت عبادت پر یا وہ نفس ہی کہ اپنے اوپر ملامت کرتا رہتا ہی اپنی تقصیرون پر اگرچہ کوشش عبادت مین بہت کرتا ہی یا نفس مطمئنہ ہی کہ ہمیشہ نفس امارہ کو ملامت کرتا ہی جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم اُٹھائے جاؤگے قیامت کو لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا پھر سنکر کہا کہ اگر اُسدن کو معائنہ کرینگے ہم تو بھی باور نہین کرینگے کہ یہہ استخوانہائے متفرقہ باہم مجتمع ہون یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایحسب الانسان الن نجمع عظامہ کیا گمان کرتا ہی آدمی یعنے عدی یہہ کہ ہرگز جمع کرینگے ہم استخوانہائے پراگندہ کو اسکی ضمیر راجع اسکے نفس کیطرف ہی کہ عظام قالب اُسکا ہی بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ یون نہین بلکہ قدرت رکھتے ہین ہم اوپر اسکے کہ درست کرین ہم پوری اُسکی جب ایسی نازک لطیف چیز کو جمع کردینگے تو استخوانہائے بزرگ کا جمع کرنا کیا دشوار ہی بل یرید الانسان لیفجر امامہ بلکہ ارادہ کرتا ہی عدی یا جنس آدمی تو کہ جھوٹھہ کہنے ساتھہ اسچیز کے کہ اُسے درپیش ہی سر کر اٹھنا اور قیامت آنی اور حساب ہونا یسئل ایان یوم القیمۃ پوچھتا ہی کھلی سے کب ہوگا دن قیامت کا فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر پس جسوقت پتھرا جاویگی آنکھین اور بے نور ہوجاویگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند پہلے اُن دونون کو جمع کرکر دریا مین پھینک دینگے یقول الانسان یومئذ این المفر کہیگا آدمی یعنے قیامت کا جھٹلانیوالا اُسدن کہان ہی جگہہ بھاگنے کی کلا ہرگز نہین یون کہ بھاگنے کی جگہہ انکو اُسدن ملیگی لا وزر نہین جائے پناہ کافرون کو الی ربک یومئذ المستقر طرف پروردگار تیرے کیہی اسدن جگہہ قرار کی سب خلق کے یعنے اسکے حکم سے ہی اور وہی

مقرر کریگا مقر ہر ایک کا کسیکا بہشت مین کسیکا دوزخمین یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ خبر دیا جاویگا آدمی اُسدن ساتھہ
اُسچیز کے کہ آگے بھیجا ہی اعمال سے اور پیچھے چھوڑا ہی اموال سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ گناہ آگے بھیجے تو نے ساتھہ جرات کے اور مال
پیچھے چھوڑا ساتھہ حسرت کے گناہ کو توبہ کر کر تھام کہ نیست ہو جائے اور مال کو صدقہ دیکر آگے پہنچا کہ وہان کام آئے **مثنوی** توبہ سے گر گناہ کو نابود
کہ ہی جانا بدرگہ معبود + اور کچھہ نذر کو بھی وہان لیجا + یعنے یہان مال دے براہ خدا + یہان جو دیگا سو وہان وہ پاویگا + نرکھیگا تو ساتھہ جاویگا + اور
جو رکھیگا تو رہیگا یہین + تو کہین ہوگا مال ہوگا کہین + ساتھہ لینا جو مال ہی منظور + تو اُسے اپنے پاس سے کر دور + صرف کر مصرف بجا مین
اُسے + یعنے دے تو رہ خدا مین اُسے + رافتا بس یہی سخن رکھہ یاد + یافت وہان کی ہی واہ یہانکی داد + بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ
بَصِیْرَةٌ بلکہ آدمی اوپر نفس اپنے کے دیکھنے والا ہی **فرد** ہر ایک ہی بصیر اپنے احوال کا + گواہ اپنے افعال و اقوال کا + وَّلَوْ اَلْقٰی
مَعَاذِیْرَهٗ اور اگرچہ ڈالے عذر اپنے یعنے ہرچند اپنے گناہون پر عذر لاوے اور حیلے اُٹھاوے لیکن اپنے گناہ کا گواہ ہی اور عذر دروغ
اور حیلہ بے فروغ اپنے آپ جانتا ہی **فرد** عبث ہی عذر اور عبث ہی حیلہ مین تجھسے کہتا یہہ برملا ہون + مین جانتا ہون تو جانتا ہی تو جانتا مین
کہ جانتا ہون + ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جبرئیل جب جناب سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر وحی پڑھتے تھے
آپ انکے ساتھہ پڑھنے لگتے تھے کہ بھول نہ جاؤن یہہ آیت آئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ مت ہلا ساتھہ قرآن مجید کے
زبان اپنی کو پہلے فارغ ہوئے جبرئیل کے اور تمام ہونے وحی رب جلیل کے تو کہ جلدی کرے ساتھہ حفظ کرنے اُسکے کے اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ
وَقُرْاٰنَهٗ تحقیق ہمارے ذمے پر ہی اکٹھا کرنا اُسکا بیچ دل تیرے کے تو کہ یاد رکھے تو اور اوپر ذمے ہمارے کے ہی ثابت رکھنا قرات اُسکا اوپر
زبان تیرے کے فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ پس جسوقت پڑھین ہم قرآن کو زبان جبرئیل سے اوپر تیرے یعنے جبرئیل ہمارے حکم سے
پڑھے پس پیروی کر پڑھنے ہمارے کی اور تامل کر اُسمین ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ پھر تحقیق ہمپر ہی بیان کرنا اُسکا یعنے جو مشکلین ہون
اُسمین اوسکو تجھہ پر ظاہر کر دینا كَلَّا ہرگز نہین یون ای آدمیو کہ گمان کرتے ہو امر عقبیٰ مین بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ بلکہ دوست رکھتے
ہو تم جلد جانیوالیکو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت رہنے والیکو اور معاملہ برعکس چاہئے کہ چیز پائندہ کو اختیار
کرو اور روندہ کو چھوڑو وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کتنے منہہ اوسدن قیامت کے تازے اور چمکتے ہونگے یعنے انبیا
کے اولیا کے مومنون کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے بے پردہ اور بے حجاب ابن عمرؓ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ فروترین اہل بہشت وہ ہی کہ جو نظر کرے اپنے باغون اور نعمتون اور حورون و خدمتگارون کو تو ہزار سالہ راہ دیکھے اور گرامی تر نزدیک خدا
کے وہ شخص ہی کہ نظر کرے بوجہ اللہ بامداد اور شبانگاہ اور مراد صبح اور شام سے مقدار اسکا ہی پھر یہہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ لکھا ہی کہ اور ادھر ایک اوتاد کی یہہ ہی اللّٰھم انی اسالک النظر الی وجھک الکریم **نظم** آرزوے
عاشقان دیدار ہی + دید جانان جز انھین کیا کار ہی + جنت اُنکی جلوہاے یار ہی + دوزخ اُنکی فرقت دلدار ہی + وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ
بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور کتنے منہہ اُسدن ترش اور تاریک ہونگے یعنے منافقون اور کافرون کے گمان کریگا تو ای
مخاطب یا گمان کریگا وہ نفس یعنے جانیگا یہہ کہ لیجاویگی ساتھہ اُسکے بلا اور رنج کہ مہرے پیٹھہ کے اسکے توڑے یہہ کنایہ نزول عذاب الیم
سے ہی کہ اسپر ہوگا اور بقول اصح وہ بلا حجاب اور پردہ ہی دیدار پروردگار سے **فرد** تیرے فراق سے زاید کوئی بلا ہی نہین + یہہ
وہ مرض ہی کہ جسکی کوئی دوا ہی نہین كَلَّا ہرگز نہین یون کہ دل دنیا پر رکھے اور آخرت سے غافل ہو جئے اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ
مَنْ رَاقٍ جسوقت کہ پہنچے روح استخوانہائے سینہ و گردن کو اور کہا جاوے یعنے جسکو کہ یہہ حالت نزع ہو اُسکے اقربا یا فرشتے کہین
کون ہی جھاڑنے پھونکنے والا وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ اور یقین جانے وہ نزع والا یہہ کہ جو اُسپر نازل ہی جدائی ہی دنیا سے اور اقربا
احبا سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اور لپٹ جاوے ایک پنڈلی اس نزع والے کی دوسری پنڈلی سے یعنے خوف مرگ سے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لپٹ جاوے اور حرکت نرہے یا جمع ہو شدت موت کی ساتھ شدت آخرت کے ایک ساق موت ہی ایک ساق آخرت اِلٰی رَبِّکَ
یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ طرف پروردگار تیرے کے ہی اُسدن چلنا سب کو لکھا ہی ابوجہل نااہل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عداوت
تھی اسکے شان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی پس نہ سچ جانا اور نہ تصدیق کی ابوجہل نااہل نے قرآن شریف کی یا
نہ صدقہ دیا وہ جو واجب تھا مال مین سے دینا اور نہ پیروی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا نماز نہ پڑھی واسطے خدا کے وَلٰکِنْ
کَذَّبَ وَتَوَلّٰی اور لیکن جھٹھایا اور منہہ پھیر لیا راہ حق سے ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی پھر گیا طرف لوگون اپنے کے اکڑتا ہوا
کہ مین نے ایسا کام کیا یعنے جھٹھایا اور منہہ پھیرایا اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی سزاوار ہی تجھکو ای ابوجہل نااہل مرگ
سخت پھر سزاوار ہی تجھکو عذاب دردناک قبر مین پھر سزاوار ہی تجھکو ہول قیامت مین پھر سزاوار ہی تجھکو ہمیشہ رہنا دوزخ مین لکھا ہی
بعد نزول اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل نااہل کو بطحائے مکے مین دیکھا دامن پکڑ کر اسکا فرمایا اولی لک فاولی ثم
اولی لک فاولی اُسنے کہا مجھے ڈراتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضے علما نے اولی کے معنی ویل کہی ہین یعنے وائے ہی تجھکو
حق تعالی نے چار بار واسطے تاکید کے ابوجہل نااہل کو کہا کہ وائے ہی تجھکو اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی کیا گمان
کرتا ہی آدمی یہہ کہ چھوڑا جاوے بیکار اور معطل کہ دنیا مین مکلف نہو اور عقبی مین مبعوث نہو اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی
کیا نتھا آدمی بوند پانی کی منی بہتی ہوئی سے بیچ رحم کے ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی پھر تھا لہو ہوا پس حق تعالی نے پیدا کیا
اعضا اجزاء اسکے پس درست کی صورت اسکی اور روح اُسمین پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی پھر کیا منی سے
دو جوڑے نر اور مادہ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی کیا نہین یہہ شخص جس نے یہہ کچھ پیدا کیا قدرت والا
اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردون کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اس سورہ کے پڑھے کے بعد بولا چاہئے بلے اور ایک روایت مین ہی
سبحانک اللھم بلی اور بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ یہہ پڑھے بل سبحان ربی الاعلی سورۃ دہر نزدیک بعضون کے مکی ہی اور
بعضون کے نزدیک مدنی اور بعضے کہتے ہین مکی مدنی دونون ہی کچھ آیتین اسکی مکے مین نازل ہوئی ہین کچھ مدینے مین اور اکتیس آیتین
ہین بے خلاف اور دو سو تینتالیس کلمے ہین ایکہزار ترپن حرف ہین اور دو رکوع ہین ھَلْ اَتٰی اَنَا نَحْنُ اور فواصل اسکے ا ہین اور
نظم اسکی ساتھ سورہ قیامت کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھ ذکر ابتدائے خلقت آدمی کے کہ نطفہ سے ہی واقع تھا سو اس سورۃ دہر کا بھی افتتاح اس سے فرمایا

| سورۃ الدھر مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | احدی وثلثون آیۃ |
|---|---|---|

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا کیا آیا ہی یہہ استفہام تقریری ہی یعنے تحقیق آیا ہی اوپر آدم علیہ السلام
کے ایکوقت زمانے مین سے کہ اُسمین نتھی کچھ چیز یاد کی گئی یعنے چالیس سال درمیان مکے اور طایف کے پڑے تھے پہلے روح پھونکنے سے
کوئی نہین کہتا تھا کہ یہہ انسان ہین اور کوئی نہین سمجھتا تھا کہ نام انکا کیا ہی اور فائدہ انکے پیدا کرنے مین کیا ہی یہہ نہین جانتے تھے کہ استاد
قدرت آئینہ بناتا ہی کہ مظہر اشعہ مفاتیح غیب ہو اور اقصی مراتب ظہور کے اور مرتبہ خلافت کبری کے سزاوار لاریب ہو نظم یہہ وہ آئینہ ہی جس
سے کہ نمایان ہی جمال + وہ جمال ایک نہین جس سے چھٹا جگ مین کمال + خاک سے معجز افلاک یہی ہوویگا + نکتہ راز کا دراک یہی ہوویگا
علت غائی عالم کا یہی حامل ہی + نقص مت اسمین نکالو یہہ بڑا کامل ہی + اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ تحقیق پیدا کیا ہی ہم نے
آدمیون کو کہ اولاد اسکی ہین ایک بوند منی کی سے اور منی مرد زن کی جو مختلف الاجزاء ہی رقت مین قوام مین خاصیت مین اسواسطے
نطفہ کو باوجودیکہ مفرد تھا ساتھ جمع کے صفت فرمایا اَمْشَاجٍ ایسی منی کہ ملی ہوئی ہی یا مراد اس سے رنگ ہین کہ منی مرد کی سفید ہوتی ہی
اور زن کی زرد پھر دونون مل جل کے سبز ہو جاتے ہین یا امشاج کی معنی اطوار کی ہین یعنے وہ نطفہ بہت طور بدلتا ہی علقہ ہوتا ہی پھر مضغہ
ہوتا ہی پھر عظام پھر لحم تا آخر خلقت حاصل یہہ ہی کہ ہر تقدیر پر انسان کو پیدا کیا ہی ہمنے اور ساتھ امر اور نہی کے نَّبْتَلِیْهِ آزمایش کیا چاہتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بین ہم اسکو فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا پس کیا ہمنے اسکو سننے والا دیکھنے والا تاکہ ممکن ہو مشاہدہ دلایل اور استماع آیات سے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ تحقیق دکھلائی ہمنے اسکو راہ سیدھی دلایل قدرت قایم کرکر اور آیتین نازل کرکر تو کہ ہو اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یا شکر کرنیوالا یعنے مومن سعید اور یا کفر کرنیوالا یعنے کافر شقی اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا تحقیق تیار کی ہین ہمنے واسطے کافرون کے زنجیرین کہ اُنسے باندھکر دوزخ کی طرف کھینچین اور طوق اُنکی گردنون مین ڈالین اور آگ جلانے والی کہ اُنمین ہمیشہ جلین اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا تحقیق نیک کار یعنے مومن فرمانبردار پینگے آخرت مین ایک پیالہ مے سے کہ ملونی اسکی کافور کی یعنے اسمین کافور ملاوینگے تاکہ سرد اور خوشبو ہوجاوے اور یہہ بھی لکھا ہی مفسرین نے کہ بہشت مین ایک نہر ہی خوشبو اور سفید واسطے مشابہت کافور کے اسکا یہہ نام فرمایا ہی اور مویدا اسی قول کا ہی کہ بدل کافور سے کہا ہی کہ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا کافور چشمہ ہی کہ پیتے ہین اُسمین بندے خدا کے چیر لیجاتے ہین اُس چشمہ کو جس جگہہ کہ چاہتے ہین چیر لیجانا لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے حسنین بیمار تھے آپنے حضرت علی اور فاطمہؓ کو فرمایا کہ کچھہ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو اُنھون نے تین روزے مانے حق تعالی نے شفا بخشی پھر اُنھون نے روزہ رکھا اور جو قرض لیکر افطار کے واسطے روٹی پکائی شام کو چاہتے تھے کہ افطار کرین ایک مسکین نے دروازے پر آکے سوال کیا کہ ای اہل بیت نبوت مسکین مسلمان ہون مجھہ کو کچھہ دو کہ حقتعالی تمھین اسکے عوض بہشت کی نعمتین دے اُنھون نے وہ روٹی اُس مسکین کے حوالے کی پانی سے روزہ افطار کرکر روزے پر روزہ پھر رکھا وقت شام کے پھر ایک یتیم نے آکر سوال کیا جو کچھہ افطار کے واسطے رکھا تھا اسکو دیا پھر تیسرا روزہ بھی فقط پانی ہی پی کر رکھا جب آفتاب غروب ہوا اور افطار کرنے لگے ایک قیدی نے آکر سوال کیا پھر وہ کھانا سب کا سب اُس کے حوالے کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا پورا کرتے ہین نذر اور منت کو اور ڈرتے ہین اُسدن سے کہ ہی بُرائی اسکی پھیل جانیوالی سب پر وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اور کھلاتے ہین کھانا اوپر محبت طعام کے کہ خود بھوکے اور آپ نہین کھاتے اور کھلاتے ہین مسکین کو اور یتیمون کو اور قیدیون کو کہ کفار سے پکڑے آئے ہین حدیث شریف مین ہی کہ جو قیدی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے اوسکو کسی مسلمان کے سپرد کردیتے تھے تاکہ رائے مبارک جس بات پر قرار پکڑے وہ معاملہ فرماوین لیکن کہہ دیتے تھے کہ احسن الیہ نیکی کرنا اس سے اور بعضے علما کہتے ہین کہ بندیوان فقیر جو حق پر قید ہون چنانچہ لونڈی غلام اور اماء مراد بھی حکم اسارے کا رکھتی ہی اُنسے بھی احسان کیا چاہئے اور یہہ کھلانیوالے لسان مقال یا زبان حال سے کہتے ہین اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہہ طعام واسطے مطلب رضا اور لقاے خدا کے نہین چاہتے ہم تم سے بدلا اور نہ شکر کرنا کیونکہ احسان مین منت رکھنا اور توقع اجر کی کرنا ثواب گھٹانا ہی اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا تحقیق ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے عذاب اُسدن ترش سخت کے سے یعنے منہ اُسدن ترش ہوجاوینگے شدت سے دہشت کے اور وہ دن سخت گرم ہوگا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہی فرمایا سبحان اللہ کیا سخت نام ہی روز قیامت کا اور وہ دن نام سے بھی اپنے سخت تر ہی فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا پس بچا لیا اُنکو اللہ تعالی نے برائی اُسدن کے سے اور ملائی اُنکو تازگی اور خوشی وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا اور بدلا دیا اُنکو بسبب اسکے کہ صبر کرتے ہین طاعت پر اور اجتناب کرتے ہین معصیت سے یا اوپر ایثار طعام کے بہشت کہ اسکے میوے کھاوین اور کپڑے ریشمین پہنین مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ در انحال کہ تکیہ کئے ہونگے بیچ بہشت کے اوپر تختون آراستہ کے لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا نہ دیکھینگے بیچ بہشت کے دھوپ اور جاڑہ غرض ہوا بہشت کی معتدل ہوگی زمستان اور تابستان اُسمین نہوگا کہ شدت حر و برد کے سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا

وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا اور بدلا دینگے انکو اور باغ کہ نزدیک ہورہے ہونگے اوپر سائے درختون اُسکے کے اور تابع کیے جاوینگے میوے اسکے تابع کرنا کر لینے جب جی چاہیگا بہشتی کا تو ڈر کر کھالیگا کوئی منع نکریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا اور پھرائے جاتے ہین اوپر انکے باسن چاندیکے اور آبخورے ہین شیشے کے قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کہ بنائے ہوئے ہین چاندیکے صاف شفاف کہ دار پار نظر آتا ہی اندازہ کیا ہی ساقیون نے اُن ظرفون کو لایق سیرابی بہشتیون کے اندازہ کرنا یعنے ہر ایک کے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اسکو پی کر سیراب ہوجاوین اور چھک جائین نہ زیادہ ہو نہ کم وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور پلائے جاوینگے بیچ بہشت کے پیالے یعنے شراب کہ ہی ملونی اوسکی سونٹھہ کی بہشت کے کیونکہ زنجبیل طرب آرندہ اور لذت بخشندہ ہی عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا اور وہ زنجبیل چشمہ ہی بیچ بہشت کے نام رکھا جاتا ہی سلسبیل اور وہ جاری ہی اور جہان چاہین بہشتی لیجاوین وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور پھرینگے اوپر ابرار کے لڑکے گوشوارے رکھنے والے یا ہمیشہ رہنے والے اوپر حال طفولیت کے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا جسوقت دیکھیگا تو انکو اے نظارے کرنیوالے گمان کریگا تو صفائی اور درخشندگی چہرے اُنکے سے موتی بکھرے ہوے سیپ سے یعنے تر و تازہ کہ ہاتھہ کسیکا انکو نہین لگا اور رونق اور آبداری مین اُنکے کچھہ قصور نہین واقع ہوا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا اور جسوقت دیکھا تو نے اس جگہہ کو یعنے بہشت کو دیکھا تو نے نعمتون کو کہ تعریف اونکی بیان نہین ہوتی اور بادشاہی بڑی کو کہ بے زوال ہی حدیث شریف مین ہی کہ ادنی بہشتی جو نگاہ کریگا ملک اپنا ہزار برس کی راہ دیکھیگا اور منتہا مملکت اپنی کا مشاہدہ کریگا جیسا کہ مبداء اُنکا ملاحظہ کرتا ہی ایک قول یہہ ہی کہ ملک کبیر یہہ ہی کہ جو چاہے میسر ہو بعضون نے لکھا ہی کہ نعیم راحت اشباح ہی اور ملک کبیر دیدار ارواح اور نعیم ملاحظہ دار ہی اور ملک کبیر مشاہدہ دیدار نظم دار یہان بیکار بن دیدار ہی + رافتا الجارثم الدار ہی + گر نہو فردوس مین دیدار دوست + نیست جنت فی الحقیقت دوزخ اوست + عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ اور بہشتیون کے ہوینگے کپڑے لاہی کے سبز اور تافتے کے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور پہنائے جاوینگے کڑے چاندی سے سمجھہ لیجئے اور مقام پر فرمایا ہی یحلون فیہا من اساور من ذہب اسمین خدشہ کچھہ نہین جاینہی اور طلائی اور نقرئی دونون ہون وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور پلاویگا انکو پروردگار اُنکا شراب پاکیزہ یا پاک کرنیوالی غل وغش سے مقاتل نے کہا ہی طہور چشمہ ہی بہشت کے دروازے پر جو کوئی اُس مین سے پیئے گا حقد حسد اسکے دل سے دور ہوگا اور کوئی صفت بد اُسمین نرہیگی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شراب پاک کریگی دلکو ماسوی اللہ سے یہانتک کہ التذاذ پائیگا ساتھہ لقاے الہی کے اور باقی رہیگا ساتھہ بقا اوسکے کے متنوی بقا باخدا ہی تمام العطا + تمام العطا ہی بقا باخدا + لقاے خدا ہی صفا در صفا + صفا در صفا ہی لقاے خدا + سمجھہ لیجئے کہ حوض کوثر بہشت مین خاص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہی چنانچہ سورۃ کوثر مین مذکور ہی اور چار نہرین متقیون کے واسطے ہین آب کی شیر کی خمر کی عسل کی بیان اُنکا سورہ محمد مین ہی اور دو نہرین اہل خشیت کے واسطے ہین فیہما عینان تجریان اور دو نہرین اصحاب یمین کے واسطے ہین فیہما عینان نضاختان یہہ چارون سورہ رحمان مین مذکور ہین اور ایک شراب رحیق ہی ابرار کیواسطے اور چشمہ تسنیم مقربون کے واسطے یہہ دونون سورہ مطففین مین ہین اور دو نہرین اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل جسے سلسبیل کہتے ہین اور شراب طہور بھی انہین کے واسطے ہی محققین اسکو شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ پیتے ہی آئینہ دل لوامع انوار قدم سے روشن ہوجاتا ہی اور عکوس نقوش ازل نظر آنے لگتے ہین فرد ایک قطرہ جنسے نوش کیا اُس شراب کا + چشمہ بعینہ وہ بنا آفتاب کا + اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق یہہ کرامتین ہین واسطے تمہارے بدلہ تمہارے اعمال کا اور ہی سعی تمہاری نیک کامون مین قدر دانی کی گئی اور پسند کی گئی اور لایق عوض دینے کے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا تحقیق ہم نے اتارا ہی اوپر تیرے قرآن اُتارنا کر آہستہ آہستہ سورہ سورہ آیتہ آیتہ بمقتضائے حکمت
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا پس صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے کے جو تبلیغ رسالت مین فرمایا ہی یا جو حکم کیا
ہی تیرے فتح کا اور دشمنون کے ہلاک ہونیکا اور مت کہا مان اُنمین سے گنہگار اور کفر کرنیوالے کا یعنے جو گناہ کیطرف بلاوے جیسے
عتبہ کہ کہتا ہی تو اپنی دعوت موقوف کر مین بیٹی اپنی تجھے دونگا اور جو کفر کی جانب تجھے لاوے جیسے ولید بن مغیرہ کہ کہتا ہی تو
دین اپنے آبا کا اختیار کر مجھے مین مال دیکر تو نگر کردونگا انکا کہا مت مان وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کر نام پروردگار
اپنے کا صبح اور شام ذکر کر اُسکا صبح سے تا شام + یعنے رہ یاد ہی مین اسکے مدام وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا
اور بیچ بعضے ٹکڑے رات سے پس سجدہ کرو واسطے اسکے یعنے نماز پڑھو اور تسبیح کرو واسطے خدا کے یعنے نماز پڑھو رات بڑی سے یعنے تہجد
سمجھ لیجیے کہ بعضون نے لکھا ہی کہ مراد بکرۃ سے نماز صبح ہی اور اصیلا سے نماز ظہر اور عصر اور من اللیل سے نماز مغرب اور عشا یعنے ان
پانچون نمازون کی مداومت کرو اور سجہ لیلا طویلا سے اشتغال بنماز تہجد ہی اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا
ثَقِيْلًا تحقیق یہہ لوگ یعنے کفار مکہ دوست رکھتے ہین جلدی کو یعنے دنیا کو کہ جلد جانیوالی ہی اور چھوڑ دیتے ہین پیچھے اپنے سے دن
بھاری کو کہ قیامت ہی اوسکی طرف التفات نہین کرتے اور عمل نیک اسکے واسطے بجا نہین لاتے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ
اَسْرَهُمْ ہمنے پیدا کیا ہمنے انکو آب سست سے اور مضبوط کئے ہین ہمنے بندا و نکے کہ رگ پٹھون سے اعضا باندھے ہین وَاِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا اور جب چاہینگے ہم بدل ڈالینگے مانند اُنکے پیدائش مین بدل ڈالنا حاصل یہہ ہی کہ ان کافرون
کو ماریںگے ہم اور پھر زندہ ثانیہ مین مانند اسی صورت اور ہیئت کے جلا ونگے یا انکو جیسے گمراہ مارینگے ویسی ہی گمراہ اٹھا ونگے یہہ نہین
کہ کافر مارین اور مسلمان اٹھاوین جو حالت کفر پر مارینگے تو حالت کفر ہی پر اٹھا ونگے اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ نصیحت ہی یعنے
یہہ سورہ عبرت ہی مسلمانونکو تاکہ اعمال نیک بجا لاوین اور جزا پاوین فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو کوئی چاہے پکڑلے
طرف قرب پروردگار اپنے کے راہ طاعت عبادت کی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور نہین چاہتے تم کسی راہ کو مگر یہہ کہ
چاہے خدا تعالی خواہش تمھاری کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا استعداد اور استحقاق ہر ایک کی کو +
حکمت والا ہی جو کرتا ہی موافق حکمت کے کرتا ہی يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہی جسے چاہے بیچ رحمت اپنی کے ساتھ
ہدایت اور توفیق کے یا بیچ بہشت کے ساتھہ فضل اور کرم اپنے کے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالمون مشرکونکو تیار کیا
ہی واسطے انکے عذاب دردناک دینے والا قایم دایم سورۃ مرسلات مکی ہی پچاس آیتین ہین اور دو رکوع ہین والمرسلات ان المتقین
اور فواصل اسکے برتم لنا ہین اور نظم اس سورہ کا ساتھہ سورہ دھر کے یہہ ہی کہ آخر اسکے مین ذکر قیامت تھا اول اس اسکے بھی ذکر قیامت آیا +

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ان فرشتون کی کہ بھیجے گئے ہین ساتھہ نیکی کے یعنے ساتھہ امر اور نہی کے یا قسم ہی آیات قرآنی کی کہ بھیجی گئی ہین
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھہ نکوئی کے یا قسم ہی اُن باون کی کہ چلتی ہین پے در پے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہی فرشتون کی کہ سخت
دوڑتے ہین سخت دوڑنا کر امتثال امر الٰہی مین یا قسم ہی آیات کلام اللہ کی کہ کاٹنے والے اور محو کرنیوالے احکام پہلون کے ہین اور ناسخ شریعتون اور
دینون قدیمون کے یا قسم ہی باون سخت چلنے والے کی واسطے عذاب قوم کے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہی فرشتون کی کہ نشر کرنیوالے
ہین شریعتون کے اور ظاہر کرنیوالے ہین کتابون کے ظاہر کرنا کر یا قسم ہی آیات قرآنی کی کہ آثار ہدایت کے منتشر کرتے ہین واسطے خاص و
عام کے یا قسم ہی باؤن کی کہ نرم چلنے والی ہین واسطے راحت قوم کے فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا پس قسم ہی فرشتون کی کہ جدا کرنیوالے ہین حق
اور باطل کو ایکدوسرے سے جدا کرنا کر یا قسم ہی آیات کلام ربانی کی کہ جدا کرنیوالے ہین خیر کو شر سے یا قسم ہی باؤن کی کہ پراگندہ کرنیوالے



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہین ابر کو فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا پھر قسم ہی فرشتون کو کہ ڈالنے والے ہین ساتھہ پیغمبرون کے وحی کو یا قسم ہی آیات کلام یزدانی کی کہ القائے ذکر حق کرتے ہین درمیان عالم کے یا قسم ہی باونکی سبب ذکر حق ہوتے ہین کیونکہ انکا چلنا دلالت قدرت الٰہی پر کرتا ہی اور موجب ذکر حق ہونا ہی اور یہہ القائے ذکر عُذْرًا اَوْ نُذْرًا واسطے عذر محققون کے ہی اور ڈرانے باطلون کے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ واسکے نہین کہ جو کچھہ وعدہ دیے جاتے ہو تم قیامت آنے کا اور جو چیزین کہ تعلق رکھتی ہین قیامت سے البتہ ہونیوالا ہی فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ پس جسوقت کہ ستارے مٹائے جاوینگے یعنے نور اُنکا لیوینگے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ اور جسوقت کہ آسمان شگافتہ ہوگا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ اور جسوقت پہاڑ اٹھائے جاوینگے مقامون اپنون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ اور جسوقت رسول جمع کیے جاوینگے اس میقات مین کہ مقرر کیا جاویگا جہان گواہی دینا اُمتون پر پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ واسطے کس دن کے وعدہ دی گئی تھین یہہ چیزین یعنے مٹنا ستارونکا اور پھٹنا آسمان کا اور اُٹھنا پہاڑون کا پس جواب آویگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے دن جدائی کے کہ آج ہی اور اُسدن جدائی درمیان مومن اور کافر کے اور مطیع اور عاصی کے ہوگی یا واسطے دن حکم کرنیکے درمیان خلق کے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو یعنے کیا جانے تو کیا ہی دن جدائی کا کیونکہ اسکو کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اسدن جھٹلانیوالون کو کہ اُسدن کو جھٹلاتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پھر پیچھے انکے چلاتے ہین ہم پچھلون کو یعنے ہلاک کرینگے ہم پچھلونکو جو مانند اُنکے ہین جیسے کفار مکے کے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح کرتے ہین ہم ساتھہ گنہگارون کے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اسدن واسطے جھٹلانے والون کے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو پانی حقیر سے فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پس نگاہ رکھا ہمنے اس پانی کو بیچ ایک جگہہ مضبوط کے کہ رحم ہی اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایکوقت معلوم تک کہ زمانہ ولادت کا ہی فَقَدَرْنَا پس اندازہ کیا ہمنے اور قادر تھے ہم اوپر پیدا کیش تمھاری کے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس اچھے ہین ہم اندازہ کرنیوالے اور قدرت والے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بری ہلاکی اُسدن واسطے تکذیب کرنیوالون کے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو سمیٹنے والی زندونکو اور مردونکو یعنے زندون کو اپنی پشت پر سوار رکھتی ہی اور مردونکو اپنی پشت مین جگہہ دیتی ہی وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا اور پیدا کیے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا ساتھہ پیدا کردینے چشمون کے زمین مین وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وادی جہنم ہی اُسدن حشر کے واسطے جھٹلانیوالون کے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ چلو تم طرف اُس چیز کے کہ تھے تم ساتھہ اسکے جھٹلاتے یعنے دوزخ کی آگ کو اور اوسکے عذاب کو جھٹلاتے تھے تم سو چلو اوسمیں اور چلو انْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ چلو تم طرف سائے دھوین دوزخ کے تین شاخون والی کے نہ سایہ دینے والا کہ اُسمین ٹھنڈھک راحت ہو اور نہ کفایت کرنیوالا شعلون سے سمجھہ لیجیے کہ دود دوزخ بسبب بزرگی اور عظمت کے متفرق ہوجاویگا اور شب شعبہ نظر آویگا ہر شعبہ اپنی طرف کو جایگا معالم مین لکھا ہی گرد دوزخ سے اٹھیگی اُس سے تین شعبے پیدا ہونگے ایک نور ہوگا کہ مقارن مومنین پر سایہ ڈالیگا دوسرا دخان ہوگا کہ سر اُسے منافقین پر متوقف ہوگا تیسرا لہزبانہ خالص ہوگا کہ بالائے کافران ٹھہریگا انوار مین مذکور ہی کہ تینون شعبی دخان جہنم کے ہونگے ایک سر پر کافرون کے ایک جانب یمین اُنکے ایک طرف شمال ہوگا سر والا واسطے دینے عذاب قوت واہمہ اُنکے کے ہوگا کہ دماغ مین ہی اور یمین والا واسطے عذاب قوت غضبیہ اُنکے کے اور شمال والا واسطے عذاب قوت شہویہ اُنکے کے جو کوئی چاہے کہ وہان قیامت کو اُس دخان سے کہ ظلّ من تجوم اشارہ اُس سے ہی نجات پاوُن یہان دنیا مین اُن خصایل رذائل سے بچے اور صفات بہیمی اور سبعی کو ترک کرے فروترک غضب وشہوت کرآج تو ای رافت + فردائے قیامت کو تا ہووے تجھے راحت + اِنَّمَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ تحقیق دوزخ پھینکتی ہی اُسدن

چنگاریان ہر چنگاری مانند محل بڑیکے كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ گویا وہ شرر قطار ہی اونٹون زرد کی ساتھ رنگ آتش کے بعضون نے کہا ہی کہ صفر بمعنی سواد ہی جو آگ دوزخ کی سیاہ ہی تو شرارہ اوسکا بھی سیاہ ہوگا اور تشبیہ شرارہ کو ساتھ قصر کے واسطے عظمت کے فرمائی ہی اور شتران زرد سے یا سیاہ سے بجہت لون اور کثرت اور تتابع اور اختلاف اور سرعت حرکت کے فرمائی وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ بری مشقت ہی اسدن واسطے جھٹھانیوالون کے کہ صفت دوزخ کو اور شرارونکو اسکے باور نہین رکھتے هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ یہہ دن وہ ہی کہ کافر نہ بولینگے یعنے کچھ حجت نہ کرسکینگے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اور نہ اذن دیا جاویگا انکو تاکہ عذر لاوین اور عذر بھی وہان کارگر نہوگا وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ وائے ہی اسدن واسطے جھٹھانیوالون اُن چیزون کے هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہہ دن ہی جدا کرنیکا درمیان محق اور مبطل کے جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ اکٹھا کیا ہی ہم نے تمکو ای جھٹھانیوالو اس امت کے اور پہلون کو جو جھٹھاتے تھے پیغمبران گذشتگان کو فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ پس اگر ہی واسطے تمھارے مکر اور حیلہ جیسے دنیا مین مومنون سے کرتے تھے پس مکر اور حیلہ کرلو مجھ سے سمجھ لیجیے کہ مکر اور حیلہ جناب الٰہی کے آگے پیش نہین جاتا وہان عجز اور انکسار درکار ہی **نظم** بمکر و حیلہ عذاب خدا جو دفع کرین ✦ کمال بیخردی ہی اور بے ہنری ✦ خلوص فی العمل اور رافت اعتراف قصور ✦ یہان ضرور ہی اور آہ و گریہ سحری ✦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ غم اور غصہ ہی اسدن واسطے تکذیب کرنیوالون کے کہ حیلے کرکر عذاب خدا سے چھٹکارا چاہتے ہین إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ تحقیق بچنے والے شرک اور عصیان سے بیچ سایون درختون بہشت کے ہین اور اوپر کنارے چشمونکے اور درمیان میوونکے اُس چیز سے کہ آرزو کرین اور فرشتے انکو کہتے ہین كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ کھاؤ تم ان میوونمین سے اور پیو تم اس پانی مین سے کھانا پینا سہتا گوارا بدلے اس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین نیکی کرنیوالون کو وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ جہل اور قبح اور ذم ہی اسدن جھٹھانیوالون کو کہ نعمتون پر بہشت کے ایمان نہین لاتے اور باور نہین کرتے كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ کھاؤ تم ای جھٹھانیوالو دین کے نعمتون فانی کو اور فائدہ اٹھاؤ تھوڑا تحقیق تم گنہگار ہو یعنے مشرک ہو اور عاقبت تمکو عذاب درد دینے والا ہی وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ وائے ہی اسدن واسطے جھٹھانے والون کے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ اور جسوقت کہا جاتا ہی واسطے اُنکے کہ رکوع کرو نہین رکوع کرتے مراد رکوع سے نماز ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے کیونکہ بڑا رکن اسلام کا بعد شہادتین کے نماز ہی وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ وائے ہی اسدن واسطے تکذیب کرنے والون کے کہ بشرف اسلام مشرف نہین ہوتے اور نماز ادا نہین کرتے فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ پس ساتھ کونسی بات کے پیچھے اس قرآن شریف کے ایمان لاوینگے اگر قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ بڑا معجزہ ہی شامل اوپر حجج واضحہ اور معانی لائحہ کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ بعد اس آیت پڑھنے کے یہہ کہہ لیا چاہیے کہ امنا باللہ سبحانہ وتعالیٰ **فرد** ایمان مین لایا بخداوند تعالیٰ ✦ قرآن مبارک کا ہی جو بھیجنے والا ✦ سورۃ النبا مکی ہی اور اسمین چالیس آیتین اور ایک سو بہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین مکہ مین نازل ہوئی ہی فواصل اسکے مما ہین اور ربط اسکا سورہ مرسلات سے یہہ ہی کہ آخر مرسلات ویل یومئذ للمکذبین فبای حدیث بعدہ یؤمنون مین ذکر تکذیب کافران بقیامت و نبوت پیغمبر و قرآن تھا اور اوائل سورہ بناء ذکر خیر عظیم فرمایا کہ متضمن اُن سب معانی کے یہہ ہی

| سُورَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً |
|---|---|---|

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کس چیز سے سوال کرتے ہین کافر سمجھ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو دعوت اسلام کی ظاہر فرمانے لگے اور قرآن شریف پڑھکر روز قیامت سے ڈرانے لگے کفار نبوت مین آپکے اور نزول قرآن مین اور وقوع بعث مین اختلاف کرکر آپسمین پوچھنے لگے یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مومنون سے سوال کرنے لگے حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کس چیز سے پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ خبر بڑی سے کہ قرآن شریف ہی الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ وہ خبر کہ بیچ اوسکے اختلاف کرنیوالے ہین کہ شعر یا سحر یا کہانت ٹھہراتے ہین اور جھوٹی باتین اور پہلی کہانیان ✦

بتاتے ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بتاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ بناء عظیم نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کافرون کو شبہہ تھا کہ یہہ پیغمبر ہین یا ولی یا شاعر یا ساحر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ بناء عظیم بعث ہی کہ اسمین کافر اختلاف کرتے تھے کتنے کہتے تھے بعد مرنیکے نہ جیئینگے نہ اٹھینگے ان ھی الا حیوتنا الدنیا اور کتنے کہتے تھے قیامت کو اٹھینگے لیکن شفاعت ہماری ہمارے بت کرینگے ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اور کتنے شک مین تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بل ھم فی شک منھا پس اللہ تعالی نے فرمایا کلا سیعلمون ہرگز نہین یون البتہ شتاب جانینگے وقت نزع کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین وہ حق ہی ثم کلا سیعلمون پھر ہرگز نہین یون البتہ جلد جانینگے دن قیامت کے جھوٹے قول پلید عقیدہ اپنے کو الم نجعل الارض مھادا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو بچھونا بچھا ہوا تا قرارگاہ تمہارا ہو والجبال اوتادا اور پہاڑونکو میخین زمین کی تا نہ سے محکم رہے وخلقنکم ازواجا اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تا نسل تمہاری باقی رہے یا طرح طرح کے سیاہ اور سفید دراز اور کوتاہ خوب اور زشت وجعلنا نومکم سباتا اور کیا ہمنے نیند تمہاری کو آرام بدنکا تمہارے سمجھہ لیجئے کہ نیند سے حس و حرکت جاتی ہی قوائے حیوانہ آسایش پاتے ہین ماندگی دور ہوتی ہی وجعلنا اللیل لباسا اور کیا ہم نے رات کو پردہ تاظلمت سب چیزون کی چھپالے شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی فتوحات مکیہ مین کہ رات لباس اصحاب لیل ہی نگاہ اغیار سے چھپ کر اسمین لذت مکالمہ کی یا مشاہدہ کی موافق اپنے اپنے استعداد کے اٹھاتے ہین ؎ کیون بھائین نہ عاشقونکو راتین + محبوب سے کرتے ہین یہہ باتین + پاتے ہین حضور اسمین رافت + چکھتے ہین شہود حق کی لذت + شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ شب پردہ روندگان راہ ہی روز بازار بیداران سحرگاہ ہی ؎ شب محرم راز عاشقان ہی + شب خلوت خاص عارفان ہی + وجعلنا النھار معاشا اور کیا ہمنے دنکو وقت طلب معاش کا تا کہ تحصیل مین اسکے جستجو کرو وبنینا فوقکم سبعا شدادا اور بنائے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان سخت یعنی محکم اور ستوار صاف شفاف بن سوراخ اور شگاف وجعلنا سراجا وھاجا اور پیدا کیا ہمنے آسمانمین چراغ آفتاب روشن وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا اور اتارا ہم نے بخوڑ نیوالون سے یعنے بادلون سے پانی گرنیوالا لنخرج بہ حبا ونباتا تا کہ نکالین ہم ساتھہ اس پانی کے اناج کے دانے اور گھاس یا دریا سے دانہ در اور زمین سے گھاس وجنت الفافا اور باغ لپٹے ہوے گھنے ان یوم الفصل کان میقاتا تحقیق دن جدائی کا کہ قیامت ہی حکم الہی مین ہی وقت مقرر محاسبہ کیواسطے خلایق کے یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا جسدن کہ پھونکا جاویگا یعنے اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے بیچ صور کے دوسری پھونک پس آوگے تم فوج فوج اپنے قبرون سے میدان محشر مین امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر افواج کی پوچھی آپنے فرمایا کہ قیامت کو ایک قسم میری امت سے اٹھینگے انمین سے بعضے بندر کی شکل ہونگے بعضے سور کی بعضے اوندھے منہہ ہونگے انکو دوزخ کی طرف کھینچتے ہونگے بعضے اندھے بعضے بہرے گونگے بعضونکی زبانین سینہ پر لٹکتی ہونگی اور زبانون کو اپنے اپنے دانتون سے کاٹتے ہونگے پیپ لہو انسے بہتا ہوگا اہل محشر کو اس حال سے کراہت آئیگی بعضونکے ہاتھہ پاؤن کٹے ہونگے بعضے سولیون پر آگ کے لٹکتے ہونگے بعضون مین بدبو ہوگی مردار سے بدتر بعضونکو جبے پہنائے ہونگے قطران کے چپٹائے ہوے انکے چمڑون سے وہ بند سخن چین ہونگے اور سود حرام خوار اور اوندھے منہہ سود کھانیوالے اور اندھے چوری کرنیوالے حکم مین اور گونگے بہرے گھمنڈ کرنیوالے اپنی عبادت پر اور زبان کاٹنے والے عالم کہ کہتے ہین عمل نہین کرتے اور ہاتھہ پاؤن کٹے ہمسایون کے آزردہ کرنیوالے اور سولیون پر لٹکتے ہوے رازفاش کرنیوالے بادشاہ ہونسے اور بدبو والے تابع شہوتونکے اور لباس سیاہ قطران پہنے ہوے اہل تکبر اور غرور ہونگے معاذ اللہ فردہمین امن دے انسے یارب تمام + بحق محمد علیہ السلام وفتحت السماء فکانت ابوابا اور کھولا جاویگا یعنے پہاڑا جائیگا آسمان اسدن پس ہوجاویگے بسبب شگافونکے دروازے یعنے آسمان شگاف شگاف ہوکر صاحب دروازون کا معلوم ہوگا وسیرت الجبال فکانت سرابا اور چلائے جاوینگے پہاڑ ہوا پر پس ہونگے مثل ریت کے یعنے دھوکا سا نظر آئیگا اپنے حقیقت پر نرہینگے ان جھنم کانت مرصادا تحقیق دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی کہ سبکو اسپر سے گذرنا ہوگا یا گھات کرنیوالے کہ شعلے اس سے نکلتے ہونگے تعذیب کو کافرون کے اور

اس سے بھاگ نہ سکینگے یا موضع رسد کہ خزنہ دوزخ کفار کا انتظار کرینگے اور خزنہ بہشت نگاہبانی مومنوں کی کرینگے کہ بلصراط سے گذرینگے وقت آگ سے بچیں اور یہہ دوزخ ہوگی لِلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا واسطے کافرون کے کہ سرکش ہین جگہہ پھر جانیکی اور رہنے کی لٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا رہنے والے ہونگے بیچ اسکے قرنون بیشمار معالم مین لکھا ہی کہ مجاہد نے کہا کہ احقاب جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی سینتالیس حقبہ ہین ہر حقبہ ستر خریف کا خریف سات سو برس کی ہر برس تین سو ساٹھہ دن کا ہر دن ہزار سال کا ہی اور موضع مین مذکور ہی کہ مراد اس سے تعین مدت نہین بلکہ یہہ معنے ہین کہ جو حقبہ گذریگا اسکے پیچھے اور حقبہ آئیگا ابدالآباد تک لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھینگے یعنے نہ پائینگے کافر بیچ دوزخ کے ٹھنڈک جو حقبہ گذریگا اسکے پیچھے اور حقبہ آئیگا ابدالآباد تک لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھینگے یعنے نہ پائینگے کافر بیچ دوزخ کے ٹھنڈک ہوا کی کہ اس سے راحت پاوین اور حرارت دوزخ کی دفع ہو یا برد بمعنی خواب ہی یعنے نیند نہین آئیگی تا آرام پائین اور نہ پینگے شراب اِلَّا حَمِیْمًا مگر پانی گرم اور حمیم اس پانیکو کہتے ہین جو منہ تک لیجانے مین گوشت منہ کا اتارے اور پیتے ہی کلیجہ گردہ جلاوے وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا اور پیپ دار دھونسے اونکے بہے گی یا آنسو حسرت سے ٹپکینگے یا زمہریر کہ اس سے عذاب دیئے جاوینگے موافق اپنے کیئے کے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا تحقیق وہ تھے نہین ڈرتے تھے حساب آخرت سے یا امید نہین رکھتے تھے ثواب کی اس جہان کے وَّكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا اور جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو جو انکو دکھاتے تھے جھٹلانا کرو وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا اور ہر چیز کو بندون کے اچھے برے عملون سے گن لیا ہمنے اسکو یعنے نگاہ رکھا اور لکھہ لیا ہمنے لکھنے کرام کاتبین کے اور کہینگے ہم مشرکون کو فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے ہم تمکو ہمیشہ مگر عذاب اور ہر عذاب کے حدیث مین وارد ہی کہ یہہ آیت سخت ترین آیات قرآن ہی دوزخیون پر اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا تحقیق واسطے پرہیزگارون کے چھٹکارا عذاب سے یا جاے فلاح ہی کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا باغ ہین میوہ دار درختونکے اور انگور ہین تخصیص انگور کی واسطے فضیلت کے ہی وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور عورتین نوجوان انار پستان ہین سب ہم عمر تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ عورتین سولہ برس کی ہونگی اور مرد تیتیس برس کے اور اغلب تفاسیر مین ہی کہ سب اہل بہشت کیا مرد کیا عورتین تیتیس برس کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا اور پیالے ہین بھرے ہوئے شراب سے یا جام ہین پیا پی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا نہ سنینگے متقی بیچ بہشت کے باتین بیہودہ اور نہ جھوٹھی بعضون نے کہا ہی کہ شراب پینے کے وقت بہشت مین سخن عبث اور دروغ نہ سنینگے جیسے دنیا مین مجلس خمر مین بیہودہ بکتے ہین اور بیہوشی مین جو منہ مین آتا ہی وہ کہتے ہین جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا بدلا ہی پروردگار تیرا، مقتضاے وعدہ اپنے کے بخشش ہی انکو فضل اسکے سے بخشش وافی کافی یا موافق انکے کاموں کے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا اور اس چیز کا جو درمیان آسمان و زمین کے ہی بخشش کرنیوالا نہ مالک ہونگے اہل آسمان اور نہ زمین خدا تعالی سے ایک بات کرنیکی یعنے انکو قدرت نہوگی ایک بات کرنیکی اللہ سے مگر اسکی اجازت سے یا یہہ کہ طاقت نہوگی انکو کہ خطاب کرین ساتھہ خدا تعالی کے اور پھر جائین اسکے ثواب اور عقاب سے کیونکہ یہہ مملوک ہین مملوک مالک نہین ہوتا یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اسدن کہ کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندھکر روح فرشتہ ہی موکل ارواح پر اور ایسا بڑا ہی کہ کوئی مخلوق اس سے بڑی نہین قیامت کے دن اسکی اکیلی کی ایک صف ہوگی اور ایک صف سب فرشتون کی چنانچہ معالم مین لکھا ہی اور ابن مسعود سے عین المعانی مین روایت ہی کہ مقام روح آسمان چہارم پر ہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہی ہر تسبیح سے اسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی بعضون نے کہا ہی روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ ساتھہ فرشتون کے صف باندھینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک طایفہ ہی آدمیونکی شکل لَا یَتَكَلَّمُوْنَ نہ بولینگے شفاعت مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر جسکو حکم دیا اللہ نے واسطے اسکے خدا تعالی نے کہ شفاعت کریا شفاعت نکریگے مگر اُس شخص کی کہ اذن کرے خدا جسکو شفاعت کا وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہوگا اسنے کلمہ توحید کا دنیا مین حاصل یہہ ہی کہ سوا مومن کے شفاعت کسیکی نکرینگے ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ یہہ دن ہی ہونیوالا البتہ ہوگا بر حق فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف ثواب پروردگار اپنے کے جگہہ پھر جانیکی ساتھہ ایمان اور طاعت کے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا

قریبا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک سے کہ عذاب آخرت ہی نزدیک اسواسطے ہی کہ تحقیق ہونیوالا ہی یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ اُسدن کہ دیکھہ لیگا ہر آدمی جو کچھہ بھیجا تھا ماتھون اسکے نے یعنے اچھے بُرے جو کام کئے ہین وہان پاویگا ویقول الکافر یلیتنی کنت ترابا اور کہیگا کافر اُسدن ای کاشکے ہوتا مین مٹی یعنے پیدا ہی نہوتا آج مٹی ہوتا مجھے نہ جلاتے بعضون نے کہا ہی کہ اُسدن وحوش خاک ہونگے کافر آرزو کرینگے کہ ہم بھی خاک ہوتے اور ایک قول یہہ بھی ہی کہ مراد اس کافر سے شیطان ہی حضرت آدم علیہ السلام کو حقیر جانتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوے ہین اور اپنے آپ کو بڑا جانتا تھا کہ مین آتش سے مخلوق ہون وہان بزرگی آدم اور اولادمیون کی دیکھہ کر اور اپنی ذلت اور خواری ملاحظہ کر کر تمنا کریگا کہ کاشکے مین مٹی سے ہوتا اور نسبت آدم سے رکھتا سچ ہی کہ جو دبدبہ طنطنہ شان شوکت عظمت بڑائی خاکیون کی ہی کسی طبقہ کو طبقات مخلوقات سے نہین فقط جو کہ آدم کی شان وشوکت ہی + عزت وحرمت سعادت ہی + نی ملایک کی نی پیری کی ہی + خوبی اس نہج کب کسیکی ہی + خاک ہی اور پاک ہی سب سے + پست ہی اور بلند کوکب سے + ہی زمین پر بڑی فلک سے یہہ + شرف رکھے نکیون ملک سے یہہ + خاک نے پایہ یہی عجب پایا + گل ہی کیا رنگ رنگ دکھلایا + خاک ہوتا اوگیں ہزارون گل + خاک کے چھٹ ہی کون مظہر کل + ہی اسیمین تجلی مولا + رافت اس سے ہی کون پھر اولی + سورۃ النازعات مکی ہی اسمین چھیالیس آیتین ہین اور ایک سو لو اسی کلمہ اور سات سو تہ پن حرف ہین اور دو رکوع ہین فواصل اسکے اہم مین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ نبا کے یہہ ہی کہ ختم سورہ نبا بذکر روز قیامت تھا آغاز سورہ نازعات بھی بذکر یوم حشر ہوا +

سورۃ النازعات مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست واربعون ایۃ

والنازعات غرقا قسم ہی اُن فرشتون کی کہ زور سے کھینچنے والے ہین جان ڈوبے ہوے کو کھینچکر یعنے جان کافرون کی ساتھہ سختی کے نکالتے ہین والناشطات نشطا اور قسم ہی اُن فرشتون کی کہ بند کھولدینے والے ہین جانکا بدن سے بند کھولنا کر یعنے روح مسلمانون کی ساتھہ نرمی کے قبض کرتے ہین والسابحات سبحا اور قسم ہی ان فرشتون کی کہ تیرنے والے ہین ہوا مین تیرنا کر تسبیح کہتے ہوے فالسابقات سبقا پھر قسم ہی اُن فرشتون کی کہ آگے نکل جانیوالے ہین ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کر فرمانبرداری مین فالمدبرات امرا پس قسم ہی اُن فرشتون کی کہ تدبیر کرنیوالے ہین کام کو دنیا کے جیسے جبرئیل موکل ہوا پر ہی میکائیل مینہہ پر اسرافیل صور پر عزرائیل قبض ارواح پر بعضون نے کہا ہی کہ سب قسمین ستارون کے کھائے ہین کہ دوڑنیوالے مشرق سے مغرب تک ہین اور جانیوالے ایک برج سے دوسرے مین ہین اور تیرنے والے ہین فلک مین اور سب سے آگے نکل جانیوالے ہین سیر مین اور تدبیر کرنیوالے ہین کامون کے جو اللہ تعالی نے اُنپر مقرر رکھے ہین مانند اختلاف فصل کے یا قسم کھائے گئے گھوڑے غزا کے ہین کہ باگ کھینچے ہوے جاتے ہین دار اسلام سے اور تیرتے ہین دوڑتے ہین اور آگے نکل جاتے ہین صف جہاد مین اور تدبیر پاتا ہی اُنسے کام فتح کا یا قسم کھائے گئے یہہ نفوس قدسیہ مردان خدا ہین کہ کھنچ کر شہوتون سے نشاط کرتے ہوے عالم قدس کو جاکر بمراتب قرب الہی مین تیرتے ہین اور حصول کمالات مین سبقت کرتے ہین یہان تک کہ مدبر امور ارشاد ہوتے ہین اور ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم قبرون سے اُٹھائے جاوگے اور حساب لیا جائیگا یوم ترجف الراجفۃ یاد کر اُسدن کو کہ کانپیگی کانپنے والی یعنے زمین اور پہاڑ ہیبت اوسکی سے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی یوم ترجف الارض والجبال وہ پہلے نفخہ کا وقت ہی کہ سب کانپینگے اور جاندار ہول سے مرجائینگے تتبعہا الرادفۃ آوینگے پیچھے اُسکے آنیوالے یعنے دوسری پھونک صور کی جسے نفخہ ثانیہ کہتے ہین اس سے خلق زندہ ہوگی قلوب یومئذ واجفۃ کتنے دل اُسدن دھڑک نیوالے ہین ابصارہا خاشعۃ آنکھین اُن دلوالون کی نیچے ہین وہشت سے یقولون ائنا لمردودون فی الحافرۃ کہتے ہین منکر بعثت کے آج کیا ہم البتہ پھیرے جاوینگے جس حالت پہلی کے یعنے ہین بعد مرنے کے کیا پھر زندہ کرینگے ائذا کنا عظاما نخرۃ کیا جب ہوجاوینگے ہم ہڈیان گلی ہوئی اور نزدیک خاک ہونیکے ہین پھر اٹھاوینگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قَالُوْا کہتے ہین کافر ٹھٹھے بازی سے کہ اگر یوہین ہو تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ یہہ پھرنا اسوقت پھر آنا ہی تو ٹیکا حاصل یہہ ہی کہ اگر رجوع ہوئے ہم قیامت کو تو ہم تو زیان کار ہین ہمیشہ جھٹھاتے رہے ہین حق کو ہمین سوا زمین کے کیا ملیگا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ دشوار نہ جانو قیامت کے امر کو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ پس سوا اسکے نہین ہی کہ وہ ڈانٹنا ہی ایکبار یعنے ایک پھونکنا ہی اسرافیل کا کہ سب خلایق اس سے جی جاویگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پس اسوقت وہ بیچ روے زمین سفید ہموار کے ہونگے یعنے زمین محشر مین آئینگے زمین کے نیچے سے نکل کر بعضون نے کہا ہی ساہرہ نام زمین کا ہی جو بیت المقدس کے نزدیک گرد جبل اریحا کے ہی وہان محشر ہوگا خدا اسکو کشادہ کر دیگا جسقدر چاہیگا بعضے کہتے ہین کہ حق تعالیٰ چاندی کی زمین چالیس حصے دنیا سے بڑی طول عرض مین پیدا کر دیگا ساہرہ اسیکا نام ہی وہین حشر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى کیا نہین آئی تیرے پاس یعنے آئی ہی بات موسیٰ کلیم اللہ کی تو کہ تسلی دے اپنے دلکو جھٹھانے پر اور نافرمانی پر قوم کے اور صبر کرے مسلمانون کے وعدہ پر کافرون کے وعید پر اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى یاد کر جب پکارا موسیٰ کو پروردگار اُسکے نے بیچ میدان پاک طوی کے طوی نام وادی کا ہی یا بمعنی مرتین ہی یعنے دوبار پاکیزہ ہوے یا دوبار آواز کیا گیا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا تو ساتھہ رسالت کے طرف فرعون کے تحقیق اُسنے سرکشی کی ہی فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ اسکو کہ ای سرکش کچھہ ہی تجھکو میل اور رغبت طرف اُسکے کہ پاک ہو تو کفر اور عصیان سے وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى اور کچھہ چاہتا ہی تو کہ راہ دکھاؤن مین تجھکو طرف پہچان نے پروردگار تیرے کے پس ڈرے تو عقاب الٰہی سے اور چھوڑے سرکشی اور نافرمانی موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو فرعون کے پاس گئے اور اپنی پیغمبری جتائی فرعون نے معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى پس دکھایا اسکو موسیٰ علیہ السلام نے معجزہ بڑا وہ کیا تھا کہ عصا سے سانپ بن گیا فَكَذَّبَ وَعَصٰى پس جھٹھایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اوپر نافرمانی خدا کے یعنے جب عصا اژدہا ہو گیا فرعون نے کہا کہ یہہ خدا تعالیٰ کیطرف سے نہین ہی بلکہ جادو موسیٰ کا ہی ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھہ پھیری موسیٰ سے سعی کرتے ہوئے جھٹھانے کو اُنکے معجزہ کے یا ڈرا فرعون اژدہا سے اور پیٹھہ پھرا کر سعی کی بھاگنے مین فَحَشَرَ پس اکٹھا کیا فرعون نے اپنے قوم کو یہان وقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی فَنَادٰى پس پکارا اپنے لشکر کو آپ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى پس کہا کہ مین ہون پروردگار تمھارا بڑا یعنے بت جو میری صورت پر تراشے ہین اُن سب سے مین بڑا ہون امام قشیری نے رحمت ہو جیو اللہ کی اُنپر لطایف مین لکھا ہی کہ ابلیس نے یہہ بات سنکر کہا کہ مین نے انا خیر کہا تھا یہہ بلا مجھہ پر نازل ہوئی جسنے یہہ لاف مارا ہی کیا جانئے اُسکا کیا حال ہو فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى پس پکڑا فرعون کو خدا نے عذاب آخرت مین کہ جلنا ہی اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا عذاب مین دو کلمون کے مواخذہ کیا کلمہ اولیٰ بھی انا ربکم الاعلیٰ ہی اور کلمہ اخری ما علمت لکم من الٰہ غیری ہی اُن دو کلمون مین چالیس برس رہا شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایکدن مین منصور حلاج کی زیارت پر مراقبہ کرتا تھا روح کو اُنکے مقام عالی درمیان علیین کے دیکھا جناب الٰہی مین مناجات کی مین نے کہ خدایا یہہ کیا ماجرا ہی کہ فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا اور منصور نے انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا روح حسین منصور علیین مین ہی اور روح فرعون سجین مین آواز آیا کہ فرعون نے خود بینی مین پڑکر اپنے آپ کو دیکھا مجھے گمایا اور حسین نے مجھے دیکھا اور اپنے آپ کو گمایا ؎ یہہ انا الحق ہی حرف حق ہی حق + وہ انا الرب ضلالت مطلق + اسنے خود گم کیا خدا ثابت + اسنے حق کہوانا کیا ثابت + اُس انا مین خدا کی رحمت ہی + اس انا پر خدا کی لعنت ہی + یہہ انا الحق ہی حق سے ای رافت + وہ انا الرب ہی نفس کی شامت + اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى تحقیق بیچ عذاب پکڑنے فرعون کے البتہ نصیحت ہی واسطے اُسکے جو ڈرتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ کیا تم ای منکر و بعثت کے سخت تر ہو پیدائش مین یا آسمان باوجود اس عظمت کے بَنٰىهَا بنایا اسکو اوپر سرون تمھارے کے رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا بلند کیا چھت اُسکے کو پس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

برابر کیا اسکو بے قصور فتور وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا اور رات بنائک دیا اور اندھیرا کیا رات اسکے کو اور نکالا دھوپ اسکے کو اوقات دن رات کی طرف آسمان کے اسواسطے ہی کہ اُنکے ہونیکا وہ سبب ہی وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے بچھادیا اسکو جمہور علما کہتے ہین کہ پیدائش زمین کی آسمان سے پہلے ہی اور بچھانا زمین کا پیچھے پیدائش آسمان کے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا نکالا زمین بیچھی ہین سے پانی اُسکا اور چارا اُسکا وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا اور پہاڑون کو گاڑدیا اور بچھنا زمین کا اور گڑنا پہاڑون کا اور بہنا پانی کا اور اوگنا گھاس کا مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ فائدہ ہی واسطے تمہارے اور واسطے جانورون تمہارے پھر فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى پس جسوقت آویگی آفت بڑی اور وہ وقت وہ ساعت ہوگی کہ دوزخی دوزخ کو اور بہشتی بہشت کو جاوینگے جواب اذا کا محذوف ہی تقدیر اُسکی یہہ ہی کہ واقع ہوگا جو کچھہ واقع ہوگا یَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى اُسدن یاد کریگا آدمی جو کچھہ سعی کی تھی عمل مین یعنے سب لکھہ کر اسکے ہاتھہ مین دینگے تو کہ پڑھہ لے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى اور ظاہر کیا جاویگا دوزخ واسطے اُس شخص کے کہ دیکھتا ہی یعنے ایسا ظاہر ہوجاویگا کہ جو دیکھنے والا ہوگا دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى پس جس کسی نے کہ سرکشی کی اور ایمان نہ لایا وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو اور آخرت کو بھلایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى پس تحقیق دوزخ وہی ہی جگہہ رہنے کی اسکے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى اور جو کوئی کہ ڈرے کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا اور پھیر رکھا جی اپنے کو آرزو نسے اُسکے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى پس تحقیق بہشت ہی جگہہ رہنے کی اُسکے فضول مین لکھا ہی کہ یہہ آیت اُسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ پر قادر ہوا اور محض خوف الٰہی سے بچ جاوے اور نکرے نفس تابع جو یک نفس ہووے ۔ وہان کے غم سے نجات بس ہووے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا پوچھتے ہین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سے کہ کب ہی وقت کھڑے ہونے اُسکیا اور کس زمانہ مین آویگا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا بیچ کس بات کے ہی تو یاد اسکے سے کسی زمانہ مین آویگا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ سے وہ وقت پوچھون حق سبحانہ نے فرمایا کہ تو قیامت کے جاننے مین بیچ کس چیز کے ہی یعنے علم اسکا تیرا متی نہین تو کیون پوچھتا ہی اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا طرف پروردگار تیرے کے ہی انتہی اسکا یعنے کسیکو خبر نہین قیامت کے آنیکا وقت جاننا خاصہ خدا کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہی اُس شخص کا جو قیامت سے ڈرتا ہی كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا گویا کہ کفار مکہ کے جسدن دیکھینگے قیامت کو کہ اُسکے آنے سے پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا نہ رہے تھے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام یا دن چڑھے اُسکے یعنے دہشت سے اُسدن کے مدت زندگانی کی اپنے بھول جاوینگے یہہ سمجھینگے کہ دنیا مین ایک شام کی تھی ہمنے یا کچھہ دن چڑھے تک رہے تھے سورۃ عبس مکی ہی اسمین بیالیس آیتین اور ایک سو تیس کلمے اور پانچ سو تینتیس حرف ہین اور ایک رکوع ہی فواصل اسکے اہم ہین اور ربط اسکا بسورہ نازعات یہہ ہی کہ اختتام نازعات بسوال کفار ہی کہ وقوع ساعت سے کرتے تھے اور اختتام اسکا بھی اولٰئک ھم الکفرۃ الفجرۃ متضمن نکوہش کفار ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرداروں سے قریش کے کچھہ باتین کرتے تھے کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہ نابینا تھے آکر آپ کی بات کاٹ کر کچھہ کلام کیا حضرت نے ترشرو ہوکر اُنسے منہ پھیر لیا جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے ۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

عَبَسَ وَتَوَلّٰى تیوڑی چڑھائی اور منہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى یہہ کہ آیا اُسکے پاس اندھا یعنے عبداللہ ذکر نابینائی کا اسکے اسواسطے کیا کہ اُسنے جو قطع کلام حضرت سید انام علیہ السلام کا کیا معذور تھا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى اور کس چیز نے معلوم کردیا تجھکو شاید کہ عبداللہ پاک ہوجاتا گناہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى یا نصیحت سنتا پس فایدہ دیتی اُسکو نصیحت تیری اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى

اسی پر جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہی ایمان لانے سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى پس تو واسطے اُسکے متوجہ ہوتا ہی کہ ایمان لاوے وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى اور نہین ہی اوپر تیرے وبال یہہ کہ نہ پاک ہووے وہ ساتھہ اسلام کے یعنے تجھہ پر کچھہ وبال نہین اُسکے اسلام نہ لانے سے ۵ کہ رسول نہیں ہی بلاغ ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى اور جو کوئی آتا ہی تیرے پاس دوڑتا ہوا واسطے تعلیم کے یعنے عبداللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا کفار کے آزار دیئے سے تیرے ملنے کے جہت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پس تو اُسی سے تغافل کرتا ہی منقول ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے جو یہہ آیت پڑھی چہرہ مبارک آپکا متغیر ہوگیا لباب مین ہی کہ اس پل مین نرگس چشم اس سرچشمہ رسالت کے ایسی بے آب و تاب ہوئی کہ چلتے تھے اور راہ نہین نظر آتا تھا نزدیک تھا کہ گل رخسار پر انوار دیوار کہ کو مشرف کرے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے پیچھے گئے اور اسکو پھر لاکر مسجد مین روبرو مبارک اپنی بچھا کر بٹھایا پھر جب اسکو دیکھتے تھے عزت کرتے تھے اور فرماتے تھے مرحبا ہی اُس شخص کو کہ جسکے خاطر عتاب کیا مجھے پروردگار میرے نے اور دو بار مدینہ مین خلیفہ کیا اسکو جب غزا کو جاتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آپ سے خطا نہ تھی کیونکہ بحکم اجتہاد عمل فرمایا تھا اور کراہت آپ کی بے ادبی سے عبداللہ کے تھی کہ آپ کی بات اسنے قطع کی تھی لیکن وہ معذور تھا بسبب نابینائی کے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ہرگز نہین یون تحقیق یہہ نصیحت ہی واسطے خلق کے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہے یاد کرے اسکو اور اُس سے پند پذیر ہو اور یہہ آیتین لکھی گئی ہین فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ بیچ صحیفون تنظیم کئے گیون کے نزدیک خدا کے مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بلند کئے گئے مرتبہ مین پاک کئے گئے سب عیبون سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ بیچ ہاتھون لکھنے والون نوشتون كِرَامٍ بَرَرَةٍ بزرگ نیک کارون کے یا کرام کے معنے کریم اور مہربان اور برسلانون کے کہ استغفار کرتے ہین انکے واسطے جناب الٰہی مین قُتِلَ الْاِنْسَانُ مارا جاوے آدمی کافر بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے عقبہ بن ابی لہب ہی کہ اول داماد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پھر صاحبزادیکو طلاق دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بددعا کی کہ الٰہی مسلط کر اسپر ایک کتہ اپنے کتون مین سے چند روز مین شیر نے اسکو مار حق تعالیٰ اسکو فرماتا ہی مَآ اَكْفَرَهٗ کس نے کافر کیا اسکو خدا سے کیا ناشکری ہی نہین سمجھتا حق تعالیٰ نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے پیدا کیا ہی اُسکو مِنْ نُّطْفَةٍ ذرا سے آب منی سے خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ پیدا کیا اسکو پس اندازہ کیا اُسکے اعضا شکل ہیئت کا مان کی پیٹ مین ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پھر راہ پیٹ سے نکلنے کی آسان کی اُسکی تا کہ وہ پیدا ہوا اور بڑھا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مارا اسکو جب عمر اسکی تمام ہوئی فَاَقْبَرَهٗ پھر گاڑا اسکو خاک مین تا کہ قتل مردار کے کوڑے پر نہ پھینک دین ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ پھر جب چاہیگا خدا تعالیٰ جلد اٹھاویگا اسکو وقت نشور کے اور وقت نشور کا اسکے ارادہ پر موقوف ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ہرگز نہین یون ابھی نہین ادا کیا انسان نے وہ چیز کہ حکم کیا تھا خدا تعالیٰ نے اسکو یعنے کافرون نے وعدہ میثاق کا نہین پورا کیا اور ایمان اسلام پر گردن نہین رکھی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے سب آدمی ہین کہ حکم پر اللہ تعالیٰ کے چلنا جیسا کہ چاہے کسی سے ہوا نہوگا ۵ ہو قصور اپنا نہ کیون مدنظر رافت کام + اسکے لایق نہوا اور نہوگا ہمسے + فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ پس چاہے کہ دیکھے آدمی طرف کھانے اپنے کے چشم عبرت سے کہ کسطرح پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ہر آئینہ ڈالا ہمنے پانی ابر سے ڈالنے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو پھاڑنا کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا پس اگایا ہمنے بیچ زمین کے اناج جو قوت ہو سکے جیسے گیہون جو وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا اور انگور اور ترکاری وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا اور درخت زیتون کے اور خرمے وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا اور باغ گھنے کے بہت درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا اور میوے تر اور خشک یا ابا کے معنے چارا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ واسطے فائدہ تمہارے کے اور واسطے چارپایون تمہارے کے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ پس جب دم آویگی آواز کان پھوڑنیوالی یعنے آواز صور کی کہ جو کوئی سنے گا بہرا ہو جاویگا جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھین گے ہول اور شدت بہت يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ اُس دن بھاگیگا آدمی بھائی اپنے سے باوجود انس اور محبت کے وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے باوجود دیکھے ہوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سربانی اور شفقت کے وصاحبتہٖ وبنیہٖ اور جورو اپنے سے باوجود اسکے کہ مونس روزگار اسکی تھی اور بیٹے اپنے سے لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ واسطے ہر ہر کے قیامت والون مین سے اسدن ایک حالت ہی کہ کفایت کرتی ہی اسکو اور دن کے مہمون سے ووجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ کہتے مینہ اسدن روشن ہین ہنستے ہین فرحناک ہین بسبب اسکے کہ دوزخ سے بچ کر بہشت مین گئے ووجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقہا قترۃ کہتے مینہ اسدن کہ اوپر اُنکے گرد وغبار ہی ڈھانکتی ہی اسکو سیاہی اسکی اولئک ھم الکفرۃ الفجرۃ یہہ لوگ وہ ہین کافر بدکار نابکار سورۃ التکویر کی ہی انتیس آیتین ہین اور اکیسو چار کلمے اور پانچسو تیئیس حروف اور مکے مین نازل ہوئی ہی فواصل اسکے تنم ہین اور ربط اسکا بسورہ عبس یہہ ہی کہ ختم اسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بذکر قیامت ہوا

سورۃ التکویر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وعشرون ایۃ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے قیامت کے دن کا احوال دیکھے وہ پڑھے یہہ سورہ اذا الشمس کوّرت جسوقت کہ سورج لپیٹا جاویگا یعنے روشنی اسکی عالم سے لپیٹ لینگے سیاہ رہ جاویگا واذا النجوم انکدرت اور جسوقت کہ ستارے تیرہ ہوکر تلے گرینگے واذا الجبال سُیّرت اور جسوقت پہاڑ اپنے مقامون سے چلائے جاوینگے ہوا پر واذا العشار عُطّلت اور جسوقت دس مہینے کی گابن اونٹنی کہ جنکے نزدیک ہو بیکار چھوڑے جاویگی یعنے یہہ جو بڑا مال نفیس ہی عرب والون کے نزدیک اسکی قدر خواہش نرہیگی واذا الوحوش حُشرت اور جسوقت جانوران وحشی جمع کیئے جاوینگے ساتھہ آدمیون کے اور مجال ضرر دینے کی ایک دوسریکو نرہیگی واذا البحار سُجّرت اور جسوقت دریا ملائے جاوینگے کھارے میٹھے سب ایک ہونگے یا خشک کیئے جاوینگے کہ پانی انمین مطلق نرہیگا یا جھونکے جاوینگے یعنے اونٹائے جاوینگے دوزخیونکے پینے کو واذا النفوس زُوّجت اور جسوقت جانین قسم قسم کی ملائی جاوینگی نیک نیک سے بد بد سے یا نفوس مومنون کے ساتھہ حورعین کے اور کافرون کے ساتھہ شیاطین کے یا ملائے جاوینگے روحین بدنون سے واذا الموؤدۃ سُئلت اور جسوقت لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جائیگی بای ذنب قُتلت ساتھہ کس گناہ کے ماری گئی عادت عرب والون کی تھی کہ لڑکیون کو مفلسی کے سبب یا عار کے لیئے کہ کسی سے انکو بیاہینگے جیتیان گاڑدیتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ انکے مانیوالون سے پوچھینگے یا اُنھین سے پوچھینگے کہ تم کیون ماری گئین اور فائدہ اس سوال مین یہہ ہی کہ لڑکی آپ بتاوے کہ مجھے بیگناہ مارا ہی تو کہ قاتل اسکا شرمندہ ہو واذا الصحف نُشرت اور جسوقت اعمال نامہ جو دم مرگ لپیٹ لیئے ہونگے کھولے جاوینگے واذا السماء کُشطت اور جسوقت آسمان کھال اتارے جاوینگے واذا الجحیم سُعّرت اور جسوقت دوزخ دہکایا جاویگا غضب الہی سے زیادہ تر پہلے سے واذا الجنۃ اُزلفت اور جسوقت بہشت نزدیک کی جاویگی خدا کے دوستون کے علمت نفس ما احضرت جانیگا ہر جی جو کچھہ حاضر کیا ہی اچھے بُرے کامون سے جب تک آدمی یہہ بارہ حال جو ذکر ہوئے ہین چھہ زمین دنیا مین چھہ زمین محشر مین نہین دیکھیگا نہین جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب دیکھہ لیگا تو معلوم کریگا کہ ہر نیکی مین کرامت اور عطا ہی اور ہر بدی مین ملامت اور عتاب ہر نیکی پر حسرت کھائیگا کہ زیادہ کیون نہ کی اور ہر بدی پر اندوہ کھینچیگا کہ کیون کی اور وہ حسرت اور اندوہ کچھہ فایدہ نکرینگی ؎ آج کی فرصت تو ای رفت غنیمت ہی سمجھہ + کیونکہ فردا کی ندامت کام آنیکی نہین + فلا اُقسم بالخنس الجوار الکنس پس قسم کھاتا ہون مین ساتھہ ستارون پھر جانیوالون سیدھا چلنے والون تھم رہنے والون کے کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ مراد یہہ پانچون ہین زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور خنوس انکی رجوع ہی اور کنوس استقامت اور بعضون نے کہا ہی کہ خنس گاؤ کو ہی اور کنس ہرن والیل اذا عسعس اور قسم رات کی جب آنے لگی اور ہوا کو تاریک کرے یا جانے لگی اور ظلمت دور کرے یہہ کلمہ اضداد سے ہی والصبح اذا تنفس اور قسم ہی صبح کی جسدم کہ دم لیوے یعنے طلوع ہوا اور دم لینا اُسکا شروع ہونا طلوع کا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی انہ لقول رسول کریم تحقیق قرآن شریف ہر آئینہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہی یعنے جبرئیل علیہ السلام کا اور تبیان مین لکھا ہی

کہ رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ قوت والا نزدیک صاحب عرش کے مرتبہ والا کہا مانا گیا درمیان ملایکہ کے آسمان مین یا امانت بیچ وحی لانے کے یہہ سب صفت جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اُس قول پر کہ رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سب صفت آپکی ہی کہ قوت والے طاعت مین نزدیک خدا کے مرتبہ والے مستجاب الدعوات مین امین اوپر اسرار غیب کے ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ اور نہین صاحب تمہارا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دیوانہ جیسے گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ اور البتہ تحقیق دیکھا ہی پیغمبر نے جبرئیل کو اصل شکل پر بیچ کنارے روشن کے یعنے مطلع آفتاب مین وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ اور نہین وہ اوپر غیب کے بات کے جو وحی اُسے آتی ہی بخیل کہ تمہین تعلیم نکرے اور تم سے چھپاوے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ اور نہین ہی قرآن مجید سخن شیطان راندہ گئے کا فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ پس کہان جاتے ہو تم ایسی بات درست راست سے کیون پھرتے ہو إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ نہین یہ قرآن مجید مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف عالمون کے لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ واسطے اُس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ راہ سیدھی چلے خدا کی اور پیروی کرے حق کی اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے جو یہہ آیت سُنی کہا کہ یہہ کام ہمارا ہی اور چاہنے پر ہمارے موقوف ہی ہم چاہین راہ سیدھی اختیار کرین چاہین نکرین یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اور نہین چاہتے تم استقامت اور ہدایت کو مگر یہہ کہ چاہے خدا پروردگار عالمون کا تمہارے چاہنے کو یعنے تمہاری خواہش بھی وابستہ بمشیت ایزدی ہی شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے سب صفتون مین عاجز کیا ہی نہین چاہتا تو مگر اسیکی مشیت سے نہین کرتا تو مگر اسیکی قوت سے فرمانبرداری نہین کرتا تو مگر اُسکے فضل سے عاصی نہین ہوتا تو مگر اسیکی غضب سے پس تو کیا رکھتا ہی اور کس فعل پر اپنے ناز کرتا ہی **بیت** سراپا ہم ہین رافت ہیچ در ہیچ + عجب ہی کام اپنا ہیچ در پیچ + سورۃ انفطار مکی ہی اُسمین اُنیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو انتیس حرف ایک رکوع ہی فواصل اسکے مکنۃ ہین اور ربط اسکا بسورت کورت ظاہر ہی کہ دونون مین مذکور قیامت ہی

سورۃ الانفطار مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع عشرۃ آیۃ

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ جسوقت کہ آسمان پھٹ جاوے وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ اور جسوقت ستارے جھڑ جاوین تبیان مین لکھا ہی کہ تارے قنادیل معلقہ کے مانند نور کے ڈوریون مین آسمان پر لٹکتے ہین اور وہ ڈوریان فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب وہ فرشتے مرینگے ڈوریان اُنکے ہاتھون سے چھٹ جائینگی ستارے زمین پر گر پڑینگے وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جسوقت دریا جاری کئے جاوین یعنے بعضون کو بعضون کی طرف لیجا کے ملا کر ایک دریا کر دین وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ اور جسوقت قبرین زیر و زبر کی جاوینگی یعنے خاک کو تلے اوپر کرینگے تو کہ جو اُسمین گڑا ہی مردے وغیرہ ظاہر ہو جاوین اور مردے زندے ہو جاوین عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ جان لیگا ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا عمل اچھے یا بُرے سے اور جو پیچھے چھوڑا ترک عمل یا توبہ سے یا جان لیگا ہر تن کہ کیا ہی اول عمر اور آخر عمر مین پھر خطاب کافرون کو ہوگا کہ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ای آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو کہ کافر ہوا تو ساتھ پروردگار اپنے کرم کرنیوالے کے لکھا ہی کہ فریب دینے والا اُسکا شیطان تھا یا جہل یا متابعت ہوا یا محبت دنیا نزول اس آیت کا ابی الاسدین کے شان مین ہی اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور اسکو کچھ ایذا نہین پہنچی تھی وہ مغرور ہو گیا تھا کہ مجھے عذاب الٰہی نہ آیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عذاب الٰہی سے بیغم ہوا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ خطاب عام ہی سب آدمیونکو کہ ای آدمی کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عاصی ہوا تو حکم خدا مین اور دلیر ہوا تو نافرمانی کبریا مین شیخ ابو منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے پوچھیگا تو کہونگا مین کہ مغرور کیا مجھے کرم تیرے نے اور معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت نے کہا ہی کہ اسم کریم یہان لانا سب اسماء مین سے چھانٹ کر واسطے تلقین کے ہی بندہ کی تا کہ کہے کہ فریفتہ ہوئے ہوا مین کریمی پر تیرے **بیت** عاجز ہی کیا نفس کے گو مجھکو ستم نے + مغرور کیا ہی مجھے پر تیرے کرم نے الَّذِي خَلَقَكَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ وہ خدا جسنے پیدا کیا تجھکو عدم سے پس تندرست کیا تجھکو اعضا اجزا درست کئے پس برابر کیا تجھکو اور جدا کیا اور خلق سے جو سوا انسان کے ہی فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ بیچ جس صورت کے کہ چاہا ترکیب دیا تجھکو كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ہرگز نہین یون جیسے گمان کرتے ہو تم کہ قیامت نہین ہوگی بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو عناد سے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ اور تحقیق اوپر تمھارے یعنے کرا گفتار تمھارے پر نگہبان ہین فرشتون سے كِرَامًا كَاتِبِيْنَ بزرگ نزدیک خدا کے لکھنے والے روزنامہ افعال اقوال تمھارے كَيَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھ کہ کرتے ہو تم اچھا برا اور سمجھ کر ٹھیک لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ تحقیق نیک کام والے اور فرمانبردار بیچ بہشت کے ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ اور تحقیق بدکار جھوٹھ بولنے والے منکر حشر کے البتہ بیچ دوزخ کے ہین يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ داخل ہونگے دوزخ مین دن حساب کے یعنے قیامت کے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ اور نہین بدکار دوزخ سے غایب ہونے والے یعنے دوزخ سے نکلنے کے ہی نہین ہمیشہ رہینگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہی دن حساب کا اور جزا کا ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ پھر کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کیا ہی دن جزا کا دوبارہ لانا واسطے تعظیم شان اُسدن کے ہی کہ حقیقت اُسکی ہر کوئی نہین جانتا يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا اُسدن نہ مالک ہوگا کوئی جی واسطے کسی جی کے کچھ چیز کا منفعت سے یعنے کوئی نہ پہنچا سکیگا اپنی قوت قدرت سے کسی کو نفع وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اُسدن واسطے اللہ کے ہی جسکو جسکے حق مین چاہے حکم شفاعت کا دے ۔ سورۂ مطففین مکی ہی اسمین چھتیس ۳۶ آیتین اور اکیسو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہین ایک رکوع فواصل اسکے نم ہین اور ربط اسکا ساتھ انفطار کے یہہ ہی کہ اسمین جملہ علمت نفس ما قدمت واخرت مین ذکر اعمال بر سبیل عموم تھا اور ذکر روز جزا تھا اس سورت مین ذکر بعضے اعمال کا جیسے خیانت کیل اور وزن مین ہی بطریق ذکر خاص بعد عام فرمایا

سورۃ التطفیف مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ست وثلثون ایاتہا

لکھا ہی کہ اہل مدینہ ناپ نے تولنے مین چیزونکے خیانت بڑی کرتے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو چلے راہ مین یہہ سورۃ نازل ہوئی وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ وای ہی واسطے کم دینے والون کے کیل اور وزن مین مدینہ منورہ مین ایک شخص تھا ابو جہینہ نام دو صاع رکھتا تھا وہ ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا چھوٹے سے بیچتا تھا حق تعالی نے اُسکے حق مین کہا کہ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وہ جو ناپ لیوین پیمانہ لوگون سے واسطے اپنے پورا لین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور جب ناپ دیوین پیمانہ انکو یا تول دین انکو کم دین زیان انکا کرین فصول سبعین مین لکھا ہی کہ جو کوئی کیل عدل مین خیانت کریگا قیامت کو دوزخ مین اسکو درین آگ کے دو پہاڑون کے بٹھا دیونگے اور کہینگے کہ یہہ دونون وزن ہین اِن دونون مین بیٹھا تول اور جل بیت کیون نہ دوزخ مین وہ سوزان وہان ہمارا دلیل ہون ۔ جو کہ دینے مین یہان خاین بوزن وکیل ہون اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ کیا نہین جانتے یہہ لوگ زیادہ لینے والے اور کم دینے والے یہہ کہ وہ اُٹھائے جاوینگے واسطے دن بڑے کے يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جسدن کہ کھڑے رہینگے لوگ واسطے پروردگار عالمون کے یعنے جب تک کہ فرمان نہوگا نہ بیٹھینگے وہ مقام ہیبت ہوگا کہ اہل عرصات تین سو برس کھڑے رہینگے پھر وہان سے موقف محاسبہ مین لاوینگے کہ شفاعت کبری ہی كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ بدکارونکا البتہ بیچ سجین کے ہی کہ وہ ایک سل ہی خالی پیٹ کی روی دوزخ پر ڈھیی ہوئی جان کافرون کے اور اعمالنامے اُنکے وہان ہونگے کعب احبار رض سے مروی ہی کہ اعمالنامے فاجرونکے آسمان پر لیجاتے ہین وہان قبول نہین ہوتے تو زمین پر لاتے ہین پھر یہان بھی رد ہوتے ہین تو زیر زمین ہفتم لیجاکر سجین مین کہ ابلیس اور ابلیسون کی جگہہ ہی رکھتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی سجین ہول اور ہیبت کی جگہہ ہی اور کتاب فجار کی كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ایک دفتر ہی لکھا ہوا اور نشانی کیا ہی اُسکی کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وای ہی اُسدن واسطے جھٹلانیوالونکے ویل کلمہ جامع سب

برائیون کو بھی عذاب عقاب شدت محنت درد و دکھ سے الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ وہ لوگ جو جھٹلاتے ہین دن جزا کو اور باور نہین
کرتے وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ اور نہین جھٹلاتا اُسکو مگر ہر ایک حد سے گذرنیوالا گنہگار إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا
قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ جسوقت پڑھی جاتی ہین آیتین اور کلام ہمارا کہتا ہی ابوجہل عناد اور اعراض حق سے کہانیان ہین پہلون کی
كَلَّا ہرگز نہین یون جیسا کہتے ہین بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ بلکہ زنگ غرور اور غفلت کا بندھا ہی اوپر دلون
انکے کے یا زنگار انکار کی رکھی ہی اُس چیز نے کہ تھے وہ کرنے گناہ اور معاصی سے یعنے گناہون کی شامت سے دل انکے زنگ کھا کر
بیجا صل ہوئے حدیث مین ہی کہ جب بندہ گناہ کرتا ہی نقطہ سیاہ اسکے دل مین پیدا ہوتا ہی رفتہ رفتہ تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّا إِنَّهُمْ
عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ہرگز نہین یون تحقیق وہ دیدار پروردگار اپنے سے اُسدن حجاب مین رینگے یعنے ممنوع مہجور محجوب محروم
ہونگے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے معنی اس آیت کی پوچھی اُنھون نے کہا کہ حق تعالی محجوب کریگا اعدا اپنون کو تاکہ دیدار اُسکا نہ دیکھین
اور تجلی فرماویگا اولیا اپنون پر تا لقا اُسکے سے مشرف ہون امام شافعی نے کہا کہ محجوبون کفار کی شان مین وارد ہوکر دلالت کرتا ہی
کہ مومنون کو دولت دیدار ہوگی دوستون اپنو نکو محجوب نرکھیگا تا فرق درمیان دوست دشمن کے ظاہر ہو ؎ رافت اُسے اولیا
سے کیا پروا ہی + دیدار سے محروم سدا اعدا ہی + جب دوست کو بھی وہ اپنے رکھے محجوب + پھر فرق میان دوست دشمن کیا ہی +
ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ پھر تحقیق وہ تکذیب کرنیوالے البتہ داخل ہونیوالے ہین دوزخ کے ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ
تُكَذِّبُونَ پھر کہا جاویگا یہہ ہی وہ عذاب جو تھے تم اسکو جھٹلاتے كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ
نیک کام والونکا البتہ بیچ علیین کے ہی آسمان ہفتم پر زیر عرش بعضون نے کہا ہی یہین عرش ہی وہ بعضون نے کہا ہی وہ سدرۃ المنتہی
ہی وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ اور کس چیز نے معلوم کردیا تجھکو کہ کیا ہی علیون یعنے محل بلندی اور مکان عملنامہ ابرار كِتَابٌ
مَّرْقُومٌ دفتر ہی لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین سب چیز ہی يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ حاضر ہوتے ہین اس
کتاب پر فرشتے مقرب اللہ کے جو ساکنان علیین ہین یعنے استقبال کو اُسکے جاتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اسکو اور روز قیامت گواہی
دینگے اُس پر إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ تحقیق نیک کام والے البتہ بیچ بہشت کے ہین اوپر چھپر کھٹون کے
دیکھتے ہونگے طرح طرح کے عجیب چیزون کو جسسے دل خوش ہو یا دیکھتے ہونگے کفار کو جو دوزخ مین عذاب کئے جاتے ہونگے تَعْرِفُ
فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ پہچانیگا تو اُسی دیکھنے والے بیچ مونہون انکے کے تازگی بہشت کی نعمتون کی اور طراوت جنت کی
لذتون کی يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ پلائے جاوینگے شراب خالص سفید خوشبو مہر کی ہوئے ہین سے کہ مہر کرنے
کی چیز اُسکے مشک ہی اور مہر اسواسطے کی ہوگی کہ کوئی اور نکھولے ابرار آپ اپنے ہاتھہ سے کھولین وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ اور بیچ اس شراب کے پس چاہئے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے یعنے ایسے کام کرین جسسے مستحق اس شراب پینے کے ہون ؎
وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ اور طوفی اس شراب کی آب چشمہ تسنیم سے ہی تبیان مین ابن عباس سے نقل کی ہی کہ تسنیم نام اُس نہر کا ہی
جو عرش کے نیچے سے بہشت کو گئی ہی اور وہ اشرف اشربہ بہشت ہی عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ تسنیم چشمہ ہی کہ پیتے ہین یہین
سے مقرب اللہ کے یعنے یہہ مقربین صرف اوسی سے پینگے اور ملا جلا ابرارون کو دینگے صاحب انوار نے کہا ہی کہ مقربون نے جو اسواسے
ہاتھہ اٹھا کر صرف توجہ بحق رکھی ہی اور اسکی محبت مین کسی اور کو نہین ملایا ہی شراب بھی انکی صرف ہی اور جنھون نے محبت الہی مین
اور کو بھی مزج کیا ہی شراب انکی ممزوج ہی سے صرف اُسکی لوگ پیتے ہین تسنیم صرف سے + جو ہین ملے جلے اُنھین تسنیم نیم ہی +
بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ حقیق اشارت ہی شراب سے جو خالص ہی خمارات کونین سے اور ظروف اسکے قلوب اولیا اور اصفیا ہین
اور ختام اسکے مشک محبت ہی اور تسنیم اسکے اعلی مراتب محبت کا ہی کہ محبت ذاتیہ ہی اور مقرب اہل فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لکھا ہی کہ دولتمند قریش جب فقیر اصحابونکو دیکھتے تھے جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ عنہم تو انپر ٹھٹھے کرتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ تحقیق وہ لوگ جو شرک لائے ہین تھے اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہنستے وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ یَتَغَامَزُوْنَ اور جب گذرتے تھے سامنہ مومنون کے اشارے آنکھون سے کرتے تھے کھل سے کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہمراہ لئے ہوئے کئی مسلمانون کو کہین تشریف لے گئے تھے منافق انکو دیکھکر غمز کنائے بطریق استہزا کرنے لگے پھر اپنے یارون مین جاکر اُنپر خوب ہنسے حضرت امیر منور مسجد نبوی تک نہین پہنچے تھے کہ یہہ آیتین نازل ہوئین کہ گنہگار اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور غمزہ کنایہ چشم وابرو سے کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَہْلِہِمُ انْقَلَبُوْا فٰکِہِیْنَ اور جب پھر جاتے تھے طرف لوگون اپنے کے پھر جاتے تھے باتین بنالے خوشی کرتے اپنے کنبے پر وَاِذَا رَاَوْہُمْ قَالُوْٓا اِنَّ ہٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ اور جب دیکھتے تھے کافر اور منافق مسلمانونکو کہتے تھے آپسمین تحقیق یہہ لوگ جو تابع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین البتہ گمراہ ہین وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْہِمْ حٰفِظِیْنَ اور حال یہہ ہی کہ نہین بھیجے گئے اہل کفر اور نفاق اوپر مسلمانون کے نگہبان تاکہ گواہی دین ضلالت اور ہدایت پر اُنکے فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ پس روز قیامت وہ لوگ جو ایمان لائے حال کافرون سے ہنستے ہین عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ اوپر تختون مرصع کے دیکھتے ہین کہ کافر و منافق دوزخ مین معذب ہین اور طوق و زنجیر مین مقید ہین آتا ہین وارد ہی کہ بہشت کے دروازے کھولینگے اور دوزخیونکو آواز کرینگے کہ آؤ بہشت مین وہ دوڑینگے جب دروازے تک بہشت کے پہنچینگے دربان وہان کے دربند کردینگے یہہ مغموم مہموم پھر دوزخ کو چلے جاوینگے اہل بہشت یہہ احوال انکا مشاہدہ کرکر ہنسینگے ہَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ کیا بدلا دیے گئے کافر اُن عملون کا کہ تھے وہ کرتے دنیا مین یعنے دنیا مین مسلمانون پر ہنستے تھے سو اسکے عوض آخرت مین مسلمانون کو اُنپر منسوا یا سورۃ انشقاق مکی ہی اسمین پچیس آیتین اور اکیسو لوکلمے اور چار سو تیس حرف ہین اور ایک رکوع فواصل اسکے قمت نہار ہین اور ربط اسکا سابقہ مطففین کے یہہ ہی کہ دونونمین ذکر قیامت اور نامہ مومنین وکافرین کا ہی

سورۃ الانشقاق مکیۃ وہی | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | خمس وعشرون اٰیۃ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ جسوقت کہ آسمان پھٹ جاوین اترنیکے واسطے فرشتون کے وَاَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ اور سنے آسمان اور فرمانبرداری کرے واسطے پروردگار اپنے کے اور لایق ہوا ہی آسمان بانقیاد امر خدا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اور جسوقت زمین کھینچی جاویگی یعنے پہاڑ اور دریا درمیان سے اٹھاکر زمین کو پھیلا دینگے وَاَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ اور ڈالدے جو کچھ بیچ زمین کے ہی خزانون سے اور مردون سے اور خالی ہووے سب سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ اور سنا زمین نے اور کان رکھے فرمانبرداری کو واسطے پروردگار اپنے کے اور لایق ہی اسکے سنا حکم ربانی کا سمجھ لیجئے کہ جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھینگے آدمی ثواب اور عقاب کو یَآ اَیُّہَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ اے آدمی تحقیق تو سعی کرنیوالا ہی طرف جزا پروردگار اپنے کے خوب محنت اور سعی کرکے ساتھہ جہد وجد کے پس تو ملنے والا ہی عمل اپنے سے یعنے پاداش عمل اپنے سے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ پس جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا بہ داہنے ہاتھہ اسکے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا پس جلد ہوگا حساب کیا جاویگا حساب آسان بے مناقشہ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَہْلِہٖ مَسْرُوْرًا اور پھر آویگا طرف لوگون اپنے کے کہ گروہ مسلمانونکے ہین یا قبیلہ اُسکا یا عورتین اسکی حورین خوشخرم بسبب پانے خیر اور کرامت کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہْرِہٖ اور جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا پس پشت اُسکے سے دست چپ مین اسکے اور یہہ صورت یون ہوگی کہ دست راست اُسکا گردنمین اُسکے باندھدینگے اور دست چپ اُسکا پس پشت اسکے کھینچینگے پھر اس طرف سے عملنامہ اسکے ہاتھہ مین دینگے اور ایسا شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا پس شتاب ہوگا کہ پکاریگا یعنے آواز کریگا ہلاک کو یا کہیگا واثبورا یہہ کلمہ بھی طلب ہلاکت ہی اور داخل ہوگا دوزخ مین اِنَّہٗ کَانَ فِیْٓ اَہْلِہٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ شخص ہوگا درمیان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اہل اپنے کے دنیا مین خوش اپنے مال فانی پر اور شادان نازان اپنے جاہ نا پایدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ تحقیق اُسنے گمان کیا تھا یہ کہ نہ پھر آویگا طرف خدا کے یعنے اسکو بعث اور حشر نہوگا بَلٰى یون نہین بلکہ اسکو بازگشت ہوگی اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا تحقیق پروردگار اسکا ہی ساتھہ اعمال اسکے کے دیکھنے والا ہی اُسے یون ہی نچھوڑیگا بلکہ محشر مین لاکر خبر اُسکی اُسے دیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھہ شفق کے سمجھہ لیجیے کہ شفق نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اور صاحبین کے سرخی ہی جو بعد غروب شمس کے طرف مغرب کے آسمان کے کنارے مین ظاہر ہوتی ہی اسکے غایب ہونے کے بعد وقت نماز عشا کا ہی اور امام اعظم رح نے کہا ہی کہ شفق سفیدی ہی جو بعد سرخی کے نمود ہوتی ہی بعد غیبوبت اسکے عشا ہی اور بعض کہتے ہین بیاض یعنے سفیدی ہرگز غایب نہین ہوتی ایک افق سے دوسرے افق مین پھرتی ہی وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہی رات کی اور اس چیز کی کہ جسکو اکھٹا کرے اور چھپاوے یعنے جیسے تاریکی شب کی چھپالے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جب کامل ہوکر بدر ہوجاوے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ البتہ تم پہنچوگے اور ملوگے ایک حال کو بعد ایک حال سے کہ مطابق اُسکے ہوگا شدت مین مراد اس سے مرگ ہی اور شدتین قیامت کی ایک دوسرے کے بعد ہوگی تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ مراد یہان تحویل تبدیل بنی آدم کی ہی ایک حالت سے دوسری حالت پر کہ پھرتے بدلتے جاتی ہی نطفہ سے علقہ سے مضغہ مضغہ سے عظم عظم سے لحم لحم سے خلق آخر کہ جنین اور ولید اور رضیع اور صبی اور غلام اور شاب اور کہل اور شیخ ہی تا آخر احوال فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس کیا ہی واسطے آدمیون کے کہ باوجود ان حالون کے ایمان نہین لاتے خدا پر اور روز جزا پر وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ اور جب پڑھا جاتا ہی اوپر اُنکے قرآن نہین سجدہ کرتے واسطے تلاوت اسکی کے بعضے علما یہان سجدہ کرتے ہین اور بعضے آخر سورت مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیچھے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان سجدہ کیا تھا مین نے یہہ تیرھوان سجدہ ہی سجدات قرآن سے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو سجدہ جمع لکھا ہی کیونکہ بعد استماع قرآن ہی اور قرآن جامع ہی صفات تنزیہ اور تقدیس کو اور سجدہ نکرنا کفار کا بجہت قصور دلیل اور انقطاع حجت نہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے جھٹاتے ہین قرآن کو اور فکر نہین کرتے آیتون مین قرآن کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ اور خدا تعالی خوب جانتا ہی اُس چیز کو کہ دلمین رکھتے ہین کفر اور چھپا کینہ مومنون کا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خوشخبری دے انکو ساتھہ عذاب دردناک کے ایراد بشارت واسطے تہکم کے ہی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے اُنکے ہی اجر نہ کاٹا گیا اور نہ منت رکھا گیا سورۃ البروج مکی ہی اسمین بائیس آیتین اور اکیسو کلمے اور چار سو تیس حروف ہین ایک رکوع فواصل اسکے قطر حدطب ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ انشقاق کے ہی دن قیامت سے اور یہہ بھی ہی کہ ختم انشقاق بوعید کافران اور وعدہ مومنان تھا سورۃ البروج بھی مشتمل وعد وعید پر ہی

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ قسم ہی آسمان برجون والے کی مراد اس سے بارہ برج ہین یا منازل قمر یا دروازے آسمانون کے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اور دن وعدہ دئے گئے کی یعنے قسم ہی قیامت کی وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ اور قسم ہی گواہ کی کہ اللہ تعالی ہی اسکو دیکھتا ہی اور جانتا ہی اور قسم ہی گواہی دئے گئے کی کہ بندہ ہی ایک قول مین ہی کہ شاہد پیغمبر ہمارے ہین اور مشہود ذات آپکے یا شاہد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشہود اور امتین پہلی یا شاہد حفظہ ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا اور مشہود آدمی یا شاہد حجر اسود اور مشہود حجاج یا شاہد عرفہ اور مشہود حضار وہان کے یا شاہد روز نحر اور مشہود ذبح کرنے والے یا شاہد جمعہ اور مشہود نماز پڑھنے والے یا شاہد حضرت آدم علیہ السلام اور مشہود ذریتہ انکی یا شاہد عیسی علیہ السلام اور مشہود امت انکی یا شاہد دن رات اور مشہود عمل کرنیوالے انمین غرض ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ تحقیق مارے گئے اور ملعون ہوئے کہائیون والے اور وہ بت پرست تھے اصحاب ذونواس ہین سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ذونواس ایک بادشاہ تھا وہ اور اصحاب اُسکے بتونکے پرستش کرتے تھے اور اس زمانے مین ایک ساحر تھا مدار تمام ملک کا اس پر تھا جب وہ بوڑہا ہوا بادشاہ کو کہا اُسنے کہ مین پیر و ناتوان ہوا **نظم** نہ میرے قوی مین ہی قوت رہی + نہ اعضا مین میرے ہی طاقت رہی + سماعت مین میرے خلل آگیا + بصارت کے آگے ہی پردہ کھنچا + رہا ہی نہ یارا کہ کیجے کلام + تو بس ضعف یہان کر چکا اپنا کام + اب صلاح یہی ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کرو کہ علم اپنا اُسے سکھا دون تاکہ امور ملک مین تمھارے کام آوے بادشاہ نے یہہ بات پسند کر کر ایک لڑکا ذہین فہیم اسکے حوالہ کیا وہ سحر اُس سے سیکھنے لگا روز جاتا تھا کچھہ سیکھہ آتا تھا ایک دن وہ لڑکا ایک عابد کے دروازے پر گذرا طور ذہب اُس عابد کا دیکھہ کر خوش ہوا اور التزام اسکی صحبت کا کرنے لگا جب ساحر پاس جاتا تو اس عابد کی خدمت مین بھی حاضر ہوتا تو اور دین کے باتین سیکھتا چند مدت مین مرد عاقل عامل متدین خدا پرست مستجاب الدعوات ہوا ایکدن ایک اژدہا نے راہ بند کیا تھا لوگ ڈرتے ہوئے کھڑے تھے کوئی گذر نہ کر سکتا تھا اس جوان نے آکر ایک اسم پڑھہ کر اژدہا کے پشت پر ہاتھہ پھرایا وہ اژدہا اپنے مقام پر چلا گیا راہ کشادہ ہو گئی لوگ آنے جانے لگے یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایکدن شیر نے راہ گھیرا اُس جوان نے اُسکے بھی کچھہ کانمین پڑھہ دیا وہ بھی چلا گیا پھر تمام حاجتون والے اُسکے پاس آنے لگے دعا سے اسکے مقاصد پانے لگے ایک چوبدار اندھا ہو گیا تھا اُسنے آکر عرض کیا اُسنے کلمہ شہادت تلقین کیا پھر دعا کی آنکھین اُسکے بینا ہو گئین بادشاہ نے اس چوبدار سے پوچھا کہ تو نابینا تھا بینا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ خدا نے میرے مجھے بصارت بخشی بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ خدا تیرا کون ہی اُسنے کہا لا الہ الا اللہ بادشاہ نے حیلہ سے کہا یہہ تجھے کسنے تلقین کیا بتاوے کہ ہم بھی اس سے تعلیم پاوین حاجب نے قصہ اس جوان کا بیان کیا بادشاہ نے اُس جوانکو طلب کیا اور ہر چند اس جوان کو دین سے پھرایا وہ نہ پھرا آخر حکم کیا کہ دریا مین ڈوبا دو لوگ دریا پر لیگئے اس جوان نے دعا کی حق تعالی نے اسکو بچا لیا ان سب کو ڈبو دیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ نے اور لوگ متعین کئے کہ پہاڑ پر لیجا کر گرا دین وہ لوگ سب گر کر مر گئے یہہ جوان سلامت پھر آیا بادشاہ سنکر اور غضبناک ہوا اور ایک گروہ کو مقرر کیا کہ اسکو آگ مین جلاوین وہ بھی سب جل گئے اور اسکو کچھہ صدمہ نہ پہنچا القصہ بادشاہ نے ایک دار کھڑی کی اور اُس جوان کو اُسمین لٹکایا اور تیر باران کیا کوئی تیر اسپر کارگر نہوا جوان نے کہا ای بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ وہ قادر مطلق ہی یہہ سب آثار اُسکے قدرت کے ہین جو تو نے مشاہدہ کئے **نظم** قادر مطلق ہی وہ ہر شان مین + مالک برحق ہی ہر ایک آنمین + اسکے ارادے سے ہین سب اپنے کام + دم مین دو عالم کا کرے انتظام + کوئی کسی جا نہین اسکا شریک + ذات و صفات اپنے مین ہی لاشریک + ایک پرستش کے ہی قابل وہی + اُسمین ہی جو وصف ہی کامل وہی + پیدا کیا سب یہہ اپنے جہان + اسکی ہی مخلوق زمین و زمان + دونون جہانکا ہی وہ ایک کارساز + سب کو نیاز اُس سے وہ ہی بے نیاز + اُسکا ہی محتاج ہی سارا جہان + وہ نہین محتاج کسیکا میان + اُسکا نہ مثل اور نہ کوئی نظیر + نی ہی شریک اُسکا نہ کوئی نصیر + نی ہی ولد اسکا نہ والد کوئی + ضد نکوئی اُسکا نہ ہی ند کوئی + کھانے سے اور پینے سے وہ پاک ہی + پہنچے نہ فہم اسکو نہ ادراک ہی + ہنسی سے عالی ہی وہ رونے سے پاک + اونگھنے سے خالی ہی سونیسے پاک + نی ہی جہت اسکو نہ اُسکا مکان + نی بدن و جسم نہ جوہر نہ جان + نی ہی وہ حادث نہ اُسے ہی فنا + سارے جہانکی ہی اسی سے بقا + ظلم نہین اُسکے کسی کام مین + عدل ہی آغاز مین انجام مین + بادشاہ نے کمال خشمناک ہو کر کہا کہ مین بغیر قتل کے تجھکو نچھوڑونگا جوان نے کہا کہ اگر مراد تیری یہی ہی تو تیر کمان مین لگا اور کہہ بنام خدا اس جوان کے کارگر ہو بادشاہ نے یونہین کیا جوان شہید ہوا حاضران مجلس سب یکبار بولے کہ ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار اس جوان کے بادشاہ نے غضب مین آکر کہا کہ کھائیان کھودو اور انمین آگ جلاؤ اور ان سب کو کنارونپر کھائیون کے بٹھا کر پوچھو جو ایمان بخدا رکھتا ہو اُسے کھائی مین گرا کر آگ مین جلا دو اسیطرح کرنے لگے حق تعالی انکو فرماتا ہی اصحاب الاخدود یعنے اصحاب کھائیون کے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ کہ آگ تھی بہت ایندھن والی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ اوپر کنارے آگ کے بیٹھے تھے وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ اور بادشاہ اور اصحاب اُسکے اوپر اس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھہ مسلمانون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاضر تھے اور مشاہدہ کرنیوالے اُسکے وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نہین انکار کیا تھا اصحاب اخدود نے مومنون مین سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ ایمان لاوین ساتھہ خدا غالب کے کہ عقاب سے اسکے ڈرا چاہیے تعریف کیے گئے کے کہ رحمت سے اسکے امید رکھا چاہئے وہ خدا کہ واسطے اسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ۵ خوف رکھنے اُسی سے اور امید + کہ وہی ہی عزیز اور حمید + ہی وہی بادشاہ چرخ بریں + حکم مین اسکے ہین زمان و زمین + وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے افعال اور اقوال مومنون اور کافرون کے سے گواہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ تحقیق جن لوگون نے ایذادی اور فتنہ مین ڈالا ایمان والون کو اور ایمان والیون کو یعنے عذاب دیا آگ مین جلاکر پھیرے پھیرے طرف خدا کے اور کفر سے نہ توبہ کی پس واسطے انکے عذاب ہی دوزخ کا اور واسطے انکے ہی عذاب آگ جلانیوالیکا لکھا ہی کہ وہی آگ جو انھون نے کھائیان کھود کر جلائی تھی چالیس گز بلند ہوگئی اور اُسنے اُن سب کافرون کو گھیر کر جلادیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے بہشتین مین جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے کے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ دنیا مین ما فیہا اسکے آگے ناچیز محض ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ تحقیق پکڑنا پروردگار تیرے کا البتہ سخت ہی جس کسیکو کہ عذاب کفر مین پکڑا نجات اسکو نہین اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ تحقیق وہی پہلے بار ظاہر کرتا ہی بطش کو دنیا مین کافرون پر اور وہی دوبارہ کریگا اسکو اُخرت مین اور یہہ نشانی عدل کی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ اور وہی ہی بخشنے والا اُس شخص کو کہ توبہ کرے دوست رکھنے والا اُس کیسکو کہ اسکے حکم پر چلے اور یہہ علامت فضل کی ہی ۵ عدل سے ہمکو جلا دے اور گلاے + فضل سے سیر گلستان وہ دکھاے + عدل رحمت ہم خطاکارون کو ہی + فضل رحمت ہم گنہگارونکو ہی + فضل ہی کرتو ہی ذو الفضل العظیم + عدل کو مت کام فرمائی کریم + ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب عرش کا یا مالک ملک کا بزرگوار ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کرنیوالا جو کچھہ چاہے ہ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات لشکرون فرعون کی اور ثمود کی یعنے تیرے تسلی کے واسطے نجھہ پر اوتارا احوال کافرونکے لشکرونکا جو پیغمبرون پر آئے تھے اور یہہ باتین اُتری ہین منکرون نے قبول نکین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے ہین سچ جھٹلانے کے وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ اور اللہ اگر داگر دانکے سے گھیرنے والا ہی یعنے قدرت اسکی محیط ہی اُنپر اس سے بچ کر نکل نہین سکنے کے اور ایسا نہین ہی جیسا گمان کرتے ہین کافر قرآن شریف کے حق مین کہ شعر یا سحر یا کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ وہ قرآن ہی بزرگ لکھا گیا ہی لوح کے جو محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ لوح ایک درہ سفید کی ہی طول اُسکا آسمان سے زمین تک اور عرض اُس کا مشرق سے مغرب تک اور کنارے اسکے یاقوت کے اور وہ کنار فرشتہ مین ہی یمین عرش پر سورۃ طارق مکی ہی اسمین سترہ آیتین اور ایکسو کلمے اور دوسو ترپن حرف ہین فواصل اسکے بق عار ہین اور ربط اسکا ساتھہ بروج کے ظاہر ہی کہ افتتاح دونون کا واحد ہی وہان بھی قسم کھاکر آسمان کے مذکور شروع کیا تھا یہان بھی اسیطرح مذکور فرمایا +

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ هِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

لکھا ہی کہ ایک رات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے ایک ستارا آسمان پر ٹوٹا شعاع عظیم اُس سے نکلا ابوطالب نے ڈر کر کہا کہ یہہ کیا چیز ہی آپ نے فرمایا کہ یہہ ستارا ہی اس سے شیطان کو آسمان سے بھگاتے ہین نشانہ قدرت الٰہی ہی اسیوقت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورت لیکر نازل ہوے وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قسم ہی آسمان کی اور رات کے آنیوالی کی اور کس چیز نے معلوم کردیا تجھکو تاکہ جانے تو کہ کیا ہی رات کو آنیوالا ستارا چمکتا ہوا روشن شعلہ آتش کیطرح اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنْ كُلُّ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہین کوئی جی مگر اوپر اُسکے نگہبان ہی کہ قول اور عمل اُسکے نگاہ رکھتا ہی اور گھیرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پس چاہئے کہ دیکھے آدمی یعنے جو منکر بعث اور حشر کا ہی اسے چاہئے نگاہ کرے کہ اصل ایجاد مین کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ پیدا کیا گیا ہی پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہی درمیان پشت مردان اور استخوانہائے سینۂ زنان سے إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر پھیر لانے اُس پانی کے کہ رحم مین ہوتا ہی البتہ قادر ہی یا اوپر اٹھانے بعد موت کے قدرت والا ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ جسدن کہ ظاہر کیجاوینگی چھپی باتین تاکہ اچھی اور بری متمیز ہون یا فرائض اعمال عرض کرینگے جیسے روزہ اور غسل جنابت اور وضو کہ آدمی اسکے عمل پر قادر تھا اور نہین کیا یا پردہ اٹھاوینگے چھپے کامون سے اور بہت رسوائی ہوگی فرد عمل ناسزا جو پیدا ہون + ایسے مجمع مین کیون نہ رسوا ہون + اور جب چھپے عمل ظاہر ہونگے فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ پس نہوگا واسطے انسان کے کچھ زور اپنے مین کہ اپنا عذاب دور کرسکے اور نہ مدد دینے والا اور کوئی کہ بلا کو اٹھالے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قسم ہی آسمان چکر مارنیوالے کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ اس سے آب وگیاہ نکلتا ہی إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ تحقیق قرآن شریف البتہ بات ہی جدا کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے یا سخن درست اور راست ہی وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین وہ بیفائدہ اور کھیل اور جھوٹھ اور ہنسی اور ٹھٹھا إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا تحقیق معاندان قریش مکر کرتے ہین ایک مکر اور مین بھی مکر کرتا ہون ایک مکر یعنے جزا دیتا ہون انکے مکر کی مناسب اسکے فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس ڈھیل دے کافرونکو یعنے شتابی مت کر طلب ہلاکت مین انکے ڈھیل دے انکو ایک مدت تک کہ جلدی ہلاک ہوجاوینگے حکم امہال کا منسوخ ہی ساتھ قتال کی آیت کے سورۃ الاعلیٰ مکی ہی اسمین اُنیس آیتین اور بہتر کلمے اور دو سو ایکیانوے حرف ہین فواصل اسکے آہین اور ربط اسکا ساتھ طارق کے یہہ ہی کہ دونون مین ذکر آفرینش کا اور حیات کا دنیا اور آخرت کے اور مذکور قرآن کا ہی

| سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | تسع عشرۃ آیۃ |
|---|---|---|

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی کہ برتر ہی الحاد سے یا ساتھ پاکی کے تعریف کر آفریدگار اپنے کو اور صفات ناشایستہ سے اسکے تنزیہ کر یا کہہ سبحان ربی الاعلیٰ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوھا فی سجودکم پڑھا کرو اسکو سجدونمین اپنے الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وہ خدا کہ پیدا کیا سب چیز کو پس راست کی خلقت ہر ایک کی یا عطا فرمایا جو کچھ مخلوق کو درکار تھا یا پیدا کیا سب چیزونکو آدمی کے اور راست کئے اعضا اور اجزا اُسکے ساتھ قانون حکمت کے وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ اور وہ خدا جسنے اندازہ کیا روزیون کو پس راہ دکھائی اسکے کسب کی یا مقدر کیا منافع کو اور ہدایت فرمائی ساتھ استخراج انکے کے یا مقدر کی مدت رحم مین رہنے کی اور راہ دکھائی وہان سے نکلنے کی وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ اور وہ خدا جسنے نکالا زمین سے گھانس چارا چارپایون کی خوراک فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ پس کر دیا اس گھانس روئیدہ کو بعد سبزی کے خشک پژمردہ سیاہ محققون نے یہان سے نکالا ہی کہ گھانس نفعی دنیاوی ہین کہ پہلے تر و تازہ معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑی مدت مین باد خزان حوادث سے سیاہ بے طراوت ہوجاتے ہین فرد غرور مال دنیا ابلہی ہی سخت ای رافت + کہ یہہ کشت تر و تازہ شتابی خشک ہوتی ہی + روایت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جو کوئی آیت یا سورۃ لاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو اول سے آخر تک پڑھتے تھے تاکہ فراموش نہو حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ شتاب پڑھاوینگے ہم تجھکو پس نہ بھولیگا تو اسکو یا جلد ہوگا کہ تجھ پر پڑھینگے ہم قرآن یعنے جبرئیل ہمارے امر سے تجھ پر پڑھیگا پس فراموش نکریگا تو اسکو بسبب قوت حافظہ کے کہ تجھے دی ہی ہمنے یہہ بشارت ہی حق تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو ہم تجھپر نازل کرینگے وہ نہ بھولیگا تو إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ مگر جو چاہے اللہ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ تحقیق خدا جانتا ہی ظاہر کو احوال خلق سے اور اُس چیز کو کہ پنہان ہی اطوار انکے سے وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ اور آسان کرینگے ہم اور توفیق دینگے ہم تجھکو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واسطے شریعت اپنے کے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پس نصیحت کر ساتھ قرآن کے اگر نفع کرے نصیحت مسلمانوں کو مفسرون نے لکھا ہے کہ اگر نفع کرے یا زیان یعنے تو پند دیا مت چھوڑ لوگ اس سے نفع لینے والے ہون یا نہون فرد سنکے انت معنی آیات کو صرف ارحق تو کہ اوتیات کو ہر جگا شرط بلاغت کو اوا ہان یا مت مان میری بات کو سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى شتاب نصیحت پکڑیگا جو کوئی کہ ڈرتا ہی خدا سے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى اور پہلوتہی کریگا ہی نصیحت سے بدبخت تر یعنے کافر کہ فاسق اشقی ہی الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی مین دوزخ کے کہ اور آگون سے تیز تو اور سو زندہ تر ہی حدیث مین ہی کہ آگ تمھاری یعنے دنیا کی ایک جزو ہی ستر جزوون آتش جہنم سے اور لکھا ہی کہ نار کبری طبقہ سفلی لیعنی ہی کہ آل فرعون اور منافق اور منکر مایدہ عیسیٰ علیہ السلام کے وہان رہینگے اور نار صغری طبقہ علیا مین ہی کہ مقام گنہگاران امت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى پھر وہ بدبخت بڑا نہ مریگا بیچ آگ بڑی کے تا آرام پاوے اور نہ جیگا اُس زندگی سے کہ راحت ہو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى تحقیق چھٹکارا پایا اور بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کو ساتھ دل اور زبان کے پس نماز پڑھی کہ اشانی اسلام کی ہی یا رسنگار رہوا جسنے کہ طہارت کی اور تکبیر احرام کی اور نماز پنجگانہ ادا کی یا جس کسینے صدقہ فطر کادیا اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کی کو یہہ خطاب اہل شقاوت کو ہی کہ دنیا مین مشغول ہین کام آخرت کے نہین کرتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور آخرت بہتر ہی اور بہت باقی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى تحقیق یہہ سخن البتہ بیچ صحیفون پہلون کے جو قبل قرآن کے نازل ہوئی ہین صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى صحیفے ابراہیم کے کہ ہیں ہین اور موسیٰ کے جو الواح ہین سورۃ غاشیۃ مکی ہی اسمین چھبیس آیتین ہین اور تر انوے کلمے اور تین سو ایکاسی حرف ہین فواصل اسکے مرعہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ اعلیٰ کے یہہ ہی کہ دونون مین ذکر مومنون اور کافرون کا اور وعدہ اور وعید کا ہے ٭ ٭ ٭

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ست وعشرون اٰیۃ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کیا آئی ہی تیرے پاس بات ڈہانکنے والی کہ قیامت ہی اور وہ چھپا لیگی خلایق کو اپنے دہشت سے کہ ہیبت اسکی گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ منہ اسدن ذلیل ہونیوالے ہین یعنے منہ والے خوار بیمقدار رہونگے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کام کرنیوالے رنج کھینچنے والے ان کامون مین یعنے دوزخی وہان ایسے کام کرینگے کہ اُن سے رنج انکو پہنچیگا جیسے سلاسل آتشین کھینچینگے اور حوض کھودینگے آگ مین اور اوپر نیچے ہونگے عقبات دوزخ مین تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً داخل ہونگے آگ جلتی مین یہہ قرات حفص کی ہی بفتح تا اور وکی قرات ہی یعنے داخل کیے جاوینگے آگ نہایت گرم شدید مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ پلائے جاوینگے چشمہ کھل کھلاتے مین سے وقت غلبہ پیاس کے لکھا ہی کہ جس روز سے آگ پیدا کی ہی اُس پانی کو اونٹاتے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ نہین واسطے اُنکے کھانا مگر ضریع سے ضریع گھاس ہی خار دار چار پایون کا اُسوقت کہ تر ہو اور جب خشک ہوتی ہی تو کوئی دابہ اُسکے گرد نہین پھرتا تر کو سموق کہتے ہین اور خشک کو ضریع اور بعضون نے کہا ہی کہ نام زقوم ہی جسے مفسر کہتے ہین غرض دوزخ مین آگ کا درخت ہوگا ضریع کی شکل ابوجہل نے جو یہہ آیت سنی کہنے لگا کہ کیا مغالیقہ ہی ضریع ہین وہان فربہ کریگا جیسے یہان ہمارے اونٹون کو کرتا ہی یہہ آیت اُتری کہ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ نہ موٹا کرتا ہی ضریع دوزخ کا کسیکو اور نہ کفایت کرتا ہی بھوکھ سے یعنے مقصود کھانے سے یہہ دو چیزین ہین سو اسمین ایک بھی نہین وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ منہ اسدن تازہ ہونگے اثر نعمت سے یعنے صاحب منہ کے متنعم اور فربہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ واسطے سعی اپنے کے راضی ہونگے یعنے عمل جو اچھے کیے ہونگے انکا ثواب دیکھکر راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند قدر کے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً نہ سنینگے بیچ بہشت کے کلام بیہودہ کیونکہ کلام وہان کا ذکر خدا ہی یا نہ سنیگا تو ای مخاطب وہان کلام بیہودہ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ بیچ بہشت کے چشمہ جاری ہوگا کہ پانی اُسکا منقطع نہوگا فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ بیچ جنت کے تخت ہین بلند اٹھائے ہوئے سو نیکے مرصع موتی اور

یا قوت سے عالم التنزیل مین ہی کہ مرفوع ہونگے ہوا پر جب صاحب اُنکے چاہینگے کہ بیٹھین اُنپر وہ تُلے اتر آوینگے اور جب وہ بیٹھ جاوینگے پھر بلند اپنے مقام پر ہو جاوینگے وَاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ اور پیچ بہشت کے آبخورے ہونگے دھرے آگے بہشتیون کے وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور تکیہ صف باندھے ہوے یعنے رکھے ہوے اوپر تلے وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ اور مسندین بچھی ہوئین امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جب کفار نے لفظ سرر مرفوعۃ کا سُنا آپسمین کہا کہ یہہ کہان ہی اور ہو بھی تو بلال اور خباب اور مثل اُنکے جو مین انکو مدت چاہیے کہ اُن تختون پر چڑھین اور فرصت درکار ہی جو اس بلندی سے اُترین حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ پس نہین دیکھتے کفار طرف اونٹون کے کہ قدرت ہماری سے کیونکر پیدا کیے گئے ہین یعنے باوجود اس بلندی اور بڑائی کے ایک لڑکے کے تابعدار ہوتے ہین نکیل پکڑے لئے پھرتا ہی اور چڑھتا ہی اترتا ہی پس بہشتیون کے اُترنے چڑھنے مین تخت کے تعجب کرتے ہین ہمنے یہان جیسا اسے مسخر کر دیا ہی ویسے ہی وہان تخت بہشتیون کے حکم مین کر دینگے اسمین اچنبا کیا ہی سمجھہ لیجیے کہ خلقت شتر کی دال بکال قدرت الٰہی ہی کہ بڑا ہی اور بوجھہ اٹھاتا ہی اور سب کا فرمانبردار ہی اور قانع ہی سب گیاہ پر اور صبر کرتا ہی پیاس مین اسیواسطے بیابان بے آب کو قطع کرتا ہی اور جو مطلوب چیزین ہین حیوان سے وہ سب اسمین ہین لسلسل حمل شیر لحم رکوب قطعہ افلا ینظرون پڑھکر دیکھہ کیا شتر مین بھی صنع صانع ہی ہو دھرو بوجھہ سو اٹھاتا ہی ہو کھلاؤ سو اسپہ قانع ہی ہو وصف پیدا یہہ کر پھر ای رافت ہو راہ عرفان کا کون مانع ہی ہو تبیان مین لکھا ہی کہ مخاطب عرب ہین اور اکثر یہہ جنگلون مین رہتے ہین مال انکا اونٹ ہی اور حسطرف نگاہ کرتے ہین سوا آسمان اور زمین اور پہاڑ کے نہین دیکھتے اسیواسطے بعد ذکر اونٹ کے حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ اور کیا نہین دیکھتے طرف آسمان کے کہ ساتھہ حکمت ہمارے کیونکر بلند کیا ہی بے ستون وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ اور طرف پہاڑون کے کہ کسطرح گاڑے گئے زمین مین اور محکم کیے وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ اور طرف زمین کے کہ کسطرح بچھائے گئے تاکہ جگہہ آرام کی خلق کو ہو فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ پس نصیحت کر پیچھے دیکھنے دلایل قدرت کے سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنیوالا ہی لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ نہین تو اوپر اُنکے داروغہ کہ زبردستی ایمان لاوے یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت قتال کے اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ مگر جن نے منہہ پھیرا بعد نصیحت سننے کے اور کافر ہوا فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ پس عذاب کریگا اسکو اللہ تعالیٰ عذاب بڑا آخرت کا کیونکہ دنیا مین بھی قحط اور قتل اور قید مین معذب تھے اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ تحقیق طرف ہمارے ہی یعنے طرف جزا ہمارے کی بازگشت اُنکی پھر تحقیق اوپر ہمارے ہی حساب لینا اُنکا محشر مین سورۃ الفجر مکی ہی اسمین تیس آیتین اور اکیسو سینتیس کلمہ اور پانچ سو ستانوے حرف ہین فواصل اسکے اُدب ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ غاشیہ کے یہہ ہی کہ ختم اُسکا ساتھہ وعید اور تہدید کے تھا افتتاح اسکا بھی بوعید اور تہدید موکد بقسم ہی

سورۃ الفجر مکیۃ وھی ثلثون ایۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْفَجْرِ قسم ہی فجر کی کہ وقت مناجات دوستان ہی یا نماز صبح کی کہ آرام جان بیدلان ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے روز اول محرم ہی کہ سال اُس سے شروع ہوتا ہی یا اول ذی الحجہ ہی کہ دس راتین متبرک اُس سے ملی ہین یا بامداد اوینہ ہی کہ حج مسکینان ہی یا صباح روز عرف ہی کہ وقت دعا اور نیاز حاجیان ہی یا صبح روز عید ہی کہ جس سے غم الم بعید ہی یا اول روز قیامت ہی کہ بڑا صاحب کرامت ہی تبیان مین لکھا ہی کہ یہہ اشارہ بانفجار آب ہی اصابع مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضے نے کہا ہی نظم قسم الفجار آب عیون ہو کھاتا اسجا ہے حضرت بیچون ہو یا مراد اس سے ہی سمجھہ ادیل ہو سنگ صالح سے انفجار ابل ہو یا اشارہ ہی سنگ موسیٰ سے ہو انفجار عیونکا سوچ اسے ہو یا ثبوت اسکا بھی کتاب سے ہی ہو انفجار مطر سحاب سے ہی ہو یا کنایت ہی بیان باشک ندم ہو چشم مجرم جو روئے ہی یکدم ہو وَلَیَالٍ عَشْرٍ اور قسم ہی راتون دس کی یعنے ذی الحجہ کی کہ عرفہ اسمین ہی یا عشرہ محرم کی کہ عاشورہ اسمین ہی یا عشرہ آخر رمضان کی کہ شب قدر اسمین ہی یا عشرہ میانہ شعبان کی کہ شب برات اسمین ہی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اور قسم جفت کی اور طاق کی مراد جفت سے تضاد اوصاف مخلوقات ہی جیسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عزت اور ذلت اور عجز اور قدرت اور علم اور جہل اور ضعف اور قوت اور حیات اور موت اور مراد وتر سے انفراد صفات الٰہی ہی جیسے غربی ذل
اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی چنانچہ فرمایا ہی ومن کل شیٔ خلقنا زوجین ۔
اور وتر خالق ہی کہ قل ھو اللہ احد اور بعضے کہتے ہین جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا بروج اور سیارات یا نماز صبح اور شام یا درجات
جنان اور درکات نیران یا روز نحر اور عرفہ یا دونون مسجدین مکے اور مدینہ کی اور مسجد اقصیٰ یا جبلین کوہ صفا اور مروہ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ إِذَا
يَسْرِ اور قسم رات کی جب چلنے لگے یعنے شب قدر عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ ہی اور اصح یہہ ہی کہ عام ہی هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ
لِّذِي حِجْرٍ کیا بیچ اسکے کہ یاد کیا مین نے قسم ہی واسطے صاحبون عقل والی کے کہ تا اعتبار کرین اور جانین کہ یہہ قسم ہی تحقیق اور موکد اور جواب
اسکا یہہ ہی کہ عذاب کرینگے ہم جھٹھانیوالونکو أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے
نے ساتھ قوم عاد کے إِرَمَ یعنے عاد بن ارم کے ارم نام عاد کے دادا کا ہی اسطرح سے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور
بعضون نے کہا ہی کہ ارم نام شہر کا ہی اس تقدیر پر مراد اہل ارم ہین پس عادیون کا وصف کرتا ہی حق تعالیٰ کہ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ
مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ صاحب قامتون بڑیکے یا صاحب خیمون کے وہ جو کہ نہین پیدا کیا گیا مثل انکے کوئی قبیلہ بیچ درازی قد اور بزرگی جسد کے بیچ
شہرون کے اور اشہر یہہ ہی کہ ارم نام عادیون کے شہر کا ہی اور ذات العماد صفت اسکی ہی یعنے شہر ارم صاحب ستونونکا ہی ایسے کہ کوئی
مانند اسکے بیچ شہرون کے نہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ عبد اللہ بن قلابہ اپنا اونٹ ڈھونڈھتے صحرائے عدن مین پھرتے تھے ایک شہر کی فصیل
نظر آئی وہان شتر تلاش کرنیکو گئے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ کوئی آدمی نہین کواڑ اسکے مکلل بجواہر قیمتی ہین حیران ہوکر اندر گئے محل
دیکھے ستونونپر زبرجد اور یاقوت کے بنا کئے ہوئے ایک خشت سونے کی ایک چاندی کی لگی ہوئی فرش اسکا اسیطرح کا اور سنگریزونکی جگہہ
مروارید آبدار پڑے ہوئے اور گرد ہر محل کے نہرین جاری تہ آب مین لولو و مرجان بچھے ہوئے اور درخت بہت ٹہنی انکی زر کی بنی بزرگ زبرجد
کی شگوفہ سیم کے دلمین اپنے کہنے لگے کہ ھذہ الجنۃ التی وعد بہا المتقون فرد وہی شاید ہی یہہ فردوس اعلیٰ جسکے دینے کا ۔ کیا
پرہیزگارونکو ہی وعدہ حق تعالیٰ نے ۔ پھر کچھہ جواہر وہان سے اٹھا اپنی پشت پر رکھہ یمن کو آئے لوگون نے وہ گوہر انکے پاس دیکھکر سمجھا
کہ خزانہ انکے ہاتھہ آیا ہی بات مشہور ہوئی حضرت معاویہؓ اسوقت حاکم شام تھے انھون نے سنکر انکو بلایا انھون نے سب حکایت بیان کی
پھر معاویہ نے کعب احبار کو طلب کرکر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی کہ بنا اسکی زر و نقرہ کی ہو اور درخت اسکے مکلل بجواہر ہون کعب نے
کہا کہ ہان ایک شہر ہی کہ حق تعالیٰ نے اسکو قرآن شریف مین یاد فرمایا ہی کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد اسے شداد عاد نے بنایا
ہی وہ بادشاہ عظیم القدرت نو سو برس کی عمر تھی جو عالم مین زر و جواہر تھا سب جمع کرکر سو امیرونکو کہ ہر ایک کے ساتھہ ہزار ہزار نوکر تھے
شہر ارم بنانیکو بھیجا تین سو سال مین وہ اتمام کو پہنچا دس برس اسنے تیاری وہان کے جانیکی کی سب امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا پھر
دار السلطنت سے اپنے اس شہر کو چلا ایک منزل وہ شہر رہا تھا کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو وہان بھیجا اس نے انپر آواز کی یہہ سب مر گئے
اور وہ شہر نظر مردم سے چھپا لیا اور مین نے کتاب مین پڑھا ہی کہ تیری حکومت مین ایک مرد میانہ قد سرخ رنگ سبز چشم منہہ پر خال دراز
گردن پر علامت والا ہوگا وہ اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہان جا نکلیگا اور اس شہر کو دیکھیگا پھر کعب نے یہہ کہکر منہہ پھیرا کر جو دیکھا
ابن قلابہ نظر پڑ گیا کہا ھو واللہ ذلک الرجل وہ قسم ہی حق تعالیٰ کی کہ یہی رجل ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ
اور دوسری کیا کیا خدا نے ساتھہ قوم ثمود کے جنھون نے تراشا تھا پتھرونکو واسطے ماوا اپنے کے بیچ وادی قرائی کے وَفِرْعَوْنَ
ذِي الْأَوْتَادِ اور دوسری کیا کیا ساتھہ فرعون صاحب میخونکے کہ نزدیک اسکے انسے بازی کرتے تھے یا بطریق تعذیب کرتے تھے
یا صاحب ملک قوی اور لشکر بڑیکے الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ یہہ سب جنھون نے ساتھہ جہل اور غوایت کے سرکشی کی بیچ شہرونکے
جہان حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پس بہت کیا بیچ شہرون کے فساد کہ وہ مخالفت حق کی تھی اور ظلم خلق پر فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ پس ڈالا اوپر اُنکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا سوط کوڑے مارنے کو کہتے ہین یہان حق تعالیٰ نے انکے عذاب کو سوط ارشاد کیا اسمین اشارہ ہی کہ عذاب دنیا کا انکے نسبت بعذاب آخرت ضرب تازیانہ ہی بہ نسبت ضرب شمشیر اور سوط ہر طرح کے عذاب کو بھی کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ تحقیق پروردگار تیرا البتہ بیچ گھات کے ہی یعنے جیسے کوئی کسی کے گھات مین ہوتا ہی اور اُس سے وہ چیز فوت نہین ہوتی اسیطرح حق تعالیٰ سے کچھ چیز فوت نہین ہوتی سب کو دیکھتا ہی اور سب کچھ سنتا ہی اُس سے کوئی شی چھپی نہین فرد ہر بنا کا تم اسے اعلیٰ مطلق سمجھو ✦ یعلم السر واخفی صفت حق سمجھو ✦ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ پس جو انسان ہی یعنے ابی ابن خلف جب آزماتا ہی اسکو پروردگار اسکا ساتھ تونگری اور نیک حالی کے پس عزت دیتا ہی اسکو بجاہ اور نعمت دیتا ہی اسکو بفراخی رزق یا کشودکار اسکا کرتا ہی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ پس کہتا ہی پروردگار میرے نے بزرگ کیا مجھکو اور مجھے یہہ نعمتین دین وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ اور جب آزماتا ہی اسکو ساتھ درویشی اور سختی کے پس تنگ کرتا ہی اوپر اسکے رزق اسکا فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ پس کہتا ہی پروردگار میرے نے ذلیل کیا مجھکو سمجھہ لیجئے کہ کافر کرامت اپنی تونگری مین جانتے تھے اور اہانت اپنی درویشی مین یہہ سب قصور اُنکے فہم کا تھا کیونکہ درویشی مین آسایش بیحد ہی اور درویش کو آرام بے عد فرد ای دل تونگری پہ کراب فقر اختیار ✦ راحت سمجھہ فقیر یمین گر ہی تو ہوشیار ✦ كَلَّا ہرگز نہین یون کہ گمان کرتے ہو تم ای کافرو بلکہ کرامت ساتھہ طاعت کے ہی اور مذلت ساتھہ معصیت کے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور سمجھو کہ مین تمکو ساتھہ فقر اور تنگدستی کے اہانت نہین کرتا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ بلکہ اہانت تمہاری اس سبب سے ہی کہ نہین حرمت کرتے تم یتیم کا اور نفقہ نہین دیتے وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور نہین رغبت دلاتے تم ایکدوسرے کو اوپر کھانا کھلانے مسکین کے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا اور کھاتے ہو تم مال میراث کو کھانا پی درپی یعنے حلال حرام مین فرق نہین کرتے اور عورتون کو اور لڑکونکو میراث نہین دیتے اور مہر کھا جاتے ہو وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکھتے ہو مال کو دوست رکھنا بہت كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ہرگز نہین یون جب توڑی جاویگی زمین ریزہ ریزہ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا آیات قدرت اور آثار ہیبت پروردگار تیرے کا یعنے ظاہر ہوگا اور آویگے فرشتے میدان محشر مین صف پیچھے صف کے باندھہ کر موافق رتبہ اور منزل اپنے کے تفسیر امام ابواللیث مین لکھا ہی کہ ہر آسمان کے فرشتون کی علیحدہ صف ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاویگا اُسدن دوزخ کو حدیث مین آیا ہی اوپر دوزخ کے ستر ہزار باگ ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہونگے اور دوزخ جوش وخروش مین ہوگا کہ عرصات مین لاویے مین فاصل اسکے اُدب رکھہ دینگے اسوقت تمام فرشتے اور پیغمبر ہیبت سے سر بزانو ہونگے اور کہینگے یارب نفسی نفسی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کہینگے یا ہی امتی امتی دوزخ کہیگا مالی ولک یا محمد تجھے مجھسے اور مجھے تجھسے کیا کام ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے تجھہ پر حرام کیا ہی يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اسدن نصیحت پکڑیگا انسان اور آگاہ ہوگا قباحت اعمال اپنے سے یاد کریگا آدمی گناہونکو اپنے اور کہان ہی فائدہ نصیحت پکڑنیکا یا نفع یاد کرنیکا کیونکہ محل نصیحت پکڑنیکا دنیا ہی نہ عقبیٰ اور بندہ جب دیکھیگا کہ نصیحت پکڑنا کچھہ سود نہین رکھتا حیران ہوکر يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ کہیگا ای کاشکے مین پہلے بھیجتا مین اچھے عمل واسطے زندگانی اپنے کے اس عالم مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ پس اسدن نہ عذاب کریگا کسیکو مثل عذاب خدا کے کوئی وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا طوق وسلاسل کسیکو مانند قید کرنے خدا کے کوئی یعنے کوئی قادر نہوگا عذاب کرنے اور قید کرنے پر کسیکے اسدن کیونکہ حکم اسدن اللہ ہی کا ہوگا اور کہیگا حق تعالیٰ دنیا مین دم مرگ مومن کو کہ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ای جان آرام پکڑنیوالے ساتھہ ذکر میرے کہ شاکر تھے تو نعمت مین اور صابر تھے محبت مین ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً پھر جاتو دنیا سے طرف جگہہ وعدہ پروردگار اپنے کے درحال کہ خوش ہی تو اسپر جو تجھے دیا ہی پسند کیا گیا ہی تو نزدیک خدا کے اور جب دن قیامت کا ہوگا تو کہیگا خدا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ

وَادْخُلِي جَنَّتِي پس داخل ہو بیچ گروہ بندون بھون میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے ساتھ گروہ مقربون کے سورۃ البلد کی ہی آیین بیس آیتین اور بیاسی کلمہ اور تین سو ایکتیس حرف ہین فواصل اسکے ہ نا ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ فجر کے یہہ ہی کہ دونون مین احوال کافرون کا اور وعید اُنکا اور صفت موسنون کی اور وعدہ اُن کا ہی ۱۲

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر مکہ کی وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ اور حالانکہ تو رہنے والا ہی بیچ اس شہر کے سمجھہ لیجئے کہ شہر مکہ کا موضع امن اور مورد خلق اور محل حج اور مکان بیت الحرام ہی اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہہ رہنے کی آپ کے بنائی تاکہ معلوم ہو کہ شرف مکان کا ساتھہ مکین کے ہی دُعائی کعبہ کو شرف ہوا کرم سے تیرے + مروہ نے صفا پائی قدم سے تیرے + مکہ مین جمکا ہی تیرے جلوہ کا + پروین ہی مدینہ ہوا دم سے تیرے + اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ تو حل ہوگا ساتھہ اس شہر مکہ کے یعنے تجھکو حلال ہوگا یہان کا قتل یہہ وعدہ بفتح مکہ ہی اور اشارہ بقتل بعضے کفرہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم کھاتا ہون مین باپ کی یعنے آدم یا ابراہیم علیہم السلام کی اور اُسکی جو اولاد ہی یعنے ذریتہ یا ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا ہی کہ والد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ما ولدامت آپکی حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اور امت حبیب کی قسم کھائی ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدمی کو بیچ سختی اور رنج کے کہ بوقت ولادت اور رضاع اور نظام اور معاش اور حیات اور موت کے پہنچتا ہی یا پیدا کیا ابوالاسدین کو بیچ نہایت قوت کے احوال اسکا یہہ تھا کہ چمڑا پانون تلے دباتا اور دس جوان اسے کھینچتے چمڑا پھٹ جاتا اور نہ سرکتا اُسے دعوی اپنی قوت کا تھا کہ میرے برابر کوئی نہین ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ کیا گمان کرتا ہی ابوالاسدین یہہ کہ ہرگز نہ قادر ہوگا اوپر اسکے کوئی کہ اس سے بدلا ہمارے پیغمبر کا لے يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا کہتا ہی ضایع کیا مین عداوت پیغمبر مین مال تودہ کہ رشوت مین لوگونکو دیا تاکہ پیغمبر کو ایذا دین اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ کیا گمان کرتا ہی یہہ کہ نہین دیکھا اسکو کسینے مال خرچ کرتیکے وقت کہ اس سے پوچھتا کیون خرچ کرتا ہی یعنے خدا یتعالیٰ نے دیکھا ہی اور اس مال دینے کی سزا دیگا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ کیا نہین کی ہمنے واسطے اسکے دو آنکھین کہ اُنسے دیکھے وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ اور زبان کہ اس سے بات کرے اور دو لب کہ دہن اسکا چھپاوین اور پھر معاویہ نے لعنہ اللہ لینے مین اسکے مددگارین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ اور دکھلائے ہمنے اسکو دو نو راہین پستان کی تاکہ بعد ولادت کے کہا کہ پیون ایکدودھہ پیے یا دکھائی ہمنے اسکو راہ حق اور باطل کی ساتھہ نازل کرنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ پس نہ گذرا بیچ گھاٹی کے یعنے رنج نکھینچا مخالفت نفس وہوا مین حاصل سخن یہہ ہی کہ کیون مال عداوت پیغمبر مین دیا اور رنج مخالفت مین نفس اور ہوا کی نہ کھینچا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ اور کیا جانا تو نے کہ کیا ہی عقبہ فَكُّ رَقَبَةٍ چھٹا دینا گردن کا غلامی کے قید سے یعنے مکاتب مین مدد گاری کی یعنے کسی کا غلام ہوا اور میان اسکے کہے کہ تو اتنے روپے لاوے پھر آزاد ہی وہ روپے دیکر اُسے آزاد کروانا مراد کھانے سے ہی اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوکھہ والے کے یعنے جب طعام بدشواری میسر ہو اسوقت کھلانا يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یتیم قرابت والے کو اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ یا مسکین خاک مین پڑنیوالے کو یا کنایہ ہی کمال تنگدستی اور درماندگی سے یہہ شخص بہت کنبہ رکھنے والا ہی یا قرضدار ہی یا بیمار ہی یا مسافر دور از دیار ہی ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ پھر ہوا یہہ آزاد کرنیوالا یا کھانا کھلانیوالا ان لوگون سے کہ ایمان لائے کیونکہ قبول ہونے نیکیون کے شرط ایمان ہی اور وصیت کرتے ہین آپسمین ساتھہ صبر کے اوپر طاعت کے یا معصیت سے یا نصرت دین الٰہی مین اور انواع مشقت مین اور وصیت کرتے ہین ساتھہ رحم کرنیکے اوپر بندون خدا کے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ یہہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان اصحاب دست راست کے ہین کہ جانب یمین عرش سے بہشت مین جاوینگے یا صاحب یمن اور برکت کے ہین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ اور جو لوگ کہ کافر

ہوئے ساتھ نشانیون ہمارے کے کہ کتاب اور عجب ہی وہ ہین اصحاب دست چپ کے کہ انکو جانب چپ سے عرش کے دوزخ کو پہنچاوینگے یا وہ اہل بیت اور نکبت ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ اوپر انکے دوزخ مین آگ ہی دروازے بند کئے ہوئے کہ اُسمین معذب ہونگے نہ ہوا وہان پہنچیگی نہ دھوان وہان سے نکلیگا سورۃ الشمس مکی ہی اسمین پندرہ آیتین چون کلمے ایک سو سینتالیس حرف ہین فواصل اسکے اہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ بلد کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا اس سورہ مین آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا متضمن ماننہین دونونکے ذکر کا ہی،

| سورۃ الشمس مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خمس عشرہ ایۃ |
|---|---|---|

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا قسم ہی سورج کی اور دھوپ اسکے کی جب بلند ہو موضع چاشت کو پہنچے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور چاند کی جب پیچھے آوے سورج کے یعنے طلوع اسکا پیچھے غروب شمس کے ہو لیلۃ البدر مین یا پیچھے جاوے آفتاب کے یعنے غروب ہو بعد غروب شمس لیلۃ الہلال مین وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا اور قسم ہی دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا اور قسم ہی رات کی جب ڈھانک لیوے آفاق کو یا آفتاب کو یعنے روشنی آفتاب کی وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہی آسمان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ پیدا کیا ہی اسکو وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہی زمین کی اور اُس ذات مبارک کی کہ بچھایا ہی اسکو وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا اور قسم ہی جان آدم علیہ السلام کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر کیا اسکو یعنے تسویہ اسکے اعضا کا فرمایا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا پس جی مین ڈالی اس نفس کے بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بیان کی جواب قسم کا یہہ ہی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا تحقیق مراد کو پہنچا جسنے کہ پاک کیا نفس کو اپنے بری خصلتون سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا اور تحقیق نامراد ہوا جسنے کہ چھپایا ساتھ کفر کے اور گم کر کر گاڑ دیا نفس اپنے کو ساتھ فسق اور جہالت کے یا گم کیا قدر اور مرتبہ اسکا ساتھ معصیت کے اور ضلالت کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے تلاوت کے وقت یہہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا سمجھ لیجیے کہ تزکیہ نفس موجب تصفیہ دل ہی جب نفس شہوت اور ہوا سے مزکی ہو تب دل لوث تعلق ماسوا سے مصفا ہو فرد نفس اپنے سے دور کل مناہی جب ہو + دل آئینہ نور الٰہی تب ہو + كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا جھٹلایا ثمود یعنے قبیلہ ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا جب اٹھا بڑا بدبخت قبیلہ ثمود کا کہ قدار بن سالف تھا اور لوگون کو لیکر واسطے پانون کاٹنے ناقہ کے فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا پس کہا واسطے انکے صالح پیغمبر اللہ کے نے اوپر اُنکے اور پیغمبر ہمارے کے صلوٰۃ اور سلام ہو جیو محافظت کرو اونٹنی اللہ کی اور اُسکے ایذا دینے سے ہاتھ اُٹھاؤ اور گرد مت جاؤ اُسکے پینے کے یعنے اپنے وقت پر جو وہ پانی پیئے تو اسکو پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تمیز آوے فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا پس جھٹلایا صالح علیہ السلام کو نزول عذاب مین پس پانون کاٹے اونٹنی کے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا پس ہلاکت یکبارگی بھیجی اوپر اُنکے پروردگار انکے نے بسبب گناہ انکے کے پس برابر کر دیا خاک کے انکو یا برابر کر دیا مدمہ کو یعنے ہلاکت ڈالنے کو کہ وہ سب چھوٹے بڑے مر گئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہین ڈرتا خدا بچھاڑی ہلاکت سے یعنے سب کو ہلاک کر دیا اور نہ ڈرا تابعون انکے سے کیونکہ اُس جناب عالی پر کسی کا دست رس نہین فرد کسکی طاقت کہ اس سے بدلا لے + جسکو چاہے ہلاک دم مین کرے + سورۃ الیل مکی ہی اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمہ تین سو دس حرف ہین فواصل اسکے اہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ شمس کے یہہ ہی کہ دونون سورتین مومنون کے وعدہ مین اور کافرونکے وعید مین ہین

| سورۃ الیل مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | احدی وعشرون ایۃ |
|---|---|---|

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قسم ہی رات کی جب ڈھانکے عالم کو ساتھ ظلمت اپنے کے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اور قسم ہی دن کی جب روشن ہو اور ظلمت شب زایل کی وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اور قسم ہی اس ذات مبارک کی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنے آدم اور حوا کو یا مذکر اور مونث کو جمیع حیوانات سے اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تحقیق سعی تمھاری بیچ کام کے متفرق ہی یعنے مختلف ہی مناسب عمل کے بعضونکو ثواب اور کرامت ہی اور بعضونکو عقاب اور ملامت پس اعمال مختلفہ اور جزا اسکی بیان فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى پس جسنے کسی نے کہ دیا مال براہ خدا اور پرہیزگیا

شرک اور کہا یہ سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور سچ مانا کلمہ نیک تر کو کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی یا وعدہ عوض کو کہ وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ اغلب مفسرین اسپر ہین کہ یہہ سورت کچھہ سیرت ابوبکر صدیق مین نازل ہوئی ہی اور کچھہ صفت امیہ بن خلف یا ابوجہل مین اُسری ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہہ سورت دو شخصون کی شان مین آئی ہی ایک اتقی کہ امام صدیقون کا ہی اِس امت کے وہ کون ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک اشقی کہ پیشوا زندیقون کا ہی اہل ضلالت کے وہ ابوجہل ہی اور اوّل سورت مین کہ قسم رات دن کی کھائی ہی اشارہ ہی ایک کی ظلمت ایک کی نورانیت پر یعنے شب ضلالت مین کسیکو ایسی گمراہی نہ تھی جیسے ابوجہل شقی کو اور روز دعوت مین کسی کا ایسا نور ہدایت نہ تھا جیسا ابوبکر تقی کا فرد صدیق تقی امام اصدق ۔ روشن ہوا جس سے کلمۂ حق ۔ لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ طرح طرح کے انکو آزار دیتا تھا تاکہ دین سے پھر جاوین لیکن یہہ محبت الٰہی مین اور مضبوط ہوتے تھے سچ ہی کہ شعر جس جاکہ نشتہ کمال ارادہ ہی ۔ جتنا ہی جور اتنی محبت زیادہ ہی ۔ ایکدن امیہ نے بلال کو خاک گرم پر لٹایا اور ایک سل سینہ پر دھری اور یہہ اس حال مین احد احد کہتے تھے حضرت ابوبکر صدیق اوپر سے گذرے یہہ احوال مشاہدہ کر کر دل اُنکا جل گیا کہا ای امیہ وای تجھہ پر کہ دوست خدا کو ایسا عذاب دیتا ہی امیہ نے کہا ای ابوبکر اگر تمھارا دل بہت کڑھتا ہی تو اُسے مجھہ سے خرید لو ابوبکر نے کہا کس قیمت پر بیچتا ہی کہا بدل نسطاس رومی جو تمھارا غلام ہی وہ مجھے دو اور اسکو مجھہ سے لو اور نسطاس کا یہہ حال تھا کہ دس ہزار دینار اسکے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدام اس سے کہتے تھے کہ اگر تو ایمان لاوے تو یہہ مال تیرا تجھے بخشون وہ ایمان نہ لاتا تھا یہہ اُس سے خفا رہتے تھے جب امیہ سے یہہ بات سنی حضرت ابوبکر نے غنیمت جانکر بلال کو لیا اور نسطاس کو دس ہزار دینار سمیت دیا پھر اُسیدم بامید ثواب اخروی بلال کو آزاد کیا حضرت حق سبحانہ نے یہہ سورۃ نازل فرمائی اور سیرت صدیق سب کو جتائی اور فرمایا کہ جس کسی نے مال براہ خدا انفقہ کیا اور بدل اُسکے تصدیق کی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی پس شتاب آسان کرینگے ہم اسکو واسطے طریقہ نیک کے کہ سبب آسانی اور راحت کا ہی یعنے واسطے عمل نیک کے کہ اسے بہشت مین پہنچاوے کہ سیر اور راحت اسمین ہی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جس شخص نے کہ بخیلی کی ساتھہ مال دینے کے یا کلمہ توحید کہنے کے اور بے پروائی کی ثواب خدا کے سے اور اس سبب سے ثواب کے اسباب پر رغبت نکی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور جھٹلایا اچھی بات کو کہ کلمہ دین اسلام ہی یا وعدہ حق کو باور نہ رکھا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی پس شتاب مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے کٹھن مشکل کے یعنے ایسے کام دینگے کہ اسکو دوزخ مین لیجاوین وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗ اِذَا تَرَدّٰی اور نہ دفع کریگا اس سے عذاب کو مال اسکا کہ ساتھہ اس مال کے بخل کیا ہی جب مریگا گریگا نیچے قبر مین یا قعر دوزخ مین اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی تحقیق اوپر ہمارے ہی بیان کرنا حق اور باطل کا اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی اور تحقیق واسطے ہمارے ہی آخرت اور دنیا اور جب ہم مالک دونون ملک کے ہین تو جسے چاہین دین فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی پس ڈراتا ہون مین تمکو ای اہل مکہ آگ سے کہ شعلے مارتی ہی لَا یَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی نہ داخل ہوگا اسمین بطریق لزوم اور دوام مگر بڑا بدبخت یعنے امیہ و ابوجہل کہ جنے جھٹلایا پیغمبر کو اور پھرا ایمان اور طاعت سے وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی اور البتہ ایک طرف کیا جاوے اُس آتش سے بڑا پرہیزگار کہ ابوبکر صدیق ہی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی وہ جو دیتا ہی مال اپنا پاک ہوتا ہی یعنے چاہتا ہی بسبب اس مال دینے کے پاکی اپنی سمجھہ لیجیے کہ کافرون نے کہا کہ بلال کا مجھہ حق تھا ابوبکر کہا اور جو اُسنے خرید کر آزاد کیا حق تعالیٰ نے رد سخن انکا فرمایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی اور نہین ہی واسطے کسیکے نزدیک ابوبکر کے نعمت سے کہ بدلا دیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی مگر یہہ کہ کام کیا واسطے طلب رضامندی پروردگار اپنے کے کہ برتر ہی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور البتہ راضی ہوگا اللہ اور پہنچاویگا ساتھہ ثواب کے کہ وعدہ کیا ہی سورۃ الضحیٰ مکی ہی اسمین گیارہ آیتین چالیس کلمہ اور ایک سو بہتر حرف ہین فواصل اسکے ثا ہی اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ واللیل کے یہہ ہی کہ وہ مدح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین تھی یہہ نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی ۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً

لکھا ہی کہ چند روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل نہوئی کافر طعن کرنے لگے کہ خدا نے محمد کے محمد کو چھوڑ دیا اور دشمن کیا حق تعالیٰ نے رد سخن انکا

بھیجا کہ والضحیٰ قسم ہی چاشت کی کہ آفتاب اُسوقت بلند ہوتا ہی اور بزرگان کا ترقی پکڑتا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ ضحیٰ وہ وقت ہی کہ جس مین خدا یتعالیٰ نے ساحرہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی بات کی اور ساحرون نے فرعون کے حق تعالیٰ کو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہین مراد ضحیٰ ہی یا صلوٰۃ ضحیٰ والَّيْلِ اِذَا سَجٰى اور قسم ہی رات کی جب تاریک ہو اور عالم کو اپنے اندھیرے مین ڈھانک لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ قسم ہی شب معراج کی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ مراد دن رات سے کشف اور حجاب ہی کہ نشانی نسیم لطف اور سموم قہر کی ہی اور علامت انوار جمال اور آثار جلال کی یا اشارہ ہی روشنی روی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کنایہ ہی سیاہی موی محبوب کبریا سے فرد رافت ضحیٰ اشارہ ہی وہ روی مصطفےٰ سے + اور لیل ہی کنایہ گیسوی مصطفیٰ سے + پس قسم کھا کر حق تعالیٰ نے رد کیا کافرون کے سخن کو کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہین چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے اور نہ دشمن پکڑا دونون جگہہ ما پر وقف کرنا کفر ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تھی کہ فتح بڑی آپ کے امت کو دنیا مین ہوگی اکثر بلاد تحت تصرف مین آوینگے آپ اس بشارت سے خوش ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور البتہ سرائے آخرت بہتر ہی واسطے تیرے سرائے دنیا سے یعنے جو کرامت کہ حق تعالیٰ تجھکو سرائے عقبیٰ مین دیگا کہ ہزار قصر سروارید کے ہونگے بہشت مین اور خاک وہان کی مشک اور خادم اور حورین اور نعمتین طرح طرح کی اور اسباب رنگ رنگ کا وہ بہتر ہی فتح بلاد فانی سے یا نہایت امر تیرا بہتر ہی بدایت سے کیونکہ دمبدم لمحہ بلمحہ درجات قرب مین ترقی ہی وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ شفاعت کا گنہگاران امت کے حق مین پس تو خوشنود ہوگا یعنے تیری شفاعت سے اسقدر گنہگار دوزخ سے نکالیگا کہ تو کہیگا پس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین فرمایا کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ بڑی امید کی آیت قرآن شریف مین لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہی اور ہم اہل بیت یہہ کہتے ہین کہ یہہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ہی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپ کی امت سے دوزخ مین رہیگا شعر نکالے سب کو دوزخ سے جو رہبر ہو تو ایسا ہو + شفاعت ہو تو ایسی ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو + معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حق تعالیٰ سے پوچھا اور دوست رکھتا ہون مین کہ نہ پوچھتا عرض کیا مین نے الٰہی سلیمان کو ملک عظیم دیا اور فلانے فلانیکو یہہ عنایت کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى کیا نہ پایا پروردگار تیرے نے تجھکو یتیم پس جگہہ دی تجھکو گود مین دادا اور چچا تیرے نے بحر الحقایق مین ہی کہ تجھے در یتیم پایا اور صدف نبوت مین جگہہ دی فرد رافت الحق ہی کہ ایسا ہی تھا وہ در یتیم + کہ نبوت کے صدف جت نگین ہووے مقیم + وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور پایا تجھکو خدا تیرے نے راہ بھولا پس راہ دکھائی تجھکو یہہ اشارہ ہی طرف اس قصہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین حلیمہ سعدیہ دودھ پلانیکے واسطے لے گئین تھین جب چھ برس کے آپ ہوے تو آپ کے دادا اور مان کے پاس لائی تھین جب قریب مکہ کے پہنچین تو آپ گم گئے بہت ڈھونڈھا آپ کو نہ پایا یہہ خبر آپ کے دادا کو پہنچی وہ سوار ہوکر ڈھونڈھنے کو نکلے حق تعالیٰ نے الکواسی درخت کے نیچے جہان آپ بیٹھے تھے پہنچا دیا یا جب آپ شام کو میسرہ کو لیکر تجارت کو گئے تھے اور اونٹ آپکا راہ سے پھر گیا تھا تو جبرئیل کو حق تعالیٰ نے بھیجکر راہ لگا دیا تھا یا راہ بھولا تھا یا ساتھ علم احکام کے تجھکو راہ دکھائی حقایق سلمی مین مذکور ہی کہ پایا تجھکو بحر محبت مین غرق پس مقام قرب مین پہنچایا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى اور پایا تجھکو درویش اور عیال دار پس غنی کیا تجھکو مال خدیجہ سے یا مال تجارت سے یا غنیمتون سے جو کفار سے لی جاتی تھین حقایق القران مین ہی کہ فقیر تھا تو ساتھ مشاہدہ کے غنی کیا تجھکو ساتھ مکاشفہ انوار جمال اپنے کے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور قدر اسکی پہچان کہ شربت یتیمی کا چکھا ہی تو نے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور مت محروم چھوڑ کہ دنیا مین سوالی اور تنگدستی کھینچی ہی تو نے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہی پروردگار تیرے کی پس بیان کر کہ بیان کرنا نعمت کا شکر منعم کا ہی فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہی اور منعم اغلب مذکور ہوتا ہی پس حق تعالیٰ حبیب اپنے کو فرماتا ہی کہ نعمت میری بیان کر کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب ذکر منعم کا سنتا ہی تو میل کرتا ہی طرف اسکے اور اُسے دوست رکھتا ہی پس ذکر میر السبب نعمت میری کے کر کر

خلق کو دوست میرا کرنا کہ مین اسکو دوست رکھون سورۃ الشراح مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور ستائیس کلمے اور ایک سو تین حرف ہین فواصل اسکے کہا
ہین اور ربط اسکا سورہ ضحیٰ سے یہہ ہی کہ دونون مین بیان نعمت اور منت اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ؛

سورۃ الانشراح مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان ایۃ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا نہ کھولدیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا تو کہ مناجات حق اور دعوت خلق اور غم امت اسمین سما سکے یا سر وحی اسمین دراوے
بعضون نے کہا ہی کہ شرح صدر اشارہ بشق صدر ہی جو حدیث مین وارد ہی اور وہ چار بار واقع ہوا ہی اول بار آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے وہ دائی
آپ کے تھین دو بھائی لگئین تھین ایام رضاعت پوری ہو چکی تھی وہ پرورش مین آپ کے مشغول تھین جو یہہ قصہ واقع ہوا اور تفصیل اسکی یہہ
ہی کہ ایکدن وہ سیدانس وجن ہمراہ ضمرا کے کہ دودھ شریک آپکا تھا گوسفند چرانے مین مشغول تھے کہ یکایک جبرئیل میکائیل اسرافیل تینون فرشتے حکم خداوند
جلیل سے طشت زرین بھرا ہوا برف سے مرصع ساتھہ جواہر کے اور جام سیمی منقش ساتھہ لعل اور مروارید نادر کے ہاتھون مین لیے ہوئے آپکے
خدمت مین حاضر ہوئے اور ہاتھون ہاتھہ آپکو وہان سے اٹھا پہاڑ کی چوٹی پر لٹا سینہ بے کینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اسمین سے دور کر
برف سے دھو حکمت اور ایمان سے پر کر مکان اصلی مین رکھہ دیا اور کہا کہ نصیب شیطان کا یہی نقطہ سیاہ تھا کہ تم مین سے دور کیا پھر ہاتھہ سینہ
پھر از خم کو پاک صاف بنا کر تینون فرشتون نے آسمان کی راہ لی دوسرے بار دس برسکی عمر مین تیسرے بار نزدیک وحی آنیکے چوتھے بار شب معراج مین
شق صدر واقع ہوا فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے سینہ میرا شق کیا میکائیل طشت آب زمزم سے بھرلایا درون سینہ اور عروق اُس سے دھوئے
جبرئیل نے دل میرا نکالکر شگاف کر کر دھویا اور طشت طلائی مملو حکمت اور ایمان سے لاکر اسمین بھر کر مقام اصلی مین رکھہ دیا پھر خاتم نبوت سے مہر کی
اشراحت اور لذت اسکی کا اپنے عروق و مفاصل مین اب تک پاتا ہون مین **فرد** دل اکا خزینہ تھا انوار الٰہی کا ؛ سینہ تھا وہ گنجینہ اسرار الٰہی کا

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور اتار رکھا ہمنے تجھہ سے بوجھہ تیرا الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وہ بوجھہ کہ جسنے توڑی تھی پشت تیری کہ کفار کا
کفر پر رہنا اور غم اُسکا کھانا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ غم گناہون کا امت کے تھا کہ بارگران تھا سو اُس سے دور کیا ہمنے شفاعت تیری انکے حق مین
قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہمنے واسطے اظہار قدر تیرے کیے ذکر تیرا ساتھہ نبوت اور رسالت و خاتمیت کے یا یہہ کہ نام تیرا اپنے
نام کے پاس رکھا ہمنے اذان مین اقامت مین تشہد مین خطبہ مین تاکہ جو کوئی ہمین یاد کرے تجھے بھی یاد کرے یا آپ ہمنے تجھہ پر درود بھیجا
اور امر فرمایا اور دنکو کہ درود تجھہ پر بھیجین ذالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ رفعت ذکر کی اشارہ ہی اُسپر کہ سب انبیا حولے عرش خرامان
ہین اور طایر ہمت آپکا بالائے عرش پرواز کر گیا **قطعہ** سیمرغ ہمت ایک ہی کا ہر گز نہ وہان ؛ جس جا تیرا یہ پائے کرامت مقام ہی ؛ ہر ایک کی
ایک جا ہی کہ پہنچا ہی وہ وہان ؛ تو وہان گیا کہ جا کا بھی جسجا نہ نام ہی ؛ فرمایا ای محمد صبر کر فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا بیشک تحقیق ساتھہ سختی کے
کہ دنیا مین ہی آسانی ہی، ہیچ آخرت کے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تحقیق ساتھہ دشواری کے کہ مکہ مین ہی آسانی ہی، ہیچ مدینہ کے تفسیر موضح مین
ہی کہ ساتھہ عسر کے کہ مدینہ مین ہی یسر ہی بہشت مین فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ پس جب فارغ ہو تبلیغ رسالت سے پس رنج کھینچ ہیچ عبادت کے
یا جب نماز سے فارغ ہو تو کوشش کر دعا مین یا جب گذارش احکام سے فراغت پاوے تو استغفار جرایم امت مین مصروف ہو فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ
شیخ ہمارے ابو مدین معزلی قدس سرہ نے تاویل مین اس آیت کے فرمایا ہی کہ جو فارغ ہو تو مشاہدہ اکوان سے تو نصب کر اپنے دلکو واسطے مشاہدہ
جمال رحمان کے وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ اور طرف دعا پروردگار اپنے کے پس رغبت کر دل اپنے سے ہر دم اور جو چاہے اُس سے چاہ کہ قادر
مراد دینے پر اور حاجتین بر لانے پر سوا اسکے جناب کے نہین اور عرض تیری اُسکے درگاہ مین مقبول ہی اور دعائین تیری قبول **فرد** مدعا خلق
سے تیرا ہی وجود با جود ؛ مانگ تو حق سے کہ دیگا وہ تیرا سب مقصود سورۃ تین مکی ہی اس مین آٹھہ آیتین چونتیس کلمے اور ایکسو پچاس
حرف ہین فواصل اسکے نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ الشراح کے یہہ ہی کہ اسمین منت نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اسمین منت

نعمت عامہ بشر پر ہی بطریق ذکر عام بعد خاص اور تعمیم بعد تخصیص

سورۃ التین مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان ایاتہ

والتین والزیتون قسم ہی انجیر کی اور زیتون کی انوار مین لکھا ہی کہ تخصیص ان دونون کی میوون مین سے اسواسطے ہی کہ انجیر میوہ پاک ہی بے فضلہ اور غذاے لطیف سریع الہضم دواے شریف کثیر النفع ملین طبع محلل ومہلک بلغم مطہر کلیتین دافع ریگ مثانہ مفتح سدہ جگر اور سبز مسمن بدن حدیث مین وارد ہی کہ ابواسیر کو دفع کرتا ہی اور نفوس کو فائدہ بخشتا ہی اور زیتون میوہ ہی اور سالن اور دوا اور روغن بہت نافع اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد انجیر اور زیتون سے منبت انکا ہی کہ دو پہاڑ ہین ارض مقدسہ مین طور زیتا اور طور سینا کہ ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تھا یا مسجد دمشق اور بیت المقدس ہی معالم مین لکھا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد اور زیتون مسجد ایلیا ہی اور تبیان مین کہا ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی نے ساتھ قسم کے یاد فرمایا ہی وطور سینین قسم ہی طور سینا کی کہ محل مناجات کلیم اللہ ہی علی نبینا وعلیہ السلام، وھذا البلد الامین اور قسم ہی اس شہر امن والے کی کہ مولد مبارک سید الانبیا سند الاصفیا خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ زبان اشارت سے قسم ہی حضرت کی شجرہ تنبیہ قلبیہ کے کہ مثمر ثمرہ علوم دینیہ ہی، اور شجرہ زیتونیہ مبارک سریہ کے کہ روشنی بخش مصباح دل ہی اور طور سینین روح معلی کی کہ بہ تجلی الٰہی محلی ومجلی ہی اور بلد امین خفی کے کہ محل امن وامان ہی ہجوم آفات اور تعلقات کا کوان سے اور جواب قسم کا یہ ہی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ بہت اچھی ترکیب کے تمام حیوانات مین کہ راست قامت نیک صورت معتدل مزاج مجتمع خواص مکونات ہی یا مخلوق کیا ہمنے اسکو مظہر اتم اور اکمل ومحل اعم واشمل تاکہ حامل امانت اور قابل محبت ہو ثم رددناہ اسفل سافلین پھر پھیر دیا ہمنے اسکو نیچے سب نیچون کے ساتھ سن بڑھاپے کے کہ ازول عمر ہی اسمین کچھ کام نہین ہوسکتا اور کسی کو اسمین اجر نہین الا الذین امنوا وعملوا الصلحت فلھم اجر غیر ممنون مگر جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کئے ہین اچھے پس واسطے انکے اجر اور ثواب ہی نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور صحت بدنی مین اجر عبادت کا انکے تھا ویسا ہی پیرا اور ضعف مین بھی انکے اجر ہی کیا ہوا جو عمل نہین کرتے ثواب انکو بدستور ثابت اور قایم ہی فما یکذبک بعد بالدین پس کیا چیز جھٹلاتی ہی تجھ کو اے منکر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلون کے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھ دن جزا اور حساب کے الیس اللہ باحکم الحکمین کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنے ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھے چاہئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاھدین سورہ علق مکی ہی اسمین انیس آیتین اور بیس کلمے اور اکیسو اسی حرف ہین فواصل اسکے قم بہا ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ والتین کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بہ ثناے الٰہی تھا کہ احکم الحاکمین ہی اسکا ابتدا بھی ساتھ حمد الٰہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہی اور اسمین بیان تکذیب کفار تھا بہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین اسمین مذمت ابوجہل اکفر اور مرجعیت اسکی الی اللہ باخرت بجہت ذلت بیان فرمائی ان الی ربک الرجعی،

سورۃ العلق مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع عشر ایۃ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کے اول کی نازل ہوئی ہین اور بیان حال انکا بسبیل اجمال یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوے اور کہا ای محمد مجھے حق تعالی نے آپ کے پاس بھیجا ہی اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپ نے فرمایا ما انا بقارئ مین نہین ہون پڑھنے والا جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر مسکیں کیا ایسا کہ بیطاقت ہو گئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو آپ نے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر مسکا دبایا اور چھوڑ کر پڑھا اقرا باسم ربک الذی خلق اور ایک قول یہہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریریہ بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے بنا تھا لکا کر آپ کے سامنے ڈالدیا اور کہا پڑھو آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین اور اس نامہ مین کچھ چیز لکھی بھی نہین دیکھتا مین جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر مسکا ایسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپ کو چھوڑ کر یہہ آیتین پڑھین کہ اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھو قرآن ساتھ نام پروردگار اپنے کے

جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیونکو جمے ہوے لہو سے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہی اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگون کا ہی اور کرم اُسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہی الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھلایا لکھنا ساتھہ قلم کے تاکہ علم کو قید کتابت مین لاوین اور دور رہنے والونکو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہی کہ اول جسنے کہ خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلادئے جو وہ نہین جانتے تھے كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اُس سے کہ دیکھتا ہی اپنے تئین غنی اور کسواسطے بسبب مال کے کوئی سرکش ہو اور عبادت حق کو چھوڑے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت سب کی ہی آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نہ اموال **فرد** ہی کمال اسمین کہ رکھین نہ یہان مال سے کام + کیجئے اعمال کہ وہان پڑتا ہی اعمال سے کام + لکھا ہی کہ ابوجہل نااہل کہتا تھا کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین پاؤن تو سر اسکا اپنے قدم پر ڈالون ایکدن حضرت نماز پڑھتے تھے وہ خبر پاکر دوڑا آپکے پاس پہنچتے ہی کانپتا ہوا بھاگا رنگ چہرہ کا اوڑا لرزہ اندام پر پڑا لوگون نے اسکو کہا کہ تجھکو کیا ہوا کہا کہ مین نے درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق آگ کی دیکھی اور اژدہا منہہ کھولے ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس آتا فرشتے عضو عضو اسکا لیجاتے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ منع کرتا ہی بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب نماز پڑھتا ہی اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى کیا دیکھا تو نے اگر ہو وہ شخص نماز سے منع کرنیوالا اوپر راہ سیدھے کے اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى یا حکم کرے خلق کو ساتھہ پرہیزگاری کے تو اس سے اُسے نہ پھر اسکین اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى کیا دیکھا تو نے اگر جھٹلاوے ابوجہل تجھکو یا سخن حق کو مطلقا اور منہہ پھیراوے ایمان سے اور پھر جاوے فرمانبرداری سے تو مستحق عذاب کا ہوگا اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى آیا نہین جانا ابوجہل نااہل نے یہہ کہ تحقیق اللہ دیکھتا ہی قصد اسکا بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ بان اللہ یری مین وعدہ اور وعید دونون مندرج ہین ای زاہد عبادت کرتا ہی تو بے ریا کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہی اور خلوت مین قصد گناہ کا کرتا ہی تو ہشیار ہو کہ تجھے خدا دیکھتا ہی ای فاسق توبہ کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہی ای منافق اخلاص لا کہ تجھے خدا دیکھتا ہی نقل ہی کہ ایک درویش نے توبہ گناہ سے کی پھر ہمیشہ روتا رہا کسی نے اس سے پوچھا کہ خدای تعالیٰ عفو کرنیوالا ہی تو اسقدر کیون روتا ہی اُسنے کہا کہ سچ ہی اللہ تعالیٰ عفو کرتا ہی لیکن اُسنے جو دیکھا ہی اُس شرمندگی کو کیونکر دفع کرون **فرد** خطا اپنی کسے خاطر عفو رافت کب مین روتا ہون + دیکھا اُسنے گنہ ہی میرا اس خجلت مین ہوتا ہون + لکھا ہی کہ پھر دوسرے بار رسول پروردگار علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک الغفار نماز مین مشغول تھے ابوجہل نااہل نے آکر کہا کہ ای محمد مین نے منع نہین کیا تھا تجھکو نماز سے آپنے بعد نماز کے اسکو بہت تہدید کی اور وعید شدید فرمائی اُسنے کہا کہ مجھے ڈراتا ہی تو اور حال یہہ ہی کہ مجلس میری سب اہل وادی سے بزرگتر ہی اور اہل مجلس میری بیشتر حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ہرگز نہین یون اگر ابوجہل نااہل نہ باز رہیگا ایذاے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ گھسیٹینگے ہم اسکو ساتھہ موئے پیشانی کے طرف دوزخ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہی خطا کار وصف پیشانی کا ساتھہ جھوٹھہ اور خطا کے بطریق اسناد مجازی ہی اور مراد صاحب پیشانی ہی فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ پس چاہئے کہ بلاوے ابوجہل اہل مجلس اپنے کو شتاب بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کو یعنے فرشتون کو دوزخ کے دوزخ مین لیجانیکو اُسکے كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ مت کہا مان اُسکا ترک نماز مین یعنے ابوجہل کی مخالفت مین ثابت رہ اور سجدہ کر پروردگار اپنے کو اور نزدیک ہو اس جناب مبارک کی حدیث مین آیا ہی کہ اُسوقت بندہ پروردگار اپنے سے اقرب ہوتا ہی کہ سجدہ مین ہوتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ سجدہ چودہوان ہی اور فتوحات مکی مین اس سجدہ کو سجدہ طلب قرب لکھا ہی سورۃ القدر مکی ہی اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایکسو بارہ حرف ہین فواصل اسکے رہین اور ربط اسکا ساتھہ علق کے یہہ ہی کہ اسمین امر بقرات قرآن تھا اسمین ذکر نزول قرآن ہی ؛ ؛

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۃ القدر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس ایات

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے ہزار مہینے اسنے سلاح پہن کر خدا مین جہاد کفار سے کیا اور تو کو نماز پڑھی صحابہ نے حیران ہوکر کہا کہ ہم اس عمر کو تاہ مین اس دولت و راز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہمنے اتارا ہے قرآن کو بیچ شب قدر کے ضمیر انزلنہ کی راجع طرف قرآن شریف کے ہی اور وہ غیر مذکور ہی یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ سبب بزرگی اور شرف کے مستغنی ہی تصریح سے اور دوسری اسکے اتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہی وقت تبرک مین کہ لیلۃ القدر ہی یعنے ابتداے نزول اسکا اسی رات مین ہی یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا ہی پھر حضرت جبرئیل تیئس برس آیۃ آیۃ اور سورت سورت موافق مصالح کے دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروادیا تجھکو کہ کیا ہی شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنے شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے باقدر ہو بعضون نے کہا ہی کہ قدر بمعنی حکمت ہی جو کام اسمین ہوتا ہی بحکمت ہوتا ہی نقصان کا اسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہی کہ زمین تنگ ہوجاتی ہی اس شب ملایکہ پر اتنے بہت زمین پر اترتے ہین لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے انمین جہاد کیا تھا اُس شخص کیواسطے کہ اُسکو پاوے اور عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دایر ہی تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین لکھا ہی کہ مینے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہی اور گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہی اور اکثر علما کہتے ہین کہ ماہ رمضان مین آخری عشرہ کے شبہاے اوتار مین اسکو اتارا ہی اور حکمت اخفاے شب قدر مین یہہ ہی کہ تعظیم ہر شب کی کرین اور عبادت مین مشغول رہین فَرْوِ رخشندہ عبادت مین توجون بدرہو رافت + ہر شب شب قدر ہی اگر قدر ہو رافت + تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک ملک عظیم کا ہی یا ایک قسم کو فرشتون کی روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسی فرشتون کے ساتھہ اترتے ہین تفسیر مین حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہی کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی بصایر مین لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو زمین والون سے علاقہ آشنائی ہی اترتے ہین اور مومنون کے گھرون مین آکر اُنسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ جبرئیل کی یہہ ہی کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دلمین رقت آتی ہی آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہی کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ بحکم پروردگار اپنے کے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ حق تعالی نے قضا فرمایا ہی خیر اور برکت سے سَلٰمٌ سلامتی ہی سب آفتون سے یہان معانقہ ہی هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہی کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھہ لیجیے کہ شب قدر خاصہ اس امت کا ہی اور بیچ سبب نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطاے امام مالک مین یون روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر عمر بن تمام بنی آدم کی مکشوف کردین آپنے سب سے کوتاہ اپنی امت کی عمر دیکھی تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم سابقہ کے کیونکر ہونگے حق تعالی نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھیجواسی اور ابن حاتم نے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص شب خیزی کرتا تھا صبح تک اور دنکو جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اسکے احوال سے تعجب تھا حق تعالی نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہی اس سے اور دوسری روایت مین ابن ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخصون کا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین گناہ یک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور زکریا اور حزقیل اور یوشع تھے علی نبینا وعلیہم السلام اصحابون نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورۃ لائے اور کہا کہ تعجب کیا تونے اور امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل ہین اعمال انکے سے پس خوش ہوے آپ اور اصحاب آپکے اس مژدہ سے احتمال رکھتا ہی کہ یہہ تین واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار نہین ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ وقایع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوے ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت نازل ہوئی اور یہی قریب بصواب ہی

اور اس سورت مین تعریف اس شب کی خیر من الف شہر نازل ہوئی ہی یعنے یہہ شب بہتر ہی ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تیراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام شب مذکور کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ماتقدم اسکے رواہ البخاری ومسلم اور ماتاخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح ہی اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہی کہ علما کا اختلاف ہی کہ کس قدر قیام معتبر ہی ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکثر شب چاہیے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہی قضیہ مقررہ اہل علم ہی اور حافظ ابوموسی مدنی نے کہا ہی جو کوئی بعض شب قایم ہو یعنے نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ بیہقی حدیث کے ابوہریرہؓ سے روایت ہی مرفوعا من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر وکذا فی العمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل کی ہی کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ لیلۃ القدر انتہی اور اصل ان دونون روایتون کا یہہ ہی کہ حدیث صحیح مسلم مین وارد ہی کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قایم مقام نیم شب کے قیام کی ہی پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قایم مقام احیاے نیم شب ہوجاوے اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہی تو قایم مقام تمام شب کی قیام ہوجاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہی مذہب شیعہ کا تو یہہ ہی کہ اٹھ گئی پیغمبر خدا کے زمانے مین تھی پھر نہین ہوئی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ باقی ہی قیامت تک لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہی کہ کونسی شب ہی مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ ہی کہ تمام سال مین دایر ہی چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہی کہ والمشہور عن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی السنۃ کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہی کہ تمام ماہ رمضان مین دایر ہی اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہی اور اور کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہی اور امام محمد اور ابو یوسف سے روایت ہی کہ شب بست وہفتم ہی یہی مختار اکثر مشایخ حنفیہ کا ہی یہان تک کہ ختم قرآن شریف کرنا اسمین مستحب ہی چنانچہ خزانۃ الروایت وغیرہ مین مذکور ہی اور فتح القدیر مین امامین سے نقل کی ہی کہ عندہما لیلۃ معینۃ وقد یتاخر بہ بھی ہم ہوا اور مختار حضرت ابوبکر اور امام مالک اور امام احمد حنبل اور سفیان ثوری اور اسحق بن راہویہ اور ابو ثور مزنی اور خزیمہ وغیرہم کا یہہ ہی کہ عشرہ آخر رمضان مین دایر ہی اور ایک روایت امام شافعی سے بھی یہی ہی اور صحیح امام شافعی سے یہہ ہی کہ شب بست ویکم ہی غرض قول امام اعظم کا ان سب روایتون مین راجح معلوم ہوتا ہی کہ تمام رمضان مین دایر ہی اسواسطے کہ اختلاف سلف کا جو صحابہ اور تابعین ہی اول رمضان سے تا آخر ہی اور اکثر احادیث مین بھی لفظ او کا واقع ہی اور جس حدیث مین کہ تعیین ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ اس سالمین ایسے ہی ہوگا اسیواسطے امام اعظم نے جواب احادیث کا یہی دیا ہی کہ اس سال مین یوہین ہوا ہوگا اور راجح سب راتون مین شب بست وہفتم ہی اور اختلاف مذکور گیارہ شب مین منحصر رکھا ہی اول شب اول ہی رمضان کی چنانچہ عمل الیوم واللیلۃ مین ابو رزین عقیلی سے روایت نقل کی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ فضیلت مین شب اول ماہ رمضان کی مین بہت حدیثین ہین دویم شب ہفتدہم ہی اسکے حق مین روایت کی ہی ابوداؤد نے حدیث مرفوع ابن مسعود سے اور زید بن ارقم اور عثمان بن ابی العاص سے بوقوفا اور ایک قول امام شافعی کا یہی ہی اور حسن بصری سے مروی ہی کہ یہی شب تھی کہ شب جمعہ تھی اور صبح کو اسکے واقعہ بدر کا ہوا سوم شب ہژدہم چنانچہ حسن بصری اور امام مالک نے کہا ہی چہارم شب نوزدہم ہی یہہ مروی حضرت علی اور ابن مسعود سے ہی پنجم شب بست ویکم ہی یہہ مختار امام شافعی کا ہی اور حدیث صحیح مین موید اسکی ہی ششم شب بست وسیوم ہی یہہ مذہب عبداللہ بن انیس کا ہی کہ صحابہ سے ہین اور ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی امشب شب قدر ہی بیدار ہوکر دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے وہ شب بست وسیوم تھی اور ابوہرزہ سلمی کہ اصحاب سے ہین یہی مذہب رکھتے ہین ہفتم شب بست وچہارم ہی کہ ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور حسن بصری اور قتادہ اور عبداللہ بن وہب نے کہا ہی اور ابی سعید خدریؓ نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر لیلۃ اربع وعشرون رواہ ابوداؤد والطیالسی ورجال اسنادہ ثقات

اور روایت کی ہی امام احمد نے مسند اپنے مین شب ہشتم شب بست ونہم ہی اسکے حق مین کوئی حدیث بخصوصہ نہین لیکن شب اوتار مین عشرہ اخیر کے داخل ہی جیسے عمل الیوم واللیل مین مذکور ہی اور غنیۃ الطالبین مین حضرت غوث الاعظم نے اسی مذہب ابوذر اور حسن بصری کا لکھا ہی نہم شب بست وہشتم ہی اسکے حق مین حدیثین بہت ہین ابی بن کعب نے کہ صحابہ بزرگ سے ہین کہا واللہ الذی لا الہ الا ھو انہا لفی اللیلۃ التی امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیامہا وھی لیلۃ سبع وعشرین الحدیث روایت کی ہی اسکو مسلم مین اور یہی مذہب علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور مذہب صحیح امام احمد کا بھی یہی ہی اور مختار غوث الثقلین کا بھی یہی ہی چنانچہ غنیۃ الطالبین مین کہا ہی واکدھا لیلۃ سبع وعشرین اور امام اعظمؒ سے یہی روایت ہی اور قول صاحبین کا یہی بعضون نے کہا ہی کہ یہہ ہی چنانچہ گذرا اور بیان صحت مین اس شب کے روایتین عمل الیوم واللیلۃ مین اور غنیۃ الطالبین وغیرہ مین بہت ہین اُن سب کا بیان لاناطوالت ہی لیکن بعضے ضرور تا تحریر ہوتے ہین حاشیہ منہج الاعمال مین شیخ طاہر نے کہ مختار الاحادیث ہی لکھا ہی عن ابن عباسؓ قال اصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ السابع والعشرین من شہر رمضان وابوبکرؓ وعلیؓ والحسنؓ والحسینؓ وفاطمہؓ وازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبحنا قلنا یارسول اللہ قد مدوت بنا الی الصبح فاعلمنا ثوابہ قال والذی بعثنی بالحق نبیا لقد اخبرنی جبریل عن اسرافیل عن ربہ تعالی انہ قال یا محمد وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی انہ ما احیی من عبادی وامتہ من امائی لیلۃ السابع والعشرین من شہر رمضان الی الصبح الا غفر لہم ذنوبہم وان کانوا مصرین علی الکبائر واغفر لجمیع الموحدین لکرامتہم ونتجاوز عن سیاتہم قال ومن احیی لیلۃ السابع والعشرین قضی اللہ الف حاجۃ وان قدر لہ الشقاوۃ ھول الی السعادۃ ثم قال والذی بعثنی بالحق نبیا انہ من قام ساعۃ السابعۃ والعشرین یکتب لہ ثواب الف شہر من شہر الاخرۃ وفی روایۃ لان اقوم انا وامتی ای فیہا قد رما یحلب الراعی شاتہ احب الی من قیام الشہر کلہ وفی روایۃ انہ قال اتانی جبریل وقال یا محمد احیی لیلۃ السابع والعشرین وامر امتک باحیائہا انتہی اور فضایل الاعمال مین موید اسی حدیث کی ہی کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا لقد احییت انا وابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وسلمانؓ فی بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر لیلۃ السابع والعشرین حتی اصبحت فقلنا یارسول اللہ لقد مدوت بنا ھذہ اللیلۃ الی الصباح وما یصنع ضعفاء المسلمین قال من کان ضعیفا فلیصل مائۃ رکعۃ قال سلمان لانتہاء لہ قال یصلی سبعین رکعۃ یقراء فی کل رکعۃ اما القرآن مرۃ وانا انزلنہ مرۃ ویستغفر اللہ بعد الصلوۃ سبعین مرۃ ثم یدعو الحدیث ودہم شب بست ونہم ہی اسکے حق مین دو حدیثین عمل الیوم واللیلۃ مین مذکور مین یازدہم شب آخر ہی اگر تیس کا چاند ہوا سکے حق مین بھی حدیث وارد ہی پس چاہیے کہ شب رمضان کی عبادت مین کاہلی نہ کرے اگر نہ ہوسکے تو یہہ گیارہ راتین تو ضرور کرے خصوصا شب بست وہفتم اور کلمہ لا الہ الا اللہ بہت پڑھے کہ حدیث مین ہی مومن اس شب یہہ کلمہ پڑھ سکتا ہی نہ منافق چنانچہ عمل الیوم واللیلہ مین کعب احبار سے روایت ہی کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ شب قدر مین تین بار کہے پہلے بار مین اللہ تعالی گناہ اُسکے بخشے دوسرے بار مین نجات دوزخ سے دے تیسرے بار مین جنت مین داخل کرے اور یہہ دعا بہت پڑھے اللہم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہؓ کو اس کا امر کیا ہی اور تلاوت قرآن کرے کہ فضایل الاعمال مین حدیث مرفوع ہی والذی بعثنی بالحق نبیا ان من قرا ایۃ من القرآن لیلۃ القدر احب من ان یختم القرآن فی غیرہ الحدیث اور علامتین شب قدر کی جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر مین لکھا ہی کہ وہ رات نہ گرم ہی نہ سرد اور نہ اُسمین بادل ہی نہ مینہہ اور نہ ہوا اور نہ تارا چمکتا ہی اور نہ کوا سکے سورج ایسا طلوع ہوتا ہی کہ اسمین شعاع نہین ہوتی رواہ الطبرانی اور لوگ جو کہتے ہین کہ اس شب مین سب چیزین سجدہ کرتے ہین یہہ کہین حدیث مین نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اصحاب سے وارد ہی لیکن وظایف النبی مین شیخ عبدالغنی نے کہ فرزند امام اعظمؒ سے ہین کہا ہی کہ اُس شب سجود اشیا واقع ہوتا ہی اور غنیۃ الطالبین مین غوث الاعظم نے نقل کیا ہی کہ سگ اُس شب آواز نہین کرتے شاید مراد اوگریہ سگ ہو واللہ اعلم سورۃ بینۃ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور چودہ کلمے اور تین سو چھیانوے حرف ہین فواصل اسکے ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ قدر کے یہہ ہی کہ اسمین بیان نزول قرآن تھا اسمین بھی ذکر قرآت قرآن ہے کہ یتلو صحفا مطہرۃ

| | | |
|---|---|---|
| سورۃ البینۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان ایات |

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل کتاب سے کہ توریت اور انجیل
ہی یعنے یہود اور نصاری سے اور مشرکان عرب سے باز رہنے والے کفر سے یہانتک کہ آئی اُنکے پاس دلیل روشن رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا
مُّطَهَّرَةً پیغمبر خدا کے طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پڑھتا ہی اوپر اُمت اپنی کے صحیفے پاکیزہ کذب اور بہتان سے سمجھہ لیجیے کہ قرآن کو صحف
واسطے تعظیم کے ارشاد کیا یا اسواسطے کہ جامع اسرار جمیع صحف ہی فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ بیچ اسکے یعنے بیچ اُن صحف کے کہ قرآن مجید ہی کتابین ہین قایم
کرنیوالی دین کو یعنے احکام اور مواعظ مقصود اس آیت سے یہہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اوپر دین اپنے کے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے اور انکو ایمان کی طرف بلانے لگے تو بعضے ایمان لائے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ اور
نہ متفرق ہوئے یعنے اختلاف کرنیوالے نہین ہوئے بیچ شان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جو دئے گئے تھے کتاب مگر پیچھے اسکے
کہ آئے اُنکے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنے پہلے حضرت کے آنے سے سب ہم تھے آپکے تصدیق پر جب آپ مبعوث ہوئے تو بعضے ایمان لائے اور
بعضے کافر ہوئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ
اور نہین حکم کئے گئے اہل کتاب مگر یہہ کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرنیوالے واسطے خدا کے دین اپنے کو میل کرنیوالے عقاید باطلہ طرف دین اسلام کے
بطور ابراہیم علیہ السلام اور قایم رکھین نماز مفروضہ کو اسکے وقتون مین اور دیوین زکوٰۃ واجبہ کو اُسکے محل مین اور یہہ جسپر مامور ہوئے ہین دین درست ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اہل کتاب سے یعنے یہود اور نصاری
اور مشرک یعنے بت پرست بیچ آگ دوزخ کے ہونگے قیامت کو ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ یہہ لوگ وہی ہین بدتر خلق
کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہہ لوگ وہی ہین بہتر خلق کے
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا بدلا انکا جو بہتر خلق کے ہین نزدیک پروردگار انکے کے
بہشتین ہین اقامت کی جاری ہین نیچے اسکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید ہی خلود کی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
راضی ہوا اللہ اُنسے اور عبادت انکی قبول کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سے کہ ثواب بیحساب دیا اور مراتب بلند کو پہنچایا خصوصا دولت لقا عنایت
کی کہ مطلب اعلی اور مقصد اقصی ہی ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ رافت کا دوجہانمین تیرے جو لقا ہی یہہ ۔ مقصد ہی یہہ مراد ہی یہہ مدعا ہی یہہ ۔
یہہ بہشت اور رضوان الہی واسطے اس شخص کے ہی کہ ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے اور ثواب کے کامون مین مشغول رہے سورۃ زلزال مکی ہی
اسمین آٹھہ آیتین اور تیس کلمے اور ایک سو پچاس حرف فواصل اسکے ہم ہین اور ربط اسکا ساتھہ لیکن کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر

| | |
|---|---|
| جزا تھا افتتاح اسکا بذکر روز جزا ہی اور اختتام بذکر جزا ہی ۔ | |
| سورۃ الزلزلۃ المکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثمان اٰیات |

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جسوقت کہ ہلائی جاویگی زمین ہوبحال اپنے کہ مقدر ہی نزدیک نفخہ اولی کے یا ثانیہ کے اور بسبب اسکے شکست
ریخت برہم درہم ہوگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور نکال ڈالے گی زمین بارگران اپنے کو کہ اجساد اور اموات اور دفاین اور خزاین ہین
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا اور کہیگا آدمی کافر یا سب آدمی یہہ احوال دیکھکر کیا ہی زمین کو کہ اپنے چھپے چیزین نکالے ڈالتی ہی ظاہر يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اُسدن کہیگی زمین زبان حال سے اور اصح یہہ ہی کہ حق تعالی اسکو گویائی دیگا تاکہ کہے باتین اپنے ہلنے کی اور نکالدالنے کی
اپنے دفینون کے یا بیان کرویگی اعمال جو لوگون نے اسپر کئے ہین بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا بسبب اسکے کہ پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اسکو
کہدے عمل لوگون کے جو واقع ہوئے ہین تجھہ پر يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اُسدن پھر آوینگے لوگ موقف حساب سے متفرق
گروہ گروہ بعضے دست راست کے جانب بعضے دست چپ کے طرف لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تو کہ دکھائے جاوین جزا اعمال اپنے کے اسباب
نزول مین لکھا ہی کہ دو شخص تھے ایک تو سایل کو لقمہ نہین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تھوڑی چیز کیا اللہ کی راہ پر دین بہت نیکی کی چاہیے کہ بہت اسکی

جزا ملے اور دوسرا شخص کہتا تھا کہ چھوٹی گناہ پر کیا عذاب ہوگا بڑا گناہ ہو تو اسپر عذاب ہو غرض کبیرون پر معذب ہونگے اور گناہ صغیر ہمارے جیسی نظر اور خطرہ ہی اسپر عذاب نہوگا حق تعالیٰ نے اُن دونون کی شان مین یہہ آیت نازل فرمائی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ پس جو کوئی کریگا برابر بھنکی کے بھلائی دیکھیگا جزا اُسکی وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اور جو کوئی کریگا برابر بھنکی کے برائی پاویگا سزا اُسکی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اور کافر ایسا نہین کہ دنیا مین شر اور خیر کرے اور اللہ تعالیٰ جزا عمل اسکے کی قیامت کے دن اُسے نہ دکھاوے مگر یہہ ہی کہ گناہ ہو کو مسلمانون کے بخشیگا اور نیکیون کی جزا دیگا اور حسنات کو کافرون کے رد کریگا اور سیئات پر معذب کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محکم ترین آیت قرآن شریف کی یہہ ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جامعہ کہا ہی عین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبوی مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ جو آپ پر نازل ہوتا ہی وہ میرے روبرو ہو آپ نے یہہ آیت پڑھی اُسنے کہا حسبی حسبی پس یہی کفایت کرتی ہی جب آدمی نے سمجھا کہ فردائے قیامت کو ذرہ ذرہ جبہ کا حساب ہوگا اور کوئی چیز فروگذاشت نہوگی تو آج ہی کیون نہ اپنی حساب مین مشغول ہو کر حاسبوا قبل ان تحاسبوا معمول کرے قطعہ جو تجھ سے ہوا ہی نیک اور بد لازم ہی حساب اُسکا رافت ٭ ہر خیر پہ شکر و شر پہ توبہ ٭ کرلے کہ قریب ہی قیامت سورۃ عادیات مکی ہی اور گیارہ آیتین ہین اور چالیس کلمے اور ایک سو ستر حرف ہین فواصل اسکے اور ہین اور ربط اسکا بسورہ زلزلہ یہہ ہی کہ دونون مین ذکر قیامت اور جزا ہی ہے

سورۃ العادیات مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی احدی عشرۃ ایۃ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو فوج دیکر قبیلہ کنانہ پر بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ فلانے روز صبح کو وہان پہنچکر انھین غارت کیجو اور فلانے دن یہان آیو انکو بسبب عبور دریا کے آنے مین توقف ہوا منافق طعن کرنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا ایک شخص بھی باقی نرہا کہ خبر پہنچایا مسلمان اُن باتونکو سنکر اندوہناک ہوے حق تعالیٰ نے واسطے خوشی کرنے اہل ایمان کے اس لشکر کے احوال سے یہ سورۃ نازل کی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا قسم ہی گھوڑے دوڑنیوالون کی کہ وقت دوڑنے کے ہانپین ہانپکر فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا پھر آگ نکالنے والون کی سمون اپنون سے پتھر جھاڑکر فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا پھر قسم ہی غارت کرنیوالون کی جو سوار اُن گھوڑون کے ہین بیچ وقت صبح کے فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا پس اُٹھاتے ہین ساتھ اُس وقت صبح کے غبار کو کنارے اُس قبیلہ کے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا پس درمیان آجاتے ہین ساتھ اُس وقت کے جماعت مین دشمنون دین کے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ تحقیق آدمی واسطے پروردگار اپنے کے البتہ ناشکر ہی سراد انسان سے ابی بن کعب ہی اور اُسکا گروہ بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت ابوخباب کے شان مین ہی امام ابواللیث نے کہا ہی کہ تین شخص تھے عرب مین ایک زمانے مین ہر ایک ایک صفتمین یگانہ تھا شعب طمع مین ابوخباب بخل مین حاتم سخا مین حق تعالیٰ نے قسم کھا کر کہا کہ ابوخباب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضون نے کہا ہی کہ کنود وہ ہی کہ محنت یاد رکھے اور نعمت بھلاوے حدیث ابی امامہ مین ہی کہ کنود وہ شخص ہی کہ آپ اکیلا کھاے اور لونڈی غلام کو مارے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ اور تحقیق اللہ اوپر بخل اور کفر اسکے البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کنود پر آپ گواہ ہی واسطے ظاہر ہونے اثر اُسکے کے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور تحقیق انسان واسطے محبت مال کے البتہ سخت ہی یعنے بخل اسکا نہایت کو پہنچا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ اگر مال کو دوست رکھتا ہی تو دے کہ پھر تجھے ملے اور وارثون کیواسطے مت چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر رہیگا شعر مال گردیگا تو پھر وہ پاس تیرے آئیگا ٭ اور نہ دیگا تو دھریگا پس دھرا رہ جائیگا ٭ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ کیا پس نہین جانتا انسان کہ جب اٹھایا جاویگا جو کچھ کہ بیچ قبرون کے ہی یعنے مردے وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اور حاصل کیا جاویگا جو کچھ کہ بیچ سینونکے ہی یعنے بیان مین لاوینگے اور نیکی بدی علحدہ کرینگے جزا اُنکی یہہ ہی کہ خدا تعالیٰ بدلا دیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ تحقیق پروردگار اُنکا ساتھ اقوال و افعال انکے اُسدن قیامت کے دانا اور خبر دینے پر توانا ہی سورۃ قارعۃ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہین فواصل اسکے ثلثہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ عادیات کے یہہ ہی کہ اُسکا اختتام اور اسکا افتتاح بذکر قیامت ہی۔

سورۃ القارعۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان ایات

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ ٹھونکنے والی کیا چیز ہی وہ ٹھونکنے والی وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ اور کس چیز نے جتا دیا تجھکو کہ کیا ہی وہ ٹھونکنے والی مراد دن قیامت کا ہی کہ ٹھونکے گا دلون کو ساتھ ہول اور ہیبت کے يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ اسدن ہوجاوینگے لوگ مانند پروانون پراگندہ کے یا مثل ٹڈیون کے کہ دل کے دل جمع ہوکر آتے ہین اور پایمال اور پریشان حال ہوجاتے ہین وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ اور ہوجاوینگے پہاڑ مانند پشم رنگین دہنے ہوے کے پشم رنگین اسواسطے کہا کہ رنگ پشم کو گلا دیتا ہی پھر جو دھنکین تو ریزہ ریزہ تار تار ہوجاتی ہی اسیطرح پہاڑ ذرہ ذرہ ہوکر ہوا پر اڑینگے فرد کل پہاڑ اُس روز بس ہوکر ٹکڑے ٹکڑے جائینگے + پنبۂ دُناں کی مانند دھنکے جائینگے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ پس جو کوئی کہ بھاری ہوئین ترازوین عملون اسکے کے یعنے نیکیان اسکی تول مین برائیون سے بڑھ گئین فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ بسیج زندگانی خوشی کے ہی وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو شخص کہ ہلکے ہوئین ترازوین کامون اسکے کی یعنے نیکیان اسکی مین نہین یا تھوڑی ہین برائیون سے فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ پس ماں اسکی یعنے جگہہ اسکی ہاویہ ہی کہ نیچے کا تہ خانہ ہی دوزخ کا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ اور کس چیز نے جتادیا تجھکو کہ کیا ہی وہ ہاویہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہی جلتی ہوئی کہ نہایت کو پہنچی ہی سورش مین سورۃ التکاثر مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور اٹھائیس کلمے اور ایکسو تیس حرف ہین فواصل اسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھ قارعہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر قیامت تھا اسمین ذکر موت ہی بحکم من مات فقد قامت

| | | |

اسمین بیان زیانکاری تکاثر اور تفاخر تھا خاص اسمین بیان زیانکاری عام ہی سوا مسلمانونکے

سورۃ العصر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلاث آیات

لکھا ہی کہ ابوالاسدین نے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ای ابوبکر زیان کیا تو نے جو دین آبا کا اپنے چھوڑا اور عبادت بتون کی ترک کی انھون نے جواب دیا کہ زیانکار وہ نہین جو خدا اور رسول کی باتین سنے اور عمل نیک بجا لاوے زیانکار وہ ہی کہ بت پوجے اور متابعت شیطان کی کرے حق تعالی نے موافق حال صدیق کے یہہ سورت نازل کی کہ وَالْعَصْرِ قسم ہی خدائے زمانے کی یا قسم ہی زمانہ کی کہ شامل ہی عجایب غرایب چیزونکو یا قسم ہی نماز عصر کی یا زمانے ہر پیغمبر کی یا زمانے تیرے کی ای محمد کہ بہتر سب زمانون کا ہی جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ تحقیق ابوالاسدین یا ابوجہل یا سب آدمی البتہ بیچ زیان کے ہین یا ضایع کرنیوالے عمر کے بیچ زیانکاری کے ہین کہ نقد عمر عزیز کو مطالب ناپایدار مین صرف کرتے ہین **فرد** نہ نقد عمر دیا مطلب دنی کے لئے ٭ کہ جان کھویا ہی ہیرے کی یہہ کنی کے لئے ٭ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ مگر جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور ایک دوسریکو نصیحت کرتے ہین ساتھ حق کے کہ قرآن ہی یا عمل نیک ہین کہ اقامت رکھتے ہین اوپر طریق حق کے اور ایکدوسریکو نصیحت کرتے ہین ساتھ صبر کرنیکے اوپر طاعت کے یا معصیت سے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ لفی خسر کنایہ ہی حال ابوجہل نااہل سے اور امنوا ایما ہی ساتھ صفت صدیق پر تصدیق کے اور عملوا الصالحات اشارہ ہی کردار فاروق فخر مخلوق سے اور وتواصوا بالحق مخبر ہی گفتار عثمان نیک بیان سے اور وتواصوا بالصبر نشانہ ہی سیرت ابوتراب عالی جناب سے **قطعہ** غلام و تابع و فدوی و مخلص جان و دل سے ہون ٭ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر تاج انسان کا ٭ رکھا ہی بغض رافت جن نے ان اصحاب اربع سے ٭ نہ وہ یہان کا نہ وہ وہانکا نہ وہ یہانکا ٭ سورۃ ہمزہ مکی ہی اسمین نو آیتین اور تیئیس کلمے اور ایکسو تیئیس حرف ہین فواصل اسکے تا اور ربط اسکا بسورہ عصر یہہ ہی کہ اسمین بیان خسران کافران اور فساق اہل اسلام تھا اسمین مذکور کافران بدگویان اور بخیلان ہے

سورۃ الھمزۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع آیات

لکھا ہی کہ اخنس بن شریف عیب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتا تھا اور ولید بن مغیرہ کے پاس غیبت آپکی کرتا تھا حق تعالی نے اسکے حق مین یہہ سورت نازل کی وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ وای ہی واسطے ہر عیب کرنیوالے کے لُّمَزَۃٍ غیبت کرنیوالیکے یا ہمزہ طعن کرنیوالا بچشم ہی اور لمزہ اشارہ کرنیوالا بدست الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ وہ شخص کہ جسنے اکٹھا کیا مال کو اور گنا کیا اسکو اور پاس رہنے دیا خرچ نکیا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ جانتا ہی یہہ کہ مال جمع کیا ہوا اسکا ہمیشہ رہیگا دنیا مین کَلَّا ہرگز یون نہین جو وہ سمجھتا ہی لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے کہ نام درکہ دوزخ کا ہی جو اسمین پڑیگا اسیوقت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جل جاویگا وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ آگ ہی اللہ کی سلگائی ہوئی سمجھ لیجئے کہ جسکو اللہ نے سلگایا ہو پھر کس کی طاقت ہی جو اسکو بجھاوے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ وہ آگ جو چڑھ آتی ہی اور غالب ہوتی ہی اوپر دلون کے اور درمیان مین دہس جاتی ہی تخصیص اس آگ کی کافرون کے دل پر اس جہت سے ہی کہ اسکا دل اختلاف مین پڑا ہی اور پلید عقیدون سے بھرا ہی اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ تحقیق وہ آگ یعنے مکان اس آگ کا اوپر کافرون کے دروازے بند کئے ہوئے ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ بیچ ستونون دروازہ کے حاصل یہہ ہی کہ اس درکہ کا دروازہ بند کر دیا ہی اور ستون محکم کھڑے کر دئے ہین کہ کوئی کھول نہ سکے یہہ اشارہ ہی ہمیشہ رہنے پر کافرون کے آتش مین کشف الاسرار والے نے کہا ہی کہ جو آگ دل مین در آتی ہی وہ آتش عجب و تکبر ہی **فرد** سینہ خود بین کا نہین ایک سل ہی ٭ آتش کبر جلاتی دل ہی ٭ حسین بن منصور حلاج قدس سرہ نے کہا ہی کہ ستر برس آتش نار اللہ الموقدہ میرے باطن مین سلگائی یہانتک کہ تمام سوختہ ہوا پھر شرر چقماق انا الحق سے نکل کر اس سوختہ پر گرا کوئی سوختہ ہو تو اس سوختہ کے میری بات جانے **فرد** جلنے کی میرے دلکی خبر شمع سے پوچھو ٭ احوال دل سوختہ کا سوختہ جانے ٭ سورۃ فیل مکی ہی اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے ننانوے حرف ہین فواصل اسکے ل ہین اور ربط اسکا تھہ سورۃ ہمزہ کے یہہ ہی کہ دونون سورتین عقوبت اور تکذیب کافرون مین ہین ٭ ٭

سورۃ الفیل مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

لکھا ہی کہ ابرھہ نے جو نجاشی کی طرف سے والی یمن کا تھا موسم حج مین لوگون کو اطراف سے مکہ معظمہ مین آتے دیکھ کر معلوم کیا کہ انکا مقصود زیارت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خانہ کعبہ ہی رشک کھا کر ارادہ کیا کہ ایک اور گھر بنائے اور حاجیون کو کعبہ سے پھرا وہان لائے غرض صنعا مین زرخام کا ایک کوٹھا بنایا اسکو جواہر لگایا اور لوگون کو یمن سے اسکے طواف کو بھجوایا اگرچہ قریشون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی لیکن سوا صبر کے کچھہ چارہ نہ دیکھا ایک شخص تھا بنی کنانہ سے وہ وہان کا مجاور ہوا اسنے شب کو اس خانہ محدث کو آلودہ بحدث کر کر فرار کیا یہہ خبر آفاق مین پھیل گئی لوگون کی طبیعت اُس گھر سے بیزار ہوگئی ابرہہ نامحرم اس احوال سے خشمگین ہو کر لشکر جمع کر کر ساتھہ فیلان قوی پیکر مہیب منظر کے بقصد تخریب حرم محترم متوجہ مکے کا ہوا اور پیل محمود کو کہ بہت بڑا تھا ہمراہ لے حوالی مکہ معظمہ مین آکر مواشی قریش کے غارت کئے اکابر مکہ کے پہاڑون پر چڑھہ گئے پھر لشکر کو اتار فیلون کو لیکر مکے کو چلا پیل محمود شہر کی دیوار تک پہنچ کر پیچھے ہٹا پیل بانون نے بہت کوشش کی لیکن اُسنے شہر کی طرف منہہ نکیا اور سب ہاتھی بھی اسکے ساتھہ ہوئے ابرہہ عاجز ہوا قریش بالائے کوہ سے نظر کر رہے تھے کہ دیکھئے کیا حال ہو ناگاہ دریا سے سیاہ مرغان سیاہ کے نمود ہوئے کہ گردنین انکی سبز تھین انھون نے اس لشکر پر حملہ کر کر سنگ باران کیا ایک دم مین تمام قوم ابرہہ کو نابود کر دیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ کیا نہین دیکھا تو نے کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھہ ہاتھیون والیکے کہ ابرہہ اور لشکر اسکا تھا اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ کیا نہ کر دیا اور نہ ڈالا مگر انکے کو کہ تخریب کعبہ مین کیا تھا بیچ گمراہی اور تباہی کے وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجے اوپر اُنکے دریائے ہند کے طرف سے مرغ کہ گروہ گروہ جو منقار مرغ کے سے پنجہ سگ کا سا سر درندہ کا سا رکھتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ مرغ سبز تھے اور منقارین زرد تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ پھینکتے تھے اور مارتے تھے وہ لشکر کو ساتھہ پتھر کنکر کے سے فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ پس کیا خدا نے انکو بسبب ان پتھرون کے مانند بھس کھائے ہوئے کے یہہ کنایہ ہی انکے چور ہونے پر لکھا ہی کہ ہر مرغ تین پتھر لئے تھا ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین اور جس عضو پر کافر کے گراتا تھا پار ہو جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ایک کا ان سنگدلون مین سے جو کعبہ کے ڈھانے کو آئے تھے لکھا تھا ابرہہ تنہا مکے سے بھاگ کر حبش مین نجاشی کے حضور مین پہنچا وہ مرغ جو اسکے نام کا پتھر لئے تھا وہ بھی اسکے سر پر اوڑتا ہوا بادشاہ کے دربار تک گیا ابرہہ نے یہہ سب احوال نجاشی سے کہا اسکو تعجب ہوا کہ مرغون نے ایسے بڑے لشکر کو کیونکر ہلاک کیا ابرہہ نے جو نگاہ اوپر کی اس مرغ کو دیکھکر بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک اُن مرغون مین سے یہہ ہی یہہ بات کہتے ہی اس مرغ نے پتھر اوپر سے گرایا اسکے سر سے پا تک نکل گیا نجاشی کے دیکھتے دیکھتے ہلاک ہو گیا اس صورت نے آیت عبرت کی صحیفہ دل نجاشی پر لکھی **فرد** قضا نے لوح زمان پر بکلک گوہر بار ٭ لکھا ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار ٭ سورۃ قریش مکی ہی اسمین چار آیتین اور ستر اکلمے تر ہتر حرف ہین فواصل اسکے شفت ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ فیل کے ظاہر ہی یہان تک کہ بعضے قاری آخر سورہ فیل کے وقف نہین کرتے قریش سے ملا دیتے ہین اور مصحف ابی بن کعب مین دونون کو ایک سورۃ لکھا ہی اور درمیان مین بسم اللہ کا فاصلہ نہین کیا ٭

## سورة القريش مكية — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وهي اربع ايات

امام زاہدی نے لکھا ہی کہ قریش دو سفر کرتے تھے جاڑون مین یمن کو جاتے تھے اور گرمیون مین شام کو لوگ انکی حرمت کرتے تھے کہ یہہ حرم کے لوگ ہین اور قریش اصح یہہ ہی کہ لقب نضر بن کنانہ کا ہی جو اسکی اولاد ہی وہ قریشی ہی اور بعضے علماے انساب نے لکھا ہی کہ قریش لقب فہر بن مالک کا ہی جو نضر کا پوتا ہی پس حق تعالیٰ نے اُنپر نعمت ثابت کرنیکے واسطے یہہ سورت نازل کی اور فرمایا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ واسطے الفت دلانے قریش کے ساتھہ ایک دوسرے کے اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ الفت دلانے انکے کے بیچ سفر جاڑے کے اور گرمی کے اور واسطے پوجنے انکے کے بتونکو حاصل یہہ ہی کہ محل تعجب ہی کہ مین نے انکو یہہ نعمت اور حرمت دی اور یہہ عبادت میری چھوڑ کر بتون کی پرستش کرتے ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پس چاہئے کہ عبادت کرین وہ پروردگار اس خانہ معظم کی کہ تعظیم انکی اسی کے سبب سے ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وہ پروردگار کہ جسنے طعام دیا انکو ان دو سفرون مین اور سیر کیا بھوکھہ سے وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ اور امن دیا انکو اس حرم محترم کے سبب ڈر سے ان لوگون کے گرداگرد مکے کے ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے ہین مارتے ہین سورۃ ماعون مکی ہی اسمین چھہ آیتین اور پچیس کلمے اور سوا سو حرف ہین فواصل اسکے نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ قریش کے یہہ ہی کہ اس مین بیان احسان اور امر لشکر تھا اس مین بیان کفران کافران اور منافقان ہی فتامل فی ھذا ٭

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۃ الماعون مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست آیات

مفسرین نے لکھا ہی کہ آدھی پہلے یہہ سورۃ کافرون کی شان مین ہی اور آدھی آخر کی منافقون کے حق مین کہا ہی کہ ابوجہل قیامت کی تکذیب کرتا تھا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور وہ اپنے مال مین سے کھانا پینا طلب کرتا تو اسے مار کر نکال دیتا تھا اور ہمیشہ لوگون کو نفقہ سے باز رکھتا تھا حق سبحانہ نے فرمایا کہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ کیا دیکھا تونے اور جانا تونے اس شخص کو کہ جھٹھاتا ہی روز جزا کو اور باور نہین رکھتا یعنے ابوجہل نااہل فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ پس یہہ وہ شخص ہی کہ ساتھ ستم کے دھکے دیتا ہی یتیم کو بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے یا ولید نے اونٹ مارا تھا وہ لوگون کو بانٹتا تھا ایک یتیم نے جو مانگا تو اسے عصا مارا حق تعالیٰ اسکو ملامت کرتا ہی کہ مارتا ہی یتیم کو وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ اور نہین رغبت دلاتا اہل اپنے کو اوپر کھانا دینے فقیر کے یعنے نہ آپ دیتا ہی نہ اسے دلاتا ہی بلکہ احسان سے منع کرتا ہی **فرد** خود نہ دے بلکہ جلے دیکھ کے اعطائے غیر + وای اس شخص پر ایسا جو ہو مناع خیر + پس حق تعالیٰ منافقون کی شان مین فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ پس وای ہی یعنے عذاب سخت ہی واسطے نماز پڑھنے والون ریا کے یعنے ابن ابی اور اصحاب اسکے کے الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ وہ نماز پڑھنے والے کہ وہ نماز اپنی سے غافل ہین یعنے حساب نہین کرتے سوا حضور مردم کے نماز نہین پڑھتے مراد یہہ ہی کہ منافق خلوت مین پروا نماز کی نہین رکھتے اور صحبت مین مسلمانون کے آکر بشرایط اور آداب نماز ادا کرتے ہین **فرد** دوزخ کی کلید کیون نہ ہووے وہ نماز + جو لوگون کے سامھنے پڑھی جائے دراز + الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین عبادت مین اچھا کہلانیکے لئے وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز کو ماعون متاع خانہ ہی کہ لوگ آپسمین اُنسے ایکدوسرے کی معونت کرتے ہین جیسے دیگچہ رکابی تواکڑہائی ڈول رسی پھاوڑہ کلہاڑی بعضون نے کہا ہی ماعون تین چیزین ہین کہ انکا منع نچاہئے پانی آگ نمک اور اکثر مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ زکوٰۃ کے حق مین ہی یعنے منع کرتے ہین مال اپنے کو زکوٰۃ سے حاصل یہہ ہی کہ زکوٰۃ نہین دیتے **فرد** یا گھمنڈ اتنا کرے ہی مال کے تو زور مین + بن زکوٰتی مال بنتا مار ہیگا گور مین + سورۃ کوثر مکی ہی اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین فواصل اسکے رہین اور ربط اسکا بسورہ ماعون یہہ ہی کہ اسمین مذمت اعداے پیغمبر تھی اسمین مدح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی + +

سورۃ الکوثر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلاث آیات

معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ عاص بن وایل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک باب بنی ہاشم کے ملا آپ وہان ٹھہرے اُسنے کچھ باتین کین پھر آپ باہر نکلے وہ مسجد مین گیا دیکھا کہ سردار قریش کے کئی مسجد مین بیٹھے تھے انھون نے پوچھا کہ تو کس سے باتین کرتا تھا اُسنے کہا ابن ابتر سے اور عادت عرب والونکی تھی کہ جسکا بیٹا نہوتا تھا اسے ابتر کہتے تھے یعنے پیچھے نرہیگا اسکے کوئی اور انھین ایام مین آپکا پسر طاہر کہ حضرت خدیجہ سے تھا فوت ہوا تھا یہہ خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سنکر ناخوش ہوئے حق تعالیٰ نے واسطے خاطر مبارک کی تسلی کے یہہ سورت نازل کی اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تحقیق ہمنے عطا کی ہمنے تجھکو کوثر سمجھ لیجئے کہ کوثر کثرت سے ہی یعنے دی تجھکو بہت خیر اور بہت فرزند اور بہت علم اور بہت عمل عین المعانی مین ہی کہ بہت امت عنایت کی بعضون نے کہا ہی کہ کثرت ذکر ہی کہ زمین و آسمان مین آپکا غلغلہ پڑ گیا ہی اور پھیلا **فرد** جہان مین یہانتک بس نور آپکا ہی + ہر ذرہ کی زبان پر مذکور آپکا ہی + یا کثرت معجزات ہی یا کثرت محبونکی آپکے ہی اور اشہر یہہ ہی کہ کوثر نہر ہی بہشت مین معراج کی حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا آپنے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکھی مین نے کنارے پر اسکے جنجے تھے یاقوت اور لولو اور زبرجد کے اور سب پر نو مرغان سبز بیٹھے تھے جبرئیل سے پوچھا مین نے کہ یہہ کیا ہی کہا یہہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عنایت کی ہی اور معالم التنزیل مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر نہر بہشت مین ہی کنارے اسکے زر کے ہین اور تہ مین اسکے در اور یاقوت بچھے ہین پانی اسکا مشک سے خوشبو تر برف سے سفید تر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ ایک مہینے کی راہ مین ہی پانی اسکا شیر سے سفید تر مشک سے خوشبو تر ہی کوزے اسکے ستارون کے مانند ہین جو کوئی اسکا پانی پئیگا ہرگز پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ کوثر عرفان اصول کثرت بوحدت ہی اور مشہود اظلال وحدت در کثرت یہہ نہر بوستان معرفت الٰہی کی ہی جو اس سے سیراب ہوا ابدالاباد تک تشنگی جہالت سے چھٹا **رباعی** رافت جو جہان کی دیکھتا ہی تو بود + ٹک غور تو کر کہ اس مین کیا ہی یہہ نمود +

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ای بیخبر آنکھ دلکی واکر اور دیکھہ کہ کثرت مین ہی ظل وحدت حق موجود + فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑھہ واسطے پروردگار اپنے کے خالص اسیکی رضا کیواسطے اور قربانی کراونٹ واسطے اسکے بخلاف مشرکون کے کہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا دست راست رکھہ اوپر دست چپ کے نماز مین نزدیک نحر کے نحر کے معنے سینہ کے ہین چنانچہ فرمایا امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے حکایت کی ہی کہ مراد نحر سے یہان قول باری تعالیٰ مین ہاتھہ باندھنے ہین نماز مین اور تفسیر کشاف مین بھی بتصریح اسکی کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان مراد نماز عید اور قربانی کرنا ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تحقیق دشمن تیرا عاص وہی ہی دم بریدہ اور کٹا ہوا خیر سے اور بے نسل اور بے ذریتہ اور تیری ذریت بسیار اور خوبیونکا غلغلہ اور اشتہار اور آثار فضل بیشمار تا روز شمار باقی رہیگا **شعر** گل مراد رہے کیون نہ تیرا تازہ و تر + کہ شاخین ہی عدو کے تیرے ہوا بتر + سورۃ کافرون مکی ہی اسمین چھہ آیتین اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین فواصل اسکے نم مین اور ربط اسکا بسورت کوثر یہ ہی کہ اسمین مذکور پیغمبر کا تھا اسمین بیان دشمنان پیغمبر کا ہی ؛

| سورۃ الکفرون مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست آیات |
|---|---|---|

لکھا ہی کہ قریشون نے جمع ہوکر ابوجہل اور عاص اور ولید اور امیہ اور ہود اور سوا انکے تھے حضرت عباس کے ہاتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ ایک برس تک تم ہمارے خداؤن کی پرستش کرو تو ہم بھی ایک سال تمہارے خدا کی عبادت کرین آپ پاس اس پیغام کے پہنچتے ہی جبریل آئے اور یہہ سورت لائے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای کافرو مراد اس سے وہ لوگ ہین جو مذکور ہوے اور حق سبحانہ جانتا تھا کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے اسیواسطے کہا کہ انکو کہہ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ نہین عبادت کرتا مین اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کرنے ہو حال مین اس چیز کی کہ عبادت کرتا ہون مین وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ اور نہ مین عبادت کرون گا اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کروگے استقبال مین اس چیز کی کہ مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ واسطے تمہارے دین تمہارا ہی کہ اس پر ہو اور اس سے نہ پھروگے اور واسطے میرے دین میرا ہی کہ مین اسپر ہون اور اس سے نہ پھرونگا یا واسطے تمہارے جزا اعمالون تمہارے کی ہی اور واسطے میرے جزا میرے کامون کی اور دین بمعنی عادت کے بھی آیا ہی اور یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ کوئی سورت قرآن شریف کی شیطان پر سخت تر اور صعب تر زیادہ اس سورہ سے نہین ہی کیونکہ اسمین توحید محض ہی اور ثواب اس سورہ کے پڑھنے کا چوتھائی قرآن کا ہی سورۃ نصر مدنی ہی اسمین تین آیتین اور انیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل اسکے جا ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورت کافرون کے یہہ ہی کہ اسمین بیان صلح اور قتال تھا اسمین وعدہ نصرت بعد وقوع قتال ارشاد کیا

| سورۃ النصر مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلاث آیات |
|---|---|---|

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ جب آوے مدد اللہ کی کہ قریش پر غالب ہو جائے اور فتح ہو کہ تجھے اور فتح ہون تمام بلاد تیری امت کو وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین بیچ دین اللہ کے کہ اسلام ہی فوج فوج جس سال یہہ سورۃ نازل ہوئی اس برس بنی اسرائیل اور بنی اسد اور بنی قریظہ اور بنی مرہ اور بنی الیکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور سوا انکے اور بہت خلقت جوانب اور اطراف سے آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے یا کہہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ بعد نزول اس سورت کے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑھتے تھے سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفرلي اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ نماز کر ساتھہ امر خدا کے اور استغفار کر واسطے گناہون کے اپنی امت کے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا استغفار کرنے والون سے اکثر علما کہتے ہین کہ نزول اس سورت کا بعد فتح مکہ کے ہی اور اسمین خبر وفات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی حضرت عباسؓ روئے آپنے پوچھا کیون روتے ہو کہا انھون نے کہ آپکے وفات کی اسمین خبر ہی آپ نے فرمایا درست ہی پھر آپ دو سال اور دنیا مین رہے آخر سورہ کہ ساری نازل ہوئی آپنے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر کہا کہ ای دختر نیک اختر خبر وفات کی میرے دی ہی **فرد** نامہ بر وصل کا پیغام سا کچھہ لایا ہی

مجھکو جانا ہی وہان نامۂ یار آیا ہی ✤ حضرت فاطمہ روئین آپنے فرمایا مت رو کہ سب اہل میرے سے پہلے تو میرے پاس پہنچے گی سورۃ تبت مکی ہی اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکاسی حرف ہین فواصل اسکے دب ہین اور ربط اسکا ساتھہ نصر کے یہہ ہی کہ اسمین قوت اسلام اور فتح پانے کا پیغمبر کے بیان تھا اسمین ہلاکت کا ایک بڑے مشرک کے بیان ہی تاکہ شکر کر سزاوار مزید نعمت فتح ہو ✤

سورۃ اللہب مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھہ کر پکارا کہ یا صاحباہ روسائے قریش جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر دون کہ اس پہاڑ کے تلے لشکر آیا ہی تمہارے شب خون مارنے کو اور قتل اور غارت کرنے کو تو تم باور کرو یا نہین سب نے کہا کہ کیون نہ باور کرین کہ تم جھوٹے نہین ہو آپنے فرمایا کہ انی نذیر لکم بین یدی عذاب یوم شدید مین ڈرانیوالا ہون واسطے تمہارے کہ آگے تمہارے عذاب سخت ہی قیامت کا ابولہب اٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تجھکو کہ تو نے ہمین اسیواسطے بلایا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ دونون ہاتھہ مین اسکے پتھر تھے وہ آپ پر پھینکے اسیوقت یہہ سورت نازل ہوئی کہ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ہلاک اور نابود ہو جیو دونون ہاتھہ ابی لہب کے کہ پتھر اٹھا کر چاہا کہ حبیب پر میرے مارے اور ہلاک ناچیز ہوا وہ ابی لہب آپ کا چچا تھا عبد العزی اسکا نام تھا آپ کے عداوت کے سبب اوسپر لعنت واقع ہوئی اور بعضون نے معنے آیت کے یہہ کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا و آخرت اوسکی اور ناچیز ہوئی لکھا ہی کہ بعد دعا کے ابی لہب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر جو کچھہ برادر زادہ میرا کہتا ہی حق ہی تو مال اور فرزند اپنے فدا کر کے چھٹ جاؤنگا مین اوسکے رد قول مین یہہ آیت اتری کہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ نہ دفع کیا اوس سے اوس لعنت کو مال اوسکے نے اور اُس چیز نے کہ کسب کیا ہی یعنے اوسکے بیٹے عتبہ نے یا ماکسب سے مراد کمایا ہوا تجارت کا ہی سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی مین کہ دوزخ کی ہی وَّامْرَاَتُهٗ اور جورو اوسکی ام جمیل بنت حرب بہن ابوسفیان کی وہ بھی اسکے ساتھہ دوزخ مین جائے گی حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اٹھانیوالی لکڑیون کی لکھا ہی کہ ام جمیل ہمسایہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رہتی تھی دنکو بوجھہ کانٹون کا لاتی تھی اور انکو راہ مین حضرت کے پھیلاتی تھی آپ اسے سرکا کر نماز کو جاتے اور ملائمت سے فرماتے کہ یہہ کیا ہمسایگی ہی **فرد** دامن رشک گل آلودہ کرین خارونسے ✤ ہائے اس رنگ جفا ایسے وفادارونسے ✤ بعضون نے کہا ہی کہ ہیزم کشی عبارت ہی سخن چینی سے کہ آتش عداوت کی دو شخصون مین لگاتی تھی ✤ **فرد** جو کوئی ہووے سخن چین وہی ہی ہیزم کش ✤ اور دو تن مین عداوت ہی بشکل آتش ✤ یا ام جمیلہ حامل حطب جہنم تھی کہ عداوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بار گناہ ہر دم اٹھاتی تھی بعضون نے کہا ہی کہ نفس الامر مین وہ ہیزم کشی تھی جیسی اور عورتین عرب کی اپنے واسطے لکڑیان لے آتی ہین وہ بھی لاتی تھی ایک روز لکڑیان پیٹھہ پر لادے ہوئی آتی تھی راہ مین ماندی ہوئی رسن ہیزم اپنے گردن مین ڈالکر پشتارہ ہیزم کا ایک بلند سل پر رکھہ دیا فرشتے نے آکر پس پشت سے اوسکے وہ پشتارہ سل سے گرا دیا رسی اُسکے گلے مین پھنس گئی کلا گھٹ کر داخل جہنم ہوئی حقتعالی نے اوسکے حال سے خبر دی کہ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ بیچ گردن اسکی کے رسی کھجور کے پوست کی کہ اس سے لکڑیان باندھی تھی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے زنجیر لوہے کی دوزخ کی ہی کہ اُسکے گردن مین ڈالکر دوزخ کی طرف کھینچینگے سورۃ اخلاص مکی ہی اسمین چار آیتین پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین فواصل وہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ تبت کے یہہ ہی کہ وہ مذمت مین ایک مشرک کے تھی یہہ اثبات واحدانیت حق مین نازل ہوئی

سورۃ الاخلاص مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی اربع آیات

لکھا ہی کہ قریش نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے بیان کرو تعریف اوس خدا کی جسکی عبادت کی تم دعوت کرتے ہو اور معالم التنزیل مین ہی کہ ایک گروہ یہود نے کہا یا ابا القاسم وصف بیان کرو خدا کا تاکہ ہم تمپر ایمان لاوین کیون ہمنے توریت مین صفت اوسکی دیکھی بتاؤ تو کیا چیز ہی وہ کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کس کی اُسنے میراث لی اسکی میراث کون لیگا حق تعالی نے یہہ سورۃ نازل کی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ ای محمد اس شخص کو جو پوچھتا ہی وہ ہی اللہ ایک ذات اور صفات مین اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ ہی بے پروا سب سے اور وہی ہی پناہ محتاجون کی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی ہمیشہ سے ہی اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمیشہ رہیگا اُسے فنا نہین جو چاہے سو کرے اُسکا کوئی منع کرنیوالا نہین **رباعی** بتون کے جلوہ پہ کیا ہی مایل تو دھیان رکھہ رافت اُس خدا کا ✤ زمین
بوسی سے جسکے روشن ہی قرص مہر و مہ سما کا ✤ مریگا اوسپر تو تو جئے گا جو زخمی ہوگا تو وہ سہیگا ✤ فنا کا گر جام تو پئیگا تو جرعہ دیگا مئے بقا کا ✤ نہ آپ کھاوے
تجھے کھلاوے نہ خود پیئے اور تجھے پلاوے ✤ غضب ہی یہہ عیش جو دکھاوے کرے خلاف اسکے تو رضا کا ✤ عین المعانی مین امام علی موسیٰ رضا سے نقل کی
ہی کہ صمد وہ ہی کہ عقلین اطلاع کیفیت اسکے سے ناامید ہون **رباعی** کرے درک اسے کس کا ادراک ہی ✤ کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی ✤ گمان سے
بری وہم سے دور ہی ✤ ورا فکر سے فہم سے دور ہی ✤ کہون کیا وہ کیا ہی بسا ہی کہان ✤ خیال رسا نارسا ہی وہان ✤ **لَمْ يَلِدْ** نہ جنا ہی اُسنے کسیکو
یہہ رد ہی یہود کا کہ عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین **وَلَمْ يُولَدْ** اور نہ جنا گیا کسی سے یہہ رد نصاری کا ہی کہ عیسی کو خدا کہتے ہین **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ**
**كُفُوًا أَحَدٌ** اور نہین اور نہ تھا واسطے اوسکے برابری کرنیوالا کوئی یہہ رد مجوس کا اور مشرکون عرب کا ہی کہ کہتے تھے اسکا کفو ہی شیخ ابو علی رودباری
قدس سرہ نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تغلب اور علت و معلول اور شکل اور ضد مین یہان حق تعالی نے نفی عدد اور کثرت کی فرمائی ذات اپنے سے
کہ ہو اللہ احد اور نفی تغلب اور تنقص کی فرمائی ساتھہ اللہ الصمد کے اور علت اور معلول کو منتفی کیا ساتھہ لم یلد ولم یولد کے اور اشکال اور اضداد کو
مرتفع کیا ساتھہ ولم یکن لہ کفوا احد کے اسیواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ توحید بنفی وجود ثابت ہی لیکن متماثل بماہیت اور
متکافی بقوہ متصور ہو سکتا تھا پھر متماثل بماہیت اور متکافی بقوت یا متاخر ہو تا رتبہ مین بمقام معلول جیسے ولد یا متقدم بمنزلہ علت جیسے والد یا معیت
رکھتا بمشابہ مقارن جیسے کفوا پس تمہید فائدہ توحید نے کہ ساتھہ قل ھو اللہ احد کے تقدیم پائی لم یلد سے رد صفت اول کا کیا اور
ولم یولد سے نفی صفت دوم کی اور ولم یکن لہ کفوا احد سے نفی صفت سیوم کی امام جلال الدین وساجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ معطلہ صانع
عالم کی قایل نہین اور فلاسفہ کہتے ہین صانع ہی لیکن نام اور صفت نہین رکھتا اور ثنویہ کا مذہب یہہ ہی کہ شریک رکھتا ہی اور مشبہہ کا اعتقاد ہی کہ خلق
کے مانند ہی اور یہود اور ترسا کہتے ہین زن و فرزند رکھتا ہی اور مغان کا معتقد ہی کہ کفو اُسکا ہی پس جب بندہ مومن نے ہو کہا تعطیل سے بیزار ہوا جب
اللہ کہا گفتار فلاسفہ سے مبرا جب احد کہا روش ثنویہ سے نکلا جب اللہ الصمد کہا مذہب مشبہہ سے دور ہوا جب لم یلد ولم یولد کہا یہود اور
ترسا سے دور بھاگا جب ولم یکن لہ کفوا احد پڑھا کیش مغان سے نکل گیا **فرد** مومن خالص ہوا جسنے یہہ سورت پڑھی ✤ جھوٹے مذاہب تمام رد
کئے یکبارگی ✤ راحت پاتے ہین دل نور احد سے محفوظ ہوتے ہین عقول سر اللہ الصمد سے بہرہ پاتے ہین نفس تعقل لم یلد ولم یولد سے منتفع ہوتا ہی
شخص معنی ولم یکن لہ کفوا احد سے اور مراد کو پہنچتا ہی لکھا ہی کہ کلمہ ہو قسمت والیان ہی لفظ بہر دانشوران ہین نام احد حظ محبان ہی گفتار اللہ الصمد
نصیب عارفان ہی الفاظ لم یلد ولم یولد قسط عاقلان ہی کلمات ولم یکن لہ کفوا احد برائے عامۂ مومنان ہی جو کوئی سر ہو کو پہنچا والہ ہی جس نے
اللہ کو جانا عالم ہی جس نے احدیت کو پایا محب ہی جس نے صمدیت پہچانی عارف ہی جسنے لم یلد ولم یولد کا اعتقاد کیا عاقل ہی
جسنے ولم یکن لہ کفوا احد کی تصدیق کی مومن ہی جسنے ان سب معانی کو جمع کیا موحد خالص ہی فضایل مین اس سورت کے حدیثین صحیحین مین اور
کتب حدیث مین بہت وارد ہین یہان نام راویون کا اور کتب کا ترک کر کر حاصل معنے حدیث بطور اختصار لکھا جاتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے قل ھو اللہ برابری کرتی ہی تہائی قرآن کی جو کوئی اسے پڑھیگا حرام کریگا خدا تعالی گوشت اُسکا آتش دوزخ پر اور فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گورستان مین گذرے اور گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھہ کر ثواب مردون کو بخشے خدا تعالی اونکو ثواب دیگا بعدد اموات
سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ قل ھو اللہ پڑھتا ہی فرمایا واجب ہوئی صحابہ نے کہا کیا واجب ہوئی اسکو فرمایا جنت اور فرمایا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا گرد اوسکے رحمت آویگی اور خدا تعالی نظر رحمت فرماویگا اوسپر جو یہہ سورہ پڑھیگا اور جو چیز
چاہیگا حق تعالی اُسے دیگا اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی یہہ سورہ پڑھے جس وقت کہ گھر مین جاوے افلاس اوسکے گھر سے اور ہمسایون سے
دور ہووے اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ایکبار پڑھے اس سورت کو حق تعالی برکت کرے اوسپر اور اوسکے گھر پر اور جو کوئی تین بار پڑھے
برکت کرے اوسپر اور اسکے گھر پر اور اوسکے ہمسایون پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے آنکھہ مین درد ہووے پچاس بار اس سورہ کو پڑھکر دم کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شفا پاوے لیکن بسم اللہ ہر بار دو مرتبہ پڑھے ایک شخص نے آپکے پاس آکر ناداری کی شکایت کی آپ نے فرمایا جب گھر مین جاوے تو سلام کر اکر کوئی نہو تو مجھپر سلام بھیج اور ایک بار قل ہو اللہ پڑھ اوسنے یونہین کیا روزی اوسکی فراخ ہوگئی ایسی کہ ہمسایونکو بھی پہنچی ایک شخص تھا جب نماز پڑھتا تو ہر رکعت مین قل ہو اللہ بیشمار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ اس سورۃ کو مین دوست رکھتا ہون فرمایا کہ دوستی اسکی تجھے بہشت مین لیجاویگی امام جعفر صادق رح سے منقول ہی کہ جو کوئی قید ہو ہزار بار اس سورت کو پڑھے چھوٹ جاویگا اور ایسی ہی جو ہم سخت پیش آویگی جلسہ مین ہزار بار اس سورت کو پڑھے آسان ہوجاوے سورۃ فلق مکی ہی اس مین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین فواصل اسکے دیق ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ اخلاص کے یہہ ہی کہ اخلاص متضمن ثناء الٰہی ہی اور یہہ مشتمل استفادہ ۔

پس وہ ذات کہ موصوف باین صفات ہو پناہ پکڑنے اوسکے ساتھ سزاوار ہی +

| | | |
|---|---|---|
| سُوْرَۃُ الفلق مکیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی خمس اٰیات |

لکھا ہی کہ ایک لڑکا یہود کا آپ کی خدمت مین آتا تھا لبید بن عاصم کے بیٹیون نے اسے بہت کہہ کر چند دندانے نشانے کے اور بال آپکے منگوا کر بنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسن پر جادو کر کر چاہ ذی اروان مین ایک پتھر کے تلے رکھہ دیا جبرئیل نے آکر آپ کو خبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بھیجکر وہ رسن نکلوا منگوائی گیارہ گرہ اسمین لگین تعین حق تعالی نے سورتین نازل کین انمین گیارہ آیتین ہین جبرئیل پڑھتے گئے ہر ہر آیت پر ایک ایک گرہ کھلتے گئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے بعضون نے کہا ہی فلق وہ چیز ہی جو شگافتہ ہو جیسے دانے اور گٹھلی کہ پھٹ جاتے ہین رویندہ ہونے کو اور پتھر اور زمین کہ ترشق جاتے ہین پانی نکلنے لگے بہر تقدیر ساتھہ پروردگار انکے کے چاہئے پناہ پکڑنا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کیا ہی ایذا دہندون آدمیون جنون درندون گزندون سے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور برائی اندھیرا کرنیوالی کی سے کہ شب تاریک ہی جب چھپ جاوے اوسکی سب چیز کو گھیرلے یا شر آفتاب سے جو غروب ہو یا شر ماہ سے جو چڑھے یا شر ثریا سے جو کرے کہ وہ محل کثرت اسقام ہی اور طلوع اسکا وقت قلت امراض وآلام وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور برائے پھونکنے والیون کے سے یعنے جو عورتین کہ بول جادو کے پڑھکر پھونکتے ہین بیچ گرہون کے مراد اس سے بیٹیان لبید بلید کی ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنیوالون کی سب سے جب ظاہر کرین حسد اپنے کو اور اوسکے خواہش پر عمل کرین کیونکہ حسد کو اگر چھپا رکھین تو ضرر اوسکا انہین ہی مراد اس سے یہود ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد رکھتے ہین اور ختم کیا حق تعالی نے اس سورت کو ساتھہ حسد کے کہ بدترین صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہانمین بدتر حسد سے کوئی چیز اور ہوتی تو حقتعالی اسی پر اس سورہ کو تمام کرتا اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا حسد ابلیس تھا حضرت آدم پر اور پہلا گناہ کہ زمین مین صادر ہوا حسد قابیل تھا ہابیل پر **مثنوی** حسد شعلہ ہی جب یہہ دل مین کیا + حسود لعین لبس ابلیس دیدم جلا + سمجھے کہ جب تک حسد دلمین ہو + نہ بودین کی تا ابد دلمین ہو + حسد سے جسد اپنا خالی تو کر + بھرے نور ایمان سے تا دل جگر + سورۃ الناس کی بھی اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل اسکے سین ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ فلق کے ظاہر ہی کہ دونو واسطے استفادہ اور دفع کید ساحر کے ہین

| | | |
|---|---|---|
| سُوْرَۃُ النَّاس مکیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ست اٰیات |

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِکِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے اِلٰہِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برائی اور وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانیوالے کے سے شیطان کی عادت ہی کہ جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہی تو یہہ وسوسے ڈالتا ہی اور جب یاد الٰہی کرتا ہی بھاگ جاتا ہی **فرد** یاد مین تیرے کب آتا ہی پاس + ڈالے غفلت مین ہی شیطان وسواس + اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی بیچ سینون آدمیون کے مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ جنون سے اور آدمیون سے یعنے شیاطین جن اور انس لباب مین لکھا ہی کہ اس سورہ مین پانچ جگہہ لفظ ناس کا واقع

ہی اور تکرار معنون کا نہین ہی کیونکہ اول ناس سے طفل مراد ہین اور معنے ربوبیت کے اسپر دلالت کرتے ہین کہ پرورش مناسب حال انکے ہی اور ثانی سے جوان مراد ہین اور لفظ ملک کا دلیل ہی اسپر کہ قہر وسیاست بادشاہ کا جوانون پر ہوتا ہی اور ثالث سے پیر مراد ہین اور لفظ الٰہ کا اسپر مشعر ہی کہ الٰہ کی معنی مستحق عبادت کے ہین اور عبادت طاعت بوڑھون کی شانسے زیبا تر ہی **نظم** شرع مین کہتے ہین الٰہ اُسے + مستحق جو کہ ہو عبادت کے + اور عبادت کے مستحق ہی وہ + فی الحقیقت ہین جو موثر ہو + اور موثر جو فی الحقیقت ہی + اسکی تعظیم بس عبادت ہی + اور عبادت مین گر شریک خدا + اور کو کر دیا تو مشرک ہوا + یہانسے معنے عبادت الٰہ اور شرک کے کہ انمین اختلاف علما کا ہو رہا ہی ظاہر ہوگئی اور رابع سے مراد صالح ہین اور لفظ وسواس کا اسپر مبنی ہی کہ شیطان صالحون کے بہت درپے رہتا ہی وسواس ذاتا ہی اور خامس سے مراد مفسد ہین اور عطف اسکا معوذ منہ پر دال ہی اوسپر کہ یہہ فساد کرنیوالے ہین پس لفظ ناس کا پانچون جگہہ جدے جدے معنے پر دال ہی تکرار لفظاً ہی نہ معناً اور یہہ کمال خوبی عباد تکی ہی اور ان پانچ عدد پر کلام اللہ تمام ہوا اسواسطے کہ مراتب کلیہ منحصر انمین ہین جنمین حضرات خمسہ اور تعینات خمسہ اور منزلات خمسہ کہتے ہین تعین اول وحدت ہی کہ حقیقت محمدی عبارت اسی سے ہی اور تعین دوم واحدیت ہی کہ حقایق تمام ممکنات کے ہی اُسے حقایق کو اعیان ثابتہ کہتے ہین اور یہہ دونون تعین مرتبہ وجوبین ہین اور تعین سوم تعین روحی ہی اور تعین چہارم تعین مثالی ہی اور تعین پنجم تعین جسدی ہی یہہ تینون تعینات خارجیہ ہین مرتبہ امکان مین اور یہہ پانچ عدد دایر ہین دوران انکا یہہ ہی کہ ہر چند انکو انکے نفس مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو پھر انمین ضرب کرین غیر نہایت تک تو وہی پانچ اپنے اصل کے شکل پھر آوین گے اور نہایت مین اس عدد کے اپنے آپکو دکھاوین گے جیسے پچیس اور ایک سو پچیس علی ہذا القیاس اور نکتہ عجیبہ پانچ بار تکرار مین لفظ ناس کی اس سورۃ مین کہ سور قرآن اسپر تمام ہوئی مین یہہ ہی کہ زبدہ جمیع ممکنات کا اور خلاصہ تمام مخلوقات کا جو انسان ہی اقامت باستقامت اسکے بھی پانچ چیز پر تمام عناصر اربعہ اور ایک لطیفہ نفس کہ رب ولب ان چار و نکا ہی اور پانچ ہی جوہر نفیسہ اسمین عالم امر کے متمکن فرمائین ہین قلب روح سر خفی اخفی انہین کو لطایف خمسہ کہتے ہین انکے تصفیہ سے باطن مصفا ہوتا ہی اور بدرجہ ولایت پہنچتا ہی اور پانچ ہی اسکے اسلام کے بنائین رکھین ہین کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ انسے ظاہر پاک ہوتا ہی اور بمرتبہ اتفاسخ کر لایق دخول جنت ہوتا ہی اور پانچ ہی وقت اسکا معراج مقرر فرمایا ہی کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین اور پیکر خوش منظر اسکے بھی پانچ عضو پر منتہی ہی سر اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون پھر ہر ایک عضو پانچ پر تمام اور کامل ہی دونون ہاتھہ اور دونون پانون پانچ پانچ انگلیان رکھتے ہین اور سر پانچ حواس ظاری رکھتا ہی باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ سامعہ ادراک امور ظاہری کا انھین سے ہی اور پانچ حواس باطنی اول حس مشترک کہ محل اوسکا بطن اول دماغ دوم خیال کہ مکان اُسکا اُس بطن کے مؤخر ہی سوم متخیلہ کہ صور محسوسہ جو خیال مین موجود ہین انمین تصرف کرے اسیواسطے اسے متصرفہ کہتے ہین چہارم متوہمہ ادراک معانی جزیہ جس سے کرتے ہین اسکی جگہہ بطن اوسط دماغ ہی پنجم حافظہ جسکے سبب یاد داشت ہی مقام اُسکا بطن موخر دماغ ہی **رباعی** بنائے آدمی کے حق نے ہین جو پانچ حواس + اُنھین سے کرتا ہی ہر شی کا درک اور شناس + تمام خلقت انسان بھی پانچ عضو یہہ ہی + دو دست اور ہین دو پانون اور ایک ہی رأس + یکون تام ہو پھر ناس خمسہ پر رافت + کلام حق کا سر اسر ہی جو ہدی للناس + اور ابتداء کلام الٰہی کے بحرف با اور اختتام بحرف سین ہی اسمین سر عظیم ہی کہ ترکیب اسکی بس ہی اور عبرت والے کہتے ہین بسک ای حسک پس یہہ معنے ہوئے کہ حسبك من الکونین یا اعطیناك بین الحرفین اور نادر اتفاقات سے یہہ ہی کہ فارسی مین بھی بس کی معنے حسب کی ہین یعنے قرآن بس ہی اور کافی ہی دونون جہان کیواسطے **قطعہ** باد سین اول و آخر ہی بقرآن رافت + یہہ اشارہ ہی کہ بس ہی تجھے قرآن مجید + جب تلک بس چلے پس چھوڑ نہ اسکو ہرگز + یہی بس لائیگا کونین مین تیری امید + اور بس باول مفتوح اور ثانی مشدد بمعنی فرستادن ہی یعنے بھیجنا قرآن شریف کا واسطے ہدایت کونین کے ہی باد سین دال اوپر دونون عالم کے ہین اور ایک لطیفہ عجیبہ وقت تحریر کے سوجھا ہی وہ یہہ ہی کہ بے کے دو عدد ہین اور سین سر انیکا ہی اسمین کنایتہ یہہ ہی کہ قرآن شریف واسطے حصول مقاصد دوسرا کے بس ہی **فرد** اور جانب کیون پھیرے ہی مدعا کیواسطے + بس یہی کافی ہی تجھہ کو دوستا



Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے واسطے ✤ فضایل معوذتین کے صحیح مسلم اور ترمذی اور نسائی مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین دیکھا تونے کئی آیتون کو جو نازل ہوئی ہین شب کو نہین دیکھین گئین مثل انکے باب استعاذہ مین ہرگز وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اور صحیح ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عقبہ پناہ پکڑ ساتھ معوذتین کے نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مثل ان دونون کے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہی بروایت سعید ؓ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور دعا ئین پڑھا کرتے تھے واسطے دفع شر جن اور چشم بد کے جب یہہ معوذتین نازل ہوئین تو اختیار کیا انکو اور ترک کیا انکو اور نسائی اور صحیح ابن حبان مین ہی بروایت جابرؓ کہ پڑھ ان دونون سورتون کو اور ہرگز نہ پڑھیگا ساتھ مثل ان دونون سورتون کے یعنے استعاذہ مین اور روایت ہی کہ فرمایا آپ نے جسنے معوذتین پڑھی گویا سب کتابون کی جو اللہ تعالی نے اتاری ہین تلاوت کی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھیگا عمر اسکی دراز ہوگی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو سورتین مجھ پر ایسی نازل ہوئی ہین کہ کسی نبی پر مثل انکے نہین نازل ہوئین اور ہرگز محبوب تر اور مرضی تر نزدیک اللہ کے ان دو سورت سے نہین یعنے باب استعاذہ مین وہ معوذتین ہین اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تمھین کسیکو درد سر ہو یا اور درد ہو تو دونون ہاتھون کو اٹھا کر فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین پڑھکر ہاتھون پر پھونک کر منہ پر اور مقام درد پر پھیرلوے درد دور ہوگا اور شفا پاویگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جو کوئی معوذتین صبح و شام تین تین بار پڑھا کرے وسواس اور شر جن والنس کے سے بچے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قل اعوذ برب الناس چودھوین تاریخ کو ایک ظرف پر لکھہ باوضو اسمین پانی پیا کرے تو وسواس سے ایمن ہو اور کوئی مکروہ اُسے نہ پہنچے سچ ہی کہ اس مین پناہ پکڑنا ہی ساتھ رب ناس کے شر وسواس خناس سے اور شر اور وسواس اور وسوسون سے خناس کے ؛

## مثنوی

قادر مطلق کی جو پکڑے پناہ — وسوسون سے کیونکر وہ ہووے تباہ — خط فرمان ملک مین جو گیا — اوسکو کیا پھر چور کا خطرہ رہا
نام مولی گر تیرے دلمین کہے — تو نہ شیطانکا نشان ڈھونڈھے ملے — در و غفلت مین وہ رکھتا ہی قدم — رافتا غافل نرہ تو ایکدم
یاد حق سے آئے گر غفلت تجھے — حشر تک ہووینگی پھر حسرت تجھے — وہان ہی اللہ کے تو رہ مدام — وبدم لمحہ بلحہ صبح و شام
جان ہی طاعت عبادت کے حضور — سو وہ دلمین اپنے پیدا کر ضرور — قلب مین یعنے خیال حق سہاے — اور خطرہ غیر کا ہرگز نہ آئے
وہان اوسیکا ہوئے اُٹھتے بیٹھتے — جی مین ہر ساعت کھپا ہی وہ رہے — کچھ تمنا ہو نہ کچھ ہو آرزو — یک رہے اللہ کی بس جستجو
بس یہی کافی ہی کل عالم کو پند — اور رافت کچھ نکہہ کر لب کو بند — ہان دعا اللہ کی درگہ مین کر — شاہد مقصود تا ہو جلوہ گر
یا الہ و بادشاہ و رب ناس — بہر قرآن و رسول حق شناس — وسوسہ سے مجھکو شیطانکے بچا — اور سب ایمان والون کو چھٹا
عشق دے اپنا مجھے کونین مین — رکھہ غم کونین سے جی چین مین — شوق تیرا ہی ہمیشہ سر مین ہو — زندگی مین گور مین محشر مین ہو
تیری الفت مین جیون مین اور مرون — پھر اٹھون تو شوق مین تیری اٹھون — تیرا شیدا تیرا والہ تیرا مست — حشر مین اٹھون مین دل دادہ نرد ست
گور سے جب مین بتنہائی اٹھون — تیرا عاشق تیرا شیدائی اٹھون — ڈھونڈھتا تجھکو پھرون وان سو بسو — سو بسو تیری کرون وان جستجو
جستجو تیری ہو اور ہو اضطراب — اضطراب ایسا کہ پھر آوے نہ تاب — تاب جن دیکھے تیرے ہرگز نہ آئے — آئے جین اُسدم کہ تو جلوہ دکھائے
تجھپہ قربان جاؤن مین پھر لاکھہ بار — رافتا بیہوش اب اتنا نہ ہو — ہوش مین آوے ادب اتنا ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

| | | | |
|---|---|---|---|
| کہنہ کے محبوب خدا پر سو سلام | کر کلام عاشقانہ کو تمام | یا الٰہی صد صلوٰۃ و صد سلام | بھیج روح پاک پر اُنکے مدام |
| جو کہ ہین آخر زمانے کے نبی | ہین ہدایت کے سبب اپنے وہی | مہبط آیات قرآنی ہین وہ | مہبط انوار رحمانی ہین وہ |
| سید اولاد آدم ہین وہی | باعث بنیاد عالم ہین وہی | پیشوائے مرسلین و انبیا | رہنمائے سلمین و اتقیا |
| مصدر اسرار سبحانی ہین وہ | مظہر انوار رحمانی ہین وہ | جتنے آل اور جتنے اصحاب اُنکے ہین | جتنے ازواج اور احباب اُنکے ہین |
| تمام شد | اور جو جو امتی ہین حق شناس | سب پہ نازل کر درود ای رب ناس | تفسیر رؤفی |

## قطعات تاریخ از مصنف علیہ الرحمۃ

| | | | |
|---|---|---|---|
| کری ختم رافت نے تفسیر جسدم | کہ جسمین سلامت سے مطلب بیان ہے | کلام الٰہی کا اردو زبان مین | کھلا ترجمہ صاف آئینہ سان ہی |
| | تبا تاریخ آئی ندا غیب سے یون | کہ تفسیر قرآن ہندی زبان ہی | |
| | | ۱۲۴۸ | |

## ایضاً

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہی تفسیر کتاب آسمانی | ایسی کہ ہر یک کے دلنشین ہی | اردو مین باین بیان رقاص | قبل اسکے کوئی ہوئی نہین ایسی |
| جو اہل زبان اسے سُنیگا | آویگی پسند اسے یقین ہی | تاریخ مین اسکے دل یہہ بولا | شاباش رؤف آفرین ہی |
| | | | ۱۲۴۸ |

## ایضاً

| | | | |
|---|---|---|---|
| جب بافضال ایزد منان | لکھہ چکا مین معانی قرآن | سال اتمام مین کیا پھر غور | دل نے مطلع یہہ پڑھہ یا بالفور |
| کچھہ بیان عجیب ہے یہہ واہ | رافتا مرحبا جزاک اللہ | ہوئی ختم اب جو اللہ کی مدد سے | کہی تب سال ہجرت جہد و کد سے |
| | عجیبہ جان فیض سو عام و وافی | یہی اب خیر جاری سے ہی کافی | |

بدان کہ تالیف این کتاب مسمّی بہ تفسیر مجدی است اتفاق شروعش در سن ہزار و دو صد و سی و نہ افتادہ بعد ازان چند سال بعوارضات شتی معطل ماندہ آخر الامر حلیہ اتمام و اختتام بافضال ملک العلام بروز چہار شنبہ وقت صبح یازدہم شہر ذی قعدہ در سن یک ہزار و دو صد و چہل و ہشت ہجری در بلدہ دار الاقبال بہوپال پوشید الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا کافیا مبارکا علیہ کما یحب ربنا و یرضی تاریخ شروعش از کلمات دعائیہ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ روشن و ظاہر است و تاریخ اتمام از عبارت تَمَّ الْکِتَابُ بِعَوْنِ الْعَلِیْمِ الْوَہَّابِ مبرہن و باہر و نیز شمار تاریخ ختم مطابق سال ہجری حضرت سید انبیا علیہ و علی آلہ صلوۃ اللہ الملک الاعلی از زیر حروف سرہائے ابیات عشرہ اوایل کتاب بصنعت توشیع مبرہن است و از بنیات آنہا موافق بسن تجدید جناب مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالی بسرہ السامی کہ از الف ثانی شروع است باسقاط تعداد اعداد ہمین اشعار کہ عشرہ اند ہویدا و ایضا از اعداد عدد دوم یعنے دم شروع و دوم ختم ثمان و ثمانین است تاریخش بطرز دلنشین است و ہم اگر و را عداد اسمار حروف باوسین کہ مفتح و مختم کلام رب العالمین اند بجائے احاد عشرات و بمقام عشرات مآت بگیرند و این ہر دو را از دایرہ ابجد شمار کردہ بران افزایند ہمین تاریخ اتمام بس است باقی ہوس ۔

تمت

# تکملہ

ارباب اولی الالباب پر مخفی نرہے کہ جو نسخہ مطبوعہ سابق مین بیچ تفسیر آیہ وما اہل بہ لغیر اللہ متعلق بصفحہ ۱۳۸ تغیر تبدل عمل مین آیا تھا اور عدم دستیابی نسخہ اصل کے سبب یہہ نسخہ بھی مطابق اُسکے تحریر ہوا تھا بعد طبع بعنایت الٰہی نسخہ اصل مسودہ مصنف علیہ الرحمۃ ہاتھ آیا بنظر تکمیل کلام مصنف بجنسہ تفسیر اسکی اسجگہہ لکھی گئی تا ناظرین انصاف پسند حق و باطل مین تمیز فرماوین

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو کچھہ پکارا جاوے اوپر اُسکے بغیر اللہ کے خواہ بتونکا نام خواہ کسی پیغمبر کا تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اس آیت کی معنون مین کہ جو جانور کہ شہرہ دیا جاوے بغیر خدا خواہ غیر بت ہو یا روح خبیث ہو کہ بطریق بہوگ اسکے نام پر دین خواہ کوئی جن کہ مسلط کسی گھر پر یا سرائے پر ہو اور بغیر دینے جانور کے کہ ایذائے سکنہ مکان سے دست بردار نہو یا توپ روانہ کرنے نہ دے اور خواہ پیر و پیغمبر کے نام پر اسطرح سے جانور زندہ مقرر کرین یہہ سب حرام ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہی ملعون من ذبح بغیر اللہ یعنے جو کوئی کہ بذبح جانور تقرب بغیر خدا کرے ملعون ہی خواہ وقت ذبح کے نام خدا کا لے یا نہ لے اسواسطے کہ شہرہ دینا کہ یہہ جانور واسطے فلانیکے ہی پھر ذکر نام خدا کا وقت ذبح کے فائدہ نہین کرتا ہی اسواسطے کہ وہ جانور منسوب ساتھہ اُس غیر کے ہوگیا اور خبث ایسا اُسمین پیدا ہوا کہ زیادہ تر خبث مردار سے ہی اسواسطے کہ وہ بے ذکر نام خدا مرا ہی اور اس جانور کو مشہور بغیر خدا کرکے مارا ہی اور یہہ عین شرک ہی جب اُس خبث نے اُسمین سرایت کی بنام خدا حلال نہین ہوتا مانند سگ اور خوک کے کہ اگر بنام خدا ذبح کرین حلال نہین ہوتے اور کہنہ اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ جان سوائے جان آفرین کے دینا درست نہین اور اگرچہ ماکولات اور مشروبات ہو اور مال کا بھی دینا از راہ تقرب بغیر اللہ حرام اور شرک ہی لیکن ثواب ان چیزون کا کہ دینے والے کی طرف عاید ہوتا وہ بخشنا جایز ہی اور لفظ اس آیت کی چار جگہہ قرآن مین وارد ہی تامل کیجئے کہ ما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فرمایا ہی نہ ما ذبح باسم غیر اللہ پس ذبح کرنا بنام خدا ہمراہ اس شہرہ دینے کے اور آواز بر لانیکے کہ فلانے کی گائے یا فلانے کا بکرا ہی کچھہ فائدہ نہین کرتا گوشت اُس جانور کا حلال نہین ہوتا اور اہل کو ذبح پر حمل کرنا خلاف لغت اور عرف کے ہی ہرگز اہلال لغت عرب مین اور عرف اُس دیار کے مین اور اُس وقت مین بمعنی ذبح نہین آیا ہی کسی شعر مین نہ کسی عبارت مین بلکہ اہلال لغت عرب مین بمعنی بلند کرنے آواز کے اور شہرہ دینے کے آیا ہی چنانچہ اہلال ہلال اور اہلال طفل نو تولد اور اہلال بمعنی تلبیہ حج اور سوا انکے مستعمل ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہل بمعنے ذبح ہرگز نہین سمجھا جاتا اور اگر اہل کو بمعنی ذبح حمل کرین تو ذبح بغیر اللہ مراد چاہئے ہو پس یہان یہی طور ہی کہتے ہین ہم کہ ذبح باسم غیر اللہ کہان سے سمجھا جاتا ہی تا مدعا ان لوگون کا حاصل ہو پس اس عبارت مین اہلال بمعنی ذبح لینا پھر بغیر اللہ جگہہ باسم غیر اللہ کے مقرر کرنا قریب بتحریف کلام الٰہی ہی تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی کہ اجماع ہی علما کا اگر مسلمان ذبح کرے کوئی ذبیح اور قصد ساتھہ ذبح اسکے کے تقرب الی غیر اللہ ہو تو مرتد ہو جاتا ہی اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ہوتا ہی انتہی کافر ایام جاہلیت مین گھرون سے نکلکر راہ مین بتون کے نام پر آوازین کرتے تھے جب کعبہ مین پہنچتے تھے طواف خانہ کعبہ کرتے تھے یہہ طواف انکا ہرگز مقبول نتھا لہذا حکم ہوا فلا تقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ھذا پس یہان بھی جو آوازہ دیا اور شہرہ کیا کہ یہہ جانور فلانے کا ہی اور اسکے نام کا ہی اور اسکے واسطے کرتا ہون مین اور وقت ذبح کے بنام خدا ذبح کیا اصلا موجب ترتب حلیت نہوا ہان ذکر نام خدا کا اوپر اس جانور کے اس وقت فائدہ دے کہ تقرب بغیر خدا دل سے دور کرکر خلاف اسکے مشہور کرین اور آوازہ دین کہ ہم اس کام سے گذرے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین لفظ بہ کا اوپر لفظ بغیر اللہ کے مقدم لائے اور سورہ مائدہ مین اور انعام مین اور نحل مین موخر وجہ اسکی کیا ہی جواب اصل یہی ہی کہ با کو متصل فعل کے اور مقدم اور متعلقات کے لاوین اسواسطے کہ با اس مقام مین واسطے تقدیر فعل کے ہی مانند ہمزہ اور تضعیف پس حتی الامکان ملاصق فعل ہو اور یہہ موضع اول قرآن ہی یہان اسی اصل پر استعمال فرمایا اور سورتون مین کچھہ کہ محل انکار اور سرزنش تھا یعنے ذبح بقصد غیر اللہ اُسے مقدم کیا لہذا باقی سورتون مین جملہ فلا اثم علیہ کو بھی موقوف کیا ہی اسواسطے اول قرآن مین مسموع ہوگیا ہی اور یہہ چار چیزین کہ مذکور ہوئی ہین یعنے مردار اور خون اور گوشت خوک اور وہ جانور کہ واسطے غیر خدا کے مقرر کرکر ذبح کرین اُس جنس سے ہین کہ اوپر جمیع فرقون کے جمیع حالات مین حرام ہین اور اس قبیل سے نہین کہ اوپر ایک فرقے کے حرام ہون اور دوسرے پر حلال جیسے مال زکوٰۃ اور صدقات یا ایک حالت مین حرام ہون دوسری حالت مین حلال جیسے دوا گرم سم مضر اوپر مجرور مزاجون کے حرام ہی اور جب مزاج برودت پیدا کرے اُسوقت حلال ہان وقت ناچاری کے کھانا ان چیزونکا باوجود حرمت معاف ہو جاتا ہی ۔ تمام شد تکملہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

# خاتمۃ الطبع

تحمید تحمید بار یتعالیٰ احاطہ امکان بشری سے باہر ہی اور فہم و ادراک انسانی سے بدرجہا برتر ہی لہٰذا مرحال میں قلم فرسائی کرنی لاحاصل۔ جہاں ہی سلیم اور عقل فہیم کچھ نہ سمجھ سکے وہاں فکر تعمق بے محل بمصداق آیہ کریمہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ۔ حمد سے تو یوں معترف بالعقلی ہوئے اب نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کب مجھ ایسے انسان ضعیف البنیان کے حیز امکان میں ہی کہ ایک حرف لکھ سکوں کہ جسکے شایان میں درباب درود و سلام خداوند ملک العلام در آیہ شریفہ نازل فرماوے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اما بعد شائقان تفسیر کلام ربانی و مشتاقان شروح قرآنی کو مژدہ تازہ و مسرت بے اندازہ ہو کہ جناب حضرت قدوۃ المحققین و زبدۃ المفسرین سید العارفین و شیخ المشایخین مقبول بارگاہ صمد مولانا **شاہ رؤف احمد** نقشبندی مجددی مصطفی آبادی دامت برکاتہم نے تفسیر مجددی المسمّٰی بہ تفسیر رؤفی کہ در رمضامین قرآنی کو نہایت سعی اور کوشش جمع کر کے برای طالبان عروس علوم کے سلک تصنیف اور تالیف سے آراستہ کیا اور نکات قرآنیہ اور رموزات فرقانیہ کو بسطرح سے بالبداہت اور مظہر بیان کیا اور مطالب شانی کو موافق مقام تفصیل و تقصیر اس پیرایہ سے تحریر فرمایا ہے گویا کہ دریا کو کوزہ میں اور قطرہ کو حکم دریا کا دیا اور ایسے مضامین ادق کو سہل کر دیا کہ ہر ایک شخص باوجود بے بضاعتی و کم استعدادی کے مقاصد دلی حاصل کر کے بہرہ یاب ہوتا اور اہل مذاق نقد جان بدست گرفتہ باین صدائے میمنت در مطبع پر ہجوم لاتے ہیں **مصرعہ** فطوبیٰ لباب کبیت العتیق۔ اور خریداران ندائے تفسیر حلقہ بگوش کر کے ایکدوسرے سبقت لیجاتے ہیں **مصرعہ** نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ کیوں نہو۔ بقول کرامۃ الاولیاء حق یہ ہی اک منجملہ کرامات و خرق عادات حضرت بزرگوار سے تصور کیا جاوے تو بجا ہی کہ باوجود کثرت طبع ہونیکے ہمیشہ یہ تفسیر نایاب اور کم دستیاب رہی اگرچہ مستغنی عن المدح والاطناب ہے نے کوئی شمہ بدون اظہار نکات و استعارات و اشارات قرآن شریف سے نہیں چھوڑا لیکن یہ نظم دلکش و دلاویز بھی ایک صنعت عجیب سے ملحوظ ہی کہ تمام آیات ربانی کو مجملاً ان اشعار میں تحریر کیا لہٰذا شامل عبارت خاتمہ ضرور ہوا **نظم** آیت قرآن کہ خوب و دلکش اند ✦ شش ہزار و شش صد و شصت و شش اند ✦ یکہزار ش وعدہ و یک در وعید ✦ یک ہزار ش امر و یک نہی مفید ✦ یک ہزار و مثال اعتبار ✦ یک ہزار قصہ ہای بی شمار ✦ پانصد بحث حلال است و حرام ✦ صد ز ان تسبیح صبح و ورد و شام ✦ شصت و شش آن ست منسوخ از حساب ✦ در عمل نہ در قرأت ز کتاب ✦ سبحان اللہ تفسیر کیا ایک خزینہ ہی احکام الٰہی کا اور دفینہ ہی اوامر و نواہی کا راہ نما ہی واسطے ادیان طریقت کے سالک ہے واسطے سالکان حقیقت کے معلم ہی واسطے علمای دہر کے مرشد ہی واسطے متلاشیان عصر کے ہجوم شائقین کی پکار از ہر طالب و مصاحب طلبگاران گوہر مضامین ہدایت کے بازار سعی میں کمربستہ و بادیہ پیمای شاہراہ علم کے غبار فرشتہ چونکہ ان ایام میں نسخ تفسیر مسدود تھے اور شائقین اس سعادت ابدی سے محروم تھے اور مشتر ہا تک پیغام ہر طرف سے جواب سے آتے تھے بباعث عدیم الفرصتی کار پردازان مطبع کے آجکل تہا تے تھے لیکن چونکہ اس امر خیر کا سرا باخیرین اہل بہبودی دارین ہی مقصور رہتا تھا ✦ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ✦ لہٰذا ابھی غفران مغفرت کریم و متوقع اجر عظیم مالکان مطبع فتح الکریم عنی جناب قاضی عبد الکریم صاحب ابن قاضی نور محمد صاحب مرحوم و قاضی رحمۃ اللہ صاحب ابن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم بصرف زر کثیر و سعی جم غفیر و طریق ریزی و صد جانفشانی کار پردازان مصحان مطبع موصوف کہ در باب تصحیح و تنقیح کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور غلطی الحاظ و اعراب کے میزان قیاس میں خوب جانچ لیا زیور طبع سے آراستہ کر کے مطبوع طبایع خاص و عام کیا اگر احیانا غلطے سہواً مندرج صحیح ہو گئی ہو چونکہ لغات سہو و نسیان ہی الانسان مرکب من الخطا والنسیان امید کہ صرفان جمہور علی الطاف ربانی سہواً رقم کلک مخمور ہو

طبع تاریخ از کاتب کرن الدین بن

بفضال خلاق کون و مکان ✦ در ایام نیک و سعید زمان
شد طبع تفسیر قرآن تمام ✦ مسمّٰی بہ رؤفی ہندی زبان
فواید دہ ہر ہر خاص و عام ✦ عجب مجمع زن گلشن جاودان
بتصحیح کامل از خط خوب ✦ مصفا ہر یک صفحہ شک جان

۹۵ حنفی ۱۳۱۲

قاضی نور محمد صاحب بلند ہمت
خادم الشرع قاضی ابراہیم صاحب
حامی دین مبین

شیخ احمد المتخلص بہ تمنا

ز عالی ہمم قاضی عبد الکریم ✦ دگر رحمۃ اللہ خیرات جہان
بجو در فکر تاریخ جویا شدم ✦ بگوشم رسانید ندائے جہان
تمنا بگو از سر ہوش سال ✦ بزی باغ رب جلیل از سان
۱۳۱۲ ۵

تمت بالخیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (۹۷۱۔۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۳۔۱۶۲۴ء) کی اولاد میں سے تھے، موصوف، مفسر، محدث، صوفی اور فارسی و اردو کے شاعر بھی تھے۔

حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے قرآن مجید کی یہ تفسیر اردو نثر میں دو ضخیم جلدوں میں لکھی ہے آپ نے اس کی تالیف کا آغاز ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۳ء کو کیا اور ۱۱ ذیقعد ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۳ء میں مکمل کر لی، شاہ رافت نے مندرجہ ذیل مصرع سے اس کی تاریخ تکمیل اخذ کی ہے

''تفسیر قرآن ہندی زبان میں ہے'' ۱۲۴۸ھ

تفسیر رؤفی کا بس یہی ایک ایڈیشن (نامی پریس بمبئی) سے ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء کو طبع ہوا تھا کسی اور طباعت کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے اب تک اس تفسیر کی کوئی تجزیاتی تحقیق بھی سامنے نہیں آئی، اس لئے فی الحال یہی قدیم ایڈیشن عکسی صورت میں طبع کروایا جا رہا ہے۔

(پروفیسر محمد اقبال مجددی کے مقدمہ سے اقتباس)

الحقائق فاؤنڈیشن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)